اردو لغت

(تاریخی اصول پر)

جلد یازدہم

(ڑھ، زھ، ز، ژ، س تا ش)

اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی

اُردو لُغت

(تاریخی اُصول پر)

جلد یازدہم

(رھ، ڑھ، ز، ژ، س تا سِن)

اُردو لُغت بورڈ (ترقّی اُردو بورڈ) کراچی

سالِ اِشاعت ... ... مئی ۱۹۹۰ء

ناشر ... ... اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

پریس ... ... محیط اُردو پریس ، کراچی

تعداد ... ... دو ہزار دو سو (۲۲۰۰)

قیمت ... ... [illegible] روپے

۴۰۰/-

Administrative Officer
Urdu Dictionary Board
KARACHI
TEL No. 469561

****

مدیرِ اعلیٰ

۱. ڈاکٹر مولوی عبدالحق (مرحوم) . . . . (۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء)

۲. ڈاکٹر ابواللیث صدیقی . . . . (۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۴ء)

۳. ڈاکٹر فرمان فتح پوری . . . . (۱۹۸۵ء تا حال)

مدیرِ اوّل

۱. ڈاکٹر شوکت سبزواری (مرحوم) . . . . (۱۹۶۴ء تا ۱۹۷۳ء)

۲. جناب نسیم امروہوی (مرحوم) . . . . (۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۹ء)

****

پریس کاپی

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

معاونین

۱. شاہدہ تسنیم صدیقی

۲. مرزا نسیم بیگ

عملۂ اِدارت

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

مدیر

ہدایت اللہ

شاہدہ تسنیم صدیقی

نائب مدیر

فرحت فاطمہ رضوی

مرزا نسیم بیگ

لیاقت علی عاصم

حُسین مجتبیٰ زیدی

اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۸۸ - ۸۹

(۱)	جناب سید امیر حیدر کاظمی صاحب (مرکزی وزیرِ تعلیم)	چیئرمین
(۲)	جناب محمد اظفر صاحب	صدر
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم (ڈاکٹر ایس ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات (جناب انعام الحق صاحب)	رکن
(۵)	رکن قومی اسمبلی (جناب شاہ بلیغ الدین صاحب)	رکن
(۶)	رکن قومی اسمبلی (جناب علامہ مصطفےٰ الازہری صاحب)	رکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان (ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ (جناب ڈی ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ (جناب اشفاق احمد صاحب)	رکن
(۱۱)	ریکٹر بین الاقوامی اسلامیہ یونیورسٹی (جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب)	رکن
(۱۲)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ (مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی صاحب)	رکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ (ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۱۸)	افسر امور انتظامی اردو لغت بورڈ (شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

مجلس انتظامیہ اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	جناب محمد اظفر صاحب	صدر
(۲)	مشیر انتظامی و مالی امور (جناب ڈی ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رکن
(۳)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۴)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان (ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۵)	صدر انجمن ترقی اُردو (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ (ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۷)	پریس منیجر/افسر امور انتظامی ، اُردو لغت بورڈ (شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۸۹ - ۹۰

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جلد یازدہم

بحمداللہ اُردو لُغت کی گیارھویں جلد بھی اشاعت کی منزل سے گزر گئی. کسی معیاری و مستند لغت کی ترتیب ، تدوین ، کمپوزنگ یا کتابت اور بار بار کی پروف ریڈنگ سے لے کر طباعت و جلد سازی تک کیسی کیسی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا اندازہ کرنا ان لوگوں کے لیے ایسا مشکل نہیں جو اس قسم کے کاموں سے عملاً باخبر ہیں. تاہم باخبر حضرات کو بھی اتنا بتانا ضروری ہے کہ اردو لغت بورڈ کے کارکنان کی مشکلات ، اوروں کی بہ نسبت دوچند ہیں. وجہ یہ ہے کہ جس اردو لغت کی ترتیب و تدوین اور طباعت و اشاعت کی ذمّہ داریاں ان کے سپرد کی گئی ہیں ، اس کا مسوّدہ صرف پرنٹ نکلوانے کی غرض سے کئی بار اسلام آباد بھیجا جاتا ہے اور ایک طویل مسافت کے بعد اسے اپنی منزل نصیب ہوتی ہے. اس مسافت کا مختصر حال دسویں جلد کے دیباچے میں آ چکا ہے اس لیے اس جگہ اس کا اعادہ غیرضروری ہے.

ترتیب و تدوین سے قطع نظر گیارھویں جلد کی صرف طباعت و اشاعت میں چھے مہینے سے زیادہ لگ گئے. دوسرے اسباب کے ساتھ اب کے اس تاخیر کا ایک سبب یہ بھی ہوا کہ پچھلے چند مہینوں میں بہ اعتبار نظم و نسق کراچی کے حالات بہت خراب رہے. مسلسل لوٹ مار اور دہشت گردی نے شہر کے سارے ماحول کو غیرمحفوظ اور مفلوج کر کے رکھ دیا تھا. ایسے میں پابندیٔ وقت اور معمول کے مطابق کسی کام کا تکملہ ممکن ہی نہ تھا. اسی لیے بورڈ کے کارکنان کی پوری توجہ اور کوشش کے باوصف گیارھویں جلد کی اشاعت میں کچھ اور بھی تاخیر ہو گئی لیکن جیسا کہ عرض کیا گیا یہ تاخیر ناگزیر تھی.

دسویں جلد حرف « ر » تک کے الفاظ پر محیط تھی گیارھویں جلد حرف « س » تک کے الفاظ کا احاطہ کرتی ہے. بارھویں جلد زیرطباعت ہے اور یہ « ص » تک کے الفاظ پر مشتمل ہوگی. تیرھویں جلد کا مسودہ ، کمپوزنگ کے مرحلے میں ہے اور ایک اندازے کے مطابق اس میں « ک » تک کے الفاظ سما جائیں گے. اس طرح اردو لغت کے منصوبے کا دو تہائی حصّہ مکمل ہو جائے گا اور اگر اسی رفتار و انداز سے کام ہوتا رہا تو تین سال کے اندر اندر لغت کی ساری جلدیں چھپ جائیں گی.

ڈاکٹر فرمان فتح پوری
مدیر اعلیٰ

اوقاف و رموز و علامات

(الف) سکتہ Comma (،) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں ایک حرف کا اعراب درج کیے جانے کے بعد۔
۲۔ تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے (یہاں مترادف سے تقریباً مترادف مراد ہے ، کیونکہ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا کلیۃً مترادف نہیں ہوتا)۔
۳۔ مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد۔
۴۔ اخبارات و رسائل سے اخذ کی ہوئی مثالوں میں جائے اشاعت اور جلد نمبر کے بعد اور شمارہ نمبر سے پہلے۔
۵۔ اشتقاق میں لفظ اور اس کی قواعدی حیثیت کے درمیان۔
۶۔ اسناد کے حوالوں میں سنہ کے اندراج کے بعد۔

(ب) وقفہ Semicolon (؛) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں متبادل اعراب درج کرنے سے پہلے۔
۲۔ قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد ، لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے۔
۳۔ ایک قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد دوسری قواعدی حیثیت درج کرنے سے پہلے (مثلاً: اسم مذکر لکھنے کے بعد ، جمع لکھنے سے پہلے)۔
۴۔ تشریح میں کسی شق کے وہ معنی درج کرنے سے پہلے جن میں اور سابق معنی میں نازک سا فرق ہو ، یا جو پہلے معنی سے مختلف ہوں۔
۵۔ اشتقاق میں ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد ، دوسری زبان سے اس کا تعلق درج کرنے سے پہلے۔
۶۔ ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد ، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے۔

(ج) رابطہ Colon (:) :

۱۔ تفصیل ، اقتباس ، مثال یا بیان سے پہلے۔
۲۔ مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی ایسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا زائد مجلدات پر مشتمل ہو (جیسے: کلیات اکبر ، ۲ : ۲۷)۔

(د) ختمہ Full Stop (.) :

اس کے محل پر ڈیش کی جگہ نقطہ استعمال کیا گیا ہے۔

(ہ) سوالیہ Sign of interrogation (؟) :

سوالیہ یا مشتبہ اور تحقیق طلب مقامات پر ، جیسا کہ عموماً جدید رسم تحریر میں رائج ہے (اس کا کھلا ہوا حصّہ یا منْھ دریافت طلب بات کی جانب رکھا گیا ہے)۔

(و) قوسین یا ہلالی بریکٹ Bracket (small) ( ) :

۱۔ لغت کے اندراج کے بعد اعراب ملفوظی کے لیے۔
۲۔ لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے۔
۳۔ ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہے۔
۴۔ مرکب فقروں اور کہاوتوں کے درمیان کوئی متبادل صورت ظاہر کرنے کے لیے (سیدھے خط کے بعد)۔
۵۔ اصطلاحی الفاظ کی تشریح میں حسب ضرورت مخصوص علم یا فن وغیرہ کا نام ظاہر کرنے کے لیے۔
۶۔ لگے بندھے فقرات یا امثال وغیرہ میں اس کلمے کے اندراج کے لیے جسے کچھ لوگ بولتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے (جیسے: ایک دم (میں) ہزار دم)۔

۷. اشتقاق میں لغت کا مادّہ درج کرنے کے لیے۔
۸. سند نہ ملنے کی صورت میں تشریح کے بعد حوالہ دینے کے لیے۔
۹. کسی کتاب یا تصنیف کے قلمی ہونے کے اظہار کے لیے۔
۱۰. اسناد کے حوالوں اور سنین کے اندراج کے لیے جیسے: (۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹) یا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸)۔

(ز) عمودی بریکٹ Bracket (large) [ ] :

اشتقاق اور اس کے متعلقات درج کرنے کے لیے۔

(ح) سیدھا خط Dash (—) :

۱. تحتی الفاظ میں بنیادی لفظ کی جگہ شروع میں۔
۲. جملے یا فقرے کے درمیان ہلالی بریکٹ میں کسی ایسے لفظ کے اندراج کے ساتھ جو مذکورہ کلمے کا متبادل ہو (جیسے: ناچ نہ جانوں (ــ نہ جانے) آنگن ٹیڑھا)۔
۳. تحتی لفظ کے اعراب ملفوظی سے پہلے۔

(ط) آڑا خط Oblique (/) :

۱. لغتِ مفرد کے اندراج کے بعد اس کا ، اور لغتِ مرکب کے بعد اس کے کلمۂ آخر یا چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے (جیسے: سَخُن / سُخَن یا اصل پر آنا / جانا)۔
۲. اعراب کے ہلالی بریکٹ میں متبادل لفظ کے اعرابِ ملفوظی سے پہلے۔
۳. تشریح یا اشتقاق میں متبادل کلمے کی تشریح یا اشتقاق درج کرنے سے پہلے۔
۴. جس کتاب کی جلد ، دو یا زائد حصوں پر مشتمل ہے اس کے جلد نمبر اور حصہ نمبر کے درمیان۔

(ی) اقتباسیہ (" ") :

۱. عبارت یا لفظ کے شروع میں ایک سیدھا اور آخر میں ایک اُلٹا واو اخذ و اقتباس و امتیاز کی علامت۔
۲. اخبار و رسائل کی مثالوں میں ان کے نام کے ساتھ۔

(ک) ماخوذیہ Derived from (> یا <) :

ماخوذ از ، کے معنی میں ، مراد یہ کہ ایک سِرے کی طرف لکھے ہوئے لفظ یا زبان وغیرہ سے دو سِروں کی طرف لکھا ہوا لفظ وغیرہ ماخوذ ہے۔

(ل) متبادلہ Alternate (~) :

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے۔

(م) علامتِ تجزیہ Plus (+) :

اندراج اشتقاق میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اصل لفظ علامتِ تجزیہ کے سابق و لاحق سے مرکب ہے (جیسے: ذات الجنب ، ذات + ال + جنب)۔

(ن) علامتِ تسویہ Equal to (=) :

مراد یہ کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے (جیسے: لگاو = تعلق ، یا نسبت)۔

(س) تین نقطے Three dots (...) :

۱. لاحقوں کے اندراج میں لاحقے سے پہلے۔
۲. امثلہ و اسناد میں غیر ضروری عبارت کے حذف کی علامت۔

تلخیصات و اِشارات

۱. اعراب و حرکات :

فت - فتحہ (جیسے : «لَب» کے «ل» کا فتحہ) .

فت مج - فتحۂ مجہول (جیسے : «زہر» کی «ز» کا فتحہ) .

کس - کسرہ (جیسے : «دِل» کی «د» کا کسرہ) .

کس مج - کسرۂ مجہول (جیسے : «اِہتِمام» کے «الف» اور «ت» کا کسرہ) .

ضم - ضمّہ (جیسے : «کُل» کے «ک» کا ضمّہ) .

ضم مج - ضمّۂ مجہول (جیسے : «عُہدہ» کے «ع» کا ضمّہ) .

سک - سکون (جیسے : «سبْز» کی «ب» کا سکون) .

شد - تشدید (جیسے : «ڈبّا» کی «ب» کی تشدید) .

تن - تنوین (جیسے : «فوراً» یا «اباًعن جدٍ» کی «ر» اور«ب» کی تنوین) .

مخ - مخلوط (جیسے : «کیوں» کا «ک ی») .

غنہ - نون غنہ (جیسے : «جنگل» کا «ن») .

مغ - مغنونہ (جیسے :« منگایا» کا «ن») .

معد - واو معدولہ (جیسے : «خورشید» کا «و») .

لف - الف ملفوف (جیسے : «... انّہٗ(لاحقے) کا «ا») .

غم ا - غیر ملفوظ الف (جیسے : «بالکل» کا «ا») .

غم ال - غیر ملفوظ الف اور لام (جیسے : «اہل الرائے» میں «الر» کا «ال») .

غم و - غیر ملفوظ واو (جیسے : «اوس ـ اُس کا «و») .

غم ی - غیر ملفوظ یے (جیسے: « ایدھر ـ ادھر کی «ی»).

خف - خفیفہ (فتحہ ، کسرہ ، ضمّہ کی ہلکی آواز ظاہر کرنے کے لیے) .

۲. قواعد :

ج = جمع عربی .

جج = جمع الجمع عربی .

مج = مجہول .

مع = معروف .

امذ = اسم مذکر .

امث = اسم مؤنث .

صف = صفت .

مذ = مذکر .

مث = مؤنث .

م ف = متعلق فعل .

ف ل = فعل لازم .

ف م = فعل متعدی .

ف مر = فعل مرکب .

۳. زبانیں :

ا = اردو .

انگ = انگریزی .

اوستا = اوستائی .

بنگ = بنگلہ .

پ = پراکرت .

پا = پالی .

پر = پرتگالی .

پن = پنجابی .

تر = ترکی .

س	=	سنسکرت .
سر	=	سریانی .
ع	=	عربی .
عبر	=	عبرانی .
ف	=	فارسی .
فر	=	فرانسیسی .
گج	=	گجراتی .
لاط	=	لاطینی .
مر	=	مرہٹی .
ہ	=	ہندی .
یو	=	یونانی .

۴. متفرق :

اپ و	=	اصطلاحات پیشہ وراں .
اف	=	افعال .
د	=	دیوان .
رک	=	رجوع کیجیے.
عو	=	عوام .
عور	=	عورات .
ف	=	فعل .
ق	=	قلمی .
قب	=	مقابلہ کیجیے .
ک	=	کلیات .
ہندو	=	ہنود کی بول چال .

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رھ

رھ اسث.
بہ اعتبار صوت اُردو حرف تہجّی کا تیئیسواں حرف جو تحریر میں ھ کی شمولیت کی وجہ سے ر کی ہائیہ آواز کہلاتا ہے - جُمل کے حِساب سے اس کی قیمت (ر + ہ ، ۲۰۰ + ۵) ۲۰۵ ہوتی ہے یہ عموماً الفاظ کے درمیان میں استعمال ہوتا ہے جیسے تیرھواں اٹھارھواں وغیرہ میں. یہ دو سادہ آوازیں ہیں مگر مِل کر ایک ہوگئی ہیں وہ حروف یہ ہیں ، بھ ، پھ ، تھ ، جھ ، چھ ، دھ ، ڈھ ، ڑھ ، کھ ، گھ اِن کے علاوہ اردو میں رھ ، لھ ، مھ ، نھ کی آوازیں بھی ہیں. ہندی میں ان آوازوں کے لیے کوئی حروف نہیں.(۱۹۱۴ ، اُردو قواعد، عبدالحق ، ۳۸). اُردو کے حروفِ تہجّی حسبِ ذیل ہیں ا ، ب ، بھ ، پ ، پھ ، ت ، تھ ، ٹ ٹھ ...د ، دھ ، ڈ ، ڈھ ، ر ، رھ ... ن ، نھ ، و ، ہ ، ء ، ی ، ے. (۱۹۷۷ ، اُردو اِملا اور رسم الخط ، ۱۳).

رَھواس (فت رھ) امذ (قدیم).
باشندہ ، باسی ، رہنے والا. بغداد سے رھواس اس مرد کے یہاں دل سوں ایمان لا کر آتے جاتے تھے . (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [مقامی].

رِھیج (ی مع) اسث (قدیم).
خوشنودی ، رضا (ماخوذ : قدیم اُردو کی لُغت): [رک : ریجھ].

رِھیجْنا (ی مع ، سک ج) ف ل.
خوش ہونا ، راضی ہونا.
پیو ملیا کل لا ک رھیجے　　　سکہ سینہ دکہ کی بات نہ کیجے
(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرار اللہ (ق) ، ۴۷). [رِیجھنا (رک) کا قدیم املا و تلفظ].

ڑ

ڑ (ڑے) اسث.
صوتی اعتبار سے اُردو کا چوبیسواں حرف جسے رائے ہندی اور رائے ثقیلہ بھی کہتے ہیں. اس کا تلفظ « ڑے » ہے. یہ حرف عربی اور فارسی میں نہیں ہے، اُردو میں بھی یہ کسی لفظ کے شروع میں شاذ ہی آتا ہے. حسابِ جمل میں اسے « ر » کی ایک شکل تصوّر کر کے اس کے اعداد بھی دو سو مقرر کیے گئے ہیں. ڑے کی آواز جنوبی ہند کی قدیم ترین آوازوں میں ہے اور دراوڑی النسل ہے. رے اور زے اور ڑے اور ژے زبان سے نہ نِکلتا ہوگا روٹی کو تو حضور لوتی کہتے ہوں گے.(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۴). چھوڑ کر ، اور چڑھ آئے ، جیسے الفاظ میں وہ « ڑ » کی جگہ « ڈ » لِکھتے تھے . (۱۹۳۵ ، اُردو ، کراچی ، اپریل ، ۲۲۵) . « ڈ » سے « ڑ » نے جنم لیا ، « ڑ » سے « ل » نے . یہ لاحقے ایک خاندان ہی کے نہیں ، بھائی بھائی بھی ہیں . (۱۹۷۲ ، اُردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۴۴).

. . . ڑا/ڑی لاحقہ.
یہ لاحقہ اسم کے آخر میں تصغیر کے لیے لگاتے ہیں. پلنگڑی ، انتڑی (آنت + ڑی) ، دمڑی، انکھڑی ...گدھڑا(گدھا + ڑا)
(۱۹۷۲ ، اُردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۴۳)

ڑنْگا (فت ڑ ، غنہ) امذ.
(گاڑی بانی) چنگ (بڑا وزنی گھنگرو جو رتھ یا بیلی کی بم کے نیچے بندھا ہوتا ہے اور گاڑی کی حرکت سے ہلتا اور بجتا رہتا ہے جس سے راہ چلنے والے خبردار ہو کر گاڑی کے سامنے سے ہٹ جاتے ہیں) کے بیچ میں کا لٹکن جس کے ٹکرانے سے آواز ہوتی ہے (ا پ و ، ۵ : ۱۳۴). [مقامی].

ڑوڑا (و مج) امذ.
رک : روڑا. ڑ سے شروع ہونے والا اُردو میں صرف ایک لفظ ہے اور وہ ہے ڑوڑا بمعنی روڑا، سنگپارہ. (۱۹۸۳ ، کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۱۰۱). [روڑا (رک) کا مُتبادل اِملا].

ڑے اسث..
حرف ڑ کا تلفظی اِملا نیز مُغیّرہ حالت. رے اور زے اور ڑے اور ژے زبان سے نہ نِکلتا ہو گا روٹی کو تو حضور لوتی کہتے ہوں گے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۴). ڑے کی آواز کو تمام عالموں نے مخی مانا ہے. (۱۹۷۱ ، اُردو کا رُوپ ، ۲۱۴). [رک : ڑ].

ڑھ

ڑھ (ڑھے) امث.
صوتی اعتبار سے اُردو کا پچیسواں حرف ہے ، فارسی اور عربی میں یہ حرف نہیں ہے ، اس کا تلفظ «ڑھے» ہے. کسی لفظ کے شروع میں یہ حرف نہیں آتا ہے ، تحریر میں « ھ » کی شمولیت کی وجہ سے ڑ کی ہائیہ شکل کہلاتا ہے. جیسے گڑھ اور بوڑھا وغیرہ میں. یہ دو سادہ آوازیں ہیں مگر مِل کر ایک ہو گئی ہیں وہ حروف یہ ہیں ، بھ ، پھ ، تھ ، جھ ، چھ ، دھ ، ڈھ ، ڑھ ، کھ ، گھ اِن کے علاوہ اردو میں رھ ، لھ ، مھ ، نھ کی آوازیں بھی ہیں. (۱۹۱۳ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۸). اُردو کے حروفِ تہجّی حسبِ ذیل ہیں: ا ، ب ، بھ ، پ ، پھ ، ت ، تھ ، ٹ ٹھ ، ث ، ج ، جھ ، چ ، چھ ، ح ، خ ، د ، دھ ، ڈ ، ڈھ ، ذ ، ر ، رھ ، ڑ ، ڑھ ، ز ، ژ ... ن ، نھ ، و ، ہ ، ء ، ی ، ے. (۱۹۷۷ ، اُردو اِملا اور رسم الخط ، ۱۳).

ز

ز (زے) امث.
عربی کا گیارھواں ، فارسی کا تیرھواں اور صوتی اعتبار سے اُردو کا چھبیسواں حرف جیسے زاے معجمہ ، زاے منقوطہ اور زاے ہوّز کہتے ہیں. اِس کا تلفظ عربی اور فارسی میں « زا » اور اُردو میں « زے » ہے. حسابِ جُمل میں اس کے سات عدد ہیں. تقویم میں یہ شنبہ اور برج عقرب کی علامت ہے. یہ حرف شمسی ہے. ہندی اور سنسکرت میں یہ حرف نہیں ہے. جیسے ب اور ج اور ز اور ک کو تازی بولتے ہیں. (۱۸۸۷ ، احسن القواعد ، ۱۹). ز ، ف ، خ ، غ کی آوازیں ہندی میں نہیں. (۱۹۱۳ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۷) . خالص فارسی عربی آوازیں یعنی ز ، ژ ، ف ، ق ، ع ، ط وغیرہ کو ڈاکٹر چٹرجی اہم اور ضروری قرار دے کر فرماتے ہیں کہ یہ آوازیں اُردو میں ہیں. (۱۹۶۶ ، اُردو لسانیات ، ۳۹).

زِ (کس ز) حرفِ جار.
از - سے کا مُخفّف.

ظلم کی اوستوار اُوٹھی بُنیاد   خانہ وِیران ہوا زِ ظُلم و فساد

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۳).

لیکن زِجناب ذاتِ باری   درکار ہے خیریت تمہاری

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۶۶).

قبائے تنگ نے بیسوں جگہ سے لَو دیدی
زِ فرق تا بقدم اک دبی سی آگ ہے تُو

(۱۹۳۲ ، روحِ کائنات ، ۱۹۶).

کیا بگاڑ سکتا ہے دَورِ آسماں میرا
ہو چکا زِ ہر پہلو خُوب اِمتحاں میرا

(۱۹۶۱ ، ہادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۱۴).

زا (۱) حرف ؛ امث.
حرف « ز » کا عربی اور فارسی تلفُظ (عموماً تراکیب میں مستعمل) زرت - زاے معجمہ کو پیش ہے اور وہ غلہ مشہور ہے ہندی میں جوار کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). جو حرف مونث ہو گا اسکی صفت میں معجم اور منقوط اور مہمل اور غیر منقوط کے ساتھ تاے تانیث لگائیں گے جیسے زاے معجمہ یا منقوطہ اور راے مہملہ یا غیر منقوطہ. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۰). یہ حروف تین ہیں - زا ، سین ، صاد. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۳۰).

زا (۲) صف.
۱. پیدا کرنے والا (مُرکّبات میں بطورِ جُزوِ آخر مُستعمل).

مثلِ شبنم ہر گُلِ تر سے ٹپکتا ہے گُلاب
گرم ہے از بسکہ آہِ شعلہ زائے عندلیب

(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۳۱).

کیا کیا اُس حُسنِ حیرت زا نے ثاقب کیا کیا
بیخودی کی لا کے اک زنجیر پہنا دی مجھے

(۱۹۲۹ ، متاعِ درد ، ۱۱۶).

شورِ فریادِ درا بانگِ طوب زا ہو جائے
نغمۂ عیش ہر اک ساز سے برپا ہو جائے

(۱۹۵۸ ، تارِپیراہن ، ۱۶۹) اس میں کسی بیرونی پوٹنشل کے فرق (P.d) کے اِطلاق کے بغیر محض روشنی ڈالنے پر ہی برق زا قوت یعنی ای - ایم - ایف (e.m.f) پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۰۴). **۲. پیدا شدہ ، زائیدہ.** اِسلامی حکومتوں نے کبھی یہ قاعدہ نہیں بنایا کہ جو شخص ولایت زا نہ ہو اس کو فلاں قسم کے حقوق نہیں مل سکتے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۲۲۲) [ف: زادن - جنناکا امر حاضر نیز زادہ (رک) کی تخفیف

زابُل (ضم ب) امذ.
۱. موسیقی کے بارہ مقامات میں سے ایک مقام ، عشّاق کا پہلا شعبہ جس کی ۳ راگنیاں ہیں.

تیرا قانون ترے پاس خطِ مسطر ہے
چھیڑ دے زابل و تبریز و خراسان و عراق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۸). عشّاق کا پہلا شعبہ زابل ہے جس کی ۳ راگنیاں ہیں (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۱۵) **۲. سیستان (ایران) کے ایک شہر کا نام.**

سپہدار کو رنگِ زابل کا شاہ   رکھے ایک تھا دُخترِ رشکِ ماہ

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (منشی) ، ۲۶). میں ہندو سندو کابل و زابل میں فرد ہوں. (۱۹۸۵ ، درپن درپن ، ۱۲۰). [ف].

زاج اث ؛ امذ.
۱. سجّی (نوراللغات). **۲. پھٹکری .** زاجات یعنی پھٹکری اس کے کل اقسام کی پیدائش اجزائے خاکی اور آبی سے ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۸). یونانیوں نے بھی زاج کی قسم سے شمار کیا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۵۳). [ف].

--- اَبْیَض کس صف (--- فت ا ، سک ب ، فت ی) اث
پھٹکری (کلید عطاری). [زاج + ابیض (رک)].

--- اَحْمَر کس صف (--- فت ا ، سک ح ، فت م) اث ؛ امذ
پھٹکری جو مائل بہ سُرخی ہوتی ہے (مخزن الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۸۷). [زاج + احمر (رک)].

--- اَخْضَر کس صف (--- فت ا ، سک خ ، فت ض) اث
سبز پھٹکری ، ہندی میں اس کو ہیرا کسیس کہتے ہیں (ماخوذ : مخزن الادویہ (ترجمہ).اردو ، ۱ : ۵۸۷). [زاج + اخضر (رک)]

--- سَفِید کس صف (--- فت س ، ی مج) اث ؛ امذ
سفید پھٹکری. زاج سفید تین ماشہ ، پوستو اناربن تین ماشہ ، بلیلہ زرد تین ماشہ ، سیر بھر پانی میں جوش کرے . (۱۸۴۴ ، مفید الاجسام ، ۱۷). قلقدیس ... زاج سفید کا نام ہے.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۸ : ۱۱۳). [زاج + سفید (رک)].

زاجِر (کس ج) صف.
۱. جھڑکنے والا ، تنبیہ کرنے والا ، منع کرنے والا. حالانکہ کتاب اللہ ان کے لئے خود زاجر ہونی چاہیے تھی ۱۹۶۳ ، کمالین ، ۹۲
۲. (تصوف) اس واعظ اور ناصح کو کہتے ہیں جو حق کی جانب سے قلب مومن میں ہو اور ایک نور ہے جو داعی ہے عبد کو حق کی طرف اس کو حق لے اپنی عنایت سے عبدِ مومن کے قلب میں ودیعت رکھا ہے (مصباح التعرف ، ۱۳۳). [ع : (زج ر)].

زاچ امذ.
وہ جشن جو کسی وقت لڑکے کی ولادت کی تقریب میں سات دن تک منایا جاتا تھا ، زچگی کے سلسلے کا جشن. سات روز تک زاچ، لڑکا پیدا ہونے میں جو جشن کیا جاتا ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [زچہ (رک) سے].

زاچَہ (فت چ) اث (قدیم).
رک : **زَچَہ.** زاچہ اور زچہ اس عورت کو کہتے ہیں کہ جس کے لڑکا یا لڑکی پیدا ہو. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [زچہ (رک) کا ایک اِملا].

زاد (۱) صف.
جنا ہوا ، زائیدہ ، اولاد ، پیدا کردہ.

لے دو بزرگ پیرا زاد عثمان علی دوی داماد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۲) پری کیتی مدت میرے تائیں اسی تلاش میں گزری تھی لیکن پری زاد میں ایسا کوئی نہ ملا. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۲). آدمی زاد سے بل کر تو ہوئی ہے ناپاک. (۱۸۸۳ ، بہارستان عشق (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۸۳)). میری مراد یونیورسٹی زاد گروہ سے ہے جو طریقِ تعلیم اور افتادِ خیال اور وضع و قطع اور طرزِ ماند و بود کے اعتبار سے اپنی ایک جُداگانہ ہستی قائم کر چکا تھا. (۱۹۲۲ ، مضامین محفوظ علی ، ۲۱۴). [ف : زادہ (رک) کی تخفیف].

--- بُوم (--- و مع) اث.
جائے پیدائش ، جنم بھومی ، وطن.

زاد بُوم تن کفو جس ناہیں
رنو رہیا ہر بر گھٹ ماہیں

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۱). اس کمترین کا وطن روم ہے اور قدیم سے اِستنبول زاد بُوم ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۳).

میں چھوڑ کے زاد بُوم بھاگا
تن بن گیا لاغری سے دھاگا

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اُردو ، ترکی ، ۷۸).

عرفاں کا تُو خزانہ ہے رشیوں کی زاد بُوم
سر چشمۂ کمال ہے گنجینۂ علوم

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۳۷) باجہ متعدد عالموں ، فقیہوں ، شاعروں اور مقامی مورخوں کی زاد بُوم ہے (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ۳ : ۸۵۸). [زاد + بُوم (رک) (اضافتِ مقلوب)].

--- خاطِر کس صف (--- کس ط) اث.
نظم ، شعر (جامع اللغات). [زاد + خاطر (رک)].

--- گاہ اث.
بچّہ جننے کی جگہ ، نِسوانی شرمگاہ. اُس زمانے میں ایک قِسم کا سُرخ مادہ اس کی زادگہ سے ٹپکتا رہتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۰). [زاد + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

زاد (۲) امذ.
راہ کا توشہ. مقدور ہو تُجھ کو راہ‌روی کا یعنی زاد و راحلہ اور امن ہوں. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۱۷).

قسم ہے ایسے مسافر ندیدہ غربت کی
کہ آیا خُلد سے دنیا میں بے رفیق و زاد

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۲۹۴). [ع : (ز و د)].

--- آخِرَت کس اضا (--- کس خ ، فت ر) امذ.
توشۂ آخرت ، وہ عمل جو آخرت میں کام آئے.

فِکر کر زادِ آخرت کا بھی
میر اگر تو ہے عاقبت اندیش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۳). اُن (اعمالِ بد) کی وجہ سے جن کو اِن کے ہاتھوں نے پہلے سے (زادِ آخرت بنا کر) بھیجا ہے . (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲). [زاد + آخرت رک

--- خانَہ (--- فت ن) امذ (قدیم).
توشہ خانہ ، وہ جگہ جہاں کھانے پینے کا سامان رکھا جائے.

سُنیا جوں کہ طاغوں دیتا نِشان
اوہے زاد خانے منیں بے گُمان

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۸۳). [زاد + خانہ (رک)].

---راہ کس اضا امث ؛ امذ.
راہ کا خرچ ، راہ کا توشہ.

کوچۂ زُلف میں گیا جب دل
برگِ سنبُل کو زادِ راہ کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۳). زادِ راہ لے کر قصد بخارے کا کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۰).

ٹھہر نہ آہ مری جان لے کے چلتی ہو
سفر کرے جو مسافر کو زادِ راہ ملے

(۱۸۷۸ ،گلزارِ داغ ، ۲۳۶). بیچاروں نے تھوڑا بہت زادِ راہ ساتھ لے لیا. (۱۹۲۴ ، محمدؐ کی سرکار ، ۳۳). زادِ راہ کی کمی سے ایک بسیط احساس کے ساتھ چلنے والا پستی سے بلندی اور بلندی سے پستی کی طرف مراجعت ہی میں پوری عمر گُزار دیتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۱۳) .[زاد + راہ (رک)].

---سَفَر کس اضا(---فت س ، ف) امذ.
رک : زادِ راہ.

خیالِ صنم تھا مُجھے زادِ راہ
نہ تھا اور زادِ سفر حق گواہ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۳).

کیوں اِتنا گراں بار ہے جو زادِ سفر بھی
اے راہ رو ملکِ عدم اٹھ نہیں سکتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۲).

یہ تھا مرحلہ جس کو سمجھے تھے گھر
بہیا کیا کچھ نہ زادِ سفر

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۲).

زادِ سفر بھی چاہئے اِذنِ سفر کے ساتھ
مُجھ پر کرم ہے اور کرم چاہتا ہوں میں

(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۱۰۶). [زاد + سَفَر (رک)].

---طَرِیق کس اضا(---فت ط ، ی مع) امذ.
رک : زادِ راہ. اُن جَو کا سوبق بناویں اور سوبق کا زادِ طریق کریں ، اور اسی زادِ حسب المراد سے اپنے گھر آویں. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۲۱۳). [زاد + طریق (رک)].

---عُقْبیٰ کس اضا(---ضم ع ، سک ق ،بشکل ی)امذ.
رک : زادِ آخرت.

خُدا تو ہر طرح سے بخش دے گا رونے والوں کو
کہ ہرگز زادِ عُقبیٰ کچھ مُہیّا ہو نہیں سکتا

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

اے ربِّ کریم ، کیا حماقت ہو گی
میں اور ترے پاس زادِ عُقبیٰ لاؤں

(۱۹۵۵ ، رباعیاتِ امجد ، ۳ : ۲). [زاد + عُقبیٰ (رک)].

---مَعاد کس اضا(---فت م) امذ ؛ سرزادُالمَعاد.
رک : زادِ آخرت.

نہ کُچھ اسبابِ معیشت ہی نہ کُچھ زادِ مَعاد
بسکہ مجھ بے سرو ساماں کا خُدا حافظ ہے

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۸۶). سلسلۂ طبابت ذریعۂ معاش اور وعظ و تذکیر « زادُالمَعاد » ہے. (۱۹۳۸ ، تراجم علمائے حدیثِ ہند ، ۱ : ۱۹۰). [زاد + مَعاد (رک)].

---و راحِلَہ (---و مج ، کس ح ، فت ل) امذ.
راہ کا توشہ اور سواری کا جانور ، سفر کا خرچ اور سواری.

طے دیکھیں کس طرح سے ہو مُلکِ عدم کی راہ
بے زاد و راحِلہ ہوں کوئی ہمسفر نہیں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائدِسحر ، ۲۵۹). رمضان کے اخیر میں صلح ہو گئی ، اور نواب نے مطمئن ہو کر آزاد کے زاد و راحلہ کا معقول بندوبست کر دیا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۱۲۲). [زاد + و (حرفِ عطف) + راحِلہ (رک)].

زادَ فِقرہ.
زیادہ ہوا یا زیادہ ہو مثلاً زادِ لُطفہُ ، زادِ مجدہُ اور زادِ لُطفکم وغیرہ (مُرکّبات میں بطور جزوِ اوّل مستعمل). [ع : (ز ی د)].

---عِنایَتُکُم فِقرہ.
(عربی فِقرہ اُردو میں مُستعمل) آپ کی مہربانی زیادہ ہو ، آپ کی عِنایت اور زیادہ ہو. جمیل المناقب عمیم الاحسان زادِ عِنایتکم. (۱۹۲۶ ، چچا چھکّن ، ۱۱۳). [زاد + عِنایت (رک) + کم (ضمیرِ حاضر جمع)].

---لُطْفُکُم فِقرہ.
(عربی فِقرہ اردو میں مُستعمل) آپ کا لُطف و کرم اور زیادہ ہو. شفیقِ مکرم زادِ لُطفکم ، عِنایت نامہ پہنچ گیا تھا ، آپ کی علالت نے اِتنا طول کھینچا ہے کہ اس کی وجہ سے مُجھے بہت تشویش ہے. (۱۹۵۷ ، خطوطِ عبدالحق ، ۲۳۹). [زاد + لطف (رک) + کم (ضمیرِ حاضر جمع)].

زادَگی (فت د) امث.
اولاد ہونے کی حیثیت، پیدائش (مُرکّبات میں بطور جُزوِدومؔ مستعمل). غالب کی شخصیت کے بُنیادی ستون تین ہیں:- ۱. رئیس زادگی کا زعم. ۲. شاعری کا زعم اور ۳. نوع انسانی سے محبّت کا زعم. اس کی شخصیت انھیں تین ستونوں پر کھڑی ہے. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۶۰). [زادہ (ہ مُبدّل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زادَن (فت د) ف م.
جننا.

غرض حاملہ رشکِ گُلشن ہوئی
گرفتارِ غم وقتِ زادن ہوئی

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (منشی) ، ۱۰۳). [ف].

---گاہ امث.
جننے کی جگہ ، شرمگاہ ، اندامِ نہانی. پستان و زادن گاہ کے اعتبار سے مادۂ نیل انسان سے مُشابہ ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۷). [زادن + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

زادَہ (فت د) صف.
۱. پیدا کیا ہوا؛مراد:تخلیق ذی (مُرکّبات میں بطور جزوِ اوّل مُستعمل).

کیا وجہ ہے کہ ہم باقی غزلوں کو مولانا کی زادۂ طبع نہ مانیں۔(۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۳۹) ۲. **جنا ہوا ، زائیدہ ، اولاد (مُرکّبات میں بطور جُزوِ دوّم مُستعمل)**. تب گُلچہرہ اس کے بھی وقوف کی وفاداری کی تعریف کرتی ہے اور کہتی ہے کہ یہ وزیر زادہ ہے . (۱۷۳۶ ، قِصۂ سہرافروز و دلبر ، ۱۵۲). اکثر رئیس اور سردار زادے ... عادت سے لاچار ہیں . (۱۸۶۷ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۸۲). امیر زادہ ، آدمی زادہ ، بُزرگ زادہ ، پیر زادہ . (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۱۱۰). خود حرام زادہ شادی کر اپنی ذُرّیات میں اضافہ کیے جائے گا. (۱۹۷۴ ، منجدھار ، ۱۵۳). [ف : زادن ـ جننا سے حالیۂ تمام ، پہلو : زات].

زادی صف مث.

۱. **جنی ، جنی ہوئی (مُرکّبات میں بطور جُزوِ دوّم مُستعمل)**. پیر کے دیوانے پن کا اے صاحب! جوگی کرے کا عِلاج پائے شفا تا صاحب زادی اپنی اے سرتاج! (۱۸۸۰ ، سانحۂ دلِ گیر (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۳۳)). میں رسول زادی ہوں اور اُس رسولؐ کی نواسی ہوں. (۱۹۳۱ ، سیّدہ کا لال ، ۲۵۹). [زادہ (رک) کی تانیث بقاعدۂ اُردو].

زار (۱). (الف) م ف.

رونے والا ، روتا ہوا ، گِریہ کُناں. حال قران اور برق کا سُنیے کہ لشکر فولاد کے ہمراہ زار و نالاں ... چلے جاتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۳۵۶). (ب) صف ۱. **مُصیبت یا غم کا مارا ، مُصیبت زدہ ، غمگین ، عاشق کے لیے بھی مُستعمل**.

شفا دے فائز زار و حزیں کو بلند اقبال کر اندوہ گیں کو
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۹).

کیا ہوا تعویذ اور طُومار سے
جو ہوئے واقف نہ تم اُس زار سے
(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۲۲).

آزردہ اپنے زار سے کیوں ہے وہ رشکِ گُل
ہوتے کبھی نہ دیکھا گُل و خار سے بگاڑ
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۷۸).

کمالِ زار نے جو عشق میں صدمے اُٹھائے ہیں
خدا شاہد کسی جانباز پر دُنیا میں کم گُزرے
(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سخن ، ۷۶). ۲. (أ) **زبُون ، عاجز ، تباہ حال ، رُسوا**.

شعلے میں گو سکون آئے برق سے اِضطراب جائے
پر دلِ زار کو قرار ہو سکے یہ نہ ہو سکے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۹).

زار رکھا بے حال رکھا ، بیتاب رکھا بیمار رکھا
حال رکھا تھا کُچھ بھی ہم میں عشق نے آخر مار رکھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۱).

تُو سلامت ہے آباد ہے شاد رہے
زار ہو خوار ہو ناچار ہو تیرا دُشمن
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۹۲).

وہ خوار ہے جو تیری نظر سے اُترا
وہ زار ہے جو تیری نظر سے اُترا
(۱۹۴۷ ، لالہ و گل ، ۳۵). (اا) **خراب ، خستہ**.

صورت تری زار ہو گئی ہے
گُل ہو کے تُو خار ہو گئی ہے
(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۲۳).

بھائی کاظم ہیں بیقرار بہت
حال ہے والدہ کا زار بہت
(۱۹۱۳ ، طُوفانِ نوح ، ۲۰۱). ۳. **لاغر ، نحیف ، ضعیف ، ناتواں**.

ہے ایک تارِ گریباں کے اوٹ میں تنِ زار
زبس ہجوم ہے جامے پہ ناتوانی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵).

رہا جو عابدیں سو زار و بیمار
اُٹھانا یک قدم کا جس کو دُشوار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷۳).

زار اے مرگ ہوں میں کُچھ بھی مرے تن میں نہیں
کس سے اُلجھیں کے فرشتے کوئی مدفن میں نہیں
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۱۰).

ہوں تو زار ، آہ مگر تُم تو شگفتہ ہو کر
اِتنا پھُولوں میں کہ شک جسم پہ آماس کا ہو
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، ۱۲۳). ۴. **بہت زیادہ (عموماً مرکبات میں بطور جزو دوم مُستعمل)**.

عاشقِ زار کوں بس چاہِ زنخداں تیرا
بوالہوس آرزوے چشمۂ تسنیم کیا
(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۱۵۹). (ج) امذ. ۱. **وہ جگہ جہاں کوئی چیز کثرت سے پائی جائے (مُرکّبات میں بطور لاحقہ مُستعمل)**. برگ زار کی تاریکیوں کے اندر. (۱۹۲۳ ، نگار ، اپریل ، ۲۶۶).

مُجھ کو ان روشن شبستانوں میں مرجانے بھی دے
اے طرب آباد ہند ، اے حُسن زارِ لکھنؤ
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۸۷).

جلوہ در جلوہ سمن زارِ مسرّت ہو گا
میری جنّت کا ہر اک دن ، شبِ عشرت ہو گا
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶۹). ۲. **نالہ و فریاد** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).
[ف : زار ؛ اوستا : زَر].

ـــ بزار رونا محاورہ.

رک : زار زار رونا.

کوئی نکیا درد اتار
ہوے رو رو زار بزار
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۱)). زار بزار رونے ... سے آنکھوں میں حلقے پڑگئے ہیں .(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱).

ـــ رونا محاورہ (قدیم).

پھُوٹ پھُوٹ کر رونا.

بُلبلیں روتی ہیں میرے غم میں اور گُلزار زار
حیف کیوں ہوتا نہیں توں ہم سیں اے عیّار یار
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۸).

زار رونا چشم کا کب دیکھتے
دیکھیں ہیں لیکن خُدا جو کُچھ دِکھائے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۹).

ـــــزار م ف.
بہت زور یا تیزی سے ، پُھوٹ پُھوٹ کر.

اُسی دن سیں رانی ہوئی بیقرار
دو نینوں سیں آنسو چلے زار زار

(١٧٥٦ ، قِصّۂ کام روپ و کلاکام ، ٢٧).

ـــــزار رونا محاورہ.
بہت رونا ، پُھوٹ پُھوٹ کر رونا . راگ ہونیچ میں عاشق زار زار روتا بے اختیار روتا . (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٥). حضرتِ آدم اپنا درد بُھول مصیبتِ حسین پر زار زار رونے .(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٣٨).

مارے ہیں ہاتھ ہاتھ پہ سب یاں کے دستکار
اور جتنے پیشہ وار ہیں روتے ہیں زار زار

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٩٩).

غالب خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
رونیے زار زار کیا کیجیے ہائے ہائے کیوں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٣). باپ کی یہ گفتگو خفگی یا قیاس ایسا نہ تھا کہ اس کان سُنتی اور اُس کان اُڑا دیتی ، سہم گئی اور زار زار رونے لگی. (١٩٣٦ ، راشدالخیری ، تربیت نِسواں ، ٢٣). میں زار زار رو رہا تھا اور زار و نزار حالت میں بھاگ کر گھر آیا . (١٩٨٧ ، حیاتِ مستعار ، ١٥).

ـــــقِطار (ـــــکس نیز فت ق) صف.
طُغیان زدہ ، بیتاب ، مُضطرب ، گِریہ آلود ، آنسوؤں سے بُوجھل . خاموش آنکھوں کی زار قطار لڑیوں میں اس کے سِوا کوئی آواز نہ تھی. (١٩٢٩ ، آمنہ کا لال ، ٢٢). [زار + قطار (رک)].

ـــــمَچانا محاورہ.
واویلا کرنا ، چیخنا چلّانا. غُصّہ بُری بلا ہے تمہارے آنے کے بعد میں نے زار مچائی. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ١ : ١٨).

ـــــناک صف.
گِریہ ناک ، غم زدہ ، نالہ کُناں ، رنجیدہ.

سو القِصّہ اس غم سوں ہو زار ناک
کہا اس نکو کر توں مجھ کوں ہلاک

(١٦٢٥ ، قِصّۂ بے نظیر ، ٩٠). [زار + ناک ، لاحقۂ صفت].

ـــــنالی امث.
نالہ و بُکا ، فریاد.

پڑا تھا شور جیسا ہر طرف اُس لا اُبالی کا
رہا ویسا ہی ہنگامہ مری بھی زار نالی کا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٥٢). کبھی اس کی مغفرت کے لیے خدا کی درگاہ میں زار نالی کرتا تھا. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٤٤). فولاد بازو سے پنجہ کشی کا نتیجہ آخر یہی ہوا کہ کلائی مُڑ گئی ، اب زار نالی فضول ہے. (١٩٢٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١١ ، ١٢ : ٤). ضیائے برنی نے برن کی جاگیر کے لیے کبھی زار نالی نہیں کی. (١٩٥٩ ، برنی (سید حسن) ، مقالاتِ برنی ، ١٩٩). اف : کرنا. [زار + ف : نالی ، نالیدَن ـ نالہ کرنا سے].

ـــــوزُبُوں (ـــــو مج ، ضم ز ، و مع) صف.
خراب و خستہ. جس نے اس کو چُھوا اوس نے زار و زُبُوں کیا ہے بہتوں کا خُون کیا ہے. (١٨٤٦ ، سرورِ سلطانی ، ٦١).

کامیاب و کامراں ہیں شادکام و شادماں
گرچہ دیوانے ترے ظاہر میں ہیں زار و زُبُوں

(١٩١٨ ، کلّیاتِ حسرت موہانی ، ١٣٠). ہم ایک ایسا دیانتدار اور دردمند انتظامیہ اُن کو دیں جو ... ان کی زار و زُبُوں حالت کو شفایابی اور خوش حالی کی منزل کی طرف لے جانے میں کامیاب ہو. (١٩٨٢ آتش چنار ، ٥٤٦). [زار + و (حرفِ عطف) + زُبُوں (رک)].

ـــــو قِطار رونا محاورہ.
رک : زار زار رونا. بدو اس کے پاس بیٹھا ہوا سر پیٹ رہا تھا اور زار و قطار رو رہا تھا. (١٨٩٨ ، سرسید ، مضامین ، ٣٨). دل بھر آیا اور زار و قطار رونے. (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ٤ : ٣٠٠). انہوں نے میرے منہ پر بے تحاشا تھپڑ مارے اور خود زار و قطار رونے لگیں. (١٩٨٧ ، گلی گلی کہانیاں ، ٧٠).

ـــــو نِزار (ـــــو مج ، کس نیز فت ن) صف.
دُبلا پتلا ، نحیف و ناتواں ، کمزور ؛ غمگین.

سو بو بچن کان دھر بُلبلِ بے دل کہے
اے جو توں ہے منج نمن عشق تھے زار و نزار

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٥٤).

اس دکھ میں دیکھ مرگ بھی مُجھ سے سرک گئی
کیا غم نے کر دیا مُجھے زار و نزار حیف

(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ٢٥).

کل ایسے حال سے نظر آیا کہ کیا کہوں
جو تھا سو اس کو دیکھ کے زار و نزار تھا

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١٧٩). پانچویں بار بیمار اور زار و نزار ایک قدر دان اور جوہر شناس ہندو رئیس کے خرچ پر ... اپنے علاج کے لیے یورپ روانہ ہوئے. (١٩٤١ ، انشائے ماجد ، ٢ : ٢٢٩). اس کو لے دے کے کوئے یار ہی سے سروکار ہوتا ہے اور جو غم یار میں اپنے آپ کو زار و نزار رکھتا ہے. (١٩٨٧ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ١٠). [زار + و (حرفِ عطف) + نِزار (رک)].

زار (٢) امذ.
فرماں روا (قدیم شاہانِ روس کا لقب). وہ ایسی بات نہ کرنا چاہتا تھا جس سے زار کا غصّہ اور عداوت بڑھے .(١٩٠٧ ، نپولینِ اعظم (ترجمہ) ، ٤ : ٢٢).

جو زارِ روس اترے تخت سے اُن کا یہ شکوہ تھا
انہیں نے دی دغا ہم کو ہمیں جن پر بھروسا تھا

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ : ٣٢٧). بالآخر زار پیٹر اوّل نے اس بغاوت کا خاتمہ کر دیا. (١٩٦٧ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٩٣٥). [روسی : زار (Zar) ؛ قب : رومن ؛ سیزر Ceasar ؛ جرمن Kaisar ؛ کیسرئ ـ فرماں روا].

زاری امث.
١. (أ) **گِریہ و بُکا ، آہ و فریاد.**

پنکھی سٹے ہیں سب پراں رو رو بھراے سمدراں
چھوڑے ہیں سب اپنے گھراں دیکھو تو زاری والے والے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۸).
دلیراں کے لہو ، تھے زمیں نم کیتے
تمام شہر زاری و ماتم کیتے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۸).
غزل خوانی چمن میں بُلبلوں کی ہماری تعزیت کی زاریاں ہیں
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۴۷). اسے روتا دیکھ کر پوچھا کہ کیوں زاری کرتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۰).
یعنی کچھ عورتیں کرتی ہوئی زاری دوڑیں
نان و نفقہ کی طلبگار بچاری دوڑیں
(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۸۵).
کھلتی ہیں تجھ پہ زاریاں دشنام قہقہے
انداز کون سے ہیں جو زیبا نہ ہوں تجھے
(۱۹۸۴ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۲۷). (اا) عاجزی ، الحاح (خواہ اس کا اظہار گریہ و فریاد کے ذریعے ہو یا کسی اور طرح).
کھیا شہ کوں وو بہوت زاری ستی
عزیز ہور محبت سوں یاری ستی
(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۵۳). پھر وہ عاجزی اور زاری سے دعا کرے .(۱۸۴۴ ، ترجمۂ گُلستاں ، حسن علی خان ، ۲). بنی اسرائیل کی ایک جماعت نے ہاتھ اُوٹھا کے تضرع اور زاری سے دعا مانگی تھی .(۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۱۷). کبھی کبھی راتوں کو اٹھ کر آپ تن تنہا قبرستان میں تشریف لیجاتے تھے اور دعا و زاری کرتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۵۴). حُسن و عشق کی دنیا کو صرف عجز و افتادگی یا زاری و تضرع تک محدود سمجھنا درست نہیں. (۱۹۸۷ ، ''نگارہ ، کراچی ، سالنامہ ، ۹). اف : کرنا. ۲. خستہ حالی ، حالتِ زار.
کسے دیکھلاؤں اب اپنی یہ زاری
کہوں کس سے بچوں کی بے قراری
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۲). لوگوں کو میری خواری اور زاری کی خبر نہ ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۱). [ف].

زارِینَہ (ی مع ، فت ن) امث.
رُوس کی ملکہ کا لقب. زار کے علاوہ زارینہ (Czarina) بھی اردو میں مُستعمل ہے جو روس کی ملکہ کا لقب تھا. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۲). [روسی : Tsarina Czarina].

زاشْت (سک س) صف.
زیادہ.
ہوئے ہیں برس زاشت اس از ہزار
جو اس شہر میں ویچ ہے شہر یار
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۱). [زیادہ (رک) کا بگاڑ].

زاغ امذ ؛ ے زاج ، زاک.
۱. کوّا.
عاشق کہتے (کہتے) ہیں باغ کو بہلانے جائیں دل
کیا بوجھے بُھول زاغ مگر بوجے تو بھنور
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).
گلی میں یار کی ہر بوالہوس کوں بار نہیں
کہاں ہے گلشنِ فردوس میں رسائیٔ زاغ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۱).
زاغ و بُوم اے شاد بُلبل سے کریں بحثِ سُخن
الوون کا یہ مثل سچ ہے کہ دڑبا کُھل گیا
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۳۱).
نہ قفس کی تُجھے پروا ہے نہ صیّاد کا خوف
شکر کر زاغ کہ تو مُرغِ خوش الحاں نہ ہوا
(۱۹۳۲ ، سنگ وخِشت ، ۹۶). ایک زاغ بدنصیب اپنی چال بھو جائے گا. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال ، ۳۸). ۲. کمان کے گوشہ کی نوک ، گوشۂ کمان کہ جو سیاہ سینگ کا ہوتا ہے اور کمان کے دونوں سروں پر لگایا جاتا ہے (اس معنی میں صرف کمان کے ساتھ مُستعمل).
غیر لانے گا کہاں سے لُطفِ مضمونِ بلند
قابلِ پرواز کب ہے شہپرِ زاغِ کماں
(۱۸۷۱ ، کلیاتِ تسلیم ، ۱۸). ۳. (تعمیرات) چھجے کی چھاوٴ کو سہارنے یا اُٹھائے رکھنے والا مثلثی شکل کا بنایا ہو پتھر ، موٹھی کا پتھر ، توڑا. اس بندش کا اِستعمال بُنیادی پایوں زاغوں کنگنیوں گولائیوں کے لئے ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، چنائی ، ۶۳ ۴. موسیقی کے ایک راگ کا نام (فرہنگِ آصفیہ). [ف : زاغ قب : س : کاک काक].

---آبی کس صف ، امذ.
ایک آبی پرندہ جو مچھلیاں پکڑتا ہے اور اس طرح پانی میں غوطہ لگا کر نِکلتا ہے کہ اس کے پروں پر ایک بُوند بھی دِکھائی نہیں دیتی ، جل کوّا ، پن کوّا (فرہنگِ آصفیہ). [زاغ + آبی (رک)].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
(تعمیرات) موٹھی کا پتھر لگانا ، توڑا لگانا. اُفقی ردّوں میں زاغ بندی کرکے بطور پایہ یا پیل پایہ کی دیوار کے حِصّہ کے بنایا جاتا ہے (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۲۳). [زاغ + ف : بَند، بَستَن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
نِیلی آنکھ والا (جامع اللغات ؛ اسٹینگس). [زاغ + چَشم (رک)].

---دَشْتی کس صف(---فت د ، سک ش) امذ.
صحرائی کوّا ؛ کویل. کویل کو زغنک بھی کہتے ہیں ... زاغ دشتی بھی اِس کو کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۶۵).
زاغِ دشتی ہو رہا ہے ہمسرِ شاہین و چرغ
کِتنی سُرعت سے بدلتا ہے مزاجِ روزگار
(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۱). [زاغ + دشت (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---سِیہ پَر کس صف(---کس س ، فت پ) امذ.
تیر (جامع اللغات ؛ اسٹینگس). [زاغ + سِیہ (رک) + پَر(رک)].

---قَلَم کس اشا(---فت ق ، ل) امذ.
قلم کا وہ حِصّہ جو سیاہی میں ڈُوب جاتا ہے.

وصف لکھے جو ترے گورے بدن کے میں نے
ہو گئی زاغ قلم کی وہیں منقار سفید
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۶). [زاغ + قلم (رک)].

ـــ کَمان کس اضا(ـــ فت ک) امذ.
رک : زاغ معنی ۲.

کلمہ پڑھیں گے دونوں مرے خانہ جنگ کا
زاغ کماں ہو اس میں کہ طوطہ تفنگ کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۳).

اک خال جو ہے گوشۂ ابرو میں تمہارے
دیتا ہوں میں تشبیہ اسے زاغ کماں سے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۲۳).

اس کا سایہ تھا سعادت کا کبھی سرمایہ
تھا ہما سے بھی سوا ، زاغ کمانِ دہلی
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۲۳۱). [زاغ + کَمان (رک)].

ـــ کوہی کس صف(ـــ و مج) امذ.
پہاڑی کوّا.

حُسن کھویا خطِ شب گوں نے رخِ پُرنور کا
زاغ کوہی ہی گئے روغن چراغ طُور کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۷۰). [زاغ + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ نول (ـــ و مج) امذ ؛ ← زاغنول.
۱. **ایک قِسم کا نوکدار فولادی ہتھیار یا اوزار ، ایک قسم کا آلۂ حرب و ضرب ، تبرزاغنول.** شبرنگ نامی دیو سپہ سالار سہراب زاغنول لے کر جھپٹا قصد کیا پشت نقابدار پر زاغنول مار دوں. (۱۸۹۶ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۷ : ۱۰۶۳). ۲. **(حیوانیات) مینڈک وغیرہ کی جوارحی کمان کا زیریں حِصّہ.** مینڈک کا ڈھانچہ ، بالائی سطح س ، ساعدی ہڈیاں ، ... ز ، زاغنول. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۳). [زاغ + نول ـ چونچ].

ـــ نولی (ـــ و مج) صف.
زاغ نول (رک) سے منسوب یا متعلق. ہر ایک نِصف جِضے میں ایک بالائی لوحی حصّہ یا کندپتر ہوتا ہے اور ایک زیریں زاغنولی حصہ. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۳). [زاغ + نول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

زاغچَہ (سک غ ، فت چ) امذ.
چھوٹا کوّا ، ایک قسم کا چھوٹا کوّا. ایک کانگی کابل میں آتی ہے جس کو زاغچہ کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۶۸). کوّا ... (۵) بہت چھوٹا ہوتا ہے اس کی چونچ اور پانوں سرخ ہوتے ہیں ، اس کو فارسی میں زاغچہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۱۸). [زاغ + چَہ ، لاحقۂ تصغیر].

زاغنَہ (سک غ ، فت ن) امذ.
ایک پرندہ جس کے سیاہی مائل بُھورے رنگ کے پَر ہوتے ہیں اور پَروں پر خفیف دھبّے اور ارغوانی سبز رنگ کی چمک پائی جاتی ہے. پہاڑی لٹورہ (Lanius Schach) زاغنے (Starlings) غوغائی ... ملتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۲). [زاغ + نہ ، لاحقۂ تانیث].

زاغی امذ.
سیاہ رنگ الماس. اصل پانچویں الماس کے خواص اور صفات کے بیان میں ... پانچویں سیاہ ہوتا ہے اس کو حبشی یا زاغی کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۸). زاغی کہ سیاہ رنگ ہوتا ہے اس کو حبشی بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۶۵). [زاغ + ی ، لاحقۂ نِسبت].

زاف صف.
ساکت یا بے خبر. اِتنا بڑا حادثہ اُونٹ کی شکل میں گزر گیا اور نہ غش آیا نہ زاف (ساکت و بے خبر) ہونے. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۲۳). [؟ ف].

زاک امذ.
ایک ترش معدنی مرکب ، پھٹکری. سب سے عُمدہ زا کو سفید ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۹). [رک : زاج].

زال (الف) صف.
۱. **بُوڑھا ، سفید بالوں والا.** مورچے مار لیے ہیں رستم کو کب مانتا ہوں سلیمان شناس جنوں کو پیرزال جانتا ہوں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۲). ۲. **بُوڑھی ، بڑھیا.**

وہ زال جو دیکھتی تھی یہ حال
تھا کوفت سے اس کا غیر احوال
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۳۲).

دُنیا کی حقیقت نہیں جُز حسرت و حرماں
چھل بل میں تم اس زالِ فسوں گر کی نہ آنا
(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۵۷). دوسرا جوڑا زال (بڑھیا) اور ژال (رستم کے باپ کا نام) بھی ہو سکتا ہے. (۱۹۷۰ ، اُردو سندھی کے لِسانی روابط ، ۱۵۳). (ب) امذ. **رستم کے باپ کا نام (یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ شروع ہی سے اس کے بال سفید تھے).**

رستم ہے حُسن کا بِکٹ اپ نیہہ فن منے
کیا کام آوے ایسے وقت زال و سام بحث
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۳).

عجز کر عجز کہ ہے عجز ہی بہتر ورنہ
خاک میں سام ہے اور گور میں ہے زال پڑا
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۲۳).

علم جو تیغ دوسر مثلِ لامِ الف وہ کرے
دوتا ہو دال کے مانند قدِ رستم و زال
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائدِ سحر ، ۲۰). اے جوانِ خوش جمال اے رشک سام و زال کلام حق یہ ہے کہ مردانگی و شجاعت تجھ پر ختم ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۱). [ف].

ـــ دُنیا کس اضا(ـــ ضم د ، سک ن) امث.
(کنایۃً) دُنیا (قدامت اور ناپائداری کے اعتبار سے). **فرتوتیت.**

زالِ دُنیا کو جس نے چھوڑ دیا
وہی نزدیک اپنے رُستم ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۰).
بہت زالِ دُنیا نے دیں بازیاں
میں وہ نوجواں ہوں کہ ہارا نہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۳).
ہے نئی گویا زمیں ہے آسماں گویا نیا
کینچلی گویا کہ لی ہے زالِ دُنیا نے بدل
(۱۹۰۰ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۹۳). [زال + دُنیا (رک)].

--- رَعنا کس صف (---فت ر ، سک ع) امث.
خُوبصورت بڑھیا ، مراد : دُنیا (رنگین و خُوبصورت مظاہرات کے اعتبار سے).
فریب اس زالِ رعنا کا نہ کھانا
گئے شاکی ہیں سب اس بیوفا کے
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۵۹). [زال + رعنا (رک)].

--- زر کس صف (---فت ز) امذ.
رُستم کے باپ زال کا لقب (کیونکہ شروع سے ہی اس کے بال سفید تھے).
توت زر سے ہوئے زال بھی سب زالِ زر
کہ جوانی سے بُڑھاپے کو دیا اس نے بدل
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۰). [زال + ف : زر - سفید بالوں والا].

--- سڑا (--- کس س) صف مذ.
عورت کا دیوانہ ، عورت کے پیچھے پیچھے پھرنے والا. میں کسی زال سڑے سے شادی نہیں کرنا چاہتی. (۱۹۶۶ ، فنون ، لاہور ، دسمبر ، ۱۱۵). [زال + سڑا (رک)].

زالُوک (--- و مع) امث.
مٹی کی گولی یا کنکری پھینکنے والا دو شاخہ چوبی آلہ ، غُلیل. زالوک اور غالوک بفتحِ معجمہ گلولۂ کمان کو کہتے ہیں اور اہلِ ہند غلولۂ کمان کو غلیل کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۱۹۵). [ف].

زامُور (و مع) امث.
ایک قِسم کی چھوٹی مچھلی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ادمیوں کی آواز سے مانوس ہوتی ہے اور کشتیوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہے. زامور : دریائی لوگ اس مچھلی کو نہایت عُمدہ فال سمجھتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۳). جب شکاری اپنا جال ڈالتے ہیں اور اس میں زامُور ماہی آ جاتی ہے تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں یہ سبب اس کی کرامت کے (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۶). [ف].

زان (۱) امذ.
ایک قِسم کا درخت جس کی لکڑی سے تیر اور نیزہ بناتے ہیں. بلوطیہ ... یعنی خاندانِ بلوط شاہ بلوط ہسپانی اخروٹ ، معمولی ربٹھا اور زان (بیج) کا شمار ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۷). [ف].

زان (۲) امذ.
(موسیقی) ڈھولک کے بولوں میں سے ایک بول. امیر نے ان کی بجانے یہ چار بول قائم کیے یعنی کڑ ، زان ، کٹ ، جھا. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خُسرو ، ۱۹۱). [حِکایت الصّوت].

زاں م ف ؛ حرف.
ازاں کا مخفف ، اس سے (تراکیب میں مستعمل). [ف].

--- بَعْد (---فت ب ، سک ع) م ف.
اس کے بعد ، بعدازاں. زاں بعد میں ایران سے عربستان میں آیا. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادۂ حبش کی ، ۵۱). جھاڑو لگائی غُسل‌خانہ دھوکر صاف کیا زاں بعد دروازہ پر جا کر ملکہ سے بولا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۰۵). زاں بعد شاہین بہادر غلام کو جو بادشاہ کا منہ بولا بیٹا تھا ملک نائب ... خطاب دے کر چتوڑ میں چھوڑا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۶). [زاں + بعد (رک)].

--- کِہ م ف ؛ حرف
اس لیے کہ ، کیونکہ.
ان دغل باز کوں لیا مت کر
زانکہ بسیار بیہودہ ہے گا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۶). [زاں + کِہ (رک)].

زانْٹ (غنہ) صف.
ادنیٰ شخص ، فرومایہ آدمی.
بیساتھہ انگرنا ک ہے بر رو جیسے تجھکو سو کوڑی کے دس ہیں بابا یہ تا کیا ہے یہ چھٹا زانٹ ہے اس کا ناتہ . بسے مت (۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵). [جھانٹ (رک) کا بگاڑ].

زاں زاں (غنہ ، غنہ) امث.
متواتر گولیاں چلنے کی آواز ، سنسنانے یعنی ہوا میں تیزی سے گزرنے کی آواز. زاں زاں کرتی ہوئی گولیوں نے بابو رام کا داہنا کان اُڑا دیا تھا. (۱۹۸۲ ، درشن رین ، ۱۸۶). [حکایت الصّوت].

زانگْلُو (غنہ ، سک گ ، و مع) صف.
۱. زانگلو اس لڑکی یا لڑکے کو کہتے ہیں جس کا باپ کشمیری اور ماں دہلوی ہو (دریائے لطافت (ترجمہ) ، ۳۳). **۲. جنگلی ، وحشی.** ابے او زانگلو آج تو بہت اِترا رہا ابے سالے اپنی بنا ہوا ہے کہیں آگ پڑ گئی. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۱۶۵). [جانگلو (رک) کا بگاڑ].

زانُو (و مع) امذ.
۱. گھٹنا ، گھٹنے کے اُوپر کی ہڈی (چپنی کی ہڈی).
گھوڑے کے سماں خاک میانے چُھپے
چارو پانو زانو تلک جا ڈُبے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۹). میرا زانو اس مقام میں بیٹھیا ... تا کہ تیری عبادت بغیر اُٹھوں نا. (۱۷۳۰ء ، ارشاد السالکین ، ۲۶).
ہاتھ افسوس میں زانو پہ نہ کیونکر ماروں
جبکہ ہو غیر کا زانو ترے زانو کے قریب
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۶۷). حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں کہ

ایک دفعہ آپؐ پر وحی آئی اور میرا پانوں زانوئے مبارک کے نیچے دبا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۰۳). ۲. ران ، ٹانگ کا گھٹنے سے اوپر کا حِصّہ. زینب بہن کے زانو پر امام غریب سر دھر کر سو گئے. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۴).

نہ بنا ہو یہ کہیں غیر کے سر کا تکیہ
مُسکراتے ہیں وہ کیوں دیکھ کے زانو اپنا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۴۷). وہ اس روز کام پر بھی نہ گئی تھی اور صبح سے ریشم کا سر اپنے زانو پر رکھے اس کا ماتھا سہلا رہی تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۶۹). ۳. پہلو (فرہنگِ آصفیہ). [ف : زانو ، پہلو : زانگ قب : س : جان जानु].

---ے اَدَب تہ کَرْنا محاورہ.
۱. مؤدب بیٹھنا.

سر پر ملک صفات مگس ران تھے دو عرب
جبریل تہ کیے ہوئے تھے زانوے ادب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳). **۲. شاگردی اِختیار کرنا ، حلقۂ درس میں بیٹھنا.** مولانا رضا فرنگی محلی ہوں تو امیر کے شاگرد تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی روح روز الست ہی میں ناسخ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کر چکی تھی. (۱۹۲۴ ، مزا کراتِ نیاز فتح پوری ، ۱۱۴). مُجھے ایک شاگرد کے طور پر اس زمانے میں صوفی صاحب کے سامنے زانوے ادب تہ کرنے کا موقع مِلا. (۱۹۸۶ ، دامنِ دل ، ۳).

---بَدَلْنا محاورہ.
بیٹھے ہوئے ، کھڑے زانو کو نیچا کرنا اور نچلے زانو کو کھڑا کرنا (خواہ تکان کے باعث یا اِضطراب کے سبب یا پھر یُونہی).

قصد اُٹھنے کا تو تھا اس کو ہمارے پاس سے
چار آنکھیں ہو گئیں زانو بدل کر رہ گیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۹). مگر اب بدیع الملک کی اور حالت ہو گئی زانو بدلنے لگے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۴۷).

---بَزانُو م ف.
زانو سے زانو مِلا کر ، گُھٹنے سے گھٹنا جوڑے ، مِل کر.

کہیں زانو بزانو ایک دن بیٹھے تھے ساتھ اس کے
ہم اسی دن سے ہمیشہ کنجِ غم میں سربزانو ہیں

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۷۷). شاہزادہ بدیع الزمان اور ملکہ گوہر ملک کو زانو بزانو ... بیٹھا دیکھ کر ... فرشی سلام ملکہ گوہر ملک کو کیا. (۱۸۸۳ ، کُوچکِ باختر ، ۹). لاطینی زبان کے متعلمین راسخ الاعتقاد قیس کے زانو بزانو تعلیم پاتے تھے. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپِ جدید (ترجمہ) ، ۱۳۵). [زانو + ب (حرفِ جر) + زانو (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
وہ تسمہ جس سے جراب کو گھٹنے کے نیچے تک چڑھا کر باندھا جاتا ہے (جامع اللغات). [زانو + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---پَر سَر جُھکانا محاورہ.
(کنایۃً) فکر اور غور میں مُبتلا ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پَر سَر جُھکْنا محاورہ.
غور و فکر سے کام لینا ، فکر و تامّل میں پڑنا.

نام روشن ہے زمانے میں مرا اشعار سے
سر جُھکا جب فِکر میں زانو پہ میں حاتم ہوا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷).

---پَر سَر رَکْھنا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، مُتفکِر ہونا.

ہیں مُنفعل جو عشق کی بازی کو ہار کے
زانو پہ سر کو رکھتے ہیں ہم چال چوک کے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---پَر سَر ہونا محاورہ.
فِکر مند ہونا.

فِکر سے میں نہیں خالی غم جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے گریباں میں کبھی

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۴).

---پَر (---پَہ) ہاتھ مارْنا محاورہ.
تعجب کرنا ، حیرت زدہ ہونا نیز تاسّف یا حسرت کے سبب ران پر ہاتھ مارنا. بہار نے جو یہ سُنا زانو پر ہاتھ مارا ، کہا صاحبو غضب ہوا بڑا سحر ظلمانہ نے تیّار کیا. (۱۹۰۱ ، طلسم نو خیز جمشیدی ، ۲ : ۱۷۳).

---پوش (---و مج) امذ.
وہ کپڑا جو کھانا کھاتے وقت گُھٹنوں پر ڈال لیتے ہیں تاکہ لباس پر داغ دھبے نہ پڑیں. رومال ، زانو پوش ، دستِ پاک ، بینی پاک ایک طرف رومال خانے والیاں ہاتھوں میں لیے کھڑی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۵). زانو پوش بیویوں کے گھٹنوں پہ ڈالے ، دست پاک آگے رکھ دیئے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۷). زانو پوش میں بتلاؤں تو اٹھائیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۲). [زانو + ف : پوش ، پوشیدَن - چُھپانا ، ڈھانکنا].

---پِیٹْنا محاورہ.
سخت افسوس یا حسرت ظاہر کرنا ، انتہائی رنج کا اظہار کرنا.

اِس طرف اس طرف پھری تکتی
پیٹے زانو کو ہاتھ کو ملتی

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۸۲).

سرکے پاجامہ جو اون زانوں سے وقتِ رفتار
زانو پیٹا کرے حسرت سے سدا عاشقِ زار

(۱۸۳۶ ، واسوخت امانت ، ۲۱۷).

---ے تَلَمُّذ (---شاگِردی) تہ کَرْنا محاورہ.
شاگرد ہونا ، شاگردی اختیار کرنا ، حلقۂ درس میں بیٹھنا. لکھنؤ کے پہلے مجتہد مولوی دِلدار علی صاحب نے ... عراق میں جا کے علمائے کربلا و نجف کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۱۹۵). علامہ کی طرح فیض نے بھی لڑکپن میں ایک عالمِ دین کے سامنے زانوئے تلمّذ تہ کیا تھا. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۲۵).

---توڑ کَر/کے بَیٹھنا محاورہ.
زانو کے بھل (بل) بیٹھنا (مہذب اللغات).

---توڑنا محاورہ.
ادب سے بیٹھنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---تولنا محاورہ.
رک : زانو بدلنا ، گھٹنا بدلنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لُغت ؛ جامع اللغات).

---تَہ کَر کے بَیٹھنا محاورہ.
با ادب بیٹھنا (مہذب اللغات).

---تَہ کَرنا محاورہ.
زانو کے بل بیٹھنا ، بہ ادب بیٹھنا ، مؤدب بیٹھنا (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

---ٹیک کَر نَذر دینا/گُزراننا ف م.
دربارِ شاہی میں بادشاہ کے سامنے سیدھا زانو زمین پر ٹیک کر نذر پیش کرنا. اہلِ دربار جو قواعد سے واقف ہیں سیدھا زمین پر زانو ٹیک کر نذر دستی گُزارنتے ہیں. (۱۹۱۹ ، توسیع الِلسان ، ۱۷۵).

---جَمانا محاورہ.
گھوڑے پر جم کر بیٹھنا یا پٹری جمانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---دار صف.
(نباتیات ، حیوانات) گرہ دار ، جوڑ دار . خاندان کیلسیڈی ڈی (Calcididae) کی بھڑوں (Wasps) میں محاس (Antennae) زانو دار (Geniculate) یا کہنی دار (Elbowed) ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۱۶). [زانو + ف: دار، داشتن۔رکھنا].

---دَبا کَر/کے م ف.
پاس بھڑکے ، بہت قریب ہو کر بیٹھنا.

بیٹھے ہیں دبا کر مرے زانو کو دم فکر
مضمون کے پہلو بھی بدلنے نہیں دیتے
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۲۰).

---دَبانا ف م ؛ محاورہ.
ٹوکنے اور روکنے کے لیے کسی کے زانو کو دبانا ؛ اُٹھنے سے روکنا.

ہونٹوں کو ہلا کے رہگئی ایک
زانو کو دبا کے رہگئی ایک
(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۲۶). انھوں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا ، میں نے اُن کا زانو دبا دیا ، مولوی صاحب کی یہ حالت تھی کہ شیر کی طرح بپھر رہے تھے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۳).

---سے زانو بِھڑا/لَگا کَر بَیٹھنا محاورہ.
ساتھ لگ کر بیٹھنا ، بہت قریب بیٹھنا.

منہ لگانے سے ہوا ہے یہ مصاحب اِتنا
کیوں کہ زانو سے بھڑا بیٹھے ہے زانو شیشہ
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۷۵).

گِرا لیتا ہے سر پاؤں پہ اپنے خود بخود جیسے
لگا کر بزم میں بیٹھے ہے اوس زانو سے زانو کو
(۱۸۶۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۴۳).

---سے سَر اُٹھانا محاورہ.
فکر سے فراغت پانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---سے سَر اُٹھنا محاورہ.
فکر سے فراغت ہونا ، غور و فکر ختم ہونا (جامع اللغات).

---شِکَستَہ (---کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف.
دو زانو بیٹھنا (بیٹھنے کا ایک انداز). میں درباری آداب اور زانو شکستہ نشست کا عادی نہ تھا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۴۸). [زانو + شِکستَہ (رک)].

---کے تَلے دابنا/دَبانا محاورہ.
کسی کی چھاتی پر زانو رکھ کر سارے بدن کا زور دینا تا کہ جنبش نہ کر سکے ، دبوچنا ، قابو کرنا.

ورنہ وہ شوخ کہ جو گُل سے بھی نازک ہو سِوا
لیوے اس طرح سے زانو کے تلے داب مجھے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۹).

---میں مَسَلنا محاورہ.
سواری کرتے وقت گھوڑے کو دونوں طرف سے زانوؤں سے رگڑنا تا کہ وہ تیز دوڑے.

بل کھا کے اُسنے ہاتھ میں نیزے کو دی تکان
زانو میں بادپا کو مَسَل کر کہا کہ ہاں
(۱۸۷۵ ، میر مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۷).

زانُوا (ضم ن) امذ.
۱. گھوڑے کے گھٹنے کی بیماری جس میں سامنے کی ٹانگ کے گھٹنے میں ہڈی نکل آتی ہے نیز خود وہ ہڈی.

سبب ہے یہ کہ اس کو زانُوا ہے
اُسے ہرگز نہ لے تُو وہ بُرا ہے
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۶). ۲. (سیف بازی) حریف سے قریب ہو جانے یا بھڑ جانے کی حالت میں داہاں گھٹنا ٹیک کر بائیں گھٹنے کے بل کھڑے ہوئے اور وار کرنے کا ڈھنگ. داہنی طرف کے بائیں پیچ یہ ہیں کاٹھا ... زانوا ... چھلاوا. (۱۸۸۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۶) . زانوا کا انداز : زانوا کرے تو دہنا گھٹنا ٹیکے اور بائیں گھٹنے کے بل کھڑا ہو اور حریف کا بایاں ہاتھ اپنے سر پر سے اڑا کے اپنی پیٹھ پر لیجا کر ہکّا دیکر اپنا ہاتھ چھڑا لے. (۱۹۳۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۴۷). [زانو (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

زانوؤں میں دَبانا ف م.
دونوں زانوؤں سے پکڑ کر بھینچنا (جامع اللغات).

زانُوی گِھسَّا (ضم ن ، کس گھ ، شد س) امذ.
(کُشتی) ایک داؤ جس میں حریف کے نیچے بیٹھے ہوئے کی

صُورت میں بائیں ہاتھ سے اس کی ران کا جانگھیا پکڑ کر بائیں گُھٹنے کو اس کی داہنی ران کی پچھلی پر زور سے جماتے اور آخر میں اپنے گُھٹنے پر اُٹھا کر چت کر دیتے ہیں (رموزِ فنِ کشتی ، ٨٣). [زانو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + گِھسّا (رک)].

زانی صف مذ.
زِنا کار مرد ، بدکار مرد ، زِنا کرنے والا.

جمع ہوتی ہیں قحبہ زانی پاس
خوف اُن کو نہیں ہے کُچھ نہ ہراس

(١٧١٣ ، فائز دہلوی ، د ، ٢١٧). زانیہ اور زانی ہر ایک کو ان میں سے سو کوڑے مارو. (١٨٧٠ ، خُطباتِ احمدیہ ، ٣٧٩). زانیہ اور زانی کو سو دُرّے لگانا ہے. (١٩٢٥ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ٣٦). زانی کو پہلا پتھر مارنے کا حق تو وہی رکھتا ہے جس نے کبھی خود گناہ نہ کیا ہو. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ١٩٠). [ع : (ز ن ی)].

زانِیَہ (کس ن ، فت ی) صف مث.
زِناکار عورت ، چھنال ، بدکردار عورت. اِرشاد ہے کہ زانی بجز زانیہ کے اور سے زِنا نہیں کیا کرتا. (١٨٦٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ٧٢). ان میں سے شاید کوئی ایسی نہ ہو گی جو انتہا درجہ کی زانیہ نہ ہو. (١٨٩٦ ، فلورا فلورنڈا ، ٣٩). زانی اور زانیہ کا برہنہ تنور کی آگ میں جلنا ... دنیاوی اعمال کی تمثیل و تصویر ہے. (١٩٣٢ ، سیرۃ النّبی ، ٣ : ٦٥٢). [زانی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

زاوِوی (کس و) صف.
رک : زاویائی. یہاں بحثِ حرکتِ مُستقیمی اور حرکتِ زاووی ہے. (١٩١٨ ، تحفۂ سائنس ، ١٦٩). [زاوِیہ (بحذف یہ) + وی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

زاوِنی (کس و) صف.
رک : زاویائی. اس نمونہ کی مساوات بھاپ ٹربان کے حاکم کی زاونی رفتار کے لیے تقریباً درست ہوتی ہے. (١٩٣٣ ، تفرقی مساواتیں ، ٩٠). [زاوِیَہ (بحذف یہ) + نی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

زاوِیائی (کس و) صف.
زاوِیَہ (رک) سے نِسبت رکھنے والا ، زاویے کا ، زاویے والا. سورج کا زاوِیائی فرق گردش زمین کی وجہ سے خطِ جدّی و خطِ سرطان کے درمیان ہوتا رہتا ہے. (١٩٦٧ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ٥٠). [زاوِیَہ (ا بدل ہ) + ئی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---اِرْتِعاش (---کس ا ، سک ر ، کس ت) امذ.
(سائنس) **وقت کے خاص یونٹ میں مکمل گردشوں کی تعداد.** سفری موجوں (Travelling Waves) کی اِشاعت کے دوران W1 اور W2 زاویائی ارتعاش (Angular Frequency) رکھنے والی دو ہم آہنگ حرکتوں کے اِنطباق سے مرتعش ہوتا ہے. (١٩٧٣ ، موجیں اور اہتزازات ، ١٢٧) [زاویائی + اِرْتِعاش (رک)].

---اِسْراع (---کس ا ، سک س) امذ ؛ امث.
(سائنس) **گردشی حرکت کرنے والے جسم کی رفتار ، زاویائی رفتار کی تبدیلی کی شرح.** زاویائی اِسراع سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کسی گھومنے والے جسم کی زاویائی اِسپیڈ بڑھ رہی ہے یا گھٹ رہی ہے. (١٩٦٧ ، مبادیات طبیعیات ، ١٥٦). [زاویائی + اِسراع (رک)].

---رَفْتار (---فت ر ، سک ف) امث.
(سائنس) **گردشی حرکت کرنے والے جسم کی رفتار.** زاویائی رفتار (Angular Velocity) ہے. (١٩٧١ ، ایٹم کے ماڈل ، ٣٦). [زاویائی + رفتار (رک)].

---مِعْیارِ حَرَکَت (---کس مج م ، سک ع ، کس ر ، فت ح ، ر ، ک) امذ.
(سائنس) **کسی جسم کے معیارِ جمود اور زاویائی رفتار کا حاصلِ ضرب.** الیکٹران کے زاویائی معیارِ حرکت (Angular Momentum) کی صرف چند مخصوص غیر مُسلسل قیمتیں ہوسکتی ہیں. (١٩٧٥ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ٨٠). [زاویائی + معیار (رک) + حرکت (رک)].

---مومِنْٹَم (---و مج ، کس مج م ، سک ن ، فت ٹ) امذ.
رک : **زاویائی معیارِ حرکت** خطی (Linear) مومنٹم Px کو زاویائی مومنٹم (Angular Momentum) Po سے ... بدل کر ہم لِکھ سکتے ہیں. (١٩٧١ ، ایٹم کے ماڈل ، ٣٦). [زاویائی + انگ : Momentum ـ معیارِ حرکت].

---وِلاسِٹی (---کس و ، س) امث.
(سائنس) رک : **زاویائی رفتار.** زاویائی وِلاسِٹی (Angular Velocity) جب کوئی جِسم گُھومتا ہے تو ہم اُس کی وِلاسِٹی جاننا چاہتے ہیں. (١٩٦٧ ، مبادیاتِ طبیعیات ، ١٥٥). [زاویائی + انگ : Velocity ـ رفتار].

زاوِیَہ (کس و ، فت ی) امذ.
١. **کونا ، گوشہ.** زاویۂ نیستی سے نِکال کر لباس ہستی کا پہنایا. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٦٩). رمضان کے چند اخیر دن گوشۂ عزلت اور زاویۂ تنہائی میں بسر ہوتے تھے. (١٩٣٥ ، سیرۃ النبیؐ ، ٥ : ٣٣). ٢. (اقلیدس) **وہ کونا جو دو خطِ مُستقیم کے ایک نقطے پر ملنے سے پیدا ہو.** اس قسم کے مقدمات میں لفظ زاویہ مُرَوّج ہے. (١٨٣٧ ، ستۂ شمسیہ ، ١ : ١٢). حسن کو ہندسہ میں کمال تھا اور بہت سے مسائل ایجاد کیے تھے جن میں سے ایک زاویہ کا تین مساوی حِصّوں میں تقسیم کرنا ہے. (١٨٩٨ ، مقالاتِ شبلی ، ٦ : ٢٣). مُثلث کے تینوں زاویوں کے لئے لازم ہے کہ دو قائموں کے مساوی ہوں. (١٩٣٠ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ١ ، ٢ : ٨٢٣). حسن نے ... علم ہندسہ ... کی کتابوں میں صرف اقلیدس کے چھ مقالے پڑھے تھے لیکن باایںہمہ چند ایسے مسائل ایجاد کیے جن کی طرف قدماء کا ذہن بھی نہیں پہنچتا تھا انھی مسائل میں زاویہ کا تین مساوی حِصّوں میں تقسیم ہونا ہے. (١٨٥٣ ، حکماءِ اسلام ، ١ : ١٠٣). ٣. **خلوت گاہ ، گوشہ ، کنج تنہائی.**

خُدا کا فضل رہا زاویہ نشینوں پر
کبھی نہ قُطب نے مانندِ ماہ گردش کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۵). ہر جگہ اُن کے تکیے یا خانقاہ یا زاویے دیکھنے میں آتے ہیں۔ (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۲۷۳). شیخ نے آخر زندگی میں شہر سے باہر ایک زاویہ بنوا لیا تھا ، رات دن وہیں رہتے تھے۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۳۹). چنانچہ اُس نے باغ کی سیر کی اور بیس دن کے بعد اپنے زاویہ کو واپس پہنچا۔ (۱۹۱۹ ، تاریخ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۸).
۴. (مجازاً) **نظریہ ، اندازِ فکر.** اس اعتبار سے فن کے ساتھ اپنے زاویۂ فن کی صراحت کسی حد تک لازمی ہو جاتی ہے۔ (۱۹۵۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۱). افسانے کو ایک اور زاویہ سے دیکھا جائے۔ (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۲۶). [ع : (ز و ی)].

ـــــ اِنْحِراف کس اضا (ـــــ کس ا ، سک ن ، کس ح) امذ.
(ہیئت) **وہ زاویہ جس پر شعاعِ واقع کا رُخ مُڑ جاتا ہے.** خارج شعاع ف ر اور واقع شعاع ق ع کی سمتوں میں جو زاویۂ میلان ہوتا ہے زاویۂ انحراف کہلاتا ہے۔ (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی ، ۱ : ۵۹). روشنی کی شعاع منشور میں داخل ہو کر دوبارہ مُڑتی ہے ایک بار داخل ہوتے ہوئے اور دُوسری بار منشور سے نِکلتے ہوئے جس زاویے پر شعاعِ واقع گھومتی ہے اسے زاویۂ انحراف کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، مبادیاتِ طبیعیات ، ۳۲۵). [زاویہ + اِنحِراف (رک)].

ـــــ اِنْعِکاس کس اضا (ـــــ کس ا ، سک ن ، کس ع) امذ.
(ہیئت) **وہ زاویہ جو کسی چیز جیسے کرن کے عکس اور اس کے عمود کے درمیان بنے ، زاویۂ مراجعت.** زاویۂ یداتصالِ شعاع ہے اور زاویۂ ہیچ زاویۂ انعکاسِ شعاع ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقاتِ (ترجمہ) ، ۱۳۶) (زاویۂ وقوع) مساوی ہوتا ہے منعکس شعاع اور عمود کے درمیانی زاویے کے (زاویۂ انعکاس کے). (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی ، ۱ : ۳۲). زاویۂ وقوع زاویۂ انعکاس کے برابر ہوتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، آواز ، ۲۹۱). [زاویہ + اِنْعِکاس (رک)].

ـــــ آہَن (ـــــ فت ہ) امذ.
ایک آلۂ پیمائش جو کونوں کے زاویۂ قائم کو ناپنے کے لئے اِستعمال ہوتا ، کہنی نما آلۂ پیمائش ، اُصطُرلاب آہنی قینچیوں کی شہ کڑیاں اور داب روک عموماً زاویہ آہن یا T آہن کی ہوتی ہیں۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۸۳). [زاویہ + آہن (رک)].

ـــــ بَدَلْنا محاورہ.
رُخ میں تبدیلی آنا ، سمت کا بدل جانا. روشنی کا کوئی رُخ مستقل نہیں ہوتا نور اپنی مرضی سے زاویے بدلتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۲ : ۲۰).

ـــــ بیرُونی کس صف (ـــــ ی مج ، و مع) امذ.
وہ زاویہ جو کسی شکل کے ایک خط یا شعاع کو بڑھانے پر باہر کی طرف بنے. اب س اپنے مُتّصل کے زاویہ بیرونی اب د کے ساتھ بلکر بحکم تیرھویں شکل کے برابر دو قائمونکے ہیں۔ (۱۸۵۵ ، تحریرِ اقلیدس ، ذکا اللہ ، ۲۳). [زاویہ + بیرُونی (رک)].

ـــــ پَسَنْد (ـــــ فت پ ، س ، سک ن) صف.
خلوت پسند ، گوشہ گیر. میں ایک زاویہ پسند ، عزلت نشین آدمی تھا۔ (۱۹۲۰ ، بریدِ فرنگ ، ۱۲۱). [زاویہ + پسند (رک)].

ـــــ پَیما (ـــــ ی لین) امذ.
زاویوں کی پیمائش کرنے والا ، آلہ اُصطُرلاب. پھر اسطرلاب (یعنی زاویہ پَیما) کی مدد سے زاویہ ناپ لیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۱۴۳). جس سے طول البلد اور عرض البلد کا تعین کیا جاتا ہے اس کو زاویہ پیما یا سدس فخری کہتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، سکیات ، ۸۱). [زاویہ + ف : پَیما ، پَیمودن ـ ناپنا].

ـــــ حادَّہ کس صف (ـــــ شد د بفت) امذ.
زاویۂ قائمہ سے کم درجے کا زاویہ ، ۹۰ ڈگری سے کم کا زاویہ. زاویۂ حادّہ کم ہوتا ہے زاویۂ قائمہ سے۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۳). ملغوبہ کی دعوتوں میں نظریں ایسے ٹیڑھے ترچھے زاویے بناتیں جن کے نام کافی مُشکل ہوتے ـ مثلاً زاویۂ حادّہ ، زاویۂ منفرجہ ... وہ زاویے بھی بنتے جن کے نام انجینیئر تک کو نہیں آتے تھے۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۷۸). [زاویہ + حادّہ (رک)].

ـــــ خارِجَہ کس صف (ـــــ کس ر ، فت ج) امذ.
رک : زاویۂ بیرونی. اگر دو خطوطِ مُستقیم پر تیسرا خطِ مُستقیم گرے اور ایک جانب کا زاویۂ خارجہ برابر ہو اپنے داخلہ متقابلہ زاویہ کے یا ایک ہی طرف کے دو داخلہ بلکر برابر دو قائمہ کے ہوں تو وے دونوں خطوط متوازی ہونگے۔ (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۵۰). خارجی ، بیرونی ، باہری ، ظاہری ، زاویۂ خارجہ حساب Exterior . (۱۹۸۵ ، اُردو کی وسعت اور جامعیت ، ۳). [زاویہ + خارجہ (رک)].

ـــــ داخِلَہ کس صف (ـــــ کس خ ، فت ل) امذ.
اگر دو خطوطِ متوازی کو ایک خطِ مُستقیم کاٹے تو ہر ایک زاویہ داخلہ کہلاتا ہے. اگر کسی مُثلّث کا ایک ضلع بڑھا دیا جاوے تو زاویۂ خارجہ بڑا ہو گا ہر ایک زاویۂ داخلہ متقابلہ سے۔ (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۳۱). [زاویہ + داخِلَہ (رک)].

ـــــ دار صف.
زاویہ والا ، نکیلی شکل کا. ایک جسمِ ثقیل کہ مرکب ہے دو مخروط سے بلند طرف دو سطح مایلہ زاویہ دار کے چڑھتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ؛ ۱ : ۵۳). بعض اجناس کے خلیے زاویہ دار ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، الجی ، ۳۷). [زاویہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ ذِہْنی کس صف (ـــــ کس مج ذ ، سک ہ) امذ.
اندازِ فکر ، نُقطۂ نظر. وہ تجربے کے بارے میں ایک مناسب زاویۂ ذہنی پیدا کرتی ہے اور یہی اسے کرنا چاہیے۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۳۳). [زاویہ + ذِہنی (رک)].

ـــــ راس کس اضا ، امذ.
مثلث میں قاعدے کے عین مقابل کا زاویہ. اگر مُثلّث مساوی الساقین کے زاویۂ راس سے ایک خط نِکالا جاوے اور وہ قاعدہ سے مُثلّث کے اندر یا باہر ملے تو قاعدہ کے حِصّوں کی سطح برابر ہو گی۔ (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۱۴۰). [زاویہ + راس (رک)].

ـــ قائِمَہ کس صف(ـــ کس ء ، فت م) امذ.
ایک خطِ مُستقیم پر دوسرا خطِ مُستقیم بالکل سیدھا کھڑا کرنے سے اُس کے پہلوؤں میں جو برابر زاویے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک زاویہ ، ۹۰ درجے کا زاویہ. زاویۂ حادہ کم ہوتا ہے زاویۂ قائمہ سے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۳۱). ایک خطِ مُستقیم پر دوسرا خطِ مُستقیم کھڑا ہو اور اس کھڑے خط کے دونوں طرف کے دونوں زاویے باہم برابر ہوں تو ہر ایک زاویہ قائمہ ہیں اور کھڑا خط عمود. (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۲). دو روشیں ... وسط میں زاویۂ قائمہ بناتی ہیں. (۱۹۱۲ ، یاسین ، ۹۳). Sp مدارچوں والی سطح پر زاویۂ قائمہ بناتا ہے. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۲۲). [زاویہ + قائمہ (رک)].

ـــ کَش (ـــ فت ک) امذ.
ایک آلہ جس سے زاویہ بنایا جاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات). [زاویہ + ف : کش ، کَشیدَن ـ کھینچنا].

ـــ گُزِینی (ـــ ضم گ ، ی مع) امث.
لوگوں سے الگ تھلگ رہنا ، عزلت نشینی ، خلوت نشینی ، گوشہ گیری. گوشہ نشینی اور زاویہ گُزینی حد سے سوا تھی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۰). [زاویہ + ف : گُزین ، گُزیدن ـ پسند کرنا ، اختیار کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گِیر (ـــ ی مع) امذ.
زاویہ لینے والا آلہ ، زاویے کی پیمائش کرنے والا آلہ. جب زمین پر ایک مستطیل یا زاویۂ قائمہ کا نشان ڈالنا ہو ... تو یہ کام سرویر کے چلیپا یا زاویہ گیر سے کیا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۲۷). [زاویہ + ف : گیر ، گِرِفتَن ـ پکڑنا].

ـــ مُتَبادَلَہ کس صف(ـــ ضم م ، فت ت ، د ، ل) امذ.
ان دو زاویوں میں سے کوئی ایک جن کے سِرے ایک خطِ مُستقیم پر مگر مُختلف پہلوؤں پر ہوں. اگر دو خطوطِ مُستقیم پر تیسرے خطِ مُستقیم کے گرنے سے زاویۂ متبادلہ برابر پیدا ہوں تو وے دونوں خطوط متوازی ہونگے. (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۳۹). [زاویہ + مُتبادل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ مُتَّصِلَہ کس صف(ـــ ضم م ، شد ت بفت ، کس ص ، فت ل) امذ.
ان ہر دو زاویوں میں سے کوئی ایک جن کا ایک پہلو مُشترک ہو اور وہ ایک نقطے پر ختم ہوتے ہوں. زاویہ ط د س برابر ہوا زاویہ ہ د س کے لیکن یہ زاویۂ متصلہ ہیں. (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۲۶). [زاویہ + مُتّصِل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ مُحِیطی کس صف(ـــ ضم م ، ی مع) امذ.
وہ زاویہ جو دائرے کے محیط پر واقع ہو. زاویۂ مرکزی اور زاویۂ محیطی ایک قاعدہ یعنی ایک قوس پر واقع ہوں. (۱۸۵۵ ، تحریرِ اقلیدس ، ذکاء اللہ ، ۶۱) [زاویہ + محیط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ مُراجَعَت کس اضا(ـــ ضم م ، فت ج ، ع) امذ.
وہ زاویہ جو کسی چیز جیسے کرن کے عکس اور اس عمود کے درمیان بنے جو اس سطح پر اس نقطے سے کھینچا جائے. زاویۂ مراجعت وہ ہے کہ گیند دیوار سے پھر کر مابین رفتار واپسی خود اور سطح دیوار کے بناتی ہے. (۱۸۷۱ ، علم طبیعیات ، ۱ : ۳۰). [زاویہ + مُراجعت (رک)].

ـــ مَرکَزی کس صف(ـــ فت م ، سک ر ، فت ک) امذ.
وہ زاویہ جو دائرے کے مرکز پر بنے. زاویۂ مرکزی اور زاویۂ مُحیطی ایک قاعدہ یعنی ایک قوس پر واقع ہوں. (۱۸۵۵ ، تحریرِ اقلیدس ، ذکاء اللہ ، ۶۱). [زاویہ + مرکز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ مُستَقِیمُ الخَطَّین کس صف(ـــ ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع ، ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت خ ، شد ط ، ی لین) امذ.
وہ زاویہ جو سطحِ مستوی پر دو سیدھے خطوں کے ملنے سے پیدا ہو. زاویۂ مستقیم الخطین وہ ہے جو کہ دو خطِ مستقیم کے ملنے سے سطحِ مستوی پر پیدا ہو. (۱۸۸۲ ، تحریرِ اقلیدس ، رام پرشاد ، ۲). [زاویہ + مُستَقیم (رک) + رک : ال (ا) + خط (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

ـــ مُسَطَّح / مُسَطَّحَہ کس صف(ـــ ضم م ، فت س ، شد ط بفت / فت ح) امذ.
وہ زاویہ جو دو مستقیم خطوں کے ایک نقطہ پر ملنے سے پیدا ہو بشرطیکہ وہ دونوں خطوط مل کر ایک مستقیم خط نہ ہو جائیں. زاویۂ مُسَطّح ! وہ ہیئت محدب ہے کہ واقع ہو دو خطوں میں جو ملیں ایک نقطہ پر اور دونوں ملکر ایک خطِ مستقیم نہ بن جاویں. (۱۸۵۵ ، تحریرِ اقلیدس ، ذکاء اللہ ، ۳). [زاویہ + مُسَطّح (رک) / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ مُنفَرِجَہ کس صف(ـــ ضم م ، سک ن ، فت ف ، کس ر ، فت ج) امذ.
زاویۂ قائمہ سے بڑا اور زاویہ مستقیم سے کم زاویہ ، ۹۰ درجے سے زیادہ اور ۱۸۰ درجے سے کم کا زاویہ. زاویۂ حادہ کم ہوتا ہے زاویۂ قائمہ سے اور زاویۂ منفرجہ زیادہ. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۳). مُثلّث کے برابر کے ضلعوں کا زاویہ حادہ ہو منفرجہ ہو یا قائمہ ہو. (۱۹۶۹ ، مقالاتِ ابن الہیشم ، ۹۷). [زاویہ + مُنفرِجہ (رک)].

ـــ مَیلان کس اضا(ـــ ی لین) امذ.
جُھکاؤ کا زاویہ. اگر زاویۂ میلان (ز) درجہ ہو تو خیالوں کی تعداد ($\frac{360}{ز}$ - ۱) ہے. (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی ، ۱ : ۳۶). [زاویہ + میلان (رک)].

ـــ نَشِین (ـــ کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
لوگوں سے الگ تھلگ رہنے والا ، خلوت گزین ، گوشہ نشین. نقطۂ پرکار کی طرح اُس زاویہ نشین دائرۂ اجل کو بیچ میں گھیرا. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۸۹). مُجھ سے زیادہ یہاں کوئی زاویہ نشین نہ ہو گا. (۱۹۰۲ ، مکاتیبِ شبلی ، ۲ : ۱۰). [زاویہ + ف : نشین ، نشستن ـ بیٹھنا].

ـــ نَظَر کس اضا(ـــ فت ن ، ظ) امذ.
سوچنے کا انداز ، طرزِ فکر ، نقطۂ نظر. میں نے اپنے زاویۂ نظر کو

معروضی بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ (۱۹۷۶ ، ہندی اُردو تنازع ، (ل)). انشائیے کی بحث کا سارا رُخ اسلوب اور زاویۂ نظر کی ندرت پر ہے۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۱۳). [زاویہ + نظر (رک)].

ـــ نِگاہ کس اضا(ـــ کس ن) امذ.
رک : زاویۂ نظر. ہماری سمجھ محض مُختلف نقاطِ نظر یا زاویۂ نِگاہ کی بات ہے کہ کسی نقطۂ نظر سے ہم کسی چیز کے متعلق غور کرتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۷). اپنے کام کے سلسلے میں ایک زاویۂ نگاہ پیش کر دے۔ (۱۹۸۶ ، اردو میں اُصولِ تحقیق ، ۱ : ۲۳۸). [زاویہ + نِگاہ (رک)].

زاوِیئی (کس و ، فت ی) صف.
رک: زاویائی، زاویہ دار، نُکیلی۔ صورتیں چکنی یا کُھردری ، لہرائی ہوئی ، زاویئی ، پیوستہ ، باقاعدہ اُتارچڑھاؤ وغیرہ کی ہوسکتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۵۶). [زاوِیَہ (بحذف ہ) + ئی ، لاحقۂ صفت].

ـــ رَفْتار (ـــ فت ر ، سک ف) امث.
رک : زاویائی رفتار. وقت کی یہ زاویئی رفتار دو علی القوائم سمتوں میں دو اجزائے ترکیبی میں تحلیل ہو سکتی ہے۔ (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۳۰). [زاویئی + رَفتار (رک)].

زاہِد (کس ہ) صف ؛ امذ.
دنیا کی خواہش اور رغبت چھوڑ دینے والا ، علائقِ دُنیا سے کنارہ کش ہو جانے والا، پرہیزگار ، عابد.

ازل تھے عشق کے پلڑے کتیں کئے مج ہٹ
فقیہ و زاہداں سیانے منجھے کئے ہیں سراج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۷).

جب سوں تیری زلف کوں دیکھا ہے زاہد اے صنم
ترک کر سبحہ کوں ہے مُشتاق تجھ زنّار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷). عدن کو زمرد سبز سے بنایا اس میں سخی و عادل و غازی و زاہد و ایمۂ مساجد رہیں گے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱). حضرت عبداللہ بن عمرو نہایت مُرتاض زاہد تھے اُنھوں نے عہد کر لیا تھا کہ ہمیشہ دن کو روزے رکھیں گے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۲۲).

زاہدوں کو راس کیا آئے گی جنّت کی فضا
حشر کے دن بھی یہ سجدے میں پڑے رہ جائیں گے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۱۸). [ع : (ز ہ د)].

ـــ خُشک کس صف(ـــ ضم خ ، سک ش) صف ؛ امذ.
وہ زاہد جو ظاہری باتوں کا سختی سے پابند ہو مگر اس کا دل عشقِ الٰہیٰ سے بے بہرہ اور روحانی لذّت سے محروم ہو.

اگر یہاں کبھی زاہدِ خُشک ہوئے
اسی آن میں دین و ایمان کھوئے

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۱۷). میں بھی زاہدِ خُشک نہیں ہوں اور نصیحت گری میرا شیوہ نہیں ہے۔ (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۶۵) قبلہ آپ کس زاہدِ خُشک کے منہ لگتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۳۷). [زاہد + خُشک (رک)].

ـــ فَرِیب (ـــ کس نیز فت ف ، ی مج) صف.
زہد شکن ، زاہد کو لُبھانے والا ، نہایت دلکش ، دلربا. کیا اچھا ہوتا جو میں اس زاہد فریب لڑکی کی زیادہ باتیں سُننے کے لئے مجبور نہ ہوتا. (۱۹۰۲ ، شہیدِ ناز ، ۵۲). [زاہد + فریب (رک)].

ـــ فَرِیبی (ـــ کس نیز فت ف ، ی مج) امث.
تقوے سے بھٹکانا ، ایمان میں خلل ڈالنا. عابد کش زاہد فریبی اس غارت گر دین و ایمان کا کام ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۳). [زاہد + فریب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کُش (ـــ ضم ک) صف.
زاہدوں کا زہد توڑ ڈالنے والا ، نہایت دلکش ، دلربا. حُسن جسکا واقعی عابد فریب و زاہد کُش بلکہ ملائک فریب تھا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸۲۰). [زاہد + ف: کُش + کُشتن ـ مار ڈالنا].

ـــ کوہ کس اضا(ـــ و مج) امذ.
سُورج ، آفتاب (فرہنگِ آنند راج ؛ جامع اللغات). [زاہد + کوہ (رک)].

ـــ مُرتاض کس صف(ـــ ضم م ، سک ر) امذ.
بہت نفس کُشی اور ریاضت کرنے والا زاہد وہ مشہور جگہ بھی موجود ہے جس کا کشمیر کے مشہور ریشی اور زاہدِ مُرتاض حضرت شیخ نورالدین ولی کی زندگی میں ذکر آتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱). [زاہد + مُرتاض (رک)].

زاہِدانَہ (ـــ کس ہ ، فت ن) صف.
زاہد کی طرح کا ، زہد و تقویٰ والا ، پرہیزگارانہ . اس کے کلام میں ایک زاہدانہ رنگ پایا جاتا ہے ۱۹۶۷، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۹۰). [زاہد (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

زاہِدَہ (کس ہ ، فت د) صف ؛ امث.
زاہد (رک) کی تانیث. بڑی عابدہ و زاہدہ تھی اور نہایت متقی و پرہیزگار. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۷۹). آپ کی والدہ ماجدہ بڑی عابدہ اور زاہدہ خاتون تھیں. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۶). [زاہد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

زاہِدی (کس ہ) امث.
زہد ، پرہیزگاری.

مے پینا پری وشوں پر مرنا زیبا
یہ فعل ہزار زاہدی سے اچھا

(۱۹۲۷ ، مے خانۂ خیام ، ۲۸۳): [زاہد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زاہِر (کس ہ) صف.
روشن ، چمک دار ، درخشاں ؛ بلند.

جو لگوں نورِ سُوں دنکر اچھے ہور چاند و گگن
جو لگوں زہرہ ہے زاہر اچھے ہور پیر زُحل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۸). [ع : (ز ہ ر)].

زاہِری (کس ہ) امث.
روشنی ، صفائی ؛ خوشبو (جامع اللغات). [زاہر + ی، لاحقۂ کیفیت].

زاہِق (کس ہ) صف.
بھاگنے والا ، فراری ، مفرور ؛ مرنے والا ؛ بہت موٹا ؛ بہت دُبلا ؛ تیز ؛ مضبوط (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [ع : (ز ہ ق)].

زاہی صف.
با رونق چہرے والا ، آب و تاب والا.
طبیعت کے سفلے ہوں تیّاہ و زاہی
مزاقِ خسیسانہ ہی خود نما ہے
(١٩٦٢ ، فارقلیط ، ١٦٦).[ع : (ز ہ و)].

زائچَہ / زایِچَہ (کس سج ء ، فت چ / کس سج ی ، فت چ) امذ.
١. وہ کاغذ جو نجومی لوگ بچے کی پیدائش کے وقت بناتے ہیں جس میں ولادت کی تاریخ اور وقت وغیرہ درج کرتے ہیں اور اس وقت مختلف سیّارے جہاں جہاں ہوتے ہیں وہ ایک نقش میں لکھے جاتے ہیں اس کے مطابق مولود کی تمام عمر کا حالِ نیک و بد بتایا جاتا ہے ، جنم پترا ، جنم پتری ، جنم کنڈلی. ہم کو پہلے ہی اس کا حال تمہارے روزِ تولد کے زائچہ سے معلوم ہوا تھا. (١٨٠٣ ، گل بکاولی ، ٣٣). وہ اس کے زائچے کو اکثر دیکھا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کئی باتوں میں امیر تیمور سے بھی زیادہ مبارک ہے. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٣). کیا اچھا زائچہ بناتے ہیں پانچ روپے نذر کرو عُمر بھر کا حال ان سے پوچھ لو.(١٩٣٠ ، بیگموں کا دربار ، ٣٤). **٢. رمل کی وہ اشکال جو رمال قرعہ اندازی کر کے بناتے ہیں نیز وہ نقش جو ان اشکال سے مرتب ہو.**
زائچہ میں جسم کے ٹک دیکھ تو
کون کون ہے شکل تیری روبرو
(١٨٠٢ ، رمزالعاشقین ، ٥٠).
اک نظر دیکھے جو تیری شکل اے رشکِ پری
حال وقتِ زائچہ ہو قرعہ ساں رمّال کا
(١٨٦٧ ، دیوانِ عرش ، ٩). سولہ شکلیں رمل کی کھینچ کر زائچہ کا بچار کیا اور بعد استخراج احکام کے دست بستہ عرض کی. (١٩٠٣ ، آفتابِ شجاعت ، ٣ : ٢٥٢).
ذِکر و فِکر و شغل و وِرد و عشق و طاعت کے بجائے
ٹوٹکا ، ٹونا ، چڑھاوا ، زائچہ ، فال و شگون
(١٩٨٢ ، ط ظ ، ٩٨). [ف].

--- بَنانا محاورہ.
جنم پتری تیار کرنا ؛ رمل کی شکلیں کھینچنا.
بیٹے کا وہ زائچہ بنا کے
گویا ہوئے دست بستہ آ کے
(١٨٣٨ ، گلزارِ نسیم ، ١٥). نواب صاحب کہتے ہیں کہ زائچہ بنانے کا قصہ غلط ہے. (١٩١٣ ، حالی ، مکاتیبِ حالی ، ١٨). میں نے تیرا زائچہ بنایا ہے. (١٩٨٥ ، طوبیٰ ، ٢٥٦).

--- کَرنا محاورہ.
رک : زائچہ بنانا. کاہن نے کہا حضور زائچہ ختم سال کا جو کیا تو عمرِ طلسم تمام معلوم ہوئی. (١٨٩٦ ، لعل نامہ ، ١ : ٣٧٩). صاحبقران کوچک نے قسمیں دیں تو مجبور ہو کر انہوں نے زائچہ کیا (١٩٠٨ ، آفتابِ شجاعت ، ٥ : ٣٧١).

--- کَش (--- فت ک) صف.
زائچہ بنانے یا کھینچنے والا ، رمّال ، نجومی.
کوئی دنیائے سیاست ، کوئی دریائے علوم
زائچہ کش تو کوئی بادشہِ علم نجوم
(١٩٨٣ ، سمندر ، ١٥٩).[زائچہ + ف : کش ، کَشیدن - کھینچنا].

--- کَشی (--- فت ک) امث.
زائچہ کھینچنا یا بنانا . مبتدی کو چاہئے کہ زائچہ کشی کرتے وقت دائرہ ابدح کو عمل میں لا کر زائچہ مکمل کرے (؟ ، مہتاب الرمل ، ٥). [زائچہ + کَش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کھینْچْنا محاورہ.
رمل کی شکلیں بنانا.
کھینچ یوں رمّال میرا زائچہ
شکل کی جا یار کی تصویر کھینچ
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٨٢). ایک رمال بے مثال نے .. قرعہ پھینکا زائچہ کھینچا. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ١٧). حکیم اسقلینوس کو بُلایا اور کہا زائچہ کھینچ کر دیکھو کہ میری قسمت میں کوئی اولاد ہے بھی یا نہیں. (١٩٤٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ٢٧٢).
پھر زائچے نئے سرِ میخانہ کھینچیے
تحریرِ بخت پر خطِ پیمانہ کھینچیے
(١٩٦٨ ، غزال و غزل ، ٩٢).

--- لِکْھنا محاورہ.
علم نجوم کے ذریعے جنم پتری پر کسی کے حالات تحریر کرنا.
مُجھ بدنصیب کا جو کوئی زائچہ لکھے
ہرگز نہ بُرجِ سعد سے ہو کوکب آشنا
(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٣٣).

--- مِلْنا محاورہ.
دو شخصوں کی قسمتوں کا ایک سا ہونا.
کسقدر ہے کوکبِ طالع بلند
زائچہ میرا تمہارا مِل گیا
(١٨٥٤ ، دیوانِ اسیر ، ١ : ٥٤).

زائِد / زایِد (کس ء/ی) صف.
١. زیادہ ، بڑھا ہوا ، اصل پر اضافہ شُدہ . عرضِ بلد ناقص کو عرضِ بلد زاید سے وضع کرنا پس جو کچھ وضع کے بعد باقی رہے گا وہی اِن دونوں کا تفاوت ہے.(١٨٣٩ ، اعمالِ کرّہ ، ٨٢). یہ سب اوصاف اس کی ماہیت سے زائد ہیں. (١٩٠٣ ، علم الکلام ، ١ : ١٦). عمّو جان اور اُن کے درمیان تیس سال سے زائد کی مُدّت حاوی ہے. (١٩٨٣ ، حصارِ انا ، ١٩). **٢. فضول ، بے کار.**
یوں تو زاید ہے یہ سر تاپا کلام
یعنی میں کیا اور کیا میرا کلام
(١٨٢٨ ، مثنوی مہر و مشتری، ١٢١). اب مجھے ایسے سوالاتِ زاید سے معاف فرماؤ. (١٨٩٠ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ٤١١). فضول اور زاید باتوں سے انہیں طبعی نفرت تھی . (١٩٣١ ، مقدماتِ عبدالحق ، ١ : ٢٥). **٣. فالتو.** تیز دوا لگا دیں تا کہ دوبارہ

زائد گوشت پیدا نہ ہو. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ)، ٢ : ٣٣). سطح زمین کے زائد پانی کو نکال دیا جاتا ہے . (١٩٦٣ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ٣٣). [ع : (ز ی د)].

ـــُ الاَعضاء (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) صف.
وہ جس کا کوئی عضو زیادہ ہو یا جس کے اعضا میں سے کوئی حصّہ زیادہ ہو. جس میں عیب ہو وہ نزدیک نہ آئے خواہ وہ اندھا ہو یا لنگڑا یا نکچپٹا ہو یا زائدالاعضاء. (١٩٥١ ، کتابِ مقدّس ، ١١٥). [زائد + رک : ال (ا) + اعضا (رک)].

ـــُ المیعاد (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، ی مع) صف .
وہ شے یا معاملہ جس کی میعاد گزر چکی ہو، میعاد گزر جانے کے باعث غیر موثر یا بے فائدہ . قانونی منزلت اختیار کرنے کے وقت سابقہ قانون میعاد سے زایدالمیعاد ہو چکی ہو. (١٩٢٣ ، ایکٹ نمبر٩ (١٩٠٨) ، ١٢). ہمارے قومی تمدّن کی بُنیاد اُن پرانے علوم پر تھی جو اب ... زائدُالمیعاد معلوم ہونے لگے تھے. (١٩٦٢ ، تعلیم و تہذیب ، ١١٨). [زائد + رک : ال (ا) + میعاد (رک)].

ـــُ النّور (ـــ ضم د ، غم ا ل ، شد ن ، و مع) صف.
زیادہ روشن ہوتا ہوا ، بڑھتا ہوا(چاند). جب تک ماہتاب زائدُالنّور ہوتا ہے تو بال حیوانات کے بدن کے بہت جلد اور کثرت سے نکلتے ہیں. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٢٩) . جس وقت کہ آفتاب بُرج قوس میں ہوئے اور قمر زائدُالنّور ہو برج اسد یا حمل میں اور پاک نحوست سے تو مُثلّث کو لکھے . (١٩٥١ ، مفتاح الجفر ، ٢٢٢). [زائد + رک : ال (ا) + نُور (رک)].

ـــُ الوَصف (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ص) صف.
تعریف سے باہر ، نہایت اعلیٰ (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [زائد + رک : ال (ا) + وصف (رک)].

ـــ بَرِیں (ـــ فت ب ، ی مع) م ف.
اس کے علاوہ ، مزید براں. ہاں ایسا کیا اندھیر ہے جو آپا بے اناں جان کا چہلم کئے سسرال چلی جاویں ، زائد بریں آپا اپنا کھانیگی اور اناں جان کے چہلم تک یہیں رہیں گی . (١٩٠٠ ، خورشید بہو ، ٥٣). [زائد + بَر (حرفِ جر) + اِیں (رک)].

ـــ رَبیع (ـــ فت ر ، ی مع) اسث.
فصلِ ربیع کی ذیلی پیداوار. مردان میں موٹھ کے چارے کی فصل زائد ربیع کی حیثیت سے بھی اُگائی جاتی ہے (١٩٦٦ ، چارے ، ٣٠٢). [زائد + رَبیع (رک)].

زائدَہ / زایِدَہ (کس مج ء ، فت د / کس ی ، فت د) (الف) صف.
زیادہ ، اضافی. ت زایدہ فارسی میں خطابِ واحدہ کے لیئے مقرر ہے. (١٨٥٥ ، تعلیم الصبیان ، ٢٩). ماضی کے صیغوں پر اکثر بائے زائدہ لگا کر کلام میں خوبصورتی پیدا کرتے ہیں. (١٨٨٩ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ١٢) . (ب) امذ. (نباتیات ، حیوانیات ، تشریح) **اُبھار ، عضو کا اُبھار.** مُقابل کے ریشوں کے خلیوں سے گول اُبھار یا زائدے نکلتے ہیں. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ١٣٦). یہ دونوں زائدے قلب کے سکڑتے وقت ڈھیلے ہو جاتے. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٠٦). [زائِد/ زایِد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ حَلمِیَّہ کس صف(ـــ فت ح ، ل ، کس م ، شد ی بفت) امذ.
(تشریح) کنپٹی کی ہڈی کا پچھلا اُبھار جو سرپستان کے مشابہ ہوتا ہے. اُس کا قاعدہ کھوپری کی چوٹی ہے. دانتوں سے یا زائدہ حلمیہ (Mastoid Process) سے لگا ہوا ہے. (١٩٣١ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ٢٨٣). [زائِدَہ + حَلمَہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

زائِر (کس ء) صف.
زیارت کرنے والا ، زیارت کو جانے والا ، مسافر ، سیّاح.

زائرِ خیرالاُمّہ کی خاطر
زائرانِ ائمّہ کی خاطر

(١٨٣٢ ، کربل کتھا ، ١١).

گلگشتِ دو عالم سے ہو کیونکر وہ تسلّی
زائر ہو جو کوئی ترے کوچے کے اِرم کا

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٢).

واں چھوڑ کے اس زائرِ شاہِ شہدا کو
سب شوقِ زیارت میں گئے کرب و بلا کو

(١٨٧٥ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ٣ : ٦٨). قربانی کے جانور ساتھ لے کے بے ضرر زائروں کی وضع میں مدینے سے چلے. (١٩١٩ ، جویائے حق ، ٢ : ٢٣٥).

زائرانِ درِ اقدس کی گُزر گاہوں میں
اپنی آنکھوں کو بچھادوں کہ میں اجمیر میں ہوں

(١٩٧٠ ، صد رنگ ، ٣٣). [ع : (زور)].

ـــ حَرَم کس اضا(ـــ فت ح ، ر) صف.
حرم شریف کی زیارت کرنے والا ، حج یا عمرہ کی غرض سے جانے والا ، حرم کا مسافر.

مرضی میں تیری کیا ہے اے وحشت اب تو سچ کہہ
جاویں کلیسیا کو یا زائرِ حرم ہوں

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٩٦). [زائر + حرم (رک)].

زائِرِین (کس ء ، ی مع) صف ؛ ج.
زیارت کرنے والے ، مسافر ، سیاحت کرنے والے . ای چنگ کو مقامات سے اتنی دلچسپی نہیں تھی جتنی زائرین سے وہ ان سائھ بدھ یاتریوں کا ذکر ...کرتا ہے جو اس زمانے میں ہندوستان گئے. (١٩٥٩ ، مقدّمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ١ ، ٢ : ١٠٦٢). پاکستانی زائرین کا پورا قافلہ درگاہوں اور مقبروں کے سفر پر نکلا. (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ٢٨). [زائر + ین ، لاحقۂ جمع].

زائِش (کس ء) اسث.
زیادتی ، بیشی ، افزائش (جامع اللغات). [ف].

زائِغ (کس ء) صف ؛ امذ (ج : زائغین).
راہِ راست سے پھر جانے والا ، کجرو. ہمارا زائغین کے خلاف

راسته اختیار کرنا کسی بدنیتی اور نفسانیت کی بِنا پر نہیں محض اخروی فلاح مقصود ہے (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۸۵). راسخین فی العلم کا تزکرہ تعریفی انداز میں اور زائغین کا ذِکر مذمت کے طور پر کیا گیا. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اگست ، ۳). [ع : (ز ی غ)].

زائِفَه (کس ء ، فت ف) صف مث.
کھوٹی ، نِکمّی ، ناقص. اپنے دعوائے باطلہ و آرائے زائفہ کے ثبوت میں قرآن و حدیث کی تاویل ایسی ایسی رکیک کرنے لگے. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۸). [ع : زائف ـ کھوٹا + ہ ، لاحقۂ تانیث].

زائِل (کس ء) صف.
دور ہونے والا ، ہٹ جانے والا ، معدوم ہونے والا.

نہیں ممکن کہ ہم سے ظُلمتِ امکاں زائل ہو
چُھڑاوے آہ کوئی کیونکہ زنگی سے سیاہی کو

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۶۲).

ہو گیا زائل مزاجِ دہر سے یاں تک جنوں
بید مجنوں کا بھی صحرا میں نہیں باقی پتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۸). یہ رطوبت جب زیادہ ہو جاتی ہے ... بینائی زائل کر دیتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹). وہ تو ہوا میں زائل ہو گئے. (۱۹۸۶ ، حوالا مکھ ، ۲۰۶). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ز و ل)].

زائِلِم (سک ء ، کس مع ل) امذ.
(نباتیات) **لکڑی کی بافت یا نسیج ، چوبی ریشہ.** فلویم اور زائلِم کے خلیات کے درمیان جو چھوٹے چھوٹے خلیات پائے جاتے ہیں اُن کو (Conjunotive Tissue) کہتے ہیں. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۲۴۳). [انگ : Xylem].

زائِیدَگی (ی مع ، فت د) امث.
جننا ، **جنائی** (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت). [زائیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

زائِیدَنی (ی مع ، فت د) صف.
پیدا ہونے والا. یہ تینوں رُتبے وہ ہیں جو زائدنی بچّے میں پُوری ترقی کو سب سے آخر میں پہونچتے ہیں. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۲۵۱). [ف : زائیدَن ـ جننا + ی ، لاحقۂ صفت].

زائِیدَه (ی مع ، فت د). (الف) صف.
پیدا کیا ہوا ، جنا ہوا.

یہ ہے چشم یا کوئی زائیدہ چشمہ
کہ دریا جہاں سے اُبلتا رہے گا

(۱۷۹۸ ، بیان (احسن اللّٰه) ، د ، ۳). یہ خیالات اُوسی جہالت کے زائیدہ ہیں جس کے باعث اُوس زمانے کے بیرن لوگ فخریہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے کبھی لکھنا نہیں سیکھا. (۱۸۹۰ ، حسن مارچ ، ۳ : ۶۰). اس طرح کی بے شُمار تراکیب ، ان کی زائیدہ علامات اور ان سے مُنسلک استعارات و تلازمات، عطاشاد کے کلام میں جامد نہیں متحرک ہیں. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۱۷۰). (ب) امذ. **پیدا شدہ چیز ، عضو کا زائد حصّہ.** اس کے اگلے پیر کسی شئے کو پکڑنے میں مدد دینے کی ضرورت کے تحت مقبول ہو گئے ہیں ، شِکم کی پچھلی جانب ایک باریک لانبا زائیدہ نِکلا ہوتا ہے جو دم کے مُشابہ ہوتا ہے. (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۱۴۱). [زائیدن ـ جننا سے حالیۂ تمام].

ـــِ خَیال کس اضا(ـــ فت خ) امذ.
خیال کی پیداوار ، خیالی بات. یہ حقائقِ مُشترکہ محض زائیدۂ خیال اور ہمارے وہم و گُمان کی پیدائش ہیں. (۱۹۱۹ ، کلیاتِ پطرس ، ۲۳۰). [زائیدہ + خیال (رک)].

ـــِ فِکْر کس اضا(ـــ کس ف ، سک ک) امذ.
غور و فِکر کی پیداوار، سوچ کا نتیجہ ؛ (مجازاً) طبع زاد. تاریخِ ادب کا ایک عام قاری عرصہ تک کلامِ ظفر کو ذوق ہی کا زائیدۂ فِکر سمجھتا رہا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۴۷). [زائیدہ + فِکر (رک)].

ـــ و پَروَردَه (ـــ و مج ، فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر ، فت د) صف.
جنا ہوا اور پالا ہوا. یہ ہندوستان ہی کی زائیدہ و پروردہ ہے. (۱۹۷۶ ، ہندی اُردو تنازع ، ۳۰۰). پاکستان ... کی قومی زبان ، عربی، فارسی یا ترکی نہیں بلکہ اسی علاقے کی زائیدہ و پروردہ اور مقبولِ عام زبان «اردو» ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۶). [زائیدہ + و (حرفِ عطف) + پروردہ (رک)].

زائے صف.
جننے والا (ترکیبات میں مُستعمل) (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت). [رک : زا (۲)].

زایَندَه (فت ی ، سک ن ، فت د) صف مث.
جننے والی ؛ ماں (جامع اللغات). [زائیدَن ـ جننا سے اسمِ فاعل].

زُبّ (ضم ز ، شد ب) امذ.
مرد کا آلۂ تناسل. لڑکیاں حمال سے کہتی جاتی تھیں کہ زُب ، ایر ، خازوق ، اور وہ ان کے بوسے لیتا ... جاتا تھا. (۱۹۴۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۹۰). [ع].

زَبابَه (فت ز ، ب) امذ.
ایک قسم کا چوہا جو گلہری سے قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے جسم پر سرخی مائل روئیں ہوتے ہیں ، یہ چوری میں ضرب المثل ہے. عرب بولتے ہیں" فلان اسرق من زبابہ" یعنی فلاں شخص زبابہ سے بھی زیادہ چور ہے اس واسطے کہ زبابہ چُراتا ہے وہ اشیاء جن کی اس کو ضرورت ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۶). دارموش کو انگریزی میں «ڈورماؤس» کہتے ہیں اور عربی میں «زبابہ» یہ بڑا چور ہوتا ہے حتیٰ کہ ضرب المثل کے طور پر کہا جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۰). [ع].

زَباد (فت ز) امذ.
ایک خوشبو دار مادّہ جو ایک ایسے جنگلی جانور کے نالہ سے

حاصل کیا جاتا ہے جس کی شکل بِلّی کی طرح ہے ، اس کا قد بِلّی کے قد سے ذرا بڑا اور مُنْھ اور تھوتھنی لمبی اور سر بِلّی کے سر سے پتلا ہوتا ہے اس خوشبودار مادّے کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے ، مُشکِ بلائی.

رنگیں عبائیں دوش پہ کمریں کسے ہوئے
مُشک و زباد و عطر میں کپڑے بسے ہوئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۵).

کیا جاں فزا ہے نکہتِ گیسوئے مُشکِ سود
مٹی ہے اس کے آگے عبیر و زباد و عود

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۶۰).

زباد و عِطر لُٹا بہار بن کے پھل

(۱۹۶۲ ، گُلِ نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۱۰۷). [ع].

زُبان (فت نیز ضم ز) امث.

۱. مُنْھ کے اندر کا وہ عضو جس میں قوّتِ ذائقہ ہوتی ہے اور جو نُطق کا آلہ ہے ، جیبھ.

دل و جاں کوں مُجھ غیرتے کاڑ دے
زباں کوں ترے ذکر کی باڑ دے

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۸).

زبانِ غیر سے جب نام تیرا جانِ جاں نِکلا
لگی اک آگ تلوؤں سے کہ بس سر سے دھواں نِکلا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵).

سینوں میں دل ہلے تو صفوں میں نِشاں ہلے
کیا منہ کسی کا تھا کہ دہن میں زباں ہلے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۲). زبان تھی کہ الاماں. ایک مُنہ بیسیوں کوسنے اور ایک سانس میں سینکڑوں فضیحتیاں.(۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۴). **۲. بولی جس کے ذریعے انسان تکلّم یا تحریر کی صورت میں اپنے خیالات اور جذبات ظاہر کرتا ہے.**

سو یوں بچن سن شاہ اُستادیاں
پوچھیا جگت گر شعر کہہ کس زباں

(۱۶۰۳ ، عبدل (دکنی ادب کی تاریخ ، ۳۷)).

طبق سات دوزخ کا سُن لے بیاں
کہیں سات کہن اون کوں ہندی زباں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۳۰).

گفتگو ریختے میں ہم سے نہ کر
یہ ہماری زبان ہے پیارے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۸). اسی قسم کا ایک تیسرا سلسلہ مذہبی کتابوں کا اُردو زبان میں مرتب ہونا چاہیئے . (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۰۹). یہ معلوم کیا جائے کہ کسی ایک زبان کو دوسری زبان سے کہاں تک تعلق ہے . (۱۹۳۲ ، ہندوستانی لِسانیات ، ۶). قرآن کریم کی زبان عربی تھی . (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۹). **۳. بول چال ، روزمرہ.**

شہرت ہر ایک شہر میں اس گفتگو کی ہے
دہلی کا ہے مذاق زبان لکھنؤ کی ہے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). **۴. بات ، قول.**

قاصد کی بات کا مُجھے آتا نہیں یقیں
کہتا ہوں پھر کسی کی زبان کا بیاں نہ ہو

(۱۸۹۷ ، کلّیاتِ راقم ، ۱۴۷).

اچّھا ہو دل کے دام جو دل ہی سے پُوچھ لو
میری زباں رہے ، نہ تمہاری زباں رہے

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۵۳). **۵. رک : زبان دینا ، اقرار ، وعدہ** (نوراللغات). **۶. اندازِ بیان، بات کرنے کا ڈھنگ.**

لجیں شب رات آتشبازی تیرے نور اوجالے تھے
اوسے تعریف کرنے کہاں زباں ہم عید و ہم نوروز

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۴).

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مِری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۰).

باتیں رہیں یہ اور کسی سے کہ اب ہمیں
گالی ترِی پسند نہ تیری زبان پسند

(۱۸۸۵ ، دیوانِ سخن ، ۱۰۱). **۷. (اُ) قلم کی نوک.**

لو کاٹتا ہے غیظ سے اپنی زباں قلم
یہ وہ ہے جس پہ فوج خدا کا رہا علم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۴). **(اا) تیر و خنجر وغیرہ کی نوک، نیز استعارۃً زبانِ خنجر سے خود خنجر مُراد لیتے ہیں.**

قریب ہے یار روزِ محشر چُھپے گا کُشتوں کا قتل کیوں کر
جو چُپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پُکارے گا آستیں کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃالغیب ، ۹۸).

ابرو کی کھنچیں ہوئیں کمانیں
پلکیں تھیں کہ تیر کی زبانیں

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۶۶). **۸. شعلہ.**

اوسی آگ میں کا ہوں میں یک زباں
تو کرتا ہوں اس دھات شعلۂ فشاں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۸) . **۹. (تصوّف) اسرارِ الٰہی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۳۳) . **۱۰. (جُوتا سازی) منڈے کے یا کھوں کے نیچے کی چمڑے کی پٹی** (ا پ و ، ۲ : ۲۲۱) . [ف : زبان ، پہلو : ہزُواں ، اوستا : ہزُوا].

---اُٹھنا محاورہ.

بولنے کی ہمت ہونا ، بولنے کی جسارت کرنا ، زبان کھولنا.

آج کس کی زبان اٹھ سکتی
تُو اگر میرا ہم زباں ہوتا

(۱۹۵۳ ، فردوس صفی ، ۳).

---اُڑانا محاورہ.

بات چیت اور لب و لہجہ کی نقل کرنا.

لے گئے لوٹ کے اب شوکت و شانِ دہلی
پُوربی پہلے اُوڑاتے تھے زبانِ دہلی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۸).

---اُلٹنا محاورہ.

۱. بولنے پر قادر ہونا ، زبان کا مطلب کے موافق متحرک ہونا ،

بول سکنا ، بولنا.

پردۂ شاہدِ اسرار نہفتہ ہے بھی
کہ زباں اپنی اُلٹتی دم تقریر نہیں

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۱۶۹).

کہا جب وصل کے وعدے کو تو مجبور ہو ہو کر
وہ کہتے ہیں اُلٹتی ہی نہیں اس پر زباں میری

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۰). نوکر بھی اگر کوئی کام بگاڑ دیتے تھے تو محض ان کی بُزرگی کے لحاظ سے زبان نہ اُلٹتی تھی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۱۶). ۲. بولنے کی سکت نہ رہنا.

کہتے تھے یار آوے تو کچھ دل کی کہیے ہائے
آیا وہ اس گھڑی کہ زباں جب اُلٹ گئی

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۸۷). ۳. کہے سے مکر جانا ، زبان بدلنا.

اقرارِ وصل کر کے اب انکار ہے عبث
مُنکر نہ ہو ، زباں نہ اے نازنیں اُلٹ

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۸).

--- اُلجھنا محاورہ.

زبان لڑکھڑانا ، زبان کا مطلب ادا کرنے پر قادر نہ ہونا.

فراقِ زُلف میں بے چین ہے منھ سے نہ یہ نِکلا
بیان کرنے میں حالِ دِل کے اُلجھی ہے زباں کیا کیا

(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۵).

--- اولا ہونا محاورہ.

زبان اکڑ جانا.

آگے جاتا نہیں ہے اب بولا
ہو گئی ہے زبان بھی اولا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۴۹).

--- ایک کرنا محاورہ (قدیم).

قوتِ گویائی کو مجتمع کرنا. سوہاون کنا کو زباں ایک کرنا. (۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ (دکھنی اردو کی لغت)).

--- اینٹھنا ف س ؛ محاورہ.

۱. زبان کا اکڑنا ، بولنے کی سکت جاتی رہنا.

غازی نے آنکھیں کھول کے دیکھا رُخِ امام
اینٹھی تھی یہ زباں کہ نہ کُچھ ہوسکے کلام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳۴). ۲. تکلف یا تصنع کے ساتھ بات کرنا. جو محاورے کہ روزمرّہ کی حاجات میں بولے جاتے ہیں اُن میں وزن و قافیے کی کُچھ ضرورت نہیں تو اُن میں تکلف اور زبان اینٹھنے سے کیا فائدہ. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۳۴).

--- آبِ کوثر سے دھوئی ہونا محاورہ.

زبان کا پاکیزہ ہونا ، گفتگو کا شُستہ و بے عیب ہونا.

ہونے لاریب اپنے وقت کے آتش بھی فردوسی
خدا بخشے زباں دھوئی ہوئی تھی آبِ کوثر سے

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۲۱).

--- آج کُھلی کَل بَند کہاوت.

زندگی کا کوئی اعتبار نہیں (محاوراتِ ہند ؛ مہذب اللغات).

--- آراستہ ہونا محاورہ.

(طنزاً) جب کوئی عورت بات بات پر گالیاں بکتی ہے تو عورتیں کہتی ہیں اس کی زبان گالیاں بکنے میں بہت آراستہ ہے (مہذب اللغات).

--- آرائی امث.

دِکھاوے کی باتیں کرنا ، سُخن سازی ، باتیں بنانا. سعدان - اپنے باپ کا رُتبہ پہچانو. ماہ پارہ - زبان آرائی نہ کرو. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۵۵). [زبان + ف : آرا ، آراستن - سنوارنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- آڑی پڑنا محاورہ (قدیم).

عاجز بیان ہونا.

کھڑگ تجھ صفت صف میں کرتی بیاں
پڑے موں میں چمٹی کے آڑی زباں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۴).

--- آشنا ہونا محاورہ.

زبان کا خُوگر ہونا ، زبان کو کسی بات کی عادت ہونا.

کب وہ گُزرتے ہیں سرِ لاف و گزاف سے
جن کی کہ آشنا ہے زباں لام و کاف سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۱).

--- آلودہ ہونا محاورہ.

زبان پر کسی ایسی بات کا آنا جس کو ضمیر قبول نہ کر رہا ہو ، زبان پر کسی ناگوار یا بُری بات کا آنا.

ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زباں میری
یہ خواہش ہے کروں میں عمر بھر تیری ہی مدّاحی

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ نعت ، محسن ، ۶۹).

--- آنا محاورہ.

زبان سے واقفیت ہونا ، اندازِ بیان سیکھنا ، بولی آنا.

ہزار طوطی و بلبل نے مشق پیدا کی
نہ اِس کو آئی نہ اس کو مری زباں آئی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۶).

--- آوَر (---فت و) صف.

فصیح ، خُوش بیان ، سخنور ، شاعر.

سُخن سنج کامل ہنرور نہیں
زباں آوراں کا بھی داور نہیں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۶).

زبان آور ہیں اک مہدی حسن نام
تخلص اُن کا اب ہے شہرۂ عام

(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۵). اُن کا شمار زبان آور مقرروں میں نہیں ہو سکتا. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۲۳). [زبان + ف : آور ، آوَرْدَن - لانا].

--- آوَری (---فت و) امث.

۱. فصاحت ، خوش بیانی ، قادرالکلامی.

دعویٰ نہیں غرورِ زباں آوری نہیں
جوہر تو لا کھ ہیں پہ کوئی جوہری نہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۷). زبان آوری کی داد آج سے بہتر طریقہ پر پاتی تھی. (۱۹۳۵ ، ہندوؤں کی تعلیم ، ۷۷). وہ (میراجی) نفسِ مضمون کو ادا کرنے کی دُھن میں سُخن آفرینی اور زبان آوری کو بالکل بُھول جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۲۲). ۲. **تیز زبانی ، لسانی ، منّھ زوری.**

منجے تجھ سوں جھگڑا ہے گُفتار تیں
زباں آوری سات کُچھ کار نیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۰). کلیلہ نے کہا کہ اے دمنہ زبان آوری چھوڑ دے. (۱۸۳۸ ، بُستان حکمت ، ۱۳۹). مناظرات میں آج کل کی طرح صرف زبان آوری اور لسانی نہیں ہوتی تھی. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۳۶). اس کا مقصود حریفِ مقابل کو چُپ کر دینا اور اپنی زبان آوری کے ڈنکے بجا دینا نہ ہو ، بلکہ اس میں شیریں کلامی ہو. (۱۹۷۸ ، سیرت سرورِ عالم ، ۲ : ۱۶۹). ۳. (مجازاً) **تیزی ، کاٹ.**

اللہ ری زباں آوریٔ تیغِ بلانوش
زرہیں ہمہ تن چشم تھیں ڈھالیں ہمہ تن گوش

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۳). [زبان + آور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- باندھنا محاورہ.
۱. **زبان بند رکھنا ، خاموش رہنا.**

نہ کر بات کس سوں زباں باند لے
رہیا تھاترے تینچ ہو شاند لے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۷). ۲. **کلام میں اہتمام کے ساتھ محاورے وغیرہ اِستعمال کرنا.** ایک گروہ شاعروں کا ہمارے ہاں ایسا ہے جو رات دن زبان باندھنے کے درپے رہتا ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افاداتِ سلیم ، ۳۲).

--- بَدَلْنا محاورہ.
بات کہہ کے مکر جانا ، اِقرار سے مُنحرف ہو جانا ، عہد توڑنا.

برنگِ شمع قلم کیوں نہ ہوئے سر اوس کا
جو تیری بزم میں ہر دم زباں بدلے ہے

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۰۰).

جو عزّت چاہتی ہو اے مغل جاں
زباں بدلو نہیں کوچہ بدل دو

(۱۸۷۲ ، عبیرِ ہندی ، ۷۹).

پاتا قرار وصل میں میں بیقرار کیا
وہ بات بات پر تو بدلتا زباں رہا

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۳). ایسے ضدی شخص سے پالا پڑا کہ ... اپنی زبان بدلنی پڑی. (۱۹۷۱ ، اردونامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۱۰۱).

--- بَدَلْنے سے گھر بَدَلْنا بِہْتَر ہے کہاوت.
وعدہ وفا نہ کرنے سے نقصان گوارا کرنا اچھا اور لازم ہے (محاوراتِ ہندوستان ؛ مہذب اللغات).

--- بُرِیدَہ کس صف(---ضم ب ، ی مع ، فت د). (الف) امث. **کٹی ہوئی زبان ، خاموش زبان.**

روشن ہے رازِ عشق ہمارے سکوت سے
اس انجمن میں شمع زبانِ بُریدہ ہے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰۳). (ب) صف. **چُپ ، خاموش.**

مزاجِ دہر نواے مری کبیدہ سہی
زباں بُریدہ سہی ، میں خزاں گزیدہ سہی

(۱۹۸۳ ، سرے آقا ، ۱۰۷). [زبان + بُریدَہ (رک)].

--- بڑھنا محاورہ.
بد زبانی بڑھنا (نوراللغات).

--- بَسْتَگی (---فت ب ، سک س ، فت ت) امث.
زبان بندی (جامع اللغات). [زبان + بستہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَسْتَہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
چُپ ، خاموش (جامع اللغات). [زبان + بستہ (رک)].

--- بِگاڑْنا محاورہ.
زبان خراب کرنا ، بے ہودہ اور سوقیانہ الفاظ زبان پر لانا ؛ پہلے کی طرح روزمرہ کے مُطابق صحیح اور بامحاورہ زبان نہ بولنا. معاف کرو یورپ جا کر انگریزی میں تم نے ترقی کی ، لیکن اُردو زبان بگاڑ لائیں. (۱۹۰۸ ، خطوطِ شبلی ، ۵۳).

--- بِگَڑْنا محاورہ.
زبان خراب ہونا ، گالی گلوچ کی عادت پڑنا.

لگے مُنہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بِگڑی تو بِگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۲).

گالیاں بھی مُجھے دوگے جو بُرا کہتے ہو
مشفقِ من نہ بگڑ جائے زباں کیا معنی

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۰).

--- بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
وہ تعویذ جو زبان کیلنے کے لیے لکھا جائے (نوراللغات). [زبان + ف : بند ، بستن - باندھنا].

--- بَنْد رَکْھنا محاورہ.
خاموش رہنا ، مُنّھ سے نہ بولنا. جو کوئی اعتراض کرنے کا ارادۂ فاسد رکھتا ہو وہ اپنی زبان بند رکھے ! (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۶).

--- بَنْد رَہْنا محاورہ.
کُچھ نہ بولنا ، چُپ رہنا.

شمع ساں سوزشِ دل ہم نے کسی سے نہ کہی
رہ گئی اپنی زباں محفلِ احباب میں بند

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۷۳).

--- بَنْد کَرْنا محاورہ.
۱. **بات نہ کرنے دینا ، خاموش کر دینا ، چُپ ہو جانے پر مجبور کر دینا.**

زباں ہوں میری دُزدانِ سُخن نے بند کر دی ہے
کہ رستے بند ہو جاتے ہیں جیسے خوفِ رہزن سے
(۱۸۱٦ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۲). قرآن مجید کی پُر تاثیر آیتوں نے شعراء اور خطیبوں کی زبانیں بند کر دیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۳ : ۳).

مجالِ گفتگو کس کو ہے اُن کے حُسن کے آگے
زبانیں بند کر دیں اِن بُتوں نے بے زباں ہو کر
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۳۵). ۲. **جادو یا تعویذ کے زور سے اپنے خلاف کہنے پر کسی کی زبان نہ چلنے دینا** (نوراللغات). ۳. **خاموش ہو جانا.**

ہوئے اُس کے ہم قومِ لاچار سب
زباں کو کئے بند یکبار سب
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۸).

بند کر اپنی زباں پھر نہیں دُشمن کا خطر
مُرغِ تصویر کو اندیشۂ صیاد نہیں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۰).

---بَنْد کَرو فقرہ.
چُپ رہو ، بیہودہ نہ بکو (نوراللغات).

---بَنْد ہونا محاورہ.
۱. **چُپ ہونا ، خاموش ہونا.**

کہ جس ٹھار پر گھٹ تیرا چھند ہوئے
وہاں حاسداں کی زباں بند ہوئے
(۱٦۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۴۱).

جنے دیکھ جاتا رہے عقل و ہوش
زباں بند ہو جائے اور لب خموش
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۱).

اللہ کرے کہ بند نہ ہو داغ کی زباں
تعریف آپ کی ہے اسی خوش بیاں کے ساتھ
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۸۳). ایک وقت آیا کہ نُکتہ چینوں کی زبانیں بند ہو گئیں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۷۲). ۲. **قوّتِ گویائی سلب ہونا ، زبان اَینٹھ جانا.**

پتھرا کے چشمِ اشک فشاں بند ہو گئی
تھرّائے دونوں ہونٹھ زباں بند ہو گئی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹۱). جو نُسخہ پلایا بے سُود ، جو دوا دی بے اثر ، لمحہ بہ لمحہ حالت ردی ہوتی گئی ، شام تک وہ بے اَوسان باتیں بھی نہیں رہیں ، زبان بند ہو گئی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۲۸).

دمِ اخیر وہ دُشنام مجھ کو دیتے ہیں
یہ جانتے ہیں کہ اس کی زبان بند ہوئی
(۱۹۱۲ ، طوفانِ نوح ، ۸۷). ۳. **جادو یا تعویز کے زور سے کسی کے خلاف نہ کہہ سکنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. **مرجانا، موت آنا** (مہذب اللغات).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
۱. خاموش کرنا ، بولنے کی ممانعت ، بولنے پر پابندی.

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں؟
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ٦۲) . ۲. **خاموشی ، سکوت** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ) . ۳. **جادو یا عملیات کے زور سے اپنے خلاف کچھ کہنے سے روکنا.**

جسے سب عشق کہتے ہیں وہ ہے سحرِ زباں بندی
لبوں تک آ نہیں سکتا ہے جو کچھ دل میں آتا ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، ۱٦٦). ۴. **(قانون) گواہی ، اظہار ، شہادت ، بیان قلمبند کرنا.** جو اب مُختار کار مدعا علیہ اور زبان بندی (اظہار) اسد اللہ شاہ اور پیر بخش گواہان. (۱۸۴۱ ، روبکاری (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳٦۳)) . عدالت مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے زبان بندی لکھے جانے کے درمیان اوس سے جو ...فریق کو استفسار کرنا منظور ہو استفسار کرے.(۱۹۰۸، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۴۷). [زبان + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدی کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **زبان بند کرنا ، خاموش کرنا** . جو کوئی ناراض ہوا اس کی زبان بندی کر دی.(۱۸۹۰ ، حسن انجلینا ، ۱۱۰).خدا بھلا کرے ہمارے میر صاحب کا انہوں نے پہلے ہی اس پکھیرو کی زبان بندی کر دی. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷۸). ۲. **گواہی لینا ، شہادت لینا ، اظہار لکھنا ، بیان لکھنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---بَنْنا محاورہ.
ترجمان بننا (مہذب اللغات).

---بولْنا ف م.
کسی زبان کے الفاظ یا محاورات کو اپنی زبان سے ادا کرنا (مہذب اللغات).

---بَہَکْنا محاورہ.
(نشے میں) **اول فول بکنا ، مُنھ سے بیہودہ باتیں نِکلنا.**

مے پی کے جو آئے ہو سُونے مجمع احباب
بہکے نہ زباں کیجیے گفتار سمجھکر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۵).

رات بہکی جو زباں یار کی مینوشی میں
جو نہ کہنا تھا کہا عالمِ بیہوشی میں
(۱۹۱۴ ، تذکرۃ الشعرا (انتخابِ نثار) ، ۱ : ۳).

---ِ بے زُبانی کس اضا(---فت نیز ضم ز) امث.
ایسی خاموشی جس سے دل کا حال ظاہر ہو ، خاموشی کا تکلّم، خاموشی بمنزلۂ اظہار.

صرف خاموشی بہارِ زندگانی چاہیئے
غنچہ ساں منہ میں زبانِ بے زبانی چاہیئے
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۷۹). اُن کے ساتھ لیفٹیننٹ کرنل اکبر تھے جو حرفِ ندا کی طرح سیدھے کھڑے زبانِ بے زبانی سے کہہ رہے تھے.(۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۸٦).[زبان + بے (حرفِ نفی) + زبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بھٹکنا محاورہ.

رک : زبان بہکنا . وزیر کو خوب شراب چڑھ گئی اور اس کی زبان بھٹکنے لگی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۶۶).

--- پانچ ہاتھ کی ہونا محاورہ.

سخت کلامی کی عادت ہونا (مہذب اللغات).

--- پر م ف.

اِقرار پر ، وعدے پر.

کس کو خبر یہ تھی کہ نہ پُوچھو گے بات بھی
ہم نے تو دل دیا تھا تمھاری زبان پر
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۷۸).

--- پر اُف (بھی) نہ آنا محاورہ.

خاموشی سے تکلیف سہہ جانا ، صبر و شکر سے کام لینا ، شکوہ و شکایت سے گریز ہونا.

پھر وہ پِسر کہ جس پہ ہو عاشق تمام گھر
ٹکڑے ہو دل ، پر اُف بھی نہ آئے زبان پر
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳).

--- پر اُف (تک) نہ لانا محاورہ.

اِنتہائی ضبط سے کام لینا ، خاموشی سے تکلیف برداشت کرنا

نہ باقی رہ جائے آرزو کچھ ، ستالے جی بھر کے جان ہمکو
مثالِ تصویر چُپ رہیں گے ، زباں پر اُف نہ لائینگے ہم
(۱۹۱۱ ، بہارستانِ خیال ، ۵۶).

--- پر انگارا رکھ دینا محاورہ.

زبان جلا دینا ، سخت سزا دینا ، بہت تکلیف دہ سزا دینا.

میں نے کبھی جو داغ جگر کا کیا ہے ذکر
انگارا رکھ دیا ہے کسی نے زبان پر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۵).

--- پر آنا محاورہ.

۱. زبان پر جاری ہونا ، اظہار میں آنا ، بات کا منھ پر آنا.

آتا ہے میرا نام تو اوس کی زبان پر
میری شکایتیں تو وہ کرتا ہے شکر ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۹۰). صِرف اِتنے قصور پر ایک نے خوشامد کیوں کی اور دوسرے کی زبان پر سچ بات کیوں آئی . (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۲۲). اُلٹ پُلٹ کر بھی ہماری زبان پر آ رہے ہیں . (۱۹۵۳ ، اکبر میری نظر میں ، ۱۱۵) . ۲. بغیر تولے بولنا ، بے سمجھے بُوجھے کہنا.

کرتے ہیں دوستوں ہی سے شِکوہ خفا نہ ہو
کلمہ کوئی زبان پر آیا تو کیا ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۲).
سُنتا ہے کون ان کی بھلا شوقِ وصل میں
آتا ہے جو زبان پہ فرماتے جاتے ہیں
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۵۲).

--- پر آئی بات نہیں رُکتی فقرہ.

جو بات زبان پر آ جاتی ہے کہہ دینا ہی پڑتی ہے. آپ مجھے بُرا ہی کیوں نہ کہیں ، لیکن زبان پر آئی بات رُکتی نہیں . (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۸۳).

--- پر آئی ہوئی بات کاٹ دینا محاورہ.

کسی کے مُنھ سے نِکلتی ہوئی بات کو پُورا نہ ہونے دینا.

دہانِ زخم کو جوہر سے داب دیتی تھی
زباں پر آئی ہوئی بات کاٹ دیتی تھی
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

--- پر بات رہ جانا محاورہ.

زبان پر کسی گزری ہوئی بات کا ذکر باقی رہنا (مہذب اللغات).

--- پر پہرے بِٹھا دینا محاورہ.

زبان بند کرنا ، بات نہ کرنے دینا (مہذب اللغات).

--- پر پِھرنا محاورہ.

کہنے کے لیے کوئی بات یا لفظ یاد آنا ، کوئی بات یا لفظ مُنھ سے نِکلنے کے قریب ہونا.

یہ نہ کہیے کہ نہیں اہلِ وفا میں کوئی
نام اِک شخص کا ہے میری زبان پر پھرتا
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۸).
نہیں معلوم مُجھے آپ سے کیا کہنا ہے
ہے بڑی دیر سے اِک حرف زبان پر پھرتا
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۶).

--- پر تالا (تالے) پڑنا محاورہ.

زبان بند ہونا ، مُنھ سے بات نہ نِکلنا ، چُپ ہو جانا. دل میں ہزاروں باتیں اٹھ رہی تھیں ، لیکن زبان پر جیسے تالا پڑ گیا تھا. (۱۹۴۹ ، اور انسان مر گیا ، ۶۵). دوسروں کے سامنے زبان پر تالے پڑ جاتے ہیں. (۱۹۷۵ ، مظاہر نفس ، ۱ : ۳۰).

--- پر تالا (تالے) ڈالنا محاورہ.

زبان بند کرنا ، خاموشی اِختیار کرنا. اِس دوران میں خود میں نے اپنی زبان پر جو تالے ڈال رکھے تھے ، اب اُن کے توڑنے کا وقت آن پہنچا تھا. (۱۹۷۳ ، تعلیم و تہذیب ، ۳۴۰).

--- پر جاری ہونا محاورہ.

بولا جانا ، گفتگو میں آنا ، بول چال کا حصّہ ہونا.

ہے اب بھی اک جہاں واقف ترے طرزِ تغافل سے
زمانے کی زباں پر آج بھی یہ لفظ ہیں جاری
(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۹).

--- پر چاپ چڑھانا محاورہ.

زبان پر پہرا بِٹھانا ، زبان بندی کرنا ، اپنے خلاف بولنے نہ دینا (مہذب اللغات).

--- پر چڑھنا محاورہ.

۱. وِردِ زبان ہونا ، زبان زد ہونا ، نوکِ زبان ہونا ، ازبر ہونا ، حِفظ ہونا.

ظفر وہ شعر اُتر جائے کیوں نہ پھر دل سے
نہ ہو پڑھے یہ جو ہرگز زبان پر چڑھتا

۱۸۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۳). ایک اور لفظ جو ہر کس و نا کس کی
ن پر چڑھا ہوا ہے وطن پرستی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع،
۲). امیر کا یہ شعر زبانوں پر چڑھ کر بہت پامال ہو چکا ہے .
۱۹ ، غبارِ خاطر، ۲۵۷). **۲. کسی کلمے یا کلام کو زبان سے**
کرنے کی مشق یا عادت ہونا ، بولنے کی مشق ہونا ، کسی لفظ
الفاظ کا زبان پر رواں ہونا. اِس باب میں سب سے زیادہ مفید
ر زبان کی صحبت ... ہے کہ اُن کے الفاظ و محاورات ... زبان پر
ھ جائیں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۰۸). میر صاحب
زبان پر کوئی انگریزی لفظ چڑھتا ہی نہ تھا.(۱۹۳۵ ، چند ہمعصر،
۲). اس قسم کے الفاظ خاصی تعداد میں موجود ہیں ... عوام
زبانوں پر چڑھ کر ... صورت کو بھی بدل چکے ہیں . (۱۹۶۵ ،
حث ، ۶۳).

ـ پَر چھالے پَڑْنا ف مر.

ن پر آبلے پڑنا.

بندھ گیا مضمون جو اوس کے رُوئے آشناک کا
پڑ گئے چھالے زبانِ کلکِ گوہر بار پر

۱۸ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۱).

ـ پَر چھَٹی کا دُودھ آنا محاورہ.

ت مزاحمت میں مبتلا ہونا ، چیں بول دینا.

مرجائے گا. زباں پر دودھ آئیگا چھٹی کا
تو جُوئے شِیر لا کر فرہاد کیا کرے گا

۱۸ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۵۸).

ـ پَر دینا محاورہ.

ر پر دینا ، اعتبار پر دینا ، وعدے پر دینا (مہذب اللغات).

ـ پر دَھرا ہونا محاورہ.

ی بات کا فِکر و تامّل کے بغیر یاد ہونا ، ازبر ہونا.

معروف اس طرح سے کہی تُو نے یک قلم
تھی یہ غزل دھری ہوئی گویا زبان پر

۱۸ ، معروف ، د ، ۵۱).

ـ پَر دَھرْنا محاورہ.

چکھنا ، ذائقہ چکھنا ، زبان لگا کر دیکھنا ، چاشنی لینا ،
ڑا سا کھانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لُغت).

ـ پَر رَکْھنا محاورہ.

ب : زبان پر دھرنا. کوئی (دوا) تو اس بلا کی کڑوی ہے کہ زبان پر
ں رکھی جاتی. (۱۸۹۹ ، رُویائے صادقہ ، ۱۸۳). اللہ رکھے
ں مٹھائی گھر میں آتی ہے، قسم لے لو، جو کبھی زبان پر بھی
ھتی ہوں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۱۳).

ـ پَر رَہْنا محاورہ.

رہنا ، زبان پر جاری ہونا. جن لوگوں کے نام شب و روز ہماری
ن پر رہتے ہیں اُن کے حالات سے واقف ہونا درکنار، ہم ...نہیں

جانتے کہ وہ تھے کون؟ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۳).

---پَر زُبان بَدَلْنا محاورہ.

ایک بات پر قائم نہ رہنا ، بار بار اپنے اِقرار سے پھرنا ، کبھی کُچھ کہنا کبھی کُچھ کہنا.

خنجر مُجھے لگاتے ہی اِنکار کر گیا
قاتل نے کیا زبان کو بدلا زبان پر

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۵۱).

---پَر سَر دینا محاورہ.

عہد پُورا کرنے کے لیے جان کی بازی لگا دینا ، ہر قیمت پر عہد کی پاسداری کرنا.

پاسِ سُخن نہیں ہے یہاں اس کی شان پر
مانندِ خامہ دے جو سر اپنا زبان پر

(؟ ، عظیم (نوراللغات)).

---پَر فَیصَلَہ ہونا محاورہ.

کسی کے کہنے پر کسی امر کا منحصر ہونا.

دیکھیں سوالِ وصل کا ملتا ہے کیا جواب
قسمت کا فیصلہ ہے تمھاری زبان پر

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۷۷).

---پَر قُفْل لَگانا محاورہ.

زبان بند رکھنا. مجلس میں بُت کی مانند خاموش بیٹھا رہنا نہ چاہیے کیونکہ قُفل سکوت کا زبان پر لگانا صاحب سلیقوں کا شیوہ نہیں ہے. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵).

---پَر قُفْل ہونا محاورہ.

زبان بند ہونا ، بولنے سے قاصر ہونا ، بولنے پر پابندی ہونا.

وہ نہیں ہیں گھر میں آج اُن کے مکاں پر قُفل ہے
اور جہاں میں کیا بتاؤں میں زباں پر قفل ہے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۶۸).

قفل تھا گویا زبان پر شرمِ رُسوائی نہ تھی
دل تو سب کچھ کہہ رہا تھا مُنھ میں گویائی نہ تھی

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۱۷۲).

---پَر کانْٹے پَڑْنا محاورہ.

زبان خُشک ہو جانا ، پیاس کی شدّت ہونا.

ظفر پڑتے ہیں گرمی سے فغاں کے
زباں پر وقت شور و غل کے کانٹے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳۱).

اللہ رے بدگمانیٔ ساقی کہ پیاس سے
کانٹے مری زبان پہ پڑے وہ کھٹک گیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر، ۳ : ۶۰). حلق خُشک ہوگیا زبان پر کانٹے پڑگئے پیاس حد سے بڑھی جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید، ۷۵). پینے کو بھی ایک گھونٹ پانی میسّر نہ تھا اور کئی وقتوں کی پیاس سے زبان پر کانٹے پڑ گئے تھے ، جگہ ایسی تھی کہ میلوں آدمی کا پتہ نہ تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۵۱).

---پَر کانٹے جَمنا محاورہ.
رک : **زبان پر کانٹے پڑنا**. ہاں بھائی کب سے ہونٹ خُشک ہو رہے ہیں زبان پر کانٹے جمے ہیں. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۲۶).

---پَر گرہ لَگانا محاورہ.
بولنے میں رکاوٹ ڈالنا ، بولنے سے روکنا ، زبان بند کرنا.
چاہے جو اُس کو آبِ فصاحت کرے رواں
لکنت وہیں زبان پہ دیوے لگا گرہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۳).

---پَر لانا محاورہ.
مُنھ سے کہنا ، بیان کرنا.
نہ جانے او بسر گئے کیوں نبی ہور مرتضیٰ کے تئیں
کئے ہیں کام ایسا جو نہ لیانا ہے زباں اوپر
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۰۱).
چنچل کی بات لاوے طوطی اگر زباں پر
البتہ آرسی کے دل سوں غُبار جاوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۲).
کہا کہ «عرض کریں ہم پہ جو گُزرتا ہے»
کہا «خبر ہے ہمیں ، کیوں زباں پہ لاتے ہو»؟
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۹). اگر حضور ارشاد کریں تو میں وہ قصہ زبان پر لاؤں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۳). مگر بیٹی کی ماں تھی ، کیا مجال جو ارشارةً یا کنایةً کبھی کسی کے آگے زبان پر لائی ہو. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۳۱).

---پَر لَذّت آنا ف م.
مزہ محسوس ہونا (مہذب اللغات).

---پَر مُہر لَگانا محاورہ.
زبان بند رکھنا ، سکوت اختیار کرنا. سلف صالح نے محض از راہِ مصلحت زبانوں پر مہر لگا رکھی تھی. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲۹) فاقوں میں پیٹ سے پتھر باندھنا اور ظلموں میں زبان پر مُہر لگانا میری مینا. (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۳۳).

---پَر مُہر لَگنا محاورہ.
زبان بند ہونا ، بول نہ سکنا ، بولنے کی ممانعت ہونا.
زباں پہ مُہر لگی ہے تو کیا کہ رکھ دی ہے
ہر ایک حلقۂ زنجیر میں زباں میں نے
(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۱۵).
مُہر لگتی ہے جب زبانوں پر
بول اُٹھتا ہے عالمِ تصویر
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۳۹).

---پَر مُہر ہونا محاورہ.
رک : **زبان پر مُہر لگنا.**
خدنگِ دنبالہ کھایا لیکن نہ لایا شکوہ کبھی زباں پر
کہ بوسہ اس چشمِ سُرمہ سا کا ہے مُہر گویا مری زباں پر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۲).

---پَر ہونا محاورہ.
۱. **ازبر ہونا ، خوب یاد ہونا ، وردِ زبان ہونا.**
ہر زباں پر ہے مثل شانہ مدام
ذِکر تُجھ زلف کی درازی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸).
دل میں میری جگہ زبان پر مرا کلام
شاعر کہیں مقیم ہیں نظم سخن کہیں
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).
بھولا نہیں میں گرم روی دشتِ عشق کی
ہے ایک ایک آبلۂ پا زبان پر
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۱۷). ۲. **بولا جانا ، بول چال میں مُستعمل ہونا.** ہندی ادب میں اب تک جتنے عربی فارسی (یا اردو) لفظ آئے ہیں یا ہندی بولنے والوں کی زبان پر ہیں وہ سب جمع کیے جائیں. (۱۹۳۳ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۱۱).

---پَڑنا محاورہ.
کسی بات کا عام ہونا عام گفتگو کا موضوع بننا ، زبان زدِ خلائق ہونا.
بات چڑھتی ہے دل پہ جو آخر
خلق کی پھر زبان پڑتی ہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۸).

---پکَڑنا محاورہ.
۱. **بات کہنے سے روکنا ، بات کاٹنا ، بیچ میں بول پڑنا.**
جو کوئی مُنکر اچھے اِس شہ کی ملت ہور دولت تھے
قضا اس کو کرے گُمراہ قدر اس کی زباں پکڑے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۶).
آئینہ کافی ہے کچھ شمشیر کی حاجت نہیں
تاب کیا حاسد کی جو پکڑے کبھی میری زباں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۱). کہنے والے کی زبان نہیں پکڑی جا سکتی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۶۷).
چرچے ہمارے غم کے شکوے ترے ستم کے
کس کی زباں پکڑیں سب کی زباں پر ہیں
(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بیخود ، ۱۶۵). پھر بولتے کی زبان کس نے پکڑی ہے. (۱۹۳۴ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۶۰). ۲. **بات بات پر گرفت کرنا ، نُکتہ چینی کرنا ، ٹوک دینا.**
جا کے ہم گوشہ واں پکڑتے ہیں
کہ سُخن چیں زباں پکڑتے ہیں
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۸۷). تمھیں ہو کیا گیا ہے آخر، کیا رات کو کُھری چارپائی پر سوئی تھیں؟ زبان پکڑے لیتی ہو. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام (ترجمہ) ، ۱۱۴).

---پَلٹنا محاورہ.
کہہ کے مُکرنا ، اِقرار سے پھرنا ، مُنکر ہونا. اس خیال کے دل میں آتے ہی اس نے زبان پلٹ دی اور کہا اور کسی بات کی تو تکلیف نہیں دے سکتا. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۳۷).
وصل کے اقرار سے انکار کیوں کرتا ہے تُو
اب زبان اپنی نہ اے عیّار بے حاصل پلٹ
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۳۲).

---پیدا کرنا محاورہ.
بولنے کی صلاحیت حاصل کرنا ، زبان پر قدرت حاصل کرنا ، فصیح و بلیغ زبان پر قادر ہونا.

وصف اس چاہِ ذقن کا ہے جو منظور اے دل
صاف دھوئی ہوئی کوثر سی زبان پیدا کر
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۱۴۷).

---پھرنا محاورہ.
۱. زبان کا حرکت کرنا ، بولنے کی ہمت ہونا.

اوس کے آگے زبان مشکل سے
دہن نامہ بر میں پھرتی ہے
(۱۸۸۴ ، آفتابِ داغ ، ۱۱۶). زبان پھرنا عشرت لکھنوی فرماتے ہیں کہ اب یہ متروک اور اس جگہ زبان کھلنا مستعمل ہے. (۱۹۱۹ ، معیارِ فصاحت ، ۸۸). ۲. کہہ کر مکر جانا.

بھی سخن کہے جاؤں گا میں کہ عاشق ہوں
جو سر کٹے تو کٹے پر نہ یہ زبان پھرے
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ۵۸۲).

صادق القول کی بیٹی ہوں نہ جھوٹا بجھے جان
ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں نہیں پھرتی زبان
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ ، ۲ : ۳۱).

---پھسلنا محاورہ.
منہ سے کچھ کا کچھ نکلنا (مہذب اللغات).

---پھلجھڑی کو مات کرتی ہے کہاوت.
تڑاق تڑاق بے جھجک باتیں کرنا ، زبان کا قینچی کی طرح چلنا (فرہنگِ اثر ؛ مہذب اللغات).

---پھوٹنا محاورہ.
بات کرنے کی ہمت ہونا ، گویائی کی قوت آنا ، بولنے لگنا.

ایسی اک شاخ داستان پھوٹے
بے زبانوں کی بھی زبان پھوٹے
(۱۸۸۴ ، کلیاتِ قدر ، ۸۰).

---پھولنا محاورہ.
زبان کا بات کرنے سے قاصر ہونا ، زبان کا گنگ ہو جانا ، بات کرنے سے معذور ہونا.

پھول جاتی ہے زبان مارے خوشی کے اے صبا
جوشِ گل ہی کیوں نہ ہو غنچہ دہانِ عندلیب
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۴۲).

دے گا جوابِ بلبل کیا کوئی اس چمن میں
پھولی ہوئی زبان ہے ہر غنچہ کے دہن میں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۶۶).

---پھیرنا محاورہ.
کہہ کر مکر جانا ، اقرار کے بعد انکار کرنا.

معلوم ہے پھیرو نہ زبان پھر تو کہو وہ
کیوں چھپتے ہو غیروں میں ہاں پھر تو کہو وہ
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۶۲۵).

---تاک کس اضا ، امث.
انگور کی بیل کی نئی شاخ (جامع اللغات). [زبان + تاک (رک)].

---تالو سے کھینچنا محاورہ.
سزا کے طور پر زبان کاٹنا، بدزبانی یا بدگوئی کی سخت سزا دینا.
اسے ایسا غصہ آتا تھا کہ ان عورتوں کی زبان تالو سے کھینچ لے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۷۱).

---تالو (---تالوں) سے لگانا محاورہ.
سکوت اختیار کرنا ، چپ رہنا.

میں بھی تالوں سے لگا لیتا ہوں بس اپنی زبان
گر کوئی سنتا نہیں ناسخ مری فریاد کو
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۶). ساری ڈیوڑھی سر پر اوٹھالی خان صاحب کو کھڑا پڑک رہا ہے ، زبان تالو سے نہیں لگاتا. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۵۸).

---تالو سے لگنا محاورہ.
چپ ہونا ، خاموش ہونا (بیشتر نفی میں مستعمل).

نہیں لگتی تالو سے ان کی زبان
نجانے مصاحب ہیں یا قصہ خوان
(۱۸۲۲ ، راسخ ، مثنوی شہرِ آشوب ، ۵). کسی وقت تالو سے زبان نہیں لگتی تھی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۷۹).

رات دن ہے ایک حالت پر فغانِ عندلیب
اب کہیں تالو سے لگتی ہے زبانِ عندلیب
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۰۳).

---تالو کو لگنا محاورہ.
رک : زبان تالو سے لگنا. جس وقت سے مجھے ہوش آیا میری زبان تالو کو نہیں لگی. میں برابر نالہ و فغاں کیئے جاتا ہوں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین فراق ، ۴۷).

---تتلانا ف ل.
توتلی زبان میں باتیں کرنا ، الفاظ ٹھیک طور پر زبان سے نہ نکلنا (جامع اللغات).

---ترازو کس اضا (---فت ت ، و مع) امث.
ترازو کی سوئی (جامع اللغات). [زبان + ترازو (رک)].

---تراشنا محاورہ.
زبان کو فصیح بنانا ، زبان کو آراستہ کرنا.

نہ قصہ ہے کوئی نہ کچھ داستان
تراشی ہے کیا لکھنو کی زبان
(۱۸۵۷ ، سحر ، ریاضِ سحر ، ۱۸۳).

---تر ہونا محاورہ.
زبان کا بیان کی قدرت رکھنا ، بولنے کی سکت ہونا.

خدا کے واسطے کلمہ بتوں کا پڑھ واعظ
زبان تر ہے ابھی اختیار باقی ہے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۴).

---تَڑاق پَڑاق / تَڑتَڑ ، چَلانا / چَلنا محاورہ.
جلد جلد بولنا ، تیزی و طراری سے کچھ کہے جانا (نوراللغات).

---تک آنا محاورہ.
بیان کیا جانا ، کہا جانا.

جناب یاس تھے تعبیرِ بد سے خود آگہ
زبانِ گُنگ تک آیا نہ ماجرا دل کا

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۹۳) . ماں باپ کی اچھی بُری باتیں اپنے کلیجوں پر سہیں لیکن زبان تک نہ آنے دیں . (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ۱۶).

---تک لانا محاورہ.
کچھ کہنا ، بیان کرنا ، اظہار کرنا.

دعویٔ خون بھی ادب سے نہ زباں تک لائے
کیا فسوں حشر میں پڑھتا ہوا جلاد آیا

(۱۸۷۱ ، نظمِ ارجمند ، ۷۳).

نہ لانا اُس کا نام اے دل زباں تک
نہ بتلانا جو پوچھے رازداں تک

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۳۳).

---تَلے / کے نِیچے ، زُباں ہونا محاورہ.
ایک بات پر قائم نہ رہنا.

نہیں سخن کا ترے مجھ کو اعتبار اے گُل
برنگِ غنچہ زباں ہے زباں کے نیچے

(۱۸۳۹ ، نکہت (نوراللغات)).

---تیز ہونا محاورہ.
زبان جلد جلد چلنا ، زبان کا کسی امر کے بیان میں بہت رواں ہونا.

تب سوں ولی کی زباں تیز ہے تجھ وصف میں
تجھ مژۂ شوخ کا جب سوں زباں داں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۳).

چھری کی زباں اب نہو کیوں کے بند
تری تو زباں ہے شکر ریز تیز

(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۷۲).

زبانیں تیز ہیں سب کی نصیحت پر ملامت پر
کبھی رونے کو بھی آیا کوئی دل کی مصیبت پر

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۲۸).

---تیغ سے جَواب دینا محاورہ.
کسی بات کے جواب میں تلوار کھینچ لینا ، کسی بات کے جواب میں جنگ پر آمادہ ہو جانا ، جنگ کرنا ، تلوار سے لڑنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---تھام / تھامو فقرہ.
چپ رہ / رہو ، بات نہ کر / نہ کرو.

کرو مجھ سے نہ اتنی بدزبانی بس زباں تھامو
وگرنہ میں بھی گویا ہوں نہیں کچھ مہرباں گونگا

(۱۸۲۶ ، معروف (نوراللغات)).

نہ کر لال دبو اس طرح کے کلام
ارے بے مروّت زباں اپنی تھام

(۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، ۱۳۰).

---تھکانا محاورہ.
بہت زیادہ باتیں کر کے زبان کو تکلیف دینا . ہم سب بہنیں ایک ہو گئیں اس وقت بکتی جاؤ اپنی ہی زبان تھکاؤ گی . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۴۰).

---تھکنا محاورہ.
زبان بند ہو جانا ، زیادہ باتیں کر کے خاموش ہو جانا ، بولتے بولتے تھک کر چپ ہو جانا. اور تو کیا کوسُوں ! الٰہی کہنے والے کی زبان تھکے. (۱۹۰۰؟ ، خورشید بہو ، ۱۸).

آخر تھکی زبان گھسیں اپنی اُنگلیاں
اِک اِک گھڑی گنی جو ترے انتظار میں

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۵۶).

---ٹُوٹنا محاورہ.
۱. صحیح اور صاف طور پر بولنے کی صلاحیت حاصل ہونا ، صاف بولنے کی عادت پڑنا. غیر ملک کی بولی ضرور ہے کہ بچپن میں سکھائی جائے ورنہ بڑے ہو کر زبان مشکل سے ٹوٹتی ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۱۳). **۲. بچے کی زبان کا درست یا صاف ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---ٹھہرنا / ٹھیرنا محاورہ.
خاموش ہو جانا.

سر پھر گیا ہمارا بک بک سے اور ناصح
تیری زبان نہ ٹھیری ، تیرا دہاں نہ ٹھیرا

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۶۲).

پڑھا دیئے جو اُسے چند حرفِ بے تابی
پیامبر کے دہن میں نہ پھر زباں ٹھہری

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹۲).

---جَلانا محاورہ.
گرم گرم چیز منہ میں ڈالنا جس کو زبان نہ سہہ سکے ؛ اس وقت طنزاً کہتے ہیں جب زبان پر کلمہ سخت آتا ہے یا بے تاثیر بات کہی جاتی ہے یعنی ایسی زبان جلا دینی چاہیے.

اپنی زباں کو بلبلِ اندوہگیں جلا
یا برقِ نالہ سے قفسِ آہنیں جلا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳).

---جَل جائے فقرہ.
(بد دعا) **زبان میں آگ لگے ، خدا کرے زبان جھلس جائے ، کہنے والے کی زبان کو تکلیف پہنچے.**

جھوٹ پر کیوں نہ جان جل جائے
گر غلط ہو زبان جل جائے

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۳۹). زبان جل جائے جو کبھی یہ لفظ کہا ہو. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۲۲).

---جَلْنا محاورہ.
گرم گرم چیز کا کھایا جانا (نوراللغات).

---جنے ایک بار ماں جنے بار بار کہاوت.
زبان کا اقرار ایک ہی ہوتا ہے (فرہنگ آصفیہ).

---جَھڑ پڑے/جائے فقرہ.
(بد دعا) منھ میں زبان نہ رہے ، بولنے کے قابل نہ رہے.

یارب کسی کا دل نہ دکھے میری بات سے
جھڑ جائے یہ زبان جو کسی کو بُرا کہوں

(۱۸۹۷ ، دیوانِ ڈاکٹر مائل ، ۱۳۰).

---چاٹنا محاورہ.
مزے دار چیز کھا کر دیر تک مزہ لیتے رہنا ، چٹخارے بھرنا. ذائقے کی اس کے کیا تعریف کروں کہ اب تک زبان چاٹتا ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۶).

اٹھی علی کی تیغ دو دم چاٹ کر زبان
بیٹھے درست ہو گئے فرس پر شہِ زماں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۹).

---چار ہاتھ کی ہونا محاورہ.
زبان دراز ہونا ، بغیر کسی خوف و لحاظ کے بولتے رہنا ، زبان کا بے لگام ہونا.

خدا کے سامنے بھی چار ہاتھ کی ہو گی
نگوڑی فتنی قیامت کی ہے زبان میری

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۶۳).

قلم نہ ہو کہیں روزِ حساب اے ناصح
وہاں بھی تیری زبان چار ہاتھ کی ہو گی

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۲۵).

---چَٹَخْنا محاورہ.
پیاس کے مارے زبان سوکھ کر شق ہو جانا (بطور مبالغہ) ، شدت کی پیاس ہونا ، پیاس سے تڑپنا ، بیتاب ہونا.

باجی کا گھر تو آج بنا کربلا ہُوا
اتنی لگی پیاس چٹخنے لگی زباں

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۷۲).

---چٹکارنا محاورہ.
مزہ لینا ، چٹخارے لینا.

ہاتھ زانو پہ وجد میں ماریں
حَظ اٹھا کر زبان چٹکاریں

(؟ ، عروج اُلفت (مہذب اللغات)).

---چٹوری ہونا محاورہ.
مزے مزے کے کھانوں کا شوق ہونا ، مزے دار کھانوں کا لپکا ہونا (مہذب اللغات).

---چَرْب کس صف (---فت ج ، سک ر) امث.
تیز و طرار زبان.

گو کہ رکھتے ہیں زبانِ چرب ہم لیکن بیاں
کان میں اس زلف کے مقبول ہے شانہ کی عرض

(۱۷۹۸ ، بیان ، د ، ۱۹). [زبان + چَرْب (رک)].

---چَرْب کَرنا محاورہ.
زبان میں تیزی پیدا کرنا ، تیزی و طراری سے بات کرنا.

جب تلک چرب نہ جوں شمع زباں کیجئے گا
سرگذشت اپنے کا کیا خاک بیاں کیجئے گا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۳).

---چَرْب ہونا محاورہ.
زبان تیز ہونا ، طراری سے گفتگو کرنے کی صلاحیت ہونا.

ہوا ولایتِ شیراز کی ہو تم بُلبُل
میں طوطی ہند کی ہر چرب ہے زبان میری

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۶۳).

---چَربی امث.
چکنی چپڑی باتیں ، چاپلوسی ، خوشامد.

طوطے سی آنکھیں بدل منہ کو پُھلا بیٹھے ہو
وہ زبان چربی دکھا ، پھر یہ رُکھائی دینا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۹).[زبان + چَرْب(رک)+ ی ، لاحقہ کیفیت].

---چڑھانا محاورہ.
(ہندو) کسی دیوی کی یہ منت ماننا کہ فلاں کام ہو جائے تو اپنی زبان کاٹ کر فلاں استھان کی نذر کروں ، دیوی کی مورت کے سامنے اپنی زبان کاٹ کر چڑھانا (فرہنگِ آصفیہ).

---چَلانا محاورہ.
۱. بولنا ، کچھ کہنا. بیلی روڈ کے رسٹ ہاؤس میں خواتین ادیب ٹھہری ہوئی ہیں - اور - «اور ان کی مصاحبت کے لیے ہماری ضرورت ہے» ہم نے حسبِ عادت زبان چلائی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۲۹). ۲. بد زبانی کرنا ، گستاخی یا بدتمیزی کے الفاظ استعمال کرنا. مذہب کا بھیس بدل کر اکثر زبان چلائی اور ہاتھ اُٹھایا ہے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۴۴۴). اب تجکو یہ حوصلہ نصیب ہو گیا کہ مجھ سے زبان چلانے لگی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۳۶). سب ہی کو دیکھ رہی ہوں ، کل شکیلہ بی نے مجھ سے زبان چلائی. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۱۳).

---چلائی کی روٹی کھانا محاورہ.
خوشامد درآمد سے پیٹ پالنا ، چاپلوسی کے ذریعہ سے روٹی پیدا کرنا ، طراری سے کما کر کھانا (فرہنگِ آصفیہ).

---چَل کَر رَہ جانا محاورہ.
بولتے بولتے رُک جانا.

دیکھا جو روزِ حشر کسی بت کو مضطرب
چل کر زبان ستم کی گواہی میں رہ گئی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۷۵).

---چَلْنا محاورہ.
۱. جلد جلد باتیں کرنا ، روانی یا تیزی کے ساتھ بولنا.

چپ ہے ظفر تمہارے سب کی زباں ہے چلتی
جب تم جواب دو گے سب بے جواب ہوں گے
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۱۸).

نکیرین بھی بند ہو جائیں گے
چلے گی جو میری زبان زیرِ خاک
(۱۸۷۵ ، دیوان یاس ، ۱ : ۹۳).

بیٹھ کر حلقۂ مریداں میں شیخ جی کی زبان چلتی ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۳). **۲.(اُ) بولنا ، کچھ کہنا.**

صفاتِ یار کی منزل نہ کیجئے کھوٹی
چلے زبان ثنا میں اگر قدم ٹھیرے
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۷۳).

لب تک اسنڈ اسنڈ کے تو آتی ہیں حسرتیں
چلتی نہیں زبان ترے ڈر سے کیا کہیں
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۰۸). ان کی جو زبان چلی تو پھر اس وقت جا کر رکی جب کھانا سامنے آیا . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۵ : ۸۷). **(اا) زبان کا حرکت کرنا ، قوت گویائی ہونا.**

تیری باتوں کا وِرد رکھتے ہیں
جب تلک یہ زبان چلتی ہے
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۹۸). **۳. بیہودہ گوئی کرنا ، گالیاں بکنا ، بد زبانی کرنا.**

انگارے تھے جوں آگ دینے لگی
زباں اس کی ہر طرف چلنے لگی
(۱٦۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۷۹).

سارا جواب دینے پہ اوس نے رقیب کو
سچ ہے کسی کا ہاتھ کسی کی زباں چلے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۳۳). **۴. کھانا نوش کرنا ، اس معنی میں صرف یہ مقولہ سناگیا ہے، زبان چلے ستّر بلا ٹلے** (نوراللغات).

---چِھل جانا محاورہ.
بولتے بولتے تھک جانا ، زبان چلاتے چلاتے عاجز آ جانا ، زبان زیادہ استعمال کرنے سے تھک جانا. دعائیں مانگتے مانگتے زبان چھل جاتی. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۵ ، مارچ : ۸).

---چھوٹی کَرنا محاورہ.
خاموش رہنا (مہذب اللغات).

---چھوڑْنا محاورہ.
زبان پر قائم نہ رہنا ، بات کہہ کے مُکر جانا.

جب تُو نے زباں چھوڑی تب کاہے کا صرفہ ہے
بے صرفہ کہے کیوں نہ ، جو کچھ کہ کہا چاہے
(۱۸۰۰ ، میر ، ک ، ۵۱۷).

---حال کس اضا ، امث.
ظاہری حالت یا صورت جس سے بغیر کہے اندر کا حال معلوم ہو ، ہیئت ظاہری.

زبانِ قال ساکت ہے زبانِ حال خطرے میں
الٰہی ترجمانِ دل نگاہِ واپسیں ہوتی
(۱۹۱۹ ، لذتِ درد ، ۷۵).

کہاں تلک دلِ غمناک پردہ دار رہے
زبانِ حال پہ جب کچھ نہ اختیار رہے
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۸۲).

---حال سے کَہْنَا/سُنانا/بَیان کَرنا یا ہونا
حالت سے ظاہر ہونا ، بے کہے حالت موجودہ سے ظاہر کرنا.

زبانِ حال سوں مجھ کوں کہا نرگس نے سمجھا کر
کہ اُس انکھیاں کے ہر گلشن میں ہیں بیمار ہر جانب
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۷).

زبانِ حال سے سب عورتیں کرینگی بیاں
کہ ہم بھی بند کریں اپنا دیدۂ گریاں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۲ : ۳۹).

اے راحتِ جاں و دل ہمارے تنہا ہمیں چھوڑ کر سدھارے
(۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۱ : ۷). وہ زبانِ حال سے کہتی تھیں ، میں عورت ہوں ، کمزور ہوں.(۱۹۳٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۵۱).

ہماری داستاں ، وہ داستانِ شوق ہے افسر
زبانِ حال سے کُچھ ہو بیاں ، کُچھ چشمِ پُرنم سے
(۱۹۸٦ ، غبارِ ماہ ، ۱٦۳). [زبان + حال (رک)].

---خامَہ کس اضا(---فت م) امث.
قلم کا وہ حصہ جس میں شگاف دیتے ہیں ، قلم کی نوک.

اسرار نہ یاں کے لکھنے میں آویں
گو دونوں زبانِ خامہ مل جائیں
(۱۸۸۳ ، کلیاتِ نعت ، محسن ، ۱۴۴). [زبان + خامَہ (رک)].

---خَراب کَرنا محاورہ.
۱. بدزبانی یا بیہودہ کلامی کرنا ، گالیاں بکنا.

جھڑتے ہیں وقتِ سُخن اُس کی زبان سے موتی
کیوں زباں کرتا ہے دے دے کے وہ دشنام خراب
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ٦۳) . **۲. زبان کو فصاحت سے گرا دینا** (مہذب اللغات).

---خَراب ہونا محاورہ.
۱. بد زبان ہونا.

کرے گی اُجڑی چٹوری خصم کا گھر کیوں کر
ابھی سے کلموہی سوسن کی ہے زبان خراب
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۲۷). **۲. زبان کا درجۂ فصاحت گر جانا ، زبان میں غیر فصیح اور سوقیانہ الفاظ کا استعمال ہونا.**

ہو گئی شہر کی صورت سے زباں بھی تو خراب
قتلِ اردوئے معلیٰ کو سمجھتے ہیں ثواب
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۰). جب کوئی قوم دنیا سے نیست و نابود ہونیوالی ہوتی ہے تو پہلے اوس قوم یا ملک کی زبان ہی خراب ہوتی ہے. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۲۳).

---خُشک ہونا محاورہ.
شدت تشنگی کی علامت ہے ، (کنایۃً) بہت باتیں کرنا ، بہت زیادہ بولنا. غرض کہ اُس کی تعریف میں تمام تذکرہ نویسوں کی زبان خُشک ہوتی ہے.(۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین)، نگار ستانِ فارس ، ۱٦۹).

ـــ خَلق کس اضا (ـــفت خ ، سک ل) امث.
وہ بات جو خلقت کی زبان پر ہو ، وہ بات جو سب لوگ کہہ رہے ہوں.
اے ظفر ہے زبانِ خلق کی نقارۂ حق
یعنی وہ بات کہیں گے جسے سو ہوویگی
(۱۸۴۵، کلیاتِ ظفر، ۱: ۲۵۹). زبانِ خلق نے خاندان والوں کو مولانا کی طرف سے بدگمان کر دیا تھا. (۱۹۶۷، بزمِ خوش نفساں ، ۵۲).

ـــ خَلق نَقّارَۂ خُدا کہاوت.
جو بات خلقت کی زبان پر ہو وہ اکثر سچ نکلتی ہے.
بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو
زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۱). کہنے والوں سے یہ بگڑے بھی رہے دو چار سے جھڑپ بھی ہو گئی آخر تا بہ کے زبانِ خلق نقارۂ خدا صبر کر کے بیٹھ رہے. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۴۸).

ـــ خَنجَر کی طَرَح چَلْنا محاورہ.
دل دکھانے والی بات کرنا ، تیز گفتگو کرنا.
وقتِ انکار زباں چلتی ہے خنجر کی طرح
خون اقرار کا کرتے ہیں مکرنے والے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۲).

ـــ داب کَر/کے م ف.
دبی زبان سے ، آہستگی سے ، چپکے سے.
قسم نہ کھاؤ زبان داب کر کہ آؤں گا
تمھاری ایسی زبانی قسم سمجھتے ہیں
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۲۹).

ـــ دابْنا محاورہ.
۱. **بولنے یا بات کرنے سے روکنا ، منع کرنا ، ڈانٹنا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. **کہتے کہتے رُک جانا** (نوراللغات).

ـــ دار صف (قدیم).
تیز زبان ، باتونی.
زباں دار عورت تے ڈرنا بھلا
کہ ہے جے بلا بد سو ہے یو بلا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴۷) [زبان + ف: دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ دان امذ ؛ صف.
کسی زبان کو بخوبی جاننے والا ، کسی زبان کا ماہر یا عالم.
تب سوں ولی کی زباں تیز ہے تجھ وصف میں
تجھ مژۂ شوخ کا جب سوں زباں داں ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳). اس نے روبک صاحب سے جو مشہور ہندوستانی زبان دان تھا ، اس کی ملاقات کروا دی. (۱۸۱۱ ، چار گلشن (مرتبہ:عبادت بریلوی) ، ۲۵). ہم لوگوں کا بڑا کمال یہی ہے کہ زبان دان کہلائیں اہلِ زبان ہونا تو تمام تر خارج از امکان ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۲۱).
صورتِ لیلیٰ نہ دیکھی پڑھ لیا دیوانِ قیس
شاعری آئی نہیں لیکن زباں داں ہو گئے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵۲).
بلاؤ اس کو زباں داں جو مظہری کا ہو
مگر یہ شرط ہے اکیسویں صدی کا ہو
(۱۹۶۷ ، فکرِ جمیل ، ۱۳۱). [زبان + ف: دان ، دانشتن - جاننا].

ـــ دانْتوں تَلے/میں دابْنا محاورہ.
۱. **حیرت کرنا ، افسوس کرنا** (نوراللغات). ۲. **کچھ کہہ کے یا کر کے پچھتانا.**
سنے گا باغ میں میری اگر فغاں صیاد
دبا کے دانتوں میں رہ جائے گا زباں صیاد
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۸۳).

ـــ دانْتوں سے کاٹْنا محاورہ.
انتہائی دیوانگی کی حالت ہونا.
فصدوں سے تو سودا نہ گیا حُسنِ بیاں کا
دانتوں سے مگر کاٹنا باقی ہے زباں کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۱).

ـــ دانْتوں کے بیچ میں لینا محاورہ.
حیرت یا افسوس کا اظہار کرنا. ایسے لوگوں کے انجام کو سن کر اپنا کان پکڑیں گے اور اپنی زبان دانتوں کے بیچ میں لیں گے (۱۸۷۶ ، سرابِ حیات ، ۴۷).

ـــ دانی امث.
کسی زبان کی بخوبی واقفیت ، کسی زبان کی مہارت. علم کچھ فقط زباندانی کا نام نہیں فارسی یا عربی یا ترکی بولنے لگے اور زمرۂ علماء میں گنتی گنوانے کے لیے شامل ہو گئے. (۱۸۷۳، عقل و شعور ، ۷). داغ کو صرف ایک شاعر سمجھنے والا بھی ان کی زبان دانی اور انشاپردازی کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا. (۱۹۵۶، زبانِ داغ ، ۱۹). چنانچہ مدیر کے بعد مسودے کو زبان دانی کے ماہر دیکھتے ہیں (۱۹۸۶، مغربی ممالک میں ترجمے کے قومی اور عالمی مرکز ، ۱۱). [زبان دان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دَبا کَر/کے م ف.
دبی زبان سے ، آہستہ یا چپکے سے ، بات پر زور دیئے بغیر. اس وقت تو میں نے زبان دبا کے کہا تھا اب علانیہ کہتی ہوں. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۹۵).

ـــ دَبانا محاورہ.
کہتے کہتے رک جانا.
یا تو مجھ سے بدگماں ہو یا تو شرمائے ہو تم
کہتے کہتے کچھ زباں اپنی دبا جاتے ہو تم
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۸۵).

ـــ دَراز (ـــغنہ ُفت د) صف.
بد تمیزی سے بولنے والا ، منّہ پھٹ ، گستاخ ، بدزبان ، دریدہ دہن. زبان دراز سب اس سوں واز. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۹).
رنجش ذرا سی ہو نہ کہیں مہرباں دراز
میں کم سخن نہیں ہوں جو تم ہو زباں دراز
(۱۸۴۳، دیوانِ رند ، ۲ : ۳۰۰) کیسا دیدہ دلیل ہے بڑی زبان دراز

عورت ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۷۷). کونسی خوبی اس میں تھی ، منہ پھٹ ، زبان دراز ، کبھی مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۶۸). اگر کسی کے بارے میں غیر ارادی طور پر گستاخی کا کوئی کلمہ زبان دراز قلم کے مُنہ سے نکل گیا ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۹). [زبان + دراز (رک)].

---دَراز کَرنا محاورہ.
زبان کھولنا ، بات بڑھا کر بیان کرنا ، بڑھ کر بولنا.

زباں کوں تو سوسن کیا ہے دراز
صفت بولنے تیری ، اے بے نیاز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳).

بلبل نہ کر دراز زباں تو کہ گل کے یاں
خاموشی پر قضا سے نکالیں ہیں جیب کو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۰). اُس پر زبان طعن و تشنیع دراز کرتے ہیں. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۶۳۱). اکثر آپ پر زبانِ طعن و تشنیع دراز کرتا. (۱۹۲۶ ، مضامینِ شرر ، ۳ : ۲۳۲).

---دَرازی (---غنہ ، فت د) امث.
گستاخی ، بدزبانی ، بدلگامی ، بیہودہ گوئی.

گلہ نہیں ہے ہمیں اپنی جاں گدازی کا
جگر پہ زخم ہے اُس کی زباں درازی کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۶۲).

ہو جن کا خمیر حیلہ سازی
سر چڑھ کے کریں زباں درازی

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۵۰). یہ اگر قصور کریں ، پڑھنے سے جی چُرائیں ، کام چوری کریں ، زبان درازی کریں ، ان کو سزا دو ، مارو پیٹو. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۲۹). اقبال بہت سے اتہام اور زبان درازیوں کی تردید چاہتے ہوں گے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۱۱). ف : کرنا. [زبان دراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دُرُسْت ہونا محاورہ.
صحیح زبان بولنا ، تہذیب سے بات کرنے کا سلیقہ ہونا ، مہذب بول چال ہونا.

اس کو درستیِ دلِ عاشق سے کیا غرض
جس بدزبان کی نہیں اب تک زباں درست

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۷۳).

---دَرِیدَہ (---غنہ ، فت د ، ی مع ، فت د) صف.
منھ پھٹ ، گستاخ ، بد زبان ، زبان دراز. اِس عورت زبان دریدہ ، چھوکری ناشائستہ زبان سے بحثنے کا کیا فائدہ ہے. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۶۶). [زبان + دَرِیدَہ (رک)].

---دَسْت پَناہ سے نِکال لینا محاورہ.
زبان درازی کی سزا دینا. بڑے مردوے بنے ہیں ، یہ نہ ہوا کہ موئے کل جبھے کی زبان دست پناہ سے نکال لیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---دَس گَز کی ہونا محاورہ.
سخت کلامی کی عادت ہونا.

یوں تو دس گز کی زباں ہم بھی بُتاں رکھتے ہیں
بات کو طول نہیں دیتے خُدا کے ڈر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۸).

---دے کَر/کے پَلَٹْنا محاورہ.
کہہ کر مکر جانا ، اِقرار کے بعد اِنکار کر جانا.

تھا ابھی وصل کا اِقرار ابھی ہے اِنکار
بارک اللہ زباں دے کے پلٹنے والے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۶).

---دیکْھنا محاورہ ؛ ف م.
۱. بدزبانی پر غور کرنا ، بدکلامی کو محسوس کرنا ، بات پر غور کرنا.

کب تک زبانِ شکوہ نہوگی زباں دراز
اپنی زبان دیکھ ذرا او زباں دراز

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). ۲. حکیم یا ڈاکٹر کا مریض کی زبان کا معائنہ کرنا (مہذب اللغات).

---دینا محاورہ.
۱. اِقرار کرنا ، وعدہ کرنا ، عہد کرنا.

ہاں صلح کی حضرت کو زباں دو تو اماں دیں
اصغر کو جو یہ آبِ رواں دو تو اماں دیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۴). زبان دی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ بیٹیوں کی طرح رکھوں گی. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۶۱).

زبان دی مُجھے اور اپنے گھر قیام کیا
وہ کام تُم نے کیا کام بھی تمام کیا

(۱۹۲۳ ، اعجازِ نوح ، ۵۹). ۲. قوّتِ اِظہار دینا ، گویائی بخشنا ، بولنا سِکھانا ، خوش گُفتاری کی مثال پیش کرنا.

کیوں کہ خوش خواں نہ ہوویں اہلِ چمن
ہم انھوں کو زبان دیتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۹۸).

زباں دی اس خوشی نے بے زبانوں کو بھی گلشن میں
کِھلا جب پُھول وہ بولا سہاراں مبارک ہو

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۱۸۲). ۳. حُسن کاری سے کام لینا ، اُسلوب کو دلکش بنانا. اس نظم میں زندگی کے احساسِ گرانباری کو بہت خوبصورت زبان دی گئی ہے. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۷۹).

---ڈالْنا محاورہ.
کہنا ؛ پُوچھنا ؛ سوال کرنا ، مانْگنا ؛ کسی بات میں دخل دینا ؛ درخواست کرنا ؛ پوچھنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---رُکْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. کُچھ کہنے یعنی بات چیت یا بدگوئی وغیرہ سے باز رہنا ، خاموش رہنا.

زبان رُک گئی آخر سحر کے ہوتے ہی
تمام رات کٹی دل سے گفتگو کرتے

(۱۹۱۰ ، گلکدہ ، عزیز ، ۱۰۸).

آپ کا بھی اکیلا پن نہ رہے
اور لوگوں کی بھی زبان رُکے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۴۵). ۲. **الک الک کے مُنھ سے بات نِکلنا** (مہذب اللغات).

---رَکْھ لینا محاورہ.
زبان روک لینا ، کہنے سے باز آنا.
موذّن ایسے میں دے بیٹھیو کہیں نہ اذاں
خُدا کے واسطے اپنی زبان رکھ لیجیو
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۴۸۰).

---رَکْھنا محاورہ.
۱. **بولنے کی قُدرت رکھنا ، بات کرنے کی ہمت رکھنا ، قوتِ گویائی کا حامل ہونا**
گالیاں چُپکا سُنوں کیوں سائلِ وصلت نہ ہوں
تُم زبان رکھتے ہو کیا بندہ زبان رکھتا نہیں
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۹۱).
میں بھی منْہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پُوچھو کہ مُدّعا کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). ۲. **بد زبان ہونا** (نوراللغات).

---رَنگِین ہونا محاورہ.
شوخ زبان ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---روکْنا محاورہ.
۱. (اَ) **خاموش ہو جانا ، کہتے کہتے رُک جانا.**
کہ دی ناگہ صدا مُرغِ سحر نے
زباں لی روک اس رشکِ قمر نے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایان ، ۲ : ۳۹۶). اب میں سوچتی ہوں ناحق ہی اِدھر آئی - وہیں مزے سے دادی جان کے پاس رہتی - نہ یہاں آتی نہ» ، اس نے زبان روک لی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۸۷). (اا) **بیہودہ گوئی سے باز آنا ، بکواس بند کرنا.**
دیتے ہو گالیاں کیوں روکو زبان اپنی
میں بھی اگر کہوں گا کیا آپ کی رہے گی
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۳۲). ملیحہ (طیش میں آ کے): بس زبان روک! اپنے منْھ میاں مِٹھو! اپنی تعریفوں کا راگ بہت گا چکی. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ؛ ۱ ، ۲ : ۶۰۶). ۲. **بات کہنے سے منع کرنا ، خاموش کرنا.** چاہتا تھا کہ قتل کا حکم دے مگر خود مراد کی طبیعت نے اس کی زبان روکی. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۳۵).

---رَہْنا محاورہ.
خاموش ہو جانا ، بولنے سے باز رہنا.
سنے گا تُو کب اے تغافل شعار
ارے رہ گئی کہتے کہتے زباں
(۱۷۲۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۲۰۲).
جب کترنی سی چلے اُسکی زبان ہر بات میں
منْہ میں مُجھ کمبخت کے بھی پھر زبان کیونکر رہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۹۳).

---زَد (---فت ز) صف.
مشہور ، معروف ، معلوم.
شعرِ سراج ازبس عالم میں ہے زبان زد
دیوان کی زمیں ہے دیوانِ عام گویا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۵). رفتہ رفتہ یہ ایک عام محاورہ زبان زد ہو گیا تھا. (۱۸۲۴ ، تہذیب الاخلاق ، ۱۴۳). پرطاس نام رکھا گیا ، اسی نام پر عقیقہ ہوا ، مگر زبان زد نام بچّو ہوا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲ ، ۱۴ : ۹). بعد کی نیم تاریخی یا زبان زد روایات یہ ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۰۴). اف : ہونا. [زبان + ف : زد ، زدن = مارنا ، ڈالنا].

---زَدِ خاص و عام (---فت ز ، کس مج د ، و مج) صف.
تمام لوگوں میں مشہور و معروف. عیسائیوں میں یہ بات زبان زدِ خاص و عام ہے کہ اسلام صرف تلوار کے زور سے دنیا میں پھیلایا گیا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۵). یہ نام عِلمی دُنیا ہی تک محدود نہیں بلکہ زبان زدِ خاص و عام ہو گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۴۴). اور اس کی پچھلی خاندانی روایات تو آج تک زبان زدِ خاص و عام تھیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۸). [زبان زد + خاص (رک) + و (حرفِ عطف) + عام (رک)].

---زَدِ خَلائِق (---فت ز ، کس مج د ، فت خ ، کس ء) صف.
رک : **زبان زدِ خاص و عام.** مُورخین نے غزوات کی عام داستانوں کو جو زبان زدِ خلائق تھیں اور دل پسند کہانیوں کو جو اُن کے زمانے میں سانچے میں ڈھل چکی تھیں صرف مدوّن یا مرتّب کر دیا. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۲۱). یہ چار کتابیں زبان زدِ خلائق ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۴). حاجی احمداللہ شہداد نے اسمبلی میں ایک عوامی گیت جو اُن دنوں کشمیر میں زبان زدِ خلائق تھا ، ترنم سے پڑھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۰۷). [زبان زد + خلائِق (رک)].

---زَدِ عام (---فت ز ، کس مج د) صف.
عام طور پر مشہور و معروف. یہ مقولہ زبان زدِ عام ہو گیا تھا. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۸۹).
فسانۂ دلِ مرحوم ہے زبان زدِ عام
عجب نہیں جو یہ بن جائے ایک دن تلمیح
(۱۹۴۲ ، سنگ و خِشت ، ۷۸). ان کی ... کمزوریاں ... اُس وقت زبان زدِ عام نہ تھیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۰۰). [زبان زد + عام (رک)].

---زوری (---و مج) اسث.
(دہلی) **مُنھ زوری ، شوخی ، بیہودہ گوئی.** تُم امن و امان کے زمانے میں بیٹھے زبان زوری کر رہے ہو. (۱۹۴۰ ، ہم اور وہ ، ۳۶). [زبان + زور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سادی ہونا محاورہ.
لکھنے میں ایسی زبان جس میں مشکل الفاظ و محاورات نہ ہوں ، بغیر بناوٹ کے زبان ، زبان کا ثقیل الفاظ سے پاک ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---سنجی ہونا محاورہ.
بات سچ ہونا.

یقیں ہے کہ ہو جائے آخر کو سچی
مرے مُنہ میں تیری زباں آتے آتے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۹۳).

---سڑ جانا محاورہ.
زبان غارت ہو جانا ، زبان بے کار ہو جانا ، تابِ گویائی سلب ہونا. اِتّفاقِ وقت سے مطلب برآیا تو شاہ صاحب کی چاندی ہے ورنہ بجال کس کی کہ شکایت کا لفظ زبان تک لائے ، ڈر ہے کہ کہیں زبان نہ سڑ جائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---سَمَجْھنا ف س ؛ محاورہ.
کسی کے محاورے یا روز مرّہ سے واقف ہونا ، بولی سمجھنا.

مرے بیان کو سُن سُن کے کانپ کانپ اُٹھتا
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہیں زبان صیّاد

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۶).

---سنبھال کَر/بات کَرْنا/بولْنا محاورہ.
حدِّ ادب اور حفظِ مراتب کا خیال رکھ کر بولنا ، سوچ سمجھ کر بات کرنا ، تہذیب اور تمیز سے بات کرنا. رحیماً « بیوی ذرا تو زبان سنبھال کر بولو میری جان نِکل رہی ہے. آپ تنخواہ دیتی ہیں دیں نہیں تو میں چلی جاتی ہوں». (۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۳۲).

---سنبھالْنا محاورہ.
خاموش رہنا ، زبان کو قابو میں رکھنا ؛ بیہودہ گفتگو سے باز رہنا.

باتاں بول توں اپنا رکھ کر بھی ہوش
زباں کو سنبال (سنبھال) ہور توں کھول گوش

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۳).

چھیڑے رند کرے گا تو یہ ہو جائے گی بند
کہہ دے گُل چیں کہ زباں اپنی سنبھالے بُلبل

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۹).

مُنہ سے نالے مرے آگے نہ نِکالے بُلبل
کہدے گُلچیں کہ زباں اپنی سنبھالے بُلبل

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۰۵).

زبان سنبھالو یہ کیا گفتگو کا موقع ہے
خطا معاف نہ اِتنے ہو مہرباں گستاخ

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۳۷).

---سُوکھنا ف س ؛ محاورہ.
۱. پیاس سے زبان کا خُشک ہو جانا (نور اللغات) . ۲. تعریف کرنے یا نام لیتے لیتے زبان کا عاجز ہو جانا ؛ بہت زیادہ باتیں کرنا یا بولنا. خاص طور پر چندن بار کی تعریفوں میں تو بیویوں کی زبانیں سُوکھی جا رہی تھیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۸).

---سوں بولْنا ف س (قدیم).
رک : زبان سے بولنا. زبان سوں ہی بولیا ، جو کچھ زبان میں آیا (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۳).

---سے اَچّھا مَعْلُوم ہونا محاورہ.
کسی کی زبان سے کوئی بات بھلی معلوم ہونا. « میرے مولا نے خیر کی » ، آپ ہی کی زبان سے اچّھا معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۸).

---سے اُف نہ کَرْنا محاورہ.
شکایت نہ کرنا ، تکلیف کا اظہار نہ کرنا. ان کے گھر میں شرع کی پابندی ... ہے ... کسی نے منھ سے آواز نہ نکلی ضعیف باپ کو لوگ ہاتھوں پر اُٹھائے ہوئے تھے آنسو جاری تھے مگر زبان سے اُف نہیں کی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۱۵۷).

---سے اِقْرار دینا محاورہ.
قول دینا ، عہد کرنا ، وعدہ کرنا (نور اللغات ؛ جامع اللغات).

---سے اُلٹْنا محاورہ.
زبان سے ادا کرنا ، زبان سے دُہرانا. ایسی خلافِ تہذیب باتیں کی ہیں کہ زبان سے نہیں اُلٹ سکتا ، میں نے سب باتوں کا جواب دیا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۶).

---سے بیٹا بیٹی پَرائے ہوتے/ہو جاتے ہیں کہاوت.
انسان کو زبان کا بڑا پاس رکھنا چاہیے ، 'باتوں سے آدمی اولاد کو بھی اپنا مُخالف بنالیتا ہے اس لیے خیال رکھنا چاہیے کہ زبان سے کیا بات نکلتی ہے (نور اللغات ؛ جامع اللغات).

---سے پھِرْنا محاورہ.
اپنے قول و قرار سے پلٹ جانا ، وعدہ کر کر مکر جانا

نصیب ہو گئے برگشتہ بات کہنے میں
قرار کر کے جو بوسہ کا وہ زبان سے پھرا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۴). اے کوفہ والو اے عہد شکنو اپنی زبان سے پھر جانے والو اور اپنے الفاظ کو بُھول جانے والو(۱۹۰۳ ، سیّدہ کی بیٹی ، ۱۶۱).

---سے پُھوٹْنا محاورہ.
بولنا ، مُنھ سے کُچھ کہنا ، مُنھ سے پُھوٹنا (عموماً غُصّے میں یا جل کر ، بولا جاتا ہے).

جلا دل یا جگر سوزِ نہاں سے
مرے چھالے تو کُچھ پُھوٹیں زباں سے

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۰۳).

---سے پُھول جَھڑْنا محاورہ.
۱. نہایت خُوش گُفتار اور فصیح ہونا ، شیریں کلام ہونا. بذلہ سنجی و لطیفہ گوئی کا یہ عالم تھا کہ زبان سے پُھلجھڑی کی طرح پھول جھڑتے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۲۳). ۲. (طنزاً) فضول یا غیرمُناسب باتیں کرنے کے موقع پر کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ نور اللغات).

---سے خَنْدَق پار کہاوت.
شیخی ہی شیخی ہے کر کُچھ نہیں سکتے (ماخوذ : نور اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ خزینۃ الامثال).

---سے زُبان لَڑنا محاورہ.
مُنھ سے شدید قسم کا پیار ، ایک قسم کا مساس.

ہمیشہ اُونکی زباں سے زباں لڑی شبِ وصل
الٰہی مجھکو یہ میری زباں مبارک ہو

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۶۸).

---سے کَہنا محاورہ.
مُنھ سے کہنا ، عہد کرنا.

بچپن میں جو زباں سے کہا تھا کیا وہ کام
جس وقت رن میں ٹوٹ پڑی شہ پہ فوجِ شام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱).

---سیکھنا ف س ؛ محاورہ.
بولی سیکھنا ، اندازِ گفتگو سیکھنا.

حُوریں کیوں کر تری زباں سیکھیں
لب و لہجہ کہیں بدلتا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۶).

---سے لہنا نَہیں ہے فقرہ.
(عو) کسی کی بھلائی کو کچھ کہو مگر اُسے ناگوار ہو (فرہنگِ اثر).

---سے لے جانا محاورہ.
مُنھ کی بات چھین لینا، کسی کے دل کی بات کہہ دینا. کیا پتے کی بات کہی ہے نہ ، اللہ میری زبان سے لے گئے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---سے موتی جَھڑنا محاورہ.
رک : زبان سے پھول جھڑنا.

جھڑتے ہیں وقتِ سخن اُس کی زباں سے موتی
کیوں زباں کرتا ہے دے دیکے وہ دشنام خراب

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۶۳).

---سینا محاورہ.
مُنھ سے نہ بولنا ، چُپ رہنا.

دبرا کے ، چھیڑتی ہیں سلمیٰ کو ، میری جاں کو
اور وہ حیا کی ماری سی لیتی ہے زباں کو

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۱۰۷).

---سے نِکالنا محاورہ.
کہنا ، بیان کرنا. ملکہ مہ رخ نے اِشارہ کیا بیٹا خاموش رہو ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالو. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۸). وہ آدھی بات زبان سے نِکالتے ہیں اور آدھی دل میں رکھتے ہیں (۱۹۲۸ ، سلیم ، (وحیدالدین) ، مضامین سلیم ، ۱ : ۲۰).

---سے نِکلنا محاورہ.
کہا جانا ، کہنے میں آنا.

اے دل وہ سُن رہے ہیں مرا حال اور مُجھے
یہ خوف ہے کہ دیکھیے نِکلے زباں سے کیا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۶۳). خدا جانے جب کہا تھا ، خامۂ تحریر کی زبان سے کیا نِکل گیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳).

---سے نِکلی اَنبَر چَڑھی کہاوت.
بات مُنھ سے نِکلی اور مشہور ہوئی (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

---شُستَہ و رُفتَہ ہونا ف س.
زبان صاف و سلیس ہونا. حُسن آرا کا لکچر قابلِ دید ہے بلکہ دید ہے نہ شُنید ہے زبان کیسی شُستہ و رُفتہ ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---شَمْع کس اضا (---فت ش ، سک م) امث.
شمع کی بتی یا گُل.

کس ضبط پر شرار فشاں ہے فغانِ شمع
اک برق تھی جو لال نہ ہوتی زبانِ شمع

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۱). [زبان + شمع (رک)].

---شِناسی (---کس نیز فت ش) امث.
عِلم اللِسان ، لسانیات ، زبان کا علم . پارلیمانی کمیٹی نے ... درج ذیل سفارشات سے بھی اِتفاق کیا ... ۸ مُختلف ہندوستانی زبانوں کے فن لسانیات مُنتخب زبان اور زبان شناسی کے میدان میں مطالعہ کی حوصلہ افزائی سے ہندوستان کے بوقلموں ثقافتی ورثہ کا وسیع ادراک حاصل کرنا. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ (ترجمہ) ، ۱۱۷). [زبان + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شوخ ہونا ف س.
باتوں میں شرارت ہونا.

جو فرشتے سے بھی نہ باز آئے
ہے زباں ایسی بے حیا کی شوخ

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۶۹).

---شیرِیں کس صف (---ی مع ، ی مع) امث.
میٹھی بولی (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [زبان + شیریں (رک)].

---شِیرِیں مُلک گِیری کہاوت.
شیریں زبانی سے دُنیا مُسخر و مُطیع ہوجاتی ہے. سب سیدھے ہو جاتے ہیں، زبانِ شیریں مُلک گیری. (۱۹۱۱، قِصۂ مہر افروز، ۳۵). وہ بھی انسان ہے اگر پتھر کا دل بھی رکھتا ہو گا ، پھر بھی ان باتوں سے مُطیع ہو جائیگا، مثل مشہور ہے زبانِ شیریں مُلک گیری. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۹۰).

---شِیریں مُلک گِیری زُبان ٹیڑھی ٹھری مُلک بانکا کہاوت.
شیریں کلامی سے دُنیا مُسخر اور مُطیع ہو جاتی ہے اور بدزبانی سے سب بیزار ہو جاتے ہیں.

مثل شاہد ہے یہ اے شاد ہم کج مج زبانوں کی
زباں شیریں ملک گیری زباں ٹیڑی ملک بانکا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۱). کڑوی روٹی حلق سے اُترکر ہضم ہو جاتی ہے کڑوی بات کان میں پہنچتے ہی کلیجے کے ٹکڑے اُڑا دیتی ہے زبان شیریں ملک گیری ، زبان ٹیڑھی ملک بانکا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۰).

---صاف ہونا محاورہ.
تحریر کی زبان سلیس ہونا ، زبان میں سلاست اور روانی ہونا.

خود بنا کر یہ لائی ہے مُوباف
اچھی تقریر ہے زباں ہے صاف

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۵۸۷).

---طَرّار ہونا محاورہ.
زبان میں تیزی ہونا.

طرّار اُن کے گیسو ، تھے اِبتدا سے پر اب
طُرّہ یہ ہے زباں بھی ، طرّار ہو گئی ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۵).

---طَعْن دَراز کَرْنا / کھولْنا محاورہ.
لعن طعن کرنا ، طعنے دینا.

کانٹوں نے ہم پہ کس لیے کھولی زبانِ طعن
خالی تو آبلوں سے ہمارے قدم نہ تھے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۴۱۳). مُشرکین بھی بعض احکام کی منسوخی پر زبان طعن دراز کرتے تھے حق تعالیٰ اُن کے طعن اور اعتراض کا جواب دیتا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۲۵).

---عاجِز ہونا محاورہ.
کُچھ کہنے سے معذور ہونا ، قاصر ہونا.

مج اس ازل تھے لکھ ہے نادان سکیاں کیا بوجھتے
میری زباں عاجز ہے تُم سنگ بولنے تکرار سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۳).

---فَرفَر چَلْنا محاورہ.
تیزی سے بولنا ، جلد جلد بات کرنا.

یہ رقیبوں نے پڑایا ہے ، زباں آپ کی آہ
جیسے، اب چلتی ہے فرفر کبھی ایسی تو نہ تھی

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۷۹).

---فَہْم (---فت ف ، سک ہ) صف.
زبان سمجھنے والا. اس نے چند نفر زبان فہم راجہ کے پاس بھیجے. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۲۳۲). [زبان + ف : فہم ، فہمیدن ـ سمجھنا].

---قابُو میں رَکھو فقرہ.
بیہودہ گوئی نہ کرو (مہذب اللغات).

---قاصِر ہونا محاورہ.
زبان عاجز ہونا ، بات کرنے سے معذور ہونا.

کیا کہوں زخمِ جگر کی تو زباں قاصر ہے
یار کے حقِّ نمک کو وہ نمک داں جانے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۹).

کم ہے ترے سجدے میں رہوں گر سحر و شام
قاصر ہے زباں شکر میں اے خالقِ علّام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۳).

---قال کس اضا ، امث.
گویائی ، کلام ، بات ، مُنْھ سے بولنا (زبانِ حال کا نقیض).

زبانِ قال ساکت ہے زبانِ حال خطرے میں
الٰہی ترجمانِ دل نگاہ واپسیں ہوتی

(۱۹۱۹ ، لذّتِ درد ، ۷۵). [زبان + قال (رک)].

---قَبْضے میں رَہْنا محاورہ.
زبان پر اِختیار ہونا ، سوچ سمجھ کر بولنا.

جب کہ شرح غمِ دل اپنی بیاں کرتا ہوں
نہیں رہتی مری اوس وقت زباں قبضے میں

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۷۲).

---قِلَم کس اضا (---فت ق ، ل) امث.
قلم کی نوک یا شِگاف والا سِرا جس سے لکھتے ہیں؛ (مجازاً) قوّتِ اظہار ، قوّتِ بیان.

ہر ہر ورق پہ کیوں کہ لِکھوں داستانِ ہجر
آتا نہیں زبانِ قلم پر بیانِ ہجر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۴).

جو بات مرے مُنْھ سے نِکل جائے وہی ہو
گویا ہوں زبانِ قلمِ کاتبِ تقدیر

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۱). یہ چند سطور جو اس کتاب میں شامل ہیں اُن کی یاد میں بے ساختہ زبانِ قلم پر آ گئیں. (۱۹۸۰ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۶). [زبان + قلم (رک)].

---قَلَم کَرْنا محاورہ.
زبان کاٹ دینا ، عبرت ناک سزا دینا ، سخت سزا دینا.

گر شکایت کروں کچھ اُس کی رقم
تیغ غیرت کرے زباں کو قلم

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۳۲). نامِ زوجیت زبان سے لوں تو زبان قلم کر ڈالنا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۳۳).

---قَلَم ہونا محاورہ.
زبان کٹ جانا، زبان بندی کا حکم لگنا، خاموشی پر مجبور کیا جانا.

تقریر ہر دلیل ہے سحرِ حلال کی
دانتوں کی تیغ سے نہیں ہوتی قلم زباں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۳).

کیوں کر کوئی لِکھے جو مجالِ رقم نہ ہو
خامے کو خوف ہے کہ زباں پھر قلم نہ ہو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۱).

---قَینْچی سی / کی طَرَح چَلْنا محاورہ.
تیزی سے گفتگو کرنا ، فرفر زبان چلنا ، لگاتار بولے جانا.
زباں ہے قینچی سی اُن کی چلتی جو کُچھ کہ کتریں گے گُل تو اے دل اوڑا ہی دیویں گے تیرے پُرزے ابھی خدا کی قسم جھپا جھپ (۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۸). جواب میں قینچی کی طرح جو زبان چلنی شروع ہوتی ہے تو کسی طرح بند ہی نہ ہوتی. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۷۲). زبان قینچی کی طرح چلتی ہے چپکا بیٹھا نہیں جاتا، اُستادِ محترم نے فرمایا یہ تو کوئی بات نہ ہوئی. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۲۷).

--- کا پابَنْد صف.
بات کا دھنی ، قول کا سچا ، بات کا پُورا (مہذب اللغات).

--- کا پلٹے کھانا محاورہ.
مُکرنا ، اقرار کے بعد اِنکار کرنا.

وہ جب اُوپری دل سے کرتے ہیں وعدہ
تو کھاتی ہے پلٹے زباں کیسے کیسے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۸۳).

--- کا پُھوہَڑ/ پُھوڑ صف.
زبان دراز ، بدزبان. آغا صاحب کے متعلق مشہور تھا کہ گلیٹر ، زبان کے پُھوڑ اور نہایت غُصیلے آدمی ہیں. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۸).

--- کا تانتُوا/ ٹانکا ٹوٹ جانا/ ٹُوٹنا محاورہ.
زبان دراز ہو جانا ، بد زبان ہو جانا. جوتیاں مارنے کی کیا بات ہے ، ہاتھ بیچا ہے ذات نہیں بیچی ، زبان کا ٹانکا ہی ٹُوٹ گیا ہے . (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۴۳). تمھاری تو زبان کا تانتوا ہی ٹوٹ گیا ہے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۵۲). بس بے ادبی ، بدلحاظی اور یاوہ گوئی گوارا نہیں کرتے ، کسی کی زبان کا ٹانکا ٹُوٹ جائے تو اس سے دور رہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ا کتوبر ، ۱۷).

--- کاٹ کَر دینا محاورہ.
اِقرار کرنا ، وعدہ کرنا ، عہد کرنا. توں ہمنا زبان کاٹ کر دیا سریکا نبھا. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی ، ۳۵۹).

--- کاٹنا ف م ؛ محاورہ.
۱. کسی دھار دار چیز سے زبان کاٹ ڈالنا ؛ سخت سزا دینا.

کون مضموں یہاں کسی کا چُرائے
گر چُرائے زبان کاٹی جائے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۸۳). اپنی زبان کاٹ ڈالوں گا مگر تُجھ جیسی نیک لڑکی کے حق میں ایسی بددُعا کبھی نہ نِکالوں گا . (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۴۷).

زبانِ شمع کو اس واسطے کاٹا گیا افسر
کہ یہ باہر نِکل کر کہہ نہ بیٹھے بات محفل کی

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۱۳۱). ۲.افسوس کرنا ، متاسِف ہونا ، پچھتانا ؛ دانتوں سے زبان کاٹ لینا ؛ چٹخارہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- کاٹو/ کاٹیے فقرہ.
بولنے کی سزا دو/دیجیے.

وہ اور ہیں جو تمھارے ستم سے نالاں ہیں
زبان کاٹیے آئے جو تا زباں فریاد

(۱۸۳۶ ، ریاضِ البحر ، ۸۷).

--- کا چٹْخارَہ امذ ؛ ← چٹخارا.
زبان کا لُطف ، روزمرّہ اور محاورات کے برمحل استعمال کا لُطف . فارابی نے ... ضرورت کے تمام مسائل اپنی کتابوں میں ایسی سادگی ، خُوبی اور روانی کے ساتھ درج کئے کہ عبارت اور زبان کا چٹخارہ بھی ملتا ہے اور مفہوم و معنی کی بلندی بھی. (۱۹۶۰ ، گُل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۲۲۳).

--- کا چسکا امذ.
زبان کا مزہ ، چٹورپن ، مزے دار چیزوں کے کھانے کی عادت.

علاج ہی نہیں کچھ تیرے نام کی رٹ کا
چُھڑانے سے نہیں چُھٹتا زبان کا چسکا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۴).

--- کا چٹورا صف مذ (مث : زبان کی چٹوری).
لذیذ کھانوں کا شوقین یا عادی.

مُجھے بھاتا ہے چٹخارے کا سالن
یہ البتہ چٹوری ہوں زباں کی

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۵۶)).

--- کا ڈورا امذ.
بچّے کی زبان کے نیچے ایک مہین رگ سی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ بات نہیں کر سکتا جب وہ کاٹ دی جاتی ہے بچّہ بولنے لگتا ہے اسی مہین رگ کو زبان کا ڈورا کہتے ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- کاڑھنا محاورہ.
(گنوار) جیب نکالنا ، مُنھ بھاڑنا ؛ بیہودہ پنے سے بات کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

--- کا زَخْم امذ.
باتوں کے ذریعے پہنچائی ہوئی تکلیف ، وہ تکلیف جو سخت بات یا طعن و تشنیع سے دل کو پہنچے ، جرحت اللِسان.

زباں جُوں سنیں ہے سر اس کا پھرا
زباں کا زخم تو لہو سے بھلا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۵).

چُھری کا ، تیر کا ، تلوار کا تو گھاؤ بھرا
لگا جو زخم زباں کا رہا ہمیشہ ہرا

(۱۸۹۴ ، اردو کی دوسری کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۶۶).

--- کا شِعْر امذ.
وہ شعر جس میں فکر و خیال کے بجائے صرف زبان و بیان سے شعر میں حُسن پیدا کیا گیا ہو (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- کا/ کی کاٹ امذ.
زبان کی تیزی ، زبان کا اثر.

ہے کیا ہی اثر خوبی ابرو کے بیاں کا
تلوار سے کم کاٹ نہیں میری زباں کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۸).

--- کا کام ہاتھ سے لینا محاورہ.
اِشارے کرنا (جامع اللغات).

--- کا کچّا صف.
ایسا شخص جس کی بات کا کوئی بھروسا نہ ہو ، وعدہ خلاف.

دل کے کالے زبان کے کچے !
سازشوں کے جنے ہوئے بچّے
(۱۹۶۰ ، موج مری صدف صدف (کلیاتِ مصطفٰی زیدی ، ۱۰۷)).

---کا کڑوا صف.
درشتی سے بات کرنے کا عادی ، تلخ زبان ، سخت کلام. وہ تھان کا لڑا اور زبان کا کڑوا ضرور ہے لیکن اسی ناہمواری اور کھردرے پن کے جنگلوں سے اخلاق پگڈنڈیاں بھی نکلتی ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۲۶).

---کا گُل افشانی کرنا محاورہ.
دلکش باتیں کرنا.
کر رہی ہے زبان گُل افشانی
بات کہنے میں پھول جھڑتے ہیں
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۵۸).

---کا / کی لوچ / لَچک امذ.
نرم لب و لہجہ ، لب و لہجہ کی خُوبی (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کا مزا نکالنا محاورہ.
مزے لینے کے لیے ناشائستہ بات کہنا. محل دار نے کہا "شامتیں آئی ہیں ، موئے زبان کا مزا نکالتے ہیں". (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۹۲).

---کا میٹھا صف.
شیریں کلام ؛ خوشامدی ، کپٹی ، جیسے : زبان کا میٹھا دل کا کھوٹا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا یاری دینا محاورہ.
بولنے کی طاقت ہونا ، بول سکنا. نوبل صاحب نے بھی جہاں تک زبان نے یاری دی بھلی یا بُری کوئی بات اپنے وطن اور اپنی قوم کی اٹھا نہ رکھی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۴).

---کا یاوری کرنا محاورہ.
زبان کا یاری دینا ، زبان کا ساتھ دینا ، بول سکنا. جہاں تک زبان نے یاوری کی ، انھوں نے میاں آزاد کی خُوب ہی تعریف کی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---کترنی سی / کی طرح چلنا محاورہ.
رک : زبان قینچی سی (کی طرح) چلنا.
جب کترنی سی چلے اوس کی زبان ہر بات میں
منہ میں مُجھ کم بخت کے بھی پھر زباں کیوں کر رہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور)، ۲۹۳). کنیز کی زبان کترنی کی طرح چل رہی تھی. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۶).

---کٹ جائے / کٹ (کے) گرے فقرہ.
(بد دعا) خُدا کرے زبان ہی کٹ کر گرے ، منھ میں زبان نہ رہے ، اگر ایسا کہا تو خُدا کرے زبان ہی کٹ کرگر جائے ، مراد : ایسا ہرگز نہیں کہا.

یہ منہ اور یہ باتیں یہ تُو اور یہ دھیان
سڑے منہ گرے کٹ کے تیری زبان
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۴).

---کٹنا ف ل ؛ محاورہ.
زبان قلم ہونا ، زبان کو کاٹ دیا جانا ، خاموش کیا جانا.
ذکر کرتے زبان کٹتی ہے
کیا بیاں کیجے تیزیٔ خنجر
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴).
بات پر واں زبان کٹتی ہے
وہ کہیں اور سُنا کرے کوئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۲).
زبان کٹ گئی مدح ستم گراں کرتے
ضمیر بک گئے اسبابِ مُفلساں کی طرح
(۱۹۶۹ ، کوہِ ندا (کلیاتِ مصطفٰی زیدی ، ۶۰)).

---کچّی ہونا محاورہ.
عامیانہ اور دیہاتی زبان ہونا ، شین قاف درست نہ ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کرنا محاورہ.
سخت کلامی یا بد زبانی کرنا ، برا بھلا کہنا ، زبان درازی کرنا. حاجت نیں جکوئی کرے زبان اپس کوں اپے کیا نقصان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۴). سردار زبان کرتی ہے ، تو مُردار کو نِکال باہر کرو، پِتّا تھوڑی لکھدیا ہے ان نامرادوں کا تو یہی ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴۴).

---کُشادہ ہونا محاورہ.
زبان کھولنا ، کہنا.
خلوت میں خُفیہ مج سوں جو راز ہے سو کہہ تُوں
ظاہر یو خلق میانے نا ہو زبان کُشادہ
(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۹۰).

---کُشائی (---ضم ک) امث.
زبان کھولنا ، کُچھ کہنا ، گفتگو کرنا. اس طرح اہلِ علم کی بھری محفل میں اُن کو زبان کُشائی کی جرأت ہوئی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۴۴۱). [زبان + ف : کُشا ، کُشادن - کھولنا ، کُھلنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---کِلنا محاورہ.
زبان کا سحر زدہ ہو جانا ، دم بخود رہ جانا. دبی ہوئی اور مری ہوئی زبان سے ہوں ہاں کرلیتے ہیں مگر آگے چل کر زبان کِل جاتی ہے اور قلم چکراتا ہے. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۹۸). ماتحتوں کی تو زبانیں کِلی ہوئی تھیں ، بھلا کیسے بولتے. ایک صاحب نے ... کہا جمیل صاحب سے پوچھیئے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۵۸).

---کُند ہوئی جاتی ہے فقرہ.
اس وقت کہتے ہیں جب کچھ کہنے کا موقع نہ ملے (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

---کو بَس میں رَکھنا محاورہ.
سوچ سمجھ کر گفتگو کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---کو قابُو میں رَکھنا محاورہ.
نامناسب باتوں سے زبان کو روکے رہنا، بے تکی بات مُنھ سے نہ نِکالنا (مہذب اللغات).

---کُوکُو لے گئی کہاوت.
(عور) کوّا زبان لے گیا یعنی گُونگا ہو گیا. اب تو میری سٹی بھولی گویا زبان کُوکُو لے گئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۲ : ۶).

---کو لَگام دے / دو فقرہ.
زبان روک / روکو ، چُپ رہ / رہو ، بکواس بند کر / کرو. اُوس نے کہا بیہودہ گوئی سے زبان کو لگام دے. (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۶۹).

دے اپنی زبان کو لگام اور
ہونٹوں پہ لگا دے مُہر فی الفور

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۲). بائی فیلڈ جو پہلے سے جھلّایا ہوا تھا ، بہت چلایا «اپنی ذلیل زبان کو لگام دو» (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۶۳).

---کو لَگام نہیں (ہے) فقرہ.
مُنھ پھٹ ہے ، جو مُنھ میں آیا بک دیا ، گفتگو میں کوئی پاس لحاظ نہیں. کسی کو گڑیا بناتی ہے کسی کو کھلونا ... اس کی زبان کو لگام نہیں. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۹). زبان کو لگام ہی نہیں ہے جو مُنھ میں آیا بک دیا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۲۳۸).

---کو مانجھنا محاورہ.
زبان میں صفائی اور سلاست پیدا کرنا. ذوق نے ان کے وعظ سُن سُن کر اپنی زبان کو مانجھا. (۱۹۸۵ ، اُردو ادب کی تحریکیں ، ۲۸۲).

---کو مُنھ میں رَکھنا محاورہ.
زبان کو قابو میں رکھنا، بے موقع بات نہ کرنا، زبان کو روکے رکھنا، چُپ رہنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).

---کیا چَلی دو ہَل چَل گئے کہاوت.
جب کہتے ہیں کہ بہت باتیں بغیر سوچے سمجھے کی جائیں ، بے سوچے سمجھے بک بک کرنا (جامع اللغات).

---کیا کَتَرنی ہے فقرہ.
زبان کا نہ رُکنا، فرفر باتیں کرنا، اپنی بات کے آگے دُوسرے کو بولنے کا موقع نہ دینا (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر).

---کی بات اسث.
کسی خاص شخص کی کہی ہوئی بات.

پیغامبر کی بات پر آپس میں رنج کیا
میری زباں کی ہے نہ تمہاری زباں کی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۴).

---کی حَلاوَت اسث.
زبان کی مٹھاس، زبان کی شیرینی، لُطفِ زبان، زبان کی پاکیزگی و شگفتگی ، زبان کا حُسن ، الفاظ کا خوبصورت مصرف. جہاں تک جذبات کی بلندی ، خیال کی پاکیزگی ، زبان کی حلاوت کا تعلق ہے وہ ان میں بھی پائی جاتی ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۷۵).

----کی سی کَہوں یا تَلوؤں / تَلوار کی سی فقرہ
صاف صاف کہوں یا مُنھ دیکھی کہوں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کی شِیرِینی اسث.
رک : زبان کی حلاوت. اس کے بعد غالب کی شاعری کا تیسرا دور شروع ہوا ، جب فارسی کی لطیف ترکیبوں کے ساتھ زبان کی شیرینی و حلاوت ... کے ساتھ اندازِ بیان کی سلاست و روانی بھی شامل ہو گئی. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۷).

---کی صَفائی اسث.
زبان کی سلاست و روانی ، زبان کا صاف سُتھرا پن. تمہاری زبان کی صفائی پر نثار ہونے کو جی چاہتا ہے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۹).

---کی گِرہ کُھلنا محاورہ.
گویائی آنا ، مُنھ سے الفاظ نکلنا ، بولنے کے قابل ہونا. ٹونے ٹوٹکے تک آزما لیے گئے چنانچہ کبوتروں اور چڑیوں کا جُھوٹا پانی پلا کر بھی دیکھ لیا گیا مگر میری زبان کی گِرہ نہ کُھلی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۴).

---کی موج اسث.
شہر کی فصیح زبان میں دیہاتی یا قصبہ جاتی زبان کے اثرات کا پایا جانا (مہذب اللغات).

---کے آگے خَندَق نَہیں کہاوت.
کوئی کسی کی زبان بند نہیں کر سکتا ، نہیں پکڑ سکتا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع الامثال).

---کے آگے خَندَق ہے کہاوت.
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کرنے والے کی نِسبت کہتے ہیں. اے بس باتیں لے لو ، زبان کے آگے خندق ہے. (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ۱۲۳). زبان کے آگے خندق ہے اس کے تو مُوا بدلگام کہیں کا. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۱۱۱).

---کے آگے کھائی خَندَق بَرابَر ہے کہاوت.
جو مُنھ میں آیا سو بک دیا. (نوراللغات ؛ نجم الامثال ؛ علمی اُردو لغت).

---کے آگے لَگام ضَرُور چاہیے مقولہ.
سوچ سمجھ کر گفتگو کرنی چاہیے ، اناپ شناپ نہیں بکنا چاہیے (جامع اللغات).

---کے آگے لَگام نَہیں مقولہ
بالکل بے لگام ہے بکتا رہتا ہے (جامع اللغات).

---کے تَلے زُبان ہونا محاورہ.
رک : زبان تلے ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

---کے چَٹخارے لینا محاورہ.
ذائقہ لینا، خوش ذائقہ چیزیں کھا کر زبان کو چٹخارنا، ہونٹھ چاٹنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ لغات النساء).

--- کے نیچے زُبان ہونا محاورہ.
رک : زبان تلے زبان ہونا.

تھا کچھ ابھی بیان ابھی کچھ بیان ہے
گویا تری زبان کے نیچے زبان ہے

(۱۹۵۳ ، صفی اورنگ آبادی (ق)

--- کیلنا محاورہ.
افسوں یا منتر سے کسی کا مُنھ بند کر دینا ، جادو کے ذریعے کسی کی زبان بند کرنا.

زبان کیلنے کا نقش مُنہ بھر آتی ہے
دہانِ غنچہ کو رکھتا ہے مُشتِ زر خاموش

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۴). اس کا بندوبست میں کیے لیتی ہوں ابھی ان سب مُوذیوں کی زبان کیلے دیتی ہوں. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر، ۲۵۷). آگے چل کر زبان کِل جاتی ہے اور قلم چکراتا ہے. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۹۸).

--- کُھجلانا محاورہ.
کُچھ بولنے یا کہنے کے لیے بیقرار ہونا. مُجھ کو تمہارے چلے جانے سے جو رنج ہے وہ لکھا بھی نہیں جا سکتا ، زبان کھجلاتی ہے اور کوئی یہاں نہیں کہ اُس کو بُرا کہوں. (۱۸۹۳ ، خطوطِ سرسید ، ۱۵۸).

--- کُھلنا محاورہ.
۱. قوتِ گویائی آنا ، بولنے لگنا.

کھلی ہے کنجِ قفس میں مری زبان صیاد
میں ماجرائے چمن کیا کروں بیاں صیاد

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۵). **۲. مُنھ سے بات نِکلنا ، زبان چلنا.**

شور و فغاں ہی پہ بس اپنی زباں کُھلتی ہے
آنکھ کمبخت یہ سوتے میں جہاں کُھلتی ہے

(۱۸۰۹ ، جرات (فرہنگِ آصفیہ)). اس کی کم سخنی سے عاجز آ گئے ہیں پھر بھی اس کی زبان کُھلتی نہیں. (۱۹۴۳ ، غُبارِ خاطر، ۲۷۴). **۳. بدزبانی کرنا ، گالیوں پر اُتر آنا.**

مُجھ پر ہی زباں تیری کُھلی ہے ، نہیں تجھ سے
سرزد کبھی اک حرف بھی بیجا نہ ہوا تھا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت (ق) ، ۲۲).

کیا کُھلی ہے زبان جم جم سے
صاف صاف اب تو کہتے ہو ہم سے

(۱۸۶۹ ، بہارِ عشق ، ۱۵).

اب برسنے لگے وہ ہم پر بھی
کُھل گئی ہے زبان دشمن پر

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۲۷). **۴. بیدھڑک بولنے لگنا ، بولنے کی ہچکچاہٹ دُور ہونا.** ان کا لب و لہجہ حسرت ناک مگر پُرجوش تھا ، رکاوٹ جاتی رہی تھی اور زبان کُھل چکی تھی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۳).

--- کُھلوانا محاورہ.
بدزبانی میں دلیر کرنا ، گُستاخ اور بے ادب بنانا ؛ پوشیدہ بات ظاہر کرانا ، کھری اور سچی بات کہنے پر مجبور کرنا.

پھر ہم بھی کُچھ کہیں گے نہ کُھلوائیے زبان
بس چُپ رہو کہ ہم نے بہت درگزر کیا

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۷).

کیا جو تم نے میرے ساتھ اپنے دل سے وہ پوچھو
مُجھے بس چُپ ہی تم رہنے دو کُھلواتے زباں کیوں ہو

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۲۰).

جنابِ شیخ نہ کُھلوائیے زبان لِلّٰہ
نہیں ہم آپ کے حالات سے ذرا غافل

(۱۹۱۳ ، صحیفۂ ولا ، ۱۱۶).

دلبری ٹھہرا زبانِ خلق کُھلوانے کا نام
اب نہیں لیتے پری رُو زلف بِکھرانے کا نام

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۷۱).

--- کُھلی کی کُھلی رَہ گئی فقرہ.
یعنی اسی حالت میں دم نِکل گیا (محاوراتِ ہندوستان ؛ مہذب اللغات).

--- کھول کَر م ف.
صاف صاف ، بے خوف ہو کر ، بلا رو رعایت.

سپہدارِ حیدر زباں کھول کر
دیکھیا خواب سو بولیا او سربسر

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۰).

کہا یوں زباں کھول کر میں اُسے
اے دختر جو توں پُوچھتی ہے جسے

(۱۶۷۹ ، قِصّۂ تمیم انصاری (ق) ، ۳۹).

--- کھولنا محاورہ.
۱. (اَ) کُچھ کہنا ، بولنا ، مُنھ سے الفاظ نِکالنا.

زباں کھولے او دِہ جنیں جا بھم
بولے بات ہر یک نے از بیش و کم

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۵). جو کوئی اس کو دیکھے یا پڑھے زبان طعنے کی نہ کھولے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲). اوصاف میں سبز بختانِ چمن کے زبان کھولا چاہتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا، ۵ : ۵۴۵). میں سب کُچھ دیکھوں اور زبان نہ کھولوں؟ گھر میں آگ لگتے دیکھوں اور خاموش کھڑی رہوں. (۱۹۳۵، دودھ کی قیمت، ۱۶۸). ان کے مزاج سے آشنا ہونے کی وجہ سے میں نے ان کے سامنے زبان نہیں کھولی اور نہ کوئی قدغن لگانے کی ہمت ہوئی. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۳۱). **(اا) قوتِ گویائی کا اظہار کرنا ، بولنے لگنا.**

واہ رے بیلو تیری بولی
تُو نے خیر زباں تو کھولی

(۱۹۸۵ ، پُھول کِھلے ہیں رنگ برنگے ، ۲۳). **۲. زبان درازی کرنا، بدگوئی یا عیب جُوئی کرنا ، بُرا بھلا کہنا.**

زبان کھولیں گے مُجھ پر بدزباں کیا بدشعاری سے
کہ میں نے خاک بھر دی ان کے مُنھ میں خاکساری سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۴). سر پر ٹیڑھی ٹوپی رکھنے لگا، کمینہ پن اور شرارت پر زبان کھولی. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۵). **۳. گِلہ کرنا ، شکوہ کرنا.**

تو‌ڑنے پر پھول دیں ہم کو ہزاروں گالیاں
دور ہے تیرا کونی کب کھول سکتا ہے زبان
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۴۴). لیکن اس ڈر سے کہ سلطان وزیر کی بڑی قدر کرتا ہے ، اس کی یہ ہمّت نہ پڑی کہ سلطان کے سامنے زبان کھولے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۷۶). ۴. کلام کو طُول دینا (فرہنگِ آصفیہ). ۵. گویائی عطا کرنا.

نُطقِ عیسیٰ سے زیادہ ہے اثر میں اوس کی بات
کھول دیتا ہے زبان وہ گنگِ مادرزاد کی
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۷۹).

---کھینْچنا محاورہ.
زبان کاٹنا ، خاموش رہنے پر مجبور کر دینا ؛ (مجازاً) بدکلامی کی سخت سزا دینا.

گر یُونہیں گُل توڑنے پر دے گی یہ دُشنام روز
کھینچ لیگا باغباں اک دن زبانِ عندلیب
(۱۸۷۵ ، دیوانِ باس ، ۱ : ۶۳). کہا کہ دیکھو ، اگر تُم بولے تو زبان کھینچ لوں گا: (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۱).

---گُدّی (کے پیچھے) سے کھینْچنا محاورہ.
بہت تکلیف دہ سزا دینا ، سخت اور اذیت ناک سزا دینا. پُتلیاں پھیر کر فرمایا خبردار زبان گُدّی سے کھینچ لی جائے گی. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۲۲۰). میرے مُلک کا وزیر ہوتا تو میں اس کی زبان گُدّی کے پیچھے سے کھینچ لیتا. (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۸۸).

---گُدّی سے نِکلْوانا محاورہ.
رک : زبان کھینْچنا. اگر کوئی عالی منصب یعنی پیشوائے دین بھی تمہاری نسبت کلمۂ ناسزا کہے تو زبان اُسکی گُدّی سے نِکلوا لیجائے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۸۵۱).

---گَرْدانْنا محاورہ (قدیم).
زبان سے دہرانا. جتے اپس کوں صاحب عرفان کر جانے ، یہاں آ کر زبان گردانے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

---گَنْدی ہونا محاورہ.
مُنْھ سے فحش باتیں نِکلنا ، بدزبان ہونا. جناب مولوی صاحب کی زبان گندی ہوتی ہے. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۷).

---گُنگ ہونا/ہو جانا محاورہ.
زبان بند ہو جانا ، قوّتِ گویائی کا سلب ہو جانا ، خاموش ہو جانا.

غیر غیر آتے ہیں چھُپ چھُپ کے ہے بازار مکاں
جھوٹ کہتا ہوں تو ہو گنگ مرے منْھ میں زباں
(۱۸۶۷ ، واسوختِ امیر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۸۷)).

قندیلِ ماہتاب بھی بے نور ہو گئی
چنگ و رباب و دف کی زباں گُنگ ہو گئی
(۱۹۶۳ ، ماجرا ، ۱۴۳). شرفو میاں کی زبان گُنگ ہو گئی ، بیٹی سے کیا کہتے. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۳۳).

---گوشْتِین اَشت تیغِ آہْنی کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **زبان گوشت کا ایک لوتھڑا** ہو کر تلوار کا کام کرواتی ہے ، سر اُڑاتی ہے (جامع اللغات ؛ محاوراتِ ہند).

---گُونْگی ہونا محاورہ.
بیان کرنے سے قاصر ہونا ، عاجز رہنا ، اظہار خیال سے معذور ہونا. بندر اس میں داخل ہوئے ... وہاں طرح طرح کی نفیس چیزیں ، جواہرات اور معدنیات اس قدر دیکھیں جن کے بیان سے زبان گُونگی ہے. (۱۹۴۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۶).

---گُوہَر بار کس صف (---و لین ، فت ہ) امث.
موتی برسانے والی زبان (جامع اللغات). [زبان + گوہر (رک) + ف : بار ، بارِیدَن ـ برسانا ، برسنا].

---گِیر (---ی مع) صف.
گرفت یا اعتراض کرنے والا ، معترض ، نُکتہ چیں.

کرے تجویز ایسے اور تدبیر
نہ ہو جس میں کوئی تیرا زباں گیر
(۱۸۸۱ ، مثنوی نَلدَمن ، ۳۳). زباں گیر ، دل شکن ، حرف گیروں کی خاطر سے میں نے اپنے مذاق میں کوئی تبدیلی نہیں کی. (۱۹۰۸ ، رباعیاتِ امجد (مقدمہ) ، ۱ : ۳). [زبان + ف: گیر ، گِرِفتَن ـ پکڑنا].

---گِیری (---ی مع) امث.
اعتراض ، نُکتہ چینی.

ہر گھڑی وصفِ دہن میں نہ زباں گیری کر
بات بھی او ستم ایجاد کروں یا نہ کروں
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۲۵). [زبان + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گِھسْنا محاورہ.
بولتے بولتے یا کچھ کہتے کہتے زبان تھک جانا ، بہت زیادہ کہنا یا دہرانا.

زبان گِھس گئی یاروں کی کہتے کہتے شعر
کسی کے نِکلا نہ ابتک مگر سُخنِ کابل
(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ۱۳).

کریں اب سوالِ وِصال اُن سے کیوں کر
زباں گِھس گئی التجا کرتے کرتے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بینظیر ، ۱۹۶). اِتنی باتیں کریں گے کہ ہماری زبانیں گِھس جائیں گی. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۵۲).

---لال ہونا محاورہ.
زبان کا گُنگ ہونا ، بیان کرنے سے قاصر ہونا ، بول نہ سکنا

کہوں کیا وو ساعد کی تعریف میں
زباں لال ہے اس کی توصیف میں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹).

زبانِ عشق شکایت سے لال ہے ورنہ
ہم اک گلے کا ترے سو جواب رکھتے ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰). قندیلیں ... لٹکتی رہتی ہیں ... اوس کے جمالِ با کمال کی تعریف میں زبانِ بیان لال ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۶).

دہشت سے اُن کی نُطقِ زبان اپنی لال ہے
گو حوصلہ ہے حد سے فزوں عرضِ حال کا
(۱۹۱۱ ، بہارستانِ خیال ، ۸).

---لانا محاورہ.
زبان میں زور پیدا کرنا (مہذب اللغات).

---لَٹ پَٹانا محاورہ (قدیم).
زبان لڑکھڑانا.

کہوں کیا تُج اے شاہِ شکّر لباں
کہ یاں لَٹ پَٹاتی ہے میری زباں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۳).

---لڑانا محاورہ.
بِلا وجہ بحثنا ، گُستاخانہ لہجے میں بولنا ، زبان درازی کرنا ، سخت کلامی کرنا. کیوں بے نالائق جوان مرگ ہم اپنی مصیبت میں ہیں! ہم سے زبان لڑاتا ہے اس گرمی میں شعلہ برا جی دکھاتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۲۳۱). اِتنے ڈنڈے ماروں گا کہ ساری شیخی نِکل جائے گی برابر زبان لڑائے جا رہا ہے. (؟ ، میلہ گھومنی ، ۲۶۸).

---لڑکھڑانا محاورہ.
زبان کا لُکنت کرنا ، ہکلانا ، ہکلاہٹ کا شکار ہونا ، صاف اور واضح طور پر کچھ کہنے سے عاجز رہنا.

ہم وہی ہیں جو کیا کرتے تھے دِن بھر باتیں
لڑکھڑاتی ہے نقاہت سے زباں آج کی رات
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۶).

وہ تُند خُو ہے اور ہے کمسن پیامبر
ڈرتا ہوں لڑکھڑائے نہ اس کی زباں کہیں
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاوراتِ داغ ، ۲۳۱).

---لَڑنا محاورہ.
تلخ کلامی ہونا.

اس کو سُلجھائیے جو دل میں گرہ پڑ گئی ہے
کیا زبان فوج کے سردار سے کُچھ لڑ گئی ہے
(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۱۷).

---لَمبی ہونا محاورہ.
زبان دراز ہونا ، بدزبان ہونا. وہ بیچاری بھی کیا کرے بچوں پر بچے ہوئے چلے جاتے ہیں ، ایک کو سنبھالے ، دو کو سنبھالے آخر کس کس کو سنبھالے ، مگر بھئی زبان بڑی لمبی ہے ، اس سے جی جلتا ہے. (۱۹۳۰ ، فرحت ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۵۳).

---لے جانا محاورہ.
دوسرے کے دل کی بات کہہ دینا ، منھ کی بات چھین لینا. کیا بات کہی ہے ، میری زبان لے گئے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۲۳).

---لینا محاورہ.
۱. (أ) **اِقرار لینا ، عہد لینا ، وعدہ لینا.**

وعدہ کرتے رہو ہلو نہ ہلو
لینے والے زبان لیتے ہیں
(۱۸۳۸ ، ناسخ ، د ، ۱۸۵).
پھر نہ آنا اگر کوئی بھیجے نامہ بر سے زبان لیتے ہیں
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۱۷). ۲. **کسی کی لِکھی ہوئی نثر کی عبارت یا شعر سند میں پیش کرنا.**

ہم سند کے لیے لغت میں امیر
فصحا کی زبان لیتے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۶۱).

---مُبارَک کس صف (---ضم م ، فت ر) امث.
(تعظیماً) **بابرکت زبان.** بادشاہ نے ... زبانِ مبارک سے فرمایا کہ سُبحان اللہ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۳). علامہ اِقبال نے "جاوید نامہ" میں شاہِ ہمدان کی زبانِ مبارک سے بھی مجرّب نسخہ کشمیریوں کے لیے تجویز کیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۹۸). [زبان + مُبارک (رک)].

---مَڑوڑْنا ف م ؛ محاورہ.
زبان مَلنا ؛ گھوڑے یا مویشی کو دوائی پلانے کے لیے زبان پکڑ کر مڑوڑ دیتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---مُعجِز بَیان کس صف (---ضم م ، سک ع ، کس ج ، سک ز ، فت ب) امث.
بیان کا اعجاز دِکھانے والی زبان ، ایسی زبان جس سے نہایت عجیب و غریب مضامین ادا ہوتے ہوں (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فیروز اللغات). [زبان + مُعجز (رک) + بیان (رک)].

---مُعَلّیٰ کس صف (---ضم م ، فت ع ، شد ل ، ا بشکل ی) امث.
اعلیٰ زبان ، (مراد) مُستند اُردو ، اردوئے معلیٰ.

زبانِ مُعَلّیٰ سے ہے اپنی مطلب
کہ اُردو میں ہے اِستعارہ طمنچہ
(۱۸۶۱ ، کلّیاتِ اختر ، ۶۵۱). [زبان + مُعَلّی (رک)].

---ہِلانا محاورہ.
۱. **برابری کے انداز میں بات کرنا ، گُستاخی سے جواب دینا یا بولنا ، زبان لڑانا.**

مجال ہے کہ عدو ہم سے بول ہِلائیں زباں
قسم خُدا کی پہ اُن کے ہیں منھ لگائے ہوئے
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۶۵). داروغہ نے مُنی کو ایک لپڑ لگایا اور کہا پاجی کہیں کا زبان ہلاتا ہے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۷۰). وہ سمجھتی تھیں کہ اُن کے ساتھ زبان ہلا کر ہماری عزّت نہ بڑھے گی (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۱۹).
۲. **کسی نامناسب بات کا جواب دینا ؛ بولنا چالنا ، باتیں کرنا.** ایک سرے سے آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے کیوں اس سے زبان ہلائی اور دل جلایا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲). تمہیں پیاری تم اپنے آپ کو دیکھو یہ تم کس سے زبان ہلاتی ہو. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۸).

---مِلنا محاورہ.
بولی یا اندازِ بیان کا مُشابہ ہونا ؛ زبان کا ہم رنگ ہونا ، طرزِ کلام میں یک رنگی ہونا.

حصّے میں اپنے کیوں نہ ہو مضمون فراق کا
مِلتی بھی ہے کسی سے ہماری زبان کہیں
(۱۹۱۰ ، تاج سُخن ، ۱۲۰).

---مُنْھ سے باہر نِکالنا محاورہ.
پیاس کی شدت کے سبب زبان باہر نِکالنا (ماخوذ : نوراللغات).

---مُنْھ سے باہِر نِکَلنا محاورہ.
پیاس کی شِدّت میں زبان کا باہر نِکل آنا ، پیاس کی انتہائی شدّت ہونا.

پی کے آبِ دمِ شمشیر ہے اب تک وہی پیاس
مُنھ سے باہر ترے کشتہ کی زباں نِکلی ہے
(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات)).

---مُنْھ سے کھِینْچنا محاورہ.
کسی کی زبان کو مُنھ سے باہر کر دینا (مہذب اللغات).

---مُنْھ سے نِکَل پَڑْنا محاورہ.
پیاس کا انتہا سے زیادہ غلبہ ہونا (مہذب اللغات).

---مُنْھ میں نَہ ہونا محاورہ.
اس شخص کی نِسبت کہتے ہیں جو سخت بات کا جواب نہ دے اور سکوت کرے (نوراللغات ؛ عِلمی اُردو لُغت).

---موٹی پَڑْ جانا / پَڑْنا محاورہ.
۱. بولنے یا گفتگو کرنے میں دِقّت پیش آنا (زبان موٹی پڑ جانے سے یہ دِقّت پیش آتی ہے).اسے خُوب نشہ ہوگیا وہ اُٹھ کھڑا ہوا ، اس کی زبان موٹی پڑ گئی.(۱۹۴۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۰۴).
۲ .(طِب) علالت کی زیادتی اور مریض کی کمزوری کی وجہ سے زبان کی قوّتِ گویائی میں فرق آنا ، بولنا بند ہونا ، یہ حالت بعض مریضوں میں آخری وقت ہوتی ہے (ا پ و ، ۷ : ۱۲۷).

---میٹھی ہونا محاورہ.
بات میں مِٹھاس ہونا ، خوش کلام ہونا ، شیریں مقال ہونا.

وہ کہتے ہیں کہ میں ہوں تلخ گو ، بوسہ نہ مانگو تم
نہ شیریں ہے دہن میرا نہ میٹھی ہے زباں میری
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۰).

---میں بَواسِیر ہے کہاوت.
اس شخص کی نِسبت کہتے ہیں جو بڑا بَکّی ہو (فرہنگِ اثر).

---میں بَھڈَرَک نَہ ہونا محاورہ.
(عور) کبھی کُچھ کہنا کبھی کُچھ کہنا ، ایک بات پر قائم نہ رہنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

---میں پَڑْنا محاورہ.
مشہورِ خلائق ہونا ، افواہ ہونا ، شُہرت ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

---میں جادُو ہونا محاورہ.
بیان میں بہت دلکشی ہونا ، بات کا نہایت پُراثر ہونا.

اثر لُبھانے کا پیارے ترے بیان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تری زبان میں ہے
(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۴۴).

---میں چُٹکی لینا محاورہ.
کُچھ کہنے کے لیے بیتاب کرنا.

یہ کس کے نام نے لے لی زبان میں چُٹکی
کہ بیقرار ہوئیں شوخیاں بیاں کے لیے
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۳۶۶).

---میں چھالے پَڑْ جانا / پَڑْنا محاورہ.
رک : زبان میں کانٹے پڑنا.

چٹخے ہے حلق ساقیا چھالے زباں میں پڑ گئے
ہو گئے ہونٹھ خُشک دیکھ حال ہوا یہ پیاس سے
(۱۸۱۸ ، اِنشا ، ک ، ۱۲۹).

---میں رَوانی ہونا محاورہ.
زبان میں تیزی ہونا ، زبان کا بغیر رُکے ہوئے چلنا.

وہ روانی زبانِ تیغ میں ہے دہنِ زخم لاجواب ہوئے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---میں سانْپ کاٹے فقرہ.
بددُعا اور کوسنے کے طور پر مُستعمل یعنی مر جائے (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لُغت).

---میں فَرْق ہونا محاورہ.
قول و قرار پر قائم نہ رہنا.

راست گو کون ہے ایسا کہ زباں میں نہ ہو فرق
شمع کی طرح مرا سر ہو جو سَو بار جُدا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵).

---میں کانْٹے پَڑْ جانا / پَڑْنا محاورہ.
پیاس کی شِدّت سے زبان کا خُشک ہو کر کُھردُرا ہو جانا ، شدید پیاس لگنا ؛ حلق میں کانٹے پڑنا.

آئی بہار تشنۂ مے ہوں پلا دے پھول
اے میفروش پڑ گئے کانٹے زبان میں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۴).امیر کی زبان میں تشنگی سے کانٹے پڑ گئے. (۱۸۸۷ ، داستانِ امیر حمزہ ، ۱۷۶).

کس سے کہوں کہ پیاس کے صدمے بڑے ہوئے
لو دیکھ لو زباں میں ہیں کانٹے پڑے ہوئے
(۱۹۲۷ ، شادعظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۴۶).

---میں کانْٹے ہونا محاورہ.
سخت اور دل آزار باتیں کرنا. سردار پٹیل کی اس تقریر کا باتوں باتوں میں ذکر آ گیا ، گاندھی جی کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور کہنے لگے کہ سردار کی زبان میں کانٹے ہیں .(۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۴۳).

۔۔۔میں کَہنا محاورہ.
کسی مخصوص اندازِ زبان میں ، کسی زبان میں شاعری کرنا.

اے شاد! میر و مرزا یا درد اس زبان میں
گنتی کے کہنے والے دو تین چار ہیں ہم

(؟ ، شاد (مہذب اللغات)).

۔۔۔میں کِیڑے پَڑ جائیں / پَڑیں فقرہ.
(بددُعا) زبان گل سڑ جائے.

مِٹ جائے روم ، کیڑے پڑیں ان زبانوں میں
جو اس طرح خِلاف ہمارے چلا کریں

(۱۹۸۳ ، قہرِعشق (ترجمہ) ، ۲۴۹).

۔۔۔میں کِیڑے نِکالنا محاورہ.
تقریر یا تحریرکی زبان پر نُکتہ چینی کرنا. کسی نے اس کی زبان میں کیڑے نِکالے. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لیے ، ۳۱۶).

۔۔۔میں کُھجلی ہونا محاورہ.
(عو) تکرار کرنے کو جی چاہنا ، کُچھ کہنے کو جی چاہنا ، لڑنے کو دل چاہنا (نوراللغات ؛ عِلمی اُردو لُغت).

۔۔۔میں لُکنَت آنا محاورہ.
۱. زبان تُتلانا ، ہکلانا ، رُک رُک کر بولنا.

غش کیا موسیٰ نے جب دیکھا تری تنویر کو
آ گئی لکنت زباں میں سُنتے ہی تقریر کو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۷). **۲. بیان کی روانی میں فرق آنا.** جب اِس نے اپنے ضمیر کو قلم کی نوک پر لِکھ لیا ہو ، زبان میں لکنت آئی تو اس کا ضمیر مفلوج نہ ہو سکا. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۱۳۲).

۔۔۔میں لَگام نَہیں فقرہ.
رک : زبان کو لگام نہیں.

نہ بیہودہ بک اس طرح کے کلام
زباں میں نہیں تیرے مُطلق لگام

(۱۸۳۹ ، لذتِ عشق ، ۱۴). او بے ادب تیری زبان میں لگام نہیں ہے جب تک تُو اپنے دل کو ... اور زبان کو ہرزہ گوئی سے پا ک و صاف نہ کر لے گا ملکۂ شعشعہ جہاں افروز سے ملنا مُشکل ہے. (۱۸۷۹ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۲۵).

۔۔۔میں لوچ ہونا محاورہ.
بولنے میں چھوٹے بڑے کا لحاظ ہونا ، بیشتر سلب کے ساتھ مُستعمل ہے (نوراللغات ؛ عِلمی اُردو لُغت).

۔۔۔ناطِقَہ کس صف(۔۔۔ کس ط ، فت ق) امث.
بولنے والی زبان ، مراد : قوّت گویائی.

زبانِ ناطقہ ہے لال غُنچہ و گُل کی
کہاں سے شِکوۂ بُلبل ہزار بار کریں

(؟ ، لاعلم (نوراللغات)).لب لعل شکر خاکی تعریف ہمرنگ محال ہے زبانِ ناطقہ تک اس کی توصیف میں لال ہے.(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶). [زبان + ناطِقہ (رک)].

۔۔۔نَرْم کَرْنا محاورہ.
بات میں سختی کی جگہ ملائمت پیدا کرنا، تحریر کو سخت الفاظ اور عبارت سے پا ک کرنا ، لب و لہجہ میں نرمی پیدا کرنا. خالد ... اس کے چھاپنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ کہیں کہیں اس کی زبان نرم کر دی جائے. (۱۹۵۸ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۵۵۹).

۔۔۔نِکالْنا محاورہ.
۱. گُدی سے زبان کھینچنا ، سخت سزا دینا.

کہا پھر کہ سُنتی ہے او سروِ ناز
نِکالوں گی تیری زبانِ دراز

(۱۸۳۹ ، لذتِ عشق ، ۱۱). **۲.سوزش ، حرارت یا تشنگی کے باعث زبان مُنھ سے باہر نِکالنا.**

پہنچاوں بھر کے آبلۂ پا کی چھاگلیں
بیٹھے ہیں خارِ خُشک زبانیں نِکال کے

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۳۰۳).

یہ نزعِ جاں وہ شے ہے کہ انسان کا ذکر کیا
مر مر گئے ہیں شیر زبانیں نِکال کے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۴۷).

بارش کہاں ہے آہ جو ہے کھیتیوں کی جان
پھرتے ہیں جانور بھی نِکالے ہوئے زبان

(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۲۷).

لہو کی پیاس انھیں ڈھونڈتی ہی رہتی ہے
زباں نِکالے ہوئے تیوریاں چڑھائے ہوئے

(۱۹۶۷ ، لہو پکارتا ہے ، ۲۷). **۳. زبان درازی کرنا ، بیہودہ بات زبان سے نِکالنا.**

ضاحک یہ سُن کے بولا تُم نے زباں نِکالی
ہے آج کو کہا ہے کل دو گے مُجھ کو گالی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۰).

۔۔۔نِکْلانا محاورہ.
کسی سے وہ بات کہلوانا جس کا کہنا وہ مناسب نہ سمجھتا ہو، منھ کُھلوانا ، زبان کھلوانا ، چُھپی ہوئی بات ظاہر کرانا.

تمھاری رات کا احوال روشن ہونے کا سب پر
خدا کے واسطے جوں شمع مت میری زباں نِکلا

(۱۷۹۸ ، میرسوز ، د ، ۸۰).

۔۔۔نِکَل آنا / پَڑنا محاورہ.
زبان کا پیاس کی شدّت سے باہر نِکل آنا ، زبان کا مُنھ سے باہر نِکل آنا.

انگارا تھے حباب تو پانی شرر فشاں
مُنھ سے نِکل پڑی تھی ہر اِک موج کی زباں

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)). مرکب کی زبان نِکل آئی ہے ہانپ رہا ہے. (۱۹۰۴ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۱۵).

آبِ بقا سے زہر کی لہریں ابل پڑیں
بوسے ملے تو منھ سے زبانیں نِکل پڑیں

(۱۹۴۷ ، سرود و خروش ، ۳۲).

---نِکلنا محاورہ.

۱. منھ سے بات نکلنا ، بولا جانا ، بول سکنا. اوروں کی تو ان راجاؤں اور نوابوں کے سامنے جانے کی ہمت بھی نہ پڑے اور کسی طرح پہنچ جائیں تو زبان نہ نکلے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۴۳). ۲. گرمی یا پیاس کی شدت سے زبان باہر نکل آنا.

نکلی زبانِ خشک ہر اک خارِ دشت کی
پہونچا جو آبلوں کی میں چھاگل بھرے ہوئے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۶).

---نِکلوانا محاورہ.

رک : زبان نکلنا ، جس کا یہ متعدی المتعدی ہے. میں بھی تو کچھ سنوں اگر کسی نے کچھ کہا ہو اس کی زبان نکلوا لوں. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۴۷).

---نہیں مانتی فقرہ.

(عور) ایسے محل پر اس کا استعمال ہے جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ تم بہت چٹورے ہو جو پاتے ہو کھاتے چلے جاتے ہو (ماخوذ : مہذب اللغات).

---ہاتھ بھر کی ہونا محاورہ.

زبان دراز ہونا ، بولنے میں بہت تیز ہونا.

نہ لکھی جائے جب بھی شرح غم کی
زبان گر ہاتھ بھر کی ہو قلم کی

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۲۸).

ہم سے دیوانوں کو یہ سو سو سناتی ہے ریاض
کون بولے ہاتھ بھر کی ہے زبانِ عندلیب

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۰۳).

---ہارنا محاورہ.

۱. وعدہ کرنا ، عہد کرنا ، قول دے کر مجبور ہو جانا ، ہاتھ بندھنا.

اب تو ہم نے زبان ہاری ہے
پوری کر جائیں گے تمہاری شرط

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۸).

جو قسمت میں لکھا ہے وہ ہونے گا
نہیں ٹلنے کا بس زبان ہار دی ہے

(۱۸۷۱ ، عبیرِ ہندی ، ۲۸). تم جانتے ہو کہ میں مہ جبیں سے اپنا دل اور اپنی زبان ہار چکا ہوں اور پھر بھی تم بات بات پر اس کو سینکڑوں صلواتیں سناتے ہو. (۱۹۳۲ ، انور ، ۱۱۷). ۲. زبان کا عاجز رہ جانا ، اظہار سے معذور ہونا. میں تعریف نکر سکوں تمہاری یہاں میری زبان ہاری. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۸۰).

---ہکلانا ف مر.

زبان کا بولنے میں لکنت کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ اثر ؛ علمی اردو لغت).

---ہِلانا محاورہ.

۱. کہنا ، بولنا ، بات کرنا ، لب کشا ہونا.

سو بھید پا کر غنی پیارے پیاج تم ہو تمیج پیو ہو
اے راز پنہاں سمجھ اچھوپن کسی ستے نا زبان ہلاؤ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۵ ب). اس نے ہرگز کچھ جواب نہ دیا ، زبان نہ ہلائی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۱).

للہ رہے ذبح پہ تکبیر تو پڑھ لو
اتنی بھی زباں تم سے ہلائی نہیں جاتی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹۰). زبان پیچھے ہلائیں پہلے یہ خوب سمجھ رکھیں ، مجھے ایک کہیں گی تو سو سنیں گی. (۱۹۰۰؟ ، خورشید بہو ، ۲۶). آپ کے حکم کے خلاف رعایا زبان نہیں ہلا سکتی. (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۲۹). ۲. اشارہ کرنا ، حکم کرنا.

اک دن میں نالۂ دل ہفت آسمان ہلا دے
فرمایشِ فغاں پر گر تو زبان ہلا دے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۵۸۴).

---ہلانے میں کام ہونا محاورہ.

ذرا سے اشارے میں مقصد حاصل ہونا ، بہت معمولی توجہ سے کام نکل جانا. فقط زبان ہلانے میں کام ہوتا ہے رم خوردہ رام ہوتا ہے. (۱۸۶۸ ، سرور انشائے سرور ، ۸).

---ہِلنا محاورہ.

۱. زبان پر حرفِ شکایت آنا ، اف کرنا ، شکایت ہونا.

قاتلا سر بھی کٹا پر نہ ہلی اپنی زبان
دہنِ زخم سے فریاد کروں یا نکروں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۴۸). ۲. اشارہ ہونا ، حکم ہونا.

تیری زبان ہلی کہ جہاں ہو گیا نہال
رہتا ہے تیرے حکم کا امیدوار عیش

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۹).

---ہونٹوں پر پھیرنا محاورہ.

پیاس کی حالت میں جب ہونٹ خشک ہوجائیں تو زبان کو ہونٹوں پر گردش دینا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---ہی حلال ہے زُبان ہی مُردار ہے مقولہ.

زبان جو چاہے کہہ دے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے (مہذب اللغات).

---ہی زُبان ہے کہاوت.

خالی خولی باتیں ہیں ، زبانی جمع خرچ ہے. مردوں کی بات کچھ نہیں ہوتی تیری زبان ہی زبان ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۸۳).

---ہی ہاتھی پر چڑھاوے زُبان ہی سَر کٹاوے کٹواوے کہاوت.

زبان ہی ترقی و اقبال کا سبب ہے اور زبان ہی ہلاکت و تباہی کا باعث. زبان ہی ہاتھی پر چڑھاوے زبان ہی سر کٹواوے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۳).

---یارِ مَن تُرکی و مَن تُرکی نَمی دانَم کہاوت.

فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، میرے دوست کی زبان ترکی ہے اور میں ترکی زبان جانتا نہیں ، جب کسی کی بات یا کسی کی زبان سمجھ میں نہیں آتی تو یہ کہتے ہیں (فرہنگِ امثال ؛ مہذب اللغات).

زُبانوں پَر چَڑھ جانا/چَڑھنا محاورہ.
۱. ازبر ہونا، چرچاہونا، عام تذکرہ ہونا، زبان زد ہونا. رنگین استعارات اور مبالغہ کے خیالات گویا مثل تکیۂ کلام کے زبانوں پر چڑھ گئے ہیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۹۶). سامانی خاندان... خواہش مند تھا کہ ان کے اسلاف کی داستان نثر سے نظم ہو کر عام زبانوں پر چڑھ جائے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۵). اس کے (نپولین) قصوں اور افسانوں کو لوگوں کی زبانوں پر ... ہم چڑھا ہوا پاتے ہیں. (۱۹۱۸ ، رُوح الاجتماع (ترجمہ) ، ۱۹۷).

ـــــ میں ڈالنا محاورہ.
مشہور کرنا ، موضوع گفتگو بنانا.

اگر دعویٰ نہ کرتا عشق کا ، بدنام کیوں ہوتا
زبانوں میں مُجھے عالَم کی ڈالا ہے ، زباں تُو نے
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵۷).

زُبانچَہ (فت نیز ضم ز ، سک ن ، فت چ) امذ.
زبان کی شاخ یا فرع ؛ کسی مخصوص علاقے یا طبقے کی بولی.
فارسی بولنے والے ممالک میں سات اقسام کی فارسی مروج تھی ان کو فارسی کے زبانچے یا ڈایالکٹ (Dialect) کہہ لو. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۶۹). [زبان + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

زُبانَک (فت نیز ضم ز ، فت ن) اسث.
(نباتیات) وہ حلقہ نما برون بالیدگی جو پتّے کے زیریں حصّے اور بالائی حصّے کے مقامِ اتصال پر ہوتی ہے. تمام انواع میں پتّے کی بالائی سطح پر اور اس کے پیندے میں ایک چھوٹی جھلی نما زبانک ہوتی ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، سعیدالدین ، ۲ : ۶۰۸). پوشش اور ورقہ کے مقام اتصال پر ایک حلقہ نُما برون بالیدگی پائی جاتی ہے جس کو زبانک (Liqule) کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، معین الدین ، ۲ : ۶۵۲). [زبان (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

زُبانَہ (فت نیز ضم ز ، فت ن) امذ.
۱. شعلہ ، چراغ وغیرہ کی لَو ، آگ کی لپٹ ، آنچ.

جوں او دشنۂ آبگوں کھینچیا
زبانہ جاتا ریاں کوں اسکا لگیا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۹).

زبانہ وہی آگ کا چار اور
ہوا گرم ویسی ہی ویسا ہی شور
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۹).

ہے شرط کہ اس تیز زبانی کی سزا دوں
دوزخ کے زبانہ سے زبانوں کو جلا دوں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۶۹).

گرمیٔ بزم اِدھر ، گرمیٔ اشعار اُدھر
بن گیا میری زباں پر ہے زبانہ سہرا
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۰۷).

زبانوں سے زبانے اٹھ رہے ہیں
سُلگ اُٹھے کلام آہستہ بولو
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۲۶). ۲. وہ ڈوری جو ترازو کی ڈنڈی کے اوپر بیچوں بیچ ہوتی ہے ، کانٹا. جس وقت وہ شخص بولا تھا ، کفہ نیچے کی طرف جُھکا تھا ، جیسا وقت تساوی کے جُھکتا ہے اور زبانہ شاہینِ پر عمود ہوا تھا. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۸۶). وہ ستارہ دمِ شیر پر واقع ہے اور دونوں پانوں زبانہ سے آگے ہیں جو کفۂ میزان پر ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات ترجمہ ، ۵۸). [ف].

ـــــ زَن (ـــــ فت ز) صف.
بھڑکتا ہوا ، شعلہ نکالنے والا ، شعلہ زن.

اور اک یہ شعر شعلہ فشان و زبانہ زن
تبخالہ ریز کام و دہاں بار بار تھا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۵۶). [زبانہ + ف : زَن ، زَدَن - مارنا].

ـــــ کَش (ـــــ فت ک) صف
رک : زبانہ زن.

میں آہِ زبانہ کش جو کھینچوں
باندھے ہے ابھی حصار آتش
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۷۰).

وہ تیغ زبانہ کش وہ تیغ ظفر آیہ
جو موت مجسّم ہے اب مرحب و عنتر کی
(۱۹۱۱ ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۱). [زبانہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

زَبانی (فت ز) (الف) صف.
۱. مُنھ سے کہی ہوئی یا کہی جانے والی (بات) ، زبان سے بیان کیا ہوا (تحریری کی ضد).

جو لکھا اوس نے ہے وہ سچ قاصد
میں تو قائل نہیں زبانی کا
(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۲۴).

مرتا ہوں اِنتظار میں کوئی بشر تو بھیج
خط بھیج یا نہ بھیج زبانی خبر تو بھیج
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۶). سب فوائد ہم کو بھی صرف زبانی اظہارِ اسلام سے حاصل ہو گئے. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۵). ۲. ظاہری ، اُوپری ، بناوٹی.

جا کا من گیانی سو گیانی
کام نہ آوے گیان زبانی
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۱۲).

زبانی ہے شجاعت ان سبھوں کی
امیر اس جگ کے ہیں سب شیرِ قالی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۰). آپ خود کئی مرتبہ کہہ چکی ہیں کہ میں تمھیں ہرمزی کی طرح اپنی بیٹی سمجھتی ہوں مگر خطا معاف یہ زبانی ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۴۲).

مرے دل کا خُوں کرینگی مرے دل کا خون پانی
یہ نوازشیں بظاہر یہ عِنایتیں زبانی
(۱۹۴۷ ، سُہا بھوپالی ، د (ق) ، ۱۰۱). (ب) م ف. ۱. (أ) زبان سے ، مُنھ سے.

نبیؐ کے زبانی سُنیا بات یوں
بھی پھر سوال کیتا نبیؐ سات یوں

(۱٦۷۰ ، شغلی ، پندنامہ (ق) ، ۳) . فرمائے زبانی حضرت زین العابدین. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵٦) بادشاہ نے جب سب کی زبانی ایک ہی بات سُنی اپنے کہنے سے بہت ... نادم ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۳).

زبانِ اہلِ زباں میں ہے مرگ خاموشی
یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانی شمع

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۷۳). اس قِسم کی رائیں اکثر ایمۂ اسلام کی زبانی منقول ہیں. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۳۲). (اا) **تقریری طور پر.** تحریری تصویری انشاء میں پہلے تقریری انشاء کا عمل رونما ہوتا ہے یعنی مُسلسل تصویروں اور سوال و جواب کی مدد سے سبق کا پُورا مواد طلبہ سے زبانی اخذ کرایا جاتا ہے. (۱۹٦۲ ، تدریس اردو ، ۱۸۰). ۲. **حافظے سے ، بغیر پڑھے.**

قِصّہ ہمارے سوز کا ہے یاد شمع کو
تُم کو سُنائے گی وہ زبانی تمام رات

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱٦۲). [زبان + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---اِستِغاثَہ (---کس ا ، سک س ، کس ت ، فت ث) امذ.
وہ نالش جو تحریر کے بغیر محض زبان سے کی جائے. مثل زبانی اِستغاثہ کے تین نقول لکھے جاویں. (۱۸۸۲ ، ایکٹ ۱۰ ، ۱۰۵). [زبانی + اِستغاثہ (رک)].

---اِمْتِحان (---کس ا ، سک م ، کس ت) امذ.
وہ اِمتحان جس میں سوال بھی زبان سے پوچھے جائیں اور اُن کے جواب بھی زبانی دیے جائیں. آپ زبانی اِمتحان میں کامیاب ہوئے. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۴۳). [زبانی + اِمتحان (رک)].

---باتیں (---ی مج) امث.
وہ باتیں جو صرف کہی جائیں مگر اُن پر عمل نہ کیا جائے . اپنی زبانی باتوں سے تُم کو رضامند کر دیتے ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۹۹). الپس کے دَرّے روکنے کا قصد ظاہر کیا لیکن یہ زبانی باتیں تھیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ رومہ (ترجمہ) ، ۵۳٦). [زبانی + باتیں (بات (رک) کی جمع)].

---پَڑْھنا ف م.
بے دیکھے پڑھنا ، حِفظ پڑھنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---تُکّے (---ضم ت ، شد ک) امذ.
اُوپری باتیں ، زبانی جمع خرچ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [زبانی + تُکّے (تُکّا (رک) کی جمع)].

---جَمْع خَرْچ (---فت ج ، سک م ، فت خ ، سک ر) امذ.
خالی خُولی باتیں ، فقط باتیں ہی باتیں ، خالی خُولی باتیں بنانا . اپنی قوّتِ خیالی کو مُبالغے سے بیان کرنا ، اپنے منھ میاں مٹھو بننا ، زبانی جمع خرچ. (۱۸۷۸ ، خیالاتِ آزاد ، عبدالغفور شہباز ، ۱). لیکن غور سے دیکھو تو یہ صرف زبانی جمع خرچ ہے کون ہے جو موت سے نہیں بھاگتا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۲۰۳). یہ مشغلہ غدّار سازی کا صرف زبانی جمع خرچ تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ بات اس سے بھی بہت آگے بڑھ گئی. (۱۹۸۲ ، رُودادِ چمن ، ۵۲). [زبانی + جمع (رک) + خرچ (رک)].

---جَمْع خَرْچ دِکھانا محاورہ.
خالی خُولی بات ، بے عمل ہونا ، محض باتیں بنانا عملاً کچھ نہ کرنا. زبانی جمع خرچ دکھانے والے ہزارہا لیڈر ہمارے دماغ کی فہرست میں ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳).

---حِساب (---کس ح) امذ.
وہ حِساب جو لِکھے بغیر کیا جائے ، ذہنی حِساب (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [زبانی + حِساب (رک)].

---خَرْچ (---فت خ ، سک ر) امذ.
رک : زبانی جمع خرچ . اب ملکہ کی شانِ شاہی نہ رہی تھی ، دکھاوے کی رسموں پر آگئی ، زبانی خرچ بہت باقی ندارد. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۸۰).

کُھلا کب مدّعا اُن کے بیاں سے
زبانی خرچ تھا خالی زباں سے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۲۵). [زبانی + خرچ (رک)].

---داخِلَہ (---کس خ ، فت ل) امذ.
رک : زبانی جمع خرچ. سب زبانی داخلہ ، خالی خُولی باتیں اور بیوی کو یہ خبر نہیں کہ دُلائی انعام میں دے دی گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۲) . گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ ... یہ ... بہت بڑے رفارمر ہیں مگر سب زبانی داخلہ. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۹۳). [زبانی + داخلہ (رک)].

---سِیکْھنا ف م.
سُن کر یاد کرنا ، حِفظ کرنا. صحابہ نے قرآن زبانی سیکھا تھا. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۸).

---کَلامی (---فت ک) صف.
بات چیت کے انداز میں کہا ہوا. کہانیاں کچھ زیادہ رزمیہ یا شجاعانہ نہیں ہیں بلکہ ان میں زبانی کلامی دلائل پر مبنی تنازعہ زیادہ کارفرما ہے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۱۷). [زبانی + کَلام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---کَہْنا ف م.
بذریعۂ گفتگو اظہار کرنا ، مُنھ سے بیان کرنا.

ادب سوں نزک جا کے بولیا اسے
زبانی کیا شہ سُنایا اسے

(۱٦۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۰).

گر خط نہ پڑھ سکیں تو زبانی ہی نامہ بر
کہدینا مدّعائے مُصیبت فزائے خط

(۱۸٦۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱٦۳) . ادائیگی بھی معرفتِ اعلیٰ حضرت ہی ہونی چاہیئے جیسا کہ آپ نے مُجھ سے زبانی کہا تھا. (۱۹۳۵ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۳٦۸).

---وِرْد کَرْنا ف م.
بار بار پڑھنا یا دُہرانا. قرآنی آیات کا زبانی ورد کرتے کرتے زبان سوکھ گئی. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۸۱).

ـــ وَعْدَہ (ـــ فت و ، سک ع ، فت د) امذ.
وہ وعدہ جو زبان سے کیا جائے (ماخوذ : نوراللغات). [زبانی + وعدہ (رک)].

ـــ ہَیجان (ـــ ی لین) امذ.
(نفسیات) لسانی تہیج ، بولی بولنے کی قدرتی تحریک . زبانی ہیجان بہائم میں بھی بالکلیہ غائب نہیں ہوتا.(۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۵۱). [زبانی + ہیجان (رک)].

ـــ یاد کَرْنا محاورہ.
حفظ کرنا . دیوان میں جو کچھ پسند آتا اس کو زبانی یاد کر لیتا . (۱۹۷۹ ، سرگزشت حیات ، ۱۳۳).

زُبانِیا (ضم ز ، کس ن) امذ.
(نجوم) چاند کی سولھویں منزل جو عقرب کی شاخ ہے اور یہ دو ستارے ہیں. چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں .. سماک ، عَفر، زُبانیا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۳).[ع : زُبانیا ـ بچھو کے ڈنک].

زَبانِیَہ (فت ز ، کس ن ، فت ی) امذ.
دوزخ کے موکل فرشتے جو دوزخیوں کو دوزخ کی طرف دھکیلیں گے. زبانیہ یعنی دوزخ کے پیادے نعرہ مار کر ... لوگوں کی طرف پکڑنے کو دوڑیں گے. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۱۸۰) . اُوسوقت ملائکہ سے مُراد زبانیہ فرشتے ہوں گے جو کافروں کو عذاب دیتے ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۶۶). [ع].

زَبَد (فت ز ، ب) امذ.
جھاگ ، کف.

اسی قبیل سے قطن و زبد و موم کے دیکھ
تمام و ثوب و ہمہ عضو و جملگی پیکر

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۳). زبد بول ... ہووے تو یرقان اسود پر دلالت کرتا ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۱). [ع : (ز ب د)].

ـــ اُلْبَحْر (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ح) امذ.
کفِ دریا ، سمندر کا پھین ، سمندر کا جھاگ. زبدُالبحر چند اقسام کا ہوتا ہے فارسی میں اس کو کفِ دریا کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۲۹). وہ پتھر جس کو زبدُالبحر یا کفِ دریا کہتے ہیں اس کو انگریزی میں پمیس کہتے ہیں. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبعیات ، ۱۲۶). [زبد + رک : ال (ا) + بحر (رک)].

ـــ بُورَق (ـــ و مع ، فت ر) امذ.
سمندر کے جھاگ کا سفوف ، ایک قسم کا نمک. رومی کو فارسی میں بورہ سفید کہتے ہیں اس میں اور زبد بُورق میں یہ فرق ہے کہ زبد بُورق بہت سفید ہوتا ہے اور اس میں زردی کی جھائیں ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳۸). [زبد + بُورق (رک)].

زُبْد (ضم ز ، سک ب) امذ ؛ ج زبدہ.
مسکہ ، بالائی (ملائی) (ماخوذ : پلیٹس ؛ بیان اللسان). [ع : (ز ب د)].

زُبْدَۃ (ضم ز ، سک ب ، فت د) امذ (ج : زبد).
۱. بالائی ، کسی چیز کا بہترین حصہ (اسٹین گاس). ۲ خلاصہ؛ مسکہ ؛ عُمدہ (بیان اللسان). [ع : (ز ب د)].

ـــ اُلْحُکَما (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، فت ک) امذ.
حکیموں میں سے منتخب ایک لقب ، کلمۂ خطاب جو طبیبوں کو دیا جاتا ہے. خسارے کی سرمایہ کاری کا نُسخہ وہ نُسخہ ہے جو معاشیات کے زُبدۃ الحکما جون مینرڈ کینز کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۳۹۳). [زبدۃ + رک : ال (ا) + حکما (رک)].

ـــ اُلسّالِکِین (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل، شد س ،کس ل ی مع) امذ.
سالکوں میں برگُزیدہ ، پیروں ، صُوفیوں اور بُزرگوں کا لقب (ماخوذ : فیروزاللغات). [زبدۃ + رک : ال (ا) + سالکین (رک)].

ـــ اُلعُشّاق (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، شد ش) امذ.
عاشقوں میں مُنتخب.

ہم کو یہ رُتبہ بلا غم میں ترے
زبدۃ العشّاق کہلاتے ہیں ہم

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۱ : ۱۹۲).[زبدۃ + رک: ال (ا) عُشّاق (رک)].

زُبْدَہ (ضم ز ، سک ب ، فت د).(الف) امذ.
دودھ کا جھاگ ، بالائی ، مسکہ ، تازہ مکھن (نوراللغات) .
(ب) صف ؛ امذ. برگُزیدہ ، چُنا ہوا ، چیدہ ، مُنتخب.

ہو شمۂ مُجھ حال سوں واقف ، کہ دیا ہے
تُجھ زُبدۂ آفاق کوں حق نے ہمہ دانی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۸). زبدہ دانیانِ روزگار ، سرِ دفترِ عقلاء عالی مقدار مدرس ہندی کپتان جان ولیم ٹیلر صاحب بہادر. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۲).

جہاں سپاہ و جہاندار و مطلعِ انوار
خدا شناس و خدا ترس و زبدۂ ابرار

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۲۱). جس کا اہتمام محمڈن کالج کے آنریری سیکرٹری اور سرسید کے جانشین اور اُن کے زبدہ احباب کے ہاتھ میں ہے. (۱۹۰۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۵). وہ اپنے آپ کو زُبدۂ اُمت سمجھتے تھے اور عام عقیدہ یہ تھا کہ خدا سے راہ و رسم رکھنے کی بدولت وہ مستقبل کے بارے میں بشارتیں دینے کا ملکہ بھی رکھتے ہیں. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۲۳۰). [ع : (ز ب د)].

ـــٔ اَرْکان کس اضا(ـــ فت ا ، سک ر) امذ.
کائنات کا بہترین حصہ ؛ رسالت مآب محمد صلی اللہ علیہ وسلم (جامع اللغات). [زبدۂ + ارکان (رک)].

ـــٔ عُلُوم کس اضا(ـــ ضم ع ، و مع) امث.
حاصلِ عُلوم ، عُلوم کا نِچوڑ. شاعری نہ صرف ایک فن لطیف ہے بلکہ

زُبدۂ علوم ... بھی ہے ۔ (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۱۴) .
[زُبدۂ + عُلوم (رک)] .

---کائنات کس اضا (---کس ء) امذ.
رک : **زُبدۂ ارکان.** انسان اشرف المخلوقات جو ... قوسی جُودت زبدۂ کائنات و افضل الحیوانات ہے میرے سامنے مٹی، صورت ذکورو اناث محض نفرت خیز. (۱۸۹۵، جہانگیر، ۳۵). [زُبدۂ+ کائنات (رک)] .

---وُلاتُ الْاَنام کس اضا (---فت و ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا) امذ.
انسانی حاکموں کا عِطر ، رسالت مآب محمد صلی اللہ علیہ وسلم (جامع اللغات) . [زُبدۂ+ ولات (رک) + رک : ال (ا) + انام (رک)] .

زَبَر (فت ز ، ب). (الف) امذ.
اِملا کی وہ علامت جو عربی ، اُردو اور فارسی رسم الخط میں لکھی جانے والی دوسری زبانوں کے حرف کے اُوپر ترچھے خط کی شکل میں درج کی جاتی ہے اور حرف کی اس حرکت کو ظاہر کرتی ہے جسے عُرفِ عام میں بالائی حرکت کہتے ہیں.

بازی تری جم پیش ہور دشمن سے تیرے زیر اچھو
جو لگ ہے قرآن میں رقم پیش ہور زبر ہور زیر کا

(۱۶۷۸ ، کلیاتِ غواصی ، ۱۸۰). اور یے ساکن ، زبر کے بعد کو لیبی لکھتے ہیں. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۲). قدیم زمانے میں قرآنِ مجید پر زیر و زبر مد وغیرہ نہیں ہوتے تھے. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۶۹). اردو کا کوئی اسم قصیر مصوتے زیر ، زبر ، پیش پر ختم نہیں ہوا سب ساکن الآخر ہیں. (۱۹۷۲ ، اُردو قواعد ، ڈاکٹر شوکت سبزواری ، ۵۹). (ب) صف. ۱. **اُوپر ، بالا ، فوق.**
اے دنیا کدھیں زیر کدھیں زبر کدھیں تلے کدھیں اپر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۵).

جن نے نظر زبر و زبر صفحے پہ اس مکھ کے کیا
گویا کہ کیتا ختم ہے سو بار وہ قرآن کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۴).

زیر دستوں سے نہ پیش آ تُو زبردستی سے دیکھ
ہو گئے کتنے زبر یاں زیر آنکھوں کے تلے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۴۸).

عاشق ترا سما پہ ملک ، ارض پر ملیک
عالم میں جو زبر ہے سمجھ اس کو زیر تُو

(۱۸۸۳ ، بہارستانِ عشق (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۱۱)).

تُو ہے علوی اور میں سفلی مگر
زورِ بازو میں ہوں میں تُجھ سے زبر

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۵۴). ۲. **مُستحکم ، استوار ، مضبوط ، زبردست ، طاقتور.**

اور بنایا ہے تمہارے فوق سر
ہفت سقفِ آسماں سخت و زبر

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۹). ۳. **بہتر زیادہ بڑا ، بوجھل ، گراں ؛** ازبر کا مخفف (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [ف] .

---پَودا (---و لین) امذ.
بڑا پودا ، طاقت ور پودا ؛ مضبوط درخت. چند خُشکی پسند پودے بھی ہوتے ہیں اور مدارینی ملکوں میں متعدد زبر پودوں کی شکل میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۳ : ۵۷۲). [زبر + پودا (رک)].

---تَنگ (---فت ت ، غنہ) امذ.
گھوڑے کی کاٹھی کے اُوپر کسا جانے والا تنگ ، بالاتنگ (عِلمی اُردو لغت). [زبر + تنگ (رک)].

---داب امث.
(نباتیات) **بر رُوئیدگی.** بالائی سطح کے تیز نمو کے باعث زیریں جانب خمیدگی کو زبر داب کہتے ہیں. پھولوں کا کھلنا بھی اسی اصول کی مثال ہے . (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۹۰) .
[زبر + داب (رک)].

---و زیر ہونا محاورہ.
اُلٹ پُلٹ ہونا ، تہ و بالا ہونا ، زیر و زبر ہونا.

تا شام اس ہلال سے اندھیر ہو گیا
ایوان یزید کا زبر و زیر ہو گیا

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)).

---ہونا محاورہ.
۱. **غالب ہونا، فتح پانا، بھاری ہونا.** دُشمن کو زیر کرنے پیش ہونا یا زبر دشمن تل تل کی لیتا ہے خبر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۹).

شاہ و گدا کسی صورتِ اصلی میں فرق نئیں؟
وہ اوج پر زبر یہ تنزّل میں زیر ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۰). ۲. **گُداختہ ہونا ، حسّاس ہونا.** دل پہلے ہی زبر ہو رہا تھا. افروز کی تسکین نے برسوں کی دبی ہوئی آگ میں شتابہ لگا دیا. پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگی . (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۲۲).

زِبْر (کس ز ، سک ب) امث.
لِکھی ہوئی چیز ، کتاب ، نوشتہ (عِلمی اُردو لُغت ؛ فرہنگِ عامرہ).
[ع : (ز ب ر)].

زُبُر (ضم ز ، ب) امذ ؛ ج.
۱. **کسی کلمے کے ہر لفظ کے حروفِ ملفوظی میں پہلا حرف جیسے دن کے حروفِ ملفوظی دال اور نون ہیں انمیں سے د اور ن حروف زبر ہیں (اور ال اور ون بیّنات ہیں).**

مُجھکو تھی فکرِ سال طبع دل نے کہا کہ اے نعیم
تو زبر اور بیّنات بمصرعِ آخریں کے گن

(۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۷۲) «انیس» اور «بےکلیم اللہ» وہ کے اعداد صرف بقاعدۂ زبر لیے ہیں ، حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ ان کے اعداد بھی زبر و بینہ دونوں طرح کے لیے جاتے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی تا ستمبر ، ۴۶). ۲. **زبور کی جمع ؛ کِتابیں.**
زبر زبور کی جمع ہے اور زبورکا لفظ قرآن مجید میں تین دفعہ آیا ہے ... زبر کے معنی ہیں کَتَبَ ـ اس نے لکھا. زبور ـ کوئی تحریر یا کتاب جس میں عقل و حکمت کی باتیں ہوں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۹۴). [ع : (ز ب ر)].

---زِبْرا (کس مع ز ، سک ب) امذ.
گورخر ، زیبرا. دریائی گھوڑا و زرّافہ و زِبرا جنھیں کبھی آگے نہ دیکھا تھا دیکھنا ہوا ... پہنچا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۴۳). زِبرا یا گورخر یہ اصل میں گھوڑے کی جنگلی قِسم ہے جس کے بدن پر دھاریاں بنی ہوئی ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۴). [انگ : Zebra].

زَبَرْجَد (فت ز ، ب ، سک ر ، فت ج) امذ
زردی مائل سبز رنگ کا ایک قیمتی پتھر یا معدنی جوہر جو زمرد سے مُشابہ مگر اس سے کمتر شمار ہوتا ہے ، پنّا ، ساخت کے اعتبار سے میگنیشیم اور لوہے کا سلیکیٹ (انگ : Topaz).

صُراحی ہری جو زبرجد کی ہے
سو سلطان فیروز کے جد کی ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۵).

ترے یاقوت لب کے میں تصوّر میں جو روتا ہوں
پھپولا اشک کا تن پر جو پڑ جائے زبرجد ہے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۵۴).

فیروزے کی چٹان پر الماس گر گئے
موتی بکھر گئے ہیں زبرجد کی کان پر
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۷۰). آپ کو جنّت میں ایک نہر عطا کی گئی ہے جس کا نام کوثر ہے ، آپ نے فرمایا "ہاں ، اور اس کی زمین یاقوت و مرجان اور زبرجد اور موتیوں کی ہے". (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۶۹۴). زبرجد اور یاقوت کے ستون ان محلوں میں کھڑے تھے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۹۴). [ع].

---ہِنْدی کس صف(--- کس ہ ، سک ن) امذ.
پکھراج (علمی اُردو لغت). [زبرجد + ہندی (رک)].

زَبَرْجَدی (فت ز ، ب ، سک ر ، فت ج) صف.
آسمانی ، زبرجد کے رنگ جیسا. وہ جھاڑ سلیمانی وہ سرخ سبز، زبرجدی آسمانی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۵۲). چمکتے ہوئے زبرجدی رنگ کی جاپانی ریشمیں چُوڑیاں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۵). [زبرجد + ی ، لاحقۂ صفت].

زَبَرْدَسْت (فت ز ، ب ، سک ر ، فت د ، سک س) صف.
۱. (i) **غلبہ و قوّت رکھنے والا ، تسلط جمانے والا ، زورآور.**

نو اسمان سارے کی پست ہے ترے
زبردست سب زیر دست ہے ترے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱).

نہ دُنیا کی زن ہو تو ہے مردِ عشق
زبردست ہے زیر دستی نہ چاہ
(۱۷۸۲ ، دیوانِ مُحبت (ق) ، ۱۵۲). کسو زبردست نے ایک زیردست کو تھپڑ مارا. (۱۸۰۳ ، گنجِ خُوبی ، ۱۵۸). زبردست کے مقابلہ میں کمزور کے سر اٹھانے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے. (۱۹۵۴ ، اکبرنامہ ، ۹۳). (ii) **مضبوط ، قوی ، طاقت ور.**

آج مولد ہے جنابِ حیدرِ کرّار کا
ہو گیا بازو زبردست احمدِ مختار کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۳). امیر نے فرمایا کہ چنداں زبردست نہیں ہے فقط دیکھنے میں لحیم و شحیم ہے. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیالِ سکندری، ۲ : ۲۱۰). یہ دور چھوٹی چھوٹی بادشاہتوں اور آئے دن کے خلفشار میں زبردستوں اور زیردستوں کے درمیان آویزش کا دور ہے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۱۳۹). (iii) **عظیم ، بڑے رُتبے والا.** یہ زبردست شاعر کہن سال مشّاق ... جس دِن وہاں پہنچا تو مشاعرہ میں شاید دو تین دن باقی تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۴۰۴). ان دو زبردست شخصیتوں کے وسط میں سیٹھ چھوٹانی صاحب کا بِٹھایا جانا ان لوگوں کو گوارا نہ تھا. (۱۹۲۲، نقشِ فرنگ ، ۱۴). ۲. **شدید ، سخت.** عشق پادشاہ بھوت مست ، بھوت زبردست. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۴۲). ڈرامہ نِگاروں کی کسی بِٹی ہوئی یادگار نے انکی ایسی زبردست ہجو کہی ہے. (۱۹۲۴ ، ناٹک ساگر ، ۱۵۵). پرسوں زبردست آندھی کے بعد زور دار بارش ہوئی. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ / ۱۸۰ : ۶). ۳. **شاندار پُروقار ، موثر.** سر انٹونی میکڈانل لفٹنٹ گورنری پر آئے تو پھر ایک زبردست میموریل پیش ہوا. (۱۹۳۴ ، حیاتِ محسن ، ۱۵۳). ۴. **جابر ظالم.** وہ ایسا عادل ہے کہ زبردست اس کی حمایت میں زبردستوں سے نہیں ڈرتے. (۱۸۰۵، آرائشِ محفل، افسوس، ۲۸۲). [ف].

---پَڑْنا محاورہ.
بھاری پڑنا ، غالب رہنا ، زور دار ہونا اکبر الگ کھڑا تھا ... بھگوان داس پہلو میں تھا اُس سے کہا ... چلو ہم تُم مِل کر جا پڑیں کہ پنجہ سے مشت کا صدمہ زبردست پڑتا ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۹).

---سَب کا جَنْوائی کہاوت.
زبردست کا حکم سب مانتے ہیں ، زبردست کو ہر طرح کا غلبہ ہوتا ہے ، زبردست جو چاہے سو کرے (فیروزاللغات ؛ جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---سُورْما (---و مع ، سک ر) صف ؛ امذ.
بہت بہادر ، بہت طاقت ور. آخر مجبور ہو کر سموئیل نے ساؤل کو بادشاہ مقرر کر دیا جو قبیلۂ بنی یامین کے ایک "زبردست سُورما" کا بیٹا تھا. (۱۹۸۲ ، نویدِفکر ، ۲۳). [زبردست + سُورما (رک)].

---سے زَبَرْدَسْت صف.
طاقت ور سے طاقت ور ، بہت زیادہ شان و شوکت والا ، سورما ، بہادر. زبردست سے زبردست تاج داروں کے سر جُھکتے ہوں گے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۱۴).

---کا بِیگھہ سو بِسْوے کا کہاوت.
زبردست آدمی کا حِصّہ بھی بڑا ہوتا ہے (ماخوذ : عِلمی اُردو لُغت مہذب اللغات ؛ محاوراتِ ہندوستان).

---کا ٹھینگا سَر پَر کہاوت.
طاقت ور اور صاحبِ اقتدار آدمی کے سامنے زورنہیں چلتا ، قوّت والے کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا پڑتا ہے ، اس کی ماننی پڑتی ہے. ہر چند کلیم نے مرزا ظاہردار بیگ کے ساتھ اپنے حقوقِ معرفت ثابت کیے مگر زبردست کا ٹھینگا سر پر ، اُس نے ایک نہ مانی. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۶۶).

روز وہ چڑھ کے برس جاتے ہیں میرے گھر پر
ہے مثل سچ کہ زبردست کا ٹھینگا سر پر

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۰۷). سب سے بالا چیز زبردست کا ٹھینگا سر پر تھا اور پھر اُس کو دُور تک کے خطرے دِکھائی پڑ رہے تھے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۹۸).

---کا ٹھینگا سَر پَر رَہْنا محاورہ.
رک : **زبردست کا ٹھینگا سَر پر**. تجارت کے واسطے موزوں ہونا ایک ایسی بد قسمتی یا جُرم ہے جس کی سزا بھی ہے کہ زبردست کا ٹھینگا ہمیشہ سر پر رہے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ، ۹، ۲۳ : ۴).

---کَرْنا محاورہ.
نامنصفانہ اہمیت دینا ، ہمت بڑھانا ، طاقتور ٹھہرانا. ایک گروہ کو ایک گروہ پر زبردست نہ کرے اور ہر طایفہ کو موافق اوس کے مرتبے کے درجے دے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۶).

---کی جورُو سَب کی دادی ، غَریب کی جورُو سَب کی بھابی کہاوت.
زبردست کی سب عِزّت کرتے ہیں غریب کی کوئی نہیں کرتا (ماخوذ : عِلمی اُردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---کی لاٹھی سَر پَر کہاوت.
زبردست کا سب کہا مانتے ہیں (عِلمی اُردو لُغت).

---کے بِیسْوں پِسْوے / بِسْوے بِیس کہاوت.
صاحبِ قوّت و اثر ہمیشہ غالب رہتا ہے. مگر تندرست ہونا تھا کہ نئی دلہن مع اپنے تمام حقوق کے گھر میں اتریں زبردست کے بسوے بیس. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۰۶).

---مارے اَور رونے نَہ دے کہاوت.
ایسے موقع پر مستعمل جب کوئی شخص ظُلم یا زیادتی کرے اور حرفِ شکایت بھی ادا نہ کرنے دے. لو بیوی یہ زبردستی کی بات ہی اور ہے وہ کیا مثل ہے زبردست مارے اور رونے نہ دے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۳۱). جبریہ نیکی ان بچّوں کو بھلا کیسے بھا سکتی ہے ، مگر زبردست مارے اور رونے نہ دے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خُطبات ، ۱۳۳). دم مارنے کی گنجائش نہ تھی ، زبردست مارے اور رونے نہ دے. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۱۵۴)

---ہونا محاورہ.
بہت طاقتور ہونا ، حاوی ہونا.

دل جام حقیقت ستی جو مست ہوا
ہر مستِ مجازی سوں زبردست ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۶).

زَبَرْدَسْتی (فت ز ، ب ، سک ر ، فت د ، سک س). (الف) امث.
۱. (i) **کسی بات یا کام پر مجبور کرنا ، خلافِ مرضی کوئی کام لینا ، جبر و قہر.** اگر آپ زبردستی کرتے میں دریا میں ڈوب مرتی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۶). ماں کی زبردستیوں سے راجہ شادی پر راضی ہوئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۵).

اس طرح نہ ہاتھ آئے گی لیلائے نجات
اے جرأتِ رندانہ زبردستی کر

(۱۹۶۸ ، غزل و غزال ، ۳۷). (ii) **ظُلم ، زیادتی.**

سدا انسان کو قدرت دِیا او — زبردستی نہیں کس پر کِیا او

(۱۸۳۹ ، رسائلِ حیات ، ۸۵). تاجدار نے جو یہ معرکہ دور سے دیکھا پکار کر آواز دی ، او بادشاہ یہ کیا زبردستی ہے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۶۰). بیکار یا زبردستی کی غلامی کا کوئی سوال ہی نہ تھا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۸). ۲. **غلبہ ، استیلا ؛ زور و قوّت ، طاقت ، زور آوری.**

نہ کر زیر دستاں کا دِل پر غُبار — تُو ڈر از زبردستیٔ روزگار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۴). وہ لڑکا پیدا ہو گا ... گردن کشان دہر کو زبردستی سے زیر کرے گا. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۴۵). (ب) م ف. **جبر سے ، بالجبر ، مجبور کر کے ، جبر کے زیرِ اثر.**

زبردستی لیا بوسہ جو اس کا وصل کی شب میں
بہت جھگڑا بہت بِگڑا ، بہت جھنکا بہت پٹکا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۴). آٹھویں ، دسویں ، پندرھویں ، بیسویں ، نانی سے زبردستی ہلنے لگی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۹۶). پاکستانی یا کم از کم ہندوستانی باشندہ نظر نہ آتا تھا کہ اسے پکڑ کر زبردستی دوست بنالوں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۸۸). [زبردست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---بَھگا لے جانا محاورہ.
کسی کی مرضی کے بغیر اُس کو بھگا کر لے جانا ، بِلا رضا مندی لے اُڑنا ، جبراً پُھسلا کر یا بہکا کر یا دھمکی دے کر کسی عورت وغیرہ کو گھر سے نِکال لے جانا ، دباؤ ڈال کر بھگا لے جانا ، اغوا کرنا ، مرضی کے خِلاف لے بھاگنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---پَکَڑ بُلانا محاورہ.
حکومت کے زور سے گرفتار کرا کے بُلانا ، بِلا مرضی دباؤ کے باعث بُلوا لینا (فرہنگِ آصفیہ).

---پَنا (---فت پ) امذ.
زبردست ہونے کی حالت یا کیفیت ، ظُلم. اری آبہم دیکھہ ، ہم بھی ان کا زبردستی پنا دِکھانے دیتے ہیں دیکھو ساری بیکڑی نِکلی جاتی ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۲۳). [زبردستی + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---چَلْنا محاورہ.
زور چلنا ، بس یا قابو ہونا.

اس کے آگے ان نئے سانگوں کی کُچھ ہستی نہ تھی
اس پہ چلتی کچھ زمانہ کی زبردستی نہ تھی

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۸۹).

---چِھین لے جانا محاورہ.
اغوا کر لینا ، اٹھا کر لے جانا. جان دینے والے شہدے ... یہاں تک تیّار ہیں کہ جو اماوس کے دن تم اس عورت کے گھر پر نہ ملیں تو تمہاری آبرو لے لیں اور زبردستی چھین لے جائیں. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۰).

---چھین لینا محاورہ ؛ ف م.
جھپٹا مارنا ، اینٹھ لینا ، ظُلم سے لے لینا (فرہنگِ آصفیہ).

---قبُول کرانا محاورہ.
جبر کرنا ، زیادتی کرنا ، دِھینگا دِھینگی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---کا سودا ہونا محاورہ.
جبر سے کوئی کام کرنا ، مجبوری ، بد دلی ، بیکاری کا مشغلہ ، خوامخواہ کا بیکار کا مشغلہ. وہ اشعار کیا ہیں زبردستی کا سودا ہے ملیے گا تو سُنیے گا. (۱۹۱۶ ، خطوطِ اکبر ، ۳۸).

---کرنا ف م.
ظُلم یا زیادتی کرنا ، جبر کرنا. ہم نہیں بیچتے ، آپ کا اِجارہ ہے کچھ ، آپ ہیں کون زبردستی کرنے والے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تیرے جیتے جی ہم پر کوئی زبردستی کر سکے. (۱۹۴۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۸۴).

زِبرِقان (کس نیز فت ز ، سک ب ، کس ر) امذ.
چودھویں رات کا چاند ، ماہِ کامل ؛ وہ شخص جس کی ڈاڑھی چھوٹی ہو ؛ سفید کاغذ (جامع اللغات ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع].

زُبرَہ (ضم ز ، سک ب ، فت ر) امذ.
۱. وہ دو روشن سِتارے جو برج اسد کے دوش پر واقع ہیں. چار ستارے واقع گردن کو جبہہ اور ستارگان بطن اور تہی گاہ کو زُبرہ ... کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷). ۲. قدیم علم نجوم کے نزدیک چاند کی گیارھویں منزل. کنیز نے کہا چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ... طرف ، جبہہ ، زبرہ ... رشاء ان کی تعداد ابجد ہور کے حروف کی تعداد ہے. (۱۹۴۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۴۴). ۳. لوہے کا بڑا ٹُکڑا ، لوہے کا پتر (فرہنگِ عامرہ ؛ لُغاتِ ہیرا). ۴. کاندھا اور پٹھہ ؛ شیر کی ایال (المنجد). [ع : (ز ب ر)].

زِبَس (کس مج ز ، فت ب) م ف.
ازبس (رک) کی تخفیف ، بہت ، بے حد.

ہوا جو گوہرِ دل غرقِ بحرِ حُسن ، ہے نایاب
زِبس دریائے حُسنِ دلبراں بے انتہا دستا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴).

ہاتھوں سے زِبس مردمِ بدبیں کے ہوا داغ
جُوں پُتلی میں چھپتا ہوں اب اپنی ہی نظر سے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۶).

ناتوانی نے بنایا ہے زِبس زار و نحیف
میرے دب جانے کو ہے سایۂ دیوار بہت
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۴۶). [ازبس (رک) کی تخفیف].

زِبَسکہ (کس ز ، فت ب ، سک س ، کس مج ک) صف ؛ م ف.
رک : ازبسکہ.

زِبسکہ پونچھا ہے رُخ سے بجائے اشک غُبار
غُبار سے میرا دامن ہے دامنِ کہسار
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۳۶). [ازبسکہ (رک) کی تخفیف].

زَبعَیَّہ (فت ز ، ب ، ع ، شد ی بفت) امذ.
ایک قِسم کا پُھول ، ایک کانٹے دار پودا. زبعیّہ یعنی ستیاناسی کا پُھول جسے شقائق النعمان بھی کہتے ہیں خاندانِ شقشقیہ (رے نن کولیشیا) کی بہترین نظیر ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۲). [ع].

زِبل (کس ز ، سک ب) امذ.
لید ، گوبر ، گوہ. اور جو زِبل اس کا صاحب قولنج کو دیویں تو شفا پاوے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۰). [ع : (ز ب ل)].

زَبُن (فت ز ، ضم ب) صف.
رک : زبون.

قبولے نہیں ان تھے کوئی یو سُخن
اول کے وہی عقل کیتے زبن
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۷). [زبون (رک) کی تخفیف].

زُبنیا (فت نیز ضم ز ، فت ب ، سک ن) امث.
زبان. پہلے چرچل اور اُن کے ہم خیالوں کی زبنیا روکو ، پھر اجتمالات کا گلا استدلال کی رسّی سے گھونٹو. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۶). کیسی کیسی ملاحیاں دی تھیں دیکھی تھی اس دن اس کی زبنیا کی بہار. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۰۴). [زبان (رک) کی تصغیر].

زَبُور (فت ز ، و مع) امث.
وہ صحیفہ جو حضرتِ داوٗد پر نازل ہوا تھا، حضرت داوٗدؑ کے نغمات.

توریت کی قسم ، قسم انجیل کی تُجھے
تُجھ کو قسم زبور کی فرقان کی قسم
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۵). اٹھارھویں رمضان کو زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر اور تیرھویں رمضان کو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور چوبیسویں رمضان کی شب کو فرقانِ مجید حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پر نازل ہوا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۱۴). زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر نازل ہوئی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳). حضرت داوٗد کی کتاب کو زبور کہا گیا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۹۴). [ع : (ز ب ر)].

زَبُون (فت ز ، و مع) امذ.
سر پر باندھنے کا رومال جسے عرب اور عراق کے لوگ باندھتے ہیں. سر پر ایک رومال جسے زبون کہتے ہیں اور اس کے اوپر اونٹ کے بال بطور رسّی کے لپٹے ہوئے جس کو اگال (عقال) کہتے ہیں. (۱۹۱۲ ، سفرنامہ بغداد ، ۱۴۰). [ع].

زَبُون (فت ز ، و مع) صف.
۱. (أ) معیار یا معمول سے گِرا ہوا ، بیکار ، ناکارہ.

سو عمر دیا ترے عمل کوں کمخاب دیا زبوں کمل کوں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۷).

شریکِ بُلبُل و قمری ہے وہ زبوں فِطرت
جو بیقرار رہے سیرِ گُلستاں کے لیے
(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۲۱).

ہاں سچ نہیں حکایتِ حالِ زبوں دروغ
ہاں شکوہ و شکایتِ صبر و سکوں دروغ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۷).

اگرچہ حالت زبوں ہے اپنی مگر خوشی اس کی ہے کہ ہم کو
نہ اس تباہی کا کوئی غم ہے نہ اس تنزّل کا کچھ قلق ہے
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۶۴). (اا) **نامناسب ، بد ، خراب.**

جو مارے تو راضی ہوں بخشوں میں خوں
ویا بات ایسی نہ کرنا زبوں
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۲). خاک اوس ملعون کے منہ میں کہ حرف ہائے زبوں امام غریب اور اوس کے جد ، آبا کی شان میں کہتا تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۸). جہالت کس حد تک مُضر و زبوں ہے اور کہاں تک نہیں. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۲۲). کوئی شک نہیں کہ یہ دُنیا بڑی زبوں شے ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۵).

جسے کہتے ہیں عُرفِ عام میں تخلیقِ انسانی
یہ کس آغاز کی سعئ زبوں انجام ہے ساقی
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۴۳). ۲. **نحس ، منحوس ؛ ذلیل ، خوار ، رُسوا ؛ خستہ.**

فلک اس تماشے سوں گُم ہو رہا
زبوں دیکھ طالع کو شہ کے کہا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳).

ایسا ہے تکیہ بختِ زبوں پر کہ شام کو
مُژدہ وصال کا مُجھے دشمن سُنا گئے
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۳۶). نذیر احمد اردو کے پہلے ناول نگار نہ ہوتے تو آج ہمارے معاشرے اور ہمارے ناول کی حالت اس قدر زبوں نہ ہوتی. (۱۹۶۲ ، انداز نظر ، ۲۶). ۳. **عاجز ، ناتواں، خوار ، بیچارہ ، زیردست ، گرفتار (عموماً صید کی صفت کے طور پر).**

زبوں کوں تو یوں مارنا مردی نیں
زبوناں کوں نیں مارتے ہیں کہیں
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۲۷).

زبوں فوج پر پل میں لا کہاں کی بہار
زمیں سوں نکل آئیں چمٹیاں کی سار
(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ (ق) ، ۱۵۰). شکارِ زبوں کی طرح مار لیا گرفتار کیا. (۱۸۴۶ ، سرورِ سلطانی ، ۹۱) . یا امیر خوب عیّار کے بھروسے پر آپ لڑتے ہیں اور ہر ایک کو ذلیل و زبوں گرفتار کرا کے کرتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۷۹). اس ... ڈھڈو بےحیا نے خصم کو زبوں رکھا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِثریا ، ۲۰).

کیا کیا نہ دل کی حسرتوں کا روز خون ہوا
کیا کیا نہ کوئی عشق میں خوار و زبوں ہوا
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۳۰).

محبت ہے تجھے خاکِ زبوں سے
زمیں کے چار سُو گھیرا ہے تیرا
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۲۷). ۴. **وہ عورت جو ضعیف اور بدقطع ہو ؛ مادہ کبوتر جو بد رنگ اور لاغر ہو** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۵. **کمزور ، لاغر** (قدیم اردو کی لغت) . ۶. (کاشتکاری) **وہ زمین جو بہت کم فصل دے ، پیداوار کے لحاظ سے کمتر یا گھٹیا زمین.** زمینوں کی پیداوار کے لحاظ سے تین قسمیں ہوئیں - گزیدہ ، میانہ ، زبوں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۹). [ف].

---انجام (---فت ا ، سک ن) صف.
جس کا نتیجہ بُرا ہو ، جس کا اختتام بُرا ہو.

جسے کہتے ہیں عُرفِ عام میں تخلیقِ انسانی
یہ کس آغاز کی سعئ زبوں انجام ہے ساقی
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۴۳). [زبوں + انجام (رک)].

---اندیشی (---فت ا ، سک ن ، ی مج) امث.
گھٹیا سوچ ، پست خیالی. ہم دونوں مل کر ... بودھیوں ، سکھوں اور جینیوں کی زبوں اندیشیوں پر ماتم کرتے ہیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۶۸). [زبوں + ف : اندیش ، اندیشیدن - سوچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بخت (---فت ب ، سک خ) صف.
بدنصیب ، بدقسمت ، منحوس. بدقسمت ، زبوں بخت. (۱۹۷۰ ، اردو مترادفات ، ۱۶۷). [زبوں + بخت (رک)].

---بختی (---فت ب ، سک خ) امث.
بے نصیبی ، بد قسمتی. انسانی قلب کے لیے اس سے بڑھ کر زبوں بختی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کا خلوص پروردۂ اغراض و مقاصد ہو جائے. (۱۹۱۷ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۸۱).

لیکن نگاہِ نُکتہ بیں دیکھے زبوں بختی مری
رفتم کہ خاراز پا کشم ، محمل نہاں شداز نظر
(۱۹۲۴ ، بانگ درا، ۲۷۳). [زبوں + بخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حال صف.
جس کی حالت تباہ ہو ، خستہ حال ، مفلس.

کب وہاں مجھ سے زبوں حال کا ارماں نِکلا
داورِ حشر بھی اچھوں ہی کا خواہاں نِکلا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۱). مارکس کے خیال میں اِنسانی تاریخ داستان ہے اس جد و جہد کی جو زبوں حال ... مستقبل کے لئے کرتے رہے ہیں . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۵) . [زبوں + حال (رک)].

---حالت(---فت ل) امث.
رک : زبوں حالی. یہی حال راجپوتوں کا تھا کہ باوجود اس زبوں حالت کے رانا کے ساتھ ہمدردی کرتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸۵). اکثر شرفا جو اگرچہ قحط و افلاس کے ہاتھوں عاجز ہو گئے ہیں باوجود اس زبوں حالت کے یہ گوارا نہیں کرتے کہ خیرات قبول کریں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۵). [زبوں + حالت (رک)].

---حالی امث.
خستہ حالی ، معاشی طور پر گری ہوئی حالت ، مُفلسی . اپنی بے مائگی اور زبوں حالی کے اسباب تلاش کرتے ہیں تو ہماری نظر دُور نہیں جانے پاتی . (۱۹۱۳ ، فلسفیانہ مضامین ، ۲). انہوں نے پاکستان آرٹس کونسل کراچی کی زبوں حالی اور موجودہ گروہنگ و اِجارہ داری پر تنقید کرتے ہوئے کہا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، اپریل ، ۱۴). [زبوں + حال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خِصال (--- کس خ) صف.
بد اطوار ، جس کی عادتیں خراب ہوں ، بُری عادتوں والا.
جب تند و تیز ہو کے بڑھا وہ بے جدال
آواز دی اجل نے سرک او زبون خِصال
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۳). [زبون + خِصال (رک)].

---سِیَر (--- کس س ، فت ی) صف.
بد خصلت ، جس کی سیرت خراب ہو ، بد کردار.
بڑھ کر پکارا صف سے یہ شمرِ زبون سِیَر
اس گفتگو سے فائدہ اے مردِ نامور
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۱۱). [زبون + سِیَر (سیرت (رک) کی جمع)].

---شِعار (--- کس ش) صف.
بُرے طور طریقوں والا.
لے اب ہمارے وار کو روک او زبون شِعار
گرتی ہے دیکھ سر پہ یہ شمشیرِ آب دار
(۱۹۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۶۶). [زبون + شِعار (رک)].

---شَمائِل (--- فت ش ، کس ء) صف.
بُری خصلتوں والا ، بُری عادتوں والا. جیسے ہی ایک رگڑا دیا جن نوی بیکل زبون شمائل موجود ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۶۴). [زبون + شمائل (رک)].

---عَمَل (--- فت ع ، م) صف.
بد کار ، بد کردار (مہذب اللغات). [زبون + عمل (رک)].

---کار صف.
جس کے عمل ، حالت یا صُورتِ حال وغیرہ میں خرابی یا نامناسبت پائی جائے.
واللہ کہ یہ ڈینگ ہے اے یارِ زبون کار
اور سچ بھی ہو بالفرض تو اے خفتہ و نادار
(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۶). [زبون + کار (رک)].

---کاری امث.
بد کرداری ، بد خصلتی.
سرمایۂ اخلاق زبون کاری ہے
اک کھیل زمانے کا دِل آزاری ہے
(۱۹۳۱ ، انوار ، ۱۵۲). فی الوقت اس طبقے کے بعض افراد زبون حالی سے زیادہ جس قسم کی زبون کاریوں میں مُبتلا ہیں ان کو دیکھتے ہوئے علم کا مُستقبل ... ملک میں اور بھی تاریک دِکھائی دیتا ہے. (۱۹۶۷ ، نکتۂ راز ، ۸۵). [زبون + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کام صف.
نا مُراد ، نا کام.
بیکار ہے اب شِکوۂ تقدیرِ زبون کام
بے فائدہ ہے اب گِلۂ گردشِ ایّام
(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲۶). [زبون + ف : کام ـ مُراد ، مقصد].

---کرْنا ف م.
عاجز یا مغلوب کرنا.
نفس کے تئیں زبون کرے یعنی دل کے تئیں دے پٹیل کے چوکیل (۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۶۲).
ہم نے کُچھ ایسا آج کیا ہے اُنہیں زبون
ہوں گے پڑے چُھپائے ہوئے بستروں میں منہ
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۳۵۹).

---کَلام (--- فت ک) صف.
خراب باتیں کرنے والا (مہذب اللغات). [زبون + کلام (رک)].

---لگنا محاورہ (قدیم).
بُرا لگنا.
تیرے جو سیں کو گر ہونیگی بڑی ٹوپی
توں خوب جان کہ وہ بھی تُجھے زبون لگے
(۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی (دکنی اردو کی لغت)).

---ہو جانا محاورہ.
مغلوب ہو جانا ، زچ ہو جانا ، عاجز ہو جانا. غرض کفر باطل زبون ہو گیا. (۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۴۷).

زَبُونی (فت ز ، و مع) امث.
۱. **عاجز ، خوار ، زیردست ، ذلیل.**
جو صلصال ہی اتنے پر مایہ سوں
زبونی کیا ہے فرومایہ سوں
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۴۴۴). اس میں زبونی ہونے تو نقصان ہونے اور دوسریں سب نانو دھریں. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۳۵۶).
ہنگامۂ زبونیٔ ہمّت ہے انفعال
حاصل نہ کیجے دہر سے عبرت ہی کیوں نہ ہو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۴). اقبال ہم میں اس وقت آئے جب ہم اپنی زبونی کی آخری حد تک پہنچ چکے ہیں. (۱۹۳۸ ، اقبال شخصیت و شاعری ، ۴). ۲. **خرابی ، بدی ، زشتی ، بُرائی.**
میری خُوبی نیں سب زبونی کی
دشمنی دوستی نیں دونی کی
(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۵۱). اس سے زیادہ پاجی پن اور دونی اور ذِلّت و زبونی کیا ہو گی کہ ایک ملک کے لوگ آپس میں ... لڑیں. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۲۱). جہاں تک اخلاق حالت کا تعلق ہے وہ تو اپنی زبونی میں ناقابلِ بیان تھی. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۲۹). ۳. **پستی ، گِری ہوئی حالت.**
اسے جب تک ہے تیراندازی کا شوق
زبونی پر مری خاطر نشاں ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۴). ۴. **مشکل ، مصیبت.** پادشاہ کا حکم بھی آیا تھا کہ دِیدہ وری اور دُور بینی سے مہم کی زبونی کو آسان نہ شُمار کرنا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۲۹). [زبون + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَش (--- فت ک) صف.
شرمندگی یا ذِلّت اُٹھانے والا.

نہیں ہے ذاتِ زبونی کشِ نبوتِ صفات
عرض کے رنگ سے خالی ہے جوہرِ اکمل
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۲).[زبونی + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

زَبُونِیَّت (فت ز ، و مع ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
رک : زبونی. اِنسان کا دل ایسا بے درد ہے کہ وہ اکثر ایسے منظروں کی زبونیّت بُھول کر اُن کی اظہارِ جوانمردی اور استقلال پر خیال کرنے سے ایک عجیب مسرت حاصل کرتا ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین‌اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۹۰).[زبون + یت ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

زَبِیب (فت ز ، ی مع) امذ.
کِشمِش ، خُشک انگور. زبیب سب قسم کے کھانے سے بہتر ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۶۱).[ع].

زَبِیبَہ (فت ز ، ی مع ، فت ب) امذ.
سانپ کے مُنھ کا زہر ؛ **دو سِیاہ نُقطے جو سانپ کی دونوں آنکھوں پر ہوتے ہیں.** اس سانپ کو دو طرف زبیبہ ہو کے وہ سانپ طوق ہو کے اس کے گلے میں پڑے گا اور وہ سانپ اس شخص کے منہ کے دونوں طرف ڈسے گا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۰۳).[ع].

زَیبَق (فت ز ، ی مع) امث.
بھاپ.

میں ناؤں تیرا لینے میں یوں جوش آیا دل کے تیں
جیوں جھانک دیکھے پر وو دھن ابلے کوے میں تے زیبق

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۳). سِیماب ... گوشِ اسپ میں ڈال کر... بند کر دیویں کہ زیبق نِکل نہ جائے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹۳).[ع].

زِپ (کس ز) امث.
زنجیر جو عام طور پر پتلون ، زنانہ قمیض ، دستی بیگوں وغیرہ میں لگائی جاتی ہے. لڑکا دراز قامت تھا اور سِیاہ کوڈرائے کی پتلون اور زِپ والی چمڑے کی جیکٹ پہنے تھا. (۱۹۶۰ ، جاڑے کی چاندنی ، ۲۶). اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک چُٹکی میں قمیض کو اور دوسری میں زِپ کی ننھی سی دستی کو پکڑ کر آنکھیں میچ لیں. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر / دسمبر ، ۳۶۱).[انگ : (Zipper ـ دوہرے دندانوں والی) کی تخفیف].

زَپاٹا (فت ز) امذ.
۱. **بہت تیزی اور شتابی سے کوئی کام کرنا ، چھلانگ ، زقند وغیرہ.** چار چھ زپاٹوں ہی میں بنگو ہو گیا. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۱۱). ۲. **پروں کی آواز.** ایک شاہین بڑی زبردست ، جب شِکار دیکھی تو گگن میں سپاٹے سوں اوترتی ہور اُڑتے وقت زپاٹے سوں اُڑھتی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۱).[رک : جھپاٹا].

زَپَٹ (فت ز ، پ) صف.
کھوسٹ ؛ بہت کمزور ، ضعیف.

رہتی ہے اوس حصار کی دکھن
زپٹ اک بڑھیا مُنحنی مالن

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گُلزار ، ۵۲). اس کانے زپٹ بُوڑھے سے تجھ سے بھلا کیا بنتی ہو گی. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۵۰۲).[جھپٹ (رک) کا ایک اِملا].

زَپْٹا (فت ز ، پ ، شد ٹ) امذ.
(کنکوا) **کنکیا کو تیز کھینچ کے کاٹ دینا.** کل ایک پیچ خوب کاٹا میں نیچے سے دوڑ کے گیا. وہ کنکوے کو پچنا رہا تھا میں نے زَپٹا مار دیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۰۲).[زپاٹا (رک) کی تخفیف].

زَٹ (کس نیز فت ز) صف (قدیم).
زچ ، عاجز ، تنگ.

سو گھر کا دھنی یوں بھوت زٹ ہو
تمے کیا سبب بس ہنسے کھول کو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۳).[زچ (رک) کا قدیم اِملا].

زَٹَل (فت ز ، ٹ) امث.
۱. **لغو ، بے معنی یا بیہودہ بات ، بے بُنیاد یا بے اصل مبالغہ ، بڑ ، گپ ، بکواس ، بے پرکی ، افواہ ، تُک بندی.** پر کبھیں کی باتیں اور زٹلیں واہی تباہی اور اِدھراُدھر کی کرتے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰).

سوائے حمد و نعت و منقبت شعر اور کیا پڑھنا
انھو فارغ یہ کیا سننے کو اوروں کی زٹل بیٹھے

(۱۸۸۲ ، مراثی فارغ ، ۳ : ۷۶). انٹونیو شامی ـ پھر وہی بیہودہ زٹل کمبخت موقع دیکھتا ہے نہ محل. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۸۲). ۲. **معمولی.** اب کیا تمہارا زٹل سا گھروندا بھی نہیں بنوا سکتا. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۲). ۳. **بولی ، آواز.**

کوئل کی کوک میں بھی تیرا ہی نام ہے گا
اور مور کی زٹل میں تیرا پیام ہے گا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۵).[پ : जटल].

---اُڑانا محاورہ.
گپ ہانکنا ، جُھوٹی باتیں کرنا ، بےاصل و بے بُنیاد مبالغہ کرنا ، واہی تباہی بکنا. اے اس موئے بُڈھے کو یہ کیا بڑھ بھس ہے کہ زٹل اُڑا رہا ہے اور اصل مطلب سے کوئی مطلب ہی نہیں. (۱۸۹۳ ، بی کہاں ، ۱۱).

---اُڑنا محاورہ.
زٹل اُڑانا (رک) کا لازم. ایک طرف قہوہ خانے میں تفکہات اور گزک کے اوصاف پر زٹل اُڑ رہی ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۶۳).

---باز صف.
گپی ، بکواسی ، فضول کہانیاں کہنے والا (فیروز اللغات).[زٹل + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
تک بندی کرنے والا.

وہ ہمیں ہیں کہ کیا پیر و جوان کو شاعر
قافیے کھول دیئے سارے زٹل بند ہوئے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۲۵).[زٹل + بند (رک)].

---زِڑا (---کس ز) صف.
فضول ، بیہودہ اور لغو باتیں کرنے والا ، ہرزہ سرا ، یاوہ گو.

دروازے جن کے رہتے ہیں مخلوق پر بھڑے
بڑبولے ، بکی ، زبٹیے ، گپی ، ژٹل زِڑے

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۸۵). [ژٹل + زِڑ (رک) + ا ، لاحقۂ نِسبت].

---قافِیَہ (---کس ف ، فت ی) امذ.
بے تکی یا واہی تباہی بات ، ژبٹ ، بے اصل باتیں . یہ تمہارا ژٹل قافیہ جس کا کہیں نہ ٹھور نہ ٹھکانا. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین، قنوجی ، ۲۷). ایک ادیب سے ایک فرصت میں خواہ بے معنی ژٹل قافیہ کہلوا لیں خواہ پُرمغز بامعنیٰ دربانے معنی حاصل کرلیں. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۲۶). [ژٹل + قافیہ (رک)].

---قافِیَہ اُڑانا محاورہ.
مہمل گفتگو کرنا ، بے تکی باتیں کرنا ، ایسی باتیں کرنا جن کی کوئی اصلیت نہ ہو. مکتب خانۂ نظر سے گُزرا ... بیس پچیس کم سن لڑکے ژٹل قافیہ اُڑا رہے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۰).

---قافِیَہ اُڑنا محاورہ.
مہمل باتیں ہونا. رفقا میں باہم ژٹل قافیہ اُڑ ہی رہا تھا کہ میاں سرگشت وارد ہوئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۳۲).

---قافِیَہ ہانکنا محاورہ.
رک : ژٹل قافیہ اُڑانا. خدائی فوجدار صاحب ژٹل قافیہ ہانک رہے تھے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۶۳).

---قافِیے (---کس ف) امذ.
بے تکی ، لایعنی اور لغو باتیں یا خیالات پہلے زمانے کے لوگوں ... کو قِصّے کہانیاں ، ژٹل قافیے زیادہ ... مرغوبِ خاطر تھے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲). [ژٹل + قافیے (قافیہ (رک) کی جمع)].

---قافِیے لَڑانا محاورہ.
مہمل باتیں کرنا ، بے پر کی اُڑانا. تم ایک شریف انسان ہو کے بلاق کے اڈّے پر بیٹھتے ہو اور دن بھر ژٹل قافیے لڑایا کرتے ہو. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۰۳).

---قافِیے مِلانا محاورہ.
مہمل گفتگو کرنا ، بے تکی باتیں کرنا. نوابوں کے مصاحب بھی کیا بے پر کی اُڑاتے ہیں اور کیسے ژٹل قافیے ملاتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۱۶).

---مارْنا محاورہ.
گپ ہانکنا ، واہی تباہی بکنا ، بے تکی باتیں کرنا. پھر وہاں سے رہان کے پاس گیا کچھ اِدھر اُدھر کی ژٹل مار کر خُوب ہنسایا. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۶۷).

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
مہمل لکھنے والا ، بے تُکا لکھنے والا ، خرافات نِگار اِسلام اور مُسلم لیگ سے جو کہ ہمارے ان نام نہاد دانشور اور ژٹل نویس بے لِکھے نقّاد کو ہے ، وہ اس ذرا سی کتابچی میں بھی ظاہر ہے انہوں نے نہایت چالاکی ... سے ... مسلم لیگ پر حملہ کیا ہے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۳۳۳). [ژٹل + ف: نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

---ہانْکنا محاورہ.
رک : ژٹل مارنا.

اپنے غُرفہ سے جنہیں آپ ذرا جھانکتے ہیں
پھر سُنو ان کی تو کیا کیا وہ ژٹل ہانکتے ہیں

(۱۸۵۴ ، کلّیاتِ ظفر ، ۳ : ۷۱). ذاکر کی ماں کا غُصّہ کسی طرح فرو نہیں ہوتا ... نہ کُچھ دیکھتی ہیں نہ سُنتی ہیں ، اتنی ژٹل ہانک رہی ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰۱). کمبخت ، بیٹھے بیٹھے کیا ژٹل ہانکا کرتا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۱۱) . جہاں تک ژٹل ہانکنے کا تعلق ہے عیسائی اہلِ روایت دوسرے مذاہب کے اہلِ روایت سے پیچھے نہیں رہے. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۳۲۳).

---ہونا ف ل.
خرافات ہونا ، بے تکا اور بے معنی ہونا.

کہتا ہے سن کے حالتِ دل روزِ وصلِ یار
فرقت کی شب میں ہو گی تمہاری ژٹل تمام

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۹).

اعجاز بیاں میں ہوں وہ اے شاد
مجذوب کی بڑ مری ژٹل ہے

(۱۸۹۹ ، شاد لکھنوی ، عبدمزنب ، ۶).

ژَٹَلّا (فت ز ، ٹ ، شد ل) صف.
لغو ، ہرزہ ، مہمل ، بے معنی.

مرے ہر اک سخن میں آبِ حیواں ہے بھرا حافظ
مگر تُم اپنی دانش میں سمجھتے ہو ژٹلّے سے

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۸۳). [ژٹل + لا ، لاحقۂ تصغیر و تحقیر].

ژَٹَلّی (فت ز ، ٹ ، شد ل) صف.
۱. گپ ہانکنے والا ، بڑ ہانکنے والا ، بے پر کی اُڑانے والا.

مابینِ خلق و حق جو غیرتِ حقیقی
کہنا ز رُوئے ہستی ہے پوچ کو ژٹلّی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۱).

کیا وعظ کو واعظ کے کریں گوش ہم اے شادؔ
بے فائدہ سُنتا ہے ژٹلّی کی ژٹل کا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۳).

گھنٹی کو جو ٹلی کہے کیوں ہو نہ ژٹلّی
ہے دہلی و لاہور میں اس بات پہ ٹنٹا

(۱۹۳۰ ، چمنستان ، ۲۷۴). **۲. اورنگ زیب کے عہد کا مشہور طنز نگار اور مزاح گو شاعر جعفر ژٹلّی.** پہلے پہل تو انہوں نے جعفر ژٹلّی کے رستم کی طرح ترکوں کے ڈرانے دھمکانے کے لیے بہت سے ہوائی گولے چلائے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۳۹). [ژٹلّ + ی ، لاحقۂ فاعلیت].

زَٹَلیا (فت ز ، ٹ ، شد ل بکس) امذ.
پوچ باتیں کرنے والا ، بے معنی طُول طویل قصّے اور بے سروپا باتیں کرنے والا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [زٹل + یا ، لاحقۂ تحقیر و تصغیر].

زَٹَلّیات (فت ز ، ٹ ، شد ل بکس) امث ؛ امذ.
۱. **خرافات ، لغو ، بے معنی باتیں یا حکایتیں ، مہملات.** دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان زٹلّیات سے نتیجہ کیا برآمد ہوتا ہے. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۱۷). جھوٹی داستانیں ... زٹلّیات ، ڈھکوسلے کہ ان میں ملکہ کی بھی تعریف ہوتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۸۳). واہی تباہی بیہودہ راویوں کی زٹلّیات سے قطع نظر کر کے واقعات پر نظر ڈالنے سے بھی یہ ساری کہانی یاروں کی گھڑنت معلوم ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ (ضمیمہ) ، ۱۲۴). ۲. **اُردو شاعری کی ایک صِنف جس میں فحش نگاری اور ہزل گوئی کی جاتی ہے.** انہوں نے (گارساں دتاسی) اپنے مقدمے میں ... تضمین ، واسوخت ، زٹلّیات ، ہجو ، حمد اور ریختی سب کی تعریفیں کی ہیں. (۱۹۷۲ ، اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری ، ۳۰۸). ۳. **وہ فِقرات ، اشعار یا الفاظ جو اُردو کے مشہور فحش نگار شاعر میر جعفر زٹلّی کے رنگ میں ہوں ، متعلق بہ کلام زٹلّی.** میر جعفر زٹلّی کی سی نظمیں زٹلّیات کہلاتی ہیں. آدھی فارسی اور آدھی ہندوستانی ہوتی ہیں. (۱۸۵۳ ، خُطباتِ گارساں دتاسی ، ۱۴۵). [زٹلّی (عَلَم) + یات ، لاحقہ جمع].

زَٹّیل (فت ز ، سک ٹ ، فت ی) صف.
ہیچ پوچ ، گھٹیا ، ردّی ، خراب ، جو کوئی کام نہ آ سکے ، نِکمّا ، ناقابلِ اِستعمال. ہمارے گھر اِن پرانے اور زٹیل گھروں کے مقابلے میں بہت کچھ سنورگئے ہیں. (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۳۳).

شاعروں نے نہ لیا کیا اسے زٹیل سمجھے
میرے دیوان کی آدھ آنہ جو قیمت دیکھی

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ۱ : ۸۹). ثوریا گنج سے تم ایسے زٹیل آم اٹھا لائے کہ جی چاہتا ہے سب پھینک دوں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۰۳). [زٹ (زٹل (رک) کی تخفیف) + یَل ، لاحقۂ صفت].

زَٹیلنا (فت ز ، ی مج ، سک ل) ف ل.
لغو یا بے پر کی باتیں کرنا. کچھ حقّہ گُڑگڑا رہے تھے اور کچھ باتیں زٹیل رہے تھے. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۴۰). [زٹیل + نا ، علامتِ مصدر].

زُج (ضم ز) امث.
کہنی کی نوک. کہنی کی پُشت پر زُج کا ارتفاع ہمیشہ واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۱). [ع].

زُجاج (ضم ج) امذ.
۱. **آبگینہ و شیشہ ، کانچ.**

میں تو قائم کہے تھا تُجھ سے کہ آہ
دل نازک ہے یہ زُجاج نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۵). زُجاج یعنی آبگینہ - ارسطو نے لِکھا ہے کہ یہ چند قسم کا ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۹).

دل و جگر مِرا نازک سِوا ہے ایک سے ایک
بہ کُوزہ پہلو میں ہے وہ زجاج سینے میں

(۱۸۸۸ ، منشورِ سُخن ، ۴۷). زیورات اور برتنوں پر چمک دمک پیدا کرنے کے لئے زجاج (شیشہ) اور مِردار سنگھ اِستعمال کئے جاتے تھے. (۱۹۵۹ ، وادئ سندھ کی تہذیب ، ۱۰۶). وہ (شورش کاشمیری) خارا تراش ضرور تھے مگر اُن کا اپنا مزاج زجاج کا بنا ہوا تھا. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۲۱۰). ۲. **شیشے کی قندیل ، فانوس.** اس سلسلے میں شمس ، مصباح زجاج ، شجرِ مبارکہ قمر وغیرہ کی حقیقت سے مُطّلع کیا گیا ہے. (۱۹۵۴ ، طِبّ العرب (ترجمہ) ، ۲۰۳). [زُجاجہ (رک) کی جمع].

زُجاجَہ (ضم ز ، فت ج) امذ
۱. **زُجاج** تجلی کا یہ چراغ نفس ناطقہ کے زجاجہ (فانوس) میں ہے (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۴۰۰). ۲. **(تصوّف) قلب.** زُجاجہ قندیل کو کہتے ہیں ... اس سے اشارہ قلب کی طرف ہے جو منور ہے. (۱۹۲۱ ، مِصباح التعرف ، ۱۳۴). [ع : (ز ج ج)].

زُجاجی (ضم ز) صف.
۱. **زُجاج سے منسوب ، شیشے کا بنا ہوا.** بشرطیکہ تم سے احتیاط آلاتِ زُجاجی کی ہو سکے جن سے وے نُدرتیں عمل میں آتی ہیں. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۲).

ہونے روشن زجاجی جھاڑ و فانوس
عجب محفل تھی رشکِ بزم کاؤس

(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۱۶۴). صُراحی کے مونہہ پر ڈاٹ لگی ہوتی ہے اور اس ڈاٹ کو چھیدتا ہوا ایک زُجاجی نل ... صراحی کے اندر چلا جاتا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عمادالملک ، ۱۰۲). ۲. **آنکھ کی ایک رطوبت جو نہایت صاف اور گاڑھی ہوتی ہے.** اس طرح کی آنکھ جب تک اعتدال نہیں پکڑتی یعنی ایک حال پر قائم نہیں ہوتی قدح کے لائق نہیں ہوتی چھٹی زُجاجی ساتویں ابیض بردی. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۴).

مائی ، بلوری ، زُجاجی یہ رطوبات ہیں تین
ساغرِ چشم بھرا رہتا ہے ہر دم جن سے

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۴۱). ۳. **مِروارید کی ایک قسم.** مِروارید کی کئی قسمیں اس تفصیل سے ہیں ... عمانی ، زُجاجی ، حصبی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶). [زجاج + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---جِسْم (--- کس ج ، سک س) امث.
جیلی کا سانسیج جس سے آنکھ کا دِیدہ بنا ہے. زُجاجی جسم یہ ایک نرم دبنے والا شفاف ، فالودہ نما جسم ہے. (۱۹۴۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۴۸۳). [زُجاجی + جسم (رک)].

---جِھلّی (--- کس جھ ، شد ل) امث.
(تشریح) **آنکھ کی شفاف نازک جھلّی.** زُجاجی جسم کا جرم ایک

نازک شفاف جھلی کے اندر ملفوف ہے جو اس کو پوری طرح ڈھانکتی ہے اور زُجاجی جھلی کہلاتی ہے. (۱۹۴۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۴۸۳). [زجاجی + جھلی (رک)].

زُجاجِیَہ (ضم ز ، کس ج ، شد ی بفت) صف.
رک : **زجاجی معنی نمبر ۲** . وہ رطوبات تین ہیں ، ایک کا نام زُجاجیہ . (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۲۰). تلمیذ کلاں.ء کیا رطوبات چشم کے شعاعوں کی انحراف کرنے کو ہیں مثل آئینۂ انظاری کے؟ء اُستاد.ء ہاں اسی لیے ہیں ایک کا نام زُجاجیہ دوسرے کا جلیریہ تیسرے کا بیضیہء. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۸۸). اس کے وسط میں ایک جسم رطب لین زُجاج کے رنگ پر قائم ہوتا ہے جس کا نام رطوبت زُجاجیہ ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۴۷). [زُجاجی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

زَج بَج ہونا محاورہ.
پریشان یا سراسیمہ ہونا . یہ بیچارہ ڈر کا مارا بہت زج بج ہوا . (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۱۶).

زَجْر (فت ز ، سک ج) امذ.
۱. **ڈانٹنے یا جھڑکنے کا عمل ، سرزنش ، ملامت ، ڈانٹ پھٹکار.**

ہسِ شکستنِ خُم زجر محتسب معقول
گناہگار نے سمجھا گناہگار مُجھے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵۵). تب اوس نے بزور و زجر چاہا کہ مُجھے اپنے قابو میں لانے. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۲۸۱). وہ زجر و سرزنش کو سزا کا آخری درجہ سمجھتے تھے. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۲۷) . ۲. **فال نکالنے ، پیشگوئی کرنے یا شگون لینے کا عمل (خاص طور سے پرندے اُڑانے کے ذریعے کہ اگر وہ دائیں طرف سے اُڑے تو نیک شگون سمجھا جانے کا اور بائیں طرف سے اُڑے تو بد).** قیاس ، زجر ، فال ، کہانت ، فراست ، نجوم اور خواب سب سے ہم نے اس کو معلوم کرلیا ہے. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۰۰). [ع : (ز ج ر)].

ــــ اُٹھانا محاورہ.
جھڑکی برداشت کرنا ، سرزنش گوارا کرنا.

تنکے سامنے آتے تھے تو کیا کیا زجر اُٹھاتے تھے
ننگ لگا ہے لگنے انھیں اب بات ہماری مانے سے

(۱۸۰۱ ، میر ، ک ، ۸۲۵).

ــــ فرمانا محاورہ.
ڈانٹنا ، جھڑکنا ، سرزنش کرنا. بادشاہ کو یہ جواب اسکا نہایت پسند آیا اور وزیر کو زجر فرمایا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۴۲۴). خدا نے ان لوگوں کو جو اشیاء کی پیدائش کو خالی از مصلحت جانتے ہیں ، زجر فرمایا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۴۵).

ــــ کرنا محاورہ.
سرزنش کرنا ، (رک) زجر فرمانا. سوال کرنیوالوں کو اگر الحاح کریں زجر کرنا لازم. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۴۹). اس پر آپ نے مجکو بڑی سختی سے زجر کیا تھا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۵۹).

ــــ مَناہی کس اضا (ــــ فت م) امذ.
منع کی ہوئی چیزیں ، ناجائز باتیں جن سے روکا گیا ہو ، وہ باتیں جن سے منع کیا گیا ہو. تمام مُنہیاتِ شرعی میں کوئی دوسرا اوسکا شریک نہیں ہوتا ہے ... اور زجرِ مناہی اور منکرات اور ضبط و ربط اموال کا جسکا کوئی وارث نہیں اوسکی رائے کے موافق ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۷). [زجر + مناہی (رک)].

ــــ و تَوبِیخ (ــــ غم و ، و لین ، ی مع) امث.
ڈانٹ ڈپٹ ، لعنت ملامت.

زبانِ رائیگاں ہے زجر و توبیخ
یہ کہہ کر اوس پر ٹوٹی شکلِ مریخ

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۴۷). صحابہ نے (زجر و توبیخ کیا) تو پیغمبر صاحب نے فرمایا اس سے کچھ تعرض نہ کرو . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۹۶). دشمنوں کو کبھی زجر و توبیخ سے اور کبھی طعن و طنز سے اور کبھی تملق و خوشامد سے اس فعل سے روکتے تھے. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۲۱۰). [زجر + و (حرفِ عطف) + توبیخ (رک)].

ــــ و تَہدِید (ــــ غم و ، فت مع ت ، سک ہ ، ی مع) امث.
نصیحت و ہدایت ، سختی و تنبیہہ . مولانا عزّالدین ابراہیم ... اقسامِ علوم میں یگانۂ روزگار تھے بہت زجر و تہدید کے ساتھ شیراز سے نِکلوا دیا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۴۰). صاحبِ منصب ... پہلے بھی زجر و تہدید کے طور پر سزائے جسمانی دینے کا مجاز ہوتا تھا. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۰). [زجر + و (حرفِ عطف) + تہدید (رک)].

ــــ و عِتاب (ــــ غم و ، کس ع) امذ.
سرزنش ، ڈانٹ ڈپٹ ، غصہ ، قہر ، (رک) زجر و توبیخ .

کرنے پہ معصیت کے جو زجر و عتاب ہے
بجلی اوسے سمجھتے ہیں اور رعد کی صدا

(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۵۷). نظم کا یہ موضوع اگر کسی اور شاعر کے پیشِ نظر ہوتا تو اس میں ... زجر و عتاب بلکہ دُشنام کے زہر بھرے زقوم ہوتے (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸). [زجر + و (حرفِ عطف) + عتاب (رک)].

زَجگی (فت ز ، سک ج) امث.
رک : **زچگی**. بربریت کا یہ عالم تھا کہ زجگی کے وقت عورت کے آگے پہلے ہی سے ایک گڑھا کھود رکھا جاتا تھا. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۴۴۱). [زچگی (رک) کا ایک املا].

زَجَل (فت ز ، ج) امذ.
۱. **گانا بجانا ، خوشی ، راگ رنگ**. اندلس کا حُسن پرور زمین و آسمان ... نغمہ و شعر کی محفلیں ... زجل سے ہر محفل مسرور. (۱۹۶۹ ، سائنس و فلسفہ کی تحقیق ، ۶۰۱) . ۲. **شعر کی ایک قسم جس کے تین مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں** . زجل و سواديل وغیرہ اقسام نظم کا کیا مذکور ہے جو عروضی اوزان سے دور جا پڑے ہیں. (۱۹۲۶ ، مراۃ الشعر ، ۶۲) . زجل کے بند میں تین مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، ۴۳ ، ۲ : ۲۲).

ـــ گو (ـــ و مج) امذ.
زجل کی شاعری میں شعر کہنے والا. بعض زجل گو شعرا کا مقولہ ہے کہ وہ زجال ہی کیا جو ہزاروں اوزان پر عبور نہ رکھتا ہو. (۱۹۲۶ ، مراۃ الشعر ، ۶۲). [زجل + ف : گو ، گفتن ـ کہنا].

زِچ (کس ز) صف.
۱. **عاجز ، تنگ ، دِق ، پریشان.** کسی معاملے میں ایسے دِق اور زِچ نہیں ہوئے جیسے کہ اِس معاملے میں ہوئے ہیں. (۱۸۷۰ ، آیاتِ بیّنات ، ۱ : ۱۳۵) . مرزا صاحب سخت زچ ہو گئے ، مشاعروں میں جانا چھوڑ دیا. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۷۶). میں نے پروفیسر تنویر کو زچ کرنے کے لیے کہا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۹). ۲. **(شطرنج میں) جب شہ کو مات دینے کے بعد مُہرے کی چال کا کوئی گھر نہ رہے.**

زِچ ہے تیری چال سے رفتارِ چرخ
مُہر رخ سے بازیٔ مہ مات ہے

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۹۲). بدقسمتی سے میر صاحب کا بادشاہ زچ ہو گیا. (۱۹۳۲ ، رُوحِ ظرافت ، ۱۲۹). ۳. **قائل کرنا ، لاجواب کرنا ، دلیل سے عاجز کرنا.** کوشش شروع کی کہ ... امام صاحب کو مناظرہ و مباحثہ میں زچ کیا جائے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۳۱). وہ ممتاز شعرا ادبا اور اربابِ علم سے بحث کرکے ان کو زچ کر دیتا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۰۶). ۴. **شکست خوردہ ، مفتوح.** شاہ جب قلعۂ آگرہ میں زچ ہوا تو گوشۂ تنہائی میں اپنے ... طفل سے کھیلا اور جی بہلایا کرتا تھا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۲۰). ۵. **کمزور ، ضعیف** (جامع اللغات). ۶. **جزبز ہونا ، کسی بات کے سمجھ میں نہ آنے سے نہایت پریشان ہونا ، گھبرانا ، الجھنا.** ابن الوقت جی ہی جی میں بہت زچ ہوا کہ مُجھ کو انگریزی دربار میں کبھی جانے کا اتفاق ہوا نہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۴۷). انتشار حسین:- (اس غیر متوقع اِصلاح سے زچ ہو کر) ساری عمر میں ایک طبع زاد بات کہی تو اس کی یہ گت بن گئی. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال ، ۵۱). اف : کرنا ، ہونا. [س : چِت जित].

ـــ آنا محاورہ.
عاجز آنا ، پریشان ہو جانا ، گھبرا جانا. لوگ اسکو بنا رہے اور چُٹکیوں پر اڑا رہے تھے اور معروف زچ آ گیا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۸۳).

ـــ پچ ہونا ف مر.
پریشان یا سراسیمہ ہونا ، جزبز ہونا. زچ پچ ہو کر فوج اِدھر اُدھر ہونے لگی. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۱).

ـــ رَہنا محاورہ.
پریشانی میں گرفتار ہونا ، الجھن میں پڑنا.

عقل کھو کر ہر کھلاڑی زچ رہے
غُصے میں آ آ کے سنور بچ کہے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹).

ـــ کَر دینا محاورہ.
قائل کر دینا ، لاجواب کر دینا ، دلیل سے مات کر دینا. کمالاتِ ادب کا مظاہرہ شروع کیا ، تو جمیل خاں کی طرف سے جس نے تُرکی بہ تُرکی جواب پُوری شانِ ادبیت کے ساتھ دیا ، اور حریف کو زچ زچ کر کر دیا. (۱۹۳۸ ، دید و شنید ، ۲۶۶).

زَچّا (فتِ ز ، شد چ) امث.
رک : **زچّہ.** زچّا اسکو فرض کیا ہے کہ جب کوئی عورت بعد وضع حمل کے چھٹی یا چلّے کے اندر مر جاتی ہے تو ایک قِسم کی چڑیل بن جاتی ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۶۷). خدا کا شکر ہے کہ بچّہ اور زچّا دونوں کو بخیریت پایا. (۱۹۰۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۵۲). [زچّہ (رک) کا ایک اِملا].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
رک : **زچّہ خانہ.**

نکلی ہیں زچّا خانہ سے کہتی ہوئی نرجس
یہ چاند مُجھے میرے مُقدّر سے مِلا ہے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۵۲) . [زچّا ـ زچّہ (رک) + خانہ (رک)].

ـــ خانے گانا محاورہ.
رک : **زچّہ خانہ گانا.** اس مولودِ مسعود کے معجزاتِ ولادت یا پریوں نے جو زچا خانے گائے تھے ، حالات نگار نے نہیں لکھے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۴ : ۵).

زِچائی (کس ز) امث.
بنوٹ یا لکڑی چلانے کا ایک داؤ جو حریف کو زچ کر دے. «بند زچائی». (۱۹۲۵ ، حربۂ احمدیہ ، ۵). [زچ + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

زَچَرز (فت ز ، چ ، سک ر) امذ.
قاز کی ایک قِسم ، سہنگ چنان. تینوں قِسموں کے سہنگوں کو زچرز اور قاز بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۲۵۸). [مقامی].

زَچْگی (فت ز ، چ نیز سک) امث.
۱. **وضع حمل ؛ بچّے کی وِلادت ؛ بچّہ جننے کی حالت.**

زچگی کیری لے شان توں ٹپکا شفق سر باند توں
دندی بچا جن چاند توں یوشور اوچائی ری رین

(۱۶۳۰ ، مریدی (بیاض مراثی ، ۱۵۵)). صاحب کے گھر والے یہاں نہیں ہیں ... ان کے ہاں زچگی ہونے والی ہے. (۱۹۲۲ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۱۱۳). افسانہ «پردے کے پیچھے» ایک ایسی ہی عورت کی زچگی اور بچّے کی پیدائش کے بارے میں ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۲۹). ۲. **بچّے کی پیدائش سے متعلق منائی جانے والی تقریب.** زچگیوں اور سالگرہوں اور دوسری تقریبوں میں ڈھول اُسی گرم جوشی سے بجتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۸۸). عوام کے گیتوں میں ... امن و فارغ البالی کا عکس ، خوشی و مسرت و شادمانی کے جذبات ، زچگی ، چھٹی ، چھوچھک ، ... وہ سب کُچھ ہے جن سے مِل کر اس علاقے کی زندگی بنی ہے. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۹۶). [زچہ (بحذفِ ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
(دائی گری و عمارت یا جگہ جو بچّے کی ولادت کے لیے مخصوص ہو(ا پ و ، ۷ : ۶۶). [زچگی + خانہ (رک)].

ـــ گانا محاورہ.
بچّے کی ولادت کے بعد وہ گیت گانا جن میں ماں اور نوسولود اور ان کی تعریف ہو.

ڈیوڑھی کے آگے بجتے ہیں نقارۂ سپہر
زہرہ محل میں آتی ہے گانے کو زچگیاں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۳۹). [زچگی + گانا (رک)].

زَچَّہ (فت ز ، شد چ بفت) امث.
وہ عورت جس کے حال ہی میں بچّہ پیدا ہوا ہو (اس پر زچّہ کا اِطلاق بچّے کی ولادت سے لے کر چالیس دن تک ہوتا ہے). نام رکھنے اور زیارت اور پرستش دیوتا اور غُسلِ زچّہ کے واسطے(سو کرمان جوگ) نیک اور مُبارک ہے. (۱۸۸۰ ، کشّاف النجوم ، ۵۴). سلینن بی بی - اچھا زچّہ کے پاس تلوار یا چھری تو رکھ دو ، کہ پرچھانواں نہ پڑے. (۱۹۱۶ ، زنانہ میلاد ، ۱۳۹) . زچّہ کی خواہش ہے کہ اس خوشی کے موقعہ پر اس کے قریب کے سب لوگ موجود ہوں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۷۹). [ف].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں بچّے کی پیدائش ہوتی ہے ، ولادت خانہ. زچّہ خانہ میں پردے کے قریب بندر بندھا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۰). دیہاتوں میں ابھی تک زچّہ خانہ روشِ قدیم کی طرح بھنگیوں کے ہی دائرۂ اقتدار میں ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۳). وقت آنے پر وہ زچّہ خانہ بنا دیا گیا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲۸). [زچّہ + خانہ (رک)].

ـــ خانَہ گانا محاورہ.
وہ گیت گانا جس میں ماں اور نوسولود بچّے کی تعریف ہوتی ہے. ان کو بھی کبھی وہمی حمل رہ جاتا ہے زچّہ خانے گانے جاتے ہیں. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۲ : ۹).

ـــ رانی امث.
نوسولود کی ماں (زچّہ کو پیار سے رانی کے ساتھ خِطاب کرتے ہیں). سات سہاگنوں کے ساتھ مِل کر زچّہ رانی ذرا ذرا سا چکھ لیتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۲۱). [زچّہ + رانی (رک)].

ـــ کا تارے دیکھنا محاورہ.
ایک رسم جس میں چھٹی کی رات کو دالان کے آگے چوکی بچھاتے زچّہ اور بچّے کو بناؤ سنگھار کراتے،زچّہ بچّے کو گود میں لیکر باہر آتی ہے - زچّہ بچّے کو گود میں اور قرآن شریف کو سر پر رکھ کر آسمان کی طرف دیکھتی ہے اور چوکی پر کھڑی ہو کر سات ستارے گنتی ہے کہ جن و پری کے سائے کا خوف دور ہو جاتا ہے(ماخوذ: رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۲۰).

ـــ کُرسی (ـــ ضم ک ، سک ر) امث.
آرام دہ کُرسی جس پر زچّہ کو بٹھالایا جائے. سوارنوس ... کی سب سے بڑی تصنیف امراضِ نسواں ، قبالیات اور طفلیات میں ایک رسالہ ہے جس میں ... رحم کا نہایت خوب بیان ، منظار ، زچّہ کُرسی اور رحم میں تلقیح کے لیے ایک آلے کا استعمال ... پر سب سے پہلے سورانوس ہی نے قلم اُٹھایا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۸۶). [زچّہ + کُرسی (رک)].

ـــ گیریاں (ـــ ی مع ، سک ر) امث.
وہ گیت جو بچّے کی پیدائش کی خوشی میں زچّہ خانے کے اندر گائے جاتے ہیں. کوئی لگا بیساختہ زچّہ گیریاں گانے. (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا ، ۷). کوئی گھر نہیں جہاں ساون کے جھولے یا بیاہ کے گیت یا زچّہ گیریاں نہ گائی جاتی ہوں. (۱۹۱۴ ، راج دُلاری ، ۵۰). زچّہ خانہ کے ان گیتوں کو زچّہ گیریاں کہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۷۸) . [زچّہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا ، سنبھالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت + اں ، لاحقۂ جمع].

زِحاف (کس ز) امذ.
(عروض) ارکانِ بحر میں سے کسی رکن میں تغیُّر جو کبھی دو حرفوں کے درمیان سے ایک حرف کو گرا کر یا کسی حرف کو سا کن کرنے یا کسی حرف کے اضافے سے کیا جاتا ہے.

نقص سے کوئی شے نہیں خالی
کون سی بحر میں زِحاف نہیں

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق دہلوی ، ۲۱۳). اس مصرع میں زِحاف حزم ہے اور اس کا وزن یہ ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۳۲).

بندھ گیا جس بحر میں دل کی پریشانی کا حال
ہر زِحافِ صدر مانندِ عروض ابتر ہوا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ بیخود (ہادی علی) ، ۹). بعد حجف و نقص و جدع و حذف و قطف و ترم ایک نئے زِحاف کی سُوجھی. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۱ : ۱۰).

وہی ہیں مشکلیں اپنی حیات میں افسر
کبھی جو شعر میں پیدا زِحاف کرتے ہیں

(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۷۳). [ع : (ز ح ف)].

زِحافات (کس ز) امذ.
زحاف (رک) کی جمع. زِحافات کا بیان جو اکثر فارسی رسالوں میں بھی پُورا پُورا بیان نہیں ہوا ، اس رسالہ (رسالہ « منتہی العروض » میں بوجہ استیفا لکھا گیا ہے. (۱۸۸۳ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۵۵). شعر کے زِحافات بھی جو متروک ہو چکے تھے قاآنی نے اُن کو استعمال کیا ہے. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۲۰) . کہیں کہیں بحروں میں زِحافات سے کام لیا جاتا. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۹۳). [زِحاف + ات ، لاحقۂ جمع].

زِحام (کس ز) امذ.
ہجوم ، انبوہ ، کثرت.

رہیں مُبتلائے فِشار و زِحام
قلوبٌ لَھمٌ ، لَایِہا یَفقَھُون

(۱۹۶۹ ، مزمُورِ میر مُغنّی ، ۳۲). [ع : (ز ح م)].

زَحْف (فت ز ، سک ح) امذ.
جنگ ، لڑائی ، کارزار ، رن. فرار اوس سے بیچ حکم فرار کے زحف ہے جیسے کہ حدیث عائشہؓ ... بیشک معصیت اور گناہ کبیرہ ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۰). قتال زحف شارع کے نزدیک سخت ترین جنگ ہے. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۷). ہر سیاسی زحف کا پہلا ہدف اسی شہر کو بننا پڑا. (۱۹۳۰ ، سفرِ حجاز ، ۱۵۹). [ع].

زُحَل (ضم ز ، فت ح) امذ.
ایک سیارہ جو نحس خیال کیا جاتا ہے.

کیا کیمیا جب گگن بھر تری
زحل دے گیا ، لے گیا مُشتری

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۵).

سکل بوم سے شوم دیدار کے
سکل نحس صورت زحل سار کے

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۰).

اس مُشتری جبیں کا مجھے غم ہوا زُحل
طالع میرے کا نیک ستارا کب آئے گا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۹).

یہ دو ہیں شمس و قمر ، اور ساتھ اُن کے یار
عطارد و زحل و زہرہ ، مشتری ، بہرام

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۸). برگ و بار اُن کے سب سیاہ ہیں تاثیر زحل اکٹھا ہوکر اُسی جگہ آتی ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۵۳). زحل برج اسد میں ۲ درجہ. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۵۷). زحل کی نحوست سے کسی وقت بھی اُن کی ادبی یا ذہنی موت واقع ہو سکتی ہے. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال ، ۳۳). [ع].

زَحْمَت (فت ز ، سک ح ، فت م) امث.
تکلیف ، رنج ، دکھ ، مشقت ، دشواری ، مُشکل. توں لڑے گا ہمت ہے ولے اس کام میں بہت زحمت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۱). ایک زحمت کا زمانہ ہندوستان پر اور گزرا ہے. (۱۸۸۴ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۰۲). اُن کو خانہ داری کے فرائض ادا کرنے میں ایک لمحہ کے لئے بھی زحمت سے سابقہ نہیں پڑا. (۱۹۴۳ ، سیّدہ کی بیٹی ، ۷۶). میری وجہ سے تمہیں مُفت کی زحمت ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۶۹). [ع].

--- اُٹھانا محاورہ.
مُصیبت بھرنا ، تکلیف برداشت کرنا ، سختی جھیلنا. تاہم ناقص و نا تمام بچے ... کیا کچھ زحمت اُٹھاتے ہوں گے. (۱۸۸۵ ، مُحصنات ، ۱۲). انگریزی افسر ہندوستانی محرروں کے حاجتمند بھی تھے اور اُن کے ہاتھوں زحمت بھی اُٹھاتے تھے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۴۲). جو حضرات سماع سے کوئی خاص ذوق نہ رکھتے ہوں وہ اپنے آپ کو بیکار گرانبار کرنے کی زحمت نہ اُٹھائیں. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال ، ۱۰۸).

--- پہونچانا محاورہ.
اذیّت دینا ، تکلیف پہونچانا (مہذب اللغات).

--- تو ہوگی فقرہ.
کسی سے کوئی کام لینا ہوتا ہے تو تعظیماً کہتے ہیں.

تمہارے سامنے دم نکلے یہ تمنّا ہے
خطا معاف ہو زحمت تو ہوگی دم بھر کی

(؟ ، (ہین صاحب) بلیغ لکھنوی (مہذب اللغات)).

--- ٹَلْنا محاورہ.
تکلیف رفع ہونا ، مُصیبت دُور ہونا.

آہوں سے اور تو کوئی زحمت نہ ٹل گئی
اِتنا ہوا کہ پھانس جگر کی نِکل گئی

(۱۹۱۲ ، طُوفانِ نوح ، ۸۵).

--- خورْدَہ (--- و معد . سک ر ، فت د) صف.
تکلیف اُٹھائے ہوئے ، پریشانی یا مُصیبت جھیلے ہوئے.

ہم کہے دیتے ہیں زحمت خوردہ ہے
دل تو حاضر ہے مگر پژمُردہ ہے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۰). [زحمت + خُوردہ (رک)].

--- دینا محاورہ.
تکلیف دینا (اِنکسار کے محل پر مستعمل).

کب تک امیدوارِ نگاہِ کرم رہوں
زحمت نہ دیں زباں کو بتائیں نظر سے آپ

(۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۷۰).

--- ڈھونا محاورہ.
تکلیف اُٹھانا ، تکلیف سہنا.

کھونے مرض ہزاروں ، ڈھونی ہر اک کی زحمت
جب آنی سر پہ اپنے ، پھر کچھ چلی نہ حکمت

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۱۸۷).

--- رَہْنا ف مر.
تکلیف رہنا. فرار کے وقت اِیک تیر شیخ منصور داماد شیخ ابراہیم کے لگا ... اس زخم سے مُدّتوں تک اس کو زحمت رہی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸۷).

--- زَدَہ (--- فت ز ، د) صف.
رک : زحمت خوردہ.

ہیں ہیں ماتم زدے آفت زدے
ہیں یتیماں ناتواں زحمت زدے

(۱۸۹۸ ، شفاعت نامہ (رسائلِ حیات ، ۵۱). [زحمت + زدہ (رک)].

--- سَہْنا ف مر.
تکلیف گوارا کرنا ، مُصیبت اُٹھانا.

زحمتیں سہتے ہیں تحصیلِ سعادت کے لیے
آج تک آتے ہیں زوّار زیارت کے لیے

(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)).

--- کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
کسی امر ، کام یا شخص کی خاطر تکلیف اُٹھانا. ہیلن اپنی خادمہ

سے کہہ رہی ہے کہہ دو۔ کہ آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۹۰). آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں. (۱۹۳۰ ، چند ہمعصر ، ۱۲۷).

گھر کا دروازہ کھلا رکھا ہے
وقت مل جائے تو زحمت کرنا !

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۱۶).

---کَش (---فت ک) صف.
تکلیف اٹھانے والا.

خلوتِ بے خبری میں تھی فراغت اس کو
عقل نے عشق کو زحمت کشِ فریاد کیا

(۱۹۵۵ ، فکرِ جمیل ، ۶۷). [زحمت + ف: کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کھینچنا محاورہ.
رنج اٹھانا ، تکلیف یا دکھ برداشت کرنا.

کھینچی ہے تو نے جس کے لیے زحمتِ سفر
اے بے خبر یہی ہے وہ سلطانِ بحر و بر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۶).

---گوارا کرنا محاورہ.
زحمت اٹھانا ، تکلیف برداشت کرنا. کاش یہ سماجی کارکن نینگ کے علاقے کی ... مظلوم و بیکس خواتین اور بچوں تک پہنچنے کی زحمت گوارا کرتے. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۹۴).

---ہے مَوت نہیں فقرہ.
حق وصول ہونے میں دیر تو ہے مارا نہیں جاتا ہے (محاوراتِ ہند).

زَحمَتی (فت ز ، سک ح ، فت م) صف.
رنج ، دکھ یا مشقت میں مبتلا جسے تکلیف ہو ، بیمار.

اول نیں ہے واجب مسافر اوپر
بھی دسرا اچھی زحمتی کوئی اکر

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۵۴). جو زحمتی ہو اسی کو دارو دیتے ہیں ، بھلے چنگے کو دوا کھلانی لا حاصل. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۰). [زحمت + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَحِیر (فت ز ، ی مع) امث.
(طب) مرضِ پیچش ، مروڑ. تم زحیر کی عادت رکھتے ہو ، عوارضِ چشم سے تم کو کیا علاقہ. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۲۸۹). زحیر ... ایسی علت ہے کہ آنتوں میں پیچش لاحق ہوتی ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۷). زحیر ... میں آنوں معہ خون نکلتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۶۱). چونکہ یہ قابض ولزج ہے ، لہذا اسہال دموی مغص اور زحیر میں مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۶۰). [ع : (ز ح ر)].

زَخّار (فت ز ، شد خ) صف.
لبالب ، بہت بھرا ہوا ، نہایت وسیع و عریض (دریا یا سمندر). جوش و خروش بحر زخار کا زیادہ ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۶). زمین سے پانی اس قدر جاری ہوا کہ ایک دریائے زخار و قہار ... پیدا ہوا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۳۷). وہ بھی اسی دریائے زخار کی متواتر لہریں ہیں. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۱۱۶). [ع : (ز خ ر)].

زَخارِف (فت ز ، کس ر) امذ.
۱. مادی رونق کی اشیاء ، ظاہری آرائشیں ، زینتیں ، اوپری چمک دمک ، ملمع کی ہوئی چیزیں. ارشاد کرتے کہ مجھے زخارفِ دنیائے فانیہ سے کچھ طمع و رغبت نہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹). رسول اللہ صلعم زاہدانہ اور تمام زخارفِ دنیوی سے بیگانہ زندگی بسر کرتے تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۴۹۷). انبیاء ہمیشہ ... اپنی ایک ایک ادا سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ فضائل کا منبع صرف روح ہے ، اور زخارفِ دنیوی سے ان کو کوئی تعلق نہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۳۳).

سرو سامانِ زخارف کی حقیقت معلوم !
مونسِ حال فقط بے کسی و تنہائی

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۵۵). **۲. جہاز ؛ کیڑے جو پانی پر اڑتے ہیں ؛ پانی کے رستے** (جامع اللغات). [زخرف (رک) کی جمع].

---ُ الْاَرْض (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ.
رنگ برنگ کے زرد پودے (جامع اللغات). [زخارف + رک : ال (۱) + ارض (رک)].

---ُ الْماء (---ضم ف ، غم ا ، سک ل) امذ.
پانی کے رستے یا نالیاں (جامع اللغات). [زخارف + رک : ال (۱) + ماء (رک)].

زُخام (ضم ز) امذ (قدیم).
رک : زُکام.

کر کھنگ ہور زخام کی سہمانی برف کا
... جہان کے اپر خوش گلاب تھنڈ

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۸۷). [زکام (رک) کا بگاڑ].

زُخرُف (ضم ز ، سک خ ، ضم ر) امذ.
خوبصورتی ، سجاوٹ ، زینت ؛ ایسی گفتگو جس میں تشبیہیں اور استعارات استعمال کیے جائیں ؛ جھوٹ ، مبالغہ (جامع اللغات). [ع].

زَخم (فت ز ، سک خ) امذ.
۱. جسم کے کسی حصے کے کٹ جانے یا چھل جانے کی صورت ، گھاؤ ، چیر. اس زخم کے مرہم کا مایا تیرے پاس ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۹).

لہو ٹپکتا ہے حریفاں کی آنکھوں سیں زخم جوں
ڈال سیں کچا کہیں انگور توڑا ہے مگر

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۹). زخم کو سی کر سینے پر ہاتھ پھیر دیا کہ سینۂ مبارک جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۵).

پیشانی پہ زخم کھا چکا تھا
میدان میں نام پا چکا تھا

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱۶۲). **۲. ضرب.** شیر محمد خان نے بھی زخم تلوار سے دو ٹکڑے کیا. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۱ : ۶).

۳. صدمہ. آبِ متحرک اُس جسم میں کہ ساکن ہے اور بے قید حرکت کرسکتا ہے حرکت منتقل کرنے کی یا پہنچانے کی قوت اپنے زخم یا صدمہ کے سبب سے رکھتا ہے. (۱۹۰۰ ، غربی طبیعیات کی ابجد ، ۳۹). شاہد صاحب کا زخم تازہ تازہ تھا اور میں نے اس خیال سے کہ اُن کا دھیان بٹے ، اُن کو مضمون نگاری کی طرف متوجہ کیا تھا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۹). ۴. **نقصان ، خسارہ ، گھاٹا ، محل ، مکان ، قصر** (جامع اللغات). [ف].

--- اُٹھانا محاورہ.

۱. **گھاؤ ؛ چرکا یا زخم کھانا.** یہ بڑا سپاہی ہے جو اس قدر زخم بدن پر اٹھائے ہیں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۵۹).

حملے کریں بڑھ بڑھ کے رجز زخم اُٹھائیں
تلواروں سے کٹوا کے گلے خوں میں نہائیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۴۹). ۲. **(مجازاً) تکلیف جھیلنا.** شیخ کے باپ نے مخدوم اور صدر وغیرہ کے ہاتھ سے برسوں تک زخم اُٹھائے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۴۹).

--- اَچّھا ہو جانا محاورہ.

انگور بندھنے کے بعد زخم کا کُھرنڈ اُکھڑ جانا اور تکلیف باقی نہ رہنا. زخم اچھا ہو گیا مگر ہڈی کا جوڑ ٹھیک نہ بیٹھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۰).

--- اوچھا ہونا محاورہ.

ہلکا زخم ہونا.

تیغ ابرو کی شکایت ورقِ دل پہ لکھی
اوچھے زخموں کے جو خط پڑ گئے مسطر کے عوض

(۱۸۴۳ ، وزیر ، دفتر فصاحت ، ۹۴).

--- آشنائی کس اضا(---مد ا ، سک ش) امذ.

دوستی کی ضرب ، محبت میں اُٹھائی جانے والی اذیت یا تکلیف.

کم نگہ دیکھیں گے زخم آشنائی کیا
رُوح کے تعلق تک جسم کی رسائی کیا

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۳۲). [زخم + آشنائی (رک)].

--- آلا ہونا محاورہ.

زخم کا ہرا ہونا ، زخم کا تازہ ہونا.

سینے کا ابتک ہے زخم آلا میاں
ہے انی برچھاں کی یا بھالا میاں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲). اس وقت تو اس چاندنی کو دیکھ کر زخم میرے جگر کا ازسرِنو آلا اور دردِ دل دوبالا ہے. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۹۷). ابھی یہ زخم آلے تھے کہ میرٹھ میں فساد ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵).

نہ تو کی آہ نہ تڑپے تری فُرقت میں ہم
زخم دل ہو گئے کیا جانیے آلے کیونکر

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۵۹).

کھٹک ہر سانس میں ہے ہر نفس کے ساتھ نالے ہیں
کہ دل نازک ہے میرا اور دل کے زخم آلے ہیں

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۱۵۸).

--- آنا محاورہ.

گھاؤ لگنا ، زخم لگنا.

زخم آئے تو سبھی خشک ہوا کرتے ہیں
داغ مٹتا ہی نہیں اِس کا نشاں رہتا ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۶۷).

--- باطِن کس اضا(--- کس ط) امذ.

روحانی تکلیف ، اندرونی زخم ، اندر کی تکلیف. غرض کسی طرح میں نے دردِ دل کی دوا نہ پائی زخمِ باطن کا مرہم نہ دیکھا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۷). [زخم + باطِن (رک)].

--- بانْدھنا / بانْدْنا محاورہ (قدیم).

زخم کو مرہم وغیرہ لگا کر کپڑے کی پٹی سے باندھنا ، زخم کی مرہم پٹی کرنا.

تمام تن اُپر زخماں کھایا اتھا
نہیں اس زخم کوئی باندیا اتھا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۵).

میں وہ زخمی ہوں کہ مُجھ پر دُشمنوں کو رحم آئے
پھاڑ کر چادر کو باندھے زخم گردن چاندنی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۴۶).

--- بِگڑنا محاورہ.

زخم کا بھرنے کے بجائے اِندمال سے دُور ہو جانا ، زخم اچھا ہونے کے قابل نہ رہنا.

غم دوست کوئی ہم سا نہ ہو گا جہاں میں
مرہم بنا تو زخم ہمارا بگڑ گیا

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۲۷).

--- بَنْدھنا محاورہ.

زخم باندھنا (رک) کا لازم.

وہ ساقی کھینچ لیتا ہے شرابِ ناب فرقت میں
ہمارے زخم دل بندھ بندھ کے جب انگور ہوتے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۰۴).

--- بولنا محاورہ.

زخم کے ٹانکے ٹوٹنا ، زخم کے ٹانکے ٹوٹنے کی آواز پیدا ہونا.

ٹانکے ٹوٹیں گے تو آئے گی صدائے الفراق
زخم بولے گا تو شورِ الآماں ہو جائے گا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۱۸).

--- بَہْنا محاورہ.

زخم سے خُون ٹپکنا یا رِسنا.

پڑ گیا جو زخم آنکھوں کی طرح بہنے لگا
مِل سکے دل میں پتا کیا اولین ناسور کا

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۴۷).

زخم بہے ہیں پُھوٹ کر عاشقِ نامراد کے
تیرے غم فراق سے سینہ و دل میں ہیں شبک

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۱).

--- بھر آنا/بھرنا محاورہ.
گھاؤ کا اچھا ہو کر جلد کا برابر ہو جانا ، زخم کا مُندمل ہونا. خدا کے کرم سے اس بی بی کے زخم چالیس دن میں بھر آوینگے . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۷).

زخم دل کے بھر گئے ابروئے قاتل دیکھ کر
بخت نے میرے لیے خنجر کو مرہم کر دیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۰).

کسی مرہم سے اُس کے زخم کو بھرتے نہیں دیکھا
زبانِ طنز کے قربان نشتر ہو تو ایسا ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۳). نیزے کے زخم بھر آتے ہیں مگر زبان کے زخم نہیں بھرتے. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفٰی ، ۱۳). خون کی یہ خاصیت زخم کے نہ بھرنے میں مُعین و مددگار ہوتی ہے (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۹). وقت کے ساتھ ساتھ ... زخم بھرنے لگے. (۱۹۸۵ ، بزمِ خوش نفساں ، ۷).

--- پر پھاہا رکھنا محاورہ.
کسی کی تکلیف یا رنج پر دِلاسا دینا. کسی نے دل کے زخم پر پھاہا رکھ دیا. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۲).

--- پر تازہ زخم لگنا محاورہ.
ایک تکلیف یا مُصیبت پر دُوسری تکلیف آ جانا ، دوسری پریشانی پیدا ہو جانا. میر فتح اللہ مرحوم کے زخم پر تازہ زخم لگا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۹۰).

--- پر کچوکے دینا محاورہ.
تکلیف پر مزید تکلیف پہنچانا ، ایک رنج پر دُوسرے رنج کا اضافہ کرنا. بن یامین کی مُفارقت نے زخم پر کچوکے دیئے . (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۷۷).

--- پر کچوکے ہونا محاورہ.
کسی کو مُصیبت اور پریشانی میں اور زیادہ تنگ کرنا ، صدمے یا آزار پہنچنا. سونے پر سہاگہ یا زخم پر کچوکے یہ تھے کہ ... مہندی ، مِسّی ہر چیز حرام تھی. (۱۹۴۰ ، نوحۂ زندگی ، ۴).

--- پر لون چھڑکنا محاورہ.
زخم پر نمک چھڑکنا.

چھڑکے ہے لون زخم پہ وہ کیوں نہ ہوں غمیں
الماس کی تھی آس جبھی تک الم نہ تھا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۶).

--- پر لون رکھنا محاورہ.
رک : زخم پر نمک چھڑکنا.

زخمِ دل پر بُلبلوں کے مت ستم کا لون رکھ
اے سلونے سان توں ، اپنی ملاحت کی قسم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۰).

--- پر مرہم رکھنا محاورہ.
تسلّی دینا ، کسی ناخوشگوار امر کی تلافی کر کے مطمئن کرنا. مُختلف موقعوں پر ... بیکس رعایا کے زخموں پر مرہم رکھا گیا. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں (دیباچہ چکبست) ، ۱۱). میاں کی خاموش آنکھیں بیوی کی طرف اس توقع پر پڑیں کہ شاید ... ہاجرہ کے ہاتھ اس زخم پر مرہم رکھیں. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۸).

--- پر مرہم کا کام کرنا محاورہ.
کسی کی تکلیف یا ایذا پر تسلّی دینا. ممکن ہے یہ اشعار آپ کے زخم پر مرہم کا کام کرسکیں. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۶۰).

--- پر مُشک چھڑکنا محاورہ.
زخم تازہ کرنا ، زخم ہرا کرنا ، تکلیف پہنچانا.

چھڑک کر مرے زخم پر مُشک بولا
گلِ زخم میں واہ کیا رنگ و بُو ہے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۷۳).

--- پر نمک چھڑکنا محاورہ.
غمگین یا آزردہ آدمی کو اور غمگین اور آزردہ کرنا ، دُکھ کے عالم میں مزید دُکھ پہنچانا ، رنج کو دوچند کرنا. اے مخمور اب زیادہ حد سے نہ بڑھو زخم پر نمک نہ چھڑکو. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۱۵). بی لیلیٰ کا حُسنِ نمکین ہمدردانِ قیس کے زخموں پر نمک چھڑک رہا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۳۴).

ہنستے ہوئے زخموں پر اب کس نے نمک چھڑکا
کیا یہ بھی ستمگر کا مجبور پہ احسان ہے

(۱۹۷۴ ، صد رنگ ، ۱۲۸).

--- پر نمک کا کام دینا/کرنا محاورہ.
کسی عمل یا بات کا رنج یا غم میں اضافے کی وجہ یا سبب بننا. جوگیان شنکر کے زخم پر نمک کا کام کر رہی تھی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۹). مگر اس کے مرہم بھی ایسے تیز ہوتے، کہ زخم پر نمک کا کام دیتے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۶۷).

--- پر نمک نہ چھڑکو فقرہ.
طعن و تشنیع نہ کرو (جامع اللغات).

--- پر نمک ہونا محاورہ.
غم یا پریشانی کو بڑھانے کا سبب ہونا. رسم عقیقہ کا تخمینہ اس زخم پر نمک تھا. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۲۷).

--- پر نُون مرچ چھڑکنا محاورہ.
رک : زخم پر نمک چھڑکنا. ماما کی گفتگو نے انعام کے زخم پر اچھی طرح نون مرچ چھڑکا مگر کراہنے کی بھی اِجازت نہ تھی . (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۸).

--- پڑنا محاورہ.
زخم پیدا ہونا.

کس کو دکھاؤں آبلے دل کے
زخم پڑ پڑ گئے ہیں چھل چھل کے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۴).

--- پکنا محاورہ.
زخم میں پیپ پڑ جانا. اسے وقت سے پہلے گھر لے آئے ،

اس کے ٹانکے کُھل کر زخم پک گیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۸).

---پہنچانا محاورہ.
زخمی یا مجروح کرنا ، تکلیف یا رنج دینا . حضور کے خیال کرنے کی بات ہے کہ اس شخص نے مجھے کیسا شرم و ذلت کا زخم پہنچایا ہے. (۱۹۴۳ ، انطونی اور کلوپیٹرا ، ۲۰۳).

---پھٹ جانا محاورہ.
زخم کے ٹانکے ٹوٹ جانا.

بہتر ہے کہ اُتروں نہیں تیورا کے گروں گا
پھٹ جائینگے سب زخم جو غش کھا کے گروں گا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴).

---پُھوٹ نِکلنا محاورہ.
از سرِ نو رنج پیدا ہو جانا.

پھر زخم پھوٹ نِکلا حالی نہ چھیڑنا تھا
فصلِ خزاں کا قصہ ذکرِ گل و سمن میں

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۰۰).

---تازَہ کس صف(---فت ز) امذ.
وہ زخم جو ابھی لگا ہو (جامع اللغات). [زخم + تازہ (رک)].

---تازَہ ہونا محاورہ.
گزشتہ رنج ، غم یا دُکھوں کی یاد یا احساس کا از سرِ نو اُبھرنا ، جو گھاؤ بھر چکا ہو اس کا عود کر آنا.

دِل کے پھر زخم تازے ہوتے ہیں
کہیں غُنچہ کوئی کِھلا ہو گا

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۲۵).

کچھ اور تازہ ہوئے زخم اس بہانے سے
جگر کے خُون کو آنسو بنا کے دیکھ لیا

(۱۹۴۲ ، صد رنگ ، ۶۱).

---توپ کس اضا(---و مج) امذ.
توپ کا چلنا (جامع اللغات). [زخم + توپ (رک)].

---ٹانکنا محاورہ.
زخم سینا ، زخم کی بخیہ گری کرنا ، زخم میں ٹانکے لگانا.

وہ پھر ہے گرمِ نظارہ کہاں تک زخمِ دل ٹانکوں
کہ ہے ہر رنگہ کے ساتھ اک برچھی سی آ لگتی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۴۹).

زخمِ دل کا ٹانکنا تھا باندھنا اُمید کا
ہو گئی جمعیتِ دل سے پریشانی مجھے

(۱۹۱۵ ، وفا رام پوری ، ک ، ۱۱۳).

---جڑنا محاورہ.
زخم دینا.

سُن فغاں اُس نے مری کارگر اک زخم جڑا
زور یہ بے اثری میں گلو تاثیر کھلا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۵۰).

---جِگر کس اضا(---کس ج ، فت گ) امذ.
۱. دِل یا کلیجے کا گھاؤ ؛ (مجازاً) صدمۂ عظیم.

زخم جگر میں اپنے بھی ہوتی رہی چمک
شبکو کسی کے خندۂ دنداں نما کے ساتھ

(۱۸۸۸ ، مضمونہائے دلکش ، ۶۲). ۲. **(تصوف) زخم جگر- دوام دردِ عشق سے مراد ہے** (مصباح التعرف). [زخم + جگر (رک)].

---جھیلنا محاورہ.
زخم کھانا ، تکلیف یا پریشانی اُٹھانا ، مُصیبت برداشت کرنا.

زخموں پہ زخم جھیلے داغوں پہ داغ کھائے
یک قطرہ خُونِ دل نے کیا کیا ستم اُٹھائے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۸).

---چاٹنا محاورہ.
کسی ناکامی یا صدمے وغیرہ کو بُھلانے کی کوشش کرنا ، خِفت مِٹانے کی کوشش کرنا. خود دِلی تقسیم کے زخموں کو چاٹ رہی تھی دوسرے وہاں کی بیورو کریسی کو کشمیر کے مستقبل کے متعلق اندیشہ ہائے دور دراز لاحق تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۹۷).

---چَرّانا ف م.
زخم میں خُشکی کے سبب سے تکلیف ہونا. شب کو زیادہ جاگنے سے زخم چرّانے لگتا ہے اور درد بھی زیادہ ہوتا ہے. (۱۸۹۲ ، خُدائی فوجدار ، ۱ : ۶۸). چھاتی کا زخم چرّا رہا تھا. (۱۹۱۱ ، شہیدِ مغرب ، ۳۰).

---چشم کس اضا(---فت چ ، سک ش) امذ.
نظرِ بَد (جامع اللغات). [زخم + چشم (رک)].

---چلانا محاورہ.
ضرب لگانا ، وار کرنا. لشکریوں نے غلبہ کر ، چوطرف سے حُر پر زخم چلائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۷).

---چِھلنا محاورہ.
زخم تازہ ہونا ، گُزشتہ دُکھ یا رنج کا احساس اُجاگر ہونا.

اک تصوّر کا آغوش پھر وا ہوا
دل کی دَھڑکن سے پھر زخم چھلنے لگے

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۸).

---چھیڑنا محاورہ.
زخم تازہ کرنا ، گزشتہ رنج یا دُکھ کے احساس کو جگانا.

کیوں یاد دِلاتے ہو شبِ ہجر کی آہیں
کیوں چھیڑتے ہو زخم اذیّت ہوئی دونی

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۲۸).

---حِیات کس اضا(---فت ح) امث.
ایک قسم کی بوٹی جو کھیتوں میں اور پانی کے کنارے پر کثرت سے اُگتی ہے اس کے پتے زخم پر باندھنے سے اس کو مندمل کر دیتے ہیں، لاط : **Bryophyllam** . زخم حیات ایک بوٹی ہے. (؟ ، کلیدِ عطاری ، ۶۸). زخم حیات ہندوستان کے اکثر گرم اور تر حصّوں

میں سیلون تک اور بنگال میں سب جگہ پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۴۹)۔ [زخم + حیات (رک)].

---خُشک ہونا ف ل ؛ محاورہ.
زخم پر کُھرنڈ جمنا ، زخم کا کُھرنڈ بندھنے پر ہونا ، دُکھ تکلیف یا رنج بھولنے جانا.

ناگُفتنی ہے حالِ بہار و خزانِ باغ
اک زخم ہے کہ خُشک ہوا اور نم ہوا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۶)۔ امتدادِ زمانہ کے ساتھ انسان اپنا دکھ یا دُکھ کا احساس بھولتا جاتا ہے اور اس کے زخم خشک ہوتے رہتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۵)۔

---خَنداں کس صف(---فت خ ، سک ن) امذ.
کُھلا ہوا زخم ، زخم جو ہنوز سیا نہ گیا ہو یا مُندمل نہ ہوا ہو.

نظر آیا جگر میں جلوہ جس دم زخمِ خنداں کا
تڑپ کر کس مزے سے دل نے کھایا تیر مژگاں کا

(۱۸۷۴ ، نشیدِ خسروانی ، ۳)۔ دنیا میں خندۂ گل سے زخمِ خنداں زیادہ دیکھ لیجئے ۔ (۱۹۰۹ ، مقاماتِ ناصری ، ۳۵۲) ۔ [زخم + خنداں (رک)].

---خوردَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
جسے زخم لگا ہو ، مجروح ،گھائل ، زخمی ؛(مجازاً) ضرر رسیدہ.

جو زخم خوردہ ہو اوس نگہ کا بچے وہ کیونکر بھلا بتاؤ
چلے ہے تیرِ نگہ اوس کا رگڑ کے تیرِ قضا سے پہلو

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۴۸)۔

اک بھیڑیا غضب ناک و زخم خوردہ
نکل کے لاشوں کے درمیاں آ کھڑا ہوا

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۵)۔ تُو مُجھ زخم خوردہ کو اس پہاڑی پر چھوڑ کر نہ جا۔ (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۱۳)۔ [زخم + خوردہ (رک)].

---دار صف ؛ ـہ زخمدار.
مجروح ، زخمی ، زخم خوردہ. یہ مجمع زخمدار مجروح تن ... ہمراہ رکاب اوس شہسوار ... کے روانہ ہوا۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۵)۔ شہنشاہ بھی انتہا کے زخمدار ہوئے۔ (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۱۳)۔ ہرچند کہ زخم دار ہوں مگر ان سے امتحان کو موجود ہوں۔ (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ ، ۵۹۴)۔ [زخم + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---داری اث.
زخمی ہونا ، مجروح ہونا ، زخمی ہونے کی حالت.

غضب ہے لاغری میں زخمداری کیونکہ درماں ہو
کہ ہے تارِ نگاہِ چشمِ سوزن آشیاں اپنا

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۳۸)۔ حالت زخمداری میں گھوڑے ان دونوں کو لیے اسی طرف چلے آئے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۸۱۰)۔ بعد اس کے اسی زخمداری میں مظہر پری زاد نے تلوار کا وار کیا۔ (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۳۵۶)۔ [زخم + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دامَن دار کس صف(---فت م) امذ.
گہرا اور چوڑا گھاؤ ، بڑا زخم.

لاشے کو قاتل سُمِ توسن سے تو پامال کر
زخمِ دامن دار عاشق کو گریباں چاہیے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۴۵۰)۔

بہارِ زخمِ دامن دار دیکھے گا کوئی کب تک
بسعیِ کاوشِ ناخن کہاں تک شغلِ خُوں ریزی

(۱۹۱۰ ، گلکدۂ عزیز ، ۱۰۷)۔ [زخم + دامن (رک) + دار (رک)].

---دِل کس اضا(--- کس د) امذ.
دل پر لگا ہوا زخم ، مراد: غم ، رنج ، تکلیف.

گھاؤ زخمِ دلِ مہجور نظر آتے ہیں
دیدۂ تر ہمیں ناسور نظر آتے ہیں

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگارین ، ۱ : ۸۴)۔

یاد نشتر لگا گئی شاید
زخمِ دل کو طلب ہے مرہم کی

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۰۳)۔ [زخم + دِل (رک)].

---دوز (---و مج) صف ؛ امذ.
گھاؤ میں ٹانکے لگانے والا ، زخم کی بخیہ گری کرنے والا ، سرجن ، جرّاح.

یہ لاغری ہے مری زخم دوزِ اہلِ وفا
چبھا ہوا ہوں ہر اک آنکھ میں وہ سوزن ہوں

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۱۳۷)۔ [زخم + ف : دوز ، دوختن ـ سینا].

---دوزی (---و مج) اث.
مرہم پٹی. اسلم نے رُستم کو گھوڑے سے اُتارا چارپائی پر ڈال کر اپنے قلعے میں لایا زخم دوزی کی۔ (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۶۴۸) ۔ اف : کرنا ۔ [زخم + دوز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
۱. **گھائل کرنا ، زخمی کرنا ، چرکا لگانا.**

یہ چاہا کرے زخم دیکر رہا
کہ تا ہووے پارہ تنِ اژدھا

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۵۰)۔

یاں آئی کبھی زن سے کبھی واں گئی سن سے
گہ دے گئی زخم اور کبھی سر لے گئی تن سے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۱۱)۔

زخم بھی دے تو دے شگفتہ سا
گل مری سمت ادھ کھِلے نہ بڑھا

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ مارچ ، ۱۸)۔ ۲. **رنج یا دُکھ پہنچانا.**

ہر نئی رُت نے ایک زخم دیا
کوئی موسم نہ آئے کاش اب کے

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۶۳)۔ ۳. **نُقصان پہنچانا ، طنز کرنا ، ضرر یا آزار پہنچانا.** یہ بھی جہاں موقع پاتے ہیں اپنے گھسے ہوئے قلم سے وہ زخم دیتے ہیں کہ قیامت تک نہیں بھرتے ۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۱۸)۔

---رَسا کس صف(---فت ر) امث.
گہرا زخم (جامع اللغات). [زخم + ف : رسا ، رسیدن ـ پہنچنا].

---رِسنا ف ل.
زخم سے مواد یا پیپ نکلنا ، تکلیف ہونا.

گھائل کو ترے تھا تو اِفاقہ سا کُچھ ولے
پھر زخم سینہ تک جو لگا رِسنے غش کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ٦).

ہمارے زخمِ دل تو اور بھی رِسنے لگے سُن کر
زُباں پر چارہ گر کی ہے مگر مرہم کا افسانہ

(۱۹۳٦ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۰۳).

---رَسِیدَہ (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
زخم خوردہ ، زخم کھایا ہوا.

میں پکاروں تو کوئی شہر میں آواز نہ دے
کیسے پھر حالِ دلِ زخم رسیدہ لکھوں

(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۷۵). [زخم + ف : رسیدہ ، رسیدن ـ پہنچنا].

---رَفُو کَرْنا محاورہ.
زخم میں ٹانکے لگانا ، زخم کو مندمل کرنا ، تکلیف دُور کرنا.

احترامِ آدمی ، احساسِ غم ، مرگِ انا
آج کِس کِس زخم کو کرتے رفو میں اور تو

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۳۱).

---ریز (---ی مج) صف.
گھاؤ ڈالنے والا ، گھاؤ بڑھانے والا ، تکلیف پہنچانے والا.

واں طعنہ تیرِ یار یہاں شکوہ زخم ریز
باہم تھی کِس مزے کی لڑائی تمام شب

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۱) [زخم + ف: ریز، ریختن ـ گرانا، بہانا].

---زُباں کس اضا (---فت ز) امذ.
بدزبانی کا دُکھ یا رنج ، وہ تکلیف جو کسی ناخوش گوار بات سے دل کو پہونچے.

اس شمع کی مجلس میں جانا ہمیں پھر واں سے
اک زخمِ زباں تازہ ہر روز اٹھا جانا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۵).

دشنام دے کے بوسہ دیا ہم کو یار نے
حلوا اسیر مرہمِ زخمِ زباں ہوا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۵۵). [زخم + زباں (رک)].

---زَدَہ (---فت ز) صف.
مجروح ، زخمی (جامع اللغات). [زخم + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

---زَمانَہ کس اضا(---فت ز) امذ.
غم روزگار ، دنیا والوں کی تکلیف ، دُنیا کے رنج اور دُکھ.

محفوظ چشمِ زخمِ زمانہ سے تو رہے
پہنچا سکے نہ تیغِ حوادث ضرر تُجھے

(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۱۲۵). [زخم + زمانہ (رک)].

---زَن (---فت ز) صف.
زخم دینے والا.

جن خنجرِ ہرم کا مارے کلین جمیا نے
یاراں سجیں کہو تم وہ زخم زن کہاں ہے

(۱۵٦۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۷۱). [زخم + ف: زن، زدن ـ مارنا].

---سَر چَوپارَہ ہونا محاورہ.
سر کا زخم کُھل جانا (جامع اللغات).

---سِل جانا محاورہ.
تکلیف دور ہو جانا. مُسکراہٹیں بکھرنے لگیں اور قہقہے گُونجنے لگے گویا احباب مِل گئے ، زخم سِل گئے ، پھول کِھل گئے. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۹۷).

---سَہْلانا ف م ؛ محاورہ.
دُکھ ، تکلیف یا رنج برداشت کرنا.

چارہ فرمائے جنوں لاکھ ہوئے وحشت میں
کوئی ناخن نہ بڑھا زخم کے سہلانے کو

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۵۳). بخشی غلام مُحمد کو اپنے شہر میں ہی شکستِ فاش ہوئی ... اور یہی زخم سہلاتے ہوئے اگلے سال اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۰۰).

---سے پانی چُوانا/چووانا محاورہ.
زخم کا بہہ نکلنا ، زخم کا ناسور بن جانا.

مُجھے دل کھول کر رو لینے دو روکو نہ ہم چشموں
کہ پانی آنسوؤں سے میرا زخمِ دل چوواتا ہے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۸۸).

---سے چور نِکَلْنا محاورہ.
زخم کی باقی ماندہ خرابی کا دُور ہونا.

راہ پا کر زخم سے نکلے نہ چور
پھر نمک قاتل جو دل سے تیر کھینچ

(۱۸۸۸ ، صنمخانۂ عشق ، ۷۰).

---سے کُچْلُھوا بَہْنا ف ل.
پیپ مِلا خُون بہنا (مہذب اللغات).

---سِینا محاورہ.
زخم کو ٹانکے دینا ، پریشانی ، تکلیف اور دُکھ بُھول جانا.

ظاہر یہ غمِ فرقتِ دلبر کا نشاں ہے
زخمِ دل بیدل کو تو سینا نہیں اچھا

(۱۹۱۹ ، یوسف علوی عرف سیوں وڈل حیدری (سندھ میں اُردو شاعری ، ۲۳۹)).

ہرے بھرے کھیتوں میں چل کے اپنے زخم سیئیں
دور کہیں مندر کے پیچھے بیٹھ کے دل بہلائیں

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۱۳).

---شانَہ کس اضا(---فت ن) امذ.
کنگھی کے دندانوں میں سے ہر دو دندانوں کے بیچ کا شگاف.
زخم شانہ کنگھی کے دندانوں کے درمیانی شگاف. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۲٦۳). [زخم + شانہ (رک)].

---قلم کس اضا(---فت ق ، ل) امذ.
وہ شگاف جو قلم کی نوک میں ڈالا جاتا ہے.

لبِ زخمِ قلم ذرا وا ہو
تا کہیں تجھ سے نالہ پیدا ہو

(۱۸۱۰ ، مثنوی بحرالمحبت ، ۳۳). [زخم + قلم (رک)].

---کا انگور امذ.
، کھرنڈ یا وہ گوشت جو زخم پر آ جائے.

عزیز ہیں مجھے سینے کے داغ صورتِ گل
لذیذ زخم کے انگور ہیں ثمر کی طرح

۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۱).

---کا انگور باندھنا محاورہ.
تکلیف ، پریشانی دور کر دینا یہ میرا جنون نہیں بلکہ آپ کے دل کا چور کہتا ہے یہ زخم کا انگور باندھ دے گا.(۱۸۹۵، جہانگیر، ۶۳).

---کا انگور پھٹنا محاورہ.
زخم کا ازسرنو خراب ہوجانا،زخم اچھا ہوتے ہوتے پھر کھل جانا،

پھر پھٹا زخم کا انگور مبارک اے ذوق
دلِ زخمی کو ترے بادۂ عشرت کے مزے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، ک ، ۳۴۱).

---کا انگور ہرا ہونا محاورہ.
زخم تازہ ہونا ، زخم ہرا ہونا (مہذب اللغات).

---کا پانی چرانا محاورہ.
۱. زخم کا رِسنا بند ہو جانا (جس سے ناسور ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے).

سر پھوٹتا ہے سجدۂ پائے صنم سے روز
پانی چرائیں زخم اگر ہم وضو کریں

(۱۸۶۷ ، عرش (میر کلو) ، د ، ۴۷).

بری جو بات ہے ہرگز نہیں اچھا مآل اوس کا
چرانا زخم کے حق میں مضر ہوتا ہے پانی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۲). ۲. زخم میں پانی سرایت کرجانا، زخم کا رطوبت جذب کرنا (فرہنگِ اثر ؛ مہذب اللغات).

---کا چور امذ.
وہ فاسد مادہ جو اندر ہی اندر پک رہا ہو اور باہر سے اس کے آثار نظر نہ آئیں، زخم جو اندر رہے اور باہر سے اچھا نظر آئے

حکم آپ کا جس روز سے ہے محتسبِ شرع
ہے زخم کے بھی چور کو اندیشۂ تعزیر

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۳).

---کا رونا محاورہ.
زخم سے پانی نکلنا (جامع اللغات).

---کاری کس صف/امذ.
ایسا گھاؤ جس سے ہلاکت کا خطرہ ہو ، مہلک زخم ، گہرا گھاؤ.

بری ہوتے ہیں تدبیروں سے جو دنیا میں کامل ہیں
تعلق بخیہ و مرہم کو کیا ہے زخمِ کاری سے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۷). زخمِ کاری کا صدمہ اٹھانے والا سپاہی ... میدانِ جنگ میں پڑا دم توڑ رہا ہے . (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۹). [زخم + کاری (رک)].

---کا مسکرانا محاورہ.
زخم کے ٹانکے ٹوٹ جانے سے زخم کا بڑھ جانا.

گھڑیوں روئے ہیں ہم امیر لہو
زخم کوئی جو مسکرایا ہے

(۱۸۸۸ ، صنمخانۂ عشق ، ۲۰۲).

---کا ہنسنا محاورہ.
رک : زخم کا مسکرانا.

میں جو روتا ہوں مرے زخمِ جگر ہنستے ہیں
شادی و غم سے کیا ہے مجھے توام پیدا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۱).

---کا ہوا دینا محاورہ.
زخم بہت بڑھ جاتا ہے تو ہوا دینے لگتا ہے.

جس وقت ہوا دینے لگا زخم جگر کا
سینے میں رکا آ کے دم اس رشکِ قمر کا

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

---کرنا محاورہ.
تکلیف دینا ، اذیت دینا ، پریشان کرنا.

اس کے ادنیٰ سے اک اشارے پر
زخم کرنے لگے مسیحائی

(۱۹۸۴ ، مرے آقا ، ۱۴).

---کو التیام ہونا محاورہ.
زخم کا بھرنا (مہذب اللغات).

---کو ٹانکے لگانا ف م.
زخم سینا ، سوئی سے زخم کا سیا جانا.

میرے زخموں کو اگر ٹانکے لگانے ہیں تجھے
پہلے لا جراح ڈورا بار کی تلوار کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۹).

---کہن کس صف(---ضم ک ، فت ہ) امذ.
پرانا زخم ، پرانی تکلیف.

سارے زخم کہن ہوئے آلے
پاؤں میں سیکڑوں پڑے چھالے

(؟ ، گلشنِ عشق (مہذب اللغات)).

ہر طرف ہنگامہ پھر برپا ہے داروگیر کا
ہو رہا ہے پھر ہرا زخمِ کہن کشمیر کا

(۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۷۰). [زخم + کہن (رک)].

---کی بدھی امث.
زخموں کے نشان (جامع اللغات).

---کی لذّت اُٹھانا محاورہ.
تکلیف برداشت کرنا.
کُچھ تو لذّت زخم کی اے گردنِ بسمل اُوٹھا
ہو سکے تجھ سے تو نازِ خنجرِ قاتل اُوٹھا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۱).

---کے ٹانکے امذ ؛ ج.
وہ سِلائی جو زخم کے دونوں کناروں کو مِلا کر کی جاتی ہے اس سے زخم کا مُنھ مِل جاتا ہے اگر سِیا نہ جائے تو داغ رہ جاتا ہے.
میرے زخموں کے اگر ٹانکے تجھے منظور ہیں
اے بُتِ خونریز اپنے پیرہن کے تار کھینچ
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۱).

---کے ٹانکے کاٹنا ف م.
زخم اچھا ہو جانے کے بعد ٹانکوں کو کاٹ کر نِکال دینا.
جرّاح میرے زخم کے ٹانکے نہ کاٹ ڈال
رہ رہ کے کُچھ اُدھیڑ کہ ایذا بھی کم رہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۷۰).

---کے کوچے امذ ؛ ج.
زخم کے شِگاف.
تھے قتلِ عام پر علی اکبر تُلے ہوئے
رستے تھے بند زخموں کے کوچے کُھلے ہوئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۶).

--- کھانا محاورہ.
مجروح ہونا ، زخمی ہونا ، صدمہ اٹھانا.
الٹ یوں دِسے زخم کھا سیر میں
کہ جیوں عکس اچھے جھاڑ کا نیر میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷).
تن تن کے زخم کھائیو گو بُھوکے پیاسے ہو
ماں صدقے کس کے ہوتے ہو کس کے نواسے ہو
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۶۹). یہ سُنتے ہی کسی نے اس زور سے تیر مارا کہ ... زخم کھا کے گرے اور دم توڑنے لگے.
(۱۹۱۹ ، جوہائے حق ، ۲ : ۳۱۲).
اور اس جُرم نا سزا کے عوض
اپنے سینے پہ زخم کھایا تھا
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸۸).

--- کِھلانا محاورہ.
زخم دینا.
اپنے ہاتھوں وہ اگر زخم کِھلاتا مجکو
دہنے میں تیغ تو بائیں میں نمک داں لیتا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۴).

--- کِھلنا محاورہ.
زخم کا پھٹ جانا.
کِھلے زخم اور کِھل رہے جیسے گُل
وہ بیٹھا ہے کوئی ہے جیسے مُل
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲۵).
منہ سُرخ تھا کِھلے ہوئے تھے زخم سینے کے
بن کر لہو ٹپکتے تھے قطرے پسینے کے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۵).

---گر (---فت گ) صف.
زخم دینے والا ، زخمی کرنے والا.
مُرجھانے لگی ہیں پھر خراشیں
آؤ کوئی زخم گر تلاشیں
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۳۰۰). [زخم + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گہرا ہونا ف م ؛ محاورہ.
زخم کاری ہونا.
اُف ری کج بختی رفوگر بھی مجھے ظالم مِلا
ایسے کُچھ ٹانکے لگائے زخم گہرا ہو گیا
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۱۷).

---لَگانا ف م ؛ محاورہ.
مجروح کرنا ، زخمی کرنا.
تیری نگاہ تیر کے پیکان ہیں صنم
تم دیکھ دیکھ زخم لگاتے ہو بھال کے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۴).
نئے پیرائے میں قاتل نے میری پردہ پوشی کی
لگائے زخم دامن دار کیا کیا جسمِ عُریاں پر
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۵۸). لوگ تمہارے چہرے پر زخم لگاتے ہیں تمہیں ٹھکراتے ہیں. (۱۹۶۷ ، پسِ پردہ ، میرزا ادیب ، ۱۵۹).

---لَگْنا محاورہ.
زخمی ہونا ، مجروح ہونا. زخم کہ علی اکبر کے بدن پر لگتا تھا ، دل باپ کا بیقرار اور سینہ داغدار ہوتا تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۰).
زخمی تھا سراپا نہ کہاں زخم لگے تھے
تیغیں وہیں لگتی تھیں جہاں زخم لگے تھے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۲).

---مارْنا محاورہ.
رک : زخم لگانا. حرام زادہ رُوسیاہ نے شمشیر چلائی ، قضا سے اوس جا گہ لگی ، جہاں جنگِ خندق میں عمرو ابن عبدود لعین نے زخم مارا تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۶).

---مُرجھانا محاورہ.
زخم اچھا ہونے کے قریب ہونا ، زخم بھرنے لگنا.
چاہیے دستِ جنوں تازہ خراشِ ناخُن
روشِ سبزہ سرے زخم ہیں مُرجھانے کو
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۸۴).

---مِلْنا محاورہ.
۱. زخم بھرنا ، زخم کا اچھا ہونا.

کیا ملے وہ زخم ، ازل سے جس کو تو بخشے فراق
خامہ کر سکتا نہیں بخیہ شگافِ آہ کا
(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٣٢). ٢. تکلیف پہنچنا ، درد و غم ملنا.
ملا ہو پُھول سے بھی زخم جس کو
کرے وہ اعتبارِ خار و خس کیا
(١٩٧٩ ، زخم ہنر ، ١٥٨).

---مُندَمِل ہونا ف مر ؛ محاورہ.
زخم کا ٹھیک ہو جانا ، تکلیف ، پریشانی دُور ہو جانا. اسی جذبے سے وہ مرہم پیدا ہوتا ہے جس سے زندگی کے زخم مُندمل ہوتے ہیں. (١٩٨٢ ، اِنسانی تماشا ، ١٣٣).

---میں بَتّی دینا یا صوف بَھرْنا ف مر.
گہرے زخم کے اندمال کے لیے کپڑے کو دوائی میں تر کر کے زخم میں رکھ دیتے ہیں (جامع اللغات).

---میں چور رَہ جانا محاورہ.
زخم کا اُوپر سے اچھا ہو جانا مگر اندر پیپ وغیرہ کا رہ جانا.
چاہیے قصرِ دلِ شیریں میں کُودے ایک دن
چور رہ جائے اگر زخمِ سرِ فرہاد میں
(١٨٥٣ ، دیوانِ اسیر ، ١ : ٢٦٢).

---میں کیڑا پڑْنا ف مر.
زخم کا خراب ہو جانا یا سڑ جانا.
پیدا ہوا جی عِشق سے جب سنگ میں کیڑا
پھر کیوں نہ پڑے زخمِ دل تنگ میں کیڑا
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٧).

---میں نَمک بَھرْنا محاورہ.
زخم پر نمک چھڑکنا ، تکلیف میں اضافہ کرنا ، دُکھ درد کو بڑھانا.
وار کرتے ہی بھرا زخم میں قاتل نے نمک
تیغ پر ہاتھ کبھی ہے تو نمکداں میں کبھی
(١٨٧٨ ، گُلزارِ داغ ، ٢٧٧).

---نا ک صف.
زخموں سے بھرا ہوا ، زخموں سے چُور ، خستہ و مجروح.
جو مالک کے تن کوں کٹے سارا پاک
ہوا خوب او سب تنِ زخم ناک
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ١٣٦). [زخم + نا ک ، لاحقۂ صفت].

---نَم ہونا محاورہ.
گھاؤ تازہ ہونا (مہذب اللغات).

---وار صف ؛ مر زخموار.
زخم زدہ ، مجروح ، زخمی.
نہیں کوئی ثابت بغیر زخموار
سو اس ایکہ جھگڑے منے شش ہزار
(١٨٨١ ، جنگ نامۂ سیوک ، ٢٨). [زخم + وار ، لاحقۂ صفت].

---ہَرا کَرْنا محاورہ.
گھاؤ کو تازہ کرنا ، گُزشتہ رنج یا دُکھ کے احساس کو تازہ کرنا ، ماضی کے دُکھوں کی یاد دِلا کر تکلیف پہنچانا. اس لال کی خبر موت نے ... زخم کو اور بھی ہرا کر دیا تھا. (١٩١١ ، شہیدِ مغرب ، ٣٠).

---ہَرا (ہَرے) ہونا محاورہ.
زخم ہرا کرنا (رک) کا لازم.
زخمِ دل کیوں نہ ہرا ہو کہ ترے ابرو کے
زہر آلودہ ہے وسمہ کے اثر سے تلوار
(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ٦٩).
ہرے ہوتے ہیں زخمِ دل فراقِ بُرجِ اخضر میں
مرا ہر اشک قطرہ بن گیا آبِ زُمرّد کا
(١٨٩٥ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ٣).
پھر بہار آئی ہوئے زخم مرے دل کے ہرے
پھر مُجھے گُنبدِ خضرا کی فضا یاد آئی
(١٩٢٧ ، معراجِ سُخن ، ٢٦). ابھی یہ زخم ہرا ہی تھا کہ ... ایک ہیڈ کانسٹبل لبھورام نے ... قرآنِ پاک چھین کر اس کی بے حُرمتی کی. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٦٧).

---ہُنَر کس اضا (---ضم ہ ، فت ن) امذ.
وہ غم یا زخم جو تخلیقِ فن ، فنکاری ، تخلیقی عمل اور ہنر کے سبب ملا ہو ، حسن کاری یا تخلیق کی دی ہوئی تکلیف.
زخمِ ہنر کا رنگ سلامت سب کو خبر ہو جائے گی
کِتنے چہرے ہم نے تراشے ہاتھ قلم ہو جانے تک
(١٩٧٩ ، زخم ہنر ، ١٣٣). [زخم + ہنر (رک)].

زَخماں (فت ز ، سک خ) امذ ؛ ج (قدیم).
بہت سارے گھاؤ ، زخم ، جراحتیں.
آہے ہے چک زخماں کھاؤ
لال ہووا سب لو ہو نہاؤ
(١٥٠٣ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٦٥)). [زخم (رک) کی جمع].

زَخْمانا (فت ز ، سک خ) ف ل.
زخم خوردہ ہونا ، زخمی ہونا.
سِفلوں کی صحبت میں رہ کر فیض ہے کس نے پایا
کیکر پر انگور چڑھا تو ہر خوشہ زخمایا
(١٩٨٥ ، دربن دربن ، ١١٨). [زخم + انا ، لاحقۂ مصدر].

زَخْموں (فت ز ، سک خ) امذ ؛ ج.
زخم (رک) کی جمع (تراکیب میں مُستعمل).

---پَر پٹّیاں چڑْھانا/چَڑْھنا ف مر.
زخم دوزی ہونا ، زخموں کو صاف کر کے پٹیاں باندھنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---پَر زَخم جھیلْنا/کھانا محاورہ ؛ ف مر.
بے حد زخمی ہونا ، بہت زخم کھانا (جامع اللغات).

---پر مرہم رکھنا/لگانا محاورہ.
تسکین پہنچانا ، تسلی دینا ، دلاسہ دینا ، تشفی دینا. بخشش و عنایت ہمارے مرض کی دوا ہو اور ہمارے زخموں پر مرہم رکھے . (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۷۵).

اس نے مرہم لگا کے زخموں پر
اک نیا زخم اندمال دیا

(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۰۹). غریب عوام کے زخموں پر مرہم رکھنے کے لیے مجھے حالات کی سنگینی اور مسائل کی پرواہ کیے بغیر آگے آنا چاہیے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۳۵).

---پر نمک پڑنا محاورہ.
ایک تکلیف پر اور زیادہ تکلیف یا اذیت ہونا ، ایذا ہونا. اس واقعہ کی خبر باہر پھیلی تو زخموں پر نمک پڑ گیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۸).

---پر نمک چھڑکنا محاورہ.
کسی کے دکھ یا تکلیف پر اور زیادہ سخت تکلیف دینا.

میرے زخموں پر چھڑکتے ہیں نمک
مجھ کو تڑپا کے مزہ دیکھتے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۳۰). زیادہ جھڑکنا اس کے زخموں پر نمک چھڑکنا تھا. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۴۹). بخشی صاحب اور ان کے ساتھی یہ کہہ کر ان کے زخموں پر نمک چھڑکتے تھے . (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۳۸).

---سے چور چور م ف.
بہت زیادہ زخم کھائے ہوئے ، زخمی حالت میں. رانا زخموں سے چور چور ہو رہا ہے. (۱۹۲۹ ، با کمالوں کے درشن ، ۹). انسان چوٹوں سے بے تاب ہو جاتا ہے اور زخموں سے چور چور. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۲۳۵).

---سے چور ہونا محاورہ.
بہت زیادہ زخم کھائے ہونا.

کل مجکو چند لاشۂ بیجاں نظر پڑے
دیکھا قریب جا کے تو زخموں سے چور ہیں

(۱۹۱۲ ، کلیاتِ شبلی ، ۸۲). اسمٰعیل بیگ زخموں سے چور تھا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۸).

ہاتھ اپنے گل رنگ لہو سے ، سر زخموں سے چور سہی
ایک دریچہ تو کھول آئے زنداں کی دیوار میں ہم

(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۷۵).

---کو چمک دینا محاورہ.
کسی زخمی کے زخموں پر دوبارہ اذیت یا چوٹ دینا.

زخموں کو چمک دے گئی گھائل جسے پایا
دم میں اسے ٹھنڈا کیا بسمل جسے پایا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۹).

---کو کریدنا محاورہ.
گزری ہوئی باتوں کو یاد کر کے تکلیف اور اذیت اٹھانا ، ماضی کی تکلیف دہ زندگی کو یاد کرنا. میں ساری رات جن زخموں کو کرید کر لہولہان ہوتی رہتی ہوں. میرا جی چاہتا ہے کہ کوئی تو انہیں دیکھ لے. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۳۶).

---کی ارزانی امث.
زخموں کی کثرت ، زخموں کی افراط ، زخموں کی فراوانی.

بھوک کی بے چادری ، عصمت کی عریانی بھی دیکھ
اس بھرے بازار میں زخموں کی ارزانی بھی دیکھ

(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۴۱).

---کی خراش امث.
زخموں کی رگڑ ، زخموں کا نشان.

ہر زمانہ بیچتا آیا ہے زخموں کی خراش ،
آج اک حیدر کی میت! کل کسی ٹیپو کی لاش ! !

(۱۹۳۶ ، نبضِ دوراں ، ۱۸۵).

---کے ٹانکے کھلنا محاورہ.
تکلیف دہ باتیں پھر یاد آ جانا ، اذیت اور پریشانی کا اعادہ ہونا. احرار کی روش سے زخموں کے ٹانکے کھلنے کا امکان پھر پیدا ہو گیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۴۳).

---کے ہار امذ.
کثرت سے زخم (مہذب اللغات).

---میں ٹانکے لگوانا ف مر.
زخم کو ٹانکے لگا کر سینا جس سے زخم کا منھ بند ہو جائے. منہ پر تلواریں کھانا اور پیٹھ نہ پھیرنا ، زخموں میں ٹانکے لگوانا اور تیور میلے نہ کرنا ، بڑی جرات اور جوانمردی کا کام ہے. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عمادالملک ، ۶۴).

زَخْمَہ (فت ز ، سک خ ، فت م) امذ.
۱. ستار وغیرہ بجانے کا مثلث نما آہنی چھلا ، مضراب.

بھی سازندے سروداں ہور سہ تار
سنیں آواز دل پر زخمہ ہر بار

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸) ، ۲۳).

کب زباں سے آہ نکلے غم جو ناخن زن نہ ہو
جب تلک زخمہ نہ چھیڑے ساز بے آواز ہے

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۳۶۹).

جاں بخش میری بھی وہی زخمہ ہیں مطرب
قرعوں کا جو سبب ہوئے ہر نبض تار کے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۳۲). تنبورے مضراب یا زخمے سے بجائے جاتے تھے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۴۷). باج کے تاروں کے نیچے پھیلے ہوئے اوپر کے تاروں پہ مضراب یا زخمہ کی ضرب اور مغنی کے سانس سے ... درد کی ہلکی سی «آس» سنائی دیتی رہتی ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۷). **۲. گدھ.** زخمہ یعنی کرگس ، یہ انڈے دینے کو پہاڑوں کے کنارے اور درّے تلاش کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۴۴). [ف].

---زن (---فت ز) صف ؛ امذ.
مضراب سے ساز کو چھیڑنے یا بجانے والا نیز کمان سے

سارنگی یا وائلن بجانے والا.

کرم اے عشق پیدا ہو چلا ہے سرمدی نغمہ
ابد تک نغمہ زن رہنا یونہی تارِ رگِ جاں پر
(۱۹۲۸ ، نقوشِ مانی ، ۱۲۹).

سازِ نَفَس پر سکوت
آج ہے یوں زخمۂ زن
(۱۹۵۸ ، نبضِ دوراں ، ۲۶۰). [زخمہ + ف : زن ، زدن - مارنا].

---وَر (---فت و) امذ ؛ صف.
رک : زخمہ زن.

دبا رکھا ہے اس کو زخمہ ور کی تیز دستی نے
بہت نیچے سُروں میں ہے ابھی یورپ کا واویلا
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۹). [زخمہ + ور ، لاحقۂ فاعلی].

زَخْمی (فت ز ، سک خ) صف.
۱. وہ جس کے زخم لگا ہو ، چوٹ کھایا ہوا ، خستہ ، مجروح.

پکڑے اونو جب صید کوں
یا صید زخمی ہو مرے
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۰۰).

زخمی ہے جلادِ فلک ، تُجھ غمزۂ خوں ریز کا
ہے شور دریا میں سدا ، تُجھ زلفِ عنبر بیز کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹). اس کی گاڑی پندرہ ہزار سے زیادہ زخمی اور اپاہجوں کو لے کر دارالخلافہ پہنچی. (۱۹۱۱ ، شہیدِ مغرب ، ۳۰). وہ ایک ایک نئے اور پُرانے زخمی کِسان کی آواز پہچان رہے تھے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۹). ۲. زخم خوردہ ، ستایا ہوا ، بے چین کیا ہوا ؛ (مجازاً) والہ و شیدا.

دل گرفتار تجھ پری رو کا
سینہ زخمی ہے تیغ ابرو کا
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۲).

شرم آتی ہے اک پردہ نشیں کا ہوں میں زخمی
منہ دیکھے گا جرّاح مرے زخمِ جگر کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۶).

یہ سُن کے بھڑکنے لگا وہ زخمیٔ دلِ تنگ
سو کروٹیں لیتا ہوا جا پہنچا وہ تا سنگ
(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۵۲).

کوئی ذرا اُمید سے پُوچھے اس کو آخر کیا دُکھ ہے
ساتھ لئے کُچھ زخمی نیندیں رات گئے گھر آتا ہے
(۱۹۷۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۰). [زخم + ی ، لاحقۂ نسبت]

---جِگر (---کس ج ، فت گ) صف.
دل جلا ، مصیبت کا مارا ، خستہ جگر (مہذب اللغات). [زخمی + جِگر (رک)].

---دُشمنوں میں دَم لے تو مَرے نَہ لے تو مَرے کہاوت.
ہر صُورت میں تباہی ہے ، مفر کی صورت نہیں ، جب کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں دونوں طرح نقصان ہو ، دشمنوں میں گھِر کر نقصان ہی ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ہونا ف م.
مجروح ہونا ، شکست خوردہ ہونا ، تکلیف میں مُبتلا ہونا.

وہ جو غیروں کے پتھراؤ پر ہنس پڑے
اور اپنوں کے پُھولوں سے زخمی ہوئے
(۱۹۶۷ ، شہرِ درد ، ۱۸).

زَخْمِیانَہ (فت ز ، سک خ ، کس م ، فت ن) امذ.
زخمی ہونے کا معاوضہ. اور نواب صاحب نے جو زرِ نقد و زیور شیخ کا ضبطی میں آیا تھا بہ صیغۂ زخمیانہ اُس پٹھانی کو عِنایت کیا. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۵۷). [زخمی (رک) + انہ ، لاحقۂ اِسمیت].

زِخود (کس ز ، و معد)
اپنے آپ ، خود سے (تراکیب میں مُستعمل). [ازخود کا مخفف].

---رَفْتَگی (---فت ر ، سک ف ، فت ت) اسث.
آپے سے باہر ہونے کی حالت، مستی، مدہوشی خودفراموشی.

سودا ہے بے خلش یہ زِخود رفتگی کی راہ
کانٹا نہ پا میں اُن کے فلک نے چُبھو دیا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۶۰۷). [زِخود + ف : رفت ، رفتن - جانا ، روانہ ہونا + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَفْتَہ (---فت ر ، سک ف ، فت ت) صف.
آپے سے باہر ، مست ، بے خود ، مدہوش ، بے حواس.

عبث ہیں ناصحا ہم سے زخود رفتوں کی تدبیریں
روکے ہے بحر کب گو موج سے ہوں راکھ زنجیریں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۵). [زِخود + ف : رفتہ ، رفتن - جانا].

---غَلَط (---فت غ ، ل) صف.
اپنے کو بُھولا ہوا (مہذب اللغات). [زِخود + غلط (رک)].

---فَراموش (---فت ف ، و مج) صف.
آپے سے باہر ، جو اپنے حواس میں نہ ہو (مہذب اللغات) . [زخود + ف : فراموش ، فراموشیدن - بھولنا ، چوکنا].

زَد (فت ز) (الف) اسث.
۱. ضرب ، وار. جہاں پہلوان نے کمند رہا کی وہ غائب ہو گیا زد خالی گئی. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۱۶۳). تلوار اور بھالہ کی زد و ضرب اور اون سے بچاؤ کے اصول میں بذاتِ خود آپ کو سِکھلایا کروں گا. (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۶۹). بالفرض اُسکی زد سے بچ بھی گئے تو اُس کی آتشیں دم کے اثر سے بچنا دشوار ہے. (۱۹۲۶ ، شرر، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۸۲). اس لحاظ سے یہ طفیلیے ہیں ، انکی زد سے کوئی جاندار نہیں بچ سکتا. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۸۳). ۲. وار یا ضرب کا محل ، ہدف یا نشانے کی رسائی کی حدود ، سامنے کی وہ جگہ جہاں کسی وار یا ضرب کا اثر پہنچ سکے.

وہ کہتا تھا تکیہ ہے عنایاتِ احد پر
آنے دو اجل ان کو لیے آتی ہے زد پر
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۹). وہ جائے عین سیاہ برج کے

نیچے گراب کی زد پر تھی . (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر، ۱۳۸). جب گھمسان کا رن پڑا ، تو ایک کافر اُن کی زد میں آیا . (۱۹۳۲ ، سیرۃالنبیؐ ، ۳: ۳۶۷). وہ جگہ تجاوزات کی زد میں آگئی. ۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۵). ۳. ضرر ، خسارہ . کُچھ نیک و بد ہوا اچھے گا تو ،کام زد ہوا اچھے گا تو. (۱۶۳۵ ، سب رس، ۲۵۹). ۴. گڑنے ، چُبھنے یا اثر کرنے کی صلاحیت.

اب نہ بڑگاں میں وہ زد ہے نہ نگاہوں میں وہ توڑ
ترکشِ حُسن میں اوس کے نہ رہا تیر کوئی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۵). (ب) صف. **بطور لاحقہ مُستعمل**.

ایسی ہی اپنی صدائے آوِ آتش ناک گرم
گوش زد ہوتی ہے جل جاتا ہے پردا کان میں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۵۰). [ف].

---پَر آنا محاورہ.
نِشانے کے رُخ پر آنا ، نِشانے کی حدود میں آنا. ایک ارنا بھاگا ہوا اِس کی زد پر آیا تیر اُس پر مارا . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۷۶). جب اسیر زد پر آگیا تو تلوار ماری کہ اس کی ران کٹ گئی. (۱۹۱۱ ، سیرۃالنبیؐ ، ۱ : ۳۳۸). میں ان کی زد پر آگیا ہوں ... ایک روز آمنا سامنا ہو ہی گیا. (۱۹۵۳ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۵۴).

---پَر/پہ چَڑھنا محاورہ.
نِشانے پر ہونا ، نشانے کی حدود میں آنا.

اپنے اب کوٹھے سے وہ غیروں کی سرحد پر چڑھے
ہم بھی دِکھلا دیں گے گر اپنی کبھی زد پر چڑھے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۱۵).

دل سے اے جان کے دُشمن نہ اوتارا ہوتا
چڑھ گئے تھے ہم اگر زد پہ تو مارا ہوتا

(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۲۷). ہندوؤں کی زد پر اگر کوئی مُسلمان چڑھ گیا تو انہوں نے اپنی کرنی میں کسر نہ چھوڑی. (۱۹۳۳ ، شہیدِ مغرب ، ۵۹).

---پَر رَہْنا/ہونا محاورہ.
نِشانے پر رہنا ، ہدف پر ہونا ، خطرے میں ہونا.

ستم کے ہیں تیور کہ دل کد پہ ہے
بچے گی نہ زہرہ کہ وہ زَد پہ ہے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۲۱).

اے جواں مَردو! یہ ذِلّت کِس لئے سہتے ہو تم؟
مرد ہو کر ٹھوکروں کی زَد پہ کیوں رہتے ہو تم؟

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۳).

کوئی تو سنگِ حریفانِ جنوں کی زد پہ ہو
ٹھوکریں کھاتا ہوں لیکن پھر سنبھل جاتا ہوں میں

(۱۹۷۳ ، ماجرا ، ۶۳).

---پَڑْنا محاورہ.
۱. **نُقصان یا خسارہ ہونا ، تکلیف پہنچنا ، زک پہنچنا**. جب ورثہ پر زد پڑتی ہے تو ضرور طبیعت میں جوش اور طیش آتا ہے. (۱۹۰۸ ،

اساس الاخلاق ، ۱۸۵). چندے کی زد ہمیشہ دوستوں ہی پر پڑتی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۳۰). اُنھیں اپنی طبقاتی برتری پر زد پڑنے کا اندیشہ محسوس ہونے لگا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۹۶). ۲. **ضرب لگنا ، چوٹ پڑنا ، حملے کا نشانہ بننا**.

وہ لاغر ہوں پڑے زد استخواں پر
جو آئے زخم بھی مجھ ناتواں پر

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۹۲). ۲۵/اگست کو آسٹرین فوج ایسی جگہ پہونچ گئی کہ وہاں سے اُن شہروں پر زد پڑ سکتی تھی. (۱۹۲۳ ، خطبات مُشران ، ۱ : ۲۱۶). جس شعر سے اُن کی خودداری پر زد پڑتی ... اسکی اشاعت بھی گوارا نہ رکھتے. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۲۰۰). حسرت نے ... مضامین لکھے جس سے انگریزوں کی سامراجی ذہنیتوں پر ایک ناقابلِ برداشت زد پڑی. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، جمعہ ایڈیشن ، ۱۳ مئی ، ۱۵).

---پَہُنْچْنا محاورہ.
ضرب لگنا ، چوٹ آنا.

دل گیا کہ رفتہ رفتہ پہنچیگی جان پر زد
دُکانِ عاشقی رابسیار مایہ باید

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۲۸۹).

---پَیمائی (---ی لین) امث.
حرکت میں لانے والا جذبہ. اگر زد پیمائی ، جُستجو کی اِمداد کو نہ آتی تو اس کا اِمکان نہ تھا کہ ارسطو کے نظریہ کا کوئی مقابلہ کرتا (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱: ۳۷۷). [زد + پَیمائی (رک)].

---سے باہَر جانا محاورہ.
نِشانے سے دُور ہونا ، قابو یا اختیار سے باہر ہونا ، دائرۂ ہدف سے نِکل جانا. میں اس درندے کے پھیلے ہوئے نوکیلے پنجوں کی زد سے باہر تو جا سکتی ہوں. (۱۹۷۹ ، نیلا پتھر ، ۲۱).

---کا صف مذ.
مار دھاڑ کا ، خُون خرابے کا.

زد کا کھیل نہ کھیل توں شہ اپنی سیتی
اے منسوبہ کھیل تے ہار نہیں کیتے

(۱۲۶۶ ، بابا فرید (اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰) ، ۲۲) . توپخانہ میں دہرکے رنجک اُڑتی ابر سرخ ... چھایا ہوا زد کا میدان سامنے جو تھا آتش بہار نظر آتا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۷۷۲).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **دباؤ ڈالنا**. اس ہتوڑی کا کام دینے والا گھوڑا اس مصالح پر زد کرتے ہی ... مصالح مذکور سے آگ نکلتے ہی بندوق فائر ہو جاتی تھی. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگِ بافرہنگ ، ۳۲). ۲. **وار کرنا ، ضرب لگانا**. آپ کو اپنے حریف کے حملہ سے بچاؤ اور اوس پر زد کرنے کے انداز اور طریقے آسان ہو جائینگے. (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۶۹). وہ اپنے دل میں کہنے لگا کہ میں اس شرکان پر شمشیر کا وار اور نیزے کی زد کروں گا. (۱۹۴۱ ، الف لیلۃ و لیلہ ، ۲ : ۱۷۰).

---کھانا محاورہ.
چوٹ کھانا ، ضرب اُٹھانا.
اِس کی زد کھا کے لرز جاتی ہے بُنیادِ زمیں
اُس سے ٹکرا کے بکھر جاتے ہیں اوراقِ دیار
(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۵۴).

---گِیر (---ی مع) صف.
نِشانہ لینے والا (انگریزی اُردو فوجی فرہنگ). [زد + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

---گِیری (---ی مع) امث.
نِشانہ لینے کا عمل (انگریزی اُردو فوجی فرہنگ). [زد + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَگانا محاورہ.
ضرب لگانا ، چوٹ دینا. میں نے اپنے مرشد سے پوچھا کہ عاشق کو بلا کی تکلیف ہوتی ہے یا نہیں ، انھوں نے فرمایا کہ نہیں میں نے کہا اگر تلوار سے مارا جاوے ،آپ نے فرمایا کہ گو تلوار سے ستر زد پر زد لگائی جاویں.(۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۳۵۹).

---میں آنا محاورہ.
ضرب ، وار یا اثر کے دائرے میں آنا ، جھپٹ میں آنا ، دائرۂ اختیار میں آنا. جنھوں نے تم میں سے سرتابی کی ہے بلکہ سب اسکی زَد میں آ جاوٗ گے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۴۴).
تری زد میں کوئی آئے تو کب بچ کر نکلتا ہے
ترے رستے سے سیلابِ فنا بھی ہٹ کے چلتا ہے
(۱۹۱۷ ، مطلع انوار ، ۵۴). سورج بڑا حیات بخشنے والا ہے اور ... مُصَفّیٰ بھی ہے کیونکہ وہ بہت سے خوردبینی جراثیم کو تباہ کر دیتا ہے جب کہ وہ اسکی شعاعوں کی زد میں آتے ہیں. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا (ترجمہ) ، ۱۶). اخبار نویس اگر زد میں آئے ہوئے شکار کو یوں کسی کے کہنے پر چھوڑ دیا کریں تو کر چکے اخبار نویسی. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۷).

---میں بَیٹھے ہونا محاورہ.
نشانے پر ہونا ، ضرب کھانے کی صُورت میں ہونا. پاکستان میں سیلاب آیا تو ہمارے دل یوں دھڑکنے لگے گویا ہم جیل کی محفوظ چاردیواری میں نہیں بلکہ سیلاب کی زد میں بیٹھے ہیں. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۰۲).

---میں رَہْنا محاورہ.
زیرِ اثر رہنا ، دائرے میں رہنا.
پہچان بُزرگی کی ہے یہی دل خوفِ خدا کی زد میں رہے
اندیشہ بہت گستاخ نہ ہو اور وہم ادب کی حد میں رہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۰۳).

---میں لانا محاورہ.
نشانے پر لانا ، نشانہ بنانے کے لیے گھیراوٗ کرنا. اگر وہ پیادہ بڑھاتا تو میں گھوڑے کی زد میں لاتا.(۱۹۳۰ ، اُردوگلستان ، ۱۸۸).

---میں ہونا محاورہ.
گھیراوٗ میں ہونا ، احاطے میں ہونا. یہ پہاڑ دریائے چناب کی زد میں ہے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، جولائی ، ستمبر ، ۲۲).

---و خُورْد (---و مج ، ضم خ ، و معد ، سک ر) امث.
مارنے یا مار کھانے نیز حملہ کرنے یا حملہ سہنے کی کیفیت یا صورتِ حال . اس زد و خُورد میں ایک جوان مرد نے پادشاہ پر شمشیر کا ہاتھ چلایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۰۳). ایک کتاب "گلستان" تصنیف کرنا چاہتا ہوں جو خزاں کی دست بُرد اور زمانہ کی زد و خورد سے محفوظ ہے. (۱۹۳۰ ، اُردوگلستان ، ۱۸). [زد + و (حرفِ عطف) + خورد (۲)].

---و ضَرْب (---و مج ، فت ض ، سک ر) امث.
مارکٹائی ، زد و کوب . شاگرد کو لُطف و مُلائمت سے نصیحت مناسب ہے ... یہ بھی تاثیر نہ بخشے تو زد و ضرب سے کہ بقدرِ حال ہو. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵). [زد + و (حرفِ عطف) + ضرب (رک)].

---و کُشْت (---و مج ، ضم ک ، سک ش) امث.
جنگ و خُون ریزی ، جدال و قتال ، مار دھاڑ.
اس قاتلِ سفّاک نے آفاق میں کیا کیا
ہنگامے نہ ہنگامِ زد و کُشت اُٹھائے
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۱۰). راجپوتوں نے مانا نہیں ، گفتگو کی نوبت زد و کُشت پر پھونچی ، ایک دو احدی کُشتہ و زخمی ہوئے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۱۶). [زد + و (حرفِ عطف) + ف : کُشت ، کُشتن ـ مار ڈالنا].

---و کُوب (---و مج ، و مج) امث.
مارنے پیٹنے کا عمل ، مارکٹائی . کچھ اوپر نوسو روپیہ ایک مہاجن سے تین بدمعاشوں نے خوب زد و کوب کر کے زبردستی چھین لیا. (۱۸۹۷ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۳۴). وہ لوگ اسکے ساتھ سختی سے پیش آئے اور اس کو زد و کوب کیا . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۶). آخرش ۱۷۸۷ء میں مجسٹریٹوں کو اِختیار صادر کرنے کا حکم سزائے بید و جرمانہ کا مقدماتِ زد و کوب و دشنام دہی و دیگر جرائم خفیف میں دیا گیا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۶۵). اف : کرنا ، ہونا. [زد + و (حرفِ عطف) + ف : کوب ، کوفتن ـ کوٹنا پیٹنا].

---وگِیر (---و مج ، ی مع) امث.
ماردھاڑ اور پکڑدھکڑ. اس زد و گیر میں پادشاہ کے لشکر میں سے بہت سے آدمی دُشمنوں سے جا ملے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۶۷). [زد + و (حرفِ عطف) + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا ، لینا].

زِدا (کس ز) صف.
زَنگ دور کرنے والا ، صیقل کرنے والا ، صاف کرنے والا ؛ بطور لاحقہ مستعمل.
وہ دُرِ تہ نشینِ محیطِ ظہور ہوں
ظُلمت زدائے شمعِ حرم گو نور ہوں

(۱۸۷۷ ، کلّیاتِ قلق میرٹھی ، ۲۷۲). زِدا ـ زدودن سے مانجھنا، دور کرنا. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۱۱۱). [ف : زدا ، زدودن ـ مانجھنا ، دُور کرنا].

زِدائِنْدَہ (کسر ز ، ہ ، سک ن ، فت د) صف.
رک : زدا ، زنگ دُور کرنے والا.

کشائندۂ بابِ امن و پناہ
زِدائندۂ ظلمتِ اِشتباہ

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۳). [زِدا + ـ ئندہ ، لاحقۂ فاعلی].

زِدائی (کسر ز) امث.
صیقل کرنے کا کام. انسان کی برتری گوہر خرد سے ہے اس لیے آدمی کو چاہیے کہ اسکی زنگ زِدائی میں کوشش کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۷۵). [زِدا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

زِدفزِد فقرہ.
روز بہ روز ترقی یا اضافہ ، اضافے پر اضافہ ، ترقی پر ترقی ہو.

وہ درد زدفزد جو بڑھے جاں کے ساتھ ساتھ
بڑھیو وہ زخمِ دل کہ جُدا تیر سے نہ ہو

(۱۸۷۷ ، کلّیات قلق میرٹھی ، ۱۳۷).

زَدگی (فت ز ، د) امث.
چوٹ ، ضرب (بطور لاحقہ مُرکّبات میں مُستعمل). بدخُونی سے آدمی کا دل پیچکارہ اور تنگ ہو جاتا ہے جیسے کہ ہوا زدگی سے اعضائے جسمانی بے حرکت اور بستہ ہو جاتے ہیں. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲). [ف : زد ، زدن ـ مارنا + گی ، لاحقۂ کیفیت].

زَدَن (فت ز ، د) امذ.
مارنا ، ضرب لگانا.

بگردن زدن کھڑگ کوں تیز
کَیِت قلم کوں جلو ریز کر

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۴). اِقبال کو اِشتقاق کی ان صورتوں سے بڑی دلچسپی ہے جن کا تعلق ... لرزیدن ، زدن وغیرہ سے ہے. (۱۹۷۴ ، مسائلِ اقبال ، ۳۱۳). [ف].

زَدَنی (فت ز ، د) صف.
مارنے کے قابل ، قتل کے لائق (بطور مُرکّبات میں مستعمل).

کچھ کہ نہیں سکتا ہوں زباں سے کہ ذرا دیکھ
کیا جانئے ہے جس جائے نہ کچھ دم زدنی ہے

(۱۸۴۵ ، کلّیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۴۲). [زدن + ی ، لاحقۂ صفت].

زَدَہ (فت ز ، د) صف.
۱. (i) **خراب و خستہ ، فلاکت رسیدہ.** دو مہینے کا بھی عرصہ نہیں گُزرا کہ ہم نے اُسے زدہ حال میں دیکھا. (۱۸۹۱ ، قصّۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۵۲). اب تک یہ فصیل موجود ہے کہیں کہیں اِس کی زدہ حالت ہو گئی ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۰). دوسرے لڑکوں کی زدہ حالت دیکھ کر رحم آتا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۷۷). (ii) **گلا ہوا ، بوسیدہ.** پرانے زدہ کپڑے پہن کر ... گھر سے نِکلا. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۲). وہ پھٹا ہوا پردہ ، وہ ٹُوٹی ہوئی چارپائیاں وہ زدہ فرش سب بدل دیا گیا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲۸). ۲. **وہ جسے ضرب لگی ہو ، مارا ہوا ، پٹا ہوا (بطور لاحقۂ مستعمل).**

جوں شررِ کاغذِ آتش زدہ
شامِ غم اپنی میں سحر کر گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۶). حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک شخص اندھے برص والے اپاہج دونوں طرف سے فالج زدہ پر گُزرے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۳۶۰). طاعون زدہ شہروں کے باشندوں کو ان شہروں سے .. روکا جاتا ہے. (۱۸۹۸ ، مضامین سلیم ، ۳ : ۱۶۰). عُجلت زدہ اور بے ہنگام طبقۂ ادنیٰ نے ایک طُغیانِ تمرد برپا کر دیا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۳۸۲).

دِن لگ رہے ہیں چند حقارت زدوں کو آج
ناحق ہونے ہیں درپئے توقیر و تخت و تاج

(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۲۱۸) [ف : زدہ ، زدن ـ مارنا سے حالیہ تمام].

ــــ رامی تَواں زَد / زَدَن فقرہ.
مغلوب کو پھر مغلوب کیا جا سکتا ہے.

جم کر لڑیں گے کیا کہ گریز انکا ہے چلن
مشہور ہے مثل زدہ رامیتواں زدن

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۵۳). اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائیں گے بموجب مثل زدہ رامیتواں زد. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۹۸).

ــــ زَدَہ (ــــ فت ز ، د) م ف.
مار مار کر. اِتفاقاً کنارۂ پاپوش نظر آتا تھا کسی نے دیکھ لیا اور زدہ زدہ مندر سے نِکال دیا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۷۷). [زدہ + زدہ (رک)].

زَر (فت ز) امذ.
۱. **کُندن ، سونا ، طلا ، قِیمتی دھات.** شجاع اپنے نانوں کا عاشق ہے وو سیم و زر کرے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵).

کتنے شے سیم و زر کے بھی کرے تھے
ادک ترتیب سوں لیا کر دھرے تھے

(۱۷۶۵ ، پتمۂ پھول بن (اُردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ء) ، ۲۰).

بغیرِ غم نہیں ممکن حصولِ دولتِ دہر
نظر جو آئے محرّم کا چاند زر دیکھو

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۳۱). اسی روز کا ذکر ہے کہ رادھا صبح دس بجے باہر کی نشست گاہ میں جنگلے کے سامنے سر سے پاؤں تک زر و سیم سے آراستہ بیٹھی ہوئی تھی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۶۰). ۲. **روپیہ پیسہ ، دولت.**

جو ہو دل تھے مج دور زر کی مُراد
محصل مجی کو جو ہوے کشاد

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۸).

ولی کوں نہیں مال کی آرزو
خدا دوست نئیں دیکھتے زر طرف

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۸).

زر سے ہے آشنائی زر سے ملے ہے بھائی
زر نئیں تو ہے جُدائی دُنیا میں جو ہے زر ہے

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (صبائی) ، ۲۳). مدرسۃ العلوم کے زرِ مجتمع میں اکیاون ہزار روپیہ غبن المال ہوا . (۱۸۹۵ ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۹۹). آنحضرت صلعم ... اینٹ اور مٹی پر صَرفِ زر ناپسند فرماتے تھے . (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۸۹) . ایک ایسا شخص جو زر ، زمین اور بہت سا اثاثہ چھوڑ کر مرتا ہے اُس کے ورثاء میں اس کی تقسیم بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے . (۱۹۸۱ ، قُطب نما ، ۸۶). **۳. پُھول کے اندر کا زرد رنگ مادہ ، زیرہ ، زرِگُل ، زردانہ.**

چمن کی عروس مکھ جو زر سوں بھرے
صبا پیرہن اس کے ٹکڑے کرے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۸).

ہر ایک گُل میں کا زر تھا سپہرِ تاباں
ہوا تھا آفتابستانِ چمن وہاں

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۹).

جھوکا نہ تھا صبا کا وہ بادی تھا کوئی چور
گُلشن سے دم میں گُل کا جو زر لے کے اوڑ گیا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳).

نازک دماغ ہے کوئی آنے کو باغ میں
مُٹھی میں زر لئے ہیں جو غُنچے نثار کو

(۱۸۹۳ ، مرقعِ زیبا ، ۷۶).

زرِ گُل سے بھرے پتوں کے کاسے
تونگر ہو گئے آخر گدا تک

(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۹۲). **۴. (تصوف) ریاضت اور مجاہدے کو** کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۳۶). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.
روپیہ پیسہ خرچ کرنا.

دِیوالی لقب اُس کا ہے مُشتہر
اُٹھاتے ہیں ہندو بہت اس میں زر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۷۶).

---اُٹھنا محاورہ.
روپیہ پیسہ خرچ ہونا.

سامانِ وصل میں ترے اے بادشاہِ حُسن
تاروں سے بھی زیادہ اُوٹھا زر تمام رات

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۵).

اجرِ موعود پہ سائل سے یہ کہتا ہے لئیم
ایسی اُمّید پہ فرمائیے زر کیا اُٹھے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۱).

---ِاَحْمَر کس صف(---فت ا ، سک ح ، فت م) امذ.
سُرخ سونا ، عُمدہ سونا ، طلائے احمر.

اللہ رے آپ کی نظرِ کیمیا اثر
تانبے کو بارہا زرِ احمر بنا دیا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د (ق) ، ۱۱).

کیا زرِ احمر کی تھی کانِ شریعت میں کمی
آپ نے کانوں میں کیوں پہنی ہیں مس کی بالیاں

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۲۰۶). [زر + احمر (رک)].

---اَصْل کس صف(---فت ا ، سک ص) امذ.
۱. اَصل رقم ، کسی کام میں لگائی ہوئی وہ رقم جس میں سُود اور مُنافع شامل نہ ہو. پھر اس حاصلِ ضرب کو زرِ اصل سے ضرب دو. (۱۹۱۵ ، مہاجنی حساب ، ۳) . **۲. خالص سونا** (نوراللغات). [زر + اصل (رک)].

---اَفْشاں (---فت ا ، سک ف) صف.
۱. طلائی ، سنہرا ، سنہرے رنگ کا. حمیدیۂ قدیم میں یہ خصوصیت ہے کہ اکثر کتابوں کا کاغذ زرّیں یا زرافشاں ہے. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ رُوم و مصر و شام ، ۸۳) ایک مقام پر اسی بدنصیب بادشاہ کے دو فرمان لٹک رہے ہیں جو زرافشاں کاغذ پر ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۲). **۲. چمک دار ، سنہرے تاروں سے بنا ہوا؛ (مجازاً) زرق برق.** جس وقت خاتونِ جہاں بالباس زرافشاں داخلِ حمّام مغرب ہوئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). [زر + ف : افشاں ، افشاندن - چھڑکنا ، جھاڑنا].

---اَفْشاں کَرْنا محاورہ.
بخشش کرنا ، سخاوت کرنا ، زرِ نثار کرنا ، روپیہ عطا کرنا ، روپیہ لُٹانا .

بیٹھا تخت اوپر او جمشید وار
زر افشاں کیا دستِ خورشید وار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۸).

---اَفْشانی امث.
فیاضی ، سخاوت ، شاہ خرچی.

ہر سحر آفتاب کرتا ہے
تیرے روضے اُپر زر آفشانی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۱).

شب و روز کِشور ستانی سے کام
زر افشانیٔ ملک کا اِنتظام

(۱۸۶۸ ، شِکوۂ فرنگ ، آغا ہجو (اورینٹیل کالج میگزین ، مارچ جون ، ۱۹۷۳) ، ۳۸).

سر رکھ دیا سُورج نے ترے پاؤں کے اُوپر
قُربان زر افشانیٔ پاپوش ہوئی دھوپ

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۱).

کھینچو اے صبح کی زرّیں طنابو
زرافشانی کرو اے آفتابو

(۱۹۴۷ ، نبضِ دوراں ، ۳۲) . [زر + افشاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِاَمانَت کس صف(---فت ا ، ن) امذ.
وہ روپیہ جو کسی کے پاس بطور امانت رکھا جائے. بالفعل یہ تجویز ہوئی ہے کہ جو نقصان مدرسہ کے زرِ امانت میں جعلی چکوں وغیرہ کے سبب سے ہو گیا ہے اس کے لیے کچھ چندہ کیا جائے. (۱۸۹۶ ، مکتوباتِ سرسید ، ۳۰۲). [زر + امانت (رک)].

---اَندُود (---فت ا ، سک ن ، و مع) صف.
سونے کا مُلَمَّع کیا ہوا، وہ چیز جس پر سونے کا گلٹ کیا گیا ہو.

داغ سوں دل قرص زر اندود رکھتا ہے ہنوز
مثلِ سورج آتشِ بے دُود رکھتا ہے ہنوز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۳).

گو دم آخر دمکتا ہے مگر چہرہ مرا
اخگرِ زرد زر اندودِ چراغِ کُشتہ ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیرشاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۱۵). [زر + ف : اندود، اندودن ـ لیپنا ، مُلَمَّع کرنا].

---اَندوز (---فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
۱. **جس پر سُنہری کام یا سونے کا کام ہو.** کتابِ حیات کی اس جِلد کو ایک جلد زر اندوز کی شکل میں دور ہی سے دیکھتا تھا. (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۱۹۹). ۲. **روپیہ پیسہ جمع کرنے والا.** یہ چیز خود اُن زر اندوز افراد کے لیے بھی وبالِ جان بن جائیگی . (۱۹۶۱ ، سُود ، ۸۶). [زر + ف : اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا].

---اَندوزی (---فت ا ، سک ن ، و مج) امث.
دولت یا روپیا پیسا جمع کرنا ، پس انداز کرنا. بانست وقت اور سزاوارِ حال کو ہاتھ سے نہ دے ، زر اندوزی کو سب سے بہتر کام نہ جانے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۶۹). انہوں نے براوراست زر اندوزی اور استحصال کے عمل کو فروغ بخشا تھا. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۱۷۶). [زر + اندوز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِنطَباق کس اضا(---کس ا ، سک ن ، فت ط) امذ.
مطابقت کا قیمتی موقع ، موافقت ، ایک امر کا دُوسرے پر چسپاں ہونا.

قضا کیا ترے ایوانِ جاں میں فرضِ دعا
کُھلا ہوا میں زرِ انطباق کا لمحہ

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۲۳). [زر + اِنطِباق (رک)].

---آتَشدان کس اضا(---مد ا ، فت ت ، سک ش) امذ.
ایک قِسم کا ٹیکس جو مکان میں اتشدان رکھنے پر لیا جاتا تھا ، جس مکان میں جس قدر آتشدان ہوتے تھے مکان کے مالک کی دولت مندی ظاہر کرتے تھے اس ٹیکس کے ٹھیکہ دار چمنی والے کہلاتے تھے . ایک نئی قسم کا محصولِ مکان جو اصطلاحاً زرِآتشدان کہلاتا تھا ، جاری کیا گیا. (۱۹۳۷ ، اُصول و طریقِ محصُول ، ۶۳). [زر + آتشدان (رک)].

---آشنا (---مد ا ، سک ش) صف.
تنخواہ پر کام کرنے والے ، روپیہ پیسہ لے کر کام کرنے والے . زر آشنا اور امدادی افواج بے کار بھی ہوتی ہیں اور خطرناک بھی (۱۹۴۷ ، بادشاہ (محمود حسین) ، ۶۹). [زر + آشنا (رک)].

---آفَرِیں (---مد ا ، سک ف ، ی مع) امث.
سونا پیدا کرنے والا، کما کر دینے والا، قابل تعریف منافع کمانے کا منصوبہ. زر آفریں والی ریل کی سڑکوں کو جو زیادہ روپیہ بہ نِسبت سرمایہ کے سُود کے ادا کرتی ہیں ایسی مد میں رکھیں جو غیرمعین یا زر آفرین معاملات سے جُدا ہوں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۸۹). [زر + آفریں (رک)].

---باری کَرْنا محاورہ.
روپیہ لٹانا ، روپیہ پیسہ بے دردی سے خرچ کرنا. اکثر داناوں کو گدائی کرتے دیکھا ہے اور ابلہوں کو زرباری کرتے سُنا ہے . (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۱۸۳).

---باز صف.
روپے پیسے میں کھیلنے والا ؛ (مجازاً) مالدار.

کئی لاگے ہیں لونڈی کوں نظر باز
بے وہی لیویگا جو ہووے گا زرباز

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۳). [زر + باز (رک)].

---باف امذ.
۱. **زربفت کا کپڑا تیار کرنے والا** (جامع اللغات). ۲. **زربفت ، زردوزی کا کپڑا ، سنہری تاروں کا بنا ہوا.**

تکٹ لال سوں کاخ ماڑیاں مڑے
سو زرباف سوں باغ باڑیاں مڑے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).

حریر و بافتہ سالو سری صاف
مُشَجَّر ، تافتہ ، دارای زرباف

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲).

بچھائے سوزنیاں زرباف کے صاف
ہے اس گُل پر سورج بُلبل کو اِنصاف

(۱۷۳۱ ، نیہ درپن (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۸۶)). تھان زرباف کا مانگا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۵۹). دخترانِ یونان جو گوہر و مرجان کے ساتھ زرباف ملبوسات میں محو خرام ہوتی ہیں. (۱۹۶۸ ، اندلس تاریخ وادب ، ۱۱) [زر + ف: باف، بافتن ـ بننا]

---بافی .(الف) صف.
سُنہرا ، بافتہ زر ، سونے کے تاروں سے بنا ہوا (جامع اللغات). (ب) امث. **زری گوٹا بُننے کی صنعت** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۲) . [زر + باف (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

---باقی امذ.
روپیہ جو بچ جائے ، وہ روپیہ جو وصول ہونے سے باقی رہ گیا ہو. نوبت پہونچائی ... بارہ ہزار روپے کی باقی پر کھڑے کھڑے مولوی پر کوڑے پڑے اس پر زر باقی میں کوڑی نہ پائی. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۰). [زر + باقی (رک)].

---بالائی کس صف ؛ امذ.
وہ رقم جو علاوہ تنخواہ کے ملے ، رشوت (جامع اللغات). [زر + بالا (رک) + ئی ، لاحقۂ صفت].

---بَخْشی (---فت ب ، سک خ) امث.
سخاوت.

کرتے ہیں صاحبِ زر ہو کے غنی زر بخشی
یہ وہ حاتم ہے کہ ہیں اسکے گدا تک حاتم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴). اُسکی زر بخشی نے ساری خلق اللہ کو گرویدہ کر لیا تھا. (۱۹۰٦ ، مرآتِ احمدی ، ۳۴). [زر + بخش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَرآری (---فت ب ، سک ر) امث.
محصول یا ٹیکس کی وصولیابی ، مال کی برآمدگی. جو حاضر نہ آویں مال ضامنوں کو سرکار میں گرفتار کر کے زر برآری معرفت اوسے مال ضامن جایداد غلہ اور بھوسہ وغیرہ سے عمل میں لاوے. (۱۸۴۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۱۴). [زر + برآر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَرآوُرْد (-- فت ب، سک ر، مد ا، ضم و، سک ر) امذ
روپیہ پیسہ خرچ کرنے کا گوشوارہ ، بِل. زر برآورد یا بِل رجسٹر - دستخط افسرِ زر برآورد ادائیگی. (۱۹۸۴ ، دفتری طریقۂ کار ، ۸۴). [زر + ف : برآورد (رک)].

---بَرسَرِ فَولادِ نِہی نَرم شَود کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) روپیہ دینے سے سنگ دل بھی مہربان ہوجاتا ہے. اس کا اندیشہ البتہ ہے کہ کسی انگریزی حاکم کو نہ معلوم ہو جائے. نوابصاحب - میں تو اس سے بھی نہیں ڈرتا ، لاکھوں روپے خرچ کرنے کو تیار ہوں اور مثل مشہور ہے کہ زر برسر فولاد نہی نرم شود. (۱۹۱۴ ، حُسن کا ڈاکو ، ۲ : ۴۳).

---بَرَسْنا محاورہ.
بے حد روپیہ ملنا (جامع اللغات).

---بِرْیانی (---کس ب ، سک ر) امث.
پُلاؤ کی ایک قسم جو سنہری ہوتا ہے ، زعفرانی پلاؤ. شیرمال ، باقرخوانی ... زر بریانی ... قِسم قِسم کے کھانے چُن دئے گئے. (۱۸٦۳ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۵۲). [زر + بریانی (رک)].

---بَفْت (---فت ب ، سک ف) امث ؛ امذ.
ایک کپڑا جو سونے اور ریشم کے تاروں سے بُنتے ہیں.

سو زربفتِ مصری و شامی لباس
مکمّل زر ایں منے بے قیاس

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳).

سنواری سو دھن پتہ بھو دھات سوں
سو زربفت اطلس و کم خواب سوں

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۳). سر امام مظلوم کا روپے کے طباق میں رکھ ، اور خوان پوش زربفت سُندسی ڈال ، اہلِ بیت پاس لے جا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۳).

حریر و حلّہ ہور زربفت دیباج
کہ ہے سرپوش سب اوپر ہیر ہاچ

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۵۸). پوششیں مخملِ زربفت و کلابتوں دوزی اور دیبائے گجراتی و ایرانی سے آراستہ کیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۴۰۸). جو لوگ تماشہ دیکھنے جمع ہوئے تھے وہ زربفت اور کمخواب کا لباس زیب بدن کئے ہوئے کیوں نہیں تھے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۷۵). لکڑی کی یہ تین پیٹیاں کبھی ریشم اور زربفت اور کمخواب کے تھان بن جاتی تھیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۱). [زر + ف : بفت ، بافتن - بُننا].

---بَفْت کے لِباس میں ٹاٹ کا ٹُکْڑا کہاوت.
خُوبصورت چیز میں خراب چیز شامل کر دینا ، لگا دینا ، مخمل میں ٹاٹ کا پیوند. زربفت کے لباس میں ٹاٹ کا ٹُکڑا کیونکر کھپ سکتا. (۱۸۸۰ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۲۳۱).

---بَفْت میں گاڑِھے کا پیوَنْد لَگانا محاورہ.
رک : زربفت کے لباس میں ٹاٹ کا ٹکڑا. اِدھر کا خیال تُم کو کہاں سے پیدا ہوا ، کیوں زربفت میں گاڑھے کا پیوند لگاتی ہو کس بل پر ہاں کروں روپیہ پیسہ ، ہنر سلیقہ ، شکل صورت کچھ بھی تو نہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۲).

---بَفْتی (---فت ب ، سک ف) امث.
سونے اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا. در پردے جو ہیں سو وہ بھی زربفتی جڑاؤ ہیں. (۱۷۳٦ ، قِصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۲). انکے سامنے ایک نہایت بیش بہا زربفتی پردہ حائل تھا. (۱۸٦۴ ، دخترِ فرعون ، ۱ : ۱۹۲). سامنے کا زربفتی پردہ ہٹا کر دروازے میں آ کر اس طرح ٹھہری ، گویا کہ وہ خود کوئی زرکار پردہ ہے. (۱۹۱۵ ، شبنمستان کا قطرۂ گوہریں ، ۷). [زر + بفت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَفْتی مَخْمَل (---فت ب، سک ف، فت م، سک خ، فت م)
سونے اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا مخمل ، مراد: نہایت نرم مُلائم. عورت کی سی شرم کہاں ، عورت کا سا دل نرم کہاں ... عورت کی وہ مثل ہے جیسے زربفتے مخمل ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۱٦۷). [زربفتی + مخمل (رک)].

---بَکَف (---فت ب ، ک) صف.
ہاتھ میں سونا لیے ہوئے. مراد: پُھولوں کے اندر کا زیرہ.

زیرِ زمیں سے آتا ہے جو گُل سو زربکف
قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا

(۱۸۴٦ ، آتش ، ک ، ٦). [زر + ب (حرفِ جار) + کف (رک)].

---بَل نَہ (بان) بانْہہ بُل کہاوت.
نہ روپیہ ہے نہ ہاتھوں میں طاقت ہے.

خسرو ہوں نہ کوہکن مثل ہے
زر بل ہے یہاں نہ بانہہ بل ہے

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۱٦). گھر کی تُم مالک ، وہ بے چاری بڑھیا پُھونس بیٹے کی محتاج تمھاری دست نگر ، زربل نہ بان بل ، مگر دلہن بیگم غلطی پر ہو بڑھیا ساس چند مہینہ کی مہمان ہیں. (۱۹۱٦ ، مسلی ہوئی پتیاں ، ۱۳). «زربل یا بانہہ بل» نے کسی گھر میں چھلبل دکھائی ادھر خیرا خاں ڈیا خاں میاں وفاق بھائی خیراتی دوڑ پڑے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۳ : ۹).

---بَنْدَگی (---فت ب ، سک ن ، فت د) امث.
زر پرستی ، دولت کی پُوجا ، دولت کی غُلامی. یہ کراچی سیاست و

سرمایہ‌داری، ہوس ناکانہ درندگی و بہیمانہ زر بندگی اور فریب کوشی و احباب فراموشی کی عفونت انگیز غلاظت میں ڈوبا ہوا ... نامراد شہر ہے۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۷۲)۔ [زر + بندگی (رک)]۔

ـــ بھیج (ـــ ی مج) امث.
زمین کا لگان ، کرایۂ زمین ، کرایہ کا روپیہ ، محصول جو زمین پر لگایا جائے. اگر موسی الیہ زر بھیج کے بروقت ادا کرنے میں عُذر کرے تو مُجھ لمبردار کو اِختیار ہے کہ بہ‌ضابطۂ سرسری اس کے نام نالش کر کے زر بھیج وصول کروں۔ (۱۸۶۳ ، انشاءِ بہارِ بے خزاں ، ۸۶)۔ ان کے کچھ اور احکام درباب پٹہ اور پٹنی تعلقوں اور باقیات زر بھیج ... کے اور درباب قرق اور نیلام کے کہ بعلتِ باقیات زر بھیج ہوا کرتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ نثرِ اردو ، ۱ : ۸۳)۔ [زر + بھیج (۱)]۔

ـــ پاشی امث.
دولت لٹانا ، سخاوت اور فیّاضی کا مظاہرہ کرنا ، بے دریغ پیسہ خرچ کرنا. اخبارات اور مضمون نِگاروں پر جو زرپاشی کرے گا وہ عوام کو بھی اپنی مُٹھی میں لے لے گا۔ (۱۹۲۰ ، بُریدِ فرنگ ، ۲۴) اس قسم کے کام امراء اور سلاطینِ زمانہ کی زرپاشیوں سے انجام پائے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۱۳۰)۔ [زر + ف : پاش ، پاشیدن ـ چھڑکنا ، بکھیرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پاک عیار کس صف، امذ.
خالص سونا (جامع اللغات)۔ [زر + پاک (رک) + عیار (رک)]

ـــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امذ ؛ صف.
روپے پیسے کا پجاری ، دولت کی پُوجا کرنے والا ، روپے پیسے کا حریص ، لالچی ، بخیل.

مست ہوں کیوں نہ زر پرست ہے ابھی نشہ کا چڑھاؤ
ہوش تو آئے گا انھیں اس کا اتار دیکھ کر

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۲۶)۔

زر پرستوں کے لیے زر ہی خُدا
بے حسوں کے لیے پتھر ہی خُدا

(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۳۳)۔ [زر + پرست (رک)]۔

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
روپے پیسے کی پُوجا کرنا ؛ دولت کی حرص.

میں ، کہ میرے شعور کا خورشید
زر پرستی کی ظلمتوں کا شکار

(۱۹۵۲ ، تشنگی کا سفر ، ۸۹)۔ [زر + پرست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پیشگی کس صف (ـــ ی مج ، سک ش) امذ.
وہ روپیہ جو کسی شے کی قیمت یا محنت مزدوری یا کاروبار کے سلسلے میں قبل از وجوب دیا جائے ، چڑھاؤ روپیا. اگر منظور ہو جاوے تو زرِ پیشگی ان قواعد کے بموجب دیا جاویگا۔ (۱۸۹۴ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ء ، ۱۸)۔ زرِ پیشگی پٹہ ایک معیّن مدّت کے لیے دیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، قانونِ انتقال جائداد ، ۵۰)۔ [زر + پیشگی (رک)]۔

ـــ تاب امذ.
سنہرا ، چمکیلا ، درخشاں. سلیم احمد نے اپنے خوش رنگ اور زرتاب زمانے کو جن گہرائیوں کے ساتھ یاد کیا ہے ... اُسے نظرانداز کر دینا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۲۸۴)۔ [زر + تاب (رک)]۔

ـــ تابی امث.
ایک راگ کا نام. وہ (روشن آرا بیگم) نہ صرف گلوکارہ تھیں ... خود انھوں نے کئی راگ ایجاد کئے تھے جن میں زرتابی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ (؟ ، جریدہ پشاور ، تیسری کتاب ، ۳۳۲)۔ [زر + تاب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ تار (الف) صف.
رک : زرتاب.

کمر تار گر دورِ زرتار ہے
کہ زرتار تس نار پر بھار ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳)۔

کرن زرتار کی پیرن سورج بن دور دھلکا کر
ادک جھلکار سوں نکلیا جھلک نوری برن میانے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱۸)۔

اے سر گروہ سر کشاں لایا ہے نسّاج فلک
خطِ شعاعی سوں بنا تجھ چہرۂ زرتار کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۶)۔

کمل بہت ہے خلعتِ زرتار گر نہیں
محتاج پر نہیں ہے لباسِ شہانہ فرض

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۲)۔ دو زرتار طرّے اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۸)۔

سر رہا آزاد دستارِ گراں کے بار سے
اور تن ناآشنا تھا خرقۂ زرتار سے

(۱۹۷۱ ، سبطین (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۹۹))۔ (ب) امذ. ۱. **سونے کا تار ، سُنہری تار.**

کہکشں دندے جوڑے رتن ، سورج کلس کنچن برن
زرتار کیاں ڈوریاں کرن نٹوے سو جوں تارے اہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۷۱)۔

کسوت تری تن زر زری سہتی ہے دیکھت ہر گھڑی
ہر روز زرگر سور کا گھڑتا ہے زر تاراں کتے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۷۱)۔ کانوں میں سرس کے پھولوں کا جُھومر ہونا چاہیے جس کے زرتار گالوں کو چُوم رہے ہوں۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۵۷)۔ ۲. (نباتیات) **پودوں کا باریک دھاگے نُما ریشہ جس پر زیرۂ گل لگا ہو.** رشتک یا زرتار یہ باریک دھاگے نما ریشہ ہے جس پر زردان لگا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۴ ، ابتدائی نباتیات ، ۸۷)۔ [زر + تار (رک)]۔

ـــ تاری صف.
سونے کے تاروں سے بنا ہوا ، سنہرا.

اُسی کے لطف کی تشریفِ خسروانی ہے
جو پہنتا ہے قبا آفتاب زر تاری

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۶). دوکانوں میں زرتاری پردے لٹکائے گئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۱۷۵). [زر + تار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تُشت (---ضم ت ، سک ش) امذ.
آتش پرستوں کا پیغمبر جو منوچہر بادشاہ کی نسل سے تھا اس نے گشتاسپ بادشاہ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور آتش پرستی کا دین ایجاد کیا تھا.

کتنے زرتُشت ، کتنے گوتم آئے
چارہ گر کتنے ابنِ مریم آئے

(۱۹۷۴ ، نبضِ دوراں ، ۱۱۳). [زر + تُشتْ (رک)].

---ِ تَلافی کس صف(---فت ت) امذ.
وہ روپیہ جو کسی نقصان کے عوض میں دیا جائے. زید سے اس نقصان کی بابت زرِ تلافی پانے کا مُستحق ہو گا. (۱۸۷۳ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۹ : ۴۳). [زر + تلافی (رک)].

---ِ تَوفِیر کس صف(---و لین ، ی مع) امذ.
بہت روپیہ ، وافر یا فاضل روپیہ (جامع اللغات). [زر + توفیر (رک)].

---ِ تَوقِیفی کس صف(---و لین ، ی مع) امذ.
وہ روپیہ جو خُفیہ طور پر نیک کاموں میں خرچ کیا جائے (جامع اللغات). [زر + توقیفی (رک)].

---ِ ثَمَن کس اضا(---فت ث ، م) امذ ؛ امث.
وہ روپیہ پیسہ جو نقد یا جنس کی صُورت میں ہو ، وہ روپیہ جو اسباب کے نیلام میں جمع ہو. ساٹھ ہزار کو معاویہ کے ہاتھ رہنے کا مکان بیچ کر سارا زرِ ثمن خیرات کیا. (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۶۳). [زر + ثمن (رک)].

---ِ جاد کس اضا، امذ.
کاغذ کا لکڑا جس پر خاقانِ چین کا نام اور لقب مُنقّش ہوتا تھا اور وہ سکّے کے طور پر چلتا تھا. چین کے اندر زرجاد چلتا ہے ... تو اُس نے یہ اِرادہ کیا کہ میں بھی بجائے اس کاغذ زر کے تانبے کا سکّہ چلاؤں. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۲ : ۱۱۲). [زر + جاد (رک)].

---جُرمانہ کس اضا(---ضم ج ، سک ر ، فت ن) امذ.
جُرمانے کا روپیہ ، جُرمانے کی رقم ، جُرمانہ. دورانِ قید میں والد مرحوم کے انتقال کی وجہ سے بھائی صاحب کو مجبوراً کسی نہ کسی صُورت سے زرِ جُرمانہ ادا کرنا پڑا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۳۰). [زر + جُرمانہ (رک)].

---جَعفَری کس صف(---فت ج ، سک ع ، ف) امذ.
خالص سونا. چونکہ کھوٹے دیناروں کو خالص کر کے اُس نے رواج دیا اسلئے زرِ جعفری یعنی زرِ خالص ابتک عرب میں مشہور ہے. (۱۸۷۶ ، سنین الاسلام ، ۱ : ۷۶) . زرِ جعفری - جعفر مشہور ماہرِ علمِ کیمیا کے نام پر ہے، جو بے لوث سونا تیّار کیا کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، سرگذشتِ الفاظ ، ۱۶۰). [زر + جعفر (عَلَم) + ی، لاحقۂ نسبت].

---جُون (---و مع) امث.
سونے کے رنگ کا ، ایک قسم کی شراب. زرجون ... یہ زرگون کا معرب ہے لفظی معنی سنہرے رنگ کے ہیں بوجہ رنگ اور صفائی کے شراب کو ایسا کہنے لگے (۱۹۲۶، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۵۴). [زرگون (رک) کا معرب].

---جِھلّی (---کس جھ ، شد ل) امذ.
(نباتیات) زیرے کا باریک پردہ . بھلی موٹی پرت بیرونی زر جِھلّی کہلاتی ہے اور اندرونی باریک پرت کو اندرونی زر جھلّی کہتے ہیں. (۱۹۶۴ ، اِبتدائی نباتیات ، ۸۹). [زر + جھلّی (رک)].

---چیک کس اضا(---ی مج) امذ.
چیک میں لکھی ہوئی رقم. زرِ چیک مذ کور ڈاک خانہ کے لٹرآف کریڈٹ میں خرچ نہ پڑے گا بلکہ بحقِ ڈاک خانہ حساب خزانہ میں بذریعۂ بک ٹرینسفر خرچ پڑے گا. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ، ۱۹ : ۱۵۵). [زر + چیک (رک)].

---ِ حِسابی کس صف(---کس ح) امذ.
روپے پیسے کا حساب، سکّے کا حساب. پونڈ زرِ حسابی کے مفہوم میں عام طور پر مستعمل ہے ، اس مفہوم میں یہ بیس شلنگ کے مساوی ہوتا ہے .(۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱د). [زر + حِسابی (رک)].

---حَل (---فت ح) امذ.
حل کیا ہوا سونا.

بشنگرف سرخ و بزر نیغ زرد
بزر حل و زرنگار و بالا جورد

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).

سدا سورج نے منگے نور اسی قصر انگے
جب تے دیوار پہ صنعت سوں دُتھا ہے زرحل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۳). [زر + حل (رک)].

---خالِص کس صف (---کس ل) امذ.
۱. خالص سونا ، اصلی سونا ، مال و دولت.

میں رطب کو دیکھوں تو وہ یابس ہو جائے
پرکھوں زرِ خالص کو اگر مس ہو جائے

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۸۶). مُحبت ایک عجیب و غریب شے ہے ... وہ تاجروں کے ہاں نہیں ملتی نہ زرِ خالص اسکا بدل ہو سکتا ہے. (۱۹۳۱، افادیِ ادب، ۴۴) . وہ ... سماواروں اور آفتابوں کے دستوں کو جو پیتل کے بنے ہوئے ہوتے ہیں زرِ خالص ... سمجھ بیٹھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۲۲). ۲. (مجازاً) صلاحیت ، اہلیت ، خُوبی. ملک و قوم کو درپیش یہ آزمائشی دور ایک بے لوث اور مُخلص قیادت کا مُتقاضی تھا مگر بدقسمتی سے قائداعظم اور لیاقت علی خان کے جانشین اس زرِ خالص سے محروم تھے.(۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۱). [زر + خالص (رک)].

---خام کس صف، امذ.
کچّا سونا ، مراد : عدم پختگی ، صلاحیت کی ناپختگی. زرِ خام کو

زندگی کی آگ میں تپا کر کُندن بناتا ہے. (۱۹۳۰ ، اردو ، اپریل ، ۲۲۱). [زر + خام (۱)].

---ِخراج کس اضا(---فت نیز کس خ) امذ.
لگان ، زر بھیج ، زمین کا محصول ، ٹیکس. کھیتی نکریں تو زرِ خراج سرکار کس طرح ادا کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۳). [زر + خراج (رک)].

---خَرچ (---فت خ ، سک ر) صف.
خرچیلا ، فضول خرچ.
رو الفت میں نقدِ عمر کر خرچ کہیں ہرچند ممسک تجکو زر خرچ
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۱). [زر + خرچ (رک)].

---خَرچنا ف م.
دولت خرچ کرنا ، روپیہ پیسہ صرف کرنا. سُنار کا یہ اظہار تھا کہ میں نے اس پر اپنا زر خرچا ہے زیور سے اُسے آراستہ کیا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۷۰).

---خَرید (---فت خ ، ی مع) صف.
روپیہ دے کر خریدا ہوا ، غُلام ، لونڈی.

تیری انکھیاں نے دل شہید کیا
مُجھ سا آزاد زر خرید کیا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۳).

غُلامِ زر خرید اُنکے پدر کا
میں ہوں بے شک نہیں ہے فرقِ اصلا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۲۲۷). دیوان طویل القامت صاحبِ قرآن برتر مکان کی خدمت میں مثل غلاماں زر خرید کے حاضر رہتے تھے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳). اگر لونڈیاں ہوں اور وہ زرخرید نہیں ...تو ان کو بیویوں کی طرح تم کو رکھنا جائز ہے.(۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، احکامِ نسواں ، ۲۳). تشبیہہ و استعارات آپ کے زر خرید تھے. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، سراج احمد علوی ، ۱۱۸). [زر + خرید (رک)].

---ِخَرید کس اضا(---فت خ ، ی مع) امذ.
خریدنے کی قیمت (جامع اللغات). [زر + خرید (رک)].

---خَریدار (---فت خ ، ی مع) صف.
سونا خریدنے والا.

تُو کیوں آنسو سے تر کرتی ہے دیدار
ترا یوسف تو ہے گا زر خریدار

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نِگار ، ۸۹). [زر + خریدار (رک)].

---خَرید کَرنا محاورہ.
قیمت دے کر خریدنا ، دولت خرچ کر کے لینا. ان کی جیب میں چند اشرفیاں تھیں ، وہ نِکال کر مالکِ مکان کو دیں اور مکان زر خرید کیا اور وہاں رہنے لگے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۲).

---خَریدہ (---فت خ ، ی مع) صف.
رک : زرخرید.

تو میں تیرا غُلامِ زر خریدہ
غلط ہے بندۂ جاں آفریدہ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۹). [زر + خریدہ (رک)].

---ِخَطیر کس صف(---فت خ ، ی مع) امذ.
بہت بڑی رقم ، کثیر رقم ، دولت کی فراوانی. کبھی سوچتے تھے کہ زرِ خطیر اسکو راہِ راست پر لائے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۳۲). کمرے بننے لگے ، مزدور کاریگر کثرت سے لگا دیے گئے. زرِخطیر فراخ دلی سے صرف ہونے لگا ، چند ہی روز میں عمارت مکمل ہو گئی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۶). [زر + خطیر (رک)].

---خیز (---ی مج) صف.
۱. **پیداواری صلاحیت رکھنے والا ، سرسبز ، شاداب ، اُپجاؤ.** ملک کے کئی زرخیز صوبے اوس کی حکومت سے نِکل گئے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۵۹). ہندوستان میں غلہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور اسی سے یہ ملک زرخیز اور سیر حاصل کہلاتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۱۳). پانی کی بہتات نے اس علاقہ کو زرخیز بنا دیا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۳۱). ۲. (مجازاً) **کارآمد ، کامیاب ، مُفید.** سب سے زیادہ جدّت طراز اور زرخیز مفکر ہیں.(۱۹۱۲ ، دیباچۂ نفسیاتِ جنون (ترجمہ) ، ۲). یہ صُورتِ حال چیف سیکرٹری شفیع الاعظم کے لیے بہت زرخیز تھی. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۵۳). ۳. **بچہ دینے والی ، پیدائش کے لیے موزوں ، افزائشِ نسل کے لیے مُفید.** صرف زرخیز مادائیں زندہ رہ جاتی ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۱۸). [زر + ف : خیز ، خاستن ـ اُٹھنا].

---خیز دِماغ (---ی مج ، سک ز ، کس د) امذ.
تیز دماغ ، اونچی سوچ رکھنے والا ذہن. بخشی صاحب کے زرخیز دماغ نے "روٹ پرسٹ" کی ایک نئی منصب داری کی طرح ڈالی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۳۹). [زر + خیز + دماغ (رک)].

---خیز زَمین (---ی مج ، سک ز ، فت ز ، ی مع) امث.
۱ **وہ زمین جو بہت منفعت بخش ہو ، سرسبز و شاداب زمین.** کم زرخیز زمین سے بھی بہتر نظامِ زراعت سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۱۳۳). ۲. (شاعری) **شاعری میں ردیف و قافیہ اور بحر کی خُوبصورتی اور اچھائی جس سے مضمون سمجھنے میں آسانی پیدا ہوایسی زمین جس میں اچھے اشعار جنم دینے کی صلاحیت موجود ہو زرخیز زمین کہلاتی ہے.** (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۹۵). [زر + خیز + زمین (رک)].

---خیز کَرنا ف م ؛ محاورہ.
پیداوار کے قابل بنانا ؛ مالدار یا آسودہ کرنا ، امیر بنانا (ماخوذ: مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---خیز مَیدان (---ی مج ، سک ز ، ی لین) امذ.
(ادبیات) **خیالات کے اظہار کیلئے زبان کی وسعت اور گُنجائش ہونا:** روزمرّہ کی ضروریات کے ایسے لفظ بھی جن کے ... مفہوم

اپنی زبان کے ذریعہ ذرا سے ردوبدل یا کسی اور طریقے سے بآسانی ادا ہو سکتے ہیں زبان میں داخل ہو جاتے ہیں ... اس سے زبان میں وسعت اور شوکت پیدا ہو جاتی ہے اور ادیب کے لیے ایک وسیع اور زرخیز میدان نِکل آتا ہے. (۱۹۲۳ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۶). [زر + خیز + میدان (رک)].

---خیزی (---ی مج) امث.
سرسبزی ، شادابی ، خُوبصورتی.

غنیموں پہ کیں جا کے زرخیزیاں
زمانے سے اُٹھوا دیں خُوں ریزیاں

(۱۸۶۸ ، شِکوہِ فرنگ ، ۳۵). اس کی سرسبزی اور زرخیزی اور اعتدالِ ہوا نے بلائے جان ہو کر ہمیشہ اُسے غیر قوموں کی گُھڑ دوڑ کا میدان بنائے رکھا ہے. (۱۸۸۰ ، آبِحیات ، ۶). اُردو نثر کی زرخیزی اور شادابی میں اضافہ ہوتا رہا. (۱۹۶۶ ، اندازِ نظر ، ۱۶۷). [زر + خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیزیت (---ی مج ، شد ی بفت) امث.
سرسبزی ، خُوبصورتی ، شادابی. یہ سیلٹ زرخیزیت کی نمائندگی کرتا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۵). [زر + خیز (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---دادَن و دَرْدِ سَر خَریدَن کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) مال کا مال کھونا اور مُفت کی زحمت لینا (خزینۃ الامثال ، ۱۰۴).

---دار. (الف) صف.
دولتمند ، مالدار ، امیر.

جہاں سیم کا بازار ہے جیو لیونے طیار ہے
دلبر وہاں زردار ہے ، اے مال تجاراں کدھر

(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی (الف) ، ۳۷).

ہوا صحبت سے بُلبل اور گُل کی مجکو یہ ظاہر
کہ مُفلس کی نہ تھی ہرگز کبھی زردار سے صحبت

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۳۲).

اِس سے ہے غریبوں کو تسلّی کہ اجل نے
مُفلس کو جو مارا تو نہ زردار بھی چھوڑا

(۱۸۳۹ ، کلّیاتِ ظفر ، ۲ : ۶).

ترے بہارِ کرم سے ہر اک ہے زردار
بھرے چمن بھی گُلِ اشرفی سے جیب و کنار

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳).

سمجھتی تھی زردار میں تمکو پہلے
مگر تم تو بالکل ہی نادار نِکلے

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۸۹). دنیا میں نادار اور زردار طبقوں کے درمیان تصادم ... اشتراکی مصنفین کی اِصطلاح میں طبقاتی کشمکش کہا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۹). (ب) امذ. **زردوزی کا کام ، طلائی کام ، سلمے ستارے اور کلابتو کا کام.** زردوزی کلابتوں ... اور زردار ، یہ سب ایجادِ اکبری ہیں. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۱۴). [زر + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دار کا سَودا ہے بے زَر کا خُدا حافِظ کہاوت.
امیر آدمی جو چاہے لے سکتا ہے غریب کُچھ نہیں کر سکتے (جامع اللغات).

---دار مَرد نا ہر گھر میں رَہے کہ باہَر کہاوت.
زر سے مرد کی حکومت اور رُعب ہے گھر میں بھی اور باہر بھی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دان امذ.
(نباتیات) پُھول کے بیچ میں زر ریشے کا وہ حِصّہ جس میں زیرہ ہو ایک زرریشہ ... تین حِصّوں پر مُشتمل ہے ، ڈنڈی یا رشتک ، زردان اور زردان کی دو زیرے کی تھیلیوں کو جوڑنے والی ساختِ ملتحمہ. (۱۹۴۱ ، پودے اور اُن کی زندگی ، ۳۴). ایک زرریشہ ... کے تین حِصّے ہوتے ہیں یعنی رشتک ، زردان اور موصل. (۱۹۶۲ ، مبادئ نباتیات ، ۱۳۱). [زر + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---دانک (---غنہ) امذ.
(نباتیات) نر پودے کے تولیدی اعضا جو پودے کی سطح پر گروہوں میں تیّار ہوتے ہیں. ڈکیٹوٹا میں ... تولیدی اعضاء زردانک اور بیضہ سار ہیں جو صِنفی یا زواجی پودوں پر تیّار ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مُبادی نباتیات ، ۲ : ۵۲۵). [زر + دانک (رک)].

---دانک بَرْدار (---غنہ ، فت ب ، سک ر) امذ.
زردانک اور اولین بیضے مخصوص استادہ شاخوں پر تیّار ہوتے ہیں جن کو زردانک بردار اور اولین بیض بردار کہتے ہیں (ماخوذ : مبادی نباتیات). [زردانک + بردار (رک)].

---دانہ (---فت ن) امذ.
(نباتیات) زرِگُل ، پُھول کا زیرہ. ایک صدی قبل مورلینڈ نے زردانہ کو منویہ سے مُشابہہ قرار دیا تھا اور اس نے کہا کہ منویہ خصئے کی نالی کی دیواروں سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۵۷۳). اس طرح دمہ اور تپ کاہی کی وجہ جسم میں گھانس پُھونس کے زردانے کی بیرونی پروٹین کا جسم میں داخل ہونا بتائی جاتی ہے. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۲۱۸). [زر + دانہ (رک)].

---دَسْت اَفْشار کس ۰ اضا (---فت د ، سک س ، فت ا ، سک ف) امذ.
خسرو پرویز کے خزانے کا بیش بہا سونا (کہا جاتا ہے کہ یہ سونا موم کی مانند نرم تھا) نیز سونے کا وہ ترنج نُما گولا جو حسبِ روایت اکثر خسرو پرویز کے ہاتھ میں رہتا تھا اور اس کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا.

اب تلک ہاتھ بھی خالی ہے بغل بھی خالی
کیا اُمیدِ بر سیمیں و زرِ دست افشار

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۷). [زر + دست افشار (رک)].

---دوز (---و مج) صف.
۱. وہ شخص جو زری کا کام کرے یعنی کپڑے پر سلمہ ستارے کا کام کرنے والا.

گُل چمن یہ جو چمک ساتھ بڑی بھرتی ہے
شاید اب اس کا کوئی یار ہوا ہے زردوز
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۶).
سِیا تھا نہ اس کو نوآموز نے
کیا کام تھا اچھے زردوز نے
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسمِ جہاں ، ۵۴). کسی دالان میں چکن دوز ، کار چوب اور زردوزوں کا کارخانہ ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۲۵). خورشید مرزا کے مکان کے پچھواڑے ، میر کاظم حسین زردوز کا مکان تھا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۶۶). **۲. وہ چیز جس میں سونے کا کام یا سنہری کام ہو.** چھ گھوڑے ... منتخب کرو اور ان پر زینِ لاجوردی منقش باگیں زرباف و زردوز لگاؤ. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان، ۳:۳۸۳). یہ جگہ طرح طرح کے سبزہ زار سے زردوز تھی. (۱۹۴۰، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۴۷۶). [زر + ف : دوز ، دوختن ـ سینا].

---دوزی (---و مج) امث ؛ صف.
۱. سلمے ستارے کا کام. جابجا دروازوں پر زردوزی کے پردے پڑے ہوئے تھے. (۱۸۰۳ ، گُل بکاولی ، ۸). وردیاں با ناتِ سلطانی کی کار زردوزی سے درست. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۰۰). زری زردوزی کو تُم نے اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۳۳). کشمیر کی حسین صنعتیں اور چاندی کا کام ، دلی کی زردوزی ، سادہ کاری و ہاتھی دانت کا کام ...کاریگروں کی مرہونِ منت ہیں. (۱۹۷۵ ، محمود حسین، خطباتِ محمود ، ۱۴۰). **۲. وہ چیز جس پر سلمے ستارے کا کام ہو.**
موتی پگڑی جوتی زردوزی
پھر پگڑی کو عزت روزی
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۵۶). ہر شخص کی کمر میں ایک زردوزی بٹوہ تمبا کو سے بھرا ہوا رہتا ہے. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۸۶). اندر کے خیمہ میں تختِ شاہی بچھا تھا ... اُس کے اوپر زردوزی مخملی شامیانہ تنا ہوا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان، ۵، ۲ : ۳۸). کشتی نما زردوزی ٹوپیاں آڑی ترچھی سروں پر رکھے ادب سے سلام کرتے محفل میں آئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۶ : ۳). چوتھے کمرے میں ہندوستان کی ساخت کا کپڑا نظر آتا ہے ، چھینٹیں ، سیلے ، مندیل ، زردوزی ، گوٹا اور سوئی کے کام کے اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے رکھے ہوئے ہیں. (۱۹۴۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۸). **۳. سلمے ستارے یا کلابتو سے کام کرنے کا پیشہ یا عمل.** اُن میں سے اکثر دبکنی ، بٹنی ، زردوزی یا کوئی اور پیشہ ... کریں گے. (۱۹۰۶ ، مضامین قاری ، ۱۱۴). [زر + دوز (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

---دوست (---و مج) صف.
دولت کا دوست ، پیسوں کا لالچی. شاید طامسن لوگوں کی رُوباہ بازی سے واقف نہ تھا کہ ایسے زردوست شخص پر اعتماد کرلیا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱ : ۱۹۵). [زر + دوست (رک)].

---ڈِگری کس اضا (---کس ڈ ، سک گ) امذ.
وہ روپیہ جو مُدّعی کو عدالت دِلائے ، وہ رقم جس کی ڈگری ہوئی ہو (اُردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات). [زر + ڈگری (رک)].

---رَواں کس صف (---فت ر) امذ.
(بنکاری) **بینک میں جمع کیا گیا وہ روپیہ جس کے واپس لینے کے واسطے پہلے سے کوئی اِطّلاع دینی ضروری نہیں جس وقت جتنا چاہیں روپیہ لے سکتے ہیں.** زرِرواں جس کا جمع کنندہ کی طرف سے ہر وقت مطالبہ ہو سکتا ہے اور ہوتا رہتا ہے کس طرح کاروبار میں پھنسایا جا سکتا ہے. (۱۹۱۷ ، عِلمُ المعیشت ، ۲۴۶). [زر + رواں (رک)].

---رِہَن کس اضا (---کس مج ، فت مج ہ) امذ.
وہ روپیہ جس کے لیے کوئی چیز رہن رکھی جائے. «زرِ رہن» اور دستاویز جسکی رُو سے انتقال عمل میں آیا ہو «رہن نامہ» کہلاتا ہے. (۱۹۳۵ ، علم اصول قانون ، ۱۴۱). [زر + رہن (رک)].

---ریز (---ی مج) صف.
۱. رک : زرخیز. اُن کی چُستی اور چابکدستی سب جاتی رہتی ہے اور نہایت زرریز زمین بے تردد کشتکاری پڑی رہتی ہے. (۱۸۶۸ ، اصولِ سیاستِ مدن ، ۱۳۹). میں ہر جگہ اپنا اصولِ موضوعہ نفع رساں یا زرریز تدابیر کو نہیں بناتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۹). **۲. چمک دار** (مہذب اللغات). [زر + ف : ریز ، ریختن ـ بکھیرنا].

---ریزی (---ی مج) امث.
سرسبزی، شادابی، عُمدہ پیداوار. ملک ہندوستان جس کی زرخیزی و زرریزی کا حال وہ مدّت سے سُنتے چلے آتے تھے. (۱۸۸۳ ، تصصِ ہند ، ۱ : ۹). ہر ایک پُھول میں بیضوی شکل کا ایک بیضہ دان ہوتا ہے ، جس میں زرریزی کے بعد دانہ بنتا ہے. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۱۸). [زر + ریز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ریشماں (---ی مج ، سک ش) امذ.
(نباتیات) **بے ثمر زرریشہ، ایسے زرریشے جن میں پُھول دینے کی صلاحیت نہیں ہوتی.** پانچ زر ریشے ہوتے ہیں اور پانچ متبادل زرریشماں جو کٹواں اور جھالر دار ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۵۹). [زر + ریشماں (رک)].

---ریشَہ (---ی مج ، فت ش) امذ.
(نباتیات) **نر پُھول کے تولیدی اعضا جو پُھول کے بیچ میں ریشے جیسی ساختوں میں ہوتے ہیں یہ تین حِصّوں پر مشتمل ہوتے ہیں ڈنڈی یا رشتک اور زردان.** پُھول کے کئی حِصّے تھے جن میں پوشہ ، پنکھڑی ، زر ریشہ اور مادگیں شامل تھے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۶). [زر + ریشہ (رک)].

---زَر کَشَد دَرجَہاں گَنج ، گَنج کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) **دُنیا میں روپیہ روپے کو کھینچتا ہے اور خزانہ خزانے کو** (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---زَری (---فت ر) صف.
زریں ، زرکار ، چمک دمک کا ، سُنہرا ، جس پر زری کا کام کیا ہو.
چھبلیاں کری کسو تاں زرزری
بھرے خوش چمن میں توں ہو شہپری
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۲)).

جو دیکھے تو یہ تخت ہے زر زری
ایسے تخت پر ہے کنور اور پری
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۴). [زر + زری (رک)].

---سالانَہ کس صف(---فت ن) امذ.
سالانہ روپیہ ، وہ روپیہ جو سال کے سال لیا یا دیا جائے.
آیا کسی کو خوف خدا کا نہ مُطلقاً
پہنچا نہیں مُجھے زرِ سالانہ مطلقاً
(۱۹۱۵ ، فردوسِ تخیل ، ۱۰۱). [زر + سالانہ (رک)].

---سُرْخ کس صف(---ضم س ، سک ر) امذ.
۱ سُرخ سونا ، عُمدہ سونا ، طلائے احمر. اُن کے لہو کو وہ زرِ سرخ سے تشبیہ دیتا ہے جو آزادی کی راہ میں نچھاور ہو رہا ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۵۶). **۲. اشرفی یا اشرفیاں.** خزانہ اس کا زرِ سرخ اور جواہرِ بےبہا سے تاباں ... تھا. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۱۱). زرِ سُرخ اور بہت سی غنائم چند کشتیوں میں بار کرا کے باپ کی خدمت میں بھیجی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۹۳). [زر + سُرخ (رک)].

---سَفید کس صف(---فت س ، ی مج) امذ.
چاندی.
سو آسمان چوتھا لہے زرِ سفید
نہ پایا کینے اوسکی قدرت کا بھید
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۱۰) . ان جہازات سے ... کُچھ سروکار نہیں رکھتے لیکن وہ مراجعت کرتے تو اُن میں نقد زرِ سفید و سُرخ و ابرایسی و ربال ہوتے ... تاخت کرتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۱۳) . زرِ سُرخ (سونا) اور زرِ سفید (چاندی) کے ساتھ جو قدر و قیمت وابستہ ہو گئی تھی اسکی خاطر سلاطین اور اُمرا ان کی ذخیرہ اندوزی کرنے لگے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۹۱). [زر + سفید (رک)].

---سُود کس اضا(---و مع) امذ.
ہلدی یا ہلے رنگ کا خوشبودار پُھول ؛ گیندا (اسٹین گاس).
[زر + سُود (رک)].

---سُودی کس صف(---و مع) صف.
ہلدی کے پودے جیسا.
بجھ کوں ہر آن ترے درد سیں بہبودی ہے
عشق بازی میں رُخ زرد ، زرِ سُودی ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۷). [زر سود + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سے تول کَر لینا ف مر.
کسی چیز کے ہم وزن سونا چاندی دے کر اس چیز کو لے لینا.
دوست رکھتے ہیں جوانمرد اہلِ جوہر یار کو
تول کر زر سے سپاہی لیتے ہیں تلوار کو
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۲).

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
دولت کے لالچی ، دولت کے خواہش مند.
خُوبرو ہیں سو زر طلب قائم
وائے بر عاشقی کہ ہر قلاش
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ٦٧). اُن کے زر طلب عزیز ایک ریاست میں لے گئے اور ساڑھے گیارہ سو روپیہ میں ہمیشہ کے لئے اپنے آپ سے اس عزیز کو جُدا کر دیا. (۱۹۴۴ ، مقالاتِ شروانی ۲۸۷). [زر + طلب (رک)].

---عِیار کس صف(---کس ع) امذ.
زرِ خالص ، جو کسوٹی پر پورا اترے ، کھرا سونا. اپنی گرہ میں کچھ ہو یا نہ ہو ، لیکن دوسروں کے زرِ عیار کو فوراً پہچان لیتا ہوں. (۱۹۲۴ ، مکتوباتِ نیاز ، ۱ : ۱۴۸). [زر + عیار (رک)].

---فاضِل کس صف(---کس ض) امذ.
بقایا ، فالتو روپیہ (جامع اللغات). [زر + فاضِل (رک)].

---فِدْیَہ کس اضا(---کس ف ، سک د ، فت ی) امذ.
وہ روپیہ پیسہ یا وہ رقم جس کو دے کر رہائی حاصل کی جائے. قریب شام وزیرِاعظم کا ایک چاوُش داخل قلعہ ہوا اور دریافت کیا کہ آیا زرِ فدیہ کل داخل ہوگا یا نہیں معلوم ہوا کہ کوئی بندوبست نہ ہوسکا (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳۲۳). [زر + فِدیہ (رک)].

---فِشاں (---کس ف) صف.
۱. چمکدار ، چمکیلا ، درخشاں.
سورج زرفشاں مشق کا تجھ ورق
مُنور سپورن تیرا زیرِ مشق
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۲۶).
اُوگیں ہیں خاک سے مجھ تیرہ بخت کے گُلِ یاس
ہو بعد جلنے کے جس طرح زرفشاں کاغذ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۴) . **۲. شمسی یزدی سال کا نواں مہینہ** (جامع اللغات). [زر + ف : فشاں ، فشاندن ـ بکھیرنا].

---فِشانی (---کس ف) امث.
روشنی پھیلانے کا عمل ؛ (کنایۃً) خُوشی ، مسرت ، شادمانی.
مرے جیو آرسی میں خیال تُج مکھ کا سو دِستا ہے
کرے او خیال مُنج دل میں نِشانی زرِ فشانی کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷).
مثلِ برساتِ فی سبیل اللہ
زرِ فشانی تجھے مُبارک ہو
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲٦۸).
تنہا اُجاڑ برجوں میں پھرتا ہے تو مُنیر
وہ زرِ فشانیاں ترے رُخ کی کِدھر گئیں
(۱۹۸٦ ، کلیاتِ منیر نیازی (دشمنوں کے درمیان شام) ، ٦۵).
[زر + فِشان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فِلْزاقی کس صف(---کس ف ، سک ل) امث.
کچ دھات ، معدنی دھات. بنک نوٹوں کی وہ تعداد جو کوئی ملک گردش میں لا سکتا اور رکھ سکتا ہے زرِ فلزاتی کی اس مقدار پر منحصر ہے جو اس ملک میں موجود ہو. (۱۹۴٦ ، معاشیاتِ قومی ، ۳۰۱).
[زر + فلز (رک) + اتی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ قانونی کس صف(---و مع) امذ.
ایسے سکے جو قانوناً ہر مقدارِ قدر کی ادائگی کے واسطے معیّن ہوں اصطلاحاً زرِ قانونی کہلاتے ہیں (علم المعیشت ، ۳۶۵).
[زر + قانونی (رک)].

---ِ قلب کس صف(---فت ق ، سک ل) امذ.
وہ سونا جس میں ملاوٹ ہو ، کھوٹا سکہ. ناگہ اگر لکھ پتی کی بدری سے قدرے زرِ قلب نکل آوے تو اس پر کسی کو خوض و غور نہیں. (۱۷۶۶ ، دیباچۂ دیوانِ سودا (تاریخ نثرِ اردو ، ۱ : ۷۲)).

ہر ایک دوست زرِ قلب ہے نہیں خالص
میں کر چکا ہوں بہت امتحاں زمانے میں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، ۱۳۷). [زر + قلب (رک)].

---ِ قیمَت کس اضا(---ی مع ، فت م) اث.
ادا کی جانے والی رقم.

اوسی صورت سے وہ اسوار آئی
زرِ قیمت تھی جو تھانوں کی لائی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۸۱). [زر + قیمت (رک)].

---کا پانی امذ.
سونے کا پانی.

دیا پاچ تھے جونکہ یاقوتِ زرد
دِیا زر کا پانی اُنے لاجورد

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۱).

چشمۂ مہر سے چمکے ہے دیا تُو نے صبا
ساغرِ گُل پہ چڑھایا ہے یہ زر کا پانی

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۴۳).

---کا تو ذرّہ بھی آفتاب ہے بے زَر کی مِٹّی خراب ہے کہاوت.
روپیہ بڑی چیز ہے غریب کی مٹی خراب ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا جُوتا امذ.
رِشوت (جامع اللغات).

---کار صف ؛ امذ.
سونے یا سنہرے کام سے مُزَیَّن ؛ سونے کا کام کرنے والا ، سنہرے نقش و نگار بنانے والا.

صوفے واں بنائے سو بی چار تھے
جتے طاق اس کے بی زرکار تھے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۲۴). نشست گہ میں بیس بیس کاتب اور چار چار پانچ پانچ مُصَوِّر اور اسی قدر نقّاش و زرکار و جدول کش و جلدی بیٹھا کرتے تھے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۷). وہ اس وقت بھی نہایت مکلف و زرکار ملبوس سے آراستہ تھی. (۱۹۱۵ ، شبنمستان کا قطرۂ گوہریں ، ۱۰۳). دولہا دولہن کے لئے زرکار کرسیاں رکھی گئی تھیں. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۴). [زر + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کار کُنَد مَرْد لاف زَنَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) روپیہ کام کرتا ہے اور آدمی ڈینگ مارتا ہے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---کاری اث.
کاغذ ، چرم وغیرہ پر سونے کے پانی ، بُرادے وغیرہ سے نقاشی یا سنہری چھپائی. اگر جِلد پر زرکاری منظور ہو ... بیضۂ مرغ کی سفیدی مل کر اس کے اُوپر گانے یا بکری کی چربی یا روغن مل کر سونے یا چاندی کا ورق مقراض سے تراش کر اس مقام پر لگاویں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۴۴).

یا مُرَصّع ہے سقفِ زنگاری   لعل وگوہر ہیں صرفِ زرکاری

(۱۹۲۴ ، مطلعِ انوار ، ۴۰). [زر + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا زورا پُورا ہے اَور سَب اَدھورا ہے کہاوت.
روپے میں بہت طاقت ہے (جامع اللغات).

---ِ کاغَذی کس صف(---فت غ) امذ.
کرنسی نوٹ جو حکومت یا سرکاری بینک کی طرف سے زرِ نقد یا اس کے بدل کے طور پر جاری کیے جائیں. قیمتی دھاتوں کے باہر بھیجنے سے امریکن زرِ کاغذی کے نظام کی بنیادیں کھوکھلی ہو جائیں گی. (۱۹۳۶ ، معاشیاتِ قومی ، ۳۹۹). [زر + کاغذ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ کامِل عِیار کس صف(---کس م ، ع) امذ.
خالص سونا.

ہے تیرے گُلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور
خالی ہے جیبِ گُل زرِ کامل عیار سے

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۸۰). [زر + کامل (رک) + عیار (رک)].

---کَٹنا محاورہ.
زر برسنا (جامع اللغات).

---ِ کَثِیر کس صف(---فت ک ، ی مع) امذ.
رک : زرِ خطیر. ریلوے لائن اور سڑک وغیرہ کی تعمیر ... کے لئے زرِ کثیر اور سخت محنت درکار ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۴۵). [زر + کثیر (رک)].

---کَش (---فت ک) صف.
۱. سونے چاندی کے تاروں سے کلابتوں بنانے والا ، تارکشی کا کام کرنے والا.

تو قطب گھن زرکش ہو کر ، طبلے سورج رکھ چرخ پر
کِرناں سے تاراں کھینچ کر ساریاں میں زرتاراں بھرے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۳). ۲. وہ چیز جس پر سونے کے تاروں یا سنہرے تاروں سے کشیدہ کاری کی ہوئی ہو. ایک زرکش ترکی جوڑا اور سُرخ سونے کے زرکش موزے جس میں موتی اور جواہرات ٹکے ہوئے تھے. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۹). میں اسے اپنے سامنے کھڑا رہنے دوں گا ، اور میں ایک گول زرکش تکیے سے تکیہ لگائے ہوئے ہوں گا. (۱۹۴۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۴۹). [زر + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

--- کَشی (---فت ک) امث.
۱. **روپیہ کھینچنے کا عمل ، جلبِ زر.** اس مکر و حیلہ سے غرض اُن کی زرکشی ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۵۷). مصنف نوسی تعصب سے پاک نہیں بلکہ تالیف کا مقصد ہی یہ ہے کہ انگریزی حکومت پر سے زرکشی اور ہندوستان کو مُفلس بنانے کا الزام دور کرے. (۱۹۵۳ ، تاریخِ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۳۷). ۲. **وہ کپڑا وغیرہ جس پر سونے کے تاروں کا کام ہو.**

لگائی زر کشی دیوال گیری
عجب جا کی سواری دلپذیری

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا (قلمی) ، امین ، ۱۶۷). [زر + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَمَر (---فت ک ، م) امذ.
کمر کی سُنہری پیٹی. اس کا جوبن اس کی کمر ہور اس کا زر کمر یاد آتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۱).

کمر میں زر کمر اس کے اتھا جو
علی بیشک ولی اللہ لیے او

(۱۸۳۰ ، نورنامہ (قلمی) ، میاں احمد ، ۳۱). [زر + کمر (رک)].

--- کَم عِیار کس صف (---فت ک ، کس ع) امذ.
کھوٹا سونا.

دیارِ مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دُکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زرِ کم عیار ہو گا

(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۵۰). [زر + کم (رک) + عیار (رک)].

--- کوب (---و مج) صف.
۱. **سونے یا چاندی کے باریک پتروں کو کُوٹ کر ان پتروں کے سہن ورق بنانے والا کاریگر ، ورق ساز.**

روزی کے لئے دیتے ہیں زر اہلِ دُوَل کو
کچھ اور تو ضِد بھی نہیں زر کوب کو زر سے

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۲۵۴). اکثر زرکوب اور بڑے سوداگروں کی دوکانیں ... ہیں. (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۱۵۸). ۲. **وہ چیز جس پر سونے یا چاندی کے پتر لگائے گئے ہوں** (نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [زر + ف : کوب ، کوفتن = کُوٹنا].

--- کوبی (---و مج) امث.
سونے یا چاندی کے سہن ورق بنانے کا عمل (جامع اللغات). [زر + کوب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کو زَر ہی کھینچتا ہے کہاوت.
جس کے پاس روپیہ ہو اس کے پاس اور روپیہ آتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کے آگے زور نہیں چلتا کہاوت.
روپے پیسے والے کے سامنے طاقتور آدمی کُچھ نہیں کرسکتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کِھلانا محاورہ.
روپیہ کِھلانا ، رشوت دینا.

ہم سے اور ان گُلوں سے ہو کیونکر موافقت
ہم مُفلسوں کے پاس کِھلانے کو زر کہاں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۳).

--- گَر (---فت گ) امذ.
سنار.

بُرے کوں لنگسے سو کوئی خوب کرنے
کھتیل اپنا زرگر کوں کلپے دکھاتی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۶).

موجِ دریا پہ ہے یوں پڑتی شعاعِ خورشید
جیسے زنجیرِ طلائی کوئی زرگر گوندھے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۱). ماموں پیشے کے اعتبار سے زرگر تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶). [زر + گر ، لاحقۂ فاعلی].

--- گَر خانَہ (---فت گ ، ن) امذ.
ٹکسال ؛ خزانہ. یہاں «خازنانِ بیروں» سے «زرگر خانہ» کے مُنتظمین ، کارکن اور تحویلدار مراد ہیں. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۴۳). [زرگر + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- گَری (---فت گ) امث.
۱. **زیور بنانے یا ڈھالنے کا کام ، دولت کمانا ، سُنار کا پیشہ ، سُناری ، کیمیاگری.** موسیٰ ابنِ ظفر ... صنعتِ زرگری میں بڑا اُستاد اور قالب تراشی میں مانی و بہزاد. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۱۳). صنعتِ زرگری کے ماہروں نے تعمیر و ترق کے نغمے سُنا کر اس حُسنِ بے مثال اور لازوال کو مٹا ڈالا. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۶). ۲. **دِکھاوے کا طرز عمل ، نُمائشی مِلنا جُلنا ، بناوٹ کی مُلاقات.**

باتیں وہ ہم سے کر ، کہ سمجھ کر بُھنیں رقیب
اے سیم تن ، رقیب سے یہ زرگری رہے

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۳۳۶). انہوں نے ... موقع دیکھا تو فوراً اس جنگِ زرگری میں ایم - این - رائے کے ہم نوا بن گئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۱۵). ۳. **عیّاری ، چالاکی ، جعل ، فریب.**

عزیزاں کسی غیر سوں مت کہو
رقیباں کی دیکھا ہوں میں زرگری

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹۸).

مت کرو ہم سیں زرگری کی طرح
یہ نہیں بندہ پروری کی طرح

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۲۳۶).

لیا تھا دل کو مرے زرگری سے اوس نے تبھی
جب اوس کے رُوپ کا تھا بھاؤ تاؤ کُندن سے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۶۴).

صلح دل میں عدو سے ظاہر جنگ
یہ نئی زرگری نِکالی ہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۱).

اور ہے زرگری و سیاسی
کیوں اسے سِرِّ دلبراں کہئے

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۵۴). ۴. **ایک طرح کی ساختہ اور وضعی زبان جس میں ایک یا دو حرفوں کے بعد بیچ میں ز بولتے ہیں.**

زرگر پسر کی کوئی عیّاریاں تو دیکھو
دیتا ہے گالیاں بھی عاشق کو زرگری میں

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعرا ، غضنفر ، ۳۲۱). اُن مخترع زبانوں میں زیادہ تر مفصلۂ ذیل زبانوں کا رواج تھا ، مثلاً زرگری. (۱۹۱۵ ، مرقّعِ زبان و بیانِ دہلی ، ۳۹). [زرگر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُل کس اضا(---ضم گ) امذ.
پُھول کے اندر کا زِیرہ ، گُلاب کا زِیرہ.

لے ہی جاتی ہے زرِگُل کو اُڑا
صبح کی بھی باد بادی چور ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۶).

رنگِ رُخِ گُل نِکھر رہا ہے
صدقے زرِگُل اُتر رہا ہے

(۱۹۲۴ ، مطلع انوار ، ۱۷۰).

زرِگُل سے بھرے پتّوں کے کاسے
تونگر ہو گئے آخر گدا تک

(۱۹۸۶ ، غُبارِ ماہ ، ۹۲). [زر + گُل (رک)].

---گُونَہ (---و مع ، فت ن) امذ.
پتنگوں کے پر نِکلنے سے پہلے کی حالت ، اِرتقائی صُورت. ڈھکن میں ایک سوراخ ہونا چاہئے تا کہ مکّھیاں زرگونہ منزل سے گُذر کر سوراخ میں سے باہر نِکل سکیں. (۱۹۲۷ ، تدریسِ مطالعۂ قدرت ، ۸۱). [زر + گُونہ (رک)].

---گیا زَردی چھائی ، زَر آیا سُرخی آئی کہاوت.
نقصان ہونے سے چہرہ زرد پڑ جاتا ہے روپیہ آئے تو مُنھ سُرخ ہو جاتا ہے، دولت کے نقصان سے غم ہوتا ہے اور دولت مِلنے سے خوشی ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گِیر (---ی مع) صف.
دولت کمانے والا ، صاحبِ سرمایہ ، مالدار. حجاز باوجود وادیٔ غیر ذی زرع ہونے کے .. حج و زیارت کے باعث نجد سے کہیں زیادہ زرگیر ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۱۳۸). [زر + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا ، لینا].

---لُٹنا محاورہ.
دولت لُٹنا ، بے دردی سے روپیہ پیسہ خرچ ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---مالگُزاری کس اضا(---سک ل ، ضم گ) امذ.
سرکاری لگان ، زمین کا محصولِ سرکاری (نوراللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات). [زر + مالگُزاری (رک)].

---مُبادِلَہ کس اضا(---ضم م ، کس د ، فت ل) امذ.
وہ رقم جو بیرونی مال وغیرہ کے بدلے قابلِ ادائیگی ہو نیز بیرونی سکے کی وہ رقم جو بیرونی ممالک سے برآمدات کی ادائیگی کے تحت حاصل ہو ، نیز بیرونی سکے کی شکل میں رقم کا حصول ، بیرونی سکہ. بیرونی زرِمُبادلہ کی کمی پہلے کی طرح اب بھی ترقی کے راستے میں ایک بڑی رُکاوٹ ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنجسالہ منصوبہ ، ۳۵). [زر + مُبادلہ (رک)].

---مُسْتَنَد کس صف(---ضم م ، سک س ، فت ت ،ن)امذ.
دھات کا وہ سکّہ جس کی قانونی قدر بھی وہی ہو جو اس دھات کی ہے جس سے وہ بنایا جائے ؛ (کنایۃً) سکّۂ رائج الوقت. بعض سکّوں کی قدرِ فلزاتی اور قدرِ قانونی برابر ہوتی ہے ، مثلاً اشرفی ، ایسے سکّے زرِ مُستند کہلاتے ہیں . (۱۹۱۷ ، عِلمُ المعیشت ، ۳۶۳). [زر + مُستند (رک)].

---مَسْکُوک کس صف(---فت م ، سک س ، و مع)امذ.
(کنایۃً) طلائی سکّہ ، اشرفی.

گر حصولِ زرِمسکوک کی سمجھوں میں دلیل
ناخنِ شیر سے ہو سینۂ خورشید فِگار

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۶). [زر + مَسکوک (رک)].

---مُطالِبَہ کس اضا(---ضم م ، کس ل ، فت ب) امذ.
واجب الادا سرکاری روپیہ ، مطالبہ کا روپیہ (ماخوذ : نوراللغات). [زر + مُطالبہ (رک)].

---مُعاوَضَہ کس اضا(---ضم م ، فت و ، ض) امذ.
ہرجانہ ، وہ روپیہ جو کسی نُقصان کے عوض دِیا جائے. جب کوئی حکم مشعر دینے زر معاوضہ کے شخص ملزم کو کسی ایسے مقدمہ میں صادر ہو. (۱۸۸۲ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۳۳۳). [زر + معاوضہ (رک)].

---مُلْتَبِس کس صف(---ضم م ، سک ل ، فت ت ، ب)امذ.
فریب زدہ رقم ، پوشیدہ دولت. زبان کے لحاظ سے وہ ٹکسالی اور کھرا سکّہ ہے یا زرِ مُلتبس. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ)، ۱۹). [زر + مُلتبس (رک)].

---مُنافَع کس اضا(---ضم م ، فت ف) امذ.
نفع کا روپیہ ، فائدے کا روپیہ ، سُود ، بیاج (مہذب اللغات ؛ عِلمی اردو لُغت). [زر + مُنافع (رک)].

---مِہْر کس اضا(---کس م ، سک ہ) امذ.
مہر میں ادا کی گئی رقم ، نکاح کا مُعاوضہ.

بِکتا ہوں زرمہر کو بازارِ وفا میں
ان مولوں گراں نیں ہوں خریدار کے نزدیک

(۱۷۸۰ ، گلِ عجائب ، ۷). [زر + مہر (رک)].

---سی خُورَم کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) اپنے روپے کو کھانا اس موقع پر بولتے ہیں جب اپنا پیسہ خرچ ہوا ہو اور اس سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے. زرسی خُورم کے سِلسلے میں مجبوراً شادی کرنی پڑی ہو گی. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۵۳).

---ناب کس صف ؛ امذ.
خالص سونا ؛ (کنایۃً) آفتاب (ماخوذ: نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [زر + ناب ، لاحقۂ صفت].

---ناسِرَہ کس صف(---فت س ، ر) امذ.
کھوٹا سونا. بھرت۔ وہ چیز جو پھیر دی جائے۔ زر ناسرہ بھی صراف پھیر دیتا ہے ، قبول نہیں کرتا. (۱۹۴۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۳ : ۸۳). [زر + ناسرہ (رک)].

---نِشان (--- کس ن) امذ.
سونے کی تصویریں یا پھول جو لوہے پر بنائے جائیں. خود آہنی جس میں زرنشان کا کام کیا ہوا. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۲۸). زرنشان ... چاندی اور فولاد پر تو سونے کے تار بٹھائے جاتے ہیں اور پشم اور اسی قسم کے اشیاء کو کندہ کر کے سونا بھر کر آراستہ کرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۷). [زر + نشان (رک)].

---نَقد کس صف(---فت ن ، سک ق) امذ.
نقد روپیہ پیسہ.

سرِ بازار کوئی آئے تو دو یوسف وش
باندھے پھرتے ہیں زر نقد خریدار بہت

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۶).

اس تکلّف کی بظاہر تو نہ تھی کچھ حاجت
ہو زر نقد بھی کچھ اس میں وگرنہ ہے غضب

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلےٰ مجنوں ، ۳۱). [زر + نقد (رک)].

---نِگار (--- کس ن) صف.
۱. وہ چیز جس پر سونے کا یا سنہرا کام ہو یا جس سے سونے کا رنگ جھلکتا ہو.

رکھے لیا اُنو چوکیٔ زرنگار
بیٹھا اس اُپر شاہِ خاور دیار

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۳).

عکس نے تیرے کردیا اے ماہ یک قلم زرنگار آئینہ

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۸۳).

پھرتے ہیں کر لباس بسنتی وہ دلبران
ہے جن سے زرنگار سراپا بسنت کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵). پیٹ تمام زرنگار ہے ... سفید پر پھیلے ہوئے ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۳).

کیا پوچھتے ہو اس کے سفینے کی تم بہار
رکھا تھا دوشِ موج پہ اک تختِ زرنگار

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۱۲۳). **۲. سونے کے حروف رقم کرنے والا ؛ (مجازاً) خوش رقم.** نگار ... نگاشتن ـ لکھنا ، نقش کرنا سے زرنگار ـ زرنگاری ... وغیرہ .(۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات، ۱۳۱). **۳. (کنایۃً) خوش حالی ، مسرّت ، شادمانی.**

آ کہ تھوڑا سا پیار کر لیں ہم
زندگی زرنگار کر لیں ہم

(۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۶). [زر + ف: نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

---نِگارانَہ (--- کس ن ، فت ن) صف.
سنہری رنگ والے، مراد :خوبصورت انداز والے . اخلاق و انسانیت کے زرنگارانہ ضابطے ، معاش و معاشرت کی تہہ دارانہ نزاکتیں بھی اسی دور میں انکی توجہات کے مرکز بنیں. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۵۷). [زر + نگار (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

---نِگاری (--- کس ن) امث.
۱. سنہری کام ، سونے کے پانی سے نقّاشی. خامۂ خوش نگار صفحۂ قرطاس پر زرنگاری کا دم بھر رہا ہے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، احمد خان صوفی ، ۳۲). مُصوّری ، زرنگاری ، کمان سازی ... وغیرہ ان تمام فنون میں بڑے بڑے صنّاع اس کی شاگردی کا دم بھرتے تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۱۶۸). **۲. سونے کا مُلمّع.**

پر اوپیا تھے چڑت زرنگاری
سبھی شہ پریاں میں ادک موک پائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۲). [زر + نگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَلی (---فت ن) امث.
(نباتیات) زیرہ گُل کو سطح تک لانے والی شاخِ گُل. یہ زردانہ ایک طویل خُردبینی زرنلی کے باہر نکالنے کا سبب ہوتا ہے جو گردن بقچہ سے نیچے بیضہ دان کے اندر بیضہ کے اندر کے بیضی خلیے کی جانب بڑھتی ہے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۶). [زر + نلی (رک)].

---نیست عِشق ٹیں ٹیں کہاوت.
مُفلسی میں محبّت نہیں ہوتی ، مالی حیثیت کے بغیر دعویٰ عشق مہمل اور ناقابلِ اعتبار ہوتا ہے. ازا نجملہ یہ غزل ہے جس میں دل کہیں آیا ہوا معلوم ہوتا ہے ، مگر زرنیست عشق ٹین ٹین کا مضمون ہے (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۱۳۴).

---وَرْد کس اضا(---فت و ، سک ر) امذ.
سُرخ گُلاب کے پُھول کے درمیان کے چھوٹے چھوٹے دانے ، حابسِ اسہال ، زیرہ گُلِ سُرخ. زرورد ـ گُلاب کے پُھول کے اندر زرد رنگ کے باریک دانے ہوتے ہیں ... درحقیقت زر ورد یہ ہے کہ جب پُھول کی پتّیاں جھڑ جاتی ہیں تو یہ دانے کے اندر ہوتے ہیں منعقد ہوکر ایک پھل بن جاتا ہے .(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴: ۲۶۰). [زر + ورد (وردت (رک) کی تخفیف)].

---وَصِیّتی کس صف(---فت و ،کس ص ، شدی بفت)امذ .
وہ روپیہ پیسہ یا نقد رقم جو وارث کے لیے وصیّت میں لکھی جائے. خالد نے بکر پر بابت زرِ وصیّتی کے نالش کی. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۴۳). [زر + وصیّت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---وَضعی کس صف(---فت و ، سک ض) امذ.
وہ سِکّہ جس کی دھات کی قدر اس کی قانونی قدر سے کم ہو. اور بعض سِکّوں کی قدرِ فلزاتی قدرِ قانونی سے کم ہوتی ہے... ایسے سِکّے زرِ وضعی کہلاتے ہیں. (۱۹۱۷ ، عِلمُ المعیشت ، ۴۶۳). [زر + وضعی (رک)].

---ہَرْجَہ کس اضا(---فت ہ ، سک ر ، فت ج) امذ.
رک: زرمعاوضہ. زر ہرجہ جسقدر مجسٹریٹ موصوف کو مناسب معلوم ہو ... دلائے. (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۳۲۹). [زر + ہرجہ (رک)].

--ہزار زیب لگاتا ہے بے زر بگڑا نظر آتا ہے کہاوت.
روپیہ سے سب کچھ ہو جاتا ہے مفلس کسی کام کا نہیں (ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ہے تو گھر ہے نہیں تو کھنڈر ہے کہاوت.
روپیہ پیسہ ہو تو گھر اچھی حالت میں نظر آتا ہے نہیں تو کھنڈر بن جاتا ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---ہے تو نر ہے نہیں تو (ہزاوے کا) کمہار کا خر ہے کہاوت.
عزت روپے پیسے سے ہوتی ہے ، اگر آدمی کے پاس پیسہ نہ ہو تو اس کی کوئی عزت نہیں ہوتی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---یافتنی کس صف(---سک ف ، فت ت) امذ.
روپیہ جو لینا ہو ، بقایا ، جو وصول کرنا ہو ، قرضہ (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [زر + ف : یافت ، یافتن ـ پانا + ی ، لاحقۂ صفت].

زِرّ (کس ز ، شد ر) امذ ؛ امث.
گھنڈی ، گانٹھ ، ترکی ٹوپی کا پھندنا ، مطلقاً پھندنا.

وہ تھی ہم شکل و شبہ زرِ حجلہ
وہ تھی ہم صورتِ بیضِ حمامہ

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۱۳۴). [ع].

زَرا (فت ز) امذ ؛ ‹ ذرا.
تھوڑا ، بہت کم. آفتاب زرا کام نہیں نظر کا ، و اگر آنکھیاں نہیں تو آفتاب اپنے اجالے سوں اپین ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۸۳).

زرا نین مرے تن کی مج کوں خبر
چھپا ہے سگل تن جو بالاں بھیتر

(۱۶۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری (قلمی) ، کبیرا ، ۳۱).

کیا ہی شبِ مہتاب کی ہے کیفیت اس وقت
چل دیکھیں تماشا تو زرا یارِ چمن کا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۲۰). عجب اوٹی سدا (صدا) ہیگی ہماری نکہ زرا سمجھو. (۱۸۱۴ ، دیوان شطاری ، ۴).

وہ تو نہ آئے آئی پھر ، رات وہی پہاڑ سی
جی کو زرا پڑی تھی کل ، آس میں دن گزار کے

(۱۹۳۸ ، سربلی بانسری ، ۱۱۹).

میرا یہ نام ہے جو زرا سا اس امر میں
شامل فقط زمیں ہی نہیں ، آسماں بھی ہے

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۹). [ذرا (رک) کا ایک املا].

---کی/کے زرا م ف.
تھوڑی دیر کے لیے. وہ سب زرا کے زرا تھم گئے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۰). زرا کی زرا میں اس نے سارا معاملہ سمجھ لیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۵۳۰).

زَرّاٹا (فت ز ، شد ر) امذ.
کل پرزوں وغیرہ کے زوردار اور تیزی سے حرکت کرنے کی آواز، لیور کے نکالتے ہی کل پرزے بڑے زور سے دوڑنے لگیں گے اس کو زراٹا کہتے ہیں ، شوروغل ، تیزی میں کام ہونا. نوکروں کو آواز دیتے اور پھر جاروب کے زراٹوں اور پانی کے شراٹوں کا وہ شور اٹھا کہ نیند حرام ہوگئی. (۱۹۸۴ ، گردِراہ ، ۱۰۱). [زر (حکایت الصوت) + زر (حکایت الصوت) + اٹا ، لاحقۂ اِسمیت].

زَرّاد (فت ز ، شد ر) صف.
زرہ بنانے والا ، زرہ باف ، زرہ ساز. داؤد زراد تھے زرہ بناتے. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدورمن مطالع الدھور ، ۶). [ع : (ز ر د)].

زَرادُشتی (فت ز ، ضم د ، سک ش) صف ؛ امذ.
زرتشتی. مجوسیوں میں زرادشتی ، زروانی ... مسلمانوں میں شیعہ، سنی ... وغیرہ کتنے ہی فرقے ہوتے ہیں کہ سب کے دین و مذہب مختلف. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۶۴). [رک : زردشتی (رک) کا اشباع].

زَراری (فت ز) امث.
خشک ، پسپائی مکھی ؛ (کنایۃً) بے چین ، مضطرب.

زراری کہاں لک تمیں آئے حیف
دلیری سوں کیسے دغا کھائے حیف

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۹۹). [ف].

زَرّاع (فت ز ، شد ر) امذ.
کھیتی باڑی کرنے والا، کاشتکار، بڑاکاشتکار. زراع و صناع و تجار کی مرفع حالی سے ملک مزروع و معمور ہوتا ہے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۹۲). [ع : (ز ر ع)].

زِراعات (کس ز) امث.
زراعت سے متعلق کام کاج ، کھیتی باڑی. امودات متعلقہ سرشتۂ مالی سے واقفیتِ کلی اور... زمین و زراعات و پیداوار سے اطلاع واقعی رکھتا ہے. (۱۸۳۸، توصیفِ زراعات، ۴). [زراعت (رک) کی جمع].

زِراعَت (کس ز ، فت ع) امث.
۱. کاشتکاری ، زرعی کام ، کھیتی باڑی.

زراعت کریں مزرعہ الآخرہ
تجارت کریں ملتُ الباہرہ

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۴)).
یمن ... اپنی بارش گرما کے باعث زراعت کے لیے نہایت موزوں تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۰۷). اجتماعی زراعت صوفی شاہ عنایت کی ایجاد بندہ نہ تھی. (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۲۰۵). ۲. وہ جگہ جہاں بیج بویا جائے ؛ (کنایۃً) زمین ، جگہ ، دنیا. دنیا آخرت کی زراعت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۳).

خط سبز کی وہ زراعت ہے جس میں
نگہ کو نہیں واں مساحت کا منفذ

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۱۵۹).

ہے زراعت جو پانی نے ماری
ہو گئی آب خست ترکاری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۸). ملکۂ عالم کوہ تصویر دیکھنے کے لائق ہے ... کھیت سر سبز و شاداب زراعتیں لاجواب. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۰۳). [ع].

---پذیری (---کس پ ، ی مع) امث.
زرخیزی ، بیج اگانے کی صلاحیت. زمین کی زراعت پذیری کی محدودیت ایک اہم ترین مسئلہ ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۷). [زراعت + ف: پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیشہ (---ی مج ، فت ش) صف.
وہ جس کا پیشہ کاشتکاری ہو ، کاشتکار ، کھیتی باڑی کرنے والا. ایک بدّو بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا یہ سعادت صرف قریشی یا انصاری کو نصیب ہوگی جو زراعت پیشہ ہیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۲۳۱). [زراعت + پیشہ (رک)].

---خوید (---و معد ، ی مج) امذ.
جو کا سبز چارہ جو گھوڑوں کو دیا جاتا ہے. زراعت خوید کھلانے کی ترکیب. (۱۸۸۱ ، زینت الخیل ، ۱۶۶). [زراعت + خوید (رک)].

---کار امذ.
کاشت کار ، کسان. غلام آزاد ہونے تو پلین ٹر (زراعت کار) جو غلاموں کے مالک تھے وہ سرکشی پر مستعد ہونے. (۱۹۰۴، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۳۵). [زراعت + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
کاشتکاری ، کھیتی باڑی. اس علاقے میں زراعت کاری کے آغاز سے قبل دریاؤں اور دلدلوں کے کناروں پر شکاری اور ماہی گیری سے اپنا پیٹ پالنے والے لوگ ضرور موجود تھے. (۱۹۸۲ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۱). [زراعت + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گاہ امث.
کاشت کرنے کی جگہ ؛ (کنایۃً) آخرت کی کھیتی.

ہے زراعت گہ دنیا اشک کی سینچی ہوئی
پھر بھی مرجھائے ہوئے ہیں ہم فروع وہم اصول

(۱۹۲۸ ، تجلائے شہاب ثاقب، ۲۶۵).[زراعت+گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

زراعتی (کس ز ، فت ع) صف.
کھیتی باڑی سے متعلق ، زراعت سے منسوب . زراعتی ترقی کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے زرمبادلہ کی زیادہ سے زیادہ مقدار کی ضرورت ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۳۶). [زراعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بنک / بینک (---فت مج ب ، غنہ/ی لین ، غنہ)امذ.
وہ مخصوص بینک جو کھیتی باڑی کے لیے کسانوں کو قرضہ دیتے ہیں. انکے واسطے زراعتی بنک جاری کئے جسکے سبب سے مہاجنوں کے سود کا بوجھ ان کے سر پر سے ہلکا کیا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۵۱). خرید کردہ اراضی کو حکومت کسانوں کے ہاتھ فروخت کر دیتی تھی اور قیمت پندرہ سال میں مساوی قسطوں میں زراعتی بینک کے توسّل سے وصول کرتی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۷). [زراعتی + بنک/بینک (رک)].

---پیشہ (---ی مج ، فت ش) امذ.
زراعت سے متعلق پیشوں سے وابستہ ، کاشت کار. میدانوں کے رہنے والے لوگ عموماً زراعتی پیشوں سے وابستہ ہوتے ہیں (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۲۶). [زراعتی + پیشہ (رک)].

---مزدور (---فت م ، سک ز ، و مع) امذ.
کاشتکاری کے سلسلے میں بٹائی پر کام کرنے والے مزدور ، کاشت اور زراعت کے کارکن. کچھ لوگ ، جو پہلے فلاح تھے ، اب زراعتی مزدور بن گئے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۹). [زراعتی + مزدور (رک)].

زراف / زرافہ (کس نیز فت ز/کس نیز فت ز ، فت ف) امذ.
افریقہ کے جنگلوں میں پایا جانے والا لمبے قد کا ایک چوپایہ جس کی گردن اونٹ کی گردن اور اگلی ٹانگیں اونٹ کی طرح لمبی ، کھر گائے کے کھر جیسے اور جلد کا رنگ چیتے کی مانند ، سامنے سے اونچا اور پیچھے سے کافی پست ہوتا ہے. شترگاؤ پلنگ جس کا سر اونٹ سے مشابہ سینگ گائے کے سینگوں کے مانند کھال اور رنگ پلنگ یعنی تینڈوے کا سا ہوتا ہے عربی میں اسکا نام زراف ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۱۹). ہر قسم کے عجیب عجیب جانور وہاں ہیں، زرافہ ایک احاطے میں پھرتا ہے. (۱۸۶۹ ، مسافران لندن ، ۱۳۵). زرافہ ایسے ملک میں رہتا ہے جہاں اسے پیٹ بھرنے کو درختوں کی پتیاں مل سکتی ہیں . (۱۹۳۱ ، ارتقا ، ۱۴). زرافہ افریقہ میں پایا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۲۴۰). [انگ : Giraffe].

زرّاق (فت ز ، شد ر) صف مذ.
کیماگر ، ماہر کیمیا. ایک ماہر خصوصی جسے نفّاط یا زرّاق کہتے تھے «آتش یونانی» کو فوّارے کی صورت میں تانبے کی ایک خاص نلی کے ذریعے چھوڑتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۶). ۲. **مکّار، عیّار ، دھوکے باز ، منافق ، دودلا.**

سب اِک مراق و مجذوب کا تخیّل ہے
بنے ہیں کاہن و مرسل مشعبد و زرّاق

(۱۹۶۳ ، ورقِ ناخواندہ ، ۱۳۰). ۳. **یرقان سیاہ ، یرقانِ اسود.** چہرے پر ایک یکساں قسم کا ارغوانی جھلک کا زرّاق دیکھا جاتا ہے جو شریانی خون میں آکسیجن کی نمایاں قلت کا لازمہ ہوتا ہے. (۱۹۴۸ ، عملِ طب (ترجمہ) ، ۱ : ۹۹). [ع].

زرّاقہ (فت ز ، شد ر ، فت ق) امذ.
(سائنس) **پچکاری ، نلکی ، نلی.** پتھری کو زرّاقہ (پچکاری) کے ذریعے جذب کر کے باہر نکالیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب(ترجمہ)، ۲ : ۱۵۰). «آتش یونانی» کو فوّارے کی صورت میں تانبے کی ایک خاص نلی کے ذریعے چھوڑتا تھا نلی کو نفّاطہ یا زرّاقہ یا مکحلہ کہتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۶). [ع].

زرّاقی (فت ز ، شد ر) امث.
مکّاری ، عیّاری ، دھوکے بازی.

خراب کوشکِ سُلطان و خانقاہِ فقیر
فغاں کہ تخت و مصلّے کمالِ زرّاق !
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۹۵). [زرّاق + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زَرّانْباد (فت ر ، سک ر ، فت ا ، سک م بشکل ن) امذ؛ = زرنباد.
عرق الکافور ، کچور.

ہائے یہ کس بھڑوے کا ایجاد ہے
نسخے میں معجونِ زرّانباد ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۱). [رک : زرنباد].

زَراوَنْد (فت ز ، و ، غنہ) امث.
(نباتیات) **ایک گول جڑ باہر سے زرد اندر سے سُرخ ہوتی ہے اور دافعِ دردِ سر و شقیقہ ہے.** زراوند کو کُوٹ کر شہد میں ملا کر .. وقتِ صبح کے کچھ نہ کھایا ہو تو لیویں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۸۸). زراوند ایک نبات کی جڑ ہے نر و مادہ دو قسم کی ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۰۵). زراوَند اور مازُو مساوی وزن لے کر سفوف تیار کیجیے اور متعفن مقام پر چھڑکتے رہیے. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸). [ف].

---ِ دَراز کس صف(---فت د) امذ.
زراوندِ طویل ، ایک پیڑ کی جڑ ہے دو قسم کی ہوتی ہے (۱) لمبی اور انگلی کی مقدار میں موٹی اور اس سے پتلی بھی اندر اسکے ایک چیز شمشاد کی طرح ہوتی ہے، رنگ تیرہ سرخی مائل، مزہ کڑوا اور ذرا بساندھا، گرم اور خشک طبیعت ہے نباتی اور حیوانی زہر کی ترياق ہے. رطوبت جذب کرتی ہے. ورم کو تحلیل کرتی ہے. بلغم کو چھانٹتی ہے سدہ کھولتی ہے پتھری کو توڑ کر خارج کرتی ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۲). [زراوند + دراز (رک)].

---ِ طَوِیل کس صف(---فت ط ، ی مع) امث.
نر زراوند. اسی طرح زراوندِ طویل ـ اصل السوس آسما نجونی۔ کرسنہ کا آٹا ... شہد پر چھڑک کر استعمال ہوتی ہیں. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۶۳). [زراوند + طویل (رک)].

---ِ مُدَحْرَج کس صف(---ضم م ، فت د ، سک ح ، فت ر) امذ.
زراوند جڑ کی مادہ قسم جو گول ہوتی ہے ، جڑ ہے گول بقدر فندق کے کوئی بڑی اور کوئی چھوٹی ہوتی ہے کسی قدر چپٹی رنگ باہر سے زرد اندر سے سُرخی مائل، طبیعت گرم اور خشک ہے. ریاح اور ورم کو تحلیل کرتی ہے. سینے اور پھیپھڑے کا تنقیہ کرتی ہے، لاط : (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۳).
[زراوند + مُدحرج (رک)].

زَرائِن (فت ز ، کس ء) امذ.
زرتار لباس ، زرکار ، زیور ، پوشاکِ زرّیں.

پنھیاں سب زرائن پر اک دھات پر
کیا پینہ ابھرن اوننہ رنگ بھر
(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۵۰).

زرائن سجے موتی کندن اتھے
تکلف سے کیا پرت ابرن اتھے
(؟ ، مجموعۂ ہندی ، ۸۶). چھتر و خلعت معہ زرائن و پیشکش لایق پہلے سے ... بھیج دیا. (۱۹۰۶ ، مراتِ احمدی ، ۳۷). [ف].

زُرَّت (ضم ز ، فت ر) امذ.
جوار، مشہور غلّہ. زرت زاے معجمہ کو پیش ہے اور وہ غلہ مشہور ہے ہندی میں جوار کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ۱۹۶). [ع].

زَرْتُشْت (فت ز ، سک ر ، ضم ت ، سک ش) امذ.
آتش پرست فرقے کے پیشوا کا نام ، دینِ آتش پرستی کا بانی (ادبیات میں مستعمل).

توں زرتشت تھے چھوڑ آئیں او
خلاص ہو توں بھی بول نفریں او
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۷).

ژنداوستا کے ورق کھول کے سب گبرو مجوس
ذکرِ زرتشت سُنا کرتے ہیں بافرط شبق
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۰).

حرا پر یہ تجلی کس کے جلوہ کی نظر آئی
ہوئی گل آتشِ زرتشت شمعِ طور شرمائی
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۷).

یہ آنکھیں جو دیوتاؤں کے معبدوں کی طرح حسیں ہیں
عجم کے زرتشتیوں کے آتش کدوں کی مانند جاوداں ہیں
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۱۱). [ف : عَلَم].

زَرْتُشْتی (فت ز ، سک ر ، ضم ت ، سک ش) صف ، امذ.
۱. **زرتشت کا پیرو ، آتش پرست.**

کبھی زرتشتیوں میں ایسا کہ سارے معبد
ژند و پا ژند میں کرتی تھی میری تبعیت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). زرتشتیوں کی مقدس کتاب ژنداوستا میں ... معالجین کا ذکر کیا گیا ہے. (۱۹۵۴ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۳۴). آخر میں زرتشتیوں کا شمار ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۴). ۲. **زرتشت سے منسوب یا متعلق شے.** توراۃ کی تاریخ ، انبیا ، بت پرست فلسفیوں کے خیالات اور زرتشتی عقائد پر قائم کی گئی تھی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۴۱). [زرتشت + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَرْچا (فت ز ، سک ر) امذ.
تیتر ، چکور ، دراج وغیرہ کی قسم سے ایک پرند.

دولت نہیں تو ہرگز پیغام وصل مت دے
یہ خط اگر کبوتر لیجا تو بھیج زرچا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۷).

کھیرے و تیتر و چپ و نفتے و مکھرے
زرچے و گُل آنکھ ، اور لل آنکھ اودے ، و زردے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶). [ف].

زِرَّخ. (کس خف ز ، فت ر) امذ.
ایک شکاری پرندہ ، زُرّق.

کہیں گشت میں ہیں زرخ دشت میں
کہیں جست کرتے سیاہ گوش ہیں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۳). [ع].

زَرْخیز (فت ز ، سک ر ، ی مج) صف.
رک : زر مع تحتی الفاظ . زرخیز زمین میں کاشت یا ولائتی کھاد کے استعمال سے بھی پود جلد تیار ہو جاتی ہے . (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ٦٦). [ف].

زَرْد (فت ز ، سک ر) صف.
۱. ہلدی ، گیندے ، سرسوں وغیرہ کا یا ان سے ملتا جلتا رنگ ، پیلا ، خلط صفرا.

سو تس نور انگے سور ہے زرد مکھ
کہ جوں سور انگے ہوے دیپک کوں دوکھ

(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۵).

قطار ان جیسی زرد اونٹا چلیں
اسی طرح جہل آگ اوس میں دیکھیں

(۱٦۷۹ ، آخر گشت (ق)، رمضان ، ۷٦). خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے ہو زرد اور اُسکا رنگ خوب گہرا ہو کہ دیکھنے والوں کو بھلی لگے . (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۱٦) . اس رطوبت کے بہت سے رنگ ہیں جیسے زرد ، سرخ ... وغیرہ . (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۱۱۳). بہت سے جام سجے تھے، ان میں سرخ ، سفید ، زرد اور کتھئی رنگ جھلک رہے تھے . (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۰). [ف].

---آب امذ ؛ ہ زرداب.
۱. پیپ کا ، زخم یا پھوڑے کا فاسد مادّہ ، کچلَہُو ، کچلُو ، صفرا . مغز اس کا زرد آب ہوکر بہ جائے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، گویا ، ۸۳). جسم کا دھونا مواد اور پیپ اور زرد آب وغیرہ سے واجب نہیں. (۱۸٦٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۷٦).

قے ہو یا پاخانہ یا پیشاب ہو
یا منی یا خون یا زرد آب ہو

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، محمد عبدالحمید خان ، ۱۳۲). **۲. پیلا محلول ، زرد رنگ کا پانی.** شنجرف کو خوب صلایہ کر کے کاسۂ چینی میں کر کے پانی چھوڑیں تا کہ زرد آب اُس کا نکل جائے. (۱۸۷۳ ، اَرژنگِ چین ، ۲۲). [زرد + آب (رک)].

---آلو امذ ؛ ہ زرد آلو.
خشک خوبانی ، پیلی خوبانی . اس پینجہ بیچ کون زرد آلو کی بیل ہوئی . (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۲). زرد آلو کی زمین اور بونے کی ترکیب وغیرہ بھی شفتالو کے موافق ہے . (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۱۱۰).

بصرہ کی کھجوریں آلو بالو
خوبانی ، یعنی زرد آلو

(۱۹۱۰ ، جذباتِ نادر ، ۲ : ۳۲۹). عرب لوگ انجیروں ، انگوروں زرد آلوؤں ... کے ساتھ روٹی کھاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱٦). زرد رنگ کے پھل مثلاً آم ، زرد الو ، خربوزہ ... وغیرہ. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۳۰). [زرد + آلو (رک)].

---آندھی (---مد ا ، مغ) امث
آندھی جس کا گرد و غبار زرد نظر آئے (ماخوذ : جامع اللغات). [زرد + آندھی (رک)].

---بُخار (---ضم ب) امذ.
ایک بخار جو گرم ممالک میں ہوتا ہے اور جس کے ساتھ یرقان بھی ہو جاتا ہے اور سیاہ رنگ کی قے ہوتی ہے. جنگی خدمات انجام دیتے دیتے یہاں زرد بخار مجھے لاحق ہو گیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، افضل حسین ، ۱۹۷). ملیریا مرض نوم فیل پا زرد بخار اور اسی طرح بعض مویشیوں کی بیماریاں پھیلانے کی ذمہ داری حشرات کے اسی فصیلے کی انواع پر ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۵). [زرد + بخار (رک)].

---پڑنا ف ل.
۱. خوف، دہشت یا بیماری مثلاً یرقان وغیرہ کے سبب بدن خصوصاً چہرے کا پیلا پڑ جانا . ایک ہی سوال میں بغلیں جھانکنے لگا چھکے چھوٹ گئے اور زرد پڑ گیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۲۱). **۲. سرخی کم ہونا ، تمازت کم ہونا ، زوال پذیر ہونا ، حدّت کم ہونا.** عصر کی نماز میں اس قدر دیر کی کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی کہتا تھا کہ سورج زرد پڑ گیا. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۱) . آفتاب پوری بلندی پر پہنچ کر نیچے کی طرف مائل ہوتا ہے ، باغِ عالم کی دلچسپیوں سے رخصت ہونے کے خیال میں زرد پڑ جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۱۳).

---پوش (---و مج) صف.
پیلا لباس پہنے ہوئے ، پیلی پوشاک میں ملبوس.

بھی یک شنبہ کوں سو ہزارِ دگر
تمام زرد پوش آتے ہی سربسر

(۱٦۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۸۳).

مستی سیں زرد پوش نے پھاڑا نہیں ہے جیب
مستی ہے کھلکھلائی خوشی سیں گویا بسنت

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳). [زرد + ف : پوش ، پوشیدن - ڈھانپنا ، پہننا].

---پوئیَہ (---و مج ، کس ء ، فت ی) امذ.
کبوتر کی ایک نوع جس کے پنجے زرد ہوتے ہیں. ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... زرد پوئیہ ... گولے . (۱۹٦۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [زرد + پوئیہ (رک)].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
باز ، شکاری پرند. اس کے بعد وہ ہے جو ازرق العین یعنی کیری چشم اور زرد چشم ہو. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۴). [زرد + چشم (رک)].

---چَمْپا (---فت چ ، سک م) امذ.
چمپا کی ایک قسم جس کے پھول زرد رنگ کے نہایت خوشبودار ہوتے ہیں. دیسی چمپا ، گڑہ چمپا ، بیلدار دکھنی چمپا ، ولایتی خوشنما زرد چمپا. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۳). [زرد + چمپا (رک)].

---چوب(ـ و مج) اسث.
ہلدی. پان و زرد جوب (چوب) و سنگھاڑا ... کو ربع نہیں قرار دیتے اور ان پر نقدی کا دستورالعمل ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۶۱). زرد چوب ... ایک نبات کی جڑ ہے ، عموماً ... ترکاری وغیرہ میں ... مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۰۷).
[زرد + چوب (رک)].

---چوبَہ (---و مج ، فت ب) امذ.
رک : **زرد چوب.** زرد چوبہ ـ ہلدی. (؟ ، کلیدِ عطاری ، ۶۸). [زرد چوب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---خَطْرَہ (---فت خ ، سک ط ، فت ر) امذ.
(سیاسیات) **ایسا خطرہ یا ڈر جس سے یہ محسوس ہو کہ زرد رنگ والی اقوام گورے رنگ کی قوموں پر یا دنیا پر اپنا تسلط جمالینگی.**
کہیں تو پیلی دوتی کے لینے دینے پر معاملہ لپا ڈکی اور ہاتھا پائی سے گزر کر خون خرابے تک جا پہنچا ہے قتل کی کئی وارداتیں بھی ہو گئی ہیں گویا پیلی دوتی زرد خطرہ بنتی چلی جا رہی ہے. (۱۹۵۵ ، حسرت ، حرف و حکایت ، ۶۱۹). [زرد + خطرہ (رک)].

---خِلیَہ (---کس خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
(حیاتیات) **آنت یا معدے میں چھوٹے چھوٹے خانے جو زرد دانوں سے بھرے ہوتے ہیں.** آنت اور بعض اوقات معدہ میں اس تہ کے خلیے باریک زرد دانوں سے بھرے ہوتے ہیں جو زرد خلیے (Yellowcells) یا کلوریگوجن خلیے ... کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۸۳). [زرد + خلیہ (رک)].

---رَنگی (---فت ر ، غنہ) اسث.
پیلاہٹ ، پیلا پن ؛ (کنایۃً) خزاں کا دور.

زرد رنگی کوں بہارِ طرب افزا سمجھوں
گلِ صد برگ کوں میں لالۂ حمرا سمجھوں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۴). [زرد + رنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُو (---و مع) صف.
۱. (أ) **شرمندہ ، خجل ، منفعل.**

تُجھ برہ کی کھڑگ تے جی بہا گیا ہے جی لے
دایم وو زرد رُو ہے جوں رنگ استرک کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).

اے ہاشمی دوتن نے برہا مجھے دئ ہے
ان زرد رو ہوے بن نا مجھ نکال ہونے گا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰).

زرد رو ہے جو کیا ہے فکرِ تسخیرِ طلا
مت ہو اے وحشی صفت زنہار نخچیرِ طلا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۷).

دونوں جہاں میں زر کی طرح ہو گے زرد رو
روکا جو دستِ خیر کو تقسیمِ سیم سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۹). میں ساس نندوں سے لڑی خاوند سے چھوٹی باپ کے سامنے زرد رو ہوئی. (۱۹۰۰؟ ، خورشید بہو ، ۱۵۸). (اا) **ہراساں ، ترساں ، خوف زدہ.**

مجھ کوں کہنی حقیقت ہوئی دوبھر
زرد رُو کر کے لے چلا خنجر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۲). اوس کے وزیر سراسیمہ و پریشان زرد رو ، اُسے فوراً بھاگ جانے کو کہہ رہے تھے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۱۱).

ہر طرف خاموش گلیاں زرد رُو گونگے مکیں
اُجڑے اُجڑے بام و در اور سُونے سُونے شہ نشیں

(۱۹۸۶ ، تیز ہوا اور تنہا پھول (کلیات منیر نیازی ، ۳)). ۲. **بے حیا.**

نکل جا اے رقیبِ زرد رو بس اپنے آگے سے
صنم ہے اور ہم ، ساقی ہے اور عشرت کی محفل ہے

(۱۸۲۳ ، دیوان شاداں ، ۱ : ۱۰۲). خواجہ ، زندگی میں اِس زرد رو کے قصر سے نکلنا دشوار ہے. (۱۹۰۰ ، طلسمِ نوخیزجمشیدی ، ۱ : ۳۰۹). ۳. **بیماری کے باعث جس کا رنگ پیلا پڑ گیا ہو.**

چمن میں نرگس کو کیا مرض ہے جو زرد رو ہوتی جاتی ہے یہ
وگر نہ گل کی مزاج داں تو صبا بھی بادِ شمال بھی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۳۴). زرد رو ، کمزور نحیف ، آنکھوں پر عینک ، ہاتھ میں کوئی کتاب جسکی وہ بے دلی سے ورق گردانی کر رہی ہے. (۱۹۶۷ ، پسِ پردہ ، میرزا ادیب ، ۱۹۹). [زرد + رُو (رک)].

---رُوئی (---و مع) امث.
شرمندگی ، خجالت ، ندامت. زرد روئی ، سرخ روئی ، جو کچھ دنیا میں ملنا تھا ملا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۵۵). [زرد رُو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَر (---فت س) امذ.
آتش پرست (جامع اللغات). [زرد + سر (رک)].

---سَفیدا (---فت س ، ی لین) امذ.
ایک اچھی قسم کا آم ؛ خربوزہ جو زرد رنگ کا ہوتا ہے.

ایک تو کھاوے زرد سفیدا
ایکن کو نہیں بھوسی پیدا

(۱۸۵۱ ، مثنوی مورک سجھائے ، ۵). [زرد + سفیدا (رک)].

---سَلَرگا (---فت س ، ل) امذ.
(زیبائش) **ماتھے یا سر پر لگانے کا خوشبودار مسالا جو زمانۂ قدیم میں رائج تھا.** عرب میں دستور ہے کہ لوگ زعفران وغیرہ خوشبو جمع کر کے اس کا زرد سلرگا بناتے ہیں. (۱۸۲۸ ، تذکیر الاخوان ، ۲۰۳). [زرد + سلرگا ـ سفوف (رک)].

---سَنکھیا (---فت س ، غنہ ، کس کھ) امذ.
پیلی سنکھیا، ہڑتال کے نام سے بھی مشہور ہے. زرد سنکھیا جو ہندوستانی بازاروں میں ہڑتال کہلاتی ہے. عمارت کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لیے..کام میں لائی گئی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۵۹). [زرد + سنکھیا (رک)].

---صَحافَت (---فت ص ، ف) امذ.
(صحافت) **ایسی اخبارنگاری جو سنسنی خیز مواد پر مشتمل ہو.**

زرد صحافت ... ایسی صحافت جو سنسنی خیز مواد پر مشتمل ہو. (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۳۷۹). [زرد + صحافت (رک)].

---فام صف.
پیلا ، پیلے رنگ کا ، پیلا پن لیے ہوئے. اصل چھٹی فیروزہ کی صفت اور خواص کے بیان میں ... سفید رنگ اور زرد فام سب قسموں میں بدتر ہیں . (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۹) . [زرد + فام ، لاحقۂ صفت].

---کرنا محاورہ.
شرمندہ کرنا ، خجل کرنا.

خوں بہا زرد کرے گا مجھے گلزاروں میں
پان سے سرخ رہا کرتے ہیں خوں‌خوار کے لب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۹۵).

---گڑووان (---فت گ ، و مع) امذ.
دھان کی فصل کو نقصان پہنچانے والا پروانہ یا سنڈی ، یہ زردی مائل پیلا ہوتا ہے اسکی مادہ کے پیٹ کا سرا چوڑا اور اس پر زرد بالوں کا گچھا ہوتا ہے. زرد گڑووان صرف دھان پر ہی پایا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۷۷). [زرد + گڑووان = کیڑا ، سنڈی (مقامی)].

---مٹی (---فت م ، شد ٹ) امث.
ایک مٹی جس میں ملتانی مٹی اور زمین سے نکلنے والی دوسری پیلی معدنیات بھی شامل ہیں. جمی ہوئی راکھ اور زرد مٹی کے ڈھیر بھی موجود ہیں جو کسی بہت بڑی آگ کا پتہ دیتے ہیں. (۱۹۸۷، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ستمبر ، ۵۴). [زرد + مٹی (رک)].

---نسرین (---فت ن ، سک س ، ی مع) امث.
(نباتیات) خود رو پودوں کا ایک خوشنما زرد پھول جو جنگلی گلاب کی قسم سے ہے.

کہیں زرد نسریں کہیں نسترن
عجب رنگ پر زعفرانی چمن

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۹). [زرد + نسرین (رک)].

---نقطہ (---ضم ن ، سک ق ، فت ط) امذ.
بصارت انسانی آنکھ میں پُتلی کے تقریباً عین مقابل پردۂ شبکیہ پر پڑنے والا زرد گڑھا جو دن کے وقت بصارت کا بہترین نقطہ ہوتا ہے ، آنکھ کے پردۂ اول میں وہ نقطہ جہاں نظر سب سے تیز ہوتی ہے. «زرد نقطہ» یا «تعر» دن کے وقت بصارت کا بہترین نقطہ ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۳۲) . [زرد + نقطہ (رک)].

---ہو جانا محاورہ.
۱. خوف زدہ ہو جانا ، مرعوب ہو جانا ، اپنی غلطی محسوس کر لینا. سبز پری زرد ہو گئی. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۹۴). **۲. شرمندہ ہونا ، خجل ہونا ، خود کو کمتر سمجھنا.**

در و دیوار میں تصویریں بنی ہوئی کہ جسکو
مانی و بہزاد بھی دیکھیں تو زرد ہو جائیں

(۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۲۳). **۳. مایوسی اور دلی صدمے کا اظہار ہونا (بالعموم چہرے سے).**

زرد رخصت کی گھڑی عارضِ گلگوں ہو جائے
کششِ حسن غمِ ہجر سے افزوں ہو جائے

(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۸۶).

---ہو کے مرنا محاورہ.
خوف سے مر جانا.

جو لوگ زرد ہو کے ترے غم میں مر گئے
جنّت میں قصر پائیں گے یاقوتِ زرد کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۵).

---ہونا محاورہ.
خوف زدہ ہو جانا.

ہوئے بھوت انہیں زرد غم تے مگر ،
سو چندر سوں سونا پڑیا سب نگر

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۲۰).

ہوتے ہیں آپنی دل مل تجھ سیں زرد جوں زر
پارس عاشقوں کوں تجھ پانو کا پرستا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵).

گلعزاروں کی جو محفل میں گیا وہ گُلِ تر
ہو گئے زرد جو دو چار تو دو چار سفید

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۶).

"شوق" ہی آج آ پڑے ، رہ گئی ہو کے زرد میں
اُن کی شبیہ کو لیے جھاڑ رہی تھی گرد میں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۳).

چاند سنولا گیا پھولوں کی قبا زرد ہوئی
اس کی تشبیہ بھی ہم سوچ نہ پائے اَبکے

(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۶).

---یاقوت (---و مع) امذ.
یاقوت کی ایک قسم جس کا رنگ زردی مائل سُرخ ہوتا ہے. الماس زمرد - سرخ اور زرد یاقوت بھی اسی آئین و انتظام کے تحت میں داخل ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). [زرد + یاقوت (رک)].

زَرْدا (فت ز ، سک ر) صف ؛ سم زردہ.
زرد رنگ کا ، پیلا.

پڑا اس پر ہے پردہ سُرخ رنگ کا
اور اس کی بیل کا ہے رنگ زردا

(۱۸۶۰ ، نوائے غیب ، رسالہ علم جوتش (ق) ، ۲). ۲. **(اُ) وہ کھانے خصوصاً میٹھے چاول جنھیں زعفرانی رنگ وغیرہ ڈال کر زرد کیا جاتا ہے.**

پلاؤ میں رکھا زردا جو اک بار
ہوا اک تختۂ چیں زعفراں زار

(۱۷۸۶ ، میرحسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۱۹). **(اُا) کھانے کا تمباکو.** غرض بی مُغلانی وہاں سے ہو کر پھر بیٹی کے پاس آئیں زردا کھایا ، لیٹیں ہوئیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۲۹) .

جن لفظوں میں غلط نویسی کا کرشمہ زیادہ شامل رہتا ہے ... زردا (میٹھے چاول یا کھانے کا تمبا کو). (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۹۵). ۳. وہ گھوڑا جس کا رنگ سونے سے مشابہ اور دم سیاہ ہو نقرہ سے کم درجہ سمجھا جاتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۲۱). [زرد + ا ، لاحقۂ نسبت].

زَرْداب (فت ز ، سک ر) امذ.
(کنایۃً) **دوزخ کا گرم پانی جس کی شکل زخم کی پیپ جیسی بتائی گئی ہے.** ہاویہ ، پیراہن قطران پہنا ، زرداب پینا ... مالک دوزخ کے قریب رہنا ... سب تمہارے واسطے ہیں (۱۸۱۰ ، اخوان الصفاء ، ۱۷۲). ۲. **زخم کا مواد ، پیپ.** اگر زیریں پپوٹے کو دبایا جائے تو پیپ یا زرداب پچکاری کی طرح خارج ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۸۳). ۳. **ہاتھی کے جسم سے بہنے والا پسینہ جو روایۃً خوشبودار ہوتا ہے.**

اور ہو معدوم اس کے ساتھ ہی
اس کا وہ بہتا ہوا زرداب بھی

(۱۹۵۵ ، مدرا را کھشس ، ۹۵). [زرد + آب (رک)].

زَرْدُشت (فت ز ، سک ر ، ضم د ، سک ش) امذ.
زرتشت. انھوں نے زردشت کے دین کو حق دکھلایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۸۲۶). مجوس اپنے پیغمبر زردشت کے متعلق بھی معراج کا ایک طویل افسانہ سناتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۵۷). اس طویل عہد میں زردشت کی کتاب اوستا کے علاوہ اور کسی کتاب کی نشان دہی نہیں ہو سکی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۷۲). [رک : زرتشت].

زَرْدُشْتی (فت ز ، سک ر ، ضم د ، سک ش) صف ؛ سہ زرتشتی.
زردشت سے منسوب یا متعلق کوئی شے وغیرہ زردشت کا پیرو ، اس کے مسلک پر چلنے والا. حکیم مانی کے ارژنگ نے مذہبی جنگ چھیڑ کر خدا پرست زردشتیوں کو صورت پرست بنانا چاہا. (۱۹۳۳ ، خیال ، داستانِ عجم ، ۶۰).

عبرت کے ایک بندۂ ایماں سرشت کو
زردشتی و یہود و مُسلماں کہا گیا

(۱۹۶۳ ، الف ، ۱۰۸). [زردشت + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَرْدَق (فت ز ، سک ر ، فت د) امذ.
(طب) **ادویات میں مستعمل ایک جڑی بوٹی نیز (رک) زردک.** زردق، خیسانده ... حلیل میں ... پھونچاویں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۲). [رک : زَرْدَک].

زَرْدَک (فت ز ، سک ر ، فت د) صف ، مث.
۱. زردی مائل ، پیلا پن لیے ہوئے ؛ کسم کے پھول کا عرق ؛ (کنایۃً) مرد کا آلۂ تناسل ، نان کین ، ایک قسم کا سوتی کپڑا جو ابتدا میں قدرتی (زرد) رنگ کا ہوتا تھا ، (کنایۃً) میلا ، زرد رنگ (پلیٹس ؛ اسٹین گاس). ۲. گاجر. ترب و زردک و کریلہ کو ربیع نہیں قرار دیتے اور ان پر نقدی کا دستورالعمل ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۷۲). [ف].

زَرْدَہ (فت ز ، سک ر ، فت د) امذ ؛ سہ زردا.
۱. **پکے ہوئے میٹھے چاول جن میں زرد رنگ ڈالا گیا ہو.**

پلاؤ میں رکھا زردہ جو یک بار
ہوا یک تختہ چیں زعفران زار

(۱۷۸۳ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۷۱). پلاؤ زردہ قورمہ ... وغیرہ ہر قسم کا کھانا مہیا رکھتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۷). فرض کرو باپ کے گھر میں روز پلاؤ زردہ دم ہوتا تھا. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۳۳). بریانی اور زردے کا ڈھیر لگا ہوا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۵۰). ۲. **پان اور ڈلی کے ساتھ کھانے کا تمبا کو.** وہی فرش وہی زردہ پان ، وہی ساز و سامان وہی مہمان وہی شان (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۱). تیسری شرط یہ ہے کہ پان میں زردہ نہ ہو. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۷). انجم نے پاندان کھولتے ہوئے ... کہا "وحیدن سے کہو میرے زردہ کی ڈبیا دے جائے". (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۷۰). ۳. **زرد رنگ کا گھوڑا.**

پوز و زردہ جو ہوئے بچ کلیاں
دونوں آنکھیں بھی ہوں چغرائے جاں

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۷). اصلی رنگ گھوڑوں کے چار ہیں ، نقرہ ... زردہ سونے یا مشعل کی لو کے رنگ کی طرح. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۳). ۴. **کبوتر جس کی آنکھیں زرد ہوں ، کبوتر کا ایک رنگ** رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... زردہ ... پیازی یاہو وغیرہ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱) ۵ **زرد کوڑی** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۶. **پت ، صفرا** (فیروزاللغات). ۷. **ایک مرض جس میں آنکھیں اور سارا جسم زرد ہوجاتا ہے ، یرقان** زبان عرب میں یرقان بفتح اول کھیت کی زردی کو کہتے ہیں ، اور بمجازاً زردہ کا مرض مراد ہے. درخت خرما کے امراض سے یرقان بھی ایک مرض ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۱۶۲). ۸. **زرد یا پیلا رنگ.** اس (باز) کی قسمیں باعتبار رنگ کے چار ہیں سفیدہ ، سرخہ ، زردہ اور سیاہ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۸۴). [رک : زردا].

--- بھسکنا محاورہ.
کثرت سے تمبا کو استعمال کرنا.

گلوری کو ترستی ہوں میں تم زردہ بھسکتی ہو
دگانا کس بھیانک پن سے میرے منھ کو تکتی ہو

(۱۸۳۵ ، رنگین ، (نوراللغات)).

--- لگانا محاورہ.
۱. **رک : پردہ میں زردہ لگانا** (نوراللغات). ۲. **پان میں تمبا کو کھانا** (جامع اللغات).

زَرْدی (فت ز ، سک ر) امث.
۱. **پیلاہٹ ، پیلا پن ، پیلا رنگ.**

تمن خواہش ہن زردی نپایا مکھ بیچارہ سو
رکھے عاشق شفاخانہ تمن لاہی کرن سکتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳).

روپے کے تھالے سفیدی ہے برگس کی
زردی ہے زر کے کٹوروں کی مانند

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۴۳).

اک عمر ہوئی ترک کیے عشق کا پیشہ
پر آج تلک چہرے کی زردی نہیں جاتی
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۳۵).
پھر گئی زردی سی روئے مطلعِ انوار پر
رات بھاری ہو گئی تیرے دلِ بیمار پر
(۱۹۱۲ ، مطلع انوار ، ۶۳).

شاد کو جا کر میں نے بھی دیکھا کیا کہوں تجھ سے پوچھ نہ کچھ منہ کی اُداسی ، رنگ کی زردی ضعف و نقاہت ہائے ستم (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۷۸). ۲. انڈے کے اندر کا لعبیات اور چربی پر مشتمل نیم سیال زرد مادہ جو جنین کے تغذیے کا کام دیتا ہے اور جسے سفید مادہ گھیرے ہوئے ہوتا ہے. اس کو انڈے کی زردی اور شہد میں ملا کر یا گوند کے لعاب اور شکر کے ساتھ دیویں . (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۲۹). عجب رسم ان میں یہ ہے کہ یہ انڈے زمین پر پھینک دیتے اور اس کی زردی پھیلنے سے خیر و شر و اقتباس کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۸۲). بعض طفیلی ہائی منوپیڑا کے بیضوں کو چھوڑ کر عموماً بیضوں میں زردی کی کافی مقدار موجود ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۳۸). ۳. پھول کا زیرہ ؛ اشرفی (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۴. (تصوف) سالک کی صفت عشقی کو کہتے ہیں جو سلوک میں عارض ہوتی ہے اور درد کو بھی مراد لیتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۳۶). [زرد + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اُڑنا محاورہ.
پیلاہٹ دور ہونا.
آنے کا گلشن میں وہ خورشیدِ عیسیٰ دم اگر
زردی اوڑ جائے گی چشمِ نرگسِ بیمار سے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۸).

---چھانا محاورہ.
چہرے کا پیلا پڑ جانا.
روئے سیہ پہ غیر کے زردی سی چھا گئی
غصے میں خوب بکہ اڑایا گال کا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۱).
فصلِ گل جاتے ہی زردی رخِ گل پر چھائی
ہاں مگر رنگِ خزاں شورِ عنا دل میں رہا
(۱۹۱۰ ، کلیات شائق ، ۹).

--- کھنڈنا محاورہ.
رک : زردی چھانا (فرہنگ آصفیہ).

---لانا محاورہ.
رنگ پیلا ہو جانا ، پیلاہٹ آ جانا ، زردی چھانا.
قضا تجھ اجت پر بھی زردی لیایا
ترا گرم دم تھا سو سردی لیایا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۵۴).

---مارنا محاورہ.
رنگ ہلکا ہونا ؛ تیزی میں کمی ہونا. اب دن آخر ہونے کو پہنچ گیا دھوپ زردی مارنے لگی تھی. (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجنا ، ۱۰۷).

---مائِل (--- کس ء) صف.
ہلکا پیلا ، زردی لئے ہوئے ، کم زرد. عام طور پر یہ زرد ، زردی مائل کتھی یا سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۳۷). [زردی + مائل (رک)].

زَرْدِ یال (فت ز ، سک ر ، کس د) صف.
زرد رنگ کا ، زرد ایال والا. دودیہ ... زرد یال ... گھوڑا نامبارک ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۳). [زرد + ایال (رک)].

زَرْدِینی (فت ز ، سک ر ، ی مع) صف.
زرد رنگ کا ، زردی مائل. ہر ایک بیضہ زردینی غشا میں بند ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۱۱۷) . عموماً ہر بیضے میں ایک زردینی جھلی اور ایک بیرونی مضبوط چھلکا ... ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۳۸). [زردی + ینی ، لاحقۂ صفت].

زَرْزَری (۱) (فت ز ، سک ر ، فتِ ز) صف.
زریں ، زرکار ، سنہرے رنگ کا ، سنہرا.
نبیؐ کے نور تھے روشن ہوئے ہیں عرش و کرسی
علی صدقے کیے ہیں شیعہ کسوت زرزری کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۲).
سو کپڑے پہنائے نچھل زرزری
رکھے سر اپر لیا کے تاج افسری
(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۹۶).
دونوں بلائے محل میں روشن زحل نے اس وقت
کپڑے پہنائے زرزری دونوں بٹھائے بر تخت
(۱۸۳۷ ، مجموعہ ہشت قصہ ، ۳۰). [زر + زر + ی ، لاحقۂ صفت].

زَرْزَری (۲) (فت ز ، سک ر ، فت ز) امث.
بولنے میں الفاظ کے درمیان حرف ز داخل کرنے کا عمل تا کہ ناواقف سمجھ نہ سکے ، جیسے تم کی جگہ تزم ، ہم کی جگہ ہزم. تمرن - عزن نزایزت ازاپ کزی. نواب - این ! یہ زرزری بولی بولنے لگیں . (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۰۲). [ف].

زُرْزُور (ضم ز ، سک ر ، و مع) صف.
مینا ، جنوبی اور جنوب مغربی ایشیا میں پایا جانے والا پرند ، جس کی چونچ اور پنجے عموماً زرد اور بعض کے لال بھی ہوتے ہیں ، آوازوں کی نقل اتارنے میں طوطے سے زیادہ تیز. زرزور - اس کو فارسی میں سار کہتے ہیں یہ اچھی ہوا کو پسند کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۴۶). میں چڑیا سے زیادہ خوش مزاج اور زرزور سے زیادہ پھرتیلی ہوں. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۹۱). [ع].

زُرزُوری (ضم ز ، سک ر ، و مع) صف.
مینا کے رنگ کا سبز رنگ. بدر باسم نے ... کہا کہ اس انسانی صورت سے زرزوری خنجر کی صورت میں آ جا. (۱۹۴۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۴۴۷). [زرزور + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِرِشک (کس ز، ر، سک ش) امذ.
جھاڑی پر اُگنے والا ایک کشمش کی طرح کا مگر کشمش سے چھوٹا کھٹ مٹھا پھل جو دافع صفرا ہے. جب میاں آزاد کو تشنگی کا غلبہ ہوا تو اسبغول اور زرشک کی پوٹلی ... ہونٹوں پر پھیری. (۱۸۸۰، فسانہ آزاد، ۱ : ۱۸۴). زرشک بنسلوچن ہر ایک ساڑھے چوبیس ماشہ ... لعاب بہدانہ میں گوندھ کر قرص بنائیں. (۱۹۳۳، حمیات اجامیہ، ۹۵). [ف].

زَرْع (فت ز، سک ر) امذ.
کھیت، کھیتی؛ کاشتکاری؛ کاشتکاری کرنا.

بینگے مثل اس زرع کے وہ سربسر
کہ لگا لے سور اپنا و بھر

(۱۷۹۲، تحفۃ الاحباب، باقر آگاہ، ۲۶).

ہر وہ سمجھی کہ ہے یہ رشکِ بہشت
اور باغ ارم وو زرع و کشت

(۱۸۱۰، ہشت گلزار، ۱۰).

. درفشاں اے ابرِ رحمت ہند پر بھی ہو یونہی
تا کہ ہوں سیراب اس کشور کے بھی زرع و نخیل

(۱۹۳۱، بہارستان، ۳۰). [ع].

زَرْعَستان (فت ز، سک ر، فت ع، کس س) امذ.
وہ جگہ جو سرسبز و شاداب ہو. قفقاز (آرمینا سے شمال، سلسلہ قاف کے جنوب اور بحیرہ خزرذ کے عین وسط میں) کا یہ حصہ اپنی سرسبزی اور شادابی کے باعث «زرعستان» کہلایا. (۱۹۵۹، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱ : ۸۰۸). [زرع + ف : ستان، لاحقۂ ظرف مکاں].

زَرْعَہ (فت ز، سک ر، فت ع) امذ.
کھیت، مزروعہ قطعہ، قابل کاشت زمین. معین تاجدار تو ایک زرعے میں جا کر چھپا. (۱۹۰۰، طلسم خیال سکندری، ۲ : ۶۷). خواجہ نے اپنے تئیں بنایا، صورت تبدیل کر کے ایک زرعے میں بیٹھے. (۱۹۰۱، طلسم نوخیز جمشیدی، ۲ : ۲۸). [ع].

---نَخْل کس اضا(---فت ن، سک خ) امذ.
کھجوروں کا جھنڈ. یہ کہہ کر لٹیا ہاتھ میں لے کر ... بہلی سے کود پڑی. ایک زرعہ نخل کی جانب چلی. (۱۸۹۱، طلسم ہوش ربا، ۵ : ۱۲۳). [زرعۂ + نخل (رک)].

زَرْعی (فت ز، سک ر) صف.
زرع (رک) **سے متعلق یا منسوب، زراعتی، کاشت سے متعلق.** اگر پاکستان کے زرعی صوبے ان کے ہاتھ سے نکل گئے تو انہیں گندم کی بجائے کونی اور غذا تلاش کرنی پڑے گی. (۱۹۶۹، خاک اور خون، ۲۴۱). ہمارا معاشرہ ابھی تک ایک زرعی معاشرہ ہے. (۱۹۸۷، حصار، ۱۲). [زرع + ی، لاحقۂ نسبت].

---آبادی امث.
کاشت کار، کسان، کھیتی باڑی کرنے والے. زمین کی مجموعی پیداوار کل زرعی آبادی کے لئے معقول روزی فراہم کرنے کے لیے کافی تھی. (۱۹۷۳، ہندوستانی معیشت، ۱۲). [زرعی + آبادی (رک)].

---پَیداوار (---ی لین) امث.
اناج فصل، غلّے کی پیداوار. اعداد و شمار کے نقشے...کے ذریعے «زرعی پیداوار»، معدنیات، آبادی اور جانوروں کی تقسیم دکھائی جاتی ہے. (۱۹۶۳، عملی جغرافیہ، ۳۹). پاکستان کے زرمبادلہ کا ایک بڑا حصہ زرعی پیداوار ہی سے حاصل ہوتا ہے. (۱۹۷۷، معاشی جغرافیہ پاکستان، ۶۱). [زرعی + پیداوار (رک)].

---جامِعَہ (--- کس م، فت ع) امث.
وہ درس گاہ جہاں علم زراعت اور زراعت سے متعلق تعلیم دی جاتی ہے، زرعی یونی ورسٹی. پاکستان میں .. شیخ الجامعہ زرعی جامعہ لائل پور کے تخمینے کے مطابق یہ نقصان گیارہ ارب روپے تک جا پہنچتا ہے. (۱۹۷۱، حشریات، ۲). [زرعی + جامعہ (رک)].

---قَوم (---و لین) امذ.
وہ قوم جو کھیتی باڑی زیادہ کرتی ہو، کاشتکار، کھیتی کرنے والے. آزاد تجارت کے ہوتے ہوئے زرعی قوم اسی حالت میں زرعی، صنعتی، تجارتی قوم بن سکتی ہے کہ جتنی قومیں صنعتی قوت کو فروغ دینے کی اہلیت رکھتی ہیں، سب میں ساتھ ہی ساتھ ایک سی ترقی شروع ہو. (۱۹۳۶، معاشیاتِ قومی (ترجمہ)، ۱۷). [زرعی + قوم (رک)].

---مِٹّی (---فت نیز کس م، شد ٹ) امث.
مٹی کی وہ تہہ جو زمین کی سطح پر پڑی رہتی ہے اور جس کی موٹائی ایک نہایت باریک تہہ سے لے کر کئی فٹوں تک ہوتی ہے. اردو میں اسے سطحی مٹی، خاک، زرعی مٹی یا کاشتی مٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے. (۱۹۶۳، رفیق طبعی جغرافیہ، ۱۰۹). [زرعی + مٹی (رک)].

---یُونِیوَرْسِٹی(---و مع، ی مع، فت و، سک ر، کس س) امث.
رک : **زرعی جامعہ.** زرعی یونیورسٹی نے ... دو ڈگری کورس جاری کئے ہیں. (۱۹۶۶، جنگ، کراچی، ۳۰، ۲۱۱ : ۵). [زرعی + انگ : یونیورسٹی University].

زَرْعِیات (فت ز، سک ر، کس ع، شد ی) امذ.
علم زراعت. مظاہر قدرت اس قدر وسیع ہیں کہ طبعیات، زرعیات، برقیات، فلکیات، ارضیات وغیرہ تمام علوم ان کے لا نہایت دائرے میں آ جاتے ہیں. (۱۹۱۷، مقالاتِ شروانی، ۱۹۸). اس کی منظومات میں ہمیں سب سے زیادہ دلچسپی « زرعیات » سے ہے. (۱۹۵۷، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱ : ۳۶۲). [زرعی + ات، لاحقۂ جمع].

زِرْغَل (کس ز، سک ر، فت غ) صف.
۱. حقیر و ناکارہ شے.

الٰہہ ان کے جمادات تھے اور خود حیوان
الغرض عابد و معبود تھے دونوں زرغل

(۱۹۱۶، نظم طباطبائی، ۳۱). تم جتنے آم لائے ہو سب زرغل

یں. جا کے واپس کر آؤ. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۱۵).
۱. لاغر ، نحیف. ایک دفعہ وہ ولایت جا نہ معلوم کہاں سے ایک زرغل کو بیاہ لائے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۹). [زر (رک) + ع : غل - کھوٹا].

زرف (فت نیز ، سک ر) امذ.
دروازے کی زنجیر ، زنجیر کا حلقہ ؛ (مجازاً) حلقۂ چشم ، زاویۂ چشم.

آماجگہ کیجے کچھ اور مجھ پر آپ
صد تیرِ ناوکِ نگہِ زرف توڑیے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۹). [ع : (ز ر ف)].

زرق (۱) (فت ز ، سک ر) امذ.
جھوٹ ، مکر ، مکاری ، دھوکا ، دغا ، منافقت ، بدگوئی. زرق کا ایک بتا تھا توبہ اس کا نام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۰).

اہل دینا معتقد نئیں جب تلک دیکھیں نہ خرق
انبیا کے قول کوں بن معجزے کہتے ہیں زرق

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۱۳۳).

اک ان میں تھا بے وفا ، پُراز زرق
ایسے پہ گرے نہ کس طرح برق

(۱۸۸۴ ، مادر ہند ، ۳۴).

زرق و فریب و فند میں جس کا کوئی ثانی نہیں
ریشہ دوانی میں یگانہ ، خیرہ سر ، تیرہ جبیں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۶۴). [ع : (ز ر ق)].

زرق (۲) (فت ز ، سک ر) صف.
سنہری افشاں ؛ سونے کے ورق کا برادہ. زرق اصل میں زرک تھا جسے زر ورق کہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۳۱۰). [رک : زرک].

--- بَرق (--- فت ب ، سک ر) امث نیز صف.
۱. **کروفر ، شان و شوکت ، طمطراق.**

بے بضاعت ہیں سب اہلِ زرق برق
چشمۂ خورشید میں کیدھر ہے آب

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۸). چاروں شہزادے بھی خلعت شاہانہ زیب بدن کرکے زرق برق سے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہوئے. (۱۸۰۲ ، گل بکاولی ، ۳۱). اپنے آپ کو زرق برق شہر میں ڈھونڈتی تھی. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۹۸). ۲. **آب و تاب ، چمک دمک.**

اس شہوارِ حسن کی ایسی ہے زرق برق
سمجھے ہے مہر و مہ کو ملازم رکاب کا

(۱۸۰۷ ، محب ، د (ق) ، ۱۱).

اک آدمی ہیں جن کی یہ کچھ زرق برق ہیں
روپے کے ان کے پاؤں ہیں سونے کے فرق ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۶).

جو برقِ طور بھی دیکھے بھچک کے رہ جاوے
وہ زرق برق ہے ان کے سنہرے آنچل میں

(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۱۹۲). خوب سمجھے ہوئے ہے کہ یہ تمام زرق برق عارضی اور چند روزہ ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۰۸).

زہے مراتب ، زہے بلندی ، زہے ترق ، زہے تجلی
جو ذرہ ہے عشق کی گلی کا وہ حسن میں زرق برق کیا ہے

(۱۹۳۳ ، اعجازنوح ، ۲۷۵). ۳. **چمکیلا ، بھڑکیلا ، درخشاں ، شوخ.** سرکار سے زرق برق پوشا کیں بنوا دیں (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۲۰) ہزارہا مشعلچی گنگا جمنی دستیاں ہاتھ میں ... لباس زرق برق ... سرخ پگڑیاں ان پر سنہرے کام. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۳۹). ترک اسیروں کے غلام تیری عمر کے ہیں ، زرق برق لباس پہنے ... گھوڑے دوڑاتے پھرتے ہیں. (۱۹۲۰ ، جگ بیتی کہانیاں ، ۲۵). نو عمر اور خوبصورت لڑکے زرق برق لباس پہنے ہوئے ٹہل رہے تھے. (۱۹۳۴ ، تین پیسے کی چھوکری ، ۲). کچھ وقفہ ہوتا تھا تو زرق برق کپڑوں میں ملبوس ہندوستانی ناچنے اور گانے والیاں ... دل بہلاتی تھیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۵۶). ۴. **آرائش و زیبائش** (مہذب اللغات). [زرق + برق (رک)].

--- بَرق کَرنا محاورہ.
آراستہ و پیراستہ کرنا ، زیب و زینت دینا ، چمکانا اُجالنا.

کیوں زرق برق کر کے نہ حاضر ہوں تجھ حضور
ہیں تیرے گھر کے سب یہ زری پوش خواجہ تاش

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا ، ۳۸۴).

--- بَرق ہو کَر آنا محاورہ.
بن سنور کر آنا ، فوق البھڑک بن کر آنا (فرہنگ آصفیہ).

--- پوش (--- و مج) صف.
بھڑکیلے لباس والا ، شوخ کپڑے پہنے ہوئے. پینس ، میانہ ، پالکی نالکی ، گھوڑا ، ہاتھی ہر طرح کی سواریوں پر لد پھد کر ایک سے ایک زرق پوش چلا آ رہا ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۹۰). [زرق + پوش (رک)].

--- و بَرق (--- و مع ، فت ب ، سک ر) صف.
۱. **رک : زرق برق معنی نمبر ۱.**

کیا اسپند تاروں کا فلک نے آتش گل پر
پہن کر جب وہ آیا خوب زرق و برق جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳). سالار اور سردار سپاہ بڑے زرق و برق سے رہتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۰).
۲. **رک : زرق برق معنی نمبر ۲.**

بنڑی بنڑا جواہروں میں غرق
بیٹھی امرت بھی تھی بہ زرق و برق

(۱۷۹۵ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۶۷). ۳. **رک : زرق برق معنی نمبر ۳.** کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سواری نہایت شان و تجمل اور دھوم دھام سے چلی آتی ہے ایک زرق و برق لشکر ہمراہ ہے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۷۴). [زرق + و (عطف) + برق (رک)]

زَرقا (فت ز ، سک ر) امث.
سبز اور نیلی آنکھوں والی عورت ، گُربہ چشم عورت (عرب کے قبیلہ جریس کی ایک عورت جس کی نگاہ بہت تیز تھی اور وہ ایک منزل کے فاصلے سے آنے والے کو دیکھ لیتی تھی اسے زرقا الیمامہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا).

ترا سمند ہے وہ تیز رو کہ وقتِ خرام

نظر ہو دیدۂ زرقا کی بھی نہ اس کی نظیر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۳). وائے ہو پسر زرقا ... میرے سو پسر بھی ہوں گے تو بجز علی کے ان کا دوسرا نام نہ رکھو گا. (۱۹۱۸ ، جلاء العین ، ۹). [ع : (ز ر ق)].

زَرَک (فت ز ، ر) امذ.
سونے کے ورق کا چُورا (فرہنگ عامرہ ؛ لغات سعیدی). [ف].

زِرکونیَم (کس ز ، سک ر ، و مج ، کس ن ، فت ی) امذ.
ایک دھات جو سنگ زرگون سے نکلتی ہے ، زرگون، زرقون. چند اہم دھاتوں کے نام یہ ہیں جن میں بنیادی اور مرکب دونوں دھاتیں شامل ہیں مثلاً رانگ ، بھرت ، پھول ، زرکونیم ، جرنیم ، بھوریم ، سیم وغیرہ. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۱۳۹). اب جوری ایکٹر بن رہے ہیں ان میں ایندھن کے عناصر کو اسٹین لیس اسٹیل یا زرکونیم سے ڈھکا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، نیوکلئیر طاقت ، ۲۱). [انگ: Zirconium].

زَرَکی (فت ز ، ر) صف.
زرک سے متعلق ، زرک (رک).

مہتابی چھوڑے ہیں لڑکے جو رات میں

کیا زرکیاں سی چھوڑے ہیں ہنس ہنس کے ہاتھ میں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۴۵). [زرک + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَرْلاک (فت ز ، سک ر) امذ.
زیارت کی پہاڑیوں میں پایا جانے والا ایک پودا. زیارت کی پہاڑیوں میں ذیل کے پودے پائے جاتے ہیں ... زرلاک ، غرنجانی ، زرگ. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۶۴). [مقامی].

زَرْنَب (فت ز ، سک ر ، فت ن) امذ.
۱. **ایک قسم کی گھاس جس کے پتّے دوب گھاس کی طرح چوڑے ہوتے ہیں مگر ان سے دبیز ہوتے ہیں ، ایک بڑا درخت ملک شام میں کوہ لبنان کے پاس پیدا ہوتا ہے - اسمیں پھل نہیں آتا ، پتّے خوشبودار اور لمبے ہوتے ہیں ، رنگ ان کا سبزی اور زردی کے درمیان ہوتا ہے** (خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۵۸). ۲. **زعفران** (جامع اللغات). [ع].

زُرُنْباد (فت نیز ضم ز ، فت نیز ضم ر ، سک ن) امذ.
ایک بوٹی کی جڑ جو کسی قدر ہلدی سے مشابہت رکھتی ہے ، مقوی جگر ہوتی ہے ، نرکچور. زرنباد کو کاسر ریاح ... ہونے کی وجہ سے مفرحات میں شامل کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۰۸). [ع : (ز ر ن)].

زَرَنْگ (فت ز ، ر ، غنہ) صف.
۱. **چالاک ، مستعد ، پھرتیلا.**

وہی سال زادی ہے سب میں زرنگ

بدلتی ہے گرگٹ صفت سات رنگ

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر پری پیکر ، ۲۱). اتفاقات کچھ ایسے پیش آتے گئے کہ زرنگ اور چالاک نہ ہونے کے باوجود میں آگے بڑھتا گیا. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامہ (حیدر) ، ۱۱).

۲. **باہوش ، زیرک. تمیز و ادب سے پیراستہ ، زرنگ و ہوشیار ، جابجا مصروف کار.** (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۶). مگر نہایت زرنگ یعنی ہوشیار ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۱ : ۸۰). ۳. **ایک درخت جس کی لکڑی بہت مضبوط ہوتی ہے اور اس سے تیر ، بلّے اور بتّے بنائے جاتے ہیں.** ادھر شہزادے نے کمان کیانی میں تیر یا زدہ مشت زرنگ خدنگ شستہ سوفار عقاب پر کو جوڑ کر ... نعرہ اللہ اکبر بلند فرمایا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۶۴). ۴. **زرد مٹی جو رنگنے کے کام آتی ہے ؛ زرد لکڑی ، کسم کا پھول ؛ پہاڑ کی چوٹی ؛ ایک درخت** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ف].

زِرْنیخ (فت ز نیز کس ز ، سک ر ، ی مع) امذ.
رک : ہڑتال ، ایک زرد معدنی شے.

جو زرنیخ جیوں چاند سنا سو سور

سفید اب تارے ہیں سرخی سو نور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳). زرنیخ یعنی ہرتال کو خوب گھس کر پیالے میں کر کے اور آب صمغ ڈال کر سحق کریں. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۲۲). [ف].

ـــِ اَحْمَر کس صف(ـــ فت ا ، سک ح ، فت م) امذ.
سرخ ہڑتال ، منسل ؛ دواً مستعمل (جامع اللغات ؛ کلید عطاری).
[زرنیخ + احمر (رک)].

ـــِ اَخْضَر کس صف(ـــ فت ا ، سک خ ، فت ض) امذ.
سبز ہڑتال.

ہو جب تک کیمیا نایاب تر گو گردِ احمر سے

رخِ اہلِ ہوس ہو زرد تر زرنیخِ اخضر سے

(۱۸۵۸ ، کلیات نعت محسن ، ۲۳). [زرنیخ + اخضر (رک)].

ـــِ اَصْفَر/ زَرْد کس صف(ـــ فت ا ، سک ص ، فت ف) امذ.
زرد ہڑتال (جامع اللغات). [زرنیخ + اصفر (رک)].

ـــِ سَفید کس صف(ـــ فت س ، ی مع) امذ.
گودنتی ، سنکھیا (کلید عطاری). [زرنیخ + سفید (رک)].

ـــِ طَبَقی کس صف(ـــ فت ط ، ب) امذ.
ہڑتال طبقی ، ایک معدنی چیز ہے جو زرد رنگ ، چمک دار اور ورقی ڈلی کی شکل میں ہوتی ہے ، قاتل کرم ، مصفیٔ خون ، دافع امراض بلغمی (کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۰۹). [زرنیخ + طبقی (رک)].

ـــِ قِرْمِز کس صف(ـــ کس ق ، سک ر ، کس م) امذ.
مینڈھل (جامع اللغات). [زرنیخ + قرمز (رک)].

زُرُوع (ضم ز ، و مع) امذ ؛ ج.
زرع (رک) کی جمع. یہاں صرف ایک ہی کنواں ہے اور نخل و زروع ہیں جن کو اونٹ سے پانی دیا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعتہ الکتابت (ترجمہ) ، ۸). [ع].

زَرُوق (فت ز ، و مع) امث.
بذریعہ پچکاری بدن میں دوا پہنچانا. زروق ، خیسانده ... وحلیل میں ... پہونچاویں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۲). [ع].

زِرَہ (کس ز ، ر نیز فت ر) امث.
باریک کڑیوں کا چھوٹی آستین کا فولادی لباس جو دورانِ جنگ جسم کی حفاظت کے لیے عام لباس کے اوپر پہنا جاتا ہے ، چلتہ.

اوسے تاج اور تخت ہے بھینی
کماں رستمی زرہ روئیں تنی

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷).

زرہ بیچ ہے تن شہ بلند بھاگ کا
کہ شعلا لہوے میں پڑیا آگ کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۳) . حضرت امیر نے آ کر کہا ، یا رسول اللہ خواب میں دیکھا میں نے کہ ایک زرہ پہنے ہوا تھا . یکایک وہ زرہ مجھ سے جدا ہوئی (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۴) . حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۶). بندوق کے مقابلہ میں زرہ بالکل ناکارہ ... ثابت ہوئی . (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ یا فرنگ ، ۲۶).

تیغ و تبر و خود و زرہ تھے مرا زیور
اب شیفتۂ جبہ و دستار ہوں مولا

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۱۷). [ف].

---باف صف.
زرہ بنانے والا (جامع اللغات). [زرہ + باف (۲)].

---بَرْدار امذ.
وہ ملازم جو زرہ اٹھا کر ہمراہ چلے (جامع اللغات) [زرہ+بردار(رک)].

---بکتر (---فت ب ، سک ک ، فت ت) امث.
لوہے کا بنا ہوا جالی کا جامہ یا پوشاک جو فوجی سپاہی میدانِ جنگ میں لڑائی کے وقت پہنتے ہیں.

دے چلتہ زرہ بکتریں بے شمار
جھلم خود و کلغی سے سر پر بہار

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۵۲) . زرہ بکتر پہن ، سلاح باندھ اوسی بن اپنے مرکب پر چڑھ بیٹھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۳). ادھر امیر اور وزیر زرہ بکتر خود چار آئینہ سے آراستہ ہو کر درِ دولت پر آئے . (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۸۲). انفرادی سطح پر یہ زرہ بکتر تکلیف سے محفوظ رہنے کے لیے بنایا جاتا ہے . (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر / دسمبر ، ۹۲). [زرہ + بکتر (رک)].

---پوش (---و مج) صف.
وہ شخص جو زرہ بکتر پہنے ہو ، زرہ بکتر میں ملبوس.

ہوا جب ادک لہو دریا کوں جوش
موئے سو چلے جوں مچھیاں زرہ پوش

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۴۳).

جوہر تیغ کا آئینۂ تن پر ہے عکس
آج قاتل نظر آتا ہے زرہ پوش مجھے

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۱۸۷). چار ہزار دکنی زرہ پوش کہ جابجا کھڑے تھے اور غدر کے منتظر تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۸۴). یہ بھی سنا گیا ہے اس کے ساتھ سات سو زرہ پوش پہلوان ہیں. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۱۳۶).

کبھی میدان میں آتا ہے زرہ پوش
کبھی عریاں و بے تیغ و سناں عشق

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۰). [زرہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

---پوشی (---و مج) امث.
زرہ پوش ہونا ، زرہ پہننا ، جنگ کا ارادہ کرنا.

خود آگاہی نے سکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی
حرام آئی ہے اس مردِ مجاہد پر زرہ پوشی

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۷۵). [زرہ + پوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹوپ (---و مج) امذ.
وہ لوہے کی ٹوپی جو لڑائی کے وقت پہن لیتے ہیں ، خَود. شمشیر صاعقہ خصال شاہزادۂ بلند اقبال ... خود و دوبلغا و زرہ ٹوپ و عرق چین وغیرہ کو کاٹ کرتا دو ابرو حریف کے پہنچی . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱۸). زرہ خود و بکتر ، چلتہ و آئینہ ، عرق چین، زرہ ٹوپ ، موزے ، داستانے سب پہن کر نیمچہ کمر سے لگایا . (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۱۶۹). [زرہ + ٹوپ (رک)].

---جامَہ (---فت م) امذ.
زرہ کے نیچے پہننے کا لباس.

جسم سب چور تھا ، پرزے تھے زرہ جامے کے
پیچ کٹ کٹ کے کھلے جاتے تھے عمامے کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶۴). [زرہ + جامہ (رک)].

---داودی کس صف(---و مع) امث.
حضرت داؤد کی زرہ (حضرت داؤد زرہ بناتے تھے).

پنا زرۂ داودی حلقہ تنگ
سزاوارِ شاہاں تھا در روزِ جنگ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۹). کسی فقیر کا اگر دلق چھین لیں یقین ہے کہ اس سے زرۂ داؤدی نہ بن سکے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۹۲). سپاہ مامور سلیمانی زرہ ہائے داؤدی پہنے ہوئے ... جدوجہد میں مصروف تھی. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۵۱). [زرہ + داؤد (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ساز صف.
زرہ بنانے والا.

خضر اس کی سرکار کا آب دار
زرہ ساز داؤد سے واں ہزار

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۹) . جب ہنری ہشتم کے لئے زرہ بکتر تیار کیا جاتا تھا تو شاہی زرہ ساز کو بعض بہت باریک پیمائشیں کرنی ہوتی تھیں. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۲)؟[زرہ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

--- کُلاہ (---ضم ک) امث.
خود ، ہیلمٹ ، لوہے کی ٹوپی. زرہ کلاہ ـ ایک روپے سے پانچ روپے تک. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۲). [زرہ + کلاہ (رک)].

ــــ میں ڈُوبْنا محاورہ.
آمادۂ جنگ ہونا ، حملے اور لڑائی کے لیے تیاریاں کرنا.
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۲۲).

زِرْہی (فت ز ، سک ر) صف.
کبوتر کی ایک قسم نیز اسکا رنگ . خاصے کبوتروں کے رنگ - مگسی ، زرہی ، امیری ، زمیری. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۱). امیری اور زرہی کے میل سے زمیری رنگ پیدا ہوئے. (؟ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۶). [زرہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَری (۱) (فت ز) امث.
۱. کلابتوں کا بنا ہوا کپڑا ، زربفت.
خورشید ستی ہوا ہے ہم سر
چیرا ترے سر اپر زری کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷).
کوئی ملبوس زری پہنے ہوئے آتا تھا
ساری پوشاک ہی میں کوئی حسین بھاتا تھا
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، واسوختو جذب ، ۱ : ۳۲۸). میں توڑے کے ساتھ زری کا ایک جوڑا لوں گی. (۱۹۱۰ ، خوابِ ہستی ، ۲۰). اپنی زری کی اچکن اتاری ، عینک صاف کی اور وہ سلیم شاہی جُوتا جو صبح سے پاؤں دبا رہا تھا اُتار دیا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۴۹۳). **۲. گوٹا ، کناری.**
تجھ بن ہو کس کو واشد اس باغ اُجڑ گئے ہیں
ہیں سب درخت لپٹے گوتاش اور زری سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۱). کوچمین مخملی وردی پہنے ہے اور اس پر زری کا کام ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۵۱). تُم کو مُرغِ زرّیں صرف اس استعارہ سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ رات دن سونے چاندی مقیش بادلے ، گوٹے ٹھپے ، زری ، زردوزی کو تم نے اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۳۳). تانبے کی مصنوعات اور زری کے تاروں کی تجارت ہوتی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۶). **۳. زرّیں ، سُنہری.**
زری بچھانے بیچا صدر کر ہلال چندا اتھا انگن بیچ
مندر میں اپنے مجے لیجا کر کلی و موتی کرے نثارا
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۷).
توشہ خانہ ہے ترا گنبدِ گردوں جسمیں
مہر و مہ سے تری دستار زری رہتی ہے
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۶۰). **۴. سونے کے تار ، چاندی کے تار جس پر سُنہرا مُلَمّع کیا ہو** (مہذب اللغات). [ف].

ــــ باف صف مذ.
۱. سونے کے تار بنانے والا ، سُنہری لیس بنانے والا (پلیٹس ؛ علمی اُردو لُغت). **۲. سونے کے تار کا بنا ہوا کپڑا.**
پہن ایک لہنگا زری باف کا
وہ پردہ سا کر اس تنِ صاف کا
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۸) . موتی ، لعل ، ہیرا ، پنا اور کُچھ زری باف ، خرجیوں میں بھر بیلوں پر لاد کر کشمیر کی راہ لی. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۵۰). [زری + ف : باف ، بافتن - بُننا].

ــــ بافی امث.
کپڑے پر سونے کے تار کا کام کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ علمی اُردو لغت). [زری + باف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ پوش (ــــو مج) صف.
گوٹا کناری کی پوشاک پہننے والا؛سونے چاندی کے تار سے بنا ہوا کپڑا پہننے والا.
بنے چمپا یہ اور مولسری
وہ زری پوش حور اور یہ پری
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۵۳). جو عورت تیرے پاس سے زری پوش ہو کر جاوے گی اس کے پیٹا بے شبہ پیدا ہووے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۳۵).
آج اپنی جو بغل میں وہ زری پوش نہیں
رشتۂ عمر کو مقراض ہے آغوش نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۷). [زری + پوش (رک)].

ــــ توئی (ــــو مج) امث.
(زرباقی) **پیمک ، دھنک ، پاؤ اِنچ سے پون اِنچ تک چوڑی ہوتی ہے - عام طور سے معمولی قسم کی کلابتوں کے تانے اور ریشم کے بانے سے بن کر تیار کی جاتی ہے** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۲) . [زری + توئی (رک)].

ــــ چیرا (ــــی مع) امذ.
(زرباقی) **راجہ مہاراجہ کی پگڑیوں کے لیے سُنہری بادلے کا بنا ہوا ماڑواڑی ہندوؤں کی پگڑیوں کے لیے تیار کیا ہوا کپڑا اس کا تھان چالیس گز سے لے کر پچاس ساٹھ گز تک طویل تین یا چار گرہ عریض اور عموماً سرخ رنگ کا ہوتا ہے** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۲) . [زری + چیرا (رک)].

ــــ فَروش (ــــفت ف ، و مج) صف.
زری (رک) کی اشیا فروخت کرنے والا . زری فروش طرح طرح کی اشیا زری کی تاش اور زربفت اور گوٹہ و مقیش اور کلابتوں ... اور نقش و نگار سونے کے تاروں کی دکان میں موجود رکھتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۰) . [زری + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

ــــ کونا (ــــو مج) امث.
کہنہ زری ، پرانی زری (نوراللغات). [زری + کونا - کہنہ].

ــــ گوٹے والا صف.
پرانا گوٹا کناری خرید کر لے جانے والا (فیروزاللغات).

ــــ گورنْٹ (ــــو مج ، فت ر ، سک ن) امث.
اطلس ، کمخواب. یہ زری گورنٹ کے کُرتے ٹوپی گوٹے ٹھپّے سے لسے بانکڑی پیمک سے لیے دیکھ کر جی اُلٹتا ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۹). [زری + گورنٹ (رک)].

---مُرغ . (---ضم م ، سک ر) امذ.
(مرغ بازی) سیاہی مائل زرد رنگت کا گول دار مُرغ جس کی چھاتی کے پر سیاہ ہوں (ا پ و ، ۸ : ۱۱۹). [زری + مرغ (رک)].

زَری (۲) (فت ز) م ف.
ذرا ، تھوڑی دیر ، تھوڑی دیر کے لیے.

حد ستاتا ہے مُجھے دل نے اے سیلابِ سرشک
ساتھ اپنے اسے بھی اک زری تھم لیتا جا

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۵۹). تقابدار پھر خانہ زور میں در آیا اور سات زور متواتر کیئے مگر لنگر صاحبقرانی میں زری تفاوت نہ تھا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۰۵). شکنتلا - (چلتے چلتے) ... میرا دامن جھاڑی میں اُلجھ گیا ہے زری ٹھیر جاؤ تو چھڑا لوں. (۱۹۳۸ ، شکنتلا ، اختر رائے پوری ، ۵۸). [رک : ذر / زرا].

زَرباب (فت ز ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا ٹیکس ، محصول. سلطان (محمد شاہ بن تغلق) نے بہت سے محاصل مثلاً ... زرباب ، گزارہ ، خراج ... معاف کر دیئے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۲۴). [زر + ف : یاب ، یافتن - پانا].

زَرِیر (فت ز ، ی مع) امذ.
ایک زرد رنگ کی گھاس ، جرجان کے پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے پھول زرد اور گول ہوتا ہے ، رنگریز اس کے پھولوں کو کپڑوں کے زرد رنگنے کے کام میں لاتے ہیں ؛ (مجازاً) زرد رنگ.

نظر کینا خسرو بطرفِ وزیر
ہوا سرخ منہ اس کا جانو زریر

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۴).

طلائے خالصِ رنگو زریر حاصل ہے
میری نگہ میں مانندِ خاک ہے زر و سیم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۴۱).

شعلۂ شمع سے فزوں چہرہ مرا زریر گوں
رنگِ شفق سے بیشتر گریہ مرا معصفری

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۶). [ف].

زُرَیق (فت نیز ضم ر ، ی مع) امذ.
ایک سفید رنگ کا پرند جو پانی اور خشکی دونوں میں رہتا ہے اس کا گوشت خراب اور بدبودار ہوتا ہے بطور دوا مستعمل (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۶۱). [ع].

زَرِّیں (فت ز ، شد ر ، ی مع) صف.
۱. سونے سے منسوب ، طلائی ، سونے کا ، مُلمّع چڑھا ہوا.

فراقِ یار میں ساقی زمیں پہ دے پٹکوں
جو مجھ کو ساغرِ زریں آفتاب ملے

(۱۸۸۴ ، مرزا انس ، د (ق) ، ۷۳). فتح مکہ میں جو تلوار آپؐ کے ہاتھ میں تھی اس کا قبضہ زریں تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰). ۲. سنہرا ، سونے کی طرح چمکدار.

بگرد سرا پردۂ شہریار
علم ہائے زریں ہزاراں ہزار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱). بادلے کے پااندازِ بچھائے اور دیوانِ عام میں و ہزار ستون میں فرش نیلک و زربفت و قالین زریں کا کیا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۰).

کب ہیں پہلے سے مُرغ زریں بال
حسن لاکھے کا سمجھے مرغ خیال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۰). کہا صاحبو میں سب میں نامرد ہوں کہ مُرغ زریں بنی بیٹھی ہوں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۵۶). مزاروں پر منقش اور زریں چادروں کے ساتھ پھولوں کی چادریں نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ چڑھاتی ہیں. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۱۵). ۳. وہ چیز جس پر سلمے ستارے کا کام یا سُنہری کام ہو ، زرکار.

کیا فرشِ زریں سو ہر ٹھار پر
بنائے محل سارے گُلزار پر

(۱۶۳۸ ، دولت شاہ (دکنی ادب کی تاریخ ، ۴۱)).

مسندِ زریں اوپر حشمت کو تیری دیکھ کر
بھیم و ارجن ہے بجا جو آ کے دربانی کرے

(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۴). اندر کے خیمہ میں تختِ شاہی بچھا تھا اور اس پر مسند تکیہ زریں لگایا ہوا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۸۰). ۴. بیش قیمت ، عُمدہ ، درخشاں . قیادت کا کارنامۂ زریں یہ ہے کہ وہ نفسِ اجتماعی کے طبعی رُجحان کو اپنی قوت سے دبا کر اس کے بجائے اسے اصلاحی و تعمیری کام کی جانب مائل کر دیتی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۳۰). ٹیپو سلطان کا خیال آتے ہی ذہن تاریخ کے زریں صفحات اُلٹنے لگتا ہے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۳). [زر + یں ، لاحقۂ نِسبت].

---اُصول (---ضم ا ، و مع) صف.
سُنہرے ضوابط ، عُمدہ و اعلیٰ قاعدے ، اغراض و مقاصد.

چند زریں اُصول کی خاطر
روز و شب جس نے خُون تھوکا تھا

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۶۶). [زریں + اُصول (رک)].

---باب صف.
درخشاں حصہ ، مہتم بالشان حصّہ ، اہم حصّہ ، قیمتی فصل یا جُزو. اُردو اور انجمن کے لئے بابائے اُردو نے جو کچھ کیا وہ تاریخ اردو کا ایک زریں باب ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ اگست (ادبی صفحہ)). [زریں + باب (رک)].

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) امذ.
نیل کنٹھ کی قسم کا ایک پرندہ جس کی پشت سُنہری ہوتی ہے . زریں پشت ، نیل کنٹھ اور ہدہدوں کی ٹولیوں نے پُرانے درختوں کے ٹھنٹھ بسرام کے لئے چن لئے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۴). [زریں + پُشت (رک)].

---پَیداوار (---ی لین) امث.
نقد آور فصل ، قیمتی پیداوار . گندم اور رُوئی اس خطّہ کی زریں پیداوار .. شمار ہوتی ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۴). [زریں + پیداوار (رک)].

---دَرَخت (---فت د ، ر ، سک خ) امذ.
ایک درخت جو ایران میں ہوتا ہے ، اس کے پتے زیتون کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور پھول ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سُورج، عرق النسا کو فائدہ پہنچاتا ہے ، رُکا ہوا خُون حیض اور پیشاب اس کے استعمال سے جاری ہو جاتا ہے (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۱). [زرّیں + درخت (رک)].

---رَقَم (---فت ر ، سک ق) صف.
(خطّاطی) نہایت عمدہ خطّاط ، بہت خوبصورت لکھنے والا ، بلند پایہ کاتب. ہدایت اللہ ، زرّیں رقم ... دن رات کی مشق سے کمال کو پہنچے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۱۸۳). [زرّیں + رقم (رک)].

---قَلَم (---فت ق ، ل) صف.
(خطّاطی) رک : زرّیں رقم. محمد باقر زرّیں قلم نام و خطاب ... ہم اس نام کے دو اشخاص کو جانتے ہیں. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۱۵۴). [زرّیں + قلم (رک)].

---کُلاہ (---ضم ک) صف.
وہ شخص جس کے سر پر سُنہری ٹوپی ہو ؛ (مجازاً) آفتاب ؛ بادشاہوں کی تعریف میں کہتے ہیں.
اے شہ گدا کے خرقۂ پشمیں کے رُوبرو
کیا پشم و قر ہے تری زرّیں کُلاہ کا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۱). [زرّیں + کُلاہ].

---کَمَر (---فت ک ، م) صف.
وہ غُلام یا مُلازم جس کی کمر میں سونے کے کام کا یا سُنہرا پٹکا بندھا ہو. رودکی کو اس قدر جاہ و دولت حاصل ہوئی کہ دربار کے بڑے بڑے امراء کو بھی نصیب نہ ہوئی جب اس کی سواری نکلتی تھی تو دو سو زرّیں کمر غلام ، رکاب کے ساتھ ساتھ چلتے تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۹). امام صاحب (امام رازی) ... اس قدر دولت‌مند ہو گئے کہ پچاس غلام زرّیں کمر ... اُن کے گرد کھڑے رہتے تھے. (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۲۱۵). [زرّیں ، کمر (رک)].

---گِیاہ (---کس گ) امث.
ایک پودا ، گُلِ عاشقاں (کلیدِ عطاری). [زرّیں + گِیاہ (رک)].

---مَوقَع (---و لین ، فت ق) صف.
بہترین وقت عُمدہ موقع. مُجھے ایسی قابلِ احترام اور منفرد شخصیت کے ساتھ کام کرنے اور رہبری حاصل کرنے کا زرّیں موقع حاصل ہوا. (۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۹). [زرّیں + موقع (رک)].

---وَرَق (---فت و ، ر) صف.
بیش قیمت حِصّہ ، سُنہرا باب. تمہاری شجاعت تاریخِ اسلام کا ایک زرّیں ورق ہے. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۳۹). [زرّیں + ورق (رک)].

زَرِینا (فت ز ، ی مع) امذ. (ج : زرِیناں).
۱. زیور ، گہنا. شرابِ حُسن کا زرینا ہے ، مے خانۂ عشق کا مدینا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳). ۲. **لِباس ، زرق برق لباس.**
مکلل زرینا وو پہنے ہے نار
خوش آواز سوں دیکھ بولی پوکار
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۷). [زرینہ (رک) کا قدیم اِملا].

زَرِّینَہ (فت ز ، شد ر ، ی مع ، فت ن). (الف) صف.
سُنہرا ، زرّیں (رک).
فلک نام دھرتا جو نیلو سرشت
ستیا ماڑی پر تے او زرینہ خشت
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۷). فرش فروش زرینہ ہر مکان میں بچھے. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۵).
تیری نظروں میں نہ ہو اعجازِ جادو حُسن کا
تو نہ دیکھے لاکھ ہو زرینہ آہو حسن کا
(۱۹۱۲ ، کلام محروم ، ۱ : ۶۰). (ب) امذ. **زیور یا ہر وہ شے جو سونے سے بنی ہو ، سونے کا سامان.** کسوت ساز زر زرینہ پر بہت خوش. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۲).
سکھی تمنا کوں ارزانی یہ کسوت اور زرینہ سب
ڈھیلے جو جیون سوں بیزار اسے سنگھار کرنا کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۸). خزینہ و زرینہ و فیل و اسپ ، توپ اور مال اس نے لے لیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۴۰). [زرّیں + ہ ، لاحقۂ نِسبت].

---کار صف.
وہ شے جس پر سونے کا پتر یا سُنہرا رنگ چڑھا ہو.
میدانِ ہمّتِ شہِ والا میں یہ فلک
استادہ اک بچوبۂ زرینہ کار ہے
(۱۸۹۸ ، دیوانِ مجروح ، ۲۱). [زرّینہ + کار (رک)]

---کام صف.
جس پر سونے کے تاروں کا سُنہرا کام یا زری کا کام کیا ہوا ہو.
بچھا فرش ریشم کا اس میں تمام
رکھا مسند و تکیہ زرّینہ کام
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۵). [زرّینہ + کام (رک)].

زَرِینی (فت ز ، ی مع) امذ.
زرق برق لِباس.
سگل چھند بھریاں جوں پریاں دم بدم
مکلل زرینی میں سر تا قدم
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۳). [ف].

زِڑ (۱) (کس ز) امث.
۱. واہی تباہی باتیں ، پاگلوں کی سی باتیں ، بکواس ، بڑ ، زٹل.
زِڑ تو بکتا نہیں پڑھتا ہوں غزل میں انشا
پنچ مل زِڑ کی جو ٹھیراویں تو زِڑ کی ہی سہی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۰). **۲. کسی بات کی رٹ جو ناگوار ، گراں یا طبیعت پر بار گزرے ، بے فائدہ طُول کلامی.**
واں ہوئی کچھ زِڑ اور لگی کچھ ڈھیل
گرا گھوڑا زمین پر اور بھیل
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۶۸). ابّا جان کو بھی

ایک بات کی زِڑ لگ جاتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۵۳) . بچے کی ضد ہے ، بیماروں کی زِڑ ہے ، بوڑھوں کی چڑ چڑ ہے . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۵ دسمبر ، ۳). ۳. دُھن ؛ (مجازاً) بیماری یا روگ. ابن الوقت کو انگریز بننے کی زِڑ تھی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۰۹). اس کے مرنے سے کیا نقصان ہوا یہ تھا ہی کس مصرف کا ؟ ... گندا ، گھناؤنا ، جلابوں کی زِڑ پیٹ دواخانہ ، ناک سدا بہتی. (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۳۰۷). میر صاحب میں پُرانے فلسفیوں کی سی بد دماغی تھی ، کبھی کبھی ان پر زِڑ بھی سوار ہو جاتی تھی. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۸). [जिड = जड].

ـــ لَگانا محاورہ.

۱. بکے چلے جانا ، رٹ لگانا ، گفتگو کو اِتنا طُول دینا جو سُننے والے کو ناگوار گُزرے ، ضِد لگانا. تم ہو کہ اِبتدا ہی سے جو نہیں نہیں کی زِڑ لگائی ہے تو کسی طرح ختم ہی نہیں ہوتی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۹۶). ۲. **یاوہ گوئی کرنا، کسی بات پر اڑنا** زِڑ نہیں لگاتی ، بے موقع نہیں بولتی. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۸۴). بدھو برابر باتوں کی زِڑ لگائے تھا. (۱۹۴۳ ، جنّت نِگاہ ، ۸۹).

ـــ لَگنا محاورہ.

زِڑ لگانا (رک) کا لازم ، رٹ لگنا ، دُھن سوار ہونا. جس طرح کسی کو جنون ہو اور ایک بات کی زِڑ لگ جائے چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے اس کو اسی کی دھن تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۸) . اس بھکنے میں بیمار کو سہیر کی زِڑ لگی ہوئی تھی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۷).

ـــ مارْنا / ہانْکنا محاورہ.

بک بک کرنا ، یاوہ گوئی کرنا ، بےہودہ اور بےفائدہ بکے چلے جانا (نوراللغات).

زِڑ (۲) (کس ز) امث.

کوئی چیز کھینچنے کی آواز ، سر. جوں ہی ہم نے اُن سے کہا کہ اگلا اسٹیشن بھونگیر ہے ووں ہی انھوں نے حُقّہ وقہ چھوڑ زِڑ سے اپنا ٹرنک کھینچا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۴۸). [حکایت الصّوت].

زَڑَپّا (فت ز ، ڑ ، شد پ) امذ.

(پتنگ بازی) کنکیا کاٹنے کا ایک طریقہ. میں نیچے سے دوڑ کے گیا اُس نے اپنی کنکیا کو بچایا جیسے ہی سیدھی ہوئی ایک زڑپّا جو دیتا ہوں ہاتھوں اُچھل گئی . (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۱۷). [مقامی].

زِڑْکی (کس ز ، سک ڑ) صف.

گپّی ، باتونی. اس کا اور تُجھ ایسے ہڑبڑے زِڑکی اور شیطان کا کیا ساتھ . (؟ ، درشن رین ، ۴۳). [زِڑ (۱ک) + کی ، لاحقۂ نسبت].

زِڑی (کس ز) صف.

بکواس کرنے والا ، بیہودہ گو ، زٹیا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [زِڑ + ی ، لاحقۂ نِسبت و صفت].

زِشْت (کس ز ، سک ش) صف.

۱. **بُرا ، بد ، قبیح ، ناپسندیدہ.**

یوں رقیباں کی گفتگو ہے قبیح
جیوں کہ ارزل کی زِشت ہے کل کل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۸).

یکساں ہے تیرے آگے جو دل اور آرسی
کیا خُوب و زِشت کی تُجھے پہچان ہی نہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۰).

عدلِ خُدا سے فرق ہے یاں خُوب و زِشت میں
ناری سقر میں جاتے ہیں مومن بہشت میں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۱۲۱).

تغیراتِ جہاں کون روک سکتا ہے
ہر ایک پائے گا اعمالِ زشت کی پاداش
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۳۸).

اِس وقت درسِ امر و نہی آپ نے دیا
دنیا کو جب شعور نہ تھا خُوب و زِشت کا
(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۳۶). ۲. **بھونڈا ، بدنما ، بھدّا ، بدشکل.**

شاکی نہیں خُدا سے بنی گر یہ شکلِ زشت
ممکن نہیں کمہار کا ماٹی کرے گِلہ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹).

لباسِ عاریت ہے ہر حسین و زِشت میں پیدا
نہیں ہے کوئی شے جس میں نہیں جلوہ خُدائی کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۹).

طاؤس کے پائے زِشت پر کر کے نظر
کر حُسن و جمال کا نہ اس کے انکار
(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۳۷). [ف].

ـــ اَنْجام (ـــ فت ا ، سک ن) صف.

بدبخت ، منحوس. سحر پڑھ کر دستک دی ، ایک ساحرِ سیاہ فام بدہیئت زِشت انجام حاضر ہوا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۷۱). [زِشت + انجام (رک)].

ـــ بَخْت (ـــ فت ب ، سک خ) صف.

بدقِسمت ، بدنصیب

وہ زِشت بخت ہوں کہ ملائک کو بھی مرے
لکھنے کا پیش آئے جو کُچھ کام دوش پر
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۶۸). [زِشت + بخت (رک)].

ـــ خُو (ـــ و مع) صف.

بدخصلت ، بُری عادت والا.

ذرا اب تو اے مست ہشیار ہو
یہ کیا قہر ہے اے دلِ زشت خُو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۲). اس جزیرے میں سینکڑوں قومیں رہتی تھیں وحشی ، خودسر ، جنگ جُو ، زِشت خُو. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۱). [زِشت + خُو (رک)].

ـــ خُوئی (ـــ و مع) امث.

بدمزاجی ، بدخصلتی. اس کی زِشت خُوئی اور تلَوّن پر بھی روشنی

بڑتی ہے. (۱۹۸۲ ، نفسیاتِ تنقید ، ۱۹۱). [زِشت + خُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُو (---و مع) صف.
بد شکل ، بد صُورت.

اتھی کچ بتی زِشت رُو زِشت تن
کہ زشتی میں اس نا بدا ناسخن
(۱۶۳۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۶۲).

ربنب کی سمت ہنس کے پکارا وہ زِشت رُو
اب دیکھ کاٹتا ہوں ترے بھائی کا گلو
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۶۶). مُجھے اس وجہ سے بھیجا کہ میں کریہ منظر زِشت رو ہوں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۱۳). زِشت رُو رفیق سے غربت کے خارزاروں میں عُمر بھر اکیلے بھٹکنا کہیں بہتر ہے. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۳۶). [زِشت + رُو (رک)].

---رُوئی (---و مع) امث.
بدصُورتی ، بدشکلی. اور باوصف اس بدخُوئی کے اور زِشت رُوئی کے اپنے خصم سے ہمیشہ بیزار ہے. (۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۱۸). حُسن تو پردہ میں چُھپ سکتا ہے اور شاید زِشت رُوئی بھی چُھپ سکتی ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بہ حیثیت صحافی ، ۱۷۸). [زِشت + رُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---سِیَر (---کس س ، فت ی) صف.
بدخصلت ، بدخُو ، بُری سیرت والا. بصلاحِ وزیرِ زِشت سِیَر زمرد شاہ سمت کوہ عقیق روانہ ہوا. (؟ ، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات)). [زِشت + سِیَر (سِیرَت (رک) کی جمع)].

---سِیرَت (---ی مع ، فت ر) صف.
بد تمیز ، بد چلن (عِلمی اُردو لُغت). [زِشت + سیرت (رک)].

---سِیرَتی (---ی مع ، فت ر) امث.
رک : **زِشت سیرت ، بد تمیزی ، بد چلنی** (عِلمی اُردو لُغت). [زِشت + سیرت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کار صف.
بُرے کام کرنے والا ، بدکار.

کہا کرتے تھے آپ کو زِشت کار
قیامت کا تھا خوفِ لیل و نہار
(۱۸۳۴ ، مثنوی ناسخ ، ۴۷). [زِشت + کار (رک)].

---کِردار (---کس ک ، سک ر) صف.
خرابِ چال چلن والا ، بدکردار (ماخوذ : مہذب اللغات). [زِشت + کِردار (رک)].

---کِرداری (---کس ک ، سک ر) امث.
بدکاری ، فعلِ قبیح.

ہے شدید یوہیں مجرموں پہ گر تحدید
یقیں ہے چھوڑ دے ابلیس زِشت کرداری
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۱). [زِشت + کِردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کہنا ف م ؛ محاورہ.
بُرا کہنا ، شکایت کرنا.

کیا ہوا حاسد جو مُجھ کو زِشت کہتے ہیں اسیر
طعن اہلِ کُفر کیا کرتے نہیں اسلام پر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۶۳).

---گو (---و مج) صف.
یاوہ‌گو ، بکواسی. ایک گروہ جس کو آدمی خویش و اقارب کہتا ہے ... وہ کژدم کی طرح نیش زنی کرتے ہیں ، حسد سے ایک دُوسرے کے عیب جُو اور زِشت گو ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۳۱۲). [زِشت + ف : گو ، گُفتن - کہنا].

---مُشِیر (---ضم م ، ی مع) صف.
بُری صلاح دینے والا ، بُرا مشورہ دینے والا (عِلمی اُردو لُغت). [زِشت + مُشیر (رک)].

---نِہاد (---کس ن) صف.
بد طینت ، بد خلقت.

حَسَن کی صلح کا باعث یہ تھا معاویہ سے
کہ اس کے ساتھ ہوئے جمع تُجھ سے زِشت نہاد
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۲). [زِشت + نہاد (رک)].

زِشتی (کس ز ، سک ش) امث.
۱. **بدی ، شر ، قبح ؛ خرابی ، نقص.** تجے کیا کام آئے گی کسی کی خُوبی کسی کی زِشتی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۹).

ہماری آنکھوں میں یکساں ہے زِشتی و خُوبی
کہاں وہ چشمِ بصیرت کہ امتیاز کریں
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۹۹). بعض شخص ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں نیکیاں کمتر ہوتی ہیں اور زِشتیاں بیشتر ہوتی ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۶۲). ۲. **نحوست ، ناسازگاری.**

بنایا مردمِ آبی ہمیں طالع کی زِشتی نے
نہ دیکھی خواب میں کشتی نے اپنی شکل ساحل کی
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۰۵).

اپنا کردار تصنع سے چُھپایا ہم نے
زِشتیٔ دامنِ تر حُسنِ رفو سے نکلی
(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۷۱). [زِشت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ٔ اَعمال کس اضا (---فت ا ، سک ع) امث.
اعمال کی خرابی.

کچھ نہیں زِشتیٔ اعمال سے دہشت مجھکو
بخشوالیں نبیٔ روزِ قیامت مجھکو
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۹۹).

سر پہ آبی زِشتیٔ اعمال یہ کہتی ہوئی
بچ گیا قِسمت سے ورنہ بن گیا ہوتا مزار
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۳). [زِشتی + اعمال (رک)].

زُعاف (ضم ز) امذ.
زہرِ قاتل ، سم قاتل ؛ ناگہانی موت (عِلمی اُردو لُغت ؛ فرہنگ عامرہ).
[ع : (ز ع ف)].

زِعامَت (کس ز ، فت م) امذ.
لیڈری کرنا (لغاتِ کشوری ؛ اسٹین گاس). [ع].

زَعانِف (فت ز ، کس ن) امذ.
جسم کے اطراف ؛ کسی شے کے کونی سے جھنے. جسم کو سیدھا رکھنے میں ظہری و بطنی زعانف کشتی کے زورقیہ کی طرح کام کرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، اِبتدائی حیوانیات ، ۳۰۲). [ع].

زُعْرُور (ضم ز ، سک ع ، و مع) امذ.
ایک قِسم کا بیر ، آلو بخارے کی ایک قِسم ، جنگلی سیب. اس کا عرعر میوہ مشابہ زُعرور کے ہوتا ہے.. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات ، ۳۳۹). پہاڑی زعرور بستانی سے غلیظ ہے مگر قبض بستانی میں زیادہ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۶۲). [ع].

زَعْزاع (فت ز ، سک ع) امذ.
ایک خوشبودار گھاس ، اس کے پتے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں ، شاخیں بھی چھوٹی ہوتی ہیں اِس کا پُھول پیلا ہوتا ہے. اس کا پُھول آکلہ کو نافع ہے. اس کا عصارہ تر و خُشک کُھجلی کو مٹاتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۶۶). [ع].

زَعْفَر (فت ز ، سک ع ، فت ف) امذ.
جنوں کے اُس سردار کا نام جو حسبِ روایت عاشور کے دن امام حسین کی نُصرت کے لیے گیا تھا.

یہ دیکھتے ہی خاک پہ غلطاں ہوا زعفر
جن کانپ گئے صدمے سے بیجاں ہوا زعفر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۲۱۹). [(عَلَم)].

زَعْفَران (فت ز ، سک ع ، فت نیز سک ف) امث.
ایک خوشبودار پودا جسکے پُھول زرد اور جڑ پیاز کی طرح ہوتی ہے ، کیسر ، اس کے کھیت کا نظارہ فرحت بخش ہوتا ہے (اس کی نسبت یہ خیال مشہور ہے کہ آدمی اس میں جا کر ہنسے بغیر نہیں رہتا)، اصطلاح عام میں پُھول کے بیچ میں سے نِکلے ہوئے باریک تار یا ریشے جو گُچھے کی شکل میں ہوتے ہیں.

کگن مُشک اذفر سوں نت نوکھنڈی
سوگند زعفران سوپیا سوکھنڈی

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).

عنبر ہور عود و مُشک و زعفراں کا روت آیا ہے
اُسی تھے باس انو کا جگ میں کرتا ہے گلستانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۵). وہ عورت کسو کی آواز نہ سُنی اور اس سر کوں چُوم مُشک و زعفران و گلاب سے دھوئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۹).

نازِ چمن وہی ہے بُلبل سے گو خزاں ہے
ٹہنی جو زرد بھی ہے سو شاخِ زعفراں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۴). دس روز کے عرصے میں رنگِ رخسار ارغوان مثل زعفران زرد ہو گیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۴۰۴). زعفران ۷ ماشے ، دار فلفل نشاستہ ہر یک ہونے پانچ ماشے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸). بعض اوقات اس کے اطراف سے بھی ایسی جڑیں نِکلتی ہیں اس کی مثال اروی اور زعفران ہے. (۱۹۸۱ ، آسان نباتات ، ۳۶). [ع].

ـــُ الْحَدِید (ـــ ضم ن، غم ا، سک ل، فت ح، ی مع) امذ.
لوہے کا زنگ. لوہا سب نمکوں سے زنگ ہو جاتا ہے اس کو زعفران الحدید کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۹). [زعفران + رک : ال (۱) + حدید (رک)].

ـــ زار امث.
وہ جگہ جہاں زعفران کثرت سے ہو ؛ (مجازاً) زعفران کا کھیت. لکۂ ابرِ زعفرانی پُر بہار ہے یا شگفتہ چمن زعفران زار ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۲۲).

سماں یہ سرسوں کے کھیت کا ہے کہ زعفران زار کِھل رہا ہے
فضا میں کُندن دمک رہا ہے سرور آنکھوں کو مِل رہا ہے

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۳۱). ندی نالے لہلہاتے کھیت ، زعفران زار اور مرغزار ... نے اپنی طرف راغب کیا ہے. (۱۹۸۲ ، کشمیری اور اُردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۱۱). [زعفران + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ زار بَنانا محاورہ.
(مجازاً) پُر رونق بنانا ، چہل پہل کی محفل بنانا. دورانِ گفتگو میں اُن کے لطائف اس محفل کو زعفران زار بنا رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۵۱).

ـــ زار بَننا محاورہ.
کسی محفل میں قہقہے بلند ہونا (عِلمی اُردو لُغت).

ـــ زار ہونا محاورہ.
خوف سے زرد پڑ جانا. جتنے بہادر نامی پہلوان گرامی تھے اوسکی آمد کے خوف سے سب کی آنکھ میں سرسوں پُھولی ، چہرے زعفران زار ہوئے. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۵۹).

ـــ زاری امث.
ہنسی مذاق ، شوخی. اس کی بزم آرائی اور زعفران زاری شخصیت کے ان بُنیادی عناصر سے فرار کی سعی ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۸۵). [زعفران + زار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کا کھیت امذ.
یہ بات مشہور ہے کہ زعفران کا کھیت دیکھ کر بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے ؛ (کنایۃً) ایسی جگہ جہاں وفورِ مسرّت سے خود بخود ہنسی آئے.

مرے رنگِ شکستہ پر ہنسی ہیں مردماں سارے
ہوا ہوں زعفراں کا کھیت تیرے عشق میں پیارے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۱). راحت زمانی کی اماں نے کہا اچھی کاغذ نہ ہوا موا زعفران کا کھیت ہوا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۲).

ہنستے ہیں کیوں جوان و پیر جانبِ یار دیکھ کر
چہرۂ زرد کیا کوئی کھیت ہے زعفران کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خِشت ، ۴۴).

ـــ کا کھیت دیکھ آنا / دیکھنا محاورہ.
بہت ہنسنا ، بہت خوش ہونا (عِلمی اُردو لُغت).

زَعْفَرانی (فت ز ، سک ع ، فت نیز سک ف) صف.

۱. زعفران سے منسوب ، زعفران کے رنگ کا ، پیلا ، زرد.

گیا تھا خوشی سوں جو لالہ عزار
بھریا رُخ ہو سب زعفرانی نزار

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۹).

بجا ہے گر کرے پرواز رنگِ چہرۂ عاشق
ہوا ہے شوق موہن کوں لباسِ زعفرانی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).

بسنتی قبا پر ترے مر گیا ہے
کفن میر کو دیجیو زعفرانی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۹).

آنکھوں کو ہے شغلِ خُوں فشانی
عارض کا ہے رنگ زعفرانی

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۱۵).

صاف کِھل جاتا ہے ہر اک رنگ کا تُجھ پر لِباس
سُرخ ، اُودا ، زعفرانی ، ارغوانی ، نِیلگوں

(۱۹۱۵ ، مطلعِ انوار ، ۱۳۳).

کیوں نہ زعفرانی ہو ، رنگ باغِ ہستی کا
آئے جب دمِ پیری ، موسمِ خزاں ہو کر

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۱۵۳). **۲. نارنجی رنگ**(عِلمی اُردو لُغت). **۳. آم کی ایک قسم**. آنند بھون کے برامدے میں جابجا ناند رکھے ہیں اور ان میں لبالب آم بھرے ہوئے ہیں موتی چُور ، کافوری ، زعفرانی ... سیتا پھل غرض کہاں تک گناؤں آموں کی قسمیں . (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۴۷). [زعفران (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پُلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ.

وہ پُلاؤ جس کے چاولوں کو زعفران کی پتّیوں سے رنگا گیا ہو . ہر ایک تورہ میں زیر بریان ، زعفرانی پُلاؤ ...اور سب طرح کے کھانے ... چنتے ہیں .(۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۵). زعفرانی پلاؤ (ترکیب).(۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۱۵۰).[زعفرانی + پُلاؤ (رک)].

---پوش (---و مج) صف.

وہ جس کا لِباس زرد ہو ، زرد لِباس پہننے والا.

یہ رنگ دیکھ کے ایسا ہوا میں رعب سے زرد
کہ سمجھے سب کوئی وارد ہے زعفرانی پوش

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۷).[زعفرانی + پوش (رک)].

---ہونا محاورہ.

زرد ہونا ، پیلا ہونا ، پیلا پڑنا.

کیا نقاہت ہے جو رنگِ گُل سے بھی نقشہ کِھنچا
کھنچتے کھنچتے اپنا چہرہ زعفرانی ہو گیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳).

زَعْفَرانِیَّہ (فت ز ، سک ع ، فت نیز سک ف ؛ کس ن ، شدی بفت) امث.

۱. فرقۂ معتزلہ کی ایک شاخ جس میں شامل لوگ زعفرانی رنگ کے کپڑے پہنتے تھے. دیہات میں زعفرانیہ بہت ہیں (زعفرانیہ درحقیقت اعتزال کی ایک شاخ ہے).(۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۶).

۲. زعفرانی رنگ. پھول دار پودوں کو دو بڑی جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے :. نرگسیہ ، گندمیہ ، زعفرانیہ. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۵).[زعفران (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

زَعْفَری (فت ز ، سک ع ، فت نیز سک ف) صف.

رک : زعفرانی.

برنگِ مہر جو لائے حرارہ داغِ جگر
فلک کا نیلفری رنگ زعفری ہو جائے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۱).[ع].

زَعْم (فت نیز ضم ز ، سک ع) امذ.

۱. گمان ، ظن ، خیال ، وہم. جیسا کہ ان لوگوں کا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ زعم ہے تو دراصل یہ امر اس طرح نہیں ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۴۷). چند مواقع کے نام گِنا کر میرے خیالات کی تحریف کے لیئے بہ زعم خویش تصدیق و توثیق کا پہلو پیدا کیا ہے.(۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۲۳۲). رازداری کے زعم میں اس کی فکر کے پیچھے شرلک ہومز کی طرح لگے ہوئے تھے . (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۸). **۲. غرور ، تکبر ، گھمنڈ.** عبداللہ کو اپنی مضبوط اور تیز رو ٹانگوں پر زعم تھا . (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۳۰). اصل میں تکبّر اور زعم کا ایک ہی علاج ہے اور وہ ہے تنہائی . (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۶۸).[ع : (ز ع م)].

---باطِل کس صف(--- کس ط) امذ.

بے جا خیال ؛ غرور ؛ خودبینی. زعم باطل نے اس قدر گھیر لیا ہے کہ گویا ہمیں سب کُچھ آتا ہے.(۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۶۲). لومڑی کے بارے میں دو ایسی کہانیاں ہیں جن سے اس جانور کی بُزدلی اور زعم باطِل کا اظہار ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۲۱).[زعم + باطِل (رک)].

---بے جا ہونا محاورہ.

غرور ہونا ، گھمنڈ ہونا. ایک دفعہ مکنا ہاتھی کو بڑھ کر تمانچہ مارتا ہوں تو دُم دبا کر یہ بھاگا وہ بھاگا پھر میرا زعم بے جا تو نہیں تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---فاسِد کس صف(--- کس س) امذ.

رک : زعمِ باطل. جس جوان مجہول الاحوال صاحبقراں باطل برگشتہ بخت کو تُم نے اپنے زعمِ فاسد میں صاحبقراں واقعی خطاب دیا ہے وہ بے وقوف ... طلسم میں گیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۷۴).[زعم + فاسِد (رک)].

---میں آ رَہْنا محاورہ.

جوش میں گِر پڑنا. بعض اوقات کشتی میں بھی اپنے زعم میں آپ آ رہتا ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۵۹).

---ناقِص کس صف(--- کس ق) امذ.

گمانِ بے جا ؛ حقیر رائے ، ناچیز فہم ، ناچیز رائے. حضور جو فرمائیں درست ہے مگر میرے زعم ناقص میں غالب کے شعر کا مطلب وہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۱۹).[زعم + ناقِص (رک)].

۔۔۔ہو جانا/ہونا ف م.
غرور ہو جانا.
ہے جسے زعم نوجوانی کا اس کو کیا غم ہے ناتوانی کا
(۱۸۳۵ ، رنگین (مہذب اللغات)). مولوی یوسف شاہ کو بہ حیثیت میر واعظ یہ زعم ہو گیا تھا کہ دوسری جماعت کو یہاں کا انتظام کرنے کا کوئی حق نہیں ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۷۸).

زُعْما (ضم ز ، سک ع) امذ ؛ ج.
زعیم کی جمع ، رہنما ، سردار ، لیڈر ؛ مختارِکار ، وکیل کار. بادشاہ یا سردار اعلیٰ ماتحت زُعما ... فوجی اجتماع ہوتا تھا. (۱۹۲۹ ، ارتقائے نظمِ حکومتِ یورپ (ترجمہ) ، ۳۸). سندھ کے بعض زعما نے اقلیتی صوبوں کے مسلمانوں کے خلاف درشت زبان استعمال کی تو سندھ کے عظیم مسلم لیگی رہنما ... نے اس طرح سرزنش کی. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۳۲). [زعیم (رک) کی جمع].

زِعْنِفَہ (کس ز ، سک ع ، کس ن ، فت ف) امذ.
مچھلی کے پر. پانی میں رہنے کی وجہ سے ان کو (مچھلیاں) تیرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لیئے ان کے جسم میں... زعنفے (یعنی پر) پائے جاتے ہیں (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۲۶). مچھلی وہ مخلوق ہے جو پانی میں رہتی ہے. یہ سانس گلپھڑوں کے ذریعہ لیتی ہے. اس کے جسم کے اوپر ، نیچے ، پچھے اور بازوؤں پر چھوٹے پر (زعنفے) پائے جاتے ہیں جن کے ذریعے وہ پانی میں اپنا توازن قائم رکھتی ہے اور حرکت کرتی ہے. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۱). [ع].

زِعْنِفی (کس ز ، سک ع ، کس ن) صف.
زعنفہ (رک) سے منسوب یا متعلق. میزبان کے ہلنے پر یہ اپنے مُڑے ہوئے مجاس کے ذریعے مچھلی کے سنتے یا زعنفی کرن کو گرفت میں لے لیتا ہے. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۵۹). [زِعنفہ (بحذفہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَعُوم (فت ز ، و مع) صف.
بکلا.
زَعُوم کو یہ زمانہ زعیم کہتا ہے
شویعرو مُتشاعر کو شاعرِ اعظم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۰۳). [ع].

زَعِیم (فت ز ، ی مع). (الف) امذ.
رہنمائے قوم ، نمائندہ لیڈر. یہ نہ صرف کیمل ڈی مولنس ، بلکہ انقلاب کے تمام زعیموں کے دلی جذبات کا صحیح ترجمان تھا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۰۵). تیسرے زعیم حضرت سلمان فارسی آگ کے پُوجنے والے تھے ، پھر عیسائی بنے اور اللہ نے توفیق دی تو اسلام لے آئے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۷۰). (ب) صف.
ضامن ، جوابدہ. میں اس کا زعیم ہوں یا قبیل ہوں یعنی کفیل ہوں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۱).
کھیل ان کے ، درس ان کا ، وہ معلم وہ زعیم
نبض گلشن چھیڑتے ہیں وہ تو چلتی ہے نسیم
(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۲۳). [ع : (ز ع م)].

زَعِیمانَہ (فت ز ، ی مع ، فت ن) م ف ؛ صف.
پُراعتماد ، ادعا سے معمور ، زعم و دعوے سے پُر. جو شخص زعیمانہ تحریر و تقریر میں مصروف رہتے ہیں ، اور جن لوگوں سے اپنی خطیبانہ قابلیت کو قیمت میں دے کر قبولِ عام و پیشوائی کا سودا کیا ہے ، ان کا طریق کار بعینہ یہی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ۶۰). [زعیم + انہ ، لاحقۂ تمیز].

زُغال (ضم ز) امذ.
وہ کوئلہ جو جلا ہوا نہ ہو.
نہیں سرگرم افغاں پُختہ کارِ سوزِ بیتابی
زُغالِ خام سے ہوتا ہے مجمر میں شرر ظاہر
(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۳۶).
ہوا ہوں خالِ رُخِ یار دیکھ کر حیران
سیاہ آگ میں کیوں کر زُغال رہتا ہے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۲).
بنتی ہے آگ آ کے وہاں صورتِ زُغال
گرمی کے ساتھ حبس وہ بیت الحزن میں ہے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۱۱). کاربن بسیط زُغال ہے. (۱۹۱۶ طبقات الارض ، ۶۲).
ہے الماس کیا شکل منقیٰ زُغال کی
زروئے نسب پتھر ہے یاقوتِ معدنی
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۶۳). [ف].

۔۔۔حَجَری کس صف(۔۔۔فت ح ، ج) امذ.
پتھر کا کوئلہ. زیرِ زمین دوسرے مادوں سے مل کر پتھر کی صورت سخت ہو گئے اس لئے ان کو زُغالِ حجری یعنی پتھر کا کوئلہ کہتے ہیں. (۱۹۶۴ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۶۷). [زغال + حجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زُغالی (ضم ز) صف.
زغال (رک) سے متعلق یا منسوب. آفتاب کی جتنی قوت بیکار ہو جاتی ہے وہ تمام زُغالی قوت سے ۱۸۰۰ گنا زاید ہے. (۱۹۳۶ ، نگار ، لکھنؤ ، جولائی ، ۴۸). [زغال + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَغَن (۱) (فت ز ، غ) امث.
چیل.
مشیر اس کی زغن ہے رات دن کی
کیا کرتی ہے باتیں اس کے من کی
(۱۶۹۱ ، لولوئے ازغیب ، ۱۶).
قائم میں عندلیبِ خوش آہنگ تھا یہ حیف
زاغ و زغن کے ساتھ کیا ہم نفس مُجھے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۰).
گُماں ہے زاغ کو میں بھی ہوں بُلبلِ شیراز
زغن کو زعم کہ میں ہوں جوابِ طوطیٔ طوس
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۲۲).
تھے نہ کرگس اور زغن کی طرح ہم مُردار خوار
تھا وہی قوت اپنا جو خود مار کر لاتے تھے ہم
(۱۸۸۷ ، کلّیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۴۹). وکیل صاحب کی میّت پارسی

دستور کے مُطابق گھوڑے پر پھینک دی گئی تا کہ بیکار نہ جا کر زاغ و زغن کے کام آ جائے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۴۳).

جھپٹتی ہے زغن چُوزوں پہ اکثر
کبھی کھلا نہیں سکتی وہ شہباز

(۱۹۸۰ ، خوشحال خان خٹک ، ۲۲۵). [ف].

---سَفید کس صف(---فت س ، ی مج) امث.
سفید چیل ، دھوبن چیل. اس کی آواز نہیں معلوم کہ کیسی ہے ، اس کو (کُل مُرغ یا چیل دیسی قسم خشکی) بعض جگہ زغنِ سفید بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرپرند ، ۱۱۸). [زغن + سفید (رک)].

زَغَن (۲) (فت ز ، غ) امث.
زغند ، چھلانگ ، چوکڑی ، جست ، کُود پھاند.

ہوں وہ سرگرداں نہ گردش سے کبھی فُرصت ملی
سر لگا پھرنے اگر پاوں زغن میں رہ گیا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۵). [زغند (رک) کی تخفیف].

---بَھرْنا محاورہ.
رک : **زغند بھرنا ، قلانچیں بھرنا ، چھلانگیں لگانا ، کلیلیں کرنا.** یہ سُنتے ہی وہ اپنے گھر سے زغن بھرتا ہوا چلا. (۱۸۲۳ ، حیدری، مُختصر کہانیاں ، ۵۶). ایک نے دوسرے کے چُٹکی لی. اس نے قہقہہ اڑایا اس نے زغن بھری چوطرفہ باغ میں اچکنے لگے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

زَغَنْد (فت ز ، غ ، سک ن) امث.
چھلانگ ، کُود پھاند ، چوکڑی.

اس کا نہ اک قدم نہ زغندیں ہرن کی سَو
دو روز سے نہ کاہ ملی تھی اسے نہ جَو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴۳).

کم تھے کسی میں بُھول کسی شاخ میں دوچند
دلکش کہیں ہرن کے طرارے کہیں زغند

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۱۷). [ف].

---بَھرْنا محاورہ.
چھلانگ لگانا ، پھلانگنا ، پھاند کے اِدھر سے اُدھر جانا.

رام نے کر لی اپنی آنکھیں بند
اور بھری دیوی بس ایک زغند

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۸۴).

کیوں ہر قدم زغند نہ وحشی بھی اب بھریں
دینے کو غول بائیں کو دیدۂ غزال کے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۵). علامہ کی فصاحت و بلاغت ... الفاظ کے حدود سے زغند بھرکے ہمیشہ باہر نِکل جاتی ہے (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۶ : ۵).

---کَرْنا محاورہ.
زغند بھرنا ، جست کرنا.

دیکھتے رہ گئے یہ سب ہشیار کہ زغند ایک ہوگیا اُس پار

(؟ ، قاصد (مہذب اللغات)).

---مارْنا محاورہ.
رک : **زغند بھرنا.** وہ طاق اس نے دیکھ کر کہا کہ یہ اِتنا اُونچا ہے کہ اس پر بلی بھی زغند نہ مار سکے اور چوہے کی تو کیا تاب و طاقت. (۱۸۰۲ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۳۱).

زَغْنَک (فت ز ، سک غ ، فت ن) امث.
کوئل. اس کا نر ابلق رنگ کا ہوتا ہے ، کوئیل کو زغنک بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرپرند ، ۱۶۵). [ف].

زِفاف (کس مج ز) امذ.
ایک ہی مکان میں سونا، دلہن کو دولہا کے پاس بھیجنے کا عمل، دولہا دلہن کی مقاربت یا جنسی اِختلاط. دو بھائیوں نے دو بہنوں سے نِکاح کیا اور زفاف کے وقت ایک کی منکوحہ دوسرے کے پاس چلی گئی اور دونوں نے صحبت کی. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۴۴۶). یعنی عقدِ نکاح کی رسومات ایک ایک کی تفصیل حتیٰ کہ زفاف کی کیفیت چوراسی آسن سولہ سنگھار لوٹ کھسوٹ چولی کا مسکنا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۲۸). اگر رخصتی ۲ھ میں ہوئی تو پھر نِکاح کی تاریخ کونسی تھی جو حضرتِ عائشہ کی عمر بوقتِ نکاح ۶ سال اور بوقتِ زفاف ۹ سال سے مطابقت رکھتی ہو. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِعالم ، ۲ : ۶۲۹). [ع].

زِفْت (کس ز ، سک ف) امذ.
چیڑ کا گوند ، رال ، تارکول کی طرح کا ایک مادّہ جسے برتن یا کشتی وغیرہ میں ملتے ہیں تا کہ اس میں سے پانی نہ ٹپکے. جب آگے کو چُھپا نہ سکی تو اس نے سرکنڈوں کا ایک ٹوکرا بنایا اور اسپر روغن قیر اور زِفت کا لگایا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۲۱۲). درختوں کی چھال سے ایک رس نِکالا جاتا تھا جو زِفت اورکول تار بنانے کے لئے ناگزیر تھا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۶۸۶). [ف].

---بَحْری کس صف(---فت ب ، سک ح) امذ.
سیاہ رنگ کا روغن. زِفت بحری ... رطوبت ہے. سیاہ رنگ اور سیّال قطران کی طرح ، مٹی کے تیل کی طرح زمین سے نِکلتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۶۹). [زِفت + بحری (رک)].

---تَر کس صف(---فت ت) امذ.
جنگلی صنوبرکے درخت تر اور مادہ سے جو رطوبت خودبخود ٹپکے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۶۷). [زِفت + تر (رک)].

---خُشک کس صف(---ضم خ ، سک ش) امذ.
زِفتِ تر جب خود بخود بالکل خُشک ہو جائے اور جم جائے ، کبھی اس کو آنچ پر خُشک کر لیتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۶۸). [زِفت + خُشک (رک)].

زَفْزَف (فت ز ، سک ف ، فت ز) امث.
تیز ہوا.

مجے عرش و کُرسی و زفزف کی سوں
مجے روزِ محشر و صف صف کی سوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵).

عِصیاں کے ہوا بیچ اُڑوائے تُجھے ہر دم
خاشاک غمِ نفس کے شہرات کا زفزف
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴۸).[ع].

زفیر (فت ز ، ی مع) امث.
۱. **سیٹی ، گدھے کی پہلی آواز**؛ بُری سی بُری آواز گدھوں کی ہے کہ اوّل زفیر و آخر شہیق ہے اور یہ دونوں آوازیں اہلِ نار کی ہیں. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۴)ج سے جہنم ، خ سے خزی ، ر سے رسوائی ، ش سے شہیق ، جہنمیوں کے سِسکنے کی آواز ، ز سے زفیر جہنمیوں کی گدھے کی سی آواز. (۱۹۵۹ ، تفسیرِ ایوبی ، ۱۳۸). ۲. **لمبی سانس باہر کی طرف یا وہ سانس جس سے سیٹی کی آواز نکلے.** یہ حرکتیں دل اور شرائین میں ... اعضائے تنفس میں شہیق انسپائریشن ... اور زفیر ... کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں. (۱۹۵۴ ، طِبّ العرب (ترجمہ) ، ۱۵۸).[ع].

زفیری (فت ز ، ی مع) امث.
باہر کی طرف سانس لینے کا عمل ، زفیر یا سیٹی کی آواز. کھانسی کے ساتھ زفیری سعیِ غیرمعمولی طور پر بار بار کی جاتی ہے۔ اور یہ چیز کالی کھانسی کا شُبہ پیدا کر سکتی ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۱۷۷). شہیقی ہوا کی نِسبت زفیری ہوا میں رطوبت کی مقدار زیادہ ہوتی ہے. ۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ۵۴).[زفیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زفیل (فت ز ، ی مع) امث.
رک : سیٹی ، سیٹی جیسی تیز آواز. کبوتر خانہ میں زفیل نہ چھکار ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۸). رات کو جھینگروں کی زفیل ، ایکھبرے سُر کی لگاتار آواز ... موجبِ نشاط تھی. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۱۹۰). گولے چُھٹ رہے ہیں ، زفیل دیتی آتش بازیاں ڈوب رہی ہیں. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۲۹). اف : دینا [صفیر (رک) کا بگاڑ].

--- بجانا محاورہ.
سیٹی بجانا. شاہباز نے زفیل بجائی چار سے پیک بجے اس کی صدا پر جمع ہو گئے. (۱۸۹۸ ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۷۵۱). سرنگ نے زفیل بجائی اس کے پانچ شاگرد سامنے سے پیدا ہوئے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۹۱).

--- بجنا محاورہ.
سیٹی بجنا. پالی بھر نے کہا ، وہ بھگایا وہ مارا ، چوطرفہ ٹوپیاں اچھل گئیں اور زفیل بجنے لگی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۴۸).

--- دینا محاورہ.
سیٹی بجانا ، سیٹی دینا ، سیٹی بجا کر بُلانا.
ہماری موج تلاطم سے آشنائی ہے
یہ آبِ شور ہے دیتا زفیلِ دریائی
(۱۸۸۰ ، اوج (آب حیات ، ۵۱۶)).

--- مارنا محاورہ.
چیخنا ، چلّانا ، سیٹی بجانا. ایک طائرِ سُرخ رنگ شاخ نخل سے اُڑا زفیل مارتا ہوا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۶۳). اِدھر تو طائر زفیل مار کر اُڑا اور اُدھر نقابدار ... جانب دربند پنجم روانہ ہوئی. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۹۵۲).

زفیلنا (فت ز ، ی مع ، سک ل) ف ل.
سیٹی دینا ، سیٹی بجانا ، چیخنا.
اپنے کوٹھے پہ کُچھ اس ڈھب سے زفیلا کہ مری
لے گیا جان اُڑا ایک کبوتر والا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۷).
خُدا نے کیا بچایا ہے کبوتر کو تباہی سے
رقیبِ فتنہ گر پہچان کر کیا کیا زفیلے ہیں
(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۱۲۹). وہاں سے دانہ کِھلا کر کبوترباز نے اُڑا کے ... قلعہ کی طرف ہانک دیا اور زفیلنا شروع کیا وہ سیدھے قلعہ میں چلے آئے. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۵۵).[زفیل + نا ، لاحقۂ مصدر].

زُقال (ضم ز) امذ.
ایک درخت کا پھل زیتون کی طرح بالکل گول نہیں ہوتا بلکہ کُچھ لمبا ہوتا ہے ، کچّا سبز ہوتا ہے اور پک کر سُرخ ہو جاتا ہے پھر سیاہ پڑ جاتا ہے ، اس کا اچار بھی ڈالتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۲ ، ۲۶۹).[ع].

زَقْ زَق (فت ز ، سک ق ، فت ز) امث.
بک بک جھک جھک (بیشتر بق بق کے ساتھ مُستعمل).
وسعتِ رزق تفضل ہو مُجھے صحت ساتھ
جلد ایسی کہ نہ کرنی پڑے مجھ کو زق زق
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۰). یہی مُفید تھا کہ اس بک بک و زق زق سے رہائی حاصل کی جائے (۱۸۸۵ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۱۹۱).
زق زق و بق بق میں دُنیا کی نہ ہوا کبر شریک
چُپ ہی رہنے پر زبانِ تیز کو راضی کرو
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۶۰).[حِکایت الصّوت].

--- بَق بَق (--- فت ب ، سک ق ، فت ب) امث.
رک : زق زق. اگر کُچھ اِستفسار کرنا ہو تو بذریعۂ مہتمم دریافت کریں تاکہ وہ اسلوب شایستہ سے سمجھاوے آپ کی جھک جھک زق زق بق بق نہ ہو. (۱۸۸۵ ، تہذیبُ الخصائل ، ۱۹۱). لیجئے اصل مسئلہ آپ کی زق زق بق بق میں رہ گیا اور جو کہنے کی بات تھی وہ غت ربود ہو گئی. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳۹).[حِکایت الصّوت].

--- لگانا محاورہ.
بک بک جھک جھک کرنا ، بے فائدہ گفتگو کو طُول دینا.
وہ بق بق اور زق زق ہے لگائی
کہ بالکل کھوپڑی تک چاٹ کھائی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۲۵).

زُقُشتُہ (ضم ز ، ق ، سک ش ، فت ت) امذ.
(طب) **ایک کانٹے دار رُوئیدگی جس کے پتّوں کی وضع چنے کے پتّوں کی سی ہوتی ہے.** مزہ تلخ ہوتا ہے کُھجلی کو نافع ہے ، اس کے جوشاندے سے بالوں کو دھونے سے جوئیں مر جاتی ہیں (خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۶۹).[غالباً ف].

زَقَن (۱) (فت ز ، ق) امث.
چھلانگ ، اُچھل کُود ، جست ، زغند. جانور بڑی تیزی سے نواب کے پارچہ کی طرف جھپٹا اور دو ہی زقن میں جا لیا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۵).

ہمہ وقت محفلِ کبریا سے سُنائی دیتی ہے یہ صدا
کہ کبھی نہ جانے کو آسمانِ وفا پہ ، ایک زقن میں آ
(۱۹۸۵ ، درہن درہن ، ۷۵). [رک : زغن (۲)].

زَقَن (۲) (فت ز ، ق) امث.
ٹھوڑی ، ذقن.
کیوں نہ دل ڈوبے ہمارا اس صنم کی چاہ میں
بیٹھے بیٹھے آج پھر اس کا ذقن یاد آ گیا
۱۸۹۳ ، خنجرِ حُسن مرزا ، ۲۱۰). [ذقن (رک) کا ایک اِملا].

زَقَند (فت ز ، ق ، سک ن) امث.
رک : زغند. معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرکت ان مچھلیوں کی اُڑان نہیں ہے بلکہ زقند ہے. (۱۸۶۹ ، مسافرانِ لندن ، ۸۵). ایک ہی زقند میں خندق کے اس پار تھا. (۱۹۲۵ ، لعبتِ چین ، ۳۶). اور دو زقندوں میں کمپاؤنڈ کی دیوار لے لی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۳). [زغند (رک) کا ایک املا].

--- بَھرنا محاورہ.
رک : زغند بھرنا.
رکھوں نہ ہم نفساں گر دلِ طپیدہ پہ ہاتھ
تو جا رہے ابھی بھر کر زقند آتش پر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۷). کیوں کیوں یہ دفعتاً زقند بھر کے اِتنی دور کیوں چلی گئیں. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۳۰).
ملک الموت نے ناگہ بھری ایک زقند
ہارک کو چھوڑ کے ہونا ہی پڑا قبر میں بند
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۱۹). اس نے زقند بھری اور دیوار پھاند کر اندر چلا گیا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۲۴).

--- لَگانا محاورہ.
رک : زغند بھرنا.
مسندِ زہد پہ ابلیس نے قبضہ ہے کیا
ارتقا کے لئے انسان نے لگائی ہے زقند
(۱۹۶۹ ، نئے ذائقے ، ۳۶). جیسے یہ بات اس نے پہلی مرتبہ سُنی ہو پھر اس کا ذہن زقند لگا کر کسی اور طرف نِکل گیا. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۵۶).

--- مارْنا محاورہ.
رک: زغند بھرنا. انگلینڈ میں متوسطین بھی انڈیا کی کُل آب پاشی کے کاموں کو یہ جانتے تھے کہ تاریکی میں زقند مارنی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۲۶). ان کے اجسام میں سیلِ حیات زقندیں مار سکے تو ہم کس منظر کا مشاہدہ کریں گے؟. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۷

زَقُّوم (فت ز ، و مع) امذ.
۱. **تھوہڑ کا پودا جو خاردار اور کڑوا اور زہریلا ہوتا ہے.**

عشقِ مسجد سوں چھوڑا کیتا حوالت میکدہ
پامقامِ امن پھر منگتا نہیں سایہ زقوم
(۱۶۷۹ ، دیوانِ سلطان ، ۷۱).
جہاں تھے سرو و صنوبر وہاں اُوگے ہے زقوم
بجے ہے زاغ و زغن سے اب اس چمن میں دُھوم
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷).
کون جا ہے جہاں زقوم نہیں
کون گھر ہے جس میں بوم نہیں
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۳۵). غار میں داخل ہوا دیکھا جہنم دوسرا ہے زقوم کا ایک درخت لگا ہے ، سحر کے زور سے اسے اُکھاڑا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۵۶). اگر ... دانت کاف ہلتا ہو تو زنبور سے اُکھاڑ دیں اور اگر اُکھاڑنا مناسب نہ ہو تو رُوئی ، انجیر یا زقوم کے دودھ میں تر کر کے دانتوں پر ملیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۳). نظم کا یہ موضوع اگر کسی اور شاعر کے پیشِ نظر ہوتا تو اس میں ... زہر بھرے زقوم ہوتے مگر خاطر کا ذوقِ شاداب اس میں بھی ... گُلاب اُگا رہا ہے. (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸). ۲. **دوزخ کا ایک درخت جس سے دوزخی اپنی خوراک حاصل کریں گے.** زقوم کے درخت کھانا ، مالکِ دوزخ کے قریب رہنا شیطانوں کے ہمسائے عذاب میں گرفتار ہونا ، یے سب تمہارے واسطے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۵۴). ہمارے بہشت میں اگر کوئی پھلنے پھولنے والا درخت ہے تو دوزخ کا زقوم ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، ۳۰). ۳. **ہر کڑوی ، زہریلی اور مہلک غذا.**
زندگی زقوم و حنظل ہی سہی
جرعہ جرعہ نوشِ جاں کرتے رہو
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۴۸). [ع].

زِق (کس ز) امذ.
ایک مرض جس میں پیٹ پُھول کر مشک جیسا ہو جاتا ہے. زق میں مثل مشک کے پیٹ پُھول جاتا ہے اور زق کے معنی مشک کے ہیں. (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۱۰۲). اس کے پتّوں کو نمک کے ساتھ کوٹ کر مٹی کے برتن میں بند کر کے جلا کر اس راکھ کو شہد کے ساتھ پھنکنے سے استسقائے زِق بیٹ جاتا ہے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۸۱). [ع].

زَک (۱) (فت ز) امث.
۱. **ہار ، شکست ، ہزیمت.** شہنشاہِ روس نہیں خیال کرتے ہیں کہ ترکوں کو کامل زک ہوئی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۱۱۶).
ملی جس کو بارہا زک وہ ہے مشرکانہ کثرت
جو رہی ہے غالب اب تک وہ ہے مومنانہ قِلت
(۱۹۳۹ ، چمنستان ، ۲۳۸). ۲. **ذِلت ، ندامت ، سُبکی ، خِفّت.** ہم لوگ عیاشی کے پیچھے کیسی کیسی زکیں اٹھاتے ہیں مگر نہیں چھوڑتے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۲۰).
مُجھے زک دے کے شاداں کر نہ اے بد عہد دُشمن کو
ترا وعدہ ہے سچا اس پہ میں نے شرطِ جاں بدلی
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲۱۳). ۳. **گھاٹا ، خسارا ، نقصان.**

اس مکارنہ فتحِ مصر سے انگریزوں نے فرانسیسی ڈپلومیسی کو بڑی سخت زک پہنچائی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۷۷). یونیورسٹی میں نمائندگی کے لئے میرے انتخاب کو تو کوئی زک نہیں پہنچی مگر ہمارے کالج کے برسر ، اندر خانے میرے مخالف ہو گئے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۲۱). [ع].

---اُٹھانا محاورہ.
جنگ یا مقابلے میں شکست کھانا ، ذلیل ہونا ، شرمندہ و نادم ہونا ، خسارہ یا نقصان برداشت کرنا. آرامِ دل .. اپنی ضد سے کئی مرتبہ دھوکا کھا چکا تھا بڑی زک اٹھا چکا تھا. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۷۳). اس بحث میں بھی اسے زک اٹھانی پڑی. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (دیباچہ) ، ۱۰۳) . میں نے پے در پے زک اٹھائی. (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۳۸).

---پانا محاورہ.
نقصان اُٹھانا ، جنگ یا کسی بھی مقابلے میں زک اُٹھانا.

اب دل کو لگاتے ہیں ذرا سونچ سمجھ کر
دو چار جگہ پہلے بھی زک پائے ہوئے ہیں

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۱۷۲) . جہم بن صفوان سے جو مذہب جہمیہ کا بانی ہے مناظرہ ہوا اور جہم نے زک پائی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۲).

---پہنچانا محاورہ.
شکست دینا ، نقصان پہونچانا. اغیار یونہی پیچھے پڑ گئے اور آسٹریا کی عظیم سلطنت کو زک پہنچانے کے بہانے تلاش کرنے لگے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۵۶).

---پہنچنا محاورہ.
شکست ہونا ، نقصان پہنچنا . اپنی چالیس سالہ زندگی کا جائزہ لیا تو اندازہ ہوا کہ انہیں عورت کی ذات سے زکیں پہنچی ہیں. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۰).

---دینا محاورہ.
۱. جنگ یا کسی بھی مقابلے میں شکست دینا ، ہرانا ، نقصان پہنچانا ، نیچا دکھانا ، چوٹ دینا. تاتاریوں کو بار بار اس نے زک دیا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵). ان کی اولاد ہی ... خود ان پر حملہ کرتی ہے اور ان کو زک دیتی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۳) . وہ کسی کو نقصان پہنچانے یا زک دینے کی اہلیت نہیں رکھتے تھے. (۱۹۸۲ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۷). **۲. رُسوا کرنا ، ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا.**

بس اب تو اے بیٹی زیادہ نہ بک
کوئی ایسے شہ کو بھی دیتا ہے زک؟

(۱۸۸۳ ، عجائباتِ پرستان (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۹۹)) . شاہدہ نے تو بہن کو زک دینے کا ایک موقعہ تاکا مگر الٹی ٹانگیں گلے میں آ گئیں. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۲) . الفاظ کا غلط صرف کرنا اور اپنی غلطی پر اڑے رہنا اہلِ زبان کو زک دینے کا کوئی مستحسن کارگر طریقہ نہیں ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۱۴).

---فاش کسرِ صف ، امث.
کُھلی ہوئی شکست. مصلحتِ ایزدی اس میں کیا تھی کہ اس طرح کی زکِ فاش اس خاندان کو دی. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۶۸). [زک + فاش (رک)].

---کھانا محاورہ.
ہارنا ، ہزیمت اُٹھانا ، شکست کھانا ، مُنھ کی کھانا.

تو کیا اُس سے زک کھائے آتے ہو تُم ؟
کہ جھیپے سے کُچھ کُچھ پائے جاتے ہو تُم

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۰).

حیا عتاب کے پہلو دبائے گی کیا کیا
یہ چھاؤں دُھوپ سے زک کھا گئی تو کیا ہو گا

(۱۹۷۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۰۷).

---مِلنا محاورہ.
شکست ہونا. فوج رومانیا کی طرف حملہ کرنے میں زک ملی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۱۳۰).

مُدّت کے بعد شانِ تغافل کو زک ملی
وہ مُسکرا رہا ہے مری اِلتجا پر آج

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۶۷).

---ہونا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، رُسوا ہونا.

اڑ جائے خبر تو زک ہو تُم کو
دیوار کے کان ہیں یہ سُن لو

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۰).

زَک (۲) (فت ز) امث.
زخ ، گھوڑے کی باچھ کے متورم یا پکے ہوئے ہونے کی کلفت ، گھوڑے کی ایک بیماری.

کسی گھوڑے کی جاوے باچھ گر پک
بمصر سارے کہتے ہیں اسے زک

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۳). [زخ (رک) کا بگاڑ].

زَکا (فت ز) امث ؛ صف.
۱. بڑھنا ، افزوں ہونا (علمی اُردو لُغت). **۲. امیر ، دولت مند ، فوراً ادا کرنے والا.**

اس راہ کے دقایق بن پیرو نہ کھل سے
گر تو زک ہوا تو اس میں زکا سوں گیا حظ

(۱۶۷۸ ، دیوانِ قربی ، ۲۶ (الف)). [ع].

زَکاب (فت ز) امث.
روشنائی.

ظاہر میں ہے تو غیر بہ شکلِ ہمہ جہاں
شاہد ہے اس پہ حال حروف و زکاب کا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲). [ع].

زَکات (فت ز) امث ؛ ←← زکاۃ.
رک : زکواۃ.

کبھیں تٹ نبیڑے برد ہو نہ سات
میرا باج یوں جیوں خُدا کی زکات
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۴).

گدا تج عشق کا ہوں دے زکاتِ عشق منج سائیں
کہ ہے اعجاز منج من کوں کہ جیوں عیسیٰ مریم کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱).

شعر کہہ کہہ کے کیوں نہ بانٹیں ہم
فرض کس مال میں زکات نہیں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۶۹).

تُو نے درویشی کی دی شان کٹی
تُو نے ٹھکرائی خدائی کی زکات
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۰۹).[ع].

---حُسن کس اضا(---ضم ح ، سک س) امث.
خُوبصورتی کا صدقہ ، مراد : محبوب کا بوسہ.

مرا دل بُستحق ہو مانگتا ہے
زکاتِ حُسن کا انعام یک بار
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۳).

زکاتِ حُسن دے اے جلوۂ بینش کہ مہر آسا
چراغِ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۶).[زکات + حُسن (رک)].

زَکاتی (فت ز) امث.
زکات (رک) سے منسوب یا متعلق.

مال صدقے کیا زیارت کے
نقدِ جاں جو بچا زکاتی ہے
(۱۹۱۴ ، بیاضِ نعت ، ۱۷۸).[زکات + ی ، لاحقۂ نسبت].

زُکال / زُگال (ضم ز) امذ.
رک : زغال. تار کیا آتش کا پرکالہ ہے ظاہر میں سرد مگر زُکال اس کی قربت سے گُلِ لالہ ہے. (۱۸۴۵ ، مرقعِ پیشہ وراں ، ۷).

آتشِ یاقوت گر بھڑکے سِوا ، شہ کے حضور
دے کے چھینٹا آسماں کر دے اسے شکلِ زُکال
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۲۱).[زُغال (رک) کا ایک املا].

زُکام (ضم ز) امذ.
۱. وہ بیماری جس میں ناک سے ریزش ہوتی ہے اور فضلات دماغ سے نتھنوں کی طرف آتے ہیں، نزلے کے اثر سے ناک کی ریزش. اس چمن کی کلی باس سہکاوے گی ... جسے زُکام ہے اسے کیا باس آوے گی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۱).

اس میں جو روتے ہوئے ، دیکھ کسی نے لیا
تو یہ بہانا کہ ہے ، رات سے ہم کو زُکام
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۵).

بس اب کُھلا کہ طبابت کی اِتنی ہستی ہے
کہ جھٹ سے لِکھ دیا خیساندہ از برائے زُکام
(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۹۹). یہ (وائرس) ... طرح طرح کی بیماریاں پھیلاتے ہیں مثلاً انسان میں زُکام ، پولیو ، چیچک ، خسرہ وغیرہ. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۸۴). **۲. ناسور ، زخم جس سے پانی خارج ہونے لگتا ہے.** ایک شخص کی پنڈلی میں زُکام ہو گیا تھا. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۵۳).[ع].

---بگڑنا محاورہ.
زُکام کا خراب ہونا ، زُکام کا شدید ہو جانا ، نزلہ بند ہو جانا (ماخوذ: عِلمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

---پکنا محاورہ.
زُکام کا شدید ہو جانا ، زُکام کے سببِ ناک کا بہنا ، زُکام کے پانی کا غلیظ ہو جانا (ماخوذ : عِلمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

زُکامی (ضم ز) صف.
زُکام سے متعلق ، زُکام سے متاثر. آنکھوں میں ... درد ہوتا اور نبض جلد چلتی ہے خاص زُکامی علامات اکثر بعد پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۱۳۰).[زُکام + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَکواۃ (فت ز ، ا بشکل و) امث.
۱. اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رُکن ، مال کا چالیسواں حِصّہ جو اصلی اور حقیقی ضروریات پوری ہو جانے کے بعد سال بھر تک فاضل رہے اور جس کا خُدا کی راہ میں دینا حکمِ شرع کے مطابق ہر صاحبِ نِصاب مُسلمان پر فرض ہے. نماز کرنا میرا طریقت ، روزہ رکھنا میرا حقیقت ، مالِ زکواۃ دینا معرفت. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۳).

کرے حج کعبہ کا دیوے زکواۃ
مُسلمان ہے جو کرے یہ صفات
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۳). مُسلمانی کے کتنے فرض ہیں ... چوتھا فرض مال ہو تو زکواۃ دینا. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۰). اسلام کے پانچ رکن ہیں. کلمۂ توحید ، نماز ، روزہ ، حج ، زکواۃ. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۸). زکواۃ و خمس وغیرہ تقسیم کے لیے بادشاہ و امرا سب آپ ہی کے پاس بھیجا کرتے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۳۰). اللّٰہ کی خوشنودی کے لئے بغیر کسی دنیاوی فائدے کے کسی پریشان حال یا مُفلس مُسلمان کو مال کا مالک کر دینے کو زکواۃ کہتے ہیں ، ویسے زکواۃ کے معنی ہیں زیادہ ہونا ، بڑھنا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۴۴). **۲. صدقہ ، خیرات ، دان.**

دے ڈالو تُم بھی خمسِ سُخن جلد اے نسیم
ہر مالدار پر ہے زکواۃِ خزانہ فرض
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۳). جانتے بھی ہو پسینہ کیا چیز ہے یہ تمہارے بدن کی زکواۃ ہے. (۱۹۰۳ ، انتخابِ توحید ، ۷۷). بیماری بھی تندرستی کی زکواۃ ہوتی ہے تم اس زکواۃ سے بھی سبکدوش ہو جاؤ گے. (۱۹۴۷ ، حرف آشنا ، ۱۵۲). **۳. چُنگی، محصول.** جس وقت مال کی زکواۃ دے کر اسباب کشتی پر چڑھایا اور لنگر اُٹھایا ناؤ چلی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۱). اف : دینا ، لینا. **۴. معینہ تعداد میں خُدا کے کسی اسمِ جمالی یا جلالی یا دعا کا وِرد (ان قیود و شرائط کے ساتھ جو عاملوں نے مقرر کی ہیں) نیز نقش و تعویذ کی بھی زکواۃ دی جاتی ہے.**

کبھی افسوں و عزیمت کبھی تعویذ و طِلسم
کبھی تجویزِ زکواۃ اور کبھی قصدِ دعوت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). ایک حُجرہ میں گڑھا کھود کر اسم جلالیہ

کی زکواۃ جس کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ بیس ہزار ہے ایک سال میں پوری کی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۲۹۷). [ع : ز ک و].

--- برتنا محاورہ (قدیم).
زکواۃ دینا ، زکواۃ نکالنا ، زکواۃ ادا کرنا. سو زکواۃ برتنا سو حج. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۳).

--- نکالنا محاورہ.
شرعی حکم کے مطابق اس مال کا چالیسواں حصّہ جو اصلی و حقیقی ضرورتیں پوری کرنے کے بعد سال کے اختتام پر فاضل رہے ، مستحقین کے لیے مخصوص کرنا یا انہیں دے دینا. لکھا عبداللہ بن عمرنے طرف بیوی سالم کے کہ نکالے زکواۃ اپنی بیٹیوں کے زیوروں کی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۸۲).

زکی (فت ز) صف.
۱. پاک و پاکیزہ ، بُرائیوں سے مُنزّہ ، طاہر.
بازوئے نبی دستِ خدا نفسِ پیمبر
طیّب زکی و طاہر و پاکیزہ و اطہر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۸).
تیری مدح و ثنا میں زباں کو تکلّم کا یارا نہیں
اے نزاری ، حِجازی ، تہامی ، مزکی ، زکی
(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۴۹). ۲. وہ جو زکواۃ دے (علمی اردو لغت). [ع].

زکیّہ (فت ز ، کس ک ، شد ی بفت) امث.
نیک ، پاک و پاکیزہ ، طاہر ؛ وہ جو زکواۃ دے.
راضیہ مرضیہ زکیّہ لقب
ساجدہ عابدہ حبیبہ ثنا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴). جس راہ نِکل جاتے تھے برکتِ انفاسِ زکیّہ سے کوہ صحرا معدن مشک و عود ہو جاتے تھے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۱۵۴). [زکی + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

زُگال (ضم ز) امذ.
کوئلہ.
کرتی ہے دُور خط کو چمک اس کے گال کی
کھوتی ہے جیسے آگ سیاہی زُگال کی
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۲۵).
حسنِ ذاتی کا تغیّر ہو اگر مدِّنظر
آفتابِ روزِ محشر تیرہ ہو مثلِ زُگال
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۳۸). [زغال (رک) کا متبادل املا].

زِگ زیگ (کسر ز ، ی لین) صف.
ٹیڑھا میڑھا ، پُر پیچ و خم. یہ حالتِ زگ زیگ ریوٹنگ کے وہ طاقت جو کہ پلیٹ کے درمیان بطور وتر ریوٹوں کے درمیان ہوتی ہے یہ اس طاقت کے برابر ہوتی ہے جو کہ ہاری زنٹل طور پر ریوٹوں کے درمیان ہوتی ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز ، ۲ : ۲۳۳). تختے لہروں کی شکل میں بچھی ریت پر زگ زیگ کے نقوش بناتے اونٹ کے پیچھے بھاگ رہے ہیں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۶۰). [انگ : Zigzag].

زَلّ (فت ز ، شد ل) امث.
گارے یا کیچڑ میں پانو کے پھسل جانے کی کیفیت ، خطا کاری.
جو ضلالت سے ہوں گمراہ وہ اِے ظِلِّ خدا
زلِّ اقدام سے ہوں خاکِ مزلّت پہ ذلیل
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۴۱). [ع].

زَلّات (فت ز ، شد ل) امث ؛ ج.
رک : زلّت جس کی جمع ہے. ذکرِ معائب اور قوادح اور زلّات اون کا کریں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۳). شارح علامہ ابوالمنتہی ... رقم طراز ہیں کہ ان حضرات سے زلّات اور خطایا ہوئی ہیں جیسے حضرتِ آدم اور حضرت موسیٰ سے. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۳۰) [ع : زلّت (بہ اضافہ ا علامتِ جمع)].

زَلازِل (فت ز ، کس ز) امذ.
زلزلہ (رک) کی جمع ، آفتیں ، سختیاں. وزیرِ اعظم حمزہ عمر داخلِ طلسم ہے پس یہ مقابلہ زلازل قاف باطل کنندہ نیرنگ و افسونِ طلسمات ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۱۰۱). [ع].

--- ہونا محاورہ (قدیم).
(زلزلے سے) ہلنا.
ہلیا جتنا ڈونگر اس آواز تھی
زلازل ہوا کوٹھ یکبارگی
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۹۱).

زُلال (ضم ز) امذ ؛ صف.
۱. ایک کیڑا ہے جو برف میں پیدا ہوتا ہے اس جگہ کا پانی صاف ہوتا ہے (مہذب اللغات). ۲. (مجازاً) صاف ، شیریں ، خُنک ، خوشگوار اور نِتھرا ہوا پانی.
میا کی دشٹ سوں یک دن لٹک عدن میانے
مریاں جلاؤ اُدھر کے زُلال تھے بھرپور
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۴). یہ خاکِ ناپاک تیرے زُلالِ رحمت سے پاک ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۳). تالاب بڑے بڑے آبِ زُلال سے بھرے ہوئے ایک لُطف دِکھاتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۰۴). کنیز اس اشارے سے چپ ہو رہی گھر میں جا کر ایک کاسہ آبِ زُلال کا لائی. (۱۸۵۱ ، بہارِ دانش ، ولایت ، ۱۴۳).
جب عُمر بسر ہوئی تو کیا عیش و ملال
پیمانہ بھرا ہو تو ہلاہل کہ زُلال
(۱۹۸۵ ، دستِ زرفشاں ، ۷۹). [ع : (ز ل ل)].

--- خِضَر کس اضا (--- کس خ ، سک نیز فت ض) امذ.
آبِ حیات.
وہ لب پہ خط ہے عشاقِ زہر کیوں کر ہوا
زُلالِ خِضر سے الصاقِ زہر کیونکہ ہوا
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۸). [زُلال + خِضر (عَلَم)].

--- نوشی (--- و مج) صف.
صاف پانی پینے والا.

شرابِ صاف مبارک زُلال نوشوں کو
فقیرِ مست ہوں میں مستحق ہوں تلچھٹ کا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۲).
زُلال نوش ہوں میں مست دور میں میرے
ہے گی درد کی مٹی خراب شیشے میں
(۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۸۷). [زُلال + ف : نوش ، نوشیدن ـ پینا].

زُلالا (ضم ز) صف (قدیم).
رک : زُلال.
جھلکتی ہے رَین الماس نمنے
سجن دیو اس صفا میں ہے زُلالا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۵). [زُلال (رک) + ا (زائد)].

زُلالی (ضم ز) صف.
زُلال سے منسوب.
ابیات صاف و رنگیں رکھتا ہے مثنوی میں
تیرے لباں کا گویا شاگرد ہے زُلالی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۴).
ہے دوات اب خُشک حلقِ خامہ تڑپا پیاس سے
شہ کے غم میں حسرتِ شعرِ زُلالی چھٹ گئی
(۱۸۷۱ ، ایمان ، ۱۷۵). [زُلال + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کُوزَہ (ـــو مع ، فت ز) امذ.
مینڈک میں ایک ریشہ دار تھیلی. دونوں سطحیں ایک ریشہ دار تھیلی کے ذریعے علیحدہ رہتی ہیں جو زُلالی کُوزہ کے نام سے موسوم ہے. (۱۹۴۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۹). [زُلالی + کُوزہ (رک)].

زِلّت (فت نیز کس ز ، شد ل بفت) امث.
لغزش ؛ (مجازاً) خطا ، گُناہ. میں ہر موقع پر خطا اور زِلّت مولف کا اشارہ کر دوں گا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۵۵۶).
دوڑتے ہیں تو ایسی راہوں میں
جس میں ہر ہر قدم پہ زِلّت
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۶). زِلّت کے معنی عربی لُغت میں لغزش کے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۴). [ع : (ز ل ل)].

زَلْخ (فت ز ، سک ل) امذ.
(بازاری) مُشت زنی ، سڑکا ، ہاتھ کے ذریعے سے مادۂ منویہ کا اخراج کرانا. خدا نہ کرے کسی نوجوان کو زلخ کی عادت ہو جائے زندگی تباہ ہو جاتی ہے آدمی عورت کے کام کا نہیں رہتا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۲۱). [ع : (جلق) کا بازاری تلفظ].

زِلْزال (کس ز ، سک ل) امذ.
۱. لرزہ ، تیز اور شدید جُنبش.
ملی ہے اُس کو شجاعت علی سی ورثے میں
بِنائے کُفر میں ڈالے نہ کس طرح زلزال
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائد سحر ، ۱۹). **۲. قرآن کی ایک سورہ کا نام ، جو آٹھ آیتوں پر مُشتمل ہے ـ جس میں قیامت اور روزِ حشر کا نہایت موثر بیان ہے.**
ہو فرس مثلِ آیتِ زلزال
رکھ لو ٹاپوں کے نیچے دشت و جبال
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۵۲). [ع].

زَلزَلا (فت ز ، سک ل ، فت ز) امذ (قدیم).
رک : زلزلہ.
غصہ چڑہا ہے عشق کوں اب عقل پر آتی بلا
کیا حال آخر ہوئے گا کیوں سوے گا یو زلزلا
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۶). [زلزلہ (رک) کا قدیم املا].

زَلزَلانا (فت ز ، سک ل ، فت ز) ف ل.
کانپنا ، تھرانا.
ہڑبڑا کر زمیں تھر تھرائی
اور دیوار و در زلزلائے
(۱۹۶۲ ، گُلِ نغمہ (ترجمہ) ، عبدالعزیز ، ۱۳۱).
سرشتِ کون و مکاں زلزلا کے رہ جائے
دلِ ملنگ تُو اس طرح ایک بار دھڑک
(۱۹۸۰ ، شہرِ سدا رنگ ، ۵۴). [زلزلا + نا ، علامتِ مصدر].

زَلزَلَہ (فت ز ، سک ل ، فت ز ، ل) امذ.
۱. بھونچال ، زمین کی لرزش.
لگی آگ پھر جانِ ناشاد میں
ہوا زلزلہ دل کس بُنیاد میں
(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۹۲).
شیرِ فلک کو راہ بھلا دیوے وہ دھمک
اس زلزلے میں گاوِ زمین سیکھ جائے چال
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۵). تحریک کیا تھی ایک زلزلہ تھا جس نے ہندوستان کی زمین کو لرزا دیا. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۰۴). **۲. ایسا بطیل و شجیع جو کسی مقام کو تہہ و بالا کر دے.** اگر تم کو بھی دربدر خاک بسر نہ کیا تو نام اپنا زلزلہ قاف ، ثانی سلیمان نہ پایا ہو گا. (۱۸۹۶ ، طلسمِ ہوشربا ، ۷ : ۸۸۴). [ع].

ـــ اُٹھنا محاورہ.
بھونچال آنا ، زلزلہ برپا ہونا.
رہے گی چار دیوارِ عناصر درمیاں کب تک
اُٹھے گا زلزلہ اک دن اسی بیٹھے ہوئے دل سے
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۳۲).

ـــ انگیزی (ـــفت ا ، غنہ ، ی مع) امث.
ہلچل مچانا. عبارت کی طرّاری اور زلزلہ انگیزی اپنے مصنف کی شخصیت کی آئینہ دار ہے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتحپوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۱۲). [زلزلہ + ف : انگیز ، انگیختن ـ اُٹھنا ، اٹھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آنا محاورہ.
بھونچال آنا ؛ (مجازاً) لرزہ طاری ہونا ؛ کپکپی آنا.
جو جاندار تھے اپنی جاں لے چلے
غریبوں کو آنے لگے زلزلے
(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۴۴).

زلزلہ آئے زمیں کو سقفِ گردوں پھٹ پڑے
نالہ کر بیٹھیں ابھی جو اے بُتو بے پر ہم
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۸۲). چہار شنبہ کی رات کو جمادی الثانیہ کی تیسری تاریخ کو مدینہ میں ایک سخت دھما کہ ہوا ، پھر بڑا زلزلہ آیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۵۱). اتوار کی صبح شدید زلزلہ آیا، زلزلے کا مرکز دارالحکومت بخارسٹ ... تھا . (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، یکم ستمبر ، ۱).

---برپا ہونا محاورہ.
ہلچل ہونا.

زلزلہ دشت میں برپا تھا لرزتے تھے فلک
(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

---پڑنا محاورہ.
بھونچال آنا ؛ (مجازاً) ہلچل پڑنا ، کھل بلی مچنا.

بھراوے جو تیزی کو راناں منیں
پڑے زلزلہ آسماناں منیں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷).

کیوں سرِ زمیں میں دل کے اب زلزلہ پڑے ہے
حرکت تُجھ ابرواں کی بھونچال ہے پیارے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۵). نصوح کا یہ برتاؤ دیکھ کر اندر سے باہر تک تہلکہ اور زلزلہ پڑ گیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۹).

---پیدا ہونا محاورہ.
ہلچل ہونا. اس کی دعاؤں سے بارش برسے ، سرسبزی اور فراغبالی پھیلے یا زلزلہ پیدا ہو. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۲ : ۴۳۷). مہاراجہ اور اس کی حکومت کے ایوان میں گویا زلزلہ پیدا ہو گیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۵).

---پیما (---ی لین) امذ ؛ صف.
۱. ایک آلہ جس سے زلزلے کی شدّت ، سمت ، مرکزِ وقوع اور متاثرہ علاقے کی وسعت وغیرہ کا پتا چلایا جاتا ہے. جن امریکی ماہرین نے حال ہی میں چین کا دورہ کر کے زلزلہ پیما کے مراکز کا معائنہ کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ چینی ماہرین کے دعوے میں بڑی صداقت ہے. (۱۹۷۶ ، مشرق ، کراچی ، ۹ اگست ، ۹). **۲. زلزلہ کی مشین کو دیکھنے والا یا اس پر علامات سے زلزلے کا قبل از وقت اندازہ لگانے والا.**

کل ایک زلزلہ پیما نے یہ کہا مجھ سے
ترے نصیب میں دھکّے بھی ہیں دھماکے بھی
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲ مارچ ، ۳). [زلزلہ + پیما (رک)].

---پیمائی (---ی لین) امث.
زلزلے کی شدّت ، سمت ، مرکزِ وقوع اور متاثرہ علاقے کی وسعت کا پتہ چلانا نیز زلزلے کی علامات کا قبل از وقت اندازہ لگانا. شاید محکمۂ موسمیات نے زلزلہ پیمائی کا خیال مملکتِ فن کے محکمۂ جمالیات کی نفس پیمائی سے مُستعار لیا ہو. (۱۹۷۶ ، توازن ، ۲۶۰). [زلزلہ + پیما (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---چڑھنا محاورہ.
لرزہ آنا ، کپکپی چھوٹنا ، جسم کا کپکپانا.

دیوانہ ترا قید سے ہستی کی جو چُھوٹا
چڑھ جائے گا اک زلزلہ صحرائے عدم کو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۹).

---خیز (---ی مج) صف.
زلزلہ اٹھانے والا ، بھونچال پیدا کرنے والا. تاریخ کے زلزلہ خیز مگر خاموش عمل سے انقلاب ... ابھر رہا ہے. (۱۹۷۴ ، صدا کر چلے ، ۵۳۶). [زلزلہ + خیز (رک)].

---ڈالنا محاورہ.
ہلچل پیدا کرنا، تلاطم برپا کرنا عنبر اپنے دِلاوروں کو لے کر بادشاہی لشکر کے مقابلے کے لیے کھڑا ہوا اور ایسا لڑا کہ ایک دفعہ لشکرِ شاہی میں زلزلہ اس نے ڈال دیا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶ : ۹۵). فنِ حرب نے دنیا میں زلزلہ ڈال دیا اپنے ملک اور قوم کی حفاظت ... میں کیا کچھ نہیں کیا. (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۲۵).

---نِگار (---کس ن) امذ.
رک : زلزلہ پیما. اس زلزلہ نِگار کا حال ... بیان کیا ہے. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۴۱۳). زیادہ حسّاس قسم کے زلزلہ نِگاروں میں زمین کے ارتعاشات برقِ مقناطیسی طور پر ریکارڈ کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۶۸۹). [زلزلہ + ف : نگار ، نِگاشتن ـ لکھنا].

---ہونا محاورہ.
رک : زلزلہ آنا. دراصل کسی پاس منگنا بھلے آدمی کو معلوم ہے کہ کیا بلا ہے ، دل پر کیا آفت کیا زلزلہ ہے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

ترے سات مُجھ پر عجب ہے بلا
بلا یا قیامت کا ہے زلزلہ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۳). تھوڑے دِنوں کے بعد ایک دن زلزلہ ہوا اس قلعۂ سنگین کی النگ ٹوٹ پڑی .(۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۱۷).

گر عرش کو زلزلہ ہو حیرت کیا ہے
اللہ ہے مُنتہائے آہِ مغموم
(۱۹۵۵ ، رباعیاتِ امجد ، ۳ : ۳۲).

زَلْزَلی (فت ز ، سک ل ، فت ز) صف.
زلزلہ (رک) سے منسوب یا متعلق. اس طرح قلم پر زلزلی لہریں مستقل طور پر ریکارڈ ہو جاتی ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۶۸۹). [زلزلہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

زَلْزَلے (فت ز ، سک ل ، فت ز) امذ ؛ ج.
زلزلہ (رک) کی جمع یا حالتِ مُغیرہ (تراکیب میں مُستعمل). سفیر سمجھا کہ ایسے زلزلے کا شخص ہے تو اس کی کوئی بڑی بارگاہ ہو گی. (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۵۲).

زلزلے آئیں کہ طُوفان اُٹھیں
اپنے قدموں کو جمائے رکھنا
(۱۹۵۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۸۸).

ـــ کا صف (مث : زلزلے کی).
زلزلے جیسی ، شان و شوکت کے ساتھ. جس شخص نے اس زلزلے کی حکومت کی ہو اس کے حق میں یہ بے عزتی کچھ کم نہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۳۲).

زَلْزَلِیات (فت ز ، سک ل ، فت ز ، سک ل) امذ.
زلزلے سے متعلق اور منسوب علم (اصطلاحاتِ سیاسیات)
[زلزلہ (بحذف ہ) + یات ، لاحقۂ نِسبت].

زُلف (ضم ز ، سک ل) امث ؛ امذ (قدیم).
۱. **پیشانی کے اُوپر اور سر کے سامنے کے بالوں کی لٹ جو کان کے قریب ہوتی ہے ، کاکل ، گیسو.**

تُجہ زُلف کے کچہ (کچھ) دام کوں زاہد کہیں تسبیح یو
بہمن کہیں جینے یہی زنّار ہے کفّار کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۸).

وہ تیرا زُلف ہور رُخسار میرے
نظر میں چُپ رہیا ہے دیس ہور رات

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰۶).

گر بخت اپنے جاگیں تو اک کام کیجیے
سائے میں اس کے زُلف کے آرام کیجیے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۳).

وہ گورے گورے چہروں پہ زلفیں اِدھر اُدھر
کرتے گلوں میں نورِ بدن جن سے جلوہ گر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳). جب دماغ پر بہت زور دیا تو زُلف بھی یاد آئی اور ہم نے اسی کو مشاعرہ کا ماحصل سمجھا. (۱۹۲۴ ، مذاکراتِ نیاز فتحپوری ، ۱۸۳).

نظر آتا نہیں صحرا میں اُن کی زُلف کا سایہ
مگر ہم تو اسے بھی سائباں تحریر کرتے ہیں

(۱۹۸۶ ، غُبارِماہ ، ۷۵). ۲. **گندھے ہوئے سر کے بال** (ماخوذ: مہذب اللغات). ۳. **گھوڑے کی ایال ، گھوڑے کے وہ بال جو گردن کے اُوپر ہوتے ہیں.** ایک بھونری زلف کے نیچے کا نشان. (۱۸۴۱ ، زینت الخیل ، ۵۷). [ف].

ـــ اُلجھنا ف ل.
۱. **بال اُلجھنا.**

ہوتی جو غرض چھاتی سے لپٹانے کو آتے
زلفیں جو اُلجھتیں تو سُلجھوانے کو آتے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰). ۲. **(مجازاً) پریشان ہونا.** سپہر آرا کبھی سمجھاتی ہے ، کبھی زُلف کی طرح اُلجھ پڑتی ہے فرطِ محبت سے میرا دیوانہ پن دیکھ کر لڑتی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۶۱).

ـــ بِکھرانا ف م.
بال بِکھرانا.

زُلف بِکھرائے ہوئے تا سرِ دوش
چشم بد مست نگہِ آفت ہوش

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۱۱).

ـــ بِکھرنا ف ل.
بال بِکھرنا.

جہاں جہاں بھی کوئی زُلف دوش پر بِکھرے
وہیں وہیں سے گُزر جائیے صبا کی طرح

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۱۷).

ـــ بَنانا محاورہ ؛ ف م.
بال سنوارنا ، زُلف سنوارنا.

تمھیں جو مشغلہ ہے زُلف کے بنانے کا
بہانہ ہے یہ فقط ہم سے منھ چُھپانے کا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۵۲).

اب بھی گھٹے گی کیا نہ شبِ ہجر اے عزیز
سُنتا ہوں میں وہ زُلفِ پریشاں بنائیں گے

(۱۹۳۱ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۱۳۰).

ـــ بَنْنا محاورہ ؛ ف ل.
زلف بنانا (رک) کا لازم ، بال سنورنا.

بن چکیں زُلفیں بھی سر بھی گندھ چکا
آئینہ آگے سے اب سرکائیے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۹۰).

وعدہ کرتے ہی کیا وہ آ جاتے
رات بھر زلفِ عنبری بنتی

(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات)).

ـــ پُرپَیچ کس صف(ـــ ضم پ ، سک ر ، ی مج ، غنہ) امث.
گھونگھر والے بال.

سو پُرپیچ زُلفاں سرنگ گال پر
کنڈل گھال ناگاں بیٹھے مال پر

(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۱۳۳). [زلف + پُر (رک) + پینچ (رک)].

ـــ پُرخَم کس صف(ـــ ضم پ ، سک ر ، فت خ) امث.
رک : زلفِ پُرپیچ.

مری آنکھوں میں پڑ جائیں نہ کیوں کر اس قدر حلقے
تصوّر رات دن رہتا ہے مُجھ کو زُلفِ پُرخم کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۳). [زلف + پُر (رک) + خم (رک)].

ـــ پُرشِکَن کس صف(ـــ ضم پ ، سک ر ، کس ش ، فت ک) امث.
رک : زُلفِ پُرپیچ.

ہو پیر وہ نوجواں خدایا
ہو جائے وہ زُلفِ پُرشکن زرد

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۰). [زلف + پُر(رک)+ شِکن(رک)].

ـــ پَریشاں کس صف(ـــ فت پ ، ی مع) امث.
بِکھرے ہوئے بال. توبہ میری ہی زُلفِ پریشاں کی طرح برہم ہے. خوشی خیر باد کہہ کر سِدھاری (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۶۰).

تری زُلفِ پریشاں زندگی کا اِستعارہ ہے
بِکھر جائے ، سنور جائے ، سنور جائے ، بِکھر جائے

(۱۹۸۶ ، غُبارِماہ ، ۷۹). [زلف + پریشاں (رک)].

۔۔۔ پَریشان کرنا محاورہ.
بال بِکھرانا.

بانکے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس
زُلفِ سیاہ رُخ پہ پریشاں کیے ہوئے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۶).

۔۔۔ پَریشان ہونا محاورہ.
بال بِکھرنا.

نیند اس کی ہے دماغ اس کا ہے راتیں اس کی ہیں
جس کے کاندھے پر تری زُلفیں پریشاں ہو گئیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱).

۔۔۔ پیچاں کس صف (۔۔۔ ی مج) امث.
۱. گھونگھر والے بال.

اب بڑھاتے ہیں اے جنوں زنجیر
زُلفِ پیچاں کا سِلسلہ نہ رہا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۵۱).

عنبر و عِطر میں ڈُوبے ہوئے گیسو کی مہک
بازوئے ناز پہ کُھلتی ہوئی زُلفِ پیچاں
(۱۹۵۶ ، نبضِ دوراں ، ۹۱). **۲. ایک قِسم کی بیل جس میں رنگ دار پُھول لگتے ہیں.** پان گوٹی کے «چشمِ بُلبل» یا «زُلفِ پیچاں» کے جوہر خفیہ کلیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۸۳). [زُلف + پیچاں (رک)].

۔۔۔ تاب دار کس صف ، امث.
چمک دار بال.

جال پھیلائے ہوئے پانی پہ زُلفِ تاب دار
بال کا باندھا چلا آتا ہے جس میں خود شِکار
(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)). [زُلف + تابدار (رک)].

۔۔۔ چَلِیپا کس صف (۔۔۔ فت چ ، یِ مع) امث.
خم کھائی ہوئی زُلف ، زُلفِ پُرخم ، زُلفِ پُرپیچ ، صلیب کی شکل کے بال.

پھنسے ہیں بسکہ دل دریا دلوں کے اس میں اے پیارے
ترے مکھڑے پہ کیا زُلفِ چلیپا موج مارے ہے
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۲۳).

عقدہ کچھ کھلتا نہیں کیا جانے سرگوشی میں کیا
تُجھ سے کرتی ہے تری زُلفِ چلیپا بات چیت
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۳۰).

ترکِ ہوسِ زُلفِ چلیپا نہیں ممکن
اب جائے مرے سر سے یہ سودا نہیں ممکن
(۱۹۰۰ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۹۱).

نہ کیوں ہو زید اپنی خُشک دامانی پہ شرمندہ
کہ دیکھا ہے تری بھیگی ہوئی زُلفِ چلیپا کو
(۱۹۸۰ ، نکرِ جمیل ، ۱۳۳). [زُلف + چلیپا (رک)].

۔۔۔ چِھٹنا محاورہ.
زُلف بِکھرنا.

رُخِ یار پر جب چُھٹی زُلفِ یار
بلا اے صبا ہم پہ نازل ہوئی
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۷).

۔۔۔ چُھوٹنا محاورہ.
رک : زُلف بکھرنا.

رخ پہ کیا زُلف ترے غنچہ دہن چھوٹے ہے
ہم سیہ بختوں سے آخر کو وطن چُھوٹے ہے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۴۵).

۔۔۔ چھوڑنا محاورہ.
زُلف بکھیرنا یا لٹکانا.

چھوڑی نہیں عزارِ عرقنا ک پر یہ زُلف
گویا کہ تُو نے مُشک مِلایا گُلاب میں
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۹).

درہم و برہم ہوئی جمعیتِ خاطر تمام
کون آیا منہ پہ شب زُلفِ پریشاں چھوڑ کر
(۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۲۲۹).

۔۔۔ دَراز کس صف (۔۔۔ فت د) امث.
لمبے گیسو ، لمبے بال.

کہتے ہیں سُن سُن کے سب افسانۂ زُلفِ دراز
کس بلا میں پھنس گئے کیا تم کو سودا ہو گیا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۷۰). [زُلف + دراز (رک)].

۔۔۔ دوتا کس صف (۔۔۔ و مج) امث.
خمیدہ زلف ، مُڑی ہوئی لٹ ، دوہری لٹ.

چھیڑے گا جب تو پیش نہ جاوے گا کُچھ فسوں
اے دل نہ اس کے افعیٔ زُلفِ دوتا کو چھیڑ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳۲).

شیفتۂ زُلفِ دوتا ہو گیا
خود میں گرفتارِ بلا ہو گیا
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۱۹). [زُلف + دوتا (رک)].

۔۔۔ رَسا کس صف (۔۔۔ فت ر) امث.
زُلفِ دراز ؛ (مجازاً) کمر تک پہنچنے والی زُلف.

شانے سے جو وہ زُلفِ رسا تا کمر آئی
تو جان لے اے دل یہ بلا جان پر آئی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۴۱).

جو پھنس گیا ہے چُھوٹنا اس کا محال ہے
حبسِ دوام ہے تری زُلفِ رسا کی قید
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۰۲).

کُھلی جاتی ہے وہ زُلفِ رسا آہستہ آہستہ
معطر ہوتی جاتی ہے فضا آہستہ آہستہ
(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۱۱۱). [زُلف + رسا (رک)].

۔۔۔ سَنوارنا ف م.
گیسو سنوارنا ، بالوں میں کنگھی کرنا.

یہ بِگڑی ہوئی زُلف کیسی سنْواری
اِدھر آؤ لے لیں بلائیں تمہاری
(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

---سَنْوَرْنا ف م.
کنگھی چوٹی ہونا ، بالوں میں شانہ ہونا.
خاک سنْورے گی زُلفِ مُستقبل
جب ہے امروز خواب عشرت دوش
(۱۹۶۷ ، اثر لکھنوی (مہذب اللغات)).

---(کا) سَر ہونا محاورہ.
عاشق کا محبوب کی زُلف پر مُتَصَرِّف ہونا یعنی وصل کی منزل تک پہنچ جانا ، مقصد میں کامیاب ہونا ، مراد کو پہنچنا.
آہ کو چاہیئے ایک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زُلف کے سر ہونے تک
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۵).
کٹے گی شبِ غم سحر بھی تو ہو
وہ زُلفِ سیاہ فام سر بھی تو ہو
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۴۴).

---ِ سِیاہ/سِیَہ کس صف(--- کس س / فت ی) امث.
کالے بال. زُلفِ سیاہ و رُخِ عالم افروز ... شب اور سحر دونوں کی بہار دِکھاتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶).
جو ہے وہ اُس کی زُلفِ سیہ کا اسیر ہے
تاجِ ظفر ہے ، کاسۂ فقر نظیر ہے
(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۶۸). [زُلف + سیاہ / سِیہ (رک)].

---ِ سِیَہ فام کس صف(--- کس س ، فت ی) امث.
کالی زُلف ، کالے رنگ کے بال.
جی لیتی ہے وہ زُلفِ سیہ فام ہمارا
بُجھتا ہے چراغ آج سرِشام ہمارا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۹). [زُلف + سِیہ + فام (رک)].

---ِ شَب گُوں کس صف(--- فت ش ، و مع) امث.
رات کی طرح کالی زُلف.
اگر آیا کوئی جھونکا نسیمِ زُلفِ شبگوں کا
تو پُھولے گا شگوفہ سُنْبلِ گلزارِ مضموں کا
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۲۶).
مرے بازو پہ جب وہ زُلفِ شبگوں کھول دیتی تھی
زمانہ نکہتِ خُلدِ بریں میں ڈوب جاتا تھا
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۲۹). [زُلف + شب + گُوں (رک)].

---ِ شِکَن دَرشِکَن کس صف(--- کس ش ، فت ک ، د ، سک ر ، کسِ ش ، فت ک) امث.
پیچ در پیچ زُلف ، خُوب خم کھائی ہوئی زُلف ، گھونگریالے بال.
وہ دل کہ نہ لا سکتا تھا چین جبیں کی تاب
زیرِ شکنجہ زُلفِ شِکن در شِکن میں ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۹). [زُلف + شِکن (رک) + در (رک) + شِکن (رک)].

---عَرُوس/عَرُوساں کس اضا(--- فت ع ، و مع) امث.
۱. ایک پُھول کا نام ، سدا بہار(ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۲).
۲. زُلف کے مُشابہ ایک پُھول ہے جو کشمیر میں پیدا ہوتا ہے (فیروزاللغات). [زُلف + عروس / عروساں (رک)].

---عَنْبَربار کس صف(--- فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، سک ر) امث.
عنْبر کی مہک دینے والے سیاہ بال ؛ (کنایۃً) محبوب کے بال.
بہارُالنسا بیگم کی زُلفِ عنْبر بار سے بہشت کی لپٹیں آتی تھیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂآزاد (مہذب اللغات)). [زُلف + عنبر (رک) + ف : بار ، باریدن - برسنا].

---ِ عَنْبَریں کس صف(--- فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، ی مع) امث.
معطر اور سیاہ زُلف ؛ (کنایۃً) محبوب کے بال.
مجلس ہوا معطر اس زُلفِ عنبریں تھے
کیوں یک دو پیالے نا پیوں دستا ہے صفا صبح
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۶).
مُدتوں سے بُوئے زُلفِ عنبریں آتی نہیں
کیا نسیمِ صبح لائی ہے مرا دم ناک میں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۲).
نکہ نِکلی نہ دل کی چور زُلفِ عنبریں نِکلی
اِدھر لا ہات مٹھی کھول یہ چوری یہیں نِکلی
(۱۸۹۲ ، مہتابِداغ ، ۳۶۷).[زُلف+عنبر (رک)+ ین ، لاحقۂصفت].

---ِ کَج باز کس صف(--- فت ک ، سک ج) امث.
رک : زُلفِ گرہ گیر.
زُلفِ کج باز میں کنگھی نہ کرو باز آؤ
راستی ہوگی نہ بالوں میں سرمُوپیدا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۷). [زُلف + کج باز (رک)].

---کی صُورَت پَرِیشان ہونا محاورہ.
بہت پریشان ہونا. تُمہاری لَو لگی ہے ... زُلف کی صورت پریشان ہوں. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ)،انشائے سرور ، ۳۱).

---ِ گِرَہ دار کس صف(--- کس گ ، فت ر) امث.
رک : زُلفِ گرہ گیر.
پیچ دے دے کے میرے دل کوں پریشاں تو کیا
ناحق اس زُلفِ گرہ دار کی سوگند نہ کھا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۶). [زلف + گرہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---ِ گِرَہ گِیر کس صف(--- کس گ ، فت ر ، ی مع) امث.
مڑی ہوئی یا گرہ دی ہوئی یا بل کھائی ہوئی زُلف ، گرہ دار زُلف ، خوب گھونگھر والے بال.
نہیں دیکھے یہ تصوّر کے بھی زنجیر کے پیچ
کس بلا کے ہیں تری زُلفِ گرہ گیر کے پیچ
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۴). موذی برسرِ رحم ہوا اور ... اُس

اسیرِ زُلف گرہ گیر کو آتشیں زنجیر سے چھڑایا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۱۵۳).

آخر کسی کی زُلفِ گرہ گیر کُھل گئی
اہلِ جنوں کے پاؤں کی زنجیر کُھل گئی

(۱۹۸۶ ، غُبارِ ماہ ، ۹۸). [زُلف + گرہ + ف: گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---لہرانا محاورہ.
بالوں کی لٹ ہوا میں لہرانا.

میکدے پر ابر سا چھانے لگا
کون جانے زُلف لہرائی کہاں

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۷۹).

---مَرغول کس صف(---فت م ، سک ر ، و مع) امث.
گھونگر والے بال ، زُلفِ پیچ دار.

عاشقِ آشفتہ سر کا ہے سراسیمہ مزاج
زُلفِ مرغول اس نے پھر شاید سنواری ان دنوں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۲۴۹). [زُلف + مَرغُول (رک)].

---مُسَلسَل کس صف(---ضم م ، فت س ، سک ل ، فت س) امث.
گندھی ہوئی یا بٹی ہوئی لٹ یا زُلفِ دراز.

کب تلک گلیوں میں سودائی سے پھرتے رہیے
دل کو اس زُلفِ مسلسل سے لگا بیٹھیں گے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۲).

قیامت تک رہے گا یاد صدمہ روزِ اول کا
وہ دل لینا ہزاروں پیچ سے زُلفِ مُسلسل کا

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۳۰).

کسے اب پھانسنا منظور ہے زُلفِ مُسلسل سے
کہ یہ کندھے پہ لٹکانے ہوئے زنجیر پھرتی ہے

(۱۹۰۳ ، دیوانِ پروین ، ۱۵۵). [زُلف + مُسلسل (رک)].

---مُشک بار (---ضم م ، سک ش) امث.
سیاہ اور معطر زلف (مہذب اللغات) . [زُلف + مُشک (رک) + ف : بار ، باریدن - برسنا].

---مُشکیں کس صف(---ضم م، سک ش ، ی مع)امث.
سیاہ بال ، سیاہ زُلف.

منفعل صبحِ بنارس ہے خجل شامِ اودھ
آئے گورے گال پر وہ زُلفِ مُشکیں چھوڑ کر

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۲). [زُلف + مُشک (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

---نوروز کس اضا(---و لین ، و مع) امث.
(موسیقی)عربی،ایرانی اور ہندی موسیقی کے امتزاج یافتہ ایک راگنی کا نام. بعض (راگوں) کے نام یہ ہیں ، زُلفِ نوروز ، عراق یمن ، حسینی مُبلع ، درباری ، حجازی ، کھماج وغیرہ.(۱۹۳۰ ،گلشنِ ترنم، ۱۵). [زُلف + نوروز (رک)].

زُلفَہ (ضم ز ، سک ل ، فت ف) امذ.
پیالہ ، تشت ؛ صاف اور ہموار (زمین). اللہ تعالیٰ مینہ برسائے گا ... اور ساری زمین کو ایسا دھوئے گا کہ زلفے کی مانند ہو گی. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۴۹۱). [ف].

زُلفی (ضم ز ، سک ل) امث.
کنڈی ، زنجیر. انہوں نے لوہے کے بڑے تیز اور سخت اوزار سے ایک طرف کی زلفی اوکھیڑ چول اتار جھٹ کیواڑ کھول دئیے.(۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۱۱۱). [ف].

زُلفیں (ضم ز ، سک ل ، ی مج) امث ؛ ج.
زُلف (رک) کی جمع یا مُغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل).

دل کوں کمند تیرا ہر بال ہے پیارے
زُلفیں سیں نکلنا جنجال ہے پیارے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۵).

گورے گالوں پہ چھوڑ کے زُلفیں
مُرغِ دل کو اسیرِ دام کیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵). قیصر صاحب جب میرٹھ میں تھے تو ان پر کیسی پھبن تھی ... زُلفیں دوش کو چُھوتی ہوئیں. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۸).

---بَنانا محاورہ.
سنْوارنا ، بننا ، آراستہ و پیراستہ ہونا.

کن کن مصیبتوں سے ہوئی صبح ، شامِ ہجر
سو زُلفیں ہی بناتے اسے رات ہو گئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۳).

---بَننا ف مر.
زُلفوں کا کنگھی اور تیل سے سنوارا جانا.

بن چکیں زُلفیں بھی ، سر بھی گندھ چکا
آئینہ آگے سے اب سرکائیے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۹۰).

---چھوڑنا محاورہ.
اس طرح زُلفیں بڑھانا کہ لٹکتی رہیں (علمی اُردو لُغت).

---رکھنا محاورہ.
بال نہ کٹوانا تا کہ زُلفیں دراز ہوں (فرہنگِ شفق ؛ علمی اُردو لُغت).

---سنْوارْنا ف مر.
بالوں کا بنانا ، زُلفوں کو خوبصورت کرنا/بنانا.

یہ کس نے جادو انہیں سکھایا بناؤ کر کے ہمیں بٹھایا
ملک کو بھی جال میں پھنسایا جب اپنی زُلفیں سنوار بیٹھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۷).

---لٹکانا محاورہ.
زُلفیں لٹکنا (رک) کا متعدی. امیرزادیوں کو دکھا، بھووں تک پٹیاں جمائے ، زُلفیں لٹکائے ، جُوڑا باندھے ... بے ہودگی اور چھچھورے پن کی حرکتیں کرتی تو وہ تھیں اور شرم مجھ کو آتی تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۷).

---لٹکنا محاورہ.
زُلفوں کا لمبا ہو کر پانو کی طرف جانا.

لٹکتی ہیں جو سر سے پانو تک دونوں طرف زُلفیں
قدِ نازک ترا نامِ خُدا اک شاخِ سُنْبل ہے.

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۲).

زَلَق (فت ز ، ل) امذ.
ہر چیز کا کنارہ ، سِرا. ثا ، ذال اورظا کو زلقی حروف کہتے ہیں کیوں کہ «زلق» اور زولق کے معنی تیزیٔ سرِ زبان کے ہیں. (۱۹۰۶ ، معین القراء ، ۸). [ع].

---الْاَمْعاء (---ضم ق ، غم ا ، سک ل، فت ا ، سک م) امذ.
اسہالِ مغوی کی ایک قسم جس میں آنتوں کا فعلِ ہضم خراب ہو جاتا ہے اور غذا عادت کے مُطابق آنتوں میں نہیں ٹھہرتی بلکہ جلد براہِ اسہال خارج ہوجاتی ہے. زَلق الامعاء وہ ایک مرض ہے کہ آنتوں میں سے کھانا جلد باہر آتا ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۷). غذا جب معدہ پر سے گُزرتی ہے تو معدہ ہضم کیے بغیر اپنے اندر سے پھینک دیتا ہے معدے کی اس حالت کا نام زلق المعدہ ہے اور اگر یہ کیفیت آنتوں میں پیدا ہو تو اس کو زلق الامعاء کہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۴). [زلق + رک : ال (۱) + امعا (رک)].

---الْکُلْیَہ (---ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ضم ک ، سک ل ، فت ی) امذ.
ذیابیطس (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ۴۲۳). [زلق + رک : ال (۱) + کُلْیَہ (رک)].

زَلَقی (فت ز ، ل) صف.
زلق (رک) سے منسوب یا متعلق، وہ حروف جو نوکِ زبان سے ادا کیے جاتے ہیں - یعنی ث ، ذ ، ظ. بعضوں نے کہا ہے کہ لام اور را اور نون تینوں کا ایک مخرج ہے اور انہیں لثوی اور زلقی کہتے ہیں کیونکہ لثہ بیخ دندان کے گوشت کو کہتے ہیں اور زلق ہر چیز کے کنارہ کو. (۱۹۰۶ ، معین القراء ، ۷). [زلق + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَلَل (فت ز ، ل) امذ.
۱. لغزش ، خامی ؛ پھسلنا، گرنا، ٹھوکر کھانا. ایک تذکرہ شعرائے ہند کا زبانِ ریختہ میں انہوں نے لکھا ہے لیکن وہ بھی ... خالی خلل اور زلل سے نہ تھا. (۱۸۰۱ ، گلشنِ ہند ، ۱۲۱). مولف جانتا ہے کہ یہ اوراقِ پریشان ہزاروں خلل و زلل سے مالا مال ہیں. (۱۸۶۸ ، اصولِ سیاستِ مدن ، ۲۵۷).

عِثار و زلل سے ہے محفوظ کون
فہم یُخْطِئُونَ وَ یَسْتَغْفِرُوْن

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۶۵). **۲. قصور ، گُناہ.**

شکر کر شکر کہ مدّاح ہوا تو اس کا
خلقِ ذاتی سے چھپا دے گا خطایا و زلل

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۹). **۳. خلل ، رخنہ ؛ فتور.** دربارِ شاہی میں ایسا انقلاب آ گیا تھا اور سلطنتِ دہلی کی استقامت میں زلل پڑ گیا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۲ : ۲۴۱). [ع].

زَلَم (فت ز ، ل) امذ.
بے پر کا تیر ؛ پانسہ ، تیروں کی قُرعہ اندازی سے فال گیری.

وہ رفتگاں کی کریں پیروی علَی العَمیاء
دل و دماغ رَہینِ مَے و قمار و زلم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۷۲). [ع].

زَلُو (فت ز ، و مع) امث.
رک : جونک.

مثلِ زلو بہ شوق ہے جا غمِ فراق
جب تک تنِ نزار میں میرے لہو رہے

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۸۴). [ف].

زَلُوق (فت ز ، و مع) امث.
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اسلحہ خانے کی ایک ڈھال کا نام. کسی حدیث سے مجھ کو یہ نہیں پتا لگا کہ آپؐ نے کبھی پیٹی لگائی بھی تھی. ایک ڈھال تھی جس کا نام زلوق تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰). [ع : (عَلَم)].

زَلّہ (فت ز ، شد ل بفت) امذ.
کسی کے آگے کا بچا ہوا کھانا ، چھٹا ہوا کھانا ، پس خوردہ.

من و سلویٰ کے مزے سے ہو وہ کیونکر آگہ
جس نے کھایا ہی نہ ہو زلّۂ خوانِ دہلی

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۳۵). [ف].

---بَرْدار (---فت ب ، سک ر) صف.
کسی کا جھوٹا کھانا یا کسی کے آگے کا بچا ہوا کھانا لے لینے والا، (مجازاً) خوشہ چیں ، فیض حاصل کرنے والا ، فائدہ اُٹھانے والا.

مطلب کا ہر اک سے تھا طلبگار ہر خوان سے تھا وہ زلّہ بردار

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۱۶). [زلّہ + بردار (رک)].

---بَرْداری (---فت ب ، سک ر) امث.
زلّہ بردار (رک) کا کام یا پیشہ. معاف کیجیے اس وقت کاغذ نہ تھا اس لیے آپ کی زلّہ برداری کی. (۱۸۹۹ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۱۶). [زلّہ + بردار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
وہ شخص جو جھوٹا کھانا بچا ہوا دوسرے روز کے لیے اُٹھا رکھے (لغاتِ سعیدی). [زلّہ + ف : بند ، بستن - بندھنا].

---خوار (---و معد) صف.
کسی کا پس خوردہ کھانے والا ؛ (مجازاً) کسی سے استفادہ کرنے والا ، خوشہ چیں.

زلّہ خوار اس کا عجب کیا ہے جو ہوئے عالم
ہے فلک سفرہ و یہ مہر و مہ اس کی صحنک

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۵۶). منوچہر نہایت علم دوست اور علم پرور تھا خاقانی ، ابوالعلا گنجوی ... وغیرہ شعرا اسی کے خوانِ کرم کے زلّہ خوار تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۹۴). [زلّہ + ف : خوار ، خوردن - کھانا].

---رُبا (---ضم ر) صف.
کسی کا پس خوردہ لے جانے والا ؛ (مجازاً) کسی کے فیوض و افادات سے مُستفید ہونے والا. وہ جنگل کے دوسرے شکاری سرداروں کا زلّہ رُبا ہے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۳). ہم لوگ آپ کے زلّہ رُبا ہیں. (۱۹۲۰ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۶۳).

جو زلّہ رُبا مائدۂ کفر کی ہے
گُن گاتے ہو کیا اُسی مسلمانی کے؟

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۸۶). [زلّہ + ف : رُبا ، ربودن ـ اُچک لینا].

---رُبائی (---ضم ر) امث.
کسی کا پس خوردہ لے جانا؛ (مجازاً) کسی کے فیوض و افادات سے مستفید ہونا. یورپ ... مسلمانوں کے خون کا پیاسا تھا لیکن ، دُوسری طرف اس نے بے تکلف مسلمانوں کے خوانِ کرم سے زلّہ رُبائی شروع کر دی. (۱۹۱۴، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۵۲). [زلّہ + رُبا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

زِلیبی (کس ز ، ی مج) امث (قدیم).
(عو) جلیبی.

کیا بار دارائے دریا شکوہ
زلیباں کے جالے و حلویاں کے کوہ

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴).

زُلف تری زلیبی ہیں دو کاناں ہیں شکر پارے
کھجور ات ناک ہے پیاری دو خرما گال دِستے ہیں

(؟ ، نیازی بہمنی (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۱۰)). [جلیبی (رک) کا بگاڑ].

زَلِیچَہ (فت ز ، ی مع ، فت چ) امذ.
رک : غالیچہ (فیروزاللغات). [غالیچہ (رک) کا بگاڑ].

زُلَیخا (ضم نیز فت ز ، ی لین نیز ی مع) امث.
۱. فرعونِ مصر کی ایک خاص فوج یا محافظوں کے سردار فوطیفار (فوتیفار Potiphar) کی بیوی کا نام یہ سردار عزیزِ مصر کے نام سے مشہور ہے ، زلیخا حضرت یوسف کو دیکھتے ہی اُن پر دل و جان سے عاشق ہو گئی تھی اور جب بازارِ مصر میں حضرتِ یوسف کی قیمت لگ رہی تھی تو اس نے انھیں خرید لیا تھا.

قطب شہ سو دھن یوں وو زیبا اچھے
کہ یوسف سوں ہیل جیوں زلیخا اچھے

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۹۶).

کہاں وہ عشقِ زلیخا کہاں وہ شاہیِ مصر
کہاں وہ حضرتِ یوسف کی گرم بازاری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰). نوع بشر میں ... سلیمان اور بلقیس ، یوسف اور زلیخا، فرہاد اور شیریں کا عشق مثل زد ہے. (۱۹۰۴، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۴۹).

میں نے اس کو چاہا تو ہو گئی زلیخا سی
ہاں یہی گواہی وہ مجھ کو دیکھ کر دے گا

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیاں ، ۶۴). ۲. حسین و جمیل عورت (علمی اردو لغت). [ع].

---پڑھی پَر یہ نہ جانا عَورَت ہے یا مَرد/تو ساری پڑھ گئے پَر یہ نَہ جانا کہ وہ عَورَت تھی یا مَرد کہاوت.
کسی بات یا واقعے کو شروع سے آخر تک سننا یا پڑھنا لیکن اس پر مطلق توجہ نہ دینا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---چھیڑنا محاورہ.
رک : زلیخا سنانا.

کیوں زلیخا یہ چھیڑ دی یوسف
کون اسے بار بار دوہرائے

(۱۹۶۵ ، دامنِ یوسف ، ۹۲).

---خِصال (---کس خ) صف.
رک : زلیخا منش. یوسف جمال زلیخا خصال ماہ کی صورت چکور کی سیرت ، لیلیٰ کی سج ... بزم کی آرائش ، پہلو کی زیبائش ، نیند کی کھونے والی ، لپٹ کر سونے والی کو ملاحظہ کیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۵۲). [زُلیخا + خِصال (رک)].

---زَن ہے کہ مَرد کہاوت.
رک : زُلیخا پڑھی الخ.

ہووے جسے تم میں سے مولوی جامی کا درد
پوچھے انھوں سے کونی زن ہے زلیخا کہ مرد

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۲).

---لِقا (---فت ل) صف.
انتہائی حسین ، زُلیخا کی طرح حسین. وہ جادو جمال ، پری تمثال ، سحر مثال یعنی عروسِ زلیخا لقا ، حسن آرا بیگم ہفت آرایش سے مزین ... ہوئیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰۰۳). [زُلیخا + لقا (رک)].

---مَنِش (---فت م ، کس ن) صف مث.
زلیخا کے مزاج کی ، اچھی عادت والی ، اچھے مزاج والی. کونا کونا باغ کا ڈھونڈھا کہیں سراغ اس زلیخا منش کا نہ پایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۶۵۸). [زلیخا + منش (رک)].

---وَش (---فت و) صف.
زُلیخا کی مانند حسین و جمیل.

یو کناری مُکھ پہ تیرے اے زُلیخا وش نہیں
سورۂ یوسف کو لکھا گردِ تحریر طلا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹). [زُلیخا + وش (رک)].

زُلیخائی (ضم ز ، ی لین). (الف) امث.
(مجازاً) عشق والہانہ.

بتایا اِس نے کِس کِس کو بُرا ہو اس محبت کا
زُلیخا کی زُلیخائی کو لیلا کے شبستاں کو

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۵۷).

شرم سے دور شکیبائی بھی ہوگی کہ نہیں؟
یوسفِ دل سے زُلیخائی بھی ہوگی کہ نہیں

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۳۰). (ب) صف. زلیخا سے منسوب.

جس طرح مجھ کو زُلیخائی نے تیری کھویا
ہو کسی یوسفِ مصری کا تجھے بھی سودا

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۷۵۳). یوسف دونوں جہاں کی دولت تمہاری زلیخائی سے مُجھے باز نہیں رکھ سکتی. (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ۱۶). [زلیخا + ئی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

زَلی دینا محاورہ (قدیم).
چمکانا ، جلا دینا ، مُجَلّیٰ کرنا. دونوں کاندان کے میانے دو پڑے باندے یکس نے کاند پر نقش کیا ہور دسرے نے دسرے کاند کوں خوب رضا سوں زلی دیا. (۱۶۷۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۹).

زَم (فت ز) امذ.
سردی ، موسم سرما.

کشا کشِ زم و گرما تپ و تراش و خراش
ز خاکِ تیرہ دروں تا بہ شیشۂ حَلَبی

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۴۹). [ف].

زَماد (۱) (فت ز) امث.
ایک جانور کی رال جو مستی کے عالم میں جانور کی پیشاب گاہ سے ٹپکتی ہے ، یہ جانور قد و قامت میں بِلّی کے برابر ہوتا ہے لیکن اس کا چہرہ اور مُنْھ بڑا ہوتا ہے. بہترین قِسم کی زماد کو سامترائی کہتے ہیں یہ بندرسامترائی مضافات ختن سے لائی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۳). [مقامی].

زَماد (۲) (فت ز) امذ.
ٹھیرنے کی جگہ ، پڑاؤ. ایک دن یہ ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کوئی قریہ ، قصبہ ، جھانوڑا ، کربہ ، نگرہ ، زماد ... کوئی چیز نظر نہیں آئی. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلّی ، ۱ : ۱۰۳). [مقامی].

زِمام (۱) (فت نیز کس ز) امث.
۱. **گھوڑے کی باگ ، عِناں ، لگام.**

دیا اس کے ہت سلطنت کا زمام
سب ارکانِ دولت کیے آ سلام

(۱۶۳۹ ، طوطی‌نامہ ، غواصی ، ۱۰۵). اور کہتے ہیں کہ رکاب براق کی جبریل کے ہاتھ میں تھی اور زمام میکائیل کے ہاتھ میں . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۷).

دستِ غم خواری میں ہو گی کل زمامِ آب و ناں
آج اگر نامہربانی میرِ ساماں ہے تو کیا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۴۱). اس زمانے میں زمام قیادت مولانا محمد علی جوہر وغیرہ جیسے قائدین کے ہاتھوں میں تھی. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۲۳). ۲. **اُونٹ کی مہار ، نکیل.**

زمام اُونٹوں کی لے کر ہاتھ میں دی
مراعات اسکی بیماری کی یہ کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷۲). آپ ناقہ کی زمام کھینچے ہوئے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۵۸). ۳. **جُوتی کا تسمہ.**

تھے ہر نعل کو دو شراک و زمام
ہے دکھنی زباں میں دوال ان کا نام

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۸۱). [ع].

---اِختِیار کس اضا (--- کس ا ، سک خ ، کس ت) امث.
قوّت کی باگ ڈور ، مراد : اختیار ، قوّت. جو شخص قدم اپنا حرم تسلیم میں رکھے اور زمامِ اختیار ، قبضۂ اقتدارِ پروردگار میں دے وہ دغدغۂ وساوسِ شیطانی اور وسوسۂ علائقِ نفسانی سے ایمن رہے گا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۴۰). زمانہ نے زمامِ اختیار شیرشاہ کے ہاتھ میں دی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۲۳). [زمام + اِختیار (رک)].

---اِقْتِدار کس اضا (--- کس ا ، سک ق ، کسر ت) امث.
حکومت کی باگ ڈور. میں نے عوامی حکومت کے پہلے سربراہ کی حیثیت سے زمامِ اقتدار سنبھالی تو حکومت کا خزانہ خالی تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۸۷). [زمام + اقتدار (رک)].

---پھِرانا محاورہ.
باگ موڑنا ، گھوڑے کو پیچھے لوٹانا.

زمام نے اسے بولیا بھی اے رخام
اسی ٹھار تھے توں پھرا تک زمام

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۰).

---حُکُومَت کس اضا (--- ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
رک : **زمام اقتدار.** لینن نے پریسڈنٹ بن کر زمام حکومت ہاتھ میں لی (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۱۷). ادب کی دُنیا میں زمام حکومت آپ نے سنبھال رکھی ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۳). [زمام + حکُومت (رک)].

---قِیادَت کس اضا (--- کس ق ، فت د) امث.
رہبری کی باگ ڈور. اس نے کِس طرح دُنیا کی زمامِ قیادت اپنے ہاتھ میں لی. (۱۹۵۳ ، انسانی دُنیا پر مُسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۱۵). [زمام + قیادت (رک)].

---کار کس اضا ، امث.
کاموں کی باگ ڈور ، مراد : ذِمّہ داری.

زمام کار اگر مزدور کے ہاتھوں میں ہو پھر کیا
طریقِ کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۶۲). بہرحال اس وقت زمامِ کار عوام کے منتخب نمائندوں کے ہاتھ میں ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ جنوری ، ۳). [زمام + کار (رک)].

زَمام (۲) (فت ز) امث.
(جفر) **تکسیرات کا بیان دو طرح پر ہے ایک تو حرفی ہے اور دوسرا عددی ہے ، حرفی وہ ہے کہ حروف اسما کے مُختلف ہیں . اوّل اور آخر کو جو حروف کہ سطر میں پھیرتے پھیرتے استخراج میں اوّل کی سطر آخر میں نکل آتی ہے اسکو زمام کہتے ہیں اور زمام کو مہارشتر بھی کہتے ہیں** (مفتاح الجفر ، ۲۲). دائرہ ابجد سے حاصل کر کے سطر ایک زمام کی پیدا کرے . (1951 ، مفتاح الجفر ، ۴۳). [ع].

زَمان (فت ز) امذ.
۱. **مُسلسل اور پے در پے لمحات یا آنات کا مجموعہ ، حرکت کی**

مقدار (جس طرح نُقطے کی حرکت یا کَشش سے خط صورت پذیر ہوتا ہے اسی طرح لمحے یا آن کے تسلسل سے زمان وجود میں آتا ہے) **روز و شب اور ماہ و سال کے تسلسل کی ہیئتِ مجموعی ، وہ جو موجود ہو ، اس کا وجود قرار پذیر نہ ہو ، جگ ، مُدّت ، عصر ، وقت.**

مطلوب ہے زمان و مکان و جہاں سے
محبوب ہے ملک کا فلک کا عقول کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۳). جیسے ذات قار اور ذات غیر قار میں ہے ، جیسے جسم اور حرکت اور زمان ہے. اور وہ چیز محض ہے. (۱۸۸۷ ، ترجمۂ فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵).

جہاں مست و زماں مست و مکاں مست
عناصر مست ، جوہر مست ، جاں مست
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۲۸). ۲.(اَ) **وقت ، خواہ وہ مُختصر ہو یا طویل ، ہنگام.**

عجب دن ہور گھڑی ہے اے نہیں ہے کوئی دن اس سم
کہ اس دن تھے گگن پر سور مکھ ہے ہر زماں روشن
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۸).

سحر کو باد سے اہلِ جوار کہتے ہیں
کیا کرے ہے یہ بیمار ہر زماں فریاد
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۹). آمنہ سے روایت ہے کہ وقتِ درد زہ کے اور قریبِ زمانِ ولادت ایک آواز دہشت ناک سُنی گئی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۸).

صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۳۶). (اآ) **دور ، عہد ، گزشتہ ، موجودہ یا آیندہ ، نیز دوران.**

صدقے نبی قطبِ زماں پیاری سوں مل عیشاں کرے
کیوں نا کرے نیہہ ملک میں تج عشق تھنے والی اہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۰).

کہے کا پیغمبر ہے آخر زماں   محمدؐ کہے نام اوس کا جہاں
(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۴۷). زمانِ گزشتہ کے نقل بیان کرنے والوں اور ایامِ سلف کے قِصّے کہنے ہاروں نے ... اسطرح منسلک کیا ہے. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۶۳). یہ صحابہ اور تابعین کی جماعت ہے جو حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کے زمانِ خلافت میں شہید ہوئے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۱). زمانِ حمل میں عورت کی زندگی دوگانہ ہوتی ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۸۳). ۳. **رُت ، موسم ، فصل.**

گُزری بہار زیست کی ، آیا زمانِ دَے
اب کوئی دم میں عمر کا بھی مرحلہ ہے طے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴۷). ۴. **آسمان.**

کریں صفت اوس کی زمیں ہور زماں
فلک فرش کرتے جتے لا مکاں
(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ ، ۷).

ہوئی تھی جنکے لیے خلقتِ زمین و زماں
وہی جہاں سے گئے پیشِ حضرتِ باری
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۰).

نجوم و کوکب و مہر و مہ و زمیں و زماں
جحیم و خلد و بہار و خزاں ، مکیں و مکاں
(۱۹۳۱ ، نقوش مانی ، ۱۶۸).

یا عربی کے اِلٰہ یا عجمی کے خُدا
تُجھ سے زمیں و زماں تجھ سے خلا و ملا
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۶). ۴. **دنیا اور مافیہا.**

کیا تھا دھواں تس سیہ آسماں
حرارت میں تھا سب زمیں و زماں
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۹).

میں ہوں وہ طوطیٔ گلزارِ ریاضِ سرمدی
جس کے مرجانے سے بے رونق زماں ہو جائے گا
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۵). ۶. (تصوّف) **جو ہر وقت بدلتا ہے** (مصباح التعرف ، ۱۳۷). [ع].

---زُماں (---فت ز ، غنہ) م ف.
لمحہ لمحہ ، بار بار.

از خویش رفتگی ہے عناں کش زماں زماں
دکھلانے کی عدم ہی کہیں اس دہن کی یاد
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۰). [زماں + زماں (رک)].

---ِفَراغ کس اضا(---فت ف) امذ.
دورِ فراغت ، فُرصت کے لمحات ، اِطمینان و سکون کا زمانہ. بات اس کی نہ سنئے وہ ذلیل و کاذب ہے بس اے خداوندِ حکم و بلاغ جانئے کہ آپ کا بھی زمانِ فراغ عنقریب آیا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۳۳). [زمان + فراغ (رک)].

---و مَکاں (---و مج ، فت م) امذ.
وقت اور جگہ ؛ حالات و واقعات ، گِردو پیش ؛ اصولِ فلسفہ کو ہر مادّی چیز کے لیے زمانہ اور مقام ضروری ہے اور ان کے بغیر کوئی مادہ نہیں پایا جاتا.

اے جوش زلزلے میں ہے قصرِ تعیّنات
دل ماورائے قیدِ زمان و مکاں ہے آج
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۸). اب زمان و مکاں ، حیات و کائنات ، فلسفہ و اخلاق ... کوئی ایسا موضوع نہیں جو غزل کے دائرے سے باہر ہو. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۴). [زمان + و (حرفِ عطف) + مکان (رک)].

زَمانَہ (فت ز ، ن) امذ.
۱. **ماہ و سال کی گردش کا عرصہ ، دن رات ، حالات ، زمان ، مُدّت.**

شہبد اُبر آیا تھا کی بھی جنگ
زمانہ کیا کیا شتاب و درنگ
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۴۳۲).

کیا مدہوش مجھ دل کوں انیندی نین ساقی نے
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶). ایک زمانے کے بعد جو نوکر چاکر سلطان کے ہمرکاب تھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے اوسی مقام پر جہاں سلطان پہنچا تھا پہونچے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۹).

ایک زمانہ ہوا میں نے فوری امداد (فرسٹ ایڈ) کی مشق کی تھی۔ (۱۹۳۶ ، منشی پریم چند ، واردات ، ۷۱)۔

بند اپنا آنا جانا ہو گیا
اور اس پر اک زمانہ ہو گیا

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۳۹)۔ ۲. **دُنیا ، عالم ؛ دُنیا کے رہنے والے لوگ ، خِلقت.**

مبارک ترا شہ ہو آنا اچھو
بندا ہو تیرے گھر زمانہ اچھو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۳)۔

یتیماں کا پرور ہو توں اے کریم
زمانے لو ہونے نہ دینا یتیم

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۲۲)۔ یہ بختاوری اسی ملک کی ہے یا سارے زمانے کا یہی حال ہے۔(۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵)۔

ترسے گا مرے ساز کے نغموں کو زمانہ
دہرائے گی دُنیا مری آہوں کا فسانہ

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۱۶۷)۔ ۳. **وقت ، ہنگام.** جب زمانہ آدھی رات کا آیا اس وقت کسی نے شہر کے اندر نے کو بجایا . (۱۸۸۰ ، طلسمِ فصاحت ، ۲۴۰)۔ ۴. **وقفہ ، دور ، عہد.**

آنا تو غنیمت تھا پہ جانا تھا قیامت
تھوڑا سا وہ رخصت کا زمانا تھا قیامت

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳)۔ اب ہم لوگوں کی جوانی کا زمانہ ہے چاہے مرد بن کے نکلیں چاہے عورت. (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۷۷)۔

جو کل تھی تلخ حقیقت وہ اب فسانہ ہے
یہ مہر و ماہ کی تسخیر کا زمانہ ہے

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۲۲)۔ ۵ **عہدہ ؛ راج ، حکومت** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [زمان + ہ ، لاحقۂ اسمیت]۔

--- اِدھر کا اُدھر ہونا محاورہ.

حالات میں اِنقلاب آنا ، تغیّر واقع ہونا.

اک روز بھی نہ کوچے میں اس کے گُزر ہوا
سو مرتبہ زمانہ اِدھر کا اُدھر ہوا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۷۴)۔

--- اُلٹ جانا محاورہ.

زمانے کا مخالف ہو جانا ، دُنیا کا بے رُخی اِختیار کر لینا.

آنکھیں تمہاری کیا پھریں اس وقت میری جان
سچ پوچھیئے تو مُجھ سے زمانہ اُلٹ گیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۸)۔

--- اُمنڈنا محاورہ.

بہت سے لوگوں کا کسی جگہ جمع ہونا ، ہجوم کرنا ، مجمع ہونا.

دروازہ پہ شورِ شادیانہ
اُمڈا ہوا سیر کو زمانہ

(۱۸۸۷ ، واجد علی شاہ اختر (نوراللغات))۔

--- ایک رَنگ پَر نَہیں رَہتا کہاوت.

کسی کے حالات یکساں نہیں رہتے ، زمانہ ایک سا نہیں رہتا.

رہتا نہیں زمانہ کبھی ایک رنگ پر
معزول جانئے جسے منصوب دیکھئے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

--- ایک سا نَہیں رَہتا کہاوت.

وقت اور حالات ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں . اپنی دولت پر مغرور ہو کر کسی سے دماغ نہ کرے کہ زمانان ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا . (۱۷۴۶ ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳۶)۔

--- آنکھوں سے گُزَر چکا ہے فقرہ.

جب اپنے بارے میں یہ بتانا ہو کہ بہت تجربہ ہو چکا ہے تو کہتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

--- آنکھوں میں سِیاہ ہونا محاورہ.

بہت زیادہ صدمہ ہونا (مہذب اللغات)

--ٔ- آئِندگاں کس اضا(--- کس ء ، سک ن ، فت د) امذ.

آنے والوں کا دور یا وقت؛ مراد: مُستقبل ، آنے والا وقت. ہم اس کے سہارے اپنے ماضی اور حال سے گُزرتے ہوئے زمانۂ آئندگاں میں اُتر سکتے ہیں. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۶)۔ [زمانۂ + آئِندگاں (رک)]۔

--- با تو نَہ سازَد تو با زَمانَہ بَساز کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) اگر زمانہ تمہارے ساتھ نہیں چلتا تُم زمانے کے ساتھ چلو. زمانے نے کس کا ساتھ دیا اور کون کس کا ہوا ہے ہاں مگر خیر زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۳۵۰)۔

--- بَدَل جانا / بَدَلنا محاورہ.

۱. **حالات بدل جانا ، صورتِ حالات کا تبدیل ہونا.** اب زمانہ اور رواج بدل گیا ہے. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۷۸)۔ بڑا کمال ہے کہ زمانہ بدل گیا زمین و آسمان بدل گئے ... مگر وہ آجتک وہی ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۱۰)۔ ۲. **قِسمت پلٹ جانا.**

آسماں دوست ہو گیا تیرا
اب زمانہ بدل نہیں سکتا

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۶۸)۔

--- بَدلے تُم بھی بَدلو کہاوت.

اگر زمانہ تمہارے ساتھ نہیں تو تم زمانے کا ساتھ دو (قب : زمانا با تو نہ سا زد الخ). ایسے لوگوں نے اکثر یہ اُصول قائم کئے ہیں جو من بھاوے سو کرو زمانہ بدلے تم بھی بدلو دنیاحاصل کرو جس طرح سے ہو. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۴۴)۔

--- بَرَتنا محاورہ.

تجربہ کار ہونا ، جہاں دِیدہ ہونا ، سرد و گرم چشیدہ ہونا ، زندگی کے تجربات حاصل کرنا.

زمانہ ہم نے دیکھا ہے ، زمانہ ہم نے برتا ہے
ہمیں دیتے ہیں وہ دھوکے ہمیں بالا بتاتے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۹)۔

---بَرخِلاف ہونا محاورہ.
حالات موافق نہ ہونا ، حالات سازگار نہ ہونا.

سیّد سے بے وطن سے زمانہ تھا برخلاف
غُل تھا کہ آج ہوتا ہے گھر فاطمہ کا صاف

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۶).

---بَرسَرِ جَنگ اَسْت یاعلی مَدَد دے فقرہ.
(دعا) تمام زمانہ مخالف ہے یاعلی مدد کیجیے (جامع الامثال).

---بَرسَرِ جَنگ ہونا محاورہ.
ہر بات مخالف پڑنا ؛ نصیبا خراب ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ عِلمی اُردو لغت).

---بَسَر آنا/ہونا محاورہ.
وقت گُزرنا ، مدّت تمام ہونا.

زمانۂ غم فُرقت بسر نہیں آتا
اجل بھی آتی نہیں یار اگر نہیں آتا

(۱۸۶۷ ، عرش (میر کلو) ، د ، ۱۰).

---بَعِید کس صف(---فت ب ، ی مع) امذ.
قدیم زمانہ ، دورِ گزشتہ ، بہت پُرانا زمانہ. اِسلام نے یہ توازن زمانۂ بعید یعنی تقریباً ڈیڑھ ہزار سال پہلے پیش کر دیا تھا. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، ۳۵). [زمانہ + بعید (رک)].

---بِیت جانا محاورہ.
ایک دور گُزر جانا ، ایک عہد بسر ہو جانا.

جب حُسن کی ہر مغرور نظر ممنونِ نوازش ہوتی تھی
ایسا بھی زمانہ بیت گیا ایسا بھی زمانہ بھول گئے

(۱۹۳۸ ، نبضِ دوراں ، ۲۷۳).

---پانا محاورہ.
کسی دور یا کسی کے دور میں ہونا ، کسی کا معاصر ہونا. ان میں سے تین مقدمُ الذّکر نے صحابہ کا زمانہ پایا تھا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۳۲). تنھنیل برائے ہلیڑ جنھوں نے ۱۷۵۱ء سے ۱۸۳۰ء تک کا زمانہ پایا ہے. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۵۰).

---پَلَٹ جانا محاورہ.
حالات میں یکسر تغیّر واقع ہونا ، انقلاب آنا.

اُٹھ دیر نہ کر کہتی ہیں وہ سیدھی نگاہیں
جلد آ کے لپٹ دیکھ زمانہ نہ پلٹ جائے

(۱۸۸۸ ، مضمونہائے دلکش ، ۸۳).

---پھر جانا/پِھرنا محاورہ.
۱. زمانہ کسی کے خلاف ہو جانا ، زمانے کا کسی سے برگشتہ ہو جانا ، حالات کا مخالف ہو جانا.

جان اب ہم سیں لگے ہو مونہہ چھپانے اِس طرح
پھر گئے وے آشنائی کے زمانے اس طرح

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۷).

گرے نظروں سے ہم عالم کی جب تم نے نظر بدلی
زمانہ پھر گیا ہم سے تمھارے ایک تیور میں

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۵۳). **۲. حالات بدلنا ، بہتر تبدیلی رُونما ہونا ، امید افزا صورت نِکلنا.**

نِکل جائے گی سب کجی آسماں کی
کبھی تو پھرے گا زمانہ ہمارا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۵).

یہی گردشیں ہیں جو اے حضرتِ دل
کبھی تو پھرے گا زمانہ تمھارا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۳۰).

---تارِیخ کسِ اضا(---ی مع) امذ.
وہ وقت جب سے دُنیا کے حالات معلوم ہو سکے ہیں. زمانۂ تاریخ سے پہلے کی بات ہے کہ ہند یورپی اور کوہ یورال الطائی کی قومیں نقلِ سکونت کر کے یہاں آئیں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، الف). [زمانہ + تاریخ (رک)].

---تَنگ ہو جانا/ہونا محاورہ.
زندگی اجیرن ہونا ، مُشکلات پیدا ہو جانا. جب یہ لام بندی ہوئی تو نواب پر زمانہ تنگ ہوا. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۸۱).

---تَہہ و بالا ہونا محاورہ.
دُنیا اُلٹ پُلٹ ہونا ، زمانہ زِیر و زبر ہونا ، انقلابِ عظیم ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ عِلمی اُردو لغت).

---ثُلاثَہ کس اضا(---ضم ث ، فت ث) امذ.
زمانۂ قدیم ، زمانہ وسطیٰ اور زمانۂ حال ، وقت ، زمانہ. جب سے یہ دنیا ظاہر ہوئی ہے تب سے ہم زمانۂ ثُلاثہ و عالم سہ گانہ میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۹۸). [زمانہ + ثلاثہ (رک)].

---جانا ف ل.
وقت گُزرنا ، وقت بیتنا ، عرصہ گزرنا. آپ جانیں ایسا ہی زمانہ جا رہا ہے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۱۲).

---جاہِلِیَّت کس اضا(---کس ہ ، ل ، شد ی بفت) امذ.
اِسلام سے پہلے کا زمانہ جب لوگ عموماً مُشرک تھے، آنحضورؐ کی بعثت سے قبل کا دور. یہ بات زمانۂ جاہلیت کی ہے اِسلام نے امورِ جاہلیت کو منسوخ کر دیا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۱۱۳). ان کی مذہبی رسوم میں زمانۂ جاہلیت کے بعض طور طریق باقی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۷). [زمانہ + جاہلیت (رک)].

---جَدِید کس صف(---فت ج ، ی مع) امذ.
دورِ حاضر ، زمانۂ حال ، موجود عہد یا دور ، نیا دور. نشتر فساد جو ہمارے معاشرے کا مایہ ناز تغزل تھا اب زمانۂ جدید کی جراحی کا ادنیٰ ترین لوازمہ ہے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۸۱). [زمانہ + جدید (رک)].

---چڑے ہونا محاورہ.
تجربہ کار ہونا.

طوطیٔ خط دکھا کے ہمیں کیا چرائیں گے
بٹھلؤ خضر ہیں ہم بھی زمانہ چرے ہوئے
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۰۶).

---چھان مارنا/چھاننا محاورہ.
دُنیا بھر میں تلاش کرنا ، بہت تلاش کرنا.

اے دُرِ یکتا جنابِ خضر نے
اک مُجھے پایا زمانہ چھان کر
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۴۳).

زمانہ ہم نے ظالم چھان مارا
نہیں ملتی ترے ملنے کی راہیں
(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بے خود ، ۱۵۷).

---حَدِیدِیہ کس صف(---فتح ، ی مع ، کس د ، شد ی بفت) امذ.
لوہے کا زمانہ ، وہ دور جب انسان لوہے کے آلات یا ہتھیار اور زیورات وغیرہ استعمال کرتا تھا. زیورات جو میں نے اِسٹاک ہوم کے عجائب خانہ میں دیکھے ... زمانۂ حدیدیہ کے باقیات میں سے ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدّنِ عرب ، ۵۰۹). [زمانہ + حدید (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---خَراب ہونا محاورہ.
حالات بِگڑ جانا ، بُرا وقت آنا.

وہ کیا کرے کہ زمانہ خراب ہے ہمدم
وجودِ عشق کی تسلیم اس کو ہے ضرری
(۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۷۲).

---خوابِیدگی کس اضا(---و معد ، ی مع ، سک د) امث.
(حیاتیات) **وہ درمیانی مُدّت جب بیج زندہ تو رہتا ہے مگر زمین سے باہر نہیں آتا ہے.** بعض بیج فوراً نہیں اُگتے بلکہ زمانۂ خوابیدگی کے بعد اُگتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۲۹). [زمانہ + خوابیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَراز کس صف(---فت د) امذ.
طویل مُدّت ، بہت عرصہ. اُردو ... میں جو سنسکرت اور پراکرت کے الفاظ ہیں وہ زمانۂ دراز کے اِستعمال اور زبانوں پر چڑھ جانے سے ایسے ڈھل گئے ہیں کہ اصل الفاظ میں ... لہجے کی دِقت تھی بالکل جاتی رہی. (۱۹۸۵ ، ترجمہ ، راویت اور فن ، ۹۱). [زمانۂ + دراز (رک)].

---دِیدَہ (---ی مع ، فت د) صف.
تجربہ کار ، سرد و گرم چشیدہ ، جہاں دِیدہ. تو سنِ رسیدہ زمانہ دِیدہ عورت میں اثر نہیں پیدا کرسکتا. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، امراؤعلی ، ۶۲).

قریب ہوں مگر اِتنا کہ جیسے کوسوں دور
مُجھے نہ دیکھ سکو گے زمانہ دِیدہ سہی
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۸۵). [زمانہ + ف : دیدہ ، دیدن - دیکھنا].

---دیکھ ڈالنا محاورہ.
رک : زمانہ دیکھنا.

کہوں کیونکر کہ دُنیا میں تُمہیں بے مِثل و یکتا ہو
زمانہ دیکھ ڈالا ہے مری آنکھوں نے تُم کیا ہو
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۵۸).

---دیکھنا محاورہ.
تجربہ کار ہونا ، زندگی کے گُونا گُوں تجربات حاصل کرنا. بندہ نے بھی زمانہ دیکھا ہے بڑے بڑے عالموں کی خِدمت میں حاضر ہوا ہوں. (۱۸۷۳ ، مکتوباتِ سرسیّد ، ۲۲۷).

پڑے ہیں پردے آنکھوں پر حسینوں کی محبّت میں
یہ کیسے ہو گئے غافل زمانہ دیکھنے والے
(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سخن ، ۴۷).

---دیکھے بَیٹھنا محاورہ.
بہت تجربہ ہونا ، جہاں دِیدہ ہونا.

دوست دشمن کو وہ کیا جانیں ابھی کمسن ہیں
ہم سے پُوچھے کوئی بیٹھے ہیں زمانہ دیکھے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۱۱).

---دیکھے ہونا محاورہ.
جہاں دِیدہ ہونا ، تجربہ کار ہونا گھاگ ہونا ، منجھا ہوا ہونا. وہ تو زمانہ دیکھے ہوئے ہیں وہ کبھی نہ تمہاری سی کہیں کی چاہے پوچھ دیکھنا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۳).

---زادَہ (---فت د) امذ.
وقت کا غلام ، اِبنُ الوقت ، غرض کا بندہ.

نہیں ہے کُچھ شُدنی بے اُصول اِرادوں سے
خُدا بچائے مُجھے ان زمانہ زادوں سے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۱۳۶). [زمانہ + ف : زادہ (رک)].

---زیر و زَبَر ہونا محاورہ.
اِنقلاب عظیم ہونا ، زمانہ اُلٹ پُلٹ ہو جانا ، حالات بدل جانا.

دنیا تمام ہو گی قیامت. وہ ڈھائیں گے
ہو گا زمانہ زیر و زبر دو گھڑی کے بعد
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۰۵).

---سابِق کس صف(---کس ب) امذ.
ماضی کا دور ، دورِ گذشتہ ، پچھلا زمانہ.

ہرگز نہ تھا زمانۂ سابق میں یہ فلک
جس آسمان کی دھوم تھی وہ آسماں ہے اب
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۷۱). [زمانہ + سابق (رک)].

---ساز صف.
حالات کے ساتھ ساتھ اپنے اُصول یا نظریات بدل لینے والا ، ہوا کے رُخ پر چلنے والا ، اپنے مطلب اور غرض کا یار ، خوشامد کرنے یا ظاہرداری برتنے والا ، ابن الوقت. اُنکو خوشامدی ، زمانہ ساز ... اور کیا اور کیا کہا گیا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲۸۲). وہ ایک دغا باز اور زمانہ ساز آدمی تھا. (۱۹۱۲ ، تحقیقُ الجہاد ، ۷۹).

ان تمام تبدیلیوں کو جن میں زمانہ ساز ہندو بڑی خوشی سے حصّہ لے رہے ہیں اپنے لئے بہت بڑی بے عزّتی تصوّر کرتے ہیں . (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۱۲). [زمانہ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

---سازی اسث.
خوشامد ، ظاہر داری ، غرض کی یاری.

اب دین ہوا زمانہ سازی
آفاق تمام دہریا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۲). ہندو مسلمانوں کی رائیں ... ہوتی ہیں اور ان میں اکثر وقتوں اور مقاموں اور آدمیوں پر موقوف ہوتی ہیں یعنی ان میں زمانہ سازی زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۶۳).

حقیقتوں کا نہ کہنا زمانہ سازی ہے
یہ شخص دیکھنے میں جو بڑا نمازی ہے

(۱۹۸۵ ، شوخیٔ تحریر ، ۱۵۶). [زمانہ + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سازی کَرْنا محاورہ.
ظاہرداری برتنا ، دُنیاداری کا برتاؤ کرنا ، مکّاری اور بناوٹ کی باتیں کرنا ، جیسا دیکھنا ویسا ہی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---سَلَف کس اضا(---فت س ، ل) امذ.
دورِ اسلاف ، گُزرا ہوا زمانہ ، ماضیٔ بعید ، دورِ قدیم. تمہارے ہی آباؤاجداد کی عربی فوجوں کو انہوں نے زمانۂ سلف میں شکستیں دیں. (۱۸۹۳، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۷۲). مولف خاکسار ... زمانۂ سلف میں معدنِ علم و فضل رہا ہے. (۱۹۸۷، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۸). [زمانہ + سلف (رک)].

---سِیاہ ہونا محاورہ.
بُرا یا خراب دور ہونا ، بدترین دور ہونا ، مایوسی کے حالات ہونا.

بولی سپر سے تیغ کہ تُجھ میں پناہ ہے
اس نے کہا کہ بھاگ کہ زمانہ سیاہ ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۶).

---شِناس (---کس نیز فت ش) صف.
زمانے کے معاملات یا نشیب و فراز کو سمجھنے اور پہچاننے والا ، اِقتضائے وقت یا مصالح کا شعور رکھنے والا. ہوشیار و زمانہ شناس لوگوں کی آنکھوں پر بے توجہی کا جادو ڈال کے ہر سال کو نکل لے جاتا ہے. (۱۸۹۰ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۳ : ۳۰). ایسا زمانہ شناس اور دنیا دیکھا ہوا شخص دسترخوان پر یہ عجیب و غریب حرکت کرے تو بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی. (۱۹۸۵، طوبیٰ ، ۲۸۹). [زمانہ + ف : شناس (رک)].

---شِناسی (---کس نیز فت ش) اسث.
دنیاداری ، زندگی کا تجربہ ، جہان آشنائی. اس صاحبِ کمال کو زمانہ شناسی اور اہلِ زمانہ سے مطلب برآری کا کیسا ڈھب تھا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۸۹). وہ عمر بھر طالب علم ہی رہے ، مصلحتِ وقت اور زمانہ شناسی ان کے نصیب میں نہ تھی. (۱۹۲۹ ، چند ہم عصر ، ۱۲۰). کُچھ زمانہ شناسی نے انہیں اس بات پر رضامند کر لیا تھا (۱۹۷۶ ، ہندی اردو تنازع ، ۸۷). [زمانہ + شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---طالِبِ عِلْمی کس اضا(---کس ل ، ب ، ع ، سک ل) امذ.
ایّامِ شاگردی ، تحصیلِ علم کا عہد ، حصولِ تعلیم کا زمانہ. ابا جی کو زمانۂ طالبِ علمی سے ادب و شعر سے جنون کی حد تک شغف رہا تھا. (۱۹۵۱ ، لوحِ محفوظ ، ۶). [زمانہ + طالب (رک) + عِلم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عِدّت کس اضا(---کس ع ، شد و فت) امذ.
عِدّت کی مُدّت ، طلاق یا شوہر کے انتقال کے بعد چار ماہ دس دن کا عرصہ جو عورت گوشہ نشین ہو کر گُزارتی ہے (مہذب اللغات) . [زمانۂ + عِدّت (رک)].

---فَتْرَت کس اضا(---فت ف ، سک ت ، فت ر) امذ.
دو پیغمبروں کے درمیان کا خالی زمانہ جس میں کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوتا ، زوال کا عہد ، ایک قدیم دور (حضرتِ عیسیٰ کے بعد سے حضرت محمدؐ کی بعثت تک کا درمیانی زمانہ). ایسے لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں وہ زمانہ کہ حضرتِ عیسیٰ کے بعد سے ... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خان ، قرآن الحکیم ، ۶۶۲).[زمانہ + فترت (رک)].

---کَمْبَری کس صف(---فت مع ک ، سک م ، فت ب) امذ.
عہدِ اوّلین کی چٹانوں کا دور جو کمبرلینڈ کے نیچے واقع ہیں ، پتھروں کا زمانہ ، حجری دور. جزیرہ نما رقبہ کے سوا دیگر رقبے کے احجار یعنی سلسلہ ہائے کوہِ ہمالیہ ، بلوچستان و برما کے بعض قدیم تر جزیرہ نما رقبے کے ذیلی حجری طبقات پر مشتمل ہونے کے علاوہ ایسے بحری رکازی طبقات کے متعدد اقسام پر مشتمل ہیں جو قریب قریب ہر ارضیاتی زمانۂ کمبری سے ثلاثی تک ہوتے ہیں . (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۲). [زمانہ + کمبر (Camber)(عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گِرگِٹ کی طَرح رَنْگ بَدَلْتا ہے کہاوت.
وقت اور حالات کبھی ایک سے نہیں رہتے ، وقت کبھی کُچھ کبھی کُچھ ہوتا ہے (عِلمی اُردو لغت).

---گُزَرْنا ف م.
ایک طویل مدّت ہو جانا ، عرصہ گُزر جانا.

پُوچھنے آئے ہو اب بیمارِ فُرقت کی خبر
مر چکا ، گزرا زمانہ ، گز چکا ، مدّت ہوئے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۳۷).

---گِیر (---ی مع) امذ.
عالمگیر ، حاکمِ وقت ، وقت کو قابو میں رکھنے والا.

زمانہ گیر و خود آگاہ و سرکش و بیباک
سرورِ نغمۂ و سرمستیٔ شباب ہے آج

(۱۹۸۳ ، لہو پکارتا ہے ، ۷۷). [زمانہ + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا ، لینا].

---لد جانا محاورہ.
کسی کے اِقتدار ، شان و شوکت یا زور کا دور گُزر جانا یا ختم ہو جانا ، دور یا عہد کا ختم ہو جانا. ابی کمیدان صاحب بہادر اب وہ زمانہ لد گیا جب حضور کمیدانی کرتے اور جوانی کے زعم میں اکڑتے ہوں گے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۷۷). اب وہ زمانہ لد گیا. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۱۰).

---ماضی کس اضا ؛ امذ.
دورِ گزشتہ ، گُزرا ہوا زمانہ. زمانۂ ماضی میں ان ہواؤں (خطِ استوا کے کم دباؤ کی جانب مستقل چلنے والی تجارتی ہوائیں) کو نسیمِ بحری سمجھا جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۶۳). [زمانہ + ماضی (رک)].

---مُوافِق ہونا محاورہ.
نصیب اچھا ہونا ، طالع یاور ہونا ، حالات سازگار ہونا (عِلمی اُردو لُغت ؛ مہذب اللغات).

---نازُک ہونا محاورہ.
حالات خراب ہونا ، حالات مخدوش ہونا ، حالات کا پُر خطر ہونا.

لی ہوش میں آنے کی جو ساقی سے اجازت
فرمایا خبردار کہ نازُک ہے زمانہ

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۵۸).

---نظَر میں اَندھیر ہونا محاورہ.
سخت گھبراہٹ ہونا ، پریشانی میں کچھ نہ سُوجھنا ، سخت غم و اندوہ ہونا (عِلمی اُردو لغت).

---نِکَل جانا محاورہ.
دور ختم ہو جانا ، موقع جاتا رہنا ، بات ہاتھ سے چلی جانا

ہے ان دِنوں میں گردشِ چشمِ بُتاں کا دور
تیرا زمانہ گردشِ دوراں نکل گیا

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۷). وہ زمانہ نِکل گیا کہ بارگہ میں گھس آتے تھے اب مُشکل پڑے گی. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۰۰۲).

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱. ایک مدّت گُزر جانا ، ایک طویل دور بیت جانا.

ہزاروں چُھٹ گئے صدقے میں تیرے تازہ اسیر
ہمیں قفس میں تو صیّاد اک زمانہ ہوا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۲).

کوئی نقش اور کوئی دیوار سمجھا
زمانہ ہوا مجھ کو چپ رہتے رہتے

(۱۹۱۵ ، تجلّائے شہابِ ثاقب ، ۱۶۸). ۲. وقت بیتنا ، زمانہ گُزر جانا ، عرصہ ہو جانا یا گُزر جانا.

دل کو سمجھاتے تھے حضرت یاد کر عہدِ رسول
یہ بھی رہنے کا نہیں جب وہ زمانہ ہو گیا

(۱۸۹۱ ، مرزا تعشق ، براہینِ غم ، ۱۱۵). چل پھر رہا ہوں جیسے زمانہ ہو گیا یہاں آئے ہوئے. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۷۲).

زمانی (فت ز) صف.
۱. زمان سے منسوب یا متعلق ؛ (مجازاً) حادث (یعنی جو پہلے نہ تھا اور پھر وجود میں آیا). حادث وہ ہے کہ زمانی ہو. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۱۶). عالم اور جو کچھ بھی اس کے اندر ہے سب کے سب زمانی حادث ہیں. (۱۹۴۰ ، اسفارِ اربعۃ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۳۲). ۲. عارضی ، غیر مستقل ، وقتی.

نئیں زمانی یہ مراتب اے سلیم
بوجہ ذہنی مرتبے ہیں یہ قدیم

(۱۸۸۹ ، رسائل حیات ، ۱۴۳). اس کی (نقشہ) مدد سے مقامیت واضح ہوتی ہے اور زمانی (Temporal) فرق بھی سمجھا جا سکتا ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۸). ۳. بلحاظِ ادوار ، بہ اعتبارِ زمانہ. لا حاصل کی ترتیب زمانی ہے جو پہلے لکھا وہ پہلے آ رہا ہے. (۱۹۷۴ ، لا حاصل ، ۷). ۴. (نفسیات) تناظری ، ظاہری نسبت ، ظاہری تناسب (Perspective) کا اردو ترجمہ. مگر اس «نے» سے اتصالِ زمانی مستنبط نہیں ہو سکتا جیسے کہ مثالِ مذکورہ بالا سے ظاہر ہے. (۱۸۹۲ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۱ ، ۴ : ۳۵). ہم کو زمان کا عِلم صرف زمانی کے ذریعے ہو سکتا ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اُصول (ترجمہ) ، ۲۹۹). حالیہ بطور فعل استعمال ہوا ہے ... ایک نامعلوم اور مبہم سی زمانی معیت سمجھ میں آتی ہے اور بس. (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۳۹) [زمان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِختِلاف (---کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
ایسا فرق جو امداد زمانہ سے پیدا ہو جائے ، وقت گُزرنے کے ساتھ پیدا ہو جانے والا اختلاف یا فرق. زمانی اختلاف کی طرح یہ بھی (مکانی متغیرات Special Variation) انسانی زندگی پر گہرا اثر ڈالتے ہیں. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۵). [زمانی + اِختلاف (رک)].

---اِکائی (---کس ا) امذ.
وقت کی اِکائی ، سلسلۂ روز و شب ، وقت کا تسلسل. اس کی (زمانی وحدت) کمی تاریخ اور تہذیبی تسلسل یعنی زمانی اِکائی سے پوری کی جاتی رہی ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۲۶). [زمانی + اِکائی (رک)].

---تَرتِیب (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
ترتیب بلحاظِ وقت ، مُدّت و میعاد کے اعتبار سے ترتیب. اگر ہم زمانی ترتیب سے تنقیداتِ غالب کو دیکھیں تو ۱۸۹۷ تک پہلا دور ختم ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، نذر حمید خان ، ۲۳). [زمانی + ترتیب (رک)].

---تَعاقُب (---فت ت ، ضم ق) امذ.
(نفسیات) عارضی اِدراک ، وقتی اِدراک. اگرچہ ہم کوئی ایسا حیوان متصور نہیں کر سکتے جو زمانی تعاقب کے اندازہ کرنے کی قابلیت سے محروم ہو. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات (ترجمہ) ، ۳۰۹). [زمانی + تعاقب (رک)].

---تَقَدُّم (---فت ت ، ق ، شد د بضم) امذ.
وقت کے اعتبار سے اولیت یا پہل ، برتری بلحاظِ وقت ، زمانی برتری.

اگر «معدوم تھا» سے زمانی تقدُّم مقصود نہیں ہے بلکہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو مرتبۂ خُدا ، یعنی عِلّت کے وجود کا ہے ، اس مرتبے میں عالم ، معدوم تھا. (۱۹۳۰ ، اسفارِاربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۲۶۱). [زمانی + تقدّم (رک)].

---تَناظُر (---فت ت ، ضم ظ) امذ.
وقت کی وسعت پر نظر ہونا. ہم آخرکار ایک قسم کا زمانی تناظر حاصل کر لیتے ہیں جو ماضی اور مستقبل دونوں کی طرف اشارہ کرتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۸۲). [زمانی + تناظر (رک)].

---عَلامَت (---فت ع ، م) امث.
(نفسیات) **وقت سے متعلق کرکے دیکھنے کا نشان.** اس نے (لوٹزے) زمان پر بحث کی ہے اور جس میں پہلی مرتبہ اُس نے زمانی علامت کی اِصطلاح اِستعمال کی ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۲۸۶). [زمانی + علامت (رک)].

---عَلائِق (---فت ع ، کس ء) امذ ؛ ج.
(نفسیات) **دنیاوی بکھیڑے ، دنیا کے جھنجھٹ ، علائقِ زمانہ.** نفسیات کے لئے دین ایسے عالم کی شے ہے... کہ اس کو زمانی علائق کے ساتھ کیا تعلق. (۱۹۳۷ ، اُصولِ نفسیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۱). [زمانی + علائق (رک)].

---عُمْر (---ضم ع ، سک م) امث.
(نفسیات) **ماہ و سال کے اعتبار سے عُمر، طبعیْ عمر (ذہنی عمر کے مُقابل).** اس کی ذہنی عُمر دس ہوتی ہے خواہ اس کی زمانی عُمر کچھ ہی کیوں نہ ہو. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۵۰). [زمانی + عُمر (رک)].

---مَعِیَّت (---فت م ، کس ع ، شد ی بفت) امث.
(نفسیات) **عارضی ساتھ ، غیر مُستقل ہم آہنگی.** صوری جز کا حادث ہونا ضروری کیونکہ صوری جز کا مرکب حادث کے ساتھ بالفعل رہنا ضروری ہے بلکہ ان دونوں میں زمانی معیّت ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۸۱). [زمانی + معیّت (رک)].

---(و/اور) مَکانی (---و مج ، فت م) صف.
زمان و مکان سے منسوب و متعلق. اس زمانے میں اکثر مصالح بحیثیت زمانی و مکانی بدل گئے ہیں تو محض تقلید کی راہ سے... عمل میں لانا نہ چاہئے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۱۹۵). جدید جرمن نفسیات سے بصیرت کی اصطلاح مُستعار لے کے اقبال لکھتے ہیں کہ یہ بصیرت یا دید اشیاء کے زمانی مکانی دور علی رشتوں کا اندازہ ہے جو خودی کرتی ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۳۱۹). ادبیات میں اس کی (زمانی وحدت) کسی تاریخ اور تہذیبی تسلسل یعنی زمانی اِکائی سے پُوری کی جاتی رہی ہے جو فی زمانہ زمانی اور مکانی وحدت کو پیش کرنے کا نام ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۲۶). [زمانی + و (حرفِ عطف) + مکان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

زَمانے (فت ز) امذ ؛ ج.
زمانہ (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل).
پچھلے پہر اُٹھ اُٹھ کے نمازیں ، ناک رگڑنی سجدے پہ سجدے
جو نہیں جائز اس کی دعائیں اُف رے جوانی ، ہائے زمانے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۳۰). ان کے سمجھنے کے لئے ضرورت ہوتی کہ زمانے کو سمجھا جائے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۸۳). حضرت اُم دردا بُڑھاپے کے زمانے میں ایک بار عبدالملک بن مروان کی مہمان بنیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۰).

---بھَر کا امذ ؛ م ف.
اپنے دور کا ایک ، پُوری دنیا کا چھٹا ہوا.
لگا کر تُجھ سے دل حاصل ہوا یہ اے وفا دشمن
زمانے بھر کا میں دشمن زمانہ بھر مرا دشمن
(۱۸۱۰ ، میر (نوراللغات)). جب دیکھو گپ ہی اڑاتا ہے ، ڈینگیا زمانے بھر کا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳۰).

---بھَر کی امث.
سارے زمانے کی ، ساری دُنیا کی.
زمانے بھر کی ہیں نیرنگیاں نِگاہوں میں
کہاں کسی کے بُرے وقت میں ہے کوئی شریک
(۱۹۷۸ ، صدرنگ ، ۷۸).

---بھَر کی خاک چھاننا محاورہ.
ساری دنیا میں تلاش اور جُستجو کرنا.
پسِ فنا بھی مُکدّر دِلی نہ دُور ہوئی
جنوں میں خاک زمانے بھرے کی چھان ہوا
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۲۶).

---پَر رَوشَن ہونا محاورہ.
سب کو معلوم ہونا ، سب پر ظاہر ہونا.
تری آتش بیانی داغ روشن ہے زمانے پر
پگھل جاتا ہے مثلِ شمع دل ہر اک سخنداں کا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶).

---سے اُٹھنا (اُٹھ جانا) محاورہ.
ناپید ہو جانا ، نیست و نابود ہو جانا ، دُنیا سے چلا جانا.
باقی نہ مصحفی کا رہا خاک بھی نشاں
نقشِ قدم کی طرح زمانے سے اٹھ گیا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۹).

---سے اُڑنا محاورہ.
معدوم ہونا ، نشان باقی نہ رہنا.
اُڑ گئی یوں وفا زمانے سے
کبھی گویا کسی میں تھی ہی نہیں
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۵۰).

---سے کھونا محاورہ.
نِکمّا کر دینا ، بیکار کر دینا.

رسائی شاہِ خُوباں تک نہ ہونے دی نہ ہونے دی
زمانے سے ہمیں کھویا خُدا سمجھے مقدّر سے
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۳۲۰).

---سے نِرالا امذ.
سب سے الگ ، سب سے جُدا ، بہت عجیب و غریب.
ادا تیری ادا کیا کر سکے گا خُوب رُو کوئی
سِتم بھی تو زمانے سے نرالا ہو نہیں سکتا
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۹).

---کا امذ.
اپنے وقت کا ، دُنیا بھر میں چھٹا ہوا ، بلا کا ، زمانے بھر کا ، زمانے والا (تراکیب میں مُستعمل).
غیر کے کیوں فریب میں آیا
تُو تو عیّار تھا زمانے کا
(۱۸۷۲ ، کلّیاتِ نظام ، ۲۲).

---کا اُلٹ پھیر امذ.
انقلابِ زمانہ ، زمانے کی حالت بدلنا ، زمانے کا کروٹ لینا ، زمانے کی تبدیلی (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کا پَلٹا کھانا محاورہ.
زمانے کا رنگ بدلنا ، حالات تبدیل ہونا.
رنگ بدلا ہے زمانے نے عجیب کیا ہے اگر
مُشک ہو جائے سپید اور ہو کافور سیاہ
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۲۵).

---کا چَلَن امذ.
دُنیا کا دستور یا طور طریق ، دُنیا کے رسم و رواج ، رَوِشِ زمانہ.
اسلام آنکھیں پھیر لینے کو سخت ناپسند کرتا ہے مگر افسوس کہ یہی زمانے کا چلن ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۲).

---کا حال دیکھنا محاورہ.
زمانے کا رنگ دیکھنا ، زمانے کا میلان یا رُخ دیکھنا.
ہر حال میں ضروری ہے اے رشکِ شکرِ حق
اپنا مزاج دیکھو زمانے کا حال دیکھو
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---کا رُخ دیکھنا محاورہ.
زمانے کا میلان دیکھنا ، دُنیا کے حالات کا اندازہ کرنا (ماخوذ : نوراللغات).

---کا زَمانَہ امذ.
سارا زمانہ ، ساری دُنیا کے لوگ ، سب لوگ ، تمام دُنیا.
ایک میں ہوں تو زمانے میں رہوں ضربِ مثل
تُجھ کو دل دے کے زمانے کا زمانہ چُوکا
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---کا کَرْوَٹ بَدَلْنا/لینا محاورہ.
اِنقلاب آ جانا ، حالات بدل جانا.
نہ اِترائیے دیر لگتی ہے کیا
زمانے کو کروٹ بدلتے ہوئے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۲۸).

---کا گَرم و سَرْد چکھنا محاورہ.
اچھا بُرا دور دیکھنا ؛ تجربہ کار ہونا. یہ زمانے کا گرم سرد چکھا ہوا بادشاہوں کی صحبتیں اُٹھایا ہوا ... آدمی تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۸۳). میری کم ہمتی کہئے یا فرض شناسی کہ میں نے دوسروں کے ساتھ زمانے کا گرم و سرد چکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۷).

---کا لَہُو سَفید ہونا محاورہ.
دُنیا سے محبت جاتی رہنا ، اپس میں محبّت نہ رہنا (فرہنگِ آصفیہ).

---کا وَرَق اُلَٹ جانا محاورہ.
زمانے کا درہم برہم ہو جانا ، زمانہ بدلنا ، ہلچل ہونا. مُجھے کیا معلوم تھا کہ اس طرح یکایک زمانے کا ورق الٹ جائے گا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۴۴).

---کی آب و ہَوا بَدَل جانا محاورہ.
انقلاب آ جانا ، حالات کا بدل جانا.
آب و ہوا زمانے کی کیسی بدل گئی
جب سے ہوا ظہور مُعَلّٰی جناب کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۲).

---کی راہ امث.
زمانے کا چلن ، دُنیا کے رسم و رواج ، رَوِشِ زمانہ.
وہ اِختیار کر جو زمانے کی راہ ہو
ٹکڑی سے ہو جُدا تو کبوتر تباہ ہو
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کی رَنْگَت دیکھنا محاورہ.
دُنیا کی اُونچ نیچ یا گرم و سرد دیکھنا ، زمانے کے حالات کا اندازہ کرنا.
ابھی نوخیز ہیں رنگت زمانے کی نہیں دیکھی
بکستی ہیں جو کلیاں بعض غُنچے مُسکراتے ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۸).

---کی گَرْدِش امث.
انقلابِ زمانہ ، دنیا کے حالات کی تبدیلی ، تغیر و تبدل.
نسیم اپنے ہی اعمالوں سے گردش ہے زمانے کی
رواں کشتی پہ آتا ہے نظر ہر نخل ساحل کا
(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۸).

---کی ہَوا امث.
دُنیا کا رُجحان یا میلان ، دُنیا کے اطوار و انداز یا چلن.
اب ہوا اور ہے زمانے کی
میرے نالوں کا کچھ اثر دیکھو
(۱۹۰۹ ، کلکدۂ عزیز ، ۸۰).

---کی ہوا ایک حالت پر نہیں رہتی کہاوت.
رک : زمانہ ایک سا نہیں رہتا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کی ہوا برخلاف ہونا محاورہ.
حالات کا ناسوافق ہونا.

اس قدر مجھ سے زمانے کی ہوا ہے برخلاف
کیا عجب بوئے حنا ، ڈالے بدن میں آبلے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۵).

---کی ہوا بگڑنا محاورہ.
حالات خراب ہونا ، ہلچل ہونا ، زمانہ خراب ہونا.

ایسی ہوا زمانے کی بگڑی ہے آج کل
کوڑی کے مول بکتا ہے اہل ہنر ہنر
(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۵۹).

---کی ہوا پھر جانا محاورہ.
زمانے کی ہوا بگڑنا ؛ حالات بدل جانا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---کی ہوا دیکھنا محاورہ.
دنیا کے حالات کے رخ کا اندازہ کرنا ، دنیا والوں کی روش کو پرکھنا ، زمانے کے چلن کا اندازہ کرنا.

دل لگاتا تھا زمانے کی ہوا کو دیکھ کر
آشنا کو دیکھ کر ، نا آشنا کو دیکھ کر
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۷۹).

---کی ہوا کھانا محاورہ.
زندہ رہنا ، دنیا میں رہنا ، زمانہ دیکھنا.

نعش عاشق جو اٹھائے کوئی وہ کہتے ہیں
اور کھا لے یہ زمانے کی ہوا رہنے دے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کے امذ ؛ ج.
تمام دنیا کے ، دنیا بھر کے (تراکیب میں مستعمل).

خراب عشق لاکھوں تاک میں ہیں چشم ساقی کی
زمانے کے شرابی آ کرے ہیں ایک ساغر پر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸۳).

---کے ساتھ چلنا محاورہ.
دنیا والوں کا ساتھ دینا ، دنیا کے رسم و رواج کے مطابق زندگی گزارنا.

چلتے رہو سنبھل کے زمانے کے ساتھ ساتھ
چلتی نہیں ہے گردش دوراں کے سامنے
(۱۹۸۵ ، صد رنگ ، ۱۳۸).

---کے سرد و گرم اٹھانا محاورہ.
سرد و گرم چشیدہ ہونا ، تجربہ کار ہونا ، گوناگوں تجربات رکھنا.

امور عشق میں نازک مزاج بھی ہیں فراق
زمانے کے بھی ہیں وہ سرد و گرم اٹھائے ہوئے
(۱۹۳۶ ، مشعل ، ۶۶).

---کے موافق ہونا محاورہ.
جیسا وقت ویسا روپ اختیار کرنا ، جیسے لوگ ویسا برتاؤ کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---کے ہاتھوں م ف.
دنیا والوں کے ہاتھ ؛ دنیا والوں کو. اس کا ترجمہ یہاں لکھا جاتا ہے جو زمانے کے ہاتھوں چند کوڑیوں میں بک سکے تو بڑی قدر دانی ہے. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۳).

---گزرنا ف ل.
دور گزرنا ، وقت گزرنا.

پہلی محبتوں کے زمانے گزر گئے
ساحل پہ ریت چھوڑ کے دریا اتر گئے
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۲۶).

زمانیات (فت ز ، کس ن) امث.
زمانے سے متعلق ، زمانی چیز وغیرہ. وہ ایک زمانہ اور زمانیات سب کو یک وقت احاطہ کئے ہوئے ہے. (۱۹۷۳ ، مقالات ایوبی، ۱ : ۲۱۶) [زمانہ ـ زمان + ی ، لاحقۂ نسبت + یات ، لاحقۂ جمع].

زمانیاں (فت ز ، کس ن) صف.
زمانے کے لوگ ، اہل زمانہ.

مگر یہ جوش دل اور جاں فشانیاں کب تک
یہ شکوہ ہائے زمان و زمانیاں کب تک
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).[زمانہ ـ زمان + ی ، لاحقۂ نسبت + اں ، لاحقۂ جمع].

زمانیت (فت ز ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
ایک دور یا زمانے کی دوسرے دور یا زمانے کی تعلیق ، وقت کی علاقائیت. یہ شدت ، زمانیت اور امتدادیت کے لحاظ سے ... دلالت کرتی ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۱۴۳). اس نے (گیلیلو گیلیلائی) رقاص کی ہم زمانیت کا اصول دریافت کیا. (۱۹۸۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۹۸).[زمان + یت ، لاحقۂ کیفیت].

زمانیہ (فت ز ، کس ن ، شد ی بفت) صف.
زمانی ، زمانے سے متعلق یا منسوب ، زمانے کا ، دور کا. اول سے وجود باری تعالی ہے اور دوسرے سے وجود اکوان زمانیہ مراد ہے جو ثابت نہیں رہتے ایک حالت پر. (۱۹۲۵ ، حکمة الاشراق، ۳۴۷). [زمان + یہ ، لاحقۂ صفت].

زما ورد (فت ز ، شد م نیز بلا شد ، فت و ، سک ر) امذ.
(طب) نرم گوشت اور انڈے کی زردی سے تیار کردہ کھانا جو ریاح کو تحلیل کرتا ہے ؛ نوالہ. زما ورد ... ایک قسم کا کھانا ہے جو نرم گوشت ، انڈے کی زردی اور ساگون سے تیار کرتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۷۰). [ف].

زمبور (فت ز ، سک م ، و مع) امذ.
رک : زنبور. عربی فارسی کے علاوہ اور زبانوں کے الفاظ میں میم ہی لکھا جائے گا ... ایسے الفاظ کی مختصر سی فہرست یہ

ہے ... زنبور ، سنبھل شنبھو۔(۱۹۷۳ ، اُردو اِملا ، ۱۸۱)۔ [زنبور (رک) کا تلفظی اِملا]۔

زَنْبُورَک (فت ز ، سک م ، و مع ، فت ر) امذ.
بندوق کی ایک قِسم کا نام۔ ہر اُونٹ پر دو بندوقچی سوار تھے جن کے پاس بڑی کارگر بندوق تھی جسے زمبورک کہتے تھے(۱۹۷۳ ، پانی پت کی آخری جنگ ، ۳۲)۔[زمبور (رک) + ک ، لاحقۂ اسمیت]۔

زَمَج (فت نیز ضم ز ، فت نیز ضم م به شد نیز بلا شد) امذ.
سرخ رنگ کا شاہین ، ایک شِکاری پرندہ ، باز وغیرہ۔ مخزن الادویہ میں لِکھا ہے کہ اس جانور کو زمج کہتے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۳۳)۔ زمج ایک پرند ہے معروف جس کے ذریعہ سے بادشاہ لوگ پرند کا شِکار کرتے ہیں لوگ اس کو موصوف کرتے ہیں غدر اور قِلت وفا سے۔ (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۹)۔
[ف : عَلَم]۔

زَمَخْت (فت نیز ضم ز ، فت م ، سک خ) امذ.
۱. ہڑ وغیرہ کا سا کسیلا ذائقہ ، تُرش ، کسیلا.

ہے زمخت اور کہیں وہ ہے نمکیں
ہے کہیں تلخ اور کہیں شیریں

(۱۸۲۹ ، چشمۂ شیریں ، ۳)۔ **۲. سخت گرہ ؛ تکلیف دہ ، دکھ دینے والا** (اسٹین گاس)۔ [ف : زمخت ، قب : س : ستمبھک स्तम्भक]۔

زُمَر (ضم ز ، فت م) امذ.
جمِ غفیر ، عوام ، افواج. طرفہ یہ کہ زن و زُمَر وہاں کے کالے اور گھوسے ہر اپنے پیشوا و سردار کی خدمت و اطاعت خلوص دل سے کرتے ہیں۔ (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۶۰)۔
[ع : (ز م ر)]۔

زُمُرَّد (ضم نیز فت ز ، م ، شد ر بضم) امذ.
جواہرات میں سے ایک سبز رنگ کا پتھر جو زیورات میں اِستعمال ہوتا ہے۔

منور کئے انجمن کوں تمام زبر جدکے شیشے زمرّدکے جام

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲)۔

ہوا خط سبز تھے رنگیں زمرد
وجر رنگ سیت پایا تس دسن خاص

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۴۳)۔

مونہہ زمرد رنگ ہوا الماس سے نیلم مثال
جو اتھا یاقوت سا خوش رنگ مونہہ مسموم کا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۱)۔

گر اُس طرف سے ہو جاوے صبا چمن کی طرف
نہ ہو سوائے زمرد عقیق واں زنہار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۴۴)۔ولایت سودان میں اکثر زمرد کی کان ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۷)۔

زمرد اور الماس و یاقوت بھی رکھی ہے یہ درج شکم میں سبھی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، شاہ جہاں بیگم ، ۲۷)۔ بہت سے پرند آ کر مکان میں بھر گئے جن کی زمرد کی مِنقار اور یاقوت کے پر تھے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۵۲)۔

برقاب کا تھا اک تال یہاں یا چاندی کا تھا تھال یہاں
الماس جڑا تھا زمرد میں یہ تال نہ تھا کہساروں میں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۱)۔مقامی لوگوں کو آج بھی عقیق زمرد ہیرا ، نیلم اور زہر مورہ جیسے قیمتی پتھر اور موتی منکے مِلتے رہتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ۵۷)۔ [ف]۔

---اَخْضَر کس صف(---فتا ، سک خ ، فت ض) امذ.
گہرے ہرے یا نیلگوں زمرد ، زمرد کی ایک قِسم. ایک انگشتری سلیمانی جس کا نگینہ لعلِ بدخشانی کا حلقہ زمردِ اخضر کا تھا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۷۵)۔[زمرد + اخضر (رک)]۔

---بَحْری کس صف(---فت مج ب ، سک ح) امذ.
زمرد کی ایک قِسم ؛ سمندر سے نِکلنے والا زُمرد. ایک رکابی یاقوت ازرق کی تھی اس میں... ایک پیالہ زمردِ بحری کا تھا بھر رطل شراب اس میں سماتی تھی۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۰۸)[زمرد + بحری (۲)]۔

---پوش (---و مج) صف.
سبز لباس میں ملبوس ؛ جو بہت زیادہ زیورات پہنے (مہذب اللغات)۔ [زمرد + ف : پوش ، پوشیدن ـ ڈھانپنا ، پہننا]۔

---گُوں (---و مع) صف.
سبزی مائل رنگ کا. کہیں ساون بھادوں کی تیّاری ، سبزۂ زمردگُوں گلہائے معنبر کے الوانِ بوقلموں صحنِ وسیع چھتیں رفیع۔ (۱۹۰۱ ، الفِ لیلہ ، سرشار ، ۸۷)۔ [زمرد + گُوں ، لاحقۂ صفت]۔

زُمُرُّدی (ضم نیز فت ز ، م ، شدِ ر بضم) صف.
زمرد (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ (مجازاً) سبز رنگ کا.

بھر جائے گا کلیجے کے ٹکڑوں سے سب لگن
ہو گا زمردی ترے اس لال کا بدن

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸)۔ مرغابی نیل سر ... کی گردن تو ساری مُرغابیوں سے خوب صورت ہے اور رنگ بھی نہایت عمدہ زمردی۔ (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۲۶۴)۔

پھیلیں تو زمردی فضائیں
آنکھوں سے لگائے مُسکرائیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۲)۔ [زمرد + ی ، لاحقۂ نِسبت و صفت]۔

---پُلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ.
مختلف میوں اور بالخصوص پستے سے بنایا ہوا پُلاؤ ، پُلاؤ کی ایک قِسم. کِشمشی پُلاؤ ، نرگسی پُلاؤ ، زمرّدی پُلاؤ ... وغیرہ ... یہ سب چیزیں ... قرینے قرینے سے چنی گئیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳)۔ سنہری پُلاؤ ، روپہلی پُلاؤ ، اناناس پُلاؤ ، زمردی پلاؤ،مزعفر لیجئے ایک پُلاؤ ہی کی کِتنی قسمیں نکل آئیں۔(۱۹۸۷، قومی زبان، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۱۳)۔ [زمردی + پُلاؤ (رک)]۔

زُمُرُّدِیں (ضم نیز فت ز ، م ، شد ر بضم ، ی مع) صف.
سبز رنگ کا ، نیلگوں ، مائل بہ سبز ، زمردی. ایک زمردیں پر و بال فرخ پے شیریں منقال توتا خرید کیا جو چڑی مار نے مانگا وہی دیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۶)۔ زمردیں چراگاہیں سبز قالین ...

اس افق سے اس افق تک پھیلے ہوئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۲). [زمر + یں ، لاحقۂ نسبت].

زَمُرُود فت نیز ضم ز ، سک م ، و مع) امذ (قدیم).
رک : زُمرد.

که صوبے ان پہ پانچ یاقوت کے
رنگا رنگ محلاں سو زمرود کے

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۱۲). [زمرد (رک). کا مُتبادل اِملا].

زُمْرَہ (ضم ز ، سک م ، فت ر) امذ.
گروہ ، جماعت ، سلسلہ ، جتھا ، ٹولی ؛ ساتھی ، ہم راہی ؛ بِھیڑ.

و لیکن غیر کا کہنا مرے حق میں نہیں سنتا
که وہ مردود اس زُمرے سیں اہلِ دل کے آن مل ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۵).

بحث ہے ناقصوں سے کاش فلک
مجھکو اس زُمرے سے نکال رکھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۵).

اس زُمرے پہ اللّٰہ کو مہرِ پدری ہے
نیکی تو پسندیدہ ہے عصیاں نظری ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۹ : ۱۳۳).

یہ خیر اندیش بھی حاضر ہے مدّاحوں کے زُمرے میں
ادھر بھی اک نظر اپنی خوش اخلاق کے صدقے میں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۲۲). ہم اس طرح بغیر دولھا بنے سہرا بندھے بچّوں کے زُمرہ سے نِکل طالبِ علموں میں شریک ہو گئے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳: ۱۸۹). باوجود کسی منصب پر سرفراز ہو کر مقربینِ خاص کے زمرہ میں شامل ہو سکتے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳۵). [رک : زُمر + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
گروہ بندی ، درجہ بندی. شاعرانہ الفاظ اور غیر شاعرانہ الفاظ اور اُردو میں الفاظ کی یہ زُمرہ بندی مزید تقسیم کی راہ اختیار کر لیتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۷). [زمرہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ء تَقْسِیم کس اضا(---فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
تقسیم کردہ عنوان یا مضمون وغیرہ جس کی رو سے درجہ بندی کی گئی ہو جیسے زمرۂ سائنس ، زمرۂ تجارت وغیرہ. ہر زمرۂ تقسیم نو قسموں پر محدود ہے جو عنوانات کی تقسیم کے لیے ناکافی ہیں. (۱۹۷۰ ، نظامِ کتب خانہ ، ۲۰۱). [زمرہ + تقسیم (رک)].

---ء تَلامِذَہ کس اضا(---فت ت ، کس م ، فت ذ) امذ.
شاگردوں کی جماعت ، شاگردوں کا گروہ ، شاگرد. بہت سے امراء و شرفا زادے حضرت کے زمرۂ تلامذہ میں داخل ہوئے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۸۹). [زمرہ + تلامذہ (رک)].

زُمْرے (ضم ز ، سک م) امذ ؛ ج.
زمرہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل. شعر وادب کی صفتیں اس زمرے میں آتی ہیں. (۱۹۸۵ ، روایت اور فن ، ۱۳۵).

---سے خارج کَرْنا / نِکالْنا محاورہ.
جماعت ، گروہ یا سِلسلہ سے علیحدہ کرنا ؛ سابقہ درجہ بندی میں شُمار نہ کرنا. کمسن عورت کفایت شعار ہوئی اور نوجوانوں کے زُمرے سے گویا خارج کی گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۶۳). ان کے مقالے کو تنقید کے زُمرے سے نِکال کر انشائیے کے خانہ میں دھکیلنے کے درپے ہیں. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۷).

---میں آنا ف مر ؛ محاورہ.
کسی ذیل میں آنا ، ضمن میں شُمار کیا جانا ، کسی سِلسلے یا دائرے یا حدود میں شامل ہونا ، قبیل میں ہونا. یوں زمانی اعتبار سے ترقی پسند ادب بھی نئے ادب کے زُمرے میں آتا ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۳۱).

---میں شامِل ہونا / شُمار کِیا جانا محاورہ.
رک : زُمرے میں آنا. سندھی میں یہ پلا اختلاف صوتیوں کے زُمرے میں شامل ہے. (۱۹۷۰ ، اُردوسندھی کے لسانی روابط ، ۱۵۹). حافظ محمود خان شیرانی، وحیدالدین سلیم اور نصیرالدین ہاشمی کے نام گنوائے ہیں ... انہیں محقق کے زُمرے میں شُمار کیا جانا چاہیے. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۰).

زَمْزَم (فت ز ، سک م ، فت ز) امذ ؛ سزم زم.
۱. مکۂ معظمہ میں ایک کُنواں جو کعبہ کے جنوب مشرق میں واقع ہے حاجی اور عُمرہ کرنے والے اس کا پانی تبرکاً پیتے ہیں ، چاہِ زمزم.

مُجھے حوضِ کوثر و زمزم کی سوں
مُجھے حرف و مہمل و مجمل کی سوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۵).

عاشق شفا کے تائیں تج لب کا پانی پیوے
یاں تھے مگر ہے زم زم کے آب کا طلوع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۸).

کعبۂ کوئے صنم میں اے سراج
اشک میرا آبِ زمزم ہوئے گا

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۱۵۸). صبح کو زمزم کا پانی پی لیتے تھے کہ دن بھر بھوک پیاس میں تسکین رہتی تھی. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۸).

یہ فیضِ کوثر و تسنیم و زمزم لہو پیتی ہے کیوں اولادِ آدم

(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۲۲۳). ۲. چاہِ زمزم کا پانی ، آبِ زم زم.

جوش مارے فیض کا چشمہ ترا تو بحر ہے
زمزم و تسنیم پھر ہیں ایک دو چُلّو کہاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۰).

خُدا کے گھر میں کیا ہے کام زاہد بادہ خواروں کا
جنھیں ملتی نہیں وہ تشنۂ زمزم بھی ہوتے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶۱).

یہ تمنا ہے ربِّ اکرم سے غسلِ میّت ہو میرا زمزم سے

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۲).

یہ تشنہ کام ہے عرصے سے دُور اُفتادہ
دِلانا یاد یہ زمزم پلانے والوں کو

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۲۷). [ع : (عَلَم)].

---نَفَس (---فت ن ، ف) صف.
زم زم کے پانی کی مانند پاکیزہ و متبرک.

اک طرف زمزم نفس کوثر چکاں ہاتھوں میں جام
اک طرف اپنی بھی ماں کا دودھ بچوں پر حرام

(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۱). [زمزم + نفس (رک)].

زَمْزَمِسْتان (فت ز ، سک م ، فت ز ، کس م ، سک س) امذ.
عیش و آرام کی جگہ ، سکون و راحت کا مقام.

تمہارے آرزو انگیز زمزمستاں میں
وفورِ عیش ہے افراطِ ناز و نعمت میں

(۱۹۷۳ ، برگِ خزاں ، ۶۰).[ع : زم زم + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

زَمْزَمَہ (فت ز ، سک م ، فت ز ، م) امذ ؛ ← زمزما.
۱. (اَ) **دھیمے سُروں کا راگ ، کم آواز کا راگ ، ترانہ ، نغمہ ، گانا.**

اوسی دھات اول بھنور گھمگما
کیا کان میں اوس کی جیوں زمزما

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۳).

دیکھوں رُخِ توحید کو چہرے کی ضیا میں
یہ زمزمے کرتا رہوں درگہِ خُدا میں

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النّبیین ، ۱۵۶). اب وہ رونق ہے نہ چھل پہل نہ نغمے ہیں نہ زمزمے ایک ہی حالت انسان کے تعلقات کی ہے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۴).

دشتِ غُربت میں عبادت حُسن پیکر ہو گئی
زمزمہ سازِ اذاں آوازِ اکبر ہو گئی

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۵۲). (اَا) **وہ آواز جو گلے کے انتہائی اندر سے ایک خاص حرکت کے ساتھ نکلے ، گٹکری ، مرکی.**

ہم سے خوش زمزمہ کہاں یوں تو
لب و لہجہ ہزار رکھتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۴۳). زمزمہ اس طور سے پیدا ہوتا ہے کہ کسی سُر کو بائیں ہاتھ سے چھیڑو پھر اس کو دستِ راست کی انگلی سے بجاؤ. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۶۴). اسی مقام پر جہاں بندش میں خوبصورت مرکی یا زمزمہ ہو گاتے وقت ... ہاتھ ہلاتے تھے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۴۷). ۲. (اَ) **چہچہانا، نغمہ سرائی کرنا.**

باغباں زمزمۂ مُرغِ چمن سے غافل
جانتا نئیں کہ بجیں ہیں یہ دہل برسرِ گل

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۱).

وہاں کے طائروں کا رنگ ہی اور
ہے ان کے زمزموں کا ڈھنگ ہی اور

(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۶۵).

کوئی تو زمزمہ کرے میر آسا دِلخراش
یوں تو قفس میں اور گرفتار بہت ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۲).

اسیرِ عشق ہو کر زمزمہ سُن طائرِ جاں کا
چہکتا ہے قفس میں جا کے بُلبل اس گُلستاں کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴۴).

گیندا کھِلا چمن میں آموں پہ بور آیا
کویل کے زمزموں نے مژدہ نیا سنایا

(۱۹۲۶ ، مطلعِ انوار ، ۷۷).

غنچوں کا میں تبسُّم موجوں کا میں ترنُّم
طوطی کا زمزمہ ہوں ، بلبل کا چہچہہ ہوں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲). (اَا) **وہ آواز جو کچھ دُور سے آنے اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح سُنائی دے.** مثل زمزمۂ زنبور مراد اس سے اورادِ شب ہیں . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹). ۳. **وہ نیم غنائی الفاظ جو آتش پرست اپنی عبادت یا کھانا کھانے کے وقت ادا کرتے ہیں ، اس میں ہونٹ یا زبان نہیں ہلتی بلکہ ناک اور حلق سے آواز نکلتی ہے.** عیسائیوں کی نماز گا کر ادا کی جاتی ہے ، پارسیوں میں زمزمہ ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۴۴).

رُوح پرور تھے دعاؤں کے مقدّس زمزمے
ہر حسیں صورت جوابِ آفتاب و ماہ تھی

(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۵۳). ۴. **تلوار کے چلنے کی آواز ، کھنک.**

نغمہ ہے لَے میں تری خُون کے فوّاروں کا
زمزمہ تُجھ میں ہے چلتی ہوئی تلواروں کا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۴۸). ۵. **خوش الحانی ، لحن ، خوش گلوئی.** فارسی زمزموں کو عرب کے الحان میں ادا کیا. (۱۸۸۷ ، سُخندانِ فارس ، ۲ : ۶۱).

بے حقیقت نَے کے اندر زمزمہ داؤد کا
عارضی محدود ہر اک عکس لا محدود کا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۷). [ع : (زم زم - آواز کرنا) + ہ ، لاحقۂ نِسبت].

---اِتْرانا محاورہ.
خوشی میں بےساختہ گُنگنانا ، ہونٹوں پر گیت مچلنا.

آئنہ گردشِ ایّام کو دِکھلانے لگے
وقت کے لب پہ نئے زمزمے اِترانے لگے

(۱۹۴۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۳۰).

---بَھرْنا محاورہ.
گلے سے مُترنّم آواز نکالنا ، نغمہ سرائی کرنا ، لَے میں گانا یہ جانور حروفِ بےآواز اور آوازِ بے حروف کے زمزمے بھرتے تھے ، جس کا خُلاصہ یہ تھا کہ سراسر مضمون مدعا غائب. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۴۸).

---پَرْداز (فت پ ، سک ر) صف.
نغمہ سرا ، گانے والا عین اسی عالم میں زبانِ حق محمد رسول اللہ کے کام و دہن میں زمزمہ پرداز ہوئی (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۵۹).

تھے کبھی ہم بھی زمزمہ پرداز
کھو گئی ہے فضا میں کیا آواز

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۹۳).

نغمۂ زمزمہ پرداز کہاں سے لاؤں
چلبلی جان کے انداز کہاں سے پاؤں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۴) [زمزمہ + ف : پرداز ، پرداختن - سنوارنا].

--- پردازی (---فت پ ، سک ر) امث.
نغمہ سرائی ، ترانہ سنجی.

بلبل میں بھی ہیں گرچہ خوش آوازیوں کے ڈول
لیکن کہاں یہ زمزمہ پردازیوں کے ڈول

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۴).

ساری رونق تھی مری زمزمہ پردازی سے
اب مجھے چھوڑ کے پچھتاتا ہے صیاد بہت

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۵۵). ان کی زمزمہ پردازیوں کا نیا مجموعہ زبورِ عجم کے نام سے عنقریب سامعہ نواز ہونے والا ہے.(۱۹۸۶ حیاتِ سلیمان ، ۳۲۸). [زمزمہ + پرداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پیرا (---ی لین) صف.
نغمہ سرا ، گانے والا.

عشق جب زمزمہ پیرا ہو گا
حسن خود محوِ تماشا ہو گا

(۱۹۷۳ ، ناصر کاظمی،د، ۲). [زمزمہ+ف: پیرا، پیراستن۔ چھانٹنا].

--- پیرائی (---ی لین) امث.
حسنِ آواز و ادا کے ساتھ گانے یا گنگنانے کا عمل، نغمہ آرائی.

سخن سرا جو ہوئی عندلیبِ طبع حضور
تو بھولے زمزمہ پیرائیاں چمن میں ہزار

(۱۸۷۲ ، مظہرعشق ، ۳۰). [زمزمہ + پیرا(رک)+ ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- حیات کس اضا(---فت ح) امذ.
زندگی کا پیغام ؛ مژدۂ جاں فزا ، حیات بخش نغمہ.

موت کی ترجمانیاں رشکِ صدائے صور تھیں
زمزمۂ حیات بھی غم نے ترے سنا دیا

(۱۹۲۹ ، شبنمستان ، ۴۳). [زمزمہ + حیات (رک)].

--- خواں (---و معد) صف.
نغمہ سرا ، نغمہ سنج.

نہیں ہے شہبازِ زمزمہ خواں جو آج ہم بانگِ نغمہ سنجاں
غلط کہ ایں طائر خوش الحاں محبتِ گُل ستاں ندارد

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۷). [زمزمہ + خواں (رک)].

--- خوانی (---و معد) امث.
زمزمہ خواں ہونا ، نغمہ خوانی ، نغمہ سرائی.

نسیمِ صبح کے جھونکوں کی عطر افشانی
یہ طائرانِ نوازن کی زمزمہ خوانی

(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار، ۲۷). [زمزمہ + خواں(رک)+ ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- درد کس اضا(---فت د ، سک ر) امذ.
درد بھرا گیت ، نغمۂ پُر سوز ، نغمۂ درد انگیز.

یہ دلِ سرد کہاں ، زمزمۂ درد کہاں
تُو بھی قائم رہے بُلبل ، تری آواز بھی ساتھ

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۲۸). [زمزمہ + درد (رک)].

--- ریحانی کس صف(---ی مج) امذ.
ہوا سے درختوں کے پتوں کے ہلنے کی آواز جو خوش گوار اثر چھوڑے. سب نے دیکھا صحرائے خارستان پُر بہار ہونے لگا نخل وجد میں آئے پتوں نے کیفیتِ زمزمۂ ریحانی دکھائی. (۱۸۹۶ ، طلسمِ ہوشربا ، ۷ : ۴۹۸). [زمزمہ + ریحان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- ساز صف.
نغمہ سرا ، نواسنج ، نغمہ خواں ؛ خوش الحان.

دشتِ غربت میں عبادت حسن پیکر ہو گئی
زمزمہ سازِ اذاں آوازِ اکبر ہو گئی

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۵۲). [زمزمہ + ف : ساز ، ساختن ۔ بنانا].

--- سازی امث.
دھیمی آواز کے ساتھ نغمہ پروری ؛ نغمہ سرائی ، خوش الحانی.

تارِ طنبور بنی آج رگِ سنگِ صفا
ہے زباں زمزمہ سازی کرے موجِ زمزم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۹).[زمزمہ + ساز رک)+ی، لاحقۂ کیفیت].

--- سرا (---فت س) امذ.
نواسنج ، نغمہ سرا ، نغمہ خواں. طائرانِ زمزمہ سرا درختوں پر زمزمہ سرائی کرنے لگے. (۱۸۹۶ ، طلسمِ ہوشربا ، ۷ : ۴۹۸).

ہم ایسی بزم میں کل صبح تک رہے کہ جہاں
سکوت بھی تھا لبِ زمزمہ سرا کی طرح

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۲۰). [زمزمہ + ف : سرا ، سرائیدن ۔ الاپنا ، گانا].

--- سرا ہونا محاورہ.
نواسنج ہونا ، نغمہ زن ہونا ، گیت گانا. طائرانِ سحر سامنے ملکۂ حیرت کے آکر زمزمہ سرا ہوئے .(۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۰).

--- سرائی (---فت س) امث.
۱. **زمزمہ پردازی ، گانا گانا ، نغمہ سرائی ، نواسنجی.** دلوں میں محبت کی ہوا درخت اُس سے بھیگے ہوئے پھول کھلے ہوئے جانوروں کی زمزمہ سرائی ہر ایک مصروفِ یادِ الٰہی. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۹۴۲). ۲. (مجازاً) **قصیدہ خوانی ، تعریف کرنا ، گُن گانا ، مداحی.** شو کی پوجا کرنے والے سورتھ کے سنکھ ہیں فتحمند شنکر کی زمزمہ سرائی کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۷۲). [زمزمہ + سرا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- سنج (---فت س ، سک ن) صف.
۱. **نغمہ خواں ، نواسرا.**

خسروا سن کے ترا مژدۂ جشنِ نوروز
آج ہے بلبلِ تصویر تلک زمزمہ سنج

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۸). صاحب مثنوی کی زبان یوں زمزمہ سنج ہوتی ہے کہ جو اسے حقیقت سمجھ کر پڑھے گا ... یہ حقیقت کا کام دے گی. (۱۹۴۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۳۳). ۲. (مجازاً) **گُن گانے والا ، قصیدہ خواں ، مداح.** اگر میں نیاز صاحب کے مقام انسانیت کا زمزمہ سنج نہ ہوتا جن کی عقیدت سے دل سرشار تھا ان سے بدظنی تو نہ ہوتی. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۴۳). [زمزمہ + ف : سنج ، سنجیدن ۔ گانا].

---سَنجی (---فت س ، سک ن) امث.
نغمہ سرائی ، قصیدہ خوانی ، زمزمہ پردازی.

زمزمہ سنجی بُھلا دی خطرۂ صیّاد نے
آتے آتے کان تک شورِ عنادل رہ گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۹). رشک اور وزیر کی زمزمہ سنجیاں سن سن کر امیر کا شوقِ شاعری چمک اٹھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۶). [زمزمہ + سنج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا محاورہ.
گانا ، گُنگنانا ؛ قصیدہ خوانی کرنا ، چہچہانا.

اے عندلیب زمزمہ کر لے پُکار کے
آئی خزاں چمن میں چلے دن بہار کے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۶).

کریں زمزمہ شاخ پر جانور
ہلیں وجد میں حُور و غلماں کے سر

(۱۸۳۱ ، معراج نامہ ، میر مظفر حسین ، ۵۰).

صبح صادق کا ہوا چرخ پہ جس وقت ظہور
زمزمہ کرنے لگے یادِ الٰہی میں طیور

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۶).

---گَر (---فت گ) صف.
زمزمہ پرداز ، مدح خواں.

کل کے موسموں کا ... زمزمہ گر ہے.
(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۵۳). [زمزمہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

---ئے نَے کس اضا (---فت ن) امذ.
بانسری کی تان ، بانسری کی آواز یا نَے.

دل ہے اور عشق کہ نَے کے اندر
کیا بجز زمزمۂ نَے ہو گا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۵۷). [زمزمہ + نَے (رک)]

زَمْزَمی (فت ز ، سک م ، فت ز).(الف) امث.
وہ شیشی جس میں زائرینِ کعبہ آبِ زمزم لاتے اور لوگوں کو تحفۃً وہ آبِ مقدّس دیتے ہیں ، آبِ زمزم رکھنے کا ظرف ، بوتل.

اگر وہ کعبہ رُو ساقی بنے فیض
گماں کنٹری پہ ہو گا زمزمی کا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدر آبادی ، د ، ۷۸). آپ پریشان نہ ہوں زمزمیوں اور کھجوروں کا وقت بعد کو آئے گا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۱۶ : ۶). میں نے ایک ڈاکٹر کو مدد کے لئے پکارا اس نے زمزمی سے پانی نکال کر میرے حلق میں ڈالا. (۱۹۷۹ ، سرگزشتِ حیات ، ۱۳۱). (ب) صف. **صُراحیوں وغیرہ میں پانی بھر بھر کر لوگوں کو آبِ زمزم پلانے والا** . فیاض لوگوں نے آدمی مقرر کر رکھے ہیں ، جو صراحیاں بھر بھر کر رکھتے اور لوگوں کو پلاتے ہیں ان کو زمزمی کہتے ہیں.(۱۸۹۱ ، روزنامۂ سفر مصر و شام ، ۱۷۶). [زمزم + ی ، لاحقۂ نِسبت].

زَمْزَمے (فت ز ، سک م ، فت ز) امذ ؛ ج.
زمزمہ (رک) کی جمع نیز مُغیّرہ حالت (مرکبات میں مُستعمل) . افادیت اور عملیت کے زمزمے اس میں بیدار کرنے ہوں گے. (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۷۲).

---بکھیرْنا محاورہ.
خوشیاں بانٹنا ، گیت گانا.

زمزمے بکھیرو گے اپنے آپ میں کھو کر
(۱۹۶۷ ، شہرِ درد ، ۱۲۱).

زِمِسْتان (فت ز ، کس م ، سک س) امذ.
جاڑے کی فصل ، موسمِ سرما ، سرما.

جیوں آیا زمستاں کیرا ہنگام
ہوا بار کم پُھول بن کا تمام

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۹).

تری زُلفاں کی طُولانی کوں دیکھے
مُجھے لیلِ زمستاں یاد آوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۴).

یوں آگ ہمارے نَفَسِ سرد سے بُجھ جائے
جوں بادِ زمستاں سے ہو مُضمحل آتش

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۰۶).

بُتاں کی سرد مہری سے جو آہِ سرد تک کھینچوں
تو ہر اک عین گرمی میں کرے شِکوا زمستاں کا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۷).

شعلہ زن ہو تنورِ طُوفاں بھی
کانپتا ہے یہاں زمستاں بھی

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۴۴).

یہ سرد سرد ہوا موسمِ زمستاں کی
یہ عہدِ گُل یہ فضا گُلشن و بیاباں کی

(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۲۶).

دھوپ زمستاں میں غائب تاریکی بھی ہے آنگن پر
پیڑ کے پیچھے سُورج نکلے اور گھر کی دیوار بلند

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۲۹). ۲. **(تصوف) مقام کشف** (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۳۸). [زم + ستاں ، لاحقۂ ظرفیت].

زِمِسْتانی (فت ز ، کس م ، سک س) صف.
زمستان (رک) سے منسوب یا متعلق ، سرمائی ، سردی.

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھُوٹے مُجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۶۱). ایشیا کی اس زمستانی دوپہر کا سارا حُسن تنقیدی رد و قدح سے یکسر نابود ہو کر رہ گیا. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۳۷). [زمستان + ی ، لاحقۂ صفت].

---آرام گاہ امث.
قیام گاہ جو موسمِ سرما میں استعمال کی جاتی ہو. کہتے ہیں کہ بغداد،ایران کے مشہور بادشاہ نوشیرواں کی زمستانی آرامگاہ تھا. (۱۹۷۲ ، روح اسلام ، ۵۳۰). [زمستانی + آرام (رک) + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

زَمّ (فت ز ، م) امذ.
مضبوط ارادہ ، عزم.
وہی جو کہف وار ہے ، عمادِ کافِ انام
صَدوق و صادق الاقرار و استوار زمم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۲۷).[ع].

زَمَن (فت ز ، م) امذ.
۱. زمانہ ، وقت.
کیا تیرے قطعاں کوں رکھنے زمن
یو جزدان کیمخت یعنی گگن
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۶).
یہہ کیونکہ نہو حضورِ عالی
ہیں منتخب زمن زمن میں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۰۳).
کوئی میری آنکھوں سے دیکھتا تری بزمِ ناز کی وسعتیں
وہ ہر ایک گوشہ مکاں مکاں وہ ہر ایک لمحہ زمن زمن
(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۱۲۷).
از کراں تا کراں ، از زماں تا زمن
جس طرح رات پر صبحِ نو
(۱۹۶۷ ، شہرِ درد ، ۲۶). **۲. دوران ، اثنا ، وقفہ.**
پیا ہے بے قراری میں زمن ٹلتا ہے زاری میں
اپنا دل را کھ یاری میں کرم کر رب بریں مخلص
(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۳۶).
محمدؐ کوں لگاتا ہوں سخن میں
تُو کر قتل اس کو جلدی اسی زمن میں
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۰). **۳. دنیا ، عالم.**
معجز لولا ک وہ خاتم آخر زمن
(۱۶۷۳ ، نصرتی ، چرخیات ، ۳).
داد گر داد دہ و داد رس و داد رساں
فخرِ دیں فخر نگیں فخرِ زماں فخرِ زمن
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۹).
مرحبا شہزادۂ فخرِ زمن پیدا ہوا
مہر طلعت ماہرو ، غُنچہ دہن پیدا ہوا
(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سُخن ، ۳۳).
مطمئن اپنی جگہ کتنے ہیں سُلطانِ زمن
لگ رہی ہے بس ادائے فرض کی دل میں لگن
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۵۳). **۴. زمانے کے لوگ ، دُنیا والے ، دُنیا.**
یک یک شاعر اس دھات صاحب سُخن
کرے فخر جن کے ہنر کا زمن
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱).[ع].

---زَمَن م ف.
سارا زمانہ ، ہمہ وقت.
کوئی میری آنکھوں سے دیکھتا تری بزمِ ناز کی وسعتیں
وہ ہر ایک گوشہ مکاں مکاں وہ ہر ایک لمحہ زمن زمن
(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۱۲۷).[زمن + زمن (رک)].

زُمُول (ضم ز ، و مع) امث.
قدیم زمانے کی فوجی چوکی جو ڈاک یا نقل و حمل کے کام آتی تھی.
ترکوں نے حمل و نقل کی شاہراہوں پر فوجی چوکیاں (زُمُول) قائم کر دیں. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۹).[ت].

زَمْہَری (فت ز ، فت مج م ، سک ہ) امذ.
سردی ، جاڑا ، ٹھنڈک.
کسی زمہری سوں اوکیا بول سرد
معما شگافی سوں کر دور درد
(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفورِ چین ، ۳۸).[زمہر (زمہریر (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

زَمْہَرِیر (فت ز ، سک م ، فت ہ ، ی مع) امذ.
۱. سخت جاڑا ، شدید سردی ، سردی کا موسم.
کُچھ تو جاڑے میں چاہیے آخر
تاندے بادِ زمہریر ، آزار
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۶). **۲. نہایت سرد کر دینے والا طبقۂ ارض.**
عجائب دسیا ڈونگر بے نظیر
تلیں اگ ، اُپر سرد ہے زمہریر
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۲). بلند ٹیلوں اور پہاڑوں پر کرۂ زمہریر کے مُتّصل رہتا ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۰۶).
منجمد ہو کر میانِ طبقہ ہائے زمہریر
قطرۂ افشاں تا بخارِ ابر ہوں بنکر غمام
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۴). ایک اور مکان ہے جس میں بے انتہا سردی ہے جس کو زمہریر کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، علاماتِ قیامت ، مولوی نور محمد ، ۳۲). بیڈ روم ہیٹروں کی غضب نا ک آنکھیں جھپک گئیں تمام کمرہ گویا طبقۂ زمہریر بن گیا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۸۳).
۳. روایۃً جہنم کا وہ طبقہ جہاں شدید سردی ہو گی اور اس سردی کے ذریعے گنہ گاروں ، کافروں کو عذاب دیا جائے گا.
ملائک مکر حقۂ زمہریر
جوکھوے اتھے سال گُذرے پہ ہیر
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۰۲).
یک یو دھرتا ہے تاؤ دوزخ کا
دوسرا زمہریر کا تاڑا
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۴۸).
واعظ تُو زمہریرِ جہنم سے مت ڈرا
دیکھے نہ آو نالہ کی میرے تو دُھوپ ٹھنڈ
(۱۸۰۵ ، باقر آگاہ ، د ، ۸۸).
امین اتشے ان میں کم ہے ہر اتش عشق
جنات کا زمہریر دوزخ ہے بجا
(۱۸۳۹ ، مکاشفاتِ الاسرار ، ۶۳).[ع].

---بَن جانا محاورہ.
سرد ترین ہو جانا ، ٹھنڈا ہو جانا. کائنات طبقۂ زمہریر بن گئی دھرتی ماتا کی چھاتی تک منجمد ہو گئی پاتال یخ بن گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹).

---ہونا محاورہ.
۱. سرد ہونا.
جسے بجھاؤں تو دل زمہریر ہو جائے
ترا عظیم تصوّر حقیر ہو جائے
(۱۹۵۰ ، روشنی (کلیات مصطفیٰ زیدی ، ۴۴)). ۲. سرد مہر ہونا.
تُو ساتھ غیر کے پیتا ہے ہے تو واں گویا
پیالہ نوش کنِ زمہریر ہم ہی ہیں
(۱۸۲۷ ، کلیاتِ پروانہ ، ۷۰).

زَمْہَرِیری (فت ز ، سک م ، فت ہ ، ی مع) صف.
زمہریر (رک) سے منسوب یا متعلق ، بہت سرد ، ٹھنڈا. کرۂ اثیر کو کرۂ زمہریری سے ڈھانپ دیا ہے کہ اس کی تپش اور حدّت زمین تک نہ پہنچے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲۲). مگر یہ زمہریری ہوا ان کے جسموں کے پار نکل جاتی ہے. (۱۹۰۱ ، مضامین سلیم ، ۳ : ۸). (نہایت زمہریری لہجہ میں) جناب معاف فرمائے. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۳۷). [زمہریر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَیفِیّت (---ی لین ، شد ی مع بفت) امث.
سرد مہری ، بے رُخی ، بے مروّتی. یہ سانیٹ وصال میں محبوبہ کی زمہریری کیفیت کے اظہار کے لئے لکھا ہے. (۱۹۶۷ ، فکرِ سُخن ، ۲۸۷). [زمہریری + کیفیت (رک)].

---ہَوا (---فت ہ) امث.
یخ بستہ ہوا ، موسم سرما کی ہوا ، برفانی علاقے کی شدید سرد ہوا. مشرق کی زمہریری ہوا کو بلند پہاڑ روک لیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۹). جنت کے تصوّر کو اگر کبھی دھچکہ لگتا بھی تھا تو اسی وقت جب میرے گرمی کے کپڑوں کو کوہستان کی زمہریری ہوا سے اختلاف آرا ہوتا. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۳۳). [زمہریری + ہوا (رک)].

زَمی (فت ز) امث (ج : زمیاں (قدیم)).
رک : زمین.
روشن ہوں دیدے کے نمن سر پانو لگ تُج نور تھے
ساتو زمیاں کی صاف ہو دستے ہیں منج پاتال رے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۵۶).
ایسی کثرت کبھی دیکھی نہ سُنی پھولوں کی
آسماں بن گیا پھولوں کا زمی پھولوں کی
(۱۹۱۷ ، پیارے صاحب ، گلزارِ رشید ، ۹۷). [ف].

زَمِیری (فت ز ، ی مع) امذ.
ایک خاص رنگ کا کبوتر جو زرہی اور اسیری کے بین بین ہوتا ہے (شہنشاہ اکبر نے اس کا نام زمیری رکھا تھا). ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... زمیری ، طاؤسی، جوئے چندن ، کالا مکھی ، لال مکھی ، ماشی مکھی ، سفید لقا ، سیاہ لقا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۱). [رک : زرہی + اسیری (رک) کی تخفیف].

زَمِین (فت ز ، ی مع) امث.
۱. سورج کے گرد گھومنے والا وہ سیارہ جس پر زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں چوبیس گھنٹے میں اپنا ایک چکر مکمل کرتا ہے اس کے نتیجے میں دن اور رات وجود میں آتے ہیں ، دُنیا ، گیتی ، ارض ، جہان.
فاطمہ دُکھ تھے عرش کرسی تھے غم انجھوٹے
ساتوں اسمان ہور زمین میں آگ کی بھڑکی اٹھے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵۶). حضرت امیر علیہ السلام فرمائے کہ حق تعالیٰ مطلع ہوا زمین پر اور ہمیں جمیع خلائق سے اِختیار کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۶). بجائے شمس کے زمین کو ایک سیّارہ فرض کیئے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۶۷). سمکیاں ... زمین کے اس تصوّر سے ہے جسے زمین بیل کے سینگ پر اور بیل مچھلی کی پیٹھ پر اُٹھائے ہوئے ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۳۸). **۲. کرۂ ارض کا خُشک حِصّہ ، برّ ، خُشکی.**
دریا و زمیں و کوہ صحرا — باغ و گل و سبزۂ مُطرّا
(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۲۲). **۳. (اُ) زمین کی سطح ، دھرتی ، فرشِ زمیں (آسمان کے بالمقابل).**
نہ آسمان دِستا نہ دستی زمیں
زمیں بہار ستی کماں ہو خمی
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۸).
بہ صانعے کہ یہ نقاشیاں ہیں سب اسکی
زمیں ہو یا ہو فلک یا حجر ہوں یا اشجار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۰).
چلا چل بند آنکھیں شوق سے راہِ مدینہ میں
زمیں ہے صاف آئینہ ، بلندی ہے نہ پستی ہے
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۲۶). سطحِ زمین کے قریب ... موجودہ زیرِ زمیں بہنے والے آبی وسائل کے رُخ کا تعین کیا. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۲۹). **(اا) سارا زمانہ ، پوری دنیا.**
کہاں جائیں ٹھکانہ ہی کہاں ہے
زمین دشمن مخالف آسماں ہے
(۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی ، ۱۴۷). **۴. خِطّۂ ارض ؛ ملک ، کِشور ، وطن ، دیس ، علاقہ.**
کوئی تشنہ کام شوق کوں کرتا نہیں ہے تر
عشاق کوں زمین دکن کربلا ہوا
(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۱۹). یوسف کو وے خواب ... یاد آئے ... تم جاسوس ہو کر آئے ہو تا کہ اس زمین کی کمزوری دریافت کرو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۶۸).
مُجھے وطن سے چھڑا کے ہر سو پھرا رہا ہے جو اے جفا جُو
بتا تو دے مجھ کو آسماں تو کرے گا پیوند کس زمیں کا
(۱۸۸۳ ، دیوانِ صفی ، ۸). **۵. زمین کا کوئی گوشہ یا حصہ ، ٹکڑا.**
کھڑے پھوٹ پھٹاکاں نے بازی کیاں
زمیں باٹ کے سب نمازی کیاں
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۰). اگر کوئی شخص زمین ویران کو جو کسی کی ملک نہو آباد کرے تو وہ زمین اگر عشری کے متصل ہو گی تو عشری ہو گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۸). مہاجن دخیل کار نے ... زمین بھی حاصل کی اور روپئے کے زور سے ....

حقوق بھی حاصل کئے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۹۳). ۶. **قدیم تقسیمِ ربعِ مسکون کے مطابق دنیا کا ساتواں حصّہ یا طبق.** سات زمین آسمان میں اس کا کھیل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲). ۷. **وہ زمین جس پر زراعت ہوتی ہو ، مزروعہ اراضی ، کھیت.**

جب مصحفی و میر بنے تہنیت آئے
تھوڑی سی زمیں دی انھیں اس ملک میں جاگیر

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۲). وہ تو آج صبح سے زمینوں پر گئے ہیں. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۳۷). ۸. **(معاشیات) معاشیات میں چار عاملینِ پیدائش (زمین ، محنت ، سرمایہ اور تنظیم (میں سے کوئی عامل جو قدرتی شکل میں انسان کو حاصل ہوتی ہے مثلاً مٹی ، پانی ، معدنیات اور نباتات وغیرہ ، قدرتی وسائل.** معاشیات میں لفظ زمین سے عموماً بھی زمین مُراد ہوتی ہے مگر اِصطلاحاً زمین چند دیگر عاملینِ قدرتی مثل پانی ... شامل کر لئے گئے ہیں. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۴۴). علمِ معیشت کی اصطلاح میں زمین کی تعریف علی العموم سارے قُدرتی وسائل پر حاوی ہے. (۱۹۶۹ ، نکتۂ راز ، ۱۰۵). ۹. **کسی امر کی بُنیاد ، اساس ، ابتدائی کام.** جب تک کہ فریقین میں باہمی عزّت اور احترام کا جذبہ پیدا نہ ہو کسی مفاہمت کے لئے کوئی ٹھوس زمین تیّار نہیں ہو سکتی. (۱۹۳۷ ، خُطباتِ قائدِاعظم ، ۱۱۴). ۱۰. **(شاعری) کسی غزل یا نظم وغیرہ کی بحر ، ردیف و قافیہ کی پابندی کے ساتھ.**

شعرِ سراج ازبس عالم میں ہیں زباں زد
دیوان کی زمیں ہے ، دیوانِ عام گویا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۵).

قائم تُو اس زمیں کو تو پھر کہہ پر اس طرح
سُن کر جسے کہ چرخ میں نِت آسماں رہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۱).

کب اور غزل کہتا میں اس زمیں میں لیکن
پردے میں مُجھے اپنا احوال سُنانا تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۴).

لکھی جھٹ پٹ جو اے ظفر ہم نے
اس غزل کی نہ تھی زمیں مشکل

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۶۸). مقدم الف میں اگر کوئی زمیں نئی خیال میں آئے تو مصرعے بھجوا دو. (۱۸۹۱ ، زبانِ داغ ، ۱۲۱). مصحفی بہت مشکل پسند تھے اکثر سنگلاخ زمینوں میں کہتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳). اس زمیں میں کام کا شعر نِکالنا مشکل ہو جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۸۷). ۱۱. **باریک بُھربُھری مٹی ، خاک ، دُھول ، مٹی.** دوسرے زمین نے ناک میں دم کر دیا تھا چھینکتے چھینکتے ناک نک چھنی کی جھاڑی بن گئی تھی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۵۱). اس سے کھیت میں ڈھیلے نہیں اُٹھیں گے اور زمیں باریک اور عُمدہ تیار ہو گی. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، اگست ، ۴). ۱۲. **کپڑے یا کاغذ وغیرہ کی سطح.** دس گز چوڑ یا سبز زمین اور سرخ سلائی کا اور پانچ گز اودی زمین اور سفید سلائی کا چاہئے. (۱۹۰۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۵۸). اس طرح رنگیں زمین پر تقریباً بالکل سفید ڈیزائن بن جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۹). چیکوں اور بانڈوں وغیرہ پر اکثر بہت باریک نام ساری زمین پر نُمایاں نظر آتے ہیں. (۱۹۷۸ ، آفسٹ لیتھو گرافی ، ۱۱۲). ۱۳. **کسی عِطر کا وہ مادّہ یا مائع جس میں کوئی عطر تیار کیا جاتا ہے.** اس نے خدا کے سوا کسی اور کو نہیں سمجھا یہ بات ایسی ہے کہ جب عطر کھینچتے ہیں تو زمین صندل کی ضرور ہوتی ہے. (۱۸۸۴ ، تزکرۂ غوثیہ ، ۲۶۱).

اُبھرے سینے پہ وہ آغاز جوانی کے نشاں
ناز بو کے پُھول اور وہ عطرِ صندل کی زمیں

(۱۹۰۸ ، مخزن ، اکتوبر ، ۶۷). جس چیز سے کام لیا گیا وہ صندل کا تیل تھا اسے عطر سازوں کی اِصطلاح میں صندل کی زمین کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.

(کاشت کاری) قابل زراعت قطعۂ ارض کا کاشت کے لیے ٹھیکے پر دینا ، اراضی کو لگان پر دینا.

بھلا تردد بے جا سے اس میں کیا حاصل
اُٹھا چکے ہیں زمیندار جن زمینوں کو

(۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۶۶).

---اُٹھنا محاورہ.

جوتنے بونے کے لائق ہونا ، بلند ہونا، مراد: **قابل زراعت ہونا ، زرخیز ہونا ، کاشت کے لائق ہونا ، سرسبز و شاداب ہونا.**

ہوں وہ افتادہ کہ جس جا پر ہے اب مدفن مرا
یوں ہی افتادہ پڑی ہے وہ زمیں اُٹھتی نہیں

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۹۸).

آسماں سے ہے توقع کسے سرسبزی کی
ہوں وہ افتادہ زمیں جو نہ اُٹھے دہقاں سے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۳).

---اُلٹنا / اُولَٹنا محاورہ.

زمین کا پلٹا کھانا ، قیامت ٹُوٹنا ، اُفتاد پڑنا ، غضب کرنا ، معاملہ تلپٹ ہو جانا.

کُوچے میں اسکے باقی مجھ خاکسار پر اب
یا آسماں کا گرنا یا ہے زمیں اولٹنی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۵).

---اَور آسْمان کا فَرْق ہونا محاورہ.

بہت تفاوت ہونا ، کسی قِسم کی یکسانیت یا مماثلت نہ ہونا ، بہت زیادہ فرق ہونا.

تُجھ میں اُور اس میں زمیں اور آسماں کا فرق ہے
کب مقابل ہو سکے منھ سے ترے اے ماہ مہ

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ۳۹۸).

---اَور آسْمان کے قُلابے مِلانا محاورہ.

دُون کی ہانکنا ، حد سے زیادہ مبالغہ آرائی کرنا یا جُھوٹ کہنا. اس شخص کا جس نے زمین اور آسمان کے قُلابے مِلا کر نظام بطلیموس کی جگہ اپنا نظام قائم کیا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت، ۱۸۴).

---اَور آسْمان مِلانا محاورہ.

ناممکن کو ممکن بنانا ، مبالغہ آرائی کرنا ، بہت جُھوٹ بولنا.

شاعر بلا ہے ہیں زمیں اور آسمان
لو صاحب آفتاب کہاں اور ہم کہاں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۸).

---آسمان ایک کر دینا / کرنا محاورہ.
۱. قیامت برپا کر دینا ، ہلچل مچا دینا.
غنچہ کی آہ گل نہ کھلاتے جو بلبلوں
دم بھر میں ایک کرتی زمین آسمان ہوا
(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۹). مولویوں نے پہلے ہی فتووں کی بھرمار کر دی تھی اب کسی کو خبر ہو گئی تو زمین آسمان ایک کر دیں گے. (۱۹۱۴ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۶۱).
چاہیں تو ایک کر دیں زمیں آسمان کو
سیدھی نظر نہ ہو تو الٹ دیں جہان کو
(۱۹۳۲، خمسۂ متحیرہ، ۳ : ۳۱). ٹھیک اسی وقت ایک وحشتناک دھماکے نے زمین آسمان ایک کردیا کان کے پردے پھٹ گئے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷). **۲. تلاش و جستجو میں چپہ چپہ چھان مارنا، بہت جدوجہد کرنا ؛ اِنتہائی سعی و کوشش سے کام لینا.** جانبین کے ورثا کچھ ایسے صاحبِ دولت نہیں ہیں کہ زمین آسمان ایک کر دیں گے.(۱۸۹۳، نشتر، ۱۲۱). بہت سے ہیں محض نام و نمود کے لیے زمیں آسمان ایک کر دیتے ہیں . (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۰۸). گاہک کو پھسلانے کے لئے بھلی باتیں کرنے لگے تو زمین آسمان ایک کر دے چاہت کے سکھ کی باتیں اس کے دل کی نہیں. (۱۹۴۹ ، نگارخانہ ، ۲۶).

---آسمان پر ٹھکانہ نہ لگنا/ہونا محاورہ.
بے تکی بات کہنا ، بے سروپا کام کرنا.
لگا کے باتوں میں ان کو لائیں تو حرف مطلب کا کچھ زباں پر
تو ایسی کہہ دیں ٹھکانہ جس کا لگے زمیں پر نہ آسماں پر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۲).

---آسمان جھکانا محاورہ.
دربدر پھرانا ، دیوانہ بنانا. حسینوں کا جُھول جُھول کر گانا پینگوں کا گھٹانا بڑھانا عاشقوں کو زمین آسمان جھکانا . (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۳۶).

---(و) آسمان چھاننا محاورہ.
بے انتہا تلاش کرنا ، بے حد جستجو کرنا.
نہ تم سا ذرہ پرور ہے نہ تم سا مہر پرور ہے
بہت چھانے ہیں ہم نے بھی زمین و آسمان برسوں
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۵۴).

---(و) آسمان کا فرق ہونا محاورہ.
رک : **زمین اور آسمان کا فرق ہونا.** میرے کام کوں ہور دسریاں کے کام کوں زمین آسمان کا فرق. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۳).
خوبی کو اِس کے چہرے کی کیا پہنچے آفتاب
ہے اِسمیں اس میں فرق زمیں آسمان کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۹). اس دن میں اور آج کے دن میں زمین آسمان کا فرق ہے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۵). دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۶۳). جب ہم موجودہ رسم خط تک پہنچیں گے اور اس کا مقابلہ اِبتدائی صورت سے کریں گے تو زمین آسمان کا فرق معلوم ہو گا (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۵۸). ویسے تو قدسیہ اور میرے گھر میں زمین آسمان کا فرق ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۹).

---آسمان کے قلابے ایک کرنا محاورہ.
رک : **زمین آسمان ایک کرنا.** افراسیاب میں ایسی قدرت نہ تھی کہ جو اس کو مارتا مصوّر نے کہا کہ وہ چاہے تو زمین آسمان کے قلابے ایک کر دے اور سب کو غارت کر دے. (۱۸۹۰، طلسم ہوش رُبا ، ۴ : ۱۲۰۶).

---(و) آسمان کے قلابے ملانا محاورہ.
حد سے زیادہ مبالغہ یا غلو سے کام لینا ، لاف زنی کرنا ، جھوٹی سچی باتیں ہانکنا ، بہت باتیں بنانا.
پس زمین و آسماں کے تو نہ قلابے ملا
ہم نشیں ہے سخت مشکل ماہ پاروں کا ملاپ
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۹). بڑی تیزی کے ساتھ ہونٹھ ہلانے لگی زمین اور آسمان کے قلابے ملانے لگی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۳).
زورِ جنوں کے جھوٹے فسانے سنائیں ہم
قلابے آسمان و زمیں کے ملائیں ہم
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۷۴). پہلے مصرعے کی تشریح میں زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے.(۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۱۲۸).

---آسمان ملانا محاورہ.
کسی امر کے بیان یا اظہار میں غلو یا مبالغہ کرنا.
شاعر بلا ہے ہیں زمیں اور آسمان
لو صاحب آفتاب کہاں اور ہم کہاں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۸).
نشیب و فراز ان کو سمجھائے کیا کیا
ملائے زمیں آسمان کیسے کیسے
(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

---بُلند ہونا محاورہ.
(شاعری) غزل یا نظم کی بحر کا مشکل ہونا، ردیف وقافیہ تنگ ہونا.
پسند ہیں وہی اشعار ہم کو اے مظہر
کہ ہے بلند زمیں جن کی آسماں کی طرح
(؟ ، مظہر (فرہنگِ آصفیہ)).

---بَنانا محاورہ.
۱. پودوں کے لیے کیاریاں تیار کرنا ، زمین میں کھاد دینا اور درستی کرنا (اپ و ، ۶ : ۱۳۹). **۲. بُنیاد ڈالنا ، راہ ہموار کرنا ، اِبتدائی مرحلہ طے کرنا.** کام کے نقوش کے لئے یہ ایک عمدہ اور پائیدار زمین بنا دیتا ہے. (۱۹۷۸ ، آفسٹ لیتھو گرافی ، ۳۶).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
کسی چیز یا عمارت کا تعلق ارتھ وائر کے ذریعے زمین سے کر دینا

تا کہ برق جھٹکوں سے محفوظ رہیں ؛ ارتھ Earth کیا ہوا. گیس کو چند فولادی نالیوں میں سے گزارا جاتا ہے یہ نالیاں برق طور پر زمیں بند ہوتی ہیں.(١٩٧٣ ، فولاد سازی ، ٧٣). اف : بنانا ، کرنا، ہونا. [زمین + بند (رک)].

---بوس (---و مج) صف.
زمین چومنے والا ، زمین پر گرا ہوا ؛ (مجازاً) تعظیم کرنے والا ، فرشی سلام کرنے والا.

فرامرز پھر پیش خسرو گیا
خوشی سے زمیں بوس حاصل کیا

(١٨١٠ ، شمشیر خانی (منشی) ، ٣٧٣).[زمین + ف : بوس، بوسیدن ـ چومنا].

---بوس ہو جانا/ہونا محاورہ.
١.(أ) **اظہارِ تعظیم کے لیے کسی کے حضور زمین چومنا ، قدموں تک جھکنا ، قدم بوسی کرنا.** شاہ جہاں محل سے باہر آیا اور بنارسی زمین بوس ہوا . (١٨٩٧ ، کارنامۂ جہانگیری ، ٢٣٠) . رسیوں میں بندھا ہوا ایک قیدی اُن کے ہمراہ تھا جو قریب پہنچتے ہی جُھکا کہ زمیں بوس ہو کے جاں بخشی کے لیے التجا کرے . (١٩١٩ ، جوہائے حق ، ٢ : ٣٢٩).

کیا گرا دی ہے کہیں موجۂ دریا نے فصیل
کیا زمیں بوس ہوا ہے کسی کسریٰ کا محل

(١٩٧٨ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ٩٥). (اا) **حاضرِ خدمت ہو کر آداب بجا لانا ، کورنش کرنا ، سجدہ کرنا ، تعظیم بجا لانا جیسا کہ قدیم زمانے کے بادشاہوں کا رواج تھا.** امیر خاں کو اپنے جرائم کا شفیع بنایا اور اپنے دو بیٹوں ... کو ساتھ لا کر بادشاہ کا زمیں بوس ہوا.(١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٨ : ١١٨). ان بھائیوں نے زمیں بوس ہو کر پہلے اپنے باپ کا سلام پہنچایا . (١٩٣٣ ، قرآنی قصے ، ٩١). ٢.(أ) **قوّتِ مدافعت کم ہونے کی وجہ سے جُھکنا.** چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے یہ بوجھ انسان کو زمیں بوس ہونے پر مجبور کیے رکھتا ہے.(١٩٨٢ ، دوسرا کنارہ ، ٣٥). (اا) **حقیر ہونا ، زمین پر آ رہنا ، گر جانا.**

آج اس طرح زمیں بوس ہوئے ہم جیسے
اپنی جوالا نگہِ افکار کبھی عرش نہ تھا

(١٩٦٢ ، پتھر کی لکیر ، ٧٣). (ااا) **ختم ہونا ، مرنا ، ٹھنڈا ہونا، مر کر گرنا .** دو مسلمان تو طعمۂ شمشیرِ اجل ہو گئے اور تیسرا مسلمان بھی کچھ دیر بعد زمیں بوس ہوگیا. (؟، فرشتۂ وفا ، ٩). محاصرہ کرنے والے مختلف ملکوں کے بے شمار فوجی زمین بوس ہو گئے. (١٩٨٦ ، دنیا کا قدیم ادب ، ١ : ٣٩٣). ٣. **گر جانا ، کسی عمارت یا درخت وغیرہ کا ڈھے جانا ، زمین پر آ رہنا.** کئے ... طوفان کی زد سے متاثر ہو کر اپنا توازن کھو کر زمیں بوس ہو چکے تھے. (١٩٨٣ ، سندھ اور نگاہِ قدرشناس ، ١٨٦).

---بوسی (---و مج) امث.
(تعظیماً) **کسی کے سامنے جھکنا ، جھک کر آداب بجا لانا ، قدم چومنا.** سب سے پہلے اس نے زمین چومی پھر پیچھے ہٹ کر دوبارہ زمین چومی اس طرح سات دفعہ زمیں بوسی کی. (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ١٨٥). آدابِ شاہی بجا لایا زمیں بوس ہی، (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ٣ : ١٩١).[زمین + بوس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَیٹھ جانا/بَیٹھنا/بَیٹھی ہونا محاورہ.
کسی قطعۂ زمین کا دھنسنا ، نیچے کو دب جانا.

تھا وہ گریاں کہ ہوئی قبر کنواں مرگ کے بعد
نرم ہو ہو کے یہ اشکوں سے زمیں بیٹھ گئی

(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٢٩٨).

خود اپنا دل کیوں نہ بیٹھ جائے
تمام بیٹھی ہوئی زمیں ہے

(١٩١٧ ، صلائے عام ، دہلی ، جولائی ، ٨).

---پاٹنا ف م ؛ محاورہ.
زمین بھرنا ، خلا پُر کرنا ، بچھانا ، ہموار کرنا ، ڈھیر لگانا.

خندق ہو تو لاشوں سے زمیں پاٹ کے مر جائیں
تیغیں نہ چلیں گر تو گلا کاٹ کے مر جائیں

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ١٠٥).

---پامال/پائمال ہونا محاورہ.
(شاعری) جب کسی ردیف قافیے اور بحر میں بہت سی غزلیں کہی جا چکی ہوں تو اس صورت میں کہا جاتا ہے کہ یہ زمین پامال ہے (نوراللغات).

---پانو تَلے سے نِکَل جانا/نِکَلْنا محاورہ.
حواس جاتے رہنا ، بدحواس ہو جانا.

وحشت قدم بڑھا کے جو چال اپنی چل گئی
ساری زمیں پاؤں تلے سے نکل گئی

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ١٥٠).

---پانو سے/کو ، لَگْنا محاورہ.
کسی راستے پر چلنے کی عادت پڑنا ؛ کسی راستے پر چلنے سے مانوس ہونا.

لگ رہی تھی اپنے پاؤں سے زمیں جس گھر کی آہ
جبّہ سائی کو نہیں پاتے اب اس کے در کو ہم

(١٨٠٩ ، جرأت ، د ، ٢٣٧). انشا پردازی کے میدانوں میں سے ایک میدان تھا جس کی زمین ان کے پانو کو لگ گئی تھی.(١٨٩٧ ، یادگارِ غالب ، ٣٢٣).

---پانو سے نِکَلْنا محاورہ.
حواس باختہ ہونا ، ہوش کھو دینا ، حیرت زدہ رہ جانا.

منہ بگڑ جاتا ہے پاؤں سے نکلتی ہے زمیں
آب جاتی ہے ترے سامنے ہتھیاروں سے

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٦٦٠).

---پانو کے تَلے سے نِکَل جانا / نِکَلْنا محاورہ.
بُرا وقت آنا ، بُرا زمانہ آنا ، حواس قائم نہ رہنا ، بدحواس ہو جانا، اوسان جاتے رہنا.

اللہ یہ آفتیں ہیں نازل ہم پر
پاؤں کے تلے سے نکل جاتی ہے زمیں
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۲۵).

---پانو کے نیچے سے چلنا/سرکنا/نکلنا محاورہ.

رک : زمین پانو تلے سے نکلنا.

کیوں زمیں پاؤں کے نیچے سے چلی جاتی ہے
آسماں غم کا ابھی اپنے میں سر پر لوں گا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۷۰).

---پانو کے نیچے نہ تھمنا محاورہ.

رک : زمین پانو کے نیچے سے نکلنا.

یہ سوچے کہ کچھ فکر جمتی نہیں
زمین پاؤں کے نیچے تھمتی نہیں
(۱۹۲۹ ، محسن (نوراللغات)).

---پر اُترنا محاورہ.

زمین پر لانا.

رات کے بار تو تُربت پہ ہیں ، آیا نہ کوئی
اے فلک کیسے زمیں پر یہ اُتارے احباب
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۰۵).

---پر اتو کرنا محاورہ.

بہت آہستہ آہستہ چلنا ، قدم رکھنا ، پائمال کرنا.

یوں قدم پھونک پھونک دھرتے ہو
جیسے اتو زمیں پہ کرتے ہو
(۱۸۷۱ ، نواب مرزا شوق (مہذب اللغات)).

---پر آ رہنا محاورہ.

دفعۃً زمین پر گر پڑنا ، ڈھیر ہو جانا ، ڈھے جانا. کلیجہ ہاتھوں سے تھاما اور دم سے زمیں پر آ رہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۰۳). دو چار ہمت والے کدال پھاوڑے لے کر اس عمارت کے پیچھے پڑ گئے تو تھوڑے ہی دنوں میں ... غلامی کا یہ جیل خانہ اڑڑا دم کر کے ایک دفعہ ہی زمین پر آ رہتا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۶۲).

---پر بچھ جانا محاورہ.

انتہائی خلوص اور محبت کا اظہار کرنا ، خاکساری دکھانا. میں اگر ذرا بھی ملنا چاہوں یہ لوگ میرے آگے زمین پر بچھ جائیں. (۱۹۴۴ ، نقش و نقاش ، ۱۱۹).

---پر پانو ٹکنا محاورہ.

چلتے چلتے رُکنا ، زمین پر پیر رکھا جانا ، اترنا. لنگور کی طرح ٹہنیوں سے پھسلتا ہوا نیچے اترا زمین پر پاؤں ٹکنے سے پہلے ہی تابڑ توڑ بھاگا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۲۳).

---پر پانو رکھ کر نہ چلنا محاورہ.

اِترانا ، غرور کرنا ، نازاں ہونا.

ہر قدم پر دل پڑے ہیں حسرتِ پامال میں
اب زمیں پر پاؤں رکھ کر یار چلتا ہی نہیں
(۱۸۶۳ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۸).

---پر پانو رکھنا محاورہ.

کھڑا ہونا ، پیدل چلنے کا قصد کرنا.

زمین پر پاؤں کس انداز سے رکھتا ہے اے ظالم
رواں ہے ساتھ ہر نقشِ قدم تک بیقراری سے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۶).

---پر پانو نہ دھرنا محاورہ.

شان دکھانا ، مغرور ہونا. تعریفیں کر کے آپ ہی لوگوں نے خراب کیا ، جب تو برق زمین پر پانوں نہیں دھرتا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۹). ذرا دیکھنا۔ اس خاکی پتلے کو زمین پر پاؤں نہیں دھرتا ، لوہے کی نہریں بناتا ہے اور ان میں کاٹھ کی ناؤ چلاتا ہے. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۹۷).

---پر پانو/قدم ، نہ رکھنا محاورہ.

۱. اترا کرا چلنا ؛ کسی سرور انگیز کیفیت کے باعث لہرا کر چلنا.

رکھتا نہیں زمین پہ مارے خوشی کے پاؤں
شاید جوابِ خط کمرِ نامہ بر میں ہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۲۶).

خوشی کے مارے زمیں پر قدم نہیں رکھتے
جب آئے قافلے والے قریب منزل کے
(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، یگانہ چنگیزی ، ۲۵۶). ۲. بہت اترانا ، بہت دماغ دار یا نازاں ہونا ، بیحد متکبر ہونا ، کسی چیز کو خاطر میں نہ لانا.

کبک رکھتا نہیں زمین پہ قدم
اسکی رفتار کیا اڑا لایا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۹).

پاؤں بھی اب تو نہیں رکھتے زمیں پر ناز سے
ماہ پیکر آپ شہروں میں ہوئے مشہور کیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۴).

دیکھنا کل ٹھوکریں کھاتے پھریں گے ان کے سر
آج نخوت سے زمیں پر جو قدم رکھتے نہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۱۸۴). کوئی ماہر السنہ ہونے کے غرور میں زمین پر پاؤں نہیں رکھتا. (۱۹۳۷ ، اشارات ، جوش ، ۳۱).

---پر پانو نہ لگنا محاورہ.

ہواؤں کے دوش پر اُڑنا ، تیز رفتاری دکھانا.

تلوار چمکتی تھی صفِ لشکرِ کیں پر
گھوڑے کے کہیں پاؤں نہ لگتے تھے زمیں پر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲).

---پر چڑھنا محاورہ.

بہت زیادہ مسافتیں طے کرنا ، گھوڑے کا روز بروز تگ و تاز میں زور پکڑنا ؛ تیز رفتاری میں مشاق ہونا.

بچپن ہے اسپ ناز و ادا تازہ عشق ہیں
اے چرخ ابھی زمین پہ گھوڑے چڑھے نہیں
(۱۸۸۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۳۱۱).

---پر پٹخنا محاورہ.
اٹھا کر دے مارنا ، زمین پر دے مارنا ، پٹخنا دینا. ایک دن میں نے ایک اکھاڑے میں دبلے پتلے پہلوان کو ایک موٹے پہلوان کو زمین پر پٹختے دیکھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جنوری ، VII).

---پر جائے نہ ہونا محاورہ (قدیم).
گنجائش یا وسعت نہ ہونا ، ناکافی ہونا ، کہیں ٹھکانا نہ ہونا.
جو اس آنگے ڈونگر نہ دھرتا ہے پائے
بزرگی کوں اس نیں زمیں پر بھی جائے
(۱۶۷۸ ، خاورنامہ ، ۳۷۵).

---پر خط کھینچنا محاورہ.
نشان ڈالنا ، گھسٹنے سے نشان پڑنا. آپ اسی حالت بیماری میں اٹھے اور علیؓ اور عباسؓ کے کاندھوں پر تکیہ کئے ہوئے اسطرح کہ پائے اقدس زمین پر خط کھینچتے ہوئے آتے تھے. (۱۸۱۳ ، اُم لائمہ ، ۷۲).

---پر دانے بھُننا محاورہ.
زمین انتہائی گرم ہونا ، گرمی میں شدت اور تپش ہونا کہ زمین تپنے لگے. ایسا مقام ہول خیز و حشت انگیز کہ جسکی حرارت سے دوزخ ہاویہ شرمندہ .. زمین پر دانے ڈالو تو بھنتے تھے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۳۷).

---پر دے پٹکنا محاورہ.
غصہ میں پھینک دینا ، طیش میں آنا.
فراقِ یار میں ساقی زمیں پہ دے پٹکوں
جو مجھ کو ساغر زریں آفتاب ہے
(۱۸۸۳ ، انس ، د ، ۴۳).

---پر ڈھیر ہو جانا محاورہ.
مر جانا ، دھڑام سے زمین پر گر پڑنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---پر قدم دھرنا/رکھنا محاورہ.
آہستہ چلنا، چلتے ہوئے نزاکت دکھانا ، زمین پر پانو ٹکانا.
اللہ اللہ ان کا کیا کہنا وہ زمین پر قدم بھی بمشکل دھرتی ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۵).

---پر کسی کے نام کی شراب چھڑکنا محاورہ.
مے نوشوں میں یہ دستور ہے کہ پینے سے پہلے کسی کا نام لے کر ایک آدھ چھینٹا شراب کا زمین پر گرا دیتے ہیں.
ساقی نہ رسم ترک ہو شرابِ مدام کی
پہلے چھڑک زمین پہ قاضی کے نام کی
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۵۸).

---پر گرانا محاورہ.
حقیر اور ذلیل کرنا ، نظروں سے گرانا.

نظر پہ کیوں چڑھا کر مجھ کو پٹکا
گرایا کیوں زمیں پر آسماں سے
(۱۹۰۵ ، یادگار ، داغ ، ۱۲۶). کسی کو چڑھاتی ہیں تو آسمان پر پہنچا دیتی ہیں اور کسی کو گراتی ہیں تو زمین پر گرا دیتی ہیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۹).

---پر لات ماریں تو پانی نکل آئے فقرہ.
کسی کو انتہائی طاقتور ظاہر کرنا مقصود ہو تو کہتے ہیں. ہٹے کٹے موٹے تازے ڈنڑ پیل کسرتی جوان زمین پر لات ماریں تو پانی نکل آئے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۷ : ۵).

---پر مارنا محاورہ.
زمین پر دے پٹکنا. زمین سے اوچک زمین پر مارا کہ گردن اس بدبخت کی اکھڑ گئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۶).

---پر ناک گھسنا محاورہ.
اظہارِ عجز کرنا ، عاجزی کرنا.
نظر ملاتے نہیں کسی سے جو حاضر اس آستان پر ہے
زمین پہ ناک گھس رہے ہیں ، مگر دماغ آسمان پر ہے
(۱۹۲۶ ، نغان آرزو ، ۲۶۷).

---پر ہاتھ نہیں ٹِکے فقرہ.
ابھی کچھ طاقت باقی ہے (مہذب اللغات).

---پڑی رکھنا محاورہ.
قابل زراعت یا نفع بخش زمین کو استعمال میں نہ لانا ، ڈالے رکھنا.
اگر مالکو زمین اپنی زمین کو پڑا رکھے یا مسلمان ہو جاوے یا کوئی مسلمان زمین خراجی کو خرید کرے تو ان سب صورتوں میں خراج لازم ہو گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۹).

---پست ہونا محاورہ.
غزل یا نظم میں بحر ، ردیف ، قافیے کا مبتذل یا عامیانہ ہونا ، زمین پامال ہونا.
پست ہو کیسی زمین عالی طبیعت چاہئے
شاعر اچھا ہو ، نکل ہی آتے ہیں اشعار خوب
(۱۸۵۷ ، سحر(امان علی)، ریاض سحر ، ۲۹).

---پکڑنا محاورہ.
۱. (أ) کسی جگہ جم کر بیٹھنا ، کسی جگہ کو مستقل طور پر اختیار کرنا ، دھرنا دینا.
نہ پردہ درِ پردہ نشیں پکڑ کر بیٹھ
جو بیٹھنا ہے تو اے دل زمیں پکڑ کر بیٹھ
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۹۷).
ایسی پکڑی تھی زمیں کوئے صنم کی ہم نے
بعد مرنے کے جنازہ بھی بمشکل اٹھا
(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۱۵).
کوئی طوفان اب ان کی گلی سے کیا اٹھائے گا
کہ ہم نے ڈوب کر دریائے غم میں یہ زمیں پکڑی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۲۶). (اا) زمین یا

کسی شے کی سطح سے چپک جانا ، مضبوطی سے پکڑ لینا تا کہ کوئی ہلا نہ سکے ، اٹھائے نہ اٹھنا.

تمہارے در پہ جو درباں نے آستیں پکڑی
برنگِ نقشِ قدم ہم نے بھی زمیں پکڑی

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی (گلشن ہند ، ۱۰۲)). جی چھوٹ گیا ، جس سے افراسیاب نے لڑنے کا اشارا کیا وہ بگڑنے لگا ، زمین پکڑنے لگا. (۱۸۳۶ ، سرورسلطانی ، ۱۲۳). اس نے نیچے آکر زمین پکڑی لیکن شہزادہ نے لنگر نہ قائم ہونے دیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۹).

نہ ظالم ہلا لاکھ میں نے کہا
زمیں سانپ کی شکل پکڑے رہا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۶).

---تنگ ہونا محاورہ.
مصائب کا سامنا ہونا ، مشکلوں سے دو چار ہونا.

غلام قوموں کے علم و عرفاں کی ہے یہی رمزِ آشکارا
زمیں اگر تنگ ہے تو کیا ہے فضائے گردوں ہے بے کرانہ

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۷۳). محب وطن پاکستانیوں کے لئے زمیں تنگ ہو رہی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ جنوری ، ۲).

---توڑنا محاورہ.
(کاشت کاری) مٹی کے ڈھیلے توڑنا ، زمین ہموار کرنا ، قابل کاشت بنانا. علاوہ اس زمین کے جس کی انہیں کاشت کے لیے ضرورت ہے اس کے بعد زمین کو توڑنے کی ضرورت ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۱۱).

---تیار کرنا محاورہ.
۱. بنیاد ڈالنا ، آمادہ کرنا ، راہ ہموار کرنا. رسم خط کی اصطلاح اور ٹائپ اختیار کرنے کے لئے زمین تیار کرنا انجمن ترقی اردو ہند کی حکمت عملی کا اہم جزو تھا. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۱۷). **۲. (کاشت کاری) فصل اگانے کے لیے کھاد وغیرہ ڈال کر زمین کا قابل کاشت بنانا.** کھڑے پانی میں ہل چلا چلا کر زمین تیار کرنی چاہیے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۵۸).

---تھلکنا محاورہ.
زمین کا ہلنا یا لرزنا.

تھلکی زمیں سُمِ فرسِ تیزگام سے
شور بزن بگیر اٹھا فوج شام سے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مجموعہ مرثیہ ، ۲ : ۲۱۱).

---ٹل جانا محاورہ.
زمین کا سرک جانا ، ناممکن کام ہو جانا.

جہاں پر رہوں گا میں ثابت قدم
یقیں ہے زمین واں سے ٹل جائے گی

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۵۷).

آسماں گر پڑے زمیں ٹل جائے
یار کا در نہ چھوڑنا مجکو

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۵۹).

---ٹل جائے اور یہ نہ ٹلے کہاوت.
یہ بلا تو آکے رہے گی ، خواہ کچھ ہو ، یہ مصیبت تو بہرصورت نازل ہو گی ، یہ شخص تو چاہے کچھ بھی ہو اپنی جگہ سے ہلے گا نہیں ، یہ حکم تو ہر صورت میں واجب التعمیل ہے (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---ٹلد نہ ٹلد مِرزا صاحب کہاوت (شاذ).
(زمین جنبد نہ جنبد گل محمد کے قیاس پر عوامی اُردو فقرہ) **اپنی بات پر اڑ جانے والے یا اپنی جگہ سے نہ ہلنے والے کے متعلق کہتے ہیں** (ماخوذ : مہذب اللغات).

---ٹھنڈی ہونا محاورہ.
ردیف ، قافیے اور بحر کا چست اور رواں نہ ہونا.

ہیں مضامین عذار آتشین یار گرم
ہو زمیں کیسی ہی ٹھنڈی میں کہوں اشعار گرم

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۰).

---جُتوانا محاورہ.
زمین تیار کرانا ، زمین کو قابلِ کاشت بنوانا.

زمیں اس دشت کی جن نے سر فصل آ کے جتوائی
کبھو اسکی زراعت میں سے اک پتی نہ مرجھائی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۵۰).

---جُنبَد نہ جُنبَد گل مُحَمَّد محاورہ.
چاہے زمین اپنی جگہ سے سرک جائے مگر فلاں آدمی ٹس سے مَس نہ ہو گا (ٹس سے مس نہ ہونے والے یا اپنی بات پر اڑے رہنے والے کے متعلق کہتے ہیں). میں تو ڈرتا ہوں کہ جس نے تمباکو لکھا ہے وہ میم پر اڑ جائے گا ، اصول رخصت فارسی شکست کلکتے والے کی ڈگری ، لیکن زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد. (۱۹۱۰ ، مکاتیب اکبر ، ۵۱).

---جوتنا محاورہ.
زمین میں ہل چلا کر کاشت کے قابل بنانا.

اس سے کیا حاصل کہ تم نے جوت لی میلوں زمیں
آبپاشی کی بھی کچھ تدبیر کی ہے یا نہیں

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۳۳). محنت کرنے والی نہیں کہ جوتتی ہو زمین کو پانی دیتی ہو کھیتی کو بے عیب ہے کوئی داغ اس میں نہیں. (۱۹۱۷ ، ترجمہ قرآن الحکیم ، مولانا محمودالحسن ، ۱۷).

---جھانکنا محاورہ.
۱. گرنا ، ٹھوکر کھانا. گھوڑے کی سواری میں یہ کمال حاصل کیا کہ ... اگر کسی پیلتن نے یہ چال اوڑائی تو گھوڑے کی پیٹھ زمین جھانکی. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۵). **۲. (عو) اُلٹیاں کرنا ، قے کرنا** (عورت اور اردو زبان).

---جَھکانا / جَھنکانا محاورہ.
آوارہ پھرنا ، دربدر پھرنا.

ناری تھی پری ہوا بتائی — خاکی تھا بشر زمیں جھکائی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۹).

گرد غم نے زمیں جھکائی
چھوڑا مجھے خاک میں ملا کر
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۳).

---چڑھا (ہوا) صف.
وہ گھوڑا جو تیز رفتاری میں مشاق ہو ، برق رفتار جانور.
زمیں چڑھا ہوا گھوڑا اسی کو کہتے ہیں
فلک کی طرح زمیں گرد ہے اسی کا غبار
(۱۸۸۳ ، قدر ، ک ، ۳۶).

---چڑھنا محاورہ.
گھوڑے (نیز سواری کے کسی جانور) کا اس طرح مسافت طے کرنا کہ پہلے دن دو میل دوسرے دن تین میل اور اسی طرح بتدریج اس کی تیز رفتاری کی مشق بڑھتی جائے اور وہ طویل ترین فاصلے طے کرنے میں مشاق ہو جائے.
بچپن ہے اسپ ناز و ادا تازہ مشق ہیں
اے چرخ ابھی زمیں پہ یہ گھوڑے چڑھے نہیں
(۱۹۰۹ ، جلال (مخزن المحاورات)).

---چُومنا محاورہ.
کسی کے حضور میں احتراماً جُھکنا ، عقیدت و تعظیم کا اظہار کرنا ، آستاں بوسی کرنا.
جو حاجب دیکھیا شاہ کو بیقرار
زمیں چوم بولیا کہ اے تاجدار
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۳). اس لڑکے نے زمین چومی اور جان کی امان مانگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۲).
دربار ہے فروش ہوا گرم ہے کشو
بجرا کرو زمین ادب چوم چوم کر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۱). سب سے پہلے اُس نے زمین چومی پھر پیچھے ہٹ کر دوبارہ زمین چومی اس طرح سات دفعہ زمین بوسی کی. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۸۵).

---چھکنا ف م ؛ محاورہ.
زمین کا پوری طرح سیراب ہونا ، زمین کا پانی جذب کر لینا. دریا اتنا چڑھتا تھا کہ تمام زمین چھک جاتی تھی. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۴۵ : ۶).

---چھُوٹنا محاورہ.
الگ ہو جانا ، بہت دوری ہو جانا ، فصل پیدا ہو جانا.
نالوں سے ناتوانوں نے سر پر اٹھا لیا
آخر زمین چھوٹ گئی آسماں سے
(۱۸۴۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۳۸۶).

---چھوڑنا محاورہ.
میدان جنگ سے منھ موڑنا ، فرار اختیار کرنا ، میدان چھوڑنا ، کمزوری ظاہر کرنا.
میداں سے شیر دل کبھی منہ موڑتے نہیں
فرزندِ بوتراب زمیں چھوڑتے نہیں
(۱۸۷۵ ، مونس ، مجموعہ مرثیہ میر مونس ، ۳ : ۱۸۳).

---خالِصَہ کس صف(--- کس ل ، فت ص) امث.
سرکاری زمین جس میں کسی اور کا حق نہ ہو ، شاہی زمین جس پر لگان صرف ملکی ضروریات کے تحت وصول کیا جائے.
زمینِ خالصہ اس کی ہوئی کونین کی سرحد
غلاموں کو ملا جاگیر میں چک باغ رضواں کا
(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۳). [زمیں + خالصہ (رک)].

---خُون سے لال ہونا محاورہ.
بہت زیادہ قتل و غارت گری ہونا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---دابْنا محاورہ.
زمین ہتھیانا ، زمین پر قبضہ کرنا.
دعویٰ یہ ہے یاں زمین دابی
آبادی میں آئی ہے خرابی
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۷).

---دار صف ~ زمینْدار.
زمین یا جائداد کا مالک.
باغ میں کر دے قیامت نونہال اپنا عمل
سرد سرکش ہیں چمن میں یہ زمینداروں کو باند
(۱۷۴۷ ، دیوانِ قاسم ، ۷۸).
پھر زمیں داروں میں نفاق ہوا
یہ عجب اور اتفاق ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۷).
نوح شاعر نہیں میں بلکہ زمیں دار ہوں میں
وہ زمیں کونسی ہے جو مرے دیواں میں نہیں
(۱۹۰۳ ، سفینہ نوح ، ۱۰۲). تاجر آڑھتی کسان ، زمیندار ... گھومتے رہتے ہیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۸).[زمین + دار ، لاحقۂ صفت].

---دار کو کِسان بَچّے کو مَسان کہاوت.
زمیندار کے لیے کسان اور بچے کے لیے مسان ضرر رساں چیزیں ہیں (ماخوذ : محاوراتِ ہندوستان ؛ نجم الامثال).

---دارانَہ (---فت ن) صف ؛ ~ زمینْدارانہ.
زمین یا زمینداری سے منسوب ، زمین کا ، زمینی ؛ مالکانہ ، حاکمیت سے متعلق. میاں صاحب آپ کیا جانئے یہ زمیندارانہ معاملات ہیں ایک ایک کوڑی پر جان دیتے ہیں. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۳ : ۲۴۲). [زمین + دار (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---دارْچَہ (---سک ر ، فت چ) امذ.
چھوٹے زمیں دار ، طفیلی زمیں دار ، زمیں دار کے اہلکار. ان دونوں سربر آوردہ شیوخ کے نیچے اور پیچھے بہت سے شیوخچے اور زمیندارچے تھے. (۱۹۵۶ ، ہمارا گاؤں ، ۲۲). [زمیں + دار (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

---دارْنی (---سک ر) امث.
زمیندار عورت ، زمیندار کی بیوی (ماخوذ : جامع اللغات). [زمیں + دار (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

---دارہ (---فت ر) امذ ؛ سرِ زمینداره.
زمیں داری ، زمینڈار (رک) کا کام یا منصب ؛ کسی زمیں دار کی زمین کا علاقہ. تمام سگنج کا ساہوکارہ اور زمیندارہ واسطے نذر دینے اسلام خاں کے آنے کہ نئے فوجدار کا دستور ہوتا ہے. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۹۲). تمہارا دادا بہت کچھ پیدا کر گیا ہے علاقہ مول لیے تھے اور زمیندارہ اپنا کرلیا تھا.(۱۸۵۸، خطوطِ غالب ، ۲۳۷). [زمیں + دار (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---داری امث ؛ سرِ زمینڈاری.
۱. جاگیر داری ، پٹی داری ؛ زمین ، جاگیر ؛ حقِ ملکیت. در صورت کوئی زمیں دار یا پٹی دار یا حصہ دار کہ دعویٰ زمیں داری بالکل یا پٹی داری یا حصہ داری قانون مذکور کے رکھتا ہو. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۸۳). یہ تعلیم سے متنفر ، زمینداری ، ساہوکاروں اور مہاجنوں کی طرف بہت کچھ منتقل ہو چکی . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸۰) . **۲. زمینڈار کا پیشہ یا کام ، زمینوں کی دیکھ بھال کا کام.**

زمینڈار ہیں گے ماں باپ میرے
ہے بس زمینڈاری کام رے

(۱۸۸۰ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۲۴). پیشہ زمینداری ہے . (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳) . [زمیں + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---داری پَٹّا (---فت پ ، شد ٹ) امذ.
ایک تحریر جس میں سرکار زمینڈار کے حقوق عطا کرتی ہے (ماخوذ: جامع اللغات). [زمیں داری + پٹا (۲)].

---داری ، دوب کی جَڑ ہے کہاوت.
زمیں داری میں ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے ، زمیں داری پائیدار ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---داری کَچَہری (---فت ک ، فت مج چ ، سک ہ) امث.
وہ جگہ جہاں زمینوں کی دیکھ بھال کرنے والا عملہ رہے ، چوپال.
اعظم گڑھ میں زمینداری کے عملہ کے مکان کو ... زمینداری کچہری کہتے ہیں.(۱۹۴۳، حیاتِ شبلی، ۳۵۶) .[زمیں داری + کچہری (رک)].

---داری ، کھیڑے کی دوب ہے کہاوت.
زمیں داری پائیدار ہے ، زمیں داری میں ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
زمین پر پٹکنا یا دے مارنا؛ مقابلے میں نیچا دکھانا؛ شکست دینا.

تجھ کو اے چرخِ کہن دیکھ دکھاؤں گا زمیں
کہ جواں ہر نہیں چلتے ہیں یلِ پیر کے پیچ

(۱۸۳۸ ، چمنستانِ سخن ، ۵۳).

ہو رکھ رکھاو خضر ہی سے رخشِ عمر کا
اس نے زمیں دکھائی ہے ہر شہسوار کو

(۱۸۷۹ ، سالک ، ک ، ۱۳۴).

ہم بہت سر اٹھا کے چلتے تھے تو نے آخر زمیں دکھلائی

(۱۹۱۰ ، سرور جہان آبادی ، خمکدہ سرور ، ۱۳۹).

---دِگَر ، آسمان دِگَر کہاوت.
زمین کی کہنا آسمان کی سُننا ، ایک دوسرے کی ضد ہونے کے موقع پر بولتے ہیں . اب سنیے جب سے لکھنؤ میں انگریزی عمل داری ہویدا ہوئی زمیں دگر آسمان دگر کی صورت پیدا ہوئی . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰).

---دوز (---و مج) صف.
۱. جو زمین کے اندر یا سطح زمین کے نیچے واقع ہو ، زیرِ زمین. ایسے زمین دوز تہہ خانے میں جہاں روشنی کا گزر نہیں ہو سکتا، چتا روشن کی گئی. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۸) . زمین دوز پانی کی سطح اب اونچی ہونی شروع ہوئی. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۲۸). **۲. زمین کی سطح کے برابر ، پُختہ ، مضبوط.**

یار نے قبرِ زمیں دوز پہ ہے پاؤں رکھا
کیوں نہ قربان ترے ہاتھوں پہ معمار ہوں میں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۰). وصیت کی کہ میری قبر زمین دوز بنانا. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۱۹). زمین دوز پانی خاموشی سے درختوں اور گھاس کی جڑوں کو سیراب کرتا رہتا ہے اور راہ کی دراڑوں اور دھرتی کی رگوں میں دوڑتا رہتا ہے . (۱۹۷۶ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۵۸۳). **۳. ایک خاص قسم کا خیمہ جس کے چاروں طرف کا کپڑا ہوا سے بچاؤ کے لیے زمین میں دبا دیا جاتا ہے.**

اپنی وحشت سے تو یاں تنگ ہے اے دل ورنہ
خیمۂ چرخ کچھ اتنا تو زمیں دوز نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۱). **۴. وہ کنواں جس کی منڈیریں نہ ہوں . پوشیدہ گڑھا.**

جابجا چاہِ زمیں دوز ابلِ گریہ نے کیے
رہتے ہیں ہمدردِ یوسف ، سا کنانِ کوئے دوست

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق میرٹھی ، ۳۷). تیل کو پوری طرح جلانے کے لئے اگر اس کی چمنی کو زمین دوز بنایا جائے تو بہتر ہے.(۱۹۷۶، فن آہن گری ، ۲۷). **۵. خُفیہ ، نامعلوم.** کچھ دوستوں نے زمیں دوز طریقے پر نئی تنظیم کے خلاف کانٹے بچھانے شروع کر دیئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۴۱). **۶. زمیں بوس.** دھماکے کی آوازیں آنے لگیں. صافا گرا ، اچکن تار تار ہوئی اور قادر خان زمیں دوز ہو گئے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۸۷). [زمین + ف: دوز ، دوختن ـ سینا ، سوراخ کرنا].

---دوز راستہ (---و مج ، سک س) امذ.
سرنگ ، زیرِ زمیں راستہ. ایک رومی مہندس جس نے لا کس اویرنس اور گوئٹے کے درمیان تقریباً ایک ہزار میٹر کا زمین دوز راستہ طیار کیا. (۱۹۵۷ ، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۷). ہمیں ایک طولانی زمین دوز راستے سے نکال کر ایک دوسرے ہوائی جہاز میں بٹھا کر بلا اطلاع زیوریچ پہنچا دیا گیا. (۱۹۸۴ ، گردِراہ ، ۲۲۶). [زمیں دوز + راستہ (رک)].

---دوز ریل (---و مج ، ی مج) امث.
زیرِ زمین سرنگ میں چلنے والی ریل گاڑی. زمین پر چلنے والی عام ریلوں کے علاوہ زمیں دوز ریلیں بھی انگلستان میں بنائی گئی ہیں.

(١٩٣٣ ، جغرافیہ عالم ، ٩٥). مُجھے قطعی اندازہ نہ تھا کہ ماسکو میں زمین دوز ریلیں بھی چلتی ہیں. (١٩٨٥ ، ماہ و روز ، ٨٣). [زمیں دوز + ریل (رک)].

---دوز سَلام (---و مج ، فت س) امذ.
سلام جو بہت زیادہ جُھک کر کیا جائے، درباری سلام، فرشی سلام. یہ تمھاری غیرت مندانہ مستقل مزاجی کا انعام ہے قرض نہیں ہے مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمھارا دل اتنا وسیع ہے دفتری نے زمیں دوز سلام کیا اور چلا گیا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ١ : ٢١٩). [زمیں دوز + سلام (رک)].

---دوز کَر دینا / کَرْنا محاورہ.
زمیں کی سطح کے برابر کر دینا ، ہموار کر دینا. پیغمبر صاحب نے کل قبروں کی نسبت ایسا حکم دیا ہے کہ زمین دوز کردی جائیں. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ١٧٩). میں نے ... اس کے عالیشان ہوائی قلعہ کو ایک ہی حملہ میں زمین دوز کر دیا. (١٩٤٧ ، فرحت ، مضامین ، ٧ : ٥٠). ٢. **گرا دینا ، مار دینا.** اگر شکاری ... بھاگ پڑا تو شیر اس کو دوڑ کر اس طرح منہ میں دبا لیتا ہے جیسے چوہے کو بلی اور اگر دو تین آدمی ہوں تو ایک آدھ کو تھپڑ مار کر زمین دوز کر دیتا ہے. (١٩٣٢ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ٢ : ٢٨٣).

---دوز کَمْرَہ (---و مج ، فت ک ، سک م ، فت ر) امذ.
زیرِ زمیں بنایا ہوا حجرہ، تہہ خانہ. پہلے یہ زمین دوز کمرے بہت کشادہ تھے. (١٩٤٧ ، آخری چٹان ، ٣٣٥). [زمیں دوز + کمرہ (رک)].

---دوز مَدْفَن (---و مج ، فت م ، سک د ، فت ف) امذ.
مقبرہ جو زیرِ زمین تعمیر کیا جائے ، مدفن جو تہہ خانے میں ہو. فرعون کے لیے نہایت بڑھیا اور کشادہ زمیں دوز مدفن تیار ہوتے تھے. (١٩٨٠ ، دجلہ ، ٣٩). [زمین دوز + مدفن (رک)].

---دوز ہو کے سَلام کَرْنا محاورہ.
رک : زمیں بوسی کرنا (مہذب اللغات).

---دوز ہونا محاورہ.
زمیں پر جھکنا ؛ پیشانی کو زمین پر ٹیکنا. جھمن اور تراب علی نے زمین دوز ہو کر فراشی سلام کیا اور چلے. (١٨٨٧ ، جام سرشار ، ٥٥). داتا رام جھک کر آداب بجا لایا حسب معمول زمین دوز ہو کے سات سلام کیے. (١٩٢٥ ، مینا بازار ، شرر ، ٦).

---دَہْلْنا محاورہ.
زمین لرزنا ، زمین کا تھرّانا. قبائل عرب کی ٢٤ ہزار فوجیں تین حصوں میں تقسیم ہو کر اس زور شور سے حملہ آور ہوئیں کہ مدینہ کی زمین دہل گئی. (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٣٨٩).

---دیکْھنا محاورہ.
١. **قے کرنا ، اُلٹی کرنا.**

کریہہ الشکل ہیئت آن کر ایسی نہیں دیکھی
کہ صورت آسماں کی دیکھ کر میں نے زمیں دیکھی

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٦٥١). ردہندی قصباتی اور گنوار اچھار اور عربی میں قے اور شہر میں اصطلاحاً زمین دیکھنا بولتے ہیں. (١٨٧٢ ، عطر مجموعہ ، ١ : ٣٥). چائے میں ، دودھ میں ، شکر میں جا کر ڈیرے ڈال دیں گے اور ان سب کو زمین دیکھنی پڑے گی. (١٩٢١ ، لڑائی کا گھر ، ٥٤). ٢. **نیچا دیکھنا ، خفت یا شرمندگی اُٹھانا ، مات کھانا.**

اسیر ایسی اگر ہے ابلقِ ایّام کی شوخی
زمیں دیکھیں گے وہ دعویٰ ہے جن کو شہسواری کا

(١٨٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٤٤). ٣. **زمین میں دفن ہونا ، قبر کے لیے جگہ تجویز کرنا.**

بیمار غم جو اس کا کھا کر زمین دیکھے
خوش خوش وہ مقبروں کی جا کر زمین دیکھے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٤٩). ٤. **کسی علاقے کا نظارہ کرنا** (مہذب اللغات).

---دینا محاورہ.
قبر کے لیے جگہ دینا.

وہ ہوں غیور نہ لوں گا میں ایسے سفلے سے
اگر زمیں بھی گڑنے کو آسماں دے گا

(١٨٤٣ ، دیوانِ رند ، ٢ : ٢٣٦).

---روکْنا محاورہ.
راہ روکنا ، رکاوٹ ڈالنا ، قبضہ کرنا.

بساؤ نہ غیروں کو ، یہ رفتہ رفتہ
تمھاری گلی میں زمیں روکتے ہیں

(١٩٠٥ ، یادگارِ داغ ، ٤٧).

---زاد صف.
زمینی ؛ مراد : انسان ، زمین کے باشندے. اب بھی زمیں زاد موذی اسے جکڑ رہا اور نور و باد کی مخلوق کے ساتھ اوپر اٹھتا چلا گیا. (١٩٥٥ ، حیرتنا ک کہانیاں ، ٢١٩). [زمین + ف : زاد ، زادن ـ جننا].

---زاد خُدا (---ضم خ) امذ.
زمینی خُدا ؛ جابر حکمراں ، جابر سلطان.

آدمی ہو نہ زمیں زاد خداؤں کا شکار
اپنی چادر کسی سورج پہ نہ ڈالے شب تار

(١٩٥٨ ، نبضِ دوراں ، ١٦١). [زمین زاد + خدا (رک)].

---سا صف.
قدم بوس ، قدم چومنے والا ؛ (مجازاً) احترام کرنے والا.

ہے میرے دو رُخسار کو بس شوق کہ ہوویں
نعلینِ زمیں سائے قدم بوسِ محمدؐ

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٨٥). [زمین + ف : سا ، سائیدن ـ گھسنا ، مَلنا].

---ساق امذ.
(نباتیات) پودے کے تنے کا زمین کے اندر رہنے والا حصّہ. زمین ساق ... یہ تنے کی ترمیم ہے کہتے ہیں یہ زمین کے نیچے عموداً پایا جاتا ہے. (١٩٨١ ، نباتیات ، ٣٣). [زمین + ساق (رک)].

---سَخت (اَور/و) آسماں دُور ہونا محاورہ.
جان سے تنگ ہونا ، بے چارگی اور لاچارگی کے عالم میں ہونا ؛ بہت مشکل میں ہونا کہ مرنا بھی چاہے تو نہ مر سکے.

کسے کوں در دیو دل میں جو ہے پور
زمیں ہے سخت ہور آسماں ہے دور

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۱).

رگڑتے دانا دان کر چور چور
ولے تھی زمیں سخت آسمان دور

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ورق ، ۸۸).

یہ سانحہ ہوش ربا سخت قیامت گزرا لیکن
کیا کیجئے زمیں سخت آسماں دور

(۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، ۱۲۷).

جو تنگِ حوادث سے دل چور تھا
زمیں سخت اور آسماں دور تھا

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، معظم عباسی ، ۷۵). مگر مجبوری اور بیکسی کو کیا کوسوں ، زمین سخت آسمان دور ہے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، سجاد حسین ، ۶۱) . خورشید بہو کی عزت اور جان پر اب ایسی آ بنی تھی جو اس کے بنائے کچھ نہ بن پڑتا تھا ، زمین سخت آسمان دور. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۵).

---سَر پَر اُٹھا لینا/اُٹھانا محاورہ.
۱. بہت چیخنا چلانا ، سخت شور و غل کرنا ، آہ وزاری کرنا.

بلاتا ہوں فلک کو بعدِ مردن اپنے نالوں سے
لحد میں پاؤں پھیلا کر زمیں سر پر اٹھائی ہے

(۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، امانت ، ۱۳۹).

اٹھا ہی لوں گا زمیں کو سر پر کروں گا میں اس غضب کے نالے
جو یاد آئیں پسِ فنا بھی کسی کی زیرِ مزار باتیں

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، اکبر ، ۲۰۴).

نہ وہ برسات کے کیڑے پتنگے
نہ مینڈک نے زمیں سر پر اٹھائی

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمعیل ، ۱۹۹). **۲. حشر برپا کرنا ، اُدھم مچانا.**

زمین سر پر اٹھا لی کبک نے رفتارِ رنگیں سے
خراماں ناز سے ہو تو بھی اے سروِ رواں میرے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۵).

خاک اُڑاتی ہے ان کے کوچے کی
ہم نے سر پر زمیں اٹھا لی ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۷).

---سُسْت ہونا محاورہ.
(شاعری) **ردیفِ و قافیے اور بحر کا شگفتہ نہ ہونا ، جس کی وجہ سے شعر کہنا دشوار ہو.**

ہے زمین سست میں برباد کاوش اے امیر
جیسے ریگستاں میں چاہ اکثر بنے اور ٹوٹ جائے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۱).

---سَنگلاخ ہونا محاورہ.
(شاعری) **بحر اور ردیف قافیہ بہت مُشکل ہونا.**

پر غزل کی اپنی ہے ٹیڑھی زمین سنگلاخ
ہم کو بھاتی ہی نہیں ہے اے ظفر سیدھی طرح

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۳).

---سُونگھنا محاورہ.
زمین پر ڈھیر ہو جانا ، ادھ مُوا ہو جانا. پہلے وار میں اس مسلمان کا ہاتھ قلم ہو کر دور جاگرا .. دوسرے وار میں زمین سونگھنے لگا. (؟ ، فرشتہ وفا ، ۹).

---سَہل ہونا محاورہ.
(شاعری) **ردیف و قافیے اور بحرکا آسان ہونا جس سے شاعری کرنا آسان ہو.**

ہو زمیں لاکھ سہل لیکن امیر
ہوتے ہیں اچھے شعر مشکل سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹۴).

---سے اُٹھا کَر آسْمان پَر بِٹھانا محاورہ.
پستی سے بلندی پر پہنچا دینا ، عروج دینا ؛ بہت زیادہ تعریف کرنا. کبیر نے اس شعر میں ہنیئے کو کیا سے کیا کر دیا زمین سے اٹھا آسمان پر بٹھا دیا. (۱۹۲۳ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۷۲).

---سے اُکھاڑ لینا/اُکھاڑْنا محاورہ.
جڑ سے نکال لینا ، بنیاد سے اکھیڑ دینا ؛ اصل سے جدا کر دینا. خدا کا نام لے کے زور جو کیا تو اسے زمین سے اکھاڑ لیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۸۵).

---سے آسْمان نَہیں مِلْتا مقولہ ؛ کہاوت.
ان دونوں میں بہت فاصلہ ہے ؛ دو متضاد چیزیں کبھی آپس میں نہیں ملتیں.

سرِ غیور کہاں ، بابِ اہلِ جاہ کہاں
کبھی زمین سے یہ آسماں نہیں ملتا

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۱۸).

---سے آنْکھ لَگْنا محاورہ.
راہ تکنا ، انتظار میں ہونا.

جوں نقشِ پا زمیں سے آنکھ اپنی لگ رہی ہے
شاید سراغ پاؤں یارانِ رفتگاں کا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۸).

---سے پِیٹْھ لَگْنا محاورہ.
۱. بیقراری اور اضطراب میں کمی آنا ، پل بھر کو آرام ملنا ، قدرے سکون ملنا.

لگ بھی گر زمیں سے پیٹھ تیرے تفتہ جانوں کی
تو مثلِ بُرق اٹھ بھاگے وہیں پھر بے قراری سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۴). **۲. زچ ہو جانا ، ہار مان لینا ، پہلوان کا چت ہو جانا.**

یہ بھی ممکن ہے ، لگ جائے زمیں سے تیری پیٹھ
دیکھ او چرخ عبث تو مری تدبیر میں ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۳۳).

---سے پیٹھ نہ لگنا محاورہ.
بے قراری اور بے چینی میں مبتلا رہنا ، آرام و سکون نہ ملنا ، بے تاب رہنا ، بے خواب رہنا.

جو لمحہ مرگ بھی یاد آ گئی تمھاری پیٹھ
زمین سے نہیں لگنے کی پھر ہماری پیٹھ

(۱۸٦۱ ، سراپا سخن ، ۳۳۰).

---سے چِمٹے رَہْنا محاورہ.
زیادہ لگاؤ کے باعث اپنا وطن یا جائداد نہ چھوڑنا. نتیجہ یہ ہے کہ خاندان کے سارے لوگ چھوٹے سے موروثی قطعہ زمین سے چمٹے رہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، ہندوستانی معیشت ، ۲۱۳).

---شِعْر کس اضا(---کس ش ، سک ع) امث.
(شاعری) غزل یا نظم کی ردیف ، قافیہ اور بحر کا ایک خاص پیمانہ جس میں شعر کہا جائے ؛ (مجازاً) شاعری.

زمین شعر جس سے آسمان بن جائے اے اکبر
علونے طبع سے ایسی غزل پڑھنے پہ مائل ہوں

(۱۸٦۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۲٦).

جو فنِ نظم کی جانب کچھ ان کا دھیان آیا
زمینِ شعر کو ہفتم فلک پہ پہنچایا

(۱۸۷۵ ، فروغ ہستی ، ۳۱). [زمین + شعر (رک)].

---شَق ہو جانا محاورہ.
زمین کا پھٹ جانا ، زمین کا دھنس جانا. اس سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ چورا ہو کر خاک ہو جائیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۳۸).

---شَق ہو جائے (ہو/اور) میں سَما جاؤں فقرہ .
بہت پریشانی کے عالم میں کہتے ہیں. آسمان پھٹ پڑے اور میں مر جاؤں زمین شق ہو اور میں سما جاؤں اس سے پہلے کہ باپ کو قید میں بھیج دوں. (۱۹۰۰ ، نوحۂ زندگی ، ۸٦). زاہدہ خاموش گم سم کھڑی تھی اور کہتی تھی زمین شق ہو جائے اور میں سما جاؤں. (۱۹۱۹ ، جواہر قدامت ، ۱۰۹).

---شُگُفْتَہ ہونا محاورہ.
(شاعری) ردیف قافیہ اور بحر ایسے موزوں ہوں کہ اچھے شعر نکلیں (علمی اُردو لغت).

---شور کس صف(---و مج) امث.
۱. وہ زمین جس میں کھار ہو ، اور اس کے باعث قابل کاشت نہ رہی ہو ، بنجر زمین ، شورزدہ زمین.

یکہ تخم ہوں میں خاک نشین زمین شور
نشو و نما دے مجکوں کرم کا ترے سحاب

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲٦۸).

ایسی زمینِ شور میں کس طرح گل کھلیں
اخترِبہت محال ہے اس میں نشستِشاخ

(۱۸٦۱ ، کلیات اختر ، ۳۳۷). **۲. بے اثر ، ناموزوں ، بے کار ، ناکارہ ، غیرموثر ، غیر زرخیز.**

باندھوں میں مضمون جو اپنی شور بختی کا کوئی
ہو زمین شعر میں عالم زمین شور کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۱). [زمین + شور (رک)].

---شور سُنْبُل بَرنَیارَد کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل: شور والی زمین میں گھاس نہیں اُگتی ، برے آدمی سے کبھی نیکی کی اُمید نہیں ہو سکتی (علمی اُردو لغت ؛ جامع الامثال).

---طَرَح کَرْنا محاورہ.
(شاعری) قافیہ و ردیف اور بحر کا تعیّن یا انتخاب کرنا ، غزل یا مقفٰی و مردّف نظم کہنے کے لیے کوئی مصرع طرح مقرر کرنا.

کیوں نہ حالِ چشم تر موزوں کروں
طرح کی ہے یہ زمیں برسات میں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱٦۳).

---طَرَح ہونا محاورہ.
(شاعری) زمین طرح کرنا (رک) کا لازم (نوراللغات).

---عُشْری کس صف(---ضم ع ، سک ش) امث.
زرعی زمیں جس پر لگان وصول کیا جائے. جس کو تر کرے آسمان یا چشمہ اور زمین عشری ہو تو اس میں دسواں حصہ ہے.(۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۸۵). [زمیں + ع : عشری (رک)].

---غَیرمَزْرُوعَہ کس صف(---ی لین ، فت م ، سک ز ، و مع فت ع) امث.
(کاشت کاری) وہ زمین جس میں زراعت ممکن ہو لیکن کی نہ جاتی ہو، رک : زمین اُفتادہ (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---فَرْسا (---فت ف ، سک ر) صف.
زمین کا باشندہ ، زمین پر چلنے والا.

ہم نشیں تاروں کا ہے تو رفعت پرواز سے
اے زمیں فرسا قدم تیرا فلک پیما بھی ہے

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱۲۸). [زمیں + فرسا (رک)].

---قَنْد (---فت ق ، سک ن) امذ.
ترکاری کی قسم سے ایک جڑ ہے اوپر سے اس کا رنگ سیاہ یا سرخ ہوتا ہے ، تنہا یا گوشت کے ساتھ پکایا جاتا ہے. اول زمیں قند کو مع پوست کے ٹکڑے کر کے املی کی پتی اس میں ملائیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۸).

جو لڈو کا سایہ زمیں پر پڑا
ہوا شبہہ سب کو زمیں قند کا

(۱۸۷۳ ، دیوان ہادی علی بیخود ، ۱۲۹). زمیں قند کو خوب دھو لو اور اس کے اوپر کا لال پوست دور کر کے خوب کوٹو. (۱۹۰٦ ، نعمت خانہ ، ۱۷۳). چنا سوامی نے ان کے لیے زمین قند کا مربہ تیار کیا. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۲۳۱). دونوں کناروں پر زمیں قند نما پھل اور موٹی موٹی کھونٹیاں اگی ہوئی تھیں. (۱۹۷٦ ، اخبارجہاں ، کراچی ، ۱٦ جون ، ۱۷).

---کا بوجھ (---و مج) امذ.
بے مصرف ، بے کار ، ناکارہ ، بارِ گراں. مجھے نکمے آدمیوں سے سخت نفرت ہی نہیں عداوت ہے کیونکہ میں ان کو زمین کا بوجھ سمجھتا ہوں. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۱۲۰).

---کا بوجھوں مَرْنا محاورہ.
زمین پر بارِگراں ہونا ، کسی کا بے کار و بے مصرف ہونا. کنواری بیٹی جس کی جوانی سے زمین بوجھوں مر رہی ہے بن بیاہی ہے. (۱۹۱۶ ، لغات النسا ، ۱۹۸).

---کا پانْو پکَڑ لینا / پکَڑْنا محاورہ.
جانے سے روکنا ، قدم پکڑ لینا ، جانے کی اجازت نہ دینا ، قیام کے لئے کشش رکھنا یا کھینچنا ، کسی مقام کا اپنی کسی صفت کے باعث کسی کو جانے سے روک لینا ، نیز اتفاق طور پر کسی جگہ قیام ہو جانا.

شیوے برے ہیں چرخِ بریں نے پکڑ لیے
ہم بھاگیں کیونکہ پاؤں زمیں نے پکڑ لیے
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۱۸).

کمال کوچۂ قاتل میں ہے اجل اپنی
زمین پاؤں پکڑتی ہے امتحاں کے لیے
(۱۹۰۷ ، انتخابِ گرامی ، کمال : ۱۳۴).

نہیں اٹھتا قدم در سے تمہارے کچھ تو باعث ہے
زمیں نے پاؤں پکڑے ہیں کہ پاووں نے زمیں پکڑی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بینظیر ، ۲۲۵).

---کا پانْو تَلے / نِیچے سے سَرَک جانا محاورہ.
(اچانک کسی حادثے یا صدمے کی خبر سُن کر) حواس ٹھکانے نہ رہنا ، برے وقت پر کسی کا ساتھ نہ دینا یا کام نہ آنا ، برا وقت پڑنے پر کسی کا کام نہ آنا یا ساتھ چھوڑ دینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا پانْو کے نِیچے نہ ٹَھہَرنا محاورہ.
رک : زمیں کا پانو تلے سے سرک جانا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا پَرَت امذ.
زمین کی تہہ ، پپڑی ، طبق ، تختہ. آتش فشانوں کے تمام دنیا میں نشان موجود ہیں اور ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے جب زمین کا پرت پتلا تھا ... تو آتش فشانوں کی تعداد بھی موجودہ زمانے کی نسبت زیادہ تھی. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۶۴).

---کا پَرْدَہ امذ.
روئے زمین ، طبقِ زمین ، دنیا جہان ، پوری دنیا. قرآن مجید کی مثل کوئی کتاب زمین کے پردہ پر نہیں. (۱۹۶۹ ، تہذیب الایمان ، ۵۱).

---کا پِیار امذ.
اپنے وطن یا دھرتی کی محبت ، حب الوطنی ؛ اہلِ وطن کی محبت ، اپنی سر زمین سے لگاؤ یا انسیت.

زمیں کا پیار بھی ان کو نہ مل سکا شاعر
جو لوگ کوششِ تخلیقِ آسماں میں رہے
(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۹۸).

---کا پَیوَنْد کَرْنا محاورہ.
جان سے مار دینا ، فنا کرنا ، دفنانا. خدا تیرے سامنے مجھ کو زمین کا پیوند کرے (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی، بہادر علی حسینی، ۲۱۱).

نظر سے اہلِ جہاں کی مجھے نہاں کر دے
بس اب زمین کا پیوند آسماں کر دے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۶). زندہ بچی کو زمین کا پیوند کیا اور اس پھول کو خاک میں ملا دیا. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۱۶).

---کا پَیوَنْد ہو فقرہ.
(کوسنا) زمین میں گڑ جائے ، مر جائے ، برباد ہو جائے.

نہ دنیا کے رہے ہم اور نہ دیں کے
کہیں پیوند ہوں یارب زمیں کے
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۲۹۰).

---کا پَیوَنْد ہونا محاورہ.
نیست و نابود ہو جانا ، خاک میں ملنا ، ڈھے جانا ، تباہ و برباد ہو جانا. کشمیری کٹرے کی مسجد زمین کا پیوند ہو گئی. (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۴۹). معصوم بچیاں جیتی جاگتی اور ہنستی بولتی زمین کا پیوند ہو رہی ہیں. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۸) . مادرگیتی کا نہایت لائق فرزند زمین کا پیوند ہو گیا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۱).

---کا تَخْتَہ اُڑا دینا محاورہ.
رک : زمیں کا تختہ اُلٹنا.

کھینچی جو دل سے آہ ہوا ہو گیا فلک
تڑپا جو میں زمین کا تختہ اُڑا دیا
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۱).

---کا تَخْتَہ اُلَٹ جانا محاورہ.
کوئی عظیم انقلاب پیدا ہونا ، ایک حشر برپا ہو جانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا ٹُوٹ جانا / ٹُوٹْنا محاورہ.
زمین کُھد جانا ، زمین میں دراڑ پڑ جانا . چرائی کی وجہ سے زمین کے ٹوٹ جانے سے بھی اچھا نتیجہ برآمد ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۴۳).

---کا رِشْتَہ امذ.
علاقائی تعلق ، وطنی تعلق ؛ دُنیا سے تعلق ، دُنیاوی رابطہ . اس خاکی پتلے کی جسارت پر جو آسمانوں سے زمین کا رشتہ ہی کاٹ دینے پر تُلا ہوا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۱۱).

---کا طَبَق / طَبْقَہ اُلَٹ جانا محاورہ.
رک : زمین کا تختہ الٹ جانا.

خدا کرے مغفرت ہماری ، لحد میں بھی تین دن ہیں بھاری
غضب ہے اس دل کی بیقراری ، الٹ نہ جائے طبق زمیں کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵).

---کا طَبَق اُلٹ دینا محاورہ.
انقلاب برپا کرنا ، کایا پلٹ دینا. بڑے بڑے ... حصار توڑیں آگے بڑھیں طبقے زمین کے الٹ دیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۴۳).

---کاٹ پھینکنا محاورہ.
بیتاب ہونا ، مُضطرب ہونا. ہاتھ بھر کے فاصلے سے خوشبو لے کر لازد بے تاب ہو کر ... پھینکتا تھا اور باہر کاٹھیا واڑی بل کھا کھا جاتی تھی. (۱۹۶۳ ، اردونامہ ، کراچی ، اپریل ، ۹).

---(کا) کھا جانا/لینا محاورہ.
کسی چیز کا زمین کے اندر رہنے سے بوسیدہ ہو جانا ؛ زمین میں دفن ہو جانا ، نیست و نابود ہو جانا.

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۲).

---کا گز بَنانا محاورہ.
دربدر پھرانا ، دشت نوردی کرانا ، خاک چھنوانا.

مُجھے بنا دیا گردش نے کیوں زمین کا گز
ہوئے تھے کیوں مرے سر پر یہ آسمان پیدا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۴۲). کئی آدمی (کذا) کو زمین کا گز بنا کر ان سے کوہ و صحرا نپوا دیئے .(۱۸۹۱، فغانِ بے خبر، ۱۰۵).

---کا گز بَننا محاورہ.
مارا مارا پھرنا جہاں گردی کرنا ، دُنیا جہان کو چھان مارنا ، بہت سفر کرنا. یہاں تو خوردہ نہ بردہ ناحق دردِ گردہ کا نقشہ ہے دوڑتے دوڑتے زمین کا گز بن گیا. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۳۳۱). جب تمہیں یہ معلوم ہو گا کہ میں کیوں زمین کا گز بنا ہوا ہوں تو تم بجائے تنبیہ کے تحسین کرو گے. (۱۹۳۰ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۱۷۵).

---کا گز ہونا محاورہ.
چلتے پھرتے رہنا ، ٹِک کر نہ بیٹھنا. زمیں کا گز ہو گیا دن بھر جلے پاؤں کی بلی بنا ابھی اس محلے میں ابھی اس محلے میں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۲۹).

---کا مالِک امذ.
رک : زمیندار (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---کا نَمک امذ.
(مجازاً) بہت اہم جزو ؛ قلیل مقدار میں منتخب لوگ ؛ باعثِ حسن و رنگینی. تم زمین کے نمک ہو لیکن اگر لون کا مزہ بگڑ جاوے تو وہ کس چیز سے مزے دار کیا جاوے. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدّس (ترجمہ) ، ۸). بعض لوگوں نے تو نیوراسیوں کو زمین کا نمک اور کائنات کا خُلاصہ قرار دیا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۵۰۲).

---کا ، نَہ آسْمان کا فقرہ.
نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا ، بے کار ، لغو.

یعنی نہ وہ زمیں کی ہے نہ آسماں کی بات
سمجھے ہے قیس گوز شتر سارباں کی بات

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (نوراللغات)).

---کا ہَنْسنا محاورہ.
کسی زمین کا نہایت با رونق ہونا (مہذب اللغات).

---کانْپنا محاورہ.
خوفزدہ ہونا ، پورے ماحول پر خوف چھا جانا.عظیم فوج اور کثیر تعداد لشکر نے اس شدّت کے ساتھ حملہ کیا کہ مدینہ کی سرزمین کانپ اٹھی. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۵۸). زمین متزلزل ہے وہ اس طرح کانپ رہی ہے جیسے امیر حمزہ معدی کرب کے سینے پر کود رہا ہو. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۶۰).

---کاوی امث.
بحر اور ردیف و قافیہ کی تلاش ؛ (مجازاً) شاعری.

فِکر سے اپنے گُزرتا ہے زمیں کاوی میں دن
رات جاتی ہے ہمیں گِنتے ہوئے تاروں کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۱). [زمیں + ف : کاوی (رک)].

---کَمانا محاورہ.
(کاشت کاری) زمین کو اچھی طرح جوتنا ، زمین کو زرخیز بنانا. زمین اچھی طور پر کمائی جائے. (۱۸۹۱ ، کسانی کی پہلی کتاب ، ۲ : ۱).

---کَمزور ہونا ف مر.
(کاشت کاری) ایسی زمین جس میں کاشت مُشکل ہو جائے اگر زمین کمزور ہو تو ایسی زمیں میں آدھی بوری بوریا ... بذریعۂ چھٹا بکھیر دیں. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، لاہور ، یکم مئی ، ۹).

---کَنی (---فت ک) امث.
(کاشت کاری) زمین نرم کرنا ، کاشت کے قابل بنانا. چوتھی فصل زمین کنی اور قلبہ رانی اور تخم ریزی اور نرکائی کے ذِکر میں .(۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۵).[زمین + کنی (رک)].

---کو آسْماں کردینا/کَرْنا محاورہ.
ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دینا یا پست کو بلند کرنا ؛ بہت تعریف کرنا.

دِکھا شعور برشتہ بلند پروازی
زمینِ شعر کو کر آسمانِ مُرغِ کباب

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کو/میں بوسَہ دینا ف مر ؛ محاورہ.
زمیں بوسی کرنا ، زمین چُومنا.

قنبر نیں زمیں کوں بھی بوسا دِیا
کمر باند گھوڑے بی لیانے گیا

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۲). چشم زدن میں یا تو سر پر چمکایا تھا یا تیغۂ آبدار نے زمین میں بوسہ دِیا تاریک شکل کش کے دو ٹکڑے ہوے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشرُبا ، ۶ : ۴۹۵).

---کو پانی دینا ف مر ؛ محاورہ.
(کاشت کاری) زمین کو سیراب کرنا ، زمین کی آبیاری کرنا.

ساقی کرم یہ دیکھ لے ابرِ بہار کے
پانی دِیا زمیں کو تو مجھ پر اُتار کے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۳۱).

--- **کو پیٹھ لگنا** محاورہ.
صبر و قرار آنا ، چین پڑنا.

مر کر بھی پیٹھ لگتی نہیں ہے زمین کو
عاشق کا چین تو نے خدایا اٹھا لیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۷).

--- **کو چھیلنا** محاورہ.
زمین کی سطح کھرچنا ، رگڑنا ، زمین میں کٹاؤ پیدا کرنا. مینہ کا تو آخری حملہ ہوتا ہے یہ تو بس سب کو بہا لے جاتا ہے اور زمیں کو چھیل ڈالتا ہے. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۶۴).

--- **کو ڈھیلا کرنا** محاورہ.
(کاشت کاری) زمین نرم کرنا ؛ ہل چلانا. برف پانی کی نسبت زیادہ جگہ گھیرتی ہے اس لئے زمین کو ڈھیلا کر دیتی ہے. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۶۳).

--- **کو سر پر اٹھانا** محاورہ.
رک : زمین سر پر اٹھانا.

نالہ کش زیرِ خاک رہتا ہوں
میں نے سر پر زمیں اوٹھائی ہے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۲۷۰).

--- **کو سونپنا** محاورہ.
دفن کرنا ، سپردِ خاک کرنا.

تیرے شوریدہ کو جس دن کہ زمیں کو سونپا
زلزلے کو بھی خدا وہ نہ فلک دکھلاوے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۱). بچوں نے مل کر اس کی محبوب بوگن ولیا کے نیچے زمین کی امانت زمیں کو سونپنے کے لئے گہرا سا گڑھا کھودا. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۵۹).

--- **کو لگنا** محاورہ.
دائم المریض ہو جانا ، کمزوری یا بیماری کے سبب بستر سے اٹھ نہ سکنا.

تیرا مریض اس قدر اب تو زمیں کو لگ گیا
نقشِ حصیر کی طرح اٹھنے لگے فراش سے
(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۹۰).

--- **کو مارے. زمیندار چونکے** کہاوت.
کمزور کو مار کر طاقتور پر رعب طاری کرنے کے موقع پر مستعمل (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- **کی امانت** اسث.
(مجازاً) مردہ جسم (جاندار خاکی ہیں اس لیے خاک میں ملنا ہے). بچوں نے مل کر اس کی محبوب بوگن ولیا کے نیچے زمین کی امانت زمین کو سونپنے کے لئے گہرا سا گڑھا کھودا. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۵۹).

--- **کی پٹی** اسث.
جغرافیائی تقسیم کے مطابق دنیا کا ایک خط یا بارده. اس قسم کی آب و ہوا خطِ استوا کے آس پاس کی زمین کی پٹی میں پائی جاتی ہے. (۱۹۵۴ ، خطے اور ان کے وسائل ، ۲۶).

--- **کی پوچھنا آسمان/عرش کی کہنا** محاورہ.
سوال کچھ جواب کچھ ، سوال دیگر جواب دیگر.

اگر زمین کی پوچھوں تو آسماں کی کہے
جو آسمان کی پوچھوں کہے زمین کی بات
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۳۲).

پوچھو جو زمیں کی تو کہے عرش کی سالک
دیکھا تو عجب رنگ ہے اس مردِ خدا کا
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۵۱).

--- **کی تیاری** اسث.
(کاشت کاری) زمین کو بیج ڈالنے کے لیے ہموار کرنا. زمین کی تیاری کے لئے پہلا ہل کافی گہرا چلانا چاہئے. (۱۹۷۲ ، زراعت نامہ ، لاہور ، ۱۵ اکتوبر ، ۳).

--- **کی چادر اوڑھنا** محاورہ.
تہہ زمین ہو جانا ، زمین میں پوشیدہ ہو جانا ؛ مر جانا. ہنستی بولتی ، رستی بستی تہذیبیں بالکل اس طرح زمین کی چادر اوڑھ لیتی ہیں جیسے انسان چپ چاپ قبر میں اتر جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ۵۲).

--- **کی ریت تک نکال لانا** محاورہ.
بات کی تہ تک پہنچ جانا ، کسی امر کی گہرائی کو پا لینا ؛ کسی کی حقیقت جان لینا. جب یہ لوگ پستی کی طرف جھکتے تھے تو ایسے تہ کو پہنچتے تھے کہ زمین کی ریت تک نکال لاتے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۷۳).

--- **کی طنابیں کھنچ جانا** محاورہ.
فاصلہ کم ہو جانا ، بعدِ مسافت کم ہو جانا. خدا کی قسم اگر خدائے کریم کی حکمتِ بالغہ ... سے زمین کی طنابیں نہ کھنچ جاتی تو میں ہرگز اس قدر راہِ دور و دراز طے نہ کر سکتی. (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۱۲۶).

--- **کی کہنا آسمان کا جواب پانا** محاورہ.
رک : زمین کی پوچھنا آسمان کی کہنا. خود تو کسی سے بات نہ کرتی اگر کوئی چھیڑ کے بات کرتا اور زمین کی کہتا تو آسمان کا جواب پاتا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۴۴).

بول اٹھوں تو ہو جدا ان سے روش زبان کی
وہ جو کہیں زمین کی میں کہوں آسمان کی
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۴۴).

--- **کی گردن** اسث.
(جغرافیہ) خشکی کا وہ تنگ خطہ جو دور تک سمندر میں چلا جائے ، خاکنائے (پلیٹس ؛ مہذب اللغات).

--- **کی مٹی** اسث.
خاک ، دھول ، زمین کی تہہ ، زمین کے ذرات ، ریت. زمین کی مٹی کے

نیچے ٹھوس چٹانیں ہیں اور سمندر کی تہہ میں بھی نیچے یہی چٹانیں پائی جاتی ہیں۔ (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ۱ : ۴۳).

---(کی) کے بَرابَر کر دینا محاورہ.

۱ **جو چیز سطحِ زمین سے بلند ہو اسے زمین کے ہم سطح کر دینا، عمارت کو بسمار کر دینا**. ابرہہ نے اپنے لشکر کو کوچ کا حکم دیا کہ مکّہ میں داخل ہو کر کعبہ کو زمین کے برابر کر دے۔ (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۱٦). کیونکہ خانۂ کعبہ کی دیواریں منجنیق کے پتھروں کی ضرب سے جُھک گئی تھیں اس لئے پہلے ان کے حکم سے اسے گِرا کر زمین کے برابر کر دیا گیا۔ (۱۹٦۵ ، خلافتِ بنوامیّہ ، ۱ : ۲۵٦). ۲. **گِرا دینا ، ختم کر دینا ؛ مار دینا**. چھٹے دستے کے لئے سردار نے خنجر پکڑا اور چھٹے دستے کو زمین کے برابر کر دیا۔ (۱۹٦۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۸).

---کے (کی) بَرابَر ہو جانا/ہونا محاورہ.

زمین کے برابر کر دینا (رک) کا لازم. لا کھوں گھر کُھد کر زمین کے برابر ہو گئے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ٦).

---کے سُپُرد کَرْنا محاورہ.

زمین میں دفن کرنا ، مدفون کرنا. سیّد کاظم اپنی بیوی آمنہ کو زمین کے سپرد کر کے واپس آ گیا۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ٦۹). ہمیں شاد آباد چھوڑ کر سدھاریں اور ہم اپنے ہاتھوں ان کو زمین کے سپرد کریں۔ (۱۹۳٦ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۴).

---کے سِرے ٹَٹولنا محاورہ.

فرار کی راہ تلاش کرنا ، پناہ ڈھونڈنا. نانی فتّن نے جو سرکارِ حضور سے شکایت کی دھمکی دی میرے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے زمین کے سِرے ٹٹولتی تھی۔ (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۱۹).

---کے طَبَقے آسْمان پَر اُڑا دینا محاورہ.

تہ و بالا کر دینا ، غدر ڈال دینا ، قیامت برپا کر دینا (علمی اُردو لُغت ؛ مہذب اللغات).

---کے نِیچے بھی اُسی قَدْر ہے جتنا زَمین سے اونچا/اوپر ہے کہاوت.

رک: **جتنا زمین کے اُوپر اُتنا زمین کے نیچے (جو زیادہ مستعمل ہے)**.

جہاں ہو زیر و زبر نہ کیونکہ فلک وہ گردش میں فِتنہ گر ہے
زمیں کے نیچے بھی اُسی قدر ہے کہ جتنا اونچا زمین پر ہے

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۲۷).

--- کھا گئی (کہ) یا آسْمان کھا گیا فقرہ.

جب کوئی چیز دفعةً غائب ہو جائے اور باوجود تلاش کے نہ ملے تو کہتے ہیں. ایاز کا بھی پتا نہیں ، خدا جانے زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا۔ (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ٦۷).

--- کھا گئی (کہ) آسْمان نِگَل گیا فقرہ.

رک : **زمین کھا گئی (کہ) یا آسمان کھا گیا**. کئی دفعہ ارادہ کیا کہ ... معلوم کرے آخر کیا افتاد پڑی دونوں آدمی کہاں پھنس گئے، زمین کھا گئی آسمان نِگل گیا۔ (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۴٦).

--- کِھل جانا/کِھلْنا محاورہ.

(کاشت کاری) **زمیں خُشک ہو جانا ، بُھربُھری ہو جانا**. زمین بالکل کِھل جاتی ہے اسلیے خراب پیداوار جو حاصل ہوتی ہے کم قیمت ہوتی ہے۔ (۱۹۰٦ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۲۷).

--- کھودْنا ف م.

۱. **درخت لگانے کے لیے گڑھا کھودنا**.

زمیں پیل کے گِرد کھودے وہاں
واں پولاد کا چرخ دیکھے نہاں

(۱٦۴۹ ، خاور نامہ ، ۵٦۹) . ۲. **قبر کھودنا** . محل والیاں طعنے تشنے دیتے دیتے جان لیں گی شہزادہ کی ماں زمین کھود کر زندہ گاڑ دیں گی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۳).

---گَرْم ہونا ف م.

۱. **سُورج کی تپش سے حرارت پیدا ہونا**. جہاں زمین اتنی گرم نہیں ہوتی وہاں ہوا بھی گرم نہیں ہوتی حالانکہ آفتاب کی شعاعیں ہوا میں دونوں جگہ برابر آ رہی ہیں۔ (۱۹۰٦ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۳۹). ۲. (شاعری) **بحر اور ردیف و قافیہ چست ہونا**. ہم نے کہا زمین تو گرم ہے مگر تاثیر ٹھنڈی ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (نور اللغات)).

---گُلنار ہونا محاورہ.

بہار آنا ، سرخ پُھولوں سے زمین بھری ہونا ؛ خُون سے زمین لال ہونا (علمی اردو لغت).

---گُنْیا (---ضم گ ، سک ن) امث.

(معماری) **ایک آلہ جس سے کاریگر سطح یا سیدھ معلوم کرتے ہیں ، پنسال** . جس کو زمین گُنیا کہتے ہیں استعمال ہوتا ہے . (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۲۸). [زمین + گنیا (رک)].

---گِیر (---ی مع) صف.

۱. **وہ چیز یا شخص جو اپنی جگہ سے ہلے نہیں یا ہل نہ سکے، کسی مقام یا جگہ کو نہ چھوڑنے والا ، زمین سے چپکنے والا ، ڈیرہ ڈالنے والا ؛ (مجازاً) پست**.

اِن پری زاد جوانوں نے کیا پِیر مجھے
کر دیا ضعف سے جوں سایہ زمیں گیر مجھے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ٦۱) . موقع کا مقام اور سرسبز زمین دیکھ کر یہیں زمیں گیر ہوئے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ٦) . اکثروں نے یہیں قیام کرلیا اور یہیں زمیں گیر ہوئے۔ (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۷۳).

دیں ہو تو مقاصد میں بھی پیدا ہو بلندی
فِطرت ہے جوانوں کی زمیں گیر زمیں تاز

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۷٦). ۲. (ا) **بوڑھا جس کی کمر جُھکی ہوئی ہو**. تینوں قبریں ایک ہی مقام پر بنائیے گا تا آیند و روند دیکھیں کہ پیر زمیں گیر نے ساتھ اپنے شیروں کے جان دی . (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۲۵۳). (اا) **ناتواں ، ضعیف ، کمزور**.

ہرچند ہو گیا ہے زمیں گیر دل مرا
آتا ہے تیرے شوق سے کیا کیا ترنگ میں

(۱۸۰۵ ، باقر آگاہ ، د ، ۹۹). ۳. رک : **عالم گیر ، ساری دُنیا پر حکومت کرنے والا ، فاتح**.

اس سیلِ سُبک سیر و زمیں گیر کے آگے
عقل و نظر و علم و ہنر ہیں خس و خاشا ک

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۲۳). ۳. رک : زمیندار. اگر لفظ ما قبل مذکر ہو تو مذکر اور مونث ہو تو مونث اِستعمال میں آتا ہے مثال مذکر گلگیر اور خوگیر مثال مونث جا گیر ، زمین گیر. (۱۸۶۲ ، تلخیصِ معلّی ، ۷۱). [زمین + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

---گھس جانا محاورہ.

زمین کو خفیف نُقصان پہنچنا ؛ (طنزاً) چلنے یا کھڑے رہنے سے کوئی نُقصان نہیں ہو گا.

اِتنی نفرت ہے عبث اپنے تماشائی سے
گھس نہ جائے گی زمیں مُجھ کو کھڑا رہنے دے

(۱۸۹۳ ، شعور (نوراللغات)).

---لگانا محاورہ.

(رنگائی) پہلا ہاتھ یا استر کرنا ، بُنیاد بنانا ، سطح کو رنگنا. ولایت والے اس چمڑے کو دھو کر ... استر یا زمین لگانے کے بعد اِس کو رنگ برنگی رنگتے ہیں. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۱۲). اس نے مجھے زمین لگانے کے لئے برش دے دیا اور رنگ کا ڈول میں نے خود بڑھ کر اُٹھا لیا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۳۸).

---مُردَہ کس صف(---ضم م ، سک ر ، فت د) امث.

(شاعری) پامال ردیف و قافیہ ، کمزور خیالِ شعری.

پھر اس زمینِ مُردہ میں صابر تو جان ڈال
خاموش تُجھ سا شاعرِ معجز بیاں ہے اب

(۱۸۸۲ ، صابردہلوی ، ریاضِ صابر ، ۶۹). [زمین + مُردہ (رک)].

---مَرہُونَہ کس صف(---فت م ، سک ر ، ومع ، فت ن) امث .

(قانون) وہ زمین جس کا نقد لگان مرتہن نے راہن کو دینا طے کیا ہو (اعظم اللغات ؛ اُردو قانونی ڈکشنری). [زمین + مرہون (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

---مَزرُوعَہ کس صف(---فت م ، سک ز ، ومع ، فت ع) امث.

(کاشت کاری) وہ زمین جس میں کھیتی باڑی کی جاتی ہو ، قابلِ کاشت زمین. تین چوتھائی سے زیادہ زمین مزروعہ مسلمانوں کی ملکیت ہے. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۷۳). [زمین + مزروعہ (ر ک)].

---مُعاف ہونا محاورہ.

زرعی یا رہائشی زمین جس پر کسی قِسم کا کوئی ٹیکس نہ لیا جائے. ریاست کی طرف سے اِخراجات کے واسطے کُچھ زمین معاف ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، فروری ، ۱۹).

---مَملُوک ہونا ف مر.

وہ زمین جو کسی کی ملکیت ہو (زمینِ موات کے مقابل). امام محمد کے نزدیک جو زمین مملوک ہو گی کسی مسلمان کی تو وہ موات نہیں ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۷۸).

---مَوات کس صف(---فت م) امث.

وہ زمین جس سے کسی وجہ سے نفع حاصل نہ ہو اور جو رہائش اور زراعت سے خالی ہو. اگر زمین موات امام کے اِذن سے لی ہے اور اس میں پتّھر حد بندی کے لگا کر تین برس تک اس کو آباد نہیں کیا تو امام ... دوسرے کے حوالے کرے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۷۸). [زمین + موات (رک)].

---میں اُتارْنا محاورہ.

مُشکلات میں پھنسنا ، دشواریوں میں گھِرنا. وہ ایک دلدل سے کم نہ تھی ، میری ہر کوشش مُجھے کچھ اور زمین میں اُتار دیتی. (۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۰).

---میں اُتَرْنا محاورہ.

زمین کی گہرائی میں جانا ، زمیں دوز ہونا ، زیرِ زمین جانا. درخت موجود تھے ان کی جڑیں زمین میں خوب گہری اُتری ہوئی تھیں. (۱۹۵۵ ، حیرتنا ک کہانیاں (ترجمہ) ، ۱۸۳).

---میں پانْو گَڑْنا محاورہ.

حیرت زدہ ہونا ، خوف و ہراس طاری ہونا.

حیرت سے زمیں میں گڑ گئے پاؤں
سکتہ سا ہوا جکڑ گئے پاؤں

(۱۹۱۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۶۳).

---میں ٹِھکانا نَہ آسْمان میں فقرہ.

بے خانماں ہے ، کہیں جگہ نہیں.

ہوا کی طرح معلّق ہوں خانماں برباد
زمین میں ہے ٹِھکانا نہ آسمان میں ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۵۱).

---میں دَفْن کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ.

مار دینا ، زمین میں گاڑ دینا ، غارت کر دینا. افتخار جہاں سے آیا ہے اسے پہنچا دے یا تو آسمانوں پر پھینک دے یا زمین میں دفن کر دے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، اُلٹی قبر ، ۱۲۷).

---میں سَر گَڑانا محاورہ.

بہت شرمندہ ہونا ، ندامت کا احساس ہونا. تینوں حسینوں نے شرم سے زمین میں سر گڑا لیا اور پریم شنکر باوجود انتہائی ضبط کے ہنسی کو نہ روک سکے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۳).

---میں سَمانا محاورہ.

زمین میں دھنسنا ، زمین میں گڑنا ، شرم یا غیرت سے گڑ جانے کی آرزو کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---میں گاڑ دینا / گاڑْنا محاورہ.

۱. **زمین کے اندر دبانا ، دفن کرنا.** عرب میں لڑکیوں کے مار ڈالنے کا کہیں کہیں دستور تھا میں نے بھی اپنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دیا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۹۲). ۲. **سخت سزا دینا.**

ستالے چاہے جِتنا نفس ، اک دن
زمیں میں کیا تُجھے گاڑا نہ ہو گا

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۱۹).

---میں گاڑْ دُوں گا فقرہ.

(سخت غُصّہ کی حالت میں کہتے ہیں) **زمین میں دفن کر دوں گا ،**

انتہائی سخت سزا دوں گا. اگر منہ سے گالی نکلی تو تجھ کو زمین میں گاڑ دوں گا. (١٩٦٩ ، مہذب اللغات ، ٦ : ٢٣٩).

---میں گڑ جانا/گڑنا محاورہ.
١. دفن ہونا ، زمین میں گاڑنا (رک) کا لازم (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). **٢. نہایت شرمندہ ہونا.**

اس سروِ گل عذار کی طرزِ خرام دیکھ
خجلت سے گڑ زمین میں شمشاد رہ گیا
(١٧٩٤ ، بیدار ، د ، ١٣).

کیا مر گیا زمین میں خجلت سے گڑ گیا
بدنام وہ ہوا ہے مجھے انفعال ہے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٣٣). میں اسے قتل کیا چاہتا ہوں قحبہ غیر کے نیچے پڑ گئی ، غیرت سے زمین میں نہ گڑ گئی. (١٨٩٠ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ٢٧٣).

نظر جو پڑ جائے اس کے قامت پہ بس قیامت ہی آئے انجم
زمیں میں گڑ جائے سر و خجلت سے اسکی وقتِ خرام آدھا
(١٩٠٥ ، دیوانِ انجم ، ١٣).

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بی بیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ٢٣٧).

---میں گڑھا ہو جاتا میں دھنس جاتی فقرہ.
رک : زمیں پھٹ جائے اس میں سما جاؤں. اس وقت عجب حال تھا اور اپنے دل میں سوچتی تھی کہ اگر زمین میں گڑھا ہو جاتا میں دھنس جاتی. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---ناپنا محاورہ.
١. راہ نوردی کرنا ، سرگردان یا مارے مارے پھرنا.

اے قلم اب شوق میں آگ تاپنا
راج مارک کی زمین چل ناپنا
(١٧٥٣ ، ریاض غوثیہ ، ١٢٧).

وعدہ غلط جواب لکھ اب یا جواب دے
تاچند ناپے آہ مرا نامہ بر زمیں
(١٨٠١ ، دیوانِ جوشش ، ١٢٣). وہ وہاں سے بادل کی طرح زمین ناپنے لگے حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے. (١٨٦٥ ، مذاق العارفین ، ٣ : ٣٩٥).

اے شاد نہ کیوں ہو دشت پیماں
منظور زمین ناپنی ہے
(١٨٧٨ ، سخنِ بیمثال ، ١٢٣).

بیٹھ رہنے کو اگر پاتا یہاں تھوڑی جگہ
زندگی بھر ناپتا پھرتا نہ اسکندر زمیں
(١٩٠٠ ، نظم دل افروز ، ٣٦).

سنجار کا میدان تو بھولے ہم لوگ
اب ناپتے پھرتے ہیں زمین یا قیمت
(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ٢١٩). **٢. زمین پر آ رہنا ، گر جانا.**

بجا ہے آسمان آگے ہمارے گر زمیں ناپے
کہ ہیں پامال سایہ کی طرح خوباں کی قامت کے
(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ٥٢). **٣. زمین پر گر کر تڑپنا ، زخمی کا زمین پر لوٹنا.** اس کے منہ سے نکلنا تھا کہ اس کا جسم زمین ناپنے لگا اور عام ہنگامہ شروع ہو گیا. (١٩٣٧ ، خوابِ ہستی ، ٧٦).

---نپوانا محاورہ.
زمین ناپنا (رک) کا متعدی المتعدی ؛ پریشان کرنا ، رگیدنا.

پہلے اس سے کچھ زمیں نپوائیو
پھر اسے ٹک آسماں دکھلائیو
(١٧٩٨ ، بیان (خواجہ احسن اللہ) ، د ، ٧٣).

---نکالنا محاورہ.
١. (شاعری) ہیئت کے اعتبار سے غزل یا نظم کے لیے ردیف قافیہ اور بحر تلاش کرنا.

خوب اسکو صاف کر معروف یاروں کے لئے
یہ زمین تو نے نکالی ہے اگر پہلے پہل
(١٨٢٦ ، معروف ، د ، ٧١). الٰہی بخش خاں مرحوم نے ایک زمین نئی نکالی ، میں نے حسب الحکم غزل لکھی. (١٨٦٢ ، خطوطِ غالب ، ٧٨). **٢. دریا کا پٹ جانا اور زمین قابلِ کاشت چھوڑ دینا** (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---نکل جانا/نکلنا محاورہ.
رک : زمین کا پانو تلے سے سرک جانا. مقابلے کی لئے پاؤں جماتا ہے مگر زمین نکلی جاتی ہے. (١٩٣٣ ، ید قدرت ، ٣٧).

---نے کھایا کہ آسماں نے فقرہ.
رک : زمین کھا گئی کہ آسمان.

کہاں گیا مرا قاصد خبر نہیں اس کی
زمیں نے کھایا کہ ہے آسمان نے کھایا
(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٢٣).

---نیچے سے سرکنا محاورہ.
رک : زمین کا پانو تلے سے سرک جانا. شردھا پر اگر بجلی گر پڑتی زمین نیچے سے سرک جاتی یا کوئی شیر سامنے آ کر کھڑا ہو جاتا تب بھی وہ اتنی سراسیمہ ہو کر ... نہ بھاگتی. (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ٢٠٦).

---و آسمان ایک کر دینا محاورہ.
ہنگامہ کر دینا. بہت سے ہیں جو محض نام و نمود کے لئے زمین و آسمان ایک کر دیتے ہیں. (١٩٣٥ ، چند ہم عصر ، ٩٣).

---و آسمان ایک ہو جانا/ہونا محاورہ.
انقلابِ عظیم برپا ہونا ، صورتِ حال کا یکسر منقلب ہو جانا ، ادھر کی دنیا ادھر ہو جانا.

بات ایک ہے میری اور زباں ایک
ہو جائے زمین و آسماں ایک
(١٨٨١ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ١٦٠).

---و آسمان بدل جانا/بدلنا محاورہ.
دنیا کے انداز بدل جانا ، انقلاب آ جانا. بڑا کمال یہ ہے کہ زمانہ

بدل گیا زمین و آسمان بدل گئے آب و ہوا بدل گئی مگر وہ وہی ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۱۰).

---و آسْمان جِھکانا / جِھنْکانا محاورہ.
دربدر پھرانا ، دیوانہ بنانا ، ذلیل و خوار کرنا. وزیروں نے اسکے خلاف شہنشاہ کو ایسا سمجھایا اور زمین و آسمان ... جھنکایا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۵).

بلائے سخت میں اسکو پھنسا کر
زمین و آسماں اس کو جھنکا کر

(۱۸۷۷ ، ابرِ کرم ، ۸).

---و آسْمان کا فَرْق ہونا محاورہ.
بہت زیادہ فرق پایا جانا ، غیر معمولی اختلاف ہونا. سوسائیٹی کے میسّر نہ ہونے سے ہم لوگوں کے اخلاق و عادات میں باہم زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۸۶). اقبال کے جو مذہبی خیالات اس سے پہلے سُنے گئے ان میں اور مثنویوں میں زمین آسمان کا فرق ہے. (۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۱۱). باوجود اس کے کہ دونوں کی تربیت یکساں طور پر ہوئی ان کی طبیعتوں میں زمین و آسمان کا فرق تھا. (۱۹۶۶ ، نیاز فتحپوری ، جمالستان ، ۱۸۹).

---و آسْمان کے طَبْقے ہِلانا محاورہ.
درہم برہم کر دینا ، انقلاب برپا کرنا. غیر ساحر کی بھی یہ مجال ہے کہ ہم لوگوں سے لڑے ہم لوگ وہ ہیں زمین و آسمان کے طبقے ہلا دیں. (۱۹۰۰ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۱۳۵).

---و آسْمان کے قُلابے مِلا دینا / مِلانا محاورہ
رک : زمین اور آسمان کے قلابے ملانا.

پس زمین و آسماں کے تُو نہ قُلابے ملا
ہم نشیں ہے سخت مشکل ماہپاروں کا ملاپ

(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۹). گھر میں بیٹھ کر زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۰۴). آزاد نے ... کلامِ ذوق کی تعریف میں زمین و آسمان کے قُلابے ملا دیے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۳).

---و زَماں (---و مج ، فت ز) امذ.
دُنیا اور زمانہ ، کُل کائنات ، ساری دُنیا ، دونوں عالم.

کیا تھا دُھنواں تس سید آسماں
حرارت میں تھا سب زمین و زماں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۹). یہ فرزندِ رسولِ خُدا کا سر ہے - اُٹھ کہ زمین و زماں روتے اور فوج فوج فرشتے زیارت کو آ تُجھ پر لعنت کرتے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۹).

یہ رونق آج زمین و زماں سے اُٹھتی ہے
ترے نبی کی زیارت جہاں سے اُٹھتی ہے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). جو کسی بھی زمین و زماں کی بات کر رہے ہوں مگر اپنے زمین و زماں سے ان کا رشتہ بہرحال پیوست رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، علامتوں کا زوال ، ۱۷۹). [زمین + و (حرفِ عطف) + زماں (رک)].

---ہِلا دینا محاورہ.
حشر برپا کر دینا ، ہنگامہ بپا کر دینا.

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی

(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۱۷). طلسمِ آبگینہ میں اس کی ماں انجام جادو رہتی ہے جس وقت اسکو خبر ہو گی تو وہ زمین ہلا دے گی. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۹۷).

---ہِل جانا محاورہ.
زمین تھرّانا ، زمین کانپنا ، زمین دہلنا ؛ معاملات درہم برہم ہو جانا ؛ ہنگامہ ہو جانا.

زمیں ہل گئی جب یہ آخر ہوئی
مسافر سے مل کر مسافر ہوئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۴). زمانہ تیرہ تاریک ہو گیا ، زمین ہل گئی آسمان تھرّا گیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۶).

---ہَموار کَرْنا ف م.
(کاشت کاری) سطح برابر کرنا ، فضا تیار کرنا ، بنیاد قائم کرنا. تین دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو ہموار اور نرم کر لینا چاہیئے. (۱۹۷۲ ، زراعت نامہ ، لاہور ، ۱۵ / اگست ، ۴) . ان نظریات کے لئے غالب سرسید ، حالی ، شبلی ، آزاد ... اور دوسرے بہت سے ادیبوں اور شاعروں نے زمین ہموار کر دی تھی. (۱۹۷۳ ، فلسفہ و ادبی تنقید ، ۱۳۲).

---ہَموار ہونا ف م.
سطح برابر ہونا، یکساں سطح ہونا، زمین ہموارکرنا (رک) کا لازم. زمین پہلے ہموار تھی مگر اسے اصلی بیھڑہ زمین کا نمونہ بنایا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۴۴).

زَمِینا (فت ز ، ی مع) امث (قدیم).
رک : زمین.

جس پگ پرس ہوئی زمینا　　پوت نبی کا پیر مردانا

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۸۸). [زمین + ا (زائد)].

زَمِینْدار (فت ز ، ی مع ، مغ) امذ ؛ سرزمیں دار.
زیرِ کاشت یا قابلِ کاشت ارضی یا گانوکا مالک ؛ حاکم ، سردار.

پھر زمینداروں میں ِ نفاق ہوا
یہ عجب اور اِتّفاق ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۷) . کہا میں زمیندار ہوں ملکہ نے میرے گانوں پر لگان زیادہ کر دیا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۶۳). معاش کی یہ صورت تھی کہ ایک زمیندار کی ملازمت کرتا تھا جس کے معاوضہ میں سالانہ دو سو کیل غلہ اور سو درہم مقرر تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۷۳). ضلع کے رئیس اور زمیندار بھی شامل ہوں. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۲۹) . بالغ نظر شخصیت کو اعتراف کرنا پڑا کہ زمیندار اب عنقا ہوگیا ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۱۲). [زمین + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

زَمینداری (فت ز ، ی مع ، مغ) اسث.
رک : زمین کے تحتی الفاظ ، زمیندار (رک) کا کام یا پیشہ. کانو پٹی داری غیر مکمل میں جہاں کچھ ... دھرتی کی ہر برس ایک کاغذ بنیاد آمدنی کا بطور کانو زمینداری کا بنانا پڑتا ہے اور کانو زمینداری میں جہاں کہ بٹائی ہو. (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۴). جن کا پیشہ زمینداری ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳) . [زمین + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دُوب کی جَڑ ہے مقولہ ؛ کہاوت.
زمینداری بہت پائیدار ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

--- کھیڑے کی دُوب ہے مقولہ ، کہاوت.
زمینداری دائم اور پائیدار ہوتی ہے (محاوراتِ ہند ، جامع الامثال).

زَمینَہ (فت ز ، ی مع ، فت ن) امذ.
چٹان وغیرہ کا ٹکڑا جس میں بیش قیمت معدنیات ، جواہرات وغیرہ پائے جاتے ہیں. پورفیریٹ میں وہی فلیٹی زمینہ ہے جو خود فلسیٹ میں ہوتا ہے.(۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۵۸).[زمین + ہ ، لاحقۂ نسبت].

زَمینی (فت ز ، ی مع) صف.
زمین سے نِسبت رکھنے والا خواہ جاندار ہو یا بے جان ، زمین کا، زمین والا ، زمین سے متعلق ؛ (مجازاً) انسان. وے شکلیں چاند کی مختلف اوقات کی ہیں جیسا ہم زمینیوں کو نظر آتا ہے . (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۷۵). ہمارا باپ آسمانی و زمینی خدا کا بھیجا ہوا رسول اور بندہ ہے.(۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۱۳). چنانچہ اگر تمام زمینی ... حیوانوں کی زندگی پر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ پہلے دو بڑی جماعتوں میں رکھے جا سکتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۸). [زمین + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---بافت (---سک ف) اسث.
پودے یا پیڑ کا وہ حِصّہ جو زمین کے اندر ہو ، زمینی تنہ. تنہ کی زمینی بافت میں نِسبتاً باریک دیوار والے کم و بیش طُولی بافتی خلیے ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۱۱). زیرہ دمہ کے نیچے سے لے کر تنے کے مرکز تک پھیلی ہوئی زمینی بافت پائی جاتی ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۷). [زمینی + بافت (رک)].

--- پُھلڈنڈی (---ضم پھ ، سک ل ، فت ڈ ، سک ن) اسث.
وہ تنا جس میں پھل لگتے ہیں مگر پتے نہیں ہوتے. پُھول بڑے نمائشی اور چھتریا جیسے ہوتے ہیں اور ایک موٹی "زمینی پھلڈنڈی" پر پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۵۹). [زمینی + پُھل (پھول) + ڈنڈی (رک)].

--- پُھولدار شاخ (---و مع ، سک ل) اسث.
(نباتیات) زیرِ زمین تنا (Scape). بعض یک تخم برگوں کے تنے زیرِ زمینی ہوتے ہیں ... اس شاخ کو زمینی پُھولدار شاخ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۵۰). [زمینی + پُھولدار (رک) + شاخ (رک)].

---تُراب (---ضم ت) امذ.
(نباتیات) گہرے بُھورے رنگ کا نامیاتی مادّہ جو زمین کے دیگر اجزا کے ساتھ مِلا ہوتا ہے اور زمین کی زرخیزی کا باعث ہوتا ہے. زمینی تراب (Soil Humus) ... زمین کا نہایت اہم حصّہ ہے. یہ مردہ جانوروں اور نباتات کے سڑنے گلنے سے ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۰۶). [زمینی + تُراب (رک)].

---تَنا / تَنہ (---فت ت) امذ.
(نباتیات) پودے کا وہ تنا جو زمین کے اندر ہو. زمینی تنہ جس کو تنہ اندرونِ زمین کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۶۹) . [زمینی + تنہ (رک)].

---ٹیکْس (---ی مج ، سک ک) امذ.
رہائشی یا زرعی زمین پر وصول کیا جانے والا ٹیکس. لیکن زمینی ٹیکسوں سے عموماً آمدنی کم ہو جاتی ہے.(۱۹۷۳ ، ہندوستانی معیشت ، ۳۳۴). [زمینی + انگ : ٹیکس Tax].

---دھات اسث.
زیرِ زمین پائی جانے والی معدنیات ، قُدرتی دھات. یہ (سیریئم Cerium) فولادی رنگ کی ایک چمکدار دھات ہے جس کا کم یاب زمینی دھاتوں کے گروپ سے تعلق ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۲۲۷). [زمینی + دھات (رک)].

---رِشتَہ (---کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
زمین سے تعلق یا وابستگی ، وطن کی محبّت ، حُبّ الوطنی ، زمین کا رشتہ. مسلمانوں کا حقِ حکمرانی آریہ نژاد ہندوؤں کے حقِ حکمرانی کے مقابلے میں ایک زیادہ پائدار زمینی رشتے کی نشان دہی کرتا تھا . (۱۹۸۱ ، قائدِ اعظم اور آزادی کی تحریک ، ۲۰) . [زمینی + رِشتہ (رک)].

---ریل (---ی مج) اسث.
وہ ریل گاڑی جو زیرِ زمین چلتی ہے ، زمین دوز ٹرین. آج میں زمینی ریل پر خُوب گھوما. (۱۸۸۹ ، گلگشتِ فرنگ ، ۱۳۹). [زمینی + ۱ : ریل (رک)].

---سِتارَہ (---کس س ، فت ر) امذ.
فنجائی پودے کی ایک قِسم جو سِتارے سے مشابہ صورت میں زمین پر پھیلا ہوتا ہے (Earth Star) . زمینی سِتارے وغیرہ میں اچھے خاصے سپور پھل پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۳۳۰). [زمینی + سِتارہ (رک)].

---فَقْرِیے (---فت ف ، سک ق) امذ ؛ ج.
زمین پر پائے جانے والے وہ جاندار جن میں رِیڑھ کی ہڈی ہوتی ہے ، رِیڑھ کی ہڈی والے جانوروں کا گروہ. بڑے بڑے زمینی فقریے بھی ... پناہ گاہوں میں وقت گُزارتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۴). [زمینی + فقریے (رک)].

--- کِتاب (---کس ک) اسث.
وہ کِتاب جو کسی انسان نے لِکھی ہو (آسمانی صحیفہ کے

بالمقابل). یہ فیصلہ کرنا مُشکل ہوگیا ہے کہ یہ آسمانی صحائف صحت کے لحاظ سے زمینی کِتابوں کے ساتھ بھی برابری کا دعویٰ کر سکتے ہیں یا نہیں. (۱۹۰۴ ؛ مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۶۶). [زمینی + کتاب (رک)].

---کہانی (---فت ک) اسث.
حقیقی پلاٹ کو ذہن میں رکھ کر لِکھی جانے والی کہانی (دیو مالائی کے بالقابل). تتھانیل ہاتھورن ایک داستان نگار ہے ... «حرفِ سُرخ» (ناول) ... ایک قِسم کی تمثیل ہے ، ایک زمینی کہانی ، جِسمیں معنویت لیے ہوئے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ). ۱۳۹). [زمینی + کہانی (رک)].

---کیچْوا (---ی مج ، کس چ) امذ.
خُشکی پر پائی جانے والی نسل کا کیچوا (آبی یا دریائی و سمندر کے بالمقابل). زمینی کیچوے کی متعدد جنسیں ... دنیا کے مختلف ممالک میں پائی جاتی ہیں. (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۱۳). [زمینی + کیچوا (رک)].

---گولا / گولَہ (---فت ل) امذ.
آتشبازی کا وہ گولا جو زمین پر پھٹتا ہے. صحن میں آتشبازی گڑی. انار ... زمینی گولے ... وغیرہ بنے ہوے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۵۰). [زِمینی + گولا / گولہ (رک)].

---مادّہ (---شد د بفت) امذ.
خلیوں میں پایا جانے والا بُنیادی مادّہ جو جاندار کو زندہ رکھتا ہے. خلیوں کے اس مجموعے کی خلاؤں میں ایک نیم سیال بین خلوی یا زمینی مادہ ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۰۱). [زمینی + مادہ (رک)].

---مَخْلُوق (---فت م ، سک خ ، و مع) اسث.
دُنیامیں پائی جانےوالی مخلوق (آسمانی مخلوق کے بالمقابل). خلافتِ ارضی کے لئے زمینی مخلوقات کے نام اور ان کے آثار کا جاننا ضروری ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۲۰). [زمینی + مخلوق (رک)].

---مَنْظَر (---فت م ، سک ن ، فت ظ) امذ.
قُدرتی حُسن ، فِطرت کی عکاسی ؛ کہانی کے پلاٹ سے متعلق منظر. حسیات کا فہم ... بڑی حد تک ایسا ہوتا ہے جیسے فن کار اپنے زمینی منظر کی نقاشی کر رہا ہو. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۲۸۴). [زمینی + منظر (رک)].

---نِشان (---کس ن) امذ.
خشکی کی علامت ، وہ نِشان جو زمین پر نظر آئے خاص کر اہلِ جہاز کو سمندر سے (انگلش اردو ملٹری گلاسری). [زمینی + نِشان (رک)].

زَمِینِیات (فت ز ، ی مع ، کس ن) اسث ؛ ج (شاذ).
زمین (رک) کی جمع ، جاگیریں ، زمینیں ، آراضی. ریاست حیدرآباد کی زمینیات پر اعتبار سے کھجور کی کاشت کے لئے صلاحیت رکھتی ہیں. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۶). [زمین + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

زَن (۱) (فت ز) اسث ؛ (ج : زناں).
۱. عورت ذات خصوصاً بالغ عورت.

زن اس روز ہے تج سوں بھی یار دوست
پاوے رات کوں او جو دلخواہ دوست

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۶). اس فائدۂ سبحانی سے ... زن و مرد اور پیر و جوان ... کو بہرۂ فاضل اور نصیبۂ کامل حاصل ہووے (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸). مصیبت۔حکام انگریزی اور عیسائیوں کے زن و مرد اور بچوں پر پڑی(۱۸۹۸ ، سرسیّد مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۹۹). نوجوان لوگ اپنی پسند سے شادی کرتے ہیں. شرط اسی قدر ہوتی ہے کہ زن و شو دو مختلف خاندانوں کے ہوں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۸۷). کوئی اور حاکم وقت ہوتا تو بِگڑ بیٹھتا ، زن و بچہ کولھو میں پلوا دیتا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۳۹). **۲. زوجہ ، بیوی ، دلہن.** سلطان رقیہ بیگم ... اکبری زن کلاں یعنی پہلی بیوی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۶۷). **۳. صنفِ نازک ، جنسِ اناث.**

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۹۲). [ف].

---بارْدار کس صف(---سک ر) صف.
حاملہ عورت.

بھریں جہاز اوجوں زنِ باردار
سو یک پیٹ میں اس طفیل کئی ہزار

(۱۶۳۵ ، ابراہیم صنعتی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۴۵)). [زن + بار (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---بازاری کس صف.اسث.
عِصمت فروش عورت ، طوائف. کبھی وحشت نے یہ پٹی پڑھائی کہ زنانِ بازاری کی طرح رہنے لگی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۰). بطنِ زوجۂ سومی یعنی «زنِ بازاری» سے کوئی اولاد نہیں ہوئی. (۱۹۱۵ ، شجراتِ طیّبات ، ۸۱). مزار حضرت سلطان المشائخ کے پائیں زنانِ بازاری کے گانے کو روکنے کا اِرادہ ظاہر فرمایا. (۱۹۵۷ ، سوانح عمری خواجہ حسن نظامی ، ۴۵). [زن + بازار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَچَّہ کولُھو (میں) پِلْوانا / پِیلْوانا محاورہ.
پُورے خاندان کو ختم کرا دینا ، کسی کے گھر کے بڑے سے لے کر چھوٹے تک سب کو مروا دینا ؛ شاہی زمانے کی ایک قدیم سزا. ہمارے یہاں قصاص کا دستور یہ ہے کہ ایک جان ہماری طرف کی جوکھم میں پھنسے تو حریف کے زن بچّہ تک کولھو میں پیل ڈالیں. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴ : ۵). اِختلاف پر بہت ہوا تو ناخوشی کا اظہار کر دیتے ہیں لیکن لِکھنے والے کو زن بچہ کولھو میں پلوانے پر کمر نہیں باندھتے. (۱۹۶۹ ، صدا کر چلے ، ۲۸۱).

---بِرُوتی کس صف(---ضم ب ، و مع) صف.
مُونچھوں والی عورت (جو منحوس خیال کی جاتی ہے). یہ یخ ۴۴

ضرور لگائیں گے کہ بی صاحب زنِ بُروتی نہ ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). [زن + بُروت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جَلَب (---فت ج ، ل) صف.
(بطور گالی) بھڑوا ، اپنی بیوی سے کسب کرانے والا ، دیوث.

اے زن جلب جو بوجھے ہے سودا سے حرفِ راست
کتوں سے اب چٹائے تجھ منہ کو مل کے ماست

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۲). کسی ملعون زن جلب نے اصل کلام کو چھیل کر یہ خرافات لکھ دیئے ہیں. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۱۰۶). [زن + جلب (رک)].

---جَلَبی (---فت ج ، ل) امث.
بھڑوا پن ، دیوثی.

کہنا ترے منہ پر تو نپٹ بے ادبی ہے
زاہد جو صفت تجھ میں ہے سو زن جلبی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸). [زن + جلب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَبّاغَہ کس صف(---فت د ، شد ب ، فت غ) امث.
چمڑا رنگنے والی ، چمارن. سید حیات اللہ مذکور نے ایک " زنِ دبّاغہ " کہ قومِ رذیل ہنود سے تھی اس کو مسلمان کرکے اپنے تصرّف میں لائے. (۱۹۱۵ ، شجراتِ طیّبات ، ۱۳۱). [زن + دبّاغ (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

--- ، زَمین ، زَر ، تینوں لڑائی کے گھر کہاوت.
ان تینوں سے دنیا میں جھگڑے پیدا ہوتے ہیں (عِلمی اُردو لغت).

---شَناس (---فت ش) صف.
عورت کی فطرت سے واقف ، عورت کے خصائل سے آگاہ ، عورت کی فطرت ، حیثیت اور حقیقت پہچاننے والا.

فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۹۰). [زن + ف: شناس ، شناختن = پہچاننا].

---مُحصِنَہ کس صف(---ضم م ، سک ح ، کس ص ، فت ن) امث.
سہاگن ، شوہر والی عورت ، شادی شدہ. ایک زنِ مُحصنہ کے آشنا نے ... اس کی آنکھیں نکال لیں. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۱۳۱). [زن + مُحصنہ (رک)].

---مَدخُولَہ کس صف(---فت م ،سک د،و مع ، فت ل)امث.
شادی شدہ عورت ، گھر میں ڈالی ہوئی عورت ، داشتہ (فیروزاللغات). [زن + مدخولہ (رک)].

---مُرِید (---ضم م ، ی مع) صف.
۱. بیوی کا مُطیع ، بیوی کے اِشاروں پر چلنے والا ، جورُو کا غُلام.

دیکھے نہ پیر زال جہاں کو اٹھا کے آنکھ
مردوں میں آبرو نہیں کچھ زن مُرید کی

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷۶). یہ اسی قسم کی بے پہچان ہوتی ہے جس طرح زن مرید کے لیے نہیں طے کیا جا سکتا کہ یہ اپنی عورت کے مقابل اتنا بدھو کیوں واقع ہوا ہے. (۱۹۴۰ ، مضامین رموزی ، ۲۷). عام طور پر مرد ، زن مُرید ہوتے ہیں ، یہ ماں مرید ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۸۶). **۲. وہ عورت جو کسی کی مُرید ہو ، زن مُرید.** ہمارے خواجہ محمد نصیر صاحب رنج کی بیوی زن مرید تھیں ، جن کا نام احمدی خانم تھا - ان کی کوکھ سے ایک لڑکی پیدا ہوئیں جن کا نام ننھی خانم رکھا گیا - جب ننھی خانم بارہویں برس میں پڑیں تو ان کی ماں نے انہیں حضرت کا مرید کروا دیا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۳). [زن + مُرید (رک)].

---مُرِیدی (---ضم م ، ی مع) امث.
بیوی کی فرمانبرداری ، اطاعت ، غلامی ، تابعداری.

زن مُریدی کا دُکھ اس عمر میں ہے یوں بھرنا
پیر سے آپ کو جوں پیر کا گھوڑا کرنا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۷).

طلب دنیا کو کر کے زن مُریدی ہو نہیں سکتی
خیالِ آبروے ہمّتِ مردانہ آتا ہے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۱). مُرغ نے کہا ... زن مُریدی ہمارے مالک پر ختم ہے ہم تو ایسی عورت کو وہ سزا دیں کہ عمر بھر یاد کرے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۲). زن مُریدی کا تو فیصلہ تمہاری بیگم ہی کے سامنے ہوسکتا ہے کہ ہم دونوں میں سے کون زیادہ سعادت مند شوہر ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۵۱). [زن + مُرید (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَملُوکَہ کس صف(---فت م،سک م، و مع ، فت ک) امث.
وہ عورت جس پر قبضہ کر لیا گیا ہو ؛ (مجازاً) باندی ، لونڈی. سید امام علی کے تصرّف میں ایک زنِ مملوکہ بھی تھی. (۱۹۱۵ ، شجراتِ طیّبات ، ۱۱). [زن + مملوکہ (رک)].

---مَنکُوحَہ کس صف(---فت م،سک ن،و مع،فت ح)امث.
وہ عورت جس کے ساتھ نکاح ہوا ہو ، بیاہتا بیوی ، منکوحہ ، نکاح میں آئی ہوئی عورت (فیروزاللغات). [زن + منکوحہ (رک)].

---و شو (---و مع) امذ.
عورت مرد ، میاں بیوی ، بیوی اور شوہر.

زن و شو سے اِخلاص باہم ہوا
اس آشفتہ سے رابطہ کم ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۳). خاص ہندوستان کی خاک میں زن و شو کی باہمی محبت کا اِمتیازی خاصہ ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۳۱) [زن + و (حرفِ عطف) + شو (شوہر (رک) کی تخفیف)].

---و فَرزَند (---و مع ، فت ف ، سک ر ، فت ز ، غنہ) امذ.
بیوی بچے ، اہل و عیال. میں معہ زن و فرزند ہر وقت اسی شہر میں قلزمِ خوں کا شناور رہا ہوں. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۳۹۲). [زن + و (حرفِ عطف) + فرزند (رک)].

زَن (۲) (فت ز) امث.
تیز رفتاری کی آواز. خاموشی سے فلائر اُٹھایا ... اور زن کی آواز کے ساتھ مکھی کا خاتمہ ہو گیا. (۱۹۸۷ ، پھول اور پتھر ، ۱۲۲). [حکایت الصوت].

---**زَن** (۔۔۔فت ز) امث.
کسی چیز کے تیز چلنے کی آواز. زن زن ... آسمان کی سمت سے ایک تیز دھردھراہٹ کی آواز چلی آ رہی ہے. (۱۹۷۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۲۰۷). [حکایت الصّوت].

---**سے** م ف.
بہت تیزی سے ، زنّاٹے کے ساتھ. میاں آزاد سرا سے اِس طرح نِکل گئے زن سے، جیسے رُوح تن سے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰). اکا دکا پرندہ گاؤں کی آبادی کے قریب آ کر زن سے گزر جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۷۰).

• • • **زَن** (فت ز) لاحقہ.
(ماقبل اسم کے مفہوم کے ساتھ) مارنے ، ضرب پہنچانے یا وار کرنے والا یا والی ، جیسے : شمشیر زن ، تیغ زن.
کیا عجب ہے کہ بُلبلِ تصویر — چہچہہ زن ہو اب بِلا تاخیر
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۶). کہنہ عمل سپاہی اور پُرانے تیغ زن نوجوں سمیت ساتھ گئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۱۶). اچھا طنز نگار بے رحم جرّاح اور نشتر زن ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، ہمارے عہد کا ادب اور ادیب ، ۵۷). [ف : زن ، زدن - مارنا].

زِنا (کس ز) امث.
کسی عورت سے غیر شرعی یا غیر قانونی مباشرت. دن کو تو وہ سوار ہوا پھرے اور رات کوں اس سے زنا کرے. (۱۷۳۶ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۳۹).

ہے زِنا و شراب بے وسواس
رعب کر لیجیے یہیں سے قیاس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۵).

زِنا و دزدی و قتلِ عَمد خطائیں تھیں
زمیں کے غصب کے بدلے بڑی سزائیں تھیں

(۱۸۷۵ ، فروغِ ہستی ، شاد عظیم آبادی ، ۳۳).

وہ سر جو اک خزینۂ اسرارِ وحی ہے
ہے پیشِ تختِ سلطنتِ زادۂ زنا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۵۹). بموجب قرآن کریم فقط چار جرم ایسے ہیں جو حدود کے درجہ میں آتے ہیں وہ جرم ہیں زنا ، چوری ، رہزنی اور کسی پر بدچلنی کا بہتان لگانا. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳۱). [ع].

---**بِالجَبْر** (۔۔۔کس ب ، غما ، سک ل ، فت ج ، سک ب) امذ.
کسی عورت سے زبردستی بدکاری کرنے کا عمل. ظالم پر طینت بزدل یونانی سپاہیوں نے خود ہی اپنی یونانی بہنوں سے زنا بالجبر بھی کیا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۱۳). وہ عام زناکاری نہیں ، بلکہ اس کا صرف ایک شعبہ ہے یعنی زنا بالجبر ورنہ مطلق زنا تو یورپین شریعت میں تہذیب کا رکنِ اعظم ہے. (۱۹۶۰ ، کشکول ، ۲۱۶). [زنا+ ب(حرفِ جار) + رک: ال(ا)+ جبر(رک)].

---**بِالشَّہادَت** (۔۔۔کس ب ، غم ا ، ل ، شد ش بفت ، فت د) امذ.
ایسا گناہ جس کی شہادت موجود ہو ، جس گناہ کی گواہی ہو : بعض گناہوں کی سزا باوجود توبہ کے بھی قتل و جان ستانی مقرر ہے ... زِنا بالشہادت پر رحم کہ توبہ سے یہ سزا ساقط نہیں ہوتی. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، : ۱۷۰). [زنا + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + شہادت (رک)].

---**زادَہ** (۔۔۔فت د) صف.
حرام سے جس کی ولادت ہو، حرام زادہ. مجھ ایسے نجیب الطرفین سید سے وہ زنا زادہ مقابلہ کرتا ہے میں اس کا مزہ اس کو چکھا کے رہوں گا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۳۲). [زنا + ف : زادہ ، زادن - پیدا کرنا ، کا اسم مفعول].

---**کار** صف.
غیر شرعی یا غیر قانونی مباشرت و مجامعت کرنے والا ، زانی. یک مرتبہ آواز ایک عورت بنی ہاشم کی ... بلند ہوئی کہ ... اے نوازنے والے یتیموں ، اے مارے ہوئے تیغ اولاد زناکاروں کے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۹). برہنہ مرد اور عورتیں جو آگ میں جلتی ہوئی نظر آئیں وہ زناکار مرد اور عورتیں ہیں . (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۶). [زِنا + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---**کاری** امث.
حرام کاری ، زِنا ، بدکاری. خلافِ حکم خُدا اور رسول کے سارنگی نوازی اور رقاصی اور زناکاری اور مال مردم خوری وغیرہ افعال شنیعہ کرکے تعزیہ داری کرتے ہیں.(۱۸۲۳ ، ہدایت المومنین ، ۳۱). جُرم ثابت ہو گیا اور پارنل کے دامنِ اخلاق پر زِناکاری کا داغ ثبت ہو گیا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۱). انہوں نے تین دن تک بارہمولہ میں زِناکاری شکم پری اور لُوٹ مار کا ایسا بازار گرم کیا کہ انہیں سرینگر کی یاد ہی نہ آئی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۰۹). [زِنا + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زَنابَثَہ (فت ز ، ب ، ث) امذ.
جامد ٹیلہ. جامد ٹیلے کی بڑی پہچان یہ ہے کہ اسپر نباتات اُگی ہوتی ہے. ایسے ساکت و جامد ٹیلے کو چولستانی «زنابثہ» بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۵۹). [مقامی].

زَنابِیر (فت ز ، ی مع) امث ؛ ج.
شہد کی مکھیاں ، بھڑیں. زنابیر (ان سکٹ) سے ہم سب بخوبی واقف ہیں. مکّھی جس کا ابھی ذکر ہو چکا ہے اس کے دو بازو اور چھ پر ہوتے ہیں. دیگر عام زنابیر میں شہد کی مکّھیاں ... بھی شامل ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹). [زنبور (رک) کی جمع].

زَنابِیل (فت ز ، ی مع) امث.
زنبیل (رک) کی جمع (فرہنگِ عامرہ ؛ جامع اللغات). [ع].

زُناۃ (ضم ز) امذ.
زانی کی جمع.

ہیں جہاں لاطہ و زُناۃ و لصوص
ساتھ ہی بادہ کش بھی ہے منصوص

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۶۰). [ع].

زَنّاٹا (فت ز ، شد ن) امذ (ج : زنّاٹے).
ہوا کی تیز رگڑ سے پیدا ہونے والی آواز جس میں قدرے گُونج و گمک ہو. ہوا اس زنّاٹے سے چلتی ہے کہ دُبلا پتلا آدمی شاید بتانے لگے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰۰) . گھنے انبوہ میں گولوں کے زنّاٹے ... گولیوں کے سنّاٹے ... ایسا پُر ہول منظر تھا کہ شیطانی جنگ میں کبھی نہ دیکھا گیا تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۱۴۴).

وہ زائیں زائیں کے کِتنے مُہیب زنّاٹے
فضا کا ہول ہوا کی وہ وحشتیں ہر سُو

(۱۹۷۵ ، حکایتِ نے ، ۲۰). [زن (حکایت الصّوت) + اٹا ، لاحقۂ اسمیت].

---اُڑنا محاورہ.
تیزی کے ساتھ آواز یا آہنگ کا بلند کیا جانا.

وہ زنّاٹے سارنگیوں کے اُڑیں
کہ تارِ رگِ جانِ سامع مُڑیں

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۰۴).

---بھَرنا محاورہ.
تیزی کے ساتھ حرکت کرنا ، دوڑنا. ناگن دو دو زبانیں نِکالتی ہوئی زنّاٹا بھر کے نِکلی. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۲۶۴).

زَنّاٹے (فت ز ، شد ن) امذ ؛ ج.
زنّاٹا (رک) کی مغیّرہ صورت اور جمع (تراکیب میں مُستعمل) . تمھیں قسم ہے ہمارے باپ کی ، تم بھی زنّاٹے سے ایک دھپ لگاؤ؟ (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۹۹). پھر اس ہوا کے زنّاٹے گھر گھر اعلان کرتے ہیں کہ «جھوکوں» کے اندر سائے میں چُھپ کر بیٹھ رہو. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۶۸).

---دار صف.
زوردار ، تیز. ہاں سچ مُچ وہ زنّاٹے دار تھپڑ دیا کہ لڑکے کے ہوش ٹھکانے آ گئے. (۱۹۳۲ ، کِرنیں ، ۲۵). کسی نے کسی کو تھپڑ رسید کیا - زنّاٹے دار تھپڑ کہ آس پاس کے سارے لوگ چونک اٹھے. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۸۲). [زنّاٹے + دار ، لاحقۂ صفت].

---دار ہاتھ دینا محاورہ.
پوری قوّت کے ساتھ ہاتھ سے کسی کو مارنا. جیسے ہی وہ میری طرف بڑھا میں نے وہ زنّاٹے دار ہاتھ دیا کہ قلابازی کھا گیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۳۰).

---سے م ف.
بہت تیز ، تیزی کے ساتھ. شکرپی نے گروجی کی کھوپڑی پر جھلّا کر دو تین ٹیپیں زنّاٹے سے لگائیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۸۳). آؤ دیکھا نہ تاؤ میرے منہ پر زنّاٹے سے ... تھپّڑ مارا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۷).

---سے جانا محاورہ.
بہت تیز جانا.

زنّاٹے سے جا رہے تھے رہگیر
جس طرح کڑی کمان سے تیر

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۴).

---سے چلنا ف ل.
تیزی سے چلنا. دو مسافر ڈاک پر بیٹھے اور شکرم کھڑکھڑاتی ہوئی زنّاٹے سے چلی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۵۷).

---کا/کی صف.
زور کا ، زور و شور سے ، بھرپور ، شدت کے ساتھ ، زوردار. پانی پڑ رہا ہے اور زنّاٹے کی ہوا چل رہی ہے. (۱۸۹۳ ، نشترِ ، ۱۰۲). یہ خُود کو جتنا یگانۂ نمائش بنانے سمجھ لیجیے کہ اُتنی ہی زنّاٹے کی نمائش میں مصروف ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۷۰). منہ پر زنّاٹے کا وہ جھانپڑ پڑتا کہ دن میں تارے نظر آ جاتے. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۲۲).

---کا ہاتھ دینا محاورہ.
زور سے تھپڑ مارنا. کانسٹبل: (چپت مار کر) بولت ناہیں ہے سسر (ایک اور زنّاٹے کا ہاتھ دیا). (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---کی ٹیپ جمانا محاورہ.
زوردار چپت لگانا. آتے ہی وہ زنّاٹے کی ٹیپ جمائی کہ توبہ ہی بھلی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۴۶).

---کی چپّت امث.
ہاتھ کی چار انگلیاں جوڑ کے زور سے کسی کے سر پر مارنا. وہ «زنّاٹے کی چپت رسید کی واللہ کہ چھٹی کا دودھ ہی تو میاں یاد کرتے ہوں گے». (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

زَناخ (فت ز) امث.
مُرغ یا کبوتر کے سینے کی ہڈی جو دو شاخہ ہوتی ہے.

مُرغی رقیب خانہ بہ خانہ رہی ہے چھپ
جیتی جو ہم نے یار سے شرطِ زناخ ہے

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۴۳۲). [ع].

---باندھنا محاورہ.
بہت پکّی سہیلی یا ہمراز بنانا (قلعۂ دہلی کی بیگمات اور دُوسری عورتیں جب کسی کو سہیلی بناتیں تو باہم مِل کر زناخ توڑتیں اور اس طرح ان میں پکّا سہیلا پن قائم ہو جاتا اس کا طریقہ یہ ہوتا کہ ہڈی کی ایک شاخ ایک پکڑتی اور دوسری شاخ دُوسری پکڑتی اور اسے زور لگا کر توڑا جاتا).

دل لے کے وہ کرتا ہے مری دل شکنی آہ
اب کون زناخ اس بتِ بے باک سے باندھے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۹۶).

---توڑنا محاورہ.
سینۂ مُرغ کی ہڈی کو دو عورتوں کا کھینچ کر توڑنا ؛ پکّا یارانہ ہونا ، ہم راز بنانا ، سہیلی بنانا.

شاید کہ اِس نے اور سے توڑی کہیں زناخ
دریافت ہو گیا مُجھے اس نازنیں کا بھید
(۱۸۳۵ ، رنگیں ، د ، ۳۱).

زَناخی (فت ز) امث.
۱. اوباش عورتوں کی اِصطلاح میں وہ عورت جو دُوسری عورت کے ساتھ زناخ توڑ کر اس کی ہمدم اور ہم راز بنے ، پکّی سہیلی.
مُجھ سے نہ اوڑ زناخی تو رات کو کہیں تھی
ہے رنگ کوئی چُھپتا ایسی ملی دلی کا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۵).
زناخی ہے بہادر بے محابا
کہ جس نے مرغ کی ہڈی کو توڑا
(۱۸۷۱ ، عبیرِ ہندی ، ۲۸). کسو سے زناخی ، کسو سے جانِ من کسو سے دشمن کسو سے دل ملاکر رشتہ جُدا ہوا ہے. (۱۹۱۱ ، قِصۂ مہر افروز ، ۵). ۲. بگوڑی.
کرتی ہے چوٹی کنگھی بُڑھاپے میں بیگما
رسّی زناخی جل گئی لیکن نہ بل گیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۰). [زناخ + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَنادِق (فت ز ، کس د) امذ.
رک : زنادقہ.
ہے شرع و حقیقت کو شامل جو سُخن میرا
مقبولِ عوارف ہے ، مردودِ زنادق ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۹). [ع].

زَنادِقَہ (فت ز ، کس مع د ، فت ق) امذ.
بے دین ، کافر ، مُلحد ، دہریہ ، خدا کے مُنکر. حسبِ وصیتِ پدر اس نے زنادقہ کو خُوب قتل کیا. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۳۱). اکثر باشندۂ مجوس ہیں اور انھی میں زنادقہ بھی ہیں. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج (ترجمہ) ، ۱۰۱). ابنِ خزیمہ سے اس کے متعلق پُوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ زنادقہ کا گھڑا ہوا ہے. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۵۷۲). ۲. ایک فرقہ کا نام ، یہ فرقہ ثنویت کا قائل ہے دو خالقوں کو مانتا ہے یعنی یزداں اور اہرمن کو ، حق تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور اگر ایمان ظاہر بھی کر دے تو باطن میں کافر ہوتا ہے. پارسی ، عیسائی ، یہودی زنادقہ ہر طرف کھڑے تھے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۳). ملاحدہ اور زنادقہ کی کوشش تھی کہ انھیں اس کشمکش میں کوئی ایسی راہ فرار مِل جائے جس کی بدولت وہ اپنی قدیم روش پر قائم رہ سکیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۹). [زندیق (رک) کی جمع].

زَنادَنگ (فت ز ، د ، مغ) امذ.
ایک درخت جو برما میں پیدا ہوتا ہے. نشاستہ کی پیداوار بعض جنس تاڑ اور جنس ٹھاکل جیسے ساڈی ... زنادنگ ... سے حاصل ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۲۱). [مقامی].

زُنار (ضم ز) امذ (قدیم).
رک : سنار.
زُناروں نے زیور و زری لے
نقاشوں نے نقشِ چاندی لے
(۱۸۳۱ ، من موہن ، ورق ، ۳۰). [سُنار (رک) کا بِگاڑ].

زُنّار (۱) (ضم ز ، شد ن) امث ؛ امذ.
وہ دھاگا یا ڈوری جو ہندو گلے سے بغل کے نیچے تک ڈالتے ہیں جنیو ؛ وہ دھاگا یا زنجیر جو عیسائی ، مجوسی ، اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں.
دیں شیخ و برہمن نے کیتا بار فراموش
ہن تسبی فراموش ہن زنّار فراموش
(۱۳۸۲ ، نظیری (اُردوئے قدیم ، ۳۲)).
اہے کفر و اِسلام کرتار کا
جو جینے میں تھاگا سو زنّار کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۲).
کریں طاقت گنوا کر عابداں میخانہ کوں سجدہ
کیا زنّار میں تسبیح دیکھن رُوپے زیبارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰).
جب سُوں تیری زلف کُوں دیکھا ہے زاہد اے صنم
ترک کر سبحہ کوں ہے مشتاق تجھ زنّار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷).
ڈورا مرے صنم کی جو گردن کا دیکھ لیں
زنّار رکھیں صاحبِ اسلام دوش پر
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۹).
زنّارِ محبّت ہے گردن میں مری ڈالا
بھکایا رہِ دیں کو شیطاں کسے کہتے ہیں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۷۵).
بلکہ لیں تسبیح بھی زنّار بھی
قوم بھی خوش مطمئن سرکار بھی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۱۹). مومن کے پاس صرف تسبیح و مسواک ہے اور کافر کے پاس فقط قشقہ و زنّار. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۳۷). [ع].

---باندْھنا ف م.
گلے میں جنیو ڈالنا ، جنیو پہننا.
زنّار باندھ سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال
رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹). مجھے یہ خبر نہ تھی کہ تُو زنّار باندھتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۵۶). جب تک ابلیس کا فریب نہ کھائیں ہم جہاں کو تسخیر نہیں کر سکتے - آو گرم کی خاطر اس کا زنّار باندھنا ناگزیر ہے. (۱۹۵۰ ، فکرِ سخن ، ۴۸).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف ؛ امذ.
گلے میں جنیو ڈالنے والا ؛ (مجازاً) ہندو ؛ برہمن ، بُت پرست ؛ کافر ؛ محبوب.
سبحہ لیے تھا ہاتھ میں اے بُت جو کل تلک
وہ آج تیرے عشق میں زنّار بند ہے
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۵۴).

وفا کو عیب جانیں ظلم کو حسنِ عمل سمجھیں
نرالا ہے دھرم دنیا سے ان زنّار بندوں کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۹۰). [زنّار + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
زنّار باندھنا ، گلے میں جنیو ڈالنا. برہمن برخلاف اس کے چلتے تھے ... شادی کرنے کو برابر زنّار بندی کے ثواب جانتے تھے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۳). ویش کو چاہیے کہ زنّار بندی اور اپنی ذات میں شادی کرنے کے بعد کاروبار میں مصروف ہو جائے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۲۱۷). [زنّار + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پوش (---و مج) صف.
جنیو پہننے والا ؛ (مجازاً) کافر ، بُت پرست.
مسلماں ہے توحید میں گرم جوش مگر دل ابھی تک ہے زنّار پوش
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶۷). اسی سبب اچھوتوں اور زنّار پوشوں کی اجناس کے علیحدہ علیحدہ بھاؤ تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۶۳). [زنّار + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

---پوشی (---و مج) امث.
زنّار پہننے کا عمل (جامع اللغات). [زنّار + پوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پہننا ف مر.
گلے میں جنیو ڈالنا ، زنّار باندھنا.
زنّار اب پہنتے ہیں تسبیح توڑ کر
بنتے ہیں برہمن کسی ہندو کے واسطے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۰۶).

---دار صف ؛ امذ.
جنیو پہننے والا ؛ (مجازاً) کافر ، بُت پرست. ایک جماعت پنڈواں کنشتیاں و زنّار داراں ... داخلِ شہر ہوئے (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مرصع ، تحسین ، ۲۸۳). گھوڑے سے اترا ... باغ میں آیا ایک زنّاردار کو دیکھا کہ پھرتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۰۷).
دیکھیں کب اس کمندِ بلا سے ہو مخلصی
پھندے میں ہیں ہم اک بُتِ زنّار دار کے
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۴۲). [زنّار + ف: دار، داشتن رکھنا].

---ڈالنا محاورہ.
گلے میں جنیو پہننا.
تارِ شعاع یہ نظر آتے نہیں بُتو
ہندو بنا ہے مہر بھی زنّار ڈال کے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۶۶).

زنّار(۲) (ضم ز ، شد ن) امذ.
(تصوف) یکرنگی کو کہتے ہیں کہ عالمِ وحدت اور حقیقتِ محمدیؐ میں یکجہت اور یکرنگ اور صاحبِ یقین ہو کر کثرت کو اُٹھا دے اور اس سے اشارہ زلفِ معشوق کی طرف بھی ہے اور عقدِ خدمت اور بندِ اطاعت کی طرف بھی (مصباح التعرف ، ۱۳۸). [ع].

زنّار(۳) (ضم ز ، شد ن) امث.
سنگِ سلیمانی کی ہلکی سبزی مائل سفید لکیر جو اُس پتھر پر اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ جیسے چپا کیا ہوا سفید ڈورا چپکا ہوا ہو اور یہ لکیر مُنحنی شکل میں پتھر کے دونوں طرف ہوتی ہے.
گر اس کا حکم اُٹھادے جہاں سے رشتۂ کفر
مجال کیا جو سلیمانی میں رہے زنّار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۴۵). [ع].

---ساغر کس اضا (---فت غ) امذ.
وہ بُلبلے جو شراب کے پیالے میں اُٹھتے ہیں ، وہ گول نشان جو شراب کے پیالے میں پڑ جاتا ہے (عِلمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). [زنّار + ساغر (رک)].

---سُلیمانی کس صف (---ضم س ، ی لین) امث.
۱. سلیمانی ایک دو رنگے پتھر کا نام ہے ، اس کی لکیروں کو زنّار سلیمانی کہتے ہیں.
سر گُندھا اُس کا زبس کُفر میں لاثانی ہے
مانگ جو اس پہ ہے زنّارِ سلیمانی ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی (مہذب اللغات)) . **۲. ایک باریک نشان جو حضرتِ سلیمان کی مہر میں تھا** (ماخوذ : جامع اللغات). [زنّار + سُلیمانی (رک)].

---قدح کس اضا (---فت ق ، د) امذ.
رک : زنّارِ ساغر (عِلمی اُردو لغت). [زنّار + قدح (رک)].

زنّاری (ضم ز ، شد ن) صف.
۱. زنّار بند ، زنّار پہننے والا ، زنّار سے منسوب ، کافر ، ہندو.
تُو اے مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
مری دانش ہے افرنگی مرا ایمان ہے زنّاری
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۵۸). **۲. پُوجا کرنے والی یا کرنے والا.**
خِرد ہوئی ہے زماں و مکاں کی زنّاری
نہ ہے زماں نہ مکاں لا الہ الا اللہ
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۷). **۳. دُنیا پرست.**
وجود اُنہیں کا طوافِ بُتاں سے ہے آزاد
یہ تیرے مومن و کافر تمام زنّاری
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۳۸). [زنّار + ی ، لاحقۂ نسبت].

زنازن (فت ز ، ز) م ف.
تیزی کے ساتھ ، مسلسل ، زنّاٹے سے.
زنازن پکاری زنانے میں زن
زنازن زنازن زنازن بزن
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲۳). شراب کی بُو سے نفرت ہے ، شراب کے نام سے نفرت ہے اور وہاں زنازن بوتلیں اُڑیں گی. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۸۳). وہ زنازن پتھر چلتے کہ خُدا کی پناہ. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱). [زن (حکایت الصّوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + زن (رک)].

زناشوہری (فت ز ، و لین ، فت ہ) امث.
رِشتۂ ازدواج ، مناکحت.

اون کیتے آئینِ پیغمبری   بندے عقد اس سوں زناشوہری
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۹). عورت کا جلوہ زناشوہری کے واسطے وہ نہیں ہے کہ پری کی طرح کرے بلکہ اس کا جلوہ پردے کے اندر شرم و ہراس ہے. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۳۰۲). [زنا + شوہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَناشَوئی (فت ز ، و لین) امث.
میاں یا بیوی ہونے کا رشتہ ، ازدواجیت ، زوجیت. کوئی وجہ نہ تھی کہ متعدد عورتوں سے بھی اسی قسم کے معاہدے سے معاملۂ زناشوئی جائز نہ ہو. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۴۴۱). پردہ بیوی اور شوہر دونوں کو زناشوئی کی زندگی کے لُطف اُٹھانے کا موقع دیتا ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام)، مسلمان عورت ، ۱۶۷). [زنا + شو (شوہر (رک) کی تخفیف) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

زَنان (فت ز) امث ؛ ج.
زن (رک) کی جمع ، عورتیں (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [زن + ان ، لاحقۂ جمع].

---پَردَہ نَشینِ مَصْلِحَت چناں دانَنْد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) پردے میں بیٹھنے والی عورتیں مصلحت کس طرح سمجھ سکتی ہیں (جامع اللغات).

---پَن (---فت پ) صف.
رک : زنانہ پن.
تیرے زنان پن کی نازک ہے شکل بندھنی
تصویر پدمنی کی یاں چاہیے چترنی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۴). [زنان + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---پِھڈّی (---کس پھ ، شد ڈ) امث.
رک : زنان منتر(جامع اللغات ؛ عِلمی اُردو لُغت).[زنان + پھڈی (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
مکان یا مکان کا وہ حصہ جہاں خواتین رہتی ہوں اور جہاں غیرمردوں کی آمد و رفت نہ ہو ، حرم سرا. زنان خانوں میں عورتوں کو لکھنا پڑھنا سینا پرونا سیکھائیں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۰۹). انہوں نے گیارہ یورپینوں کو زنان خانے میں چھپا رکھا ہے. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۹۲). [زنان + خانہ (رک)].

---مِصْر کس اضا(---کس م ؛ سک ص) امث.
مصر کی وہ عورتیں جو زُلیخا کو حضرت یوسف سے محبت کرنے پر ملامت کرتی تھیں ، ان عورتوں نے حضرتِ یوسف کو دیکھا نہیں تھا چنانچہ زُلیخا نے انھیں اپنے محل میں مدعو کیا اور سب کو ایک ایک لیمو اور چاقو دیدیا اور کہا کہ میں یوسف کو یہاں بلاتی ہوں ـ تم اس کے آتے ہی اور اسے دیکھتے ہی ان لیموں کو تراشنا ـ حضرتِ یوسف آئے تو یہ خواتین انھیں دیکھ کر ، دیکھتی ہی رہ گئیں اور لیموؤں کے بدلے اپنی انگلیاں کاٹ لیں.
سب رقیبوں سے ہوں ناخوش ، پر زنانِ مصر سے
ہے زُلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعاں ہو گئیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱).
پوچھ لے جا کر زُلیخا سے زنانِ مصر سے
کیسی حیرت خیز تھیں میری کرشمہ سازیاں
(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۳). [زنان + مصر (عَلَم)].

---مَنْتَری (---فت م ، سک ن ، فت ت) صف.
وہ مرد جو عورتوں کی سی باتیں کرے اور ویسی ادائیں دکھائے. فلاں شخص دن رات عورتوں ہی میں گھسا رہتا ہے زنان منتری ہے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۵۶). [زنان + منتری (رک)].

۰۰ زَناں (فت ز) لاحقہ.
مارتا ہوا.
گلبانگِ زناں تھا جو جہاں تھا
ایک ایک ہزار داستاں تھا
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۲). [ف].

زَنانا (فت ز) امذ ؛ = زنانہ.
رک : زنانہ (الف) امذ معنی نمبر۱.
زنانے بھی لگے مردی پکڑنے
چماروں نے کسب پکڑا نری کا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸).
آیا اک نائی زنانہ سا نظر
ہاتھ میں نلوا لیے ہے پا و سر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱). [زنانہ (رک) کا ایک املا].

زَنانَہ (فت ز ، ن).(الف) امذ.
۱. وہ مرد جو عورتوں کا لباس پہنے اور انھیں کی سی حرکتیں کرے ، ہیجڑا ، زنخا.
زنانوں کے ہر اک کھنکے میں خوش وقتی نرالی ہے
جو دستک ہے سو دل کے قفل کوں گویا کہ تالی ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۹). یہ سمجھا کہ کوئی زنانہ مٹکتا جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱).
کہاں سے آئے گا بیٹوں میں عسکری جوہر
کہ ہیں زنانوں سے بدتر یہ فیشن ایبل باپ
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۹) . **۲. پردہ نشین عورتوں یا صرف عورتوں کے رہنے کا مکان یا مکان کا وہ حصہ جو عورتوں کے لیے مخصوص ہو ، زنان خانہ ، حرم سرا.**
لگی کہنے ہوتی ہے عقل کچھ گم
زنانے میں گھس آئے کون تھے تم
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۱). وہ تُرکوں کے زنانہ میں جایا کرتی تھیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۱). زنانہ میں تخت پر آکر بیٹھے اتفاقیہ بہو کے ہاتھ سے بندوق سر ہو گئی. (۱۹۱۳ ، مقالاتِ شیرانی ، ۱۷۳). زنانے سے عورتوں کے رونے کی آواز آئی. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۹۰). ہر روز ۹ ، ۱۰ بجے کے قریب اس کوٹھی میں اپنے تانگے میں آتے اور بے تکلفی سے سیدھے زنانے میں چلے جاتے. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں، ۴۵). **۳. پردہ دار عورتیں ، نیز صرف عورتیں.** بابر مع اپنے زنانہ کے آدھی رات کو سمرقند سے نکل کر روانہ ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۹). **۴. پردہ.** خیمے میں زنانہ ہوگیا، بیگمات آئیں.

(١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٧٣). جاؤ جلدی زنانہ کراؤ ، مانی ، مغلانی کو لے جاؤ اتروا لاؤ. (١٩١١ ، قصہ مہر افروز ، ٣٠). بڑے صاحب آپ کہاں گھر میں جا رہے ہیں وہاں زنانہ ہے. (١٩٦٩ ، مہذب اللغات، ٦ : ٢٤٣). اف : کرانا ، کرنا ، ہونا. (ب) صف. **عورتوں کے لیے مخصوص.** ریل کو کھڑا ہونے دو ہر جگہ زنانہ اور مردانہ پاپخانہ بنا ہوا ہے. (١٨٨١ ، صورۃ الخیال ، ١ : ١٣٧). ظہیرۃ السلطان ... لڑکیوں میں خاصی اچھی مقررہ تھی اسلامیہ کالج کی زنانہ شاخ میں اس کا لکچر آج تک ... معروف و مشہور ہے. (١٩١٥ ، گردابِ حیات ، ٣٧). آپ زنانہ لٹریچر کا بہ غور اور غیر متعصبانہ مطالعہ کر لیجیے بہت سی خواتین ایسی نظر آئیں گی جنکی نظم و نثر اکثر ادباء و شعراء کے ہم پلہ ہیں. (١٩٨٣ ، نایاب ہیں ہم، ١٥٤). [ف].

--- اِسکُول (--- کس ا ، سک س ، و مع) امذ.
خواتین کا اسکول ، لڑکیوں کا اِسکول. لاہور کے ایک قصبے کے زنانہ اِسکول میں اُستانی کی جگہ مل گئی. (١٩٣٠ ، زندگی نقاب چہرے ، ١٣٥). [زنانہ + انگ : School].

--- بھیس (--- ی مج) امذ.
کسی مرد کا عورت کے لباس میں ہونا تاکہ کوئی اسے مرد نہ سمجھ سکے ، عورتوں کی وضع اختیار کرنا.

واقف تھی پری کے دیس سے وہ
لے پہونچی زنانے بھیس سے وہ

(١٨٣٨ ، گلزارِ نسیم ، ٣٥). [زنانہ + بھیس (رک)].

--- پَن (--- فت پ) صف.
نسوانیت ، عورتوں کی سی ، عورت پن. مگر ایسے اسباب نہ تھے جن سے کاہلی یا زنانہ پن پیدا ہوتا. (١٩٢٢ ، ویدکِ ہند (ترجمہ)، ٦٨). یہ جواز بھی پیش کیا جاتا تھا کہ ادب اس حد تک زنانہ پن کا شکار ہو چکا ہے ... کہ بچے کی زبان سے نکلنے والا پہلا لفظ امی ہوتا ہے. (١٩٨٥ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ٧٧). [زنانہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- دَرَجَہ (--- فت د ، سک ر ، فت ج) امذ.
ریل گاڑی وغیرہ کی زنانہ کلاس جو عورتوں کے لیے مخصوص ہوتی ہے. اسے زنانے درجے میں حسبِ منشا کھڑکی کے پاس جگہ مل گئی. (١٩٣٠ ، زندگی نقاب چہرے ، ١٣٧). گاڑی چھوٹنے کو ہے - آپ زنانے درجے میں بیٹھ گئے ہیں ، اعتراض ہو گا. (١٩٦٩ ، مہذب اللغات ، ٦ : ٢٤٣). [زنانہ + درجہ (رک)].

--- ڈاکٹر (--- سک ک ، فت ٹ) امث.
لیڈی ڈاکٹر. یہ مدرسے ان نوجوان لڑکیوں کے لیے قائم کیے گئے ہیں جو اپنی معلومات کو کسبِ معاش و مشغلہ بنانا چاہتی ہیں یا زنانہ ڈاکٹر ، زنانہ انجینیر اور معلمہ وغیرہ بننا چاہتی ہیں. (١٩٥٨ ، آزاد ، مسلمان عورت ، ٢١٣). [زنانہ + انگ : Doctor].

--- رَسائِل (--- فت ر ، کس ء) امذ.
وہ رسالے جو خواتین کے لیے مخصوص ہوں. ان کے گھر میں دینی ادبی اور زنانہ رسائل میں عصمت،جوہرِ نسواں وغیرہ رسائل آتے. (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٥/اگست ، ١٤). [زنانہ + رسائل (رسالہ (رک) کی جمع)].

--- کَرانا / کَرْوانا محاورہ.
پردہ کرانا ، مردوں کو ہٹا دینا.

ہٹ گئے سب زنانہ کروایا
باغ میں ان کو لا اُتروایا

(١٨٧١ ، شوق (مہذب اللغات)).

--- کَرْنا محاورہ.
١. فوطے نِکال کر یا کُچل کر ہیجڑا بنا دینا. مثلاً برہمہ چریہ گر ہستی کے لیے انو برت کے معیار کے مُطابق صرف زنانہ کرتا ہے لیکن مہابرت کی رُو سے جنسی خیالات ، افعال و الفاظ سے کامل اجتناب ہے. (١٩٤٥ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ١ : ٣٠٣).
٢. مردوں کو ہٹا دینا ، پردہ کرانا (مہذب اللغات).

--- مَکان (--- فت م) امذ.
مکان کا وہ حِصّہ جس میں عورتیں رہتی ہیں. زنانہ مکان ملحق تھا اور باہر نہایت وسیع صحن اور متعدد مکانات تھے. (١٩١٠، مکاتیبِ امیر مینائی ، ١٧). نواب صاحب نے زنانہ مکان پیسہ لگا کے بہت خوش نما بنوا لیا ، لیکن دیوان خانے کی خبر نہیں لیتے. (١٩٦٩ ، مہذب اللغات ، ٤ : ٢٤٣). [زنانہ + مکان (رک)].

زَنانی (فت ز) صف مث.
(عورتوں کے لیے مستعمل) زن سے منسوب، عورتوں کی، نسوانی (مردانی کی ضد).

زنانی ہوئی بزم یوں یک طرف
جمیا دسری جانب سوں مردانہ صف

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١٣٧). ان دونوں کو ٹکٹ دیے اور کہا کہ زنانی گاڑی میں جا بیٹھو وہ بیچاری ناواقف ، زنانی مردانی ... کیا جانیں. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١٩٧). تم زنانی صحبت میں چلے آئے ہماری ملکۂ عالم کو ناگوار ہوا ہو گا. (١٩٠٢ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٢٧٢). ان دونوں پُر قوت زنانی انجمنوں نے یہ بیانات دے کر گویا دنیا کو یہ دکھا دیا ہے کہ ہندو عورت سے ... بھی مشرق غیرت زائل نہیں ہوئی ہے. (١٩٦٧ ، صدقِ جدید ، لکھنؤ ، ٢ جون ، ٧). تُو تو زنانیوں کی طرح ٹسوے بہانے لگا. (١٩٨٦ ، جانگلوس ، ٣٧). [زنان (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

--- بولی (--- و مج) امث.
عورتوں کی زبان. اندرسبھا کے کُچھ گیتوں کی زبان کو ریختی یا زنانی بولی کہتے ہیں. (١٩٨٦ ، اُردو گیت ، ٢٩٩). [زنانی + بولی (رک)].

--- پوشاک (--- و مج) امث.
عورتوں کی پوشاک ، عورتوں کے کپڑے ، عورتوں کا لباس. اس نے وہ کسوت کھولی. اس میں سے اسباب عیاری کرنے کا نکلنے لگا کہیں زنانی پوشاک ، کوئی مردانی پوشاک کُچھ بتھانی. (؟ ، طلسمِ ہوش رُبا (مہذب اللغات)). [زنانی + پوشاک (رک)].

---دیوانی (---ی مع) امث.
وہ مرد جو اپنے لباس اور گفتگو اور حرکات و سکنات میں عورتوں سے مشابہ ہو (ایسے مرد کے لیے بولتے ہیں جو لباس گفتگو اور حرکات میں عورتوں سے مشابہ ہو) (دریائے لطافت ، ۷۸).
[زنانی + دیوانی (رک)].

---ڈیوڑھی (---ی مج ، سک و) امث.
وہ ڈیوڑھی جس سے ہو کے زنان خانے میں داخل ہوتے ہیں ، زنان خانے میں جانے کا راستہ. عمرو نے دیکھا کہ یہ زنانی ڈیوڑھی ہے صدہا مکان اور کمرے چار سمت بنے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۵۸). اس گھر کی زنانی ڈیوڑھی الگ اور دیوان خانے کی ڈیوڑھی الگ تھی. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۲). [زنانی + ڈیوڑھی (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث.
وہ زبان جو عورتوں کے لیے مخصوص ہو ، وہ زبان جو صرف عورتیں بولتی ہوں. مولوی صاحب نے زنانی زبان کی نسائیت برقرار رکھنے میں کوشش بلیغ فرمائی ہے. (۱۹۲۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۲ : ۹). [زنانی + زبان (رک)].

---سَواری (---فت س) امث.
۱. **ڈولی اور پالکی وغیرہ جس میں عورتیں بیٹھ کر آتی جاتی ہیں.** پیچھے پیچھے زنانی سواریاں اس طرح بیاہنے چڑھا اور جزیرۂ ارم کو روانہ ہو یہاں بکاولی کو آراستہ کیا. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۶۱).

جو واں کی زنانی تھی سواری
آئی در پردہ ایک باری

(۱۸۸۲ ، تفسیرِ عفت ، ۲۸). ۲. **خواتین ، عورتیں.** زنانی سواریاں بھی سوار ہونے لگیں. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۳۹). آپ کے ہمراہ زنانی سواریاں ہیں میری موجودگی سے آپ کو البتہ تکلیف ہوگی لیکن میں مجبور ہوں اور کسی ڈبے میں قدم رکھنے کی جگہ نہیں ہے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۸). [زنانی + سواری (رک)].

زَنّاہَٹ (فت ز ، شد ن ، فت ہ) امث.
کسی چیز کے تیزی سے گھومنے یا ہوا میں سے تیزی سے گزرنے کی آواز ، زناٹا ، پُرشور آواز. صدہا قسم کے پُرزے بیسیوں قسم کی کلیں ... چرخیوں کے پھرنے کی زناہٹ. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۴۷). [زن (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ تانیث].

زَنّبا (فت ز ، سک م بشکل ن) امذ.
ایک ساگ عراق میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اسکو گرمی کے موسم میں بوتے ہیں ، جاڑوں کے شروع میں پھوٹتا ہے سخت جاڑے کے وقت کھاتے ہیں ، بہت تیز اور تند ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۷۲). [ف].

زَنْبَق (فت ز ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
۱. **ایک بہت خوشبودار سفید پھول جو دھتورے کے پھول کے مشابہ ہوتا ہے اور شعرا اسے محبوب کی ناک سے تشبیہ دیتے ہیں.**

چاک دل تجھ عشق میں صد برگ ہے
زنبق و نسریں کو تجھ بن مرگ ہے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۹).

سارے چمن میں گرچہ ہے ساری یک آب لیک
زنبق علیحدہ ہے شقایق علیحدہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۹۲).

نرگس ہے چشم بوستان
زنبق کھلا ہے خستہ جان

(۱۸۹۰ ، افکار سلیم ، ۵۷). ۲. **چنبیلی کا تیل ، پھلیل.** بچھو جلا ہوا ... خوب باریک پیس کر روغن زنبق میں پلائیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۶۶). سات چیونٹے لیے پکڑ کر ایک شیشہ میں جو پُر ہو زنبق کے تیل میں ڈالے جائیں. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۴۴۳). ۳. **ایک قسم کا مرہم** (مہذب اللغات). ۴. **شراب** (علمی اُردو لغت). [ع].

زَنْبُور(۱) (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع) امذ؛ امث.
۱. **بھڑ.**

پٹھاں کافراں پرتوں زنبور دل
کوایا تہیں شاہ زنبور اٹل

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۸).

کمر اس کی مانند زنبور ہے
چندر اس کے مکھ پاس بے نور ہے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۰). دیکھنا زنبور اور مگس کا مرد سفلہ اور سخن چین پر دلیل ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون ترجمہ ، ۱۳). بھڑوں کے چھتے ہر طرف موجود تھے اور زنبور دن بھر بھنبھناہٹ کا منحوس ساز بجاتے رہتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۲). ۲. **شہد کی مکھی.**

لذت بے غم کہاں ممکن کہ موذی ہے جہاں
نیش سے خالی نہ پایا شہد اس زنبور کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۷۱).

صبح جب باغ میں رس لینے کو زنبور آئے
اس کے بوسوں سے ہوں مدہوش سمن اور گلاب

(۱۹۳۱ ، ماورا ، ۷۵). [ف].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
بھڑوں کا چھتا (علمی اُردو لغت). [زنبور + خانہ (رک)].

---زَرْد کس صف(---فت ز ، سک ر) امذ.
بھڑ (علمی اُردو لغت). [زنبور + زرد (رک)].

---سُرْخ کس صف(---ضم س ، سک ر) امذ.
۱. **رک : تتیا** (علمی اردو لغت). ۲. **انگارا ، دہکتا ہوا کوئلہ** (فیروزاللغات). [زنبور + سرخ (رک)].

---سِیاہ کس صف(--- کس س) امذ.
کالی بھڑ.

زنبورِ سیاہ خال اس کے برگد کی جٹائیں بال اس کے

(۱۸۳۸ ، مثنوی گلزارِ نسیم ، ۲۶). [زنبور + سیاہ (رک)].

---عسَل کس اضا (---فت ع ، س) امذ.
شہد کی مکھی.

لب پر سے بلاق اپنی دم بوسہ ہٹا دو
اندیشۂ زنبورِ عسل جائے تو اچھا

(١٨٣٨ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ٢٥). [زنبور + عسل (رک)].

زَنبُور (٢) (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع) امذ.
١. لوہے ، فولاد وغیرہ کا بنا ہوا ایک دُوشاخہ اوزار جو کوئی چیز پکڑنے کے لیے یا کیل نکالنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور بند ہونے پر بالعموم گول شکل اختیار کر لیتا ہے.

جس طرح تو نے ستایا ، منْہ کو تیرے بھینچ کر
بوٹیاں توڑوں و لیکن ہونٹ کے زنبور سے

(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ٣٣٥) . تھوڑی سی کھوپڑی اس جوان کی تراش کر چاہا کہ کنکھجورا جو مغز پر بیٹھا تھا زنبور سے اُٹھا لیوے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٠٨). دانت کافی ہلتا ہو تو زنبور سے اکھاڑ دیں. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢١٣) . اس نے زنبور اندر ڈال کر مضبوطی سے دانت کو پکڑا اور ایک دو جھٹکوں ہی سے اسے باہر نکال دیا. (١٩٦٧ ، نقش ، کراچی (سالنامہ) ، ١٩). **٢. جھینگا مچھلی کا وہ اگلا حصہ جس سے وہ چیزوں کی گرفت کرتی ہے.** اس کے زنبوروں اور پیروں پر سرخی پائی جاتی ہے. (١٩٣٩ ، ابتدائی حیوانیات ، ٢٤٩). [ف].

---گیر (---ی مع) صف.
زنبور استعمال کرنے والا. اچھے طبیب اور ریاست کے واضع قوانین کا فرض ہے کہ عقلمند زنبور گیر کی طرح انہیں دور ہی دور رکھے. (١٩٣٣ ، ریاست (ترجمہ) ، ٥١٩). [زنبور + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا (رک)].

زَنبُور (٣) (ضم نیز فت ز ، سک م بشکل ن ، و مع) امث.
پہیے پر نصب دائیں بائیں گُھمائی جانے والی چھوٹی توپ جس کا بور ایک انچ ہوتا تھا اور جو عموماً اونٹ پر لادی جاتی تھی ؛ بڑی بندوق. آگے بڑی سے بڑی جو بندوقیں کاٹھیوں پر ہیں یہ زنبوریں کہلاتی ہیں. (١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٢٢). [ف].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
توپ خانہ.

سنا ہے میں نے آتش کا فسانہ
ہوا ہے سینہ یہ زنبور خانہ

(١٧٩٦ ، پدماوت منظوم ، ٢٥). وہ ہندوستان کے زنبور خانے کو شورش میں لائی اور مہابت خاں کو ... قوی کیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٦ : ٧٨). [زنبور + خانہ (رک)].

زَنبُورَچَہ (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع ، سک ر ، فت چ) امذ.
رک : زنبور (٣). اگر کوئی اسلحہ تھا تو وہ کاٹھ کا زنبورچہ تھا. (١٩٨٢ ، نویدِ فکر ، ٢١٠). [زنبور (٣) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

زَنبُورْچی (فت نیز ضم ز ، غنہ ، و مع ، سک ر) امذ.
چھوٹی توپ چلانے والا آدمی. یہ زنبوریں کہلاتی ہیں پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہیں. (١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٢٢) .
[زنبور + ت : چی (رک)].

زَنبُورَک (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع ، فت ر) امث ؛ امذ.
ایک قسم کا تیز نوک والا تیر یا ہتھیار ، چھوٹی توپ. جلوس نکلا ... زنبور والے سانڈنی سوار قرینے بقرینے سب کے سب ، پھر سوار پیدل دل کے دل. (١٨٦١ ، فسانۂ عبرت ، ٧٧). علاوہ چادر کی توپوں اور رہکلوں اور زنبورکوں کے ، دو سو بڑی توپیں تھیں. (١٩٤٥ ، سفرنامہ مخلص ، ڈاکٹر سید اظہر علی ، ١١٣). **٢. چھوٹی بھڑ** (علمی اُردو لغت). [زنبور + ک ، لاحقۂ تصغیر].

زَنبُورَہ (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع ، فت ر) امث ؛ امذ.
١. بھڑ ، شہد کی مکھی ، تتیا (علمی اردو لغت). **٢. ایک قسم کا ستار جس کے دونوں طرف کدو لگے ہوتے ہیں ، بین** (علمی اردو لغت).
٣. رک : زنبور (٢). اس جماعت کی خصوصیت مندرجہ ذیل ہیں ، زنبورے موجود ہوتے ہیں. (١٩٧١ ، عایلہ اے کاینوڈ رمیٹا ، ٢) .
[زنبور + ہ ، لاحقۂ تصغیر].

زَنبُوری (١) (فت نیز ضم ز ، سک م بشکل ن ، و مع) صف.
ایک جالی دار کپڑا ، مشبک. بیچ قلعہ میں ایک دوکان کرایہ کو لی پردہ ہائے زنبوری اس ... میں لگائے. (١٨٩٠ ، طلسمِ ہوش ربا ، ٣ : ٥٧١). نورالدہر نے آکر پردہ زنبوری توڑ کر پھینکا. (١٩٠٠ ، طلسم خیال سکندری ، ٢ : ٣٥٧). [زنبور + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جالی امث.
(سنگ تراشی) آٹھ پہل شکل کی ترشی ہوئی جالی ، اٹھ ماسی جالی (ا پ و ، ١ : ٦٤). [زنبوری + جالی (رک)].

زَنبُوری (٢) فت نیز ضم ز ، سک م ، بشکل ن ، و مع) امث.
چھوٹی توپ.

فرنگیاں زنبوریاں کے گولے چھوٹے
سو چوندہر تے باناں شراشر اوٹھے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٠٧).

زنبوری ہور شتر نال ہور تھنال
گھٹا چھائے ہو دل کی ابھال

(١٦٨٣ ، عشق نامہ (مومن) ، ١٢٠). [زنبور + ی ، لاحقۂ تصغیر].

زَنبِیل (فت ز ، غنہ ، ی مع) امث.
١. جھولی ، تھیلی.

صبوری کے مدرے دیا گوش کوں
کیا حلم زنبیل ادک ہوش سوں

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ٥٠). اس کی زنبیل میں بہت سا کھانا بھرا ہوا تھا. (١٨٩٨ ، سرسید ، مضامین ، ٣٨). شیخ جس قدر کھا سکتے کھا لیتے باقی ایک زنبیل میں رکھ کر دیوار سے لٹکا دیتے. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ٢ : ٣٩). اس کی زنبیل میں دوسرے اسماء تو شاید موجود ہی نہیں. (١٩٨٢ ، دوسرا کنارا ، ١١٠).
٢. فقیروں کا کاسہ جو کدو کو خشک کر کے بناتے ہیں (علمی اُردو لغت).
٣. ٹوکری جو کھجور کے پتوں کی بنی ہوتی ہے.

خلق کے جب کام سے ہوتے جدا
ہاتھ سے زنبیل بنتے تھے سدا

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۶۵) . حضرت سلیمان علیہ السلام خواص تھے درختوں کے پتوں سے زنبیل و بوریا و بادکش بنا کر بیچتے تھے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۶). کھجوروں کے پتوں میں بہت سے منافع ہیں ، ان سے زنبیلیں ، بوریے بنائے جاتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۲۲۳). [ف].

--- باف صف.
زنبیل بنانے والا (جامع اللغات). [زنبیل + باف (رک)].

--- بافی امث.
ٹوکری بنانے کا کام، جھولی بنانے کا کام یا پیشہ. حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم تھا کہ اپنی مزدوری سے قوت لایموت حاصل کریں چنانچہ زنبیل بافی کیا کرتے تھے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۳۹). [زنبیل + باف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- ساز صف.
رک : زنبیل باف (جامع اللغات). [زنبیل + ف : ساز ، ساختن بنانا].

--- عَمرو کس اضا (--- فت ع ، سک م ، غم و) امذ.
۱. وہ افسانوی تھیلی جو عمر و عیار کے پاس تھی جس میں ایک دنیا آباد تھی وہ جس چیز کو چاہتا اس میں رکھ لیتا اور وہ چیز غائب ہو جاتی.

قفل دروازہ پر اپنے تو نہ بھول اے عیّار
ہے مری جیب میں زنبیلِ عَمرو کی کنجی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۱). اونٹ کیا تھا اہل عرب کے حق میں زنبیل عمرو تھا۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۱). **۲. وہ برتن یا تھیلا جو بہت بڑا ہو جس میں بہت سی چیزیں سما سکیں ، تمام ضروریات کا مخزن** (ماخوذ : علمی اردو لغت). [زنبیل + عمرو(عَلَم)].

زَنْج (فت ز ، غنہ) امذ.
مشرق افریقہ کے ساحل پر بسنے والے حبشی قبائل، حبشہ و زنجار کے باسی. منجملہ ان کے ایک قسم پر ستوج کی ہے جو بلاد زنج کی جانب سے آتی ہے . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۷۳). [رک : زنگ (ج مبدل بہ گ)].

زِنْجار (کس ز ، غنہ) امذ.
تانبے کا کساؤ جس پر سرکہ چھڑکا گیا ہو ، نیلا تھوتھا (دوائ مستعمل). شہد سرکہ زیتون اور زنجار ہم وزن لے کر دوا بنائی جائے۔ (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۱۶۳). [زنگار(رک) کا ایک املا].

زَنْجاری (فت ز ، مغ) صف.
زنگاری ، مٹیالا ، سبزی مائل. صفرا کا دوسرا رنگ سبز ہے جیسا کہ ... زنجاری میں پایا جاتا ہے۔ (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۵۰). اس پتھر کی بہت قسمیں ہوتی ہیں مگر مشہور ترین حسب ذیل ہیں : ریحانی ، زنجاری ، صابونی ، کاہی ، دھانی. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۶). [ع].

زَنْجَبِیل (فت ز ، سک ن ، فت ج ، ی مع) امث.
۱. سونٹھ ، خشک ادرک. اسپ کو ... زنجبیل ... کھلانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۵). شربت زنجبیل ایک درہم عرق نعناع ... سب کو باہم ملائیں. (۱۹۲۳ ، حمیاتِ اجامیہ ، ۱۳۷). لفظ زنجبیل (Ginger) کی پوری تاریخ موجود ہے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۳۳). **۲. بہشت کی ایک نہر کا نام.**

نہر زنجبیل اور تسنیم نام
بڑے لوگ مقبول پیویں مدام

(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۸۵). بہشت میں اور تین چشمے جاری ہیں ایک کا نام کافور اور دوسرے کا نام زنجبیل اور تیسرے کا نام سلسبیل ہے۔ (۱۸۳۸ ، بہشت نامہ ، ۸). اے وزیر یہ تالاب ہے یا جوئے سلسبیل ، تالاب ہے یا زنجبیل. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۷). [ع].

---ُ الْعَجَم (--- ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ج) امث.
بینگ کے بودے کی جڑ (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات) [زنجبیل + رک : ال (۱) ، عجم (عَلَم)].

--- الْکَلاب (--- ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ک) امث.
ایک ساگ جس کے پتے سادہ بید کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر رنگ میں زردی غالب ہوتی ہے ، شاخوں کا رنگ سرخ ہوتا ہے مزہ سونٹھ کی طرح تیز ہوتا ہے ، کہتے ہیں کہ اس کے کھانے سے کتا مر جاتا ہے ، کچلا (خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۷۳). [زنجبیل + رک : ال (۱) + کلاب ، کلب ـ کتّا].

--- شامی امث.
راسن (ایک گھاس) کی خوشبو دار جڑ (کلید عطاری ، ۶۹) . [زنجبیل + شام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زُنْجُفْر (کس نیز ضم ز ، غنہ ، فت نیز ضم ج ، سک ف) امذ.
شنجرف . پارے کی سرخ گندھک. یہاں زنجفر کی بھی کان ہے . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۲۸). [ف].

زَنْجی (فت ز ، سک ن) امث.
ملک حبش کا رہنے والا ، زنگی.

زنجی کے کفِ دست سے گرتے ہوئے موتی
کلیوں کے یہ آنسو ہیں کہ یا شبنمِ تاباں

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۲۲۸). زنجیوں کے کسی آوارہ گروہ نے جو ان دنوں ملک کے طول و عرض میں ... بہت سرگرم تھا اسی پر حملہ کر دیا. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۷۷). [زنج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَنْجیر (فت ز ، سک ن ، ی مع) امث.
۱. چاندی یا سونے ، یا کسی اور دھات کے تاروں کی کڑیوں سے بنی ہوئی حلقہ در حلقہ لڑی.

چھوٹیا شیر زنجیر آہن کی توڑ
سٹیا خوک جنگل کی گردن مروڑ

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۱).

تیرے زور آگے زیر زنجیر ہے
سپر کیا کرے جاں ترا تیر ہے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۶۵).

خانۂ زنداں ہے تجھ بن صحنِ باغ
موجِ رنگِ گل نہیں زنجیر ہے
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۲۴).
لاتے لاتے کام میں الفت لانے کی زنجیروں کو
بڑھتے بڑھتے زلفیں تیری طوقِ کمر ہو جائیں گی
(۱۹۳۶ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۱۳۶). **۲. دروازے کی کنڈی.** اس جوان نے زنجیریں سب دروازوں کی کھول دیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۹). مشہور ہے کہ ابھی بستر آپ کا گرم تھا اور حجرے کی زنجیر ہلتی تھی. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۴۶).
کھولی زنجیر اس نے اندر کی
پر نہ دروازے نے اجازت دی
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۶). **۳. (مجازاً) سلسلہ وار ، لگا تار.**
جس دوستی دو جگت جگیا ہے
زنجیر ہو یک سوں یک لگیا ہے
(۱۷۰۷ ، من لگن ، ۹).
زنجیر ہو کیوں کر نہ مرا سلسلۂ اشک
روتی ہیں غمِ زلف گرہ گیر میں آنکھیں
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۷۵). اس کی چھوٹی سی کہانی میں اتنا پھیلاؤ آتا ہے کہ وہ بیک وقت معاشرتی اقتصادی تاریخی اور سیاسی کڑیوں کی ایک زنجیر میں گندھا ہوا پاتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۴۳). **۴. ایک مالا جو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں ، لڑی.**
کچھ تو دے اپنی نشانی مجھے بندا بالا
توڑا زنجیر کڑا قول کا چھلا تعویز
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۰). چندن ہار ، کیری ، زنجیر... سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی ہوئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). کڑے اور کنگن ، بالیاں... طوق ، پازیب چوہے دتیاں ، زنجیر ، چھڑے ... وغیرہ تمام زیور اپنا اتار کر دلسوز کے حوالے کیا. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۳۶۷). سونے کی نہایت لمبی چوڑی زنجیر ... گلے میں پہننے کے بعد بل دے کر ہاتھ کے اندر سے بغل کے نیچے سے نکال دیتے ہیں. (۱۹۷۹ ، عورت اور اُردو زبان ، ۱۷۱). **۵. فیل کے ساتھ تعداد کے واسطے مخصوص.** دو زنجیر فیل اور دس راس اسپ عراق اور یمنی مرصع کے ساز سے تیار کر رکھے تھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۴). راجہ مانسنگھ نے ساٹھ زنجیر فیل جہیز میں سوا اور چیزوں کے دیئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۶۰). ہاتھی ۳۰۰ زنجیر ، گھوڑے ۱۰ ہزار. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۱۵۴). **۶. (مجازاً) تسلسل.** بارہ مختلف یک جسمی زنجیروں کی توقع کرنا چاہئے کیونکہ ایسے یک جسموں میں ہر ایک سیٹ کے ۱۲ میں کا ایک کوئی جسم ضائع ہوجاتا ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۳۳۶). **۸. (مجازاً) کوئی شے جو جکڑ کر رکھ دے اور آزادانہ نقل و حرکت سے روکے ؛ جکڑ بندی.** خواب کی حالت میں روح کو مادیات اور محسوسات کی زنجیروں سے جب آزادی ملتی ہے تو غیر مادی چیزوں کو مشاہدہ کرتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرت النبیؐ ، ۳ : ۱۵) یہ ہندوستانیوں کی زنجیر غلامی سے آزاد ہونے کی آخری اور ناکام کوشش تھی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی اگست ، ۶۰). **۹. (مجازاً) رکاوٹ ، مانع.**

موج ہے نام مرا ، بحر ہے پایاب مجھے
ہو نہ زنجیر کہیں حلقۂ گرداب مجھے
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۵۵).
اپنی دانست میں جس دام سے آزاد تھا میں
وہی اس پاؤں کی زنجیر ہے معلوم نہ تھا
(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۷۴). **۱۰. (کیمیا) دو یا دو سے زیادہ ایٹموں یا گروہوں کی اس طرح باہم دگر پیوستگی کہ وجود میں آنے والے سالمے ، ایون یا اصلیے کی شکل زنجیز سے مشابہ ہو.** یہ کاربن کے ایٹم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کو ویلنٹ بانڈ کے ذریعے متحد ہو کر ایک زنجیز یا حلقہ بنا لیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۸). **۱۱. بانس کو کبھی جریب اور کبھی طناب اور کبھی زنجیر کہتے ہیں ، یہ پیمانہ عموماً ۴۰ گز ہوتا ہے.** جریب ، طناب، زنجیر ، بانس ،گز سے بڑے پیمانہ میں داخل ہے. (۱۹۴۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۲۵۷). [ف].

---بَستَہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
زنجیر بند ، زنجیر میں بندھا ہوا. پرومی تھیوس زنجیر بستہ اور پرومی تھیوس زنجیر کشادہ لیکن ان میں فقط زنجیر بستہ زمانے کی دست برد سے بچا. (۱۹۸۲ ، نوید فکر ، ۲۲۸). [زنجیر + ف : بستہ ، بستن - باندھنا].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
زنجیر میں بندھا ہوا ، زنجیر میں جکڑا ہوا ؛ (مجازاً) قیدی ، اسیر.
دل مبتلا ہوا تری آنکھوں کے ناز کا
زنجیر بند ہے تیری زلفِ دراز کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۲). ان میں اسی ہزار زنجیر بند تھے یعنی زنجیروں سے گھوڑوں پر اس طرح بندھے ہوئے تھے کہ کسی طرح گھوڑے کی پیٹھ سے جدا نہ ہو سکیں. (۱۹۲۰ ، جوبانے حق ، ۳ : ۲۴۴). [زنجیر + بند (رک)].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
۱. سلسلہ ، قطار یا صف بنانا. ایک ایک ہاتھ میں جوتیاں پہنا کے ازاربندوں کی زنجیر بندی میں بٹھا دیا. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۶۳۵). **۲. لہریے دار بیل بوٹے کا کام.**
بیخودی تھی مجھ پہ گویا خواب تھا میں دیکھتا
ہر روش پر کام تھا زنجیر بندی کا بنا
(۱۹۰۸ ، مخزن ، جولائی ، ۶۵). [زنجیر بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَہ پا کَرْنا محاورہ.
زنجیر پہنانا ، پابند کرنا.
بے بسی حرف کو زنجیر بہ پا کر نہ سکے
کوئی قاتل ہو مگر قتلِ نوا کر نہ سکے
(۱۹۶۶ ، لہو پکارتا ہے ، ۹).

---ِ پا کس اضا، امث.
پانو کی زنجیر ، رکاوٹ. نصر نے جاڑے یہیں گزارے ہر دفعہ قصد کرتا تھا کہ اب کی بہار گزرنے پر روانہ ہو جاؤں گا لیکن جب ایک موسم گزر جاتا تھا تو دوسرا زنجیر پا بن جاتا تھا ، اسی طرح

ہورے چار برس گزر گئے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۰). غزل کی روایت فہمی ان کی تنقیدوں کے تو کام آئی مگر خود ان کی غزل گوئی کے لئے زنجیر پا بن گئی. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۲۴۹). [زنجیر + ف : پا (رک)].

---پڑنا محاورہ.
پانو میں بیڑیوں کا ڈالا جانا.

بیڑیاں ہو گئیں منت کی مرے حق میں جنوں
ہر برس پاؤں میں زنجیر پڑا کرتی ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۴۸). یہ زنجیریں نہ کاٹو اور زنجیریں پڑ جائیں گی. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۶۸).

---پہنانا محاورہ.
پیروں میں بیڑیاں ڈالنا ، قید کرنا ، پابند کرنا.

جوشِ وحشت کہیں پہنائے نہ مجھ کو زنجیر
آجکل آنکھ کڑی پڑتی ہے حدّادوں پر

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۴۸).

مرے سخن پہ ہوں پابندیاں یہ ممکن ہے
مرے سکوت کو زنجیر کون پہنائے

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۹۸).

---پھرنا محاورہ.
زنجیر پڑنا ، پابند کیا جانا.

قیامت ہے کوئی دیوانہ جیتا ہی نہیں ان کا
ادھر وہ مول لیتے ہیں ادھر زنجیر پھرتی ہے

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۱۲۳).

---پہننا محاورہ.
پابندی قبول کرنا ، بیڑیاں پہننا.

پہنوں زنجیر میں اب عاشقِ دیوانہ مزاج
تری گردن کا یہ کرتا ہے اشارا توڑا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۷). میں نے نوکری کی یہ زنجیر تو پہن لی ... لیکن نوکری کی زنجیر میرے پاؤں کو جکڑنے کے لئے کافی نہیں تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۵).

---تُڑانا محاورہ.
بیڑیاں توڑ کے رہائی یا خلاصی حاصل کرنا.

دیوانوں سے کچھ بس نہ چلا یاروں کا
دل توڑ کے زنجیر تڑا کر چھوٹے

(۱۹۳۳ ، ترانہ ، ۱۵۸).

---توڑنا محاورہ.
آزادی حاصل کرنا.

توڑیئے زنجیر ہستی مثلِ تارِ عنکبوت
آج کل جوشِ جنوں کا اپنے لوہا تیز ہے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۲).

---ٹُوٹنا محاورہ.
زنجیر کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا ، پابندی ختم ہونا. انسان کی معجز نمائی بڑھتی جاتی ہے - وقت ، مقام اور حالات کی زنجیریں ٹوٹ رہی ہیں. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۳).

---چڑھانا محاورہ.
۱. کنڈی لگانا. اندر سے ڈیوڑھی کی اور باہر سے کوٹھڑی کی زنجیریں چڑھا دیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۱). اپنے گھر میں گھس کر زنجیر چڑھاتی. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۱۹۸). **۲. بیڑیاں پہنانا.**

اوس کوں میں تجھ پاس لائی ہوں پکڑ
قید کر کر اس کے تئیں زنجیر چڑ

(۱۷۸۶ ، مثنوی حسن و دل ، ۲۹).

---چھنکنا محاورہ.
زنجیر بجنا ، (مجازاً) پابندی ہونا. وطن ہنوز غلام ہے اور ابھی زنجیر چھنکتی ہے. (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۱۹).

---داد کسِ اضا ، امث.
زنجیر جو نوشیرواں نے اپنے محل کے آگے گھنٹہ باندھ کر لٹکائی تھی جسے انصاف کے خواہاں آکر کھڑکھڑاتے تھے (علمی اُردو لغت). [زنجیر + داد (رک)].

---دار صف.
۱. حلقے دار ؛ جس پر زنجیر بنی ہوئی ہو (علمی اُردو لغت). **۲. قید کرنے والا ، زنجیر پہنانے والا.** زنجیر دار نے سر زنجیر کو جھٹکا دیا اور سونٹا اٹھایا. (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسین) ، فتنۂ طلسم نور افشاں ، ۲ : ۶۹۰). [زنجیر + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دَر کسِ اضا (---فت د) امث.
دروازے کی کنڈی.

رخصت اے زنداں! جنوں زنجیرِ در کھڑکائے ہے
مژدہ خارِ دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۵).

دردِ طفلی میں اگر کوئی رلاتا تھا مجھے
شورشِ زنجیرِ در میں لطف آتا تھا مجھے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۸). [زنجیر + در - دروازہ].

---دینا محاورہ.
کنڈی لگانا ، دروازہ بند کرنا. اہل شہر نے اپنے اپنے مکانوں کی زنجیریں دے لیں. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۸۶).

---ڈال دینا/ڈالنا ف م.
دیوانے کے ہاتھ پانو میں زنجیر پہنانا.

ڈال دی محبوب نے زنجیر بہرِ انتقام
جب ہمارا ہاتھ سوئے زلفِ پیچاں بڑھ گیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۴).

---زِنداں کسِ اضا (--- کس ز ، سک ن) امث.
وہ بیڑیاں جو قیدیوں کے پانو میں ڈالی جاتی ہیں.

میں جب چاہوں گا اک جھٹکے میں اس کو توڑ ڈالوں گا
کوئی رشتہ نہیں ہے پاؤں سے زنجیرِ زنداں کا

(۱۹۵۱ ، لوح محفوظ ، ۸۲). [زنجیر + زنداں (رک)].

---ساز امذ.
لہار جو زنجیر بناتا ہے (جامع اللغات ، غلام سرور). [زنجیر + ف: ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی امث.
زنجیر بنانے کا کام یا پیشہ. زنجیر سازی کے لئے سب سے زیادہ ہنرمند آہن گروں کی ضرورت ہوتی ہے. (۱۹۷۶ ، فن آہن گری، ۱۷). [زنجیر + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے باندْھنا ف م.
زیادہ مضبوطی کے خیال سے رسی کی جگہ زنجیر کی بندش کرنا.

بن سکے مضموں نہ میری وحشتِ پرزور کا
مثل سودائی کوئی باندھے اگر زنجیر سے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۱).

---سے بَنْدْھنا ف ل.
جانور ، دیوانے یا قیدی کا زنجیر سے جکڑا جانا(علمی اردو لغت).

---سے جکَڑنا ف م.
زنجیروں سے اس طرح باندھنا کہ ہل نہ سکے. تاراں کی زنجیراں سوں جکڑ کر عقل جاں گیا اچھیگا وہاں تی پکڑ کر لیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۶).

---عَدْل کس اضا(---فت ع ، سک د) امث.
نوشیروانِ عادل نے اپنے ایوان میں ایک زنجیر لٹکوا دی تھی تا کہ جو بھی انصاف طلب کرنے آئے وہ اسے ہلادے اور نوشیرواں کو معلوم ہو جائے. کہتے ہیں کہ مغل بادشاہ جہاں گیر نے بھی اسی مقصد کے لیے ایسی ہی ایک زنجیر اپنے دیوان کے دروازے پر لٹکوائی تھی. نوشیرواں نے زنجیر عدل قائم کی تھی. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۹۰). [زنجیر + عدل (رک)].

---عَرْش کھَڑْکانا محاورہ.
دعا کا قبولیت حاصل کرنا ، خدا سے مراد حاصل کرنا ؛ دعا مانگنا ، التجا کرنا ، فریاد کرنا.

خیالِ زلف میں زنجیرِ عرش کھڑکا دی
ترے کرم سے یہ قسمت ہوئی رسا میری

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۳۱۱).

---کا دانہ امذ.
زنجیر کا حلقہ ، زنجیر کی کڑی.

دیکھ کر خالِ رخِ روشن جو دیوانہ ہوا
مردمِ چشمِ قمر زنجیر کا دانہ ہوا

(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۳۹).

---کَرْنا محاورہ.
۱. ہاتھوں یا پیروں میں زنجیر ڈالنا ، پابند کرنا ، مقید کرنا.

دل دیوانۂ عاشق کوں دو جی قید نہیں
زلف کی موج سوں اس پگ منیں زنجیر کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۸).

گُل رخو اس دلِ دیوانہ کو زنجیر کرو
اسکی زنجیر ولے زلفِ گرہ گیر کرو

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۳۵).

یہ دولت کام نہ آوے گی ، مت اسکو تُم زنجیر کرو
یہ خاک بدن کی پارا ہے مت مار اسے اکسیر کرو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۸).

گرفتارانِ غم کو کیا ضرورت قیدِ ظاہر کی
ترے سودائیوں کو لوگ کیوں زنجیر کرتے ہیں

(۱۹۱۰ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۹۱). کشتیاں سطح آب پر ... کچھ اس طرح دوڑتی ہیں کہ موج و گرداب کی قوت انھیں زنجیر کرنے سے عاجز ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۱). **۲. کُنڈی لگانا ، زنجیر چڑھانا ، دروازہ بند کرنا.**

اے وعدہ خلاف ایسی ہے منتظری تیری
دروازوں کو میں ہر شب زنجیر نہیں کرتا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۳)

پھر بہار آئی درِ خانہ کو زنجیر کروں
پھر مُجھے ہونے لگا خانۂ حدّاد سے انس

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰۱).

---کی جھَنکار امث.
زنجیر کے ہلنے کی آواز ، زنجیر کی آواز.

قیس کوئی مانتا ہے رعبِ آوازِ جرس
سُننے والا ہے مری زنجیر کی جھنکار کا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۱).

---کی کَڑی امث.
خانۂ زنجیر ؛ حلقۂ زنجیر ، حلقہ ، جس سے اُسی طرح کے دوسرے حلقوں کو جوڑ کر زنجیر بناتے ہیں ، زنجیر کا ایک خانہ. تمام نظموں کے بند معنوی ربط کے اعتبار سے زنجیر کی کڑیوں کی مانند ہیں. (۱۹۸۷ ، صحیفہ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۵۴).

---کَھٹْکانا / کَھٹْکَھٹانا ف م.
دستک دینا ، کُنڈی کھٹ کھٹانا ، زنجیر کی مدد سے اہلِ خانہ کو جگانا ، طلب کرنا.

زنجیر آدھی رات کو کھٹکائے اور کون
اے جذبِ اشتیاق وہ پیمان گسل نہ ہو

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۸۱). زنجیر کھٹکھٹائی ، سکینہ نے پوچھ کر فوراً دروازہ کھول دیا. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۱۹).

---کھَڑْکانا ف م.
دروازہ کُھلوانے کے لیے کُنڈی کھٹ کھٹانا ، زنجیر کھٹ کھٹانا.

غُل مچایا کبھی ، زنجیر کبھی کھڑکائی
تُجھ کو بھی تیرے گرفتار نے سونے نہ دیا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۸).

صدائے خندۂ گل سے کھلا قفلِ درِ زنداں
جنوں میں وحشیانِ عشق نے زنجیر کھڑکائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱).

--- کَھڑ کَھڑانا ف مر.
دروازے کی کُنڈی کھٹ کھٹانا ، زنجیر کو توڑنے کی کوشش کرنا.
کچھ نہ پایا ہم نے اُس کی زلفِ پیچاں کے حضور
کھڑکھڑایا جوشِ وحشت میں بہت زنجیر کو
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۸۳).

--- کِھنچنا محاورہ.
بیڑی پڑنا ، زنجیر ڈلنا.
طوق گردن میں ہو اور پاؤں میں زنجیر کھنچے
تیرے دیوانے کی یوں چاہیے تصویر کھنچے
(۱۸۳۳ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۵۰).

--- کھولنا ف مر.
دروازے کی کُنڈی کھولنا ، چڑھائی ہوئی زنجیر اُتارنا ، بندش موقوف کرنا ، کنڈا کھولنا ، دروازہ کھولنا.
کرے ہے والبِ غنچہ درِ ہزار سُخن
چمن میں موجِ تبسم کی کھول کر زنجیر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۰).

--- کھینچنا محاورہ.
۱. بیڑی ڈالنا ، زنجیر ڈالنا ، قیدی بنانا ، زنجیر کرنا.
سب یہ کہتے ہیں کہ اس سودا زدہ کے پاؤں میں
مست ہاتھی کی طرح زنجیر کھینچا چاہیے
(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا ، شوق (احسن) ، ۳۹۶) . **۲. زنجیر کھولنا ، بیڑی نکالنا.**
کم ہو گئی ہے وحشت کیا دشمنوں کو میرے
کیوں چارہ گر ابھی سے زنجیر کھینچتے ہیں
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۳۸).

--- لَگانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. ایک دستہ لگی ہوئی زنجیر کو جس میں چاقو لگے ہوتے ہیں دونوں ہاتھوں سے پیٹھ پر مارنا (اہلِ تشیع کے ماتم کا ایک طریقہ) (مہذب اللغات) . **۲. کُنڈی لگانا.**
منتظر در پہ جو بیٹھے تھا سو اب آتے دیکھ
گھر میں اٹھ بھاگے ہے دروازے پہ زنجیر لگا
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۶۷).

--- لگنا محاورہ.
دروازے کے حلقے میں کُنڈی پڑنا ، کُنڈی بند ہونا ، کُنڈی لگنا.
اسکی زنجیر بھی نہیں لگتی
آگے پھر شرم ہی کی آڑ ہے ایک
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۹).
جب اُن کے گھر گئے ہیں کبھی دل کی لاگ سے
زنجیرِ در ملی ہمیں اکثر لگی ہوئی
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۹۷).

--- مالا امث.
گلے کا ایک زیور جو حلقہ در حلقہ لڑی کی طرح کا ہوتا ہے. گلے کے زیور بہت سے ہیں ٹھسنی ، چمپاکلی ... زنجیر مالا ... ضرور نہیں ک سب کے سب لادلو. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۳۱۷). [زنجیر + مالا (رک)].

--- میں جکڑنا محاورہ.
کسی کو زنجیر میں باندھنا ، اسیر کرنا ، قیدی بنانا.
عام سودا ہے تمہارے گیسوئے پُر پیچ کا
روز زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں دو چار مست
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶۸).

--- ہلانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. چھیڑنا ، وحشت بڑھانا ، مزید الجھن میں ڈالنا.
آرائشِ زلف اپنی کیا ہم کو دکھاتے ہو
کیوں ہائے دِوانے کی زنجیر ہلاتے ہو
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱۰۴). **۲. حال سے آگاہ کرنا ؛ انصاف کا طلب گار ہونا ، متوجہ کرنا ، توجہ دلانا.**
جا نکلتے ہیں جو اُس سمت کبھی وحشت میں
ہم درِ یار کی زنجیر ہلا دیتے ہیں
(۱۸۶۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۲۴) . آج تیرا دروازہ ملا ہے ، تیری عدالت کی زنجیر ہلائی ہے. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۲۴). کوئی تو ہے جو مجھے بیگانوں کی دنیا میں جانتا ہے اور میرے در پر کھڑا زنجیر ہلاتا ہے. (۱۹۶۸ ، غالب ، ۹۹).

--- ہونا محاورہ.
رکاوٹ بننا ، مانع ہونا.
خُدا کی راہ میں رکھتے ہیں یار خویشاوند
قدم کوں مرد کی زنجیر ہیں یے بھائی بند
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۸).
بہار آئی ہے کچھ تدبیر مجھ سے ہو نہیں سکتی
جنوں کے پاؤں میں زنجیر مجھ سے ہو نہیں سکتی
(۱۸۳۳ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۶۶).
وہ داہنے ہاتھ والی تعمیر
ہے ہائے نگہ کے حق میں زنجیر
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۶۸).

زَنْجیرا (فت ز ، سک ن ، ی مع) امذ.
۱. رک : زنجیرہ.
کبھو ٹوٹا نہ مژگاں سے مرے آنسو کا زنجیرا
نہ جانے اشک کے قطرے تھے یا موتی کی یہ لڑیاں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۲). تحریروں کے نمونے خطوط تک محدود نہیں اور ان میں بھی جابجا سجع و قوافی کا زنجیرا تراکیب الفاظ کو جکڑے ہوئے نظر آتا ہے. (۱۹۳۰ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۸۲). **۲. پٹی جس میں کارتوس رکھنے کے لیے خانے بنے ہوئے ہوں.** سب کے پاس بندوقیں تھیں اور گرد کمر کے کارتوسوں کا زنجیرا تھا. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۱۳۵). [زنجیر (رک) کی تکبیر].

زَنْجیرَہ (فت ز ، سک ن ، ی مع ، فت) امذ.
۱. کسی شے کا مرتب سلسلہ یا منظم لڑی. ڈاک چوکی کے زنجیرے

کی ایک کڑی کہیں سے نکل گئی تو پورا سلسلہ معطل ہو گیا . (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۰۳). ۲. **حلقہ در حلقہ سلسلہ ، باڑھ.** چمڑے کے رسّوں سے توپوں کا زنجیرہ جمایا. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۱ : ۵۳). ریڑھ کے زنجیرے میں چوبیس ہڈیاں ہیں. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ ، ۱ : ۵۳۶). ۳. **سلسلۂ کوہ.** عربستان کے ملک میں کئی زنجیرے پہاڑوں کے واقع ہوئے ہیں جن کی تحقیق اچھی طرح نہیں ہوئی. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۲۲). یہ خطر برف ... ہمالیہ کے زنجیرہ پر قریب ساڑھے سولہ ہزار فٹ سمندر کی سطح سے اونچا ہے. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعیات ، ۳۳). ۴. **حلقہ دار ٹانکوں یا بخیے کا وہ سلسلہ جو کپڑے پر بنایا جاتا ہے ، بیل بوٹوں کا لہریا.** خدا نے ستارے آسمان پر کسی سے مشورہ کر کے نہیں بنائے جبھی بکھرے ہوئے ہیں نہ کوئی سلسلہ نہ زنجیرہ نہ بیل نہ بوٹا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۳۰). زنجیرے کی کڑہت بہت پرانی صنعت ہے. (۱۹۳۲ ، کڑھت کی قسمیں ، ۹). ۵. **گلے کا ایک زیور جو حلقہ در حلقہ لڑی کی طرح ہوتا ہے ، لہریا ،** چمپا کلی. مالے اور اِکے اور ڈاب اور علی بند اور زنجیرہ وغیرہ سب میں گوہر شب چراغ تعبیہ کیے ہیں. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۳۸). ۶. **ایک خاص طریقے سے بنا ہوا ڈورا جو زنجیر کی شکل کا ہوتا ہے ، لڑی.** اس ترکیب سے بشرطیکہ زنجیرہ خوب کس کر بنایا جائے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲۳). ۷. **کوئی چیز جو زنجیر کی شکل کی ہو؛ تصویر کے گرد کنارہ ؛ حلقے جو سطحِ آب پر پڑ جاتے ہیں؛ ناخنوں پر سفیدی یا سفید نشان**(علمی اردو لغت) ۸. **(قواعد) علامتِ وقف ، یہ علامت ان مرکب الفاظ کے اجزا کے درمیان لگائی جاتی ہے جن کے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ بغیر اس علامت کے وہ علیحدہ علیحدہ الفاظ سمجھے جائیں گے .** خاص طور پر علوم کی مرکب اصطلاحوں میں اس کا لگانا ضروری ہے. اردو میں اور علامتیں مثلاً سکتہ ، وقفہ ، سوالیہ ، فجائیہ وغیرہ تو بہت عرصے سے اِستعمال کی جارہی ہیں لیکن زنجیرے کا استعمال اب تک نہیں کیا گیا. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۳۵۲). ۹. **(جلد سازی) کتاب کے پاکھوں کے اوپر بنا ہوا منقش حاشیہ** (اپ و ، ۳ : ۲۲۹). ۱۰. **(سیف بازی) حریف سے مقابلے کے وقت تلوار کی ضربوں کا مقررہ قاعدے کے مُطابق سلسلےوار دور ، گھائی** (اپ و ، ۸ : ۵۶). [زنجیرا (رک) کا مُتبادل اِملا].

ـــ بَنْد (ـــفت ب ، سک ن) صف.

۱. **مسلسل ، تسلسل کے ساتھ ، ایک سلسلہ میں ؛ قطع بند.** غزلوں میں بھی جا بجا اشعار مُسلسل یا زنجیرہ بند پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۰ ، آتشِ خنداں (دیباچہ) ، ۱۲). ۲. **اس ہاتھی کو کہتے ہیں جس کے اوپر ہودج اور تخت وغیرہ زنجیروں کے ذریعے سے کستے ہیں.** چالیس ہاتھی زنجیرہ بند کیے ہیں اور ان پر تختِ مُرصّع کھنچا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۱). [زنجیرہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

ـــ بَنْدی (ـــفت ب ، سک ن) امث.

۱. **چند اشیا یا افراد کو ایک سلسلے میں لانے کا عمل.** کبھی اپنے ہاتھ سے دوسرے کا بازو پکڑ کر زنجیرہ بندی کر لیتی تھیں اور حلقہ بنا کر ناچتی تھیں. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۹۱). ۲. **ایک سلسلے یا ایک لڑی میں ہونے کی حالت.**

میرے زخموں میں بھی ہے زنجیرہ بندی کا حساب
دام تیرا پڑ گیا ہر گردن نخچیر میں

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۱۷۳). [زنجیرہ + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دار صف.

جُڑواں ، ملا ہوا ، ساتھ ساتھ. پڑھے لکھوں نے آریائی بولی کو اس کے بولوں کی زنجیرے دار (جُڑواں) لِکھاوٹ کے کارن سنسکرت کا نام دیا. (۱۹۷۵ ، اُردو کی کہانی ، ۱۷). [زنجیرہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ ضَرْبُ الْجِدال کس صف(ـــفت ض ، سک ر ، ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ج) امذ.

(سیف بازی) حریف کو ایک طرف ضرب دکھائی ، دُوسری طرف جھمکائی اور تیسری طرف لگائی ، اِس صورت سے وار کی روک بہت مشکل ہوتی ہے (ماخوذ : اپ و ، ۸ : ۵۶). [زنجیرہ + ضرب (رک) + رک : ال (ا) + جدال (رک)].

ـــ ضَرْبُ الشَّدِید کس صف(ـــفت ض ، سک ر ، ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ش بفت ، ی مع) امذ.

(سیف بازی) اس طریقے کے مقابلے میں ایک ضرب دکھا کر دوسری لگائی جاتی ہے (ماخوذ : اپ و ، ۸ : ۵۶). [زنجیر + ضرب (رک) + رک : ال (ا) + شدید (رک)].

ـــ ضَرْبُ الْقِتال کس صف(ـــفت ض ، سک ر ، ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ق) امذ.

بارہ ضربوں کی گھائی جس میں حریف کی ہر ضرب کو خالی دے کر جوابی ضرب لگائی جاتی ہے دونوں حریف مسلسل یہی عمل جاری رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک مغلوب ہو جائے یا دونوں تھک جائیں (اپ و ، ۸ : ۵۶). [زنجیرہ + ضرب (رک) + رک : ال (ا) + قِتال (رک)].

ـــ ظَفَر پَیکَر کس صف(ـــفت ظ ، ف ، ی لین ، فت ک) امذ.

(سیف بازی) سیف بازی کا ایک طریقہ جس میں ایک وار میں تین ضربیں لگائی جاتی ہیں جن کے جواب میں مخالف دو جوابی ضربیں لگاتا ہے(اپ و ، ۸ : ۵۶). [زنجیرہ + ظفر (رک)+ پیکر(رک)].

ـــ فَتْح نَصِیب کس صف(ـــفت ف ، سک ت ، فت ن ، ی مع) امذ.

رک : زنجیرۂ ظفر پیکر (اپ و ، ۸ : ۵۶). [زنجیرہ + فتح (رک) + نصیب (رک)].

ـــ کھینْچْنا محاورہ.

زنجیروں کے ذریعے خانوں میں تقسیم کرنا. قانونِ مقررہ کے موافق ان میں زنجیرہ کھینچا یعنی زنجیریں اُن کے درمیان ڈالدیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۷۸).

زَنْجِیری (فت ز ، سک ن ، ی مع). (الف) صف ؛ امذ.

۱. **قیدی ، اسیر ، زنجیروں میں بندھا ہوا ، گرفتار.**

بہت ہنسائے اس گلشن کے زنجیری رہا ہوں میں
کبھو تم نے بھی میرا شور نالوں کا سنا ہو گا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲). کون ایسا ہے جو اس کی قید کا زنجیری نہیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۳۵).
تازہ ویرانے کی سودائے محبت کو تلاش
اور آبادی میں تو زنجیریٔ کشت و نخیل
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۹۲). ۲. زنجیر.
پتھر کا صندق تھا بڑے مول کا
بندے تھے زنجیری بہت تول کا
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۲). ۳. پاگل ، دیوانہ (علمی اردو لغت).
(ب) امث. **گلے کا زیور جو حلقہ در حلقہ لڑی کی طرح کا ہوتا ہے.**
سونے کیاں کلیاں کر کون میں بھری
سونے کی زنجیری گلے میں دھری
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۸). ۲. (شاعری) **ہندکو شاعری کی ایک صنف.** چاربیتہ کی کئی قسمیں ہو جاتی ہیں جن میں کڑہ بند اور زنجیری دو مشہور و معروف قسمیں ہیں. (۱۹۷۸ ، چاربیتہ ، ۱۲).
[زنجیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تعامُل (---فت ت ، ضم م) امذ.
(سائنس) جوہروں کو توڑنے کا عمل ، طاقت پیدا کرنے کا ایک نیا ذریعہ دریافت ہوا جسے فِشن طریقہ کہتے ہیں۔ جوہر کو توڑنے کو فِشن کہتے ہیں فشن کے جاری رہنے کو «چین ری ایکشن» یعنی زنجیری تعامل کہتے ہیں. انہوں نے وہ ہم جا یعنی یورنیم ۲۳۵ دریافت کر لیا تھا ... اور انہوں نے وہ حالت بھی دریافت کر لی تھی جس میں زنجیری تعامل ممکن تھا . (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۱۶۳). [زنجیری + تعامُل (رک)].

---جبِلّت (---کس ج ، ب ، شد ل بفت) صف.
وہ جبلت جو کسی تجربہ یا اِرادہ پر مبنی نہ ہو بلکہ کسی نئے ہیجان کا اِضطراری ردعمل ہو. یہ زنجیری جبلت کی کارفرمائی کی نہایت ہی عمدہ مثال ہے. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات (ترجمہ) ، ۹۳) .
[زنجیری + جبلت (رک)].

---دار امث.
ہندکو شاعری کی ایک صِنف ، یہ صنف چاربیتہ کی ہلکی پھلکی شکل ہے۔ اس میں عام طور پر تین یا چار مصرعے الگ قافیے میں کہے جاتے ہیں اور ٹیپ کا یا آخری مصرعہ قافیہ ردیف میں ہوتا ہے (چاربیتہ ، ۱۳) [زنجیری + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]

---دار حرفی (---فت ح ، سک ر) امث.
ہندکو شاعری کی ہر کلی اوّل سے آخر تک چھوٹے بڑے مصرعوں پر مُشتمل تو ہوتی ہے مگر ان میں قافیہ اور حرفِ روی کا خیال ضرور رکھا جاتا ہے ہر کلی کے اِبتدائی مصرعوں میں قافیے بدل جاتے ہیں مگر سکھڑے میں جو قافیہ نظم کو چاربیتہ نہیں مانتے اور اس سے انحراف کرتے ہیں اس کو زنجیردار حرفی کا نام دیتے ہیں. حرفی کو شعرا میں سائیں احمد علی کی زنجیری دار نظم کو زنجیری دار حرفی کہہ کر یاد کرتے ہیں. (۱۹۷۸ ، چاربیتہ ، ۱۶). [زنجیری + دار (رک) + حرفی (رک)].

---گولا/گولہ (---و مج / فت ل) امذ.
وہ گولہ جو چلنے کے بعد توپ ہی میں رہ جائے یا چلنے کے بعد منزلِ مقصود تک نہ پہنچے اور راہ میں رہ جائے. سلطانی قلعے میں نو سو انتیس ضرب توپ ، ننانوے ہزار بندوق و قرابین ، تراسی باروت خانے ، انگنت گولیاں اور گولے زنجیری گولے وغیرہ نکلے. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۶۹۸). دانہ آدمی اسے زنجیری گولہ کہتا ہے کہ توپ میں سے نکل کر پھر وہیں الجھ رہتا ہے .(۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۳۸۳). [زنجیری + گولا / گولہ (رک)].

زَنَخ (فت ز ، ن) امث ؛ امذ (قدیم).
۱. ٹھوڑی.
بھوان کوں از جگر بخشا ، زنخ کوں ہوش لب بخشا
مگر آوازالحان کوں بجاں آپن کرن بخشا
(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سُلطان ثانی ، ۱۱).
سیب ہے تُجھ زنخ آگے بے قدر
رین میں زلف کی چہرہ جیوں بدر
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۳). مونڈے ہوئے بال بھی کئی طرح کے رنگ سے تیار کئے یہ ریش عملی رخ و زنخ پر جما دی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۴۴۷). ۲. **طعنہ ، بیہودہ بات** (ماخوذ: لُغاتِ سعیدی ؛ لُغاتِ کِشوری). [ف].

---زَن (---فت ز) صف.
طعنہ دینے والا ، دون کی لینے والا ، بڑ مارنے والا.
کیا ہے جو ہو زنخ زن مہ پاس کا ستارا
ہے داغ جانِ عالم ٹھوڑی کا خال تیرا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۳).
شیر خُدا علی کہ شجاعت ہے جسکی ہے
سر پنجۂ اسد یہ زنخ زن بتان تیغ
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۱). [زنخ + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

زَنخا (فت ز ، سک ن) امذ ؛ ــــ زنخہ.
وہ شخص جسکی حرکات و سکنات عورتوں کی سی ہوں ، ہیجڑا ؛ (مجازاً) نامرد ، بُزدل. طحطاوی میں ہے کہ مُخنّث زنانے اور زنخے کو بھی کہتے ہیں جس کی اعضا اور زبان میں عورتوں کے مانند نرمی ہو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۷۱). عورت ہے یا چرخا ، موئی ہیجڑی نہ زنخا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۵۳).
جچتی نہیں ہے ویسے ہی زنخے کی کوئی بات
چل خیر تُجھ کو دل کی خلش سے تو ہے نجات
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۸۳). [زن + ف : ک ـ خ (لاحقۂ تصغیر) + ا ، لاحقۂ تحقیر].

زَنَخدان (فت ز ، ن ، سک خ) امث.
ٹھوڑی.
چشمۂ آبِ بقا جگ میں کیا ہے حاصل
یوسفِ حُسن ترے چاہِ زنخدان میں آ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲).
جان کر جو کوئے میں گرتا ہو اُوس زنخدان کی چاہ کیجیے کا
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۲۴).

خال کاجل کا نہ سمجھو اس زنخداں کے قریب
آ گیا ہے ہاتھ زنگی کے کنارہ چاہ کا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹). اوپر کا لب چھوٹا نیچے کا جبڑا مع زنخداں آگے کو ابھرا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴). [ف].

زَنَخْدانی (فت ز ، ن ، سک خ) صف.

زنخداں (رک) سے متعلق ، ٹھوڑی تک. داڑھی کو جو فقط زنخدانی تھی خلافِ وضع جان کر تراشوانا. (۱۸۸۷ ، حملاتِ حیدری ، ۶۱۶). [زنخداں + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَنْخَہ (فت ز ، سک ن ، فت خ) امذ.

رک : زنخا. مرد عورتوں کا سا بناؤسنگار کرے تو وہ زنخہ ہے . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۴۸). سامنے ایک زنخہ سپاہی کی وردی پہنے برسرِ چوراہا ناچ رہا ہے . (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۲۸). [زنخا (رک) کا متبادل املا].

زَنْد (۱) (فت ز ، غنہ) امث.

۱. آتش پرستوں کی مذہبی کتاب جو اُن کے عقیدے کے مطابق زردشت پر نازل ہوئی تھی.

دیوان کو ہمارے بتوں کی نگاہ میں
اے شیفتہ وہ رُتبہ ہے جو بید و زند کا

(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، د ، ۴). زند کوئی زبان نہیں بلکہ اوستا کے متن کا کئی صدی بعد کی زبان میں ترجمہ ہے. (۱۹۶۱ ، نوائے ادب ، بمبئی ، اپریل ، ۲۵). ۲. بڑا ، بزرگ (لغاتِ پیرا ؛ لغاتِ کشوری). [ف].

--- پیل (--- ی مع) امذ.

بڑا ہاتھی. زندپیل ہاتھی بزرگ کو کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱). [زند + پیل = فیل].

زَنْد (۲) (فت ز ، غنہ) امذ.

۱. کلائی ، ہاتھ کا پہنچا ؛ کلائی کی ہڈی. پیدا کیا حق تعالے نے کہنی سے نیچے کلائی تک دو استخوان سے ... جن کو زندین کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات ترجمہ ، ۳۵۸). دست میں کعبرہ اور زند نمایاں ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۵۹). ۲. چقماق کا پتھر (لغاتِ پیرا). [ع].

--- اَسْفَل کس صف (--- فت ا ، سک س ، فتِ ف) امث.

ہاتھ کی چھوٹی انگلی (چھنگیاں) سے ملی ہوئی نیچے کی طرف کی ہڈی. جو ہڈی نیچے کی طرف خنصر سے ملحق اور غلیظ ہے اسکو زندِ اسفل بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۸). [زند + اسفل (رک)].

--- اَعْلیٰ کس صف (--- فت ا ، سک ع ، ل بفت) امث.

انگوٹھے سے ملی ہوئی ہڈیاں. وہ استخوان اوپر کی طرف جو انگوٹھے سے ملحق ہے بہت دقیق ہے اسکو زندِ اعلیٰ بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۸). [زند + اعلیٰ (رک)].

زِنْدان (کس ز ، سک ن) امذ.

قید خانہ ، محبس ، جیل خانہ ، جیل.

کٹے تنگ صندوق زندانِ من
دیوان کا سپہ تھا نگہبانِ من

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۲).

مجھ کوں گُل گشتِ باغ زنداں ہے
سبزہ زنجیر و شاخ سُنبل دام

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۶). ایسے زنداں میں پھنسا کہ صورت رہائی کی مُطلق خیال میں بھی نہ آتی تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۷).

خانہ زادِ زلف ہیں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
ہیں گرفتارِ وفا زنداں سے گھبرائیں گے کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵). جب اتنے دن تک اسیرِ زندانِ الم رہا تو ... جھلا کر میں نے قسم کھائی . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۷).

تیرے دیوانے کا زنداں تنگ ہے
جس طرف جائے گا ٹکر کھائے گا

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۸). شاعر خس و خاشاک کو سربلند و سرفراز دیکھنے کی آرزو میں زنداں پہنچ جاتا ہے . (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۶۷). [ف].

--- بان صف.

قید خانے کی نگرانی کرنے والا ، قید خانے کا محافظ. منادی ندا کرتا تھا کہ مشکور زنداں بان نے مُسلم کے بیٹوں کوں بندی خانہ سے آزاد کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۳).

میں وہ قیدی ہوں کہ زنداں بان اگر دیکھے مُجھے
میری حالت پر خدا کا خوف کھا کر چھوڑ دے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۲۵۱). زنداں بانوں کو حلوے چٹا کر ان سے آشنائی پیدا کی. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۴ : ۲۳). [زنداں + بان (رک)].

--- خاموشاں کس اضا (--- و مج) امذ.

قبرستان (جامع اللغات) . [زنداں + خاموش (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

--- خانَہ (--- فت ن) امذ.

قیدخانہ ، جیل خانہ. زندان خانے سے باہر نکلو دیکھو لشکر بھی ہمارا رہا ہوا ہو گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۳۹). زندان خانہ کے واسطے کچھ قوانین مقرر ہوا کرتے ہیں تاکہ سرکش اور مجرم قیدیوں کو سزا ملتی ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۳۸). صفوی عہد میں اس قلعے کو پھر قابلِ استعمال بنا کر زندان خانہ قرار دے دیا گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۹۹). [زندان + خانہ (رک)].

--- فَراموشاں کس صف (--- فت ف ، و مج) امذ.

خطرناک قیدخانہ ، قیدِ تنہائی ، ایسا قیدخانہ جہاں سے باہر نہ آ سکیں. چاہا کہ دونوں کا نام و نشان صفحۂ دوراں سے مٹا دے. مگر حلم اور سلطنت کا داب مانع ہوا اور ارشاد کیا دل اور حیلہ کو زندان فراموشاں میں محبوس کرو. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۵۸) [زنداں + فراموشاں (رک)].

ـــ گُزِیدَہ (ـــ فت نیز ضم گ ، ی مع ، فت د) صف.
قیدی ، قیدخانہ کی تکالیف برداشت کیے ہوئے ؛ اسیر. نئی نسل کے زنداں گُزیدہ ادیبوں کی بزم کے میرِ مجلس فیض صاحب ہیں . (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۳۳).[زنداں + ف: گزیدہ ، گزیدن کاٹنا].

ـــ مَنِش (ـــ فت م ، کس ن) امذ.
دُنیا (جامع اللغات). [زِنداں + منش (رک)].

زِنْدانَہ (کس ز ، سک ن ، فت ن) امذ.
ایسا پھل جس میں بہت سے بیج ہوں اور بیج مختلف خانوں میں بند ہوں. زِندانہ .. عموماً کثیر پھل پتّا اعلیٰ بیض خانہ سے تیار ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۱۷۲). [زنداں + ہ ، لاحقۂ نسبت].

زِنْدانی (کس ز ، سک ن) صف.
قیدی ، اسیر ، گرفتار ، محبوس.

مگر یہ ڈرتے نہیں ہیں زِقہرِ سلطانی
نہ جانوں جانے یہ کیا اپنے دل سوں زندانی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۲). حضرتِ یوسف قیدخانے میں اِتنا روئے کہ زِندانیوں .. کے جگر پھٹ گئے.(۱۸۱۲ ، گُلِ مغفرت ، ۱۱۸).

کتنے دل خوش ہیں تیرے زِندانی
شور ہے دِلنشیں سلاسل کا

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۲۷).

دل سے اپنے پوچھ او زندانیٔ علمِ کتاب
حُسنِ قدرت کو بھی دیکھا ہے برافگندہ نقاب

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۵). [زنداں + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَنْدْبار (فت ز ، سک ن ، د) امذ.
ظالم ، خونخوار. شیر ... سب سے زیادہ شجاع سب سے زیادہ غیور ہے مگر سب میں مُوذی اور زندبار آزار مشہور ہے . (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۷۵). [ف].

زَنْدَق (فت ز ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : زندقہ.

نئیں کو ہے اور ہے کو نئیں کہنا
کِذب ہے بلکہ کُفرِ زندق ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۱۴). [ع].

زَنْدَقَہ (فت ز ، سک ن ، فت د ، ق) امذ.
یہ عقیدہ کہ نہ خدا موجود ہے اور نہ آخرت کا کوئی وجود ہے ، بے دینی ، بے اعتقادی ، باطنی کفر اور ظاہری ایمان نیز دو خداؤں یعنی خدائے خیر (یزداں) اور خدائے شر (اہرمن) کا قائل ہونا. الحاق کرتے ہیں اُسکے فعل کو ساتھ ذنوب کبائیر کے اور اس کے اعتقاد کو ساتھ کفر اور زندقہ اور الحاد کے . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۴) . اُس میں فروگزاشت اور سُستی بجزالحاد و زندقہ کچھ نہیں ہے. (۱۸۹۳ ، رشحاتِ اردو (ترجمہ) ، ۱۳۴). ذرا بھی اس سے تجاوز کرنا کُفر و زندقہ میں داخل تھا. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۳۶). عملِ اجتہاد کو بدعت اور زندقہ سے تعبیر کرتے تھے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۲۵). [ع].

زِنْدگاں (کس ز ، سک ن ، فت د) صف ؛ ج.
زندہ (رک) کی جمع.

کِس سے پوچھوں کون سُنتا ہے فغانِ زندگاں؟
کاش کہ بِل جائے تک شہرِ خموشاں کو زباں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۹۳). [زندہ (بحذف ہ) + گاں ، لاحقۂ جمع].

زِنْدگانی (کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
حیات ، عمر ، زندگی. عشق جھاڑ ہے ، حسن پانی ، حسن قایم عشق کی زندگانی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۴).

ولی جن نے منہ باندھیا دل کوں اپنے نونہالاں سوں
نہ پایا پھل جہاں میں اُن نے ہرگز زِندگانی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲).

زِندگانی ابد کی بخشے ہر
تیرا مارا بھلا کہیں بھی جیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۸۳). ایسا کام کر جس میں میری زندگانی ہو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۷).

بڑے نادان ہیں جو لوگ ڈرتے ہیں امیر اُس سے
اجل تو نام ہے اک زندگانی کے نگہباں کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۵).

موت کی تاریکیوں میں زندگانی کے سفیر
اے خوشا صبحوں کی نیّت اے اُجالے کے ضمیر

(۱۹۵۶ ، نبضِ دوراں ، ۲۳۴) . وہ اپنی آئندہ زِندگانی کا نقشہ کھینچتے تھے تو پُھول ہی پُھول نظر آتے تھے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۸). [زندگاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آخِر کَرْنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، زندگی کے دن پُورے کرنا.

فراقِ یار میں مرمر کے آخر زندگانی کی
رہا صدمہ ہمیشہ روح و قالب کی جُدائی کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲).

ـــ بھاری ہونا محاورہ.
زندگی دوبھر ہونا.

سانس کرتی ہے گرانی تن پہ فرطِ ضعف سے
زندگانی ہے ترے عاشق پہ بھاری ان دِنوں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۲۴۹).

ـــ پَر / پہ خاک فقرہ.
ایسی زندگی پر لعنت.

ہوئے ہیں قلب و جگر چاک چاک تیرے بعد
ہے زندگانیٔ دنیا پہ خاک تیرے بعد

(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات)).

ـــ تَلْخ ہونا محاورہ.
رک : زندگی تلخ ہونا.

نہ ان بھاوتا تھا نہ پانی اُسے
ہوئی تلخ سب زِندگانی اُسے

(۱۷۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۷۷).

غرض کہ مجھ کو ہوئی زندگانی تلخ تمام
کہے ہے سن کے مرا حال وہ مجھے کیا کام
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۱۲).

---حرام کرنا محاورہ.
رک : زندگی تلخ کرنا.
جو کھینچوں گا میں ذوالفقار از نیام
کروں زندگانی انن پر حرام
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۱۱).

---دہ (---فت د) صف.
زندگی بخشنے والا (ماخوذ : جامع اللغات). [زندگانی + ف : دہ ، دادن - دینا].

---سے تنگ ہونا محاورہ.
زندگی سے بیزار ہونا، زندگی کے ہاتھوں پریشان ہونا. تہی دستی نے کاوادیا ہے زندگانی سے تنگ ہوں ناچار جانے سے باہر ہوکے فلک سے برسرِ جنگ ہوں. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ)، انشائے سرور ، ۱۱).

---سے ہاتھ دھونا محاورہ.
زندگی سے ہاتھ دھونا ، مرنے پر آمادہ ہونا.
پھریا سات توں بہوت دل گیر ہو
کہ سب زندگانی سیتے ہاتھ دھو
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۴).

---کاٹنا محاورہ.
زندگی بسر کرنا.
زندگانی تو ہر طرح کاٹی
مر کے پھر جیونا قیامت ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۳).

---کرنا محاورہ.
رک : زندگی کرنا.
ووہیں خاک ہو جم تیرے پاؤں تل
کریں زندگانی تیرے چھاؤں تل
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶).
ہم اتنی عمر میں دنیا سے ہو گئے بیزار
عجب ہے خضر نے کیوں کر کہ زندگانی کی
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۹۸).
ہجر میں مر کے زندگانی کی
اب بھی پوچھا تو مہربانی کی
(۱۸۶۰ ، زہر عشق ، ۱۰).

---کے لالے پڑنا محاورہ.
رک : جان کے لالے پڑنا.
زندگانی کے ہمیں لالے پڑے
ہائے کس بیدرد کے پالے پڑے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶۰).

---ہونا محاورہ.
عمر بسر ہونا.
جب جدا ایسا یار جانی ہو
کہیے کس طرح زندگانی ہو
(۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۳۴).

زِنْدَگوں (کسر ز ، سک ن ، فت د ، و مج) امذ.
زندہ (رک) کی جمع.
ہے زندگی ، زندگوں کو پانی
بے آب کہاں ہو شادمانی
(۱۸۴۷ ، جامع المظاہر ، ۲۳). [زندہ (بحذف ہ) + گوں ، لاحقۂ جمع].

زِنْدَگی (کسر ز ، سک ن ، فت نیز سک د) امث.
زیست ، ہستی ، حیات ، زندگانی.
کنارے لگ رہی ہیو بن اکیلی
یہی ہے زندگی مجھ پر ڈھیلی
(۱۶۲۵ ، بکٹ کہانی ، ۷).
دمِ زندگی تئیں وفادار ہوں
سخن مختصر عمر لگ یار ہوں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۸). اگر دشمن سے بچاؤ نہ رکھتا تو زندگی کیونکر ہوتی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۵۳). دردمند مسلمانوں نے طرح طرح کی تحریکیں شروع کیں اور طرح طرح کی تدبیر اختیار کیں کہ ... بے اعتباری کی زندگی سے نجات حاصل ہو. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۵۸). [زندہ (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---اجیرن ہونا محاورہ.
جینا دوبھر ہونا ، کٹھن ہونا ، زندگی دشوار ہو جانا. اس زندگی کو کیسے برداشت کروں جو بجائے خوشگوار ہونے کے اجیرن ہوتی جا رہی ہے. (۱۹۳۴ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۰۳).

---اڑنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا.
ہے وہ بحرِ حسن پردے میں ، اڑی اب زندگی
اپنی کشتی کو یہ جانے بادباں ہو جائے گا
(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۴۷).

---آخر کرنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا (مہذب اللغات).

---آخر ہونا محاورہ.
موت کا وقت قریب آنا (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---بخشنا محاورہ.
پیدا کرنا ، زندہ کرنا ، جلانا . تمہارے بھائی نے مجھے زندگی بخشی ، کنبہ عطا کیا وہ مجھے بھائیوں سے بھی زیادہ عزیز ہے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۲۰۱).

---بڑھنا محاورہ.
عمر بڑھنا ، طولِ عمر ہونا ، زمانۂ حیات میں اضافہ ہونا.

جتنی بڑھتی ہے اُتنی گھٹتی ہے
زِندگی آپ ہی آپ کٹتی ہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۹۲).

--- بَسَر کَرْنا محاورہ.
عمر گُزارنا ، زندگی گُزارنا. انہوں نے اس امر کو ترجیح دی کہ امن و امان سے مدینہ میں زِندگی بسر کریں. (۱۸۸۴ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۴). شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ تجرّد میں زندگی بسر کی .
(۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱).

--- بِک جانا محاورہ.
کسی کا غُلام ہونا ؛ پابند ہونا ، ملازم ہو جانا. خِدمت گُزار لیکن لائق ... جانتے تھے کہ ہماری زِندگی بکی ہوئی ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۹).

--- بِیت جانا محاورہ.
عُمر گُزر جانا.
اور بری بات کو بُھلانے کی جدوجہد میں
زِندگی بیت جاتی ہے
(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۹۸).

--- بیکار ہونا محاورہ.
جینا بے سُود ہونا ، زندگی کا لاحاصل ہونا.
ڈوب مریے چل کنویں میں زِندگی بے کار ہے
دل میں آتا ہے یہی چاہِ زنخداں دیکھ کر
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۶۳).

--- بھاری لَگْنا محاورہ.
زِندگی مُصیبت معلوم ہونا ، بوجھ لگنا.
جسے عشق کا تیر کاری لگے
اسے زندگی جگ میں بھاری لگے
(۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۶۹).

--- بھاری ہونا محاورہ.
زِندگی دوبھر ہونا.
لگا ہے میرے دل پر تیر کاری
ہوئی ہے زندگی اب مجھ کو بھاری
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۲۴).

--- بَھر م ف ؛ صف.
عُمر بھر ، تاحیات ، جیتے جی.
جناں سے ہوئی مُدّت آدم کو نِکلے
وطن سے ہوں میں زندگی بھر سے باہر
(۱۸۷۸ ، سُخن بے مثال ، ۴۲). مجھے تو اس نے اس قدر آرام پہنچایا تھا کہ زندگی بھر یاد کروں گی اور اس کے لئے روؤں گی. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۳۴۷).

--- پانا محاورہ.
جان آنا ، رونق ہونا ؛ دوبارہ زندہ ہونا ، نئی زندگی ملنا. صاحب کے نزدیک میم اور میم کے نزدیک لڑکے نے گویا دوبارہ زندگی پائی.
(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۷۲).
زِندگی پا رہی ہے یہ دنیا ہم فقیروں کا فیض جاری ہے
(۱۹۴۱ ، روح کائنات ، ۱۲۲).

--- پَر حَرْف آنا محاورہ.
مرنا ، موت آنا (علمی اُردو لُغت).

--- پَر/ پہ خاک فقرہ.
ایسی زندگی پر لعنت ، کلمۂ نفریں.
دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زِندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

--- تَلْخ کَرْنا محاورہ.
سخت تکلیف پہونچانا ، جینا حرام کر دینا ، اذیّت پہنچانا.
حضرتِ دل تلخ میری زندگی کرتے ہیں آپ
ہر کسی پر مُفت جو طوفاں لیے مرتے ہیں آپ
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۷۱). ہر مسام میں سینکڑوں طرح کے روگ پیدا ہو سکتے ہیں اور ایک ایک روگ زندگی کے تلخ کر دینے کے لیے بس کرتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۲۶). زرینہ کا باپ .. جاہل بیوی کے ہاتھوں مجبور تھا جس نے محض اپنی ہٹ کی وجہ سے اپنی ہی نہیں گھر بھر تک کی زندگی تلخ کر رکھی تھی.
(۱۹۱۵ ، گرداب حیات ، ۸۴).

--- تَلْخ ہونا محاورہ.
ایسی تکلیف پہونچنا کہ جینے کا لُطف جاتا رہ ، جان مُشکل میں ہونا ، پریشانی میں بسر ہونا.
زندگی تلخ ہو گئی اپنی
تجھ سے ملنے کا کچھ مزا نہ ملا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۴). میاں بی بی کے ایک اِختلاف سے دونوں کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۸). باوا جان بھی اس کو خُوب جانتے ہیں پھر بھی وہ اس عقدے پر حد سے سِوا مُصر ہیں کہ میری زندگی تلخ ہوگئی ہے. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۱۱۵).

--- تَلَف کَرْنا محاورہ.
زندگی برباد کرنا.
کیوں عبث زندگی تلف کیجیے
رنج اولادِ ناخلف کیجیے
(۱۸۸۰ ، قلق لکھنوی (مہذب اللغات)).

--- تیر کَرْنا محاورہ.
زندہ رہنا ، زندگی گُزارنا.
تیر کرنا زندگی کا ہجر میں اشکال ہے
روز ہے گویا مہینا اور مہینا سال ہے
(۱۸۴۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۲۸) . اپنے کو مسلمان کہتے ہیں مگر مال کی طمع میں خونِ مُسلم جائز سمجھتے ہیں ان کے ساتھ رہ کر

کوئی بھلا آدمی اپنی زندگی تیر نہیں کر سکتا. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۹۸). میں تم پر بھارو ہوں تو ہنسی خوشی رخصت کردو میکے میں بیٹھ کر زندگی تیر کردوں گی. (۱۹۴۳ ، جنتو نگہ ، ۹۹).

---تیر ہونا محاورہ.
عمر بسر ہونا.

جامِ کوثر ہمیں جنّت میں ملے یا نہ ملے
زندگی بادہ پرستوں میں ہوئی تیر تو ہے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۱).

---چلتی پھرتی چھاؤں ہے کہاوت.
زندگی ناپائیدار ہے ، دنیا بے اعتبار ہے.

جب کھلیں آنکھیں ہوئی شرمندگی
چلتی پھرتی چھاؤں ہے یہ زندگی
(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

---چند روزہ ہے فقرہ.
زندگی بہت جلد فنا ہو جانے والی ہے ، یہ دنیا ناپائیدار ہے ، زندگی عارضی ہے (ماخوذ : مہذب اللغات).

---چھین لینا محاورہ.
مار ڈالنا ، زیست سے محروم کر دینا. ان جیسے بڑے آدمی سے اس طرح زندگی چھین لی جائے یہ بڑا سانحہ ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ستمبر ، ۱۱).

---حاصل ہونا محاورہ.
حیات ملنا ، دوام ہونا. حسن نظامی ان کا ذکر اس واسطے لکھتا ہے کہ اُن کے احسانات کو زندگی حاصل ہو اور ان کی یاد ... ہمیشہ سلامت رہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۱۶).

---حباب ہے فقرہ.
زندگی کو ثبات نہیں ، حیات ناپائیدار ہے (محاورات ہندوستان ؛ مہذب اللغات).

---حرام ہونا محاورہ.
زندگی تلخ ہونا ؛ پریشانی و مصیبت میں بسر ہونا ، سخت مشکل میں ہونا ، جینا دوبھر ہونا.

مر گئی تھی جو مجھ پہ وہ گلفام
زندگی ہو گئی مجھے بھی حرام
(۱۸۶۵ ، زہرِ عشق ، ۱۷۰).

حرام موت کو میں پہلے سُن چکا تھا بارہا
یہ اب سُنا ہے عشق میں زندگی حرام ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۸).

---ختم ہونا محاورہ.
مر جانا.

زندگی ختم ہوئی جب تو یہ آواز سنی
آ گیا میں ترے نزدیک بس اب دور نہیں
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات)).

---خوار کرنا محاورہ.
عمر برباد کرنا ، زندگی بے مصرف بسر کرنا. وفاداری اور ایمان کے پیچھے اپنی تمام زندگی خوار کردوں گا. (۱۹۱۲ ، خوبصورت بلا ، ۹۱).

---داؤں پر لگانا محاورہ.
زندگی کو خطرے میں ڈالنا ، جان کا خطرہ مول لینا ، جان لیوا کام کرنا. دو برس تک اس نے اپنی زندگی داؤں پر لگا کر مسیحی رسم الخط میں لکھی ہوئی قدیم فارسی زبان کے مکالموں کی آدھی نقل اتاری. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۰).

---درکار ہونا محاورہ.
زندگی چاہنا ، جان کو اہم جاننا ، ضروری سمجھنا. ہم مجبور ہیں تم صاحبِ اختیار ہو یا چلے آؤ نہیں تو ہم کو بلاؤ اگر ہماری زندگی درکار ہو. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۳۲).

---دشوار ہو جانا/ہونا محاورہ.
عمر مصیبت میں گزارنا ، جینا مشکل ہو جانا.

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے
(۱۹۳۳ ، سرودِ زندگی ، ۱۱۰).

---دوبارہ پانا محاورہ.
مرتے مرتے بچنا. یوں تو میں اور سپہرآرا دونوں ممنون ہیں آپ نے اس کی جان بچائی آپ کی عنایت سے اس نے دوبارہ زندگی پائی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۲).

---دوبھر ہونا محاورہ.
زندگی وبال ہونا.

پروا نہیں ہے تم کو تو ہم تم پہ کیوں مریں
دوبھر نہ زندگی ہے نہ گھر سے سوا ہیں ہم
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۵۶). میں پریشان ہوں اور میری زندگی دوبھر ہو گئی ہے. (۱۹۴۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۰۶).

---دینا محاورہ.
حیات بخشنا.

بستیاں بن گئیں ہم جہاں رُک گئے
زندگی دے گئے ہم جہاں سے چلے
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۲۵). سائنٹفک تحریروں نے اُن کے اسٹائل کو زندگی دی. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ / اپریل ، ۱۴).

---رکھ لینا محاورہ.
جِلا لینا ، مرنے سے بچا لینا.

بات وہ میرے ساتھ کی تم نے
بخدا رکھ لی زندگی تم نے
(؟ ، گلشن عشق (مہذب اللغات)).

---رکھنا محاورہ.
زندگی گزارنا ، اندازِ زندگی اختیار کرنا. دکھاوے کے بغیر بھی سیدھی سادی زندگی رکھنے سے آدمی دنیا میں کامیاب ہو سکتا ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۵).

---روگ بَن جانا محاورہ.
رک : زندگی وبال ہونا.
پڑا تھا سونا ستار دل کا ، ہوئی اچانک یہ جاگ تم سے
جو زندگی روگ بن چکی تھی وہ بن گئی آج راگ تم سے
(۱۹۸۰ ، جمیل ، فکرِ جمیل ، ۱۸۱).

---زِندہ دِلی کا نام ہے کہاوت.
(ناسخ کا مصرعہ غلط طرح سے بطور مقولہ مشہور و مستعمل) آدمی کو ہنس بول کے زندگی گزارنا چاہیے.
زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۲). «زندگی زندہ دلی کا نام ہے» بظاہر مصرعے میں فرق معلوم نہیں ہوتا لیکن «ہے» کو نام سے پہلے رکھنے سے بحر بدل جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۶۲).

---سُدَھرنا محاورہ.
حالت بہتر ہونا ، زندگی اچھی گزرنا ، حالات سازگار ہو جانا . اس کے ساتھ شادی ہونے میں تمہاری زندگی سدھر جائے گی اور جیسی اچھی اس کے ساتھ گزرے گی اور کسی عورت کے ساتھ ممکن نہیں. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۳۲).

---سے بیزار ہونا محاورہ.
زندگی سے تنگ ہونا ، پریشانی میں بسر ہونا. تو کون ہے اور کیوں اپنی زندگی سے بیزار ہوا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۷). بڈھا ادھر تو عزیز و اقارب کی موت ادھر ایک زبردست شکست اور سب سے زیادہ ملک کی بربادی ، زندگی سے بیزار تھا ، مطلق نہ ڈرا. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ۱۷).

---سے بَتَنگ/تَنگ ہونا محاورہ.
جان سے بیزار ہونا ، مصیبت میں زندگی بسر کرنا.
اور ہوں میں اپ زندگی سے بہ تنگ
مجھے ڈنک بچھو کا ہے مور چنگ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳). کلیسا والوں نے اپنی سیاہ کاریوں کا ایسا نشانہ بنا رکھا تھا کہ ان میں سے اکثر اپنی زندگی سے تنگ تھیں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۳۹).

---سے چُھوٹنا محاورہ.
مر جانا ، زندگی سے نجات حاصل کرنا. یا اللہ میں مر جاؤں تو اس زندگی سے چھوٹوں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳۸).

---سے خَفا ہونا محاورہ.
زندگی سے تنگ ہونا ، بیزار ہونا.
میں اماں کے پاس اپنے گھر ہی میں ہوں
مگر زندگی سے خفا جی میں ہوں
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرا ، ۱۵).

---سے سیر ہونا محاورہ.
جینے کو دل نہ چاہنا ، زندہ رہنے کی خواہش ختم ہو جانا ، جینے سے دل بھر جانا. حضور کئی دن سے بے آب و طعام ہیں خاصہ نوش جان فرمائیں ہم لوگ جو زندگی سے سیر ہیں شکرِ خدا بجا لائیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۷).

---سے مُنھ موڑنا محاورہ.
جان دے دینا ، مر جانا. میراجی میں سنفیت ، شکست خوردگی اور ہزیمت ہے وہ ان معنوں میں زندگی سے منہ موڑ لیتا ہے. (۱۹۶۹ ، فکرِ سخن ، ۹۶).

---سے ہاتھ اُٹھانا محاورہ.
مرنے کے لیے تیار ہونا ، جینے سے مایوس ہونا. تاج الملوک یہ سن کر مایوس ہوا اور اپنی زندگی سے ہاتھ اٹھا کر ٹکریں مارنے لگا. (۱۸۰۳ ، مذہبِ عشق ، ۶۹).

---سے ہاتھ دھو بَیٹھنا/دھونا محاورہ.
۱. مرنے پر آمادہ ہونا ، جان کو خطرے میں ڈالنا ، موت کا شکار ہونا ، جان دیدینا) اس وقت اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر عرض کرتی ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۹).
عاشقِ جانباز تیرا زندگی سے ہاتھ دھوے
آج تیرے روبرو ہے سر کو زانو پر دھرے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۳۸). **۲. وفات پانا ، مر جانا.** ہمارے حامیوں میں سے ایک جوان ... اپنی قیمتی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۸۲).

---سے یاس ہونا محاورہ.
جینے سے مایوس ہونا ، جان سے ناامید ہونا.
زندگی سے پھر تجھے کیوں یاس ہے
مرگ کا ہر وقت کیوں وسواس ہے
(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

---شَرط ہے فقرہ.
اگر زندہ رہے ، اگر جیتے رہے.
زندگی شرط ہے اے دل وہ کہاں جاتے ہیں
مجھ تلک بھی انہیں لے آئیںگے لانے والے
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۶۸).

---عَذاب بَنانا/ہونا محاورہ.
جینے میں پریشانی ہی پریشانی ہونا ، دکھ درد میں گھرا ہونا.
زندگی ہو گئی عذاب ہمیں
گزرے زاہد تیرے ثواب سے ہم
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۸۳). اس نے اپنی زندگی کو اپنے لئے عذاب بنا رکھا تھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ جولائی ، ۱۳).

---کا اعتبار کیا؟ فقرہ.
دنیا کی زندگی کا بھروسہ نہیں ، زندگی چند روزہ ہے . زندگی کا اعتبار کیا ہے یہ بڑا دھوکھا ہے. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۸۰).

---کاٹنا محاورہ.
عمر بسر کرنا.

کیونکر تڑپ تڑپ کے نہ کاٹوں میں زندگی
عاشق جو زلف کا ہے وہ کژدم گزیدہ ہے
(۱۸۳۸ ، ریاض البحر ، ۳۵۱).

عجب حِساب ہے دُنیا میں زِندگی کاٹی
نفس کی آمد و شُد سے رہی شمار میں روح
(۱۸۶۲ ، غنچۂ آرزو ، ۵۰).

تعجب کیا کہ بچ ہی جائے وہ دم توڑنے والا
پرستاری میں تیری کاٹ دے پھر زندگی ساری
(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۸).

---کا جام پِینا محاورہ.
کسی کی سلامتی یا تندرستی کا جام پینا، کسی کی یاد میں شراب یا شربت کا پیالہ پی کر اس کی سلامتی کی دعا مانگنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---کا جَواب دینا محاورہ.
موت کے آثار نظر آنا.

ایسا نہ ہو کہ آتے ہی آتے جوابِ خط
قاصد جوابِ زندگیٔ مُستعار دے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۷).

---کا چِراغ گُل ہونا محاورہ.
موت آ جانا ، زندگی ختم ہو جانا. کوئی نہیں جانتا کہ زندگی کا چراغ کب گل ہو گا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۶۱). آخر زندگی کا چراغ گُل ہونے سے پہلے بھڑکا اور بہت زور سے بھڑکا . (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۶).

---کافُور ہونا محاورہ.
مر جانا (عِلمی اُردو لُغت).

---کا کیا بَھروسَہ فقرہ.
زندگی کا کوئی اعتبار نہیں. غسّال کو بھی لیتا آیا کہ زندگی کا کیا بھروسہ اگر یک اجل حضور کو خُلدِعلیں کی سیر دِکھائے تو غسّال جھٹ پٹ غسل دے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۵).

---کا میلَہ امذ.
دُنیا کا تماشہ ، رونق. وہ بلوچ یا عرب قبائل کی طرح خانہ بدوش نہ تھے جو بستیاں بسا کر رہنے کے بجائے اپنے ریوڑوں کے لیے گھاس کی تلاش میں چل پھر کر زندگی کا میلہ دیکھتے تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۵۵).

---کا وَرَق امذ.
زندگی کا ہر ہر لمحہ ، تمام عمر ، زندگی.

اہلِ بینش کُھلی کتاب ہے یہ
زندگی کا ورق ورق دیکھو
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۳۳).

---کَٹْنا محاورہ.
عُمر بسر ہونا.

زندگی کٹنے کو کٹتی ہے مگر حال یہ ہے
چین میرے لئے عنقا ہے ، مسرّت نایاب
(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۳۸).

میں مرد ہوں چلوں پھروں بَہل کے زندگی کٹے
کبھی خیال اُدھر ہٹے کبھی نگہ ادھر ہٹے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۲۴).

---کَرْنا محاورہ.
زندگی گزارنا ، عُمر بسر کرنا ، عمر گُزارنا.

کر زندگی اس طور سے اے درد جہاں میں
خاطر پہ کسو شخص کی تو بار نہ ہووے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۲). اِنصاف کی صفت سے زندگی کرنی اور عدالت اور حمایت کی نظر سے رعیّت کی طرف دیکھنا کوئی کام اس سے بہتر نہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۴۴). ۱۲ برس تک بیٹھے رہے اور بناسپتی کھا کر زندگی کی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری، ۵۲۷).

یوں کی ہے اہلِ بیتِ مطہر نے زندگی
یہ ماجرائے دخترِ خیرالانام تھا
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۳۸). اس درد سے پہلے کی دُنیا میں لوگ زندگی کرتے اور سِکھاتے اور جانتے تھے. (۱۹۸۶ ، فکشن، فن اور فلسفہ ، ۱۴).

---کو بَرْتنا محاورہ.
زندگی گُزارنا. ان میں زندگی کو برتنے اس سے لُطف اندوز ہونے اور اس کی مشکلات سے دوچار ہونے کا حوصلہ ہر جگہ کارفرما ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۳۸).

---کو پار لَگانا محاورہ.
عُمر بسر کرنا ، زندگی کاٹنا. میں بلا شادی کئے زندگی کو پار لگا سکتی ہوں ، ودیالیہ سے نکل کر کالج میں داخل ہو جاؤں گی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۵).

---کی بَہار دیکْھنا محاورہ.
عُمر گُزارنا ، عرصہ گُزر جانا. تم بھی اس عرصے میں اپنی زندگی کی کافی بہاریں دیکھ چکے ہو گے اور میری تحریر تمہارے واسطے باعثِ پریشانی نہ ہو گی. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۴۳۵).

---کے دِن بَھاری ہونا محاورہ.
زندگی کا اذیّت ناک ہونا ، دُکھ درد سے بھرا ہونا.

ہوئے ہیں ایسے مُجھے زندگی کے دن بھاری
کسی سے لاش بھی اٹھے یہ احتمال نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۷).

---کے دِن بَھرْنا محاورہ.
خوشی یا ناخوشی کے ساتھ زندگی کے دن گُزارنا ، زندگی کے دن پُورے کرنا.

کلام اس کے نہ خالی رنج سے تھے
وہ بھرتے تھے دن اپنی زندگی کے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳: ۶۹۴).

---کے دِن پُورے کَرنا محاورہ.
رنج و تکلیف میں عُمر گُزارنا ، بِلا رغبت یا بِلا دلچسپی کے دن گُزارنا.
اپنی زندگی کے دن پُورے کر رہا ہے.(۱۹۱۸ ، گردابِ حیات ، ۸۹). آمدنی کم ، خرچ زیادہ جینے کا کوئی لُطف نہیں زندگی کے دن پُورے کر رہا ہوں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۵۰).

---کے دِن تَیر کَرْنا محاورہ.
گزارنا ، بسر کرنا ، رہنا ، زندگی کے دن کاٹنا. وہ کھاتے پیتے سو رہتے اور جانوروں کی طرح اپنی زندگی کے دن تیر کرتے ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۰۲).

---کے دِن کاٹْنا محاورہ.
عُمر بسر کرنا ، جینا.

دن زندگی کے کاٹ کے پہنچوں گا تا عدم
راہی یہ میں ہوں عُمرِ رواں کب سفر میں ہے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۲۱).

---کے دِن گُزارْنا ف م.
رک : زندگی کے دن کاٹنا. جب وہ کسی جیل میں پڑے زندگی کے دن گُزار رہے ہوں تو ان کی صدارت میں عارضی حکومت کا اعلان کر کے ان کے نام پر بیانات و اعلانات جاری کیے جائیں.(۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۰۶).

---کے دِن گِنتی کے ہونا محاورہ.
زندگی کے چند دن باقی رہنا. اپنا فکر کیجئے کہ آپ کی زندگی کے دن گِنتی کے ہوں گے. (۱۹۲۴ ، محاصرۂ غرناطۂ ، ۲۸۲).

---کے دِن گِنْنا محاورہ.
موت کا مُنتظر ہونا مرنے کا انتظار کرنا ، موت کے قریب ہونا.

جیتے جی بندِ محبّت سے رہائی ہے محال
زندگی کے دن گِنے جاتے ہیں اس میعار میں

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۷۷). برآمدہ بڑا ہونے کے باوجود طرح طرح کی چیزوں سے اٹا ہوا ہے ... ایک ٹوٹا جھلنگا ، بید کا صوفہ جو اپنی زندگی کے آخری دن گِن رہا ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۳).

---گُزارْنا/گُزَرْنا محاورہ.
عُمر بسر ہونا.

گُزرتی ہو گی بآرام زندگی تیری
کہ تُجھ کو اب نہ غم نیست ہے نہ شادیٔ ہست

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۲). کھانے پینے کے بغیر انسان زندگی نہیں گزار سکتا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ / ستمبر ، II).

---گُزْران کَرْنا محاورہ.
زندگی گُزارنا ، گُزر بسر کرنا. پُرآلام زندگی گُزارن کرتے ہیں.(۱۹۰۵ ، عصرِ جدید ، اپریل ، ۱۴۱).

---گَھٹْنا ف ل.
زندہ رہنے کا زمانہ کم رہ جانا.

جتنی بڑھتی ہے اُتنی گھٹتی ہے
زندگی آپ ہی آپ کٹتی ہے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۹۲).

---مُسْتَعار کس صف(---ضم م، سک س، فت ت)امث
چند دن کی زِندگی ، عارضی زندگی.

نثار اس پہ کسی دن سُخن کریں گے ضرور
اگر یہ زندگیٔ مستعار باقی ہے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سُخن ، ۲۱۲). [زندگی + مُستعار (رک)].

---مَفْلُوج ہو کَر رَہ جانا محاورہ.
کاروبارِ زندگی رُک جانا ، کوئی کام نہ ہونا. لوگ تین ہفتوں تک کاروبا سے منہ موڑ بیٹھے اور وادی میں زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۲۵).

---مَوت کے ہاتھ میں ہونا محاورہ.
کسی کا پُورا پُورا اِختیار ہونا.

طائرِ رنگِ حنا ہوں چمنِ ہستی میں
زندگی موت ہے میری مِرے صیّاد کے ہاتھ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۲۲).

---میں آنا محاورہ.
زندگی میں واسطہ پڑنا. نیک کام میں فضول خرچی بھی جائز ہے جو شخص تمہاری زندگی میں آئے اس کی مدد کرو. (۱۹۸۲ انسانی تماشا ، ۲۴).

---میں مَوت کا مَزَہ چَکْھنا محاورہ.
بےحد تکلیف ہونا، سخت مصیبت ہونا(علمی اُردو لُغت ؛ جامع اللغات).

---نَو کس صف (---و لین) امث.
نئی زندگی ، حیاتِ تازہ.

میرے کھیتوں میں ہری کونپلیں پُھوٹی ہوں گی
کونپلیں زندگیٔ نو کے نِشاں !

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۳۴). [زندگی + نو (رک)].

---نِیر (---ی مع) امث.
آبِ حیات (قدیم اُردو کی لُغت). [زندگی + نِیر (رک)].

---وارْنا محاورہ.
جان دینا ، جان قُربان کرنا.

اسی کو زندگی سمجھو ، اسی پر زندگی وارو
کہ پاکستان سے باہر ہمارا کچھ نہیں یارو

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۳۰۲).

---وَبال ہونا محاورہ.
زِندگی بھاری ہونا.

لِکھوں کیا میں اب اُس کی بیگم کا حال
ہوئی زندگی اُس کے اوپر وبال

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۷).

بندھے خیال تری زُلف کا جسے کافر
جہاں میں زندگی اس کو وبال ہو جاوے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۴۶). ناصرہ بےچاری کی زندگی وبال ہو جائے گی. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۱۳۹).

---وَقف کَردینا / کَرْنا محاورہ.
زِندگی کو کسی نیک مقصد کے نام کر دینا. بیوی بچّے کے حقوق کی حفاظت اس کا اخلاقی فرض تھا اور اس کام کے لئے وہ اپنی زندگی وقف کر چکا تھا. (۱۹۳۳ ، یدِ قدرت ، ۵۶). رضاکاروں نے پاکستان کی سلامتی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں . (۱۹۷۸ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۱۲).

---ہو چُکْنا محاورہ.
زندگی کے دِن پُورے ہونا. اگر زندگی ہو چکی ہے اور قسمت میں مرنا ہی لکھا ہے تو کیا ہو سکتا ہے یہ کہہ کر نہایت دلاوری اور بےباکی سے گھوڑا اٹھایا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۹۷).

---ہونا محاورہ.
۱. نئی زندگی مِلنا. بارے کئی دن اس پانی اور کھانے سے زندگی ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۹).
ہجر میں چُھوٹ گیا خُونِ جگر کھانے سے
زندگی ہو گئی گویا مری مر جانے سے
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۳۳). **۲. عُمر بسر ہونا ، گُزرنا ، عمر بیتنا ، وقت گُزرنا.**
پُوچھتے کیا ہو ، ہوئی فرقت میں کیوں کر زندگی
خُونِ دل پیتا رہا ، لختِ جگر کھاتا رہا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۰). **۳. عمر ہونا ، دیر تک زندہ رہنا.**
زندگی ہو گی تو بچ جاؤں گا اس آفت سے
اب تو لپٹی ہے بلائے شبِ ہجراں مجھکوں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۲).

زِنْدَہ (کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
۱. جیتا ، ذِی حِس ، ذی حیات ، جاندار ، ذی رُوح.
ترے عشق کے نیر تھے میں ہوں زندہ
ازل تھے ہوا ہے یہ روزی مقرر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲).
دیا جواب او یوں کہ تا زندہ ہوں
ترے مہر سوں دل کوں آگندہ ہوں
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۹).
پہل جو اوتھاویں ہیں عرشِ عظیم
انہوں کوں کریں آپ زندہ کریم
(۱۶۹۹ ، آخر گشت ، ۶۰). ساتواں واجب زندوں پر ہے کہ مرے کو غُسل دینا. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۸).
اسے خبر تھی کہ تاریخ اس میں زندہ ہے
کہ اسکا نام ستاروں میں کب سے لکھا تھا
(۱۹۸۱ ، علامتوں کے درمیان ، ۴۶). **۲. واقعی ، اصلی ؛ شعلہ صفت.** اس وقت اگر کوئی صاحب ذرا اس کانت کو چھیڑ دیتے تو ان کی شامت ہی آ جاتی وہ سر سے پاؤں تک بارود بنا ہوا تھا یا بجلی کا زندہ تار. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۳۵). **۳. تر و تازہ ، شاداب ، سرسبز ، شگفتہ ، خوش.** البتہ ان شور چشموں کی تقریب سے زندہ اور رواں شیریں چشمے ہر جگہ چلتے پھرتے نظر آتے ہیں. (۱۹۲۰ ، بریدِ فرنگ ، ۱۳۱). **۴. ہوبہو ، جیتا جاگتا.** یہاں تک کہ ایک بچھیرے کی ولادت تک کا نقشہ ان کی نظموں میں زندہ موجود ہے. (۱۹۳۶ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۳۹). **۵. قائم ، باقی.** وہ سنتو قدیم پروفیسر شفیع ، پروفیسر اقبال اور پروفیسر شیرانی کے دم سے زندہ ہے. (۱۹۳۶ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۳۴). [ف].

---اُٹھا لینا محاورہ.
خُدا کا کسی بندے کو جیتے جی آسمان پر لے جانا (جس طرح مسلمانوں کے اعتقاد کے مُطابق عیسیٰ علیہ السلام کو اُٹھا لیا گیا). عیسیٰ (علیہ السلام) کا شُمار جلیل القدر پیغمبروں میں ہوتا ہے ... خُدا نے ان کو زندہ آسمان پر اُٹھا لیا. (۱۹۶۲ ، اُردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۱۵).

---آنا محاورہ.
جیتے جی واپس آ جانا ، جیتا واپس آ جانا. جس وقت سے آیا ہوں ... کسی کی زبان سے یہ نہیں نِکلا کہ خُدا کا شُکر ہے زندہ آ گیا. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۶۴۴).

---باد دعائیہ کلمہ.
زِندہ و سلامت رہے اس کا نام اور کام قائم و باقی رہے شاباش، مرحبا (عموماً یہ نعرہ جلوسوں میں کسی زندہ یا مُردہ شخصیت کی تعظیم کے لیے لگایا جاتا ہے نیز تحریک کے لیے بھی مُستعمل ہے).
حضرتِ احمق آپ سے ، ہو گئی کیا وہ ایسی بات
ہر طرف آپ کے لئے ، شور ہے زندہ باد کا
(۱۹۶۲ ، سنگ و خشت ، ۶۳). [زندہ + باد (رک)].

---باش دعائیہ کلمہ.
سلامت رہو نیز شاباش ، مرحبا.
کانپ جاتا ہوں جو سُنتا ہوں کسی سے زندہ باش
بعد اس غم کے مرا جینے سے ڈرنا دیکھئے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳۰۲ : ۲۸۴). [زندہ + باش (رک)].

---باشی امث.
تُو زندہ رہے ، خدا تُجھے جیتا رکھے.
شہیدِ عشق نبی کے مرنے میں بانکپن بھی ہیں سو طرح کے
اجل بھی کہتی ہے زندہ باشی ہمارے مرنے پہ زہر کھا کر
(۱۹۳۸ ، اقبال ، باقیاتِ اقبال ، ۳۰۱). [زندہ + باش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَگور (---فت ب ، و مج) صف.
رک : زندہ درگور.
فراقِ یار نے زندہ بگور مجھ کو کیا
نسیم اپنا ستارہ اجل کے گھر میں ہے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۲۷). [زندہ + ب(حرفِ جار)+گور(رک)].

---پیر (---ی مع) امذ.
وہ پیر جو تعظیم و تکریم کا مستحق ہو ، بڑا پیر ، صاحبِ کرامت.
زِندہ پیر آپ کو سمجھے گا نہ کوئی زنہار
کہیں زِندے کی نہیں قبر بجز شاہ‌مدار
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر، ۲۹۵). [زِندہ + پیر (رک)].

---تَمَنّا (---فت ت ، م ، شد ن) امث.
شدید آرزو ، جیتی جاگتی اور ہر وقت عمل کے لیے مُضطرب رکھنے والی خواہش.
یا رب دلِ مُسلم کو وہ زِندہ تمنّا دے
جو قلب کو گرما دے ، جو رُوح کو تڑپا دے
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۳۷). [زِندہ + تمنّا (رک)].

---ثُبُوت (---ضم ث ، و مع) امث.
بیّن ثبوت ، واضح ثبوت و دلیل . کیا ہم گوارا کر سکتے ہیں کہ کسی زمانے میں وہ زِندہ یادگاریں جو زِندہ ثبوت ہیں ہماری تہذیب و شائستگی کا ، دُنیا سے نِسیاً منسیاً ہو جائیں؟. (۱۹۲۵ ، چند ہمعصر ، ۱۰). [زِندہ + ثُبوت (رک)].

---جان امث.
جیتا جاگتا اِنسان. لو صاحب زِندہ جان اس کا کوئی خرچ ہی نہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدارلونڈی ، ۱۸۶). [زِندہ + جان (رک)].

---جاوِید کس صف(---ی مج) صف.
اَمَر ، ہمیشہ کے لیے زِندہ ، نہ مرنے والا . شمیم گل نقل و اصل میں فرق نہیں بتاتی ہے. خیاباں خیاباں بہار وہاں کی مُردہ دِلوں کو زِندۂ جاوید بناتی ہے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۹۴۲).
ہم قدیمی شان سے سرتا بہ پا امیّد ہیں
ہستیٔ موہوم میں بھی زِندۂ جاوید ہیں
(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۵۰) . انہوں نے جتنا عظیم کام شاعر کی حیثیت سے کیا اس سے کہیں زیادہ بڑا اور زِندۂ جاوید رہنے والا کام ایک انقلابی اور غاصب حکومت کے باغی کی حیثیت سے کیا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ مئی ، ۱۵). [زِندہ + جاوید (رک)].

---چُنوانا محاورہ.
جان سے مروا دینا ، زِندہ دیوار میں چنوا کر جان لینا ، موت کے گھاٹ اُتارنا. داروغہ کا بس چلتا تو خوجی کو کالے پانی ہی بھیج دیتے یا زِندہ چنوا دیتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۷۳). وہ اسے زِندہ چنوا دینے کا حکم دیتا ہے. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۱۸۸).

---دار صف.
زِندہ رہنے والا ، جاگنے والا ، بیدار ، بہت زیادہ جاگنے والا.
جکوئی پاکاں اچھتے ہیں شب زِندہ دار
او پرہیز سوں اچھتے پرہیزگار
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۸).
نہ کیوں اُن کے رُخ سے ہو نُور آشکار
کہ مثلِ قمر ہیں یہ شب زِندہ دار
(۱۸۵۲ ، جلوۂ اختر ، ۱۳).
ترے آسمانوں کے تاروں کی خیر
زمینوں کے شب زِندہ داروں کی خیر
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶۹).
دیکھ کے تُجھ کو خفا ، اے مرے شب زِندہ دار
چھیڑ رہا ہے مجھے ، صبح سے ، اِمکانِ شب
(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست، ۲۱۲). [زِندہ + ف: دار ، داشتن رکھنا].

---دارانِ شب (---کس ن ، فت ش) امذ.
وہ جو راتوں کو جاگتے رہیں ، چوکیدار (علمی اُردو لُغت). [زِندہ دار (رک) + ان ، لاحقۂ جمع + شب (رک)].

---دَرگور (---فت د ، سک ر ، و مج) صف.
۱. سخت اذیت یا عذاب میں مُبتلا ، زِندہ مثلِ مُردہ ، مجبور و معذور.
ظُلمتیں اس کی سب پہ روشن ہیں
زِندہ درگور ہم کتنی تن ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۴). فرزندانِ یعقوب علیہ السلام بھی رات بھر روتے رہے کہ ہم نے ناحق باپ کو ستایا اور زِندہ درگور کر دیا. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱۶). آمنہ تو اپنی جان سے گئی لیکن اس کی موت نے سید کاظم کو زِندہ درگور کر دیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۷۱).
تُجھ کو خلوت میں بٹھایا تری یکتائی نے
زِندہ درگور بنایا مُجھے تنہائی نے
(۱۹۲۵ ، دیوانِ صفی ، ۱۳۹). **۲. زِندہ ہوتے ہوئے مُردوں جیسا، جیتے جی مرا ہوا** . ایک مدّت تلک میں زِندہ درگور تھا اور کئی بار ملک الموت کے پنجے سے بچا ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۹).
زِندہ درگور زمانے میں نہ ہوں گے ایسے
مرثیہ کہتے ہیں شاعر ترے بیماروں کا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۴).
مُردے تو ہوا کرتے ہیں درگور امجد
لیکن زِندہ بھی زِندہ درگور ہیں آج
(۱۹۵۵ ، رباعیاتِ امجد ، ۳ : ۵۳). اب تیس باقی تھے جن میں دس مر گئے پانچ زندہ درگور اور پانچ برائے نام. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۲۴۸). **۳. ہلاک نیز قریب بہ ہلاکت.** وہ فقیرِ ناتواں ... بہ سبب فاقہ کشی خود زندہ درگور ہو رہا ہے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۷۷). کلیم کا جوان مرنا ایک ایسی بھاری موت تھی کہ ماں باپ تو دونوں گویا اسکے ساتھ زِندہ درگور ہو گئے . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۲۵) . ہم کو بھی زِندہ درگور کر دیا . (۱۹۱۸ ، گردابِ حیات ، ۸۷). ایسے لگتا ہے جیسے بَبّ کی بجائے وہ خود مر چکا ہے یا زندہ درگور ہو گیا ہے. (۱۹۸۱ ، ماس اور مٹی ، ۱۱۷). اف : بنانا ، کرنا ، ہونا. [زِندہ + در (حرف جار) + گور (رک)].

---دِل (---کس د) صف.
۱. خوش طبع ، خوش مزاج. وہ بہت زِندہ دِل اور ملنسار امیر تھے. (۱۹۲۴ ، خونی راز، ۸۲). مولانا زاہدِ خُشک نہ تھے ... بلکہ ہر لطیفے میں زبان یا ادب کا چٹخارہ ہوتا تھا بڑے باغ و بہار اور زِندہ دِل انسان تھے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۵۷).

۲. وہ شخص جس کی طبیعت میں زندگی کا ولولہ ، اُمنگ اور ترنگ پائی جائے. ایسے زِندہ دِلاں کوں موے نہیں کہتے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۷).

زِندہ دل جو ہیں وہ ہیں غیر کے احسان سے بری
مُردہ مُشتاق ہو اعجازِ نسیحائی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۹).

اے زندہ دلانِ باغ اِتنا نہ ہنسو
آنسو بھی نِکل آتے ہیں ہنستے ہنستے

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۶۱). بڑے زِندہ دِل ، ہنس مکھ ، مرنجان مرنج ، قد آور ، دبنگ قِسم کی شخصیت کے مالک تھے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی تا ستمبر ، ۳۹). [زِندہ + دِل (رک)].

---دِلانَہ (---کس د ، فت ن) م ف.
زِندہ دِلی کا ، خوش مِزاجی یا خوش طبعی کے ساتھ. ہماری طبیعتوں میں وہ احساس نہیں جو اپنے کارناموں سلف پر زِندہ دِلانہ فخر کرے. (۱۹۱۰ ، مضامین پریم چند ، ۴۷). [زِندہ + دِل (رک) + انہ ، لاحقۂ نِسبت].

---دِلی (---کس د) امث.
ولولہ ، ترنگ یا بشاشت ، خوش طبعی ، خوش مِزاجی ، ظرافت.

زِندگی ، زندہ دِلی کا ہے نام
مُردہ دِل خاک جیا کرتے ہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۲). سارے شہر میں ایک زِندہ دِلی پیدا ہو گئی ہے. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۲۰۲). سرسیّد کا عنفوانِ شباب نہایت زِندہ دِلی اور رنگین صحبتوں میں گُزرا تھا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۶). زِندہ دِلی اور خوش طبعی کا سبب بے فکرے دوستوں کی صحبت اور فارغ البالی تھا جو اس وقت عام طور پر شرفا کو نصیب تھی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۰). [زِندہ + دِل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِیوار میں چُنوانا محاورہ.
کسی زمانے میں سزائے موت کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ آدمی کو زِندہ دِیوار میں چُنوا دیتے تھے.

دِل شِکن الفاظ سنوائے گئے
زِندہ دیواروں میں چُنوائے گئے

(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

---رَکْھنا محاورہ.
بقیدِ حیات رکھنا ، قائم رکھنا. کارنامے اور ان کے احسانات ان کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۶۲).

---رُود (---و مع نیز مج) امث.
بڑی ندی. ایک تنگنائے آب سے نِکل کر زِندہ رود کا درجہ حاصل کرنے کی صلاحیت بخشتی تھی. (۱۹۷۱ ، ہم نفسانِ رفتہ ، ۲۲۷). [زِندہ + رود (رک)].

---رَوْنْد (---و لین ، غنہ) امذ.
وہ گولہ بارُود جس میں جان ہو (انگریزی اُردو فوجی فرہنگ ، ۱۱۱). [زِندہ + رونْد (رک)].

---رَہْنا ف ل.
جیتے رہنا ، سلامت رہنا. پٹیالہ کا راجا مر گیا ، اگر زندہ رہتا مُجھ کو طلب کر چکا تھا. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور، ۶۷). اگر زندہ رہا تو ایک ہفتہ کے بعد یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۳۴۳). یہ لوگ فی الواقع زندہ رہنا چاہتے تھے اور زندہ رہنے کا حق رکھتے تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۱۵).

---رہے/رَہی تو کیا/مَری تو کیا کہاوت.
وجود بیکار ہے ، زِندہ رہنا یا نہ رہنا سب یکساں ہے. میرزائی نے طنز سے کہا کہ روتی نہیں ہے ہم کو خراب کرتی ہے ایسی ناشدنی زِندہ رہی تو کیا مری تو کیا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۳۷).

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث.
عام بول چال کی زبان ، عوامی بولی ، مقبول زبان ، مروج زبان ، پھلتی پھولتی یا بڑھتی ہوئی زبان. جس زبان کا ہم ذِکر کر رہے ہیں وہ واقعی طور پر زِندہ زبان ہے. (۱۸۵۱ ، تمہیدی خطبے ، ۹) دراصل زِندہ زبان ہمیشہ قید سے بالاتر ہوتی ہے اور نئے نئے الفاظ کو جذب کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۵۸). [زِندہ + زبان (رک)].

---قُوَّت (---ضم ق ، شد و بفت) امث.
ایسی قُوّت جس کے اثر سے تمام عالمِ مادّی پر تسلّط اور غلبہ حاصل ہو.

زِندہ قوّت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے؟ فقط اک مسئلۂ علمِ کلام

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۸). [زِندہ + قُوّت (رک)].

---قَوم (---و لین) امث.
ترقی یافتہ قوم ، وہ قوم جو علوم حاصل کرنے کے بعد تسخیرِ کائنات اور حکومت کے لیے جد و جہد کرے.

دِگرگوں جہاں ان کے زورِ عمل سے
بڑے معرکے زِندہ قوموں نے مارے

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۶۸).

زِندہ ہے لیکن بحالِ اِحتِضار
زِندہ قوموں میں نہیں تیرا شمار

(۱۹۵۱ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)). [زِندہ + قوم (رک)].

---کَرامات (---فت ک) امث.
(اِصطلاح) بادشاہوں اور بُزرگوں سے خطاب کرنے کا کلمہ ؛ زِندہ دولت. بادشاہ کو زِندہ کرامات کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۹). [زِندہ + کرامات (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
۱. جلانا ، زندگی بخشنا ؛ نئی رُوح پھونکنا ، حیاتِ نو بخشنا.

جس نے کہ ٹھکرا کے مری نعش کو
زِندہ کیا آج دوبارہ مُجھے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۰). محمد (صلعم) کا مقصد یہ تھا کہ

اپنے ہم وطنوں یعنی عربوں میں اس خالص عقیدہ کو زندہ کیا جائے جو ان کے جدِّاعلیٰ ابراہیمؑ کا تھا۔ (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۸۶)۔ ان کے سکرٹری ہونے سے قبل لیگ برائے نام تھی ، مرحوم نے اسے زِندہ کیا۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۶۲)۔ ۲۔ رائج کرنا۔ زِندہ کرنے میں بہت وقت لگتا ہے اور کار گہ میں اس کی وجہ سے چپقلش ہوجاتی ہے۔ (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۶۶۳)۔

--- کُن (---ضم ک) صف.
زِندہ کرنے والا. اسی سے مُردہ دماغ اس زِندہ کُن عجم کی جادو قلم کی پکاریوں اور نازکیوں تک نہ پہونچ سکے۔ (۱۹۳۵ ، داستانِ عجم ، ۱۱)۔ [زِندہ + ف : کن ، کردن - کرنا]۔

--- گاڑنا / گاڑھنا ف م.
جیتا دفن کر دینا ، مار ڈالنا. محل والیاں طعنے تشنے دیتے دیتے جان لیں گی شہزادے کی ماں زمین کھود کر زندہ گاڑ دیں گی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۳)۔ میں نے اپنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دیا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۹۲)۔ بچیوں کو زندہ گاڑھ دینے والی منحوس رسم کے نفسیاتی عوامل کو ... کہانی میں پیش کیا ہے۔ (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۱۳۸)۔

--- گڑ جانا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، جان دے دینا.

ہو کے پھُولوں سے آج شرمندہ
باغباں کتنے گڑ گئے زندہ

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۵۲)۔

--- گڑوا دینا ف م.
زِندہ دفن کرا دینا ، ایک قِسم کی سزا جو زمانۂ قدیم میں رائج تھی (عِلمی اردو لغت)۔

--- لاش صف.
بظاہر زندہ لیکن بہ باطن مُردہ شخص ؛ جس شخص کی صحت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہو ، جو بہت کمزور ہو. اقبال ساجد بھی ایک ایسی زِندہ لاش تھا جس کو زِندگی نے اپنے کاندھوں پر اٹھا رکھا تھا۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ جولائی ، ۱۴)۔ [زِندہ + لاش (رک)]۔

--- مِثال (--- کس م) امث.
سامنے کی مِثال ، واضح مِثال یا دلیل.

آہ تو نِکلی فریبِ حُسن کی زِندہ مِثال
تُجھ کو اک حُسنِ حقیقت ترجماں سمجھا تھا میں

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۳۳)۔ پروفیسر صاحب زِندہ مِثالوں سے ثابت کیا کرتے کہ ابتدائے آفرینش سے تاریخ کا مزاج رہا ہے۔ (۱۹۸۶ ، اِنصاف ، ۲۰۳)۔ [زِندہ + مِثال (رک)]۔

--- مُرِید (---ضم م ، ی مع) امذ.
بیوی کا ہر حکم ماننے والا ، زن مُرید ، جورو کا غُلام (مہذب اللغات ؛ محاوراتِ ہندوستان)۔ [زِندہ + مُرِید (رک)]۔

--- ناخُن (---ضم خ) امث.
کچّا ناخُن. پانچویں یہ کہ ناخُن تراشنے میں بہت احتیاط رکھیں کہ زِندہ ناخُن نہ ترش جائے اور مُردہ ناخن رہنے نہ پائے۔ (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۴۵)۔ [زِندہ + ناخُن (رک)]۔

--- نِکلنا محاورہ.
کسی جگہ سے جیتے جی باہر آنا (عِلمی اُردو لُغت)۔

--- نَہ چھوڑنا محاورہ.
مار ڈالنا.

تیر نگاہ زندہ نہ چھوڑے پر اے خُدا
اِتنا تو ہو کہ صُورتِ سہماں تو دیکھ لیں

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۲۹)۔ اس کے غیور والدین اسے زندہ نہ چھوڑیں گے۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۷۲)۔

--- نَہ دیکھنا محاورہ.
مر جانے کی وجہ سے کسی شخص کو نہ دیکھنا ، مُردہ پانا. (عِلمی اردو لغت)۔

--- و پائِندَہ (---وِ مج ، کس ء ، سک ن ، فت د) صف.
جیتا اور قائم. خدا انھیں تادیر زِندہ و پائندہ و تابندہ رکھے. (۱۹۷۹ ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۲۶۶)۔ بُخاری صاحب کے نشریاتی مکتب سے جو لوگ فارغ ہوئے ہیں وہ اس کے نام کو اور اس کے کاموں کو زندہ و پائندہ رکھیں گے۔ (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۳۹)۔ [زِندہ + و (حرفِ عطف) + پائِندہ (رک)]۔

--- ہونا محاورہ.
۱. جی اُٹھنا ، جینا ، بقیدِ حیات ہونا.

زِندہ نہ ہوا ہائے دلِ مُردہ اگرچہ
تھا شورِ قیامت سے فزوں ولولہ اپنا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱)۔ لکڑی کا مجسمہ ایک خوبصورت پوستین کے لمس سے زِندہ ہو گیا تھا۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۹۱)۔
۲. کسی دھات کے کُشتہ کا دوبارہ اپنی اصلی حالت پر آ جانا.

ذکرِ دنیا نفسِ مُردہ کو ہوا آبِ حیات
مر کے یہ سیماب پھر زِندہ دوبارہ ہو گیا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۵)۔ **۳. پکارنے پر بڑی مُشکل سے بولنا یا جواب دینا (غُصے کے محل پر).** آدمی نے کہا بارے آپ زندہ تو ہوئے. میں تو سمجھا تھا کہ گورکن کی بن آئی ، مگر آپ نے موت کو بھی ہوا بتائی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔

--- یادگار (---سک د) امث.
ایسی نِشانی جو ہمیشہ باقی رہے ، کبھی نہ مِٹنے والی یادگار. بہرکیف اُن کے کام ہمارے لیے مرحوم کی زندہ یادگار ہیں۔ (۱۹۷۹ ، رسالہ جدید سائنس ، ۴۷)۔ [زِندہ + یادگار (رک)]۔

زَندی (فت ز ، سک ن) امث.
رک : **زَند (۲)**۔ زندی (Ulna) جانب کی طرف کھینچنے سے ہٹی ہوئی کبری ہڈی (Radius) ٹھیک وضع پر آ جاتی ہے۔ (۱۹۳۱ ، جبیریات ، ۵۶)۔ [زند (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

زِنْدی (کس ز ، سک ن) امذ.
۱. **نور (یزداں) اور ظُلمت (اہرمن) کے نظریے کا یا عقیدے کا قائل ، دہریہ ، بے دین ، وہ شخص جو نور اور تاریکی کے اصول کا معتقد ہو.** اس نے سیلی میں سے کہ جس کی تاریں ہوتی ہیں ایک تارفقیر مداری کو اور ایک فقیر جلالی کو اور ایک زندی کو ایک بانوا کو دی اور پانچ تاریں اپنے پاس رکھیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۸۱). [زند + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِنْدِیق (کس ز ، سک ن ، ی مع) صف.
۱. **بے دین ، مُلحد ، کافر.**

اب میر جی تو اچھے زِندیق ہی بن بیٹھے
پیشانی پہ دے قشقہ زنار پہن بیٹھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۷). یہ جو مشہور ہے کہ حضرت عزالدین بن عبدالسلام نے ان کو زندیق کہا ہے تو یہ محض جھوٹھ ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۳). کہنے لگے کہ ہائیں تُو ایسے بُزرگ و عالی قدر مرد کو زندیق اور بے دین بتلاتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۰۸). کیا تُم نے کُچھ زِندیقوں کو دیکھا ہے ہم ان کا پیچھا کر رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۳۷).
۲. **دو خُداؤں یعنی خُدائے خیر (یزداں) اور خدائے شر (اہرمن) کا قائل ، زردشتی عقیدے کا پیرو.** ایرانی «زِندیقوں» کے ظہور نے مذہبی حلقوں پر تشویش کی لہر دوڑا دی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۴۰). [ع].

زِنْدِیقی (کس ز ، سک ن ، ی مع) امث.
کفر ، بے دینی ، اِلحاد.

مُجھ کو تو سِکھا دی ہے افرنگ نے زِندیقی
اس دور کے مُلّا ہیں کیوں ننگِ مُسلمانی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۱). [زندیق + ی ، لاحقۂ نِسبت].

زَنْزِیر (فت ز ، سک ن ، ی مع) صف (قدیم).
رک : زنجیر.

کوئی پاؤں لنگر زنزیریاں چڑی
پلٹیں جیوں دو سانپ دو کھوپڑی

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۳۸). [زنجیر (رک) کا بگاڑ].

زِنْک (کس ز ، غنہ) امذ.
سفید فلزاتی عنصر جس پر نمناک ہوا میں ایسی تہہ چڑھ جاتی ہے جو اسے زنگ لگنے اور گلنے سے بچائے رکھتی ہے ، جست. اور فلزات یہ ہیں ... نِکل تن یعنی قلعی ، لڈ یعنی سُرب ، زِنک یعنی جست. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۴۰). سلوشن سے پنجے کو اچھی طرح دھوئیں اور بعد میں زِنک یا بورک ایسڈ لگا دیں. (۱۹۷۳ ، بستۂ معلوماتِ مرغبانی ، ۵). اس میں زِنک کی آمیزش درختوں کے پتوں کو ان کے چمک دار سبز رنگ سے ہم کنار کر دیتی ہے. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۱۸۸). [انگ : Zinc].

ـــ آکْسائِیڈ (ـــ سک ک ، ی مع) امذ.
زِنک سلفیٹ سے لمبی معیّن نما منشوری قلمیں بنتی ہیں جو ہوا میں کُھلی رکھنے سے شگفتہ ہو جاتی ہیں خُوب گرم کرنے سے یہ نمک تحلیل ہو جاتا ہے اور اس سے زِنک آکسائڈ بنتا ہے. البتہ اس کے مرکبات جیسے زِنک شیٹ ، زِنک وہائٹ پینٹ ، زِنکِ آکسائیڈ اور زِنک کلورائیڈ تحریر میں داخل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۸). [انگ : Zinc Oxide].

ـــ سَلْفیٹ (ـــ فت س ، سک ل ، ی مج) امذ.
سفید توتیا ، یہ دواؤں میں استعمال ہوتا ہے ، رنگریزی اور طباعت میں بھی کام آتا ہے. امونیم ہائیڈریٹ سے لوہے کی ترسیب جایز نہیں کیونکہ اس صورت میں امونیم سلفیٹ بنتا ہے اور زِنک سلفیٹ کے ساتھ ساتھ قلما جاتا ہے. (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا (ترجمہ) ، ۹۸). [انگ : Zinc Sulphate].

ـــ کِلورائیڈ (ـــ کس مج ک ، و مج ، ی مع) امذ.
صنعتی طور پر نیز دوا سازی میں کام آنے والا سفید ، بے بُو ، حل پذیر ، زہریلا ، دانے دار ، ٹھوس کیمیائی مادہ ، جست کا نمک. اس میں نمک اور زنک کلورائیڈ ملاکر پہلے والے میں تھوڑا تھوڑا ملاؤ اور خوب گھوٹو. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۱۶۱). [Zinc Cholorid].

ـــ لوشَن (ـــ و مج ، فت ش) امذ.
آنکھوں میں ڈالنے کا ایک قسم کا عرق (سعیدی ڈکشنری ، ۶۱۰). [انگ : Zinc Lotion].

زِنکوگرافی (کس ز ، مغ ، و مج ، فت گ) امذ.
جست کی تختیوں پر چھاپنے کا فن. جست کی پلیٹوں پر تجربات کئے گئے اور ان سے کامیابی کے ساتھ چھپائی کی جانے لگی تو بہت سے لوگوں نے اس کو زِنکوگرافی کا نام بھی دیا. (۱۹۷۸ ، آفسٹ لیتھو گرافی ، ۴). [انگ: Zinco Graphy].

زَنْکَہ (فت ز ، سک ن ، فت ک) امث.
۱. **عورت.** ذکر کر بلائی آبخاصہ بردار زنکہ. (۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۵۳). اس زنکہ پری چہرہ نے درخت پر نظر ڈالی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۴).

سِکھاتی ہے مکّاری و فیلسوفی !
یہ دنیا بدل زنکۂ کافرہ ہے

(۱۹۶۴ ، فارقلیط ، ۱۸۵). ۲. **بیہودہ عورت** (تاریخِ فیروز شاہی ، ۲۹۷). [زن + ک ، علامتِ تصغیر + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــٔ بازاری کس صف ، امث.
رک : زنِ بازاری. گدھے کو اس زور سے قمچی کھانے کی عادت تو تھی نہیں بھڑکا اور بھڑک کے ٹھوکر کھائی تو زنکۂ بازاری گدھے پر سے زمین پر گریں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳۳). [زنکہ + بازار + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــ بازی امث.
عشق بازی ، بُت پرستی. زیادہ ہوس سے خُدا بچائے زنکہ بازی گویا بُت پرستی ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۵۷). [زنکہ + ف : باز ، بازیدن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زَنْگ (فت ز ، غنہ) امذ.
۱.(اُ) **وہ میل یا پھپھوندی جو لوہے کی چیزوں پر نمناک ہوا سے**

جم جاتا ہے اور وہاں سے لوہا کھایا جاتا ہے ، مورچہ.

کمیت ظفر بجھ کہن لنگ ہے
سو شمشیر نصرت اوپر زنگ ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۱).

مورچا کھا جاوے جس لوہے کے تئیں
اس کا صیقل سے نہیں جانے کا زنگ

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۸۹). وہ اخلاق کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ یا لکڑی کو گُھن. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۱۶). آزاد کی تخلیقی زندگی کو تو جنون زنگ بنکر کھا گیا. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۷). **(اا) آئینے یا شیشے کا «گدلا پن» یا دھندلا پن.**

پرتو جس آرسی میں ہے اُس کے جمال کا
باندے کد ہینچ زنگ نہ دو انور آرسی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۰).

زنگ خط کا دل سے جانا ہے محال
مورچہ اس آئینہ کو کھا گیا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۶). **(ااا) سیاہی.**

آپ مکھ آئینے تھے مو دل کا کریں سب زنگ دور
بھی کدھیں زنگ اس کوں نا پکڑے تمی دیو آب و تاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۰).

مرا دل پاک ہے از بس ولی زنگِ کدورت سوں
ہوا جیوں جوہرِ آئینہ مخفی پیچ و تاب اس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰).

زنگ تو جاوے دل سے ہمارے غیر سیہ رو بدگو کے
کھینچ کے تو ایسی ایک لگاؤ تیغ ستم کی جادو ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۶). بیگم نے اس کے دل سے بالکل زنگِ کدورت کو دھویا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۹۸).

نشکم سے لیکن یہی یہ کام کی صورت
آئینۂ دل کو نہ لگے زنگِ کدورت

(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۱۶۰). ۲. **(أ) گھنٹہ ، جرس ، گھنٹی.**

کہاں یہ بولتا اوترا بدن کے ساتھ مدفن میں
نہیں آوازِ زنگِ کارواں کو کام منزل سے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۲۹).

غُل ہوا زنگ کا ناقے میں ترے اے لیلیٰ
قیس مجنوں ہوا زنجیر کی جھنکاروں میں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۲۱).

کہیں تھا (تھی) ناقۂ لیلیٰ کے زنگ کی آواز
کہیں تھا (تھی) آہِ دلِ قیس کی صدائے حزیں

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲). **(اا) گھنگرو ، چھوٹی سی گھنٹی.**

خوش آواز کنجشک مل چھب سوں سب
کلیاں کے بندی زنگ ہر ڈکھ کوں تب

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۵). کوئی ڈھولک بجاوتی ہیں ... کوئی زنگ. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۸).

بجتے ہیں کہیں تال کہیں زنگ زمیں پر
ہولی نے مچایا ہے عجب رنگ زمیں پر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۴). ایک جانگھیا کھاروے کی پہنے ہوئے اس میں زنگ لگے ہوئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۷۴). ۳. **افریقہ کے ایک مُلک کا نام ، زنجبار ، حبش.**

پڑی جس وقت شاہِ ترکاں کی ڈھال
گیا زنگ کا بادشہ حال حال

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۷۱).

اس کی کماں کا وصف کروں کیا میں اب کہ ہے
مشہور جس کا روم سے تا زنگ زنگ ڈھنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۸).

اس کے دنداں یہ نہیں غور سے دیکھا میں نے
کشورِ زنگ میں آئے ہیں فرنگی بچگاں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۶).

جمگھٹا ہے اس میں تُرک و فُرس و روم و زنگ کا
یعنی گلدستہ ہے اک گُلہائے رنگا رنگ کا

(۱۹۰۶ ، مخزن ، اکتوبر ، ۲). [ف].

--- آلود (--- و مع) صف.
زنگ لگا ہوا ؛ (مجازاً) کہنہ ، بوسیدہ ، ناکارہ ، زنگ خوردہ.

بجھ زباں کی تیغ زنگ آلود ہے
جوہر اس کا لک میں سب نابُود ہے

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۲۹۴).

تیغ زنگ آلودہ خنجر کُند ، قاتل خُرد سال
کیا کہوں مقتل میں وقتِ قتل کیا عالم ہوا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۹۴). میگزین میں بہت سے ہتھیار اور توپیں زنگ آلود ہو گئی ہیں. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۳۳). ایک انگوٹھی اب بھی موجود ہے جو کہیں سے بھی زنگ آلود نہیں. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی تا ستمبر ، ۵۴). اف : کرنا ، ہونا. [زنگ + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا ، لتھیڑنا].

--- آلودہ (--- و مع ، فت د) صف.
رک : زنگ آلود.

تیغ زنگ آلودہ ، خنجر کُند ، بازو ناتواں
مجھ کو مرنے کے لیے جلاد بھی ترسائے گا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۱). انکے دِلوں میں جو ابھی بہت سی آلائشوں سے پاک ہیں ان خیالات کا جمانا آسان ہے بہ نسبت ان لوگوں کے جو کہلاتے تو تعلیم یافتہ ہیں مگر زنگ آلودہ ہیں. (۱۹۳۶ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۶۶). جس معاشرے نے ذہن کے دریچے اس طرح بند کر لیے ہوں کہ ان کی کُنڈیاں بھی زنگ آلودہ ہو چکی ہوں ... وہاں ... حماقتوں کا راز فاش کیا جا سکتا تھا. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادبِ اُردو ، ۲ ، ۱ : ۹۹). [زنگ + آلود (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

--- آنا محاورہ.
زنگ لگنا ؛ دھات پر میل جمنا ، آئینے وغیرہ میں ہلکے رنگ کی سبزی دوڑ جانا.

مِسّی آلودہ ہوئے یار کے دندانِ سفید
کشورِ حسن میں موتی پہ بھی زنگ آتا ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۲۵).

چہرے پہ غبار چھا گیا کیوں
آئینے پہ زنگ آ گیا کیوں
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۰).

---بیٹھنا محاورہ.
آئینے وغیرہ پر میل جمع ہونا.
اے جِلا ساز کبھی پھر نہ صفائی ہو گی
زنگ آئینۂ دل میں جو ذری بیٹھ گیا
(۱۸۶۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۲). ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۶۶).

---تلے (---فت ت) صف.
رک : زنگ آلودہ.
ہے صاحبِ جوہر کی سیہ روزی میں کیا قدر
کم لیتے ہیں اس تیغ کو جو زنگ تلے ہو
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۱). مردِ عاقل ... دل کے آئینہ کو غفلت کے زنگ تلے روشن اور صاف رکھتے ہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۸). [زنگ + تلے (رک)].

---توڑنا ف م (قدیم).
میل صاف کرنا ، زنگ دُور کرنا. میں پکڑیا انکا سنگ سب توڑے دل کا زنگ. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ورق ، ۸۰ الف).

---چڑھنا ف م.
لوہے وغیرہ پر میل جمنا ، زنگ لگنا ، زنگ آلود ہونا ؛ (مجازاً) کہنہ ہونا.
لوہا نہیں ہے ذہن کی تلوار کا خراب
ہاں بے مہارتی کے سبب سے چڑھا ہے زنگ
(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۱۰۵). نلوں کا پانی جن میں خدا جانے کب سے زنگ چڑھ رہا ہے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۰۳).

---چھڑانا ف م.
زنگ ہٹانا ، لوہے وغیرہ کا میل صاف کرنا ، زنگ دُور کرنا.
صیقلِ مدحت نے تیری یوں چھڑایا زنگِ طبع
جس طرح سے میل دھو دیتا ہے سرمہ آنکھ کا
(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ۳۱).

---خوردہ (---ضم خ ، و معد ، سک ر ، فت د) صف.
وہ چیز جسے زنگ لگ گیا ہو ، زنگ آلود. اور وہ زنگ خوردہ ہو کر اتر جائے گی ... سارا لوہا زنگ کا بُرادہ ہو جائیگا. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۶). زنگ خوردہ مشینری کب تک کام دے سکتی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۱۵). بہرحال زنگ خوردہ اسکریپ ہو یا کچّا لوہا ، بھٹی میں پڑ کر اسٹین لیس اسٹیل ہی تو بنتا ہے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۷۹). [زنگ + ف : خوردہ ، خوردن - کھانا (رک) سے صفت].

---دُھلنا محاورہ.
زنگ دُور ہونا ، آلودگی صاف ہونا. اے خوشا وقت کہ جب دریائے ہدایت جوش زن ہو جب سرچشمۂ غفریت متلاطم ہو اور مزعومات کا زنگ دُھل جائے. (۱۹۳۲ ، یدِ قدرت ، ۷۷).

---روک (---و مج) صف.
زنگ کا مزاحم ، جس پر زنگ نہ لگ سکے. سٹینلیس سٹیل کو بے زنگ کہنا درست نہیں ہے بلکہ زنگ روک یا زنگ مزاحم فولاد کہنا بہتر ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۴۸). [زنگ + روک ، لاحقۂ فاعلی].

---زِدائی (---کس ز) امث.
زنگ صاف کرنا. انسان کی برتری گوہرِ خرد سے ہے اس لئے آدمی کو چاہئے کہ اس کی زنگ زِدائی میں کوشش کرے. (۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۷۵). [زنگ + ف : زِدا ، زدودن - صاف کرنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
زنگ لگا ہوا ، زنگ خوردہ ، زنگ آلودہ.
لاابالی ہے وہ ایسا کہ مرے قاتل کے
نیمچے زنگ زدہ ہیں ابھی خنجر میلے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۲۱). [زنگ + ف : زد ، زدن - مارنا + ہ ، لاحقۂ صفت].

---کا کھا جانا ف م.
زنگ کا لوہے وغیرہ کو بوسیدہ اور ناکارہ کر دینا ، ازکار رفتہ کر دینا. مذہبی اصول اور قواعد میں سے کوئی اصل اور قاعدہ ایسا نہیں ہے جس کو زنگ نہ کھا چکا ہو. (۱۹۰۳ ، المدینۃ والاسلام ، ۲۵۱).

---لگانا ف م.
زنگ لگنا (رک) کا متعدی. اوکسیجن کو لوہے کی طرح جلدی ... زنگ نہیں لگاتی مگر توقف کے ساتھ یہ سلوک انکے ساتھ کرتی ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۷). اپنی بد عملیوں سے اپنے ایمان کو زنگ نہیں لگاتے. (۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، ۱۳۴).

---لگنا ف م.
لوہے وغیرہ پر زنگ جمنا ؛ (مجازاً) زنگ خوردگی یا کہنگی کے باعث کسی شے کا ناکارہ ہو جانا.
دِل کو سرور ہو تو کھلیں جوہرِ سخن
تیغ زباں کو زنگ لگا ہے ملال کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲). ہماری زندگی کے ساز کے تاروں میں زنگ سا لگ گیا ہے. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۱۳۱). سپاہی کی تلوار میں زنگ نہ لگنا چاہئے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۲).
مجھے لگنے نہ پائے زنگ خدا
مجھے اپنے رنگ میں رنگ خدا
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۳۹).

---نِکلنا محاورہ.
زنگ دور ہونا ، زنگ صاف ہونا.
دلِ خونخوار سے ہوتی ہے کدورت کوئی دُور
زنگِ شمشیر نہ نِکلے جو جگر تک پہنچے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۸).

---والا صف.
زنگ آلودہ ، جس میں زنگ لگ گیا ہو.

جو پارسا خُدا کا ہو کر کے وہ نہ بیٹھے
بے چارہ زنگ والے آئینے میں نہ دیکھے

(۱۸۴۴ ، گلستان (حسن علی خاں) ، ۱۳۶).[زنگ + والا ، لاحقۂ صفت].

---ہونا ف مر.
کدورت ہونا.

دل سے حضور کے نہیں جاتیں کدورتیں
اس آئنہ میں زنگ ہے میرے غُبار کا

(۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۵ : ۸۶۳).

زنگار (فت ز ، مغ) امذ.
۱. لوہے وغیرہ کا میل ، زنگ.

تمام گردن اور دست و بازوئے مرد
لھوے میں اتھے زرد و زنگار خورد

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۷۹۲).

کہ مجھ سا گنہگار پاوے نجات
یہ زنگار ہوے قابلِ عکسِ ذات

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹۷).

کبھی عالم میں ظالم سے نہ رکھ امید راحت کی
کہ تیغ و تیر کا زنگار کب مرہم کے کام آیا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۳۲).

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی
چمن زنگار ہے آئینہ بادِ بہاری کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۸).

ہو ہوا مرطوب تو تانبے پہ پڑتا ہے اثر
اور جو زنگ اس پہ ہو زنگار کہتے ہیں اسے

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۵۹).

زنگار پھر آئنہ کے اُوپر
اف رے خطِ سبز تیرا اعجاز

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۲۹). **۲. ایک دوا جو تانبے کے کساؤ سے تیار کی جاتی ہے یہ ایک قسم کا زہر ہے جس سے مرہم بنایا جاتا ہے ، نیلا تھوتھا.**

ہم وہ آفت طلب ہیں ہے جن کو
زخمِ شمشیر مرہمِ زنگار

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۹).

زخمِ دل کو صاف کرتا ہے خیالِ خطِّ سبز
چارہ گر مرہم نہ رکھ بیفائدہ زنگار کا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۷). زنگار چونکہ اکال اور مجفف قروح ہے لہٰذا قروح خبیثہ میں مرہموں میں شامل کر کے استعمال کرتے ہیں.(۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۱۲). **۳. ہرا ، سبز.**

رُخ ترا نسخۂ گلستاں ہے
ہے خطِ سبز جدولِ زنگار

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۲).

زنگار رنگ خیمے ہیں اِستادہ بے ستون
یا عکس آسمان کا ہوا ہے یہ آشکار

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۳۷).[ف].

---باندھنا محاورہ.
زنگار بندھنا (رک) کا متعدی. یہ سبب ہے پردہ ہوگیا ہے ، زنگار باندھ گیا ہے ان کے دِلوں کے اوپر.(۱۷۷۱ ، تفسیرِ مرادیہ ، ۱۸۰).

---بَندھنا محاورہ.
زنگ چڑھنا.

مُجھ گریہ سے ہو کیوں نہ وہ خونخوار مکدّر
بندھ جائے ہے زنگار جو نم پیچ رہے تیغ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۴).

---خُورْدَہ (---ضم خ ، و معد ، سک ر ، فت د) صف.
جس پر زنگ لگا ہوا ہو ، جسے زنگ نے بوسیدہ و ناکارہ کر دیا ہو ، زنگ خوردہ.

جانتے ہو اپنے خاکستر پہ کیوں بیٹھے ہیں ہم
اس دلِ زنگار خُوردہ کو اُجلوانا بھی ہے

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۷۳).[زنگار + ف : خوردہ ، خوردن - کھانا سے صفت].

---سَبْز دہَن کس صف(---فت س ، سک ب ، ز ، فت د ، ہ) امذ.
چاندی کا کساؤ یا بُرادہ جسے سنگِ سلایہ میں پیلا کر بنایا جاتا ہے ، یہ زنگار نودمیدہ سبزے کی مانند نرم لطیف اور سبز ہوتا ہے. چوتھی نوع زنگار سبز دہن.(۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۱). [زنگار + سبز دہن (رک)].

---صَناعت کس صف(---فت ص ، ع) امذ.
پھٹکری ، بورہ سرخ اور نمک تینوں کو ہم وزن پیلا کر بنا ہوا زنگار (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۴۷) .[زنگار + صناعت (رک)].

---فِرْعَونی کس صف(---کس ف ، سک ر ، و لین) امذ.
تانبے کا کساؤ یا بُرادہ جسے نمک اور پانی میں گھونٹ کر اور اس میں سرکہ ڈال کر دُھوپ میں رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ تمام بُرادہ سرکے میں حل ہو جانے بعد میں اسے خُشک کر لیا جاتا ہے. پانچویں نوع زنگارِ فرعونی کی تانبے کے بُرادہ کو گرد و غُبار سے پاک کر کے چاندی کے زنگار کی طرح نمک اور پانی میں ایک پہر گھونٹ کر پانی سے دھو ڈالیں.(۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۲).[زنگار + فرعون (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---فَرَنْگی کس صف(---فت ف ، ر ، غنہ) امذ.
رک : زنگارِ معدنی (خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۳۴). [زنگار + فرہنگ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کا پھاہا امذ.
نیلے تھوتھے سے تیار کیا ہوا مرہم کا پھاہا جس سے زخم کی آلایش دور ہو جاتی ہے.

لختِ دل بہنے لگے کٹ کٹ کے پھوڑے کی طرح
داغ ہجر آخر کو پھاہا ہو گیا زنگار کا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۴۳).
آتے تھے ہرے ہرے نظر برگ
پھاہا زنگار کا تھا ہر برگ
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۴۲).

---گُوں (---و مع) صف.
زنگاری.
جو اس وقت لگ چرخِ زنگار گُوں
اجت کے کرے موں کوں دینار گوں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۶۵). [زنگار + گُوں (رک)].

---معدنی کس صف(---فت م ، سک ع ، فت د) امذ.
ایک پتھر جس کے نگ بنتے ہیں ، دہانِ فرنگ (خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۳۳). [زنگار + معدنی (رک)].

زنگارا (فت ز ، غنہ) امذ (قدیم).
نیلا تھوتھا جو ایک زہر ہے.
خُم میں آنکھوں کے اگر نہیں ہے شہاب آنسو کا
کیوں کیا غم کے زنگارے نے مرا دامن لال
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۵). [زنگار + ا ، لاحقۂ صفت].

زنگاری (فت ز ، غنہ) صف.
۱. زنگار کا ہمرنگ ، زنگار جیسا سبز (عموماً آسمان کی صِفت کے طور پر مستعمل).
بچن میری زباں کے آج تارے ہو نہ کیوں جھمکیں
کہ ہے یو چرخِ زنگاری ورق میرے سفینے کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۶). اُس میں زنگاری بانات کا بھی ایک طاقہ ہے. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۱۲). چوڑی دار پائجامہ ... زنگاری ڈوپٹہ ... کہیں سے سفید کہیں زنگاری. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۳۸).
آسماں پر موج زن جوئے شرابِ سُرخ ہے
یا محیط چرخ زنگاری سحابِ سُرخ ہے
(۱۹۲۷ ، مطلعِ انوار ، ۱۳).
کچھ آنکھیں بھی ہیں بینائی سے عاری
کچھ آئینہ بھی زنگاری بہت ہے
(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۱۰۷). **۲. پرندے کی ایک قِسم.** پرندوں میں ہریل ، کبوتر ، کوّے زنگاری اور سفید فاختہ ، مینا ، بُلبُل وغیرہ. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۶). [زنگار + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---رنگ (-- فت ر ، غنہ) امذ.
(رنگائی) **لوہے کے زنگ کی رنگت کا زرد ، نیلے اور سُرخ رنگ سے تیار کیا ہوا رنگ ، ناسی رنگ** (ا پ و ، ۲ : ۳۲). [زنگاری + رنگ (رک)].

---زُمرد (---ضم ز ، م ، شد ر بفت) امذ.
(نگینہ گری) **سیاہی مائل سبز ، چقندر کے پتے کے مشابہ رنگت کا زُمرد** (ا پ و ، ۳ : ۵۹). [زنگاری + زمرد (رک)].

زنگا زوری ہونا محاورہ.
کشمکش ہونا ، زور آزمائی ہونا. تھوڑے ہونا تھوڑے نا ہونا کر کو بولے ... ان میں زنگا زوری ہونے لگی. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

زنگال (فت ز ، غنہ) امذ.
زنگار ، ایک چیز ہے کہ سرکہ و تانبے سے بناتے ہیں (ماخوذ : مخزن المفردات ، ۱۲۷). [ف].

زنگالا (فت ز ، مغ) امذ.
(سیف بازی) **جنگی دو رُخا تیر جس کا ایک رُخ چپٹا اور دُوسرا نکیلا ہوتا ہے** (ا پ و ، ۸ : ۵۷). [مقامی].

زنگبار (فت ز ، غنہ ، سک گ) امذ.
ملکِ حبش ، زنجبار.
تج خال ہے رُخسار میں یا ہے بھنور گُلزار میں
یا مصر کے بازار میں زنگی کھڑا زنگبار کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۰).
جو خود بُرے ہیں وہ مجھے اچھا کہیں گے کیوں
آئینے کو فروغ نہیں زنگبار میں
(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۲۰).
عوض خال کے دیجئے زنگبار
عوض دانتوں کے کیجے گوہر نثار
(۱۸۹۳ ، ماہ و اختر (قصۂ پری پیکر) ، ۱۵). [ف].

زنگل (فت ز ، غنہ ، فت گ) امذ.
رک : زنگلہ.
گدا کیونکہ تقلید کا دف بجاتے ہیں
الحاد کا باندھ کر اس کو زنگل
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴۳). [رک : زنگولہ].

زنگلہ (فت ز ، غنہ ، ضم گ ، فت ل) امذ.
۱. گھنگرو ، خلخال.
نزا کت پر گراں وہ بھی ہو وقتِ رقص گر باندھے
بجائے زنگلہ تُو اپنی سیمیں ساق میں غنچہ
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۲۳).
مخزنِ سر حق ہیں یہ ان میں بھی کوئی بھید ہے
چنگ و رباب و زنگلہ بین و سِتار و نَے غچک
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۹). مگر بڑی کسر یہ رہی کہ ابھی تک خریداری کا ایک زنگلہ بھی گردن اور زانو میں باعثِ زیب و زینت نہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۲۹). **۲. موسیقی کے بارہ مقامات میں سے ایک مقام کا نام.** زنگلہ کا پہلا شعبہ چھارگہ ہے جس کی چار راگنیاں ہیں. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۱۵). ہندوستانی موسیقی نے ایرانی عربی ... راگ سے بعض چیزیں مثلاً یمن ، حج ، زنگلہ لیں. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۳). [رک : زنگولہ].

---پا صف.
وہ جس کے پیروں میں گھنگھرو بندھے ہوں ، گھنگرو پہنے ہوئے.
کانوں میں چلی آتی ہیں فُرقت کی صدائیں
جھنکار سے نالوں کے ہوئی زنگلہ پا رات
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۳). [زنگلہ + پا (رک)].

---چَہارگاہ کس صف(---فت چ) امذ.
(موسیقی) ایرانی موسیقی کا ایک سر. ایرانی عربی موسیقی میں بھی راگ اور راگنیوں کی طرز قائم ہوچکی تھی مثلاً ... زنگلۂ چہارگاہ اور اسواری ... میں بڑی مُماثلت تھی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وُسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۴). [زنگلہ + چہارگاہ (رک)].

---حِجاز کس اضا(---کس ح) امذ.
(موسیقی) عربی موسیقی کا ایک راگ ، طرز ، نغمہ. ایرانی عربی موسیقی میں بھی ایک راگ اور راگنیوں کی طرز قائم ہو چکی تھی مثلاً زنگلۂ حجاز اور جیتی گوری میں بڑی مماثلت تھی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۴). [زنگلہ + حجاز (رک)].

زَنگَن (فت ز ، غنہ ، فت گ) امث.
ملکِ حبش کی رہنے والی ، حبشن.
زنگولہ سُنا رہی تھی زنگن
اور گیت فِراق کے فرنگن
(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اُردو ، ترکی ، ۸۶). زنگنوں نے بھیانک آواز میں یہ اشعار شروع کئے. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیال ، ۲ : ۲۷۳).
[زنگی (رک) کی تانیث].

زَنگُولَہ (فت ز ، غنہ ، و مع ، فت ل) امذ.
۱. گھنٹی.
جو یاد آئیں گے منزل پہ ہم سے واماندے
کرے گا صورتِ زنگولہ کارواں فریاد
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۷).
ساربان بُھول ہی جاتا رہِ نجد اے لیلیٰ
دلِ مجنوں جو نہ زنگولۂ محمل ہوتا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۶).
ہر نفس ہے زنگولہ ، کاروانِ عالم کا
جسم کو سکوں میں بھی ، رہروِ فنا پایا
(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۱۲۳). **۲. گھنگرو.**
صدائے نَے کہیں سے کان میں اُس کے جو آتی ہے
تو وہ بھی اس طرح سے اُٹھ کے زنگولے بجاتی ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۴). منوچہر سازندہ کے بھیس میں زنگولہ بجاتا ہے. (۱۸۳۶ ، قِصّۂ اگرگل ، ۹۵). امیر بارگاہ تک نہ پہنچے تھے کہ یکایک آواز زنگولہ کی آئی. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۵۸). آخر ہندوستان میں گھوڑے کی گردن اکثر زنگولوں سے آراستہ کی جاتی ہے یا نہیں. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۶ : ۹). **۳. موسیقی کے بارہ راگوں میں سے دسواں راگ.** عجم نے بارہ برجوں کے موافق بارہ مقام موسیقی یعنی راگ میں اِختراع کئے ہیں ... اوّل راست دوسرا اصفہان تیسرا عراق چوتھا کوچک پانچواں بزرگ ... دسواں زنگولہ ... بارہواں رہاوی. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۳). جسے تُم سہ گہ چہارگہ مایہ بستہ نگار زنگولہ مغلوب کہتے ہو ہم اسے ٹوری کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۱۶). خسرو کے ایجاد کردہ بارہ راگوں کے نام ... مجیر ، سازگری ... زنگولہ ، منعم ، فرودست. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۰۱). [ف: زنگولہ (زنگ ـ گھنٹی) + اولہ ، لاحقۂ تصغیر].

---بَجانا ف م.
گھنٹی بجانا.
صدائے نَے کہیں سے کان میں اُس کے جو آتی ہے
تو وہ بھی اس طرح سے اُٹھ کے زنگولے بجاتی ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۴).

---بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.
گھنگرو باندھنے کا عمل.
کوا کب سے ہوئی زنگولہ بندی پائے زہرہ میں
مہیّا کر رہا ہے سازِ عشرت چرخِ رامشگر
(۱۹۳۵ ، عزیزلکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۴۷) [زنگولہ + بند (ا) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَمّازَہ کس اضا(---فت ج ، شد م ، فت ز) امث.
تیز رفتار اونٹنی کے گلے کی گھنٹی.
نالہ کرنے کو بھی منہ چاہیے القیس حزیں
کوئی زنگولۂ جمّازہ حدی خواں نہ ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۶). [زنگولہ + جمّازہ (رک)].

زَنگولی (فت ز ، غنہ ، و مع) صف.
زنگولہ (رک) سے منسوب (تراکیب میں مُستعمل). [زنگولہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شِیشَہ (---ی مع ، فت ش) امذ.
شیشے کا سرپوش جو گھنٹی کی شکل کا ہوتا ہے ، پودا پوش. ایک زنگولی شِیشہ ... کے نیچے مرطوب کوشک میں گیلی روئی کے ٹکڑے رکھو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۵۱). [زنگولی + شیشہ (رک)].

زَنگی (فت ز ، غنہ) صف.
زنگبار یا زنجبار کا رہنے والا ، حبشی ، شیدی؛ (مجازاً) سیاہ فام.
ڈوبے قابو زریں سو غرقاب میں
گئی حور زنگی کیرے خواب میں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۶).
نِکل گھر تے آتے براں وو ندیم
دیکھا ہاٹ میں ایک زنگی لئیم
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۵).
ثوابت یوں فلک پر تھے سراسر
عرق کے قطرے جوں زنگی کے مُنہ پر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷۰). سوداگر بچے نے ایک زنگی غلام کو اُن کے ساتھ کر دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۳).

جس دن میری برات تھی اُس روز ایک زنگی ... رات کو مع دس بیس قزاقوں کے آ کر کُودا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۸۷). یہ عام تقاضائے اِنسانی ہے اس میں مومن و کافر عقلمند و بیوقوف اور زنگی و فرنگی کی کوئی تخصیص نہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۹۷). اس کے بعد ملیشیائی نسل کی آمد کا سِلسلہ شروع ہوا جس میں، کاکیشائی ، منگولی اور زنگی نسلوں کی آمیزش تھی. ۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۷۴). [زنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَچَّہ (---فت ب ، شد چ بفت) امذ.
حبشی بچہ ، شیدی بچہ.

کوئی زنگی بچہ قرآن پڑھے ہے دیکھو
خال کب اس کے سر روے کتابی یہ ہے

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۱۶). [زنگی + بچہ (رک)].

---پِسَر (---کس پ ، فت س) امذ.
سیاہ فام لڑکا.

زُلفوں سے خالِ رُخ ہے مُجھے بیشتر عزیز
پریوں سے ہے زیادہ یہ زنگی پسر عزیز

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۴). [زنگی + پسر (رک)].

---دھونے سے سَفید نَہیں ہوتا کہاوت.
جس کی اصل میں خرابی ہو اس کو سُدھارنے کی کوشش بیکار ہے. یہ استعداد قابلیت کی ہی نہ رکھتا تھا ساری سعی اس کے باپ کی بیکار ہوئی ، سچ ہے زنگی دھونے سے سفید نہیں ہوتا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۸۴).

---شَب کس اضا(---فت ش) امث.
رات کا زنگی ؛ مراد : رات کی سِیاہی ، تاریکی. جس وقت خاتونِ جہاں یا لباسِ زرافشاں داخلِ حمّامِ مغرب ہوئی اور زنگیٔ شب کی آمد آمد ہر سمت پھیل گئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). [زنگی + شب (رک)].

---کی سِیاہی کسی رَنْگ نَہیں جاتی کہاوت.
پیدائشی عیب ہٹائے نہیں ہٹتا (محاوراتِ ہندوستان).

---نُما / نُمائے (---ضم ن) صف.
حبشی ، سیاہ فام ، حبشی جیسا.

اُسی گھر میں تھا شکلِ زنگی نُمائے
نِشاں جس کا دیتا اتھا رہنمائے

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۸). [زنگی + ف : نمائی ، نمودن - نظر آنا ، ظاہر ہونا].

---ہَڑ (---فت ہ) امث.
کالی ہڑ ، چھوٹی ہڑ.

تُجھ کو کب پہنچے زنگی ہڑ پھوندی
پیلا سور ہے تری لونڈی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۶۰۴). توتیا ، تولہ بھر زنگی ہڑ ... پیس کر ... کِھلانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲۲). صابن کے بجائے زنگی ہڑ استعمال کرتے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۲۱). [زنگی + ہڑ (رک)].

زَنْگِیا (فت زَ ، غنہ ، کس گ) امذ.
وہ پھپھوندی جو پودوں میں لگ جاتی ہے. زنگیے اور کانگیاریوں کے پودے مکمل طور پر طفیلی پودے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۲۲). [زنگ + یا ، لاحقۂ نسبت].

زَنْگْیانا (فت ز ، غنہ ، سک گ) ف ل.
زنگ آلود ہونا. بعض قبروں کے چاروں طرف لوہے کے خُوب صُورت کٹہرے زنگیا گئے تھے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۷۵). [زنگ + یانا ، لاحقۂ مصدر].

زَنَن (فت ز ، ن) م ف.
زن سے ، زن کی آواز کے ساتھ. جبّار صاحب کا اِسکوٹر میرے تانگے کے قریب سے زنن سے گُزر گیا. (۱۹۶۳ ، کپاس کا پھول ، ۶۱). [حِکایت الصّوت].

زَنِنْدَہ (فت ز ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
مارنے والا ، غالب آنے والا. یہی ایک دلیل اس کو زندہ اور زننده ادیب ثابت کرنے کے لئے کافی ہونی چاہیئے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۹). [ف].

زِنْہار (کس ز ، سک ن) حرف ؛ ~ زینہار.
۱. (اَ) **حاشا ، ہرگز (نفی کی تاکید کے لیے).**

زرد رُو ہے جو کیا ہے فکرِ تسخیرِ طلا
مت ہو اے وحشی صِفت زِنہار نخچیرِ طلا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۷). بیاس دیو حاضر ہوا اور کہنے لگا زِنہار اس کو ضائع نہ کیجو. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۴۴).

اس بلا سے مفر نہیں زِنہار
اس کو کہتے ہیں سب بُرا آزار

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۵).

سنج سے زِنہار در گُزر نہ کرو
دل میں کُچھ خوف اور خطر نہ کرو

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۶۴).

کوو ندا کے بھیس میں دُنیا ہے کام جُو
اس کی صدا پہ مُڑ کے نہ زِنہار دیکھنا

(۱۹۸۶ ، غُبارِ ماہ ، ۱۴۲). (آ) **نہی کے معنی میں قائم مقام جملہ اِنشائیہ (کسی کام سے باز رکھنے کے لیے).**

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل
زِنہار گر تمہیں ہوسِ نای و نوش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰). زِنہار اس رسید بھی سے کام نہ لو. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۷۲). ۲. **پناہ ، اماں.**

امیدوار ہیں او جو زِنہار خواہ
منگیں او جو زِنہاری بھی از گناہ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۸).

اماں خواہ بھی تم سے ہوویں اگر
نہ زِنہار دیتا کسی کو مگر

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۳).

خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا اک انبار تُو
پُختہ ہو جائے تو ہے شمشیرِ بے زنہار تُو
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۹۳).
نوا کی نکہتِ رنگیں سُخن کے شوخ شرار
یہ ایک جوہرِ دل کی شعاعِ بے زِنہار
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۵۵).[ف].

--- خوار (--- و معد) صف.
عہد توڑنے والا ، بدعہد.
او یوں بولیا بامیر زنہار خوار
جو زنہار خواری نکر زینہار
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۴). [زنہار + ف: خوار، خوردن ـ کھانا].

زِنْہاری (کس ز ، سک ن) صف ؛ امذ.
۱. امان طلب کرنے والا یا وہ غیر مُسلم جو اِسلامی حکومت کی پناہ میں آیا ہو.
یہ باغِ دہر میں پژمردگی ہوئی پامال
خزاں بہار تک آئی تو بن کے زنہاری
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۱). **۲. پناہ ، امان (قدیم).**
امیدوار ہیں او جو زِنہار خواہ
منگیں او جو زنہاری بھی ازگناہ
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۸). [زِنہار + ی ، لاحقۂ نِسبت].

زَنی (۱) (فت ز) امث (قدیم).
رک : زن ، عورت.
ایسی خوبی دھرتی سو ہے واں زنی
دِلاور ہے باگن پلنگ انگنی
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۹۷). [ف].

زَنی (۲) (فت ز) امذ.
سزا ، مار ، ہار ، شکست ؛ نُمایاں ، جاذبِ توجہ ؛ حملہ کرنا ؛ مُضر ہونا ، ضرر پہنچنا (پلیٹس). [ف : زدن سے مُشتق].

ـــ زَنی (۳) (فت ز) لاحقہ.
بطور لاحقۂ اِسمیت مُستعمل مثلاً ، لاف زنی ، موج زنی ، نیش زنی وغیرہ.
شمشیر زنی اور فوج کشی کے عہد دیکھے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۶۸). ایک دو جگہ مضمون کی بے ربطی و ناہمواری بھی چشمک زنی کر رہی ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۳۸).
درسِ سکون و صبر بہ ایں اہتمام ناز
نشتر زنیٔ جُنبشِ مژگاں لیے ہوئے
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۱۲۰).

زَنِیم (فت ز ، ی مع) امذ.
کمینہ ، نہایت نیچ ، حرامی . زنیم کے معنی بعض سلف کے نزدیک ولدالزنا اور حرام زادے کے ہیں. (۱۹۳۲ ، قرآن الحکیم ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۹۶۸). [ع].

زُو (و مع) امذ.
چڑیا گھر ، دارالحیوانات.
ایک شوکت اور ضیاءالدین وضع و خُوبی میں ہیں
فرق اِتنا ہی ہے وہ جنگل میں ہیں یہ زو میں ہیں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۳۸).
تجھے آ کے میں دیکھ لیتا ہوں واعظ
کبھی شوق گر بجھ کو ہوتا ہے زُو کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۴۳). بلا جواز اور بلا کسی نِسبت کے مُجھے لندن زُو کا گوریلا یاد آ گیا. (۱۹۸۶ ، دریائے سنگ ، ۱۶۶). [انگ : Zoo].

زَوابع (فت ز ، و ، کس ب) امذ ؛ ج.
بگولے ، چکّر کھاتی ہوئی ہوا. عربوں کا بھی یہی عقیدہ تھا وہ اسے زوبعہ کہتے ہیں اس کی جمع زوابع ہے. (۱۹۶۵ ، جن ، ہم زاد اور اسلام ، ۱۰۸). [ع].

زَواج (فت ز) امذ ؛ ج.
زوج (رک) کی جمع. تمہیں یہ نہیں معلوم کہ میں اب انجمنِ نافرینِ زواج کا ممبر نہیں ہوں. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی بدایونی ، مضامینِ محفوظ علی، ۱۸۵). [ع].

زَواجَہ (فت ز ، ج) امذ ؛ ج زواجے.
(نباتیات) **نر صنفی تُخم ، تولیدی تُخم.** اِن میں سے ہر ایک سے ایک نر صنفی خلیہ یا زواجہ ... پیدا ہوتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، محمد سعیدالدین ، ۲ : ۵۹۳). اسی طرح کبیر کروی حیوان کے جسم میں بے شُمار ننھے اجسام بن جاتے ہیں جو زواجے کہلاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے، ۴۹). [زواج+ ہ ، لاحقۂ نِسبت].

--- دان امذ.
زواجہ کی تھیلی ، بیج دان ، غدہ تناسلی. بالغ کیڑوں میں خلوی تقسیم زیادہ تر زواجہ دانوں میں ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، جنسیات ، ۴۰۸). راسی پُھولا ہوا حِصّہ زواجہ دان کہلاتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۴۳). [زواجہ + دان (رک)].

زَواجی (فت ز) صف.
زواجہ (رک) سے منسوب (تراکیب میں مُستعمل). [زواجہ + ی ، لاحقۂ نِسبت].

--- پَودا (--- و لین) امذ.
(نباتیات) **دو صنفی پودا ، صنفی نسل کا پودا ، گمٹی پودا .** تولید کے لحاظ سے یہ زواجی پودے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۹۴). [زواجی + پَودا (رک)].

--- تَنْہائِیَت (--- فت ت ، سک ن ، کس ہ ، فت ی) امث.
وہ پودے جو دو صنفی نہیں ہوتے (Gamele). جنسی قناتوں میں دوسری نوع کے تُخم حیوان باروری نہیں کرتے اس قسم کو زواجی تنہائیت ... کہتے ہیں . (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۵۰۸). [زواجی + تنہائیت (رک)].

--- خَلِیَہ (--- فت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
نموئی خلیہ ، نشو و نما پانے والا خلیہ ، نامی خلیہ ، تولیدی خلیہ.

مادہ زواجی خلیے کو کبیر زواجی خلیہ اور نر کو صغیر زواجی خلیہ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۴۴). [زواجی + خلیہ (رک)].

زَواجِیَت (فت ز ، کس ج ، شد ی بفت) امث.
جنسی ملاپ ، بارآوری. مقابلہ کرو دو فردی زواجیت ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، محمد سعیدالدین ، ۲ : ۵۹۶). موسم کے اختتام پر میکاگیشجیا بڑی تعداد میں ان مل زواجیت طریقہ سے بنتے ہیں. (۱۹۶۸ ، بے تُخم نباتیات ، ۱ : ۲۲۳). [زواج + یت ، لاحقۂ کیفیت].

زَوّار (فت ز ، شد و) صف.
بہت زیادہ زیارت کرنے والا.

تب سے زوّار خوار ہوتے ہیں
وان گدھے پر سوار ہوتے ہیں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۳). کہتے ہیں کہ ایک زوّار مشہدِمُقدّس سے نِکل کرحضرتِ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے واسطے کربلائے معلیٰ کی طرف متوجہ ہوا. (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۹۳).

میں یہ نہیں کہتا کہ نواسا ہوں نبیؐ کا
زوّار تو ہوں قبرِ رسولِ عربی کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۴۰). کسی مُسافر خانہ میں بیٹھ جانیے حاجیوں اور زوّاروں کو ٹکٹ دِلائیے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۲ : ۵). [زائر (رک) کا اسمِ مُبالغہ].

زُوّار (ضم ز ، شد و) صف.
زیارت کرنے والے ، زائرین.

تُبے وہ روضہ جہاں دیدۂ مَلک ہیں فرش
قدم کو رکھتے ہوئے ان پہ آتے ہیں زُوّار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۹).

آفاق میں ہے خُلدِ بریں روضۂ پُر نور
جب دیکھیئے زُوّار سے دربار ہے معمور

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۱۰). شہر صنعاء میں ایک عظیم الشان گرجا بنایا اور زُوّارِ کعبہ کو اس کی زیارۃ کی تکلیف دی. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۳۹). [زائر (رک) کی جمع].

زَوال (فت ز) امذ.
۱. ترقی یا عروج کے کم ہونے یا ختم ہونے کی کیفیت ، تنزّل ، ادبار ، اِنحطاط. سلطنتِ ٹرکی کے زوال سے مُسلمانوں کا مذہبی نقصان بھی بہت بڑا ہو گا. (۱۸۸۵ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۰). اب کوئی زوال کی صورت نہیں ہو گی دبدم آرام پاؤ گے. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۸۶). سلطنتِ بہمنیہ کے زوال پر دکن میں پانچ سلطنتیں قائم ہوئیں. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۳). حکومت کے زوال میں میرے نزدیک جہاں بے شمار اسباب وعوامل نے اپنا اپنا کردار ادا کیا وہاں زوال کا ایک اہم سبب ظُلم و تشدّد تھا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۶۳). ۲. سُورج یا چاند کا غروب کی طرف میلان.

ہے روایت کہ حرم کو وہ لعیں بعدِ قتال
کر سوار اُونٹوں پہ لے شام چلے وقتِ زوال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۰۶).

نمازِ ظہر سے پہلے کروں میں سجدۂ شکر
زوالِ شمس ہوا یار کا عتاب گھٹا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵). اگر نہ آئے تو ثابت ہوا کہ ستارہ ان کا گردش میں ہے نیرِ اقبال کا زوال ہوا. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۶۲۴). نماز کے اوقات زوالِ آفتاب سے لے کر ظلمتِ شب تک ہیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱۰). عربوں نے دن اور رات کی ساعتوں کے نام رکھے ہیں ... ذر در بھر بزوغ ... پھر زوال . (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۵۷۸). ۳. کمی ، کمزوری ، نقص ، اِنحطاط ، کمی واقع ہونا ، کمزور ہونا ، مرتبے سے گرنا.

توں اول تے آخر تلک نت کمال
نہ نُقصان تُجھ ذات کوں نہ زوال

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵). جو بدنصیبی اور بدبختی کے دن ہماری قوم پر ہیں شاید اب ان کے زوال کا زمانہ قریب آتا جاتا ہے . (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۷۸).

وہی شانِ جاہ جلال ہے وہی عین حسن و کمال ہے
کوئی نقص ہے نہ زوال ہے وہ خدا ہے جلِّ جلالہ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۵۲). ہندوستان کے ہاتھی پر زوال آ چکا ہے. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۳). ۴. ہلاکت ، تباہی ، مُصیبت.

پڑیں گی گھنیری بپت کی زوال
پھر آویں گی اس گُل کوں کملا کے حال

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۳).

تو پہنچا ہے کیوں خاکِ تیرہ تلک
ترے سر پہ آیا ہے کیوں یہ زوال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۱).

بس یک یک جہاں میں اندھیرا سا چھا گیا
دن بھی ڈھلا نہ تھا کہ زوال ان پہ آ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۰). بعض لوگوں کے خیال میں یہی مقدمہ نواب انتصار جنگ کے زوال کا باعث ہوا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۲۶۲). فوجی افسروں کی بیگمات تک تنظیمیں کمبھ کے مجموعے چھپوانے لگی ہیں ، یہ کہیں زوال کی علامت تو نہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۹/۱ اکتوبر ، II). [ع].

ـــُ الْخَوف (ــــضم ل ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
بے خوف ہونا ، خدشہ نہ ہونا. ایمان کے معنے ، طمانیۃ النفس (اطمینانِ قلب) اور زوال الخوف (خوف کا نہ ہونا) بھی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۳). [زوال + رک : ال (ا) + خوف (رک)].

ـــُ الدّنیا بِاِرْتِقاءِ السِّفْلَہ کہاوت.
کمینوں کی ترقی دنیا کا زوال ہے (جامع الامثال).

ـــُ الشّک (ــــضم ل ، غم ا ، ل ، شد ش بفت) امذ.
شک کا زائل ہونا. اور وہ جو زوال الشک کو چھوڑ کر ممکنات اختیار کرتا ہے زمرۂ عاقلوں میں کبھی شمار نہ کیا جائیگا. (۱۸۳۹ ، تواریخِ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۲۳۹). [زوال + رک : ال (ا) + شک (رک)].

---آمادہ (---فت د) صف.
اِنحطاط پذیر ، آمادۂ زوال.

ہیں زوال آمادہ اجزا آفرینش کے تمام
مہرِ گردوں ہے چراغِ رہگزارِ باد ، یاں

(۱۸۶۹ ، دیوانِ غالب ، ۱۷۹). خاص سبب ایک زوال آمادہ طبقۂ اُمرا کی حماقت غفلت اور بُزدلی ہے. (۱۹۴۶ ، معاشیات قومی ، ۳۰). اس زوال آمادہ تمدّن کا راز اس طور پر فاش کیا. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لیے ، ۱۶۷). [زوال + آمادہ (رک)].

---آنا محاورہ.
ناپید ہونا ، ختم ہونا.

جان جاتی ہے کہ ایماں پہ زوال آتا ہے
دیکھیے عشقِ بُتاں میں ہے خُدا کیا کرتا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۱). سلطنتِ نوشیرواں پہ زوال آنے لگا. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۵ : ۶۳۹).

---پذیر (---فت پ ، ی مع) صف.
ختم ہونے والا ، مٹنے والا ، بے اثر ہونے والا. لذّت زوال پزیر اور جلد بٹ جانے والی چیز ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۳۲). اُن اسباب و علل کو بیان کیا تھا جو تعلیمی معیار کے زوال پذیر ہونے کا مُوجب ہیں. (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۷۱). [زوال + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا].

---پذیری (---فت پ ، ی مع) امث.
تنزّل، فنا ہونے کی حالت. فکر تونسوی بھی ایسے ہی معاشرے کی پیداوار ہیں جن کی تحریریں ... سیاسی ، سماجی اور تہذیبی اقدار کی زوال پذیری کا نتیجہ ہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۳ دسمبر ، II). [زوال + پذیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شب کس اضا(---فت ش) امث.
آدھی رات ختم ہونے کے بعد ، رات ڈھلنے کے بعد. تمام تُرک زوالِ شب کے بعد آنا شروع ہوتے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۹۳). [زوال + شب (رک)].

---کا وقت امذ.
خطِ نصف النہار سے آفتاب کے ڈھلنے کا وقت ، دوپہر کے بعد کا وقت ، وقتِ ظہر.

عجب ہے مہر سے اس شوخ کے وصال کا وقت
وہ دوپہر کہ جو مخصوص ہے زوال کا وقت

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۱).

---کی گھڑی امث.
رک : زوال کا وقت. یہ زوال کی گھڑی تھی اس کے بعد اندھیرا ہی اندھیرا تھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ / جولائی ، ۱۳).

---ہونا ف ل.
کمی ہونا ، نُقصان ہونا ، خسارہ ہونا. پس دولت خداداد کو ہرگز زوال نہیں ہوتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۵). آپ آخری دین لے کر آئے ، جو قیامت تک دائم رہے گا ، پھر کہتے ہیں اسوقت تک اس کا زوال نہ ہو گا اور نہ بدلا جائے گا ، جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۳۷).

زَوالا (فت ز) امذ.
زوال پذیر ، جس کو زوال ہو گیا ہو.

پیالا لیو سیرے آچھے لالا
کہ او پیالا ہے سورج بھی زوالا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۴۹). [زوال + ا ، (زائد)].

زُوالوجی (ضم ز ، و مج) امث.
زولوجی ، علمِ حیوانات. اے حضرت یہ تناسخ کے مشکل مسائل ہیں. ایوانِ پارلمنٹ میں ان کا حل بل نہیں سکتا یا پھر زوالوجی سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۶ : ۱۰). [انگ : Zoology].

زَواہِر (فت ز ، کس ہ) صف ؛ ج.
۱. سفید فام ، خُوبصورت ، چمک دار ، روشن. شہزادہ نے جواہر زواہر تسکین و تشفّی سے اُن کے دامن بھرے اور فرمایا کہ فاتحہ خیر سے مُجھ کو یاد کرنا. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۳ : ۳۵). یہ تمام جواہر عبقریہ اور زواہر عبہریہ بطور ارمغان و تہدی نذر کرتا ہوں. (۱۹۰۷ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۵۳). ۲. (مجازاً) اقوالِ زرّیں ، قیمتی باتیں. یہ چند مثالیں تھیں ان جواہر زواہر کی جو حضرت کے مواعظ و حکم سے مُنتخب کی گئیں. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۱۰۳). [ع : زاہر (زاہرہ کی جمع)].

زَوائِد (فت ز ، کس ء) امذ ؛ ج ؛ ~ زواید.
۱. غیر ضروری باتیں ، حشو ، فاضل ، زیادہ. حجّاج بن یوسف و ثابت بن قرہ نے زوائِد سے پاک کر کے خلاصہ لِکھا. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۵۸). ٹرائیا بائیٹ کے سر پر پانچ جوڑ زوائِد ہوتے تھے. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لیے ، ۲ : ۷۸۳). ۲. فروعات ، اصل سے غیر متعلق باتیں. سرسیّد نے زوائدات کو دور کر کے اصل اسلام کو پکڑنا چاہا. (۱۹۰۳ ، عصرِ جدید ، دسمبر ، ۵۲۸). امام احمد بن حنبلی کا مقام بہت بلند ہے. انہوں نے دین کو اس دور کے جُملہ عقلی اور نقلی زوائِد سے پاک رکھنے میں بڑا کام کیا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۷۹). ۳. زائد (قدیم).

ع آٹھ رکعت سُنّت زوائِد
پھر تو ان کو بہت ہی فائد

(۱۸۸۶ ، لازم المبتدی (ق) ، ۳). [زاید (رک) کی جمع].

---مَغصُوب کس صف(---فتم ، سک غ ، و مع) امذ ؛ ج.
وہ چیزیں جو غاصب کے پاس آ کر بڑھ جائیں جیسے غصب کردہ درخت میں پھل آجائیں. زوایدِ مغصوب ہمارے نزدیک مضمون نہیں ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۳). [زوائد + مغصوب + (غصب (رک) کا اسم مفعول)].

زَوائِل (فت ز ، کس ء) امذ ؛ ج.
فنا ہو جانے والی چیزیں (جامع اللغات). [زائِل (رک) کی جمع].

زَوایا (فت ز) امذ ؛ ج.

۱. زاویے ، گوشہ ، کونا تمام زوایائے بعد کریکی سطح پر ایک ناظر کو جو مرکز پر ہو دائرۂ عظیمہ کی قوسوں کی مساحت کی جاتی ہیں . (۱۸۳۲ ، رسالہ در علمِ ہیئت ، آرچل ، ۶). **۲. ثوابت کے اختلافِ منظر کا معلوم ہونا**. اختلاف منظر کا معلوم ہونا آلاتِ پیمائش زوایا کی ترقی پر مُنحصر تھا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ)، ۲۳۳). [زاویہ (رک) کی جمع].

زَواید (فت ز) صف ؛ نیز زوائد.

زیادہ ، اِضافی ، فالتو. دونوں گردوں کو اس چربی سمیت جو ان پر دونوں پہلوؤں میں ہے اور زواید کلیجی کے گردوں سمیت جدا کرے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۳۸۷).

بس اصلِ کارِ دیں تو صرف تسبیح و قناعت ہے
عوام الناس باہم جنگ کرتے ہیں زواید پر

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۳۳). [زاید (رک) کی جمع].

زُوبان (و مع) امث (قدیم).

زُبان.

چلا اون تا زُوباں از حرفت ناز
زوبان اپنا کروں تار از پران

(۱۸۳۰ ، نُورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۳۳). [زبان (رک) کا قدیم اِملا].

زَوبَعَہ (و لین ، فت ب ، ع) امذ (ج : زوابع).

بگولا. عربوں کا بھی یہی عقیدہ تھا. وہ اسے زوبعہ کہتے ہیں اس کی جمع زوابع ہے. (۱۹۶۵ ، جن ، ہم زاد اور اِسلام ، ۱۰۸). [ع].

زُوٹ مارے جاتا ہے فقرہ.

مُنھ بند اور سانس چرائے جاتا ہے تا کہ اسے کوئی دیکھ نہ لے (دریائے لطافت ، ۹۵).

زُوٹا (و مع) امذ.

سارنگی کے سُر. جابجا طبلہ ٹھنک رہا ہے. زُوٹا سارنگی کا بلند ہے . تماش بینوں کے جماؤ ہیں ، کوئی جا کر بیٹھ گیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۸۸). [زوں (حکایت الصوت) + ٹا ، لاحقۂ اسمیت].

زَوج (و لین) امذ.

۱. **جوڑا ، جُفت (مرد اور عورت کے جوڑے میں سے ہر ایک دُوسرے کا زوج ہے)**.

آئے گھر طرف کوں بزوجِ بتول
ہوئے شاد دیکھ دودمانِ رسول

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۳۱).

بھائی پیمبر کا ہے زوجِ بتول
صاحب و سر دفترِ اہلِ قبول

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰). بعد حمدِ خُدا و رسول و منقبتِ زوجِ بتول تعریف بادشاہِ وقت کی بھی واجب و لازم ہے. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۹۷). زوج کے تُرش بزاج ... ہونے کی صورت میں ... عقدِ دائمی کا ایسی آسانی سے دفعۃً ... ٹوٹ جاسکنے کا حکم نہیں دیا. (۱۸۹۵ ، اِسلام کی دنیوی برکتیں ، ۳۵). اس میں جو تھوڑی بہت عقل ہوتی ہے وہ ... گھر کی ساخت اور زوج کی جُستجو میں کام آتی ہے. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱ : ۵۷).

ہاتھی چنگھاڑتا ہوا آیا جو اک نظر
زوجہ نے پُوچھا کر کے مخاطب یہ زوج کو

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۲). **۲. وہ عدد جو کسر کے بغیر نِصف ہو سکے جیسے: ۲ ، ۴ ، ۶ ، ۸ وغیرہ**.

خالی نہیں یہ علم رمل بھی مزے سے واہ
وہاں بھی تو زوج اور وہی فرد ہے سو ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۳).

بڑے ہیں سِتارے جو فرد اور زوج
سو لکھتا ہوں ان کے وبال اور اوج

(۱۹۰۲ ، سیرِ افلاک ، ۱۳). پہلے یہاں زوج اور جُفت کا تحقیق ہو گا. (۱۹۴۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۳۱). **۳. کوس ، انگرکھے ، پائجامے ، نقارے اور دوشالے کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے مُستعمل (جیسے زرِسُرخ اور زر کے لیے مُبلغ اور عدد مُستعمل ہیں)**. دوشالہ یک زوج از خالق ایک طاقۂ کمخواب ایک طاقۂ ململ. (۱۸۷۲ ، تاریخِ ریاستِ بھوپال ، ۳ : ۳۵). [ع].

---ُ الزَّوج (---ضم ج ، غم ا ، ل ، شد ز ، و لین) امذ.

۱. **(ریاضی) جُفت اور جُفت کا حاصلِ ضرب**. چار کو چار میں ضرب دینے سے سولہ حاصلِ ضرب اعداد زوج الزّوج ہیں. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، مئی ، ۳ ، ۲ : ۲۱). **۲. جو جوڑوں میں ہوں ، جوڑے**. حروفِ فردالفرداج لا ذ ط ... اور حروفِ زوج الزّوج ب د و ح ... سرطان یا سُنبلہ ہونے. (۱۹۵۱ ، مِفتاح الجفر ، ۱۲۴). [زوج + رک : ال (ا) + زوج (رک)].

---ِ الفَرْد (---ضم ج ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، سک ر) صف.

ایسا عدد ہے جس کے دو ثابت ٹکڑے تو کرسکیں لیکن اس کے نِصف کے دو ثابت ٹکڑے نہ ہو سکیں ، وہ عدد جو جُفت اور طاق دونوں پر پُورا تقسیم ہو سکے، مثلاً: ۴ ، ۸ ، ۱۶. سات کو محبّت سات سے ہوتا آخر ابجد اور جو کچھ زُوج الفرد زیادہ رکھتے ہوں تو جاننا چاہیے کہ اعدادِ زوجیت مُتّفق ہیں. (۱۹۵۱ ، مِفتاح الجفر ، ۱۲۳). [زوج + رک : ال (ا) + فرد (رک)].

---زَوج (---و لین) م ف.

جوڑوں میں ، جوڑے جوڑے. عُضلات تقریباً زوج زوج ہیں یعنی ہر ایک عضلے کے مُقابل میں ایک دُوسرا عضلہ ہے تا کہ جب وہ بہ تبدیل گھٹیں یا بڑھیں تو جن ہڈیوں سے مُلحق ہیں وہ حرکت میں آ سکیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدراس ہند ، ۲۵۱). اُن کے وہ چھ وترجو دائرہ کے اندر متقاطع ہوتے ہیں زوج زوج مساوی ہوتے ہیں. (۱۹۳۶ ، علمِ مُثلّث مستوی ، ۳۳۱). ان کے نمو پانے ، زوج زوج پھلنے پُھولنے ... کا اِطلاق ہر فرد ، ہر نوع اور ہر جنس پر ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۲۱۵). [زوج + زوج (رک)].

---و زَوجَہ (---و مج ، و لین ، فت ج) امث.

میاں بیوی. جب خدانخواستہ ہمارا تمدّن پھر جنگل کو پلٹ جائے

گا اور زوج و زوجہ کے سمجھوتے معاہدے کی روایت معدوم ہو جائے گی اس وقت البتہ ولد و وراثت کی اہمیت ختم ہو جائے گی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۸۶).[زوج + و (حرفِ عطف) + زوجہ (رک)].

زَوجَہ (و لین) امث.

۱. **بیوی ، رفیقۂ حیات.**

بنتِ احمد و مادرِ حسنین

زوجۂ شہسوارِ روزِ وغا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴) . سردار کی زوجہ کی آنکھیں دُکھتی تھیں. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۳۸). گھر تمہیں نہیں لے جا سکتا . کس لیے کہ زوجہ میری غُل مچائے گی. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۱۰۱). آپ ایسے شخص کی زوجہ ہرگز نہیں ہو سکتیں. (۱۹۲۳ ، خُونی راز ، ۱۱۵). آپ سے پہلے عورتوں میں یہ شرف زوجۂ رسولؐ ام المومنین حضرتِ خدیجۃالکبریٰ کے حِصّہ میں آ چکا تھا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ جنوری). ۲. **نر و مادہ کا صِنفی رِشتہ یا تعلق.** یہ شاخیں ٹوٹ کر مادۂ جرثومہ سے جڑ جاتی ہیں . جس کو زوجہ (زائی گوٹ) کہا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، حمیاتِ اجامیہ ، ۱۱). [زوج + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ٔ اُولیٰ کس صف(--- و مع ، ا بشکل ی) امث.

پہلی بیوی. اگرکوئی ہندو دوسری شادی کرے تو زوجۂ اُولیٰ علیحدہ کفاف پانے کی مستحق نہیں ہوتی. (۱۸۹۵ ، ایکٹ ، ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۳۷۷). [زوجہ + اُولیٰ (رک)].

---ٔ مُطَلَّقَہ کس صف(--- ضم م ، فت ط ، ل ، شد ق بفت) امث.

طلاق دی ہوئی عورت (نوراللغات). [زوجہ + مُطَلَّقَہ (رک)].

---ٔ مُطَہَّرَہ کس صف(--- ضم مُ ، فت ط ، شد ہ بفت ، فت ر) امث.

پاک بی بی ، پاک دامن بیوی. حضرتِ خدیجۃ سب سے پہلی زوجۂ مُطَہرہ تھیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۳۲). [زوجہ + مُطَہَرہ (رک)].

---ٔ مُکَرَّمَہ کس صف(--- ضم م ، فت ک ، شد ر بفت ، فت م) امث.

(احتراماً) **زوجہ ، قابلِ احترام بیوی.** ذرا ان سے ان کی زوجۂ مکرمہ کا حال پوچھیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۵). [زوجہ + مکرّمہ (رک)].

---ٔ مَنکُوحَہ کس صف(--- فت م ، سک ن ، و مع ، فت ح) امث.

نِکاح کر کے لائی ہوئی بیوی ، بیاہی ہوئی عورت (نوراللغات). [زوجہ + منکوحہ (رک)].

زَوجی (و لین) صف.

زوج سے متعلق یا منسوب (تراکیب میں مُستعمل). [زوج + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---ماسکَہ (--- سک س ، فت ک) امذ.

(طبیعیات) **محور کے نُقطے جن سے روشنی مُنعکس ہوتی ہے.** محور پر واقع دو نقطے زوجی ماسکے کہلاتے ہیں. (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی (ترجمہ) ، ۱ : ۸۲). [زوجی + ماسکہ (رک)].

زَوجِیَّت (و لین ، کس ج ، شد ی بفت) امث.

۱. **نر و مادہ کا صِنفی رِشتہ یا تعلق ، رِشتۂ ازدواج ، نِکاح کرنا.** اُس نے کہا اے جوان اس پری پیکر کو اپنی زوجیت میں لے اور خطِ زِندگانی اُٹھا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲۶). کسی دوسری کو اپنی زوجیت میں داخل نہیں کیا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۳۲). آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کی رُخصت تھی کہ اگر کوئی عورت اپنی خوشی سے مہر کے بغیر آپ کی زوجیت میں آنا چاہتی اور آپ اسکو قبول کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃالنبیؐ ، ۳ : ۷۶۲). اس کی نوجوانی و تندرستی اور نسائیت اور زوجیت کے پورے پورے حقوق ... ادا کرتا رہا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۵۳). ۲. **ایک چیز کو دوسری چیز سے مِلانے کا عمل .** ایک ڈنڈلے کو دوسرے سے شامل کرتے ہیں اور اس عمل کو عملِ زوجیت کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، رسالہ ، اصول کلوں کے باب میں ، ۴۹). [زوج (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---میں لانا محاورہ.

عقد کرنا ، نِکاح کرنا (نوراللغات).

---میں لینا محاورہ.

رِشتۂ ازدواج میں داخل کرنا ، عقد کرنا. اس نے کہا اے جوان اس پری پیکر کو اپنی زوجیت میں لے. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲۶). اگر فریقین میں آشتی ہو جاتی تو پھر اپنی زوجیت میں لے لیتے تھے. (۱۸۷۰ ، خُطباتِ احمدیہ ، ۲۱۱). باپ کا بیٹی کو اور بھائی کا بہن کو اپنی زوجیت میں لینا وہاں کوئی غیر معمولی بات نہ تھی. (۱۹۳۲ ، سیرۃالنبیؐ ، ۴ : ۲۱۳).

زَوجَین (و لین ، ی لین) امذ ؛ ج.

میاں بیوی ، زن و شوہر ، دونوں میاں بیوی (زوج کا تثنیہ) . کسی مجبوری سے زوجین نے تسلیم بھی کر لیا تو دونوں میں وہ خلوص و اِتّحاد نہ پیدا ہو گا جو تزویج کا مقصودِ اصلی ہے . (۱۸۹۰ ، سیرۃالنعمان ، ۱۰۷). اب زوجین کی میراث کو بیان فرمایا جاتا ہے مرد کو اس کی عورت کے مال میں سے آدھا ملے گا. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۱۳۶). [زوج + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

زُود (و مع) صف ؛ م ف.

جلد ، شتاب ، فوراً.

بھیجیا تھا سو پھر کر گیا واں تھے زُود

جکھ بولے حیدر سو اس کوں نمود

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۴).

کوچ اس منزل سے یاروں کا نہیں ہے جائے غیر

ہم بھی جا پہنچیں گے آخر پاس ان کے دیر و زُود

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۵۵).

اُوسی وقت اُن کی خِدمت میں گئے زُود

کیا پہلے سلام ان کو ہو خوشنود

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۵۴).

جب ہوا طاعت سے فارغ خاصۂ ربِّ ودود
وہ شقی بولا چلو حاکم نے بُلوایا ہے زود

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۸ : ۲). لیکن مرکز پالیٹکس اور اس کے حوالی سے جو صدائیں آتی ہیں زود فنا ہونے کے ساتھ خود ان کا لہجہ بھی غلط ہے. (۱۹۱۲ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۴۸). جس طرح موسیقی اور نغمہ انسانیت کی تہذیب کا موثر ترین ذریعہ ہے اسی طرح کسی قوم کے اجتماعی اور قومی کردار کو روبہ تنزل کرنے میں بھی اتنا زود اثر ہے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۷۶). [ف : زُود ، پہلو ، زوت ، س : جُوت जूत].

---اَثَر (---فت ا ، ث) صف.
فوراً اثر کرنے والا ، جلد تاثیر کرنے والا. ہم نے صدہا مرتبہ یہ اعلان پڑھا ہے کہ عُمر کی دوائیں تیر بہدف مُجرّب و زُود اثر ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۷۶). زہر کے زُود اثر اور مہلک ہونے میں کلام نہیں. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۹۷). اکثر حکائتیں برسبیلِ تمثیل لکھی ہیں جو تربیتِ اخلاق کے لئے نہایت دلچسپ اور زُود اثر ہیں. (۱۹۷۲ ، مقالاتِ اختر ، ۱۰۲). [زُود + اثر (رک)].

---اِشْتِعال (---کسرِ ا ، سک ش ، کس مج ت) صف.
جلد برہم ہو جانے والا ، زود رنج ، تنک مزاج. عشائی صاحب بھی بڑے زود اشتعال تھے . دونوں کے درمیان تُو تُو میں میں کی نوبت آ گئی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۰۸). [زُود + اِشتعال (رک)].

---اِعْتِقاد (---کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) صف.
کسی بات پر جلد یقین کر لینے والا ، جلد ایمان لے آنے والا.

سرجنوں کے دیکھ دیکھ آلات و اعمال و حِیَل
آ گیا تھا رائے میں زُود اعتقادوں کی خَلَل

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۸۷). لڑکیاں وہمی اور زُود اعتقاد ہوتی ہیں . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۶۶). [زُود + اعتقاد (رک)].

---اِعْتِقادی (---کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) امث.
جلد یقین کر لینا ، جلد مان لینا. زود اعتقادی ... ایک خاصہ بن گئی ہے انھیں کی روایات اور منقولات کی بدولت ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۳۳). [زُود + اعتقاد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَفْزا (---فت ا ، سک ف) صف.
تیزی سے بڑھتی ہوئی. ان سے ثابت ہوتا ہے کہ مسئلۂ زراعت ہنوز زود افزا آبادی کے لیے بہتر نہیں ہوا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۳۶) [زُود + ف : افزا ، افزودن - بڑھانا ، زیادہ کرنا ، بڑھنا].

---اِنْفِعال (---کس ا ، سک ن ، کس مج ف) صف.
فوراً اثر لینے والا ، جلد اثر پذیر. صفاتِ گُزشتہ میں ہم معلوم کر چکے ہیں کہ نفسِ اجتماعی کا خاصۂ اساسی یہ ہے کہ وہ نہایت سریع التاثیر و زُود اِنفعال ہوتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۲۸). [زُود + اِنفعال (رک)].

---آشْنا (---سک ش) صف.
بہت جلد گُھل مِل جانے والا ، جلد مانوس ہو جانے والا.

یہ عہد بدمزاج ہے وہ بےوفا بھی ہے
اس پر ستم تو یہ ہے کہ زود آشنا بھی ہے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۴۰).

ملے نگاہ کے ملتے ہی آپ دشمن سے
طبیعت آپ کی ہے زود آشنا کیسی

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۱۰). صاف گو ، گرم دل ، سر چشم ، زود آشنا ، زود رنج ، وفا کی تصویر کا مُرَقَّع. (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جُستجو ، ۹۲). [زُود + آشنا (رک)].

---آمیز (---ی مج) صف.
ملنسار ، خُوش اخلاق ، باہم ملنے جُلنے والا. بے شک زُود آمیز اور زُود پیوند تھے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۹۸). [زُود + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

---آمیزی (---ی مج) امث.
ملنساری ، گرم جوشی.

مذاقِ عشق کو جب زُود آمیزی عطا کی تھی
بنایا کیوں مزاجِ حُسن کو دیر آشنا تُو نے

(۱۹۵۱ ، سیماب اکبر آبادی ، لوحِ محفوظ ، ۲۲۵). [زُود + آمیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَشیمان (---فت پ ، ی مج) صف.
اپنے کسی نامناسب طرزِعمل یا کسی ناروا بات پر جلد پچھتانے والا ، اپنی غلطی یا خطا پر جلد شرمندہ ہونے والا.

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اُس زُود پشیماں کا پشیماں ہونا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۰). قاعدہ ہے کہ زُود خشم آدمی زُود پشیمان بھی ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۸۷).

رکھنا فریاد و فغاں اب بھی وظیفہ اپنا
زیست کرنی ہے اگر زُود پشیماں تُو نے

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۷۲).

نگہِ زُود پشیماں ہیں اک خموش سوال
کوئی بتائے کہ میں کیا بتاؤں وجہِ ملال

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۲۰۲). [زُود + پشیمان (رک)].

---پَشیمانی (---فت پ ، ی مج) امث.
شرمندگی ، خِفّت ، پچھتاوا. وہ بعد میں زُود پشیمانی کا ثبوت بھی دیتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۶۸). [زُود + پشیمان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَیْوَنْد (---ی لین نیز مج ، فت و ، سک ن) صف.
زُود آمیز ، میل ملاپ یا تعلق رکھنے والا. (سرسیّد) بے شک زُود آمیز اور زُود پیوند نہ تھے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۹۸). [زُود + پیوند (رک)].

---تَر (---فت ت) صف.
زیادہ تیزی سے ، بہت تیزی سے.

کہے ہر گھڑی اودراں یوم و بر   چلوں گا مدینے کوں میں زُود تر

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۵). [زُود + تر (رک)].

---جَوابی (---فت ج) امث.
تکرار کرنا ، دوبدو کرنا ، تڑاخ پڑاخ کرنا.

رد سوال میں نے کیا تو وہ بول اٹھا
کمبخت تُجھ میں زُود جوابی بہت سی ہے

(۱۸۹۲ ، انتخاب دیوان سرورکاکوروی ، ۲۰). [زُود + جوابی (رک)].

---حِس (---کس ح) صف.
بہت جلد محسوس کر لینے والا ، حساس ، ذکی الحِس. روشنی کی رفتار کو ناپنے کے لیے ... بہت زُود حِس آلات کی ضرورت ہے . (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ) ، ۲۳). ایک روحانی کیفیت بھی حاصل ہو گئی تھی جو انکی پُر درد اور زُود حِس طبیعت سے مُتّصل تھی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۲۳۶) . [زُود + حِس (رک)].

---حِسی (---کس ح) امث.
حسّاسیت ، ذکاوت. اس کا سبب پریم چند کی سوچ کا وہ انداز ہے جو عمر کے پہلے حصے میں قدرتی طور پر بڑا جذباتی اور زُود حسی کا شکار ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار، ۲۱). [زُود + حس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خَشم (---کس نیز فت خ ، سک ش) صف.
جلد غُصے میں آ جانے والا.

یار ہے زُود خِشم و تیز مزاج
جس کے غُصے سے ہو جہاں تاراج

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۹۷). قاعدہ ہے کہ زُود خِشم آدمی زُود پشیماں بھی ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۸۶). [زُود + خِشم (رک)].

---خَشمی (---کس نیز فت خ ، سک ش) امث.
خفگی. کُچھ عرصے میں اُس کی زُود خِشمی جاتی رہی اور اسکی قوّتِ غضب اعتدال پر آ گئی. (۱۹۱۳ ، فلسفۂ جذبات ، ۱۲۸). [زُود + خِشم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَس (---فت ر) صف.
تیز فہم ، بات کی تہہ کو پہنچ جانے والا ، زکی.

دُنیا میں زود رس کوئی اس کے سوا نہیں
حد ہے کہ وقت سے کبھی پیچھے رہا نہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۱ : ۵۶). [زُود + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا].

---رَسی (---فت ر) امث.
جلدی پہنچنا.

دُشمن کی صف پہ زُود رسی میں مثال تر
لیلیٰ سرشت انجمن آرا و گوشہ گیر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۲). [زُود + رس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَنج (---فت ر ، غنہ) صف.
بہت جلد آزردہ یا ناراض ہو جانے والا.

ایک ہوے ہر تو کی ہے صلح پر اے زُود رنج
تجھ کو مجھ کو اتنی اتنی بات اُوپر جنگ ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۳). زُود رنج ہونا ذرا سی بات پر بگڑ جانا (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۴۵). گوشت کھانا چُھٹ گیا ہے جس کا وہ بہت ہی حریص ہے اب اور بھی زُود رنج ہو گیا. (۱۹۰۲ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۶۰).

تھی زُود رنج دشمنِ لاف و گزاف تھی
جب زیر کر کے سر کو اٹھی سینہ صاف تھی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۲). چڑچڑے ، زُود رنج اور خُشک اور یہ خُشکی پھیلتے پھیلتے ... بڑھ جائے . (۱۹۸۷ ، کرنیں ، ۱۷۹). [زُود + رنج (رک)].

---رَنجی (---فت ر ، غنہ) امث.
رنجیدگی ، آزردگی ، ناراضی.

ہم اپنے اختلاطِ رُوح و تن سے یہ نہ سمجھے تھے
نتیجہ زود رنجی ہو گا اس دیر آشنائی کا

(۱۸۷۸ ، دیوانِ صفی ، ۲). ایک روز چند پڑوسیوں نے اس پر نئی بیوی کے متعلق کوئی پھبتی کہی ... زُود رنجی بینوائی کی ایک خاص صفت ہے ، دفتری جامہ سے باہر ہو گیا. (۱۹۳۲ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۶). طویل علالت اور تفکرات کے باوجود وہ زود رنجی ، کبیدہ خاطری یا چڑ چڑے پن کا شکار نہیں ہوئے . (۱۹۸۷ ، صحیفہ (اقبال نمبر) ، اکتوبر ، دسمبر : ۱۲۶). [زُود + رنج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَوال (---فت ز) صف.
زوال پذیر ، جلدی بدلنے والا. اگرچہ میں نے پارسال کی بازیافت کی ہے اور مُجھے اسکا یقین ہے کہ وہ مخازنِ ملکی ہیں زُود زوال نہیں ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۶). [زُود + زوال (رک)].

---زُود (---و مع) صف ؛ م ف.
جلدی جلدی ، فوراً.

جیسے طبع عیش زا سے زُود زود
کرتی ہیں ہر دم نئی لہریں نمود

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۷۰). [زُود + زود (رک)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.
جلد ٹوٹنے والی ، جلد ختم ہو جانے والی. شاعرانہ کیفیت بڑی بے قاعدہ ... اور زود شِکن ہوتی ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۷۲). [زُود + ف : شِکن ، شکستن - ٹوٹنا].

---فَراموش (---فت ف ، و مع) صف.
جلد بُھول جانے والا ، بُھلکڑ.

کل جانتے تھے آج جو پہچانتے نہیں
اللہ ایسے زود فراموش ہو گئے

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۷۵).

جب نشاں تک نہ رہا قبر کا میری باقی
تب مری قبر پہ وہ زُود فراموش آیا

(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۲). ایک اور چیز جو ہمیں اور بھی بے چین

کر رہی ہے یہ ہے کہ ہم ذرا زُود فراموش واقع ہوئے ہیں. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۳۴). [زود + فراموش (رک)].

---فَربَہ و زُود لاغر فقرہ.
جو اپنی رائے جلد بدل دے ، مُضطرب الرائے ، متلون المزاج . بلا سے لوگ مُجھ کو زود فربہ و زُود لاغر اور میری رائے کو متزلزل سمجھیں. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۲۰).

---فَنا (---فت ف) صف.
جلد مِٹنے والا ، جلد ختم ہو جانے وِالا ، یکسر عارضی. البتہ ان کا اثر و اقتدار بہت ہی عارضی و زُود فنا ہوتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۲۹). ان کی سیاست کو سمجھنا اور تخلیقی تحریروں میں ذہن پر ثبت شدہ اثرات کی تحلیل کرنا ہی ادب ہے اس کے علاوہ جوکچھ ہے وہ نیم ادب ہے جو ترکاری کی طرح زُودفنا ہے. (۱۹۷۱ ، توازن ، ۸۹). [زود + فنا (رک)].

---فَنائی (---فت ف) امث.
ناپائیداری ، ہلاکت. اس وقت ذہن میں اسکی زُود فنائی کا خیال نہ ہو. (۱۹۲۰ ، فلسفۂ جذبات ، ۱۹۹). [زود + فنا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَہم (---فت مع ف ، سک ہ) صف.
۱. بات کو جلد سمجھنے والا ، ہشیار ، زکی. آپ بڑے زُود فہم اور رسا آدمی معلوم ہوتے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۷۳). نہیں میں اِتنا زود فہم نہیں ہوں. (۱۹۳۴ ، دودھ کی قیمت ، ۱۰۲). بابائے تاریخ ہیرو ڈوٹس نے اپنی مشہور کتاب میں ممی بنانے کے چند آسان اور زود فہم طریقے بیان کیے تھے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۶). [زود + فہم (رک)].

---قَلَم (---فت ق ، ل) صف.
قلم برداشتہ لِکھنے وِالا ، بےساختہ اور بےتکلّف لکھنے والا. مولوی‌صاحب نہایت زُودقلم اورِ صاف صاف لِکھنے والے تھے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۷۸). [زود + قلم (رک)].

---کَرَم (---فت ک ، ر) صف.
جلد لُطف و مہربانی کرنے والا ؛ (مجازاً) سخی ، مہربان.

دیکھ دیکھ اے نگاہِ زُود کرم
ہاتھ بڑھنے نہ پائے ساحلِ کا

(۱۹۲۶ ، آرزو لکھنوی ، فغانِ آرزو ، ۴۸). [زود + کرم (رک)].

---گو (---و مج) صف.
تیزی کے ساتھ شعر کہنے والا. اکبر بڑے پُرگو تھے اور بڑے زُود گو. (۱۹۵۴ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ۱۶۹). وہ بدیہہ گو نہیں ہیں زودگو ضرور ہیں. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۷۶). [زود + ف : گو ، گُفتن ۔ کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
تیزی سے شعر کہنا ، بے ساختہ کہنا (عموماً شعر کے لیے آتا ہے). منیر شکوہ آبادی ... میری درخواست پر کُچھ سُناتے ضرور ... زُود گوئی میں اسیر کے بعد عجب نہیں ان کا درجہ ہو . (۱۹۳۵ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض خیرآبادی ، ۵۰). ان کے ۵ ہزار اشعار صرف ۹ سالہ مشقِ سخن کا نتیجہ ہیں جس سے ان کی قادرالکلامی اور زُود گوئی کا اندازہ ہو سکتا ہے. (۱۹۸۳، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۲۹). [زود + گو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُشتَعِل (---ضم م ، سک ش ، فت ت ، کس ع)صف.
جلد غُصّے میں آنے والا ، جلد ناراض ہو جانے والا. وہ ظاہر میں جتنا خاموش اور دِھیما اندر سے اُتنا ہی زود رنج ، کم گو اور زُود مُشتعل شخصیت کا مالک ہے. (۱۹۶۹، دیوار کے پیچھے ، ۳۸ [زُود + مُشتعل (رک)].

---نِگار (---کس ن) صف.
زُود نویس ، تیزی سے لِکھنے والا. راجہ ٹوڈرمل ... خوش نویسی کے ساتھ زُود نِگار بھی تھے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۹۷). [زُود + ف ، نِگار ، نگاشتن ۔ لِکھنا].

---نَوِشتَہ (---فت ن ، کس و ، سک ش ، فت ت) صف.
تیزی سے لِکھا ہوا ، گھسیٹ کے لِکھا ہوا. دیوناگری رسمِ خط کی تعریف کے بعد شِکستہ یعنی زُود نوشتہ عرب فارسی خط کی بُرائیاں گِنوائی ہیں. (۱۹۷۶ ، ہندی اُردو تنازع ، ۱۳). [زُود + ف : نوشتہ ، نوشتن ۔ لِکھنا].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
تیزی سے لِکھنے والا ، جلد لِکھنے والا ، زُود نِگار. نہایت تیز دست اور زود نویس کاتبوں کو اس کی فصیح اور موثر تقریر لکھنے کے لیے بِٹھا دیا تھا. (۱۹۰۰ ، مضامینِ سلیم ، ۳ : ۱۳۶). حقیقی چچا منشی برکھ لال ... حددرجہ زُودنویس اور خوشنویس تھے. (۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۸). برق رفتار چھاپے خانوں کے لیے زود نویس خوش نِویس بھی چاہیے تھے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۳۹). [زود + ف : نویس ، نوشتن ۔ لِکھنا].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
جلدی جلدی لِکھنا. مگر ہم کہتے ہیں کہ اس میں زُود نویسی کہاں سے آئے گی. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکزِ اُردو ، ۴۶). طفیل ... بسیار خوری کے ساتھ بسیار نویس اور زُود نویسی کے ساتھ ساتھ خوب نویس بھی ہے. (۱۹۸۳ ، محمد نقوش ، ۱۱۷). [زود + نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہَضم (---فت ہ ، سک ض) صف.
جلد ہضم ہو جانے والا ، ہلکی غذا ، لطیف خوراک ، جلد جُزوِ بدن ہو جانے والی غِذا. پہلے کُچھ دِنوں تک مُلائم اور زود ہضم غذا دیجئے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۵). یہ آملیٹ زود ہضم اور صبح کے وقت باآسانی بن سکتا ہے. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۳۶) . دلیا ... دو قسم کا ہوتا ہے ایک زُود ہضم ہے اور دُوسرا کُچھ ثقیل لیکن بنٹوں میں تیار ہوتا ہے ، کون سا دوں؟. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۳۰). [زُود + ہضم (رک)].

--- یقینی (---فت ی ، ی مع) امث.
جلد یقین کر لینا ، کسی بات کو جلد مان لینا. زُود یقینی آسان پسندی اور کم نظری سے انہیں گویا علاقہ نہیں تھا. (۱۹۸۶ ، اُردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۳۰۰). [زُود + یقین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زُور (و مع) امذ.
مکر ، فریب ، دغا.

اے صبا توں قول لیا تب ہووے گا دل کوں قرار
حق پرستی منج رقیباں نا بوجھیں ا ب زور تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).

اگر دانا ہے تو من کا تُجھے دانا کفایت ہے
وگرنہ بے اثر ہے شیخ تیری زور کی تسبیح

(۱۷۸۲ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۱۰).

تِیرہ رُو مضحک سراپا زور ہے
دم اگر ہووے تو پھر لنگور ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳). عابدوں کی جَو فروشی اور گندم نُمائی دیکھتے ہیں تو ان کو ساری دنیا مکر و زور سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸۵). اسکی فتوحات ... زور کے ذریعے سے ہاتھ آتی ہیں اسلئے وہ بھی حرام سے کم نہیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۲۹).

حکم ترک ریا سے ظاہر ہے
مائلِ مکر و زور نیّتِ شیخ

(۱۹۲۶ ، معارف جمیل ، ۵۷). [ع : (ز و ر)].

زور (و مج). (الف) امذ.
۱.(ا) **قوت ، توانائی ، طاقت.**

وو مغرور تھا زورِ ہامانِ مست
تھا نمرود جگ میں وو آتش پرست

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۳).

جمع کر جو عثمان قرآن کوں
شرم کا دیے زور ایمان کوں

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶).

جو مانگے مِنّت و زاری سے دے توں سائل کو
نہیں تو تجھ سے زبردست زور سے لے گا

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۸۹).

اری بے نمک اس قدر کر نہ شور
الٰہی کرے ڈھے پڑے تیرا زور

(۱۸۹۳ ، قِصّۂ ماہ اختر پری پیکر ، ۱۷۷). ان کے قلم اور آواز میں بڑا زور تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۱۸). (اا) **اِصرار ، توجہ.** مکی سورتوں میں زیادہ تر زور ... قیامت کے اعتقاد اور رسولؐ کی صداقت پر صرف ہوا ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰۰۱). ۲. **اثر ، تاثیر.** کیوں حضور میرے عمل کا زور دیکھا. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶). میں ان کے دلائل کا زور تسلیم کرتا ہوں. (۱۹۳۸ ، خطباتِ قائد اعظم ، ۱۵۱). ۳. **بل ، بُنیاد ، سبب ، بنا.** علم کے زور سے دو ولایتوں پر بادشاہت کر رہی ہیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۴). مولانا کی ہستی اس وقت ایک راز ایک معمہ تھی جمعیت العلما کا زور تھا. (۱۹۶۵ ، حکیم الامت ، ۷).

۴. **حرکت یا عمل کی تُندی و قوّت یا اس کا دباؤ ، ریلا ، طاقت.**

رکھی ہے ہم نے بازی زور سے شمشیر کے ، دشمن
کیا چاہے تھا سر ، واسوخت ہو مجھ نقش سے دہلا

(۱۷۲۳ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۱). وہ اس وقت زور میں چلے جاتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۴۵). شاہ درگاہی صاحب کے زور کو انھوں نے سنبھالا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۴). بیرونی قوت کا مقابلہ کرنے کے لیے جسم کے اندر جو قوت عود کرتی ہے اسے زور کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۳۰). ۵. **قوت کا مظاہرہ ، طاقت آزمائی.**

وہ بوجھ عشق کا ہے کہ ہرگز نہ اُٹھ سکے
عالم کے پہلوان ہوں اگر بہرِ زور جمع

(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۲۰۰).

ایک پیسہ میں یہ گنگا پار ہے
ورنہ دس کا زور بھی بیکار ہے

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۱۲۶). ۶. **حملہ ، پیش قدمی.**

حق بھائی کی اُلفت کا ادا کرتا تھا بھائی
ہر زور پہ بھائی کی ثنا کرتا تھا بھائی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۲). ۷. **زبردستی ، جبر.** کسی پاس تے زور سوں کوئی لیتا ہے دین ہمارا ہے سو آ پیچ دیتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۱).

کل آئے تھے بڑی شیخی سے میخانے کو لٹوانے
ولے رندوں نے مِل کر محتسب کو زور ہی کوٹا

(۱۷۹۸ ، میر ، سوز ، د ، ۵۵).

جو مانگے مِنّت و زاری سے دے تو سائل کو
نہیں تو تُجھ سے زبردست زور سے لے گا

(۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۸۹). یہ ہماری خوشی تمہارا ہم پر کُچھ زور نہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۶۲).

الغرض ثابت یہ امر اس کو ہوا
زور سے شیلا کو نعمت لے گیا

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۸). ۸. **ظُلم ، زیادتی.** بس تو یہ چاہتا ہے کہ ملک میں (زور و) ظلم کرتا پھرے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۶۵). ۹. **وزن ، بوجھ.**

یا نبیؐ اب آسرا ہے آپ ہی کی ذات کا
کہہ دیا دُنیا نے مُجھ سے میں سراپا زور ہوں

(۱۹۱۹ ، دُرِ شہوار ، بیخود ، ۴۶). ۱۰. **قابو ، اختیار ، بس ، قدرت ، سکت.** زور کہے تن مستی ہے عشق قوت پکڑیا تو من مستی ہے خُدا کُچھ دیا تو دھن مستی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۲).

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶). تقدیر میں تو کسی کا زور نہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۵).

فکرِ پلاؤ ہے جنوں نانِ جوین کی خیر مانگ
یہ بھی نہو تو زور کیا بس جو ملے وہ کھائے جا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷). ان کا قوتِ ارادی پر اتنا زور تھا کہ وہ جب کبھی جس چیز کے لئے سوچتے پورا کر کے ہی دم لیتے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ ، جولائی ، ۱۲). ۱۱. **قوت و اثر.**

مولوی شبلی صاحب کو زور کا تار دیں۔ (۱۹۰۱ ، تاریخ نثرِ اُردو ، ۵۶۳). ۱۲. **کوشش ، سعی ، جدوجہد.** پولیٹکل نظمیں بھی ایک صاحب چھاپ رہے ہیں یہ بڑھاپے کا زور ہے۔ (۱۹۱۴ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۱۱۰). ۱۳. **(شطرنج) وہ سہارا جو ایک مہرے یا پیادے کو دوسرے مہرے یا پیادے سے ہوتا ہے** (نوراللغات).

(ب) صف. ۱. (أ) **شدت ، زیادتی ، کثرت.**

دوڑے بدن میں وہ خارش کا زور
وہ کھٹمل کی الفت کہ جیسے چکور

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۳۵). (أأ) **جوش.**

دل دریا میں غم کی موجاں آوتی ہیں فوج فوج
عشق کے تختے اوپر کیا ڈر ہے طوفاں زور تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲). سورۂ نحلہ میں بڑے زور سے عرب کے طرزِ معاشرت پر غصّہ کیا ہے۔ (۱۸۸۸ ، حسن ، دسمبر ، ۵۲). نواب مدارالمہام اس سے زیادہ کے مجاز نہیں ہیں اس لئے حضور میں بڑے زور کے ساتھ تحریری سفارش بھیجی ہے (۱۹۰۱ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۳۹). اس نے لخمی بادشاہ عمرو بن ہند کو بڑے زور سے نصیحت کی کہ اپنے باپ المنزرالثالث کا قصاص لے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۳۹). (أأأ) **تصرف ، نفوذ (بیشتر چلنا کے ساتھ).**

تغیرِ قافیہ سے یہ طرحی غزل کہوں
تا جس میں زور کچھ تو طبیعت کا چل سکے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۵). ۲. **غلبہ ، کثرت ، زیادتی.** اِدھر قریب کے دیہات میں ایک ماہ سے طاعون کا زور ہو رہا ہے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۷۱). جمعیۃ العلماء کا زور تھا. (۱۹۶۵ ، حکیم الامت ، ۷). ۳. (أ) **عجیب و غریب ، انوکھا.**

ناتوانی نے زور کام کیا چڑھ گئے یار کی نگاہوں پر

(۱۸۸۸ ، گوہرِ انتخاب ، ۳۱۰).

کُھب گئی دل میں ہمارے چھب تری اے جامہ زیب
زور ہی دستی ہے تجھ کو نیک چولی واہ وا

(؟ ، عاشق (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۶۷)). (أأ) **اچھا ، عُمدہ.**

ہوئے غیب دیک او دونو جان ویں
لگی فکر ور زور اوس شاہ تئیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۲).

پیچھے آئی انوپ کی بھی برات
زور وہ دن تھا زور تھی وہ رات

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۶۹).

رنگ لائی ہے زور فصلِ بہار
گل تو کیا عکسِ گل سے سرخ ہیں خار

(۱۸۵۷ ، مثنوی بحرِ الفت ، ۷). (ج) م ف. ۱. **عجب طرح سے ، اچھے انداز سے ، خُوب.**

ترے سجہ نے کی صفت ہوئی سو زور
پڑیا تعر دریا کی جا تن میں شور

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۵).

اوس ماہرو کا زور ہی جھلکے ہے گوشوارا
کیا چاند کے گھر آیا اب مُشتری کا تارا

(۱۷۸۰ ، گُلِ عجائب ، ۵).

میری آنکھوں نے لگا دی زورِ ساون کی جھڑی
ہجر کی شب چرخ پر گھنگور بادل دیکھ کر

(۱۸۷۹ ، توقیعِ سُخن ، ۲۳). ۲. **سہارا ، بھروسا ، بل.**

شیوہ ہے یہی نازکی و شرم تو صاحب
کس زور پہ کہتے ہو کہ بیداد کریں گے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ زکی ، ۱۷۷). برسوں پہلے اپنی کامیابی کا عِلم ہوا تو کیوں کر ہوا اپنی عقل کے زور سے ہوا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۶). ۳. **کسی ہنر میں کامل ، ماہر.**

ہوا زور کُشتی میں میلے میں ور
سکیا تیر نیزے کرے سب ہنر

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳). ۴. **خُوب ، عُمدہ.**

ہوا شہر میں سارے یکبار شور
فلانے فلانے کی الفت ہے زور

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۶).

میرے دلِ شکستہ کو کہتی ہے دیکھ خلق
کیا زور آئنہ ہے یہ ہووے اگر درست

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱۳۹). [ف : زور ؛ پہلو : زوار ؛ قدیم ف : زُر].

---آزما (---سک ز) صف.

طاقت آزمانے والا ، پہلوان ، طاقت ور.

گرا کر مُجھے اُٹھنے دیتا نہیں
مگر ضُعف زور آزما ہو گیا

(۱۸۷۷ ، انوردہلوی ، د ، ۱۸). [زور + ف : آزما ، آزمودن = آزمانا].

---آزمانا ف م.

طاقت دِکھانا ، قوّت کا مظاہرہ کرنا ، طاقت کا اِمتحان لینا. ہر ایک جگہ اپنا زور مت آزما کہ شاید کوئی زبردست ملے. (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۵۷).

جذبِ دل زور آزمانا چھوڑ دے
پائے نازک کا ستانا چھوڑ دے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶۴).

یاں زور آزماؤ
نصرت کے گیت گاؤ

(۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱۲). جن میں سوانے پادشاہوں شاہزادوں اور امیروں ... اور زور آزماؤں کے واقعات کے اور کُچھ نہیں ہوتا. (۱۹۵۹ ، برنی (سیّد حسن) ، مقالاتِ برنی ، ۶۵).

---آزما ہونا محاورہ.

طاقتور ہونا. شہنشاہِ ساحراں نہایت زور آزما ہے کہ نیب شمشیر سے اسکے سرکشانِ دہر کانپتے اور تھراتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳).

---آزمائی امث.

طاقت دِکھانا ، طاقت کا مظاہرہ کرنا ، قوّت کا اظہار.

کشمکش اس جیب سے دستِ جنوں بے فائدہ
غیر کا زور آزمائی کو گریباں چاہیے

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۸۸). ہر روز مسلمان افسر علم و فوج لے

جاتے تھے اور زور آزمائی کرتے تھے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳۳) بعض مُفسّرین اور ... حافظ ابنِ قیمؒ کے خلاف زورآزمائی کرنی چاہیے۔ (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۴۴۱)۔ [زور + آزما (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- آنا محاورہ۔
طاقت آنا ، قوی ہونا ، توانا ہونا (جامع اللغات)۔

--- آوَر (---فت و) صف۔
قوی ، طاقتور ، زبردست. بہت دِلاور ، بہت زورآور کسی تے نہ ڈرے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۲)۔

طعن سیں زور آوروں کے وہ کوئی ماموں ہے
جو مقابل اُن کے آ دو ہاتھ مگدر یہاں جا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۵)۔ سید عبداللہ اور سید حسین ... بڑے زورآور ہو گئے تھے۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۲۰)۔ قارون ... کو اِتنے خزانے دے رکھے تھے کہ کئی زورآور مرد اس کی کُنجیاں بمشکل اٹھاتے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۲۷)۔ وہ میری گود سے اُتر کر ماں کی آغوش میں اس طرح چُھپ جاتا جیسے قبیلے کے کسی کمزور نے زورآور کے ڈر سے کسی دوسرے قبیلے میں پناہ لی ہو۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۷)۔ [زور + ف : آور ، آوردن - لانا]۔

--- آوَری (---فت و) امث۔
طاقت ، توانائی ، قوّت ، سکت ، اہلیت. اس زمیں پرکے سب لوگوں کوں خدا کی باٹ کوں لاوں زورآوری سوں خدا کی طرف۔ (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۴۷)۔

سجیلا بوجھ مِکھلاتا ہوں ناجی داؤ سب اسکوں
لیا زورآوری میں بیچ میں دیکھا جو بھولا ہے

(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۳)۔

اور میری شاعری کا تُجھ پہ سب کُھل جائے حال
یعنی ہو معلوم میری طبع کی زورآوری

(۱۸۳۵ ، سعادت یار خان ، مجموعۂ رنگین ، ۶)۔ سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اس کے جس نے پیدا کیا ہے اوس منہ کو اور بنایا ہے ... اپنی قوت اور زورآوری سے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ترجمہ ، ۱۰۵)۔ شعراء ، مرثیہ کو محض ایک مذہبی فرض سمجھتے تھے اور اس وجہ سے شاعرانہ طباعی اور زورآوری سے اجتناب کرتے تھے۔ (۱۹۰۷ ، موازنۂ انیس و دبیر ، ۱۲)۔ [زور + آور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- بادشاہ داںو وَزیر ہے کہاوت۔
پہلوانوں کی مثل ہے،طاقت کی تعریف ہے طاقت تدبیر سے افضل درجہ رکھتی ہے بادشاہ جیسی طاقت اور وزیر جیسی چالاکی ہوشیاری (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

--- بازار امذ۔
گرم بازاری ، عمل دخل ، قدر و منزلت۔

اہلِ ہُنر اس کے دور میں خوار ہے بے ہُنروں کا زور بازار

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۶)۔ [زور + بازار (رک)]۔

--- بازُو کس اضا(---و مع) امذ۔
ذاتی قوّت ، قوّت ، طاقت ، اقتدار۔

نہ پتیاؤ کُچھ زورِ بازُو کے تیں
نگہ راکھ وزنِ ترازو کے تیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۶)۔

دریغا کہ بھی زورِ بازو میرا
نہ دیکھیا ہی کوئی ہمترازو میرا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۴۹)۔

کبھی شیریں نہ دل سے کوہ کن نے کوہ کو کاٹا
محبت یہ نہیں ہے زورِ بازو اس کو کہتے ہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۴۳)۔ جہاں ایک بُرائی بھی نظر آئے معاً ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنے زورِ بازو سے اسکے مٹانے کی کوشش کرے .(۱۹۱۳ ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ۱۱)۔ پاکستان نے ۱۹۷۳ء کی جنگِ رمضان کے دوران شام کا ساتھ زورِ بیان سے نہیں زورِ بازو سے دیا تھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۳۳)۔ [زور + بازُو (رک)]۔

--- باندْھنا محاورہ۔
قوّت پکڑنا ، زیادتی ہونا ، پھیلنا۔

ہوا نے اس کی باندھا اس قدر زور
کہ اٹھا بیٹھے بیٹھے بزم میں شور

(۱۸۶۲ ، طلسمِ شایاں ، ۱۰۸)۔مشرکین کو نہایت تردد ہوا سمجھے کہ اسلام اب زور باندھنے لگا اس کے روکنے کی کچھ تدبیر ضرور ہونا چاہیے۔ (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفےٰ ، ۹۱)۔ جب سنگھٹن اور شدھی کی تحریکوں نے زور باندھا تو خواجہ صاحب نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۰)۔

--- بانی امث۔
پُرجوش آواز ، زور دار گفتگو۔

الف کھینچ آہ کا ہر دم صدائے آہ کرتے ہو
ارے میاں بے نوا دل زور بانی کے قلندر ہو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۹)۔ [زور + بانی (رک)]۔

--- بِٹھانا محاورہ۔
۱. دبدبہ قائم کرنا ، رعب جمانا۔

زور بِٹھا دے تھانے تھانے
دُنیا دیکھے دُنیا مانے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳۰۲ : ۳۱۳)۔

--- بَڑھانا محاورہ۔
طاقتور بنانا ، زرخیزی یا قوّت میں اضافہ کرنا ، قوی بنانا ، اِستعداد میں اضافہ کرنا۔ دُوسری قِسم کی زمین جس کا نام پڑوتی تھا اور ہمیشہ کاشت نہ ہوتی تھی بلکہ چندے واسطے زور بڑھانے کے چھوڑ دیتے تھے۔ (۱۸۵۸ ، اسبابِ بغاوتِ ہند ، ۳۸)

--- بَڑھنا محاورہ۔
قوّت و طاقت بڑھنا ، مقبول تر ہونا ، پسند اور طلب میں اضافہ ہونا۔

بعض دلچسپیاں اور رویے جو پہلے موجود تھے اس زمانے میں ان کا زور بڑھ جاتا ہے .(۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۹۲).

---بَل امذ.
قوت ، طاقت یا قوت کا برتا.

فیض کیونکر دبائیں اُن کو ہم
زور بَل ہے نہ ہم میں زر بل ہے

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۸۵). [زور + بَل (رک)].

---بَند کَرنا محاورہ.
گرفت میں لانا ، قابو کرنا.

رکھو باند کر اس کرو زور بند
جو بھرتا ہے کیوں دیکھوں چرخ بلند

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۵۱). [زور + ف : بند، بستن - باندھنا].

---بَنْدھنا محاورہ.
زور باندھنا (رک) کا لازم . ان خیالات کا وہ زور بندھا کہ بڑی مُشکل سے یہ زور ساڑھے نو بجے ، ناگپور کے سنتروں کی تُرشی سے اُترا .(۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۴۴).

---بَیان کس اضا(---فت ب) امذ.
بیان کی قُدرت ، اظہارِ خیال کی طاقت. جو تقریر کانفرنس میں کی ، اس کا حُسنِ زبان زورِ بیان ... اور شوخی میں جواب نہیں تھا. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۱۴). [زور + بیان (رک)].

---بَھرنا محاورہ.
موثر بنانا ، جوش پیدا کرنا ، حُسن و اثر میں اضافہ کرنا. ایک ہفتہ بھی مہلت مِل سکے تو کیا کہنا .. میں تھوڑی بہت تیاری بھی کر لوں گا اور پھر قصہ میں زور بھر دوں گا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۱ : ۶). سلاطینِ غزنی کم زور ہوئے تو غوریوں میں زور بھرا . (۱۹۵۳ ، تاریخِ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱۳۵).

---پَٹّھا (---فت پ ، شد ٹھ) امذ.
۱. (طنزاً) خوب طاقتور ، جوان. ولی آدمی ہو اور ڈال کے ٹوٹے ہو اور زور پٹھے ہو اور کوئی زور خدا کے بندے ہو.(۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۴۷). **۲. احمق ہو**(دریائے لطافت ، ۱۰۷). [زور + پٹّھا (رک)].

---پَچنا (---فت پ ، سک چ) ف ل.
قوت و طاقت کو ضبط کرنا ، غرور سے باز رہنا (مصطلحاتِ اردو ، ۲۵۴). [زور + پچنا (۱)].

---پَر م ف.
۱. کمال پر ، انتہا پر ، ترقی پر. اکبر کو عرضی کی اور یہاں ظاہر کیا کہ چوٹ سخت آئی ہے اور ضعف زور پر ہے.(۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۳). اور جب اپنی جوانی کو پہنچا اور پورے زور پر آیا ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا. (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، القرآن الحکیم ، ۶۱۸). **۲. سہارے پر ، بھروسے پر ، امید پر ، آسرے پر ، بُنیاد پر.**

رندِ خُدا پرست ہوں میں وہ کریم ہے
زاہد مُجھے ڈرا نہ عبادت کے زور پر

(۱۸۶۶ ، دیوانِ ہزبر ، ۳۹). پاکستانی ٹیم جیت رہی ہے تو بس ہماری دعاؤں کے زور پر ہماری دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا .(۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۰۳). **۲. حوصلے پر** (جامع اللغات).

---پَر چَڑْھنا محاورہ.
طاقت یا قوت میں بھرنا نیز حدِ کمال یا ترقی پر ہونا.

کیا ہی زوروں پر چڑھا ہے ان دِنوں اپنا جنوں
ٹکڑے ٹکڑے شام تک ہو جاتی ہے زنجیرِ صبح

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۱).

لحد میں گِرا کر کیا چت قضا نے
چڑھا گر در ستم بڑے زور پر تھا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۲۳). گرگٹ زوروں پر چڑھا ہوا ہے . (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۸).

---پَڑْنا محاورہ.
۱. داب ، بوجھ یا دباؤ پڑنا ، دبایا جانا. اس نے دیکھا کہ ہراول پر زور پڑا اور طور بے طور ہوا ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۹). **۲. طاقت صرف ہونا ، زیادہ محنت پڑنا ؛ مجبور کیا جانا** (ماخوذ : جامع اللغات).

---پَکَڑْنا محاورہ.
قوت حاصل کرنا ، کسی اعتبار سے قوی یا مضبوط ہونا . عشق دیدارتی پکڑتا زور ، عشق کوں دیدارتی لذت ہے کچھ ہور. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۰). شکایتیں دربار میں پہنچ ہی رہی تھیں کہ سکندر نے بھی زور پکڑنا شروع کیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۲) . یہ خیال روز بروز مدینہ میں زور پکڑ رہا ہے. (۱۹۴۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۲۰۶). ان کے طرزِ تحریر اور شعر و شاعری میں رعایتِ لفظی نے بھی زور پکڑا. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۹۳).

---پَہ ہونا محاورہ.
عروج پہ ہونا ؛ ترقی پر ہونا.

حلقۂ زلف میں رُخسار کتیں اس کے دیکھ
رات کو زور پہ ہوتا ہے بہارِ آتش

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۲۰).

کس قدر زور پہ تھی جنگ کے میداں کی بہار
تھے سواروں میں پیادے تو پیادوں میں سوار

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروجِ سخن ، ۵۱).

---پَہُنْچنا محاورہ.
مدد پہنچنا (جامع اللغات).

---پَیدا کَرنا محاورہ.
طاقت بڑھانا یا حاصل کرنا (جامع اللغات).

---پَیدا ہونا محاورہ.
جوش و ولولہ اور حسن و اثر پیدا ہونا. عبارت میں کچھ زور پیدا ہو گیا ہے تو وہ اس عقیدت کا پرتو ہے. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۷).

---تُلنا محاورہ.
قوّت آزمائی ہونا ، طاقت کا مقابلہ ہونا. زور دونوں طرف سے تُلنے لگے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۸۲).

عجب تُو نے باندھی ہے یہ باگ ڈور
تُلا سب کا رہتا ہے آپس میں زور
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۴).

---توڑنا محاورہ.
قوّت زائل یا کم کرنا. ہر ایک جگہ اپنا زور ست آزما کہ شاید کوئی زبردست ملے تو زور توڑ ڈالے. (۱۷۴۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۵۷). جب خُوب اچھی طرح ان کا زور توڑ لو تو ان کی مُشکیں کس لو. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۵۲). جب ان کا زور توڑ لو تو ان کی مُشکیں کس لو. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۱۰۱). شانجہ ۔ روسا ملک کا زور توڑ کر ایسی ہی مطلق العنان حکومت کرنی چاہتا تھا جیسی کے اس کے باپ دادا کو حاصل رہی تھی. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۷۱۵).

---تولنا محاورہ.
قوّت یا طاقت کا اندازہ لگانا ، قوّت آزمائی کرنا.

ہاتھ تب عشق کے میں سنگِ گراں پر ڈالا
زور فرہاد کے جب تول لیا بازو کا
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۳۱).

---تھوڑا ، غُصّہ بہت ، مار کھانے کی نِشانی کہاوت.
کمزور غُصّہ ور آدمی عموماً مار کھاتا ہے (جامع الامثال ، ۲۳۹).

---ٹُوٹ جانا/ٹُوٹنا محاورہ.
بے اثر ہوجانا، رعب داب کم ہوجانا. مُسلمانوں نے اس کا محاصرہ کر لیا تو تو توصہ کا زور بالکل ٹُوٹ جائے گا. (۱۸۹۴ ، مفتوح فاتح ، ۹۱). غزوۂ بدر کے بعد جب قریش کا زور ٹُوٹ گیا اور ملک میں اسلام بھی ایک قوّت شمار ہونے لگا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۳۷۰).

پھر سکوں ہو گیا فضا پہ مُحیط
آندھیوں کا وہ زور ٹوٹ گیا
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۵۶).

---جانوَر ہیں فقرہ.
بہت احمق ہیں (دریائے لطافت ، ۱۰۷).

---جتانا محاورہ.
اِقتدار یا اثر و رسوخ وغیرہ ظاہر کرنا ، دباؤ ڈالنا.

ہم سے بے طاقت نہ پہنچے تا بگور
سخت جانی نے جتائے اپنے زور
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶۶).

---چترا (--فت چ) صف.
بہت چالاک ، ہوشیار.

زور چترا ہے مرے دل کا کبوتر حاتم
سرت کرتا ہے جب اُڑتا ہے اُسی کے کوکا
(۱۷۶۸ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۸). [زور + چترا (رک)].

---چرخ ڈھانا محاورہ.
بلائے ناگہانی.

میں آرزو زورِ چرخ ڈھادوں زمیں کے ساتوں طبق ہلادوں
مگر جہاں شل ہیں دونوں بازو وہ ہے فریبِ وفا کا پھندا
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۳).

---چلانا محاورہ.
جبر ، زبردستی یا رعب داب سے کوئی کام لینا.

کہتی ہے یہ احساس نہ چھینو مُجھ سے
مُجھ پر بھی کوئی زور چلا سکتا ہے
(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۷۶).

---چلنا محاورہ.
زور چلانا (رک) کا لازم ، بس چلنا ، قابو چلنا ، اِختیار ہونا.

یارو کُچھ چل سکے ہے میرا زور
دیکھو تو ٹک کہاں کہاں ہے چور
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۰).

جنگ میں غالب امیروں پر نہ ہوں کیونکر فقیر
زور چل سکتا نہیں کمل کے آگے شال کا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۱).

تڑپ کے خاک پہ توڑا ہمارے آگے دم
چلا نہ زور کلیجہ پکڑ کے رہ گئے ہم
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۳۴). حکومت کا کُچھ زور ان پر نہیں چلتا. (۱۹۰۳ ، انتخابِ فتنہ ، ۷۷). کلامِ غالب کے شارحین جو اکثر ناقص اور اُلجھے ہوئے اشعار پر حاشیہ آرائی کر کے آسمان زمین کے قُلابے مِلاتے ہیں اس شعر پر زورِ قلم کیوں نہیں دکھاتے یہاں کُچھ زور نہیں چلتا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۱۳۹).

---حُسْن کس اضا(--ضم ح ، سک س) اند.
بہت خوش نمائی ، خُوبصورتی کی کشش.

ہاں ساتھ زورِ حُسن کے جادوگری بھی ہو
اور مستی و ہوس کا فسونِ قوی بھی ہو
(۱۹۸۴ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۹۹). [زور + حُسن (رک)].

---دار صف.
۱. (i) قوی ، مضبوط ، طاقتور.

جو لے گئے ہیں گواں کوں جتنے سوار
سو کونگا کہ ہیں فیل تھے زور دار
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۵۲). پودے زوردار ہوں اور پیداوار اچھی بیٹھے. (۱۸۹۴ ، اُردو کی چوتھی کتاب محمد اسماعیل ، ۱۹۴). تمام زمین نہایت زوردار ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۸). سیمنٹ اور ریت کا آمیزہ مروجہ آمیزہ کی بہ نسبت زیادہ زوردار اِستعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۷۹). (ii) پُوری طاقت کے ساتھ ، بھرپُور. باؤ جی کے سامنے گالی دیتا ہے... اس نے ڈھینگر کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۳۸). ۲. اپنی کسی کیفیت یا صِفت کے اعتبار سے بہت زیادہ قوّت و اثر رکھنے والا یا کسی صنعت یا

کیفیت سے بہت شدت کے ساتھ اِتصاف رکھنے والا۔ سرچشمۂ جاریہ دیکھتے ہیں جو یونان و اسکندریہ اور رومۃالکبریٰ کے زمانۂ عروج میں نہایت عمیق اور زوردار تھا۔ (۱۹۰۲ ، افاداتِ مہدی ، ۶۰)۔ کرسچین کالج الہ آباد میں ایک مشاعرہ ہوا خبر یہ تھی کہ بہت زوردار ہو گا۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۳)۔ نیاز صاحب سچ مچ زوردار ہستی کے مالک ہیں اور ان میں وہ قابلیت ہے جس سے دوسرے کے دل میں اعتماد پیدا ہو جائے۔ (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۴۷)۔ ۳. تند و تیز۔ پرسوں زبردست آندھی کے بعد زوردار بارش ہوئی۔ (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ۳۰ / ۱۸۰ : ۶)۔ ۴. پُرجوش۔ غلط فہمیوں کا ازالہ جس زوردار طور پر ... کیا ہے اس سے اہلِ علم آگاہ ہیں۔ (۱۹۸۵ ، تفہیمِ اقبال ، ۱۰)۔ ۵. **عُمدہ نظم یا نثر ؛ جوشیلی اور مُدلّل تقریر ؛ وہ پتنگ جس کے اُڑنے میں ڈور خُوب تنی رہے اور جھول نہ رہے** (مہذب اللغات)۔ [زور + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---در زور امذ (قدیم)۔
زیادہ قوّت و زور۔

کیا زور در زور اس ٹھار پر
جو چالیں جنیاں کوں سٹیا مار کر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۰)۔ [زور + در (رک) + زور (رک)]۔

---دِکھانا / دِکھلانا محاورہ۔
کسی صِفت یا جوہر کا اظہار کرنا ، کسی صفت کے سلسلے میں اپنے غلبۂ کمال کو معرضِ اظہار میں لانا ، قوّت دِکھانا ، غلبہ دِکھانا۔

گُل نئے پھُولے جو برچھی پہ لگا پھل اُس کا
زور دِکھلاتا تھا ہر ضرب میں کس بل اُس کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۹)۔ کوئی سوال کیا جاتا تو جواب میں فصاحت و بلاغت کا پُورا زور دِکھلاتا۔ (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکماء (ترجمہ) ، ۳۲۳)۔

---دِلانا محاورہ۔
۱. **تقویّت دینا نیز حوصلہ افزائی کرنا۔**

ستم کو زور دِلاتے ہیں ساعد و بازو
تو ان کے ہاتھوں کے قبضہ میں دل کا ہے پہلو

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۲۸)۔ ۲. **بڑے پہلوان کا اپنے چھوٹے پہلوانوں سے اس طرح کُشتی لڑنا کہ ان کو دم آ جائے** (مہذب اللغات)۔

---دِلوانا محاورہ۔
پہلوان کا اپنے پٹھوں کو کُشتی کی مشق کرانا۔

کتنی پٹھوں کو زور دِلواتے
خوب رُوبوں کو کشتی کھلواتے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۸)۔

---دے کے پڑھنا ف م۔
تیز آوازسے پڑھنا ، جوش کے ساتھ پڑھنا (مہذب اللغات)۔

---دینا محاورہ۔
اِصرار کرنا ، تاکید کرنا ، تاکید کے ساتھ کسی امر کی طرف توجہ مبذول کرانا۔ اِسی پہلو پر اور زور دینا شروع کیا۔ (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۷۵)۔ سنسکرت کے پڑھنے پڑھانے اور بولنے پر زور دیا۔ (۱۹۳۸ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۱۵۱)۔ ان نظریات کے تحت شعر میں اظہاروابلاغ کے مسائل خاص طور پر زیربحث آئے اور جدید نقادوں نے جن امور پر زور دیا وہ مجملاً یہ ہیں۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۵)۔ ۲. **کسی لفظ یا جُملے کو اِختصاص کے ساتھ ادا کرنا جس سے اُس کے اہم اور قابلِ لحاظ ہونے کا اظہار ہو۔** نپولین نے بڑا زور دے کر کہا ، نہیں ، نہیں۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۳ : ۲۶۰) محض ہیئت ہی پر زور دینے سے اس کی صنفی حیثیت پُوری طرح واضح نہیں ہوتی۔ (۱۹۸۳، اصنافِ سُخن اور شعری ہیئتیں ، ۲۸)۔ ۳. **مزید قوّت یا طاقت پیدا کرنا یا پہنچانا ، سہارا دینا۔**

کیا رد سبھیں کُفر کے کام کوں
دیا زور پھر کر توں اِسلام کوں

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۱۳)۔ اگرچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زمین کو زور دینے کے لیئے اُفتادہ پڑی رکھتے ہیں۔ (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۹)۔

مری دعا کو اگر زور دے تری آمین
ترے خُدا سے میں کُچھ چاہوں اِلتجا کر کے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۷۵)۔

میں اور میری کی تمنّا خُدا بچائے
لوگوں کے زور دینے سے اُٹھنا پڑا مُجھے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۴۷)۔ ۴. **بوجھ ڈالنا ، بہت زیادہ فِکر یا توجہ کرنا** دردِ سر نے زیادہ شعر نہ لکھنے دیے اور نہ طبیعت پر زیادہ زور دے سکا۔ (۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۰۶)۔

---ڈالنا محاورہ۔
۱. **دباؤ ڈالنا ، سخت حملہ کرنا۔** انہوں نے مُسلمانوں پر ایسا زور ڈالا کہ ... ان کے پاؤں اُٹھ جاتے۔ (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۱۳۸)۔ ۲. **کسی شخص کو کسی کام کے لیے مجبور کرنا ، جبر یا اِصرار کے ذریعے کسی امر کے لیے آمادہ کرنا ، جبراً قبول کرانا نیز مطلقاً مجبور یا تنگ کرنا۔** ایسے لوگوں پر جو دباؤ میں آ سکتے تھے ناواجب زور ڈالا۔ (۱۸۸۸ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۶۲)۔ وہ شخص بڑی غلطی کرتا ہے جو گورنمنٹ پر زور ڈال کر اس آبپاشی میں خرچ کثیر کی تحریک عظیم کرتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۲۶)۔ مرکز نے استدعا کو ایک شانِ بے نیازی کے ساتھ نظرانداز کر دیا ، جَن سنگھ اور پرجاپریشد صرف اس بات پر زور ڈالتی رہیں کہ مُجھے وزارت سے الگ کر دیا جائے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۶۲)۔ ۳. **کسی قوّت کو پُوری توجہ یا کوشش کے ساتھ تحریک میں لانا یا معمول و معروض بنانا۔** ہزار غور کیا اور حافظہ پر زور ڈالا مگر کُچھ یاد نہ آیا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۰۵)۔

---ڈلوانا محاورہ۔
زور ڈالنا (رک) کا متعدی المتعدی۔ چچی (جان نثار کی والدہ) جاں نثار کی رضامندی کے لیے مُجھ سے بھی زور ڈلواتیں۔ (۱۹۵۸ ، حرف آشنا ، ۵)۔

ـــ ڈھے جانا محاورہ.
۱. غرور یا طنطنے کا ختم ہو جانا. اُن کے زور ڈھے گئے اُن کی نازبرداری ختم ہو گئی. (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۲۹). ۲. قوت و طاقت کا جاتا رہنا. بچہ کی مفارقت نے شمس کی حالت خراب کر دی دو تین روز میں اس کا زور ڈھے گیا ... کھانا پینا سب چھوٹ گیا. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، تربیتِ نسواں ، ۱۰۸).

ـــ رہنا محاورہ.
۱. زیادتی ہونا ، شدت ہونا. دن کو خفیف بخار اور شب کو کھانسی کا زور رہتا ہے. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز، ۱۵). ۲. حاوی رہنا. نسترن نے کہا اے شمعرو مُجھ پر وہ جان دیتا ہے اگر ہزار عورتیں لائے گا تو مرا ہی زور رہے گا ، میں ابھی چلتی ہوں. (۱۸۶۹ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۶۶).

ـــ زَبَرْدَسْتی (ـــ فت ز ، ب، سک ر ، فت د ، سک س) امث.
جبر ، مجبوری.

جنسِ دل آپ کو کیا مہنگی ہے یا سستی ہے
ہم نہیں بیچتے کچھ زور زبردستی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۰۰). وہ اس "جہاد" میں اپنی من کی ترنگ پُورا کرتے ہیں یعنی لُوٹ مار ، عورتوں اور لڑکیوں کے ساتھ زبردستی وغیرہ. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۷۰). [زور + زبردستی (رک)].

ـــ زور (ـــ و مج) م ف.
قوت و طاقت سے ؛ تیزی سے.

لگیا عشق کا جوش ور زور زور
اُٹھیا شہر میں سب اسی کاج شور

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴۵).

اور گھر کے جس قدر پیر و جواں ہیں زور زور
اپنے اپنے بستروں پر چیختے ہوں "چور چور"

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۱۰۱). [زور + زور (رک)].

ـــ زورا امذ.
جوش و خروش ، زیادتی ، کثرت. آج کل اس اونہہ کا ہندوستان بھر میں بڑا زور زورا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۸۳). [زور + زورا (رک)].

ـــ زور سے م ف.
بہت طاقت سے. نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک سے ایک (آپس میں) زور زور سے بولا کرتے ہو. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۶۸). وہ ہل من مزید کی زور زور سے صدا بلند کرتا جاتا ہے. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۷). سرگوشی کرنے کے بجائے وہ زور زور سے باتیں کرنے لگی. (۱۹۸۲ ، اِنسانی تماشا ، ۱۳۱).

ـــ زِیادَتی (ـــ کس ز ، فت د) امث.
ناروا سلوک ، ظلم. شاہ بندر آدمیوں پر زور زیادتی کرتا ہے چنانچہ اس غریب کی عورت کو چھین لیا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۲). [زور + زِیادتی (رک)].

ـــ سادَن (ـــ فت د) امث (قدیم).
زور کرنا ، طاقت آزمانا.

سکیا سب بھی ترکش بندی کا ہنر
ہوا زور سادن میں رستم تی ور

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۶۶). [زور + سادن (سادھنا (رک) کا اسمِ کیفیت)].

ـــ سُخَن دِکھانا محاورہ.
زورِ طبع دِکھانا ، مہارت سُخنوری کا مظاہرہ کرنا. شاعری کے لطیف فن میں نام پیدا کرنے والے اپنا زورِ سخن بھی دِکھاتے تھے. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفٰے ، ۱۲).

ـــ سے م ف.
۱. پُوری طاقت سے ، شدت سے.

پہلوانوں کو جو دیکھا تو ہوئے شہ برہم
زور سے کرنے لگے وار شہنشاہِ امم

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزارِ رشید ، ۱۳۲). ۲. ذریعہ سے ، وسیلہ سے.

پہلے کبھی نہ گھر سے نکالا جناب نے
چکی کے زور سے ہمیں پالا جناب نے

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱۵۹). ۳. سختی سے ، زبردستی ، بمشکل (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ شَمْشیر کس اضا (ـــ فت ش ، سک م ، ی مع) امث.
تلوار کی طاقت ، زبردستی. اگر مسلمان استدلال اور حجت سے عیسائیت کے قبول کرنے پر آمادہ نہیں تو یہ ممکن نہیں کہ زورِ شمشیر سے کام لیا جائے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۵۵). [زور + شَمشیر (رک)].

ـــ شور (ـــ و مج) امذ.
۱. (ا) تیزی و تُندی ، جوش و خروش ، شِدت.

ساقی صدائے قلقلِ مینا کا وقت ہے
اُٹھا ہے ابر باغ میں کس زور شور کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۸۶). مراعات النظیر کو ... سلمان ساوجی نے رواج دیا اور کچھ زمانے تک بڑے زور شور سے جاری رہی. (۱۹۱۳ ، حیاتِ حافظ ، ۵۰). اس کے لئے تیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی ہیں. (۱۹۸۵ ، اردو کی وسعت اور جامعیت ، ۱). (اا) کسی امر یا کیفیت کا غلبہ یا عروج.

آئے گا جذبِ عشق اگر زور شور پر
مہتاب مثل باز گرے گا چکور پر

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۱). ان کی عُمر کا بہت بڑا حِصّہ حق کی تلاش میں گزرا کبھی صوفیت کا رنگ چڑھا کبھی وہابیت کا زور شور رہا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۲۵۰). بادل زور شور سے گرج رہا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۰۳). ۲. شان و شکوہ ، طمطراق ، جاہ و جلال. اب شان و شوکت کے سامان اور زور شور کے نشان ایک سے ہزار ہو گئے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۵۹).

رَو آئی ہے زور شور کرتی
دامانِ زمین کو کترتی

(۱۹۶۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۶).

---شور پر م ف.
جوش و خروش پر ، نہایت تُندی او تیزی پر ، از حد سختی اور شِدّت پر، طاقت اور توانائی پر (فرہنگِ آصفیہ).

---شور سے م ف.
نہایت شِدّت سے ، جوش و خروش سے ؛ شان و شوکت سے ، طمطراق سے ، دھُوم دھڑکے اور بھڑ بھڑکے سے ؛ بڑی طاقت سے (فرہنگِ آصفیہ).

---شور ہونا محاورہ.
ترق ہونا (قرارالّلغات ، ۱۶۳).

---شیری کس صف(---ی مج) امث.
(مجازاً) **شیر کی جیسی طاقت.**

دلیران میں مج کوں دلیری توں دے
میرے بازو کوں زورِ شیری توں دے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۹). [زور + شیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ضابطہ (---فت ض ، کس ب) صف.
زبردستی ، جبر (جامع اللغات). [زور + ضابطہ (رک)].

---طَبع/طَبِیعت کس اضا(---فت ط ، سک ب / فت ط ، ی مع ، فت ع) امث.
مضمون آفرینی کی قوت یا استعداد.

اس زمیں میں لکھ غزل اک اور اب تُو اے نصیر
گر تُجھے ہے اپنا زورِ طبع دِکھانے کا شوق

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۹۳). جو کُچھ آپ نے لکھا ہے محض زورِطبع اور شاعری کی خُداداد قابلیت سے لکھا ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۷۰). مثنوی میں وسعتِ بیان کے لئے کافی میدان موجود ہوتا ہے جس میں غالب ایسا محاکات نویس و معاملہ نگار پُورا زورِ طبیعت صرف کر سکتا ہے .(۱۹۸۷ ، نگار، کراچی (سالنامہ) ، ۱۰۶). [زور + طبع / طبیعت (رک)].

---طَرح کا صف (مث : زور طرح کی).
عجیب انداز کا ، عجیب طرز کا.

ہے دُنیا جس کا ناتوں ، میاں ، یہ زور طرح کی بستی ہے
جو مہنگوں کو تو مہنگی ہے اور سستوں کو یہ سستی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۹).

---ظُلم (---ضم ظ ، سک ل) امذ.
جبر ، سختی ، زیادتی ، ناروا سلوک. وہ ضابطہ ہے حاکم وقت جس کی سزا کے ڈر سے کوئی کسی پر زور ظُلم کر نہیں سکتا . (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۱۵). [زور + ظُلم (رک)].

---قَلم کس اضا(---فت ق ، ل) امذ.
تحریر کا زوردار ہونا ، تحریر کا اثر ، تحریر کی قوت و جانداری.

حاصلِ صنعتِ صانع ہے یہ خاکی پُتلا
ہے جو کُچھ زورِ قلم وہ اسی تصویر میں ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۳۲). اخبارات اس امید میں اپنا پُورا زورِ قلم صرف کیے دیتے ہیں کہ کُچھ تو ملک کی حالت سمبھلے گی. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۰). سب سے قیمتی اور نایاب مضمون وہ ہے جو خلش برنی مرحوم کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵). [زور + قلم (رک)].

---کا صف مذ (مث : زور کی).
شاندار ؛ زبردست ، بلند پایہ ، بلند.

آؤ اے صابر چلو دو سجدے کر آئیں کبھی
شیخ صاحب نے بچھایا ہے مُصَلّےٰ زور کا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۲). میموں نے زور کا قہقہہ لگایا. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۱۲).

اک غزل گو کی رواں طبع خُداداد ہوئی
لیجے اک چیز بڑے زور کی اِرشاد ہوئی

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۸۸).

---کَرانا محاورہ.
کسی پہلوان یا پنجہ کش وغیرہ کا اپنے شاگرد کو اپنے فن کی مشق کرانا (اُستاد اس مشق میں عموماً خود بھی حِصہ لیتا ہے). پندرہ سال پہلے تک دِلی میں بعض نامی پنجہ کش تھے جو اپنے شاگردوں کو زور کراتے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۲).

---کَرْنا محاورہ.
۱ (i) **کسی پر طاقت آزمائی کرنا ؛ زور لگانا ، کسی سے لڑنا ، مقابلہ کرنا.**

کرے زورِ تعلیم خانے منے
وو تنہاچ تھا اس زمانے منے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۴). نفس سرکش اور شیطان ایک دوسرے سے ہستی پا کر نفسِ مطمئنہ پر زور کرتے ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۱۹). آدمی ... فرشی حقوں کی تمنا میں لب فرش پر کھڑے ہوئے آپس میں اندر جانے کے لیے زور کر رہے تھے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۲۸). (ii) **کسی پر چڑھائی کرنا ، چڑھ کر آنا.** راجہ برکش پاس پیغام بھیجا کہ مُجھ پر مغلوں نے زور کیا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۸۳). ۲. **سرکشی یا گردن کشی کرنا ، قوت کا مظاہرہ کرنا.** بہت گھوڑے جب گُھوم جاتے ہیں تو بہت زور کرتے ہیں. (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول ، ۳۴). دلی پھر لٹی اور اب کے ۱۷۵۶ ، میں یوں اُجڑی کہ پھر نہ سنوری مرہٹوں نے الگ زور کیا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۹۴). ۳. **کسی شے یا شخص پر اپنی جسمانی قوت کا دباؤ ڈالنا.**

خُدا کی پرستش بغر ہور پر
نہیں دل مرا مج ہو نا زور کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۳۹). پھر قیامت تک سیدھی نہیں ہونے کی جو کسی نے زیادہ زور کیا ٹوٹ جائے گی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۶). ۴. **جسمانی ورزش ، کسرت یا کُشتی کی مشق کرنا.** تلوار بازی کا فن تمام ہوا تب کمر بند دونوں کا دونوں ، پکڑ کے زور کرنے لگے (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۷۸). اُس وقت بدھو خان کے اکھاڑے پر آغا بنو زور کر رہے تھے. (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۱۶ : ۲۳). ۵. **غلبہ حاصل کرنا.** تیسرا دل وہ

ہے کہ ... کبھی اس پر یہ زور کر جاتا ہے اور کبھی وہ. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۰). ۶. قوّت و توانائی یا جوش کو معرضِ عمل میں لانا ، طاقت لگانا.

غُصّے سوں فرشتے چلے زور کر
کیئے شاہ نے جب غضب کی نظر

(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ ، ۱۳). ہرچند میں نے مِنّت کی اور زور بھی کیا کہ کسو صورت سے ... چھٹکارا نہ ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۷). ۷. ترقی پر ہونا ، عروج پہ ہونا. ادھر مرزا خاں کی قِسمت زور کر رہی ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۱۵).

---کَش (---فت ک) صف.
دباؤ یا بوجھ برداشت کرنے والا.

ہوا ہوں زور کش ورزش کشا کشِ غم
قد خمیدہ غم دیدہ مجھ کوں لیزم ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۷۸). [زور + کَش (رک)].

---کَلَام کس اضا(---فت ک ، ل) امذ.
بیان کی خُوبصورتی ، حُسنِ کلام ، اظہارِ خیال کی اثر پذیری ، زبان و بیان کی قوّت. وہ (امرؤالقیس) ایسا ساحر ہے جس نے جدّتِ ادا طرفگئی تشبیہ ، نُدرتِ استعارہ اور زورِکلام کے طلسم باندھے ہیں. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۹). [زور + کلام (رک)].

---کَم ہونا محاورہ.
اثر کم ہونا ، شدّت میں کمی آنا. ان تصنیفات میں جابجا قرآن اور حدیث کے حوالے تھے اس لیے عام لوگوں میں ان کا بہت رواج ہو گیا اور معتزلہ کا زور کم ہونا شروع ہوا . (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۶).

---کے آگے ضَرب نَہیں چَلتی کہاوت.
۱. طاقتور آدمی پر معمولی ضربات کا اثر نہیں ہوتا ، طاقتور آدمی چوٹ نہیں کھاتا (جامع الامثال). **۲. زبردست پر کوئی داؤ نہیں چلتا** (ماخوذ : نجم الامثال).

---کے آگے ظُلم نَہیں چَلتا کہاوت.
طاقتور پر زیادتی نہیں کی جا سکتی ، طاقتور کے سامنے سب ہیچ ہے. میں سمجھتا تھا کہ سحر کے آگے عیّاری نہ چلے گی مثل مشہور ہے کہ زور کے آگے ظُلم نہیں چلتا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۱۹۳).

---کے ساتھ م ف.
تاکیداً ، با اِصرار ، تاکید سے. یہ دلیل مان لی جاوے ... تو میں زور کے ساتھ عرض کروں گا کہ میرا یہ خطرہ ناواجب نہیں ہے. (۱۸۹۷ ، مکاتیبِ وقارالملک ، ۷۶).

---گاہ امث ؛ امذ.
وہ جگہ جہاں طاقت آزمائی کی جائے ، اکھاڑا. تُو میرے زورگاہ میں کل صبح کو آ وہاں مقابلہ ہو جائے. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ / ۵ : ۷۳۹). [زور + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گھٹانا محاورہ.
طاقت کم کرنا ، اثر زائل کرنا. اس ذریعہ سے وہ جماعت کے زور گھٹا سکے. (۱۹۱۸ ، رُوح الاجتماع ، ۲۱).

---گھٹ جانا/گھٹنا محاورہ.
طاقت کم ہونا ، جوش و خروش کا کم ہونا ، اثر کا کم ہونا.

ناتوانی ہوئی دن رات کے غم کھانے سے
جس قدر بُھوک بڑھی اور سرا زور گھٹا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۹).

خالی گئے جو ہاتھ تو سب زور گھٹ گیا
کائی کی طرح رنگ سیاہ رُو کا پھٹ گیا

(۱۹۲۷ ، شادعظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۳۵). باغات اُجڑ جاتے موسیقی و شاعری کا زور گھٹ جاتا،لباس خستہ و پرانے ہوجاتے. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۱۳۲).

---لَگانا محاورہ.
۱. طاقت یا کوشش صرف کرنا ، زور دینا. سلطنت نے بہت زور لگائے لیکن رفتہ رفتہ ... ویسی ہی گُفتار کی بھی آزادی حاصل کر لی ہے. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۴). سارے گھر نے زور لگا لیا ، مگر وہ اللہ کی بندی منجھلی کیا ماننے والی یا سننے والی تھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۲). ہاکی ٹیم میدان میں کیتنا زور لگا رہی ہو گی. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۰۳) .
۲. دھکیلنا ، آگے بڑھانا. وہ کیچڑ میں پھنسے ایک جانور کی طرح گردن آگے نکال کر زور لگاتے ہوئے پہیوں کو حرکت میں لے آیا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۰۰).

---مارْنا محاورہ.
کسی کام میں پُوری کوشش کے ساتھ تمام تر قوّت یا صلاحیت صرف کر دینا.

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۸). طالبِ علموں نے بڑا زور مارا کہ یہ کتاب کالج کے مذہبی کورس میں داخل ہو. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۱۴). شاہ ختن نے لاکھ زور مارا ، اس کے قدم زمیں سے نہ اُکھاڑ سکا (۱۹۲۶ ، مضامینِ شرر ، ۳ : ۳۰۰). ۱۹۷۴ میں اپنی وزارتِ اعلیٰ کے دوران چشمہ جہلم رابطہ ہنر کو باقاعدہ کھلوانے کیلئے میں نے جو زور مارا تھا اتفاق سے وہ پنجاب کے کچھ نیک نفس افسروں کو یاد تھا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کامقدمہ ، ۱۴۳).

---ماننا محاورہ.
کسی کی قوّت کا قائل ہونا ، لوہا ماننا.

چور کب اسکا زور مانے ہے
کالا بال اپنا اُس کو جانے ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۸).

---مِٹ جانا/مِٹنا محاورہ.
۱. اثر گھٹ جانا ، بے اثر ہو جانا ، بے نشان ہو جانا ، تباہ و برباد ہو جانا.

نشانِ بے نِشانی گرد کھائے زور بٹ جائے
جھپک سے دیدۂ صرّاف کی نقشِ درم میرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، ۳۹). ۲. ناپید ہونا ، معدوم ہونا ، ختم ہونا.
قوّت کا بٹا زور ، گھٹا زورِ جوانی
اب دیتی ہے پیغام اجل تشنہ دہانی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۲).

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
قوی ، طاقت رکھنے والا ، طاقتور.
اگر زور وو زورمند شہ کرے گھڑی کرنو اسمان کوں تہہ کرے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۳).
ست ناتواں پر ظلم کر اے زورمندانِ پُرستم
جیوں ناتواں روزِ اجل بر زورمنداں رفتن است
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۸).
غش پہ غش آتے تھے ہر ذی روح کو پیہم وہاں
سانس لیتا تھا جہاں وہ اژدہائے زورمند
(۱۸۷۸ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۸). چیونٹے ہرچند کہ زورمند خلقت نہیں لیکن وہ گرمی میں اپنے لئے خوراک جمع رکھتے ہیں. (۱۹۵۴ ، حیواناتِ قرآنی ، ۱۵۷). [زور + مند ، لاحقۂ صفت].

---مَنْدی (---فت م ، سک ن) امث.
طاقتوری ، قوّت داری ، طاقت.
کہے توں کہ شرزاچہ کہتاف تے
ٹھکیا زورمندی کی ات لاف تے
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۳۰). شجاعت اور سخاوت اور خطابت اور زورمندی میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے. (۱۹۰۷ ، اصہات الامہ ، ۱۱۰). ان کی شاعرانہ زورمندی جُنبشِ رطلِ گراں سے قضا کا منہ موڑ دینے کی صلاحیت رکھتی ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۷). [زور + مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---میں آنا محاورہ.
طاقت یا جوش میں بھرنا ، قوت کے عروج و کمال پر ہونا.
آیا کوئی شہ زور اگر زور میں آ کر
ضرب اپنی نہ کی شاہ نے وار اس کا بچا کر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۰).

---میں بَھرا ہونا محاورہ.
کمالِ قوّت اور بڑے جوش میں ہونا (مہذب اللغات).

---میں بَھرْنا محاورہ.
جوش میں بھرا ہوا ، غصہ میں ہونا. مرزا بھی اپنے لشکر سے کٹ کر ایک دستے کے ساتھ ادھر آیا اور زور میں بھرا آتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۹).

---ناتوانی کس اضا (---فت ت) امذ.
لاغری ، کمزوری کی زیادتی.
ناتوانوں کو دیا خالق نے کیا نعم البدل
گھٹ گئی قوّت تو زورِ ناتوانی ہو گیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳). [زور + ناتوانی (رک)].

---نِکال دینا محاورہ.
قوّت گھٹا دینا ، کمزور کر دینا ، غرور مٹا دینا (مہذب اللغات).

---نِکالْنا محاورہ.
طاقت آزمائی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---نُمائی (---ضم ن) امث.
جوشیلا پن ، اظہارِ قوّت ، طاقت کا مظاہرہ.
حس کا بل ہے تو پھر زور نُمائی ہو جائے
مہر سے پنجہ مہ نو سے کلائی ہو جائے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۰).
کیا رختِ بدن پر ہے فقط زور نُمائی
کُچھ کام کر اے دستِ جنوں غیرت اگر ہو
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۲۸۸). [زور + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دِکھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَہ چَلْنا محاورہ.
قابو نہ چلنا ، چارہ نہ ہونا.
تابع رضا کا اُس کی ازل سے کیا مُجھے
چلتا نہیں ہے زور کسی کا قضا کے ہاتھ
(۱۷۲۴ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۳). ایک عام مصیبت موت ہی کی ہے جس پر کسی کا زور نہیں چلتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۹۳). جب عیسائیوں نے دوبارہ قبضے کی کوشش کی تو یہودیوں کا کوئی زور نہ چلا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۲۱۱).

---نَہ / نَہیں ظُلْم نَہیں ، عَقْل کی کوتاہی کہاوت.
بے عقل آدمی عموماً ظالم ہوتے ہیں کسی کے جبر یا سختی سے نقصان نہیں پہنچا اپنی بے وقوفی کی وجہ سے پہنچا ہے. زور نہ ظلم عقل کی کوتاہی سوالِ دیگر جوابِ دیگر. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۶۰).

---نَہ گھَٹْنا محاورہ.
جوش و خروش کا کم نہ ہونا ، شِدّت کا نہ گھٹنا (فرہنگِ آصفیہ).

---نَہ ہونا محاورہ.
بے بس ہونا ، قابو نہ ہونا.
وہ دلِ جو تھا بھی تو کیا تھا ہمارے پہلو میں
جب اُس پہ زور نہ تھا کوئی اِختیار نہ تھا
(۱۸۹۲ ، دیوانِ صفی ، ۱۵). کسی پر زور تو نہیں دوسروں کیلئے کِتنا ہی مرو پھر بھی اپنے نہیں ہوتے پانی تیل میں کِتنا ہی ملے پھر بھی الگ ہی رہے گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۸۵).

---وَر (---فت و) صف.
قوّت و طاقت رکھنے والا ، قوی.
دکھن میں ادک زور ور رام تھا
وو ارجن تیرے ہاں کوں نام تھا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۳).
جو ہے بادشاہ ایک اس کے بہتر
او دھرتا ہے لشکر بہوت زور ور
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۹).

ہوا اوّل سے اس کا سخت بازو
ہوا اور زور ور مثلِ ترازو

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۳۸۲). کوئی زور ور کسی ناتوان پر قاہر نہ ہو. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۶۵). [زور + ور ، لاحقۂ صفت].

---و شور (---و مج ، و مج) امذ.
جوش و خروش ، شدّت. تھوڑے عرصے میں وہ طور ہی نہ رہا ، وہ زور شور ہی نہ رہا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب (ترجمہ) ، ۴۹). اس دفعہ پہلے سے بھی زیادہ زور و شور کے ساتھ مخالفت کی کوشش کی. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۳۳). بعض احباب نے ادب میں شرافت کے ڈھول کو اِتنے زور و شور سے بجایا ہے کہ ادب تو ختم ہو گیا محض شرافت کا اشتہار رہ گیا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۹) [زور + و (حرفِ عطف)+ شور(رک)].

---و ظُلم (---و مج ، ضم ظ ، سک ل) امذ.
(مجازاً) **لڑائی جھگڑا ، فِتنہ و فساد.** بس تُو چاہتا ہے کہ ملک میں زور و ظلم کرتا پھرے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۶۲). [زور + و (حرفِ عطف) + ظلم (رک)].

---ہونا محاورہ.
قُدرت ہونا ، قابو ہونا.

نہیں گر تُجھ پہ قابو دل ہی پر کُچھ زور ہو اپنا
کروں کیا یہ بھی تو ناطاقتی سے ہو نہیں سکتا

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۸). صبائے سحر خیز کے سحر کو اور زیادہ زور ہوا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیالِ سکندری ، ۲ : ۳۷).

---ہے فِقرہ.
غضب ہے ، آفت ہے ، قیامت ہے ؛ نہایت کمال پر ہے ؛ از حد ترقی پر ہے.

اتاں کا زور ہے بندے کے دم کوں
دھرے گا تخت پر جیو کے قدم کوں

(۱۶۳۰ ، ملک خشنود (اُردو شہ پارے ، ۲۰۵)).

خُوباں ہیں سب جگت کے یہ زور ہے مولا
سارے جگت میں تیرا اب شور ہے مولا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۳). سردی کا خُوب زور ہے. (۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۹۹).

وہ یہ کہیں نہ سمجھیں کہ تُم میرے بس میں ہو
کیا زور تم پہ میرا تُم اس کے ہو جس کے ہو

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۵۷).

زَورا (و لین) امث.
کمان نیز اس کمان کا نام جو آنحضرتؐ کے توشہ خانے میں محفوظ تھی. توشہ خانۂ مبارک میں ... چھ کمانیں تھیں ، زورا ، روحاء ، صفراء ، بیضاء. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰). [ع].

زورا (و مج) امذ.
رک : زور.

نہ اُلفت ہے نہ شفقت ہے یہی ہر دم کا تکوڑا
کہ جس پر یہ حکومت ہے اسے کہتے ہیں کیا زورا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۵۶).

دل نہ آتا آپ پر تو آپ کا زورا نہ تھا
کیا کریں افسوس اپنا دام کھوٹا ہو گیا

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۳). [ف : زور + ا ، لاحقۂ تکبیر].

---زوری (---و مج) امث.
قوت یا طاقت کا اظہار (یک طرفہ یا دو طرفہ) ، زور و شور ، زبردستی. مخلوق اس کی لاحاصل طمع اور خدا سے زورا زوری کرنے پر ہنستی تھی. (۱۹۳۹ ، حکایاتِ رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۰). پھر بابو رام اور دھینگڑ زورا زوری کرنے لگے. (۱۹۸۳ ، درشن رین ، ۱۸۷). [زورا (رک) + زوری (تابع)].

زَورَق (و لین ، فت ر) امث.
۱. **چھوٹی کشتی ، ڈونگی.**

نس کے سمند سیام میں سنے کی زورق ڈیا
ڈبنے میں ترنے لگے بڑ بڑے کے لکھ ہزار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ۱ ، ک ، ۳ : ۳۸).

کھینچ کر لنگر ہوس نے ناگہاں
زورقِ خاطر پہ باندھا بادباں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۹). اس طرح سے زورقِ مراد ... بادِ مُخالف کے تھپیڑے کھا رہی ہے ، بیچ منجدھار میں ڈوبا چاہتی ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۵۰).

بادباں کھول دیا ساقئ با تمکیں نے
زورق سے کبھی گُزری کبھی ساغر گُزرا

(۱۹۱۵ ، وفا رامپوری ، ک ، ۳۷).

بحرِ پُرشور حادثات میں تھی
زورقِ زندگی تہ و بالا

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۰۲). ۲. **کشتی نُما ٹوپی** (نوراللغات) . ۳. **وزن کرنے کا ایک پیمانہ جو تقریباً بیس اونس کے مساوی ہوتا ہے.** زورق ایک کیلہ اور بعض نے دو قسط بتایا ہے اور شیخ نے تین رطل لکھا ہے اور بعض نے ... بیس اوقیہ لکھا ہے کیونکہ ہر اوقیہ ۱۲ درم کا ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۲۶). [ع].

---انداز (---سک ن) صف.
کشتی کھینے والا ، ملّاح.

زورق انداز ہوں اوس بحر میں سالک جس میں
نام ہرگز نہیں لیتا لبِ ساحل میرا

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۳۶). [زورق + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

---انطالِیقی (---فت ا ، سک ن ، ی مع) امذ.
وزن کرنے کا ایک باٹ جو سات ہزار اور دو سو مثقال کے برابر ہوتا ہے. زورق انطالیقی- چھ قسط رومی قسطوں سے اور بعض کے نزدیک آٹھ جویین کے برابر ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۶). [ع].

زَوْرَقی (و لین، فت ر) صف.
حیوانیات) کشتی نُما (کوئی عضو یا پودے کا حِصّہ)، کشتی نُما ہڈی جو ہاتھ یا پیر میں ہوتی ہے. اگلی قطار کی تینوں ہڈیوں میں نیم قطری ہڈی زورق یا کشتی نما کہلاتی ہے. (۱۹۶۹، ابتدائی حیوانیات، ۳۵۹) ۲. کشتی نما ٹوپی، ایک قسم کی فقیروں کی ٹوپی جو کشتی کی شکل کی ہوتی ہے (ماخوذ: نوراللغات؛ لغاتِ سعیدی). [زورق + ی، لاحقۂ نسبت].

ـــ ہَڈّی (ـــ فت ہ، شد ڈ) امث.
(حیوانیات) وہ کشتی نُما ہڈی جو ہاتھ یا پیر میں ہوتی ہے. ایک فجوہ کلائی کے سامنے زورق ہڈی حُدیبہ کے مقام سے شروع ہو کر .... رسغی سلامی مفصل کے لیول کے قریب ختم ہوجاتا ہے. (۱۹۳۳، احشائیات (ترجمہ)، ۳۹۶). [زورق + ہڈی (رک)].

زوروں (و مج، و مج) امذ؛ ج.
زور (رک) کی جمع؛ (تراکیب میں مُستعمل).

کیتک بار کوں دیکھتا ہوں جو واں
سو چوندہیر (چوندھیر) چھایا ہے زوروں دُہنواں (دُھواں)

(۱۶۲۵، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۱۱۳).

ودر حال منزل سوجاتی لگیا
قضا کھینچ زوروں لیجاتی لگیا

(۱۶۸۱، جنگ نامۂ سیوک، ۲۵). جو لوگ بورڈ پر تھے ان کو معلوم ہوا کہ بیلنوں میں اسقدر طاقت نہیں ہے کہ اپنے زوروں پر سطحِ آب پر نمودار ہو سکے. (۱۸۸۹، حسن، اپریل، ۳۳). ہمارے گھر میں ایک بہت بڑی اوکھلی ہے جب جوانی زوروں پر تھی - باوجود کوشش کے بھی جہاں گڑی تھی وہاں سے ذرا بھی کِھسکا نہ سکا. (۱۹۲۵، حکایاتِ لطیفہ، ۱: ۵۰).

ـــ پر آنا محاورہ.
طاقت یا جوش میں بھرنا نیز طاقتور اور تیّار ہونا.

بُھوکے تمہارے وصل کے زوروں پہ آئے ہیں
کھانا غمِ فراق کا جُزوِ بدن ہوا

(۱۸۷۳، کلّیاتِ منیر، ۳: ۲۰۳).

ـــ پر/پے چڑھنا محاورہ.
۱. کسی حالت یا کیفیت کا بہت قوی یا طاقتور ہونا؛ ترقی یا اُبھار پر ہونا. بہت قوّت پکڑ گیا تھا اور روز بروز زوروں پر چڑھتا جاتا تھا. (۱۸۸۳، دربارِ اکبری، ۲۳۳). ساری جواں مردی کا حال کُھل جاتا، بہت زوروں پر چڑھا ہوا تھا. (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱: ۱۲۹). ۲. کمال کو پہنچنا، بڑھنا، زیادہ ہونا.

گرتا نہیں ہے بحثِ سخن میں رقیب سے
فکرِ رسا ہے زوروں پر اپنا چڑھا ہوا

(۱۸۸۶، کلّیاتِ اُردو، ترکی، ۱). ۳. گھمنڈ میں ہونا، اِترانا.

لغزشیں کیا ہوں مضامینِ کہن میں عاقل
وہی گرتا ہے جو زوروں پہ چڑھا ہوتا ہے

(۱۸۹۱، عاقل، د، ۱۰۳). عورتوں کو قتل کر کے زوروں پر چڑھا. (۱۹۰۰، طلسمِ خیالِ سکندری، ۲: ۶۹). ۴. جوانی میں بھرنا، موٹا تازہ ہونا، توانا اور قوی ہونا (نوراللغات)

ـــ پر ہونا محاورہ.
کسی کیفیت یا مادّے کا ترقی، ابھار، جوش یا شدّت کی حالت میں ہونا. جو ادبار اور تنزّل کے زمانے کے ہتھیار ہیں نہایت زوروں پر تھے. (۱۸۹۹، حیاتِ جاوید، ۲: ۶۲). لڑکوں کی ہمدردی ترکوں کے ساتھ فطرۃً بہت زوروں پر تھی. (۱۹۴۳، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر، ۱۹۸). منصوبہ بندی زوروں پر تھی کہ ریڈیو پاکستان نے ... ڈھول کا پول کھول دیا. (۱۹۷۴، ہمہ یاراں دوزخ، ۲۸).

ـــ کا صف.
رک: زوردار.

مرحب سے لڑنے لے کے جب اللہ کا وہ نام
آپس میں لگا ہونے کو زوروں کا جھڑاڑا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲: ۲۵).

زوری (و مج) امث.
۱. قوّت، طاقت، تیزی و تُندی.

بھتر بیس ادک فن کی زوری ستی
چلے واں تی چھپتیج چوری ستی

(۱۶۵۷، گلشنِ عشق، ۲۰۳).

کہ یک کوئی شاہ بےحد لے سرب دل
بڑی زوری سوں آتا ہے اِدھر چل

(۱۶۶۵، پُھول بن، ۸۵). وہ زاری، زوری، زر، ہر جائز و ناجائز طریقے سے اسے حاصل کرنا چاہتا تھا. (۱۹۵۹، سرودِ رفتہ، ۸۳). ۲. زیادتی، زبردستی.

نین کوں نرگساں کہنا ہے زوری
کہاں ہے نرگساں میں لال ڈوری

(۱۶۶۵، پھول بن، ۳۴).

ہت سُننے میں یوں بولتی تو بارے خُدا
اور بچ کرو بات یو کیا زوری ہے

(۱۶۹۷، احمد (بیاضِ قدیم، ۱۵۶)). [زور (رک) + ی، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

ـــ پَو آنا محاورہ (قدیم).
قوّت و طاقت کا مظاہرہ کرنا؛ جوش میں بھرنا.

مری بات نا سن توں زوری پو آئے
تو سچ جان اس تل مرا جیو جائے

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۲۴۴).

ـــ چَلْنا محاورہ.
بس چلنا، قابو ہونا، اِختیار ہونا.

ہے تیرے عدل کی یاں بات پوری
دُکھی پر نیں چلی یاں کس کی زوری

(۱۶۶۵، پُھول بن، ۱۰).

زورِین (و مج، ی مع) صف.
بہت مضبوط، طاقتور (پلیٹس). [زور + ین، لاحقۂ صفت].

ژُوشپور/ژُوشپوُرس (و مع، سک س، و مج/سک ر) امذ.
(نباتیات) حیوانات و نباتات کے تخم کا متحرک جُزو، حی تخمک

(زوسپورس یا سیداپنی مل) انھیں صرف شگوفہ کی طرح سمجھنا چاہیے. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ١٩١). مادرِ خلیہ سے زوسپور مختلف تعداد میں بنتے ہیں. (١٩٦٨ ، بے تخم نباتیات ، ١ : ١٦). [انگ : Zoospore].

زُوف (و مع) فجائیہ.
لعنت ، تُف.

حیف ہے اس زندگانی کو تیری
زُوف ہے اس نکتہ دانی کو تیری

(١٨١٣ ، ایجادِ رنگین ، ١٧). ہماری زندگی پر زوف ہے جس دن سے پیدا ہوئے ہیں دم بھر چین نہیں آتا. (١٨٩٣ ، بی کہاں ، ٣٨). ہم اپنے بچوں کی مدد کرنے کے لائق نہیں ہیے ، زُوف ہے ایسی زندگی پر. (١٩٦٦ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ١٥٣). [حکایت الصوت].

---زاف کَرْنا محاورہ.
لعنت ملامت کرنا.

جو ہم نظارۂ رُخسار صاف کرتے ہیں
تو آئینہ کو بہت زُوف زاف کرتے ہیں

(١٨٣٩ ، نکہت (نوراللغات)).

---ہے مَمَد بیگ فقرہ.
ایک کلمہ ہے کہ عوام لعن طعن کے محل پر استعمال کرتے ہیں (مہذب اللغات).

زُوفا (و مع) امذ ؛ مرزوفیٰ
بودینے سے مُشابہ ایک بُوٹی ، گھاس جو گلے کی بیماری میں استعمال کرائی جاتی ہے اسکے پتے باریک اور لمبے ہوتے ہیں اور پھول نیلگوں. دو جیتی پاک چڑیاں اور شمشاد کی لکڑی اور قرمز اور زوفا لیوے. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ٣٣٥). زُوفا ایک بُوٹی ہے جو زمین پر مفروش ہوتی ہے. (١٩٢٩ ، کتاب الادویہ ، ٢ : ٣١٣). اور اس نے درختوں کا یعنی لبنان کے دیودار سے لے کر زُوفا تک جو دیواروں پر اُگتا ہے ، بیان کیا. (١٩٦٠ ، غزل الغزلات ، ٦٧). [ع : (ز و ف)].

---ے تَر (---فت ت) امذ.
مَیل ہے کہ ارمن کے ملک میں بکریوں اور بھیڑوں اور دُنبوں کے بال اور پیٹ اور کنج ران میں اور دُم کے نیچے اس وجہ سے جم جاتا ہے کہ وہ تیز اور تُند اور رطوبت دار گھانسوں پر چلتی پھرتی ہیں (خزائن الادویہ ، ٣ : ٢٧٧). زوفائے تر پودینہ پہاڑی ضماد کریں. (١٨٤٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٦٣). [زوفا (رک) + ے (حرفِ اِضافت) + تر (رک)].

---ے خُشْک (---ضم خ ، سک ش) امث.
ایک گھانس ہے بُستانی و کوہی کہ زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے ، اس کا طُول ایک ہاتھ کا اور اس سے کم و بیش بھی ہوتا ہے۔ پتے مرزنجوش کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور ان سے خوشبو آتی ہے - مزہ کڑوا ہوتا ہے - شاخ کی ہر گرہ پر زردی مائل پھول بھی ہوتا ہے - بیج نہیں ہوتے (خزائن الادویہ ، ٣ : ٢٧٦). جس وقت خُون بند ہو جائے ... السی کے بیخ زُوفائے خُشک ... دے کر نطول کریں. (١٨٤٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٦٣). تُخمِ کسنی ... زوفائے خُشک ... عنب الثعلب ہر ایک سات ماشہ. (١٩٣٢ ، حمیاتِ اجامیہ ، ٨٣). [زُوفا + ے (حرفِ اضافت) + خُشک (رک)].

زُوفَرا (و مع ، فت ف) امذ.
بعض کہتے ہیں کہ کاشم کا بیج ہے اور بعض کے نزدیک شیلم ہے بعض کے نزدیک حزائے جنگلی کی قسم سے ہے. بُوعلی سینا نے لکھا ہے کہ ایک درخت ہے جس کے بیج انجدال کے بیج کی طرح ہوتے ہیں (خزائن الادویہ ، ٣ : ٢٧٧). [ف].

زُوفیٰ (و مع ، ا بشکل ی) امذ.
رک : **زوفا** (پلیٹس). [ع : ز و ف].

زُولوجی (و مع ، و مج) امذ.
علمِ حیوانات . کولیا کہتا ہے کہ زولوجی بالکل بکواس ہے بلکہ زولوجی سائنس ہے ہی نہیں. (١٩٨٣ ، ڈنگو ، ٧٣). [Zoology].

زُولوجِیکَل (و مع ، و مج ، ی مع ، فت ک) صف.
حیواناتی ، جانوروں سے متعلق یا منسوب . اس پر کینیڈا کے زولوجیکل سینٹر میں بڑی ریسرچ ہوتی ہے (١٩٨١ ، سفردرسفر ، ٢٥). [انگ : Zoological].

---گارْڈن (---سک ر ، فت ڈ) امذ.
وہ باغ جس میں حیوانات بغرضِ نمائش رکھے جاتے ہیں، چڑیاگھر جانور خانہ. میاں کاتب ... جہاز سے اتر کر منازل و مراحل ضروری طے کرتے ایوانِ شاہی کو اس طرح روانہ کر دئے گئے جس طرح نمائش یا زولاجیکل گارڈن میں جانور. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ٢٠).

پڑھے لکھوں کی بہیمیت دیکھ کر کہیں گے ظریف اکثر
زولاجیکل گارڈن کی اک شاخ لکھنؤ یونیورسٹی ہے

(١٩٣٥ ، دیوانجی ، ٢٧١). [انگ : Zoological Garden].

زُوں (و مع) امث.
کسی شے کے تیزی سے گُزرنے کی آواز. ایک مونو ریل بھی ... زوں کر کے برق رفتاری سے نشیب میں آتی ہے. (١٩٧٣ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ١٣٣). [حکایت الصوت].

---ٹُوں (---و مع) امث.
سارنگی کے تاروں کی آواز. سارنگی کے سُر کی زُوں ٹوں کی صدا چرخ پر زہرہ کے گوش زد ہوتی تھی. (١٨٢٤ ، فسانۂ عجائب ، ٥٥). [زوں (رک) + ٹوں (حکایت الصوت)].

---سے م ف.
تیزی سے ، فرّاٹے بھرتے ہوئے ، پلک جھپکتے ہی. فوجی لاری زُوں سے گُزر گئی. (١٩٧٨ ، عزیز احمد ، رقصِ ناتمام ، ٢٨١).

زون. (و مج) امذ.
علاقہ ، حلقہ ؛ (جغرافیہ) منطقہ ، خِطّہ ، کرۂ ارض کے پانچ حِصّوں

میں سے کوئی ایک جو خطِ استوا کے متوازی خطوط کے درمیان واقع ہے۔ زون منطقہ کے مفہوم میں بول چال میں آتا ہے جیسے نارتھ زون ، ساؤتھ زون وغیرہ۔(۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۱)۔[انگ : Zone]۔

زُونْٹا (و مع ، مغ) امذ۔
سارنگی کی آواز ، سارنگی کا سُر۔ کئی سو رنڈیاں ساز ہاتھوں میں لیے ، تختوں پر سوار نکلیں زُونٹا سارنگی کا کھچتا تھاپ طبلے پر پڑتی۔ (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۷۳۳)۔ [زون (حکایت الصوت) + ٹا ، لاحقۂ اسمیت]۔

زُونیں سے م ف۔
رک : **زوں سے**۔ ایک بیس گواز لمبی کار دائیں طرف سے ہمارے آدھے جسم اور لفافے پر برساتی پانی اور کیچڑ کا اسپرے پینٹ کرتی زُونیں سے گزر گئی۔ (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۲۰۹)۔

زِہ (کس مج ز) امث۔
۱. **کمان کا چِلّہ جو تانت کا ہوتا ہے ، نیز تانت۔**

کماں کی توڑیا زِہ اسی تھے بہاں
ہزار آفریں تجھ کروں ہر زماں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۷۸)۔

بند کرنے دلِ وحشت زدہ کوں
دامِ زِہ زُلفِ گرہ گیر کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵)۔ جب زِہ کٹ گئی تب کمان کا گوشہ ایسا زور سے سینے میں اس لالچی کے لگا کہ پانی نہ مانگا۔ (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۳۸)۔

آ جاتی تھی آواز نہ ضرب کی زِہ سے
غُل تھا کہ یہ کڑیاں نہیں اٹھنے کی زِرہ سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۳)۔

فلک گر خیر چاہے اسکے رستے میں نہ حایل ہو
مری آہِ رسا زِہ میں لگانے تیر بھرتی ہے

(۱۹۱۳ ، دیوانِ پروین ، ۱۵۵)۔ ۲. **وہ ڈوری یا فیتہ جو دامن، آستین یا گریبان کے کنارے پر ٹانکتے ہیں ، لیس ، جھالر نیز ہر چیز کا کنارہ۔**

ہم تازہ شہیدوں کو نہ آ دیکھنے نازاں
دامن کی ترے زِہ کہیں لوہو میں نہ بھر جائے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۰)۔ ۳. **انگوٹھی کے نگینے کے سوراخ یا دندانے جن سے نگ رُکا رہتا ہے۔** جیول کا حلقہ یعنی زِہ بگڑ جاتی ہے اس سے پھر اس میں جیول لگ نہیں سکتا۔(؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۱۴)۔ ۴. **کلمۂ تحسین ، شاباش ، آفرین ، بہت خُوب۔**

تھی توقع کہ وہ بطرزِ بہ   بولی احسنت و آفرین و زِہ

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۹)۔

قولِ سلطانِ رسالت سے ہیں واقف کہ وہ
ایک فِرقہ ہے بہتّر میں فقط قابلِ زِہ

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۵۹)۔ ۵. **سیڑھی۔**

جوں آیا آنگن میں اوتر زِہ ہوتے
دیکھا بہو کو پَر مرد سوں مل سُتے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۳)۔

پایا ہورا اچھے اس قصر کا پاتال تلک
طاقِ کسریٰ ہونے معراج اسی زِہ کے اُکل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۳)۔

کاخِ مثال و بامِ شہادت میں کر نگاہ
زِہ بوج سقف بوج ستوں بوج اساس بوج

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶۰)۔ ۶. **کنارہ ، منڈیر ، کنگنی ، دیوار کی وہ اُبھری ہوئی اینٹیں یا کانس جو منڈیر کے نیچے یا اختتامِ دیوار پر خُوبصورتی کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔**

دلارے یہ سوتی ہوں بن مرے سونے کی دو جاگہ
اوبارا ہوے تو سوتی ہوں ٹک یک زِہ کے کنارے پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷۸)۔ اکثر صاحب لوگ اپنی اپنی کوٹھیوں کی زِہ تک راہ سے بوجھے چڑھانے اور اتارنے کے لئے مضبوط تختے ... لگاتے ہیں۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۰۵)۔ زِہ کو مقرنس بنایا گیا ہے اور زہ سے گُنبد کے شقہ تک جو عمارت کی سطح سے ۳۲ گز ہے ... تراش کر کام میں لایا گیا ہے۔ (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۹۰)۔ [ف : زِہ ، اوستا : جی ، س : جیا]۔

--- کَرْنا ف م۔
کمان کا چلہ چڑھانا یا غلیل کا تسمہ کھینْچنا۔

گر اپنی کماں زِہ کرے یہ صاحبِ توقیر
ہر سمت یہ غُل ہو کہ زہے بازوئے شبیر

(۱۸۷۵ ، دبیر، دفترِ ماتم ، ۴ : ۷۷)۔ یکایک صاحبقراں نے بھی کمان کو زِہ کیا۔(۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۹۰)۔ میر صاحب کی غلیل اس قدر کڑی ہوتی تھی کہ تین چار آدمی مل کر اسے زِہ نہ کرسکتے تھے۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۸۳)۔

کماندار کو زہ کی مہلت نے دے
مشیّت کہ دان لَہا العالَمُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۳۵)۔

--- گِیر (--- ی مع) امذ ؛ نیز زہگیر۔
سینگ یا ہڈی کی بنی ہوئی انگوٹھی، ایسی کوئی چیز جسے انگوٹھے میں چڑھا کر کمان کا چلہ پکڑ کر کھینچتے ہیں۔

کب امیدِ زندگانی ہے نگاہوں سیں تری
لب نظر آتا نہیں ہے تیر کی زہگیر کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲ : ۱۸۰)۔

اس طرف اس نے تیر تو کھینْچا اودھر ہوا
میری اجل ہی شوخ کے زہگیر میں چھپی

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۱۵)۔

ہوئی قوسِ قزہ ازبسکہ زہگیر
برستے ہیں عجب قطرات کے تیر

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۹۶)۔

چِلّے سمٹ کے جاتے تھے زہگیر کے تلے
چھپتی تھی سر جُھکائے کماں تیر کے تلے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۶)۔

ناوک جو پھینکتا ہے تو اے ترک جنگجو
اپنی طرف کو خُوب ہی زہ گیر کھینچ کر

(۱۹۰۰ ، نظمِ دلِ افروز ، ۱۶۱)۔ [زِہ + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا]۔

---ہونا ف ل.
زہ کَرنا (رک) کا لازم ، چلہ کھینچنا.

رگیں سختی کی ڈھیلی پڑ گئی ہیں کھینچ کر ہم کو
نہ جو زہ ہو سکی دستِ ستم سے وہ کماں ہم ہیں

(۱۹۳۷ ، روحِ کائنات ، ۱۰۰).

زِہ (کس نیز فت مج ز) امذ.
بچہ جننا ، نطفہ ، بچہ ، جنین ؛ (مجازاً) رحم. آخر ایک رات حرم کو دردِ زہ شروع ہوا. (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۷). جب حمل کے دن پورے ہو چکے اور زہ کا درد محسوس ہوا تو سب نے خوشیاں منائیں. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۷۰). [ف : زہ ؛ قب : س : جنِ].

---دان امذ.
رحمِ مادر ، بچہ دان ، نُطفے کی قرار گاہ.

بھرا جیو کاری تو انسان میں
کرنہار صورت تو زہ دان میں

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۶). غِلافِ بچہ اگر زہدان میں رہ گیا ہو تو اسکو بھی باہر نکال دیتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۲۰). [زہ : ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---(و) زاد امث.
نسل ، فرزند ، اولاد.

ہون لاکی تو زہ زاد
بدہن لاکی تو اولاد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ورق ، ۲ الف). سات گاؤں میں داؤد کا زہ و زاد تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۲۴۹). [زہ + زاد (رک)]

زُہّاد (ضم ز ، شد ہ) امذ ؛ ج.
پرہیزگار ، پارسا.

بکرِ جمعیت اپس دل میں کئے ہیں زُہاد
زلف کوں کھول غریباں کوں پریشان نہ کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۱).

اس طرح مجلسِ زہاد میں جاتا ہوں میں رند
متقی جیسے سُونے بزمِ شراب آتے ہیں

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۸۵). اربابِ ظاہر اور زہاد خدا کے نام کو بار بار زبان سے ادا کرنے کو ذکر اور تسبیح سمجھتے ہیں. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۷۱).

شیطان کی انگلیوں میں گردش کرتے
زہاد کی تسبیح کے دانے دیکھو

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۸۱). سرسیّد لکھتے ہیں کہ اس کے بعد زہاد اور سابقین فی الخیرات پیدا ہوئے. (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۱۵۸). [زاہد (رک) کی جمع].

زَہادت (فت ز ، د) امث.
پرہیزگاری ، تقویٰ ، اتقا ، ورع ، نیکی ، زہد ، عبادت ، ریاضت. قانون سے پہلے ان کی ذہنی تربیت کی اور عبادت و زہادت اور فکرِ آخرت کے کیمیاوی نسخے سے ان کے مزاجوں میں ایک بڑا انقلاب لا کر ایسے افراد پیدا کر دیئے جو رسولؐ کی آواز پر اپنی جان و مال آبرو سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوجائیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۸۱). [ع : (ز ہ د)].

زَہار (فت ز) امذ (قدیم).
رک : زہر. ایکس کوں کیا پیار ، تو جانو دسری کوں دیا زہار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۵).

بھجنگ نیہ کالز چھڑیا ہے زہار
نہ کس بول منتر تھیں ہو سے اوتار

(۱۶۷۲؟ ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۳۳). [زہر (رک) کا غلط اور قدیم املا].

زِہار (کس مج نیز فت ز) امث.
عورت کی شرمگاہ ، پیڑو ، مرد کا عضوِ تناسل ، نیز مرد یا عورت کے آلۂ تناسل کے اطراف پیٹ کا نچلا حصّہ. عباس نے کہا کہ خیر چند موئے زہار عنی پشم کے بال حاضر ہیں لیجئے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۳). قطن رو برو عجز کے حکم ... رکھتا ہے اور وہ ستون ہے جو استخوان غانہ یعنی زہار کو اٹھائے ہوئے ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۶۲). فرمایا کہ تیری عورت موئے زہار مقراض سے دور کرتی ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۳۰۷). [ف].

زَہّار (فت ز ، بشد ہ) امذ.
پھول بیچنے والا ، گُل فروش. چند پھول کے سماس کے قبل ہی زہار کی دوکان میں آجاتے ہیں. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۵۰). [ع : (ز ہ ر)].

زِہارِہ (کس خف ز) امث (فجائیہ).
پے در پے تحسین و تعریف کی آوازیں ، مسلسل تعریفیں.

دھنک جب کھینچتا ہر یک کمان دار
چلّا کہتا زہارہ اسکوں سو بار

(۱۷۳۱؟ ، نیہ درپن (اردوشہ پارے ، ۱ : ۲۸۵)). زبانِ شمشیر و سنان و تیر سے صدائے دھاوہ اور زہارہ آتی تھی فرط خوف سے جان جاتی تھی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۳۲۴). [حکایت الصوت].

زُہْد (ضم ز ، سک ہ) امذ.
دنیوی چیزوں سے اجتناب یا بے رغبتی ، دنیاداری سے لاتعلقی ، عبادت و ریاضت ، پارسائی ، پرہیزگاری.

سبحہ دیں دکھو ہور جن جنم کفر دکھو
خرقۂ زہد دکھو جامہ مشروب دکھو

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۵). الّو ان کی بستیوں کے قریب بلکہ اکثر پرانے مکانوں میں ... رہتا ہے زہد و قناعت اس میں اتنی ہے کہ کسی جانور میں نہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۷۴).

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۷). بعض لوگ میلے اور پیوند زدہ لباس کو زہد کی علامت سمجھتے ہیں ، میلا لباس تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پسند نہ تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۵۱). [ع].

---توڑنا محاورہ.
پرہیزگاری اور پارسائی ختم کرنا.

نین بدمست نرگس جیوں صبح کی
سگل او زہد توڑیں پارسا کی

(۱۶۳۰ ، جنت سنگار ، ۵۱). اُس وقت کے فرعونوں نے اُن کا زُہد توڑنے کے لئے ایک چال سوچی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱).

---خُشک کس صف(---ضم خ ، سک ش) امذ.
دُنیا سے یکسر لاتعلقی ، حد درجہ پرہیزگاری ، نِری پارسائی.

چھوڑ دے زہدِ خشک ہی پیالا
خوش ہو کر آبرو سیں مل لے شیخ

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۶).

سبحہ کے دانے دانۂ انگور کیا ہوں سہر
بہتر ہے زہدِ خشک سے دامانِ تر مجھے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۴). [زہد + خشک (رک)].

---رِیا کس صف(---کس ر) امذ.
دکھاوے کا تقویٰ ، پُرتصنع پرہیزگاری ، بناوٹی پارسائی.

بھلا شیخ بتائیو مجکو ذرا
تجھے اپنے زہدِ ریا کی قسم

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۱۹۱). [زہد + ریا (رک)].

---رِیائی کس صف(---کس ر) امذ.
رک : زہد ریا.

کٹی ہے زندگی ساری مری زہدِ ریائی میں
مری تربت پہ رکھنے کو بتوں کے در کا پتھر ہو

(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۸۰). [زہد ریا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.
پارسائی یا پرہیزگاری توڑنے والا ، توبہ شکن. وہ پاس بیٹھا ہے اور اس کے یوں جسم تان کر لیٹنے میں زُہد شکن ترغیب ہے. (۱۹۸۵ ، منٹو : نوری نہ ناری ، ۶۶) . [زہد + ف : شکن ـ شکستن ـ توڑنا].

---فَروش (---فت ف ، و مج) صف.
ایمان و تقوے کا سودا کرنے والا ، (کنایۃً) بناوٹی پرہیزگار.

کہے یہ رند کہ او زہد فروش آگ نہ پھانک
مانگے گر بادۂنو زہدِ کہن کی قیمت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۵). [زہد + ف: فروش ، فروختن ـ بیچنا].

---فَروشی (---فت ف ، و مج) امث.
ایمان و تقویٰ کی سوداگری ، پرہیزگاری کی آڑ میں دنیاوی اغراض و مقاصد کی برآری. ان حالات میں مقتدایانِ مذہب زہد فروشی اختیار کر لیتے ہیں اور مذہب کی آڑ میں دُنیوی اغراض کی پرورش کرنے لگتے ہیں. (۱۹۷۳ ، عام فکری مُغالطے ، ۴۷). [زہد فروش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرنا محاورہ.
خدا کا خوف کرنا ، پرہیزگاری اختیار کرنا.

زہد کر زاہداں مرتے عجب ہے مشربِ رنداں
تفکر ساعت کا کرتے عبادت برس ستّر کا

(۱۶۸۵؟ ، معظم بیجاپوری ، قصیدہ (قدیم اُردو ، ۱ : ۲۵۲)).

---و اِتِّقا (---و مج ، کس ا ، شد ت بکس) امذ.
پرہیزگاری ، تقویٰ و پارسائی. پہلی مثنوی مخزن‌الاسرار ہے جس کا موضوع مقام تصوف اور زہد و اتقا ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ، لاہور ، (جنوری ، مارچ) ، ۲۳). [زہد + و (حرف عطف) + اتقا (رک)].

---و تَقَدُّس (---و مج ، فت ت ، ق ، شد بضم) امذ.
پرہیزگاری و بزرگی ، پاکیزگی و پارسائی. مولانا وارث علی چشتی قادری ... سر کے شملہ سے لے کر پاؤں کے جوتے تک زہد و تقدس کی تصویر تھے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانے نگار ، ۵۹). [زہد + و (حرف عطف) + تقدس (رک)].

---و تَقْویٰ (---و مج ، فت ت، سک ق، الف بشکل ی)امذ.
رک : زہد و اِتقا. اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے علی متقی کے خطاب سے موسوم ہوئے. (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۱۹). [زہد + و (حرف عطف) + تقویٰ (رک)].

---و وَرع (---و مج ، فت و ، ر) امذ.
پرہیزگاری ، لہو و لعب سے اجتناب.

چاہیں جو طوفِ میکدۂ عشق زاہداں
مے سے ردائے زہد و ورع شست و شو کریں

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۶۹). زہد و ورع اور تقویٰ اپنی جگہ مگر طلبہ اور اساتذہ کے کرکٹ میچ میں لڑکوں نے ڈاکٹر صاحب کے پیروں میں بھی پیڈ باندھے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۱۷). [زہد + و (حرفِ عطف) + ورع (رک)].

زَہْدان (فت ز ، سک ہ) امث ؛ امذ.
بچہ دانی. غلافِ بچہ اگر زہدان میں رہ گیا ہو تو ... باہر نکال دیتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۲۰). [ف].

زُہْدِیَہ (ضم ز ، سک ہ ، کس د ، فت ی) صف.
پارسائی سے نسبت رکھنے والا ، پارسا ، نیکی کا. صاحب سلوان رحمۃ اللہ علیہ نے اشعار زہدیہ خوب کہے ہیں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۷۳). [زہد + یہ ، لاحقۂ نسبت].

زَہْر (فت مج ز ، سک ہ). (الف امذ.
۱. وہ چیز جس کی تھوڑی مقدار کے جسم میں پہنچنے سے ہلاکت واقع ہو جائے یا ضرر پہنچے خواہ معمولی ہو جیسے ہیرے کی کنی ، سنکھیا ، یا جسمانی رطوبت جو دانت یا ڈنک کے ذریعے پہنچے ؛ کیمیائی محلول.

دغا دینے شیطان اس شہر میں
شکر کوں ملا کر رکھیا زہر میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶). جو سانپ بہت کاٹتا ہے اُسکا زہر بہت کم ہو جاتا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۱۷). خدا نے زہر پیدا کیا ہے ، اور زہر میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ جو زہر کھاتا ہے مر جاتا ہے. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۶۲).

ظلمتِ شب ہے میسر تو کبھی نورِ سحر
زہر دیتے ہیں کبھی خاکرِ شفا دیتے ہیں

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۴۷) ۲ **(استعارۃً) نہایت کڑوی چیز.** منوّر! تم اس پھوپی کی بھتیجی ہو جس نے سوکن کا زہر شہد کے گھونٹ کی طرح پیا اور اف نہ کی. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۳۴). ۳. **غصّہ ، غضب ، خشم.**

کھایا نہ رحم تو نے کسی خستہ حال پر
تُجھ پر کسی نے زہر بھی کھایا تو کیا ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۲).

تیری آنکھوں میں ترے زہر کے شعلے بھردوں
خاک کے سانپ کو چل خاک کو واپس کردوں

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۷۷). (ب) صف. ۱. **ذائقے میں ناگوار یا ناقابلِ برداشت ، کڑوا کسیلا یا کھاری.** پانی یک اما خصلت ، جیسے کی صحبت ، وہی کہیں کھٹا ، کہیں مٹھا ، کہیں کڑوا ، کہیں زہر. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۹). اوّل تو کچالو یوں ہی زہر تھے ، اس پر طرّہ یہ کہ کمرک ، کھاتے ہی آنکھوں میں ٹیس پڑ گئی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۴۹). دو تین دن تک کڑوی زہر دوا پینی پڑی. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۷۳). ۲. **سخت ناگوار ، بہت بُرا.** نکاح کا ہونا تھا کہ بھانجہ زہر معلوم ہونے لگا. (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۷۰). ۳. **مہلک ، قاتل.**

زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی
یعنی ، تجھ سے تھی اسے ناسازگاری ، ہائے ہائے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۴).

کہنے لگی سُن کے یہ کیا قہر ہے
واسطے اِس کے یہ دوا زہر ہے

(۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۶۵). ۴. **ضرر رساں ، نقصان دہ ، خطرناک بات جس سے ہلاکت یا نقصان کا اندیشہ ہو.**

سانپ کو قابو میں لاکرِ چھوڑ دینا زہر ہے
جان سے مایوس ہوں میں زُلفِ جاناں چھوڑ کر

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۸). پست نوعیت کی افادہ پرستی ... پوری قوم کے رگ و ریشے میں یہ زہر سرایت بھی کر جاتے ہیں. (۱۹۶۲ ، اندازِ نظر ، ۳۱). [ف].

---اُتارْنا ف م ؛ محاورہ.
سانپ کے کاٹے کے زہر کے اثر کو دوا یا منتر سے زائل کرنا (ا پ و ، ۸ : ۱۵۸).

کون کاکُل کو تری دیکھ کے مارا نہ گیا
لاکھ افسوں پڑھے پر زہر اتارا نہ گیا

(۱۷۷۴ ، طبقات الشعراء ، ۲۶۴).

---اُتَرْنا محاورہ.
زہر کا اثر زائل ہونا.

جلالت میں ہو عشق آیا نہ ہو سی کم قہر ہرگز
عقل کے گوڈی تی ہو اوتر سی نا زہر ہرگز

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۶).

اے ولی اس کا زہر کیوں اُترے
جن نے کھایا ہے عاشقی کا نیش

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۷). برم ڈنڈی ایک تولہ ، مرچ سیاہ ایک دانہ کو ایک چھٹانک پانی میں پیس کر پلائیں ... فوراً زہر اُتر جائے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۵۹).

---اُچھالْنا محاورہ.
غلط فہمی پھیلانا ، بدنام کرنا ، مخالفانہ باتیں کہنا. وہ کانگریس اور نیشنل کانفرس کے خلاف خوب خوب زہر اچھالتے رہے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۱۴).

---اَفْشانی کَرْنا محاورہ.
رک : زہر اُچھالنا. ایک اور شخص جو نہرو کُنبے میں میرے خلاف زہر افشانی کرتا رہتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۰۸).

---اُلْکَشاتِبِین (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، کس ت ، ب ، ی مع) امذ.
(طب) ایک دوا جو دل کی بیماری میں دی جاتی ہے زہرالکشاتبین (ڈجیٹالس) دل کی بیماری کے لیے دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۱۷۳). [زہر + (رک) ال (ا) + کشاتبین (رک)].

---اُگَلْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **سانپ کا اپنے منْھ کی تھیلی کے زہر کو زخم میں پہنچانا** (ا پ و ، ۸ : ۱۵۸). ۲. **جلی کٹی سنانا ، جی جلانے والی باتیں کرنا ، غیظ و غضب کا اظہار کرنا نیز فتنہ انگیز باتیں کہنا.**

زبس کہ مرتے ہیں اک سبزہ رنگ پر جراتْ
یہ شعر کہتے نہیں زہر ہم اُگلتے ہیں

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۵۱۰).

دیکھیے کیا ہو الٰہی مرے نامہ کا جواب
پاس اونکے ہیں بہت زہر اُگلنے والے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹۷). بنی اُمیّہ نے نعمان ابن بشیرؓ کو دیکھا کہ وہ ڈھیل دیتے ہیں ، ... بہت ڈرایا کہ فوراً انتظام کر ورنہ معاملہ ہاتھ سے چلا اور نعمان کے خلاف بھی خُوب زہر اُگلا. (۱۹۱۶ ، محرّم نامہ ، ۱۳۵).

---آب امذ.
۱. **زہر آلود پانی ، زہریلا پانی.**

دلاور نے شمشیر زہر آب خورد
اُپڑ لیایا بازو بوقتِ نبرد

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۴۴۸). گھروں میں جابجا آگ کا لگنا ، ہوا شرارہ ریز ... دریا اور کوئیے کا پانی زہر آب ، مینھ کے پانی کی بوند گوہرِ نایاب. (۱۸۶۵ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۱۳۴).

یہ دور بھی آخر ہے اور انجام میں ہے موت
زہر آب بھی تھوڑا سا پلا دے مجھے ساقی

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۱۰۱). ۲. (کنایۃً) **پیشاب** (نوراللغات). [زہر + آب (رک)].

---آشام صف.
زہر پینے والا ؛ جو زہر میں بجھا ہو (فیروزاللغات). [زہر + ف : آشام ـ آشامیدن ـ پینا].

---آگین (---مند ا ، ی مع) صف.
زہر بھرا ہوا ، زہریلا.
ہجر میں زہر اپنے حق میں سیرِ گلشن ہو گئی
تیغ زہر آگیں ، زبانِ برگِ سوسن ہو گئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۸). [زہر + آگیں ، لاحقۂ صفت].

---آلود/آلودَہ (---و مع / فت د) صف.
زہر ملا ، زہریلا ؛ (استعارۃ) بدطینت ، پُرغضب ، عصبیت زدہ.
سیدھے کاندھے پر رکھ حسن کا کفن
زہر آلودہ سبز چوں گلشن
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵). ٹائپ کے متعلق لوگوں کے ذہن پہلے ہی سے زہر آلود ہو چکے ہیں. (۱۹۲۸ ، ازمنہ ، وسطیٰ ، ۱۸). انہوں نے اپنے زہر آلود طنزیہ تیروں سے اسے موت کے گھاٹ اتارنا چاہا. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۱۳). [زہر + ف : آلود/آلودہ ، آلودن ـ لتھیڑنا].

---باتیں اسث ؛ ج.
بیجا باتیں ، جلی کٹی باتیں ، اذیت ناک باتیں.
کیا مزہ ہے جو محبّت کی حلاوت نہ رہے
زہر باتیں نہ سنا ہوکے ترش رُو ہم کو
(۱۸۳۶ ، رشک (مہذب اللغات)).

---باد امذ.
۱. جانداروں کے حلق یا گلے کی ایک بیماری جس میں گلے میں پھنسیاں نکل آتی ہیں نیز آنتوں کی خشکی کے باعث گلے کے خشک ہو جانے کا عارضہ. علت زہر باد اوس کی علامت یہ ہے کہ جانور کے تالو و زبان و دہان میں ثبور ریزہ ریزہ مثل ارزن کے نکل آویں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۵۳) . پرند کافی پانی نہ پیئنگے تو خون خراب ہو جائیگا، اور وہ نمونیہ اور زہر باد جیسے امراض کا شکار ہو جائینگے. (۱۹۲۴ ، پرندوں کی تجارت ، ۳۰). **۲. ایک مہلک بیماری جس میں گھوڑے یا ہاتھی کے فوطے اور عضو تناسل پر ورم آ جاتا ہے.** کہتے ہیں کہ زہر باد کا خلل ہے مگر سائیس کہتا ہے کہ اب سوجن بہت کم ہے .(۱۸۹۵ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۱۳) . فرانس کے لوئی پاسچر نامی سائنسدان نے اس میدان میں قدم رکھا اور متعدی ورم (زہرباد) کا جرثومہ دریافت کیا. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۹). **۳. زہر ، زہریلا مادہ.** ورم تو تحلیل ہو گیا مگر خون میں زہر باد پیدا ہو گیا . (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۵۳۹). [زہر + باد (رک)].

---باد چڑھنا ف مر ؛ محاورہ.
سانس کے ذریعہ سے زہر کا سارے جسم میں سرایت کر جانا (فرہنگِ آصفیہ).

---بال امذ.
بلّی اور شیر وغیرہ کی مونچھوں کا بال جس میں سمیت ہوتی ہے.
ہجر میں کھائی جو گلوری بھی
ریشہ پانوں کا زہر بال ہوا
(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۱۳). [زہر + بال (رک)].

---بُجھا ہونا محاورہ.
تلخی و کدورت ہونا ، پوشیدہ کینہ رکھنا. اُس کی محبت وہ شہد ہے جس کے نیچے زہر بُجھا ہوا ہے. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۲۵).
خنداں بھی تھی اداس بھی تھی کیا نگاہ تھی
دل میں جوبن کے زہر بجھا تیر ، اتر گئی
(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۹۵).

---بَردار (---فت ب ، سک ر) صف.
زہریلا ، نقصان دہ. اسی علامت سے ہم نے تجھے زہر بردار سمجھا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۱). [زہر + ف : بردار ، برداشتن ـ اُٹھانا].

---بونا محاورہ.
بُرائی یا کسی فساد کی بُنیاد ڈالنا.
کیا منظور کہنا بھائیوں کا
اونھیں کا زہر یہ بویا ہوا تھا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، شایان ، ۲ : ۳۹۴).
کیوں ؟ اپنے عدو پہ خندہ زن ہو
خود اپنے ہی حق میں زہر کیوں ہو ؟
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۳).

---بَھرا (---فت بھ) صف.
زہریلا ، پُرفساد ، بد ، مہلک ، اذیت ناک. پیغمبر کہے دنیا سانپ ہے زہر بھرا ہو یا ، سو اس تے کنارے ہوئے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۶۴). نظم کا یہ موضوع اگر کسی اور شاعر کے پیش نظر ہوتا تو اس میں طعن و تشنیع... بلکہ دشنام کے زہر بھرے زقوم ہوتے . (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸). [زہر + بھرنا (رک) کا ماضی ناتمام].

---بھَرْ دینا/ بَھرْنا محاورہ.
بھڑکانا ، اختلاف پیدا کرنا ، مُضِر یا مہلک بنا دینا.
تھی سم کی حرارت جو بدن اس کا ہرا تھا
افعی کی طرح پیٹ میں کیا زہر بھرا تھا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۸۳). ہمدرد والوں سے ڈر ہی لگتا ہے اور روئی کا معاملہ ہے ، نہ معلوم اس میں زہر بھر دیا ہو اور جواب دہی ہمارے سر آ پڑے. (۱۹۱۶ ، خطوط محمد علی ، ۱۲۶).

---بَھری آنکھ / نِگاہ امث.
غصے ، نفرت یا عداوت کی نظر.
دیتی شربت ہے کسے زہر بھری آنکھ تری
عین احسان ہے مجھے زہر بھی گر دیتی ہے
(۱۸۵۴، ذوق ، د، ۱۹۶). جب مادھو اور مکراندا دربار میں پہنچے تو نندن اور بھوری واسو نے انہیں زہر بھری نگاہوں سے دیکھا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۴۸).

---پاشی امث.
بُرا بھلا کہنا ، زہر پھیلانا ، بُرائی یا فساد پھیلانا. انگریزوں کے خلاف زہر پاشیاں کیں. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۷). [زہر + ف : پاش ، پاشیدن ـ چھڑکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیکاں (---ی لین) امذ.
برچھی کی زہریلی انی یا تیر کی نوک ؛ (کنایۃً) طنزیہ بات.

نو روز ہور روزِ عید کے خوشیاں ملے یک چاند میں
سارو رقیباں کے دلاں میں زہر پیکاں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۶). افریقی قبائل صدیوں سے اس بوٹے کو « زہر پیکاں » کے طور پر استعمال کرتے چلے آ رہے تھے. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۴۳). [زہر + پیکاں (رک)].

---پینا محاورہ.
سخت سست برداشت کرنا ، ناگوار حالت میں جینا.

ناگوار اب تو ہے بے یار شراب
زہر پینا ہے گوارا ساقی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۹).

اک کلی کے لیے اک کرن کے لیے
زہر پیتے رہے جی گنواتے رہے

(۱۹۶۷ ، شہرِ درد ، ۲۵).

---پھوٹنا محاورہ.
تکلیف ہونا.

پھوٹ نکلا زہر سارے جسم میں
جب کبھی آنسو ہمارے تھم گئے

(۱۹۱۲ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۱۲۱).

---پھیلانا محاورہ.
فتنہ انگیزی ، فساد پھیلانا. آپ ... توبہ شکنی اور تجدیدِ توبہ کی اجازت اسے دیتے رہیئے وہ زہر پھیلاتا ہے اور ... آپ فکر نہ کیجیے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۵ : ۶).

---تیلیا کس صف(---ی مج ، کس ل) امذ.
سمِ قاتل (نوراللغات). [زہر + تیلیا (۳)].

---چڑھنا (چڑنا) محاورہ.
۱. زہر کا سرایت کرنا یا زہر کا اثر ہونا ؛ کسی بات کا موجب ضرر یا باعثِ ہلاکت بن جانا.

برہ کا وہیں زہر چڑتا چلا
اوبل مکھ میں کف قہر گھڑتا چلیا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۸۵).

افعی زلف جو ڈستا ہے کسی کو تیرا
زہر یاں مجھکو ترے سر کی قسم چڑھتا ہے

(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۷۵). دیکھو اے ہندوؤ اور مسلمانو! اب بھی اُمید باقی ہے ، اب بھی زہر پورا نہیں چڑھا ہے ، اب بھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے. (۱۹۳۷ ، اشارات ، ۱۰۹). ۲. غُصّہ آنا. سانگا حلیم ہے ، مگر رانا کو اُسے دیکھتے ہی زہر چڑھ جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، قوم پرست ، ۱۳).

---چشم کس اضا(---فت چ ، سک ش) امذ.
غیظ یا غصّہ جو نگاہوں سے ظاہر ہو، غصیلی نظر ؛ خشمگیں نگاہ.

غیر بے مروت ہے آنکھ وہ دکھا دیکھیں
زہر چشم دکھلائیں پھر ذرا مزا دیکھیں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۹). [زہر + چشم (رک)].

---چکانا ف م.
زہر ٹپکانا ، زہر چکائی کرنا.

دیا ہوں میں شمشیر کوں زہر قہر
جو دشمن کے مکھ میں چکانو اس تے زہر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۲).

---چکائی (---فت چ) امث.
رک : **زہر ٹپکانا ؛ (کنایۃً) لعن طعن کرنا ، بُرا بھلا کہنا.** اگر آپ کے دل میں اس فقیر حقیر کے متعلق کوئی ایسا ہی زہر بھرا ہوا تھا جسے ٹپکانے کے لئے آپ مضطرب ہو گئے تھے ... تو اس طرف روانہ ہونے سے پیشتر زہر چکائی کی یہ مشق کر لیتے یا چند روز اور صبر کرتے. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۲۳۲). [زہر + ف : چکائی ، چکیدن ـ ٹپکنا سے اسم مصدر].

---چھَٹکانا ف م ؛ محاورہ.
زہر پھیلانا ، زہر چڑھانا.

تیرے مسموم محبت سے مخالف ہے دوا
زہر چھٹکایا اوتر کر حلق سے تریاک نے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۴).

---چھَٹکنا ف ل نیز محاورہ.
۱. جسم میں زہر کا سرایت کرنا ، زہر چڑھنا.

پھر یاد آ گئی مجھے ناگن سی زُلفِ یار
پھر زہرِ عشق سارے بدن میں چھٹک گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۲).

خداوندا یہ کس نے آنکھ بھر کر اس کو دیکھا تھا
یہ کیسا زہر چھٹکا ہے مریضِ عشق کے تن میں

(۱۹۱۲ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۶۵). ۲. **زہر پھیلانا ، زہر چڑھانا** (فرہنگِ آصفیہ).

---خَنْد (---فت خ ، مغ) امذ.
وہ ہنسی جو غصے ، ناگواری یا شرمندگی کے سبب ہو ؛ زہر ملی ہوئی مسکراہٹ ، تلخ ہنسی ، طنزیہ مسکراہٹ یا ہنسی.

بجھا کے زہر میں تو نے لگائی کیا تلوار
ہر ایک زخم جو سرگرمِ زہر خند ہوا

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۳۲). میرے شریک نے نہایت غصّہ میں ایک قہقہہ لگایا (وہ قہقہہ جس کو فارسی میں زہرخند کہتے ہیں). (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۵۳).

علاجِ اہلِ حسد زہرخندِ مردانہ
ہنسی ہنسی میں تو ، ان احمقوں کو ڈستا جا

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۷). اس کی چھاتی سے خون ابھی تک رس رہا تھا ، اسے دیکھ کر آنند کے چہرے پر ایک زہرخند کے نقوش پھیلنے لگے. (۱۹۸۴ ، اور انسان مر گیا ، ۱۶۰). [زہر + ف : خند ، خندیدن ـ ہنسنا].

---خَنْد کَرْنا محاورہ.
غصے یا بے کیفی کے عالم میں مجبوراً ہنسنا ، کھسیانی ہنسی ہنسنا ، کسی کو جلانے یا چڑانے کے لیے بناوٹی ہنسی ہونٹوں پر لانا. قصیدہ کہنے پر بہت خجل ہو کر زہرخند کیا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۱۱).

---خَنْد ہونا محاورہ.
خفیف ہونا ، کھسیانی ہنسی ہنسنا.پیشوائے نجبا نے جب یہ حرف سنا زہرخند ہو کر فرمایا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۹۷).

---خَنْداں (---فت خ ، سک ن) صف.
طنزیہ یا غصے سے اظہارِ مسرت کرنا. اب تو حضور کا مزاج اور بھی سخت ہو رہا ہے تم دیکھتی نہیں ہو کہ آپ زہرخنداں ہو رہے ہیں. (۱۸۹۸ ، دربار ہوس کے اسرار ، ۱ : ۴). [زہر + ف : خنداں ، خندیدن ـ ہنسنا کا اسم حالیہ].

---خَنْدَہ (---فت خ ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : زہرخند. اُن سے بھی ہنس کر دل نہیں بہلاتے اور اگر اتفاقاً ہے تو ایسا ہے کہ وہ ہنسنا زہرخندہ معلوم ہوتا ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۶۱). آہ ـ ایک زہرخندہ ، ایک والہانہ کھلبلی اور پھر وہی معمولانہ خاموشی اور میں. (۱۹۳۵ ، یوسف عزیزمگسی ، مکاتیب ، ۹۹). دارا نے کہا ، اس کے ہونٹوں پر زہرخندہ تھا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۶۰۴).[زہر + ف: خندہ ، خندیدن ـ ہنسنا].

---خُورانی (---و مع) امث.
زہر دینا ، زہر کھلانا ، زہر کھانا ، زہرخوری.یہ علامات زہر خورانی کے ہیں. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۸۰). مجھے تمثیلاً صرف یہی ایک واقعہ بیان کر دینا کافی ہے کہ دروغ حلفی ہمیشہ ضرب پہنچانے ، زخمی کرنے ، اور زہر خورانی کی مد میں شریک رہتی تھی. (۱۹۳۳ ، قدیم قانون ، ۳۲۴) زہر خورانی اس کی موت کا باعث بنی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۱). [زہر + ف : خورانی ، خوردن ـ کھانا ، کھلانا سے مشتق].

---دار صف.
زہریلا ، جس کے کاٹے سے جسم میں زہر چڑھ جائے.

جتے بھوت ڈاین کرے ٹھاوں تھے
جتے سانپ بچھو زہر دار تھے

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۱).

کہ دوزخ میں بچھو بڑے زہردار جو چھوٹا ہو جیسے ہو کچّا پہاڑ

(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۱۴۴). دیسی ادویہ فروش یعنی پنساریوں کو ہندوستان کے اکثر حصہ میں زہردار ادویہ ہر خریدار کے ہاتھ بیچنے کی اجازت دی گئی ہے. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظِ صحت جہت مدارسِ ہند ، ۲۲۹).

پہلے جو ہوتی ہے پشت وہ بدل جاتی ہے پھر
بعض مینڈک ان میں سے ہوتے ہیں بیحد زہردار

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۲). میں ان درندوں کے دانتوں کو اور زمین کے زہردار سانپوں کو چھوڑ دوں گا. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۹۱). [زہر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دِکھائی دینا محاورہ.
بُرا لگنا ، ناگوار ہونا. بھائی اظہر تو ہمیں زہر دکھائی دیتے ہیں ، بات کرنا تو درکنار مارے گھرکیوں کے دم ہی تو نکال لیتے ہیں . (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۲۴).

---دِہی (---کس د) امث.
زہر دینا. دیسی ادویہ فروش یعنی پنساریوں کو ہندوستان کے اکثر حصہ میں زہردار ادویہ ہر خریدارکے ہاتھ بیچنے کی اجازت دی گئی ہے اس سبب سے سالانہ ایک بڑی تعداد مقدمات زہر دہی کی واقع ہوتی ہے. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۲۹). [زہر + ف : دہ ، دادن ـ دینا +ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا ف م.
زہر کھلانا یا پلانا ، زہر دے کر مارنا.

حسین کو اب زہر دیوں
یوں پر اس کا جیوڑا لیوں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (بحوالہ اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۴)). ایسے یہ تو اپنے سگے باپ کو زہر دے ، روپیہ کے واسطے. (۱۸۴۸ ، نوابی دربار ، ۶۰).

خود اپنے سر الزام لینا بُرا
مَرے گُڑ سے تو زہر دینا بُرا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۴۱).

---غَم کس اضا(---فت غ) امذ.
رنج و اندوہ کی شدید حالت ، صدمے کی شدت.

کام اپنا کر لیا ہے زہر غم کے جام نے
اے تصوّر عیش کی صورت نہ آئے سامنے

(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۲).

کیسے کیسے مرحلے ہم عُمر بھر ٹالے رہے
زہر غم ہی پی کے ہر موسم میں متوالے رہے

(۱۹۸۶ ، غبارِماہ ، ۹۳). [زہر + غم (رک)].

---قاتِل کس صف(---کس ت) امذ.
مہلک زہر ، ہلاک کر دینے والا زہر ، سم قاتل.

سپہ کوں دیکھیاں شاہ بد دل ہوا
جینا اس پر جوں زہر قاتل ہوا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۵).

وہاں سے لیا تین شیشے بھرے
کہ تھے زہر قاتل ستی وو بھرے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۴).

بس کی گانٹھ ان کو اگر کہیے تو نازیبا ہے
زہر قاتل سے زیادہ ہیں تیرے تل قاتل

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۲۱) زہرقاتل کے استعمال سے آدمی مر جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۹). وہ ادب کے لیے مقصد کو زہر قاتل سمجھتے ہیں اور جمالیاتی مسرت بھی دراصل ادب کا مقصد نہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۸۵). [زہر + قاتل (رک)].

---کا بُجھا ہونا ف مر.
رک : زہر میں بجھا ہونا. چہرہ مارے غصے کے سُرخ - زہر کا بجھا ہوا نیزہ ہاتھ میں لیے ہوئے بڑے غیظ و غضب میں تھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۶۷). لوگوں نے دریافت کیا ... اگر میرے سینے میں زہر کی بجھی ہوئی چُھریاں ماریں تو نماز میں دنیوی خیالات لانے سے یہ مجھے بہت آسان ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۱۱).

---کا پانی پِلانا محاورہ.
زہر میں بجھانا ، زہر پلا بنانا.

کیوں نہ تڑپے تُجھ پلک کے تیر کا زخمی مدام
زہر کا پانی پلایا ہے نگہ کی بھال کوں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۳).

---کا پُتلا (---ضم پ ، سک ت) صف.
سراپا زہر ؛ (کنایۃً) بڑا مفسد ، شریر.

گو ہوا شیریں سخن پر زہر کا پُتلا ہے تُو
زندہ سبرت جان کر ہوں مردہ صورت دیکھ کر
(۱۸۳۶ ، رشک (مہذب اللغات))

---کا پیالہ پینا محاورہ.
نہایت صبر و تحمل سے کام لینا ، حددرجہ برداشت کا مظاہرہ کرنا.
یہ «فقیرانہ شان» جس مشکل سے حاصل ہوتی ہے اس کی برقراری کے لیے کس طرح سے زہر کے پیالے پینے پڑتے ہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۳).

---کا جام پلانا محاورہ.
زہر دینا ؛ تکلیف پہنچانا ، سخت اذیت دینا.

نِگہِ تلخ سوں اپنی ظالم
زہر کا جام پلایا نہ کرو
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۱).

---کا چھالا امذ.
سانپ کے تالو میں سم بھری تھیلی ؛ (کنایۃً) کوئی تکلیف دہ چیز.

جعد میں تعویذ نیلم کا کہاں کالا سا ہے
کام میں مارِ سیہ کے زہر کا چھالا سا ہے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۰۷).

---کا/کے گھونٹ (---و مع ، مغ) امذ.
بہت ناگوار ، تلخ.

زہر کا گھونٹ ہے یہ شربتِ خونابۂ دل
ہے بلا نوش کا کام ، اہلِ ہوس کوں مشکل
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۶).

سخت جانی سے غم ہجر میں تنگ آیا ہوں میں
زہر کے گھونٹ مجھے آبِ بقا ہوتے ہیں
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۲).

---کا/کے سے ، گھونٹ پِینا محاورہ.
مجبوراً صبر و ضبط سے کام لینا ، بے بسی میں پیچ و تاب کھانا ، چار و ناچار ضبط کرنا.

عوض کس بادہ نوشی کے مجھے آج
پڑے یہ زہر کے سے گھونٹ پینے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۲). کرتا تو کیا کرتا دانت پیس کر اور زہر کے گھونٹ پی کر رہ گیا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۴۸).

---کرنا (کر دینا) محاورہ.
کسی بات ، معاملے یا چیز کو ناگوار یا تلخ کر دینا ، بمزہ کر دینا ؛ نیز ہضم نہ ہونے دینا.

زہر کر دیتی ہے وہ کھانے کو لڑ کر مجھ سے روز
آج سے میں ساتھ اس کے کھانا کھاؤں دور پار
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۳۳)). دال میں نمک زہر کر دیا. (۱۸۸۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۲ : ۳۱۸).

---کَش (---فت ک) صف.
زہر پینے والا

لذت کو قند و شہد کی کیا جانے زہرکش
اُس کا ہے یہ کام و دہن جو مدام تلخ
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۹۲). [زہر + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کو زہر مارتا ہے کہاوت.
زہر کا اثر زہر سے زائل کیا جاتا ہے ؛ کوئی سرکش جب اپنے سے بڑی طاقت والے سے دب جاتا ہے تو کہتے ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کی آنکھ سے دیکھنا محاورہ.
غصے کی نظر سے دیکھنا ، شدید نفرت کرنا.

زہر کی آنکھ سے وہ دیکھتے ہیں دیکھنے دو
سخت جاں ہوں میں ہلاہل کا اثر کیا ہو گا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹).

---کی پٹی چڑھانا محاورہ
تکلیف دینا.

اپنے خطِ عارض سے چڑھا زہر کی پٹی
چپکا نہ مرے زخم پہ تیزاب کا پھاہا
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۵).

---کی پُڑیا امث.
پُڑیا میں لپٹا ہوا زہر ؛ (مجازاً) مفسد ، فتنہ انگیز ، شریر.

جب سے غیروں کو ہوا پان بنانے کا حکم
ہر گلوری کو تری زہر کی پُڑیا جانا
(۱۸۵۲ ، تنویرالاشعار ، ۳۰). یہ بُڑھیا زہر کی پُڑیا اور بس کی گانٹھ ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۳۱).

---کی چُٹکی امث.
رک : زہر کی پُڑیا.

گردِ نظرِ یار نے بیماروں کو مارا
اک زہر کی چٹکی انھیں دی خاکِ شفا نے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۷).

---کی چُھری امث.
رک : زہر کی پُڑیا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کی گانٹھ امث.
زہر کی پُڑیا ، بس کی گانٹھ ، فساد کی جڑ.

عدوئے نیش زن ہر دم ہے، میرے درپئے ایذا
یہ موذی زہر کی ہے گانٹھ بچھو اس کو کہتے ہیں

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٤٣). اور پھر ہمیشہ مردوں کا ہی قصور نہیں ہوتا زیادہ تر عورتیں ہی زہر کی گانٹھ ہوتی ہیں. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ٢ : ١٠).

---کے پانی سے بُجھنا محاورہ.
زہر کے پانی میں بجھنا ، زہریلا ہونا.

یہ تو بتلا دے تیرے تیر کا پیکاں قاتل
آہ کس زہر کے پانی سے بجھا ہوتا ہے

(١٨٧٩ ، دیوانِ عیش دہلوی (آغا جان) ، ١٦٨).

---کے گُھونٹ پی کر چُپ رَہ جانا محاورہ.
پیچ و تاب کھانا ، چار و ناچار صبر کرنا. دیکھتی کہ بچی ہاتھ سے نکلی چلی جا رہی ہے مگر زہر کے گھونٹ پی کر چُپ رَہ جاتی (١٨٩٨، منازل السائرہ ، ٥١).

---کے گُھونٹ پینا محاورہ.
مجبور ہو کر طعنہ ضبط کرنا ، دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانا (ماخوذ : نوراللغات).

---کے گُھونٹ نِگلنا محاورہ.
رک : زہر کے گھونٹ پینا.

ہم تو کبھی ہرگز نہ سُنیں غیر کے طعنے
یہ زہر کے گھونٹ آپ نگل جاتے ہیں کیونکر

(١٩٣٦ ، شعاعِ مہر ، ٥٠).

---کے ہاتھ میں لینے سے بے کھائے نہیں مَرتا کہاوت.
جرم کیے بغیر سزا نہیں ہوتی (جامع الامثال).

---کھا مَرنا محاورہ.
زہر کھانا ، مر جانا ، زہر کھا کر جان دے دینا.

کدھر کو جائیے اور کس کے اوپر آسرا دھریے
یہی بہتر ہے اب تو ڈوبیے یا زہر کھا مریے

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ ، ٢ : ٢٦٣).

---کھانا محاورہ.
١. جان دینا ، مرنا ؛ فدا ہونا.

گیسوئے مشکیں کی دکھلا کر لٹک کہتا ہے دل
آتش اس افعی کے اوپر زہر کھانا چاہیے

(١٨٤٦ ، آتش ، ک ، ١٤٣). جی چاہتا ہے کہ زہر کھا کر زندگی کا بکھیڑا ہی ختم کر دیا جائے. (١٩٤٤ ، آدمی اور مشین ، ٢١).
٢. رشک کرنا ، حسد سے جلنا.

چمن میں ہے یہ درختانِ سبز پر جوبن
کہ زہر کھاتے ہیں سبزانِ خِطّۂ کشمیر

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣٢). **٣.دشمنی کرنا ، عداوت یا بغض نکالنا.**

کلامِ تلخ کیے میں نے کیا گلی میں ترے
کہ زہر مجھ پہ ہر اک پاسبان نے کھایا

(١٨٤٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٢٤).

یہ کیا اثر ہے کہ جو اپنے بھی اب پرائے ہوئے
کہ دل کو دیکھیے ہم پر ہے زہر کھائے ہوئے

(١٩٣٢ ، ریاضِ رضواں ، ٣٣٠). **٤.سر رہنا ، گرویدہ ہونا ، ارادہ رکھنا ، خواہش کرنا ، تاک لگانا.**

تو نے تو مجھ کو دیا منہ سے لگا کر جامِ مے
بوالہوس بھی دیکھ پیارے زہر اس پر کھائے ہے

(١٧٩٥ ، حسرت (جعفر علی لکھنوی) ، ک ، ٢٩٨).

وہ کھائے زہر تھا اوس پیر زن پر
کسی صورت پلاؤں آبِ خنجر

(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٢ : ٣٦٠).

---گِیا کس.صف(---کس گ) امث.
ایک قسم کی گھاس جو زہریلی ہوتی ہے ، زہریلا پودا (نوراللغات ؛ اسٹین گاس). [زہر + گیا ـ گیاہ (رک)].

---گُھل جانا/گُھلنا محاورہ.
کسی بات یا معاملے میں ناخوشگواری یا بدمزگی پیدا ہونا. یہی مسرت غم سے ملی ہوئی ہے اور اسی حلاوت میں زہر گُھل رہا ہے.(١٩٠٦ ، حکمتِ عملی ، ٨٧). حالات کیسے بھی ہوں ماحول میں کتنا ہی زہر گُھل جائے انجمن قومی یک جہتی کے کام انجام دیتی رہے گی. (١٩٨٧ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ١٣).

---گھولنا محاورہ.
فتنہ انگیزی سے کام لینا ، ناگوار باتیں کرنا ، منافرت پیدا کرنا.

ازل سیں مجھ کوں دیا درد صانعِ تقدیر
میرے نصیب کے شربت میں زہر گھول چکا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٥٠).

دل سے سمجھوں گا اسے دشمنِ جاں ہونے دو
زہر گھولوں گا دوا میں خفقان ہونے دو

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٨٠). یہی تعلیم جس نے بالفعل دونوں فرقوں میں زہر گھول رکھا ہے.(١٩٠٤ ، مکاتیبِ حالی ، ٥٤). صنعتی اور مشینی دور نے یکسانیت کا جو زہر گھولا ہے اس سے ہم سب کے حلق تر ہیں. (١٩٨٧ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ١٠٥).

---لَگنا محاورہ.
بُرا لگنا ، سخت ناگوار گزرنا.

اب آ کے بُڑھاپے نے کیا ہائے! یہ کچھ قہر
اب جن کے کنے جاتے ہیں لگتے ہیں انھیں زہر

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ ، ١ : ١١١). جس سے چشم اُمید رکھتی ہوں وہی آنکھیں چراتا ہے ، جس تس کو میری بھلی بات زہر لگتی ہے. (١٩٠٠ ، خورشید بہو ، ١١٧).

شاداب گلاب کی باڑی کو سونگھیے جب خر ، ہو زہر لگے
کانٹوں میں تھوتھنی کیا مارے ، کیسا گل تر ، ہو زہر لگے
(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۸۲).

---مار صف.
(طب) زہر کا اثر زائل کرنے والی چیز ؛ (کنایۃً) ناگواری.
بلائے جانِ مسافر ہے خوابِ شیریں بھی
یہی وہ شہد ہے جو زہر مار راہ میں ہے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۵۴). زہر مار (Antiseptic) کرداروں کی بنا پر سفیگنم کو آپریشن میں بھی استعمال کیا جانے لگا ہے.(۱۹۷۰ ، برانیوفائیٹا ، ۲۶۸).[زہر + مار ، لاحقۂ فاعلی].

---مار کَرْنا محاورہ.
ناپسندیدہ یا نامرغوب چیز کھانا یا زبردستی حلق سے اُتارنا ، بلا رغبت کے کھانا.
ابوالمعجن اور مالکِ نامدار
کئے مال کوں میرے سب زہر مار
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۵). کھانا زہر مار کر بیہوش ہو سک مست سویا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۳).
کچھ زہر مار کر کے تو سویا وہ کینہ جُو
اور تھی نمازِ شب کی زنِ مومنہ کی خُو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۳۵۵).
کوئی جوتے کوئی ہوئے کوئی پیسے اور ٹکائے
یہ نگل لیں ، تھور لیں ، چپ چاپ کر لیں ، زہر مار
(۱۹۱۲ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۱۶۱). چند لقمے زہر مار کر کے برقعہ اوڑھا. ڈولی بلائی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۳۸).

---مار ہونا محاورہ.
زہر آلود ہونا ، ناگوارِ خاطر ہونا ، بُرا لگنا.
وگر نیں تو میں بولیا ہوں آشکار
جو تجھ سکھ میں ہوئے شہد بھی زہرمار
(۱۶۴۹، خاورنامہ، ۱۰۷) سہمل باتوں کو وہ منہ سے اگلتا وہ بجائے نوش کے زہر مار ہوتیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۸۱۸).

---ما کِیاں کس اضا(---کس ک) امذ.
زہر ما کیاں دیکھنے میں بھی ایسا پودا نظر آتا ہے جس سے دور ہی رہنا چاہیے اس کے پتے چھچے اور رونس دار اور اس کے بدنما پھولوں میں اودی اودی سی دھاریاں ہوتی ہیں اور ان میں سے بوجھل بدبو آتی ہے (جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۷۶) . [زہر + ما کیاں (رک)].

---مَعْلُوم ہونا محاورہ.
ناگوار گزرنا ، بُرا لگنا. مجھ کو اب ان کی شکل زہر معلوم ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۶۱). میرا پیارا بچہ ... ان کو زہر معلوم ہونے لگا. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، گردابِ حیات ، ۲۷).

---مِل جانا محاورہ.
بے مزا ہو جانا ؛ ناگوار ہو جانا.

جب وہ سنتے ہیں بنا لیتے ہیں منّہ
مل گیا کیا زہر میرے نام میں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶۱).

---مُہْرَہ (مُہْرا) (---فت م ، سک ہ ، فت ر) امذ.
ایک سخت سبزی مائل مادہ ، ازقسم سنگدانہ جو بعض جانوروں کے جسم سے نکلتا ہے اور تریاق کا اثر رکھتا ہے مشہور ہے کہ زہر کو جذب کر لیتا ہے.
ہر ایک زہر مہرہ سو پر چیت کا
کہ کرتا ہے کام آمریت کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۲). اور کانٹے کا تو بھلا کیا ذکر ہے کسی زہر مہرہ اور تریاق سے زہر اس کا باطل نہیں ہوتا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۲). نیم کے پتوں کو چاب کر اوپر سے زہر مہرہ پیس کر کھائیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۷۹).
چہرہ زہر مہرہ شکن چتونوں پر
منہ پھٹ عورتوں سے تیرا سنگ بی بی
(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۶۹). [زہر + مہرہ (رک)].

---مُہرَہ خَطائی (---ضم م ، سک ہ ، فت ر ، خ) امذ.
شہر خطا کا یا اس سے مماثل زہر مہرہ جو بہت موثر خیال کیا جاتا ہے. یہ نسخہ بھی مفید ہوتا ہے ، طباشیر ، زہرمہرہ خطائی باریک کر کے خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا میں ملا کر پہلے کھلائیں. (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۲۹۸) . [زہرمہرہ + خطا - ختا (عَلم) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---میں بُجھانا ف م.
خنجر وغیرہ کو آگ میں سُرخ کر کے زہر آلود پانی میں بجھانا (جس ہتھیار کو زہر میں بجھایا گیا ہو اسکا زخم بہت مہلک ہوتا ہے).
اے سبزہ رنگ قتل کو کس کے بنائی تیغ
اور بار بار زہر میں تُو نے بُجھائی تیغ
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۱۷).

---میں بُجھا ہُوا صف مذ.
زہر آلود ، تیز دھار رکھنے والا ، کاری زخم لگانے والا ، نہایت غضب ناک.
چشمِ غضب سے نیم نگہ میرے واسطے
اک نیمچہ ہے زہر میں گویا بجھا ہوا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۹). وہی نظر محسن پر پڑتی تو محبت میں ڈوبی اور رضیہ پر پڑتی تو زہر میں بجھی. (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۳). یہ فقرہ زہر میں بجھے ہوئے تیر کی طرح بار بار اس کے کانوں کو چیرتا ہوا اس کے دماغ میں جا کر جیسے کھب جاتا رہا. (۱۹۸۴ ، اور انسان مر گیا ، ۶۹).

---میں بُجْھنا ف م.
رک : زہر میں بُجھانا ، جس کا یہ لازم ہے.
کب زہر میں بجھی تھی خدنگِ نگہِ ناز
وہ دیکھتی تھی سبزۂ خط بار بار کب
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۸۱).

---میں ڈُوبی ہوئی صف مث.
زہر آلود ؛ فتنہ انگیز ، زہر سے بھری ہوئی ، نہایت تیز خشمگیں . کسی کی چتون زہر میں ڈوبی ہوئی ہے. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۲۵).

کسی کی زہر میں ڈوبی ہوئی آواز کے ساتھ
ظلمتیں تیز ہواؤں کی طرح لہرائیں

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۶۸).

---ناب امذ.
خالص زہر ، سم قاتل ، پانی جس میں زہر ملا ہو ؛ (کنایۃً) غم و غصہ.

خلوصِ قلب پہ کتنا غرور تھا مجھ کو
یہ زہر ناب بھی پینا ضرور تھا مجھ کو

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۹۴). [زہر + ناب (رک)].

---ناک صف.
زہر میں بھرا ہوا ، زہر آگیں ، زہریلا. ایک مار ہے نقش دار اور زہرناک . (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، گویا ، ۱۱۷). یہ نفاق ایسی زہر ناک صورت اختیار کر گیا کہ صدیوں تک اطالیہ اس کے انجام سے پنپ نہ سکا. (۱۹۳۲ ، طربیۂ خداوندی (مقدمہ) ، ۱۲). نواب نے زہر ناک نظروں سے ماں کو دیکھا ''اماں تجھے ہزار بار کہا ہے ذرا ادب سے بات کیا کرو''. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۵۷). [زہر + ناک ، لاحقۂ صفت].

---ناکی امث.
زہریلا پن ، زہر کا اثر. یہاں تلخی اور زہر ناکی کا وہ عنصر یکسر مفقود ہے جو آج روٹی کے موضوع نے جدید ادب اور زندگی میں پیدا کر دیا ہے. (۱۹۵۸ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۸۷). ظفر علی خان طنزیات میں یدطولیٰ رکھتے ہیں ، جن کے یہاں شدت تو ہے لیکن زہر ناکی کا گزر نہیں . (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۲۳۴). [زہرناک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِگاہ کس اضا(---کس ن) امذ.
(کنایۃً) تیرنظر.

اس کی زہرِ نگاہ کا ہوں شہید
کیوں نہ ہووے مری رگِ جاں سبز

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۷۴). [زہر + نگاہ (رک)].

---نوش صف.
بلانوش.

کوئی زہر نوش مجھ سا نہیں پہونچا ذوق ورنہ
شجرِ زقومِ دوزخ میں بھی خشک دودھ ہوتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۸). [زہر + ف : نوش ، نوشیدن = پینا].

---ہتھیلی پر رکھا ہو ہے کھائے نہیں مرتا کہاوت.
یعنی جرم و خطا کے بغیر سزا کا کوئی خطرہ نہیں (جامع الامثال).

---ہَلاہِل کس صف(---فت ہ،کس تیز فت ہ) امذ.
ایسا زہر جس کا توڑ نہ ہو ، سم قاتل.

کلامِ شیریں پہ مت جا تو اہلِ دنیا کے
بنام زہرِ ہلاہل بھی ہووے ہے میٹھا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۱). اس کی فکر سہل ہے. ایک پیالے میں زہر ہلاہل پلا دونگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۴).

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۴). طاقت کا غرور وہ زہر ہلاہل ہے جس سے ہر نمرود خدائی کا دعویٰ کرنے لگتا ہے. (۱۹۸۷ ، سُخن در سُخن ، ۳۵). [زہر + ہلاہل (رک)].

---پَلْدِیا (---فت ہ ، سک ل ، کس د) امذ.
(طب) سنکھیا کی قسم سے ایک دوا ، **رنگ زرد ؛ اکثر پلدیا** سانپ سے بھی حاصل کی جاتی ہے. سینکھیا (سنکھیا) ، زہر پلدیا ... کھرل میں ... حل کریں . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰۶). [زہر + پلدی (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---ہونا محاورہ.
ناقابل برداشت ہونا ، ناگوار ہونا.

زہر ہم کو ہو گئی ہے ہجر میں ساقی شراب
شیشۂ مے کیا پھپھولا ہے دہانِ مار کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۶). ۹ بجے کے بعد جاگنا زہر ہو جاتا ہے پھر نیند بہزار خرابی آتی ہے. (۱۹۲۳ ، روزنامچہ ، خواجہ حسن نظامی ، ۴).

زَہْرا (فت مج ز ، سک ہ) صف ، امث ؛ = زہرۃ.
حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ، **روشن ، چمکیلا ، بہت روشن ، خوبصورت.**

حضرتِ زہرا ہی تھی بضعُ الرّسُول
اس کے مناقب ہیں سبی دیو و غُول

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰).

صدیقۂ جناب سیّدۂ بنتِ رسُول
زہرا کہے زہرا کو ، یہ زہرا کس کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۰۴).

کیا بات رضؔا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۱ : ۲۰). زہرا حضرت فاطمہ کا لقب ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۶۹). [ع].

زَہْراب (فت خف ز ، سک ہ) امذ ؛ = زہر آب.
۱. زہر گُھلا ہوا پانی ، زہریلا پانی.

جوہرِ تیغ بسر چشمۂ دیگر معلوم
ہوں میں وہ سبزہ کہ زہراب اُگاتا ہے مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۶).

پُر ہیں زہرابِ اجل سے جن کے جام
کرتے ہیں رمزوں اشاروں میں کلام

(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۷). **۲. (کنایۃً) پیشاب** (نوراللغات) .
۳. (مجازاً) غم و غصہ.

کوئی آبِ زندگی پیتا ہے یہ زہراب چھوڑ
خضر کو ہنستے ہیں سب مجروح خنجر کے ترے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۳). [زہر + آب (رک)].

زَہْرابَہ (فت خف ز ، سک ہ ، فت ب) امذ.
زہر بھرا ہوا ، زہر کا پانی جس میں خنجر وغیرہ کو بجھاتے ہیں.

بُجھ کے زہرابۂ حوادث میں
خنجرِ آب دار ہیں ہم لوگ

(۱۹۳۶ ، روح کائنات ، ۸۰). [زہراب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

زَہْرالا (فت خف ز ، سک ہ) صف (شاذ).
زہریلا ، زہر بھرا ہوا.

لہری زہری زہرالے بچھے رہتا من والے
نتی ناگ سے ناگن ہیں پیالے

(۱۹۰۰ ، قتلِ نظیر ، ۳۴). [زہر + الا ، (والا (رک) کی تخفیف)].

زَہْراوی (۱) (فت مج ز ، سک ہ) صف.
ضرر پہنچانے والے ، امراضِ خبیثہ میں سے کوئی مرض جو جماع سے پیدا ہوتا ہے ، مثلاً آتشک سوزاک وغیرہ. خالص ترشہ کو پانی کی اقل مقدار کے ساتھ مائع بنا کر مَسّوں میں اور زہراوی اور دوسرے زخموں کا تکویہ کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے.(۱۹۴۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۲۰). [زہر + ف : اوی - آمیز، آمیختن - ملانا].

زَہْراوی (۲) (فت مج ز ، سک ہ) صف.
(نباتیات) پھول دار پودا جس میں پھول آتے ہیں ، کلی والے ، شگوفے والے. زہراوی پودوں کی طرح ، جذر کے راس پر مقسمی بافت کا ایک تودہ ہوتا ہے.(۱۹۴۳ ، مبادیِ نباتیات ، ۲ : ۵۸۲). خصوصیات کے اعتبار سے . زہراوی پودوں کے بین بین ہوتا ہے (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۸۹).[زہرا - زہرہ (رک) + وی، لاحقۂ نسبت].

--- پَتّا (---فت پ ، شد ت) امذ.
رک : زہری پتّا. پھول کے مختلف حصے مثلاً پھول پتیاں ، پنکھڑیاں زرریشے اور پھل پتے متبدلہ پتے ہیں جن کو زہراوی پتے کہا جاتا ہے.(۱۹۶۶ ، مبادیِ نباتیات ، ۱ : ۷۰).[زہراوی (۲) + پتا (رک)].

--- کَلْیاں (---فت ک ، سک ل) امث.
(نباتیات) پھول بنانے والی کلیاں. زہراوی کلیاں ... پودوں پر پھول کلیوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں ... ایسی کلیاں جو پھول بناتی ہیں زہراوی کلیاں کہلاتی ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۳۰). [زہراوی (۲) + کلیاں (رک)].

زَہْراوِیں (فت ز ، سک ہ ، ی مع) صف.
پھول سے مشابہہ ، پھول جیسا. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہراویں (سورہ بقر و آل عمران) قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لیے سائبان کا کام دے گی.(۱۹۳۶ ، کمالین ۱ : ۱۳). [زہرا (ع) بمعنی پھول سے منسوب].

زَہْرَز (فت ز ، سک ہ ، فت ر) امث.
زمین شور. یہ محدود طاسوں کا ایک سلسلہ بن گئے ہیں ، وادیاں پانی اور گادسبخہ (یا زہرز یعنی شور زمین) میں ڈالتی ہیں.(۱۹۶۷، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۲). [ف].

زَہْرَن (فت مج ز ، سک ہ ، فت ر) امث.
زہریلی ، قہرن ، بری.

مردوں کے لیئے یہ زن ہے زہرن
دنیا کی عدو ہے دین کی دشمن

(۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، گویا ، ۲۷). [زہر + ن ، لاحقہ تانیث].

زَہْرَہ (۱) (فت مج ز ، سک ہ ، فت ر) امذ ؛ سہ زہرا.
۱. رک : پِتّا.

جو تیری سخاوت انگے لیا نہ تاب
پگل زہرہ سمدور کا ہووے آب

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۶۶).

کیا جب اوس کو کاریگر وو گیانی
دیا تھا زہرۂ شیراں کا پانی

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۶۷).

رقص کو تیار جب وہ غیرتِ مہتاب ہو
چاہِ بابل کی طرح زہرہ کا زہرہ آب ہو

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۲۱).

ہاں سنبھل جا اب کہ زہرے اہلِ دل کے آب ہیں
کتنے طوفاں تیری کشتی کے لیے بیتاب ہیں

۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۲۹). داہنی اور بائیں فصوص کے درمیان سبز رنگ کا گول اور تھیلی نما عضو ہوتا ہے جو پتہ یا زہرہ کہلاتا ہے.(۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۵۳). ۲. (کنایۃً) دلیری ، جرأت ، ہمت ، حوصلہ.

اتال دیکھ آتوں برویال من
لے ، گر زہرہ ہے زخم گوپال من

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۵).

پانی ہوئے آرسی اس مکھ کو دیکھ
زہرہ اسے کیا کہ اقامت کرے

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۹). شیرشاہ ... کے خوف سے کسی کا یہ زہرہ نہ تھا کہ اوس کے حکم کے خلاف کام کر سکے.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۸). زہرہ اس کے معنی ... مجازاً دلیری و ہمت.(۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۶۹). [ع].

--- آب آب ہونا محاورہ.
پتا پانی ہونا ، بہت زیادہ ڈرنا ، بہت زیادہ ہمت پست ہو جانا ، حد درجہ خوف زدہ ہونا.

تیرے حضور پھولوں کا زہرہ ہے آب آب
پائے نظر میں دیکھ کہیں بھر نہ جائے رنگ

(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۳۶). رستم کا زہرہ آب آب ہے آپ کی کیا بات ہے.(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۲۳).

--- آب ہونا محاورہ.
پتا پھٹ کر صفراوی مادّے کا بہ نکلنا ؛ نہایت دہشت زدہ ہو جانا؛ پِتّا پانی ہونا.

بہت مرداں کے زہرے واں آب ہوئے
کلیجے تڑخ کر بھی خوناب ہوئے

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۹).

وہ کاکل اسطرح کے ہیں بلا کالی کہ جو دیکھے
تو مرجا خوف سے ناگ اور اوس کا آب ہو زہرا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹).
فق تھا کسی کا رنگ تو زہرہ کسی کا آب
ہٹنے لگیں صفیں یہ ہوا دل کو اضطراب
(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۸۳)). ایسے وقت میں باوجود ... قربت کے اُن پیش خدمتوں کا بھی زہرہ آب ہوا جاتا تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۴۷). اُن کے مشہور زمانہ جلال سے بڑے بڑوں کا زہرہ آب ہوتا تھا. (۱۹۸۵ ، آتشِ چنار ، ض).

---پانی پانی ہونا محاورہ.
بہت زیادہ خوف ہونا ، پتّہ پانی ہو جانا.
وہ مغنی فصلِ بارش میں جہاں گیا ملار
پانی پانی زہرۂ گردوں کا زہرا ہو گیا
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۵).

---پانی کرنا محاورہ.
دہشت زدہ کرنا.
تمام رات آوازِ شیر و پلنگ
کرے پانی سب زہرۂ مرد جنگ
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۱۵).

---پانی ہونا محاورہ.
رک : زہرہ آب ہونا.
ہولوہو پانی ، بنا پانی بجے مرنے لگے
بڑوں کا زہرہ ہوا پانی پانی بن عاری
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۷). غازیان طرفین کی بہادری و دلاوری دیکھ کر شیر آسمان کا زہرہ پانی ہو کر بہہ گیا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۶۱). شجاعت ایسی تھی کہ نام سُن کر بڑے بڑے بہادروں کا زہرہ پانی ہو جاتا تھا. (۱۹۰۶ ، مرآتِ احمدی ، ۳۶).
دریائے کشمکش میں روانی تجھی سے ہے
زہرہ عدو کی آگ کا پانی تجھی سے ہے
(۱۹۲۷ ، سنبل و سلاسل ، ۴۴).

---پگھلنا محاورہ.
رک : زہرہ پانی ہونا.
دھاک سے اُسکی گیا ہے شیر کا زہرہ پگھل
دیکھ تیور مٹ گیا سر سے مخالف کے غرور
(۱۸۲۷ ، دیوان شاداں ، ۲ : ۷۲).

---پھاڑنا محاورہ.
۱. ہرانا ، شکست دینا ، مغلوب کرنا.
جھنڈے تھے جو برسوں کے گڑے میں نے اُکھاڑے
میں وہ ہوں کہ زہرے ہیں جگر داروں کے پھاڑے
(۱۹۳۳ ، عروج ، عروجِ سخن ، ۱۹۳). **۲. پتا مارنا ، جان ماری کرنا.** مولوی کو جنوں تھا اس نے کیوں تنہا بیٹھ کے اپنا دماغ خالی کیا اور اپنا زہرا پھاڑا نہیں بلکہ اس نے اپنی مراد حاصل کرلی. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، مضامین ، ۲۸۴).

---پھٹنا محاورہ.
پتّا پانی ہونا ، شدید جذبے (عموماً خوف یا بہت زیادہ خوشی) سے مغلوب ہونا.
مرے ہاتھ سے جاہے کاغذ چھٹا
قلم کا بھی جاتا ہے زہرہ پھٹا
(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۱). ناصر عباس۔میں دیکھتا ہوں تمہارا خوشی سے زہرہ پھٹا جا رہا ہے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۶۷۹). ادھر یہ لوگ روانہ ہوئے ادھر خزانچی کا زہرہ پھٹ گیا یعنی وہ مرگیا. (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۵۱).

---پھوٹنا محاورہ (قدیم).
رک : زہرہ پھٹنا.
جو کوئی دیکھے وہاں آئے
زہرا پھوٹے ہیبت کھائے
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۹)).

---شگاف (---کس ش) صف.
پتّا پھاڑنے والا.
ہر اک وار کرتے تھے زہرا شگاف
کہے بلکہ تو سنگِ خارا شگاف
(۱۸۶۰ ، گلشن مہ و شاں ، ۳۸). [زہرہ + ف : شگاف ، شگافتن ـ پھاڑنا].

---گُداز (---ضم گ) صف.
سخت تکلیف پہنچانے والا ، پتّا پانی کر دینے والا ، سخت صدمہ پہنچانے والا ، دل گداز ، نہایت موثر ، دل میں اترنے والا. موصوف نے وہ زہرہ گداز تقریر فرمائی جو اس طرز سے اس موضوع پر انہوں نے کبھی نہیں کی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۰۲). بہار کے زہرہ گداز واقعات نے ہمیں بے حد متاثر کیا ہے. (۱۹۸۶ ، تحریکِ پاکستان بلوچستان میں ، ۴۷). [زہرہ + ف : گداز ، گداختن ـ پگھلنا ، پگھلانا].

---گُدازی (---ضم گ) امث.
پتّا پگھلنا ، پتّا پانی کرنا ، دل گدازی.
مزا چکّھا نہ تُو نے آہ کی زہرہ گدازی کا
کہ پتّھر کی طرح خود بھی ہے پیکر بے نیازی کا
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۳۲). [زہرہ گداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زَہْرَہ (۲) (فت مع ز ، سک ہ ، فت ر) امذ ، امث ؛ س زہرۃ.
گھاس یا درخت کا شگوفہ ، پھول ، کلی (المنجد ؛ اسٹین گاس ؛ بیان اللسان). [ع : زہرہ].

---ُ الرَّبیع (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، ی مع) امذ ؛ زہرا الربیع.
بسنتی پھول آغازِ بہار میں کھلتا ہے ، لاط : Primula Acaulis دوسرے پھول مثلاً حفچہ ، زہرۃ الربیع اور گلاب کی بھی یہی گت بنتی تھی. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۵۱۳). [زہرہ + رک : ال (۱) + ربیع (رک)].

ـــ الْمِلْح (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ل) امث.
(طب) کھاری پانی پر پیدا ہونے والی ایک روئیدگی یا نشیب کی زمینوں سے حاصل شورے کی طرح معدن ، رنگ زرد زعفرانی ، مچھلی کی سی بو ، ذائقہ میں سوزش معلوم ہو زخموں کی اصلاح کرنے والی، آنکھ کا جالا کٹ جائے ، بینائی تیز ہو دریائے نیل میں بکثرت دستیاب (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۸۰). [زہرۃ + رک : ال (ا) + مِلح (رک)].

ـــ النُّحاس (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ن بکس) امث.
(طب) لوہے یا تانبے پر ضرب مارنے سے نکلنے والی چنگاری ، پگھلائی ہوئی دھات کے بھول ، نیز تانبے کی کان میں پائے جانے والے سفید ریزے. زہرۃ النحاس ، یہ چیز زنگار کی سی قوت رکھتی ہے ، زخم پر لگانے سے بد گوشت کو کھا لیتی ہے ، آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے ، کان میں ٹپکانے سے پھنسی خشک ہو جاتی ہے، ورم تحلیل ہوتا ہے ، خراب زخموں کی اصلاح کرتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۸۱). [زہرۃ + رک : ال (ا) نحاس (رک)].

ـــ آسیُوس کس صف(ـــ سک س ، و مع) امذ.
(طب) آسیوس سنگریزے جو دریائے شور کے کنارے پیدا ہوتے ہیں ، ان پر اجزائے ارضی وغیرہ خشک ہو کر ایک سفید چیز نوشادر اور سجی کی طرح پیدا ہو جاتی ہے ، ... اس نمک کو نمکِ آسیوس اور زہرۃ آسیوس کہتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۷۰). [زہرہ + آسیوس ـ یو : اسیوس ، نرم پیلا پتھر جس کا ذائقہ زبان پر تیز لگتا ہے].

زُہْرَہ (ضم ز ، سک ہ ، فت ر) امذ ؛ امث ؛ س زہرا.
۱. (فلکیات) نظام شمسی کا روشن ترین اور دوسرا سب سے بڑا سیارہ جو سورج سے ۱۰۸ ملین کیلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے یہی صبح کا ستارہ اور یہی شام کا ستارہ بنکر نمودار ہوتا ہے ، ناہید ، صنمیات کی رو سے اس ستارے کو حُسن کی دیوی خیال کیا جاتا تھا ـ مطرب و رقاصۂ فلک سے بھی تعبیر کیا گیا ہے،(Venus).

تج زلفِ شبو قدر ہیں جھمکیں سو رنگ عزارا
کوئی چاند ، کوئی زہرا ، کوئی مشتری کتے ہیں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳).

سب بن ہرے ، انبر نمن ، پھولاں ستارے کھل رہے
زہرہ سوں منگل ساز کر گایا بسنت یکرہ سوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۵). ہم بذریعہ دوربین کے زہرہ کو ... دیکھتے ہیں . (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۴۹) . جیوپیٹر عیاش مانا گیا ہے اور مریخ چور اور زہرہ بدکار. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۵۸).

دیکھ یہ مشتری و زہرہ و ناہید کا رقص
دیکھ یہ اُڑتا ہوا چاندنی راتوں کا غبار
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۷۰). ۲. (کنایۃً) مطربہ ، گانے والی.

سورج سا جلاجل لیکر ہات میں
لگیا زہرہ جیوں گانے اس رات میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۸).

درشن بدل اس ماہ کی ہے آرزو زہرہ کوں نت
مجلس میں اس کی آنے گر گانے کے تئیں یک تان کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۴).

کون پوچھے گا تمھاری نغمہ سنجی کے حضور
زہرہ اپنی سی اگر گاتی ہے تو گانے بھی دو
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۷۶).

زہرہ اُسے پھر کبھی کے پشیمان ہوئے ہیں
وہ حیلہ گر اس روز سے دن بھر نہیں ملتا
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۶).[ف : زہرہ:ع : زہرہ ، اُجلا پن ، چمک دمک

ـــ پَیکَر (ـــ ی لین ، فت ک) امذ.
خوبصورت ، حسین ، مجسمِ حُسن.

سپہر طلعت ، زہرہ پیکر ، مشتری رُو ، مہ جبیں
سیم بر ، سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۴). [زہرہ + پیکر (رک)].

ـــ تِمْثال (ـــ فت ت ، سک م) صف.
خوب رُو ، حَسین، زہرہ جیسی خوبصورت. اب آپ نے یہ نیا ہتھکنڈا سیکھا کہ اس زن جادو جمال ، زُہرہ تمثال کو پھانسا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). [زہرہ + تمثال (رک)].

ـــ جَبِیں (ـــ فت ج ، ی مع) صف.
دمکتی ہوئی پیشانی والا ؛ (مجازاً) خوبصورت ، حسین.

اُتھیاں جتتیاں خوباں زہرہ جبیں
تمام ماہرویاں خرگہ نشیں
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۹).

زہرہ جبیناں خلق کے آویں بہ رنگِ مشتری
گر ناز سوں بازار میں نکلے وو (وہ) ماہِ مہرباں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۸).

ہم کو نہ دنیا و نہ دیں چاہئے
اک صنم زہرہ جبیں چاہئے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۸۲).

اے صبح ! اے عُروسِ دل آویز عشوہ کام
رنگیں مزاج و زُہرہ جبیں و فلک مقام
(۱۹۲۴ ، فکر و نشاط ، ۱۳). پری جمالوں اور زہرہ جبینوں کا مجمع اُن کے دربار میں تھا ، اسے اِندرسبھا کے سوا کسی اور سبھا سے تعبیر ہی نہیں کر سکتے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۱۹۵). [زہرہ + جبیں (رک)].

ـــ جَمال (ـــ فت ج) صف.
محبوب خوب رُو ، خوبصورت. زہرہ جمال بیگمیں اور شہزادیاں ... ارم کی تیتریاں معلوم ہو رہی ہیں. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۰۴).

مری نظر نے اس کو خد و خال دے دئے
زہرہ جمال شہرِ سبا ہو گیا کوئی
(۱۹۸۱ ، مضراب و رباب ، ۲۲۶). [زہرہ + جمال (رک)].

ـــ شَمائِل / شَمایِل (ـــ فت ش ، کس ء) صف.
اچھی عادتوں والا/والی ، اچھی خصلت والا/ والی.

فرشتوں پر عیاں ہے سحر اُس زہرہ شمائل کا
خطِ چاہِ ذقن ہے یا دُھواں ہے چاہِ بابل کا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۶۰).
اِک زہرہ شمایل کو کیا ہم نے شرف یاب
کل رات کہ جب حُوت میں زہرہ کا شرف تھا
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۹). [زہرہ + شمائل (رک)].

---لقب (---فت ل ، ق) صف.
(کنایۃً) **محبوب.**
اور قطع زلفِ لیلیٰ زہرہ لقب ہوئی
مجنوں صفت قبائے سحر چاک سب ہوئی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۸ : ۱۹۷). [زہرہ + لقب (رک)].

---وَش (---فت و) صف.
زہرہ کی مانند ، زہرہ کی طرح چمکدار ، خُوبصورت ، حسین.
گھر وہی اوس زہرہ وش کا جانتا اے نامہ بر
دیکھتا جس گھر کے دروازے پہ پردہ ساز کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۸۱).
تو وہ یوسف لقا ہے زہرہ وش ہے گر کبھی جھانکے
زیادہ چاہِ کنعاں سے ہو رتبہ چاہِ بابل کا
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳).
زہرہ وَش ، مہر لقا ، شعلہ بدن ، ماہ جبیں
اِس کی آغوش میں مستور تھے وہ پَردہ نشیں
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۵۷). [زہرہ + وش ، لاحقۂ صفت].

زَہْری (۱) (فت مج ز ، سک ہ) صف.
ضرر پہنچانے والا ، جان لیوا ، کینہ سے بھرا ہوا.
سو کنچی و زہری و تازی تُری
کھُنا پر بتی کھیت کوں ترتری
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۶).
صنم تجھ زلف کوں کہتے پھونگ لیکن او
بتا تھری بتا زہری بتا دالک بتا اوکل
(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د (ب) ، ۶۶).
یہ مژگاں دراز و زہری و تیز
برنگِ نشترِ فصّاد خوں ریز
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۲۰). [زہر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چُھری (---ضم چھ) امث (قدیم).
زہر میں بجھی چُھری ؛ جان لینے والی.
الک دل کی ، ہے ہے بُری ہے بُری
جگر پر ہے گویا کہ زہری چُھری
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۷۹).

زَہْری (۲) (فت مج ز ، سک ہ) صف.
پھول سے متعلق ، پھول کا. اس کے برخلاف اکثر پودوں میں زہری (Floral) اور نباتی حصّوں میں بالکل جداگانہ امتیاز پایا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (سیّد معین الدین) ، ۱۳۱).
[زہرہ + ی ، لاحقۂ صفت].

---پَتّا (---فت پ ، شد ت) امذ.
(نباتیات) **پھول کے مختلف حصّے پنکھڑیاں ، زرد ریشے اور پھل بتے وغیرہ اکماسہ.** پھول کی ڈنڈی ، برگہ اور زہری بتے یعنی اکماسے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۴). [زہری + پَتّا (رک)].

---مِحْوَر (---فت مج م ، سک ح ، فت و) امذ.
(نباتیات) **پھول کی پتّیوں کی بالائی سطح.** مندرجۂ ذیل مثالوں میں زہری محور پر پھولوں کی ترتیب کا مطالعہ کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۵۳). [زہری + محور (رک)].

زَہْرِیلا (فت مج ز ، سک ہ ، ی مع) صف مذ ؛ نیز زہریلہ.
۱. **جس کے اندر زہر ہو ؛ وہ شے جس میں زہر ملا ہوا ہو ؛ زہر کے اثر یا خاصیّت والا ، مہلک ، خطرناک.** رنگ بھی بے شمار ، کالا زردی لیے بھی اور سُرخ اور کالا بھی کوڑیالا بھی اکثر تو بہت زہریلا ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۱۰). چھینکیں آ کر تمام رَدّی و زہریلے مادّے کا اخراج ہو جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، سلکُ الدُرر ، ۲۵). یہ زہریلے کیڑوں کا اثر بھی دُور کرتا ہے. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۵). ۲. **(مجازاً) فتنہ انگیز ، بغض اور تعصب والا.** ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب سے لندن میں نہایت جوش اور مسلمانوں کی نسبت بہت زہریلے خیالات پھیل گئے. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۰۱). [زہر + یلا ، لاحقۂ صفت].

---پَن (---فت پ) امذ.
زہر کی خاصیت ، زہر کا اثر. وہسکی کا زہریلہ پن خلیوں میں محفوظ آکسیجن کا گلا گھونٹ رہا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۸). [زہریلا + پن ، لاحقۂ اسمیت].

زَہْرِیلی (فت مج ز ، سک ہ ، ی مع) صف مث.
زہر کے اثر والی ، زہر بھری ہوئی (زہریلا (رک) کی تانیث). یہ شعاعیں بھی اُس سے آلودہ ہو کر زہریلی ہو جاتی ہیں ، اور اُس چیز کو جا کر نقصان پہنچاتی ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۲۲). [زہر + یلی ، لاحقۂ صفت تانیث].

---زَبان (---ضم ز) امث.
تیز زبان ، بدکلامی. الفرزدق جب اس امر پر اظہارِ فخر کرتا ہے کہ اس نے "قبیلۂ اوس سے زہریلی زبان ورثے میں پائی ہے". (۱۹۶۸ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۴۹). [زہریلی + زبان (رک)].

---ہَنْسی (---فت ہ ، مغ) امث.
ہنسی جو طنز آمیز ہو ، طنزیہ ہنسی ، تمسخر. اس وقت لڑکی کے چہرے پر ایک زہریلی ہنسی تھی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۱۱۸). [زہریلی + ہنسی (رک)].

زُہُوق (ضم ز ، و مع) امذ.
مٹ جانا ، نیست و نابود ہونا ، معدوم ہو جانا ، بربادی ، بطلان. باطل کے زہوق اور حق کے غلبے کا اسی طرح یقین تھا جس طرح تم کو رات کی تاریکی کے بعد طلوع صبح کا یقین ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۸۹). [ع].

زَہے (فت ز ، ی مج) حرف تخصیص.
(کلمۂ تحسین) شاباش ، آفرین ، واہ واہ ، کیا کہنے (گاہے طنزاً مستعمل).

جے کچھ ان دیکھا یا زہے کارزار
نہ بہمن دیکھا یا نہ اسفندیار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۲).

خبر پائیں گر یو زہے بھاگ ہمن
وگرنیں سنپڑے ہیں فرزند و زن

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۹).

زہے دولت کہ دائم سایۂ یار
ہمارے سر پہ جیوں ظلِ ہما ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۵).

زہے ساقی کہ اپنے بادہ خوارانِ محبت کو
دیا شیشہ دلِ محزوں کا ساغر چشم پرخوں کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳).

غریب دل کو محبت نے سرفراز کیا
زہے کرم کہ اُمیدوں سے بے نیاز کیا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانہ الہام ، ۳۷).

زہے آمد آمد حبیبِ خدا کی
ہے چاروں طرف گونج صَلِّ علیٰ کی

(۱۹۸۴ ، میرے آقا ، ۱۴۷). [ف].

---طالِع فقرہ.
کیا خوب قسمت ہے ، خوشا قسمت ، زہے نصیب.

پیدا ہوئی آواز کہ ، اے خلق کے سردار
لال آپ کا ہاں سوئے زہے طالعِ بیدار

(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۳۵)).

---عِزّ و شَرف فقرہ.
عزت و بزرگی کے کیا کہنے ، عزت و شرافت کے کیا کہنے. وزیر نے عرض کیا «زہے عز و شرف!». (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۵۳). زہے عز و شرف اس آڑے وقت ان کی نظرِ کرم ، تپتے ہوئے صحرا میں بادل کا ٹکڑا معلوم ہوئی. (۱۹۷۴ ، ہم یاراں دوزخ ، ۳۰).

---قِسمَت فقرہ
خُوشا قسمت ، زہے طالع ، زہے نصیب.

زہے قسمت کہ اب خونِ گشتہ ارماں رنگ لائے ہیں
خوشا اقبالِ رنجوری عیادت کو وہ آئے ہیں

(۱۹۱۹ ، نقوش مانی ، ۵۹). زہے قسمت میری کہ مجھے پھر آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۶۲).

---نَصِیب فقرہ.
(اظہار مسرت یا تحسینی کے لیے مستعمل) خوش اقبالی ، اچھے نصیب.

ہمارے حق میں تو صد فتنہ و بلا تو ہے
زہے نصیب میاں جس کا آشنا تو ہے

(۱۷۶۲ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱۵۷).

زہے نصیب کہ ہنگامِ مشقِ تیرِ ستم
ہمارے ڈھیر کو تم تودۂ خاک کا سمجھو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۱). تمہارے سامنے فتح سے زیادہ قیمتی چیز شہادت ہے - اگر یہی میسر ہوئی تو زہے نصیب. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۱۳۰).

زہے نصیب کہ جا پہنچے جالیوں کے قریب
جھکی سی نظریں مبارک ملانے والوں کو

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۲۶).

زَہِیر (فت ز ، ی مع) صف.
۱. نحیف ، ضعیف ، ناتواں ، کمزور ، مضمحل.

کر دیا مجھکو ہے اپنے نفس نے
ناتواں و عاجز و مضطر زہیر

(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۳۶). ان کی کمریں شکستہ اور ان کے دل زہیر ہیں. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۲۹). ۲. (نباتیات) **گچھہ ان چھوٹے چھوٹے پھولوں میں سے ایک جو سب مل کر ایک بڑا پھول بنتے ہیں.** گل لولو (ڈیزی) درحقیقت بہت سے چھوٹے چھوٹے پھولوں کا مجموعہ ہے جنہیں زہیر (فلورٹ) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۷۱). [ع : (ز ہ ر)].

زَہیروک (---فت ز ، ی مع ، و مج) امذ.
زہیروک جدائی یا موت کا گیت ہے مکران میں اسے لیکو اور سبی میں ڈیہی کہتے ہیں (ہماری موسیقی ، ۱۵۹). [مقامی].

زِیّ (کسر ز ، شد ی) مث.
۱. شکل ، وضع قطع ؛ پہناوا ، لباس ، حلیہ ، اندازہ ، حد. اگرچہ زی دنیاداروں کی ہے لیکن سیرت اور سریرت میں درویشانہ. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۹۸). کوئی اس لائق ہے کہ کسوت بغل میں دبائے تیرا میرا سر مونڈے - کسی کی زی اور خصلت لونگ چڑے کے کباب والے کی ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۳ : ۹). **۲. حیثیت ، مرتبہ.**

دیتے ہو گالیاں مجھے انصاف تو کرو
لائق تو ایسی باتوں کے بندے کی زی نہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۸). حیثیت و مرتبے کے مفہوم میں زی انشا کے یہاں آیا ہے اور اس معنی میں یہ مہنّد ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۱۳۹). [ع : زی (ز ی ی)].

زِے (کسر مج ز) امث.
حرف «ز» کا تلفظی املا. پہلا مصرع لغو دوسرے مصرع میں «نبرد» کا فاعل معدوم حلقہ زا کی زے پر نقطہ نہ تھا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۱۸۹).

دل کی تختی پہ میں نے خونِ دل سے
فی الحال تو غین زے الف ہے لکھا

(۱۹۷۱ ، بیاضِ صادقینی ، ۱۰۸). [زے > ع : زا بطور املا].

زَیّات (کسر ز ، شد ی) امذ.
تیل بیچنے والا. اور راویانِ حدیث میں کوئی زیّات تھے. (۱۹۰۲ ، ہدایت المسلمین ، ۲۰). [ع].

زِیاد (کس ز) صف.
زیادہ (رک) کا مخفف.

او زر دے کر ساریاں کوں کیتے ہی شاد
یکس تھی دیے ایک کوں بھی زیاد
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٩٩٧).

جتنا نازک ہو مزاج اتنی کدورت ہو زیاد
کرکرا کھاویگا ووہی جو بہت چھانے گا
(١٧٨٦ ، میر حسن ، د ، ١٨).

تھوڑا کرم بھی ہو تو سمجھتے ہیں ہم زیاد
لطف قلیل بھی ترے ہم کو کثیر ہیں
(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ١٠٣).

مقامِ شوق ترے قدسیوں کے بس کا نہیں
انھیں کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیاد
(١٩٣٥ ، بال جبریل ، ١١).

بھو کو بے ارمان سمجھے ، ہائے ان کی سادگی
کم ، زیادہ اچھا ، برا ارمان سب کے دل میں ہے
(١٩٥٣ ، لحکیم صفی ، فردوس صفی ، ٢٢٩). [رک : زیادہ].

زِیادَت (کس ز ، فت د) امث ؛ =زیادۃ.
١. **اضافہ، بیشی ، بڑھاوا ، بڑھانا.** اسم تفضیل اس اسم کو کہتے ہیں جس سے کسی کی نسبت کسی وصف میں زیادت ثابت ہو. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٨٠). کہیں کہیں اوّل میں یا وسط میں یا آخر میں بعض حروف کی زیادت و نقص بھی ہوتا ہے. (١٩١٥ ، ارض القران ، ١ : ٥٣). ٢. **زیادہ ، بہت ، افزوں.**

بازاں جیوں ہوں جانوں گا   زیادت تجھ نوازوں گا
(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٣٣).

ولے دسویں تقسیم اس مول تھی
بھرا دے زیادت نہ منگتا ہوں بھی
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٨١).

یہ بات ہے راست فی الحقیقت
نیں اس منے کچھ کم و زیادت
(١٧٩٢ ، ہشت بہشت ، ٨ : ١٧٣٠).

جو فاصلہ کر لیا ہے باہم قایم
وہ بھی ہے بلا زیادت و کم قایم
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٢ : ١٧٣). مشتری سے یہ شرط کی جائے کہ ادائے قیمت میں مثلاً ایک مہینے کی دیر ہونے پر قیمت میں اتنا اضافہ کر دیا جائے گا تو زیادت ، سود کی تعریف میں آ جائے گی. (١٩٦١ ، سُود ، ١٣٩). ٣. **سود ، وہ رقم جو اصل میں بطور اضافہ حاصل ہو.** غیر مسلم سے زیادت ، قرض لینا یا بیع جنس واحد میں زیادت حاصل کرنا جائز ہے. (١٩٣٥ ، جوازِ سود ، ٢٨).
[ع : زیادۃ (ز ی د)].

زِیادَتی (کس ز ، فت د) امث.
١. **اضافہ ، بیشی، افزونی ، بڑھوتری.** تیرے یقین اور عقیدے کی زیادتی کے واسطے بھی یک گنج بولتا ہوں. (١٦٩٧ ، پنج گنج ، ٦٣). زیادتی کسو بات کی بھلی نہیں. (١٧٣٦ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ٣٤٣). مکروہ ہے پانی میں تھوک ڈالنا اور اعضا کے دھونے میں تین بار پر زیادتی کرنا. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٥٢). خربزہ ککڑی اور انگور وغیرہ بہت زیادتی کے ساتھ موجود ہیں. (١٩١٠ ، سراج مُنیر ، ٣٥). جب مادۂ تاریخ کے اعداد سنہ مطلوب سے کچھ زیادہ ہوں تو اس زیادتی کو دور کرنے کے لیے کسی حرف یا لفظ کے اعداد اس میں سے منہا کر دیتے ہیں. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ٣١). ٢. **ظلم ، جبر ، سخت گیری ، دُشواری ، سختی ، حد سے تجاوز کرنا ، ناانصافی.**

جدائی کے زمانے کی سجن کیا زیادتی کہیے
کہ اس ظالم کی جو ہم پر گھڑی گذری سو جگ بیتا
(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٩).

شمع کا سر کیوں قلم کرتا ہے اس نے کیا کیا
زیادتی اتنی نہ اے گلگیر کرنی چاہیے
(١٨٤٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٣٢٦). اچھے استاد کم ہوتے ہیں اور اکثر کو ڈسپلن میں بیجا زیادتی ہی ٹھیک راہ نظر آتی ہے. (١٩٣٦ ، تعلیمی خطبات ، ڈاکٹر ذاکر حسین ، ١٣٣). یہ سوچنا یقیناً سومیری ادیبوں کے ساتھ زیادتی ہوگی کہ سومیریوں کی ضرب الامثال ، مقولے ، کہاوتیں ... متعلقہ مُضامین پجاریوں نے تخلیق کیے ہوں گے. (١٩٨٧ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ١ : ١٣٦). ٣. **غلطی ، اونچ نیچ ، گناہ.** ہمارے کاموں میں جو زیادتیاں ہم سے ہو گئی ہیں ان سے درگزر فرما. (١٩١٣ ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ٣٨).
[زیادۃ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زِیادَہ (کس ز ، فت د) صف.
افزوں ، بہت، سوا ، زاید.

مطلوب وَے جو اُس کے عشق ہور وصال پر تھے
ہوتا اچھے زیادہ ہر دم صفائے طالب
(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٩٣). اس کی بندگی کے تائیں اپنے اُوپر زیادہ لازم جانے. (١٧٣٦ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ٢٣٣).

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ
(١٨٩٢ ، دیوان حالی ، ١٠٧).

سیکڑوں خوش قد مرے دل میں ہیں اک تم بھی سہی
باغ الفت میں زیادہ اور اک بوٹا ہوا
(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ٧). فریکوینسی بہت زیادہ ہو جانے کی صورت ٹرانسسٹر گین اکائی (Unity) رہ جاتا ہے. (١٩٨٠ ، ٹرانسسٹرز ، ١٩٩). [رک : زیادت].

---بڑھ چلنا محاورہ.
عدم توازن کا شکار ہونا ، بے راہ روی اختیار کرنا ، حد سے تجاوز کرنا. قصور کرو گے تو سزا پاؤ گے ، زیادہ بڑھ چلو گے ، مُنھ کے بل گرو گے ، زک اُٹھاؤ گے. (١٨٥٩ ، سروش سخن ، ١١٩).

---تَر (---فت ت) صف.
مقابلتاً بڑھ کر ، پہلے سے زیادہ ، بیش تر ، سوا. زیادہ تر اُس کو آپ کے نبیِّ آخرالزماں ہونے کا یقین ہوا اور میسرہ سے کہا کہ سچی نیت اور سچے دل سے تم ان کی اطاعت کرنا. (١٨٨٧ ، خیابانِ آفرینش ، ١٩). [زیادہ + تر ، لاحقۂ تفضیل بعض].

---حدِ اَدَب فقرہ.
زیادہ لکھنے سے ادب و احترام مانع ہے ، اب میں حدِ ادب پر اس کا خاتمہ کرتا ہوں (عرضی یا عریضہ کے بعد بطور خاتمہ یہ فقرہ لکھتے ہیں).

ہو چکا ختم اب تو ہر مطلب
اے قلم لکھ زیادہ حدِ ادب

(۱۸۴۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۳۱).

---خَیرِیَت ہے فقرہ.
خاتمۂ خط پر لکھتے ہیں یعنی باقی خیریت ہے، آگے خیریت ہے ، بس اب خیرت ہے (اردو قانونی ڈکشنری).

---سِتانی (---کس س) امث.
۱. جائز حق یا مقررہ حد سے زیادہ لینا ، استحصال ، سرکاری اجازت یا معمول سے زیادہ لینا. پٹواری مغالطہ دہی اور زمیندار زیادہ ستانی نہ کر سکے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۷۰). رشوت ستانی اور زیادہ ستانی کا بخوبی انسداد کرتا تھا. (۱۹۱۹، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۵۹). انگریزی حکومت کی پیس ڈالنے والی زیادہ ستانی نے ملک اور اہلِ ملک کو اتنا مفلس کر دیا کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اوراسلام ، ۸۵). [زیادہ + ف : ستان : ستادن - لینا + ی ، لاحقۂ اسمیت].

---سَر (---فت س) صف.
اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے والا ، مغرور ، متکبر ؛ وہ جو ایسا کام شروع کرے جسے ختم نہ کر سکے (ماخوذ : فیروزاللغات).
[زیادہ + سر (رک)].

---سَری (---فت س) امث.
خود پسندی ، غرور (مہذب اللغات). [زیادہ سر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے زِیادَہ م ف.
بہت سے بہت ، بہت زیادہ ، حد درجے کا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
استحصال کرنے والا ، استحصال کا خُوگر ، جبراً حاصل کرنے والا (پلیٹس). [زیادہ + طلب (رک)].

---طَلَبی (---فت ط ، ل) امث.
مقرِرہ حد سے زیادہ کسی چیز کو طلب کرنا ، ضرورت سے زیادہ مانگنا. زیادہ طلبی اور حرص نہ کرے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲۹). ابواب زیادہ طلبی کے لگا کر دونو حصے کھلیان میں بکوا لیتے تھے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۶).

دریا میں ہے بھر نہ سکے کاسۂ خالی
ثمرہ ہے حبابوں کو زیادہ طلبی کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۱۲). [زیادہ + طلب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گو (---و مج) صف.
۱. بکواس کرنے والا ، فضول باتیں کرنے والا ، گپ باز ، باتونی. لُچے نچے زیادہ گو اپنے اڑھائی چانول جُدے ہی بگھارتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۶۸). ۲. بات کو بڑھا چڑھا کر کہنے والا. سمعاج نے کہا پس معلوم ہوا لشکر معزالدین کے جس قدر لوگ ہیں وہ سب زیادہ گو اور زبان آور ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۴ : ۹۷). نہیں دیکھا میں نے کوئی تعریف کرنے والا مگر زیادہ گو اور مفرط. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۵). [زیادہ + ف : گو ، گفتن - کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
۱. یادہ گوئی ، بکواس ، بک بک ، فضول باتیں کرنا.

اُس کی زیادہ گوئی سے دل داغ ہو گیا
شکوہ کیا جب اُس سے تب اُن نے کہا کچھ اور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۵). ۲. مبالغہ آرائی ، بات کو بڑھا چڑھا کر کہنا. خورشید نے کہا زیادہ گوئی نہ کر کہیں دغا سے کسی کو مارا ہو گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۰۸). [زیادہ گو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مار میں توبَہ بُھول جاتی ہے کہاوت.
سختی سہتے سہتے آدمی بے حس ہو جاتا ہے (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

---مِٹھاس میں کِیڑے پَڑ جاتے ہیں کہاوت.
حد سے زیادہ خوش اخلاقی مضر ہوتی ہے ، حد سے زیادہ میل جول سے تعلقات بگڑ جاتے ہیں. دوست احباب نے مرزا جی کو سمجھایا بھی کہ میاں زیادہ مٹھاس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۹۱).

---ہونا ف ل ؛ محاورہ.
۱. بڑھا ہوا ہونا ، عزیز ہونا. اس وقت ہرمز میرے بیٹے سے بھی زیادہ ہے. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۸۶). ۲. کسی دوسرے کی نسبت زیادہ قابلِ توجہ ہونا.

لیجیے دل اگر ارادہ ہے
کیا کوئی آپ سے زیادہ ہے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶۲). ۳. فاضل یا نکلتا ہوا ہونا ، عیب دار ہونا.

افزایش بیجا سے بہائم بھی نہیں خوش
رکھتے ہیں وہ نعل جو ہو سم سے زیادہ

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۲) . ۴. باقی بچنا (نوراللغات). ۵. ختم ہونا ، تمام ہونا ، بڑھایا جانا. دستر خوان زیادہ ہو گیا تب آپ آئے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۲ : ۱۶۵).

---ہے فقرہ.
برکت ہے ؛ بہت ہے ؛ معاف کیجئے (جب کسی فقیر کو جواب دینا ہوتا ہے تو ردِ سوال کے واسطے یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں تاکہ نہیں کا لفظ زبان سے نہ نکلے) (فرہنگ آصفیہ).

زِیادی (کس ز) صف مث (قدیم).
زیادہ ، سوا ، بیش. عورتوں سے شروع کیا کیونکہ سب لذتوں میں

ان کی لذت زیادی ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۵۶). [زیادہ (رک) کا متروک املا].

زِیارات (کس ز) امث ؛ ج.
کسی متبرک مقام یا چیز یا آدمی کو دیکھنے کا عمل. مرزا فصیح حج و زیارات کو گئے ، اور وہیں سکونت پذیر ہوئے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۸۲) . جب یہ بزرگ زیارات کے لیے جاتے ، یہ اپنے سبقوں میں ناغہ ہو جانے کے ڈر سے ساتھ ساتھ رہتے . (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۸۰). [زیارت (رک) کی جمع].

زِیارَت (کس ز ، فت ر) امث.
۱.(أ) کسی متبرک مقام ، شے کو دیکھنے یا دیکھنے جانے کا عمل ، یاترا.

سو اس قبر کا واں عمارت کیا
کہ رہ تین دن اس کی زیارت کیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۸).

آتا ہے صبح اُٹھ کے زیارت کے واسطے
گھر کو تمہارے جان کے درگاہ آفتاب

(۱۷۳۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۳۶). یہاں کے لوگ جو زیارت کو جاتے ہیں ، موافق اپنے اپنے مقدور کے اسے دیتے ہیں . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۹). دعا کیجیے کہ عمرہ ، حج اور زیارت روضۂ اقدس نصیب ہوں . (۱۹۲۹ ، خطوط محمد علی ، ۱۵۹) . **(ii) دیدار ، درشن ، ملاقات (کسی قابلِ تعظیم شخصیت سے).** طالع نگوں سے اُمید نہیں کہ پھر زیارت اُس شہریار کی نصیب ہو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۴۷۳). تین سال بعد اتنی اجازت ملی ہے کہ مقدس پوپ کی زیارت کر لوں. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۸۵). اسے خواب میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۹۸). **۲. پھولوں کی رسم ، تیجہ ، میت کے سوگ کی مجلس جو عموماً تیسرے روز ہوتی ہے.** دکن کے مسلمان مذکورالصدر رسم کو زیارت کے نام سے موسوم کرتے ہیں اس موقع کے لیے لفظ پھول کا ان کے ہاں کوئی مفہوم نہیں. (۱۹۴۳ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۷ : ۱۴۵). **۳. وہ جگہ یا مقام جہاں عقیدت اور تعظیم کے ساتھ جایا جائے ، زیارت گاہ.**

مشہور ہو گئی ہے زیارت شہید کی
خوں گشتہ آرزو کا بنا ہے مزار دل

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۱). **۴. دیدار ؛ منھ دیکھنا ؛ شبیہ ، مرقع.**

اب حشر میں تو کیجیو اکبر کی زیارت
دنیا سے اٹھی آج پیمبر کی زیارت

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۷۲). **۵. ایک سلام جو شیعہ حضرات اماموں ، اور اولیا کی بزرگی ظاہر کرنے کے لیے پڑھتے ہیں.**

مضمون زیارتوں میں بھی رونے کا ہے تمام
ہر سطر مرثیہ ہے ہر اک لفظ ہے سلام

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۰۵). **۶. تعزیہ ، عَلَم ، تابُوت یا کسی پیر یا بزرگ کے نشان نکالنے کا مخصوص دن ، تاریخ یا وقت.** ان تمام اخراجات سے جو کچھ بچ جاتا ہے وہ زیارت کے روز کھچڑی پر خرچ ہوتا ہے. (۱۹۰۵ ، عصرجدید ، فروری ، مارچ ، ۱۰۹). [ع : زیارۃ (زور)].

---بُزرگاں کَفّارَۂ گُناہ کہاوت.
بزرگوں کی زیارت سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (فیروزاللغات).

---پَڑْھنا ف م.
فاتحہ یا سلام جو کسی مقدس مقام کے رُوبرو یا اس کی طرف رُخ کر کے پڑھا جائے.

مقتل میں کھڑے ہو کے پڑھی پہلے زیارت
بس گر پڑے لاشہ پہ نہ تھامی گئی رقت

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۲۸). جہاز پر بہت سے شیعوں نے دور سے زیارت پڑھی اور اہلِ سنت نے فاتحہ. (۱۹۱۲ ، روز نامچۂ سیاحت ، ۱ : ۳۰).

--- کَدَہ (---فت ک ، د) امذ.
وہ جگہ جس کی زیارت کی جائے ، جہاں لوگ ازراہِ تعظیم حاضری دیں.

لب خشک درتشنگی مردگاں کا
زیارت کدہ ہوں ، دلِ آزردگاں کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۸). میں جس زیارت کدہ میں بھی جاتا ہوں ، میرا مقصد تیری ملاقات ہے. (؟ ، مشاہیرِ سرحد ، عبدالقیوم ، ۹۸). [زیارت + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- کَرانا محاورہ.
اپنا دیدار کرانا ، خود کو دیکھنے کا موقع دینا. جن کی حالت دیکھ کے شُبہہ ہوتا ہے کہ آیا زیارت کرنے کو نکلی ہیں یا زیارت کرانے کو. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۹۰).

--- کَرْنا ف م.
۱. دیدار کرنا ، دیکھنا ، تعظیم کرنا . سر حسین مظلوم کا صندوق سے نکال ، زیارت کرتی تھیں . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۸). ایک نہر ہے جس کے کنارے پر لقمان حکیم علیہ السلام کی قبر ہے جو شخص چالیس روز برابر زیارت کرتا ہے حکیم ہوجاتا ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵۷). میں نے ان کی زیارت نہیں کی ، مگر شہرت سنی ہے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۵۸). ندی میں بہتی ہوئی اپنی جھونپڑیوں کی زیارت کر رہے تھے. (۱۹۸۳ ، بے سمت مسافر ، ۷۰).

--- کو آنا محاورہ.
دیدار کو آنا ، دیکھنے کو آنا.

قدرداں شوق کے نہیں جانِ سخن
چاہ کر دل سیتی آئے ہیں زیارت کو ہمن

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۹). نہ ایسی بدصورت ہو کہ دیکھتے ہی جی متلائے ، نہ ایسی خوبصورت ہو کہ سارا زمانہ زیارت کو آئے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۳).

--- گَہ امث.
رک : زیارت کدہ.

مزارِ کشتۂ الفت ، زیارت گہِ عالم ہے
کیا اس لوح نے آخر فغاں نام و نشاں پیدا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۹۳) . اور دوسری زیارت گاہوں میں میرے

ساتھ چل کر دیکھو. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۹). بالخصوص روم کا نگار خانہ وٹیکن تو ہمیشہ شاہدان فن کا زیارت گاہ رہا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، مضامین ، ۳۷).

وہ زیارت گہ اہلِ دل نہ ہو
سر کہیں ہم نے جھکایا تھا ضرور

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۵۹). [زیارت + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---لینا محاورہ (قدیم).
زیارت کرنا.

مدینے میں جا کے زیارت لیے
نبی پر درود بھیج فاتیاں دیئے

(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۱۳).

---نامہ (---فت م) امذ.
۱. زیارت کے لیے جانے کا اجازت نامہ یا پاسپورٹ (ماخوذ : فیروزاللغات). **۲. سلام جو زیارت کے دوران پڑھا جائے : مجموعہ اوراد و وظائف.**

بعد مرنے کے خط آیا ہے طلب کا میری
قبر پر پڑھتے ہیں سب جانے زیارت نامہ

(۱۸۵۷ ، سحر ، ریاض سحر ، ۳۷). [زیارت + نامہ (رک)].

---ہونا ف مر.
کسی متبرک و مقدس مقام یا شے یا آدمی کا دیدار ہونا.

نہیں ہے قدر تم کو ، پر وہ دل ہے میرے پہلو میں
کہ جس کا دیکھ لینا عاشقوں کو اک زیارت ہے

(۱۸۷۷ ، دستنبوئے خاقانی ، ۱۳۷).

زِیاست (کس نیز سک ز ، سک س) صف (قدیم).
زیادہ.

ہمن پاپ تے پُن ترا زیاست ہے
نہیں شک کچ اس میں کہ یو راست ہے

(۱۹۰۹ ، قطب مشتری ، ۵). [رک : زیادہ جس کا یہ قدیم عوامی تلفظ ہے].

زِیاستی (کس نیز سک ز ، سک س) امث (قدیم).
زیادتی. یو ادب کی جاگا ہے یہاں زیاستی کا مان سب بسرنا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۰). [زیاست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کرنا محاورہ (قدیم).
زیادتی کرنا.

بڑہ زیاستی بہوت کرتا آہے
ارے وصل آ تک اسے کر ، منا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۳).

زِیاں (کس ز) امذ.
نقصان . خسارہ.

بُرا پاڑی تھسا اپنا اری نادان چپ رُس رُس
اپس اپنا تو کرتی ہے پرت کا زیاں چپ رُس رُس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۷).

جیوں مہے عشق کوں زوال نہیں
ہے ترا حُسن بے زیاں صد شکر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۶).

تھا ، خواب میں ، خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کُھل گئی ، نہ زیاں تھا ، نہ سود تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳).

واقف ہوں کہ سوچنے میں ہے جی کا زیاں
کیا کیجئے ، سوچنے پہ مجبور ہوں میں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبُو ، ۲۶۵). احساس زیاں سے بے نیاز! اطمینان اور قناعت کے وسیع اور لق و دق میدان میں آباد تھے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۴۲).[ف : زیاں ؛ اوستا : زیان ؛ س : ہاں].

---آنا محاورہ.
نقصان ہونا.

نہ کرے گا صلاح سے جو کام
ہے مقرر تجھے زیاں آوے

(۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۳۰).

---بَر زِیاں م ف.
بہت زیادہ نقصان.

بند و سارے اس کام اوپر میاں
جو ہوتا ہے ہمناں زیاں پر زیاں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۹۸).

---کار صف.
۱. گھاٹا اٹھانے والا ، نقصان یا خسارہ برداشت کرنے والا. جکوئی مری طرف تے موں پھرائے گا تو آخرت کو تمیں زیاں کاراں میں اچھیگا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۰۳). جو کوئی خدا کے دیکھنے کوں جھوٹ کہتے ہیں سو او زیاں کار ہیں. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۱ : ۵۹). ناامید اور زیاں کار ہے تو اگر میں عدل نہ کروں مجھے اذن دیجیے کہ میں اس کی گردن ماروں. (۱۸۵۳ ، الکلام المبین فی آیت رحمۃ للعلمین ، ۶۲).

کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں؟
فکرِ فردا نہ کروں ، محوِ غمِ دوش رہوں

(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۷۷).

پاؤ گے ، ہم سے زیاں کار ، بہت کم یارو
توڑ کر اسِ کی انا ، ٹوٹ گئے ہم یارو

(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۶۳). **۲. نقصان پہنچانے والا ، ضرر رساں ، نقصان دہ.**

نڈر ہر زیاں کار حیوان سوں
چلیا جانے معشوق کے دھیان سوں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۸). [زیاں + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
خسارہ مندی . زیاں نصیبی.

منجے تو اتال کچھ بی بہبود نیں
زیاں کاریٔ مرگ کوں سود نیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۰۱).

اِلٰہی قادرت مقدور ہوں میں
زیاں کاری زعصیاں چور ہوں میں
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۱۱).
تحقیق بعنوانِ زیاں کاری ہے
ہم خواب کو سمجھے ہیں کہ بیداری ہے
(۱۹۳۱ ، انوار ، علی اختر ، ۱۵۳). جو مکّاری ، زیاں کاری ، غدّاری ، بددیانتی سے دور رہیں. (۱۹۵۹ ، برنی ، مقالات ، ۱۳۸) . ۲. **نقصان اُٹھانے کا عمل ، نقصان ، گھاٹا ہونا.**
سکھاتا ہوں اگر میں نیند کے ماتوں کو بیداری
اگر میری نوا ہے مرہمِ زخمِ زیاں کاری
(۱۹۳۲ ، اَسرار ، ۱۵۵). [زیاں کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کرنا محاورہ.
نقصان پہنچانا یا اُٹھانا.
درد تو جو کرے ہے جی کا زیاں
فائدہ اس زیاں میں کچھ ہے بھی
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۷۵).
اس کے اعضا کو تو زیاں مت کر
ہے خلیل اللہ خوں فشاں مت کر
(۱۸۱۳ ، شاہ ندا (اُردو ادب ، ۱ : ۱۳۵)).

--- کھینچنا محاورہ.
نقصان اُٹھانا ، خسارہ برداشت کرنا.
بڑے رنج دیتی رہی صاف گوئی
ہم اس کام سے اب زیاں کھینچتے ہیں
(۱۸۸۵ ، عشق ، مراثی ، ۳۲).

--- گَر (---فت گ) صف.
نقصان پہنچانے والی ، ضرر رساں.
کشتی کا تباہی تو مقدّر نہیں ہوتی
ہر موج سمندر کی زیاں گر نہیں ہوتی
(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۳۸) [زیاں + گر ، لاحقۂ فاعلی].

زیب (ی مج) امث.
۱. **خوبصورتی ، حُسن ، زیبائی.**
تھڈی کے رشک تیرے تھے جھڑے ہیں باغ کے سیب
تو زیب دیکھ کے یوسف چھوڑیا ہے آپ وطن
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۱).
کیا گھٹے ترکِ خود آرائی سیں اس مہ رُو کی زیب
توڑ ڈالے آئنہ تو جلوہ گر صد چند ہو
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۶).
آرسی لے کے ذرا تُو بھی تو دیکھ اپنی زیب
لب کی مسی پہ کِھلی پان کی لالی کیا خوب
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۶۹). ۲. **زینت ، رونق.**
چراغاں کی نہ ہووے گرمئ بازار کیوں آخر
ولی جب جانبِ مجلس وو زیبِ انجمن نکلے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۶).

مظہرِ صدہا عجائب مصدرِ لُطف و کرم
زیبِ منبر جانشینِ رحمۃ للعالمین
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۷).
گُلہائے رنگ رنگ سے ہے رونقِ چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اِختلاف سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۱).
زیب تیرے خال سے رُخسارِ دریا کو ہے
تیری شمعوں سے تسلّی بحر پیما کو ہے
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۱۳۲). ۳. **آرائش ، سجاوٹ ، بناؤ سِنگار.**
دلا رام چنگے کوں بازیب و ساز
بیٹھا دیں بدرگہ گردن فراز
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۵). بعضے لوگ زیبِ عارض ہی میں اپنا وقت برباد کرتے ہیں ... بہت گورے چٹے معلوم ہوتے ہیں . (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵).
زیب کی حاجت حسینوں کو نہیں ہوتی نسیم
پیرہن بے بخیہ ہے خورشید کی تنویر کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۱) . ۴. **مُرکّبات میں بطور جُزوِ دوم مستعمل بمعنی زینت دینے والا ، رونق بڑھانے والا.** جامہ زیب ، تن زیب ، اورنگ زیب. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۹۶). [ف].

--- آوَر (---فت و) صف.
خوش نُما ، جمال افروز ، حُسن افزا.
قطرے شبنم کے ہوئے حُسن فزائے گُلشن
زیب آور درِ دنداں سے ہیں غنچوں کے دہن
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائدِ سحر ، ۵۱). [زیب + ف : آور ، آوَردَن - لانا].

--- بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف.
رونق بخشنے والا ، حُسن افروز ، زینت بڑھانے والا.
لطیفہ وقت اُپر زیب بخشِ مجلس ہے
سدا گُلاب میں ہرگز نہیں ہے بُوئے لطیف
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۹).
سر پر گُلِ داغ یوں نمودار
جوں لالہ ہو زیب بخشِ دستار
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۹۰) . [زیب + ف : بخش ، بخشیدن - دینا ، بخشنا].

---بَدَن ہونا محاورہ.
جسم پر آراستہ ہونا ، پہنا ہوا ہونا ، بدن پر سجا ہونا. اِتنے میں چند اور شخص آگئے ، یہ بالکل یوروپین وضع کے تھے انگریزی ٹوپیاں سر پر تھیں اور کوٹ پتلون زیب بدن تھا. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۸۰). ریشمی سُوٹ زیب بدن اس ہیئت میں پلیٹ فارم پر اترا ... وہ پاس آ کر میرے لباس کا جائزہ لینے لگا. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۱۸۱).

---پَذِیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
آراستہ ، سجا ہوا ، رونق فزا ، حُسن افروز. اوس مکان میں

تصویریں ... اگلے زمانہ کی زیب پذیر تھیں سب کی سب بے نظیر تھیں۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ یوسفی ، ۶۱)۔[زیب + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا ، لینا]۔

ـــِـ تن کرنا محاورہ۔
پہننا ، جسم پر سجانا. محمودی و تن زیب ، زیب تن کیا ہو اور محلوں میں سویا ہو۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۶۱) بالآخر وہ وقت بھی آ گیا کہ عربستان نے اپنے سلاح زیب تن کیے۔ (۱۹۲۴ ، شہیدِ مغرب ، ۶۴)۔ اُس روز اُس نے گلابی رنگ کی ساڑھی زیب تن کر رکھی تھی۔ (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۶۴)۔

ـــِـ تن ہونا محاورہ۔
جسم پر سجا ہونا ، پہنا ہوا ہونا ، جسم پر ہونا.

عُریانی ہے زیبِ تن ہمیشہ
صد چاک ہے پیرہن ہمیشہ

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۸۲)۔

ـــ دار صف۔
خوشنما ، بارونق ، زینت بخش.

چلایا نظر جب اُوپر جا تلار
کفِ دست میداں دسیا زیب دار

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۳)۔[زیب + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــ داستان کس اضا(ـــ سک س) امث۔
مُبالغہ آرائی جو بات کو دلچسپ بنانے کے لیے کی جائے ؛ واقعہ کی دل پذیری ، کہانی کی زینت.

فسانے اپنی محبت کے سچ ہیں پر کُچھ کُچھ
بڑھا بھی دیتے ہیں ہم زیبِ داستاں کے لیے

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۲۱)۔

بجائے خود مری ہستی تھی اک نیا رومان
ہزار شکر کہ میں زیبِ داستان نہ ہوا

(۱۹۴۴ ، لوحِ محفوظ ، سیماب اکبر آبادی ، ۸۵)۔ ایران علاقائی تعاون کے ادارے میں پاکستان اور ترکی کا شریک رکن ہے لیکن یہ تعاون اب صرف زیبِ داستان بن گیا ہے۔ (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۳۵)۔ [زیب + داستان (رک)]۔

ـــ دِہ (ـــ کس د) صف۔
رونق بخشنے والا ، زینت افروز. حضرت قدر قدرت حمام فرما کر پوشاک شاہانہ و زیور جواہر گراں بہا سے آراستہ ہو کر زیب دہ فیل کوہ عدیل ہوئے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۱)۔

کبھی صحرا گردوں کا مہماں ، کبھی زیب دہ قصرِ سلطان
کبھی شیر افگن کا بلائے جاں ، کبھی تاج شاہ کا درِّ ثمیں

(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۶)۔ [زیب + ف : دِہ ، دادن ـ دینا]۔

ـــ دینا محاورہ۔
۱. **زینت یا رونق بخشنا ، خوبصورت بنانا.**

کرتار کمر کوں جس کے کرتار
ات زیب دیا ہے جوں کہ زر تار

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۹)۔ ۲. **خوشنما یا موزوں ہونا ، پھبنا ، سجنا.**

کیا خُوب ترے سر پہ لگے چیرۂ سالو
کیا زیب دیوے بسمہ تری سبز قبا پر

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۹)۔

پیرایہ خاک زیب دے مضمونِ زشت کو
اندام نادرست پہ ہے پیرہن خراب

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۳)۔ اُس کے سُرخ و سفید چہرے پر اس کی بڑی بڑی روشن آنکھیں اور چھوٹی چھوٹی سیاہ مُوچھیں بہت زیب دیتی تھیں۔ (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۳۶)۔ ۳. **سزاوار ہونا ، حیثیت کے موافق یا موقع کے مناسب ہونا ، شان کے شایاں ہونا.**

لبِ رنگیں ہیں ترے رشکِ عقیقِ یمنی
زیب دیتی ہے تُجھے نامِ خدا کم سُخنی

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۸۴)۔

ہے جو صاحب کے کفِ دست پہ یہ چکنی ڈلی
زیب دیتا ہے اُسے جس قدر اچھا کہیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۲)۔ شاعر اپنے کارناموں کو بڑے جوش و خروش سے فخریہ بیان کرتا ہے اور وہ اس کو زیب دیتا ہے۔ (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۵۱)۔

خواہانِ معذرت ہوں اُسی انکسار سے
جو زیب اِس خصوص میں میرے شرف کو دے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۳۵)۔ آسان کام مرد کو زیب نہیں دیتا۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۸)۔

ـــِـ سر کس اضا(ـــ فت س) صف۔
سر پر آراستہ ، سر پر پہنا ہوا.

پھر انشا و جُرأت ہوئے نامور
رہا ان کے تاج سُخن زیبِ سر

(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۱۶۷)۔ [زیب + سر (رک)]۔

ـــِـ قرطاس ہونا محاورہ۔
صفحات کی زینت بننا ، تحریر ہونا ، لکھا جانا. ظفر علی خان کے قلم سے علمی مضامین بھی زیبِ قرطاس ہوتے رہے۔ (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۱۶۸)۔

ـــ کرنا محاورہ۔
آرائش کرنا ، سجانا.

کرتے ہیں وہ زیب پیرہن کی
تدبیر کرو مرے کفن کی

(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۴۷۰)۔

ـــ گلو کرنا محاورہ۔
۱. **گلے میں پہنانا.** اوّل قاضی القضاء نے اپنے دستِ مبارک سے پھولوں کا گجرہ دولھا کے زیبِ گلو کیا۔ (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۶۶)۔ ۲. **گلے میں پہننا.** ممبروں کی عزت افزائی ان کے کھائے ہوئے آموں کی گٹھلیوں سے گندھے ہوئے ہاروں سے کی جائے گی جن کو زیبِ گلو کرنے کے بعد انھیں صرف ایک مرتبہ دہلی بازار میرٹھ سے گزرنا پڑے گا۔ (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۲۳۶)۔

---ِ گُلو ہونا محاورہ.
گلے میں آراستہ ہونا ، گلے کی زینت ہونا.

نوکِ نیزہ سر پہ ہے گردن پہ ہے پیکانِ تیر
اک زباں زیبِ گُلو ہے اک زباں بالائے سر

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۹).

حسینوں کو لگتی ہے اِتنی بھلی
ہیں زیبِ گُلو بن کے چمپا کلی

(۱۹۲۵ ، مطلعِ انوار ، ۱۰۳).

---ِ گوش کَرنا محاورہ.
سُنانا ، گوش گزار کرنا. چہرہ ساحرانِ شعبدہ‌باز و عجائب نگاران حیلہ ساز اس داستانِ شوکت بیان کو زیبِ گوش سامعان ذیہوش کرتے ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۷۰).

---ِ گوش ہونا محاورہ.
سُننے میں آنا ، سامعہ نواز ہونا. جس میں سودا نے بتایا ہے کہ چالیس برس سے ان کا کلام اہلِ ہنر کے زیبِ گوش ہے . (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۶۶۳).

---ِ مَطْلَع کس اضا(---فت م ، سک ط ، فت ل) امث.
غزل یا قصیدے کا دوسرا مطلع ، حُسنِ مطلع. مطلع کے بعد کے شعر کو حُسنِ مطلع یا زیبِ مطلع کہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۶۵). [زیب + مطلع (رک)].

---وَر (---فت و) صف.
خُوبصورت ، سجیلا.

انجمن میں تُجھ وراں دوجا نہیں کوئی زیب ور
زیب ور سو توبع ہے مانندِ شمعِ انجمن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۴). [زیب + وَر ، لاحقۂ صفت].

---و زَین (---و مج ، ی لین) امث.
رک : زیب و زینت.

وہ زیب و زینِ زین کی وہ ساز وہ پھبن
زیور سے جیسے ہوتی ہے آراستہ دولہن

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۲).

سادگی کو کہا گیا ہوتا ہجومِ زیب و زین
دیں پناہی کو نہ اٹھتے اب تو کیا کرتے حسین

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۳۵). [زیب + و (حرفِ عطف) + زین (رک)].

---و زینَت (---و مج ، ی مع ، فت ن) امث.
آراستگی ، آرائش و زیبائش ، بناؤسِنگار.

یتا زیب و زینت و رونق ہوا
جیتا کوشک و منظر خوانق ہوا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، ۱۲۲).

جو دنیا چھوڑ کر منہ موڑ بیٹھا زیب و زینت سیں
سراپا داغ ہے اس کے بدن اُوپر خود آرائی

(۱۸۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۱). شاہانہ زیب و زینت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ اس محل میں چوبیس گھنٹے ایک لاکھ بلب روشن رہتے تھے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۷۶). [زیب + و (حرفِ عطف) + زینت (رک)].

---و زیوَر (---و مج ، ی مج ، فت و) امذ.
گہنا پاتا ، زیورات اور سامانِ آرائش.

ہم تہی دستوں سے کب خُوباں کی صحبت ہو برآر
زر کی خواہش ہے اُونھیں اور زیب و زیور کی ہوس

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۴). یہ آواز سنتے ہی تتلی نے پردہ ہٹایا اور زیب و زیور سے آراستہ باہر نکلی. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۲ : ۷۸۹). [زیب + زیور (رک)].

---ہونا محاورہ.
سزاوار ہونا ، شایاں ہونا.

اختر اکڑ کے کیوں نہ چلو تم پہ زیب ہے
آتی چلی ہے یار کی رفتار پاؤں میں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۱۸).

جو صفت مضطر کروں بیشک خُدا پر زیب ہے
جو ثنا مضطر کروں بیشک ہے شایانِ خُدا

(۱۹۱۱ ، نذرِ خُدا ، ۴۴).

زیبا (ی مج) صف.
۱. خوشنما ، خوبصورت.

اُس کے نیناں کی سیاہی میانے ہے آبِ حیات
کیا بوجھیں غوّاص زیبا حُسن کا ہے حال تج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۸).

کلانی اور جسامت اس کے تئیں کرتی ہے زیبا تر
ترا بار آبرو قد میں بہشتی حُور ہے گویا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶). مُسکراہٹ اور چہرہ کا انداز دیکھا. سب نے کہا کہ دیکھا نہایت خوب اور بہت زیبا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۸۴). جب میں اپنے جمالِ با کمال کے چہرۂ زیبا سے پردہ اٹھا دوں ... تو اس حالت میں تم آداب ظاہر بجا لانے کی تکلیف نہ کرو. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۸۲). **۲. زیب و زینت دینے والا ، سجا ہوا.**

زیور کی طرح جسم پہ زیبا سلاحِ جنگ
جرات کا تھا یہ جوش کہ چہرے تھے لالہ رنگ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۹). **۳. موزوں ، متناسب.**

از حد صاحبِ حسن و جمال
زیبا موزوں صورتِ حال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۷)).

قدِ زیبا کی دیکھ اوس کے روانی
چُھپا ظلمت میں آبِ زندگانی

(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۳۶). **۴. سزاوار ، مُناسب ، شایانِ شان.**

رافت و رحمت تھی بے حد جب اُسے
ہو گیا زیبا لقب یہ تب اُسے

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ۹۱).

وہ مُجھ سے خفا ہے تو اُسے یہ بھی ہے زیبا
پر شیفتہ میں اُس سے خفا ہو نہیں سکتا

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۶). ہم کو ایسی بات مُنہ سے نکالنی زیبا نہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۰۵). ترجمے میں تصرّف کرنا کچھ اُن ہی بزرگوں کو زیبا ہے جو دونوں زبانوں کے ماہر ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، ترجمہ ؛ روایت اور فن ، ۳۱).

کھلتی ہیں تُجھ پہ زاریاں دشنام قہقہہ
انداز کون سے ہیں جو زیبا نہ ہوں تُجھے

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۲۷). [ف].

--- آندام (--- فت ا ، سک ن) صف.
خُوبصورت جسم والا ، مُتناسب الاعضا (مہذب اللغات). [زیبا + اندام (رک)].

--- شَمائِل (--- فت ش ، کس ء) صف.
نیک سیرت ، خوش خصلت. اس عروسِ زیبا شمائل کو دبونے شجرِ بلند و رفیع کے سائے میں بٹھایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳). [زیبا + شمائل (رک)].

--- کَرْنا ف م.
سجانا ، آراستہ کرنا.

گردوں پہ اِخترانِ خورشید و مہ عیاں ہے
زیبا کیا ہے کِس نے ماتھے پہ چاند ٹیکا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۵).

--- وَر (--- فت و) صف.
آراستہ ، سجا ہوا. آئینہ محدّبی اور آلاتِ زجاجی وغیرہ سے زیبا ور ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۷۶). [زیبا + وَر ، لاحقۂ صفت].

زیبائِش/زیبایِش (ی مج ، کس ء / ی) اِمث.
۱. سجاوٹ ، آرائش ، آراستگی ، زینت نیز خوشنُمائی.

ترے قد کی بڑھی کاکل کے یوں حلقاں سیں زیبائش
عدد جوں ایک کا صفروں ستی پاتا ہے افزائش

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۵). انسان آراستگی اور زیبائش پاتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۷). شہر کے دکانداروں نے بھی اپنی دکانوں کی بہت اچھی طرح زیبائش کی تھی. (۱۸۹۹ ، شہنشاہِ جرمنی کا سفرِ قسطنطنیہ ، ۱۱). اس راہ پر جو جہاز چلتے ہیں وہ جسامت، زیبائش اور رفتار کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ ہیں. (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۹۳). اف : کرنا ، ہونا .
۲. زیب و زینت کی شے. حمد کی زیبائش ، لایق ہے ایسے خالق کو جس نے مُجرد و مادی پیدا کیے. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۱). [ف : زیبائش ، زیبیدن = آراستہ ہونا].

زیبائِشی (ی مج ، کس ء) صف.
سجاوٹ کی (چیز) ، آرائشی. سُرخ رنگ کی زیبائشی مچھلیاں گرم گرم ملبے پر تڑپنے لگیں . (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۰۶). [زیبائش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زیبائی (ی مج) اِمث.
۱. حُسن ، خُوبصورتی ، خوشنُمائی ، خُوبی.

مری پیاری سُہاتی ہے تجے اپ حُسنِ زیبائی
بہت رُوپ و نت ناریاں میں دیا اللہ تج شاہی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۴۳).

کیوں نہ ہو پیوستہ تیری ابرؤں کا اشتیاق
آج خوبی اور زیبائی میں ہے یہ جفت طاق

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۶).

اے مہِ آسمانِ زیبائی
جانِ خوبی جہانِ زیبائی

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۹).

ٹھہرتی ہی نہیں آنکھیں ، جاناں!
تیری تصویر کی زیبائی پر

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۲۶۱). ۲. تزئین و آرائش ، آراستگی. موتیوں کی پازیب سے اس کے پاؤں کو کچھ زیبائی نہ تھی. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۵۸). ولید عبدالملک کے بیٹے نے اس مسجد کی عمارت میں نہایت زیبائی کی ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۱۳۶). [زیبا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

زیبْرا (ی مج ، سک ب) اِمذ.
گھوڑے کی قِسم کا ایک افریقی جانور. اس کی جلد کا رنگ سفید ہوتا ہے اور اس پر سیاہ و سُرخ پٹیاں یا دھاریاں ہوتی ہیں . اس کی دُم لمبی اور بالدار ہوتی ہے زیبرا صرف افریقہ میں ہوتا ہے (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۱۹۸). لمبی گردنوں والے ضراف اور دھاری دار زیبرے کِتنی شانِ بےاعتنائی سے بھاگتے پھرتے. (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۷۶). [انگ : Zebra].

زِیبَق (ی مع ، فت ب) اِمذ.
سیماب ، پارا.

تُو نم فیض نہ چھڑکے تو میاہُ الابحار
اُوڑ چلیں ابخرۂ ارض سے مثلِ زیبق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲). زیبق متولد ہوتا ہے اجزاء آبی سے جو مختلط ہو اجزائے لطیفِ ارضی کبریتی سے اور .... اجزائے آبی و ہوائی و ارضی سے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۲۷۵). [ع : (ف : جیوہ = زیوہ کا معرّب)].

--- حُلو کس صف (--- ضم ح ، سک ل) اِمذ.
پارے کا ایک مرکّب (مرکیورس کلورائیڈ) جو مسہل ہے (انگ : Calomel). کیا لومل جس کو عربی میں زیبق حُلو کہتے ہیں . (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۲۱۷). [زیبق + حلو(رک)].

--- سُلیمانی کس صف (--- ضم س ، ی لین) اِمذ.
پارے کا ایک مرکّب (کروسوسبلیمیٹ) جس کو شیور اور شیورم کہتے ہیں. جابر کی تصنیفات میں ایسے بہت سے مرکبات کا ذکر ہے جو اس کے قبل معلوم نہ تھے مثلاً زیبق سلیمانی، راسب الاحمر وغیرہ. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۴۳۷). [زیبق + سلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِیبَقی (ی مع ، فت ب). (الف) اِمث.
پارے کی مانند ایک رطوبت جو نزول الماء موتیا بند کی ایک قسم ہے.

دوسری زِیبقی وہ ایک رطوبت ہے جو مستدیر مشابہ پارہ کے اور یہ قسم متحرک ہوتی ہے۔ (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۴) ۔ زِیبقی (پارے کے مانند) یہ پارے کے مانند ایک قسم کی رطوبت ہے جو دھوپ میں کھڑے ہونے سے حرکت کرتی ہے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۹۸). (ب) صف. سیم گوں ، رُوپہلی . رنگ کبوتروں کے یہ ہیں زیبقی ، پیازی ، یاہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [زیبق + ی ، لاحقۂ نسبت].

زیبَنْدگی (ی مج ، کسر نیز فت ب ، سک ن ، فت د) امث.
تزئین ، آرائش.

دکھاتا ہزاراں فریبندگی — او دکھلائے صدگونہ زیبندگی

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۴۳۵). [زیبَندَہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

زیبَنْدَہ (ی مج ، کسر نیز فت ب ، سک ن ، فت د) صف.
۱. **زِینت بخشنے والا ، زِیب دینے والا ، خوشنما ، خُوبصورت.**

کنج لب پر اس کے تھا زیبندہ خال
تھے دراز اس مو کمر کے سر کے بال

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۵).

حُسن گیسو کا ہے کیا یار کے رُخسار کے پاس
کہ طرحدار ہے زیبندہ طرحدار کے پاس

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۰۲).

عجب معمارِ زینت نے دکھایا حُسن افشاں کا
بنائی کِتنی زیبندہ بنت ہے طاقِ ابرو میں

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۰۸).

ہے اُس کی خواب کہ یہ شبستانِ خاک اب
زیبندہ جس کے دم سے تھے قصرِ فلک نشان

(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۸۲).

جلوہ نظر آئے رونِے تابندہ کا
اُس شاہدِ رعنا ، بُتِ زیبندہ کا

(۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۲۵). ۲. **لائق ، سزاوار ، شایاں.**

کہتا نہیں میں ترک کرو غیر کا ولیک
ہووے جو اپنی وضع کے زیبندہ کیجئے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۱).

یارب جبروتی تُجھے زیبندہ ہے
ہر تن ترے سجدے میں سَر افگندہ ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۳۰).

کسے زیبندہ ہے کون و مکاں کی مسند آرائی
مُحَمّد رحمۃ لِلخلق آقائی و مولائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۷). [ف : زیبیدَن - زیبا ہونا ، سے اسمِ فاعل (زیب + ندہ ، لاحقۂ فاعلی)].

ـــ شَمائِل (ـــ فت ش ، کسر ء) صف.
نیک سیرت ، خوش خصلت.

دل میں ارماں ہی رہا سیرِ چمن کا اس رنگ
کہ رہے ساتھ وہ زیبندہ شمائل ہوتا

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۸). [زیبندہ + شمائِل (رک)].

زیپلِن (ی مج ، سک پ ، کسر ل) امذ.
بیسویں صدی کے آغاز میں جرمن موجد کاؤنٹ فرڈی ننڈفان زپلن کا ایجاد کیا ہوا گیس سے اُڑنے والا سگار نُما جہاز. اسے پہلی جنگِ عظیم میں جرمنوں نے بمباری کے لیے استعمال کیا.

ہوائی تاخت تھی اُڑتے تھے زیپلن کی طرح طائر
چرندے بھی اُچھلتے کودتے تھے کرتے تھے حملہ

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۷). [جرمن : Zeppelin (عَلَم)].

زَیت (ی لین) امذ.
زیتون کا تیل ؛ روغنِ زیتون. روغنِ زیت سے چرب کریں . (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۳۷). کھائی نان ساتھ زیت کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۷). جس کشتی میں روغنِ زیت ہو موج دریا کی جب اس کشتی کے نزدیک پہنچے گی پلٹ جائے گی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۵). [ع].

ـــُ الاِنْفاق (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کسر ا ، سک ن) امذ.
زیتون کے کچّے پھلوں سے نِکالا ہوا تیل. وہ جو خام پھلوں سے نِکالا جائے وہ زیتُ الانفاق کہلاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۴). [زیت + رک : ال (ا) + اِنفاق (رک)].

ـــُ السَّوداں (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد س ، و مع) امذ.
ایک پہاڑی بادام کا روغن ، بادام کا یہ درخت چھوٹا ہوتا ہے . زیتُ السّوداں اور زیتُ الھرجان میں فرق ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۹) [زیت + رک : ال (ا) + سوداں - سوڈان (عَلَم)].

ـــُ العَتیق (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع) امذ.
چھ سال پُرانا زیتون کا تیل. وہ ہلکے زرد رنگ کا سفیدی مائل ہوتا ہے بُو اور ذائقہ روغنی ۳۶ درجہ (۴۲ ء ۲) میں کسی قدر جم جاتا ہے اور چھ برس کے بعد اس کو زیتُ العتیق کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۴). [زیت + رک : ال (ا) + عتیق (رک)].

ـــُ الھَرجان (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ہ ، سک ر) امذ.
ایک پہاڑی بادام کا روغن ، بادام کا یہ درخت بڑا اور خاردار ہوتا ہے. اس کے تیل کو زیتُ الھرجان بولتے ہیں اس کا نام اہلِ افریقہ میں ارجان اور ارقان مشہور ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۹). [زیت + رک : ال (ا) + ہرجان ، اَرْجان ؛ بو : اَرْقان - پہاڑی بادام].

ـــ عَذْب کسر صف(ـــ فت ع ، سک ذ) امذ.
زیتون کے پختہ پھلوں کو نچوڑ کر نِکالا ہوا تیل جو سفیدی مائل ہلکے زرد رنگ کا ہوتا ہے. زیتون کے پختہ پھلوں کو دبا کر نچوڑنے سے جو تیل نِکلتا ہے اس کو عربی میں زیتِ عذب کہتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۸۳) . [زیت + ع : عذب - میٹھا ، خُوشگوار].

زَیتُون (ی لین ، و مع) امذ.
۱. **ایک بڑا درخت اور اس کی لکڑی.** یہ درخت بستانی ، صحرائی

اور کوبی ہے ، یہ چالیس برس میں پھلتا ہے ، اس کے پتے اُوپر نیچے سے پتلے اور بیچ میں چوڑے اور لمبے ہوتے ہیں ، بعض کا کہنا ہے کہ پتے امرود کے پتوں کی طرح اور گول ہوتے ہیں ، اس کے پھل بیضاوی بُستانی بیر کی طرح ہوتے ہیں ، کچے پھل رنگت میں گہرے سبز ہوتے ہیں اور جب گدرا جاتے ہیں تو رنگت سُرخ بالوتی ہو جاتی ہے، پکنے پر پھل سیاہ ہو جاتے ہیں، پھل کے اندر گُٹھلی ہوتی ہے ، اس کے پھل کا تیل غذا اور دوا میں استعمال ہوتا ہے نیز اس سے چراغ روشن کرتے ہیں ، جلبانی کا پیڑ (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۸۱).

کیا ڈر مُجھے فرعون کا ، ہور سامری افسون کا
موسیٰ عصا زیتون کا ، ہے تیغ ربّانی مُجھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰).

اشک ہے تیل شبِ ہجر میں اے جانِ سراج
ہر پلک حسرتِ زیتون ہے والتّین کی قسم

(۱۷۳۹ ، کلیات ، سراج ، ۳۲۶). حضرتِ جبریل ساج یا زیتون کی شاخ لائے اور حضرتِ نوح کو دی.(۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱۵۳). قسم انجیر کی اور زیتون کی اور طورسینین کی.(۱۹۱۷ ، القرآن الحکیم، ترجمہ مولانا محمود الحسن ، ۱۰۲۶).وہ حضرت احمد یمنی کے مزار کے قریب زیتون کے درخت تلے بیٹھے تھے.(۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۶). ۲. **زیتون کے پھل**. روغنِ زیتون ، جانور کے پاؤں میں ملیں تمام جوئیں اس کی بُو سے گر جاویں گی.(۱۸۸۳ ، صید گاہِ شوکتی ، ۱۳۷). نشیبی وادیوں میں جو سردی سے اور بھی محفوظ ہیں زیتون ، انگور ، تمبا کو اور ہر قسم کا میوہ پیدا ہوتا ہے.(۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۴۲). ۳. **زیتون کا تیل**. ضرورت کے وقت گھی اور زیتون سے علاج کرنا درست اور جائز ہے.(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۸). پسی ہوئی گندھک زیتون کے ساتھ ملا کر اس جگہ پر لگاؤ.(۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۳۴). ۴. **عرب میں ایک جگہ کا نام جہاں زیتون کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں**. الزیتون سے ... اُس مقامِ مقدس کی قسم کھائی ہے جہاں یہ درخت بکثرت پائے جاتے ہیں.(۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۱۰۲۸).[ع].

زَیتُونی (ی لین ، و مع) صف.
زیتون کے رنگ کا. اس کی بھولی بھالی صورت اور سبزی مائل زیتونی پر دیکھ کر انسان اُسے پُر امن اور بے ضرر طوطے کے خاندان کا کوئی فرد سمجھتا ہے.(۱۹۷۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۵۸).[زیتُون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَیتُونِیَہ (ی لین ، و مع ، کسر ن ، فت ی) امذ.
گُٹھلی دار پھل ، گُودے دار پھل جس میں گُٹھلی ہو. زیتونیہ(Drupe) ... (سلطانہ چمپا) اس میں گرد ثمرہ بیرونی جانب ماسی ہوتا ہے.(۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۷۱). زیتونیہ (Drupe)، یہ پھل عموماً ایک پھل پتیا ، مادگیں سے تیار ہوتا ہے جس کا بیضخانہ اعلیٰ ہوتا ہے.(۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۲۳۶).[زیتون (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

زَیتی (ی لین) صف.
ایک الماس (ہیرا) جو زردی مائل ہوتا ہے. اصل پانچویں الماس کے خواص اور صفات کے بیان میں ... اور اس کی کئی قسمیں ہیں اوّل یہ کہ مثل آئینہ کے سفید اور شفاف ہوتا ہے دوسرے زردی مائل ہوتا ہے اُس کو زیتی کہتے ہیں.(۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۴۸).[زیت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِیٹ (ی مع) امث.
باوہ گوئی ، فضول گفتگو.

نیّت مشاعرہ میں نہ شرکت کی تھی مگر
سُننے کو میں بھی یاروں کی زِیٹ اور زٹل گیا

(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۸:۳). یہاں تک تو بات سمجھ میں آتی تھی کہ ایسا ہوتا ہو گا ، اب استاد کو زِیٹ کی سُوجھتی.(۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۵۴). آپ دیکھ رہے ہیں اشتراکی ادیبوں کی جہالت کی اڑان اور بڑبولے پن کی زِیٹ.(۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۳۱۸). [زڑ (رک) کا متبادل اِملا].

---اُڑانا محاورہ.
باوہ گوئی ، بے سروپا باتیں کرنا. بازار میں عجب ہنگامہ ہے ایک جانب بھٹی شراب کی اس پر میکش شراب پی رہے ہیں اور اپنی اپنی زِیٹ اڑا رہے ہیں.(۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳: ۳۲۰).

---زَپَٹ (---فت ز ، پ) امث.
باوہ گوئی ، فضول باتیں ، بے سروپا گفتگو.

خُوب بوچھار ہوئی چار طرف سے تُجھ پر
پانیر تک کو نہ خوش آئی تری زِیٹ زپٹ

(۱۹۲۶ ، صبح وطن ، ۲۰۵). غالب کی آگہی اس زِیٹ زپٹ کا نام ہے.(۱۹۷۱ ، غالب کون ؟ ، ۶۹).[زِیٹ + زپٹ (تابع)].

---کی لینا محاورہ.
(عو) **باوہ گوئی کرنا** (مہذب اللغات).

---ہانکنا محاورہ.
(عو) **باوہ گوئی کرنا** (مہذب اللغات).

زِیٹَک (ی مع ، فت ٹ) صف.
بے حمیت ؛ کوتاہ قد (نوراللغات). [مقامی].

زِیٹِیا (ی مع ، کسر ٹ) صف.
بے سروپا باتیں کرنے والا ، باوہ گو ، گپّی.

دروازے جن کے رہتے ہیں مخلوق پر بھڑے
بڑبولے ، بکّی زیٹیے ، گپّی ، زٹل زڑے

(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۸۵). وہ بُت بنا ، مت کٹا ، بے ہودہ زیٹیا ... پکارا جاتا ہے.(۱۹۵۷ ، خالہ اپوا کے نام خطوط ، ۱۰۲).[زِیٹ (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

زِیچ (ی مع) امث.
رک : زیج.

ان کو ممکن کوئی رصد ہو جو آج
زیچ بے شبہہ کرلیں اِستخراج

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۹). (تقریباً ۱۸۷۲ء) میں ایک زیچ

تیار کی جس میں تعدیلیں ایرانیوں کی تھیں اور میل الشمس بطلیموسی تھا. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۱۲ / فروری ، ۵). احمد نہاوندی نے اپنے مشاہدات کی بناء پر ... ایک زِیج ... تیار کی جس کا نام المستعمل تھا. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۵۳۷). [ف : زیچ کا معرّب].

زِیجات (ی مع) اسث ؛ ج.
زِیج (رک) کی جمع. ڈاکٹر گال نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس جگہ ایک سیّارہ ہے اور تقاویم و زِیجات میں اِس جگہ کسی ستارۂ معلومہ کا محل نہ تھا. (۱۸۸۲ ، منطقِ استقرائی ، ۹۰). [زِیج (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

زِیچ (ی مع) اسث.
۱. **جنتری جس میں سیّاروں کی حرکات قلمبند کی جاتی ہیں ، تقویم ؛ حرکاتِ سیّارگان کی جدول.**

چلا زِیچ دے بیگ مصری حکیم
شفا ہور قانون سترلاب سیم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

غُنچہ و گُل ہیں کواکب کی مثال
گُلستاں آنکھوں میں میری زیچ ہے

(۱۸۰۵ ، کلیاتِ صاحب ، ۳۲۵) مراغہ میں رصدخانہ تعمیر ہوا زیچ لکھی گئی. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۶۸). نانا جان بڑے مہندس تھے ان کی زیچ آج تک مشہور ہے. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عمادالملک ، ۷۶). زیچ مرزائی کے نام سے انہوں نے ایک زیچ بھی مرتّب کی تھی. (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۱۸۹). ۲. **معمار کا دھاگا** (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [ف].

--- کھینچنا محاورہ.
سیّاروں کی حرکات قلمبند کرنا ، تقویم بنانا.

اسرار کو خاک بھی نہ سمجھے افسوس
پہلے تو زیچ کھینچے آخر کو مرے

(۱۹۳۸ ، الخیام (ترجمہ) ، ۲۲).

زیخ سَنگ (ی مج ، فت س ، غنہ) امذ.
(ارضیات) **چونا پتّھر.** رانی گنج کے معدنی زغال· تحتانی پرمی ... بنجیت غالباً فوقانی یا حقیقی پرمی یا زیخ سنگ کے برابر برابر زمانے کے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۳۲). [زیخ - جرمن : Zeche (معدن) + ف : سنگ (رک) ؛ انگ : زیک سٹائن Zechstein (جرمن : Stein - پتّھر)].

زَید (ی لین) امذ.
۱. **حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنّیٰ مشہور صحابی کا نام.** حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد بھی کہا کرتے. (۱۹۵۳ ، لغات القرآن ، ۳ : ۱۳۸). ۲. **فرضی نام جو عمرو اور بکر کی طرح «فلاں شخص» کی جگہ مستعمل ہے.** ہو نہ زید بولیا نہ عمرو. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۲). زید کا گھر اور بکر کا گھوڑا. (۱۸۷۶ ، مقدمہ شرح قانونِ شہادت ، ۲). کارڈ سے اس کو معلوم ہو جائے گا کہ زید ملاقات کے لیے آیا تھا.

(۱۹۱۶ ، معاشرت ، ۸۸). [ع : (عَلَم)].

زَیدی (ی لین). (الف) صف.
حضرت زید ابن امام زین العابدین سے نسبت رکھنے والا ، خواہ نسل و نسب کے اعتبار سے یا عقیدے کی بنا پر. مرتضیٰ زیدی کی کتاب معتزلہ اور زیدیہ کے ساتھ مخصوص ہے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۶). زیدی شیعوں کے نزدیک ہر وہ علوی جو بزورِ شمشیر اپنے اقتدار کو منوا لے خود کو امیرالمومنین کہلوا سکتا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۵). (ب) امذ.
شیعوں کا ایک گروہ جو حضرت زید ابن امام زین العابدین کی امامت کا قائل ہے. اسلام میں سے یہ نئی نئی شاخیں پُھوٹنی شروع ہوئیں ... جبری ، قدری ... شیعی ، اسحاق ، زیدی. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، سوانح عمری امام اعظم ، ۳۵). [زید + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَیدِیّہ (ی لین ، کس د ، شد ی بفت) امذ.
رک : **زیدی** (ب). پانچواں زیدیہ ، سوائے اولادِ علی کے دُوسرے کو نماز میں امام نہیں جانتا. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۱۲). یہ لوگ زیدیہ کہلاتے ہیں جو زید بن علی بن حسین الشہید کی طرف منسوب ہیں. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۴۲). ان کے درمیان بعض فروعی ، جُزوی اور فقہی مسائل میں اِختلاف ہوا جس کی وجہ سے اصل فرقہ زیدیہ قائم نہ رہ سکا. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۳۷). [زید (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

زِیر (ی مع نیز مج) اسث.
۱. **دھیمی آواز ، نیچا سُر** (بَم کی ضد).

اُنے کیتا زاری باوازِ زیر
دیکھے یو تماشا او برنا و پیر

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۲).

راگ کی خوبصورتی کے کوچ کا ڈنکا بجا
جی گا مُطرب کا یارو زیر سیں بم ہو گیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۹).

بلند و پست سب ہموار ہیں یاں اپنی نظروں میں
برابر ساز میں ہوتا ہے جوں سُر زیر اور بم کے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۲۸).

آنے لیتے ہوئے یوں عالمِ سرشاری میں
نالۂ زیر کے ہمراہ ہو جوں نالۂ بم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۸).

دیا زیر کو بم سے باہم مِلا
لگی پھیلنے ہر طرف کو صدا

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۴).

پر رعایت اصول کی رکھنا
زیر میں بم میں تال میں سُم میں

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۰۰). ۲. **طبلہ یا ڈھولک کا بایاں رُخ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۳. (سارنگی وغیرہ کا) **سب سے چھوٹا تار** (پلیٹس). [ف].

--- و بَم (--- و مج ، فت ب) امذ.
۱. (موسیقی) **سُر کا اُتار چڑھاؤ ، تان ، لے.**

زیر و بم سے جو بجتا نقارا
آتی تھی نرم گرم خوب صدا
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۶۲).
صدا زیر و بم کی سُنادے ہیں
وہ رقاصۂ خوش دِکھادے ہیں
(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۰۵) . سازندے جو دیوان خانہ میں مُنتظر بیٹھے تھے اپنے اپنے ساز لے کر آ گئے ، طبلے پر تھاپ پڑی زیر و بم کی گُونج اُٹھی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۴). آواز کے زیر و بم اور آنکھوں کے اِشاروں سے جادو سا کر جاتے تھے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۸۵). **۲. (مجازاً) نشیب و فراز ، اُونچ نیچ.** تغیّر و تبدّل کا زیر و بم اس کی نشو و نما کو راس نہیں آتا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۷). **۳. طبلے کی جوڑی کا بایاں اور دایاں طبلہ (سیدھے ہاتھ کی طرف کا طبلہ بم اور اُلٹے ہاتھ کی طرف کا زیر) ؛ طبلہ یا ڈھولک کا دایاں بایاں رخ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [زِیر + و (حرفِ عطف) + بم (رک)].

---و بَم کَرْنا ف مر.
سُر یا آواز نِکالنا ، تان لینا.
کمانچے کی طرح سے پُشت خم کی
فغان و نالہ اس نے زیر و بم کی
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۳۴).

زیر (ی مج) (الف) امذ.
کسی حرف کی وہ حرکت یا اعراب جس سے یائے معروف یا مجہول کی غیرکشیدہ خفیف آواز نِکلتی ہے نیز وہ چھوٹی آڑی لکیر جو اس حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے حرف کے نیچے دی جاتی ہے ، کسرہ.
بازی تری جم پیش ہور دشمن سو تیرے زیر اچھو
جو لگ ہے قرآن میں رقم پیش ہور زبر ہور زیر کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۸۰).
یو بات ہے گویا او شمشیر
گر او جو زبر تو یو ہے جوں زیر
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۵). زیر اور زبر کا اِمتیاز اور فرق بتایا جائے.
(۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۹).
اب آئے جب نہیں بین‌السطور بھی باق
لگے ہونے ہیں زبر زیر پیش اور تنوین
(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۱۳۷). اُردو کے کسی بول میں لگاتار دو زیر یا دو پیش نہیں بولے جاتے. (۱۹۷۱ ، اُردو کا رُوپ ، ۲۸۸).
(ب) م ف. **نیچے ، تلے ، تحت.**
جن نے نظر زیر و زبر صفحے پہ اس مُکھ کے کیا
گویا کہ کیتا ختم ہے سو بار وہ قرآن کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۴).
قلمدان بھی اک نزاکت بھرا
قرینے سے زیرِ چھپرکھٹ دھرا
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۷۷).
مرنے کے بعد بھی وہی شعلے ہیں مُشتعل
جلتے ہیں رات دن مرے زیرِ کفن چراغ
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۰).

خیمہ زن ابر بہاری زیرِ چرخِ پیر ہے
یا دُھواں ہے تیری آہوں کا کہ عالمگیر ہے
(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۴۵).
کیا تیرے بغیر زیرِ محراب نماز
بہتر ہے کہ میکدے میں تُو ہو دمساز
(۱۹۸۲ ، دستِ زرفشاں ، ۳۶). (ج) صف. **۱. کسی کے عمل یا اثر کے تحت رہنے والا ، تابع ، مغلوب.** انو کی عقل کا دیکھو پھیر ، چار پاتاں سوں لھوا مارتا اچھے گا جو مرد وہ بی انو کا زیر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۸). **۲. کمزور ، کم طاقت** اتنا خیال رکھنا کہ نہ اتنی شیر ہونا کہ ہر وقت پھاڑ کھانے کو تیار ، نہ ایسی زیر ہونا کہ منت خوشامد پر اُتر آؤ. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴۵). [ف].

---اَثَر کس اضا (---فت ا ، ث) صف.
متاثر ، اثر پذیر ، اثر قبول کرنے والا. سٹائل (اِسٹائل) کے لحاظ سے انگریزی نثر روسی انشا پردازوں کے زیر اثر تھی. (۱۹۸۴ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۳). [زیر + اَثر (رک)].

---اَدَمَہ (---فت ا ، د ، م) امذ.
(حیاتیات) **برادمہ کے نیچے کی خلئی بافت.** اگر پروں کے ایک حصّے کا جائزہ لیا جائے تو زیر ادمہ (Hypodermis) کی دو تہیں یا پرتیں نظر آئیں گی. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲۰). برادمہ کے نیچے چند پرتیں دبیز بافتی ... خلیوں کی بانی جاتی ہیں جن کو زیر اَدمہ کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات (معین‌الدین) ، ۲ : ۵۹۶). [زیر + ع : اَدمہ ـ جلد].

---اَرْضی کس صف(---فت ا ، سک ر) صف.
(نباتیات) **زمین کے نیچے اُگنے والا.** (Ciecer) (چنا) کے بیجوں کو زیرِ ارضی (Hypogeal) کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۱). [زیر + ارض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَساسی (---فت ا) صف.
(نباتیات) **مُنقسم ہونے والی بیض بذرہ کا پچھلا نصف.** جس سے بیض بذرہ ایک اگلے یا براساسی اور پچھلے یا زیراساسی نصفوں میں مُنقسم ہو جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۷). بیض بذرہ ایک اگلے یا براساسی (Epibasal) اور ایک پچھلے یا زیراساسی (Hypobasal) نصفوں میں منقسم ہو جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات (معین‌الدین) ، ۲ : ۶۰۶). [زیر + اساس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَفْگَن / اِفْگَنْد (---فت ا ، سک ف ، فت گ / سک ن) امذ.
چھوٹا قالین ، غالیچہ ؛ بستر ؛ (موسیقی) ایک سُر جسے کوچک بھی کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [زیر + ف : افگن / افگند ، افگندن ـ ڈالنا ، گرانا].

---اِنْتِظام کس صف(--- کس ا ، سک ن ، کس ت) صف ؛ م ف
اِنتظام میں ، بندوبست کے تحت ، بندوبست کیا ہوا. مرکزی سرکار کی ملکیتی یا اس کے زیرِ انتظام کمپنیاں اور کارپوریشنیں بھی بیورو کے حوالے کر دی جائیں. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۸۳). [زیر + اِنتظام (رک)].

---انداز (---فت ا ، سک ن) امذ.
وہ کپڑا یا چمڑا جو سیلابچی ، طشت ، آفتابے یا حقّے کے نیچے بچھایا جائے تا کہ فرش خراب نہ ہو.

که یہ میں پیشکش لایا ہوں لیجو
اسے حقّے کا زیرانداز کیجو

(۱۷۵۶ ، دیوان زادہؔ حاتم ، ۱۵۳). زیر انداز کا شانی مخمل کا مقیشی بچھا کر چلمچی آفتابۂ طلائی لا کر ... گرم پانی سے میرے ہاتھ دھلائے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۶). گنگاجمنی حقہ ، بیش بہا پیچوان ، مخمل دستگی، مخملی زیرانداز. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۲۱). باہر کے سائبان میں بانات کا زیرانداز بچھا کر منہ دھونے کا سامان رکھا گیا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۳). [زیر + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

---اِنصِرام کس صف(---کس ا ، سک ن ، کس ص) صف ؛ م ف.
رک : زیرِ انتظام. اکادمی ... ڈاکٹر معزالدین کے زیرِ انصرام ترقی کے مدارج طے کر رہی ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۵). [زیر + انصرام (رک)].

---اُنوث (---ضم ا ، و مع) صف ؛ امذ.
(نباتیات) **ایسا پھول جس میں بیض خانہ عرشہ کے بالائی حصّے پر اور دوسرے زہراوی پتے بیض خانہ کے نیچے واقع ہوتے ہیں.** کئی پھولوں میں دیکھا گیا ہے کہ عرشہ تقریباً مخروطی یا عدسی یا چپٹا ہوتا ہے اور بیض خانہ عرشہ کے بالائی حصہ پر پایا جاتا ہے ، دوسرے زہراوی پتے یعنی کمامہ ، بتلاب اور زر ریشے بیض خانہ کے نیچے واقع ہوتے ہیں اس قسم کی حالت کو زیر انوثی کہتے ہیں اور پھول کو زیر انوث کہا جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید) ، ۱۲۰). [زیر + اُنوث (رک)].

---اُنوثی / اُنوثیّت (---ضم ا ، و مع / کس ث ، شد ی بفت) امث.
(نباتات) **پھول کے زیرِ اُنوث ہونے کی حالت.** اس قسم کی حالت کو زیر انوثی کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید) ، ۲ : ۱۲۰). زیر انوثیت ... اکثر پھولوں میں عرشہ کم و بیش محدّب ... یا مخروطی ہوتا ہے ... اس قسم کی ترتیب کو زیر انوثیت کہا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۱ : ۱۵۷). [زیر + انوث (رک) + ی / یّت ، لاحقۂ کیفیت].

---اِہتِمام کس صف(---کس ا ، سک ہ ، کس ت) صف.
رک : زیرِ انتظام. اسکول میں بزمِ اُردو کی داغ بیل ڈالی اس کے زیرِ اہتمام ہونے والی اوّل تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا. (۱۹۸۸ ، جنگ، کراچی ، یکم جولائی ، ۱۳). [زیر + اہتمام (رک)].

---آب کس اضا ، صف.
پانی کے نیچے ، پانی کی تہہ میں ، پانی میں. یہ زیر آب کا منظر کتنا حسین تھا. (۱۹۸۱ ، سفر نصیب ، ۹۳). [زیر + آب (رک)].

---بار صف.
بوجھ سے دبا ہوا ، مغلوب ؛ مقروض ؛ احسان مند.

وہ بھی کولی چمار تھے کوئی
فاقوں کے زیربار تھے کوئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۵).

ہر ایک سربُریدہ کا تھا فیض آشکار
گردن تھی شاخ شاخ کی احسان سے زیربار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۸۶). قرض سے زیربار تھے مجبوراً قبول کرنا پڑا. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۹۰). عرب تجارتی حیثیت سے تمام تر ان ہی کے زیر بار تھے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ، ۴ : ۳۳۶). [زیر + بار (رک)].

---بار کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
کسی قسم کا بوجھ ڈالنا خواہ مادّی ہو یا اخلاق ، ممنونِ احسان کرنا. اے دلبندِ فاطمہ ہتیاروں کو کس واسطے باندھا اور تنِ نازنین کو کیوں اس قدر زیربار کیا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۲۷۷). اکبر نے اس کو انعامات اور قدردانیوں سے اس قدر زیربار کر دیا کہ راجہ نے خود قرابت کی درخواست کی. (۱۹۱۶ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۸۰). اس نے توبہ کی فیاضی سے کام لے کر اس غریب کو زیربار کر دیا. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۷۵).

---بار ہونا ف م ؛ محاورہ.
مقروض ہونا، زیادہ اِخراجات برداشت کرنا. میرے پاس آپ کی عنایت سے سب کچھ ہے آپ زیربار نہ ہوجیے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۷۵۷). ناحق زیربار ہوتے ہو. (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۳۸). سیّد صاحب نے ان کو سمجھایا کہ آپ اس قدر زیربار کیوں ہوتے ہیں. (۱۹۵۳ ، انسانی دُنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۵۰).

---باری امث.
۱. **بوجھ کے نیچے دبنا ، مصیبت کے دباؤ میں ہونا.**

گِلہ ہم کیا کریں دُنیا میں اپنی زیر باری کا
خمیدہ پُشت بارِ کوہِ غم سے آسماں تک ہے

(۱۹۰۷ ، دفترِخیال ، ۱۳۰). ۲. **قرضداری ، مقروض ہونا ، مصارف پر مجبور ہونا.** سو روپے کی زیر باری ناحق ہوئی. (۱۸۶۱ ، خطوطِ غالب ، ۲۹۷). اگر گذشتہ دو سال کی بابت کتابیں خرید لی جائیں تو کسی قدر زیرباری کا تدارک ہو جائے. (۱۹۰۵ ، مکاتیبِ حالی ، ۳۶). والدین کو کِتنی پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے کتنی زیرباری ہوتی ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۱۸). ۳. **پریشانی جو زیادہ مصارف یا اخراجات کی وجہ سے ہو.** قرضداری اور زیرباری سے تنگ آیا. (۱۸۴۴ ، مفیدالاجسام ، ۵). ان لوگوں کو یہاں آنے میں اور رہنے میں اور جانے میں زرِ کثیر صرف ہوا بہت زیرباری ہوئی. (۱۸۹۲ ، انشائے داغ ، ۶۲). [زیر + بار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بالا کَرْنا محاورہ.
اُلٹ پلٹ کرنا ، تہ و بالا کرنا ، درہم برہم کرنا.

یزیداں کوں سب زیر بالا کیے
لیے مار لشکر اوجالا کیے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۵۹).

---بَحْث کس صف (---فت ب ، سک ح) صف.

(موضوع یا امر) **جس پر گفتگو یا بحث ہورہی ہو.** اُن دنوں اقوام متحدہ میں کشمیر کا سوال زیر بحث تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۱۹) . [زیر + بحث (رک)].

---بَحْث آنا ف ل.

(کسی امر پر) **گفتگو یا بحث ہونا ، موضوع بحث ہونا.** قریب قریب یہ تمام امور زیرِ بحث آئے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۶۰۲).

---بَحْث لانا ف م.

(کسی امر پر) **گفتگو یا بحث کرنا ، موضوع بحث بنانا.** اس کتاب میں تصوف کے مسائل زیربحث لائے گئے ہیں. (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۴).

---بَر (---فت ب) صف.

پہنا ہوا ، جسم پر سجا ہوا. سر پر خود اور عجیب قطع کی وردی زیربر. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۷). [زیر + ف : بَر - چھاتی ، جسم].

---بَرقِیرَہ (---فت ب ، سک ر ، ی مع ، فت ر) امذ.

(برقیات) **منفی الیکٹروڈ ، برق پاشیدگی میں منفی باردار موصل ، انگ : Cathode** لندن کے سرولیم کروکس جنھوں نے سائنس کی اس شاخ میں رہنما کا کام کیا ہے اونھوں نے یہ تصور کیا کہ زیربرقیرہ (کیتھوڈ) سے گولیوں کی طرح شعاعی ذرات کی ایک باڑھ نکلتی ہے. (۱۹۳۴ ، افکارِ عصریہ ، ۲۲). [زیر + برقیرہ (رک)].

---بِرْیان (---کس ب ، سک ر) امذ.

ایک کھانا جو مُختلف اجزا مثلاً پنیر ، مچھلی یا گوشت سے تیار کیا جاتا ہے (قِصّۂ مہر افروز و دلبر (ضمیمہ) ، ۱). ہر ایک تورہ میں زیر بریاں ، زعفرانی پلاؤ اور سب طرح کے کھانے چنتے ہیں. (؟ ۱۷۴۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۵).

قبولی اور متنجن زیربریاں
ورق میں سونے اور روپے کے پنہاں

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۳۷). طرح طرح کے کھانے شیرمال ، باقرخانی ، گاودیدہ ، گاوزبان ، کلیجی ... زیر بریان ... وغیرہ کھاتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۴).

تجھکو خواہش ہے کہ ہو زردہ پلاؤ
زیربریاں چاہیے اور تر چلاؤ

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۱۱). [زیر + بِریان (رک)].

---بِرْیانی (---کس ب ، سک ر) امث.

ایک سالن جو بیگن کے قتلوں کو گھی میں تل کر اور دہی میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے (ماخوذ : نعمت خانہ ، آصف جہاں ، ۶۸).

زیربریانی کی خاطر زیربریاں مت ہو جا
کھا کرم کا ساگ رُوکھا خُشک رہ جانا بھلا

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۵).

پلاؤ زیرِ بریانی و قور داغ
ہر اک عالم میں اپنے قطعۂ باغ

(۱۷۸۴ ، مثنوی درخوانِ نعمت (مثنویاتِ میر حسن ، ۱ : ۱۷۱)).

قابوں میں پُلاؤ تھا کسی میں کوکو پلاؤ ، کسی میں زیربریانی ، کسی میں قند کے چانول ، کندن قلیہ ، مُرغ پُلاؤ شامی کباب ، تلی اور یاں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۱۷). [زیر + بریانی (رک)].

---بُلْعُوم (---ضم ب ، سک ل ، و مع) امذ.

حشرات کے حلق کے نیچے کا لوتھڑا. حشروں کے ہونٹوں اور دھنی ٹکڑوں سے جو خلا بنتا ہے اس کے بیچ میں زیریں لب سے لٹکا ہوا ایک زبان نما ٹکڑا یا زیربلعوم (Hypopharynx) پایا جاتا ہے جو عام طور پر ایک لوتھڑا سا ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۳). [زیر + بُلعُوم (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.

۱. **وہ تسمہ جو زین سے گُزار کر گھوڑے کے پیٹ کے نیچے باندھا جاتا ہے ، گھوڑے کا تنگ.**

بہت خوبصورت ہیں دونوں سمند
لگائے دو شانوں کے ہیں زیربند

(۱۸۴۹ ، لذّتِ عشق ، ۸).

بانی سے مُنہ اٹھائے جو تھا اسپِ سر بلند
ڈھیلا کیا دلیر نے خود جُھک کے زیربند

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۸). لڑتا ہوا دشمن کے منجھ میں پہنچا ہی تھا کہ اُس کے گھوڑے کا زیربند ٹوٹ گیا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۹۰). ۲. **تسمہ ، چابک ، کوڑا.** اے نفر زبان آور مارے زیربندوں کے تیرا قافیہ تنگ کروں گا. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۱۰۹). مارے زیر بندوں کے چمڑی اُڑ جائے گی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۹). ۳. (زین سازی) **الف ہونے والا گھوڑے کے دہانے اور تنگ کے درمیان بندھا ہوا ڈنڈے دار دو تسمہ** (ا پ و ، ۵ : ۴۳). [زیر + ف : بند ، بستن - باندھنا]

---بَنْد لَگانا/مارْنا ف م.

چابک لگانا ، کوڑے مارنا. بعضے کو صرف نگاہِ تند کافی ہے بعضے کو زیربند مارنے مفید نہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵۵). یاد رکھنا کسی دن اِتنے زیربند مارے ہوں گے کہ اماں جان بیٹے کی صورت نہیں پہچانی جائے گی. (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲۱). بُلواتی ہوں ڈیوڑھی پہ اس ناسزائی "چنوا" کو اِن زیربند لگوائے ہوں کہ .... (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۱۳).

---بَنْدا (---فت ب ، سک ن) امذ.

(مُرغ بازی) **وہ مُرغ جو لڑنے میں سر کی چوٹ بچانے کو حریف ہونے کے نیچے سر چھپانے کی کوشش کرے یا اس کے بازو کے نیچے گُھسے** (ا پ و ، ۸ : ۱۱۹). [زیر + ف: بند ، بستن باندھنا + ا ، لاحقۂ فاعلی].

---بِیج پَتّہ (---ی مع ، فت پ ، شد ت بفت) امذ.

(نباتیات) **تُخم برگ کا نِچلا محور.** تُخم برگ کے بالائی جانب کے حِصّہ کو بر بیج پتّہ کہتے ہیں اور نچلے محور کو زیر بیج پتّہ (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید) ، ۲۰). [زیر + بیج (رک) + پتّہ (رک)]

---پا کس اضا ؛ صف.

پانو کے نیچے ، قدموں کے نیچے ، مراد : محکوم.

ں اس پیشہ کوں زیرپا لیانونگا   اسی آرزو کوں بجالیانونگا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۱).

زیرپا سمٹی یہ راہِ شوقِ جاناں میں زمیں
عرصۂ کونین ذرّے کے برابر ہو گیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۷).

وہ قدم اٹھے تو یک قدم ہمہ کائنات بھی زیرپا
یہ بلندیاں کوئی چھو سکا نہیں ، اُن کے بعد کوئی نہیں

(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۷۰). [زیر + پا (رک)].

---پائی امث.

یک وضع کی زنانہ بھدی جُوتی ، سلیپر سے مُشابہ جُوتی.

یہ ترقی پر ہے ہر دم حُسن اوس محبوب کا
ماہِ کامل زیر پائی کا ستارہ ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲). گھیتلی ، انی دار، کفش ، زیر پائی چھم چھم کرتیں ملکۂ دوراں کے پاس حاضر ہوئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). بڑی بُوڑھیاں ڈھیلے پاجامے زیر پائیاں یا پھدی جوتیاں پہنے ہوئے ہیں. (۱۹۲۹ ، بہارِ عیش ، ۴۱). خُدا کے فضل سے سر کی پوشش سے لیکر زیر پائیوں تک ہر چیز موجود ہے. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۱۰۲). [زیر + پا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیچ (---ی مع) امث.

چھوٹی پگڑی جو بڑی پگڑی کے نیچے باندھتے ہیں (فیروزاللغات؛ اسٹائن گاس). [زیر + پیچ (رک)].

---تَجْوِیز کس صف(---فت ت ، سک ج ، ی مع) صف.

زیرِ غور ، زیرِ بحث ، زیرِ نظر. باہر آیا تو پھر حوالاتیوں اور زیرِ تجویزوں میں تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۴۳). [زیر + تجویز (رک)].

---تَرْبِیَت کس صف(---فت ت ، سک ر ، کس ب ، فت ی) صف.

پرورش پانے والا ، تعلیم و تربیت حاصل کرنیوالا. اکادمی میں زیرِ تربیت لڑکوں کے پاس تھوک میں خریدی ہوئی سبز رنگ کی سائیکلیں تھیں. (۱۹۸۱ ، سفرنصیب ، ۴۹). [زیر + تربیت (رک)].

---تَصَرُّف کس صف(---فت ت ، ص ، شد ر بضم) صف.

قبضے میں ، اختیار میں. اس وقت کمپنی کے زیرِ تصرف نہایت وسیع علاقے آ چکے ہیں. (۱۹۴۴ ، تاریخِ دستورِ ہند ، ۳۲). [زیر + تصرّف (رک)].

---تَصْنِیف کس صف(---فت ت ، سک س ، ی مع) صف.

(کتاب) **جو تصنیف کی جا رہی ہو ، تصنیف کے مرحلے میں ، زیرِ ترتیب و تدوین.** اپنی زیرِ تصنیف کتاب « تاریخ و کلچر » کے ایک اہم باب کے فنشنگ ٹچ کے متعلق سوچنے لگے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۹۳). [زیر + تصنیف (رک)].

---تَعْلِیم کس صف(---فت ت ، سک ع ، ی مع) صف.

جو حصولِ تعلیم کے مرحلے میں ہو ، تعلیم پانے والا . اس وقت سرسیّد کالج میں صرف چالیس لڑکیاں زیرِ تعلیم تھیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ ستمبر ، ۲).

---تَکْمِیل کس صف(---فت ت ، سک ک ، ی مع) صف.

جو تکمیل کے مرحلے میں ہو، جسے مکمل کیا جا رہا ہو. اردو لغت بورڈ کی اردو لغت جو زیرِ تکمیل و اشاعت ہے مکمل ہونے کے بعد جامعیت میں اس کی حریف ہو سکتی ہے. (۱۹۸۵ ، کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۲ : ۱۴). [زیر + تکمیل (رک)].

---تَلَہ (---فت ت ، ل) امذ.

پٹری کی نیچے والی تہ. ساخت کے اعتبار سے پٹری تین تہوں پر مشتمل ہوتی ہے سب سے اُوپر والی تہہ کو غِلاف اور نیچے والی تہہ کو زیر تَلَہ کہتے ہیں. (۱۹۷۴ ، سڑک ، ۱۰). [زیر + تَلَہ - تَلا].

---تَنگ (---فت ت ، غنہ) امذ.

رک : زیر بند. بادشاہ سے اجازت لے کر زیر تنگ گھوڑے کا درست کر کے سوار ہو کر سمت حریف چلا. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۴ : ۸۱۳). [زیر + تنگ (رک)].

---تیغ رَکھ لینا محاورہ.

تلوار کی زد میں لانا ، قتل کرنا. سردار آ گرے اور زیرِ تیغ لشکریاں لقا اور ساحروں کو رکھ لیا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۷۸۲).

---جامَہ (---فت م) امذ.

۱. پاجامہ ، لہنگا ، سایہ.

زِیر جامہ بادلے کا اس پہ اُودی پیشواز
دھوپ بدلی میں ہے کیا ارے سیم بر نِکلی ہوئی

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۰۷). افسوس صرف وہ زیر جامہ باقی تھا جس کے کمربند کے لئے جمال لعین نے ہاتھ قطع کیے . (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۹). اپنے پانو چلنا سیکھنے دیجیے اور اپنے زیر جامے کا دھیان بھی اسے خود ہی کرنے دیجیے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۷۳). **۲. انگرکھا.** دوسرے زیر جامہ کہ اہلِ ہند اس کو انگرکھہ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۲). **۳.** (گھڑ سواری) **وہ کپڑا جو گھوڑے کی پیٹھ پر زین کے نیچے ڈالتے اور اس پر چار جامہ رکھتے ہیں** (ماخوذ : نوراللغات). [زیر + جامہ (رک)].

---جِلْدی (---کس ج ، سک ل) صف.

جلد کے نیچے کا ، اندرونِ جلد کا. اس فصیلے میں فطرے عموماً زیر جلدی اور زیر قشری (Subcortical) پرت میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۳۴). [زیر + جِلد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---جِلْدی تَشْرِیب (---کس ج ، سک ل ، فت ت ، سک ش ، ی مع) امث.

(طِب) **جِلد کے نیچے کی بافت میں سیالات کو بڑی مقدار میں داخل کرنا جو چھوٹی پچکاری کے ذریعے کیا جاتا ہے.** زیرِ جِلدی تشریب (Hypodermoclysis) زیرِ جلدی بافت میں سیالات کی بہت بڑی مقداریں داخل کرنا ہے مثلاً سالح یا گلوکوس کے محلولات کا اشراب . (۱۹۴۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۰۱) . [زیر جِلدی + ع : تَشْرِیب - پانی پلانا].

ـــ چاق صف.

۱. **کمزور کمان** (اسٹین گاس). ۲. **فرمان بردار ، محکوم ، مغلوب.** یہود لعین کو زیر چاق اپنے دیکھا فی‌الحال نعرۂ تکبیر بلند کیا . (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۲۵۷). [زیر + چاق (رک)].

ـــ چَرْخ کس اضا(ـــ فت چ ، سک ر) م ف.
آسمان کے نیچے ، مراد : دنیا میں.

بِلے آرام زیرِ چرخ ، کیا یہ حوصلہ کیجے
امیدِ کامیابی ہو تو عرضِ مدعا کیجے

(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲۰). [زیر + چرخ (رک)].

ـــ حِراسَت کس صف(ـــ کس ح ، فت س) صف.
جو حوالات میں بند ہو ، نظربند ، گرفتار. جال و کرچ اس کی لے لی جائے اور زیرِ حراست رکھا جائے. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۳۳). ایک قلعے میں زیرِ حراست رکھا گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامینِ شرر ، ۱۳۶). [زیر + حراست (رک)].

ـــ حُکْم کس صف(ـــ ضم ح ، سک ک) صف.
تابع فرمان ، حکم بردار ، محکوم ، ماتحت.

خاکِ آب و باد و آتشِ سرکش بدیں جلال
سب میرے زیرِ حکم ہیں فرمانروا ہوں میں

(۱۹۱۱ ، کلامِ محروم ، ۱ : ۵۶). [زیر + حکم (رک)].

ـــ خاک کس اضا ، صف.
خاک میں ، مٹی کے نیچے ، مدفون.

صد حرف زیرِ خاک تہِ دل چلے گئے
مہلت نہ دی اجل نے ہمیں ایک بات کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۴). [زیر + خاک (رک)].

ـــ خامِرَہ (ـــ کس م ، فت ر) امذ.
وہ مرکب جس پر خامرہ عمل پذیر ہوتا ہے ، زیر خامرہ یا فرشہ (Substrate) کہلاتا ہے (بنیادی خردحیاتیات ، ۲۷۴) . [زیر + خامرہ (رک)] .

ـــ خانَہ کس اضا(ـــ فت ن) صف.
زمین کے نیچے ، زمین دوز. بادشاہ نے بیٹے کے لیے زیرِ خانہ (زمین دوز) مکان بنوایا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۶۷). [زیر + خانہ (رک)].

ـــ خَتْمی (ـــ فت خ ، سک ت) صف.
وہ بذرہ جو خلیے کے وسط اور سِرے کے درمیان ہو. برخلاف اس کے کلوسیٹریڈیم پر فرنجتر... میں بذرے وسط اور سرے کے درمیان ہوتے ہیں اور زیر ختمی .. کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۷۸). [زیر + ختمی (رک)].

ـــ خَط کس صف(ـــ فت خ) صف.
خط کشیدہ عبارت جس کے اوپر خط کھینچا گیا ہو. عبارت زیرِ خط پر نظر کرو تو معلوم ہو گا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۸۳) . [زیر + خط (رک)].

ـــ دام کس صف ، صف.
۱. **جال میں پھنسا ہوا ، گرفتار.**

طائر زیرِ دام کے نالے تو سُن چکے ہو تم
یہ بھی سُنو کہ نالۂ طائرِ بام اور ہے

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۱۹). ۲. **مُسَخَّر.**

عزم کی سِلوٹیں جبینوں پر
زیرِ دام آفتاب و نجم و قمر

(۱۹۴۷ ، نبضِ دوراں ، ۱۱۲). [زیر + دام (رک)].

ـــ دام آنا محاورہ.
جال میں پھنسنا ، فریب میں آنا ، قابو میں آنا. افس کا ایک دل پھینک ناخدا زیرِ دام آ گیا. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۲۶۳).

ـــ دام لانا محاورہ.
جال میں پھنسانا ، قابو کرنا ، پھانسنا. نئے صدارتی اِنتخاب کا مرحلہ قریب آنے کے ساتھ ہی ووٹوں کے حصول اور ووٹروں کو زیرِ دام لانے کے لئے جنونی دوڑ شروع ہو گئی . (۱۹۸۶ ، مسلم لیگ کا دورِ حکومت ، ۱۵۱).

ـــ دَرَقِیَّہ (ـــ فت د ، ر ، کس ق ، شد ی بفت) امذ.
(علم تشریح) **ایک غدود جس سے نِکلنے والی درون افرازی رطوبت جسم میں کیلشیم کی سطحوں کو درست کرتی ہے** (انگ : Parathyroid). زیر درقیہ کے نامکمل فعل سے جِلد پِلپلی ناخن بھربھرے نوکدار اور بال باریک ہو جاتے ہیں . (۱۹۳۳ ، درون افرازیات ، ۵). [زیر + ع : درقیہ ـ ایک غدود].

ـــ دَسْت (ـــ فت د ، سک س) صف.
۱. **ماتحت.** جس کے ماتحت دو سے لیکر تین سو تک افسران زیر دست ہوتے تھے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۶۱). آخر میں سکریٹری صاحب کے زیر دستوں نے ان کو کلام مجید کا ایک نسخہ بطور تحفہ دے دیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ / ۱۸۰ : ۳). ۲. **محکوم ، زیرِ فرمان.**

نو آسمان سارے کی پست ہے تیرے
زیر دست سب زیر دست ہے تیرے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱). اپنے زیر دستوں کو آزار نہ دے. (۱۸۰۱ ، ہفت گُلشن ، ۳۵). جو قوم ایک مدّت تک ... عرب کے زیر دست رہ چکی تھی عرب اور عربی زبان کے ساتھ اس کا یہ سلوک بیجا نہ تھا. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، شبلی ، ۱۲). اپنے نوکروں اور اپنے زیردستوں کو انعامات و اکرامات سے مالا مال کر دینا جُود و سخا میں داخل ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۲). ۳. **مغلوب ، عاجز ، کمزور.**

ہوا واں تھے لشکر کوں سارے شکست
لگیا نھاٹنے زید ہو زیر دست

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۹۳) . کسو زبردست نے ایک زیردست کو تھپڑ مارا (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۵۸). یہ بات سب جانتے ہیں کہ کبھی کبھی عاجز اور زیردست بھی زبردستوں پر غالب آ جاتے ہیں. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۳۵). بندگانِ خدا کے ساتھ اسی ظلم اور زیر دست آزاری کے ساتھ پیش آ رہے تھے جو آج

موجودہ تمدّن کے مخصوصاتِ نمایاں میں سے ہے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۵). جو اُن کے زیردست ہیں وہ اُن کے مُحتاج نہیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۸۶). ۴. (تاش) وہ شخص جو پتّا پہلے کھیلے (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [زیر + دست (رک)].

ـــدَسْت کَرْنا محاورہ.
ہرا دینا ، مغلوب کر لینا ، ، پچھاڑ دینا. بڑے بڑے پہلوان اُوس نے زیردست کیے ہیں جب تک اوس کا بندوبست نہ ہو تب تک کُچھ نہیں ہو گا. (۱۸۶۴ ، جوہرِ عقل ، ۱۱).

ـــدَسْت ہونا محاورہ.
زیردست کرنا (رک) کا لازم ؛ ماتحتی میں ہونا.

رہتے ہیں سب جہاں کے زبردست زیردست
لشکر تباہ کر دیئے فوجوں کو دی شکست

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۱).

ـــدَسْتَخَطی (ـــفت د ، سک س ، فت مج ت ، نیز سک فت خ) صف.
جس کے دستخط ذیل میں کیے گئے ہوں ، تحریر کے آخر میں یا اُس کے نیچے دستخط کنندہ. دفتری یادداشت ... یادداشت کی طرح ہی لِکھی جاتی ہے اِس کا آغاز یوں ہوتا ہے ، زیرِدستخطی راقم حسبِ ہدایت یہ گُزارش کرتا ہے کہ .(۱۹۸۴ ، دفتری مُراسلت، ۶). [زیر + دستخط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــدَسْتی (ـــفت د ، سک س) امث.
ماتحتی ، محکومی ، فرمانبرداری.

نہ دنیا کی زن ہو تُو ہے مردِ عشق
زبردست ہے زیردستی نہ چاہ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت ، ۱۵۲). امام صاحب کو قاضی القضاۃ کی خِدمت پر منصوب کر کے اپنی زیردستی میں رکھنا چاہا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۹۹). ہم اپنی فوقیت کا اظہار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح دوسروں میں فرمانبرداری اور زیردستی کی سی حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، اساسِ نفسیات ، ۲۲۲). [زیر + دست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــدَفْعَہ کس صف (ـــفت د ، سک ف ، فت ع) م ف.
(قانون) موافقِ دفعہ ، مطابقِ دفعہ ؛ دفعہ کے تحت (مہذب اللغات). [زیر + دفعہ (رک)].

ـــدُمَہ (ـــضم د ، فت م) امذ ؛ صف مذ ؛ نیز زیردُما.
وہ مُرغ جس کی دُم کے پر معمول سے زیادہ نیچے لٹکے رہیں. اگر زیردمہ ہو گا تو کاری مارتا ہے.(۱۸۸۳ ، صیدگاہِ شوکتی ، ۱۹۳). [زیر + دم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــدَنْتا (ـــفت د ، مغ) صف ؛ امذ.
نیچے کے دانت والا جانور مثلاً ہاتھی (یہ اس کی خُوبی خیال کی جاتی ہے). ہاتھی میں مِثل گھوڑے کے زیادہ عیب نہیں ہوتے ، خوبیاں یہ ہیں کہ مستک بلند ہو ... زیردنّتا. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۵). [زیر + دنت (دانت (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــدَہَن (ـــفت مج د ، فت ہ) امذ.
(حیوانیات) مُنّہ کے اندر کی ساخت میں اندر کا حِصّہ یا نیچے کا حِصّہ. اس کے بعیدی سِرے پر ایک مخروطی اُبھار ہوتا ہے جسے زیر دہن (Hypostome) کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۳۸). [زیر + دہن (رک)].

ـــدِیوار کس صف (ـــی مع) م ف.
دِیوار کے نیچے ، دِیوار کے سائے میں. آپ کا مزار موتی مسجد کے مُتّصِل گلی میں چھمی خاں کے مکان کے زیرِ دیوار ہے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۲۵۴). [زیر + دیوار (رک)].

ـــذَقَن کس اضا(ـــفت ذ ، ق) امذ.
ٹھوڑی کے نِیچے کا حِصّہ ، سر اور حلق کے درمیان کا حِصّہ. پہلا حصّہ جو کاف چوڑا ہوتا ہے سر سے جُڑا ہوتا ہے زیرِذقن (Sub-Mentum) ... کہلاتا ہے. (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۶۵). [زیر + ذقن (رک)].

ـــرَان کس صف ؛ م ف.
قابُو میں (سواری کے جانور یا عورت)، تصرُّف میں.

جو یک تازی ہے تند اس زیرِران
بندیا تازی اپرال گُرزِ گراں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۶).

شیریں ادا وہ رخشِ پری رُو ہے زیرِ راں
گھوڑے کا دھیان لائے جو راکب تو یہ کہاں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۱۳۴).

اِتنی غیرت کیوں ہوئی تُجھ کو بتا
تیرے زیرِران کبھی آئی نہ تھی

(۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۶۶).

رخش کا ہمسر تھا جس کا اشہب ضیغم شِکار
شادماں ہے زیرِراں کالی گدھیا دیکھ کر

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۸). [زیر + ران (رک)].

ـــرُخَہ دَنّتِیلا (ـــضم ر ، فت خ ، دغ ، ی مع) صف.
(نباتیات) کٹا ہوا ، دندانے دار ، زیررو. زیرِرُخہ دنتیلا (Runcinate). اس صُورت میں بھی حاشیہ کٹا ہوا دندانے دار ہوتا ہے. (۱۹۶۶، مبادی نباتیات ، ۱ : ۸۳) [زیر + رُخ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت + دنت (دانت) + یلا ، لاحقۂ صفت].

ـــرُو (ـــو مع) صف.
(نباتیات) جس کے تنے نیچے کی طرف جھکے ہوئے ہوں. زیر رُو (Decurrent) : بعض پودوں میں برگ اساس پردار ہو جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۷۷). [زیر + رُو (رک)].

ـــرَواں (ـــفت ر) صف.
(کیمیا) تعامل کے زیرِ اثر ، مادہ جس پر دوسرا مادہ اثر انداز ہو.

جب ایک رواں شدنی سے خون میں داخل کی جاتی ہے تو یہ جسم کے وظائف پر سہ گنا اثر رکھتی ہے ، یعنی ... (ب) وہ جو کہ اس کے زیر رواں کے اثر کا نتیجہ ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۳۶). [زیر + رَواں (رک)]

---ریشَہ (---ی مج ، فت ش) صف.
(نباتیات) **کسی مکمل پُھول کے چار حصّوں میں سے ایک حصہ کا نام.** ایک مکمّل پُھول کے چار حصے ہوتے ہیں سیپل ، پنکھڑی ، زیر ریشہ اور مادین .(۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۲۳). [زیر + ریشہ (رک)].

---زَبان کس اضا(---فت ز) م ف.
زبان پر ، زبان میں ، دورانِ گفتگو.
گالیاں زیرِ زبان تھیں یا گِلا ، فرمایئے
آپ ابھی کہتے نہ تھے کیا پھر تو ذرا فرمایئے
(۱۷۹۵؟ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۵۷). [زیر + زَبان (رک)].

---زَبَر (---فت ز ، ب) صف.
۱. **کسرہ اور فتحہ ؛ لفظ کے اعراب ، حروف کی حرکات.** بیسیوں بچوں کو پڑھا کر دیکھا ہے ، زیر زبر کے سہارے سے رواں نکالنا جلد آ جاتا ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶). ایسے شعر کہے کہ وہ فارسی زبان کے شعر بھی ہیں اور زیرزبرکے فرق سے عربی زبان کے شعر ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۲۸). ۲. رک : **زیر و زبر.** انہوں نے دُنیا کی سب مخالف قوموں کو زیر زبر کر دیا ہے. (۱۹۲۰ ، گورنمنٹ اور خلافت ، ۳۸). [زیر + زبر (رک)].

---زَمِین کس صف(---فت ز ، ی مع) م ف.
۱. **زمین کے نیچے ، قبر میں ، زمین کے اندر.** سطح زمین کے نیچے ہمیشہ ہر جانے پر پانی کی تہ موجود ہے جس کو ایک قسم کا تالاب زیر زمین کہنا چاہیے. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۷۹). وہاں دانیال کا ایک زیرِ زمین مَحبَس (Dungeon) بھی موجود ہے .(۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۲۷). اس کی جڑیں زیرِ زمین پانی سے سیراب ہو رہی تھی. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۹۰). ۲. **درپردہ.** طاہرہ باجی کو یوں لگا جیسے زیرزمیں بھی ایک ایسا ہی نظام قائم ہے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۲). ملکہ تو انگلستان چلی گئیں اور تحریکِ مزاحمت کے کارکن زیرزمین چلے گئے .(۱۹۸۱ ، سفرنصیب ، ۱۵). [زیر+زمین(رک)].

---زَمِین ہونا محاورہ.
دفن ہونا ، مر جانا (مہذب اللغات).

---زَمِینی (---فت ز ، ی مع) صف.
وہ اشیاء جو زمین کے اندر ہوں ، مدفون. زیرِ زمینی تبدّلات ، بعض نباتیات کے تنے زمین پر ہوا میں اُگنے کی بجائے زمین میں موجود رہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (ڈاکٹر عبدالرشید مہاجر) ، ۷۳). زیر زمینی مبتدلہ تنے ... بعض پودوں کے تنے زمین پر ہوا میں اُگنے کی بجائے زمین کے اندر ہی بڑھتے ہیں جن سے پتے نکل کر باہر ہوا میں بڑھتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (سیّد معین الدین) ، ۵۱). [زیر + زمین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سایَہ کس صف(---فت ی) صف ؛ م ف.
۱. **چھانو میں ؛ سائے تلے ؛ (مجازاً) پناہ میں ، حمایت میں.**
ہیئت میں بلند پایہ اس کا
تھا فلسفہ زیرِ سایہ اس کا
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۱). اس کی پرورش بڑے بڑے برگزیدہ پیغمبروں کے زیرِ سایہ ہوئی ہے .(۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۸۱). ۲. **مُلحق ، ملا ہوا ، جوار میں ، پڑوس میں ، نزدیک.**
مسجد کے زیرِ سایہ ، خرابات چاہیے
بھوں پاس آنکھ ، قبلۂ حاجات چاہیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۹). [زیر + سایہ (رک)].

---سایَہ (---فت ی) امذ.
ساڑی کے نیچے پہننے کا لہنگا. نہایت باریک ریشم کی ساری آجکل کے مُرَوَّجہ چُست زیر سایہ زیبِ کمر ہے. (۱۹۱۳ ، افاداتِ مہدی ، ۲۳۸). [زیر + سایہ ـ سایا].

---سُرْخ (---ضم س ، سک ر) صف.
(طبیعیات) **نظر نہ آنے والی (شعاعیں)، جو مرئی شعاعوں کے طیف کے سرخ کنارے کے عین باہر ہوتی ہیں اور اپنے حرارتی اثرات سے شناخت ہوتی ہیں. ان شعاعوں کا طول موج مرئی شعاعوں کے طول موج سے زیادہ ہوتا ہے.** ہرشل نے ۱۸۰۰ء میں زیر سُرخ شمسی شعاعیں دریافت کیں. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۱۵). زیر سُرخ شُعاعیں اسے گرما دیتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۲۳). پاسچن سلسلے کے خطوط بلند تر مداروں سے ... زیر سرخ (Infra Red) خطّے میں ظاہر ہوتے ہیں. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۲). [زیر + سُرخ (رک)].

---سَرکَرْدگی کس صف(---فت س ، سک ر ، فت ک ، سک ر ، فت د) م ف.
قیادت میں ، رہنمائی میں ، زیرِ نگرانی. محترم کامریڈ کم ال سنگ کے زیرِ سرکردگی پارٹی مرکزی کمیٹی سے سو فیصد معاونت و وفاداری ہمارا نصب العین ہونا چاہیے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۹۵). [زیر + سرکردگی (رک)].

---سَماعَت کس صف(---فت س ، ع) صف ؛ م ف.
(مقدمہ ، کارروائی یا کوئی مسئلہ وغیرہ) **جو عدالت میں زیرِ غور ہو ، زیرِ بحث.** دفعہ ۱۹۶ کے تحت کوئی نگرانی یا کسی عدالت میں کوئی کارروائی زیرِ سماعت ہے .(۱۹۸۳ ، کسٹم ایکٹ ، ۱۹۶۹ء ، ۹۸). [زیر + سماعت (رک)].

---شَمْشِیر کس صف(---فت ش ، سک م ، ی مع) م ف.
تلوار کے نیچے ؛ (مجازاً) تکلیف و مصیبت میں ، ظلم و جبر کے سبب ، آزمائش و اِبتلا میں.
زیرِ شمشیرِ ستم میر تڑپنا کیسا
سر بھی تسلیمِ محبّت میں ہلایا نہ گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲). [زیر + شمشیر (رک)].

---صَدارَت کس صف(---فت ص ، ا) م ف.
صدارت میں ، صدارت کے تحت. نواب وقارالملک کے زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۶۶۵). ایک ادبی مذاکرہ بعنوان «اُردو شاعری کی تین آوازیں غالب ، جوش اور فیض» پروفیسر ممتاز حسین کی زیرِ صدارت منعقد ہو گا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ فروری ، ۲). [زیر + صدارت (رک)].

---ضَبْط کس صف(---فت ض ، سک ب) صف.
پابند یا کنٹرول کیا ہوا. ان حیوانات نے زیرِ ضبط حالات میں اپنی جسمانی حاجتوں کے لئے مناسب غذا منتخب کرنے کی قابلیت کا اظہار کیا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۱۳۴).
[زیر + ضبط (رک)].

---طَبْقَہ (---فت ط ، سک ب ، فت ق) امذ.
نچلی تہ ، نیچے کا پرت. اس کی تدبیر یہ ہے کہ پتّھر یا بجری کی بُنیاد زیر طبقہ تک تیّار کر دی جائے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۸۷).
[زیر + طبقہ (رک)].

---طَبَقی نَظَرِیَّہ (---فت ط ، ب ، ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(لسانیات) **وہ نظریہ جس کے مُطابق صوتی تغیرّ و تصرّف کا سبب نقلِ لسانی ہے**. ان تغیرّات و تصرّفات کی توجیہہ کے لئے ایک اور نظریہ پیش کیا گیا ہے جسے زیر طبقی نظریہ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، ادب و لسانیات ، ۲۳۵). [زیر + طَبَق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + نظریہ (رک)].

---طَلَب کس صف(---فت ط ، ل) صف.
وہ چیز جو مانگی جائے ، مطلوبہ ، طلبیدہ. رقوم بابت ہر ایک سال کے جداگانہ رہیں گی اور جملہ رقوم عدمِ وصول شدہ بابت سالہائے گزشتہ کی خواہ وہ زیرِ طلب یا زیر تحصیل ہوں داخل نہ کی جائیں گی. (۱۸۹۴ ، ایکٹ ، ۱۹ / ۱۸۷۳ء ، ۲۳). [زیر + طلب (رک)].

---عِتاب کس صف(--- کس ع) صف.
معتوب ، جو عِتاب کا نشانہ ہے. عصمت چغتائی کی چوٹیں حکومت کے زیرِ عتاب تھیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۴۰۹). [زیر + عِتاب (رک)].

---عَصَبی وِعاء (---فت ع ، ص ، کس و) امث.
اعصاب کے نیچے سے گُزرنے والی نس. یہ نالیاں زیرِ عصبی وعاء ... سے نکلتی ہیں اور ہر قطعے میں فاصل (Septum) کی پچھلی سطح پر رینگتی ہوئی ظہری وعاء سے ملتی ہیں. (۱۹۶۶ ، اِبتدائی حیوانیات ، ۱۳۸). [زیر + عَصَب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + وِعاء (رک)].

---عِلاج کس صف(--- کس ع) صف ؛ م ف.
دورانِ علاج ، علاج کی حالت میں (ماخوذ : مہذب اللغات). [زیر + علاج (رک)].

---عَمَل کس صف(---فت ع ، م) صف ؛ م ف.
جس پر عمل کیا جائے ، عمل پذیر. یہ ذریعۂ معاش اس وقت ایسے ہی دور افتادہ علاقوں میں زیرِ عمل ہے. (۱۹۶۴ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۳). [زیر + عمل (رک)].

---غَور کس صف(---و لین) صف ؛ م ف.
(وہ بات) جس پر غور کیا جا رہا ہو. اس معاملے کو آخری شکل دینے کے لیے... ایک بین محکماتی اجلاس بُلانے کی تجویز زیرِ غور ہے. (۱۹۸۴ ، دفتری مراسلت ، ۳۶). [زیر + غور (رک)].

---غَور لانا ف م.
(کسی بات پر) سوچ بچار کرنا ، غور کرنا. مُختلف حل تجویز کیے جا رہے تھے جنھیں حکومتِ ہند بھی سنجیدگی سے زیرِغور لاتی تھی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۰۹).

---فَرْمان کس اضا(---فت ف ، سک ر) صف.
ماتحت ، حکم کے تابع ، زیرِ حکم. ہر صوبے میں ایک مقامی سپاہ رہتی تھی جو صوبے کے حاکم کے زیرِ فرمان ہوتی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳). یہ شہر اگرچہ حدودِ عرب کے اندر ہے مگر سلطنتِ روم کے زیرِ فرمان ہے. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۲۳). یہ لوگ جب شاہ عباس کے زیرِ فرمان ہو گئے تو ان کے سردار علی یار کو خان کا لقب دے کر استرآباد کا گورنر (والی) بنا دیا گیا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۷).
[زیر + فرمان (رک)].

---فَصِیلَہ (---فت ف ، ی مع ، فت ل) امذ.
(حیاتیات) **نباتی یا حیوانی خاندان کی ذیلی تقسیم**. اس زیر فصیلے (Sub-Order) کے بعض حشرات مثلاً سی سائیرا (Sisyra) جو ایک طفیلی حشرہ ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۴).
[زیر + فصیلہ (رک)].

---قابُو کس صف(---و مع) صف ؛ م ف.
جو اِختیار یا بس میں ہو ، مطیع.

ویسے ہی کوئی گر ، عامل ہو
مشق سے زیرِ قابُو ، دل ہو

(۱۸۵۲ ، دھمبد (ترجمہ) ، ۱۳۰). [زیر + قابُو (رک)].

---قَدَم کس صف(---فت ق ، د) صف ؛ م ف.
۱. **پانو کے نیچے ، پیر کے نیچے قدموں میں** (مہذب اللغات).
۲. **خِدمت میں ، زیرِ سایہ ، سایۂ عاطفت میں**. جو کُچھ دن زندگی کے باقی ہیں قدردان کے زیرِقدم گُزر جائیں. (۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۱۸). [زیر + قدم (رک)].

---قَلَم کس صف(---فت ق ، ل) (الف) صف.
زیرِ نگیں ، محکوم.

نہیں ثانی ہے وہ صاحب کرم ہیں
بہت اہلِ قلم زیرِ قلم ہیں

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۴). چھ برس میں دور دور تک کے ملک زیر قلم ہو گئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۴). (ب) م ف. **زیرادارت ، ایڈیٹری میں ، معرضِ تحریر میں**. رسالہ النساء انہیں کے زیرِ قلم و زیر حمایت ہے. دکن کا یہ پہلا زنانہ پرچہ ہے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد (دیباچہ) ، ۴). [زیر + قلم (رک)].

--- کاشْت کس صف(---سک ش) صف.
وہ زمین جس پر کھیتی باڑی ہوتی ہو ، زراعت کے لیے مستعمل زمین. زمین کی خاصیت بیان کریں کہ ... کہاں کہاں اور کیوں زیرِ کاشت رقبہ پایا جاتا ہے.(۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ، ۳۷).ملک میں چار کروڑ ایکڑ رقبہ مغربی پاکستان میں اور تقریباً ۲ء۲ کروڑ رقبہ مشرقی پاکستان میں زیرِ کاشت تھا. (۱۹۷۹ ، رسالہ جدید سائنس ، ۱۱۸).[زیر + کاشت (رک)].

--- کَرْدَہ (---فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
ہرایا ہوا ، زیر کیا ہوا ، مفتوح. ہر ایک کا یہی قول ہے کہ ہم آپ کے دادا کے زیر کردہ ہیں.(۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۰۲). [زیر + ف : کردہ ، کردن ـ کرنا].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. **مغلوب کرنا ، فتح کرنا ، پچھاڑنا ، ہرانا.**

کام کرنیں سکیا عقل کا پھیر
عشق آخر کیا عقل کوں زیر

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۴).

داغِ الفت ہے زخم پنجۂ شیر
صیدِ آرام کوں کیا ہے زیر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۶). بعد رخصت کرنے دس ہزار فوج کے وہ خود طرف شہرِ بابل کے بارادہ زیر کرنے اہلِ عرب کے چلا گیا. (۱۸۸۰ ، رام چندر، ماسٹر رام چندر ، ۱۱۰).

وہ مرد ہے جو زیر کرے دیوِ نفس کو
وہ مرد کیا جو پیرِ فلک سے پچھڑ گیا

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۰۹). میں حیران ہوں ان چھ مجاہدین کی طاقت و قوت پر کس طرح انہوں نے سیکڑوں افراد کو زیر کر لیا . (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۵۵۹). ۲. **متاثر کرنا ، اپنے ڈھب پر لانا ، قابو میں لانا .** ایسے موقع پر دل و دماغ کو زیر کرنے کے لیے دو قوتوں سے کام لیا جاتا ہے ایک حکومت ، دوسری مذہب . (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۲۹). اس کا مقصد انارکلی کو زیر کرنا ہے اور اس میں حسبِ منشا وہ کامیاب ہو جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۱۹۱).

--- کَفِ پا کس صف(---فت ک ، کس مج ف) م ف.
رک : زیرِپا.

کس نے رفتار کو یہ برق روی سکھلائی
کس کے زیرِ کفِ پا وقت ہوا ہے زنجیر

(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۷).[زیر + کفِ پا (رک)].

--- کَفْش دَھر لینا/دَھرنا محاورہ.
جوتی کے نیچے دبا لینا ، مغلوب کرنا ، قابو میں کر لینا ، زیر کر لینا . اے بکراں اگرچہ تُو نے ہم پر ظلم کیا زیرِ کفش دھر لیا لیکن ہمارے عمل کی خوبی تو دیکھ کیسی دولت تجھے مل گئی . (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۵۹).

--- کَمان کس صف(---فت ک) صف.
افسر کے زیرِ قیادت ، کمان میں . زیرِ کمان سپاہیوں کی نفسیاتی الجھنوں سے باخبر رہنا ان کا سرکاری فرض بھی تھا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۱). [زیر + کمان (رک)].

--- کَمِیں کس صف(---فت ک ، ی مع) صف ؛ م ف.
گھات میں ، تاک میں.

صیاد بنے بیٹھے ہیں محفل میں وہ گویا
جو خوف سے چھپتے ہیں وہ زیرِ کمیں ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۵۰).[زیر + کمیں (رک)].

--- کو شیر کَرْنا محاورہ.
کم ہمت کو بہادر بنانا ، کمزوروں کو طاقت ور کرنا ، پالنا.
زیروں کو شیر کرنے والا وہی ہے. (۱۹۱۹ ، شہیدِ مغرب ، ۳۶).

--- گَرْدِش کس صف(---فت گ ، سک ر ، کس د) صف.
کسی مُلک کے استعمال میں موجود روپیہ ، گردش میں ، جاری. مُلکی تاریخ میں پہلی مرتبہ زیرِ گردش نوٹوں کی مالیت ایک کھرب روپے سے بڑھ گئی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ فروری ، ۱۲) [زیر + گردش (رک)].

--- لَب کس اضا نیز بلا اضا(---فت ل). (الف) م ف.
منھ ہی منھ میں ، آہستگی کے ساتھ ؛ پوشیدہ یا مُبہم طور پر.

چُپ جس کے لیے لگ گئی ایسی اُن کو
ان نے کچھ زیرِ لب کہا بھی نہ کبھو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۴).

ہوا جاتا ہے دل ٹکڑے مُجھے جب یاد آتی ہیں
سخن وہ وصل کی شب زیرِ لب کچھ اُس کی تقریریں

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۴۹).

میرے پہلو میں وہ آئیں گے شبِ وعدہ تو کیا
گُل کِھلائے گا نئے ، ہنستا ہے زیرِ لب چراغ

(۱۹۳۵ ، ناز ، ک ، ۱۰۲). فیروز کی بیٹی کی شکل دکھائی نہ دی تو اُس نے زیرِ لب کہا « اللہ خیر ». (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۰۵). (ب) صف. **آہستہ ، پوشیدہ.**

دل کے گاہک ہیں کیا سیانے گاہک
اندازِ پیام زیرِ لب کیا کہیے

(۱۹۳۳ ، ترانہ ، ۵۱).زیرِ لب ہنسی اور خندۂ دنداں نُما میں فصل قائم رہتا تھا. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۴۱).[زیر + لب (رک)].

--- لَب بَڑْبَڑانا محاورہ.
مُنھ ہی مُنھ میں بولنا ، آہستگی سے کچھ کہنا.

سوال وصل پر کیا کچھ نہ اُمیدیں بندھاتا ہے
کسی کا بڑبڑا کر زیرِ لب خاموش ہو جانا

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۷). اُس نے گہری سانس لے کر جیسے اپنا سر جھٹکا اور زیرِ لب بڑبڑا کر ایک سگریٹ سلگایا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۷).

--- لَب بولْنا محاورہ.
آہستہ سے کہنا ، آہستگی کے ساتھ بولنا. اب ہمارے کام میں خلل پڑے گا ، وہ زیرِ لب بولا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۵۰).

---لب مُسکرانا محاورہ.
اس طرح تبسم کرنا کہ ہونٹوں کو خفیف سی جنبش ہوکے رہ جائے، ہلکا تبسم کرنا.

مُسکرایا یہ سن ، وہ زیرِ لب
پُوچھا شہ نے ہنسی کا اوس کے سبب

(۱۸۶۳ ، ہیرا من طوطا ، ۳).

---لبی (---فت ل). (الف) صف.
دھیما ، آہستہ (آواز). یا پھر "انقلاب زندہ باد" کا نعرہ زیر لبی ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۰۶). (ب) امث **دِھیمی آواز.** پلا مار کر دیا بُجھاتی ہے ، زیر لبی میں بات کرتی ہے. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۱۵۷). [زیر+ لب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]

---مانیا (---کس ن) امذ.
خفیف درجے کا جنون یا مالیخولیا. زیر مانیا (Hypomania) زیر مانیا ، مانیائی ہیجان کی خفیف ترین قسم ہے. (۱۹۳۷ ، طب قانونی ، ۱ : ۶۰۰) [زیر + انگ : مانیا Mania - جنون ، مالیخولیا

---مُخاطی (---ضم م) صف.
کسی قدر لُعاب دار یا لیس دار. زیر مخاطی تہ Submucous Layer اِتصالی بافت کے ایک ڈھیلے جال سے بنی ہوتی ہے. (۱۹۳۴، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۷). [زیر + ع : مُخاط - رینٹ ، ناک کی ریزش + ی ، لاحقۂ صفت].

---مُخاطِیَہ (---ضم م ، کسِ ط ، فت ی) امذ.
کسی قدر لُعاب دار یا لیس دار مادہ. مُخاطی جِھلّی کو تباہ کر دینے کے بعد زیر مُخاطیہ (Submucosa) پر حملہ آور ہوتے ہیں. (۱۹۸۳، حیوانی نمونے ، ۳۸). [زیر مُخاطی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مَدارِینی (---فت م ، ی مع) صف.
منطقۂ حارّہ کے اِردگرد کا خِطّہ. برخلاف اس کے پیری اسپوریسی اور انگیرلوسی میں نسیجے رنگین ہوتے ہیں اور یہ زیادہ تر مدارینی (Tropical) اور زیر مدارینی (Subtropical) علاقوں میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خُردحیاتیات ، ۲۱۹) . [زیر + مدار (رک) + ینی ، لاحقۂ صفت].

---مَشق کس صف(---فت م ، سکہ ش).(الف) امذ.
وہ چمڑا یا وصلی جسے لکھنے کی مشق کرتے وقت کاغذ کے نیچے رکھ لیتے ہیں.

سُورج زر فشاں مشق کا تُجھ وَرق
بنور سپورن زیرِ مشق

(۱۶۵۷ ، گُلشن عشق ، ۲۶). (ب) صف. ۱. **ہاتھ پر چڑھا ہوا رواں** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات) . ۲. **تابع ، مُطیع** . اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم ابلیس کی زیر مشق خاص ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۸۰) . میں زمانہ نہ کم اوّل سے آخر تک کہوں گی ، بڑھیا کی زیرِ مشق رہوں گی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۱۳) . ۳. **وہ چیز یا جگہ جسے بار بار استعمال کیا جائے ، استعمال میں** . اس میں دریاؤں کی مُسلسل قطع و برید سے کئی ایسے درّے نمودار ہو گئے ہیں جو صدیوں سے بیرونی حملہ آوروں اور تجارتی قافلوں کے زیرِ مشق رہے ہیں. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۰). [زیر + مشق (رک)].

---مُطالَعَہ کس صف(---ضم م ، فت ل ، ع) صف.
جس کا مُطالعہ کیا جا رہا ہو ، جو مطالعہ میں ہو ، دورانِ مطالعہ . زیرِ مطالعہ عنصر کے نمونے پر تیز رفتار نیوٹرانوں کی ایک بیم کو پڑنے دیا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، نکلیائی توانائی، ۳۱). پاکستانی اخبارات بھی باقاعدہ سے میرے زیرِ مطالعہ رہے ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ جولائی ، ۱۳). [زیر + مُطالعہ (رک)].

---میانَہ (---کس م ، فت ن) صف.
درمیانی درجے کا ، متوسط (جامع اللغات). [زیر + میانہ (رک)].

---ناف کس صف ، امذ.
ناف سے نیچے کا حِصّہ ، پیڑو . روحانی طہارت جیسے توحید و عقائد اور جسمانی جیسے ختنہ، ناخن ترشوانا، موچھ اور بغل اور زیرِ ناف کے بال دور کرنا. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۷). مُونچھ اور بغل اور زیرِ ناف کے بال دور کرنا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۳). [زیر + ناف (رک)].

---نامی (---کس م) امذ.
(حیوانیات) **نیچے کی طرف بڑھا ہوا فِقرہ.** پہلے دو فِقروں کے مرکزینہ سے ایک وسطی بطنی زیر نامی لٹکا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۳۹، ابتدائی حیوانیات ، سعیدالدین ، ۳۴۷). [زیر + نامی (رک)].

---نَظَر کس صف(---فت ن ، ظ) صف.
جس کا مطالعہ کیا جا رہا ہو ، زیرِ مطالعہ. زیرنظر مجموعۂ میں آپ کو ان کی (لطیفِ اثر) شاعری کا وہ آہنگ نظر آئے گا جسے سلسلۂ راسخہ کی غزل گوئی کہنا مناسب ہے. (۱۹۸۳،حصارِ انا ، ۲۱). [زیر + نظر (رک)].

---نَظَر رَکھنا ف م.
۱. **نگاہ میں رکھنا ، پیشِ نظر رکھنا ، بار بار دیکھتے رہنا.** معلوم ہوتا ہے عدیم الفرصتی کی وجہ سے آپ نے وہ مضمون بہت سرسری نظر سے دیکھا ہے ، بہرحال میں آپ کا خط زیرِنظر رکھوں گا. (۱۹۲۵ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۳۸). ۲. **حراست میں رکھنا** (نوراللغات).

---نَفَس کس صف(---فت ن ، سک ف) م ف.
تحت الشعور میں ، باطنی طور پر. جب شہزادگی کے بہ خواہشمند ، مزدوروں اور کسانوں کے غم میں موٹے ہونے کا ڈراما شروع کرتے تھے تو زیرِنفس کیا گزرتی تھی. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۳۲۲) . [زیر + نفس (رک)].

---نَفسی (---فت ن ، سک ف) صف.
تحت الشعوری ، باطنی. پھر وہ اپنی زیر نفسی کیفیت کا تجزیہ کرنے لگا. (۱۹۶۸، شکست ، ۷۱). ان جوابات سے اس فرد کی زیرنفسی کیفیت کے متعلق نتائج مرتب کیے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، ن ، م ، راشد ، ایک مطالعہ ، ۹۸). [زیر + نفس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نِگاہ صف(---کس ن) م ف.
مدِّنظر ، توجہ نیں. ہم نے یہ خیال کیا کہ سرحد کی امن و عافیت اور خوش حالی ایسی عظیم الشان بات تھی کہ وہ گورنمنٹ انڈیا کی زیرِنگاہ براہِ راست رہنی چاہئے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۴۶) . [زیر + نِگاہ (رک)].

---نِگرانی کس صف(---کس ن ، سک گ) م ف.
دیکھ بھال میں ، زیرِ انتظام. گذشتہ ایک سال کی مدّت میں جو ۸۷ء کی زیرنگرانی گزری ہم نے کیا کیا؟ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر، ۳ : ۹). مقامی لوگوں ہی میں اِتنا شعور پیدا کرنا ضروری ہے کہ وہ مہذب انسانوں کے زیرِنگرانی جنگلات کو کاٹیں اور کاشت کریں. (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۲۳۰). [زیر + نگرانی (رک)].

---نَگیں کس صف(---فت ن ، ی مع) صف ؛ م ف.
تصرّف یا اختیار میں ، مطیع ، محکوم ، مُسَخّر.

لیا یونچ اور ملک خاور زمیں
لیایا سارا حیدر نے زیرنگیں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۸).

بجز تیرے دہن ہرگز نہ چاہوں دولتِ عنقا
اگر خورشید کے مانند فلک زیرنگیں آوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۱).

یہ کاسۂ فیروزہ گوں ہے شیشہ بازِ پُرفنوں
جتنے چِھل ہیں اور فسوں سب اس کے ہیں زیرنگیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۷). ایک میں سلیمان ہوں کہ تمام ملک زیرِ نگیں ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۱۲).

زیرنگیں زمین ہے قبضے میں آسماں
آفاق پر حکومتِ پیرِ مغاں ہے آج

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۸). جب حکومت ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ سے نِکل کر براہِ راست تاج برطانیہ کے زیرنگیں آ گئی تو اخبار مُلکی مسائل پر رائے زنی کرنے لگے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیتِ صحافی ، ۲۹). اف : آنا ، لانا ، ہونا . [زیر + نَگیں (رک)].

---نُہوض (---ضم ن ، و مع) امذ.
(حیاتیات) **پردۂ جنین کے اندرونی خلیوں کی تہ.** عصبی تختی کے نیچے والے زیرنُہوض کے اوپر ایک دراز بن جاتی ہے جو پشت ڈور اور میان ادمہ بناتی ہے. (۱۹۴۹ ، ابتدائی حیوانیات ، سعیدالدین، ۳۹۷). [زیر + ع : نہوض - کھڑا ہونا].

---و بالا ہونا محاورہ.
نیچے اُوپر ہونا ، تہ و بالا ہونا ، تلپٹ ہونا.

تری عمر کا نامہ کالا ہوا
ترا کام بھی زیر و بالا ہوا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۴).

چڑھ کے کوٹھی پر سے جو اُترے جناب
دم ہمارا زیر و بالا ہو گیا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدر آبادی ، د ، ۹۸).

---و زبر (---و مع ، فت ز ، ب).(الف) امذ.
کسرہ و فتحہ ؛ حروف کے اعراب. اب لوگوں کا یہ حال ہے کہ اس کا درس دیتے اور حروف کے مخارج اور زیر و زبر کو درست کرتے ہیں . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۰۹). یعنی زیر و زبر کی غلطی حافظوں سے بھی ہو ہی جایا کرتی ہے. (۱۹۳۹ ، مُطالۂ حافظ ، ۸۷). (ب) صف. **اُلٹ پُلٹ ، درہم برہم ، تہ و بالا ، تلپٹ ، تباہ.** عالِم عالم کوں زیر و زبر کرنا ہے. (۱۶۳۵ ، سبِ رس ، ۱۱۸).

پڑیا داب اس کا زمانے اوپر
ہوئی دھرت گھم ڈر سوں زیر و زبر

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۲۳).

جب سیں وہ مُصحفِ رُخسار کو میں نئیں دیکھا
ہے یہ سیپارۂ دل زیر و زبر یا مولا

(۱۷۴۷ ، دیوانِ قاسم ، ۸).

حجازی امیروں کے گھر جاکے دیکھے
خِلافت کو زیر و زبر جاکے دیکھے

(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۳۰).

کانپنے لگتے ہیں جب تارے بساطِ چرخ پر
عالِمِ اسباب کو زیر و زبر پاتا ہوں میں

(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۲۶). ان میں نئی زندگی کی واضح اور توانا آوازیں گُونجنے لگیں اور خوابِ خرگوش کا طلسم زیر و زبر ہوگیا. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۸). اف : کرنا ، ہونا. [زیر + و (حرفِ عطف) + زبر (رک)].

---ہدایَت کس اضا(---کس ہ ، فت ی) م ف.
حکم کے مطابق ، حسبِ ہدایت اظہارات گواہان حاضرکرکے ... جج کے روبرو اور زیرِ ہدایت اور التماس ذاتی جج کے لئے جائیں. (۱۹۰۸ ، جدید مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۸۷).[زیر + ہدایت (رک)].

---ہونا محاورہ.
مغلوب ہونا ، شکست کھانا.

ترکمان شہ توں بھوت ہے دلیر
کہ تُجھ ہات تَل دبو ہوتے ہیں زیر

(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۶۶).

یک وقت زیر ہی زیر ہو وے
گر باز ہے جوں بٹیر ہو وے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۵).

کیا قدرتِ خُدا ہے کہ رُوباہ شیر ہوں
جب اُن سے چھین لے کوئی دریا تو زیر ہوں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۶). کنگ کانگ ، علی ، باسکو بو جیسے نامی پہلوان بھی ان کے ہاتھوں زیر ہوئے. (۱۹۶۲ ، رستم زماں گاماں ، ۱۲۶).

زِیرا (ی مع) امذ.
رک : زِیرہ. زِیرا سی تو آنکھیں ہیں اور ٹیٹے سی ناک ہے . (۱۷۴۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۸۶).

کئی دن تربھلہ دے اور کتیرا
مساوی وزن میں ہو اُنکے زِیرا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰).

سیوتی کھا کے مر گئے ہیرا
رہ گیا سو گلاب کا زیرا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۴)۔ [زیرہ (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

زِیرا کہ (ی مع ، فت مج ک) حرفِ استدرا ک۔
کیونکہ ، اس لیے کہ۔
زیرا کہ تُو اے حبیبِ مولیٰ
پاویں گا وہاں مقام اعلیٰ
(۱۷۹۲ ، بشت بہشت ، ۸ : ۱۶۹)۔ [ف]۔

زِیرْباج (ی مع ، سک ر) امذ۔
وہ شوربا جو سرکہ ، زرشک اور خشک میوے ڈال کر پکایا جائے اور اس میں خوشبو کے لیے زعفران اور زیرہ ڈالا جائے اور پھر بعض چیزوں سے شیریں کیا جائے (مخزن الجواہر ، ۴۲۳) . جو غذا قوّت بخش اور لذیذ ہو وہ بدن کو قوّت اچھی بخشتی ہے جیسے مُرغی اور پہاڑی بکرے کا گوشت اور زیرباج اور سپندباج جو کہ اسی گوشت سے تیّار کیے جاتے ہیں۔ (۱۲۰۹ ، امام ابو عبداللہ، جامع العلوم و حدائق الانوار (ترجمہ)، ۱۵۷)۔ زیرباج گوشت کا شوربا ہے کہ سیرکہ اور ترکاریاں مناسب ڈال کے پکاتے اور زعفران سے خوشبو کر کے زیرہ اور کُچھ شیرینی ملاتے ہیں . (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۲۴)۔ [ع]۔

زِیرَک (ی مع ، فت ر) صف۔
دانشمند ، دانا ، عقلمند ، ہوشیار ، تیز فہم۔
تب او مُرغ زیرک اپس مار پر
سویک جھاڑتے پھل لیا توڑ کر
(۱۶۴۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۵۵)۔
یعنی تھی بنی بی ذہن زیرک
جو دک تھے جوان اور پیرک
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰)۔
وہی تو مُرغ چمن میں ہے باغباں زیرک
قفس کو دیکھ کے جو سُونے آشیاں پھر جائے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۳۳۴)۔ وہی زیرک وہی دانشمند ہے جو اس سوال کا جواب معقول دے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۷۲)۔ مرزا بندہ بے انتہا زیرک و مُنتظم و شجاع اور دوراندیش واقع ہوئے تھے۔ (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۳۰) . انتظار میں بیٹھی تھی وہ بڑی زیرک اور غمگسار طبیعت کی لڑکی تھی۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۴۵)۔ [ف]۔

زِیرَکانَہ (ی مع ، فت ر ، ن) صف۔
دانشمندانہ،فراست آمیز۔ اُستاد شاباش تمہاری زیرکانہ سمجھ کو اور ہزار آفریں تمہاری حکیمانہ سُرعتِ انتقال پر۔ (۱۸۴۳ ، مفتاح الافلا ک ، ۱۴۵)۔ [زیرک (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

زِیرَکی (ی مع ، فت ر) امث۔
دانائی ، عقلمندی ، ہوشیاری ، فہم و فراست۔
عطارد سو زیرک سعد مشتری سو ناہید جنگے منجار لشکری
(۱۶۷۲ ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۸)۔
زیرکی سے ہو گئے زیرک بُزرگ
دانتی دانتوں سے دکھائے چشم گُرگ
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۶) . ماشاءاللہ تم نوجوان بھی ہو، خوبصورت بھی ہو ، تمہاری زیرکی بھی کُچھ کم نہیں ہے اب پھر اس سے زیادہ کیا چاہتے ہو۔(۱۸۹۱ ، قِصّۂ حاجی بابا اصفہانی، ۲۹۶)۔
دانائیٔ کردگار بے حد
اِنسان کی زیرکی مُقیّد
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۹)۔
ایک ہیں بازار میں سنگ و زر و سیم و کلوخ
غرّۂ دانش غلط ، بیجا غرورِ زیرکی
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۷۸)۔ [زیرک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

زِیرَگی (ی مع ، فت ر) امث۔
(نباتیات) **پُھول کے زیرہ دانے کا کلغی تک مُنتقل ہونے کا عمل ، بارداری۔** پُختہ زیرگی وہ عمل ہے جس میں زیرہ پُختہ کلغی کی سطح پر مُنتقل ہو جاتا ہے . (۱۹۳۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۳۴) جب ہوا تیز تیز چلتی ہے تو تیّار شُدہ (Polen Grains) جھڑنا شروع ہو جاتے ہیں جن میں سے کُچھ مادہ پُھولوں پر گر جاتے ہیں اور اسی طرح زیرگی (Pollination) کا عمل پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۱۰۶) . [زیرہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

زِیرو (ی مع ، و مج)۔(الف) امذ۔
صفر۔ آٹھ انسٹھ پر اپن والی ڈائل کو دس پر کیا ، ایک سیکنڈ دس پر رکھا اور پھر زیرو پر کر دیا۔ (۱۹۶۳ ، نصرت ، جون ، ۹۳)۔ (ب) صف۔ (**مجازاً**) **ہیچ ، خالی ، بےکار۔** کرکٹ کے تو ہیرو ہیں مگر گفتگو میں زیرو ہیں۔ (۱۹۸۶ ، خواتین ڈائجسٹ ، جنوری ، ۲۱) . [انگ : Zero]۔

---بَلْب (---فت ب ، سک ل) امذ۔
صفر طاقت کا بلب جو سب سے کم روشنی دیتا ہے۔ اس نے ٹیبل کا زیرو بلب روشن کیا . (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۶۴)۔ [زیرو + بَلب (رک)]۔

زیروں سے شیر ہوتے ہیں کہاوت۔
بچے ہی بڑے ہو کر مضبوط اور بہادر بنتے ہیں ؛ ادنیٰ ہی اعلیٰ بھی ہو جاتے ہیں۔
میرا ننّا جوان ہوے گا
زیروں سے شیر ہوا کرتے ہیں
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۷۹)۔

زِیرَہ (ی مع ، فت ر) امذ۔
۱ (اَ)**ایک پودا جس کے گُنچھےدار پُھولوں سے جھڑنے والے سہین لمبوترے بیج گرم مسالے کے اجزا میں شامل ہیں۔** زیرہ ، یہ عشبی پودا (بوٹی) کشمیر اور شمال مغربی ہمالیہ میں جنگلی حالت میں پایا جاتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۶۹) . خوشبودار جڑی بُوٹیوں کے ساتھ ساتھ ان پودوں کی کاشت بھی خاصے پیمانے پر ہوتی تھی جن سے کپڑے بنتے ہیں ، یعنی

ایک طرف زعفران ، مُعَصْفر (Safflower) زِیرہ (Cumin) کشنیز ... سن اور کپاس کی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۶) (ii) اُس پودے (زِیرے) کا بیج جو خوشبودار ہوتا ہے اورکھانوں میں ڈالا جاتا ہے نیزگرم مسالےکے اجزا میں شامل ہے - اِس کی دو قسمیں ہیں سفید اور سیاہ.

مانگے جو زِیرے کو دانہ پائے وہ کرماں کا ملک
چاہے جو طوطی کا ہر اُس کو بلے ہندوستان

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۴). بہتیری ستاول پھانکی ، زِیرہ پیا ، حکیم کا عِلاج کیا. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۷۵). ایکھہ ، انگور ، کیلہ ، پوست ، زِیرہ ، اسپغول ، ان چیزوں میں نویں حصے سے لیکر چہارم تک سرکاری مالگزاری میں داخل ہوتا تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۲۰۲). یہ دھنیا ہے اور وہ بادیان ، یہ زِیرہ ہے وہ اِلائچی. (۱۹۸۱ ، سفر نصیب ، ۳۳). ۲. مُختلف قِسم کے پُھولوں میں مُختلف وضع کے چھوٹے دانے جو پُھول کے بیچ میں پنکھڑیوں کے اندر ہوتے ہیں ، زرِگُل.

بحر و بر میں سب کو تیری ذات سے اُمید ہے
در صدف میں قطرہ ، زِیرہ غُنچے میں زر ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷). گُل قند گلاب کے تازہ پُھولوں سے جن کا زِیرہ اور سبزی دور کر دی گئی ہو اور شکر سفید یا مصری یا شہد سے بنتا ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۰۱). دوسری شہد کی مکھیوں (Honey Bees) کی غذا زِیروں (Pollens) اور شہد (Nector) پر مُشتمل ہوتی ہے . (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۳۰). [ف : زِیرہ ؛ قب : س : جیر जीर].

---تھیلِیاں (---ی لین ، کس ل) امث ؛ ج.
(نباتیات) **دو بیضوی شکل کے چھوٹے بذرہ دان جو ہر ایک زر ریشے کی زیریں سطح پر ہوتے ہیں ، کوچک بذرہ دان.** ہر زر دان میں دو فص (Lobes) ہوتے ہیں اور ہر فص میں دو خانے جن کو زِیرہ تھیلیاں ... کہتے ہیں ان کے علاوہ ان کو کوچک بذرہ دان ... بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید سہاجر) ، ۱۳۱). [زِیرہ + تھیلی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
(نباتیات) **پھول کا وہ جوف جس میں زرِگُل پایا جاتا ہے ، وہ خانہ جس میں زِیرہ ہوتا ہے** (انگ : Pollen-Chamber). اُس کے علاوہ پوبلیا (نیوسیلس) کے راس میں ایک جوف بن جاتا ہے جسکو زِیرہ خانہ کہتے ہیں . (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (سیعدالدین)، ۲ : ۶۵۶). [زِیرہ + خانہ (رک)].

---دان امذ.
(نباتیات) **زر ریشے کا وہ حِصّہ جس میں زِیرہ ہو.** مادین پروانہ ان پُھولوں میں سے ایک کے زِیرہ دان میں سے زرّین زِیرہ جمع کرتی ہے. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۹۴). [زِیرہ + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---دانے امذ ؛ ج.
(نباتیات) **نہایت چھوٹے دانے جو زِیرہ تھیلیوں میں بھرے ہوتے ہیں اور خُردبین کے بغیر دیکھنے سے ایک سفوف کی شکل میں** دِکھائی دیتے ہیں (انگ : Pollen Grains). تھیلیوں میں بہت سے چھوٹے خُردبینی جسامت کے دانے ہوتے ہیں جو زِیرہ دانے کہلاتے ہیں. (۱۹۴۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۳۴). اس شہد میں جو وہ پُھول سے لاتا ہے زِیرہ دانے لگے ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۷۶).[زِیرہ + دانے (دانہ (رک) کی جمع)].

---زِیرَہ کَرْنا محاورہ.
کُوٹ کر باریک کرنا (فیروزاللغات).

---سُفَید کس صف(---ضم س ، ی لین) امذ.
زِیرے کی ایک قسم ، سفید زیرہ ، کمونِ ابیض ، کمونِ نبطی (سیاہ زیرے کے بالمقابل). گرم مصالحہ: لونگ ... زیرۂ سفید. (۱۹۴۸ ، شاہی دسترخوان ، ۱۹). [زِیرہ + سفید (رک)].

---سِیاہ کس صف(--- کس س) امذ.
زیرے کی ایک قسم ، کالا زیرہ ، کمونِ اسود ، کمونِ کرمانی (سفید زیرے کے بالمقابل). لونگ ، کالی مرچ ، چھوٹی بڑی الائچی ، تیزپات ، زیرہ سفید ،زِیرۂ سیاہ. (۱۹۴۸ ، شاہی دسترخوان ،۱۹). [زِیرہ + سیاہ (رک)].

---گُل کس اضا(---ضم گ) امذ.
(باغ بانی) **سرخی مائل زرد رنگ کا زِیرہ جو گُلاب کے بیچ میں اور بعض دوسرے پُھولوں میں بھی ہوتا ہے - اس کو زرِ ریشہ اور زِیرہ گل بھی کہتے ہیں** (ا پ و ، ۶ : ۱۳۹). [زِیرہ + گُل (رک)].

---گوشْت (---و مع ، سک ش) امذ.
گوشت اور زِیرے کا شوربہ دار سالن. منجملہ اور کھانوں کے زِیرہ گوشت لایا گیا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۸۰). [زِیرہ + گوشت (رک)].

---گِیر (---ی مع) امث.
(نباتیات) **پُھول کی کلغی جو زِیرہ حاصل کرتی ہے.** ایک چھوٹی نے جو ایک کلغی (زِیرہ گیر) پر ختم ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، عمل نباتیات ، ۵۹). ایسے کئے پُھول کے زِیرہ گیر پر اگر کسی برش سے زِیرہ چھڑک دیا جائے تو صحیح بیج پیدا ہونگے. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۵۴۴). [زِیرہ + ف : گیر، گرِفتَن ـ پکڑنا].

---وَش (---فت و) امذ.
(نباتیات) **نسیجے کی شاخ پر نمودار ہونے والا نر عضو** (انگ : Pollinodium). زِیرہ وش کے مافیہ اوّلین ثمر کے اندر داخل ہونے سے باروری عمل میں آتی ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (سعیدالدین) ، ۲ : ۷۹۹). [زِیرہ + وَش ، لاحقۂ تشبیہ].

---ہَڑ کس اضا(---فت ہ) امث.
ہڑ (رک) کا خُشک شگوفہ. شگوفۂ خُشک کو جو زِیرے کی طرح ہوتا ہے زِیرۂ ہڑ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ، ۶ : ۵۲۵). [زِیرہ + ہڑ (رک)].

زِیری (ی مع نیز مج) صف.
زیر سے منسوب یا تعلق ، دھیما پن ، نیچے سُر میں ہونا. صوت کو

دیگر کیفیات بھی عارض ہوتی ہیں یعنی زیری ، وبمی و غنگی و پیچیدگی. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۵). [زیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زیری (ی مج) صف.
رک: زیریں. یہ زیری خانوادے کی پُرانی مملکت کے پائے تخت القلعہ کی ... بولیاں ہیں. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۱۶). [زیر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

زیریں (ی مج ، ی مع) صف.
۱. نیچے کا ، تحتانی ، نچلی سطح یا نچلے درجے سے تعلق رکھنے والا.

قمر کو کیس طرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
انہیں دو نقطۂ زیریں کا طالب لفظ تھا ید کا

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۹). دستِ بالا ، دستِ زیرین سے بہتر ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النّبی ، ۲ : ۳۱۶). **۲. نشیب یا جنوب کی طرف واقع.** نقشوں میں بصر کا اُوپر والا حصّہ نچلا نیل کہلاتا ہے اور زیریں حصّہ بالائی مصر. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۶). [زیر (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

--- اَدَمہ (--- فت ا ، د ، م) امذ.
(حشریات) حشرے کی بدنی جلد کی بناوٹ میں جو تین پرت شامل ہوتی ہیں ان میں سے درمیانی پرت. بدنی جلد کی بناوٹ میں تین پرت یا تہیں شامل ہوتی ہیں سب سے بیرونی پرت کو کیوٹیکل ، دُوسری کو زیریں ادمہ (Hypoderm) اور تیسری یا اندرونی پرت کو تہ نشین جھلی ... کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۸). [زیریں + ادمہ (رک)].

--- تُراب (--- ضم ت) امث.
زمین کی سطح کے نیچے کی پرت، دُوسری پرت (انگ: **Subsoil**). بالائی تُراب کے نیچے زیریں تراب ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، ترابی خورد حیاتیات ، ۹). [زیریں + تُراب (رک)].

--- تہ (--- فت ت) امث.
تہ کے نیچے کی ، نیچے کی پرت. پودے زیریں تہ (Substratum) سے یک خلوی یا کثیر خلوی رائیذائیڈوں سے جڑے ہوتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۱۳). [زیریں + تہ (رک)].

--- جبڑی (--- فت ج ، سک ب) امث.
(حشریات) حشرات کے سرکاس (کھوپڑی) اور تن کے اِتّصال سے نوّے درجے کا زاویہ بننے کی صُورت میں سرکاس کا وہ لٹکاؤ جس کی بنا پر دہن نچلی جانب زمین کی طرف کُھلے. سرکاس اور تن کے بلاپ سے نوّے درجے کا زاویہ بنتا ہے یا یوں سمجھیے کہ تن میں سے گزرنے والے محور پر سرکاس کا محور ایک عمود کے طور پر قائم ہو جاتا ہے ، اِس قسم کے لٹکاؤ کی وجہ سے دہن زیریں جانب زمین کی طرف کھلتا ہے اس سرکاس لٹکاؤ کو زیریں جبڑی (Hypognathy) کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۹). [زیریں + جبڑی (رک)].

--- رَو (--- و لین) امث.
سطح کے نیچ کا دھارا ؛ (مجازاً) مخفی اثر ، چُھپی ہوئی کیفیت یا صورت حال. ہمارے جدید ادب کی آفاقیت میں یا کستانیت ایک زیریں رو کی طرح سرگرم عمل ہے ، تو یہ بڑی حد تک احمد ندیم قاسمی کے انہیں لمحاتی اور صحافتی مضامین کا کرشمہ ہے. (۱۹۷۸ ، اندازِ نظر ، ۶۷). [زیریں + رو (رک)].

--- سُرخ (--- ضم س ، سک ر) صف.
رک : زیر سرخ. روشنی کی شعاعیں ... زیادہ تر نظری روشنی کی شعاعوں پر مُشتمل ہوتی ہیں. اس کے علاوہ اس میں کچھ زیریں سُرخ ... اور کُچھ بالائے بنفشی شعاعیں ... بھی موجود ہوتی ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۳۹). طیف (Spectrum) کے بعض رنگ مثلاً بالا بنفشی (Ultra Violet) اور سُرخ (Infra Red) جو ہمیں نظر نہیں آتے یہ بہ آسانی دیکھ لیتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۴۴). [زیریں + سُرخ (رک)].

--- سَطح (--- فت س ، سک ط) امث.
نچلا درجہ ، ابتدائی مرحلہ. مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ اصطلاحات زیریں سطح پر آسان ہونی چاہیں. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ (ترجمہ) ، ۳۲). [زیریں + سطح (رک)].

--- کَویلُو (--- فت ک ، ی مج ، و مع) امذ.
(معماری) چھت کی نچلی سطح پر لگائے جانے والے کویلو (ٹائل). کویلوں کی درمیانی جگہوں ... کی تہ پر بعض اوقات زیریں کویلو (Soffit Tiles) رکھے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲۹۳). [زیریں + کویلو (رک)].

--- لَب (--- فت ل) امذ.
(حشریات) حشرات کا نچلا ہونٹ جو ایک مرکب دہنی ٹکڑا ہے (انگ : Labium). زیریں لب کی اصل تقسیم دو حصّوں میں ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۳). [زیریں + لَب (رک)].

--- لَبی (--- فت ل) صف.
زیریں لب (رک) سے متعلق یا منسوب . نباتات پر گُزارا کرنے والی انواع کو انتہائی ضرر رساں خیال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنی بالائی لبی (Labral) اور زیریں لبی (Labial) منقار کے ذریعے پودوں کا رس چُوس لیتی ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۲۷). [زیریں + لب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

--- لَہر (--- فت مج ل ، سک ہ) امث.
رک : زیریں رَو. سیاسی تنگ نظری اور سیاسی تیرہ دلی کے خلاف دونوں کے کلام میں احتجاج کی ایک زیریں لہر ملتی ہے. (۱۹۷۱ ، ہم نفسانِ رفتہ ، ۲۲۶). [زیریں + لہر (رک)].

--- نَبات (--- فت ن) امث.
اُونچے درختوں کے زیرِسایہ اُگنے والے چھوٹے پودے اور جھاڑ جھنکاڑ. طالب علم کے لیے اس سے بہتر کچھ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے میدانی مشاہدات کسی معین ... نخلستان اور اُس کی زیریں نبات اور درختوں وغیرہ پر شروع کرے. (۱۹۴۳ ، مبادیٔ نباتیات (سعید الدین) ، ۲ : ۷۱۱). [زیریں + نبات (رک)].

---وادی امث.
نشیب یا جنوب کی طرف واقع وادی. دریائے سندھ اپنی زیریں وادی میں نہایت سُست رفتار سے بہتا ہے اور بل کھاتا ہوا آگے بڑھتا ہے. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۳۱). [زیریں + وادی (رک)].

زیرِینی (ی مع ، ی مع) صف.
نیچے کا ، تلے کا.
لٹاپٹ ہوے یار زمیں کے اوپر ستے ہات اسکے زیرینی اوپر (۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۲۰). جن کی زیرینی جانب کی پرتیں ہم مرکزی طور پر لاتعداد نالیوں کے گرد مرتب ہوتی ہیں. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱ : ۶۵). [زیریں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زِیرْیوگرافی (ی مع ، سک ر ، و مج ، کس مج گ) امث.
چھپائی کا ایک طریقہ جس کی بنیاد سیاہی کے پاوڈر کا کسی سطح پر بجلی کی مدد سے پگھل کر چپٹ جانا ہے ، اس چھپائی میں سارا عمل بجلی اور روشنی کے ذریعے ہوتا ہے (اور یہ عکس بالکل سادہ کاغذ پر لیا جاتا ہے). زیریوگرافی میں کوئی گیلی چیز یا کیمیائی اجزاء نہیں ہوتے. (۱۹۷۸ ، آفسٹ لتھوگرافی ، ۱۱۹). [انگ : Xerography].

زِیشت (ی مع ، سک س) امث.
زندگی ، حیات ، جینا ، عُمر.

زیست ہے اس کی جو اپنی جان پیارے سے بلا
جی ستی غافل رہا جگ جگ جیا تو کیا ہوا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۰).

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا
درد کی دوا پائی ، درد بے دوا پایا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳).

تیری دلاوری پہ ہے دارومدارِ زیست
تیری کُمک پر اب ہے رہائی کا انحصار
(۱۹۲۶ ، مطلعِ انوار ، ۸۷).

آج ہم زیست سے بھی ہار گئے
کل اجل سے بھی نہ ہارے ہوں گے
(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۶۸). [ف : زیست (زیوست ، زیِ ہست) ، قب : س : جیو + اس जीव+श्वास].

---بَسَر کَرْنا محاورہ.
زندگی گزارنا.

اسطرح زیست بسر کی کوئی پُرساں نہ ہوا
یوں میں دُنیا سے اُوٹھا داغ عزیزاں نہ ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۵).

---بَسَر ہونا محاورہ.
زندگی گزرنا.

کس طرح زیست بسر ہو گی بتا تو یارب
حسرتِ دل کو غم دہر جو کافی نہ ہوا
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۳۳).

---بھاری ہونا محاورہ.
زندگی تلخ ہونا ، جینا دُوبھر ہونا ، گزارا مُشکل ہو جانا.

سخت جانی ہو گئی نازک مزاجی کو مُضر
شیشۂ دل پس گیا جب زیست بھاری ہو گئی
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۶۰).

---بَھر م ف.
زندگی بھر ، تمام عمر ، تاحیات.

زیست بھر آیا نہ رازِ عشق ہرگز تا زباں
ہائے بے تعبیر یہ خوابِ پریشاں رہ گیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۰).

---تَلْخ کَرْنا محاورہ.
ایسی تکلف دینا کہ جینے کا لُطف نہ رہے ، زندگی دُوبھر کرنا.

فراقِ یارِ شکرلب نے زیست کر دی تلخ
ہوئی ہے چاشنیٔ مرگ کی زباں مُشتاق
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۳).

---تَلْخ ہونا محاورہ.
زندگی ناگوار ہونا ، جینا دُوبھر ہونا ، زندگی بے لُطف ہو جانا.

پھیر دے سب پر چھری کہدو کوئی صیّاد سے
زیست ہے ہم نو گرفتاروں کو زیرِ دام تلخ
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۴).

تلخ اُن کو زیست تھی انھیں سر بارِ دوش تھا
دونوں دلاوروں کو شجاعت کا جوش تھا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۸).

---حَرام ہونا محاورہ.
زندگی ناگوار ہونا ، جینا دُشوار ہونا.

موت کا سامنا تھا ہو گئی تھی زیست حرام
قصد کرتی تھی نکل جانے کا جانِ ناکام
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۳۵).

اختر اس میکدۂ شعر میں ہے زیست حرام
ساغرِ عمر کہیں اور ڈبویا ہوتا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹).

---دُوبَھر ہونا محاورہ.
زندگی دُشوار ہونا ، گُزارا مشکل ہونا.

اب تو دم بھر کو زیست دُوبھر ہے
رنجِ فُرقت سے حال ابتر ہے
(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

---سے بیزار/خَفا صف.
وہ جس کو زندگی دُوبھر ہو ، وہ جو زندہ نہ رہنا چاہے (نوراللغات جامع اللغات).

---سے تَنگ ہونا محاورہ.
زندگی سے بیزار ہونا.

زِیست سے تنگ دل ایسا ہے کہ اب ڈوب مریے
نظر آئے جو کوئی چاہِ ذقن ان روزوں
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۳).

زِیست سے تنگ ہیں نہ چھیڑ ہمیں
دیکھ غُصّہ حرام ہوتا ہے
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۸۸).

--- سے دِق ہونا محاورہ.
رک : زِیست سے تنگ ہونا
رُکتا تھا جو دم زِیست سے دق تھے وہ گرفتار
معلوم یہ ہوتا تھا کہ برسوں کے ہیں بیمار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۰۷).

--- سے ہاتھ دھونا محاورہ.
زِندگی سے مایوس ہونا ، موت پر آمادہ ہونا ؛ زِندہ نہ رہنا.
پانی جو پھینکتا ہے یہ خرطوم سے کبھی
دھوتا ہے زِیست سے فلکِ بے مدار ہاتھ
(۱۸۷۲ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۰۹).

--- کا اِعتِبار نہیں فقرہ.
زِندگی کا بھروسا نہیں ، زندگی ناپائیدار ہے. تمہیں دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے ، زِیست کا اعتبار نہیں بشر کا اِختیار نہیں .
(۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۶۲).

--- کاٹنا محاورہ.
زِندگی بسر کرنا ، بمشکل گزارا کرنا.
اے زِیست زِیست وہ تھی جو کاٹی عدم کے بیچ
گُزری تُجھ عہد میں تو عجب درد و غم کے بیچ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۷).

میں نے جس طرح زِیست کاٹی ہے
ایک دن ہی سہی بسر تو کر
(۱۹۷۰ ، ماجرا ، ۲۲).

--- کا حَظ اُٹھ جانا / اُٹھ چُکنا محاورہ.
لُطف زندگی جاتا رہنا ، جینے کا مزہ نہ رہنا ، جینا بے لُطف ہو جانا ، زِندگی بے لذت ہو جانا.
آپ پہلوئے غیر میں بیٹھے
اُٹھ چکا زِیست کا یہاں سے حَظ
(۱۸۴۴ ، ممنون (فرہنگِ آصفیہ)).

--- کٹنا محاورہ.
زندگی بسر ہونا ، دِن گُزرنا.
ہیں عاشق اور بھی لیکن جو تُجھ بن یار گُزرے ہے
کِسو کی زِیست کلبے کو بایں اوقات کٹتی ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹).

ایسی خانہ خراب کے ہاتھوں
نہ کٹی زِیست کوئی دم اچھی
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۵).

تھی غرض واللہ مجھ پہ راحتِ دُنیا حرام
کش مکش ہائے الم میں زِیست کٹتی تھی مدام
(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۲).

--- کَرنا محاورہ.
جینا ، زِندگی بسر کرنا.
کر زِیست اس طرح سے جہاں میں کہ بعدِ مرگ
نفریں کوئی کہے نہ ، اگر آفریں نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۰). اس فرقے کے ساتھ جو ... کینہ وری میں گرفتار ہے ، کیوں زِیست کیجیے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۳۵).
میرے سینے میں ترا نام دھڑکتا ہے ابھی
زِیست کرنے کو مرے پاس بہت کچھ ہے ابھی
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۰۴).

--- کے دِن بَھرنا محاورہ.
زندگی کے دِن پُورے کرنا ، تکلیف اور رنج میں زندگی بسر کرنا.
چار و ناچار بنے گی جس طرح
اپنے دن زِیست کے بھر جائیں گے ہم
(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۷۶).

آنکھوں میں ہے دم جسم ہے بے تاب و تواں
اے جان میں اب زِیست کے دن بھرتا ہوں
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں)، قصائدِ سحر ، ۲۴۲).

--- کے لالے ہونا محاورہ.
جان خطرے میں ہونا ، جینے کے لالے پڑنا.
تجھ پر اے رشکِ چمن نرگس اگر بیمار ہے
باغ میں لالے کو اپنی زِیست کے لالے ہوئے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۷۰).

--- کے مَزے لینا محاورہ.
جینے کا لُطف حاصل کرنا ، عیش و آرام سے بسر کرنا.
آگے جو بڑھے گا وہ مزے زِیست کے لے گا
پیچھے جو ہٹے گا وہ فنا ہو کے رہے گا
(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۵۲).

--- گُزَرنا محاورہ.
زِندگی بسر ہونا ، عُمر بیتنا ، زِندگی کٹنا.
بحرِ جہاں میں زِیست ہماری
شکلِ حبابِ دریا گُزری
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۸).

زِیطاق (ی مع) امذ.
اگر یعنی عود کی قسموں میں سے ایک قسم. اگر یعنی عود کی بہت سی قسمیں ہیں ، ہندی ، سمندوری ، قماری ... لوامی اور زیطاق.
(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳۴). [غالباً زیطاق (جگہ کا نام) + ی ، لاحقۂ نسبت].

زَیغ (ی لین) امذ.
کجی ، ٹیڑھا پن ؛ حق سے انحراف ؛ شک. دفع کرنا ، تاویلات

اہل زیغ و ضلال اور طعن ملاحدہ اور زنادقہ خسران مال کا.(۱۸۵۱، جائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۳). زیغ و کجروی اور خا کم بدہن اپ کے گمراہ ہو جانے کا تو سوال ہی کیا، آپ کوئی ادنیٰ درجے کی نافرمانی بھی نہیں کرتے تھے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اگست ، ۳). [ع : (ز ی غ)].

زِیق زِیق (ی مع ، ی مع) امث.
چوہے کی آواز. اب جن چو بچّے کے پانی میں سے چوہے کی شکل میں نِکلا اور زِیق زِیق کرنے لگا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۱۸). [حکایت الصّوت].

زِیل (ی مع) امث.
چیخ یا چیخ کی سی آواز ، تیز باریک آواز ؛ تیز سُر.

خوش الحان مُرغاں کہ تھے بے حِساب
زِیلاں کھور ہور ان کے چنگ و رباب

(۱۶۳۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۱۰۴).

تربھی اور قرنائے شادی کے دم
لگے بھرنے زِیل اور کھرج میں بہم

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۵).

زہرہ کیا گاتی ہے گردوں کون کرتا ہے خیال
آج کل آواز ہے اُس مہ‌لقا کی زِیل میں

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۲). لڑکے کی زِیل کی آواز بڈھا ڈھول کے ٹکڑے باندھ رہا ہے. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سِکندری ، ۲ : ۸۶۱).
[ف : زِیر (رک) کا بگاڑ].

زیلف (ی مج ، سک ل) امذ.
(موسیقی) **امیرخسرو کا ایجاد کردہ ایک راگ جو راگ کھٹ اور شہناز سے مُرتّب ہے.** اسی قدر نہیں سمجھا جاتا ہے کہ زیلف سہ‌بانہ ، درباری اور ضلع (کھماچ) بھی ہمارے یہاں اسی موسیقی سے آئے ہیں. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۲۵). اصفہان اور نیشاپور کی مناسبت زیلف اور بھیروں سے ہے . (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۷۶). [ف].

زیمانی اَثَر (ی مج ، فت ا ، ث) امذ.
(طبیعیات) **مقناطیسی میدان کی وجہ سے نور کے طیفی خط کا چند اجزا میں تقسیم ہو جانا.** زیمانی اثر (Zeeman Effect) یہ دو قسم کا دریافت ہوا ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۲۳۳) . [زیمان ـ زیمَن Zeeman (ایک ولندیزی طبیعیات دان کا نام)+ ی ، لاحقۂ نسبت + اثر (رک)].

زَین (ی لین) امث.
آرائش ، زیب و زینت ، خُوبی ، خُوبصورتی.

وہ موتی کے مالے بصد زیب و زین
کہیں جس کو آرام جاں ، دل کا چین

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۴۵).

ہو گی انہیں سے مجلسِ ماتم کی زیب و زین
دینگے انہیں وہ لب کہ رہے جس پہ وا حسین

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹).

ہوا رونق فزا با زِینت و زَین
پہن کر پانوں میں نعلینِ کَونین

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، الف). [ع : (ز ی ن)].

ـــُـ الْعابِدِین (ــ ضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس ب ، ی مع) امذ
حضرت امام حسین کے صاحبزادے کا لقب.

مُحِبّاں یو سنو ماتم جلاتا ہے جگر ہر دم
سو زین العابدیں کا غم کرو زاری مسلماناں

(۱۶۷۵ ، مرزا (بیاض مراثی ، ۱۳۹)).

یوں صدا ہاتف سے آئی تین بار
ہے تو زین العابدین اے نامدار

(۱۷۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۲۲). [زین + رک : ال (۱) + عابد (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

ـــُـ الْعِبا (ــ ضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس ع) امذ.
رک : زین العابدین.

ہائے زین العبا ترا بابا
تجھ کوں کہہ کر سلام کونچ کیا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۳). [زین + رک : ال (۱) + عِبا ، (عِباد (رک) کا مُخفف)].

ـــ خان امذ.
ایک فرضی اور خیالی جن ، برصغیر کی اوہام پرست عورتیں اس کے وجود اور تَصَرّفات کی قائل ہیں.

کیا ترے سر آ چڑھے چاروں کے چاروں الاماں
شاہ دریا ، شیخ سدّو ، زین خان ، ننھے میاں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۲). اس زمانے میں بہت لوگ مسلمان کہلاتے ہیں ... قبروں کو سجدہ کرتے ہیں ... زین خان ... وغیرہ کو پُوجتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۱۵). [عَلَم].

زِین (۱) (ی مع) امث ؛ امذ.
۱. **چمڑے وغیرہ کی وہ نشست جو سوار کے بیٹھنے کے لیے گھوڑے کی پیٹھ پر کَسی جاتی ہے ، کاٹھی ، چارجامہ.**

انبر ترنگ ، زِین چند توا چابک سرنگ تِس بیجلی
سورج کرن پرچم دسے غاشا بدل کارا ہوا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹). پھر زِین و لگام گھوڑے کی اتار کے گھوڑوں کوں ... آپ پانو پیادے چڑھتے ہیں. (۱۷۴۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۵۰).

کون یوں اے تُرکِ رعنا زِینتِ فِتراک تھا
خوں سے گلکاری عجب اک زِین کے دامن پہ ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۷). زین گھوڑے کی کمر کے بیچ میں اور پیشانی اس کی چار انگشت کے قریب پھڑکی ہڈی کے پیچھے رکھنی چاہیئے. (۱۸۷۷ ، رائڈنگ اسکول ، ۱۶). جلدی میں آپ نے اس کا بھی اِنتظار نہیں کیا کہ گھوڑے پر زِین کسی جائے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۴۵). ہولی نے مجھے زِین پر چڑھایا اور اپنی سفید گھوڑی پر سوار ہو کر آگے آگے چلنے لگی. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۲۰). ۲. **سائیکل کی گدی.** بائیسکل کی

سواری بھی اچھی چیز ہے بشرطیکہ اس کا زِین ... درست اور کدار ہو. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۸۳). ۳. پالان ، کجاوہ (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ). [ف : زِین ؛ پہلو : زین].

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف.
ایسا گھوڑا جس کی پُشت یا کمر نیچے کو دھنسی ہوئی ہو ، ایسا گھوڑا رفتار کے اعتبار سے عیب دار خیال کیا جاتا ہے اور زیادہ فاصلہ طے نہیں کر سکتا ، کچھی.

مغل سب زِین پُشت اس کو ہیں کہتے
تعجب سے ہیں سارے دیکھ رہتے

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۷). جس اسپ کے پُشت میں خم ہو زِین پشت کہا جاویگا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۰). [زِین + پُشت (رک)].

---پوش (---و مج) امذ.
زِین کے اوپر ڈالنے کا کپڑا ، غاشیہ.

بچھا بیٹھا تھا وہ زِین پوش نیچے
کھڑا تھا اسپ کے سائیس پیچھے

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴۷).

پیدل کھڑے ہیں سامنے باندھے ہوئے قطار
بیٹھے ہیں زین پوش بچھائے ہوئے سوار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۹). ٹیپو کا زین پوش ، یہ زین پوش قرمزی مخمل کا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۰). [زِین + ف : پوش ، پوشیدَن ـ پہنانا ، چُھپانا].

---خانہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں گھوڑے کی زِین ساز اور سواری کے سامان رکھے جائیں. غُلام کے حقیقی چچا سرکار دولت مدار حضرت محمد شاہ بادشاہ فردوس آرامگاہ مغفور کے زِین خانے کی خدمت پر تھے. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۱۵۵). [زِین + خانہ (رک)].

---دار امذ.
گھوڑے کی زِین اور ساز وغیرہ کی نگہداشت کرنے والا مُلازم. گھوڑوں کی تربیت ، خدمت اور نگہداشت کے لیے جن نوکروں کی ضرورت ہوتی تھی اون کی تفصیل یہ ہے، داروغہ، مشرف... نعل بند ین دار. (۱۹۱۲ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۲۱۳). زِین دار ، ، مُلازم بھی مثل نعلبند کے ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۹). [زِین + ف : دار ، داشتَن ـ رکھنا].

---دوز (---و مج) امذ.
زِین سینے والا ، زِین تیّار کرنے والا ، زِین ساز.

صحّاف ، جلد ساز ، ملمچی ، کسان گر
زِین دوز ، گُل فروش ، بساطی ، سفال گر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۱). [زِین + ف : دوز ، دوختَن ـ سینا].

---دَھرْنا / ڈالْنا / لَگانا ف م.
(سواری و باربرداری) **سواری کے لیے گھوڑے کی کمر پر زِین کسنا** (اپ و ، ۵ : ۴۳).

---رَکْھنا ف م.
(سواری یا باربرداری) **گھوڑے کی پیٹھ پر زِین کسنا** (ماخوذ : مہذب اللغات).

---ساز صف.
زین دوز ، چار جامہ بنانے والا (ماخوذ : نوراللغات). [زِین + ف : ساز ، ساختَن ـ بنانا].

---سَواری (---فت س) امث.
گھوڑے کی پُشت پر سوار ہونا ، گُھڑ سواری. حق یہ ہے کہ تمام عیش جسمانی و روحانی کی ترقی کا وسیلہ زِین سواری ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۵۹). نینی تال ، الموڑہ وغیرہ جانے والی موٹر روڈ سے ہٹا ہوا ہے ، اور یہاں اب بھی پیدل ، زین سواری یا ڈانڈی پر پہنچتے ہیں. (۱۹۷۱ ، اردو ، کراچی ، ۴۷ / ۳ ، ۴ : ۳۰). [زِین + سوار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ (قدیم).
گھوڑے پر زِین کَسنا.

سُخن کے گھوڑے کوں اتال زین کروں
اتال بات از شہرِ زرّیں کروں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۳).

---کَسْنا ف م.
گھوڑے وغیرہ کی پیٹھ پر زِین رکھنا ، سواری کے لیے تیّار کرنا. اگر وہ زِین جسکو مستاجر نے کَسا ہے ایسا ہے کہ اوس قسم کا زِین ایسے گدھے پر نہیں کَسا جاتا ہے تو ضمان ہو گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۷). خادم نے کہا تھا کہ میں اپنے لئے گدھے پر زین کسونگا. (۱۹۵۱ ، کتابِ مقدّس ، ۳۱۵).

---کھینْچْنا ف م ؛ محاورہ.
گھوڑے پر زِین کَسنا.

ہے منزلِ مقصد پہ پہنچنا اسے دُشوار
زِین اپنا ہو جس نے فرسِ سنگ کا کھینچا

(۱۸۰۵ ؟ ، دیوانِ بیختہ ، ۲۶).

---لَگام گھوڑی ، بلت رَہی تھوڑی کہاوت.
کسی جُزو پر کُل کا اِطلاق کر لینا (محاوراتِ ہندوستان).

---ہونا محاورہ.
گھوڑے پر سوار ہونا.

راہ رو چونک کہ ہے قافلہ میں تیاری
محمل اونٹوں پہ بندھے فوج میں سب زِین ہوئے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۳).

زِین (۲) (ی مع) امث.
ایک وضع کا موٹا سوتی کپڑا جس سے عام طور پر پتلون نیز پولیس اور اسکاوٹس کی وردیاں یا کھلاڑیوں کے یونیفارم تیار کیے جاتے ہیں. ڈبل زِین کا تھیلا اس کام کے لئے نہایت موزوں ہے. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۹۰). وہ ٹینس کے یُونیفارم میں نہ تھے

جو ... سفید فلالین یا زِین کا پتلون اور سفید ہی فلالین یا ٹوئل کی قمیص پر مُشتمل تھا. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی ، ۸۴). [انگ : Jean].

زِینا (۱) (ی مع) امذ (قدیم).
رک : زِین (۱).

پرت میدان کے میانے صبا اُٹھ پھیر لینے تیں
ان خیالاں کے تیزیاں کوں کسیا ہوں تنگ زِینا کا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۹). [زین (رک) + ا ، (زائد)].

زِینا (۲) (ی مع) امذ.
رک : زِینہ (عموماً قافیے کی ضرورت کے تحت مُستعمل).

مظلوم کی فریاد پہنچتی ہے خُدا تک
بیکس کے لئے آہ سے زِینا نہیں اچھا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۵۳).

میں نے بے نام و نشاں ہو کر یہ پایا ہے عروج
لامکاں زِینا ہے میرے خانۂ برباد کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۳۸).

جو پہنچنا چاہتے ہیں اُڑ کے بامِ اوج پر
ان بِکنوں سے یہاں تعمیر زِینا ہو چکا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۴۴). [زِینہ (رک) کا مُتبادل اِملا].

زِینان (ی مج) امث.
(کیمیا) ایک وزنی اور غیر متحرک گیسی عنصر. زینان ، فلورین کے ساتھ براہِ راست عمل کرکے مختلف فلورائیڈز بناتی ہے. (۱۹۸۵ ، غیرنامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۱۸۴). [انگ : Xenon].

زِینَت (ی مع ، فت ن) امث.
۱. خُوبصورتی ، آرائش ، زیبائش ، آراستگی ، سجاوٹ. اس کے آس پاس زِینت سوں کیے ہیں کام ، چاہِ ذقن اس کا نام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۹).

درکار نہیں ہے بھریں بر میں قبائے زینت
یہ بس ہے خاکساری خاکی بدن ہمارا

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۲۹ / ۱۶۹).

زِینتِ خانہ و رنگینیٔ سقف و در و بام
نرمیٔ بالش و آرائشِ بستر ہمہ ہیچ

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۲۱). وہ گُلِ نو شگفتہ جو رات کے اِبتدائی حصہ میں حُسنِ عروسی کی زیب و زِینت کو دوبالا کر رہے تھے شب مسرت کے فراق کا پیغام پہنچا چکے تھے. (۱۹۱۲ ، شہیدِمغرب ، ۱۸). دیگر امور جلیلہ جن سے شاعری کی زِینت متصور ہے منظوم کیے جاتے ہیں. (۱۹۷۶ ، میر انیس ، حیات اور شاعری ، ۱۷۸). **۲. (اَ) وہ چیز جس سے کسی کی سجاوٹ ہو ، آرائش و زیبائش کی چیز ، خوبصورتی کا سبب.**

داغ کی ہیکل انجھوں کی مالا زینت عشق کی یہی نمانی
پھریں مست جو برہ کے تن کوں موتی لال پرونا کیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۴).

اے زینتِ پہلو تجھے پاؤں گا کہاں میں
اے قوتِ بازو تُجھے پاؤں گا کہاں میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۷۷).

ماہ و انجم سے کہو زینتِ کاشانہ بنیں
کہ پھر آغوش میں وہ عشرتِ آغوش آیا

(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۳). خوبصورت کلنڈر ... اس بوسیدہ دیوار کی زینت تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۱۷). **(اا) رونق ، شان.** جوں خبر اہلِ بیت کے آنے کی پہنچی مجلسِ شراب تیار کر ایک زِینت اور دبدبے سے تخت پر بیٹھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۷). سمندر سے ... موتی نِکلتے ہیں جو ہم عورتوں کے لیے مُوجب زِینت ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۳۲).

زِینت پہ کائنات کی جانے لگی نظر
اب میں ترے خیال کے قابل نہیں رہا

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۲).

باقی نہیں ہے ان کی بصیرت پہ اعتبار
زِینت اگر ہیں بزم کی اہلِ نظر تو کیا

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۸۸). **۳. بناؤ سِنگھار ، بننا سنورنا.**

وقتِ زِینت بھی نہ دیدار مُیسّر ہوتا
آئینہ میرے لیے سدِّ سکندر ہوتا

(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۳۷). [ع : (ز ی ن)].

---بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف.
رونق عطا کرنے والا (مہذب اللغات). [زِینت + ف : بخش ، بخشیدن - دینا ، بخشنا].

---بَڑھانا ف م.
رونق میں اِضافہ کرنا.

دشت و جبل کی گویا قِسمت جگا رہی تھی
شہروں کی بستیوں کی زِینت بڑھا رہی تھی

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۲۹).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
سجانا ، آراستہ کرنا ؛ دلکشی اور حُسن میں اِضافہ کرنا. اے بارِ خدایا زِینت دے میرے باطن کے وجود کوں تیری زینتِ وجود سوں. (۱۷۴۰ ، اِرشاد السالکین ، ۳۷).

دی مرے اشعار نے زِینت تُجھے اے کانِ حُسن
گوشوارہ ہر درِ مضمونِ عالی ہو گیا

(۱۸۵۴ ، غُنچۂ آرزو ، ۲۳). ایک بادشاہ کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی جو اِسلام کی حفاظت کرے گا اور پھر اس مذہب کو پہلے ہی سے رونق و زینت دے گا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۲۵۵).

---کَرْنا ف م (قدیم).
آرائش کرنا ، سجانا ، سِنگار کرنا.

بہوت بھانت سوں سارے مسند کیا
جواہر کے راسوں سوں زِینت کیا

(۱۶۳۸ ، مثنوی بہرام و بانو حسن (دکنی ادب کی تاریخ ، ۳۱)).

---گَرِی (---فت گ) امث (قدیم).
آراستہ کرنا ، بناؤ سِنگار کرنا.

جوانی کی خواری بہت ہے بُری
جوانی کی زِینت ہے زِینت گری

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۹). [زینت + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- نکالنا محاورہ.
آرائش کرنا ، سنْوارنا (مہذب اللغات).

زِینَون (ی مع ، و لین) امث.
رک : زینان. چنانچہ زینون (Xenon) اور پارے یعنی مرکری ... میں نونو آنی سوٹوپ پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۶۷). [انگ : Xenon].

زِینَہ (ی مع ، فت ن) امذ.
۱. سیڑھی نیز سیڑھیوں کا سلسلہ ، سیڑھیاں.

کہاں پائے یہ ابر چشم طوفاں بار کا درجا
فلک پر موج کے زینے ستی دریا چڑھے گرجا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳). خیال کرتا ہوں تو تین سو کئی زینے اترنا پڑے.(۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۳۸). ایک زینہ باہر سے بھی تھا بس اسی راستہ سے سب کی آنکھ بچا کر کمرہ میں داخل ہو جاتا تھا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۵۹). بیٹھک کا ایک ہی زینہ تھا جس پر پولیس کے سپاہیوں نے پہلے ہی قبضہ جما لیا تھا. (۱۹۸۴ ، زندگی ، نقاب چہرے ، ۷). ۲. **(مجازاً) وسیلہ ، اونچائی پر جانے کا ذریعہ.** عقل کے سوا ایک اور بھی قوّت ہے جس سے اشیاء کا اِدراک ہوتا ہے یہ نبوت کے اعتراف کا پہلا زینہ ہے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۱۶۰).

عشق جو معراج کا اِک زینہ ہے
یہ ہمارا مذہب پارینہ ہے

(۱۹۱۱ ،کلکدہ ، عزیز ، ۱۲۴). ترقی کا یہ زینہ اس کے قدموں سے کھینچ لیا جائے تو وہ دھڑام سے مُنہ کے بل گریگا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۷۶). [ف].

--- بَزِینَہ/بَہ زِینَہ (---فت ب ، ی مع ، فت ن) م ف.
ایک ایک زینہ چڑھ کے ، قدم بہ قدم ، درجہ بدرجہ ، بتدریج.

زمانہ جہاں «لِفٹ» پر جا رہا ہے
پہنچتا ہے واں ہمکو زینہ بزینہ

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۴). تعلیم ایک بنیاد ہے جس پر زینہ بہ زینہ ترقی کر کے ، اخبار نویس اپنے مستقبل کی تعمیر کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۱۷). [زینہ + ب/بَہ (حرفِ جار) + زِینہ (رک)].

--- بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
(کاشتکاری) کھیتوں کو زینے کی طرح ایک دوسرے سے اونچا بنانا. پنجاب کے مُختلف اضلاع میں ساڑھے اٹھارہ لاکھ ایکڑ اراضی میں زینہ بندی یا تخت بندی کی ضرورت ہے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۲۸). [زینہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- دار صف.
(کاشتکاری) زینوں کی طرح ایک دُوسرے سے اونچا کھیت. دھان کے زِینہ دار کھیتوں میں سیب ، خوبانی ، بہی ، آلوبخارے اور آڑو کے پیڑ تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۳۸). [زِینہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- رَواں کس صف(---فت ر) امذ.
متحرک زینہ ، مشین کے ذریعے چلتا ہوا زینہ ، خود کار زینہ. پھر وہ وقت بھی آیا کہ اسٹیٹ بینک نے صرف پہلی منزل تک جانے کے لیے زینۂ رواں (Escalator) کا بصرفِ زر (مبادلہ) کثیر چونچلا کیا. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۵۳). [زِینہ + رَواں (رک)].

--- زِینَہ (---ی مع ، فت ن) م ف.
رک : زینہ بزینہ.

اِک مٹھی تاریکی میں تھا اِک مٹھی سے بڑھ کر پیار
لمس کے جگنو پلو باندھے زینہ زینہ اُتری میں

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۷۰). [زینَہ + زِینَہ (رک)].

--- نُما (---ضم ن) صف.
زینے کی طرح کا ، زینے کی شکل کا. اُن کے طولہ ردوں میں زینہ نما بندش کر دی جاتی ہے . (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۶۴) . [زینہ + ف : نما ، نمودن - دِکھانا ، دِکھائی دینا].

زِینْہار (ی مع ، سک ن) حرف تنبیہ و تاکید ؛ رک زِنہار.
۱. (کلمۂ تنبیہ) ہرگز ، کبھی.

عقل سے معلوم ہو تو ہو کہ جوں بادِ صبا
اس کے تئیں پھرتا نہیں دیکھا کسی نے زینہار

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۸).

فقر کی دولت بڑی دولت ہے یار
تجھکو قدر اس کی نہیں ہے زینہار

(۱۸۱۴ ، حکایاتِ رنگین ، ۴۶). زینہار ایسی شاعری ایک لا یعلم شاعر سے انجام نہیں پا سکتی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقایق ، ۲ : ۲۰۴) . **۲. خبردار!**

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل
زنہار اگر تمہیں ہوس نائے و نوش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰). زینہار تم لوگوں کے سامنے اپنی خیرات نہ کرو. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۱۴). **۳. پناہ ، امان ، اَلامان.**

مُسکرا کر رُخ کیا حضرت نے منزل کی طرف
دل میں تھی کافر کے دہشت ، لب پہ شورِ زینہار

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۳). [ف].

--- کھانا محاورہ (قدیم).
عہد توڑنا ، افسوس کرنا.

نگہبان کشتی کا رویا بی زار انے کھایا اپنے اُپر زینہار

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۲).

زِینْہاری (ی مع ، سک ن) امث
خوف ، ڈر.

بھی یک زینہاری سوں چنداں سپاہ
او ماریا گیا شب بآورد گہ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۲۲). [ف : زینہار + ی ، (زائد)].

--- کَرنا محاورہ.
ڈرنا ، خوف کھانا.

ملو سارے جھگڑے میں یاری کرو
نکو جھگڑے میں زِینہاری کرو
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٣٨٦).

زِنیا (ی مع ، کس ن) امذ.
(نباتیات) ایک مرکب پودا جس میں گہرے سرخ اور دوسرے رنگوں کے پھول آتے ہیں نیز اس پودے کا پھول. شامنے دو تختوں میں زِنیا ... کے پُھول رنگ برنگ کے صافے باندھے ہوئے تھے زِنیا کے پُھول کئی رنگ کے ہوتے ہیں. (١٩٤٩ ، آثارِ ابوالکلام ، ١٩٦). آرائشی پودے : زِنیا ، سورج مکھی ، ڈھلیا .. گُل داوُدی وغیرہ.(١٩٦٢ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید ، ٢٣٦). [انگ :Zinnia]

زِینے کے ڈَنڈے امذ ؛ ج.
سیڑھی کے وہ ڈنڈے جن پر پانو رکھ کر اُوپر چڑھتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

زیوَر (ی مع ، فت و) امذ.
١. اعضائے جسمانی پر سجانے کی زیب و زِینت کی اشیاء (جواہرات اور سونے چاندی وغیرہ کی بنی ہوئی)، جیسے: ہار ، چُوڑیاں ، بالیاں ، گہنا وغیرہ. جوں سو ناوٗ سونار کرنے سونا سونور و قدرت سو زیور ہاے گونا گوں. (١٥٨٢ ، کلمۃ الحقایق ، ٥٩).

اوس کوں دوں زر زیور اپنا بے حِساب
مونہہ بھروں شیرینی سے ارمان ہے
(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٧٦).

اس باغ میں رعنا نہیں محتاج تکلّف
بال و پر طاوس ہیں خود زیورِ طاوس
(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ١٠١).

گر پڑے جان پہ زیور کی چمک سے بجلی
کھینچ لے دل کو وہ پوشاک میں خوشبو کی لپٹ
(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٩). آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اسامہ بیٹی ہوتی تو میں اس کو زیور پہناتا. (١٩١٣ ، سیرۃ النبی ، ٢ : ٣٨٢). ایسی کوئی شہادت نہیں ملتی کہ یہاں سے کبھی کوئی مہر ، سکہ ، زیور یا اسلحہ جنگ کے ٹکڑے ملے ہوں. (١٩٨٧ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی / ستمبر ، ٥٩). ٢. آرائش کا ذریعہ یا سبب ، زیب و زِینت کا باعث ، بناوٗ سِنگھار کا ذریعہ یا سامان ؛ شان بڑھانے والی شے.

کہوں حمد میں پاک رحمان کا
کہ او حمد زیور ہے ایمان کا
(١٦٣٥ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ١ : ١١٨)).

ایک زیور ہے تلوّن بھی حسینوں کے لیے
خود بدل جاتے ہیں پوشاک بدلنے والے
(١٨٩٩ ، دیوانِ ظہیر ، ١ : ٢٤٥). ہم بہادر چھتری ہیں اور چھتری لڑائی کو اپنا زیور جانتا ہے. (١٩١٧ ، کرشن بیتی ، ١٢١). سیاستدان کے لیے مکر و فریب ، جھوٹ اور بے کرداری زیور بن گئے ہیں. (١٩٨١ ، آتش چنار ، ٩٣٦). [ف : زیب + ور ، لاحقۂ صفت].

--- آرا صف.
زیور سے آراستہ ، زیورات سے سجا ہوا ، زیور پہنے ہوئے.

وہ معشوقہ لباس و زیور آرا کرے تھی شوہر آگے ناز برہا
(١٧٥٩ ، راگ مالا ، ٨٢). [زیور + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، سنوارنا].

--- بڑھانا محاورہ.
گہنا اُتار دینا ، زیورات اُتار دینا (عموماً شوہر کی وفات پر اظہار غم کے طور پر مشرقی خواتین زیور اُتار دیتی ہیں).

مرے ماتم کی کیا جلدی ہے کیوں زیور بڑھاتے ہیں
ابھی آراستہ وہ حُسن کا بازار رہنے دیں
(١٩٠٥ ، گفتارِ بیخود ، ٩). باغ کی وہ اُجاڑ ... صورت جب اُس غم نصیب نوجوان بیوہ کی طرح نظر سے گذر جاتی ہے جس کا زیور ابھی حال میں بڑھایا گیا ہو تو بے اختیار کلیجہ پھٹنے لگتا ہے. (١٩٢٣ ، مضامین شرر ، ١ : ٣).

--- پَہَننا ف م.
جسم پر زیور سجانا ، زیور سے آراستہ ہونا. بہت باریک کپڑا پہننا یا بجتا زیور پہننا. (١٩٠١ ، بہشتی زیور ، ١ : ٣١). اب تک مسلمان عورتیں عام جاہلانہ طریق سے چلتی پھرتی تھیں اور اسی قسم کے لباس و زیور پہنتی تھیں. (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٣٠٩).

--- توڑنا محاورہ.
زیور اُتار پھینکنا ، شوہر کی وفات پر بیوی کے زیور (عموماً چُوڑیوں) کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا.

یار نے آ کے مری لاش پہ زیور توڑا
باندھا تار آنسوؤں کا رشتۂ گوہر توڑا
(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ١٢).

--- جَنگی کس صف(---فت ج ، غنہ) امذ.
ہتھیار ، اسلحہ.

ایک ایک جوان زیور جنگی کو سنوارے
نیزوں کی چمک اور وہ سمندوں کے طرارے
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ١٥٦). [زیور + جنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- رَجے کا سِنگھار اَور بُھوکے کا اَدھار ہے کہاوت.
زیور دولتمندوں کے لیے زینت کا باعث اور غریبوں کا سہارا ہے. جڑاوٗ گلوبند اُس کے پاس ایک چھوڑ دو دو موجود تھے مگر پھر بھی اس کا یہ مقولہ تھا کہ زیور رجے کا سنگھار اور بُھوکے کا اَدھار ہے. (١٩١٩ ، شبِ زندگی ، ١ : ١٢٣).

--- طَبع سے آراستَہ کَرنا محاورہ.
(کتاب وغیرہ) چھاپنا ، طبع کرنا. ایک نسخہ ایران میں بھی تھا لیکن تحقیق و تفحص کے بعد اب اُسے زیور طبع سے آراستہ کیا جا چکا ہے. (١٩٨٨ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری / مارچ ، ١٨).

--- طَبع سے آراستَہ ہونا محاورہ.
کتاب وغیرہ چھپنا ، شائع ہونا. ان میں سے اکثر خواتین کی ایک

سے زیادہ کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں. (۱۹۷۳ ، ہماری زندگی ، ۷).

ـــ گھڑنا محاورہ.
(سونے چاندی وغیرہ کا) زیور بنانا.

ڈھالے ہوئے ہیں سانچے میں یہ بھی بدن کی طرح
ہرگز سُنار نے ترے زیور گھڑے نہیں
(۱۸۶۷ ، رشک (مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۳۱)).

ـــ میں لَدْنا محاورہ.
خُوب زیور پہنے ہونا، زیوروں سے حددرجہ آراستہ ہونا. میں دیکھتی ہوں کہ آپ زیور میں لدی ہوئی ہیں ، مگر کیا یہ سوال کرسکتی ہوں کہ اس زیور کی زکواۃ ادا ہوتی رہتی ہے ؟ (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، تربیتِ نسواں ، ۹۱).

زیوَرات (ی مج ، فت و) امذ ؛ ج.
زیور (رک) کی جمع. پاکستان کی سرحد کے پندرہ میل کے اندر سونے یا چاندی یا قیمتی پتھروں کے بنے ہوئے زیورات سے متعلق کاروبار کو منضبط کرنے کے لیے قواعد کی خلاف ورزی کرے. (۱۹۸۳ ، کسٹم ایکٹ ، ۱۹۶۹ ، ۸۶).[زیور + ات ، لاحقۂ جمع].

زیوَری (ی مج ، فت و) امث.
صناعی ، آرائش ، آراستگی.

ہم آج تیری ذات تھے ہے دِین کُوں رواج
ہم آج تج رتن تھے ہے دنیا کوں زیوری
(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۰).

مُرَصَّع ہیں سراپا اپنے اشعار
نہیں ہے زیوری کچھ اُن کو درکار
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۳۳). [زیور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دینا محاورہ.
رونق بخشنا ، مُزیّن کرنا.

اس روشنی کا بھر خوشی ونی مجلس آرائی کیا
کیا شاہ کوں مہماں اپس یک بزم کوں دے زیوری
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۵).

ـــ کرْنا ف م.
آرائش کرنا ، سِنگار کرنا.

سِتاروں سے سب اُوسنے زیوری کی
تصدّق حُسن پر صورت پری کی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۳۷).

زُیُوف (ضم ز ، و مع) امذ ؛ ج.
کھوٹے سکّے. اگر ایک شخص کے کُچھ روپے کھرے دوسرے پر آتے تھے اور مدیون نے دائن کو زُیُوف ادا کیے اور دائن کو معلوم نہوا اوس نے خرچ کر ڈالے یا اوس کے پاس سے تلف ہو گئے تو اوس کا حق ادا ہو گیا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۴۵).
[ع : زیف (کھوٹا سکّہ) (رک) کی جمع].

ژ

ژ (ژے) امث.
فارسی حروفِ تہجّی کا چودھواں اور باعتبارِ صوت اردو کا ستائیسواں حرف جسے زائے فارسی یا عجمی بھی کہتے ہیں . عربی اور سنسکرت میں یہ حرف نہیں پایا جاتا. حروف ج ، چ ، ز ، س اور ش سے بدل جاتا ہے. حساب جُمل میں اس کے عدد حرف ز کے برابر یعنی سات رکھے گئے ہیں. من بعد پ ، چ ، ژ ، گ فارسیوں نے باضافہ نقاط مقرر کیے. (۱۸۷۳ ، ارژنگِ چین ، ۵). ژ ... متعدد حرفوں سے بدلی ہے. ج کے ساتھ مثلاً کج ، کژ ، چ کے ساتھ مثلاً کاچ ، کاژ ، ز کے ساتھ مثلاً زاغر ، ژاغر. (۱۹۳۷ ، فرہنگِ عامرہ ، ۲۶۷). ژ ... پر ختم ہونے والے الفاظ اردو میں اگرچہ زیادہ نہیں ہیں لیکن کم از کم ایک لفظ کژ (ٹیڑھا) تو پایا جاتا ہے جو مرکب اسم کژدم (بچھو) میں موجود ہے . (۱۹۸۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری (حاشیہ) ، ۵۸).

ژاژ امذ.
۱. نہایت سفید رنگ کی ایک سخت گھاس جو بہت بدمزہ اور خاردار ہوتی ہے. اس کی سختی اور بدمزگی کی وجہ سے اونٹ بھی اس کو نہیں کھا سکتا ہے ، اونٹ کٹارا. ژاژ ایک گھاس ہوتی ہے کہ بغیر تُخم کے پیدا ہو جاتی ہے . (۱۹۱۳ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). **۲. بیہودہ بات ، لغویات ، ہرزہ گوئی.**

زعم جوانی بالکل ژاژ
ہستیٔ فانی بالکل ژاژ
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۱۳).

الحذر! بیہودہ گویانِ جہاں
تابہ کے چمکے گی یہ دکّانِ ژاژ
(۱۹۷۷ ، دامنِ یوسف ، ۵۹). [ف : ژاژ ، ژاژیدن ـ چبانا ، جگالی کرنا ، حاصلِ مصدر].

ـــ خا صف.
فضول یا بیہودہ باتیں کرنے والا ، لغو گو ، یاوہ گو. اے سفلۂ ژاژخا اس گُفتار ... سے زبان اپنی تھام. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری (ترجمہ) ، ۲۷۸).

ابوالوقت ہوتا ہے مجذوب و سالک
جو شاکی ہے ایّام کا ژاژخا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۵۷). [ژاژ + ف : خا ، خائیدن ـ چبانا].

ـــ خائی امث.
لغو اور بے معنی گفتگو ، بیہودہ گوئی ، لاف زنی ، بکواس.

کوئی ژاژ خائی کیا اِختیار
کسو نے ندامت کیا آشکار
(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵).

صابر میں ژاژ خائیِ ناصح سے تنگ ہوں
یہ زہر کے سے گھونٹ کہاں تک پیا کروں
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۷۲).
ناصح اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ہے
ژاژ خائی اور تُو ہم اور حدیثِ عشقِ یار
(۱۹۰۳ ، اعجازِ عشق ، ۷). زنہار میرے سوالوں کا جواب جیسا طریقہ شرفا کا ہے دیجئے گا اور بدزبانی اور ژاژ خائی نہ کیجئے گا. (۱۹۷۳ ، اُردو اِملا ، ۱۶۲). اف : کرنا ، ہونا. [ژاژ + خا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔فَروشی (۔۔۔فت ف ، و مج) امث.
تعریف کرنا ، بُرائی بیان کرنا. محمد جعفر علی بیتاب کو کیا یارا کہ اس جنس گراں بہا کی توصیف میں ژاژ فروشی کرے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۳۹) [ژاژ + ف: فروش ، فروختن ـ بیچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ژال امث.
عورت ، زن ، بیوی.
کیا ہوا رستم ؛ ہوا کیا پیر ژال؟
کیا ہوا وہ کر و فر جاہ و جلال؟
(۱۷۸۰ ، مظہر جانِ جاناں (مظہر جانِ جاناں اور ان کا اُردو کلام ، ۳۱۱)). [ف].

ژالَہ (فت ل) امذ.
۱. **یخ بستہ پانی کے ٹکڑے جو بارش کے ساتھ یا بغیر بارش کے آسمان سے برستے ہیں ، اولا.**
ہوا تیراں تھے سب ہوا ژالہ یار
زمیں لہو تھے گرداں کے ہوئی لالہ زار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۱).
اگر اے آبرو دیکھے ہمارے شعر کوں گوہر
تو پانی ہو کے خجلت سوں برنگِ ژالہ گل جاوے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۱).
اگر گوہر کہیں سے ہاتھ میں لائیے
برنگِ ژالہ پانی ہو کے بہ جائیے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۱).
نازکوں سے بھی کہیں اُٹھتا ہے بارِ سختی
بارشِ ژالہ کو گلہائے چمن کیا روکیں
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۸۸). ذیل کے الفاظ میں «ژ» ہے ان کو لازماً ژ کے ساتھ لکھا جائے گا ان میں اکثر اُردو میں مستعمل ہیں ... ژالہ ، ژالہ باری ، ژاژ خائی ، ژرف. (۱۹۷۳ ، اُردو اِملا ، ۱۶۰).
۲. **قدیم جنگوں میں منجنیق میں استعمال ہونے والا پتھر.** دونوں طرف سے بلا فاصلہ تفنگ اجل کے تگرک ژالہ ، گولہ اور تیر جانستاں برستے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۱۸۵). [ف].

۔۔۔بار ہونا محاورہ.
اولے برسنا ، اولے کی بارش ہونا.
ہوا تیراں تھے سب ہوا ژالہ بار
زمیں لہو تھے گرداں کے ہوئی لالہ زار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۱).

۔۔۔باری امث.
اولوں کی بارش. ان کو لازماً ژ کے ساتھ لکھا جائے گا ... ژالہ ، ژالہ باری ، ژاژ خائی. (۱۹۷۳ ، اُردو اِملا ، ۱۶۰) . قانونِ دولت نے ہندوستان کی اُمید افزا تحریکوں کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو ژالہ باری ایک سرسبز اور لہلہاتے کھیت کے ساتھ کرتی ہے . (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۳۵) . [ژالہ + ف : بار ، باریدن ـ برسنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ہونا ف س ؛ محاورہ.
برف کی مانند ہونا ، ٹھنڈا ہونا ، سرد ہونا.
نفس سرد مہری سے ژالہ ہوا
بدن نَمِ غم کا نِوالہ ہوا
(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۳۱).

ژائیں (ی مج) امث.
سن سن ، زن زن کی آواز. کبھی تو مشق کے طور پر گولی کا نشانہ لگاتے تھے کبھی ہوائی فیر کرتے تھے گولیاں ژائیں ژائیں کرتی ہوئی نکل رہی تھیں . (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامینِ حیرت ، ۹۷) . [حِکایت الصّوت].

ژَد (فت ژ) امذ ؛ امث.
گوند ، مغز ، سبز. کنگر خرشف کا نام ہے اور ژد گوند کے معنی ہیں عربی میں تراب القی بولتے ہیں. بریان نے اسے کنکر زد بکسر زائے نقطہ دار لکھا ہے.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۰۶). [ف].

ژَدْوار (فت ژ ، سک د) امذ.
مخروطی شکل کی گرہ دار جڑ جو انتہائی تلخ ہوتی ہے اور دواؤں میں کام آتی ہے ، جدوار. ژدوار ... ایک جڑ ہے صنوبری یا مخروطی شکل گرہ دار انگلی کے طُول سے چھوٹی وزن میں بھاری کسی قدر سخت کڑوی. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۳).[ف : ژدوار ؛ ع : جدوار].

ژَرْف (فت ژ ، سک ر) امذ.
گہرائی ، عُمق ؛ وسعت.
کھیا انگے یک ژرف ہے چاہ پیش
توں جوں جانتا کر واں سامان خویش
(۱۶۳۹ ، خاورِ نامہ ، ۷۶۳).
وہ سختیِ سرما وہ بارانِ برف
وہ طُغیانی و جوشِ دریائے ژرف
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی (ترجمہ) ، ۳۸۳) . البتہ ژرف (ژرف نِگاہی) اور ظرف (برتن) کا جوڑا ہو سکتا ہے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۵۳). [ف : ژرف ؛ اوستا: جَفُر].

۔۔۔بَیانی (۔۔۔فت ب) امث.
نازک خیالی ، خیال آرائی ، باریک بینی. گیتوں میں ایک ژرف بیانی ہے اس لئے کہ عورتوں کی نظر تیز ہوتی ہے اور چھوٹی سے چھوٹی خُوبی یا کمزوری ان کی نظر سے بچ کر نہیں نکل سکتی . (۱۹۸۹ ، اردو گیت ، ۳۰). [ژرف + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیں (---ی مع) صف.
گہرائی تک دیکھنے والا ، حقیقت شناس ، باریک بیں. ژرف بین نگاہ فوراً پہچان لیتی ہے کہ سکندر نہیں بلکہ فرشتۂ یزدانی ہے . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی، ۱ : ۶۶).[ژرف + ف : بیں ، دیدن = دیکھنا].

---بینی (---ی مع) امث.
عمیق نظر سے دیکھنا ، باریک بینی ، دیدہ وری. ادبی تجربہ کے لیے ہمیں ژرف بینی اور فراست کی ضرورت ہے. (۱۹۷۳ ، فکرِسخن (پیش لفظ) ، ج). جس میں ژرف بینی کے جلوؤں کے ساتھ ساتھ حقیقت نگاری کی تابانی بھی نظر آتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۵۲). [ژرف + بیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تخیل کس صف(---فت ت ، خ ، شد ی بضم) امث.
حُسنِ خیال ، خیال کی لطافت.

ہے سیم بر ژرفِ تخیل شبِ مہ میں
یہ سیمبری کس کے لئے؟ میرے لئے ہے

(۱۹۲۱ ، فردوسِ تخیل ، ۱۸۴). [ژرف + تخیل (رک)].

---کاری امث.
ژرف بینی ، گہرائی.

اب اپنے کام میں ہے فطرت کی ژرف کاری
بے کار آہ و زاری بے سُود اشک باری

(۱۹۴۴ ، شعر انقلاب ، ۶۲). [ژرف + ف : کار ، کردن ـ کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مکان (---فت م) امذ.
دریا کی تہہ میں جانداروں کے رہنے کی جگہ ؛ زیرآب تہہ خانہ؛ زیرِ زمین خانہ ، تہہ خانہ. دریائے شور کے ژرف مکانات کو حیوانات سے ... خالی نہ چھوڑا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۸۵). [ژرف + مکان (رک)].

---نگاہ (---کس ن) صف.
گہری نظر رکھنے والا ، باریک بین ، دیدہ ور. ہمیں اس قدر ژرف نگاہ بنا دیا ہے کہ ہم مظاہرِ فطرت میں انوارِ ربّانی کا مشاہدہ کرسکتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۶۳). لیکن وہ بڑے ژرفِ نگاہ تھے. (۱۹۷۱ ، نقوش (غالب نمبر) ، لاہور ، ۴). ایک ماہرِ فن عروض ، ایک ژرف نگاہ نقاد اب تک کیسے ان کی آنکھوں سے پوشیدہ رہا. (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۷۶). [ژرف + نگاہ (رک)].

---نگاہی / نگہی (---کس ن / فت گ) امث.
گہری نظر ، دوربینی ، باریک بینی ، عمق نگاہی. پادشاہ ... ژرف نگہی کوکام میں لاتا ہے شناسائی کو کارکرد سے ملاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۲۹). جُملہ پیچیدہ معاملات میں اس کی مادر زاد ژرف نگاہی ... ایسی نمایاں ہوتی کہ اس کے ساتھی مغلوب ہو گئے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹). جو متوسط طبقے کی زندگی کی بےلاگ عکاس تھی وہ ژرف نگاہی تھی. جو اس نو عمری میں شاذ و نادر ہی نظر آتی ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۹). [ژرف + نگاہ / نگہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ژرفائے دِل (فت ژ ، سک ر ، ی مج ، کس د) امث.
دل کی گہرائی ، وسعت ، صحن.

سرزنشِ بے زبانِ چشمِ عنیزہ
راتوں کو ژرفائے دل میں شور مچائے

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۱۳). [ژرفا + ے (حرفِ اضافت) + دل].

ژلّہ (فت ژ ، شد ل بفت) امذ.
پس خوردہ ، جھوٹن ، بچا ہوا کھانا نیز رک : زلہ جو زیادہ مُستعمل ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ اسٹین گاس). [ف : ژلہ ؛ ع : زلہ].

---رُبائی (---ضم ر) امث.
کسی کے آگے کا بچا ہوا کھانا کھانا ، جھوٹن کھانا ، بچا کُچا کھانا. مُسلمانوں ... کو دُنیا کے سامنے پیش کیا جائے جن کے خوان سے اہلِ یورپ نے ژلہ رُبائی کی. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۳). اف : کرنا. [ژلہ + ف : رُبا ، ربودن ـ اُچک لے جانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ژلیدَن (ضم ژ ، ی مع ، فت د) ف ل.
بُڑبُڑانا ، بیہودہ گوئی. ژلیدن ہندی میں بڑبڑانا کہتے ہیں یعنی بیہودہ باتیں آہستہ آہستہ کہنا. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف : ژولیدن (رک) کی تخفیف].

ژَنْد (فت ژ ، سک ن) امث.
۱. زرتشت کی مذہبی کتاب کا نام.

کبھی زرتشتیوں میں ایسا کہ سارے معبد
ژند و پاژند میں کرتے تھے میری تبعیت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). موبدانِ فارس اور ژند ... کے رموز دانوں میں بیٹھ کر آتشِ اضطراب کو بُجھاؤں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۷۵).

حُسنِ ایماں کا یہ کردار کا ہر نقشِ جمیل
ژند و پاژند کی مانند خجستہ آیات

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۱۶). **۲. قدیم فارسی زبان ، زرتشت کے زمانے کی فارسی.** زبانِ فارسی قدیم ... مثلاً زبان فارسی جس میں ژند لکھی گئی. (۱۸۶۷ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۲۹). اوّل خاندان (آرین زبانوں کا خاندان) کی زبانوں میں سنسکرت ، لاطینی ، یونانی ، ژند زبانیں داخل ہیں. (۱۹۰۰ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۶۰). اگر عربی زبان کے علم ادب اور علوم و فنون میں الفاظِ جدیدہ شامل ہونے بند ہوجاتے تو وہ بھی مثل عبرانی و سنسکرت و ژند کے مُردہ زبان ہو جاتی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۹۵). **۳. عظیم ، بُزرگ ، ضعیف** (فرہنگِ آصفیہ ؛ فرہنگِ آنندراج). **۴. دلق ، خرقۂ کہنہ ، گُدڑی ؛ پھٹا ہوا کپڑا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ فرہنگِ آنندراج). [ف : ژند ؛ ع : زند].

---اَوِسْتا (---فت ا ، کس و ، سک س) امث.
رک : اَوَستا. اور وہ کتاب ژند اوستا آسمانی ہے میری نبوت کی آیت ہے. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۱۹۷). ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والے کو ژند اوستا سے کہیں زیادہ بائبل پر عبور حاصل ہے. (۱۹۲۸ ، خطوطِ محمد علی ، ۱۹۱). [ژند + س : اَوَستا (رک)].

---باف صف.
بُلبل ، قمری ؛ طائرِ نوا سنج ، خوش الحان پرند.
کہتی ہے شاخِ نارون ہے وقت دورِ ساتگیں
اے ژند بافانِ چمن ہاں کوئی صورت دلنشیں
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۶). [ژند + ف : باف ، بافتن - بننا].

---بافی است.
گانا گانا ، خوش الحانی ، نغمہ سرائی ، زمزمہ خوانی.
خدمت ہے ژند بافیٔ گلشنِ طیور کی
ازبر ہیں عندلیب کو سطریں زبور کی
(۱۹۳۲ ، صوتِ تغزل ، ۱۹۶). [ژند + باف(رک+ ی ، لاحقہ کیفیت].

ژَنْدَہ (فت ژ ، سک ن ، فت د) امذ.
پُرانا کپڑا ، چیتھڑا ، گُدڑی ، پُرانا خرقہ ، ژند.
اثاثُ البیتِ شاہ دین دُنیا
لباسِ ژندہ و نانِ جویں
(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۸۱). [ف : ژندہ ، قب : گندہ].

---پوش (---و مج) صف.
خرقہ پوش ، گُدڑی پوش ؛ (مجازاً) فقیر. ایک وِیرانے سے جہاں کہ ایک عارفِ ژندہ پوش رہتا تھا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۳۳).
[ژندہ + : پوش ، پوشیدن - چُھپانا ، پہننا ، اوڑھنا].

---رُود (---و مع) امذ.
پُرانا دریا ؛ (مجازاً) دریائے نیل.
ہم نے سُنا ہے ژندہ رُود نیل سے
فرعون اب تک زندہ ہے ڈوبا نہیں
(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۲۳۲). [ژند + رُود (رک)].
وطن کے بام و در اُن کو سلام کہتے ہیں
وہ ژندہ رُود ، وہ چابک سوارِ وقتِ رواں
(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۲۵).

ژَن ژَن (فت ژ ، سک ن ، فت ژ) امث.
رک : **زن زن.** ہر طرف سے ژن ژن کی خوفناک صدائیں مسموع ہو رہی تھیں اور ٹھائیں ٹھائیں کی آوازیں پے درپے ہمارے کانوں میں آ رہی تھیں. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۹۷). [حکایت الصّوت].

ژَنگ (فت ژ ، غنہ) امذ ؛ ہمارژنگ.
۱. گھنٹی جو اونٹ یا بیل کے گلے میں پڑی ہو ، جرسِ کارواں ، درا ، گھنٹہ ، جلاجل.
نالۂ دل کے سبب یوں اشک ہوتے ہیں رواں
قافلہ کو لے چلے ہے جوں صدائے ژنگِ راہ
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۲۳).
چوری چوری جب کبھی جاتی ہے مجنوں کی طرف
پاس رکھ لیتی ہے لیلیٰ ژنگِ محمل کھول کر
(۱۹۰۷ ، صلائے عام ، دہلی ، اگست ، ۲۰). **۲. مُرقّع ، مشہور مصور مانی کی کتاب** ، مرقع مصور (ماخوذ : فرہنگِ عامرہ ؛ فرہنگِ آنند راج). [ف].

ژُوپِین (و مج ، ی مع) امذ.
چھوٹا نیزہ ، برچھی ، حربہ.
جھمکتی تھی واں تیغ و ژوپین و خِشت
زمیں ہوئی تھی اس ٹھار جانو بہشت
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۱).
بہ شمشیر و ژوپین و تیر و سِناں
ہوا دشت میں دجلۂ خون رواں
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (منشی) ، ۳۵۷). قلعہ پر سے ہنڈیاں بارود کی حقّہ ہائے نفتی پڑنے لگے ، تیر و ژوپین و خشت کی مار ہوئی. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۴۳). آلات اور سامانِ جنگ یہ تھے گوپال ، گرز ، تیغ ، سپر ، درفہ ، خنجر ، ژوپین ، ناوک.
(۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۷۰). [ف].

ژُولِیدگی (و مج ، ی مع ، فت د) امث.
اُلجھاؤ ، پریشانی. ساری دل کی اُلجھن خیالات کی ژولیدگی اُچُھو ہوکے عمامے کے پیچوں میں جا پہونچی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین، حاجی بغلول ، ۱۰۳).
ژولیدگیٔ گیسوئے مُشکیں کو نہیں ہے
تکلیفِ گرہ گیریٔ سُنبل کی ضرورت
(۱۸۳۱ ، بہارستان ، ۳۷۸). آج کا انسان ... ذہنی و فکری ژولیدگی اور اخلاق و عملی پستی کا شکار ہوچکا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷/اپریل ، ۳). [ف : ژولیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَصَوُّر کس اضا(---فت ت ، ص ، شد و بضم) امذ.
ذہنی اُلجھن ، تناؤ ، فکری پسماندگی ، پریشان خیالی. رنگوں کی صحیح ترتیب و ترکیب کے بغیر کامیاب تصویر بنانے کا مُدعی ہوا ہے اور اگر ایسا کوئی ہے تو وہ یقیناً ژولیدگیٔ تصوّر کا مریض ہے.
(۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۱۶). [ژولیدگی + تَصوُّر (رک)].

ژُولِیدَہ (و مج ، ی مع ، فت د) صف.
اُلجھا ہوا ، پریشان ؛ درہم برہم ، بکھرا ہوا ، تِتّر بِتّر.
اوسی بدلے دسے ژولیدہ ہو پھول
اوسی کے واسطے ہے پھول مخمول
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۴۷).
گیسو کہ ریشہ جن کا ترے خُونِ دل میں تھا
ژولیدہ ہیں گے بادِ پریشاں سے کھا کے تاب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۱). ملک حبشی کے بالوں کی طرح ژولیدہ ژولیدہ ہو رہا تھا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۳۸). حیدرآباد دکن کے معاملاتِ ژولیدہ سے چشم پوشی عقلِ دور اندیشی کی معمّا بازی کا پتہ بتاتی ہے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۵۱).
دیکھنا سبزۂ ژولیدہ و بے جاں لہکا
صفحۂ سیم بنی ہر روش و راہگزار
(۱۹۶۲ ، ہفتِ کشور ، ۱۳۰) . ژولیدہ اور پیچیدہ اندازِ بیان کے سبب مافی الضمیر ادا نہیں ہو پایا. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۵).
[ف : ژولیدن - اُلجھنا سے حالیہ تمام].

---بیانی (---فت ب) امث.
بیان کا اُلجھاؤ ، گنجلک اظہارِ خیال یا تحریر. اُردو شاعری میں کافی ژولیدہ بیانی پیدا ہو چکی تھی. (۱۹۳۸ ، ملفوظاتِ اقبال ، ۲۲۵). ژولیدہ بیانیوں اور کج بحثیوں کی عمریں تمام ہوگئیں. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۱۳). [ژولیدہ + بیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حال صف.
پریشان حال ، ابتر حال ، شکستہ حال. اے صنم دُور ہی سے چاند سا مکھڑا دکھلا نظارۂ جمال عاشق ژولیدہ حال کر لیں . (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۷۲). [ژولیدہ + حال (رک)].

---ژولیدہ (---و مج ، ی مع ، فت د) م ف.
بکھرا بکھرا ، اُلجھا اُلجھا ، منتشر و پریشان. ملک حبشی کے بالوں کی طرح ژولیدہ ژولیدہ ہو رہا تھا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۳۸). [ژولیدہ + ژولیدہ (رک)].

---صُبح (---ضم ص ، سک ب) امث.
ناگوار صبح ، خراب و بدتر آغاز . اس ژولیدہ صبح کے ساتھ مجھے آج کے دن کا آغاز کرنا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۸۳). [ژولیدہ + صُبح (رک)].

---فِکر (---کس ف ، سک ک) صف.
گنجلک خیال رکھنے والا ، ذہنی اُلجھاؤ کا شکار. زوال پذیر قوموں کے نقاد بھی کسی قدر ژولیدہ فکر ہوجاتے ہیں .(۱۹۳۸ ، ملفوظاتِ اقبال ، ۲۲۵). [ژولیدہ + فکر (رک)].

---کاری امث.
پریشانی ، اُلجھن ، اُلجھاؤ. میں اپنے قارئین کو مَغرب کی مزید ژولیدہ کاریوں سے آگاہ کرنا نہیں چاہتی ہوں. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۳۶). [ژولیدہ + ف : کار ، کردن ـ کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُفتار (---ضم گ ، سک ف) صف.
مبہم باتیں کرنے والا ، پیچیدہ باتیں کرنے والا. غالب سے کہیں زیادہ مومن ژولیدہ گُفتار ہے. (۱۹۳۸ ، ملفوظاتِ اقبال ، ۲۲۵) . [ژولیدہ + گُفتار (رک)].

---گُفتاری (---ضم گ ، سک ف) امذ.
ابہام گوئی ، الجھی ہوئی گفتگو ، پیچیدگیٔ خیال. ان کے کلام میں بھی ایک خاص قسم کی ژولیدہ گُفتاری ہے. (۱۹۳۸ ، ملفوظاتِ اقبال ، ۲۲۵). [ژولیدہ + گُفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُنھ (---ضم م ، مغ) امذ.
بدشکل ، کریہ المنظر. ڈولے میں سے ایک نہایت بدقوارہ ژولیدہ منہ عورت برآمد ہوئی. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۶۶). [ژولیدہ + مُنھ (رک)].

---مُو (---و مع) صف.
الجھے یا بکھرے ہوئے بالوں والا ، پراگندہ مُو ، پریشان حال. ایک جوانِ خوش رو ، مہ لقا ، ژولیدہ مُو دُبلا پتلا بیماروں کی سی وضع ، ڈالی پکڑے آنکھیں باندے کھڑا ہے. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۶۹). ایک جوان ژولیدہ مُو گینڈے پر سوار آکر پہنچا نقاب دار کو للکارا کہ نقاب دار ہفت رنگ مجھ سے مقابلہ کر تو حال کُھلے (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۱۳).

سُنبُلِ ژولیدہ مُو سے اور اُلجھن ہو گئی
دیکھ کر سوسن زباں پھر وقفِ شیون ہوگئی

(۱۹۱۱ ، فردوسِ تخیّل ، ۲۳). سب نے ہماری کامیابی کے لِے دستِ دعا دراز کئے بدحال حبشی عرب تھے ، سیہ فام تھے ژولیدہ مُو تھے .(۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان، ۱۸۰). [ژولیدہ + مُو (رک)].

ژُون (و مع) امذ.
مُورت ، صنم ، بُت.

خریدارِ ناز و نیازِ بُتاں پرستارِ تصویر و تمثال و ژُوں

(۱۹۶۹ ، مزمور میرمغنی ، ۳۳). [ف].

ژِیان (کس ژ) صف.
۱. **تُندخُو ، غضبناک ، خشمناک ، غصیل ، درندہ صفت.**

ملانا کہاں ایک شیرِ ژیاں
میں سمجھا ہوا میرے جی کا زیاں

(۱۸۳۳ ، مثنویٔ ناسخ ، ۳۸).

ہوئے خشمگیں یہ بزبر ژیاں
پکارے کہ او مردکِ بدزباں

(۱۸۹۰ ، کتابِ مبیں ، ۷۰).

اک مسافر کسی جنگل سے چلا جاتا تھا
ناگہاں راہ میں اک شیر ژیاں کو دیکھا

(۱۹۲۵ ، ریاضِ ابجد، ۳۳).

سربراہانِ مشرق و مغرب
پشتِ شیرِ ژیاں پہ بیٹھے ہیں

(۱۹۷۶ ، نوائے وقت لاہور ، ۱۹ ستمبر ، ب). ۲. **بپھرا ہوا شیر ، بہادر ، دلیر ، جری.**

بھیجوں کسے اب شیرِ ژیاں کوئی نہیں ہے
یاں اکبر مہرو سا جواں کوئی نہیں ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۹).

جب تیغ کو کھینچا پسرِ ضیغم حق نے
تھے شیرِ ژیاں جتنے وہ آہو نظر آئے

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترک ، ۳۱). عضدوالدولہ شیر ژیاں تھا. میدانِ جنگ میں تو وہ ڈھیر نہ ہو سکا لیکن اس شانِ بہادری کے آگے ڈھیر ہو گیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۹). [ف].

ژِیاں کار (کس ژ) صف.
رک : **زیاں کار جو زیادہ مُستعمل ہے ، خسارے میں رہنے والا ، جو اپنا نقصان کرے.** خاسروں اور ژیاں کاروں کی جماعت ہی عذابِ خدا سے بے خوف رہتی ہے. (۱۹۱۵ ، نیرنگِ فصاحت ، ۲ : ۵۳۳). [ژیاں + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی].

ژیوَہ (ی مج ، فت و) امذ.
پارہ ، سیماب ، زیبق ، زوق (فرہنگِ عامرہ ؛ اسٹین گاس).

س

س اند.
۱. باعتبارِ صوت اُردو حروفِ تہجّی کا اٹھائیسواں ، فارسی نیز ترکی کا پندرھواں ، عربی کا بارھواں حرفِ صحیح (مصمتہ) ہے. زبان کی پُشت اور تالو کے درمیان سے ہوا نِکلنے کی وجہ سے اس کے تلفظ میں سرسراہٹ سی پیدا ہوتی ہے. اس کی دو شکلیں ہیں. دندانہ دار (س) اور کسی قدر بیچ سے نیچے کو لٹکے ہوئے خط کی صورت میں (س) جو قدیم فنیقی رسمِ خط سے ماخوذ ہے. اسے سینِ مہملہ یا غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں حسابِ جُمل میں ۶۰ کے عدد کا حاصل. غیر مُبَدّل یعنی اصلی بھی ہے. جیسے: سات (س : سپت) ، سونا (س : سورن) سرنگ (س : سرنگ)، سب (س : سرد) وغیرہ. اور سنسکرت «ش» کا بدل بھی. جیسے: سل (س : شلا) سو (س : شت)، سر (س : شتر). شمسی ہے یعنی جب اِس میں «ال» داخل ہوتا ہے تو «ل» کا تلفّظ نہیں ہوتا جیسے السحر ، السلام وغیرہ.

س ، سوہنا (ہے) سندر پیو
ایسا دے ہمارا ، جیو

(۱۷۶۲ ، غلام قادر شاہ ، چرخی نامہ ، ۵۲). ا ب ت ج ... س ش ص ... ے. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۵). حروفِ شمسی : د ، مُظَفّر الدّین ، یوم الدّین ... ز خلیفۃ الزّماں ، س : ظل السلطان ، س : الشّمس ... ن : ذوالنّورین ، النّوم (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۵۱). اس وقت اُردو کے حروفِ تہجّی حسبِ ذیل ہیں ا ، ب ، بھ ، پ ، پھ ، ... ز ، ژ ، س ، ش ، ص ، ض ... ی ، ے. (۱۹۷۷ ، اُردو اِملا اور رسم الخط ، ۱۳). ۲. خُوب کے معنوں میں سپوت (س + پُوت)، سپھل (س + پھل). ہندی میں س خُوبی کے لئے اور کُ عیب کے لئے بعض الفاظ کے شروع میں آتا ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۱۸۳). ۳. انگریزی سینٹی گریڈ کا مُخفّف. اس طرح تیار کئے ہوئے گوشت ، مچھلیاں اور سبزیاں منفی ۲-۳- درجہ س پر ذخیرہ کی جاتی ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، ۸۸). ۴. س - سطح (مخفف) (ترقیماتِ ریاضی و سائنس ، ۱۰). ۵. واو کی طرح بعض اوقات تابعِ مہمل بنانے کے لیے مُستعمل مثلاً برا سرا. «گھر چلو ، ہمیں ڈر لگ رہا ہے» ہم نہیں دیکھتے پریاں سریاں ، بنہ» بڑے آئے پریاں دکھانے والے (۱۹۶۶ ، سودائی، ۲۲). ۶. سوال کا مُخفّف. س : مومن کس کو کہتے ہیں ؟ ج : جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاوے اسے مومن کہتے ہیں. ایمان کسے کہتے ہیں ؟ ج : تین کام کرنے کو کہتے ہیں. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۷).

سُ (۱) (ضم س) سابقہ.
خُوب کی جگہ اور اس کے معنوں میں، جیسے: سڈول (سُ + ڈول) سبھاگ (س + بھاگ) ، سگندھ (س + گندھ) ، سگھڑ (س + گھڑ) ، سلکھن (س + لکھن) (وضعِ اصطلاحات ، ۳۵ ؛ جامع اللغات). [س : सु].

سُ (۲) (ضم س) سابقہ.
خود کی جگہ اور اس کے معنوں میں، اپنا، اپنی، جیسے، سدیشی (س + دیشی) سوراج (س + راج) پلیٹس [س : سو[illegible] پنا

...س لاحقہ.
(انگریزی الفاظ میں) جمع کے لیے. جیسے : کیٹس (Cats)، بکس (Books) ، کیپس (Caps) وغیرہ. دوسری زبانوں میں تعلیم اگر طلبہ حاصل کرنا چاہیں تو ٹیوٹرس کے ذریعے سے حاصل کر سکتے ہیں. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۲۹۱). اگر اس شخص نے وکالت کا امتحان پاس کر لیا ہوتا تو ہائی کورٹ کے بہترین ایڈوکیٹس میں سے ہوتا. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۲۴). [انگ :S].

سا (۱) حرفِ تشبیہ (مث : سی).
۱. مِثل ، مانند ، مُشابہ ، ہمسر ، مطابق (اسم صفت اور حالیہ کی قائم حالت اور ضمائر کی محرف حالت پر). خدائے تعالیٰ ایسا پاک ہے اور کسی سا نہیں . (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۰).

کون صاحب نصیب ہے ہم سا
آہ جس کی جلو کرے غم سا

(۱۷۹۵ ، دلِ عظیم آبادی ، د ، ۳۴).

زُلف و رُخِ جاناں نہ سمائے کا نظر میں
ہولا کرے گو رنگ یہاں شام و سحر سا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۳).

ایسے موسم گُزر گئے ہیں کہ اب
مُجھ کو بھی مُجھ سا تُم نہ پاؤ گے

(۱۹۷۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۴۲). ۲. کنایات (کون ، جون وغیرہ کے آخر میں ، جیسے: کون سا ، کوئی سا (پلیٹس). [جیسا (رک) کا مُخفّف].

سا (۲) لاحقہ ؛ م ف (مث : سی).
۱. صفات کے آخر میں کثرت ، قِلّت ، شِدّت یا ضعف اور دو اِسموں کے درمیان کثرت یا شِدّت ظاہر کرتا ہے.

وصل کی شب آج ہے گر صبح ہو کی تابہ حشر
خوب سا سیدھا کروں گا چرخِ کج رفتار کو
(۱۸۵۳ ، دفترِ فصاحت ، ۱۳۷).
جنوں نے کیا مری رگ رگ میں بھر دیا سیماب
کوئی تپش سی تپش جاں بے قرار میں ہے
(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۱۹۸). ۲. **حُسنِ کلام کے لیے زائد بھی استعمال کرتے ہیں.**
میں بھی وہی جہاں وہی گردشِ آسماں وہی
پھر یہ نیا سا جوش کیوں اب کی بہار دیکھ کر
(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۳۸). اگرچہ یہودیوں کی بولیاں شہر بہ شہر مختلف ہیں لیکن ان میں چند مشترک خصوصیتیں پائی جاتی ہیں . ان بولیوں میں صوتی نظام عام طور پر بدل سا گیا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۷). [س : شس शासे].

سا(۳) امذ.
(موسیقی) سپتک کے سات سُروں میں سے پہلا سُر ، کھرج . سرگم دو قسم پر ہے ایک وہ ہے کہ ہر سُر کو جُدا جُدا آواز کے ساتھ کھینچنا ان حرفوں سے سا - را - گا - ما - پا - دھا نی. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۶۹). مدھ سپتک کے سُر ویسے ہی لکھے جائیں سا ، رے ، گا وغیرہ. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۷۹). [حکایت الصوت].

سا(۴) لاحقۂ فارسی.
سائیدن سے امر حاضر ، اسم کے آخر میں اسم فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے ملنے والا ، رگڑنے والا ، لگانے والا ، چمکانے والا ، کھینچنے والا وغیرہ.
نقشِ پا کی طرح ترے در پر
جبہ سا جو ہوا سو پھر نہ اٹھا
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۳۱).
جوشِ فغان وداع کا منظور ہے انھیں
دل نذرِ کاوشِ نگہِ سُرمہ سا کروں
(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۵۳).
سر جبہ سا کو مرے اگر ترے نقشِ پا کی تلاش ہے
ترے نقشِ پا کو اسی طرح سرِ جبہ سا کی تلاش ہے
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت، ۱۳۹). [ف: سا، سائیدن - گھسنا، رگڑنا].

ساباط امذ.
۱. چھت دار راستہ جو دو مکانوں کو ملائے، چھتی ہوئی گلی، چھتا.
پُلوں کے قریب اور ساباط پر
لگا اپنا ڈیرا اسی جا اتر
(۱۸۸۰ ، تمقام الاسلام ، ۵). حکم دیا کہ مغربیاں مرتب کی جائیں ساباط اور گرگج بنائے جائیں اور قلعہ گیری کی تیاری شروع کر دی جائے . (۱۹۷۸ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق) ، ۳۲۶) . ۲. **مورچہ.** روسی خاں نے کشتیوں کے ساباط (مورچے) بنائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۵۲). [ع].

ساباں امذ.
(موسیقی) میگھ راگ کا ایک سُر.
سمایا دیکھ اور پاس اپنے دلبر
بنگالا مرد نے ساباں پتر
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸۳). [پ : ساباں साबान].

سابِت (کس ب) صف.
مضبوط ، ٹھیک ، درست ، صحیح سلامت. ہنسلی کی شکستہ ہڈی کا اگر سابِت ہڈی کے ساتھ ملاپ کیا جائے تو اس شکستہ ہڈی پر ایک گمٹی سی معلوم ہوتی ہے. (؟ ، استاد جراحی ، ۱۲۵). [رک : ثابت جو اس کا صحیح املا ہے].

سابَر(۱) (فت ب) امذ.
۱. سانبر ، بارہ سنگھا ، ایک قِسم کا ہرن.
کتنے شیر شرزے کتنے سابراں
کتنے مست ہاتی کتنے اجگراں
(۱۶۷۹ ، قِصّۂ ابوشحمہ (ق) ، ۳). اتفاقِ وقت سے سابروں کی تلاش میں ایک طرف کو جا نکلا. (۱۸۹۷، کاشف الحقائق، ۱ : ۲۶). ۲. **وہ سفید یا زرد چمڑا جو ہرن یا بارہ سنگھے کی کھال کو کما کر بنایا جاتا ہے.** بازدار ہاتھوں پر سابر کے کارچوبی دستانے پہنے ہوئے اور اس پر باز ، شہباز ... بٹھائے ہوئے طیّار کھڑے ہیں. (۱۸۰۳ ، گُلزارِ چین ، ۵۱). اگر نمی یا گرد ہو تو واش لیدر یعنی سابر سے پونچھ ڈالیں. (۱۸۸۲ ، کلّیاتِ علم طب ، ۱ : ۱۲۲). شرکاں سے کہنے لگا کہ اس ماہر کے لئے سابر کا ایک خیمہ لگوا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۳۸). [پ : سابر साँबर].

---چمڑا (---فت چ ، سک م) امذ.
بارہ سنگھے یا ہرن کی کھال کا چمڑا جو سفید رنگ کا ہوتا ہے . پارے کو سابر چمڑے میں سے نچوڑ کر ... اس کی کشید کر کے صاف کیا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، فلزیات، ۳۸۵). [سابر+چمڑا(رک)].

سابَر(۲) (فت ب) امذ.
نقب زنی کا آلہ ، وہ لوہے کا چوڑا آلہ جس سے نقب لگاتے ہیں ، سبَل. کل نقب زنی کرتے ہوئے ایک چور پکڑا گیا جس کے پاس سے ایک سابر نکلا. پولیس گرفتار کر کے لے گئی. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۱). [پ : साँबर].

سابَری(۱) (فت ب) صف.
سابر کا، سابر سے منسوب اور متعلق ؛ مراد: سابر کے چمڑے کا بنا ہوا. ان میں ایک ایک سابری تکیہ اور ایک ایک سفید لوئی اوڑھنے کو لپٹی ہوئی تھی. (۱۹۰۵ ، حورِ عین ، ۱ : ۲۳). [سابر (۱) (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سابَری(۲) (فت ب) امث.
برِصغیر کی ایک زبان. «مرچھاکاٹیکا» کے مولف پرتھوی دھارا نے ساکاری ، چنڈالی ، سابری کے علاوہ ڈھاکی (موجودہ مشرق پاکستان کی قدیم زبان) کو بھی اپ بھرنش بیان کیا ہے. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۷۷). [مقامی].

ساپِری (کس پ) امث ؛ امذ.
۱. کھجوروں کی بہت اچھی قِسم ، عُمدہ قسم. سابری- ایک قِسم

ہے بہترین خُرما کی. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۳). ۲. نہایت اعلیٰ قسم کا کپڑا ، ململ (فیروزاللغات ؛ فرہنگِ عامرہ). [ف].

سابِع (کس مع ب) صف.
ہفتم ، ساتواں. ایک معتمد صدرالصدور امورِ مذہبی اور دوسرے استاد حضور آصف جاہ سابع ہوئے. (۱۹۳۱ ، انشائے داغ ، ۸۲). نظام سابع دنیا کے امیر ترین انسان تھے. (۱۹۷۳ ، ہماری زندگی ، ۳۱). [ع].

سابِعاً (کس مع ب ، تن ا بفت) صف ؛ م ف.
ساتویں ، ساتواں. سابعاً تولید اور تناسل کے امراض. (۱۸۶۰ ، نُسخۂ عملِ طب ، ۴). [سابع (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز]

سابِعُون (کس مع ب ، و مع) امذ.
اہلِ تشیع کے ایک فرقے کا نام یہ لوگ صرف سات اماموں کو تسلیم کرتے ہیں (ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ امام جعفرِ صادق کی وفات پر امامت اسمٰعیل کے بیٹے محمدالمکتوم کے حصّے میں آئی نہ کہ جعفر کے بیٹے موسیٰ الکاظم کے حصّے میں) ، اسمٰعیلی خوجے. اسمٰعیلیہ جنھیں کبھی کبھی سابعون بھی کہا جاتا ہے امام جعفرِ صادق کے بیٹے امام اسمٰعیل سے منسوب تھے. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۴۸۵). [ع].

سابِعَہ (کس مع ب ، فت ع) امذ.
ساتواں. خانہ ۲۸ سابعہ و ثامنہ اور اگر بیچ اس مرتبہ کے کچھ مراتب غیر احاد باقی رہے ہوں تمام کو ایک مرتبہ جان کر نظیر اس کا لے لے. (۱۹۵۱ ، بفتاح الجفر ، ۶۹). [سابع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سابِعِین (کس مع ب ، ی مع) صف.
ساتواں ، سات. ہمارے یہاں سابعین کے اثر تلے سات سُروں کی طرح سات شعری مضامین کی حکومت رہی ہے. اس میں حُسن ، عاشق ، محبوب ، رقیب اور پھر ہجر ، وصل اور موت کے معاملات ہیں. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۲۳۵). [سابع (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

سابَق (فت ب) امذ (قدیم).
رک : **سبق**. انومیانے لیلیٰ بی سابق لیتی. (۱۶۳۰ ، لیلیٰ مجنوں ، عاجز (دکھنی اُردو کی لغت)). [سبق (رک) کا بگاڑ].

سابِق (کس ب) صف ؛ م ف.
۱. (مقابلۃً **پچھلا** ، **متقدم** ، **گُزشتہ** ، **ترتیب میں پہلے آنے والا** ، (لاحق کی ضِد).

تُوں قائم توں حُجّت توں حافظ سچا
تُوں شافع توں سابِق توں واعظ سچا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۴). اس کے ساتھ ساتھ تقریر کے لاحق و سابق پر نظر ڈالی جائے. (۱۹۷۵ء ، متحدہ قومیت اور اِسلام ، ۲۰). ۲. **گُزشتہ** ، **گُزرا ہوا زمانہ**. زمانۂ سابق میں کسی بادشاہ نے اپنے فرزند دل بند کو ایک معلّم ہوشیار کے سُپرد کیا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۰). ان کونسلوں کے مباحثوں کا معیار بہ نسبت سابق کے بہت زیادہ اعلیٰ ہے. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۰). دام گر کو اپنا وزیر مقرر کیا اور سابق وزیر کو ... ہلاک کر دیا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۲۹). ۲۹)
۳. **سبقت لے جانے والا** ، **بڑھا ہوا**. رحمتِ الہی اس کے غضب سے سابق ہے، پس سابق کو تقدم ہے. (۱۸۸۸ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۵۶). ۴. **سبق دینے والا** ، **استاد** ، **خلیفہ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [ع : (س ب ق)].

ــــُـ الْاِسْلام (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س) صف.
مقابلۃً پہلے یا سب سے پہلے مُشرک بہ اسلام ہونے والا.

وہ سابق الاسلام ہے اے قوم مسلمان
شک اس میں جسے ہے وہ نہیں قائلِ قرآن

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳). [سابق + رک : ال (۱) + اِسلام (رک)].

ــــُـ الْاِیمان (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ی مع) صف.
رک : **سابقون الاولون**.

محبوب حق نے سابق الایماں کِسے کہا
فرمایا اپنا جسم کسے جاں کسے کہا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱۴). [سابق + رک : ال (۱) + ایمان (رک)].

ــــُـ الْحُرِّیَت (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، شد ر بکس ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
پہلے سے آزاد ، **پہلے آزادی حاصل کیے ہوئے**. لاک کا دعویٰ ... سابق الحریت افراد کی آزادانہ مرضی سے ماخوذ ہوا ہے. (۱۹۲۹ ، ارتقائے نظم حکومتِ یورپ ، ۴۹). [سابق + رک : ال (۱) + حُرّیت (رک)].

ــــُـ الذِّکْر (ـــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ذ بکس ، سک ک) صف.
جس کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہو ، **مذکورہ بالا** (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ فیروزاللغات). [سابق + رک : ال (۱) + ذِکر (رک)].

ــــ دَسْتُور (ـــ فت د ، سک س ، و مع) م ف.
حسبِ دستور ، **معمول کے مُطابق** ، **پہلے کی طرح**. پھر سابق دستور بھول جائے گا. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰۳). جہ مینہ تھم جاتا ہے پھر سابق دستور آوازیں آتی ہیں. (۱۸۷۳ مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۴). [سابق + دستور (رک)].

ــــ سے لاحِق صف.
گزشتہ سے پیوستہ ، **پہلے کے بعد اور اُس سے مُتّصِل**. سابق سے لاحق اسمبلی میں حکومت نے بل پیش کر کے ایک آرڈیننس پاس کروایا تھا. (۱۹۶۹ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۲۹ اکتوبر ، ۸).

ــــ میں م ف.
۱. **گُزشتہ زمانے میں**. یہاں سابق ہیں ٹکسال تھی. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۳۰). آج کل دنیا جتنی بُرائی کی طرف مائل ہے سابق میں یہ بات نہ تھی. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۲).
۲. **ابتدا میں** ، **شروع میں**. سابق میں عرض کر چکا ہوں کہ اشرف

نہایت ذکی و ذہین تھا فوراً بات کی تہہ کو پہونچ جاتا تھا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۲).

سابِقاً (کس ب ، تن ا بفت) م ف.

۱. **پہلے ، گزشتہ زمانے میں** (فیروزاللغات). ۲. **پہلی دفعہ ، قبل ازیں.** سب حضرات کو یاد ہوگا کہ سابقاً راقم نے ایک مضمون مُختصر بدیں خلاصہ پڑھا تھا. (۱۸۶۷ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۱۱۰). سابقاً جلد اوّل میں بیان کیا ہے کہ برق کے پاس پوست سب جانوروں کے... رہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۲). [سابِق + اً ، لاحقۂ تمیز].

سابِقُون (کس مج ب ، و مع) امذ.
رک : **سابِقون الاوّلون.**

گو نہیں ہم سابقون میں سے مگر ہیں
حاملِ پیغامِ آخرینِ محمدؐ

(۱۹۸۰ ، حمطایا ، ۱۳۰). [ع].

--- الْاَوَّلُون (--- فت ن ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، شد و بفت ، و مع) امذ.

وہ صحابہ جو رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لائے. آپ نے خود اس کے پاس جا کر اِسلام کی دعوت دی ، اس طرح تین سال کا زمانہ گُزر گیا مگر صرف چالیس افراد کو ایمان و اسلام کی سعادت میسّر آئی. یہ لوگ سابِقون الاوّلون یا سابقون السابقون کہلاتے ہیں یعنی وہ جو سب سے پہلے اِسلام لائے. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۲۲). [سابِقون + رک : ال (ا) + اَوَّلون (رک)].

سابِقَہ (کس مج ب ، فت ق) امذ ؛ امث.

۱. **سابِق (رک) کی تانیث.** اور عملِ سابقَہ کو بھی عمل میں لاوے. (۱۸۳۵ ، خلاصۃ الاعمال ، ۱۷۸). ۲. **واسطہ ، تعلق ، مُلاقات.**

بُھول جا خوش رہ عبث وہ سابِقے مت یاد کر
درد یہ مذکور کیا ہے آشنا تھا یا نہ تھا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۰).

کُھل جاتا حال سابقہ پڑنے سے مہرباں
کچھ ہم مقابلے میں رقیبوں سے کم نہ تھے

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۶۰). ان کو ایک لمحہ کے لیے بھی زحمت سے سابقہ نہیں پڑا. (۱۹۴۳ ، سیّدہ کی بیٹی ، ۷۶). میں کیا بتاؤں اس دوران مُجھے کیسی کیسی اندھی رُوحوں اور گنجے فرشتوں سے سابقہ پڑا . (۱۹۸۶ ، اک محشرِ خیال ، ۶۵). ۳.(اَ) **وہ حرف یا کلمہ جو دوسرے الفاظ کے شروع میں داخل ہو کر ان کے معنیٰ میں کوئی اضافہ کرے جیسے «امر» میں ا ، بے ضرورت میں بے ، گُل رُو میں گُل.** سابقہ وہ لفظ جو بعض لفظوں کے پیش تر آکر ایک مُرکب لفظ بناتا ہے ، مثلاً گُل چیں ، گُل فروش. (۱۹۶۱ ، فرہنگِ اثر ، ۳۰۵). (اَا) **نام سے پہلے اِضافہ کیا جانے والا کلمہ (تعظیم یا تحقیر کے لیے).** کوئی شخص دُوسرے کو بغیر بھائی کا سابقہ ... لگائے مخاطب نہیں کرتا تھد (۱۹۶۲ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۵۷). ۴. **قدیم جان پہچان ، اگلی مُلاقات** (فرہنگِ آصفیہ). ۵. **پہلی بیوی ، اگلی بیوی** (اردو قانونی ڈکشنری ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۶. **پچھلا ، اگلے زمانے کا.** ہم اس کی زیادہ بہتر طریقہ سے تنقید کر کے معلوم کر سکیں گے کہ سابقہ اور حالیہ رنگ میں کیا فرق پیدا ہوا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱). موجودہ مالی سال تقریباً ختم ہو رہا ہے اس لیے سابقہ منظوری کو دوبارہ ضابطے کے مُطابق بنانے کی ضرورت ہے. (۱۹۸۴ ، دفتری مراسلت ، ۹۰). [ع].

--- پڑنا محاورہ.

۱. **کام پڑنا ، واسطہ پڑنا.**

پڑا ہے سابقہ کس کُوچہ گرد سے کیوں رند
میں دیکھتا ہوں تمہیں در بدر کئی دن سے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۳). اللّٰہ نہ کرے کسی سیدھے سادے مرد کو بدکار عورت سے سابقہ پڑے خدا ہی بچائے تو آبرو بچے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۷). سیاست دانوں سے آئے دن سابقہ پڑتا رہتا تھا. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۳۸). ۲. **واقفیت ہونا ، جان پہچان ہونا.** ان کی کوشش یہ تھی کہ مرنے کے بعد جِن لوگوں سے زندگی میں سابقہ پڑا ہے وہ ان کی موت پر روئیں. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۲).

--- ڈالنا محاورہ.

سابقہ پڑنا (رک) کا متعدی. خدا جاہلوں سے سابقہ نہ ڈالے اُلٹی مانتے ہیں نہ سیدھی. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۲).

--- کَرنا محاورہ.

معاملت رکھنا ، واقفیت یا شناسائی پیدا کرنا.

شمسہ میں ایسے جڑے کیا لعل ہیں
سابقہ اس سے جو کرنے بیٹھوں میں

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۶۰).

--- ہونا محاورہ.

رک : **سابقہ پڑنا.**

تھا شبِ ہجر سے کیا سابقہ دل کو میرے
تُم نے یہ روزِ بد اے چشم دِکھایا مجکو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۰). پہلی قوم فرنگستانیوں کی جس سے سابقہ اُن سے ہوا ، اُس نے کیا سلوک کیا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۵). گیتی آرا بیگم! ہمارا تمہارا سابقہ اتنے ہی روز کا تھا اب نیا دانہ ، نیا پانی ، نئے لوگ اور نیا گھر. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۷۹). ایذا رسانیوں سے آپ کو برابر سابقہ تھا. (۱۹۸۹ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۶).

سابِقِین (کس مج ب ، ی مع) امذ.

۱. **پہلے ، اگلے ؛ اگلے زمانے کے لوگ ، پُرانے آدمی.** لہذا مابدولت و اقبال نے سنینِ سابقین کا پابند ہو کر اکثر زہرہ جبینانِ ماہ تمثال کو فنِ موسیقی کی تعلیم کا حکم دیا. (۱۹۱۳ ، محلِ خانۂ شاہی (ترجمہ) ، ۸۹). یہ ٹرک سابقین پر کئی لحاظ سے فوقیت رکھتا تھا. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۹۷). ۲. رک : **سابِقون الاوّلون.** جس طبقہ کی تعبیر «سابقین» کے لفظ سے کی گئی ہے ان کے مراتب کے حساب سے یہ دوسرے درجہ کا کمال ہے. (۱۹۵۶ ،

مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۹ ، ۳۷۹). اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انبیائے سابِقین کے امتی تھے. (۱۹۷۲ ، ختمِ نبوت ، ۵۵). [سابِق (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

---اَوّلِین کسرِ صف (---فت ا ، شد و بفت ، ی مع) امذ.
رک : سابِقُون الاوّلون . خالد بن سعید سابقین اوّلین اور مہاجرین حبش میں ہیں .(۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۲). مکی دور میں ایمانی سبقت کرنے والے « سابقین اوّلین » کے ایمان کی نوعیت بھی تھی. (۱۹۵۵ ، تجدیدِ معاشیات ، ۱۳۱). [سابِقین + اوّلین (رک)].

سابَل (فت ب) امذ ؛ ہ سبل.
۱. رک : سابر ، لوہے کا آلہ جس کے نیچے کا حصّہ چپٹا اور دھاردار ہوتا ہے ، کدال (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. ایک قسم کا کپڑا. امراء کے عُمدہ کپڑوں کے بہت سے اقسام تھے ... جن میں سنجاب، سمدر اور سابل وغیرہ شامل تھے .(۱۹۵۸، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۰). [ب : सबल]

سابُن (ضم ب) امذ.
رک : صابون.

بھگی نیل بڑی ہونی سابن چکھوٹ
جو سابن بھگی تو روپیک ہونی کھوٹ

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۵۱).

عجز کے سابنؐ سوں دل دھو صاف کر
جیّ کا بھی پھر وونچہ توں سب تاب کر

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۱۸). شیخ صاحب کیا جانیں سابن (صابون) کا بھاؤ. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۹۶). [صابون (رک) کا ایک اِملا].

---تھوڑا پانی گدلا کیا مَل مَل کے دھوتا ہے ، اندر داگ لگا قدرت کا جب دیکھو جب روتا ہے کہاوت.
جس کا اندر ہی خراب ہو اس کو باہر کی تھوڑی سی صفائی کرنے سے کوئی فائدہ نہیں (جامع اللغات).

---دئیے ، مَیل کٹے ، گنگا نہائے پاپ کٹے کہاوت.
(ہندو) جس طرح صابن میل کو دُور کرتا ہے ، اسی طرح گنگا کا اشنان پاپ کو دور کرتا ہے (جامع اللغات).

---کاٹے مَیل کو جس تَن کاٹے تیگ کہاوت.
صابُن میل کو اس طرح کاٹتا ہے جیسے تلوار بدن کو (جامع اللغات).

---کے مول پڑنا محاورہ.
بہت سی جُوتیاں پڑنا ، بازار کے بھاؤ پٹنا ، کثرت سے جُوتے کھانا ، ہر طرف سے مار پڑنا.

معروف اتنے لئے ہے رنگیں سے لڑا
تا خلق کہے کہ یہ بھی شاعر ہے بڑا
جب پڑنے لگیں ادھر سے سابن کے مول
سونے کی طرح سے تب کیا خوب گھڑا

(۱۸۳۵ ، رنگین (فرہنگِ آصفیہ)).

---گر (---فت گ) صف.
صابُن بنانے والا. سابُن گر بولا آغا صاحب یہ سابُن ہے پنیر نہیں. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۷۰). [سابُن + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

سابُوت (و مع) صف ؛ ہ سابُت.
ثابت ، کامل ، پُورا ، تمام.

جب مجلس رِندان میں زاہد گئے تب واں سے
سابُوت کبھی سر پر دستار نہیں آتی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۰۵). وہ کیا تقسیم ہے جس میں سب کو سابُوت گھوڑے ملیں. (۱۸۵۴ ، تحفۃ الاحباب ، مولوی ذکاءاللہ دہلوی ، ۳۶). [ثابت (رک) کا عوامی تلفظ اور املا].

سابُوتی (و مع) است (قدیم).
ثبوت . مُرید سوال کئے کہ اپس کوں نفی کرنا کیا فایدہ ہے پیر فرمائے کہ سابُوتی حق کی ہے. (۱۶۹۹ ، کنز مخفی (دکھنی اردو کی لغت)). [ثبوت (رک) کا بگاڑ].

سابُودانَہ (و مع ، فت ن) امذ.
ایک دانہ دار نشاستہ جو ساگوکے درخت کے تنے سے حاصل کیا جاتا ہے سادہ ، زُود ہضم اور مقوی غذا ہے. صبح کو نصف لیمو کا افشردہ - دوپہر کو چند چمچے سابُودانہ. (۱۹۳۶ ، نگار ، لکھنو ، اکتوبر ، ۳۰). چاول ، گندم ، آلو ، سابُودانہ وغیرہ تقریباً خالص کاربوہائیڈریٹ کے مرکب ہوتے ہیں. (۱۹۶۰ ، اصولِ حفظانِ صحت ، ۴۶). [رک : ساگو دانہ].

سابُونی (و مع) است.
(شکر سازی) **اوسط درجہ کی لُگدی کی شکل کے بنائے ہوئے سفید کھانڈ کے پیڑے ، کھانڈ کے پنڈے** (اُ پ و ، ۳ : ۱۹۷ ؛ فرہنگِ آصفیہ). [مقامی].

سابَھر سُوبَھڑ (فت بھ ، و مع ، فت بھ) م ف.
عُجلت میں ، جلدی سے ، رواروی میں. بھاگڑ نہیں ہے کہ سابھر سُوبھڑ پکا کر الگ کرو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۶). [سابھر (حِکایت الصّوت) + سُوبھڑ (تابع)].

ساپ امذ (قدیم) (مث : ساپن).
سانپ (پلیٹس). [سانپ (رک) کا قدیم املا].

ساپَر (فت پ) صف.
سُرنگ اُڑانے یا لگانے والے (اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۱). [انگ : Sapper].

ساپَن (۱) (فت پ) است.
۱. (گھوڑا بانی) **گھوڑے کی ایال کی جڑ کے قریب کی بھونری (اگر ایال کے دونوں طرف ہو تو بُری نہیں وہ (اصطلاحاً) ناگ کہلاتی ہے اور اگر صرف ایک طرف ہو تو بہت منحوس خیال کی جاتی ہے).**

نہ ساپن نہ ناگن ، نہ بھونری کا ڈر
ہر ایک عیب سے وہ غرض ہے خطر

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۵۸).

اگر بھونری ہے جڑ میں بال کی ایک
تو بس ساپن ہے وہ ہر گز نہیں نیک
(۱۸۳۵ ، رنگین ، فرسنامۂ رنگین ، ۵). ایال کی جڑ میں جو ایک بھونری ہو اس کو ساپن کہتے ہیں . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰). ۲. رک : سانپن. سانپ نے سب احوال اس سے کہا ساپن نے کہا جو شخص تیرے ساتھ احسان کرے بس تجھ کو بھی لازم ہے کہ تُو بھی شکر اُس کا بجا لاوے . (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۴۶). [سانپن (رک) کا قدیم اِملا].

ساپَن (۲) (فت پ) اسث.
ایک بیماری جسمیں بال آہستہ آہستہ جھڑ جاتے ہیں (پلیٹس).
[پ : सापन].

سات (۱) امذ.
رک : ساتھ.
باتن تنہا چہ روی زیں زمیں   نیک عمل کن کہ وہی سات ہے
(۱۲۶۶ ، فرید گنج شکر (پنجاب میں اردو ، ۲۳۱)) . ایک بادشاہ کی تعظیم ایک امیر کوں بڑی کرتا ہے تو اوّل جابجا آرائش کرتا ہے سو محمدؐ کوں پانچہ تن سنوار کر سات ایمان کے اوپر لائے . (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳).
حشم سات دے کر اسد خان کوں
بیٹھا یگ دے ملک میدان کوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۴).
پھر   برائے   برآمدِ   حاجات
ان سبھوں کے جو حاضر ہیں اک سات
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱). اس کو بھی سات لیا چاہیے .(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۴).
جانِ زار اس کی کشاکش میں پھنسی تھی بیہات
پڑ گئی کیسی الٰہی نہ کوئی سنگ نہ سات
(۱۹۲۵ ، ریاضِ ابجد ، ۳۴).
میں جو بھی بنا ہوں وہ بنا ہوں تُجھ سے
میں کُچھ نہیں ہوتا جو نہ ہوتا ترا سات
(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۲۵). [ساتھ (رک) کا ایک اِملا].

ـــ بَنْد دینا محاورہ (قدیم).
عقد کر دینا. مجھے اس کے سات بند دے .(۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)).

ـــ پَنا (ـــ فت پ) امذ (قدیم).
صحبت ، معیت ، ساتھ ، رفاقت. اس متقیاں کے طایفے کوں اپنی سات پنے کا عظمت عطا کیا. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)). [سات + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

سات (۲) اسث.
ساعت ، گھڑی ، وقت.
کیا بھاوٗ امرت بھری سات میں
پری کوں دیا دیو کے ہات میں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۶).
اوّل امیر میرے دل میں ہے بھی ہر سات
جو نِت رفیق ہو توفیق حق اچھے منع سات
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۸). [ساعت (رک) کا بگاڑ].

سات (۳) . (الف) امذ.
۱. چھ کے بعد اور آٹھ سے پہلے کا عدد ، ہندسوں میں (۷) لِکھا جاتا ہے.
گگن سات میں پانچ اوڑکن تمیں   مہا رائے ہیں ہر مہاجن تمیں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۷).
(ہفت) سات اور (ہشت) آٹھ اور (بِست) بیس
(سِی) اگر کہیے تو ہندی اسکی تِیس
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۷۱). جب بچّہ سات ... برس کا ہوتا ہے تو اسے روزہ رکھواتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سیداحمد ، ۴۲). یاد رہے کہ سات سے زیادہ ملک نہ لیں کیونکہ ہمارا ننھا مُنّا کمپیوٹر سات سے زیادہ نہیں گِن سکتا ہے . (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۵۵). (ب) صف. **عدد کی مقررہ قیمت ، مُطابق یا مساوی.** سات زمین سات آسمان میں اس کا کھیل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲). دو سے سوار قراولوں کے ہیں سات ہاتھی نِشانوں کے ہیں. (۱۷۸۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۳) . اس کا خط گویا سات سو روپیے کی درشنی ہنڈی تھی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۹۲).
محرومِ ازل کو دیدیے سات پسر
اللہ کے بعد ہے سخائے شپر
(۱۹۵۱ ، آرزو ، صحیفۂ الہام ، ۵۰). [پ : سات सात].

ـــ اَقْلِیم (ـــ فت ا ، سک ق ، ی مع) امذ.
رک : ہفت اقلیم ، سات مُلک ، کُل دُنیا.
سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجے
تو وہ لشکر کا ترے نعل بہا ہوتا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۶۱). [سات + اقلیم (رک)].

ـــ اَناج (ـــ فت ا) امذ.
گیہوں ، دھان ، جَو ، باجرہ ، مکئی ، جوار اور چنے(عورتیں ان کو پکا کر کسی منّت پُوری ہونے کے موقع پر بانٹتی ہیں) (جامع اللغات) .
[سات + اناج (رک)].

ـــ آسْمان (ـــ سک س) امذ.
مُسلمانوں اور قُدما کے عام اعتقاد میں آسمان سات ہیں.
دھرتی سرنگیں فرش کی چونڈ ہر سمد جوں حوض ہے
چھپّر پلنگ سات آسمان پنکھا سو تج بارا ہوا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹).
رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا؟
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱). [سات + آسمان (رک)].

ـــ بھائی امذ.
چھوٹی چڑیاں جو سات کی ٹولیاں بنا کر رہتی ہیں(ماخوذ : نوراللغات).
[سات + بھائی (رک)].

---پارچے کا خلعت امذ.
ایک قِسم کا خلعت جو بادشاہوں یا راجاؤں کی طرف سے دیا جاتا تھا. لڑکی کے چالے کا کیوں ذکر کرتی ہو یہ کیوں نہیں کہتیں کہ چھوٹے بھیا کو سات پارچہ کا خلعت دیں گے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۱۳).

---پانچ (---غنہ) امذ ؛ امث.
۱. **مکر و فریب ، حیلہ بہانہ.** یہ سپاہی بیچارہ سات پانچ کُچھ نہیں جانتا. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۷۱).

رِندوں کو کُچھ غرض نہیں اس سات پانچ سے
زاہد رہیں شُمار میں روزِ حساب کے

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۱). آپ تو ایک بھولے آدمی ہیں دنیا کا سات پانچ کیا جانیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۱۰).
۲. **چالاکی ، طرّاری ، تیزی.**

دو چار باتیں تُجھ سے تو کرتے پہ کیا کریں
ہم بُھولے سات پانچ تری ہفت و ہشت سے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت ، ۱۸۱). میں تو سیدھی سادی آدمی تھی کُچھ سات پانچ نہ جانتی تھی. (۱۹۱۱ ، قِصّۂ مہر افروز ، ۷۲).
۳. **چند دوچار** (مہذب اللغات). [سات + پانچ (رک)].

---پانچ پکوا ، نہ ایک گُولَر کہاوت.
(پکوا - ایک بے مزہ جنگلی پھل ہے) ایک گولر سات پانچ پکووں سے بہتر ہے ایک اچھی چیز بہت سی خراب چیزوں سے بہتر ہے (جامع الامثال).

---پانچ کَرْنا محاورہ.
۱. **عذر کرنا ، تامّل کرنا ، بہانے کرنا.**

نہ کی دل میں شش پنج اور سات پانچ
شرح کر دی شش پنج اورسات پانچ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۴۵).

عدوئے لعیں کیا کرے سات پانچ
جلا طُور موسیٰ پر آئی نہ آنچ

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۳۳).

وہ ساغرِ پلا صاف ہو جس کا کانچ
نہ دینے میں کر ساقیا سات پانچ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۷). ۲. **حُجّت کرنا ، جھگڑا کرنا.** مہاراج اپنے پتا کو دھمکا کے یہاں سے اُٹھ سات پانچ کرتا ہوا گیا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۱). ۳. **مکر و فریب کرنا ، دغا کرنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---پانچ کی لاٹھی ایک جَنے کا بوجھ کہاوت.
کئی آدمیوں کی مدد سے کام پُورا ہو جاتا ہے (مہذب اللغات).

---پانچ لانا محاورہ.
جھگڑا کرنا ، اُلجھنا ، حُجّت کرنا (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---پانچ مِل کیجیے کاج ، ہارے جیتے نہ آوے لاج کہاوت.
صلاح مشورے سے کام کیا جائے تو ناکامی کے بعد بھی **شرمندگی اُٹھانا نہیں پڑتی کیونکہ ہار جیت میں سبھی شامل ہوتے ہیں** (ماخوذ : جامع الامثال).

---پَتال میں گاڑنا محاورہ (قدیم).
تحت الثریٰ میں ڈال دینا.

جالوں تجکوں چولہے کھال
جیو تیجہ گاڑوں سات پتال

(۱۵۰۳ ، نوسر ہار ، ۳۷).

---پَرْدوں کے اَنْدَر رَکْھنا محاورہ.
چُھپا کر رکھنا ؛ کمالِ نگہبانی. میری ماں مُجھے سات پردوں کے اندر رکھتی تھی اور جب میں باہر نکلتی تھی تو برقع اوڑھ لیتی تھی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۷).

---پَرْدوں میں (مُنْھ) چُھپانا محاورہ.
پوشیدہ رکھنا ، چُھپا کر رکھنا ، پوری حفاظت کے ساتھ رکھنا.

رِند اگر وہ رُونے انور سے اُلٹ دیوے نقاب
سات پردوں میں چُھپا دے منہ کو یہ شرمائے شمع

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۲).

ہا کے میرے دیدۂ بیدار کو مُشتاقِ دید
سات پردوں میں چُھپاتا ہے شبیہِ یار خواب

(۱۸۸۱ ، دیوانِ صفی ، ۴۴). جبکہ لڑکی کی صورت شکل سات پردوں میں چھپائی جائے نکاح کا پیام کون دے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گردابِ حیات ، ۵۳).

---پَرْدوں میں رَکْھنا محاورہ.
بہت زیادہ چُھپانا ، بڑی احتیاط سے رکھنا ، زیادہ سے زیادہ حفاظت کرنا ، ہوا نہ لگنے دینا.

سات پردوں میں رکھوں اس کوں چُھپا
آوے گر آنکھیاں میں وو نورِنظر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۱).

---پَرْدوں میں رَہْنا محاورہ.
بہت پردہ کرنا ، کسی کے سامنے نہ آنا. اماں ہماری اللّٰہ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے ، سات پردوں میں رہتی تھیں. (۱۹۲۷ ، دلربا ، ۲۸۷).

---پَرْدے (---فت پ ، سک ر) امذ ؛ ج.
۱. **آنکھ کے ساتوں پردے.**

سات پردوں میں بھی کرتیں تجھے رُسوائے جہاں
آٹھواں پردہ نہ باتیں جو حیا کا آنکھیں

(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)). ۲. **سات آسمان** (نوراللغات؛ مہذب اللغات). ۳. **ساز کے سات پردے** (نوراللغات). [سات + پردے (پردا (رک) کی جمع)].

---پَرْدے لَگْنا محاورہ.
بہت زیادہ پردہ کرنا ؛ اس عورت پر طنز جو یکایک صاحبِ ثروت ہو جائے پر بہت زیادہ پردہ کرنے لگے (ماخوذ : فیروزاللغات).

--- پُشت (---ضم پ ، سک ش) امث.
آباو اجداد ، اسلاف ؛ (مجازاً) پورا خاندان. دیکھو تم سات پُشت کے نمک خوار اسی دربار کے ہو. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۲۳). اُن کی سات پُشت کو بٹا لگ جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۷۰). سب معلوم ہیں تیری یہ باتیں ، بے ایمان کہیں کا ، سالے سات پُشت کا کھایا اگلنا پڑے گا . (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۷۶). [سات + پُشت (رک)].

--- پُشت کو بٹوانا محاورہ.
(عو) کوئی ایسی حرکت سرزد ہونا کہ بزرگوں کی بدنامی ہو ، اپنی خراب حرکتوں سے باپ دادا کو گالیاں کھلوانا (مہذب اللغات).

--- پُشت کی ناک کٹنا محاورہ.
(عو) پورے خاندان کی آبرو جانا ، خاندان کی ذلت ہونا.

ایسے تن پیٹ کے مزے پر خاک
جس سے کٹ جائے سات پُشت کی ناک

(۱۸۸۱ ، منیر (مہذب اللغات)).

--- پُشت گِننا محاورہ.
بُرا بھلا کہنا ، گالیاں دینا. گالیوں تک نوبت پہنچ جاتی تو ... ایک اپنے مدِمقابل کی سات پُشتیں گِنتا دوسرا اس کی بیس پُشتیں گِن ڈالتا. (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۳۶).

--- پُشتوں کو کھنگال ڈالنا محاورہ.
پورے خاندان کو بُرا کہنا. رو آئی تو سات پُشتوں تک کو کھنگال ڈالا ، فضیحتیاں ڈانٹ ، ڈپٹ غرض کسی چیز سے انکار نہیں . (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۶).

--- پیڑی / پیڑھی (---ی مع) امث.
رک : سات پُشت. وہ بُرے دستوروں کو جاری کر گئے اور برابر سات پیڑھی تک قایم رہتا چلا آیا . (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۴۷). میری سات پیڑھی میں بھی کسی کو طلاق نہیں ملی (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۳).

--- پیڑھی پُن کے رکھ دینا محاورہ.
رک : سات پُشتوں کو کھنگال ڈالنا ، پورے خاندان کو گالیاں دینا یا ذلیل کرنا.

ابھی سب کُنبہ کے سُن کے رکھ دونگی
سات پیڑھی کو پُن کے رکھ دونگی

(۱۸۶۹ ، بہار عیش ، ۱۵). مرد کسی مخالف سے مقابلہ کرتے وقت متانت اور تمکنت سے کام لے گا ، مگر عورت ایک دم بھر میں ہزاروں گالیاں دے ڈالے گی اور سات پیڑھیوں کو پُن کر رکھ دے گی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ / ۲ : ۳۳۰).

--- پھیرے (---ی مج) امذ ؛ ج.
سات چکر ، ہندوؤں میں شادی کی ایک رسم جس میں میاں بیوی آگ کے گرد سات چکر لگاتے ہیں. سات پھیروں میں میں نے جو سات دعائیں مانگی ہیں وہ سب پوری کرنا. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۹). [سات + پھیرے (پھیرا (رک) کی جمع)].

--- پھیرے پھِرنا / ہونا محاورہ.
عقد ہونا ، بیاہ ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

--- تالوں میں رکھنا محاورہ.
سات پردوں میں رکھنا ، بہت حفاظت کرنا. جو یہاں ایک بار ہو جائے میں بھی اس کے گھر جاؤں ، چاہے وہ اپنی عورتوں کو سات تالوں میں رکھتا ہو اور چاہے وہ شرابی یا اجنبی آدمی ہو. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۵).

--- تالے ڈالنا محاورہ.
حفاظت کا غیر معمولی اہتمام کرنا ، کڑی نگرانی کرنا. شہزادی کی حفاظت کے لیے جن صندوق میں سات تالے ڈالتا تھا. (۱۹۷۳ ، قاموس الفصاحت ، ۳۰۴).

--- تووں سے مُنہ کالا کرنا / سات تووں کی سیاہی سے مُنہ کالا کرنا محاورہ.
(نفرت ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں) نہایت ذلیل سمجھنا ، خاطر میں نہ لانا ، بہت ذلیل کرنا ، بات نہ پوچھنا ، نکال دینا (ماخوذ : فیروز اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

--- تووں کی کالک مُنہ کو لگ جانا محاورہ.
حد درجہ رُسوائی ہونا ، بہت ذلیل ہونا.

سوت کے منھ کو لگے سات تووں کی کالک
میرے چولھے میں اسی نے بُواکاڑا تعویذ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۳۳).

--- جَنم لینا محاورہ.
سات مرتبہ مر کے پھر پیدا ہونا ، ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ وہ یا تم ہرگز ایسا نہیں کرسکتے (مہذب اللغات).

--- جہنم (---فت ج ، ہ ، شد ن بفت) امذ.
جہنم کے سات طبقے ، سات دوزخیں.

نہ سمجھو بے حقیقت گرمئ عشقِ مجازی کو
بھی ہے وہ شرر ساتوں جہنم جس سے جلتے ہیں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۲۶). [سات + جہنم (رک)].

--- جھاڑو مارنا محاورہ.
لعنت بھیجنا ، ذلیل کرنا. تیرے اُستاد کو لُوکا لگاؤں سات جھاڑو منگل اِتوار ماروں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۰۹).

--- چُلّو خُون (لہو) پی لینا محاورہ.
شدید غصے کے عالم میں ہونا ، شدید انتقامی جذبے سے مغلوب ہونا.

میں سلامت نہ اس کو چھوڑوں گی
سات چُلّو لہو کے پی لوں گی

(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

--- خَط (---فت خ) امذ.
۱. (خوش نویسی) درج ذیل سات طرح کی لکھاوٹیں ، ثلث ، محقق ، توقیع ، ریحان ، رقاع ، نسخ ، نستعلیق خوش نویسی کی سات روشیں.

ہے روئے کتابی پر کیا خوب تمہارا خط
کچھ سات خطوں سے بھی ہے بڑھ کے یہ پیارا خط
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٠٠) . ٢. فارسی میں ہفت خط؛ کنایہ ہے سات اقلیموں سے اور ان ساتوں خطوط سے جو جامِ جمشید میں تھے (مہذب اللغات). [سات + خط (رک)].

---خُون مُعاف ہونا محاورہ.
ہر جُرم اور گناہ ، بیباکی سے کر گزرنے کی آزادی ہونا. جو شخص ... سب کچھ بے خوف و ہراس کر سکتا ہے اس کو طنزاً کہا جاتا ہے کہ «سات خُون معاف ہیں» (١٩٧٣ ، قاموس الفصاحت، ٥٨).

---دَرْیا (---فت د ، سک ر) امذ.
رک : سات سمندر.

سات دریا کے فراہم کئے ہوں گے موتی
تب بنا ہو گا اس انداز کا گز بھر سہرا
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٨٧). [سات + دریا (رک)].

---دَرْیا پار م ف.
بہت دُور ؛ سات سمندر پار.

مثالِ مہر جن کے دیدۂ بیدار رہتے ہیں
وہ آئینِ خودی سے سات دریا پار رہتے ہیں
(١٩٣٦ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ٦٨).

---دَرْیا دَرْمِیان فقرہ.
خدا نہ کرے، دُورپار (کسی منحوس یا ناپسندیدہ بات کا ذکر آئے تو دفعِ نحوست کے لیے بولتے ہیں).

میرے رونے کی خبر کیوں کر نہ پوچھے نوح سے
سات دریا درمیاں وہ عین طوفاں میں نہ تھا
(١٨٧٣ ، کلیاتِ منیر ، ٣ : ١٦٩).

---دَفْعَہ صَدْقے اُتارْنا محاورہ.
(عو) بیشتر صدقہ اُتارتے وقت صدقے کی چیز ساتھ دفعہ سر کے گِرد پھراتے ہیں ، اس فعل کو سات دفعہ صدقے اُتارنا کہتے ہیں ؛ صدقے کی چیز سے بھی زیادہ حقیر سمجھنا. میں بیاہتا وہ آنکھ لگی میرا مقابلہ کرتی ہے ، میں ساتھ دفعہ اپنے اوپر اس مُردی کو صدقے اُتاروں. (١٩٦٩ ، مہذب اللغات ، ٦ : ٢٨٥).

---دِیپ (---ی مع) امذ.
ہفت اقلیم ، سات جزیرے ؛ مراد : پوری دنیا. میرا شریر ہی نشٹ ہو گا یا سات دیپ کا راج ہی مجھکو ملے گا. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ٢ : ٥١٩). یہ نونہال ساتوں دیپوں کو جیتے گا. (١٩٣٨ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ١٩٠). [سات + دِیپ (رک)].

---دھار ہو کَر نِکَلْنا محاورہ.
(غذا) ہضم نہ ہونا اور دستوں کی صورت میں بہ کر نِکل جانا ، کھایا پیا پھوٹ پھوٹ کر نِکلنا.

لگ گئی تیری نظر وہ ہو کے نِکلا سات دھار
اے نصیرن کل مرے بچے کا سب کھایا ہوا
(؟ ، راحت (نوراللغات)).

---رُوپَیَہ اَور یَہ نَمُود کہاوت.
چھوٹی حیثیت کا آدمی اپنی بڑائی کی ڈینگیں مارے تو کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

---سات پانی سے دھونا محاورہ.
پاک کرنے کے لیے بار بار دھونا ، ناپاکی دُور کرنا. حُسنِ قدرتی کیا شے ہے ؟ ایک لُطفِ خداداد ہے جس میں بناؤ سِنگار کا نام بھی آ جاوے تو تکلیف کا داغ سمجھ کر سات سات پانی سے دھوئیں. (١٨٨٠ ، آبِ حیات ، ١١١).

---سُر (---ضم س) امذ.
موسیقی کے ساتوں سر (سرگم ، یعنی کھرج ، رکھب ، گندھار ، مدھم ، پنچم ، دھیوت ، نِکھاد).

لگا سات سُر اس طرح کھینچ کر کہ زہرہ کو ہو آسماں پر خبر
(١٨٥٩ ، حُزنِ اختر ، ١٠٥). [سات + سُر (رک)].

---سکھی کا پی امذ.
ایک نر چڑیا کا نام جس کے ساتھ سات مادہ رہتی ہیں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---سَمَنْدَر (---فت س ، م ، سک ن ، فت د) امذ.
١. دُنیا کے سات قدیم دریا یا بحرِ اعظم (بحرِ اخضر ، بحرِ عمان ، بحرِ قلزم ، بحرِ روم ، بحرِ اسود ، بحرِ ظُلمات اور بحرِ بربر) ؛ (مجازاً) بحرِ ذخّار.

کنور کو پری تخت پہ کر سوار
گئی لے کے ساتوں سمندر کے پار
(١٧٥٢ ، قِصۂ کامروپ و کلاکام ، ٣٣).

تِنکا ایک اور سات سمندر
جانے کہاں موجوں سے نِکل کر
(١٨٨٣ ، مناجات بیوہ ، ٦). ٢. لڑکوں کا ایک کھیل ، پہلا ، دوجا ؛ چھوراتی (مہذب اللغات). [سات + سمندر (رک)].

---سَمَنْدَر پار فقرہ ؛ م ف.
١. (عو) رک : سات دریا درمیان. خدا جانتا ہے کہ سات سمندر پار اگر میرا بچہ ایسا رونا ہوتا تو میں کھڑے کھڑے اس کی ٹانگیں چیر کر پھینک دیتی. (١٩٠٠ ، خورشید بہو ، ٥٣) . ٢. بہت دُور ، دور دراز فاصلے پر. یہ دیکھ کے دِل خوش ہوتا ہے کہ ان کے زورِ طبع نے سات سمندر پار کس برق طاقت سے اثر ڈالا کہ یورپ بھی ان کے شیدائی ہو گئے. (١٩٠٣ ، چراغِ دہلی ، ٢٩) . شہزادوں کو جان جوکھوں میں ڈال کے سات سمندر پار وہاں پہنچنا ہوتا تھا. (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ١٣).

---سِنگار/سِنگھار (---کس س ، مغ) امذ.
عورتوں کی درج ذیل سات قسموں کی آرائش : مہندی ، سُرمہ ، پان ، مِسّی ، چوٹی ، چُوڑی اور الشاں کی آرائشیں.

سو او سر و قد نار سندر سو دھن
جڑت ابرن سات سِنگار تن
(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٢٥) . [سات + سِنگار. سِنگھار (رک)].

---سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی (عموماً نو سو کے ساتھ مستعمل) کہاوت.
بہت سے بُرے کام کر کے نیک کام کا ارادہ کرنا ، کثرت سے گناہ کر کے توبہ پر آمادہ ہونے کے موقع پر بولتے ہیں (نوراللغات).

---سُہاگنوں کا ہاتھ لگوانا محاورہ.
(عور) ایسی سات عورتوں سے جن کے خاوند زندہ ہوں نیک شگون کے لیے شادی کا جوڑا قطع کرانا (فیروزاللغات ؛ نوراللغات).

---سُہاگنوں کو کِھلانا محاورہ.
(عور) نیک شگون کے لیے ایسی سات عورتوں کو جن کے خاوند زندہ ہوں منّت کا کھانا کِھلانا (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ نوراللغات).

---سَہیلی کا جُھمکا/گُچّھا امذ.
(کنایۃ) پروین ، عقدِ ثریا ، سات ستاروں کا گُچّھا. درخت انگور پر گویا سات سہیلی کا جُھمکا لٹکتا تھا. (۱۸۴۴ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۷). تارے ٹُوٹ ٹُوٹ کر جھڑ رہے تھے ... بے ساختہ چِلّا اُٹھا ہاں ہاں سات سہیلی کے گُچھے نِکل نِکل ، چھپ چھپ کے نکل اور ماند ہو ہوکے چمک.(۱۹۰۸ ، مخزن، لاہور، جون،۴۳).

---سَہیلیاں (---فت س ، ی مج ، کس ل) امث.
رک : سات مادہ چڑیاں جو ایک نر کے سات رہتی ہیں.

ہم نے تو عاشقوں کو مہماں نواز پایا
چھوڑیں نہ ساتھ ہی کا ساتوں سہیلیاں تک

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۵۰). [سات + سہیلی (رک)].

---صَدی (---فت ص) امذ.
شاہی دورکا ایک منصب، شاہی زمانےکا ایک عہدہ. سات صدی اوّل درجہ کا گیارہ لاکھ تنخواہ پاتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۲). [سات + صد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قَدَم (---فت ق ، د) امذ.
ہندوؤں کی شادی کی ایک رسم ، سات پھیرے. منگنی بعض وقت بڑے رسومات سے انجام دی جاتی ہے لیکن اس معاملہ کو موثر کرنے والی چیز دلہا اور دلہن کا سات قدم (سپتا پدی) چلنا ہے. (۱۹۳۱ ، قانون اور رواج ہنود ، ۱ : ۱۵۰). [سات + قدم (رک)].

---قُرْآن دَرْمِیان فقرہ.
(عور) خُدا ہر بلا سے محفوظ رکھے اور نظر بد سے بچائے. سات قرآن درمیان سب بھائی بہنوں میں بھیّ ایک تک سک رنگ ڈھنگ شکل صورت کی نِکلی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۷۷). اے میاں خدا نہ کرے جو کسی دشمن کے گھر میں بھی وہ آئے ، سات قرآن درمیان اب اس کا نام نہ لیجیے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۵۰۳).

---قَلَم (---فت ق ، ل) امذ.
رک : سات خط.

ہوا جب کہ نو خط وہ شیریں رقم
بڑھا کر لکھے سات سے نو قلم

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۲). [سات + قلم (رک)].

---کی سَتّر کَہْنا محاورہ.
چُغلی کھانا ، مبالغہ کرنا ؛ اینٹ کا جواب پتھر سے دینا.

میری جڑی ہے غیر نے تُم سے تو سات بار
کب چُوکتا ہوں سات کی ستّر کہے بغیر

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات ، ۲۹۹).

---گھر بِھیک مانگْنا محاورہ.
در در مانگتے پھرنا.

ہفت افلاک سے تاثیرِ دعا مانگتی ہے
سات گھر بھیک یہ مانندِ گدا مانگتی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۴۶).

---ماموؤں کا بھانْجا امذ.
سارے کُنبے کا لاڈلا بچہ (فیروزاللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---ماموؤں کا بھانْجا بُھوک بُھوک پُکارے کہاوت
۱. اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو بہت سے رشتہ دار ہونے پر بھی محتاج اور بیکس رہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ نجم الامثال). ۲. جو باوجود عزیزوں کی مدد کے نا شکر گزار ہو (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---ماموؤں کا بھانْجا نُوتہ ہی نُوتہ پھرے کہاوت.
جس کے بہت سے رشتےدار ہوں اُسے بہت دعوت کے بُلاوے آتے ہیں (جامع اللغات).

---ہاتھ کا خَصَم امذ.
(طنزاً) طاقت ور ؛ زبردست حمایتی. بویا نہ جوتا کیوں ہوا؟ اس کا تو سات ہاتھ کا خصم بیٹھا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۵).

---ہاتھ ہاتھی سے رہئے پانْچ ہاتھ سِنگھاڑے سے بیس ہاتھ ناری سے رہئے تیس ہاتھ متوارے سے
کہاوت.
(سِنگھاڑا ـ سینگ والا بیل) سینگدار بیل اور ہاتھی سے دوردُور رہنا چاہیے مگر عورت سے اس سے بھی دُور اور شرابی سے بہت ہی دور رہنا چاہیے ، دراصل شراب کی مذمّت میں ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---ہزاری (---فت ہ) امذ.
شاہی دور کا ایک منصب ، بادشاہت کے زمانے کا عہدہ. سات ہزاری کی ایک کڑور چالیس لاکھ تنخواہ ہے.(۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۱). [سات + ہزار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سات(۲) امذ.
(قمار بازی) مولہی کے کھیل میں ۳ یا ۷ یا ۱۱ یا ۱۵ کوڑیاں چت آنا اور چوسرکے کھیل میں پانسوں کا اس طرح پڑنا کہ ایک پر پانچ دائرے اور دو پر ایک ایک دائرہ شُمار ہو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۰). [مقامی].

ساتا امذ.
ہفتہ ، مُردے کی ساتویں دن کی فاتحہ. ہور تیجا ساتا دسواں

بیسواں چالیسواں کرنا یو سب بدعت ہے . (۱۶۹۹ ، قرائضِ اسلام (دکھنی اُردو کی لغت)). [سات + ا ، لاحقۂ نسبت].

ساتا روہَن (و مج ، فت ہ) امذ.
۱. **سات آدمیوں کا گروہ**، بڑا کُنبہ. سنو صاحب ایک منشی محمد تقی ہی تو نہیں یہاں تو ساتا روہن ہے.(۱۸۶۳ ، خطوطِ غالب ، ۵۹۳). ۲. **جماعت ، غول ، فوج**. اور پھر جہاں ایک کو چوپیا بلی پھر ساتا روہن چلی یہ آیا وہ آیا (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۹۳). تمھاری قوم یورپ کی ساتا روہن ساتھ لے کے چین پر چڑھ دوڑی تھی . (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۲ ، ۸ : ۵). باطن کے خیال میں شیفتہ کے گُلشن بے خار میں ساتا روہن کا مجمع تھا. اور باقی شعرا کا احوال انھوں نے برائے بیت تحریر کیا تھا. (۱۹۷۴ ، اردونامہ ، کراچی ، جولائی ، ۲۲). ۳. **شریر ، مُفسد ؛ بھیڑیوں کی قطار**. آپ بڑے دل لگی باز معلوم ہوتے ہیں آپ کو تو ساتا روہن سے بھی خوف نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۶۵). ۴. **کُتّا جو چھ بھیڑیوں کے ساتھ رہے** (پلیٹس). ۵. **ایک راگنی کا نام** (ماخوذ : مہذب اللغات). [سات + آروہن सातारोहण - چڑھنے والے].

---میں پھنس جانا / پھنسنا محاورہ.
آزار رسانوں کے نرغے میں آ جانا ، مُفسدوں میں گِھر جانا.

دِل کے درپے ہیں بُتوں کے خطّ و خال
پھنس گیا ہے ساتا روہن میں غزال

(۱۸۴۹ ، نکہت (مہذب اللغات)).

ساتَر (فت ت) امث.
ایک قِسم کی گھاس، ایشن اوشن (کلید عطاری، ۶۹). [پ सात्तर].

ساتِر (کس ت) صف.
۱. **چھپانے والا ، ڈھکنے والا** (کپڑا وغیرہ).

کچھ ساترِ تن ہو یہی منظور سدا تھا
تھا سجدۂ خالق میں سدا خاک پہ ماتھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۷). وہ قبائے برہنگی کی بجائے لباسِ ساتر استعمال کرتا. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۶۹). ہوا اور سورج کے درمیان کوئی چیز ساتر نہیں ہے. (۱۹۶۹ ، مقالاتِ ابن الہیثم (ترجمہ) ، ۶۵). ۲. **پردہ کرنے والا ، چھپنے والا. شخص**. میری آیتوں سے وہی لوگ اِنکار کرتے ہیں جو حق تعالیٰ سے محجوب اور ساتر ہیں. (۱۸۸۷، فصوص الحکم (ترجمہ)، ۷۸).

دامن کی کلی بادِ صبا کھول سکے کب
ساتر نہیں ڈرتے ہیں کبھی پردہ دری سے

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۳۰۹). ۳. **لباس پہننے والا ، جامہ پوش شخص ، ستر پوش ، ستر پوشی کرنے والا.**

یا کہ قاری پیچھے اُمّی کے پڑھے
یا کہ ساتر ننگے کے پیچھے پڑھے

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۲۷). [ع : (س ت ر)].

ساتری (سک ت) امث.
ساعت ، پہر. نبی علیہ السلام ایک ایک دو دو ساتری جریٰ کی پہاڑ میں خلوت ہور عزلت سوں رہتے تھے. (۱۶۹۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اُردو کی لغت)). [سات (۲) + ری ، لاحقۂ نسبت].

ساتگِین (سک ت ، ی مع) امذ.
جامِ شراب ، شراب کا پیالہ ، جامِ صحت.

اُس طرف گاگر میں گنگا جل کی گدلی مستیاں
ساتگینوں میں شرابِ کوثر و تسنیم اِدھر

(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۵۳).

ساتگیں لبریز خُوں سے ، سینہ پُر آذر مرا
اپنی اس حرماں نصیبی کا کروں کِس سے گِلا؟

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۱۹۰). [ف].

ساتَلا (فت ت) امذ.
عقور یا سینڈھ کی قسم کا درخت ، ہام. وید کہتے ہیں کہ ساتلا ہلکا تیز ، کسیلا ... ہے اس میں سے ایک قِسم کا اُڑنے والا تیل نِکلتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۹۳). [مقامی].

ساتِن (کس ت) امث (قدیم).
ساتھن (رک) تانیث.

کہ اے بھاگونتی سنگاتن مری
مہرواں دُکھ سکھ کی ساتن مری

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۲). [ساتھن (رک) کا قدیم اِملا].

ساتُو (و مع) امذ.
رک : «ستو».

کوئی شربت کوئی ساتُو بناتا
کسی کو کوئی حُقہ ہی پلاتا

(۱۷۷۸ ، گُلزارِ ارم ، ۱۳۷). [ستو (رک) کا ایک قدیم اِملا].

ساتو (و مج) صف.
رک : ساتوں.

کہ ہے سات سو تجھ کھوں اے بیان
و ساتو طبق ہے زمیں آسمان

(۱۵۹۱ ، قِصۂ فیروز شاہ ، ۱۳).

منگاؤں گا ہی ساتو ملک کے سوار
جو ساتو ملک کا میں ہوں شہریار

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۱). [سات (رک) + وں ، لاحقۂ جمع - ساتوں کا بگاڑ].

ساتواں (سک ت) صف.
(ترتیب کے اعتبار سے) **چھٹے کے بعد کا، ہفتم**. ساتواں مقام لاہوت. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۲)).

جوشش حملہ کیتے انو یک دگر	کیا ساتواں معجن نامور

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۶۷). ساتواں یہ کہ جب اس سے حکم چاہئیں عدالت کرے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۱۲). باب ساتواں بیچ بیان فائدوں ان قسم کی کتابوں کے جو عورتوں کو ضرور پڑھنا چاہیے. (۱۸۹۲ ، فوائدالنساء ، ۶). میری عمر کا

ساتواں یا آٹھواں سال تھا. علی الصباح روشن چوک اور بیانڈ باجے کے ساتھ بارات جا رہی تھی. (۱۹۷۳ ، ہماری زندگی ، ۸۲). [سات + واں ، لاحقۂ جمع ترتیبی].

ساتُور (و مع) امذ.
بڑا چاقو ؛ قصاب کی چُھری اور قیمہ کرنے کا آلہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ: सततपल्लो].

ساتوِک (سک ت ، کس و) صف.
۱. اچّھا ، عُمدہ آدمی ؛ برہمن ؛ ہر دلعزیز ؛ وہ جس میں پاکی اور نیکی ہو. جب منشیہ کو ساتوِک گیان ہو جاتا ہے تب وہ برہما سے لے کر چیٹی تک میں ایک ہی ابناشی پرماتما کو دیکھنے لگتا ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۳۵۵). **۲. اچّھا ، اعلیٰ.** یہ ساتوک کھانا ہے۔ یہ اِنسان کو ہلکا اور لطیف بناتا ہے. (۱۹۳۴ ، سمن ہوش ، ۱۷۱). [س : सात्विक].

ساتوں (و مج) صف.
سات کا مجموعہ، یکجا سات کے سات، پُورے سات دُنیا کا کام بہت ہے سخت اپنے نہیں ساتوں وقت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۷).

ہو گا تو خاک بھی ساتھ جو دل کا قلق
جا کے ہلادیں گے ہم ساتوں زمیں کے طبق

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۳). [سات + وں ، لاحقۂ جمع].

---پارْچے (---سک ر) امذ.
سات کپڑے ، مُراد : خلعت کے طور پر دیے جانے والے کپڑے.

قلم اِدریس کا بدحت نگارِ خلعتِ قدسی
کہ ساتوں پارچے ٹھیک آئے اُس کے جسمِ اطہر میں

(۱۹۰۰ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۲۰۸). [ساتوں + پارچے (رک)].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ). صف.
سات کے سات، غالباً رنگ ، سُرخ ، آسمانی ، نارنجی ، بنفشئی دھانی ، نیلا ، زرد. پھر تو ساتوں رنگ آپ ہی اس میں مُنعکس ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۹). [ساتوں + رنگ (رک)].

---سِنگار (---کس س ، غنہ) صف.
رک : سات سِنگار. عورت خوبصورت ... ساتوں سِنگار کیے ... پلنگڑی پر بیٹھی ہے. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۴۸) [ساتوں + سِنگار (رک)].

---طَبَق رَوشَن ہو جانا محاورہ.
سُوجھ بُوجھ بڑھ جانا ، روشنیٔ طبع بڑھ جانا ، بصیر و بصارت میں اضافہ ہونا (بطور طنز مستعمل). ارے تم اس عمل کو کیا سمجھتے ہو . اگر مکمّل طور سے پڑھ ڈالو ساتوں طبق روشن ہو جائیں . (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات، ۶ : ۲۸۷).

ساتوِیں (سک ت ، ی مع) صف مث.
ساتواں (رک) کی تانیث ، محرم کی ساتوِیں تاریخ.

زینب یہ ہے جو ڈیوڑھی پہ جان اپنی کھوتی ہے
زہرا تو ساتویں سے اسی بن میں روتی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۶). [سات + وِیں ، لاحقۂ تانیث و جمع ترتیبی].

ساتویں (سک ت ، ی مج) صف.
«ساتواں» (رک) کی محرف حالت. ساتویں: دوستی میں جان و مال سے دریغ نہ کرتے ہوئے. (۱۷۴۶؟، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۶۵). ساتویں : آنا قمر اور مریخ کا پانچویں اور نویں برج میں بفصلِ برسات. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۷).

ایک ویرانیٔ جاودانی و جلی
ساتویں آسمان سے اُتر آئی ہے

(۱۹۷۸ ،ابن انشاء، دلِ وحشی، ۵۹). [سات + ویں ، لاحقۂ نسبت].

---آسْمان پَر مِزاج ہونا محاورہ.
بہت مغرور ہونا ، بہت اِترانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

ساتی امذ (قدیم).
ساتھی ، رفیق ، دوست ، ہمدم (قدیم اُردو کی لُغت). [ساتھی (رک) کا قدیم اِملا].

ساتِیا (کس ت) امذ.
(پارچہ بافی) بانس کا ڈنڈا یا چوبی بیلن جو تانا تننے وقت تانے کے تاروں کے سِروں میں ڈالا جاتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۷۵) . [مقامی].

ساتھ . (الف) م ف.
۱. معیّت ، رفاقت ، صحبت وغیرہ ظاہر کرنے کے لیے ، میل ملاپ (اشخاص یا اشیا کا) باہم مِلنا جُلنا ، سنگ.

سبک سیر تھا اس گراں بار ساتھ
چلے جاں کہے منْھ میں کی منْھ میں بات

(۱۶۴۵ ، صنعتی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۴۵)).

بلکہ میرا بھی ناموس اپنے سات لے جاؤ
ہونا ہے سو ہو وے مجھ پر یا نصیب و یا قسمت

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۸).

دردِ دل ، زخمِ جگر ، کُلفتِ غم ، داغِ فراق
آہ عالم سے مرے ساتھ چلا کیا کیا کُچھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۸).

کیا تعجب ہے جو ہر پُھول بنے پھر غُنچہ
سیر کو جائیں جو وہ عاشقِ دلگیر کے ساتھ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۱۵۴). **۲. بشمول ، ملا کر، شمار کر کے.**

سالک ہوں اس طریقِ پُر آشوبِ عشق کا
رہزن بھی لٹ چکے ہیں جہاں کارواں کے ساتھ

(۱۸۵۹ ، خزینۂ خیال ، ۱۹۸). **۳. (بطور صِلہ) «سے» کی جگہ.**

کرتے ہیں جور اِتنا سمجھتے نہیں صنم
کل کو ہمیں بھی کام پڑے گا خُدا کے ساتھ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت ، ۱۵۰).

زُلف کو مُصحفِ رخسار سے اپنے سر کا
کہ وہ ہندو اسے کیا کام ہے قرآن کے ساتھ
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۰۶).
شِکوۂ عشق، عدو پر یہ دِیا اُس نے جواب
کیوں محبت نہ ہو انسان کو انساں کے ساتھ
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۰۴) . **۴. بابت ، بارے میں.**

صُورتِ غنچہ لبوں پر یہ تبسّم ہے کیوں
کیا کیا آپ نے اس عاشقِ دِلگیر کے ساتھ
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۵۴). **۵. وجہ سے ، سبب سے** (شاذ). ساتھ عنایت کرنے گویائی زبان کے سب حیوانوں پر ممتاز کیا. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۲) . **۶. یک جا ، ایک جگہ ، ایک مقام پر.** ہم دونوں ایک ہی گھر میں ساتھ رہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۷). **۷. سمیت ، ایک ہی وقت میں.** پہلے نسخے میں تو صرف مصنف کا نام لکھا ہے مگر دوسرے نسخے میں ولدیت کے ساتھ نام لکھا ہوا ہے . (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۷). (ب) امث. **۱. سنگت ، رفاقت ، ہمراہی ، ہم سفری.**

یار جاتا ہے کہو دل بھی روانہ ہو جائے
ساتھ اچھا ہے اگر ایسے میں جانا ہو جائے
(۱۸۵۳ ، دفترِ فصاحت ، ۲۲۴). میری اور اس کی زِندگی کا ایک ایک دن اور ایک ایک لمحہ کا ساتھ تھا. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ)، ۱ : ۲۷۲). **۲. جماعت ،گروہ ، انجمن ، فرقہ ، منڈل ؛ شراکت، ساجھا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات) . **۳. کبوتروں کی ٹکڑی.**
اِسی صُورت سے ہر دم ہم جو خطِ شوق بھیجیں گے
اڑے گا ساتھ دروازے پر اس گُل کے کبوتر کا
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۱۵). [پ : सात्था].

---اِس کے م ف.
مزید براں ، علاوہ اس کے (نوراللغات).

---جورُو خَصَم کا کہاوت.
اصل رفاقت بیوی اور خاوند کی ہی ہوتی ہے (جامع اللغات).

---چَلنا ف ل.
رفاقت میں چلنا ، مقابلہ کرنا ، ساتھ ساتھ بڑھنا.
دِکھائیں کُوچۂ قاتل میں جاں نِثاروں کو
ہمارے ساتھ کبھی بُوالہوس نہیں چلتا
(۱۸۸۴ ، آفتابِ داغ ، ۳۱).

---چُھٹنا محاورہ.
جُدائی ہونا ، بِچھڑنا.
بعد اپنے یہ لُوٹا ہوا گھر اور لُٹے گا
افسوس کہ اک عمر کا ساتھ آج چھٹے گا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵).

---چُھوٹنا محاورہ.
ہمراہی اور رفاقت نہ رہنا ، کسی کا کسی سے بِچھڑنا. ایک رفیق شفیق ... ہر حال میں شریکِ رنج اور راحت سمجھے تھے کہ تنہائی میں اسی سے جی بہلے گا اس کا بھی ساتھ چھوٹ گیا (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰).
تو مری قسمت کا تارا ، میں تری زُلفوں کا پُھول
چھوٹ سکتا ہے کہیں یہ ساتھ آسانی کے ساتھ
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۱۲۹).

---چھوڑ دینا/چھوڑنا محاورہ.
ہمراہی ترک کرنا ، رفاقت سے مُنْھ موڑ لینا ، تعلق ختم کرنا.
ساتھ چھوڑوں میں تمھارا یہ نہیں ممکن ہے
خیر مانگو ، کہیں ہوتے ہیں وفادار جُدا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷) . ہم نے رفاقتِ صمصام نمک حرام سے منہ موڑ اس ظالم اظلم کا ساتھ چھوڑا. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۵ : ۲۰۱). ہماری طبیعتیں ایسی طبیعتیں نہ تھیں جو ایک دفعہ ہاتھ پکڑ کر ساتھ چھوڑ دیتیں. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۱۳).
مجھے کیا خبر تھی اس کی کہ کسی کو دیکھتے ہی
مرا ساتھ چھوڑ دے گا مرا بے وفا تبسّم
(۱۹۷۰ ، مصطفیٰ زیدی ، ک ، ۱۶۳).

---دینا محاورہ.
۱. ہم سفر ہونا ، رفاقت کرنا. (کسی کام یا معاملے میں) اِمداد کرنا، حمایت کرنا ، ہمدردی کرنا ، دل سوزی کرنا ، شریک رنج و راحت ہونا.
نہ یہ منکوحہ تھی نہ ممتوعہ
دوستی سے ہمارا ساتھ دِیا
(۱۸۶۰ ، مثنوی بحرِ مختلف ، ۱۸).
ساتھ مجھ سرگشتہ کا دے جوشِ وحشت میں جلال
لائے یہ طاقت کہاں سے چرخِ گرداں پاؤں میں
(۱۹۰۳ ، دیوانِ جلال ، ۴ : ۹۶). یہ دوسری بات ہے کہ قسمت میرا ساتھ دے رہی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۵۲). **۲. ہم نوائی کرنا ، سنگت کرنا.** مرد بھی مُختلف سازوں سے ان کا ساتھ دیتے تھے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۴۹) . **۳. ہمراہی اختیار کرنا ، ہمراہ چلنا.**
غم راہ نہیں کہ ساتھ دیجے
دُکھ بوجھ نہیں کہ بانٹ لیجے
(۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۳۰۴).

---ڈبونا محاورہ.
لے ڈوبنا ، اپنے ساتھ تباہ کر دینا.
ڈبویا آہ تو قائم مجھے بھی اپنے ساتھ
اے بے خبر میں تو جانا تھا تو شناور ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۳).

---رَکھنا ف م.
پاس رکھنا ، رفاقت میں رکھنا ، ہمراہ رکھنا.
حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

---ساتھ رہنا ف م.
ہمراہ رہنا. بدھو نفر نے کہا آپ کے سائے کے ساتھ ساتھ رہوں گا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۵۳). ہم تمہیں عید گاہ بھیج تو رہے ہیں لیکن مولوی صاحب کے ساتھ ساتھ رہنا ، لڑکوں میں کھیلنے نہ لگنا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۸).

---ساتھ ہونا ف م.
رک : ساتھ ساتھ رہنا.

دیکھا جو سُود جنسِ شہادت میں اے صبا
قاتل کے ساتھ ساتھ میں سر بیچ کر ہوا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۸).

بے خودی بھی ہے وفورِ مُدّعا کے ساتھ ساتھ
فائز منزل ترا گُم کردہ منزل بھی ہے
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۲۴۲).

---سُلانا محاورہ ؛ ف م.
ہم بستر کرنا.

تُم ہی میری طرف سے لُطف اُٹھاؤ
تُم ہی لے جا کے اپنے ساتھ سُلاؤ
(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

---سَنگ (---فت س ، غنہ) امذ.
رفاقت ، سنگت. غرض کہ ساتھ سنگ تو چھوٹا نہیں. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۰). [ساتھ + سنگ (رک)].

---سو ، پیٹ کا دُکھ کہاوت.
عورت مرد اگر اِکھٹے سوئیں تو عورت حاملہ ہو ہی جاتی ہے اور حمل کی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے (جامع اللغات).

---سو کَر مُنّھ چُھپانا محاورہ.
بے تکلفی کے باوجود شرم کرنا ، بے تکلفی میں تکلُف کرنا ، اِقرار میں اِنکار کرنا یا اِنکار میں اِقرار کرنا.

اے جان ساتھ سو کر یہ کیا ہے منھ چھپانا
مُکھڑا دِکھا اُٹھا کر مُنّھ سے نقاب ہم کو
(۱۸۳۵ ، رنگین (مہذب اللغات)).

---سونا ف م.
کسی کے ساتھ سونا ، ہم بستر ہونا. شاہ بندر مجھ سے اور اِرادہ دل میں رکھتا ہے اور ہمیشہ ساتھ سونے کو بلاتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۹).

دیکھئے کب ساتھ سوئیں گے تمہارے رات کو
دیکھئے کب بخت جاگیں گے ہمارے رات کو
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۴۳). خلیفہ اس رات اس کے ساتھ سویا. (۱۹۴۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۲۴).

---سونا اَور مُنّھ چُھپانا کہاوت.
بڑا کام کر لینا اور معمولی کام سے پرہیز کرنا.

خُو اس کی یہ کِس کو بھاوے
سووے ساتھ اور مونہہ کو چھپاوے
(۱۸۳۳ ، مثنوی داستانِ رنگین ، ۱۷۵).

---سوئی بات کھوئی محاورہ.
اگر عورت مرد کے ساتھ سو جائے تو پھر اُس کی قدر وہ نہیں رہتی جو پہلے ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

---سے م ف.
ہمراہ ہونے کی وجہ سے.

مُلازموں کے ہوں دل شاد ساتھ سے تیرے
یہ کام پائے سر انجام ہاتھ سے تیرے
(؟ ، عشق (مہذب اللغات)).

آسماں تھک کے میرے ساتھ سے رہ رہ گیا
دشتِ وحشت میں ہے اس درجہ چکّر آجکل
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۱۶).

---سے چھوڑنا ف م.
جُدا کرنا ، اپنے سے الگ کرنا.

ماں جائی کو چھوڑو نہ ابھی ساتھ سے اپنے
مدفون تو بھلا کر دو مجھے ہاتھ سے اپنے
(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)).

---کا کھیلا امذ (مث : ساتھ کی کھیلی).
بچپن کا دوست ، لنگوٹیا یار.

ہاتھ پاؤں کا دم نِکلتا ہے
ساتھ کے کھیلے ہوئے بچھڑے ہیں
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۵۸). ہم دونوں ساتھ کے کھیلے ہوئے ہیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۷۷). تم تو ہمارے ساتھ کے کھیلے بچپنے کے دوست ہو ، میری طبیعت کے رنگ سے اچھی طرح واقف ہو اور پھر بھی ایسی باتیں کرتے ہو. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۹).

---کو م ف.
۱. روٹی کے ساتھ کھانے والی چیز ، سالن دال اور ترکاری وغیرہ. روٹی تو پک گئی ساتھ کو کیا پکا. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۴). ۲. ہمراہ چلنے کو. ساتھ کو کوئی بھی نہیں. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ۳ : ۴). ۳. توشۂ راہ ، زادِ راہ ، سفر میں ساتھ لے جانے والا کھانا وغیرہ. ساتھ کو کیا لیا. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۴).

---کو ہاتھ کا دِیا ہی چلتا ہے کہاوت.
عاقبت میں خیرات ہی کام آئیگی ، فقیروں کا مقولہ (جامع اللغات).

---کوئی آیا نہ کوئی جائے کہاوت.
نہ پیدائش کے وقت کوئی ساتھ ہوتا ہے نہ موت کے وقت (ماخوذ: جامع اللغات).

---کے لیے بھات چاہیے فقرہ.
بے خرچ کیے رفیق نہیں ملتا (جامع اللغات).

---کے لیے بھات چھوڑا جاتا ہے کہاوت.
اچھے رفیق کے لیے اپنے نفع کی پرواہ نہیں کی جاتی (ماخوذ : نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

۔۔۔کھا کے ذات پُوچھنا محاورہ.
قرابت داری کے بعد کسی پر اعتماد نہ کرنا. اب ہاتھ کٹا کے لگے لٹھ ہونکا ٹٹولنے ، ساتھ کھا کے ذات پُوچھیں ، یہ کہاوت انھی کے لیے آئی ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۹).

۔۔۔کھیلْنا ف ل.
بچپن میں ایک دوسرے کے ہمراہ کھیلنا ؛ گہرے دوست ہونا ، ہر وقت ساتھ رہنا. ہم اور وہ ساتھ کھیلے ہیں جو اس کی رانی ہو گی وہ کریں گے. (؟ طلسم ہوش رُبا (مہذب اللغات)).

بغیر ایک کے ہو دوسرے کو کیونکر چین
کہ حُسن و عِشق تو بچپن سے ساتھ کھیلے ہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۲۲).

۔۔۔گھسیٹْنا محاورہ.
جبراً ساتھ لینا ، زبردستی شریک کرنا.

مجکو بھی ساتھ گھسیٹا طرفِ کوچۂ زُلف
دل کو سمجھاؤ یہ کیا سُوجھی ہے دیوانے کو

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۶۸). بھئی شیفتہ یہ کیا معاملہ ہے یا خود نہیں جاتے تھے یا دوسروں کو بھی ساتھ گھسیٹ رہے ہیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۲۹).

۔۔۔لَپیٹْنا محاورہ.
بُرائی میں شامل کرنا «دیکھو مؤا خواہ مخواہ مجھے بھی اپنے ساتھ لپیٹتا ہے». (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۴۳).

۔۔۔لَگ لینا محاورہ.
ہمراہ ہو لینا ، شریک ہو جانا. عجب لڑکا ہے سب نے لا کھ روکا کہ دیکھو تم مولانا کے ساتھ جا کے کیا کرو گے مگر نہیں مانا ، اور مولانا کے ساتھ لگ گیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۸۹).

۔۔۔لَگا پِھرْنا محاورہ.
پیچھے پیچھے پھرنا ، ساتھ ساتھ پھرنا ، پیچھا نہ چھوڑنا.

سرگوشیاں چمن میں کرے خا کِ عندلیب
پھرتی ہے ساتھ ساتھ گُلوں کے صبا لگی

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۹۴).

۔۔۔لَگا جانا ف ل.
ہمراہ رہنا ، پیچھے پیچھے پھرنا.

اس کے نزدیک تو میں اس سے جُدا جاتا ہوں
لیک سایے کی طرح ساتھ لگا جاتا ہوں

(۱۸۲۶ ، معروف (مہذب اللغات)).

۔۔۔لَگا (کے) لانا ف ل ؛ محاورہ.
ہمراہ لانا.

اِنقلاب اور کِسے کہتے ہیں یہ رنگ تو دیکھ
زندگی موت کو بھی ساتھ لگا لائی ہے

(۱۹۴۳ ، روحِ کائنات ، ۱۵۸).

۔۔۔لَگائے لیے جانا محاورہ.
ہمراہ لے جانا.

کرو گے اپنی طرح گُم مُجھے بھی حضرتِ دل
جو اپنے ساتھ لیے جاتے ہو لگائے ہوئے

(۱۹۱۰ ، تاج سُخن ، ۲۱۷).

۔۔۔لَگْتی (۔۔۔فت ل ، سک گ) صف.
مُتّصلہ ، ملی ہوئی. وہ عمودی فاصلہ ہے جو دونوں ساتھ لگتی یعنی متصلہ تھوں کے درمیان ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۰۴). [ساتھ + لگتی (رک)].

۔۔۔لَگّو (۔۔۔فت ل ، شد گ ، و مع) صف.
ساتھی ، ساتھ لگنے والے ، یار دوست. لشکر میں اِتنے افسر اِتنے غیر سرکاری اور اِتنے ساتھ لَگّو ہیں. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۶). [ساتھ + لَگّو (لگنا (رک) سے اِسم فاعل)].

۔۔۔لَگی ہونا محاورہ.
ہر وقت ساتھ رہنا ، لازم ہونا ، ضروری ہونا.

گر زندگی خضر و مسیحا ہوئی تو کیا
ہے موت سب کے ساتھ مقرر لگی ہوئی

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۱۱).

۔۔۔لے کَر چَلْنا محاورہ.
ہم خیال بنانا ، شریکِ سفر کرنا. ہم مغربی پا کستان کو ساتھ لے کر چلیں گے ہم ان سے مشورہ کریں گے.(۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈُوبتے دیکھا ، ۴۳).

۔۔۔لے (کر) ڈُوبْنا محاورہ.
کسی کو تباہی میں اپنے ساتھ شریک کرنا. واپس چلا جا ورنہ ہلاک ہو جائے گا اور اپنے ساتھ مُجھے بھی لے ڈُوبے گا. (۱۹۴۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۶۱). منع کیا تھا کہ مقدمہ نہ لڑو. اس مقدمے میں بالکل جان نہیں ، نہیں مانے آخر کار ہار گئے اور اپنے ساتھ اپنے بھائی کو بھی لے ڈُوبے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰).

۔۔۔لینا محاورہ.
ہمراہ لینا ، سنگ لینا.

جُز جیب نہ مال پر پڑا ہاتھ
جُز سایہ نہ کوئی بھی لیا ساتھ

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۶). برابر کے گھر میں کسی نے کروٹ نہ لی. مایوس ہو کر چُپکی ہوئی ناامید ہو کر نیچے آئی ، نواسی کو ساتھ لیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۵).

۔۔۔میں م ف.
ہمراہی میں ، ساتھ ساتھ.

پھرتا ہوں سراسیمہ و بے صبر و تحمّل
مُجھ کو بھی کیا ساتھ میں مُضطر دلِ بیتاب

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۷۲).

۔۔۔نِبھْنا ف ل.
نِباہ ہونا ، دوستی نبھنا.

وہ غیروں کے ہیں تو ہم اون کے نہونگے
نبھے گا نہ اب ساتھ اون کا ہمارا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۸).
نبھتا ہے کوئی ساتھ امیر و فقیر کا
دیکھے نہیں گلیم میں پیوند شال کے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۰۴). ان دونوں کا ساتھ نبھ نہیں سکتا اس لئے کہ دونوں کے خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰).

---والا صف.

۱. **ہمراہی ، ساتھی ، رفیق**. فرخ اپنے ساتھ والوں کے ایک مُختصر اور مہذب گروہ کے ساتھ آیا. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۶۶). ہمارے ساتھ والے سب اس دنیا سے اُٹھ گئے ایک ہم ہیں کہ زندہ ہیں. عاقبت کے بوریے سمیٹ رہے ہیں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰). ۲. **پڑوسی ، ہمسایہ ؛ برابر والا**. واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بٹ کی دوکان بند ہے ساتھ والے دوکاندار سے پُوچھا تو اس نے کہا "نماز پڑھنے گیا ہے"۔ (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۵۵). محمود صاحب آپ کو ساتھ والے کمرے میں مل جائیں گے. (۱۹۶۲ ، تدریسِ اُردو ، ۳۷). ۳. **سازندہ** (مہذب اللغات).

---والی امث.

پہلے دن دلہن کے ساتھ آنے والی عورت ؛ ڈومنی کے ساتھ کی عورت. دلہن اور ایکؔ اس کی ساتھ والی اور نندیں اس کے ساتھ بیٹھیں. پالکی کے اُوپر جھمجھماتا ہوا غِلاف ڈالا . (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سیّد احمد ، ۹۵). گُلشن نے اُٹھتے ہوئے کہا ... یہ افشاں کیسی ساتھ والی ہے سمجھاتی بھی نہیں. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۲۹۸).

---ہو جانا محاورہ.

ہمراہ ہو جانا ، کسی کی رفاقت اِختیار کر لینا. اصحابِ کہف جب دقیانوس کے خوف سے پناہ لینے کے لئے چلے تو راستے میں ایک کتا بھی ساتھ ہو گیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰)

---ہو لینا محاورہ.

ہمراہ ہو لینا ، شریک ہو جانا ، ہم قدم ہونا ، ہمراہی اختیار کرنا. جاں نثار تو نوبل صاحب کے ساتھ ہو لیا. اور ابن الوقت اپنے دونوں نوکروں کے ساتھ ... فراش خانے کی کھڑکی سے داخل شہر ہو کر ... خوش و خُرّم گھر پہنچا . (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۰). عجیب کُتا ہے جب بھی کوئی گھر سے کہیں جانے لگتا ہے ، یہ بھی ساتھ ہو لیتا ہے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰).

---ہونا محاورہ.

ہمراہ ہونا ، شریک ہونا.

جاتا ہے یہ جدھر کو یہ قدموں کے ساتھ ہے
ریگِ رواں ہے خاک مری کُوئے یار میں
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۹).

اِدھر اُدھر نہ بھٹکتا پھروں قیامت میں
اٹھوں تو ساتھ ہو با ذوالجلال احمدؐ کا
(۱۹۱۰ ، تاج سُخن ، ۲). میرا کواری بچی کا ساتھ ہے۔ (۱۹۲۲ ، گردابِ حیات ، ۱۳).

---ہی م ف.

اِسی وقت ، اِسی لمحہ ، معاً ، اسی آن ، اُسی دم. چوبدار گئے اور ساتھ ہی ایک پری رُخ چھلاوے کی طرح آ کے سامنے کھڑی ہوگئی. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۹۰۴). انہوں نے قرضے کے روپے تو دے دئے مگر ساتھ ہی غُصہ بھی آ گیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۰).

---ہی ساتھ م ف.

ایک ساتھ ؛ ایک ہی سلسلے میں (مہذب اللغات).

ساتَھن (فت تھ) امث (شاذ).

عورت ساتھی ، عورت رفیق ؛ ساتھی (رک) کی تانیث.

کوئی دلاتی ہے ساتھن کو یار کی سوگند
کہ ابتو جامہ و انگیا کے ٹوٹے ہیں سب بند
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۹). جب ایک اُمت دوزخ میں جائے گی تو اپنی ساتھن (یعنی دوسری اُمت) پر لعنت بھیجے گی. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۴۶). ڈومنی ماننے والی کہاں تھی اس نے کہلوا کر ہی چھوڑا ، اِدھر اس کی ساتھنیں بیٹھی گا رہی تھیں. (۱۹۶۴ ، نورِ مشرق ، ۸۸). [ساتھ + ن ، لاحقۂ تانیث].

ساتھوں ساتھ م ف.

رک : ساتھ ہی.

سینے سے تیر اس کا جی کو تو لیتا نِکلا
پر ساتھوں ساتھ اس کے نِکلی اک آفریں بھی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۳).

ساتھی (۱) م ف.

رک : ساتھ ہی. نوکر ہونے کے ساتھی دائیں ہاتھ پر سپاہی کے ... داغ دیا جاتا ہے. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۸۴). اگر اس کے ساتھی معنی بھی اس کے سمجھا دیے جائیں تو مزید عِنایت ہو گی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۷ : ۴). [ساتھ ہی (رک) کی تخفیف].

ساتھی (۲) امذ.

۱. **(کسی کام یا پیشے یا ہنر میں) شریک**.

پھر ایک گردن نِکل نرک سوں
کہے اپنے ساتھی کوں میں بھی چلوں
(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۸۳).

الٰہی پہنچے منزل کارواں کا کارواں میرا
نہیں جی چاہتا میں ساتھیوں سے پیشتر جاؤں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۷۰). اگر ہم رسول کا ساتھی کسی فرشتے کو بناتے تو اس کو بھی انسان ہی کی صورت میں بناتے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۲۰). ۲. **دوست ، رفیق ، ہمجولی**.

چڑا ساون بجا مارو نقارا
سجن بن کون ہے ساتھی ہمارا
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۴).
فیل اور پیل اور کلنا ہاتھی
ہم دم ہم رہ بیلی ساتھی
(۱۷۹۳ ، ذوق الصبیان (مقالات شیرانی ، ۲ : ۱۲۶)).
چھوڑا ہے ساتھیوں نے پسِ کارواں مُجھے
لے جائے دیکھیے مری قسمت کہاں مجھے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۰).
اگر شوق کی پیاس بجھی ہے ساتھی
تو بالو سے بھی لہر اٹھتی ہے ساتھی
(۱۹۸۰ ، جمیل ، فکرِ جمیل ، ۱۴۷). **۳. مددگار ، معاون ، ہاتھ بٹانے والا.**
امید صبر و تحمّل سے دل کو بیجا تھی
نہ ساتھ دے سکے فرقت میں چل دئے ساتھی
(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)). **۴. ہم سبق ، ہم مکتب** (ماخوذ: مہذب اللغات). **۵. ہمسر ، مقابل.**
ہے بنایا حُسن نے جو ہاتھی
اس کا آفاق میں نہیں ساتھی
(۱۸۱۰ ، مثنوی بشت گلزار ، ۳۰). [ساتھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- ایسا چاہیے جو ہمارا ساتھ نِبھائے ، ساتھ نہ اس کا لیجیے جو دکھ بچ کام نہ آئے کہاوت.
وفادار آدمی کو ہمراہ لینا چاہیے ، ایسا رفیق نہیں بنانا چاہیے جو مُصیبت میں ساتھ چھوڑ دے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- تو وہی بھلا جو دُھر دے تجھاں بُجا ، وا کو ساتھی نت کہو جو چھوڑے دھم ساں جا کہاوت.
اچھا رفیق وہی ہے جو تیرا آخر تک ساتھ دے ، جو راستے میں ہی تجھے چھوڑ دے اسے ساتھی نہیں کہتے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- چُننا محاورہ.
رفیق پسند کرنا ، ہم سفر چُننا ، شریک زندگی کا انتخاب کرنا. اپنے ساتھی کے بعد دونوں میں سے کوئی دوسرا ساتھی نہ چنے گا. (۱۹۴۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۶۶).

--- سنگاتی (---فت س ، غنہ) امذ.
رک : **ساتھی (۲).** کوئی ساتھی سنگھاتی بھڑکانے والا نہیں ہوتا. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن ، ۱۴۴). [ساتھی + سنگاتی (رک)].

--- سنگتی (---فت س ، غنہ ، سک گ) امذ.
ہمراہی ، رفیق ، ساتھی ، دوست ، ندیم. شاید اب ان کے ساتھی سنگتی اور کچھ رنگ لائیں. (۱۹۶۶ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۷۵).
[ساتھی + سنگتی (رک)].

--- کرنا محاورہ.
ساتھ دینا (جامع اللغات).

--- ہونا ف ل.
شریک ہونا.
بد کام کا سچ ہے کون ساتھی
یاں سب کو پڑی ہے اپنی اپنی
(۱۸۷۲ ، عاشق (مہذب اللغات)).

ساٹ (۱) امذ.
رک : ساٹھ.
بتیاں کہیا چھپے اگلے ساٹ سن کر چلو بہشت کی باٹ
(۱۶۸۳ ، راجوتنال ، سہاگن نامہ ، ۵).
اور فرمایا وہ شاہ عرش سیر
تین سو پر ساٹ ہیں اطوار خیر
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۸۷). [ساٹھ (رک) کا ایک اِملا].

ساٹ (۲) امث.
ملاپ ، اتحاد ، سانٹ (پلیٹس). [سانٹ (رک) کا ایک اِملا].

ساٹا امذ
۱ عوض ، بدل ، بدلہ ، تبادلہ (جامع اللغات ؛ علمی اُردولغت ؛ پلیٹس)
۲ بنڈی کا لین دین (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)
۳. ایک قِسم کی لئی یا سیمنٹ ؛ پیوند پودے کا (جامع اللغات).
[سانٹا (رک) کا ایک اِملا].

ساٹن (۱) (فت ٹ) امث.
کسی قدر دبیز ریشمی کپڑا جو ایک طرف سے چکنا اور چمکدار ہوتا ہے، اطلس کی طرح کا چکنا کپڑا. اس نے ایک ساٹن کا چغہ میرے شانے پر ڈالا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مقالات ، ۶ : ۲۴۴). ساٹن کا پائجامہ پہنتے پہنتے گھٹنے پر سے نِکل گیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۵). عُنابی ساٹن کا کلی دار پائجامہ اور طلا کار جُوتیاں پہنے ... وہ اصل «مونڈھے والی» معلوم ہو رہی تھی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۴۲). [انگ : Satin].

ساٹن (۲) (فت ٹ) امذ.
ایک قسم کا جوڑنے والا مسالہ (علمی اُردولغت ؛ پلیٹس) [مقامی].

ساٹن (۳) (فت ٹ) امث.
ایک قِسم کی زرد لکڑی جو فرنیچر اور باریک کاموں میں مُستعمل ہوتی ہے. نُمایاں نقرئی جوہر رکھنے والی لکڑیاں حسبِ ذیل ہیں : کرالی ، اپو پوما ، پڈم بے رولوآ ، لسونی (جنس) ... اور ساٹن. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۸۳). [مقامی].

--- وُڈ (---ضم و) امث.
رک : **ساٹن (۳).** کوکو «سفید چگلم» اور «ساٹن وُڈ» کا بھی ذکر موجود ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۶).
[ساٹن + انگ : Wood].

ساٹھ امذ.
تین بیسی کے مساوی عدد (نیز اس کی قیمت) جو ہندسوں میں ۶۰

(چھ اور صفر) سے ظاہر کیا جاتا ہے ، اِکسٹھ سے پہلے اور اونسٹھ کے بعد کی گِنتی.

ساٹھ روز موں بنے لوتھڑا لُوہو بندھے تمام
جاک دودھ موں دہی بنا دے تیاہسے قوام

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۹۱).

رہیں تیر ترکش کماں اس قدر
برس ساٹھ ایندھن کریں گے بشر

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۵۴) . ساٹھ برس سے ہمارے اور تمہارے بزرگوں میں قرابتیں پہنچیں . (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۴۷). افغانستان میں ساٹھ فی صدی آدمی چھینکیں مارتے رہتے ہیں . (۱۹۴۸ ، پرواز ، ۳۹). اگلے وقت میں تو ساٹھ برس کی عمر میں پانجامہ پہنتا شروع کرتے تھے . (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۰۷). [ب : साठ].

---ساس/ساسیں نَنْد ہوں سَو ، ماں کی ہوڑ/ ہوا نہ انسوں ہو کہاوت.

چاہے ساٹھ ساس / ساسیں اور سو نند ہوں ماں کے برابر نہیں ہو سکتیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گانو بکری چَرْ گئی کہاوت.

بہت نقصان ہوا ، بہت خسارہ ہوا. ساٹھ گاؤں بکری چر گئی ... جب کسی بڑے نقصان کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے تو اس وقت علی العموم یہ مثل بولتے ہیں .(۱۹۳۵ ، اُردو، کراچی ، اپریل، ۳۲۸).

ساٹھا امذ.

ساٹھ سال کا ، شصت سالہ بُوڑھا جس کے قویٰ اچھے ہوں. باباجی تم ساٹھے بہترے ہو گئے ہو. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۸۵). [ساٹھ + ا ، لاحقۂ صفت].

---اَور پاٹھا امذ.

ساٹھ سال کا اور مضبوط ، ساٹھ برس میں جوانوں جیسا. بلّی یا شبر کی گردن میں چُوہا تھا ، لاکھ ساٹھا اور پاٹھا سہی مگر کجا ساٹھ برس کا حُسن اور کہاں چودہ برس کی زلیخا. (۱۹۱۹ ، شبِ زندگی ، ۶).

---پاٹھا امذ.

وہ ساٹھ برس کا مرد جس کے قویٰ دُرست ہوں ، بزرگ مگر توانا ، تندرست و توانا بوڑھا.

ہوا ہے سال جو باسٹھ کا آج سے آغاز
تو ساٹھا پاٹھا کرے کی انہیں خیال گرہ

(۱۸۸۸ ، دیوانِ شور ، ۲۳۲). خان بہادر سِن و سال میں تو تھے شہزادہ صاحب کے لگ بھگ ، لیکن خوب مضبوط اور ٹانٹھے ساٹھے پاٹھے. (۱۹۴۰ ، مقالاتِ ماجد ، ۲۹۶) . سر سید احمد خاں جس دن دفن ہوئے اس کے دُوسرے دن صبح صبح ایک گھریلو ملازم چائے کی کشتی لئے ان کے مزار پر پہنچا پیچھے پیچھے ایک بڑے میاں تھے سید صاحب ہی کی طرح گھنی داڑھی ، ویسے ہی ساٹھے پاٹھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۸). [ساٹھا + پاٹھا (رک)].

---تو پاٹھا کہاوت.

مرد ساٹھ برس کا بھی بوڑھا نہیں لگتا. ساٹھ برس کی عمر میں کڑیل جوان ہوتاہے اور ساٹھا توپاٹھاکے مصداق ہوجاتا ہے (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۲۱).

---سو پاٹھا کہاوت.

رک : ساٹھا تو پاٹھا. اور مرد کا کیا ، بُڈھا کیا جوان ، ساٹھا سو پاٹھا مشہور ہے . (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱۰) . داڑھی ... حجّام نے ... جو چڑھائی تو چہرہ کی جُھرّیاں بھی تناؤ میں غائب ہو گئیں اور ساٹھا سو پاٹھا ضرب المثل کے مطابق جوان ہو گئے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۰۷).

---سو پاٹھا ، بِیسی سو کِھیسی / گِھیسی کہاوت.

مرد ساٹھ برس کا بھی بوڑھا نہیں لگتا اور عورت بیس برس کی عمر میں ڈھل جاتی ہے.

عورتوں کا ہے چار دن جوبن
ساٹھا ہے پاٹھا بیسی تو کھیسی

(۱۸۷۱ ، عبیر بندی ، ۶۲). ہمارے دماغ میں تو یہی سمائی ہوئی ہے کہ عورت بیسی کھیسی اور مرد ساٹھا پاٹھا. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۹).

ساٹھ گانٹھ (غنہ) امث.

ساز باز ، ملی بھگت. ثابت ہو گیا کہ یہ سب ملی ساٹھ گانٹھ تھی. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۷۳). [ساٹھنا گانٹھنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ساٹَھن (فت ٹھ) امث.

رک : ساٹن.

ٹانک لے بادلے کا آبِ رواں سے نیفہ
ڈال کر سبزہ سے ٹانکوں میں ازارِ ساٹھن

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۴).

دیا ساٹھن کا اک ٹکڑا دوبارا
کہ سی دے پانجامہ وہ ہمارا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۳۸). جیسے سبز ساٹھن میں لال لال پھول. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گُدگُدیاں ، ۴۹). [ساٹن (رک) کا ایک املا].

ساٹھی امث.

۱. • **ساٹھا** • (رک) کی تانیث . باوجود ساٹھی پاٹھی بیوہ ہونے کے اپنے رنڈوے داماد سے ... کسی طرح حجاب نہ کرتی تھی . (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳ : ۳) . **۲. ایک قسم کا موٹا چاول جو برسات میں ہوتا اور ساٹھ دن کے اندر اندر تیار ہو جاتا ہے ، سٹھی.**

بال و دُم کے نہ بڑھتے ہوں گر بال
ساٹھی چاول کا اس پہ دھوون ڈال

(۱۸۴۱ ، زینت الخیل ، ۲۰۷) . ساٹھی کے چاول کی پیچ کے ہمراہ بقدر ۳ ماشہ استعمال کریں . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۹). [ساٹھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساڑھیا (سک ڑھ) امذ.
دھان کی ادنیٰ قسم جو مہینے یا ساٹھ دن میں تیار ہو جاتا ہے ، ساٹھی (ا پ و ، ۶ : ۷۳). [ساٹھ + یا ، لاحقۂ نسبت].

ساج (۱) امذ.
۱. سال کا درخت اور اس کی لکڑی ، ساگوان. آبنوس و صندل و ساج ... کے درخت بہت ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۱۸۰). پتھر کے عُمدہ ستون کھڑے کر کے اُن پر ساج کی لکڑی کی چھت پاٹ دی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۳۰). ۲. **ایک قسم کا پودا.** اگر معشوقہ کو اُسے امید دلانے کا خیال ہوتا تو وہ کسی خاص موقع پر اس کے سامنے ساج (یہ ایک قسم کا پودہ ہے) کا پتہ گرا دیتی جس کے یہ معنی تھے کہ مُجھے بھی تمہارا خیال ہے. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۲۳ اپریل ، ۱۳). اابابا ، ساج اور بیخ احمریں کا ایک خاص مُرکب مثال کے طور پر دوسرے تمام مرکبات سے بہتر سمجھا جاتا تھا. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۳۴). ۳. **ایک قسم کا پتھر جس سے تلواریں صیقل کی جاتی ہیں** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ف].

ـــــ قامَت (ـــــ فت م) صف.
بُوٹے جیسا خوبصورت قد ، سرو قد.

غزالانِ سمن اندام گُلفام
سیہ چشمانِ میگوں ساج قامت

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۸۲). [ساج + قامت (رک)].

ساج (۲) امذ ؛ امث.
رک : ساز.

لے اوس جواں کوں پیش سوں ساج سات
ملیا جائے کر ترت اوس راج سات

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸۸).

کہا لا او میرا جو کچھ ساج ہے
مُجھے کام دشمن ستی آج ہے

(۱۷۱۹ ، جنگ نامۂ عالم علی خان ، ۳۶). [ساز (رک) کا قدیم اور عوامی املا].

ـــــ گَری (ـــــ فت گ) امث.
(موسیقی) مارروا ٹھاٹھ کی ایک راگنی. مارروا ٹھاٹھ - اس کی رکھب کومل اور گندھار ، مدھم ، دھیوت اور نکھار دیتوھین راگ راگنیاں یہ ہیں مارروا ، پوریا ... ساج گری ، مالی گورا پنچم. (؟ ، ہندوستانی موسیقی، ۱۳۷). [ساج +گر(رک)+ ی ، لاحقۂ کیفیت].

ساج (۳) امذ.
ساز و سامان ، سجاوٹ.

سدا توں راج کر قطبا انند کا ساج کر قطبا
نبی کا کاج کر قطبا کہ تُج بخشا تہارے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۷).

جو توبہ کرے کل سوں آج کر
اوسی دن سیں پہلے اپن ساج کر

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۵۶).

جس نے اک ساج نرالا ہی سجا رکھا ہے
اس کو محبوب و دلآرام بنا رکھا ہے

(۱۹۳۵ ، کمارسمبھو ، ۱۰۸). [پ : ساج साज]

ساج (۴) امث.
(حلوائی) پھینی کے لچھے کا ہر ایک تار ، باریک لمبی سوں (ا پ و ، ۳ : ۲۱۲). [مقامی].

ساجِد (کس ج) صف.
سر جھکانے والا (نماز میں) ، زمین پر ماتھا ٹیکنے والا ، سجدہ کرنے والا.

قربِ مسجود جو ساجد کو نہیں سجدہ سے
سر پٹکتا ہے فقط ورنہ ہے زہاد کی طرح

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۳۴).

یہی میر کھینچے قشقہ دیر پر تھے ساجد
نہیں اعتماد قابل انہوں کا نماز کرنا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۷) . ملعون ہونے سے پیشتر اُس کے (ابلیس کے) القاب حمیدہ سات تھے پہلے آسمان میں عابد دوسرے میں ساجد چوتھے میں خاشع پانچویں میں قانت (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۷۹).

مُتّصِل کرتا ہے تو معبود سے
روحِ ساجد کو درِ مسجود سے

(۱۹۳۳ ، تذکرۂ شاعراتِ اردو (رابعہ پنہاں) ، ۲۹۵). [ع].

ساجَن (فت ج) امذ.
۱. محبوب ، پیارا ، محبت کرنے والا ، عاشق.

کہاں ہے وو لالن مٹھی چال کا
کہاں ہے وو ساجن لٹیے بال کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۶).

ٹک زمیں پر قدم رکھو ساجن آج نقش قدم نہیں دیکھا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۴) . میرے محبوب نے آنکھوں پر آنسو لا کر پُوچھا کہ ساجن ، پھر کب سُدھ لو گے؟. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر رائے پوری) ، ۱۵۲).

ساجن کا اِصرار کہ ہم تو گیت سُنیں گے
گوری چُپ ہے لیکن مُکھ کی لالی گائے

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۲۴۴). ۲. **شوہر ، خاوند.**

بجانے ہیں بہت راگاں سوں سازاں
کہ ساجن اپنی پیاریاں کو مناوے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۷). دلّی کا سہاگ اُجڑ چکا ہے اس کا ساجن بچھڑ چکا ہے عمر رسیدہ کمر شکستہ دولہا حجلۂ عروسی سے اُتار دیا گیا ہے. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۲۹). [س : سجن सज्जन].

ـــــ آوَت ہوں سنوں کچھ نیڑے کچھ دُور ، پَلکَن ہی سے جھاڑ لوں اِن پاؤں کی دھور کہاوت.
مجھے اپنے معشوق کے آنے کی آواز دُور اور نزدیک سے آ رہی ہے میں چاہتی ہوں کہ پلکوں سے اس کے پاؤں کی دُھول جھاڑ لوں (جامع اللغات).

---بِن عید کَیسی کہاوت.
بغیر خاوند کے کوئی خوشی نہیں؟ محبوب کے بغیر خوشی نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---پِیت لَگائے کے دُور دیس جن جاؤ، بسو ہماری نا گری ہم مانگیں تُم کھاؤ کہاوت.
میرے پیارے محبت کر کے اب پردیس کو مت جاؤ. میرے شہر ہی میں رہو میں مانگوں گی اور تُم مزے اُڑانا (جامع اللغات).

---چلے پَردیس کو دَھر گھوڑے پر زِین جو میں اَیسا جانتی چابک لیتی چھین کہاوت.
میرا خاوند سوار ہو کر پردیس کو چلا گیا. اگر مُجھے معلوم ہوتا تو چابک چھین لیتی (جامع اللغات).

---دُکھیا کر گئے اَور سُکھ کو لے گئے ساتھ اب دُکھ دے نیارے بھئے بُہُر نہ پوچھی بات کہاوت.
میرا پیارا میرے دل میں محبّت پیدا کر کے فرقت کی تکلیف چھوڑ گیا، سُکھ لے گیا اور دُکھ دے کر چلا گیا اور پھر خبر بھی نہ پوچھی، محبوب پاس نہ ہو تو پھر سکھ بھی دُکھ میں بدل جاتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ساجَن مِل گئے، جُھوٹے پَڑے بَسیٹھ کہاوت.
دوستوں میں صلح ہو گئی اور جھگڑا کرنے والوں نے مُنھ کی کھائی، دوست آخر میں ایک ہوجاتے ہیں فِتنہ پردازوں کو شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---وہ دِن کَون تھے جو سُکھ سے لائے پِریت اب دُکھ دے نیارے بھئے کون گانو کی رِیت کہاوت.
پیارے وہ دن کہاں گئے جب خوشی سے میرے ساتھ محبت کی تھی اب مجھے مُصیبت میں ڈال کر الگ ہو گئے. دوستوں میں وفا ہونی چاہئے، مصیبت کے وقت ساتھ چھوڑنا اچھی رسم نہیں ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہم تُم ایک ہیں، دیکھت کے ہیں دو مَن سے مَن کو تول، دو مَن کَدی نہ ہو کہاوت.
ہم تُم اصل میں ایک ہیں گو دو دکھائی دیتے ہیں دوست اگرچہ دیکھنے میں دو نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں ایک ہوتے ہیں، یک جان دو قالب (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---یوں مَت جانیو توئے بِچھڑَت موہے چَین، آلے بَن کی لا کڑی سُلگَت ہوں دِن رَین کہاوت.
پیارے یہ مت خیال کر کہ مُجھے تیرے بغیر چین ہے. گیلی لکڑی کی طرح دن رات سلگتی ہوں. دوست کی بغیر دوست کو راحت نہیں ملتی اور جُدائی کے غم میں کڑھتا رہتا ہے (ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ساجْنا (سک ج) ف م.
تیار کرنا، آراستہ کرنا ؛ پہننا، درست کرنا، سجنا، زیب دینا.

پربک جنس لگے باجنے
دمامے لگے گاج کے ساجنے
(١٦٥٧، گُلشنِ عشق، ٦٠).

واحد کہنا تجج ساجے
شاہد تجے ہونا براجے
(١٧٠٠، من لگن، ٢).

ہر کسب ہر کردام کو ساجے
جو جبّل ہوں جان ہر جاوے
(١٨٢٥، سیرِ عشرت، ١٣٢). [ب : साजना].

ساجی (١) اث.
رک : سجّی. ساجی چودہ ماشہ پیپل دردنج ہر ایک اکیس ماشہ کوٹ چھان کر روغنِ کنجد میں ملائیں اور گھوڑے کو دیں. (١٨٣٥، مجمع الفنون (ترجمہ)، ٢٦). [سجی (رک) کا اشباع].

ساجی (٢) امذ.
(ٹوکری سازی) پُھول وغیرہ رکھنے کی سینکوں کی بنی ہوئی نازک اور پھیلواں مُنھ کی ٹوکری، چنگیر، پُھول ڈلیا (ا ب و، ٣ : ٩). [مقامی].

ساجھا امذ.
١. (أ) (کسی چیز میں دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کی) شرکت، میل. اپنی چیز میں اور کی چیز کوں مت ملاؤ یعنی ساجھا مت کریے. (١٧٣٦؟، قصہ مہر افروز و دلبر، ٣٥٣). تم سب کے گناہوں میں میرا ساجھا اور تم سب کی خطاؤں میں میری شرکت ہے. (١٩٢٣، انشائے بشیر، ٨٨) (أأ) حصہ، بخرہ، بٹائی. بیٹوں کی کمائی میں تو ہمارا ساجھا ہے. (١٨٧٤، مجالس النسا، ١ : ٦). جب تک ان کا ساجھا ہماری کمائی میں ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف اس کو پُورا کریں بلکہ اپنا فخر سمجھیں. (١٩١٨، سرابِ مغرب، ٥٠). ٢. (قانون) کاروبار، حِصہ داری، شراکت. زبردست کے ساتھ ساجھا کرنے میں ہمیشہ نقصان ہوتا ہے. (١٨٦٨، منتخب الحکایات، ٢٣). ان کا حضرت عثمان کے ساتھ تجارت میں ساجھا تھا. (١٩٨٨، صحیفہ، جنوری، مارچ، ٣٣).
اف : بٹانا، کرنا، لگانا، ہونا. [ب : साझी].

---بَھلا نَہ باپ کا اَور تاؤ بَھلا نَہ تاپ کا کہاوت.
شرکت کسی کی بھی اچھی نہیں ہوتی ؛ (شرکت کی مذمت ہے) خواہ باپ ہی ہو، اسی طرح بخار کی حِدّت اچھی نہیں ہوتی (ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ٹُوٹ جانا محاورہ.
شراکت نہ رہنا، حصہ داری ختم ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---جورُو خَصَم کا ہی بَھلا کہاوت.
خاوند بیوی کی شراکت ہی بہتر ہے، کسی اور کی شرکت اچھی نہیں ہوتی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---چُھوٹ جانا / چُھوٹنا محاورہ.
رک : ساجھا ٹُوٹ جانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---دینا محاورہ.
حِصّہ دینا (مہذب اللغات).

---سُدھ ہے نہ باپ کا، سٹے راسے کی کہان گھر نیارے کر بالماں بات میری تو مان کہاوت.
بیوی خاوند کو نصیحت کرتی ہے شراکت باپ کے ساتھ بھی سدا نہیں رہتی اور جھگڑے کا باعث ہوتی ہے ، اس لیے گھر بنا لینا چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کَرْنا محاورہ.
شرکت کرنا ؛ شریک کرنا ، کاروبار میں ساجھے داری کرنا . شیرک ساجھا کرنے کو کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، نصیحت المسلمین ، ۳). انہوں نے ساجھا کر کے ہوٹل کھولا تو ہے مگر یہ ساجھا اچھا نہیں ہے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات، ۶ : ۲۹۱).

---لڑانا محاورہ.
ساجھا کرنا ، حصہ دار بننا ، حصہ بٹانا. اب جو اس نے دیکھا کہ سوکن نے اس میں بھی ساجھا لڑایا تو ... اس کی کمر ٹوٹ گئی. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۳۴).

---لڑنا محاورہ.
ڈھب ہونا ، تدبیر ہاتھ آنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---لگانا محاورہ.
شرکت کرنا ، حصہ بٹانا. نواب یہاں نہ آنے گا تمہارے ساتھ ساجھا تو نہ لگائے گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۲). دو آدمی کھانا کھا رہے تھے ، تیسرے آپ آئے اور آ کے ساجھا لگایا ، نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بُھوکے رہے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۱).

---ملانا محاورہ.
رک : ساجھا لگانا. لڑکیوں نے ساجھا ملایا ہے کل کڑھائی چڑھے گی. سامان آیا رکھا ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۵۳).

---ہونا محاورہ.
حِصّہ ہونا ، شراکت ہونا. جن کو اللّٰہ کے سوا یہ لوگ پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں سو نہ وہ مالک ہیں ... اور نہ ان کا ساجھا ہے اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہیں. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۳۶).

ساجھی امذ.
شریک ، حِصّہ دار ، رفیق کار ، ہم کار. ہم تمہارے کوئی ساجھی تو ہیں نہیں جو سُن کر تم سے دعویٰ کریں گے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۳۰۰). وہ اتنے بڑے بڑے آدمیوں کو اس مصیبت میں اپنا ساجھی دیکھ کر اپنا دکھڑا بھول گیا. (۱۹۴۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۲). [پ : साझी].

---دار صف.
شریک ، حِصّہ دار. اگر ساجھی دار تھا تو اسے بھی حساب رکھنا چاہئے تھا. (۱۹۳۷ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۱۲۰). [ساجھی + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---ساجھی مِل گئے جُھوٹے پڑے بَسیٹھ کہاوت.
فریقین آپس میں ایک ہو گئے درمیان میں آنے والوں کو خِفّت اُٹھانی پڑی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کَرْنا محاورہ.
شریک کرنا. بخش دیا گیا اس کو حضرت کی اُمّت میں سے جو خدا کا کسی کو ساجھی نہیں کرتا. (۱۸۷۰ ، خُطبات احمدیہ ، ۶۶۰).

اونٹ گایوں کی ضِد پر شیر کو ساجھی کیا
پھر تو مینڈک سے بھی بدتر سب نے پایا اُونٹ کو
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۹).

---ہونا محاورہ.
شریک ہونا ، مِل جانا. ملتان اور سندھ کے باطنی اس راجہ کے ساجھی تھے. راجہ نوانگر بھی ان کا ہمنوا بن گیا تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۷).

ساجھے امذ.
مُشترکہ ، ساجھا (رک) کی مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). کھیتوں پر کام مُشترک اور گھر میں چولہا ساجھے اور کھڈ ایک تھی. (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، ۹۰).

---دار امذ.
رک : ساجھی. یہ غنیمت کا مال تمہارا ہے اس میں کوئی تمہارا ساجھے دار نہیں بنے گا. (۱۹۴۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۱۳۵). میری بیوی کا میرے کاروباری ساجھے دار سے کوئی اُلٹا سیدھا سمبند نہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۶۵). [ساجھے + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.
کاروبار میں شرکت. ہندو مہاجنوں کی ساجھے داری نے مسلمان ہونے کا مطلب مستحصل طبقے کا فرد بنا کر رکھ دیا. (۱۹۷۷ ، دیدہ ور ، ۱۹۳). [ساجھے + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے م ف.
حصہ دار کے طور پر ، حِصہ دار کی طرح (پلیٹس).

---کا کام اُتارے چام کہاوت.
شیرکت کے کام میں تکلیف ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا کام بُرا کہاوت.
شیرکت کے کام میں جھگڑا ہوتا ہے شرکت کا انجام بُرا ہوتا ہے.

چون کی سوت بُری ساجھے کا ہے کام برا
اس کا آغاز بُرا اس کا ہے انجام برا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۰).

---کا گھر امذ.
مُشترکہ گھر ، ایسا گھر جہاں پورا خاندان رہتا ہو. ساجھے کا گھر کوڑا خانہ بنا ہوا تھا ناگفتہ بہ حالت دیکھ کر اسے ہندوستان کی عام حالت کا اندازہ ہونے لگا. (۱۹۴۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۳۱۲).

---کی سُونی سانگ میں چلے کہاوت.
حصّہ داروں میں اِتّفاق نہیں ہوتا ، شراکت کی چیز بُری طرح استعمال ہوتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی کھیتی گدھا نہ کھاوے کہاوت.
ساجھے کے کام میں ایک روز جھگڑا ضرور ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی ماں گنگا نہ پاوے کہاوت.
ہندوؤں میں بیٹے کا فرض ہے کہ والدین کا کریا کرم کریں لیکن جہاں بہت بیٹے ہوں وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے ہیں اور ماں کریا کرم سے رہ جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ شرکت میں نقصان رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی ناؤ گنگا نہ پاوے کہاوت.
رک : ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹے (جامع اللغات).

---کی ہانڈی/ہَنڈیا امث.
شرکت کا کاروبار ، حصہ داری.

کیا سبوکش ساتھ غیروں کے ہوں بزم ناز میں
چاہئے ساجھے کی ہانڈی توڑنی بازار میں

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۲۳۵) . اب جان بُل بجائے خود یہ سمجھ لے کہ یہ ساجھے کی ہانڈی کیسی رہی . (۱۹۱۳ ، نغانِ ایران ، ۳۱۲).

وہ ساجھے کی ہنڈیا گئی ٹوٹ پھوٹ
اور آواز اس کی گئی چار کُھوٹ

(۱۹۸۵ ، شوخیٔ تحریر ، ۱۳۱).

---کی ہَنڈیا چوراہے پَر (میں) پُھوٹتی ہے کہاوت
شرکت کا کاروبار کامیاب نہیں ہوتا ، شراکت کے کام میں ہمیشہ جھگڑا ہوتا ہے. مثل مشہور ہے ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۶۳). عُمر بھر کا جھگڑا کٹے ... ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹتی ہے . (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۱۶).

---کی ہولی سَب سے بَھلی کہاوت.
بہت سے آدمی مِل جائیں تو ہولی اچھے طور پر گُزرتی ہے تہوار یا خوشی کا مزہ اِتّفاق اور اِتّحاد ہی سے حاصل ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے چنے ، آنکھیں دُکھتے میں بھی کھانے پڑیں/دُکھتی آنکھ چابنے پڑیں کہاوت.
ساجھے داری یا شراکت کا کام ہر حالت میں کرنا پڑتا ہے ، شراکت کا نقصان فریقین کو اُٹھانا ہی پڑتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ساجِھیا (کسر جھ) امذ.
(دکان داری) تجارتی کاروبار کا شریک ، حِصّے دار (ا پ و ، ۷ : ۳۶). [ساجھی + ا ، لاحقۂ نسبت].

ساج امذ.
رک : سچ .

تمن شوق کا نین تھے میھہ چووے
اے باتاں نہیں جھوٹ تم دیکھو ساج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک، ۱ : ۱۹۲). [سچ (رک) کا قدیم املا]

ساچا امذ.
رک : سچّا.

تہیں ایک ساچا گسائیں امر
سرے دوے تیں جک توڑ آد کر

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۹).

تُہیں ایک اپچ سب کا اَدھار
تُہیں ایک ساچا ہے پروردگار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶).

اے ساچے صاحب سلطان
دے مجھ کو درویشی داں

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۱). [سچّا (رک) کا قدیم اِملا].

ساچَق (فت چ) امث.
دلہن کا لباس اور شیرینی تیل پھلیل وغیرہ اشیا جو شادی سے ایک روز پہلے دولھا کی طرف سے دلہن کے گھر بھیجی جاتی ہیں ، بَری ، رسم حنا بندی.

گئے ساچق وہ لے دلہن کے گھر
لے کے فوج و نشاں بہ کرّوفر

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۶۵).

پہلے ساچق ہوئی پھر دھوم سے مہندی آئی
سُرخ رُو جس کے تماشے سے ہوئی، خلقِ خدا

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۳۵) . لڑکی کی شادی میں یہ شرط پہلے ہی کر لی گئی تھی کہ مانجھا ساچق ، برات بطور متعارف نہ ہو گا صرف شرعی عقد کیا جائے گا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۷۶). ساچق کے موقع پر چڑھاوا چڑھانا، امیر غریب خواص اور عوام سب میں مروّج تھا. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت، ۲۲۴). [ت : ساچق].

---مِہَنْدی (---کس م ، سک ہ ، مغ) امث.
شادی کی ایک رسم . جب ساچق مہندی سے فرصت پائی ، برات کی تاریخ آئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۹). [ساچق + مہندی (رک)].

ساچِلی (سک چ) صف مث (قدیم).
رک : سچّی.

چوٹی تیری سو ناگ ہے ہور زہر اس میں کڑوا
او گھر کھیلاں میں دستی توں ساچلی سنچارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک، ۱ : ۲۴۲). [ساچ+لی، لاحقۂ صفت].

ساچی (۱) امث.
رک : سچّی.

کر میں لکھیا سو پائی ری پردیسی کیا ہوئی
ساچی سجن بھو ملیں او سریلی نہ کوئی
(۱۵۳۳ ، دیوان محمود دریائی (ق) ، ۸۹). [سچی (رک) کا قدیم تلفظ اور املا].

---بات جو کَہے ، بہت کے دِل سے اُتر آوے کہاوت.
سچے آدمی سے کوئی خوش نہیں ہوتا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ساچی (۲) امث.
گواہی ، شہادت ، ساکشی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس) .
[رک : ساکشی].

ساچے گورُو کا بالکا مَرے نَہ مارا جائے کہاوت.
جس کا ہادی اور رہنما سچّا ہو اس کو گزند نہیں پہنچتی (ماخوذ : جامع الامثال).

ساحَت (فتِ ح) امذ ؛ امث.
۱. میدان ، کُھلی ہوئی وسیع جگہ ، انگنائی.
لحظہ بلحظہ یاں نیا داغ پر اور داغ ہے
تُو بھی اُدھر نگاہ کر ساحتِ سینہ باغ ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۳) . طواف سے فارغ ہوئے مقام تطہیر بیت الحرام میں انجاس و اصنام سے آ کر ساحتِ عزّت اور حُرمت اوس کے کو پاک کیا (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۵).
سُن کے یہ بات نہایت ہوئی رِقّت طاری
ساحتِ عرش کو رو رو کے بنایا دریا
(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۶). **۲. کنارہ، عمارت کا اندرونی حِصّہ ، ساحل** (جامع اللغات). [ع].

---طُوبیٰ کس اضا(---و مع ، ا بشکل ی) امذ.
بہشت (جامع اللغات). [ساحت + طُوبیٰ (رک)].

ساحِر (کس ح) امذ.
جادوگر ، ٹونے ٹوٹکے کرنے والا. ساحِر ہے ٹونے میں بہت ماہر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۱).
کس طرح اس طِلسم سے چھوٹے
یاں کے ساحِر ہیں جھاڑ اور بوٹے
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی)، طوطی نامہ ، ۱۱۳). ساحِر صحیح و تندرست آدمیوں کو بیمار اور بیماروں کو صحیح و تندرست کرسکتا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۰). رسولِ خدا کو کبھی شاعر ، کبھی ساحِر ، کبھی کاہن ، کبھی دیوانہ بتاتے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۲۹).
عجیب انداز اس کی نظروں کا
جیسے کوئی حسین ساحِر
لطافتوں کو جلال دے گا
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۳۱). [ع].

---اَلمُوط کس اضا(---فت ا ، سک ل ، و مع) امذ.
الموط (رک) کا جادوگر ؛ حسن بن صباح ، (کنایۃ) **سرمایہ دار.**

ساحِرِ الموط نے تُجھ کو دیا برگِ حشیش
اور تُو اے بے خبر سمجھا اسے شاخِ نبات
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۹۷). پاکستان میں ادب کے اس ساحِرِ الموط کو یہ خدمات انجام دیتے ہوئے اپنے اس کردار پر بھی کبھی کبھی نظر ڈال لینی چاہئے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۵۲). [ساحِر + الموط (عَلَم)].

---اَیّام کس اضا(---فت ا ، شد ی) امذ.
ایّام یعنی روز و شب کو ساحِر سے تشبیہہ دی گئی ہے ، مراد : وقت ، زمانہ ، دہر.
ہاں اٹھا اے ساحِرِ ایّام یہ جادو ذرا
ابلقِ گردوں نہ ہو محوِ رمِ آہو ذرا
(۱۹۰۱ ، باقیاتِ اقبال ، ۲۸۰). [ساحِر + ایّام (رک)].

---شَب کس اضا(---فت ش) صف.
رات کو جادوگر سے تشبیہہ دی گئی ہے جو لوگوں کو ایک نظر دیکھتی ہے اور فوراً ان کی آنکھ بند ہو جاتی ہے.
کر رہا ہے آسماں جادو لبِ گُفتار پر
ساحِرِ شب کی نظر ہے دیدۂ بیدار پر
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۲۴). [ساحِر + شب (رک)].

ساحِرانَہ (کس ح ، فت ن) صف.
جادوگروں کا سا ، پُرفریب.
کنارِ دریا خضر نے مجھ سے کہا باندازِ محرمانہ
سکندری ہو قلندری ہو ، یہ سب طریقے ہیں ساحرانہ
(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۷۲). وہ دشمن کے شیطانی حربوں اور ساحرانہ ہتھکنڈوں کو اپنے عیارانہ کرتبوں سے شکست دیتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۸). [ساحِر + انہ ، لاحقۂ صفت].

ساحِرنی (کس ح ، سک ر) امث.
ساحِر (رک) کی تانیث. یہاں بھی ساحِرنیوں کا پھرا ہے. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۰). [ساحِر + نی ، لاحقۂ تانیث].

ساحِرَہ (کس ح ، فت ر) امث.
ساحِر (رک) کی تانیث ، جادوگرنی . وہ کوئی عورت آوارہ ، بڑی مکّارہ ساحِرہ ہے. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۶۵). اس نے سُنا کہ مدینۂ منورہ میں ایک عورت بڑی ساحِرہ ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۰۳). آخر انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر اس پر ساحرہ ہونے کا الزام قائم ہوا. (۱۹۲۰ ، بریدِ فرنگ ، ۹۱).
کون یہ بدنصیب ہے جس کی
نیند کی ساحِرہ بھی دُشمن ہے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۳). [ساحِر + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ساحِری (کس ح) امث.
۱. جادوگری.
ہو غمزۂ شوخ ساحِری میں
استاد ہے سحرِ سامری کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷).

وہ اُسے ساحِری سکھاتا تھا
دھنی راجہ بھی خوف کھاتا تھا
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۵).
کیا ہوا جو تُم بڑے ساحِر ہوئے
ساحِری سے خلق میں ظاہر ہوئے
(۱۸۰۲ ، رموزالعاشقین ، ۲۲). تجربہ کار فلاحوں نے جِن کو ساحِریٔ اعمال سے تنفر رہا ہے ... ستاروں کے اثر کو بھی تسلیم کیا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۸۸). ۲. **(مجازاً) عیّاری ، فریب کاری.**
لیکن یہ دورِ ساحِری ہے
انداز ہیں سب کے جادوانہ!
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۸۶). ۳. **سیاسی چال.**
خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سُلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحِری
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۹۵). [ساحِر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ساحِل (کس ح) امذ (ج : سواحِل).
۱. **دریا یا سمندر کا کنارہ.** اس دریا میں کہیں غرقاب کہیں ساحل ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۷).
شاہ زادے دیں کے ہیں بستہ لبِ ساحل کی طرح
ہر لہر میں اس تعب سیں بحر کوں ہے پیچ و تاب
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱).
کیونکہ نِکلا جائے بحرِ غم سے مُجھ بے دِل کے پاس
آ کے ڈوبی جاتی ہے کشتیَ مری ساحل کے پاس
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۲). یمن ایک طرف سواحلِ ہندوستان کے مقابل واقع ہے. (۱۹۱۵ ، ارض القرآن ، ۱ : ۲۷۲). میں نے مجموعے کی اکثر نظمیں کراچی کے اِرد گرد پھیلے ہوئے سمندر کے مُختلف ساحلوں پر بیٹھ کر تحریر کی ہیں. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۳). ۲. **جائے سکون.**
چشمِ حیراں ڈھونڈتی اب اور نظّارے کو ہے
آرزو ساحل کی مُجھ طوفاں کے مارے کو ہے
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۵۷). ۳. **(مجازاً) مقامِ نجات ، منزل ، کنارہ.**
ہوں مُریدِ خاندانِ خفتۂ خاکِ نجف
موجِ دریا آپ لے جائے گی ساحل پر مُجھے
(۱۹۰۳ ، باقیاتِ اقبال ، ۱۷۶). ۴. **بندرگاہ** (ا پ و ، ۵ : ۱۷۶).
[ع (س ح ل)].

---اَدنیٰ کس صف(---فت ا ، سک د ، ا بشکل ی) امذ.
ساحل کی وہ ڈھلانیں جن پر پانی چڑھ کر منتہیٰ تک پہنچتا ہے. (جغرافیۂ عالم ، ۶۱). [ساحِل + ادنیٰ (رک)].

---آشنا (---سک ش) صف.
ساحل تک پہنچنے والا، کنارے سے واقف، اصل سے واقف ، حقیقت آشنا.
برنگِ بحر ساحل آشنا رہ
کفِ ساحل سے دامن کھینچتا جا
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۲۰).
اپنی ہستی خود ہم آغوشِ فنا ہو جائے گی
موج دریا آپ ساحل آشنا ہو جائے گی
(۱۹۵۷ ، یگانہ چنگیزی ، گنجینہ ، ۴۷). [ساحِل + آشنا (رک)].

---مُراد کس اضا(---ضم م) امذ.
منزلِ مقصود ، انجام. آزادی کی تحریک ... گرفتاریوں اور قید و بند سے، ہوتی ہوئی ساحلِ مُراد تک آئی. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۹). [ساحِل + مُراد (رک)].

---نَجات کس اضا(---فت ن) امذ.
وہ کَنارے جہاں انسان بچ کر جا لگے ، نجات (جامع اللغات).
[ساحِل + نجات (رک)].

ساحِلانَہ (کس ح ، فت ن) صف.
ساحل کا ، ساحل کے علاقہ کا.
اُنے ریش کھینچیا تھا تا ناف گاہ
رکھیا سر اُپر ساحِلانہ کلاہ
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۸). [ساحِل + انہ ، لاحقۂ صفت].

ساحِلی (کس ح) صف.
ساحل کی طرف منسوب ، ساحل کا.
دو لشکر جو دھرتے تھے اُوپر دلی
اویک خاوری تھے دو جے ساحلی
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۳). اُن کو (شطی پودوں Strand Plants کے گروہ سے تعلق رکھنے والے پودے) مختلف سبھاؤں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جن میں سے خاص مینگروز (Mangroves) ، ساحلی جنگل اور ریگی پودے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، سعیدالدین ، ۲ : ۷۰۳). اسے ذیلی گرم ساحلی آب و ہوا (Sub-Tropical Coastland) خُشک ساحلی آب و ہوا بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۷، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۰). [ساحِل + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---حُدُود (---ضم ح ، و مع) امذ ؛ ج.
دریا یا سمندر کے کنارے کا علاقہ ، ساحل سے ملا ہوا حصّہ. خمیدگی ساحلی حُدُود میں بہت ہی نُمایاں ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۵۳). [ساحِلی + حُدُود (رک)].

---خِطّہ (---کس خ ، شد ط بفت) امذ.
سمندر کے قریب کا علاقہ. سمندر کی دیر سے گرم اور سرد ہونے کی خصوصیت ساحلی خِطّوں کے موسموں پر اثر انداز ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۲۴). [ساحِلی + خِطّہ (رک)].

ساحُورا (و مع) امث.
کھجور کے درخت کی ایک بیماری جس میں پتّوں کی رنگت بدل کر مائل بہ سفیدی ہو جاتی ہے. امراضِ خُرما سے ایک مرض ہے جس کا نام ساحُورا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۱۷۹). [ع].

ساخت (سک خ) امث.
۱. **بناوٹ ، ترکیب ؛ (مجازاً) ہیئت ، شکل ، ڈول.** انسان میں جوہر

ترق کرنے کا موجود ہے خواہ اُس کو اس کے دل کی بناوٹ کہو یا دماغ کی ساخت یا روح جو چاہو اس کا نام رکھو۔ (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۵۸)۔ انسان ... کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی ساخت پر غور کرے۔(۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۳۵)۔ اس کے گھر کے دروازوں کی ساخت ایسی ہے کہ ان سے گزرنے میں نہ اونٹ والوں کو دشواری پیش آتی ہے نہ نکیل تھامنے والے پریشان ہوتے ہیں۔(۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۱)۔ **۲. حقیقت ، عمل ، صنعت ، کاریگری۔**

اُسی کی یہ سب ساخت ہے ہوشیار
جسے کہتے ہیں پاک پروردگار

(۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۲)۔ چوتھے کمرے میں ہندوستان کی ساخت کا کپڑا نظر آتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۸)۔ فولاد جب منجمد ہوتا ہے تو تکسیدی حالت کا بھی اس کی ساخت پر خاطر خواہ اثر پڑتا ہے۔(۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۲)۔ **۳. تصنع ، تکلف ، غیرحقیقی پن۔** ان سب علمی مضامین ... میں باوجود بے ساختگی کے ساخت پائی جاتی ہے۔(۱۹۳۱ ، انشائے داغ (مقدمہ) ، ۲)۔ **۴.(ادب) الفاظ کی ترتیب ، ترکیب نحوی۔** اکثر ہمارے جملوں کی ساخت انگریزی نما ہوتی ہے۔(۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۷۶)۔ دوسری زبان کے جملے کی ساخت ، اس تشبیہیں اور استعارے ... زبان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہیں۔ (۱۹۶۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۳)۔ فارسی جملے کی ساخت کا اثر اردو جملے کی ساخت پر اس صدی میں جاری رہتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲/۱ : ۳۱)۔ **۵.بنائی ہوئی بات ، مکر ، جھوٹ ، فریب** (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔ **۶.دراَل ، گھوڑے کا زین اور زیور** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [ف : ساخت ، ساختن ـ بنانا]۔

ساختگی (سک خ ، فت ت) اث۔
(تنہا کم استعمال ہوتا ہے) **بناوٹ ، تصنع۔** ایک قوم میں حد سے زیادہ بناوٹ ، تکلف ، ساختگی اور ظاہرداری کا دستور ہے۔(۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸۲)۔ ان کی کوئی بات بناوٹ ساختگی اور آورد سے خالی نہیں ہوتی۔ (۱۹۱۳ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۳)۔ [ساخت + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ساختمانی (سک خ ، فت ت) صف۔
ساخت سے متعلق ، تعمیری۔ کاربوہائیڈریٹ کی کچھ مقدار جسمانی خلیات کے کچھ حصوں کے ساختمانی اجزا کا بھی کام سرانجام دیتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذائیات حیوانات ، ۶۶)۔[ساخت+ مانی ، لاحقۂ نسبت]۔

ساختہ (سک خ ، فت ت) صف ؛ م ف۔
۱. بنایا ہوا ، تیار کیا ہوا۔

سست نہیں پر بال ہیں بکھرے ، پیچ گلے میں پگڑی کے
ساختہ ایسے بگڑے ہے ہو تم جیسے مدھ ماتے ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۷۴)۔ **۲. مصنوعی ، بناوٹی ، نقلی ، جعلی۔**

اس کا یقین ہو کہ نہ ہو ساختہ نہیں
ہم برق لاکھ جان سے اس دلربا کے ہیں

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۲۵۶)۔ انجیل کے یہ حصے ساختہ ہیں۔ (۱۹۶۳ ، آفت کا ٹکڑا ، ۷۵)۔ **۳. آراستہ ؛ آمادہ ، مستعد ، سجا ہوا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [ساخت + ہ ، لاحقۂ مفعولی]۔

ـــ بے ساختہ پن امذ
بناوٹ ، بے تکلفی ، دانستہ طور پر سادگی پیدا کرنے کی کوشش۔

مانا کہ ہے بے ساختہ پن اس کے بیان میں
کیا پھونکیے اس ساختہ بے ساختہ پن کو

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۲۸)۔ اور کبھی اپنے خاص ساختہ بے ساختہ پن کے ساتھ مجھ سے بھی کچھ پوچھتی یا کوئی بات کرنے لگتی۔ (۱۹۵۱ ، ہوس ، ۶۷)۔

ـــ پرداختہ (ـــ فت پ ، سک ر ، خ ، فت ت) صف۔
۱. جسے پال پوس کر بڑا کیا گیا ہو ، تربیت کردہ ، سنوارا ہوا ، تربیت یافتہ۔

شاعری سے تھا کیا کام حسرت کے تئیں
یہ تمہارے عشق کا ہے ساختہ پرداختہ

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ۹۹م)۔

ساختہ پرداختہ تیری ہے ساری کائنات
حکمِ حضرت سے وجود ارض و سما کا ہو گیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۰)۔معلوم ہوگیا کہ تو حضرت جنوں کا ساختہ پرداختہ ہے الو کی دم فاختہ ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۰)۔ سنگھ بابو بھی پرانی سیاست کے پروردہ اور نئی پالیسی کے ساختہ پرداختہ تھے۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۶)۔ **۲. بنایا ہوا ، تیار کیا ہوا ، وضع کردہ ، مرتب کردہ۔** بیشک ان کی کارروائی مثل ہماری ساختہ پرداختہ کارروائی کے ہوگی۔(۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۹۱)۔ کل مذاہب میں ایک جز ایسا ضرور شامل ہو گیا ہے جو بالکل انسان کا ساختہ پرداختہ ہے۔ (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن ، ۱۷)۔ یہ وفاق ... ولندیزیوں کی ساختہ پرداختہ پندرہ ریاستوں پر مشتمل تھا۔(۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۲)۔ **۳. کرتوت ، کوتک۔** اس کو ان کا ساختہ پرداختہ سب منظور ہے۔ (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۵)۔ [ساختہ + پرداختہ (رک)]۔

ـــ (اور) پرداختہ کرنا محاورہ۔
اپنی طرف سے وضع کرنا ، دل سے گڑھنا۔ اگر انہوں نے کوئی بات ساختہ اور پرداختہ کر کے عرض کی ہو تو عجب نہیں ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۱۲)۔

ـــ پرداختہ ہونا محاورہ۔
ساختہ پرداختہ کرنا (رک) کا لازم۔ جس پر منارے سنگ سفید کے ساختہ پرداختہ ہوئے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۶۲)۔

ـــ روزگار کس اضا(ـــ و مج ، سک ز) امذ۔
تجربہ کار ، ہوشیار (جامع اللغات)۔ [ساختہ + روزگار (رک)]۔

ـــ و پرداختہ (ـــ و مج ، فت پ ، سک ر،خ ، فت ت)صف۔
رک : ساختہ پرداختہ معنی نمبر۲۔ گال پر ہاتھ دھرے افسوس میں

بیٹھی ہے ، رنگ روباختہ جنوں کی ساختہ و پرداختہ۔(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار،۶۱۶)۔اُن کی للچائی ہوئی نظریں کشمیر کو روس کے ساختہ و پرداختہ کمیونسٹ برانڈ کا تختۂ پرواز بنانا چاہتی تھیں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲۰)۔[ساختہ + و (حرفِ عطف) + پرداختہ (رک)]۔

ساختی (سک خ) صف۔
ساخت کے متعلق یا منسوب ، بناوٹی۔تراب کے ساختی اجزا ایک افق سے دوسرے افق میں منتقل ہو جاتے ہیں۔(۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۵۵)۔[ساخت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ساختیات (سک خ ، کس ت) امث۔
ادبی تخلیق کے پرکھ یا تنقید کی ایک شاخ جس میں الفاظ و تراکیب کی حرفی و نحوی ساخت کو بہت اہم خیال کیا جاتا ہے ، انگریزی Structuralism کا ترجمہ۔ اسی طرح ساری جدید ادبی و فکری تحریکیں خواہ ... کونکریٹ پوئٹری ، لسانی تشکیلات ، ساختیات یا اسلوبیات ہو ، ہمارے ادب کے وجود کا حصہ بنی ہیں یا بن رہی ہیں۔ (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۱۰۷)۔[ساخت + ی ، لاحقۂ صفت + ات ، لاحقۂ جمع مونث]۔

ساختیاتی (سک خ ، کس ت) صف۔
ساخت سے متعلق علم۔لفظی ، ساختیاتی اور اسلوبیاتی تجزیے نے نئی تنقید میں ایک اختصاصی آہنگ پیدا کر دیا۔(۱۹۸۷، افکار، کراچی ، جولائی،۱۴)۔[ساخت + یات(رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ساختیت (سک خ ، کس ت ، فت ی) امث۔
ساختیاتی تنقید کی نہج ، ساختیاتی تنقید یا تحقیق۔ ان میں واقعیت پسندی کے دعویدار بھی تھے اور علامتی اور اشارتی فن کے مُدّعی بھی جس کے ساتھ انہوں نے کیوبک اسٹائل سے لے کر جدید تر اسلوب ساختیت کو بھی وسیلۂ اظہار بنایا ہے۔ (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر، ۲۶۳)۔[ساخت + ی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ کیفیت]۔

ساخی امث۔
۱. (دلالی) **دمڑی** (جامع اللغات ؛ اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۵۱)۔ ۲. **ساق** (اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۵۶)۔[مقامی]۔

ساد (۱) امث۔
آواز ، شور و غُل ، گُونج ، آواز دینا ، بُلانا ، جواب میں آواز دینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔[س : शब्द]۔

ساد (۲) امث۔
۱. **خواہش ، طلب ، آرزو ، میلان** (پلیٹس)۔ ۲. **سادھ** (رک) ، **وہ مٹھائی اور ترکاری وغیرہ جو حاملہ عورت کے میکے سے اُس کی سُسرال بھیجی جاتی ہے۔**ساتھ آٹھ دن پیچھے اس کے ساسرے سے ساد آوے گی۔(۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۰۲)۔
[س : शब्द]۔

سادا صف ؛ امذ (امث : سادی)۔
رک : سادہ۔

بو گیان ہے ہر طرف سوں سادا
بو گیان ہے گیان سوں الادا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۴)۔

چشم سرمے کی نہ رکھ دل میں میرے قتل کنیں
بس ہیں انکھیاں تری اے اشکِ گُلستاں سادی

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۲۹۷)۔میں نے ایسا لڑکا رُخسار کا سادا بہادری میں رستم کا دادا بخدا نہیں دیکھا۔(۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۰۲)۔ کوشش کی ہے کہ واقعات صاف اور سادا زبان میں بیان کیے جائیں۔(۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۹۷)۔[سادہ (رک) کا ایک اِملا]۔

ـــــ ڈورا (ـــ و مج) امذ۔
(بندھائی) **بغیر کلابتو کی لپیٹ کا معمولی گھٹیا سی قسم کا ڈورا** (ا پ و ، ۴ : ۷۸)۔[سادا + ڈورا (رک)]۔

ـــــ زیوَر (ـــ ی مج ، فت و) امذ۔
(سناری) **وہ زیور جس میں کسی قسم کا نگ نہ جڑا ہو اور نہ میناکاری ہو**(ا پ و ، ۴ : ۳۵)۔[سادا + زیور (رک)]۔

ـــــ سالَن (ـــ فت ل) امذ۔
بغیر ترکاری کا پکایا ہوا گوشت ، وہ گوشت جو گھی میں بُھون کر پکائیں اور اس میں ہلدی ہو نہ ترکاری۔

چٹپٹے ہُکّے ہیں البتہ بگھارے بینگن
یہ مرے ہاتھ کا ہے دیکھیے سادا سالن

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۹۷)۔[سادا + سالن (رک)]۔

ـــــ سُودا(ـــ و مع) صف؛ امذ (مث: سادی سُودی)۔
رک : سادہ۔ کاؤس نے دیکھا کہ وہ عِطر میں ڈُوبی ہوئی ہے مگر ... یہ سادا سودا ہے۔ (۱۹۳۴ ، خیال (نصیر حسن) ، داستانِ عجم ، ۱۱۷)۔[سادا + سودا (تابع)]۔

ـــــ کَپڑا (ـــ فت ک ، سک پ) امذ۔
(بنائی) **وہ کپڑا جس کی بناوٹ میں بیل بُوٹی اور دھاری ، چوخانہ وغیرہ کُچھ نہ ہو**(ا پ و ، ۲ : ۷۵)۔[سادا + کپڑا (رک)]۔

سادات امذ ؛ ج۔
۱. **رک : سیّد جس کی یہ جمع ہے۔**

محب خاندان کا توں اِخلاص تُوں
کہ سادات کا دوست ہے خاص تُوں

(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ، ۱۹۵۷ ، ۱۰۳))۔

ہیں جو یہاں مومنین اور سادات
ہوئے نصیب ان کو زیارتِ عتبات

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱)۔

جس کی زباں نے ہجو کی سادات کی قبول
اس کو تو فنِ شعر کے بتلا دیے اصول

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۰)۔

یک دم کہ تیری ہستی میں ہو جانے گا غضب
سادات مارے جائیں گے دریا پہ تشنہ لب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۴). شہاب الدین احمد خاں ... ساداتِ نیشاپور سے تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۹۲). بڑوں کی عزت، سادات کی شان اس کے دم سے باقی رہ گئی. (۱۹۰۸، صبح زندگی ، ۵۹). ۲. **سردار ، مالک** (جامع اللغات). [ع].

سادَج (فت د) امذ.
بالچھڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

سادْرا / سادْرَہ (سک د / سک د ، فت ر) امذ.
۱. (موسیقی) **جب دھرپد چھپ تال میں گایا جائے** (ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۱). ۲. **ایک قسم کا گیت** (پلیٹس). [ب : सादरा].

سادِس (کس د) صف.
ششم ، چھٹا.

که ہے یہ آصفِ سادس کی مدح جس کی آج
خدا کے فضل سے تیئیسواں ہے سالِ گرہ

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۹). پھر آسمان سادس پر پہنچے تو وہاں موسیٰ علیہ اسلام سے سلام و جواب سلام ہوا. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ ، ۲۸۱). [ع].

سادِساً (کس د ، تن س بفت) م ف.
چھٹے . سادِساً اِستنجے کا اِنتظام ، سابِعاً تولید اور تناسل کے امراض. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۴). سادِساً یونین اور گرہ کے دستور میں ایک شرط یہ بھی شامل ہوگی کہ کوئی صوبہ ... اس طرح کی تجویز پاس کرا کے نظرثانی کرا سکے گا. (۱۹۷۲ ، بُوئے گُل نالۂ دل ، ۳۶). [سادِس + اً ، لاحقۂ تمیز].

سادِسَہ (کس د ، فت س) امث.
چھٹا، چھٹی ، چھٹے وہ ثانیہ ، ثالثہ ، رابعہ ، خامسہ ، سادسہ وغیرہ کا ذکر نہیں کرتے. (۱۹۵۹، برنی (سیدحسن)، مقالات، ۴). [سادِس + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سادَگی (سک د نیز فت) امث.
۱. **ظاہری زیبائش کا فقدان ، بے رنگی ، لیپ ٹاپ کی کمی.** سادگی میں رنگینی کا رنگ دکھا دیا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۷۹). بی بی زینب کا نِکاح اسلامی سادگی کا بہترین نمونہ تھا. (۱۹۴۳، سیدہ کی بیٹی ، ۱۷).

اے حُسن سادگی میں بھی ہے تیری بانکپن
یہ صبح اور یہ شام ہماری نظر میں ہے

(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۱۰۶). ۲. **بھولاپن ، بے ہنری ، سیدھاپا، سیدھاپن ، سادہ لوحی.**

رہیں سادگی سے اگر لٹ پٹے
تو دل کا گلا بن چُھری کے کٹے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۰).

اِس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خُدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۱). یہ ان کی بے علمی کا ثمرہ اور سادگی کا نتیجہ ہے. (۱۹۱۱ ، قِصۂ مہرافروز ، ۳۵). ۳. **تصنع اور تکلف سے پاکی ، خلوص ، راستی ، راست بازی ، صاف دلی.**

ان کا ہنسنا سو تکلف کا نشان
سادگی کا اس میں یہ جلوہ کہاں

(۱۹۲۰ ، مطلع انوار ، ۱۲۳).

میری سادہ روی میرے نہ کُچھ کام آ سکی لیکن
تمہاری شوخیوں پر چھا چکی ہے سادگی میری

(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۱۹۹). ۴. (ادب) **آسان زبان و بیان.**

شاعری میں زبان کا ہے مزا
سادگی ہی میں لُطف آتے ہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۹۸). حالی شعر میں سادگی پر زور دیتے تھے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۶). [سادہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---- پَسَنْد (---فتِ پ ، س ، سک ن) صف.
تصنع و بناوٹ سے دُور بھاگنے والا ، سادہ طبیعت . اخگر مراد آبادی سادہ لوح اور سادگی پسند تھے . (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۲۱۰). [سادگی + پسند (رک)].

---- ٹَپکْنا محاورہ.
سیدھا سادا ہونا ، بھولپن ظاہر ہونا ، تکلف و تصنع سے بری نظر آنا. اور جو بوڑھا ہے تو اس کی ہر قطع و بُرید سے پیری اور سادگی ٹپکتی ہے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۴).

سادِن (کس د) امذ.
خادم ، دربان.

آپ سُلطان ، آپ ہی بندہ آپ مولیٰ ہیں آپ سادِن بھی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۲). [ع].

سادْنا (سک د) ف ل.
۱. **روکنا ، سادھنا.** بھیں چھوڑ کر کوئی سادنا کیا ہے. (۱۶۳۵، سب رس ، ۱۵۴). ۲. **سیکھنا ، بنانا ، مکمل کرنا.**

کوئی کھیل اس کے باز نے کھیلیا نہ کج بازی کے بن
گویا فلک کچلول ہے سادیا اسی عیار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۸). [سادھنا (رک) کا متبادل املا].

سادْنی (سک د) امث.
سطح زمین کی ہمواری ، ڈھال اور زاویۂ قائمہ دیکھنے کا پُرانی وضع کا آلہ اس کو بن سال بھی کہتے ہیں ، گُنیا ، تکنی (اپ و ، ۱ : ۱۳۷). اف : لگانا ، ملانا. [پ : साधनी].

سادَہ (فت د) صف مذ (مث : سادی).
۱. **کسی شے یا صِفت سے خالی ، ناآلودہ ، عاری.**

ہرچند بندہ فعل میں صاحب اِرادہ ہے
درعین اختیار ، اِرادے سے سادہ ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۸۹). ۲. (أ) **زیبائش سے معرا.**

کب پسند آنے گا عاشق کا اونہیں سادہ بناؤ
آج پہنے ہیں وہ پوشاک نہایت بھاری

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳۳). اُستاذ کی وضع نہایت سادہ اور درویشانہ تھی. (۱۹۱۰ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۳). (ii) کورا، تحریر سے خالی ، بے لکھا (کاغذ وغیرہ).

آبرو یک رنگ نیں تفسیر اوس خط کی لکھی
صفحۂ سادہ ، رقم ہونے میں قرآن ہو گیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۹).

ایک ہی خط میں ہے کیا حال جو مذ کور نہیں
دل تو دل ، عشق میں سادہ ورقِ طُور نہیں

(۱۹۱۹ ، انجم کدہ ، ۱۰). ۳. امرد ، سادہ رو ؛ (کنایۃً) ، معشوق.

پوچھنا کیا صوفیوں کی بزمِ رنگا رنگ کا
یہ وہ محفل ہے کہ اس میں سادہ ہے اور بادہ ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۱۲). ۴. بے سلیقہ ، بے ہنر.

جو تفرقہ کس و نا کس میں اوسکا عدل کرے
نہ اختلاط کرے عاقلوں سے سادہ و گول

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر، ۳ : ۱۲۰). ۵. بھولا بھالا ، نادان ، سیدھا؛ صاف دل ، بے تکلف ، معصوم.

عاشق ہوا تو سادہ کوئی اور نہ ہو گا دُنیا میں
جی کے زیاں کو عشق میں اس کے اپنا وارا جانے ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۷). واہ کتنے سادے ہو کچھ بھی نہیں جانتے. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۶۳).

وہ گُل تھا کمال دل کا سادہ
ان باتوں پہ پِستا تھا زیادہ

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵۹).

زندگی کی اوج گاہوں سے اُتر آتے ہیں ہم
صحبتِ مادر میں طِفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۵۵). ۶. خالص ، بے میل ، آمیزش سے پاک. اسماء گئی اور آدھے خُرما میں زہر ملا ، آدھے سادے رکھ ، طباق بھر لائی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۶). خمیرہ سادہ کڑوا بیچتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵۱). ۷. بغیر ترکاری کا (سالن وغیرہ) (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۸. واضح ، غیر مُبہم. اس قسم کی سادہ سی غلطی «خیر» کے بارے میں عام طور پر کی گئی ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات ، ۳۵). ۹. (i) بسیط ، غیر مُرکّب (جو اصلی حالت میں ہو). ہم روشنی کو سادہ یا غیر مرکب خیال کرتے ہیں. (۱۸۹۴ ، اُردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل ، ۱۲). (ii) آسان ، جس میں پیچیدگی نہ ہو. ان کی ساخت کا طریقہ حال کی توپوں سے کسی قدر مُختلف اور سادہ ہے. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگِ بافرہنگ ، ۱۶).

ہے اپنی سادگیٔ شوقِ زُلفِ پُر خم سے
کہ ہم تصورِ پُرکار و سادہ رکھتے ہیں

(۱۹۵۵ ، دونیم، ۱۱۴). (iii) غیرجذباتی ، حقیقت پر مبنی ، ٹھوس. ان تکالیف اور دِقتوں کے سادے اور سچے بیان سے ... اس مشکل کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی. (۱۸۹۹ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۶۲). تعلیم یافتہ طبقہ غذا سے متعلق بعض سادہ حقائق سے واقف ہو. (۱۹۶۱ ، ہماری غذا ، ج). ۱۰. بے کیف ، بے رنگ ، پھیکا.

جوانی ہو گر جاودانی تو یا رب
تری سادہ دُنیا کو جنّت بنا دیں

(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۷۱). ۱۱. تمباکو کی وہ قسم جس میں دوسرے اجزا کی آمیزش نہ ہو. فصل سینتیسویں تمباکو فروشوں کے فن میں. تمباکو دوقسم کا ہوتا ہے سادہ اور خمیرہ ترکیب سادہ کی یہ ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۹). کہیں گُل فروش اپنی بہار دکھاتے تھے ، کسی جگہ تمباکو والے کالے دھن کی خیر منانے والے خمیرہ ، سادہ ، کڑوا بیچتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۹۵۱). ۱۲. ہاتھی کی ایک قسم یا ذات ، کم عمر ہاتھی. پادشاہ نے ہاتھی کے یہ سات مراتب مقرر کئے (۱) مست (۲) شیرگیر (۳) سادہ (۴) منجھولہ ... ۷ مُوکل. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۳). [ف].

---بَنانا محاورہ.
آسان بنانا ، سہل کرنا. یہ مفروضہ ہم نے ریاضی کے عمل کو سادہ بنانے کے لئے کیا تھا. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۰۵).

---پُرکار (---ضم پ ، سک ر) امذ.
بظاہر بھولابھالا مگر فی الواقع چالاک،شوخ و عیّار معشوق(علمی اردو لغت ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [سادہ + پُرکار (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ.
سادگی . بھولپن.

حسینانِ جہاں ہیں کم سِنی تک دید کے قابل
جونہی سبزہ نکل آیا ہوا سب سادہ پن رخصت

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۸۳). اشعار کا بیساختہ پن اور سادہ پن دل پر عجیب کیفیت پیدا کرتا ہے. (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۷).

یہ ترا حُسنِ دل آرا اور یہ سادہ پن ترا
کیا جنوں انگیز ہے نکھرا ہوا جوبن ترا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۸۶). [سادہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---پَنا (---فت پ) امذ.
رک : سادہ پن.

قتل کرتا ہے ترا سادہ پنا عالم کو
تیری بُوباس پہ صدقے ہو دولہن کا عالم

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۷۵). [سادہ + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---جُوگ (---و مع) امذ.
عام زمانہ ، معمول جگ ، زمانۂ امن. سادہ جوگ ، اس جوگ میں جو شخص پیدا ہو گا وہ مولود راست کار اور راست گو و سلیم الطبع ... ہوگا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۶). [سادہ + جوگ-جگ (رک)].

---جوگ ہُنڈْوی (---و مع ، ضم ہ ، غنہ ، سک ڈ) امث.
(قانون) معتبر اور ذی حیثیت شخص کو ادا کی جانے والی ہنڈی (قانونِ دستاویزات ، ۲). [سادہ + جوگ (رک) + ہنڈوی (رک)].

---چَیک (---ی لین) امذ.
ایسا چیک جس پر رقم کا اندراج نہ ہو ؛(کنایۃً)غیر مشروط پیشکش. تمام نمائندوں نے ہندوؤں کے مہاتما گاندھی کانگریسی لیڈر کی

سادہ چیک لینے سے انکار کر دیا تھا. (۱۹۶۹ ، پیسہ اخبار ، لاہور ، ۱۷). [سادہ + انگ : چیک (رک)].

---خاطِری (--- کس ط) امث.
سادہ لوحی ، سادگی. اصل میں اعزا و اقربا میرے نانا کی سادہ خاطری اور شرافت سے فائدہ اٹھاتے رہتے تھے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۵). [سادہ + خاطِر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِل (--- کس د) صف.
بھولا بھالا ، سیدھا سادہ ، سادہ لوح ، صاف دل ، بے کینہ.

جہود اس بھلانے کوں انکے گیا
وہاں سادہ دل سعدان میں گیا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۷۷).

ہزاروں کینے قایم مہر میں گردوں کی پنہاں ہیں
نہ کیجو اعتماد اے سادہ دل زنہار اس ٹھگ پر

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۵).

میں سادہ دل آزردگیِ یار سے خوش ہوں
یعنی ، سبقِ شوق مکرّر نہ ہوا تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲).

تُجھ سے بڑھ کر فطرتِ آدم کا وہ محرم نہیں
سادہ دل بندوں میں جو مشہور ہے پروردگار

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۱). غزل کے عاشقانِ سادہ دل یہ بات بھول گئے ہیں کہ اردو شاعری کی عظمت صرف غزل کی مرہونِ منّت نہیں ہے. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۹). [سادہ + دِل (رک)].

---دِلی (--- کس د) امث.
سادہ لوحی ، نادانی ، بے ریائی ، صاف دلی ، صفائی.

ظالم تُو میری سادہ دِلی پر تو رحم کر
رُوٹھا تھا تُجھ سے آپ ہی اور آپؐ ہی من گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۲). لیکن میں نے کبھی ایسی عجیب خلقت نہ دیکھی بعد اس کے جب عرب سے ان کی تحقیقات کی تو وہ میری سادہ دلی پر ہنسنے لگا. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۲۰۰). لیکن علم کی ترقی نے ان حکما کی سادہ دلی کا پردہ فاش کر دیا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۹۸). اس سے انکار کرنے والی قیادتیں سادہ دلی یا نیک نیتی ہی سے سہی درحقیقت پاکستان کے خلاف مصروف عمل ہیں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳۹). [سادہ + دل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِماغ (--- کس د) صف ؛ امذ.
بے حِس ، بےعقل ، بھولا ، ذہن سے خالی. بچّہ جس وقت پیدا ہوتا ہے ، ہرگز خالی الذہن و سادہ دِماغ نہیں ہوتا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۹۸). ہمارے سادہ دِماغ اور کوتاہ نظر سیاست دانوں نے آج ہمیں پھر اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے جہاں ہم سقوط ڈھا کہ سے پہلے کھڑے تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳۷). [سادہ + دِماغ (رک)].

---رُخ (--- ضم ر) امذ ؛ صف.
رک : سادہ رُو.

سادہ رُخوں سے کی جو محبّت تیری ہی تھی یہ سادہ دِلی
منہ چڑھ کر اس شوخ کے اپنا کالا منہ اے خال کیا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۵). [سادہ + رُخ (رک)].

---رُخی (--- ضم ر) امث.
نوجوانی ، آغازِ شباب ، کم عمری ، ڈاڑھی مونچھیں نکلنے سے قبل کی عمر. سادہ رُخی ہی میں ہر ایک خط پر ایسی قدرت اور ہر فن میں یہ کچھ مہارت پیدا کی کہ اکثروں کی ڈاڑھیاں سفید ہو گئیں پر مشق ان کی اس رتبے کو نہ پہنچی. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۲۴). [سادہ + رُخ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُو (--- و مع) امذ.
بے ریش و بروت ، امرد (لڑکا جس کے ابھی ڈاڑھی مونچھ نہ نِکلی ہو) ؛ (مجازاً) بھولا بھالا.

سادہ رُوہیں ہمیشہ باعزّت
آب نس دن محیط گوہر ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲٦).

نہ پُوچھو مُجھ سے اے یاراں دِماغ ان سادہ رُووں کا
سکندر کے تئیں سمجھیں ہیں یہ آئینہ دار اپنا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۳).

وہ طِفلِ سادہ رُو لڑکوں میں جو اب گرم بازی ہے
ہزاروں حسرتوں سے یاد کرتا ہوں لڑکپن کو

(۱۸۵۹ ، دفترِ بے مثال ، ۱۹۹). آپ حُسن کے عاشق تھے. جوان سبزہ آغاز سادہ رُو ، مرد ، عورت سب کے حسن پر آپ کی پسندیدگی کی مہر ثبت ہے. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۱۳۹). [سادہ + رُو (رک)].

---رُوئی (--- و مع) امث.
۱. کم عُمری ، کم سِنی ، بے ریش و بروت کی عمر.

سادہ رُوئی سے جو آگہ مُجھے کرنا تھا
اس نے نامہ میں کہیں ایک نہ نقطہ لکھا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۸۳). **۲. بے تکلفی ، صاف دلی ، سادگی.** اسپیکر کی سادہ رُوئی اور سیدھی سادی وضع کچھ ایسی دِل کو بھا گئی کہ چند روز کی اِطاعت اور شاگردی کے بعد اسی کے ہاتھ پر بیعت کر کے شاہراہ زمانہ کے دوسری جانب جھک پڑے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۱۰). بظاہر یہ منیر کی سادگی اور سادہ رُوئی ہے مگر میں قارئین کو خبردار کر دوں کہ مُنیر بڑا ہی پُرکار شاعر ہے. (۱۹۷۹ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۱۳). [سادہ + رُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَخْم (--- فت ز ، سک خ) امذ.
زخم جس کے ساتھ کوئی اور مرض نہ ہو معمولی زخم ، غیر پیچیدہ زخم. اگر زخم کے ساتھ کوئی دوسرے عوارضات نہ ہوں تو ایسے زخم کو سادہ زخم کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۱۷). [سادہ + زخم (رک)].

---سا م ف.
معمولی سا ، عام جیسا.

نشانِ بے خطی رُخ ہے بے لکھا کاغذ
نہ سمجھے کوئی کہ سادہ سا اک جواب آیا

(۱۸۹۵، خزینۂ خیال، ۶۷). یہ سادہ سی لیکن کارآمد ایجاد مصر میں چار ہزار سے تین ہزار سال قبل مسیح میں بھی استعمال ہوتی رہی. (۱۹۸۴، ماڈل کمپیوٹر بنائیے، ۱۰).

---سالَن (---فت ل) امذ.
رک: **سادہ سالن.** اُس سالن کو «سادہ سالن» کہتے ہیں جس میں گوشت ہی نہ پڑا ہو. (۱۹۶۹، مہذب اللغات، ۶: ۲۹۴).
[سادہ + سالن (رک)].

---طَور (---و لین) صف.
بے تکلف آدمی، سادہ وضع، وہ شخص جس کا اوّل سے آخر تک یکساں ڈھنگ رہے، بے ٹیپ ٹاپ (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ؛ مہذب اللغات). [سادہ + طور (رک)].

---غِذا (---کس غ) امذ.
بغیر روغن اور مسالے کے تیار کیا ہوا کھانا، مریضوں کی غذا، (مرغن کا نقیض). میں صرف سادہ غذا کھا سکتا ہوں. (۱۹۱۴، مکاتیب اکبر، ۲: ۱۸). [سادہ + غذا (رک)].

---فَہم (---فت ف، سک نیز فت ہ) صف.
آسانی سے سمجھ میں آنے والا. افسانہ نگار کا رویہ بھی یہی ہے یعنی بظاہر عام لیکن مشکل موضوعات کو آسان اور سادہ فہم اسلوب میں ڈھالنا. (۱۹۸۷، فنون، لاہور، نومبر، دسمبر، ۲۱۱). [سادہ + فہم (رک)].

---کار امذ؛ صف.
۱. سنار، سونے چاندی پر عُمدہ اورنفیس کام بنانے والا، مُرَصّع ساز، سادے کار.

پھرتی ہے آبِ جُو جو وہاں ہر چہار سمت
جوں سادہ کار دیتی ہے سب کی جلا نکال

(۱۸۱۳، پروانہ، ک، ۲۶). جس سادہ کار نے تیری بدرنگ چاندی پر جلا کر دی اسی سے تُو نے کھوٹی کی. (۱۸۸۰، بوستانِ خیال، ۶: ۱۱۷). سادہ کار کی مثال ناظم کی ہے جو چاندی کے پتر پر نہایت نازک نقاشی کرتا اور ایک چیز کو نہایت سادگی اور صفائی سے بناتا ہے. (۱۹۲۳، دورِ فلک، ۳۸). پہاڑ گنج کے ایک سادہ کار نے بیٹے کے بیاہ میں چاندی کی چتی ہوئی طشتریاں تقسیم کیں. (۱۹۶۲، ساقی، کراچی، جولائی، ۳۱). **۲. (مجازاً) بے ریا، صاف، پاکیزہ.**

خدا کرے تیرا معصوم و سادہ کار شباب
گُل و سمن سے رہے ہم کنار اے ساقی

(۱۹۵۲، نبضِ دوراں، ۷۹). [سادہ + ف: کار، کردن - کرنا، لاحقۂ فاعلی].

---کاری. (الف) صف.
۱. منقش، نازک کام والے.

غرب سے شرق تک تھا اس کا نام
سادہ کاری میں تھا وہ شہرۂ عام

(۱۸۱۰، ہشت گلزار، ۲۹). چاندی کے ہلکے سادہ کاری زیور... جو یہاں بہت مشہور ہیں. (۱۹۲۱، سیرِ دہلی کی معلومات، ۱۸). **۲. سادگی، سیدھا پن.** پروفیسروں کی سادہ کاری ایسی طبیعتیں پیدا نہیں کر سکتی. (۱۹۲۳، مضامین عظمت، ۲: ۱۹۸). (ب) امث. **سادہ کار کام.** تار کا کام یا سادہ کاری ڈھاکہ سے اچھا کہیں نہیں ہوتا. (۱۹۶۵، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ، ۱۶۷). [سادہ + کار (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---کاغَذ (---فت غ) امذ.
وہ کاغذ جس پر اسٹامپ نہ لگا ہو، کورا کاغذ، بن لکھا کاغذ (ماخوذ: نوراللغات؛ مہذب اللغات). [سادہ + کاغذ (رک)].

---گانْٹھ بَنْد (---غنہ، سک ٹھ، فت ب، سک ن) امذ.
گانٹھ کی ایک قسم، گرہ لگانے کی آسان ترکیب. سادہ گانٹھ بند - اس میں اٹیرن جوڑ گانٹھ کی تمام خوبیاں ہوتی ہیں اور اس سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے. (۱۹۲۶، طلیعہ، ۳۹). [سادہ + گانٹھ (رک) + بند (رک)].

---گو (---و مج) صف.
سادہ بات کہنے والا، آسان کہنے والا، شعر میں عام فہم پیرایہ بیان اور آسان زبان استعمال کرنے والا. آتش نے ناسخ کے انداز کی پیروی کی - مصحفی نے بھی سادہ گو ہونے کے باوجود اس کے بعد مشاعروں میں شرمندگی نہیں اٹھائی. (۱۹۸۸، نگار، کراچی، اپریل، ۱۲). [سادہ + ف: گو، گفتن - کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
آسان کہنا. مرزا شفیع وصال شیرازی نے نہ صرف خود نئی ادبی تحریک کی پیروی کی بلکہ شیراز کے نوجوانوں کو سادہ گوئی پر مائل کیا. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳: ۶۹۰). [سادہ + ف: گو، گفتن - کہنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---لَوح (---و لین) صف؛ امذ.
بے وقوف، احمق، نادان، بھولا.

انھیں بزمِ غیر میں تھا گماں کہ یہ سادہ لوح بہل گیا
مُجھے خوفِ عزّت و آبرو کہ رہا فقط اسی ڈر سے خوش

(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۱۰۹).

وہ سادہ لوح مُجھ سے سوا خوش نصیب ہیں
میں آشنائے غم وہ خوشی کے حبیب ہیں

(۱۹۲۹، مطلع انوار، ۱۸۰). ان فریب خوردہ سادہ لوح اللہ کے بندوں کو صحیح حالات بتانے اور اِسلام کے عقائد سے واقف کرانے کی شدید ضرورت ہے اس لیے کہ انھیں سچی باتیں معلوم نہیں. (۱۹۸۵، طوبیٰ، ۳۱۶). [سادہ + لوح (رک)].

---لَوحی (---و لین) امث.
کم عقلی، بے وقوفی، سادگی، بھولا پن.

کیا لگا لیتا ہے خُوباں کو یقیں، کرتی ہے داغ
آئینہ کی سادہ لوحی ساتھ، پُرکاری، مُجھے

(۱۷۵۵، یقین، د، ۶۲).

بڑا عیّار ہے وہ بچتے رہنا اس کی چالوں سے
گُمانِ سادہ لوحی تُم نہ کرنا مہرِ پرفن پر
(۱۸۹۰ ، شعاعِ مہر ، ۳۷).

اہلِ تقویٰ اہلِ دیں اہلِ یقیں کی شان میں
سادہ لوحی کا زمانے میں خطاب آنے کو ہے
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۵۰). کسی بات پر حیران ہونا سادہ لوحی کی دین ہے۔ (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۲۶). [سادہ + لوح (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مِزاج (---کس مج م) صف.
جس میں تکلف اور بناوٹ نہ ہو ، سادہ طبیعت ، سادگی پسند. بعض سادہ مزاج فلسفیوں کا خیال ہے کہ انسانی کاریگری نے دنیا کی اچھوتی زمینوں کو بھدّا اور خراب کر ڈالا۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۶۵). عبدالرحمان نہایت سادہ مزاج ، شریف النفس خوش طبع اور ان تھک محنت کرنے والے انسان تھے۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۸ جنوری ، ۱۱). [سادہ + مزاج (رک)].

---مِزاجی (---کس مج م) امث.
صاف دلی ، سادگی ، بے تکلفی ، بے ریائی.

سیکڑوں ہیں تری اس سادہ مزاجی پہ نثار
اور قربان ہیں ظالم تری ہٹ کے لاکھوں
(۱۷۹۸ ، میر سوز (مہذب اللغات)).

میں اس کو بُلاتا تو ہوں اے سادہ مزاجی
آنا ستم آرا کا ہے جانا مرے دل کا
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۳۶).

وہ شوخ سادہ مزاجی کو میری کیا جانے
نظارے تے ہیں نظروں کو میری بھلانے
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۹۹). [سادہ + مزاج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِگاری (---کس ن) امث.
سہل نگاری ، آسان لکھنا ، عام فہم تحریر. اُردو کی خصوصیت اس کی سادہ نگاری اور فطری اندازِ بیان ہے۔ (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۱۴۶). سادہ نگاری کا ... میلان نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے اس میں فورٹ ولیم کالج ... کو بھی خاصا دخل ہے۔ (۱۹۸۷ ، فورٹ ولیم کالج: تحریک اور تاریخ ، ۱۵۹). [سادہ + ف: نگار ، نگاشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و پُرکار (---و مج ، ضم ، سک ر) امذ.
آسان مگر رنگینی لیے ہوئے ، سیدھا سادا ، بے رنگ اور رنگین، مراد: ہوشیار ، چالاک ، ہنرمند.

ہیں جو یہ سادہ و پُرکار سے بیٹھے سو مجھے
قول کا چھلّا اگر دیویں تو چھل سکتے ہیں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۰). ان کے مضامین کا مجموعہ "خمارستان" ان کے تفکرات اور سادہ و پُرکار تحریر کی نشانی ہے۔ (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۵۳). [سادہ + و (حرفِ عطف) + پُرکار (رک)].

---وَرَق (---فت و ، ر) امذ.
کورا کاغذ ، وہ کاغذ جس پر کوئی تحریر نہ ہو.

تیرے روئے آتشیں کا رنگ فق ہونے لگا
عارضِ رنگیں ترا سادہ ورق ہونے لگا
(۱۹۱۲ ، مطلعِ انوار ، ۶۳).

تُم ہو اک سادہ ورق کی صُورت
ہم ہیں مضمونِ ادق کی صورت
(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۷۹). [سادہ + ورق (رک)].

---وَضع (---فت و ، سک ض) صف.
وہ شخص جس کی وضع میں تکلف نہ ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سادہ + وضع (رک)].

---وَضعی (---فت و ، سک ض) امث.
سادگی ، بے تکلفی.

ہزار آرائشیں صدقے ہیں اس کی سادہ وضعی پر
نہیں محتاج فیشن علم نے جس کو سنوارا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۲۸۵). [سادہ + وضع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سادی (الف) صف.
۱. سادہ (رک) کی تانیث.

یو دغا باز تھی وو تھی سادی
سادی تھی اس تے یو دغا آدی
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۰).

نہ نار سوں توں نہ نور سوں توں
بل تجھ سوں یہ سب سوں توں سب سوں سادی
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۶). گلوریاں جو باہر بھیجو سادی بنا کر بھیجا کرو۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۳).

چُنّی ہے یہ تو نگوڑی مُجھے بھاری انگیا
کوئی سادی سی مرے واسطے لاری انگیا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹). جو مُجھے میسر ہوا میں نے بھیج دیا سادی بندی تھی۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۷). **۲. (بنائی) لگدی، چولی یعنی سینے بند کا ریشمیں کپڑا جو خاص اُسی ضرورت کے لیے بنا جاتا ہے** (اپ و ، ۲ : ۷۵). (ب) امث. **پتنگ کی ڈور جس پر مانجھا نہ ہو.** کبھی کنّے ناتھ لئے کبھی سادی پر سے کاٹ گئے۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۳). سادی سے مانجھا ... یُوں کاٹ دیتے تھے جیسے تیغ نگہ سے عاشق کا دل۔ (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۲). [سادہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---تَرکاری (---فت ت ، سک ر) امث.
بغیر گوشت کا سالن. سادی ترکاری کو ہندوؤں کا کھانا بتایا جاتا تھا۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۷). [سادی + ترکاری (رک)].

---جَگَہ (---فت ج ، گ) امث.
کاغذ کی وہ جگہ جہاں کچھ لِکھا نہ ہو.

دیوان میں سادی ہی جگہ چھوڑ دی میں نے
مضمون یہ باندھا تری نازک کمری کا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳). [سادی + جگہ (رک)].

---خَرچی (---فت خ ، سک ر) امث.
معمولی گزارے کا خرچ.
جس کو رکھتا ہوں اسے دیتا ہوں سادی خرچی
نخرہ بھر کر کے یہ کہتا ہوں مری جان گئی
(۱۸۳۳ ، مجالسِ رنگین ، ۱۰۳). [سادی + خرچی (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث.
تکلف اور بناوٹ سے پاک زبان ، وہ زبان جس میں ادق الفاظ نہ ہوں.
خصم ہے آپ کا سعدی تو اپنا رنگیں ہے
تمہاری سادی ہے رنگین ہے زبان میری
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۶۲). [سادی + زبان (رک)].

---سُودی (---و مع) امث.
سیدھی سادھی ، بغیر بناؤ سنگھار کے. باوجود اس قدر تعلیم یافتہ ہونے کے بھی بالکل سادی سُودی رہتی تھی. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۳۰). [سادی + سُودی (تابع)].

---وَضع (---فت و ، سک ض) امث.
۱. تکلف اور بناوٹ سے پاک ، سادہ طبیعت. نواب صاحب بڑے آدمی ضرور ہیں مگر بڑی سادی وضع کے ہیں انہیں پُر تکلف لباس میں نہیں دیکھا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۶). **۲. جس پر پھول بُوٹے نہ ہوں ، سادہ ڈیزائن.** ہم نے تُم سے سادی وضع کی گرنٹ منگائی تھی ، تم بیل بُوٹے کی جھاڑی دار اٹھا لائے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۶). [سادی + وضع (رک)].

سادے صف.
سادہ (رک) کی جمع یا حالتِ مغیرہ (تراکیب میں مستعمل).

---دِن (---کس د) امذ.
تہوار کے علاوہ دن ، معمول کے دن ، عام دن. محرم کا زمانہ ہے کوئی کام نہیں کر سکتے سادے دنوں میں آئیے تو دیکھا جائے گا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۶). [سادے + دن (رک)].

---کار امذ ؛ = سادہ کار.
(زرگری) مُرَصّع کار ، نازک قِسم کے جڑاؤ زیور بنانے والا مُسلمان سنار (ا پ و ، ۳ : ۳۵). [سادے + ف : کار ، کردن = کرنا].

---کَپڑے (---فت ک ، سک پ) امذ.
وہ کپڑے جن میں گوٹا کناری نہ لگا ہو ، جن کی رنگت شوخ نہ ہو.
چمک بڑھ جاتی ہے سینے ہی سینے سادے کپڑے کی
تری زردی نے پائی ہے عجب تنویر چکنی میں
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۲۰). جو ... بیبیاں ہلکے زیور اور سادے کپڑے پہن کر شریکِ شادی ہوں گی اُن کو ... انگریزیت پسندی کا خطاب ... ملے گا. (۱۹۲۷ ، رسوم دہلی ، ایس بیگم ، ۲۷). شکیلہ ... نے تعجب سے کہا ارے یہ تو سادے کپڑوں میں ہیں. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۹۹). [سادے + کپڑے (رک)].

سادِیانَہ (کس د ، فت ن) صف.
انسان کو اخلاق پرواز کے لیے خصوصی دباؤ برداشت کرنے کی عادت ڈلوانا ، تکلیف دہ. اس سادیانہ (Sadistic) طریقے کی اپنی افادیت ہے. (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ / نومبر ، ۷). [انگ : Sadistic کی تارید].

سادِیَت (کس د ، شد ی بفت) صف.
جنسی کجروی ، نفسیاتی اُلجھاؤ ، آزار رسانی سے لُطف اندوزی ؛ اطالوی امیر کاونٹ دی ساد سے منسوب جو عورتوں کو ایذا دینے سے جنسی آسودگی حاصل کرتا تھا. سادیت ایک نفسیاتی بیماری یا الجھاؤ ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۶). [انگ : سیڈزم Sadism کی تارید].

سادھ (۱) صف ؛ امذ.
متقی ، پرہیزگار ، پارسا ، مُقدّس ، نیک.
اندر ہی سوں سادھ ہے اندر ہی موں چور
اندر ہی ناقوق اندر ہی موں زور
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۶). کوئی ڈاڑھی مُنڈانے اور جامہ پھاڑ کر جنگل میں جا رہنے سے سادھ نہیں ہوتا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۷۶). سادھ جی تم کو گیان دھیان چاہیے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۴۴). [سادھو (رک) کی تخفیف].

---بھگَت دیں جِتنہا اَسِیس ، سُکھی رَہیں وے بِشوے بِیس کہاوت.
جن کو فقیر اور درویش دعا دیں وہ ہمیشہ خوش رہتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---بھگَت کی کَرے جو سیوا ، پار تُرَت ہو واکا کھیوا
کہاوت. **جو فقیروں کی خِدمت کریں ان کا بیڑا پار ہوتا ہے** (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---بھگَت ہوں جس پَر چھو، سول بھلا نہ اس کا ہو کہاوت
جس پر فقیر درویش ناراض ہوں اس کا ستیاناس ہوتا ہے (ماخوذ: جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---بھئے تو کیا ہو بھگت مَت جانیں ناہیں، تُلسی پیٹ کے کارنے سادھ بھئے جگ چاہیں ناہیں کہاوت.
بغیر مذہب کے سادھو بننے سے کیا ہوتا ہے ، بہت سے تو پیٹ کی خاطر سادھو ہو جاتے ہیں. جاہل فقیر دین سے واقف نہیں ہوتا اس کا مقصد پیٹ پالنا ہوتا ہے (جامع الامثال).

---چلے بیکنٹھ کو بیٹھ پالکی مانہہ رستے میں سے آئے پھر ، بھانگ تُمبا کو نانہہ کہاوت.
یہ سادھوؤں پر طنز ہے ، جو بھنگ تما کو بہت پیتے ہیں کہ بہشت کو جاتے ہوئے بھی واپس آگئے کیونکہ بھنگ تما کو بہشت میں نہیں ہوتا. بُری عادتوں کا شکار خوشی اور راحت سے محروم رہتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سَنَت (---فت س ، سک ن) امذ.
سادھو ، جوگی.

جو سادھ سنت ہیں پُورے سو وہ ادھورے ہیں
کپٹ کی ندی پہ بگلے بھگت کے پُورے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۴۸). [سادھ + سنت (رک)].

---سنت کی ٹہل کر لیجے کچھ دھرم ، اوتُلسی پھر نہ ملے گا بار بار یہ کرم کہاوت.
سادھو سنتوں کی ٹہل کر کے کچھ دھرم حاصل کرنا چاہیے - یہ جنم بار بار نہیں ملے گا (جامع اللغات).

--سنت کی ٹہل کو اٹھو نہ بیٹھو جائے، تُلسی لالچ لین کو دوڑا دوڑا جائے کہاوت.
انسان طمع کی وجہ سے مارامارا پھرتا ہے مگر سنتوں کی خدمت کے وقت اس سے ہلا بھی نہیں جاتا (جامع اللغات).

--- کہانی (---فت ک) امث.
فقیروں کی سرگزشت یا داستان.
سن رے سادھو سادھ کہانی   سادھ جیون کی انبرت بانی
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۵۵). [سادہ + کہانی (رک)].

--- کھٹائی ناکریں ، نابورکھ سے پیٹ ، چاتر تو بیری بھلا ، مورکھ بھلا نہ بیت کہاوت.
فقیر بُرا کام اور بیوقوفوں سے دوستی نہیں کرتے ، دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سادھ (۲) امث.
خواہش ، طلب ، رغبت. پوری کہانی سُننے کی سادھ ابھی باق ہے اس لیے کچھ اور پُوچھوں گا (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۵۳). [پ : سادھ साध].

سادھا امذ.
۱. **مقدر ، قِسمت ، نصیب.**
ہوا کب خُشک ، بہتا ہی رہا ناسور آنکھوں کا
نیا رونا نہیں سادھا ہے یہ دستور آنکھوں کا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۴). ۲. **قُدرت ، طاقت ، اِقتدار.** یہ سادھا ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ. (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، القرآن حکیم (ترجمہ) ، ۲۲۶). [پ : साधा].

سادھارن (فت ر) صف ؛ م ف.
۱. **عام ، معمولی ، سیدھا سادہ ، متوسط.** سید انشا اس کو ایک سادھارن لفظ کی طرح ہرگز نہ لکھ جاتے. (۱۹۳۲ ، منشوراتِ کیفی ، ۲۳). سادھارن سا آدمی تھا اور معمولی الفاظ میں بول رہا تھا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ دسمبر). ۲. **مانند ، برابر ، مقابل ، نظیر ، ثانی ، دوسرا ، ہمتا ؛ برتاؤ ، روزمرہ ؛ مروج ، رائج ؛ سادہ ، صاف ، اصلی ؛ قدرتی ، خالص ؛ یک رنگ ؛ بے ریا ؛ سہل ، آسان ؛ معمولی ، بے حقیقت ؛ اتفاق ، عارضی ؛ اکثر اوقات ، عموماً ، بارہا ، بیشتر ، اتفاق سے ، اتفاقیہ ؛ آسانی سے ، بلا تکلف ؛ آہستہ ، رسان سے ، ہولے سے ، نرمی سے** (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : سادھارن साधारण].

سادھرا (فت دھ) امذ.
(موسیقی) ایک راگ کا نام. سادھرا میں رزمیہ اور مدحیہ مضامین گائے جاتے ہیں. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۵۳۴). [پ : سادھرا सादरा].

سادھن (فت دھ) امذ.
۱. **وسیلہ ، طریقہ ، ذکر الٰہی ، ذکر اذکار ، مشغلہ دینی ، ریاضت.** اپدیش کا بیج بغیر سادھنوں کے کبھی نہیں پھولتا ہے. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۶۷). یہ سب دفع الوقتی کے سادھن تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۰) یہی سبنھرے دان. سے بھری ڈالیاں ہمارا جیون کا سادھن ہیں. (۱۹۷۳ ، پگھلا نیلم ، ۷۰) ۲. **عبادت ، بندگی ، رِیاضت ؛ پوجا پاٹ.**
ہوئے مُستعد زور سادھن منے
رسیدے ہوئے ہر ہنر فن منے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۲). وہ بولا یہ کل جُگ کی کایا پلٹ کا سبھاؤ ہے اب کلنک سے سادھن کا بچاؤ ہے . (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر، ۱۸۳). روزانہ بھجن اور سادھن وغیرہ کے علاوہ شام کو ... رامائن کا سبق دیا کرتے تھے. (۱۹۰۸ ، قیدِ فرنگ ، ۱۱۳). ۳. **مشق ، ریاض.** سادھو مہاتما یہاں آ کے یوگ کا سادھن کرتے ہیں. (۱۹۲۵ ، خاتون اودھ ، ۵). ۴. **تدبیر ، علاج ؛ تجویز ، کارروائی ؛ بجا آوری ، تعمیل ؛ اہتمام ، عمل در عمل ؛ عمل ، استعمال ؛ مشق ، ربط ، عادت ، سبھاؤ ، معمول ، رویہ ، دستور ؛ اصلاح ، درستی ، ترتیب** (ماخوذ: مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : سادھن साधन].

--- بِی سنْھتن بی ، بی گنوار گنہائی ، جو بجیا کی نندن کریں اسے کھائے کالکائی کہاوت.
بھنگ کی تعریف میں بھنگڑ کہتے ہیں کہ اس کو فقیر بھی استعمال کرتے ہیں ، درویش اور امیر بھی اس لیے جو اس بوٹی (بھنگ) کی مذمت کرے اس پر کالکا دیوی کا غضب نازل ہو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سادھنا (۱) (سک دھ) ف م.
۱. **سوچنا ، بچارنا ، غور کرنا.** سب نے متفق ہو اپنے اپنے عِلم کی رُو سے ٹھہرا اور سادھ کر اِلتماس کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۱). ۲. **سنبھالنا ، تھامنا ، روکنا ، قابو میں رکھنا.**
آہ کرنے میں دم کو سادھے رہ
کہتے ہیں دل سے ہے جگر نزدیک
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۹). انہوں نے اس اہم اور مشکل مُوقع پر اپنے کو ایسا سادھا کہ کوئی بات کیا مقدور ہے جو اُن سے خلاف سرزد ہوئی ہو(۱۸۹۱ ، قِصّۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۶۰). ۳. **اِختیار کرنا ، گانٹھنا.** اون کے ماں باپ نے اون کے لیے جوگ سادھا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۶).
تُو جلدی سے جا اور لے سادھ جوگ
جو گابا کا تیرے نکل جائے روگ
(۱۸۵۶ ، قِصّۂ گوپی چند ، ۸). ۴. **ہلانا ، مانوس کرنا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۵. **تولنا ، جانچنا ، موزوں بنانا ، ایسا روکنا کہ ادھر اُدھر نہ ہلے.** جام لبریز کیا سر پر رکھا ہرا ک کا یوں ہی قول تھا اب

بد انجام ہو گا جام شراب سے گرے گا لیکن حسین نوجوان نے اِس طرح جسم کو سادھا کیا مجال کہ ایک قطرہ تو گرے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ٦ : ۱۳۱۸). اس سارے بکھیڑے سے میری رُوح فنا ہوتی تھی ، طبلہ بجا ، لہرا شروع ہوا جسم سادھا بھنویں چلیں. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲٦۳). ٦. شاقول کے ذریعے سے دیوار وغیرہ کی کجی اور راستی دریافت کرنا ، ٹیڑھ اور سیدھ دیکھنا (فرہنگِ آصفیہ). [س : سادھیَت (نِ) साधय].

سادْھنا (۲) (سک دھ) ف م.
سدھانا ، سِکھانا ، تربیت دینا.

سادھا تھا کِس اُستاد نے اس آفتِ جاں کو
سیدھی ہو تو اک دم میں اُلٹ دے دو جہاں کو

(۱۸۷۵ ، مونس ، مجموعۂ مراثی ، ۳ : ۱۲۸). [رک : سدھانا].

سادْھنا (۳) (سک دھ) امث.
عبادت و رِیاضت.

سادھنا یوگ کر کے چودہ سال
یوگ مارگ میں پیدا کر کے کمال

(۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۳۱). تمہارے خیال ہے میری سادھنا سمادی قائم رہ سکتی ہے. (۱۹۱۳ ، راج دُلاری ، ٦۷).
[س : साधना].

سادْھنی (۱) (سک دھ) امث.
سادھ (رک) کی تانیث ، زنِ پارسا. دھرم سالہ پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کی سادھنی دروازے کے باہر بیٹھی ہے. (۱۹۰۸ ، عیّاروں کا عیّار ، ۱۳۰). [سادھ + نی ، لاحقۂ تانیث].

سادْھنی (۲) (سک دھ) امث.
۱. ایک قسم کا آلہ جو معماروں اور نجاروں کے استعمال میں رہتا ہے ، گنیا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). **۲. کوئی چیز جو اِصلاح کرے** (جامع اللغات). **۳. انگوٹھی کا وہ حِصہ جس میں نگینہ جڑا جاتا ہے** (جامع اللغات). [پ : साधनी].

سادُھو (و مع) امذ.
۱. جوگی ، تارک الدنیا ، ہندو درویش ؛ سفر کرنے والا درویش ، فقیر منش، گھومتا پھرتا ہندو فقیر برسوں کسی سادھو کے استھان پر جا کے پالا گن کر کے گوکل بڑھوا لاتی (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸۵).

بولے وہ گدا سن کے یہ الفاظ غم آمیز
سادھو ہیں ہمیں شستر کے چھونے سے ہے پرہیز

(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۵۱). ان کا سادھوؤں کا سا سکون ایک جھٹکے کے ساتھ ٹوٹ گیا. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۳۲).
۲. سیدھا سادھا ، بھلا مانس (فرہنگِ آصفیہ). [س : साधु].

---بچّہ (---فت ب ، شد چ بفت) امذ.
(کنایۃً) مکّار اور فریبی. سادھو بچے بہت جھوٹے ، تھوڑے سچے (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ٦). سادھو بچے بہت جھوٹے تھوڑے سچے ، سادھو قوم کے آدمی زیادہ تر جھوٹے ہوتے ہیں. (۱۹۸٦ ، جامع الامثال ، ۲۳۳). [سادھو + بچہ (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ.
نیکی ، پارسائی ان کے باپ نے ان کے سادُھو پن سے اُکتا کر انہیں گھر سے نِکال دیا. (۱۹۷۵ ، اُردو کی کہانی ، ۱٦۷).
[سادھو + پَن ، لاحقۂ کیفیت].

---تو وہی بَھلا جو بَھر سادُھو کا بھیس پُوجا کرتا رَب کی ہانڈے دیس بَدیس کہاوت.
درویش وہی اچھا ہوتا ہے جو فقیر کا لِباس پہننے کے بعد خدا کی عبادت کرے اور دُنیا کی سیر کرے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)

---جَن رَمتے بَھلے وا ک نہ لاگے کو کہاوت.
سادُھو کو ہمیشہ پھرتے رہنا چاہیے تا کہ اس پر کسی قِسم کا اِلزام نہ آئے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---دُکھیا سَب سَنسار ، جو سُکھیا سو رام آدھار کہاوت.
تمام دنیا مُصیبت میں گرفتار ہے جو خدا پر بھروسہ کرتے ہیں وہ سکھی ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سَت کَر بَیٹھ جا وہی سادھ ہے ٹھیک ، وا کو سادھو مَت کہو جو گھر گھر مانگے بِھیک کہاوت.
اصل فقیر وہ ہے جو قناعت کر کے بیٹھ رہے ، جو در در مانگے وہ فقیر نہیں ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سَنْت (---فت س ، سک ن) امذ ؛ ج.
پارسا اور نیک لوگ. رشی منی اور سادھو سنت ، پادری ، علما ، فقرا ، بیشتر تندرست اور زیادہ عمر والے ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، احیائے مِلت، ۳۳). مُجھے تو سادُھو سنت کے تحت میں ریلوے والے چھوڑ دینے پر مجبور ہوں گے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱٦).
[سادھو + سنت (رک)].

---کا دین نہ سادُھو کا لین کہاوت.
سب سے معاملہ سُلجھا ہوا ہے کہ نہ کسی کا دینا ہے اور نہ کسی سے لینا ہے حساب صاف ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا کِیا سواد، بَتاسے نَہِیں گُڑ ہی سَہی کہاوت.
فقیر کے لیے ہر چیز یکساں ہے خواہ گھٹیا ہو یا بڑھیا ، کیونکہ زبان کا چسکا پُورا کرنا نہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کہیے سوپ کو پایا پھینکے ہَلور ؛ اوچھی کہیے چھالنی بُھوسی رَکھے بَٹور کہاوت.
چھاج کو سادھو کہنا چاہیے جو چھلکن کو پھینک دیتا ہے ، چھلنی اوچھی ہے کہ وہ بُھوسی کو رکھ لیتی ہے ، فقیر وہی ہے جو مال جمع نہ کرے، مال جمع کرنے والا کمینہ ہوتا ہے(جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی جن سَنگت کِیتی ، انہاں کَمائی پُوری کِیتی کہاوت.
جنھوں نے سادھوؤں کی صحبت رکھی انہوں نے اچھی کمائی کی ؛ درویش کی صحبت مُفید ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---مِلَن اَور ہری بَھجَن دَیا دَھرَم اُپکار ، تُلسی یاں سَنسار میں پانچ رَتَن ہیں سار کہاوت.
فقیروں سے مِلنا ، خدا کی یاد ، خیرات ، ایمان اور رحم یا مہربانی اس دُنیا کے پانچ جوہر ہیں (جامعِ الامثال ؛ جامع اللغات).

---نے کام سدھا پن سے کُتَن نے کام کُتَا پَن سے کہاوت.
ہر شخص اپنے کرتوتوں سے پہچانا جاتا ہے،سادُھو سادھپن سے اور کتا کُتّے کے کاموں سے- ہر شخص اپنی فِطرت کے مُطابق کام کرتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---وَہی جو سادَھن کَرے ، کَرودھ لوبھ اَور موہ کو مارے کہاوت.
فقیر وہی ہے جو نفس مارے اور لالچ اور شہوت کو قابو میں رکھے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---وُہی سراہیے جاکے ہردے گانٹھ، لَڈُو لے بِھیتر دھرے ، چرنا مت دے بانٹ کہاوت.
کیا ایسے سادھو کی تعریف کرنی چاہیے جس میں حِرص اور لالچ ہو جو لَڈو تو اپنے لیے رکھ لے اور بوتر ہانی لوگوں کو دے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---وُہی سَراہیے جو دُکھیں ، دُکھاویں نا ، پھل پھول چھیڑیں ناہیں رہیں بگیچے ماں کہاوت.
ان سادھوؤں کی تعریف کرنی چاہیے جو کسی کو دُکھ نہ دیں بلکہ خود دُکھ اُٹھائیں باغیچہ میں رہ کر پھلوں اور پُھولوں کو نہ چھیڑیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہو کَر دیوے بَتّا ، اس کو جانوں پیٹ کا کُتّا کہاوت.
جو سادھو ہوکر دھوکا دیوے اُسے پیٹ کا کُتّا سمجھو،فقیر ایسا نہیں ہوتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہوکر کَپَٹ جو راکھے ، وہ تو مزا نَرَک کا چاکھے کہاوت.
وہ جو سادھو ہو کر حسد اور بُغض سے کام لے دوزخ میں جائے گا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہو کَر کَرے جو جاری ، اس کی ہو دو جَگ میں خواری کہاوت.
فقیر ہو کر بدمعاشی اور بدکاری کرے ، دونوں جہاں میں خراب و خوار ہوگا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہو کَر کَرے جو چوری ، اس کا گَھر ہے نَرَک کی موری کہاوت.
جو سادُھو ہو کر چوری کرے وہ دوزخ میں جائے گا(جامع الامثال؛ جامع اللغات).

سادُھو (۲) (و مع) صف.
شدھ ، خالص ، پا کیزہ.یہ کتاب ایک پُرانے شاعر نے لکھی تھی ، پھر اس کا ترجمہ سنسکرت آمیز سادھو بنگالی میں کیا گیا . (۱۹۵۳ ، ثقافتِ پاکستان ، ۱۵).[س : साधु].

---بھاشا امث.
خالِص زبان ، صاف بولی. کبیر صاحب نے کھڑی بولی کے علاوہ سادھو بھاشا کو ترجیح دی . (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۲۰۳).[سادھو + بھاشا (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث.
مہاراشٹر کے قدیم شاعر سادُھو نام دیو سے منسوب زبان. یہ زبان سادُھو زبان کہی جا سکتی ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۳۴).[سادھو + زبان (رک)].

سادْھوی (سک دھ) امث.
سادُھو (رک) کی تانیث. دونوں (لڑکا برہما روپ گیانی ، لڑکی سادھوی ستی کی صُورت میں) جنگل میں رہنے لگے. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۵۲).[س : साधवी].

ساذَج (۱) (فت ذ) صف.
سادہ ، غیر مرکب.

وجود محضِ و ہست صِرف ذاتِ مطلق و ساذج
احد بالذات والاوصاف والافعال والاسما

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۳). سوٗالمزاج دو قِسم پر ہے ایک مادی ... دوسری ساذج.(۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۲). سوٗمزاج ساذج کو مرکب و مادی بنانے کے درپے ہونے تا کہ قوتِ مرض تقسیم ہو جائے.(۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۶ ، ۴۳ : ۱۰). [سادہ (رک) کا معرب].

ساذَج (۲) (فت ذ) امث.
ایک قسم کی نباتات جو کہ ہندوستان میں ہوتی ہے. ہر سال ایک جماعت ... تجارت کے لیے اپنی سرحد پر کواشی میں آتی ہے ، طلا و مشک ، ساذج و پارچہ ابریشمی لاتی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۸۳).[ع].

---ہِنْدی کس صف(--- کس ہ ، سک ن) امث.
تیزپات ، تیج پات. اصل میں تیج پات ہے ... عربی میں ساذج ہندی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۰۷).[ساذج + ہند (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سار (۱) امذ ؛ امث.
۱. ست ، مغز ، کسی چیز کا بہتر اور مُنتخب حِصّہ ، گُودا. گیتا سب تتوں کا تتو اور سار ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۱). لکڑی کا صرف سار یعنی اندرونی سُرخ حِصّہ اِستعمال کرتے ہیں. (۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۱۳۹). ۲. لوہا.

کسی شاہ اپنی یوں اس نار کوں
چمک کھینچ لیتا ہے جیوں سار کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۲).

جگر لوہے لوہے پسلیاں سار کی
بنے تو سہے جانیں غمسار کے

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۲۷).لوہا ۵ قسم کا ہے ، لوہا معمولی ... سار ... پارہ کو گرہ کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، اکسیرالاکسیر ، ۹).

۳. کھاد ، وہ میلا جو کھیتوں میں ڈالا جاتا ہے. ہڈیوں کا چُورن یعنی سفوف وغیرہ گوبر کی سار سے بہتر ہے. (۱۸۸۵ ، دولتِ ہند ، ۸). ۴. کیفیت ، حالت.

تجھے کہ درد نہیں حال ہمارا کیا معلوم
توں سار پیاسے کی کیا جانے ہے کنارِ فرات

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۹). ۵. چوسر کھیلنے کی کوڑیاں ، پانسہ ، پچیسی کھیلنے کی کوڑیاں (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۶. تیر بے پر ؛ عورت (قدیم اردو کی لُغت ، ۱۳۹). ۷. قدر و قیمت ، منزلت ، اعتبار ؛ عرق ، شیرہ ، رس (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۸. سوار.

شفق غاشیا ہور ترنگ بنج ہے
ترنگ بیچ ہوا سار سد رنج ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱).

سو یک دن ہوئے سار حضرت عمر
سو کر فجر کا فرض منبر اوپر

(۱۶۸۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۲۸). [س : सार].

---برائی پیڑ کی کیا جانے انجان کہاوت.
دوسرے کی تکلیف کا اندازہ نہیں ہو سکتا ، دردمند ہی کو درد کا احساس ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سراوتِ نہ کریں بیاہ کاج کے بیچ ، اِس میں دھن کو یوں سمجھ جیسا کنکر کیچ کہاوت.
ہمنوں کا مقولہ کہ شادی بیاہ کے موقعوں پر کفایت شعاری نہیں کرنی چاہیے ، مال و دولت کو اہمیت نہ دینی چاہیے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کو سار کاٹتی ہے کہاوت.
لوہے کو لوہا کاٹتا ہے ، ہم جنس ہی مقابلہ کرسکتا ہے (ماخوذ: جامع الامثال).

سار(۲) امذ.
(گلہ بانی) مویشیوں کے گلے کے بند کرنے کا لکڑیوں کا بنایا ہوا باڑا جو ضرورت کے وقت جنگل میں بنا لیا جائے ، نوہرا ، گوسالہ (ا پ و ، ۵ : ۸۶ ؛ فرہنگِ آصفیہ). [مقامی].

سار(۳) امذ.
(عو) ایک قسم کی گالی ؛ سالا ، بیوی کا بھائی ، برادر نسبتی ، سببی بھائی (ماخوذ : شبدساگر ؛ مہذب اللغات). [سالا (رک) کا عوامی تلفظ].

سار(۴) امذ.
(کاشت کاری) وہ کھیت جس میں دونوں فصلیں بوئی جا سکتی ہوں (ا پ و ، ۶ : ۴۷). [مقامی].

سار(۵) امث.
شیاما ، مینا.

شگفتہ کئے گل بہ فصلِ بہار
عنادل بھی اور قمری و کبک و سار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵).

زمین کرنے لگی آسمان سے باتیں
چکور مور ادھر اس طرف کلنگ و سار

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۲).

سُن کے یہ شور عجب کھلبلی جنگل میں پڑی
اُڑے طاؤس کہیں اور کہیں تیہور و سار

(۱۹۰۱ ، بہارستان ، ۸۱۱).

ہو ساوری ہوا میں اور بھیرویں فضا میں
وقتِ سحر نوا میں دراج و سار دیکھیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۳۴).

سرودِ خانۂ ہمسایہ ، حسنِ راہ گزار
نوائے عاشقِ مہجور ، صوتِ صلصل و سار

(۱۹۸۳ ، برگِ خزاں ، ۴۱). [ف].

سار(۶) امذ.
اُونٹ (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [ف].

---بان امذ.
شتربان ، اُونٹ چلانے والا.

اے اے ساربان! جذباتِ باطن کھینچ سکتے ہیں
زمامِ ناقۂ لیلیٰ بھی مجنوں کی رگِ دل ہے

(۱۹۱۹ ، انجم کدہ ، ۱۲). [سار + بان ، لاحقۂ فاعلی].

• • • سار صفت ؛ امذ.
(بطور لاحقہ) مثل ، مانند ، سا ، ایسا ، جیسا.

علی اکبر صُورت سار
کسوت زیبا مجلس یار

(۱۵۰۲ ، نوسرہار ، ۵۱).

نہ شہ سار سورج کس آسماں میں
نہ شہ سار تن ہے کسی کہاں میں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱).

جگ منیں دُوجا نہیں ہے خُوب رُو تُجھ سار کا
چاند کوں ہے آسماں پر رشک تُجھ رُخسار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷).

عکس ہے اُس کے دل میں کیا جانے
دل روشن کی سار آئینہ

(۱۷۸۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۹۱). [رک : سا].

• • • سار لاحقہ.
۱. لاحقہ کثرت ظاہر کرنے کے لیے جیسے شاخسار (شاخ یعنی درختوں سے گھری ہوئی جگہ) ، کوہسار (جہاں پہاڑوں کی کثرت ہو) (جامع اللغات). ۲. (مُرکّب کے جزو آخر کے طور پر مُستعمل) خاکسار (خاک + سار)، شرم سار (شرم + سار)، سنگ سار (سنگ + سار) (جامع اللغات). ۳. چوٹی ، سر ، جیسے نگوسار ، چشم سار ، سر جُھکائے ہوئے ، آنکھ جُھکائے ہوئے (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۴. جگہ وغیرہ کے لیے جیسے نمک سار (ماخوذ : نوراللغات). ۵. مالک ، صاحب ، والا کے معنوں میں.

لیکن ہماری رُوح ہے محزوں و شرمسار
زینب پُکاری آپ کے دم تک تھا سب وقار
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۲۷۳). [ف].

سارا (۱) صف.
خالص ، عُمدہ ، خوشبودار.

کر کے شمیمِ زُلف گزارہ
پھیلاوے ہے عنبرِ سارا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۵۳).

ارگجہ موتیا سہاگ جِنا
اگر و مُشک و عنبرِ سارا
(۱۸۸۵ ، مثنویٔ عالم ، ۱۲۶). [ف : سار ؛ س : سار सार].

سارا (۲) صف مذ.
۱. سب ، جُملہ ، تمام ، کُل ، سالم.

سارا دیس اس لوچ کیا
چک نہ پانی ٹانک پیا
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۴۴).

کیتے دیس تس ٹھار کیتے مقام
تونگر کیا خلق سارا تمام
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۵).

اس ناوں کی بڑہن جھلک ، مُج سر بلندی تا فلک
آ کہیں سدا سارے مُلک ، تُو یوسفِؑ ثانی مُجھے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰).

ختم مرتب ہورا سارا
آخر اوڑک عجب نیارا
(۱۷۹۳ ، ذوق الصبیان (مقالاتِ شیرانی ، ۲ : ۱۲۷)).

پتا پتا بُوٹا بُوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گُل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک، ۸۱۷).

ڈھل گئے سانچے میں سارے گورے گورے ہاتھ پاؤں
قدرتی ہیں یہ تمہارے گورے گورے ہاتھ پاؤں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۷).

بے وفاؤں سے ہے آباد زمانہ سارا
اک فقط تُو نے نباہی شبِ ہجراں ہم سے
(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بیخود ، ۲۰۸). ۲. پُورا ؛ کامل ؛ ماہر.

محبّت کے کاماں میں سارا ہو کر
لگیا پھرنے صحرا میں یارا ہو کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹).

جکوئی تیری محبّت میں ہے سارا
وو برخوردار ہے ہر ٹیک ٹھارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵). [پ : सारा].

---پیرا م ف.
کُل ، تمام کا تمام ، سب کا سب ، سالم کا سالم ، پورے کا پورا.
ان کا بس نہ تھا کہ تراب علی کو سارا پیرا نگل جائیں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۷۷).

---جاتا دیکھئے تو آدھا دیجئے بانٹ کہاوت.
رک : سارا دھن جاتا دیکھئے تو آدھا دیجیے بانٹ. روزِ ازل میں دولت کی تقسیم کچھ سوچ سمجھ کر نہیں ہوئی ہے اب بہتر تو یہی ہے کہ سارا جاتا دیکھئے تو آدھا دیجیے بانٹ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۸).

---جوبَن گھالا جب ایک بالا پالا / سارا جوبَن گھالو جب ایک لالہ پالو کہاوت.
رک : سارا جوبن گھالئے تو ایک بالک پالئے. سارا جوبن گھالو تب ایک لالہ پالو ، جوانی خاک میں ملا کر تم کو جوان کیا. (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۱۰۲). سارا جوبن گھالا جب ایک بالا پالا ، منّت مُرادوں ، پال پوس کر بڑا کیا ، زیروں شیر ہونے ، لگے باہر سیر کو جانے. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۱۳۶).

---جوبَن گھالئے تو ایک بالک پالئے کہاوت.
بچے کی پرورش اور نگہداشت میں ماں اپنا عیش و آرام تج دیتی ہے. کہتے ہیں کہ سارا جوبن گھالے تو ایک بالک پالے مہرالنساء بیگم نے تو چشم بددور ایک چھوڑ دو دو بالک پالے ہیں. (۱۹۷۰ ، فھمینہ ، ۱۰).

---جہاں سَر پَر اُٹھا لینا محاورہ.
بہت شور و غُل کرنا ، بہت خفا ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---دِن پِسا چپّنی بَھر-اُٹھایا کہاوت.
محنت و مشقت بہت ہو مگر حاصل بہت ہی کم ہو تو کہتے ہیں (ماخوذ: جامع اللغات).

---دیس پِھری نَر بَدا دیکھ ڈَری کہاوت.
اس عورت کے متعلق کہتے ہیں جو دکھانے کے لیے ڈرے مگر حقیقتاً نڈر ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---دَھڑ دیکھے ناچے مور پاؤں دیکھ لجائے کہاوت.
مور اپنے سارے بدن کو دیکھ کر خوشی سے ناچتا ہے مگر جب پاؤں پر نظر پڑتی ہے تو روتا ہے ، خُوبیوں پر خوشی ہوتی ہے مگر عیبوں پر نظر پڑتی ہے تو شرم آتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---دَھن جاتا دیکھئے تو آدھا دیجئے بانٹ کہاوت.
جب کُل اسباب کا نقصان ہوتا دیکھے تو کل کا خیال چھوڑ کر جتنا ہاتھ لگے اُسی پر قناعت کرنے کے موقع محل پر بولتے ہیں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---ڈَول ہِل جانا محاورہ.
لرز اُٹھنا ، کانپ جانا. میر نہال شدّتِ الم سے پلنگ پر اپنا سر دے دے مارتے ، ہچکیوں سے انکا سارا ڈول ہل جاتا ، نسیم سو رہا تھا ، وہ رونے دھونے کے شور سے سہم کر اُٹھ بیٹھا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۵۹۸).

---زَمانَہ (---فت ز ، ن) امذ.
پُوری دُنیا ، سب لوگ ، کثرت کے محل پر بولتے ہیں.

گریاں ہماری لاش پر سارا زمانہ تھا
پانی برس رہا تھا مُسافر روانہ تھا
(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).
تم کو دل کی راہ سے خلوت میں آنا ہوئے گا
چشم وا میں تو سجن سارا زمانہ سوئے گا
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۶۳). [سارا + زمانہ (رک)].

--- کھیل تَقْدِیر کا ہے کہاوت.
نوشتۂ تقدیر پورا ہو کر رہتا ہے (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

--- کھیل رُوپے پَیسے کا ہے کہاوت.
کامیابی اور اقتدار کا اِنحصار دولت پر ہے (ماخوذ : فرہنگِ اثر ؛ مہذب اللغات).

--- گانْو جَل گیا ، بی بی فاطِمَہ کو خَبَر نَہِیں کہاوت.
اس کے متعلق کہتے ہیں جو سخت بے پروا اور خود غرض ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- گانْو جَل گیا کالے بینگھے پانی دے کہاوت.
سب کچھ برباد ہو گیا ، اقبال کی تمنا باقی ہے ؛ وقت گزرنے کے بعد کوئی چیز ملے تو بے فائدہ ہے (مہذب اللغات ؛ جامع الامثال).

--- گانْو جَل گیا لَڑکے نے آگ ہی نَہ پائی کہاوت.
وہاں کہتے ہیں جہاں کوئی کام کرنے میں سُستی کرے یا کام نہ کرے ، بدقسمت آدمی کو فراوانی اور افراط کے زمانہ میں بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- گھر جَل گیا جَب چُوڑیاں پُوچھیں کہاوت.
۱. اوچھے کی نسبت کہتے ہیں جو اپنے تھوڑے نقصان یا فائدے کو دوسروں کے بڑے نقصان یا فائدے پر مقدم جانے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات). **۲. یہ مثل ایسے موقع پر کہتے ہیں جب کبھی بہت نقصان ہوچکنے کے بعد اتنی قدر دانی ہو، نام و نمود اور دکھاوے کی خواہش میں اپنا نقصان کر لینے کے موقع پر بھی یہ مثل بولتے ہیں** (اردو ، اپریل ۱۹۳۵ ، ۳۳۰).

--- گھر سَر پَر اُٹھا لینا محاورہ.
بہت زیادہ شور و غُل مچانا ، چیخ چیخ کر باتیں کرنا. آج تو بہو صاحب ذرا سی بات پر پنجے جھاڑ کر کھڑی ہو گئیں چیخ چیخ کر سارا گھر سر پر اٹھا لیا. (۱۹۶۸ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۷).

--- سال جاتا جانِیے تو آدھا دِیجے بانْٹ کہاوت.
اگر تمام مال کا نقصان ہوتا نظر آئے اور آدھا دینے سے آدھا بچ جائے تو آدھا دے دینا چاہیے کہ اسی میں فائدہ ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- نَوڑدا پھڑتی کواں دیکھ ڈرتی ہے کہاوت.
بے جا نخرے کرنے والی عورت کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

سارا (۳) امذ ؛ صف.
(مُشابہت ظاہر کرنے کے لیے) **سا ، سار ، مثل ، مانند.**

کہ یو تیرے سارا اہے شاہ زاد
اور اصل و نسب میں ہے تجھ سوں زیاد
(۱۷۴۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۲۸). اب چتر کا ہاتھی آیا ، دیکھنا کیا بڑا سارا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۲). [رک : سار (۲)].

سارا (۴) امذ.
رک : سالا (شبد ساگر ؛ مہذب اللغات). [سالا (رک) کا بگاڑ].

سارْبان (سک ر) امذ.
شتربان ، اونٹ والا ، اُونٹ کا رکھوالا (جو اُونٹ کی مہار پکڑ کے چلتا ہے). زین العابدین سے بیمار اور رنجور کو طوق و زنجیر کر بجائے ساربان مہار ہاتھ دیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۸).
ذرا او ساربان ناقے کو ٹھہراتا ہوا لے چل
کہ خاک اک ناتواں کی بھی ہے پیچھے پیچھے محمل کے
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۶۷).
ہمارے دل کا کوئی قدر داں نہیں ملتا
یہ اُونٹ وہ ہے جسے ساربان نہیں ملتا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۷). منزل قریب آ جانے پر مُسافر ایک دوسرے سے اور ساربان سے دور ہونے لگتے ہیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۶). [سار (۶) + بان (رک)].

سارْبانی (سک ر) امث.
ساربان کا کام.
وہ لیلیٰ ہے تو میں مجنوں بنوں گا
حکومت سے ہے بہتر ساربانی
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۸۷). قدرت نے مجھے ایک تقدیر ساز اور انقلاب آفریں تحریک کی ساربانی اور حُدی خوانی کا شرف عطا فرمایا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ن). [ساربان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سارْتی (سک ر) صف.
ساتھی ، نگہبان.
کہ جس سار کا تُوں ہوا سارتی
سو بانچیا وو سونسار کے بھارتی
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۲). [ساتھی (رک) کا قدیم املا].

سارْتھی (سک ر) امذ.
ساتھی ، سارتی ، رتھ بان ، نگہبان.
یہ کہہ کے سارتھی سے اشارہ کیا کہ ہاں
لگتی ہے دل پہ چوٹ سی سُن سُن کے زاریاں
(۱۹۱۵ ، کلام محروم ، ۴۳).
اپنے آقا کے سنہرے قصر میں
واپس آئے جس گھڑی
سُورما جنگی جواں جیوٹ جیالے سارتھی
(۱۹۶۲ ، گُل نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۱۸۸). [پ : सारथि].

سارْٹَر (سک ر ، فت ٹ) صف.
الگ الگ کرنے والا ، چھانٹنے والا. خطوط چھانٹنے والے کے لئے سارٹر بھی بول چال میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۳). [انگ : Sorter].

سارٹنگ (سک ر ، کس ٹ ، غنہ) امث.
چھانٹنا ، الگ الگ کرنا. سارٹنگ خطوط الگ الگ کرنے کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے.(۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۳). [انگ : Sorting].

--- پوسٹ مَین (---و مج ، سک س ، ٹ ، ی لین) امذ.
ڈاکیہ یا پوسٹ مین جو خطوط کو الگ الگ کرتا ہے. ہڑتال کرنے والوں میں ... سارٹنگ پوسٹمین، ہیڈ پوسٹمین ... شامل تھے.(۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ فروری ، ۸). [انگ : Sorting Postman].

سارٹیفِکیٹ (سک ر ، ی مع ، کس ف ، ک) امذ.
سند ، صداقت نامہ ، خوشنودی یا کارگُزاری کا پروانہ ، تصدیق نامہ. آپ کا چھوٹا بھائی ... مدرسہ کے سرٹیفکٹ کے ذریعے سے مددگار محافظ دفتر ہو گیا تھا. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۱۲). بہتر ہے کہ آپ ایک سرٹیفکٹ لکھ کر بھیجدیں. (۱۹۱۷ ، مکاتیب اکبر ، ۵۳). بڑے بڑے انگریزوں کے قِصّے اور داستانیں لیے اور ان کے دیے سارٹیفکٹ احتیاط سے جیبوں میں رکھتے. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۹۶). [انگ : Certificate].

سارجَن (سک ر ، فت ج) امذ.
رک : سارجنٹ. راہ میں سارجن بھی آ ملا اور اُس نے مُجھ سے صاحب سلامَت کے بعد پوچھا کہ تُم مُسلمان ہو. (۱۸۶۹ ، غالب (غالب کی نادر تحریریں ، ۱۳۸)). دو سارجن ایک کانسٹیبل سادے لباس میں ہمارے ساتھ اُس کمرے میں آئے جہاں واردات ہوئی تھی. (۱۹۲۳ ، خُوفی راز ، ۱۷۹). [سارجنٹ (رک) کا مُخفّف].

سارجِن (سک ر ، کس ج) امذ.
(پارچہ باف) ایک قسم کا نباتاتی کپڑا جو ریشمین کی طرح دُھل کر صاف اور چمک دار رہتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۷۶). [مقامی].

سارجَنٹ (سک ر ، فت ج ، سک ن) امذ.
(انسپکٹر سے نیچے درجے کا) پولیس افسر ، ایک چھوٹا فوجی عہدہ دار. تھوڑی دیر میں ایک سارجنٹ آیا. (۱۸۹۳ ، بشو ، ۳۹). میگزین میں پانچ چھ انگریز افسر اور دو تین سارجنٹ تھے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۶۰). سارجنٹ قِسم کے لوگ ہیں آپ انہیں کارڈ لکھ دیجئے سمجھ میں آئی تو تعمیل کر دیں گے. (۱۹۶۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۲۳ : ۳۶). [انگ : Sergeant].

سارجَنٹی (سک ر ، فت ج ، سک ن) امث.
سارجنٹ کا عہدہ. خداداد میں نے تو تمہارے لئے بڑے زور سے سارجنٹی درجۂ اوّل کا رپورٹ کیا تھا. (۱۹۱۶ ، اشکِ خون ، ۳۲). [سارجنٹ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سارڈُول (سک ر ، و مع) امذ ؛ سارڈھول.
ایک درندہ جو جسامت میں کُتے سے چھوٹا ہوتا ہے ، تیندوا. ہر ایک پانو سے ایک ایک بلا نِکلنے لگی کسی سے سانپ کسی سے چھندے ، گرگٹ ، شیر ، سنگھ ، ساردول. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۰۳). ساردُول نامی ایک قِسم کا درندہ ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۹۹). [س : شاردول शार्दूल].

سارڈونِکس (سک ر ، و مج ، کس ن ، سک ک) امذ.
خُوبصورت اور خوشنما پتّھر جو نقش و نِگاری و مجسّمہ سازی کے کام آتا ہے اس کا تعلق عقیق سے ہے،سُرخ، بُھورا اور سُرخی مائل سفید رنگوں میں پایا جاتا ہے. اس پتّھر کو انگریزی میں سارڈونکس کہتے ہیں اور یہ اسی نام سے مشہور ہے (۱۹۸۲ ، قیمتی پتّھر اور آپ ، ۱۲۰). [انگ : Sardonyx].

سارڈِین (سک ر ، ی مع) امث.
چھوٹی مچھلی کی ایک قِسم جو بحیرۂ روم میں جزیرۂ سارڈینیا کے قریب پائی جاتی ہے سارڈین مچھلیاں ... بحرِقلزم اور بحرِاطلانٹک میں ہوتی ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹۸). بحیرۂ روم میں گیس یا تیل کے لیمپ سارڈین پکڑنے کے کام میں لائے جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۲۱). [انگ : Sardine].

سارَس (فت ر) امذ.
طویل گردن لانبی چونچ اور لانبی ٹانگوں والا ایک پرند جو پانی کے کنارے رہتا ہے اس کا جوڑا آپس میں محبّت کرتا ہے ، گہری محبت رکھنے کے لیے مشہور ہے.

دغدغے کا کیا کلنکوں کے ہے ذِکر
زِندگی کی اپنی تھا سارس کو فِکر
(۱۷۸۰ ، سودا (مہذب اللغات)).

مُرغ ہے ایک ایک جیسے کلنگ
قاز و سارس سے جنگ جس کا ننگ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۹). سیاہی میں سارس اور بگلوں کی سفید سفید قطاریں بہاریں دِکھا رہی ہیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۸).

کہے جاتے تھے کیا معلوم تُم کو
کہ یہ تعلق بھی ہو دراصل سارس
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۷۳۰). یہ سارس ... سائبیریا سے آتے ہیں. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۱۶). [س : सारस].

---کی سی جوڑی صف.
ہروقت اور ہردم ساتھ رہنے والے، ہمزاد کی مانند (مہذب اللغات؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کی سی جوڑی ایک اَندھا ایک کوڑی کہاوت.
دونوں نِکمّے ، نِکمّے کا دوست بھی نِکمّا ہوتا ہے (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

سارسَری (سک ر ، فت س) امث.
ایک زیور کا نام ، سراسری (ماخوذ : نوراللغات ؛ عِلمی اُردو لُغت). [سراسری (رک) کا ایک اِملا].

سارسَل (سک ر ، فت س) امذ.
سیہی ، ایک جنگلی جانور جس کے جسم پر کانٹے ہوتے ہیں.

درختِ مغیلاں ہوا بھارمل
پڑیا بھارسل جیوں موا سارسل
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۹). جنگلی جانوروں کے گھر بنانے میں سیہی یا سارسل کو بڑا دخل ہے۔ انگریزی میں اسکو پارکو پائن کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲۲۷). [مقامی].

سارِق (کس ر) صف.
چور ، چُرانے والا.

قوتِ نیر و زور پراں
سارِق دزد چور ہے جاں

(۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۰۸). سارق کے لیے قطع ید کے حکم میں خود حضور نے جنگ کے دوران میں تغیر کر دیا تھا. (۱۹۳۶ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۲۰۳). اشتراکی عناصر کو مجھ پر حملہ کرانے کے لیے جو نقاد ملتے ہیں وہ ایسے سارِق اور یتیم العقل افراد ہوتے ہیں جن پر رحم بھی آتا ہے اور غصہ بھی. (۱۹۷۰ ، برّشِ قلم ، ۲۷۹). [ع : (س ر ق)].

سارکود/سارکوڈ (سک ر ، و مج) امذ.
مادۂ حیات ، لحم ، گوشت. اسپنج ... در حقیقت ننھے ننھے بہت سے حیوانوں کا مجموعہ ہے جنہیں مجموعی حالت میں سارکود (سارکائیڈ) کہتے ہیں ۔ ان سارکودوں سے مِل کر ایک ڈھانچہ تیّار ہوتا ہے جسے اِسپنج کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۱). خلیے کے اندر مادۂ حیات دریافت کیا اور اسے سارکوڈ کا نام دیا. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۲۳). [انگ : Sarcode].

سارِمِیَّت (سک ر ، کس م ، شد ی بفت) امث.
بے لچک ہونے کی کیفیت ؛ سختی. خلیے اپنی سارمیت، سے اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں اور ان کی شکل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات، ۲۷). [سارم+یت ، لاحقۂ کیفیت].

سارَن (۱) (فت ر) امذ.
ستار اور اِسی قسم کے دوسرے سازوں کے پردے جو ڈانڈ پر موزوں فاصلے سے بندھے ہوتے ہیں اور جن پر ستار کے باج کے تار تنے رہتے ہیں ، سندری ، سندریاں (ا پ و ، ۴ : ۱۵۶). [سارنا (رک) سے مشتق].

سارَن (۲) (فت ر) امث.
الیم کی ایک قسم. وید الیم کو گرم و خشک بتاتے ہیں ان کے نزدیک الیم کی چار قسمیں ہیں ... چوتھی مختلف رنگ یعنی کبری اسے سارن کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۱۸). [مقامی].

سارْنا (سک ر) ف م (قدیم).
۱. انجام دینا ، بجا لانا.

سکے کون تیرا شکر سارنے
ہے قدرت کسے؟ یاں جو دم مارنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴). **۲. بسر کرنا ، گزارنا ، اِختتام کو پہنچانا.**

لگ اس کے پچھے چُپ جو دن سارنا
کہ جیوں کھود ڈونگر چُوا مارنا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۶). **۳. عداوت کے جذبے کو ختم کر دینا یا فرو کرنا ، معدوم کر دینا ، مٹا دینا.**

نہ کوئی سکسی اس سات دند سارنے
اجل کا نہیں کام اسے مارنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۳).

گیا اس پری زاد کو مارنے
عداوت اپس دل میں کا سارنے

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۴۶). **۴. آنکھوں میں سُرما دینا ، کاجل لگانا.**

کاجل ساروں دس مریں بندی گاو بیس
کھینچوں مانگ سیندور کی آٹھ گن پورے تیس

(؟ ، دوہا (مہذب اللغات)). سُرمہ سمجھ کر کچھ اور آنکھوں میں سار لیا. (۱۹۷۵ ، لغتِ کبیر ، ۱ : ۲۷۱). **۵. گوٹا کناری وغیرہ بننے والے جب بادلے کے تاروں کو گلوں میں تانا درست کرنے کے واسطے ایک ایک تار نکالتے ہیں تو اُسے بھی سارنا کہتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات) [س : सारथ (ति)].

سارِنْدا/سارِنْدَہ (کس ر ، سک ن/فت د) امذ.
رک : «سارنگی». کوئی ڈھولک بجاوتی ہے ... کوئی سارندا. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۸). رباب کی طرح سارِندہ بھی جنگی ساز ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۵). [پ : सारिन्दा]

سارَنگ (۱) (فت ر ، غنہ) امذ.
۱. سری راگ کا دوسرا نام جو دوپہر کے راگوں میں گنا جاتا ہے.

اب کل راوت سارنگ چڑ
مارا جاے دھڑ پر دھڑ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۲۶ : ۸۳)).

باندیاں سبھی ہے گاتیاں سونے راگ وو آئے لگ
بھیرو وو سارنگ نٹ یمن گائیاں کدارا کاہیکوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۱).

نظر آیا سبھوں کو سُن کے سارنگ
زمیں تا آسماں سب کہربا رنگ

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۱).

بھیروں بھیاس کنکلی ، ٹوری ، اساوری
سارنگ و پوربی و ایمن و کانہرا بہم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۴۰). تعریف اُن کے گانے کی سُن کر بلایا ... بسبب ہونے وقت دوپہر کے راگ سارنگ گایا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۹۹). جیسے تم حسینی دوگانو اور عجم کہتے ہو ہم اسے سارنگ اورکافی کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق ، مضامین ، ۱۱۶).

سارنگ ساتھ تلنگ شہنائیوں کے
سندر راگ کے روپ دکھانے لگا

(۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۶۱). **۲. (اَ) رک : سارنگی.**

بجے گر اس میں بینائی سے سارنگ
نہ ہو کیوں ایسی مجلس میں سدا رنگ

(۱۷۳۴ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۲۲۳). **(اا) سارنگ رباب سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور مچک کی طرح بجایا جاتا ہے**(آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۲). **۳. سارس کی ایک قسم.** کسی جگہ دریا اُترنے کی وجہ سے ٹاپو نکل آیا ہے تو وہاں لوا ، سارنگ ، مُرغابیاں ... بگلے بیٹھے کریال کر رہے ہیں. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۱۱). **۴. شہد کی بڑی مکھی.**

قضارا گرا شیر جا کر وہاں
کئی چھتّے سارنگ کے تھے جہاں

(۱۸۸۷ ، صیدیہ، ۱۳۶). لکھنؤ کے لوگ دکن میں، سارنگ مکھیاں شہد کے چھتے میں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۵۹). چھجوں پر سارنگ کے متعدد چھتے لگے ہوئے تھے. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۱). ۵. چتی دار ہرن ، چیتل (پلیٹس). ۶. مور ؛ ایک قسم کا سانپ ؛ بادل ، گھٹا ؛ مور کی آواز ؛ پپیہا ، راج ہنس ؛ ہاتھی ، شیر ؛ الوانِ مختلفہ ؛ قوس قزح ؛ بھونرا ؛ خوش خبر (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ سہذب اللغات). [س : सारंग].

---کا چھتّا چھیڑنا محاورہ.
کسی کو چھیڑ کے اپنے سر بلا لینا ؛ جو شخص چھتے کو چھیڑتا ہے اس کی بھڑیں اس کے چمٹ جاتی ہیں اور ڈنک مار کر ایذا پہونچاتی ہیں.

دل اس کی زلف میں الجھا ہے ، میرے سر بکھیڑا ہے
الٰہیٰ الاماں سارنگ کے چھتے کو چھیڑا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۰).

---مکھی (---فت م ، شد کھ) امذ.
شہد کی مکھی.

نشۂ شوق سے سرشار ہے سارنگ مکھی
اور کچنار کی کلیوں کا ہے رس چوس رہی

(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، ۴۵). وہ مینڈک ٹرّایا، وہ مچھر بھن بھنایا، وہ سارنگ مکھی کے چھتے میں ڈھیلا پڑا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۰ ، ۳ : ۴). [سارنگ + مکھی (رک)].

---نَواز (---فت ن) صف.
سارنگ بجانے والا. ڈوم ڈھاڑی ، گویے ، سارنگ نواز ، شاعر ، خواجہ سرا، عورتیں یہ سب بادشاہ کے مصاحب، ندیم و ہم نشین تھے. (۱۹۰۴ ، آئینِ قیصری ، ۱۰۷). [سارنگ + ف : نواز ، نواختن ـ بجانا].

سارَنگ (۲) (فت ر ، غنہ) امذ.
جہاز کا نگراں افسر. ہم کرتے نوکری سو ہری ، محنت بھی خوب کری، سارنگ کرتے سرداری. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۶۴). مشرقی بنگال میں سارنگ جہاز کے ناخدا یا کپتان کو کہتے ہیں. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱۱۲). [ف : سرہنگ کی تصحیف].

سارَنگ (۳) (فت ر ، غنہ) امث.
(کشتی بانی) درخت کے موٹے تنے کو کھوکھلا کر کے معمولی استعمال کے لیے بنائی ہوئی کشتی جو اتھلے پانی میں کام دے ، بتام ، کدّو (اپ و ، ۵ : ۱۷۶). [مقامی].

سارَنگی (فت ر ، غنہ) امث.
چھاتی سے لگا کر بجایا جانے والا ساز جس میں لکڑی کے خول پر چار تانت کی تانیں اور عموماً تیرہ طربیں ہوتی ہیں ، تاروں پر کمانچہ پھیر کر بجایا جاتا ہے ، غچکا ، غچکی.

لیے تھا ہاتھ سارنگی کو وہ مرد
بجاوے اس میں اچھوتے تھا پُر درد

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۹). ایک معشوقۂ پریوش سامنے آکر کھڑی ہوئی گت شروع کی سارنگی بجی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۱۲).

ڈالی میں نارنگی دیکھی
محفل میں سارنگی دیکھی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۶۶). اب یہ نئی سارنگی ہندوخاں کی سورنگی کہلانے لگی. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۷). [س : सारंगी].

---ریتنا ف م.
(طنزاً یا مزاحاً) سارنگی بجانا. ایسی بری گت ہوئی کہ سازندوں نے سارنگی الٹی کر کے ریتنا شروع کیا. (؟ ، طلسم ہوشربا (لمہذب اللغات)).

---ساز صف.
سارنگی بنانے والا. سارنگی ساز کی محنت کا نتیجہ مادی دولت کی ... صورت میں برآمد ہوا. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ)، ۱ : ۲۱). [سارنگی + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

---کا لَہْرا امذ.
سارنگی پر بجائی جانے والی ایک گت.

وہ تھاپ طبلے کی ، سارنگیوں کے وہ لہرے
سدا وہ جوڑی کی جس پر ہلائیں سب گردن

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۱۵).

---نَواز (---فت ن) صف.
سارنگی بجانے والا ، سارنگیا. مطربہ خواہ دو ہوں یا ایک مگر دو سارنگی نواز اور ایک بجیرہ نواز ان کے ہمراہ ہوتا ہے. (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۸) . وہ اپنے وقت کے مانے ہوئے سارنگی نواز تھے. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۱۱). [سارنگی + ف : نواز ، نواختن ـ بجانا].

سارنْگیا (فت ر ، غنہ ، کس گ) امذ.
سارنگی بجانے والا ، سارنگی نواز. ہمارا دوسرا سارنگیا آج کچھ بیمار ہو گیا تھا. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۵۲). استاد جی اور سارنگیے خوشامد کی باتیں کرنے لگے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا، ۱۷۱). ایک سارنگیے کی سارنگی چوری ہوگئی اس نے قاضی کے یہاں دعویٰ کیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۷ : ۹). اس کی بہن ایک ماہر فن سارنگیا تھی. (۱۹۵۰ ، ٹھگ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۹). [سارنگی + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سارُو (و مع) امذ.
مینا کی ایک قسم جس کی چونچ اور پنجے پیلے ہوتے ہیں ، گرسل.

بولیا جب انا او باٹ سارُو
شرکت کی میٹاونے کی دارُو

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۲).

دیکھ تو سارُو کو کیا خُر سند ہے
ڈھڈھو کو اس سے خوشی دہ چند ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۳).

شکرا جنج اور لگھڑ باشے اور ترمتی باز کونی
کونج کبوتر سبزک جھانپو کلکل سارُو مار چونی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳). [پ : सारू].

ساروان (سکن ر) امذ.
اونٹ والا ، اونٹ سوار.

گیا یونبع جنگل کے او درمیاں
جو صحرا میں آتا تھا یک ساروان

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۵). [ساربان (رک) کا ایک املا].

ساروپ (و مع) صف.
حسین ، خوبصورت.

نر ناری تجھ صفت کا روپ
تو ہی اروپ تو ہی ساروپ

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۹). [س : स्वरूप].

ساری (۱) صف.
سب کی سب ، پوری کی پوری ، کل.

یوں ہر سکلے دکھوں ساتھ
روتے گزری ساری رات

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۸). سب گن میں ساری عورت کاں ہیں . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۰).

اس وقت میں اے مراد ساری
اے ہوش کے تار ہوشیاری

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۲).

روتے ہیں ساری رات سارے دن
کیا برے کٹتے ہیں ہمارے دن

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۴). اس ساری گفتگو کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ میں اس گفتگو کے بہانے عظیم شعرا سے اپنے لیے کوئی نسبت تلاش کر رہا ہوں. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۳). [سارا (رک) کی تانیث].

---چوٹ تنہائی کے سر کہاوت.
جو برداشت کرتے ہیں ان پر سارا بوجھ پڑتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---خدائی (---ضم خ) امث.
کل مخلوقات ، پوری دنیا.

تم نے جس روز مری طرف سے آنکھیں پھیریں
پھر گئی مجھ سے تو ساری ہی خدائی پیارے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۳). اشارے کی دیر تھی کہ چشم زدن میں ساری خدائی کا سامان مہیا کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲).

کیا کام چلے کیا رنگ جمے کیا بات بنے کون اس کی سنے
ہے اکبر بے کس ایک طرف اور ساری خدائی ایک طرف

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۸). [ساری + خدائی (رک)].

---خدائی ایک طرف، جورو کا بھائی ایک طرف کہاوت.
زن مرید کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ بیوی کے بھائی یا رشتہ داروں کے مقابلہ میں کسی کو اہمیت نہیں دیتا. یہ تو امر مسلّمہ ہے کہ "ساری خدائی ایک طرف ، جورو کا بھائی ایک طرف" اپنے سالے کی تیمارداری میں ایسا منہمک ہو گیا ... کہ آپ کو ایک کارڈ بھی اطلاعاً نہ لکھ سکا. (۱۹۱۶ ، خطوط محمد علی ، ۱۳۴). ساری خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف ، اندھیر ہے ، قیامت ہے ایک آدھ گاؤں ہوتا تو خیر آپ کی مروت سے کہہ دیتے (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۴ : ۳).

---خدائی ایک طرف فضل الٰہی ایک طرف کہاوت.
خدا کا فضل ہو تو ساری دنیا کچھ نہیں کر سکتی (جامع اللغات).

---خدائی ایک طرف ہونا محاورہ.
کسی کام کے لیے بہت سے لوگوں کی کوشش. ساری خدائی ایک طرف ہونا، اِصطلاح کسی کام کے واسطے بہت آدمیوں کی کوشش (۱۸۴۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۴۴).

---خدائی چھان کر نکالنا محاورہ.
تمام دنیا میں تلاش کر کے پا لینا.

نکالوں چھان کر ساری خدائی
اب اس کی جستجو ہے اور میں ہوں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۴).

---خدائی کا جھوٹا فقرہ.
حد سے زائد جھوٹ بولنے والا.

ہر اک سے ہے قول آشنائی کا جھوٹ
وہ کافر ہے ساری خدائی کا جھوٹا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۰).

---خدائی کا دماغ ٹھس رہنا محاورہ.
کمال غرور ہونا.

کروں بستار کیا اپنی دکانہ کی رکھائی کا
دماغ آ کر انہیں میں ٹھس رہا ساری خدائی کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶).

---خدائی کا کام مقولہ.
کام کی کثرت کے لیے مستعمل ، بہت زیادہ مصروفیت.

رسول خاں ہی کو بھیجو امامی خان کے گھر
تمہیں تو ساری خدائی کا کام رہتا ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۸).

---خدائی کی باتیں آنا محاورہ.
سب باتوں کا سلیقہ ہونا.

بتوں کو ساری خدائی کی باتیں آتی ہیں
یہ راہ و رسم محبت مگر نہیں معلوم

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۵۵).

---دیگ میں ایک ہی چاول ٹٹولتے ہیں کہاوت.
جزو کو دیکھ کر کل کا حال معلوم کر لیتے ہیں (جامع الامثال).

---رات پیسا چٹنی بھر اٹھایا کہاوت.
محنت بہت ، حاصل برائے نام (ماخوذ: فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---رات روئی اور ایک ہی مرا کہاوت.
کوشش بہت کی ، حاصل بہت کم ہوا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---رات سوئے ، اب صُبح کو بھی نہ جاگیں کہاوت.
(طنزاً) اس کو کہتے ہیں جو بہت سوئے ، دیر تک غفلت سے کام لے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---رات سَمَیائی اَور ایک بَچّہ بِیائی/بِیانی کہاوت.
فائدہ تھوڑا اور محنت زیادہ (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---رامائن پڑھ گئے سُن کے پُوچھا سیتا کِس کی جورُو تھی / لیکن مَعْلُوم نَہِیں کہ سیتا عورت تھی یا مَرْد کہاوت.
رک : ساری زُلیخا سُن لی اور نہ معلوم ہوا کہ زُلیخا عورت تھی یا مرد (جامع اللغات).

---زُلیخا سُن لی اَور یہ نَہ مَعْلُوم ہوا کہ زُلیخا عَورَت تھی کہ مَرْد کہاوت.
پُورا قِصّہ سُننے کے بعد جب کوئی اُسی قِصّے کے متعلق بے تُکا سوال کر بیٹھے تو اس سے کہتے ہیں (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---صاحِبی اَور گَچ کا سونا کہاوت.
شیخی اس قدر اور پاس کُچھ نہیں ، ٹیپ ٹاپ بہت ہے مگر پاس کُچھ نہیں ہے صرف ظاہرداری ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---عُمر بھاڑ ہی جھونکا کہاوت.
ساری عمر فضول کاموں میں گنوائی / ضائع کی (جامع الامثال ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---عُمر کاٹھ میں رَہے چَلتے وَقت پاؤں سے گئے کہاوت.
ایک مصیبت سے چُھوٹے تو اس سے بڑی میں پھنس گئے (جامع الامثال).

---فَوج میں ایک ہی/ کوئی سُورْما ہوتا ہے کہاوت.
سب ایک جیسے نہیں ہوتے ، بہت لوگوں میں کوئی ایک بہت اچّھا ہوتا ہے (جامع اللغات).

---کُڑیاں مَر گَئیں جو نانی سے راہ چَلے کہاوت.
جوان کوئی نہیں رہی جو بُوڑھیوں کے پیچھے دوڑتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کے واسْطے آدھی نَہ چھوڑْنا کہاوت.
اگر پُورا فائدہ نہ پہنچ رہا ہو تو تھوڑے فائدے کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے ، ساری کی ہوس میں آدھے کو نہ جانے دینا چاہیے.

تیغے کے سمت نیمچے سے منّہ نہ موڑیے
ساری کے واسطے کبھی آدھی نہ چھوڑیے

(۱۸۷۸ ، دیوانِ سخن ، ۱۲۸).

ساری (۲) امث.
رک : ساڑی.

تو قطب گھن دوکش ہو کر ، طبلے سورج رکھ چرخ پر
کرناں سے تاراں کھینچ کر ، ساریاں میں زرتاواں بھرے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۳).

تُجھ بدن پر جو لال ساری ہے
عقل اس نے مری بساری ہے

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۵). عورتیں جوان لہنگے زربفت کے دھوتی کے انداز پر کسے ساریاں آدھی اوڑھے اور آدھی باندھے ... ناز و انداز دکھاتی تھیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۲). ساری ، زنانہ لباس کا جُزوِ اعظم ہے. (۱۹۲۳ ، گرداب حیات ، ۶۷). وہ جلدی سے اپنی ساری بدلنے چلی گئیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۴۸). [پ : सारी].

ساری (۳) صف.
سرایت کیے ہوئے ، نفوذ کرنے والا (عموماً جاری کا تابع) ؛ جاری ، اثرانداز.

درد ہے جاں کے عوض ہر رگ و پے میں ساری
چارہ‌گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہو گا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰). وہی ارادہ ، وہی ازل ، وہی ابد ، وہی دور جاری و ساری ... سے یہ تجلّی نمودار کی. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵).

ساری ہے نامیہ میں ترا حُسن رنگ و بُو
خنداں ہے اس خوشی میں دہن پُھول پُھول کا

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۵). جسم انسان میں مرض پیدا کرنے والے جراثیم کے داخلے کو سرایت کہتے ہیں اور اس سرایت سے پیدا ہو جانے والے امراض ... کو ساری امراض. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۱۶۱). [ع : (س ر ی)].

---ہونا محاورہ.
عام ہونا ، پھیلنا ، رچ جانا ، نافذ ہونا. سانپ نے کاٹا زخم کاری ہوا زہر ساری ہوا ، جان دی. (۱۸۴۷ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۲۳۰). جب کسی شے کی حد ہوتی ہے تو حق تعالیٰ ہی کی حد ہے اور وہی مخلوقاتِ زمانی اور غیر زمانی میں ساری ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم ، ۷۹). اُنگلی سے لب لگا کر اوراقِ چسپاں کو پریشاں کیا ... زہر تمام جسم میں ساری ہوا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ سرشار ، ۶۲). ایک غضب عام مسلمانوں میں اور بھی ساری ہو رہا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۲۳). انسانی رُوح جو فقیر اور بادشاہ دونوں میں یکساں طور پر ساری ہے اس کی انہیں کوئی پروا نہیں. (۱۹۵۵ ، حیرتنا ک کہانیاں ، ۱۶۴).

ساری (۴) امث.
چاول کی ایک قِسم. چاولوں کی تفصیل قلم بند کرنے پر آتا ہے تو رانی بھوگ ... ساری ، گھی کاندو ... سب کُچھ گِنا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، اُردو ، کراچی ، ۲۰۰). [مقامی].

ساری (۵) صف.
مکمل ، صحیح ، پورا. یہ سمجھ کر اُس نے کانی آنکھ گنگا کی طرف کی اور ساری آنکھ آبادی کی طرف. (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۲۶). [سارا (رک) کی تانیث].

ساری (۶) فقرہ.
افسوس ہے ، رنج ہے. ساری ، افسوس کے مفہوم میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۶۲). [انگ : Sorry].

ساری(۲) صف ؛ امذ.
لوک گیت کی ایک قِسم جو مشرق بنگال میں گایا جاتا ہے، بھٹیالی اور چٹکا کے برعکس یہ سرخوشی اور اِنبساط کا نغمہ ہے ، یہ جوش و خروش کا گیت ہے. چپوّوں پر جُھوم جُھوم کر زور لگاتا ہے اور ساری کے بلند آہنگ نغمے گاتا جاتا ہے . (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۲۲). [مقامی].

---گان امذ.
رک: ساری (۲). یہ سرخوشی و اِنبساط کے نغمے ہیں ، جوش و خروش کے گیت ان میں سے ایک ساری گان ہے . (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۲۱). لوک گیتوں کی چند خاص قِسمیں یہ ہیں :- بھویَا ... پان گان ، ساری گان ... کوبیرگان اور دھان بھنگا نیرگان. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۰۱). [ساری + گانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سارے صف.
تمام ، سب ، سارا کی جمع اور مغیّرہ حالت (ترا کیب میں مُستعمل).

چلے پانوں سارے ، گھوڑے پر تھا شاہ
آ تھے پرنیاں پہنے زرّیں کلاہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۶۷).

ذرّے زمین پہ عکس سے سارے چمک گئے
جس وقت یہ کُھلے تو سِتارے چمک گئے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۲). میں نے اس کے سارے سوالوں کا جواب دیا اور وہ خوش ہو گئی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۸۹). [سارا (رک) کی جمع].

---بَدَن میں زبان ہی حَلال ہے کہاوت.
رک : سارے ڈیل میں زبان ہی حلال ہے.

سُن کر تُم اس مثال کو بچو عمل کرو
سارے بدن میں ایک زبان ہی حلال ہے

(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۲۲).

---جَنَم کی کَمائی امث.
تمام زندگی کا حاصل. یہاں تو سارے جنم کی کمائی مٹی میں مِل گئی ، فقیر ہو گئے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۴۳).

---جَہان کا تُھوکنا محاورہ.
سب لوگوں کا بُرا بھلا کہنا (نوراللغات).

---جَہان کا چَھٹا ہوا صف.
ایک نمبر کا ، بے مثال.

ہر چند داغ ایک ہی عیّار ہے مگر
دشمن بھی تو چھٹے ہوئے سارے جہاں کے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۴۹).

---جَہان میں اُونٹ بَدنام کہاوت.
رک : سارے شہر میں اُونٹ بدنام (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---دِن اُونی اُونی رات کو چرخا پُونی کہاوت.
اس شخص کی نِسبت بولتے ہیں جو وقت پر کام نہ کرے اور بے وقت کام کرے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---دِن پِیسا ، چُٹکی بَھر بھی (نَہ) اُٹھایا کہاوت.
بہت محنت کی اور کام تھوڑا ہوا (جامع اللغات).

---دَھڑ کی سُوئی نِکالنے کو کوئی نَہیں ، آنکھ کی سُوئی نِکالنے کو سب کوئی کہاوت.
تھوڑا سا کام کر کے زیادہ صِلہ حاصل کرنا سب چاہتے ہیں ، مگر محنت کرنے سے جی چُراتے ہیں(جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ڈِیل میں زُبان ہی حَلال ہے کہاوت.
اِنسان کو قول کی پاسداری کرنی چاہیے. سارے ڈیل میں زبان حلال ہے، مرد کو چاہیے جو کہے سو کرے.(۱۸۰۲، باغ وبہار، ۷۱).

---زَمانے کی بَلا سَر لینا محاورہ.
سب جھگڑے اپنے ذِمّے لینا ، اپنی اہمیت جتانا.

جو طلب گار ہیں دُنیا کے بڑے اُن کے دماغ
اپنے سر سارے زمانے کی بلا لیتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۱).

---شَہر میں اُونٹ بَدنام کہاوت.
ہر بات بدنام آدمی کے سر تھوپی جاتی ہے ، بدبھلا ، بدنام برا. وہ غریب اس وقت یہاں تھا بھی نہیں لیکن چونکہ وہ بار بار چوری کر چکا تھا لہذا الزام اسی پر آیا ، سچ ہے سارے شہر میں اُونٹ بدنام. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۲۹۹).

---کا سارا م ف.
کُل ، تمام. منویہ مواد بھی سارے کا سارا میرے پیش نظر تھا. ... میں کسی کا دستِ نگر نہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ج). ۸۵۲ھ ... میں سارے کا سارا خراسان بابر میرزا کی ملکیت میں آ گیا . (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۲۱).

---گھر کو سَر پَر اُٹھا لینا محاورہ.
شور کرنا ، غل مچانا ، ہنگامہ کرنا. پھر تھوڑی دیر بعد ہوش میں آیا تو سارے گھر کو سر پر اُٹھا لیا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۴۳) .

---گھر میں دو ہی دُھنکَر ، بُھنکَر کہاوت.
سارے شہر میں کمینے لوگ بستے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں م ف.
سب جگہ ، ہر کہیں ؛ تمام لوگوں میں ؛ ہر طرف ؛ گھر بھر میں. بہنوں نے اچھوانی پکا کے سارے میں بانٹی. (۱۹۱۱ ، قِصّۂ مہر افروز ، ۶۴). میں کُرسی پر بیٹھ جاتی اور بانو سارے میں کُودتی پھاندتی رہتی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۲).

سارِیق (ی مع) امث.
ایک قسم کا ہتھیار ، ایک قسم کی چھڑی جس کے سرے سے کئی زنجیریں وابستہ ہوتی ہیں اور زنجیروں کے آخر میں لوہے کے گولے لگے ہوتے ہیں. بعد اس کے بھائی اس کا دیو بلاتی نِکلا اور بعد گفتگوئے بسیار اُس نے ساریق ماری. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۷۳). [ف : ساریخ کا معرّب].

ساڑا / ساڑہ (/فت ڑ) امذ.
۱. گھوڑے کی ایک دوا جو اس کے ہاضمے اور معدے کے فعل کو درست کرتی ہے اور لید میں سڑا کر تیار کی جاتی ہے.

بہ شدت یا ہو گرمی یا ہو جاڑا
ہمیشہ فائدہ کرتا ہے ساڑا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۱). ساڑہ میں یہ عمدگی ہے کہ ہر فصل اور موسم میں خواہ سرما ہو خوا گرما خواہ برسات نفع عظیم بخشتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵۵). ۲. (سلوتری) مویشی اور گھوڑے کے بھیپھڑے کی بیماری جس میں اس کا سینہ جکڑ جاتا ہے اور سانس لینے میں ہانپتا ہے ، سنکا (ا پ و ، ۵ : ۹۹). [رک : سڑنا].

ساڑ ساڑ امث.
رک : سڑ سڑ. ساڑ ساڑ کئی ہنٹر اس غریب کے رسید کر دیئے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۳). [حکایت الصوت].

ساڑستی (سک ڑ ، فت س) امث.
ساڑھے سات سال کی نحوست ، بدبختی . کمبخت ایسی ساڑستی پڑی ہے کہ اب تو کچھ بھی یاد نہیں رہتا. (۱۹۵۰ ، یاد کی اک دھنک جلے ، ۱۸۶). [ساڑھ ستی (رک) کا متبادل اِملا].

ساڑو (و مع) امذ.
سالی کا خاوند ، ہم زلف.

اگر مرد تجکوں جو پوچھے مرا
توں دے جواب اسے میں ہوں ساڑو ترا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۷). [ساڑھو (رک) کا قدیم اِملا].

ساڑی امث.
ساری ، کم و بیش چھ گز لمبا اور سوا گز چوڑا عورتوں کا پہناوا جس کا دو تہائی حِصّہ کمر پر تہبند یا لنگی کی طرح ٹانگوں کے گرد لپیٹ کر بچا ہوا ایک تہائی حِصّہ اوپر سے بدن پر لپیٹ کر اس کا پلو دوپٹے کی طرح کندھوں پر یا سر پر ڈال لیا جاتا ہے.

سنواری جو بلبل جوڑا سر پہ گھال
بندی مشک ساڑی میں تہ بند لال

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۶).

روز ہر باغ میں ہیں گلبدنوں کے میلے
چندریاں ساڑیاں سرخ اس پہ ترشح کم کم

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۸).

بنارس کی وہ ریشمی ساڑیاں
وہ گھونگٹ لٹکتا ہوا الاماں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۱۰). [साड़ी : پ].

ساڑھ (۱) امذ.
ہندی تقویم کا چوتھا مہینا ، برسات کا پہلا مہینا. جیٹھ ساڑھ کے مہینے میں اس کو خشکی سے بچایا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۳۶). [اساڑھ (رک) کا مخفف].

ساڑھ (۲) امذ ؛ صف.
ساڑھے (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- ستی (--- فت س) امث.
ساڑھے سات سال ، نحوست ، بدبختی ، مصیبت. ساڑھ ستی سنیچر کا دور شروع ہوا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲ ، ۱۶ : ۵). سردست آپ یکم جولائی ۱۹۶۸ء سے ساڑھ ستی کے زیراثر ہیں. (۱۹۷۲ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۱۵ نومبر ، ۲۷). [ساڑھ + ست (سات کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- ستی سنیچر دور لگا کہاوت.
بہت برا زمانہ آ گیا ، مصیبت کا سامنا ہے (فرہنگ اثر).

ساڑھا امذ.
رک : ساڑا. ساڑھا بنانے کی ترکیب. (۱۸۸۱ ، زینت الخیل ، ۱۷۳). [ساڑا (رک) کا متبادل اِملا].

ساڑھو (و مع) امذ.
سالی کا خاوند ، ہم زلف. ایک شخص درِ دولت پر آیا ہے اپنے تئیں آپ کا ساڑھو کہتا ہے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۷۰). اپنی جورو کی صلاح کے موافق اپنے ساڑھو کے پاس گیا. (۱۸۷۱ ، گلشن غیرت ، ۳۹). تمہارے ساڑھو کا بیٹا ہے. (۱۹۴۴ ، جھروکے ، ۱۱۰). [साढ़ू : پ].

ساڑھی (۱) امث.
فصل ربیع ، برس کے دوسرے چھ مہینے جن میں گیہوں ، جو ، چنے ، مٹر ، سرسوں ، ترہ ، مسور ، ارہر وغیرہ اناج پیدا ہوتے ہیں (فرہنگ آصفیہ). [اساڑھی (رک) کا مخفف].

--- کی ساکھ ، پیہل کی لاکھ کہاوت.
فصل ربیع اور پیہل کی لاکھ بہترین ہوتی ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ساڑھی (۲) امث.
رک : ساڑی.

ہائے یہ اٹھتی جوانی اور یہ جوبن کا ابھار
ایک ساڑھی میں سمائیں دل کو حیرت ہے یہیں

(۱۹۱۵ ، کلام محروم ، ۱ : ۳۱). شام تک اس نے ارادہ کر لیا کہ وہ رنگین ساڑھی میں ملبوس لڑکی جب لان میں سے گزرے گی تو وہ خود اس سے گفتگو کرے گا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۶۳). [ساڑی (رک) کا متبادل اِملا].

ساڑھے سابقہ ؛ صفت عددی.
نصف ملا ہوا ، آدھے سمیت ، جیسے ساڑھے تین (تین اور آدھا) تین اور اس کے بعد کے اعداد کے ساتھ بطور سابقہ مستعمل. ایک سے ننانوے تک اکائی کا نصف اور سو کے اوپر سیکڑہ کا نصف جیسے ڈیڑھ سو علی ہذالقیاس (ایک اور دو کے ساتھ نصف کے اضافے کو ڈیڑھ اور ڈھائی کہتے ہیں). چالیس درہم برابر ساڑھے آٹھ روپے کے ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، خلاصۃ الاعمال ، ۹۱). سات کا حساب کرنا ہے تیرہ ستے اکیانوے اور ساڑھے تین ، ساڑھے چورانوے اب چھٹنکیوں کے سیر بنا لو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۸۶).

سول سرجن تو ساڑھے سات سے پہلے نہیں اُٹھتے
و لیکن ان کے مرغے کی سحر خیزی نہیں جاتی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۵۷). [س : ساردھی साढे (س : اردھے ـ نصف کے ساتھ)].

ــــسولی (ـــو مج) امذ.
ایک روپیہ آٹھ آنے (ماخوذ : مجمع الفنون ، ۲۳۳ ؛ اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۵۳). [مقامی].

ساز. (الف) امذ.
۱. **سامان ، اسباب ، اثاثہ**. جو مرد ہوا اپنا تو ... سب کسوت ساز خوب دستا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۲).

فتراک نہیں تھے پر پرواز ملے تھے
زینت کے لیے سازِ خُدا ساز ملے تھے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۷).

جاتے ہیں کشاں کشاں سوئے مرگ
پاس ان کے نہ ساز ہے نہ کچھ برگ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۶۹). ۲. (i) **سامانِ طرب، آلات رقص و سرود (سارنگی ، طبلہ ، ڈھولک وغیرہ)**.

عشق ساز کے تار مطرب بجاؤ
کہ قانون تاناں میں لینا شراب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۱). سب طرح کے ساز بجاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۱).

اک طرف ساز ، ایک طرف آواز
دیکھیے دل کہاں لگے اپنا

(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۳۹). (ii) **سامانِ حرب و ضرب ، اسلحہ (تیغ و تفنگ وغیرہ)**.

سپہ تیں تجے ہور نہ سازِ نبرد
اجت تیرا سنگتا ہے ہونے کوں زرد

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۸).

ہے تیاریاں جنگ کا ساز اب
لڑائی پر آمادہ ہے فوج سب

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۳۶). (iii) **لگام ، زین ، کاٹھی وغیرہ (گھوڑے پر لگانے یا سجانے کا سامان)**. گھوڑا تازی نژاد اپنا باساز قیمتی بھیجا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۶). گھوڑوں کے ساز میں یاقوت و زمرد جڑے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۶). (iv) **کوتل گھوڑے کا پہناوا زیور وغیرہ**. یہ سب ساز ہیروں کا ہے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۳). ایک اسپ کوتل ... باساز ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۸۳). ۳. **ربط و ضبط ، خلا ملا ، موافقت ، یکسانیت ، ہم آہنگی**.

گھر ہے آباد دراندازوں سے
ساز ہے تم کو سخن سازوں سے

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، واسوخت صفیر ، ۲ : ۶۳۹).

آنکھیں ہیں فرشِ راہ اگر دل میں ساز ہے
آ جاؤ شوق سے کہ درِ صلح باز ہے

(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۱۷۸). ۴. **سازش ، گٹھ جوڑ ، ملی بھگت (عموماً باز کے ساتھ)**.

بہلاتی ہے دُنیا بہوت ساز سوں
نکو جیولا اس دغا باز سوں

(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۶). فلاں ... شخص تمہارے دشمن سے ساز رکھتا ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۷۰).

ترا اِشارہ ترا ساز برق سے نہ سہی
تُجھے خبر ہے کہ جلتا ہے آشیاں صیّاد

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۹۰).

تھا سنگِ سرراہ سے کُچھ ساز نظر کا
لغزش کوئی یونہی نہیں آئی تھی قدم میں

(۱۹۸۰ ، حرفِ دل رس ، ۱۳۷). ۵. **صدری کے اُوپر کا فیتہ اور گھنڈیاں وغیرہ**. اکثروں میں صدری کا ساز لگا ہوا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۱۰). ۶. (تصوف) **ذات کو پا لینا** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۰). (ب) صف. ۱. **سازگار ، موافق، مناسب (قب : ناساز ، ناموافق)**.

کہ ہر بات میں عشق کا راز ہے
سُن اس راز کوں توں کہ تج ساز ہے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۷).

دیکھ اپنا حالِ زار منجم ہوا رقیب
تھا سازگار طالعِ ناساز دیکھنا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۸). ۲. **اُوپر کا حِصہ**. اگر جُوتے کا ساز یعنی اپر کے کام میں لاتا ہے تو عام طور پر کالا یا براؤن رنگا جاتا ہے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۳۶). [ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ــــاُٹھانا ف م.
رک : ساز چھیڑنا.

بژگانِ دو عالم کے جھپک جانے کی آواز
جب پچھلے پہر ساز اُٹھاتی ہے جوانی

(۱۹۲۷ ، نقش و نگار ، ۸۶).

ظفر اس نے ساز اُٹھایا میری دعوتِ غزل پر
ابھی شاخِ گُل سے پُھوٹے کا بجائے گُل ترانہ

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸۹).

ــــباز امث.
گٹھ جوڑ ، سازش (عموماً کسی کے خِلاف). اس نے زمینداروں سے ساز باز شروع کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷۷). سازباز کے اِنکشاف پر اکبر سے نہیں رہا جاتا. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۲۷). انہوں نے موقع غنیمت جان کر اشتراکی سازباز پر ایک تبرّا کہہ ڈالا. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۴۱). اف : رکھنا ، کرنا ، ہونا. [ساز + ف : باز ، بازیدن ـ کھیلنا].

ــــبَرْدار (ـــفت ب ، سک ر) صف.
ساز کا رکھوالا ، ساز اُٹھانے والا. بادشاہ نے بھیس بدل کر تان سین کا ساز بردار بننا گوارا کر لیا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۶). [ساز + بردار (رک)].

ــــچھیڑنا محاورہ.
ساز چھیڑنا (رک) کا لازم.

خُدا معلوم اس آغاز کا انجام کیا ہو گا؟
چھیڑا ہے سازِ ہستی مبتدائے بےخبر ہو کر
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۶۷).
چُنے ہوئے ہیں جام مئے کہ پُھول ہیں کِھلے ہوئے
گھٹا برس رہی ہے یہ کہ ساز ہیں چھڑے ہوئے
(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۳۱).

--- چھیڑنا محاورہ.
باجا بجانے کا آغاز کرنا.
حکم ہے چھیڑیں نہ سازندے بھی ساز
کیا مزاجِ دُشمناں ناساز ہے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۹).
مری رگوں میں چھکتے ہوئے لہو کو سنو
ہزاروں لاکھوں ستاروں نے ساز چھیڑا ہے
(۱۹۶۷ ، لہو پکارتا ہے ، ۳۲).

--- دار صف.
صدری کے اُوپر لیتہ یا گھنڈی لگی ہونا. میرے بدن پر سوائے مخملی ساز دار صدری کے اور سب کپڑے گرمی کے تھے. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۶).[ساز + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

--- سَرْ اَنْجام (---فت س ، سک ر ، فت ا ، سک ن) امث.
تکمیل کی کاروائی. اس کی نگاہ بانی میں معتبر لوگوں سے اور ساز سر انجام سے کمی نہ کرے(۱۷۸۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۲۵۳).[ساز + سر (رک) + انجام (رک)].

--- سَفَر کسی اضا(---فت س ، ف) امذ.
سامانِ سفر.
بے سر و سامان روانہ ہو گے کیا بتلاؤ رند
کوچ ہے اور فرصتِ سازِ سفر ملتی نہیں
(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۶۸).[ساز + سفر (رک)].

--- سِینگڑا (---ی مع ، غنہ ، سک گ) امذ.
سامانِ حرب و ضرب ، اسلحہ ، ہتھیار. تلواریں پرتلوں میں ڈالیں ساز سینگڑا لگایا ، جنگ پر آمادہ ہو کر ہر ایک پیادہ چلا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۳۳۴) . فوج طفلاں کنکر پتّھر کے ساز سینگڑے سے آراستہ ساتھ ہو گی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۳۲ : ۱۰).[ساز + سِینگ (رک) + ڑا ، لاحقۂ تکبیر / تحقیر].

--- کا پَرْدَہ امذ.
(موسیقی) ساز کی ترکیبِ مجموعی کا کوئی جُزو جس سے سبتک کی کوئی معین آواز دیتا ہے.
گر کوئی پڑھنے لگے بزم غنا میں میری نظم
کان کا پردہ وہیں بن جائے پردہ ساز کا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۵).

--- کار صف.
ساز ترتیب دینے والا ؛ دُھن بنانے والا. ہم نے جامعہ میں ایک آکسڑا بنایا تھا اس کے تین سازکار اس وقت یاد ہیں. (۱۹۷۱، ذکر یار چلے ، ۳۱۰).[ساز + ف : کار ، کردن ـ کرنا].

--- کاری امث.
ساز ترتیب دینا ، دُھن بنانا ، ساز کار کا کام. ہمارے قومی ترانے میں ساز کاری کا کام خود نغمہ نگار ہی کو اپنے ذمّہ لینا پڑا تھا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۷۷).[ساز + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا محاورہ.
۱.(i) میل جول رکھنا ، ربط ضبط رکھنا ، نبھانا ، بنا کر رکھنا.
جو بے دماغی یہی ہے تو بن چکی اپنی
دماغ چاہیے ہر اک سے ساز کرنے کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۵۹).
دُشمن سے ساز کرنا پھر ہم سے ناز کرنا
یہ بھی کوئی طریقہ کیا یہ بھی کوئی خُو ہے
(۱۹۱۹ ، درِ شہوار ، ۹۵) . **(ii) سازش کرنا ، جوڑ توڑ کرنا .**
فوج کشی ہوئی کارگزار دغا باز مل گئے حریف سے ساز کیا . (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲۲۱). بھرے چوک کے لوگ دربارگاہ پر جو بیٹھے تھے ان سے ساز کرنے کا اِرادہ رکھتا تھا . (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۰). **۲.(i) بندوبست کرنا ، اہتمام کرنا ، اِنتظام کرنا ، تیاری کرنا.**
کیے چلنے کا جوں انو ساز بھی
کیے کارواں چلنا آغاز بھی
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۸۳).
کیا باربردار سب ہر قسم سفر کا کیا سازسب ہر قسم
(۱۷۵۶ ، قصۂ کام روپ و کلاکام ، ۲۸).
از قضا ، تاجر ، سفر کا کر کے ساز
جانبِ ہندوستان کے ، لایا ، نیاز
(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۳۵).
ادا کی جماعت سے سب نے نماز
چڑھے اپنے گھوڑوں پہ پھر کر کے ساز
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۱۴). **(ii) سر انجام دینا ، کرنا.**
تب اس وقت او مرد وضو ساز کر
خدا کی عبادت میں باندھی کمر
(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۱).

--- گار صف.
۱. مبارک ، موافق ، لائق.
یو آزما کے دیکھیا ہوں میں بار بار
کہ عاشق کوں نیں ہوتی پند سازگار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶)
گر فخر دو جہاں پہ کروں بسازگار ہے
کیوں کر کہ دو جہاں کا وو صاحب مدار ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۱). اس کی عطوفت کی برکت سے دلوں کے زخم کو جو حادثے کے تیر سے چھد گئے تھے مرہم سازگار بنایا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۵۰).

دیکھ اپنا حالِ زار منجم ہوا رقیب
تھا سازگار طالعِ ناساز دیکھنا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۸).
تمام حُسن کی دُنیا تمام کیف و سرور
زمانہ بھی ہو اگر سازگار کیا کہنا
(۱۹۳۲ ، عروسِ فطرت ، ۳۸). جب میں نے ادب کے میلان اور عوام کے مزاج کو سازگار نہ پایا تو ... اپنے حجلۂ سیمیں میں سمٹ آیا. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۰۷). **۲. بنانے والا ، مدد گار ، سُدھارنے والا.**
اوسکو کفیل سب جہان جان رہا ہے بیگماں
دیر کا سازگار ہے جلّ جلالہ وہی
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۱۹۹). یہ فقرہ لکھنوی شاعری کی اس دور کی یادگار ہے جو سعادت یارخاں رنگین اور جان صاحب کی شاعری کے لیے سازگار ثابت ہوا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۴۰). [ساز + گار (رک)].

ـــــ گاری اث.
۱. اِتحاد ، موافقت ، محبت. شہدوں نے کھڑے ہو کر ایک آواز دی کہ سازگاری ہو. (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۴). **۲. مدد ، اعانت.** کارسازی ستم رسیدوں کی اور سازگاری محنت کشیدوں کی بہترین عبادت سے ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۶۳). [ساز + گار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گانْٹھ (ـــــ غنہ ، سک ٹھ) امذ ؛ رساز ساٹھ گانٹھ.
گٹھ جوڑ ، سازش. میں نے ساز گانٹھ شروع کیا مگر وہ اتنی سیانی تھی کہ کبھی کسی بات کا پتا نہیں دیا. (۱۹۱۴ ، حُسن کا ڈاکو ، ۲ : ۲۲). [ساز + گانٹھ (رک)].

ـــــ گَر (ـــــ فت گ) صف مذ.
(سازگری) **باجے بنانے والا کاریگر** (ماخوذ: ا پ و ، ۴ : ۱۵۷). [ساز + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ گَری (ـــــ فت گ) اث.
۱. (ساز گری) **باجے بنانے کا پیشہ** (ا پ و ، ۴ : ۱۵۷). **۲. ایک راگ کا نام جو امیر خسرو کی ایجاد بتائی جاتی ہے۔ یہ پوربی ، گورا ، گن کلی اور ایک فارسی راگ سے مرتب کی گئی ہے.** مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ ... سازگری باخرز ، مشاق اور موافق میں نام رکھ دیا ہے. (۱۹۲۹ ، امیر خسرو ، ۳۳۹). امیر خسرو نے کئی راگ مثلاً سنام ، غنم ، زیلف ، سازگری ... وغیرہ ایجاد کیے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۵۶۴). خسرو کے ایجاد کردہ راگوں کے نام مجیر ... سازگری ، منعم. (۱۹۸۶ ، اُردوگیت ، ۵۰۱). [ساز + گر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ گِیری (ـــــ ی مع) امذ.
رک : **سازگری** (۲). حضرت امیر خسرو ... بعض راگوں کے موجد تھے مثلاً زلف ، سرپروا ، سازگیری وغیرہ. (۱۹۳۰ ، گلشنِ ترنم ، ۱۳). [ساز + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مِلانا محاورہ.
راگ ، راگنی کے مطابق ساز چھیڑنا ، مختلف سازوں کے سُروں کو ہم آہنگ کرنا اور طربوں وغیرہ کو کِھسکا کر راگ یا راگنی کے مطابق درست کرنا. محمد اعظم وغیرہ کے سازندے بھی آ گئے اور سازوں کو مِلانے لگے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۷). برآمدے میں اُستاد ساز مِلا رہے ہیں. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۵۱). وملا کچھ گنگنائی تو خان صاحب ذرا سنْبھل کر بیٹھے ۔ انہیں وملا میں کوئی جوہر نظر آیا ۔ سازندوں سے کہا ساز مِلاو. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۴۸).

ـــــ مِلْنا محاورہ.
ساز مِلانا (رک) کا لازم. ساقیانِ ماہ رخسار و رقاصانِ گلعذار حاضر ہیں۔ساز ملے ہوئے. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۶ : ۳۷).

ـــــ نَوازی (ـــــ فت ن) اث.
ساز بجانا. چنگ سے سازنوازی ، حرف سے شعر و ادب اور صوت سے فنِّ موسیقی مراد ہے. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۶۸). [ساز + ف : نواز ، نواختن ۔ بجانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ وار صف.
سازگار ، مُبارک ، مسعود ؛ زیب دہ.
سزاوار شاہی کوں ہے ساز وار
ہنرمند چوسار ہور راز دار
(۱۵۰۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴).
سزا وار شاہی کوں یو ساز وار
ہنرمند جو سارے ہور راز دار
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۷).
ہے سِتم کا شعار تُم کو خُوب
ظلم ہے ساز وار تُم کو خُوب
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۶۸). [ساز + وار (رک)].

ـــــ واری اث.
ساز گاری ، مبارکی.
کی بدی اُس نے جس سے چاہ بدی
نہ ہوئی ہم کو ساز واری شرط
(۱۸۳۸ ، ریاض البحر ، ۱۰۸).
زہرِ غم تیرا بُرا ہو آہ تُو نے کیا کیا
جذبِ الفت سے تھی تجھ کو سازواری ہائے ہائے
(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۶۹). [ساز + وار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ و آہَنْگ (ـــــ و مج ، مدا ، فت ہ ، غنہ) امذ.
آلاتِ موسیقی اور اُن سے نکلنے والے سُر وغیرہ. کلام حافظ ، پاکستانی ساز و آہنگ کے ساتھ عزیز میاں نے اس خوبصورتی سے پیش کیا کہ تقریب میں موجود ہر شخص فرطِ عقیدت سے جُھوم جُھوم اٹھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ دسمبر ، ۱۱). [ساز + و (حرفِ عطف) + آہنگ (رک)].

---و باز امذ.
رک : **ساز باز.**

نہیں تُم سے سِوا ہمراز کوئی
لگاؤ تازہ ساز و باز کوئی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۷۳). اِنگلستان اور اِسلامی سلطنتوں میں اس طرح نااِتّفاق ڈال دی جائے کہ روس کو انگلستان کے ساتھ ساز و باز کرنے کا موقع ملے. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۳۸۳). [ساز + و (حرفِ عطف) + ... باز (رک)].

---و بَرگ (---و مج ، فت ب ، سک ر) امذ.
اسباب ، سامان ، وسائل.

گر یونہی ڈول ہے تو کب قائم
ساز و برگِ فلاح کیجے کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷).

ساز و برگ آخرکار اپنی گرانباری ہے
دیکھ لو گل کمرِ شاخ کو پشتارے ہیں

(۱۸۳۸ ، ریاض البحر ، ۱۳۲).

نہ نان و نفقۂ فرزند و زن سے خاطرِ جمع
نہ زاد و راحلہ نا ساز و برگ خاطر خواہ

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۲۳)

ساز و برگِ عشرتِ اہلِ تمنّا جل گیا
سوزِ غم سے خُون دل میں جسقدر تھا جل گیا

(۱۹۱۱ ، دیوانِ صفی ، ۲۹).

اسے بھی کر چلو نظّارۂ چمن پہ نِثار
ہے ساز و برگِ نظر ایک قطرۂ شبنم

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۸۶).[ساز + و (حرفِ عطف) + برگ (رک)].

---و سامان (---و مج) امذ.
اسباب ، وسائل ، ساز و برگ. رود احمر کی لہریں فرعون کو اس کے سارے ساز و سامان اور امرائے دربار کے ساتھ ہمیشہ کے لیے نِگل گئیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۶۴). [ساز + و (حرفِ عطف) + سامان (رک)].

---و یَراق (---و مج ، فت ی) امذ.
زین ، لگام ، گھوڑے کی سواری کا سامان. اسپِ کوتل ساز و یراق طلائی و نقری سے آراستہ. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۳ : ۳۷). ڈھول کے سارے امیر کا ساز و یراق اور امیر کا چھرہ تاج گھوڑا وغیرہ سب اٹ گئے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۵۰). [ساز + و (حرفِ عطف) + یراق (رک)].

---ہونا محاورہ.
میل ہونا ، ہم خیال ہونا ، اِتّفاقِ رائے ہونا.

زُلفوں سے اور دِل سے کب تک نہ ساز ہوتا
گر اپنی زِندگی کا رشتہ دراز ہوتا

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۹).

قانون کی نوازشِ باطن سے ساز ہے
ہے پردۂ معاش میں ہندوستان بھر

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۶۲).

تھا سنگِ سرِراہ سے کُچھ ساز نظر کا
لغزش کوئی یونہی نہیں آئی تھی قدم میں

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۳۷).

•••ساز لاحقہ.
بنانے والا ، گھڑنے والا ، ڈھالنے والا ، مُرکّب صفات جو اکثر فارسی میں ہوتے ہیں اور اکثر بطور اسم فاعل مستعمل ہیں ، (اسم کے ساتھ امر یا دوسرا اسم اضافہ کرنے سے).

مر گئے دیکھتے ہی چشمِ فسوں ساز کو ہم
راہ سے آنکھوں کی جادو ترا آیا دل میں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۲۹۴). اگر کسی کفش ساز کو ٹوپی کی ضرورت ہو تو ظاہر ہے کہ اسے کسی کلاہ ساز کی تلاش کرنی چاہئے جس کو جوتی کی ضرورت ہو. (۱۹۰۱ ، علم الاقتصاد ، ۱۰۵). [ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

سازِش (کس ز) امث.
۱. خُفیہ تدبیر یا کاروائی ، کسی بُرے یا ناجائز مقصد کے لئے دو یا دو سے زیادہ افراد میں اِتّحاد و تعاون.

سورج سکھ سوں زیادہ بھی جو کوئی دھرتی ہے لئی تابش
لیا گھر بار سوں اس کے کیا ہوں ملنے کی سازش

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۵).

ہم اسکو بھلا سمجھیں وہ ہم کو بُرا جانے
یہ بات ہے سازش کی کوئی اسے کیا جانے

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۱۱۷). تنخواہ داروں کے حقوق کو بھی نقصان پہنچانے کے لیے سازش کی گئی تھی. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۵۹). لیکن یہ ہمّت کسی کو نہ ہوئی کہ بڑھ کر اس سازش کا پردہ چاک کرے. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۲۵).
۲. سمجھوتا ، میل ، رابطہ.

ہر اک پر بہوت سی نوازش کرے
ہر اک کے سزاوار سازش کرے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱).

انسان سے چاہے کُچھ جو سازش
مہمان ہے کیجیو نوازش

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۷).

ہو سیرِ باغ کُوئے صنم مر کے تانصیب
کی ہے مِرے غُبار نے سازش نسیم سے

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۷۸).

خموشی سے پھر آج دستک اُٹھی ہے
خموشی کی سازش میں دستک ملی ہے

(۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۱۳). اف : کرنا. [ساز + ش ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

سازِشی (کس ز) صف.
سازش سے منسوب، جعل ساز، فریبی. سازشی کارروائیاں جن سے کہ اور مشکلات کا پیدا کرنا مقصود ہو روک جاویں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۲۷). نہ جانے یہاں بیٹھنے والوں کو سازشی اور مُشتبہ کیوں سمجھا جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۳۸). [سازش + ی ، لاحقۂ صفت].

سازَن ہار (فت ز) صف ؛ امذ.
بنانے والے.
غوث قطب کے سازن ہارے پیر پیغمبر تجھی سنوارے
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۵). [ف : سازن ، ساختن ـ بنانا + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سازْنا (سک ز) ف م.
بنانا.

پچھیں بیٹھ کر توں وضو خوب ساز
کہ جوں سازتے ہیں برائے نماز

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۰۵). [ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + نا ، لاحقۂ مصدر].

سازِنْدگی (کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
گانا بجانا ، نغمہ و سرود . جب کہ مطرب حاضر ہوا بادشاہ نے عتاب کیا کہ نہ جانتا تھا تو کہ ... نشاط ... دو قسم پر تھی. ایک نوازندگی ، دوسرے سازندگی. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۴۹). بین کی آواز آنے کے تھوڑی دیر بعد یہ حالت ہوئی اعصابی تاثر ابتدائی سازندگی سے شروع ہو گیا تھا . (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۴۷). [سازندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سازِنْدَہ (کس ز ، سک ن ، فت د) امذ.
۱. **باجا بجانے والا ، سارنگیا ، طبلچی ، سازنواز.**

نوا دھرتا ہوں ہور نوازندہ ہوں
خوش آواز ہوں ، مرد سازندہ ہوں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۳).
ہوا ایک سازندہ حاضر وہاں کہی اس نے تعریف ماژندراں
(۱۸۱۰ ، شاہ نامہ (ترجمہ) ، ۱۴۱) . اس کا جسم راگ بھرا ساز تھا جسے اپنے سازندہ کی تلاش تھی. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۲۰۵). ایک سازندہ رباب بجا رہا تھا. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۱).
۲. **گز سے بجایا جانے والا ساز ، یہ اندر سے کھوکھلا اور بیضوی شکل کا ہوتا ہے. بیچ میں لکڑی ، پھر تار لگے ہوتے ہیں.**

کہوں ڈھولک ، کہوں مردنگ باجی
کہوں سازندہ اور طنبور کاجی

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۳). سازندہ ... یہ ساز سراسر چوبی ہے . (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۸۱) . سرحد اور سندھ کے بعض ساز مخصوص ہیں مثلاً سازندہ اور طنبورہ. (؟ ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۵۴) [ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ندہ ، لاحقۂ صفت فاعلی].

سازِینَہ (ی مع ، فت ن) امذ.
نغمہ ، گت ، دھن. استاد مرحوم ایک سازینے کی ریہرسل کرا رہے تھے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۴۷). پرندوں کی آوازوں سے ایک سازینہ پیدا ہوتا ہے. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۶۸). [ساز + ینہ ، لاحقۂ صفت].

ساس (۱) امث.
بیوی یا شوہر کی ماں ، خوشدامن.

کھلے پھول امید ہور آس کے
بڑی پانو بہو سسرے ہور ساس کے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳).

چھوڑ دولھن کوں اب کہاں جاتا
ساس کے پاس ہوئے فریادی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۲) نہ دیکھنا جوروکا ایسا مجھ پر دشوار نہیں جیسا کہ دیکھنا ساس کا ہے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۷۶)

سن کر یہ غُل دولھن کے بھی آنسو ہوئے رواں
لے کر بلائیں ساس پکاری کہ میری جاں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۹).

تو فوراً بیاہ دوں لیلیٰ کو تجھ سے
بلا دقت میں بن جاؤں تری ساس

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۹۳) . گیتوں میں سوکن سے نفرت ، ساس کا خوف اور اس سے بیزاری ، نند پر غضب اور غصہ اور اس سے پیچھا چھڑانے کی تگ و دو .. موجود ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۴۵). [س : شو ښنرو].

ـــ اُدَھلِیا ، بَہو چِھنَلیا ، سُسْرا بھاڑ جھکاوے پھر بھی دُولہا ساس بہو کو سِیتاستی بتاوے کہاوت.
اپنے گھر کی عورتوں کو کوئی بدچلن نہیں کہتا ، چاہے کیسی ہی کیوں نہ ہوں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ بَڑی بانْس ، نَنَد بَغَل گَنْد کہاوت.
ساس اور نند بری معلوم ہوتی ہیں ، بہو کی ، ساس اور نند سے نہیں بنتی اس لیے انہیں برا سمجھتی ہے. جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ بِن کَیسی سُسْرال ، لابھ بِن کَیسا مال کہاوت.
بغیر ساس کے مرد کے لیے سسرال کچھ نہیں ، جس طرح نفع کے بغیر مال کی کوئی حقیقت نہیں ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ بَہُو کی ہوئی لَڑائی ، سَر کو پھوڑ مَری ہَمْسائی کہاوت
دوسروں کے جھگڑے میں دخل دینے سے نقصان ہوتا ہے یا اُٹھانا پڑتا ہے (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

ـــ بَہو کی ہوئی لَڑائی ، کَرے پَڑوسَن ہاتھاپائی کہاوت
جھگڑا کسی کا ہو ، لڑے کوئی (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

ـــ جھانکے توئیں توئیں ، بَہو چَلی بَیکُنْٹھ کہاوت.
اُلٹی بات ہے کہ ساس گھر میں رہے ، بہو تیرتھ جاترا جائے ، حالانکہ بوڑھی عورت کو جانا چاہیے (جامع الامثال).

ـــ چھوٹی ، بَہُو بڑی کہاوت.
بہو ساس پر حکومت کرے ، اُلٹا زمانہ ہے کہ بڑوں پر چھوٹے حکومت کرتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ ری ساس تُجھے پیٹ کا دُکھ ، پَہلے چُولہا ہی یاد آیا کہاوت.
بڑی بوڑھی عورتیں جب کسی نئے مکان میں جائیں تو پہلے چولہے کی جگہ دیکھتی ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سے بَیر بَہُو سے ناتا کہاوت.
اپنوں سے دشمنی ہے اور غیروں سے تعلق ، اُلٹا معاملہ ہے (جامع الامثال).

---سے توڑ ، بَہُو سے ناتا کہاوت.
ساس کی موجودگی میں بہو کا کیا دخل ہے، بڑوں کو چھوڑ کر چھوٹوں سے میل بڑھانا بے فائدہ ہے(جامع الامثال ؛ عِلمی اُردو لُغت).

---کا اوڑھنا ، بَہُو کا بِچھونا کہاوت.
بہو کے ساتھ ساس کی بے دردی(جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کَلیجے کی پھانس اَور نَند بِجلی بَسَنت کہاوت.
دونوں تکلیف دہ ہیں. بیٹی میاں کی بیوی ہی نہیں ، ساس کی بہو اور نندوں کی بھاوج بھی بن رہی ہے اور ہندوستان کا تمدن ان تعلقات کا فیصلہ ساس کلیجے کی. پھانس اور نند بجلی بسنت جیسے الفاظ میں کر چکا ہے. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۳۶).

---کوٹھے ، بَہُو چَبُوترے کہاوت.
ساس کی غیر موجودگی میں بہو جو چاہے کرتی ہے(جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کوٹھے پَر کی گھاس کہاوت.
بہو ساس کو اچھا نہیں سمجھتی بلکہ فضول سمجھتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کونہیں پائنچے، بَہُوچاہے تَنبُواورسَرائچے کہاوت.
جہاں بہو بہت شیخی خور ہے وہاں کہتے ہیں ، غریبی میں امیری کے ٹھاٹھ باٹھ چاہنے والے کے متعلق کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی چیری سب کی جھیڑی کہاوت.
جو ساس کی خِدمت کرے وہ سب پر حکومت کرتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی رِیسی پتوہ کے ماتھے کہاوت.
بہو عموماً ساس کی نقل کرتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کے اوڑ اوڑھنا ، پتوہ کے پچھو کہاوت.
رک : ساس کا اوڑھنا ، بہو کا بِچھونا (جامع الامثال).

---کے آگے بَہُو کی بَڑائی کہاوت.
بے موقع نامناسب بات ، ایسی بات کرنا ، جو دوسرے کو ناگوار گزرے جیسے ساس کے سامنے بہو کی بُرائی کرو تو خوش ہوتی ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کے پُوت سَب ہی بَرابَر کہاوت.
دونوں ایک جیسے ، دونوں میں کوئی فرق نہیں. آپ نے ساس کے پُوت سب ہی برابر پر عمل فرما کر دو حقیقی بھائیوں کو بھی سلک تزویج میں اس طرح مزدوج فرمایا کہ بھائی کو بھائی کی خبر نہ ہوئی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۲ : ۱۰).

---گئی گانو ، بَہُو کَہے میں کیا کیا کھاؤں کہاوت
ساس کی غیر موجودگی میں بہو مزے اُڑاتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---گھر جَنوائی کُتّا ، بہن گھر بھائی کُتّا کہاوت.
دونوں کی ذِلّت ہوتی ہے. دِلّی والوں کی ایک مثل ہے ساس گھر جنوائی کتّا ، بہن گھر بھائی کتّا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۸۳).

---لُکالُکا ، بَہُو بکابکا کہاوت.
ساس جو بات چُھپ چُھپ کر کرتی ہے ، بہو کُھلَم کُھلّا اس کو کرتی ہے (جامع الامثال).

---مَرگئی اَپنی رُوح تونْبے میں چھوڑ گئی کہاوت.
اس موقع پر کہتے ہیں جب ساس کا رعب بہو پر اس کے مرنے کے بعد بھی قائم رہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---مَری، بَہُو بیٹا جایا، اس کا ٹوٹا اس میں آیا کہاوت.
ایک میں نقصان ایک میں فائدہ ہو کر حساب مساوی ہو جاتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---موری مَرے ، سُسَر مورا جئے ، نَئی بَہُوریا کے راج بھئے کہاوت.
ساس مر جانے تو بہو کے مزے ہو جاتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---موئی ، بَہُو بیٹا جایا ، واکا پَلٹا واپس آیا کہاوت.
حساب برابر ہوا ، ایک جگہ نقصان ہوا تو دوسری جگہ فائدہ ہو گیا (جامع الامثال).

---میری گھر نَہیں ، مُجھے کسی کا ڈَر نَہیں کہاوت.
جب کوئی نگراں نہیں تو میں آزاد ہوں ، سر دھرے کا سب کو خوف ہوتا ہے (لغات النسا ؛ مہذب اللغات).

---نَہ نَندی ، آپ ہی آنَندی کہاوت.
نہ ساس نہ نند ، مزے میں ہے وہ عورت جس کے ساس نند نہ ہو (جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہندوستان).

ساس (۲) امذ ؛ امث.
۱. ٹماٹر وغیرہ کا وِلایتی ترکیب سے بنایا ہوا ہلکے مسالے کا چاشنی‌دار قوام جوکھانےکی چیزوں کے ساتھ ذائقے کے لیے ملا کر کھایا جاتا ہے، خاص ترکیب کی وِلایتی چٹنی.انگریزی دستور ہے کہ مچھلی کو مکھن سے لگا کر کھاتے ہیں ... ساس یا لمن جوس کے ساتھ کھانا خُوب ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۶۱). مٹن کے واسطے یہ بہت خُوب ساس ہے.(۱۹۰۸ ، خوانِ ہندی ، ۲۶۳). ساس (Sauce) ایک قِسم کی چٹنی کے لئے صرف بات چیت میں مُستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰). ۲. سالن ، شوربا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[انگ : Sauce].

---پان / پیان (---/کس پ) امذ.
دستہ دار چوڑا گول برتن جو انڈا وغیرہ تلنے یا بُھوننے اور پکانے

کے کام آتا ہے. ساس پان کو اچھی طرح ڈھک کر ... بائل کرو . (۱۹۰۸ ، خوانِ بندی (ترجمہ) ، ۱۶۳). یہی حال اس کے مرکب ساس پیان کا بھی ہے - جو تلنے کے ایک برتن کے لیے بول چال میں آتا ہے . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰) . [انگ : Sauce-Pan] .

ساسانی صف.
ایران کے بادشاہ، ساسان (اردشیر بابکان کے باپ) کی طرف منسوب یا متعلق؛ مراد: ایرانی.

یا نہیں ہے مُرقع و کشکول
تا کروں تازہ رسم ساسانی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱۹) . ساسانیوں کے علم و دانش کی حکایتیں مشہور ہیں . (۱۹۲۳ ، خیال ، داستانِ عجم ، ۱۱) . [ساسان (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

ساسَر/ساسَرُو (فت س) امث.
ساس.

کس لک بیوں کسی کی پاس
نہ پیوکا کوئی نہ ساسر اس

(۱۵۰۳ ، نوسر ہار ، ۶۵). [ساس (۱) (رک) کا قدیم املا] .

---سانْسا مَت کَرے، دیکھ تَھریڑا کام تھوڑے کو بہتا کرے ، دین لگے جب رام کہاوت.
ساس گھبرا نہیں کہ کام مندا ہے ، جب خدا دینے کو آتا ہے تو تھوڑا بہت ہو جاتا ہے (جامع الامثال).

---کارَن بید بلایا ، سَوت کہے تیرا دَھگڑا آیا کہاوت.
ساس کے علاج کے لیے طبیب بلایا تو سوت نے اُسے سوت کا یار بتایا ، جب نیک کے بدلے بدگوئی کے سبب اُلٹا الزام اُٹھانا پڑے تو کہتے ہیں (جامع الامثال).

ساسْرا (سک س) امث.
سُسرال ، ساس ، خوش دامن کا گھر.

کہا میں اما کو رضا دو مجھے
سِکھا سَاسرے کی نصیحت مجھے

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ بندی ، ۱۱۰). [سُسرال (رک) کا بگاڑ] .

---سُکھ باسْرا کہاوت.
دلہن کو کہتے ہیں کہ سُسرال میں آرام ملے گا (جامع الامثال).

---تیرے سُہاگ ، ماتھے تیرے بھاگ ، باپ کے تیرے راج ، تو بَیٹھی بَیٹھی جھانک کہاوت.
ساس اُس بہو کو کہتی ہے جو باپ کی امارت کی شیخیاں مارے کہ وہاں سے تو تجھے کچھ ملتا نہیں، سسرال ہی میں تُجھے آرام ہے (جامع الامثال).

ساسَرلَیٹ (فت س ، سک ر ، ی لین) امث.
ایک قسم کا عمدہ نرم اور باریک ریشمی کپڑا جو عموماً استر اور گوٹ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے. آب رواں کی کُرتی تک ان کے بدن کو کاٹتی ہے ساسرلیٹ کی اِکلائی سے شانہ ٹوٹا جاتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیالاتِ آزاد ، ۱۴۴) . [انگ : Sarcenet (رک) کی تارید] .

ساسُل (ضم س) امث.
(عو) ساس ، خوش دامن.

رسموں کا باندھا بنا میرا ری رسموں کا
گود کھیلیا تیرا مری ساسل

(۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۸۲). [ساس + ---ل (زائد)] .

ساسَن (فت س) امذ.
حکومت.

گولی ، لاٹھی ، پیسہ ، ساسن
اُن کے آگے ہارے سائیں

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دل وحشی ، ۱۳۰). [س : شاسن शासन] .

ساسُو (و مع) امث.
خوش دامن ، ساس (عموماً گیتوں میں).

دونو اندھے ماریں سو اس کو کُچل
فضیحت کری اپنی ساسو اُگل

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ بندی ، ۱۱۶).

ڈھائی پونی کچا سُوت
میں باندھوں ساسو کا پُوت

(۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۸۶) . [ساس (رک) کی ایک صورت] .

ساشٹانْگ (سک ش ، غنہ) امذ ؛ م ف.
(ہند) تسلیم کی غرض سے جھک کر جسم کے اعضا (پیشانی، چھاتی ، کندھے ، ہاتھ ، پانو) سے زمین کو چھونے کا عمل ، جبہہ سائی ، سجدہ ریزی ، ادب کے ساتھ ، باضابطہ. گوکل کی دھونی دو پھر تین بیر پر کمّا کر کے ساشٹانگ ڈنڈوت دو. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۶) . میں تو ان کو ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا ہوں . (۱۹۵۵ ، مدرا راکشس ، ۲۲۸). [س : साष्टांग (س ـ ساتھ + اشٹ ـ آٹھ + انگ ـ عضو)] .

ساطِع (کس ط) صف ؛ امذ (مث : ساطِعہ).
روشن ، درخشاں ، چمکنے والا ، نمایاں ، واضح.

سو اوس باعثِ ہوئی حُجّت یہ قاطع
ہوئے ختم النّبی یہ مہرِ ساطع

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۲۸۸).

نور چہروں سے تو مانندِ قمر ساطع تھا
ہونٹ جُنبش نہ لبوں کو کہ ادب مانع تھا

(۱۹۳۲ ، خمسۂ مُتحیّرہ ، ۳ : ۶۷).

شکور و شاکر ، مُذکر و ذاکر
ساطع و لاطع ، زاہر و باہر

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۱۰۳). [ع : (س ط ع)] .

ساطُور (و مع) امذ.
چُھرا ، بغدا ، پیش قبض ، دشنہ.

لاکھوں ہی معانی کو کیا قتل پر افسوس
سُوجھی نہ تجھے دشنہ و ساطور کی گردن
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۵۴).
المدد اے خضرِ بطحا ، زندگی دشوار ہے
ہجر میں ہر سانس کہتا ہے کہ میں ساطور ہوں
(۱۹۱۹ ، دُرِشہوار ، بیخود ، ۳۶). [ع : (س ط ر)].

ساعات امث ؛ ج.
ساعتیں ، گھڑیاں. وہ شگوفہ جس پر نام ثبت تھا ہنگام روز ہر ساعت میں ساعات کواکب ہفتگانہ کے رنگ کے موافق رنگ بدلتا تھا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۰۹). اب سعی و تدبیر کا وقت جا چکا تھا اور آخری ساعات سر پر تھیں. (۱۹۵۸ ، آزاد (مولانا ابوالکلام) ، انتخاب الہلال ، ۳۶۵) . اور کون ہے جو اپنی زندگی کے لمحات و ساعات کو اپنے سامنے پھیلا کر کہے. (۱۹۷۳ ، النبی ، ۱۲). [ساعت (رک) کی جمع].

ساعاتی صف.
گھڑی ساز. آج کل نہیں بلکہ جب سے گھڑی مسلمانوں میں موجود ہے یعنی دوسری صدی سے گھڑی ساز کو ساعاتی کہتے ہیں. (۱۹۵۳ ، سلیمان ندوی ، مکتوبات سلیمانی ، ۱ : ۱۴). [ساعات + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساعَت (فت ع) امث.
۱. **وقت ، مُدّت ، زمانہ.**
تمھیں بن ایک دن سو برس بیتے
یک ساعت تیری اندوہ کیتے
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۱).
فیض تیرا عیاں ہو جس ساعت
بحر کا پُر گھر کرے دامن
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۲). ایک ہی ساعت میں بادشاہ دکن کو اور شاہزادہ اجمیر کو روانہ ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵:۵۹۳). آغازِ نبوت کے کسی خاص وقت اور مخصوص ساعت میں یہ منصب رفیع ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۵۵). یہ وہ روح پرور ساعت ہوتی ہے جب جگمگاتے ہوئے چاند کی روپہلی کرنیں کیرتھر کی پہاڑیوں کو چومتی ہوئی رُخصت ہوتی ہیں. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۶۶). ۲. **(کسی کام کے لیے) مناسب یا مبارک وقت.** جہاں بخش بادشاہ کوں راضی کر کے ساعت بیاہ کی مقرر کرتی ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۵).
ناگہ نگہ جو لاش پہ قاسم کی جا پڑی
ساعت وہ گزری اہلِ حرم پر بہت کڑی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۸۱). پنڈت جی... پوتھی پترے سے ساعت کا بچارا کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۴ : ۹). ۳. **وقت کی کوئی اِکائی ، گھنٹا ، لمحہ یا دقیقہ ، مُختصر وقفہ ، تھوڑی دیر.**
گر کریں گے عدل یک ساعت تمیں برحکم شرع
بے حساب ارزانی ہووے گا تمن کوں بخت و جاہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۴).
ہوا ہے جب ستی پروانہ دل اے شمع رُو تیرا
نگہ تجھ چشم کی جاتی ہے بہر صاد ہر ساعت
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۱).
عروجِ ہستیٔ فانی پہ کیا سرگرم عشرت ہوں
فروغِ چند ساعت ہے یہاں مثلِ شرر اپنا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۵۵). ۴. **وقت بتانے والا آلہ ، گھڑی یا گھنٹہ.** یعنی وہ زمانہ جو چاہے کہ ساعت یعنی کلاک یا گھڑی میں ظاہر ہو. (۱۸۴۲ ، علم ہیئت اردو (ترجمہ) ، ۱۶۰). ۵. **(فلسفۂ اسلام) قیامت کا دن ، روزِ حساب** (ماخوذ : لغاتِ ہیرا). [ع].

---بچارْنا محاورہ.
زائچہ وغیرہ دیکھ کر کسی کام کے لیے موزوں وقت دریافت کرنا ، مبارک ساعت تلاش کرنا . پنڈت جی بہت کم پڑھاتے تھے ، زیادہ تر پوتھی پترے سے ساعت بچارا کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۴ : ۹).

---بُرْج (---ضم ب ، سک ر) امذ.
گھنٹہ گھر. زیادہ اہم حصار قبی ہے جو ساعت برج (گھنٹہ گھر) کے پہلو میں ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۰). [ساعت + بُرج (رک)].

---بہ ساعَت م ف ؛ رک ساعت بساعت.
ہر لمحہ ، ہر گھڑی ، بار بار ، گھڑی گھڑی.
تُجھے بس ہے دنیا میں او کینہ خواہ
اولیا وے گا ساعت بساعت سپاہ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۲۸). اوہام تمہیں ساعت بساعت زیادہ نڈھال کرتے جاتے ہیں. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۱۲۳).
برابر ہوتے ہیں ساعت بہ ساعت غش پہ غش طاری
گزرتی ہیں ترے عاشق پہ فرقت کی شبیں بھاری
(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۸).

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
موقع پرستی ، ابن الوقتی . اُردو کو بیرنگ کہہ کر فارسی کا دعویٰ دایر کر دیا یہ محض ساعت پرستی یا مصلحتِ وقت ہے. (۱۹۳۳ ، منشوراتِ کیفی ، ۲۳۹). [ساعت + ف : پرست ، پرستیدن - پُوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹَلْنا ف ل.
وقتِ مُقَرّرہ کا ٹلنا ، موت کے وقت کا ٹلنا.
اے قدر تجھے موت عبث کھلتی ہے
ساعت بھی حساب سے کہیں ٹلتی ہے
(۱۸۸۴ ، قدر بلگرامی (مہذب اللغات)).

---ٹھہرانا محاورہ.
وقت متعین کرنا (تقریب یا سفر یا کسی اور امر کا) (نوراللغات).

---دِکھانا محاورہ.
سعد و نحس دریافت کرنا. اسی واسطے ہر کام ... پوچھ کر اور ساعت دکھا کر کرتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۰۳).

---دیکھنا محاورہ.
زائچہ کی رُو سے سعد و نحس دیکھنا ، علم نجوم کی رُو سے کوئی کام کرنے کے لیے اچھا بُرا وقت دیکھنا (مہذب اللغات).

---دینا محاورہ.
منجم کا کسی کام کے لیے مناسب یا سعد گھڑی بتانا.

قسم ہے کی پنڈت تُجھے گنگ کی
تو ساعت دے جلدی سے اس جنگ کی

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۴۹).

---ساز صف.
گھڑی درست کرنے والا (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۴).
[ساعت + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

---سَعْد کس صف(---فت س ، سک ع) امث.
نیک گھڑی، مبارک ساعت. روشن ذکی نے اصطرلاب سے ارتفاع آفتاب ملاحظہ کیا. ساعتِ سعد نظر آئی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۴۸). [ساعت + سعد (رک)].

---شَناس (---فت ش) صف.
وقت شناس ، مبارک گھڑی نِکالنے والے ، نجومی.

ساعت شناساں دنگ ہیں عشاق کے احوال سوں
یک یک گھڑی تجھ ہجر کی ہے سال و ماہِ عاشقاں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۰). [ساعت + ف : شناس ، شناختن ـ پہچاننا].

--- کَڑْنا محاورہ.
رک : ساعت دیکھنا

فکر کُوچ کی جب کنور نے کریں
بُلا پنڈتوں کو سو ساعت کریں

(۱۷۵۲ ، قِصۂ کامروپ و کلاکام ، ۲۸).

---ماری جانا محاورہ.
وقت ختم ہونا ، وقت گزرنا. ذرا دم تو آنے دو. نہانے کی ایسی کون سی ساعت ماری جاتی ہے (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۴۹).

---مَوعُودَہ کس اضا(---و لین ، و مع ، فت د) امث.
موت کی گھڑی ، مرنے کا وقت ، مقررہ گھڑی ، مقررہ وقت. غرض ایک سال کی پیہم اور سخت علالت کے بعد ساعتِ موعودہ آ پہنچی. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۷۰۷).[ساعت + موعود (رک) + ہ ، لاحقۂ صفتِ تانیث].

---نُجُومی کس صف(---ضم ن ، و مع) امث.
مُختصر عرصہ ، چند لمحے. نظم میں یہ استعداد تھی کہ ایک ساعت نجومی میں سو شعر موزوں کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۴۲۷). [ساعت + نجُومی (رک)].

---نِکالْنا محاورہ.
ساعت بچارنا ، مبارک وقت تلاش کرنا ، شبھہ گھڑی معلوم کرنا.

سبھوں نے سُنا یہ جواب و سوال
لگے کہنے پنڈت تُو ساعت نِکال

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۴۹).

---نُما (---ضم ن) امذ.
گھڑی ، وقت دیکھنے کا آلہ. ہر ایک صنعتوں میں نئی نئی اِختراع کرتا ، چنانچہ انوٹھی انوٹھی شیردہاں توپ ، دو نالی ، سہ نالی ، قینچی ، چاقو یا ساعت نما ، ایسی کہ تیر اور گولی ان پر اثر نہ کرے بنواتا. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۶۱۶). [ساعت + ف : نُما ، نمودن ـ ظاہر کرنا].

---نیک کس صف(---ی مج) امث.
اچھی گھڑی ، اچھا وقت. اِتّفاق ایسا ہوا کہ بادشاہ کے پری چہرہ نام بیگم تھی تس کے پیٹ رہا ، کیتک دِنوں میں ساعتِ نیک میں بادشاہ کے بیٹا ہوا. (۱۷۴۶؟ ، قِصۂ مہر افروز و دلبر ، ۷).

بدگمانی سے ہوا طفلِ برہمن کیوں گرم
ساعتِ نیک جو پُوچھی تو قیامت آئی

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

گھڑی جب ملی مُجھ کو ، میں نے یہ جانا
مرے بخت کی ساعتِ نیک آئی

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۲۰۰). [ساعت + نیک (رک)].

ساعَتی (فت ع) صف.
ساعت (رک) سے منسوب یا س سے متعلق گھڑی کا ساعتی اور دقیقے والا کانٹا جس نقطۂ طبق میں دونوں مجتمع ہوتے ہیں. (۱۸۳۳ ، مِفتاح الافلاک ، ۱۴۷) یہ ایک ساعتی چمک سے وجود میں آتی ہے. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۲).
[ساعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساعِد (کس ع) امث ؛ امذ.
۱. **پہنچے سے کہنی کے نیچے تک کا حِصہ ، کلائی ، ہاتھ.**

مُسلّم ہے دلگیر ہور بے قرار
وجاہت منے عین ساعِد کے سار

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۰).

کہوں کیا وو ساعِد کی تعریف میں
زبان لال ہے اس کی توصیف میں

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۱۹).

بازوے مرفق و ساعِد بھی ہر اک زار ہوا
بات رنجش سے اٹھانا تُجھے دشوار ہوا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۳۰۶).

سینہ و ساعِد و لب و رُخ سے
پھر فسانے بنا رہی ہے رات

(۱۸۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۶). ۲ (**تصوّف**) (**صفت**) **قُدرت اور قوّت** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۴۰). [ع : (س ع د)].

---سِیمِیں کس صف(---ی مع ، ی مع) امث.
گوری کلائی ، سفید و سڈول بانہہ ، خوبصورت ہاتھ. شہزادی نے یہ انداز اِختیار کیا کبھی روزنِ دیوار سے ذرا اُنگلی دِکھائی ،

کسی روز انگوٹھا، کبھی پنجہ نِگاریں، کبھی ساعِدِسیمیں چمکا دیا. (۱۸۸۲ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۹۲).

ساعدِ سیمیں ، ساقِ بلوریں
آگ کا دریا برف کا شعلہ

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۵۹). [ساعِد + سیمیں (رک)].

ساعِدی (کس ع) صف.
کلائی سے منسوب یا متعلق. اسی طرح پر ان کناروں سے بنے ہوئے زاویوں کو ساعِدی زاویہ ... کہا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۲). [ساعِد + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساعِقَہ (کس مع ع ، فت ق) امث.
آسمان سے گِرنے والی بجلی ، بجلی کی کڑک.

ساعِقہ بن کے اجل آ گئی جانبازوں کو
قہقہے اور حضور آپ نے مارے ہوتے

(۱۸۹۳ ، مرقع زیبا ، ۸۹).[رک : صاعقہ جو اس کا صحیح اِملا ہے].

ساعی صف ؛ امذ.
۱. کوشاں ؛ دوڑ دُھوپ کرنے والا ، کوشش کرنے والا. دُشمن اظہارِ عیوب میں پروا نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے افشا کرنے میں اکثر ساعی ہوتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۳۷). تعجب ہے تم ان کی رہائی کے ساعی ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۸). وہ جب تک حیدرآباد میں رہے جامعہ عثمانیہ کی کامیابی اور ترقی کے لیے ساعی رہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۶۸). وہ اس بات کا ساعی تھا کہ مُسلمان انگریزی نہ پڑھیں. (۱۹۷۵ ، مسلمانانِ پنجاب کی تعلیم ، ۹۹). **۲. عیب جُو ، نکتہ چیں.** وصیّت دُوسری یہ ہے کہ ساعی اور چُغل خور کو اپنی محفل میں بار نہ دے. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲۸). **۳. مددگار ، معاون ؛ ساتھی.** ان میں پولیس کانسٹیبل بھی شریک تھا جو تھانہ دار کے لڑکے کا ساعی تھا. (۱۹۳۶ ، خُدائی راج ، ۱۸). [ع : (س ع ی)].

ساعِیانَہ (کس ع ، فت ن) صف.
پُر مشقّت ، محنت طلب. قریب کے کمرے میں نوکر ، دن کا کام ختم کر کے گہری نیند (حیاتِ ساعیانہ کا انعام) سو رہا ہے. (۱۹۰۸، خیالستان ، ۸۱). [ساعِی + انہ ، لاحقۂ صفت].

ساعِیر (ی مع) امذ.
کوہِ مسیح. توریت میں ہے کہ اللہ آیا سینا سے اور چمکا ساعیر سے اور بلند ہوا جبل فاران سے(۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱ : ۳۸۰).

طُور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا
نیّرِ فاراں ہوا تُم پہ کروروں درود

(۱۹۰۵ ، حدائقِ بخشش ، ۲ : ۹). [ع].

ساغَر (فت غ) امذ.
پیالہ ؛ (کنایۃً) شراب کا پیالہ ، جام.

جیوں دہن کے لب میں ہے اثر تیوں کیا انگوری منے میں ہے
تو لب کے ساغر کے انگے ساغر کوں ساغر نا کہو

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۰۸).

پرت کی بزم میں تا سُرخ رُوئی مُجھ کوں ہو حاصل
نین سوں اپنے دے ساغر شرابِ ارغوانی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتھ سے لیجو کہ چلا میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۱).

کیوں گردشِ مدام سے گھبرا نہ جائے دل
انسان ہوں ، پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

یہاں میں ہوں نہ ساقی ہے نہ ساغر ہے نہ صہبا ہے
یہ میخانہ ہے یاں پر معصیت سے باخبر ہونا

(۱۹۳۲ ، سرودِ زندگی ، ۱۰۳).

ہم ہیں وہ ساغر کہ بے بھی ڈھلی کے پیمانہ بنے
ہم نہیں وہ پی کے جو دو گھونٹ دیوانے ہوئے

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۳۸). [ف].

---جَم کس اضا (---فت ج) امذ.
جامِ جم.

گِر گئے کُچھ مرے پیمانۂ دل سے قطرے
انکشافات ہوئے ساغرِ جم سے پیدا

(۱۹۲۳ ، نقوشِ مانی ، ۹۹).

جنونِ عشق کی پھر کیوں نہ پرورش ہوتی
مُجھے تو کاسۂ اُمید ساغرِ جم تھا

(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۱۰۸). [ساغر + جم (عَلَم)].

---جَمشید کس اضا (---فت ج ، سک م ، ی مج) امذ.
رک : ساغرِ جم.

روشن ہے سبب عشق کے کیفیتِ عالم
آئینۂ دل ساغرِ جمشید ہوا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۴۷). [ساغر + جمشید (عَلَم)].

---چڑھانا محاورہ.
شراب کا پیالہ پی جانا.

بوتل شتاب طاق سے بھر خُدا اُتار
ساغر چڑھاؤں نشے کا ہے ساقیا اُتار

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۰).

غالب ہے رنج ہوں تہہ و بالا خُمار کے
ساغر چڑھاؤں آنکھوں پہ اُن کی اُتار کے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷).

---چلنا محاورہ.
شراب کا دور چلنا.

ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۷).

پیرِ مغاں کی ہے یہ کرامات ساقی
یوں میکدے میں ساغرِ بے دست و پا چلے

(۱۸۵۱ ، احسان (مضامین فرحت ، ۶ : ۲۴۶)).

---چَھلکانا محاورہ.
(لفظاً)دادِ مے نوشی دینا ، پینا پلانا. نواب کا پیمانۂ عمر مادۂ اجل سے لبریز ہوا ، فلکِ ستمگار نے ساغرِ مراد کو مے ناکامی سے چھلکایا. (۱۹۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۲۰).

---چھلکنا محاورہ.
جام کا پُر ہو کر کناروں پر سے بہنا ؛ مدتِ عمر کا ختم ہو جانا.
جمشید کا بھی جام ہے کسرا کے طاق پر
کس کس کے دورِ چرخ میں ساغر چھلک گئے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۹۸).

---عُمر لبْریز ہونا محاورہ.
زندگی ختم ہونے کے قریب ہونا ، مرنے کے قریب ہونا.
ہوا لبریز اپنا ساغرِ عُمر
پلایا جام اس ساقی نے بھر کے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶۸).

---کَش (---فت ک) صف.
شراب پینے والا ، شرابی.
ترے جلوے سے ہوں ساغر کشِ خمخانۂ عشرت
تری اک اک ادا بدمست صہبائے جوانی ہے
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۸۳).[ساغر + ف: کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---کھینْچنا محاورہ.
شراب پینا ، مے کشی کرنا.
عاشقو سو خُمِ صہبا سیں تمہیں کیا ہو گا
لبِ ساقی سیں مگر ساغرِ مے مُل کھینچو
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۲).

---گَرْدی (---فت گ ، سک ر) امث.
جام کا ہاتھوں ہاتھ گردش کرنا ، چکّر لگانا. امن و اِتّحاد کے زلالِ آسمانی کی ساغر گردی کے دعوے بھی زبانوں پر جاری رکھیں. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۲۳۱). [ساغر + ف : گرد ، گردیدن ـ پھرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُل کسِ اضا (---ضم م) امذ.
جامِ شراب ، شراب کا پیالہ.
دیکھنے میں یہ ساغرِ مُل ہیں
خاصیت ان میں جامِ وحدت کی
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۳۰۸). [ساغر + مُل (رک)].

---میں بال رہْنا محاورہ.
جام کا چٹخ جانا ، ٹوٹنے کا نشان رہنا، شیشہ درکنے کا نشان بن جانا ، شکست کا نشان برقرار ہونا.
جائے گا تصور تری مژگاں کا نہ دل سے
یہ بال ہمیشہ رہے ساغر میں رہے گا
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۴۴).

---ناب کسِ اضا امذ.
خالص اور صاف شراب کا پیالہ ؛ (مجازاً) شراب کا پیالہ ، جامِ شراب.
ساغرِ ناب نہیں بادۂ انگور نہیں
لبِ جاں بخش نہیں ، نرگسِ مخمور نہیں
(۱۹۴۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۱۰). [ساغر + ناب (رک)].

---نُما (---ضم ن) صف.
پیالے کی شکل کا ؛ جام جیسا. ستونی خلیوں کے درمیان ساغر نما یا مخاطی خلیے افگندہ ہوتے ہیں. (۱۹۳۴ ، عصبیات (ترجمہ)، ۳۳۶). [ساغر + ف : نُما ، نمودن ـ نظر آنا].

---نوش (---و مج) صف.
شراب پینے والا ، جام چڑھانے والا ، شرابی.
وہ چاندنی کہ ہوا قلزمِ ضیا موّاج
بسانِ رعشہ اندام رندِ ساغر نوش
(۱۸۴۲ ، مرآۃالغیب ، ۲۶). [ساغر + ف : نوش ، نوشیدن ـ پینا].

---و مِینا (---و مج ، ی مع) امذ.
پیالہ و صراحی ، شراب کا سامان ؛ شراب کے برتن.
گو ہاتھ میں جُنبش نہیں ، آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹).
آنکھوں سے پیا کرتے ہیں وہ دیرِ مغاں میں
زاہد کے لئے ساغر و مینا نہیں ہوتے
(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۰۱). [ساغر + و (حرفِ عطف) + مینا (رک)].

ساغَری (۱) (فت غ) صف.
ساغر سے منسوب.
تا بہارِ عارضِ گُلرنگ تھی سب ساغری
اب وہ دفتر مثلِ اوراقِ خزاں برہم ہوا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۱). [ساغر + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساغَری (۲) (فت غ) امث.
(لکھنؤ) جانور ، خصوصاً گھوڑے یا گدھے کی مقعد.
ٹھہرا ہو ساغری کے پاس جا کر
گرا لوٹے سے پانی کو زمیں پر
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲).
پیتا ہوں ساغرِ مے ساقی جو میں پیاپے
صد چاک اس الم سے زاہد کی ساغری ہے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۳۶). ایک تیر جوڑ کر کمان میں ماتھے پر شیر کے مارا اور تیر جو ماتھے پر اس کے پڑا ساغری توڑ کر باہر نکل گیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشرُبا ، ۳ : ۳۹۰). وہاں سے جو چلیں گے تو توبہ بھلی ، مُرغِ دل کی چونچ سے گُھس کر ساغری سے برآمد ہوں گے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۴۴ : ۶). [ف].

---چڑْنا محاورہ.
مُشکل میں پھنسنا ، مصیبت میں گرفتار ہونا ، چوتڑ پھٹنا.

ساغری چرتی ہے جب ساق یہاں آتی ہے شمع
تیرے رُخ کے سامنے پروانہ بن جاتی ہے شمع
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۵).

سافِسْطائی (کسر ف ، سک س) صف.
(کنایۃً) بہکانے والا ، مغالطے میں ڈالنے والا ، دلیل ماہر. سافسطائی ، دلیل بازی کی وجہ سے وہ اس کی ماہیت کو ایک دوسرے نقطہ نظر سے دیکھیں. (۱۹۴۶ ، معاشیاتِ قومی ، ۲۲۳).
[سوفسطائی (رک) کا ایک املا].

سافِل (کسر ف) صف.
ترتیب کے لحاظ سے نیچے کا ، زیریں ، (مرتبے میں) فروتر.
کوئی جنسِ سافِل و عالی کہیں
عاشقی و عشق سے خالی نہیں
(۱۷۸۶ ، میر حسن (لغاتِ ہیرا)).
نامُصَفّا ہوں نامُکَدَّر صرف
نا تو عالی ہوں نا تو سافلِ محض
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۵).
زاغِ ماہ و اضطرابِ ماہی اس کے ہیں گواہ
عالی و سافِل کو ہے عشق اس بُتِ گمراہ کا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۴). عالی ہرگز طلبِ کمال نہیں کرتا سافِل ہے. (۱۹۲۵ . حکمۃ الاشراق ، ۲۷۴) . طلسم ٹوٹ چکا ہے ، میں سافِلین کی صف میں سے ہوں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۶۴). [ع : (س ف ل)].

ساق امث.
۱. **ٹخنے سے گھٹنے تک کا حصہ ، پنڈلی.** تیری راناں کی سوں تیری ساق کی سوں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۷).
ہاتھ اور پاؤں مہندی سے سب لال
پھونچے نیم ساق سر کے بال
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۸).
گوری گوری اس کی وہ شفاف ساق
ہمسری آئینہ کو بھی جس کی شاق
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۵).
کسی کی تھی چوٹی چٹائی نُما
پڑے تا کمر بلکہ تا ساقِ پا
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۲۰). نصف ساق تک چوڑیاں پڑی ہوئیں پاؤں میں انگوری بیل کی سلیم شاہی جھوم کر چلتے تھے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۵۱). ۲. **ڈنڈی ، ڈنٹھل جس کی جڑ زمین میں پیوست ہو.** میں نے کہ نام پاک اُس کا برابر نام مبارک اپنے عرش کے ساق پر لکھا ہے. (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب ، ۸۹). اس گھاس میں دو تین ساقیں نکلتی ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۳۵).
یہ گہری نیلی آنکھیں ، یہ سُنبلیں زُلفیں
یہ ساق کیلے کی ڈنٹھل ، یہ بال بھونرے سے
(۱۹۶۱ ، دکانِ شیشہ گر ، ۱۲۹). ۳. (ہندسہ) **ہندسی شکل کا بازو ، وہ خط جو کسی اقلیدسی شکل کے قاعدے سے سمت راس میں نمودار ہو.** قائمہ کی دو ساقوں میں سے ایک کو دوسرے کے نصف میں ضرب دو. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۶۹). دونو ساقوں کے ظرف میں کچھ ہی نسبت ہو. (۱۹۰۰ ، غربی طبیعیات کی ابجد ، ۳۷). جس قدر دکھلائی دینے والی سطحیں دور ہوتی ہیں اسی قدر ساقیں طویل ہوتی ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۲۱). ۴. **چپّل.** رومی نے ایاز کے تین قصے لکھے ہیں جن کا سلسلہ شاخ در شاخ دور تک پھیلا ہوا ہے . (۱) ایاز کا اپنی پرانی پوستین اور چپل (ساق) ایک حُجرے میں مُقفّل رکھنا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۰۵). [ع].

--- بَچّہ (--- فت ب ، شد چ بفت) امث.
پودے کی جڑ کے قریب سے نکلنے والی شاخ ، فاضل ڈنڈی ، ایک پتلی اور لمبی شاخ ہے جو زیرزمینی تنہ کے پتے کی بغل سے زمین کی سطح کے قریب سے نکل کر افقی سمت میں بڑھتی ہے. کلاڈوفوراگلومرلیٹا میں بیخ نما شاخیں ساق بچہ کی طرح پھیل جاتی ہیں. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۶۲). [ساق + بچہ (رک)].

--- بِلّورِیں کسر صف (--- کسر ب ، شد ل ، و لین ، ی مع) امث ؛ صف.
بلور جیسی پنڈلی ، گوری پنڈلی ، خوبصورت پنڈلی.
کیا کہوں ساقِ بلوریں کی صفائی اس کی
شمع گر دیکھے اسے شرم سے آ جائے عرق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۱).
تمہاری زُلف کے ہرمو کو ہیں اک اژدھا کہتے
کریں طوقِ کمر جو یار کے ساقِ بلوریں کو
(۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۲۴۹). تیری ساقِ بلوریں جب زمین سے مس کرتی تھی تو ... دل ایک ستار کی طرح جھنجھنا اُٹھتا ہے. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۲۲).
ساعدِ سیمیں ساقِ بلوریں آگ کا دریا برف کا شعلہ
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۵۹). [ساق + بلوریں (رک)].

--- تُرْشَک (--- ضم ت ، سک ر ، فت ش) امذ.
ایک رُوئیدگی جس کے ننھے میتھی کے پتوں کی طرح بہت کھٹے اور نہایت نرم ہوتے ہیں. اس میں ڈنڈی نہیں ہوتی. ترشی میں ... ضرب المثل ہے ، چوکا (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۹۳).
[ساق + تُرش (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

--- دار صف.
شاخوں والی.
بوٹا ، گلبن ، بیلیں ساق دار
عجب عجب کہ دیکھنا کیسا سنے بھی نہیں
(۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۱۵). [ساق + دار (رک)].

--- رَواں (--- فت ر) امث.
ایک پتلی اور لمبی شاخ جو زمین کی سطح کے قریب پتے کی بغل سے نکلتی ہے ، دونده (ماخوذ : مبادی نباتیات ، ۵۶). [ساق + رواں (رک)].

--- سِیمِیں کسر صف (--- ی مع ، ی مع) صف.
چاندی جیسی پنڈلی ، سفید پنڈلی ، خوبصورت پنڈلی.

لِکھوں صافیٔ ساقِ سیمیں اگر
قلم بھی پھسل جائے کاغذ اُوپر
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰).

وہ رانِ روشن ، وہ ساقِ سیمیں وہ ہاتھ نازک حِنا میں رنگیں
وہ قد قیامت وہ فتنہ قامت ، دِلوں پہ شامت جو ہو خراماں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۳).

ساقِ سیمین حُور تھے وہ ستون
غیرتِ شمعِ طُور تھے وہ ستون
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ سرشار ، ۱۱۹). [ساق + سِیمیں (رک)].

---عَرْش کس اضا(---فت ع ، سک ر) امث.
عرش کا پایہ.

یہ کہتے تھے تھا بس کہ مُشتاقِ عرش
نظر میں نے کی جانبِ ساقِ عرش
(۱۸۳۳ ، مثنویٔ ناسخ ، ۷۳).

دیکھی عجب تابندگی آیا خیالِ بندگی
جا کر قریبِ ساقِ عرش اُلٹی وضو کو آستیں
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۷). [ساق + عرش (رک)].

ساقْچَہ (سک ق ، فت چ) امث.
چھوٹی شاخ. ہر ایک ساقچہ کے وسطانی پہلو سے خیمہ کے آزاد اور چپکے ہوئے کناروں کے اگلے سروں کے درمیانی زاویہ تک آگے کو اور جانبی رُخ میں جانے والا چشمی حرکی عصب ہے (۱۹۴۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۱۲۱). پھولداری کے محور یا ساقچہ کی شاخداری کے لحاظ سے .. دو اقسام تمیز کی جاتی ہیں . (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین‌الدین) ، ۱۳۱) . [ساق + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ساقِط (کس ق).(الف) امذ.
گِرا ہوا ، رد کیا ہوا ؛ موقوف ؛ معزول ؛ مُسترد ؛ زائل ، ضائع ؛ نامعتبر ، ناکارہ ، بیکار.

کہ دراصل ہے چار کانِ صلوات
سو ساقط کئے دو کون خطبے کے سات
(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۵۲). حالتِ جمع میں ساقط ہوتا ہے. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۳۵). بعد وارد ہونے سنت صحیح کے یہ گفتار ساقِط ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۳). یہ تمام اعتبارات ... اس ایک بات کے آگے ساقِط ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۸ ، مسئلۂ شرقیہ ، ۱۱۶). یہ روایات ہی پایۂ اعتبار سے ساقِط ہیں . (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مضامین ، ۶۲) . انھیں اس سے اس لیے اِنکار کرنا ضروری تھا کیونکہ قرآنِ مجید کی ایک معتبر روایت اس سے ساقِط ہوتی ہے.(۱۹۷۰ ، برّش قلم ، ۳۸۰). (ب) صف. ساکن ، رُکا ہوا.

سرد مہری کس کی اختر میں ہوئی
نبض ساقِط اور سینہ برد ہے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۹۳). چہرے پر ہاتھ رکھا تو سرد ، نبض دیکھی تو ساقِط (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳۳). اف : کرنا ، ہونا. [ع : س ق ط].

---ُ الْاِخْتِیار (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک خ ، کس ت) صف.
حکومت یا اقتدار سے معزول ، جس کے اختیارات چھین لیے گئے ہوں ، بے اختیار. شاہ پور کو پورے اختیار حاصل ہیں ، وہ ساقِط الاختیار نہیں ہے.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۶۷۷) [ساقط + رک : ال (ا) + اِختیار (رک)].

---ُ الْاِرْث(---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ر) صف.
وراثت سے محروم. میّت کے بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی ہوں تو اس صورت میں اخیافی بھائی بہن خواہ ایک ہوں یا کئی سب ساقط الارث ہوں گے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۵۹). [ساقِط + رک : ال (ا) + اِرث (رک)].

---ُ الْاِعْتِبار (---ضم ط ، غم ا ، ل ، کس مج ا ، سک ع ، کس ت) صف.
جس پر اعتبار یا بھروسا نہ کیا جا سکے ، نامعتبر. ان کی روایت ساقِط الاعتبار ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۸۲). وہ اکثر ساقِطُ الاعتبار حدیثیں نقل کرتے ہیں . (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۶). اوّل الذِکر کی رخنہ اندازی ساقِطُ الاعتبار ہے. (۱۹۷۸ ، تاریخِ پشتون ، ۵۹۵). [ساقِط + رک: ال (ا) + اعتبار (رک)].

---ُ السَّمْع (---ضم ط ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، سک م ، فت ع) صف.
بے آواز ، صامت ، جو سُنائی نہ دے. پہلا حرف ، دوسرے حرف کے معرضِ سماعت میں آنے سے معاً ساقِط السمع ہو گیا . (۱۹۳۰ ، ادبستان ، ۱۰۱).[ساقِط + رک: ال(ا) + سمع (رک)].

---ُ الْمالِکِیَّت (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس ل ، ک ، فت ی) صف.
مِلکیت سے محروم. ایسے نیلام سے مالکِ آراضی سیر کا حق سارا ساقِط المالکیت اس آراضی سے زائل نہیں ہو سکتا. (۱۸۹۴ ، ایکٹ نمبر۱۹ ، ۱۸۷۳ء (ترجمہ) ، ۵). [ساقِط + رک: ال (ا) + مالکیت (رک)].

---ُ الْمِعْیار (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس مج م ، سک ع) صف.
معیار سے گِرا ہوا. حالی کی جدید شاعری بلحاظِ فن ساقِط المعیار ہے اور اس لائق نہیں کہ اس پر توجہ کی جائے- یہ فتویٰ «پرانی لکیر» کے شیدائیوں کا ہے. (۱۹۱۴ ، افاداتِ مہدی ، ۲۱۲). ان مقامات پر یہ کو اعلان کے ساتھ پڑھنا اُردو کا طریقہ نہیں ہے- جو متون شوشے کے ساتھ ترتیب دیے گئے ہیں وہ نہ صرف ساقِط المعیار ہیں بلکہ غلط ہیں. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۵۳). [ساقِط + رک : ال (ا) + معیار (رک)].

---ُ الْمِلْکِیَّت (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ل ، کس ک ، شد ی بفت) صف.
جائیداد سے محروم. جس کی کاشت وہ خود بتاریخ انکار کرتا ہو بطور آسامی ساقِط الملکیت کے اس شرح لگان پر ... اپنے

قبضے میں رکھیے گا. (۱۹۰۲ ، قانونِ مالگزاری ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۰۱ء (تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۹۳م)). سینکڑوں ایکڑ زرخیز رقبے ... زمینداری نِکل جانے کے بعد ساقط الملکیت کے ضِمن میں آ گئے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالامُکھ ، ۹۵). [ساقط + رک : ال (ا) + مِلکیت (رک)].

--- ہو جانا محاورہ.
گِر جانا ؛ حمل ضائع ہو جانا. حضرت زینب حاملہ تھیں ... اُن کو اُونٹ سے گِرا دیا جس سے ان کو سخت چوٹ آئی اور حمل ساقط ہو گیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۶۲).

ساقَن (فت ق) امث.
نشہ آور چیزیں پلانے والی ؛ (مجازاً) شراب پلانے والی ، نشہ آور چیز پلانے والی پیشہ ور عورت. محلہ کے سرے پر ایک بڑھیا ساقن کی دکان تھی چمو اس کا نام تھا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات، ۵۷). ساقیوں اور ساقنوں کے ہاتھ میں خوشبودار تنبا کو کے حُقے. (۱۹۷۱ ، یادوں کی برات ، ۱۰۰). [ساقی (رک) کی تانیث].

ساقُول (و مع) امذ.
پنسال جس سے معمار دیوار کی سیدھ معلوم کرتے ہیں. مقام پر جہاں سے کہ زاویہ لینا منظور ہے بذریعۂ ساقول قائم ہو جاوے. (۱۸۶۹ ، رسالہ نمبر ہفتم درباب پیمائش ، ۶۹). [ت].

ساقَہ (فت ق) امذ.
قلبِ لشکر کا پچھلا حِصہ.

سن چلے جو سِوا تھے اس رہ میں
تھے وہ سب ساقہ و کمیں گہ میں

(۱۸۵۷ ، مثنوی بحرالفت ، ۴۷). میسرہ کو ارادۂ جان نثاری میسر تھا ، ساقہ نے پانے ہمّت گاڑ دیئے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۶۳). حجّاج بِن یوسف کو ساقہ کی افسری پر مقرر کیا. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۸). بابر مرزا نے اس کی فوج کے ساقے پر حملہ کر دیا اور اوزبکوں نے جیحوں کے معبر پر. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۲۱). [ع].

ساقی (۱) امذ.
۱. پانی پلانے پر مامور ، سقّہ. ذکر کریم بخش آب کش یعنی ساقی و مُخفف آں سقہ. (۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۵۱). **۲. شراب کے جام بھر کر دینے والا جو ادب میں روایۃً ایک مرغوب و مطلوب کردار کے طور پر مذکور ہوتا ہے.**

خُوباں کی انجمن میں لالن ہوئے ہیں ساقی
پرمل شراب نہکا یک جام بھر نہ بھیجا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۲).

تُج باد تھے ہوئے ہیں سبھی طالباں کباب
ساقی پلا تُوں لطف سیتی اب تو یک دو جام

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۸). مُقتدا اور پیشوا جمیع مومنین و مومنات و مُسلمین مسلمات کا. ساقیٔ روزِ عرصات کا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷). بعد ان کاموں کے یوں ہوا کہ شاہِ مصر کا ساقی اور نان پز اپنے خداوند شہ مصر کے مُجرم ہوئے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۵۶).

رنگِ محفل سست ، ساقی بے خبر ، ساغر تہی
ہم کب آئے بزم میں جب دورِ مینا ہو چکا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۳).

پلا ساقی شرابِ ارغوانی
پلے مجھ کو جو عمرِ جاودانی

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۹۰). **۳. حُقہ پلانے والا ، گھر کے باہر اُجرت پر حُقہ پلانے والا آدمی ، مغبچہ.** ساقیوں کا بازار گرم کسی نے دو کش لیے ٹکا ہتھیایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۳). کہیں سقے کٹورا بجاتے. ساقی حقہ پلاتے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۵). **۴. (تصوّف) فیّاضِ مطلق یا مُرشد ؛ (مجازاً) نعمت یا حِکمت و معرفت بخشنے والا.**

اللہ سبحان ہے باقی
محمدؐ نور ہے ساقی

(۱۷۶۵ ، چھ-سرہار ، ۳).

ہٹا دیا مرے ساقی نے عالمِ من و تُو
پلا کے مجھ کو مئے لاالہ الا ہُو

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۹).

ساقی بنے ہوئے ہیں وہ
کوثر کا یہ مقام ہے

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۳۶). **۵. (مجازاً) معشوق ، محبوب ، صنم.**

مے بھی ہے مینا بھی ہے ساغر بھی ہے ساقی نہیں
جی میں آتا ہے لگا دیں آگ مے خانے کو ہم

(۱۸۵۰ ، گویا (نوراللغات)).

وہ مے کشی ہوں فروغ مے سے خود گُلزار بن جاؤں
ہوائے گُل فراقِ ساقیٔ نامہرباں تک ہے

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۰۶). [ع].

--- اَرْبابِ ذَوق کس اضا (---فت ا ، سک ر ، کس ب ، ولین) امذ.
عشقِ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنے والوں کو شرابِ محبت پلانے والے ، مراد : مُسلمان.

ساقیٔ اربابِ ذوق فارسِ میدانِ شوق
بادہ ہے اس کا رحیق تیغ ہے اس کی اصیل

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۳۱). [ساقی + ارباب + ذوق (رک)].

--- اَزَل کس اضا (---فت ا ، ز) صف مذ.
(کنایۃً) اللہ تعالیٰ ، خلّاقِ عالم.

وہ رند ہوں مے سانگوں جو ساقیٔ ازل سے
خود شکل ہو کشتی کی عیاں دستِ دعا سے

(۱۸۷۳ ، کلّیاتِ قدر ، ۲۷۶). [ساقی + ازل (رک)].

--- بَچّہ (---فت ب ، شد چ بفت) امذ.
شراب پلانے والا کم عمر بچّہ. ساقی بچے جام مئے گُلنار پلاتے پھرتے ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۳۷). [ساقی + بچہ (رک)].

--- خانَہ (---فت ن) امذ.
چانڈو وغیرہ نشہ آور چیزیں اِستعمال کرنے کی جگہ ، شراب خانہ

میں نے لوگوں کے طعنے سُن سُن کر گریباں پارہ پارہ کر کے ساقی خانے میں ڈیرے ڈال دیے ہیں. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۱۹۲).
[ساقی + خانہ (رک)].

ـــ شب کس اضا(ـــ فت ش) امذ.
(تصوف) **پیر و مُرشد** (مصباح التعرف ، ۱۳۰). [ساقی + شب (رک)].

ـــ کوثر کس اضا(ـــ و لین ، فت ث) امذ.
۱. **روزِ قیامت جنتیوں کو مشہور نہر کوثر کی شراب پلانے والا ؛ (کنایۃً) حضور رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) و نیز بعض کے خیال میں حضرتِ علی کرم اللہ وجھہ کی ذاتِ مبارک ہے.**

ہئے ہے (جو) ساقیٔ کوثر کے ہت تھے جام کوثر کا
سدا حضرت کیرا برسال شاہاں میں گواوؤ تم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲).

جو ات تشنگی روزِ محشر کی ہونے
مدد واں تُوں ساقیٔ کوثر کی ہونے

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۹).

عاشقِ ساقیٔ کوثر ہوں میں رند اے آتش
مئے کوثر کے لئے ہے مُجھے سودائے بہشت

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۶۷).

دم میں کر دینگے انہیں ساقیٔ کوثر سیراب
آبرو پائیں گے محشر میں مُحبّانِ علی

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۹۰). [ساقی + کوثر (رک)].

ـــ گری (ـــ فت گ) امث.
شراب کے جام تقسیم کرنے کی ذمّہ داری ، پلانا.

ساقی گری کی شرم کرو آج ورنہ ہم
ہر شب پیا ہی کرتے ہیں مے جسقدر ملے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶).

ہماری تشنگی بُجھتی نہیں شبنم کے قطروں سے
جسے ساقی گری کی شرم ہو آتش بجام آئے

(۱۹۸۳ ، لہو پکارتا ہے ، ۷۳). [ساقی + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ موت کس اضا(ـــ و لین) امث.
موت ، مرگ ؛ موت کا فرشتہ.

میری قِسمت میں ہے ہر روز کا مرنا جینا
ساقیٔ موت کے ہاتھوں سے صبوحی پینا

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۸۵). [ساقی + موت (رک)].

ـــ نامہ (ـــ فت م) امذ.
نظم کی ایک قسم جس میں روایۃً ساقی سے خطاب کرکے خیالات جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے ؛ یہ صنفِ سُخن فارسی اردو کے لئے مخصوص ہے. سب سے پہلے انھی (نظامی) نے ساقی نامہ کا خاکہ قائم کیا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۰۳). نظامی گنجوی کو ساقی نامہ کا بانی کہا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۶). [ساقی + نامہ (رک)].

ساقی (۲) امث.
شاخ یا جز. پتا:- پس ریز (Deciduous) یا سدا بہار ، یعنی، ساقی (Cauline) یا برشاخہ (Ramal) ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (محمد سعید الدین) ، ۲ : ۸۸۸). [ساق (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ساقِیا (کس ق) امذ.
شراب پلانے والے.

ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۷).

رہے مُدام یونہیں دور ساقیا تیرا
جو ہو سکے تو ہماری بھی کُچھ خبر لینا

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۳).

انجمن سے وہ پُرانے شعلہ آشام اُٹھ گئے
ساقیا محفل میں تُو آتش بجام آیا تو کیا

(۱۹۱۲ ، بانگِ درا ، ۲۰۳). [ساقی + ا ، کلمۂ ندا].

ساقِیات (کس ق) امث.
رک : ساقی. ساقی کے ساتھ ساقیات بھی ہوں کیا معنی کہ اب زمانے کا رنگ بدل گیا ہے مردانہ حُسن کی زیادہ قدر نہیں. (۱۹۲۵، اودھ پنچ، لکھنو، ۱۰ ، ۲ : ۶).[ساقی + ات، لاحقۂ جمع و تانیث].

ساقَین (ی لین) امذ ؛ امث.
۱. **ساق (رک) کا تثنیہ ، دونوں پنڈلیاں.**

ساقین میں ہے حلقۂ زنجیر کا نِشاں
پُوچھا جو نام اس نے یہ رو کر کیا بیاں

(۱۸۷۵ ، دبیر، دفترِماتم ، ۳ : ۶۳). ۲. **زاویے کے دونوں ضلعے، (مجازاً) اِنتظامی ضلع.** ہر خط کا نام ضلع ہے اور ہر ضلع کو بہ نِسبت دوسرے ضلعوں کے قاعدہ اور دوسرے ضلعوں کو بہ نسبت قاعدے کے ساقین کہتے ہیں. (۱۸۷۳، عقل وشعور، ۱۵). اگر ساقین لامُتناہی جائیں گی تو درمیانی کشادگی بھی لامتناہی ہو گی. (؟ ، مقالاتِ ایوبی ، ۳۸). [ساق + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

ساقِیَہ (کس ق ، فت ی بشد) امث.
ساقی (رک) کی تانیث. کسی بُت کو ساقیہ کہتے کہ وہ پانی برساتا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۶۹). ساقیۂ دریا دل کی مِنّت سماجت کرکے اس کے نازک ہاتھوں سے جام لیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۳۴). [ساقی (رک) + یہ ، لاحقۂ تانیث].

ساک (۱) امذ.
ساک ، گھاس ، سبزی ، ترکاری ، بھاجی.

ستم چاہسی سیس توں ناک کا
جو بہمن نہ چاہے دنڈل ساک کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۰). [پ : साक].

ساک (۲) امذ.
رشتہ ، ناتا. یہ تو وڑے کا ساک تھا۔ کبیرا کی بہن بچّے چھوڑ کر

بھاگ گئی۔ پہل ان کی طرف سے ہوئی ہے۔ (۱۹۷۲ ، جھوک سیال ، ۶۹)۔ [مقامی].

ساک (۳) امذ.
رک : ساکا (پلیٹس)۔ [س : **साक**].

ساکا (۱) امذ ؛ سمر ساکہ.
۱. سن۔ ، **سال** ، **سمبت**. شال واہن کا سمبت جس کو اب ساکا کہتے ہیں رائج ہوا. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۸)۔ پنچ سدھا نتیکا کے تخمینوں میں چونکہ ۴۲۷ ساکا (۵۰۵ عیسوی) (بادشاہت) کا حوالہ دیا گیا ہے لہذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ وریام ہیرا نے بھی تقریباً اسی زمانے میں فروغ پایا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۹۱۳)۔ ۲. **عظیم کارنامہ یا کارناموں پر مشتمل داستان (عموماً منظوم)**.

پتا باج کر بھیج توں مجھ دیا
سیوا ساکہ احمد نگر تجہ دیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۶).

بن گئے کام تمہارے کے تو ساکے ہر دم
چل پڑے نام تمہارے کے پنواڑے پیارے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۵).

جب بڑوں کے اپنے ساکے یاد آتے تھے انہیں
آبرو پر جان و تن بڑھ بڑھ کے کرتے تھے نثار

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۲۴)۔ [س: شاک + ک
[शक+क:

--- بَنْد (--- فت ب ، سک ن) صف.
(بادشاہ) **جس نے کوئی نیا سنہ قائم کیا ہو** ؛ (مجازاً) **عہد آفریں بادشاہ**. دھن ہے ایسے ساکے بند راجا کو جس نے پرایا دکھ دور کرنے کو اپنا دیس چھوڑا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۶۲)۔ [ساکا + بند (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
کوئی بڑا کارنامہ انجام دینا، جنگ کرکے نام پیدا کرنا. یہ سنگھاسن راجا بکرما جیت کی ہے تو اس کا سا ساکا کرے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۳۱).

ساکا (۲) امث.
ایک زبان کا نام ، منگولی نسل کی ایک قدیم بولی جو وسط ایشیا کے بعض علاقوں میں رائج ہے. ان کتبوں میں جو ساکا زبان کا نمونہ مہیا ہے اس سے نہ صرف وسط ایشیا کے ترکی قبائل کی زبان کا مطالعہ کرنے میں مدد ملتی ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ ان زبانوں کے دراوڑی گروہ سے گہری مطابقت کا ثبوت بھی فراہم ہوتا ہے. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۶۲)۔ [ت].

ساکِت (کس ک) صف.
۱. **خاموش ، چُپ چاپ ، جو نہ بولے** ؛ (مجازاً) **جس سے کوئی خبر نہ پہنچے**.

پڑھ کر ماتم کی مجلس میں یہ مصرع تو ساکت رہ
مانع شہ کے غم کرنے کا جو ہے سو وہ ناری ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۰۰).

ساکت زبان ہو گئی اے شاد مرتے دم
کیا بند عندلیب مرا بولتا ہوا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۰).

ڈھونڈھتے تھے اس کو شرق اور غرب کے وہ واقعات
جن سے تھی تاریخ ساکت اور مورخ بے خبر

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۲۵)۔ سیاہ فام دو گھنٹوں سے بے تکان بول رہا تھا اور اب مجمع ساکت کھڑا تھا. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۹)۔ ۲. **بے حس و حرکت**.

اگر ساکت ہیں ہم حیرت سے پر ہیں دیکھنے قابل
کہ اک عالم رکھے ہے عالمِ تصویر بھی آخر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۶)۔ کنیزیں جہاں ہیں وہیں ساکت ہو جاتی ہیں. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۹۵)۔ شام چار بجے کے قریب وہ آگئیں۔ ان کے آتے ہی ایسا محسوس ہوا جیسے کسی ساکت پانی میں کوئی پتھر پھینک دیا گیا ہو. (۱۹۸۴ ، موسموں کا عکس ، ۱۴۳). [ع : (س ک ت)].

--- و جامِد (--- و مج ، کس م) صف.
بے حس و حرکت ، غیر متحرک ، خاموش. سارے راستے میری ہم جماعت ساکت و جامد بیٹھی رہی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۹۲)۔ [ساکت + و (حرفِ عطف) + جامد (رک)].

--- و صامِت (--- و مج ، کس م) صف.
چُپ‌چاپ، خاموش. آنکھوں سے آنسو پوچھ کے ساکت و صامت آہستہ آہستہ آگے آگے ہو لیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳۱)۔ فرخندہ نگر کی شاہراہ پر زندگی ساکت و صامت ہو گئی ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۲۲)۔ [ساکت + و (حرفِ عطف) + صامت (رک)].

ساکِتی (کس ک) امث.
(شاذ) **خاموشی ، سکوت**.

ہر تحیّر میں نپٹ ساکت ہوئے
ساکتی میں دھر ادب ثابت ہوئے

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۱۲۵)۔ [ساکت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ساکِٹ (کس ک) امذ.
کسی چیز کا خانہ یا گھر کا خالی حصہ جس میں دوسرا ٹھوس حصہ آتا ہو ، جوف ، قعر ، خلا جس میں کوئی چیز سمائے. یہ اسپرنگ ساکٹ کو بخلاف اسٹیم چسٹ کور کے دباتی ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز ہینڈبک ، ۲ : ۳۳۶)۔ وہ خود آگے بڑھا اور فیوز کٹ آوٹ کو خزانے کے اندر والے ساکٹ میں فٹ کرنے لگا. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۱۹۶)۔ [انگ : **Socket**].

ساکُشات (سک ک) صف.
ظاہر و باہر ، نمایاں ، سچ مچ. آتما کے ساکشات کار ہونے سے سرشٹ کا نشان بھی باقی نہ رہے گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱۳۹)۔ ستیہ ہے مہاراج ، روشن نے ہاتھ جوڑ کر کہا، آپ تو ساکشات جانکیہ مہاراج کا اوتار ہیں. (۱۹۴۳ ، شکست ، ۲۸۹)۔ [س : **साक्षात**]

ساکشی (سک ک) (الف) امث.
گواہی ، شہادت. ساکشی سے ساکشی بھاس کو کس نے جُدا کر کے دکھایا ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۲۳).
(ب) صف. **شاہد ، گواہ ، مشاہدہ کرنے والا.** کوئی آتما کہتا ہے کوئی ساکشی کہتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۵). [س : साक्षी].

ساکِن (کس ک) صف.
۱. **(کسی جگہ) بسنے والا ، سکونت رکھنے والا ، قیام کرنے والا ، باشندہ.**

سو وو دیس ساکن ہو واں تہیر کر
تماشا دیکھیا شہر کا پھیر کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۹).

جو کوئی کہ ہے دشتِ وحشت کا ساکن
اُسے ہوش کے شہریوں سے ہے نفرت

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۶۳).

دلی ہے جس کا نام زمانے میں مصحفی
ساکن تھا میں کبھی اسی اجڑے دیار کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۶).

دارِ فانی میں پتا اس کا میں کس سے پوچھوں
سب ہیں پردیسی یہاں کا کوئی ساکن ہی نہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۶۵). سنگھ بابو چوہان نگر کے ساکن تھے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۶). ۲. **غیر متحرک ، ٹھہرا ہوا.** یہ کہنا کہ آفتاب ساکن ہے اور زمین اپنے محور پر حرکت کرتی ہے ... قرآن مجید کے خلاف ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۳۱). دریا بہتے ہیں ، کنارے ساکن ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۵۰). تیز رفتار الیکٹران ... ایک ہلکے ایٹم کے مقابلے میں ... زیادہ جلدی ساکن ہو جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۲۲۲). ۳. **(قواعدِ صرف) وہ حرف جس پر زبر ، زیر ، پیش وغیرہ حرکات میں سے کوئی حرکت نہ ہو.** اور ے ساکن زبر کے بعد کو لمبی لکھتے ہیں. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۲).

قابلِ دید ہے بیتابیِ دل کا مضمون
حرف کوئی مرے مکتوب میں ساکن ہی نہیں

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۴۴). جب حرف کی آواز کو کوئی حرکت نہیں ہوتی تو اس حالت کو سکون اور حرف کو ساکن کہتے ہیں. (۱۹۱۷ ، اسمٰعیل میرٹھی ، قواعدِ اردو ، ۲ : ۵). اس طرح وزن کرنے کو کہتے ہیں کہ ساکن کے مقابلے میں ساکن اور متحرک کے مقابلے میں متحرک حرف ہو. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۵). ۴. **برقرار ، مسلسل نافذالعمل.** حکومتِ ہند نے ۲۶ مارچ کو حکومتِ حیدرآباد کو جو شکایتی مراسلہ بھیجا تھا اور جس میں ساکن معاہدہ کی خلاف ورزی کے الزامات لگائے گئے تھے حکومتِ نظام نے اس ڈپلومیٹک نوٹ کا جواب دہلی میں اپنے ایجنٹ جنرل ... کے توسط سے آج روانہ کر دیا ہے. (۱۹۴۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ / اپریل ، ۱). [ع].

--- زمین (---فت ز ، ی مع) امث.
(نباتیات) زمین جو نیچے پانی جانے والی چٹانوں سے حاصل ہو (**Sedentary Soil**). زمین مختلف طریقوں سے بنتی ہے اگر یہ صرف نیچے پانی جانے والی چٹانوں سے حاصل ہو تو اس کو ساکن زمین کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۰۳). [ساکن + زمین (رک)].

---و جامِد (---و مج ، کس م) صف.
رک : ساکت و صامت. بھاگتے ہوئے خچر پر سے پیچھے مڑ کر اس نے دیکھا تو وہ خمیدہ کمان ابھی وہیں ، ساکن و جامد تھی. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۱۴). [ساکن + و (حرفِ عطف) + جامد (رک)].

---ہونا محاورہ.
رک : جانا ؛ ٹھہر جانا ، قائم ہو جانا ، جم جانا ، رم جانا. برف کے پانی سے مضمضہ کرانے سے درد ساکن ہو جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۶۷).

ساکِن (۲) (کس ک) امذ.
بکرے کی ایک قِسم جو نیپال اور تِبّت کے ڈھالوں پر کثرت سے پائی جاتی ہے. ساکن چُست ، چالاک اور تیز جانور ہے اور برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیوں کے قریب ہی رہتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۷۹). [مقامی].

ساکِنان (کس ک) صف ؛ ج.
بسنے والے ، رہنے والے ، باشندے. ترنم بُلبل سے حکایت رنگ و بُوئے گل کی گوش ساکنانِ عالمِ بالا میں پہونچتی تھی. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۴).

دیکھو اے ساکنانِ خِطّۂ خاک
اس کو کہتے ہیں عالم آرائی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۱).

اے ساکنانِ شہرِ بے ثمر سنو!
تمہارے شہر میں مری متاع کھو گئی ہے

(۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۱۳۷). [ساکن + ان ، لاحقۂ جمع].

ساکِنِین (کس ک ، ی مع) امذ ؛ ج.
ساکنان، باشندے، اہالی، باسی. اطوار و اوضاع ساکنینِ شہر کا احوال اس میں مندرج ہو. (۱۸۴۹ ، آثارالصنادید (مقدمہ) ، ۸). [ساکن + ع : ین ، لاحقۂ جمع].

ساکی امذ.
جاپانی شراب جو چاول سے بنتی ہے. یہاں جاپانی انداز کی بیٹھکوں، چائے اور پینے والوں کے لیے ساکی کا اِنتظام تھا. (۱۹۷۳ ، ابنِ بطوطہ کے تعاقب میں ، ۷۸). [انگ : Saki].

ساکھ امث.
۱. **معاشی اِستحکام ، مالی اعتبار ، بھرم ، اعتبار ، بھروسا.**

درویشاں دعویٰ نہیں ان ہے دعویٰ لاکھ
سیدھا چلے سو مارنے یہ دنیا کی ساکھ

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۶۰).

یہ سچ سمجھو کہ انشا ہے جگت سیٹھ اس زمانہ کا
نہیں شعر و سخن میں کوئی اس کی ساکھ کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۷). جو خانہ داری کی ساکھ ہوتی ہے ...

وہ کس کی جاتی رہے گی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۵۳).

نقدِ دل جب سے کھو کے بیٹھے ہیں
ساکھ اپنی دکان کی نہ رہی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۳۶). شاہد صاحب کی عزّت اور ساق کی ساکھ کا معاملہ ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۲۱۱). ۲. شہادت ، گواہی (فرہنگِ آصفیہ). ۳. عزّت ، آبرو ، نیکنامی ، وقار. قرض لے کر کھایا ، ساکھ میں فرق نہ آیا. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۶ : ۳۵۳) . ۴. (مجازاً) آن بان ، شان و شکوہ.

گو تین دن کی پیاس میں نو لاکھ سے لڑے
لیکن خدا گواہ بڑی ساکھ سے لڑے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). ۵. فصل ، سماں ، رُت ، موسم ؛ اناج کاٹنے کا سماں ، تیّار فصل ، ثمرہ ، حاصل (فرہنگِ آصفیہ).
[پ : शाखा].

---اُٹھنا محاورہ.
اعتبار اُٹھ جانا ، بھرم یا بھروسہ نہ رہنا. حاکم کے ڈر سے ہاتھ پاؤں پھول گئے کہ اجنبی سمجھ کے گرفتار کر کے کھری کھوٹی سُنائے ، نقدِ حرمت میں بٹا لگے ساکھ اُٹھ جائے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور (ترجمہ) ، ۳۶).

---باقی نہ رَہْنا محاورہ.
عزّت یا اعتبار نہ رہنا ، بھرم نہ رہنا.

باق نہ رہے ساکھ ادا دشتِ جنوں کی
دل میں اگر اندیشۂ انجام ہی آئے

(۱۹۶۵ ، شہرِ درد ، ۷۲).

---باَنْدھنا محاورہ.
بھروسہ کرنا ، اعتبار کرنا.

راچھسوں کے سے کیوں نہ باندھیں ساکھ
ایک سے ہوتے ہیں یہ نوّے لاکھ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۰).

---بِٹھانا محاورہ.
اعتبار یا بھروسا قائم کرنا. اُسی نے قوموں کے دلوں میں ان کی دھاک اور ساکھ بٹھا دی تھی. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۲۳۱). داستان کی ساکھ بٹھانے اور اس کی برکت جتانے کا یہ ایک انداز تھا. (۱۹۵۷ ، نقدِ حرف ، ۲۶۷).

---بَحال ہونا محاورہ.
عزّت و وقار حاصل ہونا ، اعتماد بحال ہو جانا. اور چوتھی پانچویں پشت تک دیہاتی بے تار برق کے ذریعے تمام حلقے میں بات پہنچ گئی اور ساکھ بحال ہو گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۱).

---بِگاڑنا محاورہ.
معاملہ بگاڑنا ، شہرت و نیک نامی پر حرف آنا.

بت پر جان نہ دے ، ساکھ کو اپنی نہ بگاڑ
جھوٹے موتی تو نہ اے دیدۂ تر پیدا کر

(۱۹۳۵ ، ناز ، ک ، ۹۰).

---بِگَڑْنا محاورہ.
۱. آن بان اور اعتبار میں فرق آنا.

ساکھ اِسلام کی بگڑی ہوئی دیکھی جو اثر
تُل گئے مال دھنی ظلم کی میزانوں میں

(۱۹۶۷ ، اثر لکھنوی (جعفر علی خاں) (مہذب اللغات)). آج کل بھی ان پر دو مقدمے چل رہے ہیں ... اگرچہ ان کی مالی ساکھ بگڑ چکی ہے. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰۷).

---بَنا لینا/بَنانا محاورہ.
عزّت بنانا ، اعتبار قائم کرنا. اسی ایک سال سوا سال میں اس نے اپنی ساکھ کچھ بنا لی تھی . (۱۹۶۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۲۴ : ۴۸). حلقۂ اربابِ ذوق نے ... ادیبوں کی ابتدائی شہرت و ساکھ بنانے میں بڑا کام کیا. (۱۹۸۴ ، حلقۂ اربابِ ذوق ، ۳۶).

---بَنْدْھنا محاورہ.
بھرم ہونا ، شہرت ہونا ، عزّت بننا. جو تاجر راستباز اور خوش معاملہ نہیں ہوتا اس کی ساکھ شہر یا ملک میں کبھی نہیں بندھ سکتی . (۱۸۹۶ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۲۰۰). شہروں شہروں میں اس کی ساکھ بندھی ہوئی تھی. (۱۹۲۲ ، چوروں کا کلب ، ۶).

---بَیٹْھنا محاورہ.
اعتبار ہونا ، بھروسا ہونا.

بیٹھی ہوئی ہے ساکھ وہ برتاؤ کیا تھا
جو لانے تھے جاتے ہوئے سب سونپ دیا تھا

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۷).

---جاتی رَہْنا/جانا محاورہ.
عزّت یا اعتبار میں فرق آنا ، بھروسا نہ رہنا.

ساکھ جس کی کبھی نہ جائے گی
اس مہاجن نے یہ سکارا لوٹ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۶). مہاجنوں میں بدنام ہو جائیں گے ، ساکھ جاتی رہے گی. ہمارے سیٹھ کی ہنڈوی نہ بٹے گی. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۷۳۶).

---جَمانا محاورہ.
رک : ساکھ قائم کرنا. ابّا دُکھیا دوبارہ اپنی ساکھ تھوڑی سی جما پائے تھے کہ خود چل بسے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۲۵۶).

---جَمْنا محاورہ.
بھرم قائم ہونا ، اعتبار ہونا (مہذب اللغات).

---دار صف.
(بنکاری) قرضہ ادا کرنے کی طاقت رکھنے والا. جو بڑے بڑے مہاجن ساکھ دار ہیں وہ معتدل مقدار سُود سے کبھی تجاوز نہیں کرتے . (۱۸۶۷ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۸۲) .
[ساکھ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---داری امث.
(بنکاری) قرضہ ادا کر سکنے کی طاقت ، مقدرت ، ذِمّہ داری (فیروز اللغات). [ساکھ + دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دھاک صف.
عزت و شہرت خاں صاحب کی ساکھ دھاک بلند اور مضبوط تر ہوتی گئی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۱۹). [ساکھ + دھاک (رک)].

---رکھنا محاورہ.
اعتبار ہونا ، بھرم رکھنا. اس وقت بھی میز پر چند رقعے، پرامیسری نوٹ اور بنک کے کاغذات تھے مگر یہ سب اس کی ساکھ رکھنے کے لئے کافی نہ تھے. (۱۹۲۲ ، چوروں کا کلب ، ۶).

---قائم رکھنا محاورہ.
اعتماد یا بھروسا رکھنا ، اعتماد ہونا ؛ اپنا اعتبار زائل نہ ہونے دینا. تاہم الہلال سے ساکھ قائم رکھنی چاہئے. (۱۹۱۱ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۲۷۸).

---قائم رہنا محاورہ.
اعتبار قائم ہونا ، بھرم رہنا ، ساکھ جمنا. بغیر تکان اتارے میں کہیں جاؤں گی تو پھر میری خوبصورتی کی وہ ساکھ قائم نہیں رہے گی. (۱۹۳۳ ، سرگزشت عروس ، ۱۶۶).

---قائم کرنا محاورہ.
ساکھ بنانا. اس پر اپنے صوبے کے مالی استحکام اور ساکھ قائم کرنے کی ذمہ داری بھی نہیں. (۱۹۴۴ ، تاریخ دستور ہند ، ۲۰۳). وہ اپنی ساکھ قائم کرنا چاہتا ہے تو اس کے تخیل میں مضامین و طرز ادا کی بارش ہونے لگتی ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جنوری ، III).

---کو دھکا پہنچنا محاورہ.
شہرت میں فرق ہونا ، اعتبار نہ رہنا ، اعتماد کا مجروح ہونا. مادھو کو کانوں کان خبر نہ ہوئی کہ اس کی ساکھ کو دھکا پہنچ گیا. (۱۹۸۶، جوالا مکھ ، ۲۸).

---کھو بیٹھنا محاورہ.
بھروسہ یا اعتماد کھو دینا ، عزت جاتی رہنا ، شہرت کو زوال آ جانا، عزت گنوا دینا.

دشمن اسلام دنگل دیکھتے ہیں دور سے
ساکھ لڑ کر کھو رہے ہیں پہلوان لکھنؤ

(۱۹۳۳ ، دیوانجی ، ۳ : ۳۶۳). بھٹو صاحب کی کابینہ میں آ کر پی - این - اے کے وزرا بھٹو صاحب ہی کا ساتھ دیں گے ، پی - این - اے عوام میں اپنی ساکھ کھو بیٹھے گی. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۹۰).

---گرنا محاورہ.
اعتبار ختم ہو جانا. ہندوستان کی گورا پلٹنوں میں خصوصاً قینچی کی ساکھ گر گئی. (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۳۳). ان کی ساکھ تیزی سے گر رہی تھی. (۱۹۸۶ ، مسلم لیگ کا دور حکومت ، ۸۸).

---گئی/گئے پھر ہاتھ نہ آئے/آوے کہاوت
اعتبار ایک دفعہ جاتا ہے تو پھر نہیں آتا (ماخوذ : محاورات ہند ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---لاکھ سے اچھی کہاوت.
اچھی شہرت و نیک نامی ، دولت سے بہتر ہے ، غریب جس کی ساکھ ہو ہے اعتبار امیر سے اچھا ہے (ماخوذ : جامع الامثال؛ فیروزاللغات).

---ماننا محاورہ.
عزت کرنا ، اعتبار کرنا. شہر میں ایسا کون ہے جو اس کی ساکھ نہیں مانتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۷۸).

---میں فرق آنا محاورہ.
نیک نامی اور شہرت میں بٹا لگنا. اگر میں روپیہ اس کام کے لئے خزانہ سے لوں گا تو میری ساکھ میں فرق آئے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۷۹).

---ہونا محاورہ.
باہمی اعتماد ہونا ، بھروسا ہونا ، اصولوں کا پاس ہونا. چوروں میں بھی ایک طرح کی ساکھ ہوتی ہے جس سے ان کا کاروبار چلتا ہے. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۱۲۱).

---ہونا پریت پیتل کہاوت.
اعتبار سے جو کام نکلتا ہے وہ محبت سے بھی نہیں نکلتا (جامع الامثال ؛ فیروزاللغات).

ساکھا امذ.
۱. شجاعت ، بہادری. کس ساکھے سے لندھور نے اس مقام پر جنگ کی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۵۳). سیکڑوں برس کا ساکھا خاک میں مل گیا. (۱۹۳۲ ، رفیق تنہائی ، ۶۱). ۲. جنگ، لڑائی. اگرچہ راجپوت تلوریوں نے بڑا ساکھا کیا مگر انجام کو شکست کھائی. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۲۷). جنھوں نے وہ ساکھا دیکھا ہے ذرا ان کے دلوں سے پوچھو. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۷). روزے کے لیے تو ... لڑکیوں میں ساکھے تک ہوتے رہتے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۴۷). ۳. اتحاد ، جماؤ ، ایکا.

ٹوٹا تھا خیال کا جو ساکھا
دہلانے سے ایک پیٹ پا کھا

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۳۳). [پ : शाखा].

---پڑنا محاورہ.
بڑی بھاری لڑائی ہونا ، معرکۂ عظیم ہونا ؛ بہت بڑا صدمہ یا حادثہ واقع ہونا ؛ تکرار ہونا ، قضیہ ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ عزیزاللغات).

---ڈالنا/مارنا محاورہ.
لڑنا ، جھگڑا کرنا ، فساد برپا کرنا (مخزن المحاورات).

---کرنا محاورہ.
چال چلنا ، مصلحت سے کام لینا ، تدبیر نکالنا ، مصالحت کرنا. اے شہریار! آپ نے وہ ساکھا کیا کہ ہم کو قریب لشکر نہ آنے دیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۰۶). سکندر لودھی کا بیٹا محمود خاں دس ہزار پٹھانوں کے ساتھ جا ملا ہے کہ شاید

سانگا ، ساکھا کرے اور گیا مُلک پھر ہاتھ آ جائے. (۱۹۵۱ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۹۴).

ساکھڑا (سک کھ) امذ.
رک : ساکھا معنی ۳..

جب آتا ہے مرے گھر یار لگ دو چار آتے ہیں
الٰہی ساکھڑا ان بیریوں کا جلد اُجڑ جاوے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۳). [ساکھ + ڑا (زائد)].

ساکھو (و مع) امذ ؛ رک سانکھو.
ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے ، سال ، ساگوان عمارتی کاموں اور فرنیچر بنانے میں کام آتی ہے.

صحرا کو بھی نہ پایا بُغض و حسد سے خالی
ساکھو جنا ہے کیا کیا پُھولا جو ڈھاک بن میں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۹). یہ بات عجیب ہے کہ ساکھو کا درخت جس کی لکڑی میں تری غالب ہوتی ہے اور آگ پانی کی ضد ہے اس میں سے آگ کیونکر نکلتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲۲). باڑ بالعموم ساکھو یا ساگوانی چوبوں سے بنائی جاتی ہے. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۲۵). [س : साखू].

ساکھی (۱) امذ ؛ امث.
۱. شاہد ، گواہ ؛ گواہی ، شہادت. اُس نے کہا حضرت سلامت ساکھی کوئی نہیں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۶۴). کوئی گواہی ساکھی درکار نہیں بس لوگ اپنے ایمان دھرم سے جو کُچھ کہدیں گے وہ میں نکال کر دیدونگا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۳۰۹). ۲. اودھی اور برج کی ایک صنفِ سُخن ، جنگی کارنامہ یا رزمیہ نظم. اسے اپنی زبان میں ساکھی اور کہانیاں اور نظم کی داستانیں سُننے کا بہت شوق تھا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۴۵). ساکھی کے مطالعے سے اس امر کا انکشاف ہوتا ہے کہ یہ زبان کھڑی بولی راجستھان زبان کا اثر لیے ہوئے ہے جس میں پنجابی کی پٹ ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۹۸).
[رک : شاکھی].

ساکھی (۲) امث.
ساتھ کھیلنے والی لڑکی ، سکھی (فرہنگ آصفیہ) [س : शाखी].

ساکھے امذ ؛ ج.
ساکھا (رک) کی جمع یا مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل).
میں چند لمحہ خاموش رہا اور دل میں کہتا تھا کہ کیا یہ ساکھے کے خلاف نہیں ہے کہ شریک کا راز افشا کیا جائے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۶۷).

---خور (---و مع) صف.
جھگڑالو ، لڑاکا ، فتنہ پرداز (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۵۱۸).
[ساکھے + ف : خور ، خوردن ـ کھانا].

---کا (---کی / کے) صف.
۱. بھرپور ، زور دار ، پوری طاقت سے. بھئی واہ جوان کیا ساکھے کا ہاتھ مارا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۰). مزدوروں کو حرام خور سرمایہ داروں کے شر سے بچانے کی فکر کیجیے ورنہ وہ ساکھے کی چلے گی کہ چبا چبا کے باتیں کرنا بُھول جانے گا. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۱۰). ۲. پکّا. بڑی گہری ہے ساکھے کی دوستی ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۳۶).

---کا وار کرنا محاورہ.
ایسا وار کرنا جو خالی نہ جائے ، تلوار کا جچا ہوا بھرپور ہاتھ مارنا. ایک کے وار پر دوسرا تعریف کرتا ہے کہ بھئی واہ جوان کیا ساکھے کا ہاتھ مارا ہے. (؟ ، طلسم ہوش رُبا (مہذب اللغات)).

---کی تلوار کرنا محاورہ.
گھمسان کی جنگ کرنا ، بھرپور لڑائی کرنا. سب نے جم کر... ساکھے کی تلوار کی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشرُبا ، ۱ : ۱۵۰).

---کی لڑائی امث.
معرکے کی لڑائی ، بہادری کی جنگ.

دیتا تھا ندا عونِ جری کیوں نہ ہو بھائی
کیا کہنا اسے کہتے ہیں ساکھے کی لڑائی

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

---کے جوان امذ.
بہادر ، جیالے ، جان پر کھیلنے والے ، مرنے مارنے والے. ایسے ساکھے کے جوان کہیں روز روز پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۶ : ۶).

ساگ امذ.
سبزی (سویا ، میتھی ، پالک اور بتھوے وغیرہ کے پتے).

سویا گاں کے نِسبت میں تُوں باگ ہے
کہ جیوں باگ تیرا پتر ساگ ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۰). عورت ساگ سبزی بسوار کوں خوب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۸).

میتھی جو نہیں تو گھونکرو ہے
ہر ساگ کوں گھونکرو گرو ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۲). میری کونپلوں کو توڑ کر آدمی ساگ بناتے ہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۲). رب سے دعا کیجیے کہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے نکالے کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان ، ترجمہ القرآن حکیم ، ۱۶). ایک روز کہیں سے توریئے اور کلتھے کا ملا جُلا ساگ ہاتھ آیا نانی محنت مزدوری میں مصروف تھی ماں جی نے ساگ چولہے پر چڑھایا. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۲۳). [پ : साग].

---بھاجی امث.
ساگ کی پکائی ہوئی ترکاری ، صرف سبزی یا ترکاری کا سالن.

یہی ساگ بھاجی ہے دائم غذا
نہیں جانتے گوشت کا کُچھ مزا

(۱۸۸۰ ، تمغام الاسلام ، ۴). [ساگ + بھاجی (رک)].

---پات امذ.
ساگ وغیرہ ، سبزی.

کُنجڑے ڈھانکے ہیں ساگ پات اپنا
تکتے ہیں بنیے داؤ گھات اپنا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۴۴). وہ آدمی کی غذا چھوڑ ساگ پات پر کفایت کرتے ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۳۷) . فوجیوں کو کھانے پینے کی سخت تکلیف رہی ساگ پات پر گُزر ہونے لگا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۸۸۵). [ساگ + پات (رک)].

---سَبزی (---فت س ، سک ب) امث.
رک : ساگ پات.

ساگ سبزی تھی ہمیشہ جن غریبوں کی غذا
آج الکشن نے انہیں مستو مز عفر کر دیا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۲۰۴). [ساگ + سبزی (رک)].

ساگا (۱) امذ.
نئی پیاز اور لہسن کے ہرے پتے. آج کل ساگے دار پیاز بہت سستی بِل رہی ہے وہی لانا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۰۶). [ساگ + ا ، لاحقۂ نسبت].

ساگا (۲) امذ.
وہ مقبول کہانی ہے جس کے پیچھے قومی تخیل کو تحریک دینے والا کوئی تاریخی واقعہ موجود ہو. لفظ «ساگا» کی اصل ساگھا بمعنی جنگ و جدل ہے. (۱۸۹۹ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۳۶). اب ساگا کا لفظ ہر ایسے تاریخی لیجینڈ کے لیے استعمال ہونے لگا ہے جو کسی سُورما کے کارناموں سے متعلق ہو. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۷). [ساگھا (رک) کا متبادل املا].

---شاعِری (---کس ع) امث.
داستانی شاعری ، تاریخی شاعری. رزمیہ اور ساگا شاعری کی ابتدائی تخلیقات میں بھی یہی اثر موجود ہو گا. (۱۹۷۵ ، ارسطو سے ایلیٹ تک ، ۵۱۵). [ساگا + شاعِری (رک)].

ساگَر (فت گ) امذ.
سمندر ، بحر.

بھرے تو میں بھاگوں ڈر کر
اے سکھی ساجن ، نہ سکھی ساگر

(۱۳۲۴ ، خسرو (نذر خسرو ، ۳۴)).

موتی خاں ساگر اُپماں پور
تا پرتنت کلُول لہو گور

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۷).

ساگر توں نہ سُرمہ داں میں ماگا
صندوق میں سور کیوں سماگا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱).

جمع ساگر پر بہتر راگ ہیں
سو گھروں کے بخت اٹھے جاگ ہیں

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰).

کہیں ساگر کہیں کھاڑی کہیں جھیل
کہیں جمنا کہیں گنگا کہیں نیل

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۳۵). کتاب کیا ہے درحقیقت ایک ساگر ہے جو دل چسپ اور مفید معلومات سے بھرپور ہے. (۱۹۳۷ ، ادبی تبصرے ، ۵۱). ساگر کا پانی ہمیشہ صاف اور پوتر رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۵). [س : सागर].

---پَلّو (---فت پ ، شد ل ، و مع) امذ.
کھیل کی ایک قسم جس میں بچے کوڑی ایک گڑھے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں. ساگر پلو - اس کھیل کو کم سے کم دو لڑکے کسی میدان میں کھیلتے ہیں. (۱۹۲۸ ، کھیل بتیسی ، ۲۶). [ساگر + پلو (رک)].

---مَتھ کَر اَمرَت نِکالْنا محاورہ.
انتہائی محنت سے کوئی چیز تلاش کرنا ، محنت طلب کام کرنا . محترم جناب مجید ملک نے فرمائش کی کہ میں اُردو کے پانچ بہترین اشعار کا انتخاب کروں ... یہ گویا ساگر متھ کر امرت نکالنا تھا. (۱۹۷۲ ، نکتۂ راز ، ۳۰۴).

---مَنْتَھن (---فت م ، سک ن ، فت تھ) امذ.
محنت سے کوئی چیز تلاش کرنا ، گہری جستجو ، غیر معمولی لگن . جناح صاحب کے سر پر بھی یہی دُھن سوار ہو گئی اور ان کی تخلیق پاکستان نفرت کے اسی ساگر منتھن سے برآمد ہوئی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۴۱) . [ساگر + منتھن ، متھنا - بلونا ، ہلانا].

ساگْری (سک گ) امذ.
گنّے کی ایک قسم. گنّے کی قسم سے ہے سفید و سیاہ موٹا ہوتا ہے سفید کو ساگری بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۹۴). [مقامی].

ساگُو (ومع) امذ.
کھجور کے درخت سے مشابہ ایک درخت جس سے ساگُودانہ حاصل کیا جاتا ہے.

باڑے ساگُو کے بنائے فال کے
سال کی لکڑی کے لاکھوں سال کے

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۸). ساگُو بھی شکل و صورت اور معنی کے اعتبار سے پرتگالی لفظ ہے لیکن یہ خود پُرتگالی میں ملاوی زبان سے آیا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۲۹). [ملایا : Sagu].

---دانَہ (---فت ن) امذ.
ساگُو کے درخت کی ٹہنیاں کاٹ کر انہیں پانی میں بھگو کر کوٹتے ہیں ان کا جو ست نکلتا ہے اس کو چھلنی سے گرم توے پر چالتے ہیں وہ بھن کر دانے دانے سا ہو جاتا ہے جو ساگُو دانہ کہلاتا ہے. چنانچہ گاڑا آش جویا دودھ اور ارو روٹ اور ساگُو دانہ دینا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۳۱). نان پاؤ اور دودھ یا ساگُودانہ ... نرم اور سریع الہضم غذا کھانی چاہیے. (۱۹۰۷ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۴۰۱). خاص پیداوار ... ساگودانہ ، مُونگ پھلی اور سپاری ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۷۱). [ساگُو + دانہ (رک)].

ساگوان (سک گ) امذ ؛ امث.
ایک قدآور درخت جس کی لکڑی مضبوط اور اعلیٰ قسم کی ہوتی ہے، میزکرسی بنانے نیز جہازسازی میں اِستعمال ہوتی ہے، ساگوان کی لکڑی. ساگوان یا اینٹ غصب کر کے اوس کی عِمارت بنوا لی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴: ۳۵). ساگوان تعمیر کے لیے نہایت عُمدہ لکڑی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۹۴). ساگوان کی بنی ہوئی دس الماریاں بھی اس کے ساتھ ہی لائبریری کے حوالے کر دیں. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ستمبر ، ۱). [س: सागवान].

ساگوانی (سک گ) صف.
ساگوان سے منسوب یا متعلق ، ساگوان کی لکڑی کا. اس قدر آگ بھڑک گئی تھی ، مگر جالی کو جو ساگوانی ہے اور جو مزارِ ارک سے مُتّصل ہے کوئی اثر نہیں پہنچا. (۱۹۰۱ ، ارمغانِ طاقی ، ۱۶۸). [ساگوان + ی ، لاحقۂ نسبت].

ساگَوَن (سک گ ، فت و) امذ.
رک : ساگوان. سندھ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت دی ہے کہ وہاں ... توتیا ، بکم ، بید ، صندل ساگون کی لکڑی اور سیاہ برج پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۶۸). اس کا دروازہ ساگون کی لکڑی کا تھا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ ، ۳ : ۱۷۹). [ساگوان (رک) کی تخفیف].

سال (۱). (الف) امذ.
بارہ مہینے کی مُدّت ، برس.

ہزاں جو کے تاریخ سال
بعدز از نبی ہجرت حال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۵۱). آج ایک سال ہے کہ دلِ ہجراں کے کوٹ میں بہت بدحال ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۰).

یک تل سو ایک دن ہور یک تاس یک مہینا
ایک دن پیار ہے تو آفت کا سال ہوگا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰).

آیا تو بولے سب کہ میاں بعدِ سال و ماہ
پھیرا کیا کرو منے گُلفام کے لیے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۶۶). دریا وہ ہے جو سب سال جاری رہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۸۹). انتظار کی گھڑیاں دنوں مہینوں اور سالوں پر پھیل جاتی ہیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر، ۴۳). (ب) م ف. **سالانہ** ، **سال میں** ، **فی سال**. بادشاہ دہلی نے پچاس روپے مہینا مقرر کیا ، اس کے ولی عہد نے چار سو روپے سال. (۱۸۶۰ ، خطوط غالب ، ۳۸۹). [ف].

---اَعْظَم کس صف(---فتِ ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
بڑا سال ، ایسا سال جس کی مُدّت کچھ زیادہ ہو، ۳۶۵ دنوں سے زیادہ کا سال. لہذا سال اعظم کا ہر سال $\frac{۵۲}{۵۹}$ ۳۶۵ دنوں پر مشتمل ہوا یعنی ۳۶۵ دن اور ۹ گھنٹوں سے کچھ کم. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰). [سال + اعظم (رک)].

---اِلٰہی کس صف(--- کس ا ، ل بمد) امذ.
اکبر بادشاہ کے تخت نشین ہونے کا سَن جس کی ابتدا ۲ ربیع الثانی ۹۶۳ ہجری سے ہوئی ، اکبر کا سنِ جلوس (ماخوذ : نوراللغات). [سال + اِلٰہی (رک)].

---بِسال صف ؛ م ف.
سالانہ ، ہر سال.

کرے سوال معانی تمن تھے سال بسال
کہ سوال دیویں تو کیا کم ہویگا حسن پن

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۱۱). پونچ ، وہ زمین جس میں سال بسال اور فصل بفصل زراعت ہو اور اس کا زور کم نہ ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۵۹). سو پہلی دفعہ تنبیہ اور پھٹکار اور دوسری دفعہ مچلکا لے لیا گیا مگر وہ سال بسال بگڑتا ہی چلا گیا. (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۴). [سال + ب (حرفِ جار) + سال (رک)].

---بھاری ہونا محاورہ.
(نجوم) سال کا منحوس ہونا ، سال کا تکلیف سے بسر ہونا ، سال بھر کا زمانہ، نامبارک ہونا. یہ سال احمر لباس جادو پر بھاری ہے. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۶۷۵).

---بھر م ف.
تمام سال.

نظر آتا نہیں وہ عید کا چاند
ترستی ہیں یہ آنکھیں سال بھر سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۳).

---بھر میں سَخی شوم بَرابَر ہوتے/ہو جاتے ہیں کہاوت.
سخی جلد ، شوم دیر سے خرچ کرتا ہے ، آخر میں دونوں کا خرچ برابر ہو جاتا ہے یا نِکلتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہندوستان ؛ نجم الامثال).

---پَلَٹ (---فت پ ، ل) امذ.
(مُرغ بازی) وہ مُرغ جو ایک سال کا ہو چکا ہو اور دُوسرے سال میں لگا ہو ، عمر کا سال پُورا ہو جانے والا مُرغ (ا پ و ، ۸ : ۱۹). [سال + پلٹ (رک)].

---پَلَٹْنا محاورہ.
سال پُورا ہونا ، دُوسرا سال شروع ہونا.

اس کی خونریزی سے یوں فوج عدو گھونگھٹ کھائے
جُوں مہِ نو سے محرّم کے پلٹا ہے سال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۰).

---تَمام (---فت ت) امذ.
اخیر سال ، سال کا آخری حِصّہ ، ختم سال. تیّار کرنا ہر سال کا تکدمہ آمد و خرچ سال تمام ملکِ محروسہ کا وقتِ آغاز سال فصلی. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاستِ بھوپال ، ۳ : ۶۶). یہ تمام جرّار و نامدار سوار و پہلوان سال تمام تک بادشاہ کے ملاحظے میں پیش ہو جاتے تھے. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی طالب)، ۲۱۰). [سال + تمام (رک)].

---جَلالی کس صف(---فت ج) امذ.
جلال الدین ملک شاہ سلجوقی کی طرف منسوب ، شمسی سال ، ۳۶۵ ¼ دن کا ہوتا ہے ہر مہینے میں تیس دن ہوتے ہیں لیکن اسفندیار کے اخیر میں پانچ دن اور اضافہ کر دیے جاتے ہیں اس کو فارسی یزد جردی بھی کہتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات). [سال + جلال (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جُلوس کس اضا(---ضم ج ، و مع) امذ.
وہ سن جس کی ابتدا کسی بادشاہ کے تخت نشیں ہونے سے کی گئی ہو. اس توزک میں سترھویں سالِ جلوس کے اواسط تک جہانگیر نے اپنی فرمانروائی کا حال شرح و بسط کے ساتھ خود اپنے ہاتھ سے رقم کیا ہے.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱). اہلِ مصر اور بعد میں اہلِ بابل میں سن جلوس کا بھی رواج تھا مصری جلوس کے سال کو چھوڑ کر اگلے برس سے پہلا سال جلوس شمار کرتے تھے. (۱۹۵۹ ، برنی (سیّد حسن) ، مقالات ، ۳۲). [سال + جُلوس (رک)].

---جَھڑی جَمْع خَرْچ فقرہ.
تمام سال کی آمدنی اور خرچ کا حساب (عِلمی اُردو لغت).

---حال کس اضا ، امذ.
اس سال (نوراللغات). [سال + حال (رک)].

---حِسابی کس صف(--- کس ح) امذ.
حساب کتاب کا سال. سالِ حسابی سررشتۂ تعلیم کا یکم اپریل سے شروع اور ۳۱ مارچ کو ختم ہوتا ہے .(۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسینِ دیہاتی ، ۸). سالِ حسابی کی درمیان حسابوں کے نقشوں کا تیّار کرنا آسان نہیں ہوتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۷). [سال + حساب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خورْد (---و غم ، سک ر) صف ؛ ← سالخورد.
معمر ، عُمر رسیدہ. ابراہیم اور سارہ بُوڑھے سالخورد تھے اور سارہ سے عورتوں کی معمولی عادت موقوف ہو چکی تھی. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۵۵). کسی مُلک میں ایک ماہی گیر بہت سال خورد و پیر رہتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳).

ایک ساقیِ سالخورد و ضعیف
آ کے حقہ مُجھے پلانے لگا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۶۵). [سال + خورد (رک)].

---خورْدَہ (---و غم ، سک ر ، فت د) صف.
۱. **بُوڑھا ، معمر ، تجربہ کار ، خرانٹ.**

بولے آئے تھے سال خوردہ نہنگ
کیا ہوں کیا اس ساتھ در وقتِ جنگ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۲۲). سہراب نے نہ پہچانا کہ یہ رنڈی ہے یا مردِ خُرد سال ہے یا سال خوردہ ... ہے. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۹۱). «تنقید الفاروق» کا لکھنے والا سال خوردہ اور باراں دیدہ معلوم ہوتا ہے. (۱۹۱۹ ، مکاتیبِ مہدی ، ۳۰).

وطن سے گیا تو جواں سال تھا وہ
مگر سال خوردہ تھا جب گھر کو لوٹا

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸۶). ۲. **کہنہ ، پُرانا دُھرانا ، دیر تک سینت کر رکھا ہوا ؛ برتا ہوا ؛ مُستعملہ.** مثل بیمہ سال خوردہ جل کر خاک ہونی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۸۸). سال خوردہ تانگے کی کھڑکھڑاہٹ سنی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۰۹). [سال + خورد (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---رُومی کس صف(---و مع) امذ.
سکندر رومی کی طرف منسوب اور اس کے عہد سے شروع ہونے والا سال ، مہینوں کے نام- تشرین اوّل ، تشرین آخر ، کانون اوّل کانون آخر ، شباط ، آزار ، نیسان ، ایار ، تموز ، آب ، ایلول (ماخوذ : نوراللغات). [سال + ع : رومی (عَلَم)].

---شَمْسی کس صف(---فت ش ، سک م) امذ.
وہ سال جس کا حساب سورج کے گرد زمین کی گردش سے کیا جاتا ہے ، یہ تقریباً تین سو پینسٹھ دن کا ہوتا ہے اور لیپ کے سال میں ۳۶۶ دن کا.

سالِ شمسی کا پتا دفترِ عالم میں نہیں
مہر کے گرد زمیں کو جو نہیں اب حرکت

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۶۲). [سال + ع : شمس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عیسَوی کس صف(---ی مع ، سک س) امذ.
حضرت عیسیٰ کا زمانۂ پیدائش ، پیدائش ۲۵ دسمبر ہے سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے شمسی سنہ جس کے مہینے حسبِ ذیل ہیں: جنوری ، فروری ، مارچ ، اپریل ، مئی ، جون ، جولائی اگست ، ستمبر ، اکتوبر ، نومبر ، دسمبر (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سال + عیسوی (رک)].

---فَصْلی کس صف(---فت ف ، سک ص) امذ.
فصلوں کے اعتبار سے حساب کیا جانے والا ، شمسی سال اسے ہندی سال بھی کہتے ہیں ، مہینوں کے نام درج ذیل : بیساکھ ، جیٹھ ، اساڑھ ، ساون ، بھادوں ، کنوار ، کاتک ، اگھن ، پوس ، ماگھ ، پھاگن ، چیت.

جو پُوچھا سالِ فصلی تو قلم نے
لکھا «پُر سحر ہے دیوانِ نسّاخ»

(۱۸۵۹ ، دفترِ بے مثال ، ۱۷۰). [سال + فصل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قَمَری کس صف(---فت ق ، م) امذ.
ہجری سال ، چاند کی حرکت سے اس کا حساب کیا جاتا ہے یہ ۳۵۴ دن آٹھ گھنٹے اور بنتالیس منٹ کا ہوتا ہے (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سال + قمر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَبِیسَہ کس اضا(---فت ک ، ی مع ، فت س) امذ.
لوند کا برس ، وہ تیرہ مہینوں کا برس جو تین سال کے بعد آتا ہے. اس سال کو لوند کا برس یا سال کبیسہ کہتے ہیں. (۱۸۷۶ ، علم حساب ، ۱۲۳). ہر چوتھے برس ایک دن کا کبس کیا جاتا تھا اور جس سال میں یہ دن بڑھتا تھا اسے سال کبیسہ کہتے تھے. (۱۹۵۹ ، برنی ، مقالات ، ۳۵). [سال + کبیسہ (رک)].

---کَوکَبی کس صف(---و لین ، فت ک) صف.
وہ عرصہ جب سُورج کسی سیّارے کے قریب سے نکل کر دوبارہ اسی جگہ پہنچے. ستاونویں تعریف سالِ کوکبی کی. (۱۸۳۹ ، رسالہ اعمالِ کرّہ (فہرست) ، ۱۰). [سال + کوکب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گِرَہ بلا اضا(---کس گ ، فت ر) امث ؛ سالگرہ.
کسی شخص کی عمر (یا واقعے) کی ہر نئے سال کی تاریخ اور اس کا جشن (ہر سال ایک کلاوے میں یادداشت کے طور پر گرہ لگا دی جاتی تھی).

ارمان تھا مجھ دل بہتر سال گرہ کرتی تری
سو صبح میری سانج ہوئی ، افیون کھلاؤں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۳).

انجم سے تیری سالگرہ کے لیے فلک
ہر سال کہکشاں میں ہے دیتا لگا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۴). دنیا کی سالگرہ حضرت خضر کی عمر سے لگی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۷). تین اکتوبر کو مہا راجا نے اپنی ۳۶ ویں سال گرہ پر ایک دربارِ عام بلایا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۲۷). [سال + گرہ (رک)].

---گِرَہ مَنانا محاورہ.
جنم دن منانا ، یومِ پیدائش کا جشن منانا ، یوم ولادت کے موقع پر خوشی کرنا. وہاں ہزاروں رنگین برقی قمقموں کی روشنی میں اس طرح پُرتکلف دعوتیں ہورہی ہیں جیسے واجدعلی شاہ کی سالگرہ منائی جا رہی ہو. (۱۹۳۲ ، مذاکراتِ نیاز فتحپوری ، ۱۰۵) میرصاحب ... ہر سال اپنی شادی کی سال گرہ منایا کرتے ہیں . (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۳).

---گُزَشْتَہ کس صف(---ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) امذ.
گزرا ہوا سال ، پچھلا سال.

سالِ آئندہ نہ ہو گا یہ بھی عالم دیکھنا
وہ کہاں سالِ گزشتہ کی بہار اب کے برس

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۶۷) . [سال + گزشت (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---مالی کس صف ، امذ.
جس کے تمام ہونے پر کسی ادارے یا محکمے کے حسابات کی تکمیل کی جائے ، مالگزاری کا سال اسے سالِ حسابی بھی کہتے ہیں (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سال + مال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نامَہ (---فت م) امذ ؛ سالنامہ.
۱. سال بھر کا حال ، پورے سال کی رُوئداد.

سال نامہ انجمن کا آپنے سُنوا دیا
واہ کس خُوبی سے ظاہر ہو گئی حالت تمام

(۱۹۱۹ ، گلزار بادشاہ ، ۱۰۰). ان (ترکی) سالناموں میں جو بیسویں صدی کے ابتدائی برسوں میں شائع ہونے باشندگان شہر کی تعداد کے بارے میں معین معلومات نہیں ملتیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۵). **۲. کسی جریدے کا سال بہ سال شائع ہونے والا وہ خصوصی شمارہ یا مخصوص نمبر جو عام شماروں کی بہ نسبت ضخیم ہو اور خاص اہتمام سے نکالا جائے.** سالنامہ کھلونا ، سالنامہ بانو وغیرہ. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶۳ : ۳۱۰). [سال + نامہ (رک)].

---نَو کس صف(---و لین) امذ.
جنتری کی رُو سے ایک سال کے ختم پر شروع ہونے والا تازہ یا اگلا سال ، نیا سال.

بابِ غم بند ہوا بابِ طَرب باز ہوا
سالِ نو دیکھیے کِس دھوم سے آغاز ہوا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۸۳). [سال + نو (رک)].

---نُوری کس اضا(---و مع) امذ.
روشنی کا سال ، اگر روشنی ایک سیدھ میں سال بھر تک متواتر سفر کرتی رہے تو اس حساب سے جس قدر فاصلہ وہ پورے سال میں طے کرے گی اسے ... روشنی کا سال یا نُوری سال کہا جائے گا.

فروغِ حُسن سے ہو کر گزر رہا ہوں میں
ہر ایک لمحۂ دید ایک سالِ نوری ہے

(۱۹۶۳ ، الف ، ۲۰). [سال + نور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---وار م ف.
سالانہ ، ہر سال. محدثین عظّام کا ترجمہ سال وار بہت بسط و تنقیح سے لکھا ہے. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۳). یحییٰ بن سعید واقعات کو سال وار نہیں لکھتا بلکہ ... الگ الگ ملکوں کے تحت درج کرتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۳۳).

---و ماہ چَلْنا ف مر ؛ محاورہ.
دیر تک سفر کرنا ، برسوں چلنا ، مدتوں سفر میں رہنا.

خُدا نے ریگِ رواں سے مجھے کیا پیدا
نہ پونہچے منزلِ مقصود سال و ماہ چلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۹).

---ہِجْری کس صف(---کس ہ ، سک ج) امذ.
قمری سال جس کا آغاز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکۂ معظمہ سے مدینۂ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمانے کی تاریخ سے ہوا (مہینوں کے نام درج ذیل ہیں : محرم ، صفر ، ربیع الاول ، ربیع الآخر ، جمادی الاوّل (الاُولیٰ) ، جمادی الآخر (جمادی الاُخریٰ) ، رجب ، شعبان ، رمضان ، شوّال ، ذی قعدہ ، ذی الحجہ).

جُستجو تھی سالِ ہجری کی مجھے
ناگہاں یہ غیب سے آئی صدا

(؟ ، جلیل لکھنوی (مہذب اللغات)). [سال + ہجری (رک)].

سال (۲) امذ.
جنگلی جانوروں میں ایک جانور ، گیدڑ ، سیار ، شغال (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [پ : शाल].

سال (٣) امذ (قدیم).
رک : سوال.

و اصحاب نے یوں سُنیا بات سب
بھی دسرا کیا سال اس دھات تب

(١٦٧٠ ، شغلی ، پند نامہ (ق) ، ١). [سوال (رک) کا متروک املا].

سال (٤) امذ.
١. **ایک ہندوستانی درخت ، لکڑی سرخ ، کسی قدر سیاہ اور مضبوط ہوتی ہے ، ساکھو.** سال کی لکڑی جو دس سال کے عرصہ میں بھی پوری طرح خُشک نہیں ہوتی. (١٩٠٧ ، مصرفِ جنگلات ، ٤٩). کنکو کی لکڑی سال اور ساکھو کے برابر وزنی اور مستحکم ہوتی ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٣٦٥). ٢. **ارّا ، پہیے کے مرکزی حصے اور محیط کے دوریا حلقے کے درمیان لگی ہوئی تانیں جو مرکزی حصے کو دَوری گھیرے کے ساتھ مرکز میں جوڑے اور تانے رکھتی ہیں** (ا پ و ، ٥ : ١٠٦) [س : شال शाल].

سال (٥) امث.
سخت اور مضبوط چھلکوں والی خاص قسم کی مچھلی. بعض بعض کے جسم پر سخت اور مضبوط چھلکوں کی ڈھالیں چڑھی ہوتی ہیں، مثلاً سال یا سالو. (١٩٣٢ ، عالم حیوانی ، ٨). [س : शाल].

سال (٦) امذ.
١. **کانٹا ، زخم ، گھاؤ ؛ (مجازاً) دُکھ ، درد.**

ہے اس کے حق میں ہر شب مانندِ روزِ محشر
جس کُوں فراقِ جاناں سینے کا سال ہو گا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٤). ٢. **سوراخ ، چھید ، ریخ ؛ چارپائی کے پایے کی چُول** . کٹہرے اور دروازے کے پتھروں کے جوڑ مثل کارنجاری بہم وصل ہیں اور ایسے صحیح و عمدہ اوس کے سال ملے ہوئے ہیں کہ جُدا نہیں ہوئے. (١٨٧٢ ، تاریخ بھوپال ، ٣ : ٩٢). [پ : शाल].

سال (٧) امذ ؛ امث.
١. **مکتب ، مدرسہ ، اسکول.** دس روز تک لڑکا برابر سال میں گیا. (١٨٦٨ ، رسومِ ہند ، ١٣٧). دِلی میں یہ دستور تھا کہ جب سے بچہ مکتب یا سال میں گیا اُستاد نے پہلے ہی دن سے کہا دیکھو پاؤں نہ پھیلاؤ. (١٩٢٣ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ١). ٢. **جگہ ، مقام ، ظرف.** اسمائے ظرف اسم کے بعد ان علامات کے لگانے سے بنتے ہیں سال سے ٹکسال ، گھڑسال . (١٩١٤ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ١٨٠). سال ، ظرفیت ، بھنڈ سال ، کھنڈ سال ، ٹکسال. (١٩٢١ ، وضع اصطلاحات ، ٩٨). ٣. **وہ جگہ جہاں گائے ، بھینس اور بیل باندھے جائیں.** مویشی خانہ میں دو بڑے اصطبل چودھری کی ذاتی گھوڑیوں کے تھے اور بقیہ چورخی سالیں چارہ کے گودام اور نوکروں کی کوٹھریاں تھیں. (١٩٦٣ ، اردو نامہ ، کراچی ، اپریل : ٨). ٤. **ٹکسال.**

سیم تن جب عمر سے اوترا نہیں رہتا ہے حال
کم کوئی بازار میں لے ہے روپیہ غیر سال

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٢٧). [س : شالا शाला].

سالا (١) امذ (امث : سالی).
١. **بیوی کا بھائی ، شوہر کا برادرِ نسبتی** . اِدھرتے سالے اُدھرتے سالیاں ، چاروں طرف تے برستیاں گالیاں. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٣٤).

ہم سے کس ناتے سے دُشمن دوست ہو
دل میں سالی ہے کوئی سالا نہیں

(١٧٤٣ ، دیوان زادۂ حاتم ، ٦٩).

. وہ سالے ہیں میرے نہیں اس میں شک
مرے ساتھ ہیں قید خانے تلک

(١٨٥٩ ، حُزنِ اختر ، ٦١) . میں ... افغانے راز کے لیے ... ساس اور سُسْرے اور سالے کے مرنے کا ماتم کرنے لگا . (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٥٧). صراف صاحب نے .. اپنے لاڈلے سالے کو تبدیل کر کے محکمۂ جیل میں بھیج دیا. (١٩٨٢ ، آتشِ چنار ، ٥٨٧). ٢. **کلمۂ دشنام.** اس پر یہ بہت بگڑے ، سور کا بچہ ، پاجی بدبخت ، بڑا پلٹن کا سالا بنا ہے . (١٨٨٩ ، سیرِ کہسار ، ١ : ٢٥٨). یہ سالا ہر وقت غائب رہتا ہے. (١٩٨١ ، سفر در سفر ، ٨٢). [پ : शाला].

• • • **سالا (٢)** امذ ؛ ~ شالا.
جگہ ، مقام ، گھر کے معنوں میں بطور لاحقہ مستعمل. دھرم سالا ، گئو سالا. (١٩٢١ ، وضع اصطلاحات ، ٩٨). [س : شالا शाला].

سالار امذ.
کسی جماعت یا گروہ کا سربراہ ، سردار ، افسرِ اعلیٰ.

محمدؐ پاک سید ولد آدم
وہ والیٔ جہان سالارِ عالم

(١٨٣٠ ، نورنامہ ، میاں احمد ، ٦).وہ ... ایک فاتح یا سپہ سالار کے رنگ میں نظر آتا ہے. (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٦٥).

سپاہی بھی تھا اور سالار بھی
خود ہی سَر بھی وہی خود ہی سردار بھی

(١٩٨٥ ، خواب در خواب ، ١٥٩). [ف : سالار (سال + آر) - عُمر رسیدہ].

---اَنْبِیا کس اضا(---فت ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ.
رسولِ مقبول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات). [سالار + انبیا (رک)].

---بَیتُ الْحَرام کس اضا(---ی لین ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امذ.
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات (مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [سالار + بَیت + رک : ال (ا) + حرام].

---جَنگ (---فت ج ، غنہ) امذ.
سپہ سالار ، جنگی لاٹ ، فوجی افسروں کا خطاب (اُردو قانونی ڈکشنری). [سالار + جنگ (رک)].

سالار مَنْدَرا (فت م ، سک ن ، فت د) امذ.
ایک ایسا مُوذی کیڑا جو اکثر نوشادر کی کانوں میں پایا جاتا ہے ،

حشرات الارض کی قِسم سے ہے. پانو چار ہوتے ہیں ، گردن پتلی اور دم چھوٹی ہوتی ہے چھپکلی سے چوڑا اور بڑا ہوتا ہے سالار مندرا نہایت مُوذی جانور ہے. اس کے کاٹے سے آدمی مر جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۹۴). [مقامی].

سالاری امث.
۱. سالار کا عہدہ ، منصب ، مقام یا کام. ہزاروں حلال خور ، مداری ، سالاری ... چلے آتے ہیں. (۱۸۹۳ ، کوچکِ باختر ، ۶۱۵) . **۲. ماتحتی.** اب یہ ساری فوج میاں طارق کی سالاری میں کمرے سے کُوچ کرنے ہی والی تھی. (۱۹۴۳ ، آجکل ، دہلی ، ۱ اکتوبر، ۱۲). [سالار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سالانَہ (فت ن) صف ؛ م ف.
۱. ہر سال ، سال بسال ، سال پیچھے. مارچ کی درجہ بندی سررشتہ کی سالانہ رپورٹ کے لئے درکار ہوتی ہے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسینِ دیہاتی ، ۴). ان لوگوں نے کچھ سالانہ خراج قبول کر کے صلح کر لی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۴۹). تمام سرکاری دفاتر اور محکمے اپنے سالانہ میزانیے میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت اُردو ٹائپ مشینوں کی خرید کے لیے ضروری رقم مُختص کرائیں. (۱۹۸۵ ، مجلس زبان دفتری پنجاب ، ۹). **۲. وہ وظیفہ یا مشاہرہ یا جاگیر کی آمدنی جو سالِ تمام پر ملے.** سالانہ ایک نقدی عطا ہے جس کا تقرر ایک معیّن رقم پر ہوتا ہے اور جس کی ادائی اختتام سال پر ایک مرتبہ ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۱۸). [سال + انہ ، لاحقۂ نسبت].

---حَلْقَہ (---فت ح ، سک ل ، فت ق) امذ.
درخت پر ہرسال نئے مادہ کا خول جو پُرانے خول کے درمیان پیدا ہوتا ہے. ساگوان کی لکڑی کا آڑا تراش معائنہ کرنے سے معلوم ہو گا کہ ایک یا ایک سے زاید مسامات کی لڑیوں کے ذریعے سالانہ حلقے خُوب اچھی طرح نُمایاں اور خالی آنکھ سے تمیز کئے جا سکتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۷). چونکہ ہر حلقے سے سالانہ نمو کا پتہ چلتا ہے اس لئے ان کو سالانہ حلقے کہتے ہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۹۶) . [سالانہ + حلقہ (رک)].

---رِپورٹ (---فت ر ، و مج ، سک ر) امث.
برس دن کے تمام احوال اور کارگزاری کی رپورٹ جو ہر ایک سررشتہ کا حاکم اعلیٰ افسر کے پاس بھیجتا ہے (اُردو قانونی ڈکشنری ، ۳۴۹). [سالانہ + انگ : رپورٹ (رک)].

---گَرْدِش (---فت گ ، سک ر ، کس د) امث.
زمین کا آفتاب کے گرد ایک سال میں پُورا چکر مکمل کرنے کا عمل. زمین آفتاب کے گرد گردش کرتی ہے اور زمین کی اس گردش کو سالانہ گردش کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، جعرافیۂ طبعی ، ۲۸) . [سالانہ + گردش (رک)].

---مَوج (---و لین) امث.
موسم سرما میں زمین کے ٹھنڈے ہونے سے بھی **زمین کے قشر میں حرارتی موج چلتی ہے جسے سالانہ موج کہا جا سکتا ہے** (حرارت ، ۸۳۵). [سالانہ + موج (رک)].

سالائی امذ.
ایک درخت جس کی پوست نرم ہوتی ہے. نرم پوست کا کوئی درخت سینگوں کو صاف کرنے کے لیے کافی ہے لیکن سانبھر کو سالائی کا درخت اس کام کے لیے خاص طور پر پسند ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۲۵۴). [مقامی].

سالِب (کس ل) صف.
سلب کرنے والا ، زائل کرنے والا.

یہ قول رابعہ ہے جان کا سالب
عارف ہے جو ہو خدا سے دل کا طالب

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۴۳).

پاس ہی فرش پہ مانا ہے نظر کی طالِب
جس کے ملبوس کی بدبُو ہے خِرد کی سالِب

(۱۹۱۵ ، فردوسِ تخیّل ، ۱۲۳). [ع].

سالِبات (کس ل) امث.
سالِبہ (رک) کی جمع.

واقف ہیں آپ فلسفۂ موجبات سے
ساتھ اس کے دخل آپ کو سالِبات میں

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۶۲۴). زبان سالمات یا سالبات کے قدغن سے مبرّا ہے. (۱۹۳۱ ، منشوراتِ کیفی ، ۶). [سالبہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

سالِبَہ (۱) (کس ل ، فت ب) صف مث.
۱. (منطق) وہ قضیہ جس میں موضوع اور محمول کے درمیان رابطے کی نفی کی گئی ہو (موجبہ کی ضد). سالبہ وہ قضیہ ہے جس میں سلب رابطہ کو قطع کر دیتا ہے. (۱۹۲۵ ، کلمۃ الاشراق ، ۴۳). کسی بھی متعین قضیے پ کو فرض کیجئے. اس قضیئے کا ہمشہ ایک سالبہ قضیہ بھی ہوگا جس کا نام آپ نفی پ رکھ سکتے ہیں. (۱۹۷۴ ، تاریخ اور کائنات ، ۳۳۱). **۲. (أ) منفی (Negative کا اُردو ترجمہ).** سالبہ کو جس پر کہ حرفِ خفیف سا عکسِ ہوتا ہے ایک خاص طریقے سے دھوتے ہیں. ((۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۳۲۳). **(أأ) قطبِ شمالی سے نِکلنے والی روشنی.** سالبہ یعنی قطبِ شمالی میں جو روشنی نِکلتی ہے. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۱۱۳). **۳. وہ تصویر جس کے رنگ قُدرتی حالت سے مُختلف ہوں.** یہ اس تصویر کو کہتے ہیں جس کے رنگ قُدرتی حالت سے مُختلف ہوتے ہیں. (۱۹۱۵ ، رموزِ فطرت ، ۵۸). [ع].

سالِبَہ (۲) (کس ل ، فت ب) امذ.
ایک خوشبودار پودا ، پودینہ کی صنف سے تعلق رکھنے والا پودا. سالبہ اور پودینہ اور مزر بخوش ... بونے کے لئے مثل باغیچے کے زمین چاہیے. (۱۸۴۵ ، دولتِ ہند ، ۱۳۷). [مقامی].

سالِپیا / سالِپیَہ (کس ل ، ب / فت ی) امذ.
یک پودا جس کی پتّیاں خوشبودار ہوتی ہیں. اس صنف میں حسب ذیل

پودے ہیں :- پودینہ ، سالیا ، سعتر ، نازبو ... اور سنبل خزامی وغیرہ. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۳). [ف].

سالپَرنی (سک ل ، فت پ ، سک ر) امذ ؛ نیز شالپرنی.
پاک و ہند کے چھوٹے چھوٹے پہاڑ اور جنگلوں میں پایا جانے والا درخت ، یہ سیاہ ، نرم اور خوبصورت ہوتا ہے ، اس کے پتے چھپا سے مشابہ اور خوشبودار بھی ہوتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۹۹). [س : शाल+पर्ण].

سالٹ (سک ل) امذ.
نمک سے تیار کی جانے والی مسہل دوا. آج سالٹ کا استعمال کیا ہے تین چار دست آئے ہیں. (۱۸۹۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۵۲). یہ دھات قدرت میں کھلے بندوں نہیں پائی جاتی البتہ اس کے بعض سالٹ قدرتی طور پر ملتے ہیں. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۱۸۲). [انگ : Salt].

سالَر (فت ل) امذ.
ایک درخت جس کی اونچائی انیس فٹ اور تنے کی گولائی پانچ چھ فٹ کی ہوتی ہے پھاگن اور چیت کے آس پاس اس کے پرانے پتے گر جاتے ہیں اور جیٹھ میں نئے پتے آ جاتے ہیں. اس کی نرم ڈالیاں اور پتے روئیں دار ہوتے ہیں ، اس کی لکڑی جلانے سے روشن نہیں ہوتی صرف سلگتی رہتی ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۲). [مقامی].

سالِف/سالِفَہ (کس ل / فت ف) صف.
گزشتہ ، گزرا ہوا کفو و مماثل موسیٰ علیہ السلام کے تھے نصب دعوت میں اور تحدی معجزہ و تشریع احکام و اجزائے نسخ اوپر شرایع سالفہ کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۴).

نکالا نام معشوقاں سالف اوس نے دفتر سے
بٹھایا نام میں نے اسے جنونِ عشاقِ سابق کا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۳۵). [ع].

سالَک (فت ل) امذ.
ایک ترکاری جو پانی کے اندر پیدا ہوتی ہے. سالک : تالابوں میں زمین کے نیچے پیدا ہوتا ہے اور پانی کی تہ سے باہر نکالا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۳۶). [مقامی].

سالِک (کس ل) صف.
۱. راہ چلنے والا ، رہرو ، مسافر.

سالکو دشتِ تجرد ہوں یہ کہدو اون سے
قیس و فرہاد مری سمت گزارا نہ کریں

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۶۰).

ہر اک پاؤں ہے سالک راہِ غیب
نہیں نقشِ پا میں ہے اک ذرہ عیب

(۱۸۹۳ ، ماہ و اختر ، ۱۵). چونکہ ہر شخص سالک ہے ، اس لئے اسے رہبر کی ضرورت ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ۳۰). **۲. راہِ طریقت پر چلنے والا ، جو کسی مرشد کے زیرِ ہدایت ہو ، صوفی مجذوب کے مقابلے میں).** جس میں سلوک وہیچ سالک نیں تو مذبذبین بین ذالک. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲).

سب سیں جدا ہے عالمِ دیوانگی کی راہ
لیکن طریقِ عارفِ سالک سلوک ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۶۵).

پایا نہ کنھوں نے اسے کوشش کی بہت میر
سب سالک و مجذوب گئے اس کی طلب میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۷). ہمیں کچھ سالک و مجذوب سے مطلب نہیں ، ہم اپنی لو اسی سے لگائے بیٹھے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۷). جو مسافر خدا کی تلاش میں سفر کرتا ہے اسے سالک کہتے ہیں. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۱۰۹). پیشانی اور ٹخنہ پر نماز و سجدہ کے نشان اور ٹھیٹ نے مزید تصدیق کر دی کہ متوفی سالک مسلمان درویش تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۲۱). ۳. **(موسیقی) ایک راگ کا نام** (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۸). [ع].

سالگ رام (فت ل) امذ.
۱. کالے رنگ کا پتھر جو مقدس سمجھ کر گلے میں ڈالا جاتا ہے. کالے پتھر جو کسی دریا میں سے نکلتے ہیں اور جن کو کرشن جی کا اوتار جان کر سالگ رام کہتے ہیں. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۴۵). ہر ایک نے پگڑی میں تلسی کی شاخ لگائی ، گلے میں سالگرام ڈالا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱۳). **۲. ایک مورتی جسر کی ہندو پوجا کرتے ہیں** (ماخوذ : نوراللغات). [پ : शाल+ग्राम].

سالِم (کس ل). (الف) صف.
۱. کامل ، پورا ، ثابت ، ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ ، سلامت.

دسیں جامون کے پھل بن میں نیلم کے نمن سالم
نظر لاگے نہ تیوں میوباں کوں راکھیا ہے جتن سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۶).

قسم تیرے نین کی آرزو میں
کبھو سالم کبھو بیمار ہیں ہم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۷).

خدا اس بات کا ہے خوب عالم
کبھی میں نے نہ کھایا جوز سالم

(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۶).

ہاتھ پر لے کے کھلونوں کی طرح دے پٹکے
کوئی سالم نہ رہے مہرۂ پشت و گردن

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائدِ سحر ، ۶۰).

سالم کوئی شے جز تنِ صد چاک نہ ملتی
روحوں کو بھی چھپنے کی جگہ خاک نہ ملتی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸۸). ہنڈے اور پیپے کو اٹھانے کے لئے ایک سالم مزدور درکار ہوتا تھا. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۶۰). ۲. **(عروض) غیر مزاحف ، جو زحاف سے الگ ہو.** جو رکن اپنی اصل پر ہووے یعنی عمل زحاف کا اس میں نہ آیا ہو اس کا نام سالم ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۵۱). ایک غزل کے چند شعر پڑھے ... جس کے حشو کو سالم و اخرب بھی لانا جائز ہے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۷۴). رجز ایک بحر کا نام ہے جس کی سالم شکل میں مستفعلن کی تکرار ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۸۶). (ب) م ف. سراسر ،

مکمل ، بالکُلیّہ ، سب ، تمام (اس کا تعلق سالم نمبر ۱ یا نمبر ۲ سے ہے).

عجب ہے شاہ ہور شہہ کے وزیراں
ہونے کِس پُھول کے سالِم اسیراں

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۲۶).

دوجا دِیدار کا پیالا جو پایا
ادب اور شرم وو سالِم گنوایا

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۹). [ع].

---الْاَعْضا (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) امذ.
تندرست، جس کے تمام اعضا درست ہوں. محکمۂ جنگ نے اٹھارہ برس سے زائد عمر والے تندرست سالِمُ الاعضا مردوں کو بھی جبریہ بھرتی کرنا ہی مناسب بلکہ ضروری سمجھا. (۱۹۷۰ ، اُردو نامہ ، کراچی، ۳۵ : ۹۰).[سالِم + رک : ال (ا) + اعضا (رک)].

---رُکْن (---ضم ر ، سک ن) امذ.
(شاعری) بحر کے تمام رکن. یہ بحر بھی اردو میں مثمن ہی مُستعمل ہے لیکن سالِم ارکان کے ساتھ نہیں. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۱۰۸). [سالِم + رُکن (رک)].

---زِنْدَگی (---کس ز ، سک ن ، فت د) امذ.
تمام عُمر. اِبتدا میں تمامِ بیمہ کمپنیاں سالِم زندگی کی پالیسیاں فروخت کرتی تھیں. (۱۹۶۳ ، بیمۂحیات ، ۴۵) [سالِم+زِندگی(رک)].

---عَدَد (---فت ع ، د) امذ.
ایسا عدد جو تقسیم نہ ہو سکے. دوسری اقوام کی طرح عربوں میں بھی عام طور پر سالِم اعداد کے لئے ناپسندیدگی پائی جاتی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۳۳). [سالِم + عدد (رک)].

---مَحال (---فت م) صف.
شخصۂ معین کہ جس کی مال گزاری خواہ گورنمنٹ کو دی جاتی ہو خواہ جاگیر دار یا معافی دار کو (اُردو قانونی ڈکشنری ، ۳۴۹) . [سالِم + محال (رک)].

---و غانِم (---و مج ، کس ن) امذ.
کامیاب و بامراد ، تندرست و دولت مند. جو مال اسباب گھوڑے اُن کے پاس تھے وہ سب چھین لیے یوں سالِم وغانِم واپس آئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۶۶).[سالِم + و (حرفِ عطف) + غانِم (رک)].

سالِماً (کس ل ، تن م بفت) م ف.
مکمل طور پر ، پوری طرح. یہ اس حقیقت کی نمائندگی ہے جو واقعاً اور سالِماً موجود ہے. (۱۹۶۷ ، فکرِ سُخن ، ۲۸۱). [سالِم + اً ، لاحقۂ تمیز].

سالِمات (کس ل) امذ ؛ ج.
سالمہ (رک) کی جمع ؛ سالیکولز (**Molecules**). سب میں بڑی بات یہ ہے کہ اس زمانہ میں مسئلۂ سالمات نے بڑی ترقی کی ہے. (۱۸۹۸ ، معارف ، اعظم گڑھ ، اگست ، ۵۶). بعض پیچیدہ سلیک ... مکمل سالِمات میں باہمی عمل دِکھاتے ہیں.(۱۹۷۳ ، فولاد سازی، ۱۰). [سالِم + ات ، لاحقۂ جمع].

سالِماتی (کس ل) صف.
سالِمات سے متعلق یا منسوب. اگر ان میں سے ایک سیّال کا دِیا ہوا حجم ، دوسرے کی بہ نسبت بلند تر سالِماتی اِرتکاز رکھتا ہو تو اس کو بیش تنشی یا بیش ہم تنشی کہا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۸). انڈر سن اور اس کے ساتھیوں نے تپِ دق کے جراثیم کے موم سے ... ترشہ حاصل کیا جس کا سالِماتی وزن بہت زیادہ ہے.(۱۹۶۷ ، بُنیادی خرد حیاتیات ، ۳۳۰). [سالِمات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سالْمَن (سک ل ، فت م) امث.
شمالی سمندر اور دریاؤں میں پائی جانے والی ایک مچھلی ، اس کا گوشت نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے. مچھلی شکار کے اعتبار سے دو قسم کی ہوتی ہے. اس میں وھیل ، ٹیونا ، سالمن، ٹراؤٹ اور کریپ زیادہ اہم ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۶). [انگ : Salmon].

سالْمون (سک ل ، و مج) امذ.
آبی پھپوندیوں سے پھیلنے والا مچھلیوں کا ایک مرض ، مچھلیوں میں آبی پھپھوندی کا داخلہ کسی زخم سے یا گلپھڑوں کے ذریعے ہونا جس سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے. اس بیماری کو سالمون کا نام دِیا جاتا ہے ، اس بیماری کی وجہ سے مچھلیوں کے ذخیروں کو بہت نقصان پہنچتا ہے . (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہہ پودے ، ۱۱۲). [انگ : Salmon].

سالِمَہ (کس ل ، فت م) امذ.
(کیمیا) کسی شے کا چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ جو اپنا وجود قائم رکھ سکے اور اس شے کی تمام خاصیتیں ظاہر کرے ، مالی کیول. گرمی کی محبّت اور سردی کا خوف ... ایک ناقابلِ تقسیم سالِمہ کو ظاہر کرتا ہے. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۸۲). جن میں سے ہر ایک اپنی ہی ایک ہیئتِ سالمہ رکھتا ہے(۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۳). [سالِم + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

سالِمی (کس ل) صف.
سالِم سے منسوب. پس آکاش جس پر ہم نے پہلے غور کیا ہے ایک عبوری سِلسلہ ہے. بھوتادی سے تنماترا تک اور تنماترا سے سالمی پیدائش تک.(۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱ : ۳۷۹). نوعی گردش اور سالمی وزن کا حاصلِ ضرب سالمی گردش کہلاتا ہے. (۱۹۷۳ ، موجیں اور اہتزازات ، ۱۹۹). [سالِم + ی ، لاحقۂ نسبت].

سالِمِیَّت (کس ل ، م ، شد ی بفت) امث.
سلامتی ، صحت ، بقا ؛ تحفّظ. عرب کی آزادی اور سالِمیّت خطرے میں ہے. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۹۰). یہ فارمولا ملکی سالمیّت کے لئے تباہی کا موجب ہو گا.(۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۶۳). [سالِم (رک) + یت ، لاحقۂ اسم کیفیت].

سالِمیّہ (کس ل ، سک م ، فت ی) امذ.
حضرتِ امام محمد باقر کی وفات کے بعد امامیہ شیعوں کا گروہ بھی کئی شاخوں میں تقسیم ہو گیا سالِمیہ اسی فرقہ کی ایک شاخ ہے (فرقے اور مسالک ، ۱۳۸). [ع].

سالَن (فت ل) امذ.
مسالے ڈال کر پکائی ہوئی شوربے دار ہنڈیا اور اس کا حاصل جسے عموماً روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں. بیچاری نے کسی نہ کسی طرح دو سالن بھی کر لئے تھوڑا سا پلاؤ بھی پکا لیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۶۰). خمیری روٹی اور آلو کا سالن تقسیم کرنا شروع کر دیا. (۱۹۲۰ ، گلدستۂ عید ، ۱۵). ترکاریوں کا سالن بناتے اور ہنڈیا بیچ کر زندگی گُزارتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۵۱) . ۲. **روٹی کے ساتھ یا روٹی سے لگا کر کھانے کی چیز.**

سالنے کا کچھ نہ تھا ان کو اٹک
سِرکہ بس تھا ان کو سالن نے نمک

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۶). حضرت نے فرمایا اچّھا سالن سِرکہ ہے. (۱۸۰۶ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸۲). پہلی اب پھر آئی اور ضرورت کے لائق سالن ڈال دیا. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۵۰). بھاگا بھاگا ہوٹل پہنچا وہاں سے دو تین سالن اور دوسرے لوازمات ٹرے میں سجا کر لے آیا. (۱۹۷۷، سائیں احمد علی، ۲۰). اف : بگھارنا ، بھُوننا ، دم دینا ، ڈالنا. [س : स+लवण].

ـــ کَسْنا محاورہ.
(طبّاخی) **مسالے کا پانی خُشک کرنے کے لیے سالن کو دیر تک اچھی طرح بُھوننا، گوشت یا ترکاری کا پانی جلانا**(ا پ و ، ۳: ۱۵۷).

سالْنا (۱) (سک ل) امذ.
رک : سالن.

عُمر بھر میں بھی کسی حالت میں کیں
سالنے کے ساتھ روٹی کھائی نیں

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱۹).

سالنے اقسام کے تھے جو پکے
ذائقے میں اپنے اپنے او پکے

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۷). باندی غلام کو کھانا ، سالنا اور کپڑا دینا واجب ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۳۲). چینی کے گول پیالوں میں سے پھولدار لمبوترے چمچوں کے ذریعہ سے سالنا نکالا جاتا. (۱۹۷۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۱ : ۳۳۸) . [سالن + ا (زائد)].

سالْنا (۲) (سک ل) ف م.
۱. **چھیدنا ، چُبھونا.**

بُونے گُل سالتی ہے دل میں مرے
آہ یہ کس سے بے دماغ ہوں میں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۶). ۲. **(مجازاً) عذاب دینا ؛ دُکھ پہنچانا ؛ کُھل جانا ، ناگوار ہونا ، گراں گُزرنا.** پریوں نے اس کے تائیں ایتا مارا کہ بےہوش ہو گیا اور باہر گھسیٹ کے ڈال دیا ، بادشاہ جو اس کے اُوپر عاشق تھا تس سے چوٹیں اُسے نہ سالی. (۱۷۳۶ ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۱).

چھاتی سے ایک بار لگاتا جو وہ تو میر
برسوں یہ زخم سینے کا ہم کو نا سالتا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱). ۳. **(سِلاوٹ و کھٹ بُنا) پلنگ تخت اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کی جڑائی کرنا ، ان کے اجزا جوڑ کر ملانا** (ا پ و ، ۱ : ۱۸۲). ۴. **سی دینا ، باندھ دینا.** کوئی ایسا کوڑھ مغز بھی ہو سکتا ہے کہ ... پیٹھ پھیرے اس طرح نچنت بیٹھا رہے جیسے اسے کرسی میں سال دیا ہو. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۲). [س : सै+लवण].

سالْنک (سک ل ، فت ن) امث.
(موسیقی)**ایک بسیط راگ اور راگنی جس نے دُوسرے راگ سے ترکیب نہیں پائی مگر دوسرے راگ سے رنگین ہے** (ماخوذ : نغمات الہند ، ۳۶). [مقامی].

سالُو (و مع) امذ.
(پارچہ باف) **باریک جھنتا گھرا عُنّابی رنگ کا کپڑا ، سُوہا ، لال ، زعفرانی.**

سرنگ تافتے بافتے والیئے
سو زرباف و سالُو و پرکالیئے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۵).

حریر و بافتہ سالُو ، سری صاف
مشجّر ، تافتہ ، دارائی زرباف

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۳۲).

شیشے شربت کے سالُو سے تھے منڈھے
خالی خالی تھے ایک کونے پڑے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ ، ۶۹). کمخواب اور اطلس اور گلبدن وغیرہ ریشمی اور عمدہ کپڑے اور جوتے بیش قیمت زردوزی کے اور شطرنجیاں اور سالُو وغیرہ جو فروخت ہوتا ہے آدھ آنہ روپیہ سے تین آنہ اور چار آنہ تک حق دلالی لیتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). کوری کوری صراحیاں لال سالُو کے بھیگے ہوئے کپڑے سے لپٹی ہوئی اوس میں ٹھنڈی ہونے کے لیے رکھ دی گئیں. (۱۹۶۵ ، ہماری پہیلیاں ، ۱۰). [س : साल].

سالُو (۲) (و مع) امث.
ایک قِسم کی مچھلی ، رک : سال نمبر (۵) (عالم حیوانی ، ۸). [مقامی].

سالُو (۳) (و مع) امذ.
(موسیقی)**ایک قدیم متروک راگ کا نام**(ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۶۰). [س : شالُ साल].

سالوتّر (و مع ، فت ت) امذ ؛ سالوتری.
جانوروں کا معالج.

کتنے رنگاں ترنگاں فوج میں بھر دیے ہو فوج سالوتر کا دفتر

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱۲۶).

اگر گھوڑے کی سمجھے بند ہے لید
تو کر سالوتری کی جا کے تقلید

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲). احقرالنّاس نے فن فرس میں

رسالہ سالوتر ... سعیٔ بلیغ کے ساتھ تصنیف و تالیف کیا تھا. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱) . دوائیں بنوا کر رکھ لی جائیں جو موقع پیش آنے پر دے دی جایا کریں یا سالوتر سے صرف حالت بیان کر کے دوا لے لینا کافی ہے.(۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۱۹۲). [پ : शालि + होत्र + इक:].

سالوتری (و مج ، سک ت) امث.
سالوتر (رک) کا کام یا پیشہ. اُستاد سالوتری کا فن بھی خوب جانتا تھا. (۱۸۹۴ ، کامنی ، ۲۰). [سالوتر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سالُوس (و مع) صف ؛ امذ.
۱. مکّار ، فریبی ، دھوکا دینے والا ، دھوکے باز.

کر چکا ہوں دورِ اخلاصِ بُتاں میں اِمتحاں
میں نہ مانوں گا کہ مومن زاہدِ سالوس ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۸).

اے زاہدِ سالُوس نہ دے مجھ کو فریب
ساری ہے یہ بندگی خدا کے لئے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، رباعیات ، ۶۴) **۲. مکر، فریب ، دھوکا.**

مسندِ سالوس سے زاہد نہیں ہے شانِ فقر
بوریے پر بیٹھیے اور بے ریائی کیجئے

(۱۷۵۵ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۳۱).

دلِ صد چاک کِسو کا نہ رفو تجھ سے ہوا
ناصحا گرچہ بہت خرقۂ سالُوس سیے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۱). محض ریا و مکر و سالوس کی بُرائی بیان کرنی مقصود ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۲۹).

نذرانہ نہیں سود ہے پیرانِ حرم کا
ہر خرقۂ سالُوس کے اندر ہے مہاجن!

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۲۰). [ف].

سالُوسی (و مع) صف ؛ امث.
سالُوس سے متعلق اور منسوب ، مکّاری ، ریا ، فریب.

حضرت شیخ کے رونے پہ نہ جانا تو کہ یہ
زرق ہے ، ربو ہے ، تزویر ہے ، سالُوسی ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۶).

شریفِ کعبہ وہ ہے خرقہ پوشِ سالُوسی
کمر کا بھی نہیں خالی ہے پیچ سے پٹکا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۲۶).

سالُوسی و تلبیس کی تصویر ، مارِ آستیں
کرگس کماں اندر کماں ، اژدر کمیں اندر کمیں

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۶۴). [سالُوس + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

سالُوی (و مع) صف.
سالُو (رک) سے متعلق یا منسوب.

نہ نے پر سالوی برہانپوری بوجھ یہ کالے پر توکالی کینچری بوجھ

(۱۷۳۶ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۲۱۱). [سالو + ی ، لاحقۂ نسبت].

سالَہ (فت ل) امذ.
بیوی کا بھائی ، سالا.

جو یک سالہ تھا میر سیّاف کا
او لشکر لے حیدر کے نزدیک تھا

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۲۱). ہاں صاحب گولہ انداز کا بہنوئی مددگار ہے اور شاعر کا سالہ بھی جانب دار ہے. (۱۸۶۹ ، غالب ، غالب کا روزنامچہ ، ۲۱). [سالا (رک) کا ایک املا].

--- سالَہ (فت ل) صف.
سال والا ، سال کا مثلاً ہفت سالہ (سات سال کا) ، دہ سالہ (دس سال والا) مرکبات میں بطور جزوِ دوم مستعمل. ہفت سالہ مطالعے کے بعد یہاں کا مُسلمان نوجوان علم کی ان شاخوں سے قریب قریب اُتنا ہی واقف ہو جاتا ہے جتنا کوئی آکسفرڈ کا تعلیم یافتہ نوجوان. (۱۹۵۳ ، ثقافتِ پاکستان ، ۴۰). [سال + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سالہا سال م ف.
مُدتوں ، عرصے تک.

لذّتِ ذبح زباں سے نہ گئی برسوں تک
سالہا سال نہ جلّاد نے زانو بدلا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۷). علاؤالدین کے سالہا سال بعد جبکہ اس کے خاندان سے بھی حکومت منتقل ہو چکی تھی ان کو پدمنی کا واقعہ ... صاف صاف لکھ دینے میں کیا خوف ہو سکتا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۸۸). شہر لاہور میں سالہا سال سے امن تھا. (۱۹۶۶ ، زرد آسمان ، ۴۷). [سال + ف : ہا ، لاحقۂ جمع + سال (رک)].

سالی (۱) امث.
۱. بیوی کی بہن. سالا دُشمن ، سالی دُشمن بجز اس بچارے کا من. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۴).

ہے یہ دنیا اپنی سالی کی جگہ
اِلتفات اس سے کروں کس طرح کہہ

(۱۸۲۹ ، نظم رنگیں ، ۴) . ولایتی فنسوں میں دولھا کی سالیاں سوار ... پہر رات گئے دولھا کے مکان پر پہونچا . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۸). بہتر ہو کہ یہاں سے سر پر پانو رکھ کر بھاگیں ورنہ سالی کے بعد آئے گا سالا اور پھر خالو اور خالہ. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۴۸). مرزا غالب کی بیگم اور ان کی سالی کی درخواست کے بارے میں ایک سرکاری دستاویز بھی شائع کی جا رہی ہے (۱۹۸۷ ، حیاتِ غالب کا ایک باب تحقیق کی روشنی میں ، ۸) **۲. بطور کلمۂ دُشنام.** نئے جُوتے کی طرح چرر چرر کرتی ہے سالی. (۱۹۴۲ ، شکست ، ۷۰). [سالا (رک) کی تانیث].

--- آدھی/آدھیج بنالی اَور سلَج/سلَہج پوری جوئے کہاوت.
جورُو کی بہن اور سالے کی بیوی سے بے تکلفی ہو جاتی ہے ، گویا سالی تو آدھی بیوی اور سالے کی بیوی پوری بیوی ہوتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ نوراللغات).

--- نَہالی ، چاہے اوڑھی ، چاہے بِچھالی کہاوت.
رضائی کو چاہے اوڑھو ، چاہے بچھاؤ. سالی رضائی کی مانند ہے اس سے جو کام چاہے لے لو (جامع الامثال).

سالی (۲) امث.
(کاشتکاری) سال بھر کی خدمت کا معاوضہ جو دونوں فصلوں کے ختم پر کاشت‌کار یا زمین دار گاؤں کے کمیروں یعنی لوہار، بڑھئی اور کمہار وغیرہ کو اناج یا نقدی ادا کرے (ا پ و ، ۶ : ۷۳) .
[سال + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سالِیانَہ (کس ل ، فت ن) صف. (الف) م ف.
رک : سالانہ. اس کی آمدنی آٹھ لاکھ روپے سالیانہ سے کسی قدر زیادہ ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۲۸). (ب) امذ.
سال پیچھے ادا کی جانے (یا خرچ کی جانے) والی رقم یا چیز.

پنچ ہزاراں کے تئیں دینار زر
سالیانہ تھا مقرر خاص تر

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۶۵) فی کس چار دینار سالیانہ آئندہ کے لیے لینا منظور کر کے صلح نامے پر دستخط کیے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۹۷). سردار ٹاک سے ٹاک میں رہنے والی قوم ... کی زمینداری کے حصّہ کا سالیانہ وصول کر کے روہڑی پہنچے تھے. (۱۹۷۸ ، تاریخ پشتون ، ۶۳۳). [سال (رک) + یانہ ، لاحقۂ نسبت].

سالِینومِیٹَر (ی مع ، و مج ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
ایک آلہ جس سے پانی کی کثافت دریافت کی جاتی ہے ، ہائیڈرو میٹر. ان دونوں نِشانوں کے درمیان جو جگہ ہے یہ دس حِصّوں میں منقسم کی گئی ہے ... ان کو سالینو میٹر کی ڈگریاں کہتے ہیں . (۱۹۰۶ ، راہنمائے انجینیری ، ۲ : ۲۹). [انگ : Salinometer].

سالِینَہ (ی مع ، فت ن) امذ ؛ سالینا.
وہ رقم جو سالانہ کسی کو ملے ، وظیفہ.

لشکرِ عُشّاق کا اس شاہِ خُوباں نے محب
شکلِ ماہِ عید یک دیدار سا لینا کیا

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۵۱). سجادہ نشین و گورکن اس خانقاہ کے عرس یعنی فاتحۂ سالینہ حضرت شیخ طاہر بندگی صاحب کا، پاس آداب عشرۂ ماہ محرم الحرام بتاریخ ۱۷ ویں ماہ کرتے ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۰۲). [سالانہ (رک) کا بگاڑ].

سام (۱) صف.
وہ وید منتر جو پُرانے زمانے میں جنگ وغیرہ کے وقت گایا جاتا تھا. سام: لفظ سامن سے مُشتق ہے جس کے معنی ہیں گانے کی چیز. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۱۲۱). [س : सामन].

--- وید (--ی مج) امذ.
(ہندو) **چار ویدوں میں سے ایک وید کا نام.** برہما نے رگ وید سے رقص ، سام وید سے سرود اور یجر وید سے حرکات و سکنات ... لے کر اس وید کو تیار کیا. (۱۹۲۳ ، ناٹک ساگر ، ۳۱۳). سام وید اور رگ وید ایسے گیتوں سے بھرے پڑے ہیں جو مذہبی جلسوں ، یگیہ اور ہون کے موقعہ پر .. گائے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو گیت، ۱۱۰). [سام + وید (رک)].

سام (۲) امذ.
نوح علیہ السّلام کا پسرِ رشید اور عرب ، عبرانی اور اشوری وغیرہ اقوام کا جدِّ امجد (اس نے اپنی بیوی کے ساتھ حضرتِ نوح کی کشتی میں بیٹھ کر طوفان سے نجات پائی) . پھر بعد گزرنے طوفان نوح کے کشتی پر اسی آدمی تین لڑکے نوح کے یافث ، سام ، حام اور بی بیاں ان کی یہ سب زندہ رہے . (۱۸۲۲ ، دقائق الایمان ، ۸۲).

کس نے بچایا لُجّۂ طُوفان سے نوح کو
کس نے اُٹھایا قبر سے سام ابنِ نوح کو

(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۱۹۶). [عَلَم].

سام (۳) امذ.
رستم کا دادا اور نریمان کا لڑکا جو ایران کا زورآور پہلوان ہوا ہے.

سام سیر اس بھنواں کا چک اچانے نا سکے
سنج اپر کیوں کھینچتے ہیں غُصّے سوں زوریں کماں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۲).

جیسے کہتے ہیں بھاری پتھر اے بُت ، ناز ہے تیرا
اُٹھا سکتے نہ جو سام و نریمان ہم اُٹھاتے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۲۹).

اگر خُونِ سام و نریماں وہی ہے
تو میدان وہی گوئے چوگاں وہی ہے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۶۷). [عَلَم].

سام (۴) امذ.
سوجن یا ورم جو بدن پر ہو جاتا ہے (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ نوراللغات) . [ف].

سام (۵) امذ.
رک : سامان. اکثر دیواروں پر ، ریلوے اسٹیشنوں کے پلیٹ فارموں پر لکڑی کے ساموں پر اس کا پالش کیا جاتا ہے. (۱۹۲۵ ، کارخانۂ عالم ، ۱۰۳). [سامان (رک) کا مُخفّف].

سام اَبْرَص (فت ا ، سک ب ، فت ر) امث.
چھپکلی ، کوچکِ دراز دُم.

سام ابرص کہ ہے دوائے خراج
ہر جگہ یاں سے ہے نمایاں آج

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹). سام ابرص یعنی چھپکلی یہ ایک قسم کا جانور ہے کوچک دراز دم. یحییٰ ابن عمر کہتا ہے کہ اس کا مارنا سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور یہ ثواب اس وجہ سے ہے کہ یہ بڑا بد ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۵۷۷). [ع : سام (شد م) = زہریلا + ابرص (رک)].

ساماخچہ (سک خ ، فت چ) امث.
انگیا. ساماخچہ اور ساماکچہ لغت اوّل خ ساکن ہے اور دوسرے لُغت میں کاف ساکن ہے دونوں لُغت میں جیم فارسی کی مع ہائے مختفی کے زبر ہے ، عورتوں کے سینہ بند کو کہتے ہیں اور ہندی میں انگیا کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف].

سامان امذ.
۱. **اشیائے ضروری ، اثاثہ ، چیز بست.**

آتشِ عشق پڑی عقل کے سامان میں آ
وو صنم جب سوں بسا دیدۂ حیران میں آ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱).
ہوش و حواس ، تاب و تواں داغ جا چکے
اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۵۰). محاصرہ میں فوج کے پاس سامان رسد ختم یا تقریباً ختم ہو جاتا ہے. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۵۵). ۲. (مجازاً) **آثار ، علامات ، اسباب.** اتنا قرض ہوگیا ہے کہ اس کے ادا ہونے کا سامان نظر نہیں آتا. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۴۴).
اللہ رکھے گا تو رہے گا دلِ ویران
اس گھر کی تباہی کے تو ساماں بہت ہیں
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۸۶). ۳. **اِنتظام ، اہتمام ، بندوبست.**
کہیں بھائی میرا مُسلماں ہو گا
تو سب کام میرا بہ ساماں ہو گا
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۸۲۱) کوئی سامان ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان کو فکر معاش سے فارغ البالی ہو. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۱۸). وہاں تو سامان ہی دوسرے تھے. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۱۶). ۴. (بول چال) **ہوش، حواس، سُدھ.** بی بی صاحب کسی طرح سامان میں ہی نہیں آتیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۸۸). ۵. **دُنیاوی مال و متاع ، تعلقاتِ دُنیاوی.**
ساماں کی محبّت میں مُضمر ہے تن آسانی
مقصد ہے اگر منزل غارت گرِ ساماں ہو
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۳۲۰). ۶. **ذریعہ ، سبب ، محرک.**
اضطرابِ دل کا ساماں یاں کی ہست و بُود ہے
علمِ انساں اس ولایت میں بھی کیا محدود ہے
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۲۶). ۷. **تمہید ، آثار ، علامت.**
یہ پریشانی مری سامانِ جمعیت نہ ہو
یہ جگر سوزی چراغِ خانۂ حِکمت نہ ہو
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۶). ۸. **تلوار وغیرہ اوزار کے تیز کرنے کا آلہ** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۹. **تیاری ، آمادگی ، تہیہ** (فرہنگِ آصفیہ). ۱۰. **آراستگی ، سجاوٹ ، تکلف ، ٹھاٹھ.**
کس نے ملنے کا کیا وعدہ کہ داغ
آج ہو تُم اور ہی سامان میں
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۴۳). ۱۱. **ہتھیار ، اوزار ، جنگ کا سامان** (فرہنگِ آصفیہ). [ف].

--- باندھنا محاورہ.
۱. **سامان کرنا ، تیاری کرنا ، آمادہ ہونا.**
میں یہ کہتا ہوں کہ ہر اک سے لڑا کیجیے آپ
مجھ سے باندھا ہے لڑائی کا یہ ساماں عبث
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۴۲).
کِسریٰ کو کیا خلق بندھا عدل کا ساماں
عہد اس کا ہوا مغتنم عالمِ امکاں
(۱۸۸۹ ، سفیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۲۷۷). ۲. **چلنے کی تیاری کرنا ، عزمِ سفر کرنا.** اپریل میں آخری پرچہ کر کے لال کرتی جانے کے لئے ہوسٹل سے سامان باندھا. (۱۹۷۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۱ : ۳۵۱).

--- بَردار (---فت ب ، سک ر) صف.
سامان لانے لے جانے والا. فضائیہ زیادہ تر روسی طرز کے بمبار لڑاکا اور سامان بردار ہوائی جہازوں پر مُشتمل ہے. (۱۹۶۷، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۶). [سامان + بردار (رک)].

--- بَندھنا محاورہ.
تیاری ہونا ، کسی چیز کے مہیا ہونے کے آثار ظاہر ہونا.
بس توانائی و طاقت کی دلیری کُھل گئی
عشق اور حُسن میں جب جنگ کا سامان بندھا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۳).

--- بَننا محاورہ.
سامان ہونا ، بندوبست ہونا.
عشق میں جس دم بنے ساماں آہ و گریہ کا
آبروئے ابر اُڑے ، بِگڑے ہوا برسات کی
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

--- پذِیر ہونا محاورہ.
تعمیر ہونا ، بننا ، تیار ہونا. رفتہ رفتہ ایک عمارت سامان پزیر ہوئی اور مقبرہ کے گرد ایک باغ نہایت باصفا لگایا گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۶۲).

--- پَسَند (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
آرام طلب.
وائے اس دل پہ کہ اسبابِ طلب ہے مُطلق
آہ اس سر سے کہ اصلا نہیں سامان پسند
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۲). [سامان + پسند (رک)].

--- پیش آنا محاورہ.
مشکلات کا سامنے آنا، حالات کا ناساعد ہونا. مہاراج سے تین مہینے کی رُخصت لے کے کلکتہ جاتا ہوں. تقدیر آزماتا ہوں ، دیکھیے فلک کیا دکھائے ، کیا سامان پیش آئے. (۱۸۶۸ ، سرور ، انشائے سرور ، ۶۲).

--- حَرب کس اضا(---فت ، ح ، سک ر) امذ.
ذخائر یا سامان (حملہ یا حملہ سے حِفاظت کے واسطے).
سانپ اپنے زہر کو صرف اسی وقت استعمال کرتا ہے جب وہ اپنی جان کو خطرے میں دیکھتا ہے ورنہ اپنے اس سامانِ حرب کو وقت ضرورت کے لیے محفوظ رکھتا ہے. (۱۹۴۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۱۱۵). [سامان + حرب (رک)].

--- خانَہ (---فت ن) امذ.
ذخیرہ کرنے کی جگہ (ماخوذ : انگریزی اُردو فوجی فرہنگ ، ۱۸۳).
[سامان + خانہ (رک)].

--- دار صف.
گودام کا محافظ (ماخوذ : انگریزی اُردو فوجی فرہنگ ، ۱۸۳).
[سامان + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــِ شیوَن کسِ اضا(ــــِ ی مج ، فت و) امذ.
موت یا فنا ہو جانے کا ذریعہ ، رنج و غم کا سامان.
دہر میں عیشِ دوام آئین کی پابندی سے ہے
موج کو آزادیاں سامانِ شیون ہو گئیں
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۰۷). [سامان + شیون (رک)].

ـــ طِراز (ــــ کسِ ط) صف.
سامان بہم پہونچانے والا یا والی ، مُنتظم.
ہے محفلِ وجود کا سامان طراز تُو
یزدانِ ساکنانِ نشیب و فراز تُو
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۳۱). [سامان + ف : طراز ، طرازیدن ـ آراستہ کرنا].

ـــِ عیش کسِ اضا(ــــِ ی لین) امذ.
امن و امان یا نشاط کے لوازمات ، لوازمۂ خوش گُزرانی؛ جیسے : شراب و کباب ، ناچ رنگ ، دھن دولت (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).
[سامان + عیش (رک)].

ـــ کَرنا ف م.
کسی چیز کی درستی کے اسباب مہیا کرنا ، ضروری چیزوں کا مہیا کرنا ، تیاری کرنا.
حاضر براق ہونا کلبے کو چاہیے تھا
مجھ بے نوا کو کیا کیا سامان کر کے مارا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۱).
چار دن کے واسطے کیا کیا نہ کچھ سامان کئے
کوئی یاں دارا بنا اور کوئی اسکندر بنا
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۶۱). اپنے گھر کو نقب زنی سے محفوظ بنانے کا سامان کریں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ جولائی ، ۳).

ـــ مُیَسَّر ہونا ف م.
ضروری چیزوں کا مہیا ہونا. ایسا سامان میسر ہو گا جو حالات اس وقت چھوٹ گئے ہیں ان کو آیندہ لکھ سکوں. (۱۸۹۸ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۵).

ـــ میں آنا محاورہ.
آپے میں آنا ، غُصّہ فرو ہونا ، مزاج ٹھیک ہونا ، ٹھنڈا ہونا ، ڈھنگ سے لگنا. بی بی صاحب کسی طرح سامان میں ہی نہیں آتیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۸۸).

ـــ ناز کسِ اضا ، امذ.
باعثِ فخر ، فخر کرنے کا باعث ، وہ بات جس پر کوئی ناز کرے.
یہ چمن وہ ہے کہ تھا جس کے لیے سامانِ ناز
لالۂ صحرا جسے کہتے ہیں تہذیبِ حجاز
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۵۶). [سامان + ناز (رک)]

ـــ ہونا ف م.
انتظام ہونا ، بندوبست کیا جانا ، ضروری چیزوں کا مہیا ہونا.
مئے وحدت کا سب سامان ہے اے بے خبر تجھ میں
انکھیوں کوں جام ، و دل کوں آبگینا ، سر کے تئیں خم کر
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۰).

اس منزلِ جہاں کے باشندے رفتنی ہیں
ہر اک کے یاں سفر کا سامان ہو رہا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۴). یہ تو میری بے عزّتی کا سامان ہوا ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۱۶)
کہاں جائے گا ہند سے سامراج اب
یہیں دفن کا اس کے سامان ہو گا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۹).
ہم نے جب آنکھ اُٹھائی درِ توبہ دیکھا
ہو گیا عفو کا سامان خطا سے پہلے
(۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۱۲۹).

سامان (۲) امذ.
سامانیہ خاندان کا بانی بلخ کا امیر جس کا نام سامان خدات تھا (اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۷۸۳). [عَلَم].

سامانی صف.
سامان (سام) بن نوح کی طرف منسوب ، آلِ سامان. صفاریوں اور سامانیوں نے خلافتِ عباسی کی قبر کھودنا شروع کی. (۱۹۱۶ ، سوانحِ خواجہ معین الدین ، ۳۸). سامانی سلسلۂ سلاطین کا عروج خراسان اور ماوراءالنہر میں تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۲). [سامان + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ سامانی صف.
سامان (رک) سے منسوب یا متعلق ، بطور لاحقۂ ، جیسے : فتنہ سامانی ، ہنگامہ سامانی. اپنی تمام قہر سامانیوں کے باوجود انسان کے بعض نہایت عمیق اور نازک جذبات کو برانگیختہ کر دیتی ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹). [سامان (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سامانْیَہ (سکِ ن ، فت ی) صف.
عام ، معمولی. میں سامانیہ بھاؤ سے جانتا بھی ہوں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۸۲). پہلے اس کی حالت چت سامانیہ کی سی بھر ست سامانیہ کی ہو گئی اور وہ گیان سروپ ہو گیا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۹۵). [پ : सामान्य].

سانْبھر (سکِ م ، فت بھ) امذ.
سانبھر جھیل کے پانی سے تیار کیا ہوا نمک. علی الصباح باسی پانی میں سامبھر گھول کر ... کُلّی مارا کریں. (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۱۰۰). [پ : साम्भर].

سام پَن (فت پ) امث.
چینے پینڈے کی کشتیاں ، پانی پر سامان لے جانے والی سواری. سام پن چینے پینڈے کی کشتیاں ہیں جو چاٹانگ ، رنگون اور دیگر گودیوں میں اکثر استعمال کی جاتی ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۱۳۰). [مقامی].

سامَتْرائی (فت م ، سکِ ت) امذ.
ایک قسم کی خوشبو ، زباد. بہترین قسم کی زباد کو سامترائی کہتے ہیں یہ بندر سامترائی مضافاتِ ختن سے لائی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۵۳). [مقامی].

سامُدْرِک (ضم م ، سک د ، کس ر) امذ.
علم دست شناسی ، قیافہ شناسی ، ظاہری علامات کو دیکھ کر گزشتہ یا آیندہ کے حالات دریافت کرنے کا عِلم ، پیش بینی . بادشاہوں کے تائیں علمِ فراست کا بھی جاننا ضرور ہے کہ جسے ہندی میں سامُدْرِک کہتے ہیں. (۱۷۴۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۸). بید سنگیت ، بیا کرن ، سامُدْرِک ... ان سب کو پڑھا ہوں. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۵۷). اس میں بہت سے ہندی فنون کو جمع کیا ہے ، جیسے جوتش ، سرودھا ، سامُدْرِک ، کوک ناٹکہ بھید ، اندر جال وغیرہ مختلف فنون پر بحث کی ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۲۷۷). [س : सामुद्रिक].

سامُدْرِکی (ضم م ، سک د ، کس ر) امذ.
غیب داں (پلیٹس). [سامُدْرِک + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

سامَر (فت م) امذ.
سابر ، **سانبھر ، ایک جنگلی جانور.** گرد قصبہ جنگل و پہاڑ ہے. اس میں شیر ، بارہ سنگھے ، نیل ، سامر ، ہرن ، چیتل ، ریچھ وغیرہ کثرت سے ہیں. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاستِ بھوپال ، ۳ : ۷۶). [رک : سابر].

سامْراٹ (سک م) امذ.
شہنشاہ ، بادشاہوں کا بادشاہ. یہاں کے بادشاہ مُدّتوں سے سامراٹ کہلا رہے تھے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۹). [پ : سمراٹ सम्राट].

سامْراج (سک م) امذ.
وہ نظام حکومت جو نوآبادیات پر اپنا تسلُّط برقرار رکھنے کے لیے قائم کیا جائے ، ملوکیت کا نظام ، شہنشاہیت کی حاکمیت.

کہاں جائے گا ہند سے سامراج اب
یہیں دفن کا اس کے سامان ہو گا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۴) . اس کے علاوہ ہندوستان میں «بنوں کی بغاوت» ... نے انگریز سامراج کی کمر توڑ دی. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۵۲). [س : سام + راجیہ साम+राज्य].

سامْراجی (سک م) صف.
سامراج سے متعلق اور منسوب ، شاہی. وہ کاغذ اور قلم لے کر بیٹھ جاتا اور پاکستان کے متعلق کوئی مضمون شروع کر دیتا ، وہ ظالم ہیں ، وہ سامراجی ہیں. (۱۹۳۹ ، خاک و خون ، ۲۲۵). برہمن ذہنیت سامراجی ذہنیت ہے. (۱۹۷۴ ، صدا کر چلے ، ۳۱۷). [سامراج + ی ، لاحقۂ نسبت].

سامْراجِیَت (سک م ، کس ج ، فت ی) امث.
ملوکیت ، شہنشاہیت. لسانی سامراجیت اور لسانی رومانیت کے جو خطرات ہمیں آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے ہیں ، ان کا مقابلہ کرنا ضروری ہے. (۱۹۴۸ ، ہندوستانی لسانیات کا خاکہ (مقدمہ)، ۷). فلسطین کی تحریک اور سامراجیت کے خلاف ہر عموعی رویے یا مزاحمت کی پالیسی کو کچلنے کے لئے ... رجعت پسند قوّتیں مجتمع ہوتی ہیں. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے (ترجمہ) ، ۷) . [سامراج + یَت ، لاحقۂ کیفیت].

سامَرْتھ (فت م ، سک ر) امث.
۱. اختیار ، طاقت ، قوّت ، قُدرت ؛ گُنجائش ، سمائی. اے سب بستیوں کا حاکم کیا اور سب باتوں کی اسے سامرتھ دی. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۴۴). اس کا باپ بولا بھائی گھبرا مت ، بھگوان میں سب سامرتھ ہے. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۸۸). اس چنتا کے مٹا دینے کی سامرتھ کسی میں نہیں دیکھتے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵). جب اتنا پریشرم کرنے پر بھی واپس نہ آئے تو کس کی سامرتھ ہے جو انہیں منا لائے . (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۲۳۲) . **۲. بالغ ، جوان ، طاقتور.** اسے (دودھ) پلائیں گے جس میں جلدی سامرتھ ہو جائے. (۱۹۱۶ ، کمسن بیوی مُسن شوہر ، ۲). **۳. لائق ، قابل.** تُم یہ نہیں چاہتیں کہ تمہارا بھائی پڑھ لکھ کر سامرتھ ہو جائے. (۱۸۷۱ ، گلشن غیرت ، ۲۸). [پ : सामर्थ].

سامَرْتھی (فت م ، سک ر) صف.
طاقت ور ، قوی ، زورآور.

کہ اس عالم میں سامرتھی ہیں جو لوگ
تو دیکھو کیا نہیں کرتے ہیں وہ لوگ

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۳۱۱). [پ : सामर्थी].

سامِرَہ (کس م ، فت ر) صف مذ.
۱. افسانہ گو.

رکھتا ہے سامرہ تعلق شب سے
ہے اوس میں سرور اور شر کا گماں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۱). **۲.** رک : **سامری معنی نمبر (۳).** باعتبار اصولِ مذہب کے وہاں گیارہ فرقے ہیں. مسلمان اور متاولہ اور دروز اور نصیریہ اور اسماعیلیہ اور روم اور موارنہ اور سریان اور ارمن اور یہود اور سامرہ. (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ، ۳ : ۲۷). [سامری (بحذف ی) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سامِری (کس نیز فت م) امذ.
۱. موسیٰ علیہ السلام کے عہد کا ایک جادو گر جس نے چاندی سونے کو ڈھال کر گوسالہ بنایا اور بنی اسرائیل سے کہا کہ وہ اس کی پرستش کریں ؛ (مجازاً) جادوگر ، ساحر.

تجھ نین کے آنجن کوں ہو زاہداں دوانے
کوئی گوڑ کوئی نبگالا ، کوئی سامری کہتے ہیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳).

کیا ڈر مجھے فرعون کا ، ہور سامری افسوں کا
موسیٰ عصا زیتون کا ، ہے تیغ ربّانی مجھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰).

پریشاں سامری کا دل تری زلفِ طلسمی میں
زمرد رنگ یوتل مجھ کوں سحرِ باختر دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵).

سحرِ صولت کے سامنے تیرے
سامری بھول جائے اپنی پڑھنت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۵).

ہے سحرِ ساحری تری آنکھوں کا اِختراع
تیرا حریف تو کوئی کاہن نہ ہو سکے
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۸۰).
غضب سحر و افسوں گریِ یاد تھی
جو تھی ساحری کی بھی اُستاد تھی
(۱۸۷۷ ، صبحِ خندان ، ۱۹). ساحری جو کہ ایسی قوم میں سے تھا جو گاؤ کی عبادت کرتی تھی اور اس نے اسلام ظاہر کیا تھا اور دل میں اس کے محبت گاؤ پرستی کی موجود تھی. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۱۲۵).
ہے کس کی طاقت
کہ دیوِ حاضر کے ساحری کا طلسم توڑے
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۵٦). ۲. **فرضی داستان طلسم ہوش رُبا کا ایک فرضی خُدا جو بہت بڑا جادوگر تھا.** سامنے مندر کے جو درخت لگے ہیں ان میں پھل بصورتِ انسان ہیں ان درختوں کا جو پتّا گِرتا ہے طائر بن کر اُڑتا ہے اور درخت پر بیٹھ کر نام ساحری کی جاپ کرتا ہے (؟ ، طلسمِ ہوش رُبا (مہذب اللغات)). ۳. **یہودیوں کا ایک فِرقہ.** یہودیوں میں ساحری ، عبالی ... کِتنے ہی فِرقے ہوتے ہیں کہ سب کے دین و مذہب مُختلف ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱٦۴). دراصل انجیل کے چار نسخے ہیں. ان کا موازنہ اس نے عہد نامۂ قدیم کے ان نسخوں سے کیا ہے جو یہودیوں ، عیسائیوں اور ساحریوں کے پاس تھے. (۱۹٦۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۸). ۴. **قدیم عبرانی فنیقی رسم الخط کی ایک آزادانہ شاخ نیز اس میں تخلیق کیا ہوا ادب.** اس توریت کا متن اگرچہ عبرانی ہے مگر رسم الخط ساحری. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۲۳). [ع].

---فَن (---فت ف) امذ.
اپنے فن کا اُستاد ، بہت بڑا جادوگر.
اچانک وہ سِتمگر ساحری فن
ہوا آ جلوہ‌گر جیوں سروِ گلشن
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۳۰).
ہے بِلا کر ساقیانِ ساحری فن آب میں
کرتے ہیں جادو سے اپنے آگ روشن آب میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۳).
وہ شِکار افگن فرنگ آویز تھی جس کی کمند
کُشتۂ نازِ مسانِ ساحری فن ہو گیا
(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۵۴۱).
یہ فسونِ نیم شب ، یہ خواب سامان خامشی
ساحری فن آنکھ کے جادو جگانے کی کہو
(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۹۵). [ساحری + فن (رک)].

ساحِرِیَّت (کس م ، ر ، فت ی بشد) صف.
جادو ، جادوگری ، سحر. ایک بات کو ہزار ہزار انداز سے بیان کرتے ہیں مگر کہیں شعر کی ساحریت کم نہیں ہوتی. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۴۳). [ساحری + یت ، لاحقۂ نسبت].

سامِع (کس م) صف مذ (ج : سامعین).
سُننے والا شخص (قاری کا نقیض).
اچنبا سوں سورج ہو ابرِ نیساں
کیا ہر طبع سامع کوں گھر داں
(۱٦۸۴ ، عشق نامہ ، مومن ، ۹۲).
سامع تو گوشِ دل سے کہاں تک اسے سُنے
یک عمر چاہیے مرا قصہ تمام ہو
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۲۱).
قاری و سامع برابر اس میں ہیں
دیر کرنے میں مُخیّر اس میں ہیں
(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۷۰). شعر کی بڑی خُوبی تو یہی ہے کہ جس اثر کے ماتحت شعر کہا جائے وہی اثر سامع پر بھی ہو. (۱۹۳٦ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۴۸). خیال کے اظہار اور اس کے مکمّل اِبلاغ کے درمیان ایک فاصلہ ، ایک انتظار قاری یا سامع کے لیے ناگُزیر ہے. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۸). [ع].

---نَواز (---فت ن) صف.
سامعہ نواز ، سُننے میں اچھا لگنے والا ، کانوں کو بھلا لگنے والا. پہلے قسم کے گیت ترنم اور شیرینی کے باعث سامع نواز ہوتے ہیں. (۱۹۸٦ ، اُردو گیت ، ۴۳). [سامع + ف : نواز ، نواختن - نوازنا ، خوش کرنا].

سامِعَہ (کس م ، فت ع) امذ.
سُننے کی قوّت ، سماعت.
پہلے توں سامعہ ، شامہ ، لامسہ
باصرہ اور ذائقہ ہے خامسہ
(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۱۷). فضیلتِ چشم جب ہے کہ قوّتِ باصرہ بدرجۂ کامل ہو اور فضیلتِ گوش جب ہے کہ قوّتِ سامعہ قوی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۴). تم لوگ سچّے لوگوں سے رِوایت کرتے ہو لیکن سامعہ غلطی کر جاتا ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۷۰). وہ شے جسے حواسِ خمسہ (باصرہ ، سامعہ ، شامہ ، ذائقہ ، لامسہ) کے ذریعے محسوس نہ کیا جا سکے عقلی کہلاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۳). [سامع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---خَراش (---فت خ) صف.
قوّتِ سامع کو تکلیف پہنچانے والا. آپ پکّا گانا نہیں جانتے. آپ کے سامنے اگر پکّا گانا گایا جائے تو وہ سامعہ خراش ہی ثابت ہوگا. (۱۹۴٦ ، دید و شنید (رئیس احمد جعفری) ، ۲۲٦). [سامعہ + خراش (رک)].

---خَراشی (---فت خ) امث.
قوّتِ سامع کو تکلیف پہنچانے کی کیفیت. تمہاری سامعہ خراشی تو ہوئی مگر میں امید کرتا ہوں کہ تمہارے دل کو اس سے کسی قدر تسکین بھی ہوئی ہوگی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ٦۷). میں نے آج آپ حضرات کی بہت کُچھ سامعہ خراشی کی اور اپنے دل کے جوش سے بہت کُچھ رطب و یابس بک ڈالا. (۱۹۰۱ ، رسائل عمادالملک ، ۲۷٦). [سامعہ + خراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوب (---و مج) صف.
رک: سامع خراش. اُس نے اپنی سامِعَہ کوب آواز میں کُچھ ایسے بے سُرے پن سے اور لَے سے باہر گانا شروع کیا کہ اس کی آواز کی سختی کانوں کے پردے پھاڑے دیتی تھی. (۱۹۲۶، شرر، مضامین، ۱ : ۹۶). [سامعہ + ف : کوب، کوفتن ـ کوٹنا].

---نَواز (---فت ن) صف.
کانوں کو بھلا لگنے والا، سُننے میں اچھا لگنے والا.

ساتوں فلک پہ دھوم شہہِ نیک خُو کی تھی
کیا سامعہ نواز صدا طرقو کی تھی

(۱۸۳۴، میلادِمعصومین، ۱۱۴) ترنم، گویا نقشِ کلام کی پردہ داری کے لیے ایک سامعہ نواز پردہ ہے. (۱۹۳۹، میزانِ سخن، ۲۰) [سامعہ + ف : نواز، نواختن ـ نوازنا، خوش کرنا].

---نَوازی (---فت ن) امث.
شنوائی کو لُطف دینے والی کیفیت، کان کو بھلا لگنے والا عمل.
آپ نے سامعہ نوازی کی، میں بہت خوش ہوا. (۱۸۹۷، مکاتیبِ امیر مینائی، ۱۱۷). سامعہ نوازی اور شئے ہے اور کِسی علم یا فن کا جاننا اور شئے. (۱۹۳۹، میزانِ سخن، ۲۸). اور پھر بڑی دُور سے بیٹھی بیٹھی مدّھم نِسائی آواز مری مری سامعہ نوازی کرتی رہتی ہے. (۱۹۸۶، جوالا مُکھ، ۵۴). [سامعہ + نواز (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

سامِعی (کس م) امث (شاذ).
سماعت.

گوشِ گُل سامعی سے خالی ہے
دہنِ غُنچہ بے کلام نہیں

(۱۸۶۷، رشک، د (ق)، ۸۶). [سامع + ی، لاحقۂ کیفیت].

سامِعِین (کس م، ی مع) امذ.
سننے والے، توجہ دینے والے.

نغمۂ داوٗد سے آواز اوس کی کم نہیں
سامعین خوش ہو کے کرتے ہیں دمِ گُفتار رقص

(۱۸۵۴، دیوانِ اسیر، ۲ : ۱۸۷). نوبتی چوطرفہ نوبت بجاتے تھے نکور کی صدا سے سامعین کو وجد میں لاتے تھے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۸۲). ان میں ایک جادو ہوتا تھا جو سامعین کے دل پر بے اِختیار اثر کرتا تھا اور لوگ گرویدہ ہو جاتے تھے. (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۱۹). تحریف میں جس فن پارے کو ہدف بنایا جائے وہ پہلے سے قارئین و سامعین کے علم میں ہونا چاہئیے. (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اِصطلاحات، ۲۹) [سامع + ین، لاحقۂ جمع].

سامَک (۱) (فت م) امذ.
ساما، سانوا، سانواں؛ ایک سیاہ رنگ غلّہ، ایک خود رو گھاس جو کھادر میں پائی جاتی ہے. برسات میں مکئی، ... سامک اور موٹھ چر کر بھی بھینسا اِتنا قوی نہ ہو سکتا تھا. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۶۲). [س : सामक].

سامَک (۲) (فت م) امذ.
موقع کے ساتھ رہنے والا، درویش.

سابک پائے سادھ جن ملے
سب مٹ جائیں خوشامد گلے

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۲۵۵). [س : سامیک श्यमिक].

سامَگری (سک م، فت گ) امث.
ضروری اشیا کا مجموعہ، ساز و سامان. سب سامگری آئی اور رتن اور ادکھدہ لے آئے ہیں. (۱۸۹۰، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱ : ۳۵۶). میں منگلا چار کی سامگری لاتی ہوں. (۱۹۲۱، پتنی پرتاپ، ۶۴). سرکار پُوجا کی سب سامگری لائی ہوں. (۱۹۳۶، پریم چند، پریم چالیسی، ۱ : ۱۶۵). [س : सामग्री].

سامَن (۱) (فت م) م ف (قدیم).
رک : سامنے.

قِصّہ سُننے ہو ہے شاہ کا من
لگیا کہنے او قِصّہ شہ کے سامن

(۱۶۶۵، پُھول بن، ۵۲). [سامنے (رک) کا متروک اِملا].

سامَن (۲) (فت م) امذ.
گیت، نغمہ، سامِ وید؛ پرند. ہواؤں میں سامنوں کے چہچہانے سے ایک میٹھا ترنم پیدا ہو گیا ہے. (؟، کند مالا (اردو، ۴۳، ۲ : ۵۳).

سامَن (۳) (فت م) امث.
مچھلی کی ایک قِسم جو دریا میں پیدا ہوتی ہے مگر رہتی ہے سمندر میں انڈے دینے کے لیے دریا میں آجاتی ہے پھر سمندر میں واپس چلی جاتی ہے. بعض مچھلیاں نقلِ مکانی کرتی رہتی ہیں. سامن مچھلی ... سالانہ سمندروں سے بڑے بڑے دریاؤں میں آتی ہیں. یہاں چند ماہ قیام کرتی ہیں اور انڈے دیتی ہیں. (۱۹۱۰، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۹۴). ندیوں میں جب سامن مچھلی آ جاتی ہیں تو ان کو بھی پکڑ لیا کرتا ہے. (۱۹۳۲، عالمِ حیوانی، ۴۸۸). حراری یا نیم حراری منطقوں میں سامن سے مُشابہ یعنی سمندر سے افزائش کرنے کے لئے ندیوں میں چڑھنے والی مچھلیاں موجود ہیں. اس کی ایک مثال ہلسا اور پَلّا ہے. (۱۹۷۵، سمکیات، ۲۲). [انگ : Salmon].

سامْنا (سک م) امذ، ہ سامھنا.
۱. (اَ) **مواجہہ، رُوبرو، بالمقابل، آمنا سامنا.**

کدھیں کوئی کھڑی رہتی آ سامنے
کدھیں شہ اُپر کرتی کوئی آمنے

(۱۶۰۹، قُطب مُشتری، ۳۳).

گُل سُرخ رُو ہوا نہ کبھو انکے سامنے
مخفی چمن کا رُونے نکو انکے سامنے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۲۵۱).

دِکھانا خوب خوب اے واعظو یُوں زورِ تقاری
مگر جب سامنا باطل کا ہو، خاموش ہو جانا

(۱۹۳۲، سنگ و خشت، ۳۶). (اا) **مقابلہ، ٹکراؤ، جنگ.**

اژدر نہ آ سکا کبھی چوٹی کی چوٹ پر
افعی نے سامنا نہ کیا ایک بال کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱).
گدا و شاہ کا ہے سامنا کیا
ہمارا اون کے آگے تذکرا کیا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۰). (الف) **ملاقات ، مڈبھیڑ ، لقا.**
دوپٹہ آسمانی اوڑھ کر وہ رُوبرو آئے
الہیٰ سامنا ہے کس بلائے آسمانی کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۱).
دیکھ کر ہم کو چھپ گئے تھے کیوں؟
پُوچھ لیں گے جو سامنا ہو گا
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۸). ۲. **آگا ، مُنھ کی طرف کا رُخ ، اگلا حصّہ ، اگاڑی.** یہ قاعدہ ہے کہ دونو رینک اپنی جگہ بدل کر اپنا سامنا پیچھے کو کر لیں. (۱۸۷۷ ، رائڈنگ اسکول ، ۲۲۵). ایک آدمی بیٹھ کر جہاز کا سامنا دیکھتا رہتا تھا. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۸). ۳. **بے پردگی ، بے حجابی.**
کیوں ہوتے ہو بحرطشت ازبام چلمن چھوڑوا دو سامنا ہے.
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۹).
نہ کیجے دوپٹہ سے غیروں میں پردہ
خبر بھی ہے کچھ سامنا ہو رہا ہے
(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۳۵۱). ۴. **برابری ، گُستاخی** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : سم مُکھ : सम्मुख + ला + क].

--- بَندھنا محاورہ.
خیال آنا ، خیال جمنا.
سامنا محراب ابرو کا بندھا میخانہ میں
عُمر بھر میں آج میں نے باطہارت کی نماز
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

--- پڑنا محاورہ.
مقابلہ ہو جانا ، روبرو آ جانا.
عشق کی کھائیں قسم رسم محبّت اُٹھ جائے
سامنا ایسی مصیبت کا جو ہر بار پڑے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۶). صبح کو علی مقام پر پہونچے اور جنگی گھر سے سامنا پڑا. (۱۹۴۳ ، سوانح عمری و سفر نامہ (حیدر) ، ۱۳۶).

--- ڈالنا محاورہ.
مقابلے پر لانا ، مقابلہ کرانا.
خُدا کے واسطے دو مُجھ کو جانے
عدو سے سامنا ڈالا خُدا نے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم (مہذب اللغات)).

--- روکنا محاورہ.
بیچ میں آ جانا ، حائل ہونا ، سامنے آ کر کھڑے ہو جانا.
شوق سے لٹکے کمر پر یہیں کچھ کام نہیں
سامنا رُخ کا نہ وہ زُلفِ پریشاں روکے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۶).

--- رَہْنا محاورہ.
واسطہ پڑنا.
سامنا ایسی بلاؤں کا رہا دنیا میں
ملک الموت بھی آئے تو ہراساں نہ ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۵).
تری نگاہِ لُطف کے سِوا اگر کُچھ اور ہے
تو خُلد میں بھی سامنا رہا اسی عذاب کا
(۱۹۲۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۱۰).

--- کَرا دینا / کَرانا ف م.
(متعدی المتعدی) **کسی امر کی تصدیق کے لیے ایک کا دوسرے کے سامنے پیش کرنا ، مقابلہ کرانا.** مہری! اچھا تو سامنا کرا دوگے (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۴). آپ کچھ کہہ رہے ہیں ، وہ کچھ کہہ رہے ہیں چلیے چل کے سامنا کرا دیں تا کہ بات صاف ہو جائے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۳).

--- کَر دینا / کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **کسی کے رُوبرو ہونا ، کسی پردہ کرنے والے کا سامنے آنا.** جب انھوں نے اپنی بیوی کو تمھارے سامنے کر دیا تو تُم کو بھی سامنے کر دینا چاہئے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۳). ۲. **گُستاخی کرنا ، رُوبرو کھڑے ہو جانا ، گُستاخی کا جواب دینا ، برابری کرنا ، سوال و جواب کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۳. **مقابلہ کرنا ، مقابلے پر آنا.**
مجھ دشت گرد سے نہ کرے سامنا فلک
گردش نہ ہو سکے گی لعیم و شحیم سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۹). دیوانہ ہنسا اور کہا کہ تجھ میں کچھ دم ہو تو سامنا کر ورنہ خزانہ رکھ دے مجھے نصیحت نہ کر. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۳۶). ۴. **تکرار کرنا ، مباحثہ کرنا.**
دل اگر چاہے کہ روکوں کب رُکے طفلِ سرشک
آج کل کرتے ہیں لڑکے سامنا اُستاد کا
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۹). ۵. **لڑنا ، لڑائی کرنا ، ہتھیار اُٹھانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

--- ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **آنکھیں چار ہونا ، ملاقات ہونا ، دو چار ہونا.**
کیا ظُلم توڑتی ہے شبِ ہجر دیکھیے
پھر آج سامنا ہے بلائے مہیب کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵). ہمارا حال قابلِ دید ہے بلکہ دید ہے نہ شنید. جس قدر رنج و الم سے بھاگتا ہوں بے سبب اس کا سامنا ہوتا ہے. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۸۰). ۲. **مقابلہ ہونا ، آمنا سامنا ہونا ، مڈبھیڑ ہونا ، ملنا بلانا ، ملاقات ہونا.**
جلوہ دیکھا جو حور طلعت کا
سامنا ہو گیا قیامت کا
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۰۰). ۳. **کسی پردہ نشین کا اِتّفاقاً غیر کے سامنے ہو جانا ، بے پردگی ہونا.**

شہ بولے یاں سے سامنا ہے خیمہ گہ کا
لے چل مُجھے نشیب میں اے بانیٔ جفا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۸).
چُھپ نہیں سکتی جھلک حُسنِ تجلّی حیز کی
لاکھ پردہ ہو کسی کا سامنا ہو جائے گا
(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۱۹). ہندوؤں کے بلند اور مُرتفع مکان تھے لیکن کیا مجال جو دن میں ان مکانوں کی چھتوں پر کوئی مرد چڑھ جائے وہ یوں کہ میاں صاحب کے ہاں کا سامنا ہو گا. (۱۹۷۰ ، تاثرات ، ۶۰).

سامَنْت (فت م ، سک ن) امذ.
زمین دار ، جاگیردار. جاگیردار سامنتی ... نظام کے ماتحت ادب ... سامنت اور سرمایہ‌داری کے رُجحانات کا حامل رہا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۶). [مقامی].

سامَنْتی (فت م ، سک ن) امث.
جاگیرداری، زمین داری. پلاسی کی لڑائی سامنتی اور حرفتی تہذیبوں کی ٹکر تھی. (۱۹۴۳ ، ادب اور انقلاب ، ۳۷). اس نظام زندگی میں عوام کا کوئی مرتبہ ہی نہ تھا ایک تو سامنتی نظام اور پھر ذات پات کا شکنجہ. (۱۹۵۸ ، روشن مینار ، ۸۹). [مقامی].

سامْنے (سک م) م ف ؛ س سامھنے.
۱. مقابل ، رو برو.
رتن جڑت چوکھی رکھیا سامنے
کھیا بیس بجہ آپنے سامنے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۷). اگر مُرید پیر تے آگے یک وقت تو پیر کوں اپنے سامنے دیکھتا چلے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۶۳).
دل سامنے تُند خُو کے آیا
کیا جان سے ہاتھ دھوکے آیا
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۲۳).
کیا چیز دیو مردِ سخنداں کے سامنے
پر جلتے ہیں فرشتوں کے انساں کے سامنے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۸).
آئی بہار پھر مُجھے پیدا ہوا جنوں
پھر اِن دنوں ہیں طوق و سلاسل کے سامنے
(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۳۳۱). ۲. موجودگی میں ، ہوتے ہوئے. بھائی شہاب الدین خاں بھی وہیں تھے مولوی صدرالدین میرے سامنے آئے. (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۷۰). کون سا ایسا دن گیا کہ اس نے بھتیجی کے سامنے خُدا کی عظمت نہ بیان کی ہو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۹۹). ۳. نزدیک ، پیشِ نظر. منوّر کے سامنے اس وقت دو متضاد چیزیں تھیں. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۵). ۴. مقابلے پر. اس نے ایک ایسا عالم بنا رکھا تھا کہ عالمِ مثال بھی اس کے سامنے ہیچ تھا. (۱۹۲۷ ، چند ہم عصر ، ۱۱۶). ۵. سیدھ میں ، سیدھا. گول دروازہ پہونچ جاؤ وہاں سے سامنے کھنڈہ گھر دکھائی دیتا ہے وہی حسین آباد ہے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۳).

---آمنے م ف.
رک : آمنے سامنے.
سامنے آمنے ہیں جلوہ نما بدر و ہلال
روبرو تیغ کے تیرا رُخِ تاباں قاتل
(۱۹۰۵ ، رعب ، ک ، ۹۰). [سامنے + آمنے (تابع)].

---آنا محاورہ.
۱. مقابل ہونا ، مقابلہ کرنا.
کٹکے ہیں تلک آنیا سامنے
فرنگ کھینچ مارے اسے دو جنے
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۱)).
چاند کا منہ نہیں جو سامنے تیرے آئے
نہ وہ پلکیں نہ بھوئیں اور نہ صورت تیری
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۶۶).
تھوڑ جِنے گھات لگانے لگے پیچھے چُھپ کر
سامنے آتے میں ہوتا تھا کلیجا پانی
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۸۳). ۲. پیش آنا ، کیے کا عوض ملنا ، بدلہ ملنا. آپ ہی تمہیں حال کھلا جاتا ہے جو ہونے والا ہے سامنے ہی آتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۱۹). ۳. روبرو ہونا ، مُنہ دکھانا ، پردہ ترک کرنا. بھاوج آج پہلی مرتبہ میرے سامنے آئیں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۵).

---پڑنا محاورہ.
۱. آگے آنا ، مقابل ہونا ، روبرو ہونا ، روکنے کھڑا ہونا (ماخوذ : نوراللغات). ۲. اِتّفاقیہ سامنے آ جانا.
بُت خانہ کا نظارہ بھی گردن کا بوجھ ہے
جب سامنے پڑا سرِ تسلیم خم ہوا
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات ، ۲۴۶). میں سب سے وعدہ لینے گیا تھا. وہ بھی سامنے پڑ گئے. اخلاقاً میں نے ان سے بھی وعدہ لے لیا ہے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۳).

---ٹھہرنا محاورہ.
مقابل ہونا ، مقابلے کی برداشت کرنا.
ٹھہرا نہ کوئی تیرے تلوّن کے سامنے
جب سامنا کیا مری تقدیر نے کیا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۶۲).

---جانا ف ل.
روبرو جانا. غرض جو اس کے سامنے جاتا جیتا پھر کے نہ آتا. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۸۸).

---دَھر لینا محاورہ.
آگے دھر لینا ، آگے آگے لے چلنا ، آگے رکھ لینا ، آگے کر لینا ، پکڑ لینا.
دِل کو وہ لے چلا یوں گاؤ کو جیسے قصّاب
ذبح کرنے کے لیے سامنے دھر لیتا ہے
(۱۸۰۹ ، جرات (فرہنگِ آصفیہ)). ۲. پکڑ لینا ، گرفتار کر لینا ، تھام لینا ، لے چلنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---سے م ف.
آگے سے.

پاسِ ناموسِ محبت تھا کہ فرہاد کے پاس
بیستوں سامنے سے اپنے اُٹھایا نہ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲). سامنے سے گھوڑے اُٹھائے اور تلواریں علم کیے چلے آتے ہیں اور پھریرے پر علموں کے بخطِ جلی کلمۂ طیب لکھا ہے . (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۷۵۲). سامنے سے صورت دیکھی تو مطلوب سے بھی بہتر پائی . (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۳).

---سے اُٹھ جانا محاورہ.
روبرو نہ رہنا ، کسی کی زندگی میں مر جانا.

اُٹھ گئیں ہیں سامنے سے کیسی کیسی صورتیں
روئیے کس کے لیئے کس کس کا ماتم کیجئے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۰).

---سے ٹلنا محاورہ.
روبرو نہ رہنا ، آگے سے ہٹنا ، نظر سے دُور ہو جانا.

سامنے سے مرے ٹلتا نہیں ناصح جب تک
مغز کھاتا مرا دوچار گھڑی خُوب نہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۱).

---سے سَرَکنا محاورہ.
آگے سے ہٹ جانا.

یار آئے نہ کسی باغ میں مور آئے گھٹا
سامنے سے مرے اس وقت سرک جائے گھٹا

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

---سے گُزَرنا محاورہ.
سامنے سے جانا (مہذب اللغات).

---کا/کی صف.
۱. مقابل کا ، برابر کا ؛ حریف دُشمن ؛ زمانہ ، قریب کا ، سامنے کا پیدا. بڑی صاحبزادی لاکھ ہوشیار ہیں پھر بھی سامنے کا بچّہ ہیں ... ہم کو اچھی طرح چُرانے کا موقعہ ملتا ہے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۲). مانا کہ وہ بہت بڑے عہدے پر پہونچ گیا ہے مگر میرے سامنے کا پیدا. میں اس سے کیوں مرعوب ہونے لگا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۴). ۳. کُھلا ہوا ، ظاہر.

حیران رہا میں مُوئے کمر کی مثال میں
مضمون سامنے کا نہ آیا خیال میں

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۱۳).

ذرّہ ذرّہ ہے یہاں کا رہروِ راہِ فنا
سامنے کی بات تھی جس کو خبر سمجھا تھا میں

(۱۹۳۳ ، سرودِ زندگی ، ۱۰۵). «آرام» سامنے کا لفظ ہے ، معنی ہیں سکون و قرار. (۱۹۷۲ ، اُردونامہ ، کراچی ، ۴۳ : ۱۰۰).

---کرنا ف م.
۱. روبرو کرنا ، پیش کرنا ، ملانا ، ہاتھ میں دینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. پردہ اُٹھا دینا ، پردہ‌دار کا کسی کے سامنے پہلی مرتبہ آنا. انہوں نے آج اپنی بیوی کو میرے سامنے کر دیا میں نے بھی منہ دِکھائی کے پانچ روپے دے دیے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۱۴).

---کی آنکھیں پُھوٹیں فقرہ.
دُعائے بد یعنی آنکھیں جو سامنے اور مقابل ہیں بےنُور ہوجائیں.

سب قہرِ خُدا کسی پہ ٹوٹیں
آنکھیں مرے سامنے کی پُھوٹیں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۴).

---کی بات امث.
۱. دیکھی ہوئی بات ، کل کی بات ، قریب زمانے کی بات.

بات کرنی بھی نہ آتی تھی تمہیں
یہ ہمارے سامنے کی بات ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۸۸). ۲. روبرو کا ذِکر ، روبرو کی بات ، آنکھوں دیکھا حال ، موجودگی کا واقعہ. کل جو جھگڑا ہوا اس میں ہم موجود تھے خطا محمد عالم ہی کی تھی ، ہمارے سامنے کی بات ہے. (۱۹۶۹ ، مہذب الغات ، ۶ : ۳۱۵). ۳. سہل اور آسان کام ، بدیہی بات. سجاد نقوی صاحب سامنے کی بات ہمیشہ نظرانداز کر جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۵۴).

---کی چوٹ امث.
صاف چوٹ ، کُھلی ہوئی چوٹ.

منگا کر آئینہ کیوں سامنے کی چوٹ کھا بیٹھا
تو اپنا آپ دشمن ہے تُو اپنا آپ قاتل ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۹).

پڑی چوٹ سامنے کی تو بلا سے دل نے کھا لی
یہی فائدہ ہے کیا کم کہ غرور مُجھ سے چُھوٹا

(۱۹۱۳ ، نیرنگِ جمال ، ۲۴).

---لانا محاورہ.
روبرو لانا ، آنکھوں کے سامنے لانا. اصطبل سے خاصہ کا گھوڑا سر سے دم تک زیور سے سجا ... بال ہما کا چنور کرتا سامنے لایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۸).

یا خُدا پھر نہ دِکھانا وہ شکل
سامنے میرے نہ لانا وہ شکل

(۱۹۳۱ ، رسوا ، مثنوی اُمید و بیم ، ۴۴).

---وار م ف.
رُوبرو ، مُقابل ، آمنے سامنے. مسند پر مولوی صاحب بیٹھے اور ان کے برابر نانا جان ، سامنے وار ابّا جان. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۵). [سامنے + وار (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. عورت کا کسی غیر مرد کے سامنے آنا . پردہ نہ کرنا.

مُجھے تو جھانک لیا میرے سامنے نہ ہوئے
حجاب اُٹھ کے بھی پردہ نہ جانِ جاں اٹھا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۱). ضرورت کے وقت وہ غیر مردوں

سے بات بھی کرسکتی تھی اور اُن کے سامنے بھی ہو سکتی تھی. (۱۹۳۳ ، خدائی راج ، ۵). ۲. گُستاخی سے پیش آنا ، لڑنے کھڑا ہو جانا ، لڑنا.

کیسے مجال ترے رُوبرو کہے حاضر
کہ تیرے سامنے ہوتے ہوئے ڈرے ہے قضا

(۱۷۷۲) فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۰). ادھر سے کام سین اپنی تیاری سے گیا اور اودھر سے بکرماجیت سامنے ہوا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۸). ۳. دعوتِ جنگ دینا ، لڑنے کو تیار ہونا.

ہو طرف مجھ پہلواں شاعر کا کب عاجز سخن
سامنے ہونے کو صاحبِ فن کے قدرت چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۴).

کیا افعیٔ زُلف کو ہم نے بس میں
کوئی سامنے ہو کے اژدر نہ نِکلا

(۱۸۶۱ ، کلیّاتِ اختر ، ۱۸۹). اس کے حریف بہت ہیں مگر کوئی سامنے نہ ہو سکا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۵). ۴. موجود ہونا ، حمایت ہونا. جب اقبال سامنے ہوتا ہے تو وہی منہ سے نِکلتا ہے جو ہونا ہوتا ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۲).

سامُون (و مع) م ف.
رک : سامنے ، رُوبرو.

وہ آکر میرے سامُوں یہ پکارا
تمیم انصاری کیا حال ہے تمہارا

(۱۸۰۳ ، قِصّۂ تمیم انصاری (مجموعۂ بارہ قصہ ، ۱۴۳)).

سامی (۱) صف.
بلند ، عالی ، رفیع. امرِ الٰہیٔ آسمان و زمین اور پہاڑوں کو صادر ہوا کہ سب ... امرِ سامی کریں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۰) اُن کے نام کو اسمِ مبارک یا اسم سامی کہنا چاہیے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۲ : ۳۱).

بہت ہے میرے لیے جورِ گاہ گاہ کی یاد
امیدوار نہیں التفاتِ سامی کا

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۱۱). [ع].

سامی (۲) امذ.
خاوند ، شوہر ، محبوب ، مالک ، آقا.

کبھیں بالے کبھیں بوڑے کبھیں سیوک کبھیں سامی
کبھیں گرہو کبھیں چیلے کبھیں پختے کبھیں خامی

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۵).

جو سامی جہاں کا ہے پروردگار
ہے البتہ فرزند تج دینہار

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۰).

گر اور بی ہے نجیب نامی
سیوک ہیں ترے توں سب کوں سامی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۶). اس بات سے جی ڈرتا ہے کہ کبھی شیطان اپنے مکرے وسوسہ نہ ڈالے کہ جن کے سبب اپنے سامی کو بھول کر کسی طرف بدنظر دیکھیں. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۱۲۳). [سوامی (رک) کا مُخفّف].

سامی (۳) امث.
زرخیز اور قابلِ زراعت زمین (نوراللغات ؛ اُردو قانونی ڈکشنری).
[س : ? श्यांव + इका].

سامی (۴) صف.
سام (بن نوحؑ) کی طرف منسوب ، سامی النسل (عرب ، عبرانی ، اشوری وغیرہ). عربہ کے معنی سامی زبانوں میں دشت اور صحرا کے ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۹۹). تمام صحفِ آسمانی بھی نازل ہوئے شاید اس لیے کہ عربی سامی زبان ہے. (۱۹۷۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۵۰). [سام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سامیَت (کسر م ، شد ی بفت) امث.
سامی اقوام کی خصوصیات ، یہودیت. مخالفتِ سامیَت وہاں بھی پائی جاتی ہے جہاں یہودیوں اور غیر یہودیوں میں امتیاز دونوں کی بڑی تعداد کے اندر رویت نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۶۷۳). اس مقالے میں ... مغربیت ، سامیت اور اِسلام ... کا خاکہ کھینچا گیا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۵).
[سامی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سامیں م ف.
سامنے.

سُن لوگ سارے شہر کے آئے سامیں تمام
گھر بیچ مجھ کو لے گئے کیتی مبارک خاص و عام

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۲۴).

سامِیَہ (کسر م ، فت ی) صف.
رک : سامی (۴). اسم سامیہ میں سب سے زیادہ مشہور اور ہمارے عہد سے قریب تر عربوں کی قوم ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، جولائی ، ۴۷). یہ عجب اِتّفاق ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب کے سب اسی سرزمین میں مبعوث ہوئے جو اُمم سامیہ کا گہوارہ ہے. (۱۹۷۶ ، اردونامہ ، کراچی ، جون ، ۵۰). [سامی + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

سامھنے م ف.
رک : سامنے.

گر کبھی ناز سے تو پردہ اُوٹھا دے منہ سے
پھر ترے سامھنے مہتاب تو کیونکر ہووے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت ، ۱۵۸). وو نہیں ایک بڑا سا خوک اپنے سامھنے آتے دیکھا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۳۸). مینارۂ بلند کوہِ الوند کے سامھنے بستا ہے . (۱۸۴۴ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خاں ، ۹).

سان لاحقۂ صفت، مرکبات میں مستعمل.
رک : سا ، مانند ، مثل.

اتم ذات پد ، من پریاں حُور سان
چنچل اچپلیاں شوخ من ہر سکیاں

(۱۶۰۹ ء ، قُطب مُشتری ، ۹۳).

جلنے میں پختگی مری دیکھی جو غیر نے
سیماب ساں وہ عشق میں تھا خام اڑ گیا
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۸).
کبھی بُت خانے میں آئے تو تماشا ہو جائے
کعبہ سان خلق کا مسجودِ کلیسا ہو جائے
(۱۸٦۷ ، واسوختِ امیر مینائی (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۱۴۹)).
کیسی قیامت کی تپش سینے میں پیدا ہو گئی
کس درد سے دیوانہ ساں کی میں نے رو رو کر فغاں
(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۳). [ف].

سان (۱) . (الف) امث.
۱. وہ گول پتھر جس کو گھما کر اوزاروں پر باڑھ رکھتے ہیں ، باڑھ رکھنے کا پتھر ، سِلی ، فِساں.
پھراوے ، چرخ کر ، توں روز آسماں
کھڑگ کوں سور کے تس پر دیوے سان
(۱٦٦۵ ، پھول بن ، ۲).
سیدھے ہی کام کرتی ہے بھرنے کا تیری تان
شمشیر ہے اصیل یہ کب چاہتی ہے سان
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۳).
لڑائی کا سامان کرتے رہے
وہ تلواروں کو سان کرتے رہے
(۱۸۸۰ ، قمقامِ الاسلام ، ۱۴) . کیا دشمنی کی سان پر تیز کی ہوئی تلواریں کند ہوگئی ہیں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۷).
۲. دھار ، باڑھ. اس پر سُرمے کی سان پلکوں کی نوک کو اور بھی تیز کر دیتی ہے. (؟ ، سفر نامۂ حسن نظامی ، ۳۷).
برچھی میں دھار ہے نہ سروہی پہ سان ہے
کیا پھر مجھے خوشی کہ مرا امتحان ہے
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۸۸) . **۳. جنگلی بط کی ایک قسم** (نوراللغات) . **۴. ذبیحہ کے وہ اعضا جن سے کباب بناتے ہیں** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). (ب) امذ. **(عو) سُنسان (رک) کی تخفیف ، سناٹا** . سارے شہر میں سان ہو گیا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۵). [س : शाण].

---پَر اُتارْنا محاورہ.
تلوار وغیرہ کی دھار کو پتھر پر رگڑ کر تیز کرنا ، باڑھ دینا.
کس سان پہ یا رب تھی اُتاری ہوئی تلوار
جو منہ پہ چڑھی اس کے وہ عاری ہوئی تلوار
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۸).

---بِلَّور کس صف (---کس ب ، شد ل بفت) امث.
سنگِ صیقل.
پُشت گلبرگ ، شکم سیم ، کمر تارِ نگاہ
سانِ بلور گلاوٹ میں ہر اک رانِ پری
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۸). [سان + بلور (رک)].

---پَر چَڑْھانا ف م.
رک : سان پر اتارنا ، دھار رکھنا. خنجر مہر کو ترک دہر نے سان پر چرخ کے چڑھایا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۳۲).

عشاق کو جو کرتے ہیں بسمل وہ بار بار
تیغ نگاہِ ناز چڑھاتے ہیں سان پر
(۱۹۱۷ ، دیوانِ آصف سابع ، ۴۰). طنز نے اسے سان پر چڑھا کر کاٹ دار بنا دیا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۴۵).

---پَر چَڑْھنا ف ل.
سان پر چڑھانا (رک) کا لازم.
ہو گیا شوقِ شہادت سے حلال اپنا دل
سان پر چڑھ کے اگر دستۂ قصاب اُترا
(۱۸۴٦ ، آتش ، ک ، ۲۲). میری طبیعت ترجمے کی سان پر چڑھی ہوئی تھی. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۴۳۲).
یگانہ لکھنؤ کی سیر کر آتے تو اچھا تھا
طبیعت سان پر چڑھنے کے قابل ہوتی جاتی ہے
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۸۴).

---پَر رَکْھنا ف م.
رک : سان پر اُتارنا.
امتحاں کا بوالہوس کو ڈر ہے ہم مُشتاق ہیں
تیغ قاتل نے رکھی گر سان پر اچھا ہوا
(۱۸۲٦ ، معروف ، د ، ۳۲).
سان پر رکھے گئے ہیں خنجر و شمشیر پھر
اون کو ہے منظور میرے قتل کی تدبیر پھر
(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۵۵).

---پَر لَگانا ف م.
رک : سان پر اُتارنا.
اوڑتے ہیں اوسان کہ دیکھیں سر کتنوں کے اوڑتے ہیں
سان پر اوس نے آج ظفر تلوار لگائی اور طرح
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۵).
گلا میرا بھی کٹ جائے نہ بازو بھی ترا دُکھے
ذرا خنجر کو قاتل تو لگا لے سان پر پہلے
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱٦۰).

---پَر لَگْنا ف ل.
دھار رکھی جانا.
لگیں سان پر میرے اشعارِ نو
طرح دار قاتل دکھا یارِ نو
(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۲۸).

---پَہ پھیرْنا ف م.
دھار رکھنا ، تیز کرنا (اوزار کے لیے مستعمل).
جی بھر کے تا نہ دیکھ سکوں وقتِ ذبح بھی
پھیرا ہے اوس نے سان پہ خنجر تمام رات
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ٦۷).

---تَسْمَہ (---فت ت ، سک س ، فت م) امث.
موٹا چمڑا جس پر اُسترا تیز کیا جاتا ہے . چند عمدہ اُسترے اور ایک سلی اور ایک سان تسمہ. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱٦۲).
[سان + تسمہ (رک)].

---چڑھانا محاورہ.
دھار رکھنا.

سنگِ سُرمہ میں سیہ تاب تھی وہ تیغ نگاہ
گردشِ چشم نے پر دی ہے غضب سان چڑھا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۱).

دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۴۶).

---چڑھنا محاورہ.
دھار تیز ہونا.

سان چڑھ کر بھی چلے گی نہ وہ ابرو کی طرح
تیغ رہ جائے گی ٹوٹی ہوئی بازو کی طرح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲).

آ کے اُردوئے معلّیٰ وہیں پروان چڑھی
لکھنؤ وہ کہ جہاں تیغ زباں سان چڑھی

(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۳۲ : ۳).

---دیکھنا محاورہ.
جائزہ لینا ، معائنہ کرنا. کُل کارخانوں کے جانور مع گاڑیوں کے شہر کے باہر میدان میں جمع ہوتے تھے اور رئیسِ وقت ان کا معائنہ کرتے تھے. شاہی زمانے میں اس کو سان دیکھنا کہا کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۴۸۶).

---دینا محاورہ.
رک : سان پر اُتارنا.

دسیا او یوں کہ کرنے جیتو آسان
خنجر کوں ناز کے جانو دئے سان

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۹). بہادروں نے خنجر ہائے آبدار کو تیز کیا سان دے کر سنگ چٹایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸۵).

---دَھرنا محاورہ.
دھار رکھنا ، دھار تیز کرنا. ہر ایک جوان لگا ... چار آئینوں کو صیقل اور تلواروں کو سان دھرنے. (۱۸۰۳ ، گُلزارِ چین ، ۱۱۴).

---رَکھانا / رَکھوانا محاورہ.
دھار تیز کرانا. جو ہمسایہ سے زائد عزیزوں کی طرح ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک رہتے تھے آج وہی تلواروں اور چھُروں پر سان رکھوا رہے تھے. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۱۳۴).

---رَکھنا محاورہ.
دھار رکھنا ، تیز کرنا.

نیم مست آنکھیں پھر اس پر سرمۂ دنبالہ دار
سان رکھ لی آپ نے تیغ نگاہِ ناز پر

(۱۹۳۶ ، حرفِ نا تمام ، ۹۳). قصور کی میتھی کی خوشبو نے اُڑ کر بھوک پر سان رکھ دی. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۸).

---کا پتّھر امذ.
وہ پتھر جس پر دھار تیز کرنے کے لیے چاقو یا چھُری کو رگڑتے ہیں.

رگڑا کیا وہ تیغِ ادا اور شوق نے
میرے گلے کو سان کا پتھر بنا دیا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۱۱). سان کے پتھر کو عام طور پر ... ابتدائی قِسم کا اوزار مانا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۰).

---کاری امث.
دھار رکھنے کا کام. اس کارنامے میں اس کے عظیم و لندیزی اسرائیلی فلسفی دوست ... نے مدد دی جو اپنی روزی عدسوں کی سان کاری کے ذریعے سے کماتا تھا. (۱۹۷۰ ، زعمانے سائنس (ترجمہ) ، ۹۶). [سان + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گر (---فت گ) امذ.
(سان گری) سان لگانے والا ، دھار دار ، ہتھیاروں کی دھار سان پر گھس کر تیز کرنے والا کاریگر. سان گر ... وغیرہ جتنے پیشے والے ہیں سب کے کاموں میں برابر درجہ کی تکلیف ہے. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس (دیباچہ) ، ۳۰). [سان + گر (رک)].

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
سان پر اُتارنا ، جِلا بخشنا ، تیزی و براق عطا کرنا. پانچواں ٹھونک کر ٹھیک کرتا ہے ، چھٹا سان لگاتا ہے. (۱۹۰۳ ، عصرِ جدید ، دسمبر ، ۴۸۴). شمعی کی روزمرّہ کی گفتگو نے میرے اندازِ فکر کو بھی سان لگا دی. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۶۸).

سان (۲) امث.
علامت ، اِشارہ ، نِشان ، سراغ ، پتہ (علمی اُردو لغت ؛ پلیٹس).
[س : सज्ञ].

---گُمان (---ضم گ) امذ.
خیال ، اندازہ ، تصوّر. تاریخ میں وہ دقائقِ علمیہ داخل کئے ہیں جن کا سان گُمان بھی نہ تھا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۵). رکاوٹ پیدا ہوئی. اور وہ بھی ایسی جس کا کسی کو سان گُمان نہ تھا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۶). اس کے سان گُمان میں بھی نہ تھا کہ بُھورے خاں اس قدر اُونچا کلاکار تھا. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۷۳). [سان + ف : گُمان (رک)].

---نہ گُمان م ف.
اچانک ، بے خبری میں. سان نہ گُمان بہ کایا پلٹ ہوئی تو کیونکر. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۵).

---و گُمان (---و مع ، ضم گ) امذ.
رک : سان گُمان ، خیال و تصوّر. میرے باپ کی دکان کا دروازہ بند تھا اور اس کے کام کا اِدھر اُدھر سان و گُمان نہیں معلوم ہوتا تھا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۳۷۹). تو پھر وہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوا جس کا انہیں سان و گُمان بھی نہ تھا. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۵۳). [سان + و (حرفِ عطف) + گُمان (رک)].

سان (۳) امذ.
جائزہ. معائنہ (ماخوذ : جامع اللغات). [پ : शाणी].

ـــ دیکھنا محاورہ.
جائزہ لینا ، معائنہ کرنا. کُل کارخانوں کے جانور مع گاڑیوں کے شہر کے باہر میدان میں جمع ہوتے تھے اور رئیس وقت ان کا معائنہ کرتے تھے شاہی زمانے میں اس کو سان دیکھنا کہا کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، تذ کرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۸۶).

سانا امذ.
(کتائی سوت) سوراخ دار نلکی جس کو چرخے کے تکلے پر چڑھا کر پیچک یا کُکڑی بناتے ہیں. پُرتی (ا پ و ، ۲ : ۱۶).[مقامی].

سانْبَر (مغ ، فت ب) امذ.
رک : سابر ، سانْبھر. سانبرو ہرن کے سینگ ہڈی ہی ہیں. ان میں اصلی سینگ کا مادہ نہیں ہوتا. (مصرفِ جنگلات ، ۳۵۰).

سانْبھر (مغ ، فت بھ) امذ.
۱. راجپوتانہ (بھارت) کی ایک جھیل کا نام ہے جس کے پانی سے نمک بنایا جاتا ہے ، مراد : نمک. اس وقت ہزارہا من نمک سانبھر فروخت کے واسطے اِس سے نِکل جاتا ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۶). سانْبھر تولتے ، گُڑ دیتے پھر وہیں سے جہاں سے چھوڑا تھا ، سِرا پکڑ لیتے. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۱۰). ۲. بارہ سینگا ، بارہ سینگے کا سفید یا زرد چمڑا. گوزن جسے زبانِ ہندی میں بارہ سینگھا یا سانْبھر کہتے ہیں - حلال ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہِ شوکتی ، ۲۶۵). کیمانس ہمارے ہاں کے سانْبھر سے بہت مُشابہ ہوتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۵۲). اس کی وضع قطع اور پہناوا ہو بہو کسی ہمالیائی شکاری جیسا تھا ، لمبی لہراتی ڈاڑھی ، بڑا سا پگڑ ، چھوٹا کُرتا جسے کمر کے گرد سانبھر کی کھال کی ہلکی کتھئی پٹی سے کس لیا گیا تھا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳۵). [س : सांभर].

ـــ جائے ، الونا کھائے کہاوت.
ایسی جگہ رہے جہاں کوئی چیز عام ہو اور نہ ملے. اس شخص پر فقرہ ہے جو افراط کی جگہ رہ کر بھی اُس چیز سے محروم رہے جس کی افراط تھی (سانبھر - ایک جھیل جس سے نمک بناتے ہیں)(جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہندوستان).

ـــ میں پَڑا اَور بَس گَلا/ سو سانْبَھر ہوا کہاوت.
جیسی صحبت ہو ویسا ہی انسان ہوجاتا ہے ، بد صحبت جلد اثر کرتی ہے (جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہند).

ـــ میں نَمَک/ نُون کا ٹوٹا کہاوت.
جہاں کوئی چیز عام ہو وہاں نہ ملے تو کہتے ہیں (ماخوذ : محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

سانْبھری (مغ ، فت بھ) صف. صف.
سانبھر (رک) سے متعلق اور منسوب ، سانْبھر کا. تحریر میں سانبھری اور سانبری چمڑا بھی مُروّج ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۶). [سانبھر + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سانْپ (غنہ) امذ.
چکنی رَسّی کی طرح کا بغیر ہاتھ پانو یا ٹانگوں اور پنجوں کے ، پیٹ کے بل رِینگنے والا مُوذی جانور جس کی دُم پتلی اور جسم چکنا اور پھسلنے والا ہوتا ہے اور جس کی بعض اقسام زہریلی ہوتی ہیں ، ناگ ، افعی ، مار.

سجات ایک ناگن کجات ایک سانْپ
اسنگت دیٹھے کھیلتیں لانْپ جھانْپ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۱). نیک سنے تو کان جان بد سنے سانپ پہچان. (۱۵۹۱ ، رسالہ وجودیہ (ق) ، ۷).

نہیں کھولی چھٹی بی اس ٹھار ہے
جو کیتا نہیں سانپ دنبال دے

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۱).

کرے سیر دوزخ کی بچھو و سانْپ
اُسے دیکھتے ہی مرے کانْپ کانْپ

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳).

بام پر کھول کے زُلفوں کو وہ خود کہتے ہیں
راستہ بند یہی سانْپ ہیں کرنے والے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۱).

اک اپنی کشش حُسن میں ہے سانْپ کے لیکن
جو چیز چمکتی ہے وہ زر تو نہیں ہوتی

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۱۱). [پ : सप्पो].

ـــ اُتارْنا محاورہ.
جھاڑ پھونک سے سانْپ کا زہر زائل کرنا. تُم سانْپ اُتارنا جانتے ہو. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۶).

ـــ اَور چور دَبے پَر چوٹ کَرْتے ہیں کہاوت.
بچاؤ کی صورت نہ رہے تو یہ حملہ کرتے ہیں ورنہ عموماً بھاگ جانے کی کوشش کرتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال ؛ مہذب اللغات).

ـــ اَور چور کی دھاک بُری ہوتی ہے کہاوت.
لوگ ان کے نام سے ڈرتے ہیں (جامع الامثال).

ـــ اَور سَپیرے والی امث.
قلبی عداوت ، ایسی دشمنی جو دُور نہیں ہو سکتی ، ازلی بیر یا دشمنی (ماخوذ : قاموس الفصاحت ، ۵۷).

ـــ بِچّھو (ـــ کس ب ، شد چھ ، و مع) امذ.
حشرات الارض ، زہریلے کیڑے.

سانْپ بچھو نہ کہیں گھانس میں ہوں
کیا عجب ہے کہ یہیں گھانس میں ہوں

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۳۲). [سانْپ + بچّھو (رک)].

ـــ بِچّھو سَمَجْھنا محاورہ.
زہریلا خیال کرنا ، خطرناک اور تکلیف دہ سمجھنا ، مہلک تصور کرنا ، ناجائز سمجھنا ، حرام سمجھنا.

سانْپ بچّھو سمجھو اس کو بھیج دو صاحب مُجھے
میرے میکے کا تمہارے گھر میں جو اسباب ہو

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۷۱)

---بَن کَر بَیٹھنا محاورہ.
کہا جاتا ہے کہ جہاں خزانہ دفن ہوتا ہے وہاں سانپ بیٹھا ہوتا ہے اس لیے سانپ بن کر بیٹھنا یعنی مال و دولت کی حفاظت کرنا. تمھارے گھر پر سانپ بنی بیٹھی ہوں. مرنا قبول ، سڑنا قبول ، تمھاری چیز کا اِدھر سے ادھر ہونا قبول نہیں. (۱۸۷۴ ، انشاء ہادی النسا ، ۱۹۹).

---بَن کَر ڈَسْنا محاورہ.
انتہائی تکلیف دینا ، شدید ذہنی اذیّت میں مبتلا کرنا. دس روپے کے نوٹ نے سلیم کو سانپ بن کر ڈس لیا - پھر کوئی جادو اسے پتھر بنا گیا. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۸۷).

---بھی مَرے اَور لاٹھی (بھی) نَہ ٹُوٹے کہاوت.
کام ہو جائے اور الزام بھی نہ آئے یا نقصان بھی نہ ہو.لیکن وہ کام کیجیو کہ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے یعنی میری شان بھی نہ گھٹے اور اخلاص بڑھے. (۱۸۰۳ ، گُل بکاؤلی ، ۳۰). مذہب کا کام ہے کہ متناقص تقاضوں میں آدمی کو اعتدال پر لے چلے کہ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۰۶). سنگھ بابو نے اپنے بچپن کے دوست چتریا کے ان لفظوں کے تجزیہ میں رات کاٹی کہ سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے گی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۶۱).

---تو نِکَل گیا پَر رَاسْتَہ دیکھ لیا/لیکن راسْتَہ بُرا پَڑا کہاوت.
اس مرتبہ تو گزر گئی آئندہ خیر چاہیے. پوچھنے والوں نے کہا کہ شکر کرو کاٹا نہیں بچ گئے تو بنیے نے جواب دیا کہ راستہ برا پڑا یا یوں کہا کہ « سانپ تو نِکل گیا مگر راستہ دیکھ لیا» (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۷۹).

---چھاتی پَر پِھرْنا ف مر ؛ محاورہ.
رشک و حسد آنا ، رشک و حسد ہونا، حد درجہ رنج ہونا، صدمہ ہونا.

پھر گیا سانپ رقیبوں کی وہیں چھاتی پر
ہاتھ سے میرے وہ جب ہار پہن کر پھولے

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (مہذب اللغات)).

---چھاتی پَر لَہْرانا محاورہ.
رک : سانپ چھاتی پر پھرنا.

سانپ دشمن کی نہ کیوں چھاتی پہ لہرا جائے
لہر میں تا بہ فلک جس کا پھریرا جائے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۸).

---ڈَسے فقرہ.
(عور ، بد دعا) سانپ کاٹے.

ڈھٹائی تو دیکھو کہ آئی نہ لاج
ڈسیں سانپ اس کو گرے اس پہ کاج

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۶).

---سا لوٹْنا محاورہ.
بہت بے تابی ہونا ، بے چینی ہونا.

بلائے جاں ہے مجھے تو یہ عشقِ زُلفِ سیاہ
کہ دل پہ سانپ سا بس لوٹتا ہے شام و پگاہ

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۲۶).

سانپ سا لوٹ رہا ہے شبِ ہجراں کیا کیا
لہریں لیتا ہے خیالِ غم گیسو دل میں

(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخاب داغ ، ۱۲۰).

---سا لَہْرانا ف مر ؛ محاورہ.
سانپ کی طرح جُنبِش کرنا ، صدمہ ہونا ، رشک ہونا (نوراللغات).

---سَب جَگَہ ٹیڑھا چَلْتا ہے ، اَپْنی بانْبی میں سیدھا جاتا ہے کہاوت.
دوسروں کے ساتھ بری طرح پیش آتا ہے ، اپنوں سے اچھا سلوک کرتا ہے ، اپنوں سے چالاکی یا ہیرا پھیری نہ کرنا.

لاکھ ٹیڑھا اجی گو سانپ ہے باہر چلتا
ہے مثل سیدھا وہ ہے بانبی کے اندر چلتا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۱).

---سنگھ جس دید پکھالیں ، ڈھور منکھ پالن جو پالیں کہاوت.
سانپ اور شیر یعنی موذیوں سے انسان اور حیوان پناہ مانگتے ہیں (جامع الامثال).

---سُونگ/سُونگھ جانا محاورہ.
سانپ کا ڈسنا ؛ مر جانا ؛ خاموش ہو جانا ، دم بخود ہو جانا ، چپ سادھ لینا.

سانپ جس کو سُونگھ جاتا ہے وہ مرتا ہے ولے
زُلف ہے وہ سانپ جس کو سُونگھ کر میں مر گیا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۸).

جو آئے پیر جی محفل میں خالہ امّاں رات
جو گانے والیاں تھیں ان کو سانپ سُونگ گیا

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۲). سب کو سانپ سُونگھ گیا تھا کچھ جواب نہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۱).

وہ زُلف دیکھ کے جینا محال ہوتا ہے
کہ سانپ سُونگھ گیا یہ خیال ہوتا ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی، د ، ۱۹۰). جوگی نے بین بجائی تو ساری محفل کو سانپ سُونگھ گیا. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ : ۸۵۴).

---سے کھیلْنا محاورہ.
خطرے میں ڈالنا ، جان جوکھم میں ڈالنا ، خطرہ مول لینا.

زلف کی بدحت میں کیوں برہم کروں کا لانے جاں
سانپ سے کھیلا کروں دن رات سودائی نہیں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---کا بَچَّہ سَنْپولیا فقرہ.
ظالم کا بیٹا ظالم ہوتا ہے ، آخرش بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہی ہوتا ہے. اُس نے چڑ کر کہا « میں کسی کو نہیں جانتی. مور سب کے سب قصائی تھے اور تُو سانپ کا بچہ سنپولیا ہے ». (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۵۹).

---کا پاؤں دیکھنا محاورہ.
جب کوئی شخص ناممکن بات کرتا ہے تو اُس سے کہتے ہیں کیا تُم نے سانپ کا پاؤں دیکھا ہے (نوراللغات).

---کا پِٹارا امذ.
ایک خاص قسم کی ڈلیا یا ٹوکری جس میں سانپ رکھے جاتے ہیں.
جو حباب اس میں آشکارا تھا
واقعی سانپ کا پٹارا تھا
(۱۸۹۲ ، شعور (سہذب اللغات)).

---کا پَھپولا / پَھپھولا امذ.
رک : سانپ کا چھالا.
بولے وہ مل دل کے میرے دل کو اپنی زُلف میں
خوش ہو اے ناسخ پھپھولا ہم نے پھوڑا سانپ کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۰).

---کا پھوڑا امذ.
ایک قسم کا دنبل جو کفچۂ مار کی صورت اُبھرا ہوتا ہے. کہتے ہیں کہ یہ دنبل ضحاک بادشاہ ملک ناز کے دونوں شانوں پر ہوا تھا.
غیر کو ہے مضحکہ مجھ کو جو ہے سودائے زُلف
مثلِ ضحاک اس کے شانوں میں ہو پھوڑا سانپ کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۰).

---کا تماشا امذ.
وہ کھیل جو سانپ کے ذریعے سپیرے دِکھاتے ہیں (نوراللغات).

---کا چھالا امذ.
سانپ کے مُنھ کا آبلہ جس میں زہر ہوتا ہے ، زہر کی پوٹلی.
بِس بن گئے ہیں سانپ کے چھالے کے وہ آنسو
بھربھر کے جو آنکھوں کے کٹوروں میں پیئے تھے
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۰۶).

---کا راستہ کاٹنا محاورہ.
شگونِ بد (نوراللغات ؛ سہذب اللغات).

---کا سَر بھی کَبھی کام آتا ہے کہاوت.
کوئی چیز ضائع نہیں کرنی چاہیے. کبھی نہ کبھی کام آ جاتی ہے، داشتہ آید بکار ، گرچہ بود سر مار (جامع الامثال).

---کا سَر ہی کُچلا کَرتے ہیں کہاوت.
مُوذی کو ضرور سزا دینی چاہیے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کا کاٹا صف ؛ امذ.
سانپ کا ڈسا ہوا ، مار گزیدہ.
چھیڑ مت زُلف کے مارے کو کہ دریا میں صنم
سانپ کے کاٹے کو دیتے ہیں بہا تیسرے دن
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (سہذب اللغات)).

---کا کاٹا پانی نَہیں مانگتا کہاوت.
(سخت زہریلے) سانپ کا ڈسا ہوا فوراً مر جاتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ نوراللغات).

---کا کاٹا رَسّی سے ڈَرتا ہے کہاوت.
جسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ بہت محتاط ہو جاتا ہے ، مصیبت زدہ ادنیٰ تکلیف سے بھی ڈرنے لگتا ہے.
چمن میں دیکھوں کیا سنبل کو ہوں گا زُلف کا مارا
مثل ہے سانپ کا کاٹا ہوا رَسّی سے ڈرتا ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۴۴۸).
گمانِ زلف سے نظارۂ سنبل نہیں کرتے
ہمیں کاٹا ہے جب سے سانپ نے رَسّی سے ڈرتے ہیں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۶). مثل مشہور ہے ... سانپ کا کاٹا رَسّی سے ڈرتا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۷۳).

---کا کاٹا سوئے ، بِچّھو کا کاٹا روئے کہاوت.
سانپ کے کاٹے ہونے پر بے ہوشی طاری ہوتی ہے اور بچّھو کے کاٹے کو بہت تکلیف ہوتی ہے. اور مثل ہندی کی یہ کہی : سانپ کا کاٹا سوئے اور بچھو کا کاٹا روئے. (۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۳۱). مثل مشہور ہے « سانپ کا کاٹا سوئے اور بچّھو کا کاٹا روئے » مگر کھٹمل کا کاٹا ان دونوں سے مختلف ہے. (۱۹۵۲ ، نمک پارے ، ۴۴).

---کا / کو کِھلانا محاورہ.
۱. سانپ کا کسی عمل کے زور سے تسخیر کرنا ، کسی کے سر پر عمل کے زور سے سانپ کی رُوح کو بلوانا.
کِھلائے کون بہ جز شانہ اس کو ہاتھوں میں
بری بلا ہے دلا زُلفِ مہ جبیں کا سانپ
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر، چمنستانِ سخن ، ۴۳). ۲. خطرناک کام کرنا، ایسے شخص سے میل جول کرنا جس سے ہر وقت نقصان کا خطرہ ہو ؛ نافہم ؛ مغلوب الغضب ؛ مردم آزار آقا کی نوکری کرنا.
جان پر جو کھیلے اے دل ، چھیڑے وہ کس زُلف کو
کیا کھلانا سانپ کا تُو سہل سمجھا کھیل ہے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹۵). درحقیقت حافظ صاحب نے اس غزل میں سانپ کو کھلایا ہے. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۶۶).

---کا کھیلنا امذ.
سانپ کے ڈسے ہوئے کا منتر کے زور سے جھومنا اور کھیلنا (ماخوذ : نوراللغات).

---کا لَہرانا محاورہ.
سانپ کا خمیدہ ہوکر رینگنا یا پانی میں لہرکی شکل میں آگے بڑھنا.
گیسوئے مشکیں رُخِ محبوب تک آنے لگے
چشمۂ خورشید میں بھی سانپ لہرانے لگے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۲).

---کا مَن امذ.
سانپ کا منکا ؛ عوام کا خیال ہے کہ رات کی تاریکی میں سانپ منکا اُگلتا ہے جو چاند کی مانند چمکتا ہے. جس کے ہاتھ آتا ہے اس کو بادشاہ بنا دیتا اور تمام آفات سے محفوظ رکھتا ہے.
کینچلی موباف پٹھے کا بنا چوٹی میں جب
زُلف میں بندا اُلجھ کر سانپ کا من ہو گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۸).

نہ دُشمن کی روشن دماغی پہ جاؤ
کہ ہے روشنی سانپ کے من میں کیسی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۰۴).

---کا مَنتَر امذ.
وہ منتر جو سانپ کو پکڑنے کے لیے پڑھتے ہیں ، وہ منتر جو مارگزیدہ پر دم کرتے ہیں.
باندھوں اوس زُلف کا مضمون جو میں سحر بیاں
ہے یقین شعر وہیں سانپ کا منتر ہو جائے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵۰).

---کا مُہرَہ امذ.
زبرجد کی کان سے نِکلنے والا پتھر ؛ بعض ناگوں کے سر کے پچھلے حِصّے سے نِکلتا ہے. تازہ نرم ہوتا ہے ہوا لگنے سے سخت ہو جاتا ہے. سانپ کے کاٹے ہوئے عضو پر لگا دینے سے چپک جاتا ہے اور زہر چُوس کر خود بخود گِر جاتا ہے. ہر قسم کے سانپ کا کاٹے کو مفید (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۶).

---کو دُودھ پِلانا محاورہ.
دُشمن کو پالنا،دُشمن کی پرورش کرنا. آپ کا اسے بدیا سِکھانا سانپ کو دودھ پلانے کے سمان ہوا. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۳).

---کی بانبی میں ہاتھ ڈالنا محاورہ.
خطرناک کام کرنا،خطرے کو دعوت دینا. بیٹھے بٹھائے اُس سے بگاڑ پیدا کر لیا جان بُوجھ کر سانپ کی بانبی میں ہاتھ ڈالا . (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۸۹).

---کی تو بھاپ بھی بُری کہاوت.
دُشمن گو بہت کمزور ہو پھر بھی بُرا ہے (جامع الامثال).

---کی چھتری امث.
کُکرمتا ، کُھنبی. بہت سے ایسے بھی پودے ہیں جو کبھی سبز نہیں ہوتے مثلاً کھمبی جسے سانپ کی چھتری ... بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۹). اچھی چیز ہے ، سانپ کی چھتری کھاؤ گے ؟ کون کھائے گا. (۱۹۷۳ ، متاع لوح و قلم ، ۲۹۸).

---کی چھچُھوندَر (چِھچُھوندَر) ہونا محاورہ.
سانپ کو چھچھوندر بہت مرغوب ہوتی ہے ، سانپ جب چھچھوندر کو نگل لیتا ہے تو وہ اندر جا کر اس کو بہت ستاتی ہے اور دیر تک شور کرتی ہے ؛ مراد : مصیبت بن جانا ،(کسی چیز یا شخص کا) انتہائی تکلیف دہ ہو جانا. چُونہ تھا تیز ، دم بھر میں بے چین کر دیا پان کی خاطر سانپ کی چھچھوندر ہو گئی . (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۰۳). میں تو سمجھا تھا کہ اِسکول کی تعلیم پائی ہوئی بیوی میری زندگی درست کر دے گی مگر یہ کم بخت تو سانپ کی چھچوندر ہو گئی. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۳۰).

---کی سی کیچُلی جھاڑنا محاورہ.
نِکھرنا ، صاف اور سُتھرا بننا ، بیماری سے صحت پانا.

کُھل گیا مُوباف تو عاشق چلے دل وارنے
سانپ کی سی کیچلی جھاڑی ہے زُلفِ یار نے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۴۴).

---کی طَرَح پَھن مار کَر رَہ جانا محاورہ.
(سانپ اپنے من کے لیے پھن مارتا ہے اور پھر حاصل نہیں کر سکتا) کوشش کر کے نااُمید رہ جانا ، قابو نہ چلنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کی طَرَح (شَکَل) زَمِین پَکَڑنا فقرہ.
سانپ زمین پکڑ لیتا ہے تو پھر جُنبش نہیں کرتا.
نہ ظالم ہلا لاکھ میں نے کہا
زمیں سانپ کی شکل پکڑے رہا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (مہذب اللغات)).

---کی کیچُلی امث.
سانپ کی کھال کا پوست کہ جاڑے کے دِنوں میں سانپ کے بدن سے اُتر جاتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۵).

---کی لَکِیر امث.
سانپ کے چلنے کا نِشان جو زمین پر پڑتا ہے (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کے بِل میں ہاتھ ڈالنا محاورہ.
خطرہ کو دعوت دینا. تو مُجھے مارنے آیا ہے. لو اور سنو سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالتا ہے. یہ کیا لہر دل میں آئی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۴۲۸).

---کے پاؤں پیٹ/شِکَم میں ہوتے ہیں کہاوت.
شریر کِتنا بھولا نظر آئے ، اس کے دل میں شرارت ہوتی ہے ، بدذات کی بدی ظاہر نہیں ہوتی.
انگشتیں ہیں اس شانے کی کیوں زُلف کے خم میں
ہوتے ہیں سدا سانپ کے تو پاؤں شِکم میں
(۱۸۶۲ ، ظفر (بہادر شاہ) (مہذب اللغات)).

---کے سانپ پاوُنا کہاوت.
بُروں کی صحبت بُری ، بُروں کے دوست بھی بُرے ہوتے ہیں (پاوُنا ـ مہمان) (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کے کاٹے کی لَہَر آنا محاورہ.
مارگزیدہ کا کبھی کبھی جُنبش میں آنا.
سانپ کے کاٹے کی لہر آتی جو وصفِ زُلف میں
بحر نے پھر تو کوئی مضموں نہ چھوڑا سانپ کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶).

---کے مُنہ میں اُنگلی دینا محاورہ.
رک : سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالنا.
سوچا کہ یہ زُلف کف میں لینی
ہے سانپ کے منہ میں انگلی دینی
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۸).

بدلے سوکن سے کیا یہ لیتی ہو
سانپ کے منہ میں انگلی دیتی ہو
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۰).

---کے منّہ میں چھچھونڈر فقرہ.
رک : **سانپ کی چھچھوندر ہونا.** تم سن رہی ہو اس کی بکواس ... یہ لڑکی تو سانپ کے منّہ میں چھچھوندر بن گئی .(۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۷). مگر خاتون تو سانپ کے مُنھ میں چھچھوندر تھی.(۱۹۸۶ ، جوالہ مکھ ، ۵۳).

---کے مُنھ کی ہیں چَھچھُوندَر ، نِگلے تو اَندھا ، اُگلے تو کوڑھی/کَلنکی کہاوت.
ایسا کام کرے جسے نہ کر سکے اور نہ چھوڑ سکے. وہ بی بی سے یونہی نالاں تھا خورشید بھو اس کے واسطے سانپ کے منّہ کی چھچھوندر ہو رہی تھی نہ نِگلتے بنتی نہ اُگلتے. (۱۹۰۰ ، خورشید بھو ، ۱۲۷). دھوکا ہوا ، فریب ہوا ، چھل ہوا ، مگر اب تو اس آفت سے نِکلنا سخت مُشکل ہوا. سانپ کے منّہ میں چھچھوندر ، کھائے تو کوڑھی ، اُگلے تو کلنکی. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳ : ۳۱۳).

---کے مُنّھ میں ہونا محاورہ.
معرضِ ہلاکت میں ہونا ، خطرناک جگہ میں ہونا ، جان جوکھوں میں ہونا.

بل کی لینے لگیں زُلفیں ترے رُخساروں پر
سانپ کے منّہ میں کبھی ہوں کبھی انگاروں پر
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۹۵).

---کے نِیچے بچّھو فقرہ.
(کژدم جس نے سانپ کے نیچے پرورش پائی ہو) مُوذی اور ظالم آدمی ، نہایت زہردار.

سانپ کالا ہے اگر وہ گیسوئے عنبر فشاں
سانپ کے نیچے کا بچّھو زیرِ گیسو خال ہے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۶).

---(کو) کیلنا محاورہ.
کسی عمل کے زور سے سانپ کو کاٹنے سے باز رکھنا اور اپنی جگہ سے جُنبش کرنے سے باز رکھنا ؛ بہلاوا دینا ، بہلانا ؛ ضرر پہنچانے سے باز رکھنا.

چُھوا جو گیسوئے عنبریں کو تو سانپ کیلا فسوں سے گویا
لیا جو چشمِ سیہ کا بوسہ شِکار میں نے کیا ہرن کا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۵). ہے ہے ایسا غضب نہ کرنا اور وہ جلدی ، جلدی اَکیدُوا کَیدًا پڑھ کر سانپ کو کیلنے لگیں. (۱۹۶۳ ، دِلی کی شام ، ۲۴).

---لَہرانا محاورہ.
رک : **سانپ کا لہرانا.**

کال اون کے کِھلیں تو پُھول پتائیں
بال اون کے اُوڑیں تو سانپ لہرائیں
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۳).

---مَرے (اَور) نہ لاٹھی ٹُوٹے کہاوت.
رفعِ شر بھی ہو جائے نُقصان بھی نہ ہو. کام بھی ہو جائے اور نقصان بھی نہ ہو. وہ بات کرو کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے آخر قناعت بھی تو کوئی چیز ہے یا بالکل عشق ہی کے ہاتھ بک گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۴۴). یہ سب کچھ ہو جائے گا مگر تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۸).

---نِکل گیا (اس کی) لَکِیر پِیٹا کَرو کہاوت.
موقع ہاتھ سے جاتا رہا ، سوائے افسوس کے کُچھ چارہ نہیں.

خیالِ زُلفِ دوتا میں نصیر پیٹا کر
گیا ہے سانپ نِکل اب لکیر پیٹا کر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (مہذب اللغات)) . ابتک چونکہ عقل موجود تھی اس لئے اچھی طرح سمجھ رہا تھا کہ سانپ نِکل گیا لکیر پیٹا کر. (۱۹۳۸ ، ستونتی ، ۱۹).

---نَہیں جو بِٹّی چاٹ کَر رَہیں کہاوت.
ہر شخص اپنی ہی خوراک کھا سکتا ہے،اس میں صرفہ ناممکن ہے (فرہنگِ آصفیہ).

---والا صف ؛ امذ.
سنپیرا ، سانپ کا تماشا دِکھانے والا.

تُمھاری زُلفوں سے تُم کو ضرر نہیں ہر گز
کہ پاس رکھتے ہیں ہر وقت سانپ والے سانپ
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۱۰۳). [سانپ + والا ، لاحقۂ صفت].

---ہونا محاورہ.
طویل عمر پانا ، لمبی عمر پانا ، تادیر جینا. عمر ہے کہ شیطان کی آنت ہو گئی ہے سانپ ہو گیا ہوں. غدر آنکھوں کے سامنے سے گُزر گیا ہے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۱۲).

سانْپا (مغ) امذ.
(ہند) سوگ ، ماتم ، سراپ ، بددعا ، کوسنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). اف : پڑنا ، کرنا. [س : शाप+क].

سانْپَن (مغ ، فت پ) امث.
۱. سانپ (رک) کی تانیث. بڑا شاعر اپنے ہم نشینوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اپنے پُورے زمانے کے ساتھ سانپن والا قِصّہ کرتا ہے جو اس کی کنڈلی سے نِکل جانے وہ بچتا ہے. (۱۹۶۸، تعصبات ، ۱۱۰). ۲. بالوں کی لکیر (بھونری) جو بعض آدمیوں کی پُشت پر اور گھوڑے کی ایال کے نیچے ہوتی ہے . یہ منحوس سمجھی جاتی ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سانپ + ن ، لاحقۂ تانیث].

سانْپنی (غنہ ، سک پ) امث.
رک : سانپن.

کرے پانوں یوں پیٹ میں لیکر دھانوں
کہ جوں پیٹ میں سانپنی لیکر پانوں
(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۶۸). [سانپ + نی ، لاحقۂ تانیث]

سانپوں (مغ ، و مج) امذ ؛ ج.
سانپ (رک) کی جمع اور مغیرہ حالت (مرکبات میں مستعمل).

---کی سبھا میں جیبھوں کی لپ لپ/لپالپ کہاوت.
بروں کے برے ہی کام ، موذیوں کی محفل میں تکلیف ہی کا چرچا (فرہنگِ آصفیہ).

سانپے کی تیل امث.
وہ پوشاک یا لباس جو غریب عورت ایک دفعہ دام لگا کر بنا لیتی ہے اور ہر ایک تقریب علی الخصوص ماتم میں جہاں بہت سی عورتیں جمع ہوتی ہیں اسی کو پہن کر جاتی ہے تا کہ عزت میں بٹا نہ لگے ، تہوار کی پوشاک ، دکھاوے کا لباس (فرہنگِ آصفیہ).

سانْت (١) (غنہ) امذ.
موسم بہار ، بسنت ، فصلِ بہار ، فرحت.

جو مجھ دل کے سمدور پر دوڑیا
عنایت کیرا سانت برسائیا

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ١٨).

جدھاں تلگ ہے زمانہ جدھاں تلگ ہے زمیں
جدھاں تلگ یو بدل سانت کا ہے لو لو بار .

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٣٧).

ہور شعر بھی بھانت بھانت کا تھا
بھو بھانت جو میگ سانت کا تھا

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٢١). [س : वसन्त].

سانْت (٢) (غنہ) امذ.
(موسیقی) پہلے سر کی آواز ختم ہونے سے پہلے دوسرے سر کی آواز کا آغاز. سانت: وہ ہے کہ پہلے سر کی آواز ختم نہ ہونی کہ دوسرا سر ظاہر ہو جائے .(١٩٦٧ ، نغمات الہند ، ٣٥).
[س : सान्त].

سانْت (٣) (غنہ) امذ.
چمڑا کوٹنے کا آلہ جسے کوبہ اور بامر بھی کہتے ہیں (ماخوذ : اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ٦٣). [مقامی].

سانْترا (غنہ ، سک ت) امذ ؛ ـــہ سانترہ.
دبکے ہوئے تار کا بغیر لچھا کیا ہوا ڈھیر. ڈھولو کے دوست ... ایسے ہڑبڑا کر اٹھے کہ سانترہ الجھ گیا.(١٩٢٣ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ٣٧). [مقامی].

سانْتھری (غنہ ، سک تھ) امث.
چھوٹی چٹائی یا غالیچہ جس پر بیٹھ کر ہندو عبادت کرتے ہیں (پلیٹس). [رک : ساتھری].

سانْتھل (مغ ، فت تھ) امث.
ران.

کہیں ہیں انہو کی نہو لکنت زباں
ماریں ہاتھ سانتھل پر بولیں جہاں

(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ٣٠).

گلِ نسریں پہ جو پڑ جائے ہے بھولے سے پانوں
چشمۂ شیر امنڈ آئے ہے سانتھ ل سانتھل

(١٨٧٩ ، قلق میرٹھی ، ک ، ٣٢١). [پ : संत्थडी].

سانِٹ (کس مج ن) امذ.
مغرب میں غنائی شاعری کی ایک ہئیت جس میں مصرعوں کی کل تعداد چودہ ہوتی ہے اس میں قافیوں کی ترتیب اور بحر ایک مخصوص نظام کی پابند ہے. شکسپیر نے اس مشہور اطالوی شاعر کے رنگ میں اپنے سانٹ لکھے ہیں جو بہت لطیف ہیں. (١٨٥٣ ، خطباتِ گارسان دتاسی ، ١٣٩). [انگ : Sonnet].

سانْٹ (غنہ) امث ؛ ـــہ سانٹھ.
١. مدد ، گٹھ جوڑ ، سازش.

ٹھگ نہ تنہا چڑھے ہیں اس کی آنٹ
مل رہی ہے اچکوں سے بھی سانٹ

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٧٨). ٢. گرہ ، گانٹھ ، عقدہ. اب تو ٹوٹے ہوئے رشتے کی امید میں تدبیر کی سانٹ لگائی ہے . (١٩٢١ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ٧). ٣. دشمنی ، عداوت ؛ خرمن کوب ، اناج گاہنے کا چوبی آلہ ؛ سنجوگ ، ملاپ ، اتفاق ، ربط ضبط (فرہنگِ آصفیہ). [پ : सान्त].

---گانْٹھ (---غنہ) امث.
سازش. ان دونوں نے آپس میں سانٹ گانٹھ کر لی ہے وہ میرا ساتھ کسی قیمت پر نہیں دینگے.(١٩٦٩ ، مہذب اللغات ، ٦ : ٣١٩).
[سانٹ + گانٹھ (رک)].

---گانْٹھ کرنا محاورہ.
سازش کرنا ، سازباز کرنا. ایک مرتبہ ہمایوں فر نے بیگم صاحب کے باغبان سے سانٹ گانٹھ کی خوب یارانہ پیدا کیا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---لینا محاورہ.
کسی شخص کو اپنی طرف کر لینا ، مخالف کے آدمی کو توڑ لینا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---مار امذ.
نیزہ بردار ، بیل وغیرہ کو تیز چلانے کے لیے قمچی وغیرہ سے مارنے والا. فیل بان بھالے اور برچھے لے کے سانٹ مار چست کپڑا پہن کے سانٹھے ہاتھوں میں لیئے ہاتھیوں کے ارد گرد کھڑے ہو جاتے. (١٩١٥ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ٣٨).
[سانٹ + مار (رک)].

سانْٹا (مغ) امذ (ج : سانٹے).
١. (بیل وغیرہ کو ہنکانے اور ہاتھی کو لڑائی پر ابھارنے کے لیے) قمچی ، تازیانہ ، آروار ڈنڈا ، نیزہ یا آنکس وغیرہ ، ایک طرح کا ہتھیار. دیکھو ! بائیں ہاتھ سے (کسان نے) ہتی دبا رکھی ہے. دائیں ہاتھ میں سانٹا ہے. (١٨٦٧ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ٦٩). مست رفتار بیلوں کو دوچار سانٹے رسید کیے اور پھر وہیں آ کر بیٹھ گیا. (١٩٤٩ ، خاک و خون ، ١١). وہ اس کی

سُونڈ سے بچتا بھی اور سانٹے بھی مارتا. (۱۹۵۸ ، عمررفتہ ، ۳۹۶). ۲. ایک پودا جس کی باریک ٹہنیاں ہوتی ہیں ، سفید ، لال اور نیلے پھولوں کے اعتبار سے تین قسم کا ہوتا ہے. سانٹے کی جڑ پلا کے اس سے تیل بنا کے مالش کرنی چاہیے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۷). ۳. (ٹھگی) چھوٹی تلوار ، ہاتھ کا کڑا (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳). ۴. گنا. ایک شخص سانٹے کی گنڈیری بیچتا پھرتا تھا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۵۴). [سانٹ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

سانٹْنا/سانٹْھنا (غنہ ، سک ٹ/ٹھ) ف م.
۱. **گانٹھنا ، ساتھ ملانا ، اپنانا ؛ چپکانا ، چسپاں کرنا ، نتھی کرنا ، منسلک کرنا.** شاید اس نے جادو کو سانٹھا ہے . (۱۸۰۲، نثر بے نظیر ، ۶۵). مجید کو اچھی طرح سانٹ کر جگن سے ملنے کا بھی معقول انتظام کیا. (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجام عیش ، ۴۰) . ۲. **(رسّی وغیرہ) بٹنا ، گرہ لگانا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ) . [سٹنا (رک) کا تعدیہ].

سانٹی (مغ) امث.
چھوٹا سانٹا ، سنٹی ، کھچی ، پتلی چھڑی.

ماتا جسودا ان کی بہت کرتی منتیاں
اور کانھ کو ڈراتی اٹھا بن کی سانٹیاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۸). گھوڑے کے سم پر پانی ڈالتے ہیں اور دولھا کو سانٹی مارتے ہیں. (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۳۶) . استاد کبھی اس سے کہتے ہیں - «ایے سانٹیاں نکال». (۱۹۶۲ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). [سانٹا (رک) کی تصغیر].

سانٹے (مغ) امذ.
سانٹا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

---بَردار (---فت ب ، سک ر) صف ؛ امذ.
(فیل بانی) ہاتھی کے نگہبانوں کا ایک گروہ جن کے پاس چھوٹے چھوٹے ڈنڈے ہوتے ہیں جب کبھی ہاتھی مستی میں آکر بے قابو ہوتا ہے تو وہ اس کو گھیر کر سانٹوں سے اس کی خبر لیتے ہیں اور مستی اُتار دیتے ہیں (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۷۵). [سانٹے + بردار (رک)].

---کی سگائی سِیدھے ، تیل کی مِٹھائی سِیدھے کہاوت.
تبادلے کی شادی اور تیل کی مٹھائی ایک برابر ہیں یعنی دونوں بے لطف ہیں (سِیدھے - اچھی رہے ، خُوب ہو) (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

---مار امذ.
رک : **سانٹ مار.** چرکٹے ، سانٹے مار ، بھالے بردار ، برچھیت ، باندار ، فتیلے سلگائے بھاگے جاتے تھے. (۱۸۸۴، قصص ہند ، ۲ : ۱۲۸). غالب و مغلوب دونوں درندوں کو اپنے قابو میں کرتے اس کام کے لیے سینکڑوں سانٹے مار اور بلم بردار مقرر تھے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۱۳۸) . منجملہ ان کے ایک شخص ریاض احمد سانٹے مار بھی تھا. (۱۹۵۸ ، عُمرِ رفتہ ، ۳۹۶). [سانٹے + مار (رک)].

سانٹھ (غنہ) امث.
۱. **مدد ، گٹھ جوڑ.**

لڑی تھی زہس سحر سے اس کی سانٹھ
شب و روز کو دے رکھا اس نے گانٹھ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۹).

بیلی بڑھیا کی اور اوس کی سانٹھ
لیا دونو نے باندی کو بھی گانٹھ

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۵۶). تیل چاہے لگاؤ یا نہ لگاؤ ، نہ چرچوں ہوگی ، نہ تاگا کٹے گا ، نہ بل چڑھے گا ، نہ تار نکلے گا نہ سانٹھ کی ضرورت ہو گی نہ پھونی کام دے گی. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۶). ۲. **رک : سانٹا.** ان کے دیہاتی جوتے ، آب پاشی کے بڑے بڑے ڈول ، تسمے اور کوڑوں کی سانٹھیں بنا کر دیہات کے بازاروں اور پیٹھوں میں ہفتے کے ہفتے فروخت کر دیتا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵۴). اف : آنا ، پڑنا. [سانٹ (رک) کا متبادل املا].

---گانٹھ (---غنہ) امث.
گٹھ جوڑ ، ساز باز ، میل ملاپ. اُس سے اور پہرے والے سے سانٹھ گانٹھ تھی . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۲۴) . نہیں معلوم دونوں میں کیا سانٹھ گانٹھ ہوئی ہے . (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۲) . ترکِ دنیا کے پردے میں بادشاہوں اور رئیسوں سے سانٹھ گانٹھ کی جاتی ہے اور روحانی امارات کا ... جال پھیلایا جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۳۶۱). اف : کرنا ، ہونا. [سانٹھ + گانٹھ (رک)].

---لگانا محاورہ.
جوڑنا ، گرہ لگانا.

ہے عجب رشتۂ الفت کہ جہاں ٹوٹ گیا
پڑ گئی اور گرہ سانٹھ لگائی نہ گئی

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۳۴). مذہب کوئی زنجیر فولادی نہیں جو توڑنے سے نہ ٹوٹے. وہ توکچا سوت ہے ٹوٹ گیا تو سانٹھ لگا کے مُرّی دے دی. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۶ : ۴).

---مار امذ.
رک : **سانٹ مار.** سانٹھ ماروں کی عجب آن بان ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۴۸).

وہ پیلِ مست ہے نفسِ سیاہ کار محبت
جسے درست کبھی سانٹھ مار کر نہیں سکتے

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۷۴). [سانٹھ + مار (رک)].

---مِلانا محاورہ.
سازش کرنا.

ماں جو اس حور کی تھی بس کی گانٹھ
گھر میں سب سے ملا رہی تھی سانٹھ

(؟ ، انجم (مہذب اللغات)).

سانْچ (غنہ) امث.
سانجھ ، شام ، سُورج ڈوبنے کا وقت.

کہ بیشک ہوے نازل دیک بانچ
کرے بھوگ کر اِس سُوں ہر صبح سانچ
(۱۶۱۴ ، بھوگ بل ، ۱۹۲).

رسالت کا تُوں سرمایا حکم حق کا تُہیں ہانے
سجوتے سانج بیتے کر مرگ جنگل تے لیایا ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۷).

ابھی اک ہاتھ باقی ہے اے عباس
دیکھے مرنے کون کیا سانج اور سویرا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۱). صبح ہی خالی شکم نکلتا ہے سانج کو اگھانا آتا ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۸۳).

ٹیلے کے اس پار ندی کے تٹ پر
سانج بھئے دو پریمی ملنے جائیں
(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۱۸). [سانجھ (رک) کا مُتبادل املا].

سانجا لَڑانا محاورہ.
شِرکت کا دعویٰ کرنا ، مدعی بننا. تندرست و توانا پیشہ ور فقیر ہماری کمائیوں میں سانجا لڑائیں. (۱۹۱۶ ، زیورِ اسلام ، ۳۷).

سانجھ (غنہ) امث.
شام ، سُورج ڈُوبنے کا وقت.

سانجھ آئی وِہو دن ہی ہوا فِکر میں آخر
وو دل برِ جادوگرِ صیّاد نہ آیا
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۶۸). جب سانجھ ہوتی چُکے ہی وہ خواجہ سرا اس جوان کو اسی راہ سے لے آتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۱). میں دوسرے کنارے پر لگی تو سانجھ ہونے کو آگئی تھی. (۱۹۴۸ ، اور انسان مر گیا ، ۹۶).

گوشت کے پارچے سیخوں پہ چڑھیں سانجھ سمے
جشنِ مہتابی ہے موجود ہوں اربابِ نشاط
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۴۲) اف : آنا ، پڑنا ، ہونا [پ : سنّجھا ؛ س : سندھیا सन्ध्या].

---پُھولنا محاورہ.
شام ہونا.

سانجھ پُھولی ہے ترے باج میری آنکھوں میں
اشکِ خونیں ہے شفق آج مری آنکھوں میں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۰).

پیش از دمِ سحر مرا رونا لہو کا دیکھ
پُھولے ہے جیسے سانجھ وہی یاں سماں ہے اب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۰۴).

---جائے اَور بھور آئے وہ کَیسے نہ چِھنال کَہلائے کہاوت.
جو عورت شام کو جائے اور صبح کو آئے وہ بدچلن سمجھی جاتی ہے جو صریحاً بد ہو اسے بد ہی کہا جائے گا (جامع الامثال)

---سَویر/سَویرے م ف.
صبح و شام.

بھولے ہی نہیں یاں کبھو پھرتا ہے اے یار -
اور جائے ہے سب جا
کیا مُجھ سے ترا جرم ہوا سانجھ سویرے -
جو اِتنا ستم ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۴۵۸). بچہ سانجھ سویرے آیا کرو اور ہمارے سامنے یہ من موہنی بجایا کرو. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۸۱). والدۂ محترمہ سے فرما دیجئے گا کہ بہادر اور صف شکن شاہ کو سانجھ سویرے ٹاپے سے نہ نِکلنے دیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۱۴).

سانجھا (۱) (مغ) امذ.
ساجھا ، شراکت ، حصہ داری. ملک پٹنہ ہاتھ آئے گا ... دیکھ لیں گے کہ کون سانجھا بٹواتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷۳). حضور کی کمائی میں ہم غریبوں کا سانجھا ہے. (۱۹۱۸ ، نسوانی زندگی ، ۲۹). [ساجھا (رک) کا مُتبادل املا].

سانجھا (۲) (مغ) امذ.
سانجھ (رک) ، **شام ، جھٹپٹا وقت.** شروع نومبر کا سانجھا تھا برسات ختم ہوکر صاف دن آگئے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۰). [سانجھ (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

سانجھی (مغ)؛(الف) صف مذ.
شرکت دار ، ساجھے دار ، ساتھی.

پھر ہے اس کشتی کا مانجھی
بن جا اپنے پیر کا سانجھی
(۱۸۳۵ ، رنگین ، شش جہتِ رنگین ، ۱۷۰). پیر جی اللہ میاں کے کوئی سانجھی اور رسول اللہ کے کوئی قریبی عزیز معلوم ہوں. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۶).

سانجھی دھرتی سانجھا سورج سانجھے چاند اور تارے ہیں
سانجھی سبھی ہیں سُکھ کی باتیں سانجھے درد ہمارے ہیں
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۳۰). (ب) امث. (ہند) **دسہرے کے موقع پر مندروں میں گوبر کی بنائی ہوئی مورتیاں (جو بتوں کی نمائندگی کرتی ہیں).** مسجدوں میں قندیلیں روشن ہوئیں ، بتکدوں میں سانجھی دی گئی. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۷۲). کنوار بدی اکاوشی سے ماوس تک سانجھیاں اور جھانکیاں نکلتی ہیں. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۲۰). [ساجھا (رک) کا متبادِل املا].

---چَلی سانجھ سے، ساتھ بَسَنتا پُوت ، مادُھو جی بھی تو جات ہے باندھ کَمَر کو سُوت کہاوت.
بے وسیلہ آدمی بھی کسی نہ کسی طرح گُزارہ کرلیتا ہے (ماخوذ: جامع الامثال).

سانچ (غنہ) امث.
سچائی ، صداقت ، سچ.

تیرے آسرے جُھوٹھ اور سانچ
جہاں سانچ تہاں نہیں آنچ
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۷).

سبھی جانے گی مُجھ سے دوزخ کی آنچ
پہ یہ تاب میں عرض کرتا ہوں سانچ
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٦٢).

مرے سے سانچ کہہ ، مت کر پس و پیش
زِس سرہم رسانیدن زِتو ریش
(١٧٧٤ ، تصویرِ جاناں ، ٦٣).

کبھے پر دشمنوں کے لگ جانا
سانچ اور جُھوٹ جانتے بھی ہو
(١٨١٨ ، اظفری ، د ، ٣٩).

یہ ایسی کس نے سِکھائی ہے تم کو چترائی
سجن ہمیں سے کہو اپنے دل کی بتیاں سانچ
(١٨٦٣ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ٢٣). [سچ (رک) کی ایک شکل].

--- برابَر تَپ نَہیں اَور جھُوٹ بَرابَر پاپ ، جاکے مَن میں پاپ ہے تاکے مَن میں آپ کہاوت.
سچ سے بڑھ کر کوئی ریاضت نہیں اور جُھوٹ سے بڑھ کر کوئی گُناہ نہیں (جامع الامثال).

--- پیچھے واد نَہیں ، رانْڈ پیچھے گالی / کال نَہیں کہاوت.
سچ سے بڑھ کر کوئی گالی نہیں (واد ـ بات)، بیوہ ہونے سے بڑھ کر مُصیبت نہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- کو (کیا) آنچ (نَہیں) کہاوت.
سچ بے ضرر ہے ، سچ بولنے والا نُقصان نہیں اُٹھاتا. مگر سانچ کو آنچ نہیں ، زخم جلد بھر آتے تھے. (١٨٨٠ ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ٣٩).

سچے کی تو عزت ہی بڑھے گی جو کریں جانچ
مشہور مثل ہے کہ نہیں سانچ کو کچھ آنچ
(١٩١١ ، کلیاتِ اسماعیل ، ١٠٥). ہم ٹیلیویژن والوں سے پُوچھتے ہیں کہ کیا واقعی سانچ کو آنچ نہیں ہے. (١٩٧٨ ، انشا ، خُمارِ گندم ، ٣٩).

--- کَہے سو مارا جائے ، جُھوٹ کَہے / جُھوٹا بَھڑْوا لَڈو کھائے کہاوت.
سچ کہنے والے کو لوگ بُرا سمجھتے ہیں ، جھوٹا مزے میں رہتا ہے (قصص الامثال ؛ جامع الامثال).

--- وہ ہے جو آنچ کو سَہے کہاوت.
سچ بول اور کسی کا خوف نہ کر ، سچ کو کسی آزمائش کا خوف نہیں ہوتا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

سانْچا (١) (مغ) صف.
سچا ، صحیح ، درست.

تُو کبھو سانچا نہیں ہو گا مرے جھوٹے میاں
عُمر تک وعدہ کئے جاوے گا صبح و شام کا
(١٧٥٦ ، دیوان زادہ حاتم ، ١٣٦).

دیتا ہے لبِ زخمِ جگر میرا گواہی
ہے ہاتھ پڑا یار کی شمشیر کا سانچا
(١٨٥٤ ، کلیاتِ ظفر ، ٣ : ٨). [سچّا (رک) کا قدیم اِملا].

--- سَب کے مَن سے اُتَرْتا ہے کہاوت.
سچّا آدمی سب کو بُرا لگتا ہے (جامع الامثال).

سانْچا (٢) (مغ) امذ.
١. قالب جس میں ڈھال کر کوئی چیز تیار کی جائے.

ہاں چُوک ہوئی نِکلتی ہے بات
سانْچا ہے وہ جس میں ڈھلتی ہے بات
(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ١٠). اچھی فطری سمجھ اور علم نے آپ کی طبیعت کو معنی کا عُمدہ سانچا بنا دیا ہے. (١٩١٥ ، خطوطِ اکبر ، ٢٣). ناسخ نے غزل کا سانْچا اِستعمال کیا ہے. (١٩٨٥ ، کشافِ تنقیدی اِصطلاحات ، ٤٣). **٢. رحم ، بچہ دانی ، کوکھ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [ب : इग + क:].

--- دوڑانا محاورہ.
(نان بائی) نان پاؤ کے سانچے کو بھٹی کے اندر پہنچانا (ا پ و ، ٣ : ١٢٩).

سانْچَق (مغ ، فت چ) امث.
بَری ، رسمِ حنابندی ، شادی کے موقع کی ایک رسم.

سانچق کی سُنی جو آمد آمد
صدمہ ہوا اوس کے دل پہ بیحد
(١٨٧١ ، دریائے تعشق ، ٢٠). سانچق بہت دُھوم سے آئی تھی پانچ من بری چڑھاوے میں جڑاؤ گہنا ، چوتھی کا جوڑا پانسو روپیہ کی لاگت کا. (١٩١٧ ، بیوی کی تعلیم ، ٨٥). ہمارے دِلّی والے سیدھے سادے ہوتے ہیں کہ نِکاح سے ایک دن پہلے ہی سانچق والے دن سارا زیور پہنا کر چلے آتے ہیں. (١٩٥٨ ، چشمہ ، ١٥). [رک : ساچق].

سانْچَک (مغ ، فت چ) امث.
بَری ، شادی کے موقع کی ایک رسم جس میں دولھا کی طرف سے دلہن کے گھر سامان بھیجا جاتا ہے. امک بیگ کے یہاں سانْچک کی مٹکی ڈھلک گئی ، ڈھمک خاں کی برات کھوٹے سکّے کی طرح واپس. (١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ١٠ ، ٦ : ٩). [سانچق (رک) کا بگاڑ].

سانْچوں کوئی نَہ مانے ، جُھوٹوں جُگ پَتیائے کہاوت.
سچّوں کی بات کوئی نہیں مانتا ، جُھوٹے کو سب سراہتے ہیں (جامع الامثال).

سانْچَہ (١) (مغ ، فت چ) امذ.
قالب ، ڈھانچا ، فرما. واسطے انتظام نگینہ اور لانے سانچہ توپ کے جو تتھو خاں نے نواب کے لئے بنوائی تھی .. لے آویں. (١٨٥٨ ، سرکشئی ضلع بجنور ، ٢٠٠). بلجیم کیک کا سانچہ پلیٹ کی طرح چوڑا ہوتا ہے. (١٩٤٤ ، ناشتہ ، ١٩). نعت کے لیے ہر ہئیت اور ہر شعری سانچہ استعمال ہو رہا ہے. (١٩٨٤ ، ذکرِ خیرالانام ، ٢٠). ٢. (دندان سازی) **مصنوعی دانت بنانے کا کینڈا یا فرما** (ا پ و ، ٧ : ١١٥). ٣. (جوتاسازی) **انگریزی قسم کا جوتا بنانے کا جوتے کی شکل کا بنا ہوا لکڑی کا قالب ، فرما** (ا پ و ، ٢ : ٢٢١). [رک : سانچا (٢)].

---سازی امث.
سانچہ بنانے کا کام ، سانچا بنانا. ڈھلائی کے کام میں سانچہ سازی کو بڑی اہمیت حاصل ہے. (۱۹۷۰ ، اصولِ دھات کاری ، ۲۲). [سانچہ + ف: ساز، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سانچَہ (۲) (مغ ، فت چ) امذ.
۱. (ٹھگ) **تابوت ، لحد ، مدفن جو مقتول کے لیے بنایا جائے ، جو لاش کے برابر اور گہرا ہو.**

قبر کے سانچے میں سیدھے ہو کے کہتے ہیں حسیں
آج کے دن وہ ہمارا بانکپن کیا ہو گیا

(۱۸۹۲ ، وحید الہ آبادی ، انتخابِ وحید ، ۲۹). ۲. **چرخہ.** رُوئی کو کھیت سے چننے کے بعد صفائی کےلیے ایک سانچہ(چرخے) پر چڑھاتے ہیں . یہ سانچا دو قسم کا ہوتا ہے . (۱۸۹۱ ، حسن ، مئی ، ۵۴). [مقامی].

سانچی (۱) (مغ) امذ.
سانچی کا پان، مراد: دیسی ، خستہ اور عمدہ (پان).

پان کی جب ڈالیاں بکھہ کے منگائے
مرشدآبادی بھی سانچی پان لائے

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۲). سانچی پان ضرور لے کے جائیے گا. (۱۹۶۸ ، اُردو زبان (ساقی نامہ) ، ۳ ، ۵ : ۴). [مقامی].

سانچی (۲) (مغ) امث.
سچی ، درست ، ٹھیک.

آپ مرشد ، آپ طالب ، آپ سانچی مت
کہے نوشہ ملے مُرشد رمز پانی تت

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۴۷).

اگر ہوتی عورت نہ کچ خوف تھا
جواب دیتی سانچی جو کچ آوتا

(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ (ق) ، ۱۳).

تجھے ہم تو سانچا سمجھ کر ملے تھے
کہ کوئی بات سانچی بھی کر جائے گا

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۸۳).

سانچی وا کی بات. ہے اور سانچا ہے وا پیو
وا کے سندر بول پر واروں اپنا جیو

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۹۱). [سانچا (۱) (رک) کی تانیث].

---بات سَعْدُاللّٰہ کَہے ، سَب کے مَن سے اُتَرا رہے کہاوت.
سچی بات کہنے والے سے سب ناخوش ہوتے ہیں، جو شخص سچ بولے اس سے سب گھبراتے ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات؛ خزینۃ الامثال).

---بات گوپالا بھاوے کہاوت.
خدا سچ کو پسند کرتا ہے (جامع الامثال).

سانچے (مغ) امذ ؛ جمع.
سانچا (رک) کی مغیرہ صورت **(تراکیب میں مستعمل).** یہ اور اس سانچے کے دوسرے الفاظ افعال اور اسمائے صفت دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں. (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۲۴۷).

---کا ڈھلا صف.
موزوں ، مناسب ، سڈول ، خوش نما.

جڑاؤ وہ استادے الماس کے
ڈھلے ایک سانچے کے اک راس کے

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۱).شاعر کون تھا اس نج تج سے ماہر کون تھا،سانچے کے ڈھلے اترے آستانی کسی نے بنائے ہیں. (۱۹۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸۵).

---کی سَچّی امث.
مرد کے نطفے کو ضائع نہ ہونے دینے والی عورت،وہ عورت جسے پہلے ہی جماع میں ہر دفعہ حمل رہ جائے (ماخوذ: مہذب اللغات؛ فرہنگِ آصفیہ).

---گورُو کا بالکا/(چیرا) مَرے، نَہ مارا جائے کہاوت.
خدا پر ایمان رکھنے والے کو نقصان نہیں ہوتا. ارے دیوانے ! مردانہ ہو کر ایسی ہراس کی بات.- سانچے گرو کا بالکا مرے نہ مارا جائے. (۱۹۱۶ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۱ : ۷۰).

---میں اُتارْنا ف م.
(لوہاری) **سانچے کے نمونے کے مانند ملتی جلتی چیز بنانا** (اپ و ، ۸ : ۸).

---میں ڈالْنا محاورہ.
کسی چیز کو قالب میں ڈھال کر بنانا ، خوبصورت بنانا ، عُمدہ بنانا. اس وقت ... سیاسی اقتصادی نظام سانچے میں ڈالے جا رہے ہیں. (۱۹۴۴ ، آتشِ چنار ، ۹۲۲).

---میں ڈھال دینا/ڈھالْنا محاورہ.
قالب میں ڈال کر بنانا ، سڈول اور خوبصورت بنانا.

فقط نقشہ نہیں خوب اس کا عالم میں نرالا ہے
خُدا نے اس کو سر سے پاؤں تک سانچے میں ڈھالا ہے

(۱۷۸۶ ، حسن (مہذب اللغات)).

تو شمعِ بزمِ خاص کہ پیدا کیا تجھے
صانع نے اپنے نور کے سانچے میں ڈھال کے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۹). مذہب کے دائرہ میں مذہب کے رنگ میں یا یوں سمجھو اس سانچے میں ڈھال کر سامنے رکھ کر دیں. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۸۱). شاعری میر صاحب کی زندگی کا جزو تھی گویا فطرت نے انہیں اس سانچے میں ڈھالا تھا. (۱۹۶۱، عبدالحق (قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۹۸۸ : ۵۱)).

---میں ڈَھل جانا/ڈَھلْنا محاورہ.
ہر وضع کے مطابق ہو جانا.

جسم خاکی پھر نہ نِکلا گور میں جا کر اسیر
کیا کھلونے کی طرح سانچے میں ڈھل کر رہ گیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۹).

کیا کرتا ہوں موزوں وصف اُن کے رُوئے روشن کا
سرا بر شعر اکبر نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۰). دنیا کے تمام ممالک میں ادبی خیالات اور احساسات نئے سانچوں میں ڈھل رہے ہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۲).

سانچھ (غنہ) امذ (قدیم).
سچ ، درست ، ٹھیک.

ہیں کل جو پنچے سو دن پانچھ کے
تمیز تو نیں جُھوٹ ہور سانچھ کے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۶).

جو ہو سانچھ یا رب وہی توں بلاؤ
سبھی جُھوٹ کوں دل سیں میرے چوکاؤ

(۱۶۷۹ ، آخرگشت ، ۲). [سانچ (رک) کا متبادل املا].

سانح (کس ن) امذ.
وہ شکار جو پیش آئے ، جو بائیں سے دائیں کو گزرے ؛ ظاہر ہونے والی چیز ؛ ہر اچھا بُرا حال اور واقعہ. جب بادشاہ اور تمام لوگ صیدافگنی میں مشغول تھے سانح ، بارح ، ناطح اور تعید ہر قسم کے شکار سامنے سے گزر رہے تھے. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۱۲۳). روح حامل نوری قوتوں کی ہے ... اور قواہر سے جو نور اس پر سانح ہوتا ہے ، وہ اس سے منعکس ہوتا ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۹۱). [ع].

سانحا (کس ن) امذ ؛ سم سانحہ.
حادثہ ، واقعہ.

کچھ ایسے وقت بھی آتے ہیں جب مایوس انسان کو
خوشی بھی اک طرح کا سانحا معلوم ہوتی ہے

(۱۹۵۱ ، لوح محفوظ ، ۲۵۰).

بکھر گیا ہے کچھ اس طرح آدمی کا وجود
ہر ایک فرد کوئی سانحا لگے ہے مجھے

(۱۹۷۸ ، سکوتِ شب ، ۶۴). [رک: سانحہ جس کا یہ غلط املا ہے].

سانِحَہ (کس ن ، فت ح) امذ.
پیش آنے والا واقعہ (عموماً اندوہناک) واقعہ ، حادثہ.

مصائب اور تھے پر دل کا جانا
عجب اک سانحہ سا ہو گیا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۹). حیرت اس سانحے کو سُن کر پھری اور اپنے لشکر میں آئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳۲). اس کے باوجود پٹھان کالونی میں ایک نہایت ہولناک سانحہ نے جنم لیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۶۰). [ع].

ـــ اِرْتِحال کس اضا (ـــ کس ا ، سک ر ، کس ت) امذ.
وفات پا جانے کا حادثہ. علامہ نے خود مرحومہ کی جو تاریخ وفات کہی تھی وہ ان کی قبر پر آج بھی موجود ہے. یہ سانحۂ ارتحال ۲/ اکتوبر ۱۹۲۳ کو پیش آیا. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۶۵). [سانحہ + ارتحال (رک)].

ـــ پیش آنا محاورہ.
رک : **سانحہ گزرنا.** جہاں ہزارہا لوگوں کا مجمع ہو چاہے وہ کیسے ہی تہذیب یافتہ ہوں وہاں کوئی نہ کوئی سانحہ پیش آ ہی جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱۰).

ـــ پیش پا ہونا محاورہ.
کوئی واقعہ یا حادثہ ظہور میں آنا ، سامنے آنا. جس دن سے خاص محل میں چوری ہوئی تہلکہ پا ہے ... جب بُرے دن آتے ہیں ایسے سانحے پیش پا ہو جاتے ہیں . (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ)، انشائے سرور ، ۳۰).

ـــ گُزَرْنا محاورہ.
حادثہ پیش آنا. قریب بُلا کر حال استفسار کیا کہ تُو کس حال میں بسر کرتا ہے اور کوئی سانحۂ تازہ تو تُجھ پر نہیں گزرا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۶۴). بارہ بنکی میں جو سانحہ گزرا اس کا مختصر حال یہ ہے کہ اکے پر سے گر پڑا. (۱۹۳۲ ، جگر مراد آبادی ، آثار و افکار ، ۸۸).

سانْد (۱) (غنہ) امث ؛ امذ.
۱. (معماری) **ایک اِنچ گہری اور تنگ درز ، باریک درز.** کاریگروں نے پتھر جمانا شروع کیا اور پتھروں کی ساندیں ملانے میں انہوں نے اپنی صنّاعی کا اعلی نمونہ دکھا دیا. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۴۷). کاریگروں کی بے توجہی سے بعض جوڑ اور ساندیں خالی رہ جاتی ہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۸۸). ۲. **گوشہ ، خانہ ، کونا.**

سوں گھال اپنا ساند میں پڑ رہی بچھوڑی اوڑ کر
آویں سریجن جو لگوں تو لگ نہ گھر میں جاگ سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۰). [مقامی].

سانْد (۲) (غنہ) امذ.
تعلق ، ساتھ ، جوڑ ، میل ، وابستگی.

سُنے میں اپنے دم کوں ساند لے کر
کمر کوں کھینچ دامن باند لے کر

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۶).

سچ جیو سوں جن جو ساند بیٹھے
دل جیو سوں سخت باند بیٹھے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۵). [س : सांद].

سانْدا (مغ) امذ ؛ سم ساندھا.
۱. (گھوسی) **دُودھ دوہتے وقت گائے کے پچھلے پیروں میں باندھنے کی رسّی** (ا پ و ، ۳ : ۹۴). ۲. (زردوزی) **سلمے کی ڈسوں کے سِروں کا جوڑ جو کڑھت میں باہم ملا دیا جاتا ہے** (ا پ و ، ۲ : ۳۰۶). [ساند (ساندنا) + ا ، لاحقۂ نسبت].

سانْڈرے سانْڈرے م ف.
آہستہ آہستہ.

چلیا سانڈرے سانڈرے ناک دوات
سلاون کدم راؤ تب ناک جات

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۸۹).

سانڈنا (غنہ ، سک د) ف م.
جوڑنا ، ملانا ، ایک کرنا ، تیار کرنا ، باندھنا.
تتبع غواصی کا باندیا ہوں میں
سخن مختصر لیا کے سانڈیا ہوں میں
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۳).
دنیا کشا کش کر اگر پھاڑے فلک دوار کوں
سررشتہ پھر سانڈے اسے تس عہد کے اک تار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۷۱). [پ : साँधना].

سانڈنی بیل (غنہ ، سک د ، ی مج) امث.
(چھپکاری) چنبیلی کے پھول یا تارے کی شکل کے پھول کی بیل (اپ و ، ۲ : ۱۶۶). [مقامی].

سانڈی (مغ) امذ.
دیوانہ.
عشق سانڈی ہے عشق ہے سری ، ہچ
کہیں کچھ ہے کدھیں سو کچھ کا کچ
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳).

سانڈے سانڈے امذ.
عضو عضو ، جوڑ جوڑ. جتنا قوت ہور سکت کہ اس کے سانڈے سانڈے تھا سو گل گیا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

سانڈھنا (غنہ ، سک دھ) ف م.
ٹھیک کرنا ، درست کرنا ؛ ثابت کرنا ؛ تھامنا ، سنبھالنا ؛ ملانا.
تو مردوں کے ہتھیار کو باندھ کر
آئی دعوے دل کے بھیتر سانڈھ کر
(۱۷۶۳ ، عاجز ، قصہ لال و گوہر ، ۲۳). [پ : सांधना].

سانڈ (غنہ) امذ.
۱. بیل یا گھوڑا جسے نسل کی افزائش کے لیے تیار کیا جائے اور کسی کام میں نہ لایا جائے ، بجار. براعظم یورپ میں ... گھوڑیاں و سانڈ ... باہر کے ملکوں کو نہیں جانے پاتے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۶۳). ہر سانڈ کی خوراک و رہائش کا تین تین سو ماہوار علیحدہ مقرر تھا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۰). **۲. کسی دیوی دیوتا کے نام پر آزاد چھوڑا ہوا بیل.** وہ جانتی تھی کہ شیلیشورجی کے مندر کا سانڈ ہے. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۶۷). ہندوستان کی مشرک قوم بیلوں کو سانڈ بنا کر کسی دیوی دیوتا کے نام پر آزاد چھوڑ دیتی ہے. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۴۶). **۳. (شتربانی) جوان ، تیز رفتار اور طویل مسافت طے کرنے والا اونٹ** (اپ و ، ۵ : ۷۰). **۴. (مجازاً) ہٹا کٹا ، موٹا تازہ مرد ، فربہ ، توانا ؛ آوارہ عیاش شخص ، بےفکرا ، غم و فکر سے آزاد.** مکتب میں بچھڑے کا بیل ہوا اور مدرسے میں بیل کا سانڈ. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۶). [پ : सण्ड].

---چھڑوانا محاورہ.
(باربرداری) سانڈ سے گائے کو جفت کرانا یا گیا بن کرانا (اپ و ، ۵ : ۵۸).

---دینا محاورہ.
رک : سانڈ چھڑوانا. شرع نے مادہ پر سانڈ دینے کی اجرت کو ناجائز قرار دیا ہے. اس کی بیع بھی ناجائز ہے لیکن بذات خود سانڈ کا مادہ پر دینا بالاتفاق جائز ہے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۲۳۲).

---ڈلانا محاورہ.
رک : سانڈ چھڑوانا. بعد چار پہر کے ... اس پر سانڈ ڈلائیں ... اسپ مادہ حاملہ ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۵).

---کو لال کپڑا دکھانا محاورہ.
غصہ دلانا ، افروختہ کرنا. ایسا کرنا ہندوستانی حکمرانوں کے لیے سانڈ کو لال کپڑا دکھانے کے برابر اشتعال انگیز ثابت ہوا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۰۲).

سانڈا (مغ) امذ.
موٹے گرگٹ سے مشابہ جانور جس کے جسم پر بال نہیں ہوتے لیکن مگر کی طرح دم پر ہوتے ہیں. ہاتھ پانو میں پانچ پانچ انگلیاں ہوتی ہیں. اس کی چربی گٹھیا کے لیے مفید بتائی جاتی ہے، اس سے طلا بناتے ہیں ، موسل.
گج گینڈا ارنا شیر پلنگ آہو ہرن روبہ گیدڑ
سیہی نیولا سانڈا بچھو افعی چیتل چتی اژدر
(۱۹۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹). ایک لفظ میں لکھا ہے کہ ہم اس دوا کے افعال و خواص فلاں اس کے مرادف لفظ میں لکھ آئے ہیں، حالانکہ اس مرادف لفظ سے کتاب خالی ہے جیسے سانڈا اور موسل سانڈا. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۵۰). سانڈے سڑک عبور کر کے کھڈ میں اتر گئے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۳۵). [سانڈ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر و تحقیر].

سانڈنی (غنہ ، سک ڈ) امث.
سواری کی اونٹنی، خصوصاً، لمبے لمبے سفر کرنے والی اونٹنی. دو سانڈنیاں خرید کیں اور کجاوں پر سوار ہو کر ملک صادق کے ملک کی راہ لی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۵). میاں آزاد نے سانڈنی پر کاٹھی کسی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۸). سانڈنیوں کی گردنیں ، گودیوں میں لیے چوراسیاں لٹکتیں گھنگرو بجتے. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۱). [سانڈ (رک) کی تانیث].

---سوار (---فت س) صف.
۱. اونٹ کی سواری جاننے والا ماہر اور مشاق شخص (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس). **۲. وہ قاصد جو تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہو کر خبر لے جائے ، نامہ بر ، پیغام رساں.** ایک سانڈنی سوار کو حکم ہوا کہ دوڑا ہوا کچہری جائے اور معلوم کرے کہ محبوب علی خاں خواجہ سرا کا مقدمہ شروع ہو گیا یا نہیں. (۱۸۴۷ ، بہادرشاہ کا روزنامچہ ، ۱۶۹) سانڈنی سوار وہاں کے قاضی یا رئیس ... کی گواہی لکھوا ، مارا مار کر کے حضور میں آئے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۶۳). ابن زیاد نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی آمد کی خبر

سُن کر ایک سانڈنی سوار مکّے میں جاسوسی کے لئے بھیجا. (۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۹۶). یہ سانڈنی سوار سوار ہو کر اوسی وقت روانہ ہوا. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۳۳). [سانڈنی + سوار (رک)].

سانڈہ (مغ ، فت ڈ) امذ.
رک : سانڈا. سانڈہ منگا کر ... شوربا پکادیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۳). [سانڈا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانڈی (۱) (مغ) امث.
کُشتی کا ایک پیچ جس میں زمین پر اوندھے گرے ہوئے حریف کی داہنی طرف بیٹھ کر داہنے ہاتھ سے حریف کی کلائی پکڑ کر اندر کی طرف کھینچ لی جاتی اور حریف کو چت کر دیا جاتا ہے. سانڈی وغیرہ کی بندشوں کو ایک حد تک متروک کر دیا ہے. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۷). ڈھینگا نے قلعہ جنگ پہ اُڑانا چاہا ، پر میں نے قینچی ڈال سانڈی کھینچ دی.(۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۷).[مقامی].

سانڈی (۲) (مغ) امث
سانڈ ، مُسنڈا ، سنڈا.

کیسے بھاگ تیرے ہوئے واہ واہ
پڑیا بخت تیرے او سانڈی گوا

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اُردو ، ۱ : ۱۳۵)). [سانڈ + ی (زائد)].

سانڈے (مغ) امذ.
سانڈا (رک) کی مُغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). لندن کے عجائب خانے میں ایک جانور سانڈے کا ہم شکل ہے جس نے باون سال سے پانی نہیں پیا ہے (۱۹۰۸، انتخاب فتنہ، ۲۲).

--- کا تیل بیچتے ہیں کہاوت.
اس شخص کی نِسبت کہتے ہیں جو ایسی باتیں کرے جن سے قوّتِ حیوانیہ کا اِشتعال ہو. بدر منیر کی مثنوی نہیں کہی گویا سانڈے کا تیل بیچتے ہیں.(۱۹۲۶ ، شرر، مشرق تمدن کا اخری نمونہ ، ۱۷۹). اثر کی آپ نے خوب کہی ، میں روز شام کو بازار میں سانڈے کا تیل بیچنے والوں کی آوازیں سُنا کرتا ہوں ، اور خاموش گُزر جاتا ہوں. (۱۹۳۱ ، نقاب اُٹھ جانے کے بعد ، ۵۷).

--- کی اَولاد امث.
(عور) بہت کم خُوراک ، جو بہت کم کھاتا ہو. ان کی اماں ولی ہیں کچھ کھاتی پیتی تھوڑی ہیں. ہوا پھانک کے جیتی ہیں ، سانڈے کی اولاد ہیں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۹).

سانڈِیا (غنہ ، سک نیز کس ڈ) امذ.
۱. اُونٹ کا بچّہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس).
۲. گوٹا بنانے کا بیلن (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس).
[س : षण्ड+इक].

سانڈھ (غنہ ، سک ڈھ) امذ.
رک : سانڈ. ایک سانڈھ کی دُم میں روئی ، کپڑا وغیرہ آتش گیر چیزیں باندھ کر آگ دیتے تھے اور چھوڑ دیتے تھے. (۱۸۷۲ ، سُخندان فارس ، ۲ : ۱۳۷). [سانڈ (رک) کا ایک اِملا].

سانڈھا (مغ) امذ.
رک : سانڈا. شمالی سیڑھیوں اور مقابل کے میدان میں دوا فروش اور جڑی بُوٹی والے سانڈھوں اور حواصل کا تیل ... اور ریڑھ کی ہڈیاں لیے بیٹھے ہوتے تھے.(۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۲۰۷). [سانڈا (رک) کا مُتبادل اِملا]

سانٹڑ (غنہ) امذ.
(شکر سازی) گنّے کے کولھو کی لاٹ (ا پ و ، ۳ : ۱۹۷).
[س : साण्ठ - مڑوڑنا].

سانس (غنہ) امذ ؛ امث.
۱. ہوا جو جاندار کے ناک یا مُنھ کی راہ سے پھیپھڑے کے اندر جاتی اور باہر آتی ہے.

مُنجھ تن من تو نہیں باس ہے
کہت میری تیرا سانس ہے

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسراراللہ ، ۱۲۴).

نِکلے ہیں سانس ٹھنڈے بے اِختیار دِل سے
تاچند سرد مہری تیری کوئی چُھپاوے

(۱۷۹۷ ، نادراتِ شاہی ، ۸).

بڑھا ہجر میں اس قدر ضعفِ دل
مُجھے سانس لینی بھی مُشکل ہوئی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۴).

ہر سانس کھٹکتا ہی رہا سینے میں پیہم
گُزرا نہ تری یاد سے خالی کوئی دم بھی

(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بیخود ، ۲۳۲). ۲. بھاپ ، پُھونک ، معمولی حرارت. چاول بھی وہ کہ ایک ایک دانہ بلور کا تراشا ، دو سانسوں میں دم پہ آیا ، ایک ایک دانہ دو دو انگل کا. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ۸۳). ۳. (مجازاً) لمحہ ، مُختصر وقفہ (چھ سانس کے برابر).

پی جاؤں ایک سانس میں دے مجکو مے فروش
کب تک سوئے بادۂ احمر وبالِ دوش

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۸). ایک سانس میں کُچھ اور دوسری ... میں کُچھ. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۳). ۴. شِگاف ، جھاں سے ہوا کا گُزر ہو. حُقّے کی نے میں سانس پڑ گئی ہے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۹). ۵. روح ، آتما. اس بھجن میں ہے کہ رُوح (سانس) انسان بظاہر غیر شعوری ہے ، بُلائی جا سکتی ہے.(۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷). ۶. (آتش بازی) آتش بازی کا زور یا عملی قوّت ، دم (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۷۸). [پ : सासो].

--- اَٹکنا محاورہ.
سانس کا رُک جانا ، سانس کی آمد و شد بند ہو جانا ، دم گھٹنا ، جاں بلب ہونا.

اُس شکار افگن نے اُف کرنے کی بھی مہلت نہ دی
سانس مثلِ تیر اٹکی سینۂ نخچیر میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۹).

---اُڑنا محاورہ.
سانس رُک رُک کر آنا ، سانس کا رُک رُک جانا ، سانس اٹکنا.

کیا آئے تُم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینہ میں ہو گی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۲).

---اُکھڑا ہونا محاورہ.
رک : سانس اُکھڑنا.یہ باتیں تمام کرنے نہ پائی تھیں کہ ایکبارگی ان کا سانس اکھڑا ہو گیا. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۱۹).

---اُکھڑنا محاورہ.
سانس کی آمدورفت کا نظام بگڑ جانا ، اُوپر ہی اُوپر سانس آنا ، سانس قابو میں نہ ہونا ؛ عالمِ نزع طاری ہونا.

دم چڑھ گیا ہے سانس اُکھڑتی ہے دم بدم
صدمے سے بیٹھا جاتا ہے دل کیا اُٹھیں قدم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳۴).

مسیحائی کا دھیان آیا کب اُس جانِ تغافل کو
مریضِ ہجر کی جب سانس اُکھڑی ڈھل گیا منکا

(۱۹۱۶ ، رعب ، ک ، ۵۰). اگر مجھے راہنما ستارے کی طرح راستہ نہ دکھاتے تو اس طویل مسافت میں کسی مقام پر میرا سانس ضرور اُکھڑ جاتا. (۱۹۸۵ ، اُردو ادب کی تحریکیں ، ۳۹).

---اُلٹنا محاورہ.
دم رُکنا ، اندر ہی اندر سانس لینا ، سانس قابو میں نہ ہونا.

ایسی روئی کہ سانس اُلٹنے لگی
دیکھ کر سب کی چھاتی پھٹنے لگی

(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

دل بُجھ رہا ہے سانس اُلٹی ہے بار بار
ہونا ہے آج اے مرے پروردگار کیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۵).

---اُلٹی چلنا محاورہ.
سانس کا نظام باقی نہ رہنا ، سوءِ تنفس (مہذب اللغات).

---اُلٹی لینا ف م.
اُکھڑی اکھڑی سانس لینا ، جلدی جلدی سانس لینا.

پھر گیا ہے اُدھر اُلٹا کوئی آتے آتے
سانس اُلٹی دلِ بیتاب اِدھر لیتا ہے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۱).

---اُوپر کو چڑھنا محاورہ.
سانس کا اُوپر کی طرف کھنچنا ، نزع کا عالم ہونا.

سانس سینے سے کُچھ اوپر کو چڑھی جاتی ہے
وقت آیا ہے مگر آج برابر اپنا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۰).

---اُوپَر کی اُوپَر اَور نیچے کی نِیچے رَہ جانا محاورہ.
خبرِبد سُننے یا کسی صدمے سے دم بخود ہوجانا. میرا سانس اُوپر کا اُوپر نیچے کا نیچے رہ گیا کہ اے تیری قدرت یہ تو آوے کا آوا ہی ایسا ہے. (۱۹۶۰ ، ماہِ نو ، کراچی ، مئی ، ۳۹).

---آنا محاورہ.
تنفس کا آنا ، سانس کے آنے کا عمل جاری رہنا ، سانس کی آمد و شد برقرار رہنا.

صبحِ ہجراں ہے نسیم سحری آتی ہے
سانس کچھ کچھ ابھی بیمار میں بھی آتی ہے

(۱۹۰۹ ، گلکدۂ عزیز ، ۱۰۳).

---باقی ہونا محاورہ.
زندگی کے آثار ہونا ، مرنے میں کچھ دیر ہونا. بادشاہ میں کُچھ سانس باقی تھے کہ سارے امرا آس پاس جمع ہونے او: خانِ اعظم اور راجہ مان سنگھ نے اور امیروں سے مشورہ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۱).

---بگڑنا محاورہ.
سانس اُکھڑا جانا ، نزع کی حالت ہونا.

جا کر مسیح اور مریضوں کو دیں شفا
اپنی تو سانس قُم کی صدا سے بگڑ گئی

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۵۵).

---بَند کَرنا محاورہ.
(نگینہ گری) ٹوٹے ہوئے ظرف یا نگینے کے جوڑ کی درز کو کسی مسالے سے بند کر کے بے معلوم کرنا (اپ و ، ۳ : ۶۹).

---بَھرنا محاورہ.
۱. آہ کرنا ، آہ بھرنا.

جان ! جنگل میں یوں نہ جائیو تم
دل جلا کوئی سانس بھرتا ہے

(۱۸۶۱ ، چمنستانِ شعرا ، ۵۰۰). ۲. ہانپنا ، سانس پُھولنا ، دم چڑھنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. (کبڈی) لمبی سانس لینا. ایسی سانس بھری کہ دیکھنے والے عش عش کر گئے. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۳۰).

---پانا محاورہ.
موقع ہاتھ آنا ، آسرا پانا.

اے کاش میں کُچھ بھی سانس پاتا
جی کھول کے داغِ دل دکھاتا

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲۱).

---پُورے ہونا محاورہ.
موت کا قریب آنا ، زندگی کا اِختتام کو پہنچنا ، زندگی قریب الختم ہونا. میں اس دنیا میں اب چند روز کا اور مہمان ہوں سانس پورے ہو رہے ہیں. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۱۰).

---پیٹ میں سَمانا محاورہ.
اِطمینان ہونا ، دم لینا ، تھکن دور ہونا.

ہانکو در سے نہ اظفری کو یوں
پیٹ میں سانس تو سمانے دو

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۹). جب سانس اچھی طرح پیٹ میں سمانے لگا تو رومال سے منہ ہاتھ پونچھا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت، ۷۵). اب میاں کے پیٹ میں سانس نہیں سماتی بیگم صاحب سے جُدا ناراض ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی، ۳۳).

---پُھولنا (پُھول چُکنا) محاورہ.
تنفس تیز ہونا ، ہانپنا ، بے اختیار جلد جلد سانس لینا ، جلدی جلدی چلنے ، اوپر چڑھنے ، خواہ بوجھ اُٹھانے سے سانس قابو میں نہ رہنا. جریبؔ ٹیک کر دس قدم چلے بھی تو سانس پُھول گئی . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۷) . خُدا کے لیے ٹھہر جائیے میری سانس پھول رہی ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۲۰) ادب کے میدان میں عظمتوں کی تتلیوں کے پیچھے بھاگتے بھاگتے بہت سے لوگوں کے پاؤں زخمی ہو گئے ہیں سانس پُھول چکے ہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۳).

---توڑنا محاورہ.
۱. **رُک جانا.** اِصلاحِ تجوید میں کسی حرف پر بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر کے لئے آواز کو روک لینا سکتہ کہلاتا ہے. (۱۹۶۷ ، علمِ تجوید ، ۵۲). ۲. **خاتمہ قریب ہونا ، آخری وقت قریب ہونا.** قدیم تہذیبیں اپنی زندگی کے آخری سانس توڑ رہی تھیں تو عیسائیت کا ظہور ہوا. (۱۹۳۵ ، عالمِ نسواں ، ۴).

---(کو) تولنا ف م ؛ محاورہ.
سانس روکنا ، سانس ٹھہرانا ، دم لینا. برق سانس کو تول کر زیادہ تر بلند ہو گیا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۵۰).

---ٹوٹنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **سانس کے چلنے میں فرق آنا ، دم ٹوٹنا ، سانس اُکھڑ جانا؛ پھیپھڑوں کی ہوا ختم ہو جانا.**

میری سانس اب چاراگر ٹوٹتی ہے
کہیں جڑتی ہے پھر کہیں ٹوٹتی ہے

(۱۸۷۲ ، نظام ، ک ، ۳۶۱).

امداد پوری کیجیو اے اضطرابِ دل
جھگڑا نہ کچھ لگا رہے پھر سانس ٹوٹ کر

(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)) . پڑھتے رہو جب تک تمہاری سانس نہ ٹوٹ جائے ... پہلا مصرعہ پڑھا اور میری سانس ٹوٹ گئی. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۰۳). ۲. **(کبڈّی) کبڈّی کبڈّی کہنے کا سلسلہ ٹوٹ جانا.** کہاں تک رُکتا آخر سانس ٹوٹ ہی گئی . (۱۹۷۵ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۳۰).

---ٹھہرانا محاورہ
سانس روکنا ، دم لینا ، سانس تولنا.

سنبھالو دل کو ذرا اپنی سانس ٹھہراؤ
شرف وہ آتے نہ ہووِیں ابھی قضا نہ کرو

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۰۶).

---ٹھہرنا محاورہ.
سانس قابو میں آنا ، سکون ملنا ، آرام آنا. پہلے بہن کو سلام کیا سانس ٹھہرا تو کلام کیا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۸۱).

ٹھہری ہے ترے آنے سے یوں اُکھڑی ہوئی سانس
جیسے کوئی بکھری ہوئی کڑیوں کو ملا دے

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۰۸).

---چُرانا محاورہ.
سانس کھینچ کر روک لینا ، مُردہ بن جانا ، دم سادھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---چڑھنا محاورہ.
رک : سانس پُھولنا.

تُو چلے گی دشتِ وحشت میں ہمارے ساتھ کیا
دو قدم میں سانس تیری اے صبا چڑھ جائے گی

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۱۹). مچھلیاں ... ساتھ ساتھ آتی تھیں کبھی کبھی جب سانس چڑھ جاتی تھی تو بڑے زور سے پُھنکار مارتی تھیں. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۲۸).

کیوں کر مسافرانِ عدم کی چڑھے نہ سانس
رہ رہ کے کھینچتی ہے ہوائے دیارِ دوست

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۴). ذرا سی محنت یا تیز قدم سے سانس چڑھ جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۲۴ : ۵۱).

---چلنا ف م.
۱. **سانس کا آنا جانا.**

سانس چلتی نہیں سینے میں شعور
جس طرح بند گھڑی ہوتی ہے

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)). ۲. (جرّاحی) **سانس اُکھڑنا، سانس کا حسبِ عادت سینے میں نہ سمانا ، اوپری سانس آنا** (ا پ و ، ۷ : ۱۲۸).

---دیکھنا محاورہ.
بیمار کی حالت جب نازک ہوتی ہے تو اس کا سانس دیکھتے ہیں کہ مسلسل جاری ہے یا نہیں.

منہ ڈھانکتا تھا کوئی ، کوئی دیکھتا تھا سانس
شب بھر یہ حال سُن کے مری داستاں رہا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۴۳).

---ڈکار نہ لینا محاورہ.
(عو) اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی کی کوئی شے عاریتاً لے کر ایک عرصہ تک واپس نہ کرے ، خاموشی اختیار کر لینا، چُپ سادھ لینا. انور نے کہا حضور وہ بندوق آپ نے پچاس روپے کو خریدی تھی ، دو دن کا وعدہ تھا جس کے چھ مہینے ہو گئے مگر آپ سانس ڈکار تک نہیں لیتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۴). اور قریباً سال بھر سے یہاں بھی اس طرح پڑا ہے کہ ایک بالکل اِبتدائی پیشی کے بعد پھر مہینوں قطعاً عدالت نے سانس ڈکار نہ لی. (۱۹۵۵ ، تجدیدِ معاشیات ، ۳۷۴).

---ڈوبنا محاورہ.
رک : سانس گُھٹنا.

سپردِ خُدا زندگی کا سفینہ
مرے سانس اب ڈوبتے جا رہے ہیں
(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۲۴۳).

---رُکنا محاورہ.
سانس لینے میں تنگی محسوس ہونا ، سانس اُکھڑ جانا ، بے دم ہونا.
ہجر کی شب تری فرقت نے یہ دم بند کیا
سانس بھی سینے میں رُکنے لگی آتے جاتے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۵).
رُک جائے بات بات پہ جس ناتواں کی سانس
ایسے مریضِ غم کا بھلا اعتبار کیا ؟
(۱۹۱۰ ، گلکدۂ عزیز ، ۲۳).

---روکنا ف مر ؛ محاورہ.
گھٹن محسوس کرنا ، دم سادھ لینا.
لیا سونے دھیرک دے سینا جالتا
روکیا سانس دکھ سوں انجو ڈھالتا
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۶۶).
سانس روکے ہوئے بیٹھا ہے سیہ خانے میں
جوش سا نغمہ زن و زمزمہ خواں اے ساقی
(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۱۷۵).
سنسناتی ہوائیں پیڑوں سے
سانس روکے ہوئے گزرتی ہیں
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۴۱).

---سینے میں اَڑنا محاورہ.
جانکنی کا عالم ہونا ، دم رُکنا ، سانس رُک رُک کے چلنا.
کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینے میں ہو گی سانس اَڑی دو گھڑی کے بعد
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۲).

---کا روگ امذ.
دمہ ، ضیق النفس (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---کا شُمار ہونا محاورہ.
نزع کا وقت ہونا ، مرنے کے قریب ہونا.
ہے سانس کا شُمار بس اب وقت ہے آخیر
گر شدتِ عطش سے ہوا جاں بحق صغیر
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---کے ساتھ آس لگی ہونا محاورہ.
زِندگی کی اُمید ہونا ، آسرا ہونا . کیسی ہی پریشانی اور کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو چُھٹکارے کی آس سانس کے ساتھ لگی ہوتی ہے ... (۱۹۱۰ ، گلدستۂ عید ، ۱۰).

---کَھٹکنا محاورہ.
سانس کا رُک رُک کے نِکلنا.
اس طرح جی میں سانس کھٹکے ہے
سانس ہے یا کہ پھانس کھٹکے ہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۰۳).

---کِھینچنا محاورہ.
جیسے تیسے جینا ، چار و ناچار جینا ، بمشکل زندگی بسر کرنا.
سر نہ سرکا تو جو دم بھرتا ہے جاں بازی کا
سانس بھی بلکہ تہِ خنجرِ خُونخوار نہ کھینچ
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۳).
مشکل سے عہدِ یاس میں کھینچی ہے ایک سانس
ہیں صرفِ بارِ عہدِ تمنّا ابھی سے ہم
(۱۹۲۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۰۸). انسانی سروں کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور اس کی پُر جوش موج زنی دیکھی تو اس نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچ کر ... کہا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۹۰).

---گِننا محاورہ.
دم شُماری کرنا ، نزع کے وقت سانس کی آمد و رفت دیکھنا.
میں سانس گن رہا ہوں عدو بوسہ ہائے یار
واں کچھ کا کچھ حساب ہے یاں کچھ شمار ہے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۲).
سانس گِنتے عُمر ہوتی ہے تمام
ہو رہا ہے خواب و خور مجھ پر حرام
(۱۹۲۲ ، نقوشِ مانی ، ۹۷).

---گُھٹنا محاورہ.
دم گُھٹنا ، سانس لینا ؛ مشکل ہونا.
سرخی سڑک پر کُٹتی دیکھی
سانس بھی بھیڑ میں گُھٹتی دیکھی
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۲۶۷). سنگترے کی پھانکوں کی طرح جڑی ہوئی سواریوں کا سانس گُھٹنے لگا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر دسمبر ، ۳۹۷).

---لینا محاورہ.
۱. جینا ، زندگی بسر کرنا.
بس اے طپیدنِ دل بس کہ یاں تواں نہیں
جو اب کی سانس لی تُو نے کسو کی جان نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۲).
رحم ہم آفت رسیدوں پر جو کرتا آسماں
سانس لینے کی ہجومِ غم میں مہلت مانگتا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۳).
پُھونک دی اک رُوح دیکھا زورِ اعجازِ جنوں
جتنی سانسیں میں نے لیں تارِ گریباں ہو گئیں
(۱۹۱۳ ، گلکدۂ عزیز ، ۷۰).
تُم نہ آتے تو کیا بہل جاتا
سانس لینا بھی دِل کو کَھل جاتا
(۱۹۶۶ ، شہر درد ، ۴۴). **۲. چلتے چلتے رُکنا ، ٹھہرنا ، تھمنا ، وقفہ دینا.**

چین دم بھرنہیں دیتا ہے غریبوں کو فلک
سانس لینا کسی منزل میں قمر کیا جانے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۲). ہر دور ایک جہادِ مُسلسل تھا اور ہر دور میں آرام تو درکنار سانس لینے کی بھی فُرصت نہ تھی . (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۸۰). ۳. **شکایت کرنا ؛ کوئی بات خاموشی سے معلوم کرنا.** آپ نے اگر کسی سے سانس لی تو پھر خاندان بھر کی خیر نہیں ہے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کردیا ، ۱۰۶). ۴. **مہلت ملنا، سکون ملنا، قدرے اطمینان حاصل کرنا** سلطان محمد کی وفات سے اسمٰعیلیوں کو سانس لینے کا موقع مِل گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۹۶).

---نالی امث.

ہوا کی نالی (**Tracheides**). یہ سانس نالیوں سے مُشابہ ہوتے ہیں اور سانس نالی خلیے کہلاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، محمد سعید الدین ، ۲ : ۶۳۶) . خشبہ صرف سانس نالیوں پر مُشتمل ہوتا ہے.(۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، سید معین الدین ۲ : ۶۱۸). [سانس + نالی (رک)].

---نہ لینا محاورہ.

۱. **جلد مر جانا** (نوراللغات). ۲. **خاموش ہو جانا ، چُپ سادھ لینا ، خاموش رہنا ، اُف نہ کرنا.** عورت نے تو سانس تک نہ لی مگر خدمتگار بے اِختیار ہنس پڑا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۶۲).

شام سے تا صبح وہ سوئیں تو آہیں کھینچ لوں
سانس بھی میں صبح سے تا شام لے سکتا نہیں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۵) . ۳. **دم نہ لینا ، نہ ٹھہرنا ، حرکت نہ کرنا.**

سانس تک لیں گے نہ باہر کبھی ہم خانے سے
عہد اس رشتے سے اب باندھیں گے پیمانے سے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ ناسخ دہلوی ، ۲۳۹).

---نہ لینے دینا محاورہ.

عاجز کر دینا ، قافیہ تنگ کرنا. مُلّا صاحب کو دیکھتے ہی کہہ دیا کہ حاجی ابراہیم کسی کو سانس نہیں لینے دیتا یہ اس کا کلّہ توڑے گا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۴۹).

---ہونا محاورہ.

جان ہونا.

یوں پُوچھتا ہے اپنے مریضوں کو وہ مسیح
کس کس کے دم نِکل گئے کِس کِس کی سانس ہے

(؟ ، لطافت (مہذب اللغات)).

سانْسا (۱) (مغ) امذ.

(عو) **اندیشہ ، فِکر ، دھڑکا ، خوشہ ، خیال ، تصوّر ؛ خوف ، خطرہ.**

مُرشد سانسا کھویا پیارے مُرشد سانسا کھویا
اندر باہر دھویا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۳۳).

نہ جاتا اک گھڑی مُجھ پاس سے وہ دن عجب دن تھے
یہ کیا پھیرا ہے جو یکدم کے ملنے کا پڑا سانسا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۷). اسے یہ بھی تو سانسا لگا ہوا تھا کہ نہ جانے اس کے ساتھ کتنے چیلے چانٹے ہیں . (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۲۸۱). حِصّے تو خرید سکتا ہوں مگر مُجھے سانسا اس بات کا ہے کہ یہی دو ہزار میری کُل پُونجی ہے کل کو حِصّوں کی قیمت گِر گئی تو میں کیا کروں گا. (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۵۵). [پ : सांसा].

---بَھلا نَہ سانس کا اور بان بَھلا نَہ کانس کا کہاوت.

فِکر تھوڑی دیر کی بھی بڑی ہوتی ہے بان کانس کا اچھا نہیں ہوتا. (جامع الامثال).

---سائیں میٹ دے اَور نَہ میٹے کو ، جب ہو کام سندیہ کا تو نام اسی کا لو کہاوت.

خُدا کے سِوا کوئی فِکر دور نہیں کر سکتا'جب کوئی خطرناک جُرم کرتا ہو تو خُدا کو یاد کرنا چاہیے (جامع الامثال).

---سُدھ بُدھ سَبھی گَھٹاوے،سانسا سُکھ کا کھوج مِٹاوے کہاوت.

فِکر عقل مار دیتی ہے اور چین ارام کھو دیتی ہے (جامع الامثال)

---مَت کر مُورَکھا سَر پَر ہے کرتار،وہی ہے سب جَگَت کا سانسا میٹن ہار کہاوت.

فِکر مت کر خُدا تیرے ساتھ ہے وہ ساری دنیا کے فِکروں کو دُور کرتا ہے (جامع الامثال).

---میں ہونا محاورہ.

فکر مند ہونا ، اندیشہ ہونا . میری جان سانسے میں تھی . (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۴۹).

سانْسا (۲) (مغ) امذ.

رک : سانس.

اللہ کا نام جپو ہر سانسا
جو چاہو تم بیکنٹھ کا باسا

(۱۸۵۱ ، مورک سمجھانے ، ۱).

سانْسلا (غنہ ، سک س) امذ.

(کاشتکاری) چھدرا بویا ہوا کھیت؛ چھدری بونی جس میں پودے متفرق اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں (ا پ و ، ۶ : ۷۵).[مقامی].

سانْسْنی (۱) (غنہ ، سک س) امث.

۱. **(قصابی) سانس لینے کی نلی ، نرخرا** (ا پ و ، ۳ : ۸۵).
۲. **(بھنڈے برداری) نَیچے کی دُھواں کھینچنے کی نلی یا حُقّے کی ہوا کھینچنے کی نلی ، دم کش** (ا پ و ، ۷ : ۱۰۰). [سانس + نی ، لاحقۂ نِسبت].

سانْسْنی (۲) (غنہ ، سک س) امث.

سانسیا (رک) کی تانیث (پلیٹس). [پ : सांसनी].

سانْسی (مغ) امذ.

۱. **ایک جرائم پیشہ خانہ بدوش قوم .** جس قدر اقوام آوارہ گرد

سانسی ... کنجر ... دیکھنے میں آتے ہیں ان سب میں یہ قوم ایماندار ... ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۶۶). سانسی تو کبھی ان میدانوں میں دکھائی نہیں دیتے. (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۱۱۷). ۲. مُفلس (قدیم اردو کی لغت). [س: श्वास+इक].

سانسیا (غنہ ، سک س) صف مذ ؛ سہ سانسیہ.
خانہ بدوش ، جرائم پیشہ قبائل کا. جادو من نے سانسیوں کا پیشہ اختیار کیا اور ۱۵۱۵ء میں مارا گیا. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۵۹). سانسیہ. ان لوگوں کا بھی طرزِ معاشرت اور نیز تمام حالات قریب قریب ایسے ہی ہیں جیسے کہ گیدھیوں کے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ۷۵). [س : श्वास+इक].

سانسی ہیرا (مغ ، ی مع) امذ.
الماس کی ایک قسم. سانسی ہیرا. اس ہیرے کی ایک لمبی اور دلچسپ داستان ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۶). [سانسی + ہیرا (رک)].

سانک (۱) (غنہ) امذ.
شاخ ، ٹکڑا ، ٹہنی (قدیم اُردو کی لُغت ؛ فرہنگِ آصفیہ). [پ : सांक].

سانک (۲) (غنہ) امث ؛ سہ سانکھ.
دمہ ، ضیق النفس. سانک ... کے وقت ... سانس بمشکل آتی جاتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲۰). [س : सांक].

سانک (۳) (غنہ) امث.
ڈر ، خوف ، خطرہ ، قب : سانسا (قدیم اُردو کی لغت ؛ پلیٹس). [پ: सांक].

سانک (۴) (غنہ) امذ.
برچھی ، نیزے یا برچھے کی چھڑ ، سنتا.

تیراں چٹ پٹی کی چھوٹی کئی ہزار
ہوائی جدائی کی سانکاں کا مار

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۲۸).

ہر اک سرو ہے سانک کی جیوں انی
چمیلی کی پھکڑی ہے ہیراکنی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶). [پ : सांख].

سانکَر (مغ ، فت ک) امث.
۱. دروازے کی زنجیر ، کُنڈی ، چھپکا.

وہ بالک کو جب لے نِکلے سب سانکر پٹ پٹ چُھوٹ گئے
تھے تالے جتنے دوار لگے اس آن چھڑا جھڑ ٹوٹ گئے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۰). **۲. زنجیر کی طرح کا زیور جو پانو میں پہنا جاتا ہے** (جامع اللغات). [پ : सांकला].

سانکَری (۱) (مغ ، فت ک) امث.
تنگ ؛ (مجازاً) کٹھن ، دشوار.

جب ہم تھے تب ہر نہیں جب ہر ہیں تب ہم نانیں
پریم گلی ات سانکری جامیں دو نہ سمانیں

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۹۳). «باٹ بھلی پر سانکری» یعنی راہ اچھی پر تنگ اور «دیس بھلا پر دور» کی ترکیب بتلاتی ہے کہ مگدھی ریختہ بن چکا ہے. (۱۹۷۲ ، صوفیانے بہار اور اردو ، ۲۳). [مقامی].

سانکَری (۲) (مغ ، فت ک) امث.
چھوٹی زنجیر (پلیٹس). [سانکر + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سانکَری (۳) (مغ ، فت ک) صف.
مضبوط ، توانا ، چُست (نوراللغات). [سانکر + ی ، لاحقۂ صفت].

سانکَڑ (مغ ، فت ک) امذ.
سوتیلا بیٹا ، پہلے شوہر کا بیٹا ، جورُو کا لڑکا جو پہلے خاوند سے ہو.

خرچیاں جب ہو گئے گاڑی سوار
سانکڑ اُن کے ہو گئے سب باردار

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۵). [رک : «سانگھر»].

سانکَل (مغ ، فت ک) امث.
۱. زنجیر ، کُنڈی ، آگل ، چھپکا.

ولی سودا زدہ دل کی حقیقت گر سکوں لِکھنا
تو دیوانہ ہو سانکل پگ میں باہر یک رقم نِکلے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۵). اس مستانی کو لے جاؤ اور کانٹے دار سانکلیاں پیروں میں ڈال کر قید کر دو. (۱۹۴۳ ، آج کل ، دہلی ، ۱ ، ۷ : ۲۵). وہ پُرانے زمانے کی بات تھی یہ اب نئے زمانے کی بات ہے پر دونوں ایک ہی سانکل کی دو کڑیاں ہیں. (۱۹۷۱ ، اُردو کا رُوپ ، ۱۰۲). **۲.** (فِیل بانی) تھان پر ہاتھی کے پیر میں ڈالنے کی موٹی زنجیر ، گج بندھن ، لنگر و گج (ا پ و ، ۵ : ۷۵). [رک : سانکر].

سانکھ (۱) (غنہ) امذ.
سانس پُھولنا ، دم کرنا ، زور زور سے سانس لینا ، ہانپنا ، دمہ. سانکھ و دمہ ... میں دو پیسہ بھر شاخِ زقوم آتش میں بھلبلا کر مرچ سیاہ فلفلمو یہ پیسہ بھر کچل کر آردِ جو میں سان کر کِھلانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲۰). [سانک (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانکھ (۲) (غنہ) امذ ؛ سہ سانکھہ.
ایک مذہب جس کے ماننے والوں کا خیال ہے کہ خُدا ایک جسم پیدا کر کے اس میں حلول کرتا ہے اس سے اللّٰہ کے تقدس میں کوئی فرق نہیں آتا ہے یہ الہامی کتابوں کو تسلیم کرتے ہیں مگر ان کو قدیم نہیں مانتے (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۷). نیاے اور یشیکھک دونوں بہت سے معتقدات میں مُتفق ہیں جیسا کہ بیدانت و میمانسا اور ایسا ہی سانکھ اور پاتنجل متفق ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۶). سانکھ ایک عقلی اور ثنوی مذہب فلسفہ ہے اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ اور جین مت دونوں اس سے متاثر ہوئے. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ۲ : ۷۳۹). [عَلَم].

سانکُھو (مغ ، و مع) امذ.
ایک قدآور درخت جس کی لکڑی سیاہ ہوتی ہے ، جو فرنیچر وغیرہ بنانے میں کام آتی ہے ، ایک قسم کی لکڑی ، ساگون.

قد سے سانکھو کا پیڑ اک خار
دم سے بادِ سموم فی النّار
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۷).

بآسانی پڑیے شہتیر وحشت خانۂ دل میں
جو دے سانکھو کا اک لٹھا الف چاک گریباں کا
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۲). [رک : ساکھو].

سانکھول (مغ ، و مج) امذ.
(ٹھگی) **ٹھگ لوگ اکثر مسافر کے لیے تین کا عدد بولتے ہیں.** جب ٹھگ لوگ اس کو مارنے کا اِرادہ کریں وہ کسی طرح بھاگ جاوے سانکھول تین عدد اکثر مسافر پر بولتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۰۷). [مقامی].

سانکھی (مغ) امث.
(کاشت کاری) **دنتیلا ، دنیالا ، ہن چنگورا ، کٹھ بھانوڑی ، گدن ، دنتاؤلی ، لگا ، گاہن ، پندھی ، کھیت کی جڑیں کھودنے اور گھاس صاف کرنے کا ہل جس کی بھار دانتے دار ہوتی ہے** (ماخوذ : اپ و ، ۶ : ۶۵). [مقامی].

سانکھیا (غنہ ، سک کھ) امذ ؛ سہ سانکھیہ.
رک : سانکھ (۲). اس جگت میں دو پرکار کی راہیں ہیں سانکھیہ والوں کو گیان لوگ کی اور یوگیوں کے لئے کرم یوگ کی. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۳۲). سانکھیا کا ادعا یہ ہے کہ رُوح بذات خود شعور یا عقل ہے لیکن تعداد میں لامتناہی ہیں. (۱۹۶۳ ، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۶). [سانکھ + یا ، لاحقۂ نسبت].

سانگ (۱) (غنہ) امذ ؛ سہ سوانگ.
۱. **نقالی ، بہروپ ، بھیس.**

کیا شاہ میں اس قیصری کی سانگ
دیکھیا ہوں ہندوستان پھر چار دانگ
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۷).

جوڑا کوئی باندھے کوئی سنوارے مانگ
کوئی بنا لاتی تھی ، کسی کا سانگ
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۷).

دیکھ تو سانگ تو اس کے کہ یہ پل پل بھر میں
کاوشیں کرتی ہے کیا کیا تری مژگاں ہم سے
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۶۸).

اک شان میں احمد ہے بے میم ، اک سانگ بھرے ہنومان
سچل صبر کا دامن تھامے بیٹھا حق حیران
(۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۶۵). ۲. **تمثیل ، کھیل ، ڈرامہ ، تماشا ؛ شعبدہ.**

خاک عاشق پر اُڑاتی اور گال اپنے اُوپر
جان پہ کُچھ رنگ ہولی کا نہیں کرتے ہو سانگ
(۱۸۳۱ ، شاہ کرناجی ، د ، ۱۳۵). جو کچھ یہ نیا سانگ جوگی اور جوگن کا آیا تھا آنکھوں دیکھا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۸).

کیا خیال و گمان کے نیرنجات
تھے بہت سانگ اور تھوڑی رات
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۶۹).

کبھی رام لیلا کا ہوتا ہے سانگ
تماشائی ماریں ہیں کیا کیا چھلانگ
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۷۳).

نہ سمجھے کہ ہے شعبدہ یہ جہاں
نیا سانگ ہوتا ہے ہر دم یہاں
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۲). ساری خِلقت روپے کی دیوانی اور نئے نئے سانگ تماشوں میں ایسی محو تھی کہ علاؤالدین کے فعلِ قبیح اور کُفرانِ نعمت کا کوئی ذِکر ہی زبان پر نہ لاتا تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۷۳). ۳. **مزاح، تمسخر ، ٹھٹھول ، مضحکہ.**

سج رہا ہے اب اس طرح کا سانگ
ہے خُدا کے بھی گھر میں چور کی تھانگ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۱).

گو دین کی صورت ہے پہ سیرت نہیں اس کی
یہ دین ہے یا دین کا ہے سانگ بتاؤ
(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظم حالی ، ۱ : ۳۲).

بول اٹھے چیف وارڈر فوراً
کہ اٹنشن ، اباؤٹرن ، بہت
ہو چکا سانگ اس کو ختم کرو
(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۱۲۰). [رک : سوانگ].

۔۔۔بنانا محاورہ.
۱. **نقل کرنا ، رُوپ دھارنا ، بہروپ بھرنا ، بھیس بدلنا.** وہ خواہشات جن کو تُو عشق جیسے مُتبرّک اور مُقدّس نام سے تعبیر کرتا ہے یہ سب سانگ بنانا ہے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۷۷). ۲. **تمسخر کرنا ، ہنسی اُڑانا ، مزاح.** جو سانگ انہوں نے بنایا تھا پھر اوندھے گرے جادوگر سجدہ میں. (۱۹۳۲ ، ترجمۂ قرانِ الحکیم ، محمود الحسن ، ۶۳۵).

۔۔۔بہت ہیں رات تھوڑی فقرہ.
وقت کم اور کام زیادہ ہونے کے موقع پر کہتے ہیں.

مجمل یہ کہانی اس نے چھوڑی
ہیں سانگ بہت سے رات تھوڑی
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۲۳).

۔۔۔بھرنا محاورہ.
۱. **نقل کرنا ، ناٹک رچانا ، اداکاری کرنا.** جچا گیریاں گائیں اور عجب عجب سانگ بھرے. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۳۱). ۲. **بہانہ کرنا ، فریب کرنا ، دھوکہ دینا ؛ بھگل گانٹھنا.** جس لالچ سے یہ سانگ بھروایا تھا وہ بات بھی نہ ہو اور لڑکی ہاتھ سے جائے. (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۱۹).

۔۔۔دِکھانا محاورہ.
شعبدہ بازی کرنا ، تماشا دِکھانا ، سوانگ رچانا.

لختِ دل آ سرِ مژگاں پہ لٹکتے ہیں پڑے
تیری الفت میں بھلا سانگ دِکھایا نٹ نے
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۰). وہ جو کچھ دیکھتا اس کے نورِ جمال

سے دیکھتا تھا اور جو کچھ کہتا اُسی کی زبان سے کہتا تھا ، اس پر ہاتھ میں ایک فرد کاغذوں کا تھا اور کان پر قلم دھرا تھا یہ سانگ دیکھ کر سب مُسکرائے .(۱۹۱۹ ، افاداتِ مہدی ، ۳۰۹).

--- کرْنا محاورہ.
۱. کھیل کرنا ، تماشا دِکھانا ؛ شعبدہ بازی کرنا.
مِژہ پر چڑھ آنسو کیا نٹھ کا سانگ
بدوں گا نہ میں اس کی یہ بھی کلا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۳). ایک شخص زمین پر بیٹھا ہوا تھا اور عجیب سانگ کر رہا ہے. (۱۸۹۱ ، حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۳۱۹). ۲. **بکھیڑا پھیلانا ؛ جھگڑا مچانا ، پا کھنڈ پھیلانا ؛ مسخرا پن کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- لانا محاورہ.
۱. بہروپ بھرنا ، رُوپ دھارنا ، بھیس بدلنا.
دیوانہ تو کہو ہو مُجھے میں بھی اب کی سال
لاتا ہوں کیا ہی سانگ گریباں کو پھاڑ خُوب
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۹).
فصلِ شباب آتے ہی دِیوانے بن گئے
کیا کیا نہ سانگ لاتے ہیں لوگ اس زمانے میں
(۱۹۱۳ ، نشترِ یاس ، ۲۰). ۲ **شر مچانا ، ہنگامہ کرنا ، عجیب و غریب حرکتیں کرنا.**
گہ جیب چاک کرتے ہیں گہ پھوڑتے ہیں سر
لاتے ہیں سانگ تیرے دِوانے عجب عجب
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی)، ک ، ۱۳۰).
در تک آوے وہ کسی صُورت تماشا دیکھنے
اِتنی خاطر جا کے کیا کیا سانگ واں لاتا ہوں میں
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۸۸).باغی ہو کر کہیں سانگ نہ لاویں فتنہ و فساد برپا کر کے سر نہ اُٹھاویں. (۱۸۳۴ ، سیرِ عشرت ، ۹۱).
بدلے ہیں رنگ وصل کی شب بات بات میں
بہتیرے سانگ لائے وہ تھوڑی سی رات میں
(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیضِ نشان ، ۱۲۰). ۳. **بہانہ کرنا** (دریائے لطافت ، ۹۷).

--- نِکالنا محاورہ.
سوانگ بنانا ؛ جلوس نِکالنا.
نیا ہولی میں اب کی رنگ لایا جور قاتل کا
لہو سے رنگ کھیلا اور نِکالا سانگ بسمل کا
(؟ ، قلق (مہذب اللغات)).

--- والا صف.
تماشہ دِکھانے والا ، شعبدہ باز ، بازی گر ، نٹ.
جیتے بھل ہوں کوند کر کاریئے
جیتے سانگ والے سوتر واریئے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۳).

سانگ (۲) (غنہ) امث.
رک : سانگ (۴). سانگ - چار آنے سے ڈیڑھ روپئے تک.
(۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). [سانگ (رک) کا مُتبادل اِملا].

--- آنہ (--فت ن) امذ.
(دلال) ایک آنہ (مجمع الفنون (ترجمہ) ؛ اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر). [سانگ + آنہ (رک)].

--- آنہ کَم سُتری امذ.
(دلال) ایک روپیہ پندرہ آنے (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳).

--- پتوکے امذ ؛ ج.
(دلال) پونے دو آنہ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۲).

سانگ (۳) (غنہ) امذ ؛ امث ؛ سانک.
(شیرینی سازی) جلیبی یا امرتی کے حلقے کی ایک لڑ (اپ و ، ۳ : ۲۱۲). [سانگ (رک) کا بِگاڑ].

سانگ (۴) (غنہ) امذ.
۱. برچھا ، نیزہ ، بھالا ، آنکس.
تیر انداز کا سانگ والیاں سوں ہم
نپڑنے دیویں سانگ تیراں تے کم
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۶۳).
امتحان آدمی کے یا تو ہو عشق
یا سپاہی کی سخت سانگ میں ہے
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۷).
وہ مژگاں جب عدوئے عاشق دلگیر ہوتی ہے
چُھری ، خنجر ، کٹاری ، سانگ ، برچھی تیر ہوتی ہے
(۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۵). راجپوت سے مُلاقات ہوئی سر پر اس کے پٹی بندھ رہی تھی اور اس کے ہاتھ میں سانگ یعنی چھوٹا بھالا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۸۲). ارے بھئی جدھر لاؤ جدھر نہیں پھر ... سانگ ، دھوب ، یانگ ... جو بھی ہاتھ لگے اس وقت دے دو . (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۵۵). ۲. **کنواں کھودنے کا اوزار.** ایک سیخ لوہے کی کہ اس کو سانگ کہتے ہیں ... بیچ میں بزور دھنساتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۳۹). [پ : सङ्कर].

--- پر لگوانا محاورہ.
دھار پر لگوانا.
قاتلا تیر نگہ کو سانگ پر لگوا نہ تُو
تیغِ ابرو بھی گلے پر سخت کے آری ہوئی
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۶۲).

--- تولنا محاورہ.
سانگ کو ہاتھ میں جانچ کر پکڑنا تا کہ وار خالی نہ جائے ، آمادۂ قتل ہونا.
جوڑتا تھا کوئی کمان و تیر
سانگ تولے ہوئے کوئی بے پیر
(۱۸۲۸ ، سراپا سوز ، ۳۶).

ـــــ لینا محاورہ.
سانگ کھینچنا ، بے نیام کرنا.

برچھیاں ہیں بجھے سورج کی کرن صبح وصال
سانگ کیسا لیے چرخ ستم ایجاد آیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵).

سانگ (۵) (غنہ). (الف) امذ.
سنگ ، ساتھ.

دعایاں مرن کی کبھی تو نہ مانگ
کہ شاید کبھی ہوئے نیکی کا سانگ

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۴). (ب) صف. **مکمل ، کُل ، تمام حصوں سمیت ضم شدہ ، مع تمام انگوں کے** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۳ : ۳۱). [پ : سنگ ـ ساتھ (رک) کا اشباع].

سانگ (۶) (غنہ) امذ.
رشتہ منظور کرنا ، بات طے کرنا ، منگنی. پہلا مرحلہ منگنی ہوتی ہے جسے یہاں پر سانگ کہا جاتا ہے دوسرا مرحلہ نِکاح ہوتا ہے ... یعنی رُخصتی. (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ۱۶۸). [مقامی].

سانگ (۷) (غنہ) امذ.
گانا ، گیت. انگریزی موسیقی صنفِ سانگ کے ساتھ بھی گیت میں بے انتہا ترنم اور شیرینی پائی جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت، ۳۲). [انگ : Song].

سانگا (۱) (مغ) امذ.
(بیلداری) کنویں کی سوت کھولنے اور ہموار کرنے کا آلہ ، سبّل. ان کے پاس موسل ، بھالے ، تیر کمان ، گُرز ، سانگے ، ترسول ، تلوار ، ڈنڈے سبھی طرح کے ہتھیار تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، رام چرچا ، ۸۱). [ا : سانگ (۴) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

سانگا (۲) (مغ) امذ.
۱. **سنگت ، تعلق ، رشتہ.** اے انسان تُو نے عشق کے کرشمے کو دیکھا کہ یہ انسان اور حیوان سے سانگا جوڑ دیتا ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین فراق ، ۶۴). ۲. **خدمت گار ؛ خدمت گزار ، خادم ، ساتھی.**

سہر نظر مُرشد کی مانگے
ٹہل کرے مُرشد کی سانگے

(۱۶۶۵ ، گنج شریف ، ۱۳۵). [رک : سنگت].

سانگت (مغ ، فت گ) م ف (قدیم).
ساتھ ساتھ ، سنگ. طائفے پریوں کے ناچتے ہیں تو ہر ایک اس میں کیں کیا سانگت ناچنے والیں کیا گت ناچنے والیں. (۱۷۴۶، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۳). [سنگت (رک) کا اشباع].

سانگر (۱) (مغ ، فت گ) امذ ؛ ہم سانگھر.
پہلے شوہر کا بیٹا ، جورو کا لڑکا جو پہلے خاوند سے ہو (اُردو قانونی ڈکشنری ؛ ہندوستانی انگلش ڈکشنری فیلن). [پ : सांगर].

سانگر (۲) (مغ ، فت گ) امذ.
خشک پھلی ؛ گھنگرو.

اوبل چشمے بھرے میری بچن کے
کہ جیوں سانگر کے اوبل چلتے رتن کے

(۱۶۴۵ ، جنت سنگار ، ۲۰). [پ : सङ्कर].

سانگڑ (مغ ، فت گ) امذ ؛ امث.
برچھی ، بھالا.

ارے پاڑ دے ارد پانگڑ بناں
لیے نیم مارو سو سانگڑ بناں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۱).

جوتاں گھوریاں کی رندانکی بھلے تھے
ہزاروں کھور سانگڑ ہو چلے تھے

(۱۶۸۴ ، عشق نامۂ مومن ، ۱۴۳). [مقامی].

سانگڑا (۱) (غنہ ، سک گ) امذ ؛ ہم سنگڑا.
(بیلداری) کنویں کی سوت کھولنے اور ہموار کرنے کا آلہ ، سبّل (ا پ و ، ۱ : ۸۸). [مقامی].

سانگڑا (۲) (غنہ ، سک گ) امذ ؛ امث.
۱. **برچھی ، بھالا.**

نہ کج گھاؤ نو ڈر نہ کج دانگڑا
نہ جگ تھاپ شرزا نہ جگ سانگڑا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۹). ۲. **(بندھانی) بھاری پتھر اٹھانے کے لیے ٹیکا دینے کی چھوٹی بلّی ، داب ، آنکی** (ا پ و ، ۱ : ۹۵). [سانگ (۴) + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

سانگی (۱) (مغ) امث ؛ امذ ؛ ہم سانگھی.
۱. **بیل گاڑی کے آگے کا وہ حصہ جس کے دونوں طرف لکڑیاں باندھ کر جال بُن دیتے ہیں تاکہ اسباب گرنے نہ پائے ، گاڑی بان کے بیٹھنے کی جگہ ، گاڑی کا جُوا.** انہوں نے بہلی میں بیل لگانے چارہ وغیرہ سمیٹ کر سانگی میں بھرا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۷). ۲. **بیل گاڑی میں سواریوں کے بیٹھنے کا ادھر کھٹولا جو بوقتِ ضرورت گاڑی میں لگایا یا اس میں سے نِکالا جا سکے ، بہلی میں لگانے کا پردوں سے ڈھکا ہوا چوکھٹا جو پردہ نشین خواتین کے لیے لگایا جاتا ہے** (فیلن ؛ ا پ و ، ۵ : ۱۳۴). ۳. **بیل گاڑی کے آگے نِکلے ہوئے لٹھے کے سرے پر جہاں دو بیل جوتے جاتے ہیں اس کی ڈیڑھ دو فٹ لمبی لکڑی جو بطور ٹیک لگی ہوتی ہے** (فیلن). [پ : सांगी].

سانگی (۲) (مغ) امذ.
۱. **سانگ بھرنے والا شخص.** چو بولوں کی تان انترے کے بعد سانگیوں اورنچنیوں کا رقص میں پھرکی کی طرح گھومنا مجھے مبہوت کر دیتا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۴۰). ۲. **(سلائی بٹائی) اعظم گڑھ کے علاقے کا ایک خاص قسم کا ریشم جو وہاں کی صنعتِ پارچہ بافی کے لیے مخصوص ہے** (ا پ و ، ۲ : ۲۵). [سانگ (۱) (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سانگیا (غنہ ، سک گ) امذ ؛ صف.
سانگ رچانے والا ، سانگی.

ہولی کا میلا گرد ہے میلے سے جشن کے
کیا کیا ہیں سانگ سانگیے اپنا دِکھا رہے

(۱۸۶۷ ، مسدّسِ بے نظیر ، ۱۲). [سانگ (۱) + ـیـے یا ، لاحقۂ صفت].

سانگِیت (غنہ ، ی مع) امذ.
غنائیہ ناٹک. نوٹنکی میں جو تمثیل پیش کی جاتی ہے اس کو سنگیت یا سانگیتؔ کہتے تھے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰۴). [سنگیت (رک) کا اشباع].

سانگھا (مغ) امذ.
رک: سانگ (۴). گاؤں کے جاٹ ہاتھوں میں درانتی یا دوسانگھے لئے اپنی کھوکھلی بے شغل غیر مقبوضہ نگاہوں سے حوالدار اور ان کے شامیانے کی طرف دیکھنے لگے. (۱۹۴۴ ، چپو ، ۴۳۹). [سانگھ ـ سانگ + ا (زائد)].

سانگھنا (غنہ ، سک گھ) ف م.
ساتھی بننا ، سنگی ہونا.

توں موکر جانیں جھانکے
دھن بیدھی کیتا سانگھے

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرار اللّٰہ ، ۱۱۲). [سانگھ ـ سانگ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سانگھی (مغ) امث.
رک : سانگی (۱) معنی نمبر ۲. بجے کجے تو آگے سانگھی میں لڑکے بالے آگے مانجھی میں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۶۷). [رک : سانگی (۱)].

سانمنے / سانمھے (غنہ ، سک م) ف م (قدیم).
رک : سامنے. سانمنے پہاڑ کے اوپر تلے سے لے اُوپر تائیں یک لخت گُل لالا ہے. (۱۷۴۶؟ ، قِصّہ مہر افروز و دلبر ، ۲۴).

سنان تھا بچن وہ جو دیوان نے
کہا سب مہاراج کے سانمنے

(۱۷۵۲ ، قِصّہ کامروپ و کلاکام ، ۱۴). [سامنا (رک) کا قدیم املا بصورتِ امالہ].

سانْنا (۱) (سک ن) ف م.
۱. کسی خشک چیز میں سیّال کو ملا کر گُونْدھنا ، یک جان بنانا ، گُوندھنا خصوصاً مٹی یا آٹا وغیرہ.
بِلا کے ماٹی میں جیسے پانی لحد کے بھرنے کو سانتے ہیں
چمن میں رو رو کے رات شبنم اسی طرح سے کرے ہے گارے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۷۸). مٹی کمھار کے یہاں خود بخود برتن نہیں بنتی جب لگ کہ وہ اس میں پانی دے کر نہ سانے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۵). پنڈول چکنی مٹی ... پانی کے ساتھ مُلائم لئی کی مانند سانی جائے. (۱۹۴۳ ، مٹی کا کام ، ۹۴).
۲. کسی چیز سے ہاتھ پانو وغیرہ کو آلودہ کرنا ، بھرنا ، رنگنا.

صندل کو اپنے ماتھے سے کیوں سانتے ہو تم
لیکن ہماری بات کوئی مانتے ہو تم

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۴۴۱).

چھوٹے گی حشر تک نہ یہ مہندی لگی ہوئی
تم ہاتھ میرے خون میں کیوں سانتے نہیں

(۱۸۸۴ ، آفتابِ داغ ، ۵۶). نہ انگلیوں کو کھانے سے سانتے ہیں نہ ان کو چاٹتے ہیں. (۱۹۰۴ ، آئینِ قیصری ، ۴).

سلیقے کا ہوتا ہے ہر کام اس کا
وہ کیچڑ میں کپڑے نہیں سانتی ہے

(۱۹۶۴ ، حامد حسن قادری ، پھول ، ۲۳۷). ۳. شریکِ جُرم کرنا ، عیب لگانا ، مُلَوّث کرنا ، لپیٹ میں لینا.

جو ہیں عیّار لڑکے بات ڈھب کی
جہاں ان کو سناؤ سانتے ہیں

(۱۷۷۳ ، محسن فدوی ، انتخابِ فدوی لاہوری ، ۲۷). مجھ کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ مت سانو. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۶۸).
ظُلم نہ کرتے آہ نہ کرتا بات بڑھانے سے ہی بڑھی
خود بھی سنے وہ جُرم و خطا میں اور مجھے بھی سان گئے
(۱۹۳۶ ، اعجازِ نوح ، ۲۹۷). ۴. شریک کرنا ، شامل کرنا ، ملانا. جوں کیتک بھن کریٹ کوں آپس میں لیہ وہی ہوا کچ نہ محبت سانتی بند سیینی کہ ونہ پتنگ جوت دیوے کی ونہ کملا بھنور. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۱۰۲). ۵. گندہ کرنا ، خراب کرنا ، آلودہ کرنا.

کپڑا جِن کا پھٹا پُرانا ہے
وہ تو کُل مکھیوں نے سانا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷۰). [پ : सानना].

سانْنا (۲) (سک ن) ف ل.
سان رکھنا ، دھار تیز کرنا (پلیٹس). [سان + نا ، لاحقۂ مصدر].

سانُو (۱) (و مع) امذ.
سطح زمین ؛ پہاڑ کی چوٹی ؛ جنگل ، سرا ، نوک ؛ آخر ، بہت ڈھلوان ؛ چٹان ؛ شاخ ، شگوفہ ؛ سڑک ؛ منی رشی ؛ ہوا کا جھونکا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : सानु].

سانُو (۲) (و مع) امذ.
سان تیز کرنے کا پتھر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سان + وُ ، لاحقۂ صفت].

سانْواں (مغ) امذ.
چاول کی ایک قسم.

ایک کنے سانواں اور تھوڑے چنے
چھیڑوں میں خاک دھول ایک کنے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۵). غلہ جوار باجرہ کو دوں ، مڑوہ ، چنیا ، سانواں میوہ بد مزہ. (۱۸۷۴ ، محبوب الرمل ، ۲۷). گجراتی میں شامو اور سانواں اور مرہٹی میں ساوے سانوے پنجابی میں سوانک کہتے ہیں ... فارسی میں شاماخ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۵۹). [پ : سام ؛ س : شیامک श्यामक].

سانوٹ (و مج) امذ.
پیر میں پہننے کا موٹے کڑے کی وضع کا زیور. زیور اُس زمانے میں رائج تھے یہ ہیں سراسری ، جھومر ، ٹیکہ ، جھلنیاں ... بچھوے ،

سانوٹ ، پازیب پیر کی انگلیوں کے چھلّے گھونگرو دار. (۱۹۵۸ ، عمرِ رفتہ ، ۲۰). [مقامی].

سانْوٹا (غنہ ، سک و) صف ؛ سـ سانْوٹھا ، سانٹھا.
۱. **جان بر ، بیماری سے بچا ، تندرست ، ہٹا کٹا ، تنومند.** بڑی مُشکل سے تین مہینے کے بعد کہیں جا کر سانوٹے ہوئے . (۱۹۷۰ ، غُبارِ کارواں ، ۱۵۶). ۲. **اِکھٹا کیا ہوا ، جمع کیا ہوا** (جامع اللغات). ۳. **چوکس ، چوکنّا ، ہوشیار ، لڑائی کے لئے آمادہ ، ہوش و حواس سے درست** (فرہنگِ آصفیہ). [پ : سموڈؔ؛ س : سَمَسْت + ک ، لاحقۂ صفت समस्त+क].

--- **کرْنا** محاورہ.
تیّار کرنا ، آمادہ کرنا ، اسامی بنانا. دو تین مہینے میں ایک مہاجن کے لڑکے کو سانوٹا کر کے اور فکر کی اور ہم سے کہا کہ ارادہ یہ ہو تو نبھا . (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۳۳). ایک اور گاہک کو سانوٹا کر کے عشرت کا نواب صاحب سے قطع تعلق کرا دیا. (۱۹۲۹ ، خُمارِ عیش ، ۸۵).

--- **ہونا** محاورہ.
۱. **یکجا ہونا ، جمع ہونا ، سمٹ جانا ، سنبھل جانا.** مسلمانان نگینہ سانوٹے ہوئے اور طرفین میں خوب تلوار و بندوق چلی . (۱۸۵۸ ، سرکشیِ ضلع بجنور ، ۲۳۲). ۲. **آمادہ ہونا ، تیّار ہونا ، لیس ہونا ، مقابلے پر آنا ، تازہ دم ہونا.** وقتِ مقررہ پر مقابلے کے لئے سانوٹا ہو کر آموجود ہوا. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۰۳) ان مہینوں میں دم لے کر لڑائی کے لیے سانوٹے ہوجائیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۷). ۳. **ہوشیار اور چوکس ہو جانا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۴. **پک کر تیّار ہونا.** ساون بھادوں میں جب ایکھ سانوٹے ہو جاتے ہیں تو پتی دھار دار بن جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۱۲).

سانْوَر (مغ ، فت و) صف.
رک : **سانولا.** جسے پیا چاہے وہی سہاگن کیا سانور کیا گورا ری،گورے کالے پر کچھ نہیں موقوف . (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۸). [سانول (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانْوَرا (مغ ، فت و) صف.
رک : **سانولا.**

سلونی سانوری پیتم ترے موتی کی جھلکیاں نے
کیا عقدِ ثریا کوں خراب آہستہ آہستہ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۷).

جی سے میرے سانورے کی لگ رہی ہے جستجو
جس طرح ہوتا ہے افیونی کو افیوں کا تلاش
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۰). روپ سروپ اس کا ایک حسینۂ سبز فام یعنی سانورا سلونا چہرہ نشیلی آنکھیں مست چتون انوکھا جوبن. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۳۴). باٹ چلت گھبرائے سانوری سنئے اور لجائے شرم سے بکھلی جائے. (۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۳۰). [سانولا (رک) کا مُتبادل املا].

سانْوَری (مغ ، فت و) امذ.
جو بسکھپرہ گنگا کے کنارے پر پیدا ہوتا ہے. اسے سانوری کہتے ہیں.(خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۷۲). لاکھ سانوری چہار ملوس آرد موٹھ یک سیر پانی میں پکا کر شیر سادہ گاو دو سیر ملا کر ایک ہفتہ تک کھلاتا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵۰). [مقامی].

سانْوَل (مغ ، فت و) امذ ؛ صف.
رک : سانولا.

شخص ایک شہر سورت میں اسی کو جورو واں تھیاں دو
یکی گوری دوجی سانول دونو پر وہ رہا تھا مو
(۱۷۶۴ ، عاجز ، قِصّۂ لعل و گوہر ، ۱۵۱).

نرسی کی برسی ہو گئی دے کہ مدن موہن کو من
چاہت میں سانول ساہ کی اپنا بھلا باتن بدن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۰).

میں تُجھے ڈھونڈن چلیاں
میرے سانول سیّاں
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۵۶).

سانْوَلا (مغ ، فت و) صف (مث : سانولی).
۱. (ا) **گندم گوں ، سیاہی مائل ؛ ملیح شخص.**

سو رنگ سانولے خوب باتاں بھرے
ندیم ہو کے بُلبل جو چالے کرے
(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۵۹).

ستم میں سانولے نے نقدِ جان اور دل مرا چھینا
متاع اور مال جو کچھ تھا سو لے بیٹھا ہے یہ کالا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۸).

جب آیا یاد اس کو سانولا یار
جہاں اس کی نظر میں لگتا اندھیار
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۰). ایک سانولا لڑکا گانو سے نِکلا اور اس نے آواز نکالی اُڑتے جانور ہوا سے اُتر آئے. (۱۸۴۴، ترجمۂ گلستان (حسن علی) ، ۵۴).

سانولے ہم ہیں نہیں شک آپ گورے ہیں بجا
ہم جو چھو لیں گے تو کیا میلا بدن ہو جائے گا
(۱۸۹۷ ، دیوانِ مائل احمد حسین ، ۴۴). سانولی رنگت میانہ قد بان جامہ زیبی اور نمک ضرور تھا. (۱۹۳۱، رُسوا ، اختری بیگم ، ۱۴).

ہاتھوں میں اور گلے میں وہ گجرے گُلاب کے
اور سانولا سا رنگ وہ پیارا کہ ہائے ہائے
(۱۹۵۷ ، لاحاصل ، ۱۴). (اا) **سفیدی اور سیاہی کے درمیان کا رنگ ، سیاہی مائل ، بھورا.** جُھٹپٹے کے سانولے رنگ کی چھاؤں میں تو میں کالا پانی پیا کرتا ہوں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۶۱). ۲. **کالا ، سیاہ ، حبشی نژاد.** سالبسری ان سانولے خاندانوں میں تھا جو اِنگلستان میں مشہور ہیں (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۸۲). [سانول + ا ، لاحقۂ نسبت].

--- **پَن** (---فت پ) امذ.
گندمی رنگ جیسا ، کُچھ کُچھ سیاہی لیے ہوئے ؛ (مجازاً) جُھٹ پُٹا ، نیم تاریکی.

وہ سانولے بن پر میدان کے ہلکی سی صباحت دوڑ چلی
تھوڑا سا ابھر کر بادل سے وہ چاند جبیں جھلکانے لگا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۰). [سانولا + بن ، لاحقۂ کیفیت].

---سانولا (---مغ ، فت و) صف.
سانولا سا ، سانولے رنگ کا ، گندمی. سانولے سانولے گٹھیلے ہاتھ قمیص اور شلوار کھنگالتے تھے. (۱۹۸۷، حصار، ۱۹۰). [سانولا + سانولا (رک)].

---سَلونا (---فت س ، و مج) صف ؛ مذ.
گندم گوں ، ملیح.
گو حُسن پر ہیں نازاں مہ رُو یہ گورے چٹے
لیکن کوئی بلا ہے وہ سانولا سلونا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۵۷). شرافت صاحب سانولے سلونے ماشاءاللہ کانِ نمک ہیں. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۶۱).
ہم اِدھر تھے دمکتے سونے سے
تُم اُدھر سانولے سلونے سے
(۱۹۳۷ ، سموم و صبا ، ۱۱۷). [سانولا + سلونا (ک)].

---ہونا ف م.
سلگجا ہو جانا ، سیاہی مائل ہونا.
آفتاب داغ عاشق کو نہ دیکھا کیجئے
دُھوپ کی شدّت سے چہرا سانولا ہو جائے گا
(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبر آبادی)، د ، ۳۲).

سانوَلی (مغ ، فت و) امث.
۱. **سلگجی رنگ والی ، جو نہ گوری ہو نہ کالی ، درمیانے رنگ کی.**
کیا کیا ہے حُسن سانولی رنگت پہ آپ کی
جلوہ دیا کسوف نے اس آفتاب میں
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۱۴۵).
اس وقت مگر سوچوں میں مگن
وہ سانولی صُورت کی ناگن
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۳۴). ۲. **تانبے کے رنگ کی سلگجی ، سبزی مائل.** دھاتیں کئی رنگ کی ہوتی ہیں ، سانولی ، سفید ، سنہری ، کالی ، پیلی ، روپہلی وغیرہ. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۱۳). [سانولا (رک) کی تانیث].

---سَلونی (---فت س ، و مج) امث.
۱. **گندم گوں ، ملیحہ ، مُشکی رنگت والی.** ہم گوپی ہیں داسی تمہاری ہیں بیگ سدھ لیجیے دیا کرو مراری جیسے سندر سانولی سلونی صورت ہے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر (ترجمہ) ، ۵۳). ایک تیری سانولی سلونی کشش دوسرے اس سفید چوبے کی بے نیازیوں کے پھندے. (۱۹۸۳ ، اُجلے پُھول ، ۱۶۶). ۲. **(مجازاً) موہنی، خُوبصورت ، ملاحت والی.**
وہ میری سانولی سلونی شام
میری آباد شام تنہائی
(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۰۲). [سانولی + سلونی (رک)].

---صُورَت (---و مع ، فت ر) امث.
حُسنِ ملیح ، نمکین صورت.
دیکھ کر سانولی صُورت کسی متوالی کی
بول اُٹھتا ہوں میں بے ساختہ جے کالی کی
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۳۹). [سانولی + صُورت (رک)].

سانوَلیا (مغ ، فت و ، کس ل) امذ.
۱. **رک : سانوریا ؛ (مجازاً) محبوب ، شوہر.**
البیلے نے مُجھے درد دیا
سانولیا نے مُجھے درد لیا
(۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۴). اگر ایک لڈو بھی نیچے گر گیا تو تُو ہار جائے گا اور سانولیا اِتنے ہی لڈو تُو پھر لائے گا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۷۱). ۲. **کرشن جی کا لقب جو سانپ کی پُھنکار سے کالے پڑ گئے تھے** (فرہنگِ آصفیہ). [سانول (رک) + --- یا ، لاحقۂ نِسبت].

سانوَن (مغ ، فت و) امذ.
رک : ساون. جس میں چھوٹی بُوند ہے تس میں سانون کا بھاؤ رکھا ہے. (۱۷۴۶ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۱). ماش اور موٹھ اور مونگ اور ارہر اور دھان اساڑھ یا سانون میں بوئے جاتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۲). اساڑھ اور سانون برسات کے دو مہینے تمام ہوئے. (۱۸۶۵، غالب کی نادر تحریریں، ۱۳۴). [ساون (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانوَنْت (مغ ، فت و ، سک ن) صف ؛ رک ساونت.
ساونت ، بہادر ، دلیر ، باہمت.
کریں ہیں دل کے تئیں ٹکڑے کلاونت
ہیں اپنے کام میں سب سور و ساونت
(۱۷۳۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۲۲۴).
اک شور تھا چار سُو کہ احسنت
خُرسند ہوا بہت وہ سانونت
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵۰).
خاک سے سانونت اُگتے تھے تری اور سُورما
تیری یہ "بانسی" نہ تھی گویا کہ تھا شیروں کا بن
(۱۹۰۰ ، کلّیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۹۴). [ساونت رک کا مُتبادل اِملا].

سانوْنْٹا (مغ ، سک و ، مغ) امذ.
صحت مند ، تندرست ، ہٹا کٹا. دو چار دن میں احسن الدولہ کو پھر سانونٹا کر لیا. (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجام عیش ، ۴۵). [سانوٹا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانوْنْٹھا (مغ ، سک و ، مغ) امذ.
سانونٹھا ، سانوٹا. اور تن کے کھڑے ہونے کی کوشش کی سانونٹھے نہ ہو پائے کچھ ڈھیلے سے پڑ گئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵۰). [سانوٹا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سانوَنی (مغ ، فت و) امث.
۱. **ساون ، ساوَنی.** سانونی رنگین کھم جُھولے کے لئے ریشم کا رسّا. (۱۷۴۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۱).

سانونی پھر مجھے گلزار میں چوبن دکھائے
ساقی آمین کہے مانگوں میں دعا ساون کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۹). برسات کی سانونی میں لڑکی کا جوڑہ کارچوبی کھم ریشمی رسی چاندنی کی پٹریاں آم اندرسہ ہر قسم کا پکوان. (۱۸۷۹، زینت الفردوس ، ۶۰). ۲. **خریف کی فصل.**

پچھا نہہ میں خریف کو سانونی
اور ربیع کو ساڑھی کہتے ہیں

(۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۳۸) خریف ربع اس کو ہندی میں سانونی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۰). [ساونی (رک) کا متبادل إملا].

سانُہر (سک ن ، فت ہ) امث.
(جرائم پیشہ) روکڑ ، نقد رقم (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سانئیں سوتا صف مذ.
صحیح سلامت ، تندرست ، جیتا جاگتا (مخزن المحاورات).

سانئیں کے سانئیں م ف.
جوں کا توں ، بغیر بیاج کے ، اصل کے اصل (مخزن المحاورات).

سانی (۱) امث.
کُٹی ، بُھس ، کھلی اور پانی ملا ہوا چارہ جو گائے بھینس کو زیادہ دودھ کی خاطر کھلاتے ہیں.

بھینس کی سانی سے بدتر دال تھی
سخت دانہ دانۂ زنجیر ہے

(۱۸۵۲ ، کلیاتِ منیر ، ۴۹۷). بُھوسا سانی کھلائیں تو منہ نہ مارو ... سمجھیں گے بیل بیمار ہے. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱۹).

بُھوسا گئو ماتا کے لئے مالوی لائے منجی
سانی کے لئے فکر ہے منجی کو کھلی کا

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۷۴۳). شیاما کے تھان پر گوبر بدستور بکھرا ہوا تھا اور سانی کی ناند میں چارے کے پس خوردہ پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھیں. (۱۹۸۶، جوالا مکھ ، ۱۱۷). [پ : सानी].

--- بنانا ف م.
رک : سانی کرنا. ان کے لئے چارہ کاٹنے اور سانیاں بنانے میں لگ جاتا. (۱۹۷۵ ، پنجابی لوک داستانیں ، ۲۷۸).

--- کرنا محاورہ.
گائے بھینسوں کے لیے کُٹی بنانا ، چارہ پانی ملانا. بیلوں کی سانی کرتے ہوئے جو سر کھجایا تو بُھوسے کے تنکے لپٹے ہوئے ... کئی جگہ گوبر کے دھبے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۳۸). ابلے تھاپتی تھی اس کے بعد ان ڈنگروں کی سانی اور کٹی کرتی تھی. (۱۹۳۲ . بیلہ میں میلہ ، ۳۵). [سان (سانْنا) + ی ، لاحقۂ اِسمیت].

سانی (۲) امث.
کھیتی باڑی اور باغ میں کام کرنے والا کاشتکار (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

سانی (۳) حرف.
حرف صلہ (سے) کی جگہ (ساتھ کے معنوں میں). جب بہت چیخا چلّایا دھائیں سانی ایک درخت سے دے مارا. (۱۹۰۱ ، زلفی ، عنایت اللہ ، ۳۵). [رک : « سے »].

سانی (۴) صف (قدیم).
مثال ، جواب ، حریف ، مدِّمقابل . کوئی عین القصات کا سانی نہیں ہوا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ق) ، ۳۳۴). [ثانی (رک) کا غلط املا].

سانْیا (سک ن) امذ.
(کتائی سوت) **کلابے کا اڈّا ، ایک تختے پر عمودی اور متوازی جُڑی ہوئی لکڑیاں جو اڈے کے طور پر اِستعمال کی جاتی ہیں ،** پرنیتی (ا پ و ، ۲ : ۱۶).

سانیٹ (ی مج) امث.
انگریزی شاعری کی ایک صنف جس میں چودہ مصرعے ہوتے ہیں اس میں قافیے ایک مقرّرہ ترتیب سے لائے جاتے ہیں ، اُردو میں بھی یہ صنف مروّج ہو گئی ہے . اس مجموعہ میں چند ابتدائی باقاعدہ نظمیں اور سانیٹ بھی شامل ہیں. (۱۹۳۱ ، ماورا ، ۳۲). ایک سانیٹ میں وہ ہاپکنز (Hopkins) کہتا ہے کہ خدایا ... تیری دنیا میں غلط ہی لوگ کیوں پھلتے پُھولتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ا کتوبر ، ۴۸). [انگ : Sonnet].

ساو (۱) (سک و) صف مذ ؛ نیز ساوْ.
۱. **بھلا ، نیک ، خلیق ، ساہو.**

ساوکر بولتا ہے تُجھ سنسار　　ساوْ ہو کیوں نظر چُراتا ہے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۵). ۲. **ساہوکار.**

پُوچھتے پھرتے ہیں گنی کا ہے اب کیا بھاو جی
بند جب سونا ہوا اس وقت جاگے ساو جی

(۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۱۵).

جیتا چور ہور ساو ساغر کیا　　سیتم فربہ و عدل لاغر کیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۱). ۳. **براق ، وہ لوگ جو دولھا کے ساتھ آئیں ، بھائی بند ، قرابت دار ، سمدھیانے والے ، رشتہ دار** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [رک : ساہو].

---چت / چیت (--- کس چ / ی مع) صف (قدیم).
مطمئن ، آسودہ ، خاطر جمع.

کہ جوں کھانا کھا کر ہوا ساوْ چیت
دیکھیا سامنے ایک کل واڑی ریٹ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۱). جتی مروت جتی دل داری اچھے تو بی اے اپنی جاگا بھوت ساوْ چت رہنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۱). [ساو + چت / چیت (رک)].

ساوِتْرا (کس و ، سک ت) امذ.
(ہندو) **سُورج ، آفتاب ، سُورج کے پُجاری ؛ شیوجی جنیو ، سورج بنسی کا خاندان ، اگنی کی ایک خاص شکل ساوتری کا بیٹا یا اس کی نسل سے ، برہمن جس کے خرمن میں اناج ہو** (پلیٹس ؛ ہندی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). [س : सावित्र].

ساوِتْری (۱) (کس و ، سک ت) امث.
نیک ، پاک. ساوتری کا پت مر گیا تھا پر وہ پت برتا تھی اسے اسنت اور مسکار کر کے جمراج جی کو پرشن کیا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۱). مہالچھمی سے برہما جو مرد کی شکل میں تھا اور سری جس کو ساوتری بھی کہتے ہیں عورت کی شکل میں نمودار ہوئی. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲). لوگ انگشت نمائی کرتے ہیں چاہے وہ کیسی ہی ستی ساوِتری ہو. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۲۳).

بُھوک آنکھ سے بیٹا دیکھے خالی پیٹ ہو باپ
ساوِتری ماں بیٹی لاج سے روز کر اے پاپ

(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۵۳۰). [س : ساوِتری सावित्री - شِو کی بیوی (عَلَم)].

ساوِتْری (۲) (کس و ، سک ت) صف.
سُورج کی کِرن ؛ انگوٹھی پہننے کی انگلی ؛ ایک منتر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

ساوِق (کس و) امث.
رک : سیوق. جدھر سے سواری نِکلتی تھی ساوِق کے تختے از خود ظاہر ہوتے تھے اور پُھولتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۱۶۳). [سیوق (رک) کا ایک اِملا].

ساوَج (فت و) صف مذ.
وحشی ، جنگلی ، جنگلی جانور ، شِکار کے جانور ہرن شیر وغیرہ.

بن کی ساوج رن کی طور

(۱۵۰۳ ، نو سرہار ، ۱۱).

نکل یافتی جاتا ہے کرنے شِکار
ہتی ہور ساوج لے آتا ہے مار

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۲۱). [پ : ساوُج ، س : شوا + پَد + یَ + श्वा + पद् + य - چوپایہ ؛ قب : انگ : Savage].

ساوَدھان (فت و) صف.
محتاط ، خبردار ، چوکس ، متوجہ. ہے راجہ یہ جو شریر دھارن کیا اور آگے جو حال ہوا وہ میں کہتا ہوں ساوَدھان ہو کر سُنو. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶). تُم چلو ہم اٹے سب ساوَدھان رہو. (۱۹۳۱ ، تنہا راتا ، ۳۲). [س : सावधान].

ساوَر (فت و) امذ.
ہرن ، سانبھر. ساور ، چیتل باڑ سے اور میرگ مارنے لگا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۲۳). [رک : سابر (۱)].

ساوْرا (۱) (سک و) صف.
رک : سانولا.

یو سول ہے ساورا اچھ اے بھو
آخوند کی بندگی میں جو تو

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۱). [سانورا (رک) کا قدیم اِملا].

ساوْرا (۲) (سک و) امذ.
برصغیر کے قدیم ترین باشندوں میں سے ایک گروہ. برصغیر کا منڈا گروہ کول ، بھیل ، سنتھال ، منڈا ساورا ... وغیرہ قبائل پر مُشتمل ہیں. (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۹۶). [مقامی].

ساوَرَم (فت و ، ر) امذ.
وہ روپیہ جو سالانہ بعوضِ اراضی انعامی زمینداروں کو بطور معاشی نقدی ادا کیا جاتا ہے (معیارِ فصاحت). [مقامی].

ساوَرَن (فت و ، ر) امذ.
۱. **طلائی سِکہ ، گِنّی ، اشرفی ، برطانوی طلائی سکہ (برابر ۲۲ شلنگ).** ہم نے سو ساورن خرید کیے - چار آنے فی ساوَرن مبادلہ دینا پڑا. (۱۸۶۹ ، مسافرانِ لندن ، ۴۵). ساورن (یعنی طلائی سکوں) کے بجائے ایک پونڈ اور دس شلنگ کے نوٹوں کا اِجرا. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۸۱). ۲. **مُقتدرِ اعلیٰ ، مُختارِکل ، حاکمِ اعلیٰ.** ساورن انگریزی میں بادشاہ یا اقتدارِ اعلیٰ اور بیس شِلنگ کے طلائی سِکہ کے لئے مُستعمل ہے اُردو میں یہ لفظ صرف سِکے کے نام کی حیثیت سے رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰). جو فرد کہ مُختارِ کل ہے آزاد مُطلق ہے ساورن ہے وہ کیوں کہ کسی دوسرے سے بِلا تخفیف آزادی مشارکت کر سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۳۳). [انگ : Sovereign].

ساوْرَہ (سک و ، فت ر) امذ.
(موسیقی) دھرپد راگ کی ایک قِسم. ساورہ قِسم دھرپد سے ہے اور چھپ تال میں گایا جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۴۸). [مقامی].

ساوَری (فت و) امث.
گنگا جمنا کا مذہبی نام جو ہندو عقیدت سے لیتے ہیں (ادبیات میں مستعمل).

میں تجہ فراق سیتی رو رو سمند بھریا ہوں
کونی گنگ کونی جمنا کونی ساوری کتے ہیں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳). [عَلَم].

ساوَڑ (فت و) امذ.
زچہ خانہ ، عورت کی ناپاکی کی حالت (ماخوذ : جامع اللغات). [سوڑ (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساوَڑی (فت و) امث.
مُٹھی بھر غلہ جو کھلیان سے لے کر جوگیوں اور برہمنوں کو دِیا جاتا ہے (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت؛ نوراللغات ؛ شبدساگر) [غالباً ساونی (رک) کی تصحیف].

ساوَن (۱) (فت و) امذ.
۱. (اَ) **ہندی سال کا پانچواں مہینہ جس میں تیز بارش ہوتی ہے.**

بجا ہے گر کہوں اس کو اندھیری ساون کی
چونے ہے مستی سے اس طرح جوں سحاب بُطیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۵).

ساون نہیں برسا ہے کہ بھادوں نہیں برسا
مینہ برسا ہے ہر سال مگر یوں نہیں برسا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۳).

آتے ہیں یہ مناظرِ دل کش نظر کہاں
ساون کی اب کے جھڑیاں ہیں لیے ابرِ تر کہاں

(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۲۶). (اا) **موسمِ برسات ، برسات کا زمانہ ، ساون کی رُت.**

وہ ساون کا موسم وہ ٹھنڈی ہوا
وہ تاریک شب کالی کالی گھٹا

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ غزل ، ۲۶۸). ۲. بمجازاً) **برسات سے متعلق یا ساون کے مہینے میں گائے جانے والے گیت ، ساونی ، ملہار.** سنبورن سات سروں کا راگ ہے اور اہلِ ہند نے ان چھیوں راگ کو چھے موسم سے متعلق کیئے ہیں اس تفصیل سے بسنت رُت چیت بیسا کھ ہندوں راگنی جیٹھ اساڑ دیپک راگ ساون بھادوں میگھ راگ. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۲ : ۱۷۲). نٹ تماشا کر رہے ہیں نٹنیاں ناچ رہی ہیں جھولے پڑے ہیں ساون اور ملار ہو رہے ہیں. (۱۸۸۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۹۵۴).

وہ باغوں میں جھولے پڑے بے شُمار
وہ ساون بھی گانے لگے گل عذار

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۹۸). موسمی گیتوں میں بارہ ما سے ساون ، ملہار گھریلو گیتوں میں جھولے کے گیت ، ساون کے گیت برہا ، جُدائی مفارقت کے گیت ... آنے والے گیتوں کے پیش رو ہیں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۳۱). [پ: सावण].

---اَلاپْنا محاورہ.
ساون کے گیت گانا ، ساونی گانا ، میگھ ملہار گانا. کھیتوں میں ساون الاپتے ہوئے جیالے کسان بھی ہیں اور پنگھٹوں پر جُھولے جھلاتی ہوئی سنوہر لجونتیاں بھی. (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۷۰).

---بَرَسْنا محاورہ.
جھڑی لگنا ، بہت بارش ہونا.

برسوں ہی ہجرِ یار میں رویا کیا ہوں میں
برسا سحابِ چشم سے ساونِ ہزار بار

(۱۸۷۵ ، نظمِ درد مند ، ۷۶).

---بَرسے نَہ بھادوں سُوکھے کہاوت.
رک : ساون ہرے نہ بھادوں سوکھے (ماخوذ : جامع اللغات).

---بِیانْت (---کس ب ، غنہ) امث.
ساون میں بچہ دینے والی گائیں ، بھینس یا گھوڑی وغیرہ. چودھری ڈرا کہ ساون بیانت گھوڑی چلی جائے گی اور دل میں خدا کا شکر ادا کیا ... کہ ان کی بوڑھی ماں نے بروقت خبر لے کر بال بال بچا لیا. (۱۹۶۳ ، اردونامہ ، کراچی ، اپریل ، ۱۵). [ساون + بیانت (رک)].

---بھادوں (---و مج ، غنہ) امث.
۱. **برسات کا موسم ، بھری برسات.**

گُزرے جاتے ہیں ترے ہجر میں ساون بھادوں
دو مہینے کی تو برسات ہے یہ بھی نہ سہی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۶۸).

کیا یونہی خُشک گُزر جائیں گے ساون بھادوں
ابرِ باراں کا اِدھر سے بھی گُزر ہے کہ نہیں

(۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، یکم ستمبر ، ۳). ۲. **جالی دار دیواروں کی عمارت جس کو دیکھنے سے بارش کا سماں محسوس ہو ، دھوپ چھانو.** باہر باغ کے شرق رو یہ لفظ مقام ساون بھادوں کا ... آواز بطور بارش باراں مسموع ہوتی ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۸۴). شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادوں مکان سر سے پاؤں تک سنگِ مرمر کے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۱). ۳. **آتشبازی کی ایک قسم.** ساون بھادوں ... جب بہت سے تیار ہو جائیں ان کو ... باندھ کر شتابہ اس طرح لگا دو. (۱۹۰۳ ، آتش بازی ، ۲۷). آتشبازی کا تماشا تو دیکھتے ہی ہوگے مہتابی ، انار پُھلجھڑی ساون بھادوں اور گُلِ دوپہر کی رنگ آمیزیاں کس دلربایانہ ادا سے ہمیں مفتون کرتی ہیں. (۱۹۲۲ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۷۲). ۴. **ایک وضع کا فوارہ جس سے پانی بہت زور سے اُچھل اُچھل کر گرتا ہے.** اس باغ میں پھولوں کی بہار اور چاندنی کے عالم اور حوض نہروں فوّارے ساون بھادوں کے اُچھلنے کا تماشہ دیکھ رہا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۰). ہر سرو کے مقابل ایک ایک فوّارہ کسی کے منہ پر ساون بھادوں کسی کے منہ پر ہراوہ. (۱۸۶۴ ، گلشنِ جانفزا ، ۲۴). ۵. **ذرا سی دیر میں کچھ ذرا سی دیر میں کچھ ؛ ناپائیدار.** لیکن وہ خیال ساون بھادوں کی بدلی سے زیادہ ثبات نہیں رکھتا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۴). [ساون + بھادوں (رک)].

---بھادوں آنکھیں (---و مج ، مغ ، ی مج) امث ؛ ج.
غمناک آنکھیں ، رونے والی آنکھیں ، آنسوؤں سے لبریز آنکھیں.

یہ آنکھ اپنی ساون ہے وہ آنکھ بھادوں
ٹپا ٹپ ہے آنسو کی پانی کا جھالا

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۲۶). [ساون بھادوں + آنکھیں (رک)].

---بھادوں کی جَھڑی لَگْنا محاورہ.
لگاتار مینہ برسنا ، برسات کا زمانہ ہونا.

لو اب آئی بارش کی اچھی گھڑی
لگی بھادوں ساون کی اس میں جھڑی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۱). کلیجہ منہ کو آتا اور آنکھوں سے ساون بھادوں کی جھڑی لگ جاتی. (۱۹۴۴ ، یہ دلّی ہے ، ۷).

---بھادوں کی گَھٹا امث.
زور سے برسنے والے بادل ، مُوسلادھار بارش کرنے والا ابر ، گھنا ابر ، سیاہ ابر. مشکیزے دوش پر سنبھالے ہزارے کے فوّارے دہانے پر مشکوں کے چڑھائے چھڑکاؤ کرتے نکلے اُن کی آبشار نے ساون بھادوں کی گھٹا کو شرما دیا. (۱۸۸۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۳۶).

---بھادوں بَل کے بَرَسْنا محاورہ.
بہت زیادہ بارش ہونا ؛ بہت رونا **(ساون اور بھادوں برسات کے مہینوں کی رعایت سے).**

چھوٹتے ہیں فوّارہ مژگاں ، روز و شب ان آنکھوں سے
یوں نہ برستے دیکھے ہونگے مل کے کسی نے ساون بھادوں

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۴۲).

ـــ بھادوں مِلنا محاورہ.
لگاتار بارش ہونا ، ساون کا آخر اور بھادوں کا آغاز ہونا ، بہت بارش ہونا.

ہونیں اشک بار آنکھ لگتے ہی آنکھیں
لگا مِلنے ساون سے بھادوں ابھی سے

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۲۵).

ـــ بھادوں ہونا محاورہ.
(آنکھوں کے لیے مستعمل) بہت زیادہ رونا (ساون اور بھادوں برسات کے مہینوں کی رعایت سے).

دونوں آنکھوں نے سماں برسات کا دکھلا دیا
روتے روتے ایک بھادوں ایک ساون ہو گئی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۸).

ـــ ساگ نہ بھادوں دَہی، کوار میں نا کاتک مَہی کہاوت.
ساون میں سبزی ، بھادوں میں دہی ، کوار میں مچھلی اور کاتک میں چھاچھ نہیں پینی چاہئے (جامع الامثال).

ـــ سکلا سیتمی چھپکے اگے بھان کہے گھاگ من گھا گھنی برگھا دیو اٹھان کہاوت.
اگر ساون کی ساتویں سدی کو سورج بادلوں میں سے نکل آئے تو بارشیں ختم ہو جاتی ہیں (جامع الامثال).

ـــ سُوکھی (ـــ و مع) امث.
ایک بوٹی ہے کہ ساون میں سُوکھ جاتی ہے اس لیے ساون سُوکھی کہلاتی ہے بارش کا موسم ختم ہوتے ہی پھر سرسبز ہو جاتی ہے اس کے پتے تلسی کی طرح ہوتے ہیں ان پر رُواں ہوتا ہے . زمین پر بچھی ہوتی ہے . بچھو کی کاٹی ہوئی جگہ پر اس کا ضماد مفید ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۹). [ساون + سُوکھی (سُوکھنا (رک) کی تانیث)].

ـــ سوئے سانتھرے اَور ماہ گھریری کھاٹ ، آپ ہی مر جائیں گے تو جیٹھ چلیں گے باٹ کہاوت.
جو ساون میں پیال پر سوئے اور ماگھ میں خالی چارپائی پر اور جیٹھ میں سفر کرے وہ خواہ مخواہ مرے گا (جامع الامثال).

ـــ کا اَندھا امذ.
ساون کے مہینے میں مسلسل بارش سے چار طرف شادابی اور سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے ـ ایسے موسم میں اگر کوئی اندھا ہو جائے تو اسے ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے مراد یہ ہے کہ ہر آدمی اپنے تجربے کی روشنی میں کسی چیز کے بارے میں حکم لگاتا ہے. مجھے ساون کا اندھا سمجھتا تھا جسے ہر طرف ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۱۰۷).

ـــ کا اَندھا ہَرا کیا جانے کہاوت.
جس نے جو چیز کبھی دیکھی یا برتی ہی نہ ہو وہ اس کی قدر نہیں کرتا.

دیدۂ یار میں کچھ قدر زمرد کی نہیں
جو نہ ساون کا ہو اندھا وہ ہرا کیا جانے

(۱۸۳۹ ، اسیر (گلزار علی) ، د ، ۱۲۷).

ـــ کی اَندھیری امث.
گہری تاریکی ، بہت اندھیرا ، گھٹا ٹوپ اندھیرا.

بجا ہے گر کہوں اس کو اندھیری ساون کی
چونے ہے ستی سے اس طرح جوں سحاب مطیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۵).

اندھیری ہے ساون کی یہ خیر ہے
تو بجلی کے پردے سے کیوں بیر ہے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵۸).

ـــ کی بَھرَن امث.
ساون میں ہونے والی شدّت کی بارش ؛ برسات کی جھڑی ، بارش کا تواتر.

داغ فُرقت سے مرے دل میں جلن پڑتی ہے
جوشِ گریہ ہے کہ ساون کی بھرن پڑتی ہے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۷۶).

ـــ کی بُھوئی کو ہَرا (ہی) ہَرا سُوجھتا ہے کہاوت.
رک : ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے. ساون کی بھوئی کو ہرا ہرا سوجھتا ہے جیسی تم کو گرمی ہے جانتے ہو سب کو ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۲۷).

ـــ کی جَھڑی امث.
۱. لگاتار بارش ، مسلسل بارش ، لگاتار برسنے والا مینھ.

جَھڑا جھڑ جَھڑا جھڑ جو باڑھ آ جھڑی
تو جس طرح ساون کی لائے جھڑی

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۷۱).

آتے ہیں یہ مناظرِ دل کش نظر کہاں
ساون کی اب کے جھڑیاں ہیں اے ابرِ تر کہاں

(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۲۶). ۲. (مجازاً) گریہ و زاری ، زار و قطار رونا.

جیٹھ بیسا کھ سے ساون کی جھڑی لگتی ہے
چشمِ گریاں کو مری فوق ہوا بھادوں پر

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۳). نسیمہ کی آنکھ سے باپ کی زندگی میں ساون بھادوں کی جھڑیاں تھیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۰).

یہ دھواں ہے کہ مرے دل کی لگی ہے کیا ہے
میری آنکھیں ہیں کہ ساون کی جھڑی ہے کیا ہے

(۱۹۶۶ ، شہرِ درد ، ۳۶).

ـــ کی رُت امث.
موسمِ برسات ، برسات کا زمانہ . اس ترانۂ دل دوز کی لَے اور موسیقیِ افلاک کے تال میل سے جیسا ہولی ساون کی رُت میں ... اندر کچھ تحریک چھل بھل معلوم ہوئی اور پردۂ سرعت سے نیرنگی دکھانے لگا. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۹).

ـــ کی گھٹا امث.
برسنے والے بادل ، برسات کے موسم کے گھرے بادل.

تُجھ کو روتی ہوئی ساون کی گھٹائیں آئیں
ابرِ نسیاں کی طرح سُونے گلستاں آ جا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۹۸). وہ میری موجودگی میں گوپال سوامی

آئینگر پر ایک دفعہ ساون کی گھنگور گھٹا کی طرح گرجے بھی اور برسے بھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۶۷).

---کی نہ سیت بَھلی ، بالَک کی نہ پِیت بھلی کہاوت.
ساون میں چھاچھ پینا اچھا نہیں اور بچے کی محبت کا کوئی اعتبار نہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے اَندھے کو ہَر طَرَف سَبْزہ نَظَر آتا ہے کہاوت.
ہر شخص اپنے حال کے موافق سب کو سمجھتا ہے ؛ جو کیفیت نظر میں سما جاتی ہے وہی کیفیت ہمیشہ پیش نظر رہتی ہے (چونکہ ساون کا مہینہ عین بارش کا ہوتا ہے اور رُوئیدگی خوب زور پر ہوتی ہے بس جو شخص اس مہینے میں اندھا ہوتا ہے وہ یہی سمجھتا رہتا ہے کہ ہر طرف بدستور سبزہ ہو گا).

نظر آتا ہے سبزہ ہر طرف ساون کے اندھوں کو
وہ کیا جانیں مُصیبت سہہ کے کِس کی زرد رنگت ہے

(۱۹۱۸ ، دیوانجی ، ۲ : ۳۰۲).

---کے اَندھے کو ہَرا ہی ہَرا سُوجْھتا ، دِکھائی دیتا ہے کہاوت.
اگر کوئی دولتمند ، مُفلس ہو جائے تو امیری کی بُو اُس کے دماغ سے نہیں جاتی. (جو شخص ساون میں اندھا ہوتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ ہر طرف ساون ہے). میں بڑا خوش نصیب ہوں کہ بے محنت اس قدر مال مجھے ملا ہے اور ساون کے اندھے کی طرح ہمیشہ ہرا ہرا سوجھتا ہے. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۵۵). تم کو کچھ خیال نہیں رہتا ... سچ ہے ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے. (۱۸۳۸ ، خوبیِ قسمت ، ۳۶).

کون بے فکر ہے اسلاف پرستوں کے سوا
سچ ہے ساون ہی کے اندھے کو ہرا سوجھتا ہے

(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۳۲).

---کے اَندھے کو ہَرا ہی ہرا نَظَر آتا ہے کہاوت.
رک : ساون کے اندھے کو ہر طرف سبزہ نظر آتا ہے ؛ جو کیفیت نظر میں سما جاتی ہے وہی ہمیشہ پیش نظر رہتی ہے. ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے اسی طرح فِرقہ پرستی کے یرقان میں مُبتلا لوگوں کو ہر چیز پیلی لگتی ہے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۰۵).

---کے بادَل امذ ؛ ج.
رک : ساون کی گھٹا. سکھا کی رزمیہ نظم ... نے تمام دنیا کی بزمیہ نظم کو اشکِ حسرت سے ساون کے بادل کی طرح رُلایا ہے. (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اِسپیچز ، ۳۰).

---کے جھالے امذ ؛ ج.
برسات کی بارشیں ، ہلکی بارش ، بارش کی پُھواریں.

یہ ساون کے جھالے یہ کالی گھٹا
جو ان سے بچا تو کدھر دل بچا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۵).

--- کے رَپٹے اور حاکِم کے ڈانٹے کا کُچھ ڈَر نہیں کہاوت.
ساون میں پھسلنے اور حاکم کے ڈانٹنے کی کچھ پروا نہیں کرنی چاہیے ، اوروں کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے ساتھ سانْٹھڑا ، پوہ ماہ کیا پانْکھڑا کہاوت.
ساون میں پیال اور پوس ماس میں پنکھا فضول ہیں (جامع الامثال).

---کے گِیت امذ ؛ ج.
ساون میں گائے جانے والے گیت ، برسات کے موسم کی خوشی کے گیت. ساون کے گیت ... اس کی نیرنگیوں کا اثر انسان کی طبیعت پر انفرادی اور اجتماعی دونوں حیثیتوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۲۵۹).

---کھیر جو کھائے سکارے ، مِرگ ڈھال کر چھالیں مارے کہاوت.
جو ساون میں صبح کو کھیر کھائے وہ ہرن کی طرح قلانچیں بھرے (جامع اللغات).

---گانا ف م.
ساون کے گیت گانا ، میگھ ملہار گانا.

وہ جُھولے پہ جس وقت گاتے ہیں ساون
بہت چرخ پر حال لاتی ہے بجلی

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۳).

جُھول اُٹھتا ہے یہ دِل پیار کے جُھولے میں
جب سکھیوں کے سنگ وہ ساون گاتی ہے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۳۳).

---گھوڑی بھادوں گائے ، ماگھ بھینس بیائے ، آپ جائے نہیں تو (خصم) مالک کو کھائے کہاوت.
ساون کے مہینے میں گھوڑی ، بھادوں میں گائے ، اور ماگھ مہینے میں بھینس بچہ دے گی تو یا تو خود مر جائے گی یا مالک مر جائے گا (محاوراتِ ہندوستان).

---ماس امذ.
ہندوؤں کے سال کا پانچواں مہینہ ، ساون کا مہینہ ، ساون. ساون ماس جس دن سے چاہتے ہیں اس کو شروع کرتے ہیں مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور ایک سال میں تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۵۵۱).

ان مدن موہن بن کل نہ پڑے
ساون ماس سکھی گڑ گئے ہنڈول

(۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۲۶۰). [ساون + ماس = ماہ ، مہینہ].

---ماس چلے پُرْوَیا بیجو بروا کینو گیا کہاوت.
ساون کے مہینے میں اگر پُروا چلے بیل بیچو اور گائے خریدو کیونکہ ہل چلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی فصل خود بخود بہت ہو گی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ماس چلے پُرْوَیا ، کھیلے پُوت بُلا لے مَیّا کہاوت.
ساون کے مہینے میں پُروَیا چلے تو کھیلتے بیٹے کو ماں بُلا لیتی ہے کہ بارش بہت ہو گی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

۔۔۔ماس کَریلا پُھولا ، نانی دیکھ نَواسا بُھولا کہاوت.
حمایتی کے بھروسے پر دلیری دِکھانے والے کے متعلق کہتے ہیں
(ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

۔۔۔میں ہوئے سَیار بھادوں میں آئی باڑ اَیسی باڑ کبھی نہ دیکھی تھی کہاوت.
ساون میں گیدڑ پیدا ہوا ، بھادوں میں سیلاب آیا تو کہنے لگے ایسا سیلاب کبھی نہیں دیکھا تھا. اس کے متعلق کہتے ہیں جو کوئی نئی بات دیکھ کر ہر وقت اُسی کا ذکر کرتا رہے (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

۔۔۔ہَرے نَہ بھادوں سُوکھے کہاوت.
دُبلے آدمی یا ہمیشہ ایک حالت پر نظر آنے والے شخص کی بابت کہتے ہیں. تمہارے دل کی کلی کِھل جائے گی مُنہ مانگی مُراد مِل جائے گی مگر یہاں ساون ہرے نہ بھادوں سُوکھے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۷۷). سونے کا لُقمہ کِھلاؤ تو وہی بات اور جَو کی روٹی کِھلاؤ تو وہی بات ساون ہرے نہ بھادوں سُوکھے. (۱۸۹۳ ، بی کہاں ، ۵۱).

ساوَنت (۱) (فت و ، سک ن) امذ.
دلیر ، بہادر ، سُورما.

کِس لب پہ مِری شان میں احسنت نہیں ہے
آفاق میں مُجھ سا کوئی ساونت نہیں ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۹۳). اگر کوئی ایسا ساونت ہے میں اُسے چیلنج دیتا ہوں. (۱۹۳۷ ، اِشارات ، ۵۵). چونکہ وہ (جوش ملیح آبادی) ایک سورما ساونت اور ویر (بیر) تھے انہوں نے بے کسوں اور مظلوموں کی حمایت میں بھی آواز اُٹھائی. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۴۵). [س : سامنت : सामवत्त].

ساوَنت (۲) (فت و ، سک ن) امث ؛ ~ ساونٹ.
(موسیقی) راگ کی ایک قِسم.

بُلاؤ آج خوش آواز مُطرب اور سازندے
سُنا دیں مجھ کو سدھ سارنگ اور ساونت اور نٹ کھٹ

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۲۰). سِسری راگ ماسری، اساوری، دھناسری، ماروا اسکی یہ پانچ راگنیاں ہیں اور بجنا، دھیان جٹی سرو ، کنٹھ ... لوساہل اور ساونت ... اکسیر اس کے پتر ہیں . (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۴۱). یہ راگ ... ساونٹ ، ترون ، اشٹ ، سنگل ، بھیروں ، ماروا اور بنگال وغیرہ اقسام کے راگوں سے زیادہ مشابہ ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۲۲۲). [مقامی].

ساوَنتی (فت و ، سک ن) امث.
بہادری ، دلیری ، جوانمردی. قلعہ دار نے کہ مردِ شجاع اور دلیر تھا قلعے کے بچانے میں بڑی ساونتی اور بہادری کی . (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۳۱۶).

ساونتی زمانے سے ہے بڑھ کر یہ زمانہ
کھلتا ہے نِہاں خانۂ فطرت کا خزانہ

(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۲۸۵). اور دسویں صدی کے ابتدائی ساونتی دور کی طرح ... رہنمائیوں پر تکیہ کر کے منصوبہ بندی ہونے لگی. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۲۲۷). [ساونت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ساوَنٹا (و مج ، مغ) امذ. (امث ؛ ساونٹی).
۱. ہوشیار ، چالاک. ددھیال بھی جاندار تھی اور ننھیال بھی ساونٹی. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۱۱). **۲. تندرست ، توانا.** مگر چند ہی روز میں ساونٹی ہو گئی. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۵۴) . [سانوٹا (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساوَنٹھا (و مج ، مغ) امذ ؛ (امث ؛ ساونٹھی).
رک : سانوٹا ، سانوٹی. پچیس سالہ سول سروس کی عمر کے ... شاید پہلی مرتبہ صاحب بہادر ساونٹھے ہوئے . (۱۹۷۱ ، رِسالہ اردو ، ۳ : ۱۶). سرکار میں نے ... گلاب کی قلمیں لگا کر یہ گُلاب باڑی سال اندر ساونٹھی کر لی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۵۷). [سانوٹا (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساوُنوک (سک و ، و مج) امذ.
رک : سانوک. جب کسی انعام دار نے اپنی اراضی انعام میں بطور خود زائد اراضی شامل کرلی ہو تو اس زائد اراضی پر دھارہ مقرر کیا جاتا ہے ایسے دھارہ کی رقم کو ساونوک کہتے ہیں . (۱۹۳۲ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۲). [سانوک (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساوُنی (فت نیز سک و) امث.
۱. خریف کی فصل ، برسات میں بوئی اور خزاں کے زمانے میں کاٹی جانے والی فصل.

گھاٹا جن کو اساڑھی میں ہے
ساونی کی اُمید انہیں ہے

(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۴). ساونی کی فصل زیادہ تر مینہ پر منحصر ہے. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۳۳) . خِدمات کا معاوضہ جنس کی صورت میں سال میں دو بار ہاڑی اور ساونی پر دیا جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، جھوک سیال ، ۱۳). **۲. ساون کے مہینے میں کِھلنے والا سرخ رنگ کا پُھول.**

سخت ہو کر نخل مرجان ہو گئے
جم جما کر ساونی کے سب شجر

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۴۰). صحرا میں ہزارہا درخت ساونی کا لگا ہے ساونی کے کِھلنے سے جنگل گُلابی پوش ہوا ہے . (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۳ : ۲۷۹). ایک چمن ساونی کے پُھولوں سے بھرا ہوا تھا ایک چمن گُلِ سیوتی کا تھا. (۱۹۱۴ ، محل خانۂ شاہی ، ۷۵) . **۳. ساون کی پُورن ماشی (ماہِ کامل)** (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ شبدساگر). **۴. ساون کے گیت (جو عموماً جُھولے میں گائے جاتے ہیں).**

جب چمن میں آ گیا مستوں کو ساون کا خیال
ساونی گاتی ہوئی آئی گھٹا برسات کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۶۳). امیر نے موسم کے لحاظ سے بارہ ماسی ، ساونی ملہار وغیرہ گیتوں کی بُنیاد قائم کی. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۹۷).

جُھولے باغوں میں پڑے مست پپیہا بولے
ساونی گاتے ہوئے آئیں گھٹا کے لکے

(۱۹۷۴ ، برگِ خزاں ، ۸۹). **۵. مِٹھائی ، پھل ، ترکاریاں ، میوہ اور**

جُھولے کا سامان جو منگیتر کی طرف سے دلہن کو ساون کے مہینے میں بھیجا جاتا ہے. منگیتر دولہن کے واسطے سُرخ چوڑی اور چوڑیاں اور لکڑی کے باسن رنگین بھیجتے ہیں اور اس کو ساونی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، سعادت دارین ، ۵۳). ساون میں ساونی یعنی جُھولے کے لیے رنگین کھم ریشمی رسے ... آم اندرسے دولھا کی طرف سے بھیجے گئے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سیّد احمد ، ۵۷). [ساون + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کَلْیان (---فت ک ، سک ل) امذ.
(موسیقی) ملہار راگ کی ایک قِسم. اس میں سب تیور ہیں اس میں شامل راگ اور راگنیاں یہ ہیں ... ساونی کلیان ، جیت کلیان. (؟ ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶). [ساونی + کلیان (رک)].

ساوَہ (۱) (فت و) صف.
(کنایۃً) معصومیت.

نین کھری سیس دھوی کھا نلی ساوہ
کرم بندھن جیو بندھیا کھان منورا آوہ

(۱۵۳۳ ، دیوانِ محمود دریائی ، ۲۰). [مقامی].

ساوَہ (۲) (فت و) امذ.
سابَل ، سَبّل ، کدال ، ساوِل. یہ لوہا سخت چیزوں مثل قُفل کنجیوں ، چول ، تیر ، ساوہ ، کَل پیخوں اور پیچدار پیخوں کی ساخت میں بھی کارآمد ہوتا ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۶۰). [ساوِل (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساوی (۱) امذ.
بازوؤں کی ورزش کا ایک آلہ جو بہت وزنی ہوتا ہے. اس کی بہت سی قِسمیں بتائی ہیں ساوی ، آبی ، آتشی جھولہ ، تکونی وغیرہ صرف صفائی سے پھرانا اور چکّر باندھ کر اس کا ہاتھ نِکالنا ہی اس کے فن کا کمال ہے. (۱۹۲۵ ، اِسلامی اکھاڑا ، ۲۰). [مقامی].

ساوی (۲) امث.
خانگی چڑیا. کنجشکِ خانگی یا چڑا چڑیا دیسی یہ سترہ قسم کی ہوتی ہیں کنجشکِ وطنی ، کنجشکِ ساوی ، کنجشکِ سورنگہ. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۵۴). [ہن : ساوہ - سفید (رک) کی تانیث].

ساہ امذ. (الف).
۱. تاجر ، ساہوکار.

قوم میں وہ خوشیاں بیاہوں کی
شہر میں وہ دھومیں ساہوں کی

(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۸).

اب ساہ بڑے کہلاتے ہیں وہ چھوڑے بھری مکّاری
وہ خوانچے سر سے پھینک دیئے اور بنے مہاجن سرکاری

(۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۳۴۹). سو دن چور کے ایک دن ساہ کا. (۱۹۲۹ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۸ / اپریل ، ۳). ۲. دولت مند ، مال دار آسامی جس کا مال چوری کیا گیا ہو.

چور سے کہہ رہے ہیں چوری کر
اور وہ کہہ رہے ہیں ساہ سے جاگ

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۹۳). (ب) صف. ۱. معزز ، بھلا مانس ، شریف آدمی ، غیرت دار. ساہ کے سوائے کم بخت کے دونے. (۱۹۲۱ ، نجم الامثال ، ۲۴۱).

ہیں روپ درشن آس کے چلکے رہے من میں بھرے
ہندی لکھیں اس ساہ کو جاتے ہی جو پل میں پٹے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۹). ۲. کھرا ، دیانت دار.

نہ سنیا کتارا کمر ساہ ہوئے
دوگن چور کون لاب کا لاہ ہوئے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۸۵). ۳. سائیں ، گُرو (ایک اعزاز یا خطاب). راجپوتوں اور سِکھوں کے نام کے ساتھ ٹھاکر رائے اور سنگھ ، ویشنوں کے ساتھ ساہ ، سیٹھ ... گرو ، بھگت ، گرسائیں یا سائیں کہلاتے ہیں (۱۹۳۵ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۱۲۰). [س : سادھ साधु].

--- پَن (---فت پ) امذ.
(سوداگری) اعتبار ، کھرا پن ، بھلمنسائی ، شرافت ، سچائی (فرہنگِ آصفیہ). [ساہ + پَن ، لاحقۂ کیفیت].

--- جوگ (---و مج) امث.
(مہاجنی) شاہ جوگ ، وہ ہنڈی جس کی اصل رقم ، جو شخص ہنڈی لیکر آئے اُسے ادا کر دی جائے جیسے بیئرر چیک جو حامل کو بینک ادا کر دیتا ہے ، وہ ہنڈی جس کا روپیہ آسانی سے مل جائے (ا پ و ، ۷ : ۲۷). [ساہ + جوگ (رک)].

--- کے سَوائے کَم بَخْت کے دُونے کہاوت
ساہوکار تو صرف ایک کے سوائے بناتا ہے ، بدبخت دونے بنانے کی کوشش کرتا ہے اور نقصان اُٹھاتا ہے؛ لالچی شخص کے متعلق کہتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

ساہا امذ.
۱. تَسہالگ ، لگن ، شادی کا دن ؛ شادیوں کا زمانہ. تائی امّاں بڑی بے صبری سے ساہے کا اِنتظار کرنے لگیں. انہوں نے کئی چاندی کے برتن بنوائے ... قِسم قِسم کے زیور تیار کروالیے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۷۵). ۲. وقت ، سماں (فرہنگِ آصفیہ). ۳. (قصّاب) بکری کا نر بچّہ (جامع اللغات). ۴. (مُشاطہ گری) وہ نیک ساعت جس میں شادی بیاہ کرنا مبارک ہو ، ساہا (ا پ و ، ۷ : ۸۲). [رک : سا کھا].

--- چَمَکْنا محاورہ.
کثرت سے شادیاں ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ساہِت (کس ہ) امذ.
ادب ، ادبیات ، عِلم و ادب

کب انمول انوپ رتن
ساہت کے ہم ،
چرنوں میں اس کے بھینٹ کریں گے

(۱۹۷۳ ، پگھلا نیلم ، ۱۸). [پ : साहित्य].

ساہِتی (کس ہ) امذ.
علم معانی ؛ الفاظ کے معنی و مراتب ، عبارت کی شائستگی اور

اس کے ممنوعات کے بیان کرنے کا علم ، علمِ بلاغت. ساہتی ... یہ ایک علم ہے جس میں معلومات بہت زیادہ حاصل ہوتی ہیں . (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۹). [ساہت (رک) + ی ، لاحقہ نسبت].

ساہِتیَہ (کس ہ ، سک ت ، فت ی) صف ؛ امذ.
۱. ادب ، لٹریچر.

پریم کی بات ہو ، ساہتیہ کی بات ہو ، نٹ کلاس
بات ہو کوئی بھی بات ہو وہ کسی سے پیچھے نہیں

(۱۹۴۹ ، نگار خانہ ، ۲۳). لیکھک کو برا کہنا کلا ، ساہتیہ کا اور لیکھک کا گلا گھونٹنا ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). ۲. شرکت ، میل ، ساتھ ، سیھا ؛ رشتہ ، صحبت (ہندی اردو لغت ؛ پلیٹس). [پ : साहित्य].

ساہِر (کس ہ) صف.
شب بیدار ، راتوں کو جاگنے والا ، بہت کم سونے والا.

بخت بیدار ہے وہی عاشق
روز و شب جس کی چشم ساہر ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۴۹). مکتفی کے زمانے میں ایک مشہور طبیب تھا جس کی ساری زندگی تلاشِ علوم میں گزری. اسے ساہر اس لئے کہتے تھے کہ یہ رات کو بہت کم سوتا تھا. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۵۰۲). [ع].

ساہَرَہ (فت ہ ، ر) امذ.
زمین ، ہموار زمین ، میدان.

پس اسی دم اہلِ محشر خاص و عام
در زمین ساہرہ ہونگے تمام

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۳۰). اصحابِ فترات اور چھوٹے بچے اور دیوانین اور سڑی لوگ ایک حصہ زمین میں جمع کئے جاویں گے (اوس زمین کو ساہرہ کہتے ہیں). (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۱۲). [ع].

ساہِری (کس ہ) امذ ؛ صف (قدیم).
شب بیداری ، رت جگائی.

ساہوری پیو کے ناہیں کوے
پیو کا کوئی ساہری پاس

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ستمبر ، ۶۰)). [ساہر (رک) + ی ، لاحقہ نسبت].

ساہَس (فت ہ) امث.
۱. ہمت ، جرات ، دلیری ، بہادری ، حوصلہ. سب راجا کی مضبوطی اور ساہس پر دھن دھن کرنے لگے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۱۷). آپ میں اننت شکت اور اننت ساہس ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۲۷۲). ۲. ظلم ، سینہ زوری ؛ حملہ ، جرم ؛ زنا بالجبر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. خودکشی (پلیٹس). ۴. بد مزاجی ؛ کرختگی ؛ نفرت ، حقارت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۵. دلاسا ، تسلی ، ڈھارس (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : साहस].

ساہَسِی (فت ہ ، کس س) صف.
صاحبِ ہمت ؛ ثابت قدم ، مستقل مزاج. ہر دیشا میں نمسکار ہے کیونکہ آپ سب دیشاؤں میں موجود ہیں جو ویریہ دان ہوتے ہیں ولے ساہسی نہیں ہوتے ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۲۷۲). [س : साहसी].

---ہونا ف ل.
ظالم ہونا ؛ بہادر ہونا ؛ گستاخ ہونا (جامع اللغات).

ساہِل (کس ہ) امث.
خارپشت ، سیہہ (پلیٹس). [رک : ساہی].

ساہُل (ضم ہ) امث ؛ = ساہول.
پتسال ، مدور لوہے کا ٹکڑا جس میں ڈوری باندھ کر معمار دیوار کی کجی یا زمین کی ہمواری معلوم کرتے ہیں. اگر ساہل اس کے سر سے ڈالا جائے تو وہ اس نے کی چاروں طرف کو چھو سکے اور نل کی اس وضع کو عمود علی الافق کہتے ہیں. (۱۸۶۷ ، بحرِ حکمت ، ۱۲). جس جانب ساہل جھکے گا وہ رخ نیچا ہو گا اور اس کے مقابل جانب بلندی ہوگی. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۲۱۳). [رک : ساہول].

ساہِلا (کس ہ) امذ.
ایک خار دار درخت. کنویں پر جہاں ساہلا اور نیم کے درخت ہیں وہ آتا ہے اور ہتھیلیاں جوڑ کر مجھ سے پانی مانگتا ہے. (۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، خالد ، ۱۶). [مقامی].

ساہِن (کس ہ) صف.
بہادر ، دلیر ، شجیع.

جہاں چت لا ، تہاں دیکھ لے خدا
وہی ساہن سُہا ، تین لوک بھرپور ہے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۸).

ساہُو (۱) (و مع) صف ؛ امذ.
۱. خیر خواہ ، مربی ، پشت پناہ ، دوست ، محسن.

ہے حسن دھن تمہارا رکھنا جتن تمہیں خود
نہیں تو یہ دھن چرانے کوئی ساہو چور ہوئے گا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱). ۲. سوداگر ، مہاجن ، سیٹھ ، روپیہ قرض دینے والا. اس نے بنئے سے فریب کیا اور کہنے لگا کہ کیوں ساہو جی اگر سچل کھیلتے ہو تو البتہ آج پانچ سو روپئے دینے آتے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۰). یہی کیفیت سرکاری تعلقداروں کی تھی جو ساہوؤں اور شقداروں کی معرفت انتظام کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، فرہنگِ عثمانیہ ، ۱۳۵). ۳. قابلِ احترام ، دیانت دار ، نیک نام (پلیٹس). [س : سادھر : साधु].

---بنئے وہ بھی ساہ کہاوت.
جو اصل قیمت پر بیچے وہ بھی سوداگر ہے ، مال روکے رکھنے سے قیمتِ خرید پر بیچنا بہتر ہے (جامع الامثال).

---بھی نہ جائیں گوں سے جائیں کہاوت.
ساہوکار جو کچھ کرتا ہے کسی خاص مطلب کے لیے کرتا ہے

اگر دریا میں بہہ جائے تو اس میں بھی اس کا کوئی مطلب ہو گا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---پَن (---فت پ) امذ.
ساہوکار ہونے کی حالت یا پیشہ ، ساکھ (ماخوذ: جامع اللغات).
[ساہو + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---کار امذ.
۱. دولت مند ، مالدار ، سرمایہ دار.

لاکھ بندوق رات کو چھوٹے
کوٹھی پر ساہوکار کی پھوٹے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۰).

جس سے جھوٹے ہوتے ہیں ہم دس بار
چوٹا وہ کہے ہے ساہوکار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۲). چوروں پر رحم کرنا ساہوکاروں کی جان پر بلا ڈھانا ... عین عدل ہے. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۳۳). اگر چور کا شریک ساہوکار سے مل جائے تو اُسے کیا کہنا چاہئے ایماندار یا بے ایمان. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۲۱).

ہے کوئی جو ساہوکار بنے
ہے کوئی جو دیون ہار بنے

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۱). **۲. قرض خواہ ، مہاجن ، سودی روپیہ دینے والا.**

دیوالی کے دن الغرض ساہوکار
نہ اک حبہ دیویں کسی کو ادھار

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۱). زید ایک ساہوکار ہے ایسے وقت پر کہ جب بازار بہت چڑھا ہوا ہے کچھ قرض مانگتا ہے. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۱۳). **۳. ایماندار ، خوش معاملہ ، معتبر، دوست.**

دل چورایا ہے انہیں نے کل ہمارا یا نہیں
کِس طرح پھر آج ساہوکار آنکھیں ہوگئیں

(۱۹۱۳ ، دیوانِ پروین ، ۱۰۳). [ساہو + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کار کو کِسان ، بالَک کو مَسان کہاوت.
جس طرح بچے کو مسان آہستہ آہستہ دبلا کر دیتا ہے اور آخر میں مار دیتا ہے اسی طرح ساہوکار کو کسان نقصان پہنچاتا ہے (جامع الامثال).

---کارا / کارَہ (---فت ر) امذ.
۱. لین دین کی جگہ ، منڈی ، صرّافہ ، اِسٹاک ایکسچینج. بہت سی کفالتوں کو لندن کے ساہوکارے کے بازار میں کوئی جگہ نہیں ملتی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۲۰). فلورنس میں ... اٹلی کے ساہوکارے کا کاروبار ہوتا تھا. (۱۹۳۶ ، معاشیاتِ قومی ، ۳۳). **۲. قرضے پر رقم دینے کا کاروبار ، لین دین ، روپے کی تجارت.** تھوڑا بہت روپیہ جو ملک میں ہے وہ بھی ساہوکارے پر لگا ہوا ہے. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۲). **۳. تاجر ، سیٹھ ، مہاجن ، سودی لین دین کرنے والے.** تمام کاسگنج کا ساہوکارہ اور زمیندارہ واسطے نذر دینے اسلام خان کے آئے . (۱۸۳۰ ، وقائع خاندانِ بنگش ، ۹۲). [ساہو + کار (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---کارانَہ (---فت ن) صف.
ساہوکارے کا ، ساہوکاری ، سودی لین دین پر مشتمل ، ہنڈی کا کاروبار. میں سمجھتا ... وہ نظام جاگیردارانہ استبداد، ساہوکارانہ استحصال اور سرمایہ دارانہ آمریت پر مبنی تھا. (۱۹۴۰ ، آتش چنار ، ۹۴۴). [ساہو + کار (رک) + انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت].

---کاروں کی سَبھا امذ.
صرّاف اور مہاجنوں کی انجمن (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---کاری امث.
۱. لین دین ، (خصوصیت سے روپے پیسے کا) کاروبار ، ہنڈی کا کاروبار. کاغذ زر جس کو ہندوستانی زبان میں ہنڈی کہتے ہیں اس کے قواعد اور قانون کو ساہوکاری کہتے ہیں . (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۴۴). ان کے افلاس کی ذمہ داری ہندو کی ساہوکاری اور سرمایہ داری پر عائد ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۵). ناگری خط جو خاص کر ساہوکاری اور تجارتی ضروریات کے لئے استعمال ہوتا ہے. (۱۹۷۶ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۱۳). **۲. کھرا پن ، دیانت داری ، ایمانداری** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [ساہو + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاری گَدّی (---فت گ ، شد د) امث.
ساہوکار کے بیٹھنے کی جگہ ، تھڑا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).
[ساہوکاری + گدی (رک)].

---کارے کا کاروبار امذ.
سودی لین دین؛ ساہوکارا. فلورنس میں تمام اِٹلی کے ساہوکارے کا کاروبار ہوتا تھا اور شہر میں اَسی (۸۰) بینک تھے. (۱۹۳۶ ، معاشیاتِ قومی ، ۳۳).

ساہو (۲) (و مع) امث.
رک : ساس . غلط تلفظ کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی حروف بھی تبدیل ہو جاتے ہیں ... جیسے لفظ ساس جس کو مارواڑ میں ساسو بھی اِستعمال کرتے ہیں لفظ ساہو میں تبدیل ہو جاتا ہے. (۱۹۴۰ ، جائزہ زبان اردو ، ۱ : ۲۴۹). [ساسو (رک) کا محرف].

ساہو کُتّا (و مع ، ضم ک ، شد ت) امذ.
وہ کُتا جس کی پیٹھ پر بال نہیں ہوتے (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [مقامی].

ساہول (و مع) امث.
ساول ، ساقول ، شاقول. تجربہ کر کے دیکھو ... ایک ساہول کو آویزاں کریں تو وہ خط عمود میں زمین پر گرتا ہے. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۵۴). ساہول اگر درمیانی خط پر ہے تو زمین ہموار ہو گی اور جس جانب ساہول جھکے گا وہ رُخ نیچا ہو گا (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ)، ۲۱۴). [شاقول (رک) کا محرف].

ساہی (۱) امث.
رک : سیہی ، سیہ. اِس قدر تیر اُس پر مارے کہ اس کا بدن مثل ساہی کے ہو گیا . (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۱۲). بعض کے

جسم پر بجائے بالوں کے موٹے خار ہوتے ہیں مثلاً ساہی ۔ (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۸)۔ [سیہی (رک) کا محرّف]۔

--- کا کانٹا پڑھوانا محاورہ۔

جادو ٹونا کروانا (روایت ہے کہ سیہہ کا کانٹا اگر کسی گھر میں ڈال دیا جائے تو اس گھر کے مکینوں میں نفاق پیدا ہوجاتا ہے)۔ ساہی کا کانٹا یسٓین پڑھوا کے قرآن میں رکھوا دیا ، ہزاروں ٹونے ٹوٹکے گنڈے تعویذ کئے مگر سب باتیں منطق کے خلاف تھیں۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۹ : ۹)۔

ساہی کی آنت امث۔

(مجازاً) بہت زیادہ طُول طویل ۔ ان ہیچ قیمت چیزوں سے تاریخی معلومات ساہی کی آنت ہو جائے گی ۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۹ : ۱۰)۔

ساہی (۲) امذ۔

۱. ساہو ، شاہ جی۔

اقبالِ کوتاہی ہیں یہ لاہی و ساہی
اخلاص سے گو بیعتِ رضواں نہ نباہی

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۶۲)۔ **۲. (مجازاً) غافل ، بے خبر ، بھولا۔**

ہے رعایا پہ منحصر شاہی
اس کے حق سے رہو نہ تم ساہی

(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۱۹)۔ [ع]۔

سائبان (کس ء) امذ۔

۱. بارش اور دھوپ کے اثر سے بچانے کے لیے (خصوصیت سے آہنی چادروں کا) چھجّہ۔

تب اس کی کھرگ پر لکھیا بس فلک
کھڑے سائبان رہو ظفر کے ملک

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۳)۔

کیا غم ہے اس کوں گرمیٔ خورشیدِ حشر سوں
بختِ سیاہ جس کے سر اوپر ہے سائبان

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۹)۔ نسبتِ تعمیرِ سائبان و دکان و بقیہ عمارت متعلق مسجد کے جہاں تک مجھ سے ہو سکے بدل و جان کوشش کو موجود ہوں۔ (۱۸۷۶ ، مکاتیبِ سرسید ، ۱۳۲)۔ اس سائبان کے بعد یا اس سے بالکل ملے ہوئے ایک یا دودالان بنے ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۶۵)۔

شب کو ہوتا ہے گھنے جنگل میں جب بارش کا زور
سائباں بھیگی ہوئی راتوں میں جب کرتا ہے شور

(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۲۱۹)۔ **۲. کھیتوں ، باغات وغیرہ میں پودوں، درختوں کو دھوپ کی تمازت سے بچانے والا گھاس پھوس کا چھپر، اُسارا.** کھیتوں پر سائبان یا باڑہ کا نہ ہونا بھی بڑی خرابی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند ، ۱ : ۳۵۰)۔ **۳. خیمے وغیرہ کے سامنے کپڑے یا بانات وغیرہ کا شمگیرا ، شامیانہ .** دیوانِ عام میں جو سائبان کھچا ہے سو زربفت کا ہے۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۱)۔ ان کے سائبان پردے قناتیں اور تنبو بنتے ہیں ۔ (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۸۷)۔ خیمے لگائے گئے اور سائبان تانے گئے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۷ : ۱۵۰)۔ سائبان بیضاوی شکل کا اور ایک گز بلند ہوتا ہے اس کا دستہ بلکل چتر کے مشابہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۸۳)۔ **۴. (مجازاً) سہارا ، امان ، پناہ ۔** خُدا کی عبادت تحمل و قناعت سے عجز کا سائبان لگاکے عبادت کُنندہ بغیر اُمید و خوف کے عبادت کرے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۳)۔ اُن کی بھگتی واسطے دُور کرنے دھوپ جنم اور مرن کے دیگر اشخاص کو مثل سائبان کے ہو گئی۔ (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۸۷)۔

جُز خدا کیا جانے کوئی قدرِ جاہِ مصطفیٰ
عرش ہے اک سائبانِ بارگہِ مصطفیٰ

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۴)۔ روس ... کے کردار نے بھارت کو ایک بار ایسا سائبان مہیا کر دیا جس نے اُسے مشرقی پاکستان پر کامیاب حملہ کرنے کے لئے مکمل تحفظ مہیا کر دیا ۔ (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۰۹)۔ [سایبان (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

--- بن جانا محاورہ۔

معاون و مددگار بن جانا ، محافظ و نگران ہو جانا ، پناہ گاہ بن جانا۔

ایک دن سر پر ہمارے سائباں بن جائے گی
یہ زمیں آخر زمیں سے آسماں بن جائے گی

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۲۱۷)۔

--- تاننا ف م ؛ محاورہ۔

رک : سائبان ڈالنا. عشق نے میرے سر پر یہ کیسے سائبان تان رکھے ہیں۔ (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۲۵۱)۔

--- ڈالنا ف م ؛ محاورہ۔

چھپّر چھانا ، سایے کے لیے چھتر بنانا ، سایہ کرنا، چھت ڈالنا ۔ جست کی چادر کی نسبت تصدّق حسین شبہ ڈال گئے ہیں اس لئے مجھے جست کے سائبان ڈالنے میں تردد ہے۔ (۱۸۹۶ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۲۷)۔

--- کرنا محاورہ۔

سایہ دینے والا بنانا. تم احسان مانو اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں ، ترجمہ قرآن مجید ، ۱۵)۔

--- کھینچنا محاورہ۔

سائبان تاننا ، سائبان ڈالنا ، سایہ کرنا۔

دُھوپ میں کیا ہے پئیں ہم اے فلک
سائبانِ ابرِ عالم گیر کھینچ

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۲۵۲)۔

--- ہو جانا ف م ؛ محاورہ۔

۱. آرام دہ ہونا ، پناہ گاہ ہونا۔

اب جارج امپرر پہ یارب رہے سلامت
اس کا کرم ہمیشہ ہو سائباں ہمارا

(۱۹۱۹ ، گلزار بادشاہ ، ۱۳۶)۔ **۲. سایہ فگن ہونا۔**

وہ فرنگن سر پہ جب رکھ لے گی انگریزی کلاہ
زینتِ محرابِ ابرو سائباں ہو جائے گا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۹)۔

سائبہ (کس ء، فت ب) امذ.
بیل، سانڈ یا وہ مویشی جو بُتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور انہیں بہت متبرک جانا جاتا ہے۔ نہیں ٹھہرایا اللہ نے بحیرہ اور سائبہ اور نہ وصیلہ نہ حامی لیکن کافر باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ (۱۷۹۰، ترجمۂ قرآن الحکیم، شاہ عبدالقادر، ۱۱۳). خدا نے نہ تو بحیرہ کچھ بنایا ہے اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام بلکہ کافر خُدا پر جھُوٹ افترا کرتے ہیں۔ (۱۹۰۰، ترجمۂ قرآن مجید، فتح محمد جالندھری، ۱۲۷). اللہ نے نہیں ٹھہرایا ہے (مشروع نہیں کیا ہے) بحیرہ، سائبہ وصیلہ حام میں سے کوئی جانور. (۱۹۶۳، کمالین (ترجمہ)، ۲۲). [ع].

سائٹوپلازم (کسِ ء، و مج، کس پ، سک ز) امذ.
(حیاتیات) **سلیٹی رنگ کا گاڑھا دانے دار مادہ جو حیوانی یا نباتاتی جسم کے اندر بُنیادی حیثیت رکھتا ہے۔** پودوں کے خلیوں میں ایک بڑا وسطی ویکیول ہوتا ہے جس کی وجہ سے سائٹو پلازم خلئے کی جھلی کے سات لگ جاتا ہے۔ (۱۹۸۵، جنرل سائنس، ۲۶). [انگ : Cytoplasm].

سائٹوسین (کس ء، و مج، ی مع) امذ.
گندم میں پایا جانے والا ایک مادہ Cytosine سائٹوسین ... گندم کے جرم میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ (۱۹۷۱، جینیات، ۶۹۶). [انگ : Cytosine].

سائڈ (کس ء) امث.
جانب، گوشہ، پہلو، طرف. اس کے ایک سائڈ ایک پنجرہ رکھا ہوا ہے۔ (۱۹۸۶، قطب نما، ۱۹). [انگ : Side].

---بزنس (--- کس ب، سک ز، کس ن) امذ.
کل وقتی کام کے ساتھ ذیلی کام، تجارت یا کاروبار، جز وقتی کاروبار. قافلہ کے ساتھ چھوٹے سائڈ بزنس کے طور پر بیدانہ، انار، پٹاری کے انگور ... میوہ جات پار کر لاتے۔ (۱۹۸۶، آئینہ، ۱۱۱). [انگ : Side-Bussiness].

---بورڈ (---و مج، سک ر) امذ.
(باورچی خانہ یا کھانے کے کمرے میں) **برتن وغیرہ رکھنے کی چھوٹی الماری.** کھانے کے کمرے میں بہت چیزوں کی ضرورت نہیں ہے میز اچھی نفیس ہونا چاہئے اور سائڈ بورڈ شیفینر اور دو چار تصویریں بھی۔ (۱۸۸۱، رسالہ تہذیب الاخلاق، ۲ : ۱۳۸). سائڈ بورڈ پر ٹھنڈے گوشت مُختلف طریقوں سے سجے ہوتے تھے۔ (۱۹۶۱، سات سمندر پار، ۱۷۰). [انگ : Side -Board].

---چین (---ی مج) امث.
ضمنی شاخ، ذیلی سلسلہ. وہ مادے دوران نخول پھپھوند حاصل کر کے تحویل مادوں کی سائڈ چین میں تبدیلیاں کر دیتا ہے۔ (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۳۶۳). [انگ : Side-Chain].

---روڈ (---و مج) امذ.
شاہراہ کے ساتھ ایک چھوٹی سڑک جس پر عموماً دو رخی ٹریفک کی اجازت ہوتی ہے، سروس روڈ. بابا آہستہ آہستہ سائڈ روڈ پر ان کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا. (۱۹۸۸، افکار، کراچی، نومبر، ۵۶). [انگ : Side-Road].

---رُوم (---و مع) امذ.
ڈیوڑھی، چھوٹا کمرہ. پچھلے برآمدے کے سائڈ رُوم میں کھڑکی کے پاس تخت پر چڑھی بیٹھی ہیں۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۳۵۸). [انگ : Side-Room].

---کار امذ.
موٹر سائیکل کے ساتھ برابر میں تیسرے پہیے پر جڑی ہوئی گاڑی. ان کے پاس موٹر سائیکلیں ہیں جن میں سائڈ کار کی جگہ ایک چلتی پھرتی موٹر والوں کی ڈسپنسری ہے۔ (۱۹۲۸، خطوط محمدعلی، ۱۸۷). [انگ : Side-Car].

---واک امذ.
فٹ پاتھ. امریکہ میں فٹ پاتھ کو سائڈ واک کہا جاتا ہے۔ (۱۹۸۸، افکار، کراچی، نومبر، ۵۹). [انگ : Side-Walk].

---ہیرو (---ی مع، و مج) امذ.
ہیرو کے مرکزی کردار کے ساتھ ایک ضمنی کردار، ولن. مسافر تو مشکوک کردار کا سائڈ ہیرو بلکہ ولن سمجھا جاتا ہے۔ (۱۹۷۵، بسلامتِ روی، ۷۱). [انگ : Side-Hero].

سائڈنگ (کس ء، ڈ، غنہ) امذ.
ریل کی بغلی پٹری. اُن سے ملا اور اپنے ڈبوں کو علیحدہ کرا کر ایک طرف قیام کیا اپنے سائڈنگ پر خاص گاڑیوں میں مُقیم رہا. (۱۹۱۳، سیرِ پنجاب، ۸۹). سائڈ کا مُشتق سائڈنگ ریل کی بغلی پٹری کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے۔ (۱۹۵۵، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۳۶۴). [انگ : Siding].

سائر(۱) (کس ء). (الف) صف ؛ م ف.
۱. **جُملہ، کُل، تمام، ہمہ، کافہ، جمیع.**

ذرّہ ذرّہ ہو کو توں ظاہر ہوا
اپنی پیدائی میں توں سائر ہوا

(۱۶۷۸، قربی، متفرقات، ۵۹). کُل کائنات اور سائر مخلوقات حضرت کے دودھ پلانے اور پرورش واسطے راغب ہوئے تھے. (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۷۷). سائر علما کے نزد یک جب تک آفتاب صاف و سفید ہے عصر کا مختار وقت ہے. (۱۸۹۶، تحفۃ السعادۃ، ۳۹). ۲. **باقی، بچا ہوا، بقیہ.** امام مالک ... فرماتے ہیں کہ فضل نماز مسجد مدینہ سائر ساجد پر یہ تعداد ہزار ہے۔ (۱۸۴۵، احوال الانبیاء، ۲ : ۱۱۷). ۳. **سیر کرنے والا، گردش کرنے والا، پھرنے والا، گرداں؛ جسے قرار نہ ہو، سیلانی.**

سیرِ جنّت کا ہے اُن کو لُطف حاصل زاہدو
سائر باغِ جناں ہیں رہروانِ کُوے دوست

(۱۸۵۹، دفترِ بے مثال، ۵۵).

ہے سائر فی المنام شاعر
پرچھائیں کو شخص دوست سمجھے

(۱۹۶۳، کلکِ موج، ۳۱). (ب) امث. **چُنگی، محصول، جو شہروں کے دروازوں پر لیا جاتا ہے.**

طلب جمع کی اُس نے ہر سال کی
نشان کر دی سب سائر اور نال کی
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۸۷).
جو سائر کے ناکے تھے واں ناکیدار
بٹھائے محاسب اسی ہوشیار
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۶۲).
اب تو مُجھ کو بھی مناسب ہے کہ پٹواری بنوں
یار کو شوقِ حسابِ مال و سائر ہو گیا
(۱۹۲۱ ، اکبر، ک، ۱ : ۳۰۰). بازگشت محصول سائر جو آبکاری چنگی ... کے مماثل تھا.(۱۹۳۴، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری، ۲۶). (ج) امذ. **شیطان کا لشکر.** شیطان کے دو لشکر ہیں ایک طائر اور ایک سائر لشکرِ طائر کی حرکت کا نام وسواس ہے اور سائر کی حرکت کا نام شہوت .(۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۹۷). [ع : (س ی ر)].

ـــُ النّاس (ـــ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ن) امذ.
عوام ، جمھور ، تمام مخلوق. پس ذاتِ رفیع الدرجات حضرت رحمت ہی واسطے مومنوں کے بالفعل اور سائرالنّاس کے بالقوہ یا واسطے مومنوں کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۶). خُدا تعالیٰ جس کو سلطنت دیتا ہے وہ اور سائرالنّاس سے سرفراز و مُمتاز ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۹۸). [سائر + رک : ال (۱) + ناس (رک)].

ـــِ جِہات (ـــ کس ج) امذ.
مُختلف قِسم کے محصولات ، چُنگی. اراضی مزروعی پر ازراہِ ربع جو قرار پاتا ہے اس کو مال کہتے ہیں اور انواعِ گزیدہ محترفہ سے جو حاصل ہوتا ہے اس کو جہات کہتے ہیں اور باقی کو سائر جہات. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۵۶). سائر جہات کے بعض حصّوں میں نقدی رقم وصول کی جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۷۳). [سائِر + جہات (رک)].

ـــ خَرچ (ـــ فت خ ، سک ر) امذ.
جاری اخراجات ، عارضی اور غیرمعمولی متفرق خرچ ، مالگزاری کے اخراجات. ایک جانب کو فوطہ دار تحویلدار بگڑے مہاجنی سر پر باندھے نیمہ گلے میں پہنے ... سائر خرچ کا حساب دیکھ رہے ہیں. (۱۸۸۳ ، کوچکِ باختر ، ۶۲). [سائِر + خرچ (رک)].

ـــِ دار امذ.
چُنگی کا محافظ. پھر حاضری مُلازمان ... و سائر داران و ناکہ داران محال مذکور کی لی گئی. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۳ : ۱۱). [سائِر + فـ : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ فِی الْمَنام (ـــ کس ف ، غم ی ، ا ، سک ل ، فت م) امذ.
نیند کی حالت میں سیر کرنے والا ، خواب میں سیر کرنے والا . کبھی اُس کے خُون کا جوش اسے آدھی رات کو خواب سے بیدار کر کے باہر لے جاتا اور ایک سائر فی المنام شاعر کی طرح جو فضائے لامتناہی کی سیر کر رہا ہو.(۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۲۹).

ہے کہ ا سائر فی المنام شاعر
پرچھائیں کو شخص دوست سمجھے
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۳۱). [سائر + فی (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + منام (رک)].

ـــ و دائِر (ـــ و مج ، کس ء) صف.
رائج ، جاری ، موجود. ایشور دونوں میں سائر و دائر ہے.(۱۹۱۰. پُھول ، اگست ، ۵۳). [سائر + و (حرف عطف) + دائر (رک)].

سائِرَن (کس ء ، فت ر) امذ.
گُھگُو ، بھونپو.
سائرن کے راگ ہوں تو فرشتوں کے گیت ہوں
افسوں کی راہ سے درِ اعجاز وا رہے
(۱۹۰۷ ، مخزن ، جون ، ۷۰). جب ٹرین لاہور کے اسٹیشن پر پہنچی تو خطرے کے سائرن بج رہے تھے . (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۰۹). [انگ : Siren].

سائِز (کس ء) امذ.
۱. **(کسی چیز کی) لمبائی چوڑائی ، حجم ، ضخامت ، جسامت.** گلٹی کے سائز میں اور درد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے. (۱۹۴۷، حرفِ آشنا ، ۱۱۵). الیکٹران ہر قِسم کے اور ہر سائز کے مداروں میں گردش نہیں کرتے . (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۳۱).
۲. **ناپ ، پیمائش.** سائز ناپ یا نمبر کے لئے آتا ہے جیسے ٹوپی ، جُوتوں یا کپڑوں کا سائز. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۷). کیا سائز ہے؟ ہمیں پہلی دفعہ پتہ چلا کہ سوئٹر خریدنے سے پہلے اُس کا سائز معلوم ہونا چاہیے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۶۷). عموماً یہی سوچا جاتا ہے کہ اس سائز اور اس نمبر کے آدمی ہمیشہ کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق سوچتے رہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۱۷). [انگ : Size].

سائِس (۱) (کس ء) امذ ؛ ــ سائیس.
گھوڑوں کا نگہبان ، گھوڑوں کی دیکھ بھال اور پرورش کرنے والا ، گھوڑا گاڑی چلانے والا. شاہی اصطبل کے سائس ، سلوتری اور مُلازم دوڑے دوڑے آئے .(۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۷). [ف ؛ ع].

سائِس (۲) (کس ء) صف ؛ امذ.
سیاست کرنے والا گورنر ؛ منیجر (اسٹین گاس ؛ لغاتِ کشوری ؛ لُغاتِ پیرا). [ع].

سائِغ (کس ء) صف ؛ امث.
ہضم ہونے والا ، ہاضم ادویہ ؛ خوش ذائقہ ، مزیدار ؛ گوارا. بہتر یہ ہے کہ فعال اجزا کے نام سب سے پہلے لکھے جائیں اور ازاں بعد مصلح وغیرہ کے نام اور بدرقہ یا سائغ سب سے آخر میں لکھنا چاہیے .(۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۶). [ف].

سائِفَن (کس ء ، فت ف) امذ ؛ امث ؛ ــ سائیفن.
۱. **ٹیڑھی نلکی جس کے ذریعے پانی کسی اونچے برتن سے دوسرے برتن میں گِراتے ہیں** (ماخوذ : علمی اردو لغت). ۲. **ہوا کھینچنے والا آلہ ، بادکش؛ (مجازاً) گلبھڑے.** مجھر کے سرے

شِکم کے آخری کنارے پر ایک سائفن یا ہوا کش نلکہ رکھتے ہیں جس کی مدد سے آکسیجن فضا سے کھینچ کر آخری سانس سوراخ تک پہنچائی جا سکتی ہے. (۱۹٦۷ ، بُنیادی حشریات ، ٦٦). [انگ : Syphon].

سائِق (کسر ء) امذ.
۱. **کوچوان ؛ گاڑی چلانے والا ؛ جانور کی لگام پکڑ کر آگے آگے چلنے والا**. اگر مقتول جانور پر پایا گیا اور اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ہے یا کھینچنے والا ہے تو اس کی دیت سائق یا قائد یا راکب کے عاقلہ پر ہو گی. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۲۲). ۲. **(مجازاً) قائد ، رہنما ، سالار ؛ باصلاحیت ، محترم ، بزرگ**. پس وہ انسان کے حق میں بڑا عُمدہ سائق ہے. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۴۴۴). حجّاج سائق سپاہ کے عہدے پر مامور ہو گیا. (۱۹۱۸ ، جلال العینین ، ۳۴۷).

مہرِ مُنیر و ماہِ مُنوّر
سابق و سائق سیّد و سرور

(۱۹۷٦ ، حمطایا ، ۱۰۱). [ع : (س و ق)].

سائِکالوجی (کسر ء ، و مج) امث ؛ سہ سائیکالوجی.
اِنسان کی فطرت اور سرشت کی خصوصیات کا علم ، نفسیات ، عِلمُ النّفس. اس میں ذاتیتِ وطنی ہے ایک مخصوص رُوح ہے اس کی عجیب و غریب سائکالوجی ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۸۳). سائیکی (Psyche) ... سے نفسیات کے لیے سائکالوجی (Psychology) کی اِصطلاح نکلی ہے. (۱۹٦۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۲۵). [انگ : Psychology].

سائِکِل (کسر ء ، کسر ک) امث ؛ امذ.
دو پہیوں کی گاڑی جس پر بیٹھ کر پانوں سے چلاتے ہیں ، پیر گاڑی (بائیسکل کا مُخفّف). اگر ایک سائکل سوار ۱۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ۵ گز نیم قطر کا قوس بناتا ہوا مُڑتا ہے تو مرکزِ قوس کی سمت اس کا اسراع کیا ہو گا؟ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۴۷۵). [انگ : Cycle].

--- ساز امذ.
سائکل بنانے والا. گھڑی بگڑ جائے تو گھڑی ساز کے شتر غمزہ اور سائکل خراب ہو جائے تو سائکل ساز کے نخروں کا ممنون ہونا پڑتا ہے. (۱۹۳۴ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۹۵). [سائکل + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

سائکلواِسٹائِل (کسر ء ، سک ک ، و مج ، کس ا ، سک س ، کسر ء) امذ.
سائکلو اِسٹائلنگ مشین سے کوئی تحریر چھاپنا . یہ پمفلٹ اردو میں سائکلو اِسٹائل کیا گیا تھا. (جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۰۸ : ۱۱). [انگ : Cyclostyle].

سائکلون (کسر ء ، سک ک ، و مج) امذ.
سمندری ہواؤں کا طوفان. سائکلون کی آمد مرطوب موسم اور مخالف سائکلون کی آمد خُشک موسم کی خبر دیتی ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹۱). [انگ : Cyclone].

سائکلونی (کسر ء ، سک ک ، و مج) صف.
سائکلون سے منسوب یا متعلق ، سمندری طوفان. مشرق ایشیا کے معتدل علاقوں میں وقتاً فوقتاً سائکلونی طُوفان آتے رہتے ہیں. (۱۹۵۴ ، خِطّے اور ان کے وسائل ، ۸۱). [سائکلون + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

سائکیاٹری (کسر ء ، ی مخت ، سک ٹ) صف.
دماغی علاج بذریعۂ نفسیات. سائکیاٹری دماغ کے طبّی معالجے کے مفہوم میں مُستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۲). [انگ : Psychiatry].

سائِل (۱) (کسر ء) امذ ؛ سہ سایل.
۱. **دریافت کرنے والا ، پُوچھنے والا (کسی عِلمی مسئلے یا معالجے کے بارے میں)**.

اِتنے سائل تھے قبیلے میں بنی طَے کے کہاں
جمع اس کے درِ دولت پہ ہے سارا عالم

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۴). سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا مجیب اس باب میں سائل سے زیادہ واقف ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۱٦). درس جاری تھا - طالبِ علم بیٹھے تھے کہ ایک سائل وہاں آیا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۱۰). ۲. **(مجازاً) بھکاری ، گداگر ، حاجتمند**.

ہر پھرولی ترے کن آتا ہے جیوں کہ سائل
تیرے مٹھے بیاں کا جب سے پڑا ہے چسکا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲).

ناشکیبی سے گئی ناموسِ فقر
عاقبت بوسے کا میں سائل ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۹). ایک بدمعاش سائل نے اپنے کو قرضدار ظاہر کر کے ایک بزرگ سے دو دینار حاصل کیے - (۱۸۸٦ ، حیاتِ سعدی ، ۸۵). عداوت سے مراد وہ عداوت ہے جو عموماً ہر ایک بخیل کو سائل سے ہوتی ہے. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۲۳). خود اچھے سے اچھا کھا لینے کے بعد بھی جب کوئی سائل سوال کرتا ہے تو اُسے باسی ہی بچا کھچا دیا جاتا ہے. (۱۹۷٦ ، مرحبا الحاج ، ۳۹). ۳. **طالب ، خواہاں ، آرزو مند**.

کرنا حقارتِ بزرگاں   ہور سایلاں جھڑکے اگر

(۱٦۳۵ ، تحفۃ النصائح (ترجمہ) ، ۱۳۵).

بھیک دے کاسۂ سرہات لیے پھرتا ہوں
آستانے پہ ترے شوق کے ہو کر سائل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰٦).

دور حسنِ یار نے عالم دکھایا کال کا
سینکڑوں عاشق ہیں سائل ایک دانہ خال کا

(۱۸۱٦ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۱).

نہ رکھ محروم نقدِ دید ، دم بھر کے مُسافر کو
سوالِ آخری تو رد نہ کر تو آج سائل کا

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۹). وجودِ عشق باز بے تاب ہو گیا اور کلیجہ تھام کر عیدگاہ کی جانب چلنے لگا وہاں کچھ سائل تھے اور کچھ مسئول. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۲). ۴. **(قانون)**

عرضی گزار ، مستغیث ، فریادی. بعد سماعت ... حکم لکھا گیا کہ سائل کا اظہار لیا جاوے. (۱۸۶۴ ، جوہر عقل ، ۷۸). سائلوں نے یہ بھی عرض کیا کہ ... واجد علی شاہ کے ایک لڑکے کو اس شرط پر گدی نشین کر دیا ہے کہ اُسے بہادر شاہ کا وکیل بننا ہوگا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۴۲). عدالت ، اس سائل کو جس کا کوئی وکیل نہ ہو اپنی طرف سے سرکاری وکیل مہیا کر دیتی ہے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۶۶). [ع : (س و ل)].

--- بکف ہونا محاورہ.
دستِ سوال دراز کرنا ، مدد کا طالب ہونا.

سائل بکف ہیں سب وہ سخاوت علی کی ہے
قاتل کو دی اماں وہ مروت علی کی ہے

(۱۷۰۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۳).

--- نواز (--- فت ن) صف.
حاجت پوری کرنے والا ، سوال ردنہ کرنے والا.

انگشت تیرے پنجۂ سائل نواز کی
ہر یک سخا کے دار کی در کی کلید ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۵).

دیکھ اِدھر اے ساقیٔ سائل نواز
لاج رکھ لے میرے ٹوٹے جام کی

(۱۹۲۹ ، فکرِ جمیل ، ۵۳). [سائل + ف : نواز ، نوازختن - نوازنا ، پذیرائی کرنا].

--- ہونا محاورہ.
سوالی ہونا ، طالب ہونا ، حاجت طلب کرنا.

یہ غنچہ لب کو کھول ، ہے خاموش کس لیے
سائل ہیں بلبلیں ، گُلِ رعنا تو دے جواب

(۱۸۸۰ ، سانحۂ دل گیر (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۲)). تا مرگ کسی سے سائل نہ ہوئے نہ دنیا مافیہا کی طرف مائل ہوئے. (۱۹۸۴ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت فکر اور فن ، ۲۶).

سائل (۲) (کسِ ء) صف ؛ امذ ؛ سہ سایل.
محلول ، سیال مادہ ، بہنے والا. گیس کے سائل بنانے کا سب سے بہترین طریقہ تبرید اور دباؤ ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، فروری ، ۱۲۶). کاربونیٹ اور بائی کاربونیٹ میں سائل کی تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۴). [ع : (س ی ل)].

--- مَنفط (--- فت م ، سک ن ، فت ف) امذ ؛ سہ سایل.
ایک کیمیائی محلول جو مصنوعی تیل سے تیار کیا جاتا ہے. سائل منفط ایتھون کے ذریعہ تیار کیا جاتا ہے اکثر نباتیاتی محلولات مختلف طاقتوں کی الکحل کے ذریعہ بنائے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۱). [سائل + منفط (رک)].

سائلات (کسِ ء) امذ ؛ ج سہ سایلات.
سائل (۲) (رک) کی جمع. جس کپڑے میں سائلات کو چھانیں فارسی اس کی لاے بالا اور اردو صاف ہے. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۴۵۸). [سائل + ات ، لاحقۂ جمع].

سائلانہ (کسِ ء ، فت ن) صف ؛ م ف.
سائلوں کا سا ، فقیروں کا سا ، عاجزانہ. اُن سے بھی ہر کھو نے سائلانہ انداز سے کہا تو لیتے آنا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۹۲). ناخواندہ مہمانوں کی آمد سائلانہ تھی مگر صورت سائلانہ نہ تھی. (۱۹۳۶ ، ریاض ، نثرِ ریاض خیرآبادی ، ۳۹). [سائل + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

سائلِنسر (کسِ ء ، کس مج ل ، سک ن ، فت س) صف مذ.
خاموش کرانے والا ، کسی چیز کی آواز کو کم کرنے یا ختم کرنے کا آلہ ؛ گاڑی کا دود کش. سائیلنسر اگر بند ہو گا تو انجن بہت جلدی گرم ہو جائے گا. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر کاری ، ۲۵). ہمارے ہاں موٹرسائیکل بھی تو تفریحاً سائلنسر نکال کر گھاؤں گھاؤں کرتے ہوئے چنگھاڑتے ہوئے گزرتے ہیں. (۱۹۸۲ ، ہند یاترا ، ۲۳۸). [انگ : Silencer].

سائلو (کسِ ء ، و مج) امذ ؛ سہ سائی لو.
بڑے ڈرم یا ظرف جن میں چارہ محفوظ رکھا جاتا ہے. چُونا پتّھر سے پُختہ یا لکڑی کے سائی لو بالائے زمین بھی بنائے جا سکتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۵۲). کئی سائلو گڑھے کی صورت بھی ہوتے ہیں ، جہاں بیلوں کی مدد سے چارہ بھرا جا سکتا ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۲۲۳). [انگ : Silo].

سائِلہ (کسِ ء ، فت ل) امث ؛ سہ سائیلہ.
رقیق یا سیّال شکل میں ، مائع حالت میں ، بہنے والی. شے خالص اور دوسری کسی شے کی آمیزش سے پاک ہوتی ہے رنگ میں سفید اور سخت ہوتی ہے اور بہت زیادہ حرارت پیدا کر کے حالتِ سائلہ اور گیسیہ میں منتقل کی جا سکتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۵). میعہ سائلہ ہر ایک تین ماشہ ... سراب ، مرچ سیاہ ہر ایک ایک ماشہ سب کو باریک پیس چھان کر ہم وزن شہد میں گُوندھ کر رکھیں. (۱۹۳۳ ، حمیاتِ اجامیہ ، ۱۱۴). [سائل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سائِمہ (کسِ ء ، فت م) امذ.
چرنے کے لیے بھیجا ہوا جانور ، خود بخود چرنے والا جانور. اُونٹ اور گائے میں بھی یہ شرط ہے کہ سائمہ ہوں یعنی تمام سال جنگل میں چرتے رہیں اور مالک کو اپنے پاس سے نہ کھلانا پڑے (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل الجدید ، ۱۹۴). [ع].

سائِن (کسِ ء) امذ.
نشان ، علامت ؛ دستخط. سائن نشان علامت یا دستخط کے لئے بول چال میں آتا ہے لیکن اس کے مُرکّبات ... تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰). [انگ : Sign].

--- بورڈ (--- و مج ، سک ر) امذ.
۱. اشتہاری تختہ ، تشہیری بورڈ ، دیوار پر لگانے کا تختہ جس پر اشتہارات چسپاں کیے جاتے ہیں. تُو حجاز میں جا ، یثرب کو دیکھ ... ان کی دیواروں پر راز و نیاز کے سائن بورڈ لگے ہوئے ہیں ان

سے معلوم ہو جائے کہ مقصود کہاں دستیاب ہوتا ہے۔ (۱۹۱۳، انتخابِ توحید، ۱۴)۔ ایجو روڈ پر کئی دواخانے ہیں جن پر ستھرے حرفوں کے سائن بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ (۱۹۲۳، خونی راز، ۱۷۸)۔ دکانوں پر لگے ہوئے سائن بورڈ بالکل اجنبی زبانوں میں لکھے ہوئے نظر آتے تھے۔ (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۱۳۱)۔ ۲۔ (مجازاً) لباس کے ذریعے تشہیر، علامتِ تشہیر۔ ہر روز نئے نئے سائن بورڈ یعنی لباس بدل بدل کر اپنی دوکان کو چمکاتی ہوں۔ (۱۹۳۰، ساغرِ محبت، ۱۱)۔ [انگ : Sign-Board]۔

---کرنا ف م۔

دستخط کرنا۔ ممکن ہے آج ہی کل میں بینک جانا پڑ جائے چیک سائن کرنا پڑ جائے کوئی بھی مشکل آ سکتی ہے۔ (۱۹۸۷، ساتواں پھیرا، ۵۴)۔

سائنٹِسٹ (کس ء، سک ن، کس ٹ، سک س) امذ۔

رک : **سائنس دان**۔ حکما یعنی سائنٹسٹ علانیہ اعتراف کرتے ہیں کہ وہ صرف کیسے کا جواب دے سکتے ہیں۔ (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۵۴)۔ ڈاکٹر وادیا نہ صرف ایک قابل سائنٹسٹ تھا بلکہ ایک لکھ پتی بھی اور ایک بن بیاہا نوجوان بھی۔ (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۳۷)۔ [انگ : Scientist]۔

سائنٹِفِک (کس ء، سک ن، کس ٹ، ف) صف۔

سائنسی، تکنیکی، منطقی، قابلِ فہم۔ ایکو سائنٹفک اور انتظامی تدابیر میں بالتفصیل آگاہی نہیں ہوتی۔ (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۱۲)۔ نواب صاحب سائنٹفک سوسائٹی کے ممبر منتخب ہوئے اور انہوں نے سرسید کے مشن کا کام شروع کر دیا۔ (۱۹۳۴، حیاتِ محسن، ۶۴)۔ انہوں نے خرد افروزی کے لئے سائنٹفک سوچ کے لئے بڑے ذخیرے فراہم کئے۔ (۱۹۸۸، قومی زبان، کراچی، جون، ۳)۔ [انگ : Scientific]۔

---اُصُول (---ضم ا، و مع) امذ۔

سائنسی انداز، تکنیکی طریق، سائنسی طرز، قابلِ فہم، منطقی اُصُول۔ بندوق کے خاروں کی ساخت بہت زیادہ سائنٹفک اُصول پر مبنی ہے۔ (۱۹۳۲، افسرالملک، تفنگِ بافرہنگ، ۱۹۰)۔ آج کی سائنٹفک دُنیا میں ادب اور زبان کا مطالعہ بھی قطعی اور سائنٹفک اُصولوں پر کیا جا رہا ہے۔ (۱۹۵۶، زبان اور علمِ زبان، ۳)۔ [سائنٹفک + اُصُول (رک)]۔

---تَنقِید (---فت ت، سک ن، ی مع) امث۔

معروضی یا غیر جانبدار تنقید، منطقی استدلال پر مبنی تنقید۔ ہڈسن نے سائنٹفک تنقید' سے مراد وہ تنقید لی ہے جو سائنس کی طرح تشریح و تجزیہ تو کرتی ہے مگر فیصلے صادر نہیں کرتی۔ (۱۹۸۳، تنقیدی اور تحقیقی جائزے، ۲۲۷)۔ سائنسی طریقِ کار سے کام لینے کی مدعی ہو اور تعین قدر اور فیصلے کو اپنے دائرہٗ کار سے خارج سمجھے سائنٹفک تنقید کہا جاتا ہے۔ (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۹۸)۔ [سائنٹفک + تنقید (رک)]۔

---طَرِیقَۂ تَحقِیق (---فت ط، ی مع، فت ق، کس اضا، فت مع ت، سک ح، ی مع) امذ۔

منطقی طریقۂ تحقیق، قابلِ فہم اندازِ تحقیق، استدلال پر مبنی چھان بین۔ اس قسم کی تحقیق سے تعلق رکھنے والوں کو سائنٹفک طریقۂ تحقیق استعمال کرنا چاہیئے۔ (۱۹۸۶، اردو میں اُصولِ تحقیق، ۱ : ۷)۔ [سائنٹفک + طریقہ (رک) + تحقیق (رک)]۔

سائِنس (کس ء، سک ن) امذ ؛ امث۔

موجودہ نظام ہیں علم کے تین بڑے صیغوں میں سے ایک بڑا صیغہ جس کا موضوع حقائقِ اشیا کی دریافت اور تعلیم و تربیت ہے تاکہ قوانینِ قدرت تک رہنمائی اور صداقتوں تک رسائی حاصل کی جا سکے، تجرباتی حِکمت، علومِ مادّی کے مجموعے کا نام۔

ادھر سائنس کا پتھراؤ کہتا تھا کوئی دم میں
کیے دیتا ہوں چکناچُور اس شیشے کے گُنبد کو

(۱۸۹۵، مجموعۂ نظمِ بے نظیر، ۸۴)۔

سائنس نے بگاڑ دیا ہے مزاجِ غرب
اب صرف زہرِ حرب سے ہے گا علاجِ غرب

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۴ : ۱۱)۔ وہ آج کے جدید معاشروں کی اس سماجیت سے گہری واقفیت رکھتے ہیں جو سائنس ٹکنالوجی کی پیدا کردہ ہے۔ (۱۹۸۷، حصار، ۱۱)۔ [انگ : Science]۔

---دان امذ۔

سائنس کا جاننے والا، سائنس کا ماہر۔ خُدا سائنس دانوں کو خوش رکھے جنھوں نے برف کی مشین چلا دی ہیں اور گھر بہ گھر برف آسانی سے مِل جاتی ہے۔ (۱۹۱۳، انتخابِ توحید، ۸۱)۔ علمِ کیمیا جس حد تک سائنس دانوں کا مرہونِ منّت ہے، اس کے اندازہ کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے ... کہ یہ پہلا کیمیائی نظریہ صدیوں تک مُسَلّم رہا۔ (۱۹۴۷، جراحیاتِ زہراوی، ۲)۔ ڈیوٹیریئم کو ۱۹۳۲ میں ایک سائنس دان اورلے نے دریافت کیا تھا۔ (۱۹۷۰، جدید طبیعیات، ۱۸۰)۔ [سائنس + ف : دان، دانستن ـ جاننا]۔

---گَھر (---فت گھ) امذ۔

وہ جگہ جہاں سائنسی تحقیقات و تجربات یا ایجادات کی جائیں، سائنسی تجربہ گاہ، معمل۔ سائنس گھروں میں ایجادیں کرنے کے لئے جو لوگ کام کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں بھی مساوی آسائش دی جاتی ہے۔ (۱۹۴۱، آزاد سماج، ۴۷)۔ [سائنس + گھر (رک)]۔

سائِنسی (کس ء، سک ن) صف۔

سائنس (رک) سے متعلق یا منسوب ؛ منطقی، قابلِ فہم۔ ایسی تنقید کو جو سائنس داں کی سی کامل معروضیت ... اور سائنسی طریقِ کار سے کام لینے کی مدعی ہو تعین قدر .. فیصلے کو اپنے دائرہٗ کار سے خارج سمجھے۔ (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۹۸)۔ [سائنس + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---طَرزِفِکر (---فت ط، سک ر، کس مج ز، کس ف، سک ک) امذ۔

معروضی اندازِ فکر، منطقی استدلال پر مبنی چھان بین کا انداز۔ موجود مواد کو بلا نقد قبول کرنے کے بجائے اسے پرکھنے کا میلان ادبیات کی اصطلاح میں سائنسی طرزِ فکر کہلاتا ہے۔ (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۹۸)۔ [سائنسی + طرز (رک) + فکر (رک)]۔

---عُلُوم (---ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج.

ایسے عُلُوم جو نظریاتی ہونے کے ساتھ ساتھ تجرباتی بھی ہوں اور جن کی بنیادیں ٹھوس حقائق پر قائم ہوں. سائنسی عُلُوم مثلاً عمرانیات ، اقتصادیات ، حیاتیات اور نفسیات وغیرہ کی روشنی میں کسی ادب پارے کا تنقیدی جائزہ لیا جائے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۸). [سائنسی + عُلُوم (رک)].

---قانُون (---و مع) امذ.

سائنسی کُلیہ ؛ سائنس کا کوئی اٹل اُصُول . عملی نظریہ کو ایک لمبے عرصہ تک زیرِ غور رکھا جاتا ہے اور اگر یہ ہر تجرباتی امتحان پر پورا اُترے تو اسے ایک سائنسی قانون کا درجہ دے دیا جاتا ہے (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۳) [سائنسی + قانون (رک)].

ساؤ (و مع) امذ.

۱. رک : ساہ ، ساہو. کہیں انبرت ، کہیں کافر و مُسلمان ، زاہد و فاسق ، نٹ کھٹ چور ، ساؤ. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۰).

جتا چوری کر چور اپے ساؤ ہوے
دغا باز اُچکّے کوں مانے نہ کوے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷). جس کا مال چُرایا اب وہی یہ مال چورکے پاس اس لیے بھیج رہا ہے کہ وہ ساؤ کہلائے (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۲۶). [ساہو (رک) کا مُتبادل اِملا].

ساؤنٹا / ساؤنٹھا (و مع ، مغ) صف مذ.

چُست و چالاک ، چوکنا ، خبردار ، ہوشیار. وہ مچھلی کی گھاتوں کو خُوب جانتاہے جہاں مچھلی نے اس کی طرف ذرا رُخ کیا یہ ساؤنٹا ہو گیا. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۱). ساؤنٹھے .تو چند جماہیوں اور ایک آدھ انگڑائی کے ساتھ ہی ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، اوراق ، لاہور ، مارچ ، ۲۵۹) اف : ہو جانا ، ہونا. [ساونٹ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ساؤنڈ (و مع ، غنہ) امذ.

آواز ، صدا ، صوت. ساونڈ : گویہ لفظ تحریر میں آواز کے لئے عام نہ ہو سکا مگر اس کے مرکب ساونڈ بکس گراموفون کے تعلق سے تحریر میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۵۸). دس سال پرانا ریڈیو جس کا ساؤنڈ اب خاصا بے سُرا ہو چکا ہے. (۱۹۸۷ ، افکار، کراچی ، اکتوبر ، ۵۰). [انگ : Sound].

---بکس (---فت ب ، سک ک) امذ.

آواز گیر بکس ، بھونپو ، آلۂ صوت . ایک پرانے گراموفون کی گھومنے والی تختی پر جس کا ساؤنڈ بکس باقی رہا تھا نہ بھونپو شیشے کے آرائشی برتن جما جما کر دیکھ رہا تھا. (۱۹۳۸ ، آخری سلام ، ۲۰۲). [ساؤنڈ + بکس (رک)].

---بیرِئر (---ی لین ، کس ر ، فت ء) صف.

حدِ آواز. اوپر آسمان کی بلندیوں پر کسی جہاز نے اپنا ساؤنڈ بیرئر توڑا ہے . کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں ہل رہی ہیں . (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۹). [انگ : Sound Barrier].

ساوَنی (و مج) امث ؛ ساوَنی.

۱. ساون کے گیت.

وہ ساونی کی بہاریں وہ راگ ساون کے
وہ کویلوں کی صدائیں وہ پینگ مارا مارا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۲) ۲. **ساون میں سسرال کی طرف سے دلہن کو بھیجے جانے والے پکوان ، موسمی پھل اور کپڑے وغیرہ.** امراؤ بیگم بہو کے لئے ساونی بھیجنے کی فکر میں تھیں. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۳۲). ۳. **ساون کے موسم میں کِھلنے والا ایک خُوبصورت پُھول.** شفق کنارے بحر کی پُھولی تھی یا پُھولی ہوئی ساونی تھی دوشِ شاہد ارض پر شالی رُومال پڑا مگر کثرت سے گلوں کے چار باغ کا تھا (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا، ۳ : ۶۲).

اور بھی لگتی آگ ساونی نے پُھول کے
پیڑ پر مری نظر بھر پڑے نہ پُھول کے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۳). ۴. **خریف کی فصل .** موسمی بُخار اکثر ساونی کے کاٹے جانے اور ساڑھی کے بوئے جانےکے وقت زوروں پر ہوتا ہے (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۳۰). خُوب بارشیں ہوئیں اور اس طرح ساونی کی فصل شاداب ہو گئی . (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۱۷ جولائی ، ۳) . [ساونی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سائی (۱) امث.

۱. **وہ نقدی جو کسی معاملے کے طے ہو جانے پر پیشگی بطور توثیق ادا کر دی جائے اور بعد میں اصل قیمت سے وضع کر لی جائے ، بیعانہ ، کسی چیز کی بنوائی کا وہ حِصّہ جو بنانے والے کو پیشگی دے دیا جائے ، پیش داد.** ریو چمار کو دو آنے سائی کے دئے تھے وہ بھی گئے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۶۰). ۲. **ناچنے گانے والے کو پیشگی دی جانے والی اُجرت.**

اُسے سائی دینا اور اس کو بدھائی
یہ چھل بل بتاؤ تو بارے پیارے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۵). نا جی ہم تو یے گانا سُنے سائی نہ دیں گے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۹). ہیں کیسا مجرا؟ کیسی سائی؟ یہ بالا ہی بالا کرزوائی جانیے میاں جانیے اور کسی کو سائی دیجئے. (۱۹۰۰ ، قتلِ نظیر ، ۴۳). اپنے توڑے پختہ کرو ماشاالله اب مجرے کی سائی آ گئی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۵۲). [س : سات सात].

---بَجانا محاورہ.

(بازاری) طوائف کا سائی لینے کے بعد مقررہ وقت پر گانے بجانے کے لیے پہنچنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---(و) بَدھائی (---فت ب) امث.

جوڑ توڑ ، جھوٹے تسلّی دِلاسے.

بدھیاں کوں کہاں عقل سنپور ہے
کہ سائی و بدھائی مشہور ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

سائی بدھائی ہے جوڑ توڑ ہے کیا کیا
سوتے ہیں تیغ برہنہ بیچ میں رکھ کے

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۰۹). [سائی + بدھائی (رک)].

سائی (۲) اث.
گھسائی ، رگڑائی (تراکیب میں بطور جزوِ دوم مستعمل).
تا وہ بھی کریں تری بڑائی
در پر کریں آ کے جبہہ سائی
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۳۷). [ف : سائیدن - گھسنا سے حاصلِ مصدر].

سائی (۳) اث.
سابی ، سبھی ، سیہ.
یار و اغیار میں ہر وقت لڑائی ہی رہی
بدنِ زار مرا سائی کا کانٹا ٹھہرا
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۶). [سابی (رک) کا متبادل املا].

سائے امذ ؛ ج ؛ نیز سایے.
سایہ کی مغیرہ حالت نیز جمع (تراکیب میں مستعمل).
کسی نے تو سائے کا بوجھا خیال
کسی نے کہا دھوپ کا ہے زوال
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲).
دل جلایا ہے تپِ عشقِ بتاں نے ایسا
مرے سائے سے جہنم کو بخار آتا ہے
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، د ، ۲۷).
تلاش سائے کی لائی جو دشت سے تو کھلا
عذاب صورتِ دیوار و در بھی آتا ہے
(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۸). [سایہ (رک) کی جمع].

---تلے آنا محاورہ.
کسی کی حمایت یا حفاظت میں آنا ، پناہ میں آنا ، سرن لینا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---دار صف.
سایہ رکھنے والا ، چھانو دینے والا.
عظم درخت یک بلند سائے دار
ہے جاگا رہنے کوں ہزار ایک سوار
(۱۶۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری ، ۳۳) . [سایہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---سائے م ف.
سائے میں ، سائے تلے ، چھانو میں.
راہِ جنوں آسان ہوتی ہے
زلف و مژہ کے سائے سائے
(۱۹۵۳ ، آتشِ گل ، ۱۷۳).
یہ رینگتی چلی آتی ہیں کیا لکیریں سی
یہ ڈھونڈتی ہے کسے سائے سائے شامِ فراق
(۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۰۳).

---سے بچ کے چلنا محاورہ.
رک : سائے سے بھاگنا.
سائے سے تمہارے بچ کے چلیے
دیوانہ بنانے کو بلا ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۱).

---سے بچنا محاورہ.
نزدیک نہ آنا ، بہت احتیاط کرنا (جامع اللغات).

---سے بھاگنا محاورہ.
وحشت ہونا ، احتراز کرنا ، کسی کی قربت سے بھاگنا ، متنفر ہونا.
سائے سے بھاگتا ہے وہ میرے ہزار کوس
تس پر امید ہے مجھے بوس و کنار کا
(۱۷۵۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۵۱). باوجود ان سب باتوں کے مسلمان ہیں کہ ان کے سائے سے بھاگتے ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸۳). مرزا معصوم کی اب یہ حالت تھی کہ لوگ ان کے سائے سے بھاگتے دور سے صورت دیکھی اور ادھر ادھر کترا گئے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲ : ۱۵۷).

---سے بھڑکنا محاورہ.
کسی چیز سے دور بھاگنا ، نہایت متنفر ہونا.
چمن میں مدتیں گزریں مگر اب تک یہ وحشت ہے
کہ مثلِ مرغِ نو آزاد سائے سے بھڑکتے ہیں
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۵۳).

---سے جلنا محاورہ.
انتہائی متنفر ہونا.
ملے محشر میں گر مجھ کو یہ کافی ہے عذاب اس کو
کہ یارب وہ بتِ کافر مرے سائے سے جلتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۷۱).
بتا قاصد ، یہ سن کر ہو تو ہو جی کس طرح ٹھنڈا
وہ میرے پاس آئے جو مرے سائے سے جلتا ہے
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۲۳).

---سے دور رہنا محاورہ.
صحبت سے متنفر ہونا (جامع اللغات).

---سے ڈرنا محاورہ.
بہت خوف کھانا ، پرچھائیں سے بھاگنا ؛ بدکنا.
ہوشیار بہت ڈرتے ہیں سائے سے بھی ان کے
دیوانے تو پریوں کو نڈر دیکھ رہے ہیں
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۳۶).
بنیں مد مقابل کیا ترے سائے سے ڈرتے ہیں
ترے اعدا کے بیڑے تیرے آگے پانی بھرتے ہیں
(۱۹۲۶ ، مطلعِ انوار ، ۵۳).

---سے رم کرنا محاورہ.
اپنے سائے سے ڈرنا ، بھاگنا ، نہایت احتیاط کرنا (جامع اللغات).

---سے وحشت ہونا محاورہ.
رک : سائے سے بھڑکنا (جامع اللغات).

--- سے ہٹنا محاورہ.
محتاط رہنا ، پرے ہٹنا ، دور رہنا (ماخوذ : جامع اللغات).

--- کی طرح پیچھے ہونا محاورہ.
ساتھ لگ جانا ، پیچھے پڑ جانا ، ساتھ لگے رہنا. ایک لڑکا سائے کی طرح پیچھے تھا اس نے کتنی کوشش کی کہ کسی طرح ہم بوتلیں پی لیں. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۵۰).

--- کی طرح ساتھ پھرنا / رہنا / ہونا محاورہ.
ہر وقت ساتھ لگے رہنا ؛ ساتھ ساتھ پھرنا. بیان کرنے والا ہر موقع پر سائے کی طرح ساتھ تھا اور ہر کیفیت اور حالت کو کاغذ پر ٹانکتا جاتا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۲۸).

سائے کی طرح مرے ساتھ رہے رنج و الم
گردشِ وقت کہیں راس نہ آئی مجھ کو
(۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۲۴).

--- میں آجانا / آنا محاورہ.
حمایت یا پناہ میں آ جانا ؛ کسی آسیب کی زد میں آ جانا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- میں بیٹھنا محاورہ.
چھانو میں بیٹھنا ؛ حمایت میں آجانا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- میں پلنا محاورہ.
کسی کی حمایت میں پرورش پانا ؛ خاصی عنایت میں رہنا (ماخوذ : جامع اللغات).

سائیاں (کس ء) امذ.
رک : سائیں.

بانو کہتی تھیں کہ اُن کا قصد مت کر سائیں
سر چکے تیرے تو سب خویش و برادر سائیاں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۸۸).

جا کو راکھے سائیاں مار سکے نہیں کوئے
بال نہ بیکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے
(۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۳۳).

جگ جھوٹا رے سارا سائیاں دیکھ کیوں للچایا
سنگی سنگاتی سکھ کے ساتھی جھوٹی ممتا مایا
(۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۵۲). [سائیں (رک) کی تصغیر].

سائیبان (ی مج) امذ ؛ سہ سایبان.
رک : سایہ بان.

برسات ہی میں بادہ کشی کی بہار ہے
سبزے کا فرش ، ابر کا ہے سائیبان پسند
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵۴).

میری انکھوں میں آ تیرا مکاں ہے
بہ قصر چشم و مژگاں سائباں ہے
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش (دہلوی) ، ۱۹۶) . [سایہ + بان ، لاحقۂ فاعلی].

سائِیدگی (ی مع ، فت د) امث.
گھسنا ، رگڑنا ، ملنا. قیدیوں کو سائیدگی ... دیگر کاموں میں جنکی اُجرت سے خرچ خوراک حاصل ہو جاوے مصروف رکھیں. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۳۲۲). [سائیدہ (بحذفہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سائِیدَہ (ی مع ، فت د) صف.
گِھسا ہوا ، پسا ہوا.

اُٹھاتے ہیں رن اس کے ہم یہ لذت دل فگاری میں
کہ لے لے کر نمک سائیدہ بھرنا زخم کاری میں
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۵۱۵).

آنکھوں میں اوس نے مُجھ کو جو پیسا وصال میں
کوہ ملال سُرمۂ سائیدہ ہو گیا
(۱۸۵۳ ، دیوانِ برق ، ۱۲۴). اس پر ایک چُٹکی مرچ سیاہ سائیدہ کی چھڑک کر پی جائیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۰۶). [ف : سائیدن ـ گھسنا سے صِفت].

سائیڈ (ی مع) امذ.
رک : سائڈ مع تحتی الفاظ. وِکٹ کیپر اوس کو ہونا چاہیے جو سائیڈ کا کپتان ہو. (۱۸۷۱ ، گوئے چوگان انگریزی ، ۶۶). اوس سائیڈ کے لوگ جنھوں نے کہ فول کیا ہو گیند واپس لیں گے. (۱۹۰۳ ، پولو ، ۲۰). [انگ : Side].

--- ہیروئن (--- ی مع ، ومج ، کس ء) امث ؛ سہ سائڈ ہیروئین.
سائڈ ہیرو (رک) کی تانیث. سات دن سے سیٹ کھڑا ہے اور سائیڈ ہیروئن غائب. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۵). [انگ : Side-Heroin].

سائِیس (ی مع) امذ.
گھوڑے کی خدمت کرنے والا.

بچھا بیٹھا تھا وہ زیں ہوش نیچے
کھڑا تھا اسپ کے سائیس پیچھے
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳).

گھسیرے و سائیس و ہیزم فروش
نہ کھوربی و کھوربہ کدھاری کا ہوش
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۵).

سو چکنی ہوتی ہے یہ منغص کہ جہاں میں
ایسی تو نہ ہو گی کسی سائیس کی ٹوپی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۶). سائیس اپنے اپنے گھوڑوں کو مَل رہے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشرُبا ، ۵ : ۲۳۲). دن بھر شہر میں گولے گرتے رہے ایک سائیس اور چند آدمی مارے گئے. (۱۹۲۶ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۳۵). ان کا سائیس گھوڑے کے ساتھ ہوتا اور گھوڑے کی رفتار کا ساتھ دیتا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۵۳). [ع : (س و س)].

سائِیسی (ی مع) امث.
گھوڑے کی خدمت کا پیشہ ، سائیس کا کام. ایک ہفتہ ہمارے مکان میں رہ کر ... سائیسی وغیرہ ... سیکھلا گئے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۶۸).

اگر چاہیں کے کرنی آدمی گھوڑوں کی سائیسی
تو دینا ہو گا ان کو امتحانِ علمِ بیطاری
(۱۸۸۹ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۵۹). اٹھارہ سال کی عُمر تک وہ تبریز اور اِس کے نواح میں مویشی چراتا اور سائیسی کرتا رہا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۲۱).

اُن کی سائیسی میں گھوڑا ہو چکا ہے بد نہاد
اب نہ وہ تانگے کے قابل ہے نہ فِٹ بہرِ جہاد
(۱۹۷۶ ، سیّد محمد جعفری ، شوخئی تحریر ، ۴۷). اُن کے سپرد چودھری کے صرف چھوٹے بیے کی سائیسی کا کام تھا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۹۹). [سائیس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عِلم دَڑیا/دَڑیاؤ ہے کہاوت.
کسی عِلم میں مہارت حاصل کرنا آسان نہیں کہ ہر علم غیر معمولی وسعت و گہرائی رکھتا ہے حتیٰ کہ سائیسی کا علم جسے عموماً بہت ادانیٰ سمجھا جاتا ہے اُس پر بھی کلی مہارت بہت دشوار ہے ؛ علم کی اہمیت کے اعتراف میں کہتے ہیں. لیکن مولویت کو طبابت سے کیا مُناسبت سائیسی علم درباؤ ہے. (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۳۸). سائیسی عِلم دریا ہے ہم نے بھی گانا سیکھا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۶ : ۲۵۵).

سائیکالَوجی (ی مع ، و لین) اسث.
رک : **سائیکالوجی.** اگر اس کے دماغی قویٰ اور اُن کے آثار کی تحقیق کی جائے تو سائیکالوجی ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃالنبیؐ ، ۴ : ۳۳). لعنت تیری سائیکالوجی پر مسعود نے زور دار قہقہہ لگایا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۶). [انگ : Psychlogy].

سائیکالَوجیکَل (ی مع ، و لین ، ی مع ، فت ک) صف.
نفسیاتی ، نفسیات سے متعلق یا منسوب ، نفسِ انسانی سے متعلق. معجزہ منطقی نہیں بلکہ دلیلِ نفسیاتی (سائیکالوجیکل) ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃالنبیؐ ، ۳ : ۹۶). آج کل تو ہر چیز کا سائیکالوجیکل اور سائینٹفک تجزیہ ہو چکا ہے. (۱۹۸۶ ، اِنصاف ، ۲۹). [انگ : Psychological].

سائیکامُور (ی مع ، و مع) امذ.
ایک درخت جس کی لکڑی فرنیچر اور دروازے وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے ، ایک عمارتی لکڑی. سہاگنی ، سائیکامُور ، شاہ بلوط اور اخروٹ کی لکڑی بھی فرنیٹ ورک میں بکثرت کام آتی ہے. (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۱۲). [انگ : Cycamore].

سائیکِل (ی مع ، فت نیز کس ک) امذ ؛ امث ؛ نیز سائکل.
۱. **دو پہیوں کی گاڑی جس پر ایک یا دو گدّیاں لگی ہوتی ہیں ، پیروں سے چلائی جاتی ہے ، پیر گاڑی.** پارسی سیاح جنھوں نے لسواری سائیکل دُنیا کے سفر پر کمرِ ہمت باندھی ... رقم طراز ہیں. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۱۶۱). دونوں لڑکیاں صحن کے اندر سائیکل چلایا کرتیں. (۱۹۷۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۶۵). ۲. **چکر ، سرکل ، دائرہ.** اس کے ذریعہ تیزی سے تبدیل ہونے والے پوٹینشل کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے خواہ اس کا تعدد اتنا نیچا ہو کہ وہ فی سیکنڈ ایک سائیکل کی کسر کے برابر ہو. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۸۹). ۳. **دور ، وقفہ ، دورانیہ.** اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دور سات سال سے ۱۲ سال میں مکمل ہوتا ہے اس طرح سے کئی سائیکل بن جاتے ہیں. (۱۹۷۸ ، اِطلاقی شماریات ، ۱۱۸). ۴. **گھیر ، پہیہ.** سوئچ کا کام کرنے والی ایک سائیکل دو افقی لائنوں کے برابر ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۳۰). [انگ : Cycle].

---ریس (---ی مج) امث.
سائیکلوں کی دوڑ ، سائیکلوں پر دوڑ کا مُقابلہ. پنجاب ... نے پاکستانی انٹرنیشنل سائیکل ریس جیت لی. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ / مارچ ، ۱۱). [انگ : Cycle-Race].

---سَوار دَستَہ (--فت س ، د ، سک س ، فت ت) امذ.
سائیکل سواروں کا گروہ. کارکنوں کا سائیکل سوار دستہ ... خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ناظم آباد پہلی چورنگی سے چاچا غلام رسول شیخ کی زیرِ قیادت روانہ ہوا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، یکم اپریل ، ۲). [سائیکل + سوار (رک) + دستہ].

سائیکَلِسْٹ (ی مع ، فت ک ، کس ل ، سک س) امذ.
سائیکل سواری کا ماہر. مشہور سائیکلسٹ رئیس احمد نے کمالات کا مظاہرہ کیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۰۷ : ۲). [انگ : Cyclist].

سائیکَلواسْٹائِل (ی مع ، فت ک ، و مع ، کس ا ، سک س ، کس ء) امذ ؛ صف.
رک : **سائیکلو اِسٹائل.** سائیکلو اسٹائل شدہ یا چھپے ہوئے کیپشن چھوٹی چھوٹی پرچیوں کی صورت میں تصویروں کی پشت پر چسپاں ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، فنِ ادارت ، ۲۲۰). ہم سرکاری کاغذ پر اس پروفارما کی سو پچاس کاپیاں سائیکلو اسٹائل کر کے اور اس کو پُر کر کے اپنے پاس رکھ دیتے ہیں. (۱۹۷۶ ، حریت ، کراچی ، ۱۸ / ستمبر ، ۲). اف : کرنا ، ہونا. [انگ : Cyclostyle].

سائیکلواِسْٹائِل مَشِین (ی مع ، کس ا ، سک س ، کس ء ، فت م ، ی مع) امث.
تحریر کی نقل چھاپنے والی ایک چھوٹی مشین جو عموماً دفاتر میں استعمال ہوتی ہے. میں حیران ہوں کہ آپ کی مقامی لیگ کے پاس ایک سائیکلو اِسٹائل مشین بھی نہیں. (۱۹۳۹ ، خاک اور خون ، ۳۱۱). وہ سائیکلو اِسٹائل مشین کہاں ہے. جس پر اِشتہار چھاپ کر خُفیہ طور پر تقسیم کئے گئے ہیں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۴۷). [انگ : Cyclostyle-Machine].

سائیکلوپیڈیا (ی مع ، ی مع) امذ.
رک : **اِنسائیکلوپیڈیا.** انگلش سائیکلوپیڈیا میں کسی قدر ترجموں اور اڈیشنوں کا ذکر کیا گیا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۷۷). انہوں نے چھوٹی سی علمی اور اخلاقی سائیکلوپیڈیا بھی لکھی ہے اور اس کا نام مشرقی طرز پر دماغی زینت رکھا ہے. (۱۹۳۵ ، خُطباتِ گارساں دتاسی ، ۳۴). [انگ : Cyclopaedia].

سائِیکلوٹرون (ی مع ، کس ک ، و مج ، سک ٹ ، و مج) امذ.
(سائنس) پروٹون کو ہر وقت حرکت میں لانے اور اُن کی رفتار بڑھانے والا آلہ ، دوّاریہ . آج سائیکلوٹرون کے اصول پر بنائے ہوئے بہتر آلات اربوں الیکٹرون وولٹ کی قوت کے ذرّات پیدا کرسکتے ہیں. (۱۹۶۸ ، فتوحاتِ سائنس (ترجمہ) ، ۱۵۴).
[انگ : Cyclotron].

سائِیکلَون (ی مع ، فت ک ، و مج) امذ.
رک : سائیکلون. دریافت کرنے ہر بڑی مُشکل سے معلوم ہوا کہ سائیکلون (شدید طُوفان) آنے والا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۳۵). [انگ : Cyclone].

سائِیکلَونی بارِش (ی مع ، فت ک ، و مج ، کس ر) امث.
چک پھیروان تیز ہوا کے ساتھ بارش. جونہی یہ مقامی ہوا سے ٹکراتی ہیں سائیکلونی بارش کرتی ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جُغرافیہ ، ۶۸). [سائیکلون + ی ، لاحقۂ نسبت + بارش (رک)].

سائیکوسِیس (ی مع ، و مج ، ی مع) امذ ؛ =سائیکوسس .
(نفسیات) ذہنی دباؤ ، جنون ، فساد ذہنی کی شدید تر صورت ، پاگل پن. آٹھ آدمیوں میں سے ایک کبھی نہ کبھی نفسیاتی مرض سے دو چار ہوتا ہے ان میں سے صرف ۷ یا ۸ فیصد سائیکوسِیس کے مریض ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۷۲). [انگ : Psychosis].

سائیکی (ی مع) امث.
نفسی رُجحان ، سوچ ، فِکر ؛ روح ؛ ذات ، نفسیات. جب فرد خود کو زندگی میں بے سہارا اور اپنی شخصیت کو لا مرکز محسوس کرے تو اسے اپنی سائیکی میں ایک خلا محسوس ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، نِکتہ اور نقطے ، ۱۸۲). ان کی سائیکی فوری طور پر مجروح ہوتی ہے لیکن یہ مجروح انسان بے حوصلہ نہیں ہوتا. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۱۳۲). [انگ : Psyche].

سائیکِیاٹرِسٹ (ی مع ، کس ک ، ی مخت ، سک ٹ ، کس ر ، سک س) امذ.
ماہر نفسیات ، دماغی امراض کا ماہر ، دماغی امراض کا معالج. میرے خیال میں صاف ہوا کے بعد اس کی بھی ضرورت ہے کہ اسے کسی اچھے سائیکیا ٹرسٹ کو دکھایا جائے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۳۱۸). [انگ : Psychiatrist].

سائیکِیاٹری (ی مع ، کس ک ، ی مخت ، سک ٹ) امث.
دماغی امراض کا نفسیاتی علاج. میں نے کونسی سائیکیاٹری کی ڈگری کب لی ہوئی ہے جو میں انورجو کو بتاؤں کہ تیری بیوی کو کیا کامپلکس ہے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۳۱۸). یہ کورس مکمّل کرنے کے بعد وہ سائیکیاٹری میں سپاہرے ... حاصل کریں گے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ اکتوبر ، ۱۱). [انگ : Psychiatry].

سائیلنسَر (ی مع ، کس مع ل ، سک ن ، فت س) امذ.
رک : سائلنسر. ایگزاسٹ پائپ کے آگے سائیلنسر فِٹ ہوتا ہے جس میں سے ایگزاسٹ گیس گزار کر آواز کو معدوم کیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، پٹرول انجن ، ۲۱۱). [انگ : Silencer].

سائیلَہ (ی مع ، فت ل) امذ.
رک : سائلہ. جب یہ شے خالص اور دوسری کسی شے کی آمیزش سے پاک ہوتی ہے تو رنگ میں سفید اور سخت ہوتی ہے اور بہت زیادہ حرارت پیدا کر کے حالتِ سائیلہ اور گیسیہ میں مُنتقل کی جاسکتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۵).
[سائِلہ (رک) کا مُتبادل اِملا].

سائیں (ی مع) امذ.
۱. خُدا.

مُنجھ تُجھ مانہیں بھرا ناہیں
جن توں دیکھیا دیتا سائیں
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۱۱۸).

لگایا ہے جکونی دھیان اپنے سائیں سنگات
وہ اس کوں بات سو یک یک کوں دس نہیں کرتا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۵). سائیں الله کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ شہزادے کو کون لے جاتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۲). بڑی دیر کے بعد اس نے بھویں پلکیں اُٹھاکر اس کو دیکھا بولا سائیں بھلا کرے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۶). یہ سائیں کی مہربانیاں ہیں. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۲ : ۱۰).
۲. آقا ، مالک ، شوہر.

کہا تب وو رانواں کہ اے سائیں میں
نہ تھا کل ترے گھر میں تھا ہور کئیں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۷).

مری لاگی پھڑکنے آنکھ بائیں
ملے گا پیر اکھرائین سائیں
(۱۷۷۵ ، عزلت (چمنستانِ شعرا ، ۹۴۹)).

سائیں کی خیر مانگ ہے وہ کدھر
بی بی بتلا ہمیں نہیں ہے خبر
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۷۳). سائیں کا سہاگ ، خاطر خواہ روپیہ پیسے گن پاتا کپڑا لتا سبھی کچھ الله نے دے رکھا ہو. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، دامنِ مریم ، ۶۳).

جیوے سائیں کیا سُکھ پایا
مٹی گارا اور اینٹیں
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیاں ، ۷۹). ۳. درویش ، فقیر.

ستارے نمنے جھمکے کن کے موتی
دیا اس رنگ سائیں مکھ گالا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۵).

مُلّا پانڈے گورو گو سائیں شیخ مشایخ میاں سائیں
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۲۹).

گر حکم ہو تو سائیں سانے کا دم لگا کر
پھنکاروں اور بھی میں سبزے کو ایک کوڑا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶).

سائیں نہ ہم ، نہ ہیں ہم درویش پھیری والے
آئے ہیں ان کے خاطر جھولی گلے میں ڈالے
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۶۳). ۴. گدا ، بھکاری.

ایک جوگی صاحب نے دروازے پر صدا دی ... یہ سائیں کی دُکان کا بُھوکا ہے۔ (۱۹۰۵ ، عصرِ جدید ، ۲ ، ۲ : ۲۲۲). ہندو فقیر، گرو ، بھگت ، گوسائیں یا سائیں کہلاتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، خُطباتِ گارسان دتاسی ، ۱۲). آگے چلو سائیں یہاں برکت ہے۔ (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۳۹۱). ۵. وڈیرہ ، جاگیردار ، بڑا ، بُزرگ ، صاحب حیثیت. مذہب کے علمبردار پیر اور سائیں زمیندارانہ نظام کے سائے میں پناہ لے کر مذہب کو جبر و استحصال کا ذریعہ بنا ہے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، پاکستانی کلچر ، ۱۰۰). سائیں یہ سامنے شہر زرور ہے جہاں راجہ مل حکومت کرتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، مارچ ، ۳۶). [مقامی قب : سندھی : سائیں].

--- اَپنے چت کی بُھول نہ کھیئے کوئے ، تب لگ من میں راکھیئے جب لگ کارج ہوئے کہاوت.
اپنے دل کا راز بُھول کر بھی کسی کو نہیں بتانا چاہئے ، جب تک کام نہ ہو جائے اُسے دل میں رکھنا چاہیے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- اِس سَنسار میں بھانت بھانت کے لوگ ، سَب سے مِل کر بَیٹھیے نَدی ناؤ سَنجوگ کہاوت.
دنیا میں طرح طرح کے لوگ ہیں ، مِل کر گزارہ کرنا چاہیے (ماخوذ : جامع الامثال).

--- اکھیاں پھریاں/پھیریاں ، پیری ملک جہان ، تُک اِک جھانکی مہر دی لکھاں کریں سلام کہاوت.
خُدا ناراض ہو تو سارا جہان ناراض ہوجاتا ہے اور اگر مہربانی کی ایک نظر کر لے تو لاکھوں سلام کرنے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- آنکھیاں پھیریاں کہ بَیری مُلک جہاں کہاوت.
گھر کے ایک بُزرگ یا شوہر کے مرتے ہی دُنیا والے آنکھیں پھیر لیتے ہیں. اللہ کے دیئے ماں باپ عزیز و اقارب نوکر چاکر سب کچھ ہیں مگر سائیں آنکھیاں پھیراں کمر بیری ملک جہاں ، ایک آنکھ کے پھرتے ساری خُدائی کی نظروں سے گر گئی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۱۶).

--- بَرکَت ہے فقرہ.
سائل کو خیرات نہ دینے کے موقع پر کہتے ہیں.

اب ہے یہ چھیڑ در پہ جب دیکھا
کہہ دیا ہنس کے سائیں برکت ہے

(؟ ، لاعلم (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۱)).

--- پھر مانگو فقرہ.
رک : سائیں برکت ہے (مہذب اللغات).

--- تُجھ بِن کَون ہے جو کرے بیَا پار ، تو ہی آوَت ہے نظر چھوَن اور کَرتار کہاوت.
اے خُدا تیرے سِوا کون ہے جو بیڑا پار کرے جدھر دیکھتا ہوں تو نظر آتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- تیرا آسرا چھوڑے جو اَنجان ، دَر دَر ہانڈے مانگتا کوڈی مِلے نہ دان کہاوت.
جو خُدا کا آسرا چھوڑ دے وہ دَر دَر مانگتا پھرے تو بھی اُسے کُچھ نہیں مِلتا (جامع اللغات).

--- تیری سوہلی اَور آدَر کَرے نہ کوئے ، دُر دُر کریں سَہیلیاں میں مُڑ مُڑ دیکھوں توئے کہاوت.
عورت اپنے خاوند سے جس نے اس سے منہ موڑ لیا ہے کہتی ہے کہ جب سے تُونے مُجھ سے منہ موڑ لیا ہے ، کوئی منہ نہیں لگاتا (جامع اللغات).

--- تیری نیہ کا جس تَن لاگا تیر ، وہی پُورا سادھ ہے وہی پیر فقیر کہاوت.
جسے خُدا سے محبّت ہے وہ پُورا فقیر ہے (جامع اللغات).

--- تیری یاد میں جس تَن کِیتا خاک ، سونا اُس کے رُوبرو ہے چولھے کی خاک کہاوت.
جو فنا فی اللہ ہوا اس کی نظر میں دولت دنیا خاک ہے خُدا سے محبّت رکھنے والے کی نگاہ میں دنیا کے مال کی کوئی وقعت نہیں ہوتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- تیرے آسرے اِن پڑے جو لوگ، اُن کے پُورے بھاگ ہیں ان کے پُورے جوگ کہاوت.
جو خُدا پر بھروسہ کرتا ہے خُدا اس کا ہر کام پُورا کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- تیرے کار نے جن تَج دیا جہان ، ٹھیٹھ کیا بیکنٹھ میں اس نے جہاں مکان کہاوت.
جس نے خُدا کے لیے سب کُچھ چھوڑ دیا ، اُس کی نجات ہو گئی اور جنّت اس کا مقام ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- تیرے کار نے چھوڑا بلخ بُخار ، نَو لکھ گھوڑے پالکی اور نو لکھا سوار کہاوت.
۱. خدا کے لیے سب کُچھ تیاگ دیا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).
۲. عورت خاوند کے لیے ہر طرح کا عیش و آرام چھوڑ دیتی ہے (جامع الامثال).

--- جس کو راکھ لے مارن مارا کَون ، بُھوت ، دیو کیا آگ ، کیا پانی کیا پَون کہاوت.
جس کو خُدا رکھے اس کون چکھے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- جس کے ساتھ ہوا اس کو سانسا کیا ، چھن میں اس کے کار سب دے بھگوان بنا کہاوت.
خُدا جس کا مددگار ہو اُس کے کام پَل میں بن جاتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- جیے فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) سہاگ سلامت رہے. تسلیمات بندگیاں زنان خانوں میں ٹھنڈی سہاگن سائیں جیے بچے جئیں بس ایک سلام ہی ہے خیال کر لو کہ مسلمان کہاں تک اپنی مذہبی رسومات کے پابند ہیں. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۳). سُسرال کے بڑوں کو وہی جُھک کر سلام کرتی ہیں اور ان کو جواب دیا جاتا ہے ٹھنڈی سہاگن سائیں جیے بچے جئیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱۹۳).

---راج بُلَند راج کہاوت.
شوہر کا دور عروج کا دور ہوتا ہے.

سائیں راج بلند راج
ورنہ تو ہوگ محتاج

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۲۹). شوہر جس پر عورت گھمنڈ کر سکتی ہے اور وہ کمائی جس پر بیوی کو زور ہوتا ہے ختم ہو چکی تھی سائیں راج بلند راج پوت راج محتاج راج. (۱۹۲۳ ، بچہ کا کُرتہ ، ۵).

---راج بُلَند راج ، پُوت راج دوت/محتاج راج کہاوت.
عورت شوہر کے زمانے میں حکومت کرتی ہے اور بیٹے کے دور میں محتاج ہوتی ہے. سائیں راج بلند راج پُوت راج محتاج راج میں دس دس بیس بیس کے واسطے بلکنا کیا جانوں. (۱۹۱۸ ، سرابو مغرب ، ۴).

---رُوٹھے ہَم چھُوٹے کہاوت.
خُدا ناراض تو جگ ناراض.

سائیں رُوٹھے اور ہم چھُوٹے سب کہنے کی باتیں ہیں
ہر بنِ موہر مہر ہے ان کی ظاہر کوئی دام نہیں

(۱۹۶۰ ، آتشِ خنداں ، ۱۸۰).

---سانّسا میٹ دے اَور نَہ میٹے کوئے ، وا کو سانسا کیا رہا جا سر سائیں ہوئے کہاوت.
خُدا کے سِوا کوئی سانسا دُور نہیں کر سکتا مگر جسے خُدا نیک کی ہدایت دے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سائیں فقرہ.
اللہ اللہ ، یادِ خدا.

دل یاد میں دیدہ مُنتظر برسرِ راہ
ہونٹوں پہ ہے دم زبان پر سائیں سائیں

(۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۲۷).

---سائِیں جیبھ پَر اَور گَبر کپٹ مَن بیچ ، وہ نَہ ڈالے جائیں گے پکڑ نرک میں کھینچ کہاوت.
جن کی زبان پر خُدا کا نام ہے اور اُن کے دل میں غرور اور دھوکا کپٹ اور بغض ہے ، ان کو انجام کار دوزخ ہی ملے گا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے جو پھِر گیا اُس کو لابھ نَہ ہوئے ، وہ تو یونہی جائے گا جنَم اکارت کھوئے کہاوت.
جو خُدا سے پھر گیا اُسے کبھی فائدہ نہیں ہوتا اس کا پیدا ہونا ہی رائیگاں جاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے سانّجھی رَہُوں باج باج رے ڈھول ، پَنْچَن میں میری پت رہے سکھیاں میں رے بول کہاوت.
۱. عورت کی دعا ہے کہ خاوند مُجھے چاہے اور لوگ مجھے اچّھا سمجھیں اور سہیلیوں میں عزّت ہو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).
۲. عورت کو چاہیے کہ خاوند کی نظروں میں سچّی رہے کیونکہ اسی طرح لوگوں میں اس کی عزت اور سہیلیوں میں اس کی اہمیت ہوتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

---سے سَچّا رَہ اَور بَنْدے سے سَت بھاؤ ، بھاویں لنبی کیس کر بھاویں گوَنٹ منڈاؤ کہاوت.
رک : سائیں سے سچا رہ اور بندے سے ست بھاؤ چاہے لمبے کیس بڑھا چاہے منڈمنڈاو (خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات).

---سے سَچّا رَہ اَور بَنْدے سے سَت بھاؤ ، چاہے لنبے کیس بڑھاؤ چاہے منڈمنڈاؤ کہاوت
اللہ تعالیٰ سے سچا رہنا چاہئے لباس کی کچھ پروا نہیں ، وضع کیسی ہی ہو نیک کا طریقہ اپنانا چاہیے (ماخوذ : محاوراتِ ہندوستان ؛ محاوراتِ ہند).

---کا رَکھ آسْرا اَور واہی کا لے نام ، دو جگ میں بھَرپُور ہوں جو تیرے سگرے کام کہاوت.
خدا پر آسرا رکھ اور اسی کا نام لے تو دونوں جہاں میں تیرے کام پُورے ہونگے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا سُمَرَن کرو جو ہوئیں سَنپُورَن کار ، سائِیں بھی سُنکھ بِلے اَور بھَگت کر لے سنسار کہاوت.
خُدا سے مدد مانگ تا کہ تیری اُمیدیں پوری ہوں ، خدا تُجھے ملے اور دنیا تیری عزّت کرے (جامع اللغات).

---کا گھر دُور ہے جیسے لَنبی کَھجُور ، چڑھے تو چا کھے پریم رَس گِرے تو چکنا چُور کہاوت.
خدا کو پانا بہت مشکل ہے اگر پا لے تو اس سے بڑھ کر ہے نہیں نہ پائے تو تباہ ہو جائے (جامع اللغات).

---کو سانچ پیارا ، جھوٹے کا مالک نیارا کہاوت.
خُدا سچّے آدمی کو پسند کرتا ہے جُھوٹے کا مالک کوئی اور ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے بھَنڈار میں کَمی نہیں کہاوت.
اللہ کے خزانے میں کوئی کمی نہیں. فقیر نے جواب دیا سائیں کے بھنڈار میں کُچھ کمی نہیں ہے جو تیری یہ مرضی ہے تو ایسا ہی ہو جائے گا. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۳۰).

---کے پالے میں پَھل پَھل ہونا محاورہ.
کسی کو فائدہ پہنچنا. بھلا سمندروں کے وارثِ حقیقی کب گوارا کریں گے کہ سائیں کے پالے میں پھل پھل ہو. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۵ : ۵).

---کے دَربار میں بَڑے بَڑے ہیں ڈھیر ، اپنا دانا چن لے جِس میں ہیر نَہ پھیر کہاوت.
اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہیے اور جو ملے اس پر قناعت کرنی چاہیے (جامع اللغات).

---کے سِوائے کم بَخت کے دُونے کہاوت.
جو نفع کم کھاتا ہے ، اچھا رہتا ہے ؛ جو زیادہ نفع لیتا ہے آخرکار تباہ ہو جاتا ہے (مہذب اللغات).

---کے سو کھیل (ہیں) کہاوت.
خُدا بڑا حِکمت والا ہے جو چاہے سو کرے. بیمار وبِیمار تو کوئی

نہیں ہو جاتا یوں کہو کہ سائیں کے سو کھیل. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶۲). بیٹا گھبراؤ نہیں . سائیں کے سو کھیل ہیں زندگی ہے تو وہ تمہاری محفل کی زینت ہو گی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۲۷). خُدا کو اس ہی میں بہتری منظور ہے سائیں کے سو کھیل. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۱۰).

---کے کھیل ہیں فقرہ.
قُدرت کے کرشمے ہیں . اگر یہ مقناطیسی جذب دفعۃً واحدۃً ان لوہچون کے ریزوں کو جن سے عالم مراد ہے کھینچ لے تو ساری کائنات کا وِصال ہو جائے اور یہی قیامت ہے یہ سائیں کے کھیل ہیں. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۵ : ۶).

---گھوڑے مَر گئے گدّھن آیو راج ، کاگا ہاتھ ہاتھ پہ لیت ہیں دور کیئے ہیں باج کہاوت.
زمانہ ہی اُلٹا ہے عقلمند مر گئے بیوقوف مزے کر رہے ہیں ، بازوں کی بجائے کوّے ہاتھ پر ہیں ؛ بیوقوفوں کی عزت شریفوں کی ذِلّت (جامع اللغات).

---ناتا دَم ہی تائیں کہاوت.
مرد سے یا شوہر سے سانس تک رِشتہ ہے (خزینۃ الامثال).

---سے سَچّا اَور بَنْدے سے سَت بھاؤ کہاوت.
اِنسان کو ہر حال میں پاک باز رہنا چاہئے (ماخوذ: جامع اللغات؛ مہذب اللغات).

سائیں سائیں (ی مج ، ی مج) امث.
۱. **بھاپ نِکلنے کی آواز ، ہوا کے چلنے کی آواز.** جنگل سے سائیں سائیں کی آواز آتی تھی ہوا کا سنّاٹا سن سُن کر جان جاتی تھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۵). کوئی آسیب تھا بھی وہ درخت کی جڑ میں سمٹ گیا پتوں میں بکھر گیا اور جھونکوں کی سائیں سائیں میں تبدیل ہو گیا. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). ۲. **(مجازاً) سنّاٹا ، خاموشی ، وِیرانی.**

رین کا سائیں سائیں اور سیج سونی
بہت کرتے تھے اس برہن کی دونی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا، ۸۵). دشت کا سنّاٹا جنگل کی سائیں سائیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۸). رات سائیں سائیں کر رہی تھی ہر طرف سنّاٹا تھا. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمالنامے ، ۶).

وہ سائیں سائیں کے کِتنے عجیب سنّاٹے
وہ سنسنی وہ پُراسرار ایک عالمِ ہو

(۱۹۷۵ ، حکایتِ نَے ، ۲۰). ۳. **گولیوں یا تیر کے چلنے کی آواز.**

لگی توپ و بدکارنے دھائیں دھائیں
وہ گولوں کے سناسیٔ سائیں سائیں

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۶۳). گولیاں پہاڑی پر سائیں سائیں جاتیں ، دھنا دھن ، ٹھوں ٹھا ، نیں ٹھناناتا کی آوازیں کلیجے نکالے دیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۲۱). ۴. **سرسراہٹ کی آواز، سرسَر.** آواز سائیں سائیں کی آتی نِگاہ اُٹھا کر دیکھا ایک اژدرِ مہیب کو آتے پایا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۰۳). قلموں کی سائیں سائیں سے بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑی جنگ ہو رہی ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۵). یہ لڑ دیکھیں کیسے مزے سے سائیں سائیں کر کے گھومتا ہے. (۱۹۷۶ ، تین بہنیں ، ۵۴). [حکایت الصّوت].

---کَرْنا محاورہ.
۱. **سنّاٹا چھانا ، وِیرانی برسنا.**

رات کالی بلا سی بن سن سان
اور کرتا تھا سائیں سائیں مکان

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گُلزار ، ۳۵).

وہ دشتِ ہولناک جو کرتا تھا سائیں سائیں
آفت تھی بہر حفظ جو شیرِ خدا نہ آئیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۵۳). وحشت سے تمام محل سائیں سائیں کرنے لگا. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۱۰۶). پڑوس کے لوگ بھاگ چکے تھے یا مَر چکے تھے خالی گھر سائیں سائیں کر رہے تھے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۴۳). ۲. **فراٹے بھرنا ، تیز تر دوڑنا ، برق رفتار ہونا.** یہ دلیر جانور لڑائی میں اپنے سوار کا مدد و معاون ہوتا ہے ... جہاں خطرہ ہو وہاں مثلِ سکندر حملہ کرتا ہے ہتیاروں کی آواز کے ساتھ سائیں سائیں کرنے لگتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۳).

سائِنْس (ی مع ، سک ن) امذ ؛ امث.
رک : سائِنس.

ناصح نے کہا کہ جلد مذہب چھوڑو
ورنہ سائِنس پیس ڈالے گا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۴۸). [انگ : Science].

سائِنْسی (ی مع ، سک ن) امث.
رک : سائِنسی . عام لسانیات اور اس کے الگ الگ پہلوؤں کا مطالعہ بڑی کاوِش کے ساتھ اور سائنسیِ اُصُولوں پر کیا جارہا ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۳). [سائِنسی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سائِفَن (ی مع ، فت ف) امذ.
رک : سائِفن. سارا جسم ایک نلی یا سائِفن کی طرح ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتیات ، ۱ : ۲۵۳). [سائِفن (رک) مُتبادل اِملا].

سایا امذ ؛=سایہ.
عورتوں کا انگریزی طرز کا گھاگھرا یا لہنگا. ایک بیش قیمت ریشمی سایا جو زنانے جامہ خانے میں کھونٹی پر لٹکا ہوا تھا. (۱۸۹۲ ، اصولِ سراغ رسانی ، ۲۱). سایا ٹوپ پہنے ٹیلے ٹیلے گھومتی پھرتی ہے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۳). عورتوں کو تو انگریزی گھاگرے اور سایہ سے بچنا چاہیے. (۱۹۴۳ ، مقالاتِ گارساں دتاسی ، ۲ : ۲۸۷). [پر : Saia ؛ قب : سنگھالی : Saya].

سایا بَجانا محاورہ.
شادیانے بجانا ، باجے بجانا (اپ و ، ۴ : ۱۵۷).

سایَبان (فت ی) امذ.
رک : سائبان ، سائِبان.

ہے جو دالان در نہ دارد ہے
سایبان کا اثر نہ دارد ہے
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۳۴).
ہمیشہ ابر تھا او سر پہ دایم
عجب تھا سایبان رحمت کا قایم
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۴۴). [سایہ (بحذف ہ) + بان ، لاحقۂ فاعلی].

سایَبانی (فت ی) امث.
سایبان (رک) کا اسم کیفیت ، سایہ کرنا ، چھانا ، چھانو کرنا.
کرے ابر اون کے سر پر سایبانی
یہ دکھلایا تھا عظمت کی نشانی
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۴۵). [سایبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سایِر (کس ی) صف ؛ نیز سائر.
۱. **پھرنے والا ، سیر و تفریح کرنے والا ،گردش کرنے والا ، قائم، دائم (دایر کے ساتھ بطور لاحقۂ مستعمل).**
جیوں رجال الغیب وو سایِر ہے
سیر میں پرکار تیوں دایر ہے
(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۷۵). وہ جمیع اطوار پر قادر اور ہر مقام کا سایِر ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۲) . اس کی ستایش لانہایت خامہ اور زبان میں دائِر و سائِر ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱). ۲. **تمام ، سب ، کُل.**
ہائل نجھول سایر کیا کیا کہوں میں خوبی
اصلا کہیں جو اس میں شوخی ہو یا تکان ہو
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۵).
پھر کرے وصفِ سایرِ شہدا
تاکہ اس کی زبان ہو گویا
(۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۱۹). ۳. **چنگی یا محصول جو شہر کے دروازے پر لیا جائے.** اسی بندوبست کے بعد سرشتۂ سایر میں بہت ترقی ہوئی. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۱۶۴). دیوان صاحب کو اوس کی پرورش مدِّنظر ہوئی سایر کی محصول وصول کرنے پر معمور کیا . (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۸۹) . [سائِر (رک) کا مُتبادل اِملا].

سایِغ (کس ی) صف.
ٹھنڈا پانی پینے والے ، تر و تازہ ، آسودہ و تازہ دم. جماعتِ اُولیٰ بمنزلۂ شیریں پانی پیاس بجھانے والے کے ہیں اور وہ اُس کے پینے والے کو سایغ اور حلق سے فرو ہونے والا ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۷۵). [سائغ (رک) کا مُتبادل اِملا].

سایِق (کس ی) صف.
ہانکنے والا ، ڈرائیور. عنان عزیمت کو نہ معطوف فرمائی اور سایِق قضا اور قاید قدر نے اونکو کشاں کشاں کربلا میں لا ڈالا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ۲ : ۶۱۸)[سائِق (رک) کا مُتبادل اِملا].

سایِل (کس ی) امذ ؛ سائل.
۱. مانگنے والا ، فقیر ، گدا.
کبھیں اعلا کبھی ادنا کبھیں عالم کبھیں جاہل
کبھیں ہم مُتقی صوفی کبھیں داتا کبھیں سایل
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۷۴).
کرتے ہیں باتاں نیک سب پر نیک کے عامل ہیں کم
کئی خلق دُنیا مانگتی پر دین کے سایل ہیں کم
(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۶۸). ۲. **سوال کرنے والا.** اِتنی دیر میں وہ برہمن آن کر کچھ سوداگر سے سایل ہوا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۱۶). [سائل (رک) کا مُتبادل اِملا].

سایَلَہ (فت مع ی ، فت ل) امذ.
سیال ، بہنے والی. جس طرح گیس قابلِ انتشار ہے اُسی طرح وہ دباؤ کو بھی قبول کر سکتی ہے یہاں تک کہ وہ گیس حالت کو چھوڑ کر سایلہ مادہ بن جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، فروری ، ۱۲۶). [ع : (س ی ل)].

سایِنْدَہ (کس ی ، سک ن ، فت د) امذ.
گھسنے والا ، رگڑنے والا.
جبہہ سایندہ یاں ہیں شام و سحر
لاکھ دارا ہزار اسکندر
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۲).[سائندہ (رک) کا مُتبادل اِملا].

سایَہ (فت ی) امذ ؛ نیز سایا.
۱.(i) **روشنی کے سامنے کسی مُجسّم شے کے حائل ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی تاریکی، پرچھائیں.** آسمان پر پڑیا تھا اس کا سایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۲).
لٹکتا وو جدھر جاوے بدل چھتر ہو سر چھاوے
نہ مکھ دھوپ اس کوں دکھلاوے ہے اس کا سب اپر سایا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲).
کسی نے تو سایے کا بوجھا خیال
کسی نے کہا دھوپ کا ہے زوال
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲).
او جانے والے مُڑکے ذرا دیکھیو اِدھر
مانندِ سایہ ہم بھی ہیں تیرے قدم کے ساتھ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۰). خطر مستقیم ہونے کے سبب سایہ غیر شفاف چیزوں کا نظر آتا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۱۱).
بڑھے گی روشنی جتنی خود اُٹھتا جائے گا سایہ
نظر آئے گی ہر شے اُف رے جلووں کی فراوانی
(۱۹۳۰ ، دیوانجی ، ۳۰۶). میری نظریں تپتے ہوئے ٹین پر پڑیں جس کی چھت نے میرے سر پر سایہ کر رکھا تھا. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۴ ، ۱۰۴). (ii) **تصویر کی تیرگی یا سیاہی ، عکس ، شبیہہ.** سایہ قلم سے باریک ہلکے ہاتھ سے لکیریں کرنے سے بنتا ہے. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۱۵۸). رنگ اس کا گہرا یکتی کر دیتا ہے اور سایہ تصویر کو بہت صاف کر دیتا ہے. (۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۸۲). (iii) **پرتو ؛ ہم شکل ، ثانی ، مُثنّیٰ .** فارسی کی شاعری بالکل عرب کا سایہ ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۳۹). ۲. **بھوت پریت یا جن وغیرہ کا اثر ، آسیب.**

فصدیں کُھلوائیاں گیا نہ جنوں
سایہ کے بھی بہت پڑھے افسوں
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۱۱).
نہ سایہ ہے نہ. کچھ آسیب و سودا
غریبوں پر پری رُو کی نظر ہے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۹۲). حیرت تھی انسان ہوں جن ہوں یا سایہ ہوں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۰۲). وہ زمانہ گیا کہ لوگ بیماریوں کو سایہ یا آسیب سمجھتے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶). ۳. (کسی بزرگ کی) نگرانی ، سرپرستی ، شفقت.
مانگوں دعا صبح و شام دایم و قایم رہو
شاہ کا سایہ اُن سر ہو چھتر ہور علم
(۱۵۱۸ ، مشتاق (رسالہ اُردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۰)).
بہوت دیساں ستے تُجھ مُجھ سلک تھا
تیرے سائے منے میں آج لک تھا
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۹).
پڑے سایہ جس کے سیں شیطان بھاگ
ہے راہ حضرت سردا جیو تاگ
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱).
کی عرض یہ حیدر نے کہ اے قبلۂ ایماں
حق اس پہ رکھے سایۂ پیغمبرِ ذی شان
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸). مرزا چچا کے سایہ میں پرورش پاتے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۰۲). زندگی کی گراں بہا نعمت ماں باپ کا سایہ ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۲). کٹھیوں میں اناج غلّہ جو بھرا جاتا تھا وہ ختم ہی نہیں ہوتا تھا ... لال شہزادے کے سائے کا عجب اثر تھا. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۰۹). ۴. (کیمیا) ہلکی سیاہی جو سفید کیے ہوئے تانبے میں وقت گزرنے کی وجہ یا پرانے پن سے آ جائے ، جھائیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [ف : سایہ ، قب : س : چھایا].

---اُتارْنا محاورہ.
آسیب دُور کرنا ، بُھوت پریت اُتارنا ، وہم سے نجات دِلانا.
نگاہِ قہر کے آسیب نے وحشی کیا مُجھ کو
مرا سایہ اُتارو دامنِ چشمِ ترحم سے
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).
جو سر چڑھا نظر سے گرایا اُسے تلے
جس طرح سر سے سایہ ، عامل اتار دے
(۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۱۳۱).

---اُتَرْنا محاورہ.
سایہ اُتارنا (رک) کا لازم.
دیو کا سایہ اُوتر جاتا ہے اکثر اے پری
پر اُوترتا ہی نہیں سایہ تری دیوار کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۶).

---اُٹھانا ف م ؛ محاورہ.
سایہ ہٹانا ، چھانو ختم کر دینا.

بس ایک سایۂ دیوارِ یار کیا کم ہے
اُٹھا لے سر سے میرے سایہ آسماں اپنا
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۹۹).

---اُٹھنا محاورہ.
والدین کا اِنتقال ہو جانا ؛ سرپرستی سے محروم ہونا.
کیا ہوا غالب اگر اچھوں پہ ہو جائیں برے
خاک سے سایہ اُٹھا دیتا ہے بستہ نور کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۷۰).
لگی ہے آگ سی دل میں کدھر جاؤں کہوں کس سے
چُھٹی ہوں گود سے ماں کی اٹھا ہے باپ کا سایہ
(۱۹۲۷ ، گلدستۂ عید ، ۴).

---اَفْگَن (---فت ا ، سک ف ، فت گ) صف. ~ سایہ فگن
سایہ ڈالنے والا ؛ سائبان کا کام دینے والا ؛ (کنایۃً) معاون.
سایہ افگن ہے ترے سر پہ سحاب آج کے دن
جنتی پینی ہے تجھے پی لے شراب آج کے دن
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۸۵).
بادپا تیرا ہے یوں آتش قدم بر رُوئے خاک
ہووے جوں برقِ درخشاں سایہ افگن آب میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۵). [سایہ + افگن ، لاحقۂ فاعلی].

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) صف.
رک : سایہ افگن.
سایہ انداز چتر مُجھ سر پر
پیر شہمیر کے قدم کرنا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۴۰). [سایہ + انداز (رک)].

---اَنْدازی (---فت ا ، سک ن) امث.
عکس ڈالنا ، عکس ڈالنے کی کیفیت. سیکشن جو ... ترچھے خطوط سے پُر کر دیا جاتا ہے اس عمل کو سایہ اندازی کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، دھات کاری ، ۱۵). [سایہ + انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آسا صف ؛ م ف.
سایہ کی مانند.
پسِ دیوارِ جاناں سایہ آسا
پڑے رہتے ہیں غش دو دو پہر ہم
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۰۱). [سایہ + آسا (رک)].

---ٔ بالِ ہُما کس اضا (---کس مج ل ، ضم ہ) امذ.
ہما (ایک خیالی پرند) کا سایہ جسے بابرکت اور مسعود سمجھا جاتا ہے.
نوکری سر پر مشقّت کی ہے تاج سروری
سایۂ بالِ ہما سایہ ہے برگِ کاہ کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴). [سایہ + ف : بال + ہما (عَلَم)].

---بان صف ؛ امذ.
۱. رک : سائبان معنی نمبر ۱.

دیرا دیئے ہیں کنج کے چھنداں سوں کووقاف پر
موتی کے جالے سایہ بان جوڑیا ہے خاقان عید کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵).

سنبل سوں گُلِ تازہ کونی دیتا آب
بندیا سایہ بان شب کا بر آفتاب
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۷). اگر ممکن ہو تو سایہ بان بھی رہے تا کہ لکڑیاں بالکل تند ہوا اور دھوپ میں نہ پڑی رہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۹۹). ۲. **(مجازاً) مہربان ، مُشفق ؛ سایۂ رحمت ، سایہ فگن.**

فلک تے بلند پایہ تُجھ تخت کا
تیرا تاج سو سایہ بان بخت کا
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۲۳).

کیا غم ہے اس کو گرمیِ خورشیدِ حشر سے
بختِ سیاہ جس کے سر اوپر ہے سایہ بان
(۱۷۰۷ ، ولی (نکات الشعرا ، ۹۱)). [سایہ + بان ، لاحقۂ فاعلی].

---بَن کے ساتھ رَہْنا محاورہ.
سائے کی طرح ساتھ لگا رہنا ، ہر وقت ساتھ رہنا ، کسی وقت جُدا نہ ہونا.

عشقِ کاکل سے نہ چھُوٹے گی کبھی جانِ جلیل
عُمر بھر ساتھ رہے گا ترے سایہ بن کر
(۱۹۳۶ ، جلیل (نوراللغات ، ۳ : ۱۹۳)).

---بَنْنا محاورہ.
بہت قریب رہنا ، ساتھ لگے رہنا ، ساتھ ساتھ رہنا.

مر گئے پھر بھی حسینوں کی وہی اُلفت ہے
سایہ بن بن کے لپٹتے ہیں پریزاد سے ہم
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۱). جب تک فیض آباد میں رہے جسن کی شاعرانہ صلاحیتیں اُستاد کا سایہ بنی رہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ : ۸۳۵).

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
شرک و الحاد کا قائل ، توہم پرست ، عقیدے میں خام.

نہ حق کو جیوں کہ بحر جان خلق کو جیوں ظِل
نکو ہو سایہ پرستوں سے مُتّفِق زینہار
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱۹) [سایہ + ف : پرست ، پرستیدن - پُوجنا].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
رک : سایہ پروردہ.

جس دن سے سایہ پرورِ سنگِ فراق ہوں
تب سیں شکستہ شیشۂ ناموس و ننگ ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۶).

حاسد کیونکر جلے نہ مُجھ سے اکبر
سلطانِ جہاں کا سایہ پرور ہوں
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۹۳).

با ایں ہمہ جاہ و شوکت و فر ہے اہلِ عرب کا سایہ پرور
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۱۹). [سایہ پروردہ (رک) کی تخفیف].

---پَرْوَرْد (---فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر) صف.
رک : سایہ پروردہ.

سایہ پروردِ ستم یاد آیا یہ کہ ہم
عافیت سے دامنِ شمشیرِ قاتل میں رہے
(۱۹۱۷ ، کلیاتِ رعب ، ۱۹۳).[سایہ + ف : پرورد ، پروردن - پالنا].

---پَرْوَرْدَہ (---فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر ، فت د) صف.
۱. زیرِ سایہ رہنے والا یا پرورش پانے والا ، سرپرستی میں پلا ہوا ، کسی کی حمایت یا مہربانی میں پرورش پایا ہوا ، ناز پروردہ ؛ لاڈلا ؛ فیض یافتہ (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **آرام کا خوگر ؛ سہارے کا محتاج ؛ سُست اور آرام طلب.** سپاہ نائروں کی ناتجربہ کار سایہ پروردہ علاوہ اس کے وے سواران جنگی سے کبھو نہیں لڑتے تھے. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۱۱۳). [سایہ + ف : پروردہ ، پروردن - پالنا (رک) سے صفتِ فاعلی].

---پَڑ جانا محاورہ.
رک : سایہ پڑنا.

پڑ جائے تیرا سایہ تو جلنے سے پائیں امن
بحر و برِ جبال و شجر آفتاب میں
(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۲۳۶).

فیل وہ شام بدن اور وہ شب رنگ ہے اسپ
سایہ پڑ جائے جو ان کا رُخ کافر ہو سیاہ
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۱۲).

---پَڑْنا محاورہ.
۱. پرچھانواں پڑنا ، عکس پڑنا ، پرتو پڑنا.

بحر اگر اوسِ گُلِ خورشید کا سایہ پڑ جائے
چاند سی چاندنی کا پھُول دو چنداں ہو جائے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۹).

میرا سایہ گر طلا پر جا پڑے وہ خاک ہو
اے بشر مُجھ سے حذر کر ، بخت نامسعود ہوں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۰). ۲. **صحبت کا اثر ہونا ، دوسرے کی خُو بُو آ جانا.**

پری زاد کا مُجھ پہ سایہ پڑا ہے
وہ رکھ دے گا چٹکی میں مُجھ کو مسل کر
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۷).

گرو کے یہ تا کیدی الفاظ تھے نہ عورت کا سایہ کٹی پر پڑے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۶).

---پِسا جانا محاورہ.
بہت زیادہ بھیڑ ہونا.

پسا جاتا ہے سایہ ہے یہ مجمع کُوئے قاتل میں
سروں پر پھرتی ہے تھالی کھوے لوگوں کے چھلتے ہیں
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۷۰).

---پوش (---و مج) صف.
(مجازاً) چھتری ؛ باغ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).
[سایہ + ف : پوش ، پوشیدن - چھُپانا ، ڈھانکنا].

ـــــ پھیلنا محاورہ.
سُورج غروب ہونے کو ہونا ، شام قریب ہونا. شام کے وقت جب زمین کی سطح پر سایہ پھیل چکا ہوتا ہے وہ آسمان پر پرندوں کو دیکھتی ہے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۱).

ـــــ جُو (ـــــ و مع) صف.
سایہ کی تلاش یا جُستجو کرنے والا.
گل اور سنْبل اس مُشک بُو آئیا
سنْبل تھے گل اس سایہ جُو آئیا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۱).[سایہ + ف : جُو ، جُستن ـ تلاش کرنا].

ـــــ چَرَن کس اضا(ـــــ فت چ ، ر) امذ.
پاؤں کا سایہ ؛ (مجازاً) سائبان ؛ سرپرستی ؛ مہربانی.
بطفیلِ رسول مُجھ سر پر
چتر ہو سایۂ چرن تیرا
(۱۷۰۵ ، بیاضِ مراثی ، ۱۸۹). [سایہ + چرن (رک)].

ـــــ چڑھنا محاورہ.
سایہ گھٹنا ، سایہ دُور ہونا.
کُچھ میں سایہ ہوں کہ چڑھ جاؤں گا
زیرِ دیوارِ مکاں آنے دو
(۱۸۷۳ ، کلیّاتِ قدر ، ۲۵۹).
اے رشکِ شوق دیکھ کہ سایہ تو چڑھ گیا
ہم سر پٹک کے رہ گئے دیوار کے قریب
(۱۹۰۵ ، کلیاتِ رعب ، ۶۸).

ـــــ خُدا کس اضا(ـــــ ضم خ) امذ.
خُدا کا سایہ ؛ (مجازاً) بادشاہ ، ظلِّ الٰہی (فرہنگِ آصفیہ). [سایہ + خُدا (رک)].

ـــــ دار صف.
۱. گھنا ، چھتنار ؛ درخت جس کے نیچے چھاؤں ہے.
نہ رکھ ہانے جانے ، کہیں سایہ دار
جو ہونے سکھ کا نکہ اس دوکھی کوں ادھار
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۱۱).
درخت آنب کے سبز اور سایہ دار
نہالاں نوخیز رنگیں بہار
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲).
اجسام ممکنات ہیں جس پاک تن کا ظِل
اس سایہ دار سایۂ ممدود پر درود
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۳). کوئی سایہ دار گھاس والی جگہ ڈھونڈ رہا ہوں. (۱۹۴۸ ، اور انسان مر گیا ، ۱۶۳). **۲ عکس والا ، سیاہی نائل ، دُھندلا.**
اہلِ ایماں توڑ ڈالیں ، ہے یہ ایسا بار کا
سایہ دار اُسنے جو بنوایا مری تصویر کو
(۱۸۸۶ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۰۰). [سایہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ داماں کس اضا ؛ امذ.
سایۂ عاطفت ، لُطف و کرم کا سایہ.
میزانِ عدل و سایۂ دامانِ مُصطفٰےؐ
رکھ چھوڑیں کاتبین یہ دفتر حساب کا
(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بے خود ، ۲). [سایہ + داماں (رک)].

ـــــ دُور کَرْنا محاورہ.
آسیب بھگانا ، سایہ اُتارنا ، توہم سے نجات دِلانا. موران نے وستی رام کو بُلایا اور کہا کہ میری والدہ کا سایہ دُور کر دے (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۳۵).

ـــــ دَولت کس اضا(ـــــ و لین ، فت ل) امذ ؛ م ف.
بادشاہ کی خدمت میں (جامع اللغات). [سایہ + دولت (رک)].

ـــــ دِیوار کس اضا(ـــــ ی مع) امذ.
دیوار کا سایہ ، چھاؤں.
انجامِ عُمر سے بڑھی کیا کیا خمیدگی
دن کم رہا تو سایۂ دیوار ڈھل گیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۳).
حاجت مُجھے جنّت کی نہ طوبیٰ کی ضرورت
میرے لئے کافی ہے ترا سایۂ دیوار
(۱۹۳۲ ، سنگ و خِشت ، ۹۶).
دو گھڑی اس سے رہو دُور تو یوں لگتا ہے
جس طرح سایۂ دیوار سے دیوار جُدا
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۲۸). [سایہ + دیوار (رک)].

ـــــ ڈالنا محاورہ.
مُتاثّر کرنا ، اثر ڈالنا ، زیرِ اثر کرنا. مُجھ ناشاد پر عتاب ہے کہ آپ ہی تو پری کی طرح سایہ ڈال کر دیوانہ بنایا اور پھر نظر پھیر لی. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۳۵۳).
زندگی پر اپنا سایہ بھی نہ ڈالا بُھول کر
اب سرِ تُربت کوئی سروِ رواں آیا تو کیا
(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۶۲). آنے والے واقعات بھی میرے باطن پر اپنا سایہ ڈال رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۱۶).

ـــــ ڈھلنا محاورہ.
دُھوپ کا ختم ہونا ، سایہ پھیلنا ، شام ہونا. اب ایمائر کا سایہ ڈھل رہا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۸۰).

ـــــ رَحْمَت کس اضا(ـــــ فت مج ر ، سک ح ، فت م) امذ.
خُدا کا سایہ ، رحمتِ الٰہی.
سایۂ رحمت کی صورت پرتوِ ذاتِ احد
آیۂ صبحِ ازل ، سرسایۂ شامِ ابد
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۰). [سایہ + رحمت (رک)].

ـــــ زاغ کس اضا ، امذ.
(مجازاً) منحوس سایہ ، خراب اثرات ، نحوست. غالباً اُسے معلوم ہو گیا ہے کہ مُجھ پر سایہ ہے سایۂ ہُما نہیں سایۂ زاغ کی زد میں ہوں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۵۸). [سایہ+زاغ (رک)].

---زَدگی (---فت ز ، سک د) امث.
بُھوت پریت کا اثر ، آسیب زدگی ، جھپٹے میں ہونا. میں چالیس روز کا بھی نہ ہوا تھا کہ میرے اعضا میں لرزہ پیدا ہو جاتا تھا لوگوں کو سایہ زدگی کا گُمان تھا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۵۵). [سایہ + زدہ (گ مبدل ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سان صف.
سائے کی مانند ، سائے جیسا. وہ شوخ چشم شرما کر ایک جانب چلی خواجہ دیوانہ وار مضطرب بےقرار سایہ سان اس کے ساتھ. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشرُبا ، ۵ : ۲۰۷). [سایہ + سان، لاحقۂ صفت].

---سَپٹ (---فت س ، پ) امذ.
آسیب ، جن یا بُھوت پریت کا اثر. عہدِ ماضی میں جادو ٹونے اور نجوم ... اور پلید روحوں کے سایہ سپٹ پر اعتقاد سے وابستہ تھے. (۱۹۶۶ ، افکارِ حاضرہ ، ۳۰۶). [سایہ + سپٹ (تابع)].

---سَر پَر قائِم رَہْنا محاورہ.
بُزرگوں اور والدین کا زندہ رہنا ؛ سرپرستی قائم رہنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---سَر سے اُٹھنا محاورہ.
ماں یا باپ کا فوت ہو جانا ؛ سرپرستی ختم ہو جانا ، سرپرست کا وفات پا جانا. ماں باپ دونوں کا سایہ سر سے اُٹھ چکا ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۶۷). ہنوز بچپن ہی کھیل رہا تھا کہ شفیق باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا. (۱۹۴۳ ، جنتِ نگاہ ، ۱۶۰).

---سَرَکْنا محاورہ.
سایہ گھٹنا ، سایے کا دور ہونا.

جب گیا ہوں کُوچۂ دلدار میں
مُجھ سے سرکا سایہ تک دیوار کا

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۷). جوں جوں سایہ سرکتا جا رہا تھا یہ چوکڑی بھی سرکتی جاتی تھی. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۵۲).

---سِکَّہ ہونا محاورہ.
آسیب ہونا ، جن بُھوت کا اثر ہونا. کہتی ہوئی چلی آرہی ہیں مرگئیں، یہ ہے! کُچھ سایہ سکہ نہ ہوجائے ، بُھوت پلیت نہ لپٹ جائے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشرُبا ، ۵ : ۱۲۳). خدانخواستہ خاک میرے منہ میں کوئی سایہ سِکّہ ہو گیا اور چل بسیں تو میں ... کیا جواب دونگی. (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۳۶).

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
رک : سایہ جُو. کیونکہ انوار تدبیر اور تصرُّف کرنے والے سایہ طلب مُدّت ہائے دراز میں بہت ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۰۵). [سایہ + طلب (رک)].

---ٔ عاطِفَت کسر اضا(---کس مج ط ، فت ف) امذ.
(مجازاً) مہربانی ، شفقت ، لُطف و کرم. جو چیز گورنمنٹ کے سایۂ عاطفت میں نہ ہو اُس کی بےسروسامانی قدرتی بات ہے. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۶۹). ڈاکٹر صاحب ایسے قابل جوہروں کی تلاش میں رہتے تھے ، فوراً ہی اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۲). میری پرورش اور تعلیم و تربیت کے جُملہ مراحل نانا میاں مرحوم ... کے علمی سایۂ عاطفت میں طے ہوئے. (۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۵). [سایۂ + عاطفت (رک)].

---ٔ عَنْقا کسر صفت(---فت نیز ضم ع ، سک ن) امذ.
(مجازاً) معدوم شے ، جس چیز کا وجود نہ ہو ؛ تصوّراتی ، خیالی ، نایاب ، کمیاب.

اے صبا شہرہ جو میری اشک باری کا اُڑا
ہو گیا معدوم مثلِ سایۂ عنقا سحاب

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۳). [سایہ + عنقا (رک)].

---فِگَن (---کس ف ، فت گ) امذ.
رک : سایہ افگن.

گدا تو پشم ہی جانے ہے تاجِ شاہی کو
ہمارے سر پہ نہ سایہ فگن ہو بالِ ہُما

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۹).

کیونکر نہ تم کو بادشہِ حُسن ہم کہیں
ہر وقت سر پر سایہ فِگن ہے ہُمائے زُلف

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰۹).

سایہ فِگن ہے فرق پہ کوہِ فلک نِشاں
قدموں میں کھیلتا ہے ترے بحرِ بیکراں

(۱۹۲۳ ، مطلعِ انوار ، ۳۷). اس زندگی میں ہُما بن کے آنے اور میرے سر پر سایہ فگن ہونے کی خوش خبری کیا سناتے ہو. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۲۹). [سایہ + ف : فگن ، فگندن - ڈالنا].

---کَرْنا محاورہ.
۱. چھتر چھانا ، چھانو کرنا. حضرت سلیمان نے چڑیوں کو ارشاد کیا انہوں نے سایہ کیا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۰۸). تمام رسمیں جشنِ شاہانہ کی ادا ہوئیں بہار نے پھول برسائے آسمان نے تارے اتارے اقبال نے خبر سُن کر سر پر سایہ کیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۴). اور سایہ کیا ہم نے تُم پر ابر کا اور اتارا تم پر من اور سلویٰ. (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۱۳). ۲. منڈلانا ، گھیرے رہنا ، اِرد گرد چکّر کاٹنا. اداکار بھی ڈرامے کی تصنیف کے وقت مُصنّف کے قلم پر سایہ کئے ہوئے ہوتے ہیں. (۱۹۸۶ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۸۲).

---کی طَرَح ساتھ رَہْنا محاورہ.
ہمیشہ ساتھ رہنا ؛ کسی وقت ساتھ نہ چھوڑنا.

جو مُصیبت ہو وہ پردیس میں سہنا بیٹا
سایہ کی طرح مگر ساتھ ہی رہنا بیٹا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۳).

سایہ کی طرح میرے رہا ساتھ ہر گھڑی
تو دستِ راست تھا جو مصیبت کوئی پڑی

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۱۰۵).

---پڑنا محاورہ.
سایہ پڑنا ؛ کسی شے کا سایہ بننا. زہرہ اور سیاروں کی نسبت ظاہرا بڑا نظر آتا ہے ... اور اس کی روشنی سے اندھیری راتوں میں اجسام کا سایہ بھی پڑتا ہے. (۱۸۳۹ ، اعمالِ کرہ ، ۲۰۰).

مُشک و عنبر کی مہک آنے لگی اُس خاک سے
جس زمیں پر سایۂ گیسوئے پیغمبر پڑا
(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۵۴).

---گُسْتَر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
۱. مہربان ، سرپرست ؛ کرم گستر.

ہماری نیک بختی سر پہ تیرے سایہ گُستر ہے
عجب کیا گر تری خدمت میں آوے ہُما یوں اُٹھ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۷).

ابرِ رحمت کانِ شفقت بحرِ لُطف
سایہ گُستر بندہ پرور پاک ذات
(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۱۶). ۲. حاوی ، قائم ، باقی. ہندوستان میں چھ سو برس تک اِسلامی حکومت سایہ گُستر رہی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۹۱).

سایہ گُستر رہے سر پر رہِیں سرکارِ ریاض
پاؤں پر حضرتِ ساجر کے رہے سر میرا
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضواں ، ۵۸). ۳. رک : سایہ فِگن. اور آپ کو بہت دیر تک گھر کے پسماندوں پر سایہ گُستر رکھے. (۱۹۰۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۵). اف : رہنا ، ہونا. [سایہ + گُستر (رک)].

---گِیر (---ی مع) صف.
سایہ کرنے والا.

مجھ سر پہ قدم سے اپنے یارب
جم جم اچھو سایہ گیر شہمیر
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۲۳). [سایہ + ف : گیر ، گرفتن پکڑنا]

---گھڑی (---فت گھ) امث.
قدیم زمانے کی گھڑی جس میں سائے کے ذریعے وقت یا پہر کا اندازہ کیا جاتا تھا ، دھوپ گھڑی. سایہ گھڑی کے گرد ایک دائرہ کھینچا جاتا تھا ... سایہ دائرے کو جن نُقاط پر مَس کرتا تھا اس کو درج کر لیا جاتا تھا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴). [سایہ + گھڑی (رک)].

---گھنا ہونا محاورہ.
حد درجہ مہربان ہونا ، انتہائی مُشفق ہونا ، محافظ ہونا ، لُطف و کرم کا فراواں ہونا. کسی آدمی سے متاثر ہو کر زندگی کا رویہ بدلنا اسی صورت میں ممکن ہے جب دوسرا شخص اتنا قد آور اور اس کا سایہ اِتنا گھنا ہو کہ اس کی بلندی کا اِنکار اور سائے کی ٹھنڈک سے فرار اپنی ذات کی نفی معلوم ہو. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۷).

---نَہ ہونا محاورہ.
۱. عکس نہ ہونا ، پرچھائیں نہ ہونا.

سایہ کی صورت رہا کرتے تھے حیدر ساتھ ساتھ
اس لئے شاید رسول اللہ کا سایہ نہ تھا
(؟ مشہور (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۳)). ۲. کسی شے کا مُطلق نِشان نہ ہونا.

لکھ جو چکا پھر کہیں سایہ نہ تھا
عقل یہ کہتی تھی کہ آیا نہ تھا
(۱۸۸۴ ، قدر (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۳)).

---وار ساتھ رَہْنا محاورہ.
سایے کی طرح ہر وقت ساتھ رہنا ، کبھی پیچھا نہ چھوڑنا.

ہزار حادثہ میں سایہ وار ساتھ رہے
قیامت آئی جہاں میں بلا نصیب آیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۹). یہ بات بخوبی ذہن نشین فرمائی کہ خبردار سایہ وار حضور کے ساتھ رہنا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۹).

---وَر (---فت و) صف.
رک : سایہ فِگن.

ابرِ رحمت سا ہو تُجھ پر سایہ ور
بے جہت کرتا ہے ہم سوں کیوں حذر
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۸).

سایہ وحدت ذاتِ مطلق سایہ دار
سایہ کثرت سایہ ور خیرالبشر
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۸۹). [سایہ + ف : ور ، لاحقۂ صفت].

---ٔ ہُما کس اضا (---ضم ہ) امذ.
ہما (تصوّراتی پرند) کا سایہ جو خوش بختی کی علامت خیال کیا جاتا ہے ، خوش بختی. غالباً اسے بھی معلوم ہو گیا ہے کہ مُجھ پر سایہ ہے سایۂ ہما نہیں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۵۸). [سایہ + ہما (عَلَم)].

---ہونا محاورہ.
۱. آسیب کا اثر ہونا. لڑکا یا عورت ... بیمار ہو یہی کہتے ہیں جن کا آسیب یا سایہ ہوا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۲۸). ۲. صحبت کا اثر ہونا ؛ زیرِ اثر ہونا.

عاشق ہوں قدِ یار کا ، کیوں ڈرتی ہے قمری
دیوانہ نہیں ، سایۂ شمشاد ہے مُجھ پر
(۱۸۵۳ ، ریاضِ مصنف ، ۱۶۷). ۳. پرتو ہونا ، شفقت یا مہربانی ہونا.

یوسف سے فزوں حُسن گراں مایہ ہے اُن کا
یہ دھوپ بیاباں میں نہیں سایہ ہے اُن کا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۹).

---ٔ یَزْداں کس اضا (---فت ی ، سک ز) امذ.
خُدا کا سایہ ؛ (مجازاً) بادشاہ ، شہنشاہ (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [سایہ + یزداں (رک)].

سائے/سایے امذ ؛ ج.
سایہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل) (عِلمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---تلے آنا محاورہ.
کسی کی پناہ یا حفاظت میں آنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---سے بَچ کے چلْنا محاورہ.
دُور دُور رہنا ، کترانا.

سائے سے تمہارے بچ کے چلئے
دیوانہ بنانے کو بلا ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۱).

---سے بَچْنا محاورہ.
نزدیک نہ آنا ، بہت احتیاط کرنا ، احتراز کرنا (جامع اللغات).

---سے جَلْنا محاورہ.
نفرت کرنا ، صورت دیکھ کر غصّہ آ جانا.

ملے محشر میں گر مجھ کو یہ کافی ہے عذاب اس کو
کہ یارب وہ بتِ کافر مرے سایے سے جلتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۷۱).

---سے رَم کَرْنا محاورہ.
اپنے سائے سے ڈرنا یا بھاگنا ؛ نہایت احتیاط کرنا ؛ نزدیک نہ آنا (جامع اللغات).

---سے وَحْشَت ہونا محاورہ.
بہت وحشت ہونا ، اُلجھن ہونا.

وہ جنوں تھا جو برنگِ سایہ تیرے ساتھ تھے
اے پری اب تو ترے سایے سے ہے وحشت ہمیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۷).

---لَمْبے ہونا محاورہ.
سورج ڈھلنے کا وقت ہونا ، شام ہونا ؛ زوال پذیر ہونا. فضا میں ایک عجیب گُھٹن اور غیر دوستانہ طرزِ عمل کے سائے لمبے ہو رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۸۲).

---میں آ جانا محاورہ.
آسیب ہو جانا ، جھپیٹا ہو جانا (جامع اللغات).

---میں بَیٹْھنا محاورہ.
حمایت میں آ جانا (جامع اللغات).

---میں پَلْنا محاورہ.
کسی کی اِمداد و عنایت سے پرورش پانا ، کسی کے زیرِ سرپرستی پرورش پانا ، کسی کے زیرِ اثر تربیت پانا ، فیضیاب ہونا.

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۷۲).

سَب (فت س). (الف) صف.
کُل ، تمام ، جُملہ ، سارا ، پورا.

جیو جیو سب کہیں پیو نہ. کہے کوئی
جیو کا جیو پیو کر جانے ہوئی سنی سُوئی

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۶۴). سب میں اپس کوں دِکھلاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۱). جن کی بوئی سے سب شہر معطّر ہو گیا ہے. (۱۷۴۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۱). دریا وہ ہے جو سب سال جاری رہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۸۹). یہ تو قدرت کے پروگرام ہیں اور قرآنِ کریم نے یہ سب معاملے صاف کر دیئے ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۵۸). (ب) م ف. کلیۃً ، تمامتر، سراسر ، برابر ، متواتر.

کتنا دیکھوں پُر مکھ — ان نَینوں تھیں سب ہوئی چُوک

(۱۵۹۹ ، نورس ، ۷۶).

قُدرت کا دھنی سہی — جو کرتا سو سب وہی

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).

اپنے حضرت کا سب یہ فرمانا
بعد مُدّت کے میں نیں اب جانا

(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، میر اثر ، ۱۱۹).

دونوں کے پسینے میں بھی سب عطر کی بُو ہے
رفتار میں گرمی یہ پریزادوں کی خُو ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۸). [پ : سَب ؛ س : سَرْوَ सर्व].

---اَپْنی گوں کے یار ہوتے ہیں کہاوت.
سب اپنے مطلب کے ہوتے ہیں (فرہنگِ اثر).

---اَپْنے اَپْنے حال میں مُبتلا ہیں فقرہ.
ہر شخص کو ایک نہ ایک فکر لگی ہوئی ہے.

زاہدا سب مُبتلا ہیں اپنے اپنے حال میں
میں مُسخّر جام کا تو نفسِ نافر جام کا

(۱۸۴۶ ، دفترِ فصاحت ، ۳۱).

---اَپْنے بَہُو بیگانی کہاوت.
بہو دوسرے خاندان کی ہوتی ہے اس لیے اس کو غیر سمجھا جاتا ہے (جامع الامثال ؛ عِلمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

---اُسْتَرے باندھو ، کوئی تَلْوار نہ باندھو ، کر دو یہ مُنادی کوئی دستار نہ باندھو کہاوت.
ظالم کے ظُلم کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ایک ہی تَھیلی کے چَٹّے بَٹّے ہیں کہاوت.
سب ایک جیسے ہیں ؛ ان میں کوئی فرق نہیں (جامع الامثال ؛ علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

---ایک ہی ماتھے کہاوت.
ہر چیز ایک ہی شخص کو ملتی ہے ؛ امیر کے پاس مزید دولت آتی ہے ، بھرے کو بھرتے ہیں (عِلمی اُردو لُغت ؛ جامع الامثال).

---ایک ہی ناؤ کے/میں سَوار ہیں کہاوت.
سب کی حالت ایک ہی جیسی ہو تو کہتے ہیں (ماخوذ : عِلمی اُردو لغت ؛ جامع الامثال).

---بات کھوٹی ، پَہْلے دال روٹی کہاوت.
اوّل طعام بعدہٗ کلام ، بھوک لگتی ہے تو کھانے کی فکر سب سے پہلے ہوتی ہے (عِلمی اُردو لُغت ؛ جامع الامثال).

---بزرگیاں تم پر ہی ختم ہیں فقرہ.
(طنزاً) بڑے بدذات ہو. آپ میں بھی کوٹ کوٹ کر خوبیاں بھری ہیں اور سب بزرگیاں تم پر ہی ختم ہیں اور آپ سے بہت بہت امید ہے (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۴۷).

---پیر چھوٹے ، پکڑی گئیں بی نور کہاوت.
بلمعاش تو بچ گئے ، بے گناہ پکڑے گئے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---توڑیں پر میرا ایک رب نہ توڑے کہاوت.
ساری دنیا ناراض ہو مگر خدا ناراض نہ ہو(ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جگ رُوٹھا رُوٹھن دے یک وہ نہ رُوٹھا چاہیے کہاوت.
رک : سب توڑیں پر ایک رب نہ توڑے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)

---جگ رُوٹھا رہے ، سری رام / میرا مالک ، نہ رُوٹھا چاہیے کہاوت.
رک : سب توڑیں ، پر ایک رب نہ توڑے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جگہ سے ہارے تو چلے نان پارے کہاوت.
رک : پیٹ بھرا تو دور کی سوجھی ، بھوک لگی تنّور کی سوجھی.
سب جگہ سے ہارے تو چلے نان پارے خوف کرتا تھراتا گھر آیا تو سنا کہ چچا زاد بہن دل ہی دل میں شکایت کرتی ہے . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳ : ۲۱۰).

---جَناں (---فت ج ، غنہ) صف.
ہر بات جانے والا ؛ علیم و خبیر (جامع اللغات).

---جیتے جی کا بکھیڑا / جھگڑا ہے ، یہ تیرا ہے یہ میرا ہے، چل بسے اس دنیا سے، نہ تیرا ہے نہ میرا ہے کہاوت.
موت کے وقت کوئی چیز ساتھ نہیں جاتی یہ سب زندگی کے ساتھ ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جھونک دیا فقرہ.
سارا مال لگا دیا ، سب کچھ ضائع کر دیا (ماخوذ : محاورات ہندوستان ؛ جامع اللغات).

---چیز کی لہر بہر ہے فقرہ.
کسی چیز کی کمی نہیں سب کچھ موجود ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال ؛ مخزن المحاورات).

---خیریّت ہے فقرہ.
سب ٹھیک ہے فکر کی کوئی بات نہیں ، ہر طرح خیرت ہے.

آگے کچھ اس کے ذکر دل زار مت کرو
سب خیریت ہے اس سے کچھ اظہار مت کرو
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۲).

---دَرجے پورے ہو گئے فقرہ.
بڑی ذلت اور رسوائی ہوئی (فرہنگِ اثر).

---دَر جھانکنا محاورہ.
ہر جگہ تلاش کرنا (جامع اللغات).

---دِن م ف.
ہر روز ، ہر وقت ، ہمیشہ ، دائم ، مدام.

تجھ باج مخصوص جہاں وو ذاتِ عالی چار ہیں
ان کی محبت کا ولی دل میں وطن سب دن اچھو
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۴).

---دِن چنگا تہوار/عید کے دن ننگا کہاوت.
جب کوئی وقت کے مناسب اور اس کے مطابق کام نہیں کرتا تو اس کے متعلق کہتے ہیں. اور مثل ہندی کی ارشاد کی ... سب دن چنگا ، تہوار کے دن ننگا. (۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۳۰).

سب دن تو ہوتا ہے چنگا   عید کے دن ہوتا ہے ننگا
(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۱۲۸).

---دِن خدا کے ہیں کہاوت.
جب سعادت و نحوست کو کسی خاص دن سے مخصوص کرتے ہیں تو کہتے ہیں.

نیک و بد سب دن خدا کے ہیں ، لکھی جس دن کی ہو
کچھ کرو لیکن فراموش کیا ، قضا وہ دن کرے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۱).

---دِن سرنگی عید کے دن ننگی کہاوت.
رک : سب دن چنگا تہوار عید کے دن ننگا (ماخوذ : جامع الامثال ؛ علمی اُردو لغت).

---دھان بارہ/بائیس/باوَن پسیری/پنسیری کہاوت.
سب کے ساتھ یکساں سلوک ، مکمل عدل و مساوات اور اچھے برے کی تمیز نہ ہونے کے موقع پر کہتے ہیں. کیوں صاحب یہ کیا غضب ہے کہ سب دھان بائیس پنسیری. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۷۷). یہ ناممکن ہے کہ میزان میں عدل و مساوات ہو سب دھان بائیس پنسیری رہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۰ : ۹). سنا کرتے تھے کہ ساس کے پوت سب ہی برابر سب دھان باون پنسیری.(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱۰ : ۳). بڑی آؤ بھگت ہوتی ہے لڑکیاں تو میرے اوپر جان چھڑکتی ہیں ... ہاں بیٹا یہاں تو سب دھان بارہ پسیری کے ہیں .(۱۹۵۲ ، افشاں ، ۷۵).

---رَس (---فت ر) امذ.
ہر قسم کا نچوڑ ، جز ، عطر. جہاں پناہ جب شرب کی طرف توجہ فرماتے ہیں تو یا افیون و کوکنار نوش فرماتے ہیں (جس کو قبلۂ عالم سب رس کہتے ہیں) ، تو ملازمین ان کو خوانچوں میں بھر حضور میں پیش کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۲۱).
[سب + رس (رک)].

---سنسار کال / موت کا کھاجا ، جیسے گدوا ویسے راجا کہاوت.
بادشاہ ہو یا فقیر ، موت سب کے لیے اٹل ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے بَڑی بُھوک ، جو پاوے سو چوکھ کہاوت.
بُھوک بڑی زبردست چیز ہے ، جو کُچھ سامنے آئے انسان چٹ کر جاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے بَھلا کِسان کِھیتی کرے اَور گھر رَہے کہاوت.
دوسرے پیشوں والے مارے مارے پھرتے ہیں ، کسان اپنے گھر رہتا ہے ، اس لیے سب سے اچھا ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے بَھلا گھسوٹا/گَھسوٹا ، نَہ جانے نَفع نَہ جانے ٹوٹا کہاوت.
قزاق کو کسی کے نفع نقصان کی پروا نہیں ہوتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے بَھلی چُپ کہاوت.
خاموشی سب سے بہتر ہے.

بس بس آگے کُچھ مت کہہ تو
سب سے بھلی چُپ ہے چُپ رہ تُو
(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۱۸۱).

---سے بَھلے بِھیک کے روٹ کہاوت.
فقیروں کا قول ہے کہ جو چیز مانگنے سے مُفت مل جائے سب سے بہتر ہے کیونکہ محنت نہیں کرنی پڑتی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)

---سے بَھلے مُوسَل چَند ، کَریں نَہ کَھیتی بَھرے نَہ ڈَنڈ کہاوت.
چور اور قزاق سب سے اچھے ، نہ کوئی کام کرتے ہیں نہ محصول دیتے ہیں ؛ طنزاً مستعمل (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے بَھلے ہم ، نَہ رِیجھ کی شادی ، نَہ کِھیجھ کا غَم کہاوت.
بے فکرے آزاد شخص کو نہ کسی کی خوشی نہ غم ، وہ ہر چیز سے بے نیاز ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے رَل مِل چالئیے جب لَگ پار بَسائیے ، مِشٹ بچن مکھ بولئیے جو نیکی ہی وَہ جانئیے کہاوت.
ہر ایک سے مِل جُل کر گزارا کرنا چاہئے ، میٹھا بولنا چاہئے تا کہ نیک نام رہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے میٹھی بُھوک کہاوت.
کھانے کا اصل مزہ بُھوک میں ہی آتا ہے ، کھانا کیسا ہی ہو بُھوک میں مزے دار لگتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سے ہِلیئے سَب سے مِلئیے سَب سے کیجئیے چاؤ ، ہانجی ہانجی سب سے کہیئے بسئیے اپنے گانو کہاوت.
اگر تم آرام سے زندگی گزارنا چاہتے ہو تو ہر ایک سے میل جول اور محبت رکھو ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملاؤ مگر کسی پر انحصار نہ کرو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---شکل ہے لَنگُور کی ، اِک دُم کی کَسَر ہے کہاوت.
کسی کی بدصورتی پر طنزاً کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---صَدقے ، میں اَلگ کہاوت.
اس کے متعلق کہتے ہیں جو زیادہ دوستی رکھے مگر مصیبت پڑنے پر الگ ہو جائے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---طَرَح م ف.
ہر لحاظ سے ، ہر اعتبار سے. بیٹا تُم کو خُدا نے سب طرح لائق پیدا کیا ہے. (۱۸۶۹ ، مرآۃ العروس ، ۶۱).

---طَرَح سے م ف.
جان و دل سے ، مال سے ، ہر طرح سے (ماخوذ : جامع اللغات)

---طَرَح سے حاضِر ہونا محاورہ.
ہر کام کے لیے تیار ہونا ، جان و مال سے مدد کے لیے تیار ہونا (جامع اللغات ؛ فرہنگِ اثر).

---کا بَھلا ہو فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) خُدا سب کا فائدہ کرے (ماخوذ : جامع اللغات).

---کا/کے سَب صف.
کُل ، تمام ، جمیع ، سرتاپا ، بالکل ، بالتمام ، پُورا ، سارے کا سارا ، مکمل. ان کا عرق سب کا سب ان ہی کے اندر پک کر جذب ہو جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳).

سب کے سب روتے تھے صغرا کی طرح وقتِ سفر
گھر سے تابوت کہ گہوارۂ اصغر نکلا
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۳۲). آج سب کے سب رواں ہیں عیدگاہ کی طرف ہنستے ہوئے چہروں کے ساتھ اچھے اچھے کپڑوں کے ساتھ. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ مئی ، ب).

---کام تُھکا تو بُرا کام نِکا کہاوت.
جب سب کاموں میں ناکامی ہوئی تو بُرا کام اِختیار کیا انسان مجبور ہو کر بُرا کام کرتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کاموں پُوری گَون کِیے کَنڈُوری کہاوت.
جب کوئی عورت شیخی بگھارے تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

---کُتّے کاشی گَئے تو ہَنڈیا کِس نے چاٹی کہاوت.
اگر سب نیک ہیں تو شرارت کس نے کی ؛ شریر اپنی حرکت سے باز نہیں آتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کُچھ (---ضم ک ، سک چھ) صف ؛ م ف.
۱. ہر چیز ، کُل مال و متاع ، پُورے کا پُورا.

اِس کُچھ میں نِس ہے سب کُچھ
اگر گیان ہے تو سمجھ اب کُچھ
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۳).

کرنا جو کُچھ کدھر ہے سب کُچھ کیا تھا ہم نے
تُو بھی گیا ہمن کو وہ شوخ پیٹھ دے کر
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۳). فیضی ہنسی ہنسی میں سب کچھ کہہ جاتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۷۷).

اُدھر کیا دھرا ہے اِدھر ہی ہے سب کُچھ
سمجھنے لگا ہوں یہ سر سر کے اب کُچھ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۵۷). اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس آزمودہ کار نسخے کو استعمال کرنا شروع کر دیا کہ محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۰۵). ۲. (مجازاً) کرتا دھرتا. ان دنوں قاضی عیسیٰ ہی بلوچستان میں مُسلم لیگ کے سب کُچھ تھے. (۱۹۸٦ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۰/ ستمبر ، ۳).

--- کُچھ ہو ہوا کَر م ف.
سارا معاملہ طے ہو کر ، کارروائی ختم ہونے کے بعد (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- کسے م ف (قدیم).
ہر ایک کو ، سب کو. ہر رنگ کے پھول سرنگ مقبول سب کسے بھاتے ... دایم تازے ہرگز نیں کُملاتے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۹).

--- کو ایک آنکھ دیکھنا محاورہ.
یکساں پیش آنا، برابر کا سلوک کرنا، کسی کے ساتھ طرف داری یا خصوصیت نہ برتنا.

خورشید وار دیکھتے ہیں سب کو ایک آنکھ
روشن ضمیر ملتے ہر ایک نیک و بد سے ہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۵).

--- کو ایک (ہی) لاٹھی / لکڑی ہانکنا محاورہ.
کسی کے رُتبے اور حیثیت کا خیال نہ رکھنا ، اہل اور نااہل سب سے ایک جیسا سلوک کرنا. پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں ... تم لگے سب کو ایک لکڑی ہانکنے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۲). علاج کے لحاظ سے فن طب کے ایک بڑے دائرے میں پھیلے ہوئے ہیں اور جو شخص ان سب کو ایک ہی لکڑی سے ہانکنا چاہتا ہے. (۱۹۳۴ ، ہمدرد صحت ، جولائی ، ۵۵).

--- کو کہو میری ٹھہورَن کو کُچھ نہ کہو کہاوت.
کوئی عورت نصیحت پر ناراض ہو جائے تو کہتے ہیں کہ یہ بہت نازک مزاج عورت ہے (جامع الامثال).

--- کوئی صف.
ہر ایک ، ہر شخص ، ہر کوئی ، ہر فرد ؛ سب کے سب. بادشاہ ان پہ مہربانی فرماوتا ہے تو سب کوئی ان کوں معتبر جانے. (۱۷۳٦؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۳). خوران کے جتنے ہمت والے اور دلیر تھے سب کوئی گھابرے ہوئے اور ایک ایک کر میدان میں آتے تھے. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۵۴).

صبر و ہوش و قرار و تاب و تواں
چل بسے رفتہ رفتہ سب کوئی

(۱۹۱۵ ، وفا (تذکرۂ شعرائے اُردو ، ۲۱۳)).

--- کوئی جُھومَر بھرے ، لَنگڑی کہے ہم ہوں کہاوت.
ہر ایک کو دیکھ کر ، وہ بھی جسے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو ، ویسی کرے تو کہتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال).

--- کوئی ملیو ملے ، پر لنگوٹیا (یار) نہ ملیو ملے کہاوت.
قریبی دوست بہت بے تکلفی کرتا ہے اس لیے نہ ملے تو بہتر ہے کہ وہ سب پول کھول دے گا ؛ ہر چیز مل سکتی ہے مگر بے تکلف اور بچپن کا دوست نہیں مل سکتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کہنے کی باتیں ہیں فقرہ.
بناوٹ کی باتیں ہیں ، اصلیت کُچھ نہیں.

سُنا کرتے ہیں معشوقوں پہ آنا حضرتِ دل کا
نہ آتے ہیں ، نہ جاتے ہیں ، یہ سب کہنے کی باتیں ہیں

(۱۹۱۰ ، تاج سُخن ، ۱ : ۱۵۸).

--- کہیں م ف.
ہر جگہ ، سب جگہ. خطرہ کیا ہے خدا سب کہیں ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۵).

--- کی سُننا اَپنی کَرنا کہاوت.
انسان سنے سب کی مگر کرے وہی جو اپنے لیے بہتر سمجھے. اپنے کو معلوم دوسرے کو کیا مفہوم اس لئے یہ نصیحت نا بسرنا مثل مشہور ہے سب کی سننا اپنی کرنا. (۱۸۳۵ ، پچپن مثال ، ٦).

--- کی ماں/مَیّا ، شام (ہے) کہاوت.
شام کو سب گھر آ کر آرام پاتے ہیں ، اس لیے شام سب کی ماں کی طرح ہے کہ اس سے سکھ ملتا ہے (جامع الامثال).

--- کے بالَم ، گھیر کَر لے گئے عالَم گیر کہاوت.
کُچھ نہ چھوڑنا ، صفایا کر دینا ؛ کسی چیز کے نایاب ہونے یا قحط پڑ جانے کے موقع پر کہتے ہیں. دلی میں یہ کہاوت مشہور ہے کہ سب کے بالم گھیر کر لے گئے عالمگیر. (۱۹۰۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳٦۷).

--- کے دانو آنڈے بَچّے ، ہَمارے دانو کُڑّک کہاوت.
سب خوش قِسمت ہیں ، ہم ہی بدقسمت ہیں ؛ دُوسروں کو بہت کُچھ ملتا ہے ہمیں کُچھ نہیں ملتا (جامع الامثال).

--- کے سَب صف ؛ م ف.
تمام ، کُل ، سارے کے سارے.

سب کے سب روتے تھے صغرا کی طرح وقتِ سفر
گھر سے تابُوت کہ گہوارۂ اصغر نکلا

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۳۲).

--- کھیل ، کھیل چکے ، پردنگا باقی ہے کہاوت
تمام تدبیریں ناکام ہو چکیں ہیں اب آخری تدبیر باقی ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

--- گُڑ لاٹ ہو گیا فقرہ.
ساری محنت اکارت گئی ، سارا کام خراب ہو گیا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- گُڑ مٹی ہوا فقرہ.
رکھ : سب گُڑ لاٹ ہو گیا (جامع الامثال).

---گُن اَدُھورے ، کوئی گُن نَہ پُورے کہاوت.
کسی میں کوئی خامی رہ جائے تو اس شخص کی بابت کہتے ہیں. کیمرا بھی آنکھ کے ہی اصول پر بنایا گیا ہے مگر وہی مثل صادق آتی ہے سب گُن ادھورے کوئی گُن نہ پُورے ، آنکھ کی نقل اُتاری مگر اُتارنی نہ آئی. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۶۳).

---گُن بَھری بیلوا سونٹھ کہاوت.
سونٹھ بڑی مُفید چیز ہوتی ہے (جامع الامثال).

---گُن بَھری میری لاڈو ، کَون کَہے لَنڈُوری کہاوت.
شیخی خور عورت کے متعلق کہتے ہیں کہ اس میں خُوبیاں ہیں خامی کوئی نہیں (جامع الامثال).

---گُن (گُنوں) پُورا صف.
عیار ، چالاک ؛ ہر فن مولا ، اُستاد ، ہوشیار ؛ ماہر ، لائق (بطور طنز مستعمل). اُستانی جی! تُم سب گُنوں پوری ہو. (۱۸۶۸ ، مِرآۃ العروس ، ۲۱۶). اللہ کی عنایت سے ہر فن مولیٰ سب گُن پُورا. ((۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۰۸) غزل خُوب کہتے ہیں گانے کے لائق ، دو ایک غزلیں مجھ کو یاد ہیں ... اچھے ہیں سب گُن پُورے. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۳۶). عِلمی قابلیت کے علاوہ صاحب بہادر سب گُنوں پُورے تھے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۲۲ : ۵).

... گُن پُورے (انہیں) کَون/ کوئی نَہ ، کَہے لَنڈُورے کہاوت.
رک : سب گُن بھری میری لاڈو ، کون کہے لنڈوری. یہ حضرت اس مثل کے پُورے پُورے مِصداق ہیں سب گُن پُورے انہیں کون کہے لنڈورے. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۱۷۵). شاعر یہ ہیں ادیب یہ ہیں بقول بی نصیبن کے سب گُن پُورے کوئی نہ کہے لنڈورے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۰ : ۳).

---گُنوں پُورا / پُوری ہونا محاورہ.
سارے عیب موجود ہونا. گلشن بولیں ... شکل پر بھولپن بھی تو نہیں رہا کیسا خرانٹ ہو گیا یہ فوجی سب گُنوں پُورے ہوتے ہیں. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۲).

---گُنوں پُوری کوئی نَہ کہو اَدُھوری / لَنڈُوری کہاوت.
چالاک اور عیار عورت کے متعلق کہتے ہیں. کونسی شرافت پر بُھولی ہوئی ہو بُھولی ہوئی ہو تمہاری کل بےکل ہے بالکل وہی مثل ہے سب گُنوں پُوری کوئی نہ کہو ادھوری. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۲۳). سب گُنوں پُوری کوئی نہ کہے لنڈوری ، بھلا کہئے کجا طبِّ یونانی اور کُجا علی گڑھ. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۲ : ۹).

سَبّ (فت س ، شد ب نیز بلا شد) امذ ؛ امث.
لعن طعن ، گالی ، دُشنام ، شتم. مساجد کے ابواب پر سَبِّ صحابہ لکھوائی. (۱۸۸۳ ، مطائع الدہور ، ۳۰). میں پسند نہیں کرتا کہ تم سبّ کرنے والوں میں سے ہو. (۱۹۰۳ ، عصرِ جدید ، نومبر ، ۳۶۲). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

---و شِتَم (---شد ب ، و مج ، کس ش ، سک ت) امذ.
ظُلم و ستم ، لعن طعن ، جور و جفا. اہلِ بدعت کو اس واسطے عداوت ہے کہ انہوں نے بدعات کو اُکھاڑا... اس لیے سبّ و شتم کرتے ہیں. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۳۲۱). ان کے ہاں سبّ و شتم و قذف کا کُچھ عیب نہ تھا. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۱۹). اشقیا نے دعوتِ حق کا جس تحقیر و استہزا ، سبّ و شتم ... کے ساتھ جواب دیا ، اس کے دہرانے کی حاجت نہیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۳). اس میں بھی لکھنئو کی شاعری کو خُدا واسطے سبّ و شتم کا ہدف بنایا. (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۸۷). اف : کرنا ، ہونا.[ع : سب + و (حرفِ عطف) + ع : شتم (رک)].

سَبّابَہ (فت س ، شد ب ، فت ب) امث ؛ امذ.
کلمہ کی اُنگلی ، پہلی اُنگلی ، اَنگوٹھے کے برابر والی اُنگلی انگُشتِ شہادت ، انگُشتِ اشارہ (Index Finger).

شہنشاہ کے پاؤں کی ای گڑی
بھی اُنگشتِ سبّابہ سب سے بڑی

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۸). قلم اُنگلیوں میں پکڑیں ابہام اور سبّابہ قلم سے اوپر اور اُنگشت ... قلم سے نیچے ہونے . (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۱۷). جب چاروں اُنگلیاں نبض پر رکھی جائیں تو خنصر اُنگوٹھے کی طرف رہے اور سبّابہ اُوپر کی طرف (۱۹۳۲ ، رسالۂ نبض ، ۱۴). [ع].

سَبّابی (فت س ، شد ب) امث.
دُشنام طرازی ، گالی گلوچ ، طعن و تعریض ، سختی و درشتی. بلا فحش اور ابتزال کے شائبہ کے ، ہجو اور سبّابی سے پاک وہ چھوٹے بڑے ، اپنے پرائے ، سب کے خاکے ... دلچسپ انداز میں کھینچتے چلے جاتے ہیں. (۱۹۴۰ ، مقالاتِ ماجد ، ۳۱۲). [ع : سبّاب ـ گالی دینے والا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُبات (ضم س) امث.
۱. نیند ، راحت ، آرام. یوں تو یہ پیغامات کئی مختلف طریقوں سے وصول ہوتے ہیں لیکن بالعموم اسکا طریقہ یہ ہے کہ ایک واسطہ جس پر سبات کی کیفیت طاری رہتی ہے ، ان پیغامات کو کہتا چلا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، افکارِ حاضرہ ، ۲۷۷). **۲. (طب) غفلت کی نیند ، گہری نیند ؛ ایک بیماری جس میں گہری اور غفلت کی نیند آتی ہے اور بیمار مشکل سے جاگتا ہے.** سبات وہ ہے کہ ایک خواب ہے غیر طبعی نہایت شِدّت سے اور بکثرت دراز ہوتی ہے. (۱۹۱۳ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵). وہ جن مظاہر کا بیان کرتا ہے ، معالجانہ اثرات کے ساتھ بساتھ ان میں التہاب سحائی لیژنس ، قوما ، سُبات ... ملیخولیا اور داء الکلب بھی شامل ہیں. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۹۱). [ع].

---اَبَدی کس صف(---فت ا ، ب) امث.
ایسی نیند جس سے انسان کبھی نہ جاگے ؛ موت. ایک وقت ایسا آئے کہ ہر ذی روح سُباتِ ابدی میں پڑ جائے. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۱۸). [سُبات + ابد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---سَہَری کس صف(---فت س ، سک ہ) امث.
(طب) سُبات (رک) کی ایک قسم. اگر بلغم صفرا پر غالب ہو اور

نیند کا زمانہ نِسبتاً زائد ہو بیماری کا زمانہ نِسبتاً کم ہو تب سُباتِ سہری کہتے ہیں۔(١٩٢٣ ، مخزن الجواہر، ٣٢). [سُبات+سہری (رک)]

سُباتی (ضم س) امث.
وہ نس جو دل سے بدن میں خون پہنچاتی ہے،شریان. اِسی کاغذ پر سُباتی نبض کی ترسیم بھی کی جا سکتی ہے۔ (١٩٣١ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ٢٢١). [سُبات + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شِرْیان (---کس ش ، سک ر) امث.
(طِب) دو شریانیں ، جن کے وسیلے سے خُون دماغ تک پہنچتا ہے۔ (انگ : Carotidartery). شرائین گردن میں مُشترک سباتی شریان کا محل وقوع ایک خط سے ظاہر کیا جاتا ہے جو عظیم تر قوہ کے قصی سِرے کے بالائی حِصّہ سے اس نقطہ تک کھینچا جائے جو زائدۂ حلمیہ کی نوک ... میں واقع ہو۔ (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣٦٦). [سباتی + شریان (رک)].

---قِنابِل (---کس ق ، ب) امذ ؛ ج.
(طِب گردن میں پائے جانے والے غدود۔
سباتی قِنابل جو تعداد میں دو ہیں (گردن کی ہر جانب پر ایک ایک) ... شکل میں بیضوی ہوتے ہیں اور ان کا لمبا قطر تقریباً ٥ مِلی میٹر ہوتا ہے۔ (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣٣٦). [سباتی + قِنابل (قنب (رک) کی جمع)].

--- کَمان (---فت ک) امث.
(طِب) پھیپھڑے کو جانے والی شریان جو گردن کے قریب کمان کی شکل میں ہوتی ہے۔ سُباتی کمان سے آگے کی طرف ایک لِسانی شریان نِکلتی ہے جو زبان اور لامی کے عضلات کو جاتی ہے اور پھر مُشترک سباتی شریان بن جاتی ہے۔ (١٩٣٩ ، اِبتدائی حیوانیات ، ٧١). [سُباتی + کمان (رک)].

---مُثَلَّث (---ضم م ، فت ث ، شد ل بفت) امث.
(طِب) وہ شریان جس کے تین منھ دائیں بائیں اور نیچے کی جانب ہوتے ہیں. گردن کے پچھلے حِصّے میں پائی جاتی ہے. اس کے بعد سُباتی مُثلّث پر آو.اس کا یہ نام اس لیے ہے کہ اس میں مُشترک اندرونی اور بیرونی سُباتی شریانوں کے حِصّے موجود ہیں۔ (١٩٢١ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ٣ : ١٣٦). [سُباتی + مُثلّث (رک)].

سَبّاح (فت س ، شد ب) امذ.
ماہر تیراک ، بہترین شناور ، تیراکی میں ماہر ، بہت تیرنے والا.

غیر کوثر کسی دریا کا میں سبّاح نہیں
بیشۂ شیر خُدا بن کہیں سیّاح نہیں

(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ٥٦). ناسخ وغیرہ نے ایسے بہت سے الفاظ اِستعمال کئے ہیں ... مثلاً سپر غم ، جریدتین ، خالق الاصباح ، سباح وغیرہ تو کیوں نہ انہیں بھی متروکات کی فہرست میں درج کیا جائے۔ (١٩٢٥ ، بنشوراتِ کیفی ، ١٣١). [ع].

سِباحَت (فت نیز کس س ، فت ح) امث.
١. تیرنا ، تیراکی ، شناوری.

دُرِ معرفت اللّٰہ کا سینہ میں حقیقت کے
پایا تو طریقت کے دریا کی سباحت کے

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٢٢٢). اُن کی دلیل یہ ہے کہ سباحت (تیراکی) پانی کے بغیر ناممکن ہے۔ (١٩٧٦ ، مقالاتِ کاظمی ، ٣٧٦). ٢. **(طبیعیات) قوّتِ اُچھال یا مرکزِ اُچھال.** مائع کے مرکزِ ثقل کو اکثر مرکزِ سباحت یا اُچھال کا مرکز کہتے ہیں۔ (١٩٢١ ، سکونِ سیالات ، ٧٨). [ع : (س ب ح)].

---القَلْب (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل) امذ.
(طِب) وہ مرض جس میں دل پانی کے اندر تیرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور حرکتِ اختلاجی کی طرح حرکت کرتا ہے (مخزن الجواہر ، ٣١). [سباحت + رک : ال (ا) + قلب (رک)].

سَبّاحَہ. (فت س ، شد ب ، فت ح) صف ؛ ج سباحۃ.
ایسے پرندے جن کے پنجے جھلی دار ہوتے ہیں. سباحہ یا تیرنے والی چڑیاں :- اس صنف کے پرندوں کے پنجے جھلّی دار ہوتے ہیں۔ (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ٦٨). [ع : (س ب ح)].

سَباخ (فت س) امث.
زمین شور ، بنجر زمین. ثُم اوس شہر میں داخل ہو تو اس کے سباخ یعنی زمین شور اور کلّا اور باغات اور بازاروں اور امیر کے دروازوں سے بچنا اور کناروں پر اس کے رہنا۔ (١٨٥٣ ، الکلام المبین فی آیت رحمۃ اللعالمین ، ٧٢). [ع].

سَبادَہ (فت س ، د) امذ.
سبادہ اور سنْبادہ ایک پتھر ہوتاہےکہ اس سے سامان بناتے ہیں اور حکّاک نگینہ اسی سے تراشتے ہیں(ماخوذ: مطلع العلوم (ترجمہ) ، ١٩٦). [ف].

سَبارا (فت س) امث.
کھجور کے درخت کا ایک مرض جو درخت کو جڑ سے کھا جاتا ہے. مرضِ سبارا مادۂ خرما کو اسفل یعنی بنیاد سے کھا جاتا ہے۔ (١٩٠٧ ، فلاحۃ النخل ، ١٩٣). [ع].

سُباس (ضم س) امث.
خوشبو ، سُگندھ ، عطریات. پچھیں اس گھیو یک سُباس ہے۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ١١٢).

یو جون کی گگن گوئیا گڑ   بو مشک سباس پتوں او چیکڑ

(١٧٠٠ ، من لگن ، ١٢٥). [س : सु + باس (رک)].

سَباط (فت س) امذ.
تپ لرزا ، جاڑا بُخار (مخزن الجواہر ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع].

سِباع (کس س) امذ ؛ ج.
گوشت خور جانور ، درندے ، وحشی. سیرتیں اُن کی مثلِ سِباع و بہائم کے ہیں۔ (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٥٥). بعض کہتے ہیں کہ سباع و طیور کی تصویریں بناتے تھے۔ (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٦٢٧). ان حیوانوں کا اب ذکر کیا جاتا ہے جن کی غذا گوشت ہے

اور جو تھن والے جانوروں اور پرندوں کو زندہ کھا جاتے ہیں انھیں سباع یا گوشت خور جانور کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۲). جنگل یا آبادی میں جب حوش و سباع کا خطرہ ہو تو یہ شعر سات بار یا نو بار پڑھ کر اپنے گرد انگشت سبابہ سے حصار کرے. (۱۹۷۳ ، ترجمہ قصیدۃ البردہ ، ۳۵). [ع : سَبُع (رک) کی جمع].

---طُیور (---ضم ط ، و مع) امذ ؛ ج.
گوشت خور پرندے. امام مالک کے نزدیک سباع بہائم اور سباع طُیور اور حشرات الارض سب درست ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۵۷). [سباع + طُیور (طائر (رک) کی جمع)].

سِباعانَہ (کس س ، فت ن) م ف.
جانوروں کا سا ، وحشیانہ. خارا غُصّے میں ایک سباعانہ وحشت سے کسی سورت کو توڑ ڈالتا. (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۳۳). [ع : سباع + ف : انہ ، لاحقۂ صفت].

سِباعی (کس س) صف.
درندہ. واضح ہو کہ ببر ایک قسم شیر کی ہے اور یہ وہی جانورِ سباعی ہے جسے انگریزی میں ٹائیگر کہتے ہیں . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۰۵). [سباع (رک)+ ی ، لاحقۂ صفت].

سُباعی (ضم س) امث ؛ صف.
۱. **سات حرفی ، سات اجزاء یا سات حروف والا.** یہ تینوں رکن سُباعی ہیں یعنی ہفت حرفی اور تین تین اجزاء سے مرکب ہوتے ہیں اور وتد مجموعہ کے شمول سے مجموعی کہلاتے ہیں. (۱۸۷۱، قواعد العروض ، ۲۱). ۲. **سات مصرعوں کی نظم.**

چار عنصر مری رباعی ہیں
ہفت اعضا نہیں سُباعی ہیں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۷۷). ۳. **سات سیارے ، سات آسمان** (ماخوذ : فرہنگِ عامرہ). [ع].

سُباعِیَہ (ضم س ، کس ع ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
حروفِ آتشی یعنی ا ، ہ ، ط ، م ، ف ، ش ، ذ. حروفِ آتشی یعنی کلمۂ سُباعیہ «اہطم فشذ» واسطے دفع امراضِ باردہ و بلغمی ... قوت فکر کے نافع ہیں. (۱۸۹۰ ، جواہرالحروف ، ۷). [سُباعی (رک) + یہ ، لاحقۂ نِسبت].

سَبّاق (فت س ، شد ب نیز بلا شد) صف.
سبقت لے جانے والا ، دوڑ میں آگے بڑھ جانے والا ، بہت آگے آگے رہنے والا.

جب ہوئے سبقتِ ایمان میں طاق
اس لئے ہے لقب ان کا سبّاق

(۱۷۷۳ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۵۶). [ع].

سِباق (کس س) امذ.
۱. **عبارت کا جو سلسلہ چلا آ رہا ہو اُس کا معنوی اِقتضا ، ربطِ عبارت ، اجزائے عبارت کی معنوی و باہمی مناسبت** (عموماً بطور لاحقہ سیاق کے ساتھ مُستعمل).

مدح خواں کو اپنے لکھ دیتے ہیں بخشش کی سند
کیا سیاقِ پنجتن ہے کیا سیاقِ پنجتن

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امامت ، ۶۷). اِن آیتوں کے سیاق و سِباق اور نظم و ترتیب پر لحاظ کر کے ، میرے ذہن میں بھی معنی آتے ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۲۴). بدلے ہوئے سِباق میں اس کی معنویت مُختلف بھی ہو سکتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۴۰). ۲. **آغاز ، اِبتدائیہ ، اِفتتاحیہ.** اکثر خطوط اس طرح کے لکھنے پڑتے ہیں ، ان کے لیے خاص سِباق ایجاد کیا ہے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، مکاتیب ، ۱۱۰). ۳. **حساب نویسی کے قواعد.** چودہ برس کے سِن میں صرف و نحو ، فقہ و حدیث، سیاق و سِباق ... سب کا مشّاق ہوا. (۱۸۵۱ ، بہارِ دانش ، ولایت علی ، ۵). ۴. **اعضا کے جوڑ ، ہاتھ پانو کے جوڑ ؛ باز کی ٹانگیں باندھنے کا فِیتہ.** اگر سِباق پا یعنی پند پر اس کو پائیں تو بہتر ورنہ پُشت پا کی خنصر اور بنصر کے درمیان میں یعنی پاوں کی چھوٹی انگلی اور اس کی برابر والی انگلی اور ان دونوں کے بیچ میں کھولیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۳). [ع : (س ب ق)].

---و سَباق (---و مج ، فت س) امذ.
رک: سیاق و سِباق جو زیادہ مستعمل ہے. ان آیتوں کے سِباق و سیاق اور نظم و ترتیب پر لحاظ کرکے میرے ذہن میں معنی آتے ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۲۴). [سِباق + و (حرفِ عطف) + سیاق (رک)].

سَباقَت (فت س ، ق) امث.
رک : سبقت.

وصل خاطر ذوق سوں کیتا تمھیں
سب شہیداں میں سباقت یا امام

(۱۶۳۹ ، قدیم اُردو مراثی ، ۲۷۶).

ان کو اصحاب میں سباقت ہے
دِین کوں جو کیے قبول اوّل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۴).

اہلِ دولت سے سباقت کے لیے
باوجودِ فقر در انفاق تم

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۹۰). اگرچہ ایسا کرنے میں کتنی بھی مشکیں مجھے آئیں گی تم لوگوں سے سباقت ہی لے جاؤں گا. (۱۸۸۳ ، تاجر وینس (ترجمہ) ، ۷۳). [ع : سبقت (رک) کی تارید].

سَبّا ک (فت س ، شد ب) امذ.
چاندی کا کام کرنے والا ، چاندی وغیرہ کو گلا کر اس سے زیور یا دوسری اشیاء ڈھالنے یا گھڑنے والا کاریگر ، سُنار ، زرگر. سبّا ک چاندی کو پا ک کر کے قرص بناتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۲۱). سبّا ک. یہ شخص خالص چاندی کی گول ٹِکیاں کاٹتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۶). [ع].

سَبّاکی (فت س ، شد ب) امث.
سبّا ک کا کام یا پیشہ ، چاندی کی ڈھلائی ، زرگری. سیسے اور

چاندی کا مرکب پگھل کر گڑھے میں گرتا ہے جو بعد میں عملِ سُباک سے صاف کر لیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۴۴). [سُباک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَبائی (فت س) صف ؛ امسبائیہ.
۱. **فرقۂ سبائیہ (یہ فرقہ عبداللہ بن سبا سے منسوب ہے) ، عبداللہ بن سبا کو ماننے والے** (ماخوذ : فرقے اور مسالک).
۲. **ایک قسم کی گھاس جس سے کاغذ بنایا جاتا ہے**. کاغذ سازی کے کارخانوں میں سبائی اور بھابر جیسی گھاس اِستعمال کی جا رہی ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹). سرحدی علاقے میں بھبھر اور سبائی گھاس ملتی ہے جو کاغذ بنانے کے کام آتی ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۴۸). ۳. **ایک رسم الخط ، ایک قدیم عربی اندازِ تحریر**. اسی طرح خط نویسی یا رسم الخط بھی عربوں کے پاس تھا ... سبائی ، حمیری اور حبشی بنو قحطان کی زبانیں ہیں. (۱۹۷۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۵۰). [ع : سباء (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَبائیَت (فت س ، کس ء ، فت ی) اسث.
سبائی فرقہ کا اثر و نفوذ ؛ (مجازاً) بغاوت ، نفرت. ہر حکومت کی مخالفت کرنا اور حاکمِ اعلیٰ کو گالیاں دینا اُن کی سبائیت کا ثبوت ہے. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۱۸۷). اس سارے علاقے کو فتح کر کے اس نے یہاں سبائیت کا قلع قمع کر دیا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۶۷). [سبائی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَبَب (فت س ، ب) امذ.
۱. **وجہ ، عِلت ، مُوجب ، کارن**.

جکچ تجکوں ہونا سو حاضر ہے سب
اُساساں جو بھرتا سو توں کیا سبب
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۸).

کہتا ہے ولی دل ستی یو مصرعِ رنگیں
ہے یاد تری مُجھ کوں سبب راحتِ جان کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳).

ناتوانی کے سبب کپڑے بدن پر ہیں درست
چاک سینہ ہو جو سودائے دل اپنا چاق ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۴).

ہر لحظہ اضطراب کا کُھلتا نہیں سبب
دل کا ہمارے مرگ کہیں مُدّعا نہ ہو
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۶۵). اس کا سبب صرف یہ تھا کہ ان عالیشان محلوں کی بُنیاد منافرت پر رکھی گئی تھی. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۵۱). میں نے اپنے اس مجموعہ کا نام سمندر ایک تو اس نظم کی وجہ سے رکھا ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اکثر نظمیں ...ساحلوں پر بیٹھ کر تحریر کی ہیں. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۳).
۲. **واسطہ ، وسیلہ ، ذریعہ**.

بلانے جو سکتا ہے بچھڑیاں کوں رب
تو اس دھات کرتا ہے پیدا سبب
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۹۲).

پُوچھے شاہ بڑی کوں کیا سبب
کہ دوق ہے تج پر کیا کن غضب
(۱۶۶۹ ، محی الدین نامہ ، ۸). ماباپ سبب پیدا ہونے کے ہیں. (۱۷۴۶؟ ، قِصۂ مِہر افروز و دلبر ، ۳۴۲).

اسی مُسَبِّب کی عِنایت کے یہ. سارے ہیں سبب
وہی منعم. وہی محسن وہی رازق. وہی رب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۵).

ہر چیز مُسَبّبِ سبب سے مانگو
مِنّت سے ، خوشامد سے ، ادب سے مانگو
(۱۹۴۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۷). اس دائم الوجود صفر کو سبب کہنے کے کوئی معنی نہیں پیدا ہوتے جب تک سبب موجود نہ ہو. (۱۹۷۴ ، تاریخ اور کائنات ، ۳۵۹). ۳. **غرض و غایت**. بہوت ادب سوں ایک سبب سوں بولیا ، بات کا مایا سب کھو لیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹). دیباچہ مشتمل بر حمد و نعت و مدح ولی نعمتِ و سبب تالیف. (۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱). ۴. **دلیل ، حُجّت**. احمد شاہ کو اس ملک پر حملہ کرنے کے لیے یہ خاصا سبب ہاتھ آ گیا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۷۴). ۵. (عروض) **دو حرفی کلمہ جس کا ایک حرف ساکن ہو**. جاننا چاہیے کہ اُصول تین ہیں سبب اور وتر اور فاصلہ. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۵۰). اصطلاحِ عروض میں کلمۂ دو حرفی کو سبب کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۳۱). ۶. **رسّی ، رسن ، ڈوری**. خیمہ میخوں (وتد) اور رسّیوں (سبب) سے باندھا جاتا ہے. (۱۸۵۵ ، تمہیدی خطبے ، ۸). «سبب» کیا ہے؟ عربی میں اس کے معنی رسّی اور ڈوری کے ہیں. (۱۹۸۷ ، سیّد سلیمان ندوی ، ۴۷). ۷. **جوڑ ، پیوند ؛ چیز بست** (فرہنگِ آصفیہ ؛ عِلمی اُردو لُغت). [ع].

ــــِ اَوّل کس صف (ـــ فت ا ، شد و بفت) امذ.
غایتوں کی غایت ، غایتِ اُولیٰ ، عِلّت العلل. جو کُچھ ہے نیچر ہے ، اس میں خدا کا ہونا نہ ہونے سے بدتر ہے ، ہم اس سے اور وہ ہم سے بے خبر ہے ، بہت ہوا تو ایک سبب یا عِلت العلل مانا. (۱۸۷۸ ، مقاماتِ ناصری ، ۱۱۵). عربوں میں سببِ اوّل اور عِلت و علل کے تصوّر پر بڑی بحثیں کی گئی ہیں. لیکن جو کُچھ ہے تو تعلیل سے بلند اور عِلت العلل کے درجے سے بلند ہے. (۱۹۷۴ ، تاریخ اور کائنات ، ۳۶۰). [سبب + اوّل (رک)].

ــــِ ثَقِیل کس صف (ـــ فت ث ، ی مع) امذ.
(عروض) **دو حرفی کلمہ جس کے دونوں حرف متحرک ہوں ، مثلاً : ہُوَ ، لَہٗ**. سببِ ثِقیل وہ ہے کہ حالت اِضافت میں دونوں حرف متحرک ہوں جیسے گُلِ زرد اور گُلِ سرخ. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۵۰). وہ کلمۂ دو حرف جس کے دونوں حرف متحرک ہوں اسے سبب ثِقیل کہتے ہیں (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۳۱). [سبب + ثقیل (رک)].

ــــِ خَفِیف کس صف (ـــ فت خ ، ی مع) امذ.
(عروض) **دو حرفی کلمہ جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو ؛ وہ کلمہ جس میں صرف ایک حرکت واقع ہو ، مثلاً : لا ، ما ، کا ، در ، سب وغیرہ**. سبب دو قسم پر ہے سببِ خفیف اور سببِ ثقیل. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۵۰). وہ کلمۂ دو حرف جس کا پہلا

حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو اسے سبب خفیف کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۳۱). [سبب + خفیف (رک)].

ـــِـ ساز صف.
مُسَبِّب الاسباب ، کسی امر یا شے کے وسائل و اسباب پیدا کرنے والا. خود سبب ساز خدا بندے کوں خوش کرتا نواز. (۱٦۳۵، سب رس ، ۲۷۰).

اتھا اس فکر میں او عارف راز
سبب ہو کیا سبب لیا یا سبب ساز

(۱٦۸۳ ، عشق نامہ ، موہن ، ۷۳).

کس کی تمہیں دہشت ہے سبب ساز خُدا ہے
میں تو ابھی جیتا ہوں تردد تمہیں کیا ہے

(۱۸۹۱ ، تعشق ، براہینِ غم ، ۳). [سبب + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــ سے م ف (قدیم : سبب سُوں).
کے کارن ، کی خاطر ، کے باعث ، کی وجہ سے. بہوت ادب سوں یک سبب سوں بولیا بات کا مایا سب کھولیا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۳۹). ہر روز ظالموں سے اُلجھتا ہے اور مُجھ کو بھڑاتا ہے تیرے سبب سے میں نے کل ایک شخص کو مارا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱۰ : ۳۷۳). مکّے میں جتنے جھگڑے پیدا ہوتے تھے ، سب انہیں کے سبب سے پیدا ہوئے. (۱۹۲٦ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۲٦).

ـــِـ عَظِیم کس صف (ـــ فت ع ، ی مع) امذ.
بڑی وجہ ، خاص وجہ ، اہم سبب. ایک اور سببِ عظیم اس صوبے کی زرخیزی کا یہ ہے کہ اہلِ حرفہ یہاں کے بہت ہنرمند ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴). [سبب + عظیم (رک)].

ـــ کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
اسباب پیدا کرنا ، ذریعہ بنانا ، وسیلہ بنانا. اللہ نے اس کو مری زندگی کا سبب کیا ، سات دن اور رات یہی صورت گُزاری. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۳).

عالمِ ہستی کو تھا مدِّنظر کتمانِ راز
ایک شے کو دوسری شے کا سبب کرنا پڑا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۰).

ـــ کُھلْنا محاورہ.
اصلیت یا حقیقت ظاہر ہونا ، راز افشا ہونا ، بھید کُھلنا.

مطلب ہے کیا جو کرتے ہیں وہ پھر طلب مُجھے
کُھلتا نہیں بُلانے کا ان کے سبب مُجھے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۱۳). اے بہن آج حریف کے مقابلے میں عجیب کیفیت ہو گئی ، آپ میں نہیں ہوں اس کا سبب کُچھ نہیں کُھلتا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ۳۵۲).

ـــِـ مُتَوَسِّط کس صف (ـــ ضم م ، فت ت ، و ، شد س بکس) امذ.
(عروض) تین حرفی کلمہ جس کا ایک حرفِ موقوف گر جائے یا ایک حرف مُتحرک اور دو ساکن ہوں. سبب کی تیسری قسم سببِ مُتوسِّط ہے جس میں ایک حرف ساکن اور دو متحرک ہوں. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲۰). بعض عروض کی کتابوں میں سبب کی ایک قِسم سببِ متوسِّط بھی لکھی گئی ہے. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۳۱). [سبب + مُتوسِّط (رک)].

ـــِـ مُسَبَّب کس صف (ـــ ضم م ، فت س ، شد ب بفت) امذ.
لازم و ملزوم. حتیٰ کہ عالمِ اسباب و کون و فساد علت و معلول سببِ مُسَبَّب کی پگڈنڈی سے بھی الگ تھلگ دور جا پڑا. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۹). [سبب + مُسَبَّب (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
وجہ یا کارن ہونا ، راز ہونا ؛ مقصد ہونا. ہرچند دوستوں کے قاصد بھی بداؤں پہنچے، مگر ایسے ہی سبب ہوئے کہ آنا نہ ہوا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵٦۰).

کر شکرِ پدر کہ حکمِ رب ہے
وہ تیرے وجود کا سبب ہے

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۹۳).

سَبَبی (فت س ، ب) صف.
سبب سے متعلق یا منسوب ؛ بُنیادی ، نَسبتی ، مقصدی.

رکھتا ہے عِبادت کے لئے حسرتِ جنّت
زاہد کی خُدا ساتھ محبّت سببی ہے

(۱۷۵۹ ، دیوانِ زادۂ حاتم ، ۱۵۴). اوّل قرابت نِسبتی اور دوم واسطۂ سببی اور سوم ولا. (۱۸۹۲ ، اُصولِ نظائرِ شرعِ محمدی ، ۵۱). سببی کوئی وجہ یا سبب بتاتی ہے اس کے عامل پر سے اور کر ہیں جیسے تمہارے کہنے پر میں نے اسے روپے ادھار دیئے تھے. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳٦۵). [سبب + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــ بھائی امذ.
بنایا ہوا بھائی ؛ نِسبتی بھائی ، برادرِ نسبتی. جاگیردار لوہارو میرے سببی بھائی اور میرے شاگردِ رشید ہیں. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۲۴۳). [سببی + بھائی (رک)].

ـــ مادِیَّت (ـــ شد د بکس ، شد ی بفت) امث.
ٹھوس دلیل ، حقیقی عِلت. سببی مادیّت جس میں مادہ ذہن کی عِلت قرار دیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ (ترجمہ) ، ۱٦۷). [سببی + مادی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَبَبِیَّت (فت س ، ب ، کس ب ، شد ی بفت) امث.
۱. **سببی (رک) کا اسمِ کیفیت ، سبب ، وجہ ، مقصدیت.** تقدیر اور اسباب کی سببیت میں کُچھ منافات نہیں ہے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۹۴). خَلَقَ لَکُم میں حرف لام سببیت بتلانے کے لئے آیا ہے کہ تمہارے سبب سے یہ چیزیں پیدا کی گئی ہیں. (۱۹٦۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۱۸). ۲. **دو چیزوں کے درمیان عِلت و معلول ہونے کا علاقہ ، عِلت.** ب واسطے سبب اور بیچ اور سگند کے آتا ہے اس کتیں بائے سببیّت کہتے ہیں ، بایں مکان یعنی بیچ اس مکان کے. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۸). سببیّت سے ہم

ایک شے کا موقوف ہونا دوسری شے پر سمجھتے ہیں ... عِلّت ایسی سمجھی جائے کہ وہ زمانے کے لحاظ سے ہمیشہ دوسرے رکن معلول پر مقدّم ہو. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۲۱۲). مسئلۂ سببیّت سے جس کی تعبیر کی جاتی ہے ان دونوں مسئلوں میں تطبیق دینا کچھ بھی مشکل نہ ہو گا. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۸۹). [سببی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَبْت (فت س ، سک ب) امذ ؛ صف.
۱. **سات ، ہفت.**

سبت سر رخصت ہوئے تینو گرام
بخشو نایک سے کہے جا رام رام

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۰). ۲. **یہودیوں کا مقدس دن ؛ سنیچر ، ہفتہ.** کل کا دن یہواہ کے سبت مقدس کا ہے. (۱۸۲۲ ، موسے کی توریتِ مقدس ، ۲۷۵) آج ہی سبت کا روز ہے اور اس وجہ سے مُسلمانوں کو ہم سے حملہ کرنے کی توقع نہیں ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۷۸). یہودیوں نے فرعون کی غلامی سے جس دن نجات پائی اسی کو مقدس دن قرار دیا جسے سبت یا ہفتہ کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳۶) . ۳. **کاٹنا.** اہلِ لُغت کہتے ہیں سبت کے معنی کاٹنے کے ہیں- یوم السبت اِسی سے نِکلا ہے کیونکہ اس دن خلقِ اشیا کا سِلسلہ مُنقطع ہوا. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۱ : ۵۷۹). [ع].

سَبْتک (۱) (فت س ، سک ب ، فت ت) امث.
۱. **رک : سپتک.**

اڑھائی سپتین کس سے نہیں کی سات سُر سُن لو
قیامت آ گئی ٹہرا جو مطرب ایک سبتک پر

(۱۸۶۱ ، کلّیاتِ اختر ، ۳۹۶) . سبتک میانہ سے گندھار تک ایک سبتک زائد چڑھی ہوئی خط گندھار تک ہوتی ہے ، جس کو امیری سبتک کہتے ہیں. البتہ بیچ کی سبتک کامل ہے. (۱۹۶۰ ، حیات امیرخسرو ، ۲۰۲). ۲. **معیار ، اسکیل.** امتحانی پیمائش کے لئے ہر خوردبین کے واسطے ایک معیار یا سبتک بنالینا چاہئے. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۲۷). [س : سَبْت + ک ، لاحقۂ نسبت].

سِبْت (کس س ، سک ب) امذ.
رَنگی ہوئی کھال ، ادھوڑی ، چمڑا (ماخوذ : المنجد). [ع].

سِبْتی (کس س ، سک ب) صف.
کانے کے رَنگے ہوئے چمڑے کا بنا ہوا. پیغمبر صاحب سے شامی جُبّے اور سبتی جُوتے کا پہننا بھی ثابت ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۶۸). [ع : سِبْت - چمڑا + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سِپْٹَمْبر (کس مج س ، سک پ ، فت ٹ ، سک م ، فت ب) امذ.
رک : ستمبر. سموم سمد دیریا جسکو اسپوراڈک کالیرا یا بلیس کالیرا بھی یہ ایک قسم کا مرض ہے جو شمالی فرنگ میں تابستان کے موسم میں ہوتا ہے یعنی ماہِ جون سے سپٹمبر تک ہوتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۱۰۴). [انگ : September].

سَبْجَکْٹ (فت س ، سک ب ، فت مج ج ، سک ک) امذ ؛ ہے سبجیکٹ.
۱. **کوئی مسئلہ یا عنوان جو اظہارِ خیال یا تقدیر و توضیح یا تحقیق کا موضوع بنایا جائے ، موضوع.** ان کو لِکھو کہ وہاں کون کلاسیں اُن سے متعلق ہیں اور کون سبجکٹ. (۱۸۹۸ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۳۰). سرسیّد کی تصانیف کے مُختلف موضوع ہیں مگر سب سے زیادہ اہم اور عظیم سبجکٹ مذہب ہے. (۱۹۰۲ ، مقالاتِ شیروانی ، ۵۴). بحث مباحثے ہوں اگر ہرج نہ ہو تو پہلے ہی سے سبجکٹ مُنتخب کر دیا جائے. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۶۰) . ۲. **مضمون ، شعبۂ علم.** وہ سالانہ امتحان میں فیل ہو گئے یعنی میکنکس کے سبجکٹ میں ایک نمبر کم پایا تھا اس لئے پاس نہیں ہوئے. (۱۸۹۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۵۴). میرے پاس پولیٹیکل سائنس ہے میں اس سبجکٹ میں ویک ہوں. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۶). ۳. **رعایا ، رعیّت ، محکوم.** وہ تاج برطانیہ کا ایک خیرخواہ اور دوست سبجکٹ ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۳۸۵). [انگ : Subject].

--- کانفرنس (--- سک ن ، فت ف ، کس مج ر ، سک ن) امث.
کسی ایک موضوع پر ہونے والی کانفرنس ، موضوعاتی کانفرنس. پاکستان میں پہلی اردو کانفرنس کو ایک سبجیکٹ کانفرنس کی حیثیت دی گئی تھی. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذِ اُردو کی داستان ، ۷). [انگ : Subject-Conference].

--- کَمیٹی (--- فت ک ، ی مج) امث.
کسی کانفرنس کی ذیلی مجلس جو تجاویز مرتب کرنے کے لئے مقرّر کی گئی ہو. سبجیکٹ کمیٹی کے بحث و مباحثے کی طوالت کی وجہ سے اجلاس کانگریس میں تاخیر ہو رہی تھی. (۱۹۲۳ ، خُطبۂ صدارت مولانا محمد علی ، ۶۱). [انگ : Subject-Committee].

سُبِچار (ضم س ، کس ب) امذ.
کِسی ایک مرکز پر خیالات کو جمع کِرنا ، تفکُّر و تدبُّر. اگر یہ تصوُّر کسی عنصر کو زمان و مکان میں مُقیّد کرکے دل نشیں کیا جائے تو اس کیفیت کو سُبچار ورنہ نر بچار کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۴). [س : سُ + بچار (رک)].

سُبْحان (ضم س ، سک ب) صف ؛ امذ.
پاک ، مبرا ، آزاد ، مُنزّہ ؛ مراد : ذات الٰہی.

کبیر ہور واسع ہے سُبحان تُوں
کریم ہور رحیم ہور رحمان تُوں

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۲).

خوشی سات اپس گھر منے آئے جب
کیے شکر سبُحان کا بھوت شب

(۱۶۴۵ ، قِصۂ بے نظیر ، ۳۰).

ہو ظاہر لئے بھیک بھگوان کا
ولے کھیل باطن میں سُبحان کا

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنجِ مخفی (قدیم اُردو ، ۱ : ۲۶۶)).

ہوا میرا پسر کیوں غرق اُس آن
مُجھے آگہ کر اے ربِّ سُبحان

(۱۸۱۳ ، برقِ لامع ، ۱۳).

اسیر اِس وقت جو کچھ مانگنا ہو مانگ لے تُو بھی
حبیبِ ایزدِ سبحان رسول اللہ آتے ہیں
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۸۶). [ع : (س ب ح)].

--- اللہ فقرہ.
۱. **(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) اللہ کی ذات مُنَزّہ اور پاک ہے.**
سب بُزرگواراں کہے ہیں کر تن میں جیو ہو جیو میں خدا پایا جاتا ہے
سبحان اللہ کون بات ہے جو کوئی کہے تو اس پر میرا جیو قربان .
(۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی ، ۲۱۳).
ذاتِ ندیم سُبحان اللہ محمدؐ نورِ ظِلِّ اللہ
(۱۶۶۵ ، چھ سرہار ، ۲). عبارت میں لفظ عربی اگر آوے تو ایسا جس کو مبتدی دیکھ کہیں سبحان اللہ. (۱۸۰۱ ، گلشنِ ہند، لطف، ۳).
آنکھوں سے چھپے نِگہ سُبحان اللہ
دل سے مخفی ہو آہ سبحان اللہ
(۱۹۳۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۵۰). ۲. **کسی کی تعریف اور خوبی بیان کرنے کے موقع پر.** یو عجیب کتا ہے سبحان اللہ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹). سُبحان اللہ کیا صانع ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱). سُبحان اللہ کیا خُدا کی قدرت ہے . (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش، ۶۳). سڑکیں ایسی وسیع ... خوشنما ... مضبوط کہ سُبحان اللہ. (۱۹۳۲، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۳ : ۱۰). ادھر جو گئے تو دیکھ کر بےاِختیار منھ سے سُبحان اللہ ہی نِکلا. (۱۹۸۶ ، انصاف، ۲۹).
۳. **بطور طنز و تضحیک.** بیٹے نے کہا سُبحان اللہ تُجھ سا سخت دل نہ دیکھا میں نے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۶). سُبحان اللہ ہزار برس تک نہ پیام بھیجنا نہ خط لکھنا اور پھر لکھنا تو سراسر غلط . (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۵۶). صاحب سُبحان اللہ کس تکلّف سے شراب لاتے ہو. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیزجمشیدی ، ۳ : ۹۹).
۴. **(استعجاب) حیرت کے اظہار کے لیے.** سُبحان اللہ نہ میں اس تنور میں آگ رکھی نہ کسی کو کبھی یہ روشنی کہاں سے ہوئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۸).
ہم سے دیوانے رہیں شہر میں سُبحان اللہ
دشت میں قیس رہے کوہ میں فرہاد رہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۲). ۵. **ٹھیک ہے ، بہتر ہے ، درست ہے.** اگر آمادہ ہو گئے تو سُبحان اللہ ... نہیں تو اُن سے دوری اِختیار کرنی چاہئے . (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۶۸). اگر اخلاق اور مذہبی ہوں تو سُبحان اللہ بلکہ جزاک اللہ. (۱۹۴۸ ، پرپرواز، ۱۸۶).

--- تیری قُدرت فقرہ.
۱. **رک : سُبحان اللہ معنی نمبر ۳.**
ہم بات بھی کہیں تو منہ پھیر بیٹھتے ہو
سُبحان تیری قُدرت یہ ہے بھلا مناسب
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۹۸). خوب. سُبحان تیری قدرت سُبحان تیرے کھیل چھچھوندر بھی ڈالیں چنبیلی کا تیل. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین، ۵ : ۵۷). ۲. **رک : سبحان اللہ معنی نمبر ۴.** باورچی خانہ ، سُبحان تیری قدرت ، دست پناہ پچکا ہوا . پھکنی پھٹی ہوئی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۰۳).
سُبحان تیری قُدرت ہر بات میں ہے صنعت
معشوقِ بے دہن کو کیا خوش بیاں بنایا
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، بیاضِ سحر ، ۳). ۳. **تیتر کی بولی جس پر گُمان کیا جاتا ہے کہ وہ ان الفاظ کا وِرد کرتا ہے.**
سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قُدرت
تیتر پکارتے ہیں سُبحان تیری قُدرت
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۵).

--- رَبِّیَ الْاَعْلیٰ فقرہ.
میرا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے. مسلمان نماز میں سجدے کے عالم میں اس کلمے کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھتے ہیں، مراد: ذاتِ الٰہی بلند مرتبہ اور پاک ہے.
وو سر و قد مری آنکھوں میں اب تو پھرتا ہے
ہزار شکر ہے سُبحانَ رَبّیِ الاعلیٰ
(۱۷۴۷ ، دیوانِ قاسم ، ۴).
مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکاں
مقامِ ذکر ہے سُبحانَ رَبِّیَ الْاَعلیٰ
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۶).
زمیں کے لوگ ہوں یا اہلِ عالمِ بالا
ہر اک زباں پہ ہے سُبحانَ رَبّیَ الْاَعلیٰ
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۱۹).

--- مَنْ یَّرانی فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مُستعمل) وہ پاک ہے جو مجھے دیکھتا ہے.
جیسے سُبحان مَنْ یَّرانی پر
لڑکے مکتب کے کہتے ہیں آمین
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۱).
کچھ کھانڈ کچھ چھہارے آگے رکھو ہمارے
شاگرد کھاویں سارے سُبحان من یرانی
(۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۳۱).

سُبْحانَہٗ فقرہ.
اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کے لیے (مرکبات میں مُستعمل).
جب ایزد جلّ سُبحانہ ، نے آدم علیہ السلام کو ہر شے کے نام اور فوائد اور منافع پر آگاہی عنایت کی تو فوائدِ قلم بھی اس کے ضمیمے میں معلوم ہوئے. (۱۸۷۳ ، ارژنگِ چین، ۳). جب حق سبحانہ اپنے پانچوں ناموں سے ان پانچوں مراتب پر جلوہ گر ہوتا ہے تو آگ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں. (۱۹۵۹ ، تفسیرِ ایوبی ، ۲۶۱).

--- تعالیٰ (---فت ت ، ل بمد) صف ؛ امذ.
پاک و بزرگ و برتر ، مراد : ذاتِ الٰہیٰ ، اللہ تعالیٰ. حق سبحانہ تعالیٰ تمہیں صبر اس مصیبت میں کرامت کرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۰). مومنوں کو اس کا حکم کیا ہے کہ جیسا سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۴). اس سبحانہ تعالیٰ نے ہم محمدیوں کو عجیب عنایتِ خاص سے نوازا. (۱۹۸۸ ، صحیفہ، لاہور ، جولائی ، ۳۲). [سبحانہ + تعالیٰ (رک)].

سُبْحانی (ضم س ، سک ب) صف.
۱. **سُبحان سے نسبت رکھنے والا ، سبحان کا ، مراد : خدا کا ، اللہ تعالیٰ کا.**

موسیٰ کو جواب آیا کہ لن ترانی
یعنی نا دیکھ سی تو یو انوار سبحانی
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱).
کتا ہوں حسب حال اپنا جو میں کسب کمال یک سر
بکایک کیوں عطا مجھ پر ہوا سو فیض سبحانی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، نصرتی ، ۲۹). ۲. منزہ ، پاک ، بے عیب. یاقادر سبحانی ات تلخ ہے زندگانی کہاں سے آئیں یہ بلائیں آسمانی. (۱۸۹۷ ، ڈرامہ چندراولی ، ۳۵). [سبحان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---فِضا (---کس ف) امث.
پاک ، منزہ اور صاف ماحول. ایک سبحانی فضا ہے جس میں دیر و حرم گبر و مسلمان ... سب برابر ہیں. (۱۹۳۴ ، منشورات کیفی ، ۲۶۱). [سُبحانی + فضا (رک)].

---ما اَعْظَم شانی فقرہ.
(ادعائے الوہیت) میں پاک ہوں اور میری شان سب سے بڑی ہے. وہ سبحانی مااعظم شانی کہہ اٹھے یا حسین منصور حلاج کی بلند ہمتی ہے جنھوں نے مقام فنا الفنا حاصل کر لیا تھا. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی ، ۱۵۵). [ع].

سُبحَہ (ضم س ، سک ب ، فت ح) امث نیز امذ.
تسبیح ، سمرن ، مالا ، نیز تسبیح کا دانہ.
سبحۂ دین دکھو ہور جن جنم کفر دکھو
خرقۂ زہد دکھو جامۂ مشروب دکھو
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۵).
جوں رشتہ تو کمزور سا مت دیکھو مجھ کو
مضبوطی ہر سبحہ و زنار ہے مجھ سے
(۱۷۹۵ ، دیوانِ قائم ، ۱۸۷).
پیش گئی نہیں کچھ چاہت میں کافر و مسلم دونوں کی
سیکڑوں سبحے پھینکے گئے اور ٹوٹے ہیں زنار بہت
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۶).
شمار سُبحہ ، مرغوبِ بُتِ مشکل پسند آیا
تماشائے بیک کف بردنِ صد دل پسند آیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲).
ٹوٹی ہیں اُس بُتِ بے دیں پہ بہت تسبیحیں
سیکڑوں سبحہ صد دانہ کے خرمن دیکھے
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۴۳).
لِلہ رحم ملک پر اے شیخ و برہمن
بس اختلافِ سبحہ و زنار ہو چکا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵).
اپنا حق مانگتی ہی رہ گئی اک زلفِ دراز
لوگ الجھے ہی رہے ، سبحہ و زنار کے ساتھ
(۱۹۷۲ ، فکر جمیل ، ۱۳۳). [ع : سبحۃ].

---زَوّار کس اضا(---فت ز ، شد و) امذ.
زیارت کرنے والوں کی تسبیح ، زائر کی مالا یا تسبیح ، تسبیح جو بہت زیادہ زیارت اور ذکر کرنے والے کے استعمال میں ہو.
عجب نہیں ہے کہ ہوں اس ہوا سے دانے سبز
اگر زمیں پہ گرے ٹوٹ سبحۂ زوّار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۴۴). [سبحہ + زوّار (رک)].

---سَنْج (---فت س ، سک ن) صف.
تسبیح کرنے والا ، ثنا خواں (جامع اللغات). [سبحہ + ف : سنج ، لاحقۂ فاعلی].

---صَدْ دانَہ کس صف(---فت ص ، سک د ، فت ن)امذ.
تسبیح جس میں سو دانے ہوتے ہیں ؛ (مجازاً) بڑی تسبیح.
ٹوٹی ہیں اوس بتِ بے دیں پہ بہت تسبیحیں
سیکڑوں سبحۂ صد دانہ کی خرمن دیکھی
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۲۰۹).
زنار باندھ سُبحۂ صد دانہ توڑ ڈال
رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹).
ہم نے دیکھا ہی نہیں خالی نحوست سے کوئی
زاہدوں کو نامبارک سبحۂ صد دانہ ہے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۵۷).[سبحہ + صد (رک)+ دانہ (رک)].

---گَرْداں (---فت گ ، سک ر ، مغ) صف ؛ م ف.
تسبیح پھیرنے والا ؛ تسبیح پڑھتے ہوئے.
زنار بھی شمع کا نمایاں دیکھا
آنسو ستی اس کو سبحہ گرداں دیکھا
(۱۷۸۰ ، عشق (جمال اللہ) دیوانِ عشق ، ۱۱۵). صاحب شمشیر و نگیں بھی ہو اور گوشہ نشیں بھی ... فرمانروائے جہاں بھی ہو اور سبحہ گرداں بھی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲). کمپنی باغ کی طرف سبحہ گرداں جاتے ہم نے انہیں دیکھا ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۲۳). [سبحہ + ف : گرداں ، لاحقۂ فاعلی].

---گَرْدانی (---فت گ ، سک ر) امث.
تسبیح پڑھنا ، تسبیح پھیرنا ، تسبیح کرنا.
سبحہ گردانی پہ تو شیخ مت جا اے سوز
ہم نے دیکھے ہیں بہت ایسے تو زنار کے پیچ
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۷۳).
مگر ہر فلک اس نام کی تسبیح پڑھتا ہے
کیا کرتا ہے انجم سے جو ہر شب سُبحہ گردانی
(۱۸۸۱ ، اسیر لکھنوی ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳).
دلِ صد پارہ کے الم گن لوں
دیکھی جائے گی سبحہ گردانی
(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوس تخیل ، ۱۷۱). [سبحہ گرداں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وار صف ؛ م ف.
تسبیح کی طرح ، تسبیح کی مانند.
اپنی اگر گرفتہ دلی ذکر کیجئے
ہیں سبحہ وار خاطر یک انجمن گرہ
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۶۶). [سبحہ + وار (حرف تشبیہ)].

---و زُنّار (---و مج ، ضم ز ، شد ن) امذ.
تسبیح اور جنیُو ؛ (کنایۃ) مسلمان اور ہندو ؛ مراد : کفر و ایمان ، حق و باطل ، اجتماعِ ضدّین.

گر ہوا ہے طالب آزادگی
بند مت ہو سبحہ و زُنّار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

مکر صلیب ڈال سکے گا نہ تفرقہ
گر ارتباطِ سبحہ و زنار ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۳).

اگر یہ سچ ہے کہ سلمانے سبحہ و زنّار
زمینِ ہند پہ چنتی ہے اب بھی کٹردم دمّار

(۱۹۳۲ ، نبضِ دوراں ، ۱۲۰). [سبحہ + و (حرفِ عطف) + ف : زُنّار (رک)].

سَبَد (۱) (فت س ، ب) امث نیز امذ.
ٹوکرا یا ٹوکری جو عموماً پھول رکھنے کے لیے ہو ، پھولوں کی ٹوکری.

گر نیک ہوں یا جو بد تو تیرا
یو بھید بھریا سبد تو تیرا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۸).

پھولوں کے سبز سبز شجر سرخ پوش تھے
تھالے بھی نخل کے سبدِ گُل فروش تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷).

میرا ابلیس اور میں ایک گلشن کے سبد

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۴۱). [ف].

---باف اسث.
ٹوکری بنانے کا کام یا پیشہ ، ٹوکرے اور چنگیریاں وغیرہ بُننے کا کام. سبد باف کے کام کے لیے آلوں کی تقریباً کوئی ضرورت پیش نہیں آتی. (۱۹۴۷ ، حرفتی کام ، ۷۱). [سبد + ف : باف ، بافتن - بُننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ گُل کس اضا(---ضم گ) امث ؛ امذ.
پھولوں کی ٹوکری.

سبدِ گُل کے تلے بند کرے ہے گلچیں
مژدہ اے مرغ کہ گلزار میں صیّاد نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۷). [سبد + گُل (رک)].

---ِ گُل فَروش کس اضا(---ضم گ ، فت ف ، و مج)امذ؛امث.
گل فروش کی ٹوکری ؛ (مجازاً) بے انتہا پھول ، پھولوں کی کثرت.

پھولوں سے سبز سبز شجر سرخ پوش تھے
تھالے بھی نخل کے سبدِ گل فروش تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷).ان کی بہار نیا حسن دکھلاتی تھی ساری زمین سبد گل فروش نظر آتی تھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۴۴). [سبد + گُل فروش (رک)].

سَبَد (۲) (فت س ، سک ب) امذ.
۱. **لفظ ، سخن ، کلام ، شبد.**

اسنگت بہت بول نہ دیکہ بول
پرابت ، سبد کی سب بار دیکہ بول

(۱۴۳۵ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۷).

ابراہیم سو نسار چاہے بدیا
سبد گر سیو جب کر ایک من

(۱۵۹۹ ، کتاب نو رس ، ۱۰۲).

سبد سادھ کا سادھے دھیان
سادھ ملے ابجے تت گیان

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۵۵).

لب ہے سو ہے آونتے اجد تے
ثابت ہوے آو کے سبد تے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۴). ۲. **گیت یا بول ، نانک کا گیت.**

بھاگنی بھاگاں کا جلوہ گاؤ تم
اس سہاگاں کے سبد بجاؤ تم

(۱۶۱۱ ، کلیات قلی قطب شاہ ، ۱ : ۱۶۴). کیا گانے والیں ، کیا تالدھاری ، کیا بجانے والیں ، کیا جت و پرملو اور سبد ... کہ دل لے جانے والیں تھیں. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۳). یہ چھ اکاس کو پلٹ آتے ہیں ... سبد کے سوائے پانچ کال اور دسا کے اغراض ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۴). ۳. **آواز.** سبد ... رائے میں آواز ابدی شے ہے جو ہر مقام پر ساری ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۱). ۴. **وہ علم جو ایسی تقریر سے حاصل ہو یا ایک ایسی بات سے جو عفو خواہش و راست بینی و درست گفتاری سے بیان کی جائے.** سبد راستی منش اور پارسا افراد کے ارشادات بے شمار علوم انہیں چار پر مبنی ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۲).
[س : شبد शब्द].

---نِکالْنا محاورہ.
بولنا ، بات کرنا ؛ باتیں بنانا.

پوجا کتھا بکھانی کیا کیا سبد نکالا
کچھ بن سکا نہ آیا جب جان لینے والا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸۷).

سُبَرْن (ضم س ، فت ب ، سک ر ، ن) صف.
تیز رنگ کا ؛ سنہری ؛ سونا. رام جی بڑے بڑے من موتی سبرن (سونا) اور دھات کے استھان ... رچے ہوتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۱) [س : سورن स्वर्ण کا بگاڑ].

سَبْرِی (فت س ، سک ب) امث.
دیوار میں سوراخ یا مُوکھا کرنے، پتھر چھیدنے اور زمین کھودنے کا ایک نوکدار آہنی آلہ ، کدال ، پھال ، سبّلی. چوروں نے اپنی اپنی سبریاں ... نقب کاٹنے کو اُٹھائی ہیں. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲ : ۷۰). مکان منقولہ کا معائنہ کیا گیا تو طاق اور اکثر گوشۂ مکان سبری (ایک آہنی آلہ کھودنے کا) سے کھودا ہوا معلوم ہوا. (۱۹۲۳ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ۳۹). [سبلی (رک) کا محرف].

سَبْز (فت س ، سک ب) صف.
۱. **ہرا ، ہرا رنگ ، اخضر.**

تو ں جھاڑاں کوں کپڑے دیا سبز پان
معلق رکھیا ہے زمیں آسمان

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳). ایک بالشت بھر سرہانے کی طرف سبز ہے اور ایک اسی دستور سرخ. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹).

وہ پھولنا شفق کا وہ مینائے لاجورد
مخمل سی وہ گیاہ، وہ گُل سبز و سرخ و زرد

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۶). لپڑے میں لپٹے نظر آئے جس کے نیچے سبز ریشم تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۵). راجہ کو اپنا تیسرا جنم بڑا بھلا معلوم ہوا زمردیں زندگی لہلہاتی سبز کنچن دنیا پرسکون بالیدگیوں سے مالا مال . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۴۱). **۲. شاداب ، تر و تازہ.**

کشتِ دہقان سبز ہو جائے
آبیاریٔ چشمِ تر ہے شرط

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۲۸).

غل مچ گیا دیہات میں کہرام ہو گیا
اجڑے درختِ سبز ، غم عام ہو گیا

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۸۲). **۳. سانولا ، سلونی رنگت کا محبوب ؛ (مجازاً) محبوب.**

سلونی سانوری اور سبز گوری
سبھی کھیلیں پیا اپنے سوں ہوری

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۳).

ہوا ہے خط سے عارضِ جانِ من سبز
کیا ہے ابرِ رحمت نے چمن سبز

(۱۷۵۶ ، دیوان زادہ حاتم ، ۵).

بحرِ چشم دوستی ان سبز دنیا سے نہ رکھ
بیوفا سب ہیں یہ طوطا چشم کس کے یار ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۶). **۴. سیاہی آمیز سفید رنگ کا گھوڑا یا گھوڑی، سرستی رنگ سے مشابہ.** بہت سے لوگ جمع ہیں ایک سبز بجھیری ... ڈھول پر ناچ رہی ہے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۱۰). **۵. کچا ، ناپختہ پھل** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
۶. بار آور ، ہرا بھرا ، کامیاب ، سرخرو.

کتنا چاہا تھا کہ میں سبز کروں اپنا سخن
اک ہی گھڑی میں ہوا یہ دلِ ناکام سفید

(۱۷۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۰۰).

سرخی شفق کی گر وہ ملے منہ پر ہر سحر
لیکن نہ روبرو ہو ترے آفتاب سبز

(۱۸۵۱ ، پروانہ (جسونت سنگھ) ، د ، ۲۳۵). [ف].

--- اینٹ (--- ی مع ، غنہ) امث.
کچی اینٹ ، ناپختہ اینٹ. اس کے اوپر کے کناروں کو کسی قدر موڑ دیں تو اور اچھا ہے ... بجائے اس کے کہ سبز اینٹوں پر ٹپ ٹپ کے ان کو بگاڑ دے. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر ، ۹۴). [سبز + اینٹ (رک)].

--- باغ امذ.
۱. وہ ہرے بھرے پیڑ جو بازیگر اپنی بازیگری سے آن کی آن میں چادر کے نیچے سے اگا کر دکھا دے ؛ (مجازاً) بے حقیقت شے ، وہ موہوم امر یا شے جو بہت خوش کن ہو.

غافل تھے کہ سبز باغ ہے یہ
اپنے ہی جگر کا داغ ہے یہ

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۷).

یہی سبز باغ ہستی مرے واسطے تھا جنّت
جو وفا کا رنگ مجھ میں کہیں اے شباب ہوتا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ صفی ، ۱۸).

واعظ کو امتیاز نہیں خوب و زشت کا
اک سبز باغ یاد ہے خالی بہشت کا

(۱۹۳۵ ، ناز ، ک ، ۵۲).

ہاشمی شکوۂ حالات سے حاصل کیا ہے
سبز باغوں کی حدوں سے کبھی باہر تو نکل

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (ہاشمی) ، ۲ : ۳۵۱).
۲. جھوٹا وعدہ ، بہلاوا ، مغالطہ. منصوبوں کا سبز باغ اور امیدوں کا سراب لیلیٰ کی طرح محمل خفا میں حجلہ نشیں ہوا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسن ، حاجی بغلول ، ۱۱۲).

کہتے ہیں اس کو سبز قدم کس لئے رئیس
کیا کالا باغ ڈیم فقط سبز باغ ہے

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی (رئیس امروہوی) ، ۸ / فروری ، ۳).
[سبز + باغ (رک)].

--- باغ دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
جھوٹے وعدے سے بہلانا پُھسلانا ، جھوٹی اُمیدیں دلانا ، فریب دینا ، دھوکا دینا. انہوں نے عیسائیوں کو ترقی مذہب کے سبز باغ دکھائے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۲۴۵). بازاری عورت فریب اور مکر سے اپنے ملنے والوں کو سبز باغ دکھاتی ہے. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۳۲). جنگ عظیم کے دوران انگریزوں کے سبز باغ دکھانے پر ... فوجی بھرتی کے سلسلے میں ان کی امداد و اعانت کی تھی. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۲۸).

--- باغ نَظَر آنا محاورہ.
لالچ میں آنا ، خوش فہمی میں مُبتلا ہونا. لالچ بُری بلا ہوتی ہے ، نوکر کی اوقات ہی کیا ، اسے جو سبز باغ نظر آئے تو حامی بھر لی. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۶۳۹).

--- بام امذ (قدیم).
خُوبرُو جوان ، خوبصورت جوان مرد.

سنوارن ہارا تھا یو سبز بام   رہیا قید میں جا کر دربند شام

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۲). [سبز + بام (۴)].

--- بَخت (--- فت ب ، سک خ) صف.
(مجازاً) خوش نصیب ، صاحبِ اقبال ، خوش قسمت.

جیوں سروِ بے خزاں ہے ، جہاں میں وو سبز بخت
تیرے قدِ بلند پہ جن نے نظر کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۰).

طلب کرتا ہے آبِ خضر آبِ تیغ قاتل سے
غرض جو سبز بخت اس گنبدِ اخضر کے نیچے ہے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۲).

تاجداروں پہ میں چھایا ہوں یہ ہے دعویٔ چتر
سبز بختوں سے ہوں سرسبز یہ ہے قول علم
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۸). [سبز + بخت (رک)].

---بختی (---فت ب ، سک خ) امث.
خوش نصیبی ، خوش بختی ، خوش قسمتی.
سبز بختی کے ساتھ ہو مایوس
کیا تختِ زمردیں پہ جلوس
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۳۸).
جب تک تھا دور اپنا ساغر سے لب بہ لب تھے
جب تک تھی سبز بختی رہتے تھے ہم چمن میں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۸). سبز بختی پر خزاں آگئی سیہ بختی نے یہ بہار دکھائی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۲۰۰).
سبز بختی مجھے سر سبز کرے گی کس دن
کب نظر آئے گا وہ گنبدِ خضرا آہا
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شائق ، ۲۴).
سبز بختی بھی مجھے صورتِ بربادی ہے
میں جو سبزہ ہوں تو اجڑے ہوئے کاشانوں کا
(۱۹۲۳ ، کلیاتِ وفا ، ۳۶). [سبز بخت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیماری (---ی مع) امث.
حیض رُک جانے کا مرض جس میں عورت کے چہرے کا رنگ قدرے سانولا ہو جاتا ہے ، بندشِ حیض. انگلستان میں اس ناموافق حال کو غیر حیض یا بند حیض یا سبز بیماری کر کے نام رکھے ہیں. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت ، ۲۹). [سبز + بیماری (رک)].

---پا صف.
نامُبارک ، منحوس ، سبز قدم ، سبز پے ، سبز پیرا (شخص).
فریادِ عاصیاں سے بھری تھی یہ سبز پا
گڑ کر زمیں میں ، میں نے ہٹایا عذاب کو
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۳۲). اس میں شعراً نے حسبِ ضرورت تصرف کیا ہے اور سبز پا سبز پے ، سبزم قدم تینوں طرح لکھا ہے. (۱۹۲۵ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۵۹). [سبز + پا (رک)].

---پری (---فت پ) امث.
سبز لباس والی ایک افسانوی پری کا نام ، خیالی پری.
سبزہ رنگوں میں جو کر لیجے کسی کو تسخیر
جانیے ہم نے کیا سبز پری کو تسخیر
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۱۵). راجہ اندر کی سبز پری اور سُرخ گلفام تجھ سے آنکھ نہیں ملا سکتے. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۷۴). ۲. (کنایۃً) **بھنگ.**
زنداں سے ہراساں نہ ہو گلفام ہمارا
وصل اس کو میسّر ہے جہاں سبز پری کا
(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۶۹۹). ۳. **سبز رنگ کی خوبصورت شے ؛ خوبصورت عورت.** پشواز پہنے ہوئے سر سے پاؤں تک زیور سے لدی ہوئی بالکل سبز پری بنی کھڑی تھی. (۱۸۹۷ ، شاہد رعنا ، ۲۰۳). ہماری بیگم بھی سبز پری سے کم نہیں. (۱۹۱۰ ، خواب ہستی ، ۸۲). [سبز + پری (رک)].

---پُلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ (قدیم).
ایک پلاؤ جو ہرے رنگ کا ہوتا تھا. ہر ایک تورے میں زیر بریان زعفرانی پلاؤ ... سبز پلاؤ. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۵). [سبز + پُلاؤ (رک)].

---پوش (---و مج) صف.
۱. **جو سبز لباس پہنے ہوئے ہو.** وہاں دیکھتے ہیں ایک پیر سبز پوش ، کلاہِ زرتا بنا گوش ... اس چشمے پر کھڑا ڈلتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۴). ۲. **سبزہ زار ، موسم برسات یا بہار کے درخت جو ہرے بھرے نظر آتے ہیں.**
جوں دریا کے اُوپر ہوا یوں خروش
واں پیدا ہوا ایک بھی سبز پوش
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۹). نور سحر کی دھیمی شعاعیں ... سبز پوش خوش قدان گلشن کے دامنوں سے چھن چھن کے رنگین پھولوں کی پنکھڑیوں پر پڑتی ہیں. (۱۹۲۳ ، شررؔ،مضامین ، ۱ : ۱۹۴). [سبز + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا ، ڈھانکنا].

---پوشی (---و مج) امث.
سبز پوش (رک) کا اسم کیفیت ، سبز پوش ہونا ، ہرے لباس میں ہونا.
زہر کھا کھا کر ہرے رکھتے ہیں اپنے تن بدن
سبز پوشی پر ہیں مرے سوگوار سبزہ رنگ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۹). [سبز پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پے (---ی لین) صف.
سبز قدم ، سبز پا ، نامبارک ، منحوس. شعراً نے حسبِ ضرورت تصرف کیا ہے اور سبز پا ، سبز پے سبز قدم تینوں طرح لکھا ہے بہرحال مطالعہ کے وقت خیال رکھوں گا. (۱۹۲۵، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۵۹). [سبز پا (رک) کا ایک اِملا].

---پیراہَن (---ی لین ، فت ہ) صف.
ہرے لباس میں ملبوس ، سبز پوش.
کہ السلام علیک اے گلِ ریاضِ بتول
نہال باغ علی سرو سبز پیراہن
(۱۸۸۸ ، مضمونہائے دلکش ، ۱۳). [سبز + پیراہن (رک)].

---پیری (---ی لین) صف مث.
سبز قدم ، سبز پا ، نامبارک ، منحوس. عورتوں میں چرچا ہونے لگا کہ بہو سبز پیری آئی ، آتے ہی آتے سسرے کو موت کے گھاٹ اُتار دیا. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۲۴۲). [سبز + پیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پھوڑا (---و مج) امذ.
(کبوتر بازی) ایک قسم کا کبوتر جس کے سرمئی سروں کے بیچ میں سفید پر ہوتے ہیں (نوراللغات). [سبز + پھوڑا (پھوڑنا) سے].

---ترکاری (---فت ت ، سک ر) امث.
پتوں والی ترکاری مثلاً : ساگ ، ترئی ، لوکی ، کدو وغیرہ ؛ تازہ اور کچی ترکاری. گرمی کے دنوں میں یہاں کوئی سبز ترکاری نہیں ملتی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، مضامین پریم چند ، ۲۹). [سبز + ترکاری (رک)].

--- ترمری (---ضم ت ، سک ر ، کس م) امذ.
دوسرے درجے کا ہیرا جو زیتونی رنگ کا ہوتا ہے اوّل درجے کے ہیرے سے چمک میں کم ہوتا ہے اور سختی میں نرم ، ترملین. سبز ترمری گہرا زیتونی اور سبز رنگ کا ہوتا ہے اور پاکستان میں بکثرت پایا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۶۳). [سبز + ترمری ـ ترملی (رک)].

--- تیلہ (---یٔ مع ، فت ل) امذ.
کپاس کا کیڑا. جس کی وجہ سے سبز تیلہ کا حملہ عموماً بہت شدید ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۲۷). [سبز + تیلہ (رک)].

--- جالا امذ.
کاہی یا کائی کے لچھے. پانی میں کبھی کبھی ایک اُچھال سی آتی اور پانی ہمارے گھٹنوں میں لوٹتا ہوا بہت سے گھونگے اور سبز جالا چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاتا. (۱۹۴۲ ، گرہن ، ۱۳۸). [سبز + جالا (رک)].

--- چائے امث.
ہری پتیوں والی چائے جو پانی میں جوشانے سے سبز اور دودھ میں کاہی رنگ دیتی ہے. پانی خوب کھولائیں جب اُبال آنے لگے تو سبز چائے جتنی پسند ہو لے کر اس میں ڈال دیجیے. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۹). [سبز + چائے (رک)].

--- چِہْرَہ (---کس مج چ ، سک ہ ، فت ر) صف.
سبز خط ؛ خوبصورت چہرہ.

سبز چہرے سے ترے اے سبز بخت
زہر قاتل ہو گیا جیو لخت لخت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۹). [سبز + چہرہ (رک)].

--- خال امذ.
سبزی مائل یا ہرے تل جو خوبصورتی کی علامت سمجھے جاتے ہیں. میرے محبوب! جا ، خدا حافظ میرے سبز خال اور سیاہ زلفیں تیرے ہی لئے محفوظ ہیں. (۱۹۸۳ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۱۹). [سبز + خال (رک)].

--- خط (---فت خ) صف.
خوبرو محبوب جس کے گالوں پر رُواں اُگنے سے سبزی جھلکنے لگی ہو.

یاد میں سبز خط کے روتا ہوں
کیوں نہ ہو اشکِ چشمِ گریاں سبز

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۷۳).

آنکھیں بھریں جو نزع میں ہر ایک سبز خط
طوطے کی طرح آنکھ جہان سے بدل گیا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۹). [سبز + خط (رک)].

--- ڈَمَر (---فت ڈ ، م) امذ.
سیاہ رال. سبز ڈمر ایک سیاہ رنگ کی رال ہے جو ٹمبو کائے سے نکلتی ہے اور ادویہ میں کام آتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۸۷). [سبز + ڈَمَر (ڈامر (رک) کی تخفیف)].

--- دھانی امذ.
ہلکے سبز رنگ کا ، دھانی.

دیکھ کر کُرتی گلے میں سبز دھانی آپ کی
دھان کے بھی کھیت نے اب آن مانی آپ کی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۵). [سبز + دھانی (رک)].

--- رَنْگ (---فت ر ، غنہ) صف.
سانولی رنگت والا جس کے رخساروں سے سبزی جھلکتی ہو ، سلونی رنگت کا ، گندمی.

سکا صورت خوب ازحد
سبز رنگ ہور موزوں قد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۶).

نہو سبز رنگوں میں کیوں ان کی شہرت
میرے قتل پر زہر کھائے ہوئے ہیں

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزارِ تعشق ، ۱۵). [سبز + رنگ (رک)].

--- رَنْگی (---فت ر ، غنہ) صف.
سبز رنگ کا ، دھانی ، زنگاری.

سرنگ پھل پیالے شبنم سوں دھولائے بھر گالی تس
سبز رنگی نہالاں نورنگیاں مت رے پلایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱۳۰). [سبز رنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- سَبْز کیا ہے ، عاشقوں کو رَوا ہے فقرہ.
بھنگڑ بھنگ پیتے وقت کہتے ہیں کہ سبز رنگ کی چیز جائز ہے. (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- سِیپی (---ی مع) امث.
ہرے رنگ کی سیپی جو مکران کے ساحل پر بھی ملتی ہے. ساحل مکران پر خاص طور پر ایک سبز رنگ کی سیپی ملتی ہے جو دوسرے ممالک میں بطور غذا استعمال ہوتی ہے لیکن ہمارے ملک میں اس کو نہیں کھاتے اس کو سبز سیپی کہتے ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۳). [سبز + سیپی (رک)].

--- طُرّا (---ضم ط ، شد ر) امذ.
(مجازاً) بھنگ.

پیتے ہیں سبز طرّے کھاتے ہیں تر نوالے
کیا دیکھتا ہے بیٹھا او یار حسن والے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۳). [سبز + طُرّا (رک)].

--- طَراز (---فت ط) صف.
سبزہ زار ، ہرا بھرا.

سبزہ تر نے کر دیا سبز طراز دشت کو
عیبِ خزاں چھپا لیا دامنِ کوہسار نے

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۲۴۶). [سبز + طراز (رک)].

--- عَینَک (---ی لین ، فت ن) امث.
دھوپ کا چشمہ ، دھانی چشمہ ، ہرے رنگ کے شیشوں کی عینک.

اندھوں نے چکاچوندی کے خوف سے سبز عینک لگائی. (۱۸۶۴، گلشنِ جانفزا، ۱۸۳). [سبز + عینک (رک)].

---غُدُود (---ضم غ، و مع) امذ؛ ج.
(طب) **گلے کے غدود جن سے خارج ہونے والا رس ہاضمے میں مدد دیتا ہے.** جبڑا فی منٹ ساٹھ مرتبہ حرکت کر کے پانی کو آگے کی طرف ... سبز غدود کے محسہ پر کے روزن کے نیچے سے بہاتا ہے. (۱۹۶۹، ابتدائی حیوانیات، ۲۷۱). [سبز + غدود (رک)].

---فام صف.
سبز رنگ کا، دھانی رنگ کا، نیل گوں، زنگاری.

مرنے پہ بھی یقین ہے، رہیں داغ دل ہرے
گُل کھا کے مر گیا ہوں میں اک سبز فام پر

(۱۸۳۲، دیوانِ رند، ۱ : ۶۰). سب نے دیکھا کہ ایک سمت دھواں بلند ہوا اور بڑھتے بڑھتے مثلِ آسمان سبز فام کے سرِ لشکر مہرخ پر قائم ہوا. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۵۶۱). [سبز + فام (رک)].

---قالِین (---ی مع) امذ.
(کنایۃً) **گھاس کا تختہ؛ سرسبز و شاداب، ہریالی.** زمین نے سبز قالین سمیٹ لیا اور اس کی جگہ خارزار نے لے لی. (۱۹۷۵، ہمہ یاراں دوزخ، ۱۹). [سبز + قالین (رک)].

---قائِدِ اَعْظَم (---کس ء، کس مج د، فت ا، سک ع، فت ظ) امذ.
(کنایۃً) **ہرے رنگ اور قائداعظم کی تصویر والا دس روپے اور پچاس روپے کا پاکستانی نوٹ.** افسر جو پہلے ایک سبز قائد اعظم سے خوش ہو جاتے تھے سرخ قائداعظم طلب کرنے لگے. (۱۹۷۲، رام راج، ۱۸۳). [سبز + قائد اعظم (عَلَم)].

---قَبا (---فت ق) امذ.
نشہ آور چیز جو بھنگ اور افیون ملا کر بناتے ہیں (علمی اُردو لغت). [سبز + قبا (رک)].

---قَدَم (---فت ق، د) صف.
۱. **باعثِ نحوست، منحوس، سبزپا.**

خط نے ترا حسن سب اُڑا دیا
یہ سبز قدم کہاں سے آیا

(۱۷۵۴، مخزنِ نکات، ۲۷).

بہار سبز قدم کو نہ آتے دیر لگے
چمن میں کھیت پڑا لشکرِ خزاں پہنچا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۴۶).

گلشن میں تُجھ سا سبز قدم گر کرے مقام
مر جائیں تازہ پھول شجر خشک ہوں تمام

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵ : ۲۰۹). تم جیسی سبز قدم بہو کے لیے میں تانبے کا ایک تار بھی نہ بنواؤں گی. (۱۹۲۱، اولاد کی شادی، ۸۶). فلاں مسافر کی نحوست سے جہاز چلنے سے رکا ہے کپتان نے اس سبز قدم مسافر کو جھٹ پٹ اُتارا. (۱۹۸۴، زمیں اور فلک اور، ۱۷۲). ۲. **بدبخت؛ بدنصیب.**

میں وہ اس باغ میں ہوں سبز قدم قسمت نے
مثلِ شمشاد کبھی پھولنے پھلنے نہ دیا

(۱۸۷۲، مظہرِ عشق، ۴۹). [سبز + قدم (رک)].

---قَدَمی (---فت ق، د). (الف) امث.
نحوست، منحوسیت، نامبارک ہونا.

جہاں بستے ہیں مثل ہو ہماری سبز قدمی سے
بہار آنے نہیں پاتی کہ وہ گلشن اُجڑتے ہیں

(۱۸۷۸، سخنِ بے مثال، ۶۴). (ب) صف، مث. **سبز قدم عورت؛ عورت جسے منحوس سمجھا جائے.** اے جان سوز میں سبز قدمی ہوں بدنصیب میرے آتے آتے ہی فلک نے یہ کیا سامان دکھایا. (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶ : ۱۰۱۵). اس موئی سبز قدمی کو ہمارے گھر سے نکال دو. (۱۹۱۶، اتالیق بی بی، ۵۳) [سبز قدم + ی، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---کاہی / کائی صف.
گہرا سبز رنگ جو کائی کے مانند ہو، گہرے ہرے رنگ کا، مونگیا. ایک رومال سبز کاہی اپنے مرید سے ... طلب فرمایا. (۱۸۸۳، تذکرۂ غوثیہ، ۱۹). [سبز + کاہی / کائی (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
جلا بخشنا؛ تر و تازہ کرنا.

مرے خیال کے گلشن کوں جس نے سبز کیا
نہ جانوں خطِّ زمرد نگار کس کا ہے

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۴۳۹).

قطراتِ اشک میرے باراں سے کم نہیں ہیں
کرتے ہیں سبز مجھ سے بے برگ بے نوا کو

(۱۷۷۲، فغاں، د، ۱۲۴).

کتنا جانا تھا کہ میں سبز کروں اپنا سخن
اک ہی گھڑک میں ہوا یہ دلِ ناکام سفید

(۱۸۰۲، حسرت، ک، ۳۰۰).

---کور (---و مج) صف.
(نفسیات) **ایک بیماری جس میں مریض کو عموماً سبز رنگ نظر نہیں آتا ہے؛ ثانوی کور.** اکثر رنگ کور اشخاص سرخ اور سبز دونوں کی جگہ خاکستری رنگ دیکھتے ہیں ... ایسے لوگوں کو ثانوی کور یا سبز کور کہا گیا ہے. (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں، ۳۲۷). [سبز + کور (رک)].

---کھاد اسث.
(کاشت کاری) **پتوں سے تیار کی ہوئی کھاد؛ پتی کی کھاد.** سبز کھاد کا استعمال ہمارے ملک میں بڑی اہمیت رکھتا ہے. (۱۹۷۴، زراعت نامہ، یکم جون، ۲۰۵). [سبز + کھاد (رک)].

---کِھیرا (---ی مع) امذ.
(کبوتر بازی) **کبوتر کی ایک قسم، ہریالے رنگ کا کبوتر.** ہر قسم کے

کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... اِن میں ... سبز کھیرا ... گولے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [سبز + کھیرا (رک)].

---گام صف.

اچھی خبر لانے والا ؛ جس کا آنا مبارک و مسعود ہو.

نوید لے کے ہنومان سبز گام آئے
کہ رام جیت کے لنکا کو شادکام آئے

(۱۹۱۵ ، مطلع انوار ، ۱۱۲). [سبز + گام (رک)].

---گُلشَن (---ضم گ ، سک ل ، فت ش) امذ.

(مجازاً) آسمان (جامع اللغات). [سبز + گُلشن (رک)].

---گُنبَد (---ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.

ہرا گُنبد ؛ (مجازاً) آنحضرتؐ کے روضۂ مبارک کا گُنبد ؛ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم.

رحمت تمہاری عام تھی
اے سبز گُنبد کے مکیں

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۵۵). [سبز + گُنبد (رک)].

---گھوڑا (---و مج) امذ.

(کنایۃً) بھنگ (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت) [سبز + گھوڑا (رک)].

---لَون (---و لین) امذ.

(نباتات) پتّوں میں موجود ایک سبز مادّہ جس کی وجہ سے پتے سبز نظر آتے ہیں. الجی میں ایسے تھیلوفائٹ شامل کئے گئے ہیں جن میں سبز لون کلوروفل پایا جاتا ہے. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۳). [سبز + لَون (رک)].

---مایَہ (---فت ی) امذ.

(نباتات) سبز مادّہ ؛ ایک غذا ساز مادّہ (Choloroplasts). لمبے خلیے جو مُستطیل شکل کے ہیں اور سبز مائے ... نخر مایہ میں گڑے ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۸). جسم میں بے شُمار چھوٹے چھوٹے لون بردار اجسام ... بکھرے ہوتے ہیں جنھیں سبز مایہ کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۵۰). [سبز + مایہ (رک)].

---مَخمَل (---فت م ، سک خ ، فت م) امذ.

ہرے رنگ کا مخمل ؛ (کنایۃً) گھاس ، سبزہ.

ہرے کھیت ہیں وہ بیابان میں
بچھا سبز مخمل ہے میدان میں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۲). [سبز + مخمل (رک)].

---مُکھی (---ضم م) امذ.

سبزی مائل رنگ کا کبوتر ؛ کبوتر کی ایک قِسم. رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... سبز مکھی. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). ہر قِسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ان میں ... سبز مُکھی ... شیرازی. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [سبز + مُکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---مَلیح (---فت م ، ی مع) امذ.

(مجازاً) معشوق ، محبوب ، حُسنِ ملیح (ماخوذ : علمی اُردو لُغت ؛ جامع اللغات). [سبز + ملیح (رک)].

---موتیا (---و مع ، کس ت) امذ.

(طِب) آنکھوں کی ایک بیماری جس میں نظر دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہے ؛ موتیا بند کی ایک قِسم (Glaucoma). سبز موتیا التہابِ قزحیہ ، قرنیتی قرحات وغیرہ میں ... مفید مسکّن درد ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۸). [سبز + موتیا (رک)].

---وَش (---فت و) صف.

سبز رنگ کا ، سبزی مائل ، دھانی.

معانی ریا ترک کر عیش سوں اچھ
کہ سنہڑیا ہے تج ہات آنچل سبز وش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۱). [سبز + وَش(حرفِ تشبیہ)].

---ہِلالی پَرچَم/جھَنڈا (---کس ہ ، فت پ ، سک ر ، فت چ / فت جھ ، سک ن) امذ.

پاکستان کا ہرا جھنڈا جس میں چاند اور تارہ بنا ہوتا ہے ، ہرے اور سفید رنگ کا پاکستانی پرچم. پاکستان کے قیام پر سرینگر کے ڈاک خانے پر پاکستان کا سبز ہلالی جھنڈا لہرایا گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۲). اکثر مسلمان ملازموں نے جب پاکستان کا سبز ہلالی پرچم لہراتے دیکھا تو وہ سمجھے کہ الحاق کا فیصلہ ہو چکا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰۱). [سبز + ہلال (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت + پرچم / جھنڈا (رک)].

---ہونا ف ل.

۱. ہرا ہونا ، تر و تازہ ہونا ، شاداب ہونا ، بہار آنا.

کرنے سیں سبز ہرگز مژگاں نہ ہوں ہمارے
جُوں جُوں پڑے ہے پانی تیوں تیوں جلے جواسا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۱).

اشک میرے چشم کا کیوں کر اثر پیدا کرے
سبز ہونا خاک میں ہے اپنے دانے سے بعید

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۹).

سبز ہوتی ہی نہیں یہ سرزمیں
تُخمِ خواہش دل میں تو بوتا ہے کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۴). **۲. کامیاب ہونا ، بامُراد ہونا ، سُرخرو ہونا.**

غائبانہ آپ کو ترجیح دیں مُجھ پر رقیب
رُوبرو طوطی کے کوئی سبز ہو سکتا ہے زاغ

(۱۷۹۸ ، بیان ، د ، ۲۱).

عشق میں ہونے نہیں پاتے کسی عنوان سے
عِزّت و عار و حیاء و شرم و نام و ننگ سبز

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۴).

سَبْز (۲) (فت س ، سک ب) امذ.

سبزی / سبزہ (رک) کی تخفیف (تراکیب میں مُستعمل).

---خور (---و مج) صف.

رک : سبزی خور. کچھ حیوانات صرف نباتات مثلاً سبزی ، پودے

وغیرہ ہی کھاتے ہیں ان کو سبز خور کہا جاتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۹۸)۔ [سبز + ف : خور ، خوردن ـ کھانا]۔

---کاری ہونا محاورہ۔
سرسبز ہونا ، بہار آنا۔

چلی گُلشن میں پھر بادِ بہاری
درختوں پر ہوئی پھر سبزکاری

(۱۸۸۱ ، مثنوی نل دمن ، ۱۷)۔

---مائِل (---کس ء) صف۔
کُچھ کُچھ سبز ، تقریباً سبز ، سبزی مائل۔ یہ ایک نہایت لطیف لچکدار مفرد ہے جو عامِ نمک میں بحساب فیصدی ساٹھ حصوں کے ہوتا ہے اور اصلی رنگ اس کا سبز مائِل ... ہوتا ہے۔ (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۲)۔ [سبز + مائِل (رک)]۔

سَبْزا (فت س ، سک ب) امذ۔
رک : سبزہ (مع تحتی الفاظ)۔

سکا صورت خُوب از حد
سبزا رنگ ہور موزوں قد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۸))۔

کہ سبزا ہریا ہور ہوا تر اتھا
گھڑی بھر وہی شاہ کوں گھیر اتھا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹)۔

جب سیں دیکھی ہے خطِ سبز میں تیرے لب سرخ
تب سیں سبزے میں چھپی پان کی لالی اے شوخ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۹)۔ ایک جانب کوتل خاصے تازی ترکی عربی عراق کچھ یمنی سبزے۔ (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۷)۔ [سبز (۱) + ا ، لاحقۂ تذکیر]۔

سَبْزان (فت س ، سک ب) امذ۔
بے مروّت ، حرص و ہوس کے اسیر ؛ (کنایۃً) محبوب ، خُوبرو۔

بحؔر چشمِ دوستی سبزانِ دُنیا سے نہ کر
بیوفا سب ہیں یہ طوطا چشم کِس کے یار ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۶)۔ [سبز (۱) + ان ، لاحقۂ جمع]۔

---مَلِیح (---فت م ، ی مع) امذ ؛ ج۔
سبز مَلیح (رک) کی جمع۔

زنگی اور ہندی ہیں اب رُوکشِ سبزانِ ملیح
غیرتِ طوطی و طاؤس ہوے زاغ و زغن

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان)، قصائدِ سحر ، ۵۰)۔ [سبزان + ملیح (رک)]۔

سَبْزَک (فت س ، سک ب ، فت ز) امذ۔
سبزی مائل رنگ کا کوّے کے برابر اور اس کا ہم شکل پرندہ ، نیل کنٹھ۔

بھنور ہور مولے و بھنگراج انوپ
سو ہریال و پیلک اور سبزک سروپ

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۲۰۱)۔

ابابیل سبزک ہور طاؤس و طاس
پلک فاختے گُدہُداں بے قیاس

(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۶۳)۔

ہوا زرد سبزک بہت دل میں ڈر
نمد مو ہوا گرد سے شانہ سر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳)۔ پلا ہوا باشہ ان پرندوں کو مارا کرتا ہے ، ہر قسم کی بٹیر تیتر ... سبزک۔ (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۸۶)۔ نیل کنٹھ اور سبزک جو اپنی زبردست چونچوں کو کُدال کی طرح ... کام میں لاتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۷۴)۔ [سبز + ک ، لاحقۂ نسبت]۔

سَبْزْوار (فت س ، سک ب ، ز) امث۔
ایک قسم کی مُرغی جس کے سر پر چوٹی ہوتی ہے۔ خانگی کی بہت سی قسمیں ہیں ، اصیل ، ٹینی، کڑک ناتھ ، سبزوار ، پہاڑی وغیرہ۔ (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۹۹)۔ دوسرا کہتا ہے میاں سبزوار مُرغیاں ... منگاؤ۔ (۱۹۱۱ ، قِصۂ مہر افروز ، ۱۲)۔ [عَلَم]۔

سَبْزَہ (فت س ، سک ب ، فت ز) امذ ؛ سبزا۔
۱. **سبز رنگ کا ، سبز رنگ ، ہریالی ، شادابی ، رُوئیدگی ، گھاس ، گھاس کا تختہ۔** جوں پانی نیں سولھوا ، جوں سبزہ نیں سو ہوا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷)۔

زنہار کہ عورت سے نہ کوئی مہر کوں ڈھونڈے
سبزہ بھی اوگا ہے کہیں شور زمیں بیچ

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۵)۔

مانندِ روزگار بدلتا رہا ہوں رنگ
صحرا میں سبزہ تھا تو گُلِ تر چمن میں تھا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۴)۔

دریا و زمین و کوہ و صحرا
باغ و گُل و سبزۂ مُطرّا

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۲۲)۔ ۲. **وہ رُوئیدگی جو آغازِ جوانی میں رُخساروں پر رُواں نِکلنے اور مسیں بھیگنے سے چہرے پر نمایاں ہوتی ہے۔**

خط پُشتِ لب سبزۂ نو بہار
ہیں چاہِ زنخداں میں یوسف ہزار

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۲)۔

شور ہے اس سبزۂ رُخسار کا
آج طوطی بولتا ہے یار کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸)۔

رُخساروں پہ سبزے کے نِکلنے کے میں صدقے
تلوار لیے شان سے چلنے کے میں صدقے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۱)۔ کون جانتا ہے کہ نوعمر قیصر نے جو ابھی پورے طور پر سبزۂ آغاز بھی نہیں ہے ، کوئی حکم ایسا بھیجا ہو جس سے اِنکار کرنا ممکن نہ ہو۔ (۱۹۴۳ ، انطونی اور کلوپیٹرا ، ۱ : ۵)۔ ۳. **وہ گھوڑا یا گھوڑی جس کا رنگ سیاہی مائل سفید ہو۔**

عمر خاں نے سبزے کو رانوں میں داب
دیا اپنے بھائی کے تئیں پیچ و تاب

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۶۶). کبھی فلک کے سبزہ گھوڑے پر سوار کرن کا تاج زرنگار سر پر چمکاتا ... آتا ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۵). نئی سبزہ گھوڑی جُتی ہوئی کھڑی تھی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۰۱). **۴. کبوتر کی قسم**. ایک عمر کے کبوتر جمع کرے اگر سبزے ہوں اور بھی عُمدہ ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۷). **۵. نِیل کنٹھ** (جامع اللغات ؛ عِلمی اُردو لُغت). **۶. ایک قیمتی پتھر ، زمرّد ، پنّا ، پکھراج.**

دیکھا چمن میں قطرۂ شبنم کا رنگ ڈھنگ
چُنّی بنا ہے گُل پہ تو سبزہ گیاہ پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۹۴). چینی تُرکستان کا سبزہ یا پکھراج بھی مشہور ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱۳۳). **۷. کان کا ایک زیور جو بہت چمکنے والا اور سبز رنگ کا ہوتا ہے ، بُندا.**

ایسی ہوئی سرسبز شکایت کی کڑی بات
سبزے کی طرح کان میں اُس گُل کے پڑی بات

(۱۸۴۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۰۵).

سبزہ کسی کے کان کا پھر یاد آ گیا
پھر زخمِ دل ہرا ہوا پھر اِضطراب ہے

(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شائق ، ۲۶۶). **۸. (کنایۃً) بھنگ.**

گدایانِ خراباتِ مغاں کا زور عالم ہے
جو سبزہ گھونٹیے اُن کا تو سیرِ جامِ جم کیجے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۴). **۹. (مجازاً) وہ رنگت جو تیغ اصیل کے جوہر میں ہوتی ہے نیز وہ نقش جو فولاد میں پائے جاتے ہیں اور اُس کی عُمدگی کی علامت ہوتے ہیں.**

کمر باندھے ہوں مرنے پر تمنائے شہادت ہے
حسامِ یار کے سبزے سے گُل پھولے تو جنّت ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳).

کھیت لا کھوں رہے مگر قاتل
سبزہ شمشیر کا ہرا نہ ہوا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۳). **۱۰. (کنایۃً) ہرے رنگ کا پاکستانی نوٹ.** کتنی کتنی سو روپے اُڑا لیتے ہیں ادھر آٹھ سو لا کے دیئے ... دوسرے دن ان میں سے ایک سبزہ غائب کر دیا. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۲۲۳). [سبز + ہ ، لاحقۂ وصفیت].

---اَندام (---فت ا ، سک ن) صف.
جس کے بدن کا رنگ گندمی ہو ، گندم گُوں محبوب ؛ (کنایۃً) خوباں ، خُوبرو ، محبوب. سبزہ اندامون کا ٹہلنا پتلی کمر والوں کا گیسو دراز کے جھونکوں میں آ ، آ جانا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۳۱). [سبزہ + اندام (رک)].

---آغاز (---مدا) صف.
نوجوان لڑکا جس کی مسیں بھیگنا شروع ہوئی ہوں. مصطفےٰ ایک سبزہ آغاز نوجوان تھا ، اُس کے چہرے سے خندہ جبینی کے آثار نُمایاں تھے. (۱۹۰۱ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۲۰۱). [سبزہ + آغاز (رک)]

---آغاز ہونا محاورہ.
نوجوانی کے آغاز پر ڈاڑھی مُونچھوں کے بال نِکلنے شروع ہونا ، جوانی کے آثار ظاہر ہونا ، جوانی کا آغاز ہونا.

اب تو عاشق سے نہ شرماؤ گلے سے لگ جاؤ
سبزہ آغاز ہوا روئیں نمودار ہوئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۶).

نوجوان کونسا خوش رُو و خوش انداز نہ تھا
کتنے ایسے تھے کہ سبزہ ابھی آغاز نہ تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۱).

---بَر سَنگ نَہ روید ، چَہ گُناہ باراں را کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) اگر پتھر پر گھاس نہیں اُگتی تو اس میں بارش کا کیا قصور ، اگر کسی شاگرد میں صلاحیت ہی نہ ہو تو اُستاد کیا کرے (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

---بَڑْھنا محاورہ.
خط بڑھنا ، سبزہ آغاز ہونا.

کیا طراوت بخش ہے چاہِ ذقن اے رشکِ گُل
دو ہی دن میں عارضِ رنگیں کا سبزہ بڑھ گیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۷).

---ٔ بیگانَہ کس صف (---ی مج ، فت ن) امذ.
وہ گھاس جو خود اُگ آئی ہو نیز بے موقع اُگ آنے والی گھاس جسے مالی وغیرہ جڑ سے نِکال دیتے ہیں ، خود روگھاس پھوس.

حیف کہتے ہیں ہوا گُلزار تاراج خزاں
آشنا اپنا بھی واں اک سبزۂ بیگانہ تھا

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۲۰).

کیا اس چمن میں سبزۂ بیگانہ میں ہی ہوں
مُجھ پر کرے ہے ہاتھ جو تُو باغباں صاف

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۶۶).

کسی کو ہوتی کیا پروا ہمارے جینے مرنے کی
بسانِ سبزۂ بے گانہ ہم تھے اِس گلستاں میں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳).

پڑا رہ سبزۂ بیگانہ پر ، تُو صورتِ شبنم
شعاعِ حُسن اُڑا لے جائے گی خود بال و پر ہو کر

(۱۹۳۴ ، شعلۂ طور ، ۱۰۹). شاعری کے چمن میں سبزۂ بیگانہ کی نمود نیاز کو ایک آنکھ نہیں بھاتی اور سبزۂ بیگانہ سے مراد ...کھردری بے ساختگی ہے. (۱۹۸۶ ، نیازفتح پوری کی شخصیت اور فکر و فن ، ۲۲۳). [سبزہ + بیگانہ (رک)].

---ٔ تَر کس صف (---فت ت) امذ.
ہری بھری گھاس ؛ تر و تازگی ، شادابی.

زمیں کو لیا سبزۂ تر نے گھیر
کہیں سبز سیر اور کہیں نیم سیر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲). [سبزہ + تر (رک)].

---ٔ جَوہَر کس اضا (---و لین ، فت ہ) امذ.
رک : سبزہ معنی نمبر ۹.

محو اندازِ ستم ہے دلِ آزار پسند
سبزۂ خط کو ترے سبزۂ جوہر جانا
(۱۸۹۵ ، دیوانِ ذکی ، ۲۵). [سبزہ + جوہر (رک)].

ـــــ چُرانا ف م ؛ محاورہ.
چارہ حاصل کرنا ؛ اثر قبول کرنا ، کسی جیسا ہونا.

خطِ عارض پہ رہتی ہے نظر آئینے میں اوسکی
مقرر آہوانِ چشم کو سبزہ چرانا ہے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۲).

ـــــ چمکانا محاورہ.
تلوار کی مانند چمکنا.

چرخ پر بجلی کی چل پھر سے نظر آتا ہے
سبزہ چمکائے ہلاتا ہوا برچھا بادل کا
(۱۹۱۵ ، کلیاتِ نعت محسن ، ۱۰۵).

ـــــٔ خَط کس اضا (ـــــ فت خ) امذ.
نئی داڑھی مونچھیں نکلنے کی سبزی ، رخساروں پر بالوں کے اُگنے سے نمودار ہونے والی سبزی.

سبزۂ خط ہے نہ سارے جسم میں ایک رونگٹا
لب عسل ہیں بے مگس قامت ہے بے پروانہ شمع
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۴۴).

سبزۂ خط سے ترا کاکل سرکش نہ دبا
یہ زمرد بھی حریفِ دم افعی نہ ہوا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۴). [سبزہ + خط (رک)].

ـــــٔ خوابِیدَہ کس صف (ـــــ و معد ، ی مع ، فت د) امذ.
وہ سبزہ جو پورے طور پر زمین سے نکلا نہ ہو.

سبزۂ خوابیدہ چونک اٹھا ہے اکثر خواب سے
بختِ نرگس کیوں نہ ہو بیدار قیصر باغ میں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۷۸). مست خرام ندیاں ... دامنِ چمن کو چومتی اور سبزۂ خوابیدہ کو چھیڑ کے جگانے لگتی ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۷۸۵). [سبزہ + خوابیدہ (رک)].

ـــــٔ رُخ کس اضا (ـــــ ضم ر) صف.
رک : سبزۂ خط.

نسیم صبح سے کب لہلہا رہا ہے چمن
تمھارے سبزۂ رُخ پر ہے بیقرار بہار
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۰). [سبزہ + رُخ (رک)].

ـــــٔ رُخسار کس اضا (ـــــ ضم ر ، سک خ) امذ.
رک : سبزۂ خط.

شور ہے اس سبزۂ رُخسار کا
آج طوطی بولتا ہے یار کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸). [سبزہ + رُخسار (رک)].

ـــــ رَنْگ (ـــــ فت ر ، غنہ) صف.
گندمی رنگ والا ؛ سانولا سلونا ؛ (کنایۃً) محبوب.

سبزہ رنگوں کے ہوا حق میں یہ تپ کرنا روا
تیرگی جاتی رہی چہرے کی اور اوبھی صفا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱).

جو زندگی ہے تو خضر ایک کام کر لینا
نظر جو آئے کوئی سبزہ رنگ سر لینا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۴۳). [سبزہ + رنگ (رک)].

ـــــ رَنْگی (ـــــ فت ر ، غنہ) صف.
رک : سبز رنگ.

خطِ شبِ رنگ بھی گالوں پہ نکل آئے کہیں
سبزہ رنگی ہو چھپا کے خطِ رخسار شہاب
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۶۱). [سبزہ + رنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ رَوندْنا ف م.
سبزے کو پامال کرنا ؛ سبز گھاس پر چلنا.

روندتا ہوں سبزۂ رہ کی طرح وہ بوٹیاں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں جن کو کیمیاگر سیکڑوں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۴۴۴).

ـــــ زار امذ.
وہ میدان جو سبزے سے ڈھکا ہو ، گھاس کا قطعہ ، ہرا بھرا میدان.

ولی نگاہ کر اس خطِ سرمد رنگ کوں آج
کہ طور نور میں ہے سبزہ زار خاموش
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۱).

وصفِ خط میں قلم کا میدان بھی
کب سے ہے شکلِ سبزہ زار ہنوز
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۰۰).

ایک سا تیرا نور ہے دشت میں سبزہ زار میں
قصر گھر نگار میں ، حجلۂ تنگ و تار میں
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۴۵). ساری دنیا کے پرندے اور چوپائے اور مرغزار اور سبزہ زار اور پھول اور پھل یہاں کیوں لگائے رہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۶۹). [سبزہ + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــٔ زَنْگار کس صف (ـــــ فت ز ، غنہ) امذ.
رک : زنگار.

چمن کا بول رہا ہے یہ آج کل طوطی
کہ آئینہ میں زمرد ہے سبزۂ زنگار
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۲۲). [سبزہ + زنگار (رک)].

ـــــٔ شَمْشِیر کس اضا (ـــــ فت ش ، سک م ، ی مع) امذ.
وہ رنگت جو اصیل تلوار کے جوہر میں ہوتی ہے ، سبزۂ جوہر.

خضر کو بھی ہو تمنا گُلِ جراحت کی
جو اس کے سبزۂ شمشیر کی لہک دیکھیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴۴).

یگانہ کیوں ہے سبزۂ شمشیر اس قدر
قاتل بس اب دکھا شہدا کا چمن مجھے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۴۴). [سبزہ + شمشیر (رک)].

ـــ کا آغاز ہونا محاورہ.
رُخساروں پر خط نِکلنا ، بلوغت کے آثار نمایاں ہونا. مسیں بھیگنے لگی تھیں اور سبزے کا بھی آغاز ہو گیا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۲۸۹).

ـــ گاہ امذ.
رک : **سبزہ زار.** مغرب کی وسیع سبزہ گاہوں میں گائے جانے والا اندوپنا ک گیت تھا. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۹۰). [سبزہ + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ مَت دو گَنْوارَن کو ہَنْڈیا بَھر بھات بِگاڑوں کو کہاوت.
بھنگ گنواروں کو نہیں پلانی چاہیے کیونکہ وہ ہنڈیا کا سارا بھات ختم کر دیں گے ؛ کم ظرف کو نشہ نہیں پلانا چاہیے کہ وہ اپنے آپ میں نہیں رہتا (جامع الامثال).

ـــ نُمو ہونا ف ل.
گھاس پُھوس اُگنا ، ہریالی آنا.

اے جنوں کیا غم خزاں کا دیدۂ تر ساتھ ہے
جس طرف برسے گا مینہ سبزہ نمو ہو جائے گا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱).

ـــ نوخیز کس صف(ـــ و لین ، ی مج) امذ.
تازہ تازہ نیا نیا سبزہ ، نئی پتیاں ، کونپلیں ؛ (مجازاً) کم عمر ، نونہال.

سبزۂ نوخیز سے لطفِ گلستاں ہے عیاں
دیکھ آ کر او ستمگر میرے مدفن کی بہار

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۴۳). [سبزہ + نوخیز (رک)].

ـــ نورَس کس صف(ـــ و لین ، فت ر) امذ.
تازہ اُگی ہوئی گھاس ، ہری اور تازہ سبزی.

اک سو گُلِ خودرو سے بہار چمنستاں
اک سمت ہرا سبزۂ نورس سے بیاباں

(م۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۳۷). [سبزہ + نورس (رک)].

ـــ نورُسْتَہ کس صف(ـــ و لین ، ضم ر ، سک س ، فت ت) امذ
سبزۂ نورس ؛ سبزۂ خط.

صحرا پہ ہے یہ سبزۂ نورستہ کی بہار
ابرِ کرم نے اس کو اُڑھائی ہے شال سبز

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۵۸). گلشنِ رخسار ہنوز سبزۂ نورستہ سے بیگانہ تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹).

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۶۶). [سبزہ + نو (رک) + ف : رُستہ ، رُستن ـ اُگنا].

سَبْزی (فت س ، سک ب) امث ؛ صف.
۱. **نباتات ، گھاس پھوس ، ہریالی ، ہریاول ، سبزہ.** آبادی اور سبزی نظر آئی ، دلِ حزیں نے اوس سے شگفتگی باہم پہنچائی. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۶۱). کانگرو جماعت کے کل جانور سبزی خور ہیں اور گھاس وغیرہ پر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۴۹). ۲. **پتوں والی ترکاری ، ساگ پات ، ہری ترکاری.** عورت اپنے گھر دار کوں خوب ہے ، عورت ساگ سبزی بسوار کوں خوب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۸). مدینے کے بازار میں سبزی بک رہی تھی ، ایک بڑھیا سبزی فروش نے بھی اپنی دوکان سجا رکھی تھی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۰۸). ۳. **رونق ، شادابی ، تازگی ، طراوت ، سرسبزی.**

وہاں سبزی پانی پر بنیاد ہیں
بہوت گانواں چشمے پر آباد ہیں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۲۳). سبزی جو شہر کے آس پاس ہے سو یہ سبزی نہیں سکھ ساگر ہے. (۱۷۴۶؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۳). سوکھے ہوئے دل کی کیاری پر سبزی کا پانی چھڑکتا ہے. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۱۰۹). ۴. **پھول کا نچلا حصہ ، ڈنٹھل.** زمین آپ سے آپ پھل دیتی ہے پہلے سبزی ، پھر بال ، اس کے بعد بال میں تیار دانے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۴۶). گڑھل کے پھول سبزی دور کیئے ہوئے سو عدد. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۲۸). ۵. **سبزاہٹ ، ہرا پن ، ہرا رنگ ، سبز رنگ.** دیواروں پر بھی سونے کے بیل بوٹے اور اس کے اندر سبزی اور سرخی سے بنے تھے کہ نگاہ نہیں ٹھہرتی تھی. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۸۳). تم نے ہرے دروازوں پر سفید رنگ تو پھیر دیا لیکن جو سبزی جھلک رہی ہے اس کو کیا کروگے. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۷). ۶. **وہ رنگت جو رخساروں پر نیا خط نکلنے سے نمودار ہوتی ہے.**

نہایت خوشنما ہلکی سی سبزی خط کی ہے رُخ پر
قلم تبریز نے رکھا ہے باریک اس گلستاں کا

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۱۳). لب بالا پر سبزی ہوتی ہے آخر عمر میں ان کے منہ پر داڑھی نکل آتی ہے. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۴). ۷. **خوشنمائی ، سانولا پن ، سانولی رنگت.** اب رہا رنگ تو وہ کالا کوئلہ نہ سہی مثالا ضرور ہے ... اس رنگ میں بھی کہیں کہیں سبزی جھلک رہی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت مضامین ، ۴ : ۱۴۲). ۸. **کانوں کا ایک جڑاؤ زیور ، بُندہ.**

کان کی سبزی سے کیا لال ہوا ہے شاعر
طوطیٔ ہند ہے کیونکر نہ خوش الحاں ہو جائے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۷۲). اور طرح طرح کے زیور جڑاؤ مرصع کار ... سبزی ، پتے ، جھمکے پانچ لڑے ست لڑے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۵۲). ۹. **بھنگ.**

بنگی ہے بادشاہ نشہ کے خیال میں
سبزی کا دور اس کے تئیں جامِ جم ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷).

جز خط کے خیال اس کے کچھ کام نہیں ہم کو
سبزی پیئے ہم اکثر رہتے ہیں مگن بیٹھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۷). مشہور ہے کہ ایک بھنگڑ خانے میں کسی بھنگڑی نے سبزی کے رنگ میں چلا کر کہا واہ رے محمد شاہ رنگیلے. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۹ : ۳۶). ۱۰. **وہ رنگت جو فولاد کے جوہر میں ہوتی ہے ، سبزۂ فولاد.**

کمر باندھے ہوں مرنے پر تمنائے شہادت ہے
حسام یار کی سبزی سے گُل پھولے تو جنّت ہے
(۱۸۷۸ ؛ بحر (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۹)) . [سبز + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث]

--- بھاجی (باجی) امث.
رک : **سبزی ترکاری.** ہم اپنے باغ کی سبزیاں شوق سے کھاتے ہیں اوران میں ہمیں جو لذّت حاصل ہوتی ہے وہ ٹکوں کے عوض حاصل کی گئی سبزی باجی میں کہاں. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۲۶). [سبزی + بھاجی (رک)].

--- پینا ف مر ؛ محاورہ.
بھنگ پینا. قہقہہ لگا کر.اور دل لگی دیکھنا سبزی ہی کہاں ہے . (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۵۵).

--- چھاننا ف مر ؛ محاورہ.
بھنگ پینے کے لیے گھونٹنے کے بعد صاف میں چھاننا.
قاضی سے جا کے دار قضا میں کوئی کہے
سبزی قلندروں کی ذرا چھان جائیے
(۱۹۰۰ ، امیر (مہذب اللغات)).

--- چَھننا ف مر ؛ محاورہ.
گھونٹنے کے بعد بھنگ کا پینے کے لیے صاف سے چھانا جانا ؛ بھنگ پی جانا.
جو ہے سبز رنگ ساقی کریں مدح اس کی خط کے
چھنے قدر آج سبزی یہ ہمیں چڑی ہونی ہے
(۱۸۷۳ ، قدر ، ک ، ۳۰۴).

--- خور (--- و مج) صف.
جو گوشت سے پرہیز کرے ، صرف سبزیاں ترکاریاں کھانے والا.
کانگرو جماعت کے جانور سبزی خور ہیں اور گھاس وغیرہ پر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۹۳). سبزی خور... یہ وہ جانور ہیں جو گھاس ، پودے سبزیاں یا بیج کھاتے ہیں. ان جانوروں میں ہضمی نالی ... زیادہ لمبی ہوتی ہے.(۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۵۷). [سبزی + ف : خور، خوردن - کھانا].

--- فَروش (--- فت ف ، و مج) صف.
۱. **ترکاری بیچنے والا ؛ کُنجڑا (لکھنؤ میں مسلمان ترکاری بیچنے والے کو کُنجڑا ہندو ترکاری بیچنے والے کو کھٹک کہتے ہیں).**
مجھے ایک سبزی فروش کی شاگردی میں دے دیا. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما ، ۵۳۳). سبزی فروش نے بھی اپنی دوکان سجا رکھی تھی گاہک آتے اور سودا لے جاتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۰۸). ۲. **بھنگ بیچنے والا.**
ہریالی میں تس حسن کھاتا ہے جوش
کھن اس کے ہزاراں میں سبزی فروش
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۷۶). سرسبزی نہال قلم کی وصف دکان سبزی فروش سے ہے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اُردو ، ۳۰). [سبزی + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

--- کا گھوڑا امذ.
(کنایۃً) بھنگ کا پیالہ.
جو ہاتھ میں اپنے سبزی کا گھوڑا لگا
تو سلفے کا اور اس کو کوڑا لگا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷).

--- کے گھوڑے پَر سَوار ہونا محاورہ.
بہت زیادہ نشے میں ہونا ، سُرور میں ہونا. رات آئی اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تو وہ پہلے ہی سبزی کے گھوڑوں پر سوار تھے ، ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ان پر اور تازیانہ ہو گئے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۴۵).

--- گُھٹوانا محاورہ.
سبزی گھوٹنا (رک) **کا متعدی المتعدی.**
زہر کھا جاؤں گا بازار سے لے کر ناچار
سبزی گھٹوا کے نہ اب ہاتھ سے دو چار کے ہی
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۱)).

--- گُھٹنا / گھوٹنا ف مر ؛ محاورہ.
بھنگ پیسنا، حل کرنا ؛ بھنگ پسنا. ایک جانب ... کونڈی سونٹے کی پکار ... سبز بختوں کی للکار سبزی گھٹ رہی ہے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، قمری ، ۷ : ۸۷۷). بھنگڑ خانے میں بھنگڑوں نے خوب سبزیاں گھوٹیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۲۲۳).

--- مائل (--- کس ۴) صف.
ہلکا سبز ، سبز ، سبز سا ، قدرے سبز رنگ لیے ہوئے کوئی رنگ ؛ سبزئی. سبز نہ سہی سبزی مائل سہی اس قسم کے آسمان دیکھنے کا ہمیں تو کبھی اتفاق نہیں ہوا . (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۸۲). [سبزی + مائل (رک)].

--- مَنڈی (--- فت م ، سک ن) امث.
وہ جگہ جہاں ترکاریاں سبزیاں اور پھل پھلار بکتے ہیں. ایک مغل کہیں سبزی منڈی میں جا نکلا ، وہاں ایک کنجڑی ٹوکری میں جامنیں لیے بیچتی تھی. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۷۱).
روز طراوت آنکھوں میں دائم چھائی ٹھنڈی ہے
یاد میں سبزہ رنگوں کے دل کیا ہے سبزی منڈی ہے
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۱۹).
سبزی منڈی ہی سے لے جائیں گے سب ہاتھوں ہاتھ
جنم اسٹمی کی رات کو کھیرا بن جا
(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ،لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۰ : ۳). [سبزی + منڈی (رک)].

--- میں سُرخی خَبَر لائے دُھر کی فقرہ.
بھنگ (بھنگڑ) بھنگ کی تعریف میں کہتے ہیں کہ بھنگ میں عاقبت کی سرخروئی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَبزِیا (فت س ، سک ب ، کس ز) صف.
سبز سے منسوب یا متعلق ، سبز رنگ کا ، سبزی مائل ، نیل گوں ، زنگاری (تراکیب میں مستعمل). [سبز + یا ، لاحقۂ صفت].

---کیڑو (---ی مع ، و مج) امذ.
ایک سبزی مائل رنگ کا سانپ جو انتہائی زہریلا ہوتا ہے. سبزیا کیڑو سبز سا ہوتا ہے دونوں پہلوں میں دو خط سرخ طولانی رکھتا ہے دس گز لمبا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۷).[سبزیا + کیڑو (کیڑا (رک) کا مقامی تلفظ)].

سَبْزِیاتی (فت س ، سک ب ، کس ز) صف.
سبزہ سے منسوب، سبزہ سے تعلق رکھنے والا، نباتات سے متعلق. بعض سائنس دانوں نے گلائسین کو سبزیاتی کیسین کا نام دیا ہے. (۱۹۶۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵ ، ۱ : ۲۷). [سبز + یات ، لاحقۂ جمع + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تیل (---ی مج) امذ.
نباتاتی تیل ، بناسپتی گھی. واپسی پر جہاز ایشیائی کھوپرا ، شکر اور سبزیاتی تیل وغیرہ شمالی امریکہ لاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۳۱). [سبزیاتی + تیل (رک)].

---کاشت (---سک ش) امث.
(کاشت کاری) **سبزیوں کی بُوائی یا کاشت جو بغرضِ تجارت ہو.** سبزی و ترکاری کی بطور تجارت کے کاشت کرنے کو سبزی کی کاشت یا سبزیاتی کاشت کہتے ہیں.(۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۸۷). [سبزیاتی + کاشت (رک)].

سَبْزِین (فت س ، سک ب ، ی مع) صف.
نیلم کی ایک قِسم جو سبزی مائل رنگ کی ہوتی ہے. جوہری حضرات اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں سبزین ، سبزی ، نیلا رنگ ... وغیرہ. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۰). [سبز + ین ، لاحقۂ صفت].

سَبْزِینَہ (فت س ، سک ب ، ی مع ، فت ن) صف مذ.
وہ مادہ جو پتّوں اور پودوں کو سبز رکھتا ہے (Cholorophyll). بالائی حصّے میں سورج کی شعاعوں کے زیرِ اثر سبزینہ بننا شروع ہو جاتا ہے. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۵۱). سبز رنگ کے مادّے کو سبزینہ یا کلوروفل کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۲۶). [سبز + ینہ ، لاحقۂ صفت].

سَبْزِینی (فت س ، سک ب ، ی مع) صف.
سبزینہ (رک) سے متعلق یا منسوب (تراکیب میں مُستعمل). [سبزین + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---مادّہ (---شد د بفت) امذ.
رک : سبزینہ (Cholorophyll). کلروفل یا سبزینی مادّہ یہ مادّہ نباتات میں ملتا ہے جس کی وجہ سے درختوں کے پتّوں میں سبز رنگ نُمایاں ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، بُنیادی حشریات ، ۲۳). [سبزینی + مادّہ (رک)].

سَبْسکرائبَر (فت س ، سک ب ، س ، کس ک ، ء ، فت ب) صف.
(اخبار ، رسالہ وغیرہ کا) **خریدار ، چندہ دینے والا ؛ حِصّہ دار ، صارف.** قیام کے باعث میں کسی اخبار یا گلدستہ کا سبسکرائبر خریدار نہیں ہو سکتا. (۱۹۰۵ ، تاریخِ نثرِ اُردو ، ۱ : ۵۷۵). [انگ : Subscriber].

سِبْط (کس س ، سک ب) امذ.
۱. (اَ) **بیٹی کا بیٹا ، نواسا ، دُخترزادہ.**

فلک قتلِ سبطِ پیمبر ہے کل
یہ ہنگامہ ہونا مقرر ہے کل .

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۸).

گُلاب ناب سے دھوتا ہوں لفظِ اندیشہ
نہ فکرِ مدحتِ سبطِ قسیمِ کوثر ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴۲).

حلق پر خنجر چلا سبطِ رسول اللہ کے
کھائی ہیں عابد نے غم کی برچھیاں بیٹھے ہوئے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۵۰).

اک زلزلہ سا ہے فلکِ بے حجاب کو
غیظ آ گیا ہے سبطِ رسالت مآب کو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۰).

ذکی و سیّد شبّانِ جنّت الفردوس
تقی و سبط امینِ عرب امام حسنؓ

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۵). (اا) **بیٹے کا بیٹا، فرزند زادہ ، پوتا** (فرہنگِ اثر ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. **ال اولاد ، نسل ، قبیلہ ، کُنبہ ، گروہ.** ان میں نبوت کی جو سبط تھی تمام ہلاک ہو گئی. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۷۸). بنی اسرائیل کے بارہ سبط بارہ راستوں سے ... پار چلے گئے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۵۵۲). [ع].

---اَصْغَر کس صف(---فت ا ، سک ص ، فت غ)صف.
چھوٹا نواسہ ؛ مراد: امام حسین رضی اللہ عنہٗ. سلکِ گُہر در تہنیت ولادت حضرت سبطِ اصغر. (۱۹۱۱ ، صحیفۂ ولا ، ۱۶۷). [سبط + اصغر (رک)].

---اَکْبَر کس صف(---فت ا ، سک ک ، فت ب)صف مذ
بڑا نواسہ؛ مراد: نبیرۂ رسول امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

مُقدّر سے بنی تھی جو کہ دایہ سبطِ اکبر کی
وہی بنتِ عمیس اب وقفِ خدمت ہونے والی ہے

(۱۹۱۱ ، صحیفۂ ولا ، ۱۶۹). قیس عامری کو لوگوں نے جناب سبطِ اکبر امام حسین علیہ السلام کا رضائی بھائی بنا دیا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۴). [سبط + اکبر (رک)].

---پَیَمْبَر کس اضا(---فت پ ، ی ، سک م ، فت ب) امذ.
نواسۂ رسول حضرت امام حسنؓ یا حضرت امام حسینؓ.

پہونچی جُنھیں ناقے کے قریں دخترِ حیدر
خود ہاتھ پکڑنے کو بڑھے سبطِ پیمبرؐ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳).

مٹنے نہ دیا نقشِ روایاتِ پیمبرؐ
خود اپنے تئیں سبطِ پیمبر نے مٹایا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۱۵). [سبط + پیمبر (رک)].

---رَسُولؐ کس اضا(---فت ر ، و مع) امذ.
رک : سبطِ پیمبر.

ہمیشہ خواب میں کی آ کے مہد جُنبانی
یہ جبرئیل تھے سبطِ رسول سے مانوس

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۲۳). [سبط + رسول (رک)].

---شَہِ لَولاک کس اضا ---فت مج ش ، کس مج ہ ، ولین) امذ.
نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم.

ہر دم غمِ سبطِ شہہِ لولاک کیا
جب نام لیا چشم کو نمناک کیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۹). [سبط + شہ لولاک (رک)].

---نَبیؐ کس اضا(---فت ن) امذ.
رک : سبطِ پیمبر.

سبطِ نبیؐ سے منزلِ مقصد قریب ہے
آرام گو جانِ محمدؐ قریب ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱).

سبطِ نبیؐ ہوں مالکِ صبر و رضا ہوں میں
اب فرض ہے کہ دینِ مبیں پر فدا ہوں میں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸). [سبط + نبیؐ (رک)].

سَبْطی (فت س ، سک ب) صف.
سبط (عَلَم) سے منسوب یا متعلق ، سبط کا باشندہ.

نیل کے آب نمط سبطی و قبطی کو ہے
اس کو اور اوس کو بقیں مصلح و مفسدیمہ اوست

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۶). [سبط (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سِبْطَین (کس س ، سک ب ، ی لین) امذ.
دونوں نواسے ، مراد : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسے یعنی حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما.

پیارے ہو سبطین نبی حسنین او ہادیٔ دیں
جن کے قدم کی خاک ہے سرمہ اولوالابصار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲۳).

اور در حضرات سبطین گزیں
اور در خدمات انصار امیں

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۰).

جب کیا ذکرِ نبیؐ یاد آ گئی سبطین کی
ساتھ ہی ہے ماہ کے ہر وقت ہالہ ماہ کا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۰).

نگین دوشِ نبیؐ نقشِ اوّل سبطین
امیر ہر دو زمانہ خیبر سر و علی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۴۵). [سِبط (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

سَبْع (فت س ، سک ب) صف.
سات ، ہفت ، سات کا عدد (۷). اب راویٔ عجائب نگار حال اقالیم سبع و زمانہ کا ... بیان کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸۱۵). صحیح نِسبت دریافت کرنا محال ہے اور عموماً یہ نسبت تین صحیح ایک سبع بیان کی جاتی ہے. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۱۹). [ع : (س ب ع)].

---اُلْمَثانی (---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت م) امث.
رک : سبع مثانی.

عمامہ ہے ہم دوشِ سبعُ المثانی
وہ پاؤں میں نعلین عرش آشیانی

(۱۹۲۸ ، نذرِ ابجد ، ۲۷). [سبع + رک : ال (ا) + مثانی (رک)].

---رُخی (---ضم ر) صف.
سات رُخ والا ، ہفت پہلو ؛ (جینیات) بد انتظامی یا انتشار پیدا کرنے والے ہفت پہلو خلیے. جینیاتی بارگیروں کی دریافت یوں بھی ممکن ہے کہ زیادہ تر جین اثرات میں سبع رُخی ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۸۱۳). [سبع + رُخ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---سَیّارَہ (---فت س ، شد ی ، فت ر) امذ.
قدیم علم نجوم کے بموجب سات اجرامِ فلکی یعنی چاند ، سورج ، زہرہ ، عطارد ، مریخ ، مشتری ، زحل وغیرہ. میں نے گردشِ سبع سیّارہ سے دریافت کیا ہے کہ جس شخص کے آپ عاشق زار ہیں ... ملاقات ہو گی. (۱۸۵۹ ، سروشِ سُخن ، ۳۶).

لِکھوں سبع سیّارہ کا حال میں
بیاں ہے یہ اب اُن کے احوال میں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۱). جب سبع سیّارہ کے اختلاف حرکات کو دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہر سیّارہ کا فلک دوسرے سے مُختلف ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۰). [سبع + سیّارہ (رک)].

---شِداد (--- کس ش) امذ.
(مجازاً) سات آسمان ، ہفت افلاک.

احسان ہیں اس کے کیا گراں بار
سر سبع شِداد کا جھکایا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۷۹). [سبع + شِداد (شدید کی جمع)].

---مَثانی کس صف(---فت م) امث ؛ سبعُ المثانی.
سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ کو ملا کر سات آیتیں ہیں ؛ سورۂ بقرہ سے سورۂ توبہ تک پہلی سات سورتیں بعض کے نزدیک تمام قرآن مجید.

سر کو نجومِ سبعہ نے مجرے میں خم کیا
ہفت آسماں نے سبعِ مثانی کو دم کیا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۱۱۳). مثانی کے معنی دوہرائی جانے والی چیزوں کے ہیں. چونکہ یہ آیات ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہیں اس وجہ سے سبع مثانی کہا گیا ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱۳۵). [سبع + مثانی (رک)].

سُبْع (ضم س ، سک ب) صف.
۱. ساتواں ، ساتواں حِصّہ ، ہفتم ($\frac{1}{7}$). نصف سُبع کہ نِسبت ایک کی ۱۴ سے ہے. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۷۲). جو نصف ، ثلث ، ربع ، خمس مسدس ، سُبع آٹھواں نواں دسواں آدھا پون ، چوتھائی ، پانچواں حِصّہ ، چھٹا حِصّہ ، ساتواں حِصّہ ، ثمن تعہ عشر وغیرہ ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۲۱). باہم ضرب

کرنے سے یہ اعداد حاصل ہوتے ہیں اور وہ رُبع اور سُبع ... ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۰۹) . ۲. **باری کا بُخار جو ساتویں روز آئے.** وہ بُخار جس کی باریاں علی الترتیب .. ساتویں روز ، آٹھویں روز ، نویں روز ، دسویں روز آیا کرے ... سُبع ، ثمن تِسع اور عشر کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، حمیاتِ اجامیہ ، ۵۱). [ع].

سَبعَہ (فت س ، سک ب ، فت ع) صف.
رک : سَبع. مشہور فقہائے سبعہ میں سے ایک فقیہہ فاضل ثقہ عابد ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۳۰). [سبع + ہ ، لاحقۂ تانیث و جمع].

---سَیّار/سَیّارَہ (---فت س ، شد ی/فت ر) امذ
رک : سبع سیارہ.

ہوئی تاریک یاں تک چشم انجم که رہ کی سبعۂ سیارہ نے گم

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷۰).

کلس کلس نہیں ہے گُنبدِ منور کا
گُتھے ہیں سیخچے میں اس کے سبعۂ سیار

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۳۲) . ان میں سات سیاروں سبعہ سیارہ کا اثر بہت زیادہ تھا. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۴۷). جو آسمانِ سخن کے سبعہ سیارہ تھے یہ ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۶۰). [سبعہ + سیارہ (رک)].

---مُعَلَّقات (---ضم م ، فت ع ، شد ل بفت) امذ.
رک : سبعہ معلقہ. خیال تو یہ ہوتا ہے کہ یہ اب سبعہ مُعَلَّقات کا کوئی قصیدہ پڑھیں گے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۷۷). [سبعہ + مُعَلَّقہ + ات ، لاحقۂ جمع].

---ءِ مُعَلَّقَہ کس صف(---ضم م ، فت ع ، شد ل بفت ، فت ق) امذ.
عرب کے سات شاہکار قصیدے. شاہنامہ سبعۂ مُعَلَّقہ کی بھی برابری نہیں کر سکتا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۳۱).

تھے سبعۂ مُعَلَّقہ جہاں پہ مطمعِ نظر
چڑھا یہ سلکِ گوہریں اسی جدار کعبہ پر

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۴۳). [سبعہ + مُعَلَّقہ (رک)].

سَبُعی (فت س ، ضم نیز فت ب) صف.
رک : سبع. قوتِ سبعی شیر کی حرکت میں آئی. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۰۰). [سَبُع + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَبُعِیَّت (فت س ، ضم ب ، کس ع ، شد ی بفت) امث .
درندہ پن ، درندگی ، بہیمیت. وحشیوں میں وحشت اور درندوں میں سبعیت باقی نہیں رہتی. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۵۲). اور کچھ ترقی ہو تو بہیمیت اور سبعیت کی طرف زمانہ پلٹ پڑے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۰۸). [سبع + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَبْعِین (فت س ، سک ب ، ی مع) صف.
ستر ، سات دہائی (۷۰).

بین ستین و سبعین تھی مقدارِ حیات
اور یہی ضابطۂ صبح و مسا رکھتے تھے

(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۶). [سبع + ین ، لاحقۂ جمع].

سَبْعِیَّہ (فت س ، سک ب ، فت ع ، شد ی بفت) امذ.
رک : اسماعیلیہ. قرامطہ ، اسماعیلیہ (سبعیہ) ہی کی ایک شاخ ہے. (۱۹۶۴ ، تمدنِ ہند پر اِسلامی اثرات ، ۹۲). [سَبعی + ہ ، لاحقۂ صفت].

سَبَق (فت س ، ب) امذ.
۱. **کتاب کا وہ حصہ جو طالبِ علم ایک وقت میں پڑھے ، اُستاد سے ایک مرتبہ میں جو شاگرد پڑھے ، درس جو اُستاد طالبِ علم کو ایک دن میں دے ؛ عِلم ، درس ، تعلیم.**

جس عِلم کا لیا ہوں ترے پاس میں سبق
اس عِلم کا کسی کوں ہوا نیں ہے فام بحث

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰۹).

دل کو تھا عالمِ طفلی میں یہ شوقِ صحرا
نہ کیا میں نے گُلستاں کا سبق یاد کبھی

(۱۸۵۳ ، اندر سبھا ، ۱۲۳). تمہارے معلم نے کتابِ مروت سے ایک سبق بھی تمہیں نہیں پڑھایا. (۱۸۷۹ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۹۶).

ہوا سے خُشک کِتابوں کے اُڑ رہے ہیں ورق
مگر میں بُھول چکی ہوں تمام ان کے سبق

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۵۷) . ۲. **پند ، نصیحت ، ہدایت.** میری زندگی دوسری ماؤں کے واسطے سبق ہو اپنے واقعات پر ایک نظر ڈالنی مناسب سمجھتی ہوں. (۱۹۲۵ ، گردابِ حیات ، ۵۲). ۳. **عبرت ، سزا.** اس نے ہرجا سکسروں کو حقیقت کا سبق سکھا کر گراں سنگ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۸۴).

سبق ہے کُتھی تشنۂ تکمیل بھی ہے
اک نیا فلسفۂ جرم و سزا اور سہی

(۱۹۶۹ ، لا حاصل ، ۸۳). ۴. **فوقیت ، سبقت ، ترجیح ، برتری.**

بندہ اس کا اور ہوں اس کا بحق
ہے نبوت میں جسے سب پر سبق

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۳).

خلاق یہ دنیا میں بھیجا بحق دیا اپنے سب مرسلوں پر سبق

(۱۸۶۵ ، لوحِ محفوظ ، اثر ، ۱۷۶). ۵. **گھڑدوڑ کی شرط** (ماخوذ : عِلمی اُردو لغت). [ع].

---اَندوز (---فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
نصیحت یا عِبرت حاصل کرنے والا.

شاخِ بُریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو
ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۸۰). [سبق + اندوز (رک)].

---آموز (---و مج) صف.
۱. **تعلیم دینے یا سبق دینے والا ؛ نصیحت کرنے والا.**

ہو سبق آموز شوخی گر پری کو چشمِ شوخ
کام لے موجِ نگہ سے سیلیٔ اُستاد کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۲).

دنیا کے کسی ساز میں یہ سوز کہاں ہے
نغمہ کوئی اِتنا سبق آموز کہاں ہے

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۳۸). تاریخ کسی قوم کی زندگی کو بیان

کر سکے گی اس وقت ظاہر ہو گا کہ کوئی تذکرہ اِتنا دلچسپ سبق آموز اور شاندار نہیں .(۱۹۵۹ ، برنی (سیّد حسن) ، مقالات ، ۶۲).
۲. **نصیحت یا عِبرت حاصل کرنے والا ، سیکھنے والا.**

نِگاہیں اُن کی جادو سے قیامت ہوتی جاتی ہیں
الٰہیٰ کون سا فِتنہ سبق آموز رہتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۰). ان حرکات کے نتائج بھی بہت سبق آموز پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں .(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۳۲). مسلمانوں کے خِلاف جو خطرناک چالیں چلی جا رہی تھیں اُن کا پس منظر بڑا سبق آموز ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۶۸).
[سبق + ف : آموز ، آموختن ـ سیکھنا].

ـــ آموزی (ـــ و مج) امث.
سبق سیکھنا ، عِبرت پکڑنا. ان کی عظمت و شان کو یاد کر کے آنسو بہاتے اور سبق آموزی کرتے تھے. (۱۹۶۵ ، علامہ اقبال کی داستانِ دکن ، ۷). [سبق + آموز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بُردَہ (ـــ ضم ب ، سک ر ، فت د) صف.
دُوسرے پر سبقت لے جانے والا. باساز و سامان ایسے سبق بردہ گھوڑوں پر سوار ہو ... قلعے میں جا بیٹھے. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابنِ خلدون ، ۲ : ۱۸۵). [سبق + بُردہ (رک)].

ـــ بَر زُبان ہونا محاورہ.
سبق اچھی طرح یاد ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ عِلمی اردو لغت).

ـــ بولْنا ف س ؛ محاورہ (قدیم).
سبق دینا ؛ سبق سِکھانا.

بولے سبق عالم کوں او
دیکھوں جہاں اس دار پر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۵).

ـــ بُھول جانا / بُھولْنا محاورہ.
۱. **محو ہو جانا ، فراموش ہو جانا.**

تُو اگر قیس کا اُستاد ہے وحشت میں شعور
بھول جائیں سبقِ نالہ تو اک بار بتا

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)). ۲. **سب کچھ بھول جانا ، اگلا پچھلا یاد نہ رہنا ، فراموش کر دینا ، نصیحت یاد نہ رہنا.** میاں جی سارے غیرت کے بید کی طرح کانپنے لگے.. بہار دانش چھوڑ خوشی بھول گئے حواس باختہ ہوئے سبق بھول گئے. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۲۱).

ـــ پَڑھانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **کسی امر کی تعلیم دینا ، درس دینا ، سکھانا ، اچھی بات بتانا.**

طِفلِ مکتب بھی پڑھاتا ہے فلاطون کو سبق
خلق ہوتا نہیں اس شہر میں کوئی کودن

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۹).

ترس آتا ہے مجھ کو بھیڑیوں کی حق پرستی پر
پڑھاتے ہیں سبق بھیڑوں کو جب وہ آدمیت کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰). ۲. **بہکانا ، ورغلانا ، اُکسانا ، پٹی پڑھانا ، غلط راہ بتانا.**

حُسن کے مکتب میں اُس کی ابروئے خوں ریز کوں
کج ادائی کا سبق کِس نے پڑھایا الغیاث

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۷).

سبقِ عشق پڑھانے لگے اُستاد مُجھے
قتل کا ڈھنگ سکھانے لگے جلّاد مُجھے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۸۱).

دہرا رہا ہوں اب تک انھی کے خیال کو
اللہ کیا سبق وہ پڑھا کر چلی گئیں

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۸۹).

ـــ پَڑْھنا ف س ؛ محاورہ.
۱. **سبق لینا ، تعلیم حاصل کرنا ، کسی سے کُچھ سِیکھنا.**

سبق میں نے پڑھا اُستاد سے جس روز ابجد کا
کُھلا میمِ محمدؐ سے سِرِ مبعوث احمد کا

(۱۸۳۶ ، ریاضِ البحر ، ۲). جامع اوراقِ عنفوانِ شباب میں آگرے میں چند سال ان کی ملازمت میں سبق پڑھتا رہا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۲۶). یہ ایک ایسا لائق استاد ہے کہ جس سے ہم ہر طرح کا سبق پڑھ سکتے ہیں. (۱۹۳۸ ، ارمغانِ سلطانی ، ۱۰). ۲. **کسی بات کا وِرد کرنا ، کسی بات کی رٹ لگانا.** اس کی بدنامی کا سبق ویسا ہی پڑھے جاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۸). ۳. **واقف ہونا ، جاننا.**

معجز بیاں بھی ہو تو نہ گردن ہلائیں وہ
تحسین و آفریں کا سبق وہ پڑھے نہیں

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۳۱)).

ـــ جَپْنا محاورہ.
سبق رٹنا ، بار بار پڑھ کے یاد کرنا. انہوں نے ابجد خوانوں کی طرح اپنا سبق جپا تھا. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، حیاتِ طیّبہ ، ۲۱).

ـــ خواں (ـــ و معد) صف.
درس لینے والا ، مُبتدی ، طالبِ علم. ارسطو آپ کی کتاب علمِ فطرت کا سبق خواں ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۲۰۸).
[سبق + ف : خواندن ـ پڑھنا سے امر].

ـــ خوانی (ـــ و معد) امث.
(طالب عِلم کی حیثیت سے) پڑھنے یا درس لینے کا عمل.

چکتاں کی سب کتابوں دھو سٹے یک بارگی
گر فلاطوں تجھ دبستاں میں سبق خوانی کرے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۰). [سبق + خواں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دیکْھنا محاورہ.
پڑھے ہوئے سبق کا بعد کو اپنے طور پر مطالعہ کرنا ، پڑھے ہوئے کو دہرانا. مکان پر آ کر کھانا کھایا اور سبق دیکھتے رہے. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۱۵).

ـــ دینا محاورہ.
۱. **سکھانا ، درس دینا ، پڑھانا.**

فلاطون کو جس کی ہے ادراک ادق
حقیقت ہیں حکمت سوں دیوے سبق
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۳).

سبقِ گریہ ، اشک کو کیا دوں
آپ ہی اس طفل کو رواں ہے یاد
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۳).

لوگ سحباں کو بلاغت کا سبق دیتے تھے
فصحایاں کی فصاحت کی سند لیتے تھے
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹). چین بیچارہ مہذب نہیں ، اسی وجہ سے جاپان اس کو ... تہذیب کا سبق دینا چاہتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۴ : ۳) . **۲. عبرت دلانا ؛ مزہ چکھانا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۳. نصیحت کرنا ، تنبیہ کرنا.** آج کل کے زمانے کی لڑکیاں بڑے بوڑھوں کو بھی سبق دیتی ہیں. (۱۸۸۱ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۳۱). فلورنڈا کو زیاد نے ایسا سبق دیا تھا کہ اس نے سب سے پہلے اٹھ کے منہ دھویا . (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۹۱). **۴. توفیق عطا کرنا ، نیک ہدایت دینا.**

عجب کھیل تیرا ہے کرتار حق
تو جیو بانچنے کا مجے دے سبق
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۶).

--- رٹنا محاورہ.
سبق یاد کرنے کی غرض سے بار بار پڑھنا ، دُہرانا ، رٹا لگانا. بیداری ہندوستان کا سبق تو اس وقت رٹنے کے قابل تھا جب بالشو ازم کی الف بے سرمایہ داری کے مُلّا نے شروع کی . (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۶ : ۹).

--- رواں کرنا محاورہ.
سبق اچھی طرح یاد کرنا ، بغیر اٹکے پڑھنا ، سبق پر مہارت حاصل کر لینا.

مدینے کو بھی ہم رونے سنانے جائیں گے دُکھڑا
ذرا مشقِ فغاں کر لیں سبق اپنا رواں کر لیں
(۱۹۱۶ ، نغمۂ جگر دوز ، ۶۱).

--- سبق امذ ؛ م ف.
ایک ایک سبق ، اوّل تا آخر ، سبقاً سبقاً ، پوری طرح . یہ تو ظاہر ہے کہ تمام جہان کی کتابیں انسان سبق سبق کر کے پڑھ نہیں سکتا اس واسطے چاہیے کہ اپنے مطالعہ کو چست کرے . (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۷).

--- سکھانا ف م ؛ محاورہ.
۱. درس دینا، صحیح بات بتانا. ادیب کو بہت سبق سکھائے گئے ہیں اُسے تلقین بے حد کی گئی ہے.(۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۰). **۲. سزا دینا ، عبرت ناک تجربے سے گزارنا'** بنگالیوں کو خوب سبق سکھا دیا گیا ہے کم از کم ایک نسل تک تو سر نہیں اٹھائیں گے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۸۶).

--- سیکھنا محاورہ.
عبرت حاصل کرنا ، ہدایت پانا ، صحیح راہ پانا. برہمن دھرم نے جو بُرے دن دیکھے تھے ان سے اس نے کوئی سبق نہ سیکھا. (۱۹۷۲ ، رُوحِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۷).

--- لینا محاورہ.
۱. کسی سے اکتسابِ علم کرنا ، درس لینا ، سیکھنا.

ہوا ہے سب کشف تمنا کتاباں بوجتے حق تھے
سبق لینی کو آویں عالماں ہم عید وہم نو روز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۸).

گر ہند میں تجھ زلف کی کافر کوں خبر ہو
لینے کو سبق کفر کا ہر برہمن آوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۱). اُستانی جی سے اُردو مسائل کی کتاب کا سبق لیتی. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۸). عرفہ کی ایک کمزور مخلوق نے سیاروں کے طلوع و غروب سے خُدا شناسی کا سبق لیا تھا. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۳). جب آپ اپنے خاندان کی موٹرکار چلانا چاہتے ہیں تو اس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آپ کو موٹر چلانے کے سبق لینے کے لئے کوئی رشوت دی جائے .(۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۲۰۴). **۲. نصیحت حاصل کرنا ، عبرت پکڑنا.** اس کے جانشینوں نے اس معاملے میں اس سے سبق لیا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اُردو ، ۳۹). ایک بزرگ پاکستان بھی تو گئے تھے انہیں دیکھ کر آپ نے کوئی سبق نہیں لیا. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۲). **۳. برتری پانا ، سبقت حاصل کرنا.**

طالب تو شاگرد ہے مُرشد ہے اُستاد
نوشہ لیا سبق یہ مولیٰ کیجیے یاد
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۳۸).

--- مِلنا محاورہ.
نصیحت پکڑنا ، ہدایت یا عبرت حاصل ہونا. ہمیں ایک نیا سبق ملتا ہے ہمارے واسطے یہ ایک اجتہادی تربیت ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۳۶). آدمی کچھ کھو کر ہی سیکھتا ہے ، آئندہ کے لیے اُسے ایسا سبق مل گیا کہ پھر کبھی ایسا نہ ہونے پائے گا. (۱۹۳۹ ، خطوطِ عبدالحق ، ۵۲).

--- نِکالنا محاورہ.
خود کوشش کر کے سبق پڑھنا. سبق آج کا سہل ہے میں نے سب نکال لیا ہے. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۲ : ۲۶).

--- ہونا محاورہ.
مثال ہونا ، نصیحت یا عبرت کا ذریعہ ہونا . میں صرف اس لیے کہ میری زندگی دوسری ماؤں کے واسطے سبق ہو اپنے واقعات پر ایک نظر ڈالنی مناسب سمجھتی ہوں. (۱۹۲۵ ، گردابِ حیات ، ۵۲) .

سَبَق (فت س ، ب نیز سک) امذ.
سبقت ، برتری. اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تعجب یا اعتراض معترض کے سبقِ ظن سے پیدا ہوتا ہے.(۱۸۶۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ ، چراغ علی ، ۱۸۵). [ع] .

--- لے جانا محاورہ.
کسی پر سبقت لے جانا ، آگے بڑھ جانا.

اب تلک مکتب میں مشغولِ الف با تا ہے وہ
پر سبھوں سیتی سبق باتوں میں لے جاتا ہے وہ
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۸).
دیدۂ منصور تھا بینا بحق لے گیا فرعون پر اِس سے سبق
(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۳۶).
افضلِ پیغمبراں ہے شیرِ حق
لے گیا ہے سب پہ رتبہ میں سبق
(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۹).

سَبَقُ الْماء (فت س ، سک ب ، ضم ق ، غم ا ، سک ل) امث. **پانی کی سطح پر اُگنے والی رُوئیدگی.** کیونکہ یہ رُوئیدگی نہروں اور پانی کے کناروں سے مفارقت نہیں کرتی اور خُشکی کے موقع پر پیدا نہیں ہوتی عربی میں اس کو سبق الماء کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۸). [ع].

سَبْقاً سبقاً (فت س ، ب نیز سک ، تن ا بفت) م ف. **ترتیب و ترویج کے ساتھ ، ایک ایک درس کے طور پر ، تھوڑا تھوڑا کر کے.** مولوی جو سبقاً سبقاً علوم پڑھائے ... سب اپنی اپنی جگہ عالم ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۹۶). اس کتاب کا میں نے سرسری مطالعہ نہیں کیا ، بلکہ سبقاً سبقاً پڑھا. (۱۹۶۳، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۵). ہمارے درس میں کلیاتِ غالب کا شامل ہو جانا بالکل نئی بات تھی جس کو میں نے سبقاً سبقاً پڑھا. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، (سالنامہ) ، ۲).

سَبْقَت (فت س ، ب نیز سک ، فت ، ق) امث. ۱. **پیش قدمی ، پیش روی ، آگے نِکل جانا.** جمیعِ فنون و کمالات میں کوئے سبقت اپنے امثال سے لے گیا تھا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۵). کھیل کُود میں ہم چشموں سے سبقت حاصل کرنے کے فخر کا مزہ جیسے گولیاں اور گنجفے کا کھیل ہے. (۱۸۸۶، دستورالعمل مدرسینِ دیہاتی ، ۱۶). بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو تُم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خان ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۱۸۶). باتونی عورت نے سبقت کی مقابلے پر آئی مگر موقع کے تقاضے کو بھانپ کر مقصد کے بجائے ذریعہ بننے پر اِکتفا کی. (۱۹۸۶ ، حصار ، ۲۹). ۲. **(کسی امر یا کام میں) پہل کرنا.** اگر کوئی سوال کرے ایک جماعت سے اور یہ بھی اس میں ہو تو چاہیے کہ جواب میں سبقت نہ کرے. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۵۶). مُقتدیوں سے فرماتے کہ سبقت نہ کرو مُجھ سے رکوع و سجود میں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۹۴). کسی نہ کسی طرح مہرِ سکوت ٹوٹی پہلے خورشید بیگم ہی نے سبقت کی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۰). جب تک وہی خود نہ پوچھتے کہ کیا کوئی غزل لائے ہو تو تب تک یہ سبقت نہ کرتے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۴۲). ۳. **فوقیت ، برتری ؛ شرف ، بڑائی ، بزرگی ، عظمت.**
رُتبے بڑے ہیں کُشتۂ اوّل کے واسطے
سبقت تو ہے ضرور ہراول کے واسطے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵). اور میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۶۸). حضرت امام حسین نے فرمایا کہ پاتا ہوں اپنے تئیں اوّل روز میں اور روز ہائے آخرت سے اور آخر روز میں روزہائے دُنیا سے جانتا ہوں میں سبقت اجل پر نہیں کرتا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۳۲). [ع].

---اَنْدیش (---فت ا ، سک ن ، ی مج) صف. **برتری کا خواہش مند.**
سبقت اندیش ہے ہر عضو سے عضوِ آخر
پیچھے رہ جانے کے باعث سے ہوا داغ نِکل
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۹). [سبقت + اندیش (رک)].

---حاصِل کَرْنا ف م.
برتری حاصل کرنا ، بڑھ جانا. تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو. (۱۹۰۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۲۴).

---حاصِل ہونا ف م.
برتری یا اوّلیت حاصل ہونا. اس کو ہم پر کم از کم ایک صدی کی سبقت حاصل ہے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۷۲)

---رَکْھنا ف م ؛ محاورہ.
فوقیت رکھنا ، اولیت رکھنا ، برتری رکھنا. مسلمان شریف خاندانوں کی عورتیں جیسی نیک اور ایماندار اور خُدا پر شاکر اور رنج و مصیبت میں صابر ہیں شاید تمام دنیا کی عورتوں سے سبقت رکھتی ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۴۷۲). بہترین منڈی ملتان ہے جو اس اون کی باعث قالینوں کی پیداوار میں باقی علاقوں سے سبقت رکھتا ہے. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۱۵۹).

---فَرْمانا ف م ؛ محاورہ.
(احتراماً) پہل کرنا. ڈاکٹر صاحب ہمیشہ سلام میں سبقت فرماتے ہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۲۳).

---کَرْنا ف م.
۱. **کسی امر میں دوسرے سے آگے بڑھنا.**
سبقت جو زِندگی میں سِکندر سے کی تو کیا
اے خضر پیچھے مرگ کی منزل میں رہ گیا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵). اس کتاب کے منگوانے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں گے. (۱۹۴۷ ، ادبی تبصرے ، ۶۵). ۲. **پہل کرنا ، ترقی کرنا.** بغیر پوچھے ایک دوسرے کے کسو بات میں سبقت نہ کرتے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۱).
کرتے چوں کوہ نہیں ہم تو سُخن میں سبقت
پر وہ کچھ ہم سے سنے گا جو کہے گا ہم کو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۰). مولوی صاحب دوبار ہمارے پاس آئے تھے ہم نہ مِلے اس لیے ہم نے خود سبقت کی. (۱۹۰۷، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۴۱). انہوں نے نہ صرف آمادگی ظاہر کی بلکہ سبقت کی. (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۱۸).

---لے جانا محاورہ.
دوسرے سے آگے بڑھ جانا ، فوقیت پانا ، تقدُّم حاصل کرنا ، برتری حاصل کرنا. تجارت کا ٹھاٹ پھیلایا آخر وہاں کے سب سوداگروں سے سبقت لے گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۳).

موجودہ زمانے کے تمام حسینوں سے سبقت لے گئی تھی . (۱۹۱۴ ، محل خانۂ شاہی ، ۵۰). اس طرح سرحد اور بلوچستان کی حکومتیں قومی زبان کے معاملے میں سبقت لے گئیں. (۱۹۸۵، پاکستان میں نفاذِ اردو کی داستان ، ۲۰).

سَبک (فت س ، سک ب) امذ.

۱. **سکّہ ڈھالنا ،گالنا (سونے چاندی وغیرہ کا)** (عِلمی اُردو لُغت؛ اسٹین گاس). ۲. **طرز ، ڈھنگ ، اُسلوب ، انداز.** ایرانی اسلوب اور سبک صاف پڑا جھلک رہا ہے. (۱۷۴۳ ، سفر نامۂ مخلص (دیباچہ) ، ۶۶). یہی خاص اسلوب ... سبک خراسانی کے نام سے موسوم ہوا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۷۶). فارسی میں سبک کی اِصطلاح دبستان کے مترادف کے طور پر استعمال ہونی چاہیے .(۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اِصطلاحات، ۹۹). [ع].

سُبک (فت نیز ضم س ، ضم ب). (الف) صف.

۱. **ہلکا (ضِدگراں) ، خفیف ، بے وزن ، کم وزن.**

سنگیں گُرز کوں او سُبک کر اچائے
اچا کر اُسے سر اُپر بھی لجائے
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۷۴).

بُلبلے کی شکل کب صابون کا قطرہ اُڑا
مُنکسر کا پلہ بھاری ہے سُبک مغرور کا
(۱۸۳۶، ریاض البحر ، ۹). ابکی بار ایک ڈبیا یاقوت احمر کی نہایت سبک ترشی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸). یہ جُوتا بے حد نازک ، سبک اور لچکدار ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۶۳) .

۲.(i) **نازک ، باریک (کمیّت کے اعتبار سے)، کمزور ، ناتوان ، ہلکا پھلکا.**

سبک پھول پر ایک سنگیں لنگر
چتر میں گگن تھا نویلا چندر
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۶۶). بانسیکل ... جتنی ہلکی ، نازک ، سبک ، پھول سی سواری ہے ویسی ہی تکلیف رساں. (۱۹۰۶ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۳۵).

دیکھتا کیا ہوں کہ ماحول و وراثت کا جُوا
نوعِ انسان کے سبک شانے پہ ہے رکھا ہوا
(۱۹۳۳ ، فِکر و نشاط ، ۱۱۳). (ii) **نازک (کیفیت کے اعتبار سے) ، رواں ، غیر ثقیل.** ان کا لہجہ نہایت سبک اور ... عُمدہ تھا . (۱۸۶۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۴۴). بہت سے روزمرّہ کے سبک اور شیریں الفاظ کو اسلیے ترک کرایا کہ وہ عوام کی زبان ہے . (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۸۳). جدید نظریہ ہے کہ الفاظ اپنی مُفرد حیثیت میں نہ ثقیل ہوتے ہیں نہ سبک ، نہ فصیح اور نہ غیر فصیح . (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۵۶). (iii) **باریک ، پتلا (خط ، نقش وغیرہ).** آنکھیں بھوری تھیں لیکن غلافی ، ناک سبک تھی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۷). کھلتا ہوا چمپئی رنگ ، سبک نقش و نگار ، اُبھری ہوئی سیاہ آنکھیں وہ اچھی خوش شکل لڑکی تھی. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۰۹). (iv) **کم ، تھوڑا (وقت کے اعتبار سے).** سُنّت وہ ہے کہ بعد دوسرے سجدہ کے زمیں پر بیٹھے ایک نشست سبک پھر اُوٹھ کھڑا ہو. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۷). ۳. **لطیف ، ہلکا ؛ (مجازاً) ہاضم (پانی ، غذا وغیرہ).** جسم ہمارے آتشی اور نہایت لطیف و سبک ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۴). غذائیت سبک اِستعمال کرنی چاہیے . (۱۸۹۹ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۷۶). ۴. **جس میں وقار ، متانت یا سنجیدگی نہ پائی جاتی ہو ، اوچھا ، ہلکا ، گھٹیا ، معیار سے گرا ہوا.** یہ کم ظرف ... سبک باتیں کہہ کر آپس میں ہنستے تھے . (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۵۶) . ان کے محاورات قدیمی اور مضمون بھی اکثر سبک اور مبتذل ہوں گے . (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۸۷).

مری نظر میں ہیں ناکارہ وہ سُبک فن کار
حسین تر جو بناتے نہیں حسینوں کو
(۱۹۵۵ ، سموم و صبا ، ۱۶). ۵.(i) **ذلیل ، رُسوا ، بے وقار.** کوئی مسلمان کوں حقارت کیا سبک جانیا ...تو کبیرہ گنہ گار بولتے ہیں . (۱۵۶۴ ، رسالہ فقہ دکھنی ، ۱۳).

سبک ہو کہ یاں تے سلامت پھرو
سلامت کے ہت تے امانت پھرو
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۰). جو بادشاہ لوگوں کی نظروں میں سبک پڑ جائے ... تو یہ یقین ہے کہ بادشاہی اس کی میں خلل پڑے . (۱۷۳۶ ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۷۹).

سبک ان دو سے ہوتی ہے مقرر عقل انساں کی
سُخن وقتِ خموشی بولنے کے وقت چپ رہنا
(۱۸۰۱ ، باغِ اُردو ، ۱۱).

بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہو گئے اتنے ہی کم ہوئے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۶).

غفلت کا یہ عالم ہے کہ یہ بھی نہیں احساس
ہم کتنے سبک ہو گئے آقا کی نظر میں
(۱۹۸۴ ، ذکرِ خیرالانام ، ۲۷). (ii) **شرمندہ ، نادم.**

جتنا کہ ندامت سے سبک ہوتا ہوں دل میں
ہوتا ہے گناہوں کا مرے بوجھ بھی ہلکا
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۵۶).

خوش دلی عفو و عنایت کی نشانی ہو گی
میں سبک ہوں گا جو خاطر پہ گرانی ہو گی
(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلزارِ رشید ، ۱۲). ۶.(i) **تیز ، پھرتیلا ، مُستعد ، چُست.** ابابیل ... اُڑنے میں سبک ، پاؤں چھوٹے ، بازو بڑے .(۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۸۱). چیتے جیسی سبک چال ، الّو جیسی متانت چاہیے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۴). تیتر ... کی اُڑان نیچی اور نہایت سبک ہوتی ہے.(۱۹۸۴ ، چولستان ، ۱۱۹). (ii) **چالاک ، عیّار.**

عقل کا دستِ سبک رخشِ جنوں کی باگ پر
قہقہہ خس کا کڑکتی بجلیوں کی آگ پر
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۶). ۷. **جس پر کوئی بوجھ نہ ہو ، آزاد ، بے تعلق ، بے فکر ، لاپروا ، مجرّد.**

ممنوں نہ تھا کسی کا جہاں میں تو تھا سُبک
احسان اُوٹھا کے مُفت گراں بار ہو گیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۲).

مُجھ روسیہ کا نامۂ اعمال ہے سپید
کیسا سبک ہوں حشر میں بارِ گناہ سے

(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سُخن ، ۵۴). ۸. **عُمدہ ، اچّھا.** انتظام مال غایت درجہ قرینِ اِنصاف اور بہت سبک ہو. (۱۸۹۰ ، معلم السیاست، ۳۷). وہ ہر چیز کی بہت عُمدہ نقل اُتار لیتے ہیں لہذا آئندہ ان کو سبک اور عُمدہ نمونے دیئے جائیں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۱۵۸). ڈراماتی عمل کی بنت اور بڑھت سبک اور صنّاعانہ ہے. (۱۹۸۱ ، قرضِ دوستاں ، ۴۲). (ب) م ف. **تیزی و چُستی سے.** رستم نے اسبابِ حرب طلب کیا ، گرز سام اوس پل نیک نام کو دِیا سبک زمین سے اوٹھا لیا. (۱۸۴۷ ، سرورِ سلطانی ، ۶۱). [ف : سبک ؛ پہلو : شفک].

--- اُتْرنا ف ل.
گھٹیا پایا جانا ، خراب نِکلنا ، غیر معیاری ہونا. جو پد تصنیف کسی غیرِ شخص کا ہوتا تھا باوجود گرانیٔ کاغذ و طوالتِ اشعار کے سُبک اُترتا تھا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۳۶).

--- اَنْداز میں م ف.
تیزی سے ، پُھرتی سے ، مُستعدی کے ساتھ. پروردگار ... ہفت رنگ جال کاندھے پر لٹکائے اُٹھے بڑے سبک انداز میں ہاتھ بڑھا کر پھینکا. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۱۰).

--- اَنْدام (---فت ا ، سک ن) صف.
دُبلا پَتلا ، نازک جسم کا ؛ (مجازاً) محبوب.

ذِکر جس میں ہو جمالِ سبک اندامان کا
گفتگو وہ سبک از بادِ سحر ہوتی ہے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۱). [سبک + اندام (رک)].

--- بار صف.
جس کے سر پر کوئی بوجھ نہ ہو ، ہلکا پُھلکا ، سبک دوش.

نہ ہلی شمع صِفت مجھ کو فراغت آخر
سر کٹایا پہ سبک بار نہ ہونے پایا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۴).

کر نہ تعلق کہ یہ منزل نہیں
آہ سبک بار ہوا چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۷).

یہی مادر کا ہے مقصد یہی مطلب پیارو
بخش دو تم تو سبک بار ہو زینب پیارو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۳۹).

کچھ اور ہی طینت کے ہیں پیرانِ نکو کار
کرتے ہیں وہ اخلاق سے مذہب کو سبک بار

(۱۹۲۶ ، صبح وطن ، ۱۷۴).

فرقت میں ہو کیا حال اگر گریۂ مُضطر
جان و دلِ حیراں کو سبک بار نہ کر دے

(۱۹۵۰ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۳۶). [سُبک + بار (۱)].

--- باری امث ؛ رک سبکباری.
بوجھ سے ہلکا ہونے کی حالت.

سراسر عیش ہے گر کُچھ سروساماں نہیں رکھتے
فراغت ہم کو دنیا میں سُبک باری کے باعث ہے

(۱۸۰۵ ، دیوانِ رنگین ، ۱۳۳).

صبا سے ہیں سُبکباری کے دعوے
بڑے بل پر ہے تیرا ناتواں آج

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۰).

چلو دنیا سے پُشتارہ اُٹھائے آرزوؤں کا
اِجازت اس کی بھی شوقِ سُبک باری نہیں دیتا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۶۶). پرسوں سے ایک حد تک سُبکباری کا احساس شروع ہوا ہے. (۱۹۷۵ ، ن. م راشد ، ایک مطالعہ ، ۳۲۷). [سبک + بار + ی ، لاحقۂ کیفیت]

--- بال صف.
تیز رو ، تیز پرواز ، اُڑنے میں تیز.

بھورے مگسی تانڑے ہرے بھی خوش احوال
پھر پسترے اور کاسنی لوٹن بھی سبک بال

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶).

ماجرا کیا ہے کہ کُچھ روز سے خاموش ہے تُو
گرم پرواز ترا فکرِ سُبک بال نہیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۹۳). [سبک + بال (رک)].

--- بَنا لینا ف م.
پست کر لینا ، ذلیل گرداننا ، گھٹیا ثابت کرنا. تو ایک حرم کی کنیز سے شادی کر لے اور دُنیا کی نظروں میں اپنے آپ کو سُبک بنا لے؟ (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۱).

--- پا / پانْو (---/غنہ) صف.
۱. **تیز بھاگنے والا ، تیز رفتار ؛ بےوفا ؛ ڈاک کا ہرکارہ** (عِلمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). ۲. **تیز ، چالاک.**

بھی اس دسرے کا تو طرب نانْو تھا
سبک پانو چالاک سب ٹھانو تھا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۱). یہ سبک پا جوان اپنے علاقہ کے پہاڑی نشیب و فراز سے خُوب واقف تھے ... مغلوں پر بے خبری میں چھاپے مارنے شروع کر دیئے. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۹۴). ۳. **بے وقار ، بے تمکین.**

سببِ حیرت کا ہے اس کا توقف
سبک پاواں یہ اب تک کیا کیا کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۹۷). میرے نزدیک اسقدر سبک پا ہونا بالکل نامناسب ہے ... صاحبِ تمکین و وقار ہونا ، ظاہر کرو. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۲۶۱). [سبک + پا / پانْو (رک)].

--- پائی امث.
۱. **تیز قدمی ، تیز رفتاری.** دُشمن اپنی سُبک پائی سے مانن پہنچ گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۲۸). بہار کے کھلے ہوئے پُھول پُھوٹتی ہوئی کونپلیں ندیوں کی سُبک پائی ان کی خوش آہنگ اور والہانہ جستجو یہ تقریر و گُفتار سے کہیں بڑھ کر نہیں. (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، کلّیات ، ۴۴۶). ۲. **تیزی و تندی ، ترکِ تازی ،**

چڑھ دوڑنے کا عمل. مغلوں کی جفا کشی ، جاں بازی اور سُبک پائی میں کلام نہیں . (۱۹۵۳ ، تاریخِ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۷۶). [سُبک + پا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَر (--- فت پ) صف.
رک : سبک بال (جامع اللغات). [سُبک + پَر (رک)].

--- پَرْواز (--- فت پ ، سک ر) صف.
رک : سبک بال ، تیز اُڑنے والا . وزیرِ جہاندیدہ سے پوچھا کہ اجتماع ان جانورانِ سبک پرواز کا اس درخت کی حوالی میں کس واسطے ہے ؟ (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۱۵). [سُبک + پرواز (رک)].

--- پَرْوازی (--- فت پ ، سک ر) امث.
تیز روی ، تیز اُڑنے کی حالت. باز بلند پرواز ... سبک پروازیاں کر رہے تھے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۳). [سبک + پرواز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَڑ جانا / پَڑْنا محاورہ.
حقیر ہونا ، ذلیل ہونا ، گھٹیا ثابت ہونا. جو بادشاہ لوگوں کی نظروں میں سُبک پڑ جائے ... تو یقین ہے کہ بادشاہی اس کی میں خلل پڑے. (۱۸۳۶ ؟ ، قِصّۂ سہر افروز و دلبر ، ۲۷۹).

--- پَن (--- فت پ) امذ.
ہلکا پن ، ہلکا ہونے کی حالت یا کیفیت ، نازکی.

ہنر سوں کنور ضرب حالی کریا
سبک پن سوں شرزیچ کی لگ دھریا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۶). اللہ رے خیال کی نزاکت اور سُبک پن کہ زبان و الفاظ اس کے اظہار کے لیے کافی نہ ہوں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۲). [سُبک + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- پے صف.
رک : سبک پا.

وقفہ کہیں یہ اسپِ سُبک پے نہیں کرتا
خورشید بھی منزل کوئی یوں طے نہیں کرتا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۵).

دولت اک بے ثبات شے ہے
مانند ہوا ہے وہ سُبک پے

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۲۶). [سُبک + پے (رک)].

--- تاز صف.
۱. تیز رو ، تیز رفتار (عموماً گھوڑے کے لیے مُستعمل).

رہ نہیں جانے کا میں وادیٔ بدحت میں اسیر
تو سنِ فکر سُبک تازنہیں ہے تو نہ ہو

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۶۷). **۲. نرم رو ، آہستہ خرام.**

یہ کہتے ہی جولاں کیا شبدیز سُبک تاز
اُڑ کر صفِ اعدا پہ گیا صُورتِ شہباز

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۳). **۳. تیزی سے حملہ کرنے والا ؛ چالاک** (عِلمی اردو لغت). [سُبک + ف : تاز ، تاختن ـ دوڑنا].

--- تازی امث.
تیز روی ، تیزی ، پھرتی ، ذہانت ، چالاکی. بادشاہ نے اس کی بلند پروازی اور سبک تازی دیکھی نہایت خرسند ہوا. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۳۷). [سُبک + ف : تاز ، تاختن ـ دوڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تَر (--- فت ت) صف.
بہت ہلکا نیز نہایت آہستہ.

پیادہ ولے او سبکتر زباد
ایا باٹ تھے او بدشتو کشاد

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۹۵).

مخاطب پاکے بس اوسکو سبکتر
قدم پر عاجزی سے رکھدیا سر

(۱۸۸۱ ، مثنوی نلدمن ، ۹). [سُبک + تر ، لاحقۂ تفضیل بعض].

--- ٹھہرْنا محاورہ.
ذلیل و حقیر ہونا ، گھٹیا ثابت ہونا.

بُرا ہو دشمنِ اعزاز کا سبکی نگاہوں میں
سُبک ٹھہرے خُمارِ آرزو سے سرگراں ہو کر

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۹۱).

--- جان صف.
جس پر کوئی بوجھ نہ ہو ، ہلکا پُھلکا ، سُبک بار.

لو فراغت ہو گئی کیسا سُبک جاں ہو گیا
چاک دامن ہو گیا ٹکڑے گریباں ہو گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۸). [سُبک + جان (رک)].

--- حَرَکَت (--- فت ح ، ر ، ک) امث.
گھٹیا کام ، بُری حرکت ، خراب عمل . ایسا انتظام کرنے کو ایک نہایت سبک حرکت خیال کرتے تھے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۰۳). [سبک + حرکت (رک)].

--- خِرام (--- کس خ) صف.
تیز رو ، برق رو.

ہوں پیکِ وہم سے بھی میں وحشی سُبک خرام
پہنچیں جو مجھ تک ایسے کہاں ہیں ہرن کے پاؤں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۹). بجلی سے زیادہ تیزگام اور روشنی سے زیادہ سُبک خرام ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶۶). دوست تم کتنے سُبک خرام ہو سال تمہارے اوپر سے کھسک جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۱۳۵). [سبک + خرام (رک)].

--- خِرامی (--- کس خ) امث.
۱. تیز رفتاری ، تیز روی. زمانہ کی سبک خرامی اپنا جادو چلاتی رہی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۶). **۲. غیر ثقیل ہونے کی کیفیت ، روانی.** غزل مُسلسل میں قوافی و ردیف کی بندش ایک گراں بار زنجیر ہے جو مثنوی کی سبک خرامی کا مقابلہ نہیں کر سکتی. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۲). [سبک + خرام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ خیز (ـــــ ی مج) صف.
چُست و چابک ، تیز و تند ، پُھرتیلا ، چوکس.

گھوڑا اس سبک خیز جانو ہرن
روجاں اس کے دھا کوں تھے بسرے چرن

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۸).

قوی ہیکل ، گراں قیمت ، سبک خیز
صبا کی چال سے اس کا قدم تیز

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۷۷). کہا افسوس صد افسوس پیمانۂ زیست کس حسرت میں لبریز ہوا سمندِ حیات صحرائے عدم کی طرف سبک خیز ہوا. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۶۱).

اُس نے جو کیا سمند کو تیز
وہ مثلِ ہوا ہوا سبک خیز

(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۴۳). سبک خیز تُرکی گھوڑے صرصر تک چلنے میں ہوا سے تیز . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲) . [سبک + ف : خیز ، خاستن ۔ اُٹھنا].

ـــــ خیزتَر (ـــــ ی مج ، فت ت) صف.
نہایت تیز ، بہت پُھرتیلا.

اتھا رُوح تھے او سبک خیز تر
تہمتن کے گھوڑے تھے تھا تیز تر

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۲۳۵). [سبک + ف : خیز + تر ، لاحقۂ تفضیل بعض].

ـــــ خیزی (ـــــ ی مج) امث.
تیزی ، پُھرتی ، چالاکی.

یہ نشو و نُما کی سبک خیزیاں
نسیم و صبا کی دل آویزیاں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بینظیر ، ۳۳۲). [سبک + خیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دَسْت (ـــــ فت د ، سک س) صف.
ہاتھوں سے باریک اور نفیس کام کرنے والا ، ہاتھ کے کاموں میں پُھرتیلا ، تیز دست ؛ (مجازاً) ماہر ، مشّاق. مصورانِ سبک دست باریک نظر نقاشانِ نادر بلا کے ... بے مثل و لاثانی کر دیا.(۱۸۴۶ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۱۱۵).

ہرچند سبک دست ہوئے بُت شکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہے سنگِ گراں اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۰). خوش تدبیر ، ہنر مند و مشّاق ، سبک دست و با سلیقہ اور زیرک و دانا تھا. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲۶۸). [سبک + دست (رک)].

ـــــ دَستی (ـــــ فت د ، سک س) امث.
مشّاق ، چابکدستی ، چالاکی.

شیریں نہ ملی سنگ اگر سینکڑوں کاٹے
کُچھ کام سبک دستیٔ فرہاد نہ آئی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۷۳). اس میں احتیاط اور سبک دستی لازم و ملزوم ہیں . (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۷۱) .

چارپائی تو کیا خیر چارپائی کا ہیولا کُچھ ٹِکٹی کی قِسم کی چیز نہایت سبک دستی سے ہاتھوں ہاتھ اُٹھا لی گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۰). [سبک دست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دِل (ـــــ کس د) صف.
خوش طبع ، بذلہ سنج ، ظریف (فیروزاللغات). [سبک + دِل (رک)].

ـــــ دِماغ (ـــــ کس د) صف.
ہلکے دماغ کا ، معمولی ذہن کا ، کم عقل ، احمق. سلطان المعظم کس قدر ناقابل فرماں روا ہیں اور ان کے وزرا ... اُن سے زیادہ سبک دِماغ. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۹۲). [سبک + دِماغ (رک)].

ـــــ دَمی (ـــــ فت د) امث.
تیز رفتاری.

آئینہ ہے زمانے پہ اس کی سبک دمی
کوندی کہیں سروں پہ تو دم بھر کہیں تھمی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۳). [سبک + دم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دَو (ـــــ و لین) صف.
تیز دوڑنے والا ، سبک رفتار. سو گھوڑے بےعیب سبک دو نسیم و صرصر سے تیز رو. (۱۸۴۶ ، سرورِسلطانی ، ۲۹۱). [سبک + ف : دو ، دویدن ۔ دوڑنا].

ـــــ دوش (ـــــ و مج) صف ؛ نیز سبکدوش.
۱. جس کا کندھا بوجھ سے ہلکا ہو ، مطمئن ، آسودہ ، سبک بار.

ڈبو دیں آشنا کو گر سبک دوش اپنی صحبت میں
تو آہن ساتھ کیوں لکڑی کے دریا میں شناور ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۰). **۲. کسی امر یا ذِمّہ داری سے فارغ ہو جانے والا ، بری الذِمّہ ، فارغ.** ماں باپ تو بیاہ کر فرض سے سبکدوش ہو گئے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۲). اِتنی سی ظاہرداری کر کے تُم اپنے سارے فرائضِ شوہری سے سبکدوش ہوتے جاتے ہو. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۲۹). اب صرف تمھاری بہن کے بوجھ سے سبک‌دوش ہونے کا فرض باقی ہے. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۵۰). **۳. (اُ) نجات حاصل کرنے والا ، چُھٹکارا پانے والا.**

دے کے سر بھی نہ سبکدوش ہوا وائے نصیب
میری گردن پہ اب احسان ہے قاتل تیرا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۶). لکھنؤ رفتہ رفتہ اپنی سب روایتی سواریوں سے سبکدوش ہو چکا ہے. (۱۹۸۳، زمیں اور فلک اور، ۱۱۳). **(اا) لاتعلق ، بے غم ، آزاد ، بے پروا.**

پھل نخلِ تمنّا میں نہ آئے یہی بہتر
اس باغ میں ہر طرح سبکدوش رہیں گے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۶۹).

کیا شے تھی ظفر صحبتِ یار سبک اندام
ہر شے سے زمانے میں سبک‌دوش رہے ہم

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۷). [سبک + دوش (رک)].

---دوش کَرْنا محاورہ.

۱. **مُلازمت سے نِکالنا ، ذِمہ داریاں واپس لے لینا ، کام سے الگ کرنا.** ملزم مذکور اپنے فرایضِ منصبی کی انجام دہی سے سبکدوش کیا جاوے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ، ۱۰ ، ۱۸۸۲ء ، ۴۴). مجھے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا جائے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۵۹). ۲. **فارغ کرنا ، بری الذمہ کرنا.** علے ہذالقیاس آنحضرتؐ کو بھی سورۂ احزاب ۳۳ آیت ۵۱ میں اس شرط سے سبکدوش کیا گیا. (۱۸۸۴ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۹۷). « آپؐ نے فرمایا کہ » اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ابوبکر آئے اور انھوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لیکر مجھے سبکدوش کر دیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۰).

---دوش ہونا محاورہ.

۱. **کنارہ کش ہونا ، علیحدگی اختیار کرنا ، فراغت پا لینا.**

قتلِ کیں زُلفیں تو کر ڈال مرا سر بھی قلم
تو سبکدوش ہوا کیوں نہ سبکدوش ہوں میں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۲). ۲. **مُدتِ متعینہ کے بعد مُلازمت سے فارغ ہونا ، ذِمہ داری سے فارغ ہونا.** اُن کے سبکدوش ہو جانے کے بعد ... ان کی فنانشل قابلیت پر الزام لگایا گیا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۵۵۹). ایک روز تم میرے شکر گُزار ہو گے کہ میں نے تمھیں صحیح وقت پر وزارتِ اطلاعات سے سبکدوش ہونے کا موقع فراہم کر دیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۷۱).

---دوشی (---و مج) امث ؛ سبکدوشی.

۱. (اُ) **گوشہ نشینی ، فراغت ، فُرصت ، بری الذمہ ہونے کی حالت.**

کاٹ کے سر کیا سبکدوشی عطا کی اے اجل
ہیں مری گردن پہ احسان خنجرِ جلاد کے

(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۱۰۴) خیال تھا وقفۂ سبک دوشی میں آپ سے لُطفِ صحبت رہے گا. (۱۹۱۹ ، مکاتیبِ مہدی ، ۷۱). (اا) **نجات ، خلاصی.**

کینۂ صیاد سے کیسی سبک دوشی ہوئی
سر نہیں گردن نہیں سینہ نہیں بازو نہیں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۷).

سبک دوشی کہاں حاصل ہوئی ہے مر کے بھی مجھ کو
قیامت تک ابھی تو بوجھ اٹھانا ہے گناہوں کا

(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۷۸). ۲. **بے تعلقی ، تجرد ، آزادگی.** یہ جزا فقر اور سبکدوشی کی ہے جو فقیروں کو حاصل ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۷). ۳. **بلا تکلف ، آسانی ، سہولت.** انسانِ ضعیف البیان بھی کِس بلا کا پُتلا ہے جس نے بار امانت کِس سبکدوشی سے اُٹھا لیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳). ۴. **ملازمت سے علحیدگی ، فرائضِ منصبی سے الگ ہونا.** ۱۸۷۶ء میں پنشن پر خِدمت سے سبک دوشی حاصل کر لی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۷۵). مُلازمت سے سبکدوشی حاصل کر کے اسلام آباد سے کراچی آ گیا. (۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۵). [سبک + دوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دوشی مِلْنا محاورہ.

نجات مِلنا ، چُھٹکارا حاصل ہونا.

سبکدوشی نہ بعدِ قتل بھی ہمکو ملی قاتل
کہ پاتے ہیں زیادہ بوجھ سر سے تیرے احسان میں

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۹۴).

---رَفْتار (---فت ر ، سک ف) صف.

تیز چلنے والا نیز نرمی اور ہلکے پن کے ساتھ تیز چلنے والا.

کبھی تو نجد میں اے ناقہ ہو سبک رفتار
کچھ اس روش سے کہ رہ جائے ساربان پیچھے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۲۸).

گراں باری ہے ایسی وہ سبک رفتار ہے ایسا
نفس کو جس طرح سینے میں حاصل ہو سبکباری

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۶). [سبک + رفتار (رک)].

---رَفْتاری (---فت ر ، سک ف) امث.

تیزی سے دوڑنا یا دوڑنے کا عمل.

ایسی سُبک رفتاری آہ
کر نہ دو عالم کو پامال

(۱۹۳۰ ، روح کائنات ، ۱۱۶). یہ ان مکّورہ پانیوں کے درمیان سُبک رفتاری کے ساتھ بہنے کے دوران کی بات ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۶۹). [سبک + رفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَو (---و لین) صف.

تیز چلنے یا تیز دوڑنے والا ، تیز ، چالاک.

سبک رو چلا نال بھانڈے جیتے
لیجا سات برکے و پانڈے جیتے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۲).

اس کا مرکب ہے سبک رو اس قدر دنیا کے بیچ
چرخ کھاتا ہے فلک اس چال پر ہو کر نثار

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۸). سبک رو اور چالاک ... اسقدر ہے کہ ہوا اور بجلی سے اوسے تشبیہ دینی مبالغہ نہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱).

اپنی سبک روی وہ سبک رو اگر دکھائے
بُوئے چمن بنا ہوا دوشِ صبا پہ جائے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۷۶).

وہ شعلہ ، وہ بجلی ، وہ جلوہ ، وہ پرتو
سلیماں کی وہ اک کنیزِ سبک رو

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۶۹). وِلایتی ساخت کی خُوب صُورت سبک رو ٹمٹم خریدی اور اِنصاف کو اس میں کاڑھ دیا گیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۳). [سبک + ف : رو ، رفتن ـ چلنا ، جانا].

---رُوح (---و مع) صف.

۱. (اُ) **لطیف ، پاکیزہ ، نفیس ، عُمدہ.**

ازبسکہ سبک رُوح ہے پنہاں ہے نظر سیں
جیوں بار سری کا ہے رواں آبِ رواں پر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۵).

ہم سبک رُوحوں کو کب ہے قافلے کا اِنتظار
مثلِ بو دوشِ صبا پر اپنی نت شب گیر ہے

(۱۷۹۰ ، شیخ قدرت اللہ (تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۹۱۲)).

مُجھ سا ہے سبک رُوح کہاں باغ جہاں میں
بُو پُھول کی ہے رُوح ، نقاہت سے بدن پُھول
(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۲۲۳). (أأ) **مادی علائق سے بے تعلق ، مُجرّد.**

کب بند ہوں نیرنگِ تعلق میں سبک رُوح
کھنچتی ہے کئی رنگ سے تصویر ہوا پر
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۵).

ہم سبک رُوحوں کو لا سکتا نہیں تو دام میں
طائرِ نکہت ہو اے صیّاد اسیرِ دام کیا
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۲٦). ۲. **زندہ دل ، خوش طبع ، خوش مزاج.**

نکہتِ گل ڈھونڈ لیتی ہے دماغ قدر داں
رہ نہیں سکتا سبک رُوحوں کو اک جا پر قرار
(۱۹۱٦ ، نظم طباطبائی ، ۲۰). ۲. **خوش ، مسرور** (جامع اللغات).
[سبک + رُوح (رک)].

---رُوحی (---و مع) امث.

۱. **جسم کا لطیف ہونا ، طبیعت کے ہلکے پن کی کیفیت ، لطافتِ طبع.**

گئی اس ناتوانِ عشق کے آگے سے ٹل پیری
سبک رُوحی مری اے میر بھاری ہے ہزاروں پر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۷۲).

طعنۂ وصفِ سبک رُوحیٔ اغیار ہے کیا
کیوں چُبھوتا ہے گلِ زخم میں دلبر کانٹے
(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ۱۹۲).

تُجھے ناقص بتایا نامکمل کر کے دکھلایا
سبک رُوحی کو تیری کر دیا ثابت گراں جانی
(۱۹۱۸ ، کلیاتِ رعب ، ۳۰). ۲. **مادی علائق سے بے تعلق ، تجرید ، آزادہ روی.**

کیسی حیرت ہے اے سبک رُوحی
دیکھے ہے دیدۂ حباب ہمیں
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۵).

سبک رُوحی سے میں وحشی ہوائے دشتِ وحشت ہوں
پشیماں ہوں جو ڈالیں ہاتھ کانٹے میرے دامن پر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۰).

صدمۂ موج نفس سے ٹکڑے ٹکڑے دل ہوا
کیوں یہ اے گردِ سبک رُوحی بنایا جامِ رُوح
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳٦۱). ۳. (أ) **حرکت میں رُوح کی طرح لطافت و سرعت.**

دیگر مرتے وقت احسان توں کر
سبک رُوحی مجھے آسان توں کر
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد ، ۵). (أأ) **چُستی و چالاکی.**

جیوں نسیم اب لگ سبک رُوحی مجھے حاصل نہیں
کس طرح اس غنچۂ بندِ قبا کوں وا کروں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵٦۳). ۴. **آسانی سے دم نکلنا.**

سبک رُوحی میں کب ہے لذتِ درد
دم بسمل گراں جانی کے صدقے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۰۹). ۵. **مسرت ، خوشی** (جامع اللغات).
[سبک + روح + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَوی (---فت ر) امث.

۱. **تیز رفتاری ، برق رفتاری.**

حاضر کیا کبیر کا زرتار تختِ باد
جس کی سبک روی پہ تھا برقِ طپاں کا صاد
(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۰۷).

مسافروں میں ہو تذکرہ کیا جمیل اپنی سبک روی کا
نہ ہم نے رستے میں گرد اُڑائی نہ کوئی نقشِ قدم بنایا
(۱۹۵۳ ، فکرِ جمیل ، ٦۷). ۲. **نرم رفتاری ، اعتدال کی چال ، احتیاط و اعتدال.**

شروعِ حُسن میں اچھا نہیں تنزلِ عشق
یہ چال بھاری ہے اختر سبک روی کیجے
(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۷۸).

دیکھو سبک روی کہ پھرے ہم جہان میں
مثلِ نظر کہیں نہ قدم کا نِشاں ہوا
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۵۰). معانی کا وزن اور عبارت کی سبک روی ، خیالات کی متانت اور بیان کی شگفتگی ... مولوی صاحب کی تحریر کے عام جوہر ہیں .(۱۹۳۷ ، مضامین عابد ، ۱۰٦). یہ کام غالب کے تعلق سے ہے اس لیے بھی آسانی اور سبک روی سے کیا گیا ہے. (۱۹۸٦ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۷). [سبک + رو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سار صف ؛ ∽ سبکسار.

۱. **جس پر کوئی بوجھ نہ ہو ، فارغ البال ، ہلکا پُھلکا ، بے تعلق.**

میں سبکسارِ اس قدر ہوں اے عزیز
غیرِ خرقہ کچھ نہیں مُجھ پاس چیز
(۱۷۷۳ ، رموزالعارفین ، ۱۸۹).

گیا دل بغل سے ٹلا کوہِ غم بھی
گراں بار وہ ہے سبکسار میں ہوں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۰).

مقتل میں سر بکف ہمیں آئے ہیں قاتلا
شانوں سے بوجھ اوترا سبکسار ہو گئے
(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۸۳). سبکسار اور خوش خوش خدا کے پاس جاؤں. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۸۵). سبکسار اِن ساحل شام کو ہٹن نیچے کر دیتے ہیں اور صبح کو اُوپر.(۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۱٦). ۲. **بے وقر یا بے وقار ، ذلیل و خوار ، حقیر.**

کر صحبتِ دانا جو ہوے صاحبِ بینا
ملی صحبتِ نادان سبکسار نکو ہو
(۱٦۷۲ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۳).

ساتھ دے کشمکشِ قرض و محبّت میں مرا
مُجھ کو دُنیا کی نِگاہوں میں سبک سار نہ کر
(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (اظہر احمد کمالی) ، ۱ : ۹۳).
[سبک + سار (رک)].

---ساری امث.

فارغ البالی ، فراغت ، بے تعلقی.

زیادہ بلکہ حاصل مکرمت تھی
سبک ساری کی داد و کیفیت تھی
(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۱۶).
یہ تیرے عہد میں رائج ہوئی سبکساری
کہ بُت سے کر نہیں سکتا ہے شیخ دل بھاری
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰). ۲. **اوچھا پن ، گھٹیا پن ، گری ہوئی حرکت نیز خِفت ، غُصّہ.** وہ خشم اور سبکساری ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۲۲).
عقل ہو تو میلِ بدکاری نہ کر
جب یہ حاصل ہو سبکساری نہ کر
(۱۹۰۳ ، چشمۂ فیض ، ۱۶). ۳. **ہلکا ہونے کی کیفیت (وزن کے اعتبار سے) ، ہلکا پن ، لطافت.**
عبور بحرِ دنیا میں سبکساری سے کرتا ہوں
حباب آسا شمارِ دم سے بے کشتی گزرتا ہوں
(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا (شوق ، میاں حسن علی) ، ۱۲۰).
ترا پلّہ بھی جب کرنے لگے گا واں سبکساری
یہی کلمہ بنا دے گا ترے پلّے کو واں بھاری
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳).
گراں باری ہے ایسی وہ سبک رفتار ہے ایسا
نفس کو جس طرح سینے میں حاصل ہو سبکساری
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۶). [سبک + سار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- سَر (--- فت س) صف.
۱. **کمینہ ، اوچھا ، سفلہ ، حقیر ، ذلیل ، گرا پڑا.**
وہ اپنی خُو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۹).
سبک سر وہ ہمیں سمجھیں تو کیا دُور
نظر ملتے ہی ان سے رو دیے کیوں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۲). عزتِ نفس کا درجہ اتنا بلند ہے کہ سبک سر بن کے سرگرانی کی وجہ پوچھنا بھی پسند نہیں کرتے. (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۲۳۱). ۲. **احمق ، بیوقوف ، نااہل ، ناسمجھ.**
کیونکر سبک سروں کو نصیحت اثر کرے
ناداں ہے جس نے پانی کے اوپر لکیر کی
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۲۰۰). وہ ... نہایت عیّاش بے مغز اور سبک سر تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۹۳). ۳. **جس کے سر پر کوئی بوجھ یا ذمّہ داری نہ ہو ، ہلکا پھلکا ؛ (مجازاً) فارغ البال ، بے فکر.**
میں آج سبک سر ہوں تو یاد آتا ہے کیا کیا
وہ بارِ رفاقت کہ اتار آیا تھا سر سے
(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳۷). ۴. **خوش طبع ، ہنس مکھ ، زندہ دل ، نازک مزاج.**
وہ دلبری کا مزاج لطیف کیا جانے
جو مظہری سے سبک سر کو بھی خفا کر دے
(۱۹۵۱ ، فکر جمیل ، ۸۸). [سبک + سر (رک)].

--- سَری (--- فت س) امث.
۱ (اَ) **کمینگی ، فرومائیگی ، دنایت.** تُو ایسی سبک سری اور اپنے ولیٔ نعمت سے برابری کرتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۰۷). (اا) **ذِلّت ، رُسوائی.** ایسا نہ ہو کہ چند روز نوکر رکھ کے پھر موقوف کر دیجیے تو اور بھی سبک سری ... ہو. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۳۰).
ہوتی ہے بسر سبک سری سے
اپنا بیگانہ سر گراں ہے
(۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۱۳). ۲. **حماقت ، بیوقوفی.** ان کے خلاف گویائی کرنا محض سبک سری ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۵۷). ۳. **ہلکا پُھلکا پن.** نہ تو تر دامنی کی گرانی محسوس کیجیے نہ خُشک دامنی کی سبک سری. (۱۹۴۲ ، غُبارِ خاطر ، ۳۹). ۴. **خوش طبعی ، زندہ دلی ، لطافت.** اس کی سبک سری اور متلون مزاجی ... اس کے خلاف تعصب پیدا کر دیتے ہیں. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۷۰). [سبک + سر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- سَیر (--- ی لین) صف.
تیز رفتار ، سریع الحرکت (جس کی رفتار یا حرکت میں بوجھل پن کی کیفیت نہ پائی جائے).
سبک سیر ہور دُوربینی پرور
دھرے برد کا پر ہما کے اوپر
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۸۷). پرندے مثلِ ابابیل ہوا میں سبک سیر ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰۱). جن چمنوں پر عقلِ سبک سیر جلدی گُزر گئی ہو اس کا دوبارہ دل میں اشتیاق پیدا ہو جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۳۷). اس سبک سیر اور تیزگام رہبر نے انھیں تہذیب کے تمام مدارج اعلیٰ سے گُزار کر ... ارفع مقام پر پہنچا دیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۳).
نہ جانے شب کو ہمارے سُبو میں کیا شے تھی
سحر کو رُوح سبک سیر ہے ہوا کی طرح
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۲۰). [سبک + سیر (رک)].

--- سَیری (--- ی لین) امث.
تیز رفتاری ، تیز روی (جس میں بوجھل پن نہ ہو).
نغمہ زن ہوتی ہیں موجیں مُسکراتی ہے بہار
اف وہ چشموں کی سبک سیری وہ حُسنِ کوہسار
(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۲۱). چاند اپنی مسافتیں سبک سیری سے طے کر کے منزل پر آنے کو تھا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۶۵). [سبک + سیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- شِناسی (--- کس نیز فت ش) امث.
تیزی سے پہچاننے کا عمل ، فوراً پہچاننا ، باریک بینی ، ژرف نگاہی. کاغذ کی قدامت اور سبک شناسی کا شعور شفیع صاحب کی ذات میں جمع تھا. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۲۷). [سبک + شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- طَیر (--- ی لین) صف.
تیز پرواز. ہمارے اوج ظفر نے پر پرواز کھولے عقابِ سبک طیر بال کشا ہوا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۵۱). [سبک + طیر (رک)]

---عقل (---فت ع ، سک ق) صف.
احمق ، کم عقل.

طبیب سبک عقل ہرگز نہ سمجھا
ہوا دردِ عشق آہ دونا دوا سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۸). [سبک + عقل (رک)].

---عِنان (---کس ع) صف.
مطیع ، فرماں بردار ؛ باگ یا لگام کے ہلکے اِشارے سے تیز دوڑنے والا (گھوڑا).

دیکھا سجا کھڑا ہے سمندِ سبک عِناں
شہ نے کہا سوار ہو خالق نگاہ باں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۸). شہزادے نے کہ گولی چلانے میں مشّاق اور ... شہرۂ آفاق تھا فوراً فرسِ سبک عِنان کڑکڑا دیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۹). [سبک + عنان (رک)].

---عِنانی (---کس ع) اسث.
سبک سیری ، تیز روی ، برق رفتاری.

ہائے سبک عِنانیاں واہ گراں رکابیاں
گہ غزالِ چیں ہے وہ گہ پلنگِ بربریں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۷). [سبک + عِنان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَدَم (---فت ق ، د) صف.
تیز رفتار ، تیز چلنے والا. جوانی میں میں بھی سبک قدم تھا جیسے جیسے رات آتی گئی میرے پاؤں بھاری پڑتے گئے. (۱۹۵۵ ، حیرتناک کہانیاں ، ۱۶۷). [سبک + قدم (رک)].

---کاری اسث.
چابک دستی ، کام میں عُمدگی اور نزاکت کے ساتھ پُھرتی. ہاتھ کی صفائی اور سبک کاری جو اس کام کے لیے لازمی ہے واقعی برسوں ہی کی مشق سے حاصل ہوتی ہو گی. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۹۷). [سبک + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا ف م.
۱. **بے وقار کرنا ، شرمندہ یا خفیف کرنا ، نظر سے گِرانا ، ہلکا کرنا ، قدر و منزلت کم کرنا ، بے قدری کرنا.**

چشمِ مردم میں سبک کرتا ہے روکھا بولنا
بوجھ ہوں دل پر تو میزانِ نظر سے تولنا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۴).

کیا ہے اضطرابِ دل نے کیا مجھکو سبک آخر
کہاں تک یار کے کوچے سے جا جا کر پھر آؤں میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۷). مُجھے اپنے تئیں بیہودہ طور پر سبک کرنا اور اپنی اوقات کو ضائع کرنا لائق نہیں ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۸). ان عقلمندوں نے نبوت کے سبک کرنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۱). ۲. **ہلکا کرنا ، گھٹانا ، کم کرنا ، بدن کا وزن گھٹانا.** مُونگ اور موٹھ اور برنج ... کبوتروں کو سبک کرتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۲۲۷).

---کِیسَہ (---ی مع ، فت س) امذ.
خالی جیب ؛ (مجازاً) کنگلا ، نادار ، غریب. یہ تفریحی بسیں ہم جیسے کم فرصت اور سبک کیسہ سیلانیوں کے لئے نعمت ہوتی ہیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۸۹). [سبک + کیسہ (رک)].

---گام صف.
۱. **تیز چلنے والا ، تیز قدم ، تیز رفتار.** جلد وہاں سے سبک گام ہوا کہ صبح ہو جائے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۶۵۲).

خضرِ منزل بھی ہیں یہ پیکِ سبک گام بھی ہیں
خادمِ فیض رساں بندۂ بے دام بھی ہیں

(۱۹۲۴ ، مطلع انوار ، ۱۳۹).

دیکھو ذرا پلٹ کے سبک گام دوستو
کوئی پکارتا ہے لبِ بام دوستو

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۴۴). ۲. **آہستہ آہستہ چلنے والا ، ہلکے ہلکے قدموں سے چلنے والا.**

برق رفتار جوانوں کو دِکھا راہِ شرار
کہ بھڑکتی نہیں پیرانِ سبک گام سے آگ

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۴). [سبک + گام (رک)].

---گامی اسث.
تیز رفتاری نیز ہلکے ہلکے چلنا. مجاز کا لب و لہجہ. اپنی سبک گامی نفاست ، گھلاوٹ فارسی کی طلسم کاری ، طراری اور سرشاری کی بِنا پر ہر جگہ پہچانا جا سکتا ہے. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۱۴۴). [سبک + گام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُزْرْنا محاورہ.
زِندگی کا سہولت ، فراغت یا آرام سے گُزرنا.

کیا سبک عالم میں گُزری جب تلک زِندہ رہا
سچ جو پوچھو ہڈیوں میں اک ہوا تھی میں نہ تھا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۲۹).

---مایَہ (---فت ی) امذ.
ذخیرۂ الفاظ کے لحاظ سے کم حیثیت ، بے وقعت. اُردو کتنی ہی سبک مایہ اور نو عمر سہی ، مگر زِندہ زبان ہے. (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۴۴). [سبک + مایہ (رک)].

---مِزاج (---کس م) صف.
چھچھورا ، چِبلا ، اوچھا ، متلون مزاج (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [سبک + مزاج (رک)].

---مَشْرَب (---فت م ، سک ش ، فت ر) صف.
اوچھا ، کمینہ (جامع اللغات). [سبک + مشرب (رک)].

---مَغْز (---فت م ، سک غ) صف.
کم عقل ، بیوقوف ، بے وقار ، بے عقل ، سنکی ، خبطی. مصیبت تو تب ہی ہوتی ہے جب تیز طبع جوان عورت کی کسی افسردہ دل اور سبک مغز مرد کے ساتھ شادی ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۶۶). یہی صدا ہے جو ندوۃ العلما نے بار بار بلند کی اور جس کو سبک مغزوں نے اس شور و غُل کے ہنگامے سے دبا دینا چاہا. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۵). [سبک + مغز (رک)].

---نقشہ (---فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
نرم و نازک نقشے والا، تیکھے خطوط کا چہرہ ، موزوں ، متناسب
لالہ صاحب کھتریوں کی شان کا بہترین نمونہ تھے ... چھریرا مگر سڈول بدن ، خُوب گورا رنگ مردانہ مگر سبک نقشہ ... یہی دل چاہتا تھا کہ ان کو دیکھتے ہی جائیے . (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۳). [سبک + نقشہ (رک)].

---وَضع (---فت و ، سک ض) صف.
۱. **بد وضع**.

قدر ہوتی ہے سبک وضعوں سے بھی
بُو سے کب اے گُل جُدا دیکھا تجھے

(۱۸۸۴ ، اُنس ، د (ق) ، ۲۰۸). ۲. **اوچھا ، مزاج کا ہلکا**.

دل سبک وضعوں سے اپنا آشنا ہوتا نہیں
سنگِ مقناطیس ہرگز کہربا ہوتا نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۴۷). یہ کام اور اعمال سبک وضعوں کے ہیں .(۱۸۷۴ ، نتائج المعانی ، ۵۴).[سبک + وضع (رک)].

---وَضعی (---فت و ، سک ض) امث.
بد وضعی ، اوچھا پن ، تنگ ظرفی.

غلط ہی نکلے الٰہی تری سبک وضعی
وگرنہ ہم نے سُنی ہیں حکایتیں کیا کیا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۹۱). [سبک + وضع + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہمّت (--- کس ہ ، شد م بفت) صف.
متلون مزاج ، بے ہمّت (جامع اللغات). [سُبک + ہمت (رک)].

---ہونا ف ل.
۱. (أ) **بے وقر یا بے وقعت ہونا ، نظروں سے گِرنا**.

اس قدر چشمِ خلائق میں سبک ہوں کہ اگر
ڈوبنے جاؤں تو دریا نہ ڈبوئے مجھ کو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۹۳) .

اہلِ عالم کی نظر میں ہوں سبک
سر پہ جس دن سے اٹھایا بارِ عشق

(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۶۹).

اغیار کوئی دن میں سبک ہوں گے دیکھنا
یُونہی تُلا رہا جو وہ شوخ امتحان پر

(۱۹۰۸ ، کلّیاتِ رعب ، ۷۶). (أأ) **شرمندہ یا خفیف ہونا**.

ہم سبک ہو گئے چلتے ہوئے شرم آتی ہے
کِس کو معلوم تھا ہے منزلِ الفت بھاری

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳۴). ۲. **فارغ یا بری الزمہ ہونا ، آزاد ہونا ، کوئی بوجھ اُتر جانا ، ہلکا ہونا**.

تن سے میرے سر اُوتر جائے تو ہو جاؤں سبک
اب اٹھا سکتا نہیں میں اپنے سر پر بارِ عشق

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۱ : ۳۷۲).

منصور تو سر دے کے سبک ہو گیا لیکن
جلّاد سے پوچھے کوئی جلّاد کا عالم

(۱۹۵۴ ، آتشِ گُل ، ۷۷).

سُبکائی (ضم س ، سک ب) امث.
۱. **ذلّت ، توہین ، بےعزّتی ، ہتک**. وہ وہاں رہنے میں اپنی بےعزّتی اور سُبکائی سمجھتا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۷۸). میر نے آنکھیں پھاڑ کر جواب دیا بھئی سچ کہتے ہو سُبکائی کی بات ہے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۲۰). ۲. **نزاکت ، حُسن کاری**. اس میں ہندو طرزِ عمارت کی شان کم ہے... نہ شاہجہان کی تعمیرات کی سی نزاکت اور سُبکائی ہے. (۱۹۲۲ ، سیرِ دہلی کی معلومات ، ۲۹) ۳. **اوچھا پن ، ہلکا پن**. مخالف کا خیال ان کے نزدیک ایک سبکائی کی بات ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۶۴). ۴. **نرم خرامی، آہستگی، سبک گامی**. یہ تیرائی اکثر بگلہ کی تیرائی سے مُشابہت رکھتی ہے مگر اس سُبکائی سے پانی کو کاٹے کہ کسی کو یہ نہ معلوم ہو کہ یہ شخص تیر رہا ہے. (۱۸۸۲ ، رسالہ تیراکی باتصویر ، ۲۵). [سبک + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

سُبک سُبک کَر رونا ف ل.
ہچکیاں لے لے کر رونا ، سِسکیاں بھر بھر کر رونا ، بہت رونا.
سبک سبک کر روئی اور اپنا منہ بڑے میاں کے سینہ پر رکھ دیا . (۱۸۹۲ ، اُصولِ سراغ رسانی ، ۵۳).

سُبکْنا (ضم س ، فت ب ، سک ک) ف ل.
رونے میں اوپر کی سانس جھٹکے کے ساتھ لینا، ہچکیاں لینا، سسکی بھرنا، سسکنا(جامع اللغات).[سُبک + نا، لاحقۂ مصدر].

سُبکَئی (ضم س ، سک ب ، فت ک) امث.
رک : **سبکائی** (پلیٹس). [سُبکی (رک) کا ایک اِملا].

سُبکی (ضم س نیز فت ، سک ب) امث.
۱. **ہلکا پن**. جو گاڑی اوس پر سے جاتی سبکی و گرانی اوس کی اوس پل سے دریافت ہوتی. (۱۸۳۷ ، تاریخ یوسفی ، ۶۷) . صرف لفظ کا فصیح ہونا کافی نہیں بلکہ جن الفاظ کے ساتھ وہ ترکیب میں آئے اُن کی سُبکی اور گرانی کو خاص تناسب اور توازن ہو. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۹). ۲. **ذلّت ، توہین ، اہانت، بےعزّتی ، بےقدری**. ہر ایک سے بات نہ کہیں کہ ہر ایک سے بات کہنے میں سُبکی ہوتی ہے. (۱۷۴۶؟ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۰۴). اپنی بھی سُبکی نہ ہو اور طرفِ ثانی کی بھی خاطر پر ملال نہ آوے. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۴۸). بادشاہ کو اس میں اپنی سُبکی نظر آئی. (۱۸۸۷ ، جانِ عالم ، ۲۴). امیری کے ٹھاٹ کم کرنے سے ہم چشموں میں سُبکی ہو گی. (۱۹۲۹ ، بہارِ عیش ، ۳۲). اس میں ہاتھی کی بھی سُبکی ہے اور اپنی بھی بے عزّتی ہے. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۶۱) . ۳. **حقارت ، تحقیر**. غرض کہ اسی طرح جس بات میں اللہ تعالے ... کے کسی حکم کی اہانت اور سُبکی ثابت ہوتی ہے وہ سب باعثِ کفر ہے . (۱۸۳۰ ، تقویۃالایمان، ۲۷). اشیائے گراں بہا بہت سُبکی سے کوٹھیوں میں دھری تھیں. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۴). میں مجبور ہوا کہ مذہب کا بڑی سُبکی سے ذکر کروں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۲ : ۱۳۸). ۴. **وہ بات جو متانت و بُردباری کے خلاف ہو ، چھچھورا پن**.
ایک فعل تلون مزاجی یا سُبکی کا صادر ہوتا ہے. تو اس سے

ہم کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم ان کی محبت پر بھروسا نہیں کر سکتے۔ (۱۸۹۸ ، تہذیب الاخلاق ، ۹۴). ان سے گفتگو کرنا سبکی نہیں تو کم از کم تہذیب و شرافت کے منافی خیال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، بھاگ نگر کی طوائفیں ، ۴۷). ۵.(اُ) **آہستگی ، نرمی ؛ برابری ، یکسانی ؛ ہمواری.**

جو سُبکی پر آوے ہتی کار پر
سوق جگ ہو گُزرے نہ ہشیار کر

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۲). وے ایسا ہی معلق سبکی کے ساتھ لے گئیں کہ ہرگز اسے خبر نہ ہوئی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۳۸). اس سُبکی سے لے جاؤ کہ ذرا بھی جُنبش محسوس نہ ہو. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۸۰). ان دونوں میں نہ لوچ ہوتا ہے نہ ہمواری اور نہ سُبکی ، موخرالذکر یا زیادہ موٹے ہیں یا بہت پتلے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۲۰۳). (اُا) **پتلا پن ، نازکی ، نزاکت.** سُبکی کے کندن میں سانگ کے مانند اپنے میں جوں خُدا کوں دیکھتا ہے. (۱۷۳۰؟ ، ارشاد السالکین ، ۳۹). بعض نقوش میں سُبکی اور حرکت آفرینی ہے. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۹۸). ۶. **پُھرتی ، تیزی ، عجلت ، صفائی ؛ مہارت.** دفعتاً سُبکی سے اُٹھا کر سر سے بلند کیا پھر زمین پر پٹک دیا. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۱۷۸). رقاصہ کے پیچھے جا کر اس سُبکی سے پشواز کاٹی کہ معلوم نہ ہوا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۱ : ۲۶).

سُبکی سے یوں بلند کیا نابکار کو
جس طرح منہ میں شیر اُٹھائے شکار کو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۶۸). ۷. **نرمی ، ملائمت.** رفتار میں خفیف سی کپک آسا سبکی اور رفتار میں ہلکی سی شکریں حلاوت سبھی کچھ ہے. (۱۹۲۴ ، مذکراتِ نیاز فتحپوری ، ۱۵۲). ۸. **شرمندگی ، خِفت ، پشیمانی.** وقت پر ایسی زبان بند ہو جاتی ہے کہ ... خِفت و سُبکی اُٹھانی پڑتی ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۷۰). اف : اُٹھانا ، ہونا. [سبک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَکھنا محاورہ.
مضحکہ اُڑانا ، قدر گھٹانا ؛ حقارت سے پیش آنا. جو بات کہ دل میں اثر نہ کرے اس بات کا کہنا علم پر ٹھٹھا کرنا ہونے اور شریعت پر سُبکی رکھنا. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۱۲).

---قَدَم کس اضا(---فت ق ، د) امذ.
تیز رفتاری.

کیا بیاں کیجیے ان گھوڑوں کی سبکیٔ قدم
جا کے دوڑائے انھیں باغ میں راکب جس دم

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سُخن ، ۲۶۲). [سُبکی + قدم (رک)].

---کَرانا ف م.
سُبکی کرنا (رک) کا **متعدی المتعدی.** وہ عوامی اِنتخابات میں حِصّہ لے کر جمہوری ذریعہ سے اِقتدار پر قبضہ کر کے ہندوستان کی سُبکی نہ کرائے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۳۴).

---کَرْنا ف م.
بے عزّتی کرنا ، توہین کرنا. اس افسانے پر مُسلمان اور سِکھ دونوں خفا ہیں دونوں کہتے ہیں کہ اس میں ہماری سُبکی کی گئی ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۵).

---کے ساتھ م ف.
آہستگی کے ساتھ ، آہستہ آہستہ ، نزاکت سے. منجیرے دونوں ہاتھوں میں مذکورہ طرز سے اس سُبکی کے ساتھ بجائے جاتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۹).

---مَحْسُوس کَرْنا ف س.
توہین سمجھنا ، ذِلّت محسوس کرنا ، ہتک جاننا. مرد نے ایک سبکی سی محسوس کرتے ہوئے کہا ایسا تو نہیں بڑے میاں. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸). بزرگوں سے کسبِ فیض ان کے مزاج کا خاصہ تھا وہ طلبِ علم میں کوئی سُبکی محسوس نہیں کرتے تھے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جنوری ، ۳۶).

سُبْکی (ضم س ، سک ب) امث.
۱. **رونے میں اُوپر کی سانس جھٹکے کے ساتھ لینے کی ہیئت یا کیفیت ، سِسکی.** بیٹھے بیٹھائے بچی کو ہلکان کیا ... چار ساڑھے چار گھنٹے ہوگئے اب تک تو اس کی سُبکی تھمی نہیں ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۷۵). نوجوان نے سوتے میں سُبکی لی پھر تیز تیز سانس لینے لگا. (۱۹۶۰ ، جاڑے کی چاندنی ، ۵۳). ۲. **وہ سانس جو آواز کے ساتھ جاں کنی کے وقت گلے سے رُک رُک کر نِکلتی ہے، موت کی ہچکی ، خرخر کی آواز.** ہچکی لی نہ خرخرا ، ایک ننھی سی سُبکی تھی جس نے باپ کی گود میں بچی کو ختم کر دیا. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۳۲). زِندگی کی آخری سُبکیاں غُلام کے حلق سے نِکل رہی تھیں. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۸). [سُب (حکایت الصوت) + کی ، لاحقۂ نسبت و اضافت].

---بَھرْنا محاورہ.
موت کی ہچکی لینا. دو جھرجھریاں سی لیں اور ایک سُبکی بھر وہ چل بسا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۳).

سُبکِیاں (ضم س ، سک ب، کس ک) امث ؛ ج.
سُبکی (رک) کی جمع یا مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). ان کی سُبکیاں نہیں ان کے قہقہہ ماں باپ کے کانوں میں پڑا کریں گے. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۴۸).

---بَھرْنا محاورہ.
رک : **سبکی بھرنا.** دل اُمنڈ آیا تھا رونا ضبط کرتی تھی سُبکیاں بھرتی تھی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۹).

تیری عظمت اور شوکت کے نمونے دیکھ کر
سُبکیاں بھر بھر کے رہ جاتے ہیں ہم باچشمِ تر

(۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۳۲).

---لینا محاورہ.
(خصوصاً بچوں کا) **رونے میں یا رونے کے بعد ہچکیاں لینا.**

وہ ستون اس طرح سُبکیاں لینے لگا جیسے روتا ہوا بچّہ ماں کی گود میں آن کر سُبکیاں لیتا ہے. (۱۸۸۸ ، تفسیرِ ابرِ کرم ، ۱۶۷). کیا ایسا ہونا ممکن نہیں میں نے سُبکیاں لیتے ہوئے کہا. (۱۹۳۴ ، سرگزشتِ عروس ، ۲۹).

سَبَل (فت س ، ب) امذ ؛ امث.
۱. (اَ) آنکھوں کی ایک بیماری جس میں آنکھوں پر پردہ سا چھا جاتا ہے جس کے سبب خارش ہوتی ہے نیز آنکھیں سُرخ اور متورم ہو جاتی ہیں اور اُن سے میل اور پانی بہا کرتا ہے - آشوبِ چشم ، غباری پردہ.

سُرخ رہتی ہے مژہ خطِّ شعاعی سے ہنوز
چشمِ خورشید سے کھوئی نہ کبھو ان کے سَبَل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۰).

شبنم سے لڑاتا ہے مُجھے روگ سبل کا
اے چشمِ تر اک پل نہ تھمے اشک کا ڈھلکا
(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۱۳). اس کے لگانے سے بینائی بھی تیز ہوتی ہے سبل اور جرب اور کمنہ کو بھی نفع ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۷۱). **(اا) وہ آنکھ جس سے دھندلا یا کم نظر آتا ہو ؛ بہت سُرخ آنکھ** (پلیٹس). **۲. بالی ؛ خوشہ ؛ وہ بارش جو بادل سے نکلی ہو لیکن ابھی زمین پر نہ پڑی ہو** (پلیٹس). [ع : (س ب ل)].

ـــِ رَطْب کس اضا (ـــفت ر ، سک ط) امذ.
آنکھوں کی ایک بیماری جس میں آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے. اگر آنسو بہتے ہوں تو اسکو سبلِ رطب کہتے ہیں اور جو رطوبت نہ ہو تو سبلِ یابس کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۳۰۵). [سبل + رطب (رک)].

ـــِ یابِس کس اضا (ـــکس ب) امذ.
آنکھ کی ایک بیماری جس میں آنکھوں سے پانی نہیں بہتا. سبل ایک مرض ہے ... اور جو رطوبت نہ ہو تو سبلِ یابس کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵). [سبل + یابس (رک)].

سُبُل (ضم س ، ب) امذ ؛ ج.
راستے ، طریقے ، راہیں.

دیارِ امامت کے گُلشن کا گُل
بہارِ ولایت کا باغ سُبُل
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۲۱).

لمعۂ ذاتِ کبریا باعثِ خلق جُز و کُل
فخرِ جمیع مُرسلیں رہبر و ہادیٔ سُبُل
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۱۷).

وہ دانائے سُبُل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۱). [سبیل (رک) کی جمع].

سَبَّل (فت س ، شد ب بفت) امذ.
ایک فولادی آلہ جس کا طُول ایک فٹ سے چھ فٹ تک ہوتا ہے قطر ایک انچ یا اس سے کُچھ زیادہ ، یہ آلہ نقب زنی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے ، سمبا ، سابل.

سبل بیلن بیل پڑی لھوے کے
انبوراں داغیا چنگل کوٹے کے
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، موہن ، ۱۹۳).

سئیس جھاڑ جنگل کوں جڑ سوں اکھیڑ
سبل دانت جن پانوں جھاڑاں کے پیڑ
(۱۷۰۸؟ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۳۴).

ہور جمع کیا اس چاہ بدل
کی بیل و کدالی اور سبل
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۳).

جو مرے جفنے میں آوے تیغ جمدھر سبل و کارد
یہ فضولی ہے کہ میں ہی کُشتۂ شمشیر ہوں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۸). باروت کو لوہے کے سبلوں سے کھود رہے تھے. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، نومبر ، ۵۸). عام لوگوں کو پکاس ، سبل ، کھرپی ، پھاوڑا یہ چار آلے بالکل کافی ہیں. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۳). [سابل (رک) کا ایک اِملا].

سَبَلَت (فت س ، سک نیز فت ب ، فت ل) امث.
مُونچھ ، بروت.

ریش سبلت سے گر بڑے ہوتے
بوکڑ واں سے نہ کوئی بڑے ہوتے
(۱۲۶۵، بابافرید (اُردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام)).

بھی فرماں کیا یوں سب امت کتیں
رکھو ریش کتراؤ سبلت کتیں
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۷). [ع : (س ب ل)].

سَبْلَہ (فت س ، سک ب ، فت ل) امث.
دائرہ نُما نشان ، بھونری ، گھوڑے کی ایک بھونری کا نام ، یہ بھونری شِکم کے پاس بہ‌درازی شش انگشت ہوتی ہے(ماخوذ: رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۸). [ع].

سُبْنادِج (ضم س ، سک ب ، فت د) امذ.
ایک پتھر جو ریگ کی طرح سخت ہوتا ہے اور ان میں چھوٹے بڑے بھی ہوتے ہیں اگر سُبنادج کو جلا کر سُرمہ بنا کر لگائیں تو زخمہائے کہنہ مندمل ہو آویں اور منجن اس کا دانتوں کو چرک سے پاک کرتا ہے (عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۲). [ف].

سُبْنادَہ (ضم س ، سک ب ، فت د) امذ.
۱. ایک پتھر جس سے اسلحہ وغیرہ تیز کرتے ہیں اور حکاک اسی سے نگینہ تراشتے ہیں. سُبنادہ ایک پتھر ہوتا ہے کہ اس سے سامان بناتے ہیں اور حکاک نگینہ اسی سے تراشتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف : سُبنادج کی ایک شکل].

سَبَنْدان (فت نیز کس س ، فت ب ، سک ن) امذ.
کالا دانہ ، رائی ، اسپند. سبندان کو ہندی میں رائی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف : سپندان کا غلط اِملا].

سِبَنْدی (کس س ، فت ب ، سک ن).(الف) امث.
مال گُزاری میں سے فوج یا سپاہی کا خرچ.

لشکرِ غم کو دیا ہم نے جواب
درد کی تھوڑی سپندی رہ گئی
(۱۷۸۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۶۹). ۲. تین سہ ماہی اقساط (ماخوذ : جامع اللغات). (ب) امذ. **فوج کا سپاہی جسے مال گزاری یا پولیس کے کام پر لگایا جائے ؛ چپڑاسیوں کا عملہ** (جامع اللغات). [مقامی].

--- اُگاہنا / اُگھانا محاورہ.
تین سہ ماہی اقساط وصول کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

سُبُو (فت نیز ضم س ، و مع) امذ.
گھڑا ، ٹھلیا ، پیالہ ، مٹکا ، جام.
بہ چشم و سر ترے آگے ہیں ساقی میکشاں حاضر
انہوں کے چشم کوں پیمانہ و سر کوں سبو کیجے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۹).
وہ آج ہنس ہیں محو ساقی
جو جام سے تا سبو نہ سمجھے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۶).
اے میکشو نزاکتِ ساقی کو دیکھنا
لاتے ہیں رکھ کے مثلِ سبو ، جام دوش پر
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۹). سبو کو دیکھا ایک آبخورہ اس پر ڈھکا تھا اس کو اُٹھایا شراب سے مملو پایا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۱۲۵).
رِندوں کے لیے ہے جام و سبو ، آہو کے لیے سبزے کا نمو
قمری کے لیے سروِ دل جُو ، بُلبُل کے لیے ہے گُلو رنگیں
۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۵). کبھی قدح و ساغر و سبو ، خُم کے خُم ، ے خانہ کا سے خانہ قطرۂ شبنم نظر آتا ہے اور اس کے ہونٹ ہی تر نہیں ہوتے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۳۱). [ف].

--- بَہ دوش (---فت ب ، و مج) صف ؛ امذ.
وہ جس نے کاندھوں پہ گھڑا یا جام وغیرہ اُٹھا رکھا ہو ، گھڑا یا صراحی وغیرہ رکھنے والا ؛ (مجازاً) ساقی ؛ معشوق (پلیٹس).
[سبو + ف : بہ (حرفِ جار) + دوش (رک)].

--- چَہ (---فت چ) امذ ؛ ~ سبوچہ.
ٹھلیا ، چھوٹا پیالہ ، چھوٹی صراحی. چند سبوچے پُر ازآب اس کے دھرے تھے. (۱۷۷۵ ، نو طرزِ مرصع ، تحسین ، ۲۶۵). کئی ہزار سبوچے سیم و زر کے ان میں روغن گاو اور مسکہ بھرا ہوا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۹).
گردن تھی سبوچۂ شکستہ
شبکوری کی ٹھوکروں سے خستہ
(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ۸۷). اُسنے کچھ عملیات کے زور سے تھوڑی دیر میں ایک سبوچہ غائب کر دیا. (۱۹۳۶ ، ہنرمندانِ اودھ ، ۲۰۰). [سبو + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

--- دان امذ.
وہ ظرف جس پر ٹھلیا یا صراحی رکھتے ہیں ، گھڑونچی. سبودان پر ایک کوری صراحی رکھی ہے. (۱۸۵۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۱۱۰). آبدار خانہ موجود تھا سبودان پر گھڑا رکھا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۳ : ۱۳۳). [سبو + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

--- کَش (---فت ک) صف.
شرابی ، میخوار ، بادہ گُسار.
ایسا ہی ایک رندِ سبوکش نے غش کیا
جسکی ادا پہ ساقیٔ مہوش نے غش کیا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶).
مغنی مست بربط مست لے مست
سبوکش مست ساغر مست مے مست
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۲۸). [سبو + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا / پینا].

سَبُوتاژ (فت س ، و مج نیز مع) امث.
(سیاست) توڑ پھوڑ ، شرارت انگیزی ، خلل اندازی ، چلتے ہوئے کام میں رکاوٹ ڈالنا ، کام خراب کرنا. وہ ہماری تحریک کو سبوتاژ کرنے کی خواہش رکھنے والوں کے آلۂ کار بن گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۵۷). پی - این - اے کی جانب سے بعض ایسے بیانات اور اقدامات سامنے آئے کہ ان کی پوری اِنتخابی مہم سبوتاژ ہو کر رہ گئی. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۵۰). اف : کرنا ، ہونا. [انگ : Sabotage.].

سَبُوتاژی (فت س ، و مج نیز مع) امث.
کام میں خلل ڈالنے یا خراب کرنے کا عمل ، شرانگیزی. ان حضرات کی منصبی ذمے داریوں کو فکر اقبال کی سبوتاژی کا نام دیا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۳). [سبوتاژ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَبُوٹیَر (فت س ، و مج ، ی مج ، فت ء) صف ؛ امذ.
سبوتاژ کرنے والا ، شرپسند. «غدار» ، «ملک دشمن» سبوٹیر کنٹرلنگ تخریب پسند (بھارت کا جاسوس) ... اخباری زبان میں شامل کر لئے. (۱۹۸۶ ، رُودادِ چمن ، ۵۱). [انگ : Saboteur].

سُبُّوح (ضم س ، شد ب ، و مع) صف.
ہر نقص و عیب سے پاک و مُنَزّہ ، خُدا کے اسماء صفات میں سے ایک اِسم ، بڑا پاک.
ملا ان کو وہ فہم علم سُبُوح
فہیم ان جیسا کب ہے کوئی ذی روح
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر پرگردنِ شریر ، ۱۸۳). ہر سمت صدائے سُبُوحٌ قُدُوسٌ ... رَبّنا و ربّ المَلائکۃ و الرّوح کی بلند ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشرُبا ، ۳ : ۱۷۶).
کہو وَحْدَہٗ لاشریکَ لَہٗ سب
وہ سُبُوح و قُدُوس ربّ العلا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۳۲). [ع : (س ب ح)].

سُبُّوحِیَت (ضم س ، شد ب ، و مع ، کس ح ، شد ی بفت) امث.
نقص و عیب سے پاک ہونے کی حالت یا کیفیت ، پاکیزگی. گویا خداوند تعالیٰ کی شانِ قدوسیت و سبوحیت کی ان لوگوں کو کچھ خبر

نہیں جو اس کی جناب میں ایسی گُستاخیاں کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے. (۱۹۴۲ ، تفسیر ، القرآن الحکیم (مولانا شبیر احمد) ، ۵۱۰). [سُبوح + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَبُورا (فت س ، و مع) امذ.
چمڑے وغیرہ سے بنا ہوا مصنوعی عضوِ تناسل.

پُھول کو کہتی تھی دھتورا ہے
کیلے کو کہتی تھی سبورا ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۷۰). [سبورہ کا ایک اِملا].

سَبُوس (فت س ، و مع) امث.
۱. **بُھوسی ، چوکر.** آٹے یا سبوس سے ہاتھ دھونا ... امام اور صاحبین سے منقول ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۶۴).

کبھی نہ چھان کے کھایا سبوسِ گندم بھی
ہزار سینۂ غربال میں پڑے ناسور

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۶۴). سبوسِ گندم کو کھانسی زکام میں تنہا یا مناسب ادویہ کے ساتھ جوش دے کر پلاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۱۶). دوسرے روز اسپغول کی بجائے اس کی بھسی (سبوسِ اسپغول). (۱۹۶۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ اکتوبر ، ۷). ۲. **سر کی خُشکی** (جامع اللغات). [ف].

سَبُوسَہ (فت س ، و مع ، فت س) امذ.
۱. **وہ خُشکی جو سر کی جلد میں پیدا ہو جاتی ہے ، بَفا.** پرسیا و شان سے سر دھونے سے سبوسۂ سر زائل ہوتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۹۵). ۲. **بُھوسی ؛ بُرادہ ؛ لکڑی کا بُرادہ ؛ گُھن ؛ جھاگ ، میل وغیرہ** (ماخوذ : اسٹین گاس). [سبوس + ہ ، لاحقۂ نِسبت].

سَبُوسی (فت س ، و مع). (الف) صف.
سبوس (رک) سے متعلق ، بھوسی کا. نیز اس کے بعد باریک سبوسی چھلکوں کی صورت میں ذرا سا تقشر واقع ہوتا ہے. (۱۹۴۸ ، عملِ طب ، ۶۴). (ب) امث. **بھوسی.** چار پونڈ سبوسی ایک گیلن پانی میں اُبالی جاتی ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). [سبوس + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ غُسْل (ـــ ضم غ ، سک س نیز ضم) امذ.
طب) **ایک غُسل جو جِلد کی خراش دُور کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اس میں ایک گیلن پانی میں چار پونڈ بھوسا ہلایا جاتا ہے.** سبوسی غُسل ... یہ جلد کی خراش کو دُور کرتا ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). [سبوسی + غُسل (رک)].

سُبُوعی (ضم س ، و مع) صف.
وحشی ، درندہ صفت ، ظالم آدمی. اگر سُبُوعی مزاج کا انسان بھی ہوگا تو اس سے بھی محفوظ رہے. (۱۹۴۶ ، قصیدۃ البردۃ ، ۳۵). [ع : سُبُوع + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سُبُوق (ضم س ، و مع) صف.
تازہ گھاس ، تر گھاس.

تر کو کہتے ہیں سبوق اہلِ عرب
چار پایہ اُس کے تئیں چرتے ہیں سب

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۱۳۸). گھاس سبز ... تازہ ہوتی ہے اسکا نام سبوق ہے. (۱۸۷۶ ، تفسیرِ مرادیہ ، ۲۵۲). [ع].

ـــ الثَّمانِین (ـــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ث بفت ، ی مع) امذ.
وہ اسّی افراد جو طوفانِ نوح کے بعد زندہ بچ گئے تھے. حادثۂ طوفان کے ختم ہو جانے کے بعد نوح علیہ السلام معہ اپنے فرزندوں اور اہلِ بیت اور دوسرے مومنوں کے ... کشتی سے باہر آئے جوہ کوہ جودی پر رکی تھی اور اِسی بنا پر ان بچنے والوں کو سبوق الثمانین کہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، تاریخ پشتون ، ۹۰). [سُبُق + رک : ال (ا) + ع : ثمانین = ۸۰].

سَبُوں (فت س ، و مع) صف ؛ امذ.
رک : سبھوں ، سب ، تمام.

اتھے سب عیش و عشرت میں شب و روز
ہمیشہ تھا سبوں تک روز نو روز

(۱۷۶۵ ، تتمہ پھول بن ، ۲۱). [سبھوں (رک) کا ایک اِملا].

ـــ سَنگ (ـــ فت س ، غنہ) م ف (قدیم).
سب کے ساتھ.

سبوں سنگ پن صلح توں کل کرے
بورائی سو جگ کی تحمّل کرے

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۶). [سبوں + سنگ (رک)].

سُبُوں (ضم س ، و مع) امث.
رک : صبح. کیا عرض کروں آج سُبوں سُبوں در دولت پہ جو حاضر ہوتا ہوں تو کیا طرفہ تماشا دیکھتا ہوں کہ اے ہے! یہاں تو بھیروں ناچ رہا ہے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۵). [صبح (رک) کی تحریف].

سَبَّہ (فت س ، ب) صف (قدیم).
سب ، سارے ، تمام.

وہ منشا سبہ اسما کا ہے وہ مصدر سب اشیا کا ہے
وہ سر ظہور حنا کا ہے سبہ دیکھو نور محمد کا ہے

(۱۷۶۲ ، غلام قادر شاہ (پنجاب میں اُردو ، ۲۵۴)). [سب + ہ (زائد)].

سَبَہْتا فت س ، ب ، سک ہ) امذ ؛ سم سبھیتو.
نیک ، خوش اخلاق ، مہذّب.

مُرشد نے دیکھ بجھکوں کے تو سبہتا ہونگا
مرشد کوں یاد رکھ نیٹ دل رکھ تُوں سیلسلے پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۰). [س : سبھیتو सभ्यत्व - خوش اخلاق کا ایک اِملا].

سُبِھتا (ضم س ، کس ب ، ہ) امذ.
۱. **اچھی گھڑی ، نیک ساعت ، مناسب موقع.**

نہ رکھ بوالہوس سے تُو چشمِ وفا
وہ اپنے سُبھتے ہی کا یار ہے

(۱۷۹۵؟ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۳۶).

نہیں ملتی ہے فرصت غیر اُسے گھیرے ہی رہتے ہیں
کہوں کچھ حال دل بس ڈھونڈھتا اتنا سبہتا ہوں
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۳۸). ۲. (ا) **سُکھ ، آرام ، چین ، تسلی نیز فائدہ.**

یوں گھرسے محبت کے کیا بھاگ چلے جانا
کچھ اس میں سبہتا ہے دے آگ چلے جانا
(۱۷۹۲ ، محبت ، د (ق) ، ۶۵). (اا) **عافیت ، خیر ، بھلائی ، بہتری.** نامرد ... اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگنے میں سبہتا جانتا ہے. (۱۸۰۲ ، گنج خوبی ، ۱۳۵). [س : समित्ता].

سَبی (۱) (فت س) امث ؛ ف م.
غُلام بنانا ، قید کرنا نیز جلا وطن کرنا. پھر ان کو عذاب کروں گا ... اِن کا قتل اور سبی اور ذلت اور جزیہ لینا آخرت کا عذاب دوزخ میں جلنا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۸۸). [ع : (س ب ی)].

سَبی (۲) (فت س) م ف (قدیم).
سب ہی ، سبھی.

شرابِ لالہ رنگ سوں بھر کے دی طاس
امین کون دیکھے بر آنے سبی آس
(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا ، امین گجراتی (ق) ، ۱۶۶).

اصحابی سبی جمع اس جانے تھے
صورت دیکھنے کوں نبی دھانے تھے
(۱۷۰۸ ، مثنوی معجزۂ انار (اُردو کی قدیم مثنویاں ، ۱۴۸)) .
[سبھی (رک) کی تخفیف].

سَبِیت (فت س ، ی مع) امذ (قدیم).
سبب ؛ ساتھ (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

سُبِیت (ضم س ، ی مع) امذ (قدیم).
عُمدہ (قدیم اردو کی لغت). [غالباً ، شُبھتا (رک) سے].

سُبِیتا (ضم س ، ی مع) امذ.
۱. **فرصت ، چھٹکارا ، وقت ، مہلت ، چُھٹی ، فراغت.** مہاراج کو تو راج کاج سے سُبیتا ہی نہیں ملتا. (۱۹۳۱ ، نہتا رانا ، ۱۳۱). ۲. **اِطمینان ، تسلی ، تسکین ، سکھ ، چین ، آسایش ، آرام.** میں ایک دن بھی ایسے مکان میں گزر نہیں کرسکتا جہاں مجھے کسی طرح کا سُبیتا دکھائی نہیں دیتا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۷۳). ۳. **افاقہ ، فائدہ ، کمی ، خلوت ، تنہائی ، علیحدگی** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۴. **فکر ، تدبیر ، بندوبست ، اِنتظام.** دشمن کے کان بہرے تو ہوتے ہی نہیں ... وہ ہمیشہ گوش بر آواز رہتا ہے ، اپنا سبیتا سوچا کرتا ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۸۸). تم ذرا ہاتھ منہ دھو لو میں کھانے پینے کا کچھ سُبیتا کروں. (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۲۱۶). ریڈیو سے لگ جاؤں تو دال روٹی کا کچھ سُبیتا ہو جائے گا. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۲۶). ۵. **بہتری ، بھلائی ، سہولت.** اجازت دی کہ اچھا اپنا سبیتا دیکھ کر ... اپنے بچوں کو مدرسے میں اپنا مذہب سکھا لیا کرو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۶۵). [رک : سبھیتا].

سَبیرا (فت س ، ی مج) امذ (قدیم).
رک : سویرا ، صبح. کل سبیرے ہی سب بیل متھرا جائیں گے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۶۶).

فراقِ یار نے بے طرح مجھ کو گھیرا ہے
دل اس کے عشق سے باز آ ابھی سبیرا ہے
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۸۷). [سویرا (رک) کا بگاڑ].

سَبیکَہ (فت س ، ی مع ، فت ک) امذ.
کٹھالی جس میں سونا پگھلایا جاتا ہے. یہ آلہ لمبا سا پیچیدہ سبیکہ ... ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۵). [غالباً ، ع : سبیکہ کا مہنّد].

سَبیل (فت س ، ی مع) امث.
۱. **راہ ، راستہ ، سڑک.**

اگر جائیں تم نہانے کی سبیل
سٹوں سب کے نہنواد گھانے میں پیل
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۹).

گیان دلیل اگیان دلیل
دونوں میں وہنات سبیل
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۱). اگر فرصت پاؤں تو اسے قتل کروں تا سبیل ہدایت مسدود ہو جائے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۵۹). حج ہے لوگوں پر اللہ کے واسطے جو شخص طاقت سبیل کی رکھتا ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۱۰). صدقہ دینے والا ... وہ صدقہ کسی مردِ صالح کو دے گا اور اسے خرابی کی سبیل میں خرچ نہیں کرے گا. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، فروری ، ۲۲). ۲. **تدبیر ، وسیلہ ، ذریعہ ، طریقہ ؛ سبب ، بندوبست.**

کتے ہیں کہ دہلی کے پت کے وکیل
چلانے کوں یوں غرض پا خوش سبیل
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۸۵).

ہے روزِ حشر پیاس بُجھانے کی یہ سبیل
پانی پئیں نچوڑ کے دامانِ تر سے ہم
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۹۳). اس کی سبیل یہ ہے کہ میں اسے بحیثیت اس کے باپ کے دوست کے چٹھی لکھے دیتا ہوں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵). زراعت اور معاشیات کی ارتھیاں جل رہی تھیں اور بظاہر بُجھنے کی کوئی سبیل نہ تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۶). ۳. (ا) **پیاؤ ، پانی ، دودھ یا شربت مُفت پلانے کی جگہ یا اہتمام.**

کر دیئے ہیں عاشقوں نے خون اپنے کوں سبیل
پنجۂ نازک کوں مہندی لالہ گلگوں مت کرو
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۶).

ہوئے ہیں تیغ محبت سے ہم ذبیح و قتیل
ہمارا خون ہے شیریں لبوں کو مثلِ سبیل
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۴۵۰).

العطش زن سپہ و یار و عدو
بے گنہ خوں مرا سبیل ہوا
(۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۴۳). سبیل پر خوب تن کے پانی پیا اور تکیے پر جا کر کوڑیاں کھیلنے لگا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۹).

(ii) وہ شے جو وقفِ عام کی گئی ہو ، پانی ، دودھ یا شربت وغیرہ جو عام طور سے ثواب کی خاطر پلایا جائے. ان کا جان و مال سبیل ہے جو چاہے لوٹ لے.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۵۲۷).

یا خون تیرا جلسۂ احباب میں مباح
یا دوستوں کے واسطے کر مال تو سبیل

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۲۱۳). **۴. حسبِ ضرورت پانی جمع رکھنے کی پختہ بنی ہوئی جگہ، خزانۂ آب، سقایہ.** اس کے گوشے شرق و جنوبی میں دو ٹونٹی والی سبیل وضو کے واسطے.(۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۸۲). **۵. (فقہ) طلب ، مانگ.** مال جس شخص پر حوالہ ہو رہے اس پر میعادِ مذکور تک ہو گا اور مانگنے والے کو قرض دار پر کچھ سبیل نہ رہے گی.(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ۳۶۳). [ع : (س ب ل)].

--- اُترنا محاورہ.
ذہنی رہنمائی ہونا ، قلبی طور پر راہ کھلنا ، القا ہونا. نظم میں اس پر کچھ ایسی سبیل اتری کہ بڑے بڑے زبان آور اپنی... معجز بیانیاں نظم ہی میں نمایاں کرتے رہے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۳۳) .

--- اَدائے زَر کس اضا(--- فت ا ، ز) امث.
(قانون) زر کے ادا کرنے کا راستہ ، زر ادا کرنے کی راہ ، روپیہ ادا کرنے کا طریقہ (اردو قانونی ڈکشنری). [سبیل + ادا + ے (حرفِ اضافت) + زر (رک)].

---ُ اللہ (--- ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.
خدا یا دین کا راستہ یا وسیلہ (پلیٹس). [سبیل + اللہ (رک)].

--- پِٹھانا محاورہ.
مُفت پانی وغیرہ پلانا ، سبیل لگانا.

کیا پٹھائی ہے مری آبلہ پائی نے سبیل
تشنہ لب آج کوئی خارِ مغیلاں نہ رہا

(۱۹۱۶ ، احسن الکلام ، ۶۸).

--- بَندی (--- فت ب ، سک ن) امث.
راہوں کی تعین ، ملازمتوں کے درجات کی حدبندی ، عہدوں کے لحاظ سے ملازموں کی درجہ بندی. حسبِ قواعد سبیل بندی تنخواہی رقوم بھی پابند گنجایش موازنہ ہو گئے ہیں . (۱۹۲۳ ، اصولِ تنقیح حسابات ، ۸۲). [سبیل + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَننا محاورہ.
تدبیر نکلنا ، راستہ نکل آنا ، وسیلہ پیدا ہونا. اللہ کا نام لے کر پکی سڑک پر پہنچ ، کوئی نہ کوئی سبیل بن ہی جائے گی.(۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۶۳).

--- پکارنا محاورہ.
سبیل والوں کا صدا دینا کہ جس کو پینا ہو وہ آ کر پی لے ، سبیل کا اعلان کرنا (نوراللغات).

--- پلانا محاورہ.
راہگیروں کو کسی کے نام پر مفت پانی پلانا خصوصاً عشرۂ محرم میں تشنگانِ کربلا کی یاد میں پانی یا شربت وغیرہ پلانا.

تیری ابرو کی تیغ پیاسی ہے
آپلا خونِ عاشقاں میں سبیل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۷). لاہوری دروازے کے باہر نہر کے پل پر سبیل پلایا کرتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۶۳).

--- پیدا ہونا محاورہ.
راہ نکلنا ، تدبیر نکلنا. لڑکے کی محنت کی وجہ سے ... سبیل پیدا ہو گئی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۵).

--- رَکھنا محاورہ.
راہگیروں کے پینے کے لیے راستے میں کسی جگہ پانی اور آبخورے وغیرہ رکھنا ، پیاؤ لگانا خصوصاً عشرۂ محرم میں ثواب کے خیال سے پانی شربت یا دودھ اور پینے کے ظروف رکھنا تا کہ آنے جانے والے پئیں.

کسی سے بوسۂ چاہِ ذقن دریغ نہ کر
سبیل حُسن کی رکھ وقف یہ کنواں کر دے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۶).

شیرِ فردوس کی رکھی کبھی آدم نے سبیل
کہ اسی راہ سے گزرے گا وہ فرزندِ جمیل

(۱۸۷۶ ؟ ، شہید (غلام امام) ، گلدستۂ شہید ، ۲۴). پانی بھروا کر زم زم اور منا کے پاس سبیل رکھتے تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۵۵).

--- کَرنا محاورہ.
۱. راستہ ، وسیلہ یا صورت پیدا کرنا ، تدبیر کرنا ، تدبیر کرنا یا سوچنا ، کسی کام کی انجام دہی کا بندوبست کرنا.

ہوا ذکرِ دریا بہت اب طویل
کروں دوسری سیر کی میں سبیل

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۹). اچھا تم چلو مجھے ذرا ایک جگہ جانا ہے سواری کا اِنتظام کرنے کی سبیل کروں گا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۸). **۲. ارزاں کر دینا ، پانی کی طرح بہا دینا.**

خون انکھیوں کا کیا انجھواں کے تئیں دل نیں سبیل
غیر کوں کیوں دیکھتے ہیں گھر میں تیرے یوں دخیل

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳۰).

--- لَگانا محاورہ.
۱. پانی شربت یا دودھ مُفت پلانا ، پیاؤ لگانا ، رک : سبیل رکھنا. سبیل لگائی ... ہمارے ملک میں بھی پائی جاتی ہیں. (۱۸۷۶ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۳). محرم کے جلوسوں کے لئے پانی کی کچھ سبیلیں بھی وہ بڑی باقاعدگی سے لگایا کرتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۹). **۲. کسی چیز کو لوگوں کے لیے وقف کر دینا ، عام کر دینا ، ارزاں کر دینا.**

مانگے مغاں سے کون لگا دے سبیلِ مئے
برسا بجائے اشک مری چشم تر شراب

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۹۹).

کب تک لگاؤں سایۂ ادراک کی سبیل
اے آگہی کی دُھوپ پگھلنے لگا ہوں میں
(۱۹۷۷ ، ماجرا ، ۵۳).

ـــ لگنا محاورہ.
سبیل لگانا (رک) کا لازم ، سبیل یا پیاؤ کا قائم ہونا.
کیا بھیڑ میکدے کے ہے در پر لگی ہوئی
پیاسو سبیل ہے سرِ کوثر لگی ہوئی
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۱). معلوم ہوتا تھا کہ جامِ توحید کی ایک سبیل لگی ہوئی ہے. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۲۸۶).

ـــ نِکالنا محاورہ.
راہ نِکالنا ، بندوبست کرنا ، تدبیر سوچنا. اُن کے اُردو میں ترجمہ کرانے کی سبیلیں نِکالنے میں سرگرم ہیں. (۱۸۷۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۶). عوام النّاس کو مانوس کرنے کی ابھی تک نہ کوئی فکر کی گئی نہ کوئی سبیل نکالی گئی. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں (التماس) ، ۱). اپنی شرافت کا نام باقی رکھنا ہے تو جیبِ خاص سے اُن کے نان و نفقہ کی سبیل نکالیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۱ : ۳).

ـــ نِکلنا محاورہ.
سبیل نکالنا (رک) کا لازم ، راہ نکلنا ، تدبیر پیدا ہونا.
اگر کوئی رسائی کی سبیل اُس حُور تک نکلے
کبوتر بن کے خط لے جائے جنّت سے ملک نکلے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۵۶). گریجویٹ بنو لیکن صرف اس لیے کہ تمہارے لیے ... چاکری کی کوئی سبیل نکل سکے. (۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، مضامین ، ۱۳۱).

ـــ ہونا محاورہ.
سبیل کرنا (رک) کا لازم ، راہ نکلنا ، طریقہ معلوم ہونا. جا کے میری خیریت بیان کرو کہ اسکے خوش کرنے کی یہی سبیل ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱۸). اگر اس راہ میں واقعی کچھ مزاحمتیں ہیں تو انہیں دُور کرنے کی کیا سبیل ہو سکتی ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جون ، ۲۳).

سَبْھ (فت س ، سک بھ) صف ؛ امذ (قدیم).
سب.
اصل الاصل محمد جان
سبھ کچھ اس سوں ہویا عیاں
(۱۷۶۲ ، غلام قادر شاہ ، مثنوی رمزالعشق مع چرخی نامہ ، ۱۲).
[سب (رک) کا متروک اِملا].

سُبْھ (ضم س ، سک بھ) صف.
مسعود ، خجستہ ، مبارک.
لیو سُبھ نام سری سَرَسُتی کُوتَبْ پایُو جَس نورس
سَرَس رنگ
ابراہیم کَرَن کہت دنڈوت کَرَت تب ہوت رُوم رُوم
بھیو اُمنگ
(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۱۰۴).

سُبھ ساعت سے یوں دُنیا میں اوتار گربھ میں آتے ہیں
جو نا رومن ہے دھیان بھلی سب ان کا بھید بتاتے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۷). میں ابھی اس قصر میں سُبھ سہاگن تھی یا دُکھی رانڈ ہو گئی. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۲۱). سُبھ ـ نیک ، مبارک. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (ابواللیث صدیقی) ، ۴۸). [شُبھ (رک) کا ایک اِملا].

ـــ گرِہ (ـــ کس گ ، فت ر) امذ.
طالع نیک ، ستارہ سور ، نیک ستارہ. چندرمان ، بدھ ، برہسپت ، سکر یہ چار گرہ سبھ گرہ ہیں. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۲).
دیا آٹھویں گھر میں آ کر پڑے
نہ کندر کا گھر سبھِ گرہ کو ملے
(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۳۲). [سبھ + گرہ (رک)].

ـــ گھڑی (ـــ فت گھ) امث.
نیک ساعت ، اچھی گھڑی.
مجلس میں شمع رُو کی پروانگی ہے مجھ کوں
میرے نصیب میں ہے کیا سبھ گھڑی لگن کی
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۴). اللہ یہاں تک کرے سُبھ گھڑی بیاہ ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۷۰). بیاہ کے لئے سُبھ گھڑی سبھ لگن تجویز کر دی. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۸۷). وہ کونسی ایسی سبھ گھڑی آئے گی کہ تُم بُت خانے سے نِکل کر شراب خانے میں داخل ہو جاؤ گے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۱۴).
[سُبھ + گھڑی (رک)].

ـــ لَگَن (ـــ فت ل ، گ) امث.
دو نیک اور سعد ستاروں کا ایک برج میں سنجوگ ، قِرانُ السّعدَین ، مراد : اچھی ساعت ، مبارک وقت. اسی دِن سبھ لگن میں چپکے چپکے قاضی نے نِکاح پڑھ دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۵). روزِ جشن سے ایک دن پہلے مبارک ساعت اور سُبھ لگن میں ایک سہاگن بی بی اپنے ہاتھ سے دال دلتی "(۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۸۳). بیاہ کے لیے سُبھ گھڑی سُبھ لگن تجویر کر دی (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۸۷). [سُبھ + لگن (رک)].

ـــ مہُورَت (ـــ فت م ، و مع ، فت ر) امذ.
نیک آغاز ، مبارک اِبتداء. ہم ... سُبھ مہورت سوچ کے تمہارے سُسرال میں بامھن کو بھیجتے ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۷).
سُبھ مہورت وہ عجب تھی وہ عجب سُبھ تھی لگن
کہ جب آکاس سے اترا تھا ترا سنگھاسن
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۴۴). [سُبھ + مہورت (رک)].

سَبھا (فت س) امث.
۱. **(أ) محفل ، مجلس ، بزم ، اسمبلی.** اندر کی تو صرف ایک ہی سبھا تھی اور یہاں رعیت و نوکر سب گھر گھر اندر ہیں. (۱۷۳۶؟ ، قِصّہ مہر افروز و دلبر ، ۱۱). سبھا کے بیچ پاتر نرت کرتی تھیں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۹۸).

زمانہ وہاں آج تک نوحہ گر ہے
کہ عبّاسیوں کی سبھا وہ کِدھر ہے
(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۳۲).
کہتی تھی سبز پری ہو کے سبھا سے خارج
راجہ اندر نہ سہی جلوۂ گلفام تو ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۳۳). اندر مہاراج کی سبھا میں کُچھ خلل سا واقع ہوا. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۵). (اا) **پنچایت.** راجپوتوں نے سبھا اس لیے بُلائی کہ رانا سنگا کے چھوٹے بیٹے اودے سنگھ کو جو اس کے مرنے کے بعد پیدا ہوا ہے کیونکر جوکھوں سے بچائیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۷۳). وہ گاؤں سبھائیں گاؤں عدالتیں کہاں رہیں. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار ائی ، ۱۲۵) ۲ **لوگوں کا گروہ یا جماعت جو کسی مُشترکہ مقصد کے لیے قائم کی گئی ہو ، سوسائٹی ، انجمن** سبھا کے رکن ہزاروں روپے وصول کر کے اپنے بال بچّوں کی پروش کرتے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳۳ : ۵). جگہ جگہ سبھائیں اور انجمنیں قائم ہوئیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۲۰). ۳. **بادشاہ کا دربار ؛ عدالت ؛ قمار خانہ ؛ ملاقات کا کمرہ ؛ وہ جگہ جہاں لوگ عام طور پر جائیں ؛ جگہ ، مقام ، سرائے** (پلیٹس). ۴. **اجلاس ، کانفرنس ، جلسہ.** اسے سبھا یا جلسہ کہا جاتا تھا اور جس کا مقصد ... دل لگی کا سامان فراہم کرنا تھا (۱۸۷۵ ، صولت عالم گیری (مقدمہ) سہ ماہی اردو ، ۶۳ ، ۱ : ۳۱). ہم ایک چوکور میز کی سبھا کرنے والے ہیں جس میں پنڈت جی مصالحت کی کتھا کہیں گے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۷ : ۴). [س : सभा].

---بگاڑ (---کس ب) صف.
ساری محفل کے خِلاف بولنے والا ، محفل کے برخلاف رائے دینے والا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [سبھا + بگاڑ (رک)].

---بگاڑیں تین جنیں چُگَل ، چُوتیا ، چور کہاوت.
چغل خور ، بیوقوف اور چور پنچایت کی بدنامی کا باعث ہوتے ہیں (جامع اللغات).

---پتی (---فت پ) امذ.
۱. **میرِ مجلس ، صدر جلسہ.**
اس وشے میں سبھا پتی جی نے
دے دیا منتری کو سب اِدھکار
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۱). ۲. **قمار خانے کا مالک** (پلیٹس).
[سبھا + پتی (رک)].

---جمنا محاورہ.
محفل برپا ہونا ، مجلس منعقد ہونا ، لوگوں کا جمع ہونا. چھت پر مور مورنیوں کی سبھا جمی ہے. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۵۹).

---چاتُر (---ضم ت) صف ؛ امذ.
محفل کو بھکانے والا ، سب کو فریب دینے والا ، چالاک ترین آدمی. کام سین کے پاس ایسے وکیل کو پان دے کر رخصت کرو جو ... ایک دھیر اور سورما ، زبان آور ، پنڈت سبھا چاتُر ڈھیت ہوئے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۷۶). [سبھا + چاتُر (رک)].

---رچانا محاورہ.
محفل برپا کرنا ، بیل بیٹھنا ہرنوں کو گھنی چھانو میں سبھا رچانے دو. (۱۸۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۶۵).

---سَاد امذ.
انجمن کارکن ، شریکِ جلسہ ، مجلسی ، ممبر (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).
[سبھا + س : سدسیہ सदस्य کا مخفف].

---کَرْنا محاورہ.
محفل یا جلسہ منعقد کرنا ، لوگ جمع کرنا ، پنچایت جوڑنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---لوک (---و مج) امث.
دربارِ عام (قدیم اردو کی لغت). [سبھا + لوک (رک)].

---مَنڈَل (---فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
جلسہ گاہ سبھا منڈل کہ جلوہ گہِ خاص تھا سجایا گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۸۱). [سبھا + منڈل (رک)].

---نائک / نایک (---کس مج ء / فت ی) امذ.
میرِ محفل ، صدرِ جلسہ. قدیم ہندوستانی اسٹیج میں سبھا نائک یعنی صدر جلسہ یا بانیٔ محفل کی شخصیت بہت اہم ہوتی تھی (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۲۱). [سبھا + نائک / نایک (رک)].

---والا امذ.
مجلس کارکن ، اسمبلی کا ممبر (پلیٹس). [سبھا + والا (رک)].

سُبھاگ (ضم س) امذ.
خوش نصیب ؛ خاصہ دولت مند ، امیر ؛ مُتبرک (ماخوذ : پلیٹس).
[رک : سوبھاگیہ].

سُبھاگی (ضم س) صف.
خوش نصیب ، بھاگوان ، بختاور. لکھنے والی کیسی سُبھاگی بیوی ہے. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، آغا حیدر ، ۵۶). ۲. **خوش حال ، خاصا دولت مند ، امیر** (پلیٹس). [سوبھاگی (رک) کا ایک املا].

سُبھاگیہ (ضم س ، سک گ ، فت ی) امذ.
رک : سُبھاگ (پلیٹس). [سوبھاگیہ (رک) کا ایک اِملا].

سُبھانا (ضم س) ف م.
خوبصورت بنانا ؛ خوشی دینا ؛ کسی کو لطافت یا خوش سلیقگی عطا کرنا (پلیٹس). [پ : سبھاو सुभाव ، س : سُ + بھاو भाव + یَہ + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُبھاؤ (ضم س ، و مج). (الف) امذ.
۱. (اُ) **اچھی خصلت ، خوش اخلاق ، خوش خُلقی ، حُسن سلوک.**
مرد درویش راوں کا راو
جاکا نت نت ایک سبھاؤ
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۶۴).

روپ سروپ سبھاؤ سب میرے دل کو بھایا
رہے سدا اُستاد پہ یہاں کرتار کا سایا
(۱۸۵۳ ، اندر سبھا ، امانت ، ۲۵).
اُجلا بانا روپ منوہر میٹھا نرم سبھاؤ
چُپکے سے پھر کان میں کہہ دے ہم سے پیت نبھاؤ
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دل وحشی ، ۸۴). (أأ) **عادت ، خصلت ، مزاج ، مُوڈ ، طبیعت**. دائی اچھی رکھیے ... اور سبھاؤ اس کا اچھا ہووے. (۱۷۴۶ ؟ ، قِصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۰).
ولیکن یہ خوباں کا دیکھا سبھاؤ
کہ بگڑے سے دُونا ہو ان کا بناؤ
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۲). بھلیا سچ کہنا کیا اچھا سبھاؤ اور کیا بزاج ہے. (۱۸۹۴ ، کامنی ، ۲۹۶). مہذب سماجوں کا سبھاؤ کام کرنے کا ہو جائے گا. (۱۹۴۱ ، آزاد سماج ، ۹۸). ہر شخص خوش طبعی کے سبھاؤ میں تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب اور چہرے ، ۳۸). ۲. (أ) **رنگ ڈھنگ ، بناؤ ، دستور ، توجہ ، طور طریق ، احتیاط**.
سنتی ہے اے دولھن یہ ترا کیا سبھاؤ ہے
یوں کہہ دے اپنے باپ سے اس وقت داؤ ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۵).
دیکھا کمھاروں نے یہ کُچھ سبھاؤ
مٹی کے گھوڑے کیے نقرے کے بھاؤ
(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۶۹). وہ بولا یہ کل جُگ کی کایا پلٹ کا سبھاؤ ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۸۴).
کوئی گھر جہاں میں بنائے کیا کوئی اُس سے دل کو لگائے کیا
یہ تو چند دن کا سبھاؤ ہے یہ تو چند دن کی بہار ہے.
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۲۵۸). چینی سامعین بڑے سبھاؤ اور نرم روی کے ساتھ آپ کی ساری باتیں سنتے جائیں گے. (۱۹۸۴ ، سفرِ مینا ، ۱۱۱) (أأ) **بہتری ، عُمدگی ، خاصیت ، خوش اسلوبی**. سبھاؤ اس کا یہ ہے کہ ایک روز اس کی خبر نہ لیجے تو درگندہ آتی ہے. (۱۸۰۴ ، بیتال پچیسی ، ۵۰). پیڑ کا سبھاؤ بھی یہی ہے کہ اپنی پھننگ پر سورج کی کرنوں کو سہ لے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۱۹). مچلتا ہوا گیت بھی گایا جاتا ہے دونوں میں کیا کیا سبھاؤ ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۵۶). (أأأ) (فلسفہ) **جوہر ، فطرت ، وجود**. اس کو سُن کر جیسے شری رامچندر جی اپنے سبھاؤ میں استھت ہو کر رہتے تھے تیسے ہی تم بھی رہو گے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵). مادھیہ میک یا شونیہ داد کے نظام میں تسلیم نہیں کیا جاتا ہے کہ کوئی شے اپنا جوہر یا فطرت (سبھاؤ) رکھتی ہے. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۱). ۳. (**تقاضا**) یہ عمر کا سبھاؤ ہے. (۱۹۱۶ ؟ ، کمسن بیوی مُسن شوہر ، ۱۹).
(ب) صف. **اچھی فِطرت کا ، اچھے اخلاق کا ، اعلیٰ معیار کا** (پلیٹس). [س : سُ + بھاؤ स+भाव].

سُبھتا (ضم س ، کس بھ) امذ.
۱ **خیر و عافیت ، امن ، آسائش ، راحت ، اِطمینان**. وحشیوں نے جب ... سُبھتا نہ دیکھا راہ صحرا کی لی. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۷).
۲. **فراغت ، فُرصت ؛ قابو ؛ وقت ؛ موقع** (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [سُبِھیتا (رک) کا ایک اِملا].

سَبھَن (فت س ، بھ) صف ؛ امذ (قدیم).
(عو) **تمام ، سب**.
الٰہی تو ہیں غیب سیں المدد
سبھن کی مُصیبت کیتا زور رد
(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ (ق) ، ۶).
سہیلی سکھی سات کی مل سبھن
سنوارے کلاکام کی سب بدن
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۶۳). [مقامی].

سَبھوں (فت س ، و مج) صف.
سب (رک) کی مُغیرہ حالت.
یہ سب عالم تیرا رزاق سبھوں کیرا
(۱۴۹۶ ، میراں جی ، شہادت الحقیقت (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۴)).
جو متوسل وزیر کے تھے ان سبھوں نے نذریں تہنیت کی گُزرانیاں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۰). سبھوں نے نذریں مبارکبادی کی گُزرانیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵). ایک عہدنامہ ... کی رُو سے سبھوں نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے قطع رحم کیا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۲۳). سبھوں نے جگہ نہ ہونے کا بہانہ کر کے اُسے ٹرخا دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۸۹).

سَبھی (فت س) م ف.
سب کے سب ، تمام ، سب.
جے تیرا کرم
تو ٹوٹے سبھی بھرم
(۱۴۹۶ ، میراں جی ، شہادت الحقیقت (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۴)).
نہ کر ہم کو محروم تو یا نبیؐ
بد و نیک تیرے ہیں اُمت سبھی
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۵).
حاضراں پس با اعتقادِ تمام
با ادب اس جناب پر ہو سبھی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴).
ہے انسان کی جائے مسکن یہی
اِسی میں بسے مرد و زن ہیں سبھی
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۷). یہ سونے کا چمچہ اُسے کس نے عطا کیا کہ سبھی اُس کے گُن گانے پر مجبور ہیں. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۵۸). [سب (رک) + ی ، حرفِ تخصیص].

سَبِھیتا (فت س ، ی مج) امث.
شرافت ، شائستگی ، طور طریقوں میں پاکیزگی ، اچھی تربیت.
بھارت آنکھیں کھولے گا
نئی سبھیتا قائم ہو گی
(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۹). [س : सभ्यता].

سُبِھیتا (ضم س ، ی مع) امذ.
۱. **بھلائی ، خیر و عافیت ، نیکی**. خداوند کی بھلائی اور سُبھیتا

ہم کو جنگ ہی میں نظر آتا ہے۔ (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۵). اسمیں بھی جائداد میں سینکڑوں بکھیڑے ہیں سُبھیتا اسے گرو رکھنے میں ہوتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱: ۶۵). ۲. **آرام و آسائش ، سہولت ، آسانی.** جس نے سُبھیتا اپنا جدھر دیکھا اُدھر کی راہ لی. (۱۸۰۵ ، آرایشِ محفل) افسوس ، ۷۶). چھوٹی چھوٹی بستیاں بطور سرا کے مسافروں کے سُبھیتے کے لیے چار چار کوس پر بسی ہوئی ہیں. (۱۹۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹). جسے جہاں سبھیتا ہوا ادھر جا نکلا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۲ : ۲). ۳. **تدبیر ، اِنتظام ، بندوبست ، ٹِھکانا.** بہت سے لنگر گاہ ہیں جن میں جہاز اور کشتی لگانے کا بہت سُبھیتا ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴).

میرے پہلو میں تڑپنے سے ملی اِس کو نجات
دل نے تیری زلف میں اپنا سبھیتا کر لیا

(۱۸۹۰ ، شعاعِ مہر ، سیّد فدا حسین خاں ، ۲۰۹). ۴. **مبارک وقت ، وقتِ مسعود ، اچھا موقع ، وقت یا موسم ؛ موقع ، وقت ، چُھٹی ، فرصت ؛ اطمینان ؛ امن یا خوشحالی کا زمانہ** (جامع اللغات).
[س : شُبھ + ہت + کَ शुभ+हित+कः].

سبھیتو (فت س ، ی مج ، و مج) امذ.
شائستہ ، اطوار میں پاکیزہ ، مہذب آدمی (ماخوذ : پلیٹس).
[رک : سبھیتا].

سبھیں (فت س ، ی مع) صف ؛ امذ.
رک : سبھی ، سب ، تمام.

جُدا تھے سو ملکر سبھیں ایک ٹھار
خوشیاں عیش کرتے اتھے بیشمار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰). [سبھی (رک) کی ایک شکل].

سَپ (فت نیز کس س) امذ.
(بنائی) **شال کی سطح کے پھونسڑے اور سانٹھیں کاٹنے کا دو دھاری قِسم کا آہنی اوزار** (ا پ و ، ۲ : ۹۷). [مقامی].

سپا (کس س). (قدیم). (الف) امث.
فوج ، پلٹن.

حسین پر بھی چل کر جا
مستعد ہو بالکل سپا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۶). (ب) امذ. **سپاہی.**

میرے پیچھے بلا ہو کر لگا ہے
موئے تُوں کون ہے کِس کا سپا ہے

(۱۷۳۹ ، طالب و موہنی ، ۳۹). [سپاہ (رک) کی تخفیف].

سپّا (۱) (کس س ، شد پ) امذ.
ڈھنگ ، ڈھب ؛ پِنس ؛ نشانہ ؛ فاصلہ ؛ کھڑا ہونے کی جگہ (جامع اللغات). [س : شکپت क्षिप्तः].

---لڑانا محاورہ.
ڈھب جمانا ؛ مطلب نِکالنے کا ڈول ڈالنا ؛ اچھے تعلقات رکھنا ؛ کسی سے فائدہ اُٹھانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---لڑنا محاورہ.
سپّا لڑانا (رک) کا لازم، موقع ملنا؛ موافقت ہونا ، آشنائی ہونا؛ دل لگی ہونا ، آنکھ لگنا (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---لگانا / مارنا محاورہ.
نِشانہ لگانا ، پھندا لگانا ، جال ڈالنا ، پھانسنا ، آنکھ لگانا ، آشنائی کرنا ، گٹھ جانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

سپّا (۲) (کس س ، شد پ) امذ.
سیپ کا آدھا حِصہ یا ٹکڑا نیز سیپ ، گھونگا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سیپ (رک) کا مُعَرّب].

سَپاٹ (۱) (فت س) صف.
۱. **مُسَطّح ، برابر ، ہموار.** مٹکے میں سے آپ کے ایک بالشت کی برابر ٹھیکرا توڑ لیا جائے تو سپاٹ کھپرا معلوم ہو گا.(۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۳۴). جس طرح اندھیری رات میں سپاٹ پتّھر پر چیونٹی رینگے کہ اُس کی آہٹ محسوس نہیں ہوتی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۰). مخملیں پردے کی اوٹ سے جھانکتا سپاٹ چٹیل میدان میں سڑک پر سے گُزرتی تینوں گھوڑا گاڑیوں کے طویل متحرّک سائے ... (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۲۰). ۲. **جس پر نقش و نِگار یا بیل بُوٹے وغیرہ نہ ہوں ، صاف ، سادہ.** ایک قصّاب کی دوکان پر جا کر دو سپاٹ پیسے کہ جن میں سکّے کی علامت کا کہیں نام تک نہ تھا اس کے روبرو رکھ دئیے. (۱۸۰۱ ، داستانِ امیر حمزہ ، اشک ، ۱۳۷). ۳. **کلابتو کا وہ جوتا جس میں تار یا چمک کا کام نہ ہو.** (فرہنگِ آصفیہ). ۴. **خوش آیند کیفیات یا تاثرات و جذبات سے یکسر خالی ، بے کیف ، بے رنگ ، بے لُطف نیز ہر طرح کی کیفیت یا خاصیت سے عاری.** (تحریروں کے اِسٹائل) ایسے سپاٹ ... ہوتے ہیں کہ ان کی طرف کسی کی توجہ مائل نہیں ہوتی. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۴۲۳). سادہ زبان لکھنے کے یہ معنی نہیں کہ آسان لفظ جمع کر دیے جائیں ایسی تحریر سپاٹ اور بے مزہ ہو گی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۴۰). بیانیہ کہانی بھی قدیم کہانی کی طرح سپاٹ نہیں بلکہ اس میں معنوی تہیں موجود ہیں. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۵۳). ۵. **(کاشت کاری) ہموار کیا ہوا کھیت** (ا پ و ، ۶ : ۷۵). ۶. **سیدھا سادہ ، معصوم ، بے ضرر.** میں ہمیشہ سے معمولی قسم کا سیدھا سادھا کورا اور سپاٹ مسلمان ہوں. (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۳۰). ۷. **بے حِس ، کٹھور.** کیا ہمارے دل ایسے سپاٹ ہو جاتے کہ ہم اپنے لڑکوں کی مسلمانیوں میں سینکڑوں روپے اُٹھائیں اور مسلمان ہونے ہوائے یتیم بچے ناداری ور بے وارثی کے سبب غیر مذہب والوں کے ہاتھ میں پڑ جائیں. (۱۹۱۷ ، مضامین قاری ، ۲۵). [س : س + پٹ स+पट्ट].

---آواز (---مد ا) امث.
وہ آواز جس میں کوئی لوچ یا خوبی نہ ہو ، بے لُطف آواز. وہ گا رہے تھے ... انتہائی نیچی اور یکساں اور سپاٹ آواز میں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۵). نفیسہ کی سپاٹ آواز فضا میں گُونجی. (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۸۳). [سپاٹ + آواز (رک)].

---پن (---فت پ) امذ.
سپاٹ ہونے کی کیفیت یا حالت. یہ خیال اقلیدسی سپاٹ پن کے بالکل برعکس ہے. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۴۳). [سپاٹ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---جُوتا (---و مع) امذ.
رک : سپاٹ معنی نمبر ۳. پائجامہ آڑا میلا لیکن چُست سپاٹ جوتا پاؤں میں یہ پہلوان پہلے ہی سے کٹورہ لئے گلی کے باہر کھڑے تھے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۹). [سپاٹ + جُوتا (رک)].

---جُوتی (---و مع) امث.
(جُوتا سازی) نسواں زری کام کی جوتی (اپ و ، ۲ : ۲۲۱) . [سپاٹ + جُوتی (رک)].

---چِہرَہ (--- کس مج چ ، سک ہ ، فت ر) امذ.
وہ چہرہ جس پر کوئی تاثر نہ ہو. اگر لڑکی ہو جائے تو ... وہ کہتے کہتے چُپ ہو گئیں اور بہو کی طرف دیکھا جو بالکل سپاٹ چہرہ لیے چھت کو تک رہی تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۶۲). [سپاٹ + چہرہ (رک)].

--- کَرْنا ف م.
ہموار کرنا ، چورس بنانا ، کسی شے کی سطح برابر کرنا. اللہ اور روزِ آخرت کا یقین نہیں رکھتا تو اسکی (خیرات کی) مثال چٹّان کی سی ہے کہ اس پر (کچھ تھوڑی سی) مٹی (پڑی) بھراس پر برسا زور کا مینھ اور اس کو سپاٹ کر (کے بَہ بَہا) گیا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۱۰).

سَپاٹ (۲) (فت س) امذ.
جُوتے کی ایک قِسم جس میں ایڑی اور تلے کی اُونچائی میں کوئی فرق نہیں ہوتا (اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۲۸). [پر: Spato سے ماخوذ].

سَپاٹا (فت س) امذ.
۱. **دوڑ ، طرارہ ، فرّاٹا.** ایک شاہیں بڑی زبردست ، جب سکار دیکھی تو گگن میں سپاٹے سوں اوترتی ہور اُڑاتے وقت زپاٹے سوں رڑھی ... بازندے پر چڑ دوڑی. (۱۷۴۵ ، دکھنی انوارسہیلی ، ۲۱). مسافر جلد جلد آگے بڑھے اور ایک سپاٹے میں پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچے. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۱۰۵). قلم کے ایک سپاٹے میں لکھتے چلے گئے یہاں تک کہ اس کو تمام کر کے دم لیا. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۱۱۵). ۲. **تیزی.** کوئی سپاٹے سے بیٹھکیاں نکال رہا ہے. (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۲). ۳. **ضرب ، مار ، زد.** ایک بلا تو گئی مگر دُوسری سامنے آئی ... پیٹ بھر کے گالیاں آغا تو سُنا گیا مگر یہ پیٹ کا مغز کھائے بغیر نہ جائے گا میں کہاں سے اس کے سپاٹے میں آ گیا. (۱۸۹۰ ، گل بہ صنوبر چہ کرد (آرام کے ڈرامے ، ۳ : ۲۱۳)). میں نے پنڈلی پر چڑھتے ہوئے لال بیگ کو سپاٹا مار کر جھاڑ دیا. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۸۶). [جھپاٹا (رک) کا ایک املا].

---بھَرْنا محاورہ.
۱. **چھلانگ یا دوڑ لگانا ، طرارہ بھرنا ، دُور تک کا دھاوا مارنا.**

وہ گھُوڑی گرجتی بھرتی ہے اک سپاٹا
ہفتوں کی منزلوں کو گھنٹوں میں اس نے کاٹا

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل میرٹھی ، ۹۹). حواصل کے لمبے لمبے پرے سطح دریا کو تقریباً چھوتے ہوئے سپاٹے بھر رہے ہوں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ۵۸ / ۱۲ ، ۳۵). ۲. **پرندے کا تیزی سے یا فراٹے کے ساتھ اُڑ جانا.** بازندہ اپنے پُرانے رفیقوں کو چھوڑ کر اُڑا ، جنگلوں میدانوں کا سپاٹا بھرتا ... پہاڑی کے دامن میں جا ٹھہرا. (۱۸۹۳ ، اُردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۹). ۳. **جلد جلد پڑھنا ، چھوڑ چھوڑ کر پڑھنا** (مخزن المحاورات).

--- کھینْچْنا محاورہ.
رک : سپاٹا بھرنا معنی نمبر ۱. بیٹھکوں پر جٹے سپاٹے کھینچ رہے تھے کہ پنھی آن لپٹے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۶۶).

---لگانا محاورہ.
رک : سپاٹا بھرنا (مخزن المحاورات).

---مارْنا محاورہ.
رک : سپاٹا بھرنا . خطوط سے متاثر ہو کر چھٹی لی اور ایسا سپاٹا مارا کہ لندن سے پہونچے لکھنؤ سیدھے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۶۰۷).

سِپارا (کس س) امذ ؛ سم سپارہ.
قرآنِ پاک کے تیس پاروں میں سے ایک پارہ یا جزو . ہور تیس سپارے میں قرآن کہ جمع کیا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۷). [سپارہ (رک) کا مُخفّف].

سُپارا (ضم س) امذ.
سر ، ذکر ، عضوِ تناسل کا مُنھ.

دراز کیر پہ لازم ہے لانگ کا آسن
سُپارا جا نہ اڑے استخوانِ سینہ میں

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۳۰). [رک : «سُپاری» جس کی یہ تکبیر و تذکیر ہے].

سَپارائی (فت س) امذ.
ایک پودے کا نام جو عموماً پہاڑی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے (لاط : Lomicera Quirqlocoleris). زیارت کی پہاڑیوں میں صنوبر یا البشتہ کے ساتھ ذیل کے پودے خاص طور پر پائے جاتے ہیں ... زرک ، ازغی ، سپارائی ، کزہ غنائی . (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۶۴). [مقامی].

سپارِش (کس س ، ر) امث.
رک : سِفارِش .

سو پردھان کے ہات شہ نے دئے
ادک دھات ستین سپارش کئے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۲۱).

سپارش سیں مرا سرکش نپٹ بیزار ہوتا ہے
زیادہ ضد پکڑ کے باعثِ آزار ہوتا ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۷). میری سنو صنوبر کے بیٹے عقرون سے میری سپارش کرو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۵۷). میر کاظم علی کی تنخواہ میں میری سپارش کو دخل نہیں ہے. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۳۰۸). [سِفارش (رک) کا بگاڑ].

سپارک (کس مع س ، سک ر) امذ ؛ سہ اِسپارک.
(برقیات) **برقی شراره ، چنگاری**. یہ سمجھنے کے لئے کہ بجلی کا سپارک کس طرح پیدا ہوتا ہے سب سے پہلے تھوڑی سی بجلی کی بابت واقفیت ہونا ضروری ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۴۶). [انگ : Spark].

سپاڑنا (ضم س ، سک ر) ف م.
سپرد کرنا ، حوالے کرنا.
رکھو لات و عُزّیٰ کوں تم ایک جائے
تمہیں او سپارے براہِ خدائے
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۳۱). [ف : سِپار ، سپاردن ـ سونپنا + ا : نا ، علامتِ مصدر].

سُپارَنشٹ (ضم س ، سک ر ، فت ن ، سک ش) امذ.
(ہندو) **ایک عقیدہ کہ جو چیز جس کے پاس ہو اسکا دلدادہ نہ ہو اس لیے کہ اس کے قبضہ میں جو چیز آج ہے وہ کل کے دن بادشاہ جبراً یا چور مکر و فریب سے چھین لے گا** (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۴۸). [س : स्पारनषट].

سپارَہ (کس س ، فت ر) امذ.
رک : **سی پارہ ، تیس پارہ ، مراد : قرآن کے تیس پاروں میں سے کوئی ایک پارہ**. ہور تیس سپارے میں قرآن جملہ کیا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۷). دس سپارہ کلام اللہ کے ختم فرمائے. (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۳). سپارہ اور رکوع کا پتا لکھیے. (۱۹۰۵ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۵۴). [ف : سی ـ تیس + پارہ (رک)].

سپاری (کس س) امث.
(لوہاری) **لوہے کی سلاخ میں سوراخ کرنے کے باریک موٹے برمے ، آہنگر ، بندوق کی نال میں سوراخ بنانے کے اُتار چڑھاؤ کے برمے** (اپ و ، ۸ : ۹). [مقامی].

سُپاری (ضم س) امث.
۱. **ایک پھل جو بیر کے برابر اور نہایت سخت ہوتا ہے اسے کتر کر پان کے ساتھ استعمال کرتے ہیں ، چھالیا**.
سنہری روپہری سُپاریاں کوں دیکھ
جِتے پان کھاتے سوں ساریاں کوں دیکھ
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۷).
کھجوراں کے وسیں جھونکے کہ جوں مرجان کے پنجے
سُپاریاں لعل خوشے جوں دسیں دن ہور زَین سارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۵).
جاں ، سُپاری ، داغ کتھا ، چُونا چشمِ انتظار
واسطے بیمارِ غم کے دل ہے بِیڑا پان کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۸). نند جی ... پان سُپاری دچھنا دھرپید کی بدھ سے پُوجا کی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳۳).
اُس کی خاطر بیچ کُٹاری
چوک سے لایا پان سُپاری
(۱۸۱۳ ، مثنوی حکایتِ رنگین ، ۱۸۵). سُپاری یہ ہی ایک بیج والا خشک پھل ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، نباتیات مبادی ، ۲۲۷). ۲. **حشفہ ، عُضوِ تناسل کا مُنھ**.
ثابت ہے جب کہ فطرتِ انساں کی خو زِنا
ہم سے سنبھالی اپنی سُپاری نہ جائے گی
(۱۸۱۳ ، عجائبِ رنگین ، ۱ : ۹۳). اگر ختنہ کرنے والے نے سُپاری کاٹ ڈالی لیکن مختون اچھا ہو گیا تو ختنہ کرنے والے پر پُوری دیت واجب ہو گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۴). [س : سُپریا सु+पिया (بہت اچھا)].

سِپاس (کس س) امث.
ممنونیت ، احسان مندی ، شُکرگُزاری ، تشکُّر.
علی بولے اے دیو نیکی شناس
کیا کوں یوں کرتا کسی کا سپاس
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۸). حمد و سپاس اوس خداوند کوں کہ جس نے اس روز کی ہول سے ہمیں نجات دی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا، ۵۳). شکر و سپاس تقدس اساس اس منعم کریم کارساز کو لائق ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۱۱). شکر و سپاس وہم و وسواس ، کیسی حمد کس کا شکر. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲).
شرمندۂ کرم ہوں ترا اے ہجومِ یاس
کیوں کر ہو لطفِ خاص کا تیرے ادا سپاس
(۱۹۱۲ ، مطلع انوار ، ۲۰).
مقصد یہی ہے میرا کہ میں بدلۂ جفا
اب نا سپاس روم سے لوں اپنے باپ کا
(۱۹۸۳ ، قہرِعشق (ترجمہ) ، ۱۶۱). [ف : سپاس ؛ ژند : شپس].

ـــــ دار صف.
ممنون ، شُکر گُزار ، احسان مند.
دِقت سے پہلے عجز سلامت کی راہ ہے
کیسا سپاس دار ہوں عقلِ سلیم کا
(۱۸۵۵؟ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱). [سپاس + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ گزار (ـــــ ضم گ) صف.
ممنونیت و احسان مندی کا اظہار کرنے والا ، شکر بجا لانے والا.
آج حکیم محمود خاں سے ملا. بندگانِ عالی کا نہایت سپاس گزار و مداح پایا. (۱۸۸۰ ، انشائے داغ ، ۱۵). ہم اس کتاب کے ناشر شیخ شوکت علی اینڈ سنز کے بھی سپاس گزار ہیں. (۱۹۸۶ ، میزانِ سخن (حرفِ چند) ، ۹). [سپاس + گزار (رک)].

ـــــ گزاری (ـــــ ضم گ) امث.
ممنونیت ، احسان مندی. راست گُفتاری ... سپاس گزاری اور

خود داری لوگوں کے دِلوں میں جا گزیں ہوتی رہی ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۳)۔ [سپاس + گزار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نامہ (---فت م) امذ ؛ سہ سپاسنامہ.
توصیفی یا استقبالیہ تقریر جو معزز مہمان کے اعزاز میں منعقد ہونے والی رسمی تقریب میں پڑھ کر سنائی جائے ۔ مابدولت ان کے سپاس نامہ کو قبول و منظور فرماتے ہیں. (۱۸۷۳ ، اخبارِ مفیدعام ، یکم اگست ، ۱۳)۔ دیوبند کے اسٹیشن پر کارکنانِ مدرسہ نے سپاس نامہ پیش کیا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۶۰۷)۔ میں نے صدر نیشنل کانفرنس کی حیثیت سے صدر انڈین نیشنل کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۳۱)۔ [سپاس + نامہ (رک)]۔

سپاؤ (کس مج س ، و مع) امث.
(گاڑی بانی) دو پہیا گاڑی کو کھڑا رکھنے کو اس کی بم کے نیچے لگانے کا تین ٹانگ کا ٹیکن (ا پ و ، ۵ : ۱۳۴)۔ [سہ پانی (رک) کا مخرّب]۔

سپاہ (کس س). (الف).
فوج ، لشکر ، عسکر. مستید ہو باکل سپاہ. (۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۳))۔

ظفر نامہ بوشاہ عالم پناہ
دِلاور جہانگیر انجم سپاہ

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۶)۔

قیام ہے صفِ بزگاں کو خلق امن میں ہے
زمانہ ہو تہ وبالا جو یہ سپاہ چلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۰)۔

آؤ تمہیں قسم ہے جنابِ امیر کی
بگڑو نہ سرکشی پہ سپاہِ شریر کی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۰)۔

ہر سمت خیل خیل سپاہِ غنیم ہے
لیکن اِدھر ہیں قلعے میں گنتی کے جاں نثار

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۷)۔ رومیل کے پاس اس وقت ۸۰ فوجی ٹرک تھے اسے اسلحہ اور سپاہ کی کمک پہنچنے کا انتظار تھا. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۳۹)۔ (ب) امذ. **سپاہی.**

تری بارگہ کا زحل ہے سپاہ
تو ہفتم سماں کا ہوا بادشاہ

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۷)۔

کہتا تھا خوشی سے ہر سپاہِ جاپان
خوانِ یغما ہے بالٹک کا بیڑہ

(۱۹۰۵ ، گلزار بادشاہ ، ۱۸۶)۔[ف : سپاہ ، قدیم ف : سپاد ، اوستا : سپدہ]۔

---آرائی امث.
فوج ترتیب دینے کا عمل ، لشکر تیار کرنا ، سپاہیوں کو جنگ پر آمادہ کرنا. رومیوں نے ... یونانیوں کی سپاہ آرائی کا ڈھنگ جیسا کچھ بوقت لڑائی تھا سیکھا. (۱۸۷۴ ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۲ : ۲۷)۔ [سپاہ + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بہداشت کس اضا(---فت ب ، سک ہ ، ش) امث.
وہ فوج جو ملک کے پسماندہ حصّوں میں جا کر حفظانِ صحت و تعمیر و ترقی کے اصول اور طریقے سکھانے کی مہم انجام دے. شاہنشاہ نے ایک اور فرمان جاری کیا جس کی رُو سے سپاہِ بہداشت (صحت) ... کی تشکیل عمل میں آئی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۸)۔ [سپاہ + ف : بہ (ـ اچھا + داشت ، داشتن ـ رکھنا]۔

---سالار امذ.
رک : سپاہ دار (جامع اللغات). [سپاہ + سالار (رک)]۔

---سالاری امث.
سپاہی کا پیشہ (جامع اللغات). [سپاہ + سالار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کا اُترنا / پڑنا محاورہ.
فوج کا کسی جگہ رہنا (جامع اللغات)۔

---گری (---فت گ) امث.
سپاہی کا کام ، فوجی مہارت ، سپاہی کا پیشہ یا فن. دانائی میں اور کسبِ سپاہ گری میں وہ شجاعت میں ایسا ہے کہ اپنے سے دوسرا اس جہان میں نہیں رکھتا. (۱۷۴۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱۴۹)۔ بیس برس تک تن تنہا لڑتا رہا انجام کو شکست ہوئی جس سے کچھ بھی اس کے سپاہ گری میں فرق نہ آیا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۲۵)۔ یہ بھی اپنے آقا کی طرح سپاہ گری کا دم بھرتے ہیں. (۱۹۴۹ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۳)۔ [سپاہ + ف : گر ، گار ـ کرنے والا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---گری کے چھتیس (تیس) فن ہیں کہاوت.
ہر تدبیر کو کام میں لانا چاہیے ، ہر تدبیر سے کام کرنا چاہیے (جامع اللغات ، نجم الامثال)۔

سپاہنی (کس س ، سک ہ) امث.
خاتون سپاہی ، زنانہ پولیس کی کانسٹبل. تھوڑی دیر سوچنے کے بعد سپاہنی کو آگرے والی سے باتیں سُننے کا ایک مزیدار نُسخہ ہاتھ آ گیا. (۱۹۳۱ ، جزیرے ، ۹۹)۔ [سپاہ + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

سپاہی (کس س) امذ.
۱. فوجی آدمی ، لشکری ، جنگی آدمی ، بہادر ، عسکری.

سنی ہوں سپاہی اتھا یک نگر
اتھیاں عورتاں دو اسے سر بسر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۶))۔

طور کیا پُوچھتے ہو کافر کے
شوخ ہے بانکا ہے سپاہی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۶)۔

که بازو جینے دکھا بامناہی
که او دنیا میں آیا ہے سپاہی

(۱۸۳۰ نورنامہ (ق)، میاں احمد سورتی ، ۲۲). بادشاہ کی طبیعت ، سپاہی اور رعیّت کی رفاہیت اور آسودگی پر مائل تھی . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۶ : ۲۶).

اے دورِ گریۂ خوں ، اب بھی کہیں ہیں پیدا
وہ بزم کے رنگیلے وہ رزم کے سپاہی

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ رعب ، ۳۳۸). ۲. **پولیس کا آدمی ، کانسٹبل ، سنتری، پہرہ دینے والا.** میری کوڑی کوڑی ابھی دھردو نہیں تو تھانے پر جا کر رپٹ لکھا سپاہیوں سے مشکیں بندھوا انگریز کے سامنے کھڑا کر دوں گا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶۵). سپاہی جی تو سپاہی جی تھے انہیں یہ باتیں کس نے بتائی ہوں گی. پھر وردی خراب ہونے کا ڈر الگ تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۸۵). ۳. **سرکاری ہرکارہ ، چپراسی ، پیادہ** (جامع اللغات). [سپاہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَرِنْدَہ (---فت پ ، کس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
ایک پرندے کا نام جو بہت بہادر تصور کیا جاتا ہے ، رنگ اس کا سیاہ اور دم کے سِرے پر دو پر کُھلی ہوئی قینچی کی طرح چرے ہوئے ہوتے ہیں اور چونچ گوشت خور پرندوں کی طرح خمدار ہوتی ہے ، جھانپل ، کال کلیجی ، کالی لاٹ. یہ ایک بے نظیر پرندہ ہے. اس کے بہت سے نام ہیں . کہیں کال کلیجی کہتے ہیں ، کہیں کالی لاٹ ، کہیں چیبو ، کہیں جھانپل ، کہیں اپنی بہادری کے سبب اس نے سپاہی پرندے کا خطاب پایا ہے. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۱۵). [سپاہی + پرندہ (رک)].

---پسَر (---کس پ ، فت س) امذ.
سپاہی کا بیٹا ، فوجی کا فرزند ، پُشتینی سپاہی ، سلحدار.

کسی سپاہی پسر کو نہ دیجو دل قائم
کہ اہلِ فن کا ہے عالم میں مغتنم جِینا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۳).[سپاہی + پسر (رک)].

---پیشَہ (---ی مج ، فت ش) صف.
فوج میں ملازمت کرنے والا ، فوجی. شاہ حاتم پہلے ہی سپاہی پیشہ تھے (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۱۳).[سپاہی + پیشہ (رک)].

---زادَہ (---فت د) امذ.
سپاہی کا بیٹا ، سپاہی کا لڑکا. غریب الوطن سپاہی زادہ ہوں . (۱۸۵۴ ، تاریخِ نثرِ اردو ، ۵۰۲).

سپاہی زادہ ہے از بسکہ احقر
رہا ہے تجربہ کرتا یہ اکثر

(۱۸۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۹).[سپاہی + ف: زادہ ، زادن۔ جننا].

---کا پُوت امذ.
رک : **سپاہی زادہ** (فرہنگِ آصفیہ).

---کے پُوت بارَہ بَرَس کے بعد اَپْنا بَدْلَہ لیتے ہیں کہاوت.
اس موقع پر مُستعمل جب کوئی شخص طویل مدّت گزرنے کے بعد بھی دِل میں دشمنی رکھے اور اِنتقام لے (مہذب اللغات).

---گَری (---فت گ) امث.
سپاہی کا پیشہ ، سپاہی ہونا.

جتیاں جو سب اسکے اتھیاں آس پاس
کیاں تھیاں سپاہی گری کا لِباس

(۱۶۴۵ ، قِصّہ بے نظیر ، ۳۸). [سپاہی + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سپاہیانَہ (کس س ، ہ ، فت ن) صف ؛ م ف.
سپاہی کی طرح ، سپاہی کا سا ، سپاہی کی حیثیت یا شان کے موافق، دلیرانہ ، چُستی یا پُھرتی کے ساتھ. مامون کے بعد معتصم تخت نشین ہوا ، وہ اُمّیِ محض اور سپاہیانہ مذاق رکھتا تھا . (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۴۶). مصطفٰے کمال کی شخصیت سپاہیانہ سیاسی و سماجی اور ثقافتی اہمیت کی حامل تھی . (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی، ۲۷). [سپاہی +---انہ ، لاحقۂ تمیز].

سِپائی (کس مج س) امث.
تین پائے کی میز ، اسٹول وغیرہ ، تپائی ، سپاؤ (پلیٹس). [سہ (رک) + پا (رک) + ئی ، لاحقۂ تانیث].

سپایَہ (کس مج س ، فت ی) امذ.
تین رُخ والا ، سہ رُخا. رمضان نے جب مجھ میں ذرا شُدبُد دیکھی تو اس نے بہلی کے سپائے شکر پاروں کے خط لگا کر میرے سپرد کر دیئے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۶۳). [سہ (رک) + پایہ (رک)].

سَپْت (فت س ، سک پ) صف.
۱. سات ، ہفت.

سپت سمند پانی جو مس کر بھریں
قلم رک رک پان پتر کریں

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۷).

جب تھے ہوا جگ میں تمارا نور پر کٹ چو رُخت
تب تھے سپت گھن جوت پا کر جھلکن ہارے ہیں علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۷).

یعنی کہ ہلال بدر ہووے
اس سپت سرگ کوں صدر ہووے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴). ۲. (موسیقی) **سُروں کو مکمل ادا کرنا** (نغمات الہند ، ۴). ۳. **سارا ، سارے** (قدیم اردو کی لغت). [س : सप्त].

---اَدِّھیا (---فت ا ، شد دھ بکس) امث.
(ہندو) موسیقی کے سات ارکان اور اصول جو سُر ادھیا ، راگ ادھیا ، تال ادھیا ، است ادھیا ، نرت ادھیا ، بھاؤ ادھیا اور ارتھ ادھیا پر مشتمل ہیں. موسیقیٔ ہندیہ کے سات ارکان اور اصول ہیں کہ اونھیں اصلاح ہند میں سپت ادھیا کہتے ہیں . (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۱۲). [سپت + ادھیا (رک)].

---پاتال امذ.
سات طبقے جو زمین کے نیچے ہیں اتال ، دتال ، سُتال ، رساتال تلاتال ، سہاتال ، پاتال.

انن کے رفع تیں کچھ نہیں مجے کام
کہ آپی سب چھپے اُس سپت پاتال

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۹۴) [سپت + پاتال (رک)].

---رِشی (---کس ر) امذ.
سبع سیّارہ ، سات سہیلیوں کا جُھمکا عربی میں انھیں سبعۂ سیارہ کہتے ہیں سنسکرت میں سپت رِشی.(۱۸۹۴ ،کامنی ، ۲۳۰).

جس کا مسکن سپت رِشی منڈل
رات بھر میری میہمان رہے

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۹۵). [سپت + رِشی (رک)].

---رِکھ (---کس ر) امذ.
رک : سپت رِشی. سپت رِکھ - ہفت ستارہ نزدیک قُطب شمالی. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۷۸). سپت رِکھیوں میں پچھلے جو تین تارے ہیں ان بیچ میں میرا مندر ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۴۶). [سپت + رِکھ - رِشی (رک) کا بِگاڑ].

---ساگَردان (---فت گ ، سک ر) امذ.
(ہندو) **بھگوان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سات دریاؤں کی صورت سونے سے بنائی جاتی ہے اور ہر دریا میں بالترتیب نمک ، دودھ ، گھی ، گُڑ ، دہی ، شکر اور گنگا کا پانی بھر کے دان کیا جاتا ہے.** چودھویں سبت ساگردان ... ساتوں دریا کی صورت سونے سے بنائی جاتی ہے جس کا وزن تینتیس تولہ چار ماشہ سے کم نہیں ہوتا. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۴). [سپت + ساگر (رک) + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---کَھن (---فت کھ) امذ.
سات آسمان (قدیم اُردو کی لغت). [سپت + س : کھن खं].

سِپَت (کس س ، فت پ) امذ.
ایک بلوچی گیت جس میں حمد اور نعت کے بول ہوتے ہیں. سپت (صفات) میں اللہ رسولؐ کی حمد و نعت ہوتی ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۹). [غالباً صفت (رک) کا مقامی تلفّظ].

سَپَتّاچَد (فت س ، پ ، شد ت ، فت چ) امذ.
سات سات **پتوں والا چھتنار درخت.**

سپتّاچد کے درختوں کی ہوا اب ہے پسند
ان کا انداز پسند ان کی ادا سب ہے پسند

(۱۹۱۳ ، اکسیرِ سخن ، ۴۷). وہ سپتاچد کے درختوں کے قریب آ پہنچا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۳۰۷). [سپت + ا ، لاحقۂ نسبت + چد - س : چھد (छद - ڈھکنا)].

سُپُتّر (ضم س ، پ ، سک ت) امذ.
اچھا یا نیک بیٹا ، فرماں بردار یا تربیت یافتہ بیٹا (پلیٹس). [س : سُو (सु - اچھا) + پُتر (رک)].

سُپُتّری (ضم س ، پ ، سک ت) امث.
اچھی یا نیک بیٹی ، فرماں بردار بیٹی ، بیٹی. چیدہ چیدہ خاندانوں کی سپتریاں موٹروں میں بیٹھ کر آتیں.(۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۳۲). نہرو جی کی سپُتری کو دیکھیے کہ سارے بھارت کا اقتصادی بوجھ اٹھا رکھا ہے. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۱۸ ، اپریل ، ۲). [سپُتر + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَپْتَک (فت س ، سک پ ، فت ت) امذ ؛ امث.
سات سُر ، سرگم (سا ، رے ، گا ، ما ، پا ، دھا ، نی). ان ساتوں سروں کو سپتک کہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۶۸). ہارمونیم کی سپتک صرف تیور اور کومل کے لحاظ سے قائم کی گئی ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۱ : ۲۵). تمھیں اگلے تین سُر بھی بتادوں گا پھر سپتک مکمل ہو جائے گی. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب چہرے ، ۳۶۴). [سپت + ک ، لاحقۂ نِسبت].

سَپْتَمی (فت س ، سک پ ، فت ت) امث.
قمری نصف مہینے کی ساتویں تاریخ ، ساتویں. پہلی تتھ کا نام پروا ہے ... ساتویں کو سپتمی ... پندرھویں کو پورن ماسی کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۵۵۰).[س : سَپتَم सप्तम + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَپْتَہ (فت س ، سک پ ، فت ت) صف.
رک : سپت ، سات. سنسکرت میں «سپتہ» کے معنی ہیں سات. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۴۳). [سپت (رک) کا ایک املا].

سَپٹ (فت س ، پ) صف.
تمام.

عرق سوں غرق کر سپٹ فرش کوں
کہ بھیں ہو لگی موج جا عرش سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۸). [س : سرو सर्व].

سَپَٹّا (فت س ، پ ، شد ٹ) امذ.
سپاٹا (پلیٹس). [سپاٹا (رک) کا بِگاڑ].

سَپْٹَمْبَر (فت س ، سک پ ، فت ٹ ، سک م ، فت ب) امذ؛ سِتمبر.
تقویم انگریزی یا رومی کا نواں مہینہ. مارچ کے مہینے سے شروع تا آخر سپٹمبر تک پانی کا بڑھاؤ رہتا ہے. (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علمِ جغرافیہ ، ۹۴). انگریزی مہینوں نے ہندوستانی اور اِسلامی مہینوں کو ہٹا کر ان کی جگہ لے لی ہے ... مئے کے بجائے مئی. سپٹمبر کی بجائے ستمبر. اکٹوبر کی بجائے اکتوبر مُستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۵). [ستمبر (رک) جو زیادہ مُستعمل ہے].

سِپْٹی (کس س ، سک پ) امث.
(سیف بازی) **دو دھاری سِیدھی تلوار جو انی کے قریب کسی قدر چوڑی ہو ، چوڑے پھل کی سیدھی تلوار ، تیغ** (اپ و ، ۸ : ۵۷). [سِپٹی (رک) کا غلط اِملا].

سَپَر (فت س ، پ) امذ.
ہلکی غِذا جو سونے سے قبل کھائی جاتی ہے نیز شام یا رات کا کھانا ، آخری کھانا ان لوگوں کا جو ڈنر آخر میں نہیں بلکہ بیچ میں کھاتے ہیں. تمام چیزیں وقت پر موجود اور تیّار رکھتی ہے اور ڈنر اور

سپر سب کا سامان اسی خوبی اور درستی سے انجام دیتی ہے. (۱۸۶۹ ، مکاتیبِ سرسید احمد خان ، ۳۲). یہ ... سپر کے وقت ٹھنڈا کھایا جاتا ہے. (۱۹۰۸ ، خوانِ ہندی ، ۱۶۱).

جس وقت کِھلا دے کوئی کھا لیتا ہے کھانا
مطلب ترے عاشق کو ڈنر سے نہ سپر سے

(۱۹۷۳ ، ہزلیات ، ۹۱). [انگ : Supper].

سپَر (۱) (کسر س ، فت پ) امذ (قدیم).
آسمان.

ساتو طبق آسمان زمین
اسپاس جوں قبہ سپر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱).

پڑا جو چاند سے مکھڑے کا عکس بولا یار
سپر کے چاند کا اب مرتبہ دو چند ہوا

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۳۳). [سپہر (رک) کی تخفیف].

سپَر (۲) (کسر س ، فت پ) امث.
۱. ایک ہتھیار جو تلوار کی ضرب سے محفوظ رہنے کے لیے استعمال ہوتا تھا اور عموماً کچھوے کی پیٹھ یا گینڈے کی کھال سے بنایا جاتا تھا ، پھری ، ڈھال.

سو کے تیراں بار ہیں یا نین تیر انداز کے
جا دل کوں پونچے ہے میرے سب پھوڑ سینے کا سپر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۶). پادشاہاں ، تیر ترکش کمان لہوا سپر اپنے سنگھات لے کر ... بھار آئے تو غافل نہ ہونا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۱).

سپر کی تو صورت دیا پھول میں
نشاں بھال کے غنچہ مقبول میں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳).

سپر جگر کی کرے کیوں نہ چاک بھرتی تان
یہ تیغ ساتھ نکلتی ہے لے کے سانِ جمال

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۹).

کب برقِ غم کے صدمے ہر ڈھال پر رکیں ہیں
ایسی ستم کشی کو سینے ہی کی سپر ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۸). ہندستان کے کسی ملک میں ایسی سپر کہیں نہیں بنتی. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۶).

جس دل پہ وہ نگاہ پڑی دل کے پار تھی
یہ نیمچہ ہزار سپر سے نکل گیا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۲).

وہ نفرتوں کی سپر دل پہ رکھ کے آتے ہیں
وہ بدنصیب وہ محروم دردِ انسانی

(۱۹۶۷ ، لہو پکارتا ہے ، ۳۶). **۲. (بانک بنوٹ) کلائی اور کہنی کی ضرب.** سیّد صاحب ... سپر ، گدکا ، کشتی اور پھراکی میں بھی اُستاد تھے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۸۳). **۳. آڑ ، روک.** ابوطالب نے جو قریش کے ظلم و ستم کی سپر تھے مفارقت کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۱). **۴. پناہ ، حفاظت ، محافظ ، مددگار** (ماخوذ: جامع اللغات). [پہلو : شہر ، آوستا : شپار].

--- اَفْگَن (---فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
مدِّ مقابل کے آگے سپر ڈالنے والا ، ہار ماننے والا. جہاں تُم اپنے سلسلۂ اسباب و علل کو چندقدم بڑھا سکتے ہو وہاں بھی بالآخر سپر افگن ہونے سے چارہ نہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶). [سپر + ف : افگن ، افگندن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

--- اَفْگَنْدَگی (---فت ا ، سک ف ، فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
شکست ماننا ، مغلوبیت ، عاجزی ، فرار. قوائے دماغی کی سپر افگندگی اور نفس تحت الشعور سے نفسِ شاعری کی مغلوبیت کا یہ ایک بالکل قطعی اور لازمی نتیجہ ہوتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۹۱). اس میں مقاومت کا بہت کم مادہ ہے اور اکثر اس کی کشمکش کا انجام سپر افگندگی پر ہوتا. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ۱۲۳). [سپر + افگندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَفْگَنْدَہ (---فت ا ، سک ف ، فت گ ، سک ن ، فت د) صف.
مغلوب ، شکست خوردہ ، سپر ڈال دینے والا ، ہارا ہوا. اس سوال کا جواب ہیوم کو تو نفی میں دینا ہی چاہیے تھا لیکن یہاں پہونچ کر ہکسلے بھی سپر افگندہ ہو جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۳۳). [سپر + ف : افگندہ ، افگندن ـ ڈالنا].

--- اَنْداخْتَہ (---فت ا ، سک ن ، خ ، فت ت) صف.
رک : سپر افگندہ.

ہے وصفِ تیغ میں سپر انداختہ زباں
لکنت کے حرف آتے ہیں لب پر دمِ بیاں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۱). سپر انداختہ فوج کی رضامندی حاصل کرنا کچھ بھی مُشکل نہ تھا. (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۳۹). عقلِ مصلحت اندیش تو غلامی کے سامنے سپر انداختہ بھی ہو جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۴۸). [سپر + ف : انداختہ ، انداختن ـ ڈالنا].

--- اَنْداز (---فت ا ، سک ن) صف.
سپر پھینک دینے یا ہار مان لینے والا ، ہتھیار ڈالدینے والا.

لیجیے بیاں سے مُشفق ابھی کُھل جائے گا حال
تیغ زن تم ہو تو میں بھی سپر انداز نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۶). ازابل بڑبڑائی ... وہ یہ ظاہر کرنا چاہتی تھی گویا کیسپر کا مقابلہ کر رہی ہے. سپر انداز نہیں ہوئی. (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ) ، ۵۸۹). وہ حالات کی نامساعدت کے سامنے سپر انداز نہیں ہوئے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۸۶). [سپر + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

--- اَنْدازی (---فت ا ، سک ن) امث.
شکست ، مغلوبیت ، سپر ڈال دینا ، ہار. میرے ان دونوں رفیقوں نے میری «سپراندازی» کے باوجود کوئی فیصلہ نہ کیا. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۲۶۱). یہ اس ڈویژن کی تیسری سپر اندازی تھی. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۸۳). [سپر + انداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بادشاہ / پادشاہ (ـــ سک د) امذ.
(نجوم) **ستاروں کا ایک جھرمٹ. قطعۂ مجمر سے گزر شاخ مشرق** کا نیش عقرب کے نیچے اور قوس کے اوپر اور سپر پادشاہ اور بانے العقاب اور السنھم اور شعلب تک ہے. (۱۸۳۹ ، اعمالِ کرہ ، ۶۹). [سپر + بادشاہ / پادشاہ (رک)].

ـــ باندھنا محاورہ.
پشت پر ڈھال لگانا.

برش ان آنسوؤں کی موج میں ہے آبِ خنجر کی
زرہ پہنے ہے مچھلی اور کچھوا ہے سپر باندھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۶).

ـــ بَدوش (ـــ فت ب ، و مج) صف.
ڈھال کو کاندھوں پر اٹھانے والا ، سپر لیے ہوئے.

وہ خوف ہے کہ جرأتِ دل ہے سپر بدوش
تیروں کا رشتہ جیسے کمانوں سے کٹ گیا

(۱۹۷۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۷۶). [سپر + بہ (حرفِ جار) + دوش (رک)].

ـــ بَردار (ـــ فت ب ، سک ر) صف.
کسی دوسرے کی سپر اٹھا کر چلنے والا. اس نے ایک صقلبی کی طرف اشارہ کیا جو منصور کا سپر بردار تھا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۸۵۶). [سپر + ف: بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

ـــ بَنانا محاورہ.
کسی امر ، شے یا شخص کو اپنے بچاؤ کے لیے استعمال کرنا کسی کی آڑ لینا.

خطِ نصف النہار ہو محسوس
گر فلک کو عدو بنائے سپر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۳). اقبال کے کلام کو سپر بنانا پرلے درجے کی بد دیانتی ہے. (۱۹۴۹ ، اِک محشرِ خیال ، ۱۳).

ـــ بِنڈا (ـــ کس ب ، سک ن) امذ.
ایک گول گرہ جو آم کی بعض شاخوں میں پڑ جاتی ہے اور اس کے بعد جو نئے نکلتے ہیں وہ آم کے پتوں سے مختلف ہوتے ہیں ، بانا. بانا جو آم کے درخت پر ہوتا ہے جسکو سپربنڈا بھی کہتے ہیں جلا کر دھواں دیوے. (۱۹۲۶ ، دافع سمیات ، ۴۶).[سپر + بنڈا (رک)].

ـــ بَننا محاورہ.
سپر بنانا (رک) کا لازم، **کسی کی حفاظت کے لیے آڑ یا روک بننا، حفاظت کرنا.** ہر حملے کے خلاف سپر بن کر میں نے اس نوزائیدہ ادب کو پروان چڑھایا. (۱۹۴۹ ، اِک محشرِ خیال ، ۶۸).

ـــ پَر لینا محاورہ ؛ ف مر.
وار کو ڈھال پر روکنا.

سو یوں بدل اک وار آ کر کیا
سو او وار شہ نے سپر پر لیا

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۹).

ـــ پھینک دینا / پھینکنا محاورہ ؛ ف مر.
مغلوب ہو کر ہتھیار ڈالنا ، عاجز ہونا ، ہار مان لینا.

لا سکے تیغ نگہ کے تری کیا تاب حباب
پھینک دے اپنی سپر دم میں سرِ آب حباب

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۹).

ـــ چہ (ـــ فت چ) امذ.
(حیاتیات) **تہ ، پرت وغیرہ (پودوں ، کیڑے مکوڑوں اور پرندوں میں).** بیج پتّے کی ایک سطح (جس کو اِن دانوں میں سپرچہ کہتے ہیں). (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۹). جنین ... حسبِذیل حصّوں پر مشتمل ہوتا ہے (۱) ایک بڑا سپر نما تُخم برگ جس کو سپرچہ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادیٔ نباتیات ، سید معین الدین ، ۱۵).[سپر + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ چیرنا محاورہ.
مدِمقابل نہ ہونے کی بنا پر جنگجوئی یا سلحشوری سے باز رہنا (مہذب اللغات).

ـــ دار صف.
ڈھال رکھنے والا ، محافظ وغیرہ (اسٹین گاس). [سپر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ داری امث.
حفاظت ، بچاؤ ، ڈھال سے روکنا ، دفاع.

پھینکتا ہوں آسماں پر تیرِ آہ
کہدو خورشید آب سپر داری کرے

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۸۵).

سیکڑوں دل چاہیے اون کی سپر داری کے تئیں
برسے ہیں اوس کی گلی میں ہر قدم شمشیر و تیر

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۰۴).

جبریل و سرافیل سپر داری کو آئے
اقبال و حشم غاشیہ برداری کو آئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۸).

کوئی دیکھے تو سہی اُسکی سپر داری کو
روک لیتی ہے جو تیغِ غضب باری کو

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۳). [سپر + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ داغ امذ.
دال ، چاول یا بھاجی وغیرہ میں گھی یا تیل کو پیاز وغیرہ کے ساتھ کڑکڑا کر ڈالا جانے والا روغن ، بگھار. روغنِ جوش اس کو سپر داغ بھی کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [سپر+ داغ (رک)].

ـــ دوز (ـــ و مج) صف (قدیم).
(مجازاً) **ڈھال کو چھید ڈالنے والا (تلوار ، تیر وغیرہ).**

سناں تھے سپر دوز جوشن گزار
لئے سینے اوپر انو استوار

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۵۰). [سپر + ف : دوز ، دوختن ـ سینا].

ـــ ڈال دینا/ڈالنا محاورہ.
ہار ماننا ، شکست قبول کر لینا ، مغلوب ہو جانا.
کیونکر نہ سارے اہلِ سخن ڈال دیں سپر
شہرہ مرے کلام کا رُستم کی دھاک ہے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶۶). میں اپنی شکست کا اعتراف کرتی ہوں اور میرا یہ خط لکھنا گویا آپ کے سامنے سپر ڈال دینا ہے. (۱۹۴۳ ، مذاکراتِ نیاز فتحپوری ، ۶۷). میرے لیے ایک ہی چارہ کار تھا کہ ... میں سردار کے سامنے سپر ڈال کر نجات حاصل کر لوں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۱۱).

ـــ روکنا محاورہ.
حفاظت کے خیال سے آڑ کرنا.
روکی سپر حضورِ کرامت ظہور پر
(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

ـــ غم (ـــ فت غ) امذ.
ایک خوشبودار پھول ، ریحان ، نازبو ، تلسی.
کشتۂ تیغِ بُتِ رشکِ دوِ باغ ہوں میں
خاکِ تُربت سے مری نشو سپر غم ہو گا
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۴). پھولوں کے نام بھی کیا رنگین ہوتے ہیں. اور ہونے بھی چاہیں صد برگ ، خیرو ، سپر غم ، تاج خروس وغیرہ. (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۶۵). [مقامی].

ـــ کرنا محاورہ.
کسی چیز کو ڈھال بنانا یا سپر کے طور پر استعمال کرنا.
تیری نگہ کے تیر کی پیشت کوں دل میں رکھ
سُورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۰).
خوف شمشیر کا ہر دل میں گزر کرتا تھا
یہ اسے اور یہ اُسے اپنی سپر کرتا تھا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۹۶)
سپر سینے کو کر لے امتحاں گو محبت میں
سنبھل جا اے دل بے تاب تیغ ناز وہ چمکی
(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سُخن ، ۷۰).

ـــ کُنِندَہ (ـــ ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
تباہ کرنے والا ، برباد کرنے والا. روایت کرتے ہیں کہ جب صاحبقران ... گردوں اساس سپر کُنندۂ عجائبات حکیم قسطاس فلک ارتفاع ... برہمزن. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۴ : ۵). [سپر + ف : کننده ، کردن ـ کرنا].

ـــ مُنْھ پر لینا محاورہ.
ڈھال کو چہرے اور سر کی روک بنانا.
آسماں سے سپرِ مہر کو مُنہ پر لُوں گا
رہ فلک آج ترا آن کے بستر لُوں گا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۶۹).

ـــ نما پتّا (ـــ ضم ن ، فت پ ، شد ت) امذ.
(نباتیات) ڈھال کی شکل کا پتا ، اس قسم کے پتوں کو کہتے ہیں جن کی ڈنڈی ورقے کی زیریں سطح پر وسط میں ورقے کی سطح سے علی القوائم جڑی ہوئی ہوتی ہے (مبادیٔ نباتیات ، ۱۰۳). [سپر + ف : نما ، نمودن ـ ظاہر ہونا + پتّا (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
ڈھال بننا ، آڑ ہونا ، سامنے آنا. اور کہا اے ابرام تُو مت ڈر کہ میں تیرے لیے سپر ہوں اور تیرا بہت بڑا اجر ہوں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۴۵).
امن دیتے تھے تو ہو جاتے تھے آپ اُس کی سپر
نہ کہ کہہ دیتے تھے اور دل میں دغا رکھتے تھے
(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۷). ہر دفعہ ہماری ایتاق سپر ہو جاتا تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۷).

سُپَر (ضم س ، فت پ) صف ؛ امذ.
بڑا ، اعلیٰ ، معیاری ، عمدہ (چیز ، آدمی وغیرہ).
کِتنا رقبہ تھا جو اب رہ گیا ثاقی جتنا
ہائے کیا گُزری ہے صابن پہ سُپر ہونے تک
(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۲۶). [انگ : Super].

ـــ اِسٹار (ـــ کس ا ، سک س) صف ؛ امذ.
اعلیٰ درجے کا فنکار یا کھلاڑی. دنیائے انشائیہ نگاری کے سُپر اِسٹارز اپنا نقطہ ہائے نظر بڑی صراحت کے ساتھ پیش کر چکے ہیں (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۱۲) [انگ : Super Star].

ـــ اِیگو (ـــ کس ا ، ی مغ ، و مج) امذ.
ارفع و اعلیٰ خودی ، انائے برتر. شاعر کو ایگو اور سُپر ایگو سے بھاگ کر اِڈ کی طرف بڑھنا چاہیئے. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۳۵). [انگ : Super Ego].

ـــ پاوَر (ـــ فت و) امذ.
عظیم طاقت ؛ دُنیا کی سب سے بڑی اور ترقی یافتہ قومیں (روس ، امریکہ ، فرانس اور چین و برطانیہ وغیرہ). سُپر پاوَر اس مسئلہ کو بھارت کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کا نام دیکر اپنا ویٹو استعمال کرنے پر اپنے ضمیر کو کِس طرح آمادہ کر سکتی ہے؟. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۸۹). [انگ : Super Power].

ـــ چارْجَر (ـــ سک ر ، فت ج) امذ.
(موٹر اور طیارے میں زیادہ گیس بھرنے کے لیے) زیادہ طاقت کا پمپ. ریس کی موٹرکاروں میں کاربوریٹر اور سلنڈر کے درمیان سلنڈر کو پوری طرح تازہ گیس سے تیز رفتار میں بھرنے کے لیے سُپر چارجر استعمال ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۶). اِنجن جن میں سُپر چارجر لگے ہوئے ہوتے ہیں ان میں سلنڈر پوری گنجائش کے مطابق بھرا جا سکتا ہے. (۱۹۷۵ ، پیٹرول انجن ، ۶۳). [انگ : Super Charger].

ـــ طاقَت (ـــ فت ق) امث.
رک : سپر پاور. اس طرح پاکستان کو ... افغان عوام کے خلاف کابل انتظامیہ اور اس کی سرپرست سُپر طاقت کی ... ہمنوائی پر مجبور کر دیا جائے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷/اگست ، ۲). [سُپر + طاقت (رک)].

---فاسفیٹ (---سک س ، ی مج) امذ.
طاقتور فاسفیٹ (جس میں فاسفورک ایسڈ بہت زیادہ مقدار میں ہو؛ گندھک سے حاصل کردہ نمک. زراعت کے میدان میں ... مثلاً لائل پور میں ہڈیوں سے سپر فاسفیٹ ... کے کارخانے .(۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامانِ حرب ، ۱۲۷). [انگ : Super Phosphate].

---فیشَل (---ی مع ، فت ش) صف.
سطح کا ، سطحی ؛ بیرونی. واٹر لیول کے سُپر فیشل ایریا کو مطلوبہ اونچائی سے ضرب کرو. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجنیرز ، ۲ : ۳۱۷). [انگ : Super Ficial].

---مارکیٹ (---سک ر ، ی مع) امث.
بڑی مارکیٹ جہاں اشیائے ضرورت آسانی سے دستیاب ہوں. برات میں دل کو لبھانے والے عناصر ناپید تھے. نہ کوئی سُپر مارکیٹ ، سکائی سکریپر اور نہ نائٹ کلب. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۰۵). [انگ : Super Market].

---مین (---ی لین) امذ.
فوق البشر (جرمن فلسفی نیٹشے کے فلسفے کے مطابق وہ شخص جو فوق العادۃ قوتیں رکھتا ہو اور اخلاق معیار سے بالاتر ہو) ، غیر معمولی طاقت یا ہنر کا مالک انسان. حکمران فکر جب زندوں کو مُردہ بنا ڈالتی ہے تو خود مُردوں کو اپنے مفید مطلب کے استعمال کرنے سے کیوں چُوکے جب کہ ہٹلر جیسا سُپر مَین بھی ہو. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۳۹). [انگ : Super Man].

---نیچَرل (---ی لین ، فت نیز سک چ ، فت ر) صف.
مافوق الفطرت، وہ جو فطری قوتوں سے بالاتر قوت کا نتیجہ ہو اور عِلت اور معلول کے قانون سے آزاد ہو، جس میں خرقِ عادت یا معجزہ ہو؛ قانونِ قُدرت سے بالاتر. یہ کہ سُپر نیچرل ہو یعنی خارج قانونِ قدرت یعنی اللہ تعالیٰ نے جو قاعدہ اور قانونِ وقوع واقعات اور ظہور حوادث کا مقرر کیا ہے اور عادت اللہ اسی کے مُطابق جاری ہے اس کے برخلاف وقوع میں آوے. (۱۹۰۶ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۳۰). ادب برائے زندگی کے بارے میں علم برداروں کا خیال ہے کہ رُوح اور خدا کی طرح ادب بھی کوئی مافوق الناس سُپر نیچرل شئے ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰/دسمبر ، ۱۱). [انگ : Super Natural].

سِپَرّالا (کسر س ، فت نیز سک پ) صف.
(حیاتیات) ڈھلی والا ، پرت دار ، وہ جس کی ٹانگوں پر سینگ جیسا سخت کھپرا یا پرت ہو. میانِ صدر پشتک جو مثالی حیثیت رکھتی ہے جن کیوٹیکلائی تختیوں سے مل کر بنتی ہے اُن کے نام آگے سے پیچھے تک ترتیب وار پیش سپر ، سپرہ ، سپرالا ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۵). [سپَر (رک) + الا (والا) (رک) کی تخفیف)].

سِپَرتَش (کسر س ، فت پ ، سک ر ، فت ت) امذ.
چھوت ، جس ، لمس ، دو چیزوں کا آپس میں چھو جانا. ہوا کے دو عرض ہیں جو سبد و سپرتس (صوت و لمس) کے نام سے موسوم ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۸). [س : سپرش (स्पर्श) کا بگاڑ].

سِپَرتی بَنْدَھ (کسر س ، فت پ ، سک ر ، کسر نیز ب فت ، سک ن ، فت دھ) امذ.
(قانون) غیر موروثی (جائداد)، ایسی جائداد جس کی تقسیم میں قانونی رکاوٹیں ہوں. اگر مثل سپرتی بندھ کے وراثت میں آئی ہو تو موروثی نہیں ہے. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۲). [پ : سپرتی ۔ ملی جُلی + بندھ ، بندھنا (رک) حاصل مصدر)].

سُپَرتیک (ضم س ، سک پ ، فت ر ، ی مع) امذ.
(ہندو) ہاتھی کا ایک وصفی نام. شمال و مغرب کے درمیان سپرتیک نام فیل جسم دیوتا موجود اور پاسبان زمانہ ہے .(۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۲۳). [س : सुप्रतीक].

سِپرِٹ (کسر س ، سک پ ، کسر ر) امث ؛ ← اِسپرٹ.
۱. طرزِ فکر ، رُوح ، اصل ، جوہر. اگر ہم میں قومی سپرٹ نہیں ہے تو اِسلامی رُوح ضرور ہے. (۱۸۹۵ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۹۲). عربی تخیّلات اور قرآن کی صحیح سپرٹ سے ان کو کوئی سروکار نہیں. (۱۹۳۲ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۳۱). اُن میں نامناسب حالات سے مقابلے کی سپرٹ دُنیا کی تمام اقوام سے زیادہ ہے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۷۹). **۲. (اَ) ایک مائع جسے لمپوں میں جلاتے ہیں اور روغن بنانے میں استعمال کرتے ہیں ، پٹرولیم.** نمک یا سپرٹ مذکور کے اجزا چونکہ بہت باریک ہیں اوسمیں بے تکلف سما جاتے ہیں. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۳۲). سپرٹ وغیرہ کا ہرگز استعمال نہ کیا جائے .(۱۹۷۴، بستہ معلومات مرغبانی ، ۴). **(اا) محلول.** کسی چیز کا سپرٹ ویسے ہی بھرے ہوئے گلاس میں ڈالیں تو وہ اس میں بے تکلف سما جاتا ہے. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۳۲). [انگ Spirit].

---پَمْپ (---فت پ ، سک م) امذ.
وہ پمپ یا لیمپ جس میں تیل کے بجائے اِسپرٹ جلائی جاتی ہے. پہلے بوتل کے نیچے سپرٹ پمپ جلاؤ چند منٹ کے بعد بجائے سپرٹ پمپ کے انگریزی چولھا یعنی اِسٹو رکھو. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۱۰۵). [انگ : Spirit Pump].

---لیوَل (---ی مع ، فت و) امذ.
سطح مستوی دریافت کرنے کا وہ آلہ جس میں الکحل بھری ہوتی ہے. سپرٹ لیول سے اس شیشے کی سطح بالکل ہموار کر لو. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۱۳۱). [انگ : Spirit Level].

سُپُرد (ضم نیز کسر س ، ضم پ ، سک ر) امث.
۱. تحویل ، تفویض ، حوالگی (ترا کیب میں مستعمل). جو امانتیں لوگوں کی تھیں سب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سُپُرد فرمائیں. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۵۱). **۲. (قانون) رکھوالی ، حراست** (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات). [ف : سُپُرد ، سُپردن ۔ سونپنا].

---بَخُدا ہونا محاورہ.
خُدا کے حوالے ہونا ، خدا کی تحویل میں ہونا ، خدا کے اختیار میں ہونا. باطن کے حالات سُپرد بخدا ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۸۷).

---ِ خاک کَرْنا محاورہ.
دفن کرنا ، دفنانا. تھوڑی سی زمین مسجد کی حد سے خارج بیکار پڑی تھی وہاں انہیں سپردِ خاک کیا گیا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید، ۶۹). اسی شب جنازہ ... درگاہِ برکاتیہ میں سپردِ خاک کیا گیا. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۵۲).

---ِ خاک ہونا ف م.
سپردِ خاک کرنا (رک) کا لازم ، دفن ہونا.

اب خاک آپ اسکی عیادت کو جائیں گے
ابتو سپردِ خاک بھی بیمار ہو چکا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵).

---ِ خُدا کَرْنا محاورہ.
خُدا کو سونپنا ، خُدا کی مرضی و منشا پر چھوڑنا ، فارغ کرنا ، چھوڑنا. مُجھ کو سپردِ خدا کرو اور اپنے کام میں مصروف ہو جاؤ. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۰۳).

---دار صف.
جس کے سپرد کیا گیا ہو ، منتقل الیہ ، امانت دار ، محول الیہ (اُردو قانونی ڈکشنری). [سپُرد + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---داری امث.
سونپی یا حوالے کی جانے والی چیز ، امانت داری ، حِفاظت کرنا (عِلمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). [سپُرد + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ قلم کَرْنا محاورہ.
قلمبند کرنا ، لِکھنا ، تحریر کرنا. عبدالعلی برلاس نے ایک علیحدہ رسالہ مُلّا دو پیازہ کے حالات میں سپُرد قلم کیا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۶۳). دو علماءِ ارضیات ... نے ایک مُشترکہ مقالہ سپردِ قلم کیا. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۴).

---ِ قلم ہونا محاورہ.
سپُرد قِلم کرنا (رک) کا لازم ، تحریر ہونا ، لکّھا جانا ، تحریر میں آنا. یہ سطریں بھی ستمبر ہی کے مہینہ میں سپُرد قلم ہو رہی ہیں. (۱۹۵۱ ، اکبر نامہ ، ۵).

--- کَرْنا ف م.
۱. **سونپنا ، تحویل میں دینا ، تفویض کرنا.**

سمدور کیتین سپُرد کیتے بازی وحدت کی برد کیتے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۵). چند روز ودیعت حیات کی سپرد کی. (۱۷۷۵ ، نو طرزِ مرصع ، تحسین ، ۲۹۲). خُدا نے ہندوستان کا ملک سپرد کیا ہے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۳۰۰). اُس نے سلطنت کا تمام کام اُن کے سپُرد کر دیا. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۷). وہ ہمیشہ غُصہ بھری نظروں سے مُجھے دیکھتی تھیں اور کوئی ایسا محنت طلب کام میرے سپُرد کر دیتیں کہ ایسی فضول باتیں فوراً دماغ سے نِکل بھاگیں. (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۱۳۶). ۲. **حراست میں دینا ، حفاظت کی خاطر سونپنا.** اگر کسی مقدمۂ فوجداری میں مال تمھارے سپُرد کیا جاوے تو اوس مال کی بڑی حفاظت کرو. (۱۸۵۹ ، ہدایت نامۂ نمبر داراں ، ۶).

--- کُنِنْدَہ (---ضم ک ، فت نیز کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
سونپنے والا ، مقدمے کے لیے بھیجنے والا افسر (پلیٹس). [سپرد + ف : کننده ، کردن ـ کرنا].

---نامَہ (---فت م) امذ.
(قانون) سپُرد کرنے کی دستاویز ، انتقالِ اختیار یا قبضے کی سند. فرد تعلیقہ و سپرد نامہ جائیداد مقروقہ حسبِ ذیل داخل کرو. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۳۴). [سپُرد + نامہ (رک)].

---واری امث.
سپُرد کرنا ، تحویل میں دینا ، سونپنا ، امانت میں دینا (پلیٹس). [سپُرد + واری ، لاحقۂ کیفیت].

---ہونا ف ل.
۱. **سونپا جانا ، حوالے کیا جانا.** باپ نے کہا «سولانا ، آنکھوں کی ٹھنڈک خاتون جو بیس سال اس گھر کی رونق رہی آج آپ کے سپُرد ہے. (۱۹۲۹ ، وداعِ خاتون ، ۶). ۲. **فِنے ہونا.**

نالے عدم میں چند ہمارے سپُرد تھے
جو واں نہ کھنچ سکے سو وہ یاں آکے دم ہوئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۷). یورپ اور امریکہ کی دوکانوں میں اب نائی کی خدمت عورتوں کے سپُرد ہوتی جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۵۴).

سَپَرْدا (فت س ، پ ، سک ر) امذ.
سازندے ، سنگیت دینے والے ، ساتھ گانے والے ، رقاصہ یا گانے والی لڑکی کے ساتھی جو طبلہ ، سارنگی وغیرہ بجاتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : سپردا ـ سم پردائے + ک سम्पद्राय+क:].

سَپَرْدائی (فت س ، پ ، سک ر) امذ ؛ امث.
سپردا (رک) کی تانیث.

گایک اور نایک اور سپردائی
لگے گانے بسنت رُت آئی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۳). دوسرے ہاتھی پر ... نانکہ اور عباسی جان بیٹھی تھیں تیسرے ہاتھی پر اس کی سپردائی تھی. (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۶). [سپردا + ئی ، لاحقۂ تانیث].

سُپُرْدَگی (ضم نیز کس س ، ضم پ ، سک ر ، فت د) امث.
۱. (اُ) **تحویل ، حوالگی.** یہ سب سامان آپ کی سپردگی میں چھوڑ کر جاؤں گا. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۷۷). ایک پُوری مسل بکس سے نکلی اور خورشید مرزا کی سپردگی میں پہنچ گئی. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۶). (اُا) **سونپنا، تحویل میں دینا ، حوالے کرنا.** ایک چھوٹا سا بچّہ ... میرے دفتر میں سپردگی کے لیے آیا. (۱۸۹۲ ، اصولِ سراغرسانی ، ۳۲).

بھی نہیں کہ ادھر ہی عجیب عالم ہے
تڑپ رہے ہیں وہ خود بھی سپردگی کے لیے

(۱۹۶۹ ، رنگ شفق ، ۲۷). ۲. **حراست ، نظر بندی ، قید.** غلام اُسی کی سپردگی میں رہتے تھے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۹۱).

یہ گویا ہماری سپردگی کی باضابطہ رسم تھی۔ (۱۹۳۲ ، غُبارِ خاطر ، ۵۲)۔ ۳. **والہانہ پن ، بے اِختیاری ، خود کو دوسرے کے حوالے کر دینے کا جذبہ.**

لاکھ دیں لَو زمین کے ناسور
شاعری میں سپردگی ہے ضرور

(۱۹۴۵ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۶)۔ اُن کا کہنا ہے کہ برصغیر کیف و سرور اور سپردگی اور ربودگی کی دُنیا میں رہتا ہے۔ (۱۹۷۷ ، نئی تنقید ، ۲۴۳)۔ [سپرد + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کے ساتھ م ف.
ذوق و شوق کے ساتھ ، دل و جان سے ، والہانہ پن کے ساتھ.
وہ اِخلاص و سپردگی کے ساتھ، دانشورانہ انداز سے وضاحت کر رہے تھے۔ (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۴)۔

--- میں دینا محاورہ.
سونپنا ؛ تحویل میں دینا ، قبضے میں دینا.

ممکن ہے اس سبب سے کوئی بلا نہ آئے
میں اپنے دل کو دے دوں ان کی سپردگی میں

(۱۹۳۸ ، اعجازِ نوح ، ۱۵۳)۔

--- میں لانا/لینا محاورہ.
قبضے میں لینا ؛ حراست میں لینا (جامع اللغات).

سپُردَم بہ تو مایۂ خویش را تُو دانی حساب کم و بیش را
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) **میں نے تو اپنا سارا سرمایہ تمہارے حوالے کر دیا اب تم جانو اور تمہارا کام ، شادی کے موقع پر لڑکی کا باپ لڑکے یا سمدھی سے کہتا ہے.** سوال یہ ہے کہ ہم اس وقت تک زندہ بھی رہ سکیں گے ، جب تک ... وہ صاحبزادی صاحبہ «سپردم بتومایۂ خویش را» بن سکیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۹)۔

سُپرِنڈنٹی (ضم س ، سک پ ، کس مج ر ، فت ڈ ، مغ) امث.
سپرنٹنڈنٹ کی بیوی. اندر سُپرِنڈنی برامدے میں تخت پر بیٹھی ... مطالعہ کر رہی تھیں. (۱۹۶۷ ، عصمت ، کراچی (افسانہ نمبر)، ۳۲). [سُپرِنڈنٹ ـ سپرنٹنڈنٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سِپُردہ (کس نیز ضم س ، فت نیز ضم پ ، سک ر ، فت د) صف
۱. **طے کیا ہوا ، پامال کیا ہوا راستہ.**

مُلکِ عدم کو چل نہیں کُچھ خوف کا مقام
رستہ نیا نہیں ہے یہ راہِ سپردہ ہے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۵۲)۔ ۲. **سونپا ہوا ، حوالے کیا ہوا.** (فرہنگِ عامرہ ؛ جامع اللغات). [سپُرد + ہ ، لاحقۂ صفت].

سپُرز (ضم س ، پ ، سک ر) امث.
تلی ، طحال. سپُرز یعنے تلی سودا کو کھینچ لیتی ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۰)۔ [ف].

سَپَرس (فت س ، پ ، سک ر) امذ.
لمس ، حس وغیرہ. جملہ آٹھ اعراض من کے ہیں سپرس ، سنکھیا

... پرتو ، اپرتو. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳).
[سپرش (رک) کا ایک اِملا].

سَپَرش (فت س ، پ ، سک ر) امذ.
۱. **جماع ، ہمبستری ، صحبت.** یہ شبد سپرش روپ رس گندھ کا جنم مرن مجھ ہی میں ہوا کرتا ہے۔ (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۱۷۹)۔ ۲. **جس ، چھوت ، لمس**. گیارہ اعراض آگ کے ہیں اور ان میں گرم اور سپرش اس کا خاصہ ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۵) ۳. (لسانیات) **وہ آوازیں جن کے ادا کرتے وقت منہ کے مختلف حصے ایک دوسرے سے رگڑ کھائیں یا مس کریں ، لمسی اصوات.** ان اصوات کو سپھوٹ کہتے ہیں ... سنسکرت میں انہیں سپرش (لمسی) اصوات کہتے ہیں. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۵۷)۔ ۴. **بیمار کرنے والی گرمی ؛ دیو ناگری کے پچیس حرف صحیح «جوگ» سے «مم» تک ہیں** (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : स्पर्श].

--- کَرنا ف م.
۱. **چھونا ، مس کرنا.** منتر پڑھ کر دونوں ہاتھ کی ترجنی انگلیوں سے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کا سپرش کرتے ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اُردو ، ۱۲)۔ ۲. **جماع کرنا ، صحبت کرنا** (جامع اللغات).

سِپَرک (کس س ، فت پ ، ر) امث.
۱. (حیاتیات) **چھوٹی سپر ، کھپرا ، قشریوں کا اوپری خول.** پچھلا خول سپرک (Carapace) کہلاتا ہے یہ ... پہلے قطعے کے اِبتدائی حصے کو ڈھکتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۳۱)۔ ۲. **ایک قِسم کی چھوٹی چیچک ، خسرہ** (ماخوذ : اسٹین گاس).
[سِپَر (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

سَپَرک (کس س ، سک نیز فت پ ، فت ر) امث.
ایک زرد رنگ کی گھاس جس سے کپڑے وغیرہ رنگے جاتے ہیں.

کیا آنکھ کاجل جو سوکیاں سون کر
سپرک بال میں جیوں بھولے دوہر

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۵۳)۔ [ف].

سِپَرم (کس مج س ، فت پ ، سک ر) امذ.
نر کا مادۂ تولید ، منی. نرگیمیٹ کو سپرم یا سپرمیٹوزائیڈ کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۳)۔ [انگ : Sperm].

--- وھیل (---ی لین) امث.
وھیل مچھلی جس میں سے یک سفید روغنی مادہ (سپرمی سی ٹی) نکلتا ہے. سپرم وھیل بے باک اور نڈر ہوتا ہے۔ (۱۹۶۴ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۴۱)۔ [انگ : Sperm Whale].

سُپرِنٹنڈنٹ (ضم س ، سک پ ، کس ر ، سک ن ، کس مج ٹ ، سک ن ، کس مج ڈ ، غنہ) امذ.
مہتمم ، نگران کار ، سربراہ کار ، کسی ضلع ، علاقے یا مخصوص حلقے کا منتظم. سُپرنٹنڈنٹ کو سمجھا کر صدر کو ایسی رپورٹ کراؤں کہ جواب دیتے نہ بن پڑے۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۴۷)۔ ان سے کہنا کہ سُپرنٹنڈنٹ صاحب بُلاتے ہیں. (۱۸۹۴ ، بشو ، ۴۷)۔

پولیس سب انسپکٹر نے مقتول کی لاش .. مع رپورٹ سپرنٹنڈنٹ کے پاس طِبّی معائنہ کے لیے روانہ کر دی. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی، ۴۷). سپرنٹنڈنٹ مرکز امتحان یا چھپائی اور تقسیم سے وابستہ عملہ کو ورغلا کر ساتھ ملا لیا جائے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جنوری ، ۱). [انگ : Superintendent].

سُپْرِنْٹَنْڈَنْٹی (ضم س ، سک پ ، کس ر ، سک ن ، کس مع ٹ ، سک ن ، کس مع ڈ ، مغ) امث.
مہتم یا منتظم کا عہدہ یا فرائضِ منصبی. ان کے غرور اور گھمنڈ کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ان کے گھر میں بھی ہر وقت سپرنٹنڈنٹی قائم رہتی ہے. (۱۹۲۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۲۱۵). [سُپرنٹنڈنٹ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُپْرِنْٹَنْڈی (ضم س ، سک پ ، کس مج ر ، سک ن ، کس مج ٹ ، سک ن) امث.
رک : **سپرنٹنڈنٹی.** ان سرکاری فرائض کے ساتھ ہی ریاست دودھی کی سپرنٹنڈی ... کے فرائض بھی متعلق ہوئے. (۱۹۳۴ ، حیات محسن ، ۵). [سپرنٹنڈ ـ سپرنٹنڈنٹ + ی ، لاحقۂ تانیث].

سُپْرِنْڈَنْٹ (ضم س ، سک پ ، کس مج ر ، سک ن ، فت مج ڈ ، غنہ) امذ.
رک : **سپرنٹنڈنٹ ؛ منتظم.** طلباء مدرسہ جات و دبستانہائے کو جس کا یہ ہیچمدان مہتم یعنی سپرنڈنٹ تھا اعزاز بخشا. (۱۸۳۵ ، مرقعِ پیشہ وراں ، ۹). [سپرنٹنڈنٹ (رک) کا مُخفّف].

سِپْرِنْگ (کس س ، سک پ ، کس ر ، غنہ) امذ.
۱. رک : **اِسپرنگ ، کمانی.** جب ایک گھڑی کو چابی دی جائے تو اس کی سپرنگ میں توانائی بھر جاتی ہے. (۱۹۷۰ ، اضافیت کا نظریہ ، ۸۶). ۲. **لچک** (جامع اللغات). [انگ : Spring].

سُپَرْوائِزَر (ضم س ، فت پ ، سک ر ، کس ء ، فت ز) صف مذ.
کسی کام کی نگرانی کرنے والا ، نگراں ، منتظم افسر. سُپروائزر ان اشیا کو وصول کر کے بڑی پابندی سے قصبوں اور شہروں کی دکانوں میں فروخت کر ڈالتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۳۱). [انگ : Supervisor].

سُپَرْوائِزَری (ضم س ، فت پ ، سک ر ، کس ء ، فت ز) امث.
سپروائزر (رک) **کا عہدہ اور اُسکے فرائضِ منصبی.** ہمیشہ فیکٹریوں میں کہیں اکاؤنٹنٹی اور کہیں سُپروائزری کی. (۱۹۸۸ ، شاد عارفی ، انتخابِ غزل ، ۲۵). [سُپروائزر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِپَرَہ (کس س ، سک پ ، فت پ) امث.
(حیاتیات) **سپر نما تہ ، سپر نما فلوس ، ڈھال ہڈّی.** میاں صدر پشتک جو مثالی حیثیت رکھتی ہے، جن کیوٹیکلانی تختیوں سے مل کر بنتی ہے ان کے نام آگے سے پیچھے تک ترتیب وار پیش سپر ، سپرہ ، سپرالا ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۵). [ف : سپر + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سِپَری (۱) (کس س ، فت پ) صف مث.
وہ چیز جو اختتام کو پہنچ جائے ، نبڑی ہوئی شے ، فیصل شدہ ، تمام ، آخر ، گذشتہ (عمر یا مدّت وغیرہ).

زعم میں تیرے یہ ہو گا مری تُرکی ہے تمام
میرے نزدیک ہے تیری ہی بنکیتی سپری

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۵). اگر مُدّت عمر کی سپری ہو! چکی ہے تو بسترِ خواب پر بھی بچ نہیں سکتا. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۳۹۸).

ہر سیہ رُو کو ہوئی موت کی مُدّت سپری
جس طرف سایۂ شمشیر پڑا برق گری

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیّرہ ، ۵ : ۵۰). [ف].

سِپَری (۲) (کس س ، فت پ) صف.
سپر کا ، سپر نما ؛ انگور کی ایک قسم کا نام. ہر باغ میں ہر قسم کے انگور سپید و سیاہ ... ارغوانی و سپری و آلودخایہ غلامان سات قسم کے پیدا ہوتے تھے. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، فدا علی طالب ، ۲۰۸). [ف : سپر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کَھٹْمَل (ـــ فت کھ ، سک ٹ ، فت م) امذ.
کھٹملوں کی ایک قسم. کھٹملوں میں سپری کھٹمل ... شفتہ قابل ذکر ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۲). [سپری + کھٹمل (رک)].

سِپْرے (کس مج س ، سک پ) امذ.
عرق پاش یا کسی آلے سے بغرضِ علاج یا کسی اور غرض سے سیّال شے کا چھڑکنا ، چھڑکاؤ (رک : **اسپرے مع تحتی الفاظ**). فصل کو کیڑوں مکوڑوں اور بیماریوں سے بچانے کے لئے دو چار سپرے کرنے سے فصل کی طاقت اور پیداوار بڑھ جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، ۱۲). [انگ : Spray].

ـــ مَشِین (ـــ فت م ، ی مع) امث.
چھڑکاؤ کرنے کی مشین. اور یہ سلوشن کسی سپرے مشین کے ذریعے یا پھر پمپ کے ذریعے جانوروں کے جسم پر چھڑک دیا جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۹۷). [انگ : Spray Machine].

سُپِیرِیَر (ضم س ، کس پ ، ر ، فت ی) صف.
اعلیٰ ، ارفع ، بہتر. اس کی جسمانی ساخت روم میڈوں سے واضح طور پر سُپیریر قسم کی تھی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۶۲). [انگ : Superior].

سُپْرِیم (ضم س ، سک پ ، ی مع) صف.
اعلیٰ ، افضل ، ارفع. عوامی آزاد فوج کی سُپریم کمان کے قیام کی تعریف کی ہے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ جنوری ، ۸). [انگ Supreme

ـــ کَمانْڈَر (ـــ فت ک ، سک ن ، فت ڈ) صف ؛ امذ.
جس کے ہاتھ میں افواج کی اعلیٰ کمان ہو ، سپہ سالارِ اعظم. میں افواج پاکستان کے سُپریم کمانڈر کی حیثیت سے اعلان کرتا ہوں. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۳۰۱). [انگ : Supreme Commander].

ـــ کوْرْٹ (ـــ و مج ، سک ر) امث.
کسی ملک کی سب سے بڑی عدالت ، عدالتِ عالیہ. ہم لوگ کیا

ایسے کہتے ہیں بیسیوں مقدماتِ سُپریم کورٹ اور صدر بورڈ میں گواہی دے چکے ہیں. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۲۱). سُپریم ... کا مرکب سُپریم کورٹ زبان اور ادب میں داخل ہے . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰). اِفتتاحی اجلاس میں سُپریم کورٹ پاکستان کے سابق چیف جسٹس ڈاکٹر ایس اے رحمان نے اپنی تقریر کے آخر میں بڑے سوز و درد سے یہ الفاظ کہے . (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذِ اُردو کی داستان ، ۲۲). [انگ: Supreme Court].

--- کَونسِل (---و لین ، سک ن ، کس س) امث.
مجلسِ اعلیٰ ، ایوانِ بالا . مسئلہ شرقیہ کے متعلق ... معاملات سپریم کونسل کے سامنے پیش ہیں. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱۰). [انگ : Supreme Councel].

--- گَوَرْنْمَنْٹ (---فت گ ، و ، سک ر ، ن ، فت مج م ، سک ن) امث.
سب سے بڑی حکومت ، وفاقی حکومت ، مرکزی حکومت . سپریم گورنمنٹ اپنی ماتحت پروونشل گورنمنٹوں پر اختیارِ کامل رکھتی ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، مارچ ، ۲۳). کانگرس اس مضمون کا رزولیوشن پاس کر کے خدا کی سپریم گورنمنٹ تک پہنچا دے گی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۴۷) [انگ: Supreme Government].

سَپْڑانا (فت س ، سک پ) ف م (قدیم).
۱. **پکڑوانا ، گرفتار کروانا ، پھنسانا ، مُلوّث کرنا.**

ہور بڑے کھلاڑیاں اس کو آس بتا کر
ہو ربھوند بھاند کر پھاندے میں سپڑا لئے

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۳۶). ۲. **ختم کرنا ، بالکل ختم کر ڈالنا ، ضائع کر دینا** (پلیٹس). ۳. **لپیٹنا ، اندر کی طرف چکر دینا (رسّی ، دھاگا وغیرہ).**

پہنچی بات کی بھارتوں کاڑناں
نہ سپڑا کہ آستین میں پاڑناں

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی (ق) ، ۱۲۸). [سپڑنا (رک) کا تعدیہ].

سَپْڑْ پوتا (فت س ، پ ، سک ڑ ، و مج) امذ.
پوتے کا پوتا ، پرپوتے یا پڑپوتے کا بیٹا . عبداللہ ابوالعباس سفاح سپڑپوتے حضرت عباس کے مُستقل خلیفہ ہوگئے.(۱۸۹۸، سرسید ، مقالات ، ۲ : ۱۴۱). [سپڑ ـ سگڑ + پوتا (رک)].

سَپْڑْدا (فت س ، پ ، سک ڑ) امذ.
سازندے ، سپردا (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۱۰). [سپردا (رک) کا بگاڑ].

سَپْڑْدائی (فت س ، پ ، سک ڑ) امذ ؛ امث.
رک : سپردائی. سچ تو یہ ہے کہ اب میں ان موئے سپڑدائیوں کو نوکر بھی نہ رکھوں. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۴ : ۹۹). سپڑدائیوں نے ساز ملائے اسنے گت شروع کی خوب ناچے. (۱۹۰۱ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۲۰۳). [سپردائی (رک) کا ایک اِملا].

سَپَڑْ سَپَڑْ (فت س ، پ ، سک ڑ ، فت س ، پ ، سک ڑ) امث ؛ م ف.
۱. **کُتّے کے کھانے کی آواز ؛ (کنایۃً) بے تمیزی سے کھانا کھانے کی آواز.** جب خون خشک ہو گیا تو سپڑ سپڑ ایک کانٹے دوسری کانٹے کا ہنٹر بیف نگلنے لگی. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۴۴). ۲. **جُوتیاں چٹخاتے ہوئے چلنے کی آواز** کھونسڑا جوتیوں سے سپڑ سپڑ کر کے آگے آئیں . (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۱۹) . بڑی بی میلا سا برقعہ پہنے سپڑ سپڑ کرتی ڈیوڑی میں آپہونچیں . (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۲۱). [حِکایت الصّوت].

---(--- کر کے) کھانا محاورہ.
اس طرح بدتمیزی سے کھانا کہ منھ سے سپڑ سپڑ کی آواز پیدا ہو. مصاحبین کُتّوں کی طرح سپڑ سپڑ کھاتے ہوئے ... چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۹۹).

سَپَڑْنا (سَپَڑْ جانا) (فت س ، فت پ) ف ل.
۱. (أ) **پکڑا جانا ، گرفتار ہونا.**

گر او خیر منیر تاب کا افسوں پڑے
دیو سپڑ رات کا شیشے میں پاوے عذاب

(۱۵۲۸ ، مشتاق (اردو ، کراچی ، ۲۹ ، ۴ : ۳۱)).

دنیاں سوں نکو کھیل کے پر درد منیں
جن داو میں سپڑیا سو ملیا گرد منیں

(۱۶۷۴ ، نصرتی (قدیم اردو ، ۱ : ۵۲۹)). (اا) **پھنسنا ، پھنس جانا** اگر میں اس کام میں گناہ گار اچھتی تو اس دربار لگوں نا آتی ہور بلا میں نا سپڑتی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۱۸۱). اگر کُفّار غالب ہوں اور مسلمان ان میں سپڑ گیا ہے تو اسوقت زبان سے ان کی موافقت کرنا جائز ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۶۶) . ۲. **ختم کرنا ، خرچ کرنا ، اِستعمال کرنا** (جامع اللغات) . ۳. **تمام ہو جانا** (نوراللغات). [س : سم + پتن सम+पतन].

سِپَس (کس س ، فت پ) م ف (قدیم).
اس کے بعد ، بعد ازاں.

دے اول خبر اوس کے محبوب کی
سپس فکر کر اوس کے مطلوب کی

(۱۷۹۶ ، مثنوی گلزار عشق ، ، مولوی محمد باقر (یورپ میں دکھنی مخطوطات ، ۴۶۲)). [پس (رک) کا مزید علیہ].

سَپ سَپ (فت س ، سک پ ، فت س) امث.
کسی چیز کے گرنے کی آواز. گداگری کی کھاٹ اوپر ، کد کد ، بھر بھر ، دھر دھر ، سپ سپ. (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ بنگی خان پوستی (اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۱۱)). [حکایت الصّوت].

سَپِسْت (فت س ، کس پ ، سک س) امذ (شاذ).
ایک نرم اور ہرا چارہ جو چوپایوں کی صحت کے لیے مفید ہوتا ہے (فرہنگ آنندراج ؛ فرہنگ عامرہ). [ف : اسپست کا مُخفّف].

---تَر کس صف (---فت ت) امذ.
ایک ہرا چارہ یا گھاس جو جانوروں کو کھلایا کرتے ہیں ، رطبہ. رطبہ کو فارسی میں سپستہ تر کہتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۵۲) . دائیں جانب ایک پہاڑ ہے جس میں بکثرت میوے اور سپستہ تر اور پہاڑی ترکاریاں ہوتی ہیں. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت (ترجمہ) ، ۲۷).[ف : اسپست کی تخفیف + تر (رک)].

سپستان (فت نیز کس س ، کس پ ، سک س) امذ.
لہسوڑا ، لسلسہ ، دلق (دواؤں میں مستعمل).
سعال سزمن قلقل بھلا ہو دفع کس ڈھب سے
سپستان ہے نہ زدفا ہے نہ اصل السوس شیشہ میں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۳).
جو ہے تیسری قسم ہے اس میں کاہو
اسی میں سپستان بھی ہے یاد رکھئے
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۷).
جان بیمار میں۔ تھوڑی سی جو باقی بھی تھی
ہو گئی نذرِ خیارین و سپستان و گلو
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳۶). [سگ پستان (رک) کا مخفف].

سپش (فت س ، پ) امث.
جُوں جو سر اور کپڑوں میں پڑ جاتی ہے.
سپش نہ مارے اے حاجی تو اپنے حج کی شرائط میں
حرص و ہوا کو قتل اے حاجی باندھ کے میں احرام کیا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸). سپش یعنی جُوں لباسِ مبارک میں نہ پڑتی تھی (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۸). [ف]

سپشٹ (کس مج س ، فت پ ، سک ش) (الف) صف.
صاف ، عیاں.
دھنیہ دھنیہ اس اشور کو جن آج کا دوس ہمیں دکھلالو
کشٹ ہونے سب ... سپشٹ بشٹ نے کھول سنیالو
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۳۳). (ب) م ف. **آسانی سے ، صاف طور پر** (پلیٹس). [س : स्पष्ट].

---روپ (---و مع) م ف.
صاف طور پر ، واضح ، صاف صاف (پلیٹس). [سپشٹ + رُوپ (رک)].

سپلائر (فت س ، سک پ ، کس ء) صف مذ.
تجارتی اجناس مہیا کرنے والا بیوپاری. ۸۷ فیصد رقم خام مال مہیا کرنے والے سپلائروں کو دی گئی. (۱۹۷۱ ، تعلقاتِ عامہ ، ۳۶). [انگ : Supplier].

سپلائی (فت س ، سک پ) امث.
بہم رسانی ، کسی چیز کی رسد ، فراہمی ، ترسیل. ڈمانڈ (مانگ) سپلائی (رسد) کے مقابلے میں گویا کہ نہیں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۳).
اللہ اللہ حُسن کی سپلائیاں
عشق بھی لینے لگا اُبکائیاں
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۰۳). امرود کے باغ نصب کرنے کی بجائے کھیر کا جنگل لگایا اور قریب کے کتھے کی فیکٹری سے سپلائی کا معاہدہ کیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۴۳). [انگ : Supply].

---کرنا ف م.
پہنچانا ، سامان وغیرہ ایک جگہ سے دُوسری جگہ لے جانا. اگر الیکٹران کو اس نکلیئس سے مکمل طور پر خارج کرنا ہو تو انرجی ... سپلائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۴۳).

---لائن (---کس ء) امث.
رسد کا راستہ ، ترسیل کا ذریعہ. جہاں ... دہشت گردوں کی سپلائی لائن بحال ہو وہاں قوم کے ہر فرد و بشر کو ۲۴ گھنٹے ... تیار رہنا چاہیے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱/ اگست III'). [Supply Line].

---ہونا ف م.
سپلائی کرنا (رک) کا لازم ، مہیا ہونا. جب تک ڈمانڈ نہ ہو سپلائی نہیں ہو سکتی. (۱۸۹۸ ، معارف ، جولائی ، ۱).

سپلٹ گندُم (کس مج س ، سک پ ، کس ل ، فت گ ، سک ن ، ضم د) امذ.
ایک قسم کے گیہوں جن کا آٹا نہایت باریک اور عُمدہ ہوتا ہے ، جرمن گیہوں. سپلٹ گندم۔ اس میں سرمائی و بہاری ہر دو اقسام ہو سکتی ہیں کوئی قسم کسار دار ہوتی ہے کوئی بغیر کسار کے. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۳۱). [انگ : Split + گندم (رک)].

سپلکی (کس س ، فت نیز سک پ ، فت نیز سک ل) امث (قدیم).
چھپکلی.
سپلکی اک ایسے منے ناگہاں
اٹھی بول یوں نرسو اپنے وہاں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۹). [چھپکلی (رک) کا بگاڑ].

سپل وے (کس س ، پ) امذ.
بند کا ایک لازمی حصّہ جس کے ذریعہ فالتو پانی بند کے اُوپر سے اندر سے یا دونوں کناروں سے بہہ جاتا ہے. منصوبہ ایک پُشتے دو معاون بندوں دو سپل ویز ... پر مُشتمل ہے. (۱۹۶۸ ، برقیات ، ۶ ، ۱۲ : ۳۳). بند سے دریامیں سیلاب روکا جا سکتا ہے ، سپل وے بند کا لازمی حصّہ ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۱۴). [انگ : Spillway].

سُپلی (ضم س ، سک پ) امث.
چھوٹا سوپ جس میں غلّہ پھٹکا جاتا ہے (نوراللغات). [پ : سُپ ڈ ء ا ؛ س : شورپ + ل शूर्प + ल + इका].

سپلیمنٹ (فت س ، سک پ ، ی مع ، فت م ، سک ن) امذ.
اضافہ ، وہ چیز جو کمی پوری کرنے کے لیے بڑھائی جائے ، ضمیمہ ، اضافہ کردہ ، تحتی ، ذیلی ، زائد از معمول. پاکستان کے بعض جیّد اور معتبر اخبارات کو علامہ اقبال پر سال میں ایک بار بھی دو چار صفحے کا سپلیمنٹ شائع کرنے کی توفیق نہیں ہوتی. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر دسمبر ، ۱۳۲). [انگ : Supplement].

سپلیمنٹری (فت س سک پ ، ی مع ، فت م سک ن ، فت ٹ) صف.
ضمنی ، اضافی ، معمول کے علاوہ. اس وقت سپلیمنٹری امتحان کا طریقہ رائج نہیں تھا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۸۶). [انگ : Supplementary].

سپیشلسٹ (کس مج س ، ی مج ، فت ش ، کس ل ، سک س) صف مذ.
رک : اسپیشلسٹ ، کسی فن یا شعبۂ علم میں اختصاص رکھنے والا ، ماہر. اس کا اہتمام ایک سپیشلسٹ بعوض بے دادیاں کے سپرد کیا گیا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۸۲).

ایک موضوع یا انسانی زندگی کے کسی ایک پہلو کا سپیشلسٹ نہیں ہے.(۱۹۶۸ ، ماں جی (دیباچہ) ، ۱۰) [انگ : Specialist].

سُپَن (ضم نیز فت س ، فت نیز سک پ) امث ؛ امذ.
۱. نیند.

جا گرت ہور سپن یو دونوں چھوڑ
بحریا اختیار کر سکھ سپن

(۱۷۰۰ ، بحری ، ک ، ۱۷۲). **۲. سوتے میں جو کچھ نظر آئے ، خواب ، رویا.**

یوں لے ندرا سُک سپن کا جاکا ہو کر بیٹھے
راہِ طریقت مارک ان کی مستعید ہو کر اوٹھے

(۱۵۹۱ ، جانم (شاہ برہان)، وصیت الہادی (ق) ، ۱۳).

جب سُپن دیکھوں توں آتا میرے خواب
رات دن نہ سوں گماتا میرے خواب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۲).

ارے معشوق عاشق کے سپن میں
لگا دی عشق کی آتش بدن میں

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، امین ، ۲۹). سپن میں جانوروں کو بھی من ہی من میں سنساری پدارتھوں کی پھرنا ہوتی رہتی ہے. (۱۹۲۰ ؟ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۳۵۸).

کِتنے زمانے کِتنے سپن توڑ گئے اپنے دربن

(۱۹۷۴ ، مجید امجد ، مرے خدا مرے دل ، ۳۵). **۳. وہ بشارت جو خواب میں دی جائے.**

مایا نے بسد ہو دیوکی کو جا سپن دیا کہ میں نے
تمھارا پتر گرب سے لیجاے روہنی کو دیا ہے

(۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳). [پ : سُپن ، س : سُوَپن [redacted]].

سَپْنا (ضم نیز فت س ، سک پ) امذ.
۱.(ا) خواب ، رویا.

کرے گرب ہاتی جو اپنے منے
مرے سنگہ کوں دیکھ سپنے منے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۶).

خواب میں دیکھ تری زلف کوں لہرایا ہے
آبرو کوں مگر اس رات کے سپنے میں ڈسا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۲). کل کی رات سپنے میں دیکھا کہ کوئی مانس کہتا ہے کہ شتابی اُٹھ. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۱).

دن ہے ایک بھیانک سپنا
رات اندھیری قبر ہے پیارے

(۱۹۴۹ ، جوئے شیر ، آنند نرائن ملا ، ۲۴۱). سات سال کی ازدواجی زندگی اسے ایک سپنا محسوس ہوتی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۰۷). **(ii). خیال ، تصور.** رات کے خواب ، نظر کے فریب (اوہام) بیداری کے سپنے (خیالی پلاؤ) ... ہمارے تجربے میں ہر چیز صرف خارج سے نہیں آتی. (۱۹۵۶ ، تعارف فلسفۂ جدید ، ۱۳). [سپن + ا ، (زائد)].

ـــ بُنْنا محاورہ.
خواب دیکھنا ، خوابیدہ فضا میں رہنا ، خواہش رکھنا ، آرزو کرنا.

ان کے آنے کی کل سے خبریں سن کے
پھرتی ہے نظر نظر میں سپنے بن کے

(۱۹۷۶ ، جان نثار اختر ، گھر آنگن ، ۲۳).

ـــ ٹُوٹْنا محاورہ.
نیند ختم ہونا ، خواب ٹوٹنا ، خواہش پوری نہ ہونا.

وقت گیا وہ سپنا ٹوٹا کون کہیں سے لائے پھول
کمرے کے سونے گلدانوں میں اب کون سجائے پھول

(۱۹۶۹ ، سخن ، ۷۷).

ـــ دِکھائی دینا ف ل.
سوتے میں کچھ دکھائی دینا ، خواب نظر آنا. سب نے کہا کہ رانا کو ... پراگندہ دلی سے یہ سپنا دکھائی دیا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶۸).

ـــ دیکْھنا ف م.
خواب دیکھنا ، سوتے میں کچھ دیکھنا.

میں اسی رات کو دیکھا جو سپنا
دیکھا گھردار اور فرزند اپنا

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۱ : ۵۷۲)).

دیکھا ہے میں زندگی کا جب سے سپنا
جلنا ہی سدا ہے مجھ کو نت ہے کھپنا

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۰۳). اپنے جی میں متعجب ہو کر کہنے لگا الٰہی میں نے یہ کیا سپنا دیکھا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۶۵). تم اسی طرح بیٹھے بیٹھے سپنے دیکھتے رہوگے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۶۸). اپنی مصیبتوں کے ٹلنے کے میٹھے میٹھے سپنے دیکھتا وہ شہر پہنچا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۶۰).

سَپْنات (فت س ، سک پ) امذ (قدیم).
رک : سپنا.

کر نکو توں کسی سیں انوٹھی بات
کہیں گے لوگ ہوا ہے تجہ سپنات

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۲). [سپنا (رک) کا قدیم املا].

سُپْناں (ضم س نیز فت س ، سک پ) امذ.
رک : سپنا. جس روز اس بادشاہ زادے کوں سپناں ہوا تھا اسی روز اس بادشاہ زادی کوں سپناں ہوا تھا. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۸۱). [سپنا (رک) کا ایک املا].

سِپَنْچ (کس س ، فت پ ، غنہ) امث.
سہ اور پنج سے مرکب، مانگی ہوئی چیز، عارضی، رعایتی شے بے بضاعت چیز؛ (کنایۃً) دنیا.

زرِ اشرفی سے نہ بھر دل کا گنج
کہ دو روزہ ہے یہ سرائے سپنج

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۱۸).

چھوڑ آئے تھے جو خلد معلّٰی کے قصر و گنج
ششدر تھے درمیانِ حدِ خانۂ سپنج

(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلاد معصومین ، ۱۳۵). [ف : سہ ـ تین + ف : پنج (رک)].

سِپَنْجَه (کس س ، فت پ ، سک ن ، فت ج) صف.
رک : سپنج ؛ مراد : دنیا.
ترا وصل ہم کو میسر ہے جاناں بحمداللہ اندر سرائے سپنجه
عیاذاً من اللہ ولی بہیم ہجراں سے دل گاہ بیگاہ رہتا ہے رنجه
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۷۲). [سپنج + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سِپَنْجی (کس پ ، فت پ ، سک ن) صف.
عارضی ، آنی جانی ، ناپائیدار.
دو کر کے دو ہزار کیے اک ہزار کے
خارج کیا سرائے سپنجی سے مار کے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۸ : ۹۷). [سپنج + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سَرائے (---فت س) امث.
۱. **عارضی قیام کا ٹھکانا ، جہانِ گزراں ؛ (مجازاً) دنیا.** سپنج کے معنی عاریت کے ہیں سی جہت سے دنیا کو سپنجی سرائے کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). روح انسانی اس سپنجی سرائے میں بدون امداد الٰہی بڑی ضعیف و ناتواں و بیکس ہے. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۷). ۲. **کھیت کے رکھوالے کی جھونپڑی** (فرہنگ عامرہ). [سپنجی + سرائے (رک)].

سَپِنْد (فت س ، کس پ ، سک ن) امذ.
رک: سپنڈ. مغربی ہند میں سپندوں سے مشورہ کرنا ضروری نہیں ہے. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود ، ۱ : ۵۱). [سپنڈ (رک) کا ایک املا].

سِپَنْد (کس س ، فت پ ، غنه) امذ.
۱. **رائی ، کالی رائی ، کالا دانه جسے نظرِ بد کا اثر دُور کرنے کے لیے بھی جلایا جاتا ہے.**
نہیں برم اس سار کا ہور کیں
نظر نا لگے تیوں سٹو اگ سپند
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۵).
ترے فراق میں دل کوں کیا ہوں بند بند جدا
کیا ہوں خال اپر جی کوں جیوں سپند جدا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱).
کبھو دے بزم میں اپنی مجھے بھی رخصتِ سوز
گیا اثر میں مری جان کیا سپند سے میں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۳).
خدا کی مہر سے تیرے جمال پر او بت
سیاہ دانه ہے تل حاجت سپند نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۳). اور تخم جو اس پر ڈالا جاتا تھا وہ سپند کا حکم رکھتا تھا. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، حالی ، ۱۲۲). اس کپڑے کو سپند چشم بد بنایا تمہاری سمجھ میں اتنا بھی نہ آیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۲). ۲. **ایک قسم کا موم جو دریا سے حاصل ہوتا ہے اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے ، عنبر.** یہ امر ثابت ہے کہ یہ ایک قسم کا موم ہوتا ہے ... جس کو سپند کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۲۱). ۳. **(تصوف) اس سے تجلی ذات مراد ہے جس کا رنگ تاریک ہے جسکو ماہیۃ الحقایق بھی کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۳۰).
[ف : سپند ؛ آوستا : شپنت].

---آسا م ف.
سپند کی طرح ، مضطربانه ، بے قراری کے ساتھ.
آہ یہ کس شعلہ رو سے طبع اب مایوس ہے
جو سپند آسا جگر اس آگ کا مانوس ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷۶). افراسیاب سپند آسا بستر آتشِ غم پر جلا کیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۳۱).
سراپا نالۂ بیدار سوزِ زندگی ہو جا
سپند آسا گرہ میں باندھ رکھی ہے صدا تو نے
(۱۹۵۶ ، فکر سخن ، ۱۸). [سپند + آسا (رک)].

---ساں م ف.
سپند آسا (رک).
جو دل جلوں کی گئی تابہ آسماں فریاد
کریں گے نجم چٹک کر سپند ساں فریاد
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۷). [سپند + ساں (رک)].

---سوز (---و مج) صف ؛ امذ.
سپند جلانے والا ، رائی جلا کر دھونی دینے والا آدمی. گھوڑوں کی تربیت کے لیے جن نوکروں کی ضرورت ہوتی تھی اون کی تفصیل یہ ہے ، داروغه ... فراش ، سپند سوز ، خاک روب. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۱۳). [سپند + ف : سوز ، سوختن ـ جلنا].

---وار م ف.
سپند کی طرح ، سپند آسا (رک).
جب اون کے شعلۂ رخ پر نگاہ کرتے ہیں
سپندوار تل آنکھوں کے آہ کرتے ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۸). [سپند + وار (رک)].

سِپَنْدان (کس س ، فت پ ، غنه) امذ.
رک : سِپند. حرف۔ اس کو حب الرشاد اور سپندان کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۱). بعض نے سپندان کے ساتھ سفید کی قید بھی لگائی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویه ، ۳ : ۲۵۶). [سپند (رک) کا ایک اِملا].

سِپَنْدی (کس س ، فت پ ، سک ن) امث.
چشم بد کا اثر زائل کرنے والی رائی (پلیٹس). [سپند + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَپِنْڈ (فت س ، کس پ ، سک ن) امذ.
(ہندو) **گزری ہوئی چھ نسلوں اور آنے والی چھ نسلوں کے لوگ، کسی مشترک بزرگ کی اولاد ، نسل ، ایک ہی خاندان کا ، خاندان کے لوگ.** سپنڈ کا تعلق باپ کے رشتہ سے سات پشت کے اور ماں کے رشتہ سے پانچ پشت کے بعد ختم ہو جاتا ہے. (۱۸۹۹ ، اصول دھرم شاستر ، ۱۲). [س : سپنڈ ؛ सपिण्ड].

سَپِنْڈا (فت س ، کس پ ، سک ن) امذ.
رک : سپنڈ (فیروزاللغات). [سپنڈ (رک) کا ایک املا].

سپَنگی (کس س ، فت پ ، غنہ) امذ.
بھکشو ، جوگی. وہ نیپال کی طرف چلا گیا اور بودھ مذہب میں شامل ہو کر سپنگی بن گیا. (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۱۰۶). [مقامی].

سُپنو (ضم س ، سک پ) امذ (قدیم).
خواب ، رویا.

چار اوستا کے ہے اوت پت بولتا
جا کرت اور سپنو سکھوت بولتا

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۲۷). [سپنا (رک) کا ایک املا].

سَپنے (فت س ، سک پ) امذ ؛ ج.
سپنا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

یہ بادل ہیں کہ ساون کے سپنے
ہوا جن کو اڑا کر لا رہی ہے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۹۴).

---دِکھانا محاورہ.
خواہش یا آرزو پیدا کرنا.

مجھے پریم کے سپنے دکھا ہی گئے
مجھے پریت کے دکھ سے رُلا ہی گئے

(۱۹۴۶ ، طیور آوارہ ، ۱۷۰).

---دیکھنا محاورہ.
خواب دیکھنا ، خواہش کرنا ، آرزو کرنا ، خیالی پلاؤ پکانا. شاید ان کی بیویاں داشتاؤں کی موت کے سپنے دیکھا کرتی ہوں گی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۵۴).

سکھ کے سپنے دیکھتے جاگے
جگ جگ کے دکھیارے سائیں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۳۰).

---کی سی مایا جس کو اَپنی بَتلاوے کہاوت.
دولت خواب کی طرح ایک بے حقیقت چیز ہے جسے انسان اپنی کہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مَنے م ف (قدیم).
خواب میں (قدیم اُردو کی لغت).

---میں آنا محاورہ.
نیند کے عالم میں نظر آنا ، خواب میں آنا ، خواب میں دکھائی دینا.

ہیں انہیں میں جن کے سپنے میں نہیں آیا سماں
جب سے آنکھ ان کی کھلی دیکھا ہے گھر میں اپنے کال

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۰۵).
سکھی سیاں مورے کو یاد کیو سپنے میں آ کر درس دیو مورے ماتا پتا کچھ غم نہ کرو سکھی کا ہے بچھاڑا کہاوت ہے (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۶۵).

---میں دیکھنا محاورہ.
خواب میں دیکھنا ، نیند کے عالم میں ملنا یا حاصل ہونا ؛ کسی چیز کی آرزو کرنا ، خواہش کرنا.

خوشیاں میزبانیاں کرتے سو کاج
نہ سپنے میں دیکھا کدھیں رام راج

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۵).

---میں راجا / راجَہ ، بھئے / ہے ، دِن کو وہی اَحوال کہاوت.
رہیں جھونپڑوں میں خواب دیکھیں محلوں کا ، غربت میں بھی اعلیٰ خیالات ہیں. ضرور تم نے کوئی خواب پریشان دیکھا ہے سپنے میں راجہ بھئے دن کو وہی احوال. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۷۵).

سُپُوت (ضم نیز فت س ، ضم پ) امذ.
نیک بیٹا ، لائق اور سعادتمند فرزند.

تجے دیکھتے پیار آتا ہے بہوت
یو ہنگام پر پیچ ڈالی سپوت

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۹)).

روایت سنوں انس مالک کے پوت
نبیؐ جیو کی خدمت میں تھا وہ سپوت

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۵). لکھمی داس اس کا بیٹا سپوت تھا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۲).

سپوتوں کو اپنے اگر بیاہ دیجے
تو بہوؤں کا بوجھ اپنی گردن پہ لیجے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۷۶). یہاں قوم کے دو سپوت مدفون ہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۴). راجہ کے چھ بچے تھے چار بیٹے دو بیٹیاں ، بڑے بیدار مغز ، ذی عقل ، تنومند سپوت راج کنور. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹). [س : سُ - اچھا + پُوت (رک)].

سَپُوتائی (فت س ، و مع) امث.
قابل یا فرمانبردار بیٹا ہونا (ماخوذ : پلیٹس). [سپوت + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

سَپُوتوں (فت س ، و مع ، و مج) امذ ؛ ج.
سپوت (رک) کی جمع یا مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

دِکھائے ہاتھ ایسے راجپوتوں کے سپوتوں نے
صدائے الاماں کا شور اٹھا دشمن کے لشکر سے

(۱۹۱۵ ، مطلع انوار ، ۷۹). آج کل ملک کو آپ جیسے سپوتوں کی ضرورت ہے. (۱۹۸۷ ، کرنیں ، ۳۵).

---کے کُپُوت اَور کُپُوتوں کے سَپُوت کہاوت.
اچھوں کی بری اولاد ہوتی ہے اور بُروں کی اچھی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

سَپُوتی (فت س ، و مع) امث.
۱. لائق اور سعادت مند اولاد والی. صد رحمت اس سپوتی ماں پر کیسے بیٹے جنے ہیں کہ واہ رے واہ. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۰۵). **۲. سات بیٹوں والی** (فرہنگ آصفیہ). [سپُوت + ی ، لاحقۂ تانیث].

---رووے ٹوکوں کوپُوتی رووے پوتوں (پتروں) کو کہاوت.
اولاد والی روٹی کے ٹکڑوں کو روتی ہے ، بے اولادی اولاد کے

لیے تڑپتی ہے دنیا میں کوئی بھی سکھی نہیں ، دُنیا میں کوئی بھی شکایت سے خالی نہیں (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

سپوٹا (فت س ، و مج) امذ
سپوٹا چینائی پھل ہے. یہ درخت گب کے درخت سے بہت مشابہ ہے ، نہایت شیریں ہوتا ہے اور اکثر اس پھل کا مزا چھوارے کا سا ہوتا ہے.(دولتِ ہند ، ۱۱۳). [مقامی].

سپُور (فت س ، و مع) صف.
۱. **پُوری طرح بھرا ہوا ، معمور ، مملو.**
ساگر ہے سپور معرفت کے / بل عین ہے نور معرفت کے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۴). ۲. **کامل ، مکمل.**

نفس توں ، دل توں ، روح توں ، توں نور
توں نرالا ہے سب تے توں نچھ سپور

(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۳۷). [رک : سپورن सपर्ण].

سپورٹ (فت س ، و مج ، سک ر) امث.
تائید ، حمایت ، پرورش. ہمارے ملک میں ایسے نجی شعبے موجود ہیں جو اسے سپورٹ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، یکم اپریل ، ۱۴). [انگ : Support].

سپورٹس (کس مج س ، و مج ، سک ر ، ٹ) امذ.
رک : **اسپورٹس (مع تحتی الفاظ)**. شفیق الرحمٰن ... سپورٹس اور فنون لطیفہ میں دخل رکھتا ہے. (۱۹۴۲ ، کرنیں (دیباچہ) ، ۱۰). [انگ : Sports].

---کار امث.
ایک چھوٹی موٹر جو عام موٹروں سے زیادہ تیز رفتار اور مقابلوں میں استعمال ہوتی ہے. تازہ ترین ماڈلز کی سپورٹس کاروں کے ٹائروں کی چیخیں ہر لمحہ دل دہلاتی ہیں. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۵۷). [انگ : Sports Car].

---مَین (---ی لین) امذ.
کھلاڑی. ہاتھی کا شکار بہت مشکل ہے کیونکہ ہاتھی سپورٹس مین بالکل نہیں ہوتا. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۳۸). [انگ : Sports Man].

سپُوردہُور (فت س ، و مع ، سک ر ، فت د ، و مع) امذ.
ایک قسم کا لباس جو عموماً تبت میں بنایا جاتا ہے. بادشاہ نے پوششوں کے نام بدلدیئے ... سپوردہور کہ تبت میں بنایا جاتا ہے. کپور نور. پائے افزا کا چرن دھرن اور ایسے ہی بہت نام. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۴۶). [مقامی].

سپُورَن (فت س ، و مع ، فت ر). (الف) صف ؛ م ف.
۱. **پُوری طرح بھرا ہوا ، معمور ، بھرپور.**

وہی سب سکت منہ سپورن بھیا
وہی سب انندی انند چھند کیا

(۱۴۳۰ ، شمس العشاق ، ۷۹). ۲. **پُورا ، مکمل.**
سپورن جو راوت ہے چنڈال میں / چکتر گرو تھے سو کوٹال میں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۴).

نجھ انکھی کی نہو کے لگیا سو خیال
جوں نلک بھی ہونے سپورن ہلال

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲). بالا چاند چودا رات کی مسافری سوں سپورن بن جاتا ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)). (ب) امذ. **پُورا چاند ، بدر.**

سورج زرفشاں مشن کا تجھ ورق
منور سپورن ترا زیرِ مشق

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۶). [س : سمپورنڈ सम्पर्ण].

سیپورہ (کس مج س ، و مج ، فت ر) امذ.
جین مذہب کے ماننے والے لوگوں کا ایک گروہ. گروہِ اوّل کہ سپورہ ... نام سے مشہور ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۲). [مقامی].

سپوڑنا (فت س ، و مج ، سک ڑ) ف م.
چٹ کر جانا ، ختم کرنا ، بدتمیزی سے کھانا ، معمول سے زیادہ مقدار لے لے کر جلد جلد کھا جانا. رُخصت ہونے سے پہلے شہد سپوڑ جاتی ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۸۸). انھیں مُربہ سپوڑتے دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ رشک و حسد کے طوفان کو روکنے کے لئے بند باندھ رہی ہوں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۸۸). [مقامی].

سپوک (کس س ، و مج) امذ. ← اِسپوک.
آڑ یا بلی جو پہیے کو اُلٹا گھومنے یا اُلٹنے سے روکتی ہے ، پہیے میں لگی ہوئی تیلی. پہیے زیادہ تر لکڑی کے آرٹیلری وہیل استعمال ہوتے تھے لیکن لکڑی بہت اچھی نہ ہونے پر سپوک سکڑ جاتے تھے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر کاری ، ۱۳۸). [انگ Spoke]

سپولا (فت س ، و مج) امذ ؛ ← سنپولیا.
سانپ کا تازہ نکلا ہوا بچہ ، چھوٹا سانپ. گوپیوں کے گورے گورے مکھڑے پر الکین یوں بکھر رہی تھیں کہ جیسے امرت کے لوبھ سے سپولے اُڑ کر چاند کو جا لگے ہووئیں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۵۶). سپولا وہاں سے نکل گیا اور گو ابھی اس کے دانت نہیں نکلے ہیں لیکن آخر سانپ ہی کا بچّہ ہے. (۱۹۰۳ ، نلاطمِ ایران ، ۵۳).

دو رُخی کتنے سپولے کتنے ناجی ناگ ہیں
کتنے زائر اژدھے ہیں ، کتنے حاجی ناگ ہیں

(۱۹۴۴ ، نبضِ دوراں ، ۲۰۱). [س : سرپ + ---ل + ک सर्प + उल + क.

سپولیا (فت س ، و مج ، کس ل) امذ ؛ ← سپولیہ.
رک : **سپولا.**

کبھو کوئی سپولیا ہے بھرے
کبھی چھت سے ہزار بانے گرے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹).

نہیں دو رنگی کا کُل میں دخل کالوں کا
سپولیا ہے ہر اک بال کوڑیالوں کا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۱۶). عبدالقادر نے عرض کی حضور یہ سانپ کا سپولیا ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۱۰).

بے شُمار ننھے ننھے کیڑے مکوڑے کیچوے سپولیے ... مٹی میں رہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، جدید کاشتکاری ، ۳۶). [سپولا (رک) کا ایک اِملا].

سِپَہ (کسر س ، فت پ) امث.
سپاہ ، فوج. جب سپہ بنگال میں آئی تو ... سعید خان بیمار تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۷). سپہ، سپہدار۔ سپہ سالار. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۳۵). [سِپاہ (رک) کا مُخَفّف].

---آرا صف ؛ امذ.
سردارِ فوج ، سپہ سالارِ لشکر. جب سپہ بنگال میں آئی تو یہاں کا سپہ آرا سعید خان بیمار تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۷). [سپہ + ف : آرا ، آراستن ۔ سجانا].

---پَرْوَرِی (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث (قدیم).
سپہ سالاری ، سپہ آرائی ، لشکر کا سالار ہونا.

قرینہ سپاہی کا پانے میں یک
سپہ پروری کوں زمانے میں یک

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۹۲). [سپہ + ف : پرور ، پروردن ۔ پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَن (---فت پ) امث (قدیم).
سپاہی ہونا ، فوجی ہونا؛ (مجازاً) بہادری ، دلیری.

ہماری سپہ پن کی تو کیا بڑائی
جو اچھتیں ہمیں شہ لک آوے لڑائی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۵۲). [سپہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---دار صف ؛ امذ.
فوج یا کسی رسالے کا سردار یا سالار.

علی سارے ولیاں میں ہے سپہ دار
علی سارے ولیاں میں کا ہے سردار

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷).

سپہ کے سپہ دار چھوٹے بڑے
گواہی یہ جھوٹی ہوئے سب کھڑے

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۸). رانی سبھ دیوی نے سپہ نے سپہ داروں کو بڑے بڑے خلعت عنایت کیے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۶۶).

اس معرکۂ سخت میں تھا زار بھی موجود
اور لشکرِ روسی کا سپہ دار بھی موجود

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمعیل ، ۱۲۹).

کی ہے درخواست سپہدار نے آداب کے بعد
کہ حضور آج کی شب جشن میں شرکت نہ کریں !

(۱۹۷۳ ، برگِ خزاں ، ۱۷۲). [سپہ + ف: دار ، داشتن ۔ رکھنا].

---داری امث.
سپہ دار ہونا ، سپاہی یا سپہ سالار کا کام یا منصب.

عمل کرتے ہیں جیسے مردمِ بدمست پر مل کر
صفِ مژگاں سیں تیری سیکھ کر ظالم سپہ داری

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۲). [سپہ + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سالار امذ.
فوج کا سربراہِ اعلیٰ.

نگہ کی تیغ لے وو ظالم و خونخوار آتا ہے
جگت کے خوبرویاں کا سپہ سالار آتا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۲). پادشاہ نے ... اس کمہار کو بولایا اور اپنی فوج کا سپہ سالار کر کے فرمایا کہ میں اسے بہت بہادر جانتا ہوں ۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۳۱). سلطان علاءالدین نے ... غازی ملک کو دس ہزار سوار کا سپہ سالار بنا کے بھیجا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۵). جنرل رابرٹس سپہ سالار افواجِ انگلستان بڑے مشہور جنرل ہیں.(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ۱ : ۱۱۳). وہاں کے مُقتدر اخبار «الجمہوریہ» نے مجھے کشمیر کی تحریکِ آزادی کا سپہ سالار کہہ کر پکارا.(۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۹۶). [سپہ + سالار (رک)].

---سالاری امث.
سپہ سالار ہونا ، سپاہی یا سپہ سالار کا کام یا منصب. دمشق کا شہزادہ یزید اپنی سپہ سالاری میں مسلمانوں کا پہلا لشکر لے کر بحرِ اخضر میں جہازوں کے بیڑے ڈالتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳۷). [سپہ + سالار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَشی (---فت ک) امث.
لشکر لے کر حملہ یا چڑھائی کرنا ، فوج کشی. کسی کو یہ قوت نہ تھی کہ اُسے دعویٔ مبارزت و سپہ کشی کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳). [سپہ + ف : کش ، کشیدن ۔ کھینچنا].

---گَر (---فت گ) امذ.
وہ شخص جو ایک سپاہی کی حیثیت سے خدمت انجام دیتا ہو ، سپاہیانہ حیثیت کا مالک ، سپاہی پیشہ ؛ فنونِ حرب و ضرب کا ماہر تمام مشہور سپہ گر ... شہسواری کے کرتب دکھایا کرتے تھے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳:۱۷۹).[سپہ + ف:گر، لاحقۂ فاعلی].

---گَرِی (---فت گ) امث.
سپاہی کا کام ، فن یا منصب وغیرہ ، سپاہی یا فوجی ہونا.

سو پُشت سے ہے پیشۂ آبا سپہگری
کچھ شاعری ذریعۂ عزّت نہیں مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳). وہ فنونِ سپہ گری کا ماہر تھا. (۱۹۱۵ ، شبنمستاں کا قطرۂ گوہریں ، ۳۳). سو پُشت سے اُن کے آباء کا پیشہ سپہ گری رہا ہے. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال ، ۱۰۲). [سپہ + گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِپَہْبُد (کسر س ، فت پ ، سک ہ ، فت نیز ضم ب) امذ.
شہنشاہ ؛ جرنیل ، سردار ، سپہ پیشہ ؛ سپہ گر.

سپہبد بیٹھا جا کر برجائے خویش
منگایا او معجن کوں اپنے بہ پیش

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۰). وہ صلابت نہیں ملتی جو سپہبد و سپہگر کی اوّلین صفت ہے. (۱۹۶۹ ، غالب کی شخصیت اور شاعری ، ۱۸). [سپہ + بُد (۲)].

سپہدار (کس س ، فت پ ، سک ہ) صف ؛ امذ.
فوج ؛ کسی رسالے کا سالار یا سردار.
وہی ہے سپہدار لشکر شکن
وہی ہے جگردارِ خیبر شکن
(۱۸۳۳ ، مثنویٔ ناسخ ، ۲۷۰).
سپہدار غانم کو سب سے سوائے
الم تھا کہ زیرِ علم ان کو پائے
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۱۹).
سجیلا سپہدار بانکا سپاہی سُنو تو دعائے ظفر دے رہا ہے
اندھیروں پہ یلغار کرتے ہوئے بربروں کو نویدِ سحر دے رہا ہے
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۳۲). [سپہ دار (رک) کا ایک اِملا].

سپہر (کس مج س ، پ ، سک ہ) امذ.
۱. آسمان ، فلک ، گگن.
سنگِ باراں شیشۂ عشرت پہ کیجو اے سپہر
لیک دے اِتنی تو فُرصت بھر لے میرا بھی ایاغ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۷).
قدرت نہ اس قدر بھی مجھ کو سپہر نے دی
جو شہر کے کنارے ایک جھونپڑا بناؤں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۷۰).
ہم نے کیا جہاں سے گزر کر جہاں مقام
واں وسعتِ سپہر و زمیں پائمال ہے
(۱۸۵۵؟ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۱۴).
اک نور ہے مہر لکھنؤ کا
اختر ہے سپہر لکھنؤ کا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۸۱).
اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے سپہر
نہ دیکھے گی دنیا کبھی روئے مہر
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۲۶). **۲. قِسمت ؛ وقت ؛ دنیا** (پلیٹس).
[ف : سپہر ؛ پہلو : سَپاش].

ـــ بَریں کس صف(ـــ فت ب ، ی مع) امذ.
نواں آسمان ، چرخِ نہم ، بلند آسمان. جس دنیا پر یاما حکمراں تھا ... سپہرِ بریں پر واقع تھی. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۱۲۱). اُسی دور میں میر اور سودا اُردو شاعری کے سپہرِ بریں پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے اور قدرت نے ان کو کام کرنے کا موقع دیا . (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۱۱). [سپہر + بریں (رک)].

ـــ کَبُود کس صف(ـــ فت ک ، ضم ب) امذ.
نیلا آسمان ، نیلگوں آسمان.
نیلے کریگا جسم غریبوں کے زہرِ غم
گردش اگر یہی ہے سپہرِ کبود کی
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۸). [سپہر + کبود (رک)].

سپہَر (کس مج س ، فت مج پ ، سک نیز فت ہ) امث.
تیسرا پہر ، دن ڈھلے ، دن کا تیسرا حصہ ، ظہر ، دوپہر کے بعد (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [سہ پہر (رک) کا ایک اِملا].

سپہَرا (فت س ، فت مج پ ، سک ہ) امذ.
رک : سپیرا (پلیٹس). [سپیرا (رک) کا بگاڑ].

سپہِرا (فت س ، کس مج پ ، سک ہ) امذ.
گلہریا سانپ ، سرسبز گلہری کی طرح خطِ سپید و سیاہ پُشت پر ہوتے ہیں اور آنکھیں کچھ سیاہ کچھ سفید سی تین ہاتھ کا لمبا جسے کاٹتا ہے ایک پہر میں مر جاتا ہے (تریاقِ مسموم ، ۳۶). [مقامی].

سَپَہْری (فت مج س ، پ ، سک نیز فت ہ) امث.
سہ پہر ، سہ پہر کا وقت. سوتی ہوئی بسترِ غم سے سپہری کے وقت اٹھی. (۱۸۰۳ ، نثرِ بے نظیر ، ۸۷). [سپہر + ی ، لاحقۂ تانیث].

سپہناں (فت س ، سک پ ، ہ) امذ ؛ مہ سپہناں (قدیم).
سپنا ، خواب.
جیوں اس انی نیند جو کیکہ ایسے میں یوں سپہناں دیکہ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۴۲). [سپنا (رک) کا ایک اِملا].

سپہیا (کس س ، فت پ ، کس ہ) امذ.
رک : سپاہی. کاریگروں کارکنوں کی غذا کم « سپہیوں » کی زیادہ. (۱۹۷۳ ، چیونٹی نامہ ، ۵۷). [سپہ + یا ، لاحقۂ تصغیر].

سپی (کس س) امث (قدیم).
ایک قِسم کا دریائی کیڑا جس سے موتی نکلتے ہیں ، سیپی.
سپی موتی انجھو روتے رکت ہو لعل نت رہتے
فیروزا ماتمی ہو کر اپس کھن میں چھپایا ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۱۲). [سیپی (رک) کا مُخفّف].

سُپیاری (ضم س ، فت مج پ ، ی مخت) امث.
چھالیا ، سپاری. ہر گول چیز سُپیاری نہیں ہر چپٹی چیز انجیر نہیں. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۲۶۵). پیردیدار کا کونڈا ، بی ترت بھرت کی پڑیا ، بی پنک کی سُپیاری ... یہ سب ٹوٹکے آزمائے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۴۹). نمک سُپیاری اور تمبا کو کی تجارت ایک علیحدہ کمپنی کے سپرد کی گئی. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری ، ۱۳۱). [سُپاری (رک) کا ایک املا].

سپیتی (ضم س ، ی مج) امث.
سپیدی ؛ سفیدی (پلیٹس). [سپیدی (رک) کا بگاڑ].

سپیچ (کس نیز سک س ، ی مع) امث ؛ ہم اسپیچ.
تقریر ، خطبہ ، بیان. لارڈ سالسبری نے اپنی سپیچ گلاسگو میں ان کی نہایت درجہ تعریف کی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۹۲). انہوں نے بڑی سپیچ دی ان کی لیڈی صاحب ہی نے تو انعام بانٹا. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۳) [انگ : Speech].

سپیچہ (کس س ، ی مع ، فت چ) امذ.
اس شے کو کہتے ہیں جو شراب کے یا سرکے کے اُوپر مانند روئی کے بندھ جائے ، ہندی میں پھپھوندی کہتے ہیں (ماخوذ : مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف].

سُپَید (فت س ، ی مع ، نیز ضم س ، ی لین) صف.
۱. **سفید.**

گنبد اس کا سپید جوں موتی
آبِ گوہر بھی صدقے واں ہوتی
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۲۴).

سپید اس میں و لیکن ہو وہ زیرا
مری اس عرض کو کرنا پذیرا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰). پر ان کے سپید و سیاہ اور زرد رنگ ہوتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۹۵). سیدانی ایک سپید چادر اوڑھے گھر سے نکلی. (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۳۵). صبح کے دھندلکے میں جاتے جاتے ایک نظر دیکھا بھی سپید کپڑے ، سپید ڈاڑھی ، گورے چٹے نورانی ... جسم پر لرزہ سا تھا اور پسینہ میں شرابور تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹۴). ۲. **گورا ، چٹا ، صبیح** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. **مراد : لاغر ، کمزور ، خوف یا ضعف کے باعث جس کا رنگ اڑ گیا ہو یا خون خشک ہو گیا ہو.** علالت بڑھتے بڑھتے یہ نوبت پہنچی کہ بدن میں خون نہیں رہا بالکل سپید ہو گیا ہوں. (۱۹۰۲ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۳۰). [پہلو : شپیٹ].

---باف صف.
کاڑھا بُننے والا ، جلاہا.

اے ماہِ خانگی ترے برقعے کو دیکھ کر
تہہ کی سپید باف فلک نے رِدائے صبح

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۷۷). [سپید + ف : باف ، بافتن = بُننا].

---پر دِکھانا محاورہ.
(شکاریات) **مقابلے سے دستبردار ہو جانا ، بھاگ جانا ، بُزدلی دِکھانا.** حقیر جاندار کے مقابلہ میں جو بہت ناسمجھی کے ساتھ حملہ کرتا ہے منھ پھیر دینا یا سپید پر دِکھانا اصالت ، شرافت مردانگی اور غالباً ہمارے مذہب کے بھی خلاف ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۱۴).

---پڑجانا محاورہ.
چہرے کا رنگ اُڑ جانا ، خوف یا غم سے خون خُشک ہو جانا (نوراللغات).

---پَلکا (---فت پ ، سک ل) امذ.
وہ کبوتر جس کا رنگ سپید ہوتا کالا ، دُم اور بازو کُچھ کالے اور کُچھ سفید ہوتے ہیں (نوراللغات). [سپید + پلک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---پوش (---و مج) صف ؛ امذ.
وہ جس نے اُجلے کپڑے پہنے ہوں ، خُوش لِباس ، شریف طبع ، سیدھا سادھا. مکان پر کسی نے تین دفعہ دستک دی حسبِ معمول دروازہ کھولا گیا تو ایک ہندو سپید پوش مگر گھامڑ اور بدتمیز اندر آیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۲). [سپید + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا].

---پوشی (---و مج) امث.
خوش لِباس ، سادگی ؛ (کنایۃً) عزّت و آبرو ، بھرم. اس کے نوکروں ذی رتبہ سے جو وہاں رہتے ہیں سپید پوشی ہے. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۳۲). [سپید + پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پلو (---کس پ ، و مع) امذ.
عورتوں کی ایک مخصوص بیماری ، لیکوریا ، سیلان ، الرحم. حیض بند ہونے کی عِلتیں یہ ہیں ... وضع حمع ہونے یا کثرتِ مباشرت یا سپید پلو وغیرہ ہو جن سے مزاج یا رحم کی قوت کم ہوئے. (۱۸۳۸؟ ، اصولِ فن قبالت ، ۳۲). [سپید + پلو (پیلو (رک) کی تخفیف)].

---کرنا ف م.
اُجلا کرنا ، تانبے کو سنکھیا کی مدد سے چوڑا بنانے کے واسطے چاندی کی رنگت میں لانا (نوراللغات).

---و سِیاہ / سِیَہ (---و مج ، کس س / فت ی) امذ.
نیک بدی ، بھلائی بُرائی ، جملہ اُمور ، تمام اِختیارات.

یاں کے سپید و سیاہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اِتنا ہے
رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جُوں تُوں شام کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶). حضرت عثمان نے ایک شریرالنفس شخص مروان کو سپید و سیاہ کا مالک کر کے معتمدِ خاص بنا دیا. (۱۹۳۱ ، سیدہ کالال ، ۹۲). علی گڑھ کے سپید و سیہ کا اِنصرام ایسے ہاتھوں میں تھا جو اندرونی اِنتشار کو قابُو میں رکھ سکتا تھا نہ بیرونی فشار کو. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۴۱). [سپید + و (حرفِ عطف) + سِیاہ / سِیَہ (رک)].

---و سِیاہ کا اِختیار امذ.
کامل اِختیار ، بنانے بگاڑنے کا اِختیار ، ہر طرح سے تصرُّف کرنے کا اِختیار (نوراللغات).

---و سِیاہ کا مُختار امذ.
وہ جسے مکمل اِختیار حاصل ہو ، مُختارِ کُل. گھر کا مالک اور سپید و سیاہ کا مُختار جائداد کا منتظم محسن تھا. (۱۹۲۹ ، طُوفانِ اشک ، ۷).

---و سِیاہ کرنا محاورہ.
جس طرح چاہے تصرُّف میں لانا ، مُختارِ کُل ہونا ، جو چاہے کرنا (نوراللغات).

سَپیداج (فت س ، ی مج) امث.
ایک دہ شاخہ مچھلی جس کے منھ سے کالی رال بہتی ہے. سپیداج کے ہر انڈے سے ایک بچہ نکلتا ہے. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۵۲۵). [سپید + داج (رک)].

سَپیدار (فت س ، ی مج) امذ.
بید کی قسم کا سفید پتے اور چھال والا ایک بڑا درخت نیز اس کی لکڑی ، سفیدہ. غرب. اس کو فارسی میں سپیدار کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۳). اس کے پتے اور چھال سفید ہیں اس لئے سپید درخت و سپیدار .. کہلاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۵۳). [سپید + دار ، لاحقۂ فاعلی].

سپیدہ (ضم س ، ی مع ، فت د نیز فت س ، ی مج ، فت د) امذ.
۱. **روشنی ، اجالا ، صبح کی روشنی.**

گزر مرقد پہ میرے اگر اس حور طلعت کا
سواد گور بن جائے سپیدہ ، صبح جنّت کا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ جرار ، ۲).

ہم زخمیوں کو مشک ہوئی ہے شبِ فراق
مرہم ہوا سپیدۂ نورِ قمر کسے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۲).

رہی راحت نہ جب ، بیجا ہے اے دل رنج کلفت کا
کہ پایانِ شبِ غم ہے سپیدہ ، صبح عشرت کا

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۶۰) . ۲. **ایک قسم کا آم ، سفیدہ.** جس قدر لذت ملی سپیدے ہی سے ملی. (۱۸۹۵ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۳۴۵). ۳. **ایک درخت جس کا تنا اور چھال وغیرہ سفید ہوتے ہیں.** کسان دیکھتا ہے ... وہ پودا اس طرح ننگا کھڑا ہے جس طرح موسم سرما میں اس کے گھر کے باہر سپیدے کا درخت کھڑا ہوتا ہے. (۱۹۵۷ ، طوفان کی کلیاں ، ۳۸) . ۴. **وہ سفوف جو چہرے پر ملتے اور بچوں کی آنکھیں آشوب ہوتی ہیں تو آنکھ میں لگاتے ہیں ، سفید رنگ جو تصویروں میں بھرتے ہیں** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سپید + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---سَحَر کس اضا(---فت س ، ح) امذ.
۱. **وہ سفیدی یا روشنی جو طلوعِ آفتاب سے کچھ دیر پہلے نمودار ہوتی ہے ، اجالے کا قریب ہونا ، روشنی کا قریب تر آ جانا .** سپیدۂ سحر کی گریباں چاکی درکنار جس تارے کو دیکھیے اس کی صورت پر اداسی چھائی ہوئی ہے. (۱۹۲۱ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۲۸). ہندوستان میں آزادی کا سپیدۂ سحر نمودار ہونا شروع ہو گیا. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۶۱). ۲. **بالوں کی سفیدی.** جب عمر ڈھل جاتی ہے اور سپیدۂ سحر نمودار ہوتا ہے . تو قدرت ایک اور حسن عطا کر دیتی ہے جسے وقار کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۶). [سپیدہ + سحر (رک)].

---سَحَری کس صف(---فت س ، ح) صف.
رک : **سپیدۂ سحر.** امام ان کی باتوں پر توجہ نہ کرتے تھے ... اسی حالت سے رات کٹی اور سپیدہ سحری نمودار ہوا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۳۷). [سپیدہ + سحر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---صُبْح کس اضا(---ضم ص ، سک ب) امذ.
رک : **سپیدۂ سحر.** باعظمت رات اور سپیدہ صبح ایک دل ہیں گو صورت میں مشابہ نہیں ہیں. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۱۶۲). [سپیدہ + صبح (رک)].

سپیدی (ضم س ، ی مع نیز فت س ، ی مج) امث.
۱. **روشنی ، نور ، صباحت ، سفیدی.**

سپیدی قند کی پھیکی لگی جب
تمہارے رنگ کی دیکھی گرائی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۸).

سبب اس کی پیت ہوئی یہ سفید
یہی ہے سپیدی کا سِن مجھ سیں بھید

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۳۰).

گھر میں جو سپیدی چارسو تھی
صبحِ امید روبرو تھی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۳). صبح کی سپیدی نمودار ہو رہی ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۹۲). ۲. **قلعی جس سے دیواروں کی پُتائی کی جاتی ہے.**

ہے ہجرِ یار میں یہ مری چشمِ تر کا رنگ
ہو جس طرح کسی کا سپیدی سے گھر سپید

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۸۲). مکانات ہمارے دیہات اور ایران کے دیہات سے کسی قدر بہتر ہیں کیونکہ عموماً دیواروں پر سپیدی ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامہ سیاحت ، ۳ : ۲۸۹). ۴. **مرغی کے انڈے کے اندر کا سفید حصّہ** (نوراللغات). ۵. **آنکھوں کے ڈلے کا سفید حصّہ.**

آرزو ہے کہ میں اس حور کی لکھوں تعریف
کاغذ آنکھوں کی سپیدی ہے تو سطر پلکیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۱) . ۶. **آنکھوں کا وہ سفید رنگ جو رونے کی زیادتی کے سبب پیدا ہو جاتا ہے.** ان کی آنکھوں میں سپیدی اس طرح اتر گئی کہ آنکھیں سوج گئیں. (۱۹۸۷ ، افکار، کراچی ، اگست ، ۸۳). ۷. **استخواں ، ہڈی** (ا پ و ، منیر ، ۶۲). ۸. (تصوف) **یکرنگی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۳۰). [ف].

---آنا محاورہ.
بال سفید ہونا ، بڑھاپا آنا.

اے دل سپیدی آئی ہوئے موئے سر سفید
رو رو کے اب تو نامۂ اعمال کر سفید

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۸۲).

منیر آئی سپیدی عمر کیوں غفلت میں کھوتا ہے
کہ اٹھ صبح قیامت ہو گئی کس نیند سوتا ہے

(۱۸۸۱ ، منیر (مہذب اللغات)).

---پھِرنا ف مر.
چونے سے دیواروں کی پتائی ہونا (نوراللغات).

---پھُوٹنا محاورہ.
صبح صادق کی روشنی کا نمودار ہونا.

یوں ہیں شبِ غم ، منتظرِ وقتِ سحر ہم
پھوٹے جو سپیدی تو کریں عزمِ سفر ہم

(۱۹۳۵ ، دیوانِ عیاں ، ۵۸).

---پھیرنا ف م.
چونا پھیرنا ، قلعی پھیرنا ، سفیدی کرانا ، دیواروں کی پُتائی کرنا (نوراللغات).

---پھیلنا ف مر.
اجالا ہونا ، صبح کی روشنی کا نمودار ہونا ؛ (کنایۃً) ترقی ہونا.

ہم راہ تمہاری تکتے تکتے اُوب گئے
پورب میں سپیدی پھیلی ، تارے ڈوب گئے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۵۶).

ـــ صُبح کس اضا (ـــ ضم ص ، سک ب) امث.
وہ سفیدی جو طلوع آفتاب سے پہلے نمودار ہوتی ہے. ایک ترسیم بنائیے اور اس طرح وہ تاریخ معلوم کیجیئے جن میں ستارہ سپیدئی صبح یا شفق کے وقت طلوع یا غروب ہو. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۳۴۰). [سپیدی + صبح (رک)].

ـــ کرنا ف م.
مکان یا دوکان وغیرہ پر چُونا پھیرنا (نوراللغات).

سپیڈ (کس خف س ، ی مع) امث ؛ ہم اسپیڈ.
رفتار ، قوتِ رفتار ، شرحِ رفتار (نیز رک : اسپیڈ مع تحتی الفاظ). زمین ... محور پر گردش یہ کس سپیڈ سے کر رہی ہے. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۴۷). [انگ : Speed].

سپیڈو میٹر (کس س ، پ ، و مج ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
آلہ جس سے موٹرکار وغیرہ کی رفتار معلوم کی جاتی ہے ، رفتار پیما (رک : اسپیڈو میٹر). سپیڈو میٹر دو قسم کا ہوتا ہے ، ایک سنٹری فیوگل اور دوسرا میگنیٹک. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۱۲۸). [انگ : Speedometer].

سپیر (کس خف س ، ی مج) صف ؛ مذ ؛ ہم اسپیر.
رک : اسپیر ، فالتو ، ضرورت سے زائد (مشین وغیرہ کا پرزہ). جب ٹیوب ٹائر کے علاوہ سپیر رکھیں تو اس کی بہت حفاظت کرنی چاہیے. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۱۴۹). [انگ : Spare].

ـــ پارٹس (ـــ سک ر ، ٹ) امذ ؛ ہم اسپیر پارٹس.
کسی مشین یا موٹر وغیرہ کے فاضل پرزے. ہم دونوں کو کھینچ کر اپنی سپیر پارٹس کی خوبصورت دکان میں لے گیا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۰۳). [انگ : Spare Parts].

ـــ وہیل (ـــ ی مع) امذ ؛ اسپیر وہیل.
زائد پہیہ جو موٹر وغیرہ میں ٹائر پنکچر ہونے کی صورت میں کام آتا ہے سپیر وہیل کو بند رکھنا چاہیے تا کہ خاک وغیرہ سے بچا رہے. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۱۳۰). [انگ : Spare Wheel].

سپیرا (فت س ، ی مج) امذ.
سانپ پالنے اور پکڑنے والا ، سانپوں کا تماشا کرنے والا.
سپیرے کبرے صندوقاں ہور سبد
بلیسا کیرے مرطباں بے عدد
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).
پکڑنے سے ہمیں کاکل کو تیرے ہاتھ کیا آیا
مگر یہ زہر کھاتے ہیں سپیرے ہاتھ کیا آیا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۲).
یہ زلف کی ناگن بھی ترے کوئی بلا ہے
خون ڈالتے نتھنوں سے سپیرے نظر آئے
(۱۸۶۳ ، اسیر اکبرآبادی ، د ، ۱۳۷). وہ سپیرا اناڑی ہے جو سانپ کو کاٹنے کا موقع دے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۵۹). جس طرح سانپ پالنے والے کو سپیرا اور ریچھ والے کو قلندر کہا جاتا تھا اسی طرح اخبار والے کو ایڈیٹر کہتے تھے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۵۹). [سپ (سانپ کی تخفیف) + یرا ، لاحقۂ صفت].

ـــ سانپ ہی کھریڈتا ہے کہاوت.
ہر شخص مطلب کی شے لیتا ہے (جامع اللغات).

سپیرن (فت س ، ی مج ، فت ر) امث.
سپیرا (رک) کی تانیث ، سپیرے کی بیوی.
اگرچہ ان گیسوؤں نے رادھا ، تمہیں سپیرن بنا دیا ہے
مگر سنبھالے نہیں سنبھلتے ، یہ بےحیا کالے ناگ تم سے
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۸۱). اگلے کمرے میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی دو سندر سپیرنیاں ... کرسیوں پر براجمان ہیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۹۴). [سپیرا + ن ، لاحقۂ تانیث].

سپیس (کس خف س ، ی مج) امذ ؛ ہم اسپیس.
فضائے بسیط ، خلا. سپیس میں ایسے تین آربٹل ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۵). [انگ : Space].

سپیشل (کس خف س ، ی مج ، فت ش) صف ؛ ہم اسپیشل.
خاص ، مخصوص. سپیشل ریفریکٹری اس قسم میں کاربن اور گریفائیٹ خاص طور پر شامل ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۹). [انگ : Special].

ـــ ٹرین (ـــ کس خف ٹ ، ی مج) امث.
ایک خاص ٹرین جو حکومت کے بڑے بڑے عہدہ دار یا گورنر وائسرائے یا رؤسا و امرا اور والیان ملک کے لیے ہوا کرتی تھی. سپشل ٹرین اس خاص ریل کو کہتے ہیں جو گورنمنٹ کے بڑے بڑے عہدہ دار ... خاص اپنے لیے چھڑواتے ہیں. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۳۹). [انگ : Special Train].

ـــ کیس (ـــ ی مج) امذ ؛ ہم اسپیشل کیس.
خاص معاملہ ، مسئلۂ خصوصی. اللہ میاں نے صرف دعا ہی قبول نہیں کی بلکہ سپیشل کیس کے طور پر پرویز کو گردن سے پکڑ کر مہر کے قدموں میں بھی ڈال دیا ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۹۴). [انگ : Special Case].

سپیشلِسٹ (کس س ، ی مج ، فت ش ، کس ل ، سک س) صف
متخصص ، خصوصی ماہر (رک : اِسپیشلسٹ). اس کا اہتمام ایک سپیشلسٹ بعوض بے دادیاں کے سپرد کیا گیا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۸۲). انسانی زندگی کے کسی ایک پہلو کا سپیشلسٹ نہیں ہے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۰) [انگ: Specialist].

سپیکر (کس س ، ی مع ، فت ک) صف ؛ ہم اِسپیکر.
۱. **تقریر کرنے والا ، بولنے والا ، لیکچر دینے والا ، خطیب.** انگریزی سپیکر اور مضمون نگار ترکی معاملات کو بیان کرتے وقت سخت نفرت انگیز تکرار سے استعمال کرتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵). ہمارے سپیکروں اور لیکچراروں میں آپ کے

سبب سے ایک معقول اور قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ (۱۹۰۲ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۱۸)۔ ۲. **اسمبلی کا صدر**۔ سپیکر نے کارروائی سے حذف کر دیا ہو اور کارروائی کی روداد .. کی صحیح تصویر پیش کی جائے۔ (۱۹۶۸ ، ابلاغ عام ، ۷۷)۔ [انگ : Speaker]۔

سَپْھَٹک (فت س ، سک پھ ، فت ت) امذ ؛ امث.
رک : سپتک. ان کو سپھٹک کہتے ہیں یعنی سات سروں کا مجموعہ. (؟ ، ہندوستانی موسیقی ، ۷۶)۔ [سپتک (رک) کا متبادل املا]۔

سَپھل (فت س ، پھ) صف.
۱. **مقصد کو پہنچا ہوا ، کامیاب**. آج آپ کے درشن ہوئے میرا جنم سپھل ہوگیا. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۱۸۰)۔ سیوتی لال مالی کا ہاتھ ایسا بھاگ بھرا ہے کہ اس کے گوندھے سہرے کی ہر شادی سپھل ہوتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۵۸)۔ ۲. **اچھا پھل ؛ عمدہ نتیجہ ؛ نیک ثمر ؛ مبارک ؛ نفع دینے والا ؛ فائدہ مند ؛ پھل دار ؛ برومند ؛ پھلا ہوا ؛ تاثیر بخش ؛ اثر آفریں** (پلیٹس). اف : کرنا ، ہونا. [س : سپھل सफल]۔

سَپَھلْتا (فت س ، پھ ، سک ل) امث.
۱. **کامیابی ، مقصد کا پورا ہونا ، کامرانی**. تمام حاضرین اس مہایگیہ کی سپھلتا اور اس مبارک جوڑے کی درازئ عمر کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کریں۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱۲۵)۔ سرکار کے خلاف جو اندولن شروع کیا ہے اس میں ہماری سپھلتا یقینی ہے۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۲)۔ ۲. **تکمیل ؛ کارگزاری ؛ کارکردگی ؛ قابلیت ؛ نفع بخشی ، پُر منفعت ہونا ؛ پھلوں سے پُر ہونے کی حالت** (پلیٹس). [سپھل + تا ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَپھوٹ (فت س ، و مج) امث.
(لسانیات) **وہ آوازیں جن کے ادا کرتے وقت منہ کے مختلف حصے ایک دوسرے سے رگڑ کھائیں یا مس کریں ، لمسی اصوات**. ان اصوات کو سپھوٹ کہتے ہیں ... سنسکرت میں انہیں سپرش یعنی لمسی اصوات کہتے ہیں۔ (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۵۷)۔ [س : स्फोट]۔

سَت (۱) (فت س) امذ.
۱. **صداقت ، راستی ، سچائی**. کال کا نیم کال کا ست ، بھی اپنی وہیچ عادت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۴)۔ ست یعنی راستیٔ بیری مادر ہے۔ (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۳۱)۔

جان جانے ہاتھ سے جائے نہ ست
ہے یہی اک بات ہر مذہب کا ست

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۳۳۳)۔ ست (سچائی) پڑھوبہ (پڑھنے والا)۔ (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۵۵)۔ ۲. **عصمت ، پاک دامنی ، پارسائی**.

جو کوئی نار ہے پاک دامن نچھل
ست اوس کا کدھیں کوں نہ جاوے نکل

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۶)۔

کس سہی قد کے فراقوں توں ستی ہو راکھ ہوئی
راست کہہ اے فاختہ تجکوں تری ست کی قسم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۱)۔ دوسری عفیفہ یعنی ست سے رہنے والی عورت اس کو محصنہ کہے (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۸۵). اے وفادار لڑکی تیرے ست کے ہم قائل ہیں. (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، داماں مریم ، ۴۴)۔ ۳. **استواری ، استقامت ، استحکام**.

جل چکے کو ہندی کہتے ہیں ستی
ست بمعنی استقامت واقعی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۲۹)۔ اپنے ستی ہونے کے سب اسباب راج نندنی نے خود بخود جان بوجھ کر پیدا کیے کیونکہ اس کے مزاج میں ست تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۱۹۳)۔ ۴. **ایمان ، دھرم**.

اگر کوئی تمیں ست نہ بدلاوتے
تو ہرگز نکل یاں تے نا جاوتے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۹)۔ رانی ات دُکھ پائے پچھتانے کے بولی ارے ... چانڈال تو نے یہ کیسا ادھرم کیا جو میرا ست کھو دیا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۸)۔ ۵. **دُھن ، لگن**.

دیس حبیب پاک کا مجھ کو دکھا دے اے خدا
سر یہ یہ ست سوار ہے تو مرا کردگار ہے

(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۱۵۷)۔ ۶. **خالقِ حقیقی ، خالقِ مطلق ، حقیقتِ ابدی**. اور ویدانت کہتا ہے کہ وہ وحدت کا اساسی امر ہے جو خالص شعور ... خالص برکت (آنند) اور خالص ذات (ست) میں داخل ہے. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۱۱۱)۔ [س : ست (۱) सत]۔

ـــ اَدِھک ہونا محاورہ.
ممتاز ہونا ، رتبے میں بڑا ہونا. عورت کا حسن ، شوہر پرستی اور بدصورت آدمی کی خوبصورتی ، علم ، عابد کا حسن معاف اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ ان تینوں میں سے کس کا ست ادھک ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۲)۔

ـــ بادی امذ.
سچائی یا صداقت کو مذہب یا اصول کے طور پر ماننے والا سچا آدمی ، صادق القول (ماخوذ : فیروز اللغات)۔ [ست + بادی ـ وادی (رک)]۔

ـــ بَچَن (ـــ فت ب ، چ) امذ.
سچا قول ، سچی بات.

لٹکی ہوئی ہیں سر پہ غلامی کی لعنتیں
ہے ست بچن کہیں تو کہیں جی حضور ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۶۳)۔ [ست + بچن ـ وچن (رک)]۔

ـــ بَچَن کا نَوکَر امذ.
خوشامدی ، ہاں میں ہاں ملانے والا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات)۔

ـــ بَچَن کرنا ف م.
چاپلوسی سے ہاں میں ہاں ملانا ، خوشامد میں ہر بات کی تائید کرنا (فرہنگِ آصفیہ)۔

ـــ بَچَن کَہنا ف م.
رک : ست بچن کرنا (فرہنگِ آصفیہ)۔

۔۔۔بَچنی (۔۔۔فت ب ، سک چ) امث.
خوشامد کرنا ، ہاں میں ہاں ملانے کا عمل. خوش آمد کا لفظ کھلے بندوں بتا رہا ہے کہ ہماری اپنی رائے کچھ نہیں اور جو کچھ کہا جارہا ہے حقیقت میں تو ٹھیک نہیں البتہ مخاطب کے خوش کرنے کے لئے تا کہ اسے خوش آئے کہا گیا ہے ہندی میں اسکے لئے ست بچنی کا لفظ حقارت کا پہلو زیادہ لئے ہوئے ہے . (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۹۸). [ست بچن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔بَچَنیا (۔۔۔فت ب ، چ ، سک ن) امذ نیز صف.
خوشامدی ، ہاں میں ہاں ملانے والا ، زمانہ ساز.

ست بچنیے کہیں رونا یہ کمیشن میں نہ رونیں
ہے توقع تو یہی ان کی وفاداری سے

(۱۹۳۱ ، بہارستان، ۳۴۴).[ستبچن + یا، لاحقۂ صفت فاعلی].

۔۔۔بھاؤ م ف.
ٹھیک برتاؤ ؛ صحیح روش ، صحیح طریقہ. سوم ، جل میں ترنگ کا ست بھاؤ اور است بھاؤ بھی ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ ترجمہ ، ۱ : ۹۶). [ست + بھاؤ (رک)].

۔۔۔پِتا (۔۔۔کس پ) امذ.
سچا باپ ، کنایہ ہے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف. ست پتا کی جاتی ... سرِ رسول گود میں لئے بیٹھی ہے. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۳). [ست + پتا (رک)].

۔۔۔پُتر (۔۔۔ضم پ ، سک ت) امذ.
حقیقی بیٹا ، اپنے نطفے کا بیٹا ، حلال کا بیٹا (فیروزاللغات ؛ پلیٹس). [ست + پُتر (رک)].

۔۔۔پَتی (۔۔۔فت پ) امذ.
۱. بڑا حاکم یا راجہ ؛ سردار ؛ نیک سردار ، حق پرست.

سکھو نہ ، سَت پتی ، سَپَیّہ ، سُشرَوش ، سَامَح
وہ جس کی ذات ہے غیب و شہود کا سنگم

(۱۹۶۶ ، مَنحَمنّا ، ۲۲). **۲. (کنایۃً) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم.** ست پتی کی من موہنی ، برج کائنات کے سب سے بڑے شام سندر کی منظورِ نظر ... سر رسول گود میں لئے بیٹھی ہے. (۱۹۱۳، سی پارۂ دل ، ۲۳). [ست پت + ی ، لاحقۂ فاعلی].

۔۔۔پَر چَڑھنا محاورہ.
ایمان یا صداقت پر استقلال کے ساتھ قائم ہونا ، قول نہ ہارنا ، ولولہ پیدا ہونا ، پاک بازی اور پاک دامنی میں پکا ہونا ، ستی ہونے پر مستعد ہونا ، مرنے پر تیار ہونا ، اپنا وقار قائم رکھنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

۔۔۔پَر رَہنا محاورہ.
ایمان یا صداقت پر ثابت قدمی سے قائم رہنا ، عصمت اور پاک دامنی کو مضبوطی سے قائم رکھنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

۔۔۔پَن (۔۔۔فت پ) امذ.
پاکدامنی کا دعویٰ ، زعم صداقت. جاؤں جاؤں میں چھوڑاوں ست پن اسکا سب. (۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۷). [ست + پن ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔جَت (۔۔۔فت ج) امذ.
سچائی اور روشنی ، نور ؛ (کنایۃً) حق کی رہنمائی.

ہے وہی رہبر کامل وہی سچی سرکار
وہی سرچشمہ ہے سَت جَت کا وہی نور و نار

(۱۹۶۲، برگ خزاں ، ۸۰). [ست + جت (جیوتی (رک) کی تخفیف].

۔۔۔جُگ (۔۔۔ضم ج) امذ.
(ہندو) سب سے اولین زمانہ جس کی مدت ہندوں کے مطابق سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس تھی دنیا کے چار مقررہ قرنوں میں سے پہلا قرن ، جس میں حق و صداقت کے سوا دوسری کوئی بات نہ تھی نہایت سچا زمانہ ، دیوتاؤں کا زمانہ ، اوپر کی ساتویں دنیا. ست جگ مدت اس کی سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس متعارف کی تھی. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۶).

اگر جاننا چاہتے ہو میں کیا ہوں
تو سن لو کہ ست جگ کا میں دیوتا ہوں

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۹). [ست + جُگ (رک)].

۔۔۔چِت اَنَنْد فقرہ.
(ہندو) خدا کے نام سے دل کو سکون ملتا ہے. ہماری منزل سرمدیت (ست چت انند برہمن) تھی ہم اس میں گم ہو جائینگے. (۱۹۷۶ ، حرّیت ، کراچی ، ۱۰ اگست ، ۳).

۔۔۔چَڑھنا محاورہ.
۱. ستی ہونے کو جی چاہنا ، مذہبی عقیدے کا جوش اور غلبہ ہونا ، پاک دامنی کا غالب ہونا.

خوب جلتی ہے یہ تو جلنے دو
ست چڑھا ہے اب اس کو کچھ نہ کہو

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۲۹) . **۲. ولولہ پیدا ہونا ، رنگ چڑھنا.** اوس کو اس مذہب کا ست ایسا چڑھا ہوا تھا کہ اوس نے بادشاہ کی بات کو نہ قبول کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۰). اس زمانے میں سارے دربار اور حکمران جماعتوں کو ٹوری کی حمایت کا سَت چڑھ رہا تھا. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۵).

۔۔۔ڈِگنا / ڈولنا محاورہ.
ایمان یا دھرم میں فرق آنا ، ایمان خراب کرنا ، دھرم کھونا ، اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنا (جامع اللغات).

۔۔۔سَت (ہے) فقرہ.
سچ سچ ہے ، حق حق ہے. ایک نوجوان کے لاشے کو لیے ہے اس کا سر زانو پر رکھا ہوا ہے ست ست کہتی ہوئی آتی ہے . (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۸۲۷).

۔۔۔سِری اَکال فقرہ.
سکھوں کا مذہبی نعرہ ، خدا ہمیشہ رہنے والا ہے. اس تحفے کی رسید کا اس وقت بار ہے ، ست سری اکال کہہ کر میں اس رسید کو شروع کرتا ہوں ... واہ گروجی کی فتح کہہ کر ختم . (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۳).

---سَنگ (---فت س ، غنه) امذ.
نیک صحبت ، سادھوں وغیرہ کے ساتھ میل جول. ست سنگ کرلو آک کے حوض میں غوطہ لگاتے ہوئے بھی تم کو امرت ملے گی . (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۸). ستِ سنگ وغیرہ میں بھی اس کا من کاف لگتا تھا. ۱۹۸۴ ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ۱۳۷). [ست + سنگ (رک)].

---سِیتا (---ی مع) امث.
پارسا ، صاحبِ عصمت.

بات ملنے کی زناخی سے کوئی بنتی نہیں
ہے وہ ست سیتا کوئی اس جیسی ستونتی نہیں
(۱۸۳۵ ، رنگین (مہذب اللغات)). [ست + سیتا (عَلَم)].

---سِیتا غَپ لَچْھمَن کہاوت.
متقی بنکر پرایا مال چٹ کرنا ، سر سہلانا ، بھیجا کھانا (ماخوذ : نجم الامثال).

---کار امذ نیز امث ← ستکار.
۱. **تعظیم ، مہمانداری ، عزت کرنا ، عزت و توقیر ، داد و دہش ، خاطر مدارات.** جب وے لوگ سیوا ٹہل اور ستکار سے خوش ہو جائیں تب ان سے ایسے اپنے سوال کرنے چاہئیں . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۵۱). ۲. **کریا کرم** (ہندی اُردو لغت). [ست + کار ~ کاریہ ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
غلو ، مبالغۂ قبیح. مخاطب میں «لایعنی تکلفات» مضحک عادات ، ست کاری اور مہملات پسندی کی ذہنیت رواج پاتی ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۲۱). [ست کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرَم (---فت ی ، سک ر) امذ.
نیک اعمال ، اچھا عمل. میرے ساتھ جڑنے کے لیے ست کرم کرنے چاہیں. (۱۹۵۵ ، اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اُردو کا حصہ ، ۷۶). [ست + کرم (رک)].

---کَرنا ف م.
۱. **صاف کرنا ، چھیل دینا.** جس درخت پر جس جگہ پیوند کرنا منظور ہو پوست وہاں کا چاقو کی نوک سے ست کر کے اس شگوفہ کو ... درمیان اس پوست کے پُر کر دیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۱). ۲. **پورا کرنا ، ایفا کرنا ، سچا کرنا ، تصدیق کرنا ، اپنے آپ کو سچا ثابت کرنا** (جامع اللغات).

---کی باندھی صف مث.
ست پر قائم ، قول کی باندھی ، قول ہاری ہوئی ، ایمان دھرم پر مستحکم (فرہنگِ آصفیہ).

---گُر (---ضم گ) امذ ← ستگرو.
اچھا مرشد ، سچا اُستاد.

ست گر کی ہے یہ سیکھیا سب سے ملاپ رکھنا
پاپی وہی بڑا ہے آپے میں جو نہ آئے
(۱۹۰۸ ، مخزن ، مارچ ، ۶۱). [ست + گرو (رک)].

---گُورو (---و لین ، و مج) امذ.
(کنایۃً) **خدا.** میں تجھے دیکھے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا ست گورو کی قسم کھا کر کہتا ہوں. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۲۲۲). [ست + گورو (رک)].

---لوک (---و مج) امذ.
(ہندو) **برہما کا وہ مقام جہاں انسان ایک بار داخل ہونے کے بعد دوبارہ پیدا نہیں ہوتا یعنی اواگمن (تناسخ) سے مبرا ہو جاتا ہے.** جو ستی ہوتی ہیں وہ ست لوک میں پہنچتی ہیں. (۱۷۵۰ ، مخلص ، سفرنامہ ، ۱۳۲). [ست + لوک (رک)].

---مارگ (---سک ر) امذ.
صراط مستقیم ، سیدھا سچا راستہ. وہ ست مارگ (صراط مستقیم) جس کی طرف شری باوا نانک جی نے ہدایت فرمائی تھی ... سکھ صاحبان اس صراط مستقیم سے بہت دور جاپڑے ہیں (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۰). [ست + مارگ (رک)].

-- ماں کے بَکْرا لائے ، کان پَکڑ سَر کاٹا ، پوجا تھی سو مالن لے گئی ، مُورَت کو ڈھر چاٹا کہاوت.
جو بھینٹ جانور کی بت پر چڑھاتے ہیں وہ کمینے لوگ کہا جاتے ہیں (جامع اللغات ، جامع الامثال).

---مَت چھاڑے ہے پیا ، سَت چھاڑے پت جائے ست کی باندھی لچھمی پھیر ملے گی آئے کہاوت.
اے خاوند سچائی کو نہ چھوڑ سچائی چھوڑنے سے عزت جاتی رہتی ہے سجنوں کے پاس لچھمی اگر سچائی سے محفوظ کی جائے تو پھر آ جاتی ہے نقصان ہونے پر عورت خاوند کو نصیحت کرتی ہے (جامع اللغات).

---نام امذ.
(ہندو) **خداوند تعالیٰ.** بُدھو پروہت اپنے گلے کی مالا دُرست کرتے ہوئے بولے ست نام ست نام. (۱۹۴۲ ، شکست ، ۱۲۳). گیانی تڑپ کر کھڑا ہو گیا اور ایک انگلی فضا میں کھڑی کرتے ہوئے بولا ایک اونکار ست نام. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۲۰۶). [ست + نام (رک)].

---نام مَنْتَر فقرہ.
جب کوئی ہندوؤں یا سکھوں کا مذہب قبول کرتا ہے یا ان کا چیلا بنتا ہے تو اس کو یہ کلمہ پڑھاتے ہیں. بعدہ ست نام منتر پانچ دفعہ اس کو سنا بلکہ یاد کرا کر حلوہ تقسیم کرتا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۱۷). [ست + نام (رک) + منتر (رک)].

---وَنْتا (---فت و ، سک ن) امذ.
ست والا ، صادق ، سچا ، راست گو ، بھلا مانس ، شائستہ نیک ، مہذب ، نیک چلن (گلزار معانی ، ۸۶۲). [ست + ونت (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---وَنْتی (---فت و ، سک ن) امث ؛ ← ستونتی.
پاک دامن ، باعصمت عورت.

کیا جچے نظروں میں سُورج جب اُجالے کے لئے
ہند کی ست ونتیوں کا نام روشن ہو گیا
(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۵۴۲). [ست ونتا (رک) کی تانیث].

سَت (۲) (فت س) امث.
۱. **زور ، بل ، بُوتا ، شکتی ، طاقت.**
کھلے پر مرہٹیاں میں بھگوا نشان
نہ ہندیاں میں سَت رہے نہ مغلاں میں جان
(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ (ق) ، ۱۵۸). ہاتھ پانوں نے ست دل نے ہمت ہار دی. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹۹). مگر نہ جانے میرے ہاتھوں میں ست کیوں نہ رہا. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۳۲). ۲. **عرق ، رس ، نچوڑ.** ایک صاف نلی میں ... اس ہرے ست کی کچھ مقدار ڈالو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۹۷). ۳. **خمیر.** انسان کو مٹی کے ست سے بنایا ، پھر ہم ہی نے اس کو حفاظت کی جگہ یعنی عورت کے رحم میں نطفہ بنا کر رکھا. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۰۹). ۴. **مٹی ، زمین کی خاصیت.** یہ ایک قسم کی مٹی ہے جو اسی مٹی کے ست اور آکسیجن جزو ہوا کے ترکیب پانے سے پھر بن جاتی ہے. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۲). ۵. **جوہر ، لب و لباب ، نچوڑ ، خلاصہ ، اصل مطلب.** جو کتاب بھی پڑھتے اس کا ست یا جوہر نکال لیتے. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۱۷۴). ۶. **جذبہ ، جوش.** دیکھو رسم کا ست تو مار چکا تھا محبت کا ست کام کر گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۸۵). ۷. **خیر و برکت ، فراغت.**
یہ مفلسی وہ شے ہے کہ جس گھر میں بھر گئی
پھر جتنی گھر میں ست تھی اسی گھر کے در گئی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۶). ۸. **روح ، جوہرِ حیات.** حق ہے کہ برہ کہ پیڑ جس کے تن کو لگے وہ سوکھ جائے اور اس کے ست سوکھ جائیں. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۴۷). [س : **सत**].

---پودینہ (---و مج ، ی مع ، فت ن) امث.
پودینہ کا عرق. شمامہ ... سَت پودینہ پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۵۷۳). [ست + پودینہ (رک)].

---سوا ہونا محاورہ.
معتبر و مقتدر ہونا ، قابلِ قدر ہونا ، طاقتور ہونا. راجہ نے جو چا کر کے لئے راج پاٹ چھوڑ ، جان کو تنکے برابر نہ جانا ، اس باعث راجہ کا ست سوا ہوا. (۱۸۰۴ ، بیتال پچیسی ، ۱۷).

---کھینچنا ف م.
کسی چیز کا جوہر نکالنا. اگر شراب نہیں ہیں تو شراب کی لاگ سے اُن کا ست کھینچا گیا ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۱).

---نکالنا محاورہ.
زبان یا الفاظ کی اصل معلوم کرنا ، تحقیق کرنا ، اشتقاق معلوم کرنا. اس طرح علوم قدیمہ و جدیدہ کو ترکیب دے کر کسی نے ستّ یعنی جوہر نہیں نکالا ہے. (۱۹۰۶ ، افاداتِ مہدی ، ۱۲۸).

---نکل جانا محاورہ.
۱. **طاقت زائل ہو جانا ، قوّت سلب ہو جانا.** بہت تھک گیا ہوں جیسے زندگی کا سارا ست نکل گیا ہو. (۱۹۵۹ ، پردیسی کے خطوط ، ۱۸۲). ۲. **کسی چیز سے اس کا اصل جوہر کھینچ لینا ؛ دولت نہ رہنا ، کنگال ہو جانا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---ہارا اور گیا سارا کہاوت.
جس نے ہمّت ہار دی وہ مارا گیا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ہار دینا / ہارنا محاورہ.
ہمّت ہار بیٹھنا ، تھک جانا ، بوڑھا ہو جانا. کسی نے درد جدائی سے اپنا ست ہار دیا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۰۴).

---ہی سَت پر جان ہونا محاورہ.
(عو) **امید و بیم کے عالم میں ہونا ، جان کے لالے پڑنا.** عائشہ آنکھوں سے معذور تھی ، ہاتھ ٹٹولا ، تو نبض تھی نہ سانس ، دن ایسے کہ سب کی جان ست ہی ست پر تھی. (۱۹۱۹ ، شبِ زندگی ، ۱ : ۵۲). یہاں تو رات سے ست ہی ست پر جان ہے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۵۷).

---ہی سَت پر دَم ہونا محاورہ.
حالت زیر و زبر ہونا ، کمال درجہ بے قراری ہونا ، ہمت کا جواب دینا. اللہ نے میری بچی کو ساتھ خیر کے فارغ کیا ست ہی ست پر میرا دم تھا. (۱۹۶۴ ، انجام ، کراچی ، ؟).

---ہی سَت پر گُزرنا محاورہ.
جان پر بنی ہونا. غدر کی للہ نہ پوچھو ، اے اللہ دشمن کو نہ دکھائیو برس دن ست ہی ست پر گزری. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۱۸).

سَت (۳) (فت س) امذ.
سات (رک) سے ماخوذ (تراکیب میں مستعمل).
بتے کچھ گُہر شاہ بخشش کرے
کہ بادل اچھالے سمد ست بھرے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳). اصل الفاظ ، سات حرفِ علت گرنے کے بعد ، ست. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۳۴). [سات (رک) کی تخفیف].

---بِیجڑا / بیجھڑا / بِھیجڑا (---ی مع ، سک ج) صف.
ست میلا ، ملا جُلا ، گڈمڈ ، دوغلا ، نیز وہ پکوان جس میں مختلف ترکاریاں پڑی ہوں ، دوانی ہنڈیا ، سات اناج.
ہے ددا کنجڑن اور انّا ہے جولاہی شہر کی
کر رکھا ہے کارخانہ تم کیوں ست بیجڑا
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۱). دل کچھ طبیعت کچھ ، بات کچھ نیت کچھ ، نگوڑی ست بھیجڑا ، عورت نہ مرد ، بیجڑا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۲۵). اے ہے ، بھانی یہ کیا ست بیجڑا کارخانہ کر رکھا ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۳). [ست ~ سات + بیج (رک) + ڑا ، لاحقۂ تحقیر].

---بِیجڑی / بِیجھڑی (---ی مع ، سک ج / جھ) صف.
وہ زبان جو دوسری زبانوں کے الفاظ سے مخلوط ہو ؛ ملی جُلی. اس کی جان کے ساتھ ہم رشتہ ہے ، ورنہ وہ اردو نہیں ایک ست بیجھڑی زبان ہے. (۱۹۱۱ ، محاکمہ مرکز اردو ، ۳). [ست بھیجڑا (رک) کی تانیث].

--- پُتی (---ضم خف پ) امث.
سات بیٹوں کی ماں ، کثیرالاولاد عورت (نوراللغات). [ست پُوتی (رک) کی تخفیف].

--- پُوتا (---و مع) امذ.
سات بچوں کا باپ ؛ (مجازاً) بہت آل اولاد والا ، کثیرالاولاد .
الٰہیٰ دولہا ست پوتا ہو. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۸۰). « الٰہیٰ دولہا ست پوتا ہو ، ایک سے اکتھر ہوں ». (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۳۶۵). [ست + پوت (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

--- پُوتی (---و مع) امث.
سات بیٹوں کی ماں ، بہت سی آل اولاد والی (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ست پُوتا (رک) کی تانیث].

--- خَصْمی (---فت خ ، سک ص) امث ؛ صف.
۱.(أ) **وہ عورت جو سات یا متعدد شوہر کر چکی ہو** (نوراللغات ؛ پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). (أأ) (کنایۃً) **آوارہ عورت** (عورت اور اردو زبان ، ۲۸۶). ۲. (مجازاً) **وہ جانداد جو کسی شخص کی ملکیت نہ ہو بلکہ اُس پر ہر شخص کو اختیار ہو ، وہ عہدہ جو کئی شخصوں کے ماتحت ہو.** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ست + خصم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- رَنْگا (---فت ر ، غنہ) صف مذ.
جس میں سات رنگ بانے جاتے ہوں ؛ (مجازاً) **جس میں بہت سے رنگ بانے جاتے ہوں** (عورت اور اردو زبان ، ۲۸۶). [ست + رنگ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

--- روزَہ ڈَنکا (---و مع ، فت ز ، ڈ ، غنہ) امذ.
(مرغ بازی) **مرغ لڑانے کو پالی میں لانے کے لیے سات روز کی میعاد** (ا پ و ، ۸ : ۱۱۹). [ست + روزہ (رک) + ڈنکا (رک)].

--- کَورے / کَولے (---و لین) امذ ؛ ج.
(عور) **شادی کی ایک رسم جس میں پہلے دولہا دلہن کو، پھر دلہن دولہا کو اپنے ہاتھ سے سات بار کھیر چٹاتے ہیں.** دولہا دلہن مسند پر بیٹھتے اور ... اسی وقت ست کورے کھو یا ست کولے کی کھیر آتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۹۷). ست کورے کی کھیر آئی...دولہا نے دلہن کو سات نوالے کھلائے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۶۱). ست کولوں کی کھیر لائی گئی. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، شمارہ ۲۹ : ۱۰۰). [ست + س: کول कौल].

--- کَوڑِیا (---و لین ، کس ڑ) امذ.
سانپ کی ایک قسم جس کی پشت پر کوڑی کے سے نشانات ہوتے ہیں.

باںبیوں سے جھٹ نکل آئے سبھی ست کوڑیئے
بین کی جھنکار سے گونجا جو ساحل گنگ کا

(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۵۰۵). [ست + کوڑی (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

--- کَھن (---فت کھ) صف.
سات ٹکڑے یا حصے والا ، سات منزلہ (ماخوذ: جامع اللغات؛ پلیٹس). [ست + کھن - کھنڈ (رک)].

--- کَھنا (---فت کھ) صف مذ.
سات منزلہ ، ہفت منزل (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سَت کَھن + ا ، لاحقۂ صفت].

--- کَھنڈا (---فت کھ ، سک ن) صف.
۱. **سات منزلہ مکان ؛ سات کمروں یا سات حصّوں والا.**

الٰہیٰ جیسے کیے اوس نے قصر تن مٹی
فلک کا خاک میں یونہیں یہ ست کھنڈا مل جائے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۱۴). کوٹھی ، ست کھنڈا ، امام باڑہ وغیرہ سب کا ایک ہی مفہوم ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ،لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۰ : ۵). ۲. **لڑکیوں کا ایک کھیل** (نوراللغات). [ست + کھنڈ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

--- گَت (---فت گ) امث.
بُری گت (نوراللغات). [ست + گت (رک)].

--- گَزا (---فت گ) صف.
سات گز طویل ، سات گز کا ؛ (مجازاً) طویل آدمی. وہ ست گزے آدمی تو کہیں غائب ہو گئے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۳۳). [ست + گز (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

--- گَھرا (---فت گھ) صف.
۱. **سات گھروں کا احاطہ.** انارکلی میں ایک سہ منزلہ مکان کرایہ پر لے رکھا تھا ، اس کی بغل میں ست گھرا تھا. (۱۹۴۷ ، بُوئے گل ، نالۂ دل،دودِ چراغ محفل ، ۱۳). ۲. **گنجفے کی طرح کا ایک کھیل.** علم محفل میں طاق ، پچیسی ، ست گھرے ، تاش میں مشّاق. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۸).[ست + گھرا (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

--- گَھڑا (---فت گھ) صف.
رک : ست گھرا معنی نمبر۲.

شطرنج گنجفہ نردنت تیوڑی پچیسی ست گھڑے
لے کر سہیلیاں کھیلتی جو دیکھنا تو جفت طاق

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۲). [رک : ست گھرا].

--- لَڑا (---فت ل) امذ ، صف.
۱. **سات لڑیوں والا رسّا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **گلے میں پہننے کا ایک زیور جس میں سات لڑیاں ہوتی ہیں ؛ سات لڑیوں والا ہار.**

لگا دھگدگی ، پچ لڑا ، ست لڑا
سراسر گلے حسن اس کے پڑا

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۳). دو لڑی ، ست لڑا ، دھگدگی ... سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). گلے میں سفید موتیوں کا قیمتی ست لڑا ہار تھا (۱۹۸۶ ،جانگلوس، ۳۴۹). [ست + لڑ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ لڑی (ـــ فت ل) امث.
سات لڑیوں والی مالا یا ہار . گلے میں ست لڑی کیسی باریک سونے کی . (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۶۲) [ست لڑا (رک) کی تانیث].

ـــ مانسا (ـــ مغ) صف ؛ مذ.
سات مہینے کا (والا)، وہ بچہ جو ساتویں مہینے پیدا ہو ؛ وہ رسم جو پہلے استقرار حمل کے ساتویں مہینے میں ادا کی جاتی ہے (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ست (رک) + ماس (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ نجا/ نجہ (ـــ فت ن / فت ج) صف مذ نیز مث.
۱. سات قسم کا ملا ہوا غلہ ، سات قسم کا بھنا ہوا اناج . کڑوا تیل ، ست نجا ، سونا ، چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق ہوا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۷۶). ست نجہ روز صدقے اترتا تھا ، رات کو سرہانے رکھا جاتا تھا صبح کو خیرات کر دیا جاتا. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۳۰). ۲. وہ شلہ جو سات اناج ملا کر تیار کیا جائے (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. (مجازاً) مخلوط، ست بیجھڑا ، مخلوط النسل ، گڈمڈ. معدے میں طرح طرح کی غذائیں ٹھونس کر ست نجا کر دینے سے تمام امراض پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۳۱). ۴. زبان جو اجمل بیجوڑ الفاظ پر مشتمل ہو. ان دونوں کی بولی ست نجا ہو جائے گی. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۵۵) . ۵. ایک کھچڑی جو چاول میں چھ قسم کی دالیں ڈال کر پکائی جاتی ہے (بہار اردو لغت، خدابخش لائبریری، ۵۳) [ست + ناج ـ اناج + ا / ہ ، لاحقہ صفت].

ـــ نجی (ـــ فت ن) امث.
ملا جلا ، مخلوط. ہوا تم تو خاصی ست نجی شیخ معجونی ہو . (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۱۲۸). [ست نجا (رک) کی تانیث].

ـــ نلا (ـــ فت ن) امذ.
(عو) (کنایۃً) گندا ، غلیظ . کسبیوں کی نابالغ چھوکریوں کا ولی ، محافظ ، چھنالے کے ست نلے کا لاسا . (۱۸۸۰ ، خیالاتِ آزاد، شہباز ، ۴). [ست + نلا ، نالا (رک) کی تخفیف].

سَت (۴) (فت س) صف.
عدد ، ایک سو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : ستم सतम].

ـــ بکھا/ بھیشا/ بھیکا (ـــ کس ب / ی مج) امذ.
(فلکیات) قمر کی پچیسویں منزل کا نام جو سو ستاروں پر مشتمل ہے جس کا خصوصی برج دلو ہے ،لاط : Aquara . ست بکھا نچھتر اجنیہ منزل کی پیدائش ہو تو مولود دولت مند اور .. ہوشیار ہوگا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۵).

ہے سروں ڈہنشٹہ اور اک ست بکھا
یہ چوبیسواں تھا جو میں نے لکھا

(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۲ : ۱۱). [ست + بکھا / بھیشا / بھیکا (رک)].

سیت (کس س) صف.
سفید ، سفید رنگ ، سیارہ زہرہ جو محبت کی دیوی کہلاتا ہے ؛ روشن چاند رات کا نصف اوّل تیر ؛ چاندی ؛ صندل ؛ کھانڈ ؛ کچنار کا درخت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सित].

ـــ چنّھ (کس چ ، سک نھ) امذ.
(ادبیات) سفید نشان ؛ مچھلی کی ایک قسم لاط : Lecerta Scinesus (پلیٹس). [ست + چنھ (رک)].

سُت (۱) (ضم س) امث.
(کاغذ سازی) کاغذ بنانے کے سانچے کو سیدھا اور صحیح جمائے رکھنے والا چوکٹا (ا پ و ، ۳ : ۱۹۰). [سُدھ (رک) کا مخرب].

سُت (۲) (ضم س) امذ (قدیم).
وصول شدہ ؛ جنا ہوا ، پیدا کیا ہوا ، زائیدہ ، بیٹا ، بچہ ؛ دبایا ہوا؛ عرق نکلا ہوا ؛ اُکسایا ہوا ، اختیار دیا ہوا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : سُت सुत ـ بنا ہوا].

ـــ پال امذ نیز امث.
بچّے کی پرورش کرنے والی / والا (پلیٹس ؛ شبدساگر). [سُت + پال ، پالنا (رک) کا امر].

ـــ وان/ وَت/ وَنْت (ـــ فت و/غنہ) صف امذ نیز امث.
صاحبِ اولاد ؛ بیٹے کے والدین (پلیٹس ؛ شبدساگر). [ست + وان / وت / ونت ، لاحقۂ صفت].

سُت (۳) (ضم س) امذ.
(موسیقی) گمک کی بائیس قسموں میں سے ایک قسم جو سُروں کے خاص عمل سے وجود میں آتی ہے. سُت وہ ہے جس سے ابتدا کی جائے پھر وہی ظاہر ہو. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۳۵). [مقامی].

سَتا (فت س) امث.
سوت (پلیٹس). [مقامی].

سِتا (۱) (کس س) صف.
سراہنے والا ، تعریف کرنے والا ، جیسے: خود ستا. خود ستا خود ستائی وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۹۸). [ف : ستودن ـ تعریف کرنا سے ، ستا ـ تعریف کرنے والا].

سِتا (۲) (کس س) امث.
سفید شکر ؛ چاندنی ؛ خوبصورت عورت ؛ روحانی مشروب ، شراب طہور (پلیٹس). [رک : سیت].

سِتا (۳) (کس س) امث.
رک : سیتا (پلیٹس). [سیتا (رک) کی تخفیف].

سُتا (۱) (ضم س) امث (قدیم).
لڑکی ، بیٹی . راجہ جنک نے کہا جنکوں کے خاندان میں یہ میری ستائش کو بڑھا دے گی ... بلکہ صاف لفظوں میں ستا اور آتما لکھا ہوا ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۱۹) [س : सुता]

سُتا (۲) (ضم س) صف مذ.
دُبلا ، کمزور.

سُتے سے چہرے پر حیات رسمسائی مسکرائی
نہ جانے کب کے آنسوؤں کی داستاں لیے ہوئے

(۱۹۴۳ ، روحِ کائنات ، ۱۶۳). [سُتنا (رک) سے حالیہ تمام].

ـــــ ہوا صف.
سکڑا ہوا ، سِٹا ہوا ؛ پچکا ہوا. شام کو نسیم واپس آیا تو اس کا چہرہ سُتا ہوا اور اُداس تھا. (۱۹۴۳ ، جنتو نگاہ ، ۲۷). کمرے میں بہت سے لوگ جمع تھے ... سب کے چہرے سُتے ہوئے ، آنکھیں نم ، ہوش پراں ، دل کی دھڑکنیں تیز کلیجہ منہ کو آیا ہوا تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۵).

سُتا (۳) (ضم خف س) صف (قدیم).
سویا ہوا ، سوتا ہوا ، خوابیدہ.

سُتا مرد اس کا جو تھا سو اوٹھیا
ہوا سر تے پھیر آغصا جو چھٹیا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۶). [سونا (رک) سے اسم صفت].

سَتّا (۱) (فت س ، شد ت) امذ.
۱. تاش یا گنجفے کا وہ پتا جس پر سات نقطے یا علامتیں ہوں ؛ پچیسی کی سات چت کوڑیاں.

پرے ہو باز میرے رنگ مارا یار کو جتنا
کہو کیا بوالہوس کیا پنجے اور ستّے بناتے ہیں

(۱۷۴۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۱۹). اس طرح چوّا ، پَنجا ، چَھکا ، ستّا ... گنتے چلے جاؤ. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۹۲). **۲. سات کا مجموعہ ، سات ، ساتویں بار یا باری** (پلیٹس). [ست (۳) + ا ، لاحقۂ نسبت].

سَتّا (۲) (فت س ، شد ت) امذ.
زور ، طاقت ، بل ، قوت ، ہمت ، طاقت استحکام ، مضبوطی. رام جی اس دیو کی ستا سے جڑ بھی چیتن ہو کر چیشٹا کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۰). جس کی ستّا سے سب جگت چیشٹا کرتا ہے جس سے یہ جگت بیاپت ہو رہا ہے اُس پر ماتما کو جو اپنے اچتو کرموں سے پوجتا ہے اُسے سدھی ملتی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۳۵). [س : सत्त्व].

سَتّا (۳) (فت س ، شد ت) امث.
سچائی ، حقیقت ، وجود ، ہستی ، زندگی. اس سے اپنی ستّا کو پرایت ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۵). سمندر میں جس طرح لہریں اٹھ اٹھ کر اسی میں سماتی رہتی ہیں ویسے ہی آتم ستّا میں یہ جگت پھرتا ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۵۹). [س : सत्ता].

ـــــ اَستا (ـــــ فت ا ، س) امذ.
سچّا جھوٹا ، حق ناحق. وہ کون ہے جو ستّا استا روپی آپ ہی ہوا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۹). [ستّا + استا ، اَست (رک) سے حالیہ تمام].

ـــــ بَل (ـــــ فت ب) امذ.
سچ کی طاقت. راجہ جنک سوئمبر کے وقت کہتے ہیں کہ یہ میری ستابل سے جیتی جائے گی یہ میری پرتگیا ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱۹). [ستّا + بل (۱)].

ـــــ جَگَت (ـــــ فت ج ، گ) امذ.
دنیا ، حقیقی زندگی. بھاؤ کچھ نہیں ... پرن ، اپورن ادمدھ انت سے رہت ہے سونی ستّا جگت روپ ہو کر بھاستی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۵). [ستّا + جگت (رک)].

سِتاپ (کس س) امذ.
کوسنا ؛ عذاب ؛ بُرا اثر ، نحوست. ان کی جان کا وبال یا فاقہ کشی کا ستاپ ہرگز پردیسی حکومت پر ... نہیں پڑسکتا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۵ : ۴). [رک : سراپ].

سِتادَہ (کس س ، فت د) صف.
کھڑا ہوا.

ہو بیک پاستادہ شمع صفت
اشک سوزاں بہا بہ صد رقت

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۹۹).

کیا کیجیے کہ وہ بھی بکف سر ستادہ ہے
اس واسطے میرا تو یہی اب ارادہ ہے

(۱۸۹۳ ، گلرو زرینہ (متفرق مصنفین کے ڈرامے ، ۱۱ : ۱۸۹)).

وہ سراب زادہ ، سراب گر ، کہ ہزار صورت نو بنو
میں قدم قدم پہ ستادہ ہے.

(۱۹۶۹ ، لا ۔ انسان ، ۱۰۵). [رک : اِستادہ].

سِتار (کس خف س) امذ.
مضراب سے بجایا جانے والا ایک ساز جس میں پہلے تین تار ہوتے تھے اب پانچ سے سات تک ہوتے ہیں.

ملک بدل کر مندل کر ملک سے سور چند تال
نچا ستار سکیا منج کوں حجم ریجھانے آج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۴). ستار امیر خسرو دہلوی کی ایجاد ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۵). ناچ رنگ کی محفل برپا ہے. ڈھولک ، ستار ، طنبورہ اور طبلہ کھڑک رہا ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۰۴) ستار کے تاروں کے ساتھ اٹھکیلیاں کر رہے ہیں ، کینوس پر الوان و خطوط کے معجزے دکھا رہے ہیں. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰) . [ف : سہ ۔ تین + تار (رک)]

ـــــ اُتارْنا محاورہ.
(موسیقی) **ستار کے تاروں کا تناؤ ، کھنچاؤ کم کرنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ باز صف.
ستار بجانے والا، ستار کا شوقین ستار باز اپنی گت کو تمام دنیا کے مشغلوں سے اچھا جانتا ہے. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۲۶). [ستار + ف : باز ، لاحقۂ فاعلی].

--- بازی اث.
سِتار بجانے کا شوق ، **سِتار نوازی** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ شبد ساگر). [ستار باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- ٹُوٹْنا محاورہ.
رک : تان ٹوٹنا.
طعنے دو اغیار کو ہم پہ نہ ٹوٹے ستار
کان کے پردے کے پاس گو کہ پکارے حبیب
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۲۲).

--- چڑھانا محاورہ.
(موسیقی) **سِتار نوازی کرنا** ، **سِتار بجانا.**
بجاؤ مطربو اس وقت تار بارش کے
بجاتا رعد ہے مِردنگ تم سِتار چڑھاؤ
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۹۲).

--- خانی / خوانی (ے و معد) اث.
(موسیقی) **امیر خسرو کی قائم کردہ طبلے کی سترہ تالوں میں سے چھٹی تال ، چار تال اکتالہ بجانے میں سم پر آنا**، ترانہ ، دھن پرج، تال ستار خانی ٹھیکہ. (۱۸۸۱ ، وقائع دِلگیر ، ۲۱). موجودہ زمانے میں اس ٹھیکہ کو سِتارخانی یا تتارخانی بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۹۳). [ستار + خانی ، ف : خوانی ، خواندن ـ سیکھنا پڑھنا].

--- نَواز (--- فت ن) صف.
سِتار بجانے والا. ستار نواز نوکر ہے اس کو بلایا کہ گا بجا. (۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۷۸). ان فنکاروں میں ملکۂ ترنم نورجہاں و ملکہ پکھراج ، شمشاد بیگم ، اُستاد بڑے غلام علی ، اُستاد چھوٹے غلام علی ، اُستاد برکت علی ، ستار نواز شریف پونچھ والے ... شامل تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲ دسمبر ، II). [سِتار + ف : نواز ، نواختن ـ بجانا].

سُتار (۱) (ضم س) امذ.
۱. **بڑھئی ، لکڑی کا کام کرنے والا.**
دریا وَرِدیاں کے جیتے موج موج
سُناراں ، لوہاراں ، ستاراں کی فوج
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۴). ۲. **باورچی وغیرہ کا مددگار ؛ دولاب ساز ، گاڑی کے پہیے بنانے والا ؛ داروغہ ، جولاہا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : سوتر + دھار सूत्र+धार].

سُتار (۲) (ضم س) امذ.
مناسب وقت ، موقع ، گھات (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : سو + تار (رک)].

سَتّار (فت س ، شد ت) صف ، امذ.
پردہ پوش ، چھپانے والا ، عیب ڈھانکنے والا (اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام).
توں ستّار ہور توں سو جبّار ہے
توں وہاب ہور توں سو قہار ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱). وہ ایسا ستّار ہے کہ ہرگز کسو نے نہ دریافت کیا کہ یہ ملکہ ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۸).
میں عاصی ترا نام غفار ہے
نہ کر فاش پردہ کہ ستّار ہے
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۲۷۰). [ع : (س ت ر)].

---ُ العُیُوب (--- ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، و مع) صف مذ.
عیبوں کا چُھپانے والا ؛ مراد : اللہ تعالیٰ. خدا ستارالعیوب ہے ، خدا غفارالذنوب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۷). زر بڑا ستارالعیوب ہے ، شرافت کیا چیز ہے ، دولت سب کچھ ہے. (۱۹۴۴ ، صید و صیاد ، ۳). [ستّار+ رک: ال (ا) + عیوب (عیب (رک) کی جمع)].

---ِ عُیُوب کس اضا (--- ضم ع ، و مع) صف.
رک : ستارالعیوب.
اے زر تو خدا نئی و لیکن بخدا
ستّارِ عیوب و قاضی الحاجاتی
(۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۵۶). زر ستّارِ عیوب و قاضی الحاجات ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۶۸). اس ہمہ گیر قوت کے باوجود وہ نہایت شفیق ستارِ عیوب اور رحم دل دیوتا تھا. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۷۸). [ستار + عیوب (عیب (رک) کی جمع)].

سِتارُوں (کس س ، و مج) امذ ؛ ج.
ستارا / ستارہ (رک) کی مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. ستاروں کو ان کی ظاہری چمک کے لحاظ سے درجوں یا مقداروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے. (۱۹۵۱ ، سیر افلاک ، ۱۲۶).

--- پہ کَمَنْد ڈالْنا محاورہ.
ترقی کی بلند ترین چوٹیوں کو چھو لینا ، غیرمعمولی کارنامے انجام دینا، مُشکل سے مُشکل کام پر قابو پا لینا.
محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۰۶). ملکۂ ترنم نورجہاں کی آواز ستاروں پہ کمندیں ڈالنے والی آواز ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۱).

--- کا جُھرمُٹ / جُھمْکا امذ.
(فلکیات) **بہت سارے ستاروں کا مجموعہ ، ثریا اور دوسرے ستارے.** ستاروں کے جُھمکے اور جھرمٹ ایسے بھی ہیں جن میں واقعی رشتہ ہے. (۱۹۵۱ ، سیر افلاک ، ۱۴۶).

--- کے سائے میں م ف.
ستاروں کی روشنی میں ، علی الصبح جبکہ ابھی شفق نمودار نہ ہوئی ہو.
رہ چرب و چوبیں کے دونوں طرف جھلملاتی ہوئی مشعلوں کو چھپائے
ستارونکے سائے میں ان حق پرستوں نے خشکی پہ اپنے سفینے جلائے
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۶).

--- کا فالُودَہ امذ.
(طبّاخی) **ایک قسم کا فالودہ جس میں زیبائش کے لیے میووں کو**

چاند ستاروں کی شکل میں بنا کر ملایا جاتا ہے۔ فالودہ ، شیر فالودہ، ستاروں کا فالودہ لئے ہوئے سامنے آئے۔ (۱۸۷۷، طلسم گوہر بار ، ۱۱۸)۔

ـــ میں چاند/ماہ صف ؛ م ف.
ستاروں میں چاند کی مانند نمایاں ؛ بہت زیادہ خوبصورت ، حسین.

آہستہ رواں بھیر و نبگاہ
وہ فوج میں جیوں ستاروں میں ماہ

(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۳۳)۔ بیوی ستاروں میں چاند تھی لڑکی کیا تھی۔ (۱۹۶۴ ، نورِ مشرق ، ۱۶)۔

ستارَہ (کس س ، فت ر) امذ ؛ سـہ ستارا.
۱. اُن کروں میں سے ایک کرہ جو رات کو آسمان پر قمقمے کی طرح چمکتے نظر آتے ہیں ، نجم ، کوکب ، تارا.

وو موتی گگن کے سو تارے ہوئے
وو سیس پھول سارے ستارے ہوئے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۵)۔

قطب کی طرف یک ستارا اتھا
خدا کے حکم سوں نکلتا اتھا

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۴)۔

کوئی جو ستارہ کوئی ماہتاب
کسی کی چمک نور چوں آفتاب

(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۶۶)۔

پر یہ مضموں نہیں خوب یہ تشبیہ ہے ٹھیک
بُرج آبی میں ستاروں نے کیا ہے جمگھٹ

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۳)۔ جب ان پر رات چھا گئی ان کو ایک ستارہ نظر آیا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۹)۔ لالی نے گردن اٹھا کر آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کو دیکھا۔(۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۶)۔ **۲. (مجازاً) قسمت ، نصیب ، طالع.**

رمّال جوتشی یوں کتے پھانکے ہو کیوں معلوم نیں
اب کے ستارہ دونوں دیکھے تو ایکج راس تھا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۴)۔

اب چرخ وصل دے گا وہ ماہ یا نہ دے گا
اپنا جو ہے ستارہ معلوم ہو رہے گا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۲۳)۔ ہمیشہ ستارۂ اقبال روشن و منور اور بادشاہ سدا منصور و مظفر رہے۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۵۱)۔ **۳. گھوڑے کی پیشانی کا سفید نشان جو اتنا چھوٹا ہو کہ انگوٹھے کے نیچے چھپ جائے.**

ستارہ لوگ کہتے ہیں اسے سب
کہ جو جائے انگوٹھے کے تلے دب

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۷)۔ **۴. وہ گول گول سنہرے اور روپہلے لکڑے جو ٹوپیوں ، جوتیوں یا لباس وغیرہ پر چمک دمک کے لیے لگائے جاتے ہیں.**

توں ڈر کھلا ہے نر ملا یا کھر ستارے جھمکتے
محور سبھی فترا ک جوں توں سوں پھراں پارا ہوا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹)۔

اپنے طالع میں ہے اے رشکِ قمر پامالی
ہے ستارہ تری پاپوش کا اختر اپنا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۰)۔

تقسیم ہو رہے ہیں وہ خلعتِ نگاریں
سیروں ہے جس میں سلمہ پنسیریوں ستارا

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر) ، بیاضِ سحر ، ۱۰۴)۔ **۵. ٹیکا ، نشان ، بندی**

جو نازک ہو اتنے تو زیور نہ پہنو
جبیں پر ذرا سا ستارہ بہت ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۱۴)۔ **۶. (طباخی) اس طرح تلا ہوا انڈا کہ بیچ کی زردی پوری برقرار رہے.** واللہ ہماری بھابھی جان بھی کیا سلیقہ مند عورت ہیں ، ہاتھ لگی روٹی اور تلے ہوئے ستارے (انڈے) باندھ کے ساتھ کر دیے۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ، ۱۶ ، ۵ : ۳)۔ **۷. ایک قسم کی آتش بازی.**

کیا ستاروں کا چھوٹنا کہیئے
آسماں کی طرف ہی تک رہیئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۱)۔ ستارے بہت سے رنگ کے مختلف قسم کے اور مختلف طور کے استعمال ہوتے ہیں . (۱۹۰۳ ، آتش بازی ، ۵۰)۔ آتش بازی لائی گئی «ستارہ» اور «ہوائی» آسمان تک پہنچ رہی تھی۔ (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۷۷)۔ ۸. **(قواعد) ستارے کا جیسا نشان جو حوالے کے لیے لفظوں پر بنا دیا جاتا ہے.** اختتام جملہ کی علامت کے طور پر ستارے کا نشان ملتا ہے۔ جیسے انگریزی میں Asterisk کہتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۲۰۲)۔ **۹. گلے میں پہننے کی زنجیر میں لگے ہوئے گول گول چمکدار لکڑے.**

سچ کہا مہرن نے یہ روشن ہے تاروں سے سوا
ہر ستارہ چاندنی خانم میری زنجیر کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۱۷)۔ **۱۰. پنج یا شش پہلو نشان جو ہلال کی تصویر میں بناتے ہیں یا بندوق کی ٹوپی کا وہ حصہ جو گول اور سفید ہوتا ہے** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)
[ف : ستارہ ؛ پہلو : شتار ، قب : س : स्तर]۔

ـــ اَچّھا ہونا محاورہ.
مقدر اچھا ہونا ، اقبال اور خوش بختی ہونا (نوراللغات)۔

ـــٔ اِقْبال کس اضا(ـــ کس ا ، سک ق) امذ.
اقبال مندی کا نشان ، خوش بختی کا ستارہ ؛ مُراد : اقبال مندی و خوش بختی . بنی عباس کا ستارۂ اقبال عروج پر ہوا . (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۲۰)۔ [ستارہ + اقبال (رک)]۔

ـــٔ اِمْتیاز کس اضا(ـــ کس ا ، سک م ، کس ت) امذ.
پاکستان کا ایک سول اعزاز اور ستارے کی شکل کا طلائی نشان جو کسی فرد کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے. یوم آزادی پر سول ایوارڈز حاصل کرنے والوں کے نام یہ ہیں ... ستارہ امتیاز ، عصمت اونڈر انقرہ . پروفیسر ڈاکٹر غلام عبّاس میانہ. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۴ اگست ، ۱)۔
[ستارہ + امتیاز (رک)]۔

---اَوج پَر آنا محاورہ.
ستارہ اوج پر ہونا.

میسّر عیش دنیا تھی دوبارا
پھر آیا اوج پر اوس کا ستارا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۲۱۳).

---اَوج پَر رَہْنا محاورہ.
قسمت اچھی رہنا ، بلند اقبال رہنا.

حسینانِ جہاں ہر شب مرادیں مانگنے آئیں
ستارہ اوج پر یارب رہے عاشق کے مدفن کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۶).

---اَوج پَر ہونا محاورہ.
اقبال مند ہونا ، بلند طالع ہونا ، نصیب اچھا ہونا.

نظارہ پیشتر کرتا ہے اسکے دستِ روشن کا
ستارہ اوج پر ہے آج کل بختِ برہمن کا
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر (مظفر علی خان)، ۲ : ۳۷).

نصیب سبزہ کے جاگ اٹھے ہیں ستارہ ہے اوج پر چمن کا
جما ہے نقشہ روش روش پر شگفتہ پھولوں کی انجمن کا
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۳۱).

--ءِ بَخْت کس اضا(---فت ب ، سک خ) امذ.
قسمت کا ستارا، مقدر. بادشاہ کا رخ بدلا پایا اور حکیم دوبان کا ستارۂ بخت چمکتا نظر آیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۵) . [ستارہ + بخت (رک)].

---بُرا ہونا محاورہ.
قسمت برگشتہ ہونا ، نصیب خراب ہونا.

اسے بولیا آگاہ اچھ اے پدر
ستارا پسر کوں برا ہے بسر
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۲).

---بَرگَشْتَہ ہونا محاورہ.
قسمت بُری ہونا ، بدبختی و ادبار کے دن ہونا.

غیر سے چھپ کر ملا وہ ماہ‌پارا کھل گیا
میری قسمت کا ہے برگشتہ ستارہ کھل گیا
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۲۱).

---بَسالَت کس اضا(---فت ب ، ل) امذ.
اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک اعزاز جو کسی غیرمعمولی بہادری یا شجاعت ، دلیری یا جوانمردی کے کارنامے پر حکومت کی جانب سے کسی شہری ، فوجی یا پولیس افسر کو دیا جاتا ہے. (ماخوذ: فیروز سنز انسائیکلوپیڈیا ، ۲۳۸)). [ستارہ + بسالت (رک)].

---بِگَڑْنا محاورہ.
تقدیر کا بگڑنا ، بدبختی کا زمانہ آنا.

جب سے بگڑے ہیں ستارے مرے شکلِ طالع
نہ منجّم کوئی پاس آیا نہ رَمّال آیا
(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۸۹).

---بُلَنْد ہونا محاورہ.
طالع کا یاور ہونا ، ستارے کا اوج پر ہونا.

نبیؐ صدقے گنایا ہے ترکمان آج میزوانی
علی صدقے سے دو جگ میں بلند اسکے ستارے ہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶).

چھڑک کے آئے وہ زلفِ سیاہ پر افشاں
شبِ وصال ستارہ مرا بلند ہوا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵۹).

---بِیں (---ی مع) امذ.
(ہیئت) اختر شناس ، نجومی ، مُنجّم.

خوش ہوتے ہی طفل مہ‌جبیں سے
ثابت یہ ہوا ستارہ بیں سے
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲) . کاش دونوں تال سے دیکھتا تو اجرام فلکی کو ریسرچ سے ستارہ بیں حضرات کو مستغنی کر دیتا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ، ۱۷ ، ۸ : ۳). [ستارہ + ف : بین ، دیدن - دیکھنا].

---بھاری ہونا محاورہ.
(ہیئت) **ازروئے نجوم کسی ستارے کا کسی دوسرے ستارے کی نسبت کسی شخص کے لیے منحوس ہونا، نحوست کا زمانہ آنا.**

ہمرہِ غیر گیا چاندنی کی سیر کو یار
ہو گیا مجھ کو ستارہ - مہ کامل بھاری
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۱۴۳).

غیر پر بھاری ستارے ہیں کئی
تم اتارا دو کٹورا پھول کا
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۹).

--ءِ پاکِسْتان کس اضا(---کس ک ، سک س) امذ.
حکومتِ پاکستان کی طرف سے کسی افسر یا شہری کی خدمت کے اعتراف کے طور پر اعزازات کی فہرست میں تیرھویں نمبر کا اعزاز جو ۱۴/اگست ، ۶/ستمبر یا ۲۳/مارچ کو عطا کیا جاتا ہے. انہیں ستارۂ پاکستان اور ستارۂ قائداعظم کے اعزازات دیئے گئے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۹۱ : ۵). [ستارہ + پاکستان (عَلَم)].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) امذ ، صف.
ستاروں کی پرستش کرنے والا، صابی. عیسائی تثلیث کے قائل تھے صائبین ستارہ پرست تھے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۳۱). [ستارہ + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

---پُلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ.
(طباخی) **ایک پلاؤ جو کبوتر کی آنت میں مرغی کے انڈے کی زردی میں سونے کے ورق اور سفیدی میں چاندی کے ورق ملا کر الگ الگ بھر کر چھوٹی چھوٹی گرہ لگا کر اُبال لینے اور اس کو چاول میں ملا دینے سے بنتا ہے. دوسرا یہ کہ پسندے قیمہ انڈے اور دوسرے مصالحوں کو ساتھ ملا کر چاولوں کے ساتھ قیمے کی بنی ہوئی چھوٹی چھوٹی گولیوں کی تہہ جمائی جاتی ہے.** غوریوں میں

پلاؤ چلاؤ قورمہ پلاؤ ... ستارا پلاؤ ... (۱۸۶۲ ، خطر تقدیر ، ۶۸) .
[ستارہ + پلاؤ (رک)] .

---پوش (---و مج) صف.
ستاروں سے ڈھکی ہوئی ؛ چمکتی ہوئی.

اک نور چھا گیا ہے یہ قدرت خدا کی ہے
دیکھو ستارہ پوش زمیں کربلا کی ہے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۳). [ستارہ + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا] .

---پیشانی (---ی مج) صف.
وہ گھوڑا جس کے ماتھے پر سفید بالوں کی چتّی ہو ، جو ہاتھ کے انگوٹھے کے سرے کے نیچے چھپ جائے.

اس سے دیتے سپہر کو تشبیہہ
گر نہوتا ستارہ پیشانی

(۱۸۷۲ ، مومن ، ک ، ۲۲۲). جب ان سے کوئی شخص کہتا کہ یہ گھوڑا ستارہ پیشانی ہے اسے دفع فرمائیے تو وہ ہنس کر فرماتے کہ میں آفتاب پیشانی ہوں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲۳۲). [ستارہ + پیشانی (رک)].

---پھرنا محاورہ.
طالع کا خلاف ہونا ، ادبار کا آنا ، بدبختی کا آنا.

وہ ماہ خفا مجھ سے ہے میں کیونکہ جیوں گا
جس شخص کا پھر جائے ستارہ نہ جیئے گا

(۱۷۸۵ ، حسرت (جعفر علی)، ک ، ۳۴۹).

جب ہیں مرے ستارے ہی مجھ سے پھرے ہوئے
جو پہلے میرے راہنما ، دستگیر تھے

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۱۱).

---ٹمٹمانا ف ل.
تاروں کا نکلنا اور چھپنا.

ستارہ ٹمٹمایا چاند چمکا
یہ سب دھوکا ہے تیری چشم کم کا

(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۱۶).

---ٹوٹنا ف ل ؛ محاورہ.
شہاب ثاقب کا فضا میں نمودار ہونا.

بولا وو گرنے لگے تو فلک پیر کے دانت
شب کو دو چار ستارے جو برابر ٹوٹے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۱۹). ہر ایک ستارے کا ٹوٹنا ایک وعظ کا موقع دیتا تھا. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۴م).

دیکھے بھی نہ دنیا نے مرے دل کے شرارے
ایسے تو بہت ٹوٹتے رہتے ہیں ستارے

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۵۲). ۲. **پتاخیدار بندوق کی ٹوپی یعنی پتاخے کا گھوڑے کی چوٹ سے شعلہ پکڑنا اور بندوق کا چل جانا.**

مثل ابلیس جلا غیر نشانے سے ترے
آج بندوق کی ٹوپی کا ستارہ ٹوٹا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱ : ۸۷).

---جاگ اٹھنا محاورہ.
خوش نصیبی کا زمانہ آنا ، نصیب اچھا ہو جانا.

کہ تیرے دور میں اے چاند سر تھے
اٹھیا ہے جاگ خوش میرا ستارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶).

---جاگنا محاورہ.
قسمت کھلنا ، مراد برآنا.

جسے کتنی کہے تو ہے پیارا مرا
تو جانے کہ جاگا ستارا مرا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۷۱).

---جبین (---فت ج ، ی مع) صف.
رک : ستارہ پیشانی.

رخش فلک ستارہ جبیں ، اور یہ مہ جبیں
وہ کوزہ پشت اور یہ جواں بخت و نازنیں

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [ستارہ + جبین (رک)].

---جرأت کس اضا (---ضم ج ، فت ء) امذ.
حکومت پاکستان کی جانب سے کسی افسر یا شہری کو غیر معمولی بہادری کے کام پر عطا کیا جانے والا ایک تمغہ (ماخوذ : گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۳۸). [ستارہ + جرأت (رک)].

---جھلملانا ف ل.
رات کے ختم ہونے پر ستاروں میں ہلکی سی جنبش کا دکھائی دینا ، مدھم ہونا ، (کنایۃً) اختتام ہونا.

جوانی کی شب آخر ہو گئی دنیاں میں جنبش ہے
رمیدہ صبح پیری ہے ستارے جھلملاتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۶۶).

---چشم (---فت چ ، سکن ش) صف.
آنکھ کا ایک عیب ، پھلی ؛ گھوڑے کا ایک نقص. او توسن ٹٹوے ، تجھ میں سب طرح کا عیب ہے ، حشری ، کموی ، کنہہ لنگ ، شب کور ، ستارہ چشم ، ایسے جانوروں کو میں رانوں میں پیس کر مارتا ہوں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۶ : ۳۵۳). [ستارہ + چشم (رک)].

---چمک اٹھنا محاورہ.
رک : ستارہ چمکنا. نہ معلوم میرا ستارہ کیوں چمک اٹھا ، اب تک تو میری تقدیر الٹی تھی. (۱۹۶۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۴۹).

---چمکنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **تارے کا روشن اور درخشاں ہونا.**

ستارے ہی چمکتے ہیں نہ جگنو ہی چمکتا ہے
ہمیشہ روح کی محفل میں آنسو ہی چمکتا ہے

(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۱۲۵). ۲. **ذرات یا سلمہ ستارے کے کام کا جھلملانا.** چمکی کا ستارہ چمکتا ہے ، کنگنی مال روشنی میں دمکتا ہے. (۱۸۵۳ ، شرح اندر سبھا ، ۸۱). ۳. **قسمت جاگنا ، صاحب اقبال ہونا ، عروج ہونا.**

ذرّہ جو کوئی اُڑ کے ترے بام تک گیا
ہم سمجھے مرشٹوں کا ستارہ چمک گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۱). اس خاندان کا ستارہ اس وقت چمکا جب نورالدین نے شیرکوہ کو اس کی مرضی کے خلاف سپہ سالار منتخب کیا. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۴۳).

---چھُوٹنا ف م ؛ محاورہ.
ستارے نکل نکل کے اُڑنا یا جھڑنا، پھلجھڑی کا سماں پید کرنا

اڑتے ہر آہ میں شرارے ہیں
چھوٹتے گنج کے ستارے ہیں

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۴).

فدا ہوں قبلۂ عالم کی خوش بیانی کے
ستارے چھوٹ گئے منہ سے یار جانی کے

(۱۸۵۳ ، دیوانِ برق ، ۵۵۹).

---خِدمَت کس اضا(---کس خ ، سک د ، فت م) امذ.
اسلامی جمہوریہ پاکستان کی جانب سے دیا جانے والا تمغہ، جو کسی شہری یا فوجی افسر یا پولیس کے ملازمین کو اُن کی خدمت کے اعتراف کے طور پر دیا جاتا ہے (گھوبلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۳۸). [ستارہ + خدمت (رک)].

---دان صف.
اختر شناس ، اجرام فلکی سے متعلق علم رکھنے والا ، منجم ؛ ستارہ بیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس). [ستارہ + ف : دان ، دانستن - جاننا].

---دُمدار کس صف(---ضم د ، سک م) امذ.
(ہیئت) **دمدار ستارہ ، جھاڑو ستارہ ، ستارۂ دُنبالہ دار ، پونچھل تارہ.**

سمجھیں ہیں بار یہ جھاڑو جو دی گئی
گردش بھی ہے ستارۂ دمدار کے لئے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۹۶). [ستارہ + دم (رک) + ف : دار، داشتن - رکھنا].

---دُنبالہ دار کس صف(---ضم د ، سک م بشکل ن ، فت ل) امذ.
رک : دم دار ستارہ.

اگر ستارۂ دُنبالہ دار دم کو کہوں
شعاع مہر سے روشن کروں تناسب یال

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، قصائد سحر ، ۲۱). [ستارہ + دنبالہ (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---ڈُوبنا ف م ؛ محاورہ.
ستارہ غروب ہونا ، ستارے چُھپ جانا ؛ صبح ہونا ؛ (کنایۃً) **زوال آنا.**

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہے
انجم کا ستارہ ڈوبتا ہے

(۱۸۷۲ ، کلیات نعت محسن ، ۷۶).

ڈوبے سرِ آسمان ستارے
ٹھنڈے ٹھنڈے وہ سب سدھارے

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱۶۳).

---سازگار ہونا محاورہ.
نصیب کا یاور ہونا ، بخت کا ساتھ دینا اور موافق ہونا.

ستارہ ہمارا ہو گر سازگار
وہ بے پردہ چھیڑیں ستاری ابھی

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۵۵).

---سَحَری کس صف(---فت س ، ح) امذ.
صبح کا ستارہ ؛ زہرہ. یہاں ستارۂ سحری چمک چکا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۸). ہمارا جہاز صبح صادق کے وقت پالم پر اترا. اس وقت ستارۂ سحری جگمگ جگمگ کر رہا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۰۷). [ستارہ + سحر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سُنْبُلے میں ہونا محاورہ.
(نجوم) ادبار کا زمانہ ہونا ، بدبختی کا وقت آ پڑنا.

منہ چھپایا ہے اس نے زلفوں میں
سنبلہ میں مرا ستارہ ہے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۷۱).

---سِیدھا ہونا محاورہ.
طالع کا یاور ہونا ، حالات کا سدھرنا.

نہ منجھ میں ہور فلک میں ہے مدارا
نہ سیدا ہے میرا منجھ سوں ستارا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰۱).

---شُجاعَت کس اضا(---ضم ش ، فت ع) امذ.
اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک اعزاز جو کسی غیر معمولی شجاعانہ کارنامے پر کسی شہری ، فوجی یا پولیس افسر کو دیا جائے. یوم آزادی پر سول ایوارڈز حاصل کرنے والوں کے نام یہ ہیں ... ستارۂ شجاعت فلائٹ لیفٹننٹ محمد سعید اقبال مرحوم کراچی ... محمد واجد علی خان مرحوم ملتان. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۴ / اگست ، ۱). [ستارہ + شجاعت (رک)].

---شُمار (---ضم ش) صف.
ستارے گننے والا ، نجومی ؛ (کنایۃً) رات کو جاگنے والا.

کہیا دل سوں اپنے بھی اوشہر یار
جو کہتا تھا سچ او ستارہ شمار

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۶۲). [ستارہ + ف : شمار، شمردن=گننا].

---شُماری (---ضم س) امث.
تارے گننا ، نیند نہ آنا ، رات بھر جاگنا.

رہا ہی کیے آنسو پلکوں پہ شب
کہاں تک ستارہ شماری رہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۹۵). [ستارہ شمار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شِناس (---کس ش) صف.
منجم ، اختر شناس ، نجومی ؛ ستارہ بیں ، ہیئت داں. یہ شب ،

شب قیمت ہے ... ستارہ شناسوں کی تحریر کا بھید یہی ہے . (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۶۲). یہ صاحب اس تاریخ کے سعد ہونے کی سند سری لنکا کے ستارہ شناس سے لے کے آئے تھے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۸). [ستارہ + ف : شناس ؛ شناختن ـ پہچاننا].

---شِناسی (---کس ش) امث.
عِلم نجوم ، علم ہیئت کا مطالعہ . ایک بادشاہ نے اپنا بیٹا کسی آخون کو سپرد کیا کہ اسے ستارہ شناسی سکھاؤ. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۶۵). [ستارہ شناس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---غُروب ہونا محاورہ.
زوال آنا ، بدقسمتی کا دور آنا.

ہونے لگا غروب ستارا کمال کا
آیا زمانہ ہاشمیوں کے زوال کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۷). مہاراجا کی سلطنت کا ستارہ بھی غروب ہو گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰۹).

---ٔ قائدِاعْظَم کس اضا(--- کس ء ، کس مع د ، فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک اعزاز جو کسی شہری ، فوجی یا پولیس افسر کو ، کوئی غیر معمولی کارنامہ انجام دینے پر اسکی خدمات کے اعتراف کے طور پر عطا کیا جائے. یوم آزادی پر سول ایوارڈز حاصل کرنے والوں کے نام یہ ہیں ... ستارۂ قائداعظم ـ مارٹن زوکر مین نیو یارک ، چارلسبوس ڈیلس ایتھنز. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳/اگست ، ۱). [ستارہ + قائداعظم (لقب)].

---کی نَظَر سِیدھی ہونا محاورہ.
قسمت کا یاور ہونا ، حالات کا سُدھرنا اور سازگار ہونا.

یار اگر اپنے ستارے کی نظر سیدھی ہے
روبرو آنے گا تو آنکھ کا تارا ہو کر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۲).

---گَر (---فت گ) صف.
قسمت یا تقدیر کو بدل دینے والا ، نصیبہ جگا دینے والا.

ہم خود ہی تھے سوختہ مقدر
ہاں ، آپ ستارہ گر ہی ٹھہرے

(۱۸۷۷ ، خوشبو ، ۳۲۳). [ستارہ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَرْدِش میں آنا محاورہ.
ادبار کا سامنا ہونا ، برے دن آنا ، حالات کا ابتر ہونا ، طالع کا ناسازگار ہونا. پروین حیران کہ کیسا ہمارا ستارہ گردش میں آیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۳۳).

---گَرْدِش میں ہونا محاورہ.
رک : ستارہ گردش میں آنا. اگر نہ آئیں تو ثابت ہوا کہ ستارہ ان کا گردش میں ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۲۴). اے سحاب ستارہ تمہارا گردش میں ہے تم کسی کام کا قصد نہ کرو. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۱۲).

---گَھڑی (---فت گھ) امث.
ایسی گھڑی یا آلہ جس سے نصف النہار ستاروں کے عبور کے اوقات کے وقفے سے ستاروں کے اضافی محل وقوع کو ظاہر کیا جا سکتا ہے (ماخوذ: سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۵۹). [ستارہ + گھڑی (رک)].

---ماہی/مَچْھلی (---فت م ، سک چھ) امث.
پانچ بازووں والی ایک نوع کی سمندری مچھلی اس کا منہ ایک ڈھیلے ڈھالے تھیلے کی طرح معدہ میں کھلتا ہے اس کے دانت نہیں ہوتے اس لیے شکار کو معدے میں ڈال لیتی ہے - اس کے سارے جسم پر قینچی کی طرح کاٹنے والے اعضا ہوتے ہیں ، (Star Fish). گھونگے ، مرجان ، ستارہ ماہی کے قسم کے جانوروں کی وہاں گنتی نہیں. (۱۸۷۵ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۹۳) . ستارہ مچھلی یا اسٹار فش (Star Fish) یہ جانور مچھلی نہیں ہے اس کی شکل پانچ کونوں والے ستارے جیسی ہوتی ہے.(۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۱۶).[ستارہ + ماہی/مچھلی (رک)].

---مِلْنا محاورہ.
راس ملنا ، مزاج و طبیعت کا موافق ہونا ، طبیعت ملنا.

کیونکہ دل ماہ جبیں مجھ سے تمہارا ملتا
کہ نہیں آپ کا اور میرا ستارہ ملتا

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۵).

---ٔ مَنْصَبی کس صف(---فت م ، سک ن ، فت ص)امذ.
اونچا مرتبہ ، بلند درجہ.

عرش کی تابندگی تھی تیری اعلیٰ مرتبی
کس کو حاصل ہو سکی ہے یہ ستارہ منصبی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۹). [ستارہ + منصب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نُما (---ضم ن) صف.
ستارے کا جیسا ، ستارے کی شکل کا. ستارہ نما نشانات کے درمیان کی عبارت ترک کر دی گئی ہے.(۱۹۶۵ ، ذرائع محاصل سلطنتِ ہند ، ۳۷). ان کی عام اشکال پیالہ نما ، قرص نما ، حلقہ نما، ستارہ نما، جالدار اور مرغولہ نما ہیں.(۱۹۸۰ ، مبادیِ نباتیات ، ۲ : ۵۰۵). [ستارہ + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا].

---نُما شِگاف (---ضم ن ، فت ش) امذ.
(نباتیات) **بہت سارے شگاف جو درخت کے مرکز سے باہر کی جانب پڑ جاتے ہیں اس میں درخت کے ریشے جدا ہو جاتے ہیں یہ درخت کا ایک عیب ہے.** اگر متعدد شگاف مرکز سے باہر کی جانب پھیلے ہوئے ہوں تو ان کو مُرکّب جگری شگاف یا ستارہ نما شگاف سے موسوم کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۸۶). [ستارہ نما + شگاف (رک)].

---نَوَرْدی (---فت ن ، و ، سک ر) امث.
ستارے گننا ، ستاروں کے ساتھ پھرنا ، اختر شناسی ، علم نجوم ، علم ہیئت. قصور معاف یہ نہ ارشاد ہوا کہ اس ستارہ نوردی

اور آفتاب گردی سے آخر حاصل کیا ہوا. (۱۹۴۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۸۸). [ستارہ + ف : نورد ، نوردن ـ لپیٹنا ، طے کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نیک ہونا محاورہ.
طالع کا اچھا ہونا.

خوش وقت یہ ہو کہ ماہ پارا
طالع کا نیک ہے ستارہ
(۱۸۸۷ ، اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات)).

---ہِند کس اضا(--- کس ہ ، مغ) صف نیز امذ
انگریزی حکومت کے عہدہ کا ایک سرکاری اعزاز. ان کا کوٹ سیاہ تھا جس پر ستارۂ ہند کی آسمانی رِبن چمکتی تھی. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ : ۱۲). مگر تعجب ہے کہ ... خان بہادر اور ستارۂ ہند بن جاتے ہیں. (۱۹۰۹ ، اپریل فول ، ۷). [ستارہ + ہند ـ ہندوستان (عَلَم)].

سِتاری (کس س).(الف) امث.
چھوٹا ستار ، وائلن.

ہر کوئی ستاری ہاتھ لیے صاف سو کیوں بیٹھے گا کو
تج عشق کامل سخت ہے نیں کچھ کونڈا یو بھانگ کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷).

شجر قد میں نکالے نہ کوئی گرو شاخ
دوش پر کب تمھیں لازم ہے ستاری رکھنا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰). (ب) صف. **ستار بجانے والا ، ستار باز.** ستار بجایا اپنا کمال دکھایا وہ گتیں بجائیں کہ ستاریوں کو مات کر دیا. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۹۳). [ستار + ی ، لاحقۂ تصغیر و نسبت].

---آواز امث.
ستار کے سروں جیسی آواز ؛ (کنایۃً) دلکش آواز.

آپکے بول سنائے وہ ہمیں کیا قدرت
ایسی پیدا تو کرے کوئی ستاری آواز
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۱). [ستاری + آواز (رک)].

---بولنا ف ل.
ستاری کا بجنا.

ستاری بولتی ہے یا کوئی بلبل چہکتی ہے
تری مضراب کیا منقار ہے مرغِ نوازن کی
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۵۰).

---کے بول امذ ؛ ج.
رک : ستاری آواز.

تیری باتوں سے کب اچھے ہیں ستاری کے بول
تیرے ہونٹوں سے منجیری بھی خوش آواز نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۶).

سُتاری (ضم س) امث ؛ سم شتالی.
۱. باریک نوک کا ایک اوزار، لکڑی میں باریک چول بنانے یا نازک قسم کی کھدائی کرنے کا اوزار. جب تک وہ اپنے دام کی دیکھ بھال میں لگا ہو ستاری کے استعمال سے محترز رہتا ہے اس لیے کہ اگر وہ ستاری سے کھرونچے لگائے تو عقاب اسے نوچ ڈالے گا. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۵۲). ۲. **چماروں کا وہ اوزار جس سے چمڑے میں چھید کیا جاتا ہے.**

ستاری تک پہ دھرے موچیوں کے ہو دتے
پشوری ہونے لگے سیف خانی سہج ہنتے
(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۳۳)). ایک رانپی اور ستاری لے کر بازار میں بیٹھ کر جوتوں کی مرمت کیا کرو. (۱۹۵۸ ، عمرِ رفتہ ، ۲۷۸). [سُتار + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَتّاری (فت س ، شد ت) امث.
پردہ پوشی ، عیب چھپانا (اللہ تعالیٰ کی ایک صفت). بہترین صفات سے بادشاہ کے واسطے ستّاری اور درگزر ہے. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، گوہا ، ۵۳). جو دوسروں کی عیب پوشی کرے گا خدا اس کی ستّاری کرے گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۶۳۷). اللہ تعالیٰ کی شان توّابی ، ستّاری ، غفّاری اور بے نیازی کا سہارا لے کر ان تمام جرائم کا اقرار کرتا ہوں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۹). [ستار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِتاری مَچھلی (کس س ، فت م ، سک چ) امث.
رک : ستارہ ماہی/ مچھلی ستاری مچھلی اپنا نہایت لچکدار شکم ... اس پر ڈھکیلنا شروع کر دیتی ہے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۲۰۹). [ستارہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت + مچھلی (رک)].

سِتارے (کس س) امذ ؛ ج.
۱. ستارہ (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

خوش مانگ لاسنوارے موتی وسیں ہو تارے
جیوں چاند سوں ستارے اوکھے ہیں سیام گھن میں
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۱).

گوکھرو لہر بنت ڈاک ستارے کی چیز
اس سے ہو جاتی ہے کم بخت گنواری انگیا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹).

جو حق پرست ہیں مٹ کر تباہ ہو جائیں
اگر یہ ہو تو ستارے سیاہ ہو جائیں
(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۱۲۱). رات کا پچھلا پہر تھا ستارے اُجلے اجلے کنول بن گئے تھے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۷). ۲. (نباتیات) **خلوی تقسیم کے وقت مرکزی جسم دو حصوں میں بٹ جاتا ہے اور ان سے شعاعی ڈورے نکلتے ہیں جن کو ستارے کہتے ہیں یہ ستارے قطبوں کی طرف حرکت کرتے ہیں اور نئے خلیوں کی طرف داخل ہو جاتے ہیں** (مبادی نباتیات ، ۲۶۸). ۳. **(مجازاً) فلمی اداکار؛ اہم شخصیت.** اس دوسرے درجے میں سب ہی شامل تھے ہندوستانی پردۂ سیمیں کے درخشاں ستارے ، مہاراجاؤں کے کنٹرولر اور اے ، ڈی سی میجر (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقصِ ناتمام ، ۱۳۱).

---اچھے ہونا محاورہ.
طالع نیک ہونا ذرا ماہیان کے دن تو دیکھوں اگر ستارے اچھے ہوں تو کچھ اس کو دوں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۳۶۱).

---اُڑانا محاورہ.
پھول برسانا ، استقبال کرنا.

لئے گود مقیش چھوٹے بڑے
ہر اک جا ستارے اُڑاویں کھڑے

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۱).

---توڑ لانا محاورہ.
کوئی بہت بڑا کام انجام دینا ، کوئی کارنامہ پیش کرنا.

وہ گیسو جو افشاں کے طالب ہوئے
ستارے ابھی توڑ لانے کی رات

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۳).

---ٹانکنا ف م نیز محاورہ.
۱. **(کشیدہ کاری) ستارے جڑنا ، سوئی سے سلمہ ستارے کا کام کرنا.** کف کے اطراف ستارہ ٹانکئے اس طرح کہ ستارہ پر گجائی رکھ کر اوپر سے ٹانکہ لگا دیجے. (۱۹۴۲ ، کڑہت کی قسمیں ، ۶۹). ۲. **خوبصورتی میں اضافہ کرنا ، رونق ، بڑھانا.**

قدرت نے دی ہے چادرِ شب کو عجب بہار
کیا کیا ستارے ٹانکے ہیں اطلس کے تھان پر

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ وارثی ، کلام بے نظیر ، ۷۰).

---ٹُٹنا محاورہ (قدیم).
آنسو بھر آنا.

پُنم چاند جیوں دونو گھٹنے لگے
ستارے انکھیاں میں تے ٹٹنے لگے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۸).

---دِکھانا محاورہ.
ایک رسم جس میں زچّہ کو چھٹی کے دن نہلا دُھلا کر دلہن بناتے ہیں اور تارے دکھاتے ہیں ، تارے دکھانا.

چلو اٹھو تم دونوں دالان سے
ستارے دکھا لائیں میدان سے

(۱۸۷۷ ، صبح خندان ، ۲۴).

--- کُوں وَبال آنا محاورہ (قدیم).
طالع برگشت ہونا ، مصیبت آنا ، مصیبت میں پڑنا.

ستارے کوں دشمن کے آیا وبال
موئے دشمناں سب کئے جوں قتال

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۹۶).

---گِننا محاورہ.
نہایت بے قراری میں رات کاٹنا ، رات بھر جاگتے رہنا (عاشق کا) انتظار تنہائی یا فرقت میں رات بسر کرنا ، تارے گننا.

اے ماہ توں مجھ چھوڑ کہ یکبار گیا کی
تجھ یاد میں گنتا ہوں میں ہر رات ستارے

(۱۶۹۷ ، دیوان اشرف ، ۱۲).

---نَظَر آنا محاورہ.
آنکھوں میں اندھیرا چھانا ، ترمرے سے نظر آنا.

نظر آنے چشمِ عدو میں ستارے
بس اک وار میں سینکڑوں سر اُتارے

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۲).

سِتارِیا / سِتارِیَہ (کسر س ، ر ، فت ی) امذ.
ستار بجانے والا ، ستار نواز. بین کار بذریعہ بین ستار پر ستاریہ سے اچھی چوڑی بجائے گا. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۱۷۷). ستاریے ولایت خان کو میں نے اپنے یہاں مدعو کیا. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۹۴). [ستار + یا ، لاحقۂ صفت].

سِتازَن (کسر س ، فت ز) صف.
ستار بجانے والا. (ستار + زن) سے ستازن (ستار نواز). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۳۸). [رک : ستارزن جس کی یہ تخفیف ہے].

سُتاسار نہ اُبھرے اَور بیِسْوا رانْڈ نَہ ہووے کہاوت.
بے حیا کا کچھ نہیں بگڑتا (نجم الامثال ، ۲۴۴).

سَتاسی (فت س ، شد ت) امذ.
اسّی اور سات کا مجموعہ ، ۸۷- تین کم نوّے. چار سو روپے دینے باقی ہے اور ستاسی روپے گیارہ آنے مجھے بھیجے. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۵۷). جالینوس کی عمر ستاسی برس تھی. (۱۹۲۳ ، تاریخ الحکما ، ۱۹۲). [سات + اسّی (رک)].

سَتالا (فت س) امذ.
(ہندو) زمین کے زیریں طبقوں میں سے ایک حصہ. اس قوم کے مذہبی علما زمین کو ... چودہ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں جس میں سات حصّے بالائی ہیں اور سات زیریں ... زیریں حصوں کے نام یہ اٹالا ، ستالا .... (۱۹۳۹ ، آئین اکبری ، ۲ : ۲۹). [ست + آلا ، لاحقۂ ظرفیت].

سُتالی (ضم س) امث.
رک : ستاری. ایک اوزار ایسا ہے جو تمام ممالک و اقوام میں مشترک ہے وہ سلائی یا ستالی ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۵۷). [رک : ستاری (ر مبدل بہ ل)].

سَتا مارْنا محاورہ.
بہت زیادہ تنگ کرنا ، بہت زیادہ ستانا. ظالم تو نے ستا مارا - اچھا کہہ کیا کہتا ہے. (۱۹۴۳ ، انطونی اور کلوپیٹرا ، ۸۴).

سِتان (۱) (کسر س) نیم لاحقۂ.
جگہ ، موقع ، مقام ، بطور لاحقۂ مستعمل.

لولاک سے روشن ہے پیمبر کی کرامت
ہیں شاہ نجف شمع شبستان امامت

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۳۵۴).

چھپائے دل میں داغستان اٹھے کہتے ہوئے عاشق
ذرا دیکھیں تو اے خورشید محشر تیری تابانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۶۴). [ف : ستان - قب : س : ستھان].

سِتان (۲) (کس س) لاحقہ.
لینے والا ، قبضے میں لینے والا - جیسے کشور ستان ، رشوت ستان.

رہزنی ہے کہ دل ستانی ہے
لے کے دل ، دل ستاں روانہ ہوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲). [ف : ستازن - لینا سے صیغہ امر حاضر].

سَتانا (فت س) ف م.
اذیت یا آزار پہنچانا ، دُکھ دینا ؛ پریشان کرنا ، دق کرنا ، پیچھے پڑنا. جس کو میں نے ستایا ہو ... اُٹھے اور مجھ سے بدلہ لے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۳). وہ کسی کو ستا نہیں سکتے کیوں کہ ان کو کوئی نہ ستائے گا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۰۷).

سر میں یہ سودا نہیں ، ہیں بے غرض
کیا ستانے پھر ہمیں کوئی مرض

(۱۹۵۲ ، دھم پد (ترجمہ) ، ۸۳). احسان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ احسان کرنے والے کو ستاؤ یا پریشان کرو.(۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۶). [پ : سنتاون सताव (इ)].

سَتّانوے (فت س ، شد ت ، سک ن) صف.
(رِیاضی) **نوّے اور سات کا مجموعہ ۹۷ تین کم سو.** ڈھائی روپے اللہ کے لیے اور ساڑھے ستّانوے اپنے لیے . (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱۶۷). [سات + نوّے].

سِتانی (کس س) امث.
لینا ، پکڑنا ، قبضہ کرنا (بطور لاحقۂ مستعمل).

اگر تو ناز سے آمادہ جاں ستانی ہو
تو میں بہ شوق سہانے جاں سپاری ہوں

(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۲۵). بعض محصول اور زرستانی کے ابواب میں اضافہ کیا گیا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۸۳). [رک : ستان (۲) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَتاماروِن (فت س ، و لین ، فت ہ) امذ ؛ ـــہ ساتھاروِن.
جب کوئی کسی کے گھر بن بُلائے اپنے جورو بچوں کو لے کر مہمان آ جاتا ہے تو طنزاً کہتے ہیں. اسی طرح بھیڑیا اور اس کی مادہ اور پانچ بچے جنگل میں ان کے ساتھ پھرتے ہیں اور شکار ڈھونڈتے ہیں تو ستاماروِن کہلاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۲۵). [مقامی].

سِتاؤ (کس س ، سک و) امث.
(طِب) برسات میں اُگنے والا ایک ہاتھ ڈیڑھ ہاتھ **اونچا جھاڑ دار پودا اس کی پتیاں دوب سے ملتی جلتی ہوتی ہیں ، اس کا تنا** کتھئی رنگ کا اور بہت باریک ریشوں سے بھرا ہوتا ہے اس میں **انگل ڈیڑھ انگل گھیرے کے پیلے پھول لگتے ہیں اس کے پھلوں کی نوک پر بینگنی رنگ کا لمبا سوت سا نکلا رہتا ہے پھلوں کے** اندر تکونے کتھئی رنگ کے بیج ہوتے ہیں یہی بیج خاص کر دوا کے کام میں آتے ہیں اور ستاب کے نام سے بکتے ہیں ، دست آور،مصفی خون ؛ طاقت بخش ؛ **دودھ بڑھانے والا اور بت کی بیماریوں میں شفا بخش ہے** (ماخوذ : شبد ساگر). [مقامی].

سِتاؤبھید (کس س ، سک و ، ی مج) امث.
(طِب) **ایک پودا جس کے سب حصے دوا کے کام آتے ہیں ، اس کی پتیاں لمبی ، گٹھیلی اور کٹاؤ دار ، ان میں تیل کی سی بدبو آتی ہے پھول پیلا بن لیے ہوئے پھلوں میں سات آٹھ بیج ہوتے ہیں** (ماخوذ : شبد ساگر). [مقامی].

سَتاوَر (کس نیز فت س ، فت و) امث ؛ ـــہ شتاور ؛ ستاول.
(طِب) **ایک درخت کی جڑ جو بطور مُبہی اور مقوی دوا مستعمل ہے، خواتین کو دودھ بڑھانے کے لیے بھی دی جاتی ہے ، اس کی بہت سی اقسام ہیں.** ستاور کو زیادہ تر تنہا یا مناسب ادویہ کے ساتھ ... استعمال کرتے ہیں.(۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۱۶). کاہو ، جمود ، کرنس کوبی ، ستاور ... یہ سب کے سب ایسے پودے تھے جن کے رس نے عام جراثیم کو مار دیا. (۱۹۶۲ ، جڑی بُوٹیوں سے علاج ، ۹۲). [س : ستی وار सितावरी].

سَتاوَری (کس س ، فت و) امث نیز امذ.
(طِب) **بکچی سُوبراجی، بوزیدان کا دوسرا نام، نفع میں سورنجان جیسا قوت تریاقیہ رکھتا ہے ، ایک جڑ جو کھانوں میں بھی مستعمل ہے.** بوزیدان ... ہندی میں ستاوری کہتے ہیں اور یہ ستاور سے غیر ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳۰). [س: सितीवारी].

سَتاوَک (فت س ، و) صف.
تعریف یا ثنا کرنے والا : خوسسمئی (جامع اللغات). [س: स्तावक].

سَتاوَل (فت س ، و) امث.
رک : **ستاور.** بھتیری ستاول پھانکی زیرہ پیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۷). اگر دودھ کی کمی ہوتی تو آپ دایہ کو ستاول پھنکوا کر بھتیرا دودھ اتار لیتے. (۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳۶). [رک : ستاور (ر مبدل بہ ل)].

سَتّاوَن (فت س ، شد ت ، فت و) صف.
پچاس اور سات کا مجموعہ (۵۷) ، **تین کم ساٹھ.** ہر سو بیماروں میں ستاون کو مرض جگر ہوتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۱۹). اس حکم اور حضرۃ مسیح کے درمیان صرف ستاون سال کا زمانہ تھا. (۱۹۲۳ ، تاریخ الحکما ، ۱۹۰). اسلامی ہند کے زوال کے آغاز سے لیکر سن ستاون تک کے بغاوت انگیز اور حریت پرور ادب سے ہماری لاعلمی ور محرومی کا شاخسانہ بھی ہے (۱۹۶۹ ، تعصبات ، ۳۵). [س : سپت - سات - پنجاشت (پچاس)].

---وِیں (---ی مع) امث.
شمار میں ستاون نمبر کی ، چھپن کے بعد کی. ستاون ویں سا کھی (۱۹۰۶ ، اکسیرالا کسیر ، ۵۸). [ستاون + ویں ، لاحقۂ صفت].

سِتائِش / سِتایِش (کس س ، کس خف ء / ی) امث.
تعریف و توصیف ، حمد و ثنا ، سراہنا. حمد غیر محدود و ستائش ... اس درگاہ بے نیاز راجع ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱). اے حمد و ستائش کے قابل خدا ، تو خود آتا کہ ہم تیری تعریف کریں.

(۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱). نام و نمود اور ستایش سے بے پروا فلاح و بہبود کے کاموں میں مصروف رہتے تھے۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۳). [ف : ستا ، ستودن ـ تعریف کرنا ، نش یا یش ، لاحقۂ حاصل مصدر].

--- کَرْنا ف مر.
تعریف کرنا ، توصیف بیان کرنا. تمہارے اچھے کاموں کو دیکھیں اور ... ستایش کریں. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل مقدس ، ۱۰). اے بحری ممالک اور اُن کے باشندوں تم زمین پر سرتاسر اسی کی ستایش کرو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۸۷). کلیم الدین احمد نے ان کی یوں ستائش کی ہے. (۱۹۸۹ ، فاران ، کراچی ، ۲۳).

--- گر (---فت گ) صف.
تعریف و توصیف کرنے والا ، مدّاح.

ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا
وہ اک گلدستہ ہے ہم بیخودوں کے طاقِ نسیاں کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶). ستائش گروں کا وہ اجتماع ، محبت و عقیدت کی وہ نمائش سب کچھ مل گیا. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، عبدالغفار ، ۱۸). [ستائش + گر ، لاحقۂ فاعلی].

--- گری (---فت گ) امث.
مدّاحی ، تعریف و توصیف. اس زمانے میں عربی شاعری واقعیت اور حقیقت سے دور ہو کر ستائش گری اور مداحی کے سوا اور کسی کام کی نہیں رہی تھی. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۹). [ستائش گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- نامہ (---فت م) امذ.
سپاس نامہ ، تعریفی خط ؛ توصیف و مدح کی دستاویز. بادشاہ مر گیا تو دونوں لارڈ ہوس اور کامنس ہاوس میں اس کے ستائش نامے پڑھے گئے. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱۷). [ستایش + نامہ (رک)].

سَتائشی (فت س ، کس ء) صف.
تعریفی ، توصیفی. صغراں ستائشی نظروں سے اس کی طرف دیکھتی ہے (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۸۱). [ستائش + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَتاؤ (فت س ، و مع) صف.
ستانے والا.

عیبی نہیں ستاؤ نہیں مسمسا نہیں
منہ سے کسی چوہے کا لہو لگا نہیں

(۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۳۴). [ستانا (رک) سے اسم فاعلی].

سَتاؤ (فت س ، و مج) امذ.
ستانے کا عمل ، ستایا جانا ، اذیت رسانی. تو مجھے ستاتا رہا تاکہ میں تیرے ستاؤ سے بچوں. (۱۹۵۸ ، ملفوظاتِ اشرف علی تھانوی ، ۴ : ۹۹). [ستانا (رک) کا حاصل مصدر].

سُتاؤ (ضم س ، و مج) امذ.
(پتنگ باز) (مانجھا) سُوتنے کا عمل (ماخوذ : نوراللغات).

[سُت ـ سُوت (سوتنا) + او ، لاحقۂ حاصل مصدر].

سُتائی (ضم س) امث.
۱. **(معماری) استر لگا کر کسی چکنے بٹّے سے رگڑنا** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۹). ۲. **(مجازاً) مارپیٹ ، کھنچائی.** بھلا کون ایسا مرد ہو گا جو مہینے پندرہ دن پیچھے اپنی زنانی کی سُتائی نہ کرتا ہو. (۱۹۷۱ ، ماہِ نو ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۴) [سُوت ـ سُوتنا + ائی ، لاحقۂ اسمیت].

سَتّائی (فت س ، شد ت) امث.
جان پہچان ، دوستی. مگر جب گاؤں والے کہتے کہ جو چودہری تمہاری ایسے اپنے حاکموں سے ستّائی ہے اور ہم لوگوں کی رات دن روتے کٹتی ہے. آخر یہ تمہاری دوستی کس دن کام آئے گی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۵۶). [ستّا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

سَتّائیس (فت س ، شد ت ، ی مع) صف.
بیس اور سات کا مجموعہ (۲۷)، تین کم تیس. قطار میں ایک دوسرے سے ستائیس انچ کے فاصلے پر ہوتی ہیں. (۱۸۶۵ ، علمِ فلاحت ، ۱ : ۱۸۵). دیواروں کا عرض چار گز ، اونچائی کنگروں تک ۹ گز اس میں ستائیس برج ہیں. (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۲۵). سیکرٹری تقریباً چھبیس ستائیس برس کی عمر کی ایک فرانسیسی عورت تھی. (۱۹۷۸ ، عزیزاحمد ، رقصِ ناتمام ، ۲۶۰). [سات + بیس (رک)].

سَتّائیسواں (فت س ، شد ت ، ی مع ، سک س) صف مذ.
ترتیب اعداد کے اعتبار سے چھبیس کے بعد والا ؛ ستائیس سے متعلق. ایک دستورالعمل کل ممالک محروسہ میں بھیجا گیا چونکہ جلوس مبارک کا یہ ستائیسواں سال تھا. (۱۹۰۶ ، مراۃِ احمدی ، ۱۳۶). یہ مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس تھا. (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳/مارچ ، ۱۳). [ستائیس + واں ، لاحقۂ صفت].

سَتّائیسویں (فت س ، شد ت ، ی مع ، ی مع). صف مث.
ترتیب اعداد کے اعتبار سے چھبیس کے بعد والی ، ستائیس سے متعلق. ستائیسویں ، اگر بادشاہ کی مرضی ، پیسے جمع کرنے پہ ہوئے اور سپاہ پر نہ ہوئے تو چاہیے کہ سپاہ کے جمع کرنے پر لیاوے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۳۳). محمود خان نے ستائیسویں جولائی ۱۸۵۷ء کو نادر شاہ خان ... کو تاجپور روانہ کیا. (۱۸۹۸ ، مقالات سرسید ، ۶ : ۳۱۸). تلاش کرو شب قدر کو انتیسویں کو ستائیسویں کو اور تیئسویں کو یا آخر رات میں. (۱۹۵۶ ، ترجمہ مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۴۹۰). [ستائیس + ویں ، لاحقۂ صفت تانیث].

سَتّیا (فت س ، شد ت بکس) امث ؛ مر ستیتا.
سچائی ، سچ ؛ صحیح ، خلوص ؛ خوبی ؛ اچھائی. آپ دھیان روپی نگر میں رہتا ہے ستا اور ایکتا دونوں استریوں کو اپنے ساتھ رکھتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۷) [س : ستیتا सत्यता].

سِتَّۃُ الْعِید (کس س ، شدت بفت ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ی مع) امذ.
(کنایۃً) **وہ چھ روزے جو عیدالفطر کے دوسرے دن سے مسلسل رکھے جاتے ہیں ، شش عید کے روزے.** پھر بندہ ستۃ العید کا بھی پابند ہے. (۱۸۹۴ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۹۵). [ستہ - چھ + رک : ال (ا) + عید (رک)].

سَتَتَّر (فت س ، ت ، شد ت بفت) صف.
ستر اور سات کا مجموعہ ، ہفتاد و ہفت (۷۷) ، تین کم اسی. اس قطعہ میں ایک سو ستتر گانوں ہیں. (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۶۵). [ست - سات + ستر (رک)].

سُتُتی (فت س ، ضم ت) امث ؛ = اُستتی.
۱. **تعریف ، حمد ، ستائیش ، خوشامد.** ایشور کی ستتی کا راگ الاپ رہے ہیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۷۹). [س : स्तुति].

سِتَد (کس س ، فت ت) امث.
لینا (داد کی صورت میں مستعمل). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سنگدلوں کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور لطف کا برتاؤ کرتے اور ان سے داد و ستد رکھتے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، شبلی ، ۲ : ۲۹۷). [ف : ستد ، ستادن - لینا].

سَتْر (فت س ، ت ، نیز سک ت) امذ.
۱. **پردہ ڈالنا ، ڈھکنا ، چھپانا.**

کیوں ان لایا کل ستر
بھید نہ پاوے کوئی چتر

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ستمبر ، ۱۹۵۷ ، ۷۷)).

تجاوز نہیں ذرہ اس بات میں
کہ سب کا ستر ہے ترے ہات میں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲). اسلوب بیان کی چار الگ الگ قسمیں ہیں (۲) وہ جس میں صنائع و بدائع سے اس کا ستر کیا جائے. (۱۸۷۴ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۵۹). ۲. (اصطلاحاً) **عورت یا مرد کا وہ مقام جس کا چھپانا واجب ہو اور جس برہنگی سے شرم آئے ، چھپانے کی چیز ، شرم گاہ.** دوسری غیرت ستر کی ہے کہ چاہیے اسکی سب طرح خبرداری اور احتیاط زیادہ رکھے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۸۳). عورت کو عزت دی ، اس کا ستر ڈھانپا ، پوشاک پہنائی. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۷). اتنی بڑھ بڑھ کر بولتی ہو کسی کا پردۂ ستر کھولتی ہو. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۷). کبھی آپ کا ستر برہنہ نہ ہوتا. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۷۸). ۳. (ہئیت) **پوشیدگی ، روپوشی ، غیاب.** ہم کسی جرمِ سماوی کے احتجاب کا عرصہ (عرصہ روپوشی) یا "ستر" دریافت کر سکتے ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۱۳۰). ۴. **پردہ ؛ حجاب ؛ وہ چیز جس سے ستر ڈھکا جائے.** خوبی دیکھ ، انکھیاں اور دل کا ستر ایک. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۸).

بھی پاکیزہ کپڑے اتھے او ستر
نہ ہو میل کا ان میں ذرہ اثر

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۸۰).

گناہاں دیکھ حق اون کی مقدر
نہ کھولے ستر اون کے تن سے یکسر

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۷). [ع : (س ت ر)].

---پوش (---و مج) صف.
وہ چیز جس سے ستر ڈھکیں یا چھپائیں ، پوشش. برقع پوش ، نقاب پوش ، خوش پوش اور صرف ستر پوش ، سب آپ کو یہاں مل جائیں گے. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۲۵). [ستر + ف : پوش ، پوشیدن - چھپانا].

---پوشی (---و مج) امث.
شرم گاہ کو ڈھکنے یا چُھپانے کا عمل ، ستر چھپانا. پہلے تو کچھ اسکی پروا بھی نہ تھی کہ ننگے ہیں اور جب کچھ خیال آیا تو درختوں کے پتے ستر پوشی کا کام دینے لگے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۰۹). اگر (جانگیے) جانگیا میں صرف ایک یا دو بالشت کپڑا زیادہ لگایا جائے تو کافی ستر پوشی ہو سکتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۲۸). [ستر پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پوشی کرنا محاورہ.
بات کو چُھپانا یا پردہ پوشی کرنا ، ظاہر نہ ہونے دینا. ان کا خاندان مذہبی اور دینی تھا جس کی بنا پر انھیں اپنے فطری اور سچے جذبوں کی ستر پوشی کرنی پڑی. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۸۳).

---توڑنا محاورہ.
کسی کے عیوب پر سے پردہ اُٹھا دینا ، حقیقت حال بیان کرنا. پہلی وجہ یہ ہے ، اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے ستر کو توڑا اور ان کی فضیحت کی. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۶۰).

---چُھپانا ف مر ؛ محاورہ.
پردہ کرنا ، شرم گاہ کو ڈھانپنا. خدا جانے خود بخود اُن کے دلوں میں کیا غیرت پیدا ہوئی کے درختوں کے بڑے بڑے پتے توڑکر ستر چھپا لیا (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۳). وہ بہشت کے (درختوں کے) پتے (توڑ توڑ کر) اپنے اوپر چپکانے (اور ستر چھپانے) لگے. (۱۹۸۴ ، ترجمہ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۱۵۴).

---داری امث.
پردہ داری ، پردہ پوشی. ہمارے مذہب میں ستر داری کا حکم بتاکید اکید جاری ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۸۲). [ستر + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِکھانا ف مر.
شرم گاہ دِکھانا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ڈھانکنا ف مر.
ستر چُھپانا. پُرانے چتھڑے سمیٹ لاتے اور اُن کو پاک کر کے اپنا ستر ڈھانکتے تھے. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۶۱۸).

---عَورَت کس صف(---و لین ، فت ر) امذ.
عورت یا مرد کے بدن کا وہ حصہ جس کے کھولنے سے حجاب

آنے یا جس کا کھلا رکھنا شرعاً ممنوع ہو ، پوشیدہ رکھنے والا بدن. مرد ، مرد کے تمام اعضا کی طرف دیکھ سکتا ہے ، مگر ناف سے لے کر گھٹنوں تک کہ اس قدر سترِ عورت ہے ۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۶۹). صنفِ نازک کا چہرہ اور ہاتھ سترِ عورت نہیں ہے. (۱۹۰۵ ، افاداتِ مہدی ، ۸۸). [ستر + عورت ـ عورة].

--- کَرَم (---فت ک ، ر) امذ.
(طبِ جرّاحی) جلدی امراض، پھوڑا پھنسی اور زخم کا علاج کرنے والا نیز جسم کے کسی عضو کو حسبِ ضرورت کاٹنے ، چیرا دینے یا فصد کھولنے والا ماہر فن ، دست کار ، جرّاح (اپ و ، ۷ : ۱۲۸). [مقامی].

--- کَرْنا محاورہ.
عیب پوشی یا پردہ پوشی کرنا. جو دنیامیں مسلمان پر ستر کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں ستر کرے گا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۲۸). خادم کے ساتھ ہونے دامن سے لپٹے جاتے ہیں کہ جلدی دو کہ میں ستر کروں. لیکن ... بصیر جادو کی طرف بھی دیکھتے جاتے ہیں. (۱۹۰۴ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۲۷۴).

سُتَر (ضم س ، فت ت) امذ.
سوت ، دھاگا ، سُتلی (قدیم اُردو کی لُغت). [سُوتر رک کی تخفیف].

--- سُوت (---و مع) امذ.
لکڑی پر چرائی کا خط ڈالنے کا کسی رنگ کا رنگا ہوا ڈورا (اپ و ۱ : ۲۰). [سُتَر + سوت (رک)].

سَتّر (فت س ، شد ت بفت) امذ.
۱. **انہتّر اور ایک کا مجموعہ** (۷۰)،**ساتھ دھائیاں ، ہفتاد.**

کریں فکر یک میں وہ درس کا
عبادات ادا ہے ستر برس کا

(۱۶۸۵ ، گنج مخفی ، معظم (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۲)).

ہانے ہو ٹکڑے ایک سو ستر
سونپہ سوں کٹ کٹ کے نکلا شہ کا جگر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶).

اوسے دیکھا ہوں میں ستّر ہزار بار
صحی ہے عمر کا میرے یو اسرار

(۱۸۳۰ ، نورنامہ (ق) ، میاں احمد سورتی ، ۳۰). اپنی قوم میں سے ستّر آدمی منتخب کیے . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳۰). اب میں نے کمبل کے نیچے رکھے ہوئے کنکر گننے شروع کر دیے ایک ، دو ، تین ... ساٹھ ، ستّر ... انکی مجموعی تعداد چھیاسی نکلی. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۷۹). ۲. (**اظہار کثرت کے لیے) بہت سے ، بہتیرے ، سینکڑوں.** اور ستّر کا عدد محاورہٴ عربی کے موافق محض اظہار کثرت کے لیے ہے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۲۲۳). [س : سپتتی सप्तति].

--- اَور دو بَہتّر فقرہ.
(اظہار کثرت کے لیے مستعمل) بہت زیادہ، بہت سے، سینکڑوں (ماخوذ : نوراللغات).

--- پَردوں کے اَندر م ف.
بہت زیادہ چھپا کر ، پوشیدہ طور پر. ہم اندھیری رات میں ستّر پردوں کے اندر کوئی کام کریں تو. اور روز روشن میں ڈھول بجا کر کوٹھے پر چڑھ کر کریں تو. اس کی نظر میں دونوں یکساں ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۵۰).

--- پُوت/ پوتے بَہتّر ناتی کہاوت.
بہت زیادہ رشتہ دار ہونے یا بھاری عیالداری کے موقع پر کہتے ہیں

عبرت ہے یہ دوہا گاتی
ستر پوت بہتر ناتی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۹۲).

--- چُوہے کھا کے بِلّی حَج کو چلی کہاوت.
س شخص کے لیے بولتے ہیں جو تمام عُمر تو گناہوں ور بداعمالیوں میں بسر کر دے اور آخر میں تائب ہو جائے. کیا خوب ستّر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی اور حج کا نام لیں ایسی ہو تو بڑی عفیفہ نہ ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۴۳۸).

--- خَصْمی (---فت خ ، سک ص) صف مث.
وہ عورت جس نے بہت سے شوہر کیئے ہوں (گالی کے طور پر مستعمل). پاس پڑوس کی عورتیں طعنے دیں گی کہ ستر خصمی ہے (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۱۵۴). [ستّر + خصم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- دَرْعاقِبَت فقرہ.
آخرت میں ایک کے ستّر ملیں گے ، آخرت میں زیادہ ملیں گے. کسی بے کس مفلس کو بےدست‌وپا دیکھے تو اس کی دستگیری کو اپنا فرض سمجھے ... اور ستّر درعاقبت کا خیال دل میں لائے (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۱۴۴).

--- سُنانا محاورہ.
بہت بُرا بھلا کہنا ، برائی بیان کرنا ، بدزبانی کرنا.

گن گن کے ان کی ننھی بڑی کو بکھانوں گی
مجھ کو کہیں گے ایک تو ستّر سناؤں گی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۶۹).

--- کان بَہتّر جھول کہاوت.
ہر طرف سے ٹیڑھا اور جھول دار ، بہت خراب ؛ خراب سلے ہوئے کپڑے کی مذمت میں مستعمل (مخزن المحاورات).

--- کَرَم ہونا محاورہ.
حالات کا حد درجہ خراب ہونا ، سخت عذاب میں ہونا. صورت بگڑ گئی ، رنگت اُلٹا توا ہو گئی ، غرض کہ ستر کرم ہو گئے اب جان کے لالے پڑے ہیں. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۱۶).

--- کیے سات کے اَور سولہ کے کیے سَو، بیاج بُرا رے بالکے یا سوں را کھو بھو کہاوت.
سود کے ذریعے سات کے ستّر اور سولہ کے سو بناتے ہیں سود سے ڈرنا چاہیے (جامع اللغات).

---گز کی پگڑی ، سر ننگا کہاوت.
نالایقی اور بے شعوری ، تونگری میں مفلسی کا اظہار ، امیری میں فقیری (محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات).

---ہزار (---فت ہ) صف.
(بطور مبالغہ) **اظہارِ کثرت کے لیے مستعمل ، بہتیرے** . جبرائیل کہے مج میں ہور خدا میں ستر ہزار پردے نور کے ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۶۸).

عشاق کی کمی نہیں معشوق چاہیے
ہو دل کا قدر دان تو ستّر ہزار دل

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۱۷). [ستّر + ہزار (رک)].

ستُّر (فت س ، شد ت بضم) امذ.
دشمن. جس کو تم کی پراپت ہوئی اسکے ستر بھی متر ہو جاتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۸). [رک : شترو].

ستّرا (فت س ، سک ت) امذ.
سترہ کا عدد (پلیٹس). [رک : سترہ جو اس کا صحیح املا ہے].

سُترا (ضم س ، سک ت) صف ، مذ.
صاف سُتھرا ، پاکیزہ.

اول ہے اولوالعزم دو ہور چھار
کھوں بھی جو سترا اہے نامدار

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۹).

خیر ہے کاٹ جاہر ایک بکرا
پکایا ستریاں کیتیں وہ سترا

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۸).

تب گھاٹ شہود کی ہوا ترا
مشہود میں ہوا شہود سترا

(۱۸۳۱ ، من موہن ، ۱۵). [رک: ستھرا جس کا یہ ایک قدیم املا ہے].

ستّرا بہتّرا (فت س ، سک ت ، فت ب ، ہ ، سک ت) صف.
جو ستّر برس سے زیادہ عمر کا ہو ، معمّر. سترا بہترا ، بہرا ، بوڑھا ، اپاہج آدمی ہوں. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۳۱۳). جب اس واقعے کے کوئی بیس سال بعد ان سے ملا تو سترے بہترے ہو چکے تھے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸). ۲. **بوڑھا ، کمزور ، بہت بوڑھا ، فاترالعقل ، سٹھیایا ہوا**. یعقوب نے کہنا شروع کیا کہ اگر تم مجھکو سترا بہترا نہ بناؤ ... مجھکو تو یوسف کی مہک آ رہی ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۳ : ۳۹). میرے آقا نے تجھے سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تو ایسا سترا بہترا کیوں ہو گیا ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۳۰۹). ۱۱ / اگست ۱۹۴۷ء کو مہاراجا کے سترے بہترے ماموں جنرل جنک سنگھ نے قائم مقام وزیراعظم کی حیثیت سے چارج سنبھالا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۸۶). [ستّر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت + بہتّر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ستّرادہ کنا گت (فت س ، سک ت ، فت د ، گ) امذ.
(ہندو) **آسون کے مہینے کا ایک تہوار جس میں تمام پیشہ ور حضرات اپنے الات کی پوجا کرتے ہیں اس کو محترم سمجھتے ہیں** کھتریوں کے لیے خصوصاً یہ بہترین عید ہے اس کو سترادہ کنا گت بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری ترجمہ ، ۲ : ۲۹۲). [مقامی].

سُتْراشاہی (ضم س ، سک ت) امذ.
سترا شاہ نامی فقیر کا چیلا فقیر ، اس گروہ کا فقیر جو ڈنڈے بجا کر تک بندی کے ساتھ مانگتے پھرتے ہیں . سُترے شاہی فقیر بے پرواہی (سے) ڈنڈے بجا کے یہ بانی کہہ رہے ہیں (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۱۵). [سُترا شاہ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ صفت].

ستّرانا (فت س ، سک ت) ف ل.
غصے ہونا ، ناراض ہونا ، اکھڑا اکھڑا بولنا ، غصے میں صاف طور پر نہ بولنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ستر + انا ، لاحقۂ مصدر].

ستّراؤ (فت س ، سک ت ، و مج) امذ.
تباہی ، صفائی ، نابودی ، محرومی.

یا قیس تو ہی ہوتا اور دشت دشت پھرتا
لیلیٰ کا فرق بنتا ستراو آشیاں کا

(۱۸۷۹ ، قلق ، ک ، ۱۰).

شوق سے باد صبا کو جو ادھر چاؤ ہوا
ڈالیاں ٹوٹ گئیں پھولوں کا ستراؤ ہوا

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۱ : ۲۰۱). [ستھراؤ رک کا ایک املا].

--- کرْنا محاورہ.
کُشتوں کے پشتے لگانا ، بھاری تعداد میں قتل و غارت کرنا . نشاط پاشا کے ڈویژن نے سارے گولیوں کے ستراؤ کر دیا (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین ، ۱ : ۱۸۰).

سُترائِیگی (ضم س ، سک ت ، ی مج) امث (قدیم).
سُتھرا پن ، صفائی. ہور اوس کے بوٹے ہور نالیوں کی سترائیگی سوں خورنق کے باغ داغ کھایا تھا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [ستھرائی + گی ، لاحقۂ کیفیت (زائد)].

سِتْردھار (کس س ، سک ت) امذ.
(مجازاً) **ناظم ، منتظم ، نگراں**. ستر دھار (Director) پہلے اسٹیج پر آئے اور اپنی تمہیدی تقریر پڑھی . (۱۸۶۸ ، خطباتِ گارساں دتاسی ، ۴۳۹). [س: سوتر + س: دھار ، لاحقۂ فاعلی].

ستَرک (فت س ، ت ، سک ر) صف.
خبردار ، محتاط ، ہوشیار ، متوجہ. جو شخص فرمان روایانِ گیتی ستان مصدرِ امور سترک اور مظہر کارہائے شنگرف کا ہوتا ہے. (۱۸۷۹ ، کتاب الآغاز ، ۴۷). [ف].

ستَرک (۱) (فت س ، سک ت ، فت ر) امذ.
(موسیقی) **سپتک**.

ڈفالی دیکھ کر سترک میں کیا کیا راگ لائیں گے
جو گاڑے کا وہاں جھنڈا الف چا کو گریباں کا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۲). [رک : سپتک].

ستَرک (۲) (فت س ، سک ت ، فت ر) امذ.
ایک پیمانہ جو براہویوں میں مروّج تھا اب اندرون بلوچستان یہ پیمانہ

استعمال ہوتا ہے. وزن کیا تو آدھا سترک ... نکلا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۶۴). [براہوی].

سُترگ (ضم نیز کس خف س ، ضم ت ، سک ر) صف.
بڑا،عظیم ، بزرگ ، اہم ، مہتم بالشان.

لہے دیو اس گھر منیں یک سترگ
بیٹھا ہے او مانند ڈونگر بزرگ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۲۷).

کیوں نہ ایسی ہووے امداد سترگ
ہی بلائی ہُو ہریرہ سب بزرگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۶). دنیا میں جو آدمی کارہائے سترگ کے کرنے والے ہوئے ہیں ان میں سے اکثر نے ... اپنے کاموں کو کرنا شروع کیا. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریا ، ۶۸۳).

سرافراز و سامی ، سترگ و گرامی
گلدرپے سے اسلام کا دبدبہ ہے

(۱۹۶۴ ، فارقلیط ، ۲۲۹). [ف: سُترک ، سِترگ ، سُتُرگ ؛ آوستا: Staora ؛س : ستھور स्थूर].

سَترگُن (فت س ، ت ، سک ر ، ضم گ) امذ.
(کنایۃً) **تختِ دولت ، تختِ حکومت.** چودہ تاج سجائے مہابلی بنا اپنے سترگن سنگھاسن پر براجمان تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳). [ستر + گن (رک)].

سُترگی (ضم س ، ت ، سک ر) امث.
بزرگی ، بڑائی ، عظمت. دم لگاو باو کا خدا تعالیٰ حکمت و سترگی بدل حرکت ساندھیاں کا چلنا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱).

رکھی سترگی لیا کہ مجلس میں کام
کہے کھول چھندبند اون کے تمام

(۱۷۰۸؟ ، داستان فتح جنگ (ق) ، ۱۳۸).

رکھتے ہیں جو روح میں سترگی
ہوتی نہیں پست وہ بزرگی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۶). [سُترگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَترلاب (فت س ، ت) امذ (قدیم).
رک : اسطرلاب.

چلا زیج دے یک مصری حکیم
شفا ہور قانون سترلاب سیم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۴). [اسطرلاب (رک) کا بگاڑ].

سَترنا (فت س ، فت ت ، سک ر) ف ل.
بل کھانا ، اترانا.

انچل پکڑ کر مدن نکھوں سوں سندر کے جوبن متر لکھیا جب
گئی ستر کر بھلی وو من ہیں کہی توں من کا میرا پیارا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۹). [سترانا (رک) کا لازم].

سَترنگ (فت س ، سک ت ، فت ر ، مغ) امذ.
شطرنج؛ایک قسم کا پودا ، مردم گیاہ،لفاح (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [س : स्तरङ्ग].

سَترنگا (فت س ، سک ت ، فت ر ، غنہ) صف مذ (مث : سترنگی).
سات رنگ کا ، رنگ برنگا.

کہہ بھی سکتے تھے ظریف ایسی غزل سترنگی
بڑھ کے کرتی نہ اگر حوصلہ افزائی نئے

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۱۳۹). اُن لفظوں کے آخر میں بھی الف لکھنا چاہیے جو ایک اردو اور ایک فارسی یا عربی جز سے بنتے ہیں،جیسے : ڈیڑھ خما ... پچرنگا ، سترنگا وغیرہ. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۸۶). [ست = سات + رنگ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

سَترُو (فت س ، و مع) امذ.
دشمن ، عدو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : شترو].

سَتَرواں (فت س ، سک ت نیز فت س ، ت ، سک ر) صف.
سترہ حصوں میں سے ایک،۱/۱۷، سترہ سے منسوب یا متعلق.
او بازار چو بین جنبان کا تھا ... ستروان بسرنا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۴).
خوشی کا بوج دریا سولواں ہے کرم کا بوج دریا ستروان ہے
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۲۴). [سترہ + واں ، صفت ترتیبی].

سَتّرواں (فت س ، ت بہ شد) صف ، مذ ؛سہ ستھرواں.
سَتّر حصوں میں کا ایک حصہ (۱/۷۰) جس کا نمبر سَتّر ہو. اب کے رجب کے مہینے سے سترھواں سال شروع ہوگا. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۳۱۴). «ستّرواں»کی جگہ «سترھواں» چاہیے (یعنی ۱۷ واں اور سترّواں ، ۷۰ واں). (۱۹۷۳ ، اردونامہ ، کراچی، شمارہ ، ۴۴ : ۲۴). [سَتّر + واں ، لاحقۂ صفت ترتیبی].

سَتروکا (فت س ، سک ت ، و مع) امث.
(ہندو) **عورت** . اور عورت کو ستروکا کہتے ہیں . (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲). [استری(رک) کا بگاڑ].

سَترُول (فت س ، سک ت ، و مع) امذ.
(کھیل) **کھلاڑیوں کی ٹولی کا سرگروہ** (ا پ و ، ۸ : ۱۰۰). [مقامی].

سَتَرویں (فت س ، ت ، سک ر ، ی مع) صف مذ ؛ سترھویں.
سات اور دس ، شمار میں سترہ کے بعد والا.

سترویں دن او سعد خنجر گزار
سپاہ کوں چلیا لے بجنگ حصار

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۶). [سترہ + ویں ، لاحقۂ صفت].

سَتْرَہ (فت س ، سک س ، فت ر) امذ.
۱. **دس اور سات کا مجموعہ (۱۷)، تین کم بیس.** یہاں پر سترہ قاعدے لکھے جاتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جواہرالحروف ، ۵۷). جالینوس کی عمر ستاسی برس تھی ، سترہ سال تعلیم حاصل کی . (۱۹۲۳ ، تاریخ الحکماء ، ۱۹۲). شاہ امیرالدین فردوسی... اپنے والد ماجد کے بعد سجادہ نشین ہوئے اسوقت آپ کا سن سترہ برس تھا. (۱۹۷۲ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۱۵۳). ۲. (چوسر) **پانسوں کا اس طرح پڑنا کہ ایک پر ۵ اور دو پر چھ چھ دائرے گن لیے جائیں**

اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۵۰). [پ : سترس **सत्तरस**، س : سپت دش **सप्तदश**].

ـــ اٹھارہ ہونا محاورہ.
(چوسر) **تِتر بِتر ہونا.** ڈر ہے. ادھر سے ایک بھی ہو نہ آئی کہیں سترہ اٹھارہ نہ ہوجائے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۱۹).

سُترہ (ضم س ، سک ت ، فت ر) امذ.
کم سے کم ایک انگل موٹی اور ایک گز یا اس سے کچھ زائد لمبی لکڑی جو نمازی کھلی جگہ پر نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے نصب کر لیتا ہے ، آڑ، پردہ ، اوٹ. جو شخص جنگل میں نماز پڑھتا ہے نزدیک اپنے...سُترہ کھڑا کرلے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱۲۳). سُترہ ، اونٹ کے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہیئے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۷). جب اونٹ چرنے چلے جاتے تھے تو آپ کیا کرتے تھے یعنی کس چیز کا سُترہ بناتے تھے. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱). [ع : (س ت ر)].

سترہوِیں (فت س ، ت ، سک ر ، ہ ، ی مع) امث ؛ ۓ ستھرویں.
۱. **۱۷ تاریخ.**

اتوار کی شب رجب کی سترہویں ہے
کی شیخ وحیدِ عصر نے آج قضا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۳۸). ۲. **وہ جس کا نمبر سترہ ہو ؛ (ہندو) میّت کی وہ رسم جو سترہ دن بعد ادا کی جاتی ہے** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۳. **حضرت نظام الدین اولیاؒ یا امیر خسرو کا عرس جو شوال اور ربیع الاوّل کی سترہویں تاریخ کو ہوتا ہے.** شاہ نظام الدین کی سترہویں میں گئے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۱۴). حضرت امیر خسرو والی سترہویں شریف پر مشاعرہ بھی ہونے لگا. (۱۹۲۳ ، احیا ملت ، ۱۲). [سترہ + وِیں ، لاحقۂ صفت تانیث].

سَتّرہوِیں (فت س ، شد ت بفت ، سک ر ، ہ ، ی مع) صف ، مث.
سَتّر (عدد) کی، سَتّر نمبر پر آنے والی ، ترتیب میں اُنہتر کے بعد کی سترہویں تعریف ثوابت کی. (۱۸۳۹ ، رسالہ اعمال کرہ (فہرست) ، ۱۱). [سَتّر + ویں ، لاحقۂ صفت تانیث ترتیبی].

سَتّری (۱) (فت س ، سک ت) امث.
(صرّاف) **دو روپے.** دلال قیمت شے کی خریداروں کے روبرو اپنی اصطلاح میں دکانداروں سے ٹھہراتے ہیں ... سَتّری. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳). [مقامی].

سَتّری (۲) (فت س ، سک ت) صف.
سَتر بمعنی پردے سے تعلق رکھنے والا ؛ (مجازاً) دربان کیونکہ وہ در کے پردے سے لگا رہتا ہے. دربانوں کا قاعدہ ہے کہ وہ پردے سے لگے رہتے ہیں اسی واسطے اس کو پردے کی طرف منسوب کر کے سَتّری کہتے ہیں. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹). [ع : سَتر + ی ، لاحقۂ صفت].

سِتّری (کس س ، سک ت) امث ؛ ۓ استری.
عورت ، زن ؛ بیوی ، زوجہ (تراکیب). (پلیٹس). [س : **स्त्री**].

ـــ بِرَت (ـــ کس ب ، فت ر) امث.
عورت سے وفاداری. دوسرا یہ کہ لوگوں کی آزادی میں خلل انداز ہوتا ہے یہ ستری برت اور پتی برت کا سانگ بھر کر ہماری روح کو مقیّد کر لیتا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۴۵). [ستری + برت (رک)].

سِتّری (کس س ، سک ت) امث.
عرق ، پسینہ (پلیٹس). [پ : [illegible]].

سُتّری (۱) (ضم س ، سک ت) امث.
رک : **سُتلی جو زیادہ عام ہے.** کوڑہ بنانے والا مثل سُتری کاتنے والے کے لڑیں ... ملاتا جاوے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۰). [رک : سُتلی (ر مبدل بہ ل)].

سُتّری (۲) (ضم س ، سک ت) امث نیز امذ.
وہ بیل جس کا رنگ اونٹ کا سا ہو ، یہ درمیانہ ، مضبوط اور تیز ہوتا ہے (شبد ساگر). [مقامی].

سُتّری (۳) (ضم س ، سک ت) امث.
ثرید، دکن کا ایک پکوان جو بھنے ہوئے گوشت اور روٹی کے ٹکڑوں سے تیار کیا جاتا ہے.

ہے ہندی میں نام اس کا ستریاں ککر
یہ تعریف ہوتی ہے سچ اس اپر

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۶). [مقامی].

سُتّری (۴) (ضم س ، سک ت) امث.
(نور باف) **وہ لکڑی جو ہاتی میں سانتھی الگ کرنے کے لیے سانتھی کے دونوں طرف لگی رہتی ہے اسے جُلاہوں کی اصطلاح میں ستری کہتے ہیں** (شبد ساگر). [مقامی].

سَتّری بَہَتّری (فت س ، سک ت ، فت ب ، ہ ، سک ت) امث.
بہت بوڑھی ، کبرسن ؛ بدحواس. ددا ستری بہتری اسکو تو ڈھب سے بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۳). انہوں نے زار و قطار رونا شروع کیا ستری بہتری ہو چکی تھیں. (۱۹۷۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۲ : ۲۱۳). [سترا بہترا (رک) کی تانیث].

ـــ بَہَتّری باتیں امث ؛ ج.
بدحواسی کی باتیں ، بہکی بہکی باتیں. کہیں تمہارا سر تو نہیں پھرا ہے ... جو اس طرح کی ستری بہتری باتیں کر رہے ہو. (۱۹۳۴ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۹ ، ۱۴ : ۳).

سِتک (کس س ، فت ت) امذ.
(ٹھگ) **مراد : سونا** (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سَتکار (فت س ، سک ت) امذ.
عزت و توقیر ، خاطر مدارات. یہاں آپ کا ہر طرح سے ستکار کیا جائے گا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۴ : ۳۲۹). [س :

سِتکالا (کس س ، سک ت) امذ.
سونے کا سکہ ، وزن ۳ ماشے (ا پ و ، ۸ : ۱۹۴). [مقامی].

سُتک جَنتر (ضم س ، فت ت ؛ سک ک ، فت ج ، سک ن ، فت ت) امذ.
چیرا لگانے کا نشتر جو حسب ضرورت چھوٹا بڑا چوبیس وضع کا ہوتا ہے (ا پ و ، ۷ : ۱۲۸). [مقامی].

سُتکی (ضم س ، سک ت) امث.
(معماری) تعمیرات کے کام کے لیے اِستعمال ہونے والا ایک آلہ جو سطح کو برابر کرنے کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے. صاف گھڑائی کے لیے معمار کی سُتکیاں اِستعمال کی جاتی ہیں. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۴۴). [مقامی].

ستَکا لگا ہونا محاورہ.
کوئی نہ کوئی کمی رہ جانا. یہ بات مثل کے طور پر ایسے موقع پر کہتے ہیں کہ باوجود کسی امر کے طے ہو جانے کے پھر بھی کچھ ستکا لگا رہے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۶۷).

سِتَل (کس س ، فت ت) صف.
خُنک ، ٹھنڈا.

نہ گرمی سوں راکھے سِتل نس کی تھاپ
کہ سب نس اوبلتی رہوے دن کی تھاپ

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۱۱). [رک : شیتل].

سُتَل (ضم س ، فت ت) امذ.
بہت زیادہ گہرائی ؛ زمین کا ساتواں یا تیسرا حِصہ (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : सतल].

سِتلا (کس س ، سک ت) امث (قدیم).
رک : چیچک.

ہے موں کا رنگ یکساں جو وو سِتلا کے یک دو داغ سوں
نیلم جڑے سُنّے پہ ین دستا ہے کندن سوں سرس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰). [سیتلا (رک) کی تخفیف].

سُتلی (ضم س ، سک ت) امث.
۱. سن یا سوت کی ڈوری.

گھر کو بعوض روشنی کے آگ لگائی
لے سُتلی سے ہرگز نہ بچا تار رسن کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۴۴). ان کو بہت احتیاط سے چاروں طرف سُتلی سے بندھوا کر بھیجا. (۱۹۱۲ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۴۳۸). دری چادر اور تکیہ سُتلی سے باندھی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۴۹). **۲. (صرّاف) بیس روپے.** ستلی = بیس روپے. (۱۸۳۸ ، مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۰۸). [سُتل (سُوتل - پ : سُوتر + सूत्र کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سِتَم (کس س ، فت ت) امذ.
۱. ظلم ؛ بے اِنصافی ، اندھیر.

تجے عشق میں آزماتا اتھا
سِتم بات اس دھات لاتا اتھا

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۴۲).

شکر اللہ ان دِنوں تیرا کرم ہونے لگا
شیوۂ جور و سِتم فی الجملہ کم ہونے لگا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۷).

وا حسرتا! کہ یار نے کھینچا سِتم سے ہاتھ
ہم کو حریصِ لذّتِ آزار دیکھ کر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹).

کسے ہے چین اے سفّاک تیری حکمرانی میں
سِتم وہ آنکھ سے دیکھے جو سُنتے تھے کہانی میں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۴۶). عیسائی فوجوں نے کونسا سِتم ہم پر روا نہیں رکھا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۸۶).
۲. غضب ، قیامت.

پلونیں ٹھارتا سر پر سِتم گورا موں دِکھلاتی
لگا سین پھول اور چندر اُجڑ گئی کون ہوا کیا خون

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۵).

جو ایک عیب ہو دیکھیں ہزار غور سے یار
سِتم ہے لاکھ ہنر پر نظر کسی کو نہ ہو

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۰۷). شوہر کے کچوکے ، اسیر سِتم شاہدہ کا مضحکہ. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۶۴). [ف].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
ظُلم سہنا ، جور و جفا برداشت کرنا.

قتلِ عدو میں عذرِ نزاکت گراں ہے اب
مجھ میں سِتم اُٹھانے کی طاقت کہاں ہے اب

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۰).

سِتم کیا کیا اُٹھائے ہم نے تیرے ، ناتواں ہو کر
ہمیں کُچھ اِمتحاں میں پُورے اُترے نیم جاں ہو کر

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۵۸).

ـــ اُٹھنا محاورہ.
ظُلم و جور کا برداشت ہونا.

لِکھئے اُسے خط میں کہ سِتم اُٹھ نہیں سکتا
پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اُٹھ نہیں سکتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۱).

ـــ اَدائی (ـــ فت ا) امث.
اندازِ جور و ظُلم ، سِتم گری. معشوق کی بیوفائی اور سِتم ادائی پر منظوم گفتگو ہو رہی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۵۳). [سِتم + ادا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَطْوار (ـــ فت ا ، سک ط) صف.
سِتم ڈھانے والا ، ظالم ، بے اِنصاف.

لیکن نہ سیاہی دلِ کُفّار کی چُھوٹی
اُلفت نہ یزیدِ سِتم اطوار کی چُھوٹی

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)). [سِتم + اطوار (طور (رک) کی جمع)].

ـــ اَفْزا (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
ظُلم ڈھانے والا ، زیادہ تکلیف دینے والا.

خواب گہِ سِتم افزا ہے گرفتاروں کی
یارب آباد رہے گوشۂ دامانِ قفس

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۹). [سِتم + ف : افزا ، افزودن - بڑھانا].

---اُوٹھوانا محاورہ.
ظُلم برداشت کرنے کا امتحان لینا ، ظلم و جور کے امتحان میں ڈالنا.

زیادہ اس سے نہ اُوٹھوائیے گا اپنے سِتم
دیا ہے آپ کو نازوں میں ہم نے پال کے دل

(۱۹۰۲ ، نظم نگارین ، ۶۸).

---اِیجاد (---ی مع) صف.
ظُلم کی بُنیاد ڈالنے والا ، نئے نئے طریقوں سے جور و ظُلم کرنے والا ، بڑا ظالم ؛ (کنایۃً) محبوب.

لیجو خبر مرے بھی دلِ زار کی نسیم
جاوے اگر تُو اس سِتم ایجاد کی طرف

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۶).

ہر ناز میں کرنا ستم اِیجاد غضب ہے
سر تا بقدم وہ بُتِ بیداد غضب ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۳).

رات دن رہنے لگی اُس سِتم اِیجاد کی یاد
حسرت اب دیکھئے انجام ہمارا کیا ہو

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۹۷). مجھے مُختلف مقامات کے بھولے بھالے بچّوں ، اکھڑ مردوں ، ستم ایجاد عورتوں ، الھڑ دوشیزاؤں نے متاثر کیا ہے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱). [ستم + اِیجاد (رک)].

---اِیجادی (---ی مع) امث.
طریقِ ستم، اندازِ ظُلم، نِت نئے طریقوں سے ظلم و جور کرنے کا عمل.

کھچتے ہیں تیغ کی صورت تو گلے ملتے ہیں
ہے یہ انداز نرالا ستم ایجادی کا

(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۳۷).

سِتم اِیجادیٔ حکمت نہیں دیکھی جاتی
علم کی تازہ کرامت نہیں دیکھی جاتی

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۶۲). [سِتم + اِیجاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آباد امذ.
ستم کی جگہ ؛ (کنایۃً) دُنیا (جامع اللغات) [سِتم + آباد (رک)].

---آرا صف.
ظُلم برپا کرنے والا.

رحم فلک اور مرے حال پر
تُو نے کرم اے سِتم آرا کیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۱). [ستم + ف: آرا ، آراستن - لگانا].

---آرائی امث.
ظُلم کرنا ، ظُلم برپا کرنے کا عمل.

میں بھی ہوں شیوۂ تسلیم و رضا پر قائم
اگر انگریز کا مسلک ستم آرائی ہے

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۰۲). [ستم + آرا+ ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آلود (---و مع) صف.
ظُلم و سِتم کا ، بے اِنصافی کا ، ستم اور ناانصافی سے بھرا ہوا. آپ بادشاہ ہیں بدیںوجہ ماجرائے غم اندوہ و سانحۂ سِتم آلود اپنا عرض کرتی ہوں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۲۳). [سِتم + ف : آلود ، آلودن - ملانا].

---بالائے سِتَم فقرہ ؛ م ف
ایک تکلیف یا پریشانی پر دوسری تکلیف یا پریشانی ، ظُلم پر ظُلم ، اِیذا پر اِیذا.

قیامت تک رہے پابندِ غم ، یہ ہو نہیں سکتا
سِتم ہو اس پہ بالائے سِتم ، یہ ہو نہیں سکتا

(۱۹۳۷ ، شعرِ انقلاب، ۳۴). کوہ و کمر کا حُسن اور اس کے ساتھ ساتھ بھوک کی ارزانی ، اور ستم بالائے ستم تنگ نظری (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۳۲).

---بَرپا کَرْنا ف م.
ظُلم ڈھانا ؛ فساد مچانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پَچھاڑْنا محاورہ (قدیم).
ظُلم کرنا.

برتن کے نمن ہے من ہمارا
پتھرے پہ ستم پچھاڑنا نا

(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۴۵).

---پَر سِتَم توڑْنا ف م ؛ محاورہ.
ظُلم پر ظُلم کرنا ، تکلیف پر تکلیف پہنچانا. حریف اگر ہمارے اُوپر ستم پر سِتم توڑ رہا ہے اور ہم ہیں کہ بجائے اپنی اِصلاح ...کے محض اس پر لعنت بھیجتے ہیں. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۱۳۳).

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
(مجازاً) ظالم ، بے اِنصاف (ماخوذ: نوراللغات ؛ جامع اللغات).
[سِتم + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

---پیسْنا محاورہ (قدیم).
ظُلم ڈھانا.

کدھیں گڑ دیوے گود میں پیس کر
کدھیں لیٹ جاوے سِتم پیس کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷).

---پیشگی (---ی مج ، فت ش) امث.
ظُلم کرنے کی عادت.

خودی خود پسندی طبیعت میں ہے
سِتم پیشگی ان کی خِلقت میں ہے

(۱۹۱۱ ، امیراللہ تسلیم ، جنگ نامہ آصف الدولہ و نواب رام پور ، ۹۶). [سِتم پیشہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیشَہ (---ی مج ، فت ش) صف.
ستم اور ظُلم کرنے کا عادی ، ظالم ، جفا کار.

مجکو جب کام پڑا ہے تو جفا کار نہ تھے
ایسے بے درد و ستم پیشہ و خونخوار نہ تھے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۶). غالب کی ممدوحہ ، ستم پیشہ ڈومنی کو ... افسانہ نویسوں نے مُشخّص کرنے کی کوشش کی ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی، اپریل ، ۴۸). [سِتم + پیشہ(رک)].

---توڑنا محاورہ.
شدید ظلم یا تشدّد کرنا ، سخت آزار پہنچانا ، حشر برپا کرنا.
ستم کیا کیا شبِ فرقت میں تُو نے مُجھ پہ توڑا ہے
سزا ہے تیری او دل تجھ پہ جو کچھ ہو سو تھوڑا ہے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند، ۱ : ۱۵۵). ظالم اطالیہ تمہارے بہن بھائیوں پر ایسے سِتم توڑ رہی ہے. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۱۱). اورنگ زیب نے ... ہر کیا کیا ستم توڑے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۹).

---ٹُوٹنا محاورہ.
ظُلم ہونا ، آفت برپا ہونا ، آفت آنا ، مُصیبت پڑنا.
نہ آیا نامہ بر اب تک گیا تھا کہہ کے اب آیا
الٰہیٰ کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳). اور رات کو جو سِتم ٹوٹا وہ دل سے جانے والا نہیں. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۸).

---جالنا محاورہ (قدیم).
سِتم ڈھانا.
اگر عِشق نیں ہے تو کی شمع پر
پتنگ ایسے جالے سِتم آئے کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۴).

---جوتنا محاورہ.
ظُلم کرنا ، سِتم کرنا.
تم پہ میں مرتی ہوں جو چاہو سِتم جوتو تم
سچ تو ہے ہاں اجی ایسی ہی گنہگار ہوں میں
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۶۱).

---دِیدَہ (---ی مع ، فت د) صف.
وہ شخص جس پر ظُلم ہوا ہو ، ستایا ہوا ، ظُلم رسیدہ.
ہر طرح زمانے کے ہاتھوں ہوں ستم دیدہ
گر دل ہوں تو آزردہ ، خاطر ہوں تو رنجیدہ
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۶۶).
اُٹھ گیا کیا وہ ستم دِیدہ کہیں مُدّت سے
دلِ وحشی کی خبر ہم کو نہیں مُدّت سے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۷۷).
اب کیا ہوا وہ گرمیٔ اُلفت کا اِشتیاق
میں ہوں تری عروسِ ستم دِیدۂ فراق
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار، ۱۷۷). [سِتم + ف: دِیدہ ، دِیدن ـ دیکھنا].

---ڈھانا محاورہ.
۱. بہت ظُلم یا تشدّد کرنا، حشر برپا کرنا، شدید صورتِ حال پیدا کرنا.
گرے گی کبھی مُجھ پہ دیوار بن کے
سِتم ڈھائے گی یہ کدورت تمہاری
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۱۵). ستمبر ستم ڈھانے آیا ہے. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۳۶).
بلاکش ہو گئے آخر بلا گرداں تھے سب جن کے
سِتم خوردہ ہیں وہ بھی جو ستم ڈھانے کے قابل تھے
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۴۸). **۲. کوئی عجیب بات یا انوکھا کام کرنا، غضب کرنا.** بنی اسرائیل خدا کو چھوڑ کر ایک بچھڑے پر ایمان لے آئے اور سامری نے یہ سِتم ڈھایا. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۳۲). یہی لڑکا ناجی کی شاعری میں کھل کھیلتا ... سِتم ڈھاتا بانکپن دکھاتا ... ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۲۴۸).

---رَاں صف.
ظُلم کرنے والا ، ستانے والا ، ظالم.
بچ کے آتے نہیں اے بوالہوسو گھر واں سے
نام جانے کا نہ لو کُوئے ستم راں کی طرف
(۱۹۱۰ ، کلامِ مہر ، سورج نرائن ، ۵۰).
آپ نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو وہ درس دیا
روشنی آئی اُخوت کی سِتم رانوں میں
(۱۹۸۴ ، زادِ سفر ، ۳۳). [سِتم + ف : راں ، راندن ـ روندنا].

---رانی امث.
ظُلم کرنا ، ظلم ، جور و جفا.
کیا تعلیم اس کو ایک مُدّت تیرے غمزے نے
فلک کو جب کہیں اِتنا سِتم رانی کا ڈھب آیا
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۷). عشق کا دیوتا چونکا اور مراندا کی یہ سِتم رانیاں دُنیائے محبت میں دیکھ کر اس سے انتقام لینے کے لئے آمادہ ہو گیا. (۱۹۱۵ ، شبنمستان کا قطرۂ گوہریں ، ۸۴). ہمارے خلاف کشمیر سازش کیس دائر ہو چکا تھا اور بخشی کی سِتم رانیاں عروج پر تھیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۶۹) [سِتم + ران + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَسِیدگان (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف ؛ ج.
مظلوم، ستائے ہوئے، پریشان حال. کشمیر پر قبائلی چڑھ آئے تو سِتم رسیدگان کی مدد کے لیے بیگم نے ریڈکراس کی تنظیم کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۹). [سِتم رسیدہ (رک) کی جمع].

---رَسِیدگی (---فت ر ، ی مع ، فت د) امث.
ظلم ہونا ، جور و ستم ہونا. رعایا کی سِتم رسیدگی کی خبر ہمارے پاس آئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۵۸۸). [ف : سِتم + رسیدہ (بحذفِ ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَسِیدَہ (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
وہ شخص جو ظلم کا نشانہ بنا ہو ، سِتم زدہ ، مظلوم.
ابھی مِٹا نہیں دعویٰ سِتم رسیدوں کا
کفن ہوا نہیں میلا ترے شہیدوں کا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۶).
جوں آئینہ یہ سِتم رسیدہ
رہتا ہے مدام آب دِیدہ
(۱۸۰۱ ، گلشنِ ہند ، شیخ محمد عابد دل ، ۱۰۲). ہم بچارے مُصیبت کے مارے تباہی زدہ ستم رسیدہ .. غریب مسافرانِ مہجور ہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار، ۱۴). میں نے تیرے ساتھ کیا برائی کی جو تُو نے ایسا ظُلم مجھ ستم رسیدہ پر ڈھایا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۷۶). [سِتم + ف : رسیدہ ، رسیدن ـ پہنچنا].

---زاد صف.
سِتَم ایجاد کرنے والا ، سِتم کا بانی.

اے دل شہیدِ عشق ستم زاد ہو ٹک یک
لذّت نصیبِ خنجرِ جلّاد ہو ٹک یک

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۷۹).

ان کو تکلیف رسائی کی عبث ہے تعلیم
نالہ و آہ و فغاں تیرے ستم زاد ہیں سب

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۶). [سِتم + ف : زاد ، زادن ـ پیدا کرنا].

---زَدگاں (---فت ز ، سک د) امذ ؛ ج.
مظلوم ، مقہور ، ستائے ہوئے ، پریشان حال.

کیا تنگ ہم سِتم زدگاں کا جہان ہے
جس میں کہ ایک بیضۂ مور آسمان ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳). ستم زدگانِ کانپور کا ذکر کرتے ہوئے خدا انھیں یاد آ ہی گیا. (۱۹۱۳ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۳۴۴). [سِتم زدہ (رک) کی جمع].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
جس پر ظُلم کیا گیا ہو ، مظلوم ، جور و جفا کا مارا ہوا.

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا
دلِ ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۴) . اب اس ستم زدے کا حال سُنیے . (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۲۷). جس طرح عربی زبان میں ابو نواس شراب کا جاندادہ ہے فارسی میں خیام دور جام کا ستم زدہ ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۳۶).

اِتنا ہی وحشت اسکو تغافل ہوا پسند
جِتنا مرا ستم زدہ دل ناصبور تھا

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۸۱). [سِتم + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا]

---ساز امذ.
ظُلم کرنے والا ، ظالم ، ستم ایجاد.

ایک بات سُن اے شمع خود افروز سِتم ساز
اے رونقِ بزمِ دلِ عشّاق ادھر آ

(۱۷۴۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۲). [سِتَم + ف: ساز ، ساختن ـ بنانا].

---سَہْنا ف م.
ظُلم برداشت کرنا.

رُوبرو میرے غیر سے تو ملے
یہ ستم تو سہا نہیں جاتا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸).

دل لگا کر ستم سہا تیرا
اپنی تقصیر کیا گِلا تیرا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۹).

کِس مٹی سے کیا جانے خمیر اپنا اُٹھا ہے
دنیا کے ستم سہہ کے بھی پتھر نہ ہوا میں

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۴۸).

---شَرِیک (---فت ش ، ی مع) امذ.
تکلیف دہی میں شرکت کرنے والا ، ظلم میں شریک.

ہزار لُطف ہیں جو ہر سِتم میں جاں کے لیے
سِتم شریک ہوا کون آسماں کے لیے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۱). [سِتم + شریک (رک)].

---شِعار (--- کس ش) صف.
ظُلم کرنے کا عادی ، ستم پیشہ ، طبعاً ظالم ، عادتاً ستمگار.

کیا پُوچھتے ہو کجرویٔ چرخِ چنبری
ہے اس ستم شِعار کا شیوہ ستمگری

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۸۲).

ملے گا اب سکوں کہاں ، دلِ ستم نصیب کو
اِدھر سِتم شِعار تُم ، اُدھر سِتم شِعار غم

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۸۶). [سِتم + شِعار (رک)].

---شِعاری (--- کس ش) امث.
ظُلم و جور کی عادت. اِس کی سِتم شِعاری و ظُلم پسندی کی مثال وہاں بھی کم نہیں نظر آئے گی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۴۵). جفا کیشی اور سِتم شِعاری سے تنگ آ کر اپنی زبان کھولنے کی جراٗت کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۹۵). [سِتم + شِعار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طَرازی امث.
ظُلم ڈھانا ، ستمگری.

یہ چھیڑ ہے کہ پُرسش لو میں کہوں تو جانیں
میری الم نصیبی اپنی ستم طرازی

(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۵۱) . [سِتم + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ظَرِیف (---فت ظ ، ی مع) صف.
ہنسی ہنسی میں ظُلم کرنے والا ، ہنسی ہنسی میں غضب ڈھانے والا ؛ وہ جس کی ظرافت میں شرارت بھی شامل ہو.

پل مارتے کرے ہے اِشاروں سے مُتّہم
ٹک اُس سِتم ظریف کا احسان دیکھنا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۷).

میں نے کہا کہ بزمِ ناز چاہیے غیر سے تہی
سُن کے سِتم ظریف نے مجھکو اٹھا دیا کہ یوں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۸).

جفا کے ساتھ ہی عُذرِ جفا بھی ہنس ہنس کر
سِتم ظریف کوئی حد ہے دل دُکھانے کی

(۱۹۴۵ ، نو بہاراں ، ۸۳). اُدھر سے کسی ستم ظریف نے صرف اِتنا جواب دیا کہ لالہ جی اس وقت کرفیو لگا ہوا ہے. (۱۹۸۴؟ ، اور انسان مر گیا ، ۴۷). [سِتم + ظریف (رک)].

---ظَرِیفانَہ (---فت ظ ، ی مع ، فت ن) صف.
ظالمانہ ، سِتمگرانہ ، سِتم ظریفی سے منسوب . اُس کی سِتم ظریفانہ خندہ جبینی رخصت ہو جاتی اور وہ اندھیری کوٹھری کے ایک

گوشہ میں بیٹھ کر خُوب پُھوٹ پُھوٹ کر روتا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۰). تھا کر صاحب ایک ستم ظریفانہ مُسکراہٹ کے ساتھ بولے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲۲). [ستم + ظریف + انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت].

---ظَرِیفی (---فت ظ ، یِ مع) امث.
ظرافت کے پردے میں ظلم کرنا. اس ستم ظریفی کو دیکھنے مہینے بھر بمبئی میں رہیں اور مطلق خبر نہ دی. (۱۹۱۱ ، خطوطِ شبلی ، ۹۸). حالیہ جنگ میں منطق اور اخلاق کی ستم ظریفی نظر آتی ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۶۰). [ستم + ظریف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاٹ امذ (قدیم).
غضب کی کاٹ رکھنے والی ، مراد : ظالم ، ستم گر.
دل کو کیا ایک نگہ سے دو نیم
تیغ نگہہ کیا ہی ستم کاٹ ہے
(۱۸۳۳ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۴۵). [ستم + کاٹ (رک)].

---کار صف.
ظلم کرنے والا ، ظالم (اسٹینگاس ؛ پلیٹس). [ستم + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کَرنا ف م.
۱. جور و جفا کرنا ، بیداد کرنا ، غضب ڈھانا.
مت جا چمن میں لالن بُلبل پہ مت ستم کر
گرمی سوں تجہ نگہ کی گل گل گُلاب ہونے گا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳).
جب ستم اُس نے کیا انداز سے
وہ ستم گر مُجھ کو پیارا ہو گیا
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۲۹۴).
چھلکے گا کہاں تک مرا پیمانۂ غم اور
کر لیجے ستم اور ستم اور ستم اور
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۲). **۲. قابلِ افسوس کام کرنا ، بُرا کرنا.**
پیام پردے میں کہنا تھا واں مرے قاصد
ستم کیا کہ تُو پہلے ہی اوس سے نام لیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹).

---کَش (---فت ک) صف (ج : ستم کشاں).
ظلم سہنے والا ، مظلوم.
یوں کہیو کہ مُسلمِ ستم کش　　مارا پڑا توں علاج سر کر
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۴).
باغ جہاں میں اہلِ ہنر ہیں ستم کش آہ
چلتے ہیں سنگ نخلِ ثمر دار کی طرف
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۹۰). روز روز وعدۂ فردا کرنے سے ... ستم کشوں کو بھی زیادہ مزا ملتا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۵).
ستم عبث نہیں ہوتے ترے ستم کش پر
کرو معائنہ لوبان رکھ کے آتش پر
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۶۰).

ہوا ہوں بیدار کانپ کر اک مہیب خوابوں کے سِلسلے سے اور اب نمودِ سحر کی خاطر ستم کشِ انتظار ہوں میں (۱۹۷۵ ، ن ، م ، راشد (ن ، م راشد ایک مطالعہ ، ۱۲۸)). [ستم + ف : کش ، کشیدن ـ اٹھانا].

---کُشتَہ (---ضم ک ، سک ش ، فت ت) صف.
کشتۂ ستم ، مُصیبت زدہ ، مظلوم ، ظلم و ستم کا مارا ہوا.
تیرے گیت گاتے ہیں تارے تیری پرچھائیں مہ پارے
تجھ سے فراقِ ستم کشتہ کا دل ہے شاد آنکھیں روشن
(۱۹۴۳ ، روحِ کائنات ، ۱۹۰) [ستم + ف: کشتہ ، کشتن ـ مار ڈالنا].

---کَشی (---فت ک) امث.
ظُلم سہنا ، مظلومیت ، ظلم و جور برداشت کرنا.
پایا کیا اِس ستم کشی میں ؟
نفرت ترک اور خودکشی میں ؟
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۹). [ستم + کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَشِیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
مظلوم ، ستم زدہ ، ستم رسیدہ.
ہر جفا کو ادا سمجھتے ہیں
کیا مزے ہیں ستم کشیدوں کے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۰) [ستم + ف: کشیدہ ، کشیدن ـ اُٹھانا].

---کوش (---و مج) صف.
ظُلم کرنے والا ، ستم کرنے کا عادی.
مُجھ پہ شمشیرِ نگہ خود بخود آ پڑتی ہے
عاجز احوالِ زبوں سے وہ ستم کوش ہوا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۴۰). وہ کون ستم کوش ہے جس نے دیکھا نہ بھالا اور تم سے خدا جانے کب کا بدلہ لیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سَرشار ، ۷۱).
اے عشقِ جلالی ستم ماہ وشاں کیا
اُلٹے ستم ایجاد و ستم کوش رہے ہم
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۶). [ستم + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا].

---کیا ہے فقرہ.
عجیب کام کیا ہے ؛ نئی بات پیدا کی ہے (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ فیروز اللغات).

---کیش (---ی مج) صف.
ستم پیشہ ، ظلم کرنے کا عادی ، طبعاً ستم گر.
زیادہ ہوتی یاد اُسی یار کی
ستم کیش و بے رحم عیّار کی
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۴). کسی ستم کیش بداندیش نے یہ ستم مُجھ پر ڈھایا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۱).
[ستم + ف : کیش ، لاحقۂ فاعلی].

---گار صف.
ظُلم ڈھانے والا ، ظالم ، جفاکار.

ذاتِ مبارک کے تئیں ، کہتے ہیں ناحق شہید
دیکھو ستمگار لوگ اس کوں سمجھ خوب کام
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۰۲).
آہ افسوس مجھے یار مرا بھول گیا
غیر سین مِل کے ستمگار مرا بھول گیا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۲).
بیٹھیں گے نہ خاموش ہم اے چرخِ ستمگار
تھک جائیں گے نالوں سے تو فریاد کریں گے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۳). مرزا کے قریب قریب سارے کلام میں پروانہ اور آگ ، چرخِ ستم گار ... وغیرہ کی جانکہ تکرار ہے. (۱۹۷۵ ، ن - م - راشد (ن - م - راشد یک مطالعہ ، ۳۳۲)). [ستم + ف : گار ، لاحقۂ فاعلی].

---گارَہ صف مذ (قدیم).
ستمگار ، ظالم ، جفا کار.
نہیں چارہ دو دن تے بیچارہ ہیں
بڑے دیو ہت ہیں ستمگارہ ہیں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۹). [ستم + گار + ہ (زائد)].

---گاری امث.
ظلم ڈھانا ، ستمگری ، بیداد گری ، مردم آزادی ، ظلم. اگر قسمت و تقدیر اچھیگا تو وہیچ دل میں آوے گا چوک نہیں یہاں کیا ستمگاری ہے. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃالحقائق ، ۷۸). ایک فرزند ... جور و ستمگاری سے غریب و تنہا گرسنہ و تشنۂ جفا ، دشتِ کربلا میں شربت شہادت کا چکھے گا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۹).
نہ عاشق کا نہ یہ معشوق کا دوست
فلک کی تُم ستمگاری تو دیکھو
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۹). علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستم گاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، ۳۷۲). [ستم + گار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَر (---فت گ) صف.
ظالم ، بیداد گر ، مُوذی.
کب آئے تو بزار کہے گر پھرا پھرا
یہ دل ہے جس طرف سے ستمگر پھرا پھرا
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۶).
بُرا ہو اِس محبت کا کہ اِس نے جان سے کھویا
لگا دل اُس ستمگر سے اجل کا جس سے دم نکلے
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۸). جوانی اور آسودگی کی خواہش ... دونوں بڑی ظالم ... بڑی جان لیوا اور ستمگر ہوتی ہیں. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۴۹). [ستم + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (---فت گ) امث.
ظلم ڈھانا ، جور و جفا کرنا ، ظلم و ستم.
ظاہر میں تو پیاری پیاری باتیں
دل میں ہے مزہ ستمگری کا
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۳). کوئی دوسری جگہ اِس کے لائق نہیں ، کاش راؤ صاحب نے کوئی سوئمبر رچایا ہوتا. تو مُجھے اس ستم گری کی ضرورت نہ ہوتی. سارے راجپوتانہ میں ایک جوان بھی ایسا نہیں ، جو میرا لوہا نہ مانتا ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۴). ٹ کا یہ ناتا ٹٹو کے ساتھ خواہ مخواہ کی ستم گری ہے حالانکہ ٹٹو کا اس میں کوئی حصہ نہیں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۲). [ستم + گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُسْتَر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
ظالم ، جفا کار ، بیداد گر ، ظُلم پھیلانے والا.
ستم پرور ، ستم گُستر ، ستم پیشہ ، ستم آرا
کلام مُختصر یہ ہے زمیں پر آسماں تُو ہے
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۲۰۶).
ہم قصیدہ گو قصیدہ خواں رہے ہر دور میں
ہر ستم گُستر ہمیں اہلِ کرم جیسا لگا
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۸۰). [ستم + ف : گُستر ، گستردن - پھیلانا ، بکھیرنا].

---لیانا ف م (قدیم).
ظُلم کرنا.
کہ شبہ ایسے کوں منج کوں دِکھلاتی توں
نہیں آتی تھی میں ستم لیاتی توں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۲).

---نا ک صف (قدیم).
بہت ظالم.
کہو بات اس شوخ بیبا ک کی
حقیقت کہو اس ستم نا ک کی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۴۲). [ستم + نا ک ، لاحقۂ صِفت].

---نَصِیب (---فت ن ، ی مع) امذ.
مُصیبت زدہ ، پریشانی میں مُبتلا.
ستم نصیب ہوں یعنی فلک ہے قدر شناس
کمالِ نقص مجھے جوہرِ کمال ہوا
(۱۹۱۸ ، کلیاتِ رعب ، ۶۳).
گِلہ نہ تیری برہمی کے ڈر سے ہو سکا کبھی
ستم نصیب کو ترا کرم نصیب تو نہیں
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۸۵). [ستم + نصیب (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. **ظُلم یا قہر ہونا ، سختی یا تشدّد ہونا.**
ستم ہے جانِ عاشق پر شباب اس آفتِ جاں کا
خطِ عارض ہے مُسوّدہ مرے حالِ پریشاں کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵). ۲. **غضب ہونا ، بُرا ہونا.** اور جو کہیں اس لالہ کی طرح ہمیں بھی نکلوا دیا تو بس ستم ہی ہو گیا پھر ہم زہر ہی کھالیں گے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۳).
اغیار بچھاتے ہیں اگر راہ میں کانٹے
بے مہریٔ احباب ستم پر ہے ستم اور
(۱۹۴۲ ، صد رنگ ، ۷۴). ۳. **آفت یا مُصیبت کا نازل ہونا.**

عاشق ہوا ہے کس کے اوپے کس کا غم ہوا
یارو ہماری جان کے یہ کیا ستم ہوا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷).
اس کی بیداد پر تو مرتا ہوں
لطف کرتا تو کیا ستم ہوتا
(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۱۹). ۴. **افسوس ، غم یا ملال ہونا ، افسوس ناک یا غمناک بات ہونا.** ارے! ہمایوں فر چل بسے - ہائے ہائے بھئی ستم ہو گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۸۶).
تمہیں مجھ سے پہونچے اذیت ستم ہے
میں ایسا بنوں بے حمیت ستم ہے
(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۲۶) . ۵. **عجیب یا انوکھا آدمی ہونا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات) ۶. **نہایت چالاک یا کسی بھی اچھے یا بُرے فن میں طاق ہونا.**
ستم ہے تیرے لئے کھیل اور گالی بات
اسی کی بات ہے جس نے تری اٹھا لی بات
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ورما ، ۳۱).

سِتَمبَر (کس س ، فت ت ، سک م ، فت ب) امذ.
سنہ عیسوی کا نواں مہینہ جو تیس دن کا ہوتا ہے ، اگست اور اکتوبر کے درمیان کا مہینہ. جب کہ یہ کام پورا ہو جاتا ہے تو نصف ستمبر تک بارش کا انتظار کرتا ہوں. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۰۴). یہ نام اردو میں آنے کے بعد تھوڑے تبدیل بھی ہو گئے ہیں جیسے ... سپتمبر کی بجائے ستمبر اکتوبر کی بجائے اکتوبر (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۶). [انگ : September].

سَتْمی / سَتَّمی (فت س ، سک ت / فت س ، شد ت بفت) امث.
چاند کی ساتویں تاریخ . پنچمی کی گھڑچڑھی ، چھٹ کی برات اور ستمی کا بڑھارے نتھامل جی نے ساعی بھیجی ہے. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۳۹). [پ : **सत्तमी**].

سِتَمی (کس س ، فت) صف (قدیم).
ظالم ، بیدرد ، شریر ، سِتم کرنے والا.
نکلنا کسے گھر تے بھاتا اہے
منجے دل ہو ستمی لجاتا اہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸). [ستم + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِتَمِیں (کس س ، فت ت ، ی مع) صف (قدیم).
ظالم ، شریر ، ستمی.
کدھیں پردے کے آسرے جا چھپے
کدھیں شہ کو ستمیں پکڑ لیں آپے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷).
کیوں حشر میں کریں گے شفاعت تجھے رسولؐ
ستمیں توں ہٹ پکڑ کے دوکھایا ہے آل کوں
(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی ، احمد ، ۱). [ستم + یں ، لاحقۂ صفت].

سَتَن (فت س ، ت) امذ.
عورت کے پستان ، چوچی ، بھٹنی ، سرپستان (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : **स्तन**].

سُتَّن (ضم س ، شد ت بفت) مذ مث
پاجامہ ، ازار (ا پ و ، ۲ : ۱۳۶ ؛ پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ) . [رک : ستھن].

سُتْنا (۱) (ضم س ، سک ت) امذ.
پیجامہ ، ازار ، تنگ پیجامہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [رک : ستھنا].

سُتْنا (۲) (ضم س ، سک ت) ف م (قدیم).
پھینکنا.
فدا یا علی میں تیری باٹ پر
ستوں خار جاں کی منڈیاں کاٹ کر
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۷).
بُت پرستی اُپر ستیگا خاک
بُت و بتکر کتیں کرے گا ہلاک
(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۳). [سُتّنا (رک) کا ایک متروک املا].

سُتْنا (۳) (ضم س ، سک ت) ف ل.
پتلا پڑنا ، دبلا ہونا ، سُوکھنا ، کمزور ہونا . آپ ہی آپ دل میں کُڑھتے کُڑھتے (تُم دیکھتے ہو) مُنہ اس کا کیسا ستّ گیا ہے. (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱۱).
اُودی اُودی گگن پہ چھائی ہے گھٹا
ساجن کے بیوگ میں سُتا سا مُکھڑا
(۱۹۴۶ ، روپ ، ۱۶۳). [سُوتنا (رک) کا لازم].

سُتْنا (۴) (ضم س ، سک ت) ف ل.
لیٹنا ، سونا ، آرام کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [پ : سُتّنا (इ) **सुत्त**].

سُتَنْتَر (ضم س ، ت ، سک ن ، فت ت) صف.
آزاد ، سب سے الگ. مینیج سُتنتر آنکے باچھیں کہ دُسرا کوئی نا تا کیں. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶). [پ : سُتو + تنتر **सतन्त्र**].

سَتَّنْجا (فت س ، سک ت ، فت ن) امذ.
رک : ست کے تحتی ، سات اناج.
ستنجا بھی نہیں ملنے کا جو گُزرا ہفتہ
سات دن ہر کوئی گو ہفت ہزاری ہو جائے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۰). بعض لوگ ستنجا بیمار کے ہاتھ سے چھوا کر غریبوں کو دیدیتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۵). [رک : ست = سات + نج (ناج (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ نسبت].

سِتَنْگ (کس س ، فت ت ، غنہ) امذ.
سن ہو جانا ، سردی سے شل ہو جانا. سِتنگ لغت کی کتابوں میں نہیں ہے (Frobes) کے ہاں سِتنگ ہے. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۶۷). [س : ستنگ **शीत+अङ्ग**].

سُتِنی (ضم س ، کس ت) امث.
(ہندو) ماں ، والدہ ، ماتا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : **सुतिनी**].

سَتو (۱) (فت س ، ت) امذ (شاذ).
تعریف ، حمد ، ثنا ، تعریف کرنا ، خوشامد (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[ف : ستو ، ستودن = تعریف کرنا].

سَتو (۲) (فت س ، ت) امذ.
۱. **چیز ؛ جانور ؛ یقین ؛ زندگی ، روح ، ضمیر ؛ اپنے اوپر قابو یا اختیار (صرف و نحو) ؛ جنین ؛ بھوت پریت** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. **قوّت، طاقت ، بہادری ؛ نیکی یا پا ک ہونے کی قوّت ؛ ہوش ، سدھ.** الغرض اس نے اپنے ستو سے راجہ کے ستو کو چھیڑ دیا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۹۹). ۳. **حیات ، وجود ، اصلیت ، فطری خاصیت.** مادہ تین خصوصیات کا حامل ہے ستو ، رَجَس اور تَمس ، یہ تین خصوصیات گن ، (اوصاف) مسلسل تغیر کے درجات ہیں. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۷۲). [س : सत्त्व].

سَتُّو (فت س ، شد ت ، و مع) امذ ؛ ج.
بھنے ہوئے جَو یا چَنے کا آٹا جو عام طور پر موسم گرما میں پانی میں گھول کر اور کہیں نمک یا میٹھا ملا کر بھی پیا جاتا ہے ؛ (مجازاً) معمولی غذا. وہاں دیکھا کہ ایک مردِ خدا ... جَو کے ستّو سے روزہ اِفطار کر رہے ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۱). ابوسفیان کے پاس رسد کا سامان صرف ستّو تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۳۷). شربت میں ستّو گھول کر مجھے پینے کو دیے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۵). [ست = جوہر ، عطر + و ، لاحقۂ نِسبت].

---باندھ کَر م ف.
تندہی اور مستعدی کے ساتھ ، پوری تیاری کے ساتھ ، آرام و آسایش کو تج کر. لازم یہی ہے کہ ستّو باندھ کر دولت علم کی حاصل کر لو. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۴۳).

باندھ کر ستّو لڑے ہیں لشکرِ کُفّار سے
ہم مسلمانوں کو اب تک یاد ہے جنگِ سویق

(۱۹۳۹ ، چمنستان ، ۲۵۰).

---باندھ کَر/کے ، پیچھے پَڑنا/ لِپَٹنا محاورہ.
پوری تیاری سے کسی کام کے درپے ہونا ، جان توڑ کر پیچھے پڑنا ، سر ہو جانا. اس طرح ستّو باندھ کر بیٹی کے پیچھے لپٹی کہ ایک دم کے لئے اُس سے جُدا نہ ہوتی تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۰۷). تمہاری بی بی تو ... ستّو باندھ کر تمہارے پیچھے پڑ رہتی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۳۹).

---خور/ خورا (---و مع) صف.
(کنایۃً) **لونڈے باز** (جامع اللغات ؛ عِلمی اُردو لغت). [ستّو + ف : خور ، خوردن = کھانا + ا ، لاحقۂ صفت].

---کھا کے شُکر کَرنا محاورہ.
تھوڑی سی چیز پا کر راضی ہونا ، معمولی بخشش پر خوش ہو جانا. اس کابلی نے کہا "بابی تم ستّو کھا کر شکر کرتا ہے ہم گوشت روٹی کھا کر بھی شکر نہیں کرتا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۸۱).

---گھولنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **ستّو میں پانی اور میٹھا ملانا.** لات ان کے لئے ستّو گھولا کرتا تھا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۰۸). ۲. **بے فائدہ یا فضول اور بیہودہ گفتگو کرنا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---مَن بَھتُو جَب گلبا/گھولے تَب/جَب کھائے (کھیبا) (جب جیبا) دہان بچارے بھلے کونے کھائے چلے کہاوت.
جب کوئی چالا ک کسی کم سمجھ کو اپنی لفاظی اور چرب زبانی سے پھانس کر فائدہ اٹھاتا ہے یا بےوقوف بناتا ہے تو کہتے ہیں (قصص الامثال ؛ جامع اللغات).

---مَن مَتو کَب گھولوں کَب چٹو ، کِھچڑی مَن مِجڑی پکائی کھائی چَل مِرے بھائی کہاوت.
رک : **ستّو مَن بَھتو جب گھولے تب کھائے الخ** (جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ عِلمی اُردو لغت).

سَتْوا (فت س ، سک ت) امذ.
۱. **رک : ستّو** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. **بے ریشہ سونٹھ.** ستوا سونٹھ کی طرح ہوتا ہے اس لئے ستوا کہتے ہیں. بعض کہتے ہیں یہ قسم کبھی سونٹھ میں پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۹). [مقامی].

---سنکرانْت (---فت س ، سک ن ، کس ک ، غنہ) امث.
(ہند) **وہ تہوار جس میں ہندو لوگ برہمنوں کو ستو بنا کر تقسیم کرتے ہیں یہ سنکرانت آفتاب کے برج حمل میں داخل ہونے کے روز سے مراد ہے کیونکہ اصل میں سنکرانت تحویل آفتاب کو کہتے ہیں** (فرہنگِ آصفیہ). [ستوا + سنکرانت (رک)].

سُتْواں (ضم س ، سک ت) صف.
۱. **ستی ہوئی ، پتلی ، نازک ، پتلی (عموماً نا ک کی صفت کے طور پر مستعمل).** جٹی بھویں ، سُتواں نا ک سبزہ رنگ. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۸۱۰). حضرت کا قد نہ پستہ نہ کشیدہ ... نا ک ستواں اور کھڑی ، ابرو کماندار. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۲۱). آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی نا ک پتلی اور سُتواں کان بڑے بڑے. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چھرے ، ۵۵). ۲. **صاف ستھرا ، برائیوں سے پا ک.**

مثالِ نَے تو میری زندگی کو
بنا کر صاف سُتواں سادہ ہموار

(۱۹۶۲ ، گلِ نغمہ ، ۶۳). ۳. **اونچا مقام یا جگہ.** ایک ستواں مقام پر کریم سیٹھ کا خوبصورت وِلا ... زمین پر پھیلا ہوا تھا. (۱۹۸۶ ، سِہ حدہ ، ۱۰). [سُت ، سُتنا (رک) + واں ، لاحقۂ صفت].

---اَلفاظ (---فت ا ، سک ل) امذ.
(صرف و نحو) **آسان ، سادہ اور عام فہم الفاظ.** ایسے سیدھے سُتواں الفاظ جن میں کہیں جھول نہ پڑے جنھیں معانی پر چسپاں کرنے کے لئے کھینچا تانی کی ضرورت نہ ہو آج کل قدرے نایاب ہوتے جا رہے ہیں. (۱۹۷۳ ، متاع لوح و قلم ، ۱۷۰). [سُتواں + الفاظ (رک)].

ـــ سُونی (ـــ و مع) امث.
(سُونی سازی) موتی وغیرہ پرونے کی پتلی اور یکساں موٹان کی سُونی یعنی جس کے بیچ کا حصہ سِرے کے حصے سے زیادہ موٹا نہ ہو (ا پ و ، ۲ : ۱۱۲). [ستوان + سوئی (رک)].

سُتْوانا (ضم س ، سک ت) ف م.
صاف کرانا ، مکوانا ، نُچوانا ، کھسٹوانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُتنا (رک) کا تعدیہ].

سَتْوانْسا (فت س ، سک ت ، مغ) امذ (مث : ست وانسی).
۱. وہ بچہ جو ساتویں مہینے پیدا ہو گیا ہو. (عبدالمالک بن مروان) ... ستوانسے پیدا ہوئے تھے. (۱۹۱۷ ، یزید نامہ ، ۱۲۰). نانی اسے ستوانسی کہا کرتی تھی. (۱۹۳۳ ، ضدی ، ۶۶).
۲. حمل کی ایک رسم جو اکثر پہلے حمل میں برتی جاتی ہے. اس میں حاملہ کے میکے سے حاملہ کے لیے جوڑا ، مسی ، عطر ، تیل ، کنگھی ، پھولوں کا گہنا اور نقدی وغیرہ آتی ہے. میکے والے آ کر حاملہ کو دلہن بناتے ہیں اور اسکی گود میں سات قسم کی ترکاریاں ، سات قسم کی مٹھائیاں ، پھل ناریل میوہ اور کچھ روپے ڈالتے ہیں. ستوانسے کی رسم ادا کرنی. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۹۹). بعض لوگ ستوانسے کو بعض نوماسے کو گود بھرتے اور ایک ہی رسم ادا کرتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سیّد احمد ، ۷). حمل کے ساتویں مہینے ستوانسے کی رسم ادا کی گئی. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اِسٹیج ، ۱۳۱). [ست (ـ سات (رک) کی تخفیف) + وانسا ـ ماسا (رک)].

سِتُوپ (کسں مع ، س ، و مج) امذ.
مخروطی شکل میں اینٹ اور پتھر سے بنے ہوئے نیم دائرہ کا ٹھوس گُنبد جو قبر کی طرح ہوتا ہے. اس میں گوتم بدھ یا بودھ بزرگوں کے تبرکات یا ہڈیاں دفن کی جاتی ہیں اور انہیں متبرک سمجھا جاتا ہے. اشوک کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اُس نے ... ۸۳ سِتوپ بنوائے. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۱۳۲). [رک : اسٹوپا].

سِتُودَہ (کسں نیز ضم س ، و مع ، فت د) صف.
جس کی تعریف کی جائے ، جس کی حمد و ثنا کی جائے ، سراپا ہوا ؛ (مجازاً) پسندیدہ ، نیک. صفات ستودہ میں حضرت اپنا عدیل نہ رکھتے تھے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۲). حضرت کی ذاتِ سُتودہ صفات اللہ جمیل و یُحبّ الجَمال کی شاہد و مصداق تھی. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۲۱). پُوری دنیا کی تاریخ میں صرف ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہے. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۲۷۵). [ف : ستودن ـ تعریف کرنا سے حالیہ تمام].

ـــ سِیَر (ـــ کسں س ، فت ی) صف.
اچھی سیرتوں والا ، نیک خصلت ، خوش اطوار.

اڑا کر ستورِ ستودہ سِیَر چلی شعلہ وش فرقِ کُفّار پر

(۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۴ : ۷۵). [ستودہ + سِیَر (سیرت (رک) کی جمع)].

ـــ شِیَم (ـــ کسں ش ، فت ی) صف.
جس کی عادتیں اچھی ہوں ، خوش خصال ، نیک اطوار. تمام سامان کارپردازان ستودہ شیَم نے درست فرمایا. (۱۸۹۷ ، طلسمِ ہوشربا ، ۲ : ۱۶۵). [ستودہ + شِیَم (رک)].

ـــ کار صف.
نیک کام کرنے والا ، نیک خصلت ، نیکو کار.

دانا پرہیزگار ہے وہ
فرزانہ ستودہ کار ہے وہ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۲۲). [ستودہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

سُتُور (ضم س ، و مع) امذ.
۱. چوپایہ خاص طور پر گھوڑا ، بیل ، خچر.

جو دھرتا ہوں مردی و بازوئے زور
عرب ملک کھندلوں زِسمِ ستور

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۹۳).

پہل دہلی کے تھے نا گوری سُتور
رشک سے جسکے فلک پر بھاگا ثور

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۵) ۲ (کنایۃً) ایک قسم کا تیل جو چوپایوں بالخصوص گھوڑوں کے لیے تیار کیا جاتا ہے. علاج اس کا یہ ہے کہ تمام جسم کو روغنِ ستور سے چرب کر کے خوب مالش کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۷). روغنِ سُتور ڈیڑھ سیر ، ایک جیتل. (۱۹۶۸ ، تاریخِ فیروز شاہی (سیّد معین الحق) ، ۳۵۵). [ف : سُتور ؛ پہلو : ستور ؛ اوستا : Store].

ـــ لَکَرزَن گَراں پاربہ کہاوت.
شریر جانور پر زیادہ بوجھ رکھنا اچھا ہے تا کہ شرارت سے باز رہے (جامع اللغات).

سَتوڑا کَرْنا محاورہ (قدیم).
تباہ کرنا ، برباد کرنا ، نیست و نابُود کرنا ، تلف کرنا. یہ دونوں میرے جانی دشمن ہیں ان کو ستوڑا کرنے میں بیگی کرنا دانائی سوں دور ہے. (۱۷۶۵ ، دکنی انوار سہیلی ، ۲۵۱).

سَتُوقَہ (فت س ، و مع ، فت ق) صف.
چاندی سے مُلمّع کیا ہوا یا پتر چڑھایا ہوا کھوٹا سکّہ. اگر وہ روپے ستوقہ ... یا نبھرجہ ہوں تو بالاتفاق ویسے پھیر کر کھرے لیوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۵). [ع].

سَتُوگُن (فت س ، ضم ت ، ضم گ) امث.
پا کیزگی ، پا کیزگیٔ روح ، نیک فطرتی ؛ سکون ؛ روشنی ؛ نفس مطمئنہ. اور یہی روح رجوگن ، ستوگن ، تموگن یعنی شہوت اور نیکی اور بدی کا مقام ہے. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۹). نہ سکھ کی خواہش ہو نہ دُکھ کا ڈر رہے ، من ستوگن میں درڑھ ہو کر رہتا ہو اشانت بنا رہے ، یہ آسنک پناہ ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۲۲۶).

رجوگن + تموگن کا حاصل ـ ستوگن
یہ زنار تثلیث زنجیر پا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۷). [رک : ست گن].

ستوگنی (فت س ، ضم ت ، گ) صف.
نیکی کی طرف راغب ، نیک. وہ لچھی دان ، سنتان دان ، مرجا دار رکھنے والا بڑا ستوگنی ... ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ). ۱ : ۱۰۶). [ستوگن + ی ، لاحقۂ نسبت].

ستُون (ضم س ، و مع) امذ.
۱. گول ، چوکور یا پہلودار تھم یا پایہ ، تھونی ، اینٹ ، پتھر یا لوہے وغیرہ کا سم جسکا ایک سِرا زمین میں اور دُوسرا بلندی کی طرف ہوتا ہے ، کھم ، کھمبا ، لاٹ ، منارہ.

لگیا سوباو مجھ تیرے پرت کا
پڑیا نٹ کر ستُون دلکی سکت کا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۹).

ستُون ہم کوں کیا غم نے خرابی کی عمارت کا
خلل ہے اِستقامت میں اگر ٹک یہاں سیں ہل سکئے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۷). کبھو ستُون کی اوٹ میں ہو کر اپنے دیدۂ تر سے اُسے دیکھتا. (۱۸۰۳ ، نثرِ بے نظیر ، ۱۱۱). یہیں اجمیر کے قدیم بدھ مندر کے شکستہ بُت اور ستُون موجود ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۸۱). دو اور لڑکیاں بھی ایک اور ستُون کے ساتھ اِسی طرح بندھی ہوئی تھیں.(۱۹۸۳، اورانسان مر گیا ، ۶۲). ۲. **لوہے کا کھمبا ، پیل پایہ.**

جو میں ہات لے گاو پیکر ستُون
بھواتا ہوں ڈونگر پہ دریائے خوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۳). ۳. (أ) (استعارۃ) **ارکانِ دین میں سے ایک رکن ، اہم رکن ، جزوِ لازم.**

تھام رکھیں نہ اگر تیری اعانت کے ستُون
ہو ابھی حصنِ فلک گر کے زمیں پر چوپٹ

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۳). دین و مذہب کی ساری عمارت اسی ایک ستُون پر قائم ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۰). (ii) **اعیانِ سلطنت ، اکابر ، بُزرگانِ دین ؛ ماہرینِ فن.**

امامِ مسجد و منبر علی ابنِ ابی طالب
ستُونِ دینِ پیغمبر علی ابنِ ابی طالب

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۸). اپنے خواصوں اور امیروں سے کہ معتمد اور ستُون سلطنت کے تھے مشورت کی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۵). قومی عمارت کے پُرانے ستُون رخصت ہوتے جاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۵۲۹). (iii) (مجازاً) **بُنیاد ، سہارا ، ذریعۂ قوت.** یہ بڈھا خاندان کا ستُون تھا ، اس کا سب لحاظ کرتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۴۷). قومی یکجہتی کی جو بھی اساس بنتی ہے ، یہ علاقائی زبانیں اور علاقائی کلچر اس کے سہارے ہیں ، اگر ہم ان کو نظر انداز کر کے قومی یکجہتی کی کوشش کرینگے ، تو وہ کسی ستُون کے بغیر ہو گی. (۱۹۵۲ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار ، ۵۲). ۴. (ریاضی) **ناپ تول یا پیمائش کے خاکے ، مراد ، کالم.** ارتفاع ستُون سیماب کا نلی میں ایک انچہ کا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۳۵). اب ہم چند متکافی مسئلے متوازی ستُون میں بیان کریں گے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسۂ نظری ، ۳۲۹). ۵. (نباتیات) **پیڑ پودے کا وہ درمیانہ موٹام حِصّہ جس کے سہارے شاخ اور پتے پرورش پاتے ہیں** ، ستُون(Stall) ستُون تنہ کا وسطی حِصّہ ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ڈاکٹر عبدالرشید مہاجر ، ۳۳۱). [س : ستمبھ स्तम्भ]

---حَنّانہ کس صف(---فت ح ، شد ن ، فت ن) امذ.
مسجدِ نبوی کا وہ ستُون جس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پُشتِ مبارک لگا کر تشریف فرما ہوتے تھے ، جب آپ نے اس سے تکیہ لگانا چھوڑ دیا تو وہ رونے لگا اس مناسبت سے اس کا یہ نام پڑا. پھر مقام ستُونِ حنّانہ کے پاس جا کر بھی ایسا ہی کرے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۴۳). [ستُون + حنّان (رک) کی تانیث].

---سَفِینَہ کس اضا(---فت س ، ی مع ، فت ن) امذ.
مستول ، کشتی کی بلّی جس پر بادبان چڑھاتے ہیں(جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ستُون + سفینہ (رک)].

---فِقار کس اضا(---فت ف) امث.
ریڑھ کی ہڈی (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [ستُون + فقار فقارہ (رک) کی جمع)].

---قائِم ہونا محاورہ.
اعتبار قائم کرنا ، اپنے آپ کو اہم ثابت کرنا. اب تار گھر بھی جانے لگے ہیں کہ ماسٹریت کا کوئی ستُون قائم ہو جائے. (۱۹۲۰ ، خطوطِ اکبر ، ۱۴۴).

---گِرْنا محاورہ.
کسی بہت اہم شخص کے اِنتقال پر کہا جاتا ہے ، کسی شعبہ کے ماہر اور ممتاز شخصیت کی موت پر کہا جاتا ہے. معلوم ہوتا ہے کہ اُردو علم و ادب کا ایک ستُون گرگیا.(۱۹۲۹، چندہمعصر، ۱۲۳)

---یادگار کس اضا،امذ.
وہ گنبد ، مینار یا لاٹ جو کسی یادگار کے طور پر تعمیر کیا جائے ؛ (کنایۃً) اچھا کام.

ہو گیا اس کی صداقت کا زمانہ معترف
ہنس رہا ہے چرخ پر اسکا ستونِ یادگار

(۱۹۱۲ ، فردوسِ تخیل ، ۳۷). [ستُون + یادگار (رک)].

ستُونا (فت س ، و مع) امذ.
۱. **پنجاب میں اسے ستونا بولتے ہیں ، یہ درخت چالیس سے ساٹھ فٹ اور کہیں اَسی سے نوّے فٹ اُونچا ہوتا ہے اور تیزی سے بڑھتا ہے.** اس کی چھال کالی بُھوری اور کُھردری ہوتی ہے اس کے پُھول کچھ ہرے ، سفید رنگ کے ہوتے ہیں جو ماگھ سے پھاگن تک لگتے ہیں ، جیٹھ میں پھل لگتے ہیں. اسکے دودھیا رس میں تیل ملا کر کان میں ڈالنے سے درد رفع ہوتا ہے ۔کوڑھ فسادِ خون، پیٹ کے کیڑے دمہ اور پیٹ کا ریاحی گولا مٹاتا ہے. اس کے علاوہ بھی مُفید اور کارآمد ہے (خزائن الادویہ ،۳: ۲۰۹). ۲. (مجازاً) **ٹھکانا ، آشیانہ ، بسیرا جو پرند پیڑوں پر بناتے ہیں.**

لوٹن کبوتروں سا دل کیوں نہ پھڑ پھڑاوے
تیری نظر ہے ظالم شاہین کا ستُونا

(۱۷۶۳ ، عاجز (چمنستان شعرا ، ۳۶۸)). [مقامی].

سُتُونا (ضم س ، و مع) امذ.
سُتُون.

ہماری آہ پر اس بدگماں نے خانۂ دل سے
یہ رخ پھیرا کہ تا بامِ فلک باندھا سُتُونا ہے

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۳۶). [رک : سُتُون + ا (زائد)].

سَتْوَنْت (فت س ، سک ت ، فت و ، غنہ) صف.
ستونتا.

کیا عُذر خواہی پڑیا پاؤں پر
وو ستونت مُشفق ہو اس ٹھاؤں پر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۹۳).[ستونتا (رک) کا قدیم املا].

سَتْوَنْتا (فت س ، سک ت ، فت و ، سک ن) صف ، امذ.
راست گو ، راست باز ، سچا ، صادق ، نیک ، نیکوکار ، پرہیزگار ، پارسا ، باعصمت ، مہذب ، شائستہ ، فخرِخاندان (جامع اللغات؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : سَتّی + وت सत्य+वत ـ سچا].

سَتْوَنْتی (فت س ، سک ت ، فت و ، سک ن) صف مث.
باعصمت ، نیک کردار اور پارسا عورت.

او ست کی ستونتی او تار ناری
ستیاں کا مار ست سوں رکنیہاری

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۸). تجھ سی عورت ستونتی اور دیانت دار کہیں نہیں دیکھی. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۲۰). وہ بھولی بھالی ہے ستونتی ہے... دوسری لڑکیوں کی طرح بناؤسنگار نہیں کرتی ہے (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۵۰). ابھی ڈیوڑھی ہی میں کھڑے تھے کہ ایک ادھیڑ عمر کی سادہ اور ستونتی خاتون درونِ خانہ سے نکلی. (۱۹۷۵ ، سلامت روی ، ۱۷۶). [ستونتا (رک) کی تانیث].

---کی لاج بَڑ ، چِھناری کی بات بَڑ کہاوت.
باعصمت و پارسا عورت میں شرم و حیا بہت ہوتی ہے اور چھنال باتیں بہت بناتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سُتُونچا/سُتُونْچَہ (ضم س ، و لین ، مغ/فت چ) امذ.
(ریاضی) اہنوں کی اصطلاح میں ساڑھے سات ، یہ ڈھونچا کے بعد کا پہاڑہ تھا جو اب متروک ہے (ماخوذ: پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[پ : सचा+ऊंचा].

سُتُونْچَہ (ضم س ، و مع ، سک ن ، فت چ) امذ.
(نباتیات) سُتُون سے ملا ہوا چھوٹا حصّہ. بذرہ دان کے اندر خالی جگہ یا ستونچہ کئی بذرہ دانوں کی جونمو کی مختلف حالتوں میں ہوں معائنہ کر کے ... دیکھو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۵۳). [سُتُون + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

سُتُونَک (ضم س ، و مع ، فت ن) امذ.
(حیوانیات) جسمِ انسانی میں نازک ہڈیوں کے نظام میں کان تک جانے والی چھوٹی باریک ہڈی. اس نشیب کو بیضاوی دریچی کہتے ہیں جس سے ہڈی اور کری ایک نازک سلاخ ستونک کان کے پردہ کو جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۰). جس پہلو پر ستونک ... کا سوراخ خول سے باہر کھلتا ہے. (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۸۰). [سُتُون + ک ، لاحقۂ تصغیر].

سُتُونی (ضم س ، و مع) امذ.
ستون کی طرح ، ایک دم سے.

انکھیاں جوڑی ہے لکڑاں کی کہ تا پرواز ہیں شاہیں
ستونی آکے پڑتے ہیں تیرے مکھڑے کے لک لک پر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۴). [ستون + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جڑیں (---فت ج ، ی مج) امث.
(نباتیات) ستونی جڑیں... یہ اتفاقی جڑیں پودے کی افقی شاخوں سے نکلتی ہیں اور نیچے کی جانب بڑھتی ہوئی زمین میں داخل ہو جاتی ہیں ... اس قسم کی جڑوں کو ستونی جڑیں کہا جاتا ہے (مبادی نباتیات ، ۳۱). [ستونی + جڑ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

سُتُوہ (ضم س ، و مج نیز و مع) صف.
۱. **کسی امر سے عاجز ہو جانے والا ، تنگ آجانے والا ، ملول ؛ تھکا ہوا ، دل تنگ ، تکلیف ، ڈر ، خوف ، حیرانی،پریشانی ،گھبراہٹ ؛ غریب ، بے یار و مددگار.**

پکارے وہاں سنگِ خارا زِکوہ
جو سنتے ہوا مغز سارا ستوہ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۲۳).

اسے لے گئے کھینچ بالائے کوہ
کیا سخت اسکو زبون و ستُوہ

(۱۸۱۰ ، شمشیرخانی(منشی) ، ۳۸). اس تثلیث (اقانیم ثلثہ، ترموری) سے ... تین جوہر ہیں: ستُوہ (ستوگن روشنی سکون)، رُجس (رجوگن ، حرکت)،تَمس (تموگن جمود). (۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۶۹). ۲. **عاجزی ، حیرانی یا دل تنگی.**

یہ دیکھا کہ ہے سامنے اک گروہ
فلاکت زدہ ، خستہ دل پُر ستُوہ

(۱۸۷۷ ، صبحِ خنداں ، ۱۰۰). [ف].

سَتّہ (فت س ، شد ت بفت) امذ ؛ رسَتّا.
تاش گنجفے کا وہ پتا جس پر سات نشان یا نقطے ہوتے ہیں.

پا کر قسمت کے پتوں کے
چَوّے ، پنجے ، سَتّے ، اٹھّے

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۱). [ست ـ سات + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سِتّہ (کس س ، شد ت بفت) امذ.
چھے (۶). جامع الاصول نے تسمیہ کے ترکِ جہر کے باب میں کتب ستہ سے روایت کی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۶۸). ستہ کہتے ہیں چھ کو (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸). یہ نو اِشراقی نظریہ بعد کے فلاسفۂ وجودیہ اور صوفیہ کے عقول یا تنزلاتِ ستہ کی شکل میں بار بار سامنے آتا ہے. (۱۹۷۵ ، عام فکری مغالطے ، ۱۱۳). [ع].

---العید (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ی مع) امث.
عیدالفطر کے فوراً بعد رکھے جانے والے چھ روزے، شش عید.

پھر بندہ ستہ العید کا بھی پابند ہے۔ (۱۸۹۴ ، لکچروں کا مجموعہ، ۱ : ۵۹۵)۔ [سِتّہ + رک : ال (۱) + عید (رک)].

---ضَرورِیَہ کس صف(---فت ض ، و مع ، سک ر ، فت ی)امذ.
وہ چھ ضروری امور جن کی انسان کو تادمِ مرگ ضرورت رہتی ہے ، کھانا ، پینا ، سونا ، نہانا وغیرہ . صاحبِ خانہ کا مشغلہ بعد ستۂ ضروریہ کے کتابوں کا پڑھنا ... تھا. (۱۸۷۰ ، مسافرانِ لندن، ۱۷۸). وہ سب صنفِ بشریہ ہی سے تھے اور ستۂ ضروریہ کے بدون ترکیبِ عنصری کو باق نہیں رکھ سکتے تھے. (۱۹۰۷ ، اسہات الامہ ، ۲۷) . ابّا جان معدہ والے جانور تو سِتّہ ضروریہ (چھ ضروریاتِ زندگی) کی تکمیل پر مجبور ہوتے ہیں . (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۱۱). [سِتّۂ + ضروریہ (رک)].

---مُتَناسِبَہ کس صف (---ضم م ، فت ت ، کس س ، فت ب) امذ.
(ریاضی) حساب کا وہ قاعدہ جس میں بار بار اربعہ جمانا نہیں پڑتا اور ایک ہی مرتبے میں پانچ معلوم مقداروں کے ذریعے غیر معلوم مقدار معلوم کر لی جاتی ہے. ستۂ مُتناسبہ درحقیقت مختصر ترکیب ایسے سوالات کے حل کرنے کی ہے جن میں دو دفع اربعۂ متناسبہ کے قاعدہ کا کام پڑتا ہے. (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۲۷۵). [سِتّہ + مُتَناسب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سَتْہَتَّر (فت س ، سک ت ، فت ہ ، شد ت بفت) صف (قدیم).
سَتّر (۷۷). سورت فرقان مکی ہے ستہتر آیات کی. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۳۴۴). مکۂ معظمہ جزیرۂ خالدات سے ستہتر درجہ اور دس دقیقہ تفاوت پر ہے. (۱۷۰۲ ، رسالۂ کائنات جو ، ۴۸). [پ : सप्त + सप्तति].

---واں صف (قدیم).
شمار میں سَتّر کا عدد .ستہتروان قاعدہ ... رقبہ دریافت کرنے کا ہے. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۶۰). [ستہتر + واں ، لاحقۂ صفت].

سَتی / سَتّی (۱) (فت س / شد ت) امث.
خیر ؛ انجام ؛ تباہی ؛ دنیا ؛ تحفہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س सति:].

سَتی / سَتّی (۲) (فت س ، شد ت). (الف) صف ؛ امث.
۱. سچ پر قربان ہو جانے والی ؛ پاکدامن ، عِفّت و عصمت والی ؛ ثابت قدم، وفادار ، ساتھ دینے والی.

دو نگر دو کھنہ ہنو اس لاگ
ستی جیوں کے پیسی آگ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۸)).

کہوں کیا حالِ سوزِ دل کہ ہے یہ بات بَتّی سی
مگر اِتنا کہ جلتی ہے سدا سینے میں سَتّی سی

(۱۸۶۴ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۷۹). بتی کی ستی بی بی عائشہ کی افسردگی دیکھی نہیں جاتی. (۱۹۱۴ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۳).

شوخ و شطّاح کنیزوں سے سیہ ستی کے
قِصّے سُن سُن کے سُلگتی ہے ستی ستونتی

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۵۵). ۲. **(ہندو) ایک مذہبی رسم جس کے مُطابق بیوہ عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ زندہ جل جانا چاہئے اس لیے کہ ہندو معاشرے میں بیوگی کو ایک نحوست قرار دیا جاتا ہے ، شوہر کے بعد اسکے لیے عرصۂ حیات تنگ ہو جاتا ہے، (کنایۃً) مرتے دم تک شوہر کا ساتھ دینے والی عورت.**

مجلس میں شمع آکر جلتی جو ہے ستی سی
مردوں کو پیار اپنا دکھلاتی ہے چھتی سی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۴).

جلنے کو جو آتی ہیں ستیاں میر سنبھل کو جلتی ہیں
کیا بے صرفہ رات چلی ہے بہرہ اپنے شعور سے شمع

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۳).

ستی نے کر دیا گوپال گُپت کو زندہ
یہ موت کیا ہوئی اک سیویکا ہوئی گھر کی

(۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۱۰۷).

پُنّوں بن کب سَسّی ہوئی اور رانجھا بن کب ہیر
کوئی تجھ پر کیوں ستی ہو ، عالی ستی تو مانگے ویر

(۱۹۷۲ ، لاحاصل ، ۱۰۲). ۳. **ستی ہونے کی رسم ، ستی ہونا، جان کی قربانی دینا.**

لنکا ہوئی ستی دار
لاجنہ ڈوبی سمندر مجار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۹)). بعضے عورتاں مرداں خاطر ستیاں ہوئیاں ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۴).

ستیاں جو ستی ہوئیں ست بوجھ جل مریں ہیں
سو ست نہیں کو ست ہے پر کفر وہ کریں ہیں

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۵).

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۵). عشق ہی کے مارے عورت خاوند کے ساتھ سَتی ہوتی ہے اور اپنی جان کھوتی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۸). گورنمنٹ نے ستی اور دختر کشی کی رسم خود موقوف کی. (۱۹۱۴ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۳۸). ہندو معاشرے میں سَتی کی رسم ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۰۵). (ب) امذ ؛ صف.
سچا ، کامل درویش.

جیوْ جیوْ سب کہیں پیوْ نکھے کوئی
جیوْ کا جیو ہو کر جاتے ہوئی ستی سوئی

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۶۴). میواڑ کے ضلع سے بیس ہزار آدمی کا لشکر (جس میں جتی فقیر اور جوگی اور ستی شامل تھے) جمع کرکے اورنگ زیب پر چڑھائی کی. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی، ۱۱۲). [س : ستی सति].

---بَنْنا محاورہ.
رک : ستی ہونا. یہاں اکثر عروس ہائے نارسیدہ شوہر اور نادیدہ کے آتش میں ستی بنا کرتی ہیں. (۱۸۵۹ ، تاریخ ممتاز ، ۲۸).

---جَلْنا محاورہ.
(ہندو) شوہر کی چتا میں جلنا. منڈور کا راجہ جب مرا تو اس کی پگڑی کو اپنے گلے سے باندھ کر اُمادیوی ستی جلنے کو تیار ہوئی. (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۳۲).

---ساوِتْری (---کس و ، شد ت بفت) صف مث.
باوفا ، پاک دامن.

اُن کے چنگل سے نِکل جاتا ۔ ایسی سیوا کرتیں کہ ستی ساوِتری کو طاق میں بٹھا دیتیں ۔ (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۱۲). [ستی + ساوِتری (رک)].

---ست پر کرنا محاورہ.
جان بلب کرنا ، خوف ، دہشت ، صدمے کے باعث ہلاکت میں پڑنا (فرہنگِ آصفیہ).

---ستّیا (---فت س ، شد ت بکس) صف.
بہت سچا ، پاک باز. تم میں سے ایک گروہ دوسرے سے کہتا ہے کہ تُو کیوں اِتنا ستی ستّیا بنتا ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۲۳). [ستی + ستّیا (رک)].

---کرنا محاورہ.
(ہندو) **بیوی کو شوہر کے ساتھ زِندہ جلانا.** بیوہ کو ستی تک کر دیا جاتا تھا. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۲۱۳).

---کی پُوجا اث.
(ہندو) **سچ اِختیار کرنا ، حق و صداقت کی پرستاری ، سچ کی پرستش.** کنیزانِ خوش رُو و یاسمن بُو نے ستی کی پُوجا کی.(۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۹۲).

---مٹھ (---فت م) امذ.
وہ جگہ جہاں کوئی عورت ستی ہو یا وہ عمارت جو اسکی ہڈیوں پر بنائی گئی ہو (فرہنگِ آصفیہ). [ستی + مٹھ (رک)].

---ہونا محاورہ.
(ہندو) **اپنے شوہر کی چتا میں زندہ جل کر جان دینا ، قربان ہونا ، جان قربان کرنا ، مرنا.** ستی ہو کر آگ میں پڑ چپ اپسیں جلاتا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۱۷).

کس سہی قد کے فِراقوں تُوں ستی ہو زا کھ ہوئی
راست کہہ اے فاختہ تج کوں تری ست کی قسم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۱).

رانی ہو کی فرطِ غیرت سے ستی
جانور کے عشق کی ہے تہمتی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳۱). پولیس افسر زبردستی کسی عورت کو ستی نہیں ہونے دیتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۸). ستی کی رسم ختم ہو چکی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۵۶).

سِتی (کس س) حرفِ جار (قدیم).
ساتھ ، سے ، طرح.

تیغ بھواں سے کن کہا گھائل نکو کرنے
پلکاں کے یا خنجر ستی بسمل نکو کرنے

(۱۷۵۳ ، مخزنِ نکات (محمد غوثی) ، ۵).

قفس کے بیچ کیا حسرت ستی بلبل یہ کہتی ہے
کہ پھر بھی دیکھنا قسمت ہوئے گا بوستاں اپنا

(۱۷۸۰ ، جانِ جاناں(مظہر جان جاناں اور انکا اردوکلام، ۲۹۲)).

جب قریب آ کے وہ بیٹھے ہے تو کس شکل ستی
لوٹنے لگتی ہیں تک ہاتھ لگانے کے لیے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۴۲). [سیتی (رک) کی تخفیف].

سُتی (ضم س) اث.
پتلی ، ستی ہوئی ، سڈول.

مری تزئین کو کافی ہے میرا مدھ بھرا جوبن
چھریرا تن ، کمر پتلی ، سِتی پنڈلی ، نظر پُر فن

(۱۹۶۷ ، مشرق تاباں ، ۳۱). [ستا (۲) کی تانیث].

سُتے (ضم س) امذ (قدیم).
سوتے.

سُتے بخت جاگے ترے سر تے آج
کہ تُج آوو کٹی مُشتری نار آج

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۲). [سوتے (رک) کی تخفیف].

ستّیا (فت س ، شد ت بکس نیز بلا شد) امذ.
۱. (کنایۃً) **لُبھانے والی.**

کیچلی افعیٔ کاکل نے مگر ڈالی ہے
مانگ ستیا ہے تو وہ زُلفِ سیہ کالی ہے

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوختِ معجز)، ۲ : ۷۹۹). ۲. **قوت ، زور ، طاقت ، بل ، مضبوطی.** چمبک پتھر کی ستّیا سے جڑ لوہا چیشٹا کرتا ہے پرنت چمبک سدا کرتا ہے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳). [س : सत्व+इक].

---گِرَہ (--- کس گ ، فت ر) اث.
رک : ستیہ گرہ. بیوی نے اسے گالیاں دینا شروع کیں ، میں نے غُصّے میں آ کر کئی ڈنڈے رسید کئے ، مگر ستیاگرہ ملتوی کرنا نہ کیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۵۴). [ستّیا + گرہ].

---گل جانا محاورہ.
زور ختم ہو جانا . کہتے ہیں کہ ایک سانپ بہت بڈھا ہو گیا ہور اسیکا ستیا گل گیا تھا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۹۰).

---لوکا (---و مج) امذ.
ست جگ. ہندوؤں نے دُنیا کو تین دیگر حِصّوں میں بھی تقسیم کیا ہے ، بالائی حِصّہ کو سرگ لوک کہتے ہیں ... بالائی حِصّوں کے نام حسبِ ذیل ہیں بھور لوکا ، ور لوکا ، مہر لوکا ، جنا لوکا ، ٹاپو لوکا اور ستیا لوکا. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹). [ستیا + لوک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---ناس امذ.
یکسر تباہ و برباد ، خراب و خستہ ، نام و نشان نہ رہنا (عموماً کا ، کے ساتھ مستعمل ہے ہونا کرنا جانا کے لیے).

گڑا جس روز سے یاں اس کا بھوناس
کیا حلقے کا سارے ستیاناس

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۷).

جو تُجھ سے دغا کرے تو رنگین
ہو اس بندے کا ستیاناس

(۱۸۳۳ ، مجالسِ رنگین ، ۸۱). تمام گھر غلیظ ستیاناس ہو رہا ہے. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۱۷). ہو سکتا ہے کہ وہ سارے کام کا ستیاناس کر دے.(۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۲).
اف : کرنا ، ہونا. [س : ستیا + ناش सत्य+नाश].

---ناس جانا محاورہ.
(کا ، کے ساتھ مُستعمل) **ٹُوٹنا ، پُھوٹنا ، تباہ و برباد ہونا.** مذہب کے خِلاف ایک سرکشی ہو گی جس میں بہت سے آدمیوں کا ستیاناس جائے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۲۷).

---ناس جائے فقرہ.
(عور) **تباہ و برباد ہو ، بطور بددعا یا کوسنا.**

آج پھر ہم سیں کر دیا ہے اُداس
ان رقیبوں کا جائے ستیاناس

(۱۷۰۰ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۴). یااللہ اس کا ستیاناس ہی جائے. (۱۸۹۱ ، ہیرے کی کنی ، ۲). ستیاناس جائے ان موئے چوروں دن دہاڑے گُھس کے سارا اسباب. لُوٹ کے لے گئے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵۰).

---ناس کرْنا محاورہ.
خراب کرنا ، بِگاڑنا ، برباد کرنا. خُدا کی مار کاتبانِ ناہنجار پر یہ میرا دیوان اور پنج اور مہرِ نیم روز ستیاناس کر کے چھوڑا. (۱۸۶۳ ، خطوطِ غالب ، ۵۹۸). میں نے آگے بڑھ کر گھر بھر کی اشیاء کا ستیاناس کر دیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۸۳) امّاں جان دیکھئے شہزادہ خرم نے سفید گاؤ تکیے کا ستیاناس کر دیا. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۷).

---ناس کھونا محاورہ.
رک : ستیاناس کرنا. اسی طرح تو ننگ و ناموس میں بادشاہوں کے در اندازی کرتا ہے اور پرائی بہو بیٹیوں کا ستیاناس کھوتا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۳۸).

---ناس گیا (---فت نیز کس گ) صف.
(بطور دشنام و بددعا) **بدبخت ، خدائی خوار ، خانہ خراب.** میری بُوا تو کیا ہوا ارے میری بھولی بہن کو کِس نے بھڑکا دیا ، ستیاناس گئے مسلمانوں میں کیوں گئیں. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۵ : ۵۱۷). [ستیاناس + گیا (جانا (رک) سے اسمِ صفت)].

---ناس گئی (---فت گ ، کس ء) صف.
کوسنا ، بددعا (تانیث کے صیغے میں)، خانہ خراب ، خُدائی خوار. میں نے کب ستیاناس گئی تیرے میاں کی جورو کا گِلہ کیا. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۴۸). [ستیاناس گیا (رک) کی تانیث].

---ناس مارْنا محاورہ.
خراب کر دینا. پہلے مصرعہ میں کُلیہ بنایا ہے اس نے شعر کا ستیاناس مار دیا. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۱۲۶).

---ناس مِلانا محاورہ.
تباہ و برباد کرنا ، کھوج مٹانا ، بگاڑنا. اس نے اپنی قوم کے برہمنوں کا ستیاناس مِلا دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴:۹۷). تم ایک کہو گے تو وہ دو سُنا کر بھی پیچھا نہ چھوڑے گی ، بچوں کا بھی ستیاناس ملائے گی. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۲۰).

---ناسا صف.
بُرا ، بدکار ، بدمعاش. ستیاناسے ایک روج ایسا منہ کے بل گِرے گا کہ سارے دانت ٹُوٹ کر حلق میں جا پڑیں گے. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۵). [ستیاناس + ا ، لاحقۂ صفت].

---ناسی صف.
۱. **اُجاڑنے والا ، منحوس ، بری.** ارے کمبختو! منہ سے تو پُھوٹو مُجھے کہاں لے جاؤ گے، ارے وہ تمہاری وہ کونسی ستیاناسی سرکار ہے. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۱۱). اس ستیاناسی پٹیل نے مُجھے گاؤں کے باہر دھکّے مار کر نِکال دیا. (۱۹۷۳ ، پیمان ، کراچی ، ۲۳ اپریل ، ۱۴). ۲. **بدچلن ، آوارہ ، بیکار.** سب کے دِکھانے کو ستیاناسی پاربتی بنے. (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہربار ، ۳۸). ستیاناسی میری بیزار کو بھی معلوم نہیں کہ تو کون سے کھیت کی مُولی ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۵۰). [ستیاناس (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---ناسی کی جَڑ امث.
(کنایۃً) **خانہ وِیرانی و خانہ بربادی کی بُنیاد ، خانہ خراب نیز رک : «ستیاسی».** (فرہنگِ آصفیہ).

---ناسی ہونا ف ل.
تباہی و بربادی ہونا ، ملیامیٹ ہونا. اس وقت تک جو کُچھ اسکی بربادی اور ستیاناسی ہوئی ہو وہ سب اُس نے اپنے ہاتھ سے کی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۱۰).

ستّیار (فت س ، شد ت بکس) صف (قدیم).
سچ کا ماننے والا ، سچ پر عمل پیرا.

لیے مجاز لذت کئی بھانت سوں سنْواریا
تج تن بدن سو رنگیں ستیار کی ہے منفذ

(۱۷۹۷ ، دیوانِ شاہ عالم ثانی ، ۳۲).[ست (۱) + یار ، لاحقۂ صفت].

ستّیاسی (فت س ، سک ت) امذ (شاذ).
چھیاسی کے بعد کا عدد (۸۷). ستاسی واں. ستیاسیوں تعریف کسوف کی. (۱۸۳۹ ، اعمالِ کرّہ ، ۷۷). ستیاسی واں قاعدہ. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۶۶۵). [ستاسی (رک) کا ایک املا].

ستّیان دَھرْنا / رَکھْنا محاورہ.
(رسوم ہند) **ستیان رکھنا اس کو کہتے ہیں کہ کسی ریشم کے کپڑے پر ایک ہاتھ کا نِشان بنا کر کاٹ لیتے ہیں ، اس پر کارچوب یا گوکھرو کا کام بناتے ہیں ، یہ ستیان کہلاتی ہیں۔ نندیں یہ بنا کر لاتی ہیں اور زچہ کے پلنگ کے پاس دیوار پر لگا دیتی ہیں۔ غریب لوگ ہاتھ پر نِیل لگا کر اس کا چھاپا دیوار پر لگاتے ہیں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ زچہ بچہ کو نظر نہ لگے کیونکہ نند یہ کام کرتی ہے اس کو اس کا حق مِلتا ہے.**

سیّان ایک کہا مورا کیجو ، موری نندی کو آنے نہ دیجو
نندل بیوی ہمیں نہیں بھاویں ، وہ تو ستیان دھرائی مانگیں

(۱۹۴۰ ، ٹھیٹھ اردو ، ۲۰). دونوں نندوں نے ستیان رکھیں. (۱۹۶۴ ، نورِ مشرق ، ۱۳۰). [مقامی].

ستّیاناسی (فت س ، شد ت بکس) امث ؛ امذ.
(طب) **اونٹ کٹارہ ، لالۂ حمرا ، شقائق النعمان ، اس کی**

بہت سی اقسام ہیں ، گانٹھ دار ستیاناسی کُل اس نبات کی سورتِ اعلیٰ ہے اس کے پیڑ بنگال سے پنجاب تک ، پنچ محلا اور مارواڑ تک ہوتے ہیں. دو ڈھائی فِٹ اُونچا پودا ، پتّے پھل اور شاخیں سب جِصّوں پر کانٹے ہوتے ہیں. ایک قِسم میں پیلے رنگ کے پھول لگتے ہیں . پھل ایک ڈیڑھ اِنچ لمبا ہوتا ہے اس کے تمام اجزا کا جوشاندہ پینے سے پیشاب کی نالی کی سوزش کم ہوتی ہے. پیشاب زیادہ آتا ہے کھال کا زخم بھرتا ہے لاط : Anemone Coronaria)

یہاں پیڑ سب ستیاناسی کے ہیں
سُنو بُلبلوں کے کہیں چہچہے ہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۲۹) شقائق‌النعمان جن کو ستیاناسی بھی کہتے ہیں یہ خاندان بہت بڑا ہے اس میں بہت سے پودے ہیں. (۱۹۳۹ ، علمِ نباتات ، ۷۷). [مقامی].

سِتیز (کس س ، ی مج) امذ.
جنگ ، لڑائی جھگڑا ، نزاع ؛ مقابلہ.

توں کیتا ہے لشکر میں مجھ رستخیز
کیا اس زیر دستاں پر کرتا سِتیز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۴).

شبّر و شبیر نبی کے عزیز
جن سے کیا اہلِ حسد نے سِتیز

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰).

بہادر جو نامی ہیں وقتِ سِتیز
بدن میں نہیں رکھتے پانے گریز

(۱۸۰۵ ، آرایشِ محفل ، افسوس ، ۵۵) آپ کے ملک میں مِل گیا تو خیر ورنہ معرکۂ رستخیز و ہنگامۂ سِتیز گرم ہو گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ سرشار ، ۵۱۷).

مثلِ خاشاک ہے گرمِ سِتیز
زور دریا نے بلا کا باندھا

(۱۹۷۹ ، ماجرا ، ۱۹). [ف : ستیز ، ستیزیدن ـ لڑنا].

---و آویز (---و مج ، ی مج) امذ.
جنگ و مقابلہ. بادشاہ کا لشکر ... دکنی بے ستیز و آویز کے یاقوت و رندولہ پاس کے نظام پور کے قریب ٹھیر رہے تھے ، چلے گئے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۷ : ۱۵۴). [سِتیز + و (حرفِ عطف) + ف : آویز ، آویختن ـ ہلانا].

سِتیزاں (کس س ، ی مج) صف.
لڑائی میں مصروف ، سرگرمِ عمل.

بہر سمت حق سے سِتیزاں ہے کفر
بہ خوفِ حیات ارِ زالموبینون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مُغنّی ، ۱۳۶). [ستیز + اں ، لاحقۂ فاعلی].

سِتیزنْدَہ (کس س ، ی مج ، کس ز ، سک ن ، فت د) امذ.
جنگ کرنے والا ، لڑنے والا ، جھگڑالو ، مقدمے باز. اے دلاورو ، ہم سِتیزندہ ناگریزندہ ہیں . (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہر بار ، ۳۲۵) . [سِتیز + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

سِتیزَہ (کس س ، ی مج ، فت ز) امذ.
ستیز ، لڑائی جھگڑا ، اِختلاف. اسے چاہئے تھا کہ باز رہتا ، رک جاتا ، مگر وہ نہ رُکا لجاج و اصرار و ستیزہ و ضد ہی کیا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۶). [سِتیز + ہ (زائد)].

---جُو (---و مع) صف.
لڑائی کا بہانہ ڈھونڈنے والا ، پیکار پسند ، لڑاکو.

سفّاک ، کینہ توز ، ستمگر ، ستیزہ جُو
بے رحم ، سنگدل ، متمرّد ، دُرشت خُو

(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۶۸). [سِتیزہ + ف : جُو ، جستن ـ تلاش کرنا].

---خُو (---و مع) صف.
لڑائی پسند ، جنگجو ، سِتیزہ جُو. کچھوے نے کہا کہ فلانے جگہ ایک راسو جنگ جُو سِتیزہ خُو رہتا ہے. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۱۳۷). [سِتیزہ + ف : خو ، لاحقۂ صفت].

---خُوئی (---و مع) امث.
جنگ پسندی ، لڑائی کرنا ، جنگ جوئی.

میں ایک گل کی ہوں عاشق کہ جسکے سو عاشق
سِتیزہ خوئیٔ شبنم کہوں کہ کاوشِ خار

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۳) . [سِتیزہ + خو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---کار/ گار صف.
لڑنے والا ، جنگ کرنے والا ، نبرد آزما ، برسرِپیکار.

مردِ عشقِ سِتیز کار ہے دل
ملک الموت سے دوچار ہے دل

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۱۴).

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۴۹).

مُجھ سے سِتیزہ کار ہے خود آگہی میری
میرے جنوں کو اپنے تبسم کی ڈھال دو

(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۸۶). [سِتیزہ + کار/گار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
جنگجوئی ، جنگ ، لڑائی ، پیکار.

راقم ستیزہ کاریٔ اصنام دیکھنا
ایک ایک خدا بنا ہے جہانِ خراب میں

(۱۸۹۷ ، کلّیاتِ راقم ، ۱۲۵). شخصیتوں کی پختہ کاری ایسی کہ سپردگی کی شہرباری کم اور تمکنت کی سِتیزہ کاری زیادہ رہی . (۱۹۸۷ ، بازگشت و بازیافت ، ۷۹). [سِتیزہ + کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَر (---فت گ) صف.
لڑنے والا ، جھگڑالو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس) . [سِتیزہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

ستیزی (کس س ، ی مج) امث.
کاٹ ، بُرِش.

نظر میں توں خوباں کی تیزی دیا
توں چھپ کے کھرگ میں سِتیزی دیا

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٣). [سِتیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَتیسا (فت س ، ی مع) امث.
چھوٹی کشتی جس میں ایک آدمی بیٹھ کر کم وقت میں آگے جا سکتا ہے (نوادرالالفاظ ، ٢٧٩). [مقامی].

سَتیں (فت س ، ی مع) امذ (قدیم).
سے.

یوں لعلِ لب کوں بند کیا مُجھ طرف ستیں
گویا تُو ہم سے بولتا پیار سے سدا نہ تھا

(١٧٣١ ، شاکر ناجی ، د ، ٧). [سے (رک) کا متروک املا].

سِتّیں (کس س ، شد ت ، ی مع) صف (عدد).
ساٹھ.

بینِ ستّیں و سبعین تھی مقدارِ حیات
اور یہی ضابطۂ صبح و مسا رکھتے تھے

(١٨٩٧ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ٩٦). [ع].

سُتْیُون (ضم س ، سک ت ، و مع) امث.
خوبصورت ، سلیقہ شعار عورت. ستیون (سلیقہ مند عورت). (١٩٧١ ، اردو کا روپ ، ١٢٨). [س : سُتین - सतिन].

سَتّیَہ (فت س ، شد ت بکس ، فت ی) امذ ؛ صف.
١. سچّا ، صادق ، اصلی ، حقیقی ، مُخلص ، بے ریا ، دیانت دار ؛ وفادار ؛ ٹھیک ، درست ؛ نیک ، پارسا ؛ پُورا کیا ہوا ، تصدیق کیا ہوا ؛ ایک خاص قسم کا دیوتا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ شبد ساگر). **٢. نیکی ، پرہیزگاری ، پارسائی ، خلوص.** پس جو شخص یوگی ہونا چاہتا ہے اسپر لازم ہے پکی و کامل صداقت شعاری (ستیہ) اِختیار کرے. (١٩٤٥ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ١ : ٣٠٣).

کلجگ سے ہوئے بدا اَہنسا ستّیہ
پڑھ پڑھ کے گو اشلوک جگاتے ہیں الکھ

(١٩٤٣ ، لحنِ صریر ، ١٢٣). [س : सत्य].

---جُگ (---ضم ج) امذ.
چار جُگوں میں سے پہلا جُگ ، راستی اور سچّائی کا دور ، سُنہرا دور. ستیہ جگ میں آدمیوں کی مکتی گیان سے ہوتی ہے (١٩١٦ ، بازارِ حسن ، ٣٣٣). [ستیہ + یُگ सत्य । युग].

---گرَہ (--- کس گ ، فت ر) امذ ؛ امث.
پُرامن مظاہرہ یا احتجاج. جس وقت مہاتما گاندھی نے اپنی مشہور تحریک ستیہ گرہ شروع کی تو ہم نے رولٹ بل کے اصلی معنی اور اوس کی ... حقیقت اُن پر واضح کر دی. (١٩٢٣ ، خطبۂ صدارت ، مولانا محمد علی ، ٥٣). اب میاں نہ عدم تعاون کی تحریک باقی تھی نہ ستیہ گرہ اور ہڑتالیں ہوتی تھیں. (١٩٨٢ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ٢٣٥). [ستیہ + گرہ (رک)].

---لوک (---و مج) امذ.
عالمِ حقیقت ، دنیا کے سات طبق میں اول. وایو سورج اور ستاروں کے منڈلوں کو طے کرتے ہوئے ستیہ لوک کو چلی گئی. (١٩٢٠ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ٨٦). [ستیہ + لوک (رک)].

سِتھاپَن (کس س ، فت پ) امذ.
بُت کو نصب کرنا ، کھڑا کرنا ، بنا رکھنا ، مقرر کرنا ، قائم کرنا ، رکھنے گاڑنے یا نصب کرنے کا عمل . وہ پرتما بڑی ہی پرانی ہے اور پانڈوں کے وقت میں اس کا سِتھاپن ہوا تھا. (١٨٦٨ ، رسومِ ہند ، ٦١). سراگیوں نے پھر ان کو ستھاپن کیا . (١٩٠٦ ، مخزن ، دسمبر ، ٣٢). [س : स्थापन].

سِتھارَہ (کس س ، فت ر) امذ.
سہ تارہ. ان میزوں پر طرح طرح کے آلاتِ موسیقی مثل بانسری ستھارہ فارمنکس وغیرہ رکھے ہوتے تھے. (١٨٦٣ ، دخترِ فرعون ١ : ٣٨). [رک : ستارہ].

سِتھان (کس س) امذ.
رک : استھان. مُنی بولے اچھا اس کو میرے پاس چھوڑ کر تم اپنے ستھان کو چلی جاؤ. (١٩٢٠ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ١٣٧) . دو جوان دِلوں میں رس بھاو دھیرے دھیرے بڑھتا ہے پرسپے اور ستھان کے سُہانے سنگم کے بل پر ... اور شریر کے آسن کے بل پر دھیرے دھیرے بڑھتا ہی جاتا ہے. (١٩٤٩ ، نگار خانہ ، ٨٩). [س : स्थान].

سِتھانِیَہ (کس مج س ، کس ن ، فت ی) صف.
مقامی ، اس جگہ سے متعلق. مدراس بنگال اور بمبئی اب تینوں جگہ ستھانیہ بورڈ ہیں. (١٩٢٣ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ١٣٩). [ستھان + یہ ، لاحقۂ صفت].

سِتھاوَر (کس س ، فت و) امث.
اصلی جائیداد ، موروثی یا جَدّی جائیداد ، غیر منقولہ جائیداد (اردو قانونی ڈکشنری ؛ پلیٹس ؛ شبد ساگر). [س : स्थावर].

سَتَھتَروِیں (فت س ، فت تھ ، شد ت بفت ، ی مع) صف ؛ امث
ستروِیں ، ٧٧ نمبر والی ، جس کا نمبر ٧٧ ہو . جب ستھترویں رات ہوئی . (١٩٣١ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٢ : ٨٢) . [ستھتر + ویں ، لاحقۂ صفت تانیث].

سِتھتی (کس مج س ، کس تھ) امث.
کیفیت ، قیام ، حالت. وہ پرم تتو کیا ہے جو سب کا مول کارن ہے سرشٹی سِتھتی اور پرے اس سمندر کے پانی کے بلبلے کی طرح پیدا ہوتے رہتے ہیں . (١٩٢٠ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ٩١). [س : स्थिति].

سِتھر (کس مج س ، کس تھ) امذ.
١. ہکا ، بے حرکت ، ساکن ، دائم ، ہمیشہ رہنے والا ، سخت دل ، سنگدل ؛ مستقل مزاج ، ثابت قدم ، خفیہ رکھا ہوا ، قابلِ اعتبار ؛ مستقل اِرادہ کیا ہوا ، فیصل شدہ ، مطمئن ، دلجمع ؛ چپ ، ساکت

(**ہونا کے ساتھ**) ؛ **پہاڑ درخت بیل، زحل ، مکئی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ شبد ساگر). ۲. **استوار ، پائیدار ، مضبوط.** یہ اٹل اچل اور اُبھرے ہوئے ہیں اور ان کی وِرتی سہامیر و پربت کیطرح سِتھر رہتی ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۰۶). [س : स्थिर].

ستّھرا (فت س ، سک تھ) امذ.
(**بول چال**) **چٹائی ، بستر ، گدّا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)
[س : ستھر ـ ک सस्तर+क].

سُتھرا (ضم س ، سک تھ) صف ؛ امذ.
۱. **جس میں پاکی ، صفائی ، نفاست یا لطافت پائی جائے ، صاف ، پاکیزہ ، اُجلا ، اچھا ، خُوب.**

وہ سچیار جو سُتھرا ہے
وہ سچیار جو جُھوٹھ نہ کہے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۵۴). اپنے مکان میں اس کو سُتھرے بچھونے بٹھا دیا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۹). اور ہم نے آسمان سے سُتھرا اور نِکھرا پانی اُتارا کہ اس سے مُردہ زمین کو زِندہ کر دیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۴۹). ان کی تحریروں کا ستھرا ، صاف اور نِکھرا انداز ... مثبت اندازِ فکر رکھتا تھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ ستمبر ، ۱۱). ۲. **فقیروں کا ایک گروہ.** بعدہ ، سُتھرا فقیر ہو کر باوا رجال شاہ کا چیلہ ہوا. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۳۸). ۳. **مباہ ، حلال** (فرہنگِ آصفیہ)
[س : سُ + ستھر + ر ـ सु+स्थ+र+क].

---پن (---فت پ) امذ.
صفائی ، پاکی ، باریکی. جو نزاکت اور سُتھراپن کاریگر نے اس کام میں دِکھایا ہے وہ لاجواب ہے. (۱۹۴۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۰). [سُتھرا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---شاہی امذ.
بابا گرونانک کے ایک چیلے ستھرا کا پیرو گروہ ، یہ لوگ ڈنڈے بجاتے اور تک بندی کرتے ہوئے بھیک مانگتے پھرتے ہیں. اگلے دن دلال ستھرا شاہی فقیروں کا بھیس بدل ، کالے ڈنڈے لے ، بازار میں آ بیٹھا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۳۸). [سُتھرا شاہ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُتھراپا (ضم س ، سک تھ) امذ؛ =سُتھراپہ.
مزاج یا طبیعت کی صفائی ، نفاست ، خوش سلیقگی اُس نے بہت سُتھراپے سے پکایا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۲). [سُتھرا + پا ، لاحقۂ کیفیت].

سُتھراؤ (ضم س ، سک تھ) امذ.
۱. **فرش ، بچھونا ، بکھراؤ.** جوں گُزر اون کا قتل گہ پر ہوا ، ستھراؤ شہیدوں کی لوتھوں کا خاک و خون میں دیکھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۸) . ایسی تلوار چلی کہ دونوں طرف سے لاشوں کا ستھراؤ ہوگیا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۵۹). راجپوت سورماؤں کے آگے ایک بھی پیش رفت نہ گئی، دم کے دم میں سُتھراؤ ہوگیا. (۱۹۲۹ ، باکمالوں کے درشن ، ۳۲).

رہ گئی لوح آرزو سادہ
ہو گیا حرف حرف کا سُتھراؤ

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۲) . ۲. **ٹوٹ پھوٹ ، شکستہ حالی ، کھنڈرپن.** جب ہم آبادی کے قریب پہنچے تو اور مُصیبت نظر آئی ، نہ آدم نہ آدمی زاد ، مکانوں کا ستھراؤ ہوا پڑا ہے. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۳۷). پرانی سڑک اس سُتھراؤ میں بھولی بسری ہو گئی. (۱۹۷۱ ، اردو مصدرنامہ ، ۱۴). ۳. **مشکلات ، دشواریاں ، بے چینیاں.**

وادیٔ عشق میں نہ جاؤ وہاں
ہر قدم پر ہیں سینکڑوں ستھراؤ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۷۶). [سُتھرانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---پڑنا محاورہ.
بکھر جانا ، ڈھیر لگ جانا.

تلوار سج کے جب وہ نکلا ہے گھر سے باہر
کُشتوں کے ہر گلی میں سُتھراؤ پڑ گئے ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۵۱).

---ڈالنا ف م.
بکھیر دینا ، ڈھیر لگا دینا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---کرنا محاورہ.
۱. **لاشوں کا ڈھیر لگا دینا ، فرش بچھا دینا ، مار کر ڈھیر کر دینا ، صفایا کرنا.**

ابرو ہی کی جُنبش نے یہ سُتھراؤ کئے ہیں
مارا نہیں اُن نے کوئی تلوار سے اب تک

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۸). اس نے اپنے دشمنوں کا تلوار سے ایسا سُتھراؤ کیا ہے جس طرح کسان درانتی سے اناج کاٹتا ہے. (۱۹۱۸ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۸۴). زنانوں کی ٹولی میں جب پہلے پہل گایا ہے تو عاشق مزاجوں کے دِلوں کا ستھراؤ کر دیا. (۱۹۶۷ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، ۸ ، ۱ : ۱۵۵). ۲. **اینٹ سے اینٹ بجا دینا ، مُنہدم کر دینا ، توڑ پھوڑ کر گرا دینا.** ابدالی آیا تو اُس نے دلّی کا سُتھراؤ کر دیا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۱۱۸). ۳. **ختم کر دینا ، برباد کر دینا.** آنکھ پھوڑ ٹڈا جو کھیتوں میں دکھائی دیتا ہے ... چند گھنٹوں میں تمام فصل کا سُتھراؤ کر دیتے ہیں (۱۹۱۰ ، مبادیِ سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۳).

---ہونا محاورہ.
۱. **کُشتوں کے پُشتے لگنا ، بہت سے آدمیوں کا قتل ہونا ، ڈھیر ہو جانا ، صفایا ہو جانا.**

ہوا سُتھراؤ یوں خرد و کلاں کا
مُقرر لُوٹنا ہے خانماں کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۵). دی بوائن کے توپ خانے سے اس کے رسالے کا سُتھراؤ ہو گیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۸). ۲. **بہت سی عمارتوں کا ڈھے جانا ، اینٹ سے اینٹ بجنا ؛ درختوں وغیرہ کا کثرت سے گِرنا ، ٹوٹ پھوٹ کر ملیامیٹ ہونا ، برباد ہو جانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ستُھرائی (ضم س ، سک تھ) اث.
۱. **صفائی ، اُجلا پن ، صفائی ستُھرائی.**

یہ ستُھرائی اور یہ صفائی کہیں
کسی صحن کی ہم نے دیکھی نہیں

(۱۷۸۴ ، مثنوی دروصفِ قصرِ جواہر (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۴۲)). گھر کی صفائی ستُھرائی ... اِنتظام کی خُوبی یہ چیزیں بھی داخل حُسن ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۰۰). اس کے کمروں کی صفائی ستُھرائی ... پسند کرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، سیرِ دہلی کی معلومات ، ۴). پرندوں کے پروں اور اُن کی غِلاظت سے صحن اور دِیواروں کی صفائی ستُھرائی میں فرق آ گیا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۴). ۲. (اُ) **جھاڑو ، جاروب.**

لیئے مورچھل گرد ستُھرائی کے
وہ ہر لحظہ سر پر اُڑاتے ہوئے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۹۱) . خیر میں ستُھرائی دیکر باورچی خانے میں جا بیٹھی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۷ : ۵). (اا) **نفاستِ طبع ، خوش سلیقگی ، سگھڑاپا ، سگھڑپن.** سلیقہ ستُھرائی اور اس قِسم کے دیگر اوصاف جو ان میں دیکھے گئے ہیں ، وہ بہت ہی کم لوگوں میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۹۷). ۳. **پا کیزگی ، پا ک ہونے کی حالت ، طہارت.** اپنے روزہ کی ستُھرائی اور پا کیزگی کو ایسی بدبو سے خراب نہ کرے. (۱۸۵۵ ، الدرالفرید فی مسائل الصیام ، ۵). ۴. **بہتری ، بھلائی ، فائدہ.** اگر تم کو کہا جائے کہ واپس جاؤ تو واپس چلے جاؤ اسی میں تمہارے لیے زیادہ ستُھرائی ہے . (۱۹۳۳ ، جنایات بر جایداد ، ۹). [ستھرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پھیرْنا ف م ؛ محاورہ.
جھاڑو دینا ؛ (مجازاً) تباہ کرنا ، لُوٹ کر لے جانا ، صفایا کر دینا، جھاڑو پھیرنا.

کیا کام ہے صبا کا ستُھرائی پھیرنے کو
رہتے ہیں تِنکے چُنتے صدہا تری گلی میں

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۲۵).

---دِلْوانا محاورہ.
صفائی کروانا ، جھاڑو دِلوانا. پھر مکان میں ستُھرائی دِلوائے. (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۳۶). اسکے ... گھر بھر میں ستُھرائی دِلوا دی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۶۲).

---دینا محاورہ.
جاروب کشی کرنا ، جھاڑو دینا ، صاف ستُھرا کرنا.

ستھرائی دی نسیم نے میرے مزار پر
بارانِ رحمت آن کے پانی چھڑک گیا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۹).

سِتَھرْنا (کس س ، فت تھ ، سک ر) ف ل.
نِتھر جانا. گیہوں کو صاف کر کے ... سِل پر پیس کر پانی میں گھول دو تھوڑی دیر میں پانی سیتھر جائے گا. (۱۹۴۶ ، کاغذ بنانا ، ۱۵). [سیتھر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَتَھرْوِیں (فت س ، تھ ، سک ر ، ی مع) اث.
سَتَروِیں. گِنتی کا یہ طریقہ ستھرویں صدی تک ... رائج رہا. (۱۹۶۹ ، کمپیوٹر کی کہانی ، ۱۹). [رک : ستروِیں].

ستُھری (ضم س ، سک تھ) صف ؛ اث.
صاف ، پا کیزہ ، اچھی . خانقاہیں پا کیزہ اور ستُھری تیار کریں . (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۰). ہر چیز میں مذاق آپ کا کتنا شستہ اور پسند کتنی ستُھری ہے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۲۹). [ستُھرا (رک) کی تانیث].

---آواز اث.
صاف آواز (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ستُھری + آواز (رک)].

---زُبان (---ضم ز نیز فت) اث.
صاف زبان ، ٹھیٹھ زبان ، ٹکسالی زبان (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ستُھری + زبان (رک)].

ستُھرِیاں (ضم س ، سک تھ ، کس د) اث.
(طبّاخی) **بھی ہوئی روٹی کے پکائے ہوئے میٹھے ٹکڑے ، دکن میں گھوڑے کہتے ہیں ، شادی بیاہ میں نان پاؤ کے ٹکڑے، قند ، گھی اور مَلائی ڈال کر بھی بناتے ہیں.** زیارت کے دن جوار اور گیہوں کے آٹے کی ستُھریاں لوگ پکاتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ارمغانِ سلطانی ، ۱۷۶). [مقامی].

سَتھڑا (فت س ، سک تھ) امذ.
(زراعت) **دھان کی ایک قِسم جس کا چھلکا زردی مائل بُھورا ، دانے موٹے کسار دار ہوتے ہیں.** کاشت کے نقطۂ نظر سے سولہ گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے ... ستھڑا. (۱۹۷۰ ، چاول دستورِ کاشت ، ۳۱). [مقامی].

سَتَھل (فت مج س ، فت تھ) اث.
خُشک زمین ، سخت زمین ؛ جگہ ، مقام ، علاقہ ؛ سادھو کے کھڑے ہونے کی جگہ ؛ گھر ، مکان ، جائے سکونت ؛ ٹیلہ ، ٹبہ ، چبوترا ؛ کرسی ، خیمہ ، تنبو ؛ باب ، فصل (کتاب کی) ؛ معاملہ زیرِبحث ، مضمون ، عنوان ، موقعہ ، حال.(جامع اللغات؛ پلیٹس). [س : स्थल].

--- کَمال / کَمالِینی کس اضا/صف(---فت ک/ی مع). اث.
(طِب) **ایک رنگ برنگی پُھول دار جھاڑی ،جنسِ خُبازی یا پٹوا (ادویات میں مُستعمل). لاط : Hibiscus Motabilis** (پلیٹس). [ستھل + کمال / کمالینی (رک)].

سُتَّھن (ضم س ، فت تھ بشد) امذ.
پائجامہ، اِزار گھور کے سڑاندھے چیتھڑے ، سوسی کی کُرتیاں گاڑھے کے مِیلے سُتّھن . (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵) [رک : ستّن].

ستُھنا (۱) (ضم س ، سک تھ) امذ ؛ ← سُتّھنا.
(ہندو) **پائجامہ.** شعلے کا ستھنا آج تک کسی نے نہ دیکھا چاند پور کی اِزار ہمیشہ پالے اور کرن کی الگنی پر لٹکی رہی. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۱ ، ۲ : ۳). [رک : ستّنا].

ستُھنا (۲) (ضم س ، سک تھ) امذ.
گوشت کے ساتھ شکرقند پکی ہوئی (نوراللغات ؛ جامع اللغات) [مقامی].

سِتھنی (کس س ، سک تھ) امث.
سِتھانی ، امیر عورت . ہزارہا سِتھنیاں جوان ، گلاب ، کیوڑہ ... مشکوں میں بھرے چھڑکاؤ کرتی ہیں . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشرُبا (انتخاب) ، ۱ : ۵۴). [سِتھانی (رک) کی تخفیف].

سُتھنی (ضم س ، سک تھ) امث.
(تحقیراً)، اِزَْیا ، پجمیا ، بہت چھوٹا اور معمولی سا پاجامہ (پلیٹس ؛ شبد ساگر). [س : स्थनी].

سُتھنیا (ضم خف س ، فت تھ ، سک ن) امذ.
(تحقیراً) چھوٹا اور معمولی سا پاجامہ. زیور بیچ ڈالیں ، یہ سُتھنیا بیچ ڈالیں یہ کنٹھا اپنا بیچ ڈالیں . (۱۸۸۶ ، جشنِ کنورسین (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۴۰۴). [ستھنا (۱) (رک) کی تصغیر و تحقیر].

سُتھنے باز (ضم س ، سک تھ) امذ.
(طنزاً) مذہبی آدمی ، اُلٹا شرعی پاجامہ پہننے والا. مذہب میں قسم وسم ایک نہیں چلتی یہ تم ستھنے باز بڑے ذات شریف ہوتے ہو. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۶۶). [ستھنے (ستھنا (۱)) + باز ، لاحقۂ فاعلی].

سَتھیا (۱) (فت س ، سک تھ) امذ.
آنکھوں کا معالج ، وہ شخص جو سُرمے وغیرہ کے ذریعے آنکھوں کا علاج کرے ، کحال ، آنکھیں بنانے والا ، معالج چشم. فصل آٹھویں کحالوں کے فن میں ... اہلِ ہند کے محاورہ میں انکو ستھیا کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ترجمہ ، ۸۷). [س: شستر+اِکا [शस्त्र + इक].

سَتھیا (۲) (فت س ، سک تھ) امذ.
۱. **ایک سرخ نشان جو ہندو سیندور یا صندل سے برکت کے لیے چیزوں یا آدمیوں پر لگاتے ہیں ، حساب کی کتاب کے شروع میں ، تقریب یا شادی کے موقع پر زمین پر بھی بناتے ہیں ، اوم کا نشان** (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . ۲. (تجارت) **تاجر کا اپنا مقرر کردہ مخصوص نشان جو تجارتی مال پر بطور علامت لگایا جائے** (ا پ و ، ۷ : ۳۶). [پ : सतिअ्रो].

سَتھیا (۳) (فت س ، سک تھ) امذ.
تاروں کا مجموعہ ، ثریا (قدیم اُردو کی لغت). [مقامی].

سِتھیا (کس س ، سک تھ) امث.
وحشی اقوام جو بحرِ اسود اور کوہ قاف اور بحیرۂ کیسپین کے شمال میں آباد تھیں ، ان وحشیوں کے غول کے غول ہندوستان پر چڑھ آئے اور لُوٹ مار کرکے چلے جاتے تھے.

ناگہاں جہلم پہ چمکی آن کر سِتھیا کی آگ
اور پھر کرتی رہی آہستہ آہستہ نمو

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۷). [مقامی].

سِتھئین / سِتھین (کس س ن تھ ، ی مع ، کس س ، تھ ، فت ی) امث
ستھیا قوم کے لوگ . راجپوت جن کو بعض مورخین ستھین قوم کی نسل سے بتاتے ہیں اسی رسم کو ساتھ لائے . (۱۹۱۰ ، ادیب ، ۳۵). آریا ، ہن ، ستھین ، یونانی ، تورانی ، ایرانی ، عرب اور مغربی قومیں یکے بعد دیگرے یہاں آتی رہیں . (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی تاریخ ، ۱۲۷). [رک : سِتھیا : قب : Scythium].

سَٹ (۱) (فت س) امث.
اِتّحاد ، تعلق ، میل جول ، لگاؤ ؛ سازش ، آنٹ سانٹ ، سازباز ؛ تعلقِ ناجائز ؛ تدبیر ، ڈھب (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ فیروزاللغات). [رک : سٹنا کا حاصلِ مصدر].

---لڑانا محاورہ.
آشنائی کرنا ، یارانہ گانٹھنا ، ربط پیدا کرنا ، تدبیر کرنا ، پینگ بڑھانا (فیروزاللغات ؛ جامع اللغات).

---پَٹ (---فت پ). (الف) م ف.
بے ترتیبی کے ساتھ. دروازہ بند کر کے کُچھ سٹ پٹ کھانا لایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۹۴). (ب) امذ. **اول فول ، فضول، بے ربط ، آنٹ شنٹ ، بے کار**.

مانیے گا نہ بُرا آدمی ہیں آپ شریف
عالمِ نشہ میں بک جاؤں اگر کچھ سٹ پٹ

(۱۹۲۶ ، چکبست ، صبحِ وطن ، ۲۰۴). [سٹ + پٹ (رک)].

---پَٹ کرنا محاورہ.
جھگڑا کرنا.

کوئی غول میں جا کے ہو نٹ پٹ
کوئی نیچے کرتے رہیں سٹ پٹ

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۵۲).

کریں گر طوائف سے سٹ پٹ میاں
کچہری میں جا کر میں بولوں رپٹ

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی (محسن) ، ۲۸). میں تیر کے موافق ڈیوڑھی سے نِکلا اور زن سے سڑک پر سٹ پٹ کرتا چلا جاتا تھا کہ ایک ٹیکسی قریب سے گُزری. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۵۹).

سَٹ (۲) (فت س) م ف.
جھٹ ، فوراً ، جلدی سے ، تیزی سے.

انشا کو اور اپنی نشانی نہ دے اری
سٹ سے نِکال دے نہ یہی ، لا اِزاربند

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۴). پنجوں پنجوں مچھر دانی کِھسکا سٹ مسہری سے نیچے کُود لگیں ٹہلنے. (۱۹۵۲ ، گوری ہو گوری، ۱۵۴) . اور مہیب اژدھے جُھومتے ہاتھی کو سَٹ سے نِگل جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۲۶۷).

---سَٹ (---فت س) م ف.
تیزی سے ، جلدی جلدی. بیگم صاحب گیلے بال بکھیرے ، پندرہ گز گھیر کی شلوار میں ہماری پینسل سے سٹ سٹ کمربند ڈال رہی ہیں. (۱۹۷۰ ، خاکم بدہن ، ۸۲۸).

ـــــ نَلی سَٹ تار کَرْنا محاورہ.
جولاہوں کا کپڑا بُنتے وقت جلدی جلدی تکلے کو اُوپر نیچے کرنا ؛ ادھر کی اُدھر کرنا ، لگائی بجھائی کرنا. اب بھی بے لاگ رہتے ہیں یا سٹ نلی سٹ تار کرتے پھرتے ہیں. (۱۹۲۱، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۷).

سَٹ (فت مج س) امذ ؛ بہ سیٹ.
۱. چند چیزوں ، کتابوں ، برتن کاغذ وغیرہ کی جوڑی یا زیادہ تعداد جو کسی قاعدے کے مطابق ہو ، دو ، چھ ، بارہ یا سو دوسو ؛ دور. شہنشاہ بیگم نے سلطان کو بہت بیش قیمت اور نفیس چائے کا سیٹ ہدیہ دیا (۱۸۹۹ ، شہنشاہِ جرمنی کا سفرِ قسطنطنیہ ، ۱۲) چائے کے چمچے وغیرہ بھی سٹ ہی کی مناسبت سے ہوں. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۱۱۹). سٹ (Set) جوڑی اور بازی کے مفہوم میں مُستعمل ہے ، جیسے صوفہ سٹ ، ڈنرسٹ، اِسکی اِصطلاحیں مثلاً چائے کا سٹ اور ٹینس کا سٹ بھی رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۷۹). **۲. بازی ، مقابلہ ، بعض کھیلوں مثلاً ٹینس کا ایک دور.** پنڈت پریم چند نے پھر ہنس کے کہا ، آئیے ٹینس کا ایک سٹ اور سہی. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۷). **۳. کوئی چیز اپنی تکمیل شُدہ حالت میں ، آلات وغیرہ سے ملکر بنی ہو جیسے ریڈیو ، ٹی وی ، ٹیلی فون وغیرہ** دوچار سو میں اچھا سا سٹ لے لیجیے دیہات میں بیٹری لگا کر سُنئیے. (۱۹۳۰ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۹۸). **۴. پیمانہ ، انداز طریقہ** . انکے پاس نئی اقدار کا کوئی ایسا سٹ نہ تھا جس سے وہ ان اقدار کی تنقید کر سکتے جن سے وہ بیزار تھے. (۱۹۶۵ ، تنقیدی نظریات ، ۲۶۸). **۵. کسی کھیل یا ڈرامے کے لیے خاص طور پر تیار کردہ منظر ، سین ، منظرگاہ.** ایک اداکار کھیل کے فلمائے جانے کے وقت سٹ پر ، اور اُس سے الگ اپنے معمول کے مطابق کام کر سکتا ہے. (۱۹۶۹ ، سیریین ، ۲۱ ، اکتوبر ، ۳۸). **۶. جوڑا ، جوڑی (دو ایک ساتھ).** ایک نہایت عُمدہ خنجروں کا سٹ ملا جس کے دستے مرصّع تھے. (۱۹۰۵ ، تاریخ دربارِ تاج پوشی ، ۱۳۹). [انگ : Set].

ـــــ جیتنا ف م.
بازی میں کامیاب ہونا. سٹ جیتنا کھیل جیتنے کے مترادف ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۱).

ـــــ سِکوئر (ـــ کس مج س ، و مج ، کس ء) امذ.
(ریاضی) **مثلث نما اقلیدسی آلات کی جوڑی.** میکانی علم بھی بہت ترقی یافتہ نظر آتا ہے سٹ سکوئر ، لیول اور شاقول سب آلات ان آثارِقدیمہ کے ملبے سے ملے ہیں. (۱۹۶۹، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۶۴). [انگ : Set Square].

سُٹ (ضم س) امذ (قدیم).
پٹا ، ڈال ، چھوڑ.

تون سُٹ باللہ میرا دھیان
تون ات بوڑھا ہوں ات جان
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۵)).

میرے دل میں بات نیں ، کچ بات تج بن اے پیا
منج اوپر سٹ سہر سوں اپ روشنی کا ٹک نگاہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳).

ہونا ہے بڑا تو سُٹ بڑائی
رکھ ایک بڑے سوں آشنائی
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۹).

اے بدبخت بدکار سٹ یو خیال
مجھے کیوں کیا ہے پریشان حال
(۱۸۵۲ ، قِصّۂ قاضی و چور ، ۱۰۱) [سٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ جانا محاورہ.
فرار ہو جانا ، بھاگ جانا.

قاصد تو بات کہتے ہی بس گھر کو سُٹ گیا
جب میں سُنا کہ یار کا دل مجھ سے ہٹ گیا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۸۵).

ـــــ دینا ف م.
چھوڑ دینا ، ترک کر دینا ، پھینک دینا ، گِرا دینا.

بے شک سو دُسرے صُور میں
ہر یک اوٹھے سُٹ دے قبر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۱۲).

جلد رُو ہو عِشق کی رہ میں کہ تا پہنچے نزدیک
کاہلی کوں سٹ دے اے سالک کہ منزل دور ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۹).

ـــــ مارْنا محاورہ.
پھینکنا ، دھکیل دینا.

کونے میں علی کوں او سُٹ ماریا ہے
زمانہ اسے یار ہو ٹھاریا ہے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۰۳).

سَٹا (۱) (فت س) امث.
جٹا ، بال جِن کو اِکٹھا کر کے ماتھے کی طرف لپیٹ لیں ، مینڈھی ؛ شیر کی ایال ؛ سور کے بال ؛ کلغی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : جٹا].

سَٹا (۲) (فت س) صف.
چسپاں ، جُڑا ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سٹنا (رک) سے حالیۂ نا تمام].

سَٹّا (فت س ، شد ٹ) امذ ؛ بہ سٹّہ.
۱. وہ اِقرارنامہ یا معاہدہ جو دو کاشتکاروں کے مابین طے پائے کھیتی باڑی میں شراکت ؛ کھیت کا ساجھا . کاشتکار باجملہ شرایط چیت کے مہینے میں لکھ دیتے ہیں اس کو سٹا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۸۴). **۲. دوستی ، دوستانہ.**

ایسی نہ چالیں چل تو ہے ہے ، چاؤ بھری جو لوگ کہیں
آپس میں ہے ان کے سٹا ہے یہ دوگانا بات کڈھب
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹). **۳. (ا) تجارتی اشیاء کا لین دین**

جو زبانی یا قیاسی ہو اور ایک معینہ مُدّت گُزرنے کے بعد عمل میں آنے اور نفع اور نقصان خریدنے والے کے ذمّہ ہو . تو میرے پیسے سے کسی افیون کے سٹے میں داؤ لگاتا ہوگا . (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۵۸) . دریائی نقل و حمل کے کاروبار سے لے کر سٹے کے بھاؤ تک بڑی گہری نظر رکھی جاتی ہے . (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۱۱) (اا) **ایسا جوا جو قیاس پر کھیلا جائے ، مراد : سٹہ ، مال کا آئندہ بھاؤ** . ایک ایسے پیر کی ضرورت ہے جو دست غیب جانتا ہو یا گھوڑ دوڑ کا نمبر اور سٹہ بتاتا ہو . (۱۹۸۱ ، چُٹکیاں اور گُدگدیاں ، ۲۷) . ۳. **سار ، دفعہ** . ہر سٹے مجھکو ستاتا ہے . (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۸۱) . روز دنگا فساد ہوتا رہتا ہے ، ہر سٹے خون کی ندیاں بہتی ہیں . (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۶ : ۶) . [مقامی] .

--- بازی امث.
قمار بازی ، شرط لگانا ، جُوا . بعض امراً دولت فراہم کرنے کے دیگر ذرائع بھی تلاش کر لیتے تھے ، مثلاً ... سٹا بازی سے جن پر محاصل عائد کیے جاتے تھے . (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۳) . [سٹا + ف : بازی ، باختن - کھیلنا] .

--- بٹا (--- فت ب ، شد ٹ) امذ.
خرید و فروخت ، لین دین ؛ سازش ، سازباز ، مکر و فریب ، داؤ پیچ (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ) [سٹا + بٹا (رک)

--- بٹا لڑانا محاورہ.
سازش کرنا ، سازشی کارروائی کرنا . کوئی جرم سرزد ہو جائے تو وکیل صاحب قانونی سٹے بٹے لڑا کے چُھڑا لائیں گے . (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۶ : ۵) .

--- بہی (---فت ب) امذ.
وہ کھاتہ جس میں سٹے لکھے جاتے ہیں ، لین دین کا اقرارنامہ (جامع اللغات) . [سٹا + بہی (رک)] .

سٹّا (کس س ، شد ٹ) امذ.
جوار کا خوشہ یا مکّا کا بُھٹا . سٹے نکلتے وقت اور اس کے بعد پودوں کو گرمی سے بچانے کے لئے پانی دینا اِنتہائی ضروری ہے . (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، ۴) . [مقامی] .

سٹارٹر (کس س ، سک ر ، فت ٹ) امذ ؛ رک اِسٹارٹر.
چلانے والا ، متحرک کرنے والا . جس وقت ڈائینمو زیادہ کرنٹ پیدا کرے گا اسے بیٹری اپنے میں جذب کر لے گی اور پھر بجلی کے سٹارٹر (Starter) کو بھی بیٹری ہی کرنٹ دیتی ہے . (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۸۹) . مجموعی طور پر اس سارے یونٹ کو سٹارٹر کا نام دیا جاتا ہے . (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۹) . [انگ : Starter] .

سٹاسٹ (فت س ، س) . (الف) امث.
لگاتار ، کوڑے یا قمچیاں مارنے کی آواز ، نیز رگڑ کی آواز.

گُلوں کے پنھانا وہ ہنس ہنس کے ہار
سٹاسٹ وہ پُھولوں کی چھڑیوں کی مار
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۳۰) .

وہ سٹاسٹ کہے اور تم کہو بس بس لیکن
بول اس جھگڑے میں ڈرے ہی کا ہووے بالا
(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۰۷) . ڈومنی دلہن کے ہاتھ سے پھولوں کی چھڑیاں پکڑ کر دولھا کے سٹاسٹ لگواتی ہے . (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۱۰۰) . (ب) م ف . **جلدی جلدی ، متواتر ، تیزی سے ، لگاتار** . ٹورسٹ بی بیاں بےکاری سے بچنے کے لیے دن بھر جو سوئٹر سٹاسٹ بُنتی رہتی ہیں ، وہ تیار ہونے سے پہلے تنگ ہو جاتے ہیں . (۱۹۶۳ ، خاکم بدہن ، ۱۶۰) . [سٹ - جھٹ + ا(حرفِ استمرار) + سٹ (رک)] .

سٹاف (کس س) امذ.
رک : اِسٹاف . دو ہزار پانچ سو روپیہ ماہوار سے کم میں ایسا سٹاف جمع نہیں ہوسکتا . (۱۸۸۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۹) . یورپین سٹاف ناکام ہو گا ، عزّت بھی بڑھے گی . (۱۹۰۶ ، خطوطِ محمد علی ، ۱۱) . مس ٹیلر ایک خود ساختہ بلیک بورڈ کے ذریعے کیفی کے جُملہ سٹاف کو ، انکے اپنے ملک کی مصنوعات کے اعداد و شُمار سمجھا رہی تھیں . (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۹۲) . [انگ : Staff] .

سٹاک (فت س) امث.
چھڑی سے مارنے کی آواز ، سڑاک (نوراللغات) . [حکایت الصّوت] .

--- سے م ف.
سٹاک کی آواز کے ساتھ ، جھٹ سے ، تیزی کے ساتھ .

جو نسیم صبح لپٹ گئی ، کسی گل کے دامنِ پاک سے
تو شعاعِ مہر نے اک چھڑی ، جڑی اس کو آکے سٹاک سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۴) .

سٹاک (کس س) امذ ؛ رک اسٹاک.
۱. **ذخیرہ ، مجموعہ ، راس المال ، مال خانہ** . متعلقہ تصویر اخبار کے سٹاک میں پہلے سے موجود ... ہے . (۱۹۶۹ ، فنِ ادارت ، ۲۲۱) . ۲. **خوشبودار انگریزی پُھول کا ایک پودا جس کی پتّیاں سفید ریشےدار ہوتی ہیں ؛ (حساب) ایک کاروباری سرمایہ جس سے کسی کمپنی وغیرہ کے حصص کی خرید و فروخت کا حساب ہوتا ہے** (ماخوذ : جامع اللغات) . [انگ : Stock] .

--- ایکسچینج (--- ی لین ، سک ک ، س ، ی مج ، غنہ) امذ
وہ مقام جہاں کاروباری حصص کی خرید و فروخت ہو . لندن میں ... ۱۶۹۸ میں سٹاک ایکسچینج بھی قائم ہو گیا تھا . (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۴۵) . [انگ : Stock Exchange] .

سٹال (کس س) امث ؛ رک اِسٹال.
رک : اِسٹال جو زیادہ مستعمل ہے . ہر سٹال پر ایک ایک راجپوت اور ترک کا ننگی تلوار کا پہرا تھا . (۱۹۳۱ ، نہتا رانا ، ۵۶) . سامنے کی جگہ سٹالوں وغیرہ کے لیے مخصوص ہے . (۱۹۶۹ ، فنِ ادارت ، ۸۳) . [انگ : Stall] .

سٹامپ (کس س ، سک م) امذ.
رک : اسٹامپ . شیر جھنڈوں اور سرکاری سٹاپوں پر بہت ہی خوشنما

معلوم ہوتا ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۱). تجھے سٹامپ پر راضی نامہ کرنا ہو گا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۶۰۳) . [انگ : Stamp].

سٹانا (فت س) ف م.
۱. دو چیزوں کو جوڑنا ، لگانا ، بھڑانا.

جمع فوج فیلاں میں اس گھیر کر
کمنداں سٹاوں میں اس کے اوپر

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۳۲). **۲. ملانا ، چمٹانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سٹ + انا ، لاحقۂ مصدر].

سٹائرز (فت مع س ، کس ء ، سک ر) امذ.
ہجویات ، کلام میں کسی کی تضحیک کرنا. دراصل ان بھانڈوں نے یہاں کی سوسائٹی میں عجیب عجیب کام کئے ہیں ، یہی یہاں کے نیشنل سٹائرز ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدّن کا آخری نمونہ ، ۲۹۵). [انگ : Satires].

سٹائل (کس س ، کس ء) امذ.
رک : اِسٹائل. وہ ایک البیلے سٹائل کے بانی اور خاتم ہیں. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۶۰). زبان سے ناواقفیت کے باوجود تماشائی اداکاروں کے سٹائل ، ان کے جذبات اور حرکات و سکنات سے فلم کا مفہوم سمجھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۸ ، ابلاغ عام ، ۸۸). [انگ : Style].

سٹاو (فت س) امذ.
چسپیدگی ، پیوستگی (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [پ : سٹاو सटाव: पश्चाद्‍‍य].

سٹائی (فت س) امث.
(دباغت) چمڑے یعنی کھال پر مسالا چپکانا یا رگڑنا. دھَوکی پتی کے عمل کے بعد چمڑے کی «سٹائی» مندرجہ بالا بیان کے مطابق ہو کر ... کاری گر کے پاس آتا ہے.(۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۳۶۸). [سٹنا (رک) سے اسمِ کیفیت].

سِٹائی (کس س) امث.
مٹھائی ، شیرینی (ماخوذ : اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۶). [مٹھائی (رک) کا تابع].

سٹپٹاتے پھرنا محاورہ.
حیران و پریشان پھرنا ، مارا مارا پھرنا. اسی دن کے واسطے تو میں سٹ پٹاتی پھرتی تھی ، کہ جس کے پلے مجکو باندھیں مجھ سے پوچھ کر باندھیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۴۴).

سٹ پٹا کر م ف.
گھبرا کر ، پریشان ہو کر شبراتی اُچھل پڑا۔ کچھ کہتے بن نہ پڑی ، سٹ پٹا کر سنبھلا ، چور ضرور تھا مگر کوتوال سے ساز باز کئے چور تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۳).

سٹپٹا کر رہ جانا محاورہ.
حیرت زدہ ہو جانا ، بھونچکا ہو جانا ، گھراہٹ کا شکار ہو جانا.
اِتنے میں کہار ہوا سے باتیں کرتے ، دن سے نکل گئے اور یہ بیچارے سٹ پٹا کر رہ گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۰). دیکھنے والوں نے لگائے قہقہے اور لونڈوں نے بجائیں تالیاں میں بیچارا رہ گیا سٹ پٹا کر. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۷ : ۶). چڑیا ... جب واپس آئی تو سٹپٹا کر رہ گئی اس نے دیکھا ، ساری کھچڑی کوا لے اُڑا تھا . (۱۹۷۴ ، پنجابی لوک داستانیں ، ۲۶۵).

سٹ پٹانا ف ل ؛ نیز سٹپٹانا.
۱. حواس باختہ ہو جانا ، گھبرا جانا ، حیران ہونا. اور تم تلاش نہ کرو کہ ہم کیا کھائیں گے اور ہم کیا پیں گے مت سٹپٹاؤ. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۱۸۵). دیو کا بھلا اس میں کیا بس چلتا سٹ پٹا کر رہ گیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۴). میں سٹ پٹا گیا اور ان کا چہرہ دیکھتا رہ گیا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مُستعار ، ۵۰). **۲. جواب نہ بن پڑنا ، کسی بات یا سوال کے جواب میں جب کچھ سمجھ میں نہ آئے تو گھبرا جانا.** اے بُوا کہاں جاتی ہو ... بیچاری اس سوال پر سٹ پٹا گئی. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴۳ : ۳). اکرم دلہن سٹ پٹا گئیں مگر انہوں نے بات بناتے ہوئے کہا وہاں بیسیوں فوجی تھے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۷۲). **۳. بیچین ہونا ، بے قرار ہونا** (جامع اللغات). [سٹ پٹ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

سِٹرارِیا (کس س ، سک ٹ ، کس ر) امذ.
(طِب) ادویات میں مُستعمل ، ذائقہ میں تلخ ، بالوں کے گُچھے جیسا ، گوند کی مانند ، جوش دینے کے بعد ٹھنڈا ہونے پر جم جاتا ہے ، حزازالصخر. لاط : Alectoria Jubata. سٹراریا۔ ایک قِسم پتھر پھول کی ہے... اس میں تلخ ایک جوہر ہوتا ہے جس کو سٹرے نین کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۲۴). [مقامی].

سِٹران تِیَم (کس س ، سک ٹ ، کس ت ، فت ی) امذ.
(فلزیات) اقسامِ فلز میں سے تینتیسویں قسم ، یہ برق کے لیے موصل ہے ، چٹانوں کے گدلے پرت میں ملتا ہے. اور وو فلزات یہ ہیں - گولڈ یعنی سونا ، پلاٹینا یعنی طلائے سفید ... سٹران تیم. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۴۱). [انگ : Strontium].

سِٹران ٹیز (کس س ، سک ٹ ، ی مج) امث.
(ارضیات) اقسامِ مٹی کی دس قِسموں سے ایک قِسم ، طبقۂ پرتِ زمین. مٹی دس قسم پر ہے ... باری تیز ، سٹران ٹیز ... اسکی ترکیب کا بیان بشسو کتب میں لکھا ہے (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۴۳). [انگ : Stronterra].

سَٹَرپَٹَر (فت س ، ٹ ، فت پ ، ٹ). (الف) امث.
کام کاج ، مصروفیت. غرض تمام رات اس سٹرپٹر میں تمام ہوئی. (۱۹۲۴ ، خلیل خان فاختہ ، ۱ : ۳۳). (ب) صف ؛ م ف. **لشتم پشتم ، جُوں تُوں ، کسی طرح.** ہاں کچھ سٹرپٹر پکایا ہے .(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۴۱). بعض بچے سٹرپٹر سبق کو طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۰۰). لمبی چوڑی ،

لحیم شحیم ... خاتون ... سٹرپٹر چلتی آ کر دم سے بیٹھ گئی. (۱۹۶۷ ، جلا وطن ، ۱۲۱). [حکایت الصوت].

---کرنا ف م.
چھوٹے موٹے کام کرنا . نسترن شوخ سٹرپٹر کرتی ہوئی قریب ناہید کاکل کشا پہونچی. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۵). وہ نیک بخت ... جوتیوں سے سٹرپٹر کرتی آگے آئیں. (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۱۸). نانی مّیا دوسری طرف سے اُٹھ کر سٹرپٹر کرتی اسکی طرف بڑھتی تھیں. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۲۳).

---لگانا ف م.
چھوٹے موٹے کام کرنا ، بکھیڑا پھیلانا (فرہنگِ آصفیہ).

سِٹْرَس (کس س ، سک ٹ ، فت ر) امذ.
ترشہ ، تیزاب. پھل انسان کی پسندیدہ غذا بھی ہے ، سٹرس پھل جیسے نارنگی ، نیبو اور گریپ‌فروٹ کی دنیا بھر میں بہت قدر ہوتی ہے. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۳۰). [انگ : Citrus].

سَٹْرسَٹْر (فت س ، ٹ ، فت س ، ٹ) امث.
رک : سٹرپٹر. روٹی جلتے توے پر چھوڑکے اوٹھیں ، پٹاری سے پان لگایا ، پھر سٹرسٹر کرتی چولھے کے آگے آن بیٹھیں. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۵۳). [حکایت الصوت].

سَٹْرَم پَٹْرَم (فت س ، سک ٹ ، فت ر ، پ ، سک ٹ) م ف.
بے ترتیب ، انٹ شنٹ ، اُلٹے سیدھے. میں نے دونوں طرحوں میں سٹرم پٹرم کچھ شعر کہے. (۱۹۰۷ ، رقعاتِ اکبر ، ۹۹).

سَٹْرَم پُونِیں (فت س ، سک ٹ ، فت ر ، و مع ، ی مع) م ف.
رک : سٹرم پٹرم.

یہ بے حکم کی آفس کیسی
بات یہ سٹرم پونیں کیسی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۵).

سِٹْرِین (کس س ، سک ٹ ، ی مع) امذ.
لیموں کے رنگ کا ایک پتھر جسے اہلِ روم برکت کے لیے پہنتے تھے (ماخوذ : قیمتی پتھر اور آپ ، ۷۳). [انگ : Citrine].

سَٹک (۱) (فت س ، ٹ) امث (شاذ).
۱. **غائب ہونا ، فرار ، دوری.** بادشاہ نے ... فرمایا کہ گٹک یعنی کھانا تو خوب ہوا لیکن سٹک یعنی بھاگ جانا اچھا نہ ہوا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۴۴). ۲. **پھرتی ، تیزی ، خاموشی.** سویرے سویرے سٹک سے کوٹھے پر پہونچ ، وہ ساری باتیں حرف بحرف جمال بیگم کو سنا دیں. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۱۳۹). [سٹکنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---آنا محاورہ.
چُپکے سے غائب ہو جانا ، کھسک لینا ، خاموشی سے الگ ہو جانا. پہروں تک نہیں کی اور دو ایک باتیں کر کے سٹک آئے. (۱۹۲۸ ، حیرت : مضامین ، ۲۸۲).

---جانا محاورہ.
خاموشی سے نکل جانا ، غائب ہو جانا ، کھسک جانا ، فرار ہو جانا.

دیکھی فکر کر دل منے تقصیر مری کچھ نیں جو کئے
آ کر ملو یک وقت پر یوں سٹک جانا کو لگوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۸).

شمشیر کھینچ جب کہ چلی بوالہوس کے اور
تب چھوڑ آبرو کوں گلی میں سٹک گیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۷).

ہو قرینہ نہ کوئی پاؤں کے ٹھہرانے کا
جل کے تو قصد کرے گھر سے سٹک جانے کا

(۱۸۴۶ ، واسوخت امانت ، ۲۷) . جب پہنچتی ہے انسان کو برائی تو ہم کو پکارتا ہے ... دور کر دی اس سے اس کی برائی تو سٹک جاتا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیفِ احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۶۷). وہ راتوں رات سٹک گئے. (۱۹۸۴ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۱۱۱).

---سَٹک (---فت س ، ٹ) م ف.
جلدی جلدی.

کیونکر نہ جائیں یہ دل و جاں تیرے ہجر میں
اپنے بیگانے جاویں بلا میں سٹک سٹک

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۱۰).

---لینا محاورہ.
چپکے سے نکل جانا ، خاموشی سے کھسک جانا. یہ پھندے ان بے ٹکٹ سفر کرنے والوں کے لیے ہیں ، جو ایک دم بچوں اور عورتوں کے ریلے کے ساتھ سٹک لیتے ہیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۱).

سَٹک (۲) (فت س ، ٹ) امث.
۱. **نلی جس کے اوپر پہلے کپڑا ، پھر رنگین تاگہ ، کلابتو وغیرہ لگا دیتے ہیں ، پیچواں کی نے ، حُقّے کی نلکی ؛ (کنایۃً) حُقّہ.** دوسری کو حکم دیا تُو حضور کے پینے کی سٹک بھر کر لے آ. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۰۲). بہت بڑا حُقّہ چاندی کا ، ... پیچوان کی سٹک فوجدار خان اپنے کندھے پر رکھتے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۷۴). سٹک میں چاندی کی مونھ نال جس میں جابجا چاندی کی زنجیریں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۹). ۲. **پتلی چھڑی جو ایک طرف موٹی دوسری طرف پتلی ہوتی ہے ، چھڑ ، بید ؛ (مجازاً) پتلی عورت ، چھریرے بدن کی عورت ، دبلی پتلی عورت** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس). [سٹکنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

سَٹکا (فت س ، سک ٹ) امذ ؛ امث.
۱. **بید ، سونٹا.**

مُستعد ہیں ترے ہو مردمِ چشم
مُجھ کو ابرو کا مارنے سٹکا

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۱۵). ۲. **چھوٹی بندوق جو گلے میں لٹکاتے ہیں** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سٹک + ا ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ دینا محاورہ.
غائب کر دینا ، اڑا لے جانا.

لٹوں میں کبھی دل کو لٹکا دیا
کبھی ساتھ بالوں کے سٹکا دیا

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۰۸).

سٹکاری (کس س ، سک ٹ) صف.
تکلے یا سگار کا ہم شکل ، دونوں سروں پر نوک دار اور پتلا ، گاؤ دم (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [سٹک + آری ، لاحقۂ مونث و فاعلی].

سٹکالا (فت س ، سک ٹ) امذ.
بالوں کی لٹ کا گچھا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [سٹک + آلا ، لاحقۂ فاعلی].

سٹکانا (فت س ، سک ٹ) ف م.
کسی لوچ دار چیز سے مارنا (مہذب اللغات). [سٹکنا (رک) تعدیہ].

سٹکائی (فت س ، سک ٹ) امث.
نوکدار یا گاؤ دم چیز کا آخری سرا غائب ہو جانا ، اتار چڑھاؤ ، ترق و تنزل (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [سٹک + آئی ، لاحقۂ نسبت].

سٹکن (فت س ، سک ٹ ، فت ک) امث.
چھڑ ، چھڑی ، مخروطی یا گاؤ دم سٹک (ماخوذ: پلیٹس). [سٹکا (رک) کی تانیث].

سٹکنا (فت س ، ٹ ، سک ک) ف م.
۱. **چپکے سے غائب ہو جانا ، کھسک جانا ، رفو چکر ہونا.**

پکڑ کے شمشیر اب جو نکلو ، تو ہم کوں یہ عید ہو مبارک
کہ بوالہوس چھوڑ آبرو کوں ، تری گلی سیں سٹک رہا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۹).

دھولا چکے تھے مل کر کل لونڈے میکدے کے
پر سرگراں ہو واعظ جاتا رہا سٹک کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۸) . میر صاحب کو غافل پایا تو چپکے سے سٹک گئے .(۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۸۰). ۲. (کاشت کاری) **مونگ ماش اور ارہر کی پھلیوں کو چھڑ سے پیٹ کر دانے نکالنا ، چھڑنا ، پھٹکنا** (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۷۵). [پ : سٹک ؛ س : سٹر + کرز (ع) सट्टक].

سُٹکنا (ضم س ، فت ٹ ، سک ک) ف م.
حلق سے اتار لینا ، ہضم کرنا ، نگلنا ، برداشت کر لینا. پھر وہی اژدہا ... میرے ساتھی تک پہنچ گیا ، اسے آدھا سٹک لیا . (۱۹۴۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۴ : ۲۳۵). صرف مغرب کے کیپسول کو سٹک لینا ہے باقی کام خودبخود ہو جائے گا۔(۱۹۷۵ ، نئی تنقید، ۲۸۹). [سٹک (۲) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سٹکنی (فت س ، سک ٹ ، فت ک) امث.
چٹخنی ، دروازہ بند کرنیکا کھٹکا. آہستگی سے زنانے دروازے کی سٹکنی کھولی اور چپکے سے آ کے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا. (۱۹۱۴ ، حسن کا ڈاکو ، ۱ : ۳۰). دربان نے یہ سنا ... دروازے کی سٹکنی تراق تراق کھولی. (۱۹۷۴ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۳۰۳). اف : بند کرنا ، چڑھانا ، کھولنا ، لگانا. [چٹخنی (رک) کی متبادل شکل].

سٹکی دینا محاورہ.
پھٹکنا ، چھان پھٹک کرنا ، غیر ضروری اجزا سے پاک کرنا . پھونس کوں سٹکی دیتے ہیں. (۱۷۶۴ ، چھ سرہار ، ورق ، ۴۷).

سٹل /سٹلی (کس س نیز فت س ، فت ٹ) امث.
ژٹل ، بیہودہ ، بک بک (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سٹرل (رک) کی متبادل شکل].

سٹلا (فت مج س ، فت ٹ ، شد ل) صف مذ.
بیہودہ ، کم حیثیت ، بکی (نوراللغات ؛ جامع اللغات) . [سٹل + ا ، لاحقۂ نسبت].

سیٹلمنٹ (کس مج س، کس ٹ،سک ل، کس مج م،سک ن) امذ.
نوآبادی ، آبادی ، نئی بسائی ہوئی بستی ، آبادکاری . مگر افسوس کہ بیماری اور آب و ہوا کی خرابی نے اس زمانے میں اس سٹلمنٹ کے پاؤں نہ جمنے دئے. (۱۸۸۰ ، تواریخ عجیب ، ۳۷). [انگ : Settlement].

سٹلو (فت س ، ٹ ، شد ل ، و مع) صف مذ.
بکی ، بیہودہ ، احمق ، بے سلیقہ.

جوہر شناس داد مری دیتے ہیں فدا
کیا قدر میری شیام سٹلو کے سامنے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۵۶). [سٹل + و (و مع) لاحقۂ صفت].

سٹلو (فت س ، ٹ ، شد ل ، و مج) صف مث.
رک : سٹلو جس کی یہ تانیث ہے. ماما سٹلو آٹے کی چٹکی لے کر دروازے پر گئی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۱۹). [سٹل + ـــــ و (و مج) لاحقۂ صفت تانیث].

سٹلی (کس نیز فت س ، فت ٹ ، شد ل) صف ؛ امث.
بیہودہ ، کم حیثیت ، بکی (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات) . [سٹلا (رک) کی تانیث].

سٹنا (فت س، سک ٹ) ف م.
۱. **سازش کرنا** (پلیٹس). ۲. **چسپاں ہونا ، چپکنا ، جڑنا ، بھڑنا ، لگنا ، متصل.** یہ لعل جو چمکتا ہے اس گوشت میں سٹا ہوا پایا گیا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۲۱۸). وہ سٹ کر لالی کے اس قدر قریب آ گئی کہ اس کی بھری بھری چھاتیاں لالی کے بازو میں پیوست ہو گئیں. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۴۷). ۳. **چھوڑنا ، ترک کرنا.**

رکھے روشنی سٹ اندھارے میں سوں
کرے کیا نفا چاند شب کور سوں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۷).

جو گئے ہیں گے سٹ سب اپنے وطن
چھوڑ گھر زائران چودہ تن

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱).

اے بدبخت بدکار سٹ یو خیال
مُجھے کیوں کیا ہے پریشان حال

(۱۸۵۲ ، قِصۂ قاضی و چور ، ۱۰۱). ۴. **ڈالنا ، پھینکنا ، گِرانا.**

میرے دل میں بات نیں ، کُچ بات تج بن اے پیا
منج اوپر سٹ سہر سوں اپ روشنی کا ٹک نِگاہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳).

کتی بار لکھا اس کی طرف نامے کوں لیکن
ہر بار سٹا اشک نے مجھ نامے کو تر کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۷).

کہا اے حنف شاہ تیرے پاؤں پر
سٹوں جیو حارث کا قربان کر

(۱۸۶۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۶۹). ۵. **رسی وغیرہ کو جوڑ لگانا ، گانٹھنا** (عِلمی اُردو لُغت). [پ : سنٹھ سنٹھینی

سِٹنگ (کس س ، ٹ ، غنہ) امث.
نشست ، دورانیہ. کہانی وہ عموماً ایک ہی سِٹنگ میں لکھ لیتے تھے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۵). [انگ : Sitting].

---رُوم (---و مع) امذ.
خانگی نشست گاہ . وہ بی چو کے سِٹنگ رُوم میں سہ پہر کی چائے کی منتظر تھیں. (۱۹۴۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۰۹). دفتر کیا تھا ایک مُختصر سا بیڈ سِٹنگ رُوم تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ۳۱۵). [انگ : Sitting Room].

سُٹنھار (ضم س ، ٹ ، سک ن) صف ؛ س سٹنھار (قدیم).
۱. **ڈالنے والا ، چھوڑنے والا.**

ہر یک ڈھال تکتے زر افشاں دسے
سٹنہار سو رخ پہ افشاں دسے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲۴). ۲. **چھوڑنے والا ، ترک کرنے والا.**

مئے عشق کا صاف ساقی ہے یار
سٹنہار دھو دل تے غم کا غُبار

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۴). [سٹن - سٹنا (رک) سے حاصل مصدر + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سَٹّو (فت س ، شد ٹ ، و مع) صف مذ.
سازشی.

میں کیوں سامنے آؤں ایسے موے کے
کوئی سالا سٹو ہے پھسانی والا

(۱۹۳۰ ، تذکرہ ریختی ، ۱۱). [سٹ + ---وُ ، لاحقۂ صفت].

سِٹوپا (سک س ، و مج) امذ ؛ س اِسٹوپا.
گُنبد. انہوں نے امراوتی میں سنگِ مرمر کا سٹوپا بڑا شاندار بنایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۲۱۷). اصلی حسینائیں تو صاحبوں اور سیٹھوں کے حرم میں اشوک کا سٹوپا بن جاتی ہیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۲۴). [رک : اِسٹوپا].

سِٹوڈنٹ (کس س ، و مع ، کس مج ڈ ، سک ن) امذ.
رک : اِسٹوڈنٹ. ماسٹر صاحب ... کیا ٹیچر کیا سٹوڈنٹ سب کے ساتھ مذہبی چھیڑ چھاڑ کرنے لگے. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۰۰). یہ لکچر اسلامیہ کالج ، یا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن یا مسلم انٹر کالجیٹ بردر ہڈ کی دعوت پر دیئے جائیں. (۱۹۳۷ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۲۴). شام کو مجلسِ اردوئے معلیٰ کے استقبالیے میں گئے وہاں سے بھاگم بھاگ سٹوڈنٹس یونین کے ۔ستقبالیہ میں. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۵۸). [انگ : Student].

سِٹور (کس سک س ، و مج) امذ.
رک : اِسٹور. کلرک ریلوے سٹور جھانسی ... کا شکریہ ادا کروں. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۱۵). [انگ : Store].

--- کَرْنا ف م.
ذخیرہ کرنا ، (جنس وغیرہ کو) ضرورت کے لیے محفوظ کر لینا ، بچا کے رکھنا ، جمع کرنا. اس سلسلے میں ... کچ دھات کے سٹور خانے اور باریک سنٹر کے سٹور کرنے کی سہولت شامل ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۸۱).

--- کِیپَر (---ی مع ، فت پ) صف.
رک : اِسٹور کیپر. جناب فتح محمد صاحب سٹور کیپر جالندھر پانچ سو روپئے وصول ہو چکے ہیں. (۱۹۱۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۰۳). [انگ : Store Keeper].

سِٹورا (فتِ مج س ، و مج) امذ بعض سٹورہ.
روے کا مُرَغّن حلوا جو گوند ، خشک میوے ، سونٹھ ، اَجوائین اور مکھانے وغیرہ مِلا کر بنایا جاتا ہے. کبھی سٹورہ ہے کبھی انڈوں کا حلوہ ہے. (۱۹۲۳ ، بچے کا کرتا ، ۱۳). سارے کنبے اور ملنے والوں میں سٹورا بانٹا. (۱۹۶۴ ، رنگ محل ، ۴۳). [رک : ستھورا].

سِٹوک (کس مج س ، و لین) امذ.
رک : اِسٹاک. راس المال جو سٹوک کا ترجمہ ہے وہ تاجرونکی کمپنی کا سرمایہ تجارت کرنے کے واسطے ایسا ہی ہے جیسا کہ سرکار کے قرض کا روپیہ ہے. (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۳۱۲). زمیں کے کورڈ اور پیمائش سے آگہ ہوں اور سٹوک اور درختوں کا علم انکو ہو. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۴۸). [انگ : Stock].

سِٹول (کس مج س ، و مع) امذ.
رک : اِسٹول. کیشو کمرے سے ایک سٹول اُٹھا لایا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۲۲). اسے آتا دیکھ کر میں پیچھے سٹول پر بیٹھ کر کورس کی کتاب پڑھنے لگتا. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۴۲). [انگ : Stool].

سَٹّہ (فت س ، ٹ بشد) امذ.
تجارتی اشیاء کا لین دین جو زبانی یا قیاسی ہو اور ایک معینہ مُدت گُزرنے کے بعد عمل میں آنے اور نفع اور نقصان خریدنے والے کے ذمّہ ہو. کام بُرا نہ ہو ... جیسے سُودی کاروبار ، شراب فروشی سٹّہ ، جُوا ، چور بازاری وغیرہ. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۲۲). [رک : سٹا]

---باز صف ؛ س سٹّے باز.
پیداوار پر شرط لگانے والا ، جُوا کھیلنے والا ؛ قمار باز. تعمیر کا

کام سٹہ بازوں کے ہاتھ میں تھا. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۷۷). [سٹہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی امث.
قمار بازی ، شرط لگانا ، جُوا. ان دونوں کے درمیان سامراجی تاجر ہوتا تھا یہ سٹہ بازی اور ذخیرہ اندوزی کا ماہر ہوتا تھا. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۱۳۸). [سٹہ + باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کھیلنا محاورہ.
سٹہ بازی کرنا، سٹے کا کام کرنا، بازار میں حال کی اُترتی چڑھتی قیمتوں پر شرط بدنا. میں گھر بیچ کر سٹہ کھیلتا ہوں. (۱۹۲۸ ، تُرکی حور ، ۵۴). ماں کی تنخواہ کے بہانے وہ دراصل چندراوتی پر سٹہ کھیل رہا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۸).

سِٹّہ (کس س ، شد ٹ بفت) امذ.
جوار کا خوشہ یا مکّا کا بھٹا. سٹہ کئی شاخوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور ہر شاخ پر بہت سے چھوٹے مگر مکمل پھول ہوتے ہیں. (۱۹۷۰ ، چاول دستورِ کاشت ، ۲۵). [رک : سِٹّا].

سُٹْھِی (ضم س ، فت ٹ ، سک ہ) امث.
بازار ، آدمیوں کا مجمع ، سوٹھی (نوراللغات ؛ مہذب اللغات) . [مقامی].

سَٹی (فت س) امث.
نربسی ، جدوار کُرکُم ، عقیدِ ہندی ، ایک قسم کی خوشبودار ادرک نُما نیز ہلدی کی سی چیز جو مشرقی ہندوستان کے ایک پودے کی جڑوں سے نکالی جاتی ہے اور دواؤں، عطریات اور رنگوں کے بنانے میں استعمال ہوتی ہے اس کی بہت سی اقسام ہیں، لاط : Curcuma Zerumbet (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

سِٹی (کس س) امذ.
شہر ، قصبہ.

نغمۂ قومی کا مطرب آجکل ہے ہر سِٹی
تال ہے ذکرِ ترقی سَم ہے یونیورسٹی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۳۲). یہ رسالہ ... پٹنہ سٹی کے کُتب خانے سے ملا تھا. (۱۹۷۲ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۳۳). [انگ : City].

---کورٹ (---و مع ، سک ر) امذ.
ضلع کچہری ، شہر کی بڑی کچہری یا عدالت. آج سٹی کورٹ کے احاطے سے زیرِ سماعت مقدمے کا ایک مُلزم ... فرار ہو گیا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۴ / اگست ، ۸). [انگ : City Court].

---مَجِسْٹرِیٹ (---فت م ، کس ج ، سک س ، کس ٹ ، ی مع) امذ.
شہر کے شعبۂ عدل و انصاف اور انتظام کا نگراں ایک دستہ سٹی مجسٹریٹ کی معیت میں ... آ کر رُکا. (۱۹۸۴ ، مقاصد مسائل پاکستان ، ۸۷). [انگ : City Magistrate].

سَٹّی (فت س ، شد ٹ) امث.
بازار ، منڈی ، گھوڑوں کی منڈی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سَٹّا (رک) کی تانیث].

سِٹّی (۱) (کس س ، شد ٹ) امث.
ہوش و حواس ، اوسان (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [پ : सिट्टी].

---بَنْدھنا محاورہ.
رک : سٹی بُھولنا. مالی کی تو سٹی بندھ گئی ... حالت تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۲).

---بُھلانا محاورہ.
حواس باختہ کر دینا ، ہوش گُم کر دینا. چھوٹی عدالت ... کے وکیل بڑے بڑے قانون دانوں کی سٹی بُھلا دتے ہیں. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۱۸) . جب ایک شیطان چابک سوار نے آپکی سٹی بُھلانی تھی اکاڑی پچھاڑی لگائی تھی (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندہ ، ۸۹).

---بُھولنا محاورہ.
حواس باختہ ہونا ، اوسان جاتے رہنا ، سٹپٹا جانا.

سن آئے خوش الحانیاں کس غُنچہ دہن کی
سٹی ہے جو بُھولی ہوئی مرغانِ چمن کی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۴). اس قطع کلام پر ہماری سٹی بُھولی. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۲ : ۶). جنگ شروع ہوئی مغل لشکر کی سٹی بُھول گئی. (۱۹۷۸ ، تاریخ پشتون ، ۲۷۹).

---پِٹّی/پِٹّی بُھولنا محاورہ.
رک : سٹی بُھولنا ، اوسان خطا ہونا. ملے اور پھر ملے اور بیچ کھیت ملے ، کیونکہ میاں کی سٹی پٹی بھولی ہوئی ہے. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۵۲).

جب ٹکے روپے کا سُود گیا تب سٹی پٹی بُھول گئے
اک مول نہ اترا سر پر سے ان سودوں میں سو مول گئے

(۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۳۵۰).

---گُم کَر بَیٹھنا محاورہ.
ہوش و حواس کھو بیٹھنا ، بدحواس ہو جانا. اخلاق رُعب کی وجہ سے آپ کے بدترین دشمن بھی آپ کے مقابلے میں آکر سٹی گم کر بیٹھتے تھے. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۵۰۷).

---گُم کَرْنا محاورہ.
بدحواس کر دینا. ایسی سٹی گم کر دی تھی کہ وہ اپنی مدافعت بھی نہ کر سکی تھی. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی، نقاب، چہرے ، ۲۸۲).

---گُم ہونا محاورہ.
سٹی بُھولنا ، حواس باختہ ہونا ، گھبرا جانا.

ابرِ نیساں کی ہوا اک پل میں ابھی سٹّی گم
گوہر افشاں ہو اگر دیدۂ گریاں اپنا

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۷۳).

درباں کی سٹی گم ہے سُن کر سوال میرے
کب سے تھے غیر حاضر کب سے مکان پر ہیں

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۱۶۶) . ہنس ذرا گھور کر دیکھا اور

بچے کی سٹی گم ہو گئی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۴۹). اس نے پوچھا کون ہیں یہ؟ لوگوں نے کہا ، امیرالمومنین ہیں یہ ، اب تو اس کی سٹی گم ہو گئی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۴۹۷).

سَٹیا (فت س ، کس ٹ) امث.
پتلی لچکدار چھڑی. (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سنٹی (رک) کی تصغیر].

سِٹیا (کس س ، ٹ) امث.
بیٹی. سٹیا ، تحقیر یا غصے کی حالت میں بیٹی کو کہتے ہیں . (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۰۲). [بیٹا (رک) کا تابع].

سٹیا سِٹیا م ف.
کم کم ، تھوڑا تھوڑا. مرغیوں کو بخار ہو جاتا ہے ... بیٹ پانی ملا ہو اور سٹیا سٹیا کرتی ہیں. (۱۹۲۵ ، عجب المواشی ، ۳۶).

سَٹیانا (فت س ، سک ٹ) ف ل.
رک : سٹھیانا. میں تو سٹیا گئی ہوں، عقل مندوں کی دور بلا.(۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر ، ۴۷). [سٹھیانا (رک) کا متبادل اِملا].

سٹیٹ (کس مج س ، ی مج) امت.
رک : اِسٹیٹ. ترکوں نے جو چرچ اور سٹیٹ میں اِمتیاز کر کے ان کو الگ کر دیا ہے اس کے نتائج نہایت دوررس ہیں . (۱۹۲۵ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۴۹). [انگ : State].

سٹیج (کس س ، ی مج) امذ.
رک : اِسٹیج جو زیادہ مستعمل ہے. بڑے آدمی سٹیج کے اوپر ایکٹر ہیں اور گنوار اس کا تماشا دیکھ رہے ہیں .(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۳۵). بہت سی عورتیں ایسی تعلیم کی سٹیج پر آ گئی ہیں. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۵). جامعہ ملیہ میں شامیانہ تنا تھا افسانے کا سٹیج سجا تھا. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۴۶). [انگ : Stage].

ـــ سیکرٹری (ـــ ی لین، سک ک، کس ر، سک ٹ) امذ.
جلسے کی کارروائی کو چلانے والا ، آگے بڑھانے والا . شعراء کو مدعو کرنے والے اور حضرات تھے ، خاکسار نے تو صرف سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے تھے . (۱۹۶۶ ، دلیلِ سحر ، ۳۹). [انگ : Stage Secretary].

ـــ کرنا محاورہ.
اداکاری کے ساتھ کوئی واقعہ،قصہ منظرِعام پر لانا، ڈرامے کے انداز میں دکھانا ، فلمانا. اس کا پہلا غنائیہ استاخیز ، جو ایران میں سٹیج کیا گیا اِس سِلسلے کی ایک کڑی ہے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۹۹).

سٹیڈیم (کس س ، ی مج ، کس ڈ ، فت ی) امذ.
رک : اِسٹیڈیم جو زیادہ مستعمل ہے. آٹھ بجے صبح لاہور سٹیڈیم میں پاک فوج کے چاق و چوبند دستوں نے مصنوعی جنگ کا مظاہرہ کیا. (۱۹۶۹ ، فنِ ادارت ، ۷۹). [انگ : Stadium].

سٹیرنگ (کس س ، ی مج ، کس ر ، غنہ) امذ.
رک : اِسٹیرنگ جو زیادہ مقبول ہے. سٹیرنگ موٹرکار کے ایک بہت ضروری کنٹرول میں سے ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۳۱). وہ تو صرف میری موت کی صورت میں ہی ممکن ہے اس نے اپنی گاڑی کے سٹیرنگ پر ہاتھ جمائے ہوئے کہا. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۹۴). [انگ : Steering].

ـــ وِیل / وِھیل (ـــ ی مج) امذ.
گاڑی کا وہ پہیا جو ڈرائیور کی نشست کے سامنے لگا ہوتا ہے اور اسے گھما کر گاڑی کا رُخ موڑتے ہیں. سٹیرنگ وِیل کا ذکر ہم پچھلے باب کے شروع میں کر چکے ہیں. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۳۱) میں ... سٹیرنگ وھیل پر سر مار مار کر ... اِتنا زور زور سے رو یا ہوں.(۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۱۵۰) [انگ : Steering Wheel].

سٹیشن (کس س ، ی مج ، فت ش) امذ.
رک : اِسٹیشن. جرجہ ... بالائی مصر ریلوے کا اسوقت آخری سٹیشن ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۸۹). الٹے سیدھے کپڑے پہن کر سٹیشن پر پہنچے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۱۴). کیا جانے کی خرابی تھی وہ سٹیشن ہی نہ ملتا تھا. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۳۸). [انگ : Station].

سٹیشنری (کس مج س ، ی مج ، سک ش ، فت ن) امث.
رک : اِسٹیشنری جو زیادہ مُستعمل ہے. خط و کتابت کے لیے وہ نہایت عُمدہ سٹیشنری مہیا کرتی تھیں . (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۹۴). [انگ : Stationary].

سٹے لگانا محاورہ.
سگریٹ یا بیڑی کے کش لگانا. وہ اپنے گھر کی کچی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا بیڑی کے سٹے پر سٹے لگاتا رہا. (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۱۱۰).

سٹیم (فت مج س ، ی مج) امث ؛ نیز اسٹیم.
۱. **رک : اِسٹیم جو زیادہ مستعمل ہے ، بھاپ گیس.** سائنس کی ترقی نے اور سٹیم کی قوت نے آمد و رفت کو ایسا سہل کر دیا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶). ۲. **(کنایۃً) جوش و جذبہ.** بیدار مغزی اور اِستقلال کی سٹیم نظر آتی ہے. (۱۹۰۵ ، عصرِ جدید ، ۱۰). [انگ : Steam].

ـــ انجن (ـــ فت ا ، سک ن ، فت ج) امذ.
دخانی انجن، بھاپ کی طاقت سے چلنے والا انجن، اسٹیم انجن. اس کا حال بعینہ سٹیم انجن کا سا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۵۲). [انگ : Steam Engine].

ـــ پریس (ـــ کس مج پ ، ی مج) امذ.
بھاپ کی طاقت سے چلنے والا پریس . کوئی کارخانہ پانی پت میں کھولنے کا ارادہ ہے ، سٹیم پریس یا آٹا پیسنے کی چکی. (۱۹۰۶ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۸۰).[انگ : Steam Press].

سٹیمر (کس مج س ، ی مج ، فت م) امذ ؛ نیز اِسٹیمر.
پانی میں چلنے والا چھوٹا جہاز جو بھاپ کی قوت سے چلتا ہے ،

اگن بوٹ. اور جن علوم کے ذریعے سے انہوں نے ریل اور تار برق اور سٹیمر اور ہزارہا قسم کی بکارآمد کلیں بنا ڈالی ہیں۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۹۳). اپنے جہاز کے ایک افسر سے جو دوربین لیے دوسرے سٹیمر کو دیکھ رہا تھا جا کر پوچھا. (۱۹۰۳ ، مخزن ، اگست ، ۳) آسمان کو قریب سے گزرتے سٹیمر کے دھوئیں نے مزید پُراسرار بنا دیا. (۱۹۸۶ ، سبه خده ، ۱۰) [انگ : Steamer]

سٹینڈ (کسر سک س ، ی لین ، غنه) امذ.
رک : اِسٹینڈ جو زیادہ مستعمل ہے. اگر بے جان اور غیر متحرک اشیاء کی فوٹو ہی لینا ہوں تب بھی کیمرہ ہمیشہ سٹینڈ یا کسی سہارے پر رکھنا ہو گا. (۱۹۷۱ ، فوٹوگرافی ، ۸). [انگ: Stand].

سٹینڈرڈ (کسر س ، ی لین ، سک ن ، فت ڈ ، سک ر) امذ.
رک : اِسٹینڈرڈ. اگر لیاقت سے مراد تعلیم کا سٹینڈرڈ (درجه) ہے جس کا امتحان پاس کرنے سے ڈپلوما یا ڈگری حاصل ہوتی ہے تو بیشک اس خصوص میں ہندوؤں کو مسلمانوں پر ترجیح ہے. (۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعه ، ۱ : ۳۳). حسن کا سٹینڈرڈ یا معیار کیا ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اگست ، ۲۵). [انگ : Standard].

سٹینسل (کسر مج س ، ی لین ، سک ن ، کسر س) امذ.
رک : اِسٹینسل جو زیادہ مستعمل ہے . نقش و نگار کے چند اور طریقے ہیں ... ان میں سے ایک سٹینسل کا استعمال ہے . (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۱۳). [انگ : Stencil].

سٹھ (فت س) صف.
سانٹھ کا مُخفّف ؛ **جاہل ، احمق ، بیوقوف** (ماخوذ : ہندی اُردو لُغت ؛ رہنگو آصفیه). [س : شٹ शठ].

--- جانا محاورہ.
کہن سالی کے باعث عقل میں فتور پیدا ہو جانا ، بیوقوف ہو جانا ، ساٹھ سال کا ہو جانا ، سٹھیا جانا.

مرا سِن تو ہے ساٹھ سے کم سِوا
سٹھے یه نه مُجھ سے که میں سٹھ گیا

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۹۳). کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مُجھے یه نه کہو که سٹھ گیا ہے (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، القرآن الحکیم (ترجمه) ، ۳۹۳).

سٹھا (فت س ، شد ٹھ) امذ.
جُوا ، سٹا. کوڑوں کے خوف سے ایسا ٹھٹھرا که ن ـ م ـ راشد کی طرح اپنی غلامی کا بدله بھی نه لے سکا اور سٹھے سب کچھ ہار گیا. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانه نگار ، ۱۳۵). [سٹا (رک) کا ایک اِملا].

سیٹھانی (کسر س) امث.
سیٹھانی ، سیٹھ کی بیوی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سٹھ ـ سیٹھ (رک) کی تانیث].

سیٹھائی (کسر س) امث.
سیٹھاپن ، بے مزگی ، پھیکاپن ، کمزوری (ماخوذ: جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سیٹھا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سٹھنا (فت س ، سک ٹھ) امذ.
(ٹھگی) **مُسلمان** (مصطلحات ٹھگی). [مقامی].

سٹھنی (۱) (کسر س ، سک ٹھ) امث.
وہ گالیاں جو شادی کے موقع پر سُریلی آواز میں سمدھنیں ایک دوسرے کو دیتی ہیں ، وہ فحش گیت جو ڈومنیاں اور میراثنیں سمدھنوں کی طرف سے ایک دوسرے کو سناتی ہیں. ڈومنیوں کا سٹھنیاں گانا ، دولہا دلہن کا شرمانا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹۰).

ہے سیاپا اِدھر تو اُدھر سٹھنیاں ہیں
مراسم یه شادی و غم کے یہاں ہیں

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، کیفی ، ۵۷). ہند کو ادب ... میں لوک گیت کی شکل میں حرف ، ٹپه ، ماہیا ، سٹھنی ... گیتوں کی اِفراط ہے . (۱۹۷۸ ، چاربیته ، ۱۳). [مقامی].

سٹھنی (۲) (کسر س ، سک ٹھ) امث.
رک : سیٹھانی (پلیٹس). [سٹھ (سیٹھ (رک) کی تخفیف) + نی ، لاحقۂ تانیث].

سٹھورا (فت مج س ، و مج) امذ؛ ہ سٹورا.
وہ میٹھا جو زچه کے واسطے سونٹھ اور میوہ وغیرہ ڈال کر بنایا جاتا ہے. جچا کو سٹھورا اچھوانی کہاں سے پلاؤں گی (۱۸۰۲، باغ و بہار ، ۲۱۱). ماماجی ہمارے بغیر سٹھورا پنجیری تمہیں ہضم نه ہو گی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۷ : ۳). اور سپنوں میں سٹھورا ساتھ کیا ، تا که میکے میں رشته داروں کو بانٹا جائے. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۱۳۶). [سونٹھ + اورا ـ پ : सठउरा].

سٹھی (فت س ، شد ٹھ) امذ.
ایک قسم کا موٹا چاول جو ساٹھ دن میں تیار ہوتا ہے. ساگ کی بھجیا اور سٹھی کے چاولوں کا خُشکه آتا تھا . (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۴۴۴) . لال چانولوں کے افعال و خواص علیحدہ لکھے ہیں اور انکو سٹھی سے جُداگانه ذکر کیا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویه ، ۳ : ۳۳۹). [ساٹھی (رک) کی تخفیف].

سٹھیاپن (فت س ، سک ٹھ ، فت پ) امذ.
رک : سٹھیانا. اب تو بڑے بزرگوں کو بُزاخفش سمجھتے ہیں اور ان کے سٹھیاپن میں بھی سی آئی اے کی مہربانی سمجھتے ہیں. (۱۹۷۱ ، توازن ، ۸۷). [سٹھ (ساٹھ (رک) کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ نسبت + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سٹھیا جانا محاورہ.
بڑھاپے کے سبب قوائے ذہنی کا کمزور ہو جانا ، احمق ہونا ، کم عقل ہو جانا ، بہکی باتیں کرنا. جوانی تو جوانی پیری تک چاہتا ہے که میں بچه ہی بنا رہوں ورنه سٹھیا جانے اور سترے بہترے ہونے کے کیا معنی. (۱۸۹۹ ، صادقه ، ۳۰). ہند میں ساٹھ برس کی عمر میں اکثر لوگ سٹھیا جاتے ہیں. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۵۰).

سٹھیانا (فت س ، سک ٹھ) ف ل.
۱. **کہن سالی کے باعث حواس باختہ ہو جانا ، سٹھیا جانا.**

ہم اس عمر کے آدمی کو کہا کرتے ہیں کہ سٹھیا گیا ہے۔ (۱۸۹۵ء، لکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۱۲)۔ یہ تو سٹھیا گیا ہے خُدا جانے کیا واہی تباہی بک رہا ہے۔ (۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۱۸۲)۔ کچھ کانگریسی رہنما تو کُھسر پُھسر کر رہے تھے کہ وہ بوڑھاپے میں سٹھیا گئے ہیں۔ (۱۹۸۲ء، آتشِ چنار، ۳۳۹)۔ ۲. **(ٹھگ) تلوار سے مار ڈالنا** (مصطلحاتِ ٹھگی، ۱۰۸)۔ [سٹھ (ساٹھ (رک) کی تخفیف) + یا، لاحقۂ امر + نا، لاحقۂ مصدر]۔

سنٹھیرا (ضم س، ی لین) امذ۔

(سلائی بنائی) سن کے پودے کا چھال اُترا ہوا ڈنٹھل، سینٹا، اس کو بعض مقامات پر سنوراکہتے ہیں (اپ و، ۲ : ۲۵)۔ [مقامی]۔

سَج (فت س) امث۔

۱. **سجاوٹ، سنگھار، انداز، وضع۔**

مِل گیا تھا باغ میں معشوقِ اک نُکدار سا
رنگ و رُو میں پھول کے مانند سج میں خار سا

(۱۷۱۸ء، دیوانِ آبرو، ۹۹)۔ ماہ کی صورت، چکور کی سیرت، لیلیٰ کی سج مجنوں کی دھج۔ (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا (انتخاب)، ۱ : ۲۹)۔ ۲. **زیب و زینت، خوب‌صورتی، سجاوٹ۔** جس تدبیر میں رج نئیں واں عزت سوں کچھ سج نئیں۔ (۱۶۳۵ء، سب رس، ۵۹)۔

انکھیاں کی سج ہوئی ہے بڑگاں بھواں سیں دوئی
لکتے ہیں یے سپاہی ترکش کماں سیں کیا خوب

(۱۷۱۸ء، دیوانِ آبرو، ۱۱۲)۔

ابرو سے اور رُونے کتابی کی سج ہوئی
مدِّنگاہ رُخ تھا سو یہ سطر کج ہوئی

(۱۸۷۵ء، دبیر، دفترِ ماتم، ۲ : ۹۶)۔ ۳. **زیبا۔**

سب سج ہے اگر تُجھے جو بھج ہے (کذا)
اس بھج تے ہر ایک کام سج ہے

(۱۷۰۰ء، من لگن، ۶۵)۔ [س : سجّا सज्जा]۔

ـــ بَنانا محاورہ۔

۱. **بناؤسنگار کرنا۔**

خاکساری کر کہ آخر خاک ہونا ہے تُجھے
یہ اکڑ چلنا ترا، یہ سج بنانی پھر کہاں

(۱۷۳۵ء، دیوان زادہ حاتم، ۷۶)۔

کِسکے گھر میں برجاوی کا یہ نسمجھے تم
گئے یوں سج بنا کر واہ شادی کے بہانے سے

(۱۸۰۹ء، جرات، د، ۳۸۷)۔ ۲. **رُوپ دھارنا۔** مال و دولت گنوا فقیروں کی سج بنا آ پہنچا۔ (۱۸۶۲ء، شبستانِ سرور، ۲۲)۔

سج بنائی عابدوں کی ہوبہو
صومعہ میں اس کے بیٹھا روبرو

(۱۸۹۹ء، مثنوی نان و نمک، ۲۴)۔

ـــ دار صف مذ؛ =سجدار۔

طرحدار، چھبیلا، بانکا۔

خوبرویوں میں تُجھے کِس نے بنایا سجدار
ورنہ خُوباں میں نہ کرتا تھا کوئی تجھکو شمار

(۱۷۸۰ء، سودا، ک، ۲ : ۳۵)۔

وہ میرا مہاراج پربھو گُسائیں
سلونا ہے سجدار ہے سانولا ہے

(۱۹۶۴ء، فارقلیط، ۳۸)۔ [سج + ف : دار، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــ دِکھانا محاورہ۔

شان دِکھانا، رُوپ دِکھانا۔

صبح کے وقت جو امرا قلعے میں آتے ہیں
بنی ہے جن کی وے کیا کیا سجیں دِکھاتے ہیں

(۱۷۸۲ء، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں، ۲۷))۔

کمر باندھے کسے راجی اُٹھائے آستیں کھینچے
دِکھاتا ہے مجھے سج اپنی خونخواری کی وہ بانکا

(۱۸۵۸ء، کلیاتِ تراب، ۳۰)۔

ـــ دینا محاورہ۔

آراستہ کرنا، سجانا۔

سج دیا حیرتِ عُشاق نے اس بُت کا مکاں
قدِآدم ہیں لگے آئنے دیواروں میں

(۱۸۵۴ء، غنچۂ آرزو، ۹۶)۔ سرائے عالم کو ایسا سج دیا کہ اب یہاں سے جانے کو جی نہیں چاہتا۔ (۱۹۰۷ء، تذکرۃ المصطفےٰ، ۲۶)۔

ـــ دَھج (ـــ فت دھ) امث۔

۱.(i) **وہ دلکشی جو بناؤسنگار سے پیدا ہوتی ہے، آراستگی و زیبائی، بناؤ سنگار، سجاوٹ۔**

سج دھج کبھی کبھی خط و رُخسار دیکھنا
اک دن میں آئنہ اُسے سو بار دیکھنا

(۱۸۲۴ء، مصحفی، د (انتخابِ رامپور)، ۴۸)۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معشوق جب بن ٹھن کر طیّار ہوتے ہیں تو مزے میں آ کر خود اپنی سج دھج کو دیکھنے لگتے ہیں۔ (۱۹۱۲ء، شعرالعجم، ۴ : ۲۳۴)۔ لالی نے اس کی یہ سج دھج دیکھی تو مُسکرا کر بولا ... تُو تو ایک دم سوہنی مٹیار بن گئی۔ (۱۹۸۶ء، جانگلوس، ۲۸۶)۔ (ii) **شان و شوکت، زیب و زینت۔** پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جو بڑی سج دھج سے آ موجود ہوں گے۔ (۱۸۹۵ء، قرآن مجید (ترجمہ)، نذیراحمد، ۱۰۳)۔ مومن خان عجیب سج دھج سے رہتے تھے۔ (۱۹۰۳ء، مرزا حیرت، چراغ دہلی، ۳۲)۔ پاپ میوزک کی دھنیں بڑی سج دھج سے بجتی تھیں۔ (۱۹۸۶ء، سہ حدہ، ۱۲۹)۔ ۲. **وضع، ہیئت، رُوپ۔**

نشے میں آپ اس سج دھج سے جاتے ہیں کہاں ہر شب
کھلے ہیں بند اک پیچا ہے سر سے اٹپٹا لپٹا

(۱۷۹۲ء، دیوانِ محب (ق)، ۶۹)۔

بتاؤ یہ بہروپ گانٹھا ہے کیا
میاں تُم نے سج دھج بنائی ہے کیوں

(۱۸۷۲ء، عبیر ہندی، ۲۹)۔ اپنی شکل و شباہت تن و توش اور جسامت کے موافق نرالی سج دھج نکال کر اپنے بدن پر لباس کو موزوں کر لیتا تھا۔ (۱۹۱۴ء، مرقعِ زبان و بیانِ دہلی، ۳۹)۔ غالب سے جن دھاروں کے شروع ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے ... غزل کم و بیش اپنی روایتی وضع قطع اور سج دھج سے آگے بڑھتی ہے۔ (۱۹۷۶ء، اقبال شخصیت اور شاعری، ۱۳۶)۔ ۳. **روش، انداز، چھب۔**

یہ نمک یہ چھب یہ سج دھج یہ ادا کو دیکھ تیری
بتلاطمِ تحیّر ہوئے غرق ہو شمندان

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۱). نیا جلوہ ہے نرالی سج دھج ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۵ : ۳). ذوقِ جمال خالد کے یہاں ایک مخصوص سج دھج رکھتا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۲۵۶). [سج + دھج (رک)].

---رَچْنا محاورہ.
آراستہ کرنا ، سجانا.

اَوَک پا کے میداں صفحیاں کے صاف
صفاں در صفاں سج رچیا ہے خلاف

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۲).

---سَجا (کَر) م ف.
زیب و زینت ، سج بن کر. سورج کے ڈُوبتے ہی سج سجا کر ... اس کے گھر پہونچا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۱۳).

جب کہ وہ سج سجا نِکلتا ہے
تب ادھر کو بھی آ نِکلتا ہے

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۱۵۳).

---لانا محاورہ.
نِکھار یا بہار لانا ، زِینت دینا.

عجب سج لایا ہیرے کا کرن پُھول
گئی کانوں میں گویا یاسمن پُھول

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۰۸).

---نِکالْنا محاورہ.
بناؤ سنگھار یا زیب و زینت یا دلکشی کے باعث رونق پکڑنا.

پھرے ہے مست اکڑتا لاابالی
ہوا بانکا سج اب اوری (اور ہی) نکالی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۰).

سَجّ (فت س ، شد ج) صف.
ڈھنا ہوا ، ملبوس ، سجا ہوا ، تیّار ، مسلّح (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : सज्ज].

سَجا (فت س) صف مث.
سجنا (رک) سے ماخوذ ؛ (تراکیب میں مُستعمل) ، آراستہ ، سجاوٹ کرنا ، زیب دینا.

سجا ہے قامتِ موزوں پہ خلعتِ اخلاق
خدا نے اپنی عنایت سے اس کو توقیرا

(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۴). مثل حجلہ دلہن ہر قسم کا اسباب نفیس سے سجا ، سنجاب و قاقم کا فرش بچھا . (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۳۹).

---سَجایا (---فت س) صف مذ.
آراستہ پیراستہ (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سجنا سجانا (رک) کا حالیہ تمام].

سَجّا (۱) (فت س ، شد ج) امث.
پوشاک ؛ آراستگی ، زِینت ؛ ساز ؛ زین ؛ مسلّح عورت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सज्जा].

سَجّا (۲) (فت س ، شد ج) امذ.
دکن کا ایک کھیل . کھیلوں کے جو نام یاد آئے گنا دیتا ہوں ... پتھر باتا ، جھاڑ بندر ، سَجّا ، جھب جھب جالی ... وغیرہ.(۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پُھول مہکے ، ۱۰۷). [مقامی].

سَجّا (۳) (فت س ، شد ج) صف.
دایاں ، سیدھا ، راست (بازو ، ہاتھ) (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : सज्ज+क].

سُجات (ضم س) صف.
۱. **اچھی اصل و نسل کا ، اچھی قسم کا ، بہتر.**

نہے تخم ہے لعل اس کا سُجات
دھرے شاخِ مرجاں پہ نیلم کے پات

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۰۰). ۲. **شریف النفس ، اچھے خاندان کا .**

کہیا سب ولے ، اُن کہیا نیں یو بات
کہ عاشق ہے تیرا سگھڑ شہ سُجات

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳). [س : س + جات सु+जातिः]

سُجاتی (ضم س) صف.
۱. **اچھی ، نیک ، صاف.** جب ہم ایسا نشچے کر کے اور سجاتی بھاونا دھر کر بیٹھینگے تب ہم کو برہماجی کا پد ملے گا . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۳). ۲. **دل رُبا.**

کیتا او سجن جو ہے سجاتی
محبوب سوں آپنے نباتی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱). [س : س + جاتی सु+जाति].

سَجّاد (فت س ، شد ج) صف ؛ امذ.
۱. **بہت زیادہ سجدے کرنے والا.**

طاقِ ہلالِ عید میں سجّاد ہیں نجوم
تشبیہ وہ لِکھوں کہ ہو فرحت علی العموم

(۱۸۹۳ ، ریاضِ شمیم ، ۱ : ۲۲) . ۲. **حضرت امام زین العابدین ابن الحسین(جن کو سیّدِ سجّاد بھی کہا جاتا ہے)کا اسم وصفی.**

سن پیامِ یتیمی اے سجّاد
ظلم کی اوستوار اُوٹھی بُنیاد

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۳).

قمر و قاسم و سجّاد و رضا تھے اس میں
کیسے کیسے نہیں عُشّاقِ خدا تھے اس میں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۳۵).

پنہانی جا رہی ہیں عالمانِ دیں کو زنجیریں
یہ زیور سیّدِ «سجّاد» عالی کی وراثت ہے

(۱۹۱۲ ، کلّیاتِ شبلی ، ۸۳). ۳. رک : **سجادہ.** جو کوئی سجّاد پر بیٹھا ہے پرہیزگاری تو اسے یوں نور پچتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ق) ، ۵۵). [ع : (س ج د)].

سَجّادگی (فت س ، شد ج ، فت د) امث.
سجادہ نشینی ، کسی بُزرگ کی جگہ خلافت پانا ، سجادہ نشین کا کام. تاآنکہ نوبت سجّادگی حضرت حاجی الحرمین سید میرک شاہ ... جدِّ بزرگوار کاتبُ الحروف کو پہنچی .(۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲). حضرت محبوب الٰہیؒ کی سجّادگی کا حق اولادِ حضرت خواجہ سید محمد امام کا ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۱۳). [سجّادہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سَجّادَہ (فت س ، شد ج ، فت د) امذ.
۱. جانماز ، مُصلّیٰ.

تمام رات حیدر نے کیتے نماز
سجّادہ بچھا کر کئے سجدہ باز

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۹۶). کبھی تو زوایائے زمین پر سجّادۂ عبادت بچھاتا تھا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۳).

مائلِ خالق مجھے کرتی ہے یاں رفتارِ خلق
چشم بینا کے لئے ہر نقشِ پا سجّادہ ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۲۱). ان میں آپؐ کا خرقۂ شریف ایک سجّادہ (نماز پڑھنے کا مُصلّیٰ)، ایک علَم ، ایک کمان ، ایک عصا اور ایک جوڑا گھوڑے کی نعل کا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۳). **۲. پیشانی پر سجدے کا نشان** (ماخوذ: نوراللغات). **۳. روحانی یا دینی بُزرگوں کی مسند ، درویش یا پیروں کی گدّی.** اپنے بھائی کے سجّادے پر عُمر بسر کر دی. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۲ : ۷۰). **۴. گدیلا ، غالیچہ.** خلیفہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا ... جس کے اوپر زرد ریشم کا سجّادہ بچھا ہوا تھا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۸۰). [سجاد (رک) + ہ ، لاحقۂ اسمیت و تانیث].

ـــــ آرائی امث.
جائے نماز بچھانا ؛ (کنایۃً) بہار کا موسم.

عروسانِ چمن آنچل سروں پر ڈال کر بیٹھے
دعا کا وقت آیا سب نے کی سجّادہ آرائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳). [سجّادہ + ف: آرا ، آراستن ـ سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بافی امث.
(کنایۃً) مُصلّیٰ بُننے کا کام یا پیشہ.

تیری گردِ راہ سے سجّادہ بافی عرش کی
تیرے نقشِ پا سے رُتبہ عالمِ ایجاد کا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۸۹). [سجّادہ + ف : باف ، بافتن ـ بننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ جمانا محاورہ.
معرفت اور صوفیت کی خانقاہ قائم کرنا ، پیری مُریدی کرنا. سید میرک شاہ کاشانی نے شالیمار میں اپنا سجّادہ جمایا تھا (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۱۵).

ـــــ فَروش (ـــ فت ف ، و مج) صف.
جانماز ، مُصلّیٰ بیچنے والا. ریاسازی کی عادت کو طاعت بازی بنا رکھا ہے سجّادے کو کندھے پر سجّادہ فروشوں کی طرح ڈال رکھا ہے. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۱۸۷). [سجّادہ + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

ـــــ مِحْرابی کس صف (ـــ کس م ، سک ح) امذ.
ایک طرح کا قالین جس کی شکل مسجد کی محراب کی طرح کی ہوتی ہے ، جائے نماز.

کل میر نے کیا کیا کی ، مے کے لیے بے تابی
آخر کو گرو رکھا سجّادۂ محرابی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۱). [سجّادہ + محراب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مَعْرِفَت کس اضا (ـــ فت م ، سک ع ، کس ر ، فت ف) امذ.
ظاہری تقویٰ و پرہیزگاری ، پیری مریدی. انھوں نے اپنی شخصیت اور اپنی آن کو ختم کر کے یا دریوزہ گری شروع کر دی یا سجّادۂ معرفت بچھا کر بیٹھ گئے ، ہر صورت میں فائدہ رہے. (۱۹۳۶ ، دید و شنید ، ۳۹). [سجّادہ + معرفت (رک)].

ـــــ نَشِیں (ـــ فت ن ، ی مع) صف.
۱. کسی دینی بُزرگ ، پیر یا درویش کی گدّی پر بیٹھنے والا ، کسی بزرگ کا خلیفہ یا جانشین. جب یہ فوت ہوئے تو شیخ عبداللّٰہ خادم نامی ان کے سجّادہ نشین ہوئے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۹۷). جس کے موجودہ سجّادہ نشین شاہ کرار حسین صاحب ہیں. (۱۹۳۰ ، غدر کا نتیجہ ، ۲۷). سجّادہ نشین اپنے ہاتھ سے ہر ایک کو ٹوپی پہناتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۰۶). **۲. مُصلّیٰ یا جانماز پر بیٹھا رہنے والا.**

کبھی تعظیم کو رِندوں کی جو اُٹھتا ہی نہیں
کیا مگر زاہدِ سجّادہ نشیں پتھر ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۰۵). [سجّادہ + ف : نشین ، نشستن ـ بیٹھنا].

ـــــ نَشِینی (ـــ فت ن ، ی مع) امث.
کسی دینی بزرگ ، پیر یا درویش کی گدّی پر بیٹھنا ، کسی بزرگ کا خلیفہ یا جانشین ہونا.

آج سجّادہ نشینی کا ہو اعزاز ہمیں
کیجیے تاجِ کرامت سے سرافراز ہمیں

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۸۴). [سجّادہ + نشین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَجّادے چڑھانا محاورہ.
نذر و نیاز میں صرف کرنا. جائیداد کو بیچ باچ اُڑا پُڑا کر سجّادے چڑھا دیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۸۴).

سِجاف (کس س) امث.
چوڑی گوٹ ، حاشیہ ، پردے کا کنارہ.

نیفہ پٹی کا بَرق افگن دل
تھا وہ تُھپا سجافِ دامنِ دل

(۱۸۵۷ ، بحرِ الفت ، ۲۹). [سنجاف (رک) کی تحریف].

ـــ دار صف.
حشریات جسم میں عصبیات کا جال جو چوڑی پٹی کی طرح عضویات میں موجود ہے. وسطانی عَقبی (Medial Calcaneal) شاخ سِجاف دار رباط کو چھیدتی ہے. (۱۹۳۳ ، عصبیات ، ۳۰۳).
[سِجاف + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

سِجال (کس س) امذ ؛ ج.
سِجل کی جمع ، پانی کی بالٹیاں.
آبِ زلال !
سچ ہے اَلحربُ سِجال !
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۱۶). [سجل (رک) کی جمع].

سُجان (ضم س) صف.
عالم ، گیانی ، دانشمند ، دانا. اس جسم میں عشق کا جان ہے ، اس جان میں سُجان ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵).
دُنیا سے کیا پُوچھ رہا ہے سو انجان نہ ایک سُجان
دُنیا کو پُوچھ اُس کی نظر سے دُنیا کو دُنیا کیا جانے؟
(۱۹۳۰ ، شبنمستان ، ۱۳۸). [س : سُ + گیان स+जानि].

سَجانا (فت س) ف م.
۱. مناسب ترتیب سے لگانا (ہندوستانی اُردو ڈکشنری ، فیلن ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. آراستہ کرنا ، بنانا ، سنوارنا.** حضرت یوسف علیہ السلام نے حضرت یعقوب سے اجازت مانگی تو حضرت یعقوب نے کمر باندھی اور عمامہ سَجا اور عصا ہاتھ میں لیا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱۲). درختوں نے سرسبزی کے نئے جوڑے پہنے ، بہشت و جنت کے ایوان نئے سَر و سامان سے سجائے گئے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۷۲).
ہزاروں رنگ کی مخلوق تُجھ میں
ہزاروں رنگ کی دُنیا سجائے
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۲۸). **۳.** (طباخی و خانہ‌داری) **خوانچے ، میز یا دسترخوان پر رکابیاں وغیرہ چننا ، خوان میں لگانا.** کوئی دسترخوان سجا رہا تھا کوئی دوسرے انتظامات میں لگا تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۳). **۴.** (چرم سازی) **سُوکھے ہوئے چمڑے میں اس قدر نمی دینا کہ بھونگی مشین میں نہایت آسانی کے ساتھ بال پھیل اور بیٹھ سکیے.** بتھلائی کرنے کے قبل اچھی سجالو کہ بال کا کوئی حِصّہ سُوکھا نہ رہ جائے (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۸۰). [سجنا (رک) کا تعدیہ].

ـــ بَنانا محاورہ.
بناؤسنگھار کرنا، آراستہ کرنا ، سنوارنا، خوبصورتی میں اضافہ کرنا. جوان ہوتے ہی لڑکیاں اپنے تئیں سجانے بنانے لگتی ہیں. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۰).

سُجانا (۱) (ضم س) امث.
رک : سجان جس کا یہ مونث ہے.
ہماری وہ چنچل سُجانا کہاں
لگی چٹپٹی تھیر (تیر) پانا کہاں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۵). [سُجان + ا ، لاحقۂ تانیث].

سُجانا (۲) (ضم س) ف م.
متورم کر دینا ، آماس کر دینا ، پھلا دینا ، ورم پیدا کر دینا.
میں نے ہی کی ہیں رو رو آنکھیں لال
پونچھ آنسو سُجائے میں نے ہی گال
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۴۱).
مروی یہ ہے کہ منہ کرے میٹھا کسی کا تو
نا یہ کہ منھ پر ایک کا مکّے سے دے سُجا
(۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۱۱۴).
اب وہ فرماتے ہیں کب میں نے دکھائیں آنکھیں
آپ نے مُفت میں رو رو کے سُجائیں آنکھیں
(۱۹۳۹ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۷۵). [سُوجنا (رک) کا تعدیہ].

سُجانی (ضم س) (قدیم). (الف) امذ.
رک : سُجان.
مکھ پانی اے سُجانی تک سٹ معانی اگ پر
نہ پیالا موہلا سو آنند پانے طالب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۶) . (ب) امث . **(کنایۃً) اچھی ، خُوبصورت.**
صلابت آج تیری ہے سُجانی
کیا ہے دشمناں کے لہو کوں پانی
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰). [سُجان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَجاوَٹ (فت س ، و) امث.
آرایش ، آراستگی ، سج دھج ، بناؤسنگھار.
ہمارے شیخ جی بھی آپ کو کتنا تراشے ہیں
سجاوٹ اُوپر اس داڑھی کے اور پگڑی کی اس کھگ پر
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۴).
بناؤ ختم ہے تُم پر تمہارے سر کی قسم
دلہن کو بھی یہ سلیقہ نہیں سجاوٹ کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷). بارہ‌دری کے اندر آیا دیکھا عجیب سجاوٹ ہے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۵). بارہ‌دری کی سجاوٹ کیا بیان کروں ، قلعے کے دربار بھی دیکھے ہیں مگر اس جیسا سماں آج تک نظر سے نہیں گُزرا. (۱۹۴۳ ، دِلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۱۳). [سجانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــ کَرْنا محاورہ.
آراستہ و مُزَیّن کرنا ، بناؤسنگھار کرنا.
موہنی ہے تری صورت میں سراسر بیگم
گھورتے ہیں تمہیں کر کر کے سجاوٹ عاشق
(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۵۹).

سَجاؤ (فت س ، و مج) امذ.
خُوبصورتی ، بناؤسنگھار، رکھ رکھاؤ. کیا مجال کہ جو باتیں دِلّی والوں کو سجتی ہیں اُن کے سجاؤ میں کراچی میں ذرا فرق آیا ہو.(۱۹۶۸، یادر شاہد ، ۱۷). [سجانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سُجَّد (ضم س ، شد ج بفت) امذ ؛ ج.
سجدہ کرنے والے ، عبادت گُزار.

سفینہ نوح کا اللہ نے تُجھ کو بنایا ہے
تو ہی بیڑا کرے گا پار سب فُسّاق و سُجّد کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲). [ساجد (رک) کی جمع].

سِجْدات (کس س ، سک ج) امذ ؛ ج.
سجدے. بادشاہ اور وزیر کے تئیں حد سے زیادہ خوش خرمی حاصل ہوئی اور سجداتِ شکر جنابِ الٰہی میں بجا لائے.(۱۷۹۲ ، عجائب القصص (ترجمہ)، شاہ عالم ثانی ، ۳۴) [سجدہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

سَجْدار (فت س ، سک ج) صف مذ.
چھیل چھبیلا ، طرح دار ، بانکا. ایک بولی کہ بُوا وہ مردوا بھی ایسا سجدار نکیلا حسین مہ جبین ہے کہ ملکہ پر کیا موقوف میرا بھی اپنے دیدوں کی قسم عجب حال ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشرُبا ، ۱ : ۲۲). [سج + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

سِجْدَتَین (فت نیز کس س ، سک ج ، فت د ، ی لین) امذ ؛ ج.
دو سجدے. دوسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمالِ سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دے کر تمام کرے. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۱۴۴). [سجدہ (بحذف ہ) (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

سَجْدَہ (فت نیز کس س ، سک ج ، فت د) امذ.
۱. تعظیم یا عقیدت میں زمین پر پیشانی رکھنا؛ عجز اور اِطاعت کا اظہار.
کیا تج نیہہ کا یارا منجے چوندھر سو سب حیران
ہمیں سجدہ کریں دایم ہمارے من کے سرور کوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵).
محراب بیچ سجدۂ ربانی ہے زاہدو
ان ابروؤں کوں دیکھ کہ قامت کوں خم کرو
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۳).
سجدہ کرنے میں سر کٹیں ہیں جہاں
سو ترا آستان ہے پیارے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۸). حضرتِ یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اُترے اور اُن کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں ، ان سب نے آپکو سجدہ کیا ... سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے . (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۳۷۷).
خود فریبی روانہ ہو جائے
کوئی سجدہ ادا نہ ہو جائے
(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۱۷۵). **۲. نماز کا ایک رکن ، اس میں پیشانی نا ک ہاتھ ، گھٹنے اور پانو کی انگلیاں زمین سے مَس ہوتی ہیں ، خُدا کے سامنے سر جُھکانا**. وضو کر کر چہار سجدے کرنے تے کیا حاصل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۹).
ایسا مقبل کہ سب ملائکو نور
اوس کے سجدے لیے ہوئے مامور
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱).
تھے قبلہ رُو جُھکے ہوئے سجدے میں شاودیں
لب ہلتے دیکھے شاہ کے آیا وہ جب قریں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲). صبح و شام خدا کا نام لیا کر اور رات کے وقت دیر تک اسکو سجدہ کیا کر. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰۹). وہ رکوع پُورا کرتا ہے نہ سجدہ. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۹). **۳. قرآن شریف کی ایک سورہ کا نام** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).
[ع : (س ج د)].

ـــــ اَدا کَرْنا ف م.
فرض کی بجاآوری کے طور پر سر جُھکانا ، ماتھا ٹیکنا.
کہ شجر و حجر بھی سارے جناور
کہے خیرالبشر سجدہ ادا کر
(۱۸۴۷ ، گلبنِ عصمت ، ۱۰).

ـــــ اِنْقِیاد کس اضا(ـــــ کس ا ، سک ن ، کس ق) امذ.
اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسری چیز کا سجدہ جو اس کے تابع ہونے یا رام ہونے کے لیے کیا جائے . سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدۂ طاعت و عبادت ... دوسرا سجدۂ انقیاد و خضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ. (۱۹۱۱ ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۴۳۵). [سجدہ + اِنقیاد (رک)].

ـــــ تَحِیَّت کس اضا(ـــــ فت ت ، کس ح ، شد ی بفت) امذ.
تعظیمی سجدہ ، ازراہِ تعظیم کسی شخص کے آگے جُھکنا ، شاہی سلام ، تسلیمات. یہاں سجدۂ عبادت نہ تھا سجدۂ تحیّت تھا اور خاص حضرت آدم کے لیے تھا . (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۱۲). [سجدہ + تحیّت (رک)].

ـــــ تَعْظِیمی کس صف(ـــــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
وہ سجدہ جو ازراہِ تعظیم کسی مرشد یا ولی کو کیا جائے، تعظیم کے لیے سر کو جُھکانے یا زمین پر پیشانی ٹیکنے کا عمل. سجدۂ تعظیمی جو تمام دوسرے مذاہب میں خُدا کے سِوا اوروں کے لیے بھی جائز تھا اِسلام نے اس کو بھی حرام کر دیا . (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۶۲). سجدۂ تعظیمی پچھلی شریعتوں میں جائز تھا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۰). [سجدہ + تعظیم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ تِلاوَت کس اضا(ـــــ فت ت ، و) امذ.
مُختلف سورتوں میں قرآنِ حکیم کی چودہ آیات پر سجدہ لکھا ہے جن کی تلاوت کے بعد سجدہ ضروری ہے نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا.
بھی سجدہ کوئی سہو کا اے عزیز
تلاوت کا سجدہ ہی واجب ہے نیز
(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۲۳). اگر نماز جنازے میں کوئی بالغ یا لڑکا قہقہہ کرے تو وضو نہیں ٹوٹتا اسی طرح سجدۂ تلاوت میں . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۰). جس آیت پر سجدہ کا نشان ہو جب وہ آیت ختم ہو جائے تو فوراً سجدہ کر لے ، اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، مُعلّمہ ، ۴۴). [سجدہ + تلاوت (رک)].

ـــــ دَرْشَن کس اضا(ـــــ فت د ، سک ر ، فت ش) امذ.
(کنایۃً) بادشاہوں امراء و رؤسا کی ملاقات کے لیے حاضری اور تعظیم ، تسلیمات.

کرتے ہیں عطاءِ زر سے تالیفِ قلوب
جو سجدۂ درشن نہ کرے وہ معتوب
(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۲۵۳). [سجدہ + درشن (رک)].

---ریز (---ی مج) صف.
سجدہ کرنے والا ، بار بار سجدہ کرنے والا.

پیہم ہے سجدہ ریز یہاں فرق و فرقداں
کیا کیا ہوا بلند ترا آستانہ آج
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۱۲).

کھاتے رہے فریب بہت خانقاہ میں
اب سجدہ ریز ہوں گے تری بارگہ میں
(۱۹۳۳ ، سیف‌وسبو ، ۱۸۳).تم موتیوں اور چاندی کے سرسراتے پردوں اور حسن کی دیویوں کے لچکیلے جسموں سے سجے تخت سے نیچے اُتر آؤ گے تو میرے تمام موسم ، تمام رنگ اور تمام آبادیاں سجدہ ریز ہو جائیں گی . (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۶۸). [سجدہ + ف : ریز ، ریختن ـ بکھیرنا].

---ریزی (---ی مج) امث.
سجدہ میں جُھکنا.

ہم توہم کے آستانے پر
سجدہ ریزی کو دین سمجھتے رہے
(۱۹۵۴ ، تشنگی کا سفر ، ۱۰۰). [سجدہ + ریز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَہْو کس اضا(---فت مج س ، سک ہ) امذ.
۱. نماز میں بعض واجب ارکان کے سہواً چُھوٹ جانے سے نماز کی آخری رکعت میں دو سجدے کئے جاتے ہیں جن سے لغزش کی تلافی ہو جاتی ہے. اگر کوئی شخص ایک سجدۂ سہو کی تمام جزئیات کو ازبر کرنا چاہے ... تو نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے . (۱۸۷۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۶۳). رضیہ: سجدۂ سہو کا کیا طریقہ ہے. (۱۹۱۶ ، مُعلّمہ ، ۴۴). اسی طرح احتیاطاً ہر واجب کی کمی کے لیے سجدۂ سہو بجا لائے .(۱۹۶۲ ، تحفۃالعوام کامل جدید ، ۱۳۸) . ۲ .**کسی شخصیت کے آگے پیشانی جُھکا دینا، اسکی اِطاعت قبول کرلینا ، بُھول چُوک کی معافی تلافی.** مولوی یوسف شاہ ... نے مہاراجہ کشمیر ... کی اِطاعت کا مشورہ دیا ، یہ دیوبند کے اس فارغ التحصیل کا سجدہ سہو تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۶۴). [سجدہ + سہو (رک)].

---شُکْر/شُکْرانَہ کس اضا(---ضم ش ، سک ک / فت ن) امذ.
شکرانے کا سجدہ ، دوگانہ نفل جو اللہ کا شکر گُزار ہونے کے لیے ادا کیا جائے ، شکر گُزاری.

کیا سجدہ اس وقت شکرانے کا
سو پایا جو تھا مُدّعا پانے کا
(۱۶۲۵ ، سیف‌الملوک و بدیع الجمال ، ۲۳).

وہ صنم آیا مرے گھر بے بُلائے آپ سے
رکعتیں دو پڑھ کے کیجے سجدۂ شکرانہ آج
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۰). جب فتح و ظفر کی خبر آئی تو سجدۂ شکرانہ بجا لائے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۱۹) . میرا جی چاہا کہ اس پاکیزہ منظر پر سجدۂ شکر کروں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۸). [سجدہ + شکر / + انہ ، لاحقۂ تمیز].

---شُکر بَجا لانا محاورہ.
شُکر کا سجدہ ادا کرنا ، اللہ کے لیے شُکر گُزاری کا اظہار کرنا. ہر نماز کے بعد تعقیبات سے فارغ ہو کر سجدۂ شکر بجا لانا سنتِ موکدہ ہے. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۱۳۹).

---طاعَت کس اضا(---فت ع) امذ.
اِطاعت و فرمانبرداری کا سجدہ ، حقیقی سجدہ ، وہ سجدہ جو اللہ تعالیٰ کو کیا جائے. سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدہ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لیے . (۱۹۱۱ ، تفسیر القران‌الحکیم ، مولانا نعیم‌الدین ، ۴۳۵) [سجدہ + طاعت (رک)] .

---عِبادَت کس اضا(--- کس ع ، فت د) امذ.
وہ سجدہ جو نماز میں ارکان نماز کے طور پر ادا کیا جاتا ہے. دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدۂ عبادت نہ تھا سجدۂ تحیت اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لیے تھا. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۱۲) [سجدہ + عِبادت (رک)

---عَقیدَت کس اضا(---فت ع ، ی مع ، فت د) امذ.
(کنایۃً) **قبولیت ، تسلیم ، قائل ہو جانا ، پسندیدگی .** میرزا کا فن کارانہ مزاج ہر حسین اور خُوبصورت شے سے اثر پذیر ہوتا ہے اور اس کے حضور سجدۂ عقیدت بھی پیش کرتا ہے .(۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۲۵). [سجدہ + عقیدت (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
خاکساری و فروتنی سے جُھکنا ، سر کو زمین پر رکھنا.

وہی نور ہوا جب بر آدم نمود
فرشتے کیے اوس کے تئیں تب سجود
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵).

سُونے کعبہ تیرے عاشق سجدہ کرتے ہیں کوئی
تیرے ابرو کی طرف قبلہ محول ہو گیا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۷). ان کی بشارت اور نصرت سے معمور ہیں ... حضرت آدم کی بارگہ میں انہوں نے سجدہ کیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۹).

کہ ایماں لا رہا ہوں روزِ اوّل
میں پہلی بار سجدہ کر رہا ہوں
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۷۳).

---کے گَھٹّے امذ ؛ ج.
وہ نشان جو نماز پڑھنے سے پیشانی پر پڑ جاتے ہیں ، گٹا.

جبیں پر بھی سجدوں کے گھٹّے پڑے
وظیفوں میں نت ہونٹھ ہلنے لگے
(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، مرزا جان طپش ، ۶۳).

---گاہ امث ؛ مـ سجدہ گہ.
۱. سجدہ کرنے کی جگہ ، پیشانی ٹیکنے کا مقام.

که معشوق کا سکھ ا ہے قبلہ گاہ
سب ہیں عاشقاں کا ہوا سجدہ گاہ
(۱۶۱۳ ، بھوگ بل ، ۴).
صبا گلی میں صنم کی نہ جا خیر نہیں ہے
کہ وہاں کا نقشِ قدم سجدہ گاہ کس کا ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۳).
راہ میں اسکی جو ثابت قدمی ہو تُجھ سے
سجدہ گہ جانے ملک نقشِ کفِ پا تیرا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲).
یہ ہے شانِ آستانہ کہ ہے سجدہ گہِ عالم
یہ فضائے دل کی وسعت کہ وہ آستاں یہیں ہے
(۱۹۲۹ ، نقوشِ مانی ، ۱۳۸). ۲. خاکِ کربلا یا لکڑی کی گول ٹکیہ جس پر شیعہ نماز کے وقت سجدہ کرتے ہیں. وہ تخت بچھا ہے جانماز تسبیح کنٹھ ، سجدہ گاہ موجود ہے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۴:۱۳۸) سجدہ بجا لانے سے قاصر ہو تو... سجدہ گاہ کو پیشانی سے قریب کر کے اس پر سجدہ کرے. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۱۲۵). [سجدہ + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گَری (---فت گ) امث.
سجدہ گُزاری ، سجدہ ریزی ، سجدہ کرنا.
میرے تصورات کی سجدہ گری نہ پُوچھ
اکثر جبینِ حُسن پہ سر دیکھتا ہوں میں
(۱۹۵۱ ، لوحِ محفوظ ، ۱۲۸). [سجدہ ، ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُزار (---ضم گ) صف.
سجدہ کرنے والا ؛ (کنایۃً) معتقد. مغرب کے آستانے پر اس خیال کے لوگ روز سجدہ گُزار ہیں وہ مشرق ہی کا ادنیٰ شاگرد ہے. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۲۷).
لیل و نہار ، پت جھڑ بہار ، سجدہ گُزار تیرے
یہ رنگ روپ ، یہ تیز دھوپ ، یہ چاند رات تیری
(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۲۷). [سجدہ + ف : گزار ، گزاردن = ادا کرنا].

---گُزاری (---ضم گ) امث.
سجدہ کرنے کا عمل ، کسی کے آگے جُھک جانے کا عمل.
جبینوں کے ہمراہ باد پیمائیاں
کسی حور قافلہ کے حضور سجدہ گُزاریاں
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۲۲). [سجدہ + گُزار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَجْدے (کسر نیز فت س ، سک ج) امذ ؛ ج.
سجدہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

---پر سَجْدے ہونا محاورہ.
عاجزی اور اِنکساری دِکھانا ، کسی کے آگے جُھک جُھک جانا.
اسطرف سے ہیں سجدے پر سجدے
اوسطرف سے کبھی سلام نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۸).

---کَرْنا ف م.
شکرانہ ادا کرنا. حفیظن نے تو سجدے کرنے شروع کر دئے اور میری بلائیں لینے لگی. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر، ۲۴۵).

---کی آیت امث.
قرآن پاک میں چودہ مقام پر ایسی آیات آتی ہیں جن کو پڑھ کر یا سُن کر سجدہ کرنا لازم ہو جاتا ہے.
جہاں گردن جُھکائی فِکر میں تشبیہِ ابرو کے
مضامین رُوبرو سجدے کی آیت بنکے آتے ہیں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۵۷).

---لُٹانا محاورہ.
بہت زیادہ سجدے کرنا ، نہایت شکر ادا کرنا.
آنکھوں نے ذرّے ذرّے پر سجدے لُٹائے ہیں
کیا جانے جا چُھپا مِرا پردہ نشین کہاں
(۱۹۴۶ ، طیورِ آوارہ ، ۸۱). پاکستان کی مٹی سے اِس قدر پیار ہے کہ وہ اس سے تَیَمُّم کرتا ہوا قدم قدم پہ سجدے لٹاتا ... ہے (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۸).

---مَچَلْنا محاورہ.
سجدے کی ادائیگی کے لئے بےتاب و بےقرار ہونا ، سجدے کا مضطرب ہونا.
بُتخانۂ جبیں میں سجدے مچل رہے ہیں
کافر ادا صنم ہے کافر بنا رہی ہے
(۱۹۳۹ ، نغمۂ حرم ، ۳۲).

---میں گِرْ پَڑْنا / گِرْنا محاورہ.
فوراً سجدے کے لیے زمین پر سر رکھ دینا.
محتسب نے آ کے محفل کو نمازی کر دیا
جُھک گئے خُم گر پڑا سجدے میں ہر پیمانہ آج
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۳). ساحرانِ فرعون نے موسیٰ کے معجزہ کو دیکھا تو خدائے موسیٰ و ہارون کے آگے سجدے میں گِر پڑے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۵).
جب گِرا ہوتا ہوں سجدے میں تو سر سے اپنے
قافلہ سا تیری رحمت کا گُزرتے دیکھوں
(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۱۵).

سَجْرا (فت س ، سک ج) امذ.
صاف سُتھرا ، شفاف. اور کہیں یہ سجرا پانی ارے یہ ہرا پانی. (۱۹۱۰ ، جانورستان ، ۵۴). یہ سجرا سجیلا بھرپور بدن جس پر کوئی داغ دھبّہ نہ پڑا تھا. (۱۹۷۱ ، پاکستان کا بہترین ادب ، ۱۹۳). [سجل (رک) کی تحریف].

سِجْرِیا (کسر س ، فت ج ، سک ر) امث.
سیج ، چھوٹی سیج.
جلائیں گے پھولوں کے انگار اک دن
چتا بن کے پھونکے گی سونی ، سیجریا
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۶۹). [سیج (رک) کی تصغیر].

سَجْع (فت س ، سک ج) امذ.
۱. کبوتر یا قمری کی آواز یا خوش الحان پرندوں کی چہچہاہٹ. قمری اگر ان سے فیض نہ لیتی سجع خواں نہ ہوتی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۳۱) . سجع کے لغوی معنی ہیں بُلبل اور قمری جیسے خوش لہجہ پرندوں کی آواز. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۹). **۲. وہ عبارت جس کے فقروں کے کلمات ہم وزن یا باہم مقفی ہوں.**

کہا تب ان سے یک ناپاک باطن
کہ قرآن کو کہیں ہم سجع کاہن

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۶۲). اس مرد کا کلام ہرگز کاہنوں کے سجع و زمزمہ سے مناسبت نہیں رکھتا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۰). تاریخ گوئی چیستان اور سجع کہنے میں ان کو بدرجۂ کمال مہارت تھی. (۱۹۸۰ ، جنگ نامۂ آصف الدولہ (مقدمہ) ، ۱۸) . **۳. نظم یا نثر کا وہ فقرہ جس میں کسی شخص کا نام بھی ہو اور اس کے علاوہ اس کے ظاہری معنی بھی درست ہوں ، نام کو اس طرح سے سجانا کہ وہ شعر کا جُزوِ مطلب ہو جائے .** چمن خان بدھو خان کے ناموں کے سجعے کوئی کہے توکیا کہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۹۳). آپ کا سجع ہوالغفورالرحیم ہے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۲۱۳). سراج کے اجداد کا ذکر کرتے ہوئے پروانہ نے ایک سجع کا ذکر کیا ہے. (۱۹۸۴ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت اور فکر و فن ، ۱۲). [ع].

---آفرِینی (---مد ا ، سک ف ، ی مع) امث.
حُسنِ ترتیب ، موزونیت . زندگی کو حُسن و دل کشی ... سے مُزیّن کرنے کی خواہش قافیہ آرائی اور سجع آفرینی کے رُوپ میں جلوہ گر ہوتی ہے. (۱۹۶۶ ، فن اور فنکار ، ۱۱۶). [سجع + ف : آفرین ، آفریدن - پیدا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.
نثر میں ہم قافیہ فقرے لکھنا ، نثر میں قافیہ بندی. ان کی تحریر میں بھی وہ لفاظی ، سجع بندی ، پائی جاتی ہے کہ جسے سُن کر ... طبیعت الجھے. (۱۹۱۳ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۳۳). [سجع + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خواں (---و معد) صف.
خوش الحان ، ترنم سے پڑھنے والا. قمری اگر ان سے فیض نہ لیتی سجع خواں نہ ہوتی . (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۳۱) . [سجع + ف : خوان ، خواندن - پڑھنا].

---گو (---و مج) صف.
نثر میں ہم وزن اور ہم قافیہ جملے بولنے یا لکھنے والا ، سجع کہنے والا. ایک سجع گو کے الفاظ میں ... ایسے وقت میں وہ قیصریت پسند ہو جاتا . (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۶۲۸). [سجع + ف : گو ، گُفتن - کہنا].

---مُتوازِن کس صف(---ضم م ، فت ت ، کس ز) امذ.
دو لفظوں کے وزن اور اعداد و حروف میں موافقت مگر روی میں مخالفت ، جیسے : مراتب و مراسم. جب سجعِ متوازن (موازنہ) ... بیشتر الفاظ میں پایا جائے تو اسے مماثلہ کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۸۸). [سجع + مُتوازن (رک)].

---مُتوازی کس صف(---ضم م ، فت ت) امذ.
دو لفظوں کے حروف روی و وزن اور عدد حروف میں موافقت ، جیسے: گُل و مُل . وطن و چمن ، بہار و نگار ، خیر و اثر، سفر وسقر خمار و شمار (فرہنگِ آصفیہ ؛ فیروزاللغات). [سجع + متوازی (رک)].

---مُطَرَّف کس صف(---ضم م ، فت ط ، شد ر بفت) امذ
دو لفظوں کے حرف روی میں موافقت مگر اعداد و وزن میں مخالفت ، جیسے: اطوار و وقار ، اظہار و بہار ، عنوان و جان (فرہنگِ آصفیہ ؛ فیروزاللغات). [سجع + مُطَرَّف (رک)].

سَجَکْنا (فت س ، ج ، سک ک) ف ل (قدیم).
جھجکنا ، رُکنا ، ہچکچانا.

کیوں سجکتا ہے تُو اک بوسے کے دیتے اللہ
بجھ سے لینا جو ترا اس میں زیاں ہووے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۰). [جھجکنا (رک) کا قدیم املا].

سُجَکْھا (ضم س ، فت ج ، شد کھ) صف ؛ امذ ؛ نیز سُجھکا
بینا ، آنکھوں والا ، جو دیکھ سکے. یہ مُوا کہتا ہے کہ وہ بندہ اندھا ہے یہ تو خاصہ سُجکھا ہے. (۱۸۸۰ ، آبحیات ، ۲۳۹). [سُجھکا (رک) کا ایک اِملا].

سَجَگ (فت س ، ج) صف.
بیدار ، ہوشیار ، خبردار ، محتاط.

جو راجا اس سجگ نہ ہوئی
کاکر راج کہاں کر کوئی

(۱۶۳۹ ، ملک محمد جائسی (شیدسا گر)). [پ : सजग].

سَجَگیل (فت س ، سک ج ، ی مع) امث.
یہ ایک سفید اور چکنی مٹی ہے دکانوں کو قلعی کرنے میں استعمال کی جاتی ہے، پنڈول (آئینِ اکبری ترجمہ ، ۱ ، ۱ : ۳۳۷). [مقامی].

سَجَل (فت س ، ج) صف.
پانی سے بھرا ہوا ، پانی والا ، نمدار ، گیلا.

کھاں سوں کج سجل ہے کر ، نین پیالے ہو دوڑے سو
سو جل سم رنگ سراپاں ہے جوانی دھوپ جھالاں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۱).

میں ایک بیوگنی برہ سے بیکل
ہریالی پہ چل رہی ہوں آنکھیں ہیں سجل

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۷۲). [س : सजल].

سِجِل (۱) (کس س ، کس ج نیز فت) امث ؛ امذ.
۱. مہر کیا ہوا کاغذ یا سند ، دستاویز.

ساری عدالت اُلفتِ صادق کی ہے گواہ
مہروں سے ہے لپی ہوئی اپنی سجل تمام

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۹).

کتابِ شرع اُنھیں کی سوانح عمری
انھیں کا تذکرہ ذا کر کو ہے جناں کی سجل

(۱۹۱۳ ، صحیفۂ ولا ، ۱۱۸). **۲. معاہدوں یا اِقرار ناموں کا رجسٹر ، قاضی کا تحریری فیصلہ ، عدالتی یادداشت.**

جو کُچھ اون تھیں ہوتے ہیں باتاں سگل
اسی وقت لکھتا ککر در سجل
(۱۷۳۶ ، قِصّۂ فغفورِ چین ، ۳۵).
تمھارے جھوٹے دعووں کو ہمارا دِل نہ مانے گا
سجل قاضی نہیں لِکھتا کبھی جُھوٹی گواہی پہ
(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۱۵۸). مضمون نِگاروں کی فہرست بھی شاہی مقدموں کی سجل ہو جائے گی. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ : ۷) . ۳. **جج کی مہر ، لکھنے والے فرشتے ، کراماً کاتبین ، کاتب ، محرّر** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : (س ج ل)].

سِجِل (ل) (کس س ، فت نیز کس ج) صف.
۱. **عُمدگی اور سلیقے سے ترتیب دیا ہوا ، آراستہ و پیراستہ.**
سِجل سے چُن کے دسترخوان میں سب کو
وہ کُلرو سے بھی کہتی تھی خوش ہو
(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۳۸). دو ایک شعر ایسے صاف سِجل اور گویا سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں کہ بےتکلف زبان پر چڑھ گئے ہیں. (۱۹۳۶ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۷۳). یہ شگفتہ، سجل اور تازگی لئے ہوئے اشعار ظفر کی شاعری کا بہترین انتخاب ہیں. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۵۹). ۲. **صاف ، ستُھرا ، عُمدہ ؛ نفیس ، آئینہ.**
آوے نہ نظر جس میں رُخِ یار کا جلوہ
دل کا بھی سجنجل تو نہیں ہے سِجل اِتنا
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۶۱). لونڈیوں کے عرض کرنے کا یہ مطلب کہ عورتوں کا کام کیسا ہی سِجل کیوں نہ ہو مردوں کے کام کو نہیں پا سکتا. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۷۳). لکڑی کے تختوں پر مٹی کے اس قدر سِجل،حسین سیک اور نازک کِھلونے اُوپرتلے رکھے ہوئے ہیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۰۰). ۳. **درست ، مُتناسب.**
نِکلی جو روح خانۂ تن ہو گیا خراب
ممکن نہیں مکان سجل بے مکیں رہے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو، ۱۷۵). ابھی ان کا صافا بھی ٹھیک نہیں ہوا اچکن بھی سِجل نہیں ہوئی.(۱۹۳۶ ، پریم چند ، وفا کی دیوی ، ۴)
۴. **چمکیلا ، چمکایا ہوا.**
چھبیلی کیس. کھب کھب دیکھ مرے نیناں خیالاں کے
کہیں کجلی سجل موجاں کہ ہندو سیام ڈھالاں کے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۱). ۵. **بڑا ، وزنی ، طاقتور.** سین خان طاقت کے اعتبار سے مجھ سے بہت سِجل تھا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۲۱). ۶. (بیوپاری) **کھرا مال جس میں کھوٹ نہ ہو ، کھرا سکّہ جس میں کوئی نقص نہ ہو** (اپ و ، ۴ : ۸ ؛ اپ و ، ۷ : ۲۰). [س : سَجّ + اِل सज्ज + इल].

--- پَن (---فت پ) امذ.
عُمدگی ، خوبصورتی ، آراستگی. تراشیدگی ، سجل پن ، صف‌بندی ... وہ محاسن ہیں جو فنون لطیفہ کو محبوب اور انبساط آفریں بناتے ہیں. (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۲۳۸).[سجل + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا ف م.
عُمدگی اور سلیقے سے مرتب کرنا ، آراستہ کرنا ، چمکانا.

بسی کِس روز کیا کرتے تھے ہونٹوں پہ سجل
کب شفق کرتے تھے تُم پان کی سُرخی سے خجل
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۲۱۷). بقیہ حِصّے کو مکمل کرنے کا کام شکل بدلنے والوں ، آخری اصلاح کرنے والوں ، سجل کرنے اور سنْوارنے والوں ... کے لیے چھوڑا جانے لگا. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۴۶).

سَجْلات (فت س ، سک ج) امث ؛ ج.
سجل کی جمع جس کے معنی قبالہ و ہنڈی اور حکمنامۂ قاضی کے ہیں ، اِصطلاحاً وہ خطِ عربی جو پیچ در پیچ بقلمِ خفی لِکھا جاتا تھا تاکہ حروف کے ردّوبدل کا امکان نہ ہو (صحیفۂ خوشنویساں ، ۲۵). [سجل + ات ، لاحقۂ جمع].

--- شَرْعِیَہ کس صف(---فت ش ، سک ر ، کس ع ، فت ی) امث.
انقرہ میں وقف کی نظامتِ عمومی کے کاغذات اور دستاویزوں کے مجموعے جو سجلاتِ شرعیہ کہلاتے ہیں.(اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۰). [سجلات + شرع (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَجَن (فت س ، ج) صف مذ.
۱. **دوست ؛(مجازاً) دلبر ، پیارا ، من موہن ، معشوق ، محبوب ، ساتھی ، ہم خیال ، ہم نوا.**
برہ کھینچ لے ایک دھر تار سر
سجن کھینچ لے تار سر اور دھڑ
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۷۵).
سجن کے عشق تھے اے جیو بس نہیں کرتا
دیوانگی کوں دینے سوا مس نہیں کرتا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۵).
سجن نے یک نظر دیکھا نگاہ مست سوں جس کوں
خراباتِ دو عالم میں سدا ہے وہ خراب اس کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰).
یہ ایسی کس نے سِکھائی ہے تُم کو چترائی
سجن ہمن سے کہو اپنے دل کی بتیاں سانچ
(۱۸۶۴ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۴۳).
وہ بھولا سا اک گیت غلطاں فضا میں
سجن آج آئے ہمارے دوارے
(۱۹۴۴ ، عرش و فرش ، ۳۶). سبھی سجنوں نے جواہر لال کے خلاف مظاہرے کئے اور واپس جاؤ کے نعرے لگائے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۶۴). ۳. **شوہر ، پتی ، خاوند.**
خلوت میں سجن کے میں موم کی بتی ہوں
یک پاؤں پر کھڑی ہوں ، جلنے پرت پتی ہوں
(۱۵۱۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۸)).
میں عورت ہوں اُس کی وہ میرا سجن
سلامت رہے مرد گلشن چمن
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۶)).
دولھا نے جانا نہ دولھن کو
دولھن نے دیکھا نہ سجن کو
(۱۸۸۴ ، بیوہ کی مناجات ، ۲۰).

آؤ سجن گھر آؤ رے اب تو ہم کو سُونی رات ڈرائے
کاری کاری بدلی رُلائے بجلی من میں آگ لگائے
(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۸۳). [س : سجن सज्जन].

--- تُم جُھوٹ مَت بولو ، خُدا کو سانچ پیارا ہے ، کہاوَت ہے بَڑوں کی یُوں کدھی سانْچا نَہ ہارا ہے کہاوت.
پیارے جُھوٹ مت بولو ، خُدا سچ کو پسند کرتا ہے ، بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے کہ سچّا کبھی نہیں ہارتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سِجْن (کس س ، سک ج) امث.
قیدخانہ ، زِنداں ، جیل. جواب دینا سِجن ہے ، محبوب کی شان سے نہیں کہ سِجن میں بند رہے بخلاف عدو کہ سجن اسکے مناسب ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۸۲).

آپ زِنداں میں مُقیّد تختِ شاہی پر یزید
سچ ہے دُنیا جنت الکافر ہے سِجنُ المومنین
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۷۴).

بازارِ زندگی میں حیاتِ دوام کا
سِجن و صلیب و ساغرِ سم ہی تو ہے ثمن
(۱۹۶۶ ، ساقی ، ستمبر ، ۹۴). [ع : (س ج ن)].

سَجَّن (فت س ، شد ج بفت) امذ.
پہننا ، باندھنا ، تیّار ہونا ؛ محافظ ، سنتری ، پہریدار ، گھاٹ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : سج सज्ज].

سَجْنا (۱) (فت س ، سک ج) امذ.
پریتم ، ساجن. سجنا کلہے سووت ہو ، بھور بھئی اب جاگو پیا سجنا. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۵۳). [سجن (رک) کا ایک رُوپ].

سَجْنا (۲) (فت س ، سک ج). (الف) ف ل.
۱. **زیب دینا ، پھبنا ، موزوں ہونا.**

تج کوں سجے سہر ہور قہر جم اے جگ پتی
تج کوں سہاوے سدا داد و ستد گیر و دار
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۶).

جتنے ہیں جامہ زیب جہاں میں سبھوں کے بیچ
سجتی ہے تیرے بر میں سراپا قبائے عید
(۱۷۳۶ ، دیوانِ زادہ حاتم ، ۸۰). میں نے کہا کہ بخدا تمہیں مُونچھیں ایک آن نہیں سجتیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۳). اگیانی ہونا برہمنوں کو نہیں سجتا. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۵۸). ۲. **بننا سنورنا ، آراستہ ہونا.**

آج کچھ ایسا سجا اپنی طرح یار کہ بس
جان و دل ہو ہی گیا دیکھ گرفتار کہ بس
(۱۷۹۹ ، دیوانِ جندا ، ۳۸).

ہر کلی کہتی ہے کھل کر ترے دیوانے سے
دیکھ نکلی ہے پری سج کے پری خانے سے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۹).

میں بھی اس کی طرح اک دن دہر میں آباد تھی
سجتی تھی بنتی بھی تھی ، مسرور تھی اور شاد تھی
(۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۱۱). ۳. **ترتیب اور ڈھنگ سے لگنا ، موزوں ہونا ، مرتب ہونا.** ہر چیز قرینہ سے رکھی سلسلہ سے دھری خوبصورتی سے سجی ... کاغذ کا پُرزہ تک نہیں. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۵۰). ۴. **آراستہ کرنا ، خوبصورت بنانا ، سجانا.**

وہ دستار نواب مرحوم کی
حسن شاہ نے ان کے سر پہ سجی
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۰).

نہ توئی ہے نہ کناری نہ گوکھرو تس پر
سجی ہے شوخ نے انگیا بنت کے سینے میں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۳).

حافظے کو سج ہماری یاد سے
ذہن کو دنیا کی فکروں سے بچا
(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۳۳).

تیری دہلیز پر سجا آئے
پھر تری یاد پر چڑھا آئے
(۱۹۸۴ ، نسخہ ہائے وفا ، ۷۰۶). ۵. **زیبِ تن یا زیبِ سر کرنا ، ہتھیار وغیرہ لگانا.**

پکارتا ہے یہ گردوں کہ چشم بد ہے دور
کبھی جو سج کے نکلتے ہو سر پہ چیرا سبز
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۸۳).

چُپ ہو گئی یہ سُن کے سکینہ جگر فگار
عباسِ دلاور نے سجے جنگ کے ہتھیار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۵۴).

گُداز جسم قبا جس پہ سج کے ناز کرے
دراز قد جسے سروِ سہی نماز کرے
(۱۹۴۱ ، نقشِ فریادی ، ۵۸). ۶. **خوان ، دسترخوان یا میز پر کھانے چُننا.** تھوڑی دیر میں میز اس نے انواع و اقسام کے کھانوں سے سج دی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۷۹). [سجا (رک) کا لازم].

--- بَنْنا محاورہ.
آراستہ ہونا ، بننا ، سنورنا. میرا سامان تیّار تھا اور میں سج بن کر تُم سے رُخصت لینے کو آنے کے لیے تیّار ہو چکا تھا (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱۳۱).

سُجْنا (ضم س ، سک ج) ف ل.
سُوجھنا ، سوجنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سُوجھنا (رک) کا ایک املا].

سَجْنات (فت س ، سک ج) صف.
مشہور ، معروف ، معلوم ، جو محسوس ہو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : सज्ञनात].

سَجْنان (فت س ، سک ج) صف.
عقلمند یا دانا آدمی ، عالم و ذیاوان ، ہوشیار ؛ درویش (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ شبد ساگر). [س : सज्ञान].

سَجَنجَل (--- فت س ، ج ، سک ن ، فت ج) امذ.
۱. **آئینہ ، شیشہ.**

اپس آپ دیٹھا سجنجل منجھار
ترنج معنبر ستیا جل منجھار
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۸).
دعا تج نانوں لے منگیا صفائی بخش ہر دل کوں
تو میری طبع پر دعوا سہا دے نِت سجنجل کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۷۶).
نہ نِکلے بحرِ حیرت سوں جو ہوئے اس مکھ کا ہم زانو
یہ بوجھے وو جو پہنچا ہے سجنجل کے معانی کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۱). دل میں کدورت نہیں ، ہر سینہ سجنجل ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۹). ۲. **گا ہوا سونا چاندی ؛ زعفران ؛ مصفّا ، خالص ؛ شیشہ** (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات) . [ع ؛ یو].

سَجَنوا (فت س ، ج ، سک ن) امذ.
محبوب ، معشوق ؛ دوست ؛ شوہر.
مرے چت چور سجنوا ! مرے مطلوبِ حَسیں
جادۂ راہِ وفا جُز دمِ شمشیر نہیں
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۵۴). [سجن + وا ، لاحقۂ تصغیر].

سَجَنی (فت س ، سک ج) امث.
۱. **معشوقہ ، پیاری ؛ بیوی.**
نبی صدقے قطباں کوں سجنی ملی ہے
کبھو عاشقاں دہرانے رنگی کہانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۱). سچ ہے کہ پیتم کے بجوگ کا صدمہ سجنی کے لئے زیادہ غمناک ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا ، ۹۸).
جب گود ہے آنکھوں کی خالی ، تو دِل میں چُبھن پھر کیسی ہے
سجنی مجھے خود معلوم نہیں یہ جادو کون جگاتا ہے
(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۱۹۱). ۲. **سہیلی ، بہیلی ، گوئیاں ، آلی.**
اٹھ ری ہولی ہو رہی تو کیا پڑی سووے ری
رین گئی تو جانے دے سجنی دن مت کھووے ری
(۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۳۷). [سجن (رک) کی تانیث].

سَجْوانا (فت س ، سک ج) ف م.
آراستہ یا درست کرانا. پیشتر مکان عالیشان پائیں باغ کے متصل سجوا رکھا تھا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۷). شہریار نے ... آمد کی خبر سن کر .. پیشتر سے مکان عالیشان ... سجوا رکھا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). [سجانا رک) کا تعدیہ].

سَجَوٹی (۱) (فت س ، و لین) امث (قدیم).
زیب و زینت.
سٹے اس بات پر دیوان انگوٹھی
اڑی شاہیِ سلیماں کی سجوٹی
(۱۷۰۵ ، دُرِمجالس (عبداللہ) ، ۵۰). [سجاوٹ (رک) کا بگاڑ].

سَجَوٹی (۲) (فت س ، و لین) امث.
سوکھا غلہ جو ماما کو تنخواہ کے علاوہ کھانے کے بدلے دیا جاتا ہے (بہارِ اردو لغت (خدا بخش لائبریری جورنل ، پٹنہ). [مقامی].

سُجُود (ضم س ، و مع) امذ ؛ ج.
سجدہ (رک) کی جمع (ترا کیب میں مستعمل).
شوقِ سجود کیجئے ہر جا گہ دِلرُبا تجھ
یوں بُوجھنا نہیں ہے یا دار کا ہو مک کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۵). مہر یو بات سن ، عشق کوں سجودِ تسلیم کر ، شہرِ بدن کوں روانہ ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۵)
وہ کیا کیچڑ سے آدم کا وجود
پس کرایا وہ فرشتوں کو سجود
(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۱). کوئی قیام میں کوئی سجود میں کوئی رکوع میں مشغول ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳).
ہے ازل سے اِن غریبوں کے مُقدّر میں سُجُود
ان کی فطرت کا تقاضا ہے نمازِ بے قیام
(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۱۵).
سجود میں ہے وہ اثر
کبھی نہ ہو سکے گا کم
(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۹۷). [ع : (س ج د)].

---القلب کس اضا(---ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل) امذ.
(تصوف) سجود القلب کہتے ہیں فانی ہونا سالک کا ، مشاہدہ حق اس طرح پر ہو کہ ہوش و حواس باقی نہ رہے (مِصباح التعرف ، ۱۴۰).
[سجود + رک : ال (ا) + قلب (رک)].

---صَمَدی کس صف(---فت ص ، م) امذ.
خدا کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کا عمل ؛ (پہلوانی) پہلوان لوگ اپنی اِصطلاح میں اُس سجدہ کو کہتے ہیں جو وہ یا تو کُشتی لڑنے سے پہلے کریں یا کُشتی لڑنے کے بعد . وہی زور شور تھے ، قدم بڑھانا یکدستی دودستی پر آنا ... کبھی قل اِحمدی ، گہ قصاب شِکن ، گہ سجودِ صمدی. (۱۸۷۹ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۱). [سُجُود + صمد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَجی (فت س) صف.
آراستہ ، مزیّن ، بارونق ، سجاوٹ سے بھرپور.
تُم بھی اِن کاجل سے سجی آنکھوں میں آنسو لے آؤ
تم بھی ان کومل ہونٹوں سے چاہت کے سنگیت سناؤ
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۱۲). [سجنا (رک) سے حالیۂ تمام].

---دھجی (---فت دھ) صف.
سجی سجائی ، آراستہ پیراستہ. سجی دھجی عورتیں تِل ، گُڑ ، بیر ، امرود اور گنڈیریاں بانٹ رہی تھیں. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۳۱).

---سَجائی (---فت س) صف.
آراستہ پیراستہ ، سجی ہوئی. صدر میں ایک بارہ دری عظیم الشان ... نظر آئی جھاڑ شیشہ آلات سے سجی سجائی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۶). سجی سجائی دُکانوں پر تو میں خواہ مخواہ جاتا ہوں. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۲۰۵). [سجی + سجائی (سجانا (رک) سے حالیۂ تمام)].

---نَہ وَجی دُولھا کی مَوسی کہاوت۔
ناموری کے موافق لیاقت کا نہ ہونا (نجم الامثال)۔

سَجّی (۱) (فت س ، شد ج) امث۔
ایک قِسم کی کھار جو اس جگہ سے نِکالی جاتی ہے جہاں کی مٹی پُھول جاتی ہے، یہ صابن کا جُزوِاعظم ہے؛ سوڈے کاربن اور آکسیجن کا ایک مرکب جو کپڑے دھونے کے کام آتا ہے ؛ بعض جڑی بُوٹیوں کو جلا کر بھی بنائی جاتی ہے اس کا مزہ شور اور نہایت تیز ہوتا ہے، اشخار، قلی۔ خس الحمار : شخار یعنی سجی۔ (۱۴۳۳ ، بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۴))۔

اور اک دو پیسہ بھر لے آنبہ ہلدی
منگا سجّی بھی تُو اِتنی ہی جلدی

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۴)۔ جب شیخ روشن شاہ صاحب ان کی خِدمت میں آئے تو حضرت فتا شاہ صاحب نے سجّی اور صابون گھول کر اُن کے سر پر ڈالا۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۲۴)۔ پانی میں سُہاگہ و سجّی ڈال کر گلائیں (۱۹۳۰ ، جامع الفنون (ترجمہ) ۲ : ۸۸)۔ پیاز کے پانی میں زرد چوبہ ، یا نیل یا مازو یا مجیٹھ یا سجّی میں سے کوئی چیز ذرا سی ملا کر لکھیں حروف نامعلوم رہیں گے۔ (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۶۷)۔ [س : سَرّجکا सर्जिका]۔

---کا تیل امذ۔
وہ تیل جو سجی کے نمک سے تیّار کیا جاتا ہے ، سجّی کے نمک کو اگر رات میں شبنم میں رکھ دیں تو خود بخود تیل ہو جاتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۲۷)۔

---کا نَمک امذ۔
سجّی سے بنایا جانے والا نمک جو اس طرح تیّار کیا جاتا ہے کہ سجّی ایک پاؤ اور چونا ایک سیر دونوں کو دس سیر پانی میں بھگو دیں ، دو تین روز کے بعد مقطر کر کے پانی کو اس قدر کہ نصف رہ جائے جوش دیں پھر سرد کر کے دوسرے روز پھر اسی طرح کریں تمام پانی جل جائے گا اور نمک رہ جائے گا۔ ہر مرتبہ آگ میں تاؤ دیکر سجّی کے نمک میں اور ساٹھی کے چاول کی (پیچ) میں بجھا دیں یہاں تک کہ تلوار بنانے کے لائق مقدار میں رہ جائے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۹)۔ اور سجّی سے ایک چیز اڑائی جاتی ہے اسے شب القلی اور شب المعصفر کہتے ہیں یہی ... سجّی کا نمک ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۲۵)۔

---کے ڈھیلے امذ ؛ ج۔
سجّی کے وہ گول ڈھیے جو نمی کے سبب از خود جم جاتے ہیں ان سے کپڑے دھونے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ کپڑے دھونے کے لیے کام میں آنے والی ازکار رفتہ سجّی کے ڈھیلے بھی مل جاتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، جولائی ، ستمبر ، ۵۵)۔

---کھار امذ۔
سجّی نمک۔ اول سجّی کو جلا کر کھلا لیتے ہیں پھر کُوٹ کر پانی میں جوش دیتے ہیں ... کہ سجّی کھار یعنی ملحِ نفطی یا نمکِ نفطی حاصل ہو جاتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۲۶)۔ [سجّی + کھار (رک)]۔

---گُلابی (---ضم گ) امث۔
سجّی کی ایک قسم جسے لوٹن سجّی بھی کہتے ہیں۔ پانی میں قدرے شکر و سجّی گلابی و چوکیا سوہاگہ ڈال کر گلاویں۔ (۱۹۳۰، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۴)۔ [سجّی + گُلابی (رک)]۔

---مِٹّی (--- کس م ، شد ٹ) امث۔
وہ کھاری مٹی جو کپڑے دھونے اور پینے کے تمبا کو کو تیز کرنے کے لیے اِستعمال کی جاتی ہے، سجّی۔ انہیں سببوں اور ترکیبوں سے ... بڑے بڑے اور گھن دار جنگل ... کو جلا کر سجّی مٹی بن سکتی ہے۔ (۱۸۳۵ ، مزید الاسوال ، ۶۰)۔ کشمیریوں میں شاید اسی فائدہ کے واسطے پُھلی (جو ملک لداخ کی زمین کا کلّر ہے)۔ یا سجّی مٹی ملا کر چاء کو پکاتے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۹۶)۔ [سجّی + مٹی (رک)]۔

سَجّی (۲) (فت س ، شد ج) امث۔
قبائلی لوگوں کا مہمان نوازی کے لیے تیّار کیا گیا ایک قِسم کا کھانا جو بھیڑ کے بچے کو روسٹ کر کے بنایا جاتا ہے۔ مہمان کے لئے «سجّی» بنانا ضروری ہوتا ہے۔ سجّی یہ سمجھ لیں کہ بھیڑ کے بچے کا «روسٹ» ۔ (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ماضی ، حال ، مستقبل ، ۱۲۱)۔ [مقامی]۔

سَجے (فت س) امذ ؛ ج۔
خوشنما نظر آنا ، بھلا لگنا ، خوبصورت نظر آنا ؛ سجنا (رک) کی مغیرہ حالت و جمع ؛ تراکیب میں مستعمل۔

سزاوار قدرت بزرگی تُجھے
کہ تجھ بادشاہی بعظمت سجے

(۱۷۳۶ ، قِصۂ فغفورِ چین ، ۱۶)۔ [سجنا (رک) کا مضارع]۔

---سَجائے (---فت س) صف۔
سجے ہوئے ، آراستہ ، درست ، صحیح ، مرتب۔ سیٹھ جی ان دونوں اصنامِ ملایک فریب اور نواب نامدار اور اپنے ایک مصاحبِ خاص لالہ تتھومل کو اس آراستہ اور سجے سجائے کمرے میں لے گئے۔ (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۳۸)۔ لفظوں کے صحیح اِستعمال ہی نے تو دھوکے دیئے ہیں۔ سجے سجائے مفہوم سے برگزیدہ جملوں نے ہی تو راہوں کو پُر آشوب بنایا ہے۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۸)۔ [سجے + سجائے (سجانا (رک) کا ماضیٔ ناتمام)]۔

سِجْیا (کس س ، سک ج) امث۔
سیج ، پلنگ ، چارپائی ، بستر ، بچھونا۔ ایک رات کے سمے سجیا پر بیٹھے ہوئے دونوں بات چیت کرتے تھے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱ : ۳۲۰)۔ [سیج رک کی تخفیف و تصغیر]۔

سَجِیل (فت س ، ی مع) صف۔
سجی ہوئی ، خوبصورت۔

بھگوان کرشن کی سجیل مُورت میں
چُپ چُپ سما گئی تھی میرا جیسے

(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۳۶)۔ [رک : سجیلا]۔

سِجِّیل (کس س ، شد ج ، ی مع) امذ.
پتھر ، کنکر ، کنکری ، کھنگھڑ ، روڑا ، خُشک کچّی مٹی سے بنے پتھر.

ڈالتے تھے لشکر کافر پہ سنگ
سنگ وو سجیل سے تھا بے ورنگ

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۲۴۳). ابابیل ... مارتے تھے ... پتھروں سے ، وے پتھر سجیل سے بنے ہوئے یعنی زمین کی بھیگی مٹی سے کچّے ، چھلے ، خُشک ہوئے سخت سے . (۱۸۷٦ ، تفسیرِ مرادیہ ، ۴۴٦). یعنی سجیل کی قسم کے پتھر ، یہ لفظ دراصل فارسی کے الفاظ سنگ اورگل کا معرّب ہے ، اس سے مراد وہ پتھر ہے جو مٹی کے گارے سے بنا ہو اور پک کر سخت ہوگیا ہو.(۱۹۷۲ ، تفہیم القرآن، ٦ : ۴۷۱). [ف: سنگ کا معرّب].

سَجِیلا (فت س ، ی مع) صف مذ.
۱. سجا سجایا ، آراستہ پیراستہ ؛ بنا ٹھنا.

وہ نوخیز افغان بجے کھنکتے نوکیلے سجیلے رنگیلے بنے

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۱). اور روز سجیلا جوڑا ہی پہنے دیکھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱٦۷).

ناز کرتا ہوا زرکار سجیلا آنچل
مُسکراتا ہوا مدہوش رسیلا کاجل

(۱۹۴۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۳۱). **۲. خُوب صُورت ، چھبیلا، خوش وضع.**

قد اس کا تھا چھبیلا اور سجیلا
ڈھونڈا سرو اس کے سائے کا وسیلہ

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۷). خوش خوش اندر گیا کہ بانکے ٹیڑھے رنگیلے سجیلے وضعدار لوگ دیکھنے میں آئیں گے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۹٦) . ان کو بتاؤ کہ وہ مسلمان ہیں اور ایک شرمیلے سجیلے سُلطان کے تابع فرمان ہیں . (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۱۵) . ان کے خیال میں شاعر کو نازک بدن سجیلا اور رومانی ہیئت کا ہونا چاہیے. (۱۹۸٦ ، ن - م - راشد ایک مطالعہ ، ۳۸).[سج + یل ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ فاعلی].

ــــ پَن (ــــ فت پ) امذ.
خُوشنمائی ، خُوبصورتی.

جو پہنا اچھا بُرا تُو نے اُوترا بن بن کر
ہر ایک چیز میں جانی سجیلا پن کیا خوب

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر، ۷۱). سجیلا پن ، تراشیدگی ، سجل پن ... یہ وہ محاسن ہیں جو فنون لطیفہ کو محبوب اور انبساط آفریں بناتے ہیں.(۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۲۳۸).[سجیلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سَجِیلی (فت س ، ی مع) صف مث.
۱. سجی ہوئی ، آراستہ ، خُوبصورت.

توجہ سرو کی ہے قمریوں کا نالہ موزوں ہے
سجیلی گفتگو میری کا ہے میرا سجن باعث

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۱).

حیا ہو چشم فتّاں میں تمھاری
رنگیلی ہے سجیلی ہے بڑی ہے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۸۱).

ایک سجیلی بستی دائیں ، ایک البیلا رستہ بائیں
دیر سے کالے پُل پہ کھڑے ہیں لے دل آج کدھر جائیں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۵٦). **۲. سجدار ، مُتناسب شکل و صورت.**

جامہ زیبوں میں سجیلی ہے میرے یار کی سج
تنگ چولی کی سج اور پٹۂ بلدار کی سج

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۱۴).

اب سجیلی جو ہوئی چاہنے والے ہوئے اَور
ہاں میاں جو یہ سِکھاوے وہی لائقِ جور

(۱۸٦۸ ، شعلہ جوالا ، ۲ : ۳۸۴). بڑی بانکی دلہنیاں ، موہنیاں ، سجیلی البیلی ملے موری نار بن جاوٗں. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا، ۱۴).

بھاگ کر جائیں کہاں اس دیس سے اب اے مُنیر
دل بندھا ہے پریم کی سندر ، سجیلی ڈور سے

(۱۹۸٦ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۸۷). [سجیلا (رک) کی تانیث].

ــــ کَمان (ــــ فت ک) امث:
(معماری) تاجدار محراب یا دروازہ (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۳۷). [سجیلی + کمان (رک)].

سِجِّین (کس س ، شد ج ، ی مع) امذ ؛ امث.
۱ وہ جہنم جو زمین کے ساتویں طبقے میں واقع ہے. فرعون وضع کے لوکاں پر لعنت ہے ہور سات زمیناں کے تلے دوزخ سِجّین ہے . (۱٦۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی ، ۵۸).

روح ہے فرعون کی سِجّین میں
اور ہے منصور عِلّین میں

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۳۵). وہ ممسوخ صبح ہوتے ہوتے داخل شام سِجّین ہوا.(۱۸۴۵ ، خوش معرکۂ زیبا ، ۳٦۲). بعد موت کافر کی روح کو آسمان کی جانب سِجّین کی طرف دھکّے دیے جاتے ہیں . (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲۷۱). **۲. وہ جگہ جہاں گنہ گاروں کے نامۂ اعمال رکھے جاتے ہیں نیز وہ کتاب جس میں گناہ گاروں کے اعمال مسطور ہیں.** اور پارچہ قطران میں لپیٹ کے مقامِ سِجّین میں پہونچاتا ہوں. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۳). بے شک اعمال نامہ گنہگاروں کا سِجّین میں ہے اور تجھ کو کیا خبر ہے کیا ہے سِجّین ایک دفتر ہے لِکھا ہوا.(۱۹۱۷ ، ترجمہ القران الحکیم ، مولانا محمودالحسن، ۱۰۱۱). پھر خداوندِ تعالیٰ حکم دے گا اس کے اعمال کو سِجّین میں رکھو. (۱۹۵٦ ، ترجمۂ مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۳۷۸). [ع].

سَجِیو (فت س ، ی مع) امذ.
جاندار ، زِندہ مخلوق.

ایک اچھید ، ابھید ، اکھنڈ ایک سجیو ، سیوگ سماج

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۹). [س : स + जीव].

سَجِیوَن (فت س ، ی مع ، فت و) امذ.
(طب) حیات بخش جڑی بوٹی، گیاہِ حیات نیز ہندو عقیدے کے مطابق وہ بوٹی جس کے کھانے سے انسان ہا ک ہو جاتا ہے اس کی زندگی سنور جاتی ہے. ہمارے یہاں اس جڑی کا نام سجیون بوٹی ہے. (۱۹۳۴ ، داستانِ عجم ، ۱۰۸). [رک : سنجیون].

سَجِیَّہ (فت س ، کس ج ، فت ی بشد) امث.
عادت ، خصلت. لیکن آدمیت و مروت الفت جو سجیۂ مرضیۂ پاک طینتانِ عالی گھر ہے باقی تھی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۰).
[ع : (س ج ی)].

سِجھانا (کس ج) ف ل.
اُبلنا ، پگھلنا ، گھلنا ، رنگت بادامی ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[سیجھنا (رک) کا لازم].

سُجھانا (ضم س) ف م.
۱. کوئی نامعلوم یا نئی بات بتانا یا ذہن میں لانا ، سکھانا ، بتانا ، آگاہ کرنا ، اونچ نیچ سمجھانا.

سجھایا ہے جو کچھ غیروں نے صاحب
تمہارے واسطے بہتر نہیں ہے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۹).

ثابت ہوا ہے تین گنا مجھ سے تو دلیر
تُو نے سُجھا دیا مُجھے میری سمجھ کا پھیر

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۳۹۷) . ۲. ظاہر کرنا ، دکھانا ، سمجھانا ، بتانا ، جتلانا.

جہاں کو انہوں نے دیا اِنتظام
بُرائی بھلائی سُجھائی تمام

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۹). صاحب موصوف نے مجھے اس بات کی ضرورت سُجھائی کہ میں اپنے سابقہ بیان پر جو جہاد کے متعلق تھا نظر ثانی کروں. (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد ، ۱۵۹). خود پڑھ کر سُنانے اور دوسروں کی غلطیاں یا کمزوریاں سجھانے کو بارہا جی چاہا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۴۳). ۳. رک : سجانا. میرے بچے نے روتے روتے آنکھیں سُجھالیں . (۱۹۳۱ ، سیّدہ کا لال ، ۲۱۹). [سُجانا (رک) کا ایک اِملا].

سُجھانے کا جادُو امذ.
مخفی چیزوں کو سمجھنا ، چھپی ہوئی چیزوں کو ذہن میں لانا ، تخلیق کی قوت ، ضوافگنی ، کایا پلٹ کا جادو. بودلیئر اکثر ایک سجھانے کے جادو، کا ذکر کیا کرتا تھا جسے وہ بعض الفاظ یا تراکیب کی خصوصیت سمجھتا تھا. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۳۹۸).

سُجھاؤ (ضم س) امذ.
خیال ، تجویز. ان جوشیلے کام کرنے والوں کے سامنے میں یہ سُجھاؤ رکھتا ہوں کہ اردو بولی کا جو رُوپ بازار ، ہاٹ اور گلیوں میں چل رہا ہے اسی کو لے کر اپنی کتابیں اور لیکھ لکھیں. (۱۹۷۲ ، اوراق ، ۱ کتوبر ، نومبر ، ۲۹۱). [سُجھانا (رک) سے حاصلِ مصدر].

--- دینا محاورہ.
تجویز کرنا ، خیال ظاہر کرنا. میری گرفتاری سے صرف ہفتہ بھر قبل ہندو مہاسبھا کے لیڈر این - بی - کھارے نے میری برطرفی اور گرفتاری کا سُجھاؤ دیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۹۲).

سُجھائی دینا ف م نیز محاورہ.
۱. نظر آنا ، معلوم دینا. زمین کے اندر کا حال کیونکر آپ کو سُجھائی دے گا. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۲ : ۹۹).

اقبال کے وقت میرے بھائی
دیتا نہیں کچھ اسے سُجھائی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۲۴) . یہ بُزرگ بوڑھے بھی تھے اور آنکھوں سے بھی اُنہیں کچھ سُجھائی نہ دیتا تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۳). ۲. سمجھ میں آنا ، زیرِ غور آنا. جو چاہو کہ انہیں خود کو سُجھائی دے یہ ناممکن. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۲).

سَچ (فت س) امذ.
۱. حقیقت ، واقعے کے مطابق ، راست ، دُرست ، ٹھیک ، حق .
خدا بولیا سو سچ ہے رسولؐ بولیا سو سچ ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶). سچ ہے مردے بھی کتنے خود غرض ہوتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۹). اس نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۹). سچ پوچھا جائے تو انسانی شعور کے ارتقاء کی بھی وہ صورت ہے . (۱۹۵۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۳). ۲. سچا ، راست گو.

اتا جیو رکھے سو بڑی بے شرم
کہ سچ عاشقاں میں نہیں یو دھرم

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۷). [س : ستیہ सत्य].

--- اَور جُھوٹ میں چار اُنگل کا فَرْق ہے کہاوت.
سچی بات دیکھی جاتی ہے اور جُھوٹی بات سُنی جاتی ہے ، اسی لیے کہتے ہیں کیونکہ آنکھ اور کان میں چار انگل کا فرق ہے (جامع الامثال).

--- بات آدھی لڑائی ہوتی ہے کہاوت.
سچ بولنے پر عموماً لڑائی ہو جاتی ہے. (جامع الامثال).

--- بات کَڑْوی لَگتی ہے کہاوت.
اگر کسی کا نقص بیان کرو تو وہ ناراض ہو جاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- بَرابَر تَپ نَہیں جُھوٹ بَرابَر پاپ کہاوت.
جُھوٹ کا انجام بُرا ہوتا ہے. سچ برابر تپ نہیں جُھوٹ برابر پاپ. (۱۸۵۹ ، مراتُ الصدق ، ۶۷).

--- بول پُورا تول کہاوت.
سچ بولنا چاہیے اور پورا تولنا چاہیے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- بولنا محاورہ.
وہ بات کہنا جو حقیقت یا واقعے کے مطابق ہو ، حق کہنا ، حقیقت بیان کرنا. سچ بولنا اور سچوں کی باتیں بخواہش دلی اور رغبتِ خاطر سُننا یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں. (۱۸۵۹ ، مراتُ الصدق ، ۱۰۵).

--- بولنا اَور لَڑائی مول لینا بَرابَر ہے ،/ بولنا آدھی لَڑائی مول لینا ہے کہاوت.
سچ بولنے پر عموماً لڑائی ہو جاتی ہے کیونکہ سچ لوگوں کو گراں گزرتا ہے ، سچ بات تلخ معلوم ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نجم الامثال ؛ محاوراتِ ہند).

---- بولنا سُکھی رَہنا کہاوت.
سچ بولنے والے کو کوئی ذہنی اذیت یا ذہنی خلش نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---- پَنا (---فت پ) امذ (قدیم).
راستی ، صداقت.

ترے سچ پنے کی صفت ہوئی سو زور
پڑیا قمر دریا کی جاتن میں شور
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۵). [سچ + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---- پُوچھو تو / پُوچھیے فقرہ.
واقعی بات یہ ہے ، حقیقت یہ ہے.

سچ پوچھیے تو لفظ انا الحق تو کبر ہے
منصور ہے وہی جو سردار چُپ رہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). سچ پوچھو تو بعینہ یہی حالت ان حکمران نوآبادیات کی بھی رہی ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲).

---- تو یہ ہے فقرہ.
حقیقت یہ ہے ، سچ بات یہ ہے.

سچ تو یہ ہے عشق ایک ایسا درد لُطف انگیز ہے
ہے اس کے بالکل ہیچ ہے ، گر ہو حیاتِ جاوداں
(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۳).

---- ٹھہرانا ف م.
کسی امر کو صحیح اور درست قرار دینا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---- سچ م ف.
ٹھیک ٹھیک ، درست. اوس نے جواب دیا کہ میں جُھوٹی گواہی ہرگز نہ دونگی جو کچھ سچ سچ حقیقتِ حال ... جانتی ہوں وہی صاف صاف کہونگی. (۱۸۵۹ ، مراۃ الصدق ، ۹۷).

---- سچ بولو فقرہ.
ٹھیک ٹھیک کہو ، ٹھیک اور صحیح بات کہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---- کار صف.
سچا ، سچ بولنے والا.

ہیں مشتری ہو پوچھا باتاں کے نقد پر ہو
کچھ بات میں دیسے ہیں سچ کار چاند صاحب
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳). [سچ + ف : کار ، کردن ۔ کرنا].

---- کا زمانہ نہیں فقرہ.
جُھوٹ کا دور دورہ ہے ، سچ کی کوئی قدر نہیں.

کہیے جو جُھوٹ تو ہم ہوتے ہیں کہہ کے رسوا
سچ کہیے تو زمانہ یارو! نہیں ہے سچ کا
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، ک ، ۷۸).

---- کر دِکھانا محاورہ.
کسی امر کو صحیح ثابت کر دینا (قول سے یا عمل سے) پکارا ہم نے کہ اے ابراہیم تو نے سچ کر دِکھایا خواب. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۱۸). بزبجستی نے واقعہ کے طور پر اس کو یوں سچ کر دِکھایا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، انتخاب فتنہ ، ۱۹۲).

---- کرنا محاورہ.
سچ ثابت کرنا ، سچ ہونے کا ثبوت دینا. جُھوٹ بات کے سچ کرنے کے لیے بہت سی جُھوٹی باتیں بنا کر بولتے ہیں. (۱۸۵۹ ، مراۃ الصدق ، ۶۷).

---- کہنا ف م.
سچ بولنا ، ٹھیک ٹھیک کہنا ، حقیقت یا واقعے کے مطابق بات کہنا یا بیان کرنا. سچ کہنا کیا جوبن ہے اوس پر واللہ قیامت ہے. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۰۲).

---- کہو / کہیو فقرہ.
ٹھیک ٹھیک کہو (بطور طنز بھی مُستعمل ہے).

اوس سے جو دل لگایا سچ کہیو عیشؔ تُم کو
کیا اور بھی خدا نے دل دوسرا دیا ہے
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۸۱).

---- کہوں فقرہ.
ٹھیک ٹھیک کہوں ، حقیقت بتاؤں ، راز فاش کروں. سچ کہوں میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۳۴). سچ کہوں مجھ کو تو بُرا معلوم ہوا. (۱۹۲۷ ، اختری بیگم ، ۶۱).

---- کہوں تو ماں ماری جائے اور جُھوٹ کہوں تو باپ کُتّا کھائے کہاوت.
اُس موقع پر مُستعمل جہاں سچ اور جُھوٹ دونوں کے اظہار میں مُشکل پیش آتی ہو. میری تو وہی مثل ہوئی کہ سچ کہوں تو ماں ماری جائے اور جُھوٹ کہوں تو باپ کُتّا کھائے. (۱۹۰۸ ، سلور کنگ ، ۱۲۹).

---- کہئے / کہیے فقرہ.
ٹھیک ٹھیک کہئے.

توڑ جوڑ آپ کو ہیں یاد بہت سچ کہئے
توڑا کیا کیا صنم اس عمر میں جوڑا کیا کیا
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---- کہے تو (سو) مارا جائے کہاوت.
سچ بولنے والا نقصان اٹھاتا ہے (جامع الامثال).

---- کی سنسی بُری ہوتی ہے کہاوت.
سچی بات بہت گراں گُزرتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---- ماننا محاورہ.
صحیح تسلیم کرنا ، درست مان لینا.

توں سچ مان میں آدمی ہوں اے نار
علی ابنِ طالب کا ہوں میں بھی یار
(۱۶۷۹ ، قِصّۂ تمیم انصاری ، ۹).

---مُچ (---ضم م) م ف.
۱. فی الحقیقت ، واقعی.

منج مَن کوں تری وو کُچ لبدا کئی کُچ کا کُچ
سچ مُچ ہو عجائب کچ ہے رمز نہانی کا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۱).

وہاں جھوٹ مُوٹ تم نے بناوٹ سے غش کیا
ہم سچ مُچ ایسے روئے کہ یہاں چٹ سے غش کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵). خیرات کے قابل صرف وہ لوگ ہیں جو سچ مُچ کمانے سے بالکل معذور ہیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۷). سچ مُچ تم بے وقوف ہو. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۶۸).

---مُچ (مُچھ) کا/کی/کے صف.
حقیقی ، واقعی ، اصل میں.

ملنا تمن کا غیر سے کوئی جھوٹ کوئی سچ مُچھ کہے
کس کس کا منہ موندوں سجن کوئی کُچھ کہے کوئی کُچھ کہے

(۱۶۷۲ ، شاہی (شاہ قلی خاں اردوئے قدیم ، ۷۳)). وہ اپنے جوہرِ شجاعت کو دکھاتے ہیں سچ مُچ کے وہ شجاع اور دلیر سپاہی ہو جاتے ہیں. (۱۸۱۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۵۵). **جھوٹ مُوٹ** کے جانور سچ مُچھ کے ہو جاتے ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲۰۵). ننھے میاں بڑبڑاتے جاتے ہیں گھونسے تان رہے ہیں ، گویا کسی سچ مُچ کے لڑکے سے باتیں ہو رہی ہیں . (۱۹۲۲ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۱۱۰). سچ مُچ کی بادشاہت نہ تو جاگیرداری سے پہلے تھی نہ بعد میں باقی رہی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۵۵).

---ہے فقرہ.
۱. درست ہے ، ٹھیک ہے ، بیشک ، ہاں.

بیزار ہیں سب ایک بھی شفقت نہیں کرتا
سچ ہے کوئی مُردے سے محبت نہیں کرتا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹). **۲. سچ کہا ہے ، بزرگوں کا قول ہے.** سچ ہے کہ بھائیوں کی محبت گنجِ قاروں سے بھی بہتر ہے. (۱۸۵۸ ، وقائع رام چندر ، ۲۰).

---ہے حرامزادے کی رسّی دراز ہے کہاوت.
بُرا آدمی کُچھ زیادہ ہی دن زندہ رہتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سُچ (ضم س) صف ؛ امذ.
صاف ، روشن ، سفید ، خالص ، پوتر ، نیک ، پارسا ، دیانت دار ؛ موسمِ گرما ، یعنی مئی جون کا زمانہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : शुचि].

---کار امذ.
پاک یا پوتر کرنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سچ + ف : کار ، کردن - کرنا].

---کاری صف.
پوتر پن ، صفائی ، پاکی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سچ + کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَچّا (فت س ، شد چ نیز بلا شد) صف مذ.
۱. راست گو ، راستباز ، صادق القول ، صادق.

سدا مست مدہوش دیدار کا
سچا توں طلب گار کرتار کا

(۱۵۶۴ ، فیروز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۱)).

امام اب ولایت کا صف کا سچا
خلف نیک شاہِ نجف کا سچا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰). اچھے آدمی کا نشان یہ ہے کہ بے دیانت نہ ہوئے اور سچا ہوئے اور بڑی ہمت رکھتا ہوئے . (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۶۲).

عدو جھوٹا ہے ہم جھوٹے ہیں یہ نیچی نظر جھوٹی
تمہارے سامنے کوئی بھی سچّا ہو نہیں سکتا

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۳) . **۲. وفادار ، مُخلص ، بے لوث .** آپ میرے سچے دوست ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۹۲). **۳. کھوٹ سے پاک ، کھرا ، اصل سونے یا اصل چاندی وغیرہ کا.** سچی بنارسی کے ڈھیلے پاجامے پر چمپیل کے جال کا ٹھپا مغلانی نے نادانی سے بالکل ٹیڑھا کر دیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۶). ٹکسالوں کا بند کرنا اور اس کے ساتھ سچے روپے کو جس کی قیمت سونے میں گیارہ پنس تھی ... ٹیکس دینے والوں سے لینا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۷۹). ڈوپٹے کو سچے گوٹے کا دو دو انگل چوڑا حاشیہ لگا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر، ۱۳۴). **۴. درحقیقت ، واقعے کے مُطابق.**

نہیں کرتا سوائے کِذب اب سچا بیاں کوئی
مگر خُم نیل کا بگڑا ہے زیرِ آسماں کوئی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰۷).

حشر میں دیدار کا وعدہ ہوا ، ہم مر گئے
ایسی سچی بات کا تھا بس یہی سچّا جواب

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۳۲). **۵. جس میں صحت و درستی پائی جائے ، صحیح ، خالص.**

بشارت ہے جنّت کی وعدۂ خدا
تمھوں (تمہیں) سیں (سے) کیا تھا ہوا سب سچا

(۱۶۶۹ ، آخرگشت ، ۶۳). ہر شخص کا یہ ہی یقین ہے کہ میرا خیال اور سب کے خیالوں سے بالکل صحیح اور بالکل سچّا ہے. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۲). مجھے درویشوں سے جس قدر عقیدت ... ہے اسی قدر اِس گستاخ کو ان سے عداوت اور انکار ہے اور سچ یہ ہے کہ سچّا یہی ہے . (۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۹۷). **۶. حقیقی.**

برحق ولی توں رب کا صاحب سچّا ہے سب کا
معراج کی سو شب کا جھلکار یا علی توں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳).

کیا شاہ نظیر اور کیا راجا ، کیا مفلس کیا کنگال گدا
کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچّا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳۷۶). اس سچے دربار میں جو ایک بادشاہ کا ہے آدمی ہو یا جانور سب یکساں ہیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی، ۲). اللہ ربالعزت اور اس کے حبیب سے ان کا رشتہ سچّا تھا (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ جنوری ، II). **۷. معدنی یا اصلی جوہر.**

لعل تیرے لبوں کے سچے ہیں
کیوں نہ یاقوت کوں کہوں جھوٹا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۷). کوئلے چٹخے سچے کوئلے تھے اور ایک چنگاری میرے انگرکھے پر گری.(۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار، ۱ : ۲۱۳). ۸. **مضبوط**. ضرورت ہے صرف تھوڑے اِستقلال اور بیٹھک کے سچے ہونے کی. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۹۵). [سچ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---بیوپار (--- کس مج ب ، و مج) امذ.
صحیح و راست کاروبار اور ٹھیک ٹھیک معاملہ ، دیانت کا، کھرا حساب (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [سچّا + بیوپار (رک)].

---پن امذ.
راستی ، دیانتداری ، اِیمانداری ، ثابت قدمی ، استقلال ، وفاداری (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سچّا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---جائے روتا ہوا آئے جُھوٹا جائے ہنستا (ہوا) آئے کہاوت.
دنیا کی ستم ظریفی کے اظہار کے لیے مُستعمل (نجم الامثال).

---جوڑا (---و مج) امذ.
۱. **چاندی کے کام کا جُوتا ، کھراکامدار جوتا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **چُوڑیوں کا وہ جوڑا جس میں سچے تار ستارے اور مقیش وغیرہ لگے ہوں.**

نیلا پیلا کیسا شاہانہ دولھن کو چاہیے
سچا جوڑا چُوڑیوں کا لا دے اے منہیار سُرخ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۳۱). [سچّا + جوڑا (رک)].

---جُھوٹے کے آگے رو مَرے کہاوت.
جُھوٹا سچے کو تنگ کرتا ہے ، جھوٹ پر جلد اعتبار آ جاتا ہے. غرض اس بیچارے آقا پر وہ مثل اصل ہو گئی کہ سچا جُھوٹے کے آگے رو مرے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۸۱).

---ڈورا (---و مج) امذ.
(علاقہ بندی) **وہ ڈورا جس میں سچے کلابتوں کا کام ہو** (اپ و ، ۳ : ۷۸). [سچّا + ڈورا (رک)].

---کرنا محاورہ.
تصدیق کرنا . تجھ پر اُتاری ہم نے کتاب تحقیق سچّا کرتی سب اگلی کتابوں کو. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۱۰۵).

---گانا امذ.
وہ گانا جو اصولِ موسیقی کے مُطابق ہو (ماخوذ : نوراللغات). [سچّا + گانا (رک)].

---مسالا (---فت م) امذ.
(گوٹا سازی) **وہ زری گوٹا جو خالص سونے یا چاندی کا ہو ، کھرا مسالہ** (اپ و ، ۲ : ۲۰۲). [سچّا + مسالا (رک)].

---موتی (---و مج) امذ.
وہ قیمتی موتی جو سیپ کے اندر سے نکلا ہو ، اصلی موتی.

پیارے یہ جو کہتا ہے کہ میں ہوں آبرو کا دل
غلط نئیں بولتا سچّا ہے تیرے کان کا موتی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۳).

سچے موتی کی ہیں لڑیاں سچی باتیں یار کی
مثل در گانے ہیں اوس کے گُلکری دردانہ ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۹۶). اس بیچ میں دونوں طرف سے جتنی پتنگیں اڑائی گئیں ان سب کے ساتھ ... نوٹ، سچے موتی کی لڑیاں اور ہلکے پھلکے جڑاؤ زیورات باندھے گئے تھے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۱). [سچا + موتی (رک)].

---نام خُدا کا کہاوت.
خُدا کے سِوا کوئی سچّا نہیں.

یہ سچ ہے کہ دُنیا کے جُھوٹے جتن ہیں
اگر ہے تو بس نام سچّا خُدا کا

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۱۷).

---ہاتھ امذ.
لین دین اور معاملہ کا کھراپن ، دیانتداری ، ایمانداری ، ساکھ.

راکھے سچّا ہاتھ جو مکتا بلے اُدھار
بگڑے سیتی میت بھی بھاجے کو سن بجار

(؟ ، مشہور دوہا (مخزن المحاورات ، ۵۲۲). [سچّا + ہاتھ (رک)].

سُچار (ضم س) صف.
خوبصورت ، دِلربا ، پاک یا پوتر کرنے والا ، نیک ، پارسا.

جان یا جاناں ملالے اے سُچار
بلکہ دے جاناں پہ اپنی جان وار

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۱۴). [س : सचार].

سَچّان (فت س) امذ.
باز ، عقاب ، پیچھے لگنے والا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ شبدساگر). [س : सचान].

سَچّانا (فت س ، شد چ) ف م (شاذ).
تصدیق یا توثیق کرنا. ان باتوں کو سچّانے کے واسطے جو حضرت فرماتے تھے یہ سورہ اللہ کی طرف سے نازل ہوا . (۱۸۷۶ ، تفسیرِ مرادیہ ، ۴). [سچ + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَچّاوٹ (فت س ، و) امث.
سچّاپن ، سچّائی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ شبدساگر). [سچانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَچّائی (فت س ، شد چ نیز بلا شد) امث.
راستی ، صداقت ، دیانت. اور امید ہے جو لوگ سچّائی کو دوست رکھتے ہیں وہ ... اِسلام کی سچّائی کی تحقیقات کریں گے.(۱۸۷۰، خطباتِ احمدیہ ، ۱۰). اس بات کی سچّائی کا کافی ثبوت موجود ہے کہ ہم ... قانون شکنی سے پرہیز کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۲۳). میرے اعتقاد میں یہ

نظریہ بعض اہم نئی سجّائیوں کا حامل ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۱۹). [سچّا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سِچائی (کسر س) امث ؛ ← سینچائی.
۱. **کھیت میں پانی دینا ، سینچنا ، آب پاشی.** کنوا سے چار طرح پر سچائی ہوتی ہے (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۲۱). بیل ہل چلاتا ہے جس سے کھیت کی جوتائی ہوتی ہے ... کنویں پر لگاتے ہیں جس سے کھیت کی سچائی ہوتی ہے.(۱۸۹۴ ، اردو کی پانچویں کتاب. ۲۰۳). ۲. **سینچنے کی مزدوری** (ماخوذ: جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سینچنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَچِّدانَنْد (فت س ، شد چ نیز بلا شد بکس ، فت ن ، غنہ) امذ.
وجود ؛ خیال ، خوشی ؛ خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.

کہتے ہیں تجھ کو سچّدانند پھبتا ہے تجھی کو نام تیرا
(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، ۲ : ۹). [س : سچدانند सच्चिदानन्द].

سَچَر (فت س ، چ) صف.
نیک چلن ، اچھا.

کمایا عِشق کی دولت تھے میں ایسی کمائی جو
کمائی کے دھنی بن واں سچر نیں کس کمینے کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۶). [س : सचर].

سِچَکْنا (کسر س ، فت چ ، سک ک) ف ل.
۱. **حیران ہونا ، چوکنا ہونا.** شہزادہ دِلدادہ سچک کر نقشِ پا کے مانند بھینچک سا رہ گیا. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۶۳). ۲. **بیقرار یا متفکر ہونا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. **جھجکنا ، ہچکچانا.** وہ مردوں کے مقابل آتے ہوئے سچکتا ہے. (۱۸۰۳، گنج خوبی ، ۳۵ ر). مُفصّل کہنے میں فساد نظر آتا تھا سچک کر خاموش رہ جاتا تھا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۸). [پ : सचकित + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُچِکَنْتا (ضم س ، کسر چ ، فت ک ، سک ن) امث.
متوجہ کرنے کا عمل ، لوبھ ، دِلربائی. سُچکنتا اس میں ایسی ہے کہ عاشق کا دِل جو شعلہ پکڑتا ہے سو اسی کی چکنائی ہے. (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲). [س : स+चकित کی ایک شکل].

سَچَل (فت س ، چ) صف.
پُر پیچ ، پیچ در پیچ ، ٹیڑھا ترچھا.

کوچۂ ماہ رُخاں ہے یہاں گُستاخ سچل
ہر قدم دھیان لگا ہوش سے آداب پہ رکھ
(۱۸۶۴ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۷۱). [س : سچل सचल].

سَچَّل (فت س ، شد چ بفت). (الف) صف.
بالکل درست ، واقعی ، ٹھیک ٹھیک ؛ سچ بولنے والا ، دیانتدار ، راست گو ، صادق القول. کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بولنے والے تھے لہذا سچو یا سچّل (دیانتدار) کےنام سے مشہور ہوئے (۱۹۷۳ ، سچّل سرمست ، ۷۵). (ب) امذ. **روپے کی شرط ، قمار بازی**، کیوں باوٗجی سچّل کھیلتے تو البتہ آج سو روپئے دینے آتے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۰). [سچ + ل ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ سُر (ـــــ ضم س) امذ.
تیور سُر ، سچّا سُر ، ترنم ، خوش آوازی. کُچھ دن پہلے پتہ آیا تھا یہ ... قوم کا سرمایہ بڑا سچّل سُر ہے اس کے گلے میں.(۱۹۸۰، وارث ، ۲۵۲). [سچّل + سُر (رک)].

سُچَّل (ضم س ، شد چ بفت) امذ.
(سلائی بنائی) موٹا پھٹک دار اور سخت قسم کا ریشم ، معمولی قسم کا کپڑا بنانے اور دوسرے ادنیٰ کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے ہندوستان میں باہر سے آتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۲۵). [مقامی].

سَچْلا (فت س ، سک چ) صف ؛ امذ (قدیم).
سچّا.

کیس میانے پھول ، تارے چاند سورج گندے ہے
پھول کیساں تھے دوجا آسمان سچلا منج دکھائی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۱۳).
سچلے حلیم صاحب ہو جل ہل حلیمی اس کی دیکھ
سو کند حلیم کے دل منے ہے تو حلیم ہے ہو حلیم
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۶). [سچ + لا ، لاحقۂ صفت].

سَچْلی (فت س ، سک چ) صف ؛ امث (قدیم).
۱. **سچی.**

کہ اے بختور مانی گن گیان کی
توں سمدور سچلی ہے عِرفان کی
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۴۳). ۲. **عُمدہ.**
کدھیں سعی کرنے پہ پھل ملے
سو خش ہوئے نعمت جو سچلی ملے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری(ضمیمہ) ، ۱۸).[سچلا (رک) کی تانیث].

سُچْلی (ضم س ، سک چ) صف ؛ امث.
اچھی چال والی ، خوش خرام ، سجی عورت.

سُکتی ہنستی ہنسلی سچلی ہنس کی چال چلتی او
چمن پھل واریں اس پر مالیاں ہم عید و ہم نوروز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۱). [سچل (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سِچَن (کسر س ، فت چ) امث.
(کاشتکاری) نمک کی کیاریاں بنی ہوئی زمین جو نمک بننے کو متواتر سینچی جاتی رہیں (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۷۵). [سچنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

سِچْنا (کسر س ، سک چ) ف ل.
۱. **شاداب ہونا ، سیراب ہونا.**

سچتی اگر نہ ہر تیرے کشتوں کے خُون سے
ہوتا کبھیں نہ رنگِ حنا زینہار سُرخ
(۱۸۶۸ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۰۰). ۲. **ہضم ہونا ، اثر کرنا.**

کوئی دوا یا غذا سچتی نہ تھی۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۸).
[سینچنا (رک) کا ایک املا].

سَچَنچَل (فت س ، چ ، سک ن ، فت چ) صفت (قدیم).
رک : سجنجل.

سنور نے فتح آدیکھے اجھوں واں آپنی صُورت
پڑیا ہے عکس جس رن میں کھڑک کی تج سچنچل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۴۴). [سجنجل (رک) کا متبادل املا].

سَچو (فت س ، و مج) امذ.
خوشی ، مسرت ، فرحت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सचु].

سَچِو (فت س ، کس چ) امذ.
دوست ، یار ، ہم نشین ؛ وزیرسلطنت ؛ مشیر (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : सचिव].

سِچوانا (کس س ، سک چ) ف م.
سیراب کرانا ، ہرا بھرا کرنے کے لیے پانی دلوانا.

نئی شوخی حسینوں کی سنو خوشرنگ ہونے کو
حِنا کو باغ میں سِچواتے ہیں خونِ کبوتر سے

(۱۸۷۰ ، شرف (آغاحجو)، د ، ۲۲۱). [سینچنا (رک) کا تعدیہ].

سَچُوتی (فت س ، و مع) امث.
۱. **سچائی ، راستی.**

باور تُجے لگتا کہ سچُوتی کے بول
راکھے ہوں گوا چاند کوں تاریاں سوں بلا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۷۵).

ہے سچُوتی تجہ میں نا تقلید ہے
تجہ ریاضت بیچ حق کی دید ہے

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۴۲). بات بنائی ہوئی اور سچوتی کی کوئی چُھپتی ہے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۹). ۲. **خلوص ، وفاداری دیانت داری ، اِیمانداری** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سچ + اُوت (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَچّوں (فت س ، شد چ ، و مج) م ف.
درحقیقت ، حقیقۃً ، سچ مچ . وہ بھی کبھی نہ کبھی اپنی وضعداری کے خیال سے ... جھوٹوں ہی سہی تھوڑا بہت وعدہ وفائی پر آمادہ ہو جاتے ہیں. (۱۸۸۹ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۲۰) . مکّے کے بڑے بڑے رئیس سچوں اپنی بیٹیاں ان سے بیاہ دیتے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۲۸). [سچ + وں ، لاحقۂ جمع].

سِچُویشَن (کس مج س ، سک چ ، ی مج ، فت ش) امث.
صورتِ حال ، محلِ وقوع . یہ سچویشن بے انتہا گنجلک ہو گئی تھی.
(۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰۷). [انگ : Situation].

سَچہ (فت س) امذ (قدیم).
سچ ، راستی ، صِدق.

دریا میں صدف ہے لاک بھریا
پن کیوں بھرے سچہ صدف میں دریا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱). [رک : سچ].

---پَن (---فت پ) امذ (قدیم).
صداقت ، سچائی.

ترے سچہ پنے کی صِفت ہوئی سو زور
پڑیا قعرِ دریا کی جاتن میں شور

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۲۵). [سچہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---مُنّچھ (---ضم م ، غنہ) م ف (قدیم) ؛ مہ سچ منچہ
درحقیقت ، سچ مُچ. خدائے تعالیٰ اینو کا دل دیکھتا تھا نہ کہ سچہ منچہ خاتم الکتاب ہے . (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۷۸) . [سَچ مُچ (رک) کی قدیم صُورت].

سَچّی (فت س ، شد چ) صف.
۱. **بے میل ، کھری ، خالص**. ایسی ایسی سچّی ترازوئیں ہیں کہ چانول کے سوویں حصّے کی کمی بیشی بھی معلوم ہو جاتی ہے. (۱۸۸۹ ، گلگشتِ فرنگ ، ۱۸). سچّی شاعری کی تعریف یہ ہے کہ تصویر کھینچ دے. (۱۹۰۷ ، مضامین پریم چند ، ۳۳). ۲. **واقعی ، سَچ مُچ ، حقیقتاً**. انہیں دیکھ کر سچّی ترس آنے لگتا ہے . (۱۹۷۶ ، تین بہنیں ، ۳۷). ۳. **صاف ستُھری ، جس میں کُچھ رکھا نہ گیا ہو یا جو پہلے اِستعمال نہ کی گئی ہو ، کوری**. ایک سچّی رکابی منگائی گئی. (۱۹۲۶ ، خالاؤں کا مارا آغا ، ۳). [سچّا (رک) کی تانیث].

---بات سَعْدُ اللہ کَہہ / کَہے سَب کے مَن سے اترا رَہے کہاوت.
بندہ تو سچ ہی بولے گا خواہ لوگوں کو گراں گُزرے ، سچّی بات کہنے والے کو لوگ پسند نہیں کرتے. ایک بات میں کہتی ہوں جو تمہاری سمجھ میں آئے اور تمہیں بُری نہ لگے ، وہی کہاوت ہے سچّی بات سعد اللہ کہے سب کے من سے اُترا رہے. (۱۹۱۱ ، قِصّۂ مہر افروز ، ۹۷).

---تول (---و مج) امث.
پُوری تول ، ٹھیک تولنا ، نا کم ٹوک وزن کرنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [سچّی + تول (رک)].

---چُوڑِیاں (---و مع ، کس ڑ) امث.
کھرے کام کی چُوڑیاں ، عمدہ قسم کی چوڑیاں . ان کشتیوں میں بھاری بھاری جوڑے تھے اور سچّی چُوڑیاں اور نتھیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۱۴). [سچّی + چُوڑی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع]

---چینی (---ی مع) امث.
چینی کے برتن بنانے والی ایک مٹی جس کے خاص اجزائے ترکیبی ہوتے ہیں. غالباً یہ لوگ سچّی چینی کے استعمال سے بھی واقف تھے. (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۰۶). [سچّی + چینی (رک)].

---قاب امث.
سچّی چینی کی بڑی رکابی ، کہا جاتا ہے کہ اگر اس میں زہر آلود سالن ڈالا جائے تو ٹوٹ جاتی ہے.

زہر شیریں نے ہے کھانے میں ملایا ، دیکھ لو
چینی خانے سے منگا کے باجی سچی قاب اب
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۳). [سچی + قاب (رک)].

--- کہنا محاورہ.
کھری اور سچی بات کہنا ، سچ بولنا ، حقیقت کا اظہار کرنا.
سناتا ہے پیامِ وصل مجھکو ہر سحر جھوٹا
نہیں کہتا ہے سچی ایک دن بھی نامہ بر جھوٹا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۶۷).

--- بانک بولنا محاورہ.
بے موقع مگر برجستہ سچی بات کہہ بیٹھنا (علمی اُردو لغت ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- ہڈی (--- فت ہ ، شد ڈ) امث.
(کنایۃً) اچھی ذات یا صحیح النسل ، شریف نسب ، نجیب. گھر کو تو کچھ دیکھنا نہیں ہے بڑی سچی ہڈی ہے اچھا اب یہ بولو لڑکا پڑھتا کس درجے میں ہے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۱۰). [سچی + ہڈی (رک)].

سَچّے (فت س ، شد چ) امذ ؛ ج.
سچا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ، تراکیب میں مستعمل.
ہو گئے سب عضوِ تن سیدھے ترے رنجور کے
کتنے سچے ہوتے ہیں سانچے شگافِ گور کے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۱).

--- دانْت (--- غنہ) امذ.
پکے دانت جو عموماً دوسری بار نکلتے ہیں ، وہیل مچھلی کے دانت جو صرف ایک بار نکلتے ہیں. مچھلیوں کا خون سرد ہوتا ہے اور وہیل کا گرم ... جب ان کے سچے دانت نکلتے ہیں تو وہ بہت کثیرالتعداد اور مخروطی الشکل ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۵۳). [سچے + دانت (رک)].

--- رام کو چھوڑ کے پُوجیں دیبی بُھوت ، آپ بچارے مر گئے ان سے مانگیں پوت کہاوت.
خدا کے سوا جو دوسروں سے دعائیں مانگیں اُن پر طنز ہے کہ وہ ان لوگوں سے مرادیں مانگتے ہیں جو خود فنا ہو گئے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- سُر (--- ضم س) امث.
(موسیقی) وہ سُر جو قواعدِ موسیقی کے مطابق ہوں ، تیور سُر. سواروں کے غٹ ، پیدلوں کے پرے ، ... شہنا نوازوں کی شیریں آواز ، سچے سُروں سے دمساز. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۰۰). اس وقت تو کچھ ایسے ... سچے سُروں میں گائیں کہ سماں بندھ گیا. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ : ۳۸). [سچے + سُر (رک)].

--- سِہَر (--- کس س ، فت ہ) امذ ؛ ج.
سانپ اور مچھلی کی جلد پر پائے جانے والے گول گول چھلکے جو زور سے الگ ہو جاتے ہیں. مچھلیاں. حیواناتِ متنفس فی الما ہوتی ہیں اور ان کی جلد پر سچے سِہر ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۹). [سچے + سِہر - سِہنے].

--- کی باوَڑے جُھوٹے کی ناباوَڑے کہاوت.
سچا آدمی کامیاب ہوتا ہے اور جُھوٹا ناکام (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- مُچ (--- ضم م) م ف.
سچ مچ ، درحقیقت ، دراصل ، فی الواقع. سچے مچ دریا کو دیکھ کر آنکھیں پھٹ گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۰).

--- مَر گئے جُھوٹوں کو تَپ بھی نہیں آئی کہاوت.
جب کوئی جھوٹ بولتا ہے اس وقت کہتے ہیں کہ الٹا زمانہ ہے جُھوٹے کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

سَچّیار (فت س ، سک چ) صف مذ.
مُخلص ، سچا.
شاہ سلیمان کا نوشہ سچیار
منتر پڑھے ہوکار ہوکار
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۳۶). [سچایار کی تخفیف].

سُچیت (ضم س ، ی مع) صف.
متوجہ ، ملتفت ، دھیانی ، واقف کار ، ماہر ، خبردار ، محتاط ، قانع (پلیٹس ؛ ہندی اردو لغت). [س : س + چیت सु+चित्त].

--- کَرنا محاورہ.
جگانا ، ہوشیار کرنا ، ہوش میں لانا. اگر تجھ سے اس کی دستگیری ایک بوبے سے ہو سکے اور سچیت کرے تو میں تجھے سونے کا تکا دوں. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۴۲).

سُچیتی (ضم س ، ی مع) امث.
توجہ ، دھیان ، ہوشیاری ، احتیاط ، عقلمندی (پلیٹس). [سُچیت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُچیتے جانا محاورہ.
رفع حاجت کو جانا (مخزن المحاورات).

سَچِیں (فت س ، ی مع) صف ؛ م ف (قدیم).
سچ ، اصل میں ، حقیقت میں.
بند پرائی سونے تار سچیں ہو وانو سرہار
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱)).
عشق گھر میں کرے اپ آشیانہ
سچیں تج کو سہاتا ہے اے خانہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۲). [سچ + یں ، لاحقۂ صفت و تمیز]

--- مُچِیں (--- ضم م ، ی مع) م ف (قدیم).
رک : سچ مُچ. بھلا جانتا کہ یو بھلا چہ ہے سچیں مچیں یو فرشتا چہ ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۱). [سچیں + مچ + یں ، لاحقۂ صفت و تمیز].

سَحاب (فت س) امذ.
۱. **بادل ، گھٹا ، ابر.**

جو تلگ ہیں برج بارا جو تلگ ہے آسمان
جو تلگ جھمکائیں بجلیاں جو تلگ برسے سحاب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۲).

مجھ شعر کی روانی سنیا جب سوں اے ولی
نمناک ہے تدھاں ستی دامن سحاب کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵).

شراب پی لب جُو بیٹھ کر سحاب کے دن
کہ تیری اوٹھتی جوانی ہے اور شباب کے دن

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۹۲).

زلزلے سے کوہ و در اُڑتے ہیں مانندِ سحاب
زلزلے سے وادیوں میں تازہ چشموں کی نمود

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۳۸).

بچھڑ کے تم سے نہیں رک سکے کبھی آنسو
تمام عمر برستے رہے سحاب سے ہم

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۹۵). ۲. (طب) **وہ پتلی اور ہلکی سنہری تہہ یا جھلی جو طبقۂ قرنیہ کی بیرونی سطح پر پیدا ہو جاتی ہے ، آنکھ کی ایک بیماری.** دوسری قسم۔ بہ نسبت پہلی قسم کے زیادہ گہری زیادہ چھوٹی اور زیادہ سفید ہوتی ہے ، اس کو سحاب کہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰). ۳. (ہیئت) **ستاروں کا دُھندلا گُچھا ، آسمان کے مُختلف حصوں میں نظر آنے والے چھوٹے چھوٹے چمکدار دھبے جو الگ الگ ستاروں میں تحلیل نہیں ہو سکتے** . سحاب ... ان کو تاروں کا جُھرمٹ خیال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ الگ الگ ستاروں میں تحلیل نہیں ہو سکتے ، ان دھبوں کو سحاب کہتے ہیں. (۱۹۴۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۳۴).

سحاب تھا کہ ستارہ گُریزپا ہی لگا
وہ اپنی ذات کے ہر رنگ میں ہوا ہی لگا

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۵۶). [ع].

۔۔۔ بارِنْدَہ کس صف (۔۔۔ کس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
برسنے والا بادل.

دستِ بخشش ، سحابِ بارندہ
کفِ ہمّت محیطِ بے ساحل

(۱۸۱۰ ، میر (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۹۶)). [سحاب + ف : بارندہ ، باریدن ۔ برسنا].

۔۔۔ پیچاں کس صف (۔۔۔ ی مج) امذ.
(ہیئت) **سحاب کی ایک قِسم جو پیچدار شکل کے ہوتے ہیں** بہت سے سحاب پیچدار شکل کے ہیں انھیں سحابِ پیچاں کہہ سکتے ہیں. (۱۹۳۱ ، ارتقا ، ۲۴). [سحاب + ف : پیچاں ، پیچیدن ۔ لپیٹنا].

۔۔۔ رَحْمَت کس اضا (۔۔۔ فت ر ، سک ح ، فت م) امذ.
ابرِ کرم ، رحمت کا بادل ، رحمت کی گھٹا. غیب سے ندا ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آمنہ سے پیدا ہوئے اور سحابِ رحمت آیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۳). [سحاب + رحمت (رک)].

۔۔۔ سُرْخ کس صف (۔۔۔ ضم س ، سک ر) امذ.
اُفق پر شفق پُھولنے کے سبب بادل کا سُرخی مائل نظر آنا.

سحابِ سُرخ میں اس رنگ کب بجلی چمکتی ہے
جو ہے جُھمکا ترے دامانِ رنگیں پر کناری کا

۱۷۹۵ ، بیدار (مولانا شاہ محمدی) (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۱۸۳).

آسماں پر موجزن جُوئے شرابِ سُرخ ہے
یا محیطِ چرخِ زنگاری سحابِ سُرخ ہے

(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۱۴). [سحاب + سُرخ (رک)].

۔۔۔ فَلَکی کس صف (۔۔۔ فت ف ، ل) امذ.
(ہیئت) **مٹنے وقت ستارہ پھٹتا ہے. پھٹنے سے گیس اور ذرّات کی گرد پیدا ہوتی ہے اس گیس اور گرد کو کوئی بڑا ستارہ اپنی طرف کشش سے کھینچ لیتا ہے. اس کو بنیولا یا سحابِ فلکی کہتے ہیں.** اس گیس اور گرد کو کوئی قریب کا بڑا ستارہ اپنی طرف کشش سے کھینچ لیتا ہے ... اس کا نام سحابِ فلکی رکھ دیتے ہیں. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۴۹). [سحاب + فلک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ نَجْمی کس صف (۔۔۔ فت ن ، ج) امذ.
(ہیئت) **کہکشاں کے دونوں جانب ایک قسم کا درخشاں مادہ ہے جسے سحابِ نجمی کہتے ہیں. دوربین سے یہ ستارے اور گیس کی قسم کا چمکدار سحاب معلوم ہوتا ہے**(ادیب ، نومبر ، ۲۱۲). [سحاب + نجم + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ نَیساں کس صف (۔۔۔ ی لین ، غنہ) امذ.
ایسی بارش برسانے والا بادل جس کی بُوند شاعرانہ روایت کے مطابق سیپی میں گر کر موتی بن جاتی ہے ؛ فروری مارچ کی بارش ، ابرِ نیساں.

چشمہ و دجلہ و جُو بحر و سحابِ نیساں
اے ظفر سب ہیں مرے دیدۂ تر کے محتاج

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۰). [سحاب + نیساں (رک)].

سَحابَہ (فت س ، ب) امث.
(طب) **وہ سفیدی جو قرنیہ پر آ جاتی ہے ، آنکھ کی پھلی ؛ آنکھ کی ایک بیماری.** اگر یہ لیفی ندبی ساخت بہت خفیف ہو تو اس کو ... سحابہ کہتے ہیں. (؟ ، کتاب العین ، ۳۱۹). [سحاب + ہ ، لاحقۂ تانیث و صفت].

سَحابی (فت س) صف.
۱. **ابر کی مانند ، گھٹا کی طرح.**

عارض شہابی ، ماتھا گُلابی
آنکھیں شرابی ، گیسو سحابی

(۱۹۳۶ ، نبضِ دوراں ، ۳۰). ۲. **سحاب کی طرح روشن گُچھوں کی شکل کا.**

خود تن گیا خیمۂ سحابی
خود بچھ گئی سیج اک گُلابی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۴۷). [سحاب + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــــ مادہ (ـــــ شد د بفت) امث.
دہکتی ہوئی گیس جو نظامِ شمسی میں سرد اور ٹھوس ستاروں کے شدید تصادم اور حرارت سے پیدا ہوتی ہے ، سیمابی کیفیت. علاوہ بریں سیاہ سحابی مادہ بھی ہے جس سے کچھ روشنی تو منعکس ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۱۲) . ہمارا نظامِ شمسی ابتدا میں ایک دہکتی ہوئی گیس کا گردش کرنے والا سحابی مادہ تھا . (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱) . [سحابی + مادہ (رک)].

سَحابِیَہ (فت س ، کس ب ، فت ی) امذ.
(ہیئت) چھوٹے چھوٹے بے شمار ستاروں کا مجموعہ ، گُچھا. بہترین تعریف ثوابتِ سحابیہ کی کہ جنکو انگریزی زبان میں نیلوس کہتے ہیں . (۱۸۳۹ ، اعمال کرّہ ، ۷۰) . ہمیشہ یکساں رہنے والے ذرّوں نے جو بے ترتیبی کے ساتھ منتشر ہو کر سحابیہ بن جاتے تھے عارضی طور پر بستہ ہو کر ایک خاص صورت اختیار کر لی ہے جو ہمارا دماغ ہے. (۱۹۳۷ ، اصولِ نفسیات (ترجمہ)، ۱ : ۱۷۰). [رک : سحاب + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَحارَہ (فت س ، ر) امذ.
(تصوف) نفس کا ایک مرتبہ جو گورکھ دھندے کی طرح ہے اور مُرید کو گمراہ کرتا رہتا ہے یہ اہلِ حقیقت کے گرد پھرتا رہتا ہے اور ریاضت و مجاہدہ میں دیکھ کر کہتا ہے کہ اوقاتِ عزیز اپنی کیوں ضائع کرتے ہو. نفس کے پانچ مرتبے ہیں امارہ ، مکارہ ، سحارہ، لوامہ ، مطمئنہ. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۳۸۶). [ع].

سَحاق (فت س) امذ ؛ = سحق.
۱. گھسنا ، رگڑنا ، پسنے کا عمل (اسٹین گاس) ۲. رک : چپٹی کھیلنا. شرمگاہ کو زنا اور لواطت اور سحاق سے بچانا اور دل و زبان سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت سا کرنا . (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۷). [ع].

سَحایا (فت س) امذ ؛ ج.
(طب) دماغ کے پردے ، وہ جھلیاں جو دماغ کو ملفوف کرتی ہیں. دماغ کی طرح لبِ شو کی بھی جو اسکے ساتھ مُسلسل ہے ، تین جھلیوں سے ڈھکا ہے جن کو سحایا کہتے ہیں. (۱۹۴۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ)، ۳ : ۹۴). عمومی تدرن کی ان اصابتوں میں جن میں سحایاماوف نہیں ہوتے یا جن میں یہ صرف آخری درجوں میں جا کر ماوف ہوتے ہیں ...مریض کمزوری ...اور دردِسر کی شکایت کرتا ہے. (۱۹۴۸ ، عملِ طب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۱). [ع : سحا (س ح ح) کی جمع].

سَحْبان (فت س ، سک ح) امذ.
عرب کا ایک فصیح و بلیغ ادیب، خطیب اور شاعر جس کی خوش بیانی ضرب المثل ہے.

بسا فصاحت تی حسان کوں
چھپایا بلاغت تی سحبان کوں
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۶).

اس فصاحت آگے دے بھکوں
نطقِ سحبان عبارتِ مہمل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۴).

گو فصاحت میں تو سحبان ہے ولے بے تقدیر
حرفِ مطلب پہ زباں کو ہو تری سو لکنت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۳).

بلا ہے قدردانِ رشکِ سحباں
جنابِ میرزا مہدی علی خاں
(۱۸۵۲ ، نالۂ تسلیم ، ۲۵۳). [عَلَم].

ـــــ زَماں کس صف(ـــــ فت ز) امذ.
(کنایۃً) ماہرِ فن ، یکتائے عصر ، بے نظیر و بے مثال.

سحبانِ زماں ہوں میں فصاحت میں فدا آج
کب مجکو پسند آتی ہے تقریر کسی کی
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۷۰). [سحبان + زماں (رک)].

سَحَج (فت س ، ح) امث.
(طب) آنتوں کی ایک بیماری ، پیچش وغیرہ. آخر کو اس اسہال کی نوبت مرضِ سحج کو پہنچی جو آنتوں کی خراش سے ہوتا ہے. (۱۸۹۳ ، رشحاتِ اردو (ترجمہ) ، ۲۶۱). سوا دو ماشہ ابرک بارتنگ کے ہرے پتّوں کے پانی میں پیس کر کھانے سے منہ ، رحم اور مقعد سے خُون کا آنا بند ہو جاتا ہے اور سحج کو مفید ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۸). [ع].

سَحَر (فت س ، ح) امث.
۱. طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے کا وقت ، وہ وقت جب رات کا چھٹا حصّہ باقی ہو ، تڑکا ، بھور.

وقتِ سَحر وقتِ مناجات ہے   خیزدراں وقت کہ برکات ہے
(۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۱)).

سوتا تھا جو یک رات وقتِ سحر
جو سپنے میں دیکھا کہ ایک خوب گھر
(۱۵۶۴ ، پرت نامہ ، ۱۰۰).

روز دو چار نئے گُل نظر آتے ہیں نسیم
جاتے ہیں ہم جو کبھی جانبِ گلزار سحر
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۴۹). وہ لیلۃ القدر ، تو یہ عید کا روزِ روشن ... شبِ سحر سحر دونوں کی بہار دکھاتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ، سرشار ، ۶). سحر کے لفظی معنی ہیں چھپی ہوئی چیز - صبح صادق کو اس لئے سحر کہتے ہیں کہ وہ رات کے اندھیرے میں کچھ چُھپی ہوئی ہوتی ہے. (۱۹۷۵ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۳۱ دسمبر ، ۱۴). **۲. سحری ، رمضان شریف میں روزہ کی نیت سے صبح صادق تک کھانے کا عمل.**

میں رند روزہ‌دار ہوں ہو خیر شر کے ساتھ
ساقی مُجھے صبوح بھی دینا سحر کے ساتھ
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۶۲). سحر کھانے کی فضیلت بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ صبح کے قریب کھائی جائے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱۸). [ع : (س ح ر)].

--- آنا محاورہ۔
صبح ہونا ، صبح کا نمودار ہونا۔

جا شبِ ہجر وہ سحر آئی
تُو ہی جانے کی پھر اگر آئی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۰)۔

--- پکڑنا محاورہ۔
صبح تک زندہ رہنا ، صبح کرنا۔

کس طرح سے میں نے پکڑی ہے سحر
کہتے ہیں بیہوش مجھ کو دیکھ کر

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۹۶)۔

--- خَنْد (---فت خ ، سک ن) صف۔
صبح کے مانند ؛ خنداں یا ہنستا ہوا ؛ خوش ؛ کھلتی کلی (ماخوذ: نوراللغات)۔ [سحر + ف : خند ، خندیدن - ہنسنا]۔

--- خَواں (---و معد) صف۔
صبح کے وقت نغمہ سرائی یا زمزمہ پردازی کرنے والا۔

کیا جانے اوسکو مرغِ سحر خواں نے کیا کہا
آزردہ دل چمن سے جو بادِ صبا گئی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۰۹)۔ [سحر + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا]۔

--- خیز (---ی مج) صف۔
صبح سویرے بیدار ہونے والا۔

افسردہ اگر اُس کی نوا سے ہو گُلستاں
بہتر ہے کہ خاموش رہے مُرغِ سحر خیز

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۲۷)۔

مے پی کے ، سحر خیز پرندوں کی صدا
اسرار کی کرتی ہے ترے پردہ دری

(۱۹۸۵ ، دستِ زرفشاں ، ۳۶)۔[سحر + ف: خیز، خاستن - اُٹھنا]۔

--- خیزی (---ی مج) امث۔
علی الصباح یا مُنّہ اندھیرے اُٹھنا۔

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مُجھ سے لَندن میں بھی آدابِ سحر خیزی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۶۱)۔ اقبال لذتِ خوابِ سحر کا نہیں سحر خیزی کا لذت جُو تھا۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، اقبال نمبر ، ۱۰۳)۔ [سحر + خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- خیزِیا (---ی مج ، کس ز) امذ۔
چور اُچکا ، اُٹھائی گیرا ؛ جیب کترا ، صبح ہی صبح چوری کے لیے نکلنے والا ، جو بڑی پڑائی چیزیں اُٹھا کر لے جائے (نوراللغات ؛ ہندوستانی انگلش ڈکشنری (فیلن) ؛ قاموس الفصاحت؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [سحر + خیزی + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

--- دَم (---فت د) م ف۔
صبح کے وقت ، صبح ہی صبح ، علی الصباح ، گجردم۔

مُجھے تو آسرا تیرا ہے ہر دم
ترا میں ذکر کرتا ہوں سحر دم

(۱۸۲۷ ، دیوانِ شاداں ، ۲ : ۱۰۴)۔ سحر دم ، فضا میں شیطانی قہقہہ بلند ہوتا ہے اور تیز ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔ (۱۹۸۴ ، سمندر، ۶۸)۔ [سحر + دم (رک)]۔

--- فِشاں (---کس ف) صف۔
صبح کا اُجالا بکھیرنے والا۔ مفرد و مرکب الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ ایسا ہے جو بالکل نیا ہے ... گل چہرہ ، .... سحر فِشاں . (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۹۴)۔ [سحر + ف : فشاں ، فشاندن - بکھیرنا]۔

--- کا آسْمان امذ۔
ایسا وقت جب آسمان پر صبح کا نُور پھیلا ہو۔

نغمہ پیرا ہو کہ یہ ہنگامِ خاموشی نہیں
ہے سحر کا آسماں خورشید سے مینا بدوش

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۰۸)۔

--- کا بُھولا شام آیا کہاوت۔
اگر کوئی شخص کسی قسم کی غلطی یا جُرم کرنے کے بعد ، جلد اس کام سے توبہ کر لے اور سُدھر جائے تو کہتے ہیں ، صبح کا بُھولا شام الخ۔

گیا دورِ سرافرازاں بس اب دورِ انام آیا
غنیمت جانئے اے دل سحر کا بُھولا شام آیا

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۳۶)۔

--- کاذِب کس صف(---کس ذ) امذ۔
مشرق میں اُفق پر علی الصباح تھوڑی دیر کے لیے روشنی نمودار ہوتی ہے پھر غائب ہو جاتی ہے اسکو صبحِ کاذب بھی کہتے ہیں۔ بہن اب سحرِ کاذب نمودار ہوئی کہانی لامحالہ ختم کرنی پڑی۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۴)۔ [سحر + کاذب (رک)]۔

--- کا نُور امذ۔
صبح کا اُجالا۔

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائیگی

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۱۴)۔

سحر کا نُور اسی روشنی سے پھوٹے گا
وہ روشنی جو ہماری شبوں میں رہتی ہے

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۳۹)۔

--- کَرْنا محاورہ۔
رات کاٹنا ، شبِ گزارنا ، صبح کرنا۔

عیش میں بھی تو نہ جاگے کبھی تُم کیا جانو
کہ شبِ غم کوئی کس طور سحر کرتا ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۹)۔

--- کِس کا مُنّہ دیکھا فقرہ۔
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر صبح کو اُٹھ کر کسی خوش نصیب کا

مُنھ دیکھیے تو تمام کام سنور جاتے ہیں اور بخیل یا بدبخت کا مُنھ دیکھیے تو تمام کام بگڑ جاتے ہیں۔

شعورِ حزیں دِن جو روتے ہی گُزرا
سحر کِس کا مُنھ اُٹھ کے اے یار دیکھا
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---گہ امذ.
صبح کا وقت ، صبح ، فجر کا وقت یا فجر ، علی الصباح ، پگاہ.

یکایک سحرگہ بے اِختیار
درونی تے ڈیرے کے نکلیا بہار
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۶).

درپیش ہے ہم کوں سفرِ منزلِ مقصود
بس آہِ سحرگہ یہ سامان ہمارا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۵).

« صبح بھی بوسہ تُو دیتا مجھے اے ماہ نہیں »
انہوں نے فوراً عرض کی :-
« نا مناسب ہے میاں وقتِ سحرگہ نہیں »
(۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۵). [سحر + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گاہی امث.
صبحِ صادق کا وقت ، علی الصباح.

عطّار ہو رُومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کُچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحرگاہی
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۳). ۲. **سحری ، وہ کھانا جو رمضان میں علی الصبح روزہ رکھنے کے لیے کھاتے ہیں.** بلقیس آج تیسرا روزہ ہے کل میں سحرگاہی میں بھی شریک نہ ہوئی . (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۷۱). [سحر + گہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گہی (---فت گ) امث.
سحری ، رمضان میں صبحِ صادق کے وقت کا کھانا.

سحرگہی میں صبوحی ڈھلا کے ہر روزہ
صیام میں بھی نہ یہ رِند بے شراب رہا
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۵). ارے میاں اگر روزہ نہ رکھیں تو سحرگہی بھی نہ کھائیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳ : ۲). [سحر + گہی (گاہی (رک) کی تخفیف].

---نُما (---ضم ن) صف.
صبح کی خبر دینے والا ، صبح کی روشنی دکھانے والا ، صبح کا ثبوت فراہم کرنے والا.

کانوں پہ ہو نہ میرے دیر و حرم کا احساں
روزن ہی جھونپڑی کا مجکو سحر نُما ہو
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۳۶). [سحر + ف : نما ، نمودن ۔ دکھانا].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
خاتمہ ہو جانا.

مُقابل اُس رُخِ روشن کے شمع گر ہو جائے
صبا وہ دھول لگائے کہ پھر سحر ہو جائے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۲). ۲. **صبح ہونا ، سویرا ہونا.**

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جُز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۵).

سِحْر (کس مج س ، سک ح) امذ.
۱. جادو ، منتر ، ٹونا.

یا زلف یا تحریر ہے یا دامِ عالمگیر ہے
یا سِحر کی زنجیر ہے جگ کی پریشانی سبب
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۱). دِیدار ، سحر ، منتر ، ٹونا ، عاشق کوں دیدار ہونا. (۱۶۳۵ ، سبِ رس ، ۸۰).

ہنس ہاتھ کا پکڑنا کُچھ سِحر تھا پیارے
پُھونکا ہے تم نیں منتر گویا کہ ہم کوں چھو کر
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۳). آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معجزات اون کو دِکھائے ، کہا محمدؐ نے ماہ پر سِحر کیا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۵). یہ سِحر تُو نے کہاں سے سیکھا. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۲۳). سِحر بالکسر لُغت میں ہر ایسے اثر کو کہتے ہیں جس کا سبب ظاہر نہ ہو. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۱۷). ۲. **اثر ، تاثیر ، کشش.**

باطل السحر دیکھ باطل ہے
تیری آنکھوں کا سحر آفت ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳). ان کی گفتگو میں جو سحر تھا وہ میں نے آجتک کِسی میں نہیں دیکھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۵). بار بار سمندر سے آواز آتی ہے اور ایک سندرناری کو اپنے سحر میں لے لیتی ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۱). [ع].

---اُلبیان (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب) صف.
وہ شخص جس کی تقریر یا کلام میں بہت تاثیر پائی جائے ، شیریں مقال ، خوش گُفتار ، جادو بیان.

یہ مری جادو بیانی کم نہیں اعجاز سے
ہو گا اب پیدا کہاں سحرالبیاں میری طرح
(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ۸). [سِحر + رک : ال (ا) + بیان (رک)].

---اُلبیانی (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب) امث.
پُرتاثیر گفتگو ، شیریں مقالی ، خوش گُفتاری ، جادو بیانی.

ہوئی سِحرالبیانی تیری تحریرِ گلو بیشک
یہ سب باتیں ہیں لیکن ہے دہن میں گفتگو بیشک
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۷۵). اسے چچا کی سحرالبیانی کا بھی اندازہ ہے. (۱۹۶۹ ، نذیر احمد اور اردو ناول نگاری ، ۱۱۲). [سِحرُالبیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
پُرکشش ، متاثر کرنے والا. میں بِصر گیا ، وہاں میرے لئے کوئی شخصیت نئی ، سحراَنگیز ، اور مرعوب کُن نہ تھی . (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۱۳۸). [سِحر + ف : انگیز ، انگیختن ۔ اُٹھنا].

---اَنگیزی (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
کشش ، اثر پذیری. مشاعرے زبان کی جاذبیت اور سحر انگیزی کے بھی مظہر ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ فروری ، ۱۳). [سحر + انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آزْمائی (ـــ مد ا ، سک ز) امث.
سحر کرنا ، جادو کرنا (مہذب اللغات). [سحر + ف : آزما ، آزمودن ـ آزمانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آفْرِیں (ـــ مد ا ، سک ف ، ی مع) صف.
جادو کا اثر پیدا کرنے والا ، سحر زدگی کی تاثیر رکھنے والا.

دکھن میں توں ہے آج نصرت قریں
بلند شعر کے فن میں سحر آفریں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۴۱).

جستجو میں سرمۂ تسخیر کی ہم کب نہ تھے
چشمِ فسوں ساز سے سحر آفریں تو کب نہ تھا

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۸). اس میں ان کے سحر آفریں اندازِ تحریر کے تاثر کا پہلو اِتنا زیادہ ہے کہ میں اسے فراموش نہیں کر سکتا. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری؛ شخصیت اور فکر و فن ، ۴۲). [سحر + ف : آفریں ، آفریدن ـ پیدا کرنا].

ـــ آفْرِینی (ـــ مد ا ، سک ف ، ی مع) امث.
جادو جیسی تاثیر ، جادو گری ، سحربیانی.

ہر بات میں سحر آفرینی
ہر رنگ میں شانِ نازنینی

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۶). باقی جو کچھ اقبال کے بیان سحر آفرینی اور خیالات میں ہے ... اسی راز کے سراغ ہیں (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۱۸). [سحر + آفرین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آگِیں (ـــ مد ا ، ی مع) صف.
جادو سے بھرا ہوا ، سحر کر دینے والی کیفیت سے معمور.

زُلفیں ہوئیں چھرے کی بلا چین
ٹونا وہ نگاہیں سِحر آگیں

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۳۳).

نظر میں ہے ابھی شوخی نگاہِ سحر آگیں کی
ابھی آتی ہے بُو بالش سے انکی زُلفِ مشکیں کی

(۱۹۱۹ ، نقوشِ مانی ، ۶۰). فضا جلالوی مرحوم سحر آگیں لحن کے حامل تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ستمبر ، ۳). [سِحر + آگیں ، لاحقۂ صفت].

ـــ آمیز (ـــ مد ا ، ی مج) صف.
جس میں متاثر یا مسحور کر دینے والی کیفیت پائی جائے.

سحر آمیز اسکی باتیں ہیں
درد آمیز اس کی باتیں ہیں

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۴) [سحر + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملانا].

ـــ باز صف.
جادو گر ، فسوں گر (پلیٹس ؛ علمی اُردو لُغت). [سحر + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

ـــ بابُل کس اضا (ـــ ضم ب) امذ.
مشہور شہر بابُل کا جادُو (بابُل اپنے سِحر و طلسم کے باعث مشہور تھا) یہ سحرِ بابُل ہے کہ محمدؐ کو بسَندِ صحیح کہیں سے پہونچا ہے. (۱۸۳۵ ، تفریح الاذکیا ، ۲ : ۴۰). قرآن و سنّت کے اصطلاحی سحرِ بابل کے علاوہ باقی قسمیں سحر کی ... کفروشرک کا اِرتکاب کیا جائے تو وہ بھی حرام ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن، ۱ : ۲۲۳). [سِحر + بابُل (عَلَم)].

ـــ باطِل ہونا محاورہ.
جادو اُترنا ، جادو کا اثر زائل ہونا. اگر تو پھنکری کی ڈلی نے انسان یا حیوان کی صورت اختیار کر لی ہو تو ... سحر باطل ہو گیا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۸).

ـــ بِالْمِثْل (ـــ کس ب ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ث
وہ جادو جو مقررہ اور مُستند طریقوں کے مطابق عمل میں لایا جائے.
وہ افسوں جو قانونِ تماثل پر مبنی ہوں سحربالمثل یا مثلی یا صوری سحر کے نام سے موسوم کیے جا سکتے ہیں . (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۳۲). [سحر + ب (حرفِ جار)+ رک : ال (ا) + مِثل (رک)].

ـــ بَنان (ـــ فت ب) امث ؛ ج.
انگلیوں کا جادو ؛ خوبصورت کِتاب یا تحریر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [سحر + بنان (رک)].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) صف.
وہ جس پر جادو کر دیا گیا ہو ، مسحور ، سحر زدہ ، جادوئی.

دُوں گا اِس طرح کی گزند تمہیں
دم میں کر دوں گا سحر بند تمہیں

(۱۸۵۷ ، مثنوی بحرِ الفت ، ۵۵). میثاق نے عرض کی حضور یہ پہلوان سحر بند ہے ، سمجھ بُوجھ کے مقابلہ کیجیے گا. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۸۶). [سحر + ف : بند ، بستن ـ بند کرنا].

ـــ بَنْگالا / بَنْگالَہ / بَنْگالی کس اضا / کس صف(فت ب، غنہ / فت ل) امذ.
بنگال کا جادُو (بنگال والے جادو گری میں مشہور ہیں).

تُجھ سحرگر کے سحر سیں، سُن بات لیں سب سحرگر
اس سحرگر کے سحر گن ، ہے سحرِ بنگالی عبث

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۴۷).

اس انکھاں ہور زُلف کا از بسکہ دیکھا ہے طلسم
شعر تیرا اے ولی ہو سحر بنگالا اہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۳). [سحر + بنگالا / بنگالہ (عَلَم) ، ی، لاحقۂ نسبت].

ـــ بَیان (ـــ فت ب ، غنہ) صف.
پرتاثیر تقریر کرنے والا ، جسکے کلام یا بیان میں سحر کی سی تاثیر ہو.

مِلا جو اِذن تو کُھولی زبانِ سحر بیان
پڑھی وہ نثرِ مُقفٰی کہ سب کے اُڑ گئے ہوش

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۸). تقریر کرنے والا نہایت مشہور سحر بیان بیرسٹر ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱). اُن کی تعریف کرتے

ہونے یہ جُملے لکھے ہیں ، جامع الکمالات ، عملی سیاستدان، ایک نکتہ رس مقنن ، ایک سحر بیان خطیب .(۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۷۶). [سحر + بیان (رک)].

---بَیانی (---فت ب) مث.
خوش بیانی ، جادو بیانی.

مومن بخدا سحر بیانی کا جبھی تک
ہر ایک کو دعویٰ ہے کہ میں کُچھ نہیں کہتا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۴). بجائے خود اپنی سحر بیانی سے دِلوں میں تلاطم برپا کر دیتے تھے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۰۱). اپنی سحر بیانی سے اُس نے سارے سامعین پر جادو سا کر دیا تھا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۴۰). [سحر + بیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَرْداز (---فت پ ، سک ر) صف.
جادو کرنے والا ، جادوگر.

سحر پرداز ہیں پیا کے نین
ہوشِ دشمن ہیں خوش ادا کے نین

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۰). [سحر + ف : پرداز ، پرداختن - مشغول ہونا].

---پَرْدازی (---فت پ ، سک ر) اث.
جادوگری. تمہاری طبیعت داری ، جادو طرازی ، سحر پردازی ، خوش بیانی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶ : ۱۰۴). [سحر + پرداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---توڑْنا محاورہ.
اثر زائل کرنا ؛ بے عِزّت کرنا.

خلائق منے منج کو رُسوا کیا
مرے سحر کو توڑ توں کیا کیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۴۱).

---جگانا / چلانا محاورہ.
جادو جگانا ، جادو کی مشق کرنا ؛ جادو کو کر کے دیکھنا کہ درست ہے یا نہیں. اکثر ساحر اپنے اپنے مقام سے سحر جگانے کے واسطے صحرا صحرا پھرتے ہیں . (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشرُبا ، ۷ : ۲۳۳). کوفے اور بصرے کے ساحر اپنا سحر جگاتے اور موکلوں پر ... عمل پڑھتے ہیں. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۱۱۶).

---چَلْنا محاورہ.
جادو چلنا ، نیز مقابلۂ سحر ہونا ، جادو کا اثر کرنا.

دل احباب پر نہیں چلتا
سحر میرا کہ رہیو غیر سے دور

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۵۷).

---حَلال کس صف(---فت ح) امذ.
(لفظاً) جائز جادو ؛ **(مجازاً) دلکش اور عُمدہ کلام ؛ (مجازاً) شعر و سخن ، فصیح و بلیغ کلام.**

دیکھاوں سو تجھ فیض تی جے خیال
کر اس شعر کوں عین سحرِ حلال

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰). سچ تو یہ ہے کہ خلق بھی سحرِ حلال ہے ، جن لوگوں کا یہ آئین ہے ان کا خوشا حال ہے . (۱۸۰۱ ، گلشنِ ہند ، ۳). ہم ایک شعر کہے دیتے ہیں، سحرِ حلال اسی کا نام ہے. (۱۹۰۹ ، صلائے عام ، اپریل ، ۳۳). زبان کا جادو مشہور ہے اور اس سحرِ حلال کی تاثیر مُسلّم. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۳۰). [سحر + حلال (رک)].

---خوانی (---و معد) اث.
منتر پڑھنا ؛ (مجازاً) پُرتاثیر ہونا.

آنکھیں ہیں بیاضِ سحر خوانی
یا ساغرِ بادۂ جوانی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹) [سحر + ف : خوان ، خواندن - پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
جس پر جادو ہوا ہو ، جادونی ؛ (کنایۃً) پُرہیبت ، خوفناک. جُھکی ہوئی سیاہ چٹانوں کے درمیان تنگ وادی ... سحر زدہ معلوم ہو رہی تھی. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۳). میں ایک سحر زدہ مکان میں رہتی ہوں جس کے بارے میں بہت سی کہانیاں مشہور تھیں (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۷۵). [سِحر + ف : زدہ (رک)].

---ساز صف.
طِلسم تیّار کرنے والا ، فسوں گر ، ساحر.

کریں گر بحث اس انکھیاں کے جادو کی سحر سازاں
نہ پہنچے کوئی باریکی میں کاجل کے معانی کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۰). [سِحر + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی اث.
جادُوگری.

ولی تُجھ زُلف کی گر سحر سازی کا بیاں بولے
چلے پاتال سوں باسک سو پیچ و تاب سوں اُٹھکر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۶). [سحر + ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سامَری کس اضا(---فت م) امذ.
۱. **سامِری کا جادو (بنی اسرائیل کا ایک فرد جو حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کے زمانہ میں تھا)؛ اس نے حضرتِ جبرئیل کے قدم کی مٹی حاصل کر کے اپنے سونے چاندی کے گوسالے میں ڈالدی جس سے وہ بولنے لگا تھا.**

عجب سحرے کہ سحرِ سامری اُس تھے گیا ہے چھپ
او لب خندے کے افسوں پر سو واروں آپ لکھ بارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹).

تُجھ سا نہیں زُلف و خط پری کا
یہ تاز ہے سحرِ سامری کا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۸).

سحر و فسوں وہ رکھتی ہے بہرِ فریبِ دل
حیراں ہو سحرِ سامری بھی جس کو دیکھ کر .

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۹). اس آواز نے جیسے سحرِ سامری جگا دیا ہو. (۱۸۷۹ ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۲۶۲).
۲. (مجازاً) **گمراہ کرنے والا ، گمراہ کُن**. ہر طرف سحرِ سامری کا دور دورہ ، ہر سمت سے دجّالی تہذیب کا حملہ. (۱۹۵۴ ، اکبرنامہ، ۹۶). [سِحر + سامری (عَلَم)].

---طَراز (---فت ط) صف.
جادُو کا نقش تیار کرنے والا ، جادُو کرنے والا. اس داستانِ حیرت آگیں کو کلکِ سحرِ طراز سے یوں تحریر فرماتے ہیں . (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۶ : ۵). جب نوجوان مدیر نے تقریر شروع کی تو حاضرین محوِ حیرت تھے کہ ایسی سحرطراز آواز تو کبھی ... سُنی نہ گئی تھی. (۱۹۴۹ ، آثارِ ابوالکلام ، ۱۸). [سحر + ف : طراز ، طرازیدن ـ بنانا].

---طَرازی (---فت ط) اسث.
مسحور کرنا ، جادو کر دینا. تحریر میں کیا کیا سحر طرازیاں کرتے ہیں. (۱۸۵۲ ، خطوطِ غالب ، ۱۲۷). فوراً بیان فرماؤ کہ تمہارے قصصِ دلربا کا شیفتہ اور سحر طرازی کا فریفتہ ہوں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۴). وہی انشائیے نیاز کی سحر طرازیاں ، وہی فکر و نظر کے نئے زاویے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری، شخصیت اور فکر و فن ، ۳۴). [سحر + طراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَن (---فت ف) امذ.
فنِ ساحری ، جادوگری ، سحرکاری.

زہر سوں تجہ بھانئی کوں دیتی دغا
کافری میں سحر فن کا یا حسین

(۱۶۷۲ ، علی عادل شاہ ثانی ، ک ، ۴۶).

کیوں کر رقیبِ بُلبلِ دل کی خبر کوں پائے
واقف نہیں وہ گُل بدنِ سحر فن ہنوز

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۷۳). [سحر + فن (رک)].

---فَنی (---فت ف) اسث.
جادوگری.

موتہہ جادو کی لگی مجھ کوں تغافل میں ترے
ختم ہے جُنْبشِ ابرو میں تری سحر فنی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۱۵). [سحر + فن + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قَدِیم کس صف(---فت ق ، ی مع) امذ.
پُرانا جادو؛(مجازاً) پُرانے ہتھکنڈے ، طور طریق.

تازہ پھر دانشِ حاضر نے کیا سحرِ قدیم
گُزر اس عہد میں ممکن نہیں بے چوبِ کلیم

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۸). [سحر + قدیم (رک)].

---کا ڈورا امذ.
وہ ڈورا جس پر جادُو کیا گیا ہو ، سحر زدہ دھاگا ، جادُو کا اثر رکھنے والا دھاگا.

سحر کے ڈورے جو سُنتے تھے سو اب دیکھے یقیں
دل کھنچا جاتا ہے اس زلفِ پریشاں کی طرف

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۴).

---کار صف.
سحر زدگی کی کیفیت پیدا کر دینے والا ، جادو کرنے والا ، فسوں گر. چھبیلی نار ، رنگیلی سحرکار ، دو بات سن ہوئی شہ مات.(۱۶۳۵، سب رس ، ۸۹).

اے شوخِ سحرکار ہر یک بوالفضول کوں
تیری نگہ نے بسملِ تیغِ اجل کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۹).

دیکھا نہیں نقش دل سا کوئی
چلتا ہوا سحرکار تعویذ

(۱۸۷۸ ، گلزارِداغ ، ۹۰). ادائے بیان ہر یہ خُدا داد قُدرت کسی سحرکار نگار کے بس کی بات نہیں. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۹۷). آج بھی لوگ اس کتاب کو پڑھتے ہیں اور آزاد کے سحرکار قلم کی داد دیتے ہیں. (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۱۸). [سحر + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی]

---کاری اسث.
جادُوگری ، سحرزدگی ، مسحور کرنا. جس نے سنا غشِ کر گیا ، سحرکاری قلم پر اش اش کر گیا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، اردو ، ۱۷). لیکن متبنّی کی سحرکاریوں نے اس کا رنگ پھیکا کر دیا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۸۶). صوبہ سرحد صاحبِ سیف و قلم معاشرہ ہے اور تلوار کے جوہر کے ساتھ ساتھ قلم کی سحرکاری میں بھی ماہر و یکتا ہے.(۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۱۱). [سحر + کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَر (---فت گ) صف.
جادُو کرنے والا ، جادُوگر.

کہا میں کہ تیرے نمن سحرگر
نہیں ہوں خدا سوں ہے میرا منتر

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۴۱). [سحر + ف: گر، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (---فت گ) اسث.
رک : جادو گری.

کی بہت اپنی سب نے سحرِ گری
پر نہ شیشے میں وہ پری اُتری

(۱۸۲۹ ، شیریں فرہاد ، مسکین ، ۳۷). [سحر + گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُشارِک کس صف(---ضم م ، کس ر) امذ.
وہ افسوں یا جادُو جو قانونِ تماثل پر مبنی ہو ، یعنی سحر بالمِثل اور سحرِ متعدی ، کیونکہ ان دونوں سحر میں یہ امر مُسَلَّم ہے کہ چیزیں ایک چُھپے ہوئے احساسِ مشترک کی وساطت سے ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں. جدید نظریے کا یہ بُنیادی عنصر جادو کی اس قِسم میں شامل ہے جیسے سحرِ مُشارک Sympathetic Magic کہا جا سکتا ہے ... توہمات کے اکثر نظاموں میں بڑا حِصّہ ہے.(۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۳۰). [سِحر + مُشارِک (رک)].

---ناک صف.
مسحورکن ، اثرپذیر ، سحرانگیز. اور مصنفہ نے اس سحر ناک

ماحول میں ایک بڑی دِلدوز داستان سُنائی ہے۔ (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۹۳)۔ [سِحر + ناک ، لاحقۂ صفت]۔

---نِگار (---کس ن) صف۔
مسحور کر دینے والی تحریر کا خالق ، جادو جیسا اثر رکھنے والی نگارش کا خالق ، نہایت پُر اثر لکھنے والا. لیکن وہ ساتھ ہی سِحر نِگار ادیب بھی تھا۔ (۱۹۵۹ ، برنی (سید حسن) ، مقالات ، ۱۱۵)۔ [سِحر + ف ، نگار ، نِگاشتن ـ لِکھنا]۔

---نِگاری (---کس ن) امث۔
جادوئی کیفیت ، متاثر کرنے والی. مولانا نذیر احمد کے مرنے پر سحر نِگاری اور بزم آرائی کا مرثیہ پڑھا۔ (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۱۰۷)۔ [سِحر + نِگار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نُما (---ضم ن) صف۔
جادو بھرا ، سحر انگیز ، جادو کا اثر دِکھانے والا. لوگ اس کے سحر نما مضامین اور اُس کے موثر فقروں کو حیرت و اِستعجاب سے یاد کرکے افسوس کر رہے تھے۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۲۰۱ : ۳۸)۔ [سِحر + ف : نما ، نمودن ـ دِکھانا]۔

سِحَرَہ (کس مع س ، سک ح ، فت ر) امذ ؛ ج۔
جادوگر لوگ ، ساحروں کا گروہ ، ساحری کے ماہرین. نُور و ظُلمت کا مقابلہ ہوا ، لشکر سحرہ کی طرف سے عقربِ جادو میدان میں آیا۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۲۹)۔ اُن پر بھی ... وہ جادو یا ڈھٹ بندی ، تاثیرِ قوّتِ نفسِ سحرۂ فرعون اثر ہوا۔(۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۶)۔ [ساحر (رک) کی جمع]۔

سَحَری (فت س ، ح)۔ (الف) صف۔
صبح کا ، صبح کے متعلق.

جو تُم ملے تو کُچھ اپنا پتہ نہیں ملتا
فغانِ نیم شبی ہے نہ گریۂ سَحَری

(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۶۸)۔ (ب) امث۔ **وہ کھانا جو رمضان میں رات کے آخری حِصّے سے صُبحِ صادق تک روزہ رکھنے کے لیے کھایا جاتا ہے.** فرمایا حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ کیوں کہ اس میں برکت ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۰۶)۔ اِفطارکا انتظام تو درکنارکوئی سحری کا بھی نام نہ لیتا تھا۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۹۷)۔ یہ کئی کئی دِنوں کا ایک روزہ ہوتا اِفطار اور سحری کے موقع پر آپؐ کچھ نہ کھاتے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۲۱)۔ [سَحَر + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---بھی نہ کھاؤں تو کافِر نہ ہو جاؤں کہاوت۔
ایک ماما سحری کھا لیتی تھی روزہ نہ رکھتی تھی ، ایک دن مالک نے پوچھا تو یہ جواب دیا ، یعنی دین کی مطلب کی بات مان لی اور تکلیف کی بات چھوڑ دی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---کے گیت امذ۔
وہ گانے جو سحری میں اُٹھانے والے ، روزہ دار کو اُٹھانے کے لیے گاتے ہیں. مُسلمان نوجوان گیس لیمپ اُٹھائے سحری کے گیت گاتے گشت لگاتے تھے۔ (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۳۳)۔

---کھائے سو روزہ رَکھے کہاوت۔
ایک شخص کی سحری کُتّا کھا گیا ، اُس نے اُسے سارا دن بُھوکا باندھ رکھا کہ اُس نے سحری کھائی ہے وہی روزہ رکھے گا یعنی جو فائدہ اُٹھائے وہی کام کرے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

سِحْری (کس س ، سک ح) صف۔
جادو کے اثر کا ، جادو کا بنا ہوا. آپ میدان میں ایک سِحری ثعبان آتش فشاں پر سوار ہو کر اس صورت ہولناک سے میدان میں آئی۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۰۸)۔ اِنسانی خُداؤں میں اِمتیاز ممکن ہے ، ان میں ایک کی نوعیت سِحری ہے اور دوسرے کی مذہبی ۔ (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۱۲۷) ۔ [سِحر + ی ، لاحقۂ نِسبت]۔

سَحْق (فت س ، سک ح) امذ۔
۱. **پیسنے ، گِھسنے یا رگڑنے کا عمل ، رگڑگِھس.**

یا نمک سنگ میں مِلا کر شہد
سحق کر لے اسے بجدّ و جہد

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۶۸)۔ سنگریزے اور گول پتھر ... گِھس کر گول مول ہو گئے ہیں ، اور ریت بھی اسی سحق و صلایہ کا نتیجہ ہے ۔ (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۹۳) ۔ ۲. **(فحش) عورتوں کا اعضائے جنسی کی رگڑ کے ذریعے جنسی حظ حاصل کرنے کا عمل ، چپٹی بازی ، طبق زنی ، مساحقت.** محبوب سحق کر کے اِنزال کرتا ہے۔(۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۷۱)۔ مقصودِ اصلی ... یہ ہے کہ سوائے نکاحِ متعارَف کے کسی طریقے سے شرمگاہ کو کام میں نہ لایا جائے ، اس سے جلق ... اور سحق (چپٹی بازی) سب کی حُرمت نکلی۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۸)۔ ۳. **(تصوف) سحق ، اس سے مراد ہے حقیقت کی تجلّیٰ عظمت میں عہد کا درمیان سے اُٹھ جانا** (مِصباح التعرف ، ۱۳۰)۔ [ع]

سُحُق (ضم س ، ح) امذ۔
(زراعت) درختِ خُرما کی ایک قسم جو دراز قامت ہو. زبانِ عرب میں سُحُق کے معنی درختِ خرما کی درازی کے ہیں ، عربوں نے اس درختِ خُرما کا نام سُحُق رکھا جو باسقہ سے دراز قامت ہو۔ (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۵۷)۔ [ع]۔

سُحُقَہ (ضم س ، ح ، فت ق) امذ۔
دراز قد درختِ خُرما کی ایک اعلیٰ قسم ، سحق. سُحُقہ ایک قسم ہے خرمائے مَدَنی کی جسکا شمار اعلیٰ اقسام میں ہے ، اس قِسم کا درخت دراز قامت ہوتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۴)۔[ع]۔

سُحُلْبِیَہ (ضم س ، ح ، سک ل ، کس ب ، فت ی) امذ۔
نباتیات جنس آرچی‌ڈیشیا سے ایک پودا جو نوع کے اِعتبار سے ایک دل والے پودوں میں شمار ہوتا ہے ، تزئینِ گل میں مُستعمل. سُحُلبیہ (آرچی ڈیشیا) یعنی ثعلبِ مصری کے خاندان کا درخت ، اس صِنف کے پُھول اپنی عجیب شکل، خوشبو اور حسن و صورت کے لحاظ سے بہت مشہور ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ ۱۷۹)۔ [ع]۔

سَحْنَہ (فت س ، سک ح ، فت ن) امذ.
چہرہ کی ملاحت ، وضع ، ہیئت ، صورت ، رنگ و رُوپ.

کہاں لالو وار اور بَلَہ کہاں
کہاں تیغ مصری کا سحنہ عیاں

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۲۸). [ع].

سَحُور (فت س ، و مع) امذ.
سحر ہونے سے قبل کا وہ کھانا جو روزہ رکھنے کی نیّت سے کھایا جائے.

اور بخشے جاتے ہیں اُس کے گُناہ
وقتِ افطار و سحُور اے نیک خواہ

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۹۵). استحبابِ سحور اور تعجیلِ افطار اور اباحت اِکل و شرب ... بعد ازاں منسوخ ہوا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۶).

سرور آشنائے سَحُور و صَبُوح
ہمیشہ بالْاَسْحارِ یَسْتَغْفِرُون

(۱۹۶۹ ، مزمُور میر مغنّی ، ۶). [ع].

سَخا (فت س) اث.
فیّاضی ، بخشش.

کیا ختم اِس پر سخائے رسولؐ
نیں ہوں نااُمید از عطائے رسولؐ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۳۱).

ہے جہاں تیری سخا واں بحر و بر کا کیا شُمار
جب برسنے تو لگے گِنتی میں آوے کب سحاب

(۱۸۱۰ ، میر، ک ، ۱۳۲۹). اس قسم کے متعدد واقعات جُود و سخا کے عنوان میں مذکور ہیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۷۷).

بعدِ شکستِ قفس ، ہم جو ہوئے گُل نفس
سب یہ کرم ہے ترا ، مالکِ جُود و سخا

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۷). [ع : (س خ ی)].

سَخافَت (فت س ، ف) اث.
۱. **کم عقلی ، بیوقوفی ، حماقت.** ایک بڑی قباحت یہ تھی کہ اکثر انگریز مطلق پابندیٔ مذہب کو حمق اور سخافت سمجھتے تھے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۷۹). شیکسپیر کو جو ادبی چور کہتا ہے وہ خود اپنی جہالت اور سخافت کا اعلان کرتا ہے. (۱۹۶۳ ، شمسون مبارز (ترجمہ) ، ۳۶). ۲. **بوداپن ، کمزوری.** بلدیو کے لڑکے کو پڑھانے کا طعن کاتب کی سخافتِ عقل پر دلیل ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۷۵). اِس اِستدلال کی سخافت اور کمزوری نہایت بیّن اور نمایاں ہے. (۱۹۳۰ ، کتابِ شفتالو ، ۱۶). ۳. **ہلکاپن ، چھچھوراپن ، کم ظرفی ، بیہودگی.** ہمارے نزدیک ایسی سادگی پر جو سخافت و رکاکت کے درجے کو پہنچ جائے ، سادگی کا اِطلاق کرنا گویا سادگی کا نام بدنام کرنا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۶۵). شعرا اور مصنف جب اپنے کلام کو اِبتذال رکاکت اور سخافت سے آلودہ کریں تو ... اِصلاح تجویز کی جاتی ہے. (۱۹۲۷ ، منشوراتِ کیفی ، ۱۸۹). رُباعی کا دوسرا فِطری تقاضا متانت اور سنجیدگی ہے، مضامین یا اسالیب میں سخافت یا سُبکی اس کے مزاج کو راس نہیں آ سکتی. (۱۹۷۱ ، آئینۂ اعتبار ، ۹). [ع : (س خ ف)].

سُخام (ضم س) امذ.
پرندے کے بازووں کے نیچے کے نرم و ملائم رُوئیں. نرم رُوئے دار غلاف جو پروں کے نیچے ہوتا ہے اور پرندوں کی جلد پر چڑھا رہتا ہے اسے سخام یا روئیں (ڈاؤن) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۶۳). [ع].

سَخاوَت (فت س ، و) اث.
فیّاضی ، بخشش. حِکمت میں افلاطون کا شاگرد ، سخاوت میں حاتم کا کھولے برد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).

مشہور سخاوت ہے تری شاہ و گدا میں
تیں خود کے تئیں بخش دیا راہِ خُدا میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۳). سخاوت سے خدا راضی ہے ، سخی کا مرتبہ بلند ہے. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۳۲). نیم گرم پانی سے ان کے مسام کُھلے تو ان کی سخاوت کا دریا جوش میں آیا. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال، ۱۷۲). [ع: (س خ و)].

---ِ عَیب را کِیمیا ست کہاوت.
سخاوت عیب کے تانبے کے لیے کیمیا ہے یعنی جس طرح کیمیا سے تانبا ، سونا بن جاتا ہے اُسی طرح آدمی کے عیبوں کو سخاوت ہنر بنا دیتی ہے یعنی سخی کے عیب بھی ہنر معلوم ہوتے ہیں (فرہنگِ امثال ؛ مہذب اللغات).

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
سخی ، فیّاض . پھوپھی کی مُدّتِ قیام تک وہ آگے ہی کی طرح مہذب مودب اور سخاوت مند ظاہر ہوئی. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۱۶). [سخاوت + مَنْد ، لاحقۂ صفت].

سَخْت (فت س ، سک خ). (الف) صف.
۱. **جس کے مادے یا بناوٹ میں بہت صلابت اورگٹھاؤ پایاجائے اور جس کا دبانے سے دبنا، موڑنے سے مُڑنا اور توڑنے سے ٹوٹنا محال یا مشکل ہو ، کڑا ، ٹھوس ، کرخت.**

سو شہ دھن نے خوش حال اُس وقت تھے
کہ جوبن وو الماس تھے سخت تھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷).

کرے کیا کہ دل بھی تو مجبور ہے
زمیں سخت ہے آسماں دور ہے

(۱۸۱۰ ، میر، ک ، ۳۱۶). سٹیل پر چار طریقوں سے عمل کیا جاتا ہے کبھی سٹیل کو نرم کرتے ہیں کبھی سخت تر. (۱۹۷۰ ، فولاد پر عملِ حرارت (دیباچہ) ، ۵). ۲. **مضبوط ، محکم ، پکّا.** وضو کر اور کمر باندھ ، فرمائے کمر کوں سخت باندھ واسطے مرگ کے کہ تُجھ سے ملاقات کرے گی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳).

تیس برساں تھی کھڑی جنگل میں سخت
نیں ہلی جائے سے مانندِ درخت

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۸۶). قزل ارسلان کا قلعہ پائے تخت نہایت سخت اور متین تھا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب اردو ، ۱۶).

۳. **تیز ، شدید ، زور دار.** دھوپ بھی نہایت سخت تھی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح (نوراللغات)). ۴. **مُشکل ، کٹھن ، دشوار ، صعب.** نظر عاقل تھا سمجیا کہ یو طرف وقت ہے ، کام بھوت سخت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۹).

تھے نہایت متقی وہ نیک بخت
کرتے دایم تھے عبادت سخت سخت

(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۱۲).

سچ تو یہ ہے کہ منزلِ راہ عدم ہے سخت
بہتوں کا ساتھ چھوڑ کے ہمزاد رہ گیا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۶۷). وہ بھی ڈرامہ کی زبان سمجھ نہیں سکے بہت سخت بندی ہے. (۱۹۲۴ ، روزنامچہ ، خواجہ حسن نظامی ، ۳۰۲). رفتہ رفتہ مجاہدۂ نفس کی یہ ریاضتیں سخت سے سخت ہوتی چلی گئیں. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۸). ۵. **گراں ، بھاری ، سنگین** (فرہنگِ آصفیہ). ۶. **گراں گزرنے والا، ناگوار ، دُرشت.**

لگی سخت یہ بادشاہ کوں مقال
کہا اوس کوں درویش نے سُن مثال

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۰۱) آپ نے خُلق و لُطف سے جواب دیا کہ اس مردود نے پسند نہ کیا بلکہ حماقت سے سخت سوال و جواب کیا .(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۶۹). صاحب بہت جُھنجھلانے اور بھائی اس کے مرزا سے خوش ہوئے سخت کلمہ کہہ بیٹھے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۴۹). ۷. **بد مزاج ، تُند خُو ، اکھڑ ، سنگدل.**

بورا کس کے آنے کیرا وقت ہے
تو جاتا نہیں جیو کیا سخت ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶). سلطان شہاب الدین غوری کو مورخوں نے بہت سخت اور تُند مزاج لکھا ہے. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۷). وہ اپنی کبرسنی میں بہت زیادہ سخت ضرور ہوگیا تھا لیکن یہ سختی کسی تلون کی بنا پر نہ تھی .(۱۹۵۸ ، ہندستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۱۲). ۸. **بہت ، نہایت ، از حد.**

توں نہ اچھے تو اس وقت
اِنکوں ہوگی غربت سخت

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۳)).

خوشی خُرمی ہے تُجھے سخت آج
کہ یاری دیے ہیں ترے بخت آج

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۲). اب تلک بیٹا پیدا نہ ہوا ... اس لیے دل سخت اُداس ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲).

پنہاں تھا دام ، سخت قریب آشیاں کے
اُڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۶).

سب میں چرچا ہے کہ تُم سندھ کو کیوں بُھول گئے
سخت شِکوہ ہے کہ تم سندھ کو کیوں بھول گئے

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۰۵). کنول کماری جین ساری مہمان بیبیوں سے ہنس ہنس کر سخت خوش اخلاق سے گفتگو کرنے میں مصروف تھی .(۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۲۳). ۹ **جس میں کیفیت کے اعتبار سے زیادتی پائی جائے ، شدید.** یہ سخت غلطی ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۲۳). بعض لڑکیوں میں بدتمیزی سے پان کھانے کا سخت عیب ہوتا ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۴۵). سخت بیماریوں کی دوائیں خاص طور سے ان کے پاس ہیں. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۱۳). بہت سے اشخاص کا ایک میلان یہ بھی ہے کہ سخت سے سخت سزائیں مقرر کر دی جائیں. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۴۴). ۱۰. **(کسی خصوصیت میں) پکا ، کٹّر ، بہت بڑا.**

سو فرمان سن گم رہیا رام راج
ملیا سخت بیری مجے ترک آج

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷).

سخت کافر تھا جس نے پہلے میر
مذہبِ عشق اِختیار کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹). ۱۱. **بخیل ، کنجوس** (فرہنگِ آصفیہ)

(ب) م ف. **فعل کی تاکید کے لیے مُستعمل ، بشِدّت ، بکثرت بزور ، درشتی سے ، بغایت.**

تھے اک طرف کُنجان باہم درخت
کہ لپٹے ہوں جس طرح مُشتاق سخت

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۰).

زمانہ سخت کم آزار ہے بجانِ اسد
وگرنہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۲). [ف : سخت ؛ اوستا : شخت].

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) امذ.
تیر انداز (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سخت + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

---اَیّامی (---فت ا ، شد ی) امث.
گردشِ ایام ، تکلیف کے دن ، مُصیبت کا زمانہ. یہ شکایت بجز شومیِ بخت و سخت ایامی کس سے کیجانے اور اس شکایت سے سُود سے کیا ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲۳۲). [سخت + اَیّام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بات امث.
ناگوار بات ، دل آزار بات.

مُبتلا آپ ہوا جاکے تُو اب سُن اے دل
سخت باتیں جو تُجھے اوس نے کہیں مجکو کیا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۸). [سخت + بات (رک)].

---بافت (---سک ف) امث.
(نباتیات) **خلیوں کی دبیز چوبیں دیواروں والی بافت.** ان ریشوں سے جو بافت تیار ہوتی ہے اس کو سخت بافت (Sclerenchyma) کہتے ہیں .(۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۲). [سخت + بافت (رک)].

---بے اِنْصافی (---کس ا ، سک ن) امث.
نہایت ظلم ، بڑا اندھیر (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سخت + بے (حرفِ نفی) + اِنصاف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بے اِیمانی (---ی مع) امث.
بڑی دغا ، بڑا فریب (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سخت + بے (حرفِ نفی) + اِیمان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بے چین ہونا ف م.
نہایت مضطرب ہونا ، ازحد گھبرانا ، تلملانا.

کیوں نہ لرزاں ہو سراپا تنِ لاغر میرا
سخت بے چین ہے بر میں دلِ مُضطر میرا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱۱).

---پانی امذ.
ایسا پانی جس میں معدنی نمکیات کی وجہ سے صابن نہیں گُھلتا. سب سے پہلے اس کا اِستعمال طِب میں کیا گیا تا کہ پینے کے پانی کی کیفیت معلوم ہو سکے کیونکہ اُس زمانے میں سخت پانی کو مضرِ صحت سمجھا جاتا تھا. (۱۹۴۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۲۹). [سخت + پانی (رک)].

---پَرا (---فت پ) امذ.
(مُرغ بازی) وہ مُرغ جس کے پر موٹے اور معمول سے زیادہ سخت ہوں (ا پ و ، ۸ : ۱۱۹). [سخت + پَر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---پڑنا محاورہ.
جم جانا ، ٹھوس شکل اِختیار کرنا.

یا سخت پڑی ہے چشمِ جویا
وہ ناف ہے نقشِ دیدہ گویا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۳).

---پَنجَہ (---فت پ ، سک ن ، فت ج) صف.
۱. وہ جس کی انگلیوں کی گرفت بہت مضبوط ہو ؛ مُٹھی بند رکھنے والا. وہ صیّادانِ سخت پنجہ جنھوں نے قومی آزادی اور جماعتی رائے کی چڑیا کو برسوں اپنی آہنی انگلیوں میں دبا کر مقیّد کر رکھا تھا. (۱۹۴۹ ، آثارِ ابوالکلام ، ۲۳۹). **۲. (مجازاً) بخیل ، ممسک** (فرہنگِ آنند راج). [سخت + پنجہ (رک)].

---پیشانی (---ی مج) صف.
نڈر ، بہادر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سخت + پیشانی (رک)].

---تالُو (---و مع) امذ.
تالو کا سامنے والا حِصہ ؛ تالو کا اگلا حِصہ. سخت تالو ، Hard Plate) ... فک اعلیٰ کے جنکی زائدوں اور عظام جنکی (Palatine Bones) کے افقی حِصّوں سے بنتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۹۰). تالو کا بیشتر حِصہ ہڈی کا بنا ہے جسے استخوانی (Bony) یا سخت تالو (Hard Plate) کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، سیمیلیا ، ۲۰). [سخت + تالو (رک)].

---جان صف.
۱. جس کی جان مُشکل سے نکلے ؛ (مجازاً) خراب سے خراب حالات میں زندہ رہنے والا ، حد درجہ تحمّل و برداشت کا مالک.

جب تک کہ تُم نہ آؤ گے رگڑوں گا ایڑیاں
میں بھی ہوں سخت جان جو تُم کو ترس نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۶).

سنگِ مقناطیس ہیں ہم سخت جان
کھینچ کے اے قاتل ذرا شمشیر کھینچ

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۸۲). رحمان کو تھوڑی بہت چوٹ بھی آئی ، مگر میں سخت جان صاف بچ گئی. (۱۹۳۷ ، حرف آشنا ، ۸۳). پچھلے دو تین سال میں یہ طبقہ بڑا خوار ہوا ... مگر ہے سخت جان سنبھالے پر سنبھالا لیتا ہے. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۵۳۸). **۲. سختیوں اور مُشکلوں کو اِستقامت سے برداشت کرنے والا ، جفا کش.**

ہر نہ باز آیا سخت جاں تھا وہ
نہیں معلوم دل کہاں تھا وہ

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۷۳).

ٹوٹے پہاڑ غم کے یہ کس سخت جان پر
پہنچے ہیں آج دل کے شرر آسمان پر

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۷۰).

ہوا کی زد پہ بھی دو اِک چراغ روشن ہیں
بلا کے حوصلے دیکھے ہیں سخت جانوں میں

(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۷۰). [سخت + جان (رک)].

---جانی امث.
سخت جان ہونا ، صبر و تحمل ، جفا کشی ، مُصیبت کی برداشت.

سخت جانی سے نہیں اپنی خجل کیوں ، اوس کی
نوکِ مژگاں نے رگِ جاں کو بمشکل کھولا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۶۲).

کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پُوچھ
صبح کرنا شام کا ، لانا ہے جُوئے شیر کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲).

شبِ غم میں رہے جیتے بُرا ہو سخت جانی کا
نہ آئی موت اِس غیرت کے مارے ہم تو مرتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۳).

تم اپنے دست و بازو کو سراہو
ہماری سخت جانی کا گِلا کیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۴). [سخت + جان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَواب (---فت ج) امذ.
کڑا اور نامناسب یا ناگوار جواب (ماخوذ: نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سخت + جواب (رک)].

---حالَت (---فت ل) امث.
مُشکل یا تکلیف دہ حالت. چوتھے یہ کہ مریض کو یہ خیال ہے کہ اس کے اِستعمال سے کوئی سخت حالت یا تکلیف نہ پیدا ہو جائے. (۱۹۱۰ ، مکاتیبِ حالی ، ۱۰۳). [سخت + حالت (رک)].

---خارا امذ.
(مُرغ بازی) وہ مُرغ جس کے کانٹے (انیاں) معمول سے زیادہ سخت اور تیز ہوں (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۲۰). [سخت + خار (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---دِل (---کس د) صف.
۱. بے رحم ، سنگ دل ، کٹھور. بیٹے نے کہا سبحان اللہ تُجھ سا

سخت دل نہ دیکھا میں نے. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۲۶). ہندوستان کی یہ حالت ایسی ہے کہ چاہے کتنا بڑا سخت دل آدمی ہو اس کو ترس آ جائے گا. (۱۸۹۳، دلچسپ، ۲ : ۱۶۹).
۲. **صاحبِ کردار، مزاج اور اصول میں پختہ** چوکیدار بڑا سخت دل، اصول پرست اور نمازی قسم کا انسان تھا. (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۴۷). [سخت + دل (رک)].

---دِلی (---کس د) مث.
بے رحمی، سنگدلی.

شیریں لباں کی سخت دلی کا نہیں علاج
فرہاد بھی پتھر میں سر اپنا پٹک گیا

(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۹۷). [سخت + دل + ی، لاحقۂ کیفیت].

---دِن (---کس د) امذ.
مصیبت کے دن، مشکلات کا زمانہ.

ایسے دن سخت کچھ آئے کہ نہ اُن پر سے ٹلے
نامراد اُٹھ گئے دنیا سے نہ پھولے نہ پھلے

(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۳ : ۲۲۲). اف: آنا. [سخت + دِن (رک)].

---دہاں (---فت د) صف.
مُنھ زور، جو آسانی سے قابو میں نہ رہے، قابو سے باہر.

ہوا ہے سخت دہاں اِن دنوں میں توسنِ عشق
عنانِ صبر نہیں اِختیار کے ہاتھوں

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۳۴۳). [سخت + دہاں (رک)].

---رُو (---و مع) صف.
تُرش رُو، جس کے چہرے سے تندی اور غصہ ظاہر ہو (پلیٹس).
[سخت + رُو (رک)].

---رُوئی (---و مع) امث.
تُرش رُوئی، تُند مزاجی، بے رُخی. آنکھ نیلی سبز ہو تو نشان سخت رُوئی اور بے حیائی ... کا ہے. (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۷۴).

دیکھا جو سخت روئی ابنائے دہر کو
سمجھا میں نرم موم سے بھی کرگدن کی شاخ

(۱۸۳۶، آتش، ک، ۷۲). [سخت + رُو + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) صف.
بدکلام، بدزبان. سخت زبانوں کا مضحکہ اُڑانے کی نیت سے جو خواہ‌مخواہ حکومت کو اپنی زبان درازی سے دق کیا کرتے ہیں. (۱۹۱۸، چٹکیاں اور، گدگدیاں، ۵). [سخت + زبان (رک)].

---زُبانی (---فت نیز ضم ز) امث.
بدزبانی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [سخت + زبان + ی، لاحقۂ کیفیت].

---زمین (---فت ز، ی مع) امث.
۱. **وہ زمین جس کی مٹی نہایت چکنی یا کنکریلی، پتھریلی ہو، کڑی زمین، مضبوط اور بنجر زمین** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۲. (شاعری) **مُشکل بحر، قافیہ، ردیف وغیرہ** (فرہنگِ آصفیہ).
[سخت + زمین (رک)].

---سُسْت (---ضم س، سک س) ؛ سخت و سُست.
(الف) صف.
ناملائم، درشت، ملامت آمیز.

جو الفاظ تھے اُن میں کچھ سخت سُست
توجہ سے اپنے کئے سب درست

(۱۷۸۴، جنگ نامۂ دو جوڑا، ۹۵). صبح کو بڑھئی کے پاس بگڑا ہوا گیا اور سخت سُست گفتگو کر کے کہنے لگا. (۱۸۴۵، حکایتِ سخن سنج، ۵۴). باورچی کو انتہائی سخت سُست الفاظ سے یاد کرتے ہیں. (۱۹۱۵، فلسفۂ اجتماع، ۳). افلاطون کو تو وہ اُس کے فلسفۂ تصوریت کی بنا پر نہایت سخت و سُست الفاظ سے یاد کرتے ہیں. (۱۹۸۵، تخلیقات ونگارشات، ۲۴۱).
(ب) امذ. **ڈانٹ ڈپٹ، لعنت ملامت، لعن طعن.** وقت پڑے سخت سُست بھی سُنے گا. (۱۸۵۲، تقویٰ، ۳۱). مولانا اپنی عادت کے موافق اس پر بہت بگڑے اور جواب میں بہت سخت سُست لکھا. (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۸۹). [سخت + سُست (رک)]

---سُسْت کہنا محاورہ.
بُرا بھلا کہنا، لعنت ملامت کرنا، ڈانٹنا، سختی سے پیش آنا.

کیوں کر نہ موم دل ہو مرا زیرِ رخت سُست
وہ سنگ دل جو کہتا ہے پردے میں سخت سُست

(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۳۰۱). آج افسر نے بُلا کر بہت سخت سُست کہا اور موقوف کر دیا. (۱۹۱۹، جوہرِ قدامت، ۱۶۶). جسے مُجھ سے کسی بات کا بدلہ لینا ہو تو وہ لے لے ... اگر میں نے کسی کو بُرا بھلا کہا تو وہ آئے مجھے سخت سُست کہہ لے. (۱۹۸۵، روشنی، ۶۵).

---سُننا محاورہ.
بُرا بھلا سُننا، لعنت ملامت سننا.

گالیاں کھائیں اُن کو دے کے دُعا
سخت سُن آئے سست جاتے ہیں

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۶۲).

---کاری امث.
دشواری، مشکل.

ولے بخت تھے نیں تھی یاری منجے
آتی انگے ہو سخت کاری منجے

(۱۶۳۹، خاورنامہ، ۲۹۳). [سخت + ف : کار، کردن - کرنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---کلامی (---فت ک) امث.
گستاخی، تلخ گوئی، بدزبانی. سخت کلامی کے بعد گالی گلوج تک نوبت پہنچی. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۹۰). آج کل کے ریفارمروں کی طرح وہ سخت کلامیوں کے عادی نہ تھے. (۱۹۳۶، پریم چند، مضامین، ۲۳۰). [سخت + کلام (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---کوش (---و مج) صف.
سخت کوشش کرنے والا، جدوجہد کرنے والا، محنت و مشقت کرنے والا، محنتی.

اتھے گرد اس لشکری سخت کوش
تمام پہلوانان تھے پولاد پوش

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۲). اور ہر فن کے کمال کی تحصیل میں سختی کش و سخت کوش ہے. (۱۹۳۷، فرحت، مضامین، ۴: ۲۰۹). یہ لوگ سخت کوش مسلمان ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۶۵) . [سخت + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا].

--- کوشی (---و مج) امث.
سخت کوشش اور جدوجہد ، محنت و مشقت. زندگی کو اطاعت اور سخت کوشی سے تعبیر کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۶۵). [سخت + کوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کہنا محاورہ.
نامناسب یا ناگوار بات کہنا.

کوئی بیدرد اگر سخت بھی کہہ جاتا ہے
بس تو چلتا نہیں منہ دیکھ کے رہ جاتا ہے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۹۸).

--- گرہ (--- کس گ ، فت ر) امث.
نحوست کی گھڑی ، منحوس وقت. جوتشی کہتے رہ گئے کہ مہاراج اس وقت نہ جائیے بڑی سخت گرہ ہے ٹل جانے دیجیے ورنہ خوشی اور غم کی جھوڑ میں سانے جاؤ گے . (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۶۷). [سخت + گرہ (رک)].

--- گوئی (---و مج) امث.
بدزبانی ، بدکلامی. بھونہہ جو بڑی ہوں تو نشان سخت گوئی کا ہے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۱۰).

سخت گوئی سنے کا کون اختر
نازکی کا اگر رواج ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۳). [سخت + ف : گو ، گفتن ـ کہنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گیر (---ی مع) صف.
۱. ذرا سی غلطی پر سخت سزا دینے والا ، معمولی بات پر سخت گرفت کرنے والا ، ظالم ، جابر. وہ معبود جابر نہیں سخت گیر نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۸). بخیل کی دل جوئی روپیہ سے کرنی چاہیے سخت گیر آدمی کی اطاعت سے جاہل کی ملایمت سے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۲۶). یہ واقعہ اس روز ہوا تھا جب اسکے سخت گیر ماسٹر نے سبق یاد نہ کرنے پر اسکی بری طرح پٹائی کی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۹۰). **۲. جس کے رویّے میں تندی اور تشدد پایا جائے ، تند مزاج.** جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا ضدی ... سخت گیر ، کھر کھسنا زنانہ مزاج بنتا گیا . (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۴). وہ پرہیزگار تھے اور والدین کے خدمت گزار ، خودسر سخت گیر نہ تھے . (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۳۸) . ماں کی طرف سے پیار ملا تھا آپ طبعاً سخت گیر تھے .(۱۹۸۷، گلی گلی کہانیاں ، ۶۸). [سخت + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

--- گیرانہ (---ی مع ، فت ن) صف.
جابرانہ ، ظالمانہ. ہالینڈ نے فان‌سوک کے بجائے سابق وزیراعظم بیل کو گورنر جنرل مقرر کر کے اور بھی سخت گیرانہ پالیسی اختیار کرلی. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳: ۳۹۱). مسلم پریس نے تحریک کی حمایت اور کشمیر کی سخت گیرانہ پالیسی کی شدید نکتہ چینی کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۰۲). [سخت + گیر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

--- گیری (---ی مع) امث.
۱. سختی ، ظلم ، ستم ، سخت برتاو.

نرمیٔ ظاہر سمجھ لے سخت گیری کی دلیل
پنبہ بھی بھر شرر ہمسر ہے آتش گیر کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۴). آپؐ نے فرمایا سہولت سے کام کرنا سخت گیری نہ کرنا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹). کفار سے سخت گیری کے ساتھ شیریں کلامی آپؐ کا معمول تھا. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۳۳). **۲. زور سے پکڑنے کا عمل.**

سخت گیری سیں تری میژگاں کا پنجا مڑ گیا
صید سیں سنگ دلاں (سنگیں دِلاں) کے پھر نہیں آتے ہیں باز

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۱). [سخت + گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گھڑی (---فت گھ) امث.
صعوبت یا مشکل کا وقت ، منحوس وقت.

اُس پہ جب سخت گھڑی ہو گی تو کام آویں گے
لاش کیا قبر میں مہمان کی ہم جاویں گے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۱).

دن نہ پورا ہو چکا ہم ہو گئے آخر تمام
روزِ فرقت کی خدا کیا سخت گھڑیاں ہو گئیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۳۱). [سخت + گھڑی (رک)].

--- لگام (---فت ل) صف.
منہ زور گھوڑا ، سرکش گھوڑا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت) . [سخت + لگام (رک)].

--- مرض (---فت م ، ر) امذ.
شدید بیماری.

اے داغ زندگی کی توقع ہو کس طرح
قسمت خراب سخت مرض چارہ گر خلاف

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۵). [سخت + مرض (رک)].

--- مزاج (--- کس م) صف.
تند مزاج ، غصیلا (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [سخت + مزاج (رک)].

--- مزاجی (--- کس م) امث.
تند خوئی ، تیز مزاجی. حضرت عمرؓ باوجود تصلب اور سخت مزاجی کے ہنس پڑے . (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۴) . [سخت + مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- مشکل (---ضم م ، سک ش ، کس ک).(الف) صف.
نہایت دشوار ، بہت کٹھن.

نِکل جانا بدن سے جان کا آسان ہے مجکو
نِکلنا کُوچۂ قاتل سے لیکن سخت مشکل ہے
(۱۸۳۸ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۴۷).
فِکر بے نور ترا ، جذبِ عمل بے بُنیاد
سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تارِ حیات
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۳۳). (ب) امث. **بڑی دُشواری.**
سخت مشکل ہے سخت ہے بیداد
ایک میں خون گرفتہ سَو جلّاد
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۲۸). اف : پڑنا ، ہونا. [سخت + مُشکل(رک)].

---مَیدان (---ی لین) امذ.
دُشوار گزار میدان.
سفر درپیش ہر روزہ یہ عالمِ ناتوانی کا
کٹے کس طرح دیکھیں سخت میداں زندگانی کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۲). [سخت + میدان (رک)].

---نَظَر (---فت ن ، ظ) صف.
غور سے دیکھنے والا ، سختی سے جانچنے والا.
نین میرے ہو دوست سخت نظر
لانے ہیں اپنے دوست دار کدھن
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۱). برطانیہ اور امریکہ کے خاصے سخت نظر ادارے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ دسمبر ، ۳). [سخت + نظر (رک)].

---و سُسْت (---و مع ، ضم س ، سک س) صف امذ.
رک : **سخت سُست.** کسی کنیز کے منہ سے نِکل گیا کہ ملکۂ عالم نے قتل کیا کوئی کلمۂ سخت و سُست نہ کہنا. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشرُبا ، ۶ : ۵۵). اندلس میں جس سائل کو تندرست اور کام کے لائق دیکھتے ہیں اسکو نہایت ذلیل کرتے اور سخت و سُست کہتے ہیں . (۱۹۰۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۲۹۵). [سخت + و (حرفِ عطف) + سُست (رک)].

---وَقْت (---فت و ، سک ق) امذ.
مُصیبت کا زمانہ ، مُشکل دور. عربی زبان میں بھی ادبی پرچوں پر سخت وقت آیا ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۴). اف : آنا ، پڑنا. [سخت + وقت (رک)].

سَخْتانا (فت س ، سک خ) ف م.
سخت کرنا ، سختی پیدا کرنا ، ٹھوس بنانا ، مضبوط کرنا. اس کے لئے اوّل ان کو « سختاتے » اور پھر حسبِ منشا آب دیتے رہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۲۹). علاوہ ازیں روزانہ اِستعمال کی بےشُمار اشیاء عام فولاد سے تیّار کرکے گرم کی جاتی ہیں اور اچانک پانی یا کسی دوسری مائع میں ڈال کر سختالی جاتی ہیں. (۱۹۷۰ ، اصولِ دھات‌کاری ، ۱۸۵). [سخت + انا لاحقۂ مصدر].

سَخْتاؤ (فت س ، سک خ ، ومج) امذ.
سخت بنانا ، سخت کرنا ، سختی ، ٹھوس پن. تثبیت اور سختاؤ اگرچہ میتھیلی الکحل ایک اچھا صائن ہے تاہم اس متعامل کی وجہ سے خلیے کی مایہ پاشیدگی ہوتی ہے . (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۶۸). یہ تمام اِستعمالات اس فولاد میں عملِ سختاؤ کی بدولت ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۷۸). [سخت + اؤ ، لاحقۂ کیفیت].

سُخْتَگی (ضم س ، سک خ ، فت ت) امث.
سوزش ، جلن . البتہ اس صورت میں یہ کسب نا کرنا کہ سُشں میں جلن اور سختگی ہو. (۱۸۶۰ ؟ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۵۶). [ف : سوختگی - جلن کا مخفف].

سَخْتَہ (فت نیز ضم س ، سک خ ، فت ت) صف ؛ امذ.
تولا ہوا ، موزوں ، سنجیدہ ، ٹکسالی ، شستہ. یہاں کی زبان نرم سُختہ و لطیف و درست و فصیح ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۰۰). [ف : سختن - تولنا ، سمجھنا ، سے صفت].

سَخْتی (فت س ، سک خ) امث.
۱. **کڑا پن ، کرختگی ، صلابت ، ثقاوت ، نرمی کی ضد.** پانووں کے جو زخم تھے سو اچھے ہو جاتے ہیں اور پانووں میں سختی آتی ہے. (۱۷۴۶ ؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۵۲).
برسے اِس مینھ میں کرختی ہے
تختے تختا ہونے یہ سختی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹).
نن جُدائی کا نہیں کاٹے سے کٹتا اے جلیل
یہ بھی سختی میں کسی معشوق کا دل ہو گیا
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳۹). نائٹروجن اور کاربن دونوں کی موجودگی فولاد میں آب‌داری ...کے دورانِ سختی پیدا کر دیتی ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۷۸). ۲. (أ) **دشواری ؛ تکلیف ، دُکھ ، مُصیبت.** وہاں جیسی بھی سختی ہوئے آخر کچھ تو پیدا ہوئے گی نرمی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۷).
قاتل مری تقدیر میں سختی ہی لکھی ہے
آئی جو تری تیغ کی بھی دھار گری پٹ
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۱۶). فوج کو آسودہ رکھ ماہ بماہ تنخواہ دے کہ حالتِ سختی میں تیرے کام آویں بھوکی اور بے سامان فوج سے کُچھ نہیں ہو سکتا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۲۰).
جیل ہے یا یہ کوئی بزمِ ادب ہے احمق
تُجھ پہ کُچھ بھی اثرِ سختیٔ زنداں نہ ہوا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۹). (أأ) **عسرت ، تنگی ، افلاس.** دوست کو سختی کے وقت آزمایش کر کیونکہ دولت و ثروت میں ہر کوئی دوست بنتا ہے . (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۷).
۳. **تُندی ، تیزی ، دُرشتی.**
تیری نگہ کی سختی ہے دلبری کے مانند
تیری نگاہ موزوں ہے عبہری کے مانند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۸). ہمارے والد کے مزاج میں بڑی سختی ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۸). ۴. **زیادتی ، ظلم ، سخت گیری.**

ہمارے شیشۂ دل پر روا نیں اس قدر سختی
تُجھے لازم ہے او درد مندوں سیں حذر کرناں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۴۹). ماماؤں کے ساتھ جہاں سختی گناہ ہے ، وہاں نرمی بھی غلطی سے کم نہیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۴۵). **۵. شِدّت ، انتہائی تکلیف دہ ہونے کی کیفیت یا حالت.** موسم کی سختی سے اندیشہ ہے کہ جو ڈپوٹیشن لاہور جانے والا ہے اس میں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے یا نہیں. (۱۹۱۱ ، مکاتیبِ حالی ، ۱۰۳). محنت کی سختی آلات کو زیادہ مکمل اور کارآمد بنانے سے ... کم کی جا سکتی ہے. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹). سزا کی سختی نے عزمِ بلند پایہ کی توجّہ اس طرف منعطف کی کہ چوری ہے کیا چیز؟ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳۷). **۶. تاکید ، زور.** یتیموں کی پرورش غریبوں پر رحم ، قوم کی ہمدردی انتہا درجہ کی سختی کے ساتھ واجب التعمیل کرتا ہے. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۶۲). اُن کی سختی کے ساتھ تربیت کی جاتی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۲۳). **۷. مضبوطی ، اِستحکام ، پائداری ؛ بے رحمی ، سنگ دلی ؛ بدمزاجی ، اکھڑپن ؛ تنبیہ ، ڈانٹ ؛ بداقبالی ، ادبار** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اُٹھانا / اُوٹھانا محاورہ.
ظُلم سہنا ، مُصیبت جھیلنا ، تکلیف برداشت کرنا.

نہ کِس طرح ہو جانے پتھر کلیجا
زمانے کی سختی اُوٹھانے ہوئے ہیں
(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۳۵).

---اُٹھوانا محاورہ.
مُصیبت میں ڈالنا ، تکلیف برداشت کرانا ، محنت و مشقت کرانا ، دُکھ جھیلوانا. سیکھنے والوں سے سختی اُٹھواتا ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۷۵).

---اَیّام کس اضا(---فت ا ، شد ی) امث.
گردشِ زمانہ ، مُصیبت کے دن ، ناسازگار حالات.

سختیٔ ایام ہے میرے لیے سامانِ عیش
خشتِ بالیں کو سمجھتا ہوں میں زانوِ حُور کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۴).

بس مرا چلتا نہیں جب سختیٔ ایام پر
فتح پا سکتا نہیں جب یورشِ آلام پر
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۱۹). [سختی + اَیّام (رک)].

---آنا محاورہ.
سخت مُصیبت ہونا یا آنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پکڑنا محاورہ.
راسخ ہو جانا ، پائدار ہو جانا. غلطیاں سختی پکڑ کر تعصب بن جاتی ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۷).

---توڑنا محاورہ.
تکلیف دینا یا جبر کرنا. رفیعہ گروہ کے فقیر بھی ہندوستان میں بے شمار ہیں وہ اپنے نفس پر بہت سختی توڑتے ہیں. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۱۲۷).

---سے م ف.
بمشکل ، دشواری سے ، تنگی یا تکلیف سے ؛ بدمزاجی سے بے رحمی سے ، درشتی سے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---سے پیش آنا محاورہ.
درشتی سے پیش آنا ، بدمزاجی دِکھانا ، بے رحمی کا برتاؤ کرنا ، سخت گیری کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---سے دِن گُزرنا محاورہ.
تکلیف سے بسر ہونا ، عسرت و تنگدستی سے گُزر بسر ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کرنا محاورہ.
ستانا ، ظُلم کرنا ، زیادتی کرنا ، جبر کرنا. تاہم عیسائیوں پر زیادہ سختی کرنا خلافِ مصلحت ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۸).

سختیاں کرتا ہوں دل پر ، غیر سے غافل ہوں میں
ہائے کیا اچھی کہی ظالم ہوں میں جاہل ہوں میں
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۱۱۱).

---کَش (---فت ک) صف.
تکلیفیں برداشت کرنے والا ، مشکلات جھیلنے والا ، صابر ، باہمت. اور ہر فن کے کمال کی تحصیل میں سختی کش و سخت کوش ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۲۰۹). [سختی + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کَشِیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
مُصیبت زدہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [سختی + کشیدہ (رک)].

---کی گِرَہ آنا محاورہ.
مُصیبت کا زمانہ آنا.

میری قسمت کی طرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی
زُلف پر بھی کیا ہے سختی کی گرہ آئی ہوئی
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۴۳).

---گُزَرنا محاورہ.
مُشکل پیش آنا ، تنگی ہونا ، عسرت ہونا. اسکندریہ میں جب کہ شیخ وہاں موجود تھا نہایت سخت قحط پڑا اور درویشوں پر بہت سختی گزرنے لگی. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۴۴).

---و سُستی (---و مع ، ضم س ، سک س) امث.
مُشکل حالت ، پریشانی ، مُصیبت.

زمانہ کیا یو مجھ پر پیدا کیا
کیا سختی و سُستی ہمن کوں دیا
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۱۲). [سختی + و (حرفِ عطف) + سُستی (رک)].

سَختِیاں (فت س ، سک خ ، کس ت) امث ؛ ج.
سختی (رک) کی جمع (تراکیب میں مُستعمل).

---اُٹھانا محاورہ.
تکلیفیں برداشت کرنا ، مُصیبتیں جھیلنا.

آنکھیں پتھراگئی ہیں راہ بہت دیکھ چکے
سختیاں دردِ جُدائی کی اُٹھائیں کب تک

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۷۱). خاتون نے بڑی بڑی سختیاں اُٹھائیں. (۱۸۹۳ ، سوانحِ عمری امیر تیمور و حمیدہ بیگم ، ۴۳).

---جھیلنا محاورہ.
رک : **سختیاں اُٹھانا.** آپ ... سختیوں کے جھیلنے والے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸) . جس طرح بنا سختیاں جھیل جھیل کے لڑکے کو مغربی علوم کی تعلیم دلوائی. (۱۹۴۳ ، جنتو نگاہ ، ۱۲۶).

---کھینچنا محاورہ.
رک : **سختیاں اُٹھانا** . لڑکپن میں گھر بار ما باپ سے جُدا ہو کر بہت سختیاں کھینچیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۹).

سختیاں کھینچنے کی ہو گئی عادت دل کو
بُت چلے آئیں نہ کھِنچ کر کہیں بُتخانے سے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۹).

سَختِیانا (فت س ، سک خ ، کس مع ت) ف م.
رک : **سختانا** . لگامینٹم نیوکی کی ایک پتلی عرضی تراش کا ، جو پوٹاشیئم بائے کرومیٹ کے ۲ فیصدی طاقت کے محلول میں سختیائی گئی ہو ، معائنہ کرو. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۹۶) . [سخت (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

سُخْرَہ (ضم س ، سک خ ، فت ر) صف.
۱. **فرماں بردار ، مطیع ، زبردست ، بیگار.**

گر اہلِ زہد و طاعت بے علم و معرفت ہے
ہے سُخرۂ شیاطیں بالا شہٗ خراسی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۳).

اے پسر کر ترک راہِ فسق کو
دہر میں تُو سُخرۂ شیطاں نہو

(۱۸۵۹ ، چشمۂ فیض (ترجمہ) ، ۴۶) . ۲. **جس کا مذاق اُڑایا جائے ، جس سے ٹھٹھا کیا جائے نیز مسخرہ.**

بُرے بن میں ایسا شیاطین تھا
ولے شکل میں سُخرۂ چین تھا

(۱۶۶۵ ، قصّہ بے نظیر ، ۳۴).

اس کے مقدر میں روسیاہیٔ سرمد
سخرۂ عالَم ہے نکتہ چین محمدؐ

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۱۳۰). [ع : (س خ ر)].

سُخْرِیَت (ضم س ، سک خ ، کس ر ، فت ی) امث.
مذاق اُڑانا ، ہنسی ٹھٹھا ، ہنسی مذاق ، تمسخر ، استہزا . بہت سی حدیثیں صحاح میں ایسی موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاح ، سخریت ، استہزا ... ان کے ہاں شِدّت سے رائج تھا. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۱۹). [ع : سخریۃ (رک) کا مُتبادل اِملا].

سُخْرِیَہ (ضم س ، سک خ ، کس ر ، فت ی) امذ.
رک : **سُخرِیَت.** مگر قِصّہ خوانوں نے اپنی طرف سے لغو اور بیہودہ حکایتیں بڑھا اور بڑھا کے اصلی باتوں کو ایک سخریہ بنا دیا ہے. (۱۸۹۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۷۵). اعمالِ سُخریہ کا اِلزام لگانا لوگوں کی نظر میں آپ کے وقار کو کھو دے گا. (۱۹۱۳ ، «الہلال» کلکتہ ، ۱ کتوبر ، ۱۸). [ع : سُخریۃ (س خ ر)].

سُخُط / سَخَط (ضم س ، سک نیز ضم خ / فت س ، خ) امذ.
غصّہ ، برہمی ، ترش روئی. حق تعالیٰ کی ذات بذاتہ متعدد صفات کو باعتبارِ مرتبۂ الوہیت اور ربوبیت کے مقتضی ہو گی جیسے ، لطف ... رضا اور سخط وغیرہ ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۸).

تاقیامت ہے مُسلّط اس پر
لعنت و سُخط و عذاب و غضبِ ربّاؔنی

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۱۲۰). [ع : (س خ ط)].

سُخُن / سُخَن (ضم س ، فت نیز ضم خ / فت س ، ضم خ) امذ.
۱. **نطق ؛ کلام ، گفتار.** تیرا سخن مجھے خوشی دیا ، تیری بات تی میں بہت حظ کیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۲).

یوں تو ہے انتخابِ عالم میں
جیوں کہ ہے آدمی میں نطقِ سُخن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۳).

خلوت میں تھا تو شاہدِ معنٰی تھا میں امیر
خلوت سے انجمن میں جو آیا سخن ہوا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷۳). ملکہ شہرزاد ... نے سلسلۂ سُخن یوں شروع کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۸).

دھوکا فقط ہے نفس کا اس آب و گل کی دھن
اس سلسلے میں کچھ نہیں گنجائشِ سخن

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۱ : ۳). ۲. **شعر ، کلام موزوں.**

سراج اس عالِم ناقدرداں میں
نہیں قدرِ سُخن ہیہات ہیہات

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۵).

بسکہ ہے مضمونِ نازک میں تُو کامل اے نسیم
شہرۂ آفاق تیرا بھی سُخن ہو جائے گا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۳).

وقت ضائع نہ کرو ہرزہ سرائی میں عزیز
سوز پیدا وہ کرو جو سخنِ میر میں ہے

(۱۹۲۰ ، انجم کدہ ، ۲۴).

حَسِین کون ہے یارب سُخن کہ جانِ سُخن
شکنتلا کی جوانی کہ کالی داس کا فن

(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۲۳۹). ۳. **قول ، مقولہ.**

تیرے دہن کے آگے دم مارنا غلط ہے
غُنچے نے گانٹھ باندھا آخر سُخن ہمارا

(۱۷۵۶ ، آرزو (گلزارِ عجائب ، ۲)).

کلی کہتے ہیں اُس کا سا دہن ہے
سُنا کریئے کہ یہ بھی اک سخن ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۶).

اماں کا سخن یہ ہے کہ بیٹی میں ہوں مجبور
ہمراہیٔ بیمار کسی کو نہیں منظور
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰). ۴. **معاملہ ، بات.**

کِتابت بھیجنی ہے شمعِ بزمِ دل کوں اے کاتب
پر پروانہ اُوپر لکھ سُخن مجھ جاں فشانی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱). اس لڑکی نے عزیزِ مصر کو خواب میں دیکھا ہے کہ اس پر عاشق ہے. بادشاہ نے کہا اس سخن کو پوشیدہ رکھنا چاہیے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۴۳).

چھپا گیا تھا محبت کا راز میں تو مگر
وہ بھولپن میں سُخن دل کا عام کر بیٹھا
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۵۵). ۵. **اعتراض ، شک.**

نصیرؔ اس بات میں باق سخن ہے تو جو کہتا ہے
مسی مالیدہ لب کیوں کر ہوں اسکے بے سبب اخگر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۶۴).

چشمِ گریاں کو مری دیکھ کے سب مان گئے
اب کسی کو بھی سُخن نوح کے طوفاں میں نہیں
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۱۵۰). ۶. **(تصوف) اس سے اشارہ ہے عالمِ غیب کی طرف اور کلامِ الٰہی کو بھی کہتے ہیں. اس کی دو قسمیں ہیں بالعبارت اور بالاشارت** (ماخوذ : مِصباح التعرف ، ۱۳۱). [ف : سُخن ؛ پہلو : شخون].

---اُڑانا / اُوڑانا محاورہ.
بات ٹالنا ، بات کو اہمیت نہ دینا.

پیا جو کُچھ کہیں گے تو کہونگی یو نچ ہونے صاحب
سخن اُس کا اوڑاوں نا میں سب تکرار چھوڑی ہوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۴۷).

---اَز سُخَن می خیزَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) **بات سے بات نِکلتی ہے ، سلسلۂ گفتگو میں کوئی نئی بات ظاہر ہوتی ہے** (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

-- اُنھیں پَر ڈالیۓ جو ہَنْس ہَنّس را کھیں مان کہاوت.
انھیں سے مانگنا چاہیۓ جو ہنسی خوشی دینا جانتے ہوں (فیروزاللغات ؛ جامع اللغات).

---اِیجاد (---ی مع) صف.
بہت اچھا شاعر، نئے مضمون اور نئی بات پیدا کرنے والا شاعر.

کیا سخن اِیجاد اٹھا شعر کا اُستاد اٹھا
کامل و یکتائے جہاں ہائے جلالِ ہمہ داں (کذا)
(۱۹۰۹ ، کلیاتِ رعب ، ۳۵۸). [سخن + اِیجاد (رک)].

---آرا صف.
بات کو بنا سنوار کر کہنے والا ، خوش گُفتار ، شیریں زباں ، فصیح اللسان.

وہ نیزۂ سر تیز ہے کلکِ سُخن آرا
اعدا کو کبھی طعن کا جس کی نہیں یارا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۱).

اے نُکتہ ورانِ سخن آرا و سُخن سنج
اے نغمہ گرانِ چمنستانِ معانی
(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۶۵۲).

ہم سخن آرا تو ہیں آرائشِ بزمِ سُخن
بات جب کوئی عمل کی ہو عمل کوئی نہیں
(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۳۵). [سُخن + ف : آرا ، آراستَن - سجانا ، سنوارنا].

---آرائی امث.
بات کو بنا سنوار کر کہنا ، شیریں بیانی ، فصیح اللسانی. مبالغہ کرنے والوں ... اور سُخن آرائیوں کے طُرق و طریقت سے بالکل احتراز کرے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۹).

اہلِ معنی کو ہے لازم سُخن آرائی بھی
بزم میں اہلِ نظر بھی ہیں تماشائی بھی
(۱۹۱۴ ، حالی ، کلّیاتِ نظمِ حالی ، ۱ : ۱۲۳). وہ ایک مُشترک کلچر کی تشکیل اور ترق کے خواہاں ہیں مگر یہ بات علاقائی کلچروں کی بابت بہت سی سُخن آرائی کے بعد کہی گئی ہے. (۱۹۶۷ ، نکتۂ راز ، ۱۱۵). [سُخن + آرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آشنا (---سک ش) صف.
شعر و شاعری کا ذوق رکھنے والا ، شعر کو سمجھنے والا ، سخن فہم ، تخلیقی ذہن رکھنے والا.

یو بات کوں لِکھا ہوں سفینے میں عقل کے
ہے بحرِ دل میں طبعِ سُخن آشنا بلند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۶). [سخن + آشنا (رک)].

---آفِریں (---سک ف ، ی مع) صف.
فصیح اللسان ؛ (کنایۃً) شاعر ، سُخن گو ، سُخن طراز.

کہدے بنا کے بات کہ وہ مجکو دیکھ لیں
محفل میں ڈھونڈتا ہوں سخن آفریں کو میں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ زکی ، ۱۱۹). [سُخن + ف : آفریں ، آفریدن - پیدا کرنا].

---آنا محاورہ.
حرف آنا ، اِلزام لگنا.

عالم میں ترے ہوش کی تعریف کیا ہوں
ایسا تو نہ کر کام کہ مجھ پر سُخن آوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۱).

---بالا رَہنا / ہونا محاورہ.
نام یا رُتبہ بلند رہنا ، ساکھ اُونچی رہنا ، بول بالا ہونا.

شوق سوں تجہ سروقد کے سرکشی پایا ہے سرو
سب نہالاں میں سُخن اس کا سدا بالا اہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۳).

---بڑھانا محاورہ.
ذوق و شوق کے ساتھ کلام کرنا ، مزید شعر گوئی کا شوق ہونا.
جرأت ہم اس زمین میں کہتے ہیں اور شعر
ہرچند جی سُخن کے بڑھانے سے اوٹھ گیا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۵۴).

---پَرْداز (---فت پ ، سک ر) صف.
بات کہنے والا ؛ خوش گُفتار ؛ (مجازاً) شاعر ، مُقرِّر ، لَسّان (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ علمی اُردو لُغت). [سُخن + ف : پرداز ، پَرداختن ـ بنانا ، سنْوارنا].

---پَرْدازی (---فت پ ، سک ر) امث.
خوش بیانی ، فصاحت و بلاغت ؛ (مجازاً) شاعری ، ادب (پلیٹس فرہنگِ عامرہ). [سُخن + پرداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
اشتیاقِ شعر گوئی ، شوقِ کلام ، شعر گوئی کی خواہش.
ختم اس پہ ہوئی سُخن پرستی
کرتا ہے زبان کی پیش دستی
(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۲). [سخن + ف: پرست ، پرستیدن ـ پُوجنا].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
۱. **عُمدہ گفتگو کرنے والا ، خوش گفتار؛ (مجازاً) شاعر، سُخن دان، سُخن فہم ، سُخن پرداز.**
سنو اے عزیزاں بچن معتبر
سُخن پروراں کی زباں تے خبر
(۱٦۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، کبیرا ، ۳).
لِکھ بہ تبدیلِ قوافی اے ظفر اب اک غزل
گفتگو تُو نے تو کی پر اک سخن پرور کی قطع
(۱۸۴۵ ، کلّیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۲۴).
سُخن فہم و سُخن گُستر ، سُخن دان و سُخن پرور
تُجھی سے حُسن کی رونق تُجھی سے حسن نثّاری
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۰٦). ۲. **باتیں بنانے والا ، خوشامد پیشہ ، اپنے قول پر اڑنے والا ، خوشامدی تنگ چشم** ، کم حوصلہ سُخن پرور ضِدّیوں نے اور بُھوکے پلاؤ خوروں نے خواہ مخواہ جھگڑے پیدا کر دئے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۱۷). [سُخن + ف : پرور ، پروردن ـ پالنا].

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
اپنی بات کی پچ کرنا ، ہٹ ، ضِد ، ہٹ دھرمی. تحمّل و تامّل چاہیے نہ سخن پروری و جانب داری میں توغل چاہیے (۱۸٦۹ ، خطوط غالب، ۶۱۳). سُخن پروری اور ہٹ دھرمی کی صحیح نہیں. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۳۱). جناب معترض بھی ابھی کو مانتے ہیں لیکن سُخن پروری کی خاطر تسلیم کرنے میں تامّل ہے. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۲۲۳). [سُخن + پرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پوشی (---و مج) امث.
بات کو پوشیدہ رکھنا ، رازداری ، بات کو چُھپانا.
با تو وہ رکھتے تھے سرگوشی ہمیں سے اس قدر
یا لگی ہونے سُخن پوشی ہمیں سے اس قدر
(۱۸۴۵ ، کلّیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۴). [سُخن+ف: پوش ، پوشیدن ـ چُھپانا].

---پیرا (---ی لین) صف.
ہم کلام ، ہم سُخن ، باہم گفتگو کرنے والے.
بہ الفت ہاتھ میں تھے ہاتھ ، آپس میں سُخن پیرا
صدا اِک نخل نے دی ناگہاں بہ ہیں چمن آرا
(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۳۰). [سخن + ف : پیرا ، پیراستن ـ چھانٹنا ، سنْوارنا].

---پھرانا محاورہ.
بات بدلنا ، مکر جانا ، اِنکار کر جانا.
سورواں بولیا پھرا کر سُخن
ہے لشکر سو جزوی حنف شاہ کدن
(۱٦۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۳۷).

---پُھونکْنا محاورہ.
چُپکے سے یا کان میں بات کہنا.
کیا کان میں نصرت نے سُخن پُھونک دیا تھا
ہر کافرِ ناری کا بدن پُھونک دیا تھا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۹).

---پِھیکا ہونا محاورہ.
بات کا لُطف سے خالی ہونا ، بے اثر ہونا ، بے کیف ہونا.
ثابت ہو حدوث کس طرح سے جس کا
جو کہتے ہیں یہ سُخن ہے اُون کا پھیکا
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۹).

---تانہ پُرسَنْد لَب بَسْتہ دار کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مُستعمل) جب تک تُجھ سے نہ پُوچھیں تو اپنی زبان بند رکھ ؛ خواہ مخواہ بکواس نہیں کرنی چاہیے (ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---تَراش (---فت ت) صف.
سُخن گو ، شعر گو ، موزوں طبع.
کہہ غزل اس میں ایسی ہی شُستہ و رفتہ جرأت اور
جس کا جواب یاں کسی ہو نہ سُخن تراش سے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۰۷). [سُخن + ف : تراش ، تراشیدن ـ چھیلنا ، تراشنا].

---تَراشی (---فت ت) امث.
شعر گوئی ، بات کو خوبی اور سلیقے سے کہنا ، خوش بیانی.
خوش استعدادیاں امرائے عالی مقدار کی اور سُخن تراشیاں شعرائے صاحبِ وقار کی جو کہ نام آور اور صاحب دیوان تھے بیان کی گئی ہیں. (۱۸۰۱ ، گُلشن ہند ، لطف ، ٦). [سُخن + تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تکیہ (---فت ت ، سک ک ، فت ی) امذ.
کوئی لفظ یا جُملہ جو اس طرح زبان پر چڑھ جائے کہ اضطراری طور پر

موقع بے موقع گفتگو میں مُنھ سے نکلے ، تکیۂ کلام.

ہر سُخن کے ساتھ لب پر نالۂ جانکہ ہے
تیری فرقت میں سُخن تکیہ ہمارا آہ ہے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۴۳).

نہ کھلنے دو غیروں پہ رازِ محبت
سُخن تکیہ ہو تو ہمارا تمھارا
(۱۸۹۵ ، راسخ دہلوی ، د ، ۳۱) . « جان لو بھیّا » اس کا سُخن تکیہ تھا. (۱۹۱۰ ، مضامین پریم چند ، ۲۴). کسی نے « وہ جو کہتے ہیں » کو سُخن تکیہ بنا رکھا ہے تو کسی نے « کیا سمجھے » کو. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۴۸). [سُخن + تکیہ (رک)].

---تَلْخ کس صف (---فت ت ، سک ل) امذ.
ناگوار باتیں ، نازیبا اور ناملائم گفتگو ، تُرش کلامی.

غیر جب لیوے تمن نام ، ہووے میرا دہن تلخ
شکر و شہد پلاویں تو نجاوے وہ سخن تلخ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۳).

ابتو سُخن تلخ اُٹھائے نہیں جاتے
اور تیغ کے جوہر بھی دکھائے نہیں جاتے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۹). [سُخن + تلخ (رک)].

---چمکنا محاورہ.
بات کا مشہور و مقبول ہونا ، شاعری کا فروغ پانا.

جلوے ہیں بہی تیرے تو اے روشنیٔ طبع
چمکے گا ابھی میرا سخن اور زیادہ
(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۷۰).

---چِیں (---ی مع ، غنہ) صف.
عیب جُو ، نکتہ چیں ، چُغل خور ، غیبت کرنے والا. حدیث میں آیا ہے کہ سُخن چیں بہشت میں نہ جاوے گا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱۵). وہ بدذات سُخن چینوں کو اپنے پاس جگہ دیتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۹). [سُخن + ف : چیں ، چیدَن = چُننا].

---چِینی (---ی مع) امث.
چُغل خوری ، لگائی بُجھائی ، چُغلی ؛ خوردہ گیری ، عیب جُوئی.

کام جاہل کا ہے سُخن چینی
اے سراج اسکوں توں جواب نہ دے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۷).

ناطقہ بند ہے بحر اسکی سُخن چینی سے
شعر کیا بات بھی کہنا ہمیں مشکل ٹھیرا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۰).

دہلی کی یہ شیرینی ، یہ لکھنوی رنگینی
تھیں وقفِ سُخن چینی ، کیا ذکرِ دِل افزائی
(۱۹۱۸ ، فردوسِ تخیل ، ۲۲۰). [سُخن + چیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چھوڑنا محاورہ.
چرچا کرنا ، ذِکر چھیڑنا ، شوشہ چھوڑنا.

حُسن کا تیرے وہاں کِس نے سُخن چھوڑ دیا
گُل کا رنگ اُوڑ گیا بُلبل نے چمن چھوڑ دیا
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۷).

---خُوب کس صف (---و مع) امذ.
اچھا کلام ؛ (تصوف) اشارۂ واضح کو کہتے ہیں جو مادہ اور غیر مادہ میں ہو (مصباح التعرف ، ۱۴۱). [سُخن + خُوب (رک)].

---داں (---غنہ) امذ ؛ صف ؛ نیز سُخَنداں.
کلام کا حُسن و قبح سمجھنے والا ، آدابِ کلام و اصولِ سُخن سے واقف ، خوش بیان ؛ (مجازاً) شاعر.

تُجھ کو قائم رکھے اللہ بہت سا اے امیر
مُجتمع سائے میں ہیں جس کے سخنداں اِتنے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۳).

اپنے انداز کی بھی ایک غزل پڑھ مومن
آخر اس بزم میں کوئی تو سُخنداں ہو گا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹). طبیب مسیح الزمان ... اور سخندان طلیق اللسان. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۰).

سخن دانِ کامل نسیم و حسن
فنِ مثنوی میں تھے یکتائے فن
(۱۹۲۲ ، مطلع انوار ، ۱۶۷). [سُخن + ف: دان ، دانستَن = جاننا].

---دانی امث.
زباندانی ، سُخن فہمی ، خوش بیانی ، شاعری.

بیاں کر شکرِ منعم ناوْں لے معشوق عاشق کا
بیاں کرنے ہو قصہ کوں کروں شیریں سُخن دانی
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۴۴).

نہ تنہا حُسنِ خوباں دل رُبا ہے
ادا فہمی سُخن دانی بلا ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹۱).

سُخن کا جاننا آساں نہیں ہے ایک مُشکل ہے
ظفر مُدّت میں ہم کو کُچھ سُخن دانی کا ڈھب آیا
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۷). [سُخن + دان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرْسُخَن (---فت د ، سک ر ، ضم س ، فت خ) م ف.
ایک بات کے بعد دُوسری بات شروع کرتے ہوئے ، ایک ذِکر کے بعد دُوسرا ذِکر چھیڑتے ہوئے.

بولنہار ہو داستانِ کہن
بولیا یونچ او بھی سُخن در سُخن
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۴۶). [سُخن + در (حرفِ جار) + سُخن].

---دَرْمیان آنا محاورہ.
بات چیت کا اِتّفاق ہونا ، گُفتگو واقع ہونا.

واہ رے ساکنانِ زیرِ زمیں
نہ کبھی درمیاں سُخَن آیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۹۵).

---دَرْمیان لانا محاورہ.
دورانِ گفتگو کُچھ اور کہنا ، برسبیل تذکرہ بات کرنا.

شکروں کے سُخن نہ درمیان لاؤ
کہنا مانو ہمارا باز آؤ
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۳۷).

ـــ دَرِین اَسْت فقرہ.
اس پر اعتراض ہے ، یہ بات ماننے میں تامُل ہے ، اس میں کلام ہے ، اس میں شبہہ ہے؛ فارسی فقرہ اردو میں مستعمل (ماخوذ نوراللغات ؛ فیروزاللغات).

ـــ دینا محاورہ.
قول دینا ، اِقرار کرنا ، وعدہ کرنا ، زبان دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

ـــ ڈالنا محاورہ.
کوئی بات کہنا ؛ کسی امر کی سِفارش کرنا ؛ ذِکر چھیڑنا ؛ اِنکار کرنا ، منظور نہ کرنا ؛ سوال کرنا ، پُوچھنا ، دریافت کرنا ؛ درخواست کرنا ، مانگنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ راں (ـــ غنہ) صف.
مُقرِر ، لسّان ، فصیح ، بلیغ ، خوش بیان (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ علمی اُردو لغت). [سُخن + ف : راں ، راندن ـ چلانا].

ـــ رانی امث.
فصاحت ، بلاغت ، خوش بیانی (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ علمی اُردو لُغت). [سُخن + راں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ رَس (ـــ فت ر) صف.
بات کو سمجھنے اور اسکی تہ کو پانے والا ، سُخن فہم ، زبان شناس ، سُخن شناس.
جُز جوہری کیا جانے کوئی قدرِ جواہر
سمجھے ہے سُخن رس ہی سُخن میری زباں کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳).
ہے طبع خداداد سخن سنج سخن رس
رکھتا ہے ہر اک شعر میں وہ حُسنِ معانی
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۱۲). اکثر حضرات اپنے آپ کو زبان دان خواہ اہلِ زبان اور صاحبِ مذاقِ سلیم و سُخن رس جانتے ہیں. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۵۹). [سُخن + ف : رس ، رسیدن ـ پہنچنا].

ـــ رَسی (ـــ فت ر) امث.
بات کی تہہ کو پانے کی صلاحیت ؛ سُخن فہمی. سلیقۂ سُخن رسی میں اُستاد تھے اور طریقۂ مصاحبت و اختلاط کے ماہر حد سے زیادہ تھے. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، لطف ، ۱۰۰). [سُخن + رس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ زَن (ـــ فت ز) صف.
۱. **شعر پڑھنے والا ، شاعر.**
تیرے شراب خوار وہ موزوں کلام ہیں
ہر دُخترِ عنب کو سُخن زن بنائیں گے
(۱۸٦۷ ، رشک (نوراللغات)). ۲. **قِصہ کہانیاں سُنانے والا ، جُھوٹا ؛ ہوشیار** (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [سُخن + ف : زن ، زدن ـ مارنا ، لگانا].

ـــ ساخْتَہ کس صف(ـــ سک خ ، فت ت) امذ.
گھڑی ہوئی بات ، جھوٹی بات ، فرضی بات ، بنائی ہوئی بات. شیر نے چاہا کہ دمنہ سے حال اپنا مخفی کرے اور کوئی سُخن ساختہ کہکے بھلاوا دے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۷۷). [سخن + ف : ساخت ، ساختن ـ بنانا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ساز صف ؛ امذ.
۱. **باتیں بنانے والا ، چرب زبان ، مکّار ، دروغ گو.**
دم میں اس چشمِ سُخن ساز کے آنا ہی نہ تھا
جور کم سہنے تھے یہ قصّہ بڑھانا ہی نہ تھا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۱۵). شاعر سُخن ساز اور دروغ باز کے لقب سے پکارا جاتا ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۱۹).
کِذب شیوہ نہیں میرا میں سُخن ساز نہیں
ایسے نغمے کی مِرے ساز میں آواز نہیں
(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۱۲۰). ۲. **شاعر ، سخن گو ؛ خوش تقریر ، فصیح** (فرہنگِ آصفیہ). [سخن + ف: ساز، ساختن ـ بنانا].

ـــ سازی امث.
۱. **چرب زبانی ، باتوں کی چالاکی ، لسّانی ، لفّاضی.**
تاچند سُخن سازیٔ نیرنگِ خرابات
یارو قصدِ خرابی ہے نہ آہنگِ خرابات
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۳).
شاعروں میں تھی سُخن سازی بہت پر اے امیر
رہ گئے منہ کھول کر جب وہ دہن یاد آ گیا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵). یہی باتیں بیوفائی ، بدعہدی ، بے رحمی ، سُخن سازی ، رقیب نوازی کی صورت میں نظر آتی ہیں. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۸۰). چشمِ بددور! فنِ سُخن سازی میں خوب ماہر ہو. (۱۹۸۰ ، صحرا نورد کے خطوط ، ۱۴). ۲. **مکّاری ، ظاہر داری ، زمانہ سازی.** سُخن سازی کے طریقے پر کہنے لگی بیٹا اگر تُجھے اِصرار ہے اگر تو کہے گی تو میں یہیں رہوں گی. (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجنا ، ۱۳٦). ۳. **دروغ گوئی.**
الحذر اس طرح کی غمّازی
الاماں اِسقدر سُخن سازی
(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۱۳).
جُھوٹ سب جُھوٹ یہ غیروں کی سُخن سازی ہے
میرا ذِمّہ ہے جو اُلفت ہو سر مو دل میں
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۷٦). ۴. **شعر گوئی ، شاعری.** ادھر پُورا جتھا (انجمنِ اربابِ علم) اور یہی مشغلۂ سخن سازی و مشاعرہ بازی بطور کاروبار. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، آزادی نمبر ، جولائی تا ستمبر ، ۸۲). [سخن + ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سَبْز ہونا محاورہ.
گفتگو میں غلبہ پانا نیز کلام کا موثر و پسندیدہ ہونا.

فصاحت کیا کہوں اس خوشِ دہن کی
کسی کا وہاں نہیں ہوتا سخن سبز
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۱).

---سَخْت کس صف(---فت س ، سک خ) امذ.
ناگوار بات ، دل آزار بات.
منظور شکستہِ دلِ نازک ہے گر اے شوخ
کہدے سُخنِ سَخت جو پتّھر نہیں ملتا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، قصائدِ سحر ، ۷۱).[سُخن+ سخت (رک)].

---سَرا (---فت س) صف.
کلام کرنے والا ، کلام پڑھنے والا.
بُلبُل ہزار رنگ سے گو ہے سُخن سرا
پر تُجھ سے گُفتگو میں بر آیا نہ جائے گا
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۹).
یارب جو تُو نے دی ہے زبانِ سُخن سرا
لازم ہے تیری حمد و ثنا میرے واسطے
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۳۶). [سخن + ف : سرا ، سرائیدن ـ گانا ، گنگنانا ، الاپنا].

---سَرائی (---فت س) امث.
۱. **شعر گوئی ، شاعری.** میں نے اِبتدائے سنِ تمیز میں اُردو زبان میں سُخن سرائی کی ہے. (۱۸۵۹ ، نادرِ خطوطِ غالب ، ۳۳).
۲. **زبانی جمع خرچ ، خالی خولی بات ، لسانی ، لفاظی.** مگر صاحبِ دین ... قائل نہیں ہے اور اُسے یقین ہے کہ ثواب و عذاب، حشر و نشر اور حیات بعدالموت مذہب کی سُخن سرائی ہے. (۱۹۲۲ ، مضامین محفوظ علی ، ۲۲۲). فرد اور قوم کے تعلق پر کوئی سُخن سرائی کیے بغیر میں ... یہ کتاب آپ اور کشمیر کی آئندہ نسلوں کو سونپ دیتا ہوں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار (پہلی بات) ، ن). [سخن + سرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَرْد کس صف(---فت س ، سک ر) امذ.
نامناسب بات ، بے مزہ ، لایعنی. سُخنانِ سرد بیہودہ ہوتے ہیں ایسے اپنے کہے کو روتے ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۵۵). [سُخن + سَرد (رک)].

---سَرسَبز ہونا محاورہ.
رک : سخن سبز ہونا.
گر تُو چاہے اب سُخن سرسبز ہو اور دل پذیر
تو کوئی دوچار من سبزی منگا کر اے نظیر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۵).
خدا کے فضل سے ہوں خضر وادیٔ مضموں
نہ ہو حریفِ سُخن کا کبھی سُخن سرسبز
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---سَنج (---فت س ، غنہ) امذ ؛ صف.
کلام کو جاننے اور سمجھنے والا ، کلام کو پرکھنے والا ، شاعری کے نکات سے واقف ، سُخن فہم ، سخن داں.

سُخن سنج کامل ہنرور تُہیں زباں آوراں کا بھی داور تُہیں
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۶).
شعر کہنا گرچہ چھوڑا تُو نے پر بیدار آج
کہہ سُخن ایسے کہ ہو بزمِ سُخن سنجاں میں دھوم
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۵۱).
اے سخن گوئے عیسوی اعجاز
اے سخن سنج ساحری انداز
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۶). محلے میں ایک بزاز رہتا تھا ، وہ سُخن سنج اور موزوں طبع تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۲) میر نے طویل عُمر پائی ، ان کی استادی کا لوہا سب نے مانا اور ان کے شاعر دِل پذیر اور سُخن سنج بے نظیر ہونے کا اعتراف بھی سب نے کیا. (۱۹۸۴ ، اسلوبیاتِ میر ، ۱۰). [سُخن + ف : سنج ، سنجیدن ـ تولنا].

---سَنْجی (---فت س ، غنہ) امث.
کلام کو پرکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت ، سُخن فہمی ؛ خوش بیانی ، شعر گوئی.
طبیعت ہے جوان ، پیری میں بھی وہ اے ظفر تیری
سُخن فہمی ، سخن سنجی ، سخن دانی نہیں جاتی
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۵۶). ان کو میں نے صرف اس لئے اِنتخاب میں شامل نہیں کیا کہ اس میں شوخی اور سُخن سنجی تو ہے مگر احساس نہیں. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۵۹). [سُخن سنج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے پھِرْنا محاورہ.
کہہ کے مُکرنا ، وعدہ شِکنی کرنا ، بدعہدی کرنا.
نہ اب تک سخن سے وہ اختر پھرا
طبیعت تری اوس سے کیا پھر گئی
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۶۳).

---شِنَاس (---فت نیز کس ش) صف.
بات کی تہہ کو پہنچنے والا ، بات کو پرکھنے والا ؛ (مجازاً) شعر و سخن کا قدر داں. تُم اور چودھری صاحب اور جو اور سُخن شناس اور مُنصف ہوں ، وہ اس کو دیکھیں اور پھر میری کتاب میرے پاس پہنچ جائے. (۱۸۵۹ ، خطوطِ غالب ، ۳۸۵). بادشاہ خود سخن سنج و سُخن شناس تھے. (۱۹۱۰ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۹). وہ سُخن ور تو نہیں تھے ، مگر اُن جیسا سُخن شناس کم دیکھنے میں آیا ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۰). [سُخن + ف : شناس ، شناختن ـ پہچاننا].

---شِنَاس نہ ای دِلبَرا خَطا اِینْجاسْت کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) پیارے ! غلطی تو یہ ہے کہ تُو بات کے نکتے کو نہیں سمجھتا ؛ جب کوئی شخص اپنی نافہمی یا غلط فہمی کی وجہ سے کسی کے کلام پر اعتراض کرتا ہے تب کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

---شِنَاسی (---فت نیز کس ش) امث.
بات کی تہہ کو پہنچنے کی صلاحیت ، اچھے کلام کی قدر دانی.

اگر کسی میں سخن شناسی ہور اسرار دانی ہے تو ہو کتاب گنج العرش بحرالمعانی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰). [سخن + شناس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شنو (---کس ش ، و لین) صف.
نصیحت ماننے والا ، نصیحت قبول کرنے والا.

سخن شنو ہیں مہرے کان اثر پذیر ہے دل
ہزار شکر ممیز ہوں خود پسند نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۴). [سخن + ف : شنو ، شنیدن ـ سننا ، سے صفت].

---شنوی (---کس ش ، فت ن) امث.
نصیحت ماننا ، نصیحت پذیری.

نہ ارتباط نہ انصاف نے سخن شنوی
یہ کیا ستم ہے ، کہا بھی کسی کا مان عزیز

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۰۱). [سخن + شنو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شنیدن بیخ دولت کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **بات سننا حکومت کی جڑ ہے فرہاد کو سننا شاہوں کا وطیرہ ہے ، نصیحت سننے والا فائدہ میں رہتا ہے** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---شیریں کس صف(---ی مع ، ی مع ، غنہ) امذ.
میٹھی بات ؛ (تصوف) **اشارت الٰہی کو کہتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو وحی اور اولیا کو الہام کے ساتھ ہوتا ہے**(ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۴۱). [سخن + شیریں (رک)].

---شیریں ملک گیری بات ترچھی ملک بانکا کہاوت.
؛ زبان شیریں الخ.
میٹھی بات سے لوگ مطیع اور ٹیڑھی بات یا بدکلامی سے بددل ہو جاتے ہیں. لفظوں میں بھی کسی طرح کی تاثیر ہے ... ضرور اپنا اثر کرتے ہیں"سخن شیریں ملک گیری بات ترچھی ملک بانکا".(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۰).

---طراز (---فت نیز کس ط) صف.
فصیح البیان ، نکتہ ور ، سخن آرا ، شاعر (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فیروزاللغات). [سخن ، ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا ، آراستہ کرنا].

---طرازی (---فت نیز کس ط) امث.
نکتہ وری ، مضمون آفرینی ، شاعری. یہی «مہر و ماہ» یکتائے فن سخن طرازی عاقل خاں رازی کتیں. (۱۷۹۶ ، دیباچۂ گلزار عشق (صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۱۹۷۳ ، ۱۱۴)). حکیم کا فرض ہے کہ وہ جو بات کہے ، وہ دلیل و برہان سے کہے ، محض سخن طرازی نہ ہو. (۱۹۳۳ ، خیام ، ۸۴). ان مشاعروں میں شاعری سے دلچسپی رکھنے والے اکثر صاحب ذوق حضرات شرکت کرتے تھے اور شعرا کو داد سخن طرازی دیتے تھے. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۹). [سخن + طراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فرمانا ف م.
بات کہنا.

تشفی کے سخن فرمانے اکثر
دھرا میں نے بھی سنگ صبر دل پر

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۶۷).

---فروش (---فت ف ، و مج) صف.
چاپلوس ، خوشامدی ؛ شاعری کی قیمت وصول کرنے والا ؛ (مجازاً) **شاعری یا کلام کا سودا کرنے والا.** خلاصہ یہ ہے کہ فردوسی کمینہ بےوقوف سخن فروش زر پرست تھا. (۱۹۱۰ ، محمد حسین آزاد ، نگارستان فارس ، ۲۲). [سخن + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

---فہم (---فت مج ف ، سک ہ) صف.
۱. کلام کو سمجھنے والا ، شاعری کی سوجھ بوجھ رکھنے والا ؛ سخن سنج ، نکتہ شناس.

ہر اک شعر بھی اسکا ہے دل پسند
سخن گو سخن فہم اور درد مند

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۱).

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں
دیکھیں ، اس سہرے سے کہدے کوئی بڑھ کر سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۸). اس سے کوئی سخن فہم یہ نہ جانے کہ اس لڑکی کو تکمیل حسن کا دماغ ہے. (۱۹۷۶ ، خوشبو (دیباچہ) ، ۲۰). **۲. عاقل ، دانا ؛** (مجازاً) **شاعر.** خوشہ چیں سب سخن فہموں کے کھلیان کا ہے اور ریزہ خور سب سخن سنجوں کے دسترخوان کا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۶). [سخن + ف : فہم ، فہمیدن ـ سمجھنا].

---فہمی (---فت مج ف ، سک ہ) امث.
بات کی تہہ کو پہنچنا ؛ شعر کو سمجھنا ، شاعری کی سوجھ بوجھ.

صفا سینا کیا تیرا آپس کے راز رکھنے تیں
علمدانی سخن فہمی ازل تیں تج سکھایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۵). سبحان اللہ کیا داد سخن فہمی دی ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۲۱). جالبی صاحب نے اپنی داد و دہش سے میزبانی اور سخن فہمی دونوں کا پورا حق ادا کر دیا. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۱۰). [سخن + فہم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فہمئ عالم بالا معلوم شد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **عالم بالا کی سخن فہمی معلوم ہو گئی (جب کوئی شخص بہت قابل بنتا ہو اور کسی بات کا غلط مطلب یا مفہوم نکالے اس وقت کہتے ہیں)** شعر کو سمجھنے کے لئے انہیں وہ سوال قائم کرنے پڑیں جو اوپر نقل کئے جا چکے ہیں تو سخن فہمی عالم بالا معلوم شد. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۷۵).

---کا پورا صف.
بات کا پکا ، قول کا سچا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا رنگ امذ.
طرز کلام ، انداز گفتگو.

شرمندہ ہے لبوں سے عقیقِ یمن کا رنگ
رنگیں بیاں ہیں سب سے جُدا ہے سخن کا رنگ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۸).

---کاری امث.
فکرِ سخن ، شعر گوئی.
وہ رت جگے وہ گئی رات تک سُخن کاری
شبیں گُزاری ہیں ہم نے بھی کُچھ ریاضت کی
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۷۲). [سُخن + ف: کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا ف م.
۱. **بات کرنا ، کلام کرنا.**
خسارت ہے ، یقیںؔ ، سرکار کی ، اِتنا سُخن مت کر
نہ کر ان موتیوں سے جوں صدف اپنا دہن خالی
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵۵).
کسی کا دل الٰہیٰ جوشِ غم سے یوں نہ پُرخوں ہو
سُخن کرتا ہوں میں یا ہچکیاں آتی ہیں بسمل کو
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۰۱). ۲. **نصیحت کرنا** (نوراللغات).

---کوتاہ فقرہ.
القصہ ، قِصہ کوتاہ ، مختصر یہ کہ.
سُخن کوتاہ دارالعِلم پر ہوں قوم کے نازاں
جو آ کر اس کا ایک اک دُرِ مکنوں من و عَن دیکھیں
(۱۸۸۹ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۷۱).

---کوتاہ کَرْنا محاورہ.
بات مُختصر کرنا ، بات ختم کرنا. سُخن کوتاہ کر اور شمشیر لے ، کاٹ دونوں کے سر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۶). بات کو طُول ہو شیطون سنے آزردہ و ملول ہو سُخن کوتاہ کیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۲۸).

---کَہنا محاورہ.
شعر کہنا ، شاعری کرنا. اگرچہ فِکرِ سُخن کہنے کی ساری عمر نہیں کی ہاں مگر خود بخود جو کوئی مضمون دماغ میں آیا اسے باندھ ڈالا. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۶).

---گَر (---فت گ) صف.
باتیں بنانے والا ، چرب زبان ، شاعر.
خوبصورت سی اک ناؤ دے کر سخن گر نے
لہروں کے چکر میں اُلجھا دیا
(۱۹۶۷ ، قبائے ساز ، ۲۵). [سُخن + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَرْم کس صف (---فت گ ، سک ر) امذ.
پُرلطف کلام ، جوشیلا کلام.
لِکھتا ہوں اسد سوزشِ دل سے سُخنِ گرم
تا رکھ نہ سکے ، کوئی مرے حرف پر انگشت
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۴). [سُخن + گرم (رک)].

---گُزار (---ضم گ) صف.
رک : سخن گو. بھانی کا غم جُدا ، ایسا سُخن گزار ، ایسا زبان آور ، ایسا عیّار طرار! یوں عاجز و درماندہ و ازکار رفتہ ہو جائے . (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۹۶). [سُخن + ف : گزار ، گزاردن ، گزاشتن - ادا کرنا].

---گُسْتَر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
سُخن گو ، شاعر.
سُخن فہم و سُخن گُستر سُخن داں و سُخن پرور
تجھی سے حُسن کو رونق تجھی سے حُسنِ نثّاری
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۶).
یونہی پڑھتا رہے دائم قصیدہ بزمِ عشرت میں
حضورِ شاہِ معنی فہم تسلیمِ سُخن گُستر
(۱۹۰۷، دفترِخیال، ۱۲) [سُخن + ف : گُستر ، گُستردن - بچھانا].

---گُسْتَر ہونا ف م.
بات کرنا ، گفتگو کرنا.
دل میں یہ سُن کر بپا ہنگامۂ محشر ہوا
میں شہیدِ جُستجو تھا یوں سخن گُستر ہوا
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۸۹).

---گُسْتَرانَہ (--- ضم گ،سک س،فت ت،ن).صف .
۱. **شاعرانہ ؛ تفنّن آمیز ، شوخ ، شرارت آمیز.**
مقطع میں آ پڑی ہے سُخن گُسترانہ بات
مقصود اس سے قطعِ محبت نہیں مُجھے
(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۲۵). یہ تو سُخن گُسترانہ شوخی تھی الہ آباد سے کچھ خبر مِلی .(۱۹۲۰، مکاتیبِ مہدی ، ۲۲۷). ہمعصر اساتذہ کے باہمی سُخن گسترانہ مجادلے ادب میں اضافے کا سبب بنے . (۱۹۷۸ ، چاربیتہ ، ۲۰) . ۲. **معترضانہ ، اعتراض آمیز .** مقطع میں البتہ یہ سُخن گُسترانہ بات لانے کی ضرورت ہے کہ مولوی صاحب نے یہ خط جولائی ۵۸ء میں لِکھا جب میں بخشی اور اس کے دہلوی آقاوں کے خلاف سب سے شدید لڑائی میں مصروف تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۶۹). (ب) م ف. **شاعرانہ انداز میں ، خوش بیانی کے ساتھ.** یہ لِکھیں گے اور ہمدردانہ اور سُخن گُسترانہ لکھیں گے اِسی کی ضرورت ہے . (۱۹۱۳ ، افاداتِ مہدی ، ۲۰۸) [سُخن + گُستر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---گُسْتَری (---ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.
شعر گوئی ، شاعری ؛ سُخن آرائی ، لسانی.
دل و نظر کی سُخن گُستری کو کیا کرتا
نہیں تو میں ستم دوست کا گِلا کرتا
(۱۹۳۱ ، انوار ، ۱۷). یہ محض سُخن گستری اور عبارت طرازی ہے. (۱۹۵۱ ،(حاشیہ) خطوطِ غالب ، ۲۸۸). [سُخن + گُستر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گو (---و مج) صف.
کلام کرنے والا ، شعر کہنے والا ، شاعر.

سُخن گو وہی جس کی گُفتار تھے
اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار تھے
(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۱۶).

ہر اک شعر بھی اِسکا ہے دل پسند
سُخن گو سُخن فہم اور درد مند
(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۱۳).

حوصلہ میرا کہاں اِتنا جو نعت اس کی کہوں
پر سُخن گویوں کا یہ بھی قاعدہ دستور ہے
(۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۲).

اُس نے جادو وہ کیا چشمِ سُخن گو سے سخن
مل گئی خاک میں سب سحر بیانی میری
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۸). شعر فہمی شعر گوئی سے زیادہ مشکل ہے ، اس کی تہہ میں سُخن گو اور سُخن فہم دونوں کے لیے خود تسلی کے سامان موجود ہیں. (۱۹۵۲ ، تنقید اور عملی تنقید، ۵۹). [سُخن + ف : گو ، گُفتَن ـ کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
شاعری (نوراللغات). [سُخن + گو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---گوئی مُشکِل نَہِیں سُخن فَہمی مُشکِل ہے کہاوت.
شعر کہنا آسان ہے شعر سمجھنا مُشکل ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۳۰ ؛ نوراللغات).

---لَب پَر لانا محاورہ.
گویا ہونا ، کُچھ کہنا (نوراللغات).

---مُختَصَر فِقرہ.
القصّہ ، قِصّہ کوتاہ ، الغرض.

دمِ زندگی تئیں وفادار ہوں
سخن مُختصر عمر لگ یار ہوں
(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۵۸).

---مَرداں جان دارَد کہاوت ؛ ← قولِ مرداں الخ.
(فارسی کہاوت اردو میں مُستعمل) مردوں کا قول پکّا ہوتا ہے (نجم الامثال ، ۳۳۴ ؛ خزینۃ الامثال).

---میں آنا محاورہ.
کلام کرنا ، لب کُشا ہونا.

کب لگ اپس کے غنچۂ مُکھ کو رکھے گا بند
اے نوبہارِ باغِ محبت سُخن میں آ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳).

مونھ باندھ کر کلی سا نہ رہ میرے پاس تو
خنداں ہو کر کے گل کی صفت تک سخن میں آ
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۷).

---ناشِنَو (---کس ش ، و لین) صف.
بات نہ ماننے والا ، ضِدّی ، ہٹ دھرم. آپ اور آپ کا بیٹا دونوں سخن ناشنو ہیں جو انکے دل میں ٹھنی ہوئی ہے وہی کریں گے. (۱۸۸۶ ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۵۲). او اسفندیار اس جوانِ سُخن ناشنو کو جہاں سے لایا ہے وہیں پہونچا دے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ ، ۳۴۷ : ۳۴۷). [سخن + ف : نا (حرفِ نفی) + شِنو ، شُنِیدَن ـ سننا].

---ناشِنَوی (---کس ش ، فت ن) امث.
بات نہ ماننا ، ضِد ، ہٹ دھرمی. ایک دن چلنے کا صِرف رخصت کا لفظ زبان پر آیا ملکہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ جب خود پسندی سُخن ناشنوی تمھارا معمول ہے تو مُجھ سے رُخصت طلب کرنا فضول ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۵۱). [سُخن + ناشنو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَوَرْدی (---فت ن ، و ، سک ر) امث.
گفتگو ، بات چیت.

ہوتی تھی جو یہ سُخن نوردی
بیٹوں کو خبر کسی نے کر دی
(۱۸۸۲ ، مثنوی مادرِ ہند ، ۳۹). [سخن + ف : نورد ، نوردیدن ـ لپیٹنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وَر (---فت و) صف؛ ← سُخنوَر.
سُخن گو ، خوش بیان ؛ شاعر. کہانی آٹ بولیا سن سخنور. (۱۶۴۵ ، جنّت سنگار ، ۲۲).

زبانِ قلم کو بھی طاقت نہیں
لسانِ سخنور کو جرأت نہیں
(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۳۹).

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اور
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۰).

جو فقط جُھوٹ کی آئینہ گری کرتے ہیں
ایسے فنکاروں میں کیا کوئی سُخن ور اُبھرے
(۱۹۸۶ ، غُبارِ ماہ ، ۸۸). [سُخن + ور ، لاحقۂ صفت].

---وَری (---فت و) امث.
خوش بیانی ؛ شاعری.

یوں شاعروں میں مت گِن میرے سُخن کوں گن کر
دعویٰ نہیں فروشی مج کوں سخن وری کا
(۱۷۰۶ ، فروشی (قدیم بیاض ، ۲۸)).

بس اے دبیر لرزے میں ہے چرخ چنبری
کی ختم ذوالجلال نے تُجھ پر سخنوری
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۱۳۰). اک دن آئے گا جب وہی بزمِ سخنوری کے مسند نشین ہوں گے. (۱۸۶۹ ، غالب ، ۱۱۸). [سُخن + ور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہارْنا محاورہ.
قول ہارنا ، وعدہ کرنا ، زبان دینا. سُخن تُجھ سے ہار چکا ہوں جا اے تجھے بخشا. (۱۸۰۳ ، مذہبِ عشق ، ۶۸).

بات سے اپنی پھریں قول یہ مردوں کا نہیں
ہو سو ہو ہم تو اب اس بُت سے سُخن ہارے ہیں
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۷).

--- ہائے گُفتنی (---ضم گ ، سک ف ، فت ت) امذ ؛ ج
کہنے کے لائق باتیں ، ایسی باتیں جن کا بیان کرنا ضروری ہو.

افسوس ! بے شمار سخن ہائے گُفتنی
خوفِ فسادِ خلق سے ناگفتہ رہ گئے

(۱۹۲۹ ، معارفِ جمیل ، ۱۷۸). مظفر علی سیّد کے یہاں نہ جانے کتنے سُخن ہائے گُفتنی ناگفتہ رہ گئے (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۷۳). [سُخن + ہا ، لاحقۂ جمع + ے (حرفِ اضافت) + گُفتنی (رک)].

---ہونا محاورہ.
شک ہونا ، شُبہہ ہونا ، گُنجائشِ کلام ہونا.

روبرو یار کے رہتا ہے ادب میں خاموش
آبرو کے نہیں کُچھ عجز و غریبی میں سُخن

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۹).

کیا ہے اُس نے کہتے ہیں سُخن ترک
مگر ہم کو ابھی اس میں سُخن ہے

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۲۰).

سُخُونَت (ضم س ، و مع ، فت ن) امث.
گرمی ، حرارت جوہر آب میں حرکتِ امواج سے سخونت حادث ہوتی (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷). ان حالات میں روح جس طرف حرکت کر کے جاتی ہے ، وہاں سخُونَت (حرارت) بڑھ جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۱۶۱). [ع : سنخونہ ؟ مُتبادل اِملا].

سَخی (فت س) صف.
داد و دہش کرنے والا ، سخاوت کرنے والا ، فیّاض ، مُخیّر ، دریا دل ، کریم ، داتا.

تقی ہور سخی توں ولی ہور خلیل
دیا تج نبی ناوں ربّ الجلیل

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳).

حکم ہو کہ حاضر سخی کوں کرو
سخی آئے حاضر ہوئے روبرو

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۹۸). عدن کو زمرد سبز سے بنایا اس میں سخی و عادل و غازی و زاہد و ایمۂ مساجد رہیں گے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱).

صدمے دئے تو صبر کی دولت بھی دے گا وہ
کِس چیز کی کمی ہے سخی کے خزانے میں

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۱۱).

اور اسپہ طرّہ یہ قہرِ مانانِ دشت بندہ نواز بھی ہیں
امین ، عادل ، سخی ، رضا جو ، ادیب و دانائے راز بھی ہیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۲۳). [ع : (س خ ی)].

---داتا صف.
بہت زیادہ سخاوت اور فیّاضی کرنے والا ، بڑا فیّاض.

اب جنہیں اللہ نے یاں کر دیا کامل فقیر
وہ تو بے پروا سخی داتا ہیں آپھی دل پذیر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳). کسی سخی داتا کے ذمّہ تنخواہ کا اہتمام ہو کہ شکایت بخت کی کہانی کا قصہ تمام ہو. (۱۸۸۶ ، انشائے سرور ، ۱۶). ایک اور کہانی میں دو بندیوں کا حال ہے جن میں ایک سخی داتا اور دوسرا کنجوس تھا. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۶۵). [سخی + داتا (رک)].

---دِل (---کس د) صف.
دریا دل ، فراخ حوصلہ ، فیّاض ، کُشادہ قلب.

مال و جاں دولت و گھربار تلک بخش دیا
اس سخی دل کی سخاوت سے کہو عشق اللہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۱). [سخی + دِل (رک)].

--- دیوے / دے اور شرْمائے / شرماوے بادل برْسے اور گرْمائے / گرماوے کہاوت.
فیّاض آدمی . دے کر احسان نہیں جتاتا مگر بادل برستا ہے اور گرجتا بھی ہے ، سخی کی سخاوت احسان رکھنے کے لیے نہیں ہوتی (ماخوذ : نجم الامثال ؛ فیروزاللغات ؛ جامع اللغات).

--- سَخاوَت سے پَھلْتا ہے ، عَدُو عَداوَت سے جَلْتا ہے کہاوت.
سخی ہمیشہ خوش حال رہتا ہے اور دُشمن ہمیشہ جلتا رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سُوم سال بَھر میں بَرابَر ہو جاتے ہیں کہاوت.
فیّاض اور دریا دل آدمی کا بخشش و سخاوت کے ذریعے اور بخیل آدمی کا بےجا صرف کے باعث سال بھر میں حساب برابر ہو جاتا ہے ، فیّاض آدمی کا مال صحیح جگہ صرف ہوتا ہے اور بخیل کا غلط جگہ (ماخوذ : لُغات النسا ؛ نوراللغات).

---سے راہ/ بھیٹ ، نہیں دِلْدَر سے کیوں توڑیے کہاوت.
اگر زیادہ فائدہ نہیں تو تھوڑا ہی سہی- بڑے سے ملاقات نہ کی چھوٹے ہی سے کر لی (محاوراتِ ہندوستان ؛ نجم الامثال).

---سے سُوم / شُوم ، بَھلا جو تُرَت / تُرَنْت / جَلْدی ، دے جَواب کہاوت.
اِنتظار میں رکھنے سے اِنکار کر دینا بہتر ہے. مثل مشہور ہے کہ سخی سے شُوم بھلا جو ترت دے جواب. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۳۴). سخی سے سُوم بھلا جو ترنت دیوے جواب ، بیوی پانی پلاؤ یا ٹکا سا جواب دو . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰). سخی سے سوم بھلا جو جلدی دے جواب ، کُچھ تو اِرشاد کیجیئے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۳۰). میں نے ان کے اس رویہ پر انہیں اکثر ٹوکا ہے مگر ان کی اس ادا میں کوئی فرق نہیں آیا ، لہذا مجھے ان کی «ہاں» مُشتبہ نظر آنے لگی ، سخی سے شوم بھلا جو ترت دے جواب. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۵۵).

---کا بیڑا پار اَور سُوم کی مِٹّی خَراب کہاوت.
سخی کامیاب رہتا ہے ، سوم (بخیل) لوگوں کی نظروں میں گِرا رہتا ہے (جامع اللغات).

---کا بیڑا پار ہے کہاوت.
سخی کی مُشکل آسان ہے؛ سخی کی عاقبت سُدھر جاتی ہے

عمرو نے اُٹھ کر مہ‌جبین کی بلائیں لیں کہا تُو شاہزادی والا قدر ہے دخترِ افراسیاب عالی جناب تیرے قدم کی برکت سے طلسم فتح ہوگا سخی کا بیڑا پار ہے. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۶ : ۹۱۰)

---کا بھلا فقرہ.

(گداگری) گداگروں کا تکیۂ کلام و صدا ، مُراد: نیک کام میں خرچ کرنے والوں کی خیر ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۷ : ۱۵۲).

---کا سَر بُلَند مُوذی کی گور تَنگ کہاوت.

سخی کی ہمیشہ عزت ہوتی ہے مُوزی ہمیشہ تکلیف میں ہوتا ہے (جامع اللغات).

---کا سَر بُلَند ہے کہاوت.

سخاوت سے بڑی عزت ہے (نجم الامثال ؛ نوراللغات).

---کرِیم پڑے اَبڑیاں رَگڑتے ہیں بَخیل مُوسلوں سے موتیوں کو جھڑتے ہیں کہاوت.

الٹا زمانہ ہے کہ بُرے آدمی مزے سے زندگی گزارتے ہیں اور اچھے آدمی تکلیف میں رہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی بَلا دُور / دُور بَلا کہاوت.

فیاض یا کریم‌النفس آدمی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے. واہ! سخی کی دور بلا ، کنجوس کی دم میں نمدا کنجوس ڈھنی برطرف یاروں کے ڈنگے پر طرف. (۱۹۰۰ ، نیرنگِ قاف (حباب کے ڈرامے ، ۱۸۸)).

بلا ہو گیا لیجیے ان کی بلائیں
سخی کی بلا دور کہنا کسی کا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۰).

---کی کَمائی میں سَب کا ساجھا کہاوت.

سخی سب کو دیتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی ناؤ پَہاڑ چَڑھے کہاوت.

سخی ہمیشہ کامیاب رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے مال پَر پَڑے اَور سُوم کی جان پَر پَڑے کہاوت.

سخی کے مال کا نقصان ہوتا ہے ور سُوم (کنجوس) کی جان کا ، سخی کی بلا مال خیرات کرنے سے ٹل جاتی ہے اور سُوم کی جان پر بن جاتی ہے (نجم الامثال ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

سَخِیف (فت س ، ی مع) صف.

۱. **کمزور عقل والا ، کم عقل.** سخیف (Imbeciles) ، یعنی وہ اشخاص جن کو پیدائش یا ابتدائے عمر ہی سے نقصِ عقل ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، طبِ قانونی اور سمومیات ، ۶۹۶) ۲. **ضعیف ، کمزور.**

سنکوحہ چھوٹ جاتی تھی عُذرِ سخیف پر
نزلہ گرا ہی کرتا ہے عُضوِ ضعیف پر

(۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۶۹). اس سے واجب ہوتا ہے تسلسلِ متعاقبات میں غیر نہایت تک یہ قول سخیف ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۳۶). ۳. **بیہودہ ، رکیک ، چھچھورا ؛ کم عقل ، احمق.**

انجم نہیں ہیں کھول کے یہ دانت آسماں
ہنستا ہے خلق کی حرکاتِ سخیف پر

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۱۷۵). ان سے اکثر ایسی ہی سخیف اور نالائق حرکتیں سر زد ہوتیں. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۲۹). یہود کے قصّوں اور کتابوں میں اسرائیلی پیغمبروں کی طرف نہایت سخیف باتیں بے تامل منسوب کی گئی ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۵۸۵). [ع : (س خ ف)].

سَد (۱) (فت س) امث (مرکبات میں دال مشدد).

۱. **رُکاوٹ ، روک ، بندش.**

تماشائے حقیقت دیدۂ ظاہر سیں ممکن نیں
ہماری آنکھ کے پردوں سیں گویا سد ہوا واقع

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۹).

شبِ معراج گزرے فرش سے تا عرش اک دم میں
نہ گُزرا دل میں کچھ بھی وسوسہ افلاک کی سد کا

(۱۸۷۱ ، مہرِ نبوت ، ۲۵).

ہندوستان بھر میں نہیں ان کو روک ٹوک
باقی رہی نہ کوئی بھی رستے میں ان کی سد

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۶۲۵). ۲. **دیوار ، پُشتہ.**

سکندر و ذوالقرن تے دیکھ سد
جن یاجوج و ماجوج کے باندیا ہے حد

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۲).

یاجوج ہو رقیب جب آیا سجن کے پاس
پیدا کیا حجاب سکندر کی سد کے تئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۵). ایک رُکاؤ پانی کا دریاء جیحون کے اُوپر مثل سد کی بنا رکھا تھا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۳۶۴).

قطرہ قطرہ مل کے ہو جاتی ہے سیل
ذرّہ ذرّہ مل کے بن جاتی ہے سد

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۱۷). جزیرہ نما کو کوہستان پیرینیز کی سدّ نے برّاعظم یورپ سے منقطع کر دیا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۲۴). [ع : (س د د)].

---باب کس اضا ، امذ.

دروازہ بند کرنا ؛ (مجازاً) کسی بات کی روک تھام ، انسداد.

سدِّباب اب مرا اغیار عبث کرتے ہیں
نکہتِ گُل ہوں نہیں کچھ غمِ درباں مجکو

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۳۲). مگر ایسی قراردادوں سے جنگ و عداوت کا سدِّباب نہ ہو سکتا تھا. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ رومہ (ترجمہ) ، ۱۰۷). خواتین کی زبوں حالی پر غور کرنا ، اس کے سدِّباب کے لئے طریقۂ کار اور وسائل تلاش کرنا تھا. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۲۸). اف : کرنا ، ہونا. [سدّ + باب (رک)].

---باندھنا محاورہ.

پُشتہ تعمیر کرنا ، دیوار کھڑی کرنا.

یوں تو امام کہنے کو ہیں تین چار صد
باندھی ہے لیک بارہ نے دینِ نبیؐ کی سد

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ۲۷).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
پُشتے یا دیوار کی تعمیر ، حصار بندی ، حد بندی. مزدوروں نے اس کا جواب پیرس کے مشرقی حصّے کی سد بندی سے دیا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۳۵۱). [سد + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدھنا محاورہ.
پُشتہ تعمیر ہونا ، دیوار کھڑی ہونا.

نتھے ہور بڑے میں تھیں حد بندیا
دونوں میں تُوں شمشیر کا سد بندیا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱).

دریا پہ دور تک تھا یہ قدغن زیادہ تر
لوہے کی سد بندھی تھی وہ محکم کہ الحذر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۳۶).

---ِ خَطائی کس صف (---شد د ، فت خ) امث.
دیوارِ چین (ماخوذ : جامع اللغات). [سدّ + خطا - شمالی چین + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ ذَرائِع کس اضا (---شد د ، فت ذ ، کس ء) امذ.
(اصول فقہ) **ایسی جائز باتوں سے روکنا جن کے ذریعے کسی ناجائز کام کے ارتکاب کا خطرہ ہو.** بعض چیزیں اپنی ذات میں ناجائز یا ممنوع نہیں ہوتیں لیکن جب یہ خطرہ ہو کہ ان چیزوں کے اختیار کرنے سے کسی حرام یا ناجائز کام میں مبتلا ہو جائے گا تو اس جائز چیز کو بھی روک دیا جاتا ہے ... اسی کا نام اصول فقہ کی اصطلاح میں سدِّ ذرائع ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۶). [سدّ + ذرائع (رک)].

---ِ راہ کس اضا ، امذ.
راستہ روکنے والا ، حارج ، مخل ، مزاحم.

دیکھنا آئینہ رُو کا امر مشکل نہیں ولے
سدِّراہِ سینہ صافاں طالع ناساز ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۱).

سدِّراہ اِتنا ہوا ضعف کہ ہم آخرِ کار
آنے جانے سے بھی اس کُوچے کے معذور ہوئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۵۰). قیصر ... کمزور نیپلس کو تو دور ہی کر چکا تھا اور سوائے اینتوف کے اور کوئی اس کا سدِّراہ نہ تھا. (۱۸۷۴ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۲ : ۷۹).

پہاڑ آئے ہیں سدِّراہ ہوئے راہِ منزل میں
یہ تیری ہمّتِ خارا شکن کی آزمائش ہے

(۱۹۳۹ ، لوحِ محفوظ ، سیماب اکبرآبادی ، ۲۰). میں کُچھ ایسی مثالیں پیش کروں گا جہاں یہ مشکل سدِّراہ نہیں رہی اور نہایت خوبی کے ساتھ انگریزی نظم اردو میں منتقل ہوئی ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۳۷).

---ِ راہ بَنْنا محاورہ.
حارج ہونا ، حائل ہونا ، مزاحم ہونا. دل نہیں چاہتا کہ اس کی آئندہ ترقی میں سدِّراہ بنوں. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۵۹). علمی و تعلیمی ترقی کی راہ میں دوسرے موانع کے علاوہ کچھ لِسانی اِختلافات بھی سدِّراہ بنے ہوئے ہیں. (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۷۰).

---ِ رَمَق کس اضا (---شد د ، فت ر ، م). (الف) امذ.
۱. **بقائے حیات ، زندگی کا سہارا یا بچاؤ.**
قطب الاقطابِ زماں معشوقِ حق غوث الاعظم دین کے سدِّرمق (۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۲۱۰). غذا محض سدِّرمق اور بقائے نفس کے لیے ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۱). بیس آدمی روٹی کھانے والے موجود ہیں ، مقامِ معلوم سے کچھ آنے جاتا ہے وہ بقدر سدِّرمق ہے . (۱۸۶۱ ، نادر خطوطِ غالب ، ۳۹). چند مٹھی چاولوں پر جو اس کے سدِّرمق کے لیے کافی ہیں قناعت کرتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۳۸) . ۲. **تھوڑی سی زندگی ، آخری سانس.**

شیریں سے کوئی کہہ دے وہ دیکھنے کو آئے
سدِّرمق ہے باقی اب تک بھی کوہکن میں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۷۳). ۳. **تھوڑی سی غذا (جو بقائے حیات کے لیے کافی ہو) ، قوتِ لایموت.** تعلیم سے مقصد یہ نہ ہو کہ روٹی کے پیچھے دوڑے ہاں بلا شبہ سدِّرمق کی ضرورت سب کو ہے . (۱۸۹۳ ، مکتوباتِ سرسید ، ۶۳۳) . یہاں لکھنؤ میں ساہوکار تین چوتھائی سے زیادہ کا شریک ہے اور باقی چوتھائی حصّہ "چنیا بیگم" کے لیے بھی کافی نہیں ہوتا "قدر کفاف" اور "سدِّرمق" کا کیا ذکر ہے؟. (۱۹۲۴ ، مذاکراتِ نیاز ، ۱۱۵) آپؐ نے چوری کے مُجرم غلاموں کو سزا سے معاف رکھا کیونکہ ان کے آقا نے انہیں بھوکا رکھ کر چوری کرنے پر مجبور کر دیا تھا اور وہ سدِّرمق کے محتاج تھے. (۱۹۷۵ ، انجمن اسلامیہ میگزین ، کراچی ، فروری ، ۲۸). (ب) صف. **تھوڑی سی ، ذرا سی ، بہت معمولی سی.**

نزع میں آؤ تو اس کو بھی تصدق کر دیں
جان اک سدِّرمق ہم نے بچا رکھی ہے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۵۶).

آرزو اک زنِ محتالہ و مکّارہ ہے
جان اک سدِّرمق میں نے بچا رکھی ہے

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۱۲). [سدّ + رَمق (رک)].

---ِ رُوئِیں کس اضا (---شد د ، و مج ، ی مع) امث.
کانسی کی دیوار ، رک : سدِّ سکندر. اگر سدِّ روئینِ حکومت حائل نہ ہوتی تو انگریزیۃ کبھی کی بہت کچھ پھیل گئی ہوتی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۹۶). [سدّ + روئیں (رک)].

---ِ رَہ کس اضا (---شد د ، فت ر) امذ.
رک : سدِّ راہ.

عصیاں ہوئے سدِّرہ تو رضواں نے کہا
آنے دو اسے ہے یہ غلامِ حیدر

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۱۱).

جسے راہ میں سدِّرہ پائیے
ہٹاتے گراتے بڑھے جائیے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۳۳۶). [سدّ + رَہ راہ (رک) کا مخفف)].

---سَدِید کس صف(---شد د ، فت س ، ی مع) امث.
مضبوط و مستحکم دیوار.

آج میخانہ پہ رِندوں کی چڑھائی دیکھو
توڑ ڈالیں نہ کہیں میکدہ کی سدِّ سدید

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۹۲) فوج اس طریقہ پر قائم ہو جانے کے بعد سدّ سدید اور قلعہ مستحکم کا حکم رکھتی ہے. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابنِ خلدون ، ۲ : ۱۷۷). [سدّ + سَدید (رک)].

---سِکَنْدَر/سِکَنْدَری کس اضا/صف(---شد د ، کس س ، فت ک ، سک ن ، فت د) امذ.
وہ دیوار جو ذوالقرنین یا سکندر نے شمالی وحشیوں (یاجوج و ماجوج) کو روکنے کے لیے بنائی تھی؛ (مجازاً) نہایت مضبوط و مستحکم دیوار یا روک.

سدِّ سکندری بھی جو چڑھ جائے دھیان تو
ووہیں طفیلِ حیدرِ کرّار توڑئے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۷).

گرِے سینہ سپر قلبِ عدو پر برچھیاں تانے
الٹ ڈالیں صفیں ٹکرا گئے سدِّ سکندر سے

(۱۹۱۵ ، مطلعِ انوار ، ۹۷). ذات پات کے تعصبات نے اس دیوار کو سدِّ سکندر بنا دیا تھا. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۱۳۷). [سدّ + سکندر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَرْجان کس اضا(---شد د ، فت م ، سک ر) امث.
مونگے کی چٹانوں کا سلسلہ. سدِّ مرجان آسٹریلیا میں مشرق ساحل پر نیوسوتھ ویلز سے نیوگنی تک قریب ہزار بارہ سو میل کے ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۹۸). شمالی مشرق ساحل کے نزدیک ہی مونگے کی چٹانوں کا ایک سلسلہ ۱۲ سو میل تک پھیلا ہوا ہے اور اسے سدِّ مرجان کے نام سے موسوم کرتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۲ : ۱۷۷). [سدّ + مَرجان (رک)].

---یاجُوج کس اضا(---شد د ، و مع) امث.
رک : سدِّ سکندر.

ناتواں ہوں نہیں رفتار کی طاقت ہے مجھے
سدِّ یاجوج غرض بُعدِ مسافت ہے مجھے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۳۶۹). جہاں لوگ شانہ بشانہ صف بصف ایک دوسرے سے پیوست ہو جائیں تو وہی سدِّ سکندری ہے اور وہی سدِّ یاجوج .(۱۹۷۲ ، آوازِ دوست، ۱۰). [سدّ + یاجُوج (عَلَم)].

سَد (۲) (فت س) امث ؛ امذ.
چرواہوں کا ایک گیت ، نظم. پنجابیوں نے ان کی محبت و بے قراری کے بیان میں سینکڑوں سدیں کہی ہیں ، چنانچہ گویّے وہاں کے ان کو اکثر گاتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۱۶). کبھی سوہنی اور مہینوال والا "سد" شوق کے ساتھ سنانے لگا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۶۱). [پن].

سِد (کس س) امذ.
کامل ، ولی ، مہاتما. اگر بڑا ہو کر عالم کوں سمجانے منگتا ہے تو یو کتاب دیکھ ، کہ سدھیں مرشد ہیں مسلماناں میں پیر و مرشد ہوے گا ، ہندواں میں جنگم سِد ہوے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰). [سِدھ (رک) کا متبادل اِملا].

سُد/سُدّ (ضم س/شد د) امث ؛ امذ.
خبر ، آگاہی ، یادداشت ، عقل ، ہوش.

رہیا سُد لے سور کے سار کوں
کیا ڈال دے موس ہور جھار کوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۶).

ننگی پھریں سر پاؤں سب
ہور بات میں ناسد خبر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۲۰).

کمر بیٹھ گئی خوار مردان کی
نہیں سُد رہی اس میں اِنسان کی

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۹۶).

پاؤں کی سُد نہ ہوش تھے سر کے
کھیت تھا ہاتھ مہر پرور کے

(۱۸۵۷ ، مثنوی بحرِ الفت ، ۹۷). [سُدھ (رک) کا متبادل املا].

---اُڑنا محاورہ.
ہوش گم ہو جانا ، حواس جاتے رہنا.

اتھیا سر تے غل بزم میں نوش کا
ہوا مست اخل سُد اُڑیا ہوش کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷).

---بُد (---ضم ب) امث ؛ (قدیم : امذ).
عقل و شعور ، تمیز ، ہوش و حواس.

عاشق جو تجھ ہو ہوویں سُدبُد اپس جو کھوویں
مجنوں فرہاد روویں یہ ناز تے کفن میں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۲).

میرا سُدبُد سب لے کر کے ہور بتاتے ہیں جُدا
دل کے آساں ہور اساساں کا ہوا ہے نثے غیاث

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۲).

دونوں جہاں کی کچھ مجھے سُدبُد نہیں رہی
ساقی یہ نشہ ہے ترے یک جام سے مجھے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۲۳). مگر سوکن کے جھگڑے میں اُس کو کسی چیز کی سُدبُد نہ تھی.(۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۲). [سُدھ بُدھ (رک) کا متبادل اِملا].

---بُدوالا امذ.
عقلمند ، دانا. کسی سدبد والے نے بہت بولیا ہے. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت ، ۳)).

---پسَر جانا/پسَرنا محاورہ.
ہوش اڑ جانا ، ہوش و حواس جاتے رہنا.

کھڑیا تھا محل پر پڑی تھی نظر
انکھیاں تاب نالیاں گیاں سدپسر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۲۸)).

سُدبسر جا تمام ہوتی ہے تاب
جب ترا آب و تاب دیکھی میں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۴۸).

--- بُھول جانا/بُھولنا محاورہ.
رک : سدبسرنا.

فرشتا دیکھ مکھ سُد بھول جاوے
سرگ آچھر ہوتی ہے اُس دیوانے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۳).

--- پانا محاورہ (قدیم).
۱. ہوش میں آنا.

کدھیں چکہ ہنسے ہور کدھیں چکہ روے
کدھیں سُدٗ پاوے کدھیں سُدٗ کھوے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۷). **۲. خبر ملنا.** ایسے میں سنگھات کے لوکاں کیں سُد پائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۰).

--- تے ٹلنا محاورہ (قدیم).
ہوش گنوانا.

ہوا سوچہ ات بخت کا می پرست
ٹلیا سد تے اپنی ادک ہو کہ ست
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۰).

--- چھوڑنا محاورہ.
ہوش کھونا ، حواس باختہ ہو جانا.

دُلدُل کا جب باجا ہے تل پرتھی اوپر سُن کان میں
بیری سہابل جے اٹھے سُد چھوڑ دے دنگ ہو کھڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۹).

--- کھونا محاورہ.
بے ہوش ہو جانا ، ہوش و حواس کھو دینا.

کدھیں چکہ ہنسے ہور کدھیں چکہ روے
کدھیں سدٗ پاوے کدھیں سُدٗ کھوے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۷).

--- گنوانا محاورہ.
ہوش کھونا ، اوسان کھو دینا ، حواس باختہ ہو جانا.

سو شہ کی صورت تک نجھا دیکھی دای
سو وو دانی بھی سُدٗ اپنی گنوای
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۹).

پڑیا سرنگوں تخت تے سُد گنواں
کلیجا تڑک دل تڑک بد گنواں
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۳).

نظر دیدار کا پیالا جو پایا
مجھے بے دست و پا کر سُد گنوایا
(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۹).

--- لینا محاورہ.
۱. خبرگیری کرنا ، خیال رکھنا.

لیتا ہے ہر یک سبب سُد اس کا
دیتا ہے ہر یک کو لا بُد اس کا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷). **۲. مدہوش کرنا ، ہوش گنوانا ، مست کر دینا.**

ہوا بے دست و پا جس نے پیا ہے
مُجھے پُوچھو کہ میری سُد لیا ہے
(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۸).

--- ہارنا/ہَرنا محاورہ.
ہوش و حواس کھونا.

سو اُس رس بھریاں کی گلے رس بھری
ملک کان رس سُن اپس سُد ہری
(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۴۸).

پچھیں او سولکھن ہی ہشیار ہو
لگی پوچھنے اس سوں سدھار ہو
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۵).

سَدا (فت س) م ف.
۱. ہمیشہ ، دائم ، مدام ، جکوئی ... آبِحیات پیوے گا دُسرا خضر ہوئے گا،اس جگ میں سدا جیوے گا. (۱۶۳۵، سب رس، ۳۶).

زخمی ہے جلّادِ فلک تجھ غمزۂ خُوں ریز کا
ہے شور دریا میں سدا تُجھ زُلفِ عنبر بیز کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹).

چشم تر کے ولولے ہیں چار دن کے واسطے
اے صنم رہتا نہیں موسم سدا برسات کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۰).

اب اس کو کفایت کہو یا اس کا شعور
عورت کا تو یہ گُن ہے سدا سے مشہور
(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۳۱). **۲. برابر ، مُسلسل.**

سدا رات دن اس کوں یہی کام تھا
نہ نِس نیند نا دن کوں آرام تھا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۰).

ہم نے تو سدا شمع صفت سر ہی چڑھایا
جو آہ کا شعلہ دلِ مُضطر سے نِکالا
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۶۳).

میں انتظارِ خط کی صعوبت سے بے خبر
تُم انتظارِ خط میں سدا مبتلا سہی
(۱۹۷۷ ، میں ساز ڈھونڈھتی رہی ، ۳۷). [س : सदा].

--- ایک رُخ ناؤ نہیں چلتی کہاوت.
ہمیشہ ایک حال نہیں رہتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- بَرَت (---فت ب ، ر نیز سک ر) امذ.
کھانا جو روزانہ غریبوں، مسافروں کو دیا جائے، روزانہ خیرات، لنگر.

سدا برت کا یوں بھندارا کروں
اندھارے گھروں میں اوجالا کروں
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۳). راجا گوپی چند نے اپنے تمام مُلکِ قلمرو میں یہ حکم مُشتہر کیا کہ ہر مقام میں لنگر اور سدا برت جاری ہو جائیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۷۷). غربا مسا کین

... کو سدا برت تقسیم ہوتا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۳). یہاں سہتا کے نام سے سدا برت کھول دو. (۱۹۶۲ ، حکایتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶۹) [س : سداوِرت सदाव्रत].

---بَہار (---فت ب).(الف) صف.
۱. (أ) **ہمیشہ ہرا بھرا اور سرسبز رہنے والا درخت ، جو ہر فصل میں پھلے پھولے ، ہمیشہ پُھول لانے والا پودا.** خالی گوشوں میں سرو یا دوسرے سد بہار اور میوہ‌داردرخت نصب کرکے اسی مروّجہ نمونے کا ایک خوشنما باغ تیار کر دیتے جیسے کہ ممالکِ مشرق کی ایک خصوصیت ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر(ترجمہ) ۱۳۵). یہ سدا بہار درخت ہیں ، یہ بہت لمبے قد کے ہوتے ہیں ، یہ اپنے پتے نہیں گراتے بلکہ سردی کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۸۵). (أأ) **ہمیشہ شگفتہ رہنے والا پُھول ، پُھول جو ہر فصل میں پُھولے.** بچّوں کی شہادت کے سدا بہار پُھول میری چھاتی پر ہوں گے(۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۴۳).
۲. (مجازاً) **ہمیشہ جوان دکھائی دینے والا شخص ، ہمیشہ حسین و دلکش نظر آنے والا ؛ ہر وقت خوش باش اور شگفتہ مزاج رہنے والا.** پروفیسر فلانشر کی عمر اب اسّی برس کی تھی مگر معلوم ہوتا تھا کہ جوان ہیں اور جوان بھی سدا بہار. (۱۹۳۵ ، عبرت‌نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۵۲). اب اس نے انشورنس کمپنی والے منیجر کو چھوڑ دیا ہے ..مگر بھئی کیا سدا بہار عورت ہے. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۲۱۷). (ب) امث. **ایک گھاس کا نام جو ہمیشہ سبز رہتی ہے** (نوراللغات). [سدا + بہار (رک)].

---پَھل (---فت پھ) صف ؛ امذ.
وہ درخت جس میں ہر سال پھل آئیں ، جس میں ہمیشہ پھل رہیں ، (ناریل ، گولر ، بیل ، کٹھل وغیرہ کو کہتے ہیں) نیز ان درختوں کے پھل کو بھی. سدا پھل و جنھری. (۱۳۹۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، عفیف ، ۱۲۸). سدا پھل و امرت پھل ... اقسام اقسام طرح طرح کے پھل ایسے تھے کہ انھوں نے نہ دیکھے تھے. (۱۷۳۶، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰).

انگور ، سنگترہ ، نارنگی بسیو سدا پھل سیتا پھل
نارنج جھمبلی اور کولے کھٹے میٹھے کمرکھ کٹھل

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ۲ : ۸). سراج عفیف نے ان باغوں کے بعض پھلوں کے نام بھی لکھے ہیں مثلاً سدا پھل ، جنھری ، نارنگ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۶۹). [سدا + پھل (رک)].

---پُھولی پُھولی چُنی ہے کہاوت.
ہمیشہ سے خوش قسمت ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دُکھی اَور بَختاوَر/ بَخت آور نام کہاوت.
ناموزوں نام ، نام قسمت کے برعکس (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دِن ایک سے نَہیں رَہتے کہاوت.
زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے ، کبھی آرام ہے کبھی تکلیف (ماخوذ: جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---دِیوالی (سادھ) سَنّت کے جو گھر گیہوں ہوئے کہاوت.
نیک آدمی ہمیشہ لوگوں کو کھلاتا پلاتا ہے اگر ہر وقت خرچ کے لیے اس کے پاس کچھ ہو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) م ف.
ہر حال میں ، ہر وقت.

کرتے تھے یاد دل میں سدا رنگ جو تمہیں
دل کی وہ یاد کھینچ کے لائی ندان آج

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۵). [سدا + رنگ (رک)].

---رَہے نام اَللّٰہ کا فقرہ.
اِس عالم کی سب چیزیں فانی ہیں صِرف خدا کی ذات ہی دائم ہے. غرض سدا رہے نام اللہ کا یہ تو ایک دینداراَنہ خیال ہے اور آدمی کی بیہودہ ہوس کی کچھ اِنتہا نہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۳۲). یہی وہ جگہ ہے جہاں ہندوں کے مشہور اوتار سری کرشن جی مدتوں رہے ہیں مگر سدا نام رہے اللہ کا، دیکھ لو سب کچھ فنا ہو گیا. (۱۹۱۷ ، رہنمائے سیرِ دہلی ، ۳۴).

---سَرسَبْز (---فت س ، سک ر ، فت س ، سک ب) صف.
ہمیشہ ہرا بھرا رہنے والا ، سدا بہار.

تمہارا قدرتی ہے حُسن آرائی کی کیا حاجت
نہیں محتاج یہ باغ سدا سرسبز مالی کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۲). [سدا + سرسبز (رک)].

---سُہاگ (---ضم س) امذ.
۱. **فقیروں کا ایک فِرقہ جس کے افراد سہاگن عورتوں کی طرح رنگین لباس اور چوڑیاں پہنتے اور مسّی لگاتے ہیں.** سدا سہاگ سہاگنوں کا لباس پہنے وہی آرائش وہ گہنے ، جب ہاتھ اوٹھا کر بھاؤ بتایا پیدل لوٹنے لگے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۰). سدا سہاگ فقراء اس تخیل کی مضحکہ انگیز تصویر ہیں. (۱۹۳۲، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۵۳۱). ۲. **خوش بخت، جس کا سہاگ قائم ہو.**

تُم سے سدا سُہاگ صبیحوں کی سادگی
تم سے سدا بہار ملیحوں کا بانکپن

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۳۷). ۳. **ایک قِسم کا پُھول** (فرہنگِ آصفیہ؛ نوراللغات). [سدا + سہاگ (رک)].

---سُہاگَن (---ضم س ، فت گ) امث.
۱. **ایک قِسم کی خوانگی چڑیا (لاط : Trogon Dilectus).** سدا سہاگن (ایک قسم کی چڑیا) کا دلکش نام پژمردہ طبیعتوں کو بھی باغ باغ کر دیتا ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۶۸). سدا سہاگن کا جوڑا ... کبھی اِس شاخ پر اُڑ اُڑ کر بیٹھ رہا تھا کبھی اُس شاخ پر. (۱۹۶۲ ، ادھ کھایا امرود ، ۱۵۲). ۲. (أ) **ایک پودا جس کا پُھول سُرخ اور خوشنما ہوتا ہے اور پتے کنگرے دار ہوتے ہیں ، سِندوری.** سدا سہاگن کے پتے مسکن اور مزلق تاثیر کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۳ : ۲۱۹). (أأ) (سیواڑ) **گُلِ عباسی** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۱) ۳. **ایسی عورت جس کا شوہر ہمیشہ اُس کے پاس رہے ، خوش بخت عورت ، شوہر کی چہیتی بیوی.** سب راج بھر کی بیٹیاں سدا سہاگنیں بنی رہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی، ۴۷). فرماتی ہیں کہ

آپ کے پانوں کی منہدی تو نہیں گھس گئی ... کہیے سدا سہاگن نہیں ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۵). آج دشنیت نے سدا سہاگن شکنتلا کو پہچانا اور سر آنکھوں پر لیا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (ترجمہ) ، ۱۹۱). یوں محسوس ہوتا ہے کہ سدا سہاگن رہنے کی دعا دراصل باپ سے محبت کرنے کا انعام ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۳۹). **۴ رک: سدا سہاگ معنی ۱. سدا سہاگنوں (فقیر) کا شوخ معشوق ، عمل خوانوں کا تسخیر کردہ ملازم خاص.** (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۷ : ۴). **۵. (مجازاً) کسبی ، قحبہ ، چھنال.**

معلوم نہیں کہ کہا گئی کتنوں کو
کہتے ہیں جسے سدا سہاگن دنیا

(۱۹۱۴ ، نشتر یاس ، ۱ : ۳۸). [سَدا + سہاگن (رک)].

---عِید نہیں جو حَلْوا کھائیے کہاوت.
ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے کا ترجمہ ، ہر روز نعمت نہیں ملتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---عَیش دَوراں دِکھاتا نہیں ، گیا وَقْت پھر ہاتھ آتا نَہیں کہاوت.
موقع ملنے پر فائدہ اُٹھانا چاہیے کیونکہ موقع نکل جائے تو پھر ہاتھ نہیں آتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا روگ صف.
دائمی بیمار ، وہ جو ہمیشہ بیمار رہے ، دائم المرض. رہے تم سو تمھاری صحت بھی کچھ اچھی نہیں اور تمھیں جو مددگار ملے ہیں وہ بھی سدا کے روگی. (۱۹۳۳ ، خطوط عبدالحق ، ۱۹۹).

---کال م ف.
ہمیشہ ، دائم.

کہ پڑ کر اسے مُنج کریں یاد سب
سدا کال مُنج تے اچھیں شاد سب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۹). رام جی پر برہم سم شانتر نرمل اننت چنماتر اور سدا کال اپنے آپ میں استھت ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۱). [سدا + کال (رک)].

--- کِسی کی نَہیں رَہی کہاوت.
ہمیشہ کسی کا زمانہ موافق نہیں رہا (نوراللغات).

---کی بَدنی اُردوں دوش کہاوت.
نقص اپنے میں اور الزام دوسروں پر (جامع اللغات ؛ جامع الامثال

---کے اُجڑے ، نام بَستی رام کہاوت.
ناموزوں نام ، نام اچھا حالات خراب (جامع اللغات ؛ جامع الامثال

---کے دانی ، مُوسَل کے نَو ٹَکے کہاوت.
بخیل کے متعلق طنز سے کہتے ہیں کہ معمولی چیز پر بہت خرچ کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے دُکھیا ، نام چَنگے خان کہاوت.
ناموزوں نام (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے دُکھی اور بُختاوَر نام کہاوت.
شیخی خورا ، برعکس نہند نام زنگی کافور (فرہنگِ اثر).

---گُلاب (---ضم گ) امذ.
ایک قسم کا سُرخ گلاب جو بارہ مہینے پُھول دیتا ہے ، کہا جاتا ہے کہ یہ گُلاب پہلے پہل چین سے آیا تھا ، چینی ورد.

لطیفہ وقت اپر زیب بخش مجلس ہے
سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوئے لطیف

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۹). یونانی کہتے ہیں کو خوشبو نہیں ہوتی اور سدا گُلاب میں لکھا ہے کہ اُس کی خوشبو بہت تیز ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۱). [سدا + گُلاب (رک)].

---میاں گھوڑے ہی تو خَریدا کِئے / کرتے ہیں/ رَکھتے تھے کہاوت.
جب کوئی شخص اپنی بِساط سے باہر قدم رکھتا ہے اور تعلّی کی لیتا ہے تو ازراہِ طنز کہتے ہیں شیخی خورے پر طنز ہے (ماخوذ : فرہنگِ اثر ؛ جامع الامثال).

---نام اَللّٰہ کا رَہْتا ہے فقرہ.
رک : سدا رہے نام اللہ کا. یہ مورت تو مٹ جانے والی چیز ہے سدا نام اللّٰہ کا رہتا ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۳۲).

---نام سائِیں کا فِقرہ.
رک : سدا رہے نام اللہ کا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ناؤ کاغَذ کی بَہْتی / چَلْتی نَہیں کہاوت.
فریب ہمیشہ نہیں چلتا ، دھوکا ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا.

نہ کرنا کسی سے فریب و دغا
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں

(۱۹۴۰ ، تحفۂ احسن ، ۳۱).

---نہ پُھولی/ تورائی کیتکی ، سَدا نہ ساوَن ہو ، سَدا نہ جوبن تھر/ پھر رَہے ، سَدا نہ جیوے کو کہاوت.
کوئی چیز ہمیشہ نہیں رہتی ، ہر شے فانی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---نہ کاہو کی رہی گَل پیتَم کے بانْہہ ، ڈَھلتے ڈَھلتے ڈَھل گئی تَرور / سرووَ کی سی چھانْہہ کہاوت.
کسی کی بانہیں خاوند کے گلے میں ہمیشہ نہیں رہتیں ، درخت کی چھاؤں کی طرح ہٹتی جاتی ہیں ، محبت ہمیشہ ایک طرح نہیں رہتی شروع میں زیادہ ہوتی ہے پھر کم ہوتی جاتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سُدّا (ضم س ، شد د) امذ.
۱ وہ غلیظ مواد جو سخت پڑ کر آنتوں میں گرہ کی شکل کا ہوجائے ، آنت میں فُضلے کی گانٹھ.

تو پھر یہ جان مُنہ چھوٹا ہے بٹ کا
کوئی سُدّا پڑا ہے اُس میں اٹکا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳). کمیّت کا اثر تو یہ ہوتا ہے کہ بدن میں سُدّے پیدا ہو جاتے ہیں (۱۸۹۹ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۱۸۳).

یعنی سما گئی ہے برازِ ادب کی بُو
اٹکا ہے اب دماغ میں سُدا کہیں جیسے

(۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۲۵ : ۵). [سُدّہ (رک) کا متبادل املا].

سُداب (فت نیز ضم س) امذ.
ایک نبات جو دو گز تک بلند ہوتی ہے ، پتے اِملی کے پتوں سے مُشابہ اور بدبُودار ہوتے ہیں ، پُھول زرد رنگ ، تخم تین عدد مثلث شکل ایک غِلاف میں پوشیدہ ہوتے ہیں. سداب بری اور بُستانی دو قسم کا ہوتا ہے. اسپ کو ... برگِ سداب ... میں ... کافور ملا کر ... پلائیں (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۰) اگر عصفور کا دماغ شہد اور «سُداب» کے ساتھ نہار مُنہ پیا جاوے تو دردِ بواسیر کو نافع ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۱۳۷). تمام دواؤں کو آبِ سداب میں بھگوئیں اور باریک کر کے شیاف تیّار کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳). [ف].

سُداب (ضم س) امث.
طاقت ، قوّت (پلیٹس). [ف].

سُداتما (ضم س ، سک ت) صف.
نیک نہاد ، نیک طبع ، شریف النفس.

بھی للّن بھی یوگیشوُر بھی کاہن
سداتما ، اپراجیت ، اتوپم و دُردم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۷). [سُد ـ شُدھ (رک) + آتما (رک)].

سَداچار (فت س) امذ.
نیک چلنی ، اعلیٰ کِردار ، پارسائی. جو پرجاپتی اس سمے یہاں ہیں آشا ہے وہ نیتی سداچار اور پرجا ایکار کے ساتھ پوری. سترتا اور سنگم دھرم کا پرمان دیتے رہیں گے. (۱۹۳۱ ، نہتارانا، ۲۲۳) . سماج کا خمیر دوسروں کی کمائی کا پھل ہڑپ کر جانا نہ رہ جائیگا اس وقت اس سداچار کا دوُر ہو گا . (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۵۳). [س : सदाचार].

سَداچاری (فت س) صف.
نیک چلن ، اعلیٰ کِردار والا ، پارسا. رامچندر کی آپ سے ہزار دشمنی اور لاکھ کدورت ہے ، مگر پھر بھی وہ سداچاری اور دھرم مورت ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۴۹۳) [سَدا چار + ی ، لاحقۂ صفت].

سَداد (فت س) امث.
گُفتار و کردار میں راستی و دُرستی ، ہدایت ، سلامت روی. کدبانو کارخانۂ ایجاد کی ، مرشدہ طریقۂ صلاح و سداد کی ، مخزنِ عِلمِ لدنی. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۹). سیماے صلاح و سداد مسترِ پیشانی نورانی سے بار سِن شریف چالیس سے متجاوز خوش صورت خالش بشاش معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۹۳). اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بُزرگوں کے اقوال صلاح و سداد اور رشد و ہدایت کی توفیق بخشتے ہیں. (۱۹۷۳ ، ماہنامہ فکر و نظر ، اسلام آباد ، اگست ، ۱۲۶). [ع : (س د د)].

سِدادت/سِدادِیّت (کس نیز فت س ، فت د / کس نیز فت س ، کس د ، شد ی بفت) امث.
(طب) شریانوں میں خُون کا جم جانا. بائیں کامن کرائڈ شریان کی سدادت (Embolism) یا علقیت (Thrombosis) جو کہ اس رگ کی دیوار کے زخمی ہونے سے حاصل ہوتے ہیں. (۱۹۳۵ ، عروقیات ، ۶۷). ذیل کے اسباب قوما پیدا کر سکتے ہیں ... پھوڑا ، سدادیت (Embolism) علقیت. (۱۹۳۷ ، طبِ قانونی اور سمومیات ، ۵۲). [ع : (س د د)].

سَدارْتھ پرِت (فت س ، سک ر ، کس ب ، سک ر) امث.
(کاشت کاری) بادشاہ کی طرف سے عطا کی ہوئی. مشروط الخدمت موروثی جاگیر (اپ و ، ۶ : ۷۵). [غالباً س : सिद्धार्थवृत्त].

سِدارْنا (کس س ، سک ر) ف ل (قدیم).
جانا ، رُخصت ہونا ، روانہ ہونا ؛ (مجازاً) اِنتقال کرنا.

رضاے ملک موت آیا گھر منیں
سداریا نبیؐ حکم اللہ سیں

(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ ، ۱۲).

کہ شہ یک روز صحرا میں سدارا
اُسے کوئی یا رُسول اللہ پکارا

(۱۷۹۲ ، پشت بہشت ، ۸ : ۱۲۲). [سِدھارنا (رک) کا متروک املا].

سَداگُرم (فت س ، ضم گ ، سک ر) امذ.
ایک درخت جو چنے کے درخت کے برابر ہوتا ہے ، پتے باریک اور دراز ہوتے ہیں ، جب تک پتے تازہ ہوتے ہیں تو درمیانی حصہ سفید ہوتا ہے اور خُشک ہو کر تمام پتے کا رنگ سفید ہو جاتا ہے ، پُھول سفید اور خاردار ہوتا ہے ، مزہ اس کا کڑوا ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۲). [س : सदागम].

سَدامَت (فت س ، م) صف.
(ہند) قدیم ، پُرانا ، پراچین (فرہنگِ آصفیہ). [سَدا + مَت ، لاحقۂ صفت].

سَدان (فت س) م ف (قدیم).
سدا ، ہمیشہ. سدان تلوار کی چمک میں اوسے دولت کا موں دستا. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکنی اُردو کی لغت)). [سَدا (رک) + ان (زائد)].

سُدّاں (ضم س ، شد د) م ف.
(عو) ساتھ ، سمیت ، ہمراہ. میرے بڑے لڑکے کی شادی ہے نِکاح بداع دونوں وسی دن ہیں تم بھی معہ بال بچوں سُدّاں صُبو سے آ جانا (۱۹۲۷ ، نرالی اُردو ، ۸۰) [پ : سَمادھا समाधा].

سَدانا (فت س) ف م.
(جانوروں کے لیے) سِکھانا ، تعلیم کرنا ، مانوس کرنا. بدمست ہاتھیوں کو سداتا اور ان کو لڑاتا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۸). [سدھان (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَدانت (فت س ، ن) امث.
کعبہ شریف یا بُتخانہ کی خِدمت ؛ دربانی. دیکھو تو سہی اس لڑکے

کو جو اپنی قوم سے کٹ گیا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم حج اور سدانت اور سقایت کے مُنتظم ہیں. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۴۳۴). [ع : (س د ن)].

سَدانَه (فت س ، ن) امذ.
رک : **سدانت.** دراصل کعبۃاللہ کی کُنجی لینے کی درخواست حضرتِ عباس نے بھی اوّل پیش کی تھی تاکہ سقایہ اور سدانہ کی دونوں خدمتیں اُن کے پاس جمع ہو جائیں . (۱۹۶۴ ، کمالین ، ۳۹) . [ع : (س د ن)].

سَداوَرْتْ سُول (فت س ، و ، سک ر ، ت ، و مع) امذ.
(سالوتری) **ایک قِسم کا دردِ شکم جو گھوڑے کو ہوتا ہے .** سداورت سُول ... گھوڑا دونوں بازو زمین پر مارتا ہے اور سر کو پہلو پر ڈالے رہتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱۳۵). [سداورت ـ سَدابرت + سُول (رک)].

سُدائی (ضم س) امث.
۱. (آئینہ سازی) **شیشے کو آئینہ بنانے کے لیے مُجلّا و مُصفا کرنے اور کور کنارے بنانے کا عمل** (ا پ و ، ۴ : ۹۰) . ۲. (صیقل گری) **جِلا کے لیے کسی چیز کو صاف کرنے کا عمل** (ا پ و ، ۸ : ۱۹) . ۳. (عینک سازی) **عینک کے تالوں کو صحیح کرنے کا عمل** (ا پ و ، ۷ : ۱۰۹). [مقامی].

ـــ سان امث.
(نگینہ گری) اِکنا ، آکنا ، مُل سان ، سخت یعنی قیمتی پتھر یا جواہر کے نگینوں کے ڈول بنانے کی سان جو لاک اور چینی مٹی کے مرکب سے تیار کی جاتی ہے (ا پ و ، ۴ : ۵۹). [سُدائی ـ سان (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
(نگینہ گری) **سان پر گھس کر نگینے کا ڈول بنانا ، پہل اور گھاٹ تراشنا** (ا پ و ، ۴ : ۶۰).

سَدبھاؤ (فت س) امذ.
اچھا خیال ، اچھی نیت ؛ نیک طبیعت ؛ حقیقی وجود. آتما میں جگت کا سَدبھاؤ نہیں . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۸) . [س : सद्भाव].

سَدَد (فت س ، د) امث.
راستی ، درستی ، صداقت.

سدا میرے اقوال و افعال میں کر
عنایت تو صدق و سَدَد یا محمدؐ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۳). [ع : (س د د)].

سُدَد (ضم س ، فت د) امذ ؛ ج.
سُدَہ (رک) کی جمع . سموم مشروبہ اور ادویۂ قتالہ اور تنقیۂ سم اعضائے رئیسہ اور ضعفِ جگر اور اِستسقا و تفتیح سُدَد کے لیے نہایت مفید ہے .(۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۵۴). بید سادہ ... سُدَدِ جگر یرقان ورم طحال کو زائل کرنے کے لیے پلاتے ہیں . (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۸۷). [ع].

سَدَر (فت س ، د) امذ.
آدمی کے اُٹھنے یا حرکت کرنے وقت آنکھوں میں اندھیرا آ جانے کا مرض. سدر اور دوار وہ مرض ہے کہ جس وقت آدمی اُٹھتا ہے یا حرکت کرتا ہے تو آنکھوں میں اندھیرا آتا ہے اس کو سدر کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵). جب دماغ میں تیر لگ جاتا ہے اور ہڈی کو پار کر جاتا ہے اور دماغ کے صفاق کو زخمی کر دیتا ہے تو اس سے سخت دردِ سر اور سدر و دوار پیدا ہو جاتا ہے . (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۷۰) . [ع : (س د ر)].

سِدْر (کس س ، سک د) امذ.
بیری کا درخت ، بیری نیز اس کا پتا.

دنیا سے گزر کے بھی تعلق ہے وہی
تابوت کفن سِدْر جریدہ کافور

(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۲۴۴).

وہ طلحِ منضود اک طرف وہ سِدْرِ مخضود اک طرف
وہ ظلِ ممدود ایک طرف جس میں خراماں حورِعین

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۶). سارے پتے خُشک ہوتے ہیں سوائے برگِ بھنگ ، برگِ شاہترہ ، برگِ حنا ، برگِ جھاؤ ، برگِ سِدْر سبز وغیرہ. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۲۱). [ع].

سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ (کس س، سک د ، فت ر، ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ن ، فت ت ، ا بشکل ی) امذ.
۱. **اسلامی روایات کے مطابق ساتویں آسمان پر بیری کے درخت کا نام جو حضرت جبریل علیہ السلام کا مقام اور ان کی پرواز کی انتہائی حد ہے. حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے سوا اور کوئی اس مقام سے اوپر نہیں گیا.** اپنی غفلت کے ہات تے جس وقت خلاص پاوینگے اس وقت سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ نور ہے اس نور کوں اپڑینگے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۸۹) . یہ مقام سب آسمانوں سے بالا ہے ، نیچے کا سرا سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ کے پاس ہے . (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱). متفرق ابواب میں وحی معراج .... سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ وغیرہ سب کی تشریح اسی عالم میں کی ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶). آپؐ کا بیتِ المقدس سے سدرۃ المُنتہیٰ تک پہنچنا . (۱۹۶۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۶۴۳). ۲. (مجازاً) **ترقی کی آخری حد ، معراجِ کمال.** یہ لوگ محض حاطب اللیل تھے ، اور چند کتابوں سے رطب و یابس روایات کو کسی ترتیبِ تازہ کے ساتھ جمع کر دینا ہی ان کی قوتِ تصنیف کا سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ تھا. (۱۹۱۳؟ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۶۵). اگر اس آخرالذکر فریق کا سِدرۃُ الْمُنْتَہیٰ یہی ہے تو اس کے نظامِ اخلاقیات میں ایک بہت ہی کُھلی ہوئی خامی رہ جاتی ہے. (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاقِ یورپ ، ۱ : ۴) . ۳. (تصوف) **عقلِ کُلی کو کہتے ہیں جہاں پر سب کی سیر اور اعمال اور علوم عقلی منتہی ہوتے ہیں اور یہی مراتب اسماء خلقیہ کی انتہا ہے** (مصباح التعرف ، ۱۴۲). [سِدرۃ ـ سِدرہ + رک : ال (ا) + مُنْتَہیٰ (رک)].

سَدِرَش (فت س ، کس مع د ، فت ر) صف ؛ م ف.
۱. **مانند ، مثل ، مُشابہ** . کوئی سدرش (ہمشکل، مانند) ہی اپجتی ہیں

(۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱). ۲. **لائق ، مناسب ، موزوں** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : सदृश].

سُدَرْشَن / سُدَرْسَن (ضم س ، فت د ، سک ر ، فت ش/س).
(الف) صف.
خُوبصورت ، حسین (ماخوذ : پلیٹس). (ب) امذ. **رائے بیل کی طرح کا ایک پُھول جس کے اندر زرد ریشے ہوتے ہیں نیز اس کا پودا جو سوسن کے مانند ہوتا ہے.** سدرسن : رائے بیل کی مانند ہوتا ہے پُھول کے اندر زرد ریشے ہوتے ہیں ، اس کا پودا سوسن کے درخت کا سا ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۶۵). سنگھل دیپ کی پُھلواری کا منظر بیان کرتا ہے تو کیوڑا ، چنبا چمبیلی ... سُدرشن ... سب کا ذکر کر جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، سہ ماہی اردو ، ۵۱ ، ۱ : ۱۸۵). [س : सदर्शन].

سُدَرْنا (ضم س ، فت د ، سک ر) ف ل (قدیم).
ٹھیک ہونا ، صحت یاب ہونا.

جو تھے حکیماں سو کیے سب علاج
لیک نہ کچھ شاہ کا سُدریا مزاج

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۲ : ۲۴) . [سدھرنا (رک) کا ایک متبادل اِملا].

سِدْرَہ (کس س ، سک د ، فت ر) امث.
۱. **بیری کا درخت**. سدرہ عربی زبان میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۶۷۲). ۲. **رک : سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ.**

ترے قد سدرہ و طوبیٰ ثمن سجلا سہاتا جو
لگے تو رس بھرے میوے رنگیلی تجکوں اودو کچ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۴).

جو شاخ سدرہ پہ بیٹھا ہو طائرِ مضموں
تو اُڑ کے صورتِ شاہیں کرے یہ اُس کو شکار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۵). وہ شہید ہوتا اور فوراً جنّت میں داخل ہو جاتا اور دائماً درختِ سدرہ کے سایہ میں آرام کرتا. (۱۹۰۴ ، خالد ، ۸۰). بہر حال وہ کوئی ایسی ہی چیز ہے جس کے لیے انسانی زبان کے الفاظ میں «سِدرَہ» سے زیادہ موزوں لفظ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور کوئی نہ تھا. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۶۷۲). [ع : (س د ر)].

---نِشِین (--- کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ پر بیٹھنے والا ؛ (مجازاً) نہایت بلند و اعلیٰ مقام پر رہنے والا.

چن بن کے سنگریزہ ترے جلوہ گہ سے
طایر ہیں جتنے سدرہ نشیں عرش آشیاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۶). [سِدرَہ + ف : نِشِین ؛ نِشَسْتَن - بیٹھنا ، تشریف فرما ہونا ، قائم ہونا].

---نِشِیناں (--- کس ن ، ی مع) امذ ؛ ج.
فرشتے ، ملائک (پلیٹس). [سدرہ‌نشین + ان ، لاحقۂ جمع].

سِدْرِیٰ (کس س ، سک د ، ا بشکل ی) امذ.
بیری کا درخت

ہر ایک نخل ہے شرمانی شاخ سدریٰ کی
گلوں کے تختوں سے جنّت کو انفعال ہوا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروشِ ہستی ، ۸). [رک : سِدْرَہ].

سُدُس (ضم س ، سک نیز ضم د) صف.
۱. **چھٹا حِصّہ ، ایک بٹا چھ** . انھوں نے ما کو ثلث سے طرف سدس کے محجوب کر دیا. (۱۸۴۵ ، علم الفرائض ، ۱۵). اگر دو یا تین جدات مساوی درجے کی موجود ہوں تو ہر ایک ترکے کے ایک سدس میں حقدار مساوی ہو گی. (۱۸۹۲ ، اصولِ نظائرِ شرعِ محمدیؐ ، ۹). رُوس میں وہ اِنقلاب عظیم رونما ہوا جس نے کرۂ ارض کے ایک سدس میں زندگی کا سارا نظام بدل دیا . (۱۹۵۹ ، پردیسی کے خطوط ، ۱۰۹). ۲. **زاویہ پیما ، ایک آلہ جو مساحت اور جہازرانی میں مستعمل ہے اور اشیا یا اجسام کے درمیانی زاویائی فاصلوں کو ناپنے کا کام دیتا ہے.** آلۂ سُدس یہ آلہ دور کی دو چیزوں کے زاویۂ مفارقت کی پیمائش کے لیے استعمال ہوتا ہے. (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸). ایسی پیمائشیں جن پر جہاز کی حرکت کا اثر نہیں ہوتا ہیڈلے کے آلہ سدس سکسٹنٹ کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہیں. (۱۹۴۰ ، علمِ ہیئت (ترجمہ) ، ۲۱۸). جہازرانی کے لئے مقناطیسی کمپس ، یا ستاروں کا مقام معلوم کرنے کے لئے آلۂ سُدس (Sextant) یا زمین کے پیمائش کے لئے چاند یا زاویہ پیما (Protractor) (۱۹۷۳ ، «العلم» کراچی ، ۲۲ ، ۲ : ۶۷). [ع].

سَدْسَتی (فت س ، سک د ، فت س) امث.
سچی ستی (ہندوؤں میں شوہر کی لاش کے ساتھ عورت کے جل مرنے کی رسم).

یا آگ میں ہے تو سدستی ہو
پڑتا ہے پتنگ یا پتی ہو

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۲). [س : سَد - سچا + ستی (رک)].

سُدُسی (ضم س ، د) صف.
سدس سے منسوب ، چھ سے نسبت رکھنے والا. بڑے برتنوں میں اعشاری تناسب ہے یہاں سدسی تناسب کا کوئی ثبوت نہیں ملتا . (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۲۰) . [سُدُس (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَدْگَتی (فت س ، سک د ، فت گ) امث.
(ہند) **عقبیٰ کی نِجات ، بخشش ، مغفرت.** ماں باپ کی سدگتی ہوگئی دونوں برہمہ میں لین ہوئے . (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۱۶۷). [س : सद्गति].

سَدْل (فت س ، سک د) امذ.
کپڑے یا بالوں کو نیچے لٹکانا یا چھوڑنا . منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل سے نماز میں اور اس سے کہ آدمی ڈھانپ لیوے منہ اپنا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۲۴).

وہ عمل ، مکروہ ہے جن سے نماز
ایک ان میں سدل ہے اے پا کباز

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۶۴). منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے

سدل سے اور منہ ڈھانکنے سے نماز کے اندر سدل کہتے ہیں کپڑا ... اوڑھنے کو کہ اس کے دونوں کنارے شانوں پر لٹکے ہوئے ہوں. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۶). [ع]

---ثَوب کس اضا(---و لین) امذ.
کپڑے کو لٹکانا ، مثلاً سر پر چادر ڈالے اور دونوں طرف سے اس کو نہ سمیٹے ، عبا یا قبا کو اوڑھ لے اور آستینوں میں بازو نہ ڈالے. سدلِ ثوب کو درمختار میں مکروہ تحریمی لکھا ہے. (۱۸۵۶ ، محاسن العمل الافضل مع التتمات ، ۳۱). [سدل + ثوب (رک)].

سُدُمُدْرا (ضم س ، سک د ، ضم م ، سک د) صف.
۱. خُوبصورت ، سُندر (فیروزاللغات). **۲. نرت میں ایک انگ یا وضع کا نام.** سُدُمُدْرا : بمعنی پوری وضع اس انگ میں اونگلی پکڑ کر نرت کیا جاتا ہے خواہ سر پر ہو یا روبرو سینے کے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۳). [سُد - سُدھ + مُدرا (رک)].

سَدْنا (فت س ، سک د) ف ل.
چُونا ، رِسنا ؛ (کشتی کا) غرق ہونا ، ڈوبنا (جامع اللغات). [پن].

سُدَنْگ (ضم س ، فت د ، غنہ) صف (قدیم).
حسین ، خُوشنما.

نیچ بیچ اچھے گرچہ دلبر سدنگ
دوگن ہوئے سنوارے یہ خوش رنگ برنگ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۴۴).

کاڑی سدنگ مانگ سدھن دیکھ ہم گرے
ہم کیوں نہ بلک باٹ کوں جاتے سو سب پھرے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۸). [سُد - سُدھ + اَنگ (رک)].

سَدَنَہ (فت س ، د ، ن) امذ ؛ ج.
دربان ، چوبدار (ایک سے زیادہ).

سَدَنَہ و قویٰ بھی ان کا ہے نام
اقسام کے جسم کے ہیں خدام

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۵۵). [ع : سادِن - دربان کی جمع].

سَدُوس (ضم نیز فت س ، و مع) امث.
سبز چادر.

ہجوم سبزہ نے کی بسکہ رنگ آمیزی
زمیں پہ چادر مہتاب بن گئی ہے سُدُوس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹). [ع].

سِدَوس (کس س ، و لین) امث.
صبح ، سویرا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً س : سَ + دیوَس یا دِوَس दिवस یا स+घीस].

سِدَوسی (کس س ، و لین) م ف ؛ صف.
علی الصباح ، نورکے تڑکے ، صبح سویرے ، سکارے ؛ پہلے ، جلدی ، پیش از وقت (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [سِدَوس + ی ، لاحقۂ تمیز و صفت].

سَدُوم (فت س ، و مع) امذ.
قوم لوط کا قاضی جس نے جوازِ لواطت کا فتویٰ دیا تھا.

پاکدامن ہو تو بدگو کے نہ دم میں آنا
سُنتے ہیں لُوط کے مہماں کوئی افتائے سدوم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۵). [ع].

سَدُومِیَّت (فت س ، و مع ، کس م ، شد ی بفت) امث.
لواطت ، ہم جنسیت. فنیقی سدومیت کے لئے رُسوائے دہر تھے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۴۴). [سدوم (علم) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَدَہ (فت س ، د) امذ.
پارسیوں کا ایک جشن جو ماہ بہمن کی دسویں تاریخ کو منعقد ہوتا ہے ، اس جشن میں غیر معمولی طور پر آگ روشن کی جاتی ہے (کہا جاتا ہے کہ فریدوں یا جمشید کے زمانے میں اس جشن کی ابتدا ہوئی).

تیّاری اِس خوشی میں جشنِ عظیم کی ہے
گویا کہ ہے جہاں میں جشنِ سدہ دوبارا

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۹۲). [ف].

سَدّہ (فت س ، شد د بفت) امذ.
دیوار ، پُشتہ. ندیوں کا پانی اس سدّہ کو کاٹ کر پھر بہنے لگا ہے. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۱۵). [ع : (س د د)].

سُدّہ (۱) (ضم س ، شد د بفت) صف.
پاک ، صاف ، خالص ؛ کھرا ؛ (موسیقی) وہ راگ جو کسی اور راگ سے مرکب نہ ہو نہ دوسرے راگ سے کوئی سُر ملا ہوا ہو اور نہ دوسرے راگ سے رنگین ہو (نغمات الہند ، ۳۶). سُدّہ وہ راگ ہے جو اپنی حالت پر ہمیشہ قائم رہتا ہے اور کبھی متحرک نہیں ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۷). بعض اشخاص بجائے دوسرے اور تیسرے اور چوتھے اور پانچویں ، راگ کے سُدّہ بھیروں ... سُدّہ ناٹ کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۹). [س : شُدّہ शुद्ध].

سُدّہ (۲) (ضم س ، شد د بفت) امذ.
۱. گرہ یا گُٹھلی جو رگوں ، آنتوں یا جسم کے کسی حصّے میں پڑ جائے. راز بانج - ایک گھاس مشہور ہے بری و بُستانی دو طرح کا ہوتا ہے ... بری ... پُرانے سُدّہ کو منفتح کرتا ہے اورنافع نزول ماء ہے (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۵). یہ درد گا ہے اس سُدّہ سے پیدا ہوتا ہے جو طبقۂ شبکیہ کی متصلہ رگوں میں پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے خُون بند ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۱ : ۹). **۲. سوادِ غلیظ جو سخت پڑ کر آنتوں میں گرہ کی شکل کا ہو جائے.**

جو مسدود تھی ریح رودونکے بیچ
ہوئی دفع کُھلتے ہی سُدّوں کے بیچ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۸۳). سُدّہ لید و فضلۂ ناقص کے ساتھ بمشکل نِکلتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۲).

اگر معائے مُستقیم میں برازی سُدّے موجود ہیں تو ... خلاصۂ صفرا پانی میں حل کر کے بطور حقنہ دیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۲۲). [ع : (س د د)].

---پڑنا ف م.
رگوں میں گرہ پیدا ہوجانا، آنتوں میں موادِ غلیظ کی گُھٹلی بن جانا. جب کسی عصب میں سُدّہ پڑ جاتا ہے تو صِرف اُسی عضو کی حرکت جس میں سُدّہ پڑ جاتا ہے دور ہو جاتی ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲). آنت و معدہ میں دودھ و مٹی کا سُدّہ پڑ جاتا ہے. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۱۰).

---ڈالنا محاورہ.
رگ یا آنت میں گرہ پیدا کرنا.

قیدِ میں سونپا اُسے آزار نے
سُدّہ ڈالا شربتو دینار نے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۹۵).

---کُھلنا ف م.
وہ گرہ جو رگ یا آنت میں پڑ گئی ہو دُور ہو جانا. جہاں سدہ پڑا کرتا ہے اور عِلاج بھی ایسا کرتے ہیں جس سے سُدّہ کُھل جاوے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۵۳).

سِدّہانت (کس س ، شد د ، ہ مخ ، غنہ) امذ ؛ م سِدّھانت.
اصول و ضوابط، دلیل، کسی عِلم کے اُصُول و ضوابط (خصوصاً علم ہیئت ، نجوم وغیرہ). ایک اعلیٰ سِدّہانت کی لاجواب کتاب کا فوٹو اُتار کر دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱۱). [س : सिध्दान्त].

سِدی (کس س) صف مث (قدیم).
ٹھیک ، درست ، آسان ، سہل ، راستی ، سیدھا پن.

ہوویگا اگر تُج کوں او رہنمائے
سِدی باٹ پالے گا در دو سرائے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۹۳). [سیدھی (رک) کی تخفیف].

سُدی (ضم س) امث.
(ہند) **چاند کی پہلی سے پندرہویں تک کا زمانہ ، اُجالا پاکھ ، ہندی مہینے کا نصف اوّل.** ہمارے نزدیک لڑکی کا بیاہ بیسا کھ سُدی اشٹمی کا نِکلتا ہے. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۱۳۳).

کہ ساون سدی پنج تھی اے جناب
تھا منگل کا دن اور لگایا حِساب

(۱۹۰۲ ، سیر الافلاک ، ۱۸). [س : सुदि].

---تیج (---ی مع) امث.
ہندوؤں کا وہ تہوار جو ساون کی تیسری تاریخ کو ہوتا ہے. مُسلمان ، ہیجوں کے موسم میں سُدی تیج کو پُوری گلگلے وغیرہ پکا کر بطور بھاجی کے آپس میں تقسیم کرتے ہیں. (۱۸۳۸ ، سعادتِ دارین ، ۵۳). [سُدی + تیج (رک)].

سدید (فت س ، ی مع) صف.
درست ، راست ، ٹھیک ، مضبوط ، مُحکم.

سمجھا ہونیں گا تو بروجہِ سدید
مجتہد اسکو کہائیں ہو سعید

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ۵۳).

ثبوتِ وجودِ احد با دو ذات
یقیناً نہ ظناً ہے راہِ سدید

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۵۲). بڑی محنت شفقت اور جانفشانی سے بعنوانِ شایستہ و سدید و اسلوبِ تازہ و جدید سے تحریر فرمائیں. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۱۰).

تمام کام غلط در غلط نہ غور نہ خوض
نہ عقلِ مصلحت اندیش اور نہ رائے سدید

(۱۹۱۲ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۱۶۴). [ع : (س د د)].

سَدِیر (فت س ، ی مع) امذ.
وہ محل جو نعمان بن منذر نے بہرام گور کے لیے بنایا تھا ؛ (مجازاً) عالیشان محل.

چٹائی کو کہتے ہیں فرش ستبرق
سدیر و خورنق انہیں جونپڑا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۸۲). [ع].

سُدیش (ضم س ، ی مج) امذ.
اپنا ملک ، وطن ، دیس. جو سُدیش نہیں ہوتا تو دُکھ دایک ہوتا ہے جیسے انگوں میں بجر دکھ دایک ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۶). [س : سَودیش सदेश].

سُدیشی (ضم س ، ی مج) صف.
اپنے ملک یا وطن کا ، دیسی.

کامیابی کا سُدیشی پر ہر اک دربستہ ہے
چونچ طوطا رام نے کھولی مگر پربستہ ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۲۳).

کیا سدیشی تارپیڈو میں نہیں اِتنا بھی زور
ڈوب جائیں سب یہ دشمن کے جہاز آتے ہوئے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۰۶). [س : سَودیشی स्वदेशी].

---تحرِیک (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
ہندوستان سے برطانوی حکومت کو ختم کرنے اور جدوجہدِ آزادی کے ضِمن میں چلائی جانے والی تحریکوں میں سے ایک تحریک جس کے ذریعے غیر ملکی مال کے بائیکاٹ اور ہندوستان کی بنی ہوئی اشیاء خصوصاً کھدر استعمال کرنے کی ترغیب دی جاتی تھی. سُدیشی تحریک کے اُصول پر یہ دل میں آئی کہ شرر کا کوئی ایسا ناول چُنا جائے جس میں ہندوستان کے متعلق شررِ افشانی کی گئی ہو. (۱۹۰۵ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۳۴۷). [سدیشی + تحریک (رک)].

سَدِیم (۱) (فت س ، ی مع) امذ.
۱. (ہیئت) **رات کو آسمان پر کُہر یا بادل کی طرح نظر آنے والی روشنی کی پٹیاں یا دھبے جو ستاروں کے بہت سے مجموعوں یا کیسی مادے پر مُشتمل ہوتے ہیں (انگ : Nebula).** بعض سدیم تو آنکھ ہی سے نظر آ جاتے ہیں جیسے کہکشاں. (۱۸۹۸ ، مضامین سلیم ، ۳ : ۱۲۷). ستارے اور سیارے ،

سدیم اور کہکشاں ، ان کی بے حساب کثرت ، ان کی جسامتیں اور مسافتیں کہ وہم و گمان میں بھی نہیں آتیں . (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۶۵) . ۲. **کہر ، دھند.** سدیم عربی زبان میں کہر کو کہتے ہیں . (۱۸۹۸ ، مضامین سلیم ، ۳ : ۱۲۸) . [ع] .

سَدِیم (۲) (فت س ، ی مع) صف.
بہت ذکر کرنے والا.

زغیم و قرم و سدیم و سمیذع و صندید
پناہ گو جہاں ، پیکر لطافت و لم
(۱۹۶۶ ، منحمنا : ۳۳) . [ع] .

سَدِیمی (فت س ، ی مع) صف.
سدیم (۱) سے متعلق یا منسوب ، سدیم کا ، کہکشانی ، گیسی. بالعموم اس کے (دمدار تارہ) ایک سرے پر ایک چمکدار مرکزہ ہوتا ہے جس کے گرد سدیمی مادہ کی ایک لمبی دم دور تک پھیلی ہوتی ہے . (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۰۷) . بار کلے کے ماء القیر اور کانٹ کے سدیمی مفروضہ کو ان کے فلسفیانہ عقائد سے سروکار نہیں . (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت (ترجمہ) ، ۹۵) . [سدیم + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---نظریَہ (---فت ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(ہیئت) یہ نظریہ کہ نظام شمسی و نظام کوکبی سدیمی الاصل ہیں جیمس جنرلٹن اور ایڈنگٹن نے لیلیس کے سدیمی نظریہ کی تردید کر کے کائنات کی ابتداء کے لئے مدی نظریہ پیش کیا . (۱۹۶۱ ، مہ و انجم (ترجمہ) ، ۳۲) . [سدیمی + نظریہ (رک)] .

سِدْھ (کس س ، سک نیز شد دھ) صف ؛ امذ.
۱. **تپسیا میں کامل ، پہنچا ہوا.** میں جانوں بڑا سدھ سادھو ہے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۲) . ۲. **سادھو ، رشی ، مہاتما ، درویش.** بعد عرصہ بارہ سال کے گورو گورکھ ناتھ جی مع اپنے ہمراہی سدھوں کے اس چاہ کے نزدیک جو صحرائے لق و دق تھا آنکلے . (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۷۷۷) . اور میں زبردستی سدھ بن جاؤں گا . (۱۹۳۱ ، نہتا رانا ، ۱۲۵) . سدھ : سادھو ، درویش . (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۳۸) . ۳. **جنّات کی قسم سے ایک مخلوق.**

گر مرے مانند بدل سربسر روتے تمام
کوہ و جنگل آدمی جن سدھ بشر روتے تمام
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۹) . ۴. **پکا ، مضبوط.** اس کی شکست ریخت کو پھر بناؤنگا اور سدھ کرونگا . (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۳۳۵) . یہ برج اس قدر عمدہ اور سدھ بنا ہوا ہے کہ دنیا میں اس کا جواب نہیں . (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۸۸) . ۵. **(جادو وغیرہ میں) ماہر ، مکمل یا پوتر کیا ہوا ؛ نجات یافتہ ؛ پاک ، پوتر ، اعجازی ، کراماتی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [س : سدھ सिद्ध] .

---کَرنا ف م.
۱. **حاصل کرنا.** جسے کو ترقی پسند تحریک کہتے ہیں اور جس کی دہائی دے دے کر انہوں نے کوٹھیاں اور کاریں سب سدھ کرلی ہیں . (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۶۶) . ۲. **پورا کرنا ، انجام تک پہنچانا ؛ پاک کرنا ؛ جادو وغیرہ کے زور سے قابو کرنا ؛ تیاری کرنا ، روانہ ہونا ، سدھارنا** (پلیٹس) .

---کو سادھک پوجتا ہے کہاوت.
لائق کی لائق قدر کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

---وائی امث.
(گاڑی بانی) گاڑی کو ، جب کہ اس سے گھوڑے یا بیل کو کھول دیا یعنی علٰحدہ کر لیا جائے ، سیدھا سنبھالے رکھنے والی آڑ یا ٹیکن جو اس کو سادھے یعنی اس کے وزن کو تولے رہے ، اٹھاؤنی (ا پ و ، ۵ : ۱۳۴) . [سدھوانا (رک) کا حاصل مصدر] .

---ہونا ف م.
۱. **ثابت ہونا.** نہیں اس سے تو ہماری کمزوری سدھ ہو گی اگر یہ اپنا حق مانگتی ہے تو کیا برا کرتی ہے . (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۳۰) . ۲. **پورا ہونا ، حاصل ہونا.** بس جو لوگ ... ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ان کا منورتھا سدھ ہو جاتا ہے . (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۹۲) . اس سے بھی ہمارے دوستوں کا مطلب سدھ نہیں ہوتا . (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۱۰۱) . مالک پر بھروسا بڑی چیز ہے ، سب کام سدھ ہو جائیں گے . (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۵۹) .

سُدھ (۱) (ضم س) امث.
۱. **خبر ، آگاہی ، ہوش ، حواس ، خیال ، فکر ، دھیان.**

چوٹی تری توباری چھب سوں سہانہاری
لیدا لے گئی ہماری سدھ چین ایک بارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲۴) .

جلی کوکھ اور مانگ لوٹی ہو سدھ تج
نگھر پھرتی ہے گھر کی بیبی سوانی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۲) . ایک کالی آندھی آئی ، پھر اولے برسے پھر ایک ٹڈی آئی ، کسی کو اپنی سدھ نہ رہی . (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۲۳) .

نہ کھانے کی سدھ ہے نہ سونے کا ہوش
پڑا رہتا ہوں مثل بیجان خموش
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۴۳) . جوانی کے گھمنڈ میں ان کو اپنے تن بدن کی کچھ سدھ نہ رہی ہو . (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۵۸) .

یہ کہیے غفلت اور وہ اس آن میں ہوئی
جب اس خراب حال کو اپنی بھی سدھ نہ تھی
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۳۵) . ۲ **ہوشیاری ، چوکسی** (نوراللغات) .
[س : سُ + دھی सु+धी] .

---اور چھوکا بیر ہے ، چھو آوے سدھ جا ، ابھی نر بھر پور ہے جو سدھ نہ دیت گنوا کہاوت.
عقل اور غصہ کی دشمنی ہے غصہ آئے تو عقل جاتی رہتی ہے ؛ وہی مرد کامل ہے جو عقل نہ گنوائے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

---آنا محاورہ.
ہوش آنا ، یاد آنا ، خیال آنا.

اے کاش کہ سدھ مجھے نہ آتی
جو باپ بن اب نہ پھٹتی چھاتی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳).
پہلے تو کچھ اسے نہ سدھ آئی
کہ ہے تقدیر اسے کہاں لائی
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۰). جو بیج بویا تھا اس کے ثمر کو جان ، یہ سن کر راجا کو سدھ آتی ہے ، بڑے حیلے حوالے کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۱).

--- بدھ (--- ضم ب) امث.
ہوش ، خبر ، تمیز ، عقل و شعور ، ہوش و حواس.
گئے ہو جب سے تم یاں سے نہیں سدھ بدھ ہمیں پیارے
نہ جینے کی نہ مرنے کی نہ آنے کی نہ جانے کی
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۹).
زبس فرقتو شہ سے تھی بے خودی
کسی کو بھی کچھ اپنی سدھ بدھ نہ تھی
(۱۸۵۲ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ۲۲). اِتنا لطف حاصل ہو رہا تھا کہ ... کھانے پینے کی سدھ بدھ نہ رہی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۸۷). ادبی رسالوں اور کتابوں کے مطالعہ میں ایسا گم ہوا کہ کسی اور چیز کی سدھ بدھ نہ رہی. (۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۶۱) [سدھ + بدھ (رک)].

--- بدھ اپنی ٹھیک رکھ جب تجھے آوے چھو ، چھو ہے بھوت بگاڑو اس کا بیت نہ ہو کہاوت.
جب تجھے غصہ آوے تو اپنی عقل کو درست رکھ غصہ شیطان ہے اس سے محبت نہ رکھ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- بدھ بھولنا محاورہ.
بے خود ہو جانا ، بے ہوش ہو جانا ، ہوش اڑ جانا.
پُر تکلف پہنی تھی اس نے دو کول
جاتی تھی جس دیکھ سدھ بدھ تن کی بھول
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۵).
ملنے کے دن جب آتے ہیں سدھ بدھ بھولے جاتے ہیں
بے خود ہو جاتے ہیں ہم تو دیر بخود پھر آتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۳). بس اس وقت کوئی اس کی محویت دیکھے ، دنیا کی سدھ بدھ بھول جاتی ہے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۸ ، ۵ : ۳).

--- بدھ جاتی رہنا محاورہ.
عقل جاتی رہنا ، بدحواس ہو جانا ، ہوش و حواس کھو دینا. کیا بتاؤں میری تو سدھ بدھ یہاں آ کر کچھ جاتی سی رہی جو بات سنتی ہوں مجھ کو اچنبھا ہوتا ہے . (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۲۹).

--- بدھ چھوٹنا محاورہ.
رک : سدھ بدھ جاتی رہنا.
دنیا میں ہیں اور بیٹھے ہیں کھٹراگ محبت کا لے کے
کیا اپنی بھی مت ماری گئی کیا ساری سدھ بدھ چھوٹ گئی
(۱۹۲۶ ، رمز و کنایات ، ۲۹۶).

--- بدھ رکھنا محاورہ.
خیال رکھنا ، یاد رکھنا ، نگرانی رکھنا ، خبرگیری کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

--- بدھ کھونا محاورہ.
بے ہوش ہو جانا ، بے خود ہو جانا ، ہوش و حواس جاتے رہنا.
جہاں سنسان سارا ہو رہا تھا
سب عالم اپنی سدھ بدھ کھو رہا تھا
(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۱).
یہ بات کہی جب راجہ سے تب وہ بھی اپنی سدھ بدھ کھو
حیران ہوئے اور چپ رہ گئے من بیچ بہت شرمندہ ہو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۵). سرتاج کو دیکھ کر تو وہ اپنی سدھ بدھ کھو بیٹھا تھا. (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۶۳).

--- بدھ گنوانا محاورہ.
رک : سدھ بدھ کھونا. ایک راجہ کے پاس سہا سندر لونڈی تھی ایسی کہ جو کوئی اسے دیکھتا اپنی سدھ بدھ گنواتا. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۷).

--- بدھ لینا محاورہ.
خبر لینا ، خیال رکھنا ، خبرگیری کرنا.
نہ لی بھیا نے بھی سدھ بدھ ہماری
جہاں سے چاہ اٹھتی جا رہی ہے
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۵۱).

--- بدھ نا کھو اپنی ، بات لے میری مان ، اس دنیا رہنا نہیں مت ہو انجان کہاوت.
عقل نہیں کھونی چاہیے یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا فانی ہے (ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- بسرانا محاورہ.
دھیان ہٹانا.
دوڑی ہے ہر اک بات سے سدھ بسرا کے
روٹی جلتی ، توے پہ چھوڑ آئی ہے
(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۱۳).

--- بسر جانا / بسرنا محاورہ.
بے ہوش ہونا ، ہوش و حواس زائل ہونا ، ہوش اڑ جانا.
فتنے کو تیرے عہد میں سوتے گزر گئی
آشوب کی خطر سے تری سدھ بسر گئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۸).
کتنے تو اس کی سننے سے دھن ہو گئے دھنی
کتنوں کی سدھ بسر گئی جسدم وہ دھن سنی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۰).

--- بھولنا محاورہ.
گھبراہٹ کا شکار ہونا ، بوکھلا جانا ، ہوش نہ رہنا.
اور ان کے سوا کتنے بھناتے تھے جو گل بھول
یوں لوگ گرے پڑتے تھے سر پانوں کی سدھ بھول
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۹).

ـــ رَکْھنا محاورہ.

خیال رکھنا ، دھیان رکھنا ، خبرگیری کرنا. یہ کل کا پُتلا جو اپنے اوس کھلاڑی کی سُدھ رکھے ، تو کھٹائی میں کیوں پڑے (۱۸۰۳، رانی کیتکی ، ۱).

یہ دل میں اُمنگ اُٹھی کہ سُدھ رکھی نہ گھر کی
جُھولوں پہ کی سکھیوں نے پِل پِل کے چڑھائی
(۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۷۳).

ـــ سَٹْنا محاورہ (قدیم).

بے خود ہونا ، ہوشِ کھونا.

سٹی ہوں سدھ میں اپنی کہاں کی بدھ رہے مجھ میں
نہ مجھ خوشبوئی خوش لگتی نہ مجھ سنگار یاد آتا
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۱).

ـــ سَنْبَھالْنا / سَنْبھالْنا محاورہ.

ہوش میں آنا ، آنکھیں کھولنا.

کیونکر ترک سے کروں کچھ آج کا ہے کش نہیں
ہم نے میخانے میں آ کر سُدھ سنبھالی محتسب
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۹۰).

کُچھ سُدھ سنبھالتے ہی رکھی اُن نے پگڑی پھیر
ممنون میں نہیں ہوں جواب سلام کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۲).

ـــ سُوں سُدھریں کار سَب ، سُدھ بِن ہوت بگاڑ، ایسا سُدھ بِن ہے منکھ ، جیسے پاتھر جھاڑ

دوہا بطور کہاوت مستعمل.

عقل سے سب کام درست ہوتے ہیں اس کے بغیر خرابی پیدا ہوتی ہے) بے عقل انسان پتھر اور لکڑی کی مانند ہے (جامع اللغات)

ـــ کَرْنا محاورہ.

یاد کرنا.

کرتے ہیں سُدھ مری بھی وہ بُھولے سے یا نہیں
اے دوت بول کیا ہے اگر یہ جفا نہیں
(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۸۴).

ـــ کھونا محاورہ.

بے خود ہونا ، ہوش گُم کرنا.

بِتنے برہ کے مارے سُدھ اپنی کھو رہے ہیں
جُھولے کی دیکھ صورت پر ان رو رہے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۴۷).

ـــ گَنْوانا محاورہ.

رک : سدھ کھونا.

سو دھن نور اوپر اُس کے ہو سخت دنگ
پڑی سدھ گنوا شمع پر جُوں پتنگ
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۵).

دھناسری کو بنا کر دل سے گائی
کہ سُنتوں کی اور اپنی سُدھ گنوائی
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۱).

ـــ لَگانا محاورہ.

دھیان دینا ، توجہ دینا.

تو جب دھیان سے سُدھ لگاتی ہے ہل کی
مُراقب کی تعریف پھبتی ہے ساری
(۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۸۳).

ـــ لینا محاورہ.

خبر لینا ، خبرگیری کرنا ، خیال رکھنا.

آؤگے ہوش میں تو ٹک اِک سُدھ بھی لیجیو
اب تو نشے میں جاتے ہو زخمی کیے ہوئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۷).

ادھر کی سُدھ بھی ذرا اے پیامبر لینا
خدا کے واسطے جلدی مری خبر لینا
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۸). اب اُن کی سُدھ لینے والا کوئی نہ تھا. (۱۹۴۹ ، اور انسان مر گیا ، ۴۴).

ـــ مَنا (ـــ فت م) صف.

سمجھدار ، ہوشیار. انوں کے پروس میں ایک لوٹھا تھا خُوبصورتی میں پکا ہور ایسا سدھ منا پرتم میں بتی لیکر ڈھونڈے تو نہیں ملیگا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۷۴). ایک مُعمر سِن رسیدہ شاعر، گو اس کی فِکر کیسی ہی پست اور محدود ہو اُس شائستہ اور سُدھ منے گھوڑے کے مانند ہے جو کبھی بے اصول قدم نہیں اُٹھاتا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۲۳۰). ایک سدھ منا گھوڑا بھی اپنی شوخی کو ضبط نہ کر سکتا تھا. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۲۶). [سُدھ + مَن (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ میں آنا محاورہ.

ہوش میں آنا.

کوئی کرتا جو اس کو آ کے آواز
نہیں وہ سُدھ میں آتی پا کے آواز
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۳۷).

سُدھ (۲) (ضم س). (الف) صف.

۱. (اُ) **ٹھیک ، درست ، صحیح**. شرما نے نئی گگ بنوائی ہے ، پرسوں ہی وہ کارخانہ سے تیّار ہو کر آئی ، صلاح یہ ہوئی کہ گھوڑی جوت کر اس کو دیکھیں کہ ٹھیک ہے اور سُدھ بنی ہے یا کہیں کوئی نقص ہے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۳۸). (اُا) **سیدھا**. اس پچپن برس کی عمر میں بھی تیر کی طرح سُدھ تھے ، کیا مجال جو کمر میں ذرا بھی خم آیا ہو. (۱۹۳۶ ، عروسِ ادب ، ۲۱۴). ہم نے انہیں اسی برس کی عمر میں بھی گھوڑے پر سُدھ بیٹھے دیکھا ہے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۷۰). ۲. **پاک ، صاف ، خالص** ؛ **(موسیقی) وہ راگ جو کسی اور راگ سے مرکب نہ ہو نہ دوسرے راگ سے کوئی سُر ملا ہوا ہو اور نہ دوسرے راگ سے رنگین ہو**. جتنے راگ اور راگنیاں تھیں : یمن کلیان ، سدھ کلیان... رُوپ پکڑے ہوئے سج سج کے جیسے گانے والے ہوتے ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۹) . گویا وہ سدھ بانی کے قاعدہ کے مطابق استھائی انترہ گاتے تھے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۸). (ب) اسث. **(پتنگ بازی)** پتنگ کی ہوا میں سیدھے کھڑے رہنے

کی حالت (رہنا ، کرنا ، ہونا)۔ مرزا باور کا سا سدھ پتنگ کم دیکھنے میں آیا ہے۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۷)۔ [س : شُدْھ शुद्ध]۔

---کار امذ۔

(کاشتکاری) زمین کا وہ محصول جو کاشت کرنے پر لیا جائے ، غیر مُستقل لگان جو زمین کے استعمال پر لیا جائے (ا پ و ، ۶ : ۵۷)۔ [سُدھ + کار ، س : کَر कर ـ محصول ، لگان]۔

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ۔

۱. **دُرست کرنا ، سیدھا کرنا ، ٹھیک کرنا**۔ میں تو دیکھتی ہوں سارا دن بھابی جان کی طرف خالی بیٹھی رہتی ہے ، میرے پاس چھوڑ دیجئے دو دن میں سُدھ کردوں گی۔ (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۳۶)۔ ۲. **(پتنگ بازی) ڈور روک کر پتنگ کو ہوا میں سیدھا رکھنا ، ڈور تان کر پتنگ کو بلندی پر ٹھیرانا**۔ کنکوا بری کر رہا ہے ، ذری سُدھ کر لوں تو کچھ عرض کروں۔ (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۹)۔

سَدھا (فت س) صف۔

سدھا ہوا ، مانوس کیا ہوا ، تربیت یافتہ (تراکیب میں مُستعمل)۔

کرتا ہے چوٹ طائرِ دل ہی پہ جب نہ تب
کیا اون کا شاہبازِ نظر ہے سدھا ہوا

(۱۸۴۳ ، دیوانِ بیخود ، ۹)۔ اگر سپہ سالار ایسا باتدبیر اور سپاہی ایسے سَدھے ہوے نہ ہوتے تو اس کا انجام تباہ کُن ہوتا۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ رومہ (ترجمہ) ، ۱۸۶)۔ [سَدھنا (رک) کا حالیۂ تمام]۔

---سَدھایا (---فت س) صف۔

کسی عمل سے اچھی طرح مانوس کیا ہوا ، خوب تربیت یافتہ۔

شبِ وصال مؤذن ہو یا ہو مرغِ سحر
سدھے سدھائے ہیں یہ جانور اذاں کے لیے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۶۳)۔ لڑکیاں تھیں تو کوئی پچیس ایک مگر جو تھی ایسی سدھی سدھائی کہ دیکھ کر جی خوش ہوتا تھا۔(۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۱۰)۔[سَدھا + سدھایا (رک)]۔

سُدھا (ضم س) امث۔

امرت ، پھولوں کا رس ؛ شہد۔ یہ چاند کہ سُدھانِدھ تھا سو فواروں کی بُوندوں کو اپنی کرنوں کی سُدھا کے مینھ برساوتا تھا۔ (۱۸۴۶ ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۶)۔

جوبن رس کی سُدھا لٹاتی پر آن
پلکوں کی اوٹ مُسکراتی آنکھیں

(۱۹۴۷ ، رُوپ ، ۷۱)۔

موہنی رُوپ کی مرِدلتا میں
رس ، پراگ اور سُدھا اُدھروں میں

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۶۵)۔ [س : सुधा]۔

---رَس (---فت ر) امذ۔

سدھا ، امرت ، پھولوں کا رس یا شہد۔

سُدھا رس پلائیں متوہر ملوک
بہ لب ہائے شیریں و شنگرف گوں

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۰۶)۔ [سُدھا + رَس (رک)]۔

---کَر (---فت ک) امذ۔

امرت کا چشمہ یا مخزن ؛ مُراد: چاند۔

عیدی کا سُدھاکر اُدیا کر نہ کھو کوئی
او صوم تجلی کی گھرے گھر میں۔ خبر ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۵)۔ [س : सुधाकर (سُدھا + آکر ـ چشمہ ، مخزن)]۔

---نِدھ (---کس ن) امذ۔

امرت کا خزانہ ، پھولوں کا رس یا شہد۔ یہ چاند کہ سُدھانِدھ تھا سو فواروں کی بُوندوں کو اپنی کرنوں کی سُدھا کے مینھ برساوتا تھا۔ (۱۸۴۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۶)۔ [سُدھا + س : نِدِھ निधि ـ خزانہ ، ذخیرہ]۔

سُدھار (ضم س) امذ۔

اِصلاح ، درستی ، بہتری۔ اور آج بھی وہ ان کے سُدھار کے کام میں مصروف ہیں۔ (۱۹۳۵ ، خُطباتِ قائدِاعظم ، ۸۹)۔ یہ ترجمے کا وہ عیب ہو گا جس کا کوئی سُدھار نہیں ہے۔ (۱۹۸۴ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۱۲۸)۔ [سُدھارنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

---پَر لانا ف م۔

درست کرنا ، ٹھیک کرنا ، اِصلاح کرنا، تصحیح کرنا۔ اُنھیں یقین دِلایا گیا کہ حالات کو سُدھار پر لانے کے لیے اُن کی جو بھی بات چیت مہاراجا کے ساتھ ہو گی اُسے عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۱۶)۔

سُدھارَک (ضم س ، فت ر) صف ؛ امذ۔

اِصلاح کرنے والا ، مُصلح ، ریفارمر۔اس کے باوجود اب بھی بہت سے اِشتراکی سُدھارک ہیں۔ (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۸۳)۔ محلہ ملا شکور کا سب سے بڑا سدھارک خود بھی نہ جان سکا کہ اِنسانی دِل کِتنا نازک ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۱۳۱)۔ [سُدھار (رک) + ک ، لاحقۂ فاعلی]۔

سِدھارْنا (کس س ، سک ر) ف ل۔

۱. **چلا جانا ، روانہ ہونا ، رُخصت ہونا ، سفر کرنا (طنز ، پیار یا تعظیم کے موقع پر مستعمل)**۔

سورج نت گرم دُھوپ بارے سدا
وہ مشرق تھے مغرب سِدھارے سدا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۶)۔

ایسا ہی جاوٗں جاوٗں کرتے ہو تو ، سِدھارو
اس دل پہ کل جو ہونی سو آج ہی وہ ہوئے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۳)۔

پیدل شہِ دیں روضۂ احمد کو سِدھارے
تُربت سے صدا آئی کہ آ اے مِرے پیارے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳)۔ ہر طرح سے لُٹ لٹا کر ... گھر سِدھار جاتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲ ، ۹ : ۵)۔ جو ٹولیاں ذرا سکون کی جگہ پسند کرتی ہیں حوضِ خاص سدھارتی ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۵۸)۔ ۲. **(مجازاً) مر جانا ، کوچ کرنا ، دنیا سے رُخصت ہونا**۔

جو بہے یونہی غم کے مارے ہم
تو بہی آج کل سِدھارے ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۳). سلطان رقیہ بیگم جو مرزا ہندال کی بیٹی تھی وہ آگرہ میں ۸۳ برس کی عمر میں ۷ جمادی الاوّل ۱۰۳۵ھ کو اس دنیا سے سِدھاری. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۷۷) آپ تو سِدھار گئے میرے لئے یہ سارا جنجال چھوڑ گئے. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۳). چند ہفتے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ سکیاولی اس دنیا سے سِدھار گیا. (۱۹۳۷ ، بادشاہ (مقدمہ) ، ۹) وہ دین اور دُنیا دونوں سے سرخرو ہو کر اگلے جہان سِدھارا. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۷۳). [س : سِدھ+کار सिध+कार].

سُدھارْنا (ضم س ، سک ر) ف م.
سنْوارنا ، درست کرنا ، اِصلاح کرنا ، ٹِھیک بنانا.

یہ گیان نہ خط نہ ہو عبارت
پڑھا نا سُدھار بید بھارت

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۴).

اگر اس میں کہیں ہو سہو و نِسیاں
سُدھاریں لے اُسے کر مجھ پہ احساں

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۹). کام سُدھارنا چاہتا ہوں. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۴۴۱) . اُس نے اپنی غلطی کو جلدی سے سُدھارنے کی کوشش کی. (۱۹۴۹ ، اور انسان مر گیا ، ۱۳۳).
[پ : سُدھارَہ ؛ س : سُدھارَیَت सधारय (ति)].

سُدھارَن ہارا / سُدھارْنے ہارا (ضم س ، فت ر / اضم س ، سک ر) امذ.
بنانے والا ، آراستہ کرنے والا ، سنْوارنے والا ، اِصلاح کرنے والا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سُدھارَن / سُدھارنے - سُدھارنا (رک) + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

سُدھارُو (ضم س ، و مع) صف مذ.
رک : سدھارنے ہارا (پلیٹس). [سُدھار (رک) + و ، لاحقۂ فاعلی].

سُدھاری (ضم س) صف.
رک : سدھارن ہارا (ماخوذ : پلیٹس). [سُدھار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُدھا کھار (ضم س) امذ.
چند گھانسوں کا کھار جو بہت گرم ہوتا ہے۔ اسے زخموں پر لگاتے ہیں تاکہ اُن کا چرک صاف ہو جائے - پھوڑے کا مُنْھ کر کے مواد کو خارج کرتا ہے۔ اعضا کو ضعیف کرتا ہے، نوشادر (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۲). [س : سدھا کْشار सधाक्षार].

سُدّھان (ضم س ، شد دھ نیز بلا شد) م ف.
ساتھ ، ہمراہ ، سمیت. میں نے کہاں سے اس سدھان چوروں کے وہاں اترا. (۱۸۷۱ ، خورشید ، ۱ : ۱۲۹). [پ : सवँद्द ؛ सखँद ؛ س : سَمادھا समाधा].

سَدھانا (فت س) ف م.
۱. **تربیت دینا ، شائستگی سِکھانا ، مہذب بنانا.** بچوں کو ایسا سدھا رکھا ہے کہ کبھی آپس میں لڑتے ہی نہیں . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۱۷). اس کو مفید کام کرنے اور غیر مفید کاموں سے بچنے کے لیے سدھانا ہر مذہب کی پہلی سیڑھی ہے. (۱۹۲۳ ، احیائے ملت ، ۳۲). ۲. (اُ) **(جانور کو) کوئی کام یا کرتب سِکھانا ، مانوس کرنا ، ہلانا ، کام کے لائق بنانا.** آدمی قصد سدھانے حیوانات کا کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مذیدالاموال ، ۵). گھوڑے کے سدھانے اور پھیرنے میں انھیں کمال حاصل تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۲۶). مداری نے برہمن بکرے کو اس طرح سدھانے کے بعد ... تماشا دِکھانا شروع کیا ، اس کے پاس ایک بندریا تھی اور ایک یہ بکرا تھا. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۰۳). [سدھنا (رک) کا تعدیہ].

سِدھانا (کس س) ف ل (قدیم).
۱. **(تعظیماً) جانا ، روانہ ہونا.**

محمدؐ جو معراج کو جب سِدھانے
سُنا ہوں کہ اس ٹھار پر کام آنے

(۱۶۷۸ ، مثنوی قصۂ قاضی و چور (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۲۰۱)). ۲. **(مجازاً) دُنیا سے رُخصت ہونا ، مر جانا.**

سماں پائے لقمان سدھایا
حِکمت کا گُن کام نہ آیا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۷). [سِدھارنا (رک) کی تخفیف].

سِدّھانْت (کس س ، شد دھ ، غنہ) امذ.
اصول ، کسی علم کے اصول و ضوابط ، درس ، سبق کی تدریس. وہ بچار اس طرح پراپت ہوتا ہے کہ بید اور بیدانت کے سدھانت کو سنکر پاٹھ کرے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۱). ہیئت اور ریاضیات کا ایک فاضل پنڈت سنسکرت کے سدھانت لے کر بغداد پہنچا. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۲۵). سنسکرت کی ان کتابوں سے جو سدھانت کہلاتی ہیں پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان جدید علوم کے ظہور سے بہت پہلے علم کائنات ، ہیئت ، ریاضیات اور دیگر علوم میں حیرت انگیز ترقی کر چکا تھا. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۴۸). [س : सिद्धान्त].

سِدھاوَت / سِدھاوَٹ (کس س ، فت و) اث.
سیدھا پن ، بھولا پن ، سادگی ، سچائی ، راستی. سیتا اس کے مکر چکر سے واقف نہ تھی، سِدھاوٹ سے بولی. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۸۳). ان میں فطرتی سِدھاوت اور سچائی اور ٹھیک اور سچ بات کا دل کو لگ جانا مخلوق کیا گیا. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۳). [سِدھ - سِیدھ (رک) + اوَت / اوَٹ ، لاحقۂ کیفیت]

سِدھاؤ (کس س ، و مج) امذ.
چاند کا سورج کے ساتھ ایک ہی برج میں ہونا نیز چاند کا سورج سے چھ برجوں یعنی ۱۸۰ درجے کے فاصلے پر ہونا. اقتران یا مقابلہ کے عملوں پر کہا جاتا ہے کہ چاند سِدھاؤ کی حالت میں ہے. (۱۹۳۰ ، علمِ ہیئت (ترجمہ) ، ۱۶۱). [سِدھ - سِیدھ (رک) + اؤ ، لاحقۂ کیفیت].

سِدھائی (کس س) امث.
۱. **راست یا خطِ مستقیم کے مطابق ہونا ، راستی ، سِیدھا پن ، اُستواری ، سیدھ.** چنائی میں پھنٹی اور سہاول کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے اور کونے سِدھائی میں اور گُنیا بس ہونا چاہیئے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۲۸). ۲. **رک : سِدھاوٹ** (پلیٹس) . [سِدھا ـ سیدھا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سَدھایا (فت س) امذ.
تربیت دیا ہوا ، سِکھایا ہوا ؛ (جانور) ہلا ہوا ، مانوس ، سدھانا (رک) سے ماخوذ (تراکیب میں مُستعمل).

شبِ وصال مؤذن ہو یا ہو مُرغِ سحر
سدھے سدھائے ہیں یہ جانور اذاں کے لیے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۳). [سدھانا (رک) کا حالیۂ تمام].

---جانا ف م.
تربیت دینا ، سِکھانا ؛ (جانور) ہلانا ، لائق بنانا ، کوئی کام یا کرتب سِکھانا. بگّی کے واسطے گھوڑا سدھایا جاتا ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۱ : ۶۳). جب سدھایا جارہا ہو تو اس کو ایک بہت ہلکا نعل لگایا جاسکتا ہے. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعل بندئ اسپاں (ترجمہ) ، ۱۱۷).

---ہُوا صف مذ.
تربیت یافتہ ، ہلا ہوا ، سیکھا ہوا ، لائق ، سمجھدار ، واقف. صنعت میں کارکردگی کی معراج یہ ہے کہ کام کو اتنا سہل بنا دیا جائے کہ اسے ایک سدھایا ہوا گُریلا بھی انجام دے سکے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۰).

سِدّھتا (کس س ، شد دھ بفت) امث.
کامیابی ، کمال. جس کو جتنی سِدّھتا پراپت ہوتی ہے وہ اپنے پُرشارتھ ہی سے ہوتی ہے (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۶). [س : सिधदत्ता].

سُدْھراؤ (ضم س ، سک دھ ، و مج) امذ.
درستی ، اِصلاح ، سُدھرا (پلیٹس). [سُدَھر ـ سُدَھرنا (رک) + اؤ ، لاحقۂ کیفیت].

سُدْھرائی (ضم س ، سک دھ) امث.
رک : سدھراؤ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [سُدَھر ـ سُدَھرنا (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

سُدَھرْنا (ضم س ، فت دھ ، سک ر) ف ل.
۱. **درست ہونا ، ٹھیک ہونا ، راستی پر آنا.** وزیر اور متصدی ملک کی زینت ہیں اور کام بادشاہی کے ان سے سدھرتے ہیں. (۱۷۴۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۳). جو شخص سُدھرتا ہے تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے سُدھرتا ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۶۳۱). کاش تیرے منہ کی بات راست آئے اور اس کے لچّھن سُدھر جائیں. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۸۰). رہبر اور رہنما جب تک خود نمونہ بن کر نہ دکھلائیں معاشرہ سُدھر نہیں سکتا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۸۲) . ۲. **سنبھلنا ، قرار پانا.** دُوسرے دن ذرا اس کی حالت سُدھری. (۱۹۴۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۴۵۱). ۳. **مرتب ہونا ، تیار ہونا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سُدھارنا (رک) کا لازم].

سُدَھرْوانا (ضم س ، فت دھ ، سک ر) ف م.
درست کروانا ، ٹھیک کروانا ، راستے پر لانا. ابھی آن کی آن میں سُدھروائے دیتی ہوں ، میرا بھی فتح النسا نام نہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۱). [سُدھارنا (رک) کا متعدی المتعدی].

سُدَھن (ضم س ، فت دھ) امث (قدیم).
محبوب ، معشوق.

ہر وقت بُدن کے بُود میں اچھ
ہر آن سُدَھن کے سود میں اچھ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۸).

دیکھے تو سر دیا نہیں تجھ راہ پر سُدَھن
یہ کیا جو نیں سمور تیرے دل خجل سرا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۴). [سُدھ (رک) + ن ، لاحقۂ کیفیت].

سَدْھنا (فت س ، سک دھ) ف ل.
۱. **تربیت پانا ، راستے پر لگنا ؛ (کسی بات سے) مانوس ہو جانا ، ہلنا ، سیکھ جانا.** اس بات میں گدھے اور گھوڑے کسی طرح آدمی سے کم نہیں سدھے ہوئے. (۱۸۷۴ ، مجالسِ النساء ، ۶۰). اس میں معصوم کا کیا قصور ، جیسا اُٹھایا ویسی اُٹھی ، جیسا سدھایا ویسی سدھی. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۲۳). «مجھے بھی یہی ڈر تھا لیکن وہ ایسے ظالم نہیں ہیں سدھے ہوئے ہیں» اس نے بڑی سادگی سے کہا . (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۹۴) . ۲. **کام پورا ہونا ، انجام پانا ، ٹھیک طرح کیا جانا.** بھلا کہیں تیلی کا کام تنبولی سے سدھتا ہے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۷ : ۵). [پ : सधना].

سُدْھنا (ضم س ، سک دھ) ف ل.
مَیل دُور ہونا ، صاف ہونا (سونے چاندی وغیرہ کا) (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ) [س : شُدھ शुद्धय (ति) + ا : نا ، لاحقۂ مصدر].

سُدَھنگ (ضم س ، فت دھ ، غنہ) صف ؛ امذ.
اچھا ڈھنگ ؛ (موسیقی) حرکات کے لحاظ سے نرت کی دو قِسموں میں سے ایک قسم. سُدھنگ : اُس نرت کو کہیں گے جو کہ ہمواری اور آرمیدی کے ساتھ کیا جاوے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۴). [سُدھ (رک) + انگ (رک)].

سَدْھوانا (فت س ، سک دھ) ف م.
۱. **درست کرانا ؛ بنوانا ؛ جانور کو درست کرانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **نجوم وغیرہ کے حساب سے شُبھ گھڑی کا تعین کرانا.** جلد پروہت کو بلا سبھ لگن سدھوا شادی کر دو. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۱۹). [سادھنا (رک) کا متعدی المتعدی].

سُدْھوانا (ضم س ، سک دھ) ف م.
(چاندی سونے وغیرہ کو) صاف کرانا ، میل دُور کرانا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُدھنا (رک) کا متعدی المتعدی].

سِدَھوٹ (کس س ، و لین) صف.
۱. **سیدھا سادہ ، چھل فریب سے ناآشنا.** ناچار ہاتھ سے تھپ تھپ کرنے لگے وہ بھولی بھالی سِدَھوٹ الھڑ البیلی سمجھی کہ مرد عورت میں بھی معاملہ ہوتا ہو گا. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۷۳).
۲. **فطری ، جس میں تصنع کو دخل نہ ہو.**

لام ہے جوں بھم الحمد میں ، رُوپ ایسا ہے
کشش ایسی ہے سِدَھوٹ ایسی ہے پاکیزہ پلٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۴۷). [سیدھ ـ سیدھ (رک) + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سَدَھور (فت س ، و لین) امث.
سات طرح کے پکوان ، ترکاریاں اور میوے جو حمل کے پانچویں یا ساتویں مہینے حاملہ کی گود بھرنے کی تقریب میں دُلہن کے میکے سے سُسرال بھیجے جاتے ہیں . پانچویں یا ساتویں مہینے سدھور بھیجی جاتی ہے (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۲ [مقامی].

سَدَھوڑ (فت س ، و لین) امث.
رک : سَدَھور. میم صاحب کی بھی خدمت خوب کی سب سے پہلے حِصّہ بھیجا سدھوڑ میں ہیرے کی انگوٹھی دی. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۱۵). جب ساتواں مہینا شروع ہوا میکے والے سدھوڑ لے کے آئے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۶۳). [مقامی].

سَدَھوڑا (فت س ، و لین) امذ.
رک : سدھوڑ (نوراللغات). [سدھوڑ + ا (زائد)].

سِدھی (کس س) امث.
بھنگ. ایسی صورت میں تجھیز کو بھنگ یا سِدھی (Sidhi) یا سبزی (Sabji) کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ)، ۱ : ۳۷۷). [مقامی].

سِدّھی (کس س ، شد دھ) امث.
۱. **ثبوت ؛ کامیابی ؛ کمال ؛ نجات.** اس پرماتما کو جو اپنے اُچت کرموں سے پُوجتا ہے اسے سِدّھی ملتی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۳۵) ۲. **مافوق الفطرت قوّت، کرامت.** ویسا آنند سدھیوں کے ایشورج اور امرت کے پینے سے بھی نہیں ہوتا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۲). [س : सिध्दि].

ـــ شکتی (ـــ فت ش ، سک ک) امث.
رک : سِدّھی معنی ۲. جب تپ سے صرف سِدھی شکتی ملتی ہے کوئی اُن کی مدد سے اَمَر تو نہیں ہو جاتا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۷۲). [سِدّھی + شکتی (رک)].

سِدّھیاں (کس س ، شد دھ بکس) امث.
سِدّھی (رک) کی جمع (تراکیب میں مُستعمل).

ـــ باندھنا محاورہ.
سفر کی تیاری کرنا ، سفر کا ارادہ کرنا (فرہنگ اثر).

ـــ بھرنا محاورہ.
مُختلف مقامات کی سیر کرنا ، تجربہ حاصل کرنا. دوبارہ جیل خانے کی سِدّھیاں بھرنے کا اِرادہ کر بیٹھے اسوقت کیا ہو گا. (۱۹۳۱ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۹ : ۱۰).

سُدھیر/سُدھیلا (ضم س ، ی مع) صف ؛ امذ.
عقلمند ، دانا ، ہوشیار ، ودیاوان ، عالِم (جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [س : سُدھی + ا : ر / یلا ، لاحقۂ صفت].

سِڈار (کس س) امذ.
صنوبر یا دیودار کی قِسم کا درخت. سہاگنی یعنی استوائی سرو ، سِڈار ساگوان تصویر میں آرہ کشی کے ایک کارخانے میں کام کرتے ہوئے آدمی دِکھائے گئے ہیں . (۱۹۵۴ ، خطے اور انکے وسائل ، ۳۱). [انگ : Cedar].

سَڈانا (فت س) ف م.
سڑانا ، سڑنے دینا ، اِستعمال کے بغیر رکھ دینا ، پڑا رہنے دینا.

آوت جاوت چل گئے راگت ، بینت کون بجاوے گا
دھانت خیانت چل گئی امانت سوبھل کون سڈاویگا

(۱۹۰۷ ، سوبھا فقیر لغاری (سندھ میں اُردو شاعری ، ۲۰۶). [رک : سڑانا].

سَڈْج (فت س ، سک نیز فت ڈ) امذ.
(موسیقی) سات سُروں میں سے پہلے سُر یعنی «سا» کا اصلی نام. اس لحاظ سے ساتوں سروں میں صرف سڈج اور پنچم «یعنی سا اور پ» یہ دونوں کے کومل یا تیور نہیں ہوتے اصلی حالت پر قائم رہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۷). [س : شڈْج षडज].

سُڈَول (ضم نیز کس س ، و لین) صف ؛ سہ سُڈھال.
خوشنما اور متناسب وضع اور صورت کا ، اچھے ڈول کا ، خوش وضع ، خوبصورت. انسان کو ہم نے نہایت سڈول بنایا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۵). ہم نے تم کو (شروع) میں مٹی سے پھر نُطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر پُوری بنی ہوئی (سڈول اور ادھوری بنی ہوئی بے ڈول) بوٹی سے پیدا کیا. (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۴۷۴). موتی کے لیے ضرور ہے کہ سڈول اور بے عیب ہو. (۱۹۴۱ ، شمع ہدایت ، ۱۴۶) . کیسی شفّاف خوبصورت اور سڈول انگلیاں تھیں . (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۲۷). [س : س ـ اچھا + ڈول (رک)].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امث.
موزونیت ، خوش وضعی ، خُوبصورتی ، زیبائی. ان نقوش میں ایک سڈول پن اور ان رنگوں میں ایک شادابی کا احساس ضرور ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۳۷۴). ایک مخصوص مفہوم میں رفعت اور کارنامہ کی تکمیل کا سڈول پن کلاسیکی تصور ادب کے اہم اجزا مانے جاتے تھے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری : شخصیت اور فکر و فن ، ۱۷۶). [سڈول + پَن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دیہی (ـــ ی مج) امث.
جسم کی خُوبصورتی ، خوش اندامی ، تناسبِ اعضا.

اِتنی سڈَول دیہی دیکھی نہ ہم سُنی ہے
ترکیب اُس کی گویا سانچے میں گئی ہے ڈھالی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۱). [سڈَول دیہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِڈَولی (ضم نیز کس س ، و لین) امث.
رک : سڈَول پن. جیسی ہے خوبی اس کے بدن کی سڈَولی اور(نازک) تو ویسے ہی ہے .(۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۳). گھوڑے بصر کے واسطے حُسن و جمال اور خُوبصورتی اور سڈَولی کے مشہور تھے. (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۱ : ۵۹).[سڈَول (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِڈِیشَن (کس س ، ی مع ، فت ش) امذ.
بغاوت پھیلانے یا حکومت کے خِلاف لوگوں کو اُکسانے کا عمل ، بغاوت انگیز تقریر یا اقدام . یہ غزل ایک کُھلے سِڈیشن کا حکم رکھتی ہے جو مگر غزل ہونے کی وجہ سے گرفت میں نہیں آ سکتا. (۱۹۳۹ ، مطالعۂحافظ ، ۶۲). دفعتاً بغلت سِڈیشن داخلِ حوالات ہونا پڑا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۷). [انگ : Sedition].

سُڈَھال / سُڈَھول (ضم س / ضم س ، و لین) صف.
خُوبصورت ، موزوں ، خوش وضع.

ببِس سمند تھی دُرکاڑھوں سُڈھال
کلہ تاج جڑ کر دھروں شہ کپال

(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۵).

نورتن زور دھکدھکی آفت
نتھ غضب پہنچیاں سُڈھال پری

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۵۱)). بڑے بڑے موتی چمکدار نہایت گول سُڈھول . (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۱۷) . دانس بانسہ بانیں پانسہ بڑے سُڈھال جُھوتا جھگڑا کلپے کا جا گھر اپنا سنبھال. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۱۲۷). [سڈَول (رک) کی ایک صُورت].

سَر(۱) (فت س).(الف) امذ.
۱. (i) جسم کا سب سے بالائی حِصّہ، کھوپڑی نیز گردن سے اوپر کا پُورا حِصّہ.

پیٹن لاگا داڑی توڑ لوہو نہایا سر منہ پھوڑ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۶۵)).

صفت ہے جو بلقیس کے سر کے بال
جو صورت میں ہوبکے بدیع الجمال

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۲). سر میں بُھول اور دماغ میں باس نہیں آتی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۱).

کوئی شیشے کو رکھتی لا سر پر
اور مشتاق اپنا سب پیکر

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) طوطی نامہ ، ۱۰۷).

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں ، اسد
سنگ اُٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۱).

آپ کیوں مجھ کو ڈراتے ہیں ترا سر کاٹتا
بندہ‌پرور تیغ چل سکتی نہ خنجر کاٹتا

(۱۹۱۹ ، دُرِشہوار ، ۳۲). خواجہ صاحب نے بڑے زور سے اپنا گول مٹول سَر اثبات میں ہلایا ، اور فرمایا ، "ٹھیک ہے ، ٹھیک ہے میرا بھی ایسا ہی خیال ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۲۲۶). **(ii) ماتھا ، پیشانی.**

جو کوئی تج یاد عشقاں سوں رکھیے سر سجدہ یک چت سوں
اسے دونوں جگت میانے سراہے افتخاراں خوش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰).

جُھکاؤں کیوں نہ سَر اُس نقشِ پا پر اس میں اک سِر ہے
کہ آنکھوں کو مری وہ خاکِ پا کحل الجواہر ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۸۹). **(iii) دماغ ، ذہن.**

غرض وہ میرے پاس ہیں اگرچہ دور گھر میں ہیں
جمال بن کے آنکھوں میں خیال بن کے سر میں ہیں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۲۷). **(iv) کھوپڑی کے بال.**

کیسا خود گُم سر بکھیرے میر ہے بازار میں
ایسا اب پیدا نہیں ہنگامہ آرا دل فروش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۰). **(v) کسی شے یا کام کا سب سے اہم حِصّہ.** پھر فرمایا حضرتؐ نے کیا نہ بتلاؤں میں تجکو دین کے کام کا سَر اور دین کے گھر کا ستون. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۳۱). جانو تم سب اے یارو کہ اِیمان سر ہے، سب نیکیوں کا. (۱۸۷۳ ، کرامت علی ، مِفتاح الجنّۃ ، ۱۱). **(vi) ذات ، ہستی ، شخص ، جسم و جان کا مجموعہ.**

کس کس کے سر پہ دیکھیں آتی ہے اب قیامت
نِکلا ہے پاؤں باہر اس فتنۂ زماں کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۰). پردیس میں اکیلی پڑی تھی سر کا وارث چل بسا تھا. (۱۹۱۶ ، میلاد نامہ ، ۱۷).
۲. (i) اِبتدا ، مبدا ، عنوان ، آغاز.

پھر صورتِ خُدا کو دیکھنا عنوان ہے میرا
یہی توحید میں مصرع سرِ دیوان ہے میرا

(۱۷۵۱ ، کلام فضل علی دانا (نکات الشعرا ، ۱۲۹)). جو عورت سر منشائے معیشت اس طائفے میں تھی ... وہ تو بھاگ گئی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۹). جس کے سر صفحہ پر یہ عبارت ہے ، میرا منہ سچ بولتا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۵۷). **(ii) خاتمہ ، اِختتام ، آخری حد.** اُنہوں نے اپنے سر انجام کار اور مقصد اور مطلب براری کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے کو اِختیار کیا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲).

قدم بڑھائے ہوئے آستیں چڑھائے ہوئے
چلے چلو سرِ منزل سے لو لگائے ہوئے

(۱۹۳۳ ، ذوالنورین ، ۲۹). **(iii) سرا ، کنارہ ، نوک.**

گھسے سب ناخنِ تدبیر اور ٹوٹے سَرِ سوزن
مگر تھا دل میں جو کانٹا نہ وہ ہرگز کبھو نِکلا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۳). لام کے ساتھ پیوند کرنے میں کاف کا سر باریک لِکھا جاتا ہے جیسے کُل. (۱۸۶۸ ، نظم پروین ، ۱۰). **(iv) کسی چیز کا بالائی حِصّہ ، چوٹی.**

ابر کے ہاتھوں میں رہوارِ ہوا کے واسطے
تازیانہ دے دیا برقِ سرِ کہسار نے

(۱۹۰۱ ، بانگِ درا ، ۳). ۲. **مالک ، آقا ، سردار.**

اپنے دیا سوں ہاتھ پکڑ خسرواں میں آج
جو شاہ عبداللہ کوں سرِ سروراں کیا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۴).

رسولِ خدا و سرِ انبیا
نبیِ حشمت و جاہ ، صلِّ علیٰ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۰). یہ دوسرا چرکا تھا جو ان کو سرِ خاندان ہوتے ہوئے اپنے ہی خاندان والوں سے پہنچا تھا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۳۷۸). ۳. (i) **خیال ، دھیان ، دُھن ، سودا.**

زاہد کو سرِ زلفِ سیہ فام نہیں ہے
مومن کی توجہ طرفِ شام نہیں ہے

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۶).

ترقیوں پر ہے ضعفِ پیری مٹا نہ دل سے سرِ جوانی
وہی ہے اب تک سیاہکاری شباب ہم لیکے کیا کرینگے

(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۲۵۸).

نہ رکھتا سرِ رنج و راحت فقیر
تو پاؤں تلے اس کے ہوتا فلک

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۹۳). (ii) **قصد ، ارادہ.**

اُٹھے شیریں سرِ تعظیم کوں اس کی ادب سیتی
اگر کُئی کوہ کن بولے سخن تجھ عزو تمکیں کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).

غربت سے جو اب سرِ وطن ہے
کلک دو زباں یہ حرفِ زن ہے

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۳).

تقویٰ اُٹھا کے آج سے بالائے طاق رکھ
توبہ سے باز آ جو سرِ ناؤ نوش ہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۲۰). (iii) **خواہش ، طلب.**

تا کہ ساماں تھا نہ رکھتے تھے سرِ ساماں ہم
جب ہوا سر تو یہ تحفہ ہے کہ ساماں نہ ہوا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۵).

کہوں کیا میں صفدرِ خستہ جاں سرِ نفع ہے نہ غم زیاں
نہ طلب ہے مجھ کو بہشت کی نہ خطر ہے مجھ کو جحیم سے

(۱۸۲۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۲۵۷).

الٰہیٰ عقلِ خجستہ پے کو ذراسی دیوانگی سکھا دے
اسے ہے سودائے بخیہ کاری ، مجھے سرِ پیرہن نہیں ہے

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۴۳).

یہ تو نہیں کہ مجکو سَر مے کشی نہیں
لیکن ابھی نہیں ، مرے ساقی ، ابھی نہیں

(۱۹۵۴ ، آتشِ گل ، ۱۰۸). ۵. **ضرورت کی چیز ، اسباب ، سامان.**

شوق ہر رنگ ، رقیبِ سر و ساماں نکلا
قیس ، تصویر کے پردے میں بھی عُریاں نکلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۴). ۶. **(بانک ، بنوٹ ، تیغ زنی) وہ وار جو سر پر لگایا جائے.** اور «سرہ» یہ ہے کہ حریف کے سر پر چوٹ ماریں. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۴).

نعرے یہ دم بدم تھے کہ ہاں دیکھ بے خبر
یہ سر یہ ہتھ کٹی یہ طمانچہ ہے یہ کمر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۱۱). ہے شرط کہ نکالوں میان سے تلوار ، طمانچہ باہرا بھنڈارا ، سر ، کمر ، پالٹ ، چاکی ہول ، انی کا تماشہ دکھا دوں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳). ۷. (i) **تاش یا گنجفے کا وہ پتا جو کھلاڑی اس لیے چلتا ہے کہ دوسرے کھلاڑی (نمبر وار) اپنا اپنا پتا کھیل سکیں.**

گنجفے میں عشق کے مجھ سا نہیں کوئی جلدباز
اس نے واں شمشیر کھینچی ، میں نے کہا سر لیجیے

(۱۸۳۴؟ ، نیاز (فرہنگِ آصفیہ)). (ii) **مرتبے میں بڑھ کا پتا جیسے اکّا ، بادشاہ ، بیبا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۸. **زور ، قوّت ، طاقت** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۹. **(پارچہ بافی) تانی کے کھونٹے جن پر تانی تنی جاتی ہے** (ا پ و ، ۲ : ۷۶). ۱۰. **(سوز خوانی) صاحب بستہ ، وہ شخص جو سوز خوانوں کا سردار ہو** (نوراللغات). ۱۱. (i) **ق کس.**

ہر شخص کو خلق میں سَر اسم
اک روح ملی ہے ، اور اک جسم

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۶). (ii) **کھوڑے کی تعداد کے ساتھ بمعنی عدد** . ہر ایک قسم کی شے کے رقم کے ساتھ الفاظِ تمیز کا لانا ضرور ہوتا ہے اس واسطے ان الفاظ تمیز کا ذکر کیا جاتا ہے . الفاظ تمیز : سر ؛ اسمائے ممیّز : اسپ . (۱۸۶۸ ، اُصول السیاق ، ۳۴). ۱۲. **(ریاضی) کسی الجبرائی اظہار کے سامنے تحریر کیا ہوا کوئی عدد یا دوسرا معلوم عامل.** موج کی رفتار ... کے سر (Coefficient) کے جذر سے معلوم ہو سکتی ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۲۰). ۱۳. **(شاعری) چاربیتہ کا مطلع.** چاربیتہ کا مطلع سَر یا بند چار مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے اور پھر چار چار مصرعوں کی کئی «کلیاں» ہوتی ہیں. (۱۹۷۸ ، چاربیتہ ، ۹). (ب) حرفِ جار ؛ م ف ۱. **ظرفِ زمان و مکان کے لیے ، مترادف : میں ، اندر ، پر ، منظر عام میں ، موقع پر.**

کیا ہی رُسوا سَرِ ہر کوچہ و بازار ہوا
جو ترے وصل کا اے شوخ طلب گار ہوا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۲۶).

جب مہر سرِ سپہر نکلا گردوں سے وہ مثلِ مہر نکلا

(۱۸۱۷ ، ترانۂ شوق ، ۵۱).

خُدا کے سامنے آنے میں ناحق دیر کرتے ہیں
سرِ روزِ جزا بھی کیا اُنھیں بننا سنورنا ہے

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۳۲۳).

سرِ انجمن غنیمت ہے بُتوں کی کم نگاہی
کہ سکونِ دل پہ آتی ہے نظر سے بھی تباہی

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۸۹). ۲. **سرے پر ، کنارے پر.**

سرِ راہِ عدم گورِ غریباں طرفہ بستی ہے
کہیں غربت برستی ہے کہیں حسرت برستی ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۰).

میخوار ایک رات میں پہنچے سرِ ابد
خُم کیا کھلا کہ راہِ گزارِ بقا کھلی

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۵). ۳. **اوپر ، پر.**

رکھ سُرغ دل اے دلبرِ طنّاز سرِدست
شاہانِ جہاں رکھتے ہیں شہباز سرِدست
(۱۸۷۵ ، شہید دہلوی ، د ، ۴۵).
اور اس کے بعد جو دیکھا تو شام کے ہنگام
پڑی ہوئی تھی سرِ خاک ناوکِ غم کھائے
(۱۹۳۱ ، فکر و نشاط ، ۲۱).
کوئی بیٹھا تھا سرِ شاخِ گلاب
تتلیاں اڑاتی رہیں رُخسار پر
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۴۷). ۴. **کسی کے ذمے ، کسی پر عائد.**
کہ یو بات توں منج ترے پر کسوں
اے بھی زیاستی سوں مرے سر کسوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۸).
ہمارا خُون کیونکر تیرے سر قاتل نہ ٹھیرے گا
یہ قشقہ لال صندل کا خطِ باطل نہ ٹھیرے گا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲). تاہم یہ خیال دل سے نہ نکل سکا کہ اس معاملہ کی ساری ذمہ داری بلراج کے سر ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۷۳). ۵. **(تحقیراً) خاک ، پتھر ، کچھ بھی نہیں.**
مجھے تم دیکھ کر کیوں پوچھتے ہو حال کیسا ہے
جب اتنا بھی نہ دیکھا تم نے تو کیا میرا سر دیکھا
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۱۸). (ج) اند. **ختم ، خاتمہ.**
نظر تو پڑی بیوفائی تری
کہ سَر آج تے آشنائی تری
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۰). (د) سابقہ. **برتری ، تفوق ، آغاز ، شدّت.** یہاں چند فارسی سابقے لکھے جاتے ہیں جو عام طور پر مُستعمل ہیں ... سر ، سرخوش ، سربلند ، سرتاج ، سررشتہ سرحد ، سرکش وغیرہ. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۱۹۰). [ف : سَر ؛ قب : سِر].

--- اِجْلاس کس اضا (--- کس ا ، سک ج) مذ ف.
بھری عدالت یا دربار میں ، حاکم کے رُوبرو. کلکٹر اُن کو سرِ اجلاس سخت سُست کہا کرتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹). [سر + اجلاس (رک)].

--- اِسْم کس اضا (--- کس ا ، سک س) مذ ف.
نام وار ، نام کے ساتھ ، نام بنام.
آگے یہ طور نہ تھا اب جو غضب ہوتا ہے
کثر ایک ایک سراسم طلب ہوتا ہے
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۱۵۰).
ہر شخص کو خلق میں سراسم
اک روح ملی ہے ، اور اک جسم
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۶). [سر + اسم (رک)].

--- اَفْراز (--- فت ا ، سک ف) صف.
۱. **سر بلند ، عالی مرتبہ ، معزز.**
سرافراز سب کوں کرنہار توں
کہ دھرتاہیا ہور دھرنہار توں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷). گروہ بلا رسید گانِ میدانِ محبّت اور محنت کشیدگانِ معرکہ مشقت کوں اس خطاب دل نواز سے معزز اور سرافراز کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰).
دیکھئے کس کو شہادت سے سرافراز کریں
لاگ تو سب کو ہے اُس شوخ کی تلوار کے ساتھ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۹).
جیتے جی حاصل ہوئی دُنیا کے جھگڑوں سے نجات
ہے سرافرازِ جہاں جو تیرا سودائی ہوا
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲).
کھٹکتی ہے نظر میں خیرخواہی رہ نشینوں کی
گوارا ہے زمانے کو سرافرازوں کا دُوں ہونا
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۰۲). ۲. **مُتکبّر ، مغرور.**
شاعر جو تیرے قد سے نہ تشبیہ دیں اسے
ہووے نہ سروِ باغ سرافراز اس قدر
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۱۴). ف : کرنا ، ہونا [سر + ف : افراز ، افراختن ـ اُونچا کرنا ، بلند کرنا].

--- اَفْرازی (--- فت ا ، سک ف) امث.
۱. **سربلندی ، عزت و توقیر ، مرتبے میں ترقی ، بہتری ، برتری.** اگر اپنے دل میں کُچھ منگے تو بہتر ہے کہ او پیر کے دل کوں معلوم ہوتا ہے ... منگنا بہتر ہے بہوت سرافرازی اور سلامتی ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۴۷).
منگے گر توں سرافرازی تو راضی ہو بجاں بازی
کہ غیر از یوں مہم سازی تج اے عاشق سہا سے نا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۹).
میں جس وقت حاضر ہوں جا در حضور
سرافرازیاں ہونگی مجھ پر ضرور
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۴).
خیمہ سے باہر آیا وہ غازی
کی یساروں یمیں سرافرازی
(۱۸۵۷ ، مثنوی بحر الفت ، ۲۳). ۲. **تکبّر** (ماخوذ : نوراللغات). [سر + افراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَفْشاں (--- فت ا ، سک ف) صف.
سروں کو پھیلانے یا جُدا کرنے والا ، (غرور یا ناز سے) سر کو ہلانے والا (ماخوذ : جامع اللغات). [سر + ف : افشاں ، افشاندن ـ چھڑکنا ، جھاڑنا].

--- اَفْشانی (--- فت ا ، سک ف) امث.
سر کاٹنا ، سر تن سے جُدا کرنا ، گردن زدگی ، قتل. مُستعد سرافشانی ہو کے لوہا برسانے لگی. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۵۹). کئی جگہ لڑائی ہوئی اور سرافشانی اور جان ستانی نے آرائش پائی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۲۷). [سرافشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَفْگَنْدَگی (--- فت ا ، سک ف ، فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
گردن جُھکا لینا ، عاجزی ، انکساری ، فروتنی ، اطاعت.

جنم سب سرافگندگی کرتا میں
اسی شاہ کی بندگی کرتا میں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۲).

لکھا جو ہم نے اپنی سرافگندگی کا حال
گردن قلم نے بھی دمِ تحریر ڈال دی
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۲۳). نہایت صفت کے بعد اُسکی بندگی اور اسکی سرافگندگی کرنے والوں کو صاف طور سے اطلاع دی جاتی ہے. (۱۸۹۶ ، تورزج نامہ ، ۶۱۲).

کہا پہاڑ کی ندی نے سنگ ریزے سے
فتادگی و سرافگندگی تری معراج
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۸۲). [سرافگندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَفْگَنْدَہ (---فت ا ، سک ف ، فت گ ، سک ن ، فت د) صف.
خجل ، شرمندہ ، پشیمان.

کدھیں پاڑتا ہے اُنیں بند کوں   اچاتا کدھیں او سرافگندہ کوں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۱).

گنہ بخش میرے کہ میں بندہ ہوں
ہر ستندہ ہوں اور سرافگندہ ہوں
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۳). بہادر خان برادرِ زمان خان جس نے زمین داور میں فتنہ و فساد اوٹھایا تھا ، شرمندہ و سرافگندہ زمین داور سے آن کر بادشاہ کا زمین بوس ہوا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰). ۲. **سر جھکائے ہوئے ؛ مُطیع.** وہ خود ہمہ وقت اللہ کی حاکمیت کے آگے سرافگندہ رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۱۸). [سر + ف : افگندہ ، افگندن _ ڈالنا ، جُھکانا].

--- اَقْدَس (کس صف(---فت ا ، سک ق ، فت د) امذ.
(تعظیماً) پاک سر.

علم میں حلم میں جود و کرم و ہمت میں
ہے وہ یکتائے زمانہ سراقدس کی قسم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳). [سر + اقدس (رک)].

--- اَنْجام (---فت ا ، سک ن) امذ.
۱. **اِختتام ، پایانِ کار ، تکمیل.** تقلیدی کام سرانجام کوں انپڑنا مشکل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸). ابو طالب کو تجارت کے سبب سے شام کا سفر پیش آیا اور اس کے سرانجام کے بعد پھر مکہ کو واپس آئے. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۶۷۲). ۲. **نتیجہ ، حاصل.**

بلا سو سنا کچ سہل کام نئیں
فنا بن اوسے کچھ سرانجام نئیں
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۹). مجکو اپنی صورت تو نظر نہیں آتی لیکن سرانجام جو آئینے کے سامنے ہے وہ نظر آتا ہے. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۱۹). ۳. **سامان ، اسباب.** چھری تو اس واسطے کہ اگر کچھ ہتھیار نہ ہوئے تو یہ بھی ایک ہتھیار ہے اور اکیلی مسافرت کے بیچ میں پورا سرانجام ہے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۶۷).

گرد و غبار و وحشت و عریانیٔ بدن
اپنے ہی پاس جمع سرانجام ہو گیا
(۱۸۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۶).

میں ایک فقیر ہے سرانجام
تم لوگ ہو سب امیر عُظّام
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲۷). ۴. **اِنتظام ، بندوبست ، اہتمام.**

سرانجام اس کام کا یوں کئے
سو آخر کوں اس بات پر تہ دئے
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۲).

جام و مینا و مے و ساقی و مطرب ہمراہ
اس سرانجام سے بیدار کہاں جاتا ہے
(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۱۰۱). اگر تم میں سے چھ قوموں کے سردار اپنے لڑکے کالج بھیج دیں تو ہماری سرکار سے ہر شے کا سرانجام ہو سکتا ہے. (۱۸۷۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸). کئی ہزار روپے نقد جودھپور کے کوچ کے لیے پوری تیاری کے ساتھ سارا اِنتظام و سرانجام کر کے ہمارے حضور میں بھجوائے. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۴۳). [سر + انجام (رک)].

--- اَنْجام پانا محاورہ.
تکمیل کو پہنچنا ، مکمل ہونا ، پُورا ہونا . بعض ضروری ملکی اِنتظامات سرانجام پائے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النّبی ، ۲ : ۸۴). یہ کام اگر سرانجام پا گیا تو عظیم الشان کامیابی ہو گی. (۱۹۳۶ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۴۷).

--- اَنْجام دِہی (---فت آ ، سک ن ، کس مج د) امث.
پورا کرنا ، مکمل کرنا ، تکمیل کو پہنچانا ، انجام دینا. اُنھوں نے دولتِ عثمانیہ میں ان مہمّاتِ جلیلہ کی سرانجام دہی کا بیڑا اٹھایا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۶۷). [سرانجام + ف : دِہ ، دادن _ دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَنْجام دینا محاورہ.
عمل میں لانا ، تکمیل کو پہنچانا ، مکمل کرنا ، پُورا کرنا . انہوں نے مولوی چراغ علی کو اس کام کے سرانجام دینے کے لیے مُنتخب کیا. (۱۸۹۵ ، چند ہمعصر ، ۲۱). جو کچھ کرنا تھا اُس کے سرانجام دینے میں باپ کے حقوقِ ابوّت ذرا بھی مانع نہ ہوسکے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۳). انگریزی کے اُستاد کو اس میدان میں خصوصی خدمات سرانجام دینا ہوں گی . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۷۸).

--- اَنْجام شُدَہ (---فت ا ، سک ن ، ضم ش ، فت د) صف.
تکمیل شُدہ ، مکمّل ، تکمیل یافتہ. ایک قوّت F فاصلے S تک عمل کرے تو سرانجام شدہ کام W ذیل کی مساوات سے دریافت کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۱۶۳). [سرانجام + ف : شُدَہ ، شُدَن _ ہونا].

--- اَنْجام کَرْنا ف م.
۱. **اِنتظام کرنا ، بندوبست کرنا.** جو احتیاج و مطلب ہوئے ، سو لکھیو کہ یہاں سے سرانجام کر بھیجوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۵).

اے مصحفی کل قافلہ یاروں کا ہے راہی
کچھ تونے بھی چلنے کا سرانجام کیا ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۶۴). ۲. **بجا لانا ، عمل میں لانا ، تکمیل کو پہنچانا ، پُورا کرنا.**

غرض دیو فرمایش بادشاہ
سرانجام کرتے تھے شام و پگاہ

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۷۵). جو چراغ اوروں نے روشن کیا ہے اُسکی روشنی میں بغیر محنت و رنج کے وہ اپنی مہمات کا سرانجام کرتا ہے اور حیرت و سختی کے جنگل میں مارا مارا نہیں پھرتا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۱). اسکے فرائض بڑے بڑے تجربہ کار آدمیوں کی طرح سرانجام کیے . (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۷۶).

---اَنجام ہونا ف م.

۱. **انتظام ہونا ، بندوبست ہونا ، تیاری ہونا.**

اپنی کہو اے ہمسفرانِ رہِ عدم
میرا تو ہر طرح سے سرانجام ہو گیا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۱). ۲. **عمل میں آنا ، تکمیل کو پہنچنا ، پُورا ہونا ، مکمل ہونا.** آخر یو کام کیوں ہوئے گا ، اس کام کا سرانجام کیوں کر ہوئے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۳).

تُم نے کی دل کی طلب ، ہم بھی کہا دیں گے و لیک
یوں یہ فرمائشیں ہوتی ہیں سرانجام کہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۹). وہ اِسی مذہبی حمیت کے کاموں کی شہادت ہیں جو بارہ صدیوں کے زمانہ میں سرانجام ہوئے.(۱۸۹۷، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۲).

---اَنجامی (---فت ا ، سک ن) امث.

اختتام ، تکمیل ، تکیلہ.

ہزاراں شکر یو تازہ حکایت
سرانجامی کیرا پایا سعادت

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۱۵). [سر + انجام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنداز (---فت ا ، سک ن) (الف) صف.

۱. **جس کا سر جُھکا ہوا ہو ، بیخود ، سرشار ، سرمست.**

ہے ہر اک مست سرانداز کا انداز جُدا
تھم جب پیچھے ہے کافر تو ستم کاٹ بھی ہے

(۱۸۸۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۸۴). ۲. **ناز و نخوت سے چلنے والا (جو اِدھراُدھر سر اُٹھا کر دیکھتا چلے) ، مغرور ، مُتکبّر ، بے با ک .**

سلاح تن پر اپنے کیا راس او
چلیا جھگڑے کوں او سرانداز ہو

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۷).

تھی برق کی پرواز وہ شمشیرِ شرر ریز
رودار و سرانداز و نمودار و دل آویز

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۶۱). ۳. **سر قلم کرنے والا ، خوں ریز.**

کس غیظ میں لشکر پہ جُھکے شاہ سرافراز
چلنے کو جو آمادہ ہوئی تیغ سرانداز

(۱۸۹۱ ، تعشق ، براہینِ غم ، ۱۹). ۴. **سربلند ، بزرگ و برتر.**

ہے قابلِ حمد وہ سرانداز
جو سب میں ہوا ہے جلوہ پرداز

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۹۱). (ب) امث ؛ امذ (قدیم). **عورتوں کا سر پر ڈالنے کا رومال ، اوڑھنی ؛ گھونگھٹ.**

سٹیا ہے فلک کیری اُونچائی پر
سرانداز زر کا اجت کے اُپر

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲). [سر + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

---اَندازی (---فت ا ، سک ن) امث.

ناز اور غرور سے چلنا (نوراللغات). [سرانداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِنْصاف کس اضا(---کس ا ، سک ن) م ف.

برسرِ انصاف ، اِنصاف پر.

ہٹ ہو چکی بس اب سرِ انصاف آئیے
اِنکار پھر رہے گا مری جاں تمام رات

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۴). [سر + اِنصاف (رک)].

---اَنگُشْت کس اضا نیز بلا اضا (---فت ا ، غنہ ، ضم گ ، سک ش) امذ.

اُنگلی کے اُوپر کا حِصّہ ، اُنگلی کا سِرا. جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر مقدار سرانگشت نزدیک ہوں میں سوختہ ہوں میں. (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۴۶۹).

قتل ہو کر ہاتھ آئے کچھ تو جانبازی کا لُطف
خون سے میرے سرانگشت اے خود کام رنگ

(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۱۹۲). [سر + انگشت (رک)].

---اَنگُشتی (---فت ا ، غنہ ، ضم گ ، سک ش) امث.

ایک کھانا جس میں گوشت دال اور مصالحہ وغیرہ ڈال کر پکاتے ہیں، رنگ جس سے اُنگلیوں کے سِروں کو رنگتے ہیں (جامع اللغات). [سر + انگشت + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---اَنگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.

سرکش ، باغی.

جتا خلق واں کا سرانگیز تھا
او جاگا بھی ویسا چہ خوں ریز تھا

(۱۶۴۵ ، قِصّۂ بےنظیر ، ۳۷).[سر + ف : انگیز، انگیختن-اُٹھانا].

---آدْمی کس اضا(---سک د) م ف.

فی کس (نوراللغات). [سر + آدمی (رک)].

---آغاز امذ.

عنوان ، پیشانی (جو جلی لکھی جائے) ؛ تمہید.

سچ ہے تُم سوچتے کیا عشق کا انجام جلال
تھی جوانی بھی جوانی کا سرآغاز بھی تھا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۴۴). انیسویں صدی عیسوی کا نِصف آخر ہندوستان کے دورِ جدید کا سرآغاز ہوا ہے ... سیاسی و مذہبی حیثیت سے ایک بالکل نئی روح داخل ہو رہی ہے. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عماد الملک (تذکرۂ مصنّف) ، ۱). [سر + آغاز (رک)].

---آغاز کَرْنا ف م.
شروع کرنا.

اک گیت ، محبت کا نیا سرآغاز کیا ہے
برگد کی طرف آؤ ، ذرا ہاتھ بڑھاؤ
(۱۹۶۹ ، لا ـ انسان ، ۱۵۹).

---آغوش (---ومج) امذ.
ٹوپی کی طرح کا ایک کساوہ جو عموماً عورتیں اپنے بالوں کو گرد وغیرہ سے بچانے کے لیے سر پر اوڑھتی ہیں.

سراغوش اوس کے سر پر موتیوں کا
شبِ یلدا میں جوں عقدِ ثریا
(۱۸۵۷ ، مینا بازار اُردو ، ۳۰). [سر + آغوش (رک)].

---آمد (---فت م) صف.
۱. سردار ، حاکم.

عجب کُچھ بُوجھ رکھتے ہیں سرآمد بزمِ معنی کے
تواضع نئیں ہے جس میں اس کوں انسان کر نئیں گِنتے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۳). ایک گروہ کا نام جوگی ہے ... بالناتھ اِس گروہ کا سرآمد ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۱۳۴).

عالم میں انبیا کے سرآمد یہی تو ہیں
محمود کے حبیب ، محمدؐ یہی تو ہیں
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب(رق) ، ۶). **۲. ممتاز ، برگزیدہ ، برتر ، افضل.**

سُرخ رویاں منیں سرآمد ہے
تجھ قدم کے اثر سوں رنگِ حنا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸). ترجمہ اس کا ابوالحسن عبداللہ بن مقنع سے کہ سرآمد فضلائے عصر تھا لکھوایا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۶). جو پیشہ ور اپنے کام میں سرآمد ہوتا ہے اس کے ساتھ فیضِ ایزدی ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۴۷۹). آج ان کا نام سرآمدِ عارفان و سرتاجِ عاشقاں کی حیثیت سے زندہ و روشن ہے. (۱۹۲۳ ، تصوفِ اسلام ، ۱۳۱). اپنے زمانے کے سرآمدِ خطاطاں تھے ، ثلث و نسخ میں وحیدِ عصر تھے ، سولھویں صدی عیسوی کے آخر میں انتقال ہوا. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۹۸). [سر + ف : آمد ، آمَدَن ـ آنا].

---آوُرْدَہ (---فت نیز ضم و ، سک ر ، فت د) صف ؛ ب سرورده.
سردار ، حاکم ؛ ممتاز ، معزز. ہزارہا خلقت تباہ ہوئی تو ایک رسول سرآوردہ روزگار ہوا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۶۱). [سر + ف : آوردہ ، آوردن ـ لانا].

---آہَنگ (---فت ہ ، غنہ) امذ.
فوج کا افسر ، سپاہی ، فوجی.

تعلق جب سوا ہوتا ہے جمعیت نہیں رہتی
یہ سرآہنگ میرے قافلہ کو لوٹ جاتا ہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۵۳). [سر + آہنگ (رک)].

---باخْتَہ (---سک خ ، فت ت) صف.
جان کی بازی لگانے پر آمادہ جان سے بےپروا. آج کے درویش ۱۸۸۵ء کے درویشوں کی طرح محض مذہبی دیوانے اور جوشیلے سرباختہ اشخاص نہیں ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۹۲). [سر + ف : باختہ ، باختن ـ کھیلنا ، ہارنا].

---بار امذ.
۱. وہ رقم جو قابلِ محصول چیزوں کا حساب پیش نہ کرنے پر بطور جرمانہ وصول کی جائے ؛ جرمانہ (فیروزاللغات). **۲. گٹھری جو بوجھ کے اوپر رکھی جائے** (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات) **۳. (معماری). جس (دیوار) سے اوپر کی طرف مٹی کا ڈھال ہو.** اگر مٹی کا ڈھال دیوار سے اوپر کی طرف ہو تو دیوار کو سربار کہا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۵۸۲). [سر + بار (رک) ، اضافتِ مقلوب].

---باری امث.
گٹھری ، بوجھ کی پوٹلی جو سر کے اوپر رکھی جائے ، پوٹلی.
بہت سے عربی ، فارسی کے لفظ کثرتِ استعمال سے اس طرح جگہ پکڑ بیٹھے ہیں ... مثلاً ... تنخواہ ، ملاح ، تازہ ، غلط ، صحیح ، رسد ، سرباری ، کاریگر ، ترازو. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۰). [سربار + ی (زائد)].

---باز صف.
جان پر کھیلنے والا ، بہادر ، جیالا ، جاں نثار.

آؤ میداں میں تم بھی سربازو
اوس نے پھر تیغ اور سپر لی ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۱۵).

چاؤش یہ دیتے تھے صدا دم بدم آگے
سربازو بڑھے جاؤ قدم با قدم آگے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۸).

سرباز بھی مل جائیں گے دُنیا میں ہزاروں
باندھے تو کوئی قتل پہ تلوار کمر سے
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۱۳۴).

لقب مہتاب کا جس کو دیا ہے اہلِ دُنیا نے
فلک پر روشنی یہ ہم سے سربازوں نے رکھی تھی
(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۲۴). [سر + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا ، ہارنا].

---بازار کس اضا ؛ م ف.
بیچ بازار (میں) ، شارع عام پر ، سب کے سامنے ، علی الاعلان.
ایک شاعر دوسرے شاعر کا سوانگ بنا کر سربازار نکلتا تھا. (۱۸۷۶ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۵۰).

زندانِ مصیبت سے کوئی نکلے تو کیونکر
رسوا سربازار ہوا بھی نہیں جاتا
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۱۳۶).

پندارِ یوسفی سہی ، پندار ہی تو ہے
بازار کی یہ شے سربازار ہی تو ہے
(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۱). [سر + بازار ، اضافتِ مقلوب].

---بازار بیچ لینا محاورہ.
بیوقوف بنانے میں شاطر ہونا ، کسی فرد کے شاطر ہونے پر کنایہ ہے یعنی جو چاہے سلوک کر لینا.

حُسن کے بندے ہوئے ہیں آزما لو اے بتو
بیچ لو چاہے ہمیں چل کر سرِ بازارِ عشق
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۲۰).

---بازی است.
جان پر کھیلنا ، بہادری ، شجاعت.

ہر یک سربازیاں کرتے تھے برپا
تماشائی کا دیکھے ہوش اُوڑ جا
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴۵).

سربازیاں شباب کی پیری میں ہو چکیں
تھا جو کبھی ہتیلی پہ وہ سر بغل میں ہے
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ ، ۲۶۶). [سرباز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بالیں کس اضا(---ی مع) م ف.
سرہانے.

مجھے چھوڑیں خدا پر دوست میرے
یہ ہنگامہ سرِبالیں کہاں تک
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۸).

روتی ہے بیکسی سرِبالیں کھڑی ہوئی
تربت پہ کس مپُرسی کا عالم ہے نوحہ خواں
(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۸۱). [سر + بالیں (رک)].

---بام کس اضا ؛ م ف.
بالاخانے پر ، کوٹھے پر ، لبِ بام.

ہائے دیوار سے پھر میری طرح وہ نہ اُٹھا
جن نے دیکھا تجھے یکبار سرِبام کہیں
(۱۷۹۵ ، قایم ، د ، ۹۰).

جو حجابوں میں بھی مشکل سے نظر آتا تھا
اب وہ نظارہ سرِبام ہوا کرتا ہے
(۱۹۴۹ ، لوح محفوظ ، ۲۳۱).

یہ لڑکی جو اس وقت سرِبام کھڑی ہے
اُڑتا ہوا بادل ہے کہ پھولوں کی لڑی ہے
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی (تیز ہوا اور تنہا پھول) ، ۴۷). [سر + بام (رک)].

---بپا (---فت ب) م ف.
سر سے پانو تک ، سربسر ، سراسر.

دیکھو ہماری لاغری مضموں کھلا ہے سرپپا
خط کی نہیں حاجت ذرا تحریر ہے سارا بدن
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۸۲). [سر + ب (حرف جار) + پا (رک)].

---بجیب (---فت ب ، ی لین) صف ؛ م ف.
سوچ میں گُم ، گہری سوچ یا فکر میں سر جھکائے ہوئے ، غور و فکر میں کھوئے ہوئے ، سربگریباں.

تو تو چلی بہار پر اس کی بھی کچھ خبر
جو سربجیب غنچۂ نشگفتہ ساں ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۱).

ہوں سربجیب جو یادِ عذارِ رنگیں سے
قبائے گل کی طرح ہو گیا گریباں سرخ
(۱۸۵۳ ، دفترِ فصاحت ، ۷۱).

صُحبتِ پیرِ رُوم سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سَربَجیب ، ایک کلیم سَربکف!
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۶۰). [سر + ب (حرفِ جار) جَیب (رک)].

---بجَیبی (---فت ب ، ی لین) است.
تامل ، غور و فکر.

تماشائے گل و گلشن ہے ، مفتِ سربجیبی ہا
بہ از چاکِ گریباں ، گلستاں کا در نہیں ہوتا
(۱۸۶۹ ، غالب (اردو نامہ ، کراچی ، ۳۶ : ۵۴)). [سَربَجَیب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بدام (---فت ب) صف.
جال میں پھنسا ہوا ، دام میں گرفتار. وہ ماہی بے آب بھی سربدامِ بیہودان خانہ خراب ہوئی. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۲۱۰). [سر + ب (حرفِ جار) + دام (رک)].

---بدَسْت (---فت ب ، د ، سک س) صف.
ہتیلی پر سر رکھے ہوئے ، مرنے پر آمادہ.

لیتا ہے جان میری تو میں سربدست ہوں
اے یار میں تو کشتۂ روزِ الست ہوں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۴).

ساقی کی نذر کے لیے میں سربدست ہوں
دنیا سے بےخبر ہوں کہ مستِ الست ہوں
(۱۹۳۹ ، رموزِ غیب ، ۳۳). [سر + ب (حرفِ جار) + دست (رک)].

---براہ (---فت ب) امذ.
۱. **راستے پر لگانے والا ، راہنما ، مراد : منتظم ، مہتمم ؛ کارگزار.** مختلف کارخانوں کے لیے ایک ایک رب النوع فرض کیا جائے جو اپنے اپنے کارخانے کا سربراہ ہو. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۲۰). ہم واسطے کارِ سرکار کے آئے تم سربراہ بھجوا دو اور خود آؤ. (۱۹۱۱ ، ظہیردہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۴۹). ۲. **السراعلیٰ ؛ سب سے بڑا عہدہ‌دار (کسی شعبے یا مملکت وغیرہ‌کا).** وہ بڑا جوانمرد تھا اور سربراہ ہونے کی قابلیت تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۴۳۷). کسی مملکت کا سربراہ مر جاتا ہے تو فوراً دوسرے کا اعلان کر دیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۸). [سر + ب (حرفِ جار) + راہ (رک)].

---براہانہ (---فت ب ، ن) صف.
سربراہ جیسا ، سربراہ کے انداز کا. ابن بے دربان دروازے کا دہن تو خیر فرہنگ ٹرومین نے اپنے کھردرے سربراہانہ ہاتھوں سے وا کر دیا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۸۲). [سربراہ + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---براہ کار (---فت ب) امذ.
انتظام کرنے والا شخص ، منتظم ، مہتمم ، قیم. مہریوں نے داروغہ

کے حوالے کئے ، اُنھوں نے مزدوروں کے سربراہ کار کے سُپرد کئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۲۹). دلی کالج اور بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کے سربراہ کار بھی تھے . (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی (دیباچہ) ، ۲۴). [سَربراہ + کار (رک)].

---بَراہ کاری (---فت ب) امث.
۱. **کسی کام کا انتظام ، اہتمام ، انصرام**. سربراہ کاری آمدہ پلٹن انگریزی و تُرک سواران ... منتظم الملک مقام میں دائرہ کار اونکی کے تعلق تھانہ دار اوسی پرگنہ کے ہیں. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۳۹). کوئی تعلقہ حال ہی میں کورٹ ہوا تھا وہاں سربراہ کاری کے لئے مُراد علی بھی اُمیدوار تھا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۸۷). ۲. **قیادت ، رہبری ، رہنمائی**. اس کی راہنمائی اور سربراہ کاری کی وجہ سے مسلمانوں میں بے باکی بڑھتی جا رہی ہے. (۱۹۷۳ ، جماعت اسلامی عوامی عدالت میں ، ۷۴). [سربراہ کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بُراہ کُرنا محاورہ.
۱. **انجام دینا ، پورا کرنا (کام کا)**.

عشق کا کاروبار ، سر دے کر
کر چکا سربراہ دل میرا

(۱۷۹۲ ، مُحب دہلوی ، د ، ۲۶). ۲. **فراہم کرنا**. زید نے بموجب اس حکم کے تانبا سربراہ کر دیا. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدہ ہند نمبر ۹ ، ۱۸۷۲ء ، (ترجمہ) ، ۸۷).

---بَراہ ہونا محاورہ.
۱. **انجام پانا ، پورا ہونا**. جب وہ کام کرے گا تب اُس سے اچھی طرح کام سربراہ ہو گا. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۶۵). ۲. **فراہمی ہونا ، بندوبست ہونا ، بن پڑنا**. جو کچھ اس سرگشتہ بادیہ ناکامی سے سربراہ ہو سکے نوش جان فرماویں. (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مرصّع ، ۱۸۳).

---بَراہی (---فت ب). (الف) امث.
انتظام ، بندوبست ، اہتمام . آدمی ہر روز تیرے آب و دانے کی سربراہی کرتے ہیں. (۱۸۰۲ ، خردافروز ، ۱۱۰). ۲. **انجام دہی ، تکمیل**. جاتے ہی ہر ایک کام کی سربراہی میں لگا. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۱۲۰). کھانا ، پینا ، کپڑا ، مکان ، ایندھن ، باربرداری ، سواری غرض اُن کی اکثر ضرورتوں کی سربراہی اونٹ سے ہوتی تھی. (۱۹۱۲ ، نذیراحمد ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۲). ۳. **فراہمی**. بہت سے شہروں میں پانی کے کارخانوں سے پانی کی سربراہی ہوتی ہے. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظِ صحت جہت مدارسِ ہند ، ۲۲۰). بہت سے شہروں میں پانی کے کارخانوں سے پانی کی سربراہی سب سے زیادہ ضروری ہے. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۱۷). ۴. **رہنمائی ، قیادت**. اگر فوج گھاٹیوں کی راہ کابل بھیجی جائے اور ہم اوس کی سربراہی کر سکیں تو البتہ ہم کابل فتح کر کے شاہ شجاع کو تخت پر بٹھا سکتے ہیں. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۲۳۱). محمد علی صاحب نے جلسہ میں نہایت جوش پیدا کیا اور احرار کی سربراہی کی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۳۵).

صوبائی وزراء اعلیٰ کی سربراہی میں قائم ہونے والی حکومتیں پیرا گراف میں درج تاریخ پر کام کرنا بند کر دیں گی. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵۳). ۵. **دیکھ بھال ، سرپرستی ، کفالت**. میرے نانا شیخ پٹھانا بڑے چلتے ہوئے آدمی تھے اس گھر کی سربراہی وہی کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۴ : ۹). (ب) صف. **سربراہ (رک) سے متعلق یا منسوب**. مفتی محمود نے مسودہ رکھ لیا اور بتایا کہ وہ پی این اے کے سربراہی اجلاس میں اس پر غور کر کے کل ہمیں جواب دیں گے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵۲). [سربراہ + ی ، لاحقۂ کیفیت نیز نسبت].

---بَرائی (---فت ب) امث.
رک : سربراہی. عورتوں کو بھی ... گھر کے کام دھام کی سربرائی دینے سے ثواب ملتا ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۱۵).

عالم کی ہو سربرائی ان سے
نظم و نسخ (نسق) و صفائی ان سے

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۱۸۰). [سربراہی (رک) کی ایک شکل].

---بَر آنا محاورہ.
ہمسر ہونا ، غالب آنا یا رہنا ، دلائل سے اپنی بات ثابت کرنا. طریقہ جاہلوں کا ہے جب دلیل سے تھک جاتے ہیں لڑنے لگتے ہیں ، جیسے آذر بُت تراش اپنے بیٹے سے سربر نہ آیا ، لڑنے لگا. (۱۸۴۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۱۲۵) . اپنی ذو معنی (معنیین) باتوں ... اور لطیفہ سنجی سے مذاق میں سب سے سربر رہتا تھا. (۱۹۱۲ ، « شباب » لکھنؤ ، ۹۲).

---بَرآ ہونا محاورہ.
عہدہ برآ ہونا ، کامیاب طور پر انجام پانا.

سربرآ اِس مُنّہ سے ہو سکتی ہے کب نعتِ رسولؐ
یا ابوبکرؓ و عمرؓ عثمان و حیدرؓ کی ثنا

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱).

---بَرآوَرْد (---فت ب ، سک ر ، فت نیز ضم و ، سک ر) صف.
رک : سربرآوردہ. ہندوستان کی ایک قوم جو تھوڑے زمانہ پیشتر دولت اور علم دونوں میں سربرآورد تھی. (۱۸۸۷ ، مکاتیب سرسید احمد خاں ، ۱۸۶) . اپنی افتتاحی تقریر میں زیادہ سربرآورد اور اچھا کام کرنے والے اداروں کا نام لے کر دلی والوں کو شوق دلایا ہے. (۱۹۴۹ ، احوال غالب ، ۱۸۰) . [سر + ف : بَرآوَرد ، بَرآوَردَن ـ باہر لانا ، اٹھانا].

---بَرآوَرْدَہ (---فت ب ، سک ر ، فت نیز ضم و ، سک ر ، فت د) صف ؛ رک سرآوردہ.
۱. **سردار ، افسر ، ممتاز ، معزز**.

محترم یوں ذاتِ عالی ہے بجمہورِ انام
حلقۂ تسبیح میں جوں سربرآوردہ امام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۵). اس پراونس کے اور سرحد کے سربرآوردہ آدمیوں کا یہ بڑا مہتم بالشان کام ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۴۶). سربرآوردہ مسلمان اکابرین کو اکٹھا کر کے اس بارے میں ... متفقہ فیصلہ لیا جائے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۶۰).

۲. **مشہور ، خاص.** اگن روک سقفوں کے جو سربرآوردہ طریقے ہیں. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۶۹۱). [سَر + ف : برآوَرْدَہ ، برآوَرْدَن ـ باہر لانا ، اٹھانا].

---بَرْزَمِیں (---فت ب ، سک ر ، فت ز ، ی مع) صف ؛ م ف ؛ سہ سَرِبَزَمیں

سر کو زمین سے لگائے ہوئے ، سر بہ سجود ، سجدہ ریز.

نمازِ بے ریا مثلِ سراج ، اب دل میں کرتا ہوں
صنم کی یاد میں رہتا ہوں میں سربرزمیں اکثر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۵) [سر + بَر(حرفِ جار) + زمین(رک)].

---بَر کَرْنا محاورہ (قدیم).

برابری کرنا ، ہم سری کرنا.

نہ سربر کریں یک کرن ، سرج ٹھار

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ (دکھنی اردو کی لغت)).

---بَرَہ کار (---فت ب ، ر ، سک ہ) امذ.

منتظم ، کارندہ ، گماشتہ.

«لا نہایت» سربرہ کاروں کے «مد»
اور ان کے بعد پٹواری کی زد

(۱۹۶۷ ، اندھیرنگری ، ۹۸). [سربراہ (رک) کی تخفیف + کار(رک)].

---بَرَہْنَہ (---فت ب ، فت مج ر ، سک ہ ، فت ن) صف.

ننگے سر ، کھلے سر.

کوئی پتی ، نہ کونپل ، نہ کوئی کلی
آج جو شاخ تھی سربرہنہ ملی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۰۷). [سر + برہنہ (رک)].

---بَر ہونا محاورہ.

۱. **مدِّ مقابل ہونا ، ہمسر ہونا ؛ غالب آنا ، جیتنا.**

انبر ہوا منور ، درپن نمن ہوا دھر
ہوے سورچند کے سربر تارا ہر اِک سما کا.

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶).

خجل ہو کر رہا ہے سرنوا کے باغ میں غُنچا
کرے کیا تجھ دہن سیتی نہ ہو سکتا تھا وہ سربر

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۸).

سربر کبھی نہ ہم سے ہوئی فوج جو لڑی
زد پر ہماری آئے زرہ پوش جس گھڑی

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۱۰). آج تک کسی کی غزل فقیر کی غزل پر سربر نہ ہوئی. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۹۱).

سربر ہو کون ان سے؟ کہتے ہیں دیو مالا
عہدِ طفولیت کے قصّے کہانیاں ہیں

(۱۹۹۳ ، ککڑ موج ، ۱۲۸). ۲. **عہدہ برآ ہونا ، نبٹنا.**

توں ہے بدل گردشِ ایام سوں
ہوئے گا کیوں سربر اب اس کام سوں

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۱).

سربر ہوئی نہ وعدۂ صبر آزما سے عمر
فرصت کہاں کہ تیری تمنا کرے کوئی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۵).

اک نکتہ کے بیان سے سربر نہ ہو گے حالی
چلتا نہیں کسی کا یاں لافِ نکتہ دانی

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۰۹).

---بُرِیدَہ کس صف نیز بلا اضا(---ضم ب ، ی مع ، فت د) صف

۱. **(باضافت) جسم سے الگ کیا ہوا سر، وہ سر جو بدن سے کاٹ لیا گیا ہو.**

وہ مست تھا کہ پسِ مرگ میرے قاتل نے
سرِبریدہ کو قندیل وار بست کیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۴). ۲. (اَ) **(بلا اضافت) سر کٹا ہوا (جسم) جس کا سر کٹ گیا ہو یا کاٹ دیا گیا ہو.**

اک سربریدہ لاش کے منُہ سے بوقتِ ذبح
پیغام خالصہ کو یہ پہنچا گرنتھ کا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۶۵).

حُسین! اے میرے سربُریدہ
بدن دریدہ
سدا تیرا نام برگزیدہ

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۸۶). (اا) **ایسی چیز جس کا سرا کٹا ہوا ہو ، مقطوع.** راسی خلیہ ایک چار جانبی سربریدہ ہِرم (Truncated Pyramid) کی شکل کا ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۱۶۳). [سر + بُریدَہ (رک)].

---بَزانُو (---فت ب ، و مع) صف ؛ م ف.

گھٹنے پر سر رکھے ہوئے ؛ سوچ میں ڈوبا ہوا ، متفکر ، حیران ، پریشان ، فکرمند.

بن گیا ہوں غم کی میں تصویر اوس کے ہجر میں
مجکو وہ جو سربزانو ، دیکھتا روتا ضرور

(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۳۸).

جتنے عاشق ہیں تری دُھن میں تری فکر میں ہیں
سربزانو ہے کوئی ، سربگریباں کوئی

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۲۲۹).

فی الجملہ ہمّت سب ہار بیٹھے
ہیں سربزانو ناچار بیٹھے

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۶). [سر + ب (حرفِ جار) + زانو (رک)].

---بُزُرگ (---ضم ب ، ز ، سک ر) صف.

سردار ، عالی مرتبہ ، سربرآوردہ.

نمایاں ہوا کوہ سے ایک گرگ
کہ تھا قوم میں اپنی وہ سربزرگ

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۵۸). [سر + بُزُرگ (رک)].

---بُزُرگی (---ضم ب ، ز ، سک ر) امث.

اعلیٰ رتبہ ، **بڑائی ، سرداری** (جامع اللغات). [سر بزرگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَزِمیں (---فت ب ، ز ، ی مع ، غنہ) صف ، م ف.

رک : سرِبَر زمیں.

عارض نے کیا سربزینِ سارے گلوں کو
قامت نے ہر اِک شاخ کو محراب بنایا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰). [سر + ب (حرفِ جار) + زمین (رک)].

--- بزیری (---فت ب ، ی مع) امث.
عاجزی ، خاکساری.

خصومت تھی سلطانی و راہبی میں
کہ وہ سربلندی ہے یہ سربزیری
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶۰). [سر + ب (حرفِ جار) + زیر - نیچے + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بستہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
۱. بند ، ناکشادہ ، جو کھلا نہ ہو.

کدھر جاتا ہے اے دل رات کو ظلمات کے اندر
کہاں ہے راہ اس کی زلف کا کوچہ ہے سربستہ
(۱۷۵۳ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۲۲). سیپ بالکل سربستہ ہوتے ہیں. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۹۷). آپ کی امانت ہے تو بالکل سربستہ اور سربمہر ، کوئی نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے ؟ . (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۳). سربستہ نالی زرد خلیوں سے بھری ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۳۳). **۲. چھپا ہوا ، مخفی ، پوشیدہ.**

عنایت کی کیلی سوں دربستہ گنج
گہر سنج ہوا کھول سربستہ گنج
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۳).

کیا ہوا داغِ محبت سے ہوا دل سربمہر
یہ نہیں ممکن کہ میرا رازِ دل سربستہ ہو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۹). علوم جو اِنھوں نے اختیار کر رکھے ہیں کچھ راز سربستہ نہیں ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۴۴). وہ نیاز کی شخصیت و فکر کے بہت سے سربستہ راز کھول سکتے ہیں. (۱۹۶۳ ، نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فن ، ۳۷). **۳. جس کا مطلب یا غرض یا غور و فکر سمجھ میں نہ آئے ؛ مغلق ، دشوار (مضمون یا نکتہ وغیرہ).**

عشق کے نامحرموں کوں زورِ عقلِ خام سیں
نکتۂ سربستۂ اسرار پاناں کیا سکت
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۳).

خاموش ہوتا سینہ بنے معدنِ گوہر
یہ نکتۂ سربستہ صدف سے مجھے پہنچا
(۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۳) . یہ تمام چیزیں ہمارے لیے ایک مضمون سربستہ کے مانند ہیں. (۱۹۳۵ ، اصول تعلیم ، ۳۷) .
[سر + ف : بستہ ، بستن - باندھنا].

--- بسجدہ (---فت ب ، کس نیز فت س ، سک ج ، فت د) صف ؛ م ف.
سجدے میں جھکا ہوا سر ، سجدے میں سر جھکانے والا ؛ سجدے میں سر جھکائے.

جو میں سربسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۲۱).

بصد عجز کہتا ہوں میں سربسجدہ
جب آتی ہے بادِ سحر سنسناتی
(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۷۳). [سر + ب (حرفِ جار) + سجدہ (رک)].

--- بسجود (---فت ب ، ضم س ، و مع) صف ؛ م ف.
رک : سربسجدہ.

جس وقت کہ ہندوے شب تھالی ماہ کی لیکر پوجا کرنے آیا اور تُرکِ خاورِ مثلِ شہزادۂ مغرب کے سربسجود مغرب ہوا ... لشکروں میں طبلِ آسائش بجا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۰۲).

کون ہے جو نہیں ہے سربسجود
جلوہ ریزی ، جبیں طرازی ہے
(۱۹۳۰ ، نقوشِ مانی ، ۱۵۳). جب میرا دل آپ ہی آپ خدائے عزوجل کے حضور سربسجود ہو جانے کے لئے مچلنے لگتا تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۰). [سر + ب (حرفِ جار) + سجود (رک)].

--- بسر (---فت ب ، س) م ف.
۱. اِس سرے سے اُس سرے تک ، اوّل سے آخر تک ، بالکل ، تمام ، پورے طور پر.

اپس بھی چلیا کوچ کر ریس بھر
سو بکتاد باجا ہوا سربسر
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۲).

نبیؐ مصطفیٰ کا جو مولود آیا
جہاں صاف ہو سربسر جگمگایا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۷).

کنور کی بچن سب کہا سربسر
کہا یہ اودھ پور کا ہے کنور
(۱۷۵۶ ، قصہ کام روپ و کلاکام ، ۶۲). شاہ نے اُس کا احوال پوچھا اُس نے سربسر اپنی سرگزشت کہہ سنائی. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۱۴۳).

زرّیں ہیں سقف و بام و در چمکے ہیں سب شجر حجر
جس طرف اٹھ گئی نظر ، رنگِ طلا ہے سربسر
(۱۹۲۲ ، مطلع انوار ، ۳۵). ہو ہیے :کس نے کہا یہ کس سے سنا سربسر غلط . (۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۹۷). **۲. مسلسل ، لگاتار.**

گر مرے مانند بادل سربسر روتے تمام
کوہ جنگل ، آدمی ، جن سبھ بشر روتے تمام
(۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶۹).

لہریں بسانِ برق چمکتی ہیں سربسر
پانی پہ مچھلیوں کی ٹھہرتی نہیں نظر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱). [سر + ب (حرفِ جار) + سر (رک)].

--- بصحرا (---فت ب ، فت مع ص ، سک ح) صف ؛ م ف.
جنگل کی طرف رخ کیے ہوئے ؛ دیوانہ وار.

بس اب سربصحرا نکلتی ہوں میں
اسے ڈھونڈھ لانے کو چلتی ہوں میں

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۷). آخر مرنا اوّل مرنا پھر مرنے سے کیا ڈرنا ، ہرچہ بادا باد سربصحرا نکل کھڑے ہو.(۱۹۳۱ ، رسوا ، خورشید بہو ، ۱۳۰). [سر + ب (حرفِ جار) + صحرا (رک)].

---بفلک (---فت ب ، ف ، ل) صف.
بہت اونچا ، غیر معمولی بلند ، آسمان سے باتیں کرنے والا ، فلک بوس. ہمارا جلالی علم اُن اُونچے ٹیلوں اور ان سربفلک برجوں اور کلسوں پر اُڑ رہا ہو گا (۱۹۰۵ ، شوقین ملکہ ، ۲۷). عقلی شعور کی سربفلک عمارت کے نیچے کی منزلوں میں سارا جیتا جاگتا ماضی آباد ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۶) . [سر + ب (حرفِ جار) + فلک (رک)].

---بفلک کشیدہ (---فت ب ، ف ، ل ، سک ک ، فت ک، ی مع ، فت د) صف.
آسمان کی بلندی کی طرف مائل ، حد سے زیادہ بلند ، غیر معمولی اونچا ، فلک بوس. رستم نامدار نے دیکھا ایک قلعہ پتھر کا نہایت مستحکم بنا ہے گرد خندق میں آگ روشن ہے ، شعلے آتش کے سربفلک کشیدہ ہیں. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۵۷). اب جو چلے تو ایک سیدھے سربفلک کشیدہ پہاڑ کو طے کرنا پڑا.(۱۹۴۴، سوانح عمری و سفرنامہ ، حیدر ، ۱۹۵). [سربفلک + ف : کشیدہ، کشیدن ـ کھینچنا ، اُونچا کرنا].

---بکف (---فت ب ، ک) صف ؛ م ف.
۱. ہتیلی پر سر رکھے ہوئے ، جان دینے پر آمادہ ، مرنے پر تیار.
دیوانہ و فریفتہ و مست و سربکف
کہتے ہو اختلاط سے کیا کیا عتاب میں
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۲۸۱). ایک فوج کے مقابل سربکف جانے کے لئے تیار ہو سکتا ہے. (۱۹۲۲ ، باپ کا گناہ ، ۹۱). وہ بائیس سال تک جس مقصد کے لئے سربکف رہیں وہ پورا ہو گیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۰۳). **۲. جانبازانہ ، دلیرانہ.** ممالکِ اسلامیہ کی حریت طلبی اور آزادی کے لیے سربکف کوششوں کے آثار صاف نظر آ رہے ہیں. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۱۱۵) [سر + ب (حرفِ جار) + کف (رک)].

---بگریباں (---فت ب ، گ ، ی مع) صف ؛ م ف.
۱. گردن جھکائے ہوئے ، پریشانی یا حیرانی میں مُبتلا ، فکرمند
خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے
ناطقہ سربگریباں کہ اسے کیا کہیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۲).
کیوں اہلِ شوق سربگریباں ہیں دوستو
کیوں خوں بہ دل ہے عہدِ جوانی کوئی لکھو
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۱۵). **۲. نادم ، شرمندہ.**
کیا سبب دیکھ رہا آئینہ اے شوخ تجھے
کیوں پشیماں نہ ہوا سربگریباں نہ ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۳).
رات کو یار کے چہرے سے جو ہٹتا دامن
اپنے ہالے میں قمر سربگریباں ہوتا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۲).
آرزو تھی کہ وہ کرتے گلۂ جامہ دری
اور میں وحشتِ دل سربگریباں ہوتا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۶). [سر + بَ (حرف جار) + گریباں].

---بلند (---فت نیز ضم ب ، فت ل ، سک ن) صف.
۱. بلند قامت ، اونچے سر والا ، دراز قامت.
تجھے شمع کے برابر سو کہہ سکوں کیوں میں
کہ نخلِ موم جدا سروِ سر بلند جدا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱). قد بچۂ شتر کے برابر بہت خوش ترکیب و قوی شکل غزال جسم ، کوہ کفل نازک جلد سخت سم ، سربلند. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۹۵). **۲. معزز ، ممتاز ، عالی مرتبہ.**
خاک سیتی سجن اٹھا کے کیا
عشق تیرے نے سربلند مجھے
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸). بادشاہ کی قدم بوسی کی آرزو میں دور سے آیا ہے اس توقع پر کہ وزیر اس کو اپنی غلامی میں سربلند کرے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۵). یہ مناسب اور زیبا ہے کہ آپ کو اعزاز "نائٹ کمانڈر طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند" سے ممتاز و سر بلند کیا جائے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲۸۳).
ملے جو خاک میں آنسو تو اس کا رونا کیا
کر اس کا شکر کہ نالوں کو سربلند کیا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۹).
وہ اپنے سارے رفیقوں میں سربلند ہوا
شکستہ دل تھا مگر آج ارجمند ہوا
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۹۷). اف : کرنا ، ہونا. [سر + بلند (رک)].

---بلندی (---فت نیز ضم ب ، فت ل ، سک ن) امث.
عزت ، افتخار ، مرتبہ ، سرافرازی.
اسی تھے شہاں میں ہوا سربلندی
نبی کے غلاماں سوں ہے قطب منسوب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۶۱).
نہیں قائم اگر ثمرہ خجالت سربلندی کا
تو پھل کس واسطے ہر نخل سے (ہے) سرنگوں ٹپکا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳). بادشاہ احمدآباد سے محمودآباد میں آیا ... شیر خاں کو منصب پنج ہزاری و صوبہ‌داری احمدآباد سے سربلندی ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۳۱).
جنھیں چاہیے عشق میں سربلندی
رہ طور چھوڑیں سوے دار آئیں
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۹۳).
گرجتا ہے پیام سَربُلندی
تری خاک آشنا آفاقیت میں
(۱۹۵۴ ، سمندر ، ۳۰). [سَربُلند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بمُہر (---فت ب ، ضم مع م ، سک ہ) صف.
بند کر کے مہر لگایا ہوا ، سربستہ ، بند. کوزہ پانی کا کہ حضرت کے سرہانے سربمہر دھرا تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۰). ایک ناؤ دیکھی کہ اوس میں تیس خُمیں سربمہر دھری ہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۴۸). جو کچھ آپ کو فرمانا ہے ایک کاغذ پر لکھیے و لفافہ میں رکھ کر سربمہر فرمائیے. (۱۸۴۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۵۹).

قاصد کو سَربمہر لفافہ کیا سُپرد
تاکیدِ التماسِ زبانی بھی کی ہزار

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۷) وہ غیر حاضر ہونے سے پہلے میرے لئے ایک سربمہر بنڈل چھوڑ گیا تھا (۱۹۶۹ ، دیوار کے پیچھے ، ۵۰). [سر + ب (حرف جار) + مہر (رک)].

---بمُہر پیش نِہاد / پیش کَش (---فت ب ، ضم مج م ، سک ہ ، ی مج ، کس ن/ ی مج ، فت ک) امث.
ٹھیکدار کا تخمینہ جو مہر شدہ لفافے میں ہو (علمی اُردو لغت). [سربمہر + پیش نہاد / پیش کش (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن). (الف) صف.
۱. **مُنْھ بند کیا ہوا ، مُنْھ ڈھکا ہوا ، بند.** مٹی کے برتن میں رکھیں اور سربند کر کے دفن کر دیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۴). ایک سربند لفافہ مرزا صاحب کے ہاتھ میں دیا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۹). شاہی محل کے چور دروازے سے باسفورس کے پانی میں ایک سربند تھیلا جو خون آلود بھی تھا پھینکا گیا. (۱۹۳۴ ، تین پیسے کی چھوکری ، ۲۲). ۲. **جس کا راستہ مسدود ہو.** شاہ ... ملک کو ویران اور قلعہ کو سربند کر کے تسخیر کرے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۶۹۳). پولیس افسر کوچوں کی فراخی میں کوشش کرتا اور ان کو سربند کرتا اور آلائش سے پاک صاف رکھتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۶). ایک بابو جی کو بھی محلے والوں نے پکڑا کہ سربند گلی میں کیسے آئے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۱). (ب) امذ. **پٹی جو عورتیں سر پر باندھتی ہیں ، سر پر لپیٹنے کا کپڑا ؛ پگڑی.**

کمربند و سربند کا جھکجھکاٹ   قبا لال چادر کیرا لکلکاٹ

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹).

ہے تنِ پُر داغ جاڑوں میں قبا کم خواب کی
مونڈے سر کو عشق نے سر بندِ شالی کر دیا

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر (آغا علی مہر) ، ۴۷). وہ اپنے شوہروں کے لئے ... سیپی کے کانٹوں کا کنگن اور سربند. تیار کرتی تھیں. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۷۹). سر پر دو سینگ ہیں جن کے درمیان ایک لمبا سربند ہے. (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۶۹).
۳. **ڈاٹ ، کاگ ، ڈھکن وغیرہ جس سے کسی چیز کا مُنھ بند کیا جائے.** جب کسانوں کو تشنگی ہوتی تو وہ بخیال اس کے کہ اس میں پانی ہے اوس پر ٹوٹ پڑے اور اس کا سربند توڑ کر ایک چھوٹا پیالہ ڈبو کر پانی لینا چاہا. (۱۸۹۰ ، ماہنامہ حسن ، ۱ اکتوبر ، ۵۸).
۴. **پٹھا ؛ بڑی رگ.** ایک رگ کا سربند زانو باز میں ہے اس پر سوزن چُوبا کر قدرے خون نکالیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۴۷).
۵. (بُنائی) **ہر قسم کے کپڑے کی سرکھوں کے بغیر بُنے چھوڑے ہوئے تانے کے تار ، جیسے تولیوں ، چادروں ، کمبلوں اور دریوں وغیرہ کے ہوتے ہیں.** (اپ و ، ۲ : ۵۹). [سر + بند (رک)].

---بہ جَیب (---فت ب ، ی لین) صف ؛ م ف.
رک : سَربَجیب.

ہوں سربہ‌جیب جو یادِ عذارِ رنگیں میں
قبائے گُل کی طرح ہو گیا گریباں سرخ

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۷۱).

مقامِ فکر ہے نیرنگیٔ ریاضِ جہاں
وہ کون غنچۂ گُل ہے جو سربہ‌جیب نہیں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۲۹). [سر + بہ (حرفِ جار) + جَیب (رک)].

---بَہ زانُو (---فت ب ، و مع) صف ؛ م ف.
رک : سربزانو.

سربہ زانو ہوں درد سے اے جاں
شب سے رہتا ہوں تا سحر گریاں

(۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۹). [سر + بہ (حرفِ جار) + زانُو (رک)].

---بَہ سَر (---فت ب ، س) م ف.
رک : سَربَسَر. یہاں تک کہ آخر کار اس کو سربہ‌سر ترک کر دینا ... آسان ہو جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۶۲). لیکن افکار کی کاشت اور گوہرِ فکر کی روئیدگی سربہ‌سر امید ہی کے اندر سفر ہے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۳۸). [سر + بہ (حرفِ جار) + سر (رک)].

---بَہ فَلَک (فت ب ، ف ، ل) صف.
رک : سَربفَلک. فنونِ لطیفہ کی حیاتِ نو کا ... مظہر ان سر بہ فلک عمارتوں کو سمجھا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۴۴). [سر + بہ (حرفِ جار) + فلک (رک)].

---بَہ گَریباں (---فت ب ، گ ، ی مع) صف ؛ م ف.
رک : سَربگریباں. میں اور میرا مالک اپنی مصیبت اور آفت پر خون کے آنسو بہا رہے تھے اور افسردہ خاطری سے سربہ‌گریباں تھے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۳). [سر + بہ (حرفِ جار) + گریباں (رک)].

---بَہ مُہر (---فت ب ، ضم مج م ، سک ہ) صف.
رک : سَربَمہر. اگر فرماؤ تو ایک رقعہ سربہ‌مہر اپنے مطلب کا لکھ کر دوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۰). اب جدید علم کلام کے مرتب کرنے والے کا یہ کام ہے کہ ان بزرگوں نے جن خزانوں کو سربہ‌مہر رکھا تھا ان کو وقف عام کر دے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۶). [سر + بہ (حرف جار) + مہر (رک)].

---بَیت (---ی لین) امذ.
غزل اور قصیدے کا مطلع یا شاہ بیت.

سر دفترِ عالمِ معانی ہے عشق
سربیتِ قصیدۂ جوانی ہے عشق

(۱۹۲۷ ، بے خانۂ خیام ، ۲۹). [سر + بیت (رک)].

---بھارا امذ.
ایک وضع کا تھیلا جس کے سرے اٹکا کر پیٹھ پر لاد لیتے ہیں.

کیا بدھیا ، بھینسا ، بیل شتر ، کیا گونی ، پلاّ ، سربھارا
کیا گیہوں ، چانول ، موٹھ ، مٹر ، کیا آگ ، دھواں ، کیا انگارا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۹). [سر + ا : بھار ــ بوجھ + ا ، لاحقۂ نسبت].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) امذ.
پرورش اور دیکھ بھال کرنے والا ، حامی و مددگار ، خبر گیری کرنے والا ، نگہبان ؛ خاندان کا بزرگ. جو کوئی اُس کا ولی اور سرپرست ہو اس کی نظر میں بچے کی تندرستی اور زندگانی کا بیمہ لینے والی (میں) ٹھیری . (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۱۷) . ابن عساکر جیسے ضعیف روایتوں کے سرپرست بھی اس روایت کو غریب کہنے کی جُرات کرتے ہیں . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۰). ایسا دولت مند اور ترقی یافتہ سرپرست مل جائے جو اُن کی حاجت روائی کر سکے. (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۲۶). [سر + ف : پَرَست ، پَرَسْتِیدَن ـ پوجنا].

---پَرَسْتانَہ (---فت پ ، ر ، سک س ، فت ن) صف ؛ م ف
سرپرست کی مانند ، مربّیانہ ، بزرگانہ. کمرے کو جاتے ہوئے پورٹر سے سرپرستانہ گفتگو کی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۰۷). اردو کے تمام نقادوں کے سرپرستانہ انداز اور بعض شاعروں کے فلمی پیشے کے باوجود پاکستان میں ہمیشہ دو ایک ایسے شاعر کیوں موجود رہے ہیں. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۱۷). [سرپرست + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
دیکھ بھال ، نگہبانی ؛ حمایت ، امداد.

کچھ زلف نے کی نہ سرپرستی
قد کی نہ چلی دراز دستی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۳). انہوں نے کشمیر کے متعلق تحریک کی اعانت اور سرپرستی فرمانا شروع کر دی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۶۱). اف : کرنا ، ہونا. [سرپرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پِسْتاں کس اضا(--- کس پ ، سک س ، غنہ) امذ.
چھاتی کی گھنڈی ، پستان کا مُنھ ، بھٹنی (فرہنگ آصفیہ).
[سر + پستان (رک)].

---پُل کس اضا(---ضم پ) امذ.
پل کا سرا ؛ مراد : پل صراط کا سرا.

نزع میں گور میں میزاں پہ سرِپُل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّے تیرا

(۱۹۰۷ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۶). [سر + پُل (رک)].

---پَنْجَہ (فت پ ، سک ن ، فت ج) امذ.
ہاتھ کا پنجہ ، مضبوط پنجہ.

او بازو کی قوت سوں چنگو بلی
توی کینے سرپنجہ اپنا علی

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۷۹).

اسے بھی کیا ایک دم میں زبوں
کیا اس کے سر پنجے کو غرقِ خوں

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۶۵).

پنجہ تھا کہ سر پنجۂ ضرغام عدو گیر
غل تھا کہ نیچے زیر جگر گوشۂ شپیر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۷). [سر + پنجہ (رک)].

---پَنّچ (---فت پ ، غنہ) امذ.
پنچوں کا سردار ، چودھری ، میرمجلس ، پردھان ، صدر.

جڑت کا تیرا پڑ دلا کہکشاں
ثوابت کے سرپنچ میں ہے نشاں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۳). اس مجلس نے بادشاہ کو امورِ دینیہ میں سرپنچ مقرر کیا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۱۳۵).

بحثو مضموں میں وہ اگر پنچ
یہ حلّو نکات میں ہے سرپنچ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۸۱). اس کی مجلس منتظمہ میں ایک سرپنچ اور تین سو پنچ تھے. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۸).
[سر + پنچ (رک)].

---پَنّچی (---فت پ ، سک ن) امث.
سرپنچ کا کام یا منصب ، سرداری ، صدارت. آپ کی سرپنچی میں علمائے شہر نے پیرزادہ اعظم الدین خان ... کے خاندانی نزاع کا فیصلہ کیا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۰۰). [سرپنچ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پوش (---و مج) امذ.
۱. **ڈھکّن خصوصاً رکابی اور پیالے وغیرہ کا ، ڈھکن ، ڈھکنا ، چھنی ؛ خوان پر ڈالنے کا کپڑا.** خلاصے کا سرپوش اڑا کو محمد رسول اللہ کے نزدیک بھیجے. (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۲۴).

عجائب طبق ہے دھرت ہان کا
کہ ڈھانکے ہے سرپوش اسمان کا

(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۲۲).

کُھل جائے میرے خون کا سربستہ راز ابھی
سرپوش گر اٹھائے کوئی اس کے طشت کا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۸۱). رکابی جہاں کہیں بھیجا کرو اس پر سرپوش ضرور ڈھک دیا کرو. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۳). خادم گوشت کو طبق میں رکھ کر اس پر سرپوش ڈھانک کر حضرت کی خدمت میں لائے . (۱۹۰۱ ، ارمغانِ سلطانی ، ۱۳۹). بہت سے طبق بہت سی کشتیاں رکھی ہیں ، اُن پر زربفت کے سرپوش پڑے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۲). ۲. **(طنزاً) ٹوپی ، ہیٹ.** انگریز کھانے کے کمرے میں داخل ہوتے وقت اپنا سرپوش اُتار دیا کرتے ہیں اب میں پگڑی کیسے اتارتا. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۳۱۲). ۳. (چھاپی) **داب کا ڈھکن جو چھپائی کے وقت چھپنے والے کاغذ کے اوپر حفاظت کے لئے رکھ دیا جاتا ہے ، فرما ، فریم** (ا ب و ، ۳ : ۲۲۵). [سر + ف : پوش ، پوشیدَن ـ چھپانا].

---پوش خَلِیَہ (---و مج ، فت خ ، کس ل ، شد ی بفت) امذ.
(نباتیات) **ڈھکنے کی طرح کا خلیہ.** دو حلقہ نما خلیے اور ایک سرپوش خلیہ (Lid-Cell) متفرق و ممتاز ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادئ نباتیات ، ۲ : ۵۹۳). [سر پوش + خلیہ (رک)].

---پوش کُھل گیا فقرہ.
راز پوشیدہ ظاہر ہو گیا.

اے کاوشِ خیالِ مژہ جوش کھل گیا
ٹوٹا جو دل کا آبلہ سرپوش کھل گیا
(۱۸۳۹ ، نکہت (نوراللغات)).

---پیچ (---ی مج) امذ.
بادشاہوں ، نوابوں اور امرا کی پگڑی کے اوپر باندھنے کا موتی یا جواہرات کی لڑی کی شکل کا زیور ، جیغہ نیز پگڑی . بادشاہزادہ بہت جلد طرح دار روپہرے بادلہ کا جامہ پہنتا ہے ... چیرا و سرپیچ باندھتا ہے۔ (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۵).
ترے آویزۂ سرپیچ کا اے قبلۂ خلق
صاف قندیل درِ مسجدِ اقصا گوہر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۶). اُمرا جیغہ ، سرپیچ اور شہزادے کلغیاں بھی لگاتے تھے۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۰). تمہیں خلعت اور سرپیچ کہاں سے دوں. خیر یہ تسبیح دیتا ہوں فقیر کا تبرک سمجھ کر قبول کرو. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۹۴). [سر + ف : پیچ ، پیچیدَن - لپیٹنا].

---تاب صف.
منہ موڑ لینے والا (حکم وغیرہ سے) ، منحرف ، نافرمان ، سرکش
کس کا مقدور کہ سرتاب ترے حکم سے ہو
جو ترا امر ہے الحق جو کہے تو صدق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۱). اڈیسہ کے سرتابوں نے فرمان پذیری اختیار کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۸).
اس کی گیرائی سے تھا سرتاب کل تک قندھار
منحرف آج اس کی دارائی سے قطعن ہو گیا
(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۵۴۱). [سر + ف : تاب ، تافتَن - موڑنا].

---تابَپا (---فت ب) م ف ؛ صف.
سر سے پانو تک ، اوّل سے آخر تک ، بالکل ، تمام تر.
کہ میں غرقِ گنہ سرتاپا ہوں
اسیرِ نفسِ کافر ماجرا ہوں
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۹). حسد و کینہ کا سرتاپا نقشہ شقی ازلی و ابدی ناک بھوں تیوری چڑھی سامنے شاہ کے آ کر گردن بنے تسلیم اس نے خم کی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۵۱). ہم سرتاپا بڑے آدمیوں کی طرح دراز ہو گئے. (۱۹۳۸ ، بحرِ تبسم ، ۱۲۱). [سر + تا (حرفِ جار) + ب (حرفِ جار) + پا (رک)].

---تا بہ قدم (---فت ب ، ق ، د) م ف.
رک : سرتاپا.
ہر ناز میں کرتا ستم ایجاد غضب ہے
سرتابقدم وہ بُتِ بیداد غضب ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۳).
سرتابقدم ہے وہ بُتِ رشکِ چمن سرخ
لب سرخ ہیں رخ سُرخ دہن سُرخ بدن سرخ
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲۵). [سر + تا (حرفِ جار) + ب (حرفِ جار) + قدم (رک)].

---تابی امث.
سرکشی ، نافرمانی ، حکم عدولی ، بغاوت.
گرم کیا ہوتے ہو موجود ہیں مرجانے کو
ڈر پتنگوں کو نہیں شمع کی سرتابی سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۲). رعیت کی سرتابی سے لشکرِ شاہی میں آذوقہ کم پہنچتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶). تو نے اُس کے لئے فرمانِ شاہی سے سرتابی کی بھی پروا نہ کی. (۱۹۱۵ ، شبنمستان کا قطرۂ گوہریں ، ۳۷). اُن کے حکم سے کسی کو سرتابی کی مجال نہ تھی (۱۹۸۸ ، قومی زبان، کراچی ، جولائی ، ۲۷). [سرتاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تابی کَرنا ف م.
منہ موڑ لینا ، انحراف کرنا ؛ نافرمانی کرنا ، سرکشی کرنا. اس وقت ہیولا کی انقسام بیحد قبول کرنے سے عقل سرتابی نہ کرے گی. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۱۸). فیصلہ ناقابلِ تغیر ہے کون اس سے سرتابی کرسکتا ہے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۸۳۹).

---تاپا م ف ؛ صف.
رک : سرتاپا.
گرچہ معشوق کے رتبے کوں کیا حاصل سراج
بزمِ غم میں شمع ہو جلتا ہے سرتاپا ہنوز
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۷۱). خدا کی راہ میں سرتاپا حاضر ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۲). طبرانی اور بیہقی وغیرہ نے جو روایتیں نقل کی ہیں ... سرتاپا خُرافات اور لغو ہیں . (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۵). آپؐ کا سرتاپا وجود ... معجزہ تھا . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴). [سر + تا (حرفِ جار) + پا(رک)].

---تا پا چُپ بُت کاٹھ مارا کہاوت.
بالکل خاموش اور بے حس و حرکت. مختصر یہ کہ حواسِ خمسہ میں خلل پڑا دماغ کھوکھل ہوا دھوس کا فانوسِ خیال اور میں سرتاپا چپ بُت کاٹھ مارا ہو گیا. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۱۲).

---تاج (الف) امذ.
۱. آقا ، سردار ، مالک.
نبیؐ صدقے قطب جم کاج کرتا ہے کہ پنجتن کے
سکل شاہاں کا سو سرتاج ہو مشہور دستا ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۰).
یہ رتبہ حبیبِ خدا کا ہوا
کہ سرتاج سب انبیا کا ہوا
(۱۸۴۷ ، صیدیہ ، ۱۲۷) . کالیداس شعرائے سنسکرت کا سرتاج ہے. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۴۹). شعرکا سرتاج غالب پرانے زمانےکا آدمی تھا (۱۹۳۶ ، ریاض، نثر ریاض خیرآبادی ۹۳). **۲. شوہر نیز شوہر سے خطاب کا کلمہ.**
وہ کہتی تھی کیونکر میں اٹھوں اے مرے سرتاج
والی اِنہیں قدموں کی بدولت ہے مرا راج
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵). اس کا فرض اپنے سرتاج کی محبت اور اس کی دولت و اولاد کا انتظام کرنا ہے (۱۹۰۹ ، فلسفۂ ازدواج ، ۳۸). عورت کی قسمت وہی ہے جو اس کے سرتاج کی.

(۱۹۶۱ ، سراج الدولہ (ترجمہ) ، ۸۹) (ب) صف. **ممتاز ، اعلیٰ ، بہترین (شخص یا چیز) ، موجبِ افتخار.**

کہ ناریاں میں وو نار سِرتاج ہے
کہ جس میں شرم ہور کُچ لاج ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۳). واقعی تمہاری بی بی بہو بیٹیوں کی سرتاج ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ ، ۲۳۹). ادب میں اور بہت سی تصنیفات ہیں لیکن سب کی سرتاج کتاب العمدہ ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۳۰). [سر + تاج (رک)].

---تاج بَنانا محاورہ.
سردار بنانا ، فخرِ خاندان یا باعثِ عزّت تصور کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---تا سَر (---فت س) م ف ؛ صف.
اوّل سے آخر تک ، بالکل تمام تر ، سب ، سب کا سب.

تو نے عزّت دی مجھکو سرتاسر
ہوئی تیرے سبب سے نام آور

(۱۸۲۸ ، سراپا سوز ، ۵۱).

گردنِ پاک ہے ایک شمعِ شبستانِ صفا
سورۂ نور کی تفسیر ہے یا سرتاسر

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، قصائد ، ۶) . علم و فن کی صحبتوں کا سرتاسر خاتمہ ہو گیا. (۱۹۴۰ ، کاروانِ خیال ، ۹۲). میرا ماحول سرتاسر ادبی اور صحافتی تھا. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۲۷۵). [سر + تا (حرفِ جار) + سر (رک)].

---تا قَدَم (---فت ق ، د) م ف ؛ صف.
رک : **سرتاپا.**

ڈوبے نورتن مانہ سرتا قدم
سو کو نکم و کیسر سو سر کھند کدم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۵).

جوانیچہ کرتی ہے دل پر ستم
کرے چونکہ معشوق سرتا قدم

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۰).

بدن مخمل ستی اوسکا صف و نرم و رنگیں ہے
گویا سرتا قدم بناتِ سلطانی ہے وہ لونڈا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸).

سرتا قدم ہیں شوق ترے طالبِ جمال
مشتاق روزہ دار کھڑے ہیں ہلال کے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۰) [سر + تا (حرفِ جار) + قدم (رک)].

---تَراش (---فت ت) امذ.
بال تراشنے کا کام کرنے والا شخص ، حجّام ، نائی. حجاموں کے فن میں سرتراش جسکو فارسی میں موتراش ... کہتے ہیں. اہلِ ہند غلطی سے اس کو حجّام کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۶). [سر + ف: تَراش ، تَراشیدَن - کاٹنا ، چھیلنا].

---تَراشی (---فت ت) امث.
۱. **نائی کا کام یا پیشہ ، حجامت ، بال مونڈنا.**

سر تراشی کے مخترع ہم ہیں
کب اب اونچی دکان رکھتی ہے شمع

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۲). نخلبند اجل سر بلندوں کے شجر قامت کی سرتراشی کرنے لگا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۴۸). کلو حجام ہے مولانا محمد فخرالدین کی سرتراشی کرتا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۹۸) [سرتراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَسلیم جُھکانا / خَم کرنا محاورہ.
حکم ماننا ، اطاعت کرنا ؛ عجز کا اظہار کرنا.

جھکائے ہے سرِتسلیم ماہِ نو ہر وہ
غرورِ حُسن سے کس کا سلام لیتے ہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۷). بلا کت کے آگے سرتسلیم خم نہ کرو، اور اپنی عنانِ اختیار اس کے ہاتھ میں نہ دو. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۴۵).

ہے عجب رنگِ حکومت کا دمِ سیرِ چمن
شاخِ گُل بھی سرِتسلیم جُھکا دیتی ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۷۸).

---تَسلیم خَم ہونا محاورہ.
۱. **راضی برضا ہونا ، تابع فرمان ہونا.**

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سرِتسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

(۱۸۴۶ ، آتش (نوراللغات)).

خم ہے سرِتسلیم مرا آپ کے آگے
پیری ہے تواضع کے سبب میری جوانی

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۵۲). ۲. **عاجز ہونا.**

عجز ہے میلاد کی تعریف سے
خم قلم کا یاں سرِتسلیم ہے

(۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۴۳).

---تیز (---ی مج) صف.
نکیلا ، نوکدار ، تیز نوک والا.

مژہ چشمِ فتنہ گر سرتیز
ذبح کرنے کو خنجرِ خونریز

(۱۸۲۸ ، سراپا سوز ، ۲۵).

دنیا میں کوئی صاحبِ جوہر نہیں مجھ سا
سرتیز کوئی دشنہ و خنجر نہیں مجھ سا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۴۵).

سوسن کو ملی ہیں دس زبانیں
سرتیز انہی ہوئی سنانیں

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲). [سر + تیز (رک)].

---جوش (---و مج) (الف) صف.
وہ عرق جو جوش کھا کر اوپر آ جائے ، دُرد کی ضد ؛ (مجازاً) صاف ، عمدہ ، منتخب ، خالص (شوربہ یا شراب وغیرہ).

نہ تو پہچانتے ہیں درد نہ سرجوش یہ لوگ
اپنے عالم میں ہیں سب مست خبر کچھ بھی نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴۱).

ہمیں دُرد سرجوش اغیار کو
دورنگی یہ پیرِ مغاں کچھ نہیں

(۱۹۱۱ ، تسلیم ، د ، ۱۶۲). عراق نے غزل کی شراب کو زیادہ تیز اور سرجوش کر دیا. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۲۰). ۲. **اُبلتا، چھلکتا ہوا.**

ہے کون سا دَم کہ تازہ نوحہ
سرجوش لب و دہاں نہیں ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۰).

دودِ جگر نے دل پہ جو سرپوش سا ڈھکا
سینے میں دل ہے ساغرِ سرجوش سا ڈھکا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳). (ب) امذ. ۱. **اُبال ، چھان ، کف ؛ (مجازاً) نچوڑ ، ماحاصل ، خلاصہ.**

میخانۂ جگ کا جس نے سرجوش کیا
اس ہاتھ سوں عالم نے قدح نوش کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۷).

شرابِ حسن کا سرجوش ہو تم
کہ نکلے جب بہت چھانا جہاں کو

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۱۹۱). ۲. **تیز شراب.**

نشا سرجوش جوانی کا ہے جب تک مجھکو
نہ سنونگا میں کلام و نہ پیامِ واعظ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹). انگریزی لٹریچر کا سرجوش آزادی ہی ہی کر مست ہو گئے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۵۲).

چھکا دے تشنہ کاموں کو جما دے رنگ محفل میں
پلا دے ساقیا سرجوشِ ریحانی و حمرائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۲۶). (ج) م ف. **مستی یا سرشاری کے ساتھ.**

اس میکدے میں مثلِ خم بادہ مصحفی
دو دن ہمارے دل کے بھی سرجوش ہوئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور)، ۲۸۶).[سر + جوش (رک)].

---جوشی (---و مج) امث.
جوش ، طغیانی ، مستی.

کھولا مری خامشی کا پردہ
سرجوشیٔ عرضِ مدّعا نے

(۱۹۱۷ ، رعب ، ک ، ۱۹۵).

سرجوشیٔ نشاط کا ساماں ہے آج کل
رنگینیوں کا نام گلستاں ہے آج کل

(۱۹۳۱ ، عروس فطرت ، ۱۷). [سرجوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چَشْمَہ (---فت چ ، سک ش ، فت م) امذ.
۱. **وہ جگہ جہاں سے کوئی چشمہ یا دریا برآمد ہوتا ہے ؛ منبع.**

ہماری چشمِ تر سے متصل آنسو نکلتے ہیں
یہ سرچشمے برابر جاگتے سوتے اُبلتے ہیں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۲۱۷). ۲. **(مجازاً) کسی بھی چیز کے نکلنے کی جگہ ، منبع ، مبدا.** ظلماتِ کُفر سے سرچشمۂ حیات کوں پہنچایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۴). یونانی عیسائیوں کی قومی زندگی کا سرچشمہ خیال کئے جاتے تھے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۲۰۷). اکثر بیہودہ روایتوں کا سرچشمہ انہی کی تصانیف ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۲). دُکھ کا سرچشمہ خواہ ناانصافی ہو خواہ گمرہی ، لیکن دُکھ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۲۳). [سر + چشمہ (رک)].

---چَنْگ (---فت چ ، غنہ) امث ؛ (قدیم : امذ).
ہاتھ کی ضرب جو قوت کے ساتھ کسی کے سر پر ماری جائے ، دھول ، چپت ؛ چوٹ ، صدمہ.

مشابہ یار کے توسن سے اب کس کو بتاؤں میں
طرح بجلی کے میں دیکھا نہیں سرچنگ آتش کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۴).

سرچنگِ روزگار سے غافل ہیں وہ ہنوز
پھرتے کلاہ کج ہیں جو سر پر دھرے ہوئے

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۹۷). [سر + چنگ (رک)].

---چَنْگ اُٹھانا محاورہ.
مصیبت میں مبتلا ہونا ، زک اُٹھانا ، چپت کھانا. جس نے کہ ایسے موقع پر متابعت نفس کی کی ہے مقرر سرچنگ اُٹھائی. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۵۵).

سرچنگ جو یہ ظالمِ خودسر نے اٹھائی
تلوار غضب ہو کے ستمگر نے اٹھائی

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۶۸).

---چَنْگ پڑْنا محاورہ.
طمانچہ یا ضرب لگنا ، صدمہ پہنچنا.

پڑی ہے ساتھ ہی سرچنگ اِک موجِ حوادث کی
حبابوں نے جب اس بحرِ جہاں میں سر اُبھارا ہے

(۱۸۶۷ ، مظہرِ عشق ، ۱۷۱).

---چَنْگ جَڑْنا محاورہ.
چپت مارنا ، دھول لگانا ، صدمہ پہنچانا.

سلطنت کی نہ طمع چرخِ زبردست سے رکھ
کوئی سرچنگ نہ جڑ دے کہیں افسر کے عوض

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۷۳).

---چَنْگ دینا محاورہ.
ضرب لگانا ، چوٹ مارنا ، صدمہ پہنچانا. ہوئے کبر کہ اس خودسر کے سر میں سمائی ہے سرچنگ معقول دینے ملازمانِ شاہی سے نکل جائے گی. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۶۴). یہ فوج کیا مال ہے جو وہ سرچنگ معقول دوں گا کہ بھاگتے راہ نہ ملے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۹ : ۶).

---چَنْگ کھانا محاورہ.
صدمہ اٹھانا ، چوٹ پڑنا ، طمانچہ یا ضرب لگنا.

سو سرکا جو ہو آئے تو مقبول نہیں یاں
کھائی نہیں جس رند نے سرچنگِ خرابات

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۳). جن نے تکبر و نخوت و رعونت کی اندک

زمانے میں ایسی سرچنگ کھائی کہ خاک میں مل گیا۔ (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۱۱).

---چنگ لَگنا محاورہ.
صدمہ پہنچنا ، چوٹ پڑنا.

لگے کی دم میں سرچنگِ زمانہ سر اٹھانے پر
نہ اِتنا منعمو فوارہ سان اُچھلو خزانے پر

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۶۶).

---چنگ مِلنا محاورہ.
سزا پانا ، صدمہ اُٹھانا. سرہنگ کو سرچنگ معقول ملی ہے کہ یہ پیوندِ خاک ہو گیا ہے۔ (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۳۲۳).

---چنگی (---فت چ ، غنہ) صف.
سرچنگ (رک) سے متعلق یا منسوب ، دھول دھپّے کا / کی . جس زبان کی پیشینگوئی کی ہے اس کا نام سرچنگی اردو ہے یہ اردو بڑی قیامت خیز ، فتنہ انگیز ہو گی . (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۱۴). [سرچنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حَد (---فت ح) امث ؛ (امذ ؛ شاذ).
۱. **کسی کی انتہائی حد ، انتہا ، وہ علامت جو ایک مُلک یا علاقے کو دوسرے علاقے یا ملک سے الگ کرے (کسی علاقے کا) ، نیز آخری حصّہ (کسی جگہ کا).**

اپس کی ولایت کی سرحد میں آئے
بن اُس میں تی چلتے بھی اپ سے چھپائے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۸).

ہوا معلوم یوں مجکوں کہ نقدِ ہوش کھو دے گا
سراج اب بےخودی کے ملک کا سرحد ہوا واقع

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۸) بعد ان کے وہ پہاڑ اور گھاٹیاں جو سرحد مشرق پر واقع ہیں .(۱۸۴۵ ، مزیدالاموال ، ۱۳۹). مدینے سے کوسوں دور شام کی سرحد پر یہ خونی منظر درپیش تھے . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۱۶). بسوں نے اِن سب کو لے جا کر ایک سنسان سرحد پر چھوڑ دیا . (۱۹۸۱ ، قُطب نما ، ۳۰). ۲. **کسی چیز کا کنارہ.** ہر انگور کے کنارے پر گہرا رنگ بھرنا چاہیے اور درمیان میں ہلکا رہنا چاہیے تا کہ انگور کی سرحد نمایاں رہے (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۲۱) . ۳. **(مجازاً) حدِ فاصل ، فرق ، امتیاز** نباتات اور حیوانات میں تم نے جو سرحد قائم کی تھی وہ ٹوٹ جاتی ہے (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۵۳) طبیعیات ہی کے نکشافات سے طبیعیات و مابعدالطبیعیات کی سرحدیں مٹتی سی نظر آتی ہیں .(۱۹۶۷ ، افکار و اذکار ، ۷۱) [سر + حد (رک)].

---حَدّا (---فت ح ، شد د) امذ.
(کاشتکاری) **وہ جگہ جہاں کئی کھیتوں کی حد ملتی ہو** (ا پ و ، ۶ : ۷۶). [سرحد (د مشدد) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

---حَدات (---فت ح) امث.
سرحد (رک) کی جمع ، سرحدیں . حیدرآباد کی سرحدات سے ملحق ... برطانوی ہند کے ہندو رضاکاروں کو حیدرآباد میں داخل نہ ہونے دینے کی اِستدعا صاف اور واضح الفاظ میں مسترد نہیں کر دی تھی؟ (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۳۵۳). [سَرحد + ات ، لاحقۂ جمع

---حَداتی (---فت ح) صف.
سرحدوں سے متعلق ، سرحدوں کا ، سرحدی. تمام چھوٹی اقوام کے لیے علاقائی تحفظ اور سرحداتی سالمیت کی ضرورت ہے . (۱۹۶۹ ، جنگ، کراچی، ۱۲ جون، ۳). [سرحدات + ی، لاحقۂ نسبت].

---حَدّدار (---فت ح ، سک د) امذ.
مالک کی سرحد کے محافظوں کا افسر. ہر ایک سرحددار پچیس ہزار سوار و پیادہ کا مالک تھا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۲۷ [سرحد + ف : دار ، داشتَن - رکھنا].

---حَدداری (---فت ح) امث.
ملک سرحد کی دیکھ بھال اور حفاظت کا کام. چوکیداری بھی کریں اور سرحدداری کی خدمت بھی انجام دیں . (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۲۶) [سرحد دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حَدّن (---فت ح ، شد د بفت) امث.
پاکستان کے صوبہ سرحد کی رہنے والی عورت. ایک پنجابن ، ایک سرحدّن ، ایک بلوچن اور ایک سندھن گویا گھر کیا ہو گا ، ون یونٹ (One Unit) ہوگا۔ (۱۹۵۷ ، خالہ اپوا کے نام خطوط ، ۳۶) [سرحَد + ن ، لاحقۂ صفت و مونث].

---حَدی (---فت ح) صف.
۱. **سرحد سے متعلق یا منسوب ، سرحد کا / کی ، کنارے کا / کی.** آرمر (Armour) نے سرحدی منطقہ (Boundary Zone) کے نام سے موسوم کیا ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۳۳۵). ۲. **کسی ملک کی سرحد کے علاقے میں رہنے والا ، سرحد کا باشندہ.** مصری فوج میں ایک سو گیارہ امیر تھے ... علاوہ عرب سرحدیوں کے. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۵ب) [سَرحَد + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---حَرف کس اضا (---فت ح ، سک ر) امذ.
بات کا سرا ، آغازِ بیان ، ابتدائے کلام.

ذکرِ خوباں ہی سے ہوتا ہے سرِحرف آغاز
آ پہنچتا ہے جو غفلت میں بیانِ دل تک

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۲۰). [سر + حرف (رک)].

---حَرفی (---فت ح ، سک ر) صف.
لفظ کے پہلے حرف سے تعلق رکھنے والا. شعر میں سرحرفی تماثل ہونا لازمی تھا. (۱۹۴۳ ، آج کل دہلی ، ۱۵ جولائی ، ۲۲) [سر + حرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---حساب رَہنا محاورہ.
آمدنی کے مطابق خرچ کرنا. اگر یہ مال کسی معتبر پاس ہوتا تو اتنی کفایت اور جز رسی نہ کرتا ، سرِحساب رہتا . (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی ، ۳۴) حضرت خلدمکاں نے سب کے سات سات سے روپے مقرر فرمائے مگر وہ قوت و حکومت خود جو جنّت مکاں کے عہد و دولت میں تھی نہ رہی خصوصاً عہدِ سلطنت خلد منزل میں سرِحساب رہیں. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱ : ۵).

---حِساب ہونا محاورہ.
محاسبہ کرنے پر آمادہ ہونا یا کرنا ، درپے ہونا ، پیچھے پڑنا.

دکھاتے ہیں رقم خال و مدابرو کو
سرِ حساب ہی ان سے سیاق داں ہوتا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۱۱).معزالدین نامدار کی وہ ضرب دست مشاہدہ کی سرحساب ہوئے پائے ثبات قائم نہ رہا بھاگے . (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۳۶).

---حَلْقَہ (---فت ح ، سک ل ، فت ق) امذ.
جماعت کا رئیس یا سردار ، پیر ؛ صدر.

میں ہوں وہ قدح کش کہ جسے پیرِ مغاں نے
سر حلقۂ رنداں سے آشام کیا ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۲۶۴).

لوحش اللہ تجھے لاکھوں میں یگانہ پایا
بارکِ اللہ تجھے سرحلقۂ شاہاں دیکھا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۲).

چاہے تو گدائے درِمیخانہ کو ساقی
اک جام میں سر حلقۂ میخانہ بنا دے

(۱۹۳۱ ، انوار ، ۷۱). [سر + حلقہ (رک)].

---حَلَمَہ (---فت ح ، ل ، م) امذ.
لعاب دار جھلی کی بالائی سطح ، بشرہ مخاطیہ . سرحَلَمَہ (Epithelium) وہ ساخت ہے جو بتمامہ خلیوں سے بنتی ہے . (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۷۱). [سر + حلمہ (رک)].

---حَلَمی (---فت ح ، ل) صف.
سرحلمہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، سرحلمہ کا. سرحلمی خلیوں کی بناوٹ اور وہ تغیرات جو ان خلیوں کے اقسام میں واقع ہوتے ہیں (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۷۱) . ایک رال نالی پتلی دیوار والے خلیوں کی ایک پرت یعنی سرحلمی پرت (Epithelial Layer) سے گھری ہوئی ہوتی ہے .(۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات (سیدمعین الدین)، ۲ : ۶۲۰). [سرحلمہ + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
انتہا ، آخری حد ، کمال.

پیری میں وہ کیا کرے گا طاعت حق کی
پہنچی ہے اب اُس کی عمر سرخانہ کو

(۱۸۴۴ ، نذرِ خیام ، ۱۱۴). [سر + خانہ (رک)].

---خُش (---ضم خ) صف (قدیم).
رک : سرخوش.

کوئی گاتی ، کوئی آلاپتی ، کوئی ہنستی ، کوئی ناچتی
کوئی پیتی ، کوئی پیلاتی ، کوئی سرخش ، کوئی مستاں ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۲). [سرخوش (رک) کا مخفف].

---خَط (---فت خ) امذ.
۱. بیع نامہ ، فروخت کی دستاویز.

نہ قبالہ رکھے ہے نا سرخط
دل پہ قبضہ کرے ہے کیونکر خط

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۰۱). کہے کہ بیعنامہ اور سرخط کہاں ہے . (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۸). **۲. مکان کا کرایہ نامہ.**

اس کے کوچے میں نہ ہاتھ آیا کرایے کو مکاں
گرچہ میں سو سو طرح سے لکھ کے سرخط لیگیا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۳) . کرایہ داروں کو بسا کر ان کے سرخط بھی آدھے کرایے کے مبتلا کے نام ... لکھوا دیے . (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۶۵). کرایہ داروں سے باقاعدہ سرخط لکھوائے . (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۱۸). **۳. رقم کی وصولی کی رسید.** پٹواری اس سرخط کو پہلے قسط کے دن جب آثامی روپیہ لاوے لکھ کر سپرد اُسکے کر دیگا.. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۲۸). ساہوکار کے در پر ناک رگڑی جاتی ، وہ انہیں دس دے کر بیس کا سرخط لکھواتا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۱۹) . **۴. قبالہ ، ملکیت کی سند ؛ دستاویز.**

سہاتا تھا اوسے یوں مُکھ اُپر خط
مگر کیا حسن کوں دیتے ہیں سرخط

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۶).

اٹھا ریحاں اگرچہ خواجۂ بستان سرا لیکن
دیا تجھ خط کوں اے یاقوتِ لب سرخط غلامی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰).

یہ ہاتھ میں نہ ہو گا تو پوچھے گا ہم کو کون
ہے سرخطِ نجات وثیقہ گناہ کا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۷) **۵. وہ کاغذ جس پر نوکری کی تاریخ کی یادداشت لکھتے ہیں** (نوراللغات). **۶ . (کاشتکاری) مالک زمین اور کاشتکار کے درمیان قول و قرار کی تحریر** (ا پ و ، ۶ : ۷۶) . [سر + خط (رک)].

---خِنگ (--- کس نیز فت خ ، غنہ) امذ.
سبک رفتار ، تیز رفتار.

لڑے اس طرح سے محمد نعیم
وہ سرخنگ گھوڑا چوبادِ نسیم

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۶۵).

ساقیا بنگ میں افیون ملا اس میں شراب
تا کہ نشے کا مرے نیلۂ سرخنگ اوڑے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۲). [سر + خنگ (رک)].

---خود (---و معد) صف.
خودسر ، خودمختار. ہر کوئی سرخود ، کوئی نہیں سنتا کسی کی بد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۶). ارکان دولت یہ سمجھے کہ بادشاہ بیخبر ہے ، ہر ایک سرخود ہو بیٹھا. (۱۸۰۳ ، حسن اختلاط ، ۵ ب). چنگیز خان کو خاطر میں نہ لاتے تھے اور ہمیشہ سے سرخود رہے تھے . (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۲۲) . [سر + خود (رک)].

---خودی (---و معد) امث.
خودسری ، خودمختاری. غرناطہ میں حبوس نے سرخودی اختیار کی. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳). [سرخود + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خوش (---و معد) صف.
۱. شراب سے مست ، بیخود ، مگن ، مسرور.

دونو سرخوش ہو کر ہوئے بے خبر
انوکی خبر اس وضا سوں کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷).

ہر ہر نگہہ سوں اپنی بے خود کرے ولی کوں
وہ چشم مست سرخوش جب نیم خواب ہووے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۷). دونوں پینے لگے ، جب سرخوش ہوئے تب خواجہ نے کھانا مانگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۵).

جاں سرخوشِ جامِ کم نگاہی
دل مستِ شرابِ عذر خواہی

(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۲۰).

اے تجھ سے نسیمِ صبحگاہی سرخوش
تو کس گلشن کا ہے نہالِ رعنا؟

(۱۹۳۷ ، لالہ و گل ، ۹۷).

شراب آئے تو سرخوشانِ بہار
بریدہ ہوا میں کلاہیں کریں

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۴۴). **۲. (تصوف) وہ صاحب وجد جس کی مستی جوش کے ساتھ ہو اور اس کا افاضہ دوسروں پر بھی ہو سکے** (مصباح التعرف ، ۱۴۳). [سر + خوش (رک)].

---خوشی (---و مَعد) امث.
نشہ ، سرور ، کیف ، مستی.

کیا سرخوشی جگ میں مشہور تو نچہ
خرابات ۔ عالم کیا پور تو نچہ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۵).

بزمِ معنی میں سرخوشی ہے اُسے
جس کوں ہے نشۂ شرابِ سخن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳). اگر رات کو سرخوشی کے عالم میں مجکو زیادہ پینے کا خیال پیدا ہو تو میرا کہنا نہ ماننا. (۱۸۶۱ ، نادر خطوط غالب ، ۴۵).

چھایا ہوا ہے سب پر خود رفتگی کا عالم
احساسِ تازگی سے ہے سرخوشی کا عالم

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۷۷). شعر و سخن کی محفلیں برپا ہوئیں سرخوشی کے نغمے بکھیرے گئے قومی ترانے اور ملی نغمے لکھے گئے. (۱۹۸۷ ، پاکستانی معاشرہ اور اردو ادب ، ۷۴). [سرخوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیز (---ی مج) صف.
سر اٹھا کر چلنے والا.

سرخیز زیادہ شرر انگیز زیادہ
اس گھوڑے سے گھوڑا بھی سبک خیز زیادہ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۳). [سر + ف : خیز ، خاستن ۔ اٹھنا ، بلند ہونا].

---خَیل (---ی لین) امذ.
۱. کسی جماعت یا گروہ کا سردار ، سرگروہ ، پیشرو ، لیڈر ، قائد.

ہو سب آفرینش ہے تیرا طفیل
توں سرخیل ہو سب ہیں تیراچ خیل

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۳).

میں وہ ہوں دیوانہ سرخیل اربابِ جنوں
ہاتھ میں پتھر لیے ہر طفل میرے سنگ ہے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۸۸).

سرخیل وہاں کے ہوں سرافیل
ہر امر کی جن سے ہووے تکمیل

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۲۹). پہلے غالباً جس نے اس موضوع پر قلم اٹھایا وہ حکمائے اسلام کا سرخیل یعقوب کندی تھا. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۲۱). تعلیم یافتہ دانشوروں کا طبقہ جس کے سرخیل غلام مصطفیٰ شاہ اور اسی قسم کے دیگر لوگ ہیں. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳). **۲. (قدیم) (فوج) جو دس سواروں کا سردار ہو** (ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱). [سر + خیل (رک)].

---خَیلی (---ی لین) صف.
سرخیل (رک) سے منسوب یا متعلق ، سردارانہ. پہلے کے چار قرن یہ ہیں دورِ وحشت ، جنگلی ، سرخیلی ، بربریت. (۱۹۷۶ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ۲۰). [سرخیل + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دار امذ.
کسی جماعت کا قائد ، سرگروہ ، سرغنہ ، افسر ، حاکم ، امیر.

کوؤ زمینڈار کوؤ جمعدار فوج دار
کوؤ سردار ، کوؤ بیگ ، کوؤ خان ہے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۹۳).

جیوں چتر داغ عشق کوں رکھ سر پر اپنے اوّلاً
تب فوج اہلِ درد کا سردار ہو سردار ہو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۱).

یہ شرف کس میں جمع ہوتے ہیں
اشرف و حُر و سید و سردار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷). کسی امیر نے کوئی شفا خانہ جاری کر دیا کسی سردار نے پُل بندھوا دیا. (۱۹۱۴ ، حالی ، مقالات ، ۲ : ۳۷). ایک سمجھ دار مدبر سردار کی طرح انہوں نے بات جہاں کی تہاں دبا دی. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۰۹). [سر + دار ، داشتن ۔ رکھنا].

---دارِ اَنبیا (--- کس ر ، فت ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ.
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام نبیوں اور رسولوں سے برتر ہیں.

اکثر کے سر علی ولی نے جدا کیے
سردارِ انبیا کے قدم پر فدا کیے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب زق ، ۱۲). [سردار + انبیا (رک)].

---دارِ اَولِیا (--- کس ر ، و لین ، کس ل) امذ.
حضرت علی کرم اللہ وجہہ جن پر اولیا اللہ اور صوفیائے کرام کا سلسلہ منتہی ہوتا ہے.

پیروں کے پیر اس شہِ برنا و پیر ہیں
سردارِ اولیا ہیں جنابِ امیر ہیں
(۱۸۹۴ ، سجاد رائے پوری(ورق) ، ۲). [سردار + اولیا (رک)].

---دارجی امذ.
(کنایۃً) **سکھ قوم کا فرد ، سِکھ**. یہ کہہ کر سردارجی نے ... رخ اوپر جانے کے لئے بدل دیا. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۳۳). [سردار (رک) + جی (رک)].

---دار مَرْدی (---فت م ، سک ر) امث.
(عو) **زبردستی ، دھینگا دھنگی ، زورآوری** (فرہنگِ آصفیہ) . [سردار + مرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دارَن (---فت ر) امث.
سردار کی عورت ؛ گھر کے مالک کی عورت ؛ خانساماں کی عورت (نوراللغات). [سردار + ن ، لاحقۂ تانیث].

---دارْنی (---سک ر) امث.
(کنایۃً) **سردار کی بیوی ؛ سِکھ عورت ، سِکھنی**. سردارنی کے لئے یہ ایثار کوئی معمولی بات نہ تھی. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۳۳). [سردار(رک) نی لاحقۂ تانیث].

---داری. (الف) امث.
۱. **امیری ، بزرگی ، حکومت ، افسری**.
اچھوندھاں تلک اس شاہ کا بلند اقبال
جدھاں تلک کرے تاریاں میں چاند سرداری
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۷). جدوجہد سے نیو سرداری کی بنتی ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۹).
ہم وہ ہیں کہ اللہ نے کوثر ہمیں بخشا
سرداریٔ فردوس کا افسر ہمیں بخشا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸) . ۲. **ایک مرصّع کار صدری جو سردار اور امیر کرتے کے اوپر پہنتے تھے**. محمد علی ، سرداری بھی بے مثل سیتا تھا . (۱۹۳۶ ، ہنرمندانِ اودھ ، ۱۶۲) . (ب) صف. **حاکمانہ ، سردار سے متعلق یا منسوب**. فوج اور ادنیٰ ملازمتوں کے لئے افرادی قوت کا استحصال کیا لیکن ایسا کرتے ہوئے انہوں نے یہاں کے سرداری اور جاگیرداری نظام کو نہ چھوا. (۱۹۷۳ ، پاکستان کا المیہ ، ۹). [سردار(رک) +ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

---داری کا ڈَنْڈا اَٹْکا ہے کہاوت.
اپنے کو بڑا جانتے ہیں ، بڑے عہدے پر رہنے کے بعد چھوٹا عہدہ قبول نہ کرنے والے پر طنز (نجم الامثال ؛ فیروزاللغات).

---دَرَخْتی (---فت د ، ر ، سک خ) امث.
۱. **افتادہ بنجر زمین میں لگائے ہوئے درخت ؛ سڑکوں کے کنارے یا کھیتوں کے اردگرد لگائے ہوئے درخت**. انگور و بادام سے بھی کچھ نقد بطریق تحفہ ، لیکن سر درختی کا حاصل معاف . (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۳۷). اس بڑے شاہراہ کا اب کوئی نشان ... باقی نہیں اور اس سرسبز سردرختی کو ... تین بڑے بادشاہوں کی دولت اور قدرت بھی اس قابل نہ ہوئی کہ اس کو دائیمی یادگار بنا سکتی. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۸). سڑکوں پر ... دو طرفہ سردرختیاں تھیں. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۱۳۹) . ۲. **درختوں کے حاصلات ، پھل ، میوہ وغیرہ**. باغبان نے کہا کہ ہمارا بادشاہ سردرختی کا محصول نہیں (لیتا) ، زراعت ہی کا محصول لیتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۲۷۵). باغ اور سردرختی والے اپنے میوے ، زمیندار اپنے غلّے بلکہ ان کا بُھس تک لے آتے ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۵۵). سردرختی سے درختوں کی حاصلات مراد ہیں. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۸). ۳. **ایک ٹیکس جو درختوں پر لگایا جاتا ہے** (ماخوذ : نوراللغات). ۴. (کاشتکاری) **باغ میں لگائے ہوئے درخت یا درختوں کے تختے**. آم کی سردرختی لگائے پانچ برس ہوئے ابھی تک پھل نہیں آیا. (۱۹۴۲ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۶ : ۱۳۹). [سر + درخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرَخْتی کرنا محاورہ.
افتادہ اور خالی زمین میں درخت لگانا ، شجرکاری کرنا. بنجر میں ، شاملات میں ، گتواڑ میں ، سڑکوں کے کناروں پر کھیتوں کے اردگرد ، غرض ہر جگہ سردرختی کی جائے (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۹۶).

---دَرْد (---فت د ، سک ر) ؛ سے دردِ سر. (الف) امذ.
بپتا ، مصیبت ، احوالِ غم.
دردِ سر تھا یہ کسے جو مرا سنتا سردرد
کوئی مونس نظر آتا تھا نہ کوئی ہمدرد
(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۳۱) . (ب) صف. **تکلیف اور زحمت کا باعث یا موجب ، بارِ خاطر**.
ادب ہے جس میں تواضع ہے جس میں وہ مرد ہے
وو کچھ یو جس میں نہیں ہے وو مردِ سردرد ہے
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۳). [سر + درد (رک)].

---دَرْدی (---فت د ، سک ر) امث.
۱. **زحمت ، بے جا تکلیف ، جھنجھٹ ، بکھیڑا**.
کہو کون انسان سردردی کر پشیمانی لیوے اپس کے اوپر
(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۲۸).
اے مصوّر اتنی سردردی نکر
کب کھچے اوس شوخ کی تصویرِ زلف
(۱۸۶۱ ، سراپاسخن ، ۳۶). عملی صورتوں میں اس سے نصف سردردی بھی روا نہیں رکھی جاتی. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۹۳۱). سرحدی علاقہ خالی کرا کے اضافی سر دردی کیوں مول لی جائے ؟ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۱۰) . [سردرد(رک)+ی لاحقۂ کیفیت].

---دَرکَنار (---فت د ، سک ر ، فت ک) صف.
خاموش ، چُپ (پلیٹس). [سَر + دَر (حرف جار) + کنار (رک)].

---دَرگَریباں (---فت د ، سک ر ، فت گ ، ی مع ، غنہ) صف ؛ م ف .
رک : **سربگریباں**. اپنی حرکتِ بیجا سے منفعل سردرگریباں ہوئے. (۱۸۴۶ ، سرور سلطانی ، ۴۰).

میں محبت آشنا دل سے پشیماں ہو گیا
وہ پشیمانی ہوئی ، سردرگریباں ہو گیا
(١٩٢٠ ، روحِ ادب ، ٢٠) [سر + دَر (حرفِ جار) + گریبان (رک)].

---دست کس صف (---فت د ، سک س) م ف.
١. **فی الحال ، فی الوقت ، اس وقت ، اب ، ابھی ، بالفعل.**
خستگی کا ہو بھلا جس کے سبب سے سرِدست
نسبت اک گونہ مرے دل کو ترے بات سے ہے
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٢٨) . آپ کبھی لاہور تشریف لائے تو انشاءاللہ زبانی گفتگو ہو گی ، سرِدست میں دو چار باتیں عرض کرتا ہوں. (١٩٣٧ ، مکاتیبِ اقبال ، ٢ : ٣١٣). آپ کو بڑے بابو بیٹھنے کی جگہ بتائیں گے ، سرِدست ہم نے آپ کو ورک مینوں کے گریڈ میں رکھا ہے. (١٩٨١ ، قطب نما ، ٧٥). ٢. **فی الفور ، ہاتھ کے ہاتھ ، فوراً** ابروں نے ایک بار تیغ آبدار ہلالی دو دستی سے سرِدست گھایل کر دیا. (١٨١٣ ، نورتن ، ٣٦).
کافروں نے جو نبوت کی گواہی چاہی
سنگریزوں نے سرِدست سنائی آواز
(١٨٤٢ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ١٩).
جان سے دونوں سرِدست اٹھا بیٹھیں ہاتھ
برہمن دیکھے تجھے خواہ مسلماں دیکھے
(١٩٠٥ ، دیوانِ انجم ، ١٣٥). ٣. **حاضر ، موجود.**
مضموں ہیں سرِدست یہ ہاتھوں کی ثنا کے
ناخن میں ہے دونوں کے ہنر عقدہ کشا کے
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی . ١٠٨). [سر + دست (رک)].

---دفتر (---فت د ، سک ف ، فت ت) امذ.
١. **سردار ، پیشرو ، پیشوا.**
بھائی پیغمبر کا ہے زوج بتول
صاحب و سردفترِ اہلِ قبول
(١٧١٣ ، فائز دہلوی ، د ، ٢٠٠).
محمدؐ وہ سردفترِ انبیا
کہ قرآن ہے جس کو نازل ہوا
(١٨٠٢ ، بہارِ دانش ، طپش ، ٢).
خاندانِ سہروردی کے یہ ہیں چشم و چراغ
اہلِ ہمت جتنے ہیں ان کے یہ سردفتر ہوئے
(١٩٥٠ ، ترانۂ وحشت ، ١٦٠). ٢. **دفتر کا افسر ؛ میرمنشی ، ہیڈ کلرک ؛ سررشتہ دار ، ناظم.** منشی رجب علی جو انگریزی کیمپ میں مخبری کے دفتر کے سردفتر تھے. (١٩٢٢ ، دہلی کی جاں کنی ، ٣٩). الطاف علی بریلوی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس (علی گڑھ) میں سردفتر تھے. (١٩٧٥ ، العلم ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ٣). [سر + دفتر (رک)].

---دَل (---فت د) امث نیز امذ.
چوکھٹ کے اوپر کا تختہ یا سل وغیرہ. کوئی لڑکا بھی یہ خیال نہ کرے گا کہ پتھر خودبخود ترشے ہوئے سردل بن گئے. (١٨٣٣ ، مفتاح الافلاک ، ٦٥). سپاٹ یا سیدھی کمانیں ... بجائے لکڑی یا پتھر کی سردلوں کے استعمال کی جاتی ہیں. (١٩٣٨ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ٨٢). یہ ایک دروازے کا سردل ہے جو الحضرہ کے ایک قلعہ نما محل سے حاصل ہوا ہے. (١٩٦٣ ، مسلمانوں کے فنون ، ٣٠). [سر + دَل (رک)].

---دُوال (---ضم د) امث.
وہ چمڑے کی چیز جو گھوڑے کے منھ پر اِس غرض سے چڑھاتے ہیں کہ لگام اٹکی رہے (نوراللغات). [سر + دوال (رک)].

---دوالی (---و مج) امث.
(زین سازی) **گھوڑے کے چہرے کا ساز جس میں دہانہ ، ٹیکا ، کباڑی ، کن سرا ، گل تھنی اور نکوا شامل ہیں ، پٹا** (ماخوذ : ا پ و ، ٥ : ٣٥). [سر + دوال (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت].

---راہ کس اضا ؛ م ف.
راستے کے سرے پر ؛ راستے میں ، سڑک پر ، آتے جاتے.
یہ اس کے عدل سے اضداد کو ہے آمیزش
کہ دشت و کوہ کے اطراف میں ، بھر سرِراہ
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٧٧) کہیں پولیس اور محکمہ مال کے اہلکار انہیں سرِراہ پکڑ کر کئی کئی دن کئی کئی ہفتے مُفت کی بیگار میں لگائے رکھتے تھے . (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٣٧). [سر + راہ (رک)].

---رِشتَہ (---کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
١. **رسی ، ڈور ؛ دھاگا ؛ ڈور وغیرہ کا سرا ؛ (مجازاً) سلسلہ ، تسلسل.** بہوت بلاغت سوں بات کا سررشتہ کاڑ کر ایک تازے آبِ حیات کا قصہ پڑیا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٥).
گُم ہوا سررشتہ ایسا کام کا اپنے کہ آہ
پھر نہ سُلجھا جس قدر ہم اس کو سلجھاتے رہے
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٥٨). اس کے کلام میں خواہی نخواہی بناوٹ اور تکلف پیدا ہو جاتا ہے اور سررشتہ حُسنِ معنی ہاتھ سے جاتا رہتا ہے. (١٨٨٦ ، حیات سعدی ، ١٣٥). ارتقا کا سررشتہ مضبوط تھام لینا چاہیئے. (١٩١٣ ، فلسفۂ جذبات ، ١١٣). ان میں سے کونسی چیز ہے جس کا سررشتہ اس مرکز سے وابستہ نہیں. (١٩٤٣ ، حیاتِ شبلی ، ٢٩٩). ٢. **شعبہ ، صیغہ ، محکمہ.** اقساط و سود بقایا تقاوی مستوجب سواری سررشتہ امین. (١٨٣٩ ، کتاب الآغاز ، ١٥٤). کل مراسلات پڑھتی ہیں اور ہر سررشتہ و صیغہ کی ضروری و کارآمد باتیں اپنی نظر کے روبرو لاتی ہیں . (١٩٠٣ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ١٣٠) . میں تو ترجمے کو اصلی علمی خدمت سمجھتا ہوں ، بلکہ ان شاءاللہ اس کا ایک باضابطہ سررشتہ قائم کروں گا. (١٩٨٧ ، اردو، کراچی ، جنوری ، مارچ ، ١٠٨). ٣. **دستور ، رواج ، معمول ؛ اصول ، ضابطہ ، طریقہ.** اس گئے گزرے بن پر بھی سررشتہ علم کا کچھ نہ کچھ چلا جاتا ہے . (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ١٠٨) . غلط کاغذ سررشتہ یا نوشتہ مرتب کرے. (١٨٨٢ ، ایکٹ نمبر ١٠ ، ٣٥٤).
٤. **چارۂ کار ، تدبیر ؛ (مجازاً) نظم و نسق ، بندوبست.**
زمانے کا سررشتہ ساندیا تھیں
ٹوٹے چرخ کا تھاٹ باندیا تھیں
(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ٢٥).

سررشتہ ہے عزت کا فقط ہاتھ خدا کے
افزائش قدر اپنی میں چلتی نہیں تدبیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۵۷). ہوش نے کہا مجھے سررشتہ ہاتھ آیا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۳۷). اب ہماری حفاظت کا سررشتہ حکومتِ بمبئی کے ہاتھ سے نکل کر فوجی انتظام کے ہاتھ آگیا. (۱۹۴۲ ، غبارِ خاطر ، ۵۲). **۵. تعلق ، ربط ، واسطہ.**

دم غنیمت ہے جو تجھ سے مجھے سررشتہ ہے
صبح کو میں ہوں نہ تو یاد رہے رات کی بات

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۴۷). زلف نے عابد ہزار سالہ کی دانہ تسبیح میں رشتہ پیدا کیا گبرو ترسا کو کلمہ پڑھوا کے نیا سررشتہ پیدا کیا. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۵۲). **۹. مدعا ، مقصد ، مطلب ، معاملہ** (فرہنگِ آصفیہ). [سر + رشتہ (رک)].

ـــ رِشْتَہ پَڑْنا محاورہ.
آغاز ہونا ، بنیاد ڈالی جانا. اُمید ہے کہ آئندہ بہت سی کتابیں ترجمہ ہونے کا سررشتہ پڑے گا. (۱۸۴۸ ، اصولِ فنِ قبالت ، ۳).

ـــ رِشْتَہ توڑْنا محاورہ.
سلسلہ بند کرنا ، تسلسل ختم کرنا.

آہ موزوں تجھے گلشن میں نہ کرنی تھی اسیر
مفت سررشتۂ آوازِ عنادل توڑا

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر (ریاض مصنف) ، ۲ : ۳۱).

ـــ رِشْتَہ دار (ـــ کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
سرمنشی ہیڈکلرک دیسی زبان کے دفتر کا سپرنٹنڈنٹ مسل خواں. اگر لکھنؤ جاؤ تو رقعہ سفارشی محمد حسین سررشتہ دار کے نام مجھ سے لکھا لے جاؤ. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائیٔ عدالت ، ۳۵). ہر حاکم کے ہاتھ کے تلے سررشتہ دار یا اہلکار پیش ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۲).

سسر ہیں کچہری میں سررشتہ دار
تو ہیں سالے صاحب عرائض نویس

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۶۷). [سررشتہ + ف: دار ، داشتن رکھنا].

ـــ رِشْتَہ داری امث.
سررشتہ دار کا عہدہ یا کام . اگر کوئی عہدہ سررشتہ داری خواہ روبکار نویسی کا خالی ہو تو مضائقہ نہیں ہے.(۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۴۲) . سررشتہ داری بڑی اہمیت رکھتی تھی . (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۴۷). [سررشتہ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ رِشْتَۂِ گیرائی (ـــ کس ر ، سک ش ، فت ت ، کس ہ ، ی مع) امذ.
(قانون) **ٹھگی کا محکمہ** (اردو قانونی ڈکشنری). [سررشتہ + گیرائی (رک)].

ـــ رِشْتَۂِ مال (ـــ کس ر ، سک ش ، فت ت ، کس ہ) امذ.
زمین کا محصول وصول کرنے والا محکمہ. گورنمنٹی میں چار سو پچاسی آدمیوں سے جو جوڈیشیل اور سررشتہ مال میں معزز عہدوں پر ممتاز ہیں اُن میں صرف اُنیس مسلمان ہیں. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۸۶). [سررشتہ + مال (رک)].

ـــ رُو کس اضا (ـــ و مع) امث.
(جرّاحی) ایک رگ کا نام جس کی فصد لینے سے سر اور چہرے کا خون نکلتا ہے.

خود مرض کرتا رہا اس بے سروپا کا علاج
آپ سودا رگ زن فصدِ سررو ہو گیا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [سر + رُو (رک)(ف : سراروے)].

ـــ زَدَنی (ـــ فت ز ، د) صف.
جان سے مار ڈالنے کے لائق (نوراللغات). [سر + ف : زد ، زَدَن = مارنا + ی ، لاحقۂ قابلیت].

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز ، د) صف.
۱. واقع شدہ ، ظہور میں آیا ہوا. تقصیر اُن کی بخشیے اور خطائے سرزدہ سے درگزریے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۴۷۲). **۲. جو بلا ارادہ یا بےخبری کی حالت میں واقع یا صادر ہوا ہو.**

دانستہ تو ہوا نہیں کچھ تجھ سے یہ قصور
افعال سرزدہ کی شکایت ہے کیا ضرور

(۱۸۹۴ ، سجاد رائے پوری(ق) ، ۹).[سر + زَدَہ ، زَدَن = مارنا].

ـــ زَد ہونا ف ل.
واقع ہونا ، صادر ہونا ، ظاہر ہونا ، عمل پذیر ہونا.

لنبی لڑاپ اپس کتکی نپٹ سرزد ادک ہٹ کی
چُھرا لے ناگ نج لٹ کے سنبارے دیک کر جُھلتے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹).

مجھ پر ہی زباں تیری کھلی ہے نہیں تجھ سے
سرزد کبھی اک حرف بھی بےجا نہ ہوا تھا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۲۲). کوئی خطا سرزد ہو تو اطلاع اوسکی بھی تھانہ یا چوکی میں کرو. (۱۸۵۹ ، ہدایت نامہ نمبرداران ، ۴). ظلم و ستم کا ایک عالمگیر پہلو یہ تھا کہ اگر خاندان میں کسی ایک شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوتا تو اس خاندان کا ہر شخص اُس جرم کا قانونی مجرم سمجھا جاتا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۶۲). کوئی عمل سرزد ہوا ہو اس کی تفصیل بتائی جائے گی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۶۰).

ـــ زَمین (ـــ فت ز ، ی مع) امث.
سطح گیتی ، زمین ، مُلک ، علاقہ ، خطہ.

رفعت کبھی کسی کی گوارا یہاں نہیں
جس سرزمین کے ہم ہیں وہاں آسماں نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۳). فنِ زباں دانی ہر زمانے میں ہر سرزمین میں ہر دلعزیز رہا ہے . (۱۹۰۹ ، مجموعہ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۱۰). یہ دشتِ ہجرت کے اُن مسافروں کی حسیت اور تجربے کا سچا اور مُنفرد اظہار ہے جو نئی سر زمین پر زندگی کی توانائی اور حوصلہ مندی کا استعارہ ہے. (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۲). [سر + زمین (رک)].

ـــ زَن (ـــ فت ز) صف.
سرکش ، حکم نہ ماننے والا ، نافرمان.

اسی بن میں ہاتھی وہیں کرگدن
وہیں قوچ سرزن اسی میں ہرن
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۲). [سر + ف : زَن ، زدَن ـ مارنا].

---زَنِش (---فت ز ، کس ن) امث.
۱. **بُرا بھلا کہنا ، تنبیہ ، ملامت ، ڈانٹ ڈپٹ.**
کہیا ان کوں صلصال اے پُرمنش
ایسے وقت پر تُوں نہ کر سرزنش
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۹۳) . علما کے نزدیک آ کر اپنا مطلب کہتا ہے تو او سرزنش کرتے ہیں . (۱۷۷۲ ، شاہ میر حسین ، انتباہ الطالبین ، ۵۰).
ناصح نہ کر یہ سرزنشیں بس معاف رکھ
کب اختیار ہے دلِ بے اختیار پر
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۵).
رات مجھ ملزمِ پابوس کو از راہِ کرم
سرزنش کچھ بھی نہ کی خود وہ لجائیں آنکھیں
(۱۹۳۹ ، کلیاتِ حسرت ، ۲۷۵). عجز سے چور چور ، ڈرا ڈرا سہما سہما جیسے ستائش کی نہیں بلکہ سرزنش کی محفل ہو.(۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۱۳۷). اف : کرنا ، ہونا. ۲. **چبھن ، کھٹک.**
شب خیالِ مژہ یار نے سونے نہ دیا
ایک پل سرزنشِ خار نے سونے نہ دیا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۳۱).
جب تلک مجکو خیالِ مژۂ یار رہا
دل مرا مُوردِ سرزنشِ خار رہا
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش ، ۷۱). ۳. **سر کا زخم ، سر پر زخم پڑنا .**
جھک کر اٹھا لے خود جو ہے سرزنش کا غم
سر جنگ ہو چلی نہ اٹھانا بس اب قدم
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۸۴). [سر + ف: زنش ، زدن: مارنا].

---زَنِش آمُود (---فت ز ، کس ن ، سک ش ، ومع)صف
ڈانٹ ڈپٹ سے پُر ، ملامت آمیز . اب عنبر نے سپاہ کو نوشتہ سرزنش آمود بھیجا تو اُس کا سارا لشکر بادشاہی لشکر سے لڑنے کے لیے روبرو آیا.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۴). [سرزنش + ف : آمُود ، آمُودن ـ بھرنا].

---زَنی (---فت ز) امث.
۱. **(غصہ یا جنون کی حالت میں) ہاتھوں کو اپنے سر پر مارنا ، سر پیٹنا.** سوائے کفِ افسوس مَلنے اور سرزنی اور سینہ کوبی کرنے کے اور کچھ تیرے ہاتھ نہ آئے گا. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۲۹). ۲. **سر کاٹنا ، کشت و خون.** وہ انسان کے واسطے ایک میانجی صلح کل کرانے والا بنے گا کہ جو قومیں شمشیر بدست ایک دوسرے کی سرزنی کرتی ہیں. (۱۸۸۹ ، رسالۂ حسن ، جون ، ۱۵). ۳. **مغز زنی ، کوشش ، سعی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سرزن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زور (---و مج) صف.
۱. **نافرمان ، سرکش ، باغی ، نٹ کھٹ ، ڈھیٹ ، منھ زور.**
کیا چلبلی سو دھن ہے توں ہر فن منے پُر فن ہے توں
ہور فتنۂ دکھن ہے توں ، سرزور ہر یک باب میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۲۱) . مجھ کو تو اس چور سرزور کی تلاش ہے . (۱۸۹۳ ، گلرو زرینہ (متفرق مصنفین کے ڈرامے ، ۱۱ : ۱۰۵)).
آنکھیں چرائے وقتِ وفا چور اس قدر
مانے نہ حکم باپ کا سرزور اس قدر
(۱۹۱۲ ، مراثی شمیم ، ۱۸). ۲. **طاقتور ، زبردست.**
اُسے آج سنبھال رکسی نہ کوی
ہو سرزور ہے لڑنے سکسی نہ کوی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۸). ولے بھی پادشاہ سو پادشاہ سرزور ، مفلوک سو مفلوک حرام خور. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۳). [سر + زور (رک)].

---زوری (---و مج) امث.
سرکشی ، بغاوت ، ڈھٹائی ، سینہ زوری ، دھینگا دھینگی ، منھ زوری
پھل جائے تمن وو بات اُس گوری سوں کہہ
سمجھا کہہ توں نکو سرزوری سوں کہہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۹).
گھونگھٹوں میں ہیں کر رہی چوری
چوری کیسی کہ صاف سرزوری
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۸).
وہ مثل ہے کہ ایک تو چوری
اور پھر اس کے ساتھ سرزوری
(۱۸۸۷ ، موعظہ حسنہ ، ۲۲). اصلی وجہ اس دور کے بجٹ سازوں کی ... سرزوری تھی. (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۱۷۳). [سرزور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَبَد کس اضا نیز بلا اضا (---فت س ، ب) صف
(پھول) جو ٹوکری میں سب سے اوپر رکھا ہو ؛ (مجازاً) منتخب چیدہ ، چنیدہ ، بہترین.
رشکِ چمن ہیں سب یہ گُلِ سرسبد یہ ہے
آفاق میں نظیرِ ہزبرِ احد یہ ہے
(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۱ : ۳۳۳)). ہشام بن عبدالملک جو ۱۰۵ھ میں تخت نشین ہوا اور جو سلاطین بنی اُمیہ کا گُلِ سرسَبد تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۱۸).
بہارِ گلشنِ ایجاد و حُسنِ ہفت رواق
گُلِ سرسَبَدِ دودۂ بنی آدم
(۱۹۶۶ ، منحمنّا ، ۱۵). [سر + سَبَد (رک)].

---سَبز (---فت س ، سک ب) صف.
۱. **ہرا بھرا ، تر و تازہ ، شاداب.**
آب سوں دریا کے ہرگز کام نئیں عشاق کوں
گریۂ حسرت سوں ہے سرسبز باغ عاشقی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۷).
سرسبز سبزہ ہو جو ترا پائمال ہو
ٹھہرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۳). ایک سرسبز شاداب قطعہ

پر ... جا بیٹھا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۳۰). اب مقابلتاً کراچی ایک سرسبز شہر ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۳۵). ۲. **بارآور ، کامیاب ، مقبول ، مشہور.**

مانوں گا شاعری کو میں قائم تبھی تری
سرسبز یہ غزل ہو جو نواب کے حضور
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۹).

سرسبز ایک بھی نہ رو عشق میں ہوا
اس معرکے میں کھیت بہت پہلوان رہے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶۱). بے بنیاد غلط بیانیاں کبھی سرسبز نہیں ہوسکتیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۷ : ۴). ۳. **خوش و خرم ، خوشحال ، فارغ البال.**

رکھا سرسبز جوں طوطی چمن میں
مجھے دی جا گلستانِ سخن میں
(۱۷۷۸ ، گلزارِ ارم ، ۱۳۴). انشااللہ تعالیٰ دنیا میں سرسبز ہو گے. (۱۸۹۵ ، صندلی نامہ ، ۲۲).

میں کس زباں سے شکرِ شہادت ادا کروں
سرسبز تم رہو کہ کیا سرخرو مجھے
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۹۸). ۴. **بھرا پُرا ، آباد ، ترقی پذیر.**

لیکن بخلاف اسکے ہے عورت کا جہاں راج
واں ملک ہے سرسبز اور آباد رعیت
(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۴۵). کالج کے سرسبز ہونے کی تمنا ظاہر ہوئی. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۹۴). ۵. **فتحمند ، غالب (عموماً مقابلے میں).**

گل کترے نہ بلبل مری فریاد کے آگے
سرسبز ہو شاگرد کب اُستاد کے آگے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۲۹۶).

اس قد کے آگے ہو گا نہ سرسبز وہ کبھی
کیا بڑھ گئی ہے باغ میں سرو و سمن کی حرص
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۴۰). [سر + سبز (رک)].

---سبزی (---فت س ، سک ب) امث.
۱. **تازگی ، طراوت ، شادابی ، ہریالی.** سرسبزی کا نمو جوشِ بہار گلزارِ فردوس کا یادگار شہر پناہ جائے امن مرغوب. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۹۷). درختوں نے سرسبزی کے نئے جوڑے پہنے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۷۲). ۲. **کامیابی ، بارآوری.** میں بھی دو کے قریب معاملے کی سرسبزی کا مژدہ لے کر پہونچوں گا. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۳۲). ۲۵ مارچ ۱۰۱ء کے دن شہنشاہ کی مہم کی سرسبزی کے لئے رومہ میں قربانیاں کی گئیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ روما ، ۶۶۲). ۳. (i) **فارغ البالی ، خوشحالی.**

سرسبزیٔ ملک تھی خداداد
اور پایۂ تخت نزہت آباد
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۳). اس نے ملک کی امن و امان آبادی اور سرسبزی کے لئے جو کام کئے ہندوستان کا تیموری خاندان بھی نہ کر سکا. (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳ : ۶). یہ وہ مسئلہ ہے جس پر ہندوستان کی سرسبزی کا مدار ہے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۹۱۴). (ii) **فلاح ، بہبود.** اس امر کو اس طرح سمجھ لیں کہ ہماری دینی و دنیاوی سرسبزی اس امر پر منحصر ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۴۸). بندوبست اراضی ملک کی خوشحالی و فارغ البالی کا ایک عمدہ ذریعہ اور مناسب تدبیر ہے. (۱۹۲۹ ، فرہنگِ عثمانیہ ، ۱۴۷). (iii) **نشو و نما ، ترقی.** جس طرح آزادی جسمانی نشو و نما کے حق میں اکسیر تاثیر ہے ، ٹھیک اسی طرح دماغی اور روحانی سرسبزی کے حق میں بھی سمجھنا چاہیئے (۱۸۸۷ ، خیالاتِ آزاد ، ۵ / ع). [سرسبز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَواری (---فت س) م ف.
آکر ، بغیر پڑاؤ کیے یا ٹھہرے ہوئے ، آتے ہی ، سراسری ، رواروی ، کھڑے کھڑے. مظلوموں نے نوشیرواں سے سرسواری ملاقات کی. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۵۲). بادشاہی لشکر نے سرسواری حصار شہر کو مفتوح کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۳۴). [سر + سواری (رک)].

---شار (---فت س) صف.
۱. **کناروں سے چھلکتا ہوا ، لبریز ، لبالب ، بھرا ہوا.**

ہر اک لبریز ہے خم تجھ محبت کے اثر سیتی
ہر اک ساغر تری نیناں سوں ہے سرشار ہر جانب
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۸).

بالین حُسن پانی کا تھا کوزۂ سرشار
اوس کوزے میں سب زہر ملا آنی یہ مکّار
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۱۷).

ساقی نے جو یُوں ساغرِ سرشار دیا
دل میں نے ہجومِ شوق سے وار دیا
(۱۹۴۷ ، لالہ و گُل ، ۹۱). ۲. **نشے میں چُور ، مست ، بیخود.**

بے منّتِ شراب ہوں سرشارِ انبساط
تجھ نین کا خیال مجھے جامِ جم ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۲).

گھیرا ہے عجب حیرتِ سرشار مجھے
دن ہو گیا مانند شبِ تار مجھے
(۱۸۰۵ ، باقرآگاہ (قدیم اُردو ، ۱ : ۵۳۳)). دیوار پر بیٹھ کر لیمپ کی بہار دیکھیں ... شباب کی مستیوں میں سرشار پتنگا انگڑائی لے کر کہنے لگا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۴۵).

کوئی بھرپور جوانی کے نشے میں سرشار
رُخِ ایام کو آئینہ دکھاتی آئی
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۴۲). اف : کرنا ، ہونا. [سر + ف : شار - گرنا ، چھلکنا].

---شاری امث.
مستی ، بے خودی.

دیکھ دل کے شوق کی سرشاریاں
مست ہو کلیاں چمن کی جھومیاں
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۱).

آنے لپٹے ہوئے یوں عالمِ سرشاری میں
نالۂ زیر کے ہمراہ ہو جوں نالۂ بم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۸). ہندوستانی عورت خاموشی پسند ہے وہ سرشاری چاہتی ہے ، لیکن سکوت و سکون کے ساتھ . (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۲۹۵). ان کے طرز بیان میں کہیں صرف سستی جذبات اور ہیجان ہے اور کہیں واقعی گم گشتگی اور سرشاری ہے . (۱۹۵۱ ، نیم رخ ، ۳۵). [سرشار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شام کسر اضا ، م ف.
غروبِ آفتاب کے فوراً بعد ، سورج چھپتے وقت ، دن کا خاتمہ اور رات کی ابتدا.

ہو روم روم مرا کیوں نہ خوش کہ وہ بُت چیں
یہ کہہ گیا ہے کہ آؤں گا آج میں سرشام

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱ : ۱۱۵). محمودہ - سوتی آپ کے وقت ہیں؟ حسن آرا- سرشام. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۵۵) تارے سرشام سے روز چمکیں گے اور صبح کو جھلملا جھلملا کے غائب ہو جائینگے. (۱۸۸۹ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۱۴).

تھا آج کا تو عہد اسی خاکسار سے
جاتے ہیں یہ حضور سرشام ادھر کہاں

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۱۷۰).

شبِ ہجر صبحِ وصال ہے ترا عکس جب بھی جگا لیا
تری یاد دل کا چراغ ہے ، سرشام ہی سے جلا لیا

(۱۹۶۶ ، لہو پکارتا ہے ، ۱۷). [سر + شام (رک)].

---شَب کسر اضا(---فت ش) م ف.
غروبِ آفتاب کے بعد تاریکی شروع ہونے کا وقت ، رات کا ابتدائی حصہ ، رات کے شروع میں.

تھی کس کی آرزو کہ سرشب سے تا سحر
دیکھا کیے ہیں صاحبِ محفل کا اضطراب

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۶). [سر + شب (رک)].

---شَخ (---فت ش) امذ ، صف.
سرکش ، نافرمان ، خودسر. سوائے اس کے بہ قوتِ تدبیر و بہ زورِ شمشیر اکثر ملک لیے ، اور بہتیرے سرشخ زیر کیے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۵۱).

تھے جیسے جوانی کے چڑھے زور میں سرشخ
ویسے ہی بڑھاپے کی پڑی آن کے اب یخ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۹). [سر + ف : شَخ - سخت].

---شِکَن (--- کسر ش ، فت ک) صف.
۱. **حصہ رسد ، اوسط ، تناسب.** کیا سرشکن حصہ ہو گا اُس کا جوہر ایک گرین ہلکے معدن کی بہ نسبت سونے کے پانی میں ڈبونے سے گھٹتی ہے. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۱۵۶). اگر ہم سلطنت مغلیہ کے مداخل پر سرشکن لگاویں تو شاید ایسی پست حالت نظر آوے گی جس کی نظیر دنیا میں ذرا مُشکل سے مل سکے گی. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۴ : ۸۰). ۲. (**بنوٹ) ایک داؤ جس کی چوٹ کھوپڑی پر پڑتی ہے.** بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی اسم سامی ... بھالنک کا ہاتھ سرشکن ... غرضکہ سو ہاتھ منتخب یہ ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۴۸). ۳. **سر توڑنے والا ، سر پر ضرب لگانے والا.**

بہ عشقِ سرشکن فرہاد پر لایا جو کچھ لایا
وگرنہ کون ایسی فتح خسرو کو دلا سکتا

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳) [سر + ف : شِکَن ، شِکَستَن - توڑنا].

---شُماری (---ضم ش) امث.
۱. **ٹیکس جو فی کس کے حساب سے مقرر ہو.** حاصلات محصول وغیرہ سرشماری ... سوائے قومِ اسلام کے اور لوگوں سے لیا جاتا ہے. (۱۸۶۹ ، عہد ناجات ، ۷ : ۱۴). ۲. **مردم شماری.** ۱۵۲۲ء کی سرشماری کی تفصیلات کے مطابق سولھویں صدی کے ربع اوّل کے آخر میں انقرہ شہر میں دوہزار سے زائد مسلمان ایک سو بیس کے قریب عیسائی اور تقریباً تیس یہودی گھر تھے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۶۲). [سر + ف : شُمار ، شُمردَن - گِننا ، ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شور (---و مع) امذ (الف).
۱. **فتنہ ، آسیب.** ٹونے کے سرشور سوں ، سحر ہور مکر کے زور سوں ، عقل ہور دل کوں کیں کا کیں لیا پاڑے.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۴). ۲. **تلاطم ، زور شور.**

بل انجواں کے طوفاں میں سرشور سوں
اسا ساں کا بارا چھوٹیا زور سوں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۴۹). (ب) صف. ۳. (اُ) **سرکش ، نافرمان ، باغی.** مسجد کے مصالح پر ایک سرشور اور مالدار برہمن نے قبضہ کرکے شوالہ بنالیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۰۱). (اُا) **مُنھ زور (گھوڑا).** ولایتی گھوڑے سرشور ، سینکڑوں باچھیاں جلنے لگیں سوار گر گر پڑے ، گھوڑے چھٹ چھٹ گئے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۵۲). [سر + شور (رک)].

---شوری (---و مج) امث.
۱. **سرکشی ، خودسری.** لڑکے نے باپ کے اطوار و خصائل میں سے خودسری اور سرشوری کے سوا کچھ نہ لیا تھا. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۵۸). نواب...سرشوری کے ساتھ دن گزارتے ، فتنے اٹھاتے ، ہنگامے برپا کرتے رہے. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ (مقدمہ) ، ۲۴). ۲. **شور و غل ، ہنگامہ خیزی.** اپنا سر دیوار پر مارتا اور سارا کمرہ اس کی سرشوری سے گونجنے لگتا. (۱۹۸۴ ، سفر مینا ، ۱۹۹). [سرشور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شورِیدَہ کسر صف(---و مج ، ی مع ، فت د) امذ.
سر جس میں آشفتگی اور دیوانگی ہو ؛ (مجازاً) عاشق کا سر.

تیرے سودائی کا یہ عالم ہے جاتا ہے جدھر
تا سرشوریدہ روز آتے ہیں پتھر سیکڑوں

(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۲۲۲). [سر + شوریدَہ (رک)].

---شوئی (---و مج) امث.
سر دھونے کی اُجرت ؛ (کنایۃً) وفاداری یا خیر خواہی کا انعام جو امرا و سلاطین کے دربار سے بہی خواہوں کو دیا جاتا تھا. نذر دینے والے کو اس کے درجے کے موافق اُس کی سرشوئی

کے نام سے کچھ مقرر ہو جاتا ہے۔ (۱۹۱۹، واقعات دارالحکومت دہلی، ۱ : ۱۳۸)۔ [سر + ف : شو، شُستَن ـ دھونا + ئی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ صَدَقَہ (ـــ فت ص، سک د، فت ق) امذ.
سر کا اُتارا، صدقۂ سر. یہ سب دولت اور انعام حرمز کا سرصدقہ قیصر نے بھیجا ہے۔ (۱۸۰۰، قصہ گل و ہرمز، ۱۱۰)۔ [سر + صَدَقہ (رک)]۔

ـــ صَدقے فقرہ.
بلا سے، کچھ پروا نہیں (خوشامد یا اظہارِ شفقت کے لیے)۔

جو گم ہوا ہے مرا تم سے دل تو سرصدقے
نہ کیجے ذکر سے آپ اس کے بار بار خفیف

(۱۸۳۶، معروف (نوراللغات))۔ ہارا تو سرصدقے مگر اخباروں میں نام نکلا۔ (۱۹۵۴، اپنی موج میں، ۱۳)۔ گلدان ٹوٹ گیا چلیئے، آپ کے سرصدقے، یہی سمجھ لیجیے قضا تھی اور بلا تھی کہ ٹل گئی۔ (۱۹۸۸، قومی زبان، کراچی، فروری، ۶۳)۔

ـــ طاق امذ.
اوپر کا کمرہ جو سامنے سے کُھلا ہو، چوبارا (جامع اللغات)۔ [سر + طاق (رک)]۔

ـــِ طُور کس اضا (ـــ و مع) م ف.
کوہ طور پر تلمیح ہے اس واقعہ کی طرف کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر تجلی باری تعالیٰ نظر آئی۔

وہ بہت خفیف سی اک جھلک سرِطور برقِ جمال کی
وہ غشی کلیم کی اور جل کے وہ سرمہ ہونا پہاڑ کا

(۱۹۱۷، نقوش مانی، ۳۲)۔

میرے غم خانہ میں آؤ تو دکھا دوں تم کو
تھی وہ کیا چیز سرطور، تمھیں کیا معلوم

(۱۹۸۳، حصارِ انا، ۱۱۷)۔ [سر + طُور (عَلَم)]۔

ـــِ عام کس اضا، م ف.
منظرِ عام پر، سب کے سامنے، بیچ بازار میں، کھلم کھلا۔

میں شب کی لڑائی تو چھپاتی تھی سبھوں سے
قصّہ وہی پھر تو نے سرعام نکالا

(۱۸۹۲، مسرور کاکوروی، د (انتخاب)، ۲)۔

یوں سرعام، کُھلے سر میں کہاں تک بیٹھوں
کسی جانب سے تو اب میری ردا آئی ہو

(۱۹۷۷، خوشبو، ۱۰۳)۔ [سر + عام (رک)]۔

ـــِ عَدالَت کس اضا (ـــ فت ع، ل) م ف.
عدالت میں، عدالت کے سامنے، جج یا مجسٹریٹ کے سامنے جب وہ عدالت کی کرسی پر ہو۔

سرِ عدالتِ محشر جواب کیا دو گے
جو داد خواہوں نے تم پر کوئی سوال دیا

(۱۸۷۸، گلزارداغ، ۱۳)۔

ـــ عَسکَر (ـــ فت ع، سک س، فت ک) امذ.
فوج کا سردار، کمانڈر، جنرل. اس میں ایک خاص جگہ نقیب الاشراف اور والی بادشاہ بغداد و سرعسکر بغداد کے لیے مقرر ہے۔ (۱۹۱۲، سفر نامہ بغداد، ۶۹)۔ پولیس کا نظام قائم رکھنا اور اسے وسعت دینا سرعسکر کے اہم فرائض میں شامل ہو گیا۔ (۱۹۶۸، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳ : ۷۹۳)۔ [سر + عَسکَر (رک)]۔

ـــ غَزَل (ـــ فت غ، ز) امذ.
غزل کا مطلع، دیوان کی بہترین غزل (نوراللغات؛ فیروزاللغات)۔ [سر + غزل (رک)]۔

ـــ غِلاف (ـــ کس غ) امث.
خنجر، پیش قبض. اپنے جی سے ہاتھ دھو کر اور جان کھو کر سرغلاف مبارک کی کمر سے کھینچ کر ملک صادق کی توند میں ماری۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۳۸)۔ [سر + غِلاف (رک)]۔

ـــ غَنائی (ـــ فت غ) امث.
سرداری، سرکردگی. قبائل کے شیوخ کی سرغنائی قائم ہوگئی۔ (۱۹۱۹، مضامین شرر، ۱ : ۳ : ۱۶۰)۔ اکثر کارکنان کانگریس نے ان فرقہ وار جھگڑوں میں سرغنائی کی۔ (۱۹۲۳، خطبۂ صدارت، مولانا محمد علی، ۱۰۳)۔ [سرغنہ (رک) + ائی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ غَنَہ (ـــ فت غ، ن)۔ (الف) امذ.
۱. **کسی گروہ یا جتھے کا سردار، پیشوا، سرگروہ.** اس بات پر عہد ہوا کہ ظالم کا ظلم دفع کریں، زبیر بن عبدالمطلب اس میں سرغنہ ہوئے۔ (۱۸۳۵، احوال الانبیا، ۲ : ۲۴)۔ یہ مذہب اسلام کے دینی سرغنہ ہیں۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۱۵۲)۔ وہ ... مقتدائی کے بعد سرگروہ و سرغنہ بن گیا۔ (۱۹۲۶، شرر، مضامین شرر، ۳ : ۱۳۹)۔ ۲. **مفسدوں یا باغیوں کا سردار، فساد یا بغاوت کا بانی، سرکردہ.** وہ جانتا تھا کہ اس ملک کی بغاوت کا سرغنہ وہی ہے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴ : ۴۲۰)۔ اپنی آن بان سے وہ ان (ڈاکوؤں) کا سرغنہ لگتا تھا۔ (۱۹۸۶، جانگلوس، ۱۳۰)۔ (ب) صف. **بڑا، سرکردہ.** قوم کے سرغنہ اشخاص ... فضول رسمیں ترک کر کے سادہ طریقہ اختیار کریں۔ (۱۹۲۰، بیوی کی تربیت، ۶۶)۔ [سر + غنہ (رک)]۔

ـــ فَراز (ـــ فت ف) صف؛ نیز سرافراز.
۱. **سربُلند، ممتاز، معزز، عالی مرتبہ.** مخدوم سید مُحَمّد حُسینی گیسُودراز، عاشق شہباز سرفراز۔ (۱۵۹۹، کتاب نورس، ۷۹)۔ تن کے مُلک کا بادشاہ کیا، سرفراز کیا۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۲۶)۔

کوتہ نہ سفر دراز کیتا
تو آپ سے سرافراز کیتا

(۱۷۰۰، من لگن، ۳۱)۔ بادشاہ نے دیکھ کر مجھے بہت سرفراز کیا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۳۷)۔ اپنی گرم بازاری کے لیے کیسے کیسے سرفرازوں کو اکھیڑ کر پھینک دیا۔ (۱۸۸۳، دربارا کبری، ۲۲۴)۔ خدا سے محبت ہی انسان کو سرفراز اور مفتخر کر سکتی ہے۔ (۱۹۸۸، صحیفہ، اقبال نمبر؛ اکتوبر، دسمبر، ۴۸)۔ ۲. **اونچا،**

اونچے قد کا ، بلند.

خیالِ سروِ قدِ یار میں یہ رویا میں
جو نخل باغ میں تھا سرفراز ، ڈوب گیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۹۶). ۳. (کنایۃً) جس کا ازالہ بکر ہو چکا ہو ، وصل سے شادکام. داروغہ صاحب آپ ہم سے باتیں کیجیے یہ بہت کم سخن ہیں ابھی سرفراز نہیں ہوئیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۹۲). اتنی شاہزادیاں خدمت میں رہتی ہیں اور سب سرفراز ہوتی ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۷۸). اف : کرنا ، ہونا. [سر + ف : فراز ، فَرازیدَن - اونچا کرنا].

---فَراز کَرْنا/فَرمانا محاورہ.

۱. عزت بخشنا ، قدر افزائی کرنا ؛ قدم رنجہ فرمانا ، تشریف لانا.

ولی اپس کے قدم بوس کے شرف سوں مجھے
ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۲). میں بہت ممنون احسان ہوں گی اگر دوبارہ سرفراز فرمائیے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰). ۲. دینا ، بخشنا ، عطا کرنا ، نوازنا. خدا کہا ، جو میں منگوں گا تو تیرے مانند بد لاؤں گا یعنی تجے سرفراز کروں گا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۱۱).

ترے کرم کا سزاوار تو نہیں حسرت
اب آگے تیری خوشی ہے جو سرفراز کرے

(۱۹۱۲ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱ : ۳۰). آپ نے عرصہ سے ہمکو کوئی مضمون سرفراز نہیں فرمایا ، لوگ بیحد مشتاق ہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۲۰). عرشی صاحب کو قدرت نے جہاں بہت سے اوصاف حسنہ سے سرفراز کیا تھا وہاں ہر قسم کی دنیوی دولت سے بھی نوازا تھا. (۱۹۸۷ ، "فاران" کراچی ، اپریل ، ۴۴). ۳. (مجازاً) وصل سے محظوظ کرنا. پہلے اپنے خدمت گار کے ساتھ میرا نکاح کرانا چاہتے تھے اب خود سرفراز کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۲۸۹).

---فَرازْنا (---فت ف ، سک ز) ف م.

عزت دینا ، رونق بخشنا ، تشریف آوری سے مشرف کرنا.

کریں گے دفعتاً تصویر خانہ اپنی رحمت کا
وہ جس دم سرفرازیں گے گنہگاروں کی محفل کو

(۱۸۶۸ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۱۰).

یہ دل میں آئی کیا جو سرفرازا آپ نے ہم کو
سُنیں ہم بھی ہمارے حال پر کیا مہربانی ہے

(۱۸۷۹ ، دیوانِ ہزبر ، ۱۱۵). [سرفراز + نا ، لاحقۂ مصدر].

---فَرازْنامَہ (---فت ف ، سک ز ، فت م) امذ.

(تعظیماً) خط (مہذب اللغات). [سَرفَراز + نامَہ (رک)].

---فَرازی (---فت ف) امث ؛ =سرافرازی.

سربلندی ، عزت ، بزرگی ، مرتبے میں ترقی.

یے سرفرازی بس ہے دو جگ منے معانی
منج سیس پر لکھیا ہے اسم محمدٌ اللہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۱).

بشر کوں تیں نے بخشی سرفرازی
سبن پر کرنے لاگا ترک تازی

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۸). موافق قدر و منزلت کے ہر ایک کو سرفرازی ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵). بجائے قدر دانی و سرفرازی کے ... ایک افسر فوج ... قاہرہ میں آیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۷۳). یہ تو وہ مقام ہے ... جہاں سجدہ ریز ہو کر سرفرازی حاصل ہوتی ہے. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۵۲). [سرفراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فِرو (---فت نیز کس ف ، و مج) صف.

سر جھکا ہوا ، شرمندہ ، عاجز.

سرفرو کیا ہے ترے چشم کے آگے نرگس
پنجۂ گل بھی دہن دیکھ کے تنگ آ ہی گیا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۳۷). [سر + فرو (رک)].

---فِرو رَکھنا/کَرْنا محاورہ.

سر جھکا رکھنا ، سر جُھکانا ، عاجزی کا اظہار کرنا.

جزعجز ہو نہ اہلِ کرم کو غرورِ مال
رکھتی ہے سرفرو یہ زمیں باردار شاخ

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۳۴).

کیا سب تپاک ختم ہوا ، دیکھو بیبو!
یہ ہیں وہی جو کرتے تھے سو بار سرفرو

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۲۹۵).

---فَروش (---فت ف ، و مج) صف ؛ امذ.

جان کی پروا نہ کرنے والا ، جانباز ؛ بہادر ، دلیر ، شجاع.

سرفروشوں میں ہوں شیوہ مرا جانبازی ہے
تب چڑھے دیکھے اگر شیرِ نیستاں مُجکو

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۲) . عدو اور وفاق دونوں بلا کے سرفروش تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۵۰). لیکن تحریکِ آزادیٔ فلسطین کے سرفروش وہ شہید ہیں جو افسانوی پرندے فینکس کی طرح اپنی ہی آگ سے جی اٹھتے ہیں. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۰۴). [سر + ف : فَروش ، فروخْتَن - بیچنا].

---فَروشانَہ (---فت ف ، و مج ، فت ن) صف ؛ م ف.

جانبازانہ ، دلیرانہ ، بہادرانہ. ہم میں کثرت سے ایسے لوگ مل جائیں گے جو اُن کی اس سرفروشانہ سعی و کاوش کی داد دینے کے لیئے آمادہ ہوں گے. (۱۹۷۷ ، اقبال : شخصیت اور شاعری ، ۳۸). سیاسی شعور کہیں خفیہ کہیں علانیہ طور پر سرفروشانہ انداز سے آگے بڑھ رہا تھا. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری : شخصیت اور فکر و فن ، ۱۸۵). [سرفروش + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---فَروشی (---فت ف ، و مج) امث.

جانبازی ، دلیری ، بہادری. غلام حتی الامکان سرفروشی و جاںنثاری میں ... سرمو تامل نہ کرے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۹). مجدد یا رفارمر کے لیئے تین شرطیں ضروری ہیں ... جسمانی مصیبتیں اُٹھائی ہوں ، جان پر کھیلا ہو ، سرفروشی کی ہو. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۶۵) . غیر فانی پیغام کے نقوش تلاش کیے

جا سکتے ہیں جو آگے چل کر عالمِ انسانیت کو اُخوت و مساوات حریت سرفروشی اور خودی و خودشناسی کی دولت سے مالامال کرتا ہے. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۲). [سرفروش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فِگَندَہ (---کس ف ، فت گ ، سک ن ، فت د) صف ؛ م ف.
سر جُھکائے ہوئے ، سرنگوں ؛ عاجز.

سب انسان ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اُسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

(۱۸۷۹ ، مُسدسِ حالی ، ۱۸).

حق سرفگندہ تھا مگر اب سربلند ہے
باطل جو تھا بلند نظر آ رہا ہے پست

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۳۵۱).[سر + ف : فِگندہ ، فِگَندَن ـ ڈالنا].

---فوج (---و لین) امذ.
فوج کا قائد ، سپہ سالار. امیر خاں کو ملتمش کا سرفوج بنایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۷۳). میمنہ اور میسرہ کے نگہبان علی الترتیب سرفوج میمنہ اور سرفوج میسرہ کہلاتے تھے .(۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱) [سر + فوج (رک

---فِہرِست کس اضا(---کس مج ف سک ہ کس ر) صف ؛ م ف.
فہرست کے شروع میں مندرج ؛ (مجازاً) سب سے مقدم ، سب سے اہم . ان علامات میں زیر جلد اور برون العضلاتی نزف الدم (Hemorrhage) کی شکایت سرفہرست ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۱۳۲). اس جدوجہد میں میرا نام مجرموں کی طرح سرفہرست تھا. (۱۹۸۱ ، قائداعظم اور آزادی کی تحریک ، ۳۱). [سر + فہرست (رک)].

---قُفلی (---ضم ق ، سک ف) امث.
وہ رقم جو مکان یا دکان وغیرہ کرایے پر دیتے وقت کرایہ دار سے کرایے کے علاوہ لی جائے ، پگڑی . ایک مکان بھی خالی تھا ایک روپیہ ماہوار کرایہ پر اس کو ٹھیرالیا ، بلکہ سرقفلی دے کر سرخط لکھ دیا . (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۸۴). [سر + قفل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قِلیان (---فت ق ، کس ل) امث.
چلم ؛ گول ٹھیکری جو چلم میں تمباکو کے اُوپر آگ کے نیچے رکھتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سر + قلیان (رک)].

---کار امث.
رک : **سرکار ، مع تحتی الفاظ** . سرکار یا بڑے بڑے شہروں میں انتظامی اختیارات فوج دار کے سپرد ہوتے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاک و بھارت ، ۱ : ۳۳۸). [ف].

---کاری صف.
رک : **سرکاری ، مع تحتی الفاظ** . سرکاری ملازمت کے امتحانات کے سوال پر پارلیمانی کمیٹی نے کہا کہ تربیتی اداروں میں ہندی شروع کرنے کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۱۵). [سرکار + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَج (---فت ک). (الف) صف.
آنکڑے کی طرح جھکا ہوا ، مُڑا ہوا. ایک چوبک سرکج تھی بقامت ایک ذراع اور نیم عصا کے .(۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۸۱). (ب) امذ. **آنکڑا** (مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۱). [سر + کج (رک)].

---کَرْدَگی (---فت ک ، سک ر ، فت د) امث.
سرداری ، قیادت دس ہزار سوار جرار بہ سرکردگی ابوالورد ... کے اوس جانب روانہ کیے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۵۸). وزیر ہند کی سرکردگی میں ہماری جماعت ... چلی. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۴۸). ہند سرکار نے ہندی کی تدریس پر ایک جائزہ (ریویو) کمیٹی راما پرسنا نائیک کی زیر سرکردگی مقررکی. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۲۵). [سرکردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْدَہ (---فت ک ، سک ر ، فت د) امذ ؛ صف.
۱. **سردار ، قائد ، افسر.** کسو طرح اس گرہ کے سرکردوں کو میرے پاس لانو . (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱۳).

سرکردہ ہائے اُمتِ خیرالانام کا
سکّہ بٹھا گئے جو محمدؐ کے نام کا

(۱۸۸۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۶۸). سرکاری سواری کے ... آگے پیچھے پولیس کے کئی سرکردہ ، فوجی وردی میں گھوڑے مارے چلے آتے تھے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر، خمارستان ، ۲۰۵). ۲. **مُنتخب ، مُمتاز ، نمایاں حیثیت رکھنے والا.** یوسف کامران اپنے عہد کے سرکردہ ادیبوں اور فن کاروں سے ذاتی دوستیاں استوار کرتا ہے. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۳). [سر + ف : کردہ ، کردن ـ کرنا].

---کَرْنا محاورہ.
۱. **انجام کو پہنچانا ، طے کرنا (راستہ مہم وغیرہ)؛ فتح کرنا ، قابو میں لانا ، مغلوب کرنا ، جیتنا.**

نہ تھا جو دل چلا تو پانو کیوں کر پڑ سکے سَنمُکھ
مہم ایسی بغیر از شوق کر سکتا ہے سر کوئی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ ابرو ، ۳۹).

خوب سا نظّارہ قاتل یہ خنجر کیا
سر دیا لیکن مہم عاشقی کو سر کیا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۸).

کرتا ہے سر یہ مدحتِ ابرو کا معرکہ
ہاں اے قلم قدم ترا میداں سے ہٹ نہ جائے

(۱۸۹۳ ، زیبا ، مرقعِ زیبا ، ۱۰۰). چنار گڑھ پر حملہ کیا جس کے سر کرنے میں چھ مہینے لگ گئے. (۱۹۱۸ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۴۷). وہ قلعہ ایسا مضبوط بنایا جائے کہ ہمارا بڑے سے بڑا حریف بھی اسے سر نہ کر سکے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۴۳). ۲. **شروع کرنا ، بیان کرنا ، آغاز کرنا.**

ہے قِصّۂ دراز کے سُننے کی آرزو
اس زلفِ تابدار کی تعریف سر کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۷).

حال بسر کرنے کو چاہا تھا میں اس کے آگے
لیک فرصت نہ دیا دم جو ہو جلاد سے ربط
(۱۷۹۸ ، دیوانِ چندا ، ۳۲).

آزردہ خاطروں سے کیا فائدہ سُخن کا
تم حرف سر کرو گے ہم گریہ سر کرینگے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳).

جب کہ میں کرتا ہوں اپنا شِکوۂ ضعفِ دماغ
سر کرے ہے وہ حدیثِ زُلفِ عنبر بارِ دوست
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۳). ۳. **شِکار پر چھوڑنا (باز یا کُتّے وغیرہ کو)**، عقابِ تمنا ہوائے آرزو میں سرکیا. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور، ۳۴). ایسی جگہ میں سرکرنا میر شکار کا کام ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۸۸) . ۴. **داغنا ، چلانا ، فیر کرنا ، پھینکنا (آتشیں یا آہنی اسلحہ وغیرہ)** . توپ کا گولہ بعد سرکرنے کے ایک ثانیے میں ۸۰۰ فٹ گیا. (۱۸۳۷ ، ستّہ شمسیہ ، ۱ : ۳۲). ایک سو ایک توپ کی سلامی سے ہلچل پڑ گئی جو نئی کانسٹی ٹیوشن کی یادگار میں سرکی گئی تھیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۳).

رات یوں تاریک تھی جس طرح مُجرم کا ضمیر
سر کیا شیطان نے عورت کی جانب ایک تیر
(۱۹۳۲ ، فکر و نشاط ، ۱۰۹). ۵. **بال گُوندھنا ، مانگ چوٹی کرنا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات) . ۶. **تاش کے کھلاڑیوں میں سے ایک کا پتّا ڈالنا (جس پر دوسرا ، پھر تیسرا ، پھر چوتھا پتّا ڈالتا ہے).**

پا گیا میں قتل کا ایما بُتِ بے پیر کا
سر کیا جو گنجفہ میں بازیٔ شمشیر کا
(۱۸۷۹ ، نکہت (نوراللغات)). ۷. **سُلگا دینا ، کش لگانا (چلم کے لیے مستعمل)**. تھوڑی سی چلم میں جما کر آگ پھنک کر رکھی اور ان کو دی کہ لو بھائی سرکرو. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳: ۲۵۸). ۸. **ادا کرنا ، عرض کرنا**. بیگم صاحبہ کو بغیر دیکھے کئی گز لمبا جوڑا سلام سرکیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۳). ۹. **کھولنا، وا کرنا** (مہذب اللغات).

--- کَش (---فت ک) صف.
۱. (اَ) **باغی ، نافرمان ، حکم عدولی کرنے والا ؛ مغرور.**

توں ورکش ہے ہر ایک سرکش اُپر
کہ غالب ہے جیوں آب آتش اُپر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۵).

زبس تیغ نگہِ شوخ سرکش کی ہے خُوں ریزی
نگاہِ چشمِ قربانی نمط حیراں ہوئے عاشق
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۱).

سرکش نہ ہو زیرِ چرخ ، اُن نے
پامال کیے ہیں کیسے کیسے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۹).

جو نگہِ خسرو عالی مکاں سے گر پڑے
لا کھ سرکش ہو زمیں پر آسماں سے گر پڑے
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۳۰) . یہ لوگ روز بروز مغرور اور سرکش ہوتے گئے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قِصے ، ۹۶). کہنے لگے، لڑکا بڑا ضِدی اور سرکش ہے ، پڑھنے لکھنے کا نام نہیں لیتا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۵) . (اَاَ) **مُنہ زور.** صحافت کے سرکش گھوڑے کو قابو میں رکھنے کے لیے دہری عنان کی ضرورت ہے . (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۱۱) . ۲. (مجازاً) **اُونچا ، بلند.**

عمارت تھی مصفا ایک سرکش
زر کرسی پہ بیٹھی تھی پری وش
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۸).

کشتی کو اچھالے کئے سرکش دھارے
ساحل پہ نگاہ کی نہ ہمّت ہارے
(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۲۴۱).[سر + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

--- کُش (---ضم ک) صف (قدیم).
سر کُچلا ہوا ، مقتول ، مُردہ.

یکایک پکے پان سے سب جھڑے
جتے سرکشاں سرکُشاں ہو پڑے
(۱۶۶۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۳۴) . [سر + ف : کُش ، کُشتن ـ مار ڈالنا ؛ مارا جانا].

--- کُشادَہ (---ضم ک ، فت د) صف.
کُھلا ہوا ، وسیع ؛ جس کی چھت نہ ہو. ایک مکان سرکُشادہ ... میں چوکھنڈی پختہ حضرت دوری شاہ کی مع قبر ہمراہ شاہ صاحب مرحوم (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۴۰). [سر + کشادہ (رک)].

--- کَشی (---فت ک) امث.
۱. **نافرمانی ، بغاوت.**

ایسا باگ ہور یوں کیا دل خوشی
جو دھرتا تھا او سر منیں سرکشی
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۲). رعیت یہاں کی حاکم سے سرکشی نہیں کرتی. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۳۳).

میں اور سرکشی تری طاعت میں الاماں
میں چاہتا ہوں سجدے کے قابل جبیں رہے
(۱۸۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۶۹). مزاج میں سرکشی اور نک چڑھا پن ہمیشہ سے تھا. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۱۱). ۲. **غرور ، گھمنڈ.**

اس قد کے آگے سرو کی ہے سرکشی فضول
باعث فقط یہ ہے کہ ذرا بڑھ گیا ہے طُول
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۷۴). اف : کرنا ، ہونا. [سر + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَشِیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
اُونچا ، بلند ، (کنایۃً) مغرور ، مفتخر.

مانندِ شمعِ عشق میں گردن بُریدہ ہوں
پر بل بے سرکشی کہ وہی سرکشیدہ ہوں
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۸۹).

ہوا جو بگڑی تو ٹھنڈا ہی کر کے چھوڑے گی
ہزار شعلۂ بیباک سرکشیدہ سہی
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۸۵).[سر + ف : کَشیدہ ، کَشیدن ـ کھینچنا].

--- کَفچَہ کَرْنا محاورہ.
سر کو ہتھیلی بنا لینا ، ہتھیلی کی طرح سر پھیلا لینا. جب قدم ہمایوں تہِ چاہ پر قائم ہوئے دیکھا ایک نقب تہ چاہ میں ہے اور ایک افعی زہر آلود سر کفچہ کیے دہنہ نقب میں بیٹھا ہے. (١٨٩١ ، بوستانِ خیال ، ٨ : ٣٣).

--- کوب (---و مج).(الف) صف.
١. **سر کچلنے والا ، تادیب کرنے والا ، سزا دینے والا ، شکست دینے والا.**
تلواریں کھنچیں زیر میں سر ڈوب یکایک
لشکر سے بڑھے فوج کے سرکوب یکایک
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٠٠). ایک قلعہ ایسے مناسب مقام پر تعمیر کراؤں گا کہ وہ مظلوموں کے لئے پناہ اور متمردوں کے واسطے سرکوب ہو. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٣٢٢).
شرکِ پھیلا ہو جہاں لازم ہے اک سرکوب بھی
مدتوں سے ہے یہی از جملہ معمولاتِ پند
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ : ١٧). ٢. **نگران ، سردار.**
ہے مری خانہ نشینی سے یہ گھر مذکور
خیلِ عشاق کا سرکوب کہیں بیٹھ رہا
(١٨٠٩ ، جرات ، د ، ٩). ٣. **اونچا ، بہت بلند.**
عمارت ایک سرکوب فلک تھی
در و دیوار میں مہ کی جھلک تھی
(١٧٥٩ ، راگ مالا ، ٩).
ہے جو سرکوب اک بڑی دیوار
واں سے جھانکو تو ہے اندھیرا غار
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠١٣). ٤. **(معماری) چمنی کی کلاہ نما چھت.** اوپر ایک بہت بلند آویزہ‌دار سرکوب (Hood) بنا دیا جاتا تھا. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٧٨٠). (ب) امذ. **پشتہ (جو قلعے کے مقابل اس سے اونچا بناتے ہیں) ، دمدمہ.** ایک دن میں ... ان تھیلوں کو ڈال کر بڑا سرکوب بنایا اور اہلِ قلعہ کو ستایا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٢ : ٥٠). [سر + ف : کوب ، کوبیدَن ـ کوٹنا].

--- کوبَہ (---و مج ، فت ب) امذ.
گرز ، سر کو ضرب لگانے والا آلہ ، موسل.
یہ سُن کے تُرشرُو (تُرش رُو) ہوا وہ ظالم و خودسر
سرکوبۂ آہن کو لیا ڈانٹ پٹک کر
(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٢١٣). [سر + ف : کوبہ ـ موگری].

--- کوبی (---و مج) امث.
سرکچلنا ، سزا دینا ، گوشمالی ، تادیب. میری زاری اور چرب زبانی پر نہ خیال کرتا بلکہ اور سرکوبی کرتا (١٨٣٨ ، بُستانِ حکمت ، ٢٠٣). وزیر سرکوبی کی تدبیریں انتظام کی فکریں کرتا رہا. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ١٣٧). راجہ بھیم چندر کی سرکوبی کے لئے بہت ہی مختصر سا دستۂ فوج بھیجا تھا. (١٩١٩ ، بابا نانک کا مذہب ، ٢١٧). صفدر جنگ راٹھوں اور جاٹوں کو ساتھ لیکر بنگشوں کی سرکوبی کو چڑھ دوڑا. (١٩٨٨ ، دو ادبی اسکول ، ٥٣). [سر + کوب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کُوچَہ (---و مع ، فت چ) امذ.
گلی کا سِرا ، نکڑ. سرکوچہ بلاقی بیگم سے آگے بجانب غرب دریبہ کے خونی دروازہ تک دو سو چالیس درعہ فاصلہ ہے. (١٩٧١ ، اردو مصدر نامہ ، ١٠). [سر + کوچہ (رک)].

--- کُونڈا (---و مع ، مغ) امذ.
(نجّاری) دروازے کے پٹوں کو اندر سے بند رکھنے والی آڑ جو ایک چوکور یا گول مضبوط لکڑی ہوتی ہے ، دروازے کے بازو میں اس کا گھر بنا ہوتا ہے جس میں یہ لکڑی پڑی رہتی ہے ، بروقتِ ضرورت اس کو اندر سے کھینچ کر کواڑوں کے پیچھے اڑا دیتے ہیں تا کہ دروازہ باہر سے نہ کھل سکے ، آڑ ڈنڈا (ا پ و ، ١ : ٣٠). [سر + کُونڈا ـ کُنڈا].

--- کوہ کسر اضا (---و مج) امذ.
پہاڑ کی چوٹی ، قلۂ کوہ (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [سر + کوہ (رک)].

--- گراں (--- کس نیز فت گ) صف.
١. **خفا ، ناراض ، رنجیدہ ، کشیدہ خاطر ، برہم.**
مرے اللہ کوئی حد بھی ہے اس بے دماغی کی
کہ دل ہے سرگراں مُجھ سے تو دل سے سرگراں ہوں میں
(١٨٣٠ ، بیخود موہانی ، ک ، ٣٧).
وہ اپنی خُو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں
سبک‌سر بن کے کیا پُوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٩).
ہمیں سے اس قدر رغبت ہمیں سے سرگراں ایسے
کبھی تم مہرباں ایسے کبھی نامہرباں ایسے
(١٩٥٨ ، تارپیراہن ، ٥٥). ٢. **مست ، مخمور ، خمار آلود.**
شمامہ بولی یونچ یا مہتراں
شراب سوں نکو تم کرو سرگراں
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٥٠٧).
دم نہ مارا جل بُجھے گو سرگرانِ سوزِ عشق
ساتھ اپنے لے گئے رازِ نہانِ سوزِ عشق
(١٩١٢ ، مطلع انوار ، ٦٢). ٣. **سر بھاری محسوس کرنے والا.**
ہوئی اس کوں واں آرزو نان و آب
ہوا سرگراں او بھی از بہرِ خواب
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٥١٨). ٤. **متکبر ، مغرور** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سر + گراں (رک)].

--- گراں کَرْنا محاورہ (قدیم).
ناراضگی یا خفگی کا اظہار کرنا.
بولیا یونچ فتاح اپے مہتراں
نکو تم کرو مجھ اپر سرگراں
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٥٢٣).

--- گِرانی (--- کس نیز فت گ) امث.
١. **خفگی ، ناراضی ، کشیدگی ، رنجیدگی ، برہمی.**
چیں بہ ابرو ہوئی سماجت سے
سرگرانی بڑھی لجاجت سے
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٧٣).

کر سکتا ہے تیر زندگانی
ہے تنگ دلی و سرگرانی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۶). عزت نفس کا درجہ اتنا بلند ہے کہ سبک سر بن کے سرگرانی کی وجہ پوچھنا بھی پسند نہیں کرتے. (۱۹۶۹ ، نئی تنقید ، ۲۳۱) ۲. **سرکا بھاری ہونا ، سردرد ، خمار ، اضمحلال.**

وہاں خواب تھی سرگرانی کیا
تن اس رنج تھی ناتوانی کیا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۰).

پاؤں پر اُن کے گرایا سرگرانی نے مُجھے
پھر دکھایا زور اپنا ناتوانی نے مُجھے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۲۳). یہ کیا چیز ہے ، میری سرگرانی کیوں کم ہوتی جا رہی ہے. (۱۹۱۵ ، شبنمستان کا قطرۂ گوہریں ، ۱۰). [سر + گراں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَرداں (---فت گ ، سک ر) صف.

۱. **حیران ، پریشان ، مُضطرب ، سراسیمہ.** رقیبو گمراہ ، روسیاہ ، حیران ، پریشان ، سرگرداں ... ہو کر اپنے شہر اِدھر اُدھر پھریا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۶).

کیا ہے جس کی زلفاں نے ہمارے دل کوں سرگرداں
نہیں کتی اس ہٹیلے کوں ہماری بات سمجھاوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۳). جو کوئی اس ظلمات میں جائے گا جیتانہ نکلے گا وہیں بُھوکا پیاسا سرگراں ہے گا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۸۳). کل دہلی میں سارا دن سرگرداں پھرا ... شام کو اِتنا تھک گیا جس کی حد نہیں . (۱۹۱۶ ، خطوط خواجہ حسن نظامی ، ۱۳). کئی کئی روز ویرانوں میں سرگرداں رہتے. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۸). ۲. **گھومنے یا چکر لگانے والا.**

منے سرگشتگی سوں جام دل پُر بس کہ رکھتے ہیں
بہ رنگِ ساغرِ گرداب سرگرداں ہوئے عاشق

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۱). ایک تخت سرگرداں پر جو چکی کی طرح جلد جلد چکر لگا رہا ہے ، بادشاہ بیٹھا ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۲۱). ۳. **قربان ، صدقے** (ماخوذ : نوراللغات). اف : پھرنا ، رہنا ، کرنا ، ہونا. [سر + ف : گرداں ، گردیدَن ـ پھرنا کا حالیۂ ناتمام].

---گَردانگی (---فت گ ، سک ر ، فت نیز سک ن) امث(قدیم).

رک : سرگردانی. لٹ کوں اس کی پریشانگی پر ، اس کی حیرانگی پر ، اس کی سرگردانگی پر مہر آئی ، اسے گلے لائی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۵). [سرگردان + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَردانی (---فت گ ، سک ر) امث.

حیرانی ، پریشانی ، اِدھر اُدھر پھرنا ، تشویش ، فِکر ، مخمصہ. یو واصلی ہور سرگردانی ، یو بہت بڑی حیرانی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۹). اگرچہ مشہور ہے سرگردانیٔ موسیٰ کلیم لیکن سرگردانی حسین اس سے ہے عظیم کہ جیوتا کربلا میں سرگرداں رہا . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۰).

جو سرگردانی اپنی اُن سے کہتا ہوں تو کہتے ہیں
خُدا کے واسطے چُپکے رہو ہے میرا سر پھرتا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۵).

یہ سرگردانیاں کب تک طوافِ دربدر کب تک
ترے شوریدہ سر آخر رہیں شوریدہ سر کب تک

(۱۹۴۶ ، مشعل ، ۹۶). [سرگردان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَرم (---فت گ ، سک ر) صف.

۱. **گرمجوشی سے کام کرنے والا ، مستعد ، پُرجوش ، محنتی ، فعّال ، لگن اور جوش کے ساتھ کام میں مشغول.**

ہر سو تری تحقیق میں تھے ہم سرگرم
تھا گہ یقین کعبے پہ گہ دیرپہ بھرم

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۰). وزیراعظم ... رات دن امورِ نیابت میں مستعد و سرگرم رہتا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۴). معبودِ حقیقی ، اپنی محبت دے کہ تیری فرمانبرداری میں سرگرم رہے. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۵). اس شہر میں مُسلمان خواتین کچھ زیادہ ہی سرگرم نظر آتی ہیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۶). اف : رہنا ، ہونا. ۲. **چالاک** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سر + گرم (رک)].

---گَرم کَرنا محاورہ.

زور و شور سے برپا کرنا ، تحریک دینا. واقعہ جُو اور فُرصت طلب مقابل سے مِل گئے اور ہنگامہ براندیشی سرگرم کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ۵ : ۳۱۷).

---گَرمی (---فت گ ، سک ر) امث.

تیزی ، گرم جوشی ، مستعدی ، جوش ، کوششِ بلیغ.

جانے کب میری یہ سرگرمی کسی کی سعی سے
کب حسد کی باد سے بُجھتا ہے دولت کا چراغ

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۳).

ہیں جو سرگرمیٔ شادی سے فتیلے روشن
تاب کیا خانۂ گیتی میں رہے سایۂ غم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۱). مشہور ہو جانے کے ڈر سے اس کے علاج میں بھی زیادہ سرگرمی نہیں دکھائی گئی. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۹۴). مکّے کا قریشی خاندان زندگی کی منزلیں سرگرمی سے طے کر رہا تھا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۲۳). کمیٹی کی رائے تھی کہ کُل وقتی مراکز سرگرمی اور باقاعدگی سے کام نہیں کر رہے ہیں.(۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۳۶). اف : دکھانا. [سر + گرم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُروہ (--- کس نیز ضم ک ، و مج) امذ.

کسی جماعت قوم یا گروہ کا سردار یا سربراہ ، چودھری. اُن کے بعد بنداجی سکھوں کے سرگروہ بنے. (۱۸۸۳ ، قِصص ہند ، ۱ : ۱۸۷). پولیس افسر پیشہ وروں کے ہر گروہ میں ایک شخص کو سرگروہ یعنی چودھری مقرر کرتا . (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۶). وقت آ چکا تھا کہ حکومت اس تحریک کے سرگروہ کی طرف زیادہ توجہ کرتی . (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۸۹). [سر + گروہ (رک)].

---گزار (---ضم گ) صف.
۱. سر کو توڑ کر گزر جانے والا ، بہت تیز اور زبردست.
رکھ کر کماں میں تیر یہ چلّایا نابکار
پتھر کو توڑتا ہے مرا تیرِ سرگزار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۳۷). **۲. سر دینے والا ، جاں نثار ، جانباز ، بہادر.**
ایدھر سے بان و ریکلہ و توپ متّصل
پڑتی تھی ، پر وہ بڑھتے ہی آتے تھے سرگزار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۸۸).
حق بین و حق پسند و حق آگہ و حق شعار
جانباز و جاں نثار و سرانداز و سرگزار
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب (ق) ، ۱). [سر + ف : گزار ، گزارشتن - گزارنا ، چھوڑنا ، ہارنا].

---گزاری (---ضم گ) امث.
جاں نثاری ، جانبازی.
ثنائے حسن میں اس کو خدا رواں رکھے
قلم نے پاؤں نکالے ہیں سرگزاری کے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۴). [سر + گزار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گزشت (---ضم گ ، فت ز ، سک ش) امث.
آپ بیتی ، سر پہ گزرا ہوا ، بیتا ہوا واقعہ ، حالاتِ زندگی ، واردات ، حال احوال ، سوانح عمری.
تو پوچھیا کہ کاں کاں کیے ہے کہ گشت
لگیا بولنے یو اپس سر گزشت
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰). بادشاہ زادہ خوش ہو کے سرگزشت اپنی کہتا ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۸۲). اپنی اپنی سرگزشت جو اس دنیا میں جس پر بیتی ہو بیان کرے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸). فہمیدہ نے نعیمہ کی اور اپنی تمام سرگزشت بیان کی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۹). اب بتاؤ اور اپنی سرگزشت کہہ سناؤ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۵). انجیل کا صحیفہ حضرتِ مسیح کی سرگزشت اور تعلیماتِ اخلاق کا مجموعہ ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۷۶). فرائڈ نے جس طرح اعصابی توازن کے اصول اعصابی خلل کی علامات سے اخذ کیے اسی طرح اس نے ادب کا نظریہ اپنے مریضوں کی نفسی سرگزشتوں سے حاصل کیا. (۱۹۸۶ ، نفسیاتی تنقید ، ۵۷). [سر + ف : گزشت ، گزشتن - گزرنا].

---گزشتہ (---ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) امذ.
اپنی جان کی پروا نہ کرنے والا ، نڈر ، جانباز.
وہ سرگزشتہ ہم ہیں کہ کرتے ہیں بعدِ قتل
سر کو کٹا کے سجدہ ترے آستاں پر
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۱). [سر + ف : گزشتہ ، گزشتن - گزرنا سے حالیہ تمام].

---گشتگان (---فت گ ، سک ش ، فت ت) صف ؛ ج.
سرگشتہ (رک) کی جمع ؛ حیران و پریشان لوگ. امیر کو چاہیے ... جانفشانی غربا کو علی الخصوص ذاتِ ستودہ صفات کہ امید گاہِ سرگشتگان کوئے ناکامی اور نام نامی ہر شخص کا مددگار و حامی ہے. (۱۸۵۶ ، انشاے سرور ، ۱۰). [سرگشتہ (ہ مبدل بہ گ) + ان ، لاحقۂ جمع].

---گشتگی (---فت گ ، سک ش ، فت ت) امث.
۱. حیرانی ، پریشانی ، آوارگی ، سرگردانی.
مئے سرگشتگی سوں جامِ دل پُر بس کہ رکھتے ہیں
بہ رنگِ ساغرِ گرداب سرگراں ہوئے عاشق
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۱).
سرگشتگیٔ طالعِ عشّاق کو ہم نے
اے یار ترے گردشِ داماں میں دیکھا
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۵).
سرگشتگی وہ ہے کہ جو ہوں دفن بعدِ مرگ
گردش میں آسماں کے برابر زمیں رہے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۵).
اے جذب المدد کم ہے سرگشتگیِ فزوں
میں ناتواں ہوں سنگِ در اس بت کا دور ہے
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱۶۳). **۲. آفت ، بلا ، مصیبت ، نحوست** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سرگشتہ (بحذفِ ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---گشتہ (---فت گ ، سک ش ، فت ت) صف.
حیران ، پریشان ، سرگرداں. بیابان تامّل اور تدبّر میں سرگشتہ ہوا لیکن راہ کعبۂ مقصود کی نہ پائی. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸).
ہو گئے بخت اپنے برگشتہ   پھر کیا آسماں نے سرگشتہ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۴۸).
تیشے بغیر مر نہ سکا کوہکن اسد
سرگشتۂ خمارِ رسوم و قیود تھا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۳).
عجب نہیں کوئی سرگشتۂ محبت ہو
بگولا ایک پسِ گردِ کارواں دیکھا
(۱۹۳۲ ، دیوانِ صفی ، ۳۱). [سر + ف : گشتہ ، گشتن - پھرنا ، گشت کرنا].

---گوشی (---و مج) امث.
۱. سر کو کان کے پاس لے جا کر کچھ کہنا ، چپکے چپکے باتیں کرنا ، کان میں آہستہ آہستہ باتیں کہنا ، کانا پھوسی ، کانا باتی کھسر پھسر.
سر چڑھا جانے ہے اے زلف کسو کی تو مگر
اوس پری رو سے تجھے آج جو سرگوشی ہے
(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۱۱۳). جس وقت ہوا بند ہو تو آواز سرگوشی کی ندی کے پار سے سنی جائے گی. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۶۳). تقریر پر پہلے تو حقارت آمیز تبسم کیا ، پھر سرگوشیاں ہونے لگیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۳۷۷). پہلے تو حیران رہ گئے ، پھر آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۵۱) **۲. پیٹھ پیچھے برا کہنا ، بدگوئی ، غیبت ، چغلی**

عاشق سے بے دماغی اوس گل کا ہے وتیرہ
سرگوشیٔ صبا پھر ہونے لگی پذیرا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۶). اُن کے بارے میں خاص سرگوشیاں ہوتی ہیں. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۱۲). اف : کرنا ، ہونا. [سر + گوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گوشی میں م ف.
دھیمے لہجے میں، چپکے سے ایک دوسرے سے سرگوشی میں پوچھتے تھے کہ کیا واقعی انگریز چلا جائے گا؟ (۱۹۸۱ ، قائدِاعظم اور آزادی کی تحریک ، ۱۰۸). نرمی کے ساتھ جو ان کا شیوہ نہ تھا سرگوشی میں کہا. (۱۹۸۶ ، جوالامُکھ ، ۱۶۷).

---لَشکَر (---فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ.
فوج کا سردار یا قائد ، سالارِ فوج. ہور صبر کہ عقل کا سرلشکر تھا ، بہت دلاور تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۹).

دتتا پٹیل اودھر تھا جو سرلشکرِ دکن
نِکلا سوار سج کے بڑا ٹھاٹھ کا تمن

(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۵). خواجہ نے ... آٹھ سرلشکر ... مقرر کئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۵۰۳).

تم ہو سرلشکر ، سپاہی ، برق پیما ، سخت کوش
تم ہو صفدر ، سُورما ، ساونت ، سرکش ، سرفروش

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۴). عارض جو کبھی عرض ممالک یا دیوان عرض یا سرلشکر ملک کہلاتا تھا. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۶). [سر + لشکر (رک)].

---لَشکَری (---فت ل ، سک ش ، فت ک) امث.
سرلشکر کا کام یا عہدہ ، فوج کی افسری.

تو اس نام داراں تھے کر مہتری
سزاوار دیکھ دے توں سرلشکری

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۲۹). ترک ابن یافث سے تازمان تومنہ خان عموماً جہانگیری و سرلشکری رہی. (۱۸۵۹ ، مرآۃِ گیتی نما ، ۲). [سر + لشکر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَوح کس اضا نیز بلا اضا (---و لین) امذ.
۱. **نقش و نگار جو کتاب کے پہلے صفحے پر بِسم اللّٰہ کی جگہ بنائے جاتے ہیں.**

رکانکا جدول اوس اُپرال کیتا
سر اوپر عقل کا سرلوح دیتا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۸). ۲. **(پایہ وغیرہ کا) اوپر کا حصہ.** پائے اس کے بہت چوڑے تھے اُس کے ٹھہر اتارے اوپر پایوں کے سرلوح سے اور نیچے سے پایوں کے دامن نوچ لے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۱۵۹). [سر + لوح (رک)].

---مَحفِل کس اضا (---فت مج م ، سک ح ، کس ف) م ف.
مجلس کے رُوبرو ، سب کے سامنے.

کر شکرِ خدا اے دل ، بیٹھے وہ یہ غافل
اُٹھتے تو سرِمحفل محشر ہی بپا کرتے

(۱۹۳۴ ، احسن الکلام ، ۱۶۰).

پھر سے بُجھ جائیں گی شمعیں جو ہوا تیز چلی
لا کے رکھو سرِمحفل کوئی خورشید اب کے

(۱۹۵۵ ، زنداں نامہ ، ۱۴۴). [سر + محفل (رک)].

---مَست (---فت م ، سک س) صف.
متوالا ، سرشار ، مخمور ، بدمست ، نشے میں چُور ، مدہوش ، کیف و وجد کے عالم میں.

حریفاں جو اس کی رتی باس پائیں
ہو سرمست جگ جگ جنم سر گنوائیں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۳۳). تین شخص رنگیں لباس بادۂ شوق سے سرمست ہیں. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۴).

لالۂ افسردہ کو آتش قبا کرتی ہے یہ
بے زباں طائر کوسرمستِ نوا کرتی ہے یہ

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۶۴). سوار سرمست و غزل خواں گھوڑا اڑائے جا رہا تھا اپنی منزل کے قریب پہنچا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۱۰). [سر + مست (رک)].

---مَستی (---فت م ، سک س) امث.
نشہ میں چُور ہونا ، سرشاری ، مدہوشی ، کیف و وجد کا عالم.

ابھی سرمستیوں میں رات دن سونے کی عادت ہے
مجھے تو کچھ انھی بیمار کلیوں سے محبّت ہے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۲۰).

جسم کی ساری آسائشیں بےصفت
بزم کی ساری سرمستیاں بدوضع

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۹۵). [سر + مست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَشق (---فت م ، سک ش) امذ ؛ امث.
(خطاطی) کتابت یا لِکھائی کا وہ نمونہ جو ماہر خطاط مشق کے لیے شاگردوں کے لیے لکھے ؛ (مجازاً) معیاری نمونہ ، تقلید کے قابل نمونہ ، دستورِ کار.

تب سے ہماری اُس کی ہے سرمشق دوستی
چہرہ پہ خط جب اوس کے نمودار کچھ نہ تھا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۶). مجھ کو نسبتاً اس کام میں سہولت حاصل تھی، ایک سرمشق میرے سامنے موجود تھی. (۱۹۰۸ ، تفسیر اتقان (ترجمہ) ، ۱ : ۴). جہاں کہیں ان کی دسترس ہو کسی غریب کے خرمن کو سرمشق واسوختگی بنا دیں. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۲۳۱). [سر + مشق (رک)].

---مَعرَکَہ کس اضا (---فت م ، سک ع ، فت ر ، ک) م ف.
عین لڑائی میں ، لڑائی کے وقت. توپ چلتی ہے سرمعرکہ کمتر خالی (۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). [سر + معرکہ (رک)].

---مَغزَن (---فت م ، سک غ ، فت ز) امث ؛ امذ.
۱. **بےفائدہ بک بک ، فضول باتیں ، بکواس ، بحث و تکرار.** ان کے ساتھ دوگھنٹہ تک سرمغزن کرنے کی کسے فرصت ہے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، ستمبر ، ۱۲۹). اِتنا بہت ہے کون خواہ مخواہ سر مغزن کرے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۹۳). ۲. **سر کھپانا ، فکر ،**

تردد. غرضکہ اس راہِ عشق میں ہر وقت سرمغزن اور جان کھپی ہے عجیب طرح کی بے بسی ہے. (۱۸۸۳ ، طلسمِ فصاحت ، ۳۳). [سر + مغز (رک) + ن ، لاحقۂ نسبت].

---مَغْزَنی (---فت م ، سک غ ، فت ز) امث.
۱. **بک بک ، بکواس ، بحث و تکرار**. پورے ایک گھنٹے کی سرمغزنی دماغ سوزی کے بعد بگڑے ہوئے دیوتا کو رام کیا . (۱۹۳۳ ، جنّت نگاہ ، ۵۱). ۲. **محنت ، مشقت ، تکلیف**.

سرمغزنی یوں مگر کرے کون
محنت کی طرف قدم دھرے کون

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۵۸). طالبِ علم صاحب دیر تک سرمغزنی کرانے کے بعد بھی سمجھ نہ سکے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰ ، ۲۸ : ۶). [سر + مغزن + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَغْزی (---فت م ، سک غ) امث.
رک : سرمغزنی. اس کو حیطۂ تحریر میں لانا میرے لئے محال ہوتا اگر انور معظم اس تمثیل کی ایک ایک سطر پر گھنٹوں مجھ سے سرمغزی نہ کرتے.(۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خان ، ۴۸).[سر+ مغز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَنْزِل کس اضا(---فت م ، سک ن ، کس ز) م ف.
منزل پر ، سفر کے اِختتام پر.

وہ کھاتے ہیں سرمنزل فریبِ آرزو میں نے
کہ گردِ رہگزر بھی کارواں معلوم ہوتی ہے

(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۲۸۳). [سر + منزل (رک)].

---مَنْزِل (---فت م ، سک ن ، کس ز) امث.
اُترنے کی جگہ ، ٹھہرنے کا مقام ، منزلِ مقصود.

پیشرو سب کا ہو مرا پیرو
خضر سرمنزلِ حقیقت ہوں

(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۱۷۳). دنیا کی ہر قوم نے سرمنزل عقل و ادراک میں قدم رکھتے وقت مظاہر فطرت کے متعلق یہی تصورات قائم کیے ہیں. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۲۱۴). [سر + منزل (رک)].

---مُو کس اضا(---و مع). (الف) م ف.
بال کی نوک کے برابر ، ذراسا ، رتی بھر ، ذرّہ بھر ، ذرّہ برابر.

پھڑکنے کی میرے دل کوں سرِمو دستِ قدرت نہیں
کہ انجھواں سے نین کے تجھ گلی میں پانے درِ کل ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۴). ان سے پوچھیے کہ میں اس میں سرمو تفاوت کہتا ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۴۵) . آسائش کے دینے میں کوئی دقیقہ سرِمو نہیں اٹھا رکھا. (۱۸۷۳ ، اخبارِ مفیدِ عام، ۱۵ مارچ،۲). جسم اس کے امر اور ارادہ کے ماتحت اس کے حکم اس طرح بجالاتا ہے کہ یہ اس کی اطاعت سے سرمو انحراف نہیں کر سکتا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶) . نظریات سے سرمو بھی مختلف ہو تو وہ اُسے بے بصر کہنے یا اس کی دیانت پر شک کرنے سے ذرا بھی نہ ہچکچائیں گے. (۱۹۴۹ ، اِک محشرِ خیال ، ۲۴). (ب) امذ. **رونگٹا ، رُواں ، روم**.

اگر ہر سرمو ہوتن ہر زبان
سرمو نہ ہو وصف اس کا بیان

(۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳).

وہ اس ادا سے ہوئے محوِ پُرسشِ پنہاں
کہ تن پہ ہر سرمو وقفِ عرضِ حال ہوا

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۲۱). [سر + مُو (رک)].

---مَیدان کس اضا(---ی لین) م ف.
لڑائی میں ، مقابلے میں ، کُھلم کُھلّا. ان کی وردیاں تمام دیسی فوج کے سامنے سرمیدان اتاری گئیں (۱۹۲۲ ، دلی کی جان کنی، ۱۸).

پیاس سے باہر نکل پڑتی ہے جب میری زباں
بہنے لگتی ہیں سرمیداں لہو کی ندّیاں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۲). [سر + میدان (رک)].

---نام .(الف) صف.
مشہور ، نامی ، ممتاز.

جو لوگ تھے صحابہ میں سرنام و مفتخر
ہر اِک کو ماہوار دیا ان میں جس قدر

(۱۹۲۲ ، شانِ فاروق ، ۱۴). شاہی محل میں مصاحبوں میں نوکر تھیں ، لطیفہ گوئی میں سرنام تھیں .(۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ، ۲۶). (ب) امذ. **وہ نام جس سے کوئی مشہور ہو ، مشہور نام ، عرفیت ، تخلص یا کنیت وغیرہ**.

بھی سرنامے پہ لکھ حضرت کا سرنام
کیا ہے بند با تعظیم و اِکرام

(۱۸۴۳ ، مصباح المجالس ، ۱۰۴). [سر + نام (رک)].

---نام کَرْنا محاورہ.
مشتہر کرنا ، منادی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---نامَہ کس اضا(---فت م). (الف) م ف.
کاغذ کی پیشانی پر ، تحریر کے آغاز میں.

دبیرا جو طغرائے شاہی لکھیا
سرنامہ نامِ الہیٰ لکھیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷). (ب) امذ. **رک : سرْنامَہ ، لِفافہ**.

سرنامہ کوں نامور کھولیا
بہت یاد مالک کوں کر بولیا

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۰۸). [سر + نامہ (رک)].

---نامَہ (---فت م) امذ.
۱. **مکتوب الیہ کا پتہ اور نشان جو لفافے پر یا خط کے شروع میں لکھا جائے**. ٹکٹ لگا کر سرنامہ لکھ ، کلیان کے حوالے کر ، میں گھر چلا گیا. (۱۸۵۹ ، خطوطِ غالب ، ۲۸۰).

غیر کو نامہ ہے سرنامہ مرے نام کا ہے
مہرباں زور یہ تم نے ستم اِیجاد کیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰).

اے عاشقِ تفتہ جگر لیلیٰ کا ہوں میں نامہ بر
یہ مُہر یہ سرنامہ ہے آنکھیں تو کھول اے بےخبر

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۷۰). ۲. **لِفافہ**. خط کا سرنامہ کھولا ،

بہت ڈرتا ہوا کہ نہ جانو اس میں کیا لکھا ہوگا. (۱۸۰۰ ، قِصّۂ گل و ہرمز ، ۹۲). اپنا خط ناظر محلی سے لیا اور سرنامہ چاک کر کے خط نِکالا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۷۵). **۳. خط یا مضمون وغیرہ کا عنوان ، سرخی.**

ترے سب علوم اچ علامہ تونچہ
کتابِ فضیلت کا سرنامہ تونچہ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۶).

تا کہ قاتل کوں دل صدچاک کی ہووے خبر
گر گُلِ صدبرگ ہوے سرنامہ مکتوب ، خوب

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۰). جس طرح اور اوامر و نواہی سے یہ لفظیں بطور سرنامہ فرمان و خطوط ہیں. (۱۸۳۵ ، تفریح الاذکیافی احوال الانبیا ، ۲ : ۳۲). مصنّف مرحوم کتاب کا سرنامہ لکھنے نہ پائے تھے ، اُن کے مسودات میں اتفاقاً یہ تحریر قلمزدہ مِل گئی اسی کو غنیمت سمجھ کر تبرکاً داخلِ کتاب کیا جاتا ہے. (۱۹۱۷ ، سیرۃ النبیؐ (دیباچہ) ، ۱ : ۳). سرکاری مراسلات سرنامے اور بھیجنے والے کے پتے کے بغیر بھی لکھے جاتے ہیں. (۱۹۸۴ ، دفتری مراسلت ، ۵). **۴. کاغذ کی پیشانی.** کاغذ ہاتھ میں لیا ، دیکھا سرنامے پر مُہرِ شاہنشاہِ افراسیاب جادو کی ہے. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۶ : ۷۰). دلِ وحشی اس شعر کا لطف اٹھا رہا تھا جو ... سیدحسن امام صاحب نے سرنامہ پر اس طرح لکھا. (۱۹۱۲ ، بزمِ رفتگاں ، ۳۲). **۵. نام کا پہلا حرف.** بعضے کہتے ہیں کہ وے اسماء الٰہی کے سرنامے ہیں ، الف لفظ اللّٰہ کا سرنامہ ہے اور لام لطیف کا ، میم مجید کا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۴۵). [سر + نامۂ (رک)].

---نَشِیں (--- کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
۱. سب سے اوپر بیٹھنے والا ، صدر نشیں.

سرنشیں رہ میخانہ ہوں میں کیا جانوں
رسمِ مسجد کے تئیں شیخ کے آیا نہ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳).

جب ہوا سر نشین بزم مجاز
شوخی آنکھوں میں تھی ہنسی لب پر

(۱۹۲۶ ، عروسِ فطرت ، ۱۲۰). **۲. سواری کے اوپر بیٹھنے والا ، پیٹھ پر سوار.** باقی ہم لوگ سرنشیں اونٹوں پر دو دو کرکے بیٹھے. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ۲۱۲). [سر + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا].

---نَشِینی (--- کس نیز فت ن ، ی مع) امث.
پیٹھ پر سوار ہونا. میں اس قدر تھک کر بے حال ہو گیا کہ جب سواری کا وقت آیا تو میں نے قاطر کی سرنشینی کو کجاوہ کی نشست سے بدلا. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۵۴). [سر + نشین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِگُوں (--- کس ن ، و مع) صف.
اوندھا ، سر کے بل ؛ خجل ، شرمندہ ؛ شکست خوردہ.

چراغا مالک ضرب تھے اپنے بال
ہوا سرنگوں او سر بسد سگال

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸۵).

تجھ قد و قامت اگے سرو ہوا سرنگوں
تجھ سے رواں سرو اگے سرو کو مثل بولنا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸).

قتل سے میرے ہے کس درجہ پشیماں قاتل
سرنگوں قوس ہے شمشیر کی گردن خم ہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۵).

وہ آج غرقِ خُوں ہیں جو کل محوِ ناز تھے
وہ آج سرنگوں ہیں جو کل سرفراز تھے

(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۸۲). ہندو تہذیب مسلمانوں کی ترقی پسندانہ تہذیب کے سامنے سرنگوں ہو گئی. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۷). [سر + نِگُوں (رک)].

---نِگُونی (--- کس ن ، و مع) امث.
اوندھا ہونا ؛ شرمندگی ، خجالت.

بیدادگری و سرنگونی
کیا فتنہ ہے چرخِ چنبری بھی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۴۹). [سر + نِگوں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَو کس صف (--- و لین) م ف.
نئے سِرے سے ، دوبارہ ، ازسرِنو ، آغاز سے ، پھر سے.

پھر سرنو سے بیاں کر اس کو تو اے قِصّہ خواں
بُوے درد آتی ہے مُجھ کو تیرے افسانے میں آج

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۳۲) . یُونانی طِب قریب المرگ ہو جاتی پر مشیتِ ایزدی نے چاہا اسے سرنو زندہ کرے. (۱۸۸۸ ، تفسیرِ ابرکرم ، ۱۶). [ازسرنو (رک) کا مخفف].

---نَوِشت (--- فت ن ، کس و ، سک ش) امث.
۱. تقدیر کا لِکھا ، خطِ پیشانی ، قِسمت ، نصیب ، مقدر.

جواہر اجل سیس جھر سرنوشت
جو جل گُزرے جس سرتے ہو سرگزشت

(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۳۳).

خط ترا سرنوشتِ عاشق ہیں
حرف تقدیر کا رقم دِستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵).

سرنوشت اپنی نہ پلٹی اور خطِ معکوس کے
حرف جو اُلٹے ہوئے تحریر سیدھی ہو گئی

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۹). انہوں نے یہاں آ کر اقتدار کے حصول کے بعد اپنی سرنوشت ہمیشہ کے لئے اسی آب و خاک سے وابستہ کرلی تھی. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ۶۴ ، ۱ : ۱۳۵). **۲. عنوان ، سرورق کا مضمون.** مگر یہ مثالیہ کہانی کون لکھے گا؟ بہرحال یہ ہے وہ سرنوشت. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۸۹). [سر + ف : نوشت ، نوشتن - لِکھنا].

---نَوِشت میں لِکھا ہونا عاورہ.
نوشتۂ تقدیر ہونا ، مقدر ہونا ، نصیب میں ہونا ، قِسمت میں لکھا ہونا.

کہتے ہو کیا لِکھا ہے تری سرنوشت میں
گویا جبیں پہ سجدۂ بُت کا نِشاں نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۸).

---نوشتی (---فت ن ، کس و ، سک ش) صف.
سرنوشت (رک) سے متعلق یا منسوب.
بحر ہے عارفوں کی کشتی کا
فخر ہے حرفِ سرنوشتی کا
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٣١). [سر + نوشت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نَے (---ی لین) امذ.
مُہنال (نوراللغات). [سر + نَے (رک)].

---و بَرگ (---و مج ، فت ب ، سک ر) امذ.
١. ساز و سامان ، سر و سامان ، اسباب ، ذرائع ، لوازمات.
سرو برگِ خوشی اے گلبدن تجھ بِن کہاں مجھ کو
گلستانِ دل آیا فوج غم کی پائمالی میں
(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ٥٨).
اے بے سر و برگ گلشن آرا ؛
ہوبے لعلِ نہانِ سنگِ خارا
(١٨٣٨ ، گلزارِ نسیم ، ٢٠).
یونہی انساں کو بے سر و برگ
رکھتی ہے حرص تادمِ مرگ
(١٩٢٨ ، تنظیم الحیات ، ١٣٠). **٢. خیال ، پروا.**
کہتا ہے یہ سکوتِ لبِ لالہ ہائے طُور
سوزِ جگر کہاں سر و برگِ سُخن کہاں!
(١٩٣٦ ، طیورِ آوارہ ، ٩١). [سر + و (حرفِ عطف) + برگ (رک)].

---و بُن (---و مج ، ضم ب) امذ.
ابتدا و اِنتہا ، اصل حقیقت ، ماہیت و کیفیت. اہلِ پارس و قدم عالم کے قائل ہیں وہ مثلِ ہنود کے آفرینشِ عالم کا آغاز و انجام و سر و بن نہیں بتاتے. (١٨٦١ ، غالب کی نادر تحریریں ، ٣١).
ظاہر ہیں یوں تو سب پر ترے گُن
لیکن نہ پایا تیرا سر و بُن
(١٩١١ ، کلیاتِ اسمعیل ، ٢٦). [سر + و (حرفِ عطف) + بن (رک)].

---و پا (---و مج) امذ.
١. سر سے پانو تک پُورا جسم ، تن بدن ، پُورا وجود.
مجھے اس کی شکل کو دیکھکر سر و پا کی کچھ نہ رہی خبر
وہی شکل آنکھوں میں ہے مگر مری زیست مجھ کو وبال ہے
(١٨٨٠ ، رونق کے ڈرامے ، ٥ : ٢).
دھوپ میں اِک گدائے راہ نشیں
کچھ سر و پا کا جس کو ہوش نہیں
(١٩٢٩ ، فکر و نشاط ، ٦٧). **٢. خلعت.** مُراد علی کو بھی کُچھ سر و پا وغیرہ ملنا چاہیئے. (١٨٩٨ ، یادگارِ مُراد علی ، ٣٢٨). [سر + و (حرفِ عطف) + پا (رک)].

---و پا سے بے خَبَر رَہْنا محاورہ.
تن بدن کا ہوش نہ رہنا ، غافل رہنا. میں یہاں بالکل تنہا ہوں اور یہاں کوئی مُجھ سے ملنے نہیں آتا ، اس لئے سر و پا سے بے خبر رہتی ہوں دو دو روز کنگھی تک کا ہوش نہیں رہتا. (١٩٢٣ ، خونی راز ، ١٥٧).

---و تَن (---و مج ، فت ت) امذ.
ایک تہوار جو ماہِ صفر کی بیس تاریخ کو منایا جاتا ہے (پلیٹس).
[سر + و (حرفِ عطف) + تَن (رک)].

---و چَشم پَر/سے م ف.
سر آنکھوں پر ، بڑی خوشی سے ، کمالِ تابعداری سے.
سر و چشم سے میں بجا لاؤں صاحب
جو خدمت کوئی ہونے بندے کے لائق
(١٨٤٣ ، دیوانِ رند ، ٢ : ٢٥٩). اس دریا دل نے سر و چشم کہہ کر قبول کیا. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٢٢٠).

---و چَشم پَر قَدَم رَکْھنا محاورہ (قدیم).
نہایت محبت اور عزّت سے کسی کی پذیرائی یا خیرمقدم کرنے کے لیے کہتے ہیں.
کرو تم بھی گر اوس طرف کو کرم
رکھو گے سر و چشم پر ہر قدم
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٣).

---وَرَق کس اضا نیز بلا اضا (---فت و ، ر) امذ.
کتاب کا پہلا ورق ، ٹائیٹل پیج.
تم اپنی رائے کو دو دخل تم کو حق کیا ہے
پڑھو قرآن کی آیت سرِورق کیا ہے
(١٩٠٥ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٥٥٨). ہندوستانی اہلِ مطالعہ نے سرورق کی عبارت کو حذف کر کے صرف کتاب کے نام پر قناعت کر لی ہے. (١٩٣٦ ، شیرانی ، مقالات ، ٢٨). میں نے دونوں اڈیشنوں کے سرورق اور ترقیمے کی عبارتوں کا موازنہ کیا تو ایک حیرت انگیز اور دلچسپ اِنکشاف ہوا. (١٩٨٨ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ١٠). [سر + ورق (رک)].

---و سامان (---و مج) امذ.
مال و اسباب ، اشیائے ضروری ، لوازمات ، ساز و سامان.
ترکِ سر و سامان پہ آرائشِ باطن
ظاہر کی جلا عیب ہے دُنیا کے بری کو
(١٧٣١ ، شاکر ناجی ، د ، ١٩٠).
سر و سامان نہیں اور دستِ جنوں تیرے لئے
چاہیے ایک نیا روز گریباں مجکو
(١٨٨٦ ، دیوانِ سخن ، ١٦٩). میں اپنی دارالریاست میں ہوتا تو اور ہی سر و ساماں ہوتا. (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ٥٠).
لُٹ گیا عشق کا سر و ساماں
شہرِ امید ہو گیا ویراں
(١٩٧٨ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ٥٣). [سر + و (حرفِ عطف) + سامان (رک)].

---و سامان کَرْنا محاورہ.
اِنتظام کرنا بندوبست کرنا. اِن مکاتیب کی اشاعت کا سر و سامان کر رہا ہوں. (١٩٣٦ ، غبارِ خاطر ، ٢١). تاج الدین یلدوز نے غزنہ میں اپنی فرمان روائی کا سر و سامان کر لیا. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٦٧).

---و سامانی (--و مج) امث.
رک: سر و سامان. دنیا کی نمائش گہ ، ان گُم شدہ جواہرات سے اِس طرح سجا دی گئی ہے گویا پچھلا زمانہ اُسی سروسامانی سے دوبارہ سامنے آ گیا ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۵۰). [سر + و (حرفِ عطف) + سامان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وکار (---و مج) امذ.
۱. واسطہ ، تعلق ، غرض.

بدنام تُو عبث مجھے کرتا ہے ناصحا
مُدّت ہوئی بُتوں سے سروکار اوٹھ گیا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷). دنیا کے بھلے بُرے سے کُچھ سروکار نہ تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۷).

ختم کرتا ہوں اب دعا پہ کلام
شاعری سے نہیں مُجھے سروکار

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۷). اس کو نظم و نسق سے زیادہ سروکار نفع سمیٹنے سے تھا. (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). اِن لوگوں کو اس کے بچ نکلنے سے غرض نہ تھی بلکہ اس کی قربانی سے بھی کوئی سروکار نہ تھا. (۱۹۸۶ ، حصار ، ۸۰). **۲. کاروبار ، معاملہ ، کام.**

مآل سروکارِ ہستی وہ ہے بہارِ چمن زارِ ہستی وہ ہے

(۱۸۳۷ ، صیدیہ ، ۱۲۷). کس غرض سے آئے ہو کیا سروکار ہے (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱). [سر + و (حرفِ عطف) + کار (رک)].

---وکار آ پڑنا / پڑنا محاورہ.
تعلق ، واسطہ یا معاملہ ہونا.

ناداں سے ایک عُمر رہا مجکو ربطِ عشق
دانا سے اب پڑا ہے سروکار دیکھنا

(۱۷۹۸ ، دیوانِ چندا ، ۱۹).

آ پڑا ہے جو خوشامد سے سروکار اُسے
ڈھونڈتے پھرتے ہیں اُلفت کے خریدار اُسے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰). اس کو اُن ہی لاکھوں انسانوں کے دل اچھی طرح جانتے ہیں جن کو کہ ان کاموں سے سروکار پڑا ہے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۳۰).

---وکار رکھنا محاورہ.
واسطہ رکھنا ، تعلق رکھنا. میں نے اپنا دستور یہ رکھا کہ جو فرمایا تعمیل سے سروکار رکھا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۰). ایک ہی کھیت میں دونو زراعت کرتے ہیں دونو اس کی فصل سے سروکار رکھتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۵۹). بیشتر مضامین جائزوں ، تبصروں اور اختلاف آراء سے سروکار رکھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، تفہیمِ اقبال ، ۵).

---وکار رہنا محاورہ.
واسطہ رہنا ، تعلق رہنا ، کام رہنا.

کہتے ہیں تری تیغ کو ہے قاتلِ عالم
اے کاش رہے اس کو سروکار مجھی سے

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۷۷).

بِسملِ ناز رہا کُشتۂ رفتار رہا
زندگی بھر مجھے مرنے سے سروکار رہا

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۵).

جس کو آرام سے ہر وقت سروکار رہے
فکرِ آرام میں جو کام سے بیزار رہے

(۱۹۱۰ ، کلامِ محروم ، ۱ : ۱۲۵).

---ہنگ (---فت ہ ، غنہ) امذ.
۱. فوج کا سردار ؛ سپاہی.

اُسی جاگے پر چند سرہنگ تھے
کمر باند مستید بر جنگ تھے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۱۲).

حکم دے بیٹھا کئی سرہنگ جائیں
مشتری کے دریہ وہ چوکی بِٹھائیں

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۴۴). سلطنت کے سب عیار و سرہنگ کا فرداً فرداً جائزہ کیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۶۰).

سرہنگوں میں تھے اس کے امیر اور تاجدار
یوں دیتا ملک جیسے کوئی صدقہ دے اُتار

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۳۳۳). **۲. دل چلا ، من چلا ؛ پہلوان.** تم چاروں شخص مرد اوباش بردہ فروش اور بدمعاش بڑے سرہنگ دبنگ ہو. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۷۱). معلوم ہو جائیگی ، ذری چلیے تو سہی ، ہو نہہ ، بڑے سرہنگ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۷۵). **۲. تھانہ دار ، کوتوال.** آخر ایک رہنما کو لیکر اور سوداگر کو ساتھ لے کر سرہنگ یعنی تھانہ دار کے یہاں شکایت کو چلے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۱۲۸). **۴. کشتی کے مُلازمین یا ملّاحوں کا جمعدار.** سرہنگ ... وہ پانی میں کشتی کو ڈالتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۷۱۹). سرہنگ ، جہاز کو لنگرانداز کرنا اور اس کا لنگر اُٹھا کر ساحل سے روانہ کرنا اسی شخص کے فرائضِ منصبی میں داخل ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۱). [سرآہنگ (رک) کا مخفف].

---ہنگ زادَہ (---فت ہ ، غنہ ، سک گ ، فت د) امذ.
سپاہی زادہ ، رَونہ. سودا سلف لانے والا چھوکرا ، وہ لڑکا جو محل میں چوبداری کا کام دے ، سرہنگ زادہ. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۲۱). اس سپاہی کے گھر اس سرہنگ زادے نے جنم لیا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۶). [سرہنگ + زادہ (رک)].

---ہنگی (---فت ہ ، غنہ) امث.
۱. سپاہی کا کام یا پیشہ ، سپہ گری. چونکہ یہ مادر بخطا فنِ سرہنگی و تیزکمی میں کامل تھا پیادہ پا کوہ بکوہ سرگرداں ہوتا ہوا ایسا بھاگا جاتا تھا کہ گرد پا معلوم نہ ہوتی تھی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۶۱). **۲. بزور ، زبردستی ، طاقت کے بل بُوتے پر ؛ جبر ، زیادتی ، مار دھاڑ.**

چوری اور سرہنگی ہم آنکھیں نہیں پہچانتے
مت خفا کر مجکو جا پھر تجکو کیا کس نے لیا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۷۷).

جو کوئی دیوے نہ محصول کو خوشی بخوشی
تو اس سے لیویں بزورآوری و سرہنگی

(۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۲۵۷). اور کبھی سرہنگی کی لیتی ہو کہ معلوم ہو بڑی کراری ہو. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۱۵۶). کنگلوں نے شہر میں آ کے لوٹ مار شروع کر دی ، ہر طرف بددلی پھیل گئی جا بجا سرہنگی ہونے لگی. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۱۰۵). [سرہنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱. **سر کرنا (رک) کا لازم ، کامیابی کے ساتھ انجام پر پہنچنا ، فتح ہونا ، جیت لیا جانا ، عبور ہونا.** میں نے عہد کیا ہے کہ جب تک وہ سر نہ ہو دنیا کی تمام لذّتوں کو حرام سمجھوں. (۱۸۰۳ ، گُل بکاؤلی ، ۲۲). میں اس گھوڑے پر سے نہیں اُترنے کا جب تک قلعہ سر نہ ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۶۲۲).

ہے پھر ابرہہ کی کوشش کہ بنائے کعبہ ڈھا دے
مگر اس میں ہمکو شک ہے کہ مہم یہ سر بھی ہو گی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۳۹). ۲. **آغاز کیا جانا ، شروع ہونا ، چل پڑنا.**

گر دلِ بیتاب سے نالہ کوئی سر ہو گیا
دیکھ لیں گے سب کہ وہ کس طرح مُضطر ہو گیا

(۱۸۷۹ ، دیوانِ آغا جان عیش دہلوی ، ۶۹).

ہوا گر ایک بھی سر نالۂ آہن گداز اپنا
تو پھر ہر دیدۂ زنجیر سے آنسو رواں ہو گا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۵۸) ۳. **کُھلنا ، بل کُھل جانا ، سُلجھایا جانا (زُلف کے لیے).**

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زُلف کے سر ہونے تک

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۷۹). سر ہونے کے معنی جہاں تک میں نے سمجھے ہیں کُھلنے کے ہیں. (۱۸۸۰ ، مکاتیبِ حالی ، ۱۷). ۴. **بندوق وغیرہ کی گولی یا تیر وغیرہ کا چلنا یا چلایا جانا.** ایک تیر اِدھر سے اور ایک تیر اُدھر سے سر ہوا. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۵۸). طرفین سے ولایتی بندوقیں ، چقماقیں ... رفل سر ہونے لگے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۲). اس لینے دینے میں ہاتھ بندوق کے گھوڑے پر پڑگیا اور بندوق سر ہوگئی. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۶۱). ۵. **گنجفے یا تاش کے پتّے کا اور پتّوں کو جیت لینا** (نوراللغات). ۶. (اُ) **پیچھے پڑنا ، درپے ہونا (کسی بات یا کام کے) ، اڑ جانا ، ضد کرنا ، ہٹ کرنا.**

بلا کا ذہن ہے سر ہو گیا میں اونکے پیچونپر

اُلجھنا. میرے لڑکوں کے تو کوئی بھی سر نہیں ہوتا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۹۲). اس کی گواہی پر مجمع بڈھے کے سر ہو گیا. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۱). ۷. **مُصر ہونا ، حُجّت و تکرار کرنا.** جب اغیار سر ہوئے اور یار مصر ہوئے پھر کُچھ نہیں بنتی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۵). اب چند دوستوں کے سر ہو جانے سے رطب و یابس جیسا کُچھ خیال میں آیا لکھنا پڑا. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اُردو ، ۱۷). ذرا غور کیجیے ایک اچھا بھلا آدمی آپ کے سر ہو جائے. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۹). ۸. **ذمہ داری یا کفالت کے لیے گلے پڑنا ، تُھپنا ، ذمے لگنا ، عائد ہونا.**

بُھول جاؤ گے نہ کیوں وعدہ دِلاؤں تمھیں یاد
اِس کا الزام بھی پھر میرے ہی سر ہو کہ نہ ہو

(۱۸۷۲ ، کلیاتِ نظم ، ۲۳۸). اپنے مذہب پر قائم رہ کر ہماری سیاسی حکومت قبول کر لو ، اس حالت میں تمھاری حفاظت کی ہر قسم کی ذمہ داری ہمارے سر ہو گی اگر وہ ان دو میں سے کوئی بات قبول کرلیں تو ان سے لڑنا جائز نہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۶۳). ۹. **نہایت مصروف ہونا.** بھانڈ آتے رہے ، گھنٹوں سر ہوتے تھے اور بغیر لیے نہ ٹلتے تھے. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ، ۳۵). ۱۰. **خرچ ہونا ، ختم ہونا ، ضائع ہونا.** اس طرح رات کے چند گھنٹہ کے کام میں چار چھ پیسے روز کے سر ہو جاتے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰۳). ۱۱. **(کسی پر) موقوف ہونا ، دار و مدار ہونا.** ہمت کے سر ہے تمام ارجمندی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۲).

سَر (۲) (فت س) امذ.
۱. **تاج برطانیہ کی طرف سے نائٹ یا بیرون کا خطاب پانے والا شخص ، نائٹ یا بیرون کا لقب.** سر ایزک نیوٹن نے بعد اس کے ثابت کیا. (۱۸۴۲ ، علمِ ہیئت اُردو (ترجمہ) ، ۲۵۴).

دیسیوں کو بھی کمشنر اور کلکٹر کر دیا
ایک کو سی. آئی. ای اور ایک کو سر کر دیا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۲۰۳). ایک ہفتے پہلے برطانیہ کے ہائی کمشنر نے میری رضامندی چاہی تھی ، لیکن میں نے سر کا خطاب لینے سے صاف اِنکار کر دیا. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۳۰۶). ۲. **حضور ، جناب (خطاب کا اعزازی کلمہ).** اور سر یہ نئے نئے ہسپتال اور یتیم خانے جو جگہ جگہ سر نے قائم کئے ہیں ایسے تو کسی ضلع میں نہیں. (۱۹۵۸ ، خُون جگر ہونے تک ، ۳۱۸). میرا نام آفتاب ہٹ ہے سر ، میں اس کالج کا ہی اولڈ سٹوڈنٹ ہوں آپ مُجھے خُوب جانتے ہیں سر. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۷). [انگ : Sir].

سَر (۳) (فت س) امذ.

--- پر بلا نازل ہونا محاورہ.
مصیبت آنا.

بولا فلک یہ سہر جو زلف اس کی وا ہوئی
نازل ہمارے سر پہ یہ کالی بلا ہوئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۶).

--- پر بن جانا / بننا محاورہ.
سخت مصیبت میں پھنسنا ، جان جوکھوں میں پڑ جانا.

جاناں خطِ پشتِ لبِ شیریں کو ترے دیکھ
کیا بن گئی طوطیٔ شکر خوار کے سر پر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۷۲).

--- پر بوجھ اٹھانا / دھرنا / لینا محاورہ.
اپنے ذمے لے لینا ، ذمہ داری یا کفالت قبول کر لینا ، فرض سمجھ کر نبھانا.

کون دنیا میں بٹاتا ہے کسی کا درد دکھ
کون سر پر بوجھ لیتا ہے کسی مزدور کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹).

مزدور اگر نہیں ہیں تو کیا ہیں یہ بادشاہ
سارے جہاں کا بوجھ ہیں سر پر دھرے ہوئے
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۴۷). سسرال میں قدم دھرتے ہی سارے کام کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا لیتی ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۲).

--- پر بوجھ پڑنا محاورہ.
کسی کا ممنون ہونا، فکرمند ہونا ؛ ذمہ داری پڑنا، بار پڑنا (نوراللغات).

--- پر بیٹھنا محاورہ.
عزت و احترام کا برتاؤ ہونا.

آپ محفل میں قدم رنجہ تو فرماتے کبھی
دیکھیں کون آنکھیں بچھاتا کس کے سر پر بیٹھتے
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۶۶).

--- پر بھوت سوار ہونا محاورہ.
۱. برہم ہونا ، طیش میں ہونا ، آپے سے باہر ہونا ، غصے سے پاگل ہونا.

نہ لینا نہ دینا ، فقط چل پکار
سڑی ہے کہ ہے بھوت سر پر سوار
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۰). کیا سر پر بھوت سوار ہے ، اپنا کام کیوں نہیں دیکھتے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۶). سیاسیات کے بکھیڑے میں الجھنے سے باز رہنے ، لیکن مہرہ کے سر پر بھوت سوار تھا ، بھلا نرم باتوں سے کیا اترتا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۷۷). **۲. جن یا کسی بدروح کا کسی پر مسلط ہونا ، آسیب زدہ ہونا.** ڈر ہے کہ حضرت کے سر پر کوئی بھوت سوار نہ ہو گیا ہو. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۵۰). **۳. بلا نازل ہونا.** عزیزو تم پاگل ہو گئے ہو ، تمہارے سر پر بدنصیبی اور ادبار کا بھوت سوار ہے. (۱۹۰۷ ، محسن الملک ، مکاتیب ، ۱ : ۶۵).

--- پر پانا محاورہ.
کسی چیز کو اپنے سے بہت نزدیک پانا (مہذب اللغات).

--- پر پانو رکھ کر اڑنا / بھاگنا / دوڑنا محاورہ ؛ نیز سر پر پیر الخ.
بہت تیزی کے ساتھ فرار ہو جانا ، ڈر کر یا سراسیمہ ہو کر تیزی کے ساتھ بھاگنا.

وصل کی صبح جو منہ چاند سا اپنا دکھلائے
پانوں رکھ کر ابھی بھاگے شبِ ہجراں سر پر
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۲). دیکھنا ، کیا سر پر پاؤں رکھ کے دوڑیں جیسے ٹڈی دل امنڈ کر آتا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۷۸). گاؤں کے بدمعاشوں نے تاڑ لیا ... چپکے سے میرے پیچھے ہو لئے ... میں سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۲). ساری کی ساری کیبنٹ سر پر پاؤں رکھ کر وہاں سے بھاگ گئی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۵۸).

--- پر پانو رکھ کر پہنچنا محاورہ.
بہت جلد بھاگ جانا ، بہت تیزی سے دوڑنا. پربیتا سر پر پانوں رکھ کے ہانپتی خورشید بہو کے پاس جا پہونچی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۲).

--- پر پانو کا جوتا ٹوٹنا محاورہ.
بہت زیادہ مار پڑنا ، بری طرح پیٹا جانا جوتوں سے اتنا پٹنا کہ جوتے ٹوٹ جائیں.

کھا گئی بوٹ چرا کر تو یہاں تک مارا
سر پہ باندی کے مرے پاؤں کا جوتا ٹوٹا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۷).

--- پر پتھر ڈھونا ف مر.
سخت محنت و مشقت کرنا ، بڑی تکلیف سے زندگی بسر کرنا.

سر کی پگڑی کو سمجھتے تھے جو بارِ سنگیں
ہم نے دیکھا انہیں ڈھوتے ہوئے سر پر پتھر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۸).

--- پر پٹکنا محاورہ.
ناپسندیدگی اور برہمی سے لانے والے کی طرف پھینک دینا ؛ شدید ناپسندیدگی کا اظہار کرنا. وہ زندگی میں اپنے کلام کے ایسے معنی سنتا تو معنی بتانے والے کے سر پر پٹکتا. (۱۸۸۶ ، آیاتِ بینات ، ۱ ، ۲ : ۲۱).

--- پر پڑنا محاورہ.
۱. ذمے ہونا ، ذمہ داری یا کفالت میں آنا. والد کے مرنے کے بعد گھر کے انتظام کا کل بار ان کے سر پر پڑا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰). **۲. مصیبت آنا ، بلا نازل ہونا ، بیتنا.**

پڑے سر پہ جتنی بپت پر بپت
اچھو شاد ہرگز دھرو غم کوں مت
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۲).

یاد میں اُس زُلف کی جاتے ہیں اب تو ہم چلے
شام جب سر پر پڑے گی تب کہیں رہ جائیں گے
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۳).
عشقِ زُلفِ سیہ کا منہ کالا
میرے سر پر پڑی بلائے فراق
(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۱۲۷). ہاں ساہو جی پالی کیا ہے ، سر پر پڑ گئی ہے ، جمی جولاہے کو لگان کے لئیں پانچ روپیہ کی جرورت تھی. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۰۸).

--- پَر پَگڑی نَہیں ، گُلال ڈالنے آیا کہاوت.
جو اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرے اس کے متعلق کہتے ہیں (جامع الامثال).

--- پَر پَہاڑ آنا محاورہ.
سخت مصیبت نازل ہونا.
سر پر جو پہاڑ آوے تو اس کو ابھی ٹالیں
پر جورِ بُتاں یارو سنگین ہے کُچھ اس سے بھی
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۹۶).

--- پَر پَہاڑ گِرانا محاورہ.
سخت مُصیبت یا تکلیف میں مُبتلا کرنا ، دفعۃً مُصیبت ڈالنا.
سر پر پہاڑ اُن کے نہ اے آسماں گرا
جو برگِ گُل کو سمجھے کہ سنگِ گراں گرا
(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).
سر پر مرے پہاڑ گراتی ہے لاغری
ٹھہروں کہیں جو سایۂ دیوار دیکھ کر
(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبرآبادی) ، د ، ۵۱).

--- پَر پَہاڑ ٹُوٹنا محاورہ.
سخت مُصیبت یا تکلیف میں مُبتلا ہو جانا ، دفعۃً مُصیبت نازل ہونا.
اس سے مفر کہاں ہے جو نازل خدا کرے
سر پر گرے پہاڑ تو انسان کیا کرے
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب (ق) ، ۱۳).

--- پَر پُہنچنا محاورہ.
بہت قریب آ جانا ، نزدیک پہنچنا. جب میں اُس کے سر پر پہونچا تو ہانی نیچے کو اُتر گیا. (۱۹۲۴ ، تزکرۃ الاولیا ، ۵۶۶).

--- پَر پیر رَکھ کَر بھاگنا محاورہ.
بہت تیزی سے بھاگنا. خوف کے مارے اُن کے ہاتھ پیر پھول گئے اور گھوڑے اور اسباب وہیں چھوڑ کر سر پر پیر رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے. (۱۹۱۰ ، انقلاب ، لکھنؤ ، ۱ : ۳۱). لالہ صاحب کے ہوش اڑ گئے تیزی سے کمرہ کے باہر نکلے اور سر پر پیر رکھ کر بے تحاشا بھاگے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۸۵).

--- پَر تَلوار لَٹکنا محاورہ.
ہر وقت خطرے کا سامنا ہونا جب سے ... سُنا کہ پریم‌شنکر گھر آ بیٹھے ہیں اس کی حالت اس مُجرم کی سی ہو رہی تھی جس کے سر پر تلوار لٹک رہی ہو. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰۵). اس کے سر پر خطرے کی تلوار لٹکی رہے. (۱۹۷۶ ، جواب الجواب ، ۱۴).

--- پَر تَوا باندْھنا محاورہ.
سر کی حفاظت کر کے مقابلے کو تیار ہونا ؛ اپنے کو مستحکم کرنا ؛ مضبوط بنانا. ہم سر پر توا باندھ کر جائیں اس نیّت سے کہ بڑی حسین گوری چٹّی سُرخ سفید چاند کے ٹکڑے کو دیکھیں گے اور وہاں ہمیں معمولی لڑکی دیکھنے کو ملے. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۹۰).

--- پَر تُہمَت رَکھنا محاورہ.
اِلزام عائد کرنا.
نہ خلوت ، نہ جلوت ، نہ بولے نہ چالے
بھلی سر پہ تہمت رکھی واہ وا جی
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۹).

--- پَر تھالی پھِرنا محاورہ.
اِتنا جم‌غفیر ہونا کہ تھالی پھینک دیں تو گرے بغیر اِدھر سے اُدھر تک چلی جائے (بطور مبالغہ) ، بڑا مجمع ہونا ، بہت زیادہ ہجوم ہونا.
ذرا دیکھو تو مُشتاقوں کا مجمع روزنِ در سے
ہوئی ہے بھیڑ بھاڑ ایسی کہ پھرتی سر پہ تھالی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۰۰).

--- پَر تھوپْنا محاورہ.
کسی کے ذِمے لگانا ، کسی کے اُوپر ذِمّہ‌داری منڈھنا. مقرب خان کی کارروائیوں سے انتظام قابلِ قدر نہ ہوا یہ صوبہ کا اِنتظام یا تو خانِ اعظم یا خانخاناں ہی خوب کرتے رہے بادشاہ نے مجبور ہو کر شاہزادہ (خرّم) ملقب شاہجہاں کے سر پر تھوپا. (۱۹۰۶ ، مرآتِ احمدی ، ۱۱۵).

--- پَر ٹُوٹنا محاورہ.
۱. سر پر مار کر توڑا جانا.
جام ٹوٹے ترے سر پر تو بلا سے واعظ
میکدے سے تری توبہ تو سلامت آئی
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۷۵). **۲. (مُصیبت ، بلا وغیرہ) وارد ہونا ، نازل ہونا ، بیتنا.**
تری لائی ہوئی تھی جو بلا ٹوٹی ترے سر پر
عبث چھیڑا ہے یہ ذکرِ جفائے آسماں تُو نے
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۹۹).

--- پَر ٹِیکا ہونا محاورہ.
ناموری ہونا ، عزت ہونا.
ٹینی کے سر پہ آج ٹیکا ہے
اس کے آگے کنیل پھیکا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۹).

--- پَر جا پڑنا محاورہ.
ذِمے ہو جانا. ان کا خیال یہ ہے کہ جب تمھارے سر پر جا پڑیں گے تو ... کُچھ کرنا پڑے گا. (۱۸۸۶ ، خطوط سرسید ، ۱۲۷).

---پَر جا پَہنْچْنا محاورہ۔
بہت قریب پہنچ جانا ، نزدیک پہنچ جانا. ایک کی تلوار چھین باقیوں کو قتل کرتا سرِ دربار علی بیگ کے سر پر جا پہنچا . (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۷۷).

---پَر جانا محاورہ۔
حملہ آور ہونا ، چڑھائی کرنا. تردی بیگ دہلی میں حاکم تھا وہ حاجی خان کے سر پر گیا ، نارنول کو اس کے ہاتھ سے چُھٹایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۵).

---پَر جِن چڑْھنا/سَوار ہونا محاورہ۔
رک : سر پر بُھوت سوار ہونا.

عشق بازی کا ترے جن جو چڑھا تھا سر پر
جس جگہ بیٹھ گیا کاٹ دیے آٹھ پہر

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۳۴). مُبتلا کے سر پر اُن دِنوں ایسا جن سوار تھا کہ اسکے عقل ہی ٹھکانے نہ تھی . (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۸۲).

---پَر جِن کھیلْنا محاورہ۔
آسیب کا مُسلّط ہونا اور اس کے اثر سے آسیب زدہ کا جُھومنا.

ہوتا ہے اس پری کو گُمانِ شہیدِ ناز
جن کھیلتا ہے سر پر اگر حاضرات میں

(۱۸۹۳ ، شعور (نوراللغات)).

---پَر جُنُون چڑْھنا/سَوار ہونا محاورہ۔
ذُھن بندھنا ، لگن میں شدّت پیدا ہو جانا. رعایا کی حالت کا مطالعہ کون کرتا ہے ، سیر و شِکار کا جُنُون سر پر سوار ہو جاتا ہے . (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۰).

---پَر جِن ہونا محاورہ۔
آسیب کا مُسلّط ہونا.

وہ جن ہے سر پہ ہمارے کہ جس کی دہشت سے
چُھپاتے پھرتے ہیں عامل اِدھر اُودھر تعویذ

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۱).

---پَر جُوتی اَور مُنْھ میں روٹی کہاوت۔
اُس موقع پر مُستعمل ہے جب کوئی کھلائے پلائے میں کمی نہ کرے مگر ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھے. وہ مثل ہے کہ سر پر جُوتی اور منہ میں روٹی ، اس دن تو ذلیل کر دیا اور آج نارنگیاں دینے بیٹھے ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰۲).

---پَر جُوتی ، ہاتھ میں روٹی کہاوت۔
کھانے کو مِل جائے خواہ بےعزّتی ہی کیوں نہ ہو ، بےغیرت کو بےعزّتی کی پروا نہیں ہوتی، وہ فائدہ سے کام رکھتا ہے (ماخوذ: جامع الامثال ؛ فیروزاللغات).

---پَر جَہان بَھر کا بَکھیڑا اُٹھا لینا محاورہ۔
بڑا جھگڑا مول لینا.

خالی بھی جس نے پیار کیا تیری زُلف کو
سر پر جہان بھر کا بکھیڑا اٹھا لیا

(۱۸٦۷ ، رشک (نوراللغات)).

---پَر جھگْڑا لانا محاورہ۔
جھنجھٹ میں ڈالنا ، مُصیبت میں مُبتلا کرنا.

غیروں کے ساتھ قبر پہ کیوں ہے کیا کرم
جھگڑا یہ لائے ہو مرے سرپر کہاں سے آج

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۸).

---پَر چار اُنْگلیاں نَہ رَکْھنا محاورہ۔
سلام تک نہ کرنا ، سلام کے لیے ہاتھ بھی نہ اُٹھانا.

سر پر بھی نہ چار اُنگلیاں جو رکھیں
وہ بات کریں کسی سے؟ یہ باتیں ہیں

(۱۹۳٦ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۹۱).

---پَر چَراغ جَلانا محاورہ۔
(کسی کام میں) بہت آگے بڑھ جانا ، بے خوف و خطر جو چاہنا کر گزرنا ، حد سے بڑھنا. جو آیا ان کا استاد بن بیٹھا ، عرب آئے کچھ عادتیں اُنھوں نے بگاڑیں ، پٹھان آئے کُچھ عادتیں اُنھوں نے بگاڑیں مغل آئے تو اُنھوں نے سر پر چراغ جلایا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ٦).

---پَر چڑْھا آنا محاورہ۔
مُسلسل نزدیک ہوتے جانا ، دن بدن قریب آنا. وہ لڑنے کے لئے سر پر چڑھا آتا ہے. (۱۹۰۳ ، محاربات عظیم ، ۴۳). شادی کی تاریخ سر پر چڑھی آ رہی تھی. (۱۹۳۰ ، محمد علی ، ۲ : ۱۳۴).

---پَر چَڑھا رَہْنا محاورہ۔
مُسلّط رہنا ، غالب رہنا.

ہر معرکہ میں دِین کے آگے بڑھی رہے
مرکب کی طرح کفر کے سر پر چڑھی رہے

(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)).

---پَر چَڑھانا محاورہ۔
۱. ادب و احترام سے سر پر رکھنا ، کمالِ عزّت کرنا ، نہایت قدردانی کرنا ، آؤ بھگت اور تعظیم و تکریم سے پیش آنا.

اُوپر کے دل سیں کیوں یوں سر پر چڑھاوتے ہو
کیا پیچ ہے کہ ہمکوں دیتے ہو ہمکوں بالے (کذا)

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ٦۹). وہ خط ... بھٹ جی نے سر پر چڑھا کر ... پڑھا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال (ترجمہ) ، ۳۴۳).

مانندِ زُلف کیوں نہ پریشاں رہا کروں
سر پر چڑھا کے تُو نے گرایا ہزار حیف

(۱۸۷۳ ، کلّیاتِ قدر ، ۲۱۸).

حِنا کہتی ہے یاد آتی ہے جب پیری جوانوں کی
کبھی سر پر چڑھائینگے ابھی پیروں سے ملتے ہیں

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (فخر) ، ۲ : ۱۰۰). **۲. بے ادب اور گُستاخ بنا لینا ، مُنھ لگانا.**

ہنستا دلِ صد چاک پہ کیوں دستۂ گل آہ
اِتنا جو وہ گلرو نہ اُسے سر پہ چڑھاتا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۴).

کمینے کو سر پر چڑھایا ہے تُم نے
اُوتر جائے گی ساری عزّت تمھاری
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۴). انارکلی نے سر پر چڑھا رکھا ہے ، اِدھر آپ نے مُنہ لگا رکھا ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۳۰). تُو نے اپنی عورت کو سر پر چڑھا رکھا ہے ، یہ احمقوں کا سا کام ہے. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۲). **۲. سر پر اوڑھنا.** امیر زادی نے یہ خطاب پُرعتاب سُن کے ... سر جُھکا لیا اور اوڑھنی کو سر پر چڑھا لیا. (۱۸۷۳ ، تہذیب النسا ، ۴).

---- پَر چڑھ کَر / کے م ف.

۱. (جن بُھوت پریت وغیرہ کا) **کسی پر مُسلّط ہونا.** اور شیطان کا وسواس اور یہ جو کبھی سر پر چڑھ کر بولتا ہے اور کبھی کوئی کرشمہ دِکھا دیتا ہے ، سو وہ شیطان ہے. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۵۳). **۲. علی الاعلان ، ڈنکے کی چوٹ ، کھلم کُھلّا.** اے توبہ خُون کی طرح سر پر چڑھ کے بولے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۳).

سر پر چڑھ کر بول رہے ہیں بودے جیسے لوگ
پیڑ بنے خاموش کھڑے ہیں کیسے کیسے لوگ
(۱۹۶۴ ، ماجرا ، ۷۳).

---- پَر چڑھ کَر بَیٹھنا محاورہ.

۱. مُسلّط ہو جانا ، غالب ہو جانا ، سوار ہو جانا.

سودا چڑھ کر جو سر پہ بیٹھا
دل گھر سے اوٹھا سفر پہ بیٹھا
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۷). **۲. بدتمیزی سے پیش آنا ، بےادبی کا برتاؤ کرنا.** تمامی مخلوقات کی زندگی مُجھ سے وابستہ ہے اور اس پر تیری یہ گُستاخی کہ میرے سر پر چڑھ کر بیٹھا ہے. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۶۱۸).

---- پَر چڑھنا محاورہ.

۱. منّھ لگنا ، بے تکلّف اور گُستاخ ہو جانا ، بے ادب ہو جانا.

بل لیا کرتی ہے عشّاق سے جاناں سر پر
چڑھ گئی ہے بہت اب زُلفِ پریشاں سر پر
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۴۲). تمھیں منہ کیا لگایا کہ تم سر ہی پر چڑھ گئیں. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النسا ، ۶۳). **۲. مُسلّط ہونا ، غالب ہونا ، غلبہ کرنا.**

ہم خُوں گرفتگاں کے ہے سر پر چڑھی قضا
تیغ اپنی تُم بھی سان چڑھاؤ کسی طرح
(۱۸۰۹ ، جرأت د ، ۱۸۱).

فاقہ مستی چڑھی رہتی ہے ہمارے سر پر
خالی پانی سے بھرا رہتا ہے ساغر اپنا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۴). شاہزادہ نہیں مانتا وطن چھوڑنے پر مستعد و تیّار ہے معلوم ہوا عشق کا بڑھا جن سر پر چڑھا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۶). **۳. گھمنڈ کرنا ، اِترانا.**

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے پر اے طرفِ کلاہ
مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر ، سہرا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۷). **۴. قریب ہونا ، نزدیک ہونا.** اب ان میاں بیوی کو میٹھی میٹھی باتیں کرنے دیجئے آئیے ہم آپ چلیں یہاں سے ، رات سر پر چڑھی چلی آرہی ہے. (۱۹۶۵ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۰).

---- پَر چکیّاں چَلنا محاورہ.

سرہانے یا قریب ہی بہت شور و غُل ہونا.

تاصبح نیند آئی نہ دم بھر تمام رات
تو چکیّاں چلیں مرے سر پر تمام رات
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶۵).

---- پَر چَلا آنا محاورہ.

گُستاخ بننا ، نہایت بےادب ہونا. تیری ہستی ہی کیا ہے جو میں تیری دشمن ہوں گی جہاں تک نہ بولو مردار سر پر چلی آتی ہے. (۱۹۱۴ ، حُسن کا ڈاکو ، ۱ : ۸).

---- پَر چِلّانا محاورہ.

پاس آ کر شور کرنا.

سر پہ باندی جو مرے آ کے تُو چلّاتی ہے
میں نے جانا اری چندیا تری کھجلاتی ہے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۸۵).

---- پَر چھپّر رَکھنا محاورہ.

۱. بارِ گراں کسی کے ذِمّے ڈالنا ، بوجھ تلے دبانا.

عکس مژگاں کا پڑا میری تو وہ نازک بدن
ہنس کے بولا آپ نے تو سر پہ چھپّر رکھ دیا
(۱۸۲۶ ، معروف (نوراللغات)). **۲. احسان ، اِلزام یا کسی قِسم کی ذِمہ داری کسی پر ڈالنا.**

دم نہ مارا تیروں کی بوچھار میں میں نے مگر
میرے سر پر اوس نے بے صبری کا چھپّر رکھ دیا
(۱۸۷۳ ، کلّیاتِ منیر ، ۳ : ۲۲۰). **۳. کسی کے ذِمّے بہت سا قرضہ ڈالنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---- پَر چَھت اُٹھالینا محاورہ.

بہت شور و غُل کرنا.

چھت اُٹھالی سر پہ ٹھٹے مار کے
مردوے ہیں قہقہہ دیوار کے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۶۶).

---- پَر خا ک فقرہ.

(ایک قسم کا کوسنا) لعنت ہو.

شِر اس قدر زمیں پہ تمھارے سروں پہ خاک
مٹی ہونے لکھے تھے عریضوں میں جو تپاک
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۴۷).

---- پَر خا ک اُڑانا محاورہ.

سوگ اور غمگینی ظاہر کرنا ، ماتم کرنا ، نوحہ کرنا.

دشت میں خاک اُوڑاتے ہیں بگولے سر پر
غمِ مجنوں میں کوئی خاک بسر ہو کہ نہ ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۸).
کوئی چپ کے آنسو بہانے لگی
کوئی خاک سر پر اُوڑانے لگی
(۱۸۳۹ ، لذتِ عشق ، ۵۸). سب بھائی ... روتے پیٹتے ، سر پر خاک اُڑاتے چیختے چلاتے باپ کے سامنے پہنچے . (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۶۲).

---پر خاک چھاننا محاورہ.
تباہ و برباد ہونا.
جو ان میں کچھ تفاوت جانتا ہے
وہ اپنے خاک سر پر چھانتا ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۲).

---پر خاک ڈالنا محاورہ.
۱. رک : سر پر خاک اُڑانا.
گُل چمن میں ہجر سے ہے سینہ چاک
ڈالتا ہے بُلبل اپنے سر پہ خاک
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۸).
کوئی سر پر اِس غم سے ڈالے ہے خاک
کسی نے کیا ہے گریباں کو چاک
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۶). اس کی وِیرانی اور سرگردانی کا تصور کر کے سر پر خاک ڈالی. (۱۸۵۹ ، سروشِ سُخن ، ۱۰۲). **۲. ترک کر دینا ، نظر انداز کرنا (نفرت یا تحقیر کے ساتھ).**
وہ صفت سوں ہز ذمیمہ کے ہو پاک
نفسِ امّارہ کے سر پر ڈال خاک
(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۴۸).

---پر خُون چڑھنا/سوار ہونا محاورہ.
آمادۂ قتل ہونا ، جان لینے پر کمربستہ ہونا.
خُونِ عشاق چڑھا ہے ترے سر پر ظالم
کیوں نہ دستار پہ چہرے پہ ترے لال کھلے
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۰۱) . وہ غضبناک شخص جس کے سر پر خُون سوار تھا اُس نے کسی دشمن کے قتل کے لیے عمدہ موقع پایا ہے .(۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر، ۱ : ۲۸۸).

---پر خُون لینا محاورہ.
قتل کا گناہ یا الزام اپنے ذمّے لینا ، خون بہانا ، ہتّیا کرنا.
مُفت میں بدنام ہو گا دیکھ اے قاتل مجھے
بے گنہ مت قتل کر سر پر نہ اپنے خُون لے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۲).

---پر خُون ہونا محاورہ.
قتل کا گناہ یا اِلزام ذمّے پڑنا.
خون لاکھوں بے گناہوں کے ترے سر پر ہوے
اے بُتِ سفّاک تُو کچھ کم نہیں مزدور سے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۱).

نہ کسی کے عشق میں مرتے ہم نہ کسی کے سر پر خوں ہوتا
نہ کسی پر اپنا دل آتا نہ بہار آتی نہ جنوں ہوتا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۳۷).

---دَھرْنا محاورہ.
۱. ذِمّے ڈالنا ، تھوپنا ، عائد کرنا.
حاسدوں نے ظفر مرے سر پر
پُوچھو بہتان دھر کے کیا پایا
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۶). ۲. **(کسی بار کو) برداشت کرنا ، سہنا.**
کوہِ غم تیرے مریضِ ہجر نے سر پر دھرا
ناتواں تیرا یہاں تک تو توانا ہو گیا
(۱۸۷۹ ، عیش (آغا جان) ، د ، ۸۳).

---پر دَھمَال ہونا محاورہ.
سر پر شور و غُل ہونا ، شور و شغب کے باعث دماغ کا پراگندہ اور پریشان ہونا ، کسی پر بہت بوجھ پڑنا.
جگر جل کے ہوا ہے کوئلا بیتاب تو بھی ہوں
طپش سے دل کی میرے سر پہ ہے دھمّال مت پُوچھو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۲۰).
انقلابِ دہر سے از بسکہ جاں پامال ہے
گردشِ گردوں سے سر پر روز و شب دھمال ہے
(۱۸۳۹ ، نکہت دہلوی (فرہنگِ آصفیہ)).

---پر ڈُھول اُڑانا محاورہ.
رک : سر پر خاک اُڑانا.
اکڑنا گئے سرو سب اپنا بھول
اُڑانے لگیں قمریاں سر پہ دھول
(۱۸۸۴ ، سحرالبیان ، ۵۲).

---پر ڈالنا محاورہ.
ذِمّے دار ٹھہرانا ، کسی کے ذِمّے لگا دینا. زمیندار پر جو ابواب کا بار پڑتا ہے ان کو وہ کاشتکاروں کے سر پر ڈالتا ہے .(۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۸).

---پر ڈھول بَجانا محاورہ.
قریب آ کر شور و غُل کرنا. اب نصوح کے سر پر ڈھول بجاؤ کچھ خبر نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۱). اس کا بیانِ تصوف ایسا ہے جیسے کوئی سر پر ڈھول بجائے حالانکہ ڈھول کی آواز دور ہی سے اچھی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۲).

---پر رَسْتَہ کَرْنا محاورہ.
حد سے بڑھ جانا ، من مانی کرنا ، بہت زیادتی کرنا. یہ ڈانٹ کسی اور کو بتانا ، آپ نے بہت سر پر رستہ کر لیا ہے ، اگر کل سے آپ ڈپٹی صاحب کے مکان پر گئے تو میں اپنی جان کھودوں گی. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۲۱۱).

---پر رَکْھنا محاورہ.
۱. سر پر اُٹھانا ، سر پر بوجھ لینا (فرہنگِ آصفیہ) . **۲. ادب سے کوئی چیز اٹھا کر سر پر رکھ لینا ؛ نہایت تعظیم و تکریم کرنا.**

ہاتھ جرأت کے جو سنگِ رو دِلدار لگا
کبھی چھاتی سے لگایا کبھی سر پر رکھا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۳۳). تمام کالج کے ہوا خواہوں کو اسے سر پر رکھنا چاہئے تھا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲۹۰). وہ اس کے مقابلہ میں دنیا کی ہر چیز کو فراموش کر چکے تھے ، لپٹتے تھے چمٹتے تھے، چُومتے تھے ... اور اس گوشت کے لوتھڑے کو سر پر رکھتے تھے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۱۵).

---پَر روزِ سیاہ (سیَہ) لانا محاورہ.
کمبختی لانا ، شامت بلانا ، آفت لانا.

شب بچھونا جو میں بچھاتا ہوں
سر پہ روزِ سیاہ لاتا ہوں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۲).

دل کو پھر کاکل میں اُلجھاتے ہیں ہم
سر پہ پھر روزِ سیہ لاتے ہیں ہم

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۶).

---پَر رَہْنا محاورہ.
ہر وقت پاس رہنا ، بہت قریب رہنا ، نِگراں رہنا.

ہے سر پر ہجومِ مہ جبیناں
سنوں ہر دم تقاضائے حسیناں

(۱۸۶۲ ، شامِ غریباں ، ۲۸۴).

---پَر زَمِین اُٹھا لینا محاورہ.
بہت شور و غل کرنا ، بہت ہنگامہ مچانا.

چشموں سے خلق ڈوبی جب آستیں اُوٹھائی
نالوں نے میرے سر پر ساری زمیں اُوٹھائی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۳۷).

---پَر ساری خُدائی اُٹھانا محاورہ.
نہایت مغرور ہونا ، ازحد متکبر ہونا.

غرض تھا ایک چھوٹا اوس کا بھائی
اُوٹھائے سر پر تھا ساری خدائی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۸۳۳).

---پَر سایَہ رَکْھنا محاورہ.
سرپرست یا بزرگ کو صحیح سلامت رکھنا.

عباس پکارے شہِ کونین میں آیا
اللہ مرے سر پہ رکھے آپ کا سایا

(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)).

---پَر سایَہ رَہْنا/ہونا محاورہ.
سرپرست یا بزرگ کا زندہ ہونا.

بھائی بڑا ہے سر پہ تو سایہ ہے باپ کا
عہدہ جوان بیٹے نے پایا ہے باپ کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷).

---پَر سَفیدی آ جانا/آنا محاورہ.
بڑھاپے سے بالوں کا سفید ہو جانا.

جب سفیدی آئی سر پر کیا بھروسا زیست کا
بحر ہم اب آفتابِ برسرِ دیوار ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۵).

---پَر سَنِیچَر سَوار ہونا محاورہ.
نحوست پڑنا ، شامت آنا ، کمبختی آنا. اگر سال بھر کارروائی مقررہ اوسط سے گری ہوئی رہی سر پر سنیچر سوار ہو گیا. (۱۹۲۳ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ۵۲).

---پَر سَوار رَہْنا محاورہ.
مسلّط رہنا ، ہر وقت موجود رہنا ، ساتھ نہ چھوڑنا.

سودائے زُلف میں ہے جو کچھ حال کیا کہوں
رہتا ہے رات دن مرے سر پر سوار سانپ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۸). یا تو ہر وقت ایک نہ ایک سر پر سوار رہتا تھا یا اب کوئی باورچی خانہ میں آ کر جھانکتا بھی نہ تھا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ، ۸۴). جب دیکھو ایک نہ ایک آدمی شیطان کی طرح سر پر سوار رہتا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشہ عافیت ، ۱ : ۱۸۱).

---پَر سَوار کَرْنا محاورہ.
مُسلّط کر دینا.

زبانِ خار سے نِکلی صدائے بسم اللہ
جنوں کو جب سر شوریدہ پر سوار کیا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۷).

---پَر سَوار ہونا محاورہ.
۱. کسی کے پاس ڈٹ کر بیٹھ جانا ، پیچھا نہ چھوڑنا ، پیچھے پڑ جانا ، دل و دماغ پر مُسلّط ہونا ، کسی بات کی دھن ہونا.

کودکی سے میرے سر پر عشقِ گیسو ہے سوار
چوب کے بدلے بناتا تھا میں گھوڑا سانپ کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۷). بغیر بلائے سر پر سوار ہونا اور گھس بیٹھنا بڑی بیہودہ بات ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۳۶). جگہ جگہ سے سر پر سوار ہو کر رُپیہ سمیٹ سمیٹ کر لاتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۹۷). آپ اسے کسی بات کو راز میں رکھنے کی تاکید کر دیں وہ بات اس کے سر پر سوار ہو جائے گی. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۲۸۰). **۲. کسی آسیب کا سایہ ہونا ، جنون کا غلبہ ہونا** (نوراللغات).

---پَر سَودا چَڑْھنا محاورہ.
دُھن ہونا ، خبط ہونا ، جنوں ہونا.

دیوانی ہو گئی پری خانم ہے آج کل
سر پر چڑھا ہے رندی کے سودا شراب کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۳).

---پَر سوں ڈَھل جانا محاورہ (قدیم).
سایہ یا سہارا جاتا رہنا. افسوس کہ ایسی دوست میرے سر پر سوں ڈھل گئی. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---پَر سِہرا باندْھنا محاورہ.
(کسی اچھی بات کے) حصول کی عزّت یا فخر دینا یا حاصل کرنا.

میرے دل نے گوارا نہیں کیا کہ کریم الدین مرحوم کی کامیابی کا سہرا اپنے سر پر باندھوں. (١٩٢٨ ، مضامین فرحت ، ١ : ١٣٦). جن لوگوں کو شہرت کا سہرا سر پر باندھنا منظور تھا ان کی شہرت اچھی طرح ہو گئی. (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ١ : ٩).

--- پَر سِہْرا بَنْدْھنا محاورہ.
(کسی اچھی بات کے) حصول کی عزت یا فخر پانا.

بی بیو میرے جوانمرگ کا چہرا دیکھو
سر پہ دولھا کے بندھا فتح کا سہرا دیکھو
(١٨٩٣ ، سجاد رائے پوری ، د (ق) ، ٢١).

--- پَر سَہنا محاورہ.
برداشت کرنا (نوراللغات).

--- پَر سے صَدقے اُتارْنا / کَرْنا محاورہ.
کسی چیز کا کسی کے سر کے گرد پھرا کر تصدق کرنا ، کسی کے لیے قربان کرنا ، نچھاور کرنا.

کرو صدقہ غیروں کو سر پر سے اپنے
بڑے لینے والے بَلائیں تمہاری
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٠٣).

--- پَر سے نِکَلْنا محاورہ.
سرہانے کی قریب سے گزرنا ، بہت قریب سے گزرنا.

محفل میں بٹھایا پھر انہیں کھینچ کے دامن
وہ چُھپ کے چلے تھے مرے سر پر سے نکل کر
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٧٥).

--- پَر سینگ اُگ آنا محاورہ.
رک : سر پر سینگ ہونا. تو مجھے دیکھ دیکھ کر کیوں ہنستا ہے بے! یہاں کوئی مداری کا تماشہ ہو رہا ہے یا میرے سر پر سینگ اگ آئے ہیں. (١٩٨٣ ، پرایا گھر ، ١٣).

--- پَر سینگ ہونا محاورہ.
کوئی عجیب نشان ہونا ، انوکھی علامت ہونا (کیا کے ساتھ بطور استفہام انکاری). پھر جناب! فقیر ایسے ہوتے ہیں ، اون کے کیا سر پر سینگ ہوتے ہیں. (١٨٩٩ ، ہیرے کی کنی ، ٣٠). اس نے کہا کہ کیا مسلمان کے سر پر سینگ ہوتے ہیں. (١٩٠٢ ، آفتاب شجاعت ، ١ : ١١٢١). ہمارے ابدی جہنمی کہنے سے کیوں برا مانتے ہو ، کیا ابدی جہنمی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں. (١٩٢٨ ، حیرت ، مضامین ، ٣٣١).

--- پَر سے وارْنا محاورہ.
رک : سر پر سے صدقے اُتارنا (نوراللغات).

--- پَر شَیطان چَڑْھنا / سَوار ہونا محاورہ.
١. غصہ ہونا ، ضد ہونا ، ہٹ ہونا. یہ خط دیکھ کر مرزا کے سر پر اور بھی شیطان چڑھا. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٦).

جو ٹلتا نہیں وہ تو کیا اختیار
کہ شیطان ہے اُس کے سر پر سوار
(١٩١٠ ، قاسم اور زہرہ ، ١٩). **٢. بُرے کام پر آمادہ ہونا ، بدی کی طرف رغبت ہونا ، شرارت پر کمر بستہ ہونا.**

نشہ دولت کا بداطوار کو جس آن چڑھا
سر پہ شیطان کے یاں اور بھی شیطان چڑھا
(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٧). کم بخت اگر ایسا ہی تیرے سر پر شیطان سوار ہے تو تیری شادی کر دینا مجھے کیا دشوار ہے. (١٩٠٠ ، قتلِ نظیر ، ١٨).

--- پَر عَذاب آنا محاورہ.
مُصیبت آنا.

نہ کہیں صبح ہی ہوتی ہے نہ خواب آتا ہے
رات کیا آتی ہے اک مجھ پہ عذاب آتا ہے
(١٨٢٣ ، مصحفی ، ک ، ٣٣٣).

--- پَر عَذاب لینا محاورہ.
ایسا کام اپنے ذمے لینا جس کا انجام خراب ہو ؛ گناہ کا کام کرنا.

پروانوں کو جلانے کا انجام ہے بُرا
لیتی ہے اپنے سر پہ عبث یہ عذاب شمع
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٠٢).

--- پَر غُل مَچانا محاورہ.
پاس کھڑے ہو کر چلانا ، نزدیک آ کر شور کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

--- پَر قَدَم لینا محاورہ.
کمال تعظیم کرنا.

یہ جب بیٹھ کر پاؤں دھونے لگے
قدم سر پہ آبِ رواں نے لیے
(١٨٣٧ ، مثنوی صیدیہ ، ١٣٦).

اس گل کے کوئے صاف میں ہم خار ہو گئے
لیتا ہے آپ سر پہ ہمارے قدم گلاب
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٢٥٦).

--- پَر قُرآن اُٹھانا محاورہ.
قرآنِ پاک کی قسم کھانا.

مُصحفِ رُخ کا جو بوسہ لے کے میں منکر ہوا
مجھ سے کہتا ہے کہ اب قرآن تُو سر پر اٹھا
(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ٢٢).

--- پَر قُرآن رَکْھنا محاورہ.
قرآنِ پاک کی قسم دینا ، قرآنِ مجید کی قسم لینا.

بوسہ نہیں سوتے میں ترے رُخ کا لیا ہے
قرآن نہ رکھ عاشقِ دیندار کے سر پر
(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ٤٢).

--- پَر قَضا چَڑْھنا / کھیلْنا محاورہ.
موت قریب ہونا ؛ شامت آنا ، کم بختی آنا.

ہم خُوں گرفتگاں کے ہے سر پر چڑھی قضا
تب اپنی تم بھی سان چڑھاؤ کسی طرح
(١٨٠٩ ، جرأت ، د ، ١٨١). اوس کے سر پر قضا کھیلتی ہے کچھ ذہن میں نہ آیا. (١٨٦٢ ، شبستانِ سرور ، ١٢). باآوازِ بلند

کہا کہ اے آدم زاد اُٹھ تیرے سر پر قضا کھیلتی ہے میں تجھے کھا جاؤنگا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۵).

ہیں تپاں فرق پہ از خود کہ ہوا کھیلتی ہے
سر پر آتی ہوئی مردوں کے قضا کھیلتی ہے
(۱۹۳۳ ، عروج (سیّد خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۳۲۸).

---پر قیامت آنا محاورہ.
آفت میں گرفتار ہونا ، سخت مصیبت آنا.

کس کس کے سر پہ دیکھیں آتی ہے اب قیامت
نکلا ہے پاؤں باہر اس فتنۂ زماں کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۶۶).

جو اُس سرو قد سے جُدائی ہوئی ہے
قیامت مرے سر پہ آئی ہوئی ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۹۵).

---پر قیامت برپا کرنا محاورہ.
آفت ڈھانا ، ہنگامہ برپا کرنا.

پھر چلا مقتلِ عُشّاق کو قاتل اے ذوق
سر پہ برپا کہیں کشتوں کے قیامت نہ کرے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۳).

---پر قیامت ٹوٹنا محاورہ.
رک : سر پر قیامت آنا.

بیٹھے پھسلائے ہوئی الفتِ قامت کیسی
سر پہ ٹوٹی مرے اللہ قیامت کیسی
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۱۶). بی بی زینب ... اُن کے سر پر قیامت ٹوٹی تھی. (۱۹۴۳ ، سیّدہ کی بیٹی ، ۱۸۷).

---پر/ پہ قیامت گزرنا محاورہ.
مُصیبت کا سامنا ہونا ، سخت صدمہ پہنچنا.

جس دن شہید گنج کی مسجد ہوئی شہید
اِسلامیوں کے سر پہ قیامت گزر گئی
(۱۹۳۶ ، چمنستان ، ۱۸).

---پر/ پہ قیامت ہونا محاورہ.
ہنگامہ ہونا ؛ نہایت ظلم ہونا ؛ حشر برپا ہونا.

اس فتنہ خُو کے در سے اب اُٹھتے نہیں ، اسد
اس میں ہمارے سر پہ قیامت ہی کیوں نہ ہو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۳).

---پر کالی ہانڈی رکھنا محاورہ.
بدنامی یا رُسوائی اختیار کرنا ، شرمندگی اُٹھانا (فرہنگِ آصفیہ).

---پر کچھ ہونا محاورہ.
کسی پر جن یا پری وغیرہ کا سایہ ہونا. لوگ ... خیال کرنے لگے کہ اس کے سر پر کچھ ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸).

---پر کفن باندھنا محاورہ.
مرنے پر تیار ، جان دینے پر کمربستہ ہونا.

مُشتاقِ مرگ کون ہے مجھ سا جہان میں
باندھے ہوئے میں سر پہ ہمیشہ کفن رہا
(۱۸۱۰ ، میر (نوراللغات)).

کوُنے قاتل کا جو ہو شوقِ شہادت رہنما
کس خوشی سے باندھ کر سر پر کفن جاتا ہوں میں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۱).

کانپتے تھے اُس کی ہیبت سے زمین و آسمان
جب مسلماں گھر سے نکلا باندھ کر سر پر کفن
(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۲۱۰).

---پر کوئی نہ ہونا محاورہ.
کوئی پُرسانِ حال نہ ہونا ، کسی بُزرگ یا سرپرست کا زندہ نہ ہونا.

ان میں سے ہر اک گلشنِ جنّت کا مکیں ہے
مظلوم ہوں اب سر پہ مرے کوئی نہیں ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، (نوراللغات)).

---پر کھڑا ہونا محاورہ.
۱. سامنے موجود ہونا ، نزدیک یا قریب ہونا ، بالکل پاس آ جانا. سر پہ قحط کھڑا تھا ، سپاہ کے لئے سامان اسلحہ اور حرب ناقص تھا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۸۲). مردانگی کا وقت سر پر کھڑا ہے اور قضا کے فرشتے کی طرح سب لوگوں کا ساتھ چھوڑنے کی تاکید کر رہا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۹۷). **۲. مُسلّط ہونا.** نماز تو آتے دن پانچ وقت سر پر کھڑی ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۳۲).

جس سے کسی طرح نہیں ذی روح کو مفر
ساعت وہی ہے سر پہ کھڑی دو گھڑی کے بعد
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۹).

---پر کھڑنا محاورہ (قدیم).
رک : سر پہ کھڑا ہونا.

سو اس کام میں منج نہ تھا فام کچھ
یکایک سر پر کھڑیا کام کچھ
(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۲۶).

---پر کھیلنا محاورہ.
۱. قریب آ جانا ، نزدیک پہنچ جانا ، سر پر منڈلانا ، بالکل قریب آ جانا (موت ، بلا اور مترادفات کے لیے مُستعمل).

کیونکر بساطِ عشق میں جی ہار بیٹھیے
سر پر ہمارے کھیل رہی ہے بلائے رنج
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۰).

غُل تھا سپہ شام کڑی جھیل رہی ہے
اب مُوذیوں کے سر پہ اجل کھیل رہی ہے
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاضِ شمیم ، ۲ : ۱۲۱). **۲. جان کی بازی لگانا ، جان دینے پر آمادہ ہو جانا ، جان جوکھم کا کام کرنا.**

اُمید تھی مال و زر پہ کھیلے
سامان ہائے تو سر پہ کھیلے
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳).

محبت میں اے دل نہ ڈر سر پہ کھیل
وہ بازی نہیں یہ کہ ہر جائے گی
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۹۶) . ۳. جن ، بھوت ، پریت یا آسیب وغیرہ کا مُسلّط ہو کر دیوانگی پیدا کر دینا ، جس کی وجہ سے آدمی جُھومنے اور زور زور سے سر ہلانے لگتا ہے.
شیخ جی گردن ہلا کر تُم جو اب کرتے ہو بات
شیخ سدّو ہیں تمہارے اب یہ سر پر کھیلتے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۵) . عصمت اور پردہ کا بھوت اس شدّت سے سروں پر کھیل رہا ہے کہ مجنوں ہو گئے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۲۱ : ۱۰).

---پر گٹھری/گٹھڑی رَکھنا محاورہ.
۱. سر پر بوجھ رکھنا ، سر کو جھکائے رکھنا.
سر پر نہ رکھیے شرم کی گٹھری کو رات بھر
رختِ حیا اوتاریے گردن اُوٹھائیے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۹۰). **۲. ذِمّہ داری ڈالنا** (جامع اللغات).

---پر گُناہ/گناہوں ، کا بار/بوجھ لے جانا محاورہ.
مرنے کے وقت سر پر بہت گناہ ہونا (جامع اللغات).

---پر گھر اُٹھانا محاورہ.
بہت زیادہ شور غُل کرنا ، اودھم مچانا.
تم کو اے فیض ہو گیا کیا
سر پر گھر کو اٹھا رہے ہو
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۵۲). دو ایک دن صاف گزار بھی دیے ، مگر ان بچوں کی جانے جوتی ، گھر سر پر اُٹھا لیا. (۱۹۳۹ ، راشدالخیری ، تربیتِ نسواں ، ۳۶).

---پر لاد کَر لے جانا محاورہ.
مرتے وقت گُناہوں کا بوجھ سر پر لے جانا. لاکھوں مظلمے ہیں جن کو بندگانِ خدا مرتے وقت اپنے سروں پر لاد کر لے جاتے ہیں. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۸۲).

---پر لادْنا محاورہ.
۱. سر پر رکھنا.
کل سفر درپیش ہے زاد اپنا اپنے ساتھ لو
سائلوں کو دو یہ پہونچا دینگے سر پر لاد کے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۳). **۲. کسی کے ذِمّے ڈالنا.** وہ چاہتے ہیں کہ دین کا ٹوکرا زبردستی ہم لوگوں کے سر پر لادیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۶۷).

---پر لانا محاورہ.
بلا نازل کرنا ، کسی مُصیبت یا ناخوشگوار بات کا سامان پیدا کرنا.
شبِ فراق صنم سر پہ لائے گا پھر کیا
یہ روزِ بد مجھے گردوں دِکھائے گا پھر کیا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۵).

---پر لٹکتی ہوئی تلوار اسم.
ایسا خطرہ جس کا ہر وقت سامنا رہے. اپنے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار کو ساکن ہوتے دیکھ کر جواہر لال نے چین کی سانس لی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۲۱).

---پر لگانا محاورہ.
ڈھول مارنا ، کوئی چیز سر پر مارنا.
واعظ کے سر پر ایک لگائی تڑاق سے
پھر ہاتھ مل رہے ہیں کہ اچھی پڑی نہیں
(۱۹۲۱ ، اکبر (نوراللغات)).

---پر لیے پھرنا محاورہ.
سر پر رکھ کر اِدھر اُدھر لے جانا.
ہم تبرّک ہیں بس اب کر لے زیارت مجنوں
سر پہ پھرتا ہے لئے آبلۂ پا ہم کو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۲).

---پر لے جا کَر کَھڑا کَر دینا محاورہ.
رُوبرو کھڑا کر دینا ، سامنے لے جا کر دکھا دینا. جاں نثار نے سب کو نوبل صاحب کے سر پر لے جا کر کھڑا کر دیا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۸).

---پر لے جانا محاورہ.
کوئی بوجھ اپنے ساتھ لے جانا.
سر پہ لے جانا نہیں ہم کو اُٹھا کر زیر خاک
جمع کر کے مال کو کیا مثلِ قاروں کیجئے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۹).

---پر لینا محاورہ.
۱. اپنے ذِمّے لینا.
کہیا تیرے دل پر ہو کیا ہے خیال
نہ لے سر پر ستی ہو اس محال
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۵).
کیا سنا قصۂ فرہاد نہ تھا اے کمبخت
ایسی آفت بھی کوئی سر پہ بشر لیتا ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۲۹). **۲. جھیلنا ، برداشت کرنا.**
جور جو کُچھ ہوا ، لیا سر پر — جان سے گزرا ہے ترے در پر
(۱۶۹۸ ، سوز ، د ، ۳۸). سخت جاڑا ، برف باراں سب سر پر لیتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۱۹).

---پر مِٹّی ڈالْنا محاورہ.
ماتم کرنا ، نوحہ کرنا ، غم اور سوگ کا اظہار کرنا.
یہ رنگ بن ترے ہولی کا ہے کہ جائے گلال
سروں پہ ڈالتے ہیں اہلِ انجمن مٹّی
(۱۸۲۶ ، معروف (فرہنگِ آصفیہ)).

---پر مَحشَر بَپا رہنا محاورہ.
سخت تکلیف یا مُصیبت میں رہنا ؛ پاس ہی شور و غُل ہوتا رہنا.
سوئے دیا نہ قامتِ جاناں کی یاد نے
محشر بپا رہا مرے سر پر تمام رات
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۵).

---پَر مَنڈلانا محاورہ.
قریب ہی فضا میں چکر لگانا. یہ طیور جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں ، تیرے ہی کل کے گھوڑے پر سوار ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۳۸۷). ہر طرف گرد و غبار کے بادل سر پر منڈلا رہے تھے. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نکھو قدر شناس ، ۱۷۲).

---پَر مَنڈھنا محاورہ.
کسی بات کا اِلزام یا ذِمّہ داری ڈالنا ، لازم قرار دینا ، ماننے پر پابند یا مجبور کرنا. کوئی شخص بہ حکم دھوکے سے ہمارے سر پر ... نہیں منڈھ سکتا. (۱۹۶۳ ، اصولِ اخلاقیات (ترجمہ) ، ۳۰).

---پَر مَوت آنا/سَوار ہونا محاورہ.
مرنے کا وقت قریب آنا ؛ شامت آنا.

جھنجھلا کے بوسہ لبِ جاں بخش پر کہا
کچھ موت تو نہیں ترے سر پر سوار آج
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۱۰).

کیا سر پر موت آئی ہے بس سامنے سے جاؤ
فوجوں کا ذِکر کر کے کسی اور کو ڈراؤ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷).

---پَر مَوت کھیلنا محاورہ.
رک : **سر پر قضا کھیلنا**.

سخت جانی کی حقیقت کیا تہِ تیغِ رواں
کھیلتی گر موت سر پر پھر تُو کیا تھا کُچھ نہ تھا
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۸).

---پَر مَوجُود ہونا محاورہ.
کسی بزرگ یا مربی کا زندہ ہونا. غنیمت سمجھو وہ وقت جب تک یہ سر پر موجود ہیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۸).

---پَر مُونگ دَلنا محاورہ.
رشک دِلانا ، جلانا ، سزا دینا ، تکلیف پہنچانا.

موٹھ کولے کے منہ میں چلتی ہیں
ماش کے سر پہ مُونگ دلتی ہیں
(۱۷۷۵ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۶۶)).

---پَر نَقارَہ بَجنا محاورہ.
کسی کے قریب بہت شور غُل ہونا ، ہنگامہ برپا ہونا.

کچھ نہیں اُس کو خبر گر سر پہ نقارے بجیں
پُوچھ مت اب جو کہ نوبت ہے ترے بیمار کی
(۱۸۲۶ ، معروف (فرہنگِ آصفیہ)).

سر پہ نقارہ بجے گو فتنۂ محشر اُٹھے
تکیۂ زانوے دلبر سے نہ اپنا سر اُٹھے
(۱۸۳۹ ، نکہت (نوراللغات)).

---پَر/سے وارنا محاورہ.
نچھاور کرنا ، نثار کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پَر وَبال آنا محاورہ.
مصیبت نازل ہونا.

جب کہ سر پر وبال آتا ہے
بیچ میں بال بال آتا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۶).

---پَر وَبال لینا محاورہ.
اپنے ذِمّے عذاب لینا (نوراللغات).

---پَر ہاتھ پھیرنا محاورہ.
۱. **سر سہلانا ، شفقت سے پیش آنا ، پیار کرنا ، دِلاسا دینا**. ساعت بساعت اوس کے مونہہ کو دیکھتے اور ہاتھ اوس کے سر پر پھیرتے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳).

مجنوں کے نہ کیوں چاٹتا تلوے سگِ لیلیٰ
پھیرے تھا سدا ہاتھ وہ چُمکار کے سر پر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (نوراللغات)). بیٹی کے پاس آ کھڑا ہوا سر پر ہاتھ پھیرا اور رات کے غُصّہ کی تلافی کرنے لگا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۸). اس کے سر پر ہاتھ پھیر ، اس کا دل ہاتھ میں لے. (۱۹۱۰ ، گردابِ حیات ، ۴۶). اس کو اپنے گھر سے دور رکھ کر اپنی بیٹی کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے اور رُخصتی کے دو بول کہنے کی مسرّت سے بھی محروم رکھا گیا ہو. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۰۲). ۲. **صفایا کرنا ، خوب مال پتھیانا ، لوٹنا**. اس ظالم نے اُس کے سر پر خُوب ہی ہاتھ پھیرا. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۴۹).

---پَر ہاتھ دَھر/رَکھ کَر/کے رونا محاورہ.
سر پیٹ کر رونا ، نہایت پچھتانا ، کمال رنج و افسوس کرنا. جان کے واسطے آدمی سر پر ہاتھ رکھ کر روتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۱۸۲).

بچاتے ہم اگر اُس کی نظر سے
نہ روتے دل کو سَر پر ہاتھ دھر کر
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۲۳).

---پَر ہاتھ دَھرنا/رَکھنا محاورہ.
۱. **سلام کرنا**. وجہی بھوگنی گن بھریا ، تسلیم کر کر سر پر ہات دھریا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸).

اپنے تئیں سر پہ ہاتھ جو نہ رکھے
اس کے سر پہ نہ مارئے پاپوش
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۲۱). ۲. **اظہار شفقت کرنا ، محبت سے پیش آنا**.

جن ہوتے تھے جو خم پئے تسلیم و احترام
رکھتے تھے سر پہ ہاتھ امامِ فلک مقام
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۷). ۳. **مُربّی یا سرپرست بننا ؛ اپنی حمایت میں لینا ، دلجوئی کرنا**.

اپنی جان کر رکھیا کرے		سر پر ہاتھ کرم کا دھرے
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۶).

درماندہ ہوں خستہ حال ہوں بیکس ہوں
سر پر مرے ہاتھ رکھ مجھے برپا کر
(۱۸۵۷ ، کلیاتِ محسن ، ۱۹۳). تمیزاً کے مزاج میں رحم ہوتا ،

بچوں کے سر پر ہاتھ رکھتی اور اپنا بچہ سمجھتی . (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۴۸). چاہتی یہ ہوں کہ تم اس بچی کے سر پر ہاتھ رکھو. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۵). اُردو کی ترقی کسی سرپرستی کی مرہونِ منّت نہیں رہی ، نہ مذہب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا نہ کسی حکومت نے قیام بخشا.(۱۹۸۸ ، اردونامہ، لاہور، دسمبر، ۱۴).
۴. سر کی قسم کھانا.

نام اس کا ہے نزاکت کہ قسم کھانے کو
ہاتھ سر پر جو رکھا پاؤں نہ اونکا اوٹھا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۶۶). بات کا اقرار صادق کرتا ہوں تمہارے سر پر ہاتھ دھرتا ہوں اس پر بھی اگر یقین نہ ہو اسٹامپ پر اقرار نامہ لکھوا لو. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۵۱).

--- پَر ہاتھ مارْنا محاورہ.
سر پیٹنا ، نہایت رنج و افسوس کرنا.

شوق کے ہاتھ شب و روز سروں پر مارے
چھاتیاں کُوٹتے ہی کُوٹتے آخر ہارے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۳).

پُوچھا یہ کس کے داغ نے شہ کی کمر جُھکائی
سر پر وہ ہاتھ مار کے بولے کہ ہائے بھائی

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب (ق) ، ۱۶).

--- پَر ہاتھ ہونا محاورہ.
سرپرستی یا حمایت حاصل ہونا.

خوفِ تموزِ مہرِ قیامت نہ کر نصیر
ہووے گا پنجتن کا دو عالم کے سر پہ ہاتھ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۲۳).

کیا فکر ہے مُجھے جو یتیموں کا ساتھ ہے
سر پر مرے جنابِ یداللّٰہ کا ہاتھ ہے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب (ق) ، ۷).

--- پَر ہونا محاورہ.
۱. نوبَت پڑنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. حامی ، مُربّی یا سرپرست کا زندہ ہونا.**

غمخوار ہے تو اور خدا حافظِ جاں ہے
نہ باپ ہے سر پر مرے بچّے کے نہ ماں ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶). **۳. قریب ہونا ، سامنے موجود ہونا ، نگرانی کرنا.** جب تک سر پر نہ رہو کیا مقدور جو راج مزدور کام کریں. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۴۹).

--- پَڑْنا محاورہ.
۱. لاحق ہونا ، مُصر ہونا.

کہ مجھ آج سودھن پہ نیں ہے طلب
پڑیا ہے مرے سر ولے یک سبب

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۵۳).

یہ سودا سر پڑا ہے اور میں ہوں
تری زلفِ رسا ہے اور میں ہوں

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۱۴).

ہو کے بلا میں ان کے سر آج پڑوں ضرور ہی
جی میں ہنسا کروں مگر منّہ سے لڑوں ضرور ہی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۳۵) . **۲. نوبَت آ پڑنا ، ناحق حوالے کر دیا جانا ، سر منڈھ دیا جانا.**

برائے جھگڑے میں کیا مُفت جانِ زار چلی
پڑا ہمارے سر آ کر مواخذہ دل کا

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۴۷).

تھا پالنا اولاد کا مردوں کے بوتے سے سِوا
آخر یہ اے دُکھیا دلو خدمت تمہارے سر پڑی

(۱۹۰۵ ، کلّیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۳۸). اُن کے علاج دوا کی ساری پریشانیاں سر پڑ گئیں. (۱۹۵۲ ، زیرِلب ، ۲۴۷). **۳. وارد ہونا ، نازل ہونا.**

تا کہ واقف ہوں یہ حالِ کھوپڑی
اوّل و آخر جو اس کے سر پڑی

(۱۸۵۲ ، قِصّۂ شاہ جمجمہ (اردو کی قدیم داستانیں ، ۱ : ۳۳۴)). اُسے جس بات کا خوف تھا وہ سر پڑ ہی گئی. (۱۹۳۶ ، پریم چند، خاک پروانہ ، ۱۸۸).

--- پَڑے کا سَودا امذ.
بلا وجہ کی پریشانی ، کوئی مُشکل جو زبردستی جھیلنی پڑ جائے، ناحق مُصیبت.

کیوں ترے بالوں میں اُلجھا ہوں سبب میں کیا کہوں
ہے یہ سودا سر پڑے کا اور اب میں کیا کہوں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۱۱).

--- پَکَڑْ (کَر/کے) م ف.
پشیمانی یا افسوس کے ساتھ ، پچھتا کر.

ہوا غُصے صلصال ہور یوں کہیا
سپہ سر پکڑ بیسو اِتنا رہیا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۲).

--- پَکَڑْ کَر بَیٹھنا محاورہ.
بے حس اور خاموش رہنا ، غم یا حسرت کا شکار ہو جانا.

بیٹھے رہیں خُمار میں سر پکڑے کب تلک
ساقی ہمارے ہاتھ میں دستو سبو نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۶). اس آہنی حِصار میں سر ٹکراتے ٹکراتے اپنا سر توڑ لے اور ناکامی کے انداز سے سر پکڑ کے بیٹھ جائے اور کچھ نہ کرسکا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۳۴). یہ سوالات سُن کر نواں شخص سر پکڑ کر بیٹھ گیا کافی دیر تک کچھ سوچتا رہا. (۱۹۸۱ ، قُطب نما ، ۱۶).

--- پَکَڑْ کَر/کے رونا ف مر ؛ محاورہ.
نہایت پشیمانی اور افسوس کے ساتھ رونا ، پچھتانا. مرنے کے بعد بیجا افسوس ہوا ، سر پکڑ کے رونی. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت، ۱۷). بچوں کی شادیاں چھوٹی عُمر میں کر دی جاتی ہیں اور پھر عموماً ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا اور بچوں کے والدین سر پکڑ کے روتے ہیں. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۴).

---پکڑ کر رَہ جانا / رَہنا محاورہ.
نہایت افسوس کرنا ، بہت پشیمان ہونا ، پچھتانا.

اگر گنج و لشکر چھوڑوں کا بجانے
رہوں سر پکڑ کر بہ پردہ سرائے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۳). دوسری صبح کو یہ ہولناک خبر مقامی اخباروں میں تھی- بس جو پڑھتا تھا سر پکڑ کر رہ جاتا تھا . (۱۹۳۰ ، خُمارستان ، ۱۳۵).

---پکڑ لینا / پکڑنا ف س ؛ محاورہ.
۱. درد ، چکر ، شور و غُل یا دھماکے کے برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں سے سر کو تھامنا یا پکڑنا.

ہو گیا پیری میں مُجھ کو یاں تلک ضعفِ دماغ
سر پکڑ لیتا ہوں میں بچّہ جہاں چلّائے ہے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳۹).

بہلے کیوں اے داغ اِتنی ہی گئے فرمائیے
سر پکڑ کر اب جو ہے فریاد میرا سر گرا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۹). ۲. **افسوس یا رنج و مَلال کرنا ، فِکر و پریشانی یا پچھتاوے میں مُبتلا ہونا.**

چلیا ہاٹ او قہر ماں کی مگر
اور خاور تھے نکلیا آپ سر پکڑ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۱). بادشاہ نے یہ پیغام سُن کر سر پکڑ لیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۹). ۳. **(کسی ناگوار شے یا اس کی بُو یا درد وغیرہ کا) سر کو جکڑ لینا ، بوجھل کر دینا.**

اُٹھنا جو پڑے کمر پکڑے
کاکل جو ہے تو سر پکڑے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۷۹).

---پیٹ پیٹ کَر رونا محاورہ.
بہت زیادہ رونا ، غم میں سر پر ہاتھ مار مار کر رونا ، ماتم کرنا . پولیس کو دیکھ کر گھر میں پھر کہرام مچ گیا- بچّے سر پیٹ پیٹ کر رونے لگے . (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۸۳).

---پیٹ کَر رَہ جانا محاورہ.
تلملا جانا ، غم و غصہ کرنا ، بہت ناراض ہونا. مصنف اپنی غلطی پر اتنا نہیں کڑھتا کیونکہ اس کا ذمے دار وہ خود ہوتا ہے لیکن دوسروں کے اس رویے پر سر پیٹ کر رہ جاتا ہے . (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۸۸).

---پیٹ لینا / پیٹنا محاورہ.
۱. سر پر ضرب لگانا ، غصّے کے مارے سر میں چوٹیں لگانا ، دونوں ہاتھوں سے سر کو متواتر زد و کوب کرنا.

نہ او دانی ہے نا جواہر نہ مال
لگے پیٹنے سر اوپر خاک ڈال

(۱۷۳۲ ، قیاسی ، موم کا بچہ (اردو شہ پارے ، ۲۹۳)).

ڈال ایک سمت کو منہ سے ملیں ہیں خاک
سر پیٹتے پھریں ہیں خریدار یک طرف

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۲).

یوں کُھلے بالوں مرے سامنے آیا نہ کرو
ورنہ سر پیٹ کے میں گھر سے نِکل جاوٗں گا

(۱۸۲۴ مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۷). گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھا- کئی کنستر تیل کے بھی غائب تھے- سر پیٹ لیا. پچھاڑیں کھانے لگے . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۳). انہوں نے معاوضہ نہ لیا- گھر والوں نے سنا تو سر پیٹ لیا- کسی نے کُچھ کہا کسی نے کُچھ . (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۲۳) . ۲. **نوحہ و ماتم کرنا یا مُضطرب ہو ہو کر گریہ و زاری کرنا ، سر کا ماتم کرنا.**

تمام اہلِ حرم پیٹتے تھے سر ہیا ک
گویا بتول کا لاشہ زمیں موں جاتا ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۳) . پتوار جہاز کی ٹوٹ گئی ، معلم ، ناخدا سر پیٹنے لگے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۰). بنی طا (طے) کے لوگ روتے اور سر پیٹتے اسی مقام پر پہنچے.(۱۹۲۶ ، شرر، مضامین ، ۳ : ۱۱). ۳. **(مجازاً) افسوس کرنا ، تِلملانا ، غم و غصہ کرنا.** یارو سر پیٹنے کی جگہ ہے جو جادوگر جس کا رفیق ہوا اور اسے اپنا مطیع کیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ۳۵۷).

---پیچھے م ف.
فی کس، ہر فرد کے لیے. افغانستان کو سر پیچھے ایک شاہ رخی روانہ کی. (۱۸۹۰ ، حسن ، اگست ، ۱۰).

---پَیر (---ی لین) م ف.
رک : سر پانو ، معنی یا مفہوم ، آغاز و انجام. وید میں تو صرف اِسی قدر ذکر ہے اور وہ بھی ایسی طرز سے کہ کُچھ سر پیر سمجھ میں نہیں آتا. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۳۵). ان پہاڑی راستوں کا کوئی سر پیر تو ہوتا نہیں. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۲۱٦).
[سر + پیر (رک)].

---پَیر کا ہوش نَہ رَہنا محاورہ.
ہر بات سے بےخبر ہونا ، اِنتہائی لاپروا ہونا. مہینا بھر سے ایڈیٹنگ کے چکر میں سر پیر کا ہوش نہیں رہا. (۱۹٦۲ ، معصومہ ، ۲۰۰). اماں کہتی تھیں کہ میری صُورت پر ٹھیکرے برسنے لگے ہیں ، سر پیر کا ہوش نہیں رہا ہے. (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ٦٦).

---پَیر نَہ ہونا محاورہ.
مہمل ہونا ، فضول ہونا ، بےمعنی ہونا.

کیوں دعویٰ رقیب سراپا نہ ہو غلط
جب اوسکی بات کا کوئی سر ہو نہ پیر ہو

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۷٦).شوہر بہکی بہکی باتیں کرنے لگا جس کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا. (۱۹۸۱ ، قُطب نما ، ۸۵).

---پَیر ہونا محاورہ.
کوئی تُک ہونا ، آغاز و انجام ہونا ، معنی و مفہوم رکھنا. یہ صاحب گو صاحبِ علم ہوتے ہیں جو کُچھ فرماتے ہیں ان کا کچھ سر پیر بھی ہوتا ہے. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۵).

---پھاڑ لینا ف س.
اپنا سر زخمی کر لینا ، سر پر زخم لگا لینا.

پیراہن سنیوتی سو چاک کیتی
چھنبلی ریوتی سر پھاڑ لیتی
(۱۵۹۲ ، ولایت نامہ ، ۳۰۵).

--- پھٹا پڑنا/جانا محاورہ.
۱. کسی ضرب کی وجہ سے سر کا زخمی ہو کے خون جاری ہو جانا (ماخوذ : مہذب اللغات). **۲. شدید دردِ سر محسوس ہونا.** ہم تو آج سویرے سے اٹھے ہی نہیں مارے درد کے سر پھٹا پڑتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۹۸). میرا سر پھٹا جا رہا ہے. (۱۹۳۴ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۸۰).

--- پھٹَوّل (--- ضم پھ ، فت ٹ ، شد و بفت) امث.
۱. سخت مار پیٹ ، لٹھ بازی ، ایسی لڑائی جس میں سر پھٹنے تک کی نوبت آ جائے ؛ (مجازاً) شدید نزاع. سِوا آپ کی سر پھٹول کے کچھ بھی وقوع میں نہیں آیا. (۱۸۳۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۸۸). ان تینوں کے مکالمے اور سر پھٹول سے خلیفہ اور پادری صاحب کو بڑا لطف آیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۹). جب جہالت اور علم سے سر پھٹول ہوتی ہے تو جہالت ہی ظفریاب ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۳ : ۹). مویشی چرانے گئے سر پھٹول ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا گاؤں فساد اور بدامنی کے ایک مستقل چکر میں بری طرح پھنس گیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۷۳). **۲. صاحب سلامت** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). اف : ہونا. [سر + پھٹ - پھٹنا + ول ، لاحقۂ کیفیت].

--- پھرا (--- کس پھ) صف (مث : سر پھری).
۱. سرکش ، نافرمان ، ضدی ، ہٹیلا.
امن کے ڈاکو کنارے تک وطن کے آ گئے
سر پھرے صیاد ڈانڈے تک چمن کے آ گئے
(۱۹۴۷ ، شعراء انقلاب ، ۱۳). یہ بڑا سر پھرا لونڈا ہے ہر وقت مارنے مرنے کو تیار. (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۱۶۰). **۲. دیوانہ ، باؤلا آدمی.**
کچھ اور بات ہوتی تو کرتا بھی میں خیال
میناس جانتا ہوں میں اس سر پھرے کا حال
(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۲۲۶). اس قدردانی میں کچھ سرکاری اشارہ بھی ہو گا ورنہ کوئی سر پھرا دکاندار اپنی دوکان کے ماتھے پر دو چار وضعدار قمقموں کی بجائے برق و رنگ کا ایک باولا رقص برپا کر سکتا تھا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۸۵). **۳. (مجازاً) ثابت قدم ، دُھن کا پکا ، مُستقل مزاج.**
دھن کے پکے آگ کا دریا پڑے تو جھیل جائیں
آپ کو ہم سر پھروں پر ناز ہونا چاہیے
(۱۹۴۸ ، نوبہاراں ، ۱۱۲). اپنی پڑھائی میں لگے رہو بیٹا تمہارا باپ تو سرپھرا ہے اس کو تو کسی بھی بات کی دھن لگ جاتی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۵۶). [سر + پھرا (پھرنا (رک) سے حاصل مصدر)].

--- پھراپَن (--- کس پھ ، فت پ) امذ.
۱. اکھڑ پن ، ضِد ، ہٹیلا پن ، ترش روئی ، تنگ مزاجی. اس کی بد مزاجی بدزبانی اور سر پھرے پن سے سب لوگ نالاں بھی تھے. (۱۹۶۷ ، ترجمان القرآن ، لاہور ، اکتوبر ، ۴۳). [سر + پھرا (پھرنا (رک) سے) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- پھرا دینا/پھرانا محاورہ.
۱. (اپنے یا مخاطب کے) دماغ پراگندہ کر دینا ، دماغ میں درد پیدا کر دینا (بیکار یا کارآمد گفتگو سے) ؛ بہت بکواس یا گفتگو کرنا ، دماغ خراب کر دینا ، بہت زیادہ پریشان کرنا.
گھبرا گیا ہوں آہ کدھر جاؤں کیا کروں
بک بک کے ناصحوں نے مرا سر پھرا دیا
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۶۱). تمہاری کائیں کائیں نے میرا سر پھرا دیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۱۷). **۲. (أ) دورانِ سر پیدا کرنا (بہت غور و فکر ، جستجو ، محویت وغیرہ یا کسی نشہ آور چیز کے استعمال سے).**
مجھے حقے سے کیا تھا سر پھرانا
نہ بھاتا تھا کسی کا منہ لگانا
(۱۸۷۸ ، گلزار ارم (مثنویاتِ میر حسن ، ۱ : ۱۳۸)).
کانوں میں آ رہی ہے کیا ، دور کے ڈھول کی صدا
خوابِ نظر فریب نے سر تو نہیں پھرا دیا
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۱) **(آا) سمجھانے کی ناکام کوشش کرنا ، انتہائی کوشش کرنا.** ہم نے بہتیرا سر پھرایا ... وہ کسی طرح نہیں سمجھتی. (۱۸۰۳ ، مذہبِ عشق ، ۳۹). ہرچند اس نے سمجھایا سر پھرایا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۷۵).
ناحق پھر پھر کے سر پھرایا میں نے
اپنی کوشش سے کچھ نہ پایا میں نے
(۱۹۰۸ ، رباعیاتِ امجد ، ۱ : ۱۰). **۳. منھ موڑنا ، اطاعت سے انحراف کرنا ، سرکشی کرنا.**
لہے کافراں کے اُپر دیو در
تو یک دم اسی تھے پھراویں نہ سر
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۰). کہا یہ خواجہ سرا پیام لائے گا ، بجا لانا سر نہ پھرانا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۳۱). **۴. دماغ میں فتور لانا ، دیوانہ یا پاگل کر دینا.**
بے یار سر پھرائے گی گلگشتِ بوستاں
ہو گی نہ سازگار ہوائے چمن مجھے
(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۷۵).

--- پھرا ہے فقرہ.
کیا دماغ خراب ہے کیا پاگل ہے ، کیا شامت آئی ہے.
کون سی بات ہے جس بات پہ جائے گا کوئی
سر پھرا ہے کہ ترے پاس پھر آئے گا کوئی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۸۹).

--- پھر جانا/پھرنا محاورہ.
۱. سر گھومنے لگنا ؛ نہایت پریشان ہونا.
سر پھرے میرا برا حال ہو چکر آئیں
میں نہ ہوں بزم میں گردش میں جو پیمانہ ہو
(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۶۸). جب ان طلسمات کو دیکھتے

دیکھتے میرا سر پھر گیا تو گھبرا کر وہاں سے نکلا. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۵۰).

اس قدر تکلیف بھرِ بند بیجا کیا ضرور
سنتے سنتے ناصحاجی پک گیا سر پھر گیا

(۱۹۰۷ ، دیوانِ تسلیم ، ۷۰). ۲. **سر میں درد ہو جانا ، سر چکرا جانا.** وہ پانی لانے کے واسطے اُٹھا کہ سر پھرنے لگا ... نہ معلوم حلوے میں کیا ملا تھا (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۰۶۷). ۳. **جنون ہونا ، خبط ہونا ، دیوانہ ہونا ، بے خبر ہونا.**

مُنجے پُھول کی باس بے سدھ کرے
پھر یا سر پڑوں گی ککر میں ڈری

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۲).

ہم سیں کیوں لڑتے ہیں ناحق بے گناہ
سر پھرا ہے کیا مگر افلاک کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳).

ستاتا ہے بے دست و پاؤں کو ناحق
ترا سر پھرا ہے کہو آسمان کو

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۳۲).

پھر پھنساؤں میں اس کی زُلف میں دل
دوستو کیا پھرا ہے سر میرا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۵).

سُنا کرتے ہیں چھیڑ کر گالیاں ہم
وگرنہ کوئی سر پھرا ہے کسی کا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۵). میری حالت اس متوالے کی سی ہے ... جس کا سر پھر گیا ہو. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۷۵).

--- پُھوٹنا ف م ؛ محاورہ.

۱. **کسی چیز کی ضرب سے سر کا زخمی ہو جانا.**

خون زانی کا بجا قیدِ بلاسیں چھُوٹنا
محتسب کیسا ہے کتوال کا جب سر پُھوٹنا

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۶۲).

سر پُھوٹیں تیری راہ میں یا ٹُوٹیں ہاتھ پانو
رکھتے نہیں خیال سرو پاو دست ، مست

(۱۸۶۷ ، رشک ، د (ق) ، ۳۷). ۲. **مار کُٹائی ہونا ، مار پیٹ ہونا.** حالتِ مستی میں ... گر پڑا اس کا بربط ٹُوٹا ، اس کا سر پُھوٹا. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۳۶). اگر آموں کی بجائے بیل لاتے تو اس وقت کتنی کے سر پُھوٹ جاتے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲). ۳. **سخت دردِ سر ہونا** (مہذب اللغات).

--- پھوڑ (--- و مج) صف.

سر کو زخمی کر دینے والا ؛ (مجازاً) **بہادر ، جفا کش.** اس کے جس طرف دیکھو ایسے سر پھوڑ اور سینہ توڑ ہیں کہ کسی مخلوق کے پاؤں نہیں جمنے دیتے. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۰۰).
[سر + پھوڑ (پھوڑنا (رک) سے حاصل مصدر)].

--- پھوڑ کر م ف.

بہت جان لڑا کر ، بہت کوشش کر کے ، **سخت محنت و مشقت یا بے جگری سے.**

وزیرالممالک سے بگڑے اگر
لڑیں ہم ترے آگے سر پھوڑ کر

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۶).

--- پھوڑ کر لینا محاورہ.

زبردستی وصول کرنا ، جبراً وصول کرنا (پلیٹس).

--- پھوڑ کر مَر جانا/مَرنا محاورہ.

۱. **اپنے ہاتھوں جان دینا ؛ شک و حسد یا غیرت کے مارے اپنی جان کے درپے ہونا.**

وہ پتھر کے ٹکڑے جو دیکھے کبھی
تو مر جائے سر پھوڑ کر جوہری

(۱۸۴۷ ، صیدیہ ، ۱۰۶). آخر سر پھوڑ کر مر گیا جب جان گئی تو یہ سعادت مندی حاصل ہوئی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۲۸). ۲. **بے فائدہ کوشش کرنا ، کوشش کے بعد بے بس ہو جانا ، ہتھیار ڈال دینا.** قلعہ ایسا مضبوط بنایا جائے کہ ... دشمن کی ہزاروں لاکھوں کی فوج آئے تو اس کی فصیلوں سے سر پھوڑ کر مر جائے اور ہمارا بال بیکا نہ ہو. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۴۳).

--- پھوڑنا ف م ؛ محاورہ.

۱. (أ) **کھوپڑی کو زخمی کرنا یا کسی چیز پر دے مارنا.**

دیکھنا شیریں کا اس کوں سخت لاگا سنگ سیں
بے سبب فرہاد نیں پتھر سیں سر پھوڑا نہیں

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۱).

کس کو مارا کس کا سر پھوڑا بتاؤ تو سہی
تُم نے لوہو میں یہ کیونکر چوبِ دستی ہے بھری

(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۲۶).

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۰). تقریر کو سُن کر جی چاہتا تھا کہ میں اپنا سر پھوڑ لوں. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۴۵۹). (أأ) **(غم و حسرت وغیرہ سے) سر کو کسی چیز سے ٹکرانا ، کھوپڑی یا سر کو دے دے مارنا.** جیتے جتنا دوڑے سرگرداں ہو کر سب سر پھوڑے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹).

اک جام نہ ہاتھ آیا گئی فصلِ بہاری
سر پھوڑیے اپنا درِ خمار کے اوپر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۶). صالحہ مُردہ پڑی تھی کاظم سر پھوڑ رہا تھا ... محلہ والیاں زار و قطار رو رہی تھیں. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۶۶). درختوں سے سر پھوڑتا خاک کو آنکھوں سے لگاتا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۷۱). ۲. **ناکامی کے باعث اپنے کو ذلت یا ہلاکت میں مُبتلا کرنا ، خودکشی کرنا.**

غیر تُجھ پر پھوڑتے ہیں سر عبث فرہاد ساں
تُو اگر شیریں ہے تو ناسخ ترا پرویز ہے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۱۸).

اب بھی گر پیدا نہ ہو تاثیر کیا سر پھوڑ لیں
بن گیا پیوند گردوں دامنِ فریاد میں

(۱۸۹۰ ، دیوانِ ڈاکٹر مائل ، ۱۳۹). ۳. **لڑنا ، جھگڑنا.**

دن بُرے جب آئے اور باہم لگے سر پھوڑنے
صفحۂ ہستی سے ان کا مٹ گیا نام و نشان
(١٩٠٣ ، کلیاتِ نظم حالی ، ٢ : ١١٣).

ہوتے نہ اس گھڑی اگر اُن کے حریف ہم
سامان ہو چکا تھا کہ سر پھوڑتے بہم
(١٩٥٨ ، تارِ پیراہن ، ٢٢٧). ٣. **عاجزی ، خوشامد ، دھونس اور طرح طرح سے ہاتھ پانْو مارنا ، فریاد کرنا ، غُل مچانا وغیرہ.**

کس کے آگے جا کے سر پھوڑیں کہ کر دیتا ہے آہ
خاطروں کے شیشہ خانے وہ دلِ سنگیں خراب
(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ٩).

وہ تو سُنتا ہی نہیں ہے داد خواہی کیا کروں
کس کے آگے جا کے سر پھوڑوں الٰہی کیا کروں
(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ١٧٥). لاکھ سر پھوڑیں مگر ان کی یہ توقع کہ ہم ان کی طرح اس کو بے گناہ سمجھیں درست نہیں. (١٩٢١ ، گردابِ حیات ، ٣).

بیداد گروں کی بستی ہے یاں داد کہاں خیرات کہاں ،
سر پھوڑ تی پھر تی ہے ناداں فریاد جو در در جا تی ہے
(١٩٥٣ ، زنداں نامہ ، ٨٠). ٥ (أ) **بہت جدوجہد کرنا ، کوشش میں سخت مشقت جھیلنا ، اپنی سی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنا.**

کیا کرے بخت مدعی تھے بلند
کوہکن نے تو سر بہت پھوڑا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٥٦٢).

پہلواں قتل ہوئے رہ گئے افسر تھوڑے
یہ نہیں تھمنے کے تو لاکھ سر اپنا پھوڑے
(١٩٣١ ، محب (محمد علی خان) ، مراثی ، ١٣٩). (أأ) **فضول کام کرنا ، بے فائدہ کوشش یا محنت کرنا.** وہ ایک بے رحم اور اندھی طاقت کی مضبوط چٹان سے اپنا سر پھوڑ رہے تھے. (١٩٨٢ ، آتشِ چنار ، ٦٢٣).

--- پھوڑی (--- و مج) امث (قدیم).
١. **دردِ سر.** انھوں کے باتاں کرتے رہنا سر پھوڑی ہور ہوس پکایا ہے. (١٧٦٥ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). ٢. **دماغ کو جھنجھوڑنے یا تکلف دینے والا کام ، بے فائدہ کام** (پلیٹس).
[سر + پھوڑ ، پھوڑنا (رک) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پھوڑی کَرْنا محاورہ (قدیم).
سر مارنا ، سر کھپانا. اُن سوں سر پھوڑی مت کر. (١٧٦٥ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

--- پھوڑے ڈالْنا محاورہ.
سر پھوڑنے میں عُجلت اور مُستعدی کرنا.

آپ میں دیوانہ پھوڑے ڈالتا ہوں اپنا سر
دستِ نازک سے نہ مجھ پر اے صنم پتھر اٹھا
(١٨١٦ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ٢٢).

--- پھیرْنا محاورہ.
نافرمانی کرنا ، اِطاعت سے مُنھ موڑنا ، منحرف ہونا ، کہنا نہ ماننا.

اگر سر میرے کوں کاٹے نہ سر تجھ حکم سے پھیروں
مُجھے عید اوس گھڑی ہووے کہ قرباں رہ پہ تیری ہوں
(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٠٥). کسی قوم نے اس کی عدول حکمی کی اور سر پھیرا. (١٨٣٣ ، سعادتِ دارین ، ٨). عقاید سے ہرگز نکو پھیر سر. (١٨٩٨ ، سراج العقاید ، ٣). اُسے راجہ کے حکم سے سر پھیرنے کی مجال نہ تھی. (١٩٢٩ ، ناٹک کتھا ، ٣٦).

--- تا پانْو م ف (قدیم) ؛ سر پاونہ.
سر تا پا ، سر سے پانْو تک.

سر تا پاونہ اُٹھی آگ   کھا ہر کیا جیوں لاگ
(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٦١).

--- تَراشْنا محاورہ.
سر کاٹنا ، قتل کر دینا ، جان سے مار دینا.

کسی پہ خُون کے چھینٹیں پڑیں نہ اے قاتل
سرِ ذبیح نہ تُو بے خبر تراش کے پھینک
(١٨٩٢ ، شعور (نوراللغات)).

--- تُڑْوانا ف س.
سر پر چوٹ لگا لینا ، سر پر چوٹ کھانا.

پہلے ہی اپنا زور دکھا دیتے ہم اگر
میداں سے بھاگ پڑتے وہ تُڑوا کے اپنا سر
(١٩٨٣ ، قہرِ عشق ، ٣٥٣).

--- تک بازی لَڑانا محاورہ.
جان کی بازی لگانا ، انتہائی کوشش کرنا.

بازی قمارِ عشق میں سر تک لڑاؤں گا
آنے دو میرے ہاتھ ذرا میر کا ورق
(١٨٣٨ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ٩٣).

--- تَلے ٹانگیں اُوپَر م ف ؛ فقرہ.
کوئی کام بدسلیقگی سے کرنا ؛ سر نیچے ٹانگیں اُوپر (رک).
سر تلے ٹانگیں اوپر افتاں و خیزاں بڑی دیر کے بعد پایہ زمیں آشنا ہوا. (١٨٩٠ ، فسانۂ دل فریب ، ٢٣).

--- تَلے کَرْنا محاورہ (قدیم).
شرمندہ ہونا ، سر نیچے کرنا ، سر جھکانا ، کھسیا جانا.

فرہاد تب سوں تیشہ ممن سر کیا تلے
باندھے ہیں جب سوں جیو کوں شیریں بچن میں ہم
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٢٧). حضرت سر تلے کر ، آنسو بھر لائے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٦٧).

--- تَن سے اُتارْنا محاورہ.
سر کاٹنا ، قتل کر دینا ، جان سے مار دینا.

چھوڑو نہ اب اک ایک کا سر تن سے اُتارو
(١٨٧٤ ، انیس (نوراللغات)).

--- تَن سے جُدا کَرْنا محاورہ.
سر یا گردن کاٹنا ، جان سے مارنا.

سر کو تن سے سرے جُدا کیجے
یہ بھی جھگڑا ہے فیصلا کیجے
(۱۸۹۹ ، دیوانِ مجروح ، ۱۹۱).

---تَن سے جُدا ہونا محاورہ.
سر کٹنا ؛ مرجانا.
دل مرا یارب نہ ہو زُلفِ معنبر سے جُدا!
سر جُدا ہو تن سے یہ سودا نہ ہو سر سے جُدا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۴).
یہ نہیں ممکن وفا میں فرق ہو
ہو جُدا تن سے ہمارا سر ہزار
(۱۸۸۶ ، سخن دہلوی ، ۱۰۸).

---تو پا/پائے (---و مج) م ف (قدیم).
سر تا پا ، مکمل ، شروع سے آخر تک.
کام ادھارا سر تو پا
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت)).
امرت گھولے سر تو پائے
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت)).

---توڑ (---و مج).(الف) م ف.
شدّت کے ساتھ ، پوری قوت کے ساتھ ، تیزی و مستعدی کے ساتھ. یہ فوجیں اس طرح سر توڑ پہنچیں کہ دوارکا بے جنگ ہاتھ آ گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۲۴). (ب) صف. ۱. **انتہائی ، شدید ، زوردار.** درویش مصری پیشقدمی کو روکنے کی سر توڑ تیاریاں کر رہے ہیں.(۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۸۱). ۲. **سرپٹ ، بہت تیز.** بعض اوقات یہ مکھیاں ... ایسا سر توڑ بھگاتی ہیں کہ بناہ ملنی مشکل ہوتی ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۷۰).
[سر + توڑ (توڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

---توڑ کَر/کے لینا محاورہ.
زبردستی وصول کر لینا ، جبراً وصول کرنا ، بہرصورت حاصل کرنا.
جمشید کا میں توڑ کے سر لوں گی دیکھنا
غائب جہاں نما یہ مرا جام ہو گیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۱).

---توڑ کوشِش (---و مج ، سک ڑ ، و مج ، کس ش)امث.
انتہائی کوشش ، بہت زیادہ محنت. ان سر توڑ کوششوں کے درمیان اسکو ایسے مواقع پیش آتے تھے جو اسکو آگے بڑھنے سے روکتے تھے. (۱۹۰۳ ، المدینہ والاسلام ، ۲).

---توڑ کوشِش کَرنا محاورہ.
انتہائی کوشش کرنا ، بہت زیادہ محنت سے کام لینا. آپ کے اور میرے اس تعلق کو توڑنے کی سر توڑ کوشش کی گئی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۸۷).

---توڑنا ف م ؛ محاورہ.
سر پر ضرب لگانا ، سر کو زخمی کر ڈالنا ، سر کُچلنا ؛ مُطیع بنانا ، زور توڑنا ، تسخیر کر لینا.

لیکن تُو دیکھیو کہ خدا وہ گھڑی کرے
کِتنوں کا سر میں توڑوں گا پتھر ہی مار مار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۰۶).
دیکھ کر چوٹی کو ایڑی تک جو بل کھانے لگا
سنگِ پائے یار سے سر میں نے توڑا سانپ کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۰). میں نے قصاص کے حکم کے موافق اس کا سر توڑ دیا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۵۵).

---تول ہونا محاورہ (قدیم).
ہمسر ہونا ، برابری کرنا. اس سوں سر تول ہونا. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---تو نَہیں پھرا فقرہ.
(طنزاً) **شامت تو نہیں آئی ، عقل میں فتور تو نہیں پڑا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---تو نَہیں کُجھاتا فقرہ.
(طنزاً) **شامت آئی ہے ، مار کھانے کو جی چاہتا ہے**(فرہنگ اثر).

---تے م ف (قدیم).
۱. **پھر سے ، نئے سرے سے.**
اتھیا سر تے غُل بزم میں نوش کا
ہوا مست اخل سُد اڑیا ہوش کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷).
فراق برہ کا ہو نکلیا او نے
برہ کے صدر سرتے چکیا او نے
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۷). ۲. **یکسر ، بالکل.**
جو اس دھات سوں بول اٹھیا او وزیر
پشیمان سرتے ہوا وو فقیر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴۹). [سر + تے - سے].

---تے اُٹھنا محاورہ (قدیم).
خیال ترک کرنا ، ارادہ ترک کرنا.
طمع داری کے سرتے جو اُٹھے ہیں
وہیں ایسے بلایاں سوں چھٹے ہیں
(۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)).

---تے پانْو لَگ م ف (قدیم).
رک : **سر تا پا ، سر سے پانْو تک.**
اسے سرتے پانوں تک بشمشیر تیز
کرو بارگہ میں تمام ریز ریز
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۵).

---تھام کے بَیٹھ جانا ف م ؛ محاورہ.
مغموم ہونا (جامع اللغات).

---تھام لینا/تھامنا ف م.
بُری خبر سُن کر یا اضطراب کی حالت میں ہاتھوں سے سر پکڑنا. (کنایۃً) **افسوس کرنا ، پشیمان ہونا ، پچھتانا.**

کبھی دل کبھی تو جگر تھام لے .
کبھی دونوں ہاتھوں سے سر تھام لے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۷). زور سے سانس لی اور پھر سر تھام کر میز کی چکنی اور چمکدار سطح کو گھورنے لگا. (۱۹۸۸ ، انکار ، کراچی ، فروری ، ۶۰).

---تُھپ جانا / تُھپْنا محاورہ.
ناحق ذمے لگ جانا ، سر پڑنا. غضب کا سانحہ ہے ... وہ ساری بلا بندے کے سر تُھپی. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۶۱).

---تَھکانا محاورہ.
سر کھپانا ، فضول یا بے فائدہ کاموں میں وقت ضائع کرنا ، سر مارنا ، بہت دماغی محنت کرنا ؛ بہت سمجھانا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---تَھکْنا محاورہ.
سر تھکانا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---تھوپ دینا / تھوپْنا محاورہ.
ناحق ذمے لگانا ، سر پر ڈالنا ، سر منڈھنا. پر بداخلاقؔ کو اُن کے سر تُھوپ دینے کی ... کوششیں کی گئیں. (۱۸۸۷ ، جانِ عالم ، ۱۱). اگر کوئی غلطی واقع ہو تو وہ ماتحتوں کے سر تھوپی جائے. (۱۹۲۵، وقارِ حیات ، ۸۱۲). ان تن آسانیوں کا اِلزام ہمارے قبلہ گاہی کے سر تھوپے جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۷۱).

---تھے / تھیں م ف (قدیم).
۱. سر سے ، سر کے اُوپر سے.

سر تھیں گیا چھتر ڈھل
اب کیوں جیوں کس کے بل

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶۵). **۲. اِبتدا سے ، پھر سے.**

سر تھیں سینے غم دیتا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت)).

حضرت نبیؐ مولود بھی سر تھے نوی لیایا انند
تو اس مبارک دیس تھے ترلوک سب پایا انند

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸).

ہوا سر تھے سنگین دوک اس پہ یوں
رکھے پاڑ کوں لا کے کاڑی پہ جیوں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۱). [سر + تھے = سے].

---تھے پَگ لَگوں م ف (قدیم).
سر تا پا ، سر سے پانو تک.

جو سر تھے پگ لگوں موتیاں ہیں دپ ہور جو پریاں ناریاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ (دکھنی اردو کی لغت)).

---ٹِکانا محاورہ.
سر رکھنا ، سر جُھکانا. تو اعضائے جسمانی سے پاک ہے تو اپنے خیال و تصوّر سے تیرے مثالی پاؤں بناؤں ان کو چُوموں ان پر سر ٹکاؤں آنکھیں ملوں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۹).

---ٹکراتے پھرنا محاورہ.
در بدر ٹھوکریں کھانا ، خاک اُڑانا ، تلاش یا کوشش میں مارے مارے پھرنا. اگر میری تقدیر میں یہی لکھا ہے کہ ... جنگل پہاڑ میں سر ٹکراتا پھروں تو لاچار ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۱). جنگلوں کی خاک چھانتے اور پہاڑوں میں سر ٹکراتے پھرتے تھے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۵۹).

---ٹکرا (ٹکرا) کے جان دینا / مَرْجانا ف مر؛ محاورہ.
حسرت میں مر جانا ، مایوس ہو کر جان دے دینا.

نوبت سُنی نہ صبح شبِ وصلِ یار کی
ٹکرا کے سر میں مر گیا پہلی ٹکور پر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۵) . صرف گیارہ لاکھ آدمی مرے گا سر ٹکرا ٹکرا کے جان دے گا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۳).

---ٹکرانا محاورہ.
۱. سر کو دے دے مارنا ، سر پٹکنا (افسوس ، ناکامی یا ماتم کے سبب). جوش کھا کر دیکھنے آتا ہے مگر دیوار سے سر ٹکرا کر پھر جاتا ہے. (۱۸۶۳ ، انشاء بہارِ بے خزاں ، ۷۱) . **۲. تسخیر یا قابو کرنے کے لیے سخت جستجو کرنا ، بہت کوشش کرنا ، سر توڑ کوشش کرنا.**

راحت نصیب ہم کو ہو بے زحمت اے کریم
ٹکرا کے سر بہشت میں داخل ہوئے تو کیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۶) . بے قرار موج ساحل سے اپنا سر ٹکراتی ہے اور ناکام و نامراد واپس چلی جاتی ہے. (۱۹۸۷ جنگ ، کراچی ، ۲۸ اگست ، ۱۱).

---ٹَنگْڑیوں (ٹَنگْڑِیوں) میں ہونا محاورہ.
سر بہ زانو ہونا ، سر جُھکا کر بیٹھنا ، غم و فکر کی حالت میں ہونا.

پُوچھتا ہے ہر ایک سے سچ کہہ
سر میرا ٹنگریوں میں ہے کہ نہیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۲).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
۱. سر پُھوٹنا ، زخمی ہونا ، مضروب ہونا.

آرزو ہے یہی آتش کی خُدا سے اِے دوست
تیری پاپوش سے اک دن سرِ دشمن ٹوٹے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۱). **۲. لڑائی جھگڑا ہونا ، جُوتی پیزار ہونا** (فرہنگِ آصفیہ).

---ٹیک (---ی مج) صف.
سر ٹیکنے والا ، عبادت گزار ، سجدہ کرنے والا ، پرستار.

الٰہیٰ کر مری اولاد کو نیک
رہیں دل سے ترے مداح سر ٹیک

(۱۸۴۳ ، قصہ شاہ جمجمہ ، ۲). [سر + ٹیک (ٹیکنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

---ٹیکا ہونا محاورہ.
کام کا کسی پر مُنحصر ہونا (مہذب اللغات).

---ٹیک کَر / کے م ف.
سر جُھکا کر ، مان کر ، مُطیع ہو کر.

اُدھر یہ ناز ہو تم کو کہ خوش گئے یہ بشر
جو ہو سکا وہ کیا نذر ان کی ٹیک کے سر

(۱۹۱۱ ، صبحِ وطن ، ۸۶).

---ٹیکْنا محاورہ.
ہار مان لینا ، اِطاعت قبول کر لینا.

فِتنہ پردازی اگر دیکھے نگاہِ ناز کی
پیرِ گردوں ٹیک دے سر آستانِ یار پر

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خان) ، بیاضِ سحر ، ۷۳).

---ٹھوکْروں سے بَچْنا محاورہ.
آبرو محفوظ رہنا ، بے عزّتی نہ ہونا ، وقار باقی رہنا. اگر وہ اس وقت ٹھوکریں کھا لیتے تو ان کے جوان بیٹوں کے سر ٹھوکروں سے بچ جاتے. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۸۲).

---جانا محاورہ.
۱. **ہلاک ہو جانا ، گردن کٹنا ، جان کا جانا.**

قدم تو کس کا ترے کُو میں پھر گیا ہو گا
گیا بھی ہو گا کسی کا تو سر گیا ہو گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۳۵). کوتوال نے اگر سُنا تو تیرا مُفت میں سر گیا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۲۳).

دل گیا قوم فروشی کی تمنّا نہ گئی
سر گیا عہدہ و اعزاز کا سودا نہ گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵).

ہمیں نے روک لیا سر پہ تیشۂ اِلزام
وگرنہ شہر میں کِس کِس کے سر گئے ہوتے

(۱۹۷۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۱). ۲. **ذمّے پڑنا ، سر تُھپنا ، سر پڑنا.**

احوالِ کوہکن جو سُنا دل کھٹک گیا
خسرو کے سر گئی مرا ماتھا ٹھنک گیا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۱۸).

یہ مانا کہ سب میرے سر جائے گی
محبّت مگر نام کر جائے گی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۳۷).

مری ہر بلا ترے سر گئی
تری زلفِ ناز بکھر گئی

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۸۱). ۳. **ختم ہونا ، نبڑ جانا ، خرچ ہو جانا.**

مج نینو نیندن آتی نہیں
یورین کٹھن سر جاتی نہیں

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۰).

غلہ سارا بنی کیان سر گیا تھا
کہ یک دو وقت کا جزوی رہا تھا

(۱۷۰۵ ، در مجالس ، ۱۰۸). بعضے کہتے ہیں مسافر جو حج یا جہاد کے واسطے نکلا ہے راہ میں اس کے پاس کا خرچ سر گیا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۳۰).

--- جائے (مگر) بات رَہ جائے/نَہ جائے کہاوت.
چاہے آدمی کی جان چلی جائے مگر جو کہہ چکا ہے اس کا پابند رہنا چاہیے.

یہ لُطف ہے کہ یہ سر جائے بات رہ جائے
کہ بد بھی کام جو ہو ہووے وہ ہنر کی طرح

(۱۷۸۰ ، عشق اورنگ آبادی ، د ، ۳۳۵). راجپوتوں میں جو خیال چلا آتا ہے کہ سر جائے بات نہ جائے اس کی مورت دیکھنی چاہو تو انہیں دیکھو لو. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۵۷).

لوگ ایسے جو کہیں ہوں تو کوئی ہم کو دِکھائے
آن بان ایسی کہ سر جائے مگر بات نہ جائے

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۸).

---جُدا کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
سر تن سے اُتارنا ، سر کاٹنا ، جان سے مارنا ، قتل کر دینا.

کیا عرض یہ مرد ہے بے حیا
اگر حکم پانویں کریں سر جُدا

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۲).

---جُدا ہونا ف م ؛ محاورہ.
سر کا جسم سے الگ ہونا ، سر کٹنا ، جان سے جانا.

غلطاں تھے تن زمیں پہ جُدا اور سر جُدا
زخمی ادھر پڑے تھے جدا اور ادھر جُدا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶۶).

---جوڑ (---و مج) صف.
مِل کر بیٹھنے والا ، میل جول رکھنے والا ، صلاح مشورہ کرنے والا. بہت سے ایرانی النسل اور عربی النسل الفاظ و اسماء نے ہندی بیچاروں سے ... ایسا میل جوڑ بڑھا لیا کہ دونوں کا ایک دوسرے سے جُدا ہونا محال ہو گیا جیسے بیلدار ، پچکار ، سمجھدار ، سر جوڑ ، منہ زور وغیرہ. (۱۹۳۰ ، مقالاتِ ماجد ، ۲۶۹).
[سر + جوڑ (جوڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

---جوڑ کے بَیٹْھنا/جوڑْنا محاورہ.
۱. **آپس میں مِل کر بیٹھنا ، باہم مشورہ کرنا ، ایکا یا اتفاق کرنا ، باہم مِلنا ، میل جول کرنا.**

کھڑے اڑے ہوتے ہیں سر جوڑ جوڑ
کہ جی کون دیتا ہے بد بد کے ہوڑ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۲۷).

رقیبوں سے سر جوڑ بیٹھو ہو کیونکر
ہمیں تو نہیں دیتے ٹک پاؤں چھُونے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۱۵). لڑکیاں لڑکیاں آپس میں سر جوڑے ہوئے صلاحیں کیا کرتی تھیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۶). مشورہ کرنا ہمیشہ اچھا ہوتا ہے چنانچہ کُچھ لوگ سر جوڑ کو بیٹھے اور مسئلے کا حل سوچنے لگے. (۱۹۸۷ ، روشنی ، ۸۳). ۲. **جمع ہونا ، اُکٹھا ہونا ، کسی کے خِلاف سازش کرنا.** سر جوڑ کر بیٹھ گئیں ... بُرائی کرنی شروع کی. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵۲). ہم نے ایسے قوانین کے ہوتے ہوئے جن کی رُو سے چار کا

سر جوڑ کر بیٹھنا ممنوع ہے ، علی برادران سے سردار پیدا کیے (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۶۵).

---جوڑے م ف.
آپس میں ، ایک دوسرے سے مِل کر ، باہم مِل کر. دونوں میاں بیوی سر جوڑے منجھلی کی بے ترتیبی پر افسوس کر رہے تھے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۶).

---جھاڑ جھاڑ م ف.
سر جھٹکتے ہوئے ، سر ہلا ہلا کر.

وہیں اڑڑا درد سات سر جھاڑ جھاڑ
نہ ہل سک کھڑا ہو رہا جیوں پہاڑ

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۳).

---جھاڑ مُنْھ پَہاڑ م ف.
بال بِکھرائے ، بغیر کنگھی کیے ، بغیر سنورے ، اُجڑی ہوئی حالت میں. دیکھا کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے سر جھاڑ منہ پہاڑ بنائے بیٹھی ہے. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۸۶) کیسی سر جھاڑ منہ پہاڑ بیٹھی ہے. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۳۲).

پتھراو داوں پیچ اچھل کُود دھر پچھاڑ
دیکھو تو اپنی صورتیں سر جھاڑ منہ پہاڑ

(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۲۹). سر جھاڑ منہ پہاڑ. خیلا جان بیلا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۱۳۱).

---جھاڑْنا ف م؛ محاورہ.
۱. **گردن ہلا کر بالوں کو جھٹکنا ، سر کی دُھول وغیرہ صاف کرنا.**

جھپز پھٹ ڈبے سب کدھر کا کدھر
کہ دو چار غوطے کھا جھاڑیا جو سر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰). ۲. **کنگھی کرنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۳. **سر جھٹکنا ، تکلیف یا غم کے احساس کو کم کرنا ، تاسف سے سر ہلانا.** ضرب کے صدمے سے گھوڑے نے سر جھاڑا. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۱۲۴). اس نے زور سے سر جھٹک کر اس خیال کو دُور بھگانے کی کوشش کی. (۱۹۸۴ ، اور انسان مر گیا ، ۸۲).

---جُھکانا محاورہ.
۱. **عاجزی ، اِنکساری سے گردن نیچی کرنا ، تعظیم و تکریم کرنا.**

وہ ختمِ رسل سرورِ نامور
فلک جس کے آگے جُھکاتا ہے سر

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (ترجمہ) ، ۴).

پوچھو جنابِ داغ کی ہم سے شرارتیں
کیا سر جُھکائے بیٹھے ہیں حضرت غریب سے

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۸۶). اپنی تیزی اور تندی ختم کر کے سر جُھکا کر چلتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۲۸). ۲. **سجدہ کرنا ، پرستش کرنا ، معبود ماننا.**

سر جُھکاتا ہی نہیں ناسخ ہمارے نام کو
ہے بہی اسکی سزا سجدے کرے اصنام کو

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۸). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بُتوں کے آگے سر نہیں جُھکایا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۸۵). ۳. **شرمندگی کا احساس ہونا ، رشک سے سر نیچا کرنا ، شرم سے گردن جُھکا لینا.**

پریوں کی جان جاتی تھی بال اس کی دیکھ کر
طاوس سر جُھکاتے تھے چال اس کی دیکھ کر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۵).

یاد آ جاتی ہیں کُچھ وصل کی باتیں شاید
جب مجھے دیکھتے ہیں سر کو جُھکا لیتے ہیں

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۹۱). ۴. **مان لینا ، تسلیم کر لینا.** اس کے ہر لفظ اور ہر محاورے کے آگے سب کو سر جُھکانا پڑتا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ حالی ، ۱۸۱). اس کی صداقت کے آگے سر جُھکا دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے. (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۳). ۵. **دب جانا ، اظہارِ اطاعت کرنا ، حکم ماننا ، انکساری سے سر خم کرنا ، ہار ماننا.** بڑے بڑے جبّار اور جبروت بادشاہوں کو بھی اس کے سامنے سر جُھکانا پڑتا تھا. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۷). ۶. **ماننے پر مجبور کرنا ، عاجز کر دینا ، گردن جھکوانا.**

کُل زخمیوں کو پیاس میں پانی پلا دیا
اک دم میں سرکشوں کے سروں کو جُھکا دیا

(۱۹۱۲ ، بیاضِ شمیم ، ۱۴).

میری اک جُنبش سے ہوتا ہے جہاں زیر و زبر
میری سرتابی ثریا کا جُھکا دیتی ہے سر

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۱). ۷. **غور و فکر کرنا ، تردد میں پڑنا.**

جوان مہ جبیں کی لاش پیری میں نہیں اٹھتی
زمیں پر سر جھکائے سبد ابرار بیٹھے ہیں

(؟ ، برجیس ، ب (ق) ، ۱).

---جُھکْنا محاورہ.
سر جُھکانا (رک) کا لازم ، سر نیچا ہونا.

عاشق کی سعادت ہے جو سر اس کا جُھکا ہے
قاتل تری تلوار نہیں بالِ ہما ہے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۵).

سر جُھک گیا فلک کا یہ اوجِ زمیں ہوا
خورشید محوِ حُسنِ حُسینِ حسیں ہوا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۹). جب تک میرا دل نہ دُکھے ، مرا سر بھی نہ جُھکے گا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۶۵).

---چَپیک دینا/چَپیکْنا محاورہ.
ڈبے ڈالنا ، سر تھوپ دینا. جس کے سر چاہا چپیک دیا جہاں جی چاہا پٹخ دیا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۳۱). پیر صاحب نے دغا سے اپنی بلا میرے سر چپیکی. (۱۹۲۰ ، گردابِ حیات ، ۲۷).

---چِرا (--- کس ح) صف.
جس کا سر پھٹا ہوا ہو ، زخمیِ کھوپڑی والا ، زخمی سر والا.

یقیں تقلید میں سر مت پٹک پتھر پہ ، آ بس کر
یہ ممکن ہی نہیں ہر سر چرا فرہاد کو پہنچے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۷۴) [سر + چرا (چرنا) سے].

---چُرانا محاورہ.
سر کو حریف کی زد سے بچانا ، ایسا پینترا چلنا کہ سر دُشمن کی ضرب سے بچ جائے ، جھکائی دینا ، ڈبکنا ، وار بچا جانا.
جہاں پہلوان نے گُرز لگایا اُس نے بھی سر چُرایا اور بھاگا. (۱۸۴۷ ، سرورِ سلطانی ، ۸۲).

---چر جانا/چرنا ف مر.
رک : سر پھٹنا ، مراد : عاجز و مجبور ہو جانا.
کیا کوئی زیرِ فلک اُونچا کرے فرقِ غرور
ایک پتھر حادثے کا آ لگا سر چر گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۷).

---چڑنا محاورہ (قدیم).
سر چڑھنا ؛ طاری ہونا ، حاوی ہونا ، ذہن میں سمانا. ہر ایک بات سر چڑتی ، پچھیں عادت وہی پڑتی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۰).

---چڑھا (---فت ج) صف (مث : سر چڑھی ؛ چڑی).
مُنھ لگا ، گُستاخ ، مغرور ، مُنھ زور. بہت سر چڑی ہے دھگڑ کوں لڑ پڑی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۸).
ملی تھی خُلد میں عزلت سے کوہ کن کی روح
کہا میں اس کو ارے سر چڑھے یہ کیا تھی ہوس
(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (عزلت) ، ۳۵۲).
جب سر چڑھے ہوں ایسے تب عشق کریں سو بھی
جوں توں یہ بلا سر سے فرہاد نے ٹالی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳).
آسماں کے سر چڑھوں کو کون سمجھائے یہ بات
اک زمیں کی بھی ضرورت ہے برائے آسماں
(۱۹۷۶ ، فکرِ جمیل ، ۱۲۴). [سر + چڑھا (چڑھانا (رک) کا حالیۂ تمام)].

---چڑھا رَکھا ہے فقرہ.
کُچھ روک ٹوک تعلیم و تربیت نہیں ، بیباک کر رکھا ہے (ماخوذ : محاورات ہند ، ۱۲۳).

---چڑھا کَر/کے پَٹَک دینا/پَٹَکنا محاورہ.
عزت دینے کے بعد ذلیل کرنا ، پہلے توقیر و تکریم کرنا پھر رُسوا کرنا.
خدا کرے کہ ہمیشہ یہ رُوسیاہ رہیں
چڑھا کے سر ہمیں زُلفوں نے خاک پر پٹکا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷).
سر چڑھا کر دے پٹکتے ہو رسائی کیا کرے
پاؤں میں زنجیر گیسو برسرِ اخلاق ہو
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۱۱).

---چڑھا کَر/کے نَظَر/نِگاہوں سے گِرا دینا محاورہ.
رک : سر چڑھا کے پٹکنا ، عزت دے کر ذلیل کرنا.
ایسے معشوق سے کیا رسم بڑھائے کوئی
سر چڑھا کر جو نگاہوں سے گرا دیتا ہے
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۶۰).
کُچھ میں ہی اُن کے لُطف و غضب کا نہیں شکار
کِتنوں کو سر چڑھا کے نظر سے گرا دیا
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳۳).

---چڑھا لینا/چڑھانا محاورہ.
۱. مان کرنا ، چاؤ کرنا ، عزت افزائی کرنا.
زرد پھینٹا سج کے تُم نے خُوب جھلکائی بسنت
سر چڑھا کیونکر نہ لی جب اس طرح آئے بسنت
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۵).
محمد علی خاں نے تعظیم کر
لیا سر چڑھا تیں تسلیم کر
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۳).
سر چڑھایا گُل نے شبنم کو تو کیا
رات بھر کی آبرو اچھی نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴۲). مرآۃ العروس کو تو لوگوں نے ایسا سر چڑھایا ہے کہ انگریزی ... کشمیری زبانوں میں ... ترجمے کیے ہیں. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۴۴۵).
قربان تیری اٹکھیلیوں کے
خود سر چڑھائے خود مار اُتارے
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۸۶). **۲. مُنھ لگانا ، بے تکلُفی برتنا ؛ گُستاخ بنا دینا ، بے ادب بنانا.**
یہاں لگ سر چڑھانا نازکو کاظم جو کُچھ تس نیں
گرہ ابرو سیتی اپنی اُٹھا رکھتا ہے کاکل پر
(۱۷۸۰ ، گُلِ عجائب ، ۱۳۸).
کہیں معشوق بھی عاشق کو اپنے سر چڑھاتے ہیں
نہیں دیکھا کہ افشاں مہر کے ماتھے پر افشک ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۵). بچّے کو نہ بہت تنبیہ کرنی اچھی نہ بہت سرچڑھانا اچھا. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۲ : ۴۴).
جو غیروں کو وہ سر چڑھاتے نہ اتنا
تو برہم کبھی اُن کی صحبت نہ ہوتی
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۳۰). مہرہ صاحب کو بخشی غلام محمد نے خوب سر چڑھا رکھا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۷). **۳. سر پر رکھنا یا منڈھنا.** چاہتا ہوں کہ وفات سے پہلے ... یہ تاج کسی حقدار کے سر چڑھایا جائے. (۱۹۰۷ ، سفید خُون ، ۱۴). **۴. ذِمّے عائد کرنا ، سر تھوپنا ، پابند کرنا.**
فرشتیاں کا نہ تھا بھیرانداں تھا نور سو تیرا
ترے احکام محشر لگ جگت کے سر چڑھایا ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۶). **۵. سر قربان کرنا ، سر نذر کرنا.**
نذرِ گرو سر چڑھایا کیوں نہ ہوں نازک مزاج
سرگرانی نے کیا ہے پھر سبکدوش اِن دنوں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۰۴).
طوفِ مشہد کو میں جو آؤں گا
تیغ قاتل کو سر چڑھاؤں گا
(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات)).

---چڑھا ہوا ہے فقرہ.
بڑا اقتدار ، اعتبار ، عزت وغیرہ رکھتا ہے (محاورات ہند ، ۱۲۳).

---چڑھ کَر/کے بولْنا محاورہ.
۱. ظاہر کرنے پر مجبور ہونا ، برملا بول پڑنا یا کہہ ڈالنا ؛ بے خوف ہو کر بولنا.

قیامت کے دن رنگ لائے وہی
یہ سر چڑھ کے بولے، وہاں تو سہی

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۶۳).

تلووں سے تو لا کھ ملے یہ خُون ہے بولے سر چڑھ کر
آج تلے پڑ جائے لیکن رنگ کسی دن لائے گا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۶). یہ مت بھولو کہ آج جو تم اس طرح سر چڑھ کر بول رہی ہو یہ اعتماد تم میں میری وجہ سے ہی پیدا ہوا. (۱۹۸۸ ، اِفکار ، کراچی ، جنوری ، ۷۰). **۲. بھوت پریت یا جن کا کسی پر مُسلّط ہو کر ہنکارنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---چڑھ کے مَرْنا محاورہ.
کسی کو اپنے خُون کا ذِمّہ دار بنا کے جان دینا ، اپنا خُون کسی کے سر تھوپنا یا عائد کرنا.

سرخ اپنے لہو سے تری دستار کرینگے
آخر کو ہم اس دن ترے سر چڑھ کے مریں گے

(۱۸۱۱ ، طپش (مرزا جان) (فرہنگِ آصفیہ)).

کہا پتنگ نے یہ دارِ شمع پر چڑھ کر
عجب مزا ہے مرے جو کسی کے سر چڑھ کر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۷).

---چڑھ گیا فقرہ.
بیباک ہو گیا ، ڈرتا نہیں (محاوراتِ ہند ، ۱۲۳).

---چڑْھنا محاورہ.
۱. سر چڑھانا (رک) کا لازم ، بے تکلُّف ہونا ، بے باک ہونا ، گُستاخ ہونا.

کہ مت سر چڑے بات یو سوں کر
ہوا کام بھی سرتے ہوی تل اُپر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳). اب تو بہت سر چڑھا جا اپنا کام کر (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۶).

ڈر نہیں مجکو کسی قاتل کسی خُونخوار کا
سر چڑھے مجھ سخت جان کے منْہ یہ ہے تلوار کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۳۳). ۲. (أ) **ذہنے ہونا ، سر پڑنا** اگر وہ ہوتا تو یہ بلا اسی کے گلے پڑتی اور اسی کے سر چڑھتی. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۱۵) (أأ) **نمایاں ہونا ، لاگو ہونا ؛ مسلّط ہونا ؛ گُستاخ ہونا.**

جو وہ بوڑے سوئے وہ بولتا ہے
رقیب اب بُھوت ہو کر سر چڑھا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۵).

سر چڑھ رہا ہے گال پوہیں عاشقوں کے ہاں
ہٹے سے تُم یہ بال نمودار مت کرو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۲). اس نے دیکھا کہ یہ تو کسی طرح باز ہی نہیں آتی جہانگیر کے سر چڑھتے چڑھتے میرے سر چڑھنے لگی. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سیّد احمد ، ۷۴). **۳. مُسلّط ہونا ، دماغ پر اثرانداز ہونا ، حاوی ہونا.** شُجاعت کا شراب سر چڑیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۷).

سر ہی چڑھا رہے ہے ہر اک بادہ خوار کے
ہے شیخ شہر یا کوئی جن ہے بڑھا ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۷) اب آگے آگے یہ شخص اور پیچھے پیچھے وہ مرد شہر میں دونوں داخل ہوئے گویا پڑھا جن سر چڑھا تھا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۷). ۴. **خواہ مخواہ چھیڑ خا نی کرنا ، خود سے حملہ کرنا ، بھڑنا ، مقابلہ کرنا.**

کبھو قاضی سے بہت سر نہ چڑھے رِندوں کے
ابھی دستار ہے اے قبلۂ حاجات نئی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۶). جو ذرا بھی سر چڑھے گا منْہ کی کھائے گا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۵). ۵. **لائق احترام ہونا ، معزز ہونا ، قابلِ عزّت ہونا ؛ اِترانا ، گھمنڈ کرنا.** جیسی تُو آجکل سر چڑھی ہے ویسی ہی نظروں سے گِرے تب میرے دل کی مُراد بر آئے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۹۷). ۶. **سر کے اُوپر رکھا جانا ؛ قرضے کا زیادہ ہو جانا ؛ ضِد کرنا ، ہٹ کرنا ؛ سوار ہونا ، اُوپر چڑھنا** (نوراللغات). ۷. **سر قُربان ہونا ، سر قلم ہونا ، سر بھینٹ چڑھنا.**

سر دیر میں چڑھا نہ شہیدی مآلِ کار
کہتے تھے ہم نہ چاہ ، بُتِ تیغ زن کو تُو

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۶۰).

---چکْٹانا ف م.
سر کے بالوں کو تیل وغیرہ سے چکنا کرنا ، چپکانا.

مجھے سودا ہے کیا جو تیل مل کر سر کو چکٹاؤں
نہائی ہوں ابھی تو گیلے بالوں کو نچوڑا ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۸۵).

---چکَٹْنا ف ل.
سر کے بالوں کا تیل وغیرہ سے چکنا ہو جانا. بیوی کیا بتاؤں اگلے جمعہ کو صبح کی نماز خاصی اچھی طرح پڑھی سر چکٹ رہا تھا ، کہنے لگی نہا لوں. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۲۹).

---چکْرانا محاورہ.
سر گُھومنا ، چکر آنا ، نیم غشی اور ڈگمگاہٹ کی کیفیت جبکہ آس پاس کی چیزیں گُھومتی ہوئی محسوس ہوں.

ناصحا خاموش بس بک بک نہ کر
سر مرا چکرا گیا بھنّا گیا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۴۲). افراد کی طرح قوموں کے سر چکرانے لگتے ہیں اور کوئی ہٹلر ہمیں آ دبوچتا ہے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۳۸).

---چَلا جانا محاورہ.
درد یا پریشانی وغیرہ کے مارے دماغ کا بوجھل ہونا ، چکرانا ، قابُو میں نہ رہنا (فرہنگِ آصفیہ).

---چَمیٹْنا محاورہ.
سر چپکنا ، حوالے کرنا ، سرمنڈھنا. اپنی بہن کو خود لوگوں کے سر چمیٹتا ہے. (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۳۲).

---چوٹ (---و مج). (الف) صف.
۱. **نہایت بارِ خاطر ، بے حد ناگوار.**
سادی پیکل مرے سر چوٹ ہے اب جی میں یہ ہے
کہ بس اک ڈال نگینوں کی ہو ساری پیکل
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۳۸)). ۲. **چوٹ ، لاگ.**
رگِ جاں رہتی ہے مُشتاق اسی نشتر کی
شیشۂ دل کو ہے سر چوٹ اسی پتھر کی
(۱۸۶۵ ، ناظم (نوراللغات)). ۳. **خلافِ مرضی ؛ باعثِ نفرت ؛ زہر لگنا ، بُرا لگنا ، موجب غضب اور غصّہ ؛ باعثِ نفرت** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). (ب) م ف. **فوراً ، اسی وقت** (ماخوذ : پلیٹس).
[سر + چوٹ (رک)].

---چیرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **سر پھاڑنا ، لڑنا جھگڑنا ، جُوتی پیزار کرنا** (فرہنگِ آصفیہ).
۲. **ہاتھ دھو کر پیچھے پڑنا ، سر ہونا ، زبردستی کرنا.**
فرہاد مر گیا یونہی سر چیر سنگ پر
شیریں کی کندہ کرتی تھی تصویر سنگ پر
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۷).
کوہکن سر چیرنے سے کام بننے کا نہیں
دیکھ تو چینِ جبینِ موجِ جوئے شیر کو
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۰۰). ۳. **اڑنا ، ضد یا ہٹ کرنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---چیرہ ہونا محاورہ (قدیم).
سر پر پگڑی یا دستار ہونا ؛ اعزاز حاصل کرنا ، عزّت ملنا.
اس کے سر چیرۂ مقیشی کا
کیا جھلک اور عجب جھکارا ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۳). چک بندی میں اسکے سر چیرہ ہے... ہم قلموں سے چیرہ ہے. (۱۸۴۵ ، بالی گلاٹ ، ۱۲۹).

---چُھپانا محاورہ.
۱. **پناہ لینا ، چُھپنا.** جرمنی کے علاقے سے بھاگ کر دُوسرے ملکوں میں سر چُھپانے کے لیے چلے گئے. (۱۹۵۲ ، امن کے منصوبے ، ۳۲). ۲. **رہنا ، بسنا ، آباد ہونا.** سکون سے محروم ، سر چھپانے کا ٹھکانا نہیں مگر اُن کی زبان پر کبھی حرفِ شکایت نہ آیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۶۶۸). ۳. **آنچل وغیرہ سے سر ڈھکنا ، سر پر آنچل اوڑھنا.**
سر چُھپائیں تو بدن کُھلتا ہے
زیست مُفلس کی ردا ہو جیسے
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۶۳).

---حاضر ہے فقرہ.
جان دینے میں عذر نہیں ہے (نوراللغات).

---خالی کرنا محاورہ.
۱. **دماغ چاٹ جانا ، غیر ضروری باتوں سے ذہن کو تھکا ڈالنا.**
سر مرا خالی کیا ہے بُلبلو چہکار کے
ہمسرِ بادِ بہاری ہے مرا دوش ان دنوں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۰۳). ۲. **سر کھپانا ، سر مغزنی کرنا ، بہت زیادہ بولنا.** بہت کچھ سمجھایا اور آدھی رات تک اپنا سر خالی کیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۴).

---دَبا ڈالنا محاورہ.
ذلیل کرنا (دربانئے لطافت ، ۹۲).

---دَبانا ف م.
درد یا پریشانی کی حالت میں یا بطورِ خدمت کسی کا سر سہلانا.
جب میرے حواس درست ہوئے اور یہ حالت دیکھی گھبرا گیا کبھی سر دباتا کبھی تلوے سہلاتا تھا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۲).

---دِکھانا محاورہ.
جُوئیں نکلوانا ، جُوئیں دِکھانا (نوراللغات).

---دُکھانا محاورہ.
پریشان کر دینا ، دردِ سر پیدا کر دینا ، الجھن میں ڈالنا. بہتر یہ ہے کہ ناحق کیوں سر دکھایا جائے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۲۹).

---دُکھنا ف م.
سر میں درد ہونا ، دماغ ، پیشانی یا کنپٹی میں درد ہونا.
رات دارو پیجیے غیروں میں بے لیت و لعل
یاں سحر سر دکھنے کا ہم سے بہانہ کیجیے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۹). میری آواز بیٹھی ہوئی ہے میرا سر دکھتا ہے. (۱۸۹۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۱۲).

---دے پٹکنا ف م ؛ محاورہ.
سر کو کسی سخت چیز پر پٹکنا ، تلملانا ، افسوس کرنا.
بدمستی کی تہمت اور ہم رندوں پر
دے پٹکیے اپنے آگے اب کس کا سر
(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۳).

---دے دے مارنا ف م ؛ محاورہ.
بے چینی یا درد کی حالت میں بار بار پیشانی کو پٹکنا ، تلملانا ، بہت بے چین ہونا. اس کا عجب حال ہے کہ تیرے اشتیاق میں سر اپنا دے دے مارتا ہے. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۳۴).

---دیکھنا محاورہ.
سر میں سے جوئیں نکالنا وہ ثریا کا سر دیکھ دیا کرتی تھی جس میں ہار سال لیکھیں پڑ گئی تھیں. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۹۰).

---دے مارنا محاورہ.
۱. **سر کو کسی سخت چیز پر پٹکنا ، تلملانا ، بہت بے چین ہونا.**
دل کے اوپر بہار میں احوال سخت ہے
دے مارتے ہے باغ میں سر کوں کلی اٹھا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۶).
ساقی کو مرے حال سے گر ہے یہ تغافل
دے ماروں گا اک روز سر اپنا میں سبو سے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۳۳۲). ۲. **کوئی چیز کسی کو غصّہ یا حقارت سے لوٹا دینا.**

خبطِ مذہب ہو خواہ تحفۂ کفر
جس سے پایا اوسی کے سر دے مار
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۳۴).

---دینا محاورہ.
۱. جان پر کھیل جانا ، جان دے دینا ، سر کٹوا دینا ، قُربان ہو جانا.
پروا کفن کی نئیں مُجھے اے شمعِ بزمِ عاشقاں
تُجھ عشق میں جو سر دیا اس کوں کفن سوں کیا غرض
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۱).
جانباز تو لاکھوں ہی سر دینے کو حاضر ہیں
آلودہ وہی خُوں سے شمشیر نہیں کرتا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۳).
کُوے اُلفت میں قدم رکھ کے یہ سمجھا فرہاد
قلب یہ قلعہ ہے بے سر دیے سر کیا ہو گا
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۳۹).
مجھ سے وہ کہتے ہیں تُو اپنے کو برباد نہ کر
سر نہ دے رنج نہ لے دل نہ لگا یاد نہ کر
(۱۹۱۶ ، طوفانِ نوح ، ۳۸).
دشتِ بے محبّت میں تشنہ لب یہ کہتے ہیں
سارے شہسواروں میں کون اب کے سر دے گا
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۶۳). **۲. سر جُھکانا ، خوشامد کرنا ، اظہارِ اطاعت کرنا.**
قلم حکم میں اس کے سر دیتا ہے
قدم کی جاگے پر او سر کیتا ہے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۰). **۳. داخل ، شامل یا شریک ہونا.** اینو سب یک مقصود پاے ، کتّا ہی اس کام میں سر دیا ہور اس مراتب کوں انپڑیا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۰۹). **۴. سر اندر رکھنا ، سر داخل کرنا ، تاش یا گنجفہ کے پر دانو میں پہلا پتا چلنا** (نوراللغات).

---دیواروں سے ٹکرانا ف مر ؛ محاورہ.
دیواروں پر سر دے مارنا ، نہایت بے چین ہونا ، بہت گھبرانا.
جب تری فرقت میں گھبراتے ہیں ہم
سر کو دیواروں سے ٹکراتے ہیں ہم
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۶).
گیتوں سے جب بھر جاتا ہوں گانے لگتا ہوں
دیواروں سے اپنا سر ٹکرانے لگتا ہوں
(۱۹۸۷ ، آدھے سیّارے پر ، ۱۲۴).

---دَھرا (---فت دھ) امذ (امث : سر دھری).
کسی کُنبے ، کُنو ، جماعت یا قوم کا بڑا بُوڑھا ، مُرَبّی ، سر براہ ، رہنما ، سرپرست ، نگراں. مصر کی حالت اضطراب میں تھی کوئی سردھرا نہ تھا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۷). بچوں پر مُصیبت وہاں آتی ہے جہاں کوئی سر دھرا نہیں ہوتا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۰۹). یہ گروہ اس آواز پر اس طرح دوڑا جیسے کسی بن سری فوج کو کوئی سردھرا ہو جائے گا. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۶۳). ان ہی کے ظلموں سے تو میں اب نکاح کر رہی ہوں کہ میرا کوئی سر دھرا پیدا ہو جائے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۴). محلے والے ان کو اپنا سردھرا سمجھتے تھے. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۲۴۹). [سر + دھرا (دھرنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

---دھرنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. پیشانی کو زمین یا کسی چیز پر ٹِکانا یا رکھنا ، اظہارِ اطاعت کے طور پر عاجزی کرنا.
دین آ کو خف شاہ کوں کورنش کیا
ادب سات پت جوڑ سر بھی دھریا
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۲۰).
آدم کے انگے نہ سردھرے او
اس گیان کوں سب سرن کرے او
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵).
منہ دیکھ لے ترا رُخ روشن گر آفتاب
سر اپنا تیرے پاؤں پر دیوے دھر آفتاب
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیشی (آغا جان دہلوی) ، ۳۹). **۲. اقدام کرنا ، بڑھنا ، عزم کرنا ، ہمّت کرنا.**
سجے عشق کا پنتھ مشکل بہت
دھرے سر بلا پر تو کامل بہت
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۹). **۳. (کوئی بات) ذِمے لگانا یا لینا ، عائد کرنا یا قبول کرنا.** وہ اس کا خُون بہا جو اس کے سر دھرا جاوے پُورا دیدے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۲۹۴). سرسیّد نے کالج کے عشق میں اِتنے کام اپنے سر دھر لیے تھے کہ ایک آدمی کا ان سے عہدہ برآ ہونا سخت دشوار ہے. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲۹۵).

---دَھرُو (---فت دھ ، مج نیز مع) امث.
رک : **سر دھرا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سر + دھر (دھرنا سے امر) + و ، لاحقۂ فاعلی].

---دھڑ سے جُدا ہونا ف مر.
رک : **سر تن سے جُدا ہونا ، سر کٹنا.**
دل میں ہے کہ میخانے میں یہ حال ہو اپنا
سر دھڑ سے جدا ہو تری بھٹی پہ تڑپتا
(۱۸۹۷ ، خانۂ خُمار ، ۴).

---دھڑ کی بازی لگانا محاورہ.
۱. جان پر کھیل جانا ، خود کو قُربان کر دینا. ہم علم بغاوت بلند کریں گے اور سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکماء (ترجمہ) ، ۱۴۴). کتنا بے جگرا تھا سر دھڑ کی بازی لگانے پہ تیار رہتا تھا. (۱۹۸۶ ، خیمے سے دور ، ۲۰). **۲. سخت محنت کرنا ، جان توڑ کوشش کرنا.** علم حاصل کر جس طرح اس ویش گیانی نے سر دھڑ کی بازی لگا کر علم حاصل کیا اور اسے عام کر. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۵).

---دھن کے رَہ جانا محاورہ.
سخت افسوس کرنا ، تِلملانا ، اِضطراری کیفیت میں سر جھٹکنا.

بلنے کو تیرے غیر سے ہم سُن کے رہ گئے
دیکھا جو اپنی آنکھوں تو سر دُھن کے رہ گئے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۱).

مُشتاقِ دید جو تھے وہ سر دُھن کے رہ گئے
سُن سُن کی اک صدا تھی جیسے سُن کے رہ گئے
(۱۹۳۳ ، عروج (دولھا صاحب) ، عروجِ سخن ، ۲۳۷).

---دُھنتا محاورہ.
۱. بہت افسوس کرنا ، رنج کرنا ، تلملانا ، پچھتانا ، ماتم کرنا.

بازاں ام سلیمہ سن
ابکم ہو رہی سر دھن
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۰).

لوہو مونہہ سے ہلوکتا بکراس
آیا دھونتا سر اپنا خیمہ پاس
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۳). اُس نے سُنتے ہی انگلی دانتوں سے کاٹی ، اور سر دھن کر بولا کہ "شاید تیری اجل تجھ کو لے آئی ہے". (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۲). کسی کا کیا مطلب کہ ... ان کے حال غمناک پر سر دھنے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳)

گر اپنی بُرائیاں سنے گا
ہو کر آزردہ سر دھنے گا
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۲). **۲. مزے میں آ کر جُھومنا ، لُطف میں سر ہلانا ، وجد کرنا ، سرشار ہونا.** ہمت نے ، ہر معرفت نے ، سر دھن کر کہیا کہ عقل کا منع ہر حق بہت ہے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۹).

باتیں ہماری یاد رہیں پھر باتیں ایسی نہ سنیے گا
پڑھتے کسو کو سنیے گا تو دیر تلک سر دھنیے گا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۷).

نالۂ دل کی جرس ایک نشانی سمجھو
سر دھنا کرتا ہے اکثر وہ مری تانوں پر
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۵). سیّد مہدی علی خان کی تحریروں پر بھی لوگ سر دھنتے (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۱۷۰). حکیم صاحب ... خوش گفتاری کا مظاہرہ کرتے اور میں سر دھنتا رہتا. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۵۸). **۳. بہت کوشش کرنا ، مغز زنی کرنا ، سر کھپانا.**

جتا باپ کہہ کہہ منجے سر دُھنیا
سو اس باپ کی بات میں نیں سُنیا
(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۵۶).

ہوا بیمار باپ اس کا قضارا
حکیموں نے دھنا سر ہاتھ مارا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ ، نومنظوم ، ۳ : ۷۱۳) **۴. قہر و غضب یا حسرت و افسوس میں سر ہلانا یا جھٹکنا ، جھلانا.** عشق پادشاہ ... یو واقعہ سنیا غُصّے تے سر دھنیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۶). جس دھیان میں تھے اوسی میں گوتھے رہنا اور گھڑی گھڑی کچھ کچھ سوچ سوچ سر دھنا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۳). لوگ ... دیوانہ کی طرح سر دھنتے اور تنکے چُنتے ہیں اور میں ذرا بھی مخاطب نہیں ہوتی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۶۹). **۵. کمال فکر کرنا.**

شامِ غربت کسے اس زُلف نے دکھائی ہے
اپنا سر دھنتے ہیں یارانِ وطن کیا باعث
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۶۹).

---دَھنوانا محاورہ.
رنج میں مُبتلا کرنا ، ماتم کرنے پر آمادہ یا مجبور کرنا.

او چراغِ حُسن سوزِ غم ترا فُرقت کی شب
شمع ساں بزمِ جہاں میں سر مجھے دُھنوائے گا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۹).

---دُھنی کَرْنا محاورہ (قدیم).
رک : سر دھنتا ، بہت کوشش کرنا.

ویں لتیں کو سکلا نے ادب یلغار کر دوڑیا اہیں
اچھتے اپس سا سر دھنی کرنا نہ کر او بے سری
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۳).

---دُھوپ میں سَفَید کَرْنا محاورہ.
معمر ہونے کی باوجود ناتجربہ کار ہونا.

کیا کیا ہے دھوپ میں باندی نے سر اپنا سفید
آج تک آیا نہ شیریں کو پکانا کھیر کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۶).

---دھونا ف م.
بالوں کو صابن سے صاف کرنا ، نکھارنا.

پوشاک نہ بدلوں گی نہ سر دھوؤں گی بابا
چلے میں بھی چہلم کی طرح روؤنگی بابا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰).

---ڈال دینا/ڈالنا محاورہ.
۱. ذمے کرنا ، ذمہ دار بنا دینا ، سونپنا. اے خدائے تعالیٰ میں زندگی راحت میں بسر کرنے والا یہ کیسا غم میرے سر ڈالا. (۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۱۸). سب اسی طرف ازخود ٹوٹ پڑتے ہیں نہ کہ واویلا کر کے کسی چیز کو کسی کے سر ڈالنا. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکزِ اُردو ، ۳۸). انہوں نے سارا الزام محکمۂ آثارِ قدیمہ کے سر ڈال دیا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۶). **۲. سر کو جُھکا لینا (عاجزی خوف یا غم کی وجہ سے) ؛ ہار ماننا.**

تھے زمزمہ خواں جو کود کے چند
سر ڈالے ہوئے زبیمِ اخوند
(۱۸۱۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۹).

بااین ہمہ جان و لشکر و زر
سر ڈال دیے ہیں تُم نے یکسر
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۲۱).

غُصّہ نہ چلا رعبِ خُدا ساز کے آگے
سر ڈال دیا کفر نے اعجاز کے آگے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۱۲). ایوب استاد کی بات کو سمجھ گئے تو سر ڈال کر خاموش ہو گئے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶). **۳. سر رکھنا.** سسکتے ہوئے اماں بی کی گود میں اپنا سر ڈال دیا. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۹).

ـــــ ڈوب (ـــــ و مع) (الف) صف.
۱. **مکمل بھیگا ہوا ، شرابور ، سر سے پانو تک غرق ، غرقاب.**

تلوار کس کے خُون میں سر ڈوب ہے تری
یہ کس اجل رسیدہ کے گھر پر ستم ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰).

تلواریں کھنچیں زہر میں سر ڈوب یکایک
لشکر سے بڑھے فوج کے سر کوب یکایک

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۰). ۲. (کنایۃً) **پیوست ، چبھا ہوا.**

جب آنکھ اٹھا دیکھا اس چشم ستمگر کو
سب تیر مژہ دل میں سر ڈوب نظر آئے

(۱۸۷۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۲). ۳. **ڈوبنے کے لیے کافی پانی** (پلیٹس). (ب) امذ. **سر سے اونچا پانی ؛ وہ جو کسی کیفیت میں محو ہو ؛ وہ جو کسی رنگ میں ڈوبی ہو (چیز وغیرہ)** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سر + ڈوب (ڈوبنا (رک) کا حالیۂ نا تمام)].

ـــــ ڈولی پانو/پاوں کہار آئیں بیوی نو بہار کہاوت.
ذراسی دیر کے لیے آ کر فوراً چلے جانے کے موقع پر مستعمل.
دیکھنا سر ڈولی پاوں کہار آئیں بیوی نوبہار .(۱۸۸۵ ، بزم آخر، ۸۵).

ـــــ ڈھانپنا ف مر.
سر پر کپڑا ڈالنا ، سر کو ڈھک لینا. سکارف اتار کر اس سے سر ڈھانپ لیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۷۱).

ـــــ ڈھانکنا محاورہ.
۱. **ازالۂ بکارت کرنا ، جماع کرنا (دوشیزہ کے ساتھ) ، زنا بالجبر کرنا ، کنوارپن ختم کرنا.**

چھاوں واعظو کیا سے پڑی ہے میری کُھٹّی میں
وہ میخوارِ ازل ہوں دختِ رز کا جس نے سر ڈھانکا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۱). دیہات کی ایک کمسن طوائف کا سر ڈھانکا .(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو، ۲۰ ، ۱۰ : ۳). ۲. **سر پر دوپٹہ ڈالنا یا لینا.** بیٹی سر ڈھکو دونوں وقت مل رہے ہیں .(۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۳۷). ۳. **دستگیری کرنا ، مدد کرنا ، اعانت کرنا.**

تیرے الطاف نے دُنیا کا کُھلا سر ڈھانکا
فرق عالم کا لیے دامنِ اخلاق ہے تو

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۱۲۰).

ـــــ ڈھکا (ـــــ فت ڈھ) صف.
زانی.

میم صاحب گلے پڑی اے جان
سر ڈھکا کیوں یہ ٹھہرے کونسل میں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۶۳) .[سر + ڈھکا (ڈھکنا (رک) کا فعل ماضی)].

ـــــ ڈھکا جانا محاورہ.
ازالۂ بکارت ہونا ، جماع ہونا ، زنا بالجبر ہونا (پلیٹس).

ـــــ ڈھکائی (ـــــ فت ڈھ) امث.
ازالۂ بکارت ، عصمت دری ، زنا. اب تو زہرہ کی سر ڈھکائی کے تین ہزار ملتے ہیں تُم راضی کیوں نہیں ہوتیں .(۱۹۳۶ ، بیسوا ، ۶۳). [سر ڈھکا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ ڈھکنا محاورہ.
رک : سر ڈھانکنا ، جماع کرنا (پلیٹس).

ـــــ ڈھکوانا محاورہ.
جماع کروانا ، زنا کروانا. کُھلی ہوئی بات ہے اوروں سے سر ڈھکوا لیا ، نام میرا کیا. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشر با ، ۵ : ۳۵۲).

ـــــ ڈھکی (ـــــ فت ڈھ) امث.
نکاح ، شب زفاف.

بن سر ڈھکی ہوئے تجھے کیا چاہیے بھلا
ہونٹے سے قد پہ اس بڑے آنچل کی اوڑھنی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۲). سر ڈھکی ... اس کے معنی لکھے ہیں شبِ زفاف. (۱۹۷۴ ، اردو اِملا ، ۲۱۶) .[سر + ڈھکی (ڈھکنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

ـــــ ڈھلکانا ف م.
گردن ڈال دینا ، سر جھکا لینا. بچے غنودگی کے عالم میں سر ڈھلکائے لٹک رہے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۱۹).

ـــــ رَکھنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **سر ٹیکنا (کسی چیز یا جگہ پر).**
زوجِ زہرا کے یہ سخن سُن کر رکھ لیا سر حیا سے زانُو پر
(۱۸۳۳ ، مظہرالعجائب ، ۱۶۲).

سر رکھ کے ہم بھی رات کے پتھر پہ سو گئے
ہم کو بھی راس آیا نہ تیشہ وفاوں کا

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۹). ۲. **تہمت ڈالنا ، عائد کرنا.** آپ نے تو سارا اِلزام عورتوں ہی کے سر رکھ دیا .(۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۳۳). ۳. **اطاعت کے جذبے سے جھکنا ، اطاعت کرنا ، ماننا.** جیکوئی میری بات میں سر رکھے ہیں میں انوکا ہوں .(۱۹۲۸ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۲۱). ۴. **پناہ لینا، ٹھکانا کرنا ، سر چھپانا.** ایک غریب مسافر کے لیے کہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۲۳۹).

ـــــ رَگڑنا محاورہ.
بہت سجدے کرنا ، اِطاعت میں سر جُھکانا.

بسکہ سر رگڑا کیا میں آستانِ یار پر
ماہِ نو کی طرح صرفِ سجدہ پیشانی ہوئی

(۱۸۳۳ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۶۷). اس بیت الحرام کی شان و شوکت دیکھی ہے جہاں روم کے قیصر اور چین کے خاقان خاک پر سر رگڑتے اور زمین پر بیٹھتے تھے. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۲۲). زاہد شب بیدار مسجد کے حُجرے میں تہجد ادا کرکے مُصلّے کے اوپر سجدے میں پڑا ہے ماتھے پر گھٹا پڑ گیا مگر سر رگڑے جاتا ہے .(۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۱۳۳).

ـــــ رَنگنا محاورہ.
۱. **کھوپڑی پھاڑنا ، سر لہو لہان کر دینا.** جہاں ہ کفر مسلمانوں کے

سر رنگے اور ان سے جیل خانے بھرے جا رہے ہیں .(۱۹۲۵، اسلامی اکھاڑا ، ۱۰). ۲. **سر پر مہندی یا وسمہ لگانا** (ماخوذ : جامع اللغات).

---رَہنا ف م ؛ محاورہ.

۱. **ذمے ہونا ، ذات سے مخصوص ہونا ، سر تھپنا**. جس طرح اس سے پہلے ان کا بار ہمارے سر رہا ہے اس سے بعد بھی رہے گا. (۱۹۱۹ ، جوہانے حق ، ۲ : ۲۰۲). کھانا ملک بہادر خاں صاحب کے سر رہا .(۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ۱۹۷). ۲. **جان سلامت رہنا ، زندہ رہنا**. ہم تم دونوں مل کے کسی اور دیس کو نکل چلیں جو ہونی سو ہو سر رہتا رہے جاتا جائے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۹). ۳. **کسی کام کے پیچھے پڑے رہنا، کسی کام سے لگا رہنا ، چمٹا رہنا ؛ نہایت کوشش کرنا ، رات دن کوشش میں رہنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---زانُو پَہ دَھرا ہونا محاورہ.

نہایت رنج و فکر ہونا ، پریشانی ہونا.

ہوا جب غم سے یوں بے حِس ، تو غم کیا سر کے کٹنے کا
نہ ہوتا گر جُدا تن سے ، تو زانو پر دھرا ہوتا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰).

---زَبُوں ہونا محاورہ (قدیم).

ہار جانا ، شکست کھانا ، ہار مان لینا.

جس سے یہ شخص سر زَبُوں ہو گا
اس سے حیدر بھی سر نِگوں ہو گا

(۱۸۳۳ ، مظہرالعجائب ، ۱۱۷).

---سَجْدوں میں مَن بَدْیوں میں کہاوت.

بظاہر نیک بباطن بد ، اس موقع پر مُستعمل جب کہ بظاہر کوئی بڑا نیک بنے مگر دل میں خباثت بھری ہو. للچائی ہوئی نگاہیں سب پر جمی ہوئی ہیں مہرے برابر پٹ رہے ہیں تمہاری تو وہی مثل ہوئی سر سجدوں میں من بدیوں میں.(۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنو، ۱۱ ، ۱۰ : ۹).

---سَفید ہونا ف م.

سر کے بالوں کا پک جانا یا سفید ہو جانا ، بڑھاپا آ جانا ، بوڑھا ہو جانا.

لحد میں گرے جب ہوا سر سفید
پڑی دھوپ ایسی کہ تیورا گئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۳). پیش ازیں کہ اس کو علم میں اس قدر سرمایہ حاصل ہو جائے جس سے وہ مزہ لینے لگے اس کا سر سفید ہو جاتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۴).

---سُکھانا محاورہ.

سر کے بالوں کی نمی دُور کرنے کے لیے سر جھٹکنا یا تولیے وغیرہ سے رگڑنا.

و بال جاں ہوا پیارے ٹھہرنا پھر تو کوٹھے پر
مجھے جب بھی نہا کر سر سکھانا تیرا یاد آیا

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۳۱).

یہ تیغ شاہ کے جوہر سے آب میں ہے عیاں
کہ سر سکھاتی ہے کوئی پری نہائے ہوئے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، مجموعۂ سلام ، ۲۳).

---سَلامَت تو پَگڑی پَچاس کہاوت.

جیتے رہے تو بہت کچھ مل رہے گا زندگی چاہیے ساز و سامان بھی مل جائے گا ایسے موقع پر کہتے ہیں جب کسی کو جان بچانے کے لیے آن گنوانی پڑے (جامع الامثال).

---سَلامَت ہونا محاورہ.

جیتا رہنا ، زندہ موجود ہونا ، زندگی باقی ہونا.

گیا مال اسباب تو کیا ہوا
جو سر ہے سلامت تو پھر آوے گا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۶).

حباب آسا ہوائے عشق جانے کی نہیں سر سے
جنونِ عشق باقی ہے جو اپنا سر سلامت ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳).

---سَہرا باندْھنا محاورہ.

کسی کام یا بات کو کسی سے مخصوص کرنا یا جواز بنانا ، سبب ٹھہرانا. جو لوگ اسلام پر اِلزام رکھتے ہیں کہ اس میں عورتوں کی حمایت نہیں اور عورتوں کی عزّت کا سہرا خواہ مخواہ دوسروں کے سر باندھ دیتے ہیں. وہ اِسلام کا غور سے مطالعہ کریں.(۱۹۱۹ ، زیورِ اسلام ، ۷۰). اہلِ یورپ نے یہ سمجھ کر کہ کم از کم مُسلمان ایک میدان میں تو پیچھے ہٹے ... چارلس مارٹل کے سر سہرا باندھ دیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۹).

---سَہْرا بَنْدْھنا محاورہ.

سر سہرا باندھنا (رک) کا لازم. اس میں شک نہیں کہ صلح کا سہرا ۱۹۱۸ء کے سر بندھ گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۵۶). غلام بن کر بکا تو قلب ہند میں ایک عظیم الشان اِسلامی سلطنت کے استحکام و استواری کا اس کے سر سہرا بندھ گیا (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂمعارف اِسلامیہ ، ۳ : ۷۳).

---سَہْرا رَہْنا/ہونا محاورہ.

۱. **(دار و مدار یا اِنحصار ہونا کسی پر کسی بات کا) ؛ درستی یا سر انجام موقوف ہونا (کسی کام کا).** لھوے کے سر سہرا ، تی عزّت تیرا ، جیکچھ دلاے سو دلا ، دلاور لوگ ملا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۷).

بڑا میرا کیا ہے سب ہے اللّٰہ کیرا
سارے بندے اوسکے نبی کے سر سہرا

(۱۷۱۲ ، چکی نامہ ، امین الدین ثانی ، ۲).

بنا کس دن تنِ مجنوں میں یہ رشتہ رگِ جاں کا
• جنوں تیرے ہی سر سہرا رہا تارِ گریباں کا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶).

عروسِ نظم کو بخت زلیخا میں نے بخشا ہے
مرے سر کیوں نہ اے شائق سخن گوئی کا سہرا ہو

(۱۹۱۰ ، کلیات شائق ، ۲۲۹). وہ فضیلت جو موجد کے حصے

کی بات ہوتی ہے اس کا سہرا صفی کے سر ہے. (۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی (مقدمہ) ، ۲۵). ۲. **کامیابی حاصل ہونا ، سرداری ہونا ؛ عِزّت ، اِفتخار.**

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا
باندھ شہزادے جواں بخت کے سر پر سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۲۵). گُل چیں نکال دیا ، اوّلیت میں قبولیت کے ساتھ صرف گلکدۂ ریاض کے سر سہرا رہا.(۱۹۳۶، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۶۳).

---سَہْلا کر/کے بھیجا کھانا محاورہ.
رک : **سر سہلانا بھیجا کھانا.** انگریز سر سہلا کر بھیجا کھانے والے ہیں.(۱۸۹۴ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳۲). ہری چگ قابُوچی بندۂ غرض سر سہلا کر بھیجا کھانا جن کا دستور. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۱ : ۹).

---سَہْلانا محاورہ.
۱. **چندیا پر ہاتھ پھیر کر خوشامد یا تسلّی کی باتیں کرنا ، للّو پتّو کرنا ، بے جا تعریف کرنا ، چُمکارنا ، پُچکارنا.**

مُقابل بیٹھ کر میرے مجھے باتوں ہی میں بہلا
مرا دل لے گیا حجّام کا سر کے تئیں سہلا

(۱۷۵۴ ، مخزنِ نکات (دانا ، فضل علی) ، ۳۰).ادھر یہ دوست بن کر سر سہلاتے ہو کہ جانے دیجیے ... ان کو مارنے دیجیے. (۱۹۲۰ ، بریدِ فرنگ ، ۱۲۲). ۲.**شرمندہ ہونا ، پشیمان ہونا ، نادم ہونا.** اخباروں نے وہ گوشمالی کی کہ سرکار دولت مدار کے افسر سر سہلاتے رہ گئے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۷). ۳. **سر پر چوٹ یا چپت لگانا.** فوجدار نے جھلّا کر ایک لکڑی سے ان کا سر سہلا دیا. (۱۸۹۲ ، خُدائی فوجدار ، ۲ : ۶۳). ۴. **رنج و تکلیف اُٹھانا ، دُکھ برداشت کرنا.** بعض قومیں سر سہلاتی ہوئی آئیں اور... اپنے تئیں آباد کیا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴: ۳۱۳).

---سَہْلانا بھیجا کھانا محاورہ.
دوست بن کر نقصان پہنچانا ، دوستی کے پردے میں دُشمنی کرنا.

راحت پہنچی تک تم سے تو رنج اٹھایا برسوں تک
سر سہلاتے سو جو کبھی تو بھیجا بھی کھا جاتے ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۵۴). یہ ہیں میٹھی چُھری زہر کی بُجھی سر سہلائیں بھیجا کھائیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳۹). ماماتیں نمک حرام اپنے مطلب کی غلام خوب سر سہلایا بھیجا کھایا. (۱۹۰۸ ، عبیرِ ہندی ، ۳۰).

---سِہْلاؤں بھیجا کھاؤں کہاوت.
دوست بن کر نقصان پہنچانے والے کی نسبت کہتے ہیں.

سوکن کی تو حالت یہ ہے
سر سہلاؤں بھیجا کھاؤں

(۱۸۷۱ ، عبیرِ ہندی ، ۳۰). موئی پَھپّس عورت بس روٹیاں توڑنے کی ہوتی ہے جو چٹورپن میں سر سہلاؤں بھیجا کھاؤں کی مِصداق ہے. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۲۰۵). وہ سر سہلاؤں بھیجا کھاؤں کے اصول پر کاربند تھیں. (۱۹۷۶ ، آس ، ۲۰۹).

---سَہلاویں ادھلائیں بھیجا کھائیں کہاوت.
دوستی کے پردے میں دشمنی کرتا ہے (جامع الامثال).

---سَہلائے بھیجا کھائے کہاوت.
دوستی کے پردے میں نقصان پہنچانے والے کی نِسبت کہتے ہیں.

منہ پر تو اُلفت کی باتیں دل میں ظُلم کی نیت ہے
سر سہلائے بھیجا کھائے ظالم کی یہ عادت ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۷۰).

---سے م ف.
۱. **کمالِ تعظیم ، اعترافِ عظمت یا ادب کے ساتھ.**

ہوں وہ دیوانہ اگر گھر سے نہ باہر نکلوں
خود قدم لینے کو سر سے چلی آئے غربت

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۴۳). ۲. **رضا و رغبت سے ، بڑی خوشی کے ساتھ ، بسر و چشم.** کیوں نہ آؤں گا ، سر سے آؤں گا ، آنکھوں سے آؤں گا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۳۸).

---سے اُتارْنا محاورہ.
۱. **وارنا ، قُربان کرنا ، سر کے چاروں طرف پھیر کر صدقے کر دینا.**

تکتا ہے پہاڑ پہاڑ کے آنکھیں وہ رات کو
چاندی کا اپنے سر سے مری جاں اُتارِ چاند

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۵). سکھ پال سے اترتے ہی چڑچڑ بلائیں لیں ، سر سے اُتارا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۶۸).

اپنے ہی پہ قُربان کیا آپ نے اُس کو
دشمن کا اُتارا نہ اُتارا مرے سر سے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۴). ۲. **خوف ، وحشت یا آسیب وغیرہ دور کرنا.**

ہم اپنے سر سے یہ وحشت کا جن اُتاریں گے
کسی کے سر کا اگر ہاتھ آ گیا تعویذ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۸). ۳. **نجات دِلانا ، مُصیبت دُور کرنا.** یہ تمہارا ہی بندہ ہے اب تم ہی اسے ہمارے سر سے اُتارو. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۱).

---سے اُتْرْنا محاورہ.
آسیب یا وحشت کا اثر زائل ہونا ، خوف و وہم دُور ہونا.

پریاں بھی میں نے سر سے اُتروائیں بارہا
اُترا نہ سر سے زُلف کا سایہ کسی طرح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲).

نہ کم ہوتا تھا سودا زلفِ مُشکیں پری رُو کا
بہت افسوں گری کی جب یہ جن اُترا مرے سر سے

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۱۶۳).

---سے اُتْروانا محاورہ.
کسی سے بُھوت یا آسیب کا سایہ دُور کروانا.

پریاں بھی میں نے سر سے اُتروائیں بارہا
اُترا نہ سر سے زُلف کا سایہ کسی طرح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲).

---سے اُترے بال ، گو ہیں جاؤ یا مُوت میں کہاوت.
جس بات کو چھوڑ دیا پھر اس سے کیا تعلق وہ بُرا ہے یا اچھا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سے اُٹھنا ف م.
بلند ہونا ، اونچا ہونا ، زور و شور سے اُٹھنا.

یا بوسی ساحل کے سِوا اور بِلا کیا
اٹھنے کو تو دریا میں بہت سر سے اٹھی موج

(۱۸۹۲ ، وحید الہ آبادی ، انتخابِ وحید ، ۳۷).

---سے آسیب اُتارنا محاورہ.
بھوت پریت کا کلام کے زور سے اُتارنا ؛ خوف و وہم دُور کرنا ، غُصّہ دور کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---سے آفت ٹالنا محاورہ.
مُصیبت دور کرنا ، مُشکل سے نجات حاصل کرنا.

زُلفوں کے پھندوں سے نکلے
ٹالی سر سے آفت کیسی

(۱۸۵۳ ، غُنچۂ آرزو ، ۱۳۶).

---سے باہر ہونا محاورہ.
بے قابو ہونا ، ظاہر ہونا.

سینہ شیشہ ہو گیا اور قلب ساغر ہو گیا
نشۂ الفت ہمارے سر سے باہر ہو گیا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۱۹).

---سے بَلا ٹالنا محاورہ.
مُشکل سے نجات حاصل کرنا ، کوئی کام بے دلی سے کرنا.

وہ اُلجھن نہیں اب وہ سودا نہیں
بَلا زُلف کی سر سے ٹالی ہوئی ہے

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۳۰). کام کو اپنا کام سمجھ کے کرو اُوپری دل سے نہ کرو نہ اس طرح کرو کہ معلوم ہو کہ سرسے بلا ٹال دی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۳).

---سے بَلا ٹلنا محاورہ.
مُصیبت دور ہونا ، آفت ٹلنا ، پریشانی سے نجات ملنا.

ٹلی نہ ہجر کی شب کی بلا مرے سر سے
اٹھی لائی کہاں سے یہ پائیداری رات

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۸۲).

ہوئی دوا بھی لکھے عالموں نے بھی تعویذ
ٹلی نہ سر سے ہمارے بلائے دردِ جگر

(۱۸۴۷ ، مرآۃ الغیب ، ۱۳۳).

---سے بوجھ اُتارنا محاورہ.
قرض یا ذِمّہ داری سے سبکدوشی حاصل کرنا یا کرانا ، ذِمّے داریاں ہٹا لینا ، دفع الوقتی کرنا.

لایا رنگیں کو نہ ساتھ اپنے کہ آیا پیغام
سر سے اک بوجھ سا یہ تُو نے اُتارا ٹکا

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۲۲)).

احسان زمانے کے بہت تھے مرے سر پر
قاتل نے بڑا بوجھ اُتارا مرے سر سے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۷۶).

---سے بوجھ اترنا / ہلکا ہونا محاورہ.
سر سے بوجھ اُتارنا (رک) کا لازم ، قرض سے سبکدوشی حاصل ہونا ، نجات ملنا. روز کے تقاضوں سے کسی طرح نجات ملے اور سر سے بوجھ بھی ہلکا ہو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۳۳). ہنسنے کی کیا بات ہے اچھا اب میں نہانے جا رہا ہوں بڑا بوجھ سرسے اُتر گیا. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۳).

---سے بوجھ باندھنا محاورہ.
بے ضرورت یا ناحق ذِمّہ داری اپنے سر لینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---سے بَیر اور دُم سے ناتا کہاوت.
ایک ہی کُنبے یا گروہ وغیرہ کے ایک یا چند افراد سے تعلق باقی سے بے تعلقی پر بطور طنز و تعجب.

ہر ہے فعل بہ تُجھ کو بھاتا
سر سے بیر اور دم سے ناتا

(۱۸۲۹ ، مثنوی داستانِ رنگین ، ۱۷۵).

---سے بیگار ٹالنا محاورہ.
ناپسندیدہ کام کرنے سے بچنا ، بے دلی سے کام کرنا ؛ پاپ کاٹنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---سے بیگار ٹلنا محاورہ.
سر سے بیگار ٹالنا (رک) کا لازم ، کسی کام سے سبکدوشی حاصل ہونا ؛ مُصیبت دُور ہونا. لاچار ہو کر حکم درگا کا قبول کیا اور درگا کے سرسے بیگار ٹلی. (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۲۹۵).

---سے پا / پانو تک / تَلک م ف.
شروع سے آخر تک ، کلیۃً ، بالکل ، تمام ، مکمّل. ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور سر سے پاؤں تلک رعشہ ہو گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۳). یہ شاعر سر سے پاؤں تک ضلع جگت اور رعایت لفظی میں ڈوبے ہوئے ہیں. (۱۸۹۸ ؟ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۱۹). اُس نے سیاسی مخاصمت کے باوجود کروپے کو سر سے پا تک سلامت رہنے دیا. (۱۹۷۱ ، توازن ، ۱۱۴).

---سے پانو تک آگ لگنا محاورہ.
بہت پُر غضب ہونا ، سراپا غُصّے میں بھر جانا ، ازحد برافروختہ ہونا. میرے سر سے پاؤں تک آگ لگ گئی اور انگاروں پر لوٹنے لگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۶). تب تو بھاوج کو سر سے پاؤں تک آگ لگ گئی. (۱۹۳۰ ، بیکموں کا دربار ، ۱۸).

---سے پانو تک لَگنا محاورہ.
رک : سر سے پانو تک آگ لگنا (فرہنگِ آصفیہ).

---سے پا نی اونچا ہونا محاورہ.
کسی امر کا انتہا کو پہنچ جانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

---سے پا نی گُزَر جانا / گُزَرنا محاورہ.
رک : سر سے پا نی اونچا ہونا.

بجا ہے دہشتِ جانِ جوشِ اشکِ دیدۂ تر سے
ڈبو دیتا ہے وہ پا نی گزر جاتا ہے جو سر سے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶۲). اب سر سے پا نی گزر گیا تھا اور حشمت اپنے مستقبل کے متعلق اس وقت نہایت سختی سے غور کر رہی تھی. (۱۹۳۰ ، نوحۂ زندگی ، ۵۱).

---سے پَہاڑ ٹالنا محاورہ.
مُصیبت رفع کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---سے پَہاڑ ٹَلنا محاورہ.
سر سے پہاڑ ٹالنا (رک) کا لازم ، مُصیبت دُور ہونا.
جب تیس پہاڑ اس سر سے ٹلے عید آئی تب آئی جان میں جان
تا دیر عجب عالم میں رہے ہونٹوں کو ملائے جام سے ہم
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۸۴).

---سے پَیر تک م ف.
رک : سر سے پانو تک. جو درخت اور مکان سر سے پیر تک دکھائی دیتے ہیں اگر اُن سے چار پانچ میل کے فاصلے پر چلے جاؤ تو وہ سب نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں. (۱۸۷۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۱). اس کا مخاطب رُک گیا اور سر سے پیر تک سوال کرنے والے کا جائزہ لیا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۰۷).

---سے پَیر جانا محاورہ.
نہایت خوشامد اور عجز و اِنکسار کرنا. حسن زیب سر سے پیر گئی مگر میر صاحب نے اس کی نذر نہ قبول کی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۷۸).

---سے تِنکا اُتارْنا محاورہ.
تھوڑا سا احسان کرنا ، برائے نام سلوک کرنا.

بارِ احساں سے سبک دوش ہوے ہونگے نہ ہم
سر سے تِنکا بھی کسی نے جو اُتارا ہو گا

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

---سے تَوا بانْدھنا محاورہ.
سخت ضرب یا جِسمانی صدمہ اُٹھانے کے لیے تیار ہونا ، مار سے بچنے کا اِنتظام کرنا. آج تیری خیر نہیں سر سے توا باندھ کر جائیو. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۶۴).

---سے توڑْنا محاورہ.
سر پر مار کے توڑنا.

لائے اگر فراق میں اُس آفتاب کے
ساقی کے سر سے توڑیے شیشے شراب کے

(۱۸۵۴ ، صبا (نوراللغات)).

---سے ٹالنا محاورہ.
ذمہ داری یا مُصیبت سے کسی نہ کسی طرح جان چُھڑانا ؛ دُور ، دفع کرنا ؛ پاپ کاٹنا.

طمع مال کی سر بسر عیب ہے
خیالاتِ گنجِ جہاں سر سوں ٹال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۸).

گرچہ تھے جان لڑائے ہوئے لڑنے والے
آفتِ مرگ کو سر سے کوئی کیونکر ٹالے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۰).

---سے ٹَلنا محاورہ.
سر سے ٹالنا (رک) کا لازم ؛ مُصیبت دُور ہونا. گئی گھر سے بلا. پاپ سر سے ٹلا. (۱۹۰۹ ، خُو بصورت بلا ، ۸۹).

---سے جانا محاورہ.
۱. سر کے بل جانا ، کمالِ تعظیم و اِشتیاق سے جانا.

یارب وہ دن دِکھا کہ یہ چرچا ہو شہر میں
سر سے منیر روضۂ شبیر تک گیا

(۱۸۸۱ ، منیر شکوہ آبادی (نوراللغات)). **۲. سر سے ختم ہونا ، دماغ سے نکل جانا.**

دیوانگی کا کیا دمِ پیری کروں عِلاج
جاتا رہے گا شور.جنوں میرے سر سے آپ

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۲۸).

---سے جِن اُتارْنا محاورہ.
وحشت دور کرنا ، جنون دور کرنا ، کسی چیز کی دُھن ختم کرنا ؛ غُصّہ دِھیما کرنا.

ہم اپنے سر سے یہ وحشت کا جن اُتاریں گے
کسی کے سر کا اگر ہاتھ آ گیا تعویذ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۸).

---سے جِن اُتَرْنا محاورہ.
بُھوت پریت کا کلام کے زور سے نِکل جانا.

نہ کم ہوتا تھا سودا زلفِ مُشکینِ پری رُو کا
بہت افسوں گری کی جب یہ جن اُترا مرے سر سے

(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۱۶۳).

---سے چَلْنا محاورہ.
کمالِ تعظیم ، اشتیاق ، ادب یا عزم جان نثاری سے راستہ طے کرنا یا کسی کام کا آغاز کرنا.

کہ میں سر سوں چل واں تلک جاؤں گی
اہی میں یہاں شاہ کوں لیاؤں گی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۲).

نقشِ پائے یار پر رکھیے بھلا کیوں کر قدم
سر سے کوئے یار میں چلنے کی ہے عادت ہمیں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۷).

خمیدہ ضعفِ فرقت سے نہیں ہے جسمِ زار اپنا
اِرادہ کوچۂ دلدار کا ہے سر سے چلتے ہیں

(۱۸۸۴ ، مرزا انس ، د (ق) ، ۳۵).

شمع بے حس اور یہ آدابِ قطعِ راہِ عمر
سر سے چلنا کُشتۂ راہِ خُدا بتلا گئے

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۳۱).

--- سے چھُوانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **صدقہ اُتارنے کے لیے سر سے لگانا** کسی نے سر سے اُس کے روٹی چھُوائی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۲۴). ۲. **ایک رسم کے مطابق سہاگ کا دوپٹہ دوشیزاؤں کے سر سے لگانا.** انیتا پاس پڑا اس کا بنارسی سُرخ کِرن لگا گھونگھٹ اُٹھا کر اپنے اور سب لڑکیوں کے سر سے چھُوانے لگی. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۷).

--- سے حاضِر ہونا محاورہ.
خُوشی سے یا مؤدب حاضر ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- سے دَسْتار اُتارْنا محاورہ.
دی ہوئی عزّت یا احترام واپس لے لینا. اُس زمانے میں یہ جُملہ عام طور پر رائج تھا یہاں تک کہ کم سِن لڑکے طِفلانہ بازی میں بھی اپنے حریف سے یہی کہتے تھے کہ میں تیرے سر سے دستار اُتار لونگا. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، فدا علی طالب ، ۲۸۷).

--- سے سایَہ اُٹھانا محاورہ.
اعانت و اِمداد سے محروم کرنا ، سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لینا ، مددگار نہ رہنا.
سایہ اپنا سر سے کالج کے اُٹھانیکو ہیں وہ
جس کے سر پہ تھے ہما کی طرح وہ سایہ فگن
(۱۹۰۵ ، کلّیاتِ نظمِ حالی ، ۱ : ۵۱).

--- سے سایَہ اُٹھنا / جانا محاورہ.
کسی والی وارث کا مر جانا ، لاوارث ہو جانا.
جیتے جی کوچۂ دلدار سے جایا نہ گیا
اس کی دیوار کا سر سے مرے سایا نہ گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱).
کالج میں کسی نے کل یہ نغمہ گایا
قومی خصلت کا سر سے اُٹھا سایا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۶۵).

--- سے سَر اُتارْنا محاورہ.
صدقہ اُتارنا ، بلائیں لینا.
پھر بلائیں تمھاری یار لیں ہم
آ کہ پھر سر سے سر اُتار لیں ہم
(۱۸۶۸ ، زہرِ عشق ، ۱۵۶). بہار نے سر سینے سے لگا دیا، اس نے بلائیں لیں اور سر سے سر اُتارا پھر رونے لگی. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۲۱).

--- سے سَر ٹَکْرانا محاورہ.
زیادہ بھیڑ ہونا. بیویاں برائے نام برقع اوڑھ کر باہر نکلتیں تو دن بھر خاک اُڑاتیں کسی بے پردگی اور کسی کا لحاظ کھوے سے کھوا بھڑنا اور سر سے سر ٹکرانا. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۱۰۹).

--- سے سَر جوڑ کے بَیٹھنا / جوڑْنا محاورہ.
۱. **ہمکلام یا ہمراز ہونا ؛ ایک جگہ بیٹھ کر باہم صلاح ، مشورہ یا گفتگو کرنا.** کُند ہم جنس با ہم جنس پرواز ، ایک معمر عورت میڈم نوویکاف کے سر سے سر جوڑ کر اپنا دکھڑا رونے پر آمادہ ہو گئیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۴۹). ۲. **ایک دوسرے کے قریب یا مُتّصِل ہونا.** آغا صاحب پارسی لڑکی کے سر سے سر جوڑ کر بیٹھ گئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۱).

--- سے سَروایا (ہے) کہاوت.
سر کے ساتھ پگڑی ہے ، سردار کے ساتھ فوج ہے (ذمہ داری کے اظہار کے موضع پر مستعمل). مثل مشہور ہے کہ سر سے سروایا ، تُم نے تو ہزاروں کوس کا سفر اختیار کیا دیکھیئے کب آنا ہو. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۶).

--- سے سَودا جانا محاورہ.
خیال جاتا رہنا ، جنون ختم ہونا ، دیوانگی یا شوق نہ رہنا.
سر جاتا ہے سر سے ترا سودا نہیں جاتا
دِل جاتا ہے دِل سے تری اُلفت نہیں جاتی
(۱۸۸۴ ، آفتابِ داغ ، ۱۱۳).
بہت رہے دیر میں جبیں سا حرم میں بھی لاکھ سر کو پٹکا
ہمارے سر سے گیا نہ سودا صنم ترے سنگِ آستاں کا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۳۱).

--- سے صَدْقَہ اُتارْنا محاورہ.
صدقہ اتارنا ، سر پر سے وارنا.
بعدِ کُشتن نعش راسخ کی اگر پامال ہو
سر سے صدقہ اے بُتِ سفاک اُتارے ہاتھ پانو
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۰۶).

--- سے قَدَم تک بَلائیں لینا ف مر ؛ محاورہ.
تمام بدن کی بلائیں لینا.
رو رو کے جو ہم پاؤں پہ سر اُن کے جُھکائیں
کیا پیار سے لیں سر سے قدم تک وہ بلائیں
(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)).

--- سے قَدَم رَکْھنا محاورہ.
رک : سر سے چلنا.
پہنچیں ہیں منزلِ مقصود کو جوں شمع وہی
عشق کی راہ میں جو سر سے قدم رکھتے ہیں
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۲۹).

--- سے کَفَن باندْھنا / لَپیٹْنا محاورہ.
مرنے پر آمادہ اور مستعد ہونا ؛ بے خوف موت کے خطرے کی طرف بڑھنا ؛ جان پر کھیلنا.
واللہ کہ صادق ہے وہ عُشّاق کی صف میں
جو صبح نمن سر سوں لپیٹا ہے کفن کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۷).
کیا خضر و کیا مسیح ہے تیری گلی وہ جائے
جو واں گیا سو باندھ کے سر سے کفن گیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۳۲).

سر سے باندھا ہے کفن عِشق میں تیرے یعنی
جمع ہم نے بھی کیا ہے سر و سامان یکجا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۴۳). پلٹن کے جانباز سروفروش تو ہمیشہ کی طرح سر سے کفن باندھ کر دادِ شجاعت دینے نکلے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۸۳).

---سے کِنارَہ کَرْنا محاورہ.
جان دینا ، مر جانا.

عشقِ ابرو میں کیا سر سے کنارا ہم نے
تیغ کے گھاٹ اُوتارا نہ ہوا تھا سو ہوا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۲۲).

---سے کُنواں کھودْنا محاورہ.
نہایت مشقت سے کام کرنا ، سخت مشکل کام کرنا ؛ بہت محنت کرنا. چاہے سر سے کُنواں کھودوں چھی جان کے بھاوبں ہی نہیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۶). ملازمت کے لیے اُس نے سر سے کُنویں کھود کے رکھ دیے تھے. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۱۷۸).

---سے کھیلْنا محاورہ.
۱. (اَ) **مرنے پر کمر بستہ ہونا ، جان کی بازی لگانا.**

عاشقِ سبطِ نبی شیفتۂ شاہِ حجاز
سر سے کھیلے ہیں یہ اطفال بڑے ہیں جانباز

(۱۸۹۴ ، سجاد رائے پوری؟ (ق)، ۳). (اا) **کسی کی زندگی کے درپے ہونا ، کسی کو جان سے مار دینا.**

کہ میں کھیلتا ہوں مرے سر سے کھیل
کرنہار سوں یاں رگت چیل پیل

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲۲). ۲. **سر ہلانا ، آسیب کے اثر سے جُھومنا ، کسی آسیب کے اثر سے سر کا جُنْبش کرنا ، بُھوت یا پریت کا سایہ ہو جانا** (مخزن المحاورات).

---سے گُزَرْنا محاورہ.
۱. **زِندگی سے دست بردار ہونا ، جان کی بازی لگانا ، جان دینا.**

تری بانکی گلی میں ہم گُزر کے سر سے بیٹھے ہیں
خدا وہ دن کرے قاتل کہ تُو اس راہ پر آوے

(۱۷۶۳ ، عاجز (چمنستانِ شعرا ، ۴۷۷)).

خنجر کے تلے حلق کو دھرنا ہے سعادت
سر سے رہِ خالق میں گُزرنا ہے سعادت

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۱).

حباب آسا محیطِ عشق سے جو پار اُترتے ہیں
گُزر جاتے ہیں پہلے سر سے پیچھے پاؤں دھرتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۳).

کامیابِ عیشِ بیحد ہے دلِ عشرت نصیب
آرزو کے سر سے گُزرا جاتے ہے آبِ نشاط

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۱۹). ۲. **قامت سے اُونچا ہو جانا ، بہت بلند ہو جانا ، قابو سے باہر ہو جانا.**

جوشِ گریہ سے مری ہووے جو طُوفاں برپا
آب ہو پیرِ فلک کے ابھی سر سے گُزرے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۷).

حشر میں سر سے گُزر جانے گا طُوفاں جس کا
وہ ہماری ہی خجالت کا پسینا ہو گا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۴۱).

ڈوب کر ایک بچے گا نہ بھری مجلس کا
حشر میں سر سے گُزر جانے گا طُوفاں جس کا

(۱۹۱۱ ، بہارستانِ خیال ، ۱۴۱).

یہ موج خُوں تو سر سے گُزرنی ہی تھی مگر
آئندگاں کی سوچ کا چہرہ نِکھر گیا

(۱۹۶۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۶). ۳. **کسی معاملے کا انتہا پر پہنچ جانا** (نوراللغات).

---سے لَگانا / لَگا ہونا محاورہ.
تعظیم ، محبت ، شفقت سے پیش آنا ، پیار کرنا.

کیا بے مروتی ہے بھلا مُنھ تو کر اِدھر
یہ قافلہ بھی سر سے ہے تیرے لگا ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۴۴). میں نے ٹوکا تو چاہیے کہ بی خالہ سب کاموں کو چھوڑ چھاڑ سر سے لگاتیں آنکھوں پر رکھتیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۱۶).

---سے لَگ کَر تَلووں سے نِکَلْنا محاورہ.
آگ بگولہ ہو جانا ، شدید غُصّہ آنا ، کمالِ برافروختگی ہونا ، بہت ناگوار ہونا. میرے سر سے جو لگی تو تلووں سے نِکل گئی بدن بیری کی طرح تھرتھر کانپنے لگا. (۱۹۳۲ ، بیلہ میں میلہ ، ۴۶).

---سے لَگْنا / لَگی ہونا محاورہ.
بے حد ناگوار گُزرنا ، بہت برافروختہ ہونا ، غُصّہ آنا.

سر سے ایسی لگی ہے اب کہ جلے جاتے ہیں
مُتّصِل شمع سے روتے ہیں گلے جاتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۷۲).

---سے لَگْنا پانْو میں بُجْھنا محاورہ.
مکمل جل بُجھنا ، راکھ ہو جانا ؛ شروع سے آخر تک ایک کیفیت میں مُبتلا رہنا.

جوں شمع کیوں نہ آتشِ ہجراں سے جل بُجھوں
سر سے لگی تو جا کے بُجھے یار پاؤں میں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۳۶۷).

---سے مارْنا محاورہ.
۱. **غم و غصہ کا اظہار کرنا ؛ واپس کر دینا یا پھینک دینا.**

بی بی مغلانی جوسی لائیں تھیں آئی نہ پسند
بیگما جی نے وہ سر اُن کے سے ماری انگیا

(۱۸۱۸ ، انشا (دیوانِ رنگین و انشا ، ۱۰۵)). جس چیز میں کچھ فرق دیکھا وہی لانے والے کے سر سے مارا (کذا). (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۱). ۲. **سر پہ پٹکنا یا دے مارنا ، اُٹھا کر پھینک دینا.**

میں گنجفہ ماروں گا یہی غیر کے سر سے
پھر نرد ادھر پھینکی اگر آنکھ بچا کر

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۵۴). ۳. **ناحق ذمّے ڈالنا.**

پریشاں تھا جو رکھتا ہیچ سے منظور دُنیا میں
تری زُلفوں کو صانع نے ہمارے سر سے مارا ہے
(۱۸۵۸، امانت، د، ۸۹). ۳. سر سے ٹکرانا، سر پیٹنا، افسوس کرنا.
کہاں تک اسے سر سے مارا کروں میں
نہ پہونچا مرا ہاتھ اس کی کمر تک
(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۶۶).

---سیں تاپا م ف (قدیم).
رک: سر تا پا، تمام جسم.
جو عضو ہے سو صفا تیرے مکھڑے سیں
بدن ہر جان ترا سر سیں تا پا عارض
(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۲۳).

---سینگ ہونا محاورہ.
کوئی ظاہری نشان ہونا، کوئی علامت ظاہر ہونا، کوئی خاص بات ہونا. گالی کے سر سینگ ہوتے ہیں؟ آپ نے، جھوٹی کہا نامراد کہا. (۱۸۷۳، بنات النعش، ۹۲).

---سینے سے لگانا محاورہ.
بہت شفقت سے پیش آنا، بہت پیار کرنا (جامع اللغات).

---سے وارث اُٹھ جانا محاورہ.
کسی وارث یا سرپرست کا فوت ہو جانا، بے سہارا ہونا. میرے سر سے وارث اُٹھ گیا میری جائداد برباد ہوئی میری کمائی لٹ گئی. (۱۹۱۷، طوفانِ حیات، ۲۲).

---سے وارنا محاورہ.
نثار کرنا، صدقے کرنا (جامع اللغات).

---سے وَبال اُترنا محاورہ.
کسی اُلجھن یا جھگڑے سے سبکدوشی پانا، کسی مُصیبت سے نجات پانا، کسی کام کا جوں توں انجام پانا.
کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال
کہ مثلِ سحر سے اترے وبال
(۱۹۰۰، امیر (نور اللغات)).

---سے ہوش جانا محاورہ.
ہوش و حواس کھو جانا، بے سُدھ ہونا.
ہوئی نذمت سے رشکو سے ہئے ناصح
کہ سر سے ہوش گئے عقل میں فتور آیا
(۱۸۹۵، دیوانِ راسخ دہلوی، ۲۶).

---صدقے م ف.
(عو) بلا سے، کچھ پروا نہیں، کوئی چیز کھو گئی ہو یا نقصان ہونے کے موقع پر مستعمل (جامع اللغات).

---عذاب لینا محاورہ.
کسی مشکل کام کو اپنے ذمّے لینا، کوئی گناہ کا کام کرنا (ماخوذ: جامع اللغات).

---فِدا کرنا محاورہ.
کسی کی حمایت میں سر کٹا دینا، سر قربان کرنا، جان دینا (مہذب اللغات).

---قدم پر رکھنا محاورہ.
کمالِ عاجزی کرنا، مِنت کرنا، تسلیم کرنا، ہار مان لینا. برق کو زمین پر رکھ دیا اور سر اس کے قدم پر رکھا اور کہا کہ آپ کو کس نے میری معشوقہ کی کیفیت سُنائی ہے. (۱۸۹۰، طلسم ہوش رُبا، ۴: ۵۶).

---قدم کرنا محاورہ.
بہت تیزی کے ساتھ دوڑنا.
گیا میں سر قدم کر کے جو اس پاس
مرے دل کا گیا سب رنج و وسواس
(۱۸۱۲، دیوانِ جہاں، ۳).

---قلم کر ڈالنا / کرنا محاورہ.
گردن کو دھڑ سے جدا کرنا (کسی تیز دھار آلہ سے)، مار ڈالنا، سر کاٹنا.
دوستوں کے سر کیے چُن چُن کے مقتل میں قلم
چشم بینا ہے ہر اک جوہر تری شمشیر کا
(۱۸۱۶، دیوانِ ناسخ، ۱: ۲۳).
قلم کر ڈالیے مقتل میں سر تا دردِ سر جائے
ابھی سے سر بکف ہیں ہم ہمارے سر پہ منّت ہے
(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۷۶۳) تُجھے اپنے قول کی تصدیق کرنی ہو گی ورنہ تیرا سر قلم کر دوں گا. (۱۹۳۵، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ)، ۲۷۳). شہاب الدین خود اپنے ہاتھ سے ان کا سر قلم کر دیتا. (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۵۸).

---قلم ہونا محاورہ.
سر قلم کرنا (رک) کا لازم، سر کٹنا.
سر جس جگہ قلم ہوں اور جسم کے ہوں پُرزے
خط لے چلا ہے اس جا قاصد بڑا جری ہے
(۱۸۳۱، دیوانِ ناسخ، ۲: ۱۳۶).
سر بکف آئے ہیں پہلے ہی سے مقتل میں ہم
سر قلم ہو جو ہلے ترکِ ستمگار کے لب
(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۲۹۴). ہم نے ایک خُدا کا نام لیا اور سر قلم ہوا. (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۹۶).
باد بے جہت اب کے سارے گھر اُجاڑے گی
کن کے سر قلم ہوں گے کون نقدِ شر دے گا
(۱۹۸۱، ملاتوں کے درمیان، ۶۳).

---کا بال گھر کی کھیتی ہے محاورہ.
جب چاہا بڑھا لیا جب چاہا کاٹ دیا (جامع الامثال).

---کا بوجھ امذ.
ذمّہ داری، فرض، کام. تین صوبوں کی قیادتوں سے مکالمہ توڑ کر وہ پاکستان میں روز بروز تنہا ہوتے چلے جائیں گے ان کا قاعدہ سکڑ جائے گا ان کے سر کا بوجھ بڑھ جائے گا. (۱۹۸۵، پنجاب کا مقدمہ، ۷۳).

---کا بوجھ اُتارْنا محاورہ.
بے پروائی سے کام انجام دینا ، سبکدوشی حاصل کرنا.
اظہار بھلا نہیں اگرچہ سر کا
پر بوجھ اُتاروں ہوں میں اپنے سر کا
(١٨٤٤ ، امین ، خواجہ امین الدین ، د ، ٢٤٦).

---کا بوجھ اُتَرْنا محاورہ.
ذِمّہ داری سے عہدہ برآ ہونا ، فرض سے سبکدوشی ہونا.
ہم تو حاضر ہوئے لیکن نہ کیا تو نے ہی قتل
تن سے اُترا جو نہ سر ، بوجھ تو سر کا اُترا
(١٨٣١ ، دیوانِ ناسخ ، ٢ : ١٢).
بارِ احساں سے نہیں اب مجھے قاتل کے نجات
سر دیا میں نے مگر بوجھ نہ سر کا اُترا
(١٨٥٣ ، دیوانِ برق ، ٦٨).

---کا بوجھ پانو پر آتا / پڑتا ہے کہاوت.
ہر چیز اپنی اصل کی طرف پلٹتی ہے ، اپنوں کا فکر اپنوں ہی کو ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کا بوجھ ٹالنا / ڈالنا محاورہ.
رک : سر کا بوجھ اُتارنا ، بے دلی سے کوئی کام کرنا.
شیخ کی تُو نماز پر مت جا
بوجھ سر کا سا ڈال آتا ہے
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣١٥). ایسی پری زاد کو تعریف کرنے پر دے ڈالا ؟ سر کا بوجھ سا ٹالا. (١٨٦٢ ، شبستانِ سرور ، ٢ : ٢١٥).

---کا بوجھ ہلکا ہونا محاورہ.
ذِمّہ داری ختم ہونا ، فرض سے سبکدوشی حاصل ہونا. روپے دینے سے اس کے سر کا بوجھ ہلکا ہو گیا اور دل سے بھی بوجھ اتر گیا. (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ١٨٧).

---کا پَسِینَہ ایڑی سے بَہانا محاورہ.
نہایت محنت و جانفشانی سے کوئی کام کرنا ، خون پسینہ ایک کر کے فرض انجام دینا. ہم نے جو اپنی تہذیب پھیلانے میں سر کا پسینہ ایڑی سے بہایا تو ہم کوئی چیز نہیں. (١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩ ، ٣ : ٥).

---کا پَسِینَہ پانو / پاؤں پَر / کو آنا محاورہ.
بہت محنت مشقت برداشت کرنا ، انتہائی محنت مشقت کا کوئی کام کرنا.
وہ مُجرم ہوں جو مثلِ شمع شرم آتی ہے رہ رہ کر
مرے سر کا پسینہ پاؤں پر آتا ہے بہ بہ کر
(١٨٤٨ ، سُخنِ بیمثال ، ٣٩).
بنے جو شمع بھی وہ مُنفعل ہیں
کہ پاؤں کو پسینہ سر کا آیا
(١٨٤٨ ، سُخنِ بیمثال ، ٧).

---کا پَسِینَہ پانو / پاؤں تک بَہانا محاورہ.
رک : سر کا پسینہ ایڑی سے بہانا. انسان کو اُس مال سے زیادہ اُلفت ہوتی ہے جس کو بزورِ قوتِ بازو پیدا کیا ہو ، سر کا پسینہ پاؤں تک بہا کر .. حاصل کیا ہو. (١٨٨٥ ، تہذیب الخصائل ، ١ ، ٢ : ٤٣).

---کا پَسِینَہ پانو / پاؤں سے بَہْنا محاورہ.
نہایت محنت مشقت سے کسی کام کی تکمیل کرنا یا ہونا. ہم تو اہلِ فرنگ کے دلال ہیں زراعت ہماری نہیں اس لیے کہ سر کا پسینا پاؤں سے بہتا ہے. (١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، ١٠ ، ٢٩ : ٥).

---کا پَسِینَہ تَلْوں کو آ جانا محاورہ.
رک : سر کا پسینہ ایڑی سے بہانا. لُغت کی راہ ایسی کٹھن ہے کہ سر کا پسینہ تلووں کو آ جائے تب بھی اکیلے آدمی سے شاید طے نہ ہو سکے. (١٩٣٦ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ١٣٧).

---کا تاج امذ.
مالک ، آقا ، وارث ؛ (کنایۃً) **شوہر.**
سلامت رہے وہ مرے سر کا تاج
جسے نام روشن ہے سیّد سراج
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٥٧).

---کاٹْنا ف م.
گردن کو دھڑ سے جدا کرنا ، قتل کرنا ، جان سے مار دینا.
لیتا قاسم کا سر کاٹ
تاریخ ان دن چاند و آٹ
(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٥٧)).
بجلی سی جدھر گر گئی سر کاٹ کے اُٹھی
آنکھوں سے لڑی مرغ نظر کاٹ کے اُٹھی
(١٩١٢ ، شمیم ، بیاض ، ١٣).

---کاٹُو (---و مع) صف.
سر کاٹنے والا ، جلاد. جس جگہ چمبار سر کاٹو ہجر کے کلیجے والا تیز چھری فقیر کے ہاتھ پر رکھ کر کاٹنے منگتا تھا. (١٧٦٥ ، دکنی انوارِ سہیلی ، ١٤٨). [سر + کاٹ (کاٹنا (رک) سے) + وُ ، لاحقۂ فاعلی].

---کا چُھدّا اُتارْنا محاورہ.
ذِمّہ داری سے بادلِ ناخواستہ عہدہ برآ ہونا. کون ایسا تیسا ملاقات کے ارادے سے گیا تھا ... صرف ماتھا پھٹول وہ بھی اپنے سر کا چھدّا اُتارنے کے لیے. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٨٠).

---کاڑْھنا محاورہ.
ظاہر ہونا ، نُمایاں ہو جانا (پلیٹس).

---کا نَہایا پاک کہاوت.
مکمل نہایا ہوا انسان پاک ہوتا ہے (جامع الامثال).

---کا نہ پانو کا صف.
بے سروپا ، سر نہ پیر ، اوّل نہ آخر (فرہنگِ آصفیہ).

---کا وَبال صف ؛ امذ.
(کنایۃً) **دُوبھر ، عذاب ، مصیبت.**

کیا جانتا تھا قارون زرِ بُخل کی بدولت
سر کا و بال ہو گا جی کا عذاب ہو گا
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

---کا ہاتھ امذ.
(بانک بنوٹ) تلوار یا لکڑی کا وہ وار جو اصولِ سپہ گری کے مطابق صرف سر کو مجروح کرنے یا کاٹنے کے لیے چلایا جائے. مبارزِ اسلام نے کمر جُھکائی ، سر کا ہاتھ دیا. (۱۸۷۹ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۲۵).

---کٹا (---فت ک) صف ؛ امذ (امث : سرکٹی).
جس کی گردن نہ ہو ، بغیر سر ، بغیر گردن اور سر کا بُھوت.
کہیں تو سرکٹے ہی ہنستے تھے
کہیں بِن سر کے لوگ بستے تھے
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۲). جنوں کے علاوہ پلید رُوحیں بھی ہوتی ہیں ، مثلاً چڑیل ، ... سر کٹا ، پچھل پیری. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۵۳).[سر + کٹا ، کٹنا (رک) کا حالیۂ تمام].

---کٹانا محاورہ.
گردن کٹانا ، قُربانی کے لیے سر پیش کرنا ، جان دینا.
خنجرِ عشق سوں کٹا سر کوں
مُرغِ بِسمل ہو تلملی ہے شمع
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۶).
عشق کے میدان میں ، ہم نے دیا سر کٹا
جو قدم آگے بڑھا پھر نہ وہ پیچھے ہٹا
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳). ہمیں آدرشوں کی خاطر سر کٹانے کا درس دیا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، آوارگی ، ۸).

---کٹنا محاورہ.
۱. **سر قلم ہونا ، سر تن سے جُدا ہونا ، مر جانا ؛ قتل ہو جانا.**
رنگ تو کیا کٹ گئے ہیں دیکھنے والوں کے سر
تیغ سی ہے چال اس محبوب چوسر باز کی
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۱). حضور ہی کے رُو برو سر کٹینگے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۵). دونوں قبیلوں میں بڑے زور کا رن پڑا اور ہزاروں سر کٹ گئے. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۵۲).
۲. **(بال مونڈتے وقت) سر میں اُسترا لگ جانا ، سر میں زخم آ جانا** (فرہنگِ آصفیہ).

---کٹوانا محاورہ.
گلا کٹوانا ، قُربانی کے لیے سر پیش کرنا. عام رعایا سر کٹوانے پر تُلی ہوئی ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۹).

---کٹوَل (---فت ک ، ٹ ، شد و بفت) امث.
دھار دار اسلحہ سے لڑائی ، تلوار وغیرہ سے گردنیں کاٹی جانے کا عمل ، وہ جنگ جس میں بھاری جانی نقصان ہوتا ہو. اکثر جنگ و جدل بلکہ سر کٹوَل کا سامنا ہوتا ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶). [سر + کٹ (ـ کٹنا (رک) سے) + وَل ، لاحقۂ کیفیت].

---کُچل دینا / کُچلنا محاورہ.
سر کو بے کرنا ، تباہ کر دینا ، شکست دینا ؛ مار ڈالنا ؛ اصلی قوت زائل کر دینا. بہ تقاضائے سیاست باغیوں کا خُوب ہی سر کچلا اور ... امن عام کی منادی پھیر دی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۶۷).
دم زدن میں سرِ بدخواہ کچل دیتی ہے
آن میں نقشۂ پیکار بدل دیتی ہے
(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۵۳). اس طرح انسان طاغوتی قوتوں کا سر کچل کر اپنے کردار کی تعمیر کر سکتا ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، اکتوبر ، دسمبر ، ۴۹).

---کُچلوانا محاورہ.
ہلاکت میں ڈلوانا ، مروا ڈالنا.
ترکِ لذت شرط ہے آرام ہستی کے لیے
سر کچلواتی ہے حرصِ قند ہر زنبور کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۰).

---کو آنا محاورہ.
پیچھے پڑنا ، لڑنے کو آمادہ ہونا ، کاٹنے کو دوڑنا (فرہنگِ آصفیہ).

---کو بَتانا محاورہ.
(بانک بنوٹ) سر کی طرف اِشارہ کرنا ، تلوار وغیرہ اس طرح اُٹھانا جس سے دیکھنے والوں کو ایسا محسوس ہو کہ سر پر پڑے گی.
پُرکار صفت رخش کو کاوے پر لگا کر
اک وار سرِ شانہ کیا سر کو بتا کر
(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات)).

---کو بکھیرنا محاورہ.
سر کے بالوں کو مُنتشر کرنا ، دیوانگی اور وحشت ظاہر کرنا.
عشق نے خوار و ذلیل کیا ہم سر کو بکھیرے پھرتے ہیں
سوز و درد و داغ و الم سب جی کو گھیرے پھرتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۸).

---کو پانو بَنانا محاورہ.
سخت محنت کرنا ، اِنتہائی جدوجہد کرنا. میں نے تمام عالم کی گردش کی انتہا کی کوشش کی سر کو پاؤں بنایا دنیا سے تابہ پردہ قاف پہونچا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۲۱۰).

---کُوٹنا محاورہ.
بہت افسوس اور حسرت کرنا ، ماتم کرنا. عقل کو رہتا عقل آئی پچھتانے لگیا سر کوٹ لیا ، موں میں ماٹی بھانے لگیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۸).
جن نے پاؤں کو مرے ہاتھ لگایا یک بار
تا جیے گا وہ مری طرح سے سر کوٹے گا
(۱۷۹۳ ، قائم ، د ، ۲۷).
ٹکری اس کی بھی گئی اک دم میں ٹوٹ
اس کے مالک نے لیا سر اپنا کُوٹ
(۱۸۱۳ ، مثنوی ایجاد رنگین ، ۳۰).

---کو پکڑ کر بیٹھ جانا محاورہ.
سر پکڑ کر بیٹھنا ، عاجز آ جانا ، تنگ ہو جانا ، مایوس ہو جانا. کوئی اپنے سر کو پکڑ کر بیٹھ گیا اور کہا عقل کچھ کام نہیں دیتی. (١٩١٣ ، سی پارۂ دل ، ١ : ٩٣).

---کو پیٹنا محاورہ.
سر پیٹنا ، بہت افسوس کرنا ، پچھتانا.

دمڑی کے سودے کو جو واں جاوے
پگڑی کھو سر کو پیٹتا آوے
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٤٨).

---کو دھننا محاورہ.
رک : سر دُھننا.

دُھنیے بھی ہاتھ ملتے ہیں اور سر کو دُھنتے ہیں
روتے ہیں وہ جو مشروع و دارائی بُنتے ہیں
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ١٠٠).

صحرا صحرا گلشن گلشن گیت ہمارے سُنیے گا
یاد بہت جب آئیں گے ہم بیٹھے سر کو دھنیے گا
(١٩٧٧ ، سرکشیدہ ، ٢٧٧).

---کورے اُسترے سے مُنڈْوانا محاورہ.
سر کورے اُسترے سے مُونڈْنا (رک) کا متعدی المتعدی (ماخوذ: نوراللغات ، عِلمی اُردو لغت).

---کورے اُسْترے سے مُونڈْنا محاورہ.
تمام مال و متاع لُوٹ لینا ؛ بال بغیر پانی سوکھے اُسترے سے مونڈنا (نوراللغات ؛ عِلمی اُردو لغت).

---کو ہَتھیلی پَر رَکْھنا/لیے رَہْنا محاورہ.
جان خطرے میں ڈالنا ، جوکھم میں پڑنا. جو خدا کی راہ میں مصروف رہتے ہیں وہ اپنے سر کو ہتھیلی پر لیے رہتے ہیں. (١٨٠١ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ٨٧).

جاتے تو ہیں کوچہ میں تیرے جو ہیں ترے سر باز وفا
لیکن رکھ کے ہتھیلی پر وہ اپنے سر کو جاتے ہیں
(١٨٤٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ٧٨).

---کہاں پھوڑوں فقرہ.
کس جگہ تلاش کروں ، کس سے فریاد کروں.

خاک پا اس کی بہ از صندل ہے پر مِلتی نہیں
سر کہاں پھوڑوں دوائے دردِ سر مِلتی نہیں
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٣٠).

---کی آفت ٹَلْنا محاورہ.
آئی ہوئی مُصیبت دُور ہونا ، تکلیف سے نجات مِلنا ؛ فرض سے سبکدوشی حاصل ہونا.

ٹل گئی غیر کے سر پر مرے سر کی آفت
میرے آڑے بخدا میری وفائیں آئیں
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٦٠).

---کی بازی لَگانا محاورہ.
جان نثار کرنا ، جان دے دینا ، قُربان ہوجانا. جو شخص اپنی غیرت و ناموس کے لیے سر کی بازی لگاتا ہے. اس کا نام قیامت تک باقی رہ جاتا ہے. (١٩٨١ ، رزمیہ داستانیں ، ٣١٤).

---کی بَلا ٹالْنا محاورہ.
خود کو بچا کر دوسرے کو عذاب میں ڈالنا ، مُصیبت میں گرفتار کرنا ، اپنی مُصیبت دُوسروں کے سر منڈھنا.

سر چڑھاتا نہ دلا اس کو بربِّ کعبہ
ٹالتی سر کی ہے وہ اپنے بلا اور طرف
(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ١٣٠).

نظارہ رُوئے صاف کا منظور ہے ہمیں
دکھلا کے زُلف کو نہ بلا سر کی ٹالیے
(١٨٥٣ ، اندرسبھا ، ١١٩).

---کی سُدھ نہ پانْو کی بُدھ فقرہ.
کُچھ ہوش نہیں ، لاپروا آدمی ہے ، حالت خراب ہے (جامع اللغات).

---کی سَوں/قَسَم امث.
ایک قسم کی قسم ، جان کی قَسَم ، جان نچھاور کرنے کی قَسَم.

ہر چند جانیں جاتی ہیں ہر تیغ جور سے
تم کو ہمارے سر کی سوں تم ہاتھ مت اٹھاؤ
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٦٢٣).

یہ شکوۂ فرقت پہ کہا پیار سے اُسنے
مجھکو بھی بہت رنج ترے سر کی قسم تھا
(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٥٦). قول قسم سر کی قسم. عذر معذرت مُشکلات کل مرحلے طے ہو گئے. (١٩٢٣ ، اختری بیگم ، ٢٦).

---کی قَسَم دِلانا/دینا محاورہ.
سر کا واسطہ دینا ، جان کا واسطہ دینا.

یہ بھی کُچھ بات ہے ہر بات پہ ناحق ناحق
نہ قسم سر کی دلا تُجھ کو میرے سر کی قسم
(١٨٢٦ ، معروف ، د ، ٧٧).

سادگی ہے کہ شرارت ہے جو ہر بات پہ ہو
میرے دشمن کو مرے سر کی قسم دیتے ہیں
(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ١٣٥).

---کی قَسَم کھانا محاورہ.
رک : سر کی قسم دینا.

تمہارے سر کی قسم کھاکے درد دل کا کہوں
جو میرے کہنے کا یوں تم کو اعتبار نہو
(١٨٧٩ ، دیوانِ عیش (حکیم آغا جان) ، ١٥٠).

ترا ہر بات پر اے حیلہ پرور
مِرے سر کی قسم کھانا بُرا ہے
(١٩٣٩ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ٢٧٧).

---کی کھانا محاورہ.
سر کی مار کھانا ، سر پر ضرب یا چوٹ کھانا ، سامنے کی چوٹ کھانا ؛ ہار ، شکست کھانا.

غم نہیں خسرو کی صورت جان پر کھیلے ہیں ہم
کوہکن نے لی جو تیشے کی تو سر کی کھائیگا
(١٨٧٨ ، سُخنِ بیمثال ، ١٩).

---کے اَندر مَغز رَکھنا محاورہ.
عقلمند ہونا ، دانا ہونا ، آگاہ ہونا. جو سر رکھتے ہیں اور سر کے اندر مغز رکھتے ہیں وہ آج مشکل میں ہیں .(١٩٧٨ ، بستی ، ٢٢٣).

---کے بال اُتر جانا محاورہ.
گنجا ہو جانا ، سر کے بالوں کا جھڑ جانا. سر کے بال تو اُتر گئے اور اب مُونڈن کی ساعت پوچھتے ہو .(١٩٥٥ ، سدرا راکھشس ، ١٩٣).

---کے بال سفید ہونا محاورہ.
بوڑھا ہو جانا ، سِن رسیدہ ہو جانا.
اے بی بی نہ راکھو میاں کی امید
ہوے سر کے بال اب تمہارے سفید
(١٧٨١ ؟ ، مجموعۂ ہندی ، ٦٨).

---کے بال کھولنا محاورہ.
بال بکھرانا ، سوگ یا ماتم کے موقع پر (مہذب اللغات).

---کے بَدلے سَر گیا ، داڑھی گئی الیٹ کہاوت.
ایک نقصان اُٹھا چکے اب ایک اور ہوا (جامع الامثال).

---کے بَل / بَھل امف.
١. **سر نیچے اور سارا دھڑ اُوپر ، سر کے سہارے ، اوندھے مُنھ ، سر کی طرف سے سجدہ کرنا ، ڈنڈوت کرنا.**
فرطِ دل تنگی سے ہو کر دل گرا
ایک افشانی میں سر کے بل گرا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١١٣٣).
تھک کر گرے زمین پہ سو بار سر کے بھل
ایک دن جو ساتھ لے کے بھرے آسمان مجھے
(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ٩٢). دیوتاؤں کے آگے سر کے بل گرے . (١٩١٣ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ١٨). ٢. **ذوق و شوق سے، ادب و تعظیم ، تابعداری اور مجبوری کے ساتھ.** سوداگر اون قالینوں کی تحفگی پر ڈٹے رہتے یانوں پڑ کے سر کے بھل لے جاتے. (١٨٣٨ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ١ : ٥٦). کوئی سر کے بل راہ طے کرتا کوئی ہائے وائے کے نعرے مارتا. (١٩١٥ ، ہماری دنیا (ترجمہ) ، ٥).
وفا شعاری سرشت میری درِ صنم ہی کی بات کیا ہے
جہاں بھی حاضر ہوا جہاں بھی گیا ہوں میں سر کے بل گیا ہوں
(١٩٨٣ ، چاند پر بادل ، ٩٩). ٣. **فوراً ، اِسی وقت ، جلدی سے.**
سر کے بل جاتے ہیں گھر سے سُونے صحرا کیسے
کیوں جنوں ہم بھی ہیں آمادۂ سودا کیسے
(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١٥٠).
جسے قتل ہونے کی ہو گی ہوس
وہاں دوڑ کر سر کے بل جائے گا
(١٩٨٢ ، اعجازِ نوح ، ٥٨). ٤. **خوف و خطر کی وجہ سے ، ڈر کر.** اب میرا بھائی وہاں سے سر کے بل بھاگا اور ایک بڑے شہر میں پہنچا. (١٩٣٠ ، الف لیلہ و لیلہ ، ١ : ٣٣٣). ٥. **زور سے ، شدت کے ساتھ** (پلیٹس). ف : آنا ، بھاگنا ، جانا ، گِرنا وغیرہ.

---کے بَل چَلنا محاورہ.
بڑے اِشتیاق ، تابعداری ، مجبوری اِدب یا تعظیم کے ساتھ چلنا ؛ ذوق و شوق سے چلنا ، حد درجہ عزت و احترام کا اظہار کرنا.
چلنا. پڑے گا یار کی خِدمت میں سر کے بل
سمجھے ہو کیا جو تُجھ سے ہے آتش کمر کُھلے
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢٠٧). گلیوں میں دو ٹانگوں کی بجائے سر کے بل چلتے تھے. (١٩٦٨ ، ماں جی ، ٥٨).

---کے بَل / بَھل حاضِر ہونا محاورہ.
ذوق و شوق سے حاضری دینا ، نہایت خوشی سے حاضر ہونا.
جب کہیے تب سر کے بھل آنکھوں کے بھل حاضر ہوں.(١٨٨٠ : فسانۂ آزاد ، ٢ : ٢٢٩).

---کے زور امف.
اوندھے مُنھ ، سر کی طرف سے ، سر کے سہارے ، جلد بازی سے ، شِدت کے ساتھ ، تیزی سے (پلیٹس).

---کے ساتھ ہے فقرہ.
دم سے وابستہ ہے ، تادمِ زیست ساتھ لگا ہوا ہے.
عشق کو کوہ گراں ہے سرکیں کیا جوں کوہکن
ہم میں جرأت یہ اِرادہ اپنے سر کے ساتھ ہے
(١٨٠٩ ، جرأت ، د ، ٣١٠).
گہ جنگ چرخ سے کبھی اختر کے ساتھ ہے
اے نالہ سرکشی یہ تری سر کے ساتھ ہے
(١٨٣٩ ، نکہت دہلوی (فرہنگِ آصفیہ)).

--- کھانا محاورہ.
١. **(بیکار بک بک سے) دماغ پراگندہ کرنا ، بے معنی باتیں کرنا ، شور و غُل یا بکواس سے ستانا ، بلاوجہ پریشان کرنا ، فضول غُل مچانا ، تنگ کرنا ، بکواس کرنا.**
اوّل ہٹ میں سریجن سوں کیے سو یوں رنجیدہ کیے
اتا سر کھا اپس کا میں بڑی گُفتار چھوڑی ہوں
(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ١٣٨).
اگر گھوڑا کسی کا ہو تھنی کا
تو کہتے ہیں کہ سر کھاوے دھنی کا
(١٧٩٥ ، فرس نامۂ رنگین ، ٦). تو مُجھے نہایت تنگ کرتی ہے ... اور میرا ہی سر کھائے جاتی ہے. (١٨٢٣ ، حیدر بخش حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٨٩). کیوں سر کھائے جاتے ہو ، کلّے کو اس قدر چلاتے ہو. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٢٦٥). تُم بس مہربانی کرو اس وقت اس کا سر کھانے بیٹھ جاؤ گی اب اس کو نیند کی گولی دے کر سُلا دوں گا. (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ١٩٥). ٢. **جان خطرے میں ڈالنا ، مُصیبت مول لینا ، خود کو نقصان پہنچانا.**
زبان موج سے یوں بحر کہتا تھا حبابوں سے
کہ اپنا سر ہی کھاتا ہے جہاں میں جس نے سر کھینچا
(١٧٦١ ، چمنستانِ شعراء (کلیم) ، ٢٣٠).

سر اپنا کھائے گا جو بگڑتا ہے مُجھ سے رند
اپنا ضرر کرے گی عداوت حسود کی
(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١٣٣). تمہاری تقدیر کو اس سے کیا سروکار وہ اپنا سر کھائیں گی. (١٩٢٣ ، اختری بیگم ، ٥٣).

--- کھاؤ/ کھائے / کھائیں فقرہ.
دفان ہو ، ایسی تیسی میں جا ، پرے سرکو ، جہنم میں جاؤ . اگر کوئی صاحب نہ مانیں ... تو میں معذور و مجبور ہوں اپنا سر کھائیں ، جس چیز کے مُستحق ہوں خدا سے پائیں . (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ١٣). حضرتِ ناصح بڑبڑاتے ہوئے چل دیے جاؤ اپنا سر کھاؤ ہم کو کیا. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، کائنات ، ٦٣).

--- کَھپ (---فت کھ).(الف) صف.
محنت مشقت میں جان لڑا دینے والا ، جانباز ، سرفروش ، بہادر.
ہے ہم سے بھی ہو سکتا جو کُچھ نہ کیا ہو گا
مجنوں سے جفاکش نے فرہاد سے سرکھپ نے
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٨٣).
سرکھپ ہے نہیں فیض کو جی دینے سے کُچھ خوف
تلوار سے ابرو کی ڈرایا نہ کرو تم
(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، ١٦٦). (ب) امذ. **وہ جو ہر کام کو سخت مشغولیت سے کرے ؛ بےخوف آدمی ، اپنی جان خطرے میں ڈالنے والا شخص** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سر + کھپ (کھپانا (رک) کا حالیۂ نا تمام)].

--- کَھپانا محاورہ.
۱. **بہت سمجھانا ، فہمائش یا گفتگو میں اپنے دماغ کو تھکانا یا بوجھل کر لینا.**
یارب اب غوثی کا پھر مسرتوں چھپا
سر کھپاں ہے ، سر دے بس سر مت کھپا
(١٧٥٣ ، ریاضِ غوثیہ ، ٣٤٣). اِتنی دیر سے تمہارے پیچھے سر کھپا رہی ہوں اِس میں کُچھ میرا نفع یا تمہارے باپ کا فائدہ ہے. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ١٨٠).
ہرچند کہ سر تُجھ سے بہت میں نے کھپایا
پر تیری سمجھ میں مری کُچھ بات نہ آئی
(١٩٠٧ ، مخزن ، مارچ ، ٦٧). میں نے بہت زور دیا بہت سر کھپایا کہ عورتیں گھر کی شان ہوتی ہیں کوئی اس طرح شوہروں کا دم چھلّا بنی نہیں پھرتی. (١٩٨٩ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ٦٩) . ۲. (أ) **نہایت فکر اور تندہی سے کام کرنا ، سخت کوشش اور تدبیر سے اپنے آپ کو مصروف کرنا ؛ کسی چیز کے متعلق خُوب سوچنا . غور و فکر کرنا.**
سر بہت میں نے جب کھپایا ہے
اس کو تصویر تب بنایا ہے
(١٨١٣ ، گلدستۂ رنگین ، ٢٩٧).
فکرِ دنیا میں سر کھپاتا ہوں
میں کہاں اور یہ وبال کہاں
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٣). آسمان کے پیچھے کیا سر کھپائیں (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ١٩٧) . علمی تحقیق و کاوش میں سر کھپایئے اس کے بعد خود اپنے ہاتھ سے مسودہ صاف کیجیے. (١٩٥٣ ، اکبرنامہ ، ٢٨). وہ اپنے آپ کو جدیدیت کا امام تصور کربیٹھے تو پھر اُسے معاشرے اور اس کے مسائل میں سر کھپانے کی نہ فرصت ہو گی اور نہ حاجت. (١٩٨٧، حصار ، ١١). (اا) **ناحق کسی کام میں وقت ضائع کرنا یا خود کو بلاوجہ تھکا لینا.** ایسی بیہودہ باتوں میں سر کھپایا اور بےفائدہ چراغ کا دُھواں کھایا. (١٩٣٠ ، اُردو گلستان (ترجمہ) ، ٢٢٢).

--- کَھپی (---فت کھ) امث.
۱. **سر توڑ کوشش ، سخت محنت.** کئی مہینے تک نواب مارٹمر اور ان کی بیگم سر کھپی کرتی رہی. (١٩٢٥ ، ڈھوکا ، ١٩٣). ۲. **جرأت ، دلیری ، جاں فروشی ، بہادری.** ایک شخص ... جی پر کھیل گیا ، کیا کیا بلائیں جھیل گیا ، سر کھپی اور جان جوکھوں کی جب تم نے ہمکو دیکھا. (١٨٢٤ ، فسانۂ عجائب ، ٨٣).
چُھٹا غم سے سر پھوڑ کر کوہکن
بڑی سر کھپی سے کڑی سہہ گیا
(١٨٧٨ ، سُخنِ بے مثال ، ٢). ۳. **محنت طلب کام ، مُشکل کام ، کارِعظیم ، مہم.**
زُلفوں کو آج دھوئیے سُلجھائیے حضور
بالوں میں کنگھی کیجیے کچھ سر کھپی نہیں
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٥٦٠). [سر کھپ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَھٹ (---فت کھ) امث.
چھت ، سائبان.
قدِآدم ہیں کروڑوں ہی لگے آئنیے
طرفہ گُسترده جواہر کی چھپرکھٹ سرکھٹ
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٣). [سر + کھٹ کھاٹ (رک) کا مخفف].

--- کُھجانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **سر کو اُنگلیوں کے سِروں یا ناخنوں سے مَلنا ، ٹال مٹول کرنا.** وہ اپنا سر کُھجانے لگا اور وہ سر اسی وقت کُھجاتا تھا جب اس سے کُچھ کہتے نہ بن پڑتا. (١٩٥٢ ، تیسرا آدمی ، ٢٩). ۲. **شامت آنا ، مار کھانے کو جی چاہنا ، کسی ایسی بات کی وجہ پیدا ہونا جس کا نتیجہ بُرا ہو.**
القصہ جس کسی کا سرِ عافیت کُھجائے
آوے ہے روزِ رزم وہی تیرے رُو برو
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣١٨). ہمسری کے لیے سر کُھجانے لگا. (١٨٩٧ ، بادشاہ نامہ ، ٢٨).
نظر جب اُن کو آ جاتے ہیں کانٹے دشتِ وحشت میں
ہمارے پانو کے چھالوں کا کیا کیا سر کُھجاتا ہے
(١٩٣٦ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ٢٢٢). ۳. **فکرمند ہونا ، تردد میں پڑ جانا.** نامرد منہ نوچ کے سر کُھجانے لگے . (١٨٣٦ ، سرورِ سلطانی ، ٥٧). سر کُھجا کر پُوچھا ... سو گئیں. (١٩١٧ ، طُوفانِ حیات ، ٨).

---کُھجانے کی فُرصَت/ مُہْلَت نہ مِلْنا/ ہونا محاورہ.
عدیم الفرصت ہونا ، بہت مصروف ہونا.

رنگین ان دو بلا میں ہوں میں پابند
فرصت بھی اب تو سر کھجانے کی نہیں
(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۷۳).
گیسوؤں کے ساتھ جب سے ہو گئی اُلفت ہمیں
سر کھجانے کی کہیں ملتی نہیں فرصت ہمیں
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۱۸). اب تو بقول شخصے سر کھجانے کی مہلت نہیں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۱۱).

--- کُھجانے نہ دینا محاورہ.
نہایت مصروف رکھنا ، ذرا بھی فرصت یا مہلت نہ ملنا.
زندگانی سے تھا زبس وہ تنگ
سر کُجھانے نہ دیتی تھی سرچنگ
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۸۵).

--- کُھجلانا محاورہ.
رک : سر کُجھانا ، شامت آنا . کیوں بچہ تم اپنی شرارت سے باز نہیں آنے ابھی ایک کشتی نکال چکا ہوں اب آج پھر سر کھجلایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۲۴).

--- کُھلا (---ضم کھ) صف مذ (مث : سر کُھلی).
۱. جس کے سر پر دوپٹا وغیرہ نہ ہو ، برہنہ سر.
جدھر دیکھیے سر کُھلوں کے جتھے ہیں
جدھر دیکھیے کُرسیوں پر ڈٹے ہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۲۹). **۲. جسکے سر کے بال بکھرے ہوں ، بال بکھیرے ہوئے.**
صبح آیا ، جانبِ مشرق ، نظر
اک نگارِ آتشیں رُخ ، سر کُھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹). [سر + کُھلا (کُھلنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

--- کِھلاؤں فقرہ.
اُس موقع پر مُستعمل جب کھانے کے لیے کچھ موجود نہ ہو. موئے! بچوں کو کیا تیرا سر کِھلاؤں. (۱۸۹۰ ، گل بہ صنوبر چہ کرد (آرام کے ڈرامے ، ۳ : ۲۱۰)).

--- کُھلنا محاورہ.
سر سے دوپٹہ یا چادر اُتر جانا یا گر جانا.
بیٹی ہوئی محتاج ، شہِ عُقدہ کُشا کی
سر کھل گیا زینب کا دہائی ہے خُدا کی
(۱۸۹۳ ، سجاد رائے پوری ، د (ق) ، ۱۸).

--- کُھلے م ف.
سر کُھلا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، برہنہ سر ، ننگے سر.
ہیں فلک کے ہاتھ سے شاید کہ یہ بھی داد خواہ
جو نکلے سر کُھلے ہیں مہر و مہ شام و پگاہ
(۱۸۰۵ ، دیوانِ ریختہ ، ۴).
جی ڈرے ہے مرا کہ کوٹھے پر
شام کو ہیں وہ سر کُھلے بیٹھے
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۲۳۲).

--- کُھنڈلنا محاورہ (قدیم).
سر کُچلنا ، پامال کرنا ، اُجاڑ دینا ، برباد کر دینا.
غرض ہمت سے چلتا تھا او اس طرح
زمیں کا سر کُھنڈلتا تھا او اس طرح
(۱۷۶۴ ، عاجز ، قصۂ لال و گوہر ، ۱۶).

--- کھول کے دُعا مانگنا ف مر.
منّت کے طور پر سر کے بال پھیلا کے دعا مانگنا.
گرمیوں میں جو پریشاں ہوے ہم بادہ پرست
مانگی سر کھول کے ساقی نے دعا ساون کی
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۵).

--- کھولنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. سر سے ٹوپی ، دوپٹا یا چادر وغیرہ اُتار دینا ، سر ننگا کرنا. ایک مرتبہ سر کھول کر حجّام کے رُو برو بیٹھ گیا تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۴۴). **۲. بال بکھیرنا ، چوٹی کی بندش کھولنا ، سر کے بال پھیلانا.**
بیٹھی صفِ ماتم پہ اِدھر شاہ کی خواہر
سیدانیوں نے اُٹھ کے اُدھر کھول دیے سر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۶). **۳. کھوپڑی پھاڑ دینا ، کوئی سخت چیز مار کے سر توڑنا** (فرہنگِ آصفیہ).

--- کھولے م ف.
بال بکھرائے ہوئے ، کنگھا کیے بغیر ؛ اُجڑی ہوئی حالت میں. واہ لڑکی سر کھولے بیٹھی ہے تم کو ایسی کیا جلدی ہے ابھی تو دھوپ بھی چبوترے سے نہیں اتری. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۱۷).
کہیے کون ان سے زائل ہو رہا ہے نور آنکھوں کا
وہ سر کھولے قریبِ بسترِ بیمار بیٹھے ہیں
(۱۹۰۹ ، گلکدۂ عزیز ، ۵۷).
وہ سر کھولے ہماری لاش پر دیوانہ وار آئے
اسی کو موت کہتے ہیں تو یارب بار بار آئے
(۱۹۶۸ ، قمر جلالوی ، رشکِ قمر ، ۳۲).

--- کھیلنا محاورہ.
۱. جان کی بازی لگا دینا.
سر بھی کھیلیں گے اب تو بازی پر
جانتا ہے وہ بدقماش ہمیں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۱۲). **۲. رک : سر پر کھیلنا.**
زاہد کے سر اب دخترِ رز کھیل رہی ہے
لٹکا کوئی دیکھے نگہِ ہوش رُبا کا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۷). **۳. تاش میں پہلے کھلاڑی کا پتا چلنا (جس کے بعد دوسرا تیسرا اور چوتھا کھلاڑی چلتا ہے) ؛ ایسا پتا چلنا جو دوسری بازی کو جیت جائے.** یہ ٹیپ لی اور دیکھو! تنے جنگ کے سر کھیلوں گا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۲۸).

--- کھینچ لینا محاورہ.
گردن دھڑ سے الگ کر دینا. ظُلمات لڑکھڑا کر گری ... ملکۂ بلقیس نے سر ظُلمات کا کھینچ لیا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش رُبا ، ۷ : ۵۵۹).

ـــ کھینْچْنا محاورہ.
۱. **بڑھنا ، طُول پکڑنا.**

محبّت نے تمھارے دل میں بھی اِتنا تو سر کھینچا
قسم کھانے لگے تب ہاتھ میرے سر پہ دھر بیٹھے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۹).

شور نے نامِ خدا ان کے بلا سر کھینچا
میر سا ہے کوئی عالم میں عَلَم کاہے کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۲۰). اس قِصے نے یہاں تک سر کھینچا کہ اس جا پر اکثر لوگ آ کر کھڑے ہو گئے. (۱۸۱۳ ، نو رتن ، ۱۶۳). ۲. **سر اُٹھانا ، سر اُبھارنا ، تن جانا ، اُونْچا ہونا ، بلند ہونا ، اُبھرنا ؛ (کنایۃً) سر کشی کرنا.**

سر کھینچے اگر عرش تلک تو بھی بجا ہے
شرمندہ نہیں آہ مری رونے اثر سے

(۱۷۹۳ ، قائم ، د ، ۱۳۶).

دل نے سر کھینچا دیارِ عشق میں اے بوالھوس
وہ سراپا آرزو آخر جواں مارا گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۶).

کھینچے ہوئے سر کو تُو کہاں پھرتا ہے
پیری میں بشکلِ نوجواں پھرتا ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰۷). تلاطمِ امواج نے اس قدر سر کھینچا پانی بھی چاہتا ہے آفتاب کو گھیروں. (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسین) ، طلسمِ ہوشربا ، ۷ : ۵). ۳. **سمٹنا ، پیچھے کو ہٹنا ، سر ایک طرف کو لینا ؛ (کنایۃً) اِنکار کرنا.**

دل کو کشش سے روک سرِ پُر غرور کھینچ
پاوں بڑھایا ہاتھ کو اپنے ضرور کھینچ

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۲۵).

ایک نے حکم سے نہ سر کھینچا
سب کو چُن چُن کے دار پر کھینچا

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۲۳).

ـــ گاڈی پانْو/پاوْں پَیّا م ف.
سخت محنت مشقت کرتے ہوئے ، تندہی سے کام کرتے ہوئے ، جفا کشی کے ساتھ. دُ کھیارا مصیبت کا مارا سر گاڈی پاوں پیّا چلا جا رہا ہے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، مئی ، ۲۲).

ـــ گاڑْنا محاورہ.
۱. **گردن جُھکانا ، سر کو نیچے کی طرف دبانا.**

گردن کشی کیا حاصل مانند بگولے کے
اس دشت میں سر گاڑے جوں سیل چلا جاتا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۵).

وحشت میں جس طرف کی مجھے لہر آ گئی
سر گاڑے مثلِ سیل اودھر بے دھڑک گیا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰). ۲. **عزم و اِستقلال کے ساتھ کوئی کام کرنا** (مہذب اللغات).

ـــ گاڑی پانْو/پاوْں/پَیر ، پَہیّا/پَہیَہ کَرْنا محاورہ.
نہایت محنت مشقت اور تندہی سے کوئی کام کرنا ، دوڑ دھوپ کرنا. آپ میری مصروفیتوں کو بھول گئے ہوں کہ کس طرح دن رات سر گاڑی پاوں پہیّا کرتا ہوں. (۱۹۱۲ ، خطوطِ محمد علی ، ۲۶۵). جس وقت سے میں گئی ہوں اماں نے سر گاڑی پیر پہیّا کر دیے ہیں. (۱۹۵۴ ، محل سرا ، ۳۱). آخر انھوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر میٹرک پاس کیا اور پھر سر گاڑی پیر پہیّہ کیا تو نوکری بھی مل گئی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۴۷).

ـــ گاڑِی پانْو/پاوْں ، پَہیّا ہونا محاورہ.
سر گاڑی پانو پہیّا کرنا (رک) **کا لازم ؛ سخت محنت مشقت ہونا.**

آس کی ماری تھی جو میّا
سر گاڑی تھا پانوں پہیّا

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۲۷۸).

ـــ گالا مُنْھ بالا/بھالا کہاوت.
سر کے بال سفید ہوگئے ہیں مگر مُنھ پر یا افعال میں جوانی کی شان ہے ، بوڑھا ہو کر بھی بدکاری سے باز نہیں آتا ؛ حرص کی باتیں کرتا ہے. سر گالا منہ بالا سینگ کٹا بچھڑوں میں ملیں منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت. (۱۸۷۵ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۶۲).

ـــ گِرانا ف م ؛ محاورہ.
سر کاٹنا ، سر تن سے جُدا کرنا.

چمک کے تابوں سے راہِ عدم دِکھاتی تھی
اُٹھا کے قہر کا طوفان سر گراتی تھی

(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات)).

ـــ گِرْنا محاورہ.
سر کا زمین کی طرف جُھکنا ، سر چکرانا.

پہلے کیوں اے داغ اِتنی پی گئے فرمائیے
سر پکڑ کر اب جو ہے فریاد میرا سر گرا

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۳۰).

ـــ گِری (ـــ کس گ) امث.
مرغ کی کلغی ، پرند کی کلغی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[سرؔ + س : گِری गिरि]

ـــ گَریبان میں ڈالْنا/رَکْھنا محاورہ.
۱. **گردن کو جُھکا لینا** (شرم ، فکر یا تردد سے).

خجلت ستی ہر غُنچہ گریباں میں رکھے سر
گر باغ میں مذکور ہو اس تنگ دہن کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۵).

کیا نظر گہ ہے کہ شرم سے گُل
سر گریباں میں ڈال لیتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۹). ۲. **فکر کرنا ، سوچنا** (مخزن المحاورات).

ـــ گَریبان میں ہونا محاورہ.
سر گریباں میں ڈالنا (رک) **کا لازم ، فِکر ہونا.**

فِکر سے میں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے گریباں میں کبھی

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۴).

---گنجا کرنا ف مر ؛ محاورہ.
سر کے بال اتارنا ؛ مارتے مارتے سر کے بال اڑا دینا ، بہت مارنا ؛ دونوں ہاتھوں سے لوٹنا ، مفلس یا کنگال بنا دینا (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ، ٥٢٩).

---گنجا ہونا محاورہ.
بہت پٹنا ؛ مفلس ہونا (علمی اردو لغت).

---گندھانا محاورہ.
کنگھی چوٹی کروانا ، کسی سے بال سنوارنا. اگلے زمانے کے لوگ اس کو فرض سمجھتے تھے کہ لڑکی سر گندھا کر اور چوڑیاں پہن کر ضرور سلام کرے. (١٩١٩ ، جوہرِ قدامت ، ٧٠).

---گندھنا محاورہ.
عورتوں کے سر کے بالوں میں کنگھی کی جانا ، چوٹی باندھی جانا.
بن چکیں زلفیں بھی سر بھی گندھ چکا
آئنہ آگے سے اب سرکائیے
(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١٩٠). سر میں زری کا مو باف پڑا اونچا سر گندھا پیشانی ہموار و بلند. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٨١٠).

---گندھوانا محاورہ.
سر گندھنا (رک) کا متعدی المتعدی ، کنگھی چوٹی کروانا.
ہم سے کس روز نہ ٹیڑھی ہوئی سر گندھوا کر
مانگ سیدھی نہ کبھی غیرتِ لیلیٰ نکلی
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٢٢).
رات کو تم سر جو گندھواؤ تواتنا پیچ کھائے
اے پری مو باف چوٹی کے لیے بنجائے شب
(١٨٤٧ ، کلیاتِ منیر ، ١ : ١٠٢). جس روز ننھا رو رہا تھا اور اماں جان سر گندھوا رہی تھیں. اس روز کا ذکر ہے. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، تربیتِ نسواں ، ٢٨).

---گودوں یا گھٹنوں میں دینا محاورہ.
شرمندہ یا آزردہ خاطر ہونا (مخزن المحاورات ، ٥٢٩).

---گوندھنا محاورہ.
کنگھی چوٹی کرنا ، عورتوں کے سر کے بالوں میں کنگھی کر کے چوٹی باندھنا. وصل کی تیاری کے وقت معشوقہ کی زلفیں سر گوندھنے کے لیے کھلتی ہیں ، دیکھیے وہ وقت کب آتا ہے. (١٨٨٠ ، مکاتیبِ حالی ، ١٧). یہ ستم اور غضب ہے کہ رانڈ ہو کر بھی سر گوندھنے کا مزا نہ گیا. (١٩٠٠ ، نوحۂ زندگی ، ٤٤).

---گوندھی (---و مع ، مغ) امث.
(ہندو) شادی کی ایک رسم جس کے تحت پہلی بار دلھن کے بال گوندھے جاتے ہیں (پلیٹس) [سر + گوندھ (گوندھنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گھٹانا / گھٹوانا محاورہ.
سر اور گدی کے بال استرے سے منڈوا دینا. بھائی کے مرتے ہی ان کا (سرسید) دل رنگین صحبتوں سے بالکل اچاٹ ہو گیا ... سر گھٹوا لیا ، داڑھی چھوڑ دی ، پائنچے متشرع کر لیے. (١٨٩٩ ، حیاتِ جاوید ، ٣٦).
کج کلاہی سے سروری کرنا
سر گھٹا کر قلندری کرنا
(١٩٣٥ ، نبضِ دوراں ، ١٣٣). اہلِ مارکیساس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنا سر گھٹواتے رہتے ہیں. (١٩٦٥ ، شاخِ زریں ، ١ : ٣٦٥).

---گھڑنا محاورہ.
ذمے ڈالنا ، سر تھوپنا.
ترے سر گھڑیا کیا سوکھ کھول دکھ
کہ ہوے گا خدائی ترے دکھ کا سکھ
(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١٣٣).

---گھڑی کا کھٹکا بنا ہوا ہے فقرہ.
بوڑھی عورتوں کے سر ہلنے کی پھبتی (فرہنگِ اثر).

---گھسانا ف مر ؛ محاورہ.
سر داخل کرنا، پناہ لینا. کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا سر گھسانے کی جگہ تو الٹے بھاگیں اسی طرف رسیاں تڑاتے. (١٩١٧ ، ترجمۂ قرآن حکیم ، مولانا محمود الحسن ، ٣٣٨).

---گھوڑا پیر گاڑی کرنا محاورہ.
سر گاڑی پانو پہیا کرنا ، دوڑدھوپ کرنا ، بہت محنت مشقت کرنا.
اس نگوڑی نمبری میں کیا دھرا ہے جو تم رات دن اس کے پیچھے سر گھوڑا پیر گاڑی کر رہے ہو. (١٩٥٤ ، پیر نابالغ ، ٧٣).

---گھومنا محاورہ.
سر چکرانا ، دماغ کا چکر کھانا ، ایسا محسوس ہونا جیسے ہر چیز چکر کھا رہی ہے.
کہوں کیا مقدر کی برگشتگی
جو گھومے نہ سر کھائے چکر دماغ
(١٨٧٨ ، سخنِ بے مثال ، ٣٨). پیتے پیتے ہوش کھوتی ہے ... آدمی چلو میں الو ہوتا ہے ، سر گھوما کرتا ہے. (١٩٠١ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ٤٧). بلندی پر آ جانے کی وجہ سے اسکا سر گھوم رہا تھا. (١٩٨١ ، سفر در سفر ، ٧٩).

---گھونٹ منڈانا محاورہ.
سر پر استرا پھروانا ، گنجا ہونا.
منہ باندھ کے نکلو تو وہیں ہو گئے تیار
سر گھونٹ منڈاو تو کیا پھر وہی بستار
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٢١).

---لانا محاورہ.
ذمے لینا ، عائد کرنا.
وہ دنیا کے جھگڑے میں آوے نہیں
وو بدنامی سر اپنے لاوے نہیں
(١٧٨١ ، مجموعۂ ہندی ، ٦١).

ـــ لَپیٹنا محاورہ.
سر ڈھکنا یا مُنْھ کے گِرد چادر یا دوپٹہ لپیٹ لینا.
آ کے منْھ ، سر لپیٹ کر وہ پڑی
بارے مُدّت کے بعد آنکھ لگی
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، طوطی نامہ ، ۸۲).

ـــ لَڑْنا محاورہ.
سر سے سر ٹکرا جانا (مہذب اللغات).

ـــ لَگانا محاورہ ؛ ف م.
۱. کسی کے ذِمّے ڈالنا ، تھوپنا ؛ اِلزام یا تہمت لگانا ، سر کی شرط لگانا.
لب پہ شکایت آئے کیوں جان کسی پہ جائے کیوں
اپنے پہ اپنا بس نہیں اور کے سر لگائے کیوں
(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۱۱۸). **۲. سر قریب لے جانا' سر مس کرنا** (مہذب اللغات).

ـــ لَگْنا محاورہ.
۱. ذِمّے پڑنا ، تُھپنا (بات وغیرہ).
میں آشنا نہیں بُتو ناآشنا سے داغ
تہمت یہ مُفت کی ہے مرے سر لگی ہوئی
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۱۲). **۲. پیچھے پڑ جانا (کسی کام کے) درپے ہونا.** کیا اچھا ہو کہ وہ تعلیم کے سر لگ جائے. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۲۳). **۳. تہمت لگنا ، اِلزام دھرا جانا** (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۵۲۹).

ـــ لُوٹْتے پِھرْنا محاورہ.
سر کاٹنا ، قتلِ عام کرنا.
کیا ابنِ سعد شوم کی فوج اور کیا حشم
سر لُوٹتے پھریں گے بڑھایا اگر قدم
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶).

ـــ لینا محاورہ.
۱. ذِمّہ لے لینا (عموماً «اپنے» کے ساتھ مُستعمل). جیو ہر ہوڑ کھیلیا ، میں ہر کام اپنے سر لیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۳).
اپنے سر کوئی بھی لیتا ہے پرائی آفت
طُور آگاہ نہ تھا اس سے کہ جل جاؤں گا
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۴۷). بڑی بڑی ذِمّہ داریاں اپنے سر لے لینا آسان ہیں مگر اس کا نباہ مُشکل ہو جاتا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۶۷). اب ہم دونوں اپنی مصروفیتیں اور سر لی ہوئی ذِمّہ داریوں کے تحت اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ ہماری زندگی قوم کا اجتماعی طور پر سرمایہ ہے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۲). **۲. سر کاٹنا ، مار ڈالنا (عموماً «اپنا» کے ساتھ مُستعمل).**
جو صف تھی بوریے کی طرح سے سِمٹ گئی
سر لے کے داغ دے کے لہو پی کے ہٹ گئی
(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض (ق) ، ۱۱).

ـــ ماتھا امذ.
ہاں کو سر ہلانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سر + ماتھا (رک)].

ـــ ماتھے پَر م ف (شاذ) ؛ رک سرآنکھوں پر.
بسر و چشم ، دل و جان سے ، رضامندی یا اِتّفاقِ رائے ظاہر کرنے کے موقع پر مُستعمل. مہاراج کا حکم سر ماتھے پر ابھی جاتا ہوں اور مُنی جی کو آپ کا سندیسہ سُناتا ہوں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۶۵).

ـــ مارْنا محاورہ.
۱. بہت سمجھانا یا کہنا ، سمجھانے کی کوشش کرنا ، مغز مارنا.
ساتھ اس شامت کے مارے کے سر اپنا تو نہ مار
اے ظفر دل تو اسیرِ زُلف و کاکل ہو گیا
(۱۸۴۹ ، کلّیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۳). کتنا تم نے اس کے ساتھ سر مارا ... لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ (غالباً) بھلی چل دیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۱). میں اس سے بلا بہت کچھ سر مارا مگر وہ اپنی ضِد پر اڑا رہا. (۱۹۳۲ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۲۳۷). اللہ کا شکر ہے کہ میری آیا تو اُردو اسپیکنگ ہے ، ورنہ کون سر مارتا امار تمار سے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵۱). **۲. چیخ چیخ کر اور گڑگڑا کر اِلتجا کرنا ، ناکامی سے پریشان اور دِق ہو کر خوشامد اور عاجزی سے مطلب بیان کرنا.**
وا نہیں ہوتا کسی کے منْھ پر ہرگز در ترا
یاں جو آتے ہیں چلے جاتے ہیں وہ سر مار کے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۳۰). **۳. سر کو دے دے پٹکنا ، سر کو کسی چیز سے ٹکرانا.**
سینا کوٹ سر مارتی تڑپڑی
اُٹھی روح افزا کے پاؤں پڑی
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۷۲).
عجب نئیں اُٹھ کے بے تابی سوں سر مارے کنارے پر
سُنے گر ماجرا دریا ہمارے اشکِ جاری کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵).
ہائے کیا سر ماروں اے یارو! کہ اس سر کے تئیں
ساری بیماری رات اب تو دردِ سر رہنے لگا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۱۵).
گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۶).
ناداں رہے رات بھر اکڑتے
سر مارتے ایڑیاں رگڑتے
(۱۹۱۱ ، کلّیاتِ اسمٰعیل ، ۴۵). میں نے زور زور سے کواڑوں پر اپنا سر مارنا شروع کر دیا تو دروازہ کھل گیا. (۱۹۸۴ ، پرایا گھر ، ۱۸). **۴. کوئی چیز نفرت ، کراہت یا خفگی کے ساتھ لوٹانا ، واپس کرنا.**
کوئے قاتل میں اگر جاتا نہیں
پھیر دے قاصد مرے سرمار خط
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۷۹).
دلربا تیری نظر میں ہے اگر بیکار دل
لا مجھی کو پھیر دے پھر میرے ہی سر مار دل
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۱۵). **۵. کوشش یا جُستجو میں بہت جان لڑانا ، سرگرداں اور حیران و پریشان پھرنا ، بہت تلاش کرنا.**

تُو کس تلاش میں سر مارتا پھرے ہے کہ عمر
برنگِ رشتۂ سوزن ہے ہر قدم کوتاہ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۶).
نہ دیکھا وہ کہیں جلوہ جو دیکھا خانۂ دل میں
بہت مسجد میں سر مارا بہت سا ڈھونڈا بتخانہ
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۲).
ہاتھ آتے نہیں تم لاکھ کوئی سر مارے
دور رہتے ہو قریبِ رگِ گردن ہو کر
(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۷۶).
فوج اسلام نے چن چن کے دلاور مارے
سرکشی کرنے کو لوگوں نے بہت سر مارے
(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۶۳). ۶. **کسی کے ذمے ڈالنا یا چھوڑنا ، پلے باندھنا ، زبردستی حوالے کرنا.**
جب تلک کھانے پک چکیں سارے
ان ہی کو لا کے مرے سر مارے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۳).
قیس و فرہاد سے جب ہو نہ سکا نظم و نسق
افسری مُلکِ جنوں کی مرے سر مار چلے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۸).
اے محبت دلِ آشفتہ کا سودا دیکھا
اس کی زلفوں سے لیا اور مرے سر مارا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۵۶).
الجھن سے دل اے شوقِ پریشان کیے ہے
زلفوں ہی کے سر میں اسے مار آؤں تو اچھا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۱). ۷. **غور و فکر کرنا ، سمجھنے کی کوشش کرنا.** عقلِ نکتہ داں اگر ہزاروں برس سر مارے کیا مقدور ہے کہ اس کے ایک نکتے کو دریافت کرے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱). ساری عمر سر مارا کرو اور سمجھ میں نہ آئے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۷). اطبّا نے سر مارا مگر کسی کی سمجھ میں نہ آیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۰۹).
ہر چند حواس نے بہت سر مارا
محسوس ہوا کہ غیر محسوس ہوں میں
(۱۹۳۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۵۸). ۸. **مصروفیت میں دل و دماغ کھپانا ، ایسا یا اتنا کام کرنا جو دردِ سر ہو ، (عموماً «سے» کے ساتھ).** وہ دفتر میں بیٹھے کاغذوں سے سر مارتے. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۹۶).

--- مٹکانا محاورہ.
طعن و طنز سے سر ہلانا ، چڑانا ، طنز کرنا. اس پر وہ لوگ تمہارے آگے سر مٹکانے لگیں گے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۳۵۷). پھر اب مٹکائیں گے تیری طرف اپنے سر اور کہیں گے کب ہو گا یہ .... (۱۹۱۷ ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، شبیر عثمانی ، ۳۹۶).

--- مڑھنا محاورہ.
زبردستی کسی کے ذمے لگا دینا یا حوالے کر دینا ، تھوپ دینا. بیٹیاں بیاہنے جوگ ہوئیں اور ماں باپ نے ان کو کسی نہ کسی کے سر مڑھا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۲). بارہ باٹ والا شعر زبردستی تانا شاہ کے سر مڑھ دیا گیا ہے. (۱۹۵۵ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۳۵۶). آدمی کے ان سارے کارناموں کا سہرا شیطان کے سر مڑھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۳۰).

--- مَغْزَن کَرْنا محاورہ.
بکواس کرنا ، فکر اور تردد کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- مکھ سُنانا محاورہ.
رُو برو بُرا بھلا کہنا ، برملا کہنا.
گھن آئے کُتّے کووں کو جن گالیوں سے جی
سر مکھ سُنائیں سوت وہ بن کر ہمارے پاس
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۸).

--- مکھ ہونا محاورہ.
مقابل ہونا ، سامنے ہونا ، روکش ہونا ، رُو برو ہونا.
اس کی ابرو سے جو سر مکھ ہو ہلال
پھینک دے تلوار لوہا مان کر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۹).

--- مُنڈا (--- ضم م ، مغ) صف مذ.
جس کے سر کے بال اُسترے سے صاف کیے گئے ہوں ، گنجا آدمی ، قلندر. کچھ کار بن بھکشوؤں (فقیروں) جوگیوں اور تپسیوں (عابد و زاہد) کے رُوپ میں کام کریں جن میں کچھ سر منڈے (قلندر) ہوں. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۱۶۵). سڑک کے کنارے میں نے چند نسل پرست سفید فام سر منڈوں کو دیکھا. (۱۹۸۶ ، سہ جدہ ، ۱۸).

--- مُنڈاتے ہی اولے پڑے / پڑ گئے کہاوت.
آغاز ہوتے ہی نقصان پہنچا ، شروع میں ہی کام بگڑ گیا. وہی بانی کا گھڑا اپنے لوگوں کو دے کر وہاں بجھوا دیتے ہیں جہاں سر مُنڈاتے ہی اولے پڑے تھے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۵). مجھ بےحیاؤں پر سر مُنڈاتے ہی اولے پڑے ٹھنڈے ٹھنڈے جہنم میں پہنچے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۶۷). اصحاب میں اختلاف تھا بھی تو ان میں ... جوتیوں میں دال نہیں بٹی ... ورنہ اسلام پر سر مُنڈاتے ہی اولے پڑ گئے ہوتے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۶۳). سر مُنڈاتے ہی اولے پڑے اور قلم دانِ وزارت کے سنبھالتے ہی میدانِ جنگ درپیش ہوگیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۱).

--- مُنڈا کے کیا گھُٹنا مُنڈواؤ گے فقرہ.
کیا سب کچھ کھو بیٹھنے کا ارادہ ہے یہ بھی نہ رہا تو پھر کیا کرو گے ، فضول خرچ سے کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

--- مُنڈانا / مُنڈوانا محاورہ ؛ ف م.
۱. **سر کے بال اُسترے سے صاف کرانا ، سر گنجا کروانا.** جوبھر بھرنا ، ہور انگے پچھے دوڑنا ہور سر منڈانا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۵۹).
سر مُنڈا کر کے ترے پیچھے ہوا جوگی تو میں
اور سبھی آسن لوائے ہو یہ کیا ترکیب ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۲). اس نے اُس نائی کو بلا کر اپنا سر مُنڈوایا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۱۶).

ناک کٹوا کے میں منڈواوں گی ہی سوت کا سر
دشمنوں کا مرے ٹیڑھا اگر ایک بال ہوا

(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ١١٨). میں نے سر منڈانے کے لیے نائی بلوایا (١٩٣٠ ، الف لیلہ و لیلہ ، ١: ٣٠٧). یہ و با سر منڈوانے کی تھی جس کی اِبتدا یوں ہوئی کہ بھارتی حجّام نے آنا بند کر دیا. (١٩٧٣ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ٢١٣). ٢. **نقصان اُٹھانا یا لُٹ جانا ، سزا پانا ، سزا دینا.**

یہ ہولیں شب و روز کی کھائے کون
یہاں آ کے سر اپنا منڈوائے کون

(١٨٣٩ ، لذت عشق ، ١٧). روکیں تو بیوی سے جُھونٹے گھسٹوائیں نہ روکیں تو آپ سے سر منڈوائیں. (١٩١١ ، قصۂ مہر افروز ، ١٥).
٣. **جوگی بننا ، فقیر بننا ، جوگ لینا.**

نہیں ممکن رہائی قید سے اُس زُلفِ مُشکیں کی
قلندر ہو کے بھی میں اُس کے پیچھے سر منڈاتا ہوں

(١٨١١ ، طپش (نوراللغات)).

---منڈنا ف ل.
سر مُونڈنا (رک) کا لازم ، سر کے بالوں کا اُتر جانا ، گنجا ہو جانا ، سر تمہارا مُنڈ چکا ہے کہ اسے تم پہچانکر جہاں ملے ... گرفتار کر لاؤ. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٣٦٢).

---منڈھا ہونا محاورہ.
سر کا گنجا ہونا. اُس کا سر منڈھا ہوا تھا ٹخنوں سے اُونچا پاجامہ تھا. (١٩١٦ ، گردابِ حیات ، ٣٧).

---منڈھ دینا/منڈھنا محاورہ.
کسی کے سر کرنا ، حوالے کرنا ، زبردستی کسی کے ذِمّے ڈالنا یا تھوپنا ، کسی کو مُلوّث کرنا. ناقابل لڑکیاں قابل لڑکوں کے سر منڈھ دی جاتی ہیں. (١٩٢١ ، اولاد کی شادی ، ٦). ابّا جان زبردستی ایک لڑکی میرے سر منڈھ رہے ہیں. (١٩٨٣ ، پرانا گھر ، ٨٧).

---منی (---فت م) امذ.
ایک ہیرا یا زیور جو سر یا چوٹی میں لگاتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سر + منی (رک)].

---مُونڈا (---ضم م ، غم و ، مغ) صف مذ.
بِگوڑا ، وہ شخص جس کے سر کے بال مُنڈے ہوئے ہوں (ماخوذ: نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سر + مُونڈ (مُونڈنا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ صفت].

---مُونڈا جانا ف ل ؛ محاورہ.
سزا کے طور پر سر کے بال اُتار دینا.

کُوئے جاناں میں نہ پہونچے کیوں نہ مُونڈا جائے سر
حاجیوں تم پر طوافِ کعبہ کی تقصیر ہے

(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)).

---مُونڈ ڈالنا/مُونڈنا/مُونڈھنا محاورہ.
١. **کھوپڑی کے بال اُسترے سے صاف کرنا ، سر کے بال اُتارنا.**

بالکا ہو نہ ہو یہ مُونڈے سر
بینوا مت کہ ان کو نائی ہیں

(١٧٣١ ، شاکر ناجی ، د ، ١٦١).

بس مُکرنے کی ہے یہی تعزیر
مُونڈ کر اُس کا سر ، کرو تشہیر

(١٨٨٥ ، مثنوی عالم ، ١٠١). بڑی ممانی جان؟ آپ نے اور بھی سُنا وہ بی پیرانی جی جن کی سکینہ مُرید ہوئی تھی کورے اُسترے سے سر مُونڈھ گئیں. (١٩١٠ ، لڑکیوں کی انشا ، ٣١). ٢. **لُوٹ لینا ، نقصان پہنچانا ، ٹھگنا (مال و دولت عزت و آبرو وغیرہ).** اس درجے بے تمیز جب ماں کا یہ ہڈرا کر رکھا ہے تو ہمارا تو سر مُونڈ کر بھی بس نہیں کرے گا. (١٨٨٥ ، محصنات ، ١٥). ایک بیٹی نے کورے اُسترے سے باپ دادا ہی کا نہیں کنبہ بھر کا سر مُونڈ ڈالا. (١٩٢٠ ، بنت الوقت ، ٢).

---مُونڈی (---ضم م ، غم و ، مغ) صف مث.
بِگوڑی ، وہ جس کے سر کے بال منڈے ہوئے ہوں. مجھ سر مونڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا. (١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٧٩). [سر مُونڈا (رک) کی تانیث].

---میلا (---ی لین) امذ.
حیض. حیض کو لال پانی یا ناپاکی یا سر میلا بھی کہتے ہیں. (١٨٣٨ ، اصولِ فنِ قبالت (ترجمہ) ، ٢٧). [سر + میلا (رک)].

---میلا ہونا محاورہ.
حیض سے ہونا.

نہ پاوں مردوے اس بات پر بہت پھیلا
مرا خُدا کی قسم اِن دِنوں ہے سر میلا

(؟ ، نازنیں (فرہنگِ آصفیہ)). مختلف حصص میں عورتیں مختلف محاورات سے اس حالت (ماہواری) کا اظہار کیا کرتی ہیں مثلاً کپڑوں سے ہونا ، سر میلا ہونا. (١٩٢٣ ، عصائے پیری ، ١٣٠).

---میں آگ لگی تلووں میں بُجھی کہاوت.
نہایت غُصے کی ترجمانی کے موقع پر مُستعمل ، کمال طیش میں آنا

سر میں آگ اپنے لگی جاکے بُجھی تلووں میں
جِسم و جاں شمع صفت تابہ سحر کچھ بھی نہیں

(١٨٧٣ ، کلیاتِ قدر ، ٢٣٦).

---میں آنا محاورہ.
دماغ میں آنا ، سمجھ میں آنا.

سر میں آتی ہے بات ٹیڑھی ہو کر
فِطرت میں اگر کجی ہے اور ذہن میں خم

(١٩٣٧ ، سُنبل و سلاسل ، ١٦٨).

---میں بال نہیں بھال سے لڑائی کہاوت.
کمزور ہو کر زبردست سے مُقابلہ کرتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---میں بال ہونا محاورہ.
مار کھانے ، نقصان اُٹھانے یا بہت خرچ برداشت کرنے کی

طاقت ہونا (عموماً نفی یا استفہامِ انکاری میں مستعمل). (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---میں پھوڑا نہیں ہے فقرہ.
ناحق کی تکلیف کیوں اٹھاؤں (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---میں تکبّر (بھرا) ہونا محاورہ.
غرور کرنا ، مغرور ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---میں تیل پڑنا محاورہ.
سنگار کے لیے سر میں تیل لگانا.

شبِ وعدہ گزر چکی آدھی
اب سنا ہے کہ سر میں تیل پڑا
(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

---میں تیل ڈالنا/لگانا ف مر.
بالوں کو تیل لگانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---میں جنُوں سمانا محاورہ.
خبط ہونا ، بہت زیادہ شوق پیدا ہونا ، شدید خواہش ہونا.

سمایا مرے سر میں بھی ہے جنُوں
ہو میدانِ پیکار میں کشت و خُوں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۳۳).

---میں خاک ڈالنا محاورہ.
ماتم کرنا ، رونا پیٹنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---میں خنّاس سمانا محاورہ.
بہت غرور ہونا ، خود کو دوسروں سے برتر سمجھنا. بعض ایسے بھی تھے جن کے سر میں خنّاس سمایا ہوا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۲۶).

---میں دَرد اُٹھنا/ہونا ف مر ؛ محاورہ.
دردِ سر ہونا ، یکایک سر میں درد شروع ہونا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---میں دھمک ہونا محاورہ ؛ ف مر.
سر میں چوٹ سی لگنا یا درد سا ہونا (کسی سخت یا ناگوار آواز سے) ، سر میں بھاری پن محسوس ہونا.

اس نزاکت پہ سنئے کیا وہ ہماری فریاد
غنچہ چٹکے تو کہے سر میں دھمک ہوتی ہے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۲۷).

اف رے تاثیرِ محبت کہ جو میں روتا ہوں
وہ یہ کہتے ہیں مرے سر میں دھمک ہوتی ہے
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شایق ، ۲۸۵).

---میں ڈالنا ف مر ؛ محاورہ.
سر میں تیل وغیرہ ڈالنا ، سر کو لگانا (جامع اللغات).

---میں ڈالیے گا فقرہ.
کس کام آئے گا ، کیا کرے گا (جامع اللغات).

---میں سفیدی آ جانا/آنا محاورہ.
بال سفید ہو جانا ؛ بوڑھا ہو جانا.

صبحِ صادق کے ہے گر سر میں سفیدی آ گئی
لیکن اس پیری میں بھی صادق ہے ایسی اِشتہا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۸).

---میں سمانا محاورہ.
دل و دماغ پر چھا جانا ، ذہن میں بیٹھ جانا ، دھیان میں آنا.

کونسا نازک بدن سر میں سمایا اے پری
مجھ کو اپنے جسم پر بھاری ہوئے دوش ان دنوں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۰۴).

---میں سودا سمانا/ہونا محاورہ.
خیال دماغ میں بیٹھ جانا ، خبط ہونا ، کسی بات کی دُھن بندھنا ، لگن ہونا (عموماً غلط یا خراب بات دماغ میں بیٹھنا).

ہے خانہ داری جنونِ کامل ، جہان کا رنگ دیکھ اے دل
چمن میں تنکے چنیں عنادل ، جو سر میں سودا ہو آشیاں کا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۳۱). ان کے سروں میں قوم پرستی کا سودا سمایا ہوا تھا. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں (دیباچہ) ، ۷).

حق امرت ہو ساغر میں بھی
سودا ہو تیرا سر میں بھی
(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۲۴).

---میں سینگ/لگے ہونا محاورہ.
۱. کوئی خاص علامت ہونا جس سے پہچان سکیں (طنز و تعریض کے موقع پر مستعمل). کیا خلل دماغ کے سر میں سینگ لگے ہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۴۵). کیا معجزے کے سر میں سینگ ہوتے ہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۱). ۲. بے وجہ یا بے سبب کسی کو تکلیف یا ایذا دینا یا جھگڑنا (جامع اللغات).

---میں کھانا محاورہ.
چوٹ اپنے سر لینا ؛ بد کرداری یا ظُلم کی سزا پانا ؛ مار کھانا ، پٹنا ، پاداش بھگتنا.

قدمبوسی تلک مُختار ہیں غیر
زیادہ لگ چلیں تو سر میں کھائیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۹).

جوں فلک جو کہ سر اُٹھائے گا
آخر کار سر میں کھائے گا
(۱۸۴۹ ، نکہت (فرہنگِ آصفیہ)).

---میں ہوا بھرنا محاورہ.
سودا سمانا ، دُھن سوار ہو جانا ، شوق کا حد سے بڑھ جانا.

دفعۃً سر میں بھری سارے زمانے کی ہوا
دشتِ وحشت میں ہوئی خاک اُڑانے کی ہوا
(۱۸۶۷ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت امیر) ، ۱ : ۱۰۰).

ہوس ہے سلسلہ جنبانِ سعیِ لاحاصل
بھری ہے سر میں ہوا قسمت آزمانے کی
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۷۹).

ــــ نَقد نوکری اُدھار کہاوت.
پہلے کام کرو پھر اُجرت ملے گی (محاوراتِ ہند ، ۱۲۸ ؛ جامع اللغات).

ــــ نِکالنا محاورہ.
نمودار ہونا ، ظاہر ہونا ؛ سر اُٹھانا ، بغاوت کرنا.

کُونے بُتاں میں میری چاروں طرف نظر ہے
شاید کوئی پریرو غُرفے سے سر نِکالے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۷۵). غنیم کا راستہ روکے ہوئے تھے کہ سر نکالنے نہ پائے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۶). اب وہ ملک کے ہر گوشے سے سر نکالتے ہیں. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۱).

ــــ نَنگا کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
سر برہنہ کرنا ؛ عِزّت اُتارنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ــــ نَنگے م ف.
برہنہ سر ؛ کُھلے سر ؛ بال بکھرائے.

سر ننگے ہے سبب نہیں دشتِ جنُوں میں ہم
باندھی ہے پھاڑ پھاڑ کے دستار پاؤں میں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۸).

ــــ نِوانا محاورہ (قدیم).
رک : سر جُھکانا ، عاجزی کرنا.

نکو رکھ کمیتیاں کے اپکار میں
نہ مُج سر نِوا دام کے بھار میں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۹).

بوجھیو مت شاخ گُل کو بوجھ سے غُنچے کے خم
میرے اس خوش قد کے آگے سر نِوائے ہے بہار

(۱۷۸۰ ، عشق اورنگ آبادی ، د ، ۴۰).

ــــ نَہانا / نہاؤنا ف مر ؛ محاورہ (قدیم).
سر سے نہانا ، پُورا غُسل کرنا ، غُسلِ جنابت کرنا ، نہانا.

یاں آج وو نیں آتے سو ہلکا کتی ہوں ہاشمی
میں کتی کنکر کیں کو نکو وو سر نہاتی ہے صبح

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵۲).

ــــ نہ پانو (پاؤں) / پَیر م ف.
آغاز نہ انجام ، اتا نہ پتا ، دلیل نہ ثبوت ، بے اصل ، بے بُنیاد. دُنیا جیوں دوپہر کی چھانو ، اس دُنیا کوں سر ہے نہ پانو. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۵). جس کا سر نہ پاؤں اس بات کے لیے زبان ہلاؤں. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاب ، ۱۱۸). تُم بھی کیسی باتیں کرتی ہو جس کا سر نہ پَیر. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۱۱۲).

ــــ نہوڑانا / نیہوڑانا ف مر ؛ محاورہ.
رک : سر نِوانا ، سر نِیچا کر لینا ، سر جُھکانا.

ہر شخص اُسے دیکھ کے نہوڑائے ہے سر اپنا
یہ چال انوکھی ہے مرے قبلہ نما کی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۷).

رُخصت ہوا وہ مردِ مُسافر بصد فُغاں
نہوڑائے سر کو گھر میں گئے شاہِ دو جہاں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶).

نہوڑائے ہوئے سر اپنا ہے کون
پُر گل جیسے درختِ خوش لون

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۶۰). مُسکراہٹ کے بجائے سنجیدہ چہرے سے ان کا سواگت کیا سر نیہوڑائے کھڑے کھڑے چند باتوں میں انھیں ٹرخا دیا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۴۳)

ــــ نَہیں یا سَروہی نَہیں کہاوت.
ہرگز اپنا حق ضائع نہیں ہونے دیں گے ، تخت یا تختہ ، جان کی بازی لگانا. اب افراسیاب کے گھر میں آپ تشریف لائے ہیں وہ بھی بلائے بیدرماں ہے مثل مشہور ہے یا سرِ نہیں یا سروہی نہیں یا تو اُس نے تمھیں ہلاک کیا یا تُمنے اُسے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۳۹۲).

ــــ نِیچا / نِیچے کَرنا محاورہ.
۱. **عاجز کر دینا ، شرمندہ کرنا ، شکست دینا ، غرور توڑنا.**

مثلِ فوّارہ چرخ نے آخر
کر دیے سرکشوں کے سر نیچے

(۱۸۵۶ ، کلّیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۳۷). جس کے حُسن نے اچھی صُورت والوں کا سر نیچا کیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸۱). ۲. **سر جُھکانا (بھولے پن ، ندامت یا حجاب سے).**

یہ جو سر نیچے کیے بیٹھے ہیں
جان کِتنوں کی لیے بیٹھے ہیں

(۱۹۱۰ ، تاج سُخن ، ۹۷).

ــــ نِیچا ہونا محاورہ.
رک : سر جُھکنا ، شرمندہ ہونا ، ندامت ہونا ، مغلوب ہونا. سر اس شرمندگی سے نیچا ہو رہا ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۹۳). ایک تو بیٹی والوں کا سر یوں ہی نیچا ہوتا ہے اس پر دانِ جہیز. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۳۶۸). سنا ہے جو کوئی اُن سے ملتا ہے وہ اُن کا گرویدہ ہو جاتا ہے میرا سر اور بھی نیچا ہو گیا. (۱۹۴۲ ، کرنیں ، ۱۶۰).

ــــ نِیچے ٹانگیں اُوپَر م ف ؛ فقرہ.
کوئی کام بدسلیقگی سے کرنا (فرہنگِ اثر).

ــــ نِیوانا محاورہ (قدیم).
رک : سر نِوانا.

اُوتر کشتی میں سوں او حجرے آ
قدم پیر کے پر رکھے سر نیوا

(۱۶۷۹ ، قِصّۂ تمیم انصاری (ق) ، ۲۸).

ــــ نیوڑانا / نیوہڑانا محاورہ.
رک : سر نہوڑانا. عام لوگوں کے ساتھ بیٹھے سر نیوڑائے مناقب سُن رہے تھے. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۳). چپ چاپ سر نیوہڑائے بیٹھا ہے. (۱۹۸۷ ، سُخن در سُخن ، ۴۰).

---نیوڑھانا محاورہ.
رک : سر نہوڑانا. ٹہلنے نِکلا تھا سر نیوڑھائے ... چوک سے گزرتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں مچ مچ کرتی ایک ڈولی چلی آ رہی ہے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۶۴).

---ہاتھ پَر رَکھنا محاورہ.
رک : سر ہتھیلی پر رکھنا جو زیادہ مُستعمل ہے. میں نگوڑی اپنا سر ہاتھ پر رکھ کر آئی ہوں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۶۲).

---ہتھیلی / ہتیلی / پَر / پَہ دَھرنا / رَکھ لینا / رَکھنا محاورہ.
جان دینے پر آمادہ ہونا ، مرنے کے لیے تیار ہونا ، قتل ہونے پر آمادہ ہونا.

سر ہتیلی پہ دھرے پھرتے ہیں اُس دم عاشق
لے بکف تیغ جو وہ کہا کے جنُوں نِکلے ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۴۷). ہم سب آپ کے ساتھ جان دیں گے سر ہتھیلی پر رکھ کر جا پڑیں گے. (۱۸۹۱ ،طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۲۰). ایک دوسرے سے بازی لے جانے کے لیے سر ہتھیلی پر دھرے ہوئے تھا. (۱۹۲۰ ،انتخاب لاجواب ، ۹ مارچ ، ۱۶).

---ہتھیلی پَر / پَہ لینا / لیے بَیٹھنا / پِھرنا محاورہ
جان دینے پر آمادہ ہونا ، جان خطرے میں ڈالنا.

میں تو سر اپنا ہتھیلی پہ لیے پھرتا ہوں
ہاتھ کیا قبضے پہ رکھ رکھ کے ڈراتا ہے مُجھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۹). اُس جانباز نے اسکی ذرا پروا نہ کی سر ہتھیلی پر لے کر نواب اور حملہ آور کے بیچ میں جا پڑا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۳).

اس توقع پہ کہ لیں وہ تلوار
سر ہتھیلی پہ لیے بیٹھے ہیں

(۱۹۱۰ ، تاج سُخن ، ۹۷).

---ہتھیلی پَہ ہونا محاورہ.
جان دینے پر آمادہ ہونا.

سرِ زینت ہے ہم کو آج کہاں
سر ہتھیلی پہ ہو تو تاج کہاں

(۱۸۵۹ ، فسانۂ عشق ، ۲۲).

---ہِلانا محاورہ.
سر کو جُنبش دینا (**اِنکار ، قبول ، افسوس یا وجد اور تعریف وغیرہ** کی بنا پر).

ہرک روز میں گستاخ ہو کیتا رمز یوں بول کر
تھا جیو مج سولی رہیا اب سر ہلاتا ہے سو کیا

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۰).

زیرِ شمشیرِ ستم میر تڑپنا کیسا
سر بھی تسلیم محبت میں ہلایا نہ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، کہ ، ۱۳۲).

تکلیف عدم جانے کی جب کرتی ہے پیری
کس عجز سے کرتا ہوں نہیں سر کو ہلا کے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۷۹).

جو تُو لہکے تو سبزہ لہلہائے
چمن کا بیل بُوٹا سر ہلائے

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۵۰). وہ اس انداز سے سر ہلاتے ہیں جیسے وہ بات کو سمجھ چکے ہیں. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نکاو قدر شناس ، ۱۳۸).

---ہَلکا ہو جانا محاورہ.
سرکا درد کم یا ختم ہو جانا ، سر درد کی تکلیف رفع ہونا. میں اپنی خطا کو پہنچ گیا ۔ دماغ جُوتیوں سے درد کرنے لگا ... بخوبی عِلاجِ دردِ سر ہو گیا سر ہلکا ہو گیا اب زیادہ علاج کی ضرورت نہیں ہے. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۴۲۸).

---ہِلنا محاورہ.
۱. **سر کا جُنبش کرنا (ضعف یا کمزوری کی وجہ سے یا انکار ، تعریف ، اقرار وغیرہ کے موقع پر).**

دوسری بھی غزل ایسی ہی لِکھوائے رنگین
جسکو سُنتے ہی سرِ صاحبِ اِدراک ہلے

(۱۸۰۵ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۲۸). جب سر ہلنے لگے گا تب بال بچوں کی قدر معلوم ہو گی. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۶۲). کلام ایسا پاکیزہ ہے کہ بڑے بڑے اُستادوں کے سر ہل جاتے ہیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۵۳). ۲. **سر چکرانا ، ہوش اُڑ جانا.**

کل اصفحانِ قوم کے سر ہل کے رہ گئے
اربابِ کفر و شر کے جگر ہل کے رہ گئے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض (ق) ، ۱۹).

---ہو پَڑنا محاورہ.
پیچھے پڑ جانا ، درپے ہونا.

اگر تو نے چھیڑا تو میں رو پڑی
بلا بن گئی تیرے سر ہو پڑی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (مہذب اللغات)).

سِرّ (کسر س ، شد ر نیز بلا شد). (الف) امذ.
۱. **بھید ، راز.** قبول پڑیا سو منصور کا سر ، اُس سر میں تھا کچھ سِر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۵). عربی میں پوشیدہ بات کو سِر کہتے ہیں اور سروری اُسی سے مُشتق ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۳). گردن کے درد کا آپ حال پُوچھتے ہیں ، اس کا سِر کُھلتا نہیں. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۲۰). علم بیان کے اسرار میں سے کوئی سِر اُس سے چُھپا نہ رہا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۴). ۲. **(فقہ) نماز میں خفی آواز سے قرأت کا عمل.**

تیرھویں تعدیلِ ارکان اے ثقہ
چودھویں جہر اور سر اپنی جگہ

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۵۳). ۳. (تصوف) **اُس لطیفہ کو کہتے ہیں کہ جو قلب میں امانت رکھا گیا ہے. جیسے روح بدن میں اور یہی محلِ مشاہدہ ہے اور یہی ایک شے ہے جو خاص کی گئی ہے. حق سے وقت توجہ ایجادی کے جیسے امواج متعین ہوتے ہیں دریا سے وقت موج کے اور وہ عین ثابتہ ہے**(مصباح التعرف).
(ب) صف. **جو چُھپا ہوا ہو ، مخفی ، خُفیہ.**

اس محنت کا پیدا اور سر
ہے خدمت میں تیرے ظاہر
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۹). [ع].

ـــ اَزَل کس اضا(ـــ شد ر ، فت ا ، ز) امذ.
ابتدائے آفرینش کے راز ، قدرتِ کاملہ کے بھید ، حقیقتِ اولیٰ.
کس نے کھولے زمانے پہ سرِّ ازل
اور کون گیا ہے حد سے باہر کو نکل
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲۲).
رموزِ سرِّ ازل ہم سے آ کے کر دریافت
کہ ہم بھی خدمتِ رنداں میں گاہ گاہ رہے
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۱). [سرّ + ازل (رک)].

ـــ اللّٰہ (ـــ شد ر بضم ، غم ا ، شد ل بمد ا) امذ.
حقیقتِ باری تعالیٰ.
ہو رسول اللہ ہمارا مدعا
کر وو محرم حال سرّ اللہ کا
(۱۷۴۷ ، دیوانِ قاسم ، ۲). [سرّ + اللہ (رک)].

ـــ التَّجلّیات (ـــ شد ر بضم ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، فت ج ، شد ل بکس) امذ.
(تصوف) اس سے مراد ہے مشاہدہ کرنا دل کا ہر شئے کو ہر شئے میں انکشافِ تجلیٰ اول کے ساتھ ، یعنی مشاہدہ کرنا احدیتِ جمعیہ کو تمامی اسماء میں بسبب ہر اسم کے متصف ہونے کے کل اسماء کے ساتھ کیونکہ اسماء ذاتاً احدیتِ ذات سے متحد ہیں (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۳۲). [سِر + رک : ال (۱) + تجلیات (رک)].

ـــ الحال (ـــ شد ر بضم ، غم ا ، سک ل) امذ.
(تصوف) اُس چیز کو کہتے ہیں کہ جس کے سبب سے اُسی حال میں مراد حق تعالیٰ کی پہچانی جائے یعنی جو کچھ وارد ہوا ہے اُس کی حقیقت و ماہیت کیا ہے اور منشاء اس حال کا کیا ہے (مصباح التعرف ، ۱۳۲). [سر + رک : ال (۱) + حال (رک)].

ـــ الحَقیقت (ـــ شد ر بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع ، فت ق) امذ.
(تصوف) اُس چیز کو کہتے ہیں کہ جو ظاہر نہو مخفی رہے اور ہر شے میں ہو اور یہی حقیقت باری تعالیٰ کی ہے (مصباح التعرف ، ۱۳۲). [سر + رک : ال (۱) + حقیقت (رک)].

ـــ الرُّبُوبِیَۃ (ـــ شد ر بضم ، غم ال ، شد ر بفت ، و مع ، کس ب ، فت ی) امذ.
(تصوف) عبارت ہے موقوف رہنے سے ربوبیۃ کے مربوب پر ، اسلئے کہ ربوبیت ایک نسبت ہے پس اوسکے واسطے دو منتسب کا ہونا ضرور ہے اور اُن دو میں سے ایک منتسب مربوب ہے اور وہ اعیان ثابتہ ہیں کہ معدوم ہیں اور جو چیز کہ موقوف رہتی ہے معدوم کے اوپر وہ معدوم ہے پس ربوبیت بھی معدوم ہے بسبب معدوم ہونے مربوب کے (مصباح التعرف ، ۱۳۲). [سِر + رک : ال (۱) + ربوبیۃ (رک)].

ـــ السِّر (ـــ شد ر بضم ، غم ال ، شد س بکس) امذ.
(تصوف) علمِ تفصیل حقائق اور اعمال اور احدیث الجمع کو کہتے ہیں اور بعض ہویتِ ذات مراد لیتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۳۲).
[سِر + رک : ال (۱) + سر (رک)].

ـــ العِلم (ـــ شد ر بضم ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ل) امذ.
(تصوف) اِس سے مراد سِر علمِ باری تعالیٰ کا ہے جو حقیقت باری تعالیٰ کی ہے ، کیونکہ حقیقتاً علم عین حق ہے اور غیر بحسب اعتبار (مصباح التعرف ، ۱۳۲). [سِر + رک : ال (۱) + علم (رک)].

ـــ القَدر (ـــ شد ر بضم ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، د).
(تصوف) اوس چیز کو کہتے ہیں کہ جس کو حق نے ہر ہر عین ثابتہ سے ازل میں جانا ، یعنی حق تعالیٰ نے ہر عین ثابتہ کو معہ اُن حالات کے جو اُس عین ثابت کے وجودِ خارجی سے ظاہر ہوں گے جانا ، لہذا وہ کسی چیز کا حکم ایسا نہیں کرتا جو اُس عین ثابت کے حالات سے ظاہر نہو (مصباح التعرف ، ۱۳۳). [سِر + رک : ال (۱) + قدر (رک)].

ـــ آدم کس اضا(ـــ شد ر ، فت د) امذ.
حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش و بعثت کے راز.
اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سِرِّ آدم ہے ضمیرِ کُن فکاں ہے زندگی !
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۹۳). سِرِّ آدم خدا جانے صوفیاً ، علماً ، فلسفیوں اور سائنس دانوں کے لئے کیا ہو. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۱۵۱). [سِر + آدم (رک)].

ـــ خَفی کس صف (ـــ شد ر ، کس ، فت خ) امذ.
کائنات کے پوشیدہ راز ، قضا و قدر سے متعلق معاملات.
سِرِّ خفی جہاں کے ہیں سب آپ پر جلی
جاتا ہے سرکشوں میں بہ کونین کا ولی
(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۱۸۷). [سِر + خفی (رک)].

ـــ دِلبَراں کس اضا(ـــ شد ر ، کس د ، سک ل ، فت ب) امذ.
دوستوں کے راز یا باتیں ، احباب کے راز ، یگانوں کی راز داریاں ، محبوبوں اور معشوقوں کے راز.
مسندِ زریں پہ «سِرِّ دلبراں» کے زمزمے
تھے بہ اندازِ «حدیثِ دیگراں» کل رات کو
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۵۴). [سِر + دلبر (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــ مَکنُون کس صف(ـــ شد ر ، فت م ، سک ک ، و مع) امذ.
چھپے ہوئے بھید ، پوشیدہ راز ، مصلحتِ خداوندی ، اللہ تعالیٰ کی مصالح.
ہر مرکزِ کافِ سِرِّ مکنوں ہر دائرہ ہے خُمِ فلاطوں
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۷۶). [سِر + مکنون (رک)].

ـــ نِہاں کس صف(ـــ شد ر ، کس ن) امذ.
پوشیدہ راز ، چھپے ہوئے بھید.

خودی کا سِرِّ نہاں لَا اِلٰہ اِلا اللہ
خودی ہے تیغ ، فساں لَا اِلٰہ اِلا اللہ
(١٩٣٦ ، ضربِ کلیم ، ٧).
کب ہوئی آنکھوں کو بینائی عطا
منکشف سِرِّ نہاں کیسے ہوئے
(١٩٨٣ ، چاند پر بادل ، ٨٠). [سِرّ + نہاں (رک)].

ـــ و عَلَن / عَیاں (ـــ شد ر ، و مج ، فت ع ، ل / فت ع) امذ.
باطن و ظاہر ، پوشیدہ اور کھلا ہوا.
خواہش ہے دو جہاں کی اگر تو زباں سے
جز مدحِ شاہ سِرّ و عَلَن مت سخن نِکال
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٢٦٢).
وہ مرہمِ دِلخستگاں ، وہ چارۂ دردِ نہاں
وہ مصدرِ فیضِ عیاں ، وہ مظہرِ سِرّ و علن
(١٨٧٦ ، شہید (غلام امام) ، گلدستۂ شہید ، ١٠).
دین کا معنی ہے یہ ہر کام دین کا کریں
حسبِ فرمانِ خُدا و مصطفیٰ سِرّ و عیاں
(١٩٠٩ ، گُلزار بادشاہ ، ٨٠). [سِرّ (رک) + و (حرفِ عطف) + علن / عیاں (رک)].

ـــ یَزْدا نی کس صف (ـــ شد ر ، فت ی ، سک ز) امذ.
اللہ تعالیٰ کے راز، قضا و قدر کے مسائل. فرشتوں کو سِرِّ یزدا نی سے آگاہی ہوتی ہے. (١٩٠٣ ، خالد ، ٣). [سِر + یزداں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُر (١) (ضم س) امذ.
١. (موسیقی) **مُنھ یا ساز کی اُونچی نیچی آواز کے سات درجوں میں سے ہر ایک (جس سے رُوح کو حرکت ہوتی ہے) وہ سات درجے یہ ہیں : (i) مور کے مانند آواز جو ناف سے نِکلتی ہے. (ii) پپیہے کی مانند آواز جو شکم سے نِکلتی ہے. (iii) بھیڑ کی مانند آواز جو سینے سے نِکلتی ہے. (iv) مُرغ کی مانند آواز جو معدے سے نِکلتی ہے. (v) کویل کی مانند آواز جو قلب سے نِکلتی ہے . (vi) مینڈک کی مانند آواز جو گلے سے نِکلتی ہے. (vii) ہاتھی کے مانند آواز جو دماغ سے نِکلتی ہے، ان میں پانچ ہزار فی سیکنڈ ہوا کے تموّج سے اونچا سر اور دو ہزار پانسو فی سیکنڈ تموّج سے نیچا سر پیدا ہوتا ہے۔ آہنگ ، درجہ ، آواز کی بلندی و پستی.**
سر و بھید چوستھ جو ہر سنک کی چھند
کتاں سات دِکھلا جو کوچت کی سندھ
(١٦٠٣ ، ابراہیم نامہ ، ٥٨).
سُر تان تال بول عناصر ہوئے ہیں چار
ادری رچا ہے راگ کی سنگت کا اک جہاں
(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٣٣). آواز کی پستی بلندی کا نام ہندی میں سُر ہے. (١٨٥٦ ، فوائدالصبیان ، ١٦٨). کوئی آواز سر سے خالی نہیں ہوتی. (١٩٢٨ ، فکرِ بلیغ ، ١٣٠). یہ تھا میرا پنجاب جس کی ہواؤں میں ڈھولے ، ٹپے اور ماہیا کے اِشتیاق انگیز بول اور سُر سموئے ہوئے تھے. (١٩٨٥ ، پنجاب کا مقدمہ ، ١٨).

٢. **نا ک سے سانس نِکلنے کی آواز ، نا ک کے دونوں شِگاف.** باباجی دائیں طرف کا سُر چلتا ہے جاوَن (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢٤٣). نزلہ بگڑ گیا ، دونوں سر بند ہو گئے.(١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٣٦ : ٣). ٣. **ایک عِلم جو نا ک سے سانس لینے کے مُختلف ذریعے سے حوادثاتِ زمانہ سے مُطّلع کرتا ہے** (آئینِ ا کبری (ترجمہ) ، ٢ : ٢٠١). ٤.(i) (مجازاً) **کہنے کا ڈھنگ یا اسلوب ، گفتگو کا لہجہ اور انداز.** وہ قبولیت کا سُر ہم کو بھی بتا دو. (١٨٨٣ ، تذ کرۂ غوثیہ ، ٣٨٨). گو سب کچھ ہے مگر سُر وہی ہے اور لَے میں فرق نہیں آیا ہے۔(١٩١٢ ، سی پارۂ دل (مقدمہ) ، ٢ : ٩٣). (ii) **نغمہ ، گانا ، گیت.** سُر یعنی نغمہ کی دو بڑی قسمیں ہیں ، ایک کومل ، جس کا ذ کر اُوپر گُزرا ، عر بی میں اس کو حاد کہتے ہیں. (١٩١٣ ، ہندوستا نی موسیقی ، ٧٥). (iii) **رگڑ کی آواز.** پنسل تراش کا مدّھم سُر سب سے الگ ہے. (١٩٤٣ ، آدمی اور مشین ، ح). ٥. (گنجفہ) **بازی آغاز کرنے کا عمل ؛ حرفِ عِلت جو سنسکرت یا ہندی میں آتے ہیں ؛ بڑی نر مکھی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [س : سور स्वर].

ـــ اُتَرْنا محاورہ.
موسیقی) نغمے یا ساز کی آواز کا مدّھم ہو جانا ، بم میں زیر پیدا ہونا. جب وہ کسی پیالے کو بجا کر اس میں سے پا نی کم کرتا ہے تو سُر چڑھ جاتا ہے اور جب پا نی ڈال دیتا ہے تو سُر اُتر جاتا ہے. (١٩٤٠ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ١٢٤).

ـــ اُٹھانا محاورہ.
(موسیقی) گلوکار کا اپنی آواز یا ساز کو گانے یا بجانے کے دوران اِستھائی یا اَنترہ ، کے کسی مرکزی مقام پر آواز کو ٹھہرانا اور اس سُر کو اُجاگر کرنا جو عام طور پر ٹیپ کا سُر ہوتا ہے.
دو تین یا چار شیر بڑے قاعدے کے ساتھ اِس طرح گرجتے ہیں کہ جیسے انسان مِل کر کسی راگ کے سُروں کو اٹھاتے ہوں. (١٩٣٢ ، عالمِ حیوا نی ، ٣٣٠).

ـــ اَور لَے سے گانا محاورہ.
موسیقی کے اُصولوں کے مُطابق گانا.
غزل اور ٹھمری بھی اور دادرا
سر اور لَے سے گا تی تھیں با صَدادا
(١٨٩٣ ، صدق البیان ، ١٥٦).

ـــ باندْھنا محاورہ.
(موسیقی) کسی ساز کا اپنے کسی پردے پر ، سا ، کا مقام متعین کرنا ، جیسے ساز میں بلے ہوئے ، اسکیل کی رکھب (رے) یا گندھار (گا) یا مدھم (ما) وغیرہ کو عارضی طور پر بنیادی اور اِبتدائی سُر کا درجہ دینا یعنی اس کو پہلا سر فرض کرنا.
ایسا باندھا تھا اُس نے سُر اُونْچا
داد دیتی تھی چرخ پر زہراہ
(١٩١٧ ، گُلستانِ باختر ، ٣٠ : ٧٣١).

ـــ بِدیا (ـــ کس ب ، شد د بکس) امث.
علمِ موسیقی ، علمِ آواز (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سر + بدّیا].

---بگڑنا محاورہ.
(موسیقی) ساز کے پردے کی آواز خراب یا غلط ہونا (ماخوذ : ا پ و، ۴ : ۱۵۹).

---بَہار (---فت ب) امذ.
(موسیقی) عام مُروجہ ستاروں سے زیادہ طربوں والا خُوشنما ستار اس میں باریک فولادی تاروں کا ایک مجموعہ باج کے تاروں کے نیچے ہوتا ہے جو گمت (سرگم) کی آوازوں کے ساتھ گُونجتے ہیں۔ ان تاروں کی کھونٹیاں ڈانڈ کی بغل میں ہوتی ہیں، سُر بہار پر راگ کا الاپ کیا جاتا ہے اور جوڑ بجایا جاتا ہے. سر بہار۔ یہ بھی سِتار ہی ہوتا ہے مگر اس کا تونبہ بھی بڑا ہوتا ہے اور ڈانڈ بھی زیادہ چوڑی ہوتی ہے. (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۰۰). [سُر + بہار (رک)].

---بِین (---ی مع) امذ.
ستار سے ملتا جُلتا ایک ساز جسے دہلی کے شہزادے مرزا کالے صاحب نے ۱۲۸۸ھ میں ایجاد کیا تھا. اس ساز کا نام سُر بین ہے ... کالے صاحب شہزادۂ دہلی نے اختراع کیا ہے. (۱۸۷۵، سرمایۂ عشرت، ۲۸۳). [سُر + بین (رک)].

---بیوَرہ (---کس مع ب، و مج، فت ر) امذ.
(موسیقی) ایسے سُر جو اپنی راگ و راگنی وغیرہ میں بلحاظ مناسبت و عُمدگی کے اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر ہر راگ اپنی راگنی کے مقررہ قاعدہ پر گایا جائے تو اُن کا اصلی رنگ و رُوپ قائم رہتا ہے. ہر راگ کا سر بیورہ زبانی یاد کرایا تھا. (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۶۳). [سر + بیورہ ~ بیورا].

---بیورا بِلانا محاورہ.
(موسیقی) سُر قائم کرنا، کسی کام میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اس کی اونچ نیچ سمجھ لینا (فرہنگِ اثر).

---بَھرنا محاورہ.
(موسیقی) گویے کا اپنے گلے کی تربیت یا ریاض کے طور پر ایک ہی سُر پر قائم رہنا، آواز کو گانے کے لیے گرمانا (ریاض کرنے کے لیے گانے سے پہلے یا صبح کو)، کھرج بھرنا. شہنا نواز للت بھیرویں بھیاس کے شہناؤں میں سُر بھر رہے ہیں. (۱۸۳۵، حکایتِ سُخن سنج، ۱۰۹).

---پُرزَہ (---ضم پ، سک ر، فت ز) امذ.
امیر خسرو کا ایجاد کردہ ایک راگ. امیر خسرو کی ایجاد کردہ راگیں ... فرغنہ، سُر پُرزہ ... کلیان. (۱۹۱۳، ہندوستانی موسیقی، ۸۸). [سُر + پُرزہ (رک)].

---پُروا (---ضم پ، سک ر) امذ.
(موسیقی) بلاول ٹھاٹھ کی ایک ذیلی راگنی، پُروَیا. بلاول ٹھاٹھ اس کے سب سر شدھ ہیں، اس میں یہ راگ راگنیاں ہیں ... سُر پروا الپا گن کلی ... پٹ منجری. (۱۹۶۷، ہندوستانی موسیقی، ۱۳۶). [سُر + پُروا (رک)].

---تال سے م ف.
موسیقی کے اصول کے مُطابق، لَے کے ساتھ.

نغمہ سنجی میں بھی دولھا کو ید طُولیٰ ہے
کہہ دو مُطرب سے کہ سُر تال سے گانا سہرا

(۱۹۳۷، نغمۂ فردوس، ۱ : ۱۰۶).

---جگانا محاورہ.
نغمہ سرائی کرنا، خوش اِلحانی کرنا، میٹھے بول بولنا. مگر مسئلہ وہی ہے کہ جس موسم میں پرندے نرم کومل سُر جگاتے ہیں. (۱۹۸۷، افکار، کراچی، نومبر، ۷۰).

---جمانا محاورہ.
(موسیقی) آواز یا ساز کا پُوری نغماتی طاقت مُرتکز کر دینا یہاں تک کہ اس سُر کی لَو بندھ جائے. شہنا نوازانِ سحر نے الپا و بھیرویں کے سُر جمائے. (۱۸۶۲، شبستانِ سرور، ۲۰۴).

---چَڑھنا محاورہ.
(موسیقی) سُر کا اُونچا ہونا، سُر کا بلند آہنگ ہونا، پُر تاثیر ہونا، الحان کا گہرا اثر رکھنا. اوّل تو حُسن خود بلائے جان ہے، اس پر سے راگ، پس عشق کا سُر جہاں تک نہ چڑھ جائے وہی تعجب ہے. (۱۸۹۷، کاشف الحقائق، ۲ : ۳۱۹). جب وہ کسی پیالے کو بجا کر اس میں پانی کم کرتا ہے تو سُر چڑھ جاتا ہے. (۱۹۳۰، آغا شاعر، خُمارستان، ۱۲۴).

---دینا محاورہ.
(موسیقی) پُھونک سے بجنے والے ساز میں مزید ہوا بھرنا. شہنا نواز نے شہنا بجائی دم نانے والے نے سُر دیا. (۱۹۲۳، اہل محلہ اور نااہل پڑوس، ۲۸).

---ساگَر (---فت گ) امذ.
(موسیقی) سُر کا سمندر؛ (کنایۃً) ماہرِ موسیقی.

اے رانی میں سُر ساگر ہوں اور کوی انمول
اے سُر ساگر مہا کوی بس اپنے بھید نہ کھول

(۱۹۵۸، لاحاصل، ۲۱). [سُر + ساگر (رک)].

---سِرَنگ (---کس س، فت ر، غنہ) امذ.
(موسیقی) طاؤس کی قسم کا بغیر طربوں کا سِتار جو سیتا رام داس پشتاپوری (بنگال) کی ایجاد کہا جاتا ہے (ا پ و، ۴ : ۱۶۰). [سُر + س : شرنگ सुरंग].

---سَرَنگا (---فت س، ر، غنہ) امذ.
(موسیقی) پیارے خاں نامی کا ایجاد کیا ہوا سِتار کی قِسم کا باجا جو سہاوتی کچھپی رُدرابین کا ملخص ہے، اس میں چھ تار اور اُوپر سِرے پر ایک تونبا بھی ہوتا ہے (ا پ و، ۴ : ۱۶۰). [سُر سرنگ + ا (زائد)].

---سِنگار/سِینگار (---کس س، مغ/ی مع، مغ) امذ.
(موسیقی) سِتار سے ملتا جُلتا ایک چوبی ساز، ڈانڈ مثل رباب گاؤ دم، اس کو بھی چوَنی سے بجاتے ہیں. رباب اور سُر سینگار

اونھیں کا ساز کہلاتا ہے۔ (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۸۳). بعد بہادر حسین خاں صاحب کے مرحوم سے بہتر سُر سِنگار کسی نے نہیں بجایا. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۱ : ۳). ضیاء الدولہ عرف بہادر سین سُر سِنگار بجا رہے تھے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۲). [سُر + پ : سِنگارو सिंगार].

---سنگیت (---فت س ، غنہ ، ی مع) امذ.
(موسیقی) **گانا بجانا جو موسیقی کی تعلیم کے مُطابق ہو.** چار طرف پھیلا ہے من میں سُر سنگیت کا جادو ، رُوح بھٹی ہے قابو. (۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتّیاں ، ۳۰). [سر + سنگیت (رک)].

---سِنگھار (---کس س ، مغ) امذ.
رک : **سر سنگار.**

سُر آئینہ کس جا کہاں سر سِنگھار
کہاں ہیں منجیرے کہاں ہے کتار

(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۱۰۳). طرح طرح کے باجے الغوزے ، بربط ، بین ... سُر سِنگھار ، طاؤس ، سِتار ... نسترن بج رہے ہیں. (۱۹۴۳ ، دِلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۰). نواب کلب علی خان کی فرمائش پر سُر سِنگھار بنایا گیا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۱). [سر سِنگار (رک) کا مُتبادل اِملا].

---سے سُر مِلانا محاورہ.
جیسا دُوسرا کہے ویسا ہی کہنے لگنا ، بغیر سمجھے بات کی تائید کرنا ؛ ہاں میں ہاں مِلانا. ان کا کام تو یہ ہے کہ اپنے آقاؤں کے سُر سے سُر مِلائیں. (۱۹۴۶ ، خُطباتِ قائدِ اعظم ، ۳۶۸).

---کا پکّا امذ.
(موسیقی) **علمِ موسیقی کے اُصولوں سے واقف ، فنِ موسیقی کا ماہر ، گانے کا ماہر.** وہ سُر کے پکّے تھے لیکن آواز ساتھ نہیں دیتی تھی. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۲۱).

---کا دوشاخہ امذ.
(طب و سائنس) **آواز کو کان کے اندر پہنچانے کا آلہ جس سے آواز حلزونہ تک پہنچ جاتی ہے.** ایک سر کے دو شاخے کو مرتعش کرو ، اور اُسے اِس طرح پکڑے رکھو کہ اُس کا قاعدہ کھوپڑی کی چوٹی سے ، دانتوں سے یا زائدۂ حلمیہ سے لگا ہوا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۸۴).

---کرنا محاورہ.
کسی آواز یا ساز کو دُوسری سے ہم آہنگ کرنا ، اس طرح سے کہ دونوں کے سُر ایک دوسرے میں ضم ہو کر ایک آواز معلوم ہونے لگیں. ادب سے بیٹھ کر ساز ملانے لگے ، پہلے تانپورہ سُر کیا جاتا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۵).

---گھونٹا (---و مع) امذ.
(موسیقی) **بین کی ایک قِسم کو بجانے کی مخروطی شکل کی چھ انچ لمبی چوب جو اُس کے لیے مضراب کا کام دیتی ہے ، بعض سازندے مورک یا مُہرک کہتے ہیں** (ماخوذ : اپ و ہ ، ۱۶۱). [سُر + گھونٹا (رک)].

---لگانا محاورہ.
(موسیقی) **گلے سے کسی سُر کے ادا کرنے یا نِکالنے کے بعد سا پر آنا ؛ فریاد کرنا.**

سر لگاتی تھی جب وہ ماہِ منیر
دل پہ لگتا تھا آ کے تیر پہ تیر

(۱۸۵۷ ، بحرِ اُلفت ، ۱۴). ایک سوز خواں نے سلام پڑھا ، تو سُر اِتنے روشن لگائے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ سارے کمرے میں چکا چوند ہو گئی ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۷۷).

---لگنا محاورہ.
ساز سے آواز کا ہم آہنگ ہونا. ہمارے فنِ موسیقی میں کتنے راگ کِتنی راگنیاں اور کِتنی دُھنیں ہیں اُن میں کون کون سُر کس شان سے لگتے ہیں. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۲۸).

---مُکھا (---ضم م) امذ.
(موسیقی) **سری راگ کی ذیلی تقسیم کی ایک شق ، بھارجا رکھا جاتا ہے کہ یہ راگ مہادیو کے مُنھ سے نِکلا ہے ، بعض کا قول ہے کہ نافِ زمین سے نِکلا ہے.** سرمکھا ، سرستی ، اور سوہنی بھارجائیں اور ... اکسیر اس کے پتر ہیں. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۱). [سُر + مُکھ (رک) + ا : لاحقۂ نسبت].

---مِلانا محاورہ.
۱. (موسیقی) **کسی آواز یا ساز کو دُوسری سے ہم آہنگ کرنا. اس شکل میں کہ دونوں کے سُر ایک دُوسرے میں ضم ہو کر ایک آواز معلوم ہونے لگیں ؛ آرکسٹرا کے مُختلف سازوں کا کسی ایک ہی نغماتی سطح پر یعنی ایک ہی سُر پر اپنے اپنے پردوں اور تاروں کو مِلا لینا ؛ معاون گلوکار یعنی آس دینے والے کا اپنی "آ آ آ" کی آواز کو اصل گوّیے کے سُر کے مُطابق نِکالنا ، آواز مِلانا ، ساز کا سر کے موافق کرنا.**

مِلائے سُر میں سُر جو شمشادِ سرو
خوش آواز تھے ہر درے میں تدرو

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۸۸). گلعذار نے بین کو درست کر کے اور سُر مِلا ، اِس پر یہ گانا شروع کیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۵۰). کوئی قدرتی فرشتہ اُن نغمہ سنج طیور کے ساتھ سُر مِلا رہا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۰۸). ۲. **ہم خیال ہونا ، ہم نوائی کرنا ، ساتھ دینا.** اسی جاں فزا نغمے میں مسٹر ول ڈورانٹ بھی سُر مِلا کر کہتے ہیں. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۴).

---مِلنا محاورہ.
آواز ملنا ، تال مِلنا ، تال میل ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---منڈل (---فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
(موسیقی) **ایک قِسم کا ساز جس میں لکڑی کے دوہرے فریم پر تیس یا زیادہ تار چڑھے ہوتے ہیں- یہ تار اپنی دبازت کے اعتبار سے ایک سِرے سے دوسرے سِرے تک پتلے اور لمبائی میں چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں - ان تاروں کے سِرے کھونٹیوں اور لوہے کی چابیوں میں بندھے ہوتے ہیں- اسکا دوسرا نام قانون بھی ہے.**

تمبورہ ہور کمانچہ عود و بردنگ
انھا بھی سر منڈل قانون ہور چنگ
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۲۳). موجودہ شکل میں قانون اور سُرمنڈل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۲). [سُر + منڈل (رک)].

--- میں اللہ بَسے (ہے) کہاوت.
گانے میں خدا رہتا ہے ، گانا بہت عجیب چیز ہے اچھے گانے سے دل حق کی طرف مائل ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- نِکالنا محاورہ.
ساز بجا کر آواز سے ہم آہنگ کرنا. طبلہ بجانا ، سِتار ہارمونیا ، پیانو کی گمک اور سُر نِکالنا آ گیا . (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۲۶).

--- نِکلنا محاورہ.
ساز سے آواز پیدا ہونا یا آنا. اون میں سے زیر و بم یعنی ساتوں سُر معروفہ کے نِکلتے. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۸).

--- نَویسی (---فت ن ، ی مع) امث.
(موسیقی) **سُروں کو قلمبند کرنے کا ایک طریقہ جس میں سُروں اور دھنوں کے اجزا اور راگوں کی چالوں کو خطوں ، دائروں ، مثلثوں ، قوسوں اور لفظوں کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے .** ہمارے یہاں موسیقی کی معقول سُرنویسی کے فقدان نے دوسری قوموں کے لئے اس کو سمجھنا بالکل ناممکن بنا دیا ہے . (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۲۰۸) . [سُر + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُر (۲) (ضم س) امذ.
۱. **دیوتا ، فرشتہ.** سُر کا کام تو مار ڈالنا ہے ، سو مُجھے کیوں نہیں مارتے. (۱۷۳۶ ؟ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۰۵).
ایسے ہزیاناتِ بیجا سے یہ بہتر ہے کہ ہم
مان لیں سُر اور اَسر کی داستاں بے بیش و کم
(۱۸۷۸ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۱۸). ۲. **سورج.**
پھر کاش پُھول بیٹھے پر ایک اوس چمن کی شاخ
پُھوٹے حمل کے سُر سے طلائی کرن کی شاخ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵). [س : सुर].

--- لوک (---و مع) امذ.
دیوتاؤں کی زمین ، فرشتوں کی آماجگاہ.
سو سُر لوک ترلوک کی باجتیاں
نہ طاؤس ناچے سو یوں ناچتیاں
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۳). [سُر (۲) لوک (رک)].

سَرا (۱) (فت س) امث ؛ بہ سرائے.
۱. **مسافروں کے ٹھہرنے کا مکان (جس کی جگہ اب عموماً ہوٹل ہوتے ہیں) ، مسافرخانہ ، دھرم شالہ.**
اتال شہر زریں کی باٹ توڑیا ہوں
سرا تین اس باٹ میں چھوڑیا ہوں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۲۷). مسافر کا گھر سرا ہے ، انھیں وہاں چھوڑ کر میں آپ کے پاس آیا ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۳). چُنگی گھر کے قریب ایک سرا میں آ کر ٹھہرے. (۱۹۴۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ۱۵۲).
کسی کی یاد اس طرح سے آتی ہے آج میرے اندھیرے دل میں
کہ جیسے اجڑی سرا میں آ کر دیا مُسافر جلا رہا ہو
(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۱۷۷). ۲. **(مجازاً) دنیا ، جہان.**
الٰہیٰ ہووے جہان میں ظہور اب اس کا
کہ ہے وہ شافعِ محشر امام ہر دوسرا
(۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۳). [ف : سرای ؛ اوستا : سرادہ ؛ قدیم ف : سراد].

--- بان امذ.
سرائے کا مالک ، مُسافر خانے کا رکھوالا. اُس نے دو دینار نِکال کے سرابان کو دیئے. (۱۸۱۹ ، انجیلِ مقدّس ، ۱۷۸) . [سرا + بان ، لاحقۂ فاعلی].

--- بُستان / بوستان (---ضم ب ، سک س / و مج ، سک س) امذ.
خانۂ باغ ، پائیں باغ ، باغ.
رقیب پھر نہ سکے دو قدم بھی ساتھ اپنے
کہ دشتِ عشق سرا بوستانِ یار نہیں
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ)، ک ، ۱۱۶). میں خشک سالی میں سرابستانِ آفرینش کو اپنی آبیاری سے طراوت دیتی ہوں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۷) . قلعہ کے گِرد باغات و سرابستان بہت لگے ہیں. (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۶۱). [سرا + بُستان/بوستان (رک)].

--- پَرْدَگی (---فت پ ، سک ر ، فت د) امذ.
خیمۂ شاہی کا دربان ، خیمے ڈیرے کا چپراسی. کُل شاگرد پیشہ کا ماہانہ دس سے بارہ مقرر کیا اور باپ کے سرا پردگیوں کی تنخواہوں میں ... اضافہ کیا گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۵). [سرا + پردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَرْدَہ (---فت پ ، سک ر ، فت د) امذ.
۱. **گھر کا پردہ ؛ وہ پردہ جو خیمے یا محل کے دروازے کے آگے بطور دیوار لگا دیتے ہیں.**
بگرد سرا پردۂ شہر یار
علمہائے زریں ہزاراں ہزار
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۱).
سرا پردہ واں پہلواں کھینچیا
تمام دامنِ کوہ لشکر گیا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۱). گھوڑے سے اتر قدم سرا پردہ میں رکھے ، تمام اہل بیت خدمت میں حاضر ہوئے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۲). شہر کے باہر تنبو اور قنات اور بیچوں بیچ اور سرا پردے اور کندلے کھڑے کروا کر ان میں داخل ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۹). اُمراء دربار نہایت ... تعظیم کے ساتھ ان کا استقبال کرتے اور سراپردہ جو خلیفہ کے آگے لٹکا رہتا تھا اُن کے داخل ہونے کے لیے اُٹھاتے تھے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، (ضمیمہ نمبر ۱) ، ۶۰).

آفتابوں کی طرح جاگی ہے انسان کی جوت
جگمگاتا ہے سراپردۂ اسرار کا رنگ

(۱۹۷۱ ، لہو پکارتا ہے ، ۳۰). ۲. **خیمہ ، شاہی خیمہ**. پادشاہ کے اِستقلال میں اصلاً فرق نہ آیا ... سراپردہ سے نکل کر عمداً ہاتھی پر سوار نہ ہوا. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۵۹) . [سرا + پردہ (رک)].

--- پَردۂ شاہی (---فت پ ، سک ر ، فت د ، کس اضا) امذ.
(کنایۃً) **دربارِ شاہ ، بارگاہِ شاہی**. اِتنے میں جعفر بن ابی طالب مُسلمانوں کو ساتھ لیے سراپردۂ شاہی پر آ موجود ہوئے. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۰۲). [سرا + پردہ (رک) + شاہی (رک)].

--- پَردۂ عِزّت (--- فت پ ، سک ر ، فت د ، کس اضا ، کس ع ، شد ز بفت) امذ.
(کنایۃً) **مقدس مقام ، بارگاہِ خداوندی**. جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے اور سراپردۂ عزّت تک پہونچے کہ وہ محل خاص کبریائے حق کا ہے. ((۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۶۳). [سرا + پردہ (رک) + عزّت (رک)].

--- چَہ (---فت چ) امذ.
۱. **چھوٹا خیمہ ، چھوٹا محل سرا**. آخر جاتے جاتے بادشاہی سراچوں کے نزدیک گئے اور بارگاہ میں داخل ہوئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۴). فرمایا کہ اس وقت سراچہ بارگاہ کے اٹھا دو. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۲۳). ۲. **چھوٹا حِصّہ ، گھر کے اندر مخصوص چھوٹا حصّہ ، بیٹھک وغیرہ**. اس گھر کے سراچہ (مردانہ حِصّہ) میں قبلہ مولانا صاحب مرحوم اور عزیز احمد رہتے تھے. (۱۹۶۴ ، آپ بیتی ، ۱ : ۲۲۵). [سرا + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

--- دار صف مذ.
سرائے کا مالک ، سرائے کا رکھوالا ، مسافر خانہ کا نگراں یا مہتمم ؛ مکان دار ، مالکِ مکان ؛ زمیندار ، جاگیردار (پلیٹس).
[سرا + ف : دار ، داشتن۔ رکھنا].

--- کا کُتّا امذ.
(کنایۃً) **لالچی ، بے غیرت ، حریص**.

لے بھاگیں لقمہ دستِ امیر و غریب سے
یہ بے ادب حریص بھی کُتّے سرا کے ہیں

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

--- کَرنا محاورہ (قدیم).
رُکنا ، ٹھہرنا.

کہ یک کوٹھ کے بھانج پر کر سرا
مدام ایک رہتا اچھے باندرا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۳).

سَرا (۲) (فت س) امث.
تحت الثریٰ ، زمین کے سب سے نیچے کا طبقہ ، پاتال.

سرا سے تابہ ثُرَیّا تمام روشن ہوئے
چِس آرسی پہ پھرے اس کی یا دکا صیقل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۵). [عربی ثریٰ (رک) کا بگاڑ].

سَرا (۳) (فت س) امذ.
لمبا اور سیدھا بانس ڈنڈا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شر + کہ : शर+क].

سَرا (۴) (فت س) امذ.
ایک درخت جس کی لکڑی کی کمانیں بنتی ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[رک : سرو].

سَرا (۵) (فت س) امذ ؛ صف.
آبشار ، ندی ؛ بھرنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سر۔ ہا نی + ا ، لاحقۂ تذکیر].

• • • سَرا (۱) (فت س) امذ.
گھر ، خانہ بطور لاحقہ؛ تراکیب میں مُستعمل؛ جیسے، مہمان سرا ، محل سرا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [رک : سرا (۱)].

• • • سَرا (۲) (فت س) صف.
مرکبات میں جُزوِ دوم کے طور پر مُستعمل ؛ جیسے، نغمہ سرا ، زمزمہ سرا. معشوقہ دہان اور لب شیریں ، اگر نغمہ سرا ہو یا نہ ہو دلربا ہے. (۱۸۵۵ ، **گلستان** (منشی نظام الدین) ، ۲۵۹). نغمہ سرا ، نغمہ سرائی ، مدح سرا ، مدح سرائی. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۹۹).

وہ نغمہ سرا ہو تو فضا رقص کرے
وہ رقص کرے تو زندگی جُھوم اُٹھے

(۱۹۷۱ ، آئینۂ اعتبار ، ۳۰۹). [ف : سرائیدن کا امر].

سِرا (۱) (کس س) امذ.
۱. **کسی چیز کے شروع یا آخر کا کنارہ**.

شمشیر لے توں کینچ کر اپنی جو اتکا عار کر
سیطان کوں سب مار کر پکڑو سرا اس دین کا

(۱۶۹۷ ، بیاضِ قدیم ، احمد ، ۲۸).

روشنی اس طرح سے ہوتی ہے کد
اک سرا جس کا ازل اور اک ابد

(۱۷۶۹ ، مثنویاتِ میر حسن ، ۱ : ۳۴). وہ سِرا جو میں نے خالی چھوڑ دیا ہے. (۱۸۶۳ ، خطوطِ غالب ، ۱۹۵).

فلسفی کو بحث کے اندر خُدا ملتا نہیں
ڈور کو سُلجھا رہا ہے اور سِرا ملتا نہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۳۷). یہ تو وہ بُھول بُھلیّاں ہیں جہاں ڈوری کا سرا لے کر چلو تو جبھی بھٹکنے سے بچ سکتے ہیں. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۰۸). ۲. **آغاز ، اِبتدا**.

سفر مدینے سے گویا کہ تھا پلا کا سرا
قدم جو راہ میں رکھا تو ہائے پھر نہ پھرا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۵).

چاہ اک لمبی سڑک ہے کیا سرا اور کیا دھرا
اس جگہ جو پاؤں اٹھے اس کو پہلا جائیے

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۶۰). اُردو تنقید میں اس قسم کی بحثیں «تاریک گلی» بن کر رہ گئی ہیں جس کا روشنی کی طرف سِرا مضمون کے اِختتام پر بھی نہیں نِکلتا. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۲۴). **۳. قُربت ، نزدیکی ، آمد.** عید کا جو سِرا ہے تو کوئی درزی بھی ہاتھ نہیں دھرتا. (۱۸۷۵ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۱۲). **۴. اُوپر کا حِصّہ ، چھت.** ہوا نے سرا اس مکان کا اُٹھا کے دریا میں ڈال دیا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۰۹). **۵. حِصّہ ، جگہ.** اس کا خیال رکھنا بھی مناسب ہو گا کہ اس سرے کا گو بر دھو دیا جائے. (۱۹۴۷ ، انگور ، ۷۳). **۶. درجہ ، طبقۂ انتہا.** پرلے سِرے کی بیوقوف ہے اولاد کو اپنے کردارناسزا کی بُری مثالیں دِکھانا اور ان سے یہ توقع رکھنا کہ یہ لوگ بڑے ہو کر زبانی پند یا کتابی نصیحت پر کاربند ہو کر صالح اور نیک وضع ہوں گے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳). [سِرا (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

ـــــ پُھوٹنا محاورہ.

نِکلنا ، برآمد ہونا. وہی کوٹھری ہے جس میں اس سُرنگ کا سِرا پھوٹتا ہے. (۱۹۱۹ ، سُراغرساں عاشق ، ۱۲۱).

ـــــ نِکلنا محاورہ.

آغاز ہونا ، شروعات ہونا.

بس اب جانے دو جو گُزری سو گُزری بحث سے حاصل
جو دہراوٴں سِرے سے پھر لڑائی کا سِرا نِکلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۱).

سِیرا (۲) (کس س) امث.

(کاشتکاری) کھیت میں پانی پہنچانے کی نَلیا (اپ و ، ۶ : ۱۶۱). [س : شِر + کہ शिर+क].

سُرا (۱) (ضم س) امث (قدیم).

۱. شراب.

سُرا پیو قران لے جالیا
جڑا خُونِ دوزخ اپس کھالیا

(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، ۶ ، ۲۰جون ، ۱۹۵۷ : ۹۹)).

سبز سارے نورتن کسوت کیے ہیں رنگ رنگ
سر و مینا میں سو شبنم کا سُرا پایا بسنت

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۹).

میں پیاسی ہوں مُجھ کو پلا مدھ پیالہ
لُعابِ دہن میں سُرا کا نشہ ہے

(۱۹۶۴ ، فارقلیط ، ۴۶). سُرا ، شراب. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصۂ صرف) ، ۴۸). **۲. پینے کا برتن ، گِلاس ، پیالہ ؛ سانپ ، ناگ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सरा].

ـــــ پان امذ.

شراب پینا ؛ شراب ، تاڑی (پلیٹس). [سُرا + پان (رک)].

ـــــ پی امذ.

شراب پینے والا ، شرابی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سُرا + پی (پینا (رک) سے لاحقۂ فاعلی)].

سُرا (۲) (ضم س) امث.

سِراگائے. ایک چوپایہ جانور ہے جو ہمالیہ پہاڑ میں اور خطا و تِبّت کی طرف ہوتا ہے گائے کو سُرا اور بیل کو باک کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۵). [سراگائے کی تخفیف].

سُرا (۳) (ضم س) امذ.

(طِب) گرم ملکوں میں گھوڑوں اور مویشیوں کا ایک مرض جس میں خُون بالکل کم ہو جاتا ہے. سرا گرمی مرض ہے اور بالعموم موسم برسات میں ظاہر ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، راہِ عمل ، ۱۳۹). گھوڑوں میں سُرا اور بدکنار جیسے امراض میں آنکھ کی جھلّی میں خُون کے چھوٹے چھوٹے دھبّے پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۲). [انگ : Surra].

سُرّا (ضم س ، شد ر) امث ؛ امذ.

سُر مچھلی ؛ بٹوا جس میں اشرفیاں اور روپے ہوں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع : صُرّہ (رک) کا بگاڑ].

سِرّاً (کس س ، شد ر ، تن ا فت) م ف.

پوشیدہ طور پر ، خاموشی کے ساتھ ، چُپکے سے ، راز دارانہ (عموماً جہراً کے ساتھ مُستعمل). احوال بندوں کے سِرّاً و جہراً سب اُس پر آشکار ہوویں. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری (ترجمہ) ، ۶۱۰). جو کُچھ معاملہ تم سِرّاً یا علانیہ کرو گے وہ ہر جگہ اور ہر وقت میں دیکھ رہا اور سُن رہا ہوں. (۱۹۳۲ ، تفسیرِ القرآن الحکیم، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۹۱).

پُکارو اُسی کو بہ سِرّاً و ضرّاً
وہ ہر شے کا نعم البدل بخشتا ہے

(۱۹۶۴ ، فارقلیط ، ۱۴۸). [سِر + اً ، لاحقۂ تمیز].

سَراب (۱) (فت س) امذ.

۱. وہ ریت یا تارکول جس پر دُھوپ میں دُور سے پانی کا دھوکا ہوتا ہے.

رکھیا کیں نہ تھا روئے گیتی پہ آب
مگر تھی ندیاں سے ہوا پر سراب

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۰).

چشمِ طمع کوں جلوۂ موہوم ہے مراد
پیاسے کوں ہے سراب میں عین الیقین آب

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۲).

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۱). پچھلا زمانہ ... نمائش سراب کا حکم رکھتا ہے. (۱۹۰۰ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۷۶). چولستان کے یہ ڈھیر یا ہموار میدان دُور سے سراب کا منظر پیش کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۵۴). **۲. (مجازاً) معدوم ، نیستی ، فریب ، دھوکا ہی دھوکا.**

او کنول مُکھ میں نیر ہے سنپور
اس کے انگے تنک سراب کہاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۷۴).

یہ جہاں نقشِ آب ہے صاحب
دمِ ہستی سراب ہے صاحب

(۱۷۸۷ ، دیوانِ قاسم ، ۴۵). اُن کو اپنے دل میں معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ان میں نہ تھا وہ خالی سراب تھا. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۸۳). آزاد اِرادہ محض ایک سراب ہے اور اس کا دعویٰ محض ایک خوش فہمی. (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۳۱). [ع].

ـــ آلود (ـــ و مع) امذ.
دھوکے کا ، پُر فریب.

مجھے گُنہ میں زندہ رہنے دو ؛ کہ میں نیکی کا نام لے کر
سراب آلود زندگی بسر کرنے سے بیزار ہوں

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۱۲۱). [سراب + ف : آلود ، آلودن ـ ملانا].

ـــ گاہ امذ.
(کنایۃً) **دُنیا ، دھوکے کی جگہ.** دنیائے فانی ناپائدار ہے ، آخر زندگی کا کیا اعتبار ہے حبابِ لبِ جو تصوّر کرنا بجا ہے ، کس نے اس سراب گہ پر بھروسا کیا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۶ : ۵۱). [سراب + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

سَراب (۲) (فت س) امث.
رک : شراب (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شراب (رک) کا غلط اِملا].

سَرابہ (فت س) امث.
شراب . سرابہ . (۱۵۹۷ ، آئینِ اکبری ، ۲ : ۲۵۷). [شراب (رک) کا غلط اِملا].

سَرابی (فت س) صف.
سراب جیسا ، پُر فریب.

پھیلے ہوئے راستے شہابی
بکھرے ہوئے سِلسلے سرابی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۱). [سراب + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَراپ (فت س) امذ ؛ امث.
بد دعا ، کوسنا.

مت بول کسے بُرا جوں بھانڈاں
مت کس کو سراپ دے جوں رانڈاں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۷). مہادیو سے سراپ لے کے بھسم ہوا. (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۸). پتا نے غُصّے میں آ کر مجھے سراپ دیا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۵). تُو بھولپن سے بُرا مانے گی اور اسے سراپ جانے گی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۲۸). اب اروسی کے سراپ کے دن بھی پورے ہو رہے تھے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۸۹). [ب : सराप ؛س : شاپ **शाप**].

سَراپا (فت س). (الف) امذ.
۱. **قد و قامت.**

آواز ایک آئی ز بالائے میل
بھی جُنبش میں آیا سراپائے میل

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۷۵).

نہ للچانے کی جاگہ کونسی ہے تُجھ سراپا میں
یہ میرا ایک دل حیران ہوں کیا کیا کرے لالچ

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۰۱).

تصویرِ غم بنے ہیں سراپا میں درد ہے
صدمے سے رنگ چہرۂ انور کا زرد ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۲۷). حقہ میاں نبی بخش کے قبضۂ تصرف میں ہے ، یہ مہری کے سراپا میں محو ہیں. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۲). اور سراپے میں بجلی سی لہرا لہرا جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۶۹). ۲. **وہ اشعار جن میں کسی کے اعضائے بدن کی تعریف سر سے پانو تک کی جائے.** تمام شاعروں نے معشوقوں کے سراپا لکھے ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۳۷). آپ نے ماہ‌لقا بائی کے حُسن و جمال کی تعریف میں ایک سراپا تصنیف فرمایا تھا. (۱۹۰۶ ، حیاتِ ماہ‌لقاہ ، ۲۴). سراپا: اشعار کے ایسے مجموعہ کو سراپا کہتے ہیں جس میں شاعر معشوق کے حُسن کا تفصیلی اور مکمل جزئیات کے ساتھ بیان کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سُخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۹۵). ۳. **خلعت ، لباسِ فاخرہ.** بادشاہ زادہ سراپا پہن کے ... آوتا ہے. (۱۷۳۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۷). ہر روز حضور میں آتی سراپا اور دِلاسا پاتی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۷۸). (ب) صف. **سر سے لیکر پانو تک ، ابتدا سے انتہا تک ، ازل سے آخر تک؛ کلیۃً ، بالکل ، مُجسّم ، مکمل.**

ولے کیا کروں توں یو قِصّہ سُنیا
ملک کی خبر سب سراپا سنیا

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۵۷).

قد ترا رشکِ سروِ رعنا ہے
معنیِ ناز کی سراپا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۷).

سراپا آرزو ہونے نے بندہ کر دیا ہمکو
وگرنہ ہم خُدا ہوتے جو دل بے مدعا ہوتا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۵). فارسی نے بھی سراپا اسی کی تقلید کی ہے. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱). ہر آدمی سراپا عقیدت بن کر درگاہ کی طرف دوڑا جاتا تھا. (۱۹۸۴ ، زمین اور فلک اور ، ۳۲). [سر + ا ، تا (رک) کی تخفیف + پا (رک)].

ـــ تقصِیر (ـــ فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
مجسم گُناہ. فقیر سراپا تقصیر امیدوار رحمتِ ربِّ قدیر ... عرض کرتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳). [سراپا + تقصیر (رک)].

ـــ حَرف (ـــ فت ح ، سک ر) امذ.
(محرری) **ابجد کے ہر حرف کی مجموعی شکل یا وضع قطع** (اپ و ، ۳ : ۲۱۷). [سراپا + حرف (رک)].

ـــ حَیات (ـــ فت ح) امذ.
مُجسّم زندگی ، جانداری ، جوشیلا پن. فانی نے دل کے لیے بیک وقت سراپا حَیات اور سراپا مرگ کے استعارے اِستعمال کر کے یہ سمجھنا آسان کر دیا ہے. (۱۹۸۳ ، بت‌خانہ شکستم مَن ، ۷۹). [سراپا + حیات (رک)].

---رَم (---فت ر) امذ.
فرار پر آمادہ ، بھاگنے والا ؛ (کنایۃً) ہرجائی ، معشوق.

خدا شاہد کیا لا کھوں سی تدبیر
کیا تب اوس سراپا رم کو تسخیر

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۶۸). [سراپا + ف : رم ، رمیدن - بھاگنا].

---سِپاس (---کس س) امذ.
مُجسّم شکر گزار ، بہت زیادہ ممنون. آپ کا خط مِل گیا ہے جس کے لیے سراپا سپاس ہوں. (۱۹۳۰ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۷۰). اس کے لیے ہم سب سراپا سپاس ہیں. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۱۰) [سراپا + سپاس (رک)].

---غَرْق ہونا محاورہ.
مُجسّم مُبتلا ہونا ، پوری طرح متاثر ہونا. ملکہ خواب ناز میں ہے ایک پائنچا رانوں تک چڑھا ہے ، دسرا پلنگ کے نیچے لٹک رہا ہے ، سراپا غرق دریائے جواہر ہے (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۷).

---قُدس (---ضم ق ، سک د) صف.
پا ک ؛ (کنایۃً) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ؛ مُجسّم نیک پارسا ، بہت زیادہ نیک. اس سراپا قدس کی سیرت پا ک بیان ہو. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۷). [سراپا + قدس (رک)].

---ناز صف.
مُجسّم ناز انداز ، نازک مزاج.

سراپا ناز ہے تو اے پری رُو
مُجھے تیرے سراپا کی قسم ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۰).

تجاہل پیشگی سے مدعا کیا
کہاں تک اے سراپا ناز کیا کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲). برسات کی چاند نی جو کسی سراپا نازکی طرح چُھپ چُھپ کر اور ترسا ترسا کر جلوہ د کھا تی ہے ... کلبۂ احزان کی روشنی کر دیتی ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۳). [سراپا + ناز (رک)].

---نِگاری (---کس ن) امث.
سر سے پانو تک بدن کی تعریف کرنا ، بدن کے ہر عضو کی تعریف میں شعر کہنا. مرقع آرائی اور سراپا نگاری میں آزاد کا قلم بہت رواں نظر آتا ہے. (۱۹۳۶ ، دیدوشنید ، ۱۸). رس نچوڑنے کا انداز سراپا نگاری اور جمال پسندی اور زمین کے ساتھ وابستگی کے زاویے قدرِ مشترک کے طور پر نظر آتے ہیں. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۸۷). [سراپا + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نُور (---و مع) صف.
مُجسّم روشنی والا ، نور سے بھرا ہوا ، روشن ؛ (کنایۃً) حضور صلی اللہ علیہ وسلم. نبوت کے سراپا نور ہاتھ کا سینے پر پھیرنا تھا کہ دل روشن ہو گیا. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۳۱۰). [سراپا + نُور (رک)].

سَراپِت (فت س ، کس پ) صف.
لعین ، شقی ، قابل نفرت ، ملعون ؛ حلفیہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : شراپت : शापित].

سَراپْنا (فت س ، سک پ) ف م.
بددعا دینا ، کسی کو کوسنا ، بُرا بھلا کہنا ، گنہگار ٹھہرانا ، اِلزام دینا.

خلعت پھر کسی کے کیوں سج پر دھراں
عاشق نے ہاتھ اُٹھا کر تُجھے سراپا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۱). دُرِ باسا مُنی نے غفلت سے شکنتلا کو سراپا تھا ، کہ راجا کو تیری طرف سے ایسی غفلت ہووے گی کہ تُجھے بُھول جاوے گا. (۱۸۰۱ ، شکنتلا ، کاظم علی جوان ، ۰). ہم نے بھی خُوب کان امیٹھے اور قمچیاں لگائیں یہ کچھ اِنسان کی فطرت سی ہو گئی ہے کہ گُزشتہ کو سراہتا ہے اور حال کو سراپتا ہے. (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۶۲).

حاضر کو سراپنے سے بنتا نہیں کام
کوئی حل ڈھونڈو ، کوئی تدبیر کرو

(۱۹۷۴ ، لحنِ صریر ، ۱۸۳). [سراپ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِرات (کس نیز فت س) صف.
سرد ، خنک ، سرد ہونے والا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : شیتل शीतल].

سَرّاٹا (فت س ، شد ر) امذ.
۱. (i) **کسی چیز کی زور دار آواز ، شور.** تاجدار نے ہوائی داغی سراٹا بلند ہوا. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۵۳۲). (ii) **تیزی کے ساتھ سرسر یا سرسراہٹ کی آواز تیز ہوائی آواز.**

دہل جاتے ہیں دل سُن سُن کے ہنگامے صداؤں کے
چلے آتے ہیں ہیبت نا ک سرّاٹے ہواؤں کے

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۳). ۲. (i) **پا نی کی تیز دھار جس سے سرسر کی آواز نِکلے ، دھار آبشار.** دریا کا شور ہوا کا زور پا نی کے سراٹے بیڑا چلا جاتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۳۷). (ii) **خُون کے تیزی سے بہنے کی آواز.** سر دو پھانک ہوا اور سراٹا لہو کا بہا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۰). کہنیوں سے سراٹے خون کے جاری یہ ا کیلا ساری فوج پر بھاری. (۱۸۸۰ ، طلسمِ فصاحت ، ۷۲). (iii) **رس ، عرق یا کسی مائع کا درخت سے برآمد ہونے کا عمل.** انگوروں کے خوشے جب درخت سے کاٹتے ہیں تو دانے پُھوٹ پُھوٹ کر رس کے سراٹے بہتے ہیں. (۱۸۸۷ ، سُخندانِ فارس ، ۱۹۹). ۳. **پرند کے بازو کے وہ بڑے پَر جن سے وہ اُڑتا ہے.** خاص پَر وہ ہیں جو سراٹے یعنی بازو کے پَر ہوتے ہیں جن سے پرندے پرواز کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۶۶). [سرسر (حکایت الصوت) + اٹا ، لاحقۂ تذ کیر].

---بَھرْنا محاورہ.
تیزی کے ساتھ اُڑا چلا جانا.

بھرتا ہوا سراٹے چلا تیر اُدھر سے
واں روح ستمگر کی ہوا ہو گئی ڈر سے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ب (ق) ، ۲۳).

---مارنا محاورہ.
پانی وغیرہ سے اس طرح تیزی اور زور کے ساتھ ٹکرانا کہ سرسراہٹ کا شور بلند ہو. ایک چمگادڑ نے پانی کی سطح پر سرانا مارا. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۴۱).

سَراج (فت س) امذ.
۱. عُمدہ قِسم کا اُونی ، ریشمی یا سُوتی کپڑا جس کی بُنائی میں آڑی دھاری بہت باریک ہوتی ہے. بعض عُمدہ کپڑوں کے نام یہ تھے ہیرا میر ، سلامیہ ، شیریں ، کتان ، رومی ، سراج ، قباب. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۰). ۲. خُوبصورت جلد والے کبوتروں کی ایک قِسم جن کے پروں کی ساخت سرج کے مانند ہوتی ہے. اور بہت سے سراج لکّہ اور دیسی قِسم کے کبوتر گھوں گھوں کرتے ہوئے اپنی گردنوں کو پُھلا رہے تھے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۳۳). [انگ : Serge].

سِراج (کس س) امذ.
۱. چراغ ، روشنی ، نُور.

پروانہ ہو کے کیوں نہ گرے چاند چرخ سُوں
فانوسِ دل میں شوق ترا ہے سراج آج

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۹).

ظلمتِ غم میں کوئی خلوت نشیں
کوئی روشن بزم میں مثلِ سراج

(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۲۶).

اندھیرا تُجھ چُھپا کر کیوں نہ بھاگے خوف کے مارے
سراجِ بزمِ میثاقِ ازل نورِ مُبیں آئے

(۱۹۷۳ ، صدرنگ ، ۴۳). ۲. (کنایۃً) آفتاب.

چُھپ گئے سب ستارگانِ کمال
کہ عرب سے ہوا طلوع سراج

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۶۶). [ع].

--ُ الاُمّہ (---ضم ج ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، شدم بفت) امذ.
اُمت کا چراغ ؛ (کنایۃً) رہنمائے دینِ محمدی.

ہیں وہ ا سرتاج ائمہ وہ سراج الامہ
تیرگی پر وہ ضیا بار امام اعظم

(۱۹۱۳ ، بیاضِ نعت ، ۹۰). [سراج + رک : (ا) + اُمہ (رک)].

---القُطرُب (---ضم ج ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، سک ط ، ضم ر) امذ.
(طب) ایک رونیدگی ہے یہ دو لفظوں سے مرکب ہے سراج یعنی چراغ اور قُطرب ایک کیڑا جو اندھیری رات میں آگ کے شعلے کی طرح چمکتا ہے. سراج القطرب پہاڑی خبری کا نام ہے جس کا پُھول آسمانی ، اور سُرخ گلاب کی طرح بھی ہوتا ہے. جڑ گول اخروٹ کی طرح ہوتی ہے قابض ہے ، آنتوں کا خُون بند کرتا ہے، اس کا کچا پھل روغنِ گل میں گھونٹ کر عورت کے شکم پر ملیں تو بچے کی حفاظت ہوگی. مرگی کے لیے عود فاوانیا سے بڑھکر ہے لاط : (Mandragora offiel-Marun). لونگ کا خاندان (کاربو فائی لیشیا) :- معمولی لونگ اس خاندان کی بہترین نظیر ہے ... میں حسبِ ذیل پودے ہیں - لہسن - پیاز - حسنِ یوسف (سوئیٹ ولیم) مَخْملِیہ (قرنفل کی ایک قِسم ہے) اور سراج القطرب (کیچ فلائی) وغیرہ. (۱۹۱۰ ، مبادئ سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۳). [سراج + رک : ال (ا) + قُطرب (رک)].

---مُنِیر کس صف(---ضم م ، ی مع) امذ.
روشن چراغ ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطاب. طلیعہ طباشیر ، صباحِ قدرت ، سراجِ منیر شام صفت و حکمت. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۲). اپنی اُمّت کے حق میں نور نام و سراجِ منیر فرمایا (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۱۴۷). وہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ جہاں اس کو رسول کہا گیا سراج منیر (روشن کرنے والا چراغ) ... بھی تو کہا گیا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۱۹۴). اے شاہد، اے مبشر، اے داعی اے سراج مُنیر سات ناموں سے اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو یاد کیا. (۱۹۷۵ ، اندازِ بیان ، ۱۲۱). [سراج + مُنیر (رک)].

سَرّاج (فت س ، شد ر) امذ.
زین ساز.

اولوالفضل یاں اُٹھے سرّاج کتنے
ابوالوقت یاں گُزرے حلّاج کتنے

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۱۰۸). ہمارے محلے کے مُتّصل ہی سرّاجوں کا محلہ ہے جو ہر قسم کے زینوں ، لگاموں اور کاٹھیوں کے علاوہ کسوتیں اور تھیلے وغیرہ بنانے میں مشہور ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۴۶). [ع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
زین ساز کی دُکان (جامع اللغات). [سرّاج + خانہ (رک)].

سِراجہ (۱) (کس س ، فت ج) امذ.
(پارچہ باقی) ریشمین دھاری دار ململ ، کسی زمانے میں ڈھاکے میں نہایت عُمدہ تیار ہوتی اور اجیجی کے نام سے موسوم کی جاتی تھی، مالدہ میں اس کی مُختلف وضع ایجاد ہوئیں اور مچھلی کانٹا ، سبز کنار ، بُلبل چشم ، لال قدم ، بھولی اور سادہ قدم وغیرہ کہلائیں (اپ و ، ۲ : ۷۶). [مقامی].

سِراجَہ (۲) (کس س ، فت ج) امذ.
(طب) گھوڑوں اور خچروں کی ایک متعدی بیماری جس میں جبڑوں کے نیچے کا حصہ سُوج جاتا ہے اور نوک سے رطوبت خارج ہوتی ہے ، کنار ، یہی بیماری انسان کو لگ جاتی ہے. اور دوسری مثالوں میں مثلاً آتشک اور سراجہ میں زخموں کی پیپ یہ کام انجام دیتی ہے (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ۲۶). [مقامی].

سَراچات (فت س) امذ ؛ ج.
(کنایۃً) گھروں کی عصمت مآب خواتین. محل کی مستورات اور سراچاتِ عصمت میں ایک تہلکۂ عظیم برپا ہو گیا مگر حضرت بہ نفس نفیس سب کو کلماتِ صبر و تسکین فرما کے تشفی دیتے تھے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۷۳) [سراچہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

سَراچَہ (١) (فت س ، چ) امذ ؛ نیز سرانْچہ ، سرانچہ.
چھوٹا خیمہ ، چھولداری.

کہا بو چور نیں ہے مرد سانْچا
کہ بو شاہی کا دستا ہے سراچا

(١٠٠٥ ، دربجالس ، ١٣٨).

قریۂ عاشقی ، سراچۂ دل
گھر ہمارے بھی تھے کبھو لوگو

(١٩٧٨ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ٧٦). [سرا + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ــِ آفتاب کس اضا (ــِ سک ف) امذ.
سراچۂ آفتاب ؛ شمسِ کاذب یعنی سُورج کی وہ شکل جو طلوع سے قبل اور غروب کے بعد روشن ہونے سے قبل صبح و شام افق پر نظر آتی ہے.(پلیٹس). [سراچہ + آفتاب (رک)].

ــِ شَمْس کس اضا (ــِ فت ش ، سک م) امذ.
رک : سراچۂ آفتاب. [سراچہ + شمس (رک)].

سَراچہ (٢) (فت س ، چ) امذ.
لمبا موٹا اور مضبوط ریشے دار بانس جو عموماً خیموں میں لگایا جاتا ہے.(پلیٹس). [سرا (٢) (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

سَراچھا (فت س) امذ.
معماری) سخت پتھر پر مُختلف اوزاروں سے خوبصورتی اور عُمدگی سے متوازی خطوط میں بنائے جانے والے نشانات . اگر یہ نشانات عُمدگی سے متوازی خطوط میں بنائے جائیں تو اس کو سراچھا کہتے ہیں. (١٩٣٨ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ٢٦).
[س : لاحقۂ صفت + راچھا (رک)].

سَراد (فت س) امذ.
(قصائی) سراد : شانے کا گوشت (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ٦٠). [مقامی].

سُرادِق (ضم س ، کس د) امذ.
خیمے کی قنات ، خیمے کے چاروں طرف کا پردہ ، شامیانہ.

یک ذات کے ظہور نبی شہمیر لیک
برقع علحدہ ہے سرادق علحدہ

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٢٩٢).

حجابِ ہیبت و عظمت حجابِ منت و رحمت
سرادق تھے یہ میری بزم کے میں نقشِ قدرت تھا

(١٩١٨ ، صحیفۂ ولا ، ٢٥٨). [ع].

سُرادِقات (ضم س ، کس د) امذ ؛ ج.
سرادق (رک) کی جمع. اس وقت سرادقات جلال سے آواز ہوگی لِمَنِ الْمُلکَ الْیَوم اللہ الواحدُ القہار . (١٨٦٥ ، مذاق العارفین ، ٣ : ١١٨). [سرادق + ات ، لاحقۂ جمع].

سَرادْھ (فت س ، سک د) امذ ؛ نیز امث.
ہندوؤں کی ایک رسم جب ان میں سے کسی کا ماں باپ مر جاتا ہے تو وہ ہر مہینے میں اُن کے نام پر ایک پنڈ دان کرتا ہے ، یعنی چاول ، گھی ، شہد ، دودھ اور اِسی قسم کی چیزوں کا ایک لڈُّو بنا کر اپنے آگے رکھتا ہے اور منتر کے زور سے اپنے مرے ہوئے بڑوں کو بُلا کر ان سے اس نزر کے قبول کرنے کی درخواست کرتا ہے. پھر برہمنوں کو بھوجن کراتا ہے. تاریخ مرنے جہنگڑ شاہ کی پہلی اسوج مشہور ہے ، چنانچہ اسی دن اس کا سرادھ کرتے ہیں. (١٨٦٣ ، تحقیاتِ چشتی ، ٨٣٩). اصلی غرض یہ تھی کہ سالانہ سرادھ سے مُورثوں کی ارواح کو خوش کیا جائے. ١٩٣١ قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ١ : ١٦٨). [س : شرادھ श्राद्ध].

سَرار (فت س) امذ ؛ امث.
پیشانی یا ہتھیلی کی لکیریں ، اعضا کے شکن.

قلم کے سینے میں لگا دوں اگن
چلے تِس سرار یاں تی راتدن

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ١٥). [شرار / شرارہ (رک) کا بگاڑ].

سَرارُو (فت س ، و مع) امث ؛ نیز سرارو ، سررو.
طب ایک رگ کا نام جس کی فصد امراضِ چشم کے لیے مُفید ہے.

خود مرض کرتا رہا اس بے سروپا کا علاج
آپ سودا رگِ زنِ فصدِ سرارُو ہو گیا

(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)).

نشترِ رگزن کو اپنی دل‌لگی سے کام ہے
وہ یہ کیا جانے سرارُو ہے کہ ہفت اندام ہے

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٣٠٢). [سر + ا ، لاحقۂ فاعلی + رُو (رک)].

سِراری (فت س) امث ؛ ج.
لونڈیاں ، کنیزیں. ازواج اور سراری یعنی بیبیاں اور لونڈیاں یہ دونوں اس قید اربع میں محدود ہیں.(١٨٩٥ ، اسلام کی دنیوی برکتیں ، ١٣)
[ع : سریّہ کی جمع].

سَرارِیر (فت س ، ی مع) امذ.
لکیریں (ہتیلی یا ماتھے کی)، خطوطِ پیشانی.

ہتیلی بیچ اس کے یوں سراریر
کہ ہر یک خط رگِ گل کی ہے تصویر

(١٧٧٣ ، تصویرِ جاناں ، ٣٠). [ع].

سَراڑا (فت س) امذ.
(بُنائی) چوبی قینچی یا قینچیاں جن پر تانا پھیلا کر صاف کیا جاتا ہے ، اڈا ، ہاتی ، لکٹی (اپ و ، ٢ : ٧٦). [مقامی].

سَرازیر (فت س ، ی مج) صف.
ڈھلواں. (سر) اور (زیر) سے سرازیر ؛ (جھاڑ) اور (پھونک) سے جھاڑا پھونکی.(١٩٢١ ، وضع اصطلاحات ، ٢٥٩) [ف]

سَراس (فت س) م ف (قدیم).
جوش و جذبے کے ساتھ ، سختی سے.

کہی ، مرد جاتا ہے سوکن کے پاس
پکڑ پاوْں جا اس کے محکم سراس

(١٦٣٥ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ١ : ١٥٧)). [مقامی].

سَراسِپنه (فت س ، سک سِ ، ی مع ، فت ن) امذ.
(دلال) **سراسپنه :- دس روپیه** (اصطلاحاتِ پیشه وراں ، منیر ، ۵۴). مقامی ؛ پشتو].

--- کو لانگ (---و مج ، غنه) امذ.
(دلال) **سراسپنه کو لانگ :- نوے روپیه** (اصطلاحات پیشه وراں ، منیر ، ۵۴). [مقامی ؛ پشتو].

سَراسَر (فت س ، س) م ف .
اِس سِرے سے اُس سِرے تک ، کُلیۃً ، بالکل ، تمام کا تمام .

لباس خسروانی کر چھندوں تے سیم بر نکلے
سراسر ناز کا لشکر برابر بہار کر نکلے

(۱۵۶۳ ، حسن ، شوق ، د ، ۱۶۷).

جو شاطیر شه کا دِیا یوں خبر
عطارد سراسر سنیا کان دَھر

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۹۲).

ولی شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۸).

سکوں یاں کا دیکھا سراسر شتاب
چلے جاتے ہیں کوہ جیسے سحاب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۶).

تیرے رہ رہ کے دمکتے ہوئے چہرے کی قسم
شجرِ طورِ تجلی ہے سراسر سہرا

(۱۸۳۰ ، بیخود (موہانی) ، ک ، ۱۵۲). سکول کے بچوں کو صبح سویرے بندے ماترم کا گیت گانے پر مجبور کیا جاتا جو اسلامی طرزِفکر کے سراسر منافی تھا. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۲۳). [ف].

سُراسُر (ضم س ، س) امذ.
(ہندو) **دیوتا ، بھوت پریت** . سری سیتا پت اودھ بہاری ... کی اپار مہما کوشیش شاردا ... بہت سراسر بیان نہیں کر سکتے . (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲).

اصول اُن کو تھے جنگ کے یاد اور گر
برابر تھے میدان میں انکو سراسر

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۱). [س : سُر + اَسُر]
[सुर+असर].

سَراسَری (۱) (فت س ، س) امث.
۱. **سونے یا چاندی کے پُھول یا سکّے جو بطور جھالر ، دامن یا پلو کے کور پر ٹانکے جاتے ہیں ، زری جھالر**. صافے پر بجائے طُرّے کے سراسری لگائی تھی . (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۶). پھولوں اور مقیش کے جوہر ہیں ، کلیوں اور بادلے کی سراسری ہیں .(۱۹۶۲ ، ساقی ،کراچی ، ۶۵ ، ۵ : ۲۹). ۲. **مانگ کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی پٹیوں کے کنارے کنارے لگانے کا سادہ یا جڑاؤ بنا ہوا زیور جو زنجیر کی لڑی یا پٹری کی شکل کا ہوتا ہے. بعض موتی کی لڑیوں کا بھی ہوتا ہے. مانگ کے دونوں طرف کنپٹیوں تک جھالر کی طرح اس کے بیچ میں ایک ٹیکا بھی ہوتا ہے ، سیس سہارا ، مانگ پٹی.** ٹیکا ، جُھومر ، سراسری سر سے پاؤں تک سونے میں لدی ہوئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). [مقامی].

سَراسَری (۲) (فت س ، س) م ف.
۱. **اِس پار سے اس پار ، تمام و کمال از اِبتدا تا انتہا ، پُوری طرح.**

پڑے وہ پیچ نہ مُجھ پر کہ اک بلا میں پھنسوں
تمھاری زُلف کا سودا سراسری ہو جائے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۲۰). کپڑے کی ایک چٹ سراسری اُتار لو. (۱۹۶۱ ، فرہنگِ اثر ، ۲ : ۳۱۴). ۲. **سرسری ، معمولی سی .** بادشاہ نے کہا کہ یہ بات سراسری نہیں ہے کہ بے سمجھے جواب دیا جائے. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲۴۰). مُجھ سے فقط سراسری جان پہچان تھی. (۱۹۲۱ ، خُونی شہزادہ ، ۲۸). [سراسر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

---میں م ف.
جلدی میں ، رواروی میں. بلا سوچے سمجھے جلدی اور سراسری میں لکھدیا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۶۲).

سَراسَری (۳) (فت س ، س) امث.
(کاشتکاری) **وہ کھیتی جو بلا تعیُّن لگان کی جائے اور پیداوار پر لگان مقرر ہو** (اپ و ، ۶ : ۷۵). [مقامی].

سَراسیمگی (فت س ، ی مع ، فت م) امث.
اِنتشار ، دیوانگی کی کیفیّت ، پریشانی ، شوریدہ سری.

نہ زِنہار لا کُچھ سراسیمگی
نہ آنے دے بیتابی و بیخودی

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۴۶). والدہ نے تو اس سراسیمگی میں گھر میں سے ایک چھلا تک نہ لیا . (۱۹۱۱ ، ظہیرِ دہلوی ، داستانِ غدر ، ۱۵۶). دونوں سراسیمگی کے عالم میں کُچھ دیر دم سادھے کھڑے رہے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۵) [سراسیمه (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سَراسیمَه (فت س ، ی مع ، فت م). (الف) صف.
پریشان ، حیران ، مُضطرب ، متفکّر ، دیوانه ، شوریدہ سر.

نہ جھگڑے کا ہوں میں نہ جنگی سوار
یکے پیر ہوں میں سراسیمه کار

(۱۶۳۹ ، خاورنامه ، ۳۰۶).

سراسیمه حسرت نہ ہو اس قدر
اگر زندگی ہے تو کیا ہے مرض

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۱۵). بےنظیر نے سراسیمه ہو کر کہا. (۱۸۰۲ ، نثرِ بےنظیر ، ۷۰).

سن کر یہ خبر سب تھے سراسیمه و مُضطر
اِتنے میں خبر آئی کہ مارے گئے اکبر

(۱۹۲۷ ، شادعظیم‌آبادی ، مراثی ، ۲ : ۷۷). لیکن سچ پُوچھیے تو میں اس سے زیادہ سراسیمه تھا. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۹۵). (ب) م ف. **پریشانی یا اِضطراب کی حالت میں ، گھبرا کر.** بوم پریشان روزگار سراسیمه اور شرمسار گوشۂ‌ادبار کی طرف روانہ ہوا.

(١٨٣٨ ، بُستانِ حکمت، ٢٣٨). زن و مرد سراسیمہ و پُر اِضطراب اس کی لاش لانے چلے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٨٣). وہ چلی جا رہی تھی اسکے دائیں بائیں ... حیران و سراسیمہ لوگ قدم اٹھا رہے ہیں. (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ٥٠). [ف].

سُراغ (ضم س) امذ.
١. **پتا ، نشان ، کھوج ، علامت.**
معانی شکر خدا کر نہ کر توں غم ہرگز
نبی کے نانووں تھے آتا توجھے خوشی کا سُراغ
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٦٠).
درد منداں باغ میں ہرگز نہ جاویں اے ولی
گر نہ دیوے نالۂ بُلبل سُراغِ عاشقی
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٨٧). جو کوئی سُراغ ملکہ کا لاوے گا ہزار اشرفی اور خلعت انعام پاوے گا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢١١).
کُچھ اپنا پتہ اُس نے بتایا تو نہیں
اب تک اس کا سُراغ پایا تو نہیں
(١٩٠٨ ، رباعیاتِ امجد ، ١ : ٩). انگریزی زبان سے اُردو میں ترجمے کا سُراغ بھی اٹھارویں صدی عیسوی سے ملتا ہے. (١٩٨٥ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ٦). ٢. **نقشِ قدم ، آثار.**
نقشِ قدم کے جا کے سر کا نشان ڈھونڈو
یہ راہِ دل ہے اس کا ہووے سُراغ اور ہی
(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٧٠).
وہ لیتا ہوا پھر سُراغ اسپ کا
پیادہ ہسونے سمنگاں گیا
(١٨١٠ ، شمشیر خانی ، ١٧٩).
کدھر گئے ہمیں یاں لا کے چھوڑنے والے
بُجھی بُجھی سی ہیں راتیں سُراغ جلتے ہیں
(١٩٦٩ ، لاحاصل ، ٨٣). ٣. (اَ) **دریافت ، جستجو.**
رہتا ہے دل پیا کے تفحص میں رات دن
ہے کارِ عندلیب ہمیشہ سراغِ گُل
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٢١).
سیر کر میر اس چمن کی شتاب
ہے خزاں بھی سُراغ میں گُل کے
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٩١). (اا) **سِرا ، اِبتدا ، آغاز.** لکھنؤ کی اِبتدائی اسلامی آبادی کا سُراغ بھی اسی اثر کا پتا دیتا ہے. (١٩٣٣ ، حیاتِ شبلی ، ١٣). جعفر کے اثرات کا سُراغ لگایا جائے تو وہ نظیر اکبرآبادی کے ہاں بھی نظر آتے ہیں. (١٩٨٢ ، تاریخ ادب اردو ، ٢ ، ١ : ١١٥). [ف].

ـــ بَرَاری (ـــ فت ب ، سک ر ، مد ا) امث.
سُراغ تک رسائی ، تفتیش کرنا ، تحقیق کرنا ، کھوج لگانا. اور جہاں سراغ براری کے لیے جاؤ اپنے جائے قیام سے بھی کسی کو آگاہ نہ کرو. (١٩٠٨ ، عیاروں کا عیّار ، ٢). شاید ہی کوئی (ناول) بچا ہو جو میں نے نہ دیکھا ہو ، اور طریقہ سُراغ براری کے متعلق خود نوٹ مرتب کر کے شریک کتاب نہ کیے ہوں. (١٩٤٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ١١٧). [سُراغ + براری (رک)].

ـــ پانا محاورہ.
جُستجو کر کے پتا چلانا ، اصل حقیقت یا ٹھکانا دریافت کر لینا.
گیا نہیں ہوں میں یاں اس طریق سے قائم
کہ جُستجو سے کوئی پاسکے سُراغ مرا
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٣٢). مطلب کا بھی سُراغ پایا ، خُدا نے تمہیں بھی مہربان کیا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢٣٣).
نہ پاسکا کوئی اب تک سُراغِ منزلِ دوست
ہزار خضر زمانے کے کارواں سے اُٹھے
(١٩٦٨ ، غزال و غزل ، ٨٦).

ـــ جُو (ـــ و مع) امذ.
سُراغ رساں ، جاسوس. بمقابلہ پولیس کے گیدڑ بہتر سُراغ جو نکلے ، کیونکہ انہوں نے .. اِنکشاف کیا. (١٨٩٢ ، اُصولِ سُراغ رسانی ، ١٣٠). [سُراغ + ف : جو : جُستن - ڈھونڈنا ، تلاش کرنا].

ـــ جُوئی (ـــ و مع) امث.
سُراغ رسانی. خلقت ایسی ہوشیار ہے کہ ... لڑنے جھگڑنے کو طیار ہے تا کہ پولیس سراغ جُوئی میں کوشش کرے. (١٩٢٣ ، آئینہ سُراغ رسانی ، ٦). [سراغ + جُو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ چلانا محاورہ.
سُراغ لگانا. یورپ کے اِرتقاء اخلاق کا اگر صحیح سُراغ چلانا ہے تو اس کا بہترین ، بلکہ ناگزیر مقدمہ یہ ہے کہ پہلے خود اخلاق کی ماہیّت و اساس پر ایک سرسری نظر ڈال لی جائے. (١٩١٧ ، تاریخ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ١ : ١).

ـــ چلنا محاورہ.
پتا لگنا ، کھوج ملنا. بہت کچھ تحقیقات کی مگر کچھ سُراغ نہ چلا. (١٨٩٦ ، پولیس ڈرامہ ، ٣٣). لڑکی کو ڈھونڈھنا شروع کیا لیکن کہیں سُراغ نہ چلا. (١٩٤٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٢٩٠).

ـــ دینا محاورہ.
پتا بتانا ، علامت ظاہر کرنا.
سُراغ دیتا ہے لہجہ ، شکستہ پائی کا
فراخئ لبِ احساس ہے زباں کے عوض
(١٩٨١ ، سلامتوں کے درمیان ، ٦٦).

ـــ ڈھونڈنا محاورہ.
کھوج لگانا ، تلاش کرنا.
نہیں جن کا نشان جز نامِ عنقا دار عالم میں
سُراغ اون کا کوئی ڈھونڈھے کہاں معلوم کیا ہو گا
(١٨٥٦ ، کلیاتِ ظفر ، ٣ : ٣). اپنی گمشُدہ صحت کا سُراغ ڈھونڈھ رہا ہوں. (١٩٤٥ ، کاروانِ خیال ، ١٢٨).

ـــ رَساں (ـــ فت ر) صف.
جستجو کر کے پتا لگانے والا ، نشانِ قدم یا آثار سے حقیقت دریافت کر لینے والا ، کھوجیا. صاحبِ شعور سُراغ رساں بہت ہی کم ہیں. (١٨٩٢ ، اُصولِ سُراغ رسانی ، ١٣٢). اِس لیے یہ طے ہوا کہ ایک ایمبولنس کی گاڑی کے ساتھ ایک سراغ رساں

بھی ہو. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۸۷). [سُراغ + ف : رساں ، رسیدن ـ پانا].

---رَسانی (---فت ر) امث.
آثار ، قیافے یا نشانات کی مدد سے واقعہ کی حقیقت دریافت کرنا ، تحقیقات کرنا ، اصلیت کا پتا لگانا. تحقیقات اور سُراغ رسانی دُزدیِ مویشی ... کر کے مقدمہ کو حسبِ ضابطہ چالان کرو. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۱۷). تمہارے ماموں صاحب ابھی تک بدستور سُراغ رسانی کی فکر میں ہیں. (۱۹۰۳ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۴۴). حزب اختلاف کے خلاف ... سُراغ رسانی کے مرکز کھولے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۲). [سراغ + رسان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَسی (---فت ر) امث.
سراغ رسانی. درصوت عدم سُراغ رسی کے زمیندار اور چوکیدار کو بیس روز بعد جوابدہی کے واسطے چالان عدالت کرو. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۱۷). عالم لسانیات ... سُراغ رسی کرتے کرتے اس کے ماخذ کی کھوج لگاتا ہے. (۱۹۶۴ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۰). [سُراغ + ف : رس ، رسیدن ـ پہنچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا محاورہ.
سُراغ لگانا ، پتا لگانا.

از بسکہ زندگی میں یوں محو ہوں ولی میں
مُشکل ہوا اجل کوں کرنا سراغ میرا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳).

وہ کہاں ملیں جنھوں کو تری جُستجو نے کھویا
کبھو گمشدوں کا اپنے نہ سرِ سراغ کرنا

(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۳۵).

---لَگانا محاورہ.
تحقیقات سے کسی بات یا شخص کا پتا چلا لینا ، آثار یا نشان وغیرہ سے حقیقتِ واقعہ کا پتا دریافت کر لینا ، تحقیقات یا جُستجو کرنا.

تجسّس تھا سراغ ان کا لگایا
دسوں کو اپنے قابو میں وہ لایا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۳۵). ہر قصّہ یا واقعہ کا جو قرآن میں مذکور ہوا ہے ، اوّل بائبل میں سُراغ لگایا ہے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۰۲). مگر کھودنے کے علاوہ سُراغ لگانے کا سہرا بھی انہیں تینوں کے سر تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۲۴).

---لَگْنا محاورہ.
پتا دریافت ہونا ، کھوج لگنا ، نشان پانا.

دیارِ یار کا شاید سُراغ لگ جاتا
جُدا جو جادۂ مقصود سے سفر ہوتا

(۱۸۷۹ ، قلق میرٹھی ، ک ، ۳۷). انھوں نے سارے باغ چھان مارے کوئی سُراغ نہ لگا. (۱۹۴۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۱۳۸).

---لینا محاورہ.
۱. ڈھونڈنا ، پتا لگانا ، تلاش کرنا.

کیا خاک کُونے یار میں لیویں سُراغ دل
ایسا ہی گُم ہوا ہے کہ پایا نہ جائے گا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۲۳).

سراغ عمرِ گُزشتہ کا لیجیے گر ذوق
تمام عُمر گُزر جائے جُستجو کرتے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۷). **۲. منشا دریافت کرنا ، پتا دریافت کرنا.** (فرہنگِ آصفیہ).

---مِلْنا محاورہ.
پا لینا ، ڈھونڈ نِکالنا ، پتا مِلنا ، کھوج لگنا. پانچ برس تک سودائی سا ویرانے میں خاک چھانتا پھرا ، سراغ نہ ملا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۲).

مِل گیا دولتِ گُم گشتہ کا سنگم میں سُراغ
ہم گدایانِ حرم خاتمِ جم لے کے چلے

(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۳۶۶). دو چار دن میں اس کا سُراغ نہ ملا تو میں خود اس گاؤں میں چلا جاؤں گا. (۱۹۸۴ ، زندگی نقاب چہرے ، ۶۸).

---میں پِھرْنا محاورہ.
جُستجو میں رہنا ، تلاش میں رہنا.

گئی بہارِ چمن ، آگئی خزاں بیدار
کہ عندلیب پھرے ہے سُراغ میں گُل کے

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۱۱۰).

---میں لَگْنا محاورہ.
تلاش اور جُستجو میں ہونا ، ٹوہ میں رہنا. اکثر پنجاب و بنگالہ و دکن کا چکر لگایا کرتے ہیں ، کُتب خانہ اور قلمی کتابوں کے سُراغ میں لگے رہتے ہیں. (۱۸۹۴ ، تہذیب الاخلاق ، ۷۷).

---نِکالْنا محاورہ.
پتا چلانا ، معلوم کر دینا. مُخبروں نے سُراغ نکال دیا. (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۵۰).

---نِکَلْنا محاورہ.
سُراغ چلنا ، پتا لگنا. ہزاروں برس کا مٹا ہوا سُراغ صاف نکل آیا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۱ : ۳).

سُراغی (ضم س) صف.
سُراغ رساں ، جاسوس ، مُخبر ، کھوجی.

جو ہوا ہے غُبارِ کوچہ آہ
خلوتِ عشق کا سُراغی ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۰۹). ناگہ سُراغی نے آن کر کہا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۶۵).

ملے کسی سے نہ تُجھ بن تپش و تسکین
ترے سُراغی ہیں شوریدگانِ دشت وفا

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۴۳). [سُراغ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خیمہ زَنی (---ی مع ، فت م ، ز) امث.
(اسکاؤٹنگ) **ایک مقام پر پڑاؤ کرنے کے بعد اسکاؤٹ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ کیمپوں میں رکھا جاتا ہے. یہ مختلف**

سمتوں میں جاتے ہیں اور ایک دُوسرے کا سُراغ لگاتے ہیں. یہ عمل اسکاؤٹنگ کی تربیت کا ایک حصہ ہے. اس قسم کے کیمپ کو ٹریکنگ کیمپ کہتے ہیں اور اردو میں اسکا نام سُراغی خیمہ زنی ہے. (۱۹۳۶ ، طلیعہ ، ۲۳). [سُراغی + خیمہ زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- رَونْد (---و لین ، غنہ) امث.

(اسلحہ جات) گولہ بارود ، میگزین کے پیچھے دُھنویں کا دُنبالہ سا بن جاتا ہے ، سُراغی گولہ (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۱۹۲). [سراغ + روند (روندنا (رک) سے حاصل مصدر)].

سَرافِیل (فت س ، ی مع) امذ ; نیز اسرافیل.

وہ فرشتہ جو قیامت کے دن صور پھونکنے پر مقرر ہے.

سرافیل کا ہے رین بات صور
او چاتا ہے اجرام ہو ہے سوچور
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹).

صور سے کہہ دے تو وہ پھول پُھلیاں بن جائے
کہ پھٹکتا ہی پھرے اس میں سرافیل کا دم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷).

حشر زا اف وہ صور کی آواز
وہ سرافیل و صور کی صُورت
(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۱۱۳). [اسرافیل (رک) کی تخفیف].

سَرافِین (فت س ، ی مع) امذ.

فرشتوں کی ایک قِسم جو خُدا کی حمد کرتے ہیں (Seraphim). (اسٹین گس ؛ جامع اللغات). [ع].

سَرّاق (فت س ، شد ر) صف.

بہت چوری کرنے والا ، بڑا چور ، ماہر چور.

پاسبانی کرو تم میرے متاعِ دیں کی
نہیں ایسا نہ ہو دے چُکیے سے سراق آتش
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۲).

سُراقبہ (---ضم س ، فت ق ، ب) امذ.

(حشریات) جب قوقعہ کی نلی قوقعہ کے راس کی طرف کھوجی جاتی ہے تو قطر میں جلد گھٹ جاتی ہے اسکا بند سراقبہ کہلاتا ہے (پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۳۷۰). [ع].

سُراگا / گاؤ / گائے (ضم س) امث ; نیز سرہ گائے.

گائے کی ایک قسم ؛ سُرہ گائے ، پہاڑی علاقے کی خوبصورت ملائم بالوں کی گائے جس کی دم کی چونریاں اور مورچھل بنائے ہیں. یہ بیشتر تبّت . تاتار اور کوہِ ہمالیہ کے پہاڑی علاقوں میں ہوتی ہے. گاؤدشتی . سہا . اوجنا . بن کی گائے کے ناموں سے مشہور ہے . سرہ‌گائے مُشک کے ہرن ریشم کے کیڑے پہاڑیے ٹانگن اکثر وہیں ہوتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۹۷). سراگاؤ خاص تبّت کا جانور ہے. (۱۹۳۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ). ۲ : ۱۰۵). سراگائے کا سوا سیر دودھ لے لے اور اسے پکیہ میں رکھ دے. (۱۹۶۲ ، حکایتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۱). [س : سَرَبھ + گَو सुरभि+गो].

سُراگی (فت س) امذ.

سرادگی ، سبعین مت کا پیرو. کِسی محلے میں اہلِ اسلام و ہنود و سراگیوں سے بہ جہت ایک دہرہ جدید فساد ہوا. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲۱). سراگیوں نے ان کو پھر ستھا بن کیا. (۱۹۰۶ ، مخزن ، دسمبر ، ۳۲). [سرادگی (رک) کی تخفیف].

سَراں (فت س) امذ (قدیم).

۱. سر (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

اتارے مار تلواراں سوں یاراں ات حمائل کے
اچھالے طرہ کے تن تے سراں کے گیند مخمل کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۶۲). **۲. (مجازاً) سپہ سالار ، جرنیل.** بعد فتح افراسیاب ، ملک بے حساب قبضے میں آیا ، سرانِ سپاہ پہلوانانِ رزم خواہ کو خلعت ہائے گراں مایہ عطا فرمائے. (۱۸۴۶ ، سرورِ سلطانی (ترجمہ) ، ۶۸).

پہنچے اِس شان و تجمّل سے جو مقتل میں امام
ہو گئے دنگ سرانِ سپہِ کوفہ و شام
(۱۹۳۱ ، محب (سید محمود علی) ، مراثی ، ۱۰۷). [سر + ان ، لاحقۂ جمع].

---تے گُزَرْنا محاورہ.

جان سے گُزرنا ، مر جانا ، سر سے گزرنا. سراں تے گُزرتے جیواں پر اُٹھ تے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳).

سَرانا (فت س) ف م ; نیز سراونا (قدیم).

سراہنا ، تعریف کرنا. سرانا نوازنا خدا کوں بہت کہ او پالنہار ہے عالم کا. (۱۴۹۶ ، شاہ میراں جی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۵)).

نہیں کُوچہ میری سرانی سوں کام
ہے عارف سو نکتے میں پاوے تمام
(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ ، عاجز ، ۱).

کرے زندگانی وو اس دھات سوں
سرا نا سکے کوئی ایسے بات سوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵).

سب یہ اس کے پاس جاتے تھے بہت
ہور مدام اس کو سراتے تھے بہت
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۷) [س : سَرِ + انا ، لاحقۂ مصدر].

سِرانا (۱) (کسر س) ف م.

دریا وغیرہ میں بہانا (قران شریف ؛ ضریح ، تعزیہ یا دوسری متبرک چیزوں کے واسطے مُستعمل)، سرد کرنا ، خنک یا ٹھنڈا کرنا (ماخوذ : فرہنگ‌آصفیہ ؛ نوراللغات). [سر، س : شیتل शीतल ـ ٹھنڈا + انا ، لاحقۂ مصدر].

سِرانا (۲) (کسر س) امذ.

سیج ، چارپائی ، پلنگ یا تخت وغیرہ کا وہ حصہ یا بازو جدھر سر رکھ کر لیٹتے یا سوتے ہیں.

شہنشہ سو دھن سیج پر آئیں تھی
سرانا جو تھا سو ہوا پائینتھی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷).

جب سِرانے ان کے دیکھے نجھا
ایک ذرّہ حال بھی باقی نہ تھا
(۱۷۷۴ ، رموزالعارفین ، ۴۰).

سِرانے ان کے جور و با ملامت
قیامت کی لٹی بیٹھی ہے حالت
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۵۲۳).

ارے طبیب تو میرے سِرانے سے اوٹھ جا
مریضِ عشق کا اب درد لاعلاج ہوا
(۱۹۱۱ ، میرزا عباس علی بیگ ، سندھ میں اُردو شاعری ، ۲۱۵). [سِرہانا (رک) کی تخفیف].

سَرّانا (فت س ، شد ر) ف ل.
ہلکی ہلکی ہوا آنا ، ہلکی ہلکی سانس آنا ، ہوا کی وجہ سے درخت کے پتوں کا رگڑ کھا کے آواز دینا ، چیونٹی یا جُوں وغیرہ کا بدن پر آہستہ آہستہ چلنے معلوم ہونا ، ہوا کا سائیں سائیں کرنا ، ہوا کا لہرانا ؛ کسی رقیق چیز کے جوش ہوتے وقت پانی کا آواز دینا ، سرسرانا. کبھی کبھی تشدید ایک آواز کی جگہ پورے پورے تک کے دہرانے کو بھی آ جاتی ہے جیسے بھَرّانا - پھربھرانا ... چَرّانا - چرچرانا سَرّانا - سرسرانا. (۱۹۷۱ ، اُردو کا رُوپ ، ۲۴۳). [سرسرانا (رک) کی تخفیف].

سَرانچَہ (فت س ، مغ ، فت چ) امذ.
چھوٹا خیمہ ، چھولداری. سرانچے کے پیچھے سازندوں نے ساز ملائے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۹). [سراچہ (رک) کا مُتبادل اِملا].

--- کا بانس امذ.
سراچے کا بانس. میاں محمود ٹھنگنے تھے اس لیے انہوں نے اس اعتراض کو اپنے اوپر لے کر کہا ، نہ اتنا اُونچا کہ سرانچے کا بانس معلوم ہو. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۸). ایسی عورت کو بیوی بناؤ جو پدمنی ہو ، ... نہ تو پستہ قد ہو ، نہ سرانچے کا بانس. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۱۰۴).

سَراو / سَراوا (فت س ، و مج) امذ.
کوئی اتھلا پیالہ یا رکابی جو ڈھکنے کی جگہ استعمال ہو ، مٹی کا ڈھکنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شراو+ک: शराव+क].

سَراوَک / سَراوَگ (فت س ، و) امذ.
جین مذہب کے ماننے والے جو اپنے دیوتاؤں کی مُورتوں کو ننگا رکھتے ہیں ، کوا ، کاگ ، زاغ ، کلاغ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ رسوم ہند ، ۲۲). [س : شراوک + اکا: श्रावक+इका].

سَراوگی (فت س ، و) امذ.
سراوگ قبیلے کا فرد ، سراوگ قبیلے سے متعلق. اس کا دیوان ایک سراوگی ابھے چند نام کا تھا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۲). احمدی نیچری وہابی سَراوگی بیراگی .... ان میں سے ہر ایک معنی رکھتا ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۱۵۷). [سراوگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَراوَل (فت س ، و) امذ.
(کاشتکاری) گانو والوں کی مُشترکہ ضروریات کا اِنتظام کرنے والا شخص ، سر براہ نیز گانو میں سرکاری عہدے داروں کے قیام و طعام کے سامان کی فراہمی کا مُنتظم. بادشاہ نے ... حیدر محمد اختر بیگ ... کو سراول بنا کر بھیجا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۴۶۸). [ف : سر + اوّل (رک) کا مورد].

سَراوَن (۱) (فت س ، و) امذ.
۱. **(کاشت کاری) لکڑی کا تختہ جس سے جوتی ہوئی زمین ہموار کی جاتی ہے ، پٹیلا نیز پٹیلا پھیرنے کا عمل.** سراون سے مٹی برابر ہو کر کھیت چورس ہو جاتا ہے. (۱۸۹۴ ، اُردو کی چوتھی کتاب ، ۱۸۸). کھیتی کا کُل کام ... جوتائی - سراون - نکائی غرضکہ کوئی کام ایسا نہ تھا جس میں مرزا نوکروں اور مزدوروں سے زیادہ کام نہ کرتے ہوں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۶۳). کہیں سے ایک سراون چُرا لاتی ہیں اور اسے لے کر کھیتوں میں سے ہوتی ہوئی کسی نالے پر جا پہنچتی ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴۷). ۲. **(کاشتکاری) زمین کے اُوپر یا اندر اناج کا ذخیرہ رکھنے کی بند اور محفوظ جگہ ، کوٹھی ، کُھتّی ؛ درخت یا پودے کی نئی شاخ یا کونپل کے پُھٹاؤ کا اُبھار جو پُرانی شاخ میں نکلے** (اپ و ، ۶ : ۷۶ ، ۹۲ ، ۱۳۹). اف : پُھوٹنا ، نِکلنا. [س : شِلا + وَن शिला+वन شلا - پتھر + ون - جنگلی].

سَراوَن (۲) (فت س ، و) امذ (قدیم).
ساون کا مہینہ ، ساون.

جس جاگہ چُرا کر دیکھیں دل ماہ پرستاں
یکجا نہیں پاتے کہ سراون جونا اچھے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۵). [رک : ساون].

سَراونا (فت س ، و مج) ف م (قدیم).
مدح سرائی ، تعریف ، توصیف.

پری رُخ رکھیا پیار سوں مج کو ناوں
مرے باپ کو کِس زباں سے سراوں
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۱). [رک : سراہنا].

سَراوِیل (فت س ، ی مع) امث.
پاجامہ، اِزار ، تُنبان ، شلوار. الہدا میں لکھتا ہے کہ خرید کرنا سراویل کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شاید پہنچی ہو ، مگر یہ روایت ضعیف ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۷). وہ سراویل (شلوارِیں) پہنانا اپنے مسلک میں داخل ہونے کے لیے ایسا ہی ضروری سمجھتے ہیں جیسے صوفیہ مُرید کو بھی ہوئی گُدڑی پہنانا. (۱۹۶۹ ، المعارف ، ۲ : ۴۴). [ع].

سَرّاہَٹا (فت س ، شد ر ، فت ہ) امذ.
سرسراہٹ کی آواز. ہوائے تُند نے ساتھ زور اور شور تمام کے کہ جس کے سراہٹے کے جھکور کے بیان سے باد پائے سخن کا لنگ ہو جاوے چلنا شروع کیا. (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مرصع ، تحسین ، ۷۶). [سرسراہٹ + ا ، لاحقۂ تذکیر].

سَراہِل بُھریا ڈوم گھر جائے کہاوت.
جس بہو کی تعریف کرو وہ ڈوم کے ساتھ نِکل جاتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سَراہْنا (فت س ، سک ہ) ف م.
تعریف ، توصیف یا قدردانی کرنا ، شاباش کہنا ، داد دینا.
تری کمر کوں سراہے ہیں باوْ تھے نازک
او باو گانٹھ کے عقل تھے کدیں نکشاد
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۰).
اک داغ ہو بلا ہے تو اس کا کروں علاج
کیا کیا سِتم سہے مری چھاتی سراہیے
(۱۷۷۲ ، فغان ، د (انتخاب) ، ۱۵۲). میں ... اس شعور و لیاقت کو سراہ کر دعائیں دینے لگا .(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۶). گھریلو بیوی ... والدین بیاہتے ہیں جسے فریقین نباھتے ہیں اور ملک و مِلت سراہتے ہیں .(۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۹۹). ہم اس کی شخصیت کو سراہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۸۶). [سراہ ؛ س : شلاگھ श्लाघ + نا ، لاحقۂ مصدر].

ـــ کَرْنا محاورہ.
تعریف کرنا ، توصیف بیان کرنا. میں نے ان کی سراہنا کی اور اس غارت گری کے عالم میں مجھے امید کی صرف یہی کرن دکھائی دی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۳۹).

سِراہی (کس س) امث.
(کاشتکاری) مستور کی کاشت میں زمیندار کا حق (ماخوذ : اپ و، ۶ : ۷۶). [مقامی].

سَرائِت (فت س ، کس ء) امذ ؛ نیز سرایت.
۱. جذب ہونے کا عمل ، مُنتقل ہونا دوانے جسم میں بخوبی... جیسا کہ منظور مدِنظر تھا ، سرائت کی .(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار، ۵۲). کلچر... ایک معاشرے سے دوسرے معاشرے میں سرائت کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۸۳). **۲. (طبیعیات) نفوذ ، سیالات کا مسام دار سطح سے گُزر جانے کا عمل.** محلول کی سطح کے بلند ہونے سے جو ماسکونی دباوْ چرمی کاغذ پر پڑتا ہے وہ اس کاغذ میں سے پانی کی مزید سرائت کو روک دیتا ہے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۴۴۸). [رک : سرایت].

سَرائِتی (فت س ، کس ء) صف ؛ نیز سرایتی.
(طِب) جذب یا حل ہو جانے والا. نتیجہ یہ ہوگا کہ وزن گھٹ جائے گا اور ہیضہ جیسے سرائتی امراض کے لاحق ہو جانے کا امکان زیادہ ہو جائے گا. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۴۸). [سرائت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کارِنْدَہ (ـــ کس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
(طِب و سائنس) (کنایۃً) متعدی جراثیم ، وائرس وغیرہ جس سے چھوت لگتی ہے. بیماریوں کا سرائتی کارندوں کے ذریعے پھیلنے کا خیال پرانا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خُرد حیاتیات ، ۱۵). [سرائتی + کارندہ (رک)].

سَرائِچَہ (فت س ، کس ء ، فت چ) امذ.
موٹا اور مضبوط ریشے دار بانس جو عموماً خیموں میں لگایا جاتا ہے ، سراچہ، لمبا. سرائچے بارگہ کے جس قدر زمین کھدتی ہے اس قدر نیچے ہو جاتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۰). [رک : سراچہ نمبر (۲)].

ـــ چاک کَرْنا محاورہ.
پردہ ہٹانا. جب تک یہ دونوں قریب جائیں برق سرائچہ چاک کر کے باہر نکلا. (۱۸۹۷ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۲۸).

ـــٔ قَنات کس اضا (ـــ فت ق) امذ.
خیمے کا بانس. بارگہِ افراسیاب میں سرائچے سے سرائچۂ قنات سے ملا کر اُستادکی اس طرف پھاٹک رکھا اُس طرف نکلنے کا دروازہ. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۱۶). [سرائچہ + قنات (رک)].

سَرائِر (فت س ، کس ء) امذ ؛ ج.
۱. بھید جس کو پوشیدہ رکھا جائے ، راز.
یہ قول ہے حضرت حسن کا مشہور
بس تُم کو حفاظتِ سرائِر ہے ضرور
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۴۲). **۲. طبائع ، فطرتیں.**
طرازِ اولیا نورِ سرائر
محی الدین سیّد عبدالقادر
(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۹۹).
ایسی تنویر کہ ابصارِ بصائر بھی ہوں گُم
مست و مدہوش ہوں اسرارِ سرائِر پر آن
(۱۹۳۸ ، بستانِ تجلیات ، ۳۵).
اِصلاح سرائِر و ضمائِر مرا کام
دوں معرفتِ نفس کو میں عقل کا نام
(۱۹۷۳ ، لحنِ صریر ، ۲۸). **۳. (تصوف) محو ہونا ، سالک کا حق میں بوقتِ وصول اور اسی طرف اِشارہ ہے رسول اللہ صلعم کے قول سے ... کہ اولیا میرے دامن کے نیچے ہیں ، جن کو سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا نیز ان اسماء الٰہیہ کو کہتے ہیں جو اکوان خارجہ کے باطن ہیں** (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۴۴). [ع].

سَرائی (۱) (فت س) امث.
مٹی کا چھوٹا ڈھکنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع الغات) [س : شَراوْ + اِکا शराव+इक्का].

سَرائی (۲) (فت س) امث.
(بُنائی) تانے کے تاروں میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دی ہوئی بانس کی کھپچی یا کھپچیاں جو تانے کے اُوپر نیچے کے تاروں کو علیحدہ رکھتی ہیں اور آپس میں اُلجھنے نہیں دیتی ، جوا ، جھڑ بتی (اپ و ، ۲ : ۶۷). [مقامی].

• • • سَرائی (فت س) امث.
گانا ، بطور لاحقۂ تراکیب میں مستعمل، جیسے: مدح سرائی ، نغمہ سرائی (وضع اصطلاحات ، ۹۹). [ف : سرا ، سرائیدن ـ گانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سُرائی (ضم س) امث ؛ ج : سُرایاں.
جانبازی ، بہادری ، دلیری ، شجاعت.

نہ آویں کیوں نہ گردش میں فلک پر آفتاب و مہ
اگرچہ پھیر کر باندھے وہ اک پیچہ سرایاں کا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹). [س : شُرتا शूरता
سراتن (رک)].

سَرائے (فت س) امث.
مُسافر خانہ.

اے یک نظر دیک تیری سرائے
سنکا تیج میں بھیج دیونگا بھرائے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۲).

گزر غیر کا نیں شتابی سیں آؤ
دل و دیدہ خالی ہیں دونوں سرائیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۱). میری خالہ میاں صابر بخش کی سرائے میں رہتی ہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۵). دن بھر یہ لوگ چلتے اور رات کسی سرائے میں ٹھہرتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۴۲). [رک : سرا (۱)].

---بَقا (---فت ب) امث.
(کنایۃً) **اگلا جہان**(ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات).
[سرائے + بقا (رک)].

---تَزْوِیر (---فت ت ، سک ز ، ی مع) امث.
دھوکے کی جگہ ؛ (کنایۃً) **دنیا**(اسٹین گاس ؛ جامع اللغات).
[سرائے + تزویر (رک)].

---جاوِداں (---کس و) امث.
ہمیشہ رہنے والا گھر ، اگلا جہان.

آبیارِ گلشنِ راحت ہوئے آبی بروج
اور خاکی بانیٔ دولت سرائے جاوداں

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۳۰).[سرائے + جاوداں (رک)].

---دار امذ.
سرائے کا مالک. لیجیے اب میں سرائے دار کا حساب بیباق کرتا ہوں.(۱۸۹۸ ، دربار پیرس کے اسرار ، ۱ : ۱۳۳).[سرائے + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---سِپَنج (---کس س ، فت پ ، غنہ) امث.
تین یا پانچ دن کی بقا رکھنے والا مکان ؛ (کنایۃً) **چند روزہ دُنیا.**

جو ڈرتا ہوں اس کام دیکھے کا رنج
ہتم لیا کا انگے سرائے سپنج

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۷). سحر سازانِ سخن سنج دریں سرائے سپنج روئے راحت ندیدہ ، گو سالہ سخن کو دیر خراب آباد میں یوں گویا کرتے ہیں. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۶۴).
[سرائے + سپنج - سہ (رک) + پنج (رک)].

---فانی امث.
فنا ہو جانے والا گھر ؛ (کنایۃً) **دُنیا.**

روح ہونے کی حشر میں صاحب
اک نشانی سرائے فانی کی

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۸۱). [سرائے + فانی (رک)].

---کا کُتّا ہَر مُسافِر کا یار کہاوت.
غرض مند اور مطلب پرست ہر ایک سے گھل جاتے ہیں ، بے بنیاد لوگ ہمیشہ نئے طریقے بدلتے رہتے ہیں یعنی اپنے کو بڑا جانتے ہیں (نجم الامثال ، ۲۳۵ ؛ محاوراتِ ہند).

---کُہَن (---ضم ک ، فت ہ) امث.
(کنایۃً) **دنیا.**

اے دل اس سرائے کہن تھے گزر
برے ہور بھلے بھی سُخن تھے گزر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۷). [سرائے + کہن (رک)].

---کی بھٹیاری امث.
(مجازاً) **لڑاکا ، بے باک ، گالی باز عورت** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ؛ علمی اُردو لغت).

---گور (---و مع) امث.
قبر کی منزل.

سرائے گور میں دم لیکے ہم پہونچینگے یاروں تک
کہ ہستی و عدم میں فاصلہ ہے ایک منزل کا

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۹). [سرائے + گور (رک)].

---والی/والے امذ ؛ امث.
کبوتر کی ایک نسل جو بہت کم ہودے اور بہکنے والے ہوتے ہیں. سات سات روز گھر کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں بعض حالات میں کنکریاں کھاتے کھاتے کسی چھت پر مر کر رہ جاتے ہیں ، مگر پکڑے نہیں جاتے. ان سے کراس ہو کر ایک نسل سرائے والی کہلاتی ہے جس پر یقین کیا جاتا ہے کہ وہ خطا نہیں کرے گی. (۱۹۶۷ ، اندھیرنگری ، ۱۱). میرے پاس کے کبوتر چندا خانی ،اودے ، کھجرے اور سرائے والے آج بھی میرے شاگرد صابر عارف کے پاس موجود ہیں.(۱۹۶۷ ، اندھیرنگری ، ۱۱).
[سرائے + والی/والے (رک)].

---ہَفْت پَرْدَہ (---فت ہ ، سک ف ، ت ، فت پ ، سک ر ، فت د) امث.
(کنایۃً) **آسمان** (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).
[سرائے + ف : ہفت (رک) + پردہ (رک)].

---ہُمایُوں (---ضم ہ ، و مع) امث.
(کنایۃً) **شاہی محل ، قصرِ شاہی** (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).[سرائے + ہمایوں (رک)].

سَرایا (۱) (فت س) امذ ؛ ج.
۱. فوجی دستے جو کسی ملکی یا قومی مقصد کی نگرانی کے لیے بھیجے جائیں ، چھوٹا سا لشکر ، پانچ آدمیوں سے تین سو چار سو تک کا(اسٹین گاس). **۲. وہ اسلامی جنگ یا مہم جس کی**

قیادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہ کی ہو بلکہ صحابی نے کی ہو. احد کی لڑائی کے بعد چند غزوات اور سرایا ظہور میں ... آئے گئے مگر وہ مشہور نہیں ہیں . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۵۱) . **چھوٹے چھوٹے غزوات و سرایا** کے امیرالجیش اگرچہ اکابر صحابہ ہوتے تھے لیکن جو بڑے بڑے معرکے پیش آتے تھے ان کی قیادت خود آپ بنفس نفیس فرماتے تھے . (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۸). [ع].

سَرایا (۲) (فت س) اث.
لونڈی ، کنیز ، باندی. آنحضرت کی گیارہ ازواج طاہرات اور ایک یا دو سرایا تھیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۳۲). [ع].

سَرایان (فت س) امذ.
(نباتیات) آبی بُخارات کی شکل میں پودوں کا پانی خارج کیے جانے کا عمل. خُشک موسم میں فضا خُشک ہوتی ہے اس لیے سرایان کی شرح تیز ہو جاتی ہے . (۱۹۶۲ ، مبادیٔ نباتیات ، مہاجر ، ۴۴۸). [رک : سریان].

سَرایَت (فت س ، ی) اث.
۱. ایک چیز کے دوسری شے میں گھل مل جانے ، جذب ہونے ، اثر انداز ہونے ، سما جانے کا عمل ، تاثیر ، نفوذ ، راسخ یا پیوست ہو جانا.

کیا غم نے سرایت بے نہایت
کروں کس سیں شکایت بے نہایت

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۷).

مغرور بہت تھے ہم آنسو کی سرایت پر
سو صبح کے ہونے کو تاثیر نظر آئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۷). وہ ان اثرات سے ڈرتے تھے جو اس زبان کے ساتھ نادانستہ طور پر عربی کے طالبعلموں میں سرایت کریں گے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۰۲). یہ تبدیلیاں ہماری فوجی زندگی میں پوری طرح سرایت کر چکی ہیں. (۱۹۸۷ ، اورلائن کٹ گئی ، ۳۵). ۲. **(طب) ایک انسان سے دوسرے انسان میں بیماری کا پہنچنا.** میرے پاس بیٹھنے سے بھی یہ مرض دوسرے میں سرایت کر جائے گا. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۲۰). یہی زہر ان کے ذریعے سے دوسری زندگیوں میں بھی سرایت کر جاتا ہے . (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۵۴). ۳. **جاتے رہنے اور دور ہو جانے کی کیفیت ، زوال.**

اس غم کو نئیں سرایت ہو غم ہے بے نہایت
پانے ہیں شہ شہادت تابُوت لے چلے ہیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی (قدیم اردو مراثی ، ۲۹۴)). [ع].

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز ، د) صف.
پُر تاثیر ؛ سرایت کیا ہوا ، دوا وغیرہ سے متاثر کیا ہوا. خرگوش یا بھیڑوں کو داء الکلب کے ثبت شدہ تشنب سے سرایت زدہ کرکے ان کے دماغ سے ایک خاص جدرین (ٹیکہ کی دوا) تیار کی جاتی ہے. (۱۹۴۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۲۰). [سرایت + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

سَرایَتی (فت س ، ی) صف.
سرایت (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ تراکیب میں مستعمل . [سرایت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دَباؤ (ـــ فت د) امذ.
(سائنس) زور ، اثر ، نفوذ پزیری. سرایتی دباؤ کے کُلیہ کو چارلس کے دریافت کردہ گیسوں کے کُلیہ کے عین مُطابق پاتے ہیں . (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۷۷۶). [سرایتی + دباؤ (رک)].

ـــ یَرْقان (ـــ فت ی ، سک ر) امذ.
(طب) ایک متعدی بیماری جس میں یرقان کے ساتھ مریض کو بُخار بھی ہو جاتا ہے اور اس کے جسم میں درد ہوتا ہے جگر و طحال بڑھ جاتے ہیں. مرض ویل Veil . جراثیم سرائیتی یرقان (Infection) یا ویل Veil کا مرض پیدا کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بُنیادی خرد حیاتیات ، ۴۰۲). [سرایتی + یرقان (رک)].

سَرایَنْدَہ (فت س ، ی ، سک ن ، فت د) امذ.
(موسیقی) گانے والا ، نغمہ سرا (پلیٹس ؛ فرہنگِ عامرہ). [ف : سرائیدن سے اسم فاعل].

سَرْب (فت س ، سک ر نیز فت) صف ؛ م ف.
تمام ، کل ، پورا ، سب.

یکٹ بن میں واں تی کیا سو گون
سرب بول آخر کیا یو بچن

(۱۶۵۷ ، گُلشن عشق ، ۱۰۷).

یا روح جو حق کوں ہے خلیفہ
اب جس میں رکھیا سرب لطیفہ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۹). ستوکھ سے ... پرم پاون نرمل سم انئت اور سرب ... ملے گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ۱ : ۲۲۸).

یہ سَرب بھومی کا راجہ مہابلی سمراٹ
آپار ، اتھاہ اننت ، ایک اتیک و شواتم

(۱۹۶۶ ، مُنَحمَنّا ، ۳۷). [س : سَرو सर्व].

ـــ آتک (ـــ فت ت) امذ.
کمالِ معرفت ، معرفتِ خاص ، عرفان. تم شدھ گیان اور سرب آتک یعنی معرفتِ خاص اور کلیتِ ذاتی کو نہیں پہونچے ہو . (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۱۳۱). [سرب + آتک ـ آتمک].

ـــ بِیاپَک (ـــ کس ب ، فت پ) امذ.
(ہندو) ذاتِ باری تعالیٰ جو مُحیطِ کُل ہے. وہ سرب بیاپک نفی کرنے سے نفی نہیں ہوتا. (۱۸۸۲ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۴۳). [سرب + ویاپک (رک)].

ـــ بَیاپی (ـــ فت مج ب) امذ.
مُحیطِ کُل ؛ مراد : خداوند تعالیٰ.

وہی ہے سربَ بیاپی دیکھ گھٹ گھٹ کو کہ پرگھٹ ہے
نہ ہو جو آنکھ تو کیا کیجیے ہے سور تو پرگھٹ

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۲۰). [سرب + بیاپی ـ ویاپی].

---سکھ (---ضم س) امذ.
مکمل سکون ، سب آرام ، پورا چین.

اند روپ کا مندر بڑا
جہاں سرب سکھ کا جھنڈا کھڑا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۷۴). [سرب + سکھ (رک)].

---شکتی مان (---فت ش ، سک ک ، ی مع) امذ.
ہر بات پر قدرت رکھنے والا . قادرِ مُطلق نیز اس عقیدے کا پیرو.

اس نے گویا سرب شکتی مان کا دیکھا سروپ
جس نے اٹھ کر منہ اندھیرے کر لیا درشن ترا

(۱۹۳۱ ، بہارستان، ۱۱۷).سرب شکتی مان برہمن انہیں دیوتاؤں کے غضب سے ڈراتے تھے. (۱۹۵۳ ، ثقافتِ پاکستان ، ۲۶). [سرب ـ سرو + شکتی مان (رک)].

---گاتی امذ.
پورا لباس جس سے تمام بدن چُھپایا جا سکے. بادشاہ نے پوششوں کے نام بدل دئے ہیں جامہ کا نام سرب گاتی یعنی تمام بدن ڈھانکنے والا رکھا ہے.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۶). سرب گاتی : جس سے تمام بدن چُھپ سکے یعنی جامہ .(۱۹۳۹، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۲). [سرب + گاتی ـ گتی].

---گرہن/گہن (---کسر گ، سک ہ ، فت ہ/فت گ، ہ)امذ.
پورا چاند گہن یا سورج گہن. وہ بالکل کا پیدہ نظر آتا ہے جس کو ہندی میں سرب گرہن کہتے ہیں. (۱۸۷۱ ، علمِ طبیعیات ، ۴ : ۲۹).

دِل ظلمتِ ما و من سے نِکلے
وہ چاند سروب گہن سے نِکلے

(۱۸۹۹ ، شاد (محمد جان) ، مثنوی عبدِ مذنب ، ۳). [سرب + گرہن / گہن (رک)].

سُرْب (ضم س ، سک ر) امذ.
سیسا.

اگر ہور چندن ہور صندل کے جھاڑ
سرب آنک کھینچے تھے چوگرد باڑ

(۱۶۳۵ ، قِصۂ بے نظیر ، ۱۰۱). دیگ میں رکھا اور اسے گو گرد اور سُرب سے معمور کیا اور اس کے نیچے آنچ کر دی. (۱۸۸۸ ، تفسیرِ ابرِکرم ، ۱۷). سُرب کو کورے ٹھیکرے میں ڈال کر ... اس کے نیچے آنچ کریں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۷۱). [ف].

سَرْبانی (فت س ، سک ر) امث (قدیم).
اُونٹ رکھنے یا اُونٹ کے ذریعہ روزی کمانے کا پیشہ ، ساربانی.

گرناقۂ لیلیٰ کی ہے سربانی کی خواہش
مجنوں تُجھے لازم ہے لباسِ شتری رنگ

(۱۷۵۱ ، دیوانِ زادہ حاتم ، ۱۱۲). [ساربانی (رک) کی تحریف].

سِرْبَتی (کسر س ، سک ر ، فت ب) امث.
(لباس) سیٹھی یا مارواڑی پگڑی ، چیرا.

دِیے سربتی تو جوباناں کی آگ
اٹھیا اندر خوش نیند میں تھا اس جاگ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۲). [س : شِر + پتّر शिर+पत्र].

سُرْبَتْھ (ضم س ، سک ر ، فت ب ، سک تھ) امذ.
(موسیقی) طاؤس سے مِلتا جُلتا دکھن والوں کا ایک ساز ، ایک کھوکھلی ڈانڈ کی شکل کا جس کے سِرے پر کسی پرند کی شکل بنی ہوتی ہے اس میں تانت کی تانیں اور چار تار ہوتے ہیں . مور بین (اپ و ، ۴ : ۱۵۹). [سُر + بط (رک)].

سَرْبَس (فت س ، سک ر ، فت ب) امذ.
کُل جائداد . ہر چیز (جامع اللغات) [س : سربستر सर्वस्व].

سَرْبَسْتی (فت س ، سک ر ، فت ب ، سک س) امث.
ہر جگہ موجود ؛ مراد : خدا تعالیٰ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : سربستی सर्व+अस्तिक].

سَرْبَش (فت س ، سک ر ، فت ب) امذ.
گھوڑے کی خرید و فروخت کی اصطلاح میں نو روپے . سربش ـ نو روپیہ. (۱۹۲۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۴). [مقامی].

---لانگ (---غنہ) امذ.
گھوڑے کی خرید و فروخت کی اِصطلاح میں نو روپے. سربش لانگ : نو روپیہ. (۱۹۲۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۵۵). [مقامی].

سَرْبَگھی (فت س ، سک ر ، فت ب) امذ.
چوسر شطرنج سے مماثل ایک کھیل جو بِساط بچھا کر فرش پر کھیلا جاتا ہے مہرے پیادے وغیرہ شطرنج جیسے استعمال ہوتے ہیں. چوسر اور سربگھی کے قِسم کے کھیل یہاں کھیلے جاتے ہونگے. (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۵۰). [مقامی].

سَرْبَنگ (فت س ، سک ر ، فت ب ، غنہ) امذ.
رک : سربھنگ.

نوشہ دیکھا جگت موں جو ڈھونڈے سو پائے
بیرنگی سربنگ کوں سو ڈھونڈے جو پائے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۸۰). [سربھنگ (رک) کا متبادل املا].

سَرْبَھنگ/بَھنگی (فت س ، سک ر ، فت بھ ، غنہ). (الف)امذ.
اگھوری ہندو فقیروں کا وہ فرقہ جو مردار اور نجاست وغیرہ تک کھا لینے سے پرہیز نہیں کرتا بلکہ اِسی وسیلے سے مانگتا ہے. جو دکاندار نہیں دیتا اسی کی دکان کے سامنے مُوت پینے اور نجاست کھانے لگتا ہے جس سے وہ گِھن کھا کر کُچھ دیتا ہے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) صف. ۲. **عوام کے نچلے طبقے کا ، سماج کے غیر مہذب گروہ سے منسوب (رسم و رواج یا زبان وغیرہ).** دسویں نمبر پر سربھنگی اُردو ہے. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیانِ دہلی ، ۱۴). [سرب + انگ انگی یعنی ہر شخص کی چیز یا کُچھ کھا لینے والا].

سَرْپ. (فت س ، سک ر) امذ.
۱. سانپ ، ناگ.

کھایا ہوں تُجھے جوں سورنس کوں
تریاک ، سیہ سرپ کے بِس کوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲۲). برہمنوں نے اس کو یہ سراپ دیا کہ وہ

سرپ بنجائے (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۸۵). ۲. (کنایۃً) کپٹی ، کینہ ور ، سانپ کی طرح پھسلنا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : سرپ **सर्प**].

---پھَنْج (---فت پھ ، سک ن) امذ.
سانپ کے پھن کا ، سانپ سے منسوب پتھر نیز راج پھوڑا ؛ ایک جواہر جو کہا جاتا ہے کہ سانپ کے سر میں پایا جاتا ہے اور گھنگچی ، لالڑی ، رتی جَشم لاط :- Arrus Precatorius سے مُشابہ ہوتا ہے اور تریاق یعنی فادِ زہر کا اثر رکھتا ہے (پلیٹس). [سرپ + پھنج ۔ پھن].

---چَتّر (---فت چ ، سک ت) امذ.
سانپ کی چھتری ، کھمبی ، فطر یعنی مشروم جو ادویات اور کھانے میں اِستعمال ہوتا ہے ، ایک دوسری قسم جو زہریلی ہوتی ہے . صرف خارجی طور پر دواؤں میں کام آتا ہے (پلیٹس). [سرپ + چتّر ۔ چھتّر].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) امذ.
سانپ کی سی آنکھوں والا ؛ باز. قِسم پشتم باز ... سُرخ رنگ، اوسط دم ، کوتاہ قامت چغد سر ، سرپ چشم. (۱۸۸۳ ، صید گہِ شوکتی ، ۲۱). [سرپ + چشم (رک)].

---راج امذ.
سانپوں کی نسل کا بادشاہ سانپ جو ہندوؤں کے دیوتا وسوکی میں نُمایاں ہوتا ہے ، اس نسل کے سانپ مشرقی پنجاب کی ریاست پٹیالہ میں پائے جاتے ہیں (پلیٹس). [سرپ + راج (رک)].

---گَنْدھا (---فت گ ، مغ) امث.
ایک پودا جو تریاق مسموم سے متعلق ہے لاط: Ophioxylon (پلیٹس). [سرپ + گندھ (رک) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

---نَگْری (---فت ن ، سک گ) امث.
کیڑے مکوڑوں اور سانپوں کے رہنے کی جگہ ، (دیو مالائی قِصوں میں) زمین پر ، اور جہنم کے مُختلف مقامات ؛ (کنایۃً) بُری جگہ (پلیٹس). [سرپ + نگری (رک)].

---ہان امذ ؛ امث.
سانپ کو مارنے والا ، جنسِ نَمس ، موشِ فرعون ، نیولا ، نَمُوس ، لاط :- Icnlomon (پلیٹس). [سرپ + ہان (رک)].

سُرْپال (ضم س ، سک ر) امذ (قدیم).
سری پال ، اندر دیوتا.

جس شیر کی دہشت انگے، شرزے ہے ویران میں
سرپال سب تس ناؤں سن پاتال میانے جاوڑے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۷). [سرپت (رک) کی تحریف].

سَرْپَت (فت س ، سک ر ، فت پ) امذ ؛ امث.
۱. سرکنڈے ، بید یا بانس کے طرہ اور پتے جو طرے کے نیچے ہوتے ہیں جہاں طرہ پھوٹتا ہے ، پتاور ، سبز پتاور کا پتّا جس کے چبھنے یا رگڑنے سے جسم کی کھال کو گزند پہنچتا ہے ، لاط : Saccharum Procekum . سرپت اِردگِرد ہوئی ہوئی ایسی گھنی کہ چڑیا تک کا گُزر نہ ہو سکے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰). اکثر قسم کے سرپت بادامی یا سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۹). ۲. **(کاشتکاری) ایکھ کے اُوپر کے پتّے جو چوٹی پر ہوتے ہیں نیزگیہوں ، مکئی اور جوار کے اُوپر کے پتّے جن میں بھٹا یا بال نِکلتی ہے** (ا پ و ، ۶ : ۷۶). [س : شَر + پَتّر + ک : **शर+पत्र+क**].

سُرْپَت (ضم س ، سک ر ، فت پ) امذ.
۱. (أ) **(ہندو دیومالا) دیوتاؤں کا راجہ اندر.** نہم سُرپت دیوتاؤں کا بادشاہ جس کو اندر کہتے ہیں اس کی تصویر تخت پر بناتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۳۵). (أأ) **چھوٹے دیوتاؤں میں سے کوئی دیوتا.** دہم سُرپت ... اور باقی پتّوں پر دیوتاؤں کی تصویر بناتے ہیں . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۳۵). ۲. **(مجازاً) اللہ تعالیٰ.**

سجدہ کروں شاہن کے شاہا
پت شاہن کے سرپت شاہا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۵). [س : سر + پت **सरपति**].

سَرْپَتا (فت س ، سک ر ، فت پ) امذ.
۱. **سرپت معنی ۱.**

کہیں سرپتا سرپرتھا جیسے تیغ
رَوندوں کے پانوں پہ آیا دریغ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۳). ۲. **رک : سرپت معنی ۲.** گنّے کا اصل بیج تو سرپتہ کی طرح گنّے کے تنہ کے اُوپر ایک چوری کی شکل پولوں کی ڈال میں پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، گنّے کی کہانی ، ۷). [رک : سرپت].

سَرْپَٹ (۱) (فت س ، سک ر ، فت پ). (الف) امث.
(سواری) گھوڑے کی ایک تیز رفتار چال جس میں وہ سر اُوپر اُٹھا کر ہر ایک ساتھ اُٹھا کر دوڑتا ہے ، چوکڑی ، چھار تک ، (مجازاً) تیز رفتاری.

عرصہ ترے گھوڑے کے جو سرپٹ کا ہے اس میں
پانے فرس باد سحر کرنے لگے لنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۲).

گہ سرپٹ گہ اُڑان اور گہ میٹھا پوئیہ
گہ دلکی ایبیہ اور گہ جانے شاہ گام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۷). پہلے گام ، پھر دلکی ، پھر سرپٹ اور اب تو اکسپرس ہیں. (۱۸۹۴ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱).

پوئی ہو یا کہ جست ہو سرپٹ کہ شاہ گام
روزِ ازل سے ہے اسی مرکب کے پانے نام

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۳۴).

ہوتا ہے وہ اعلیٰ گھوڑا سرپٹ چلنے والا گھوڑا

(۱۹۵۰ ، دھمپد ، ۲۰). (ب) م ف. ۱. **بہت تیز رفتاری کے ساتھ، نہایت جلدی اور تیز دوڑتا ہوا.** گھوڑا جو ذرا سرپٹ چلا تو مع زین چاروں شانے چت زمین پر. (۱۸۸۵ ، حکایت سُخن سنج ، ۲۱).

تمھیں لینے کے لیے سرپٹ چلا آرہا ہوں۔(۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن، ۱ : ۱۰۵)۔ برخورداری کنوتیاں ہلائے سرپٹ دوڑتی چلی آتی رہی۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۲۸)۔ ۲. **سپاٹ ، ہموار ؛ تیز بولنا ؛ تیز پڑھنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

ـــ اٹھانا / اُڑانا محاورہ.
گھوڑے کو پوری چال سے دوڑانا؛ بہت تیز چلانا، حوصلہ بلند رکھنا۔ گھوڑے پر سوار ہو کر سرپٹ اٹھا دیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۲)۔

اڑاتے ہیں جو رخشِ ہمت کو سرپٹ
وہ منزل کو زیرِ قدم دیکھتے ہیں

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۹۳)۔

ـــ پھینکنا محاورہ.
گھوڑے کو نہایت تیز رفتاری سے چلانا. گھوڑے کو سرپٹ پھینک کر حاکم کے گھر گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۳)۔

ـــ جانا محاورہ.
۱. **بہت تیز جانا ، تیز رفتاری سے چلنا.**

ہوا دماغ میں بادِ بہار کے یہ بھری
کہ گھوڑیاں عربی جائیں جس طرح سرپٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۰)۔

کُچھ ایسا سرپٹ یہ جا رہا ہے
کہ جس طرح آندھیوں کا راکٹ

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۵۵)۔ ۲. **(قلم وغیرہ کا) روانی سے چلنا ، تیزی سے لکھا جانا ، لکھنے کے لیے ہاتھ تیز چلنا.** داہنے ہاتھ میں قلم ہے جو فلسکیپ کے تختوں پر سرپٹ جا رہا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۲۵)۔

ـــ دوڑ (ـــ و لین) امث.
(ورزشی کھیل) **سر سامنے کر کے یا اُوپر کا دھڑ سامنے کو جُھکا کر تیز دوڑنے کی مشق** (ا پ و ، ۸ : ۱۰۰)۔ [سرپٹ + دوڑ (دوڑنا (رک) سے حاصلِ مصدر)]۔

ـــ دوڑانا محاورہ.
گھوڑے کو چوکڑی کی چال دوڑانا ، نہایت تیز رفتاری سے چلانا ؛ کوئی کام نہایت عجلت سے انجام دینا. گورنمنٹ اور مشنری رفارمز جتنے تعلیم کے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑا رہے ہیں ... مُسلمان مِل کر بھی چاہیں تو سب لکھ پڑھ نہیں سکتے. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۸۶)۔ اپنے خیموں کی طرف گھوڑا سرپٹ دوڑایا. (۱۹۴۳ ، سیفہ کی بیٹی ، ۱۴۲)۔

ـــ دوڑنا محاورہ.
تیز رفتاری سے جانا. وہ سرپٹ دوڑتی رہی کبھی کبھی دوڑتے دوڑتے جب وہ کسی لاش پر سے چھلانگ مار کر گزرتی تو گر پڑتی (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۴)۔

ـــ ڈالنا محاورہ.
رک : **سرپٹ پھینکنا.** شہزادے نے ہر سمت اس کو (اسپ) ... سرپٹ ڈال کر دیکھا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۳۴)۔ کبھی کبھی عورتوں کو گھوڑے کی دم سے باندھ کر گھوڑے کو سرپٹ ڈال دیتے تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۹۲)۔

ـــ کرنا محاورہ.
بہت تیزی کے ساتھ چلا جانا. حضور اور مرزا قلی سرپٹ کر جائیں ، یوں شاید جان بچ جائے. (۱۸۹۰ ، حسن ، جولانی ، ۷)۔

سَرْپَٹ (۲) (فت س ، سک ر ، فت پ) امذ ؛ امث.
سرپت (۱). سرپٹ یا خسرہ یا کسی دوسری قسم کی موٹی گھاس کی ہو. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۱۱۶)۔ [سرپت (رک) کا متبادل املا]۔

سَرْپٹا (فت س ، ر ، سک پ) امذ.
ایک دفعہ کی سَرپٹ دوڑ ، سپاٹا ، ہلّہ. ساتھ اسی کوس ان کے گھوڑے ایک سرپٹے میں نِکل جاتے.(۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۸)۔ [سرپٹ + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

سَرْپَرْدَہ (فت س ، سک ر ، فت پ ، سک ر ، فت د) امذ.
(موسیقی) **راگ اور ساز کے قواعد کا ایک جُزو جو روایتاً حضرت امیر خسرو دہلوی سے منسوب ہے** (پلیٹس). [رک : سراپردہ]۔

سَرْپَن (فت س ، سک ر ، فت پ) امث (قدیم).
سانپ ، (کنایۃً) رینگ ، چسک ، بیچینی .

ایک تن پیچ ہو سکل سنسار
ایک من میں ہزار سرپن کوں

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۸۲)۔ [س : سرپن सर्प+न]۔

سُرْپُن (ضم س ، سک ر ، ضم پ) امذ.
(نباتیات) **مہندی کے پودے کی طرح کا ایک پودا جس کی پتیاں برگِ بید سے اور پُھول سیسم کے پُھول سے مُشابہ ہوتا ہے ، سلطانی چمپا** (لاط : **Colophyllum Inophyllum**)۔

سوجائی و جوئی و سوسن سوباس
سو چنپا چنبیلی و سُرپُن سوباس

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳)۔

دُودل دھن پہنے کا ناں میں کہ سُرپن پُھول پاناں میں
سورج چاند آسماناں میں پچارے لاج تے گلاتے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹)۔ سرپُن : اس کا پُھول گُلِ کنجد (سیسم کا پُھول) کی مانند ہوتا ہے جس کے درمیان میں زرد تولیدی ریشے ہوتے ہیں.(۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۳)۔ [س : سرپن सर पन]۔

سَرْپَن ٹیری رُوٹ (فت س ، سک ر ، فت پ ، ی مج ، و مع) امث.
(طب) اَرِسٹولوکیا ، **سرپن ٹیری ایک پیڑ ہے ، یہ اسی درخت کی جڑ ہے، ادویات میں مستعمل ، کافور کی سی بُو ، ذائقہ خوشگوار اور کسی قدر تلخ ، اس کو زراوندِ امریکی کی جڑ بتاتے ہیں ، شاخیں بل کھائی ہوئی ہوتی ہیں ، ماریہ ، یکے از قسم بس کھپڑا ، ناگ بیل** (لاط : **Aristolochia**)۔ سرپن ٹیری روٹ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۵)۔ [انگ : Serpentaria Root]۔

سَرپُھنَد (فت س ، سک ر ، ضم پھ ، غنہ) امث.
(بَنائی) وہ ڈیوڑھی گانٹھ جو سربندھ یا پھلوں کو بٹ کر ان کے سروں پر لگا دی جائے (اپ و ، ۲ : ۶۰).[سر + پُھند ، پھندنا (رک) کی تخفیف)].

سَرپُھوکا (فت س ، سک ر ، وبع) امذ ؛ سہ سرپھوکہ.
ایک مُصفّی خون گھاس. پوستِ بیخ سر پُھوکا پیس کر دو سہ قطرے پانی کے اس میں ملائیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۱۷۰) . ناک سے بہت بدبُو آ رہی ہو تو پہلے شاہترہ ، چرائتہ ، سرپُھوکہ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۸). [سر + پُھوکا (رک)].

سِرپُھونْد (کس نیز فت س ، سک ر ، و مع ، غنہ) امث.
(بَنائی) **گانٹھ،** سرپھند (اپ و ، ۲ : ۶۰). [رک : سرپھند].

سَرت (فت س ، ر) امذ.
چھ موسموں میں سے چوتھا موسم ، اسوج اور کاتک کے مہینے ، خزاں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شرت शरत].

سُرت (۱) (ضم س ، فت نیز سک ر) امذ.
۱. **سدھ ، دھیان ؛ خبر ؛ ہوش ، عقل ، شعور ، سُوج بُوجھ.**

جب نوشہ صفت حق کی کہی
مست ہوا اور سُرت نہ رہی

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۰۲). اندھے کی سُرت۔ آکھ آکھ تسو. (۱۷۳۷ ، نسخۂ مفرح الضحک ، حاتم ، ۴).

کُچھ خبر اپنے نہیں افعال کی
سُرت ہے تم کو نہ اس احوال کی

(۱۸۱۳ ، مثنوی ایجادِ رنگیں ، ۲۸). جوں جوں اس کی لے بڑھتی جاتی تھی اپنے دل و دماغ کی سُرت گھٹتی جاتی تھی.(۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۳۷). یہاں کس کو اِتنی سُرت تھی کہ کوئی انہیں جواب دیتا. (۱۹۷۰ ، غُبارِ کارواں ، ۵۷) . ۲. **توجہ ، سلیقہ ، تمیز.**

سب باتیں ٹھیک ٹھاک ہیں اس کی پہ مت نہیں
سر پہ رکھے دوپٹے کو اِتنی سُرت نہیں

(۱۸۷۱ ، عبیرِ ہندی ، ۳۰). اسے بچکا پکڑنے کی سُرت بھی نہ تھی تو یہاں کیوں آن مرا. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۱۱). [س : سرت सरित].

---اُٹھانا محاورہ.
رک : سرت لگانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---آنا محاورہ.
۱. **ہوش آنا ، غشی سے نجات پانا.** ذرا سُرت آئی تو میں اپنے تئیں مُردہ خیال کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۶). ۲. **خیال ہونا ، خبر ہونا ، کسی بات کا سمجھ میں آنا.**

جی میں کہتی جب سفیدی جائے گی
سُرت اسے اس بات کی تب آئے گی

(۱۸۱۳ ، مثنوی ایجادِ رنگین ، ۸۵).

---باندْھنا محاورہ.
لگاتار تصوّر یا دھیان میں لانا ، (کسی کی طرف) خیال لگانا.

نہ گھر میں رہ سکا وہ ہاتھ باندھے جھٹ چلا آیا
تراب اک دن جو میں نے شوقِ دل سے سُرت ادھر باندھی

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۸۵).

---بِسارْنا محاورہ.
حواس باختہ ہونا ، ، ہوش گُمانا ، ہوش کھونا ، دل سے بُھلانا (فرہنگِ آصفیہ).

---بسَرنا محاورہ.
سُدھ بُدھ نہ رہنا ، کُچھ ہوش نہ رہنا. کیوں تُجھ پر ایسا دُکھ پڑا ہے تجھے دیکھ کر میری سُرت بسرتی ہے. (۱۸۰۱ ، باغِ اُردو ، ۱۰۱).

---بَیٹْھنا محاورہ (قدیم).
کسی بات کا سمجھ میں آنا ، عقل میں بیٹھنا.

چتر بات کا مغز پاوے ترت
مورکھ کی سو مطلق نہ بیٹھے سرت

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۵۸).

---بُھلا دینا / بُھلانا محاورہ.
رک : سرت بسارنا. میں نے جُدائی کے درد سے سُرت اپنی بُھلا دی ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۹۴). دید اس کی حیرانی بڑھاتی ہے اور سیر سرت بُھلاتی ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۱).

---پُھرَت (---ضم پھ ، فت ر) امث.
چالاکی ، تیزی ، جلدی ، پُھرتی. اللہ رے سُرت پُھرت ، اللہ رے ہاتھ کی صفائی ، کِتنوں کو زخمی کیا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۵۱). [سُرت + پُھرت ۔ پُھرتی].

---جانا محاورہ.
حواس باختہ ہو جانا ، ہوش و حواس نہ رہنا ، بدحواسی سے کُچھ سمجھ میں نہ آنا. اس وقت کی حالت کیا کہوں کہ سُرت جاتی رہی ، دیوانہ باولا ہو گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۶۳).

---دَھرْنا محاورہ.
رک : سرت لگانا (پلیٹس).

---سَنْبھالْنا محاورہ.
سنِ تمیز کو پہنچنا ، عقل آنا.

ہے تن تو گل کے رنگ بنا اور مُنھ پر ہر دم لالی ہے
جز عیش و طرب کُچھ اور نہیں جس دن سے سرعت سنْبھالی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۲).

---سے م ف.
چوکسی یا احتیاط کے ساتھ ، ہوش و حواس سے(فرہنگِ آصفیہ).

---کَرْنا محاورہ.
یاد کرنا ، دھیان میں لانا ، تصوّر باندھنا.

زور چترا ہے مرے دل کا کبوتر حاتم
سرت کرتا ہے جب اڑتا ہے اسی کے کوکا
(۱۷۲۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۸۱).

---لگانا محاورہ.
سرت لگنا (رک) کا متعدی (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---لگنا محاورہ.
ہمہ وقت کسی بات کا ذکر یا خیال رہنا ، دھن ہونا ، دھیان بندھنا ، دل لگنا. اس کا چچیرا بھائی جس کا بیان اسی کے گھر میں ہوا اس کی سرت مجھے لگی رہتی . (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳) . وہ ذرا ست سنگ کریں اور سرت شبدیوگ کے سہل ابھیاس میں تو لگیں ، پھر دیکھیں کہ یہ سنسار نرک ہے یا ویکنٹھ ہے . (۱۹۲۰ ، بوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۹).

---میں آنا محاورہ.
۱. **ہوش میں آنا ، بیہوشی غفلت یا بدحواسی دور ہونا.** عمرو کانپنے لگا اور بے ہوش ہو گیا بعد ایک دم کے سرت میں آیا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۳). ۲. **دماغ یا سمجھ میں آ جانا** (پلیٹس).

---نہ رہنا محاورہ.
بدحواسی یا غفلت وغیرہ سے ہوش و حواس یا خیال نہ رہنا . حاتم کی نگاہ ان پر پڑی سہم کر کانپنے لگا اور ایسا گھبرایا کہ سرت جانے کی نہ رہی. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۷۷).

سُرَت (۲) (ضم س ، فت ر) امث.
(موسیقی) سروں کی چھوٹی چھوٹی مرتعش لہریں جو ساز اور آواز دونوں کے بارہ معین سروں کے درمیان ہوتی ہیں. بارہ سروں کے درمیان کل بائیس سرت یا سرتیاں ہوتی ہیں سرگم کے ہر بول کا الگ الگ وقفہ ، اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے موسیقی میں آواز کی مختلف حیثیتیں.
سرت کے تار ابجد ایک سر ہو مل کے سب بولے
کہ جیوں کر گیان ہو اس جان کو ہر تان سے گیتا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹).
سرت ہوویں بائیس سولہ کلا
دکھا لحن داؤد کا معجزا
(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۰۵). [رک : سرتی (۴)].

سُرَت (۳) (ضم س ، فت ر) امث.
صورت. سرتیاں جا کی متوازی ، پتلی کمریا ، عمریا باری. (۱۹۳۷ ، لوک گیت (الہ باد) ، ۱۲). [صورت (رک) کا عوامی املا].

سُرْتا (۱) (ضم س ، سک ر) (الف) صف مذ.
ہوشیار ، چوکنا ، ذہین ، عقلمند.
گھنٹوں گھنٹوں آئے سرتا
اے سکھی ساجن؟ نا سکھی کرتا
(۱۳۲۴ ، امیر خسرو (نذر خسرو ، ۳۶)). ابوالفضل بڑے سرتے اور سیانے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ... ایک بھی ان کا خیرخواہ نہیں ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۸۰).

جیسے دیوانہ کہتے ہیں اجی یہ ہے بڑا سرتا
اسی فیشن میں یہ رہتا جو مل جاتا اسے سرتا
(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۱ : ۳). ماسٹر ایک سرتا ، خوب خوب نمک مرچ چھڑکا . (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۹۲) . (ب) امذ. **وہ گول پتھر جس پر ہندو صندل گھس کر لگاتے ہیں ، چکلہ** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [پ : सुरत+श्रो].

---پن (---فت پ) امذ.
ہوشیاری ، عقلمندی ، دانائی ؛ سرتائی . یہ تبسم جس سے سرتا پن اور چٹخارے کا انداز ٹپکتا ہے ہونٹوں کو ایک بڑی کمان کی صورت خما دیتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۲۷) . [سرتا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سُرْتا (۲) (ضم س ، سک ر) امذ.
(گاڑی بانی) بغیر پھلی کی یعنی وہ موٹی کیل جس میں دونوں طرف نکیلے سرے ہوں ، وہ کیل جس کا ایک سرا گاڑی کی پھڑ میں ٹھکا ہوتا ہے اور باہر نکلا ہوا دوسرا سرا منڈ یعنی بغیر پھلی کا ہوتا ہے جس میں نہیے کی روک کے ڈنڈے کا کنڈا پھنسا دیا جاتا ہے (اپ و ، ۵ : ۱۳۳). [رک : سرسا].

سَرْتا بَرْتا (فت س ، سک ر ، فت ب ، سک ر) امذ ؛ سرتا بھرتا.
۱. **کسی کام کو سرانجام دینے یا ٹھکانے لگا دینے کا عمل ، انصرام ، اہتمام و انتظام.**
سرتے برتے کوں سکت
جان پنڈ دے کیا بھگت
(۱۶۴۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۱)). پہلے تو اس کی لاش کا سرتا بھرتا کرنا چاہیے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۵۶). نواب کسی بات کا ذمہ دار نہیں ہوتا ، اب تو ہم کو ہی کچھ نہ کچھ سرتا برتا کرنا ہو گا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۹۱). ۲. (أ) **جا بے جا صرف میں لا کر نبیڑ دینے یا ضائع کرنے کا عمل ، خرچ ، (دھڑاکے سے) تیا پانچا.** تنخواہ کا سرتا برتا یوں ہوا ، پھر جو چاہیے سوا تو تمسک ہوا. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۸). چھ برج پیالیاں میاں لائے تھے ، دو بی بی کے ہاتھوں چکنا چور ہوئیں ، چار کا میں نے جان بوجھ کے سرتا برتا کیا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۷ : ۶). (أأ) **حصہ بخرہ ، بانٹ چونٹ.** جانوروں کی کھالیں اتارنے اور گوشت کا سرتا برتا کرنے میں لگ گئے. (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۱۳۰). [سرتا و برتنا (رک) سے].

سُرْتائی (ضم س ، سک ر) امث.
لحاظ ، پاس ، خیال ، احتیاط ، خبرداری ، عقل دانائی ، دید (ماخوذ: پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سرتا (۱) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سُرْتی (۱) (ضم س ، سک ر) صف ، امث.
۱. **لحاظ ، پاس ، خیال ، احتیاط ، خبرداری** (جامع اللغات). ۲. **ذہین ، ہوشیار ، چوکنی.** ہر ایک اپنے کام کی سرتی ہر کسی میں شوخی شرارت اور پھرتی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۲۲). مگر یہ ایسی سرتی اور ہوشیار تھی کہ اس چکر سے بھی صاف نکل گئی

اور مُجھ کو قطعاً مایوس ہونا پڑا. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۱۰).
۳. خوشی ، مسرت ، شادمانی ؛ (کنایۃً) چھٹکارا ، مخلصی . میہندی اور بسنی کی دھڑی جمائے بغیر کیا اُن کی سُرق نہ تھی. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸٦). میں نے کہا ایسی بھی کیا پڑی تھی کہ شادی کیے بغیر سُرق ہی نئی تھی. (۱۹۲۷ ، نرالی اُردو ، ۸۱). [سُرتا (۱) کی تانیث].

سُرق (۲) (ضم س ، سک ر) م ف.
(عو) **جلدی ، تیزی یا سُرعت ، پُھرتی.**

آہستہ چلے ہے کوئی سُرق
چلنے میں کرے ہے کوئی پُھرق

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۱). [مقامی].

سُرتی (۳) (ضم س ، سک ر). (الف) امث.
(ہند) **وید کا اشلوک جس میں حکمِ قطعی ہو ، آسمانی کتاب کا حکم ، مترادف : "آیت حدیث".** اگر کسی نے تفنّنِ طبع کے طورپر کبھی کچھ لکھ دیا تو اسے الہام اور سُرتی سمجھ کر پلے نہیں باندھ رکھنا چاہیے (۱۹۳۴ ، منشورات کیفی ، ۳۱۱) (ب) صف ۱. **کشفی یا وہبی طور پر پایا ہوا الہامی عطیۂ ایزدی.** ممکن ہے میرے کسی دوست کی آواز کی کوئی زائد سُرتی خصوصیت ہو. (۱۹۳۷ ، اصولِ نفسیات(ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۴). وہ احساس سُرتی ہے جو اپنی ذاتی ماہیت کے اعتبار سے راحت کے عین مُخالف ہے. (۱۹٦۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۷٦) . ۲. **(بن باسی) کائنات میں فکر کرنے والا ، صفاتِ الٰہیٰ کا شاہد** (ا پ و ، ۷ : ۱۵۸). [رک : س : شرتی शारती].

سُرتی (۴) (ضم س ، سک ر) امث.
(موسیقی) **بارہ بنیادی سُروں کے علاوہ درمیانی چھوٹے چھوٹے سُر ، چھوٹا سر ، بہت مُختصر وقفے کا سُر.** سُرتیاں الگ الگ کر کے بتاؤ. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ٦۷). جب ہم سِتار کی آواز سنتے ہیں اور غور کرنے کے بعد اساسی سُرتیوں کی مضاعف سُرتیاں معلوم کرتے ہیں. (۱۹۲۷ ، نفسیاتِ عضوی ، (ترجمہ) ، ۵۵). درباری کی گندھار اور دھیوبت اپنے مقرر مقام سے ہٹ کر لگتی ہے تو وہ کسی سُرتی کا مقام ہے. (۱۹٦۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲). [سُر (رک) کی تانیث و تصغیر].

سُرتی (۵) (ضم س ، سک ر) امث.
۱. **کھانے کا خُشک تمبا کو ، تمبا کو کے خُشک پتے.** دالان میں چارپائی پر بیٹھے سُرتی مل رہے تھے. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۱۳ اگست ، ۱۱). ۲. (طب) **دافع سمیات دوا جو تمبا کو کے آمیزہ سے تیار کی جاتی ہے .** سُرتی بنانے کا عُمدہ اور فائدہ مند نسخہ. (۱۹۲٦ ، دافع سمیات ، ۵۷). [پ سُردھا सरदा].

سُرتیا (ضم س ، سک ر ، کس ت) امذ.
سُر لگانے والا. اول نفیری والہ کہ وہ انس میں گت بجاتا جاتا ہے اور ایک ہمراہ اسکے سُرتیا ہوتا ہے کہ وہ صرف انس میں سر لگاتا جاتا ہے. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۹۱) [سُرتی (۴) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سَرٹیب (فت س ، سک ر ، ی مع) امذ ؛ ہ سرتیپ.
کرنل ، جنرل ، فوج کا ایک اعلیٰ عہدہ. جن کے بڑے بڑے خطاب ہیں کوئی سرتیب ہے کوئی سالار ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو، ۲۰ ، ۳۳ : ۹). [ف].

سُرٹیلا (ضم س ، سک ر ، ی مع) صف.
ذہین ، تیز فہم ، چالاک. سیواجی ایسا سرتیلا تھا کہ اب تک شاہ دہلی کی خدمت میں کوئی گُستاخی نہیں کی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۳۱). [سُرت + یلا ، لاحقۂ صفت].

ـــ سو پُھرٹیلا کہاوت.
عقلمند آدمی چست و چالاک ہوتا ہے (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

سُرتھائی (ضم س) امث (قدیم).
لحاظ ، پاس ، خیال ؛ احتیاط ؛ خبرداری ؛ عقل ، دانائی ؛ دید.

سہلیاں ہی چل کو سُرتھائی وہاں
کیتک جنس میوہ منگا کھائی وہاں

(۱٦۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۲). [سُرتائی (رک) کا متبادل اِملا].

سُرتھی (ضم س ، سک ر) امث.
رک : سرتی (۴). راگ فرغانہ ، یہ راگ دیس کار ، دیو سا کھ ، گوجری گونڈ ، سرتھی ، سندھو ، سندھوی ، ونٹ ، ساونٹ ، ترون ، بھوپالی، اشٹ منگل ، بھیروں ، ماروا اور بنگال وغیرہ اقسام کے راگوں سے زیادہ مُشابہ ہے. (۱۹٦۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۲۲۲) . [سُرتی (رک) کا مُتبادل املا].

سَرٹ / سَرٹی (فت س ، ر/فت س ، سک ر) امذ.
ہوا ؛ آندھی ؛ بادل ؛ گرگٹ ، چھپکلی (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : सरट/सरटि].

سَرٹا (فت س ، ر) امذ.
گرگٹ ، چھپکلی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شرٹ + کہ - शारट+क].

سَرٹیفکِٹ (فت س ، سک ر ، ی مع ، کس ف ، ک) امذ ؛ ہ سرٹیفکیٹ.
کسی امر کی توثیق یا تصدیق پر مُشتمل تحریر ، صداقت نامہ ، سند. کوئی لڑکا اپر پرائمری کا اِمتحان پاس کرے اور سرٹیفکٹ پاس کرنے کا پا جاوے. (۱۸۸٦ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۵). حج کو جانا ایک کمیٹی مجاز کے دستخطوں سے حج کی اہلیت کا سرٹیفکٹ لینے کے بعد جائز ہو. (۱۹۲۳ ، احیائے ملت ، ۱۰). ابنِ مریم ... کے معالج نے خدا جانے کیونکر کہہ دیا کہ اب اس کے ذہنی مسائل حل ہو گئے ہیں ... اس سرٹیفکیٹ کے بعد وہ چین چلا گیا تھا. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۵۹). [انگ : Certificate].

سَرٹیک (فت س ، سک ر ، ی مج) صف.
مُطیع ، فرمانبردار.

اِلٰہیٰ کر مِری اولاد کو نیک
رہیں دل سے ترے مدّاح سرٹیک
(۱۸۷۴ ، قِصّۂ جمجمہ شاہ ، ۲). [سر + ٹیک (ٹیکنا (رک) سے حاصلِ مصدر)].

سَرْج (۱) (فت س ، سک ر) امث ؛ امذ.
باریک بٹے ہوئے رُوئی کے سوت کی ٹھکی ہوئی بناوٹ کا ایک کپڑا جس کا رُواں کشمیرے کی طرح اُبھرا ہوا نہیں ہوتا ، عموماً اس کی شیروانیاں ، کوٹ اور پتلون وغیرہ بناتے ہیں. دیکھتا کیا ہوں کہ فقیر صاحب ... سرج کی اچکن نہیں بلکہ شیروانی دربر اور ایک نفیس شالی رومال بر دوش ڈٹے ہوئے ہیں. (۱۹۰۵ ، عصرِجدید ، جون ، ۲۳۲).

اُڑان کے بعد اس کا رونا کہ بال و پر میں تو کچھ نہیں ہے
یہ سرج کے سُوٹ اور یہ سوچنا کہ گھر میں تو کچھ نہیں ہے
(۱۹۵۸ ، شہرِ آذر ، ۵۵). [انگ : Serge].

سَرْج (۲) (فت س ، سک ر) امذ.
(موسیقی) ہندی موسیقی کا سب سے پہلا سُر جو سب سے پست ہے ، اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی ، اس لئے اچل یا قائم سُر کہلاتا ہے ، کھرج ، سا اوّل سرج کہ جسکو کھرج کہتے ہیں دوم رکھب، سوم گندھار. (۱۸۵٦ ، فوائد الصبیان ، ٦۸). سرج اور اس کو مور کی آواز سے لیا گیا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱٦). [پ : खड़्ज ؛ س : षड+जा].

سَرْج (۳) (فت س ، سک ر) امذ.
کاٹھی ، زین ، سرّاج (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع].

سَرْج (۴) (فت س ، سک ر) امث.
ایک دیسی درخت کا نام ہے جسے ساج بھی کہتے ہیں - اس کے استعمال سے پھوڑے پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں نیز بلغم و صفرا کا فساد مٹاتا ہے ، بدن کا میل اور پسینے کو بھی صاف کرتا ہے ، پیٹ کے کیڑے مارتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۸). [رک : ساج].

سَرْج (۵) (فت س ، سک ر) امذ؛ سَسرَج.
جوگ لینے یا نفس کشی اورنیک اعمال کے ذریعہ اپنے آپ کو نیک بنانے کا ایک طریقہ یا ایک قسم جس سے من پاک ہو جاتا ہے ، تزکیۂ نفس. سرج ... اپنا ظاہر و باطن پاک رکھنا انسانوں سے میل جول نہ رکھنا اور اپنے آپ کو بھول جانا. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵٦). [مقامی].

سُرَج (ضم س ، فت ر) امذ (قدیم).
رک : سورج.
چندر ہور سُرج حال مجھ دیک کر   گلاوے جلاوے گگن کے اُوپر
(۱٦۴۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۵۹).

جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے نزیک
ہو کر خجل سُرَج نے لیا ہے گگن میں جا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷). [سورج (رک) کی تخفیف].

ـــُـ السَّماء (ـــضم ج ، غم ا ، ل ، شد س بفت) امذ.
آسمان کی سفیدی ، روشنی ؛ (کنایۃً) سورج. دیکھو مجرہ کو کہ وہ ایک سفیدی ہے اس کو سُرجُ السماء کہتے ہیں اور وہ اس فلک پر ہے کہ وہ پھرتا ہے نسبت ہماری مثلِ چکّی کے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴). [رک : سرج + رک : ال (۱) + سما (رک)].

ـــ رُوپ (ـــ و مع) صف مذ.
سُورج کے مانند ، سُورج کے جیسا ، خُوبصورت ، نورانی.
سرج رُوپ و نتا جو یوسف کے بِسار
لیا چاہو مغرب میں اپسیں اُتار
(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴۴). [سرج + رُوپ (رک)].

ـــ سارا امذ.
سُورج کے مانند.
محمد قطب تج مستک لکھے ہیں داسِ پیغمبر
تو شاہاں کے ستاریاں میں تمن نورِ ہے سرج سارا
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸). [سرج + سار ـ جیسا].

سَرْجا (فت س ، سک ر) امذ.
ساج یا سرج کا درخت. ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ... سرجا ، ارجن نیب اور کیتکی کے درختوں کو جُھلاتے ہیں. (۱۹۲٦ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۳۰۳). [رک : ساج].

سِرْ جانا (کس س ، سک ر) ف م.
پیدا کرنا ، تخلیق کرنا ، بنانا.
تُہیں جگ کا سامیا یاحفیظ
تُہیں جگ کوں سرجائیا یاحفیظ
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵). [مقامی].

سَرْجَری (فت س ، سک ر ، فت ج) امث.
۱. جسم کی چیر پھاڑ کا عمل ، جرّاحی.
فقط گیس کا جمع زر کرنے والے
ارے سرجری ڈاکٹر کرنے والے
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۲ : ۱٦۸). سرجری میں اپنے کمالات دکھا کر رائل سوسائٹی آف سرجنز کا فیلو بن جائے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۸۰). **۲. (مجازاً) کسی مسئلہ کا حل ؛ کسی بات کی تحقیق ؛ کوشش.** جب فساد زخم تمام جسد ہندوستان میں پھیل گیا تو پولیٹیکل سرجری کے قاعدے سے قطع عضوِ فاسد لازم آیا . (۱۸۸۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۰۳) . مسئلہ ویت نام کے طے ہونے میں کتنے گھنٹے لگیں گے ... میں یہ نہیں کہتا کہ یہ سرجری صرف صدر امریکہ تک محدود رہنی چاہیے. (۱۹٦٦ ، جنگ ، کراچی ، ٦ جولائی ، ۳). **۳. دارالجرّاحی ، سرجن کا مطب یا شفاخانہ ، ماہرِ جرّاحی کا مطب ؛ عام شفاخانہ.** نیلے گنبد کے پاس اُن کی سرجری ہے ساٹھ روپیہ ماہوار انہیں کرایہ دینا پڑتا ہے. (۱۹۴۱ ، ہاہی ، ۱۲٦). [انگ : Surgery].

سَرْجَن (۱) (فت س ، سک ر ، فت ج) امذ.
عملِ جرّاحی جاننے والا ، ڈاکٹر.

سرجنوں کے دیکھ دیکھ آلات و اعمال و حِیَل
آ گیا تھا رائے میں زُود اعتقادوں کی خَلَل

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۱۸۷). اُن کا سا حاذق طبیب اور بے نظیر سرجن نہ مِل جاتا تو بہ اسبابِ ظاہری اُس کے جانبر ہونے کی کوئی امید نہ تھی . (۱۹۱۲ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۱۰۱) . سائنس دان، بینکر، قانون دان، سرجن وغیرہ اپنے اپنے پیشے کے تقاضوں کی بنا پر اپنی زندگیوں میں مفاہمت اور اخفا سے کام لینے پر مجبور ہیں. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۳۰). [انگ : Surgeon].

سَرِجَن (فت مج س ، کس مج ر ، فت ج) امذ.
خالق ، بنانے والا شخص.

چاہئے گر بُت کو پُوجو دل کو بُتخانہ کرو
رام ہے سَرِجَن تمھارا گھٹ میں پہچانا کرو

(۱۷۷۸ ، تذکرۂ شعراءِ اُردو (افکار) ، ۴۳). [س: सृर+जन].

---ہار/ ہارا امذ.
بنانے والا ، پیدا کرنے والا ، خالق ، خُدا.

یہ شاہد یاں جس میں ہار
یہ سبھوں سرجن ہار

(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۰).

خالق باری سرجن ہار
واحد ایک بدا کِرتار

(۱۶۲۱ ، خالقِ باری ، ۶۷).

کیا میں سرا اوس کوں سکوں جو جگ کا سرجن ہار ہے
ہر دل پہ ہر دم ہر گھڑی اوس کی نظر سو بار ہے

(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۲۵).

دنیا کا ہے سرجن ہار وہی معبود وہی مُختار وہی
یہ کعبہ ، کلیسا ، بُت خانہ سب ڈول اسی نے ڈالے ہیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۶). [رک : سرجن + ہار / ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

سُرْجَن (ضم س ، سک ر ، فت ج) امذ.
۱. **سجن ، محبوب.**

غافل ہے مُجھ سیں سُرجن میرا سلام کب لے
شاید دہل بجا کے کوئی سناوے تب لے

(۱۷۴۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۴۲). ۲. **عِزّت دار آدمی ، بھلا مانس ، شریف** (فرہنگِ آصفیہ). [س : سُر + جن : सृर+जन].

سِرَجْنا (کس س ، فت ر ، سک ج). (الف) ف م (قدیم).
پیدا کرنا ، عدم سے وجود میں لانا ، خلق کرنا.

اللہ واحد حق سبحان
جن یہ سرجیا بھوئیں اسمان

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۹۳)).

سرجیا ازل کے دیس جیوں آہنگر آرسی
جھلکیا سورج ہو عکس ترا جاور آرسی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۸).

چھاجتی ہے اسی صاحب کُو بکھان
جس نے سرجا ہے بقدرت کُل جہان

(۱۸۷۴ ، قصّۂ شاہ جمجمہ ، ۱۳۹). (ب) ف ل (قدیم). **پیدا ہونا.**

آب ہور آتش خا ک ہور باوْ
سرجانور نبی کے چاوْ !

(۱۶۴۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۲)). [مقامی].

سَرْجَنْٹ (فت س ، سک ر ، فت ج ، غنہ) امذ
سارجنٹ. میں قاعدے کے مطابق آپ کو اپنے سرجنٹ کے رُوبرو لے جانے کے لیئے مجبور ہوں. (۱۹۳۶، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۸۵). وہ تو واخت ماسٹر نکلا ، یعنی خُفیہ پولیس کا سرجنٹ. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۵۴۴). [سارجنٹ (رک) کی تخفیف].

سَرْجَنْگ کھانا محاورہ.
ہزیمت اُٹھانا ، مُصیبت میں پڑنا ، سرچنگ کھانا ، رُسوا ہونا. جن نے تکبّر و نخوت و رعونت کی اند ک زمانے میں ایسی سرجنگ کھائی کہ خا ک میں مِل گیا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۱۱).

سَرْجَنْہار (فت س ، سک ر ، فت ج ، سک ن) امذ.
خالقِ مُطلق ، پیدا کرنے والا. ماں نہ باپ ، آپیں آپ پروردگار ، سنسار کا سرجنہار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱). میں نے ان پر اور ان کے بتوں پر لعنت بھیجی اور اس ان دیکھی ذات کو آوازیں دیں جو سارے سنسار کی سرجنہار اور مالک ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۸). [سرجن + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سَرْجوت (فت س ، سک ر ، و مج) امث.
(**کنایۃً**) **حسد ، رشک ؛ نفرت ، چڑ** (دریائے لطافت ، ۷۸). [سر (۱) + جوت (۳)].

سَرْجَہ (فت س ، سک ر ، فت ج) امذ (شاذ).
چراغ دان.

دیکھی چمن چمن تری قُدرت کی روشنی
سرجہ ہر ایک شاخ ہے ہر گُل چراغ ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۴). [ع].

سُرْجی (ضم س ، سک ر) صف.
روشن ، مُنوّر ، تاباں. اس سے دل کی سُرجی سوتیں نہیں کُھلتیں ، نہیں ، بلکہ بالکل بند ہو جاتی ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق، ۲ : ۷۸). [سُرَج = سُورج (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

سَرْجِیکَل (فت س ، سک ر ، ی مع ، فت ک) صف.
جرّاحی کا ، جرّاح یا جرّاحی کے متعلق. سرجیکل آلات اور ایرک... برآمد کی جائے گی. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۶ جولائی : ۱). [انگ : Surgical].

سَرْجِیوَن (فت س ، سک ر ، ی مع ، فت و) صف.
۱. **سرسبز و شاداب ، جس میں پھلنے پُھولنے کی صلاحیت ہو نیز زرخیز ، ہرا بھرا.** رفتہ رفتہ دربار کے تعلق اور خوشامد نے وہ سرجیون سب بند کرا دیں. (۱۸۹۳ ، مقدمہ حالی ، ۳۱).

سبز پودوں کے ہیں جھنڈ اور صاف چشموں کی قطار
تیرے سرجیون پہاڑوں نے دیا دل سے اُتار
(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افکارِ سلیم ، ۲۸). ۲. **مستحکم ، مضبوط ، پائدار ، لازوال.**

چشمہ سرجیون ہے جو بہتا رہے گا یہاں وہی
سب اُتر جائیں گی چڑھ چڑھ ندیاں برسات کی
(۱۸۸۰ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۳۶) یہی دو علامتیں ایک زبان کے سرجیون ہونے کی ہیں .(۱۹۳۱ ، منشوراتِ کیفی ، ۸). ۳. **تر ، گیلا ، جو خُشک نہ ہو.** وہ سرجیون چشمے ہیں جن سے تمام ملک سیراب ہو سکتا ہے. (۱۸۷۶ ، مقالاتِ حالی ، ۵ : ۲۷). خودکشی تب کرنا جب قدرتی طاقتوں کے سرجیون سوت ، جو تمہارے اندر ہیں بند ہو جائیں. (۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، مضامین ، ۳ : ۷۱). ۴. **فرحت بخش ، رُوح افزا.**

کھنچی تھی سامنے زنجیر سرجیون پہاڑوں کی
فلک تھا بوسہ افشاں جن کی برفیلی قطاروں میں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۴۹). ۵. **(کنایۃً) زندگی بڑھانے والی بُوٹی ، زندگی بخش.** میں نے کئی بار ڈاکٹر صاحب سے دریافت کیا کہ اس سرجیون کا نام اور عمل تو بتائیں مگر ڈاکٹر صاحب اُڑان گھائی کر کے رہ گئے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۸۵). [س : سرو + جیون सर्व + जीवन - سدا زندگی].

سَرجیوَنی (فت س ، سک ر ، ی مع ، فت و) امث.
۱. **زندگی دینے والی ، زندگی کو بڑھانے والی.**

سرجیونی نے معجزہ اپنا دِکھا دیا
فی الفور محوِ خوابِ عدم کو جگا دیا
(۱۹۱۵ ، مطلعِ انوار ، ۱۰۵). ۲. **(نباتیات) کئی سال تک بہار دینے والی ، زندگی دینے والی.** سرجیونی (Perennation) کا یہ طریقہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مانا جا سکتا ہے. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۴۱۴). [سرجیون + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرچ لائِٹ (فت س ، سک ر ، کس ء) امث.
۱. **بجلی یا بیٹری سے پیدا کی ہوئی وہ تیز رہنما روشنی جو دُور کی چیز کو دیکھنے کے لیے دوربین شیشے کے ذریعے پھینکی جاتی ہے.** یہ تو مُجھے معلوم ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ سرچ لائٹ سے اس جہاز نے کُچھ دیکھا بھی تھا. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۶۷). ایک اور کشتی نے سرچ لائٹ ڈال کر بچا لیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۶ جولائی : ۶) ۲. **(کنایۃً) حوالہ ، رہنمائی.** تاریخ کی سرچ لائٹ نہایت تیز اور بے رحم ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۹). [انگ : Search Light].

سَرچْنا (فت س،ر ، سک چ) ف م (قدیم).
پیدا کرنا ، سرجنا ، بنانا.

حق تُجھ عذار دیکھ کے سرچا ہے رنگِ گُل
پیدا ترے لباں ستی شہد و شکر کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۰). [سرجنا (رَک) کا بگاڑ].

سَرْخ (فت س ، سک ر) امذ.
۱. **آزادی سے آمد و رفت ، آسانی.** نعمان کو بہت کُچھ عطاء و صلہ دیا اور اس کی تشریف و سرخ کو مضاعف و دوچند کیا اور بہرام کو اپنے پاس رکھ لیا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۳۸). ۲. **چرنے والے جانور ، چوپایے** (اسٹین گاس ؛ فرہنگِ عامرہ).[ع].

سِرْحان (کس س ، سک ر) امذ.
بھیڑیا. عرب بولتے ہیں سقط العشاء بہ علی سرحان یعنی شام کا کھانا اس کو بھیڑیے کے قریب لے گیا. (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲۲). [ع].

سُرْخ (ضم س ، سک ر) .(الف) صف.
۱. **جس کا رنگ شفق کی طرح ہو ، لال رنگ کا ، بھبوکا ، چہچہا.** ایک بالشت بھر سرہانے کی طرف سبز ہے اور ایک اسی دستور سُرخ. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹).

وہ پھولنا شفق کا وہ مینائے لاجورد
مخمل سی وہ گیاہ وہ گُل سبز و سُرخ و زرد
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۶).

صاف کھل جاتا ہے ہر اک رنگ کا تجھ پر لباس
سرخ ، اودا ، زعفرانی ، ارغوانی ، نیلگون
(۱۹۱۵ ، مطلعِ انوار ، ۱۳۴). تراب کے مُختلف رنگ ہو سکتے ہیں جیسے کہ سفید ، سیاہ ، زرد ، سرخ اور براؤن وغیرہ. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۹۱). ۲. **مہنگا ، تیز ، گراں.** آج کل بھاؤ سُرخ ہے. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۶۵). (ب) امث ؛ امذ. **(وزن) ماشے کا آٹھواں حصہ ، رتّی ، گھنگچی.** سُرخ : گھنگچی کو کہتے ہیں کہ تین جَو بھر ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۵). خوراک ایک ایک سرخ صبح و شام شہدِ خالص میں اِستعمال کریں .(۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۷). (ج) امث. **(گنجفہ) چھوٹی بازیوں میں سے ایک بازی کا نام جس کے پتّوں کا رنگ سرخ اور نقطے کی شکل سفید رنگ کا چھاپا ہوتا ہے.**

جو کھیل میں لب و دندان دِکھائے گنجفے کے
سفید سُرخ کی بازی کو بھی غلام کرے
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)). (د) امذ. ۱. **ایک چھوٹی سی چڑیا کا نام جس کے پَر لال ہوتے ہیں ، لال.**

بالیاں میں بُلبل ہوے پیش دست
دسیں سُرخ کے نین لال سوں مست
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۳۸). ۲. **(کنایۃً) کمیونسٹ نظریات کا حامل ، اِشتِراکیت کا پیرو** حفیظ احمد خاں جو خیالات کے لحاظ سے بڑا پکّا سُرخ بنتا تھا اور طالبِ علمی کے زمانے میں کرسٹابل سے شادی کرنے سے پہلے روس تک ہو آیا تھا. (۱۹۳۷) ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۳۳). [ف : سُرخ ؛ اوستا : سنجر].

۔۔۔ اُکْسائیڈ (۔۔۔ فت ا ، سک ک ، ی مع) امذ.
سیندور. اِبتدائی تہ میں سُرخ اکسائیڈ (سیندور) کا زیادہ حصہ ہوتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۱۰۰). [سُرخ + انگ : اکسائڈ Oxide].

ـــ اُودی (ـــ و مع) امذ.
یاقوت ، آتشی گُلابی رنگ ، سُرخ رنگ میں اُودے کی آمیزش . «سُرخ اُودی» جو کہ گلابی رنگ کا ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۰). [سُرخ + اودی (رک)].

ـــ آسیب (ـــ ی مج) امذ.
(کنایۃً) کمیونسٹ نظریات یا اِشتراکی ممالک کا غلبہ ، خوف. سینیٹر میکارتھی کے سر پر سُرخ آسیب سوار تھا. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۳۹). [سرخ + آسیب (رک)].

ـــ آمیزَہ (ـــ ی مج ، فت ز) امذ.
(طب) ادویات میں ایک مُستند مسہل ، جُلّاب Red Mixture سُرخ آمیزہ ڈاکٹر گُڈایو ... ایک چائے کا چمچہ بھر ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹہ یہانتک کہ پاخانے آنے لگیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۰). [سرخ + ف : آمیزہ (رک)].

ـــ آندھی (ـــ مغ) امث.
ریگستانی تیز ہواؤں کا طُوفان جس میں سُرخ مٹی ہوا کے ساتھ شِدّت سے اُڑتی ہے. ہمارے بچپن میں جب سُرخ آندھی چلتی تھی تو لوگ کہتے تھے کہیں قتل ہو گیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰/اکتوبر : ۳). [سرخ + آندھی (رک)].

ـــ باجْری (ـــ سک ج) امذ ؛ امث.
(مُرغ بازی) سُرخ پروں کی بُھوری یا سفید باریک چتّی دار مُرغی یا مرغا (اپ و ، ۸ : ۱۰۸). [سُرخ + باجری (رک)].

ـــ باد / بادَہ (ـــ/فت د) امذ.
(طب) وہ لال لال چکتے جو خُون کی خرابی سے کھال پر ہو جاتے ہیں اور اُن میں کھجلی اور جلن ہوتی ہے خصوصاً کانوں کے قریب خُون کے جوش سے پیدا ہونے والا وَرم ، صفراوی وَرم. اس سے امراض صفراوی مثل یرقان اور پُھنسیوں اور سُرخ بادہ کے پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۱۵۲). اس وقت ان کے جسم کا رنگ ایسا تھا جیسے کسی کو سُرخ بادہ ہو جائے. (۱۹۱۰ ، انقلاب ، ۱ : ۳۳). سرخ باد یا کسی دوسرے خاص مرض میں مبتلا ہو. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۲۵). بقراط پر متعدد شرحیں لکھیں اور سُرخ باد کا علاج دریافت کیا. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۴۲۶). [سُرخ + باد / بادہ (رک)].

ـــ بَتّی (ـــ فت ب ، شد ت) امث.
۱. لال رنگ کی باریک دستار.

سبل آرائش چراغ حُسن کو دے گا فروغ
سُرخ بَتّی باندھے گا وہ دل ستاں بالائے سر

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۲). ۲. سڑک پر نصب لال رنگ کا ٹریفک سگنل کا نِشان جس کا مطلب یہ ہے کہ سواریوں کی آمد و رفت رُکی ہوئی ہے. محکمہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ یہ کیمرے ان مقامات پر نصب کئے جائیں جہاں زیادہ تر حادثات رُونما ہوتے ہیں اور سُرخ بتی کی خِلاف ورزی کرنے کے واقعات کے خدشات ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ / جون ، ۱۲). [سُرخ + بتی (رک)].

ـــ بُخار (ـــ ضم ب) امذ.
(طب) ایک قسم کا بُخار جس میں ٹانسِل اور حلق کی لعابدار جھلّی سُوج جاتی ہے ، اکثر گردے بھی سوزش میں مُبتلا ہو جاتے ہیں. یہ بڑا چُھوتدار مرض ہے ... اس کو لاطن میں اسکارلٹینا اور ہندوستانی میں سُرخ بُخار کہتے ہیں. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علمِ طب ، ۱ : ۳۰). یہ مہلک جراثیم سینٹ خون ، سرخ بُخار اور زچگی کے بُخار کا باعث ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۴۴). [سُرخ + بُخار (رک)].

ـــ بکْرا (ـــ فت ب ، سک ک) امذ.
(حیوانیات) سندھی بکرا ، صحرائی گوسفند. منگھوپیر کی پہاڑیوں میں سُرخ بکرا (Ibex) مارنے جاتا ہوں. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۱۴). [سُرخ + بکرا (رک)].

ـــ بَنارَسی (ـــ فت ب ، ر) امث.
(کنایۃً) بنارسی زرکار چادر. پھر اِسے مسند پر بٹھا کر سُرخ بنارسی اس کے سر پر ڈالی جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۶). [سُرخ + بنارسی (رک)].

ـــ بید (ـــ ی مج) امذ.
(طب ، نباتیات) ایک درخت کا نام جسے بید مجنوں بھی کہتے ہیں اسکے اجزا ادویات میں مستعمل ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سُرخ + بید (رک)].

ـــ بَھٹْ تِیتَر (ـــ فت بھ ، سک ٹ ، ی مع ، فت ت) امذ.
(شکاریات) تیتر کی مُختلف اقسام میں سے ایک قِسم جس کا رنگ سیاہی مائل سُرخ اور جو سندھ میں عام طور پر شِکار کے لئے دستیاب ہے ، لاط :- Pterocles Orientalis اُس کی ذیلی قِسم. سُرخ بھٹ تیتر اور سیاہ کو ذبح کر کے کھاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۰۶). [سرخ + بھٹ تیتر (رک)].

ـــ بِھڑ (ـــ کس بھ) امث.
(حشریات) ڈنک مار کر کاٹنے والے پردار حشریات کی ایک قِسم جو بھونرے کی شکل لیکن رنگ میں سیاہی مائل سُرخ کمر پر پیلی دھاری ہوتی ہے. ایک سرخ بھڑ نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں اس زور سے کاٹا کہ سارے بدن میں درد اور تکلیف کی بجلی دوڑنے لگی. (۱۹۲۰ ، خطوطِ اکبر ، ۱۶۴). [سُرخ + بھڑ (رک)].

ـــ پا / پائے امذ.
(نباتیات) رک : جنگلی ساگ ، حماض ، ترشک (اسٹینگاس ؛ جامع اللغات). [سُرخ + پا / پائے (رک)].

ـــ پَنجَہ (ـــ فت پ ، سک ن ، فت ج) امذ.
بصری دیومالا کی روایت کے مطلق ہاتھ کے پنجے کا نِشان جو (غالباً بھینٹ کئے جانے والے) جانور کے خُون سے گھر کے دروازے ، دیوار یا موٹر اور سواری پر لگاتے ہیں. یہ سُرخ پنجہ اِسی دور کی یادگار دکھائی دیتا تھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۲۲) [سُرخ + پنجہ (رک)].

---پوشت (---و مج ، سک س) امث.
(طب و نباتیات) **پوست کی ایک قسم ، کوکنار ، جس کے دانے، سرخی مائل ہوتے ہیں ، خشخاش سُرخ.** سُرخ پوست. (۱۹۲۶ خزائن الادویہ ، ۳ : ۶۴). [سُرخ + پوست (رک)].

---پوش (---و مج). (الف) امذ.
۱. **وہ سپاہی جو سُرخ وردی میں ہو ، سُرخ لِباس والا شخص.**

تیجے سو ہزار آئے تھے سُرخ پوش
دوشنبہ کے خِدمت کوں با ناز و نوش

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۸۷۳). تس کے پچھوں پانچ ہزار سُرخ پوش ہیں. تس کے پچھوں دو ہزار سوار گرزدار ہیں . (۱۷۴۶؟ ، قِصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۶). چالیس ہزار سُرخ پوشوں سے فوج کُفّار پر حملہ کیا. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۱۲۳). ۲. **برصغیر ہند و پاک کی جنگ آزادی میں مُسلمانوں کی ایک سیاسی پارٹی جو رُوسی اِشتراکی نظریات کی حامل رہی اور جس کے لیڈر خان عبدالغفار خان تھے.** پھاہرا میں سُرخ پوشوں کے جلسہ پر خان قیوم خان نے گولیاں برسائیں .(۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جنوری ، ۳).
(ب) صف. **سُرخ لِباس پہنے ہوئے.**

جانو شفق کی داونی بیٹھا ہے سورج اوڑ کر
سورج مکھی یوں شوق سوں بیٹھی ہے ہو کر سُرخ پوش

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۴).

خُون کا تن میں جوش ہے آہ کا بھی خروش ہے
دلِ مرا سرخ پوش ہے اور وراع ہوش ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۰۷). [سُرخ + ف: پوش ، پوشیدن پہننا].

---تاب صف.
آتشیں ، گہری سرخی لیے ہوئے ، آگ کے شعلہ جیسا، شعلے کی چمک اور لپک رکھنے والا. ایک کُرہ آہنی جسکا قطر ، قطرِ زمین کے موافق ہو بعد سُرخ تاب ہونے کے شاید ۵۰ ہزار سال میں بھی سرد نہ ہوگا. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۲ : ۱۳۸). [سُرخ + ف : تاب ، تافتن ـ چمکنا].

---تیرہ (---ی مع ، فت ر) امذ.
(سالوتری) **کمیت یا سرخ رنگ کا گھوڑا ، گردن پر ایک سُرخ پٹی ہونا** (جامع اللغات). [سُرخ + تیرہ (رک)].

---جَسیمَہ (---فت ج ، ی مع ، فت م) امذ.
(طب) **اِنسانی جسم میں خون کے سُرخ ذرّات ، جاندار کے جسم کی اِکائی ، لال سیل.** خون کے سُرخ جسیمے بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۸). [سُرخ + جسیمہ (رک)].

---جوڑا پَہنْنا محاورہ.
لال پوشاک پہننا ، عُنّابی جوڑا پہننا ، مراد : شادی کا لِباس پہننا.

پہن تو سُرخ جوڑا تُو بھی اے مِہر
کہ ہو جاوے زمین و آسماں سرخ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۶۲).

ستارے میں بھی دھن رہتی ہے رنگ اُون کو جمانے کی
پہن کر سُرخ جوڑا گت بجاتے ہیں شہانے کی

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳۰).

گھر ماں باپ کے ریشمی سُرخ جوڑے
گھر سسرال کے سخت بےحال ہوں گی

(۱۹۷۷ ، من کے تار (ترجمہ) ، ۵۷).

---جُوں (---و مع) امذ ؛ امث.
(زراعت) **کرمک ، لیک ، جُوں سے مُشابہ ایک کیڑا جو فصلوں کو لگتا ہے.** کپاس کے کیڑے سکیل اور سُرخ جُوں (Mite). (۱۹۶۳ ، راہ عمل ، ۱۱۸). [سُرخ + جُوں (رک)].

---حَرارَت (---فت ح ، ر) امث.
(طبیعیات) **فولاد سازی میں لوہا پگھلانے کی آگ کی تپش.** اس کے بعد سلاخوں کو سُرخ حرارت پہنچاؤ. (۱۹۲۲ ، طبیعیاتِ عملی ، ۷۰). [سُرخ + حرارت (رک)].

---حَمَری (---فت ح ، م) امذ.
یاقوت کی ایک قِسم جو چار درجات میں سے ایک ہے ، اس رنگ کا انحصار پتھر میں کرومیَم کی آمیزش پر ہے ، لعلِ سُرخ. سُرخ حمری جو کہ گہرا لال رنگ کا ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۰). [سُرخ + حمری ـ احمری].

---خال امذ.
شغار پرند کے چار اقسام میں سے ایک جس پر لال چتیاں ہوتی ہیں اس کی پہچان یہ ہے کہ یہ پرند برف پر بیٹھ سکتا ہے . اوسکی چار قسم ہیں ایک تو گُلِ بادام دوسری قسم سیۂ خام تیسرا سرخ خال چوتھی قِسم سیاہ یکرنگ . (۱۸۸۳، صید گہِ شوکتی ، ۴۵). [سُرخ + خال (رک)].

---خَلْیَہ (---فت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
(خلیات) **خون میں پائے جانے والے سُرخ ذرّات.** سُرخ خلیوں کی شکل کی تبدیلی (توڑ مڑوڑ) کو نوٹ کرو. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۰۳). [سُرخ + خلیہ (رک)].

---ڈورے پَڑْنا محاورہ.
خُوبصورت نظر آنا. سیاہی مائل آنکھیں ناظر کے دل کو جلا بُھنا کر کباب کر رہی تھیں جن میں سُرخ سُرخ ڈورے جو سرمہ سے پڑ گئے تھے. (۱۸۹۱ ، قِصّۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۳۱).

---رُو (---و مع) صف.
فتح مند ، کامیاب ، کامران. سُرخ رُو ہو آئے بہت شاباشی پائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۴).

راہ اوس کا شہید ہے سرخ رُو وہ جگ منے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۳). میں نے تُجھے اپنے خدائے کریم کو سونپا میدان نبرد میں سُرخ رُو کرے تجھے اللہ تعالیٰ.(۱۸۱۳، گُلِ مغفرت ، ۴۷). گورنمنٹ افسروں سے گورنمنٹ ہی کا پہلو ظاہر کرتے ہیں اور سُرخ رُو بنتے ہیں. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۲۴۵). کسی چٹان کے گِرنے کا الزام دوسروں کے کمزور کاندھوں پر بے حیائی اور بے رحمی کے ساتھ رکھ دیتا ہے اور سُرخ رُو ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۷۷). [سُرخ + رُو (رک)].

---رُونی (---و مع) امث.
کامیابی ، فتح مندی.

شجاعت پر اس کی ہو بہرام رام
سدا سُرخ رُونی منگے اس تے وام

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۶).

سُرخ رُونی ہے عاشقاں کی مدام
گر رقیباں کا رُوسیاہ کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۰). شہیدانِ کشمیر کی سُرخ رُونی کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ ... سارے شہیدوں کے زخم ان کے سینوں پر تھے پُشت پر نہیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۹). [سُرخ + رُو (رک) + نی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَنْبُور/زَنْبُوراں (---فتِ ز ، ن بشکل م ، و مع) امذ ؛ ج.
تتّیا ، کابلی بھڑ ؛ (کنایۃً) **انگلیوں کے حِنائی سِرے** (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سُرخ + زَنْبور (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---سار/سَر/سَرَک (---/فتِ س/فتِ ر) امذ ؛ امث.
لال رنگ کی ابابیل ، لال عصفور ؛ (کنایۃً) **اسی نام سے ایرانی کو مشہور کہا جاتا ہے** (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سُرخ + سار / سر / سرک (رک)].

---سڑَن (---فتِ س ، ڑ) امث.
(جنگلات) **درخت کے ریشوں کی ایک طرح کی شکستگی جو پھپوند چھال کے زخم وغیرہ کے سبب پیدا ہوتی ہے.** سڑن کے عام معروف نام ان کے رنگوں کے لحاظ سے سُرخ سڑن اور سفید سڑن ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۹۴). [سُرخ + سڑن (رک)].

---سفید (---فتِ س ، ی مع) صف.
گورا چِٹا ، گول مٹول ، تندرست ، موٹا تازہ (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سُرخ + سفید (رک)].

---سفیدی (---فتِ س ، ی مع) امث.
(طِب) **زخم کی وہ حالت جب جائے ماؤف سفید پڑ جاتی ہے اور اُس سے خُون نکلتا ہے.** گھوڑے کے مونھ کو سُرخ سفیدی سے بچاوے یعنی مونھ سے خُون نہ نکلے. (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول ، ۳). [سُرخ + سفید + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عیار (---فتِ ع) امذ
پرکھ ، امتحان ، ثبوت ، جانچ (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ اسٹین گاس). [سُرخ + عیار (رک)].

---فاختہ (---سکِ خ ، فتِ ت) امث.
یہ سات قسم کی ہوتی ہے ... (۱) **فاختۂ دیسی جسکو پنجابی** میں گھوگی کہتے ہیں (۲) **ٹوٹرو** (۳) **گرڑی سُرخ فاختہ** (۴) **فاختۂ کوکلاں دیسی** (۵) **ہریل** (۶) **قمری دیسی** (۷) **چترول چتکبری دیسی** (۸) **گنونیں یا گھنوان** (سیر پرند ، ۲۰۶). [سُرخ + فاختہ (رک)].

---فَوج (---و لین) امث.
اشتراکی ممالک بالخصوص چین و روس کی فوج. بڑا بیٹا جو اب سُرخ فوج میں افسر تھا اُسی زمانے میں پیدا ہوا تھا (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۵). [سُرخ + فوج (رک)].

---فِیتَہ (---ی مع ، فتِ ت) امذ.
انتظام کا مُختار و مجاز شخص ، حاکم ، دفترِ حکومت کا مُنتظم ؛ (کنایۃً) **سرکاری دفتروں میں ضابطہ کی کاروائی میں تاخیر ، قرطاس بازی ، احکامات جاری کرنے میں غیر ضروری التواء ، ضابطوں کا چکر ڈالنا.** یہ فیاضانہ اسکیم اگر سُرخ فیتے یعنی جن کے ہاتھوں میں اِنتظام ہے خوش سلیقگی سے چلا سکے تو ... ایک مقامی تحریک ہوگی. (۱۹۱۸ ، افاداتِ مہدی ، ۲۸۹). میں بیورو کریسی سے گھبراتا ہوں ، اس لفظ سے میرے ذہن میں سُرخ فیتہ ناچنے لگتا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۶۱). [سُرخ + فیتہ (رک)].

---کَرْنا ف م.
۱. جسم میں خون پیدا کر کے لال چقندر بنا دینا ، لالوں لال بنا دینا ، کھال میں سُرخی پیدا کر دینا ، خوش خوراکی کے باعث سُرخی آجانا (فرہنگِ آصفیہ). **۲. بہت غُصّہ دِلانا ، غُصے میں مُنھ پر تمتماہٹ یا سُرخی پیدا کر دینا.**

تیرے آگے وصفِ گُل کرنے سے آ جاتا ہے خشم
سُرخ کر دیتا ہے ہم کو سبز باغ عندلیب

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۰۷). **۳. خُوب بریاں کرنا ، پوری طرح سینکنا ، کسی چیز کو اس طرح سینکنا یا گرم کرنا کہ اُس پر سُرخی نمودار ہو جائے.** ہلکی آنچ پر توس تل کر سُرخ کر لیں. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۲۴).

---کُرَیات (---کسِ ک ، سکِ ر) امذ ؛ ج.
(طِب) **سُرخ ذرات ، لال جرثومہ ، سیل.** خُون کے سُرخ کریات (سُرخ ذرات) کی زندگی تین یا چار ماہ سے زیادہ نہیں ہوتی. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۷). [سُرخ + کریات (رک)].

---گَرْم (---فتِ گ ، سکِ ر) امذ.
(فولاد سازی) **لوہے کے گرم ہو جانے کی ایک مُقرّرہ حالت ، جب کہ لوہا تپ کر لال ہو جاتا ہے.** فولاد میں یہ خوبی بھی ہے کہ وہ اپنی سختی اور مضبوطی کو سُرخ گرم (ریڈ ہاٹ Red Hot) حالت پر بھی قائم رکھتا ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۹۹). [سُرخ + گرم (رک)].

---لَون (---و لین) امذ.
(طِب و سائنس) **جاندار کے جسم میں سُرخ ذرات کا ایک مقررہ توازن.** خُون کے سُرخ لون (Haemoglobin) میں اس کے لیے بہت الِف ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۲). [سُرخ + لون (رک)].

---لِیچِیَہ (---ی مع ، کسِ چ ، فتِ ی) امذ.
(ارضیات) **سلسلۂ کوہِ نمک کے کمبری احجار میں قرمزی ریگِ سنگ**

رتیلا ڈالومی اور شوخ رنگ کے اقسام شیل کا مجموعہ، سرخ لیچیا، کانی دار. وہ رکاز سرخ لیچیہ جنس سے متعلق ہوتے ہیں جو ... کمبری نظام سے مختص ہے. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۳۰). [سرخ + لیچیہ ~ انگ : Lichia].

---لیمونی (---ی مع ، و مع) امذ.
یاقوت کی تقسیم ، بلحاظ درجات ، اقسام کے اعتبار سے ایک رنگ کا یاقوت ، زردی مائل لال رنگ. سرخ لیمونی جو کہ پختہ لیمو سے مشابہت رکھتا ہے یعنی زردی مائل سرخ. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۰). [سرخ + لیمو (رک) + نی ، لاحقۂ نسبت].

---مٹی (---فت نیز کس م ، شد ٹ) امث.
(ارضیات) سرخ ذرات کی آمیزش والی ریت یا مٹی، پہاڑوں سے اڑ کر آنے والی لال رنگ کی دھول نیز سیندور ، قرمزی سنگ ریزہ. چونا پختہ و خام ، ملتانی مٹی اور سرخ مٹی کا شمار کانوں میں نہیں ہے. (۱۹۷۲ ، توضیح المسائل ، ۱۷۳). [سرخ + مٹی (رک)].

---مرز (---فت م ، سک ر) امذ.
(طب) مختلف ادویات میں مستعمل ایک بوٹی جس کے پھول سرخ رنگ کے ہوتے ہیں، لاط : Salvia Horminum or Masoran. سرخ قسم کا نام لال ساگ ہے ... فارسی میں سرخ مرز بولتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۹۶). [سرخ + مرز (رک)].

---و سپید (---و مع ، فت س ، ی مج) صف.
رک : سرخ و سفید. سڑکوں اور عام شاہراہوں پر دیکھو تو ایک سے ایک زیادہ خوبصورت ، سرخ و سپید کڑیل جوان دکھائی دیتا تھا ، اب بھی بریلی ایک خوبصورت شہر ہے. (۱۹۵۹ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۵۶). [سرخ + سپید ~ سفید].

---و سفید (---و مع ، ضم س ، ی مج) (الف) امذ.
(کنایۃً) سونا چاندی.

لوٹ ہو دیکھ کر نہ سرخ و سفید
ارے بچوں کا یہ گھروندا ہے

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۹۴). (ب) صف. **ایسے گورے رنگ کا جس میں خون کی سرخی جھلکتی ہو ، پر شباب ، رنگ و روپ یا رنگ و روغن والا ؛ تندرست ؛ جوان رعنا.**

سرخ و سفید رنگ سے ہوتا ہے آشکار
وہ جسم نازنیں ہے عبیر و گلال کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، رک ، ۳۵). اکثر لوگ بلند و بالا ، تنومند ، سرخ و سفید اور قوی الجثہ ہوتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۹۳). [سرخ + و (حرف عطف) + سفید (رک)].

---و سیاہ/سیہ (---و مع ، کس س ، فت ی) امذ.
اچھا برا ؛ (کنایۃً) سونا چاندی.

تب حسن کے بازار میں سرخ و سیاہ یک بھاؤ ہے (کذا)
سلطان مسکین رازاں یک رنگ یکساں دیکھا

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱). [سرخ + و (حرف عطف) + سیاہ / سیہ (رک)].

---ون (---فت و) امذ.
وہ ایک خاص قسم کی کھجور کا نام ہے جو نہایت پر مغز ہوتی ہے اور اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے اہل فارس نے اس کا نام سرخ ون رکھ دیا ، الحبۃ الحمرا. سرخ ون ... یہ چھپکا ہوا سرخ پھل ہے ون ایک میوۂ خاص کا نام ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۹). [سرخ + ون (رک)].

---ہندی (---کس ہ ، مغ) امذ.
ریڈ انڈین نسل کے باشندے جو جنوبی امریکہ میں کثرت سے ہیں. ایک ایسی جانچ جس میں ایک سفید امریکی بچہ ... نشانات حاصل کرلیتا ہے ایک سرخ ہندی یا نیگرو بچے کے لیے مناسب نہ ہو گی کہ وہ ایک مختلف ثقافتی ماحول کی پیداوار ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۰۹). [سرخ + ہندی (رک)].

---ہونا ف مر.
۱. لال ہو جانا.

ہو گئے مارے حسد کے سیکڑوں دشمن سفید
گو لہو سے ہو گیا میرا تن انگار سرخ

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۶). **۲. غصے میں لال ہو جانا ، جوش میں بھر جانا.** بیٹے نے جو عزت اتروانے کا نام لیا سرخ ہو گیا اور گھر میں گھس تلوار میان سے نکال لی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۲).

یہ سن کے سرخ ہو گئے عباس نامدار
تھرا کے سامنے سے ہٹا وہ ستم شعار

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۳ : ۳۷). **۳. (طباخی) گھی یا تیل میں پکا کر لال کرنا.** گھی کے اندر بریان کریں حتیٰ کہ کبوتر سرخ ہو جائے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۶). **۴. میوے کا پک جانا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۵. شرم آنا ، جھجھک یا ہچکچاہٹ پیدا ہونا ، حجاب آنا ، چہرے پر حیا کی سرخی دوڑ جانا.** لیکن جھوٹی شرم کی بنا پر جنس کے نام سے ہی کانوں کی لویں سرخ ہو جاتی ہیں. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۷۷).

سرخا (ضم س ، سک ر) امذ ؛ سرخہ.
۱. وہ گھوڑا جس کی کھال سفید ، مائل بہ سرخی یا زعفرانی ہو نیز اس گھوڑے کا رنگ.

سرخا ہے ایک رنگ محمودہ
جس طرح زعفران ناسودہ

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۲). **۲. سرخ پروں کا کبوتر یا مرغ.**

سو سرخا دیویں کھینچ سرخوش گا
کریں کوک کو کے ، دلاں مبتلا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۵). بدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے اور کیا کیا نہیں پالے ، انار، سرخے. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۲۷). **۳. (بٹیر بازی) ایسا بٹیر جس کے بوٹے کے پروں میں سرخ رنگ کی جھلک ہو ، یہ لڑاؤ سمجھا جاتا ہے** (ا پ و ، ۸ : ۱۲۰). **۴. ایک قسم کا آم جس کا چھلکا سرخ ہوتا ہے** (نوراللغات). **۵. (مجازاً) اشتراکیت پسند ، اشتراکی ، سوشلزم کا پیرو ، کمیونسٹ، کیونکہ یہ خونی انقلاب کے قائل ہیں.** لباس کے معاملے

سیں لاپروایی بالوں کی طوالت اور بے ترتیبی ، پانپ نوشی ... کی عادت کو دیکھ کر کالج کے اندر اور باہر بعض لوگ مجھے سُرخا کہتے تھے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۵).[رک : سرخ + ا ، لاحقۂ صفت].

---سُرخ (---ضم س ، سک ر) صف.
بہت گہرے رنگ کا ، گہرا لال. آفت ہوش ، ستم کوش ، سُرخا سُرخ ساری پہنے آئیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۰۲). [سرخا + سرخ (رک)].

---وُرخا (---ضم و ، سک ر) امذ.
رک : سرخا معنی ۵. میں نے ابتدا میں وضاحت کرنے کی کوشش کی کہ میں سُرخا وُرخا نہیں ہوں .(۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۵). [سُرخا + وُرخا (تابع مہمل)].

سُرخاب (ضم س ، سک ر) .(الف) امذ.
سرخ رنگ کا ایک آبی پرندہ جس کے نر اور مادہ رات بھر جُدا رہتے اور ایک دوسرے کو پکارتے اور اس کی آواز کے پیچھے جاتے مگر ملاقات سے محروم اور مُضطرب رہتے ہیں ان کی باہمی محبت مشہور ہے. اگر ایک آگ میں ہو تو دوسرا بھی وہیں جا پڑتا ہے جب وہ دونوں بچھڑ جاتے ہیں یا ایک مر جاتا ہے تو پھر جوڑا نہیں لگتا. کہا جاتا ہے کہ اس کی مادہ کو ماہواری بھی ہوتی ہے ، چکوا چکوی ، سحام ، خرچال ، لاط :- Anas Casarca

ہو سُرخاب جوڑا اپے بیٹھ تھان
وسیں رُوپ جوبن ہو دونوں نشان
(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۵۰).

گرے شکر پہ لب کی ہو کے بے تاب
چھ شکر خورے دو بط ایک سرخاب
(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۲۷). طاؤس نے کہا : ہدہد ... سرخاب ... شترمرغ وغیرہ سب حاضر ہیں .(۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۵۹). سُرخاب کے نر اور مادہ دن بھر ساتھ رہتے ہیں اور رات آنے پر علیحدہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۶۱۲). ۲. **(مجازاً) جاہ و جلال ، شان و شوکت ، اِتراہٹ.** حالت تو اس قدر خستہ و خراب اور اس پر آزادی کا سُرخاب. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۱۱).
(ب) صف. **سُرخ رنگ میں ڈوبا ہوا،لالوں لال ، لال بھبوکا ، اِدھر سے اُدھر تک سرخ.**

نہ قشقل نہ سیلی نہ سُرخاب ہے
تمام ان کے لوہو سے سُرخ آب ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳). [ف].

---کا پَر لَگانا محاورہ.
عزت بڑھانا ، قابلِ تعظیم کر دینا. محض کسی شاہی گھرانے سے رِشتہ داری سُرخاب کے پر لگا دیتی ہے آدمی میں؟. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۲۶۰).

---کا پَر لَگْنا محاورہ.
کوئی نادر یا انوکھی بات ہونا ، کوئی خاص جوہر یا قابلِ ترجیح وصف ہونا (عموماً طنز کے موقع پر مستعمل). تُم میں کیا سرخاب کا پَر لگا جو اِتنی دیر میں گھبرا گئی.(۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرہنگ،۵۴).

لگا ہے کون سا سرخاب کا پُر کیپ والوں میں
قبائے سلطنت وہ ہیں تو ہے تاج جہاں تُو بھی
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۷۰). استاد شیدی میں کیا سرخاب کا پُر لگا ہے کہ فیس بھی تگڑی دیتے ہو اور دھڑا دھڑ گالیاں بھی کھاتے ہو. (۱۹۸۴ ، کیمیاگر ، ۱۸).

---کا پَر ہونا محاورہ.
رک : سرخاب کا پر لگنا. تصویروں میں ایسا کون سا سُرخاب کا پَر ہے کہ فروخت بھی ہوا کریں اور تبادلہ بھی ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۸). سمجھ میں نہیں آتا کہ ڈاکٹروں میں کیا ایسا سرخاب کا پر ہے کہ ان کو نہ چھیڑا جائے. (۱۹۲۴ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۸۶).

---کا جوڑا امذ.
چکوا اور چکوی ، سُرخاب نر اور مادہ کا جوڑ (ہجر کی علامت کے طور پر مستعمل).

لذّتِ ہجر و وِصالِ یار سِکھلائیں گے پھر
گھر میں اک سرخاب کے جوڑے کو پالا چاہیے
(۱۸۶۱ ، کلّیاتِ اختر ، ۸۹۸). کہیں کڑاڑے کے نیچے سُرخاب کا جوڑا بول رہا ہے.(۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۱۱)

سُرخابی (ضم س ، سک ر) امث.
سرخ رنگ کا ، سرخاب.

چکوراں بور راویں ہنس سو رنگ سُرخابی پھل دیکھت
چندر مکھ لب شکرتے سر سو خوبی ... ندوانی چنچل کے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۴۸) . [سُرخاب + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سِرخانَہ (کس س ، سک ر ، فت ن) امذ.
حد ، اِنتہا.

پیری میں وہ کیا کرے گا طاعت حق کی
پہنچی ہے اب اس کی عُمر سِرخانہ کو
(۱۸۴۴ ، نذرِ خیام ، ۱۱۴). [رک : سِر + خانہ (رک)].

سَرخَبْط (فت س ، سک ر ، فت خ ، سک ب) صف.
مشغول ، مصروف ، دیوانگی یا جنون کی حد تک. لِکھنے لِکھانے کی بھی لگن تھی لیکن پڑھنے میں اِتنے سرخبط رہتے تھے کہ معیاری لِکھنے والے نہ بن سکے. (۱۹۷۱ ، اردو ، کراچی ، ۴۷ ، ۳ ، ۴ : ۵۲). [سر + خبط (رک)].

سُرخرُو (ضم س ، سک ر ، خ ، و مع) صف.
۱. **عزت و آبرو والا ، بامراد ، کامیاب.**

تیری بھنوں کی تیغ کے جو رُوبرو ہوا
سب عاشقوں کی صف میں وہی سرخرو ہوا
(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۱۷۱). بے جو کھوں سرخرو ہو کر نکلے گا اور جس میں کچھ کھوٹ ہو گی وہ اس آتش جنگ میں پورا نہ اترے گا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۵).

سُرخرو کر گئی دونوں کو شہادت میری
نام تو آپ کا نِکلا مرا ارماں نِکلا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳). بالآخر آندھرا پردیش کی حکومت یہ مقدمہ ہاری اور مظہر مرحوم سُرخرو ہوئے. (۱۹۸۸ ، فاران . کراچی ، ستمبر ، ۵۵). **۲. خوش و خُرّم.**

کھے شہ نہ کر غم توں خوش حال اچ
سدا سُرخرو جیوں توں گُلال اچ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

محتسب سیاہ دل زرد رہے بہار میں
رِندوں سے سُرخرو رہیں مُغبچگانِ سبزہ رنگ

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۷۸). **۳. محترم و معزز.** اللہ تعالیٰ تم کو جُملہ مکروہاتِ روزگار سے محفوظ رکھ کر مراتبِ اعلیٰ تک پہنچائے اور دین و دنیا میں سُرخرو رکھے. (۱۸۹۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۶). **۴. (وعدے یا ذِمّہ داری سے) عِزّت کے ساتھ فرض سے سبکدوش یا بری الذمہ.**

مُجھے مہر کر مہر اے مہرباں
جو ہوؤں سرخرو تج تے دونوں جہاں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳).

راضی رضائے حق پہ بصد آرزو رہو
حیدر سے ہم بتول سے تُم سُرخرو رہو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۳). خدا کا لاکھ لاکھ شُکر و احسان ہے کہ اُس نے مُجھے سُرخرو کیا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۵۸). **۵. جس کا چہرہ خاص کر ہونٹ کسی سبب سے لال ہوں.**

سرخرو کر دے شراب آئی بہار
ہے خزاں سے زرد اے خمار رنگ

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۷۷). اندر سے گلوری آئی اور یاروں کو دِکھا کر ہم سُرخرو ہوئے . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۷). اف : کرنا ، ہونا. [سرخ + رُو (رک)].

ـــ چونڈا اِیمان بھونڈا کہاوت.
اچھے ظاہر اور بُرے باطن والے شخص کے لیے مُستعمل. اب یہ سُرخرو چونڈا اِیمان بھونڈا سب میں بیٹھ کر شیخیاں بگھاریں گے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۹).

ـــ نِکلنا محاورہ.
کامیاب ہونا. ایک ووٹر کو پولنگ بُوتھ تک لانا اور دُوسرے اِنتخابی فضا پیدا کر کے اس میں سے سُرخرو نِکلنا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۲۶).

سُرخُروئی (ضم س ، سک ر ، خ ، و مع) امث.
کامیابی ، عِزّت ، آبرو ، حُرمت.

سُرخروئی ترے حاسد کو جگر خواری ہے
شیر کے بال سے ہے تیز تر اس کی رگِ جاں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۴).

بس منہ کہیں چھپائے رنگر سفید کاری
اظہارِ سُرخروئی ہے وجہِ رُوسیاہی

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ رعب ، ۳۳۸). جامعہ کراچی کے شعبۂ اردو نے یہ فریضہ انجام دے کر سُرخروئی حاصل کی. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ اپریل ، ۱۳). [سُرخ + رُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دینا محاورہ.
عِزّت و آبرو دینا ، کامیابی دینا.

بھلا عُشّاق میں تو سرخروئی دی ہمیں حق نے
لہو اپنے محاسن پر ملا تو اس سے کیا بہتر

(۱۸۰۹ ، جرات ، مراثی ، ۷۶).

ـــ لینا محاورہ.
شاباش وصول کرنا. مری کو اپنی کامیابی پر خوشی مولوی صاحب اور شیخ صاحب سے سُرخروئی لینے کی جلدی . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۹۱).

سُرخُرُوِیَت (ضم س ، سک ر ، خ ، و مع ، فت ی) امث.
رک : سرخروئی. کان پور ہی سے سب کچھ لائے اور وہیں سے دھارا کی بلا بھی ، خود ہی بچپن کی شیخی اور طِفلانہ سُرخرویت میں سر باندھ لائے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۷). [سُرخُرو + یَت لاحقۂ کیفیت].

سُرخُڑا (ضم س ، سک ر ، خ) امذ.
بگلے کی ایک قسم فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ جب یہ چوزا ہوتا ہے تو اس کا رنگ بگلے کا سا سفید ہوتا ہے اور جب تری نا ک ہو جاتا ہے تو پیٹھ اور سر زرد اور سُرخ ہو جاتا ہے. یہ سُرخڑا بھی سفید ہوتا ہے لیکن گردن گلابی، یہ بھی اسی موسم یعنی بیسا کھ میں یہاں آتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۳۰۵). [مقامی].

سَرَخْس (فت س ، ر ، سک خ) امث.
(نباتیات) ایک بُوٹی کی جڑ جو سیاہ رنگ مائل بہ سُرخی ہوتی ہے ، کیل دارو، لاط : Nephrodium Pillxmai اُن بے پھول کے پودوں کی پہلی جماعت جسکے ذِکر سے ہم اِبتدا کرتے ہیں سرخس کی صنف ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۵). [ع].

سُرخَک (ضم س ، سک ر ، فت خ) امث.
۱. ایک سرخ ہندوستانی پرندہ جس پر سُرخ اور سفید دھبے ہوتے ہیں.

یاد وہیں سُرخک نین او سو کا سو دھاگا باند کر
چارا اپس کا مُوں میں لے بیٹھے ہیں یا دو جانور

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۶).

ترے ہونٹاں کے کُنج میں تِل دسیا منج
مگر سُرخک نے پکڑی مو میں رالا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۵). **۲. (طب) سُرخ رنگ کا گرمی دانہ، کھسرا یا خسرہ.** بیزلس کو دکن میں گوبری اور ہندوستان کے بعض مقامات میں کھسرہ یا خسرہ کہتے ہیں اسی کا فارسی نام سرخک ہے. (۱۹۳۳ ، اِحشائیات (ترجمہ) ، ۳۷). [ف].

سُرخُوں (ضم س ، سک ر ، و مع) صف.
سرخ ، لال رنگ کا.

بنی اوس میں ستر حویلی بڑی
بنائے ہیں یاقوت سُرخوں سیتے
(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت ، ۱۸۱). [سُرخ (رک) + وں ، لاحقۂ صفت].

سُرْخَہ (ضم س ، سک ر ، فت خ) امذ.
۱. سُرخا ، **وہ گھوڑا جس کی کھال سفید مائل بسرخی یا زعفرانی ہو نیز اس گھوڑے کا رنگ.** مگر عوام النّاس میں جو گھوڑا کہ سفید ہو اور بال اور دم خواہ جسم کے بال سُرخی یا سیاہی مائل ہوں اس کو سُرخہ کہتے ہیں. (۱۸۲۱ ، زینت الخیل ، ۱۳).

ایسا رقیبِ تیرہ دروں ہے کہ وقتِ سیر
سُرخہ سوار ہوتے ہی شبرنگ ہو گیا

(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۳۷). ۲. **باز کی چار مشہور اقسام میں سے ایک جس کا رنگ گہرا لال ہوتا ہے یہ جانورانِ پنجہ گیر کا بادشاہ ہے.** اس کی قِسمیں باعتبارِ رنگ کے چار ہیں. سفید ، سُرخہ ، زردہ اور سیاہ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۸۴).
[سُرخا (رک) کا مُتبادل املا].

سُرْخی (ضم س ، سک ر) امث.
۱. **سُرخ رنگت ، لال رنگت.**

تجہ زُلف ہور رُخسار کی سُرخی سیاہی چک دیکھیا
منجہ صبح کے پروا نہیں ہور شام سیتی کام کیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).

جوزِنیخ جیوں چاند سُنّا سو سور
سفید اب تارے ہیں ، سرخی سو نور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۳).

ایسا تیری جُدائی نے دیا درد
مٹی سُرخی مرے مکھ کی ہوا زرد

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا ، امین ، ۱۷۱).

سُرخیٔ اشک کبھی اور کبھی زردیٔ رو
تُو نے اے عشق عجب رنگ دکھایا مجکو

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۳۵).

رُخسارۂ گلچیں کا ہے سُرخی سے یہ عالم
جُوں وقتِ غضب چہرۂ ترکانِ خطائی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، ۳۰۵).

تُم دیکھنے بیٹھے تو ہو بِسمل کا تڑپنا
سرخی کہیں رہ جائے نہ دامانِ نظر میں

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۱۳۹). ۲. (اُ) **آوے میں پکّی ہوئی اینٹوں کا کٹا ہوا چُورا ، بجری.**

رَوش جو چمن کی تھی وہ صاف تھی
تھی خوش رنگ سرخی پر اک پر بچھی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۰۸). سحر کانت بولے : ہاں اینٹیں ، چُونا ، سُرخی تو جمع کی گئی تھی. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۳۹۱).
(اَا) **(سیمنٹ سازی) استرکاری کے اُوپر پتلی اور چکنی تہ چڑھانے کو سفیدی میں ملا کر نہایت باریک پسا ہوا چُونا اس سے منبت کاری کاکام بھی بنایا جاتا ہے.** چُونا اور ریت یا عُمدہ جلی ہوئی سرخی کی آمیزش سے استرکاری تیّار کی جاتی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۳۳). ۳. **(مجازاً) آنکھوں کے لال ڈورے جو خُوبصورتی میں سیاہ تحریر پر سُرخ مد کے مُشابہ معلوم ہوتے ہیں.**

نقطے عیاں ہیں سورۂ وَالشّمس پر کہ خال
سُرخی کے مد کہ آنکھوں کے ڈورے ہیں لال لال

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷۴). ۴. **مضمون ، باب یا فصل وغیرہ کا عنوان ، سرنامہ.**

ہے نانو احد نشان احمد سُرخی سو احد ہے پان احمد

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱). تُم ایک بسیط مضمون البشیر میں دیکھو گے ، سُرخی میں چنداں گُنجائش نہیں تھی. (۱۹۲۱ ، مکاتیبِ مہدی ، ۲۶۶). «منکہ ایک درباری» کہو کیسی سُرخی ہے گی. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۶۹). ۵. **(کتب خانہ) لفظ ، مجموعۂ الفاظ یا محاورہ جو کیٹلاگ کے اندراج کی ابتدا میں لکھے جاتے ہیں جن سے کیٹلاگ میں اس اندراج کی جگہ متعین کی جاتی ہے.** موضوع کارڈ کی ترتیب کے وقت اس کارڈ کی سُرخی کا بغور مطالعہ کیا جائے. (۱۹۷۰ ، نظامِ کتب خانہ ، ۲۳۲). ۶. **(تصوّف) عاشق کا جوشِ عشق ، قوّتِ سلوک ، معشوق کی شوخیٔ جمال نیز روحانیت** (مصباح التعرف). ۷. **چہرے ہونٹوں یا ناخنوں کو لگانے کا سرخ رنگ ؛ خون ، لہو ؛ سُرخ بادہ کا مرض** (علمی اُردو لغت ؛ پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُرخ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بھَرْنا محاورہ.
آراستہ کرنا ، رنْگ بھرنا ، مزّین کرنا ، سجانا.

ہوئے خود رفتہ نقشہ کھینچ کر اوس یار جانی کا
بھری سُرخی تو رنْگ اوڑ اوڑ گیا بہزاد و مانی کا

(۱۸۷۰ ، شرف آغا حجو ، د ، ۱۹).

---پَوڈَر (---و لین ، فت ڈ) امذ.
سِنگھار کا جُملہ سامان ، ہونٹوں پر لگائی جانے والی لالی نیز چہرہ کا پوڈر غازہ. ایک ہی رٹ زبان پر ہوتی ہے. آمدنی کم ہے ، گُزارہ کیسے ہو گا؟ فلاں بیگم کو دیکھو سُرخی پوڈر پر اِتنا خرچ کرتی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۶۸). [سرخی + پوڈر (رک)].

---چَشْم کس اضا(---فت چ ، سک ش) امث.
(طِب) کسی بیماری کے سبب آنکھ میں لالی آ جانا ، آنکھیں لال ہو جانا ، آنکھ کی لالی ، سرخی. نزول ماء ، خارشِ چشم ، روہے ، ضعفِ بصارت ، آشوبِ چشم وغیرہ کے لیے اکسیر ثابت ہوا ہے (۱۹۳۷ ، سِلک الدرر ، ۳۷). [سرخی + چشم (رک)].

---چھَانا محاورہ.
رونق آ جانا ، تازگی آ جانا. زن و مرد کے چہرے پر بشاشت سے سُرخی چھائی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۸).

---مائِل (---کس ء) صف.
لالی لیے ہوئے ، تیز بُھورا ، جس میں کُچھ سُرخ رنگت شامل ہو. آنکھوں پر سُرخی مائل غلیظ سا پردہ آ گیا تھا. (۱۹۳۷ ، سِلک الدرر ، ۳۵). اس بیماری کی علامت بُخار ، سینے میں درد ، سانْس لینے میں تکلیف ، کھانسی اور سُرخی مائل بلغم کا آنا ہوتی ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۵۵). [سرخی + مائِل (رک)].

سَرْد (فت س ، سک ر) صف.
۱. **ٹھنڈا ، خنک (گرم کی ضِد).**

کدھیں کے کہ سردی تے تن سرد ہے
کدھیں لیوے بہانا کہ سر درد ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷). آدھی رات کے بعد اس کے مکان کے نیچے کوئی شخص پکارا ، ہے کوئی ایسا خدا کا بندہ جو ہم کو سرد پانی پلا دے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۷۵).

یہ سرد سرد ہوا موسمِ زمستاں کی
یہ عہدِ گُل ، یہ فضا گُلشَن و بیاباں کی

(۱۹۲۲ ، مطلع انوار ، ۲۶). ۲. **جس میں شعلۂ نور یا حِدّت نہ ہو.**

پیکرِ احساس میں خوابیدہ روح درد تھی
شعلہ ریزیٔ نواہائے اخوت سرد تھی

(۱۹۱۳ ، شکریہ یورپ ، ۵). وہ سرد ، بے پرواہ ، خود پسند ، مغرور دیارِ غیر سہی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۵۷۴). ۳. (اَ) **بے جوش و خروش ، ولولے سے خالی.** مرد اپنے ناتوں پر بہوت گرم اچھنا نہ سرد ، فارسی میں بھی کہتے ہیں کہ نامِ مرد بہ اَزْ مرد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۷).

او ہے سرد اس گرم کر لیا نوگی
لہوے کوں بزر نرم کر لیا نوگی

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۷۱۷).

میری اون کی صلح از بس خلق کو ہے ناگوار
وہ تو ہیں کچھ سرد لیکن اون کو گرماتے ہیں لوگ

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۶۵).

منجمد برف زدہ ، سَرد بدن ملتے ہیں
نکہت و رنگ سے محرومِ چمن ملتے ہیں

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۷۶). (اَا) **افسردہ ، غمگین.**

اگرچہ سرد ہے دل لیک پُر ہے آتش سوں
کیا ہے منھ پہ اپس کے اگن نے پردۂ سنگ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۱).

تُم نے جَلا کے کر دیا دِل مِرا زندگی سے سرد
ایک نہ آنا لاکھ ظلم ، ایک جُدائی لاکھ درد

(۱۹۲۵ ، شوقِ قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۶). (ااا) **نامرد ، ڈھیلا ، سست** (فرہنگِ آصفیہ). ۴. **مندا ، دھیما ، بے رونق.**

اپنے شیریں سُخن کو دے کے رواج
سرد بازارِ قند کرتے ہیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۱).

دودِ خط گھیرے گا اک دن شعلۂ رخ کو ترے
سرد ہو جائے گی ساری گرمیٔ بازار آپ

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۳۱).

گرمیٔ مہر و لُطف کا آیا ہے وقت کب
جب سرد قہر و جور کا بازار ہو چکا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵). ۵. **مرا ہوا ، مُردہ ، بے جان.**

کیوں اسقدر ہے صاحبِ محمل کو اِضطراب
شاید کوئی ہوا ہے سرِ محمل تڑپ کے سرد

(۱۸۹۲ ، وحید ، انتخابِ وحید ، ۵۲). ۶. (کلام کے لیے) **پھیکا بے لُطف ، بے مزہ.**

غزل کا ہر شعر گرم تر ہے ، کلامِ رشک آتش و شرر ہے
یہ صحبتِ مہر کا اثر ہے کہ سرد اس کا سُخن نہ دیکھا

(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)). [ف].

ـــــ اُساس (ـــــ ضم ا) صف.
بے حِس ، سرد بنیاد.

اپس میں اپے بھائیا سرد اساس
کیا آپ نے من میں غم بے قیاس

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۰). [سرد + اُساس (رک)].

ـــــ اَلماری (ـــــ فت ا ، سک ل) امث.
مقررہ برق اصولوں پر بنی ہوئی الماری جس میں ہوا داخل نہیں ہو سکتی اور اس میں جو چیز رکھی رہے وہ برف کی طرح ٹھنڈی ہو جاتی ہے ، ریفریجریٹر. آج کل شاید ہی کسی شخص کی سرد الماری میں چمکتی ہوئی پھلی نظر آئے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ) ، ۱۳۱). [سرد + الماری (رک)].

ـــــ آب / آبَہ (ـــــ / فت ب) امذ.
۱. **سرد خانہ ، تہ خانہ ، زمین کے نیچے بنایا جانے والا کمرہ.** اوسی روز تین سرد آبہ سلاطین کے مکانات کے جو مدت سے بند تھے کھولے گئے. (۱۸۹۵ ، نجیب التواریخ ، ۲۶۰). لوگوں نے ڈر کر ، تہ خانے اور سرد آب طیّار کرائے. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۲۶۶). ۲. **اپنی زندگی ہی میں اپنی قبر یا مقبرے کے لیے جگہ محفوظ کر لینا یا نمونہ تیار کرا دینا.** بیگم صاحبہ مغفورہ کے مزار کے پاس ہی نواب صاحب نے اپنا سردآبہ تیار کیا ہے. (۱۹۳۳ ، سیاحتِ ہند ، ۹۶). [سرد + آب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ آبی امث.
ٹھنڈک ، خنکی ؛ (مجازاً) بے وفائی.

کب دل کی آگ دبا پائی رسمی عہدوں کی سرد آبی
نبضوں کی دہکتی گرم روی ، سانسوں کی سُلگتی بے تابی

(۱۹۳۶ ، جُوئے شیر ، ۳۰۶). [سرد + آب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آلہ (ـــــ فت ل) امذ.
ٹھنڈا کرنے والا ، ریفریجریٹر. کلازیس (Clausius) کے بیان کی وضاحت سرد آلہ (Refrigerator) کی کارکردگی سے کی جا سکتی ہے. (۱۹۶۹ ، حرحرکیات ، ۱۱۴). [سرد + آلہ (رک)].

ـــــ آہ امث.
آہِ سرد ، ٹھنڈی سانس.

کوئی یہ سرد آہیں چھوٹتی ہیں ہم سے فرقت میں
وصالِ یار کا جب تک کہ نقشہ جم نہیں لیتا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۶). ایک سرد آہ کھینچ کر مولانا پھر اہلِ دیوان کی طرف مُڑ جاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، اک محشرِ خیال ، ۷۴). [سرد + آہ (رک)].

ـــــ آہَن کُوٹنا محاورہ.
بے فائدہ کام کرنا ، وقت ضائع کرنا.

اثر جس میں نصیحت کا نہ ہو محنت بھی ضائع ہے
دباغت سخت دلکی کوٹنا ہے سرد آہن کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۱).

--- بازاری امث.
کسی چیز کی مانگ یا پُرسش نہ ہونے کی صورتِ حال ، مندی ، عدم مقبولیت ، کساد بازاری ، بے طلبی. عرب میں جب سے شعر و انشا کی سرد بازاری ہوئی ... کلیسکل عربی ... دنیا سے رُخصت ہو گئی. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۱۰). سرد بازاری کے اثرات جتنی شدت سے منگنیز کے کاروبار میں محسوس کئے گئے ... معدنی صنعتوں میں سے کسی میں بھی محسوس نہیں کئے گئے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲). [سرد + بازار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَیان (---فت ب) صف.
جس کی گفتگو پھیکی ہو ؛ مُنھ پھٹ ؛ صاف گو ، بیوقوف (ماخوذ : جامع اللغات). [سرد + بیان (رک)].

--- بَھرَم سُول (---فت بھ ، ر ، و مع) امذ.
(طب) گھوڑے کا ایک عارضہ جس میں اس کو پیٹ میں درد ہوتا ہے. سرد بھرم سُول۔ اسپ کو اشتہا کم ہوتی ہے اور دائما رنجور رہتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۳). [سرد + بھرم (رک) + سول ــ شول शूल].

--- پاشویَہ (---و مع ، فت ی) امذ.
(طب) ٹھنڈے پانی سے پیروں کو دھونا ، ٹھنڈا پانی کسی برتن میں ڈال کر اس میں پانو ڈبو کر بیٹھنا. بارد غسلِ پایا سرد پاشویہ (Cold Foot-Bath) نظام کو تنبیہ کرتا اور پاؤں کو طاقت دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [سرد + پا (رک) + ف : شویہ ، شُستن ــ دھونا].

--- پَڑنا محاورہ.
بے رونق ہو جانا ، جوش یا سرگرمیٔ عمل باقی نہ رہنا ، جوش و اثر کا کم ہو جانا ، کم وقعت اور بے اثر ہو جانا.

نکو سرد پڑ لاج تے گرم ہو
کہ ہے پُھول تے نرم توں نرم ہو

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۳). عکاظ وغیرہ کے میلے ... سرد پڑ گئے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۶۳).

بِماری آوگرم ایسی پڑی سرد اس کے کوچے میں
کہ اب تو ضد سے ہم بجلی کو بھی بجلی نہیں کہتے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۸). پردہ سے عورتوں کا شوق سرد پڑ جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۹۸). جب اکبر شاہ ثانی شعاع کا زمانہ آیا تو شعر و سُخن کی یہ محفلیں کچھ سرد پڑ گئیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۱۳).

--- پَسینَہ آنا محاورہ.
خوف یا گھبراہٹ سے سرد پڑ جانا ، کپکپی طاری ہو جانا. پانچ منٹ بعد ایک مرد کی سیڑیوں پر چڑھنے کی صدائے پا آئی جس سے زہرا کے چہرہ پر سرد پسینہ آ گیا. (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۸۸).

--- پُونو (---و مع ، و لین) امث.
اسوج کے مہینے کی آخیر تاریخ جس سے موسم سرما کا آغاز خیال کیا جاتا ہے. سرد پونو (اسوج کی اخیر تاریخ جس سے موسم سرما شروع ہوتا ہے). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۷). [سرد + پونو (رک)].

--- (و) تَر (---فت ت) صف.
زیادہ سرد ، کسی چیز کے مقابلے میں سرد ، وہ دوا یا چیز جو مزاجاً بارد نیز مرطوب ہو.

کوئی حارو یابس کوئی سرد و تر
مُلطِف مفرّح قویّ الاثر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۸). [سرد + و (حرفِ عطف) + تر (رک)].

--- تَرِین (---فت ت ، ی مع) امث.
بہت زیادہ ٹھنڈا ، ٹھنڈا یخ ، سب سے زیادہ ٹھنڈا. جنوری کا مہینہ سرد ترین ہوجاتا ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۶۵). [سرد + ف : ترین ، لاحقۂ تفضیل کُل].

--- جِسْم (---کس ج ، سک س) امذ.
وہ ہوا جو کوسوں تک زمین کے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے ، کوئلوں کی بھٹی کے مقابلے میں اس کرۂ ہوائی کا ٹمپریچر بہت کم ہوتا ہے. جب ہم بھٹی کو گرم جسم (Hot Body) قرار دیتے ہیں تو اس کے مقابلے میں کرۂ ہوائی کو سرد جسم (Cold Body) کہہ سکتے ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۶۳۶). [سرد + جسم (رک)].

--- جَنگ (---فت ج ، غنہ) امث.
۱. ذہنی یا دماغی لڑائی ، نظریاتی جنگ. اس میں باقاعدہ جنگ تو کوئی نہیں ہوتی بلکہ ہم اسے «اعصابی جنگ یا سرد جنگ» کا آئینہ دار کہیں تو بجا ہو گا. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۲). **۲. سیاسی جنگ ، زبانی جنگ ، وہ لڑائی جو بغیر اسلحہ کے لڑی جائے ، ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ.** ریڈیو ، معلومات اور خبریں مہیا کرنے کے علاوہ پروپیگنڈے کا بھی اہم ذریعہ ہے ، یہی وجہ ہے کہ سرد جنگ میں سب سے زیادہ اہم کردار ریڈیو ادا کرتا ہے. (۱۹۶۸ ، ابلاغ عام ، ۸۰). [سرد + جنگ (رک)].

--- چِینی (---ی مع) امث.
(طب) ایک قِسم کی دوا جو سیاہ مرچ سے مُشابہ ہوتی ہے ، مزاجاً گرم و خشک؛ اگرچہ ہندوستان میں جزیرۂ جاوا سے لاتے ہیں مگر چین کی عُمدہ ہوتی ہے ، حَبُّ العروس ، ستیل چینی، لاط : (Myrtus Pimenta) (فرہنگِ آصفیہ). [سرد + چینی (رک)].

--- خانَہ (---فت ن) امذ.
۱. ٹھنڈا تہ خانہ ، مصنوعی طریقہ سے ٹھنڈا کیا ہوا کمرہ.

جنھوں کے ہیں سکھی اس رت پیا گھر
اونھوں کو سرد خانہ ہیں میسّر

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۷). اس سرد خانہ کے مشرق و جنوب کی طرف دو روشن دان ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۳۳) سطح آب پر شفاف بلوریں فرش تھا جو گرم موسم

میں بھی محل کو سرد خانہ بنائے رکھتا تھا۔ (۱۹۰۸ ، مخزن ، جنوری ، ۵۴)۔ ۲. ایسا ٹھنڈا کمرہ جہاں سامانِ خورد و نوش ذخیرہ کیا جا سکے تاکہ موسمی اثرات سے محفوظ رہے، کولڈاسٹوریج. سامان کو سردخانوں میں رکھنے کے انتظام نجی کوششوں سے اور تیز کرنے ہونگیے تا کہ ... ضرورت پڑنے پر تقسیم کیا جا سکے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۳۰)۔ ۳. مُردہ خانہ.

سرد خانے میں پڑی لاش کو پہچانے کون
اجنبی سب ہیں مجھے کوئی تو اپنا دیکھے

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۵۱)۔ [سرد + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

--- خانَہ میں ڈالْنا / رَکْھنا محاورہ.

کسی کام کو عارضی طور پر روک دینا ، مُلتوی کرنا ، کام میں دیر یا تاخیر کرنا، اِلتوا میں ڈال دینا. اقوام مُتحدہ میں کشمیر کے مسئلے کو سرد خانے میں رکھنے کی اِبتدا یہیں سے ہو گئی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۷۰)۔

--- خُون حَیوانات (---و مع ، ی لین) امذ.

(حیوانیات) سرد خُون والے ، مچھلی اور رینگنے والے کیڑے جن کے جسم کی حرارت اِردگرد کے حالات کے لحاظ سے گھٹتی بڑھتی رہتی ہے. مثلاً جب یہ پانی میں رہتے ہیں تو ان کے جسم کی حرارت پانی کی حرارت کے مُطابق ہوتی ہے اور جب یہ زمین پر آتے ہیں تو حرارت زمین کی مانند ہو جاتی ہے. سرد خون حیوانات مثلاً غوک ، مینڈک ، کچھوے وغیرہ اس سے غیر متاثر رہتے ہیں . (۱۹۴۴ ، مخزنِ عُلوم و فنون ، ۱۹)۔ [سرد + خون (رک) + حیوانات (رک)]۔

--- رُت (---ضم ر) امث.

وہ سردی کا موسم جو ۱۵ اگست سے ۱۵ اکتوبر یا اسوج اور کاتک میں رہتا ہے ، موسم خزاں ، گُلابی جاڑا.

بس آتی ہے جو کنوار کاتک میں فصل
ہوا سرد رُت نام ہندی سے نقل

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۹)۔ [سرد + رُت (رک)]۔

--- رَہْنا محاورہ.

بیکار رہنا.

صاحب مینا رہا سرد اس گُلستاں میں مُدام
ایک دو دن منہ لگا کر گُل نے ساغر رکھ دیا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۲۰)۔

--- سِیر (--- کس س ، فت ی) صف.

مرطوب ، نرم و خنک ،ایسی زمین جس میں طبعاً نرمی و خُنکی موجود ہو، ٹھنڈا علاقہ. ممکن ہے کہ کسی سرد سیر زمین میں گیہوں کے خوشے میں بھی سو دانے ہوں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۰۵)۔ ۲. جغرافیہ نویس ، فارس اور کرمان میں علیحدہ علیحدہ ایک جنوبی گرم منطقہ (جُروم ، گرم سیر) اور ایک شمالی سرد منطقہ (مُرُور ، سرد سیر) بتاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۰)۔ [سرد + سیر (رک)]۔

--- شاوَرباتھ (---فت و) امذ.

(طِب) علاج کے طور پر ٹھنڈے پانی کے فوّارے سے نہلانے کا طریقہ اگر مریض متحمل ہوسکے تو سرد شاورباتھ اکثر مفید ہوتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۳۵۳) [سرد + Shower Bath]۔

--- کار مَشین (---فت م ، ی مع) امذ.

مصنوعی ٹھنڈک پیدا کرنے کی مشین ، ریفریجریٹر. گھروں میں خوراک وغیرہ کی اشیا کو محفوظ رکھنے کے لیے جو سردکار مشین مُستعمل ہے ریفریجریٹر کہلاتی ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۵۳۷)۔ [سرد + کار (رک) + مشین (رک)]۔

--- کاری امث.

سرد کار مشین سے مصنوعی ٹھنڈک پیدا کرنا . مصنوعی ٹھنڈک پیدا کرنے کو سردکاری کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۵۳۷) . [سرد + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کامی امث.

(طِب و نفسیات) جنسی کمزوری ، جذبۂ شہوانی کی کمی. جس طرح سردکاری ہمیشہ ہارمونوں کی کمی کے باعث نہیں ہوتی اسی طرح عورتوں میں معیار سے بڑھ کر جنسی خواہش ... ہارمونوں کے بہت زیادہ افراز کا نتیجہ نہیں ہوتی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۱۳۱)۔ [سرد + کام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کَرْنا محاورہ.

۱. غُصّہ فرو کرنا (فرہنگِ آصفیہ). **۲. خوف زدہ یا دم بخود کر دینا.**

باتیں ہیں تری برق جہندہ سے زیادہ
تو جس پہ ہوا گرم سخن ، اس کو کیا سرد

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۱۲۳)۔ **۳. رونق یا مقبولیت وغیرہ کو کم کر دینا (عموماً بازار کے ساتھ مُستعمل).**

بازار سرد سارا حسینوں کا کر دیا
تیرے حضور سنگِ صنم میں شرر نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۷)۔ **۴. مار ڈالنا.** ابو جعفر کو سرد کر کے اپنے موزے میں سے ایک ریشم کی ڈوری نِکالی . (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۲)۔ **۵. بُجھا دینا (آگ یا چراغ وغیرہ کے لیے مُستعمل).**

شبنم سے بھر گیا جو ہر اک پُھول کا دماغ
ٹھنڈی ہوا نے سرد کیے تاروں کے چراغ

(۱۹۰۰ ، فاخر لکھنوی ، د ، ۳)۔ **۶. سیراب کرنا ، پانی پلانا .** بہترین تصدّقات سرد کرنا ہے اس جگر کا جو بسبب شِدّتِ تشنگی کے گرم ہوا ہو. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۳۱)۔

--- کُنْ آلَہ (---ضم ک ، سک ن ، مد ا ، فت ل) امذ.

ایک برقی مشین جو کمرے وغیرہ کو ٹھنڈا یا گرم رکھنے کے لیے ہوا کے دَرجۂ حرارت اور نمی کو حسبِ خواہش کم یا زیادہ کر دیتی ہے ، ایرکنڈیشنر ، ہوا سدھار آلہ. سرد کن آلے میں جو کمرے کی کسی بیرونی دیوار میں نصب ہوتا ہے ایک پنکھا بیرونی ہوا کو اندر کھینچتا ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۰۱)۔ [سرد + ف : کن ، کردن= کرنا + آلہ (رک)]۔

---کُن لچّھا (---ضم کُ ، سک ن ، فت ل ، شد چھ) امذ.
(برقیات) **ایر کنڈیشنر میں لگا ہوا ایک لچّھا جو اپنی ٹھنڈک ریفریجریٹر مشین سے حاصل کرتا ہے اور اسے کمرے کی ہوا کو پہنچاتا ہے اس سے موسم گرما میں کام لیا جاتا ہے۔ جب کمرے کی ہوا کے ٹمپریچر کو نیچا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ، کمپریسر .** سرد کن لچّھا اپنی ٹھنڈک ایک ریفریجریٹر مشین ... سے حاصل کرتا ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۰۱). [سرد کن + لچّھا (رک)].

---گو (---و مج) امذ.
(مجازاً) **بیوقوف ، کم گُفتار.** آج یہ سرد گو بہت گرم جوشی کرتی ہے یہ حالِ کیف و کم کیونکر دریافت ہو نشۂ بادۂ محبت سے سرمست پاتا ہوں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۱۲). [سرد + ف : گو، گُفتن ـ کہنا].

---مِزاج (--- کس م) صف.
۱. **ٹھنڈے مزاج والا ، حددرجہ نرم خو ، بارد سرشت جس سے جوش اور اِشتعال نہ پیدا ہو.**

بیجا (بیحیا) تجھ سا بھی دیکھا نہ کوئی سرد مزاج
تیغ قبضے میں ہے اور قوم کی آتی نہیں لاج

(۱۸۹۴ ، سجاد رائے پوری ، د (ق) ، ۱۱).

اس قدر سرد مزاج اور پھر اس پر تبرید
خوف یہ ہے کہ پہونچ جائے نہ فالج کا اثر

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۷۶). ۲. **مردہ دل ، افسردہ خاطر ، سست ، نیز بے مروت** (فرہنگِ آصفیہ). [سرد + مزاج (رک)].

---مِزاجی (--- کس م) امث.
بےحسی ، لاتعلقی ، مُردہ دلی ، افسردگی. افسوس ہے کہ تمہاری سرد مزاجی کسی کو پاس نہیں پھٹکنے دیتی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۵۹۴). عربوں پر کچھ گزر جائے یا کالے افریقیوں پر یا پیلے ایشیائیوں پر اس وقت انگریز اپنی سرد مزاجی اور وضعداری کا کنٹوپ پہنے رہتا ہے. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۳۳۴). [سرد + مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مِہْر (--- کس مج م ، سک ہ) صف.
بے مروت ، بے وفا ، بے رحم ، ظالم.

دیکھ بُلبل کوں خموش اور باغباں کو سرد مہر
گُل نے اپنا حیف سیں آخر کیا جامہ قبائے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۶).

صبح اس سردمہر کے آگے
قرص خورشید ہو گیا کافور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۵). غور کر کے دیکھیے تو سردمہر زمانہ کتنوں کو بٹا کے بیٹھا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۳۲). وہ ہمیشہ سے کچھ عجیب سا کچھ سردمہر سا ، کچھ خود غرض سا ہے. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۳۲). [سرد + مہر (رک)].

---مِہْری (--- کس مج م ، سک ہ) امث.
بے رُخی ، بے مروتی ، سنگدلی.

ڈرتا ہوں جب سوں تیری دیکھی ہے سردمہری
نالے کوں میرے دل کے جو ہیئر تھرتھری ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۱).

عالم کی سردمہری اس میں سما گئی ہے
ہے اِن دنوں یہ سینہ اک برف کا ذخیرا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۷) . اگر حضور سردمہری سے پیش آئیں گے تو اس کی جانِ ناتواں پر بڑا ستم ڈھائیں گے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۲). لیکن وہ اس قدر سرد مہری سے پیش آیا کہ میں حیران رہ گیا . (۱۹۸۷ ، مدّوجزر ، ۱۵۶). [سرد + مہر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نُطُول (---فت ن ، و مع) امذ.
(طِب) **سرد پانی پچکاری میں ڈال کر بدن کے کسی حصہ پر زور سے ڈالنا جس سے مریض کو سکون ملتا ہے،سرد پانی سے دھارنے کا علاج.** سرد نطول (Cold Douche) اس میں پانی کی ایک واحد دھار بدن کے کسی حصہ پر زور سے ڈالی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [سرد + نطول (رک)].

---نُور (---و مع) امذ.
(سائنس) **فاسفوریٹ ، ایسی روشنی یا شعاع جو پتھر اور دوسری اشیا میں اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اس پر شعاع ریزی کی جاتی ہے.** دھاتوں اور پتھروں سے نکلتا ہوا سرد نور جسے فاسفوریٹ کہتے ہیں ہماری روزمرّہ زندگی کا اہم جز ہے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے ، ۱۲۱). [سرد + نُور (رک)].

---و تَر چادَر کا لَف امذ.
(طب) **مریض کا بُخار اور ہذیان کم کرنے کا ایک عِلاج جس میں دو کمبل بچھا دیے جاتے ہیں اور تکیہ کو ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ ایک چادر کو تر کر کے اُن کے اُوپر بچھا دیا جاتا ہے۔ مریض کے کپڑے اُتار کر چادر پر چت لِٹا دیا جاتا ہے۔ اس کو چادر اور کمبلوں میں مضبوطی سے لپیٹ دیا جاتا ہے۔ مُنھ کُھلا رکھا جاتا ہے تھوڑی دیر سردی محسوس ہو کر مریض کو ایک خوشگوار گرمی محسوس ہونے لگتی ہے جس کے بعد افراط سے پسینہ آتا ہے اس سے تپش ، ہذیان اور چڑچڑاپن کم ہو جاتا ہے** (ماخوذ: علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳).

---و گَرم (---و مج ، فت گ ، سک ر) امذ.
راحت اور تکلیف ، نشیب و فراز ، نرم و گرم ، اُونچ نیچ. سرد و گرم زمانہ سے دل اور گوش اور چشم کو آشنا بنائیں . (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۳). زمانے کے سرد و گرم سے متاثر ہونا اک قدرتی امر ہے. (۱۹۳۲ ، ترانۂ یاس ، ۲). نیاز صاحب کا ادب گزشتہ نِصف صدی سے خانہ نشین ہونے کی جگہ زندگی کے ہر سرد و گرم میں حِصّہ لیتا رہا ہے. (۱۹۶۳ ، نیم رُخ ، ۶۱). [سرد + و (حرفِ عطف) + گرم (رک)].

---و گَرمِ جہاں (---و مج ، فت گ ، سک ر ، کس م ، فت ج) امذ.
زمانے کی اُونچ نیچ ، نشیب و فراز ، انقلابِ زمانہ.

فلک نے ہم کو دکھایا یہ سرد و گرمِ جہاں
که آئے قطرے کی صورت گئے شرر کی طرح
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۸۱). [سرد و گرم + جہاں].

---و گَرم چَشیدَہ (---و مج ، فت گ ، سک ر ، فت چ ، ی مع ، فت د) صف.
جہاں دیدہ ، تجربہ کار ، دُنیا کے نشیب و فراز سے واقف ، حالات و واقعات کے تغیر و تبدل سے آگاہ. قواعد دان و سرد و گرم چشیدہ انگریزی افواج سے دشمنوں کے مقابلہ کا کام لیا جاوے ۱۸۹۳ بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۹۷). میر کو خُدائے سُخن اسی لیے کہا جا سکتا ہے کہ وہ عشق اور اس کے حوالے سے زمانہ کے سب سرد و گرم چشیدہ ہیں. (۱۹۷۳ ، اثبات و نفی ، ۱۳٦). [سرد و گرم + ف : چشیدہ ، چشیدن ـ چکھنا].

---ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱. ٹھنڈا ہو جانا ، گرمی باقی نہ رہنا.
پتّا تھا تو زرد ہو گیا تھا
پانی تھا تو سرد ہو گیا تھا
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ٦۳). **۲. افسردہ ہونا ، غمگین ہونا.**
ہم جانتے تھے خُوباں گرمی کریں گے ہم سے
دل سرد ہو گیا ہے جب سے پڑا ہے پالا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷). اس جواب کو سُن کر نہایت سرد ہوا ... بھر کیف صبر کر کے اپنے حال کو خدا کی مرضی پر چھوڑا . (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱۱۰). **۳.(أ) سہم جانا ، ڈر جانا.** نصوح یوں ہی دل کا کچّا تھا ، جب اس نے اوّل اوّل بیضے کی گرم بازاری سُنی ، سرد ہو گیا . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۲). مُجھے بہت زور سے لعن طعن کی تو میں سرد ہو گیا . (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۵). **(أأ) دم بخود ، ہکّا بکّا یا بے حس و حرکت ہو جانا.** محمد کامل کی ماں یہ سُن کر سرد ہو گئی .(۱۸٦۸ ، مراۃ العروس ، ۱۳۱). اخیر میں میری غزل پڑھی گئی سب سرد ہو گئے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۹۱). **۴. مر جانا ، جان باقی نہ رہنا.** اے دادا یہ تو سرد ہو گیا دادا نے جو ہاتھ پکڑ کے دیکھے تو واقعی مر گیا.(۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۱۱۵۲). «میں توبہ کرتا ہوں» یہ کلمے کہے اور سرد ہو گیا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۱). **۵. بے رونق ہو جانا ؛ مدھم ہو جانا ، ماند پڑ جانا** (فرہنگِ آصفیہ).

سَرْدا (فت س ، سک ر) امذ.
خربوزے کی طرح کا اور اُس سے کُچھ بڑا اور کُھردرے چھلکے کا ایک پھل جس کا گُودا خربوزے سے قدرے سخت ہوتا ہے.
سردا ہوا میوے کا سب کیں سب جنیاں میں سنکے کوں
ساقی بغیر میوے کا سب ہوئیگا تو سروا کیا کروں
(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۱). کنگھا تربوز ساون میں بویا جاتا ... تربوز کو سردا و کلید کہتے ہیں . (۱۸۳۸ ، کھیت کرم ، ۱). سردا اس میں غذائیت بہت کم ہوتی ہے ، ویسے دل کو قوت دیتا ہے ، قبض کشا ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ٦٦). [سردہ (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَرْداب (فت س ، سک ر) امذ.
۱. وہ جگہ جہاں ٹھنڈا پانی یا برف رکھی جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). **۲. گرمی میں زیرِ زمین ٹھنڈک کے لیے بیٹھنے اُوٹھنے کی جگہ ، تہ خانہ ، غُوربصورت غار یا کھو.**
مخمور چشموں کی تبرید کرنے کوں شبنم ہے سرداب شوروں کی مانند روپے کے تھالے سفیدی ہے نرگس کی زردی کے کٹوروں کی مانند. (۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۲). اس پہاڑ میں اکثر غار اور گڑھے اور سرداب ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۳۰). سرداب گرمی سے بچنے کے لیے اچھی جگہ ہے. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۸۷). [سرد + آب (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
رک : سردابہ. سرداب خانے میں بخت نصر کے وقت توریت کو جو دفن کیا تھا ، عزیز کے سِوا کسی کو معلوم نہ تھا. (۱۸٦۰ ، فیض الکریم ، ۲۰۳). [سرداب + خانہ (رک)].

سَرْدابَہ (---فت س ، سک ر ، فت ب) امذ.
۱. قبر جو پہلے سے کھود کر پاٹ دیتے ہیں. جب راجا اس دیار کا مرتا ہے ... لباس و طعام بھی اس کے ساتھ سردابے میں دفن کر دیتے ہیں.(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۹). اس سردابے میں جو اُسنے آپ بنایا تھا مدفون ہوئے. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۵۷۳). میرے محافظ نے کہا یہاں یقین کا ایک سردابہ ہے چلو وہاں دھو ڈالو .(۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۱۳). دو بہت بڑی فنّی خصوصیات یعنی زیرِ زمین اصل قبر کا سردابہ اور بلب نما دوہرا گُنبدان میں یکساں نظر آئیں گی. (۱۹٦۳ ، تاج محل ، ۲۳). **۲. حضوی کھوہ یا غار جو سیپ سے آراستہ ہو ؛ بھونرا ؛ دوست** (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [سرد + آب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سَرْدان (فت س ، سک ر) امذ.
دہلی کے مُسلمانوں کی ایک رسم ، اس کے متعلق عورتوں کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے دانت نکلتے وقت بچے کو سفید دست نہیں آتے۔ پھر اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پلنگ خواہ چارپائی کی ادوان نکال دیتے ہیں ، پھر ایک ماں اور ایک بیٹی دو عورتوں میں سے ایک پلنگ کے اوپر کی طرف اور دوسری پائینتی کے نیچے آ جاتی ہے۔ اوپر والی عورت بچے کو ادوان کی جگہ سے نکال کر نیچے والی عورت کو دیتی ہے ، سات مرتبہ یہی عمل کرتی ہے۔
سردان کھو خواہ شہر دان عورتوں نے دستوں کے اس مرض کا نام رکھ چھوڑا ہے. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سیّد احمد ، ۲۷). سردان کی رسم بچہ کو دست لگ جائیں تو بغیر ادوان کی چارپائی کے نیچے سے اسے سات بار نکالا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ اپریل ، ۳). [مقامی].

سَرْدانا (فت س ، سک ر) ف ل.
۱. ٹھنڈا پڑنا ، سرد ہو جانا. «سرد» سے «سردانا» ہے اور «سردی» سے «سردیانا».(۱۹۲٦ ، اردو نامہ ، کراچی ، شمارہ ، ۴۴ : ۲۲). **۲. نامرد ہونا ؛ سست ہو جانا ، ضعف الباہ ہو جانا** (فرہنگِ آصفیہ). [سرد + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَرْداوا (فت س ، سک ر) امذ ؛ سرسرداوہ.
سردابہ ، پہلے سے قبر کھود کر پاٹ دینا . بعض بندگانِ خُدا ایسے بھی ہیں کہ پچاس روپیہ جُرمانہ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اپنے مُردے کے لیے میونسپل کمیٹی سے اپنی مرضی کے مطابق سرداوہ خریدا کسی گور فروش سے نہیں خریدا . (۱۹۰۷ ، مخزن ، مئی ، ۳۳). ایک افواہ یہ بھی ہے کہ قدم شریف میں سرداوا لیتی تھیں. (۱۹۲۴ ، سرابِ عیش ، ۳۹). [سردابہ (رک) کا محرف].

سَرْدائی (فت س ، سک ر) امث.
(طب) وہ دوا جو گرمی کے اثر کو دُور کرنے کے لیے پی جائے ، تبرید. جیٹھ ، ہاڑ اور ساون تین مہینے سردائی ، ٹھنڈائی وغیرہ رگڑ کر پلائی تھی.(۱۹۴۳ ، دانہ‌ودام ، ۱۷۲). مالش میں اپنی گرمی اس تک مُنتقل کرنے کے سِلسلے میں اسے ٹھنڈائی سردائی وغیرہ پلاتی رہتی تھی. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۷۵). [سرد + آئی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْدَہ (فت س ، سک ر ، فت د) امذ.
۱. رک : سردا. پہاڑوں کی وادیوں میں طرح طرح کے میوے جیسے سردہ ، شفتالو ، انار وغیرہ کی کاشت ہوتی ہے.(۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۵). **۲. شراب کا پیالہ ؛ شرابیوں کا صدر ؛ کوئی پھل جو جلدی پکے** (علمی اردو لغت). [ف].

سَرْدَئی (فت س ، سک ر ، فت د) صف.
۱. سبزی مائل زرد رنگ کا.

سبزہ زارِ حُسن کی کیونکر نہ ہو دُگنی بہار
جب دوشالہ سردہ (سردئی) اوڑھے وہ یارِ سبز رنگ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۹). یہ سردئی چادرہ پٹاخے کی گوٹ کا، اور لال رومی مخمل کی کمری کا خاصہ جوڑ ہے. (۱۹۱۱ ، قِصّۂ مہر افروز ، ۵۳). الماری کا ایک اور خانہ کھولا تو سردئی رنگ کا ایک ریشمی دوپٹا نظر پڑا. (۱۹۵۸ ، پطرس ، مضامین ، ۶۳) . **۲. ٹھنڈا مشروب ، سردائی.** رس ، شربت اور سردئی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۰). [سردا (بحذف ا) + ئی ، لاحقۂ نِسبت].

سَرْدَہی (فت س ، سک ر ، فت د) امذ.
(کاشتکاری) گاؤں کے مُکھیا یا زمیں‌دار کا حق جو فصل پر مقررہ جنس یا رقم کی صورت میں نذرانہ کے طور پر دیا جائے (اپ و ، ۶ : ۷۶). [سر + دہ ، دیہہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبتی].

سَرْدی (فت س ، سک ر) امث.
۱. ٹھنڈک ، خُنکی ، برودت.

بنی کچھ اتھی یو دو آگاں کی آنچ
کہ نکلیا اتھا یخ کی سردی سوں پانچ

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۱۱).

گرم دم سیں دنیا میں گرمی کی رُت
دمِ سرد سیں ہوئے سردی جوات

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۲۸).

دھوتا تھا دل کے داغ چمن لالہ‌زار کا
سردی جگر کو دیتا تھا سبزہ کچھار کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۶). **۲. جاڑے کا موسم ، ٹھنڈک کی فصل.** سردی ہور گرمی ہور مینہہ ہور آسمان ہور پنتی سوں بھی محبت رکھنا. (۱۶۰۳ ، تمہیداتِ ہمدانی ، ۲۰۷).

لباسِ شال و زربفت اہلِ دولت کو مبارک ہو
غریبوں کی بھی کٹ جائے گی سردی ایک چادر سے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۷۹). سردیوں میں گرمیوں میں صبح کی ٹھنڈی ہوا میں ... ہمارے بدن کی حرارت ، صحت کی حالت میں تقریباً یکساں رہتی ہے. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اُصولِ علاج ، ۱۵) . شام ہی سے سردی تھی. (۱۹۷۸ ، کلیاں ، ۲۵). **۳. زکام ، نزلہ، ہوا لگ جانے کی کیفیت.**

اگر قدرے بتانے میں ہو زردی
تو یہ جانے یہ بادی سے ہے سردی

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰). **۴. لرزہ اور کپکپی (جو بُخار کے ساتھ ہوتا ہے).**

کانپا جو کئی بار وہ مولا کا فدائی
ثابت ہوا بیٹے پہ کہ سردی سے تپ آئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱). بعض بخاروں میں سردی اور لرزہ تکلیف دہ طور پر شدید اور دیرپا ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اُصولِ علاج ، ۱۳۷). **۵. کُھلے اور صاف دل سے نہ ملنا ، نرم برتاؤ ، بے حسی یا بے مہری کی کیفیت.**

وو گرمی کرے توں سوں سردی سوں ٹال
وو سردی کرے توں تو گرمی سو جال

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۱).

سردی جو کم کرو گی بڑھے گا سِوا عتاب
محشر تلک نہ جائے گا خورشید کا عتاب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۵۰). **۶. (تصوف) راحت طلبی** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۴۳). [سرد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اُتَرْنا محاورہ.
جسم میں لرزہ کی کیفیت ہونا ، بدن میں سردی کا اُترنا ، سردی کا بدن پر اثر ہونا. میرے رگ و پے میں سردی سی اُترتی چلی گئی. (۱۹۳۴ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۳۷).

---بَیٹْھ جانا محاورہ.
خوشی سے کپکپی چھوٹ جانا. ان کی مسرت سے بدن میں ایک سردی سی بیٹھ گئی. (۱۹۳۴ ، سرگزشتِ عروس ، ۹۷).

---چَڑْھنا محاورہ.
لرزے کے ساتھ بخار آنا. راستے بھر کبھی وآلیا کو سردی چڑھتی اور کبھی گرم گرم پسینے چھوٹنے لگتے . (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۶۲۸).

---چَمَکْنا محاورہ.
ٹھنڈک بڑھ جانا. شب کو کسی قدر بارش ہوئی تھی اس سبب سے سردی اور بھی چمک گئی.(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۳۴).

---ستائے گی تو گُدڑی یاد آئے گی کہاوت.
تکلیف میں ایسی چیز کی قدر ہونا جو پہلے بے فائدہ معلوم دیتی ہو. لہذا یہ امید بھی بےکار ہے کہ سردی ستائے گی تو گُدڑی یاد آئے گی. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۱ ، ۳۹ : ۶).

---قرارْبَرْتَن (---فت ق، سک ر، فت ب، سک ر، فت ت) امذ.
(سائنس) **وہ برتن جس کے اندر حرارت ایک خاص نیچے درجے پر برقرار رہے ، Cayostat ، تبرید نما ، برف برقرار.** جس کے اندر ٹمپریچر ایک خاص نیچے درجے پر برقرار رہے اس برتن کو سردی قرار برتن یا کرائی اوسٹیٹ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۵۳۳). [سردی + قرار (رک) + برتن (رک)].

---کا مارا پَنپے/پَنپْتا ہے اَنّ کا مارا نہ پَنْپے نہیں پَنپْتا کہاوت.
چاہے کپڑا نہ ہو مگر پیٹ کو روٹی ضرور چاہیے ، سردی کا مارا بچ جاتا ہے فاقوں کا مارا نہیں بچتا (نجم الامثال ؛ علمی اردو لغت).

---کا مَوسَم امذ.
جاڑے کی رُت. اس طرح نصف کُرّہ شمالی میں جب سردی کا موسم ہوتا ہے تو نصف کُرّہ جنوبی میں گرمی ہوتی ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳).

---کھانا محاورہ.
جاڑے کی کیفیت برداشت کرنا ، جاڑے یا ٹھنڈک سے جسم کا متاثر ہونا ، سردی کا احساس ہونا. شاموں شام سر دھویا ، سردی کھائی ، زکام ہوا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳). خود سردی کھاتے ہیں مگر ان کے اوڑھنے بچھانے کا اِنتظام ضرور کرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۷۴).

---گرمی (---فت گ ، سک ر) امث.
ہر قسم کے تلخ و شیریں تجربات ، رنج و خوشی ؛ نشیب و فراز.

لگ جاتی ہے جس دل کو کسی کام کی دُھن
ہر قسم کی جھیلتا ہے سردی گرمی

(۱۸۹۳ ، سجاد رائے بہوری(ق) ، ۱). [سردی + گرمی (رک)].

---گرمی سے بچانا محاورہ.
گرم و سرد موسم یا ہوا یا مکان سے محفوظ رکھنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---مارْنا محاورہ.
ٹھنڈک ختم کر دینا. ان تمام صورتوں میں ٹھنڈا پانی پلانا مُضر ہوگا اور بجائے اسکے ٹھنڈے پانی کی سردی مار کر پلانا سود مند ثابت ہوگا. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۱۰۰).

---مان جانا محاورہ.
سردی سے متاثر ہونا ، سردی کا احساس کرنا (مہذب اللغات).

---مَرنا محاورہ.
جاڑا کھانا ، جاڑے کی تکلیف میں بسر کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---ہونا محاورہ.
زُکام ہونا ، ہوا لگ جانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

سرْدِیانا (فت س ، سک ر ، کس د) ف ل.
۱. **ٹھنڈک یا رطوبت سے متاثر ہونا ؛ (مجازاً) مُضمحل ہو جانا ، سُست پڑ جانا.** سرد سے سردانا اور سردی سے سردیانا یعنی سردی کھا جانا جیسے بازی سردیاگئی. (۱۹۲۶ ، اردونامہ، کراچی ، ۴۴ : ۲۳). [سردی + انا ، لاحقۂ مصدر].

سرْدیس پانْڈِیَہ (فت س، سک ر، ی مج، غنہ ، کس ڈ، فت ی) امذ.
(کاشتکاری) **دیہات میں زمیندار کا ایک عہدہ.** زمینداروں کی اِصطلاح دیس مکھ ، دیس پانڈیہ ، سردیس مکھ ، سردیس پانڈیہ کے لیے مخصوص ہے. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۱۴). [سر؛ سری (رک) کا مخفف) + دیس (رک) + پانڈیہ (پانڈے (رک) سے)].

سرْدیس مُکْھ (فت س ، سک ر، ی مج ، ضم م ، سک کھ) امذ.
(کاشتکاری **سردیش مکھی کا عہدہ** راجہ ناگیشور سردیس مُکھ اور سرکار مصطفیٰ نگر وغیرہ نے حاضر ہو کر کچھ ... نذر گُزرانی. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۲۱). [سردیش مُکھ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سرْدیشمُکھی (فت س، سک ر، ی مج، سک ش، ضم م) امث.
(کاشتکاری) **گانو کے سرگروہ کا حقِ وصول مالگزاری یا حقِ اجارہ داری وصولی لگان** (ا پ و ، ۶ : ۷۶). [س : شردھا (رک) + دِیش ـ آقا ، مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِرْدھا (کس فت ، شد دھ بفت) امذ ؛ ہ سردا.
عبادت ، پُوجا ، پرستش ؛ احترام ؛ بھروسہ ، اعتبار ، یقین ؛ کسی چیز کی طرف رجحان یا میلان ، شوق ، آرزو ، مقدور. جو کچھ سردھا ہو وہ میرے حوالے کرو ، میں اس کی چپ کر دوں گا مگر چپ کا خرچ الگ پڑے گا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۴۷). [پ : सरधा ؛ س श्रद्धा

سرَس (۱) (فت س ، ر) امذ.
پانی ، جل ، آب ، پانی کا تالاب ، جھیل ، پانی جس میں کنول اُگے ہوں ؛ گفتگو ، بات چیت(پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सरस].

سرَس (۲) (فت س ، ر) صف (قدیم).
۱. **جو تعداد یا مقدار میں کثیر ہو ، زیادہ ، بہت.** خدا تحقیق ہے ، اِتنا جانیا تو بہوت سرس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸).

سری ہی عمرات سرس ہے
دو چار کم ایک سو برس ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳).

سبھوں میں جو تھے قاز و سارس سرس
ہوے صید یوں جن پہ آیا ترس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۱). افیون اِتنی سرس نہیں دیتا کہ جچا سُن ہو جاوے. (۱۸۴۸ ، اُصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۸۳). ۲. **بہتر ، بہترین ، اعلیٰ ، بڑھ کر.**

کوئی باغ نہیں دنیا منے تجھ موں کے گلشن سوں سرس
کوئی پھل دسا نیں باغ میں تیرے یہ جوبن سوں سرس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰).

یک یک دل میں مرے آیا ہوس
کہ شہنشاہی سوں جنت ہے سرس
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۶۷). ۲. نفیس ، سلیس ، نیا ، تازہ.
کہیا ہے توں ہو شعر ایسا سرس
کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷). جولاہا بولا کہ چودھری جُوتی تمہاری سرس ، اور تہاں بھی جیسا تم چاہتے ہو موجود . (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۶). [س : श्रेयस].

سَرَس (۳) (فت س ، ر) صف.
۱. رسیلا ، رسدار ، رس والا ، شیریں ، مطبوع و مرغوب ، اچھّا.
سمج ہر کنکر کا کیا ترت مول
سرس ہور نرس رنگ لہو رُوپ کھول
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۹). بھوڑے کو کیوڑے سے سرس تم جانو. (۱۸۹۲ ، نگاہِ غفلت ، ۶۵). **۲. طالب ، عاشق ، خواہشمند.**
کرے قوت بُھوک پیاس کا ہو سرس
اپس چک کوں معشوق کا رنگ رس
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۶). **۳. تر ، بھیگا ہوا.**
ایک ہر ایک گھٹا دل سے سرس آتی ہے
ہر برس جا کے ترے گھر میں برس آتی ہے
(۱۸۳۰ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۵۶). [س : سرس = س + رس सरस].

سَرِس (فت س ، کس ر) صف (قدیم).
برابر ، ایک سا ، مُشابہ ، مانند ، ملتا جُلتا.
کتے سنگار سولہ سو شیشے سو لاکھ ہوئیں تو
سرس ہے سینے سوں سینا سو سولا سال والی کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲).
اگر تُوں سوال اس کرے روز دس
جواباں تجے دیوےگا سب سرس
(۱۷۳۶ ، قِصّۂ فغفورِ چین ، ۵۱). [س : سَدرش सदृश].

سِرَس (کس س ، فت ر) امذ.
سر ، کھوپڑی (پلیٹس). [پ : سرسی श्रेयस].

سِرِس (کس س ، ر نیز فت) امذ.
(نباتیات) **ایک بڑے سبز رُوئیں کے زردی مائل اور خوشبودار پُھول اور لمبی نیز چپٹی پھلیوں کا درخت جنس کیکر ، نیز اس کا پُھول . اقاقیا ، لاط : Acaciaormimosa.** پھلیوں میں پانی بھر کر اور سرس کی پتّی رکھ کر دُور دُور لے جاتے ہیں. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۳۲). برما کے سدا بہار جنگلات ... میں سب سے بڑے درخت جو بالعموم خزاں پذیر ہوتے ہیں ... جنس سرس کو مُشتمل ہیں . (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۴). اس کے کنارے پر فرّاش اور سرس کے گھنے درخت تھے جو بلندی پر دور تک پھیلے ہوئے تھے . (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۴). [پ : سِرُس सिरसि].

سُرَس (۱) (ضم س ، فت ر) صف.
مزیدار ، میٹھا ، اچھی آمیزش والا ، رس دار (پلیٹس). [س : सरस].

سُرَس (۲) (ضم س ، فت ر) امذ.
نیچہ کی نے اور نلی کو اندر سے صاف کرنے کا آردار گز یا کانٹے دار سلاخ جس سے نے کے اندر کی میل وغیرہ کُھرچی جا سکے یا سوراخ کیا جا سکے، سرگا ، سوجا (ا پ و ، ۷ : ۱۰۱). [رک : سرسا].

سِرْسا (کس س ، سک ر) امذ.
درختِ سِرس، لاط : Acacia Sirsa.
پلک آنکھوں سے سرسا رُوکتی ہے
پکارے مور کویل کُوکتی ہے
(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (سامی) ، ۴۱۸). [رک : سِرس].

سُرْسا (ضم س ، سک ر) امذ.
(گاڑی بانی) **بغیر پُھلّی کی یعنی وہ سوئی کیل جس میں دونوں طرف نُکیلے سرے ہوں ، گاڑی کی وہ کیل جس کا ایک سِرا گاڑی کی بھڑ میں ٹھکا ہوتا ہے اور باہر نِکلا ہو دُوسرا سِرا منڈ یعنی بغیر پُھلّی کا ہوتا ہے جس میں پہیے کی روک کے ڈنڈے کا کُندا پھنسا دیا جاتا ہے** (ا پ و ، ۵ : ۱۳۴). [س : شول + سا (رک)].

سَرْسام (فت س ، سک ر) امذ.
(طِب) **ورم دماغ کا مرض جس میں شِدت کا بُخار ہوتا ہے اور مریض واہی تباہی بکنے لگتا ہے ، اس مرض میں دماغ کے ایک یا دونوں پردوں یا صِرف جوہر دماغ میں ورم ہو جاتا ہے.** بُخار ، سرد سر ، ہیضہ ، سرسام ... غرض اقسام اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۱۵). سرسام کی خطرناک حالت میں ... یہ نُسخہ زود اثر ثابت ہو گا . (۱۹۳۷ ، سِلک الدرر ، ۱۴). فریادی نے مُجھ سے کہا کہ اس کے بیٹے پر سرسام کی بیماری کا حملہ ہوا ہے اور وہ اس کو صدر ہسپتال میں داخلے کے لیے لے گیا ہے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۸۹). [سر + سام = ورم].

---ہو کَر رَہ جانا محاورہ.
دماغی طور پر معطّل ہو جانا ، ذہنی طور پر مفلوج ہو جانا. تعلیمی مشاغل سے فارغ ہو کر گھر کی چاردیواری میں سرسام ہو کر رہ جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۲۹).

سَرْسامی (فت س ، سک ر) صف.
۱. سرسام سے تعلق رکھنے والا ، جو سرسام میں مُبتلا ہو. سرسامی اثر دُور کرنے کے واسطے میں اطبا نے مُرغ سرے بندھوایا تھا. (۱۹۱۱ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۴۸). وہ سرسامی کیفیت کی وجہ سے بول نہیں سکتی تھی. (۱۹۲۱ ، انور ، ۱۷). **۲. (کنایۃً) ذہنی کشمکش کا ، اتار چڑھاؤ والا ، جنونی.** دوسرے ملکوں میں بھی ادب کچھ ایسی ہی سرسامی منزل سے گُزر رہا ہے. (۱۹۸۴ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۲۲۲). [سرسام + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَرْسانا (فت س ، سک ر) ف ل.
رونق آنا ، جان پڑنا ، کھیتی وغیرہ میں تازگی آنا (فرہنگ آصفیہ).
[سرس = رس والا + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَرسانگ (فت س ، سک ر ، غنہ) امذ.
(چرسی) ڈیڑھ آنہ (اصلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۲)، [مقامی].

سَرسائی (فت س ، سک ر) امث.
۱. افراط ، کثرت ، بہتات.

یہ بڑھتے ہی ہوئی پھر تو جنوں کی اور سرسائی
عجب دیوانہ پن کی آ کے موج آنکھوں سے لہرائی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۲).

یہ اک میدان تھا سنسان وحشت جس پہ تھی چھائی
نہ سایہ تھا درختوں کا نہ یہ پانی کی سرسائی

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۱ : ۹۳). **۲. (کنایۃً) خوبی ، صفائی ، برتری ، فوقیت ، غلبہ.**

بوالہوس آ کے سب سجود ہوئے
دیکھ عاشق کے غم کی سرسائی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۸).

کہہ غزل ایک اور اے رنگیں اسی انداز کی
تا کسی شاعر کی تیرے آگے سرسائی نہ ہو

(۱۸۰۵ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۰۳). **۳. تری ، نمی ، سیل ، رطوبت ؛ (پیمائش) ساڑھے چار فٹ مربع مقدار** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).
[سرس + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرنا محاورہ.
غالب آنا ، غلبہ پانا. استحواذ کے معنی استیلا اور غلبہ ، یعنی ... غالب ہونا ، سرسائی کرنا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۵۰).

سَرسُتی (فت س ، سک ر ، فت نیز ضم س) امث.
۱. زبان ، بولی ، بولنے کی طاقت ، نطق (نوراللغات ؛ جامع اللغات).
۲. علم و ہنر ، حکمت و دانش ، علم اور موسیقی کی دیوی.

عیاں تجھ نظر میں چُھپی باس ہے
ترے فہم کی سرستی داس ہے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۷).

جلے اس واسطے اس میں بتی ہے
کہ ان کے بیچ تیل سرستی ہے

(۱۷۳۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۲۲۶). تیرے لیے سرستی معین و مددگار رہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۲۳).

سرستی کو ہدفِ شوق بنانا چاہا
کام کے زیرِ اثر کام میں لانا چاہا

(۱۹۳۵ ، کمار سمبھو ، ۸۳). **۳. (موسیقی) مالکوس کی چوتھی راگنی کا نام.**

سرستی راگنی ہے درد آمیز
بہوت صاحبِ دلوں کو ہے جنوں خیز

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۰). چھارم ہنڈول راگ اسکی رام کلی ، دیو ساک ، للت ، بلاولی ، ہٹ ، منجیری ، یہ پانچ راگنیاں ہیں ... دیوگری ، سرستی ، پوربی ، ماراوتی ، بردن ... بھارجائیں ہیں. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۴۹). [رک : سرسوتی].

سَرسَٹھ (فت س ، سک ر ، فت س) امذ.
ساٹھ اور سات کا عدد ، ستر سے تین کم ، (عددوں میں) ۶۷. سرسٹھ ممبر پارلیمنٹ ... سب اپنی اپنی جگہ پر خاموش بیٹھے تھے. (۱۹۱۳ ، فغانِ ایران ، ۲۳۴). اپنی سرسٹھ برس کی پرآشوب ... زندگی میں ... قلبی سکون مُجھے صرف کلامِ الٰہی کے مطالعے سے حاصل ہوا. (۱۹۷۳ ، قطراتِ شبنم ، ۱۲۱).
[سڑسٹھ (رک) کا متبادل املا].

سَرسَر (فت س ، سک ر ، فت س ، سک ر). (الف) امث.
۱. سائیں سائیں کی آواز.

ہے لہروں میں ہر وقت اک بیقراری
صدا ان سے سرسر کی رہتی ہے جاری

(۱۹۵۵ ، مدرا راکھشس (ترجمہ) ، ۱۸۷). **۲. تیز چلتی ہوئی چیز کی آواز ؛ کسی رینگتے ہوئے جانور کی آواز** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) م ف. **نہایت تیزی اور تیز رفتاری کے ساتھ.** دیکھتی کیا ہوں کہ سرسر زمیں پانوں کے تلے نکلی چلی جاتی ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۳۱). گھوڑا فرفر آگے دھرتی سرسر پیچھے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۴). [حکایتُ الصّوت].

سَرسَرا (فت س ، سک ر ، فت س) امث.
تیز ہوا جو جسم کے جوڑوں تک چیرتی ہوئی پہنچتی ہے، بہت تیز ہوا، سرّا (پلیٹس). [سرسر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

سَرسَراٹ (فت س ، سک ر ، فت س) امث.
رک : **سرسراہٹ** (پلیٹس). [سرسراہٹ (رک) کی تخفیف].

سَرسَرانا (فت س ، سک ر ، فت س) ف ل.
۱. سانپ نیز اسی قسم کے دوسرے کیڑوں کا رینگنا یا پیٹ کے بل چلنا.

جُوں اگر کوئی سرسراوے ہے
چیونٹی پر (ہی) خیال جاوے ہے

(۱۷۷۵ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۶۷)). خوف ختم ہو گیا یا نہ ہونے کے برابر رہ گیا ، ایک دوست کو عالمِ خیال میں رات کو ہر طرف سانپ سرسراتے رینگتے پھنکارتے نظر آتے تھے. (۱۹۷۳ ، ہپناٹزم ، ۷۳). **۲. (ا) ہوا کا سائیں سائیں کرنا ؛ ہوا کے ہلکے ہلکے چلنے کی آواز.**

سرسراتی رہتی ہے ہمدم ہوائے آہِ سرد
خانۂ تاریک میں جلتا رہے کس ڈھب چراغ

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۳۲). اس نوجوان نے درختوں کی شاخوں سے ہوا کے سرسرانے کی آواز سنی. (۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، مضامین ، ۳ : ۵۵). آسمان پر بُھوری بُھوری بدلیاں جھوم رہی تھیں درختوں میں ہوا سرسرا رہی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۳۱). **(اا) کسی چیز کے ہلنے کی آواز.** دیکھو یہ پُھول سرسرا نہیں رہے ، اپنے خُدا کی درگہ میں سر جُھکا رہے ہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹). جس وقت ہوا ان پُھولوں کو سرسراتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام پہاڑ ہنس رہا ہے. (۱۹۳۲ ، بیلہ میں میلہ ، ۶۳). کھڑکیوں سے سرسراتے سفید پردے دکھائی دیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۱۲۱).
۳. کسی کیفیت یا کسی بات سے خُون میں جوش پیدا ہونا ،

انسانی جسم میں کسی بات یا کسی کیفیت سے تحریک پیدا ہونا، **جھنجھنانا ، سنسنانا** . بچّے کے لہو میں خودمختاری کی گرمی سرسرانے لگی تھی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۱۵). اس غیر مرئی لمس کی جھنجھناہٹ بہت دیر تک میرے رگوپے میں سرسراتی رہی (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۴۴). ۴. **پانی کا دھیرے دھیرے نشیب کی طرف بہنا.** نہروں کی نالیوں میں چپکے چپکے پانی سرسرانے لگا (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۸۰). ۵. **پودوں اور درختوں یا کھیتی میں رونق آنا ، جان پڑنا ، پنپنا.** پودہ سرسرا کر ہوا سے اٹھکھیلیاں کرتا. (۱۹۲۹ ، وداعِ خاتون ، ۳). ۶. **رقیق شے کے جوش کھانے یا پکنے وقت کی آواز ، جلتی ہوئی چیز کا آواز دینا؛ سردی سے کانپنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۷. **چھیڑ چھاڑ ؛ انگلی یا کسی نوک دار چیز سے چبھونا.**

لپٹ لینا کبھی تم بھی پڑی ہے کیا جتانے کی
ذرا سہ لے بہ سینہ چھیڑ اوس کے سرسرانیکی

(۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۳۹). ۸. **بندوق یا آتش بازی کے گولے سے بارود نکلنے کی آواز ؛ سردی سے کانپنا** (نوراللغات). ۹. **کلف دار یا ریشمی لباس کے رگڑ کھانے کی آواز.** اب حالات بھی اس کپڑے کی طرح سرسراتے ہوئے میرے قابو میں آجائیں گے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۶) [سرسر (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

سُرسُرانا (ضم س ، سک ر ، ضم س) ف ل ؛ سم سُڑسُڑانا.
ناک کی ریزش بہنے کے سبب سُڑکنا. ایک بابو نمودار ہوا سوکھا سڑا چہرہ ... سونگھتے ، سرسراتے نتھنے اور تیز باریک دانت. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۷). [سُرسُر= سُڑسُڑ (حکایت الصوت + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَرسَراہَٹ (فت س ، سک ر ، فت س ، ہ) امث.
۱. (i) **کسی کیڑے کے رینگنے کا احساس.** گردن اور کنپٹی کے پاس کچھ سرسراہٹ بھی معلوم ہوئی. (۱۹۸۷ ، بھولے سفر کو چلے ، ساق ، جنوری ، ۷۰). (ii) **کھجلی ، خارش ، چُل.** ان کے رینگنے اور کاٹنے سے سرسراہٹ ہو کر سخت پھنسیاں نکل آتی ہیں. (۱۹۱۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۲ : ۱۰۳۸). (iii) **سانپ کے رینگنے کی آواز.** بڑے بڑے سانپوں کے اِدھر اُدھر چلنے کی سرسراہٹ سنائی دے رہی تھی. (۱۹۳۲ ، انور ، ۱۶۳) . ۲. (i) **ہوا کے زور سے رگڑ کی آواز.** علم پڑھ کر ... ایسی ہوشیاری آ جائے کہ ... ذرا سی سرسراہٹ ہوئی اور ہوا کا رُخ معلوم کر لیا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۰۱) . ہوا کی سرسراہٹ میں کلیوں کی چٹک اور چڑیوں کی چہک میں ... موسیقی بکھری پڑی ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۱۰۷). (ii) **طوفان یا آندھی کا شور.** وہ سرسراہٹ اور گڑگڑاہٹ تھی کہ الاماں! (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۶۵). ۳. (i) **جُنبش ، خیزش.** این جانب کی طبیعت میں بھی کچھ سرسراہٹ پیدا ہوئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۳). ترقی پسند صفوں میں ایک سرسراہٹ سی ہوئی ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۷). (ii) **تحریک ، ہلچل ، اُمنگ ، تیزی.** جب سب پربت پھوڑ چکا اور اس کے ہاتھوں کی سرسراہٹ کھجلاہٹ نہ گئی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۵۳) . اب دن ہی کتنے رہ گئے ہیں ؟ دلّی والوں میں سرسراہٹ شروع ہو گئی. (۱۹۶۷ ، انجام ، کراچی ، ۲ مارچ ، ۳). ۴. **پانی گرنے یا بہنے کی آواز.** ندی کی لہروں پر پانی کے چھینٹوں کی دھیمی دھیمی سرسراہٹ سنائی دی. (۱۹۸۶ ، تیسرا آدمی ، ۲۰). ۵. **ریشمی کپڑوں یا کورے کاغذ کی آواز جو ایک دوسرے سے مس ہونے سے پیدا ہوتی ہے.** اس کے لباس کی سرسراہٹ اس نے سنی. (۱۹۶۰ ، سیب کا درخت ، ۷۸). رنگین کاغذوں کی سرسراہٹ ، دبے قدموں اُترتے اندھیرے کی خوبصورتی نے مُجھے مسحور کر دیا تھا. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۲۹). ۶. **وہ رطوبت جو گوشت یا کھچڑی پکنے میں مقدار سے زیادہ رہ جائے** (نوراللغات) .
[سر سر (رک) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سَرسَری (فت س ، سک ر ، فت س) (الف) امث.
۱. **عدالتِ خفیفہ ، وہ عدالت جس میں چھوٹے چھوٹے مقدمات کیے جائیں.** اور جو ایسا نہ کروں گا تو نمبردار مذکور سرسری میں نالش کرکے لے لے. (۱۸۶۳ ، انشائے اُردو ، ۵۱). املاک چھوڑ دی جائے یا مُجھکو اجازت مرحمت ہو کہ سرسری میں رجوع کر کے صاحب کے تصرف کو روکوں (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۹۴). ۲. **وہ گفتگو جس میں عورتیں ہر لفظ کے شروع میں «س» بڑھا دیتی ہیں تا کہ دوسرا نہ سمجھ سکے.** ان کے علاوہ فرفری، سرسری چھپر ، کھپریل وغیرہ کی بولیاں بھی رائج تھیں. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۳۹). اُن دنوں لکھنؤ کی عورتوں میں طرح طرح کی گھریلو خُفیہ زبانیں رائج تھیں. سرسری ، فرفری ... اور جانے کیا کیا . (۱۹۵۴ ، محلسرا ، ۱۹۱). (ب) م ف ؛ صف. **اِجمالی طور پر یا مُختصر طور پر ، مُختصراً یا بجملاً ، معمولی طور پر.**

تُجے زہرہ ہے جو کرے داوری
علی کا نہ لے نانو یوں سرسری

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۸).

وفاداری بہارِ گلشنِ خوبی ہے اے گُل رُو
نہ بُوجھو سرسری ، ہر گز سُخن میرا کتابی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۴۴).

گزارِ کارواں اپنا پڑا تھا
نِگہ اُن نے اُدھر اک سرسری کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۹) . طبع موزوں ہے ، لیکن سب کام سرسری ہیں. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۷۵). اس مقدمہ کی مسل کا سرسری جائزہ لیا تو بعض موٹی موٹی خامیاں دیکھ کر جزبز ہوا. (۱۹۸۶ ، اِنصاف ، ۲۲۳). [رک : سراسری].

---اِختیارات (---کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ ؛ ج.
(قانون) **حکم نافذ کرنے کے بغیر کامل تحقیقات سے پہلے عام یا مجمل اِختیارات ؛ خفیف یا مُختصر اِختیارات** (ماخوذ : نوراللغات؛ اُردو قانونی ڈکشنری). [سرسری + اِختیار (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---تَرتیب (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
(نباتیات) **خردبین کا ایک حصّہ جو جسم نلی کو حرکت دینے کے کام آتا ہے.** سرسری ترتیب Coarse Adjustment یا دانت بھڑکی جو جسم نلی کو ... اوپر یا نیچے حرکت دینے کے لیے ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۶۵). [سرسری + ترتیب (رک)].

---سماعت (---فت س ، ع) امث.
(قانون) پہلی پیشی ، ابتدائی پیشی ، معمولی سماعت . ایسے فصیح جواب کے آگے جملہ دلیلیں باطل اور ... گویا کارل کی اپیل سرسری سماعت پر ہی نا منظور ہو گئی۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۸۱). [سرسری + سماعت (رک)].

---طور پر (---و لین ، فت پ) م ف.
آسان طریقہ ہے ، رواروی میں ، بغیر سوچے سمجھے ، یونہی. یہ اختلافات یوں سرسری طور پر نہیں ٹرخائے جاسکتے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۳۶). یہ بہت اہم معاملہ ہے اس کو سرسری طور پر جلدی میں طے نہیں کرنا چاہیے. (۱۹۲۵ ، وقارحیات ، ۶۳۵).

---گزرنا محاورہ.
بن دیکھے بھالے چلا جانا ، رواروی میں ، جلدی میں.

غافل نہ سرسری گزر اس رہ گزار سے
سن گوش دل سے کس کی صدا ہے جرس میں بیٹھ
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۱۳۸).

تماشاگہ عالم سے نہ گزرو سرسری احسن
بچشم غور رنگ دہر فانی دیکھتے جاؤ
(۱۹۳۸ ، احسن الکلام ، ۱۳۳). شاعروں کے لئے سب سے بڑی کتاب خود زندگی ہے ، اس سے منہ موڑ کر یا سرسری گزر کر اچھی اور اہم شاعری نہیں کی جاسکتی. (۱۹۸۶ ، غبارماہ ، ۱۹).

---نالش (--- کس ل) امث.
(قانون) وہ نالش جو عدالت خفیفہ میں ہو ، چھوٹی نالش. ان کے پاس سرسری نالش کی توفیق نہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۹۸۲). [سرسری + نالش (رک)].

---نظر (---فت ن ، ظ) امث.
کسی چیز کو مجملاً دیکھنا ، رواروی کی نظر. جن چمنوں پر عقل سبک سیر جلدی گزر گئی ہو ، یا سرسری نظر کر گئی ہو ، اسکا دوبارہ دل میں اشتیاق پیدا ہو جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۲ : ۱۳۷). ہمیں پھر اپنی تحریک پر سرسری نظر ڈالنا ہوگی. (۱۹۸۰ ، آتش چنار ، ۹۴۴). اف : ڈالنا ، کرنا. [سرسری + نظر (رک)].

---والا صف (قدیم).
سطحی سوچ رکھنے والا ، نچلے درجے کا.

اے سراج اس زمین مشکل میں
کیا کرے فکر سرسری والا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۷).

سُرسُری (ضم س ، سک ر ، ضم س) امث.
۱. معمولی خیزش ، جنبش. تجھ میں بھی ایک سرسری سی پیدا ہو چکی ہے مگر کہاں یہ خفیف سی جنبش اور کہاں وہ قیامت کی حرکت. (۱۹۰۵ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۸۴). ۲. (ا) جوں کی طرح کا مگر اس سے کسی قدر موٹا سرخ کیڑا جو برسات کے موسم میں اناج میں لگ جاتا ہے ، سوڑی سنڈی. برسات کے دن ہیں جہاں ذرا دیر ہوئی آٹے میں سرسریاں پیدا ہو جاتی ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۴۵). (ا ا) ایک کیڑا جس کے کاٹنے سے جلن پیدا ہوتی ہے. اب وہ تھا اور اس کے اردگرد پھر کاٹتے رہے ، پچھل پیریاں ... کھپرا ، سرسری. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). ۳. بدن کی سنسناہٹ ؛ آتش بازی کی چھچھوندر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سُرسُر (حکایت الصوت) + ی ، لاحقہ کیفیت].

---چھوڑنا محاورہ.
ایسی بات کہنا یا اقدام کرنا جس سے منشا یا بات کی تحریک ہو جائے. علاءالدین نے ... سُرسُری چھوڑ دی جو سرودیہ مستان یا وہانیدن تھا. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۲۵).

سُرِس کا (ضم س ، کس ر) امذ.
موسیقی ، لمبی پونگی ، سرسنگا (ا پ و ، ۲ : ۱۶۰). [رک : سرسنگا].

سَرسَلا (فت س ، سک ر ، فت س) امذ.
(جراحی) تیر کا پھل اور پتھری نکالنے کا زنبور کی شکل کا جراحی کا آلہ ، جنتر (ا پ و ، ۷ : ۱۲۸). [مقامی].

سَرسِلک جوڑ (فت س ، سک ر ، کس س ، سک ل ، و مج) امث.
(گاڑی بانی) گاڑی میں ایک کے پیچھے ایک جتے ہوئے گھوڑے یا بیل کی جوڑی (ا پ و ، ۵ : ۱۳۵). [مقامی].

سَرسو (فت س ، سک ر ، و مج) امث.
سرسوں (پلیٹس). [پ : सासो].

سَرسَوتی (فت س ، سک ر ، فت س ، و مج نیز مع) امث.
۱. ہندوؤں کے مطابق یہ علم اور گفتگو کی دیوی تصور کی جاتی ہے ؛ (روایۃً) سنسکرت اور دیوناگری رسم الخط کی موجد ہے. جو کچھ جمع جتھا تھی ، وہ سرسوتی ... کی بھینٹ کر دی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۳۷).

وہ لکشمی جی کے پالک ہوں یا سرسوتی کے پالک ہوں
ہارے ہیں جمیل اس دنیا میں میدان یہ کس نے جیتا ہے
(۱۹۸۰ ، فکرجمیل ، ۱۵۱). ۲. بولنے کی طاقت ، نطق ، علم ، عقل ؛ آسمانی آواز ؛ نہایت اچھی عورت (ماخوذ پلیٹس ؛ جامع اللغات) [س : सरस्वती].

---کی پُوجا / پُوجَن امث.
(ہندو) ایک تیوہار جو پانچ ماگھ کو ہوتا ہے اسے بسنت پنچمی بھی کہتے ہیں (جامع اللغات). [سرسوتی + پوجا/پوجن (رک)].

سَرسوں (فت س ، سک ر ، و مج) امث.
زرد نیز سرخ رنگ کا ایک بہت چھوٹا سا بیج جس سے کھانے کا تیل نکلتا ہے اور جس کے پودے میں زرد رنگ کے پھول لگتے ہیں نیز اس کا پودا اور ساگ ، لاط Sinapis Dichotoma. سرسوں دانہ سپید ... کہ روغن تلخ ازاں برآید. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۱). ساحراسمان ... ستاروں کو بطور ارد ، بنولے ، رائی ، سرسوں مٹر کے دانوں کے بھیلانے لگا. (۱۸۴۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۳).

بخور گوگل، لوبان، رائی، سرسوں کالے دانے وغیرہ کا ہو رہا تھا۔ (۱۹۱۷ ، گُلستانِ باختر ، ۳ : ۱۶۵).

گنّا ، سرسوں ، توری کِھیّا
محنت والا پیّا پیّا

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۹۰). [پ : सारसों].

---پُھولنا محاورہ.

۱. سرسوں کے پودے پر زرد رنگ کے پُھول آنا ، زرد ہی زرد نظر آنا

نہ پُھولی تھی سَرسوں نہ کُچھ تھی بہار
نہ ظاہر میں اس کے کہیں لالہ زار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۴). رستے میں لالہ و گُل کے چمن کِھلے ہوئے تھے ، کھیتوں میں سرسوں پُھولی ہوئی تھی. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۸۷).

کھیت اسی کا بویا جانو جس کی سرسوں پُھولے
بندہ اکثر خواب خیال میں ریشم پینگیں جُھولے

(۱۹۷۷ ، من کے تار (ترجمہ) ، ۱۳۷). **۲. کسی کیفیت کا نظر میں سمانا ، خوشی سے پُھولے نہ سمانا ، سرخوشی کے عالم میں ہونا.**

بُوٹے گُل اپنے ہوش بُھول گئی
سامنے اوس کے سرسوں پُھول گئی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۵).

---پُھولے پھاگ میں اور سانجھی پُھولے سانجھ کو ہی نہ پھولے نہ پھلے جو تریا ہو بانجھ کہاوت.

سرسوں پھاگ میں پُھولتی ہے، شام کو شفق ظاہر ہوتی ہے مگر بانجھ عورت کبھی نہیں پُھولتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جَمنا ف ل.

سرسوں کا اُگنا (جامع اللغات).

---کا تیل امذ.

(طب) **سرسوں کے بیج سے نکالا جانے والا تیل جو بہت گرم ہوتا ہے ، کڑوا تیل ، بعض علاقوں میں اِسے میٹھا تیل یعنی کھانے میں اِستعمال ہونے والا تیل بھی کہتے ہیں.** سرسوں کے تیل میں کاجل پاڑ کر لگانے سے رگوں کا زخم اچھا ہو جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۴۳).

---کا ساگ امذ.

سرسوں کے پودے کے پتے اور ڈالیاں جو پکا کر کھائی جاتی ہیں ، رنگ سبز اور مزہ تیز اور قدرے تلخ ہوتا ہے. سرسوں کا ساگ ... سرسوں کے پودے کے پتے اور ڈالیاں ہیں کہ پکا کر کھاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۴۴). وہ سرسوں کا ساگ اور مکھن کے پیڑے ... سب ایک طرف رہ گئے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۰).

---کا لیپ امذ.

(طب) **زرد رنگ کا پلاسٹر** (پلیشس).

سَرِشت (فت س ، کس ر ، سک ش) امث.

۱. فطرت ، طینت ، جبلّت ، خِلقت ، پیدائش . دعوا بڑا عقل نتھی ، سرشتیچہ انو کی یوں بنی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۹).

آیا ہوں میں سرشت میں لیکر گرفتگی
ہوویں گے استخواں بہ گُلوئے ہما گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۱).

حیات شعلہ مزاج و غیور و شور انگیز
سرشت اس کی ہے مُشکل کشی جفا طلبی

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۴۹). دل آزاری فیض کی سرشت سے کوسوں دور تھی. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۳۹). **۲. خُو ، عادت ، خواص ، خاصہ ، انداز ، ترکیب ؛ بُنیاد.**

نہ ہے حُور سے مناسبت نہ مُناسبت پری سے
نظر آئی سب سے باہر تری تو سرشت مُجھ کو

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۱۴۶).

رہے دھیان میں کچھ نہ دوزخ بہشت
تری دید بن جائے میری سرشت

(۱۹۱۱ ، کُلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۶). مولوی یوسف شاہ ذاتی سرشت کے لحاظ سے ایک سادہ لوح اور بھولے بھالے آدمی تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۶۰). [ف].

سَرِشتَہ (فت س ، کس ر ، سک ش ، فت ت). (الف) امذ.

۱. رواج ، طریقہ ، دستور.

جوں چاہے چاہ کا سرشتہ
جیتے ہیں تو کر دکھائیں گے ہم

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۵).

اس سرشتے سے تو کب آگہ ہے
کب تجھے اس گفتگو میں راہ ہے

(۱۸۱۳ ، حکایاتِ رنگین ، ۱۳). **۲. (i) دفتر ، محکمہ.** اگر مفید مطلب کا حکم اوس سرشتہ میں نہ ہو ، نقل حکم کی لے کر اپیل سرشتۂ کلاں میں کرے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۹۵). جس سرشتہ میں جاتے ہیں وہاں کوئی جگہ نہیں ہے انکا خیر مقدم کرتی ہے. (۱۹۳۳ ، یدِقدرت ، ۲۲). اس طرح سے فوڈ کنٹرول کے سرشتے کی داغ بیل پڑی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۷). **(ii) کچہری ، عدالت.** قوانین سے تو صرف سرشتہ معلوم ہوتا ہے اور فیصلہ جات ، صدر سے رائے اور تجویز نسبت تنازعات . (۱۸۳۹ ، مکتوباتِ سرسید ، ۴). حاضرین رُخصت ، اور مقدمہ داخلِ سرشتہ. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثرِ اردو ، ۱ : ۳۶۵). **(iii) سِرا ، کنارہ ، اصل.** صنائع بدائع پر کلام کی بُنیاد رکھنے سے اکثر معنی کا سرشتہ ہاتھ سے جاتا رہتا ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۷). (ب) صف. **مربوط ، ہم رشتہ ، منسلک.**

تن اس کا ہے کا نیکی سے سرشتہ
وہ ہے کا پاک صُورت جُوں فرشتہ

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۷۳). غنچۂ دل کو باغِ جنّت سے لائے اور آبِ حیاتِ ابدی سے سرشتہ کیا اور تابِ آفتاب جہاں تاب سے پرورش دے کر منظورِ نظر عنایت خداوندی فرمایا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱). [سررشتہ (رک) کی تخفیف].

---دار امذ.
سررشتہ دار ، پیش کار ، سردفتر ، میر منشی. لکھنؤ جاؤ تو رُقعۂ سفارش محمد حسین سررشتہ دار کے نام مُجھ سے لکھا لے جاؤ. (۱۸۸۰ ، کاغذاتِ کارروائیٔ عدالت ، ۳۵). ایک شخص کلکٹری کے سرشتہ دار تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹). ابّا میاں ہردوی میں سرشتہ دار ، محافظ دفتر اور مُنصرم ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵). [سرشتہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.
سررشتہ داری ، سررشتہ دار کا عہدہ.

ہو رہا ہے جہان میں اندھیر
زلف کی پھر سرشتہ داری ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۳).

بہ نَے گُزشتہ سے پیوستہ کب سے جاری ہے
حرم میں زُلفِ بُتاں کی سرشتہ داری ہے

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۸۷). [سرشتہ + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرِشتی (فت س ، کس ر ، سک ش) (الف) صف.
۱. **سرشت (رک) سے منسوب.** فلاں شخص ایک سرشتی شریف یا خاندانی ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۶۹۳).

قلب کی پاک سرشتی دیکھی
ہانپے طاؤس کی زشتی دیکھی

(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۶۳). [سرشت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِرِشٹ (کس س ، ر ، سک ش) امث.
خلقت ، ہستی ، عالم ، موجودات ، کائنات. ہر ایک جیو کی اپنی اپنی سرشٹ ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۱). [س : شرشٹ सृष्टि].

سِرِشٹی (کس س ، ر ، سک ش) امث.
۱. **پیدائش ؛ تعمیر ؛ کائنات.**

موہے گئے برہما جو سرشٹی کے ہیں سرتاج
موہے گئے شو ، موہے گئے ، وشنو مہاراج

(۱۹۱۰ ، کلام مہر (سورج نرائن) ، ۲ : ۲۶۱).

کونی کہتا ہے پرکرتی کا یہ سب کھیل ہوتا ہے
سرشٹی کی ہے رچنا جب پُرش کا میل ہوتا ہے

(۱۹۳۶ ، حرفِ ناتمام ، ۷). تم سہاگیانی ہو سرشٹی کے کتنے بھید تُم نے ہانپے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۵۶). [س : سرشٹی सृष्टि].

سَرْشَف (فت س ، سک ر ، فت ش) امث.
۱. **سرسوں.** کئی چراغ نوآب ندیدہ روغنِ کنجد یا سرشف یا خشخاش ... کپڑے کے روشن کر کے ایسے مقام میں رکھیں کہ صدمۂ باد نہ پہونچے. (۱۸۷۳ ، ارژنگِ چین ، ۱۸). سرشف اہلِ ہند سرسوں کو کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱). پرانی صنعتوں میں روغنِ سرشف (سرسوں) ... زرد گھی کی بنتی تھی. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۶ اگست ، ۲).

۲. (گھوڑ بانی) **گھوڑے کے دانتوں کی سیاہی یا زرد نقطے.** صبح کے وقت اگر روغنِ سرشف بقدر ضرورت کے کھلائیے تو بہت ہی مفید ہو گا. (۱۸۷۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶). [ف].

سِرِشک (فت نیز کس س ، کس ر ، سک ش) امذ.
آنسو ، قطرہ ، اشک.

آنکھوں کی راہ دیکھ کے نکلے جو دل کا حال
تڑپھے سرشک خاک اوپر گرے ہوئے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۲).

سیل سرشکو چشم نے تیرے خیال میں
حرفِ دوئی کو دل کے سفینے سے دھو دیا

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۶). باپ نے بیٹے کو گلے لگایا اور یواقیتِ سرشک سے اسکا دامن ترکر دیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۴۷). اس حسینہ نے میرا دامن پکڑا اور یواقیتِ سرشک دامن پر گرا کر روتے روتے کہا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۶۷).

بنی عبّاس پر ہے دجلہ نالاں
سرشکِ خُوں بنا دریا کا پانی

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۵۰). [ف].

---آتِشی کس اضا (--- کس ت) امث.
وہ نمی جو گیلی لکڑی کو آگ پر رکھنے سے نکلتی ہے (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سرشک + آتِش (رک)].

---باراں کس اضا ، امذ.
(کنایۃً) **بارش کے قطرے ، مینہ کی بُوندیں** (ماخوذ : فیروزاللغات؛ جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سرشک + باران (رک)].

---قَدَح کس اضا (--- فت ق ، د) امذ.
شراب کے قطرے (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [سرشک + قدح (رک)].

---ہَوا کس اضا (--- فت ہ) امث.
(کنایۃً) شبنم (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سرشک + ہوا (رک)].

سَرْطان (فت س ، سک ر) امذ.
۱. (ا) **جسم انسانی کی ایک بیماری جس میں خلیوں میں بگاڑ پیدا ہو کر خُون کے سُرخ سفید ذرّات کا توازن بگڑ جاتا ہے ، اس کی متعدد قسمیں ہیں خون کا سرطان ، ہڈی کا سرطان وغیرہ اس مرض کے حتمی علاج اور سبب دریافت کرنے کے لیے دُنیائے طب و سائنس سرگرداں ہے.** مرضِ سرطان میں مقام مائوف کو شعاعوں سے جلا دینے کا طریقہ آج بھی آخری علاج سمجھا جاتا ہے. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۳). تابکار شعاعوں کی مدد سے خُون اور جلد کی کئی بیماریوں اور کئی قسم کے سرطان کا علاج کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۱۵). (اا) **انسانی جسم میں پیدا ہونے والا پھوڑا جس کا سبب اکثر مرضِ ذیابیطس ہوتا ہے ، اس میں کیکڑے کے ہاتھ پانو کی طرح رگ و ریشے پھیلتے چلے جاتے ہیں ، راج پھوڑا ، ادیٹھہ** Carbuncle.

وہ پھوڑا پشت کے بیچ میں ہوتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ مثل سرطان کے ہوتا ہے۔ (۱۸۴۴ ، مفید الاجسام ، ۲۶)۔ ادھیڑ عمر میں رحم میں مختلف قسم کی رسولیاں اور سرطان بھی ہو جاتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۷۷)۔ ۲۔ **کیکڑا ، ایک آبی کیڑا جو عام مینڈک سے چھوٹا مکڑی یا بچھو سے مُشابہ ہوتا ہے ، خرچنگ ، پنج پایہ ، پشت پا۔** سرطان ، فارسی میں خرچنگ اور ہندی میں کینکڑا کہتے ہیں مذہبِ امامیہ اور حنفی اور مالکی میں حرام ہے۔ (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۸۸)۔ سرطان ، سانپ ، بچھو اور کتے کے کاٹنے کے لیے شُرباً و ضماداً مفید ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲۳)۔ ۳۔ **چوتھے برج فلکی کا نام جو بہت سے ستارے ملنے سے کیکڑے کی شکل کا بن جاتا ہے۔**

چلی کہکشاں کی ندی یوں ابل
لکے جدی و سرطان و حوت اس کے تل

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۹۰)۔ اون بروج کے نام یہ ہیں حمل ، ثور ، جوزا ، سرطان۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۷۴)۔ خُدا نے بارہ بُرج بنائے ، حمل ، ثور ، جوزا ، سرطان ... دلو اور حوت ۔ (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۴۷)۔ ۴۔ **(کنایۃً) پریشان کُن ، جان لیوا ، مُصیبت میں ڈالنے والا۔** ایسا جوشِ فتح تو امن و امان اور دولت کی جان کے لئے سرطان ہے۔ (۱۸۹۵ ، جہانگیر، ۷۲) لیکن فتح شیر انسان نہیں بھیڑیا ہے ... ایک سرطان ہے جس نے میرے پورے خاندان کو برباد کر دیا ہے۔ (۱۹۸۰ ، وارث ، ۴۴۰)۔ [ع]۔

ـــ اُلِلّسان (ـــ ضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس ل) امذ۔
(طب) زبان کا ایک مرض جس میں پشت زبان پر دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ سرطانُ اللِّسان : یہ خبیث پیدائیش عموماً پُشت زبان پر کنارے سے شروع ہوتی ہے۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۷۵)۔ [سرطان + رک : ال (ا) + لِسان (رک)]۔

ـــ چَرْخ کس اضا(ـــ فت چ ، سک ر) امذ۔
(معماری) عمارت کی تعمیر میں پتھر اُٹھانے کی ایک مشین جس کو بہت بلندی تک دُور سے پتھر ڈھونے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ شہتیروں کے اوپر لوہے کی پٹریاں بچھا دی جاتی ہیں اور ان پٹریوں پر ایک رَوَندہ سرطانِ چرخ رکھ دیا جاتا ہے۔ (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۵۱)۔ [سرطان + چرخ (رک)]۔

سَرْطانی (فت س ، سک ر) صف۔
مرضِ سرطان سے تعلق رکھنے والا۔ یہ بعض اوقات ٹیوبر کیولر اور سرطانی امراض میں نظر آتے ہیں۔ (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۶۳۰)۔ عورتوں میں سرطانی ورم ستر فی صد حنجرہ کے نیچے مری کے بالائی حصّے میں ظاہر ہوتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۸۷)۔ [سرطان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ رَسَولی (ـــ فت ر ، و لین) امث۔
(طب) وہ پھوڑا جو متورم ہو کر گل جائے اور اسکا غلیظ مادہ نکالا جا سکے ، آکلہ۔ سرطانی رسولی ، ابن سینا نے اس کی کیفیت یوں بیان کی ہے ... عضو میں فساد رونما ہونے سے ... جسم متورم ہو جاتا ہے تو اس کا انجام ہے گل جانا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۸)۔ [سرطانی + رسولی (رک)]

سُرْعَت (ضم س ، سک ر ، فت ع) امث۔
۱۔ **جلدی ، تیزی ، پھرتی ، کم وقت میں سرانجامی ، تعجیل ، شتابی۔**

تُجھ عِشق سُوں کیا ہے ولی دل کوں بیت غم
سُرعت ستی اے معنیٔ بیگانہ من میں آ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳)۔ کالج کی عظمت کا خیال سُرعت کے ساتھ ملک میں پھیل گیا۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۵۲)۔ ڈاکٹر صاحب بڑی سُرعت سے نُسخہ لکھ کر اس کے حوالے کر دیتے تھے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۹۵)۔ ۲۔ **تیزی سے حرکت ، تیز رفتاری۔**

اے صبا جلدی سیں اُس گل کا مُجھے پیغام دے
پیکو آو سینۂ عاشق کی سُرعت کی قسم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۱)۔ اس اصول کو جس سے اُس کی سُرعت بڑھتی جاتی ... دریافت کر سکتے ہیں۔ (۱۸۳۱ ، مقاصدِ علوم ، ۳۴)۔ ان کی رفتار میں وُہ صفت پائی جاتی تھی جسے سُرعت کہتے ہیں۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۸)۔ [ع]۔

ـــ اِنْتِقال کس اضا(ـــ کس ا ، سک ن ، کس ت) امث۔
تیزی اور جلدی سے مُنتقل ہونے کی کیفیت ، تیزی کے ساتھ ذہن میں کسی بات کا آنا۔ جیسی مرزا کی طبیعت میں دراکی اور ذہن میں جُودت اور سُرعت اِنتقال تھی اسی طرح ان کا حافظہ بھی نہایت قوی تھا۔ (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۹۴)۔ اس زمانے کے فضلا ابن تمیہ کی ذہانت اور جودت اور قوت حافظہ اور سرعت انتقال دیکھ کر حیران تھے۔ (۱۹۱۴ ، حالی ، مقالات ، ۱ : ۲۹۸)۔ [سُرعت + اِنتقال (رک)]۔

ـــ اِنْزال کس اضا(ـــ کس ا ، سک ن) امذ۔
(طب) نر کی ایک جنسی بیماری جس میں انزال بہت جلد ہو جاتا ہے۔ سرعتِ انزال میں اسپ ... کمزور ہوتا جاتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۸۸)۔ سُرعتِ انزال ... کے لئے یہ شرطیہ اور مُستقل علاج ہے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۴)۔ [سرعت + اِنزال (رک)]۔

ـــ کاری امث۔
تیز چلنے کی کیفیت ، تیز رفتاری ۔ الکٹریسٹی کی سُرعت کاری ، الکیمیا ، سیمیا ، ریمیا کے کرتب ، بیالوجی سیکالوجی کے سب کرشمے مات تھے۔ (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۹)۔ [سرعتِ + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ گَر (ـــ فت گ) صف۔
(سائنس) زائد حرکت پیدا کرنے والا ، تیز حرکت دینے والا ۔ بہتر طریقہ یہ تھا کہ ان متعدد مختلف آلات میں سے جو جو سرعت گر کہلاتے ہیں کوئی ایک اِستعمال کیا جائے۔ ۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۱۵۳)۔ [سُرعت + گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

سَرْف (۱) (فت س ، سک ر) امذ۔
حد سے آگے بڑھنا مراد غیر ضروری خرچ ، بیہودہ خرچ ، فضول اور زائد خرچ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ [ع]۔

سَرْف (۲) (فت س ، سک ر) امذ۔
نادان ، غُلام ، جاگیردار کی زمین پر بلامعاوضہ کام کرنے والا ۔

صرف دو طبقے تھے ، ایک وہ جو زمین پر محنت کرتا تھا یہ سرف یا نیم غلام کہلاتا تھا اور دوسرا وہ جو محنت کشوں کی محنت کا پھل کھاتا تھا. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۱۵). [انگ : Serf].

سَرْفَه (فت س ، سک ر ، فت ف) امذ.
خرچ کرنے میں تامّل ، بخل. وقت پڑے پر مال کا سرفہ نہ کرے مثال بادل کے پیسا برساوے. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۶۲). [ع].

سُرْفَه (۱) (ضم س ، سک ر ، فت ف) امذ ؛ امث.
کھانسی.

سرفۂ خُشک بھی تھی اک حیلہ
کرنی زاہد کو تھی شراب شروع

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۲). ظہیرالدین کی دادی کا بعارضہ سرفہ و سعال رنجور ہونا ، کدار ناتھ کا مجھ سے خفا ہونا... ہمیشہ ان امراض میں مُبتلا ہو جاتی ہے. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۳۸۱). [ف].

---ٔ مُزْمِن / مُزْمِنَه کس صف (---ضم م ، سک ز ، کس م / فت ن) امث.
پُرانی کھانسی. بادشاہ کئی مہینے سے مُبتلائے تپ دق و سُرفۂ مُزمنہ ہو رہے تھے. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۳۸). اور کسی کو سُرفۂ مُزمن ، (پُرانی کھانسی) ذات الجنب مزمن ، ضعفِ بصارت اور شب کوری ، رتوند جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، حُمّیات اجامیہ ، ۱۷). [سُرفہ + مُزمن (رک)].

سُرْفَه (۲) (ضم س ، سک ر ، فت ف) امذ.
۱. (حشریات) **سُرخ جسم اور سیاہ سر کا ایک کیڑا جو اپنا گھر مربع پتلی لکڑیوں سے بناتا ہے اور پھر اپنے لُعاب سے اس میں داخل ہوتا ہے اور مر جاتا ہے.** ایک درخت ہے کہ اس کے پتے نہیں گرتے اور نہ اس کو ٹِڈی نے کھایا ہے اور نہ اس کو سُرفہ نے نقصان پہونچایا ہے. (۱۹۰۶ ، حیات الحیوان ، ۲ : ۲۳). جھینگا مچھلی کے یا بال دار سُرفہ کے بال اصلی بال نہیں ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (محمد سعیدالدین) ، ۳۴۱). ۲. **تتلی یا پتنگے کا پہلا رُوپ** تِتلیاں سُرفوں سے پیدا ہوتی ہیں اور سُرفے جو سبز درخت کی پتیوں خصوصاً گوبھی میں جنم لیتے ہیں براسکیریڈ میں پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۷). ۳. **جہازی کیڑا جو جہاز کے پیندے کو کھوکھلا کر دیتا ہے ، دِیمک** (اسٹین گاس ؛ حیات الحیوان ، ۲ : ۲۳). [ع].

سَرْفِیَت (فت س ، سک ر ، کس ف ، فت ی) امث.
فضول خرچی نئی دستورساز اسمبلی نے بذریعہ قانون جاگیرداری نظام سرفیت کی لعنت اور امراء کی مراعات کو ختم کر دیا. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۵۲). [سرف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْقَت (فت س ، سک ر ، فت ق) امث.
چوری ، قزاقی ، رہزنی. عاداتِ ناپسندیدہ مثل خیانت و رِشوت و سرقت و خصومت و رعایت بے جا و طرف داری نازیبا سے ہر مقدمۂ دین و دنیا میں خوب ڈرایا اور وعدۂ ذلتِ دنیا و عذابِ آخرت فرمایا. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۳۰). [ع].

سَرْقَه (فت س ، سک ر ، فت ق) امذ.
۱. **کسی کے مال پر بِلا اجازت قبضہ یا تصرف اس طور پر کہ اُسے پتا نہ چلے ، چُرانے کا کام ، چوری ، قزاقی.** یہ غلام معیوب بعیب سرقہ ہے اگر چوری کرے گا تو ہم واپس نہ لیویں گے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۱). رفتہ رفتہ ٹھگی ، رہزنی اور سرقہ تمام ملک میں پھیل گیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۳۹). ۲. (علمِ معانی) **دوسرے کے کلام یا مضمون کو (بغیر ماخذ بتائے ہوئے) اپنے کلام میں شامل کر لینا.**

شکرِ خدا کہ سرقے کی حد سے بعید ہوں
ہر مرثیہ میں مُوجدِ طرزِ جدید ہوں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۸۲). اگر لوگوں نے کہا مہمل یا سرقہ ہے تو کہہ دوں گا کہ اسی کو ریسرچ کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۰۶). جو شاعر کہ اوریجنل نہیں ہوتا اور صرف سرقے پر زندہ رہنا چاہتا ہے وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۲۸). [ع].

--- بِالْجَبْر (--- کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک ب) امذ.
۱. **زبردستی مال چھین لینے کا عمل ، سامنے چوری کرنا ، ڈاکا ، رہزنی.** بحث اس امر کی ہے کہ عمرو نے بکر کا سرقۂ بالجبر کیا یا نہیں. (۱۸۷۶ ، شرح قانونِ شہادت (سیّد مسعود) ، ۳۱). سرقۂ بالجبر کا اقدام کیا گیا. (۱۹۲۵ ، قرآنِ مجید کے فوجداری قوانین ، ۲۲). حافظ للّن خاں سرقۂ بالجبر کے کام میں منجھے ہوئے تھے اس میں بہادری اور سختی پھرتی سے زیادہ خاموشی عیّاری اور شاطرپن سے کام کیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۱۱). ۲. **کسی کے کلام کو جبراً چُرا لینا اور اپنے نام سے شائع کرا دینا.** اس کے برعکس ہمارا دانشور طبقہ ملکی تخلیقات کے تراجم کی بجائے سرقۂ بالجبر سے کام لیتا رہا ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۳۱). [سرقہ / سرقۃ + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + جبر (رک)].

سِرْقِین (فت نیز کس س ، سک ر ، ی مع) امذ.
گوبر ، کھاد سرگین ، نِجاست ، پاخانہ ، گُو. نہیں مضایقہ ہے ساتھ بیچنے اور نفع اُوٹھانے سرقین یعنی نجاست جانور کے. (۱۸۳۲ ، کتاب معدن الجواہر ، ۳۶). [سرگین (رک) کا معرب].

سَرَک (۱) (فت س ، ر) امث (قدیم).
پھندا ، کمند ، حلقہ ، پیچ ، گِرہ ، شِکن.

لکھ لکھ الک سرک سٹ ، دیکھلانے فن سوں تل تل
تو سنپڑے خیال پنکھی دیکھ خال موہنیاں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۹).

شِکاری جو پھاندے میں تیرے پڑیا
سرک میں تیرے عشق کا سنپڑیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۷). [सरक : پ].

--- پڑنا ف ل.
پھندا پڑنا ، گرہ لگنا. ایک دانۂ محبوب نین چنے تلگ اسکی گردن میں سرک پڑ گئی ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۳).

---پھانْسی (---مغ) امث.
پھندہ ، گِرہ ، پھسل کر نِکل جانے والی گِرہ (ماخوذ : پلیٹس). [سرک + پھانسی (رک)].

---پَھنْدا (---فت پھ ، مغ) امذ.
گِرہ ، گانٹھ ، پیچ.

حُسن کی بدری کی ڈوری کے سرک پھندے کو کھول
آ رہی ہے دیکھ ایسے میں کُچھ آسانی پہ مُہر
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۶). [سرک + پھندا (رک)].

---رَسّی (---فت ر ، شد س) امث.
(شکاریات) **پرندے کو پکڑنے کے لیے پھندے اور کانٹے کی ڈور.** بٹیر کو سُوتی جال میں پکڑتے ہیں بذریعہ سرک رسّی کے ... بلارے کے ذریعے سے بھی پکڑا کرتے ہیں . (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۸۰). [سرک + رسّی (رک)].

سَرَک (۲) (فت س ، ر) امث.
۱. (بنوٹ) **وہ چال جس میں آدمی اگلا پیر اُٹھاتا اور پچھلا پیر گھسیٹتا ہوا آگے کو بڑھے** (رسالہ بانک بنوٹ). بنوٹ میں سرک کی تعلیم پیتروں کے ذریعہ دی جاتی ہے. (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۶۳). ۲. **ہٹو ، سرکو ، بچو (تراکیب میں مستعمل).**

مُفت جل جائیگا پرے بھی سرک
ارے میں آگ اور تو ہے خس
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۵).

کہہ دوں کہ سرک یاں سے تو دریا ابھی ہٹ جائے
دوں حکم ہوا کو تو ابھی خاک سے اٹ جائے
(۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۱۱۸). [سرکنا (رک) سے فعلِ امر].

---آنا محاورہ.
(نفسیات) **ذہن میں آ جانا ، کسی خیال کا بازیاب ہونا.**

اے شمعِ مُجلّیٰ مری محفل میں سرک آ
اے خِطّۂ محبوب مرے دل میں سرک آ
(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۷۳). بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بُھولی یاد ذہن میں سرک آتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۶۹).

---نہ چُنگی ڈال کے بُھس میں کہاوت.
رک : بُھس میں چُنگی ڈال الخ.

فرق ہے کہہ اس میں اس میں
سرک نہ چُنگی ڈال کے بُھس میں
(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۱۸۰).

سَرَک (۳) (فت س ، ر) امذ.
پُھول ، پُھولوں کا گُچھا ، ہار.

چتر ، چنچل ، سرک ، کنٹل سنھائی
نہ اوسکوں کوئی تھا صورت میں ثانی
(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۳۳).

یہ گیان نہیں جو یہ چتارے
لکھتے ہیں سرک سورج ستارے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۳). سُورج مکھی میں زیرگی حشرات کے ذریعے انجام پاتی ہے ... سرک پھولداری میں بے شُمار گُلچے مجتمع ہو کر ایک خوشنما پُھول جیسی ساخت تیّار کرتے ہیں (۱۹۸۰ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۳۳). [س : سرج सरज].

سُرُک (۱) (ضم س ، فت ر) امث ؛ سرگ (قدیم).
سُلگ.

جینے تے اس بہتر مرگ نت اُٹھ سہوں غم کی کھڑگ
مجہ آہ تے جلنا سُرُک بندے خدا ملکے خدا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۳). [سُلگ (سلگنا (رک) کا قدیم اِملا].

سُرُک (۲) (ضم س ، فت ر) امث.
جلدی ، پُھرتی.

بجے جب دھما دھم ترنگاں تل
سُرک لوگ دیکھے جو بُو کیا ہے غُل
(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۴۱). [سُرعت (رک) کا بگاڑ].

---دینی / سے (---ی مج) م ف.
جلدی سے ، ترت ، فوراً.

اوں چنوں سے وہیں سرک دینی
پُھوٹ نِکلیں گی کونپلیں باہر
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۴). آیا وہ مُجھے بُلا رہے ہیں ، کہتی ہوئی سرک سے باہر. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۵۸).

---سُرُک (---ضم س ، فت ر) م ف.
جلدی جلدی ، لپا ک جھپا ک ، پُھرتی سے ، سانپ کی سی چال.

تج نین لشکری ہونگے جوڑنے ستم
تیان نظر کی تیر مرے پر سرک سرک
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطانِ ثانی ، ۶۲ ب). دونوں وقت ملتے ہیں جُھٹ پُٹا ہورہا ہے سُرُک سُرُک انگنائی میں نِکل بھاگیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۵). [سرک + سرک (رک)].

سِرکا (کس س ، سک ر) امذ.
سِرکہ ، گُڑ ، گنّے یا انگور کا شیرہ جسے سڑا کر خمیر اُٹھاتے ہیں.

بلیتبو و نیبو و سِرکا مُسیر — سو جغرات و نعنا و پُدنا پنیر
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴).

عرق نعنع کی بُو اور ان کا سِرکا
زباں ہی بھید جانے جس کے سِرکا
(۱۷۸۴ ، مثنوی درخوانِ نعمت (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۷۳)). ایک مرتبہ پُرانہ سیرکا درکار تھا تعجب کی بات ہے کہ سارے محلے میں کسی کے یہاں نہ نِکلا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۱۸). جاپانی کھانوں میں اس خاص قسم کے سرکے اور پنیر کو بڑی اہمیت حاصل ہے . (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۷۵) . یہ مقدار آٹھ اشخاص کے لیے کافی ہے. چانپ - ½ سیر ... سِرکہ ایک بڑا چمچ . (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۳۲). [ف].

صِرف دو طبقے تھے ، ایک وہ جو زمین پر محنت کرتا تھا یہ سرف یا نیم غلام کہلاتا تھا اور دوسرا وہ جو محنت کشوں کی محنت کا پھل کھاتا تھا. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۱۵). [انگ : Serf].

سَرْفَہ (فت س ، سک ر ، فت ف) امذ.
خرچ کرنے میں تامّل ، بخل. وقت پڑے پر مال کا سرفہ نہ کرے شال بادل کے پیسا برساوے.(۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۶۲). [ع].

سُرْفَہ (۱) (ضم س ، سک ر ، فت ف) امذ ؛ امث.
کھانسی.

سرفۂ خُشک بھی تھی اک حیلہ
کرنی زاہد کو تھی شراب شروع

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۲). ظہیرالدین کی دادی کا بعارضہ سرفہ و سعال رنجور ہونا ، کدار ناتھ کا مجھ سے خفا ہونا... ہمیشہ ان امراض میں مُبتلا ہو جاتی ہے.(۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۳۸۱).[ف].

---ٔ مُزْمِن / مُزْمِنَہ کس صف(---ضم م ، سک ز ، کس م / فت ن) امث.
پُرانی کھانسی. بادشاہ کئی مہینے سے مُبتلائے تپ دق و سرفۂ مُزمنہ ہو رہے تھے. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۳۸). اور کسی کو سُرفۂ مُزمن ، (پُرانی کھانسی) ذات الجنب مزمن ، ضعفِ بصارت اور شب کوری ، رتوند جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، حُمّیات اجامیہ ، ۱۷). [سُرفہ + مُزمن (رک)].

سُرْفَہ (۲) (ضم س ، سک ر ، فت ف) امذ.
۱. (حشریات) **سُرخ جسم اور سیاہ سر کا ایک کیڑا جو اپنا گھر مربع پتلی لکڑیوں سے بناتا ہے اور پھر اپنے لُعاب سے اس میں داخل ہوتا ہے اور مر جاتا ہے.** ایک درخت ہے کہ اس کے پتّے نہیں گرتے اور نہ اس کو ٹڈی نے کھایا ہے اور نہ اس کو سُرفہ نے نقصان پہونچایا ہے. (۱۹۰۶ ، حیات الحیوان ، ۲ : ۲۳). جھینگا مچھلی کے یا بال دار سُرفہ کے بال اصلی بال نہیں ہیں. (۱۹۴۹ ، ابتدائی حیوانیات (محمد سعیدالدین) ، ۳۴۱). ۲. **تتلی یا پتنگے کا پہلا رُوپ** تتلیاں سرفوں سے پیدا ہوتی ہیں اور سُرفے جو سبز درخت کی پتیوں خصوصاً گوبھی میں جنم لیتے ہیں براسکیربڈ میں پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۷). ۳. **جہازی کیڑا جو جہاز کے پیندے کو کھوکھلا کر دیتا ہے ، دیمک** (اسٹین کاس ؛ حیات الحیوان ، ۲ : ۲۳). [ع].

سَرْفِیَت (فت س ، سک ر ، کس ف ، فت ی) امث.
فضول خرچی نئی دستورساز اسمبلی نے بذریعہ قانون جاگیرداری نظام سرفیت کی لعنت اور امراء کی مراعات کو ختم کر دیا. (۱۹۷۵ ، شاہراو انقلاب ، ۵۲). [سرف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْقَت (فت س ، سک ر ، فت ق) امث.
چوری ، قزّاقی ، رہزنی. عاداتِ ناپسندیدہ مثل خیانت و رِشوب و سرقت و خصومت و رعایت بےجا و طرف داری نازیبا سے ہر مقدمۂ دین و دنیا میں خوب ڈرایا اور وعدۂ ذلتِ دنیا و عذابِ آخرت فرمایا. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۳۰). [ع].

سَرْقَہ (فت س ، سک ر ، فت ق) امذ.
۱. **کسی کے مال پر بِلا اجازت قبضہ یا تصرف اس طور پر کہ اُسے پتا نہ چلے ، چُرانے کا کام ، چوری ، قزّاقی.** یہ غلام معیوب بعیب سرقہ ہے اگر چوری کرے گا تو ہم واپس نہ لیویں گے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۱). رفتہ رفتہ ٹھگی ، رہزنی اور سرقہ تمام ملک میں پھیل گیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۳۹).
۲. (علم معانی) **دوسرے کے کلام یا مضمون کو (بغیر ماخذ بتائے ہوئے) اپنے کلام میں شامل کر لینا.**

شکرِ خدا کہ سرقے کی حد سے بعید ہوں
ہر مرثیہ میں مُوجدِ طرزِ جدید ہوں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۸۲). اگر لوگوں نے کہا مہمل یا سرقہ ہے تو کہہ دوں گا کہ اسی کو ریسرچ کہتے ہیں. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۱۰۶). جو شاعر کہ اوریجنل نہیں ہوتا اور صرف سرقے پر زندہ رہنا چاہتا ہے وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۲۸). [ع].

--- بِالْجَبْر (--- کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک ب) امذ.
۱. **زبردستی مال چھین لینے کا عمل ، سامنے چوری کرنا ، ڈاکا ، رہزنی.** بحث اس امر کی ہے کہ عمرو نے بکر کا سرقۂ بالجبر کیا یا نہیں. (۱۸۷۶ ، شرح قانونِ شہادت(سیّد مسعود) ، ۳۱). سرقۂ بالجبر کا اقدام کیا گیا. (۱۹۲۵ ، قرآنِ مجید کے فوجداری قوانین ، ۲۲). حافظ للّن خاں سرقۂ بالجبر کے کام میں منجھے ہوئے تھے اس میں بہادری اور سختی پُھرتی سے زیادہ خاموشی عیّاری اور شاطرپن سے کام کیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۱۱).
۲. **کسی کے کلام کو جبراً چُرا لینا اور اپنے نام سے شائع کرا دینا.** اس کے برعکس ہمارا دانشور طبقہ ملکی تخلیقات کے تراجم کی بجائے سرقۂ بالجبر سے کام لیتا رہا ہے. (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۳۱). [سرقہ / سرقة + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + جبر (رک)].

سِرْقِین (فت نیز کس س ، سک ر ، ی مع) امذ.
گوبر ، کھاد سرگین ، نجاست ، پاخانہ ، گُو. نہیں مضایقہ ہے ساتھ بیچنے اور نفع اُوٹھانے سرقین یعنی نجاست جانور کے. (۱۸۴۲ ، کتاب معدن الجواہر ، ۴۶). [سرگین (رک) کا معرب].

سَرَک (۱) (فت س ، ر) امث (قدیم).
پھندا ، کمند ، حلقہ ، پیچ ، گرہ ، شِکن.

لکھ لکہ الک سرک سٹ ، دیکھلائے فن سوں تل تل
تو سنہڑے خیال پنکھی دیکھ خال موہنیاں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۹).

شِکاری جو پھاندے میں تیرے پڑیا
سرک میں تیرے عشق کا سنہڑیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۷). [सरक : پ].

--- پڑنا ف م.
پھندا پڑنا ، گرہ لگنا. ایک دانۂ محبوب نین چنے تلک اسکی گردن میں سرک پڑ گئی ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۳).

---پھانسی (---مغ) امث.
پھندہ ، گرہ ، پھسل کر نکل جانے والی گرہ (ماخوذ : پلیٹس).
[سَرَک + پھانسی (رک)].

---پَھندا (---فت پھ ، مغ) امذ.
گرہ ، گانٹھ ، پیچ.

حُسن کی بدری کی ڈوری کے سرک پھندے کو کھول
آ رہی ہے دیکھ ایسے میں کُچھ آسانی پہ مُہر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۶). [سرک + پھندا (رک)].

---رَسّی (---فت ر ، شد س) امث.
(شکاریات) **پرندے کو پکڑنے کے لیے پھندے اور کانٹے کی ڈور.** بٹیر کو سُوتی جال میں پکڑتے ہیں بذریعہ سرک رسّی کے ... بلارے کے ذریعے سے بھی پکڑا کرتے ہیں . (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۸۰). [سرک + رسّی (رک)].

سَرَک (۲) (فت س ، ر) امث.
۱. (بنوٹ) **وہ چال جس میں آدمی اگلا پیر اُٹھاتا اور پچھلا پیر گھسیٹتا ہوا آگے کو بڑھے** (رسالہ بانک بنوٹ). بنوٹ میں سرک کی تعلیم پیتروں کے ذریعہ دی جاتی ہے. (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۶۴). ۲. **پٹو ، سرکو ، بچو (تراکیب میں مستعمل).**

مُفت جل جائیگا پرے بھی سرک
ارے میں آگ اور تو ہے خس

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۵).

کہہ دوں کہ سرک یاں سے تو دریا ابھی ہٹ جائے
دوں حکم ہوا کو تو ابھی خاک سے اٹ جائے

(۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۱۱۸). [سرکنا (رک) سے فعل امر].

---آنا محاورہ.
(نفسیات) **ذہن میں آ جانا ، کسی خیال کا بازیاب ہونا.**

اے شمعِ مُجلّیٰ مری محفل میں سرک آ
اے خِطۂ محبوب مرے دل میں سرک آ

(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۴۷). بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بُھولی یاد ذہن میں سرک آتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۶۹).

---نہ چُنگی ڈال کے بُھس میں کہاوت.
رک : بُھس میں چُنگی ڈال الخ.

فرق ہے کہہ اس میں اس میں
سرک نہ چُنگی ڈال کے بُھس میں

(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۱۸۰).

سَرَک (۳) (فت س ، ر) امذ.
پُھول ، پُھولوں کا گُچھا ، ہار.

چتر ، چنچل ، سرک ، کنٹل سنھائی
نہ اوسکوں کوئی تھا صورت میں ثانی

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۳۴).

یہ گیان نہیں جو یہ چتارے
لکھتے ہیں سرک سورج ستارے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۴). سُورج مکھی میں زیرگی حشرات کے ذریعے انجام پاتی ہے ... سرک پھولداری میں بے شُمار گُلچے مجتمع ہو کر ایک خوشنما پُھول جیسی ساخت تیار کرتے ہیں (۱۹۸۰ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۴۳). [س : سرج सरज].

سُرَک (۱) (ضم س ، فت ر) امث ؛ سرگ (قدیم).
سُلگ.

جینے تے اس بہتر مرگ نت اُٹھ سہوں غم کی کھڑگ
مجہ آہ تے جلتا سُرک بندے خدا ملکے خدا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۳). [سُلگ (سُلگنا (رک) کا قدیم اِملا].

سُرَک (۲) (ضم س ، فت ر) امث.
جلدی ، پُھرتی.

بجے جب دھما دھم ترنگاں تل
سُرک لوگ دیکھے جو یُو کیا ہے غُل

(۱۶۶۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۱). [سُرعت (رک) کا بگاڑ].

---دینی / سے (---ی مج) م ف.
جلدی سے ، ترت ، فوراً.

اوں چنوں سے وہیں سرک دینی
پُھوٹ نکلیں کی کونپلیں باہر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۴). آیا وہ مُجھے بُلا رہے ہیں ، کہتی ہوئی سرک سے باہر. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۵۸).

---سُرَک (---ضم س ، فت ر) م ف.
جلدی جلدی ، لپا ک جھپا ک ، پُھرتی سے ، سانپ کی سی چال.

تج نین لشکری ہونگے جوڑنے ستم
تیاں نظر کی تیر مرے پر سرک سرک

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطانِ ثانی ، ۶۲ ب). دونوں وقت ملتے ہیں جُھٹ پُٹا ہورہا ہے سُرک سُرک انگنائی میں نکل بھاگیں. (۱۹۰۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۵). [سرک + سرک (رک)].

سِرکا (کس س ، سک ر) امذ.
سِرکہ، گُڑ، گنّے یا انگور کا شیرہ جسے سڑا کر خمیر اُٹھاتے ہیں.

بلینبو و نیبو و سِرکا مُسیر سو جعفرات و نعنا و پُدنا پنیر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴).

عرق نعنع کی بُو اور ان کا سِرکا
زباں ہی بھید جانے جس کے سِرکا

(۱۷۸۴ ، مثنوی درخوانِ نعمت (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۷۴)). ایک مرتبہ پُرانہ سرکا درکار تھا تعجب کی بات ہے کہ سارے محلے میں کسی کے یہاں نہ نِکلا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۱۸). جاپانی کھانوں میں اس خاص قسم کے سرکے اور پنیر کو بڑی اہمیت حاصل ہے . (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۵۷) . یہ مقدار آٹھ اشخاص کے لیے کافی ہے. چانپ ـ ½ سیر ... سرکا ایک بڑا چمچ . (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۴۲). [ف].

سَرکاپا (فت س ، سک ر) امذ.
(دلالی) (**گھوڑے کی خرید و فروخت بزبانِ پشتو**) **چودہ روپے** (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۴). [مقامی ؛ پشتو].

سَرکاتِب (فت س ، سک ر ، کس ت) امذ.
سکتر ، مددگار. ٹیلی فون کرنے والے غالباً منشی محمد فاضل سرکاتب ، یعنی سیکریٹری تھے . (۱۹۵۷ ، ناقابلِ فراموش ، ۱۵۳). [سر + کاتب (رک)].

سَرکار (فت س ، سک ر). (الف) امث.
۱. **خدمت ، دربار ، بارگاہ ، حضور ، سجی سجائی محفل وغیرہ (امرا و سلاطین وغیرہ کی).**

دھرے او سو سررشتہ سرکار میں
جو بھانا جدائی ہو یک یار میں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۷).

عطارد ہے منشی جہاندار کا
سپاہی ہے مریخ سرکار کا

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۷). تمھاری سرکار وہ سرکار ہے جہاں ایک غریب عاشق کی مٹی خراب ہے. (۱۹۳۰ ، ساغرِ محبت ، ۷). ۲. (i) **عدالت ، کچہری.** جب سرکار کا پیادہ آئے گا تب میاں کی آنکھیں کُھل جائیں گی . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۲) . (ii) **بادشاہی عدالت ، بادشاہی کچہری.** (غالب) ... کو بہادر شاہ ظفر کی سرکار سے صرف ۵۰ روپیہ ماہوار ملتا تھا. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۵). ۳. **ریاست ، حکومت ، سلطنت ، راج ، مملکت ، گورنمٹ (کُل یا جُزو).**

بھرکار اوپر بیر و سرکار کے
محل دار کیتے و سردار کے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۴).

جتے کارخانے او سرکار تھے
بھرے او جو شاہی کوں درکار تھے

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۹۳). جس قدر چاہتا تھا سرکار میں دیتا تھا اور جتنا من مانتا سائر کا روپیہ چُراتا تھا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۸۹). یا تو سرکار کی طرف سے آپ اس کو چھپوا دیں یا بعض اشخاص جو اس کے چھاپنے پر آمادہ ہیں اُن کو اجازت دے دیں. (۱۹۰۶ ، مکاتیبِ حالی ، ۴۰). ۴. **مُلک کا چھوٹے سے چھوٹا اور پرگنہ و کلاں سے بڑا حِصّہ ، کئی پرگنوں کا ضلع ، (ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت سے پہلے کی اِصطلاح)** . صوبۂ شاہجہاں آباد میں آٹھ سرکاریں اور دو سو پچاسی پرگنہ ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۰). ممالکِ محروسہ میں ایک سو پانچ سرکار تھیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۵۸). عدل گستری کے متعلق حکومت کی ذِمّہ داری پرگنوں (قصبات) سرکاروں (اضلاع) اور صوبوں کے صدرمقامات تک محدود رہی . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۹) . ۵. (تعظیماً) **سر بلند یا دولتمند شخص ، رئیس.** حلوائی نے کہا مُجھ سے تو تم ... اسی سرکار کے نام سے لاتی ہو. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۶۲). ۶. (کنایۃً) **معشوق ، محبوب ، منظورِ نظر.**

میں نے تو دل کی اپنے بیاں کی تھیں شوخیاں
الزام کون رکھتا ہے سرکار کی طرف

(۱۸۹۳ ، دفترِ حسن ، ۶۰).

بخشئے اس دلِ بےچارہ میں اب تاب نہیں
میری سرکار بہت پیار سے جی ڈرتا ہے

(۱۹۳۶ ، دونیم ، ۶۷). (ب) امذ. ۱. **حضرت ، آقا ، مالک وغیرہ (نوابین ، رُوسا اور علما وغیرہ کے لیے مُستعمل).**

ناحق اس سنگ دل سیں مُجھے دیتے ہیں شکست
میں تو آئینۂ سرکار ہوں ، کن کا ، اُن کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۵).

اور کہیں ان کا خدا نا کردہ کیا دل ان دنو
اب طبیعت کچھ بھری سرکار کی پاتا ہوں میں

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۲۸۰). آج سرکار بھی گھر ہی میں ہیں . (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۵۹). ۲. **عِزّت کا خِطاب ، حضور ، جناب والا.** اس توپ پر یہ جُملہ تحریر ہے «سرکار آصف الدولہ بہادر». (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۶). ۳. رکِ : **سربراہ کار ، افسر.**

خادمانِ درِ میخانہ کے اللہ رے دماغ
اپنی اپنی جگہ سرکار بنے بیٹھے ہیں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۱۴). ۴. **دارالسلطنت ، راج دھانی.** سرکار یا بڑے بڑے شہروں میں اِنتظامی اِختیارات فوج دار کے سپرد ہوتے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۴۳۸). ۵. (کنایۃً) **رسول پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.**

اے حشر مدینے میں نہ کر شور
چُپ چُپ سرکار سو رہے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۲۱).

سرکار ہم کمینوں کے اطوار یہ نہ جانیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں

(۱۹۰۷ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۲۶). ہمارے سرکار سیدالمرسلین خاتم النبیین علیہ الصلواۃ والسلام ، دراصل ملتِ ابراہیمی کے مجدد ہیں. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۶۷). ۶. (کنایۃً) **اولاد ، خاندان ؛ عِزّت ؛ مرتبہ.**

لُٹ گئی آن کے اس بَن میں علی کی سرکار
اپتو محتاج ہوں چادر کو بھی میں سینہ فگار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۱۴). ۷. (مجازاً) **حضورِ رحمتِ خداوندی ، پیشِ مشیتِ ایزدی.**

واہ کیا فیض ہے سرکارِ شہِ عالم میں
ذرّۂ خاک کو خورشید کیا اک دم میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۷). اپنی سرکار سے بھی ہم کو رحمت کا خلعت عطا فرما. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۸).

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۸۰). [ف].

ـــ دَربار (ـــ فت د ، سک ر) امذ.
حاکم یا بادشاہ کی کچہری. یہ سرکار دربار کی بات بھی عجیب ہے

کچھ تو وہاں جانے کے لئے جان دیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۵). [سرکار + دربار (رک)].

---دَرْبار چڑھانا محاورہ.
(قانون) نالش کرنا ، کچہری تک نوبت پہونچانا ، عدالت میں لے جانا (اُردو قانونی ڈکشنری).

---دَرْبار چڑھنا محاورہ.
کچہری یا سرکاری دفاتر میں جانے کی ضرورت پڑنا ، عدالت میں دعویٰ کرنا ، نالش کرنا ، جواب دہی یا گواہی میں طلب ہونا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---دِکھانا محاورہ.
عدالت دکھانا ؛ (کنایۃً) نالش دائر کرنا.

کس دن کے لیے رکھی ہوس دل کی نکالو
جھنڈے یہ چڑھاؤ مجھے سرکار دکھاؤ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۷۳).

---دوجَہاں کس اضا(---و مج ، فت ج) امذ.
دونوں جہانوں کا سردار ؛ (کنایۃً) حضور صلی اللہ علیہ وسلم . ارمانوں کے لاتعداد ڈھیر لے کر سرکارِ دوجہاں کی خدمت میں حاضر ہوا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۸۰). [سرکار + دو (رک) + جہان (رک)].

---دو عالَم کس اضا(---و مج ، فت ل) امذ.
دونوں جہانوں کا سردار ؛ (کنایۃً) حضور صلی اللہ علیہ وسلم . سرکارِ دو عالم عمر کی اکیس بائیس منزلیں طے فرما چکے تھے. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۷۰).

عشقِ سرکارِ دوعالم ہے اگر کفر تو پھر
خود کو کچھ اور نہ کافر کے علاوہ لکھوں

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۲۳). [سرکار + دو (رک) عالم (رک)].

---دَولَت مَدار (---و لین ، فت ل ، م) امذ.
سلطنت ، جس کی دولت ہمیشہ رہے ، عزّت کا خطاب گورنمنٹ کے لیے. الغرض جب سرکار دولت مدار کا تسلّط کماینبغی ہو گیا رعیت کو امان دی آباد ہونے کا حکم ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب، ۱۲). ہماری سرکار دولت مدار نے ان فرنگیوں کے مقبوضات چھین لئے (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۰۸). [سرکار + دولت (رک) + مدار (رک)].

---رِسالَت کس اضا(---کس ر ، فت ل) امث.
رسولوں کے سردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کا مرکز ، مراد : لطف و کرم.

انبیائے کرام اس کے خوانِ نبوت کے وظیفہ خوار،
اصفیائے سراپا احترام اس کی سرکارِ رسالت کے روزینہ دار.

(۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۶). [سرکار + رسالت (رک)].

---سَرکار کَرْنا محاورہ.
بہت زیادہ خوشامد کرنا ؛ ہاں جی ہاں جی کرنا ، پیچھے پیچھے پھرنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---عالی کس صفہ،امث ؛ امذ.
۱. **گورنمنٹ ، حکومت.** اس قرار داد کے موافق عمل ہو گا جو مابین سرکارِ عالی اور سرکار عظمت مدار ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری سرکارِ عالی، ۹۱). بڑے بھائی سرکارِ عالی میں ایک ممتاز عہدے پر مامور تھے.(۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقصِ ناتمام ، ۱۹۲). ۲. **بڑا دربار ، بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم.**

یہ وہ سرکارِ عالی ہے کہ جس سے فیض پاتے ہیں
بدخشانی و طہرانی و شیرازی و بلغاری

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۴). [سرکار + عالی (رک)].

---کَمْپَنی (---فت ک ، سک م ، فت پ) امث.
(کنایۃً) ایسٹ انڈیا کمپنی . ان کا نام کنور وزیر علی خاں تھا یہ دان پور ضلع بلندشہر کے رہنے والے تھے اور سرکار کمپنی کے معتمد تھے.(۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک، ۳۳). [سرکار + کمپنی (رک)].

---مَدِینَہ کس اضا(---فت م ، ی مع ، فت ن) امذ.
مدینہ کا سردار ؛ (کنایۃً) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم.

تقسیمِ محمدؐ ہے عطا ربِّ علا کی
ہے رحمتِ حق رحمتِ سرکارِ مدینہ

(۱۹۷۳ ، صد رنگ ، ۲۵). سرکارِ مدینہ نے فرمایا یہ تو مبارک خواب ہے ، میری لختِ جگر فاطمہ کے یہاں لڑکا پیدا ہوگا.(۱۹۸۹، نوائے وقت ، ۱۳ اگست ، ۳). [سرکار + مدینہ (عَلَم)].

---میں ہونا محاورہ.
نوکرہونا، مُلازمت میں ہونا. کس سرکار میں ہو، ... تُم نے چشم بددور خوب رنگ و روغن نکالا ، کہاں نوکر ہو.(۱۸۸۰ ،فسانۂآزاد،۳: ۳۹).

---نَوازی (---فت ن) امث.
بڑے لوگوں کی خوشامد ، امیر لوگوں کی خوشنودی. بڑی بڑی زمینیں اور جاگیریں پنڈتوں نے اپنی مصاحبت اور سرکار نوازی کے عوض حاصل کر لی تھیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۹۰۰). [سرکار + ف : نواز ، نواختن ـ نوازنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرکاری (---فت س ، سک ر).(الف) صف.
حکومت کا ، سرکار سے منسوب ، حکومت سے متعلق. اب میں نے آپ کے ارشاد کے بموجب سرکاری مکتب میں پڑھنا شروع کر دیا. (۱۸۶۹ ، انشائے خردِ افروز ، ۸). سرکاری اشیا یا اشیائے عامّہ وہ معاشی اشیا ہیں جو افراد کو مُفت فراہم کی جاتی ہیں. (۱۹۳۷ ، اُصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۶۱) . کسی سیاسی جماعت میں سرکاری اور جماعتی عہدے بیک وقت اگر ایک شخص کے پاس رہیں تو اس سے بڑی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۲). (ب) امث. **بندوبست ، اِنتظام ، سربراہی ، مختاری** (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سرکار + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---بولی (---و مج) امث.
وہ قیمت جو حکومت کی طرف سے کسی نیلام کرنے والی چیز کی مقرر کی گئی ہو ، یہ قیمت کم سے کم ہوتی ہے پھر خواہش مند اس میں

اِضافہ کرتے ہیں. نیلام گھر کی جانب سے جو پہلی قیمت بتائی جاتی ، اسے سرکاری بولی کہتے تھے. (۱۹۷۱ ، ذکرِ یار چلے ، ۲۸۳). [سرکاری + بولی (رک)].

---بینچ (---ی مج ، غنہ) امث.
وہ نشست گاہ یا اسمبلی ہال کا وہ حصّہ جہاں اجلاس کے وقت حکومت کرنے والی پارٹی کے مُنتخب ارکان بیٹھتے ہیں. سرکاری بنچوں سے سابق صوبائی وزیر اعلیٰ ارباب محمد جہانگیر نے سرحد اسمبلی کے اجلاس سے احتجاجاً واک آؤٹ کیا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۱). [سرکاری + بینچ (رک)].

---تَرجُمان (---فت ت ، سک ر ، ضم ج) امذ.
حکومت وقت کی طرف سے کسی واقعے یا مسئلے کی وضاحت کرنے والا فرد ، ذِمہ دار افسر ، اِدارہ. اسلام آباد میں ایک سرکاری ترجمان نے اے پی این ایس کے اس اِلزام کی تردید کی ہے کہ ... ایڈیٹنگ یک‌طرفہ کی گئی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مئی ، ۱). [سرکاری + ترجمان (رک)].

---دَرباری (---فت د ، سک ر) امذ.
حکومت کی ہاں میں ہاں ملانے والا، حکومت سے متعلق و منسلک (جامع اللغات). [سرکاری + درباری (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث.
وہ رائج الوقت تحریری زبان جس میں حکومت کے کام کیے جائیں. مسلمانوں کے اس ثقافتی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی گئی جو فارسی کے سبب قائم تھا ... یہ کام اُردو کو سرکاری زبان بنانے کے ساتھ ساتھ شروع کر دیا گیا تھا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۶۱). [سرکاری + زبان (رک)].

---سانڈ (---غنہ) امذ.
نر گھوڑا ، بیل وغیرہ جو سرکار کی طرف سے اچھی نسل کے لیے سرکاری اصطبلوں میں رکھا جاتا ہے ؛ بدچلن آدمی (جامع اللغات). [سرکاری + سانڈ (رک)].

---عَمَلداری (---فت ع ، م ، سک ل) امث.
حکومتِ وقت کے تحت (نوراللغات). [سرکاری + عملداری (رک)].

---کاغَذ (---فت غ) امذ.
(قانون) **اسٹامپ کا کاغذ ، پرامسری نوٹ ، وہ کاغذ جس کی سرکار مالک ہو اور دوسرا نجی کام میں نہ لا سکے.** سرکاری کاغذوں میں بھی مسطور ہے. (۱۸۷۵ ، ارمغان شعرائے دہلی ، ۱۶). کوئی شخص ایسے امور کی نِسبت شہادت دینے کا مجاز نہ ہو گا جس کا علم اس کو سرکاری کاغذات ... سے ہوا ہو. (۱۹۲۶ ، قانونِ شہادتِ ممالک محروسہ ، ۲۶). [سرکاری + کاغذ (رک)].

---گواہ (---فت گ) امذ.
(قانون) **عدالت کی کارروائی میں وہ شخص جو اپنے ساتھی مدعا علیہ کے بجائے حکومت کی طرف سے صفائی پیش کرنے کے لیے سامنے آتا ہے اور حکومت اس کا جُرم معاف کر دیتی ہے.** پانچواں قاتل اقبالِ جرم کر کے سرکاری گواہ بن گیا. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۱۶۱). [سرکاری + گواہ (رک)].

---مال امذ.
سلطنت کے متعلق روپیہ پیسہ ، شاہی مال ، سرکاری خزانہ ، حکومت کا مال و دولت (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سرکاری + مال (رک)].

---مُراسِلَہ (---ضم م ، کس س ، فت ل) امذ.
وہ خط جو حکومت کے احکام و آرا اور رسمی منظوریوں کی اِطّلاع ، متعلقہ اِداروں یا افراد کو دینے کے لیے لِکھا جائے. یہ مُراسلہ بھی سرکاری مُراسلے کی طرح لِکھا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۵). [سرکاری + مُراسلہ (رک)].

---مِمْبَر (---فت خف م ، سک م ، فت ب) امذ.
کسی اِدارے ، مجلس یا اسمبلی کے لیے حکومت کا نامزد کردہ یا منتخب رکن. مسٹر غزنوی (بنگال کے ممبر) نے بنگال کونسل میں اس کے متعلق گورنمنٹ سے سوال کیا ، سرکاری ممبر نے اس کا جواب تشفی بخش دیا. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۴۸). [سرکاری + انگ : Member].

---مِہمان (---کس مج م ، سک ہ) امذ.
حکومت کا مہمان ؛ (کنایۃً) قیدی. انہوں نے مہاراجا کی دعوت پر سرکاری مہمان بننا قبول کر لیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۸۱). [سرکاری + مہمان (رک)].

---وَظِیفَہ (---فت و ، ی مع ، فت ف) امذ.
وہ مقرر کردہ رقم جو حکومت وقت کی طرف سے مُسلسل ماہوار یا سالانہ کسی کو بطور امداد دی جائے میں ولایت جانے کے لیے سرکاری وظیفہ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا لیکن میرے سینے میں اب ایک جوالا روشن ہو چکی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۶). [سرکاری + وظیفہ (رک)].

---وَکِیل (---فت و ، ی مع) امذ.
(قانون) **حکومت کے معاملہ میں دفاعی اہل کار ، وہ قانون‌دان اور وکیل جو حکومت کی طرف سے کسی مقدمے میں دفاعی کردار ادا کرتا ہے.** وکیلِ صفائی اور سرکاری وکیل میں نوک جھونک ہوتی رہی. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۷). [سرکاری + وکیل (رک)].

سَرکانا (فت س ، سک ر) ف م.
۱. **کِھسکانا ، ایک طرف کرنا.** ایک مرتبہ کپڑا منہ سے سرکا کر مجھ کو دیکھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۵). ایک دن پلنگ سرکایا تو ایک پائے تلے سے پُتلا برآمد ہوا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۲۹۵). ۲. (أ) **چُپکے سے غائب کر دینا ، چُھپا دینا ، چُرا لینا** بادشاہ نے کروٹ بدلی تو وہ پھلی سر کے تلے سے آہستہ سرکا لی. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۲۷). (أأ) **بھگا دینا ، غائب رکھنا** (منصب سے). وہ ہمیشہ اس تاک میں رہتے تھے کہ

جس پر ولیعہد کی زیادہ نظرِ عنایت ہو اسے کسی طرح سامنے سے سرکاتے رہیں. (۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷). ۳. **چپکے سے دے دینا ، دوسرے کے فائدے کے لیے اپنی چیز دے دینا.**
اور ایک صاحب کو میں سنتا ہوں کہ بتدریج اپنی کتابیں سرکاتے جاتے ہیں. (۱۸۶۷ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۱ ، ۲۷). ۴. **کسی کام کی تاریخ بدلنا ، ملتوی کرنا ، اور دن پر موقوف رکھنا ؛ رشوت میں دینا ؛ کھسکانا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سرکنا (رک) کا تعدیہ].

سِرْکانْگبِیں (کس س ، سک ر ، غنہ ، سک گ ، ی مع) امث ؛ ← سرکنگبیں.
سرکے اور شہد سے بنایا ہوا شربت یا سکنجبین.

میری دوا تو شربتِ شربتِ دیدار یار ہے
نسخہ میں کیوں طبیب نے سرکانگبین لکھی

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۱۲). [سِرکہ (رک) + انگبین (رک)].

سَرکاؤ (فت س ، سک ر) امذ.
(طب) **سرکانے یا سرکائے جانے کا عمل؛ بچے کی پیدائش کے وقت زچہ کے پیٹ کو اسطرح سوتنا کہ بچہ نیچے آ جائے اور پیدائش آسان ہو.** اب جچگی کے معاملے کی اس منزل پر اور ایک سرکاؤ ہونا لازم ہے. (۱۸۳۸ ، اصولِ فنِ قبالت (ترجمہ) ، ۴۳). [سرک + اؤ ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

سَرکِٹ (فت س ، سک ر ، کس مج ک) امذ.
۱. **علاقہ ، دائرۂ عمل ، علاقۂ دورہ.** مسٹر ہنری ... سرکٹ کے ایک جج تھے سوالات کے جواب میں صورتِ حال کا ایک افسوس ناک مرقع کھینچا ہے. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۷۲). ۲. **ججوں کا کسی جگہ مقدمات سُننے کے لیے جانا** (جامع اللغات). ۳. **کسی مقام کے چند برقی تنصیبات کا دائرۂ کار جن میں ایک مین سوئچ یا جوائنٹ میں سوئچ کے تاروں سے برقی رو پہنچے نیز وہ پُرزہ جس سے یہ سب تار مُتّصِل ہوں.** جس قسم کے حکم بولے جائیں گے ... ان کے مطابق یا تو بجلی کا سرکٹ ٹوٹ جایا کرے گا یا لیور حرکت کرنے لگیں گے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۴۹). شکل نمبر ۱۶ کو دیکھنے سے معلوم ہو گا کہ دیا ہوا سرکٹ ایک رنگین ٹیلی ویژن ٹرانسسٹر کا ہے. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۳۴). [انگ : Circuit].

---بریکَر (---کس مج ب ، ی مج ، فت ک) امذ.
(برقیات) **برقی لہر کی کمی بیشی کو نقصان پہنچنے سے پہلے ختم کر دینے کا آلہ ، برقی رو روکنے کا آلہ.** برقی آلات سے حفاظت کے لئے دُنیا کا مقبول ترین بوش سرکٹ بریکر. (۱۹۸۹ ، نوائے وقت ، کراچی ، ۱۸ مئی ، ۲). [سرکٹ + انگ Braker - توڑنے والا].

---بِنْچ (---کس مج ب ، غنہ) امذ ؛ ← بینچ.
(قانون و عدالت) **ججوں پر مشتمل عارضی عدالت.** انہوں نے کہا کہ سرکٹ بنچ قائم کرنے کے بارے میں بھی غور کیا جائے گا. (۱۹۷۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جنوری ، ۸). [سرکٹ + بنچ (رک)].

---مِلانا محاورہ.
جب کوئی سرکاری مُلازم کسی دوسرے مقام کے سرکاری مُلازم سے تبادلہ کرنا چاہتا ہے تو اوّل کو دوسرے کی رضا مندی حاصل کرنا پڑتی ہے اس کو سرکٹ مِلانا کہتے ہیں (فرہنگِ اثر).

---ہاؤس (---و مع) امذ.
سرکاری ڈاک بنگلہ یا مہمان خانہ. گورنمنٹ مجرد افسروں کو رہائشی جگہ دینے کے حق میں نہیں ہے اس لیے میں اب تک سرکٹ ہاوس میں مقیم ہوں. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۳۵) [انگ Circuit House].

سَرکَس (فت س ، سک ر ، فت ک) امذ.
تربیت یافتہ آدمی (مرد و زن) اور سدھے ہوئے جانوروں کے حیرت انگیز اور سنسنی خیز جسمانی کرتبوں کا تماشا. تھیٹر ، سرکس ، گھوڑدوڑ کے جلسوں میں اکثر اتفاق ہوتا ہے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۶۵). اور اگر لڑکی سرکس گئی تو لڑکا ضرور وہیں ہوگا. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۱۰). [انگ : Circus].

---کا جوکَر بَنْنا محاورہ.
دوسروں کے تمسخر اور تضحیک کا محور بننا. وہ محض باغی بھی نہیں اور اُسے سرکس کا جوکر بننے سے تسکین بھی نہیں ہوتی. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۶۸).

---میک اَپ (---ی مج ، فت ا) امذ.
(فنِ ادارت) **اخبار کے ہر حصے اور گوشے پر اس طرح کی خبر یا سرخی شائع کرنا جو قاری کی توجہ جذب کرنے میں دوسرے اجزا پر سبقت لے جائے جس طرح سرکس میں ہر کردار مرکز توجہ بنا ہوتا ہے ، اخبار کو مختلف طریقوں سے دلچسپ بنانا.** سرکس میک اپ ، اس قسم کے میک اپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اخبار کے ہر حصے اور ہر گوشے کو پُرکشش اور جاذبِ نظر بنایا جائے. (۱۹۶۹ ، فنِ ادارت ، ۲۱۱). [سرکس + انگ : Make Up].

سَرکِل (فت س ، سک ر ، کس ک) امذ ؛ امث.
۱. **حلقہ ، دائرہ.**

کر رہا ہے قوم کے سرکِل کو یہ مجمع وسیع
جزر سے افزوں ہے مَد جس کا وہ رفعت ہے یہی

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۸۱).

میں گویا بیل اک تیلی کا ہوں دُنیا کی منزل میں
ہمیشہ دوڑتا ہوں اور ہوں سرکِل کا سرکِل میں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۱۰). ناچتا ناچتا دھندلکے میں پہنچا اور دوسری سرکِل سے نِکل بھاگا. (۱۹۸۶ ، حصار ، ۳۹).
۲. (ا) **میدانِ عمل ، دائرۂ کار.** ہماری کمیونٹی اور ہمارے سرکِل کی اِصلاح سے متعلق ہے. (۱۸۹۵ ، خطوطِ سرسیّد ، ۲۲۱).

اپنی تہذیب کا سرکِل ہے نہایت محدود
پہنچے ہوٹل میں جو نِکلے کبھی میخانے سے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵۵). (اا) **اِنتظامی علاقہ (بیشتر مرکبات میں).** بالفعل عہدۂ سرکِل افسری ضلع پٹنہ میں ممتاز ہے. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۲). مرتضیٰ پور سے آگے بڑھ کر مسٹر حسام الدین کاکوروی سرکِل انسپکٹر کے ہاں ایک روز قیام ہوا. (۱۹۳۳ ، سیاحتِ ہند ، ۳۴). [انگ : Circular].

سَرکُلَر (فت س ، سک ر ، ضم ک ، فت ل) امذ.
گشتی حکم نامہ ، مراسلہ جو متعلقہ دفاتر یا افراد کو جاری کیا جائے. رجسٹرار کا پورا نام اور لقب صحیح طور پر سرکلروں سے جو بابت امتحان کے ہر سال جاری ہوتے ہیں معلوم ہو سکتا ہے. (۱۸۸۷ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۹۷). یوپی کانگریس حکومت نے ایک سرکُلر شائع کیا ہے. (۱۹۳۸ ، خطباتِ عبدالحق ، ۱۴۳). سرکُلر میں کہاگیا ہے بعض دفاتر میں اُردوکا کافی وسیع استعمال کیا جارہا ہے (۱۹۸۸ ، اُردونامہ ، جون ، ۲۵) [انگ: Circular].

ـــــ اِسکُول (ـــ کس ا ، سک س ، و مع) امذ.
(تعلیم) **گشتی اسکول ، ایسا اسکول جس میں ہفتہ وار سبق دینے کی غرض سے ایک ہوشیار ماسٹر دیہاتی مدارس میں دورہ کرتا تھا ، وہ اسکول جس کے اساتذہ دیہاتی مدارس کا ہفتہ وار دورہ کر کے طلبہ کو نئے طرزِ تعلیم سے روشناس کراتے تھے.** اونھیں کی تجویز سے ۱۸۵۵ء میں سرکُلر اسکولوں کی رسم جاری ہوئی. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۱ (جنوری) ، ۵۲). [سرکُلر + اِسکول (رک)].

سَرکَن (فت س ، سک ر ، فت ک) امث.
(کاشتکاری) **دلدلی زمین یا ایسی ریتیلی یا نرم زمین جو اوپر کے دباؤ سے نیچے سرک جائے، بھاس ، دھنس** (ا پ و ، ۶:۶۷). [سرکنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

سَرَکْنا (فت س ، ر ، سک ک) ف ل.
۱. **ہٹنا ، چُپکے سے کھسک جانا ، ٹل جانا.**

سورج تو پھریا جہاں سوں سرکا
لے دن کوں ہی جوں غلام گھر کا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۸). کوئی لکڑی کوئی پتھر سے مارتا لیکن یہ اس جگہ سے نہ سرکتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۵).

عکسْ افگن تھی ضیائے رُخ دلِ پُر داغ میں
رات بھر صحنِ گلستاں سے نہ سرکی چاندنی

(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سخن ، ۴۱). لڑکی کی اماں اور بھائی اندر جھونپڑی میں چلے گئے تھے دوسری عورتیں بھی سرک لی تھیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۶۲). ۲. **بھاگ جانا ، رُخصت ہونا ، چلتا بنتا.** ایک نے اس بوڑھے پر آواز کی کہ سرک اور اس چھید سے مت جھانک. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۸).

بولے وہ بگڑ کے ماہ پیکر سرکو چلو غُل کرو نہ سر پر

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۴۶). اگر ان کو یقین ہو کہ اس چیز کی قیمت ملنے والی ہے تو اگر کوئی ان کو ٹالنا بھی چاہے تو وہ ہرگز نہ سرکیں گے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۱۱۷). ۳. **سامان وغیرہ کا نقصان ہو جانا ، اُٹھ جانا ، چلا جانا.**

بس سوز کے پہلو سے سرک بیٹھو طبیبو
عاشق کی نہیں مرگ سیوا اور دوا ہیچ

(۱۷۹۸ ، میرسوز ، د ، ۱۰۲).

دھڑکا ہے یہ کہیں نہ سرک جائے مال و زر
خیمے میں شاہ کا ابھی جیتا ہے اک پسر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۵۶). ۴. **راستے سے الگ ہونا ، راستہ چھوڑنا ، ہٹنا.**

کتنے ہو اہتمام ناز جب سیں
ہٹے گُل بلکہ اکثر سرو سرکے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۵۰).

خالی نہ کوئی وار گیا تیغِ دوسر کا
ہاتھ اُڑ گئے گر پاؤں بچا کر کوئی سرکا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۹).

ٹوٹے ہیں آبلہ پائے سے سرِ خار اِتنے
کہ سرکنے لگے اب خار مغیلاں ہم سے

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۸۳).

یہ کیا تُو سرکتی سمٹتی ہے کیوں
یہ بڑھنے کا موسم ہے گھٹتی ہے کیوں

(۱۹۱۰ ، قاسم و زہرہ ، ۵۶) ۵. **تاریخ ملتوی ہونا.** تاریخ عربی قمری کے حساب سے رجال الغیب آٹھ سمت سرکتا ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۸۱). ۶.(ا) **کھسکنا ، سرکنا.**

یہ شوخی تھی شرارت تھی کہ اسکو وہم تھا کیا تھا
بٹھا کر مجھکو پہلو میں وہ دشمن کی طرف سرکا

(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بیخود ، ۳۳). دونوں ہاتھ سوٹ کیس اور کتابوں سے ہٹ کر آہستہ آہستہ سرک رہے تھے. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۴۹). (اا) **کپڑے وغیرہ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا ، چڑھ جانا.** انگیا مسکی ہوئی ، کُرتی سرکی ہوئی ، پاجامہ چڑھا ہوا ازاربند لٹکاہوا نازسے ہاتھ ماتھے پر رکھے ہوئے جوانی کی نیند میں بے خبر سوتی ہے. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۲۴). کمبل سرک گیا تھا اس نے بکل مار کر اپنے جسم کو پھر کمبل میں اچھی طرح لپیٹ لیا. (۱۹۳۹ ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ۱۲۸). ۷. **چلنا ، آگے بڑھنا ، رفتار پکڑنا (کسی آلے وغیرہ کا).** جو جبڑے... کے ساتھ فولادی پیمانے پر سرکتا ہے. (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، پال ، ۱ : ۴۰). [پ : سرک सरकना].

سَرکَن / بَرکَن (فت س ، سک ر ، فت ک ، ب ، سک ر ، فت ک) م ف.
سراسیمہ ، حیران ، پریشان.

ایک الگ طرز سی ایسی ہے بنائی ، جس کو
کبھی دیکھے تو فلاطون رہے سرکن برکن

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۸). [سر + ف : کن ، کندن ـ کھودنا + ف : بر ـ جسم + ف : کن ، کندن ـ کھودنا].

سَرکَنڈا (فت س ، سک ر ، فت ک ، سک ن) امذ.
۱. **ایک قسم کی لمبی اور پتلی پتی والی گھاس کے پُھول کا ڈنٹھل جو دس بارہ فٹ لمبا اور ہاتھ کی اُنگلی کے برابر موٹا ہوتا ہے. عموماً چھپّر اور بعض دیگر چیزیں بنانے میں کام آتا ہے. اس کی چھال کو مونجھ کہتے ہیں پیڑ جھنڈ کہلاتے ہیں ، بینڈ ، سینٹھا ، نرکل ، لاط** : Saccharam Aruninaceum.

دیا سلائی جو پیچے تھا یا کہ سرکنڈا
ہوا وہ صاحبِ لشکر بنا کے ایک جھنڈا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۴۱۳). چار سرکنڈے جھولی سے نکال کر زمین پر نصب کیے. (۱۹۰۴ ، آفتاب شجاعت ، ۴ : ۳۴۷). ہاتھ میں سرکنڈے کی مشعل جلائے بیلوں کو ہانکتا ہوا کنارے کنارے

چل رہا تھا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۵)۔ ۲. (تعلیم) **نرکل کی ایک قسم جس سے قلم بنائے جاتے ہیں۔** اس نے کمر سے قلمدان نکال ہاتھرس کے زنگ آلود چاقو سے سرکنڈے کا قلم بنا اپنا کام شروع کر دیا۔ (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۹۳)۔ ۳. (طب) **بلغم و صفرا اور نشے کو دور کرتا ہے اس کی جڑ کا لیپ امراض میں مُفید ہے اس سے سُرمہ، زخم پر لگانے کا سفوف اور دیگر ادویات تیار ہوتی ہیں۔** وید کہتے ہیں کہ سرکنڈا میٹھا کڑوا ، کچھ گرم مقوی اور باد اور منی کا بڑھانے والا ہے ... جوڑوں کا درد دفع ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۴۵)۔ [س : شر+ کانڈر + کہ : शर+कराड+क:]۔

سَرکُوانا (فت س ، ر ، سک ک) ف م۔ م۔
ہٹوانا ، کسی کی مدد سے دور کرانا، بُلوانا ، بھجوانا (ماخوذ : پلیٹس)۔ [سرکنا (رک) کا متعدی المتعدی]۔

سَرکُولَر (فت س ، سک ر ، و مع ، فت ل) امذ ؛ سر سرکلر۔
۱. **گشتی مُراسلہ ، اِطّلاع نامہ۔** لارڈ سالسبری کے سرکولر گشتی مورخہ یکم اپریل ۱۸۷۸ء میں ذیل کا فقرہ تھا(۱۸۸۹ ، رسالہ حسن جنوری ، ۶۳)۔ ایک مرتبہ پھر میرے نوٹس میں یہ لایا گیا ہے کہ اس آفس کے سرکولر آرڈر ... پر بالکل عمل نہیں ہوتا۔ (۱۹۳۰، جائزۂ زبانِ اردو ، ۱ : ۳۱۳)۔ ۲. **گول ، دائرہ نما۔** ایک سلنڈریکل یا سرکولر انچہ مُصَفّا پانی کا وزن ... ہوتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، راہنمائے انجینیری ، ۲ : ۲۲)۔ [انگ :]۔

سَرکُولیشَن (فت س ، سک ر ، و مع ، ی مج ، فت ش) امذ۔
۱. **اِشاعت ، اِشتہار۔** نام اور تصویر کی سرکولیشن کو ادب کے لئے سب سے بڑا اعزاز مُتصور کیا گیا۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۱۴)۔ ۲. (انجینیری) **تسلسل ، رسد (تیل ، پانی وغیرہ کی)** ۔ تیل کے پمپ کا یہ کام ہے کہ وہ زمپ میں سے تیل کھینچنے اور انجن میں ... پہنچانے تیل کا سرکولیشن قائم رکھے (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۷۰)۔ [انگ : Circulation]۔

سِرکَہ (کس س ، سک ر ، فت ک) امذ۔
سِرکا۔

جو تیزی تی ات تُرش رُوئی پہ آئے
اوسے خوش وو سیرکہ نمن دل کو بھائے

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۹۵)۔ انہوں نے پُوچھا کہ اس کا سِرکہ بناوں حضرت نے فرمایا تھیں۔ (۱۸۳۰ ، تنبیہہ الغافلین ، ۲۲۹)۔ [سِرکا (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

ـــ اُتَرنا محاورہ۔
(اچار سازی) **سِرکے کا بد ذائقہ ہو جانا** (ا پ و ، ۳ : ۱۸۴)۔

ـــ اُٹھنا محاورہ۔
(اچار سازی) **سِرکے کا خمیر ہو کر تیاری کے لیے کھٹاس پر آ جانا** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۸۴)۔

ـــ اَنگُوری کس صف (ـــ فت ا ، غنہ ، و مع) امذ۔
(طِب) **انگور سے تیار کیا ہوا سرکہ جو ادویات میں مُستعمل ہے۔**

یا شوقِ سِرکہ رُوئیے ہندی صنم ہے خاک
صفرا شکن ہو سِرکۂ انگوریٔ حجاز

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۵۷) [سِرکہ + انگور + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ بَرجَبیں (ـــ فت ب ، سک ر ، فت ج ، ی مع) امث۔
رک : **سرکہ جبین۔** مسٹر کابلی بیرسٹر دوسرے صبح کو کسی قدر سِرکہ برجبیں اٹھے۔ (۱۹۴۳ ، محفوظ علی بدایونی ، مضامین ، ۳۴)۔ [سِرکہ + بر (رک) + جبیں (رک)]۔

ـــ پیشانی (ـــ ی مج) صف۔
تیوری چڑھائے ہوئے ، بددماغ ، تُرش رُو ، چیں بر جبیں۔

ہوئے غیرت سوں سِرکہ پیشانی
گر سُنے اُس لباں کی بات عسل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۶)۔ ایسے سِرکہ پیشانی ... مولویوں کے ساتھ اگر فردوس ملے ، تو بھی بقول غالب دوزخ میں ڈال دینے کے قابل ہے۔(۱۹۳۶ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۵۵)۔ [سرکہ + پیشانی (رک)]۔

ـــ جَبیں (ـــ کس فت ج ، ی مع) امث۔
رک : **سِرکہ پیشانی** ۔ مینڈا صاحب نہایت تُرش اور سِرکہ جبیں آدمی تھے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۴)۔ چڑنے اور سِرکہ جبیں ہونے کا محل نہیں۔ (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۱ : ۳)۔ اردو میں مغربی افکار و تصوّرات کی آمیزش پر سِرکہ جبیں ہونے کے بجائے ... وسیع الخیال بنانے کا مترادف سمجھتے تھے۔ (۱۹۸۶ ، فاران، کراچی، جولائی، ۱۵)۔ [سِرکہ + جبیں (رک)]۔

ـــ جَبِینی (ـــ فت ج ، ی مع) امث۔
تُرش رُوئی ، بددماغی ، نا ک بھوں چڑھانا ، تیوری پر بل ڈالنا۔

اس کی جبلّت میں غم گیتی
شیرۂ مادر سِرکہ جبینی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴۹)۔ ڈرتے ڈرتے جھک کے اون کو سلام کیا اور اسم مبارک پُوچھا تو منہ بنا کے بے انتہا سِرکہ جبینی سے اِرشاد ہوا۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۸)۔[سِرکہ + جبیں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ ڈالنا ف م۔
(اچارسازی) **گنّے ، جامن یا انگُور وغیرہ کے رس کو کھٹیانے کے لیے خام کرنا** (ا پ و ، ۳ : ۱۸۴)۔

ـــ رُوئی (ـــ و مع) امث۔
رک : **سِرکہ پیشانی۔**

مُنّہ کا مزا یہ تلخ کہ شیریں ہے اس سے تو
بے وجہ سِرکہ رویے زہادِ حیلہ ساز

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۵۷)۔ [سِرکہ + رُو + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ مُفت اَزعَسَل شِیریں تَر اَست / بِہ اَزعَسَل کہاوت۔
مُفت کا سِرکہ شہد سے زیادہ اچھا ہے ، مُفت کی چیز مول کی چیز سے بہتر معلوم ہوتی ہے (جامع اللغات)۔

سِرکَئی تُرْشہ (کس س ، سک ر ، فت خف ک ، ضم ت ، سک ر ، فت ش) امذ.
(طِب) **سِرکے کا خمیر اُٹھا کر یعنی سڑا کر تیّار کردہ تُرشہ جو ادویات وغیرہ میں مُستعمل ہے.** تخمیری طریقے سے ... الکحل اور کاربن ڈائی آکسائیڈ بناتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بُنیادی خُرد حیاتیات ، ۱۸۱). [سِرکہ (بحذف ہ) + ئی ، لاحقۂ صفت + تُرشہ (رک)].

سِرْکی (کس س ، سک ر) امث.
(چھپّر سازی) **بینڈ کا گز سوا گز لمبا بغیر گانٹھ کا بالائی حصہ جس کے سِرے پر پُھول کا ایک گُچھا ہوتا ہے اور وہ آسانی سے تنے سے جُدا کیا جا سکتا ہے. اس سے چھپّر کی تہ چھولداری کی وضع کا سائبان ، ٹٹی ، چک اور بارش سے بچاؤ کی پوشش وغیرہ بنائے ہیں ، بینڈ کی چھولداری یا پوشش وغیرہ.**

منْھ پہ چھلنے کو ایک نے رویا
ایک نے سِرکی کا کیا کھویا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۶). بیسیوں چھکڑا کھڑا ہوا جس پر پُرانی سِرکیاں اور بھیگے ہوئے دولڑے پڑے ہیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ستمبر ، ۳۹) سردیوں کے موسم میں ... شمال کی جانب سِرکیاں یا صفیں لگا لیں. (۱۹۷۴ ، راہِ عمل ، ۴۷). [پ : सिरकी].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف مذ.
سِرکی کا سامان بنانے والا ، چھپّر باندھنے والا. یہ تکیہ لرہ بخش سِرکی بند نے بنایا. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۱۲). [سِرکی + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---پوش (---و مج) امذ.
جس پر سِرکی کا چھپّر پڑا ہو ، چھپّر سے ڈھکا ہوا. چار دیواری کے شمال رویہ رو بروے دروازہ ایک اور کوٹھ پختہ مسقفہ مرتبہ سِرکی پوش اب اس میں ... فقیرنی ... رہتی ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۸۰). [سِرکی + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

---قَلَم (---فت ق ، ل) امذ.
بانس کی پتلی تیلی کا قلم. سِرکی قلم کی نے یعنی سینٹھے سے پتلی ، خوش رنگ اور زیادہ صاف ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۶). [سِرکی + قلم (رک)].

سُرْکی (ضم س ، سک ر) امث.
رک : سڑکی. برق نے کہا اُستاد میں نے کئی تولہ بے ہوشی اس ملعون کو پلائی مگر کچھ تاثیر نہ ہوئی میں حباب بے ہوشی مارتا تھا وہ سُرکی لیکر کہتا تھا کہ لطف آتا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۱۲۰). پیالہ منہ سے لگا کر اونچی اونچی سُرکیوں میں الائچی والی نمک دار سبز چائے پی رہے تھے. (۱۹۸۲ ، باگھ ، ۲۵۱). [سڑکی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَرکیُولَر (فت س ، سک ر ، کس مج ک ، و مع ، فت ل) امذ ؛ سرکولر.
رک : سرکلر. ضلع کے تحصیل داروں کے پاس نیچے لکھے ہوئے سرکیولر بھیجے گئے. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم دیسی ، ۷). جہانگیر بادشاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی بارہ قلمی سرکیولر تمام ممالکِ محروسہ میں جاری کیا. (۱۹۰۶ ، مراتِ احمدی ، ۱۱۱). [انگ : **Circular**].

سُرکھا (ضم س ، سک ر) امذ.
لمبا تناور درخت یا پودا جس میں پتوں کی مناسبت نہو (پلیٹس). [س شُلکہ : शल्क].

سَرکَھنْد/ سَرکَھنْڈ (فت س ، سک ر ، فت کھ ، غنہ) امذ.
زردی مائل سفید رنگ کا ایک پُھول (ماخوذ : بحرالفضائل ، بلخی (مقالاتِ شیرانی ، ۱ ، ۲ : ۱۱۷ ، ۱۹)). [مقامی].

سُرْگ (ضم س ، فت نیز سک ر) امث ؛ سرگ.
۱. **دیوتاؤں کے رہنے کی جگہ ، جنّت ، بہشت ، بیکنٹھ.** اے دنیا کے سرگ کی اپچھری اے گنونتی گن بھری تُوں دل لانی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۸). لڑکی ہوئی وہ بھی ہاتھ سے چھوٹ سرگ کو گئی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۶). ۲. **آسمان.**

سرگ تھے نکلیا چندر لعل لہو کے بہتر
سور چھپایا خنجر ، چندر دِکھایا مکھن

(۱۵۱۸ ، لُطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۹)).

یعنی کہ ہلال بدر ہووے
اس سیت سرگ کوں صدر ہووے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴). سُرگ لفظ ہندی ہے معنی اس کے آسمان. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۹). لوگ تمہارے لئے سرگ کے تارے توڑ لائیں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۶۹).

مارا جھونٹا جب سکھیوں نے جھونٹا لگا سرگ میں جانے
پُروا ہوا چلے ساون کی ساری بناسپتی لہرائے

(۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۴۲). [رک : سورگ].

---بَن (---فت ب) امذ (قدیم).
باغِ بہشت ، جنّت.

سکل غلمان ہور حوراں ملک اس عید سوں خوش ہو
بھرائے آج دن مجلس خوشیاں کی سرگ بن میانے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱۸). [سرگ + بن (رک)].

---بیل (---ی مج) امث.
رک : اکاس بیل ، اَمَر بیل. سرگ بیل کا ایک بالشت بھر ٹکڑا بڑے سے بڑے سرسبز و شاداب درخت پر چند ہی روز میں پھیل کر اس کو زرد و خشک کر ڈالتا ہے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۲۶۲). [سرگ + بیل (رک)].

---پَتالی (---فت پ) امث.
بھینگا شخص جس کی ایک آنکھ آسمان کی طرف اور دوسری زمین کی طرف ہوتی ہے ؛ سانڈ جس کا ایک سینگ اُوپر کی طرف مُڑا ہوا اور دُوسرا زمین کی طرف ہو (پلیٹس). [سرگ + پتال (پاتال) (رک) کی تخفیف + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سے اُتْرا بَبُول میں اَٹْکا کہاوت.
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا (جامع اللغات).

---لوک (---و مج) امذ.
سورگ ، بہشت (پلیٹس). [سرگ + لوک (رک)].

سُرگا (ضم س ، سک ر) امذ.
۱.**(گلہ بانی) چارے کے لیے جنگلی جھاڑیاں کاٹنے کو گھسیاروں کا ایک قسم کا گنداسا** (ا پ و ، ۵ : ۸۶). ۲. **(آب کاری) کے صاف کرنے کا خاردار آہنی گز ، سوجا** (ا پ و ، ۷ : ۱۰۱) .
[س : شرکرا शर्करा].

سِرگاہ (فت نیز کس س ، سک ر) امث.
۱. **(بُنائی) تھان کے شروع اور آخر کا ہر سرا (جو) بُنائی شروع اور ختم ہونے کی حد کو ظاہر کرتا ہے** (ا پ و ، ۲ : ۶۳). ۲.**ساری کا ایک سِرا.** دونو سرے پیچھے ہی لٹکے ہوئے تھے کان کے پاس کُچھ سرگہ کے آنچل کی جھوک تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۲۲). ۳. **سرہانا.** تقریباً بیس منٹ میں میں نے کھٹمل دانی کو سرگہ کی طرف سے اِتنا کاٹ دیا کہ میرا جسم اندر چلا گیا. (۱۹۴۷ ، ہم اور تم ، ۳۶). [ف : سر + گہ (رک)].

سُرگباش (ضم س ، فت نیز سک ر ، سک گ) امذ.
(ہندو) موت ، اِنتقال ، رحلت. سیٹھ جی کا سُرگباش ہو گیا بچّہ ان سے پہلے ہی چل بسا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۲ : ۷۸). [رک : سورگباش].

---ہونا ف م.
دُنیا سے کُوچ کرنا ، مر جانا ، اِنتقال ہو جانا ، عدم کی راہ لینا. یہاں راجہ ٹوڈرمل سرگباش ہوئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۸۱).

سُرگباشی (ضم س ، فت نیز سک ر ، سک گ) صف.
(ہندو) جس کا اِنتقال ہو گیا ہو ، آنجہانی. جناب معزز خطاب مہاراجا سرگباشی والیٔ پٹیالہ ... نیک نام رہے . (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۸۶) . جنرل راجہ سر امر سنگھ بہادر سرگباشی کی طرف اِشارہ ہے. (۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۲). اف : ہونا. [سورگباش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَرگم (فت س ، سک ر ، فت گ) امث.
۱. **(موسیقی) ساز کے پردوں کی سات مُختلف آوازیں جن کے اُلٹ پھیر اور ترتیب سے راگنی پیدا ہوتی ہے ، سات سُروں کا مجموعہ ، سا رے گا ما پا دھا نی کا مُخفف.** ان ساتوں سروں کو سپتک کہتے ہیں اور سرگم بھی کہتے ہیں.(۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۶۸). سا ، رے ، گا ، ما ، پا ، دھا ، نی (مجموعی طور پر) ان ساتوں سروں کو اِصطلاحِ موسیقی میں سرگم کہتے ہیں. (۱۹۲۷ ، نغماتِ الہند ، ۱۱). غزل کی مثال سرگم کی سی ہے جس کے ہر سُر سے سِتار گونج اٹھتا ہے. (۱۹۷۰ ، بُرش قلم ، ۱۶۵). ۲. **(مجازاً) کسی مسئلے کی اِبتدائی منزل یا الف ب ت.** مولوی صاحب تو سرگم ہی میں اٹکے رہے اور سید امیر جان صاحب نے درس نظامیہ بلکہ طِب تک پڑھ ڈالی. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۸۳).
[س : सरगम].

سَرگُن (فت س ، سک ر ، ضم گ) امذ ؛ صف.
صفاتِ ذاتِ باری تعالیٰ ، اوصافِ الٰہیٰ ، حمدِ باری تعالیٰ (نرگُن کی ضد).

یہ تن ٹھلیا روح کی ٹھلیا کاجل روح
نوشہ یہ جگ بن گھٹا سرگن نرگن کھوہ

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۶۹).

ظ ، ظاہر اور باطن پیارا
نرگن سرگن ادا نکارا

(۱۷۶۲ ، غلام قادر بادشاہ ، رمز العشق ، ۵۲).

کس کو سرگن کس کو نرگن جانیے
بولتے کے ہیں یہ سب گن جانیے

(۱۸۰۲ ، رمز العاشقین ، ۲۸). یہ سب اسی کے نام اسی کے کام ہیں نرگن کہو یا سرگن ذات کہو. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۴۴).
[س : سدگن सद्गुण].

سَرگُنی (فت س ، سک ر ، ضم گ) امذ.
اہلِ صفات (ا پ و ، ۷ : ۱۵۸). [سرگن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرگَہی (فت س ، سک ر ، فت گ) امث ؛مسر سرگنی.
وہ کھانا جو روزہ رکھنے کی نیت سے صبح صادق سے پہلے کھایا جائے ، سحری ، سحر گہی (نوراللغات) . [سحرگاہی / سحری (رک) کا بگاڑ].

سُرگی (ضم س ، سک ر) صف.
نیک ، بہشتی ، بیکنٹھ باسی. وہاں کے راجا کو سُرگی کہتے ہیں سرگ لفظ ہندی ہے معنی اس کے آسمان.(۱۸۰۵، آرائشِ محفل، افسوس ، ۱۵۹). گرو نے یوں تعلیم شروع کی نہ پانی نہ پنی نہ سُرگی نہ نرگی نہ برہمی نہ بشنی . (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۶۹) .
[سُرگ (سورگ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَرگِین (فت س ، سک ر ، ی مع) امذ.
(گائے بھینس وغیرہ کا) گوبر.

دوانا ہوں میں اربابِ جہاں کی حسِ شامہ کا
کہ جیسا غیر ان کے رُوبرو ویسا ہی سرگیں ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹۰). اُن کی کھالیں اور ان کا گوشت اور سرگیں آگ میں جلا دیویں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۳۵۲). کیڑیاں سرگیں گاؤ کی دھونی سے بھاگتی ہیں اور سب مر جاتی ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۵). [ف].

سَرگھوٹا (ضم س ، سک ر ، و مج) امذ.
(موسیقی) بین (بینا) کی ایک قِسم کو بجانے کی مخروطی شکل کی چھے انچ لمبی چوب جو اس کے لیے مِضراب کا کام دیتی ہے. مووک ، مھرک (ا پ و ، ۳ : ۱۶۱). [سُر (رک) + گھوٹا (مقامی)].

سَرَل (فت س ، ر) صف.
۱. **(ہند) سیدھا ، سچّا ، ایماندار ؛ بھولا ؛ بے کپٹ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۲. **سہل ، آسان.** انکا ذہن سرل ہندی سے پلک جھپکنے میں خاص فارسی کے دوسرے کنارے پر پہنچ

جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۲۳). ۳. **ایک قِسم کا چیڑ کا درخت ؛ ایک خوشبودار لکڑی یا درخت جو پائن کی قسم سے ہے لاط :** Pinus Longifolia (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۴. (مجازاً) **سرو جیسا ، موزوں ، مناسب.** چھریرے سے سرل بدن والی حُور. (۱۹۶۵ ، ادھ کھایا امرود ، ۶). ۵. **درختِ سرو** (ہندی اردو لغت). [پ : सरल].

سَرلا (فت س ، سک ر) صف (قدیم).
سیدھا ، لمبا (سرو کی طرح).

اُس کے سرلے قد پہ تھے قُربان طُوبیٰ کی ہے ڈھال
اس کے خال و خط پہ تھے بلہار تلتل مشک ناب

(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۳۹). [سرَل (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

سَرما (فت س ، سک ر) امذ.
سردی کا موسم ، جاڑا ، سردی.

نیمہ ڈونگر ایرال ہے جو فراز
واں سرما تھے یخ ہوتا نیں درگداز

(۱۶۴۶ ، خاورنامہ ، ۳۹۲).

باغ میں سرما تھا اور تھی بادِ دلدار دو رنگ
مجھ کوں پر برگِ گلِ رعنا دوشالا ہو گیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۱). جو اللہ تعالیٰ ... عطا فرمائے ... ایسا کہ گرما اور سرما کو کفایت کرے اس پر قناعت کر. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲۲). یہ طے پا چکا تھا کہ اوائلِ سرما میں ندوۃ العلماء کا وفد (ڈیپوٹیشن) مستقل سرمایہ کے جمع کرنے کے لیے اطرافِ ملک روانہ ہو گا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۰۶). سرما میں یونیورسٹی کے لیے ایک کاپی منگوانے کی کوشش کروں گا. (۱۹۲۴ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۱۳۶). [ف].

---زدَگی (---فت ز ، د) امث.
سردی کی مار ، سردی سے صدمہ یا آزار پہنچنے یا ٹھنڈ لگ جانے کی صُورتِ حال ، یخ زدگی. علت سرما زدگی کہ طعمہ جلد ہضم نہ ہووے اور تہ جانور کی بخوبی صاف و خالی نہ ہووے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۴۸). [سرما + ف : زد ، زدن = مارنا + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---زدَہ (---فت ز ، د) صف.
جسے سردی سے صدمہ یا آزار پہنچا ہو ؛ ٹھنڈ کا مارا ہوا ، پالا مارا ہوا / پالے سے مارا ہوا.

تنِ سرما زدہ میں گرمیٔ آتش کا وصول
جسمِ گرما زدہ میں یا اثرِ بادِ سحرا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱۳).

سرد مہروں سے فلک ڈال نہ پالا کہ بن آگ
نخلِ سرما زدہ کی طرح سے جل جاؤنگا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۸). یہ زمرہ شاہی بھیگا ہوا اور سرما زدہ بے چین و بے آرام کوب‌ٹینیر میں پہنچا. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۶۶۹). [سرما + ف : زد ، زدن = مارنا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سِرما (کس س) امذ.
(ٹھگی) **سر ، کھوپڑی** (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سُرما (ضم س ، سک ر) امذ.
رک : سرمہ.

کپور پیشانی اپر لگا
آنکھوں دونوں سرما بھرا

(۱۵۰۳ ، لازم المبتدی ، ۶).

شرافت میں گردِ اوس کے نعلین کا
ہے سرما چندر سور کے نین کا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶).

خدا سیں ڈراتا بھی مت نہ دے سُرما تغافل کا
سیہ چشمی سیں ہو جاتا ہے ظالم کال عاشق کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۳). [سرمہ (رک) کا متبادل املا].

سَرماراجو (فت س ، سک ر ، و مج) امذ.
گندم کی ایک قِسم جو میکسیکو سے لائی گئی. سرماراجو قد چھوٹا ، دانے سرخ ، روٹی پکانے میں کمتر درجہ ، عام کاشت کے لیے سخت جان گندم ہے. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۲۰۶). [مقامی].

سَرمامک (فت س ، سک ر ، فت م) امذ.
بچّوں کا ایک کھیل ، آنکھ مچولی. سرمامک ... لڑکوں کا کھیل ہے اس کو چشم بندک بھی کہتے ہیں اور اہلِ ہند آنکھ مچولی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف].

سُرماں (ضم س ، سک ر) امذ (قدیم).
رک : سرمہ.

کتر بربت ہو بھاری پیسے
سرماں ہو کر نینوں پیسے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۹). [سُرمہ (رک) کا متروک املا].

سَرمانی (فت س ، سک ر) امذ.
گیارہ روپے (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۳). [مقامی].

سَرماوی (فت س ، سک ر) صف ؛ رک سرمائی.
جاڑے کا یا اس سے متعلق ، سردی کے موسم کا. سرماوی منڈی کو بھی ترقی دی جائے گی (۱۹۶۰ ، دوسرا پنجسالہ منصوبہ ، ۹۵). [سرما + وی ، لاحقۂ نسبت].

سَرمائی (فت س ، سک ر) (الف) صف.
رک : سرماوی. ہوائے سرمائی بھی نہایت معتدل ہے اگرچہ برف باری بہت کثرت سے ہوتی ہے. (۱۸۴۶ ، تاریخ کشمیر (ماہنامہ کتاب اپریل ۱۹۷۶ء ، ۴)). چاول سرمائی فصل ہے جو زیادہ تر دسمبر اور جنوری میں کٹتی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶۳). سرمائی حالات ، ناگزیر ژالہ باری کی کیفیات گرما درجۂ حرارت ، ذرائع نقل و حمل اور اندرونی خطۂ کاشت کے اخراجات وغیرہ معلوم کرنا ضروری ہوگا. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۲). (ب) امث. **موسم سرما کا لباس ، جڑاول.**

فلک سرمائی مخمل کے ، ملک درزیاں سوتاواں لے
شفق کی گوٹ لالہ سے ، منڈپ نوری ... ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶). **مجھ کو معلوم ہوا تو** میں نے کچھ روپے بھیجدیے جس سے اس کی سرمائی بنی . (۱۸۸۹ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۸۵). تمہاری بھابی آج کل کئی دن سے بچوں کی سرمائی کے واسطے کہ رہی ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۷). [سرما + ئی ، لاحقۂ نسبت].

--- خواب (--- و معد) امث.
(حیاتیات) بعض حیوانات کا جاڑے کے موسم میں بے حس و حرکت پڑے رہنا. اس کا ایک دلچسپ حل ... سرمائی سکتہ ہے یہ لفظ سرمائی خواب سے بہتر ہے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۳). [سرمائی + خواب (رک)].

سُرمائی (ضم س ، سک ر) صف.
سرمے کے رنگ کی. سُرمائی سیسہ سے اسٹوریج بیٹریاں بنائی جاتی ہیں. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۸۶). [سُرما + ئی ، لاحقۂ نسبت].

سَرْمایَہ (فت س ، سک ر ، فت ی) امذ.
۱. (أ) دھن دولت ، روپیہ پیسا اور سامان وغیرہ ، نقد اور املاک ، ذخیرہ.

اچھے عقل سوں بخت کوں یاوری
اچھے عقل سرمایۂ داوری

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۲). اے جوانو تمہارا سرمایہ آخر ہو چکا اب بساط بازی لپیٹو اور اپنے گھر کی راہ لو. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۹). حضرت خدیجہ کے پاس ان کے پہلے شوہر کا بڑا سرمایہ تھا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۷۹). اگر یہ تعمیم نہ ہوتی تو ان کو اپنی تصنیفات کے لیے کچھ سرمایہ ہاتھ نہ آتا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۶۳). کالج کا سرمایہ اور کرایہ ایسے کھاتے میں پڑ جائے گا کہ حکومت کو بھی خبر نہیں ہونے پائے گی کہ کیا حساب تھا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۸۸) **(ii) کمائی.** نُسخے آزمودہ مجرب جو سرمایہ تمام عمر کے سوا ان نسخوں کے تھے ... جمع کر کے یہ رسالہ درست کیا. (۱۸۷۷ ، مُفیدالاجسام ، ۶۳). بالکل ممکن تھا کہ آج کا سرمایہ کل کے مصارف کے لیے اٹھا رکھا جائے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۷۶). انہوں نے ادب کا جو سرمایہ چھوڑا ہے اس کی قدر و قیمت ہمیشہ وہی رہے گی جو اعلیٰ درجے کے ادب کی ہوا کرتی ہے. (۱۹۸۷ ، مقالاتِ عبدالقادر (پیش لفظ) ، ۱۷). **۲. زر اصل ، راس المال ، پونجی.**

ادریس کا کہاں ہے جو پیرایہ ہے ترا
قرآن و آلِ خلق میں سرمایہ ہے ترا

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۶۲). سرمائے کے اجرا پر بلا واسطہ نگرانی کے سبب سے بھی یہ طلب گھٹ گئی تھی. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۱۴۴). **۳. باعث ، سبب.**

سرمایۂ صد آفتِ دیدار کی خواہش ہے
دل کی تو سمجھ لیجیے گر چشم کہا مانے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳). اے آلِ ابی بکر تم لوگوں کے لیے سرمایۂ برکت ہو. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۰۸).

جو تخم تھا جہاں کا سرمایۂ حقارت
وہ آج نخل بن کر دیتا ہے سب کو سایا

(۱۹۴۶ ، لبیب تیموری ، آتش خنداں ، ۲۷۶). [ف].

--- اِفْتِخار کس صف(--- کس ا ، سک ف ، فت ت) امذ.
وہ چیز جس پر فخر کیا جائے. اس میں کسبِ ذاتی کا دخل کم ہوتا ہے اس لیے وجہ ناز اور سرمایہ اِفتخار نہیں ہوسکتی (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جون ، ۱۵). [سرمایہ + اِفتخار (رک)].

--- پَرَسْت (--- فت پ ، ر ، سک س) صف.
دولت مند ، امیر ، دولت کا پُجاری. سُود خوار ، سرمایہ پرست ، چور بازار میں بیچنے والے سب اس گروہ میں شامل ہیں. (۱۹۶۱ ، نئی اور پرانی قدریں ، ۱۸۷). [سرمایہ + پرست (رک)].

--- پَرَسْتی (--- فت پ ، ر ، سک س) امث.
خالق اور معبود کی طرح مال و دولت کی قدر و منزلت کرنا.

کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ؟
دنیا ہے تری منتظرِ روزِ مکافات!

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۴۷). [سرمایہ پرست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- حَیات کس اضا(--- فت ح) امذ.
زندگی کی کمائی ، تمام عُمر کی کاوش کا حاصل. منٹو کے یہ تصورات اس کا سرمایۂ حیات تھے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۵۲). [سرمایہ + حیات (رک)].

--- دار صف.
۱. مال و دولت رکھنے والا ، دولت مند ، امیر ، اہل ثروت.

گرمیِ گفتارِ اعضائے مجالس الاماں
یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہے جنگِ زرگری

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۹۶). یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس شہر میں یا تو بھوک اُگتی ہے جو غریبوں کو کھائے جا رہی ہے یا یہاں ناتوان کے نوالے سرمایہ دار عقاب جھپٹ کر لے جاتے ہیں (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۸۹). **۲. مالا مال (کسی چیز سے)، کوئی شے وافر مقدار میں رکھنے والا ، مالدار.**

محفلِ ہستی تری بربط سے ہے سرمایہ دار
جس طرح ندی کے نغموں سے سکوتِ کوہسار

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۹). ہندی کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرنے کے لیے ... آئین کے بنائے ہوئے طریقے سے اس کو سرمایہ دار بنانا ہے. (۱۹۶۰ ، اردو زبان اور ان کا رسم الخط (ضمیمہ) ، ۸۹). **۳. حامل (کسی خوبی یا نعمت کا)، اِستطاعت رکھنے والا ، قابلیت رکھنے والا.** ایک زبان کو علمی حیثیت سے سرمایہ دار بنانے کے لیے جس قدر علمی ذخیرہ کی ضرورت ہے اردو کا دامن اس سے خالی تھا. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۸۷). **۴. کارخانے یا فیکٹری کا مالک یا بڑا سوداگر جس کی آمدنی کثیر ہو**

امیر کبیر (مزدور کی ضد). ان باتوں کو یورپ کا سرمایہ دار نہیں جانتا. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۸۱).

نچوڑتا ہے لہو غریبوں کا ، دستِ سرمایہ دار اب بھی

(۱۹۵۴ ، آتشِ گل ، ۲۰۶). [سرمایہ + دار (لاحقۂ فاعلی)].

---دارانہ (---فت ن) صف.
سرمایہ دار سے منسوب یا متعلق ، سرمایہ داری کا. یونان کے عوام ... سرمایہ دارانہ نظریہ کے حامل ہیں. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۷۳). [سرمایہ + دار (رک) + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

---دارانہ تنظیم / نظام (---فت ن ، ت ، سک ن ، ی مع / کسر ن) امذ.
معاشی نظام جس میں پیداوار اور تقسیم پیداوار کے ذرائع حکومت کے بجائے چند افراد کے قبضہ و اختیار میں ہوں. موجودہ سماجی اور تمدنی زندگی کی ساری خرابیاں براہِ راست یا بالواسطہ ، سماج کی سرمایہ دارانہ تنظیم ... کا نتیجہ ہیں. (۱۹۴۱ ، افادی ادب ، ۸۹). [سرمایہ + دارانہ + تنظیم / نظام (رک)].

---داری امث.
۱. **دولت مندی ، تموّل ، امارت ، ثروت.** سرمایہ داری کے خلاف پھر ایک جہاد عظیم ہو رہا ہے. (۱۹۳۴ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۱۸۱). کوئلہ کی کانوں کی تلاش اور کھدائی شروع ہوئی اسی دوران کوئٹہ میں صنعتی سرمایہ داری کی بُنیاد پڑی. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۱۵۲). [سرمایہ + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زدہ (---فت ز ، د) صف.
سرمایہ کا مارا ہوا ؛ (مجازاً) غریب ، مُفلس. ایک سرمایہ زدہ اور ملوک زدہ دنیا سے یہ کہنا ہے کہ خدا کے نزدیک ... کسی کو کسی پر فضیلت نہیں. (۱۹۵۷ ، سالک (عبدالمجید) ، کانوں سنی ، ۲۰۳). [سرمایہ + ف : زد ، زدن - مارنا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---سوز (---و مج) صف.
دولت خرچ کرنے والے ، سرمایہ ضائع کرنا والے. ایامِ عرب وغیرہ سے گزرتے ہوئے دورِ حاضرہ کے سرمایہ سوز روس تک پہنچ جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۶۵). [سرمایہ + ف : سوز ، سوختن - جلانا].

---کار صف.
(بینکاری) **کاروبار میں پُونجی لگا کر دولت کمانے والا ، سرمایہ لگانے والی اسامی.** اگر سُود کی شرح کُھلی مارکیٹ کی شرح سے کم ہو تو سرمایہ کاروں کو اس بات کی ترغیب ہو گی کہ نسبتاً کم محنت اور زیادہ سرمایہ استعمال کریں. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۱۳۸). [سرمایہ + کار (رک)].

---کاری امث.
صنعت و حرفت یا تجارت کے کاروبار میں روپیہ لگانے کا عمل ، روپیہ لگانا ، سرمایہ لگانا. سرمایہ کاری اور سرمائے کے اجرا پر بلاواسطہ نگرانی کے سبب سے بھی یہ طلب گھٹ گئی تھی. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۱۴۴). بھارت سے ہجرت کرنے والے تقریباً تمام مسلمان سرمایہ دار مغربی پاکستان میں آباد ہوئے اور انہوں نے مُلک کے مشرقی حصے میں سرمایہ کاری سے گریز کیا. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۶). [سرمایہ + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
کاروبار میں روپیہ پیسا خرچ کرنا. معمولی طور پر سرمایہ لگانے کی ضرورت ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۴). سُود کی شرح میں اضافے سے نہ صرف بچت کا رجحان پیدا ہو گا بلکہ کافی سوچ بچار کے بعد سرمایہ لگانے کی عادت پیدا ہو گی. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سال منصوبہ ، ۱۳۵).

---مُحفُوظ کس صف (---فت مج م ، سک ح ، و مع) امذ.
وہ رقم جو بینک وغیرہ میں خاص ضرورت کے لیے جمع ہو اور اسے خرچ نہ کیا جائے ، محفوظ سرمایہ. قومی بینکوں کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ امانتوں کے مقابلے میں ایک مقررہ سرمایہ محفوظ قائم کریں. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰۷). [سرمایہ + محفوظ (رک)].

سُرمَچُو (ضم س ، سک ر ، فت م ، و مع) امث.
آنکھ میں سرمہ ڈالنے کی سلائی. صندل کی لکڑی کے دانوں والی تسبیح ، سُرمے کی ننھی سی بوتل اور سُرمچو ... کل یہ چیزیں تھیں. (۱۹۸۲ ، باگھ ، ۹۴). [سُرم ، سرمہ (رک) کی تخفیف + چو ، چوانا - ٹپکانا (رک) سے اسم].

سَرمَد (فت س ، سک ر ، فت م) (الف) صف.
۱. **ہمیشہ قائم رہنے والا ، جس کو بقا اور پائداری ہو ، مستحکم.**

نہ ہے دین دنیا میں سرمد ہے تُوں
توں محمود وہاں یہاں محمد ہے تُوں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱).

نظر بھر جب میں دیکھا ہوں جھلک اس حسنِ روشن کی
مرا دل رُوشناسِ دولتِ سرمد ہوا واقع

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۹).

اول گام میں درِ دولتِ سرمد مِل جائے
دست گیری کو جو بازوئے محمدؐ مِل جائے

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۸۶).

غم دل کو جس نے کیا عیشِ سرمد
وہی کاوشِ دل کشا چاہتا ہوں

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۲۶۷). ۲. **مست ، مجذوب** (فرہنگِ آصفیہ).
(ب) امذ. **قادرِ مُطلق ، خُدائے تعالٰی.**

گیا شبہہ سمجھ میں آیۂ حبل الورید آیا
رگِ گردن مقامِ خاص ہے محبوبِ سرمد کا

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۵). [ع].

سَرمَدی (فت س ، سک ر ، فت م) صف.
رک : **سرمد جس سے یہ منسوب ہے ، دائمی ، دوامی.**

ترا نُور جس کوں کرے سرمدی
کرے دِین و دنیاں میں او سروری
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۱).

رکھ ہر کے سر کو اپنے عشق کی تروار پر
جو تو چاہے ہو تیرے قبضے میں مُلکِ سرمدی
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۹۵). اغلب ہے کہ فضلِ ایزدی و لُطفِ سرمدی سے پُورا ہو جائے . (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۶۲).

پنجہ اِدھر علم کا رُخِ پُر ضیا اُدھر
وہ نُورِ سرمدی تہ و بالا تھے جلوہ گر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۹). فرشتوں کے ساتھ مِل کر حمدِ الٰہیٰ کا سرودِ سرمدی گائیں گے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۵۱). قرآن کی لازوال اور سرمدی آیات میرے حافظے پر نقش ہو گئیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۹). [سرمد + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَرْمَدِیَّت (فت س ، سک ر ، فت م ، کس د ، شد ی بفت) امث.
ہمیشہ قائم رہنے کا وصف یا کام ، ہمیشگی ، دوام. عبدالکریم جیلی کا عقیدہ تھا .. انسان ذاتِ باری کی شانِ سرمدیت میں شریک نہیں ہو سکتا. (۱۹۴۲ ، روح اقبال ، ۱۸۴). اس کی نظر میں مُطلق کے مزید تعینات ہیں... مثال کے طور پر ایسی خودیاں جو حقیقی قلبی وارده ہوتی ہیں جو مطلق کی بُنیادی سرمدیت میں شریک ہوتی ہیں . (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۸). [سرمد + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْمَق (فت س ، سک ر ، فت م) امذ.
بتھوے کا ساگ.

قطره افشاں ہو اگر تیرا سحابِ ہمّت
بوٹی اکسیر کی پیدا ہو بجائے سرمق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۲). [ع].

سَرْمُکھ (فت س ، سک ر ، ضم م) م ف.
آمنے سامنے ، رُوبرو ، مُقابل. آپ سرمکھ ہو کر ... کافر سے آمادۂ پیکار ہوتے. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۵۱). اگر سرمکھ مقابلہ ہو تو وہ ہم پر وار کریں ہم ان پر جس کا چل جائے. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۱۵۹). حضورِ والا کو ساری عُمر میں آج میں نے سرمکھ ہو کر دیکھا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۹). اف : لڑنا ، ہونا. [پ : सरमुख].

ـــ سُنانا محاورہ.
رُوبرُو برا بھلا کہنا.

کُھن آئے کُتّے کووّں کو جن گالیوں سے جی
سرمکھ سُنائیں سوت وہ بن کر ہمارے پاس
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۴۸).

سَرْمَنْگ (فت س ، سک ر ، فت م) امذ.
رک : سرمق. سرمنگ : ہندی میں اس کو بتھوا کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [سرمق (رک) کا متبادل اِملا].

سُرْمَگِیں (ضم س ، سک ر ، فت م ، ی مع) صف.
۱. جس میں سُرمہ لگا ہو (آنکھ کے لیے مُستعمل).

دیکھ کر ابرِ تنک یاد آ گئی
اوس کی چشمِ سُرمگیں برسات میں
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۶۳) . چہرہ خوبصورت آنکھیں سُرمگیں ، بال کالے کالے. (۱۹۴۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۵۳). چند لاحقے ایسے ہیں کہ وہ جن الفاظ کے ساتھ آتے ہیں ان کا جز بن کے رہ گئے ہیں اور اب ایسے مرکبات مفرد لفظ معلوم ہوتے ہیں ان لاحقوں سے مرکب الفاظ کو مِلا کر ہی لکھا جائے گا ... بازیچہ، باغیچہ ... سُرمگیں، شرمگیں ... راہوار وغیرہ. (۱۹۷۴، اُردو اِملا ، ۴۷۲). **۲. سُرمے کے رنگ کا ، سیاہ.**

چھ گیا ہے جابجا دودِ جگرِ پروانے کا
سرمگیں رکھتی ہے ہر ہر دیدۂ ناسور شمع
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۶).

شعلوں کے بار بار وہ اندازِ دلنشیں
دم بھر میں زرنگار ، تو دم بھرم ہی سُرمگیں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۷۲). [سُرمہ بحذفِ ہ + گیں ، لاحقۂ صفت].

ـــ آنکھ (ـــ غنہ) امذ.
(مُغلانی گری) وہ آنکھ جس میں قُدرتی طور پر پپوٹے کی کوریں سیاہ ہوں (ا پ و ، ۴ : ۱۲۶). [سُرمگیں + آنکھ (رک)].

سَرْمَن (فت س ، سک ر ، فت م) امذ.
وعظ ، درس ، خُطبہ. خُطبہ کی مِثال بعینہ ایسی ہے جیسے عیسائیوں میں سرمن. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۴۰۰). [انگ Sermon].

سَرْمَنْڈَل / سَرْمَنْڈَلَہ / سَرْمَنْڈَلی (فت س ، سک ر ، فت م ، سک ن ، فت ڈ / فت ل) امذ.
۱. (موسیقی) معمول سے بہت بڑا ناند یا گملے کی شکل کا کھال سے منڈھا ہوا باجا جس کی آواز گرج دار اور بہت بڑی ہوتی ہے فوج میں یا دور پرے آواز پہنچانے کے لیے کسی زمانے میں استعمال کیا جاتا تھا اور کہیں کہیں اب بھی استعمال ہوتا ہے ، دمامہ ، دھاک ، دھونسا ، ڈنکا ، طبل ، کوس ، نقارہ (ا پ و ، ۴ : ۱۴). **۲. قانون کے مانند ایک ساز جس میں ۲۱ تار ہوتے ہیں. بعض لوہے کے اور بعض پیتل کے اور بعض تانت کے ہوتے ہیں.**

ہوئے قرباں تیری تان پر تھے
طنبورا سرمنڈل جنتر دو تارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶).

انگلیوں پر تجھے اس طرح نچاوے گی دلہن
جس طرح ناچے ہے سرمنڈلی اوپر مور بنے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۴۰۷). انہوں نے ... سرمنڈل گن ، تنتی تال ... کرتال ... کو موافق دستور کے باندھا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۱). ادھر ان نازنینوں نے بربط ، بین، سرمنڈلہ بجایا. (۱۸۹۵ ، صندلی نامہ ، ۱۳۳). [پ : سرمنڈل स्वरमण्डल].

سَرْمَنْشا / سَرْمَنْشَہ (فت س ، سک ر ، فت م ، سک ن / فت ش) امذ.
جس سے کوئی تحریک یا بات نکلے ، سرچشمہ ؛ (مجازاً) کسی

تحریک کا قائد. بیکار رہنا اس ناکارے کا جو شعار نہیں ... چند اوقات سرمنشہ شعرا مرزا رفیع سودا کے کلیات کی صحت میں کاٹے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳) . ترقی تعلیم اہلِ اسلام ... کے سرمنشا اور مہتمم سید صاحب ممدوح ہیں. (۱۸۷۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۷). [ف : سر + منشا (رک)].

سَرمُوجھی (فت س ، سک ر ، و مع) امث.
(خیمہ و چھتری سازی) لمبی ہوری اور موٹے دل کا چھپّر میں لگانے کا بانس ، کندپلوا (ا پ و ، ۱ : ۱۰). [مقامی].

سَرموری (فت س ، سک ر ، و مج) امث.
مغربی پہاڑی کی ایک بولی جو سرمور (پنجاب) انبالہ کے علاقے میں بولی جاتی ہے. پہاڑی بولیاں جیسے ... گڑھوالی ، کمایونی ، سرموری اور دوسری. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۴۲). [سرمور (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُرْمَہ (ضم س ، سک ر ، فت م) ؍سرسُرما. (الف) امذ.
۱. **ایک سیاہ چمک‌دار پتھر نیز اس کا میدے کا سا پسا ہوا سفوف جو تقویتِ چشم یا آرائش کے لیے آنکھوں میں لگاتے ہیں.**

آنکھ میں اِخلاص کے دشمنی کا سُرمہ ہے
زُلفِ سخاوت منے بُخل کا ہے پیچ و خم

(۱۵۱۱ ، مشتاق (اردو ، ۱ کتوبر ، ۱۹۵۰ : ۳۸)).

جو او ضرب پاتا تو کوہ طور فرد
تو ہو سُرمہ اُڑتی فلک لگ او گرد

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۲۶).

خاک تیرے قدمِ پاک کی اے نورِ نگاہ
سُرمۂ دیدۂ جاں تھا مُجھے معلوم نہ تھا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۰). اس کاغذ میں سُرمہ ہے اور مُجھ کو ضعفِ بصارت مُدّت سے لاحق ہے اگر کہو تو لگا لوں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷۷). تمام دواؤں کو کھرل میں ڈال کر مثلِ سُرمہ پیس لیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸). سُرمہ ایک مفید دھات ہے جو زیادہ تر کیمیائی صنعتوں میں کام آتی ہے. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۱۳۲) . ۲. **سیسے یا سیاہ پتھر کی باریک سلائی جسے مشینوں سے گول ہموار لکڑی میں رکھ کر پنسل بناتے ہیں ، پنسل کے اندر کی سِلائی جو عموماً کوئلے اور سُرمے وغیرہ سے بنائی جاتی ہے .**

کوئلہ یعنی کاربن ہے وہ
پینسل میں جو ہوتا ہے سرما

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۵۶). (ب) صف. **نہایت باریک سفوف ، میدا سا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [ف].

---اِصْفَہانی کسِ صف(--- کس ا ، سک ص ، فت ف) صف.
لوہے کی کچ دھات. مرمکی ۲۴ مثقال ، افیون ، سرمہ اِصفہانی ہر ایک ۴ مثقال . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸).
[سُرمہ + اِصفہان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آلُود (--- و مع) صف.
سُرمہ لگی ہوئی ، وہ آنکھ جس میں سُرمہ لگا ہو.

نہ تھے وہ اشکِ خُونیں سُرمہ آلُود
کہ اس کی آنکھوں میں ہوتے تھے موجود

(۱۷۷۳ ، تصویرِ جاناں ، ۵۸). کوئی ساٹھ سال کی عمر ہو گی چھوٹا سا قد، لمبا چہرہ ، سُرخ و سفید رنگت، نیچی سفید داڑھی بڑی بڑی سُرمہ آلُود آنکھیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۵).
[سُرمہ + آلود (رک)].

---آواز کسِ اضا ، صف.
(استعارۃ) آواز بند کر دینے والا سرمہ (سرمہ کھانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے).

کیوں دلِ مجروح سُوں نِکلے صدا
موئے چیں سُرمۂ آواز ہے

(۱۷۳۶ ، دیوان اشرف ، ۸).

بوسے لب کے جو لیے بات نہ منہ سے نِکلی
قند عاشق کے لیے سرمۂ آواز ہوا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۹۶).

ہوتی ہے سرمۂ آواز کو لذّت خموشی کی
نگہ بن بن کے آنکھوں سے نکلتی ہے فغاں میری

(۱۹۰۳ ، باقیاتِ اقبال ، ۳۱۹). [سرمہ + آواز (رک)].

---باز صف.
سُرمہ آلُود. سہ پہر کو سُرمہ باز منشی جی نے آ کر اِطلاع دی کہ سرکار نے یاد فرمایا ہے میں نے اس اثنا میں خط صاف کر لیا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۰۵). [سُرمہ + باز(رک)].

---بَصِیرَت کسِ اضا(--- فت ب ، ی مع ، فت ر) امذ.
روشنی یا بینائی کے لیے مُفید سُرمہ ، مراد: رُشد و ہدایت ، رہبری و رہنمائی ، روشنی. دیوان میں متصوفانہ اشعار کا جو انداز ہے وہ ہمیشہ سے ہی اہلِ دل کے لیے سُرمۂ بصریت کا کام کرتا رہا ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ،لاہور ، جنوری،مارچ ، ۲۷). [سُرمہ + بصیرت (رک)].

---بَنا دینا/بَنانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **پیس کر بالکل میدا سا کر دینا ؛ ختم کر دینا ، برباد کر دینا.**

فلک نے پیس کر سُرمہ بنایا
نظر میں اس کی میں تو بھی نہ آیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۳). ۲. **محترم بنا دینا ، باوقار کر دینا.**

جلوہ دکھا کے طُور کو سُرمہ بنا دیا
منظور تھا کہ عشق ہو چشمِ کحیل کا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۴۸) ۳. **پیس کر سُرمہ بنانا ، سُرمہ جیسا باریک کر لینا.** تھوڑا سا مُشک ملا کر سُرمہ بنا کر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۸).

---بَنْنا محاورہ.
سُرمہ پس کر تیار ہونا ، بہت باریک ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ عِلمی اُردو لغت).

---بَھری (--- فت بھ) صف.
سُرمہ آلود ، سرمہ لگی ہوئی.

وہ سُرمہ بھری آنکھیں فتنہ ہیں کہ جادو ہیں
کِتنوں کو لگا رکھا کِتنوں کو سُلا رکھا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۰۴). [سُرمہ + بھری ، بھرنا (رک) سے حالیہ ناتمام].

ـــ پاشی اث.
سُرمہ چھڑکنا ، زخم میں سُرمہ بھرنا (پُرانے زمانے میں زخم کا خُون بند کرنے کے لئے سُرمہ بھر دیتے تھے).

گُمانِ نطق سے کُشتوں پہ حکمِ سُرمہ پاشی ہے
دہانِ زخمِ چسپیدہ لبِ باہم سمجھتے ہیں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۵). [سُرمہ + ف: پاش ، پاشیدن ـ بکھیرنا ، چھڑکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پھیلنا ف ل.
لگائے ہوئے سُرمے کا کسی وجہ سے اپنے حدود سے بڑھ جانا ، بدنمائی ہونا.

مضمون ہے نیا تری زُلفوں کا اے پری
پھیلا ہوا ہے گالوں پہ سُرمہ شباب کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۶۰).

ـــٔ تَسخِیر کس اضا(ـــ فت ت ، سک س ، ی مع) صف.
وہ سُرمہ جس میں مَنتر یا دُعا سے یہ تاثیر آ جائے کہ جو آنکھ میں لگائے دیکھنے والے اس کے مسخر ہو جائیں ، وہ سُرمہ جس کا ڈالنے والا دوسروں کو رام کرے یا قابُو میں کر لے.

کسی کی نرگسِ جادُو نے مار ڈالا ہے
ہماری خاک ہے ہم چشمِ سُرمۂ تسخیر

(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۱۱).

جبھہ سا ہوں میں تصوّر میں کسی کے پانوں پر
سُرمۂ تسخیر کرتا ہوں کھرل فرقت کی رات

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، د ، ۷۵). [سُرمہ + تسخیر (رک)].

ـــ چُرانا محاورہ.
بہت صفائی اور اُستادی کے ساتھ چوری کرنا یا دھوکا دینا ، چوری میں مہارت رکھنا. شوقین آتے ہیں لے جاتے ہیں. دلّال غضب ڈھاتے ہیں. ہنوز آنکھ ملی نہیں سُرمہ چُراتے ہیں. (؟ ، موج سلطانی (مہذب اللغات)).

ـــٔ چشم بَنانا / بَنْنا محاورہ.
قدر و منزلت یا محبت کی بنا پر آنکھوں سے لگانا ، محبوب رکھنا ، پسندیدہ ہونا.

سُرمۂ چشمِ عزیزاں نہ بنا میں اے چرخ
کیا بنا خاک کو غُبارِ دلِ احباب بنا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۲). اچھی اچھی کتابوں کو سُرمۂ چشم بنا رکھا ہے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۸۲) . وہ حکومت کی نظر میں سُرمۂ چشم بن کر سما گئے. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۱۵).

ـــ چھڑکنا محاورہ.
چیچک کے دانوں کا اثر آنکھ ، کان اور ناک وغیرہ پر کم کرنے کے لیے سُرمہ بُرکنا. ساس نے ... پپوٹوں ، ناک کے نتھنوں پر کان میں سینہ پر سُرمہ چھڑک دیا. (۱۸۹۸ ، منازل السائرہ ، ۱۷۰).

ـــ دار صف.
سُرمہ آلود.

کُچھ اپنی ان دِنوں میں نہیں سُرمہ دار چشم
غم میں سیاہ چشموں کے ہے سوگوار چشم

(۱۸۳۹ ، اسیر اکبرآبادی ، د ، ۹۷) . [سُرمہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ دان امذ.
سُرمہ رکھنے کا چھوٹا سا ظرف ، کحل دان.

رگڑماں ہوئی جب عرض طُول سوں
انکھیاں سرمہ دان ہوئیں تھیں ڈھول سوں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۶).

سرمہ دان کب چشم تیری کے برابر ہے سیاہ
فرق ہے ہر مُو میں مژگاں کے اوس میں میل میل

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳۰). سفر میں اسباب ضروری مثل ... آئینہ و شانہ و عصا و شمشیر و مسواک و سُرمہ دان وغیرہ ہمراہ رکھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۲۲). [سُرمہ + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ دانی اث.
رک : سرمہ دان.

مخمیاں یوں سنے چھوڑ انکھیاں میں کھیل
کہ جیوں سرمہ دانی میں رکھتے ہیں میل

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۴). خریطہ انھوں نے لے کر جو کھولا تو ... کنگھی ، سُرمہ دانی ... وغیرہ اس میں سے نِکلا. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۱۳۸). «وعلیکم السلام نوراں بہن! کیا حال چال ہے» میاں صاحب نے کنگھی میز پر رکھ کر سُرمہ دانی اُٹھائی اور ... سوال کیا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۵۴). [سُرمہ + دان (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ دَرگُلُو (ـــ فت د ، سک ر ، ضم گ ، و مع) صف.
(کنایۃً) خاموش ، چُپ (سرمہ کھا جانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے) ؛ بولنے سے معذور.

جوں آئینہ سُخن سے وہ سُرمہ درگُلو ہے
ہے چشمِ مردماں میں جو رازدار تیرا

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۲۷).

ہے سُرمہ درگُلو ترے کاجل کو دیکھ کر
کرتا نہیں غرور سے کچھ گفتگو چراغ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر، ۱۱۲). نواب اترے چکارے کی طرح سُرمہ درگُلو ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۷۸). چنانچہ سُرمہ درگُلو نواب بیگم ظفر کے اشعار گنگناتی رہیں. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۵۱). [سُرمہ + در (رک) + گلو (رک)].

ـــ دَرگُلُوئی (ـــ فت د ، سک ر ، ضم گ ، و مع) اث.
خاموشی ، بولنے سے معذوری. جلد نوبت واقعی سُرمۂ دَرگُلوئی کی

آ جائے گی. دُوسری بات یہ کہ صرف بولنے والے سے کیوں چاہتے ہو کہ بولنے کی قیمت دے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۴ / اپریل ، ۳). [سرمہ + در (رک) + گلو (رک) + ی ، لاحقہ کیفیت].

---دِلْوانا محاورہ.
آنکھ میں سُرمہ لگوانا ، تعلق اُستوار کرنا ، دوستی کرنا.

سرمہ آنکھوں میں رقیبوں سے وہ دلوانے لگے
پیس ڈال اے گردش لیل و نہار اب کے برس
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۶۸).

---دُنْبالَہ دار کس صف(--- ضم د ، سک م بشکل ن ، فت ل) امذ.
آنکھ میں لگا ہوا سُرمہ جس کا خط آنکھ کے کونے سے کان کی طرف بڑھا ہوا ہو.

آنکھوں میں دے کے سُرمۂ دُنبالہ دار کو
کر تازیانہ ابلقِ لیل و نہار کو
(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۶۶). سرمۂ دنبالہ دار آنکھوں میں ، دلھن بنے ہوئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۶۹).

چشم جاناں میں نہ کیوں ہو سُرمۂ دنبالہ دار
ناتواں ہے چاہیے رکھنا عصا بیمار کو
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۴).

اس چشم نیم خواب سے کس کو یہ تھی امید
جادو جگائے سُرمۂ دنبالہ دار کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۱). [سُرمہ + دنبالہ (رک) + دار (رک)].

---دینا ف م ؛ محاورہ.
۱. سُرمہ لگانا. عوراتِ بنی ہاشم مُدّت لگ سرمہ نہ دیئے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۷).

سیکڑوں خوش چشم ہیں لیکن تری کیا بات ہے
سُرمہ سب دیتے ہیں پر چتوں ہی چتون بھات ہے
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۱۵۰).

چشمِ سیہ میں سرمہ دے ، زلفِ رسا میں شانہ کر
قتلِ جہاں کے واسطے تازہ پھر اک بہانہ کر
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۰۶). **۲. سُرمہ کھلانا (تا کہ آواز بیٹھ جائے).**

کیا کہوں خُوبیِ خط دیکھ ہوئی بند آواز
سرمہ گویا کہ دیا اُن نے مُجھے پان کے بیچ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۱۴).

---ڈالْنا محاورہ.
سُرمہ لگانا (نوراللغات).

---ڈَھلَکْنا محاورہ.
سُرمے کا آنکھ کی تری سے اِدھر اُدھر جانا ، سُرمہ بہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ). صف.
سُرمہ جیسا ، سُرمئی ، سُرمے کے رنگ کا.

نعل گھوڑیاں کے تھے جو او سُرمہ رنگ
ہوئے اس سیتی توتیاواں کے سنگ
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۶). [سُرمہ + رنگ (رک)].

---سا صف.
۱. سُرمے کی طرح باریک پسا ہوا ، سُرمہ کے مانند. چینی سُرمہ سا کر کے ... آنکھ میں پھُونکنا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۲). دوا باریک سرما سا پسوا کر اس میں بھروائی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱). کونڈی سونٹا... دوا توڑ کے باریک کر کے اور گھونٹ کے سُرمہ سا کر لی جا سکتی ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۱۱۷). **۲. ناقابلِ برداشت بوجھ تلے دبنا یا پسنا ، دُکھوں اور اذیتوں میں ٹُوٹ پھوٹ جانا.** کمبخت دہقان اون ٹیکسوں کے بوجھ کے نیچے سُرمہ سا ہو رہے تھے. (۱۸۹۹ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۰۰). **۲. جس آنکھ میں سُرمہ لگا ہوا ہو.**

دیکھیے خاک میں ملاتی ہے
نگہِ چشم سرمہ سا کب تک
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۱).

شکنِ زلفِ عنبریں کیوں ہے
نگہِ چشمِ سُرمہ سا کیا ہے؟
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸).

دیکھا جو اُس نے نزع میں مجھکو اُٹھا کے آنکھ
آنسو نکل پڑے نگہِ سُرمہ سا کے ساتھ
(۱۹۱۹ ، در شہوار بیخود ، ۸۵). [سرمہ + ف : سا ، سائیدن - پیسنا ، پیس کر لگانا].

---سَب لَگاتے ہیں پَر چِتوَن بھانْت بھانْت کہاوت.
سُرمہ بہت لوگ لگاتے ہیں مگر زیب کسی کسی کو دیتا ہے ، بناؤ سِنگھار سبھی کرتے ہیں مگر بھبتا کسی کسی کو ہے (ماخوذ : جامع الامثال ، ۲۶۰).

---سُلَیمانی کس صف(---ضم س ، ی لین) امذ.
وہ جادو یا کرامت کا سُرمہ جس کے لگانے سے بعض بیان کے مطابق جن ، بُھوت اور دفینے نظر آنے لگتے ہیں.

ہو جاتی ہیں کور کی بھی آنکھیں روشن
وہ خاک بھی سُرمۂ سلیمانی ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۱۹). یہ ہدیۂ سلیمانی نہیں ، سرمۂ سلیمانی ہے. (۱۹۲۰ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۱۰۲). [سُرمہ + سلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---طِراز (---فت ط) صف.
سُرمہ آلود.

وہ حیاتِ عشق کی اک گھڑی کہ شبِ وصال کہیں جسے
سرشام ہی سے گراں ہے وہ کسی چشم سُرمہ طراز پر
(۱۹۴۰ ؛ فکر جمیل ، ۲۳). [سرمہ + طراز (رک)].

---طُور کس اضا(---و مع) امذ.
جب اللہ تعالیٰ نے اپنا جلوہ دکھایا ، خدا کی تجلی سے کوہِ طور جل کر خاک ہو گیا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر

کَر بڑے تھے۔ یہ خاک کو سیاہ سرمۂ طور سے تعبیر کی جاتی ہے ، خاکِ طور.

آیا کوئی لے کے نسخۂ نُور
لایا کوئی جا کے سرمۂ طُور

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۳). [سرمہ + طُور (رک)].

---- کَر دینا / کَرْنا محاورہ.
۱. پیس ڈالنا ، پیس کر میدے کی طرح باریک کر دینا ، نام و نشان تک نہ چھوڑنا ، سرمے کی طرح پیس ڈالنا.

ہے اس کی فتح ساتھ ہوں میں جس رئیس کے
سرمہ کیا ہے دیو کو چٹکی میں پیس کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۰).

قہر بن کر میں جوابِ فتنۂ ابلیس دوں
دفن کر دوں ، سرمہ کر ڈالوں ، رگڑ دوں ، پیس دوں

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۱۱۲). **۲. آنکھوں میں لگانا.** اُس کے کوچے کی ماٹی انکھیاں میں سُرمہ کروں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۷۴).

جن مرد ماں کو آنکھیں دیا ہے خدا نے وے
سُرمہ کریں ہیں رہ کی تری خاک دھول کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۴).

گر سُرمہ کرے خاکِ خرابات کو صوفی
سُوجھیں اسے پھر لوح و قلم اور زیادہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۹).

---- کَش (----فت ک) صف.
سُرمہ لگانے والا ؛ سُرمہ آلود کرنے والا. آپ کا محبت نامہ ... مژدۂ صحت پہنچ کر سُرمہ کشِ دیدۂ انتظار اور تسلی بخشِ دلِ بیقرار ہوا. (۱۸۹۷ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۲۲۹).

لیکن اس بھونچال کے آنے کی یہ بھی شرط تھی
سُرمہ کش ہو اس سے خود ملہم کی چشمِ انتظار

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۵۵۱). [سُرمہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا - لگانا].

---- کَشی (----فت ک) امث.
سرمہ لگانا.

دمِ سُرمہ کشی جو اشک نکلا چشمِ ساقی سے
ہر اک آنسو بنا سرمایۂ تعمیرِ میخانہ

(۱۹۱۲ ، گلکدۂ عزیز ، ۸۳). [سُرمہ + کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- کَشیدَہ (----فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
سُرمہ آلود ، سُرمگیں (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [سُرمہ + کشیدہ (رک)].

---- کھانا محاورہ.
چُپ سادھنا ، خاموش رہنا ، گُونگا بن جانا.

دیکھ کر آنکھوں کو اس کی مصحفی
اِن دِنوں سُرمہ سا کھا بیٹھے ہیں ہم

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۲۱).

سیاہیٔ دلِ دشمن کا سُرمہ کیا کھایا
زبانِ حال سے اے خنجرِ اجل کچھ بول

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۲۱).

---- کِھلانا محاورہ.
خاموش کر دینا ، آواز کو دبا دینا.

گو سُرمہ خموشی نے کھلایا
تحریر کو آنکھوں سے لگایا

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲۰). بلبل کی بھی آواز نہیں آتی ، نیند نے سُرمہ کِھلا دیا ہے. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۲۰۹). اُن کا بس چلے تو شہر شہر منادی کرا دیں کہ ... اگر کوئی ... بھٹائی اور اقبال کا کلام گائے گا تو اُس کو سُرمہ کِھلایا جائے گا. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، بخاری ، ۱۵۳).

---- کھینْچْنا محاورہ.
سُرمہ لگانا.

چشمِ بینا کا جو ہے شوق تو مانندِ سراج
سُرمۂ اصلی گردِ پئے دُلدُل کھینچو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۲).

جو سُرمہ نرگسی آنکھوں میں کھینچا
ہوئی شامِ دمِ شمشیر پیدا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۲۹).

کسی کی آنکھوں میں سُرمہ کھینْچا
کسی کی آنکھوں میں دُھول جھونکی

(۱۹۶۶ ، فکرِ جمیل ، ۱۵۲).

---- گُوں (----و مع) صف.
وہ آنکھ جس میں سُرمہ لگا ہو ، سُرمئی ، سُرمے جیسا.

ڈر ہے چشمِ سُرمہ گُوں ہے خوبرو یوں کی کہ زہر
بے طرح ہے اوس میں خاک آلودہ جو زنبور ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۷). آسمان سُرمہ گُوں ہو رہا ہے ، زمین گلِ دوپہری کے پُھولوں سے لہلہا رہی ہے اور جھیلیں خوبصورت کنول کے پھولوں سے بھری ہوئی ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۲ ، ۲ : ۳۰۵). [سُرمہ + گُوں ، لاحقۂ صفت].

---- گِیں (----ی مع) صف.
رک : سرمگیں. کیا یہ محبتِ حنا ہے جو میرے بالوں کو سُرخ کر دے گی یا کحل ہے کہ میری آنکھوں کو سرمہ گیں کر دے گا. (۱۹۰۴ ، خالد ، ۳۶). [سرمہ + گیں ، لاحقۂ صفت].

---- گھالْنا محاورہ.
آنکھوں میں سُرمہ لگانا (فرہنگِ آصفیہ).

---- گُھلانا محاورہ.
سُرمہ لگانا.

سُرمہ گُھلا کے آنکھوں میں نِکلا نہ کیجیے
ایسا نہ ہو کہ آپ پر کچھ توتیا بندھے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۸).

وہ سُرمہ کُھلایا کریں آنکھ میں
ہر اک چشم خود چشمۂ نیل ہے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۴۲).

ـــ لگانا ف م.
سُرمہ ڈالنا.

سُرمہ رو رو کے تو آنکھوں میں لگایا میں نے
مسّی ملوا کے اسے پان کِھلایا میں نے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۶۰). میں نے تیرے لیے آنکھوں میں سُرمہ لگایا تھا تم نہ آئے تو میں نے خون کے آنسوؤں سے آنکھیں دھو ڈالیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۲۱).

ـــ ہونا محاورہ.
سُرمہ کرنا (رک) کا لازم ، سُرمہ بننا ، سُرمے کی طرح باریک پسنا.

جو او ضرب پاتا تو کوہ‌طور فرد
تو ہو سُرمہ اُڑتی فلک لگ او گرد
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲۶).

کِتنے جواں سموں کے تلے آ کے مر گئے
پس پس کے سُرمہ ہو گئے ٹکرا کے مر گئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۸). خدا کا شکر ہے کہ وہ مجھ پر نہیں گرا ورنہ میری ہڈی پسلی سُرما ہو جاتی. (۱۹۶۷ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اکتوبر ، ۱۶۸).

سُرمئی (ضم س ، سک ر ، فت م) صف.
۱. **سُرمے کے رنگ کا ، سُرمہ‌گیں ، سُرمہ‌گوں.**

سرمئی آنکھوں کوں کیا سرمے سے کام
ناحق ان پر توتیا کرتے ہو تم
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۹). سرمئی پشوازیں دامن در دامن موتی ٹکے ٹکائے. (۱۸۶۳ ، انشاء بہارِ بے خزاں ، ۵۲). اکبر پیدا ہوا تو اس کی پنڈلی میں بھی ویسا ہی سُرمئی نشان تھا (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵).

اس کی قبائے سُرمئی گوشۂ دامنِ حیات
رِشتۂ جاں ہے تار تار اس نمدی کلاہ کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۴۷). ذرا ہی دیر بعد سُرمئی دھندلکے میں انجن کی تیز روشنی اُبھری . (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۶۵). ۲. **ایک کبوتر جس کا رنگ سرمئی ہوتا ہے.**

سیمائیے او گھاگرے تنبولیے پان لال
کُچھ اگرئی اور سُرمئی اور عنبری اور خال
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶). سیاہ اور زرد کے میل سے سُرمئی پیدا ہوا. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتربازی ، ۶). ۳. **مچھلی کی ایک قِسم** سُرمئی اور اس قِسم کی مچھلیاں عموماً خیشیومی جال سے پکڑی جاتی ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۱۲). [سُرمہ (بحذف ہ) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پرکار (ـــ فت پ ، سک ر) اسث.
(مُصوّری) **سُرمے کی قلم کی پرکار** (اپ و ، ۴ : ۱۷۳). [سُرمئی + پرکار (رک)].

ـــ تحریر (ـــ فت ت ، سک ح ، ی مع) اسث.
(مُغلائی گری) **سُرمے کی دھاریاں جو آنکھ کے پپوٹے کی کوروں پر سلائی سے بنائی جاتی ہیں** (اپ و ، ۴ : ۱۲۶). [سُرمئی + تحریر (رک)].

ـــ رنگ (ـــ فت ر ، غنہ) امذ.
(رنگائی) **سُرمہ کی رنگت سے مُشابہ سفیدی جھلکتا ہوا سیاہ رنگ** (اپ و ، ۲ : ۴۴). [سُرمئی + رنگ (رک)].

ـــ قلم (ـــ فت ق ، ل) امذ.
پنسل ، سُرمے کی سلائی پر بنا ہوا قلم. سُرمئی قلم کی لکڑی سیدھے ریشے والی اور یکساں ساخت کی ہونی چاہیئے . (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۱۵۲). [سُرمئی + قلم (رک)].

سُرمی (ضم س ، سک ر) امث.
معمولی سُرمہ ، کم تر درجے کا سُرمہ. جس میں چمک نہ ہو اور سیاہ ہو اسے سرمی کہتے ہیں یاد رکھو کہ سُرمی ادنیٰ قسم کا سیاہ سُرمہ ہے جس میں گندک جست کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۲) . [سُرما (رک) کی تصغیر و تانیث].

سُرمے (ضم س ، سک ر) امذ.
سرمہ (رک) کی جمع یا مُغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل).

اس ناز بھری آنک کی سنگار بدل
سُرمے کی نمن جیو کوں میں پیس رکھیا
(۱۶۷۸ ، غواصی (قدیم اردو ، ۱ : ۵۲۴)). ایران میں معدن کثرت سے ہیں لوہے ، تانبے ، سیسے ، سُرمے کی کانیں بہت ہیں (۱۸۷۳ ، اخبارِ مُفیدِ عام ، جولائی ، ۵).

کیا دین کے سُرمے سے کُھلے چشمِ بصیرت
دُنیا ہی کی تحصیل پہ جب ہو نظرِ قوم
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۲).

ـــ کا ڈورا صف.
رک : سرمے کی تحریر.

خدا کے واسطے بیمار ہوں میری طرف دیکھو
تمھارے سُرمے کا ڈورا مجھے گنڈا ہے افسوں کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴).

ـــ کا / کی قلم امذ ؛ امث.
پنسل ، وہ قلم جس کے اندر سُرمے کی سلاخ رکھی ہوتی ہے. سمدھیانے کی لڑکیاں سرمے کا قلم اور کاغذ لیے بیٹھی ہیں . (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۱۶). بادشاہ عرضیوں پر سُرمے کی قلم سے دستخط کرتے ہیں . (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۲۱).

ـــ کی تحریر صف.
سُرمے کی وہ لکیر جو سلائی سے آنکھ میں کھینچتے ہیں ، خطِ سرمہ.

سُرمے کی اپنی چشم میں تحریر کھینچ لو
میرے تو قتل کو بھی شمشیر کھینچ لو
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۸۹).

ساق تری آنکھوں میں ہے کیا سُرمے کی تحریر
یاں ہے خطِ ساغر خطِ باطل کے برابر

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۵). آنکھوں میں ہلکی سی سُرمے کی تحریر لگا دی گئی اس کے بعد زیور کی باری تھی. (۱۹۶۲ ، نورِ مشرق ، ۹۲). اف : کھینچنا ، لگانا.

سُرْمیلی (ضم س ، سکِ ر ، ی مع) صف.
سُرمگیں ، سُرمہ آلود. اُس نے کہا : تیری آنکھیں تو بن سُرمے سُرمیلی ہیں. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۱). [سُرمہ (بحذف ہ) + یلی ، لاحقۂ صفت تانیث].

سَرَن (۱) (فت س ، ر) امث.
۱. **بچاؤ کی جگہ ، ملجا و ماویٰ ؛ پناہ ؛ بھروسا ، تکیہ ، آسرا ؛ ہوا کا جھونکا.**

ایا جکونی خبر کوں یہاں وو خبر سٹیا
کھولیا لہوا کمرتے سرن آس پر سٹیا

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

کنور پھر کے ساتا سیں بولا بچن
مجے تب رہی یہ تمہاری سرن

(۱۷۵۶ ، قصۂ کام روپ و کلاکام ، ۲۹).

ان کی سرن میں آیا تو پھر دُکھ نہ ہو کبھی
رکھ لیں گے اپنی مہر سے وہ تیری آبرو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰). لیلا بولی کے ہے دیبی تیری نے ہو ، میں اناتھ تیری سرن ہوں میری رچھا کر. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۷).

گہی ہے سرن میں نے چرنن کی تیرے
ترا نام جپنا منوٗ کا منا ہے

(۱۹۶۲ ، فارقلیط ، ۳۳) ۲. **ہندوانہ سلام ، قدم بوسی.**

سل ہے منجے جو دانت کی ہور زلف کی تری
اس سین کو سرن ہے ہور اس لام کوں سلام

(۱۷۰۷ ، بحری ، ک ، ۱۶۵). [सरन : پ].

ـــــ دیکھ / دیک آنا محاورہ (قدیم).
قدم بوس ہونا.

سو کر نیچ اس بزم پری کون
او درویش کوں دیک آیا سرن

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۶).

ـــــ سے م ف.
بھروسہ کر کے ، اعتماد کے ساتھ. کونی چلّا کر سُناتی کہ بی بو مُجھے چین کہاں آنے تو آنے نہیں تو.... سرن سے بندی خود ہی دربار میں چلی گئی. (۱۸۸۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۴۸).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. **قدم چُومنا.**

تھی محبوب عالم کی وو گُل بدن
کہ چندر جسے دیکھ کرتا سرن

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۵). ۲. **سجدہ کرنا ، سر تسلیم خم کرنا.**

آدم کے انگے نہ سر دھرے او
اس گیان کوں سب سرن کرے او

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۰).

ـــــ لینا محاورہ.
آسرے میں لینا.

ہر سرن کوں برن آپ دیوے
ہر بدن سوں سرن آپ لیوے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶).

ـــــ ہونا محاورہ (قدیم).
پناہ میں ہونا (کسی کی).

عجب قدرت برن ہیں تج جگت خوباں سرن ہیں تج
للات ان کا چرن ہیں تج دیکھت اپ دل میں غم پکڑے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۰).

سَرَن (۲) (فت س ، ر) امذ.
مویشی ، گھوڑے وغیرہ کا ایک مرض جس میں وہ اپنا پانو جھٹکے سے زمین پر رکھتا اور اُٹھاتا ہے ، سرن باد. سرن میں مویشی چلتے ہوئے اپنا پچھلا پاؤں جھٹکے سے زمین پر رکھتا ہے اور چلتے وقت دوبارہ جھٹکے سے اٹھاتا ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۶). [مقامی].

ـــــ باد امذ.
گھوڑے کی ایک بیماری.

بڑھ کے اک پانوں جو فرس رکھے
وہ سرن باد کا مزہ چکھے

(۱۸۸۱ ، زینت الخیل ، ۱۲۱). سرن باد. اسپ ایک پانو جھٹک کر آگے بڑھا کر رکھتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۳۷). [سرن + باد (رک)].

سِرَن (۱) (کس س ، فت ر) امث.
(بنائی) سربند ، جھالر ، پھلوا (ا پ و ، ۲ : ۷۶). [مقامی].

سِرَن (۲) (کس س ، فت ر) امث (قدیم).
رُوح.

ہر سرن کوں برن آپ دیوے
ہر بدن سوں سرن آپ لیوے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶). [مقامی].

سَرْنا (۱) (فت س ، سکِ ر) ف ل.
۱. (اَ) **ختم ہونا ، انجام پانا ، تمام ہونا ، آخر ہونا.**

سرے گا یو جب مال منج پاس آؤ
لیجا اور بھی مال تے ذوق پاؤ

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸۹). بھوتھوں او کالک اندھاری رات سری ، ہور دن چڑیا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۱). ایک شخص نے ابن عباس کو سلام کیا ابن عباس کہے و برکاتہ ، پاس سلام سر گیا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ۶۲۸).
(اَاَ) **عمر بسر ہونا ، کٹنا ، گزر ہونا.**

یہ لال کپڑے تو خیر حضور کا حکم ہے ، مگر یہ کمبخت مہندی اور مسّی کی دھڑی جمانے کیا ان کو سرتی نہ تھی ؟ (۱۸۷۴ ، انشا ہادی النسا ، ۱۶۲).

اور سب سے بڑا یہ عیب ہے اُس میں کہ آہ
سرتی نہیں یہاں کسی طرح اس کے بغیر

(۱۹۱۴ ، حالی ، کلیاتِ نظم حالی ، ۱ : ۱۶۷). ۲. **زیب دینا ؛ مناسب ہونا ، سزاوار ہونا.**

تہیں ایک سا چاگسائیں اِس
سرے دوے تیں جگ توڑ آد کر

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۹).

جو کچھ توں کرے سو سرے جم تُجھے
سدا سیوے بل سات عالم تُجھے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲).

زمیں کا کرہ جس کوں بالا سرے
فلک سنگ تولا نرالا کرے

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۸). ۳. **نکلنا ، خارج ہونا** (فرہنگِ آصفیہ). ۴. **کافی ہونا ، بس ہونا** (فرہنگِ آصفیہ). [پ : सरना].

سَرْنا (۲) (فت س ، سک ر) امث.
ایک بڑی سی ہوا بھری ہوئی مشک جس پر بیٹھ کر دریا کے پار اُترتے ہیں. بڑی سی مشک لے کر اسی میں ہوا بھر لیتے ہیں اور اس پر بیٹھ کر دریا کے پار اتر جاتے ہیں اس کو سرنا کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، لختِ جگر ، ۲ : ۲۵۰). [مقامی].

سُرْنا (ضم س ، سک ر) امذ.
وہ نفیری جو "روشن چوکی" کے ساتھ بیاہ ، شادی ، جشن اور خوشی کے موقعے پر بجائی جاتی ہے اور محرم کے مہینے میں ڈھول کے ساتھ بجائی جاتی ہے.

کھول سر سُرنا نے ٹھنڈی سانسیں لی
جل کے جلنے سے جلی جب بانسلی

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۳). اس کے علاوہ بق ، نے ، سُرنا بھی ساتھ لائے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۵۵). جلوس کے ساتھ باجہ ، بینڈ ، ڈھول ، سُرنا بھی ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۷). [ف].

---نواز (---فت ن) صف.
سُرنا بجانے والے ، سُرناچی ، نفیری بجانے والا. چار سُرنا نواز بھی تھے جو آدھی رات ہوتی تو سُرنا بجاتے. (۱۹۳۹ ، تاریخ شاہی (ترجمہ) ، ۹۴). [سُرنا + ف : نواز ، نواختن ـ بجانا].

سُرْناچی (ضم س ، سک ر) امذ.
سرنا بجانے والا ، نفیری بجانے والا (پلیٹس). [ف].

سَرْنام (فت س ، سک ر) صف.
مشہور ، نامور ، ممتاز ؛ خاندانی نام. اس وقت نام کے دو ٹکڑے ہو چکے تھے جن میں سے اخیر ٹکڑا یعنی تا اللہ تلا ہو کر سرنام بن گیا تھا. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۳۸). انگریزی ناموں کے درج کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ خاندانی یا سرنام جو آخری جزو ہوتا ہے پہلے درج کیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۹۶). [انگ : Surname].

سُرنائی / سُرْنائے (ضم س ، سک ر) ا‌مذ ، = سُرناچی.
نفیری بجانے والا ، نفیریا. اس کے نوبت خانہ میں چار سُرنائی (شہنائی) بجانے والے تھے اس کو چار راگ حسینی ، کانڑا ، کدار ، مالی گودا اور کلیان خاص طور پر پسند تھے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۶۱). (ب) امث. **نفیری ، سُرنا ، سرنائے.**

نفیریاں و بھیراں و کرنائے کے
سو شہنائی باوے و سُرنائے کے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۸).

آپ نقارہ آپ ہو ڈنکہ　　آپ ہو راگ ، آپ سُرنائی

(۱۷۶۸ ، برہنی ، ۵۸). اور جو باجے کہ نے کی قسم کے ہوتے ہیں جیسے بانسلی اور الغوزہ اور شہنائی اور سُرنائی ... اور تری وغیرہ سب کو دفع کروں. (۱۸۲۸ ، تذکیر الاخوان ، ۱۵۸). بازگشت کا نقارہ بجتا ہے ، سرنائی کی آواز آتی ہے. (۱۹۰۳ ، تلاطم ایران ، ۱۰۲). فارابی نے جن سازوں کا نام لیا ہے وہ خود بتاتے ہیں کہ ہمارا تعلق ایران سے کتنا گہرا ہے مثلاً ... عود ، دونائی اور سرنائی. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۷۰). [ف].

سِرِنْج (فت س ، کس ر ، غنہ) امث.
وہ آلہ جس سے ٹیکہ لگاتے ہیں ، پچکاری. ایک تجربہ کار آدمی کی ضرورت ہے جو سرنج کو دوائی سے بھرے اور سوئی کو گرم کرکے اسے جراثیم سے پاک کر دے. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۲۰۳). صاحب نے اپنی زنگ آلود سرنج میں کوئی رنگ دار شے بھری. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۱۴). [انگ : Syringe].

سَرَنْجام (فت س ، ر ، سک ن) صف (قدیم).
رک : سرانجام.

کیوں ہوے کھڑک سوں کارد کے کام
سوزن ستی سانگ کے سرنجام

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷). [ف : سر + انجام (رک)].

سَرُنْچی (فت س ، ضم ر ، سک ن) امذ.
ایک طرح کی رُوئیدگی ، اس کا بُوٹا ایک بالشت کے برابر ہوتا ہے ، شاخیں پتلی ہوتی ہیں اس کے پتے سرو کے پتے سے مُشابہت رکھتے ہیں. اس کے پتے اور اس کی جڑ دوا کے طور پر مستعمل ہوتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۳). [پ : सरुन्ची].

سَرَنْدَہ (فت س ، ر ، سک ن ، فت د) امذ.
ایک ساز جس میں تین تار ہوتے ہیں. شیر خان کے اکثر امرا افغان اور بیٹے ناچنے گانے اور سرندہ و شش تارہ بجانے لگے. (۱۹۶۹ ، تاریخ شاہی (ترجمہ) ، ۲۰۲). [پ : सरन्दा].

سَرِنْڈَر (فت س ، کس مع ر ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
سپردگی ، دست برداری ، قبولِ اطاعت. کبھی مفتی محمود اور ان کے ہمراہی قائل ہو گئے کبھی مسٹر بھٹو کو سرنڈر کرنا پڑا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۸۲). [انگ : Surrender].

سرنشین (فت س ، سک ر ، فت ن ، ی مع) صف.
اونٹ یا خچر وغیرہ پر لدے ہوئے سامان کے اوپر بیٹھنے والا.

جب ہوا سرنشین بزمِ مجاز
شوخی آنکھوں میں تھی ہنسی لب پر

(۱۹۲۶ ، عروس فطرت ، ۱۲۰). [ف : سر + نشیں (رک)].

سرنشینی (فت س ، سک ر ، فت ن ، ی مع) امث.
سرنشین کا کام ، اونٹ یا خچر وغیرہ پر لدے ہوئے سامان کے اوپر بیٹھنا. جب سواری کا وقت آیا تو میں نے قاطر کی سرنشینی کو کجاوے کی نشست سے بدلا . (۱۹۴۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۵۴). [سرنشیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سرنگ (فت س ، ر ، غنہ) امذ.
افسرِ سپاہ ، عہدہ دار سفینہ ، ملاح.

شاد ہو سارنگ گاتے تھے سرنگ
لہروی سارنگی کے لہرے کو رنگ

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۸). [سرہنگ (رک) کی تخفیف].

سُرنگ (ضم س ، فت ر ، غنہ) (الف) امذ ؛ امث.
۱. زیرِ زمین یا پہاڑ کے اندر کھود کر بنایا ہوا راستہ ؛ (مجازاً) سوراخ جو کسی شے کے اندر بنایا جائے ، نقب.

ناز تج دونی مست انکھیاں کا
کر سینے میں سُرنگ جاتا ہے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۶۷).

کہا کس جا رہا تھا ، اس نے کہا
شاہزادہ سُرنگ تک پہونچا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۸۹). مگر یہ طرح ہے کہ ایک سرنگ اس کی حویلی سے کھدوا کر محل میں ملا دو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۱).

وہ آئے کیسی طرح ، وہ گئے کس طریق سے
کیا میرے دل میں بھی کوئی خفیہ سُرنگ ہے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۴۳). دنیا کی سب سے بڑی سُرنگ سوئٹزرلینڈ اور اٹلی کے درمیان واقع ہے. (۱۹۷۵ ، سرنگ ، ۵).
۲. زیر زمین نالی جس میں دشمن کی فوج کو اڑانے کے لیے بارود بھر دیا جاتا ہے.

رگ رگ میں اپنے خونِ سیہ کا یہ حال ہے
باروت جس طرح سے بھری ہو سُرنگ میں

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۲۶۸). میری خاک تک بارود کی سُرنگوں سے اڑائیں. (۱۹۲۴ ، پنجاب میل ، ۵۳). **۳. بارود بھرا ظرف جسے پانی کے اندر چھوڑ دیا جائے یا خشکی کے راستے میں زمین کے اندر دبا دیا جائے تا کہ دشمن کے سمندری جہاز یا زمین پر چلنے والی گاڑیاں اس سے ٹکرا کر تباہ ہوجائیں ، دریائی یا زمینی سُرنگ.** لڑائی کی خبروں میں بحری سُرنگوں کا ذکر آیا کرتا ہے. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۰). **۴ (مجازاً) سُراغ ، پتا ، کھوج ، تھانگ.** تم کیونکر سُرنگ لگاتے ہوئے یہاں تک پہنچے. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۷۳). **۵. (موسیقی) سری راگ کا تیسرا پتر.**

جوان نے دیکھ بزم اور سب سمایا
سرنگ اپنے اکت سے جوڑ گایا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۲). (ب) صف. **۱. شعلہ رنگ گھوڑا جس کی رنگت میں گُلِ انار یا زعفران کے رنگ کی سی جھلک ہو ، وہ سرخ رنگ گھوڑا جس کی ایال اور دُم کے بال بھی سُرخ ہوں.**

بال بستہ رکاب میں ہیں سرنگ
جن کے دیکھے کمیت چرخ ہے دنگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۲). مرکب سواری کے ساز و یراق سُرخ رکھتے تھے اور کمیت و سرنگ تھے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۷۴). حنظلہ اپنے عربی سُرنگ گھوڑے پر سوار ہو کے عربوں کے لشکر سے نکلا . (۱۹۰۰ ، ایامِ عرب ، ۲ : ۲۷۴). **۲. (مجازاً) گھوڑا.**

عمر کا بھی سُرنگ جاتا ہے
ابلق روزگار کے سے رنگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۱).

مضموں جو سوچنے لگے اُڑنے لگا قلم
میدان پا کے اور ہوا یہ سُرنگ شوخ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۴۳). **۳.(ا) سرخ ، لال جسم والا.**

سو نیلک سو اطلس موطا سے سُرنگ
سو دیبائے رومی و چینی دو رنگ

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).

تم لعل ادھر تھے پائے ہیں یاقوت رنگ سُرنگ
سو رنگ بھرے کوں نہیں لیے پاناں کا احتیاج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ک ، ۲ : ۴۲).

سُرنگ اسمان گیریاں تھی شفق سی
اتھے گلدار جیوں گھنکے طبق سی

(۱۷۳۱ ، نیہہ درپن (اردو شہ پارے ، ۲۸۶)). **(اا) اچھے رنگ کا ، خوشرنگ.**

ہلا دو منجے کوئی مرے شاہ سوں
سورج سر و قد و سرنگ ماہ کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۵). یو رنگ رنگ کے پھول ، سُرنگ ، مقبول ، سب کے بھاتے یو پھول. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹).
[پ : سور ـ سرخ + انگ ـ جسم].

--- اُڑانا محاورہ.
بارود بھری ہوئی چٹان کی سُرنگ کو آگ لگانا. یہ آگ یکایک نہیں بھڑکی بلکہ پیشتر ہی سے تیار شدہ سُرنگ اُڑانے کے لیے رکھی ہوئی تھی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۰۷). آہ ظالم سرنگیں اُڑانے کی تیاری کر رہے ہیں سپہ سالار نے حکم دیدیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۲۲۶).

--- اُڑنا ف ل.
سُرنگ میں موجود بارود کا پھٹ جانا.

سواروں کی دعوے پہ باگیں مڑیں
ادھر جابجا کی سُرنگیں اڑیں

(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین لاہور، مارچ ۱۹۴۳ ، ۸۳)).

---اَندازی (---فت ا ، سک ن) امث.
رک : **سُرنگ بچھانا**. ان آبدوزوں سے سُرنگ اندازی کا کام بھی لیا جاتا ہے - یہ کشتیاں چھوٹے فاصلوں پر نشانہ بھی لگاتی ہیں اور دور دراز فاصلوں پر سُرنگ بچھانے کے کام آتی ہیں. (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۲۷). گوریلوں کے عمل کا دائرہ بالعموم سبو تاج ، جرمنوں کی سپلائی لینوں کا تاراج ، ریلوے لائنوں اور سڑکوں پر سُرنگ اندازی اور کبھی کبھار جرمنوں کے چھوٹے فوجی دستوں پر حملے پر مشتمل تھا. (۱۹۶۵ ، گوریلہ جنگ ، ۱۳۸) . [سُرنگ + ف : انداز ، انداختن - ڈالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---بازی امث.
(استعارۃ) **خُفیہ کارروائی جس کی دُوسروں کی خبر نہ ہو.** رُوس بجائے ظاہری حملے کے سُرنگ بازی اورنقب زنی کی پالیسی یعنی خُفیہ کارروائیوں کو پسند کرتا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۱۷). [سُرنگ + بازی (رک)].

---بچھانا ف م.
زمین کے اندر نالی بنا کر اس میں بارود بھرنا ، بحری راستوں میں مسالے وغیرہ کی بارود سے بھری ہوئی نالی پھیلانا.

قدم رکھتے ہی اُڑ جائیں گے اہلِ جبر چُھو ہو کر
سُرنگیں صبر نے اُن کے بچھا دی ہیں وہ رستوں میں

(۱۹۲۳ ، افکارِ سلیم ، ۱۳۰).
سلطان : سُرنگیں بچھاؤ ، سُرنگیں نکالو
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۳).

---بَنانا ف م.
(سنگ تراشی) **بارود کے زور سے چٹان توڑنے کے لیے بارود بھرنے کو چٹان میں سوراخ بنانا ، برما لگانا** (ا پ و ، ۱ : ۵۱).

---تَر (---فت ت) صف.
سُرخ تر ، خوشنما تر ، زیادہ خُوش رنگ.

نہ ڈونگر سُرنگ تر کیا تھا بہار
فلک بلکہ برسیا اتھا لعل انگار

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۱۰). [سُرنگ + تر (رک)].

---تیلیا (---ی مع ، سک ل) صف.
(سالوتری) **وہ سُرنگ گھوڑا جس کی دُم و بال سیاہی مائل ہوں.** سرنگ تیلیا وہ اسپ ہے جسکے مونئے جسم مع دم و ایال سرخ کسی قدر سیاہی مائل ہوں. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۳۶). [سُرنگ + تیل (رک) + یا ، لاحقۂ نسبتی].

---دوڑانا محاورہ.
رک : **سُرنگ بنانا.**

شاید جناب قبر سے دوڑائیں گے سُرنگ
کیا بے نشان کر کے دفینے گُزر گئے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۸۶).

---دینا محاورہ.
رک : **سُرنگ بچھانا.** اے ملکہ یہ خواب نہیں بیداری ہے - جن کی تُم نے دعوت کی تھی وہ سُرنگ دے کر اُڑا دیے گئے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۱۵۱).

---زَردَہ (---فت ز ، سک ر ، فت د) صف.
(سالوتر) **وہ گھوڑا جس کی دُم و ایال کے بال ایسے سُرخ ہوں کہ ان سے طلائی رنگ جھلکتا ہو.** سُرنگ زردہ وہ اسپ ہے جس کے موئیہائے جسم و دم و ایال سُرخ ہوں مگر طلائی رنگ اس سُرخی میں ظاہر ہووے وہی سُرنگ زردہ بولا جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۳۶) [سُرنگ + زرد (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---سے اُڑانا محاورہ.
سُرنگ میں بارود بھر کر آگ لگا دینا جس سے وہ پھٹے اور تباہی مچائے. پہاڑ کی کھوہوں میں جو اسی کام کے لئے کھودی اور سُرنگوں سے اُڑائی گئی تھیں ، رکھ کر ایک نکیلے لوہے کے گز سے ان کو پیٹ کے پاس سے آرپار کونچا. (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۹۰).

---صاف کَرْنا ف م.
خُشک یا پانی میں بچھائی گئی بارودی سُرنگوں کو ہٹانا. اس نے دستی بم اور آتش گیر بوتلیں پھینکنے اور خندقیں کھودنے کا فن سیکھ لیا تھا اور سُرنگ بچھانا یا سرنگ صاف کرنا بھی آ گیا تھا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴۸).

---کَرْنا محاورہ.
سُرنگ نکالنا ، نقب زنی کرنا ، راستہ بنانا.

عجب نہیں ہے اگر لیوے قلعۂ دل کوں
ترے خیال نے سینے میں آ کیا ہے سُرنگ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۴).

---کِشْمِش کس صف(--- کس ک، سک ش ، کس م)صف.
(سالوتری) **وہ سُرنگ گھوڑا جس کا جسم مع دم و ایال سُرخ کشمشی ہو** (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۶) . [سُرنگ + کِشمش (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---کھودْنا ف م.
زمین دوز راستہ بنانا ، سُرنگ بنانا. اس وقت یہاں سے بکاؤلی کے باغ تک سرنگ کھود کر اس شہزادہ کو کہ میری حیات کا سرمایہ ہے اپنی گردن پر سوار کر کے اس باغ میں پہنچا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۲۳).

---لا کھوری (---و مج) امذ.
(سالوتری) **وہ سُرنگ گھوڑا جس کا جسم مع دُم و ایال خالص لاکھ کا ہمرنگ ہو** (ماخوذ : رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۶). [سُرنگ + لاکھوری (رک)].

---لگانا ف م.
۱. **سُرنگ کھود کر راستہ بنانا ؛ چُھپکے سے کسی کام کی راہ نکالنا ، نقب زنی کرنا.** ہنس کر کہنے لگی واہ واری کھسلی کہاں جا کر سُرنگ لگائی. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸۶).

کرتے ہیں میٹھی باتوں سے پتھر دلوں کو موم
کافر کے گھر لگاتے ہیں جاکے سُرنگ بھی

(۱۹۳۳ ، نگارستان ، ۱۷۰). ۲. رک : **سُرنگ بچھانا**. جہاں وہ کھڑا ہے وہاں غنیم نے نیچے سُرنگ لگائی ہے اور اب تھوڑی دیر میں وہ اڑا ہی چاہتا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۵۲). سُرنگ لگانے کے لیے بارود بھی استعمال میں لائی جاتی تھی. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۰۲). ۳. **رخنہ اندازی کرنا ، مداخلت کر کے کام میں روڑا اٹکا دینا**. خواہ مخواہ کسی کے میل ملاپ میں سُرنگ لگانا وہ لوگ پاجی پنا سمجھتے ہیں. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۳۳). ۴. **جڑ کھودنا ، بُنیاد کھوکھلی کرنا ، بیخ کنی کرنا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

--- لگنا ف ل.
سُرنگ لگانا (رک) کا لازم. سلطان روم کے گھر میں سُرنگ لگی تھی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۰۹).

--- برگا (--- کس م ، سک ر) امذ.
(سالوتری) وہ سُرنگ گھوڑا جو ہرن کا ہمرنگ ہو (رسالہ سالوتر، ۲ : ۳۶). [سُرنگ + برگ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

--- نما (--- ضم ن) صف.
سُرنگ کی طرح ، سُرنگ جیسی. ایک غلام گردش ہے جو سُرنگ نما ڈاٹ کی چھت سے پٹی ہوئی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۸۲). [سُرنگ + نما (رک)].

سُرِنگ (ضم س ، کس ر ، غنہ) امذ.
(موسیقی) بانسری کی قسم کا شِو دیوتا کا مقبول باجا (ا پ و ، ۴ : ۱۶۱). [مقامی].

سُرنگ لال گھوڑی (ضم س ، فت ر ، غنہ ، ومج) امث.
(کھیل) ایک کھیل کا نام جس میں دو کھلاڑیوں کی جوڑی بنا کر ایک حلقے میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ہر جوڑی کا ایک کھلاڑی سوار اور دوسرا گھوڑا بنتا ہے ان میں سے سوار اپنے گھوڑے سے اُتر کر یہ کلمہ «سُرنگ لال گھوڑی تو ہم سے کیوں نہ بولی ، سُرنگ لال بنکے تم ہم سے کیوں نہ چنکے» منہ سے کہتا ہوا حلقے کے گرد دوڑتا ہوا چکر لگاتا اور اپنے گھوڑے کے پاس آ جاتا ہے اس دوڑ میں اگر اس کا دم ٹوٹ جائے تو تمام سوار کھلاڑی گھوڑے بن جاتے ہیں ، یہ سلسلہ جب تک کھلاڑی چاہیں جاری رہتا ہے ، چلّی چڈول. جو چھوٹے چھوٹے بچے آنکھ مچولی ، پہاڑوا چیل چلو ، سُرنگ لال گھوڑی ، گیند بلا ... کھیلتے تھے اس کھنکار سے اپنے اپنے گھروں میں جا چھپے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ۶). لڑکے کوڑی ذقن مقن اور سُرنگ لال گھوڑی کھیل رہے ہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۶۸). [مقامی].

سَرَنگی (فت س ، ر ، غنہ) امث.
رک : **سارنگی**. روما میں آگ لگی ہوئی تھی اور وہ مزے سے سرنگی بجا رہا تھا. (۱۹۰۳ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۳۹۱).

تناؤ مد بھرے سینے کا یہ کمر کا کٹاؤ
خطوطِ جسم سرنگی کے ہیں کھنچے ہوئے تار

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۴۰۵). [سارنگی (رک) کی تخفیف].

سُرَنگی (ضم س ، فت ر ، غنہ) امذ ؛ صف.
۱. **نقب لگانے والا ، سُرنگ کھودنے والا ؛ (کنایۃً) سُراغ لگانے والا**.

دھن دل مرا لیے او سُرنگی ترے ادھر
کی چپ لگیا ہے آنکھ میں ہور زلف میں ارے

(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۸). ۲. **سُرنگ (رک) سے متعلق یا منسوب**. سولھویں صدی عیسوی میں جب کہ غلام مزدوروں کا کافی تعداد میں دستیاب ہونا مشکل ہو گیا تھا گہری سرنگی کان کنی کا آغاز ہوا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۳). [سرنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُرَنگینا (فت س ، ر ، غنہ ، ی مع) امذ.
سارنگی بجانے والا ، سارنگیا. حکیم فیثاغورث قضا عالم کا بین کار ، آسمانوں کا سرنگینا فن موسیقی کی بے قدری کا شاکی ہے کہ کبھی اثر نغمہ افلاک سے یہ حکیم متاثر نہ ہوا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، لاہور ، دسمبر ، ۳۳). [سرنگی + نا ، لاحقۂ نسبت].

سَرِنَو م ف.
پھر سے ، نئے سرے سے.

سرنو یار نے گھر غیر کی آنکھوں میں کیا
منظرِ چشم ہمارا یہ پرانا ٹھہرا

(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات). [ف : از سرنو (رک) کی تخفیف].

سُرنَو (ضم س ، سک ر ، و لین) امذ ؛ سم شرنو.
(موسیقی) پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبے والوں کا مشک کا قدیم باجا (ا پ و ، ۴ : ۱۶۱). [سرنا (شہنائی) کا مخرب].

سَرْو (فت س ، سک ر) امذ.
۱. **ایک سیدھا لمبا خوشنما سوئی کی طرح نکیلی پتیوں والا مخروطی شکل کا درخت جس کی ہر شاخ کے سرے پر باریک چھوٹی چھوٹی سی پتیوں کا ایک مخروطی جھرمٹ ہوتا ہے یہ سب شاخیں آپس میں ملی ہوئی نیچے سے اوپر تک ایک ایسے مینار یا ستون کی سی شکل بناتی ہیں جو کہیں نیچے اور کہیں درمیان میں پھیلا ہوا اور اوپر کی طرف مخروطی شکل میں نوکدار سا ہوتا ہے۔ شعرا اس سے قامتِ محبوب کو تشبیہ دیتے ہیں**.

نہ آوے سرو کوں ہرگز کدھیں او ناز کا ڈلنا
سہاتے ہیں انوں کوں ناز ہور چالے و چالاں کچ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۹).

ہوا ہے حلقہ بگوش اس کا طوق قمری سیں
کیا ہے سرو نے دعویٰ غلام ہونے کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۴).

سرو کو دیکھ کر غش کیا ہم نے
تھا چمن میں وہ یار کے مانند

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۱۷).

بوٹا کہو نہ قامتِ دلبر کو شاعرو
اب سرو سے بھی وہ قدِ بالا نکل گیا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۹). بارہ دری میں سے باغ کے جو سرو دکھائی دیتے ہیں اُن کی سبزی سیاہ پڑ چکی ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۲۳). ماحول ... کے حُسن میں سرو ، شیشم اور سیمول کے سرسبز و شاداب درختوں کی قطاریں مزید اِضافہ کر رہی ہیں. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۱۳۶). ۲. (استعارۃً) **معشوق نیز قدِ معشوق.**

لا گیا ہو دل اس الک کے لک کوں
اس سرو کے ڈول ہور ڈھلک کوں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۱).

نامہ بر کا رنگ ہو ہے ڈر سیں تیرے باختا
تُجھ کوں دیکھ اے سرو ہو جائے کبوتر فاختا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۰).

نازکی میں شاخِ گُل ہے سروِ بالا یار کا
جھونکے لیتا ہے جو آہستہ بھی چلتی ہے ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۱). ۳. **(تصوف) عالمِ کون** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۴۵). [ف].

---آندام (---فت ا ، سک ن) صف.
خوش قامت ، سرو قد ، سرو کی طرح کا سیدھا اور لمبا.

ہوں گی بھی قمریانِ خود کام
طعنہ زن تُجھ پہ سرو اندام
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات (ترجمہ) ، ۱۸۰). [سرو + اندام (رک)].

---آزاد کس صف ، امذ.
سرو کا درخت ، بے برگ و ثمر ہونے کی بنا پر آزاد کہلاتا ہے.

اتھے قدِ دلبر سے شمشاد کٹی
الف سار کے سروِ آزاد کٹی
(۱۶۴۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۱۰۳).

سروِ آزاد سے ہیں شرمندہ
سرنگوں ہیں جو باردار درخت
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۴). [سرو + آزاد (رک)].

---ِ بالا کس صف نیز بلا کس صف ؛ امذ ؛ صف.
بلند قامت ، سرو کی طرح سیدھا قد رکھنے والا ؛ (بالعموم محبوب کی صفت) ، معشوقِ دراز قد.

دیکھا یک نول سروِ بالا سو نیٹ
کیتاں کوں کر اس چھاؤں لاتا ہے پیٹ
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۷).

نزاکت میں دسیں یوں سروِ بالا
سرو قد پر ہے موں جیوں سرخ لالا
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۲۴)).

سروِ بالا کو ترے تو دیکھ کر
ہو گئی دُنیا تہ و بالا میاں
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۰). [سرو + بالا (رک)].

---چَراغاں کس اضا (---فت چ) امذ.
لکڑی ، دھات یا شیشے سے بنا ہوا سرو کے درخت سے مُشابہ جھاڑ جس کی شاخوں پر شمع یا چراغ جلانے کے لیے فانوس وغیرہ نصب ہوتے ہیں ، جھاڑ فانوس ، نیز چراغوں سے سجایا ہوا جھاڑ یا درخت.

کیا ہے داغِ بُتاں نے یہاں تلک بجھ کو
برنگِ سروِ چراغاں جلوں ہوں سرتاپا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۹). جابجا قمقمے ، سروِ چراغاں ، کنول ... اور فانوسیں روشن تھیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۴). راستوں میں فانوس اور قندیلیں اور سروِ چراغاں وغیرہ کی روشنی کا سامان کیا گیا تھا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۰۸).

دِکھلا رہا ہے سوزِ غمِ ہجر کیا بہار
داغوں سے دل کو سروِ چراغاں کیے ہوئے
(۱۹۰۹ ، دیوانِ صفی ، ۱۳۰). ان کی بے احتیاطی سے یہ بڑھ کر پھوڑا بن گئی ... اور آخر میں تو جسم کا یہ حال ہو گیا جیسے سروِ چراغاں ہو. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۴۴). [سرو + چراغاں (رک)].

---چَماں کس صف (---فت چ) امذ.
(استعارۃً) وہ سرو قد محبوب جو ناز و تبختر سے کمر لچکا کے چلے ، معشوقِ خوش قامت.

سروِ چماں کو سیر کیا تھا کبکِ خراماں دیکھ لیا
اس کا سا انداز نہ پایا اس کی سی یہ چال نہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۰۳).

اِبتدا و اِنتہائے نثر ہے خامے کے ہاتھ
جیسے سبزے کے کنارے پر اوگے سروِ چماں
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۶۴). [سرو + چماں (رک)].

---چَمَن کس اضا (---فت چ ، م) امذ.
سرو کا وہ درخت جو خودرو نہ ہو ، سرو ، سرو کا درخت ؛ (استعارۃً) سجیلا محبوب.

قمری کہاں درخت کہاں قدِ دلربا
سروِ چمن الگ ہے وہ سروِ چماں جُدا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۸۶). [سرو + چمن (رک)].

---خِراماں کس صف (---فت نیز کس خ) امذ.
۱. چلتا پھرتا سرو ؛ استعارۃً) قامتِ محبوب ، خوش قامت معشوق.

اے صبا جاوے چمن میں تو تو کہیو یار سے
باغ میں جا کر تو اے سروِ خراماں رہ گیا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳). ۲. **(تصوف) نورِمحمدی ہے جس نے باغ عالم کی سیر اپنے مشاہدۂ قدِ بالا کے لیے اِختیار فرمائی** (مصباح التعرف ، ۱۴۵). [سرو + خراماں (رک)].

---رَواں کس صف (---فت ر) امذ.
لچکدار سرو ، متحرک سرو ؛ (استعارۃً) قامتِ معشوق ، معشوق کا قد و قامت.

کہتی ہوں تسوں راست میں سروِ رواں
سچ مانی کہ تج سا نہ سرو واں ہے نہ یاں
(۱۶۷۸ ، غواصی (قدیم اردو ، ۱ : ۵۲۳)).
گلشنستانِ دیں کا سروِ رواں
اور رسالت کے باغ کا ریحان
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵).
وہ جو ہے گُلشنِ سرسبز حقیقت اس میں
قدِ موزوں ہے ترا سروِ رواں فخرالدین
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۹۳).
گڑے جاتے ہیں شمشاد و صنوبر فرطِ غیرت سے
الٰہی کون سا سروِ رواں گلزار میں آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۳).
دیکھ لیں سروِ رواں بھی عشق کی مستانہ چال
سرکشوں سے آج ان کے قامتوں کو چھین لو
(۱۹۳۲ ، روح کائنات ، ۱۲۹). [سرو + رواں (رک)].

۔۔۔ِ سَہی کس صف(۔۔۔فت نیز کس س) امذ.
وہ سرو جو سیدھا کھڑا ہوتا ہے،وہ سرو جس کی شاخیں سیدھی اُوپر کو چلی گئی ہوں ؛ (کنایۃً) معشوق.
قامت اپے تیرا پیا ، یا نخل یا سروِ سہی
یا نیشکر یا ہے الف یا ہے عصا بردھار کا
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۸).
لطافت پیش ہے دن دن سو اس سروِسہی قد سوں
پیالا آس کا میرا سو بھر سمدور کر ساق
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۳). گُلستانِ رسالت کے ریحان زکی اور بوستانِ امامت کے سروِ سہی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۲). خیالِ قامتِ قیامت زا میں یار کے سروِسہی کو دار سمجھی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۶۳).
فردوس بنائے مرے ساون کے مہینے
اک گُل رُخ و نسریں بدن و سروِ سہی نے
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۸۵). [سرو + سہی (رک)].

۔۔۔قامَت (۔۔۔فت م) امذ.
رک : سرو قد.
گزر اس سرو قامت کا ہوا ہے جب سوں مسجد میں
موذن کی زباں اُوپر ہمیشہ لفظِ قامت ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۰). سرو قامت سہی بالا ہے ، بحرِ حُسن و جمال کا گوہرِ یکتا ہے ، ابرو ہلال فلک ہیں ، بدر سیما ہے. (۱۸۸۲، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۹).
پیام آیا ہے پھر ایک سرو قامت کا
مرے وجود کو کھینچے ہے دار کا موسم
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۱۳). [سرو + قامت (رک)].

۔۔۔قد (۔۔۔فت ق) صف.
پورے قامت کے ساتھ اِستادہ (عموماً تعظیم کے لیے کھڑے ہونے کے موقع پر مستعمل). نیز (رک) سرو اندام ، سرو بالا.

سو نرگس کوں شہ دیک شہ مات تھے
کہ نین اس سروقد کے اس دھات تھے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷). تعظیم کی خاطر سروقد اُٹھا لیکن حواس باختہ. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۳). ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو سروقد تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۲). سوداگر نے وفورِ طرب سے سروقد تعظیم کی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰). وہ مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا اور سروقد کھڑا ہو گیا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۲۶۰). فرمانروائے بہاولپور کا دورہ طے پایا، فرمانروا جس کوٹھری کے سامنے سے گزرتے تمام اسیران سروقد کھڑے ہو جاتے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۲۰۳). [سرو + قد (رک)].

۔۔۔کوہی کس صف(۔۔۔و مج) امذ.
ایک درخت جس کے پھل باقلا کے دانے کے برابر ہوتے ہیں ، دواؤں میں مستعمل. عرعر - یہ بھی سرو کے مانند ہوتا ہے اس کو سروِ کوہی کہتے ہیں. اس کی دھونی سے زہردار جانور بھاگتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۴۹). سروِ کوہی ... بعض اسے ابہل خیال کرتے ہیں لیکن محققین نے دونوں میں فرق بیان کیا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۵). [سرو + ف : کوہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ناز کس اضا ، امذ.
وہ سرو جس کی شاخیں آپس میں ایک دوسری کی طرف مائل اور اُوپر کو اٹھی ہوئی ہوں ؛ (استعارۃً) خوش قامت محبوب (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سرو + ناز (رک)].

سَرُو (فت س ، و مع) امذ ؛ امث.
۱. **(نگینہ گری) مخروطی شکل سے ملتا جُلتا بنا ہوا نگینہ ،** دراب (ا پ و ، ۴ : ۶۰). ۲. **(معماری) مٹی یا چینی کے صراحی دار نلوؤں کی بنی ہوئی منڈیر.** دو منزلے پر چینی کی خوبصورت سرو بنی ہوئی ہے. (۱۹۳۳ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۱ : ۱۳۸). [مقامی].

سَرْوا (فت س ، سک ر) امذ.
۱. **(ہند) پیالہ** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **(عم) سالا ، برادرِ نسبتی** (جامع اللغات ؛ نوراللغات) . ۳. **(عو) طرف داری** (نوراللغات). [प : सरवा].

۔۔۔ کَرْنا محاورہ.
طرفداری کرنا (نوراللغات).

سِرْوا (۱) (کس س ، سک ر) امذ.
پلنگ یا چارپائی کے عرض میں سرہانے اور پائنتی لگی ہوئی پٹیوں کو کہتے ہیں. پلنگ کی پٹیاں نیلم کی اور پکھراج کا سروا ہے اور ہیرے کے پائے ہیں. (؟ ، طلسم ہوش ربا (مہذب اللغات)). [سیروا (رک) کی تخفیف].

سِرْوا (۲) (کس س ، سک ر) امذ.
بنیا ، بقال (مُصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۰۸). [مقامی].

سُرْوا (ضم س ، سک ر) امذ.
پُوجا کے لیے آگ میں گھی ڈالنے کا چمچا (ماخوذ : نوراللغات) [پ : स्रुवा].

سَرْوال (فت س ، سک ر) امث.
(عو) **شلوار**. پاجامہ کو سروال کہتے ہیں ، جو شلوار کی بگڑی ہوئی صورت ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۱۲). علی سوتے سے اٹھ کر صرف ایک سروال پہنے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر سرپٹ مکہ کو بھاگ گیا. (۱۹۳۶ ، بیان حج ، ۱۳۷). [ع].

سُرْوال (ضم س ، سک ر) امث.
(زین سازی) **کاٹھی کے سامنے کا اُبھرا ہوا حصہ** (ماخوذ : اپ و ، ۵ : ۳۵). [مقامی].

سَرْوالا (فت س ، سک ر) امذ (قدیم).
سانپ ، مراد : پھن رکھنے والا.
اینٹھتا ہے رقیب ہم سوں ولی
موت میں پیچ کھائے سروالا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۷). [مقامی].

سُرْوالا / سُروالہ (ضم س ، سک ر / فت ل) امذ.
ایک گھاس کا نہایت چمکدار چکنا اور سیاہ بیج جو اکثر دوا کے کام آتا ہے اور زمین پر پڑے ہوں تو پانو پھسل جاتا ہے اس کے کانٹے کپڑوں کو چمٹ جاتے ہیں.
لگی تھی چٹپٹی پُوری نہ تھی کچھ نیند سنج اسلا
کہ روما روم سُر والے ہو میرے تن میں سلتے تھے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۶۵).
کیوں نہ کھٹکے دل میں عاشق کے سوا
درد کا کانٹا ہے سر والا نہیں
(۱۷۸۳ ، دیوان زادہ حاتم ، ۶۹). پاؤ سیر چانول کا خُشکہ شبنم کے پانی سے پکا کر اوس میں تھوڑی تھوڑی جھاڑو کی گھانس اور چرچٹے کی گھانس سروالہ کی گھانس اور دوسہ کی گھانس کے تُخم ڈالتے ہیں. (۱۸۹۰ ، حسن ، اکتوبر ، ۲۷). سروالہ ایک بُوٹی ہے. (۱۹۰۶ ، اکسیرالاکسیر ، ۶۸). ایک بڑا چیتل مارا غالباً یہ وہی بزرگ تھے کیونکہ ان کے سینگوں اور کانوں کے بیچ میں گھانس کے تنکے اور سر والے لگے ہوئے تھے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۲۰۹). [ف].

سُرْ والی (ضم س ، سک ر) امث.
ایک درخت ہے ، برسات کے موسم میں پیدا ہوتا ہے شاخیں پتلی اور کمزور ہوتی ہیں پتے چھوٹے اور کھردرے ہوتے ہیں ؛ ایک قسم کے نہایت سیاہ چکنے چمک دار تُخم ، دواؤں میں مستعمل. سُروال بعض کے نزدیک سرد و خُشک ہے اور بعض کے نزدیک گرم (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۷). [پ : सरवाली].

سَرْوانگ آسن (فت س ، سک ر ، فت ا ، غنہ ، فت س) امذ.
ایک آسن جس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ پہلے زمین پر پیٹھ کے بل لیٹ جائے بعد میں پانو کو آہستہ آہستہ اٹھا کر سر کے پیچھے لے جائے اور پیروں کی انگلیوں کو زمین پر لگائے (آسن پرکاش ، ۹۳)۔[س : سَرو + انگ (رک) + آسن (رک)].

سَرْواہ (فت س ، سک ر) امذ.
۱. **بگڑی**. جب سردار مارے گئے لشکر تتّر بتّر ہو گیا وہ کہاوت ہے : سر سے سرواہ ، جب بیل بھوٹی رائی رائی ہو گئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۴). ۲. **دردِ سر** (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

سِرْواہا (فت نیز کس س ، سک ر) امذ.
۱. **سرو سامان ، وارث** (نوراللغات). ۲. (عو) **سر** ، **عورتیں غصّے میں سر کی جگہ سرواہا کہہ دیتی ہیں** (فرہنگِ اثر). [پ : सरवाहा].

سَرُوپ (فت س ، و مع) امذ.
۱. **رُوپ ، شکل و شباہت ، حُسن**.
اب کہوں میں تُجھ سے ان تینوں کا رُوپ
کیسا ہے ہنکار سالک کا سروپ
(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۳۲).
کیا اپنے سیوک پہ رُوپ اپنا ظاہر
کیا واں پہ جو تھا سروپ اپنا ظاہر
(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۱۰۰). ۲. **عکس ، پرتو ، نمونہ ، نظیر ، مانند**. مُنہ جو اس کا کمل سروپ ہے، تس کے اُوپر بیٹھے ہیں. (۱۷۴۶؟ ، قِصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۹). میں ایسی بیٹی چھوڑ کر جاتا ہوں جو سرسوتی اور لکشمی کا سروپ ہے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۶۵). ۳. (ہندو) **بھگوان کا رُوپ ، صِفات**. ویدوں میں بھگوان کے کئی سروپوں مثلاً شکت (شکتی) یعنی قدرت اور چیزوں کا بھی بیان ہے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۸). [س : सरूप].

سُرُوپ (ضم س ، و مع) صف.
حسین ، خُوبصورت ، سڈول.
جبش تے جو برگٹ ہوا چند رُوپ
جبشنی جنی ترک چینی سُرُوپ
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۶).
گوری سروپ ناری بھو چند سوں اپ سنواری
تو سائیں کے سومن میں ہوئی ہے دوناری پیاری
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۹).
دل فریبی کی ادا اس کی انوپ
رُوپ میں تھی رادھکا سوں بھی سروپ
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۵). [پ : सरूप].

سَرَوتا (فت س ، و لین نیز مج) امذ ؛ ← سروتہ.
چھالیا ، گنڈیریاں وغیرہ کترنے کا دوپرے دستے کا دھاردار آہنی اوزار. ہاتھ میں سروتا ہے ، گنڈیریاں کاٹ رہا ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۳ : ۵۸). دن بھر ہاتھ پر ہاتھ دھرے خالی بیٹھی سروتا کھٹکھٹاتی ، بکری کی طرح پان چباتی اور جگالی کرتی رہیں گی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۸). چوڑی والی نے مٹی کے تیل کی ڈبیا نکالی ، سروتا نکالا ، بیگم کے ہاتھ کا

اندازہ کر کے چوڑی کاٹی اور دو چار سوت کم کر کے ڈبیا جلائی اور کٹے ہوئے سروں کو لو میں پگھلا کر چوڑی کو سینکا۔ (۱۹۶۲ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۴۶)۔ [پ : सरौता]۔

سَروتا (فت س ، و مج) امذ ؛ سڑوتا (مث : سروتی ، سڑوتی)۔
پوتے کا پوتا ، پروتے کا بیٹا ، پرپوتے کا بیٹا۔ تان توڑ خان کا بیٹا ، ساز خان کا پوتا ، تان سین کا سروتا۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۶۳)۔ اس میں پوتا پڑوتا سڑوتا اور پوتی پڑپوتی سڑوتی وغیرہ سب شامل ہیں۔ (۱۹۲۹ ، قانونِ وراثت ، ۱۸)۔ [مقامی]۔

سَروتر (فت س ، و مج ، فت ت) امذ۔
ویدوں کا پنڈت یا عالِم۔ چانکیہ - پیٹا میں ٹھہرا سروتر ، میری تحریر خواہ کتنی ہی عمدہ کیوں نہ ہو دوسروں کے پڑھنے میں نہیں آسکتی۔ (۱۹۵۵ ، مُدرا راکھشس (ترجمہ) ، ۴۷)۔ [س : سروتنتر स्वतंत्र]۔

سَروتہ (فت س ، و مج نیز لین ، فت ت) امذ۔
رک: سروتا۔اسی قسم کے بیرم میں محسوب ہیں آلۂ گرد چوب شکن یعنی «سروتہ» اور کفچۂ ناؤ۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۸۹)۔ سلیقہ اس کا نام ہے ، پٹاری صاف ستھری لگنی اُجلی ، طباق رکھے ہوئے- تھالی ڈھلی ہوئی ، چمچیاں ، سروتہ سب ٹھیک۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۴۴)۔ ماں نے سروتہ چلاتے ہوئے تیزی سے کہا تھا میں کیا جانوں تمہارا نام کٹ جائے یا رہے۔ (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۲۴۵)۔ [سروتا (رک) کا متبادل املا]۔

سَروتی (فت س ، و مج نیز لین) امث۔
سروتا (رک) کی تصغیر۔ ایک بڑا خاصدان ... پاس رکھا ہے ، خاصدان کے قریب چھوٹی سی سروتی۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۹ : ۴)۔ [پ : सरौती]۔

سَروج (فت نیز ضم س ، و مج) امذ ؛ امث۔
۱. **کنول کا پھول**۔

وہ رس جو چھلک کے کم نہ ہوئے پائے
ایسے رس سے بھرے ہیں آنکھوں کے سروج
(۱۹۳۶ ، روپ ، ۱۳۱)۔

باغ میں بیربھوٹی پھرے مدھ بن میں مور
لالما جن میں ہو اوشا کی وہ آنکھوں کے سروج
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۶۵)۔ ۲. **وہ خوشبودار مرکب جو شادی میں ریت رسم کے وقت دولھا کے ایک ہاتھ سے پسوا کر دلہن کی مانگ میں بھرواتے ہیں**۔ بعض رسمیں دلہن کے گھر ہوتی ہیں جیسے دولھا سے سروج گھسوانا اور دولھا دلہن کو بہت سے پان کھلانا۔ (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۴۱)۔ سروج پیسنے کو سہاگ پڑے سے ڈومنی نے مصالحہ نکال کر دیا۔ (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۶۳)۔ [س : सरोज]۔

سُرُود (ضم نیز فت س ، و مج نیز مع) امذ۔
(موسیقی) بغیر پردوں کا ستار ، مضراب سے بجایا جانے والا باجا ، بعض میں سات سے گیارہ تک تین بغلی تار بھی ہوتے ہیں ایک قسم کا باجا ، بربط ؛ (کنایۃً) نغمہ۔

عارف کی نظر ہو تین ہے ایک
بھو بھانت سرود ، بین ہے ایک
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷۱)۔

سرودی بھی لے لے کے اپنے سرود
رواں انگلیاں کرتے تھے مثلِ رود
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۴)۔ یہ باجا جو تُم بجاتے ہو اس کو ... سرود کہتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ۳۵)۔ [ف]۔

---چھیڑنا ف م۔
(موسیقی) سرود باجے کو مضراب سے بجانا۔

کہاں تارِ آہن کہاں تارِ رود
سرودی سے کہہ ، آ کے چھیڑے سرود
(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۰۴)۔

سُرُود (ضم س ، و مع) امذ۔
۱. **گیت ، نغمہ ، راگ نیز گانا بجانا ، چند افراد کا ایک ساتھ جوش و مستی میں طرب انگیز نغمے الاپنا**۔

سروداں سو مرغاں کے نالے تھے واں
صریاں کلیاں پھول پیالے تھے واں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹)۔

سرودِ عیش گاویں ہم اگر وہ عشوہ ساز آوے
بجاویں طبل شادی کے اگر وہ دلنواز آوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۹)۔

تب مزہ ہے کہ ہو اُدھر سے سرود
اور اِدھر سے بھی شعر خوانی ہو
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۵۳)۔

چھیڑنا ان کو سرودوں کا بھی ناساز ہوا
رُعبِ فرزندِ نبی سرمۂ آواز ہوا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۶)۔ دیر تک محفلِ رقص و سرود آراستہ رہی۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۳)۔

سرودِ عیش تلخئ حیات نے بُھلا دیا
دلِ حزیں ہے یے کسی کو حرزِ جاں کیے ہوئے
(۱۹۴۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۸۶)۔

جہانِ لہو و سرود سوز و سرور و مستی
سریرِ ابرِ بہار و سرمایۂ شگرف و نشاطِ ہستی
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۵۴)۔ [ف]۔

---آفرِیں (---سک ف ، ی مع) صف۔
نغمے کی سی آواز پیدا کرنے والا ، نغمہ ساز؛ نغمہ ریز ، خوش آہنگ۔

جوئے سرود آفریں ، آتی ہے کوہسار سے
پی کے شرابِ لالہ گوں میکدۂ بہار سے
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۳۵)۔ [سرود + آفریں (رک)]۔

---بہ مستاں یاد دہانیدن کہاوت۔
کسی کے سامنے دانستہ یا نادانستہ ایسی چیز کا ذِکر کرنا جو کبھی اس کا پسندیدہ مشغلہ رہا ہو اور جسے سُن کر وہ بے چین ہو جائے۔ ہم حقوق و فرائض کو جمع کرنے بیٹھے اور جہاد کا باب تک

قائم نہیں کیا کہ کہیں عوام کالانعام کے حق میں سرود بہ مستاں یاد دہانیدن نہ ہو جائے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۷). حالاتِ حاضرہ نے حُبِّ وطن کا جو جذبہ پیدا کر دیا ہے اس کی رو سے یہ نظم سرود بہ مستاں یاد دہانیدن کا کام دے گئی. (۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱).

---خانہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں ناچ گانے کا اہتمام ہو ، ناچ گھر ، سیر و تفریح کا کلب. ہم کو کیا علاقہ اگر اسلام کی ارضِ مقدس میں کتنے ہی سرود خانے اور میخانے کُھل جائیں. (۱۹۲۳ ، خطبۂ صدارت ، ۸۱). [سرود + خانہ (رک)].

---خانۂ ہمسایہ حُسنِ رہگزری کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **پڑوسی کے گھر کا گانا اور راہگیر کا حسن ان دونوں چیزوں سے لذت اٹھانا جائز ہے** (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ امثال).

---ِ خُسْرَوانی کس اضا(---ضم خ ، سک س ، فت ر) امذ.
سرود کی ایک قِسم جو نثرِ مُسَجَّع میں ہوتا ہے جسے باربد خسرو پرویز کی بزم میں گاتا تھا. باربد نے سرودِ خُسروانی بھی نثر میں ترتیب دئیے. (۱۹۲۶ ، مراۃ الشعر ، ۲۹). [سرود + خسرو (عَلَم) + انی ، لاحقۂ نِسبت].

---خَموش کس صف(---فت خ ، و مج) امذ.
نغمۂ بے صدا ، خاموش راگ ، نغمۂ بے آواز ، مراد : نغمہ ساز ، نغمہ آفریں.

مقام کیا ہے سرودِ خموش ہے گویا
شجر یہ انجمنِ بے خروش ہے گویا

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۹۶). [سرود + خموش (رک)].

---دوش کس اضا(---و مج) امذ.
گُزرے کل کی خوشیاں ، ماضی کی مسرتیں ، نغماتِ عہدِ رفتہ ، گُزرے وقت کی مسرتیں.

صورتِ آئینہ سب کُچھ دیکھ اور خاموش رہ
شورشِ امروز میں محوِ سرودِ دوش رہ

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۰۱). [سرود + دوش (رک)].

---رَبّانی کس صف(---فت ر ، شد ب) امذ.
نغمۂ توحید.

سُنایا ہند میں آ کر سرودِ ربّانی
پسند کی کبھی یونان کی سرزمیں میں نے

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۸۰). [سرود + ربّانی (رک)].

---رَفْتہ کس اضا(---فت ر ، سک ف ، فت ت) امذ.
ماضی کا گیت ، عہدِ گُزشتہ کی راگنی ، ماضی کی دل خوش کُن یاد.

گوشِ آوازِ سرودِ رفتہ کا جویا ترا
اور دل ہنگامۂ حاضر سے بے پروا ترا

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۱۶). [سرود + رفتہ (رک)].

---سازی امث.
گانے بجانے کا کام ، گانا بجانا ، نغمہ طرازی . علامہ آپ کی سرود سازی سے بہت متاثر ہوئے . (۱۹۶۵ ، علامہ اقبال کی داستانِ دکن ، ۱۱). [سرود + ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَرائی (---فت س) امث.
گانا بجانا ، نغمے الاپنا ، گیت گانا. بنگال کے خانہ بدوش ، کنجر، نٹ اور ڈوم ایسی قومیں ہیں جو معالجہ مصراق نیز نجات اور سرود سرائی میں یدِطولیٰ رکھتی ہیں. (۱۹۱۷ ، صلائے عام ، دہلی ، اگست ، ۲۹). [سرود + ف : سرا ، سرائیدن ـ گانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گاہ امذ.
رک : سرود خانہ. لارڈ ٹریژرر (خزانہ کا افسرِ اعلیٰ) سرودگہ و گیلری کے نیچے چاندی کے میڈل لُٹا رہے تھے . (۱۹۰۳ ، سوانحِ عُمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۲۷). [سرود + گاہ (رک)].

---نَوازی (---فت ن) امث.
سرود نواز کا کام، سرود بجانا، نغمہ سرائی، گانا بجانا. فیروزشاہ ویسے تو پابندِ شریعت تھا لیکن شراب نوشی اور سرود نوازی ترک نہ کر سکا. (۱۹۶۸ ، دو ادبی اسکول ، ۲۶۹). [سرود + نواز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ ہَمْسایَہ کس اضا(---فت ہ ، سک م ، فت ی)امذ.
پڑوس کا گانا ؛ (مجازاً) پڑوسی کی آواز جسے چار و ناچار سننا پڑے. طہران کی مجلس سازی کے چند آہنگ سن لیتا ہوں کہ کامل معنوں میں سرودِ ہمسایہ کے کلمہ میں داخل ہیں. (۱۹۴۰ ، کاروانِ خیال ، ۷۱). میں چلتے چلتے دو ایک آیتوں کی قرات کا لُطف لیتا سرودِ ہمسایہ کے انداز میں سُنتا چلا آتا. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۱۸). [سرود + ہمسایہ (رک)].

سُرودا / سُرودھا (ضم س ، و مج) امذ.
وہ علم جس میں ناک کے سروں کو دیکھ کر نیک و بد شگون لیتے ہیں، قیافہ کی ایک قسم. سرودھا علم نہایت سریع التاثیر و مجرّب ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۲۵). انہوں نے سرودے کے قاعدے سے ناک کے سُر دیکھ کر کہا کہ بیاہ میں تو ابھی بڑی دیر معلوم ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۸). اس میں بہت سے ہندی فنون کو جمع کیا ہے ، جیسے جوتش ، سرودھا ، سامدرک ، کوک ناٹکہ بھید ، اندرجال وغیرہ مختلف فنون پر بحث کی ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۲۷۷). [پ : स्रोधा].

سُروْدْنی (ضم س ، و مج ، سک د) امث.
سرودی (رک) کی تانیث. ان کے بالمقابل ڈومنیاں ڈھارنیں ، سرودنیاں اور میراثنیں نقلیں کر رہی ہیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۱۲). [سرود + نی ، لاحقۂ تانیث].

سُرودی (فت نیز ضم س ، و مج) صف ؛ امذ ؛ رک سرودیا.
۱. **سرود بجانے والا ؛ مُغنّی ، مطرب.**

سرودی بجاتے تھے ہر سو سرود
روہیلے پڑیں ہر طرف کود کود
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۲).
سرودی بھی لے لے کے اپنے سرود
رواں انگلیاں کرتے تھے مثلِ رود
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۳). ۲. **ایک علم.**
کبھی میں علمِ سرودی میں تھا ایسا مشغول
کہ نہ تھی ایک نفس ضبطِ نفس سے فرصت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، ک ، ۲۰). [سرود ـ سرودھا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَرودِیا (فت نیز ضم س ، و مج ، کس د) صف.
رک : سرودی.
بوادیا سرودیا سو ہے چاڑی خور
اوچکا جھوٹا ہے دغلباز چور
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۳۳) طائفہ رنڈیوں کا سوائے بھانڈ ... بجڑے زنانے کشمیری قوال بین‌کار ربابیے سرودیے کے حاضر تھا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹۰). استاد عنایت خان سرودیے بھی الہ اباد میں بڑے با کمال لوگوں میں تھے. (۱۹۵۸ ، عُمرِ رفتہ ، ۱۷۸). [سرود + یا ، لاحقۂ صفت].

سَرْوَر(۱) (فت س ، سک ر ، فت و) امذ.
سردار ، بادشاہ ، امیر و حاکم ، قائد ، پیشوا.
پوچھنے لاگیا اے سرور مجھ دھر کہہ سب حال خبر
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۲).
کہ جب چار مہ کا تو سرور ہوا
سو تب سانپ کوں چیر حیدر ہوا
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۸).
داد بیداد زدستِ فلکِ دوں پرور
سر انھوں کے جو کہاتے ہیں دو جگ کے سرور
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۷۱).
نہ دولت سرا وہ نہ اسباب واں
نہ ساماں نہ سر ہے نہ سرور ہے کل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۹). تمام خطائے و ختن و چین و ماچین و دشتِ قبچاق و سقین و بلغار و آس و روس و آلان وغیرہ پر وہ سرور ہو گیا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۲۳).
فتنہ خُو ، آفتِ جاں ، سنگ دل ، آشوبِ جہاں دشمنِ امن و اماں
سرورِ کج کلہاں ، خسروِ اقلیم جفا بانیٔ مکر و دغا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۱). سرورِ کشورِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ام‌المومنین حضرت عائشہؓ کے حجرے میں دفن ہوئے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۶۳). [ف].

ـــِ اَصْفِیا کس اضا(ـــ فت ا ، سک ص ، کس ف) امذ.
رک : سرورِ عالمؐ.
رسولے کہ باشد حبیبِ خدا
حبیبِ خدا سرورِ اصفیا
(۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۷۳). [سرور + اصفیا (رک)].

ـــِ اَنْبِیا کس اضا(ـــ فت ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ.
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام نبیوں سے افضل ہیں ، نبیوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم.
سرورِ انبیا رسولِ کریم
سرورِ اولیا علی ولی
(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض ، ۱). [سرور + انبیا (رک)].

ـــِ سَرْوَراں کس اضا(ـــ فت س ، سک ر ، فت و) امذ.
رک : سرورِ انبیا.
کہارہ کے واں پیکِ پیغمبراں
انگے جا توں اے سرورِ سروراں
(۱۶۳۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۱۰). [سرور + سرور (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــِ عالَم کس اضا(ـــ فت ل) امذ.
مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.
ہو نعتِ سرورِ عالم محمد مصطفیؐ کا ہے
کھلایا گلشنِ ہستی اول جس نور کا پانی
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱). سرورِ عالم سیدنا محمد رسول اللہ ... بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان کا نام شیبۃ الحمد ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۷). شبِ مبارک آئی ... دیوانِ قضا میں سرورِ عالم کی سیر ملکوت کے لیے مقرر تھی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶۶). ہم مُسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سرورِ عالم کہتے ہیں. (۱۹۸۱ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۱۵۷). [سرور + عالم (رک)].

ـــِ کائِنات کس اضا(ـــ کس مج ء) امذ.
رک : سرورِ عالمؐ. سرورِکائنات والسلام کے معجزوں میں تیمناً و تبرکاً اِختصار سے اس قدر بیان ہوئے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۱). سرورِ کائنات کا اصلی کام تمام عالم میں دعوتِ اسلام کا اعلان کرنا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱). سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شاعر کا نذرانۂ عقیدت نعت کہلاتا ہے... ان اشعار کو کہتے ہیں جن میں نبی عربیؐ کی مدح و ستائش اور ان کے اوصاف و شمائل کا تذکرہ ہو. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۲۰۰). [سرور + کائنات (رک)].

ـــِ کِشْوَرِ رِسالَت کس اضا(ـــ کس ک ، سک ش ، فت و ، کس ر ، ر ، فت ل) امذ.
رک : سرورِ انبیاؐ. کراہنے کی آواز مُسلسل آ رہی تھی ، سرورِ کشورِ رسالت اپنی جگہ اُٹھ بیٹھے ، نیند آنکھوں سے غائب ہو گئی دل بے چین ہو گیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۳۰). [سرور + کِشور (رک) + رِسالت (رک)].

ـــِ کَونَین کس اضا(ـــ و لین ، ی لین) امذ.
رک : سرورِ عالمؐ. دونوں بزرگ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تفصیل سن کر آپؐ نے ان کی تشفّی فرما دی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۳۸). [سرور + کونین (رک)].

ـــــ لَولاک کسِ اضا(ـــ و لین) امذ.
حدیث قدسی «لولاک لَما خَلَقْتُ الافلاک» کی طرف تلمیح ہے، مراد: وجہِ تخلیقِ عالم، سرورِ عالمؐ.

محبت میں نسیمِ دہلوی کو
غُلامِ سرورِ لولاک پایا

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۹۴). [سرور + لولاک (رک)].

سَرْوَر (۲) (فت س، سک ر، فت و) امذ (قدیم).
تالاب، جھیل، چشمہ.

کہ ہے آج منکانہ موندے تلاؤ
بھیے پال سر جانے سرور بھاؤ

(۱۴۳۵، بدمِ راؤ کدم راؤ، ۸۳).

زمیں تی فلک لگ سب یک دھات سوں
بھرے سرور آنس کی برسات سوں

(۱۶۵۷، گُلشنِ عشق، ۹). [پ: سرور सरिवर].

سَرْوَر (۳) (فت س، سک ر، فت و) امذ.
(ٹینس، بیڈ منٹن اور اسکواش وغیرہ میں) گیند کو بلّے سے مار کر کھیل کا آغاز کرنے والا کھلاڑی. جو کھلاڑی پہلے گیند کو مارے گا سرور کہلائے گا اور دُوسرا رسیور یعنی لینے والا کہلائے گا. (۱۹۶۰، ہمارے کھیل، ۲۳۱). [انگ: Server].

سُرُور (ضم س، و مع) امذ.
۱. **دل و دماغ کی شگفتگی یا سکون بخش کیفیت، خوشی، فرحت، اِنبساط، کیف، سرشاری.** ایک جماعت کو فقط فقرا ہی کی جماعت سے سُرُور، ایک گروہ دوستوں آشناؤں کی مُلاقات سے مسرور. (۱۸۰۵، آرائشِ محفل، افسوس، ۲۰۳).

جہاں جہاں ہے خوشی عیش اِنبساط سُرُور
زباں زباں سے ادا نغمۂ مبارکباد

(۱۸۹۲، مہتابِ داغ، ۲۵۴). قلب میں سُرُور پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۷، سلک الدرر، ۶۲). ۲. **نشے کا چڑھاؤ، ہلکا سا نشہ جو پُرکیف ہو.** شامپین کی پُوری پُوری بوتلیں پی کر ان دونوں گلبدنوں کو ایسا سُرُور ہو گیا کہ تر دماغ ہو گئیں. (۱۸۸۷، جامِ سرشار، ۳۸). نواب نے آج پہلے پہل پی تھی اب جو انھیں سُرُور ہوا تو سب سے پہلے اس دکان سے جو چیز خرید کی وہ اسی شراب کی کئی درجن بوتلیں تھیں. (۱۹۱۰، انقلابِ لکھنؤ، ۱: ۲۶)؛ اس احساس میں ایسا سُرور اور نشہ اور اسی قدر طمانیت ہوتی ہے جس کے بعد نہ بھوک ستاتی ہے نہ پیاس کی شدت تڑپاتی ہے. (۱۹۷۶، مرحبا الحاج، ۲۰). [ع: (س ر ر)].

ـــــ اَفْزا (ـــ فت ا، سک ف) صف.
راحت افزا، خُوشی بڑھانے والا، نِشاط آور. عرصہ ہوا ایک کارڈ آپ کا آ کر سُرور افزا ہوا تھا. (۱۸۹۸، مکاتیبِ امیر مینائی، ۲۳۱). راجہ ہری چندر کو آج گرمیٔ محبّت، خلوصِ جذب اور تسلیم کامل کا ایک نیا ولولہ انگیز اور سُرُور افزا تجربہ ہوا. (۱۹۳۶، پریم چند، پریم بتیسی، ۱: ۸۰). [سُرُور + افزا (رک)].

ـــــ آفریں (ـــ سک ف، ی مع) صف.
نشہ آور، نشاط انگیز؛ (کنایۃً) شراب. کمبخت سُرُور آفریں کا نام زبان پر آتے ہی معلوم ہوا کہ حلق سے اُتر کر رگ رگ میں سرایت کر گئی، پھر بھکے اور بُرے بھکے. (۱۹۳۶، ریاض خیرآبادی، نثرِ ریاض، ۱۷۵). [سُرُور + آفریں (رک)].

ـــــ آگیں (ـــ ی مع) صف.
رک: **سُرُور افزا.** ایسی تخلیقات کو ایک خاص قِسم کی پُرکیف اور سُرُور آگیں فضا بھی احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہے. (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اِصطلاحات، ۹۱). [سُرُور + آگیں (رک)].

ـــــ آنا محاورہ.
نشہ ہونا، کیف طاری ہونا.

عُدُو کو دیکھ کر آنکھوں میں اپنی خُوں اُترا
وہ سمجھے بادۂ گُلرنگ کا سُرُور آیا

(۱۹۰۵، داغ، انتخابِ داغ، ۱۳). پڑھتے پڑھتے یہ فِقرہ آجائے تو واللہ سُرُور آجاتا ہے. (۱۹۸۰، پرواز، ۲۰۳).

ـــــ جَمْنا محاورہ.
نشے سے آنکھوں میں سُرخی جھلکنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــــ چَڑْھنا محاورہ.
نشہ طاری ہونا، خوشی و مسرت کی لہر دوڑ جانا. ساعت بھر کے لئے گیان دھیان بُھول گیا ایک سانس ذرا اِطمینان کی لی مگر پھر شوقِ خود شناسی کا سُرُور چڑھا. (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۱۰).

ـــــ چھانا محاورہ.
رک: **سُرُور جمنا.**

یکلخت کُچھ اس کو دھیان آیا
آنکھوں پہ عجب سُرُور چھایا

(۱۹۸۳، سمندر، ۳۰).

ـــــ کَرْنا محاورہ (قدیم).
۱. **خوش کر دینا.**

بادِ سحر کیتا کرے بیہدہ یہ دوا دوی
یک دو خبر خوشی کی لیا سو دل و جان سرور کر

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۱۶). ۲. **شراب و سرود و نغمہ سے دل بہلانا.** بیٹھے سُرُور کر رہے تھے گِلاس اور شراب کا شیشہ آگے رکھا تھا. (۱۸۸۰، آبِ حیات، ۵۲۹).

ـــــ گَٹھنا محاورہ.
نشہ چڑھنا، سرخوشی پیدا ہونا، سُرُور جمنا. دو تین جام پیے، اعضائے رئیسہ کو قوت پہونچی آنکھوں میں لال لال ڈورے آئے، سرور گٹھا، رنگ جما. (۱۸۸۷، جامِ سرشار، ۲).

ـــــ لانا محاورہ.
نشہ چڑھانا، مست کرنا.

میخانۂ یورپ کے دستور نرالے ہیں
لاتے ہیں سُرُور اوّل دیتے ہیں شراب آخر

(۱۹۳۵، بالِ جبریل، ۷۷).

ـــِ نفْس کس اضا(ـــ فت ن ، سک ف) امذ.
(تصوّف) فراغت اور فرحت دل (مصباح التعرف ، ۱۳۵). [سرْوَر + نفس (رک)].

سَرْوْراج (فت س ، سک ر ، و) امذ.
سوراج ، سب کی حکومت. سُوراج کے معنی سرو راج یا سب کی حکومت کے ہیں. (۱۹۲۳ ، خُطبۂ صدارت ، ۱۱۱). [سرو ـ سب + راج (رک)].

سَرْوَری (فت س ، سک ر ، فت و) امث.
سرداری ، قیادت ، حکومت ، بادشاہت ، پیشوائی.

محمدؐ نبی کوں دیا سروری
ختم ہوئی جن پر سو پیغمبری

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۱).

اپچتا ہے ترے مکھ تھے ہے شاہی
او شاہی تھے سدا تج سروری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۱).

اے شہ توں ہم نام علی شاہاں ہو تیری سروری
دلدل فلک کا راج تج کرتا زمانہ قنبری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۱).

ہر ایک سوں ہل متواضع ہو، سروری یہ ہے
سنبھال کشتئ دل کوں قلندری یہ ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۴۳).

دنیا و دیں کی یا خدا برحق تجھی کو ہے روا
فرماں روائی ، حاکمی ، شاہی ، خدائی ، سروری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶).

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بُتانِ آذری

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۹۶). اِسلام کی تعلیم سروری و جہانبانی کی تعلیم ہے. (۱۹۶۶ ، اِنسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۷). [سرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْوِس (فت س ، سک ر ، کس و) امث.
۱. **مُلازمت ، نوکری.** انکا گورنمنٹ سروس میں اِتنا بھی حصّہ نہیں جتنا کہ آٹے میں نمک. (۱۸۹۶ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۹۷).

بی اے کی کمال کامیابی ہے یہی
سروس کے لگاؤ سے معزّز بنتا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۷۷). صدر اپنے فرائض جبھی ادا کر سکتا ہے کہ سروسیں براوراست اس کے ماتحت ہوں. (۱۹۶۷ ، جسِ رزق سے آتی ہو الخ ، ۳۱۵). ۲. **خدمت (رضاکارانہ ہو یا بہ اُجرت) نیز اس خدمت کا عہدہ.** بُنیادی سَروِسوں (ملازمتوں) کی کسی خامی کے باعث پیداوار اور آمدنی میں اضافے کے مقررہ مقاصد کے حصول میں کوئی دقت پیش نہ آئے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۹). ۳. **خدمتِ عوام کا سرکاری یا پبلک محکمہ نیز اس کا کام، جیسے: سول سروس ، ہوائی سروس یا ایرسروس، بری اور بحری سروس.** کل سے بکنگ ، رجسٹری ، منی آرڈر وغیرہ کی سروس بھی معطل ہے گی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، ۵ مارچ ، ۱).

اُردو سروس کے نِگرانِ اعلیٰ کول صاحب پوچھنے لگے کہ اُردو سروس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۴۲). ۴. **کسی چیز ، مشین وغیرہ کو ازسرِنو بنانا ، مرمت کرنا ، دُرست کرنا.** موٹر کی سروس مکمل ہو گئی۔ دولہا بھائی روپے لے کر دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۲۸). ۵. **کھیل کے آغاز کرنے کا عمل (مثلاً ٹینس ، بیڈمنٹن ، اسکواش وغیرہ).** کھیل شروع کرنے کے لئے دائیں جانب کے گوشہ سے سروس کی جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ؛ معاشرت ، ۱۶۰). شاہ صاحب کھیل دیکھنے آیا کرتے تھے اور کبھی کبھی خود بھی شامل ہو کر سروس کیا کرتے تھے. (۱۹۷۵ ، اندازِ بیان ، ۸۱). ۶. **نیکی.** نیکی کرنا جس کو اسکاوٹ اپنی اِصطلاح میں سروس اور گُڈٹرن کہتے ہیں ہر ایک انسان کا فرض ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۷۵). [انگ : Service].

ـــ بُک (ـــ ضم ب) امث.
محکمے کے دفتر کی وہ کتاب جس میں مُلازم کی ملازمت ، چال چلن ، کارکردگی ، چُھٹیوں کی تفصیل اور ترقی وغیرہ کے متعلق باتیں درج ہوتی ہیں. (۵) خاص صیغہ جات جن کی نسبت یادداشت معائنہ صاحب کمشنر کو سالانہ لکھنی چاہیے حسبِ ذیل ہیں سروس بُک ، فہرست تقسیم کام ... اپرنٹس ہائے. (۱۸۹۴ ، ایکٹ ۱۹ ، ۱۸۷۳ء : ۹). مسٹر ایلن ہیوم نے ان کی سروس بک میں نہایت تعریفی نوٹ لکھا. (۱۹۳۴ ، حیاتِ محسن ، ۶). ان دستاویزات کی موجودگی میں سروس بک میں عمر درج کر لی جاتی ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۲۰). [انگ : Service Book].

ـــ چلْنا محاورہ.
ذرائع حمل و نقل (جہاز وغیرہ) یا ارسال و ترسیل کا ایک مقرر وقت پر ایک مقام سے دوسرے مقام یا مقامات پر سامان یا مسافر کا لانا لے جانا. بقیہ شہروں کے لیے بوئنگ طیّاروں کی سروس چلے گی. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ جولائی ، ۱۰).

ـــ ریکارْڈ (ـــ ی مج ، سک ر) امث.
مُلازمت کا ریکارڈ ، نوکری سے متعلق تمام کوائف. عمر کے ثبوت میں جو دستاویزات قابلِ قبول ہوتی ہیں انکی صراحت ہر کمپنی کے پیش نامہ میں کی جاتی ہے اور یہ بالعموم صداقت نامہ پیدائش ، میٹرک یا ترک مدرسہ کا صداقت نامہ ، سروس ریکارڈ ، زائچہ پیدائش ، فیملی ریکارڈ ہوتے ہیں. (۱۹۶۴ ، بیمۂ حیات ، ۱۹۴). [انگ : Service Record].

ـــ کَمِیشَن (ـــ فت ک ، ی مع ، فت ش) امث.
پبلک سروِس کمیشن کی تخفیف. حسبِ ہدایت ، سروس کمیشن کے سیکریٹریٹ کے کام کے لئے مندرجہ ذیل عارضی اسامیوں کو مورخہ ... کی مُدت تک کے لیے وضع کرنے کی صدر کی منظوری ارسال کی جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۲۶). [انگ : Service Commission].

سروش (فت س ، و مج) امذ.
۱. **وحی لانے والا فرشتہ ؛ جبرئیل علیہ السلام ، فرشتہ ؛ غیبی آواز ، آسمانی آواز.**

وہ ماہِ ہلال ابرو گر مہر کرے مجھ پر
کہنے کوں مبارکباد اوپر سیں سروش آوے
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۹۰).
آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریرِ خامہ نوائے سروش ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰).
یہ نغمہ عرش سے گاتا ہوا سروش آیا
کہ مے کشوں کے لیے عہدِ ناؤنوش آیا
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۲۲). اندیشہ ہوا کہ اپنے دل کی دھڑکنوں پر تو نوائے سروش کا گمان نہیں ہو رہا. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۷۶). ۲. (مجازاً) **مژدہ ، خوشخبری.** میں تجھے سروشِ راحت فروش دیتا ہوں کہ ذاتِ ایزد کائنات قاضی الحاجات اور مجیب الدعوات ہے ... کیا عجب ہے کہ دریائے رحمت اوس کا جوش میں آئے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۴۴) ملکہ گوہر ملک نے یہ سروش شاہزادہ بدیع الزماں کی تشریف آوری کا جو سنا تو گویا قلبِ مردہ میں جانِ تازہ آ گئی. (۱۸۸۳ ، کوچکِ باختر ، ۴۳۱).
میں حرفِ سروش ہوں خدا کی آواز
لکھتا ہوں سلام احمدِ مختار کے نام
(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۱۰۴). ۳. **سترہویں تاریخ کو سروش کہتے ہیں اور سروش اس فرشتہ کا نام ہے جو شب کا رقیب ہے** (عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۲۷). ۴. **کشف و الہام.**
صاحبِ ساز کو لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گاہے گاہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۰۸). [ف].

ـــِ غَیب کس اضا (ـــِ ی لین) امذ.
غیب کا فرشتہ ، آسمانی آواز. ایک شاہزادۂ امن نمودار ہوا اور واقعاتِ عالم کے بالکل خلاف سروشِ غیب کے نغمۂ قدس میں گویا ہوا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۱۶).
یہ نقشہ دیکھ کر بزمِ شہی کا
سروشِ غیب یہ فرما رہا تھا
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۳۰). [سروش + غیب (رک)].

ـــِ غَیبی کس صف(ـــِ ی لین) امث.
غیبی خوش خبری. ہر مادہ سروش غیبی کی زبان ہے ہر لفظِ موزوں سیکڑوں دیوان کی جان ہے. (۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۵۵). اگلوں پچھلوں نے وہ بھید چھوڑ دیے تھے جو میری زبان پر خدا کی مرضی سے ظاہر ہونے اور سروشِ غیبی نے میرے دل پر القا کیے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق (ترجمہ) ، ۴۵۳) . شاعر اگلے وقتوں میں اپنے کلام کو خارجی قوتوں کا عطیہ کہا کرتے تھے مثلاً فنون کی دیویاں ، سروشِ غیبی ، روح القدس ، فیضانِ الٰہی. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۳۵۴) . [سروش + غیب + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَرْوَل (فت س ، سک ر ، فت و) امذ.
چوکھٹ کا بالائی حِصّہ ، چوکھٹ کے اُوپر کی لکڑی جس میں کواڑ کی بالائی چُول رہتی ہے. اپنے دروازے کی چوکھٹ یا سرول کو بدل ڈالو کہ تمہارے لائق نہیں ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۲۳). [سر (رک) + والا (رک) کا بگاڑ].

سَرَولا (فت س ، و لین) امذ.
میدے ، تل ، چھوہارے اور گھی سے بنی ہوئی ایک مٹھائی جس کے اجزا چینی کے قوام میں گُوندھ کر اُنگلی کی شکل میں کاٹتے اور دُودھ میں پکا لیتے ہیں (پلیٹس). [پ : **ससरोला**].

سَرَولی (فت س ، و لین) امذ.
ایک قسم کا قلمی آم جس کی قلم دہلی کے نواح میں قصبہ سرولی سے شروع ہوئی. دِلّی سے روپے دو روپے کے سرولی کے آم ضرور لیتے آنا. (۱۸۸۷ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۰۷). قسم قسم کے بڑھیا آم ہیں. الفانسو ، طوطا پری ، سرولی. (۱۹۴۸ ، پرواز ، ۳۲). [مقامی].

سَرْوَن (فت س ، سک ر ، فت و) امذ (قدیم).
۱. **کان.**
اے نار میرے نین کوں دے آپنا دیدارِ عیش
سرون بھی تپتے ہیں سہے ان کوں بھی دے گُفتارِ عیش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰۳). ۲. (نجوم) **ایک نچھتر کا نام.** نام ان نچھتروں کے یہ ہیں ... سرون ... دیوتی .... (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۶). [پ : سرون **सरवन**].

سَرَون (فت س ، و لین) امذ.
ایک صحرائی درخت ، اس سے تیار کردہ دوا دستوں کو بند کرتی ہے اور بُخار کو دفع کرتی ہے ، شالی و پورنا (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۸). [پ : سرون **सरेन**].

سُرُون (ضم س ، و مع) امذ.
سینگ ، شاخ ، سرو.
بنا ہے شاخِ سُرُوں گوزن دستہ چنار
ہیں برگ و بار سے خمدار شاخہائے غزال
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائدِ سحر ، ۱۴). [ف].

سَرْوِنْٹ (فت س ، سک ر ، کس و ، غنہ) امذ.
مُلازم ، خدمت گار. اجنبی نے جُھک کر لمبا سلام کیا اور کہا حضور سُنا ہے آپ کے ہاں سرونٹ کی جگہ خالی ہے . (۱۹۷۸ ، کارِ جہاں دراز ہے ، ۱ : ۳۳۹). [انگ : **Servant**].

ـــ کُوارْٹَر (ـــ و مع ، فت ا ، سک ر ، فت ٹ) امذ.
مُلازم کے رہنے کا کمرہ یا جگہ. مُجھے اس وقت حمیدہ کے اُوپر بڑا ترس آیا خبر نہیں دونوں ماں بیٹیاں کسی سرونٹ کوارٹر ہی میں رہتی ہیں یا کسی جُھگی میں پڑی ہیں. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۴۳۵). بیچاری "بیوہ" کو سرونٹ کوارٹر میں مُنتقل ہونے پر مجبور کر دیا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ اکتوبر ، ۲ ب). [انگ : **Servant Quarter**].

سَرونج (فت س ، و مج ، غنہ) امذ.
رک : سروج.

کسی نے پسانی سرونج آن کر
کوئی کالیاں دے گئی جان کر
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان، ۱۳۱) کوئی سرونج دولہا سے پسوانے لگی ... کوئی شوخی سے دلہن کی جوتی کو سر سے چھوانے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۳۵). [سروج (رک) کا ایک اِملا].

سُرْوَہ (ضم س ، سک ر ، فت و) امذ.
کیڑے ، جرثومے. مادہ دودے کے رحم میں بارور شدہ انڈوں سے چھوٹے چھوٹے سروے تیار ہوتے ہیں اور جب پھوڑا پھٹ کر اس سے مادہ خارج ہوتا ہے تو یہ سروے تیزی سے پانی میں داخل ہو جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۳۱). اس کے بعد سروہ میں قلبِ ماہیت ہوتی ہے اور وہ بالغ بن جاتا ہے . (۱۹۷۱ ، عایلہ اے کانیوڈریٹا ، ۲۸). [ف].

سَروہی (۱) (فت س ، و مج) امث.
دودھاری تلوار ، اصیل تلوار ، تیغ ہندی (جو بھارت میں مارواڑ کے قصبہ سروہی کی بنی ہوتی اور نہایت عُمدہ ہوتی ہے).
تیغ ابرو سے میں شہید ہوا
اس سروہی کی کیا بلا ہے کاٹ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۶).
رکھی ہے آج اسنے سروہی جو سان پر
یارب یہ برق دیکھیں گرے کس کی جان پر
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۸۹).
ٹھہرا ہوا ہے خُونِ گلُوے قتیلِ ناز
قاتل کا دل رُکا کہ سروہی رواں نہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۷۸). کمر سے ایک طرف سروہی لٹک رہی تھی اور دوسری طرف پٹکے میں بوندی کی کٹاری لگی تھی . (۱۹۴۳ ، افسانچے ، ۲۰۵).
ہے ہمیشہ حسیں عورتوں کے جُھرمٹ میں
مِرا سجن ، مِرا بانکا ، سروہیوں والا
(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۸۹). [پ : सरोही].

--- باندھے تو دو کہاوت.
جو چیز کسی کے لیے اِتنی ضروری ہو جتنی کہ سپاہی کے لیے میدانِ جنگ میں تلوار تو اسے وہ چیز بوقتِ ضرورت کام آنے کے لیے ایک کی جگہ دو رکھنا چاہیے (چونکہ سروہی اپنے لوہے کی خوبی کے سبب ... جھٹکے سے ٹوٹ جاتی ہے اس لیے یہ کہاوت بنی (فرہنگِ آصفیہ).

سَروہی (۲) (فت س ، و مج) امث.
(موسیقی) راگ کی ایک قسم. سروہی میں کیونکہ ترکیبیں ایسی اچھوتی اور ترالی رکھی گئی ہیں کہ ہر بار نئی معلوم ہوتی ہیں . (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۸). [مقامی].

سَرْوے (فت س ، سک ر) امذ.
۱. (اَ) (زمین کی) پیمائش کا کام ، مساحت (جغرافیائی یا طبقاتی مقاصد کے لیے). سروے ڈپارٹمنٹ کی اِصلاح اور انڈیا کا نیاٹوپوگریفی کا سروے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۶). اس پہاڑ کا مکمل سروے کیا گیا. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۳۰۹). **(اَا) مساحت کا شعبہ نیز عملہ.** کُل اضلاع میں بذریعۂ سروے پیمائش کا کام نہایت صحت کے ساتھ شروع کرایا گیا. (۱۹۳۴ ، حیاتِ محسن ، ۸). **۲. کسی چیز ، کام یا شعبے وغیرہ کا جائزہ ، جانچ پڑتال تحقیقات یا اعداد و شمار کی فراہمی (اندازہ لگانے کے لیے).** ۱۸۶۰ میں شمالی ہند میں آرکی اول اوجی کل سروے شروع کرایا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۷۷). سروے رپورٹوں کے مطابق یہاں پر صرف سیاحت ہی فروغ پا سکتی ہے. (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۱۸). [انگ : Survey].

سَرْوِیَر (فت س ، سک ر ، کس مج و ، فت ی) امذ.
۱. سروے کرنے والا. اس کا قانون داں محاسب ، سرویر ، منشی سرکاری کاغذات کی تحریر کے لیے ہونا ضروری ہے. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۸۳). یہ کام سرویر کے چلیپا یا زاویہ گیر سے کیا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۲۷). **۲. سرکاری عمارت، پُل یا ریلوے لائن وغیرہ کے لیے موقع پر زمین کی پیمائش کرنے ، تخمینہ لگانے اور نگرانی کرنے والا افسر یا انجینیر.** چیف انجینیر اور سرویر جنرل کی رایوں میں اختلافِ رائے ہوا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ، ۱۰۹). [انگ : Surveyer].

سَرْوِیَری (فت س ، سک ر ، کس خف و ، فت ی) امث.
سروے سے متعلق ، سرویر کا اسم کیفیت ، سرویر کا کام. سرویری نقشہ جات کی کتابیں اور اسباب لوٹنے کے قابل تھا لوٹ لیا . (۱۸۵۸ ، سرکشیٔ ضلع بجنور ، ۱۹۱). کہاں کسی کو چین ہے ... دیوانی میں امین عدالت کو ، سرویری میں انسپکٹران سرویری کو . (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، انتخاب فتنہ ، ۵۰). [انگ : سرویر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَرْوِیس (فت س ، سک ر ، ی مع) امث.
رک : سروس. سرویس:ملازمت ، خدمت یا نوکری کے معنوں میں رائج ہے. موٹر کو صاف کرنے ، آئیل اور گریس ڈالنے کے عمل کو بھی "سرویس" کہتے ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۱). [انگ : Service].

سَرَہ (فت س ، ر) صف.
خالص ، بے عیب ، نفیس.
قربی زری سرہ کوں مول ہے ناچیز ناسرہ
انفاس معدن مینے ہو توں زری خلاص
(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، ۲۳).
جیتا رہتا اگر مرا استاد   سرہ و ناسرہ کا وہ استاد
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۱۰۶). شعر جو حسبِ طبع ہو وہ جان سرہ ہوتا ہے. (۱۸۹۱ ، مکارم اخلاق ، ۲۳۲).
بینائے رقومات ہنر کوں جہاں میں؟
فرقِ سرہ و قلب نہیں دام ہیں یکساں
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۱۰). [ع].

سِرْہانا (کس نیز فت س ، سک ر) امذ.
سر کی طرف کا حصّہ جدھر تکیہ ہوتا ہے ، بالیں (پائینتی کا نقیض).

شبِ فرقت میں یہ حالت رہی بیتابیٔ دل سے
سرہانہ پائنتی تھی ، پائینتی میرا سرہانا تھا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹).

مونے جب ہم تو قسمت نے سراپا ہم کو زینت دی
لحد پر پائنتی سے چادرِ گل ہے سرہانے تک
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۹۵). شام کو عورتوں کا ٹھٹھ مریض کے سرہانے موجود تھا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۷). [پ : سرہانا सिह्‌ना].

سِرہانَہ (کس س ، سک ر ، فت ن) امذ.
رک : سرہانا.

مصحفی کا نہ نشاں پوچھ کہ مدّت گزری
پائنی گھس گئی تربت کا سرہانہ نہ رہا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۱). اس نے فالتو وردیاں اور کپڑے سرکاری تولیے میں سی کر سرہانہ بنا لیا تھا. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۲۵). [سرہانا (رک) کا متبادل املا].

ـــ بَنانا محاورہ.
تکیہ کی جگہ استعمال کرنا. مزمل نے دونوں ہاتھ پیچھے کو ٹیک کر سرہانہ بنایا اور بڑے آرام سے سر ٹکا لیا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۷۴).

سَرہَج (فت س، سک ر ، فت ہ) امث ؛ ہے سلہج.
برادر نسبتی کی بیوی ، سالے کی جورو. گھسیٹے بولا ، غریب کی جورو سب کی سرہج. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۶۹). [پ : سرہج सरहज].

سُرَہ گَاے (ضم س ، فت ر) امث.
رک : سراگائے . سرہ گائے مشک کے ہرن ریشم کے کیڑے پہاڑیے ٹانگن اکثر وہیں ہوتے ہیں . (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل (افسوس) ، ۷۹). [سراگائے (رک) کا ایک املا].

سَرُہنْچی (فت س ، ضم ر ، سک ہ ، مغ) امث.
ایک ہندوستانی رونیدگی اس کے پتے بسکھپرے کے پتوں کی طرح اور پھول اس کے پھول سے چھوٹے اور سفید ہوتے ہیں ، یہ زمین سے زیادہ اونچی نہیں ہوتی نتھنوں کے سرے نکالنے کو نافع ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جڑنے کے لیے مجرب ہے (ماخوذ خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۹). [پ : سرہنچی सरहनची].

سَرہَنْگ (۱) (فت س ، سک ر ، فت ہ ، غنہ) امذ.
۱. (أ) **سردار فوج ، کپتان ، ہراول ، سپہ سالار.**

اتھے جبرئیل انگھیں جوں کہ سرہنگ
چلے تھے حور سب خوش ناز خوش رنگ
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد ، ۴۳).

پہلے دارا کا نکل آیا ہے نام
اس کے سرہنگوں کا جب دفتر کھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹).

سرہنگوں میں تھے اسکے امیر اور تاجدار
یوں دیتا ملک جیسے کوئی صدقہ دے اتار
(۱۹۸۴ ، قہرعشق ، ۳۴۴). (أأ) **ہندوستان میں مغل شاہی عہد کا ایک فوجی عہدہ دار جو صاحب کا مالک ہوتا تھا اور صاحب حاجب «سپہ سالار» کے ماتحت ہوتا تھا** (ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱). ۲. (أ) **سپاہی.**

اسی جاگے پر چند سرہنگ تھے
کمر باند مستید برجنگ تھے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۱۲).

کیوں نہ لٹ جاے متاعِ عقل ملکو عشق میں
ترک چشمِ شوخ واں قزاق ہیں سرہنگِ راہ
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۳۳).

حکم دے بیٹھا کئی سرہنگ جانی
مشتری کے در پہ وہ چوکی بٹھانی
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۴۴). سرہنگ جو ساتھ تھے بڑی درشتی اور بے رحمی سے کہتے تھے کہ جلدی کیوں نہیں چلتا . (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۸۴). کمربستہ سرہنگ داخل ہوتے ہیں. (۱۹۸۴ ، برگوخزاں ، ۱۸۶). (أأ) **تھانیدار.** ہمارے ساتھی سوداگر کو ساتھ لے کر سرہنگ یعنی تھانیدار کے یہاں شکایت کو چلے. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۱ : ۱۲۸). (أأأ) **پہلوان، بہادر ، جیوٹ ، سرکش ، باغی.** سب جھوٹ ، آپ ایسے ہی بڑے سرہنگ ہیں. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۰). (۱۷) **دل جلا ، اکھڑ ، شوریدہ پشت شخص.** جو کہ جاہل و دبنگ اور بے عقل و سرہنگ ہوے وہ ضد اور مخالفت سے پیش آئے . (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۴۵) . کون ایسا سرہنگ تھا کہ ہماری عملداری میں یہ گستاخی کر گیا. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۱۸۹). ۳. (کشتی بانی) **کشتی کے ملازمین یا ملاحوں کا جمعدار.** سرہنگ: وہ پانی میں کشتی کو ڈالتا ہے اور پانی سے نکالتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۹۷). سرہنگ : جہاز کو لنگرانداز کرنا اور اس کا لنگر اٹھا کر جہازوں کو ساحل سے روانہ کرنا ، اسی شخص کے فرائض منصبی میں داخل ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری ، ۱ : ۳۲۱). [ف].

ـــ زادَہ (ـــ فت د) امذ.
سودا سلف لانے والا چھوکرا ، وہ لڑکا جو محل میں چوبداری کا کام دے. میں نے شاہ اغلمش کے دردولت پر ایک سرہنگ زادے کو کہ نہایت دانا ... فہم و فراست میں زایدالوصف تھا دیکھا. (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ) ، ۱۰۱). اس سپاہی کے گھر اس سرہنگ زادے نے جنم لیا. (۱۹۸۴ ، سفر مینا ، ۳۶). [سرہنگ + ف : زادہ ، زادن ـ پیدا کرنا ، جننا].

سَرہَنْگ (۲) (فت س ، سک ر ، فت ہ ، مغ) امذ.
ایک پہاڑی درخت. ان کی جغرافیائی صداقت بدیہی ہے. "سرہنگ اور پھروق" پہاڑی درخت ہیں. (۱۹۲۱ ، پریم ترنگنی (دیباچہ) ، ۹). [مقامی].

سَرہَنگی (فت س ، سک ر ، فت ہ ، مغ) امث.
سرداری ، افسری ، قیادت ، سپہ گری ، سرہنگ سے منسوب یا متعلق. بکران شاہ خارجی ساق تک جانگ چڑھائے پاتا بہ کرنگ

کوئی سرہنگی سے پیراستہ آیا ، دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۲). اپنی سرہنگی کو یاد کرے کیسے کیسے جادوگر بے بس کر کے مارے ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۰). ۲. زبردستی ، تشدد ، لوٹ مار ، غنڈا گردی ، سینہ زوری.

چوری اور سرہنگی ہم آنکھیں نہیں پہچانتے
مت خفا کر مجکو جا پھر تجکو کیا کس نے لیا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۵۶).

جو کوئی دیوے نہ محصول کو خوشی بخوشی
تو اس سے لیویں بزور آوری و سرہنگی

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۲۵۷). کنگلوں نے شہر میں آ کے لوٹ مار شروع کر دی ہر طرف بد دلی پھیل گئی جا بجا سرہنگی ہونے لگی. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنو ، ۱۰۵). [سرہنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کی لینا محاورہ.
پہلوانی اور زور آوری کا دم بھرنا یا تیور دکھانا. کبھی نزاکت کی لیتی ہو ... کبھی سرہنگی کی لیتی ہو کہ معلوم ہو بڑی کراری ہو ، بڑی پہلوان ہو. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۵۶).

سَری (۱) (فت س) امث.
۱. تیر کا گز ، خدنگ ، تیر کی سلاخ جو پیکان تیر کے آہنی خول میں دستے کی طرح پیوست ہوتی ہے.

چھاتی پہ ہے سو فار تو ہے پشت اپر بھال
ان دونوں کے مابین میں یاں دھڑ میں سری ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۷۶).

او کماندار مرے سینے سے سب تیر نکال
دل میں جو ڈوب گئی ہو وہ سری رہنے دے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۵).

جانگزا ہیں تری مژگاں کے تصور ہر دم
دل میں بے ڈھب ہی چبھے ہیں یہ سری کے ٹکڑے

(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۲۶۰). ۲. نوک.

بال و پر فرشتۂ موت ہیں یا پر خدنگ
دشنہ ہے دشنۂ قضا ، یا ترے تیر کی سری

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲ : ۹۰). ۳. زرہ کی مانند آہنی پوشاک جو حفاظت یا زینت کے لیے گھوڑے ، ہاتھی وغیرہ کو پہناتے ہیں ، پاکھر ، مالا ، ہار.

سری پاکھر سوں بروایت ترنگ پر تیز بازی میں
جک آنکس شرزہ تو ڈر ہو سرنگ رنگ و زلازل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۷). فیل مع ہودج نقرہ سادہ کار ملمع طلائی جُل و سری و پنکھہ زردوزی ... نواب صاحب نے یہ سب سامان خلعت ریاست میں دے کر مبالغ قیمت اس کے ریاست سے لیے. (۱۸۷۳ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۳۵). [پ : سری सरी].

سَری (۲) (فت س) امث.
۱. سرداری ، بزرگی. عقل کوں اتی کاں ہے زیادہ سری جو عشق سوں کرے برابری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۶).

اے یار قدسیاں کے اپر جو ہے تج سری
ہرگز توں اس سری کوں نکو جان سرسری

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۰). اہلِ عالم پر سری و سروری کرے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۲). ۲. مانند ، مزاج ، انداز ، طبیعت (ماخوذ : نوراللغات). [ف].

---کا م ف (مث : سری کی).
جیسا ، مانند ، ڈھب ، وضع ، طرح ، مزاج یا طبیعت کا.

کہ ہے افسوں تجھے جادوگری کا
نہیں دنیا میں ساحر تم سری کا

(۱۷۹۹ ، اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۱۲). مجکو ایسی ایسی مشکلیں پیش آئیں کہ دوسری سری کی ہوتی تو اتنی پیروی نہ کرتی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۸۵). اور کوئی سری کا ہوتا تو دشمن کو اس طرح اپنے قبضے میں پا کر کبھی کا قصہ پاک کر دیتا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۵۶). کل بھی تم سری کے ایک حرامی آئے تھے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). [سار ـ جیسا کی متبادل شکل].

سِری (۱) (کس س) امث.
بھیڑ بکری وغیرہ کا سر یا کلّہ جو ذبح کر کے جسم سے جدا کر لیا جائے ، مُنڈی ، کلا ، نیز اس کا ڈھانچا ، سری کے اندر کا مغز یا بھیجا. گوسفند کی سری نکال کر تین ہفتے تک کھلائیں. (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۷۱). ایک پڈی دکھائی دی جسے میں بکرے کی سری سمجھا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۷۴). ۲. دولت و اقبال کی دیوی لچھمی ، اقبال مندی (فرہنگِ آصفیہ). ۳. (ہندو) (جناب اور حضور وغیرہ کی طرح) بزرگوں کے نام سے پہلے لکھنے کا ایک اعزازی کلمہ ـ جیسے : سری بھگوان ، سری رام چندر ، شری بُت کا مخفف. وہ ... مہادیو اور سری کرشن کا دیس ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۷۲). سری رام چندر جی ... و مہاتما بدھ کے ذریعے کلام حق بھیجا تھا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱۷۶).

حقیقت شناسی کی گر جستجو ہے
سبق تم کو دینگے سری رام چندر

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۴۳۱). ۴. رک : سری راگ ، جوسہ پہر کا راگ گنا جاتا ہے.

مغنیانِ محبت کا راگ رنگ ہے اور
نہ مالکوس نہ ہنڈول نے سری نہ بھاگ

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۵۷). ۵. خوبصورت (قدیم).

رپیا گرچہ منجھ دھن نہوی کر پچھاں
سری دھن کی ین اس میں پایا نشاں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۲). ۶. نور ، روشنی (قدیم).

سورج سوں دیا سری سسی کوں
جوں آنک سوں قدر آرسی کوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶). [پ : سری सिरी].

---پائے امذ.
۱. ذبح کیے جانور کا سر ، کلّہ اور پائے نیز اس کا سالن.

گوشت الگ ، سری پائے الگ ، کھال علیحدہ کلیجی پھپوٹی علیحدہ... الگ بیچ کر بہت سا نفع اٹھاوٗں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۳۴). سری پائے وغیرہ جیسی لیسدار غذاؤں کے کھانے کے بعد جو پیاس لگتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۲). سری پائے صاف کر کے ٹکڑے کر لیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۴۲). [سری + پائے (رک)].

--- پَھل / فَل (---فت پھ / فت ف) امذ.
ناریل.

میا کر کے درویش اوس بات میں
سری فل جنگل کا لیا ہاتھ میں

(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۴). شمالی ہند میں ناریل کا شمار مقدس ترین پھلوں میں ہوتا ہے اور وہ سری پھل یا لکشمی دیوی کا میوہ کہلاتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴۳). [سری + پھل / فل (رک)].

--- ٹیک (---ی مج) امث.
۱. **(تعظیماً) سر جھکانے یا زمین پر رکھ دینے کا عمل ، عاجزی.** کشتی میں یہ طاق ہوا کہ بڑے بڑے پہلوانوں نے اس کے آگے سری ٹیک کی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۲۵). بڑے بڑے آبرو اور عزت دار قدموں کے نیچے سری ٹیک کرتے تھے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۹۹). زمین بوس یا سری ٹیک کی بدعت اور درشن کی رسم متروک ہوئی. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۶۹). ۲. **کشتی کا ایک داؤ جس میں زمین پر سر رکھ کر الٹے کھڑے ہو جاتے ہیں** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سری + ٹیک (رک)].

--- راگ امذ.
(موسیقی) چھ راگوں میں سے پانچویں راگ کا نام جو عموماً اگن پوس مطابق نومبر دسمبر (آغاز سرما) میں گایا جاتا ہے.

سروقد ساق جو بنیاد کرے * ناچن کی
پریاں حوراں سیتیں مال کرٗ سری راگاں سیتیں گاوے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۱).

سری راگ اور دیپک اور ہنڈول
سرود مالکوس ان میں ہے انمول

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲). سری راگ سے کسی کو سر پاؤں کی خبر نہ رہی. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۱۲۷). اول بھیروں اور دوسرے مالکوس تیسرے ہنڈول چوتھے سری راگ. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۴). سری راگ کلاسیکی موسیقی کا خاص راگ ہے یہ پوری ٹھاٹھ سے متعلق اور سمپورن ہے. (۱۹۷۳ ، عکس لطیف ، ۱۰۴). [سری + راگ (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. (ہندو) **کسی دیوتا یا لچھمی کا نام لے کر شروع کرنا ، آغاز کرنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۲. **بسم اللہ کرنا ، آغاز کرنا ، ابتدا کرنا ، شروع کرنا ؛ قسم کھا کر گواہی دینا ، دستخط کرنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

--- نیم (---ی مج) صف.
(دلالی) تیس کا آدھا ، پندرہ (فرہنگِ آصفیہ). [سری ـ ف : سی ـ ۳۰ + نیم (رک)].

سِری (۲) (کس س) صف.
سڑی ، پاگل ، دیوانہ.

عشق ساندی ہے عشق ہے سری بچ
کدھیں کچھ ہے کدھیں سو کچھ کا کچ

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴). کوئی کہتا ہے سری ہو گیا ہے ، غرض کچھ بھید اس کا نہیں کھلتا. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۷۷). [سڑی (رک) کا ایک املا].

سِرّی (۱) (کس س ، شد ر) صف.
جو راز میں ہو ، پوشیدہ بات یا شے ، نہاں.

کریں ذکر روحی وہ اِت شوق سوں
وہ رہتے ہیں سرّی منے ذوق سوں

(۱۶۸۵ ، معظم بیجا پوری (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۱)).

پردۂ سرّی کھلا ہے جس اوپر
عالمِ ظاہر کا وہ غافل ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۲). عضو مظاہر کو نرالی صفتوں کی توجیہ وہ کسی سرّی قوتِ حیات سے نہیں کرتا. (۱۹۲۳ ، تاریخ فلسفۂ جدید ، ۲ : ۵۸۰). [ع : سرّ ـ راز + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِرّی (۲) (کس س ، شد ر) صف.
(فقہ) رک : سر (۲) جس سے یہ منسوب ہے ، وہ نماز جس میں امام خاموشی سے قرآت کرتا ہے (جہری کے بالمقابل). سنت یہ ہے کہ تکبیر کہے ہر نماز میں خواہ جہری ہو خواہ سرّی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۴۳). ہر نماز میں خواہ سرّی ہو یا جہری ہو ہمارا دعویٰ ہے کہ مقتدی کو کسی نماز میں قرأتِ فاتحہ کرنا مستحب بھی نہیں. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۱۰۴). حدیثوں کی رو سے ... سرّی نماز کا ثواب ۲۵ گنا ملے گا. (۱۹۸۳ ، بہشت بہشت ، ۱۷). [ع : سِرّ (س ر) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُرّی (ضم س ، شد ر) امذ.
(آتشبازی) آتش بازی کی ایک قسم جو آگ لگنے کے بعد سر کی آواز کے ساتھ اوپر اٹھتی ہے. ان کی پھولجھڑی ، سریاں ، انار ، .. وغیرہ بن سکتے ہیں. (۱۹۰۳ ، آتشبازی ، ۳۰). [مقامی].

--- چھوڑنا محاورہ.
اشغلہ چھوڑنا ، بے بنیاد افواہیں پھیلانا ، ہوائی اڑانا. اس بے مروت خدا آزار خود مطلب نے یہ سری چھوڑی کہ ہمسایہ میں ایک فتنہ کار بدروزگار رہتا ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۰).

سِری صاف (کس س) امث.
ایک نوع کا تن زیب ، نہایت باریک ململ. جو کپڑے اس گزری میں بکتے اب ان کے نام بھی سننے میں نہیں آتے جیسے چاند مارا ، بلبل چشم ، طاؤس گردن ، تن سکھ ، سری صاف ، تافتہ بافتہ. (۱۹۰۶ ، مخزن لاہور ، اکتوبر ، ۵۲). سری صاف ، دو روپے سے پانچ مُہر تک. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۹). [مقامی].

سری کا امذ.
(زرگری) نو یا دس بڑے موتیوں کا گوبند (ا پ و ، ۴ : ۳۶) . [مقامی] .

سری کَھنڈی (فت س ، کھ ، غنہ) امذ.
ایک خوش رنگ پھول ، چنبیلی کے پھول سے چھوٹا ہوتا ہے ، درخت دو سال میں پھولتا ہے (آئینِ اکبری ، ۱ : ۱۶۴) . [مقامی] .

سِرے (کس نیز فت س). (الف) امذ.
سرا ، ابتدا ، شروع ، سرا (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. ان کے نام کے سامنے سب خانے جو سرے پر لکھے ہیں بھر دیے جاویں گے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسینِ دیہاتی ، ۱). نالی کے سرے پر پھولا ہوا ابھار پایا جاتا ہے . (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۹۲). (ب) م ف. ۱. فی (کس یا فرد) ، (شخص یا چیز) پیچھے. آدمی سرے اور روپیے دو ، آدمی سرے کیا پڑا . (۱۸۹۶ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۷۵) . ۲. سب سے پہلے ، پہلے ہی ، اول ہی (فرہنگِ آصفیہ).

---چڑھانا ف م.
مکمل کرنا ، پورا کرنا. اگر ان میں اتنا دم نہیں کہ وہ بذات خود اس مہم کو سرے چڑھا سکیں تو پھر ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ کس برتے پر تتا پانی. (؟ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۳).

---سے م ف.
۱. ابتدا سے ، آغاز ہی سے ، پھر سے. اٹھ کے اک بیس لگائے اور پھول جانے تو پھر سرے سے گئے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۸۰).

سری باتوں میں کیا معلوم کب سوئے وہ کب جاگے
سرے سے اس لیے کہنی پڑی پھر داستاں مجھکو

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۱۶۸). سرے سے انتخابات میں یقین ہی نہیں رکھتا تھا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۷). ۲. بالکل ، کلیۃً ، مطلق. یہ ہی مناسب ہے کہ سرے سے نکاح نہ کرے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۳۱۴). جو چیز اخبار کی جان ہے یعنی آزادی اس کا سرے سے وجود نہیں. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۷۵). ایسی کتابوں کا اوسط بھی کم نہیں ہے جو سرے سے پڑھنے کے لائق نہیں ہیں. (۱۹۰۲ ، افاداتِ مہدی ، ۵۷). اگر مبالغہ نہ ہو تو عرض کروں وہ سرے سے محنت کرنا ہی نہیں چاہتا. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۷).

---ہی کی بھیڑ کانی کہاوت.
ابتداء ہی غلط ، پہلی ہی چیز ناقص ، پہلی ہی بات توقع کے خلاف (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

سَرِیا (۱) (فت س ، کس ر) امذ.
تیر کا وہ حصہ جو سوفار اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے ، تیر کا سرا ، تیر کا پھل ، پیکان ؛ فوجی دستہ.

بالائے بدن ہل رہی تھیں تیروں کی سریاں
ہر زخم میں رہ رہ کے چمک جاتے تھے پیکاں

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۳۰). یہ کہہ کر جو تیر مارا دونوں سریاں آنکھوں پر اس بت کی پڑیں. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۹۴۸). [مقامی].

سَرِیا (۲) (فت س ، کس نیز سک ر) امذ ؛ امث.
۱. لوہے یا کسی اور دھات کی سلاخ یا لمبی چھڑی. ادھر ادھر تلاش کرنے کے بعد موٹے لوہے کا سریا نظر آیا . (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۴۴). ۲. سرکنڈہ جو گوٹا بنانے میں استعمال ہوتا ہے. سرکنڈے کا ٹکڑا ، بانس کا پتلا ٹکڑا ؛ سونے کا تار ؛ چاندی سونے کی تار کی بٹی ہوئی زنجیر ، سونے کا ڈلہ ؛ (دلالی) ایک پیسہ سرکنڈے کا وہ ٹکڑا جس پر گوٹے کے تار یا بادلہ لپیٹتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س: سر + اکا اکا
सर + इका].

سَرِیا (۳) (فت س ، کس ر) امذ.
(کاشت کاری) ایک قسم کا موٹا دھان جس کا چاول لال ہوتا ہے یہ کنوار کے مہینے میں تیار ہو جاتا ہے (شبد ساگر). [مقامی].

سَرِیا (۴) (فت س ، کس ر) امث.
ساڑی (رک) کی تصغیر (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [ساری کا عوامی تلفظ].

سَرّیا (فت س ، شد ر بکس) امذ.
(قصاب) قصابوں کا ایک فرقہ جو برہمن کے بھیس میں مویشی خریدتا ہے (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ؛ جامع اللغات) [مقامی].

سُریاپان (ضم س ، سک ر) امذ (قدیم).
چھتری ، چترشاہی ، سورج کی شکل کا ایک نشان شاہی.

سُریا پان ماوے رُمال ہور چھتر
تخت تاج سب ساج مستعید کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۴).

اے سورج تھا ترا جو سریاپان
بے جھلم اُن جھلم لگاتا ہے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۵). [س : شر + آپن शिर + आपन].

سُریا پوتی (کس س ، سک ر ، و مج) امث.
ٹھگوں کے ایک قبیلے کا نام (ا پ و ، ۸ : ۱۹۴). [مقامی].

سَرِیّات (فت س ، ر ، شد ی) امذ ؛ ج.
سریہ (رک) کی جمع. غزوات و سَرِیّات کا سلسلہ مدینے ہی سے شروع ہوا ہے. (۱۸۱۳ ، اُم الائمہ ، ۵۲). [ع].

سُریاگائے (ضم س ، سک ر) امذ.
رک : سراگائے جو زیادہ مستعمل ہے. سنٹرل پراونسیز میں بھینسے اَرنے اور سُریاگائے بکثرت پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۱۲۴). [سراگائے (رک) کی تحریف].

سُریالہ گھاس (ضم س ، سک ر ، فت ل) امث.
ایک قسم کی گھاس ، سروالا. روڈز گھاس ... پلوان گھاس ، سریالہ گھاس. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۵۷). [مقامی].

سَرَیان (فت س ، ر) امذ.
۱. **اثر ، تعدیہ ، سرایت کرنے کا عمل ، اثر و نفوذ.** سریان کے لیے یہ کچھ ضروری نہیں ہے کہ بہت سے افراد ایک جگہ اکٹھا ہوں بلکہ اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک ایسا واقعہ جس کا تعلق مختلف ممالک کے باشندوں سے ہوتا ہے، اس کے اثر سے ان مختلف ممالک کے باشندے ایک ہی وقت میں یکساں متاثر ہوتے ہیں. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۱۸۶). دل و دماغ اعضائے رئیسہ میں روح کا سریان اس شدت سے ہوتا ہے کہ ان کو منبعِ روح کہنا چاہیے. (۱۹۶۴ ، کمالین ، ۲ : ۶۶). ۲. (نباتیات) **پودے کی ضروریات سے زائد پانی کو پتوں اور دیگر ہوائی حصوں سے بخارات کی شکل میں خارج کرنے کا عمل.** تیسرا فعل زائد پانی کا بھاپ کی شکل میں خارج کرنا ہے جسے اصطلاح میں سریان کہتے ہیں. (۱۹۴۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۲۱). ۳. (تصوف) **یہ عقیدہ کہ خدائے تعالٰے کائنات میں سرائت کیے ہوئے ہے ، محیط کُل ہونا.** اگر موجودات صوری میں حق تعالیٰ کا سریان نہ ہوتا تو عالم کو وجود ہی نہ ہوتا. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳ : ۱۰). فنا فی اللہ ، فصل و جذب ، تجلّی ، سیریان وغیرہ کے نو اشراقی افکار سب سے پہلے اخوان الصفا نے مرتب کئے تھے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۱۴). [ع].

سُرْیان (ضم س ، سک ر) صف.
سیریا کا باشندہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع].

سَرْیانا (فت س ، سک ر) ف م.
سنبھالنا ، ترتیب سے رکھنا ، سنگوانا ، مرتب کرنا ، ٹھیک کرنا ، درست کرنا ، چُننا ، ٹھکانے سے لگانا (فرہنگِ آصفیہ).

سَرَیانی (فت س ، ر) صف.
(تصوف) **جاری رہنے والا ، سرایت کرنے والا ، جاری و ساری.** وہ لطیف صاف ضمیر جس کا حکم سب پر جاری ، حلولِ سریانی کی طرح اجسام نباتات میں ساری. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۵). اس حلول کی نوعیت سریانی نہیں بلکہ طریانی ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۲۱). [سریان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُرْیانی (ضم س ، سک ر). (الف) امث.
ایک قدیم زبان ، یہود و نصاریٰ کی مذہبی زبان ، سامی نسل کی ایک قدیم شامی زبان ، یہ شام سے فلسطین تک رائج تھی ، حضرت عیسیٰ کی زبان تھی.

کہے قرطبی جب قبر سیں اوٹھاں
سبھی لوگ بولیں گے سریانیاں

(۱۶۷۹ ، آخرگشت (ق) ، ۱۹۱). جب مومنین قبروں سے اوٹھیں گے تو حساب کتاب تک سب کی زبان سریانی ہو گی. (۱۸۴۸ ، بہشت نامہ ، ۱۰). منصور نے ... پہلوی ، سریانی ، یونانی ، ہندی زبانوں سے حکمت و فلسفہ کی کتابیں ترجمہ کرائیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۳). ورقہ بن نوفل بھی سریانی اور عبرانی میں ماہر تھے. (۱۹۶۱ ، خط و خطاطی ، ۳۱). (ب) امذ. **(قدیم). شام کا باشندہ ، سریانی زبان بولنے والے عیسائیوں کا فرقہ جو روم کے گرجے سے الگ ہو گئے تھے نیز اس فرقے کا فرد.** یہ شخص سُریانی حضرت عیسیٰ کی اُمت سے ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۰۰). [سریان + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِرے پاؤ (فت نیز کس س) امذ.
خلعت ، سروپا (سر سے لیکر پاؤں تک لباس). ہم نے ایک سرے پاؤ ، بھاری اور ایک گھوڑا جڑاؤ ساز سے تواضع کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳). [سر (رک) + پاؤ ـ پانو (رک)].

سُرَیت (ضم س ، ی لین) امث.
مدخولہ لونڈی ؛ داشتہ ، رکھیل یا رکھنی. سُریت ـ کنیز کہ آں را وطی کردہ باشند. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۰). ترکی کنیزیں کہ نخہ میں خرید کر کے اپنی سریت بنائی تھیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۱۱). زر خرید لونڈیاں سریتیں کہلاتی تھیں ، سریہ عربی میں لونڈی کو کہتے ہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۴). [ع].

سُرِیت (ضم س ، ی مع) امث.
اچھا طریقہ یا برتاؤ ؛ اچھی رسم یا ریت (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : سُریت सरीत].

سِرِّیَت (کس س ، شد ر بکس ، شد ی بفت) امث.
رازداری ، پُر اسرار ، خفیہ رسوم کی ادائیگی ، تصوف ، باطنیت ، علمِ باطن. قدیم زمانے میں تصوف کو سِرِّیت (Mysticism) یا باطنّیت (Esoterism) کے نام دیئے گئے تھے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۰۴). [سِرّی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَسَنْد (ـــ فت پ ، س ، غنہ) امذ.
(تصوف) **صوفی ، اہلِ باطن ، جو قلب کو کشف و شہود اور وحی و الہام کا مرکز سمجھتے ہیں.** یونان کا مشہور فلسفی افلاطون جہاں عقلیّت پرستوں ... کا امام سمجھا جاتا ہے وہاں سِرّیت پسندوں اور اہلِ باطن کا مُرشد بھی مانا گیا ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۰۸). [سریت + پسند (رک)].

ـــ جوئی (ـــ و مج) امث.
بھیدوں اور رازوں کو جاننے کی جستجو ، حقیقت کی تلاش. وہ عجم کو عجمی تصوف کی رہبانیت، دنیا بیزاری اور سریت جوئی کی وجہ سے ہدف تنقید بناتے ہیں. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۱۷). [سرّیت + ف : جو ، جُستن ـ تلاش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُرِیٹنا (ضم س ، ی مج ، سک ٹ) امث.
(پسنہاری) **اناج کے دانوں کو چھاج میں جھکول (ہلا جُلا) کر اچھے دانوں کو بُرے دانوں اور کوڑے سے جدا کرنا** (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۱۱۸). [مقامی].

سُرِیٹھا (ضم س ، ی مع) امذ ؛ سر سریتا.
(کاشت کاری) **موٹے اور لمبے گنوں کی قسم میں دوسرے درجے کا گنا اس میں کھانڈ کے ذرات کم ہوتے ہیں ، اس لئے زیادہ تر چُوسنے یعنی چبا کر رس پینے کے کام آتا ہے ، سرکنڈا ، پونڈا ، تھون** (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۱۹۷). اور بارش کے پانی سے لمبی لمبی گھاس اور سریتا تمام قبرستان پر اُگ آیا ہے. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۵۶۴). [مقامی].

سَرِیجَن (فت س ، ی مع ، فت ج) امذ ؛ = سری جن.
محبوب ، حبیب ، اوتار ، دوست.

سریجن کے بچھڑنے میں لگی پتلی سو گھٹنے میں
ہوا معلوم جب دیکھا سو ڈرپن میں بدن اپنا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۱).

اے ولی ہونا سری جن پر نثار
مدعا ہے چشمِ گوہر بار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

شہرِ دلّی میں ثانی اب ناہیں
فائز اس دلربا سریجن کا
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۰). [س : سریجن सरीजन].

سَرِیچَه (فت س ، ی مع ، فت چ) امث.
ابلق چڑیا ، ممولا.

صعوه سریچه ممولا جان کوّا زاغ کلاغ پہچان
(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۶۸). اس کو عربی میں صعوه اور فارسی میں سریچه کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۲۹۵). [ف].

سَرِیخولی (فت س ، ی مع ، و مج) امث.
چینی ترکستان میں بولی جانے والی زبان. ان زبانوں میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں ... (ج) سریخولی : چینی ترکستان کی سرحد میں. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۸۴). [مقامی].

سَرِیر(۱) (فت س ، ی مع) امذ.
۱. **تختِ شاہی ، شاہی گدّی یا مسند وغیرہ ، سنگھاسن (مجازاً) بادشاہ یا حکومت.**

بچھیں وو حکومت پناہ سریر
کیا جا کے شہ کوں یو روشن ضمیر
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۵).

وہ لٹا اپنا غم سے تاج و سریر
چاہتا تھا کہ بیٹھے بن کے فقیر
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۱۰).

ہے علی وہ بلند قدر امیر
دے دے ڈالے ہیں جس نے تاج و سریر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۴۳۸). شاہ چاہتے ہیں تم کو مالک سریرِ سلطنت کریں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۳۸).

اس حال میں یزید ہوا مالکِ سریر
مروان بن حکم سا بشر بن گیا مشیر
(۱۹۲۷ ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۸). ۲. **پلنگ ، (سونے اور اٹھنے بیٹھنے کا) تخت ، چارپائی.** عرب کی زبان میں تخت کو اور چارپائی وغیرہ کو سریر کہتے ہیں. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۹۳). [ع].

--- آرا صف.
تخت کو زینت و رونق بخشنے والا ، تخت یا مسندِ شاہی پر بیٹھنے والا ، تخت نشین ، بادشاہ. وہاںسے سریر آرائے اریکہ معدلت رونق بخش معرکۂ انصاف ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۸۰). یہاں کا سریر آرا اس بلا کا جانچنے والا ، ... کہ ایک ہی توجہ میں بتا دیتا ہے کہ کہاں حُسن کی چادر کے نیچے عیب ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱/۲ : ۳۹۰). شاہ عالم سریر آرائے سلطنت ہوئے ، لیکن انتشارِ سلطنت ، بدنظمی اور بغاوتوں کے فتنوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا. (۱۹۸۴ ، سراج اورنگ آبادی ، ۷). [سریر + ف : آرا ، آراستن - سجانا].

--- بَناتُ النَّعش کس اضا (---فت ب ، ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ع) امذ.
(ہیئت) **وہ سات ستارے جو کہ دُبِّ اکبر (چھوٹا ریچھ) کی گردن ، سینہ اور دونوں زانوؤں پر ہیں اور چوکور حوض ، تخت یا پلنگ کے مانند قطبِ شمالی کے گرد پھرتے معلوم ہوتے ہیں.** اور سات ستارے کہ اسکی گردن اور سینہ اور دونوں زانو پر ہیں نصف دائرہ کے مانند معلوم ہوتے ہیں ان کا نام سریرِ بنات النعش ہے بعض ان کو حوض بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۴). [سریر + بنات النعش (رک)].

سَرِیر(۲) (فت س ، ی مع) امذ.
جسم ، بدن.

یکیلا ننگے پاؤں ننگے سریر
تھے خارِ مغیلاں اسے جیوں حریر
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۷). کُل کائنات کو ایک ایسے سریر (جسم) سے تشبیہ دی گئی جس کی روح کامل آدمی ہے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، حیاتِ طیبہ ، ۱۱۱). [س : شریر शरीर].

--- بَنّدَھک (---فت ب ، غنه ، فت د) امذ.
(ہندو) **اپنے بیٹے یا کسی عزیز کو کسی کی کفالت میں دینا ، جس نے اپنا بدن فروخت کر دیا ہو ، مراد : غلام** (فرہنگِ آصفیہ). [سریر + بندھ ، باندھنا (رک) + ک ، لاحقۂ نسبت].

--- دھارَن کَرنا محاورہ.
(ہندو) **آواگون کا عمل ہونا ، روح کا کسی نئے قالب میں ڈھل جانا ؛ مُردے کی روح وغیرہ کا کسی دوسرے کے قالب میں آنا ؛ زخم بھرنا ؛ انگور بندھنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

--- ڈَنّڈ (---فت ڈ ، غنه) امذ.
سزائے جسمانی (فرہنگِ آصفیہ). [سریر + ڈنڈ (رک)].

--- سَمبَنّدَھ (---فت س ، سک م ، فت ب ، غنه) امذ.
(ہندو) **قریبی رشتہ ، گوشت پوست اور استخواں ایک ہونے کا رشتہ ، خون کا رشتہ** (فرہنگِ آصفیہ). [سریر + سمبندھ (رک)].

سَرِیرَت (فت س ، ی مع ، فت ر) امث.
معاملہ ، نیت. اگرچہ زی دنیا داروں کی ہے لیکن سیرت اور سریرت میں درویشانہ. (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۹۸).

ظاہر خراب اُس سے زبوں تر سریرتیں
اِنسان ہو کے ان میں بہائم کی سیرتیں
(۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۹).

کریں آشمالِ تو کر گوشمالی
ہیں ابنائے دنیا ثعالب سریرت
(۱۹۷۴ ، حدیثِ خواب ، ۱۶۴). [ع].

سَریری (فت س ، ی مع) صف.
مادی ، جسمانی (پلیٹس). [شریر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُریری (۱) (ضم س ، ی لین) امث.
سُرسُری (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : سُرسُری].

سُریری (۲) (ضم س ، ی لین) امث.
سفیدی ؛ سفیدی کرنا ، پلستر کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : سُریری **श्ला+लेप+इका**].

--- پوتنا محاورہ.
لیپنا، ڈھکنا، چھپانا، مٹانا، دبانا، ملیامیٹ کرنا (جامع اللغات).

--- پھیرنا محاورہ.
سفیدی کرنا ، مٹانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).

سَریس (فت س ، ی مج) امذ.
سریش. بلغم کثیر مثل سریس مونھہ میں چسپاں ہو جاتا ہے . (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۳۰). اگر کسی جگہ لکڑی میں جوڑ لگانے کی ضرورت ہو تو سریس گرم کر کے بقدرِ ضرورت .. استعمال کرو. (۱۹۱۳ ، انجینرنگ بک ، ۱۲). [رک : سریش].

سَریسے کا ٹٹو بَنا پھرتا ہے فقرہ.
اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتا ہے (جامع اللغات).

سَریش (فت س ، ی مج) امذ.
اونٹ گائے بھینس وغیرہ کی ہڈیوں ، کچی کھال یا مچھلی کے پٹھوں سے بنا ہوا مسالا (مچھی سریش) جو لکڑی وغیرہ کو چپکانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے نیز تالیفی مسالہ . تحقیق آنست کہ سریش خود لفظ فارسی است مخفف سریشم. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۲). سریش ، سینگہ اور پوست کے ریزوں کو جوش دینے اور پکانے سے طیار ہوتا ہے. (۱۸۴۵ ، مزیدالاسوال ، ۴). فریٹ ورک کے سب حصے کٹ کر تیار ہوجائیں تو معمولی سریش سے چپکائے جا سکتے ہیں . (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۳۲). حاجی صاحب ٹھہرے پیر تسمہ پا ، ایسے چمٹے رہے جیسے کسی نے سریش لگاکر چپکا دیا ہو. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۴۳). [ف].

--- کا سانچہ امذ.
سریش سے تیار کیا ہوا سانچہ جو لچکدار ہوتا ہے اور نمونوں کے ابھار جھکاؤ اور اندرونی حصہ میں اچھی طرح جم جاتا ہے ، اس سانچے کی خصوصیت یہ ہے کہ نمونے کو اس سے حسب ضرورت علحدہ کرسکتے ہیں. لکڑی یا پلاسٹر کے سانچوں کو کئی دفعہ استعمال کرسکتے ہیں ، برخلاف اس کے سریش کا سانچہ تقریباً چھ دفعہ کام دے سکتا ہے. (۱۹۴۷ ، حرفتی کام ، ۱۸۸).

--- ماہی کس اضا ، امث.
ایک رطوبت جو بدمزہ اور بدبودار ہوتی ہے ، سوس مچھلی کے پیٹ سے نکلتی ہے ، پانی میں حل ہو جاتی ہے ، جب تک خشک ہے ریشم کے سے تار ہوتے ہیں مگر ان میں ذرا سختی ہوتی ہے ، حل ہونے کے بعد اس میں چیپ اور لعاب پیدا ہو جاتا ہے ، کسی کا رنگ سفید ہوتا ہے کسی کا سیاہ بھی ہوتا ہے. سریش ماہی اور کئی ایک چیز کی جو مچھلیوں سے بنائے جاتے ہیں تجارت کرتے ہیں. (۱۸۵۳ ، مراۃ الاقالیم ، ۸۰). ڈیڑھ سیر دودھ کو کچھ سریش ماہی اور پاؤ بھر چینی کے ساتھ اس قدر ابالو کہ آدھا رہ جائے. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی (ترجمہ) ، ۲۳۵). اشراس ... یہ جڑ معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور سُدہ پیدا کرتی ہے، مصلح : معدے کے لئے گلقند مصلح ہے اور سُدہ کی اصلاح شکنجبین کرتی ہے ، بدل ا کثر افعال میں سریش ماہی ، مقدار خوراک : جڑ ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تک اور جلی ہوئی ساڑھے چار ماشہ تک اور بیج سات ماشہ تک. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۹۳).
[سریش + ماہی (رک)].

سَریشٹ / سَریشٹھ (فت س ، ی مع ، سک ش) صف.
بہترین ، افضل ، فائق. اسی کارن تم سریشٹھ (بہت اچھے) ہو جو کوئی انشٹ دکھ پہونچتا ہے اُس سے برکت بن اُبجتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۲). اس کی رانی ... مور کی طرح سُندر اور دھرم کرم میں سب سے سریشٹ. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۷۲). [س : شریشٹھ **श्रेष्ठ**].

سَریشَم (فت س ، ی مج ، فت ش) امذ.
سریش. دانت کے بُرادہ کو دو رات دن گائے کے دودھ میں تر رکھیں اور پھر باہر نکال کر سریشم بھی ملائیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۴). [رک : سریش + م ، لاحقۂ نسبت].

--- ماہی کس اضا ، امث.
ایک رطوبت جو بدمزہ اور بدبودار ہوتی ہے ، سوس مچھلی کے پیٹ سے نکلتی ہے ، پانی میں حل ہو جاتی ہے ، جب تک خشک ہے ریشم کے سے تار ہوتے ہیں مگر ان میں ذرا سختی ہوتی ہے ، رک : سریش ماہی. سریشم ماہی کو سرد پانی میں تر کریں . (۱۹۰۵ ، رسالہ روشنائی ، ۸۷) . سریشم ماہی چربی کے مشابہ منجمد رطوبت ہے ، جو کہ ایک قسم کی مچھلی کے شکم سے نکلی جاتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲۶).
[سریشم + ماہی (رک)].

سَریشی (فت س ، ی مع) امث.
(طب) خرما کی ایک قسم جو ازحد شیریں ، رس لب بند اور گودا کافی چیچپا ہوتا ہے ، ادویات میں مستعمل. غالباً اس کی زیادتی کی وجہ سے اس قسم کا نام سریشی رکھا گیا ہو، مولف کہتا ہے کہ نہیں اس قسم میں چکناوا زیادہ ہوگا. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۹). [سریش + ی ، لاحقۂ صفت].

سَریع (فت س ، ی مع). (الف) صف.
۱. **(لفظاً) ہر کام میں جلد بازی کرنے والا ، سرعت والا ، جلد باز ، عجلت پسند ، تاولا ، سیماب طبع**.

ہوئے بھوک غالب اونٹھوں پر سریع
نہایت کوں کھاونگے تھوہر ضریع

(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۳۷). بلند ہوا میری طرف زبانۂ آتش عظیم سے

سریع و شتاب تر برق ہے۔ (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۴۰). رفتار ان کی کسی قدر سریع ہے۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ، ۱۴۴). اس کا احساس ہمیں اندرونی سطح پر ایک شدید اور سریع ردعمل کے طور پر اپنی نفسی زندگی میں ہوتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۶۲). (ب) امث : (عروض) **ایک بحر کا نام جس میں اسباب خفیفہ اوتاد سے مقدم آنے کے سبب وزن اور ترنم میں سرعت آ جاتی ہے ، اس لیے بحر کا یہ نام رکھا گیا. جس کا وزن یہ ہے : مستفعلن ، مستفعلن ، مفعولات کے بعض زحافات عموماً حسب ذیل وزن مستعمل ہے : مفتعلن ، مفتعلن ، فاعلن یا فاعلان.** اگر جزوِ اوّل سے شروع کرو تو ایک بار مستفعلن مستفعلن مفعولات بتحریک آخر ہو گا یہی بحرِ سریع ہے۔ (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲۹). سرعت کے لغوی معنی جلدی کرنا اور اس بحر کو اس لئے سریع کہتے ہیں کہ اس بحر میں اسباب اوتاد سے زیادہ ہیں۔ (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۱۱۲). ۳. (طب) **تیز نبض جو اپنی مقررہ حرکت کو تھوڑے وقت میں پورا کر لیتی ہے ، جلد جلد چلنے والی.** انسان کے عروق کے نظام کا ہر وقت متغیر ہونا مثل سریع اور بطی اور ممتلی اور خالی اور قوی ضعیف ہونے نبض کے ایسی بدیہی بات ہے۔ (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۱۲). [ع].

ـــُـ الاَثَر (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، ث) صف.
بہت جلد اثر کرنے والا ، زود اثر ، تیز و تند. دوا سریع الاثر ہونے کے ساتھ خوش مزہ بھی تھی۔ (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم و مصر و شام، ۱۳۵). رنج خوشی سے زیادہ سریع الاثر ہوتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، مشیر حسین قدوائی ، جذبِ دل ، ۱۴). [سریع + رک : ال (ا) + اثر (رک)].

ـــُـ الاَثَری (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل، فت ا ، ث).
جلدی اثر کرنے کا عمل ، کیفیت یا خاصیت. تمام امراضِ گوش میں یہ روغن اپنی حیرت انگیز سریع الاثری کا ثبوت دیتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۴). [سریع الاثر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــُـ الاِجابَت (ـــضم ع ، غم ا، سک ل، کس ا، فت ب) صف
بہت جلد مقبول ہونے والا (ورد ، وظیفہ ، منتر یا دعا وغیرہ). آفتاب کے روشن کرنے ... کے عزیمت حروف طالب اور مطلوب کی پڑھی جاوے تو سریع الاجابت ہے . (۱۸۷۴ ، محبوب الرمل ، ۲۲۲) . [سریع + رک : ال (ا) + اجابت (رک)].

ـــُـ الاِسْتِحالَہ (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س ، کس مج ت ، فت ل) صف.
جس کا مزاج بہت جلد بدل جائے ، تھالی کا بیگن. تم جانتے ہو عورتیں بہت سریع الاستحالہ ہوتی ہیں ... اگر اڑتے اڑتے یہ خبر صادق کی ماں تک پہونچی تو ... شکست ہو جاویگی۔ (۱۹۳۷ ، مشیر حسن قدوائی ، جذبِ دل ، ۳۱). کج طینت ... سریع الاستحالہ اسکول ، لونڈے سرگرم. (؟ ، مقدمہ سوانح مولانا آزاد ، عبدالغفور شہباز ، ۶). [سریع + رک : ال (ا) + استحالہ (رک)].

ـــُـ الاِشْتِعال (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ش ، کس مج ت) صف.
بہت جلد بھڑک جانے والا ، بہت جلد طیش میں آ جانے والا . شاعر کے جذبات اور احساسات فطرتاً نہایت نازک ، لطیف اور سریع الاشتعال ہوتے ہیں . (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۳) . ہرچند اس وقت میں جوان اور سریع الاشتعال جوان تھا ، لیکن نیاز صاحب کے کسی مضمون کا بھی میں نے جواب نہیں دیا . (۱۹۸۶ ، نیاز فتحپوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۲). [سریع + رک : ال (ا) + اشتعال (رک)].

ـــُـ الاِعْتِقاد (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) صف.
بہت جلد یقین کرنے والا ، صداقت یا حقانیت پر بہت جلد ایمان لے آنے والا. جوشیلا اور سریع الاعتقاد طبقہ زر کی تخفیف کے خلاف آواز بلند کرے گا. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات ، ۱ : ۵۹۵). [سریع + رک : ال (ا) + اعتقاد (رک)].

ـــُـ الاِعْتِقادی (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) امث.
بہت جلد اعتقاد لانے کی عادت ، جلد مان لینے کی عادت. معتقدین کی قابلِ افسوس سریع الاعتقادی کے لحاظ سے یہ ایک نہایت خراب زمانہ تھا. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۴۱۴). حاجی صاحب کو اور عشق ... معدود چند سریع الاعتقادی سے سچ سمجھنے لگے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۲). [سریع الاعتقاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــُـ الاِلْتِہاب (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ل ، کس مج ت) صف.
جلد آگ پکڑ لینے والا . دیوا سلائی بیش بریں نیست کہ ایک سریع الالتہاب چیز ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۱). [سریع + رک : ال (ا) + التہاب (رک)].

ـــُـ الاِنْتِقال (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس مج ت) صف.
جو با آسانی ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچ سکے ، بہت جلد ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والا ، جلدی ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جانے والا. محنت نہ تو مانند زمین قطعاً غیر منقولہ ہے اور نہ اصل کی مانند سریع الانتقال . (۱۹۱۷ ، علِم المعیشت ، ۷۹). [سریع + رک : ال (ا) + انتقال (رک)]

ـــُـ الاِنْتِقال اِلَی الذِّہْن (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل کس ا، سک ن، کس مج ت، کس ا ، فت ل، غم ا، شد ذ بفت، فت ہ) صف.
ذہن یا حواس کی طرف بہت جلد منتقل ہو جانے والا ، بہت جلد سمجھ میں آ جانے والا. اس کی تشبیہات کا سریع الانتقال الی الذہن ہونا بالکل ضروری ہے۔ (۱۹۸۷ ، غالب فن و شخصیت ، ۷۲). [سریع الانتقال + الیٰ (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + ذہن (رک)].

ـــُـ الاِنْحِدار (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس مج ح) صف.
بہت جلد اترنے یا نیچے کی طرف ڈھلنے والا . پانی رقیق اور

سریع الانحدار چیز ہے ، کھوٹے ہو کر پینے سے فوراً غیر منہضم انتڑیوں میں اتر جاتا ہے جس سے ہضم غذا میں فتور واقع ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۴). [سریع + رک : ال (ا) + انحدار (رک)].

ـــُـ الانفعال (---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس مع ف) صف.
بہت جلد اثر لینے والا ، جلد متاثر ہونے والا . شاعر کی اصلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ نہایت سریع الانفعال ... ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۲۶). [سریع + رک: ال (ا) + انفعال (رک)].

ـــُـ التأثر (---ضم ع ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، فت ا ، شد ث بضم) صف.
رک : سریع الانفعال.

مگر کیا کیا جائے آخر تو دل ہے
سریع التاثر نہ لوہا نہ پتھر

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۹). سخت دل یہ سمجھتے ہیں کہ نرم دل مغلوب الجذبات اور سریع التاثر ہیں. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۷). [سریع + رک : ال (ا) + تاثر (رک)].

ـــُـ التاثیر (---ضم ع ، غم ا ، ل ، شد ت ، ی مع) صف.
جلد اثر کرنے والا ، رک: سریع الاثر. اس کی مالش واسطے لنگڑے اور فالج زدہ ... کے ساتھ نہایت مفید اور سریع التاثیر ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۶). اس سے شعر کے حسن میں اضافہ ہو گیا اور وہ سریع التاثیر بن گیا. (۱۹۵۰ ، مقالاتِ عبدالقادر ، ۳۲۸). [سریع + رک : ال (ا) + تاثیر (رک)].

ـــُـ الحَرکَت (---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ر ، ک) صف.
جس کی رفتار تیز ہو. علم نفسیات جس نے زمانہ سابق میں کافی ترقی کی ہے ... ہنوز سریع الحرکت تجربی حالت میں ہے. (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی (ترجمہ) ، ۸). [سریع + رک : ال (ا) + حرکت (رک)].

ـــُـ الحِس (---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ح) صف.
جلد محسوس کرنے والا ، بہت حساس ، ذکی الحس . پاؤں کے سریع الحس حصوں میں آبلے ڈال دے تو بڑی درد اور لنگڑا پن پیدا ہو جاتا ہے . (۱۹۰۵ ، دستور العمل نعلبندی ، ۱۸۴) . لیاقت علی خان اپوزیشن کے معاملے میں بڑے سریع الحس تھے. (۱۹۸۶ ، پاکستان مسلم لیگ کا دورِ حکومت ، ۱۷۵). [سریع + رک : ال (ا) + حس (رک)].

ـــُـ الحِساب (---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ح) صف.
بہت جلد حساب لینے والا یا حساب کرنے والا ، مراد: اللہ تعالیٰ. خدا اس کا پورا پورا حساب چکائے گا کیوں کہ خدا سریع الحساب ہے. (۱۹۷۲ ، روح اسلام ، ۱۰۴). [سریع + رک : ال (ا) + حساب (رک)].

ـــُـ الزَوال (---ضم ع ، غم ا ل ، شد ز بفت) صف.
جلد مٹ جانے یا گھٹ جانے والا ، چند روزہ ؛ (مجازاً) عارضی. حال اس سریع الزوال کا یہ ہے. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۲۲۱). جو خیالات و افکار موروثی عقائد کے خلاف اور ان کے برعکس ہوتے ہیں ، وہی سریع الزوال بھی ہوتے ہیں. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۲۱۲). ۲. (اَ) **جلد ٹوٹ پھوٹ جانے والے ، ناپائیدار.** چاندی کے سکے کھوٹ کے بغیر ڈھالے جائیں تو وہ بہت نرم اور سریع الزوال ہوں گے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۳۰۳). (اا) **بہت جلد سوکھ جانے والا ، مراد: موسمی و وقتی.** بعض یکسالہ پودوں ... کو سریع الزوال کہتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۸۹). [سریع + رک : ال (ا) + زوال (رک)].

ـــُـ السیر (---ضم ع ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، ی لین) صف.
۱. **بہت تیزی سے آگے بڑھنے والا ، تیز رفتار ، تیز پرواز.** فلک سفلہ پرور ... شبانہ روز گرم اور سریع السیر رہتا ہے. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۳۰). مسیحی تعلیم کی سریع السیر اشاعت کے لیے رستہ صاف تھا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۵۱). سیر و سفر میں سریع السیر وسائل سے کام لینا درست ہے. (۱۹۵۵ ، جدید غزل ، ۱۹). [سریع + رک : ال (ا) + سیر (رک)].

ـــُـ العِقاب (---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ع) صف.
جلد عذاب دینے والا ، خدائے تعالیٰ جو (اکثر) گنہگاروں کو جلد عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے.

تم کُل حقوق شوق سے چھینو نہیں ، الم
کیا عدل کو ہے زیبٔ سریع العقاب ، کم

(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوسِ تخیل ، ۱۱۳). قوم کے سب بڑے اور چھوٹے .... سریع العقاب کے فیصلے کی زد میں ہوں گے . (۱۹۷۳ ، آسان اسلامی آئین ، ۷۱). [سریع + رک : ال (ا) عقاب (رک)].

ـــُـ الفَہم (---ضم ا ، ل ، سک ل ، فت ف ، سک ہ) صف.
۱. **جلدی سمجھ میں آنے والا ، آسان ، سہل ، واضح.** قاعدے آداب کے بہت ہیں لیکن جو کہ سریع الفہم ہوں اور مبتدیوں کے کام آویں ، وہ دس قسم پر ہیں. (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۵۸). فلسفہ کے اور اقسام کی بہ نسبت فلسفہ اخلاق آسان اور سریع الفہم ہے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۶۷). علم اور زبان کا ذخیرہ بڑھتا رہتا ہے ، مشکل اور پیچیدہ تصورات سریع الفہم ہوتے چلے جاتے ہیں. (۱۹۸۴ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۷۸). ۲. **جلدی سمجھ لینے والا ، تیز فہم** (فرہنگِ آصفیہ). [سریع + رک : ال (ا) + فہم (رک)].

ـــُـ اللَون (---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، و لین) صف.
رنگوں کو جلدی اختیار کرنے یا قبول کرنے کی استداد رکھنے والا ، جو آسانی سے رنگ پکڑے. سوتی ریشوں یا لِن کو غیر ملونہ مادہ بھی کہا جا سکتا ہے ، لیکن ان ریشوں کے ساتھ لگے ہوئے نہایت باریک ذروں کو جن کے اندر رنگوں کو قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہے ، سریع اللون اجسام کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۷۸). [سریع + رک : ال (ا) + لون (رک)].

---النزول (---ضم ع، غم ا، ل، شدن بضم، ومع) صف.
جلد گرنے والا ، فوراً نیچے آنے والا. موسم گرما میں بارش کے بڑے موٹے موٹے قطرے مگر تعداد میں تھوڑے اور سریع النزول کیوں ہوتے ہیں. (۱۲۰۹ ، امام ابوعبداللہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار ، ۱۳۶). [سریع + رک : ال (ا) نزول (رک)].

---النطق (---ضم ع، غم ا، سک ل، ضم ن، سک ط) صف.
(تحریر) جو جلد اور بہ آسانی بولا جا سکے ، آسانی سے بولے جانے والا. سریع النطق ... جن کی ادائی بہت سہولت سے ہو جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، علم تجوید ، ۱۱). [سریع + رک : ال (۱) + نطق (رک)].

---النفوذ (---ضم ع، غم ا، ل، شدن بضم، ومع) صف.
بہت آسانی سے اور جلد جذب ہونے والا اور فوری سرایت کرنے والا. ایک دریا ہے کوسی ، سبحان اللہ ایسا میٹھا پانی کہ پینے والا گمان کرے کہ یہ پھیکا شربت ہے ، صاف ، سبک ، گوارا ، سریع النفوذ. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۳۷۶). زمین کے نرم ہو جانے کے باعث منافذِ ہوا کے لئے سریع النفوذ ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۵۰). [سریع + رک : ال (۱) + نفوذ (رک)].

---الوقوع (---ضم ع، غم ا، سک ل، ضم و، ومع) صف.
بہت جلد واقع ہونے یا وجود میں آنے والا یہ اثر جیسا سریع الوقوع ہے ، ویسا ہی سریع الزوال بھی ہے. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۳۱). [سریع + رک : ال (ا) + وقوع (رک)].

---الہضم (---ضم ع، غم ا، سک ل، فت ہ، سک ض) صف.
زود ہضم ، جلد ہضم یا جزو بدن ہو جانے والا. غذا ہمیشہ ہلکی اور سریع الہضم کھایا کرو. (۱۸۹۷ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۹). جتنی سادی اور سریع الہضم غذا ہو گی اتنی ہی بہتر اور ضامن صحت ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۳۱). [سریع + رک : ال (ا) + ہضم (رک)].

سریکا (۱) (فت س ، ی مع) امذ.
نو یا دس بڑے موتیوں کا گلوبند (ا پ و ، ۳ : ۳۶). [مقامی].

سریکا (۲) (فت س ، ی مع) صف.
مانند ، مشابہ ، طرح کا ، مثل.

سورج کا رنگ چاند سریکا ہوا سفید
جس صبح کوں سوار وو خورشید رو ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۱). زبان سے توبہ کرنا اور گناہ میں پھنسے رہنا کھیلے سریکا ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۵۸). [رک : سریکھا].

سریکھا (فت س ، ی مع) امذ.
مشابہت ، مانند ، مثل ، ملتا جلتا ، ہم شکل (ماخوذ : پلیٹس). [پ : سریکھا सरेखा].

سریکھا (فت س ، ی مع) صف.
دغا باز ، دھوکے باز ، مکار (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : سریکھا सरेखा].

سریلا (ضم س ، ی مع) صف (مث : سریلی).
دلکش آواز والا ، خوش گلو ، مترنم.

سج دھج نرالی وضع انوکھی ادا نئی
آواز ، جیسے گیت سریلا غضب غضب

(۱۹۳۲ ، نوبہاراں ، ۳۸). ان مسجدوں میں جہاں کوئی سریلا مؤذن ہو ، میرے مولا حضرت بلال جیسا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۴). [سُر + یلا ، لاحقۂ صفت].

---پن (---فت پ) امذ.
نغمگی ، خوش الحانی ، ترنم. ملائم آوازوں سے مخمور کر کے اس میں شیرینی اور سریلا پن پیدا کر دیتی ہے. (۱۹۸۲ ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابل ، ۳۱۰). [سریلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سریلی (ضم س ، ی مع) صف مث.
سر اور نغمگی رکھنے والی ، دلکش آواز والی.

وہ میری پیاری رسیلی بنسری
وہ میری میٹھی سریلی بنسری

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۹۰). [سریلا (رک) کی تانیث].

---آواز امث.
وہ آواز جس میں سب سُر ٹھیک ٹھیک پورے پورے ادا ہوتے ہوں اور قابو میں ہو کہیں بھکے نہیں ، میٹھی آواز. اس نے نہایت سریلی آواز سے اوتری رکھب پر بھیروین ... شروع کی.(۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳۴). پردہ نشین خواتین کی گیلری سے ایک سریلی آواز بلند ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۷۷). [سریلی + آواز (رک)].

سرین (فت س ، ی مع) امذ.
رک : سرینا. چارے کے درخت - شیشم - پیپل - کیکر - بیر - سرین ... وغیرہ متعدد پودے اپنے اصل مقاصد پورے کرنے کے علاوہ مویشی کے لئے سبز چارہ کی فراہمی کا بھی ایک اہم ذریعہ ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۷). [مقامی].

سُرین (ضم س ، ی مع) امذ.
پٹھا ، چوتڑ ، عجز ، کوت ، سرون ، کونستہ.

اس شکر پارہ کے تھے ایسے سُرین
کوزے مصری کے جس طرح شیرین

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۲۶).

یاں دل پہ تھے داغ واں سُرین پر
یاں نام پہ حرف واں نگیں پر

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۸). یہ بھی ایک طرح کی بیٹھک ہے کہ آدمی دونوں سرین پر بیٹھتا اور رانوں کو پیٹ سے چمٹا لیتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۷۵). اس کی گردن چھوٹی تھی اور کندھے چوڑے ، کمر تنگ تھی اور سُرین بڑے. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۱۵۱). [ف].

سرینا (فت س ، ی مع) امذ.
غلہ جو کھیتی تیار ہونے پر کاشتکار اپنے زمیندار کو اس کے حصے کے علاوہ بطور نذرانہ دیتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۷۶). [مقامی].

سُرِینام (ضم س ، ی مع) امذ.
غوک ، مینڈک جس کی مادہ کی موٹی سخت پیٹھ کی جلد میں گڑھے سے ہوتے ہیں انڈے انہیں گڑھوں کے اندر رہتے ہیں اور اسی میں بچے نکلتے ہیں. ایک دوسرے غوک (یعنی بھدے مینڈک) میں جس کو سرینام کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۲۸). [انگ : Surinam].

سُرِینی حَمّام (ضم س ، ی مع ، فت ح ، شد م) امذ.
(طب) گرم پانی میں افیون کا عرق ملا کر پچکاری سے مقعد کو دھونا. ایک روز میں دوبار سرینی حمام کرانا ، ... مقعد کی راہ سے پچکاری مارنا ، ... اور ان کے ساتھ جی متلانے کی دوائیں دینے سے بھی کبھی کبھی فائدہ ہووے گا. (۱۸۴۸ ، اصولِ فنِ قبالت ، ۳۴). [سرین + ی ، لاحقۂ نسبت + حمام (رک)].

سَرِیَّہ (فت س ، ر ، شد ی بفت) امذ.
۱. دشمن کی نقل و حرکت کا جائزہ لینے کے لیئے متعین فوج کا دستہ جس میں تین سے لے کر پانچ سو تک سپاہی ہوں. آنحضرت صلعم نے دومۃ الجندل پر جو سریّہ بھیجا تھا ، اسی کے انسداد کی غرض سے بھیجا تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۳۹). ۲. (حدیث) وہ جہاد یا دفاعی اسلامی جنگ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شریک نہ ہوں اور کسی صحابی کو سالار بنا کر بھیج دیا ہو. مقام واقعات کو جن پر مورخین نے سریہ یا غزوے کا اطلاق کیا ہے بالاستیعاب اس مقام پر ذکر کیا ہے. (۱۸۸۰ ، تصانیفِ احمدیہ (تفسیر القرآن) ، ۴ : ۶۹). مسلمانوں کو مدینۂ منورہ آ کر سب سے پہلے سریّۂ نخلہ میں مالِ غنیمت ہاتھ آیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۱۲۸). [ع].

سُرِّیَہ (ضم س ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
وہ کنیز یا لونڈی جسے بیوی بنالیا گیا ہو. امام مالک نے بین نسائہم سے دلیل پکڑی ہے کہ سریہ سے بھی ظہار ہوتا ہے. (۱۸۴۵ ، تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا ، ۲ : ۲۳۶). آپؐ کی گیارہ بیبیاں اور پانچ سریہ تھیں. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۶۴). [ع].

سَڑ (فت س) امث.
تیزی کے ساتھ کسی سرسراتی ہوئی چیز کے گزر جانے یا قمچی وغیرہ کے زور سے پڑنے کی آواز ، تراکیب میں مستعمل (رک : سڑاسڑ ، سڑ سے). [حکایتُ الصّوت].

ـــ سَڑ (ـــ فت س ، سک ڑ) م ف.
لگاتار کوڑے یا قمچی کے برابر مارنے کی آواز ، کسی لچکدار چیز کے مارنے کی آواز ایک پیڈکانسٹیبل بیرک سے نکلا اور نوجوانوں پر سڑسڑ ڈنڈے برسانے لگا. (۱۹۷۲ ، ہونٹے گل نالۂ دل ، ۲۹). [سڑ (حکایتُ الصّوت) + سڑ (رک)].

ـــ سے م ف.
بہت تیزی سے ، پھرتی کے ساتھ ، جھٹ سے ، سُرعت سے. یہ سونچ گھٹنے ٹیک میں نے ایک مچھلی پر ہاتھ مارا ، وہ تڑپ سڑ سے ہاتھ سے نکل گئی دوسری کی طرف لپکا ، وہ بھی ہاتھ میں سے پھسل گئی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۵۸).

سِڑ (کس س) امث ہ ـ زڑ.
جنون ، دیوانگی ، مالیخولیا ، خفقان ، خبط (سڑی سے ماخوذ ، تراکیب میں مستعمل). [پ: सिड़ ؛ سڑی (رک) کی تخفیف].

ـــ بِلّا / بِلّلا (ـــ کس ب ، شد ل / کس ب ، فت ل ، شد ل) صف مذ.
احمق ، اول جلول ، پاگل جیسا. اس کا بیٹا کچھ سڑبلا سا ہے. (۱۸۹۸ ، طلسم ہفت پیکر ، ۳ : ۸۶۴). بے ڈھنگے ، سڑبلے ، بللے پن کا ہنر بھی عیب ہو جاتا ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۶). [سڑ + بلا / بللا (رک)].

ـــ بِلّی / بِلّلی (ـــ کس ب ، شد ل / کس ب ، فت ل ، شد ل) امث.
بے وقوف ، بے تکی. ارے گھر والی کو بلاؤ اس سڑبللی کو نکالیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۸). [سڑبلا / بللا (رک) کی تانیث].

ـــ بھَنگ (ـــ فت بھ ، غنہ) صف.
بھنگ کے نشے میں مست ؛ مراد : مجذوب. محمد جان دیوانہ سڑ بھنگ فقیر تھے . (۱۹۴۵ ، سفرنامۂ مخلص (دیباچہ) ، ۱۷) . [سڑ + بھنگ (رک)].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
سڑی پن ، آپے میں نہ ہونا.
آج سڑپن تمہیں زیادہ ہے دیکھو دیکھو یہ کیا ارادہ ہے
(۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۱۲۰). [سڑ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ چھوٹنا / لگنا محاورہ.
سودا کا زور ہونا ؛ پاگل پن ، جنون ، سودائی پن کا زور ہونا یا بڑھنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

ـــ کَوّا (ـــ فت ک ، شد و) صف مذ.
وہ دیوانہ جو چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لے. یہاں پھر اپنی طبیعت کے خلاف سڑکووں کی سبھا جمی دیکھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۴۳). [سڑ + کوا (رک)].

سَڑا (فت س) صف.
۱. سڑا ہوا ، جس میں سڑاند آ گئی ہو.

سڑا بہت مردار آتش سیں کرم
خدا پاک رکھ توں کرم سیں بھرم

(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۱۳۷).

اپنے ہی سڑے ٹکڑوں پہ کی ہم نے قناعت
چکھا نہ متنجن کسی نواب کے خوان کا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۵). ۲. گلا ہوا ، بوسیدہ ، خراب ، پرانا دُھرانا. دیکھا کہ ایک سڑے ٹوٹے پرانے مکان کی کوٹھری میں بیٹھا ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۸).

دھوتی باندھے مرزئی پہنے تنا بیٹھا ہوا
اک سڑا مٹی کا حقّا ہی رہا تھا کج ادا

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۱ : ۴). ایک مٹی کا سڑا سا حقہ تھا . (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۶۶) .

٣. گندا ، جسے دیکھ کر کراہت ہو ؛ پست ، نیچ ، بے حقیقت ، گھٹیا ، ادنیٰ. بے اختیار اپنے دیہات کے سڑے بسے حجام یاد آ گئے. (١٩٠٧ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ٣٣). آج تو سڑا چمار اینڈتا پھرتا ہے. (١٩٦٥ ، چارناولٹ ، ١٣٠). [رک : سڑنا (رک) کا حالیۂ تمام].

---بسا (---ضم ب) صف.
١. باسی جس میں بُو پیدا ہو گئی ہو. ناک نے کہا میں سڑا بسا کیوں سونگھوں. (١٨٩٦ ، لکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٧٥). یہ ذلیل کالے کلوٹے سڑے بسے گارے کا بنا ہوا انسان اور میں سر سے پاؤں تک نور کا پتلا ، اس کو سجدہ کروں. (١٩٣٣ ، قرآنی قصے ، ٣). بازار سے سڑے بسے آلو خرید کر کھانے سے تو یہ بہتر ہے کہ آدمی چنے بھسکتا پھرے. (١٩٧٠ ، خدا کم بدہن ، ٧٩). **٢. پرانا ، فرسودہ.** یہ سڑے بسے خیالات ، کٹ ملاؤں کے دل سے دور کرو. (١٨٨٨ ، تفسیر ابر کرم ، ١١٨). [سڑا + بسا (بسنا (رک) سے حالیہ)].

---سانپ (---غنہ) امذ.
(کنایۃً) **نہایت ضعیف ، بوڑھا مرد ، بطور دشنام** (جامع اللغات). [سڑا + سانپ (رک)].

---گلا (---فت گ) صف.
بوسیدہ ، خستہ حال ، پرانا. اتنا احسان کرو کہ کہیں سے باوا آدم کے وقت کا پرانا دھرانا سڑا گلا کفن لا رکھو. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١٥). [سڑا + گلا (رک)].

---منھ سونڈھا کرنا محاورہ.
عیبوں کو ہنر بنا کر پیش کرنے کی کوشش کرنا . کیوں سڑا مونہہ سونڈھا کرتے ہو تین برس سے انہوں نے تمہاری بات نہیں پوچھی. (١٩٥١ ، گویا دبستان کھل گیا ، ٧٨).

سِڑا (کس س) امذ.
خبطی ، سڑی ، سودائی ، پاگل ، دیوانہ ، جنونی.
آشفتہ ہو حواس پریشاں خراب حال
دیکھو مجھے تو خبطی دوانہ سڑا کہو
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٨٢). جیسا میں سڑا ہوں ایسا ہی وہ سڑا ہے. (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٢ : ٣٨٥). [سڑ (رک) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

---سڑاپ (---فت س) امث.
(پیتے وقت) **ہونٹوں سے نکلنے والی آواز.** اس نے چار چھ زبان کے سڑاپوں سے کچھ پانی پیا. (١٩٤٣ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ٩٩). [حکایت الصوت].

---سڑاپ (--- فت س) امث.
سڑاسڑ ، چابک ، بید یا کسی لچکدار چیز کے زور سے مسلسل مارے جانے کی آواز. سلیکا نے سڑاپ سڑاپ لاٹھیاں مار کے سب کو بھگا دیا. (١٩٨٥ ، بارش سنگ ، ١٦٥) . [سڑاپ (حکایت الصوت) + سڑاپ (رک)].

---سے م ف.
قمچی کی آواز ، چابک کھانے سے جو آواز نکلے ، تیزی کے ساتھ ، جلدی سے . انگریز خونخوار ہو گیا ، کوچمین کے حواس غائب ہو گئے ایک چابک جو سڑاپ سے دیتا ہے تو گھوڑیاں ہوا ہو گئیں. (١٨٨٧ ، جام سرشار ، ٢٢).

سڑاسڑ (فت س ، س) امث ؛ م ف.
قمچی ، چابک اور بید وغیرہ کی ضرب پیہم سے ہونے والی آواز. درختوں سے قمچیاں توڑیں اور ... سڑاسڑ چکھانی شروع کیں. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٣٠ : ٦). ایک سرے سے دوسرے سرے تک سڑا سڑ چابکیں برساتے چلے جاتے . (١٩٨٣ ، کیمیا گر ، ١٦) . [سڑ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + سڑ (رک)].

سڑاق سڑاق (فت س ، س) امث ؛ م ف.
سڑاک سڑاک ، سڑاسڑ ، لگاتار. انہوں نے سڑاق سڑاق اس کے جسم پر پوری طاقت سے بید برسائے وہ بےہوش ہو گیا. (١٩٨٧ ، حیات مستعار ، ٨٩). [حکایت الصوت].

سڑاک (فت س) امث.
قمچی یا چابک کی آواز (فرہنگ آصفیہ). [حکایت الصوت].

---سڑاک (---فت س) م ف.
رک : سڑاسڑ. اس نے کوڑا اٹھا کر سڑاک سڑاک دو ہی ہاتھ مارے تھے کہ انّا بلبلا گئی. (١٩٦٣ ، ساڑھے تین یار ، ٢٥). کچھ کہتی ہے تو اسے ہنٹر سے سڑاک سڑاک مارتا ہے. (١٩٨٣ ، کیمیا گر ، ٩٣).

---دیسی / دینی م ف.
پھرتی سے ، جلدی سے ، سڑاک سے (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ).

---سے م ف.
جلدی سے ، ضرب کی آواز کے ساتھ. سڑاک سے قمچی ماری. (١٨٩٨ ، فرہنگ آصفیہ ، ٣ : ٧٦).

سڑاکا (فت س) امذ.
١. سڑاک. اس اژدر سیاہ نے عفریت پر جا کر چرخ دے کر دم ماری ، سڑاکے کی آواز ہوئی. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ١٠٦٨). **٢. متواتر یا پے در پے مار (کسی لچکیلی چیز کی).** بیلوں کے پاؤں ٹوٹے جاتے ہیں سڑاکا رسیوں کا پڑ رہا ہے . (١٩٠٠ ، طلسم خیال سکندری ، ٢ : ١٧٦). **٣. دوڑنے میں تیزی کرنے کی جگہ مستعمل** (نوراللغات) . [سڑاک (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---دینا محاورہ.
کسی لچکدار چیز سے زور سے مارنا. دوبارہ جو گھما کر سڑاکا دیا تو میری عینک لگام کے ساتھ اڑ چلی. (١٩٣٢ ، روح ظرافت ، ٥١).

---مارنا محاورہ.
کسی لچکدار چیز کو کسی شے پر زور سے مارنا یا فضا میں

اس طرح جھٹکنا کہ سڑاکے کی آواز نکلے. عمر عذار نے ... موتیوں کا ہار گلے سے اُتارا کچھ اسمِ سحر کا پڑھ کے ایک سڑاکا مارا کہ برق چمکی. (۱۹۰۰، طلسمِ نوخیز جمشیدی، ۱: ۵۱۵).

سَڑان (فت س) امذ.
سڑنا ، سڑنے کا عمل. اس بیماری کے باریک ریشے کیکر کی اندرونی لکڑی میں پہنچ جاتے ہیں ، جو کہ ایک قسم کی سڑان پیدا کر دیتے ہیں. (؟ ، پنجاب فارسٹ ریکارڈ ، ۱ ، ۱ : ۱۵). [سڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سِڑان (کس س) امذ.
دیوانہ ، جنون ، سڑی. ایک سڑان ... یہاں آیا ہے کہ مار پیٹ کر کے گلہ بانوں سے روٹی چھین کے کھاتے اور مارا مارا پھرتے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۳). [سڑی (رک) کی تکبیر].

سَڑانا (فت س) ف م.
۱. سڑنا (رک) کا متعدی ، گلانا ، بدبودار کرنا. اگر مچھلی کی کھاد دی جاوے تو مچھلی کو خوب سڑاؤ. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۱۲۲). تازہ لید میں ایک قسم کی تیزی یا آگ ہوتی ہے جو بدون گلائے یا سڑائے دور نہیں ہوتی. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۷). ۲. کسی کو اِتنی مُدّت جیل یا قیدوبند میں ڈالے رکھنا کہ اس کی حالت غیر ہو جائے ، ناقابلِ مدّت تک قید میں رکھنا. میرے مہر کا پہلے انتظام کر دو ، نہیں تو یاد رکھنا پندرہ روپے مہینہ دونگی مگر تم کو دیوانی کی جیل میں سڑاؤں گی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۰۰). ۳. (اَ) کسی اِختلاف یا بات کو اِتنے دِنوں چُھپائے رکھنا کہ اس کے مُضر اثرات ہُوئے ماحول کو پراگندہ کر دیں. رنجشوں کا دلوں میں سڑانا بُرا روگ ہے. (۱۹۲۵ ، اسلامی گنو رکھشا ، ۳). (اا) ڈال رکھنا. رکھ چھوڑنا (فرہنگِ آصفیہ). [سڑنا (رک) کا تعدیہ].

سَڑاند / سَڑاندھ (فت س / غنہ) امث.
۱. سڑی ہوئی چیز کی بدبُو یا تعفن. حیوانات ... کا دم نکل جاتا ہے تو اپنے جسمِ مُردہ کی سڑاند ، بساند پھپوند سے اسکو نکال کر ہوا میں پھیلاتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۲۱). یہ سڑاند اسی قدر تیز تھی کہ پاس بیٹھنے والے ناک نہیں دے سکتے تھے. (۱۹۱۹ ، تاریخ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۲ : ۷۹). سڑاندھ والا گوشت کھانے سے ... اس کی صحت کو کوئی نقصان پہنچتا ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۵۹). گلے بکّے جلی ہوئی لاشوں کی سڑاند نسیمِ سحر میں مل جاتی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۱۳). ۲. (اَ) تخم ریزی کا بیج (ماخوذ فرہنگِ آصفیہ). (اا) (نباتیات) ایک تخمیری عمل جو جراثیم کی بعض انواع سے پروٹینڈ مادوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ناخوشگوار یا بدبودار گیسیں بھی نکلتی ہیں ، گندگی. سیب اور ناشپاتی کے داغ ، آلو کا حلقی مرض گوبھی کی سیاہ سڑاند وغیرہ. (۱۹۸۰ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۵۳۶). ۳. بُرائی ، خرابی ، نجاست ، غلاظت. مغربی معاشرہ کی وہ سڑاند جو دنیا بھر کے جنسی جرائم میں سب سے نُمایاں حیثیت رکھتی ہے ، کیا اسی پاکیزگی کی مظہر ہے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۰۹). [پ : सडाध + सडाद سڑاند / سڑاندھ].

ـــ اُٹھنا ف ل.
بدبُو آنا ، تعفن پیدا ہونا ، سڑ جانا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ آنا ف ل.
بدبو آنا. مجھے سگریٹ کے دُھوئیں سے جلتے ہوئے گوشت کی سڑاند آنے لگی. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۵۳).

سَڑاندا (فت س ، مغ) صف ؛ اسم سڑیندا.
۱. بدبُودار ، سڑا ہوا ، متعفن (فرہنگِ آصفیہ). ۲. بیکار ، خراب ، نِکمّا.

اے صبا کہہ دے عروسانِ چمن کے رُوبرو
ہے سڑاندا غنچۂ گل اُس دہن کے رُوبرو

(۱۸۳۹ ، نکہت (فرہنگِ آصفیہ)). [سڑاند + ا ، لاحقۂ نسبت].

سَڑاندی (فت س ، مغ) امث.
سڑی ہوئی ، گلی ہوئی ، بوسیدہ ، خراب ، بدبُودار. عین اس کے سر پر سوٹے میں اُبالی ہوئی سالیاں ستلی کی الگنی پر لٹکی سڑاندی بھاپ دے رہی تھیں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۸۵). [سڑاند + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَڑاوَٹ (فت س ، و) امث.
گل یا سڑ جانے کی کیفیت ، سڑنا. تیرہ آدمیوں کی لاشیں نکلیں جو سڑاوٹ کی مُختلف حالت میں تھیں. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ (تمہید) ، ۱۱). دو حِصّے تیزاب گندک کو اٹھانوے حِصّے پانی میں حل کر کے آلوؤں کو بارہ گھنٹہ تک اوس میں رہنے دیں تو سڑاوٹ کا خطرہ دور ہو جاتا ہے. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۱۱۰). پیشاب مثانے میں باقی نہیں رہتا ، تاہم چونکہ وہ تلچھٹ ہوتا ہے ... جو تہ میں بیٹھ جاتا ہے اور اُس میں سڑاوٹ شروع ہو جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۹۱). [سڑا (رک) + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سَڑاہَن (فت س ، ہ) امث.
بدبو ، تعفن. مُردوں کی بدبُو اور سڑاہن چاروں طرف سے اس مرتبے میں میرے دماغ میں پہنچی. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱۱۱). [رک : سڑاند].

سَڑاہِنْد (فت س ، کس ہ ، غنہ) امث.
سڑاند ، بدبو ، تعفن. چمڑے کی تجارت نے متعفن کا عادی بنا دیا ہے سڑاہند کی پروا نہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۹ : ۱۰). اب بیدی صاحب کے لیے دنیا ایسی سڑی ہوئی چیز تھی جس میں سے سڑاہند اور بساہند کے بھبکے پھوٹ رہے تھے. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۹). [سڑاند (رک) کا ایک اِملا].

سَڑُپ (فت نیز ضم س ، فت ڑ) امث.
کسی رقیق چیز کے پینے یا جلد کھانے کی آواز ؛ تراکیب میں مستعمل (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [حکایت الصوت].

---**سُڑَپ** (---فت نیز ضم س ، فت ڑ) م ف.
کسی رقیق چیز کے جلد جلد پینے یا کھانے کی آواز ، تیزی سے پینا. امدو نے کوئی جواب نہیں دیا ، سڑپ سڑپ چائے پیتا رہا. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۲۵). [سڑپ + سڑپ (رک)].

---**لینا** ف س.
جلدی سے پی جانا ، سڑپنا ، چڑھا جانا. بعض کفایت شعار پیالیاں خریدتے ہی نہیں ، سیدھا طشتریوں سے چائے سڑپ لیتے ہیں. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۲۷).

سَڑَپّا (فت نیز ضم س ، فت ڑ ، شد پ) امذ.
ایک ہی دفعہ میں پی جانے کی آواز. مسلمان باہم کھانا کھانے بیٹھتے ہیں ، تو ... چاروں انگلیوں سے فرنی کے سڑپے بھرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۱۲). رات دن اینڈتے اور شہد کے سڑپے لگاتے رہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۲۰). سب نے چائے پرچوں میں انڈیل سڑپے بھرنے شروع کر دئیے. (۱۹۷۶ ، بوئے گل ، ۲۰). اف : بھرنا ، لگانا ، مارنا. [سڑپ + ا ، لاحقۂ تکبیر].

سَڑَپْنا (فت نیز ضم س ، فت ڑ ، سک پ) ف م.
جلدی سے پی جانا ، کش کھینچنا. وہ مصادر جن کے آخر میں مصدری علامت کار نا ہے جو کرنا کا اشباع ہے ، مصادر کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں سڑپنا یا سڑپنا وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۳۹). [سڑپ + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَڑْسَٹْھ (فت س ، سک ڑ ، فت س ، سک ٹ) امذ.
ساٹھ اور سات کا مجموعہ ، تین کم ستر ، ۶۷. سڑسٹھ ممبر پارلیمنٹ ... اپنی اپنی جگہ پر خاموش بیٹھے تھے. (۱۹۱۳ ، لقمان ایران ، ۲۳۳). سڑسٹھ سال کی عمر میں جارج دویم کا انتقال .. ہو گیا. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس (ترجمہ) ، ۲۰۷). [سات + ساٹھ (رک)].

سُڑْسُڑ (ضم س ، سک ڑ ، ضم س) امث.
۱. رقیق شے کو کھینچ کر پینے کی آواز. بہرام بخار میں بلبلا رہا ہے ، اور وہ سڑ سڑ دودھ کی چسکیاں لگا رہی ہے. (۱۹۲۴ ، نازِ عشق ، ۴۷). سمندری کچھوے کا شوربہ سڑ سڑ پینے کے بعد مرزا مسلم کیکڑے ... پر ٹوٹ پڑے. (۱۹۷۰ ، خاکم بدہن ، ۶۴).
۲. حقہ پینے کی آواز (نوراللغات). [حکایت الصوت].

سُڑُسْڑَر (ضم س ، فت ڑ) امث ، سر سُڑ سُڑ.
حقہ پینے کی آواز (نوراللغات). [حکایت الصوت].

سَڑْسَڑانا (فت س ، سک ڑ ، فت س) ف م.
سڑاسڑ کوڑے وغیرہ لگانا. مومنین و مسلمین یہاں ٹٹوا دبائینگے فرشتگان مربین وہاں سڑسڑائیں گے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۹ : ۳). [سڑسڑ + انا ، لاحقۂ مصدر].

سُڑْسُڑی (ضم س ، سک ڑ ، ضم س) امث ، سر گڑگڑی.
ایک چھوٹا سا مٹی کا حقہ جس سے پیتے وقت سڑسڑ کی آواز نکلتی ہے (ماخوذ : نوراللغات ، فرہنگ آصفیہ). [سڑسڑ + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَڑْسی (فت س ، سک ڑ) امث.
کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑنے کا آلہ ، زنبور. جب کہ دونوں دانتوں میں جنبش آ جاوے فوراً سڑسی سے دانت پکڑ کر اکھیڑ لیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۳). [رک : سنسی].

سَڑَک (فت س ، ڑ) امث.
۱. لوگوں کے پیدل یا سواری میں چلنے کا باقاعدہ بنا ہوا راستہ ، شارع ، گزرگاہ ، روڈ.

سڑک تھی باغ کوں دیکھت کھلے منج باغ کے غنچے
سو اُس غنچے کے بانسان تھی لگیا جگ سک مکن سارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۳).

اس غیرتِ مسیح کی بگھی کے واسطے
طیار ہے فلک پہ سڑک کہکشاں نہیں
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۲۹). بجنور سے دارا نگر تک ایک سڑک بنوا دی. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۶). آپ وہاں کی سڑکوں اور گلی کوچوں میں پھرنے لگیں گے تو مجھے تسلی ہو جائے گی کہ چلو ، میرا باپ تو وہاں چل پھر رہا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۲). ۲. (مجازاً) روش ، ڈھنگ ، اسلوب. جس راہ پر اوّل مصنف چلا تھا وہی سڑک آج تک جاری ہے. (۱۸۹۲ ، خطر تقدیر ، ۳۸).
۳. وہ ڈوریاں جو زین کے دونوں طرف لگاتے ہیں.

پہنیں گے جب لباسِ نصارا یہ شہسوار
سڑکوں سے زینِ اسپ کو لندن بنائینگے
(۱۸۶۷ ، رشک (مطالب غرّا ، ۴۴)). [۳ : سڑک ، سڑکنا سے حاصل مصدر].

---**اَعْظَم** کس نیز بلا صف (---فت ا ، سک ع ، فت ظ) امث.
بڑی طویل سڑک جو کئی علاقوں سے گزرتی ہو ، مراد : وہ سڑک جو شیر شاہ سوری نے تعمیر کروائی تھی جو پشاور سے کلکتے تک جاتی ہے ، جی ٹی روڈ. سڑک اعظم :- مغربی پاکستان کی سڑکوں میں سب سے اہم سڑک اعظم ہے. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۸۳). [سڑک + اعظم (رک)].

---**آہَنی** کس صف/ نیز بلا کس (---فت ہ) امث.
۱. لوہے کی سڑک ، ریل کی پٹری ، سکۃ الحدید (نوراللغات).
۲. سخت اصول ، سخت قانون. کسی مقدمہ میں ایک راستہ سڑک آہنی مقرر کر دینے کا ارادہ کرنا جس پر ہمیشہ رائے عدالت اپیل کو مجبوراً چلنا پڑے. (۱۹۰۸ ، ایکٹ نمبر ۹ ، ۵۳). [سڑک + آہن (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---**بَنْدْھنا** محاورہ.
راستہ بن جانا ، سڑک تعمیر ہو جانا.

تازگی رخصت گلگشت اسے دیدے شاید
برگ گل سے جو سڑک باغ میں ہموار بندھے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---پر پڑ لینا محاورہ.
شارع عام سے راستہ طے کرنا ، راستے پر چل پڑنا ، راستہ پکڑ لینا. محافظوں نے سلامی دی اور جلوس سلطان جی کی سڑک پر پڑ لیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۹).

---پھانسی (---مغ) امث.
پھندا ، پھانسا ، سرک پھانسی (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس).
[رک : سرک پھانسی].

---چھڑکنا محاورہ.
سڑک پر گرد بٹھانے کے لیے پانی ڈالنا ، فیض پہنچانا.

امتحان اہل وفا کا نہ سواری میں لو
کیا سڑک چھڑکیں گے کچے گھڑے بھرنے والے

(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۳۵۶).

---سیفن (---ی لین ، کس ف) امث.
سڑک کی ایسی تعمیر جس میں سڑک کے نیچے سے نالے کو سیفن بنا کر نکال دیا جائے. اگر سڑک کے نیچے سے نالے کو سیفن بنا کر نکال دیا جائے ایسی تعمیر کو "سڑک سیفن" کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آبپاشی ، ۵٦٦). [سڑک + انگ : Syphon].

---کاٹنا محاورہ.
نئی سڑک یا راستہ نکالنا ، مشقت جھیلنا. الٰہی وہ دن کب آئے گا ، کہ میں قید سے نجات پاؤں؟ ، کب تک سڑک کاٹوں ، کب تک رنج اٹھاؤں. (۱۸٦٦ ، خطوط غالب ، ۳۴۴).

---کھلنا محاورہ.
شارع عام پر آمد و رفت شروع ہونا. کوہاٹ کے درّہ کی سڑک کھل گئی ہے اور ہمیشہ کام میں آتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۴۴).

---ناپنا محاورہ.
فضول اور بے مقصد اِدھر اُدھر چلنا پھرنا. بیکار سڑک ناپنے سے تو ہمارا جی اُکتا گیا. (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۱۱۱).

سُڑک (ضم س ، سک ڑ) صف.
۱. **محو ، مگن.**

ہے مست ہو کر ہاشمی اُن کیچ متے سوں ہے سڑک
توں مست ہے مد ہی کے چپ ہوتی ہے متوالی عبث

(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۷).

اسکے ہوٹاں کے میٹھے شربت سوں
شراب نا اچھ کر سڑک ہو گیا

(۱۷٦۵ ، دکنی انوار سہیلی ، ۳۳۸). ۲. **جلدی ، شتابی ، پُھرتی ، فوراً ، تُرت ، جھٹ سے.**

وہ تو سڑک تھی ہاتھ پکڑ لیتے بے دھڑک
میرا تو ڈر نہ تھا یہ تمہارا تھا ڈر مجھے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۸٦). سڑک سے آ کر چلے گئے (۱۹۰۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۷٦). ۳. **(قدیم) اسلحے (مثلاً خنجر ، تلوار وغیرہ) کی سرسراہٹ.**

عشاق پہ تجھ چشمِ ستمگار کا پھرنا
تروار کی اوجھڑ ہے یا کُنّے کی سڑک ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳٦) [سڑکنا (رک) سے حاصل مصدر].

---جانا محاورہ.
نکل جانا ، پی جانا.

ذرا گھوڑے کے منہ کو تو اٹھا کر
سڑک جا نال سے اس کو پلا کر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳).

سَڑکّا (فت س ، ڑ ، شد ک) امذ.
مینہ کی بھوہار (پلیٹس). [سڑک + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سُڑکا لگانا محاورہ.
جلق کرنا (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۹ ؛ جامع اللغات).

سَڑکانَہ (فت س ، ڑ ، فت ن) امث.
سڑک کا محصول ، اس طرح کا محصول پہلی بنی ہوئی سڑکوں کی مرمت کے واسطے زمین داروں سے ان کے لگان کے موافق مقرر ہوتا ہے (اُردو قانونی ڈکشنری). [سڑک + انہ ، لاحقۂ اسمیت بمعنی معاوضہ ، اجرت].

سَڑکائی (فت س ، ڑ) امث.
مستی ، محویت. او کمبختاں جوانی کی سڑکائی میں پڑے. (۱۷٦۵ ، دکنی انوار سہیلی ، ۳۷). [سڑک + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

سُڑک بیل (ضم س ، فت ڑ ، ی مج) امث.
رک : آکاس بیل. اصل کے اضافہ کا کیا کہنا نہ سڑک بیل اس قدر پھیلے نہ مچھلی کی نسل اس قدر بڑھے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۲۵۳). [سڑک + بیل (رک)].

سَڑکنا (فت س ، ڑ ، سک ک) ف ل.
سٹکنا ، سرکنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سرکنا (رک) کا بگاڑ].

سُڑکنا (ضم س ، فت ڑ ، سک ک) ف م.
۱. **سڑسڑ کر کے حلق میں اُتار لینا ، پی جانا.** ایک ہی سانس میں دودھ سُڑک گیا. (۱۹۰۰ ، ایّام عرب ، ۱ : ۲۲). بعض طالبِ علم تو سرِ شام ہی سے چائے کی تھرمس بھر کر رکھ لیتے ہیں اور ساری رات پڑھنے کے بہانے سے چائے سُڑکتے رہتے ہیں. (۱۹٦٦ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ / اپریل ، ۸). ۲. **تلوار میان سے نکلنا ، ناک میں دوائی چڑھانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سُڑک (حکایتُ الصّوت) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُڑکوانا ف م.
(طب) ناک کے بالائی حصے تک کوئی چیز پہنچانا ، ناک کے ذریعے آہستہ آہستہ پلوانا. برف کا ٹھنڈا پانی ناک میں سُڑکوایا جائے. (۱۹۳۳ ، بُخاروں کا اصولِ علاج ، ۱۳٦). [سُڑکنا (رک) کا متعدی المتعدی].

سِڑکی (کس س ، سک ڑ) امث.
سِڑی سودائی ہونا ، پاگل پن.

سڑی سودائی نہیں سڑکی جو بھبھ پر بھب جائے
پھبتی سب لوگ کہیں سڑکی تو سڑکی ہی سہی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۰) [پ : سڑ सिड + کی ، لاحقۂ کیفیت].

سُڑکی (ضم س ، سک ڑ) امث.
۱. ناک سے کسی چیز کو سُڑکنا (پلیٹس). **۲. کنکوے کی ڈور کو دفعتہً ڈھیل دینا ، چھپکا دینا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). اف : بھرنا ، دینا ، لینا. [سڑک (حکایت الصوت) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سڑم (فت س ، ڑ) امث.
سن یا سنئی کا موٹا سا جھونٹا یا ریشہ ، لاط : Crotalaria Juncca (پلیٹس). [پ : सडम].

سڑن (فت س ، ڑ) امث.
۱. گلنے سڑنے یا بسنے کی کیفیت، سڑنا بسنا. جوار پر چار قسم کی بیماریاں حملہ آور ہوتی ہیں ... چہارم وہ جو جڑ یا تنے میں سڑن پیدا کر دیتی ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۳۸). **۲. لکڑی میں پھپوند کی شکل میں لگ کر لکڑی کے اندر خانوں کی دیوار کو شکستہ اور ریشوں کو جُدا کرکے لکڑی کو کھانا.** سڑن :- یہ ایک قسم کی پھپوند کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو اپنے دانوں میں جن کو اسپورس کہتے ہیں ، دخل پاتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۶۰). [سڑنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

سِڑن (کس س ، فت ڑ) امث.
دیوانی ، پاگل عورت.
لیلے سواریٔ یوسف وہ راہ اور ہی ہے
سڑن ہوئی ہے زلیخا کہاں بھٹکتی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۲). اے کچھ سِڑن ہوئی ہو. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۲۸). وہ بچہ نہ تھی ، سودائی نہ تھی ، سِڑن نہ تھی. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۹). وہ ایک کم عقل سِڑن عورت ہے اور بولنے کا بھی اسے حد سے زیادہ شوق ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۲). [سِڑی (رک) کی تانیث].

---پن / پنا امذ.
خبط الحواسی ، پاگل پن ، عورت کا پاگل پن. کیا تیری عقل ماری گئی ہے ، جو مرشد سے سِڑن پنے کی باتیں کرتی ہے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۰۶). [سِڑن + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

سڑنا (فت س ، سک ڑ) ف ل.
۱. (اً) **زیادہ عرصہ رکھا رہنے یا زیادہ گرمی کی وجہ سے اکثر کسی چیز کا گلنا ، داغدار ہونا یا رنگ اور مزا بدل جانے کے سبب ناقابلِ استعمال ہو جانا ، بوسیدہ اور بیکار ہو جانا ، گل جانا ، بیکار اور نکما ہو جانا.** اگر انسان میں ای تحفہ (دل) نہ ہوتا تو ای تن سڑ جاتا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۳).
شرک کفر کی جب اوٹھی اون سے بُو
نہ ایسا سڑا ہوئے مردار کوئی
(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۱۲). اب دیکھ اپنا کھانا اور پینا کہ سڑ نہیں گیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۶۹). جب گھر کی کوئی لکڑی سڑ جاتی ہے تو وہ اس کی جگہ باہر کی طرف نئی لکڑی لگا دیتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۵۴۳). مزمل کے منہ سے کرب کے عالم میں نکلا ... باجرہ کی لاش نہیں سڑے گی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۴۱). (اا) **بدبُو پھیلنا ، فضا کا آلودہ ہونا ، عفونت.** اس کے آتے ہی ایسی تعفن پھیلی کہ معلوم ہوا سارا دربار سڑ گیا. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۹۷). ۲. (اً) (طب) **کسی عضو کا گل جانا ، ناکارہ ہو جانا ، جراثیم آلودہ ہو جانا ، صحت مند نہ رہنا.** پھکنے میں لہو کا جوش ہو گا اور اس وقت وہ سڑ یا پھٹ جائیگا یا چمٹ جائیگا. (۱۸۴۸ ، اصولِ فن قبالت (ترجمہ) ، ۵۶). (اا) **مُرجھا جانا ، پکس جانا.**
کلیاں پھپھک رہی تھیں کہ اک ہاتھ پڑ گیا
غُنچہ اُبھر کے کِھلنے نہ پایا کہ سڑ گیا
(۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۲ : ۳). **۳. پڑے پڑے خراب و خستہ ہو جانا ، ایک ہی جگہ پڑا رہنا ، سخت اذیّت برداشت کرنا ، کربناک زندگی بسر کرنا.** جیسا کیا ہے ویسی سزا پاؤ گے اور قید ہی میں پڑے پڑے سڑو گے. (۱۸۸۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۷۲). اِتنا ہی کر دے کہ اپنے آقا سے کہہ دے ، کہ ایک بے گناہ یہاں اور بھی پڑا سڑ رہا ہے. (۱۹۱۹ ، خطوطِ محمد علی ، ۶۳). ہم جیل میں آئے ہیں اور کیا معلوم ہمیں کب تک سڑنا پڑے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۷۴). **۴. (مجازاً) جلنا ، حسد کرنا.** سڑنا ــ جلنا (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، (حصّۂ صرف) ، ۳۸). **۵. (چوسر) جانبین میں سے کسی کا بازی نہ جیتنا** (نوراللغات). [پ : सडणओ].

سڑوانا محاورہ.
قید کرانا ، حبس میں رکھنا. انہوں نے ... ہڑتال کرنے والے مُلازموں کو جیلوں میں سڑوا دیا. (۱۹۶۳ ، جگنو اور ستارے ، ۱۰۹). [سڑنا (رک) کا متعدی المتعدی].

سڑُوپ جانا محاورہ.
سڑپنا ، جلدی سے پی جانا. گردن جُھکائے ہی جُھکائے کٹورا لے لیتا اور ایک دم سڑُوپ جاتا جیسے چرچرا ذرا ذرا سا. (۱۹۸۶ ، جوالامُکھ ، ۶۱).

سڑوتا (فت س ، و لین) امذ.
سکڑ پوتا ، پردادا کے بیٹے کا بیٹا ، تیسری پیڑھی. اس میں پوتا ، پڑوتا ، سڑوتا اور پوتی پڑپوتی ، سڑوتی وغیرہ سب شامل ہیں. (۱۹۲۲ ، قانونِ وراثت ، محمد اسمعیل ، ۱۸). [سکڑ پوتا (رک) کی تخفیف].

سڑی (فت س) صف.
بوسیدہ ، خراب ، گلی ہوئی ، بدبودار.
سڑی ہوئی بغلاں میں تے یوں جھڑے
جنے باس اس کی سُنگے سو مرے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۰).
یہاں سے گُزرا تھا کوئی کبر بڑا سا شاید
ورنہ کیوں باس بھلا مجھ کو سڑی مینہ کی لگے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۹). بجے ہیں وہ چشم بددُور فقیروں کے بھی اچھے ہوں گے سڑی سنی لنگوٹیاں باندھے پھٹی سی ٹوپیاں اوڑھے پھٹی جوتیاں ٹوٹے کتے گتے کے چھلکے

کھڑے چوس رہے ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳۰). میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو سڑی گٹھلیاں ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۳). [سڑا (رک) کی تانیث].

---پساندی باتیں (---کس ب ، مغ ، ی مج) امث.
طنزیہ ، بیہودہ باتیں ، پُرفریب گفتگو ، جلی کٹی باتیں ، ناگوار باتیں. آپا جان کیا کہہ رہی ہو اب میں وہ نصیرہ نہیں جو تمہاری سڑی بساندی باتیں سنوں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴). [سڑی + بساند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + باتیں (رک)].

---(سی) صاحبی اُس پر چبُوترَہ گچ کا کہاوت.
برائے نام امیری.

غلام میں تو ہوں اون صاحبوں کی کھڑیچ کا
سڑی تو صاحبی اوس پر چبوترہ گچ کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰). مسلمانوں کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں وہ بالکل آنکھوں پر پٹی باندھ کے باؤلی میں کودنا چاہتے ہیں ... سڑی سی صاحبی اس پر چبوترا گچ کا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۵ : ۵).

---گرمی (---فت گ ، سک ر) امث.
سخت گرمی. دلی میں سب سے برا موسم اگست اور ستمبر کا ہوتا ہے سڑی گرمی اور ملیریا کا زور. (۱۹۴۵ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۲۶۸). [سڑی + گرمی (رک)].

سڑی (۱) (کس س) صف.
پاگل ، دیوانہ ، مجنون ، مخبوط الحواس ؛ (مجازاً) بے وقوف.

میر کی بات پہ ہر وقت یہ جھنجھلایا نہ کر
سڑی ہے خبطی ہے ، وہ شیفتہ ہے مجنوں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸). بیوی۔ ہم کیوں سڑن ہونے لگے ، سڑی تم، سڑی تمہاری بیگم صاحب. (۱۹۰۰، ذاتِ شریف ، ۱۳۲). میں سڑی مشہور ہوں ذرا بھی کام میری مرضی کے خلاف ہو تو مجھے بڑا قلق ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۶۵). [پ : सिड़ी].

---پن (---فت پ) صف.
دیوانگی ، خبط. سڑی پن میں جو کمی ہے وہ بھی پوری ہو جائے گی. (۱۹۳۸ ، بحرِ تبسّم ، ۱۹۱). [سڑی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---سُلطان (---ضم س ، سک ل) صف.
پاگلوں کا سردار ، مراد : حد درجے کا دیوانہ ، مجنوں ، پاگل.

زرد جوڑا تم جو پہنو گے ہنسے گی زعفران
دم کرے گی ناک میں رنڈی سڑی سلطان روز

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۴۷). کوئی دریا میں پھاند کے ڈبکیاں کھائے یا سڑی سُلطان ہو کے جنگل کو نکل جائے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۰۴). [سڑی + سُلطان (رک)].

---سَودائی (---و لین) صف.
پاگل ، دیوانہ. قرآن باہر رہ گیا ، مگر ایک عیاری سوچ کر صورت اپنی سڑی سودائی کی ایسی بنائی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶۶). حضور کے ہمراہ ایک خدمتگار بھی تھا وہ بھی سڑی سودائی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳). مادھو تو غم کے مارے سڑی سودائی کی سی باتیں کرنے لگا. (۱۹۲۹ ، نانک کتھا ، ۳۹). [سڑی + سودائی (رک)].

---ہے تو کیا بات ٹھکانے کی کَہتا ہے کہاوت.
ہے تو بیوقوف مگر بات ٹھکانے کی کہتا ہے (جامع اللغات).

سڑی (۲) (کس س) امث (قدیم).
سیڑھی.

جون ان شہر زریں کے دامن کوں آئے
سڑی ایک مرمر کی واں خوب پائے

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۷۷۲). پھر مجھے ایک تہ خانے میں لے چلا پھر میں زمین کے نیچے تین سو سڑی سے زیادہ اترا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ۶۲). [سیڑھی (رک) کی تخفیف].

سڑیا (فت س ، سک ڑ) صف.
پرانا ، بوسیدہ.

لنگوٹی کھٹی ہور سڑیا گودڑا
بچھانے کوں کی یک پھٹیا بوریا

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۸)). [سڑ (رک) کا متبادل اِملا].

سڑیا جانا محاورہ.
خبطی بن جانا. بڑے تو بڑے بعض وقت اچھے بھلے بوڑھے لوگ سڑیا جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، خبطی ، ۱۵۳).

سڑیَل (فت س ، سک ڑ ، فت ی) صف.
۱. بے ڈھنگا ، خراب ، خستہ ، ادنیٰ درجے کا ، بہت معمولی ، خراب و خستہ ، ردی. اس صحن دلکشا میں سڑیل سڑیل مکان بن گئے ہیں. (۱۸۴۶ ، آثار الصنادید ، ۳۵). کیا دلہن والے ایک ڈنر بھی نہیں دیں گے؟ اور دیں گے تو اسی سڑیل فلیٹ میں نا؟ (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۵). **۲. فرسودہ ، پرانا ، دقیانوسی.** جن کو آپ ورک آف گاڈ اور ورڈ آف گاڈ کہتے ہیں بلکہ خود گاڈ خیالی ڈھکوسلے اور اولڈ فیشن والوں کے سڑیل خیالات ہیں. (۱۸۹۲ ، تحریر فی اصول التفسیر ، ۱۵).

وہی قدیم زمانے کا فلسفہ سڑیل
ہو جیسے کہنہ کھنڈر کی ڈھتی ہوئی دیوار

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۶۹). **۳. بوڑھا ، کمزور ، ازکار رفتہ ، لاغر.** ایک بڈھا سڑیل ، گھوڑا چند ہورانے (پرانے) یونی فارم اور کچھ ٹوپیں یا تمنچے دے کر یہ کہتے ہیں کہ ہم تم ایک دوسرے کے دوست بن کر رہیں گے. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری (ترجمہ) ، ۲۶۹). بیمار اور بوڑھی گائیں بھینس لاتے ہیں قصائیوں کے ہاتھ بیچ کر ان کا سڑیل گوشت لوگوں کو کھلاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۱۳). **۴. (مجازاً) بدکار ، آوارہ.** فہمن بولی جا شفتل ، موئی چماری سڑیل سن لیا جو کر گئی وہ بھی مرد پر مر گئی چل چپ کر. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۱۳۱). [سڑ + یل ، لاحقۂ نسبت].

سڑینا (فت س ، ی مع) امذ.
(سلائی بٹائی) ریشم ، سیڑینا ، شہریا (ا پ و ، ۲ : ۲۵) .
[مقامی].

سزا (فت س).(الف) امث.
۱ **ایذا جو بُرائی کے عوض میں دی جائے ، پاداش ، بُرائی کا بدلہ.**

کہ یارب دے منج اس صبر کا جزا
جو ہے وین کوں میں جو دیتا سزا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۰). اگر اینو خُدا ہوتے تو اینو کوں یو جزا ہور سزا کیوں ہوتا. (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی ، ۳۹۱)

جو جو عذاب میں سنے تئیں سو اس پہ ہوتے ہیں
تیرے معاند بدگو کی ہے سزا اور ہی

(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۰).

حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر گناہگار ہوں ، کافر نہیں ہوں میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰). مغرب میں بعض ممالک ایسے ہیں جنھوں نے موت کی سزا کو منسوخ کر دیا ہے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳۵). ۲. **(مجازاً) قید.** آخر کبھی آؤ گے بھی ؟ یا کالے پانی کی سزا بھگتے رہو گے ؟ (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۹۰). جیب تراشی کے جُرم میں اُسے اڑھائی سال کی سزا ہو گئی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۲۶). اف : بُھگتنا ، پانا ، دینا ، کرنا ، ہونا. (ب) صف. **زیب دینے والا ، زیبا ، لائق.** شعری اگر شعر کہتے تو بجا ہے ، نثری اگر نثرِ آبدار لکھے تو سزا ہے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، اردو ، ۱۲).

جو سزا دو سزا ہے عاشق ہیں
ہم کسی وقت بے قصور نہیں

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۶۹).

ہر اک وجود سزا ناسزا کو پیار کیا
بُتوں کو دہر کو خود کو خدا کو پیار کیا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۹). [ف : سزا ، سزیدن ـ لائق ہونا].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
سزا جھیلنا ، تکلیف برداشت کرنا ، کسی جُرم کی پاداش برداشت کرنا. میں نے ایک جُرم کیا تھا اس کی سزا اُٹھانے جاتی ہوں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۰۳).

ـــ بولنا محاورہ.
سزا کا حکم دینا. مُجھے چاروں طرف سے بیکسی گھیرے ہوئے تھی اور خود کو ایک ایسا قیدی محسوس کر رہا تھا جیسے حاکم نے «تا برخاستِ عدالت» کی سزا بول دی ہو. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۲).

ـــ بُھگتنا محاورہ.
کیے کا نتیجہ پانا ، بُرے اعمال کا نتیجہ برداشت کرنا. انسان اپنے اعمال و افعال کی سزا اسی دنیا میں بُھگت لیتا ہے . (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۳۷). سٹی مجسٹریٹ نے چھے چھے ماہ قید اور پچیس پچیس روپے جُرمانہ کی سزائیں بُھگتنے کا حکم صادر کیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۵۸).

ـــ پانا محاورہ.
۱. **بدی کا عوض پانا ، کیے کا بدلہ پانا.** کسی کا کہنا نہ مانا خود پسندی کی سزا پائی . (۱۹۱۴ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹) . شر ذلیل و خوار ہوتا ہے اور سزا پاتا ہے . (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۰۷). ۲. **جُرمانہ یا قید بُھگتنا** (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ ے تازِیانَہ کس اضا(ـــ سک ز ، فت ن) امث.
کوڑے کی سزا. کوئی مجسٹریٹ درجۂ دویم حکم سزائے تازیانہ صادر نہیں کر سکتا ہے .(۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ء ، ۱۸). س : سزائے تازیانہ کی انتہائی تعداد کیا ہے؟ ج : ضرب بید سے زیادہ نہ ہو گی . (۱۹۳۸ ، مجموعہ تعزیراتِ ممالکِ محروسہ سرکارِ عالی ، ۱۳). [سزا + ے (حرفِ اضافت) + تازیانہ (رک)].

ـــ ے جائِز کس صف(ـــ کس ء) امث.
قانون یا شریعت کے موافق سزا ، وہ سزا جسکا دینا بجا اور درست ہو (فرہنگِ آصفیہ). [سزا + ے (حرفِ اضافت) + جائز (رک)].

ـــ ے جُرمانَہ کس اضا(ـــ ضم ج ، سک ر ، فت ن)امث.
جُرم کے بدلے میں جُرمانہ ہونا (جامع اللغات) . [سزا + ے (حرفِ اضافت) + جُرمانہ (رک)].

ـــ دِہی (ـــ کس مج د) امث.
عتاب میں مُبتلا کرنا ، جُرم کے بدلے میں اذیّت پہنچانا. اس سبب سے بنگالہ کے سرکشوں کی سزا دہی کا کام کھٹائی میں پڑا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۲۷۵). سلطنتِ روم کی طرف سے ان کی سزا دہی کے لیے قوانین مقرر ہوئے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۶۱). [سزا + ف ده دادن ـ دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــ دینا ف م.
مارنا پیٹنا ، گوشمالی کرنا ، قید یا جُرمانہ کرنا.

پُھٹو دود مرا ترے بالے بال
سزا دیوے اس کا تُجے ذوالجلال

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۴)). پھر آخر کوں نصیحت کرنے سے سزا دے. (۱۷۴۶؟ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۹۰). بید ، فاقہ ، محنتِ شاقہ ، کال کوٹھری یہی سزائیں ہیں جو شوخ قیدیوں کو دی جاتی ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین، کایاپلٹ، ۳۸).

کسی طرح سے تغافل کا بابِ شک تو کُھلے
نہیں میں پیار کے قابل تو کُچھ سزا ہی دو

(۱۹۷۴ ، ساتواں در ، ۸۱). طاقت کے ... اِستعمال کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ یا تو بُرے اعمال کو زبردستی روکا جا رہا ہے یا ان کی سزا دی جا رہی ہے. (۱۹۸۴، مقاصد و مسائلِ پاکستان، ۱۳۷).

ـــ ے قَید کس اضا(ـــ ی لین) امث.
جُرم کے بدلے جیل خانے میں بند کیا جانا. ایک مولوی صاحب نے ناظم فوجداری کو ایک چٹھی لکھی کہ اگر وہ اون کے فرزند کو سزائے قید دیں گے تو وہ طاعون سے ہلاک ہو جائیں گے . (۱۹۳۸ ، مجموعۂ تعزیراتِ ممالکِ محروسۂ سرکارِ عالی ، ۱۰۶) . [سزا + ے (حرفِ اضافت) + قید (رک)].

۔۔۔ کاٹنا محاورہ.
قید کے دن پورے کرنا ، سزا کی مدت گزارنا. انہیں تین سال قید کی سزا ہو گئی تھی اور وہ اپنی سزا کاٹ رہے تھے . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۳).

۔۔۔ کرنا محاورہ.
سزا دینا ، خطا ، قصور یا چوری وغیرہ کی پاداش دینا. یہاں سے چلے جاؤ نہیں تو سزا کرونگا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۰). خسرو خان نے جن لوگوں کو روپے دیئے تھے ان سے واپس لیکر خزانہ میں داخل کیا اور روپے لینے والوں کی سخت سزا کی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطی کی ایک جھلک ، ۱۹۹).

۔۔۔ کو پہنچنا محاورہ.
کیے کی پاداش بھگتنا ، برائی کا پھل ملنا.

خوب دیکھا تمہیں خوب اپنی سزا کو پہونچے
اب تو کافر ہو بتو تم سے جو ملت رکھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۹) . اج اپنی سزا کو پہنچے گا . (۱۸۹۱ ، یوسف و نجمہ ، ۲۹).

۔۔۔ گاہ امذ.
وہ جگہ جہاں مجرموں کو سزا دی جائے . اس وقت تک یہی مقام متصل کوتوالی سزا گاہ تھی. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۸۲۹).
[سزا + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

۔۔۔ ۓ معنوی کس اضا(۔۔۔فت م ، سک ع ، ن)امث.
تادیب ، تنبیہ ، باز پرس. جو اشخاص کہ ملازم شاہی ہیں اور انہوں نے خزانۂ شاہی سے مال حاصل کیا ہے تو ان کو صرف سزائے معنوی دی جائے نہ کہ سزائے خسروانی. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی) ، ۱۶۲). [سزا + ۓ (حرفِ اضافت) + معنوی (رک)].

۔۔۔ ۓ موت کس اضا(۔۔۔و لین) امث.
پھانسی کی سزا ، وہ سزا جس میں جان لی جائے. قائداعظم کا موقف یہ تھا کہ ... سزائے موت انگلش قانون کے مطابق نہیں ہو سکتی ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵/دسمبر). [سزا + ۓ (حرفِ اضافت) + موت (رک)].

۔۔۔ وار صف.
۱. **مستحق ، لائق ، اہل ، قابل ، مستوجب ، مناسب.**

لایق پیرہن فقر ہیں آئینہ دلاں
تیرہ دل کب ہے سزاوار نمو پوشی کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۸).

یا علی ہے گا میر پیر فقیر
اب سزاوارِ لطفِ شاہا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۷).

اس منصبِ بزرگ کا مختار ہے یہی
جعفر کے مرتبہ کا سزاوار ہے یہی

(۱۸۷۴ ، انیس، مراثی ، ۲ : ۵۵). لاکھوں تحسین کا سزاوار ہے جو اس کو دوسروں کے لیے قابل حصول بنا دے . (۱۹۴۳ ، میزانِ سخن ، ۱۱).

ترے کرم کا سزاوار تو نہیں حسرت
اب آگے تیری خوشی ہے جو سرفراز کرے

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۳۰). ۲. **زیبا ، مناسب ، موزوں.**

گنہ ہیں سب گنہ گار ہے
جکچھ توں کرے سو سزاوار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵). حمد و ثنا کا گلستان ہمیشہ بہارِ باغبان حقیقی کو سزاوار ہے . (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۲). حق تعالیٰ کو سزاوار ہے کہ اس کے گناہ بخش دے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۷).

اس کو تم اور تمہیں غیر سزاوار بھی ہے
کہ دغا باز بھی خود کام بھی عیّار بھی ہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۰). ان کا شعر اِتنا پختہ ہے کہ ان کو حافظ سندھ کہنا ان کی شان کے سزاوار ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱/اپریل). ۳. **موافق ، مسعود ، مبارک ، راس.** یہ مکان ہم کو سزاوار ہے اسی جگہ ہم رہیں گے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی، (ترجمہ)، ۴۹). جو میرے دادا صاحب نے ان سے کہ دیا، وہی انہوں نے کیا کسی کی نہ سنی اور خدا کی عنایت سے وہ بات سزاوار بھی ہوئی. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۲۹۰).

احباب کو تری نگہِ لطف سزاوار
دشمن کو ترا خنجرِ خونخوار مبارک

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۴). اف : ہونا. [سزا + ف : وار ، لاحقۂ نسبت و تشبیہ].

۔۔۔وار ٹھہرانا محاورہ.
قابلِ سزا قرار دینا ، سزا پانے کے لائق ٹھہرانا. منٹو پہ مقدمے چلائے ، انہیں سزاوار ٹھہرایا . (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۱۵۹).

۔۔۔وار ہونا محاورہ.
(عو) کامیاب ہونا ، مراد کو پہنچنا (فرہنگِ آصفیہ).

۔۔۔واری امث.
لیاقت ، خوبی ، اچھائی ، عمدگی ، مناسبت ، موزونیت ، اطلاقیت (پلیٹس). [سزاوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔یاب صف.
سزا پانے والا، جو سزا کا مستحق ہو ، جس کو سزا دی جائے. تمام دن عدل و داد کا شغل رہا کوئی مجرم سزایاب کوئی مشتبہ رہا ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۲۸). سزا کا اثر اس سے نہیں ہوتا کہ وہ کتنی سخت اور ایذا رساں ہے ، بلکہ اس سے ہوتا ہے کہ جو شخص بھی اس کی صحیح گرفت میں آئے وہ سزایاب ہو جائے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۴۴). [سزا + ف : یاب ، یافتن ـ پانا].

۔۔۔یابی امث.
مستحق عقوبت ، سزا پانے کی حالت. حکم رہائی کے بعد اوسی

جُرم کی بابت کارروائی تازہ کی جاسکتی ہے ... اور ملزم کی نسبت حکم سزایابی صادر ہو سکتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری ، ۸۸)۔ [سزایاب + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- یافتہ (---سک ف ، فت ت) صف۔
جو پہلے سزا پا چکا ہو ، جس نے سزا پائی ہو۔ یہاں کا قید خانۂ کلاں نمونۂ جہنم ہے حتیٰ کہ وہاں کا سزا یافتہ وہ مشقت کرتا ہے کہ زندہ نہیں نکلتا۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۰۷)۔ [سزا + ف : یافتہ ، یافتن ـ پانا]۔

سَزاوُل (فت س ، ضم و) امذ۔
۱. **سرکاری روپیہ وصول کرنے والا ، محصل مطالبۂ سرکاری۔** اس سزاول کو ترس آیا اور اس کو خاوند کے روبرو لایا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۹۶)۔ جہاں زر سرکار ہو وہاں واقف کار سزاول مقرر کر کے ارباب طلب کو شش ماہہ تنخواہ دیدیں ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۵۸)۔ زمینداروں (یعنی موروثی منتظمان اراضی) پر بار عائد کیا گیا تھا کہ کاشتکاروں ، سزاولوں اور امینوں کا تقرر کیا جا سکے ۔ (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری (ترجمہ) ، ۱۰۹)۔ ۲.(اُ) **داروغہ ، نگرانی کرنے والا ، سپاہی جو سرکاری حکم سے متعین ہو۔**

کیا ہے نقدِ جاں لینے کو ماسور اوس نے غمزوں کو
سزاول روز رہتا ہے تلنگا خاص پلٹن کا

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۳۶)۔ جب وہ شخص جس سے وہ ڈرتے ہیں ان پر سزاول بنا رہے اور ان کو سزا کی دھمکی دیتا رہے تب تو وہ اطاعت کرتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، معلم السیاست ، ۳۲)۔
(اُا) **(مجازاً) مُسلّط۔**

ہجر کی شب نہ بُلانے میں تامل کرتے
موت اگر آپ نہ آنے تو سزاول کرتے

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۴۴۹)۔ دماغ پُرشباب نے پریوں کا دڑبا کھول دیا پریے کا پرا جان پر سزاول ہو گیا۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ،لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۲ : ۳)۔ [ت]۔

سَزاوُلی (فت س ، ضم و) امث۔
سرکاری روپے کی وصولی کا کام ، سزاول کا عہدہ۔ خرچ سزاولی بذمہ اوس کے ہو گا۔ (۱۸۴۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۷۵)۔ ہلال خاں کو اس حادثہ کے وقوع سے پہلے اس لشکرکی سزاولی کے لیے بھیجا تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۳۶)۔ [سزاول + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُزْنی (ضم س ، سک ز) امث (قدیم)۔
سوزنی۔

زری سُزنیاں بچھا تکئے دھرے خوب
شمع ہر ٹھار پر روشن کرے خُوب

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۲۲))۔ [سوزنی (رک) کا ایک اِملا]۔

سَس (فت س) امذ۔
ماتھا ، پیشانی ؛ (کنایۃً) سر۔

مورکھ بولی پر لڑے چاتر سمجھے بات
سس اور چند ایک ہیں نس اور رات

(۱۸۹۰ ، پوتھی لا الہ الا اللہ ، ۶۴)۔

کیا کروں سوزشِ پنہاں کا بیاں
جیسے سورج کا کنول ، سس کا کمد دیوانہ

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۳۶)۔ [سیس (رک) کی تخفیف]۔

--- پُھول (---و مع) امذ۔
ایک زیور جوگُلِ صد برگ کی طرح ہوتا ہے اور یہ سر پر پہنا جاتا ہے۔

مالا ہے کہیں ، کہیں ہے سس پُھول
ادارج ہے کہیں ، کہیں کرن پُھول

(۱۶۵۹ ، میراں جی حق نما ، نورنین ، ۶۳)۔[سیس + پُھول (رک)]۔

سُسْ (ضم س) امذ۔
سست ، کاہل۔

وو گدڑا سو اس تھی مشقت یو سُس
کہ دھرتا اٹھا بیل پر بھوت اُس

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۲)۔[سُست (رک)کی تخفیف]۔

سَسَّا (فت س ، شد س) امذ۔
۱. **خرگوش** (پلیٹس ؛ دکنی اردو کی لغت)۔ ۲. **ایک قسم کا مرد جس میں خرگوش کی خصوصیات ہوتی ہیں۔** مرد بھی چار قسم کے ہوتے ہیں ، پہلی (قسم) سسا کہ خرگوش سے منسوب ہے۔(۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۶۱)۔ [پ : ससत्रो]۔

--- گاڈڑ لونڑی ڈرپوک تو ان کو جان ، مانس کو کر دیکھ کر تجنے لگیں پَران کہاوت۔
خرگوش گیدڑ اور لومڑی بُزدل ہوتے ہیں۔ انسان اور کُتّے کو دیکھ کر ان کی جان نکلتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

سُسْت (ضم س ، سک س) صف۔
۱. **ناتواں ، کمزور۔**

سُست ہیں لیکن نہیں ہے ظاہرا کوئی مرض
تیری آنکھوں کی طرح برسوں سے ہیں بیمار ہم

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۳۰)۔ ۲. **ناپائیدار ، ڈھیلا۔**

ہوا ان منیں عہد و پیماں درست
کئے شرط جو عہد نا ہوئے سُست

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۷۵۶)۔ ۳. **بے معنی ، بے محل۔**

اللہ اللہ رے تری شوخ بیانی اے داغ
سُست اک شعر نہ دیکھا ترے دیوان میں کبھی

(۱۸۷۸ ،گلزارِ داغ ، ۲۷۸)۔ دقیقی کی یہ نظم دیکھی تو تمام اشعار مجکو سُست اور غلط نظر آئے۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۴۸)۔
۴. **کام میں لیت و لعل کرنے والا ، کاہل ، احدی ، بے عمل۔**

توں سست ہور باتاں ہی تیریاں ہے سست
درست نیں تو کہتا ہے سونا درست

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۴۱)۔ وہ سمجھا یہ تھا کہ میراں حسین کے سر کو دیکھ کر اس کے ہواخواہ پست و سُست ہو جائیں گے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸-۴)۔ ۵.(اُ) **اُداس ، آزردہ ،**

ملول ، دلگیر. دیکھن ہارا سُست ہونے ہور ملول ہوئے .(۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۹۰).

توہم کا بیٹھا جو نقش درست
لگی ہونے وسواس سے جان سست

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۵). **(اا) ماندہ ، نڈھال ، مضمحل (کسی مرض یا تکان وغیرہ کی بنا پر).**

نہ ہرگز رہی مجھکو اب تابِ جنگ
کہ یکسر ہوئے سُست بازو و چنگ

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۳۶). بی بی کیوں مزاج آج کیسا ہے، کُچھ سُست سی معلوم ہوتی ہو. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۸). **۶. جس کی حرکت بہت دِھیمی ہو ، بطی الحرکت.**

زمیں سُست ہوی یوں جو ہلتی نہیں
ہوے پانو ماندے جو چلتی نہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲). وزیر خاں سے لڑنے کے لئے مظفر حسین خاں نے قدم سُست اٹھائے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۵). ۶۳۸ سے بعد اس کا کام سُست پڑ گیا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۹۴). **۷. مندا ، معمول سے کم.** انہیں ایّام میں چندہ کی آمد بھی سُست پڑ گئی. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱۷۹). ریاضی کی ترقی اور تشکیل بہت تدریجی اور سُست رہی ہے. (۱۹۳۵ ، داستانِ ریاضی ، ۲۳). **۸. جس کا ذہن یا عقل وغیرہ کمزور ہو ، کم سمجھنے والا.**

انسان کی رُوح اور اسد میں آوے
ہے عقل میں محض عاقلو سخت یہہ سُست

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۰).

او سُست خِرد چرب زبانی نہیں اچھی
جرّاروں سے یہ تیز زبانی نہیں اچھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۳۵). **۹. کم شہوت ، ضعیف الباہ** (فرہنگِ آصفیہ). **۱۰. نامِلائم ، نامناسب ، نازیبا (بات وغیرہ)**

جو روباہ اوستے سنیا بات سُست
کہا دم ہلا پھر کھڑا ہو درست

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۲). ان کو سرِ اجلاس سخت و سست کہا کرتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹). [ف : سُست ؛ قب : س - آستھ (ا + وسوستھ - ناتندرست].

---اِعتِقاد (--- کس مع ا ، سک ع ، کس مع ت) صف.
ضعیف الاعتقاد. ماما اصیلیں کم بخت سُست اعتقاد ہوتی ہیں. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۷۷).

ثابت قدم جو تھے وہ رہے کربلا میں ساتھ
سُست اعتقاد سستیٔ ایماں سے پھر گئے

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکرِ حبیب ، ۴۴). [سُست + اِعتقاد (رک)].

---اِعتِقادی (--- کس مع ا ، سک ع ، کس مع ت) امث.
ضعیف الاعتقاد ہونا ، عقیدے کی کمزوری ، مسلک میں کمزوری ہونا.
سُست اعتقادی بھی تو کتنی ، بھلا آج تک کسی نے یہ بھی سُنا ہے کہ مُردہ قبر توڑ کے نکل آئے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۵۸). [سُست اِعتقاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---الوُجود (--- ضم ت ، ضم ا ، سک ل ، فت و ، و مع) امذ ؛ صف.
کاہل ، مضمحل اور نڈھال طبیعت رکھنے والا. آغا سست الوجود ہیں ، شام کو ذراسی ہل جائے تو چُستی آ جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۸۵). [سُست + رک : ال (ا) + وجود (رک)].

---بُنیاد (--- ضم ب ، سک ن) صف.
ناپائیدار ، کمزور بُنیاد کا ، غیر مستحکم.

وفا کوں ترک مت کر ہرگز اے دل
محبّت ہے وفا بِن سُست بُنیاد

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۵). آدم سُست بُنیاد کو کہاں طاقت کہ اس کی توحید کی راہ میں قدم دھر سکے. (۱۸۱۱ ، چار گُلشن ، ۵۹).

اساسِ عشق یارب بے خلل ہو
بنائے دلبری ہے سُست بُنیاد

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۳۵). [سُست + بُنیاد (رک)].

---بُنیادی (--- ضم ب ، سک ن) امث.
کمزوری ، خامی.

غریبوں کو جرات ہے نہ دیکھ اے منعم ناداں
کہ اب ان پر عیاں ہے مرتبوں کی سُست بُنیادی

(۱۹۴۳ ، خوں بہا ، ۵۹). [سُست بُنیاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیمان (--- ی لین) صف.
وعدے کا کچا ، عہد شکن ، بد عہد.

آنا جانا ہو چکا اوس آفتِ جاں کی طرف
بوالہوس جانے لگے جب سُست پیماں کی طرف

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۸۶). [سُست + پیمان (رک)].

---پیمانی (--- ی لین) امث.
کچا وعدہ ، بد عہدی.

مدعا ہی کیا ہے ایسے نامرادِ عشق کا
جس کی تسکیں اک فریبِ سُست پیمانی کرے

(۱۹۴۷ ، سہا ، کلام (ق) ، ۷۱). [سُست پیمان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تقوٰی (--- فت ت ، سک ق ، ا بشکل ی) صف.
ناپائیدار پرہیزگاری.

نہ ہک اے شیخ تیرے کلبۂ نے سُست تقویٰ کو
ابھی چاہے تو دم میں پھوک دیوے اخگرِ عاشق

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۶۳). [سُست + تقویٰ (رک)].

---رائی امث.
حماقت ، بیوقوفی.

جو سختی میں میں سُست رائی کروں
تو یو دعوی الحق ربانی کروں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۰). [سُست + رائی (رک)].

---رائے صف.
بے عقل ، نادان ، بے وقوف (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات) [سُست + رائے (رک)].

---رفتار (---فت ر ، سک ف) صف.
دھیمی رفتار والا ، آہستہ چلنے والا. ابو طلحہ صحابی کا ایک گھوڑا جو نہایت سُست رفتار اور مٹھا تھا ایک دفعہ مدینے میں شور و غُل ہوا ، آپؐ نے اسی گھوڑے پر سوار ہو کر مدینے کا چکّر لگایا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶۵). میرا سست رفتار قلم کسی قدر تیزی سے رواں ہو گیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹). [سُست + رفتار (رک)].

---رفتاری (---فت ر ، سک ف) امث.
آہستگی ، دھیما پن. اب یہ زمانہ ہے کہ پبلک ریلوں کی سُست رفتاری کی شکایت کرتی ہے. (۱۹۳۵ ، اُردو ، اپریل ، ۲۳۴). [سُست رفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَو (---و لین) امذ ؛ صف.
آہستہ چلنے والا ، سُست گام ، سُست چلنے والا ، دِھیمی یا کم رفتار والا. ہندوستانی مزاج کی لہر نسبتاً سُست رو اور ایرانی مزاج کی لہر تیز رو تھی. (۱۹۸۳ ، اُردو ادب کی تحریکیں ، ۲۰۲). [سُست + رو (رک)].

---رَوی (---فت ر) امث.
آہستگی ، دھیما پن. مقامی باشندے گنّا پیلا کرتے ، زندگی بڑی سُت روی مگر سکون سے بہا کرتی. (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۱۷). [سُست رو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زمِین (---فت ز ، ی مع) امث.
(عروض) **ردیف قافیہ اور وزن کی ناموزونیت** (ماخوذ: جامع اللغات ؛ نوراللغات). [سُست + زمین (رک)].

---قَدَم (---فت ق ، د) امذ ؛ صف.
دِھیما چلنے والا (تیز رو کا نقیض).

آپ عابد ہے وہ کرتا ہے نصیحت سب کو
غافلو راہِ عبادت میں نہ ہو سُست قدم

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۷). [سُست + قدم (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
۱. **ڈھیلا کرنا.**

کمربند تک سُست اپنا کیا
سپر کے اپر تک او تکیہ دیا

(۱۶۷۹ ، خاورنامہ ، ۲۶). ۲. **چھوڑ دینا ، عمل نہ کرنا.** پس جو کوئی کہ ان بہت چھوٹے حکموں میں سے ایک کو سُست کرے ، اور ویسا ہی آدمیوں کو سِکھاوے، آسمان کی بادشاہت میں کمترین کہلائے گا. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدّس ، ۱۰).

---گام امذ ؛ صف.
دِھیما ، سُست رفتار ، آہستہ چلنے والا. اچانک ہونے والے حادثات سے زیادہ اہم وہ نظر نہ آنے والی سُست گام تبدیلیاں ہیں جن کا باعث آب وہوا کا تغیر و تبدل ہے مثلاً دو ریخ کی پیدا کردہ تبدیلی. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۲).

میرے قدم میں برقِ تجسس ، وہ سُست گام
پیچھے نہ چھوڑ جاؤں کہیں راہبر کو میں

(۱۹۵۰ ، لوح محفوظ ، ۵۰). [سُست + گام (رک)].

---گامی امث.
دِھیما پن ، آہستگی ، آہستہ خرامی.

زباں زباں پہ ہیں پھر سُست گامیاں میری
پھر ایک بار قدم چوم لے شکست مرے

(۱۹۸۱ ، بادِسُبک‌دست ، ۱۶۰) [سُست گام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُنْھ / مُونکھ کا کوئی نہ لاگو پُھرتیلے کے سَب لے بھاگو کہاوت.
سست ادمی کو کوئی پسند نہیں کرتا اور پُھرتیلے کو سب پسند کرتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سَسْتا (فت س ، سک س) صف مذ.
۱. **کم قیمت ، ارزاں ، کم داموں کا.**

ایک آنکھ پر دل کو وو لیتے نہیں ہیں اے فلک
تو نے اس جنسِ گراں کا بھاؤ کیا سستا کیا

(۱۸۰۹ ، جرات، د، ۱۲). حروف کی چھپائی ٹائپ میں زیادہ صاف ہوتی ہے اور یہ سستا بھی پڑتا ہے. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۳۰۵) . ہند کی پیڑیاں ، ہند کی الائچیاں ، ہند کا کتّھہ ، ہند کے پاپڑ ، ہند کے کھدّر ، ہند کے سیب سستے اور اچھے. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۳۵۸). ۲. **کم قدر، کم رتبہ ، غیر معیاری.** بڑے بڑے علما اور ریفارمر جو اپنے اپنے دور میں بہت سستے نہیں تھے، آج وہ صف‌بستہ آپ کے سامنے ہیں. (۱۹۰۲ ، افاداتِ مہدی ، ۸۷). ٹیڑھی لکیر کے بعد ایم اسلم کا سیدھی لکیر بھی اخلاق توڑ تھا مگر بہت سستا اور ناقابلِ تعریف. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۶۶). [س : سوستھ + ک : + सवस्थ + क = بہتر ، اچھا].

---اُونْٹ مَہنگا پَٹّا کہاوت.
اصل چیز سستی لوازم مہنگے (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---چُکنا محاورہ.
کم قیمت پر طے ہونا. ماشاءاللہ قسمت تمھاری بڑی زبردست ہے ، کرایہ بالکل سستا چُک گیا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۶۱).

---چُھٹنا محاورہ.
کم نقصان اُٹھانا ، آسانی سے جان بچنا ، بڑی سزا کے بدلے معمولی سرزنش.

بکتے جو اس کے ہاتھ تو پڑتے عذاب میں
سستے چُھٹے جو مُفت بھی وہ پُوچھتا نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۳).

بہت سستے چُھٹے ہم جان دے کر مِل گیا ساغر
یہ سودا وہ ہے جس میں کیا کہیں کیا کیا جھمیلا تھا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی،میخانۂ الہام ، ۳۷).

---چھُوٹنا محاورہ.
رک : سستا چھٹنا.

حشر کے روز خدا نے نہ لیا ان سے حساب
سستے وحشی ترے اے فتنۂ محشر چھُوٹے

(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۳۶۹). ناصر عباس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا ، چمار کو عرش پر بھی بیگار ، تحصیلدار صاحب خُوب سستے چھُوٹے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۰۳).

---چھوڑ دینا محاورہ.
کم نُقصان دینا ، کم تکلیف دینا. یہ تو مالک کا احسان ہے کہ مجھ گنہگار کو سستا چھوڑ دیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۷۴).

---روئے بار بار ، مَہنگا روئے ایک بار کہاوت.
انسان کو مہنگی چیز خریدنے پر ایک ہی وقت افسوس ہوتا ہے مگر سستی خریدنے پر بار بار افسوس کرتا ہے کیونکہ سستی چیز جلد خراب ہو جاتی ہے اور تکلیف دیتی ہے (ماخوذ: جامع الامثال؛ فرہنگ آصفیہ).

---سَما / سَماں (---فت س) امذ.
ارزانی کے دن. خدا کا فضل ہے سستا سماں ہے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (دیباچہ) ، ۲ : ۷۸). دو میاں بیوی ، ایک لڑکی ، سستا سماں برکت کے دن. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۴). تھوڑا کھاتے تھے اور سکھی رہتے تھے ، سستا سماں تھا. (۱۹۷۰ ، تاثرات ، ۲۹۶). [سستا + سما ـ سماں (رک)]

---سَودا (---و لین) امذ.
(دکان داری) کم قیمت یا کم داموں کا مال (اپ و ، ۷ : ۳۶). [سستا + سودا (رک)].

---گیہوں گھر گھر پُوجا کہاوت.
سستے سمے میں لوگ خوش ہوتے ہیں (ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لگانا محاورہ.
کم قیمت میں لینا ، کم قیمت پر بیچنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---ہَنساوے مَہنگا رُلاوے کہاوت.
سستے زمانے میں لوگ خوش ہوتے ہیں اور مہنگے میں پریشان (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سَستانا (فت س ، سک س) ف ل.
۱. دم لینا ، آرام کر کے تازہ دم ہونا. تُو ایک ہفتہ اور سستا اور خدا کے فضل کی امیدوار رہ کہ خدا سب کُچھ کر سکتا ہے. (۱۷۳۶؟ ، قِصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۲۱).

آتے ہی پُوچھے ہے کیا دل کی حقیقت پیارے
ہوش تک میرے بجا آنے دے سَستا تو سہی

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۲۲). مراقبے کو ختم کر کے روحانی ریاضت کی مشقت سے ذرا سستایا. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۶۷). سائے میں چُھپ کر بیٹھ رہو اب سستانے اور دم لینے کا وقت ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۶۸). ۲. ٹھہرنا ، قیام کرنا. بھائی اب مہینہ دو مہینہ تو سستانے دو. (۱۹۰۶ ، حیاتِ شبلی ، ۳۵۱). ۳. تکیہ کرنا ، سہارا لینا (جامع اللغات). ۴. (نباتیات) پودے کی وہ اِبتدائی حالت جب وہ بیج کے اندر نہایت ہی تخفیف شُدہ حالت میں ضروری غِذائی مادوں کے ساتھ بیرونی سخت غلاف کے اندر محفوظ ہوتا ہے. ہر بیج میں ایک پودا نہایت تخفیف شُدہ حالت میں ضروری غِذائی مادوں کے ساتھ بیرونی سخت غلاف کے اندر محفوظ ہوتا ہے اس لیے بیج کو ایک سستانا پودا تصور کیا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱۰). [پ : स्वस्थ+श्री].

سَسْت مولا (فت س ، سک س ، و مج) صف مذ.
گھٹیا ، کم قدر ، کم قیمت ، سستے داموں کا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سستا + مول (رک) + ا ، لاحقۂ وصفی].

سَسْت مولی (فت س ، سک س ، و مج) صف مث.
کم قیمت ، گھٹیا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سست مولا (رک) کی تانیث].

سَسْتی (فت س ، سک س) صف مث.
۱. ارزاں ، کم قیمت.

دل کا زُلفوں میں مرے سہل ہوا یوں سودا
جیسے سستی کوئی بِک جائے ہے نیلام کی چیز

(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۲). یہاں پر چیزیں کس قدر سستی ہیں. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۳۳۸). ۲. گھٹیا ، غیر معیاری ، نقصان دہ. سستی تسکین کے یہ طریقے ذہنِ انسانی کو ادنیٰ ترین سطح پر آسودہ کرتے ہیں. (۱۹۶۳ ، پاکستانی کلچر ، ۶۵). [سستا (رک) کی تانیث].

---بھیڑ کی ٹانگ/دُم اُٹھا اُٹھا کر دیکھتے ہیں کہاوت.
اِنسانی فطرت ہے کہ مہنگا مال ایک دم خرید لیتا ہے اور سستی چیز میں بہت چھان بین کرتا ہے. سستی بھیڑ کی دُم اُٹھا اُٹھا کر دیکھتے ہیں (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۷۸). سستی بھیڑ کی ٹانگ اُٹھا اُٹھا کر دیکھتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جامع الامثال ، ۲۶۱).

---شُہرت (---ضم ش ، سک ہ ، فت ر) امث.
گھٹیا شُہرت. کئی گُم نام شاعر اُستادوں کا کلام چُرا کر سستی شہرت حاصل کر چکے ہیں. (۱۹۴۳ ، مقالاتِ گارسان دتاسی ، ۲۲۸). سب نے یہی سمجھا کہ محض سستی شہرت کی غرض سے جینی نے لوگوں کی مدد کی تھی. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۵۲). [سستی + شہرت (رک)].

سُسْتی (ضم س ، سک س) امث.
۱. ناراستی ، کاہلی ، ڈھیلا پن.

وہاں سعد بھی دوڑ چستی کیا
اسے طالع سعد سُستی کیا

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۵). شتابی نہیں کرنے کے یہ معنی نہیں کہ کاموں میں سُستی کرے. (۱۷۳۶؟ ، قِصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۵).

اے ظفر کیونکہ عقیدہ میں ہو اپنے سُستی
جب کہ کر دے مدد مرشدِ کامل مضبوط

(۱۸۳۹ء، کلیاتِ ظفر، ۲ : ۳۹). سامنے والی سواری بچنے میں ذرا سستی دکھلاتی تو ڈلی کی ڈپٹتی ہوئی آواز گونجتی ہے، دبے رہو، بچے رہو. (۱۹۸۶، انصاف، ۱۰۴). ۲. **کمزوری، بھول، ابہام.** انگریزی پڑھنے سے اور علوم جدیدہ کے سیکھنے سے عقایدِ اسلام میں سستی آ جاتی ہے. (۱۸۸۴، سفرنامۂ پنجاب، ۲۵۰). اس شعر میں سلمان کی بندش کی سُستی صاف ظاہر ہے (۱۹۱۴، شبلی نعمانی، حیاتِ حافظ، ۵۲). ۳. **نامردی، کم شہوتی؛ ماند ہونا، مندا پن (بازار یا منڈی کا)** (جامع اللغات).
[سُست + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- بُری رے بالکے یا کوجی سے تاڑ، رتی پوچھا سُست کو لانے بوجھ پہاڑ کہاوت.
سُستی کو چھوڑو سست ادمی کو ذرا بوجھ بھی پہاڑ معلوم ہوتا ہے (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- توڑنا محاورہ.
چاق چوبند ہو جانا، پُرجوش ہونا، باعمل ہو جانا (پلیٹس).

--- چھا جانا محاورہ.
تکان یا کاہلی وغیرہ سے پڑ رہنا یا اُونگھنے لگنا. یہ بہت بھوکا تھا خُوب کھانے کے بعد سُستی چھا گئی. (۱۹۳۰، اُردو گلستان، ۱۲۹).

--- ڈالنا محاورہ.
تکان اُتارنا، کاہلی دور کرنا، تازہ دم ہونا.

نہیں بھولے گا اے بالیں پرست خوابِ تنہائی
وہ سُستی ڈالنا تُجھ پر مرا انگڑائیاں لے کر

(۱۹۳۵، عزیز لکھنوی، صحیفۂ ولا، ۴۸).

سَسْتی (فت س، سک س) صف.
سستا (رک) کی مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل)، ارزاں، کم داموں کا، کم رتبہ، غیر معیاری.

--- چھُوٹنا محاورہ.
مُصیبت سے بہ آسانی نجات پانا، معمولی مواخذے کے بعد رہائی پانا، کم خرچے پر کام ہو جانا.

چاہتے ہیں کہ مرا دل لُوٹے
سرگراں ہیں چلو سستے چھوٹے

(۱۸۵۷، سحر(امان علی) (شعلۂ جوالہ، ۲ : ۶۳۷)). چلو سستے چھُوٹے ایک پنتھ دو کاج پر عمل ہو گیا. (۱۹۳۲، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۷، ۱ : ۳).

--- کو دیکھ بھال کے لینا چاہیے کہاوت.
سستے مال میں ضرور کوئی نقص ہوتا ہے اس لیے اس کے خریدتے وقت احتیاط کرنی چاہیے (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

--- میں فقرہ.
ارزانی کے زمانے میں.

یاد آئے عیشِ وصل سے اِیذائے روزِ ہجر
سستے میں بھولتا ہے گرانی کا سال کب

(؟، (نوراللغات)).

سِسْٹَر (کس س، سک س، فت ٹ) امث.
۱. **ہمشیرہ، بہن، خواہر** (فیروزاللغات). ۲. **ہسپتال کی بڑی نرس جس کے تحت دوسری نرسیں ہوتی ہیں، نرس، تیماردار.** سِسٹر اردو میں نن، راہبہ یا ہسپتال کی بڑی نرس کے مفہوم میں مستعمل ہے. (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۶۲). لوگ کہتے تو سِسٹر ہیں لیکن اس لفظ کے تقدس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے.(۱۹۸۹ء، جنگ، کراچی، جمعہ ایڈیشن، ۱۷/فروری). ۳. **نن، راہبہ.** سِسٹر اُردو میں نن، راہبہ یا ہسپتال کی بڑی نرس کے مفہوم میں مستعمل ہے. (۱۹۵۵، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۴۶۲).
[انگ : Sister].

سِسْٹَم (کس س، سک س، فت ٹ) امذ.
طریقہ، اصول، نظام، قاعدہ، ضابطہ. جو سِسٹم کہ آپ نے والنٹیرز کی جاری کی ہے اسی کو قائم اور جاری رکھیے.(۱۸۹۴، خطوطِ سرسید، ۲۹۶). آخرکار گارنٹی سِسٹم یعنی سُود کی ضمانت کا نظام موقوف کیا گیا. (۱۹۰۷، کرزن نامہ، ۱۲۲). بھرتی کا ایک ایسا سِسٹم وجود میں لایا جانا چاہیے جہاں ہر طبقے کو اس کا حق حاصل ہو. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۱۷۰). [انگ : System].

سَسُر (فت نیز ضم س، ضم نیز فت س) امذ.
۱. **شوہر یا بیوی کا باپ، خسر.** سسر نے بہو کو بلایا اور کہا کہ تم اپنے کنگن ذرا لاو. (۱۸۷۳، فسانۂ معقول، ۹۸). اپنے سسر سماع اور قوالی پر ہمیشہ جھگڑا کرتے تھے. (۱۹۲۹، تذکرۂ کاملانِ رام پور، ۱۶۹). معاشرے میں ساس سسر، نند بھاوج، دیور جیٹھ، دیورانی جٹھانی کے چاؤ چونچلے، ریشہ دوانیاں ... موجود ہیں. (۱۹۸۶، اُردو گیت، ۳۵). ۲. **گالی.** تھانہ دار صاحب آپ نہ بولیں، آؤ سسر ادھر ہم سے لڑ. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۲۱۷). [س : شواشر ؛ پ : ससरो].

سِسِر (کس س، س) صف.
ٹھنڈا، سرد ؛ سردی، ٹھنڈ، ماگھ اور پھاگن کا سردی کا موسم، کُہر یا پالا پڑنے کا زمانہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس).
[پ : سسر शिशिर].

سُسْرا (۱) (ضم س، سک س) امذ.
۱. **شوہر یا بیوی کا باپ.**

کھلے پُھول امید ہور آس کے
پڑی پانو بہو سُسرے ہور ساس کے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۰۳). موسیٰ اپنے سُسرے یترو (جو مدین کا کاہن تھا) کے گلّے کی نگہبانی کرتا تھا. (۱۸۲۲، موسیٰ کی توریت مقدس، ۳۱۵).

سسرا وہ کہ جس شیر کے قبضے میں خُدائی
کی جس نے رسولوں کی سدا عُقدہ کشائی

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۲۶۰). ۲. **کلمۂ تحقیر، گالی.**

تو بس کر نہ کُچھ بات اے نازنیں
ترے باپ سُسرے سے ڈرتا نہیں

(۱۸۵۲ ، قصّۂ نازنین و پٹھان (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۷۳)). اُس ملازم راقی سندر سنگار کی جانب منہ پھیر کے کہا لے سُسرے اب اس مکان میں اپنی زن و دختر کو بٹھا . (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۹۰). ایسے تیل کون سُسرا کہتا ہے پانچ جوتیاں مارہو اگر پوڈر ثابت نہ کردوں. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۳۲۰). [رک : سسر].

سُسْرا (۲) (ضم س ، سک س) امذ.
گُھن ، کیڑا جو اناج کو لگ جاتا ہے (پلیٹس). [سُسری (۲) (رک) کا مذکر].

سُسْرار (ضم س ، سک س) امث.
سُسرال (پلیٹس). [سُسرال (رک) کا ایک اِملا].

---سُکھ کی سار ، جو رہے دِنا دو چار کہاوت.
سُسرال میں بہت آرام اور مزہ ہوتا ہے اگر دو چار دن رہیں یعنی تھوڑے دنوں کے مہمان کی خاطر تواضع بہت ہوتی ہے اس لیے مہمان کو زیادہ دن نہیں رہنا چاہیئے (جامع الامثال).

سُسْرال (ضم س ، سک س) امث.
۱. **بیوی یا شوہر کا کُنبہ ، گھر یا خاندان.** اوس کی سُسرال میں سب بیاہ کے ٹھاٹھ ہو رہے ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۴۴). والد کے اِنتقال کے بعد آپ اپنی سُسرال میں کھود چلے آئے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۸۷). خواتین اپنی تنقیدی صلاحیتیں اپنی سُسرال کے لیے محفوظ رکھتی ہیں. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۱۱). ۲. (کنایۃً) **نا معلوم جگہ ؛ قیدخانہ ، جیل** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : श्वशुर+आलय].

---کا کُتّا امذ.
وہ داماد جو سُسر کی روٹیوں پر پڑا رہے ، گھر داماد.

برق خانم پھونک کر خالی نہ کر اپنا دماغ
بے ادب لڑکا تھا کُتّا بن گیا سُسرال کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۴).

---کو جانا محاورہ.
مفرور ہو جانا ؛ بھاگ جانا ، غائب ہو جانا ؛ جیل میں جانا (جامع اللغات).

---کو گیا فقرہ.
بچ کر بھاگ نِکلا ، ڈھونڈے نہ مِلا (پلیٹس).

---والے امذ ؛ ج.
سُسرالی رشتے دار. میں اپنے سُسرال والوں کی کوٹھی ... میں قیام پذیر تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳۵).

سُسْرالِیا (ضم س ، سک س ، کس ل) صف.
سُسرال کا (مرد ہو یا عورت) کوئی فرد (پلیٹس ؛ نوراللغات). [سُسرال + یا ، لاحقۂ صفت].

سِسْرْنا (کس نیز فت س ، فت س ، سک ر) ف ل ؛ سسرڑنا.
سردی کے موسم میں گرم کپڑے سے محروم رہنا ، جاڑے میں گرم لباس نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف اُٹھانا ، ٹھٹھرنا ، سسیانا ، پلنا ، سرکنا (پلیٹس). [سِسَر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُسْری (۱) (ضم س ، سک س) امث.
۱. **ساس** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. **گالی ، کلمۂ تحقیر.** غل مچا کر للکارنے لگے او سُسری الگ ہٹ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۶۴). ایک بچّہ اپنی ماں سے کہہ رہا ہے لا سُسری پیسہ دے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۸). [سُسر + ی ، لاحقۂ تانیث].

سُسْری (۲) (ضم س ، سک س) امث.
ایک قسم کا چھوٹا کیڑا جو اناج میں پیدا ہو جاتا ہے ، سرسری. گودام کے کیڑے سونڈ والی سنڈی ، آرے دار بھونڈی ، کھپرا ، سسری ، آٹے کی سسری دھان کے چاول کا پتنگا ، دھان کے دانے کا پتنگا. (۱۹۷۰ ، چاول دستور کاشت ، ۱۱۲). [رک : سرسری ، سونڈی ، سنڈی].

سِسْڑنا (فت نیز کس س ، سک ڑ) ف ل ؛ سسرڑنا.
سردی سے سکڑنا ، سمٹنا ، ٹھٹھرنا ؛ سسیانا.

پہنتا ہے پشمینہ یک لخت کوئی
سُسڑتا ہے جاڑے میں کمبخت کوئی

(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۴۴) . [سسرنا (رک) کا متبادل اِملا].

سِسک (کس س ، فت س) امث.
ہچکی ، سِسکی ؛ کُتّے کو جھپٹانے کی آواز. (فیروزاللغات ؛ پلیٹس). [سِسکنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

---پڑنا محاورہ.
ہچکی سے رونا ، سِسکیاں بھرنا. اس نے دھیرے سے اس کا شانہ ہلایا تو وہ سِسک پڑی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱۱).

---سِسک کَر م ف.
بدقّت تمام ، بہت مشکل سے ، تکلیف کے ساتھ. اور سِسک سِسک کر جان میری نکلے گی. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۸۱). کاش اس بوڑھے کی طرح جو آنسوؤں بھری آواز میں سِسک سِسک کر اپنے بیٹے کو کچھ سُنا رہا تھا میرے سرہانے بھی ہوتا . (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۶۶).

---سِسک کَر دَم توڑنا محاورہ.
ہزار خرابی کے ساتھ ختم ہونا ، بہت خراب حالت میں رہ کر فنا ہونا. ہمارا نظام خیال جاں کنی کی حالت میں سِسک سِسک کر دم توڑ رہا ہے. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۸).

---سِسک کَر مَر جانا / مَرنا محاورہ.
سخت مشکل سے دم نکلنا ، ہزار خرابی کے ساتھ ختم ہونا ، نہایت جانکنی سے دم نکلنا.

جناں تڑپ تڑپ کر مرناں سِسک سِسک کر
فریاد ایک جی ہے کیا کیا خرابیوں میں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۳). جٹھانی کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں کم بخت ماں کے بغیر سِسک سِسک کر مر جائیں گے. (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۵۶).

سِسکار (کسر س ک، سک س) امذ.
(جمالدی ٹھگوں کی اصطلاح) مراد : دھوبی (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سِسکارا (کسر س ، سک س) امذ.
اِشارہ ، زبان سے آواز پیدا کرنا. ص اکثر ظ ہو جاتا ہے ؛ سِسکارے والی آواز (Sibilant) کا تلفظ مفرد ہو تو ز اور مشدد ہو تو نوج ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۵). [سِسکار + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سِسکارْنا (کسر س ، سک س ، ر) ف م.
۱. سُبکی بھرنا ، ہچکیاں لینا.
وہ سر ہلاتے ہیں سِسکارتے ہیں بارِ الٰہ!
ہے زخم ان کا سمندر سا کون دے گا شفا
(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۸۳). ۲. اذیت اٹھانا.
گرفتارِ درد و مُصیبت ہے زچّہ
کہ یا اہلِ دل کوئی سِسکارتا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۵۸). [سس (س : شش) + کار + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُسکارْنا (ضم س ، سک س ، ر) ف م.
۱. بچّے کو پیشاب کرانے وقت منہ سے «سو سو» کی آواز نکالنا. آخر بچّہ تو ہے ہی مردانہ میں بیٹھے بیٹھے مُوت دیا ، یہ ان کی بہن ساتھ ہیں ، ان کو مناسب تھا کہ پاؤں پر بٹھا کر سُسکار لیتیں. (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۶۱). ۲. کُتّے کو کسی پر حملہ کرنے کے لیے اُکسانا ، دوڑانا ، لپکانا ؛ سانپ کی طرح پھُنکارنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [رک : شِشکارنا].

سِسکاری (کسر س ، سک س) امث.
سِسکی ، کُتّے کو جھپٹانے یا لپکانے کی آواز (فرہنگِ آصفیہ).
[سِسکارنا (رک) سے اسمِ کیفیت].

ـــ بَھرْنا محاورہ.
آہِ سرد کھینچنا ، درد یا تکلیف سے مُنھ سے سس کی آواز نکالنا (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).

سُسْکاری (ضم س ، سک س) امث.
کُتّے کو بُلانا ، مُنھ کا دائرہ گول کر کے آواز نکالنا. ساتویں مجموعے کے الفاظ وہ ہیں جن کے ادا کرنے میں سُسکاری کی آواز پیدا ہوتی ہے. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۳۲۳). [سسکارنا (رک) سے اسمِ کیفیت].

سِسکا سِسکا کَر مار ڈالْنا محاورہ.
اذیتیں پہنچا پہنچا کر جان سے مارنا ، تکلیفیں دے دے کر مارنا. طرح طرح کے عذاب دے دے کر اور عجیب و غریب شکنجوں میں کس کس کر سسکا سسکا کر مار ڈالے. (۱۹۰۷ ، امہات الامّہ ، ۲). صفیہ تو اس کے خون کی پیاسی ہے سِسکا سِسکا کر مارے گی. (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۱۰۸).

سِسکا کَرْنا محاورہ.
بُخل یا کنجوسی کرنا. وہ ایک ایک پیسہ کے لیے سِسکا کرتا ہے. (۱۹۲۴ ، نوراللغات ، ۳ : ۲۶۴).

سِسکانا (کسر س ، سک س) ف م.
کسی چیز کے دینے میں بُخل سے کام لینا ، کنجوسی کرنا ، تھوڑی تھوڑی دینا ، ترسانا ، پریشان کرنا ، اذیت دینا ، تکلیف پہنچانا ، دُکھ پہنچانا (نوراللغات). [سسکنا (رک) کا تعدیہ].

سِسکائے مارْنا محاورہ.
(عو) دق کرنا ، ستانا. اس نے کیا کیا ہے جو تم بے فائدہ سِسکائے مارتے ہو. (۱۹۲۴ ، نوراللغات ، ۳ : ۲۶۴).

سِسکْتا (کسر س ، فت س ، سک ک) صف مذ.
خاتمہ کے قریب ، اذیت میں ، تڑپتا ہوا.
خبر لے جلد اے بیداد گر اپنے شہیدوں کی
بہت ہیں نیم بسمل اور بہت مُجھ سیں سِسکتے ہیں
(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۷۲).
سِسکتا ہوں اچھے مسیحا ہیں آپ
نہ مارا نہ تُم نے جِلایا مُجھے
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۲۶).
حیف اس صد زبوں پر جو سِسکتا رہ گیا
رحم اس نخچیر پر جو بستۂ فتراک تھا
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۲۷).
جانے کہو یک تل آئے پیا
سسکتا جیو دھسکتا پیا
(۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۷۰). [سِسکنا (رک) کا حالیۂ تمام].

سِسکْتی (کسر س ، فت س ، سک ک) صف مث ؛ سسکتے
دم توڑتی ہوئی ، ذرا ذرا سانس لیتی ہوئی ، مرنے کے قریب ہونا (تراکیب میں مُستعمل). ہماری قوم کی حالت ابھی ایسی نہیں ہوئی سِسکتی ہے پرکچھ جان باقی ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۷۵). سکندر نے دارا کی سِسکتی لاش کو اپنے زانو پر رکھ لیا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۱۳).
بوجھل گرم سِسکتی دھوپ میں بیٹھا
بے نورِ نظر سے نیلی چادر کو میں چاٹ رہا تھا
(۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۹). [سِسکتا (رک) کی تانیث].

ـــ بِلَکْتی (ـــ کسر ب ، فت ل ، سک ک) صف امث.
قریب الختم ، اذیت میں ، ناگفتہ بہ حالت میں ، دم توڑتی. تعمیری مقصد کے لئے سِسکتی بِلکتی انسانیت کو امن اور سلامتی کی راہ پر لانے کے لیے کتنا کامیاب دھما کہ تھا وہ بھی جس میں آگ کی بجائے پھول برسے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۷). [سِسکتی + بلکتی (رک)].

---بھنکتی (--- کس بھ ، فت ن ، سک ک) صف مث.

۱. **کنجوس ، مکّھی چُوس** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

۲. **بہت کم چیز ، قلیل مقدار ، ذرا سی ، حقیر سی.** سِسکتی بھنکتی چیز دی ہے. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۷۸). [سسکتی + بھنکتی (رک)].

---کُٹی بلَکتی آئی کہاوت.

جس کی اِبتدا اور انتہا دونوں خراب ہوں ، بے دلی کے کام کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا، جس کام کی اِبتدا خراب ہو اس کی انتہا بھی خراب ہوتی ہے ، ہر طرف سے مایوسی ہونا (ماخوذ : جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہند ، ۲۸).

---سسکتے نے دیا پکایا ، بلَکتی / بلَکتے نے کھَایا (نہ) جیبھ جَلی نہ سواد آیا / پایا

کسی کی برائے نام حاجت روائی ہونے کے موقع پر مستعمل. کہاوت.

سِسکتی نے پکایا بلکتی نے کھایا
جیب جلی نہ سواد آیا

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۷۱) . جو اُلش سرکاری ملا ہے وہ نہ امیروں کا اُگال ہے نہ غریبوں کے پیٹ کا اُدھار وہی مثل ہے سسکتے نے دیا بلکتے نے کھایا نہ جیبھ جلی نہ سواد پایا. (۱۹۶۱ ، فرہنگِ اثر ، ۲ : ۳۱۵).

سسکْنا (کس س ، فت س ، سک ک) ف ل.

۱.(اَ) **(تکلیف میں) ہچکیوں کے ساتھ ذرا ذرا سا سانس لینا، رُک رُک کر سانس لینا ، سخت اذیت سے گُزرنا ، مُسلسل دکھ درد اُٹھانا.**

جا کے کہو یک تل آئے پیا
سسکتا جیو دھسکتا ہیا

(؟ ، شاہ ہاشم حسینی ، (اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۷۰).

کئی تڑپتے ہیں عاشق کئی سِسکتے ہیں
اس آرزو میں کہ وہ سنگدل نگہ کرے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۰).

چُھوٹا نہ تری قید سے جیتا کوئی ظالم
لاکھوں کو سِسکتا ترے زنداں میں دیکھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور ، ۹۰)).

حضرت کو سنْبھالے ہوئے دریا پہ جو لائے
عباس علمدار سِسکتے نظر آئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۴). حبشی کی حالت یہ تھی نہ سِسکتا تھا ، مرتا تھا نہ جیتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۶). طبقات کے ظلم و ستم کے نظام میں سِسک رہے ہیں. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۸۳). (اا) **جانکنی کی سی تکلیف میں مُبتلا ہونا ، نزع کی کیفیت میں ہونا.**

خبر لے جلد اے بیدار گر اپنے شہیدوں کی
بہت ہیں نیم بسمل اور بہت مجھ سے سِسکتے ہیں

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۷۲).

سِسک رہی ہوں پڑی اب تو ہر گھڑی ہر پل
بھلا کروں میں نصحیت پہ تیری خاک عمل

(۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۶۶). جو شخص (جُرمِ کُفر کا) مُجرم ہو کر اپنے پروردگار کے رُوبرو حاضر ہوگا اس کے لئے دوزخ ہے جس میں نہ تو وہ مرے ہی گا اور نہ زندہ ہی رہے گا (یعنی پڑا سِسکے گا). (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۳۳۹). سِکندر نے دارا کی سِسکتی لاش کو اپنے زانو پر رکھ لیا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۱۳). ۲. **کنجوسی کرنا ، کوڑی کوڑی پر مرنا** تم تو بڑے سِسکتے ہو. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۷۸). [پ : سک ر (ﷺ) सिसकना ؛ س : شیش + کر शीश+क].

سِسکی (کس س ، سک س) امث.

۱.(ا) **وہ آواز جو تکلیف میں مُنھ بھینچ کر نکالی جائے ، سانس کو روک روک کر رونے کی آواز ، ہچکی ، سسکاری.** رانی کیتکی جھٹ سے دھیمی سی سِسکی لچکے کے ساتھ لے اوٹھی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۷).

دِلوں کا نوحۂ غم سِسکیوں میں ڈھلتا ہے
وہ درد ہے کہ کوئی کھل کے رو نہیں سکتا

(۱۹۸۴ ، لہو پکارتا ہے ، ۱۹). (اا) **پُر لذّت خلش ، ناز و انداز.**

وہ تیوری چڑھا کے سِسکی بھرنا
بے چین وہ ہو کے غمزے کرنا

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۱۱). وہ پستان پر ہاتھ ڈال کر زور سے دباتا ہے وہ سِسکی لے کر رہ جاتی ہے. (۱۹۰۱ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۱۳). اور کبھی نخرہ ، دھول ، سِسکی ، جماہی سے ، جس کی یہ صورت بنتی ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۱۱). ۲. **نزع کی ہچکی ، موت کی ہچکی.** اجل آئی تو دوائیں رکھی ہی رہیں دینے اور پلانے کی نوبت بھی نہ پہنچی کہ بڑے میاں سِسکیاں لینے لگے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳). شاہد ماں کی گود میں ایک ہلکی سی سِسکی لے کر ختم ہو گیا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۶). ۳. **جاڑے کے باعث سُوسُو کی آواز ؛ عورت کا جماع کرانے وقت زیرِ لب آہ آہ کرنا.**

موسم سرما میں لگ چلنا پھر اُس سے صبح دم
ساتھ سِسکی کے عجب بنتی ہے چتوں اے صبا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۸).

پیار کرے اور سِسکی بھرے پھر سِسکی بھر کر پیار
کیا جانے کیا اِک اِک کر کے بھاگ گئے سب یار

(۱۹۶۷ ، لاحاصل ، ۴۷). ۴. **(بانک بنوٹ) بنوٹ کا وار.** پوشیدہ نہ رہے کہ جب خالی دیکر داہنے یا بائیں طرف آئے تو کشتی کے پینچ مثل پولیاں یا پٹ لینا ، سِسکی ، باہر ، لاد ، کولا ، دھوبی پاٹ اور قلا جنگ وغیرہ ہو سکتے ہیں. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۴۰). [پ : سسکی सिसक+इया].

---بَندْھنا محاورہ.

سخت تکلیف میں ہونا ، عالمِ نزع ہونا. آنکھ سے آنسوؤں کی دھار جاری تھی ، عقل عاری تھی سِسکی بندھی ، ہچکی لگی تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۹).

--- بھرنا محاورہ.
پیہم سانس لے کر رونا ، آہ سرد بھرنا.

دیکھو چنگی تھی مری ایسی کیا بس کی بھری
جس پہ گوئیاں نے جیا اتنی بڑی سِسکی بھری

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۶۲)).

--- لینا محاورہ.
جذبات کا اظہار کرنا.

فتنۂ خفتہ جاگ اُٹھتا ہے
لے ہے ایسی ادا سے کچھ سِسکی

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۸۹).

یہ مرے سینے میں اے شب سِسکیاں لیتا ہے کون
یہ اندھیرے میں مجھے پیغام سا دیتا ہے کون

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۳۳). فریادیں سنگِ مرمر کی جالیوں میں سِسکیاں لیتی ہوئی شہر لاہور کی فضاؤں میں تحلیل ہو رہی ہیں. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۰).

سِسکیوں سے رونا محاورہ.
روتے روتے ہچکی بندھ جانا. نورالنہار نے سِسکیوں سے رونا شروع کر دیا. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۷۸).

سُسَل (ضم س ، فت س) امذ.
(ٹھگی) مسافر کو رام کرنے کا طریقہ ، بلنساری کرنا (ماخوذ : اب و ۸ ، ۱۹۳). [مقامی].

سُسُم (ضم س ، س) صف.
نیم گرم ، سہتا سہتا ؛ (گرم) (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُسُم].

سِسْموگرافی (کس س ، سک س ، و مج ، کس مج گ) امث.
(ارضیات و سائنس) زلزلہ پیمائی ، زلزلوں کی پیشگوئی و تحقیقات کا علم. تانگ شن میں اچانک زلزلہ سے جو نقصانات ہوئے ہیں اس نے سسموگرافی کے ماہرین کو ہر طرح چوکنا کر دیا ہے. (۱۹۷۶ ، مشرق ، کراچی ، ۹ ستمبر ، ۳). [انگ : Seismography].

سسوں جاؤں یا گوسوں کہاوت.
اس موقع پر مُستعمل جہاں یہ کہنا ہو کہ دونوں میں سے ایک کام ہو سکے گا . بے وقوف کو اِتفاق سے کوئی فائدہ ہو جائے تو وہ اسے مُستقل سمجھنے لگتا ہے. اس کی ساس نے سمجھا کہ ہر روز اسے خرگوش مل جایا کرے گا تو اس نے یہ ہی جواب دیا سسوں جاؤں یا گوسوں. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۸۳).

سسّی (فت س ، شد س نیز بلا شد) امث.
لیلیٰ و شیریں ، یوسف و زلیخا کی طرح سندھ کی داستانوں کی ہیروئن جو لار نامی دھوبی کے ساتھ رہتی تھی اس نے اپنی بیٹی بنا کر اس کا نام سَسّی یعنی چاند رکھ لیا ، پنجاب میں بھی یہ داستان مشہور ہے.

سسّی اور پنوں ، گوپی اور کنیا
زلیخا اور یوسف ہیر و رانجھا

(۱۷۷۵ ، عزلت (چمنستان شعراء ، ۳۴۷). [عَلَم].

سَسی (فت س) امذ (قدیم).
چاند.
نبیؐ صدقے قطبا کے من میں جوں سسی نا دسکی چپ رہنا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸).

سورج سوں دیا سری سَسی کوں
جوں آنک سوں قدر آرسی کوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹). [مقامی].

سَسی کی تین ٹانگ کہاوت.
ضدی آدمی کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا (جامع الامثال).

سُسی (ضم س) امث.
سوسی. سندھ کی سُسی ، پنجاب کا لاچا اور بلوچستان اور سوات کی ایمبرائڈری کے رنگوں اور ڈیزائنوں کو سمویا گیا ہے. (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ / فروری ، ۶). [رک : سوسی].

سُسیانا ف م.
جاڑے یا خوف سے سُو سُو کرنا.

اغیار ہیں تنتے اور اکڑتے
سُسیاتے ہیں اپنے اور سکڑتے

(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۰ : ۳). جب مخدوم سردی میں سُسیاتا ہوا سٹیشن پہنچا ، گاڑی آنی اکا دکا لوگ اترے (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۲۶).

سِشْٹ (کس س ، سک ش) امث.
سرشتی.

وہ نیک سہورت ہے جس دم اس سِشٹ میں جنمے جاتے ہیں
جو لیلا رچنی ہوتی ہے وہ رُوپ یہ جا دکھلاتے ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۷). [س : सिष्ट].

سیشن (کس مج س ، فت ش) امث.
۱. کسی اِدارے یا شعبے وغیرہ کے مقرر کام کی وہ مُدت جہاں ایک دور ختم ہو کر دوسرا دور شروع ہو ، مُدتِ کار ، میقات ، اِجلاس ، تقریب اِجلاس (سالانہ ، ششماہی یا سہ ماہی وغیرہ) ؛ تعلیمی سال. امید ہے کم از کم دو لڑکیاں نئے سیشن میں تربیت گاہ میں داخل ہوں گی. (۱۹۳۳ ، سیاحت ہند ، ۳۰). **۲. اعلیٰ عدالتِ فوجداری جو ضلع کی سب سے بڑی عدالت ہوتی ہے ، کچہری ، کورٹ.** سیشن سے اوسکی نسبت حکم سزائے موت اس نہج پر صادر ہوا کہ اوس کو پھانسی دی جائے. (۱۸۷۳ ، اخبار مُفید عام ، یکم جون).

بہتر ہے مال زادی کو گھر سے نکال دو
دعویٰ کروں گی مہر کا ورنہ سیشن میں آج

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۳۱). [انگ : Session].

--- جج (--- فت ج) امذ.
جج جو سنگین مقدمات میں فوجداری مقدمات کا فیصلہ جیوری کے مشورے سے کرتا ہے. ریٹائرڈ سیشن جج اور ہائی کالج ... رانچس کالج میں بورڈر طالبعلموں کے ساتھ رہتے تھے. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلّی ، ۱۱۸). [سیشن + جج (رک)].

ـــــ ججی (ـــــ فت ج) امث.
سیشن جج کا عہدہ یا کام. راجس کے بیٹے نے پڑھ لکھ کر سیشن ججی تک ترقی کی. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دِلی ، ۱۱۷).
[سیشن جج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سُپُرد کَرْنا محاورہ.
ماتحت یا زیریں عدالت کا کوئی مقدمہ اپنے سے برتر یعنی سیشن کی عدالت کے سپرد کرنا. خانہ تلاشی ہوئی تو چند جعلی مہریں اور مہروں کے بنانے کے آلات برآمد ہوئے ، مقدمہ سیشن سپرد کر دیا گیا. (۱۸۳۶ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۵۳). حاکم پرگنہ نے دونوں مقدمات سیشن سُپرد کر دیئے. (۱۹۱۶ ، بازارِ حُسن ، ۱۵).

سُشِیل (ضم س ، ی مع) صف.
خوبصورت ، بانکا ، خوب رُو ، خوب سیرت ، طرح دار ؛ مہربان ؛ مودب؛ سخی (پلیٹس). [س : सुशील].

سُشِیلْتا (ضم س ، ی مع ، سک ل) امث.
خوبصورتی ، نرمی ، بانکپن ؛ سخاوت ، مہربانی ، خُوب سیرتی ، طرح داری (پلیٹس). [س : सुशीलता].

سَطاخِینُس (فت مع س ، ی مع ، ضم ن) امذ.
(طب) **سطاخینُس ایک پودا ہے اس کے پتّے چھوٹے اور سفید ہوتے ہیں ان پر تھوڑا سا رُواں ہوتا ہے ، یہ رُوئیدگی پہاڑوں اور سخت زمینوں کی پیداوار ہے ، خفقان کو نافع ہے ، دیوانے کُتّے کے کاٹے کا علاج اگر پانی سے ڈرنے سے قبل اس کا جوشاندہ پلاویں** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۶۲). [یو].

سَطارْیُون (فت مع س ، سک ر ، و مع) امذ.
(طب) **سطاریون یا گُلِ عقرب ایک پودا ہے. اس کی ساق یعنی ڈنڈی کا رنگ سبز سیاہی مائل ہوتا ہے ، پتّے بنفشے کے پتوں کی طرح ، گرم و سرد اورام کے لئے مفید ، پتّے پیس کر لگائیں تو بھڑ ، بچھو اور رتیلا وغیرہ کے زہر کو اُتارتا ہے** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۲). [ع ← یو].

سِطَبْر (کس مع س ، فت ط ، سک ب) صف.
۱. **موٹا ، ضخیم ، تنومند.**

اتھی گردن پور ران اس کی سطبر
پنی کا دھرے روز پنجہ بڑبر
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۲۲۷).

تہی بازو شہنشاہ کے اے جواں
سطبر و قوی اور صاف پچھاں

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۸). ۲. (خوشنویسی) **حرف کی کشش اور دور کی چوڑائی**. دار و سطبر کرنے کاغذ کی نہ مثل کاغذ بغدادی کے لشف نہو. (۱۸۷۳ ، ارژنگِ چین ، ۱۰). [ف].

سِطَبْری (کس مع س ، فت ط ، سک ب) امث.
موٹائی ، دبازت ، ضخامت ، تناوری. اگر محور سطبری میں کم کریں یا دستہ طول میں بڑھا دیں تو بھی بھی فائدہ ملے گا. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱۰ : ۹۶). تعلیم صحیح ایک ایسے درخت کے مشابہ ہے جو کسی نہر کے کنارے اپنی تناوری و سطبری و سرسبزی کی بہار دکھا رہا ہو. (۱۹۳۵ ، صبح اُمید ، ابوالکلام ، ۱۰۸).
[سِطبر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَطْح (فت س ، سک ط) امث ؛ امذ ، سطحہ.
۱. **ہر چیز کا بالائی رُخ ، اُوپری رُخ ، میدان ، نیز چھت ، فرش.**

گریے کو سہے دیکھ تک اک شہر کے باہر
اک سطح ہے پانی کا جہاں تک کہ نظر جائے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۰). یہ کیمیکل پلیٹ کی سخت سطح پر اثرانداز نہیں ہوتا. (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۲۶۷). ۲. (مجازاً) **ظاہری مقام ، مرتبہ.** میں خیال کرتا ہوں کہ یورپ نے آپ کو ہم لوگوں کی سطح سے بہت بالا کر دیا ہے. (۱۹۰۸ ، خطوطِ شبلی ، ۵۳). اس طرح ہمیں واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کن مباحث و موضوعات پر کس سطح کی کتنی کتابیں موجود ہیں. (۱۹۶۳ ، ادب و لسانیات ، ۱۰۲). ۳. **درجہ ، حیثیت.** چھوٹے تمغے لگانے کی اِجازت صرف تمغۂ پاکستان یا اس سے نیچے کی سطح کے اعزازات کے لیے ہوگی. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلات ، ۱۰). ۴. (ہندسہ) **جس میں عرض و طول ہو عمق نہو.** شکل متوازی الاضلاع قائم الزاویہ کو اصطلاح اہل ہندسہ میں سطح بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تحریر اقلیدس ، ۱۰۴). جو آدمی نقطہ ، خط یا سطح وغیرہ مبادیٔ اقلیدس ہی کا قائل نہیں اس کو تم اقلیدس کی کوئی شکل کیسے سمجھا سکتے ہو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۷۳). [ع].

ـــــ آب کس اضا ، امث.
پانی کا بالائی حِصّہ ، پانی کی چادر ؛ ایک آبی پرندہ. جس مقام پر سطح آب تھا وہاں ایک نیلی چادر پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۹۳۰). تینامو ، گریب اور لون سب پانی کے پرندے ہیں قادوس ، سطح آب اور پطریل ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں لیکن سب کی چونچ نلکی کی طرح ہوتی ہے. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۱۷). [سطح + آب (رک)].

ـــــ بَسِیط کس صف (ـــــ فت ب ، ی مع) امث.
فراخی ، وسعت ، پھیلاو ، رقبہ.

دائرہ ایک بنا ایسا کہ بڑھتا ہے محیط
گھیر لی جس نے کہ تالاب کی کُل سطح بسیط

(۱۸۹۳ ، اردو زبان کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل ، ۴۴). [سطح + بسیط (رک)].

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
(معماری) **بالائی حِصّے کو ہموار کرنے کا عمل ، پچ بنانا.** سطح بندی جیسی بھی تخصیص کی گئی ہو کنکر کے کُندے ، پتھر یا کنکریٹ کی ہو گی. (۱۹۴۸ ، چنائی ، ۲۱۶). [سطح (رک) + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَہ سَطْح (ـــــ فت ب ، س ، سک ط) م ف.
درجہ بدرجہ. زمانہ ہی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہ معتقدات جماعت کو سطح بہ سطح رکھتا ہے. (۱۹۱۸ ، رُوح الاجتماع ، ۱۳۷). [سطح + بہ (حرفِ جار) + سطح (رک)].

--- بِین (---ی مع) صف.
سرسری نظر ڈالنے والا ، گہری نظر سے نہ دیکھنے والا.

انساں کی نظر ہی سطح بیں ہے ورنہ
ہر شے میں ہیں اسرارِ نہانی کیا کیا؟

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۹۳). سہل پسند اور سطح بین ناقد ایسے نظریاتی اور معلوماتی اشعار کی مدد سے جہد و تحقیق کے بغیر ہی شاعر کی زندگی اور اس کی شخصیت کا ایک خاکہ مرتب کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۷). [سطح + ف : بین ، دیدن ـ دیکھنا].

--- بِینی (---ی مع) امث.
سرسری نظر سے دیکھنا. اون کی سطح بینی ، غلط واقعات پر پُر از کِذب روایات اور مدلّسانہ قصص کے متعلق کوئی بسیط اور معنی خیز نوٹ لکھا جائے. (۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۲). [سطح + بین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پیما (---ی لین) امذ.
بالائی حصّے کو ناپنے کا پیمانہ ، آلہ. بعض قِسم کے سطح پیما میں شمار کنندہ والے بازو کے اوپر دو نقطے ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، طبعیاتِ عملی ، ۵۶). [سطح + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

--- تَظْلِیل کس صف (---فت ت ، سک ظ ، ی مع) امث.
(ہندسہ) **ثابت سطح کو سطح تظلیل کہتے ہیں** (ہندسۂ مخروطات، ۳۰). [سطح + تظلیل (رک)].

--- جامِد کس صف (--- کس م) امث.
(کنایۃً) **حرکت یا تموج سے عاری ، ٹھہری ہوئی حالت ، بے خروشی جمود.** اس رسالہ نے شاید سیکڑوں برس کے بعد علما کی سطح جامد میں حرکت پیدا کی تھی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۴۳). [سطح + جامد (رک)].

--- جَسْت کس اضا (---فت ج ، سک س) امث.
(معماری) **محراب کی کمان کے جوڑوں کو سنبھالنے والے پایے وغیرہ کا بالائی حصّہ.** حقیقی کمان سطح جست کے بہت اوپر سے شروع ہوتی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۲۳). ارتفاع اس انتہائی بلندی کو کہتے ہیں جو کمان کی سطح جست سے شکم کے بلند ترین نقطہ تک ہوتی ہے. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۱۰). [سطح + جست (رک)].

--- جَوہَری کس صف (---و لین ، فت ہ) امث.
(سائنس) **رک : سطح معنی نمبر ۲.** اگر صرف ایک جہت میں انقسام ہو سکے تو خط جوہری ہو جائے گا اور اگر صرف دو جہتوں میں انقسام ہو سکے تو سطح جوہری ہو جائے گی. (۱۹۰۰ ، علوم طبعیۂ شرق کی ابجد ، ۲۶). [سطح + جوہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- حَرف کس اضا (---فت ح ، سک ر) امث.
(خطّاطی) **کسی حرف کا لکیر یعنی سیدھے خط کی شکل کا بنا ہوا حصہ ، کششِ حرف** (اپ و ، ۳ : ۲۱۷). [سطح + حرف (رک)].

--- زَمِین کس اضا (---فت ز ، ی مع) امث.
رُوئے زمین ، دُنیا. سوال کل سطح زمین کی ۱۳۸۵۲۲۰۰۰ میل ہے اور ۱۱۱۰۹۲۰۰۰ میل میں تری ہے تو بتاؤ کتنی میل میں خشکی ہے. (۱۸۵۳ ، تحفۃ الحساب ، ۵). یہ دھواں اسقدر چھایا کہ کُل سطح زمین پر محیط ہو گیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵). جب سے نسلِ انسانی سطح زمین پر وجود میں آئی ہے اُسی وقت سے یہ مبارک رسم بھی قائم ہوئی ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۵). [سطح + زمین (رک)].

--- عاکِس کس صف (--- کس ک) امث.
(ریاضی) **مثل شکل اوّل کے ا ، ب ، ایک تختہ ہے جس کو سطح عاکس کہتے ہیں** (فوائد الصبیان ، ۱۱۱). [سطح + عاکس (رک)].

--- غَبْغَب کس اضا (---فت غ ، سک ب ، فت غ) امث.
ٹھوڑی کا بالائی اُبھار یا جلد ، چاہِ زنخداں.

بہا ہے نور کا دریا ترے چاہِ زنخداں سے
بلندی حُسن نے پائی نشیبِ سطح غبغب میں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۰). [سطح + غبغب (رک)].

--- کا بَہاؤ امذ.
پانی کا وہ بہاؤ جو ہوا کے رُخ پر ہو (زیریں یا اندرونی رو کی ضد). بعض رونیں جدھر کو ہوا ہمیشہ چلتی رہتی ہے تقریباً اُسی سمت میں بہتی رہتی ہیں اور یہ گہری بھی زیادہ نہیں ہوتیں ان کو سطح کا بہاؤ کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۰۳).

--- مائِل کس صف (--- کس ء) امث.
ڈھلانی دار سطح ، ترچھا فرش یا راستہ ، پھسلواں فرش یا تعمیر. برسوں سے روم مائی دیوانیہ بن کی اُس سطح مائل سے برابر پھسل رہا تھا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۵۹). ایک آسان سطح مائل بنا کر پتھر اور دیگر سامان اُوپر لے جاتے ہیں. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۲۶) [سطح + مائل (رک)].

--- مائِلَہ کس صف (--- کس ء ، فت ل) امث.
رک : سطح مائل اصول آلات جرثقیل کے چھے ہیں کہ جن سے قوتِ جرِ ثقیل ظاہر ہوتی ہے اول بیرم .. چہارم سطح مائلہ. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۵۳). [سطح + مائل + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

--- مَدار کس اضا (---فت م) امث.
فضا کا وہ حصّہ جس میں ایک سیارہ دوسرے کے گرد دورہ کرتا ہے. وہ سطح جس میں زمین آفتاب کے گرد دورہ کرتی ہے سطح مدار اراضی کہلاتی ہے. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۲۶). [سطح + مدار (رک)].

--- مُرْتَفَع کس صف (---ضم م ، سک ر ، فت ت ، ف) امث.
پہاڑی علاقہ ، اونچی اُٹھی ہوئی بلند سطح ، وہ زمین جو اپنے گرد و پیش کی زمین سے بہت اونچی واقع ہوئی ہو. جزیرہ نمائے

ہند کے وسط میں ایک وسیع سطحِ مُرتفع ہے جسے دکن کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۶). مرہٹے جو اس سے پہلے سطحِ مُرتفع دکن تک محدود تھے اب شمالی ہند کے میدانوں کو بھی روندنے لگے. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر ، ۳۱). [سطح + مُرتفع (رک)].

---مُستَدِیر کس صف(---ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امث.
(ریاضی) **کُرے میں ہر طرف کا بالائی حصّہ جو گولائی لیے ہو ، کروی ، گول ، بیضوی سطح.** کرہ اس جسم کو کہتے ہیں کہ اس کو ایک سطح مُستدیر ایسی احاطہ کریں کہ اگر مرکز سے محیط تک خطوط غیر متناہی کھینچیں وہ باہم برابر ہوں. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۳۰). [سطح + مُستدیر (رک)].

---مُستَوِی کس صف(---ضم م ، سک س ، فت ت) امث.
(اقلیدس) **سطحِ مُستوی وہ ہے کہ اگر اس پر دو نقطے مقرر کر کے ان میں خطِ مستقیم ملائیں تو کوئی جُز اس خط کا باہر سطح سے واقع نہ ہو ، خطِ مستوی ، سیدھی ، ہموار ، سپاٹ سطح جس میں کوئی اُبھار یا اُونچ نیچ نہ ہو.** سطح دو قسم پر ہے سطح مُستوی اور سطحِ غیر مُستوی . (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۲). زمین وہ کُرۂ عظیم ہے کہ اس پر بڑے سے بڑے اُونچے سے اُونچے پہاڑ ایسے ہیں جیسے کہ سطحِ مُستوی پر رائی کے دانے . (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۳) . [سطح + مُستوی (رک)].

سَطْحات (فت س ، سک ط) امث ؛ ج.
سطح کی جمع. کسی مشین کی دو سطحات جو مشینی دباؤ کے ماتحت ایک دوسرے کے شانہ بشانہ حرکت کرتی ہیں. (۱۹۳۹ ، موٹر انجینیر ، ۲۰۱). یہ سطحات بڑے بڑے دائروں (Scallops) کے گردا گرد ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۵). [سطح + ات ، لاحقۂ جمع].

سَطْحَہ (فت س ، سک ط ، فت ح) امث ؛ امذ.
سطح ، اُوپری منظر ، اُوپری فضا.

سطحہ جو نورِ شہ سے ہے انور زمیں کا
ہے مُجریٰ دماغ فلک پر زمین کا
(۱۸۷۲ ، عروس الاذکار ، ۷۳).
سطحۂ حیوانیت سے ہو بلند
منتظر ہے خلد کی آب و ہوا
(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۳۳). [سطح (رک) کا غلط اِملا].

---ٔ غَبْرا کس اضا (---فت غ ، سک ب) امذ.
فرشِ زمین ، جہانڈا ، فرشِ خاک. اور ماہ و ستاروں کی روشنی سطحۂ غبرا پر ہوئی. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۶۱). [سطح + غبرا (رک)].

سَطْحی (فت س ، سک ط) صف.
۱. **اُوپری ، روا روی ، سرسری.** ان کو یہ خیال ہے کہ انگریزی میں علوم و فنون نہیں ، صرف سطحی اور عامیانہ باتیں ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۳۶). اس کتاب کے ریویو سے جو کُچھ معلوم ہوا وہ یہ کہ مغربی افکار پر ان کی نظر نہایت سطحی ہے. (۱۹۲۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۳۸). یہ نفسیاتی مطالعے سرسری اور سطحی نہیں. (۱۹۸۶ ، نفسیاتی تنقید ، ۳۶۲). ۲. **سطح سے منسوب ، سطح سے تعلق رکھنے والا ، سطح کا ، فرشی ، زمینی.** انجینیر کے فرائض یہ ہیں کہ سطحی نقشہ کے مُطابق کام کا نشان ڈالے. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۲). [سطح + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَکْثِیف (---فت ت ، سک ک ، ی مع) امث.
(برقیات) **سطح پر جم جانے والی کثافت یا چکٹ.** بھاپ استوانوں میں سطحی تکثیف مُلاحظہ ہو . (۱۹۳۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ (ترجمہ) ، ۲۱۵). [سطحی + تکثیف (رک)].

---رَو (---و لین) امث.
(جغرافیہ) **جب سمندری پانی سمندر کی سطح کے ساتھ ساتھ حرکت کرتا ہے تو اُسے سطحی رو کہتے ہیں** (رفیقِ طبعی جغرافیہ ، ۳۰۶). [سطحی + رو (رک)].

---مُحَدَّبی (---ضم م ، فت ح ، شد د بفت) امذ.
(ریاضی) **سطح کی حد برقرار رکھتے ہوئے ابھار کے ساتھ ، اُبھری ہوئی یا اُبھرواں سطح.** انظاری آئینے شعاعوں کے جمع کرنے اور پھیلنے کے واسطے بنائے ہیں اور وہ پانچ قسم پر ہیں ، اول آئینہ سطحی مُحدّبی ہے . (۱۸۵۶ ، فوایدالصبیان ، ۱۱۵). [سطحی + مُحَدّب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُقَعَّری (---ضم م ، فت ق ، شد ع بفت) امذ.
(ریاضی) **گہرائی لیے ہوئے سطح ، دھنسی ہوئی سطح ، گڑھے دار سطح.** اور دوسرا آئینہ سطحی مقعری ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۱۵) [سطح + مقعر(رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَواد (---فت م) امذ.
(جغرافیہ) **وہ مواد جو گلیشیر کی سطح پر چلتا ہے اسے سطحی مواد (Glacial Debris) کہتے ہیں** (رفیقِ طبعی جغرافیہ ، ۲۷۲). [سطحی + مواد (رک)].

---نَقْشَہ (---فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
(مُصوری) **کسی تعمیر کا زمینی خاکہ ، جو صرف خطوں کے ذریعے دکھایا جائے** (ا پ و ، ۳ : ۱۷۳). [سطحی + نقشہ (رک)].

سَطْحِیَّت (فت س ، سک ط ، کس ح ، شد ی بفت) امث.
کسی چیز کی سرسری یا اُوپری شکل ، سرسری پن ، اُوپری پن. وہ منقول کو اس نظر سے دیکھتے تھے کہ اس سے ذہن میں سطحیت پیدا ہوتی تھی. (۱۹۱۷ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۰۹). کسی نظم یا نثری عبارت میں فکری گہرائی کا فقدان سطحیت کہلاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۰۰). [سطح + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَطْر (فت س ، سک ط) امث (قدیم : سَطَر).
۱. (اَ) **ایک سیدھ میں لکھی ہوئی عبارت ، حرفوں یا لفظوں کی قطار ، لکیر ، خط.**

بھر سطر میں لفظ زیبا فریب
بھر لفظ معنی شکیبا شکیب
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۴). یہ عجب نظم ہور نثر ہے ، جانو بہشت میں کا قصر ہے. سطر سطر پر برستا ہے نور ، ہر یک بول ہے ایک حور. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳).

اگن دکھ کی نہ لگ سکھ سوں جلے گا آہ سوں کاغذ
سطر ہوئے کونسا جل کر انگارا سا قلم ہوئے گا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳). اکمل الاخبار میں کبھی کبھار چند سطریں لکھ ماریں. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۲۳). کسی کتاب کے پڑھتے وقت آدمی کی نگاہ سے ایک سطر گزر جاتی ہے اور اس سے پورے مضمون کا خاکہ قائم ہو جاتا ہے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۶۴۳). یہ انسان دوستی آپ کو ناول کے ہر باب ، ہر صفحے ، ہر سطر میں نظر آئے گی. (۱۹۸۴ ، اور انسان مر گیا ، ۱۳). **(ii) (خوش نویسی) سیدھی لکیر جو زیرِ مشق ہر حروف اور الفاظ کی کشش و دور کی نشست صحیح رکھنے کو بنا لی جائے** (ا پ و ، ۴ : ۲۱۷). **(iii) (کنایۃً) نماز کی صف.**

سطریں تھیں یا صفیں عقبِ شاہِ سرفراز
کرتی تھی خود نماز بھی ان کی ادا پہ ناز
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۹). **(iv) (مجازاً) شعر کا ایک مصرعہ ، جزو.** قدیم زمانے میں سطر کو بیت کہتے تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۱۳۸). **۲. نوشتہ ، تحریر ، لکھنا ، سلسلہ ، قطار ، خالی جگہ جہاں کچھ تحریر کیا جائے.**

یا سطر بعد از بھون کے تجھ سوکیاں کی دسری سطر ہے
یا خط ہے سر خط کی پچھیں خطاط کا ہے رسم کر
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۵).

لوحِ دل میں یہ سطر غم کی مٹانے نہیں دیتے
(۱۷۵۵ ، دیوان ہاشم علی (اردو شہ پارے ، ۱۵۵)).

جو سطر ہے جوہر کی وہ موتی کی لڑی ہے
قامت میں تو چھوٹی سی ہے قیمت میں بڑی ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۶۱). مراسلے کی نقول اگر بہت سے اشخاص / دفاتر کو جا رہی ہوں تو ہر نیا نام نئی سطر میں لکھا جاتا ہے. (۱۹۸۴ ، دفتری مراسلت ، ۷). [ع].

---اِشتیاق کس اضا (---کس ا ، سک ش ، کس ت) امث.
(کنایۃً) محبت نامہ ، خط.

اس نازنیں کو لکھیں گے جب سطرِ اشتیاق
دل کی رگوں سے ہم خطِ مسطر بنائیں گے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۷۴). [سطر + اِشتیاق (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
اس طرح لکھا ہوا ہو کہ اگر اوپر نیچے خط کھینچیں تو کوئی دائرہ یا مرکز نہ کٹے ، ایک قطار میں قائم ، ایک سلسلے میں منسلک ، ایک لڑی میں ہمواری اور دیدہ زیبی کے ساتھ مرقوم.

تڑپنا ، بیقراری ، آہ و زاری
ہوئیں یہ حالتیں کیونکر سطر بند
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۳).

یوں تھیں صفوفِ لشکرِ سلطانی ارجمند
آیاتِ پاک جیسے ہوں قرآں میں سطربند
(۱۸۹۴ ، سجاد رائے پوری ، د (ق) ، ۳). [سطر + ف : بند ، بستن - بند کرنا].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
(خطاطی) سطروں کو ہموار اور سیدھا رکھنا ، لکیریں کھنچی ہونا ، لکیر کھینچنا.

سندرپن ہے کلی گوری کنڈل پر یک چھوٹی سو لٹ
بدھی پڑ تب زری کاغذ سطر بندی کیا جدول
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۸).

کیا برابر ہے مصرعِ ابرو
سطربندی کتاب کی سی ہے
(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۷۶). خوش نویسی اسی کا نام ہے کہ سطربندی اور رخ اور کرسی درست ہو. (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۴۹). [سطربند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---صَحاح کس صف (---فت ص) امث.
(ریاضی) پہلی سطر جس میں صحیح عدد لکھا جاتا ہے. پہلی سطر کو سطر صحاح کہتے ہیں کیونکہ اس سطر میں صحیح عدد لکھا جاتا ہے ، اور دوسری کو سطر کسور کہتے ہیں. (۱۲۰۹ ، امام ابو عبداللّٰہ ، جامع العلوم ، ۲۳۹). [سطر + صحاح (رک)].

---وار م ف.
سطر بہ سطر ، سطروں کے مطابق. والٹر پیٹر (Walter Peter) ... غور و فکر کے دوران میں ... کوئی معمولی سی بات بھی ... کاغذ کے پرزوں پر لکھتا جاتا ... اور انھیں ترتیب وار علیحدہ کرنے کے بعد صاف سطروار کاغذ لے کر بیٹھتا اور ... کاغذ پر منتقل کرتا. (۱۹۶۶ ، فن اور فن کار ، ۱۷). [سطر + وار ، لاحقۂ صفت].

سُطْرُلاب (ضم س ، ط ، سک ر) امذ.
اُصطُرلاب.

ہر یک نیک و بد در سُطُرلابِ راز
پچھانتا تھا اس تھے نشیب و فراز
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۸۴). [اسطرلاب (رک) کی تخفیف].

سَطْروں کو کاٹنا محاورہ.
قلمزد کرنا ، سطروں کو مٹا دینا.

ہر صف کا یہ احوال تھا اس تیغِ دو دم سے
جس طرح کوئی کاٹ دے سطروں کو قلم سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰۲).

سَطْرونِیُون (فت س ، سک ط ، و مج ، کس ن ، ومع) امذ؛ سطورنیون.
(طب) ایک پودا ہے جو گھاس اور پیڑ کے درمیان ہے ، ساق پتلی ، اس میں گانٹھیں ہوتی ہیں ، پتے دور دور لگتے ہیں ، بعض کے نزدیک وضع کرم کلّے کی طرح ، بو تیز ، پھل آبلوں اور حبابوں کی طرح صنوبری شکل کے ، سفید گھنڈیاں ، زردی مائل پھول افریقہ میں اون دھونے اور صاف کرنے کے کام آتا ہے اس لیے ایرانی ، کلیم شو یا قصب شو کہتے ہیں ، گرم و خشک ، دافع درد ،

جڑ کا لیپ کیا جاتا ہے ، سطرونیوں آذر بویہ ، (عرطینشا) چوبک اشنان ، عدد العطاس ، بہت سے امراض کو نافع ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۳). [ع > یو].

---کے راسٹ آید چوں کجی در مِسطَر است کہاوت .
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) **سطریں سیدھی کیسے ہوں جب مسطر ہی ٹیڑھا ہو ، جب اصول ہی غلط ہوں تو صحیح نتیجہ پر کیسے پہنچ سکتے ہیں** (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

سَطْل (فت س ، سک ط) امث.
پیتل کی کڑھائی یا کیتلی ، تانبے کا تلنے کا برتن جس کے دونوں جانب دستے لگے ہوں ؛ دستہ والی بڑی بالٹی ؛ تھال ، تشت (پلیٹس ؛ فرہنگ عامرہ). [ع].

سَطْوات (فت س ، سک ط) امذ ؛ ج.
قہر ، عذاب ، حملہ ، یُورِش. کس چیز نے تیری نعمتوں کے چشموں کو گھرا کر دیا اور تیرے انتقام کے سطوات کو قطع کر ڈالا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۷۹). اسکے جلال کے سطوات میں فانی اور جمال کے لمحات و انوار سے باقی ہوتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسولِ نما ، ۲۵۷). [سطوت (رک) کی جمع].

سَطْوَت (فت س ، سک ط ، فت و) امث.
۱. **رعب و دبدبہ ، قہر ، شان ، حکومت کا وقار.** رگو سطوتِ شاہی اون کی بے اعتنائی سے حرکت میں آئی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۲). یہ سطوت و حشمت و شوکت کبھی کسی اور کی صورت میں نہیں دیکھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۶۳). ہمارا ہیرو محمد منیر بھی تھا جو اس عدالت کی حالت اور سطوت دیکھ کے نہایت ہی متحیر اور مرعوب تھا. (۱۹۱۳ ، حسن کا ڈاکو ، ۲ : ۱۹۵). ان کی عظمت و سطوت کے نشانات اگر منہدم ہونے کے بعد نئی عظمتوں کی بنیاد نہ بنے تو کھنڈر بنے.(۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۱۳). ۲. **غلبہ ، برتری ، تسلّط.** تمہارا غلبہ و سطوت ہوگا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۳). اس سطوت و جبروت کی آرزومند تھی جو دین کی حیثیت سے ہم مذہبوں پر حاصل ہو سکتی ہے. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۷۳). ایک معمولی آدمی سردربار خلفائے بنوامیہ کو ٹوک دیتا تھا اور وہ باوجود سطوت و جباری کے گردن جھکا دیتے تھے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۲۹). مریض اس احساس پر فتحیاب ہو کر سطوت حاصل کرنا چاہتا ہے. (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۲۲). [سطوہ ـ سطوت (رک) کی جمع].

---ذاتی کس صف ، امث.
(نفسیات) **فرد کا وقار ، خودداری ، اِنفرادیت.** ان کو مسحور و مُسخّر کرنے کا راز تین چیزوں میں شامل ہے سطوتِ ذاتی ، بلند آواز ، موثر لہجہ. (۱۹۲۰ ، فلسفۂ جذبات ، ۱۷). [سطوت + ذات + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شِکَن (--- کس ش ، فت ک) امذ.
زوال پذیر ، حکومت کو ختم کرنے والا. انہیں سطوت شکن اسباب میں سے دفعۃً کوئی ایسا سبب پیش آ گیا جس نے یکایک ان کو مسندِ قیادت سے گرا دیا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۰). [سطوت + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا].

---فَزائی (--- فت ف) امث.
رعب و دبدبہ کا زیادہ ہونا ، وقار افزائی. سِن رسیدگی بھی سطوت فزائی کا ایک ذریعۂ ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۲۳). [سطوت + ف : فزا ، افزودن ـ بڑھنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سُطُوح (ضم س ، و مع) امث ؛ ج.
سطحیں ، کسی چیز کے اوپر کی ہموار جگہیں ، اوپر کے بالائی حصے. اس سے خطوط و دوائر و سُطُوح و اجسامِ مُختلفہ کی تقسیم آسانی سے ہو جاتی ہے. (۱۸۳۸ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۲۲). جواہرات کو ... مختلف شکلوں میں اس خوبصورتی سے کاٹا جائے کہ سُطُوح ، زوایا اور خطوط مناسب ہندسی شکل اختیار کر لیں. (۱۹۲۹ ، تختِ طاؤس (مقدمہ) ، ۵). نظام سے مراد کسی شے یا اشیا کی مقدار (یا مقداروں) کا ایک معینہ مجموعہ جو سُطُوح سے گھرا ہوا ہو. (۱۹۶۹ ، حرحرکیات ، ۲۳). [سطح (رک) کی جمع].

---مُتَشابِہَ کس صف(--- ضم م ، فت ت ، ش ، کس ب ، فت ہ) امث.
(ریاضی) **سطوح مُتشابہ اس کو کہتے ہیں کہ زوایا کے ایک سطح کے دوسرے کے ساتھ مُساوی ہوں** (فوائد الصبیان ، ۳۸). [سُطُوح + مُتشابہ (رک)].

سُطُور (ضم س ، و مع) امث ؛ امذ ؛ ج .
سطریں ، لکیریں. چند اعدادِ مُختلفہ فرض کئے اور ونکے سُطُور بطریقِ مذکور لکھے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۲). چند سُطُور لکھنے کے بعد اس کے دل میں ایک نیا خیال پیدا ہوا. (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۳۱۹). ان معاشی عناصر کے متعلق مختصر بیان مندرجہ ذیل سُطُور میں پیش کیا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۸). [سطر (رک) کی جمع].

سَطْوِی (فت س ، سک ط) امث.
(طب) **ایک روئیدگی ہے جس میں پھل آتے ہیں بنے ہوئے ہیں امراض کان کو نافع ، زخموں پر لیپ باندھا جاتا ہے** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۴). [ع].

سَطِیح (فت س ، ی مع) صف.
۱. **سطح پر رہنے والا.** اپنی قوتِ مطالعہ و خوض سے اس کی تہ پر پہنچو ، یہ نہیں کہ سطح ہی پر رہ کر سطیح بن جاؤ. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۹). ۲. **بیماری کے باعث سستی سے اُٹھنے والا.**

بستانِ بید مرے بند بند جکڑے ہیں
وفورِ درد یہاں تک کہ ہوں بشکل سطیح

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳). [ع].

سَطِیحَہ (فت س ، ی مع ، فت ح) امذ.
توشہ دان ، ناشتہ دان. سامنے آئی اون کے ایک عورت کہ دو مزادہ یا دو سطیحہ رکھتی تھی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۲۹۰). [ع].

سَعادَت (فت س ، د) امث.
۱. **نیک فالی ، نیک اور اچھے اثرات ہونا (نحوست کی ضد).**

ساتو ستارے دعا لا ک سعادت سوں کر
شکر کی شکر بٹائے چرخ کے اُپر انبار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۸). تعویذ یا گنڈے پر اور تاریخوں یا دِنوں کی سعادت و نحوست پر ان کو مطلق اعتقاد نہ تھا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۲۹). نحوست و سعادت کوا کب بطریقِ عالمِ اسباب بطرزِ افسانہ بیان کیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۷۷).
۲. **خوش قسمتی ، اقبال مندی ، خوش نصیبی.**

خیالاں کے سو پھانسیاں سوں دیکھیا ہوں رمل میں نیہہ کا
سعادت کا سو خال اس مکھ اوپر دیسے سو تاواں سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۸).

ہے مُسلم کے دو بیٹوں کی شہادت
تمہیں رونا ہے اس دکھ (دوکھ) میں سعادت

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۹). جتنے چھوٹے بڑے ... ہیں اس کے کہنے کو اپنی سعادت جانتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۰).

جلوہ تیرا جو کسی رات ہوا کوٹھے پر
مہر اس گھ کو اِک دم کو سعادت سمجھا

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر (آغا علی) ، ۱۵).

دن آج وہ ہے جس پہ سعادت کو ناز ہے
جشن آج وہ ہے جس پر مسرت کو ناز ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سخن ، ۱۱۱). ۳. **نیک ہونا ، سعید ہونا ، نیکی ، بھلائی (شقاوت کی ضد).**

پیشانی سعادت پیشانی اچھو
جبیں پر سعادت نشانی اچھو

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۸).

دلا حق کی طرف ہو کہ حق آرام دویگا
سعادت کی ترے ہات سرانجام دویگا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱). خدمت بزرگوں کی اختیار کر اگر سعادت چاہتا ہے تو. (۱۸۰۱ ، ہفت گُلشن ، ۶۱). افراد کی سعادت و شقاوت کے جو اصول ہیں وہی جماعتوں اور قوموں کی صلاح و فساد اور سعادت و شقاوت پر بھی حاوی ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۲۴). دین و دُنیا کی سعادت تمہیں حاصل ہوگی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۹۱). ۴. **(تصوف) طلبِ ازلی یعنی جس میں ابتدا ہی سے حق کی طلب رکھی گئی ہو** (مصباح التعرف ، ۱۴۵). ۵. **(فلسفہ) خوشی ، لذّت ، تسکین.** حقیقی لذّت جس کو فلسفہ کی اصطلاح میں سعادت کہتے صرف غیر مادی عالم میں مل سکتی ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۹۲). [ع].

ـــِ اَبَدی کس صف(ـــ فت ا ، ب) امث.
ہمیشہ کی بھلائی. جن کی قسمت میں سعادتِ ابدی تھی. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۶۳). سعادتِ ابدی ، مسرتِ ابدی. (۱۹۷۶ ، انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرمنالجی ، ۱۳). [سعادت + ابد + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ اُخْرَوی کس صف(ـــ ضم ا ، سک خ ، فت ر) امث.
ان نیک کاموں کی توفیق جس کا بدلہ دوسرے جہان میں ملے. یہ سعادتِ اخروی ازل ہی سے .... نواب سلطان جہاں بیگم تاج الہند فرمان فرمائے بھوپال ... کے لئے مقدر تھی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، (دیباچہ) ، ۱ : ۲). [سعادت + اُخروی (رک)].

ـــِ اَزَلی / اَزَلِیَہ کس صف(ـــ فت ا ، ز / کس ل ، فت ی) امث
نیک سرشت یا خوش قسمتی. برنگِ گُلِ احمر سرخ و تر و تازہ بُلبلِ سعادتِ ازلیہ کو جس کے مشاہدے سے ... کہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۴۳). ایمان لانا سعادتِ ازلی پر موقوف ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم مرادآبادی ، ۳۵۲). [سعادت + ازل (رک) + ی / یہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ دارَین کس اضا(ـــ ی لین) امث.
دونوں عالم کی سعادتیں ، دین و دنیا دونوں کی نیکیاں. یقین غالب ہے کہ سعادتِ دارین سے محروم نہ رہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۵). والدین سے مل کر سعادتِ دارین حاصل کی. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۱۲۰). [سعادت + دارین (رک)].

ـــ مَنْد (ـــ فت م ، سک ن) صف.
نیک بخت ؛ مُطیع ، وفادار ؛ خدمت گُزار (اولاد ، خورد ، یا خادم وغیرہ)، فرمانبردار ؛ خوش کردار. توں سعادت مند ، توں ہمت ہمت بلند ، جہاں تی ہمت ہاری پچھیں وہاں تمام خواری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۷).

تولد بچۂ افعی ہو بد فرزند کے بدلے
اُٹھالے باپ کو یارب سعادت مند کے بدلے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۷). ایک شخص نے کہا تو ہم اپنی تقدیر پر توکل کر کے عمل کیوں نہ چھوڑ دیں جو شخص سعادتمند ہوگا وہ خود بخود سعادت مندوں میں داخل ہو جائے گا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۱). وہ سعادت مند نہایت عقیدت کے ساتھ آگے بڑھ کر ملتا ہے. (۱۹۸۶ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۰). [سعادت + مند ، لاحقۂ صفت].

ـــ مَنْدانَہ (ـــ فت م ، سک ن ، فت ن) صف.
سعادت مندی کا ، نیکی کے ساتھ. میرے منجھلے بیٹے اعظم اختر کی سعادت مندانہ خدمات کا بھی بہت حِصّہ ہے. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۴۱). [سعادت مند + انہ ، لاحقۂ تمیز].

ـــ مَنْدی (ـــ فت م ، سک ن) امث.
فرمانبرداری ، نیک بختی. حضرت موسیٰ کی سعادت مندی اور سچّائی نے دونوں باپ بیٹوں شعیب اور راحیلہ کا دل فتح کرلیا تھا (۱۹۳۴ ، قرآنی قِصّے ، ۱۱۵). لالی سر جُھکائے سعادت مندی سے کھڑا رہا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۰۸). [سعادت مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَعادَتی (فت س ، د) امث ؛ صف (قدیم).
سعادت والا. اگر ممات ہے تو اُدھر کی سعادتی کا وگر حیات ہے تو اُدھر کی سلامتی کا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰). [سعادت + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُعال (ضم س) امذ.
سرفہ ، کھانسی. ظہیرالدین کی دادی کا بعارضۂ سُرفہ و سُعال

رنجور ہونا. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۳۸۱). تنفس میں دشواری و سُعال عارض ہو جاتا ہے جو بہت آسانی سے محسوس کیا جا سکتا ہے. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۲۰۳). [ع].

---- دِیکی کس صف(---ی مع) امث.
(طب) ایک مرض کا نام، انگ: Whooan Cough. التہاب شعبتی (Bronchitis) اور سعال دیکی میں مُفید ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۸). [سُعال + ع : دیکی (رک)].

---- مُزمِن کس صف(---ضم م ، سک ز ، کس م) امث.
پُرانی کھانسی.

سُعالِ مُزمن قلقل بھلا ہو دفع کس ڈھب سے
سہپستان ہے نہ زوفا ہے نہ اصل السوس شیشہ میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۳). [سُعال + مُزمن (رک)].

سِعایَت (کس س ، فت ی) امث.
۱. چُغل خوری ، لگائی بُجھائی ، مُخبری (کسی کے افعالِ بد کی).

پیشِ سعایت کیا جائے ہے حق ہے میری طرف سو ہے
میں تو چپ بیٹھا ہوں یکسو گر کوئی تقریر کرو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۷). مینڈھو لال کائستھ غماز کی عرضی تھی بنام مہاراجہ بیکنٹھ باشی ، سِعایتِ بابو صاحب پر مُشتمل. (۱۸۵۳ ، خطوطِ غالب ، ۱۳۱). مروان نے بطور سِعایت کے کہا اے امیرالمومنین! تُم نے اس کا کلام بھی سُنا ہے. (۱۹۰۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۲۵۰). داراشکوہ نے اس حکایت کو اپنی سعایت و غمازی کا دستِ مایہ بنایا. (۱۹۴۳ ، غبارِ خاطر ، ۲۶۶). **۲. خراج یا صدقات وغیرہ نیز ان کی وصولی.** امام زفر کے نزدیک بالفعل آزاد ہو جاوے گی ، اور سِعایت کی رقم اوس پر دَین ہو جاوے گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۰۲). [ع].

سِعایَہ (کس س ، فت ی) امث.
رک : سعایت ، چُغل خوری ، اِدھر کی باتیں اُدھر پہچانا. اِدھر کی اُدھر لگانے کے لئے چغل خوروں کو دوڑ دھوپ بھی کرنی پڑتی ہے اسی مناسبت سے چغل خوری کو « سعایہ » بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۹۶). [ع].

سَعَت (فت س ، ع) امث.
۱. فراخی ، گُنجائش ، وسعت (انگلش اُردو ڈکشنری گلاسری ، ۲). **۲. (نفسیات) سِلسلہ ، پھیلاؤ.** نفس عصبانیتیں کوئی جُداگانہ وجود یا امراض نہیں ہوتیں. بلکہ سو مطابقتوں کے مُسلسلے میں شِدت کی ایک مخصوص سعت کی نمائندگی کرتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۹۱). [ع].

سَعْتَر (۱) (فت س ، سک ع ، فت ت) امث.
(طب و نباتیات) شفاوبا (پسہانا) یا خاندان نعناع سے ایک پودا، ادویات میں مستعمل ، مروا ، مرزنگوش صعترِ بری ، نازبو ، مرزہ، لاط :- Majorama Hortensis . مرطوب المزا جوں کے واسطے اس کی اصلاح سراب اور سعتر اور کراویہ سے کی جاتی چاہئے. (۱۲۰۹ ، امام عبداللہ رازی ، جامع العلوم ، ۱۶۰). اس صنف میں حسبِ ذیل پودے ہیں پودینہ ، سالیا ، سعتر، نازبو یا موزنجوش ، بلسان. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۳). [ع : صعتر کا بگاڑ].

سَعْتَر (۲) (فت س ، سک ع ، فت ت) امذ.
(جنسیات) عورتوں کی ہم جنسی ؛ ہم جنسی سے متعلق مصنوعی آلۂ تسکینِ نفس و شہوت (پلیٹس ؛ اسٹین گاس). [ع].

سَعْتَہ (فت س ، سک ع ، فت ت) امث.
(سائنس) سعت ، فراخی ، گُنجائش. اس طرح سے کلیۂ ہدا کی تصدیق دباؤ کے تجربات کی ایک زیادہ بڑی سعتہ تک ہو جاتی ہے. (۱۹۲۱ ، طبعیاتی عمل ، ۲۸۷). [ع].

---ُ القَلب (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل) امث
(تصوف) انسانِ کامل کی حقیقت برزخیہ کے ساتھ متحقق ہونا جو وجوب اور امکان دونوں کا جامع ہے کیونکہ قلبِ کامل ہی برزخ ہے. اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے(ترجمہ) نہیں سمائی میری ہے آسمان میں اور نہ زمین میں لیکن سمائی میری قلب بندۂ مومن میں ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۵). [سعۃ + رک : ال (ا) + قلب (رک)].

---ٔ رَجا کس اضا(---فت ر) امث.
اُمید کی وسعت ؛ (مجازاً) فراخی التفات. میں نے حضورؐ کو دیکھا کہ اس جملے پر اتنا تبسم ہوا کہ نواجزِ عُلیا ظاہر ہوگئے یہ روایتیں سعتۂ رجا کی صریح دلیل ہیں. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ شریف (ترجمہ) ، ۳۹۳). [سعۃ + رجاء (رک)].

سَعْد (فت س ، سک ع) صف.
۱. نیک ، مبارک.

بروزِ ہمایوں سَعَدْ وقت پر
بیٹھے آ مظفر گھڑی تخت پر

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۵).

ایدر تے شہنشہ اودھر تے وو نار
دونوں سعد وقت آ ملے ایک ٹھار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۴). یہ برس سارا نحس ہے ، کسی چاند میں کوئی تاریخ سعد نہیں ٹھہرتی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۰).

نوروز میں بھی اون سے ملے ہم نہ وائے بخت
کیا سعد ہیں اثر شرفِ آفتاب کے

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۲۱). چاند سے اچھے یا بُرے شگون لینا ، بعض تاریخوں کو سعد اور بعض کو نحس سمجھنا (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۱۸۷). **۳. گوسفند ، بکری یا بکرا.**

صدا توپ کی رعد کی طرح تھی
زمیں کانپتی سعد کی طرح تھی

(۱۸۴۴ ، مثنوی اپورب کشن کنور ، ۳۴). [ع].

---ِ اَصْغَر کس صف(---فت ا ، سک ص ، فت غ) صف.
(نجوم) روایتاً وہ ستارہ جو سعادت میں دوسرے ستاروں کے بالمقابل کم ہے ، زہرہ ، ناہید (جس سے مشتری زیادہ سعد ہے)

اہلِ منجم زہرہ کو سعد اصغر کہتے ہیں کیونکہ سعادت میں مشتری سے کم ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳) . [سعد + اصغر (رک)].

---اَکبَر کس صف(---فت ا ، سک ک ، فت ب) صف ؛ امذ.
۱. **(نجوم) روایتاً وہ ستارہ جو سعادت میں دوسرے ستاروں سے بیش ہے ، مشتری (زہرہ سے زیادہ سعد ہے).**

سعدِ اکبر کہ جسے کہتے ہیں قاضیٔ فلک
حسن کو عشق سے دیتا تھا بہم ربطِ وفاق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۸).

بخت جاگا ہوا تھا سبزۂ خوابیدہ کا
سیر کے واسطے نکلا تھا جو سعدِ اکبر

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۳۰۲). ۲. **(کنایۃً) رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم.**

پیدا ہوئے حضرتِ پیغمبر — صبحِ قدرت کے سعدِ اکبر

(۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۰). [سعد + اکبر (رک)].

---الاَحِبَّہ (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، کس ح ، شد ب بفت) امذ.
(نجوم) تین ستارے قدر بوم کے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں جن کو سعدالاحبہ کہتے ہیں (سیرالافلاک ، ۹۶) [سعد + رک : ال (ا) + احبہ (رک)].

---الاَخبِیَہ (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک خ ، کس ب ، فت ی) امذ.
(ہیئت) چاند کی ستائیس یا اٹھائیس منزلوں سے چوبیسویں منزل ، اور وہ ایک ستارہ ہے جو دلو کے بازو پر واضح ہے مع ان تین ستاروں کے جو اس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں. اس نے کہا چاند کی منزلیں بتا ، کنیز نے کہا چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ، سرطان بطیں ... سعدالاخبیہ ان کی تعداد ابجد ہوز کے حروف کی تعداد ہے، اور اس میں بڑا بھید ہے ، جو سوا خدا اور ماہرین کے کسی کو معلوم نہیں. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ (ترجمہ) ، ۳ : ۵۴۴). [سعد + رک : ال (ا) + ع : خباء کی جمع].

---البارِع (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس مج ر) امذ.
(ہیئت) فرس اعظم کے بیس ستاروں میں سے دو ستارے جو اس کے سینے پر واقع ہیں. ان دو ستاروں کو جو اسکے سینہ پر ہیں ان کو سعد البارع کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳). [سعد + رک : ال (ا) + بارع (رک)].

---الذّابِح (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد ذ ، کس مج ب) امذ.
چاند کی ستائیس یا اٹھائیس منزلوں میں سے بائیسویں منزل اور وہ دو ستارے ہیں جن میں ایک جدی کے سر پر ہے اور دوسرا دم پر اور ان میں سے ایک کے قریب ایک چھوٹا ستارہ اس صورت سے ہے جیسے وہ اسے ذبح کرنا چاہتا ہے. کنیز نے کہا چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں... نعائم ، بلدہ ، سعد الذابح ... اور اس میں بڑا بھید ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۴۴) . [سعد + رک : ال (ا) + ذابح (رک)].

---المُلک (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ل امذ ؛ نیز سعد ملک.
(نجوم) وہ دو ستارے جو دلو کے دوش پر واقع ہیں اور بہت روشن ہیں. عرب اسکے دوشِ راست والے ستاروں کو سعدالملک ... کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۰). [سعد + رک : ال (ا) + مُلک (رک)].

---الہُمام (---ضم د ، غم ا ، سک ل) امذ.
فرس اعظم کے سر پر واقع دو ستارے. دو کوکب کہ سر صورت پر ہیں انکو سعدالہمام کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳). [سعد + رک : ال (ا)

---ذابِح کس صف(---کس م ب) امذ.
رک : سعد الذابح. دو ستاروں کو کہ ایک سر پر اور ایک دُم پر ہے سعدِ ذابح کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۰).

طشتِ پُر خُوں لیے خورشید سرِ کوہ آیا
سعدِ ذابح ہے نہاں زیرِ غبارِ مقتل

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۳۲). [سعد + ذابح (رک)].

---ساعَت (---فت ع) امث.
شبھ گھڑی ، مبارک وقت.

سُلکھن سعد ساعت سوں سُرج چند اختراں خوشیاں
قطب مندر میں کیتے مل دیکھ امرت مہتراں خوشیاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۲۱). [سعد + ساعت (رک)].

سُعْد (ضم س ، سک ع) امذ.
(طب) بیخ تنبول ، خولنجان ، پان کی جڑ، ناگرموتھا ؛ کسیروٗ لاط : (Cyperus Longus) (قاموس الاصطلاحات ؛ اسٹین گاس). [ع]

---کُوفی کس صف(---و مع) امذ.
(طب) بھدرموتھا کی دو قسموں میں سے ایک. سُعدِ کُوفی ... کمالِ نافع ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۲). سینہ پر گرم و خوشبودار ضماد لگائیں تا کہ انکا نفع جلد اور مکمل ہو جیسے سنبل سعد کوفی دار چینی ، قرنفل ... آبِ باور نجبویہ کے ہمراہ. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۴). [سعد + کُوفہ (بحذف ہ) (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ہِندی کس اضا(---کس ہ ، سک ن) امذ.
(طب) بھدرموتھا کی ایک قسم، ادویات میں مستعمل. بھدرموتھا کی دو قسمیں ہیں ، چھوٹی قسم سُعدِ ہندی کہلاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۴۴۹). [سُعد + ہند(عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سعَدا / سعَداء (فت س ، ع) امذ ؛ ج.
نیک ، مبارک. انبیاء ، شہدا ، سعداء سب کی تخلیق ہمارے نور سے کی گئی. (۱۹۴۶ ، قصیدۃ البردۃ ، ۱۳۰). ارواح سعداء کے سوا ہر روح نے ٹھوکر کھائی. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۲۹). [سعید (رک) کی جمع].

سعداللہ بنے اَور مَن سے اُترا رہے کہاوت.
اچھا بھی بنے اور قدر نہو، کھری بات خیراللہ کہیں الخ. کس کی

شامت آئی ہے جو سعداللہ بنے اور من سے اترا رہے. (؟ ، آغا حیدر حسن (نظام ادب شمارہ ، ۱۳ : ۳۵)).

سَعْدان (فت س ، سک ع) امذ.
(طب) **سعدان:۔ ایک خاردار گھاس ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے پتے نرم اور میٹھے ہوتے ہیں پھل اٹھنی چونی کی طرح گول ہوتا ہے اس کا پھل اور جڑ دستوں کو روکنے اور پیشاب زیادہ لانے کے لیئے مفید ہے اونٹ اس کو کھاتا ہے تو فربہ ہو جاتا ہے** (خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۶). [ع].

سَعْدی (فت س ، سک ع) امذ.
ایران کے مشہور شاعر مصلح الدین سعدی شیرازی کا لقب.

چاہتے ہو داب لو اسکو بغل میں اے امیر
بوستاں ، سعدی کی ٹھہرا بوستانِ کونے دوست

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۸).

رخت جاں بتکدۂ چین سے اٹھالیں اپنا
سب کو محوِ رخ سعدی و سلیمیٰ کر دیں

(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۳۰). [سعدی (عَلَم)].

سَعْدِیَت (فت س ، سک ع ، کس د ، فت ی) امث.
مبارک و مسعود ، نیک ہونا.

یکایک جیوں سعادت کا دن آیا
نشانیاں سعدیت کی سات لیایا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰۸). [سعد + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَعْدَیک فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) **خدا تجھے نیک بخت کرے (عموماً لبیک میں تیری خدمت کے لیے حاضر ہوں کے ساتھ نیز اس کے جواب میں مستعمل).**

لبیک کی پکار ہے سعدیک کی صدا
کوئی طواف میں ہے کوئی رہروِ منا

(۱۸۳۳ ، میلادِ معصومین ، ۱۳۷). (جن) میں نے کہا کیا پڑھتے ہو؟ کہنے لگا کافیہ میں مفعولِ مطلق کی بحث کا وہ حصہ پڑھ رہا ہوں ، جہاں سے مصنف لبیک و سعدیک سے بحث کرتے ہیں. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۱۲۱).

سَعْدَین (فت س ، سک ع ، ی لین) امذ.
(نجوم) **دو مبارک سیارے ، زہرہ و مشتری.**

کروں رہ نمائی یو آیا اہے
ہو سَعْدین خوش مکھ دیکھایا اہے

(۱۷۳۶ ، قصہ فغفورِ چین ، صنعتی ، ۳۰).

راجہ نے ستارہ داں بلایا
سعدین کا زائچہ ملایا

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۱).

اک خُرد ستارہ تھا تو اک نجم کلاں تھا
سَعْدین کا آغوشِ پیمبر میں قرآں تھا

(۱۸۷۵ ، دبیر، دفترِ ماتم ، ۳ : ۱۳۲). [سعد + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

۔۔۔اَکْبَر کس صف(۔۔۔فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
(نجوم) **دو انتہائی سعد مبارک ستاروں کا مجموعہ.**

مثل زہرہ یہ خوشی ہے وہ خوشی ہے مشتری
ہر منجم بول اٹھے سعدینِ اکبر ہے یہی

(۱۹۱۹ ، گلزار بادشاہ ، ۱۳۲). [سعدین + اکبر (رک)].

سَعْدِیَہ (فت س ، سک ع ، کس د ، فت ی) امث ؛ امذ.
۱. **سعد (رک) کی تانیث ؛ سعد سے منسوب ؛ نام دایۂ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم.** ثُویبہ کے بعد حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۴). قبیلہ ہوازن کی ... عورت سعدیہ کہاں سے کہاں پہنچتی ہے. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۴۵).
۲. **توشہ خانہ مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرۂ مبارک.** توشہ خانہ مبارک میں ... سات زرہیں تھیں ذات الفضول ذات الوشاح ... سعدیہ ... وغیرہ. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰).
۳. **شیخ سعدی کا مزار** (ماخوذ : فرہنگِ عامرہ). [سعد + یہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

سَعْفَص (فت س ، سک ع ، فت ف) امذ.
(جُمل) **کلماتِ ابجد میں سے پانچواں کلمہ.** عرب والوں نے اپنی الف بے آٹھ کلموں میں جمع کر دی ہے ، ابجد ... سعفص ... . (۱۹۱۷ ، اسمعیل میرٹھی ، قواعد اُردو ، ۲ : ۳). [ع].

سَعْفَہ (فت س ، سک ع ، فت ف) امث.
(طب) **گنج ، ایک قسم کے قروح (زخم)جو بالعموم سر اور منہ پر اور کبھی تمام بدن میں بالوں کے مسامات پر پیدا ہوتے ہیں ابتداً میں متفرق سخت پھنسیاں ہوتی ہیں ، یہی پھنسیاں جب زخموں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں تو ان کو سعفہ کہتے ہیں.** ترشۂ سرکہ سعفہ کو تلف کر دیتا ہے اور داد کے لیے ایک کارگر لاسفہ ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۱۹). [ع].

۔۔۔اَجْفان کس اضا(۔۔۔فت ا ، سک ج) امذ.
پپوٹوں کا زخم. جب اسے اویکہ وار پپوٹوں پر یا سعفہ اجفان (Tinea Tarri) میں آنکھ کے پپوٹوں کے کناروں پر لگایا جائے تو یہ کمتر درد پیدا کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۶۱). [سعفہ + اجفان (رک)].

سِعْلاۃ (کس س ، سک ع) امذ.
شیطنہ کی ایک قسم جو کہ غول کے خلاف ہے ، دن کو نظر آتا ہے. اکثر سعلاۃ جنگلوں میں پایا جاتا ہے اور جب اس کو کوئی انسان مل جاتا تو اس سے کھیلتا ہے اور کبھی اس کو رات میں بھیڑیا پکڑ لیتا ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۲۷). [ع].

سُعُود (ضم مج س ، و مع) امذ ؛ ج.
مبارک ، سعد کی جمع ، خصوصاً دس ستارے جن کا اثر قدیم علم نجوم میں نیک بتایا گیا ہے.

ہے موجدِ ذالِ اسم وہ ہی
سعد و سعود کا مُرَبّی

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، محمد عبداللہ ، ۱۹).

سن کے میں نے کہا افرنگ کے اے دست نگر
تیری آزادیِ افکار نہیں فالِ سعود
(۱۹۳۳ ، تذکرۂ شاعراتِ اردو ، ۵۵۷).

نہ ہوں صید و نخچیر نحس و سعود
جو ہوں با خدا لا یتطیرون
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۱۳۷). [ع].

سعُوط (فت نیز ضم س ، و مع) امذ (واحد نیز جمع).
۱. (طب) **ناک میں ٹپکانے کی سیال دوا.** سعوط ، آب دوا ... ناک میں ٹپکانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۲). سعوط بھی اس وقت تک نہ استعمال کیے جائیں جب تک کہ سر سے مواد صاف نہ ہو جائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷).
۲. (نباتیات) **بے قشر ، بقل العطاس. لاط : Achilleaptarmica.** اس (پلول) کی جڑ پانی میں گھس کر سعوط کرنا ... ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۹۸). [ع].

--- کرنا محاورہ.
ناک میں دوا چڑھانا. روغنِ بنفشہ اور روغنِ نیلوفر کا سعوط کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷).

سعُوطاً (ضم س ، و مع ، تن بفت) م ف.
سانس کھینچنے کے ساتھ ناک سے سڑکنے کے طور پر.
مشک و کندش پیس کر باہم سعوطاً دیجیے
کیونکہ ہے بہرِ رُعافِ دائمی نافع عطاس
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۰۳). [سعوط + اً ، لاحقۂ تمیز].

سعُوطات (ضم س ، و مع) امذ ؛ ج.
سعوط کی جمع. رطوبت بیضہ کے کم ہو جانے کا علاج کریں اور ... سعوطات اور قطورات استعمال کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۹۱). [سعوط + ات ، لاحقۂ جمع].

سَعْی (فت س ، سک ع) امث.
۱. **دوڑ ، دوڑنا.**
اپس کے کعبۂ مقصد کوں بے سعیِ سفر پہنچوں
خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی ناخدا ہووے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۵).
عین دریا میں بھی گردش سے نہیں دم بھر قرار
سعی کرنا ختم ہے اے سالکو گرداب پر
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۳). ۲. **محنت ، دوڑ دھوپ ، کوشش ، جدوجہد.** پادشاہاں کو سعی کرنا واجب ہے ، عدل و انصاف پر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶).
در آئیں سخن دانی تو کر سعی
سخن کوں اب لباسِ تازہ پہنا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۱). اپنی سرگزشت سے بندے کو مطلع فرمائیے توبہ مقدور اپنے پہلے تمہارے واسطے سعی کروں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۰). اگر ایسا ہو تو آپ کے لیے سعی کی جائے. (۱۹۰۶ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۷۵). ایک ایسے دور میں جب سائنس روشنی کی رفتار کے ہم قدم ہونے کی سعی میں ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۵). ۳. **سفارش ، تائید.**
ایک نے آ کے مری سعی نہ کی قاتل سے
کیا کوئی دوست مرا گبرو مسلماں میں نہ تھا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸). ۴. (فقہ) **حج اور عمرہ میں صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان چلنا اور کچھ حصے میں دوڑنا.** روایتِ طحاوی ہے کہ سعی ، صفا مروہ تک ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۱۹). طواف و سعی سے فارغ ہو کر آپ نے ... احرام اتارنے کا حکم دیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۵۱). اسی واقعے کی یادگار صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی سعی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۵۲). [ع].

--- اُٹھوانا محاورہ.
(کسی سے) سفارش کرانا. خورشید گوہر پوش بولا میں بڑے بڑوں سے سعی اٹھواؤں گا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۹۰).

---ِ الزَّعِیم (--- ضم ی ، غم ا ، ل ، شد ز بفت ، ی مع) امث.
سعی مشکور ، کامیاب کوشش.
سعی الزعیم اگر نہیں جہد المقل تو ہے
اس مدرسے کے حق میں خدا سے دعا کروں
(۱۸۹۴ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۸۰). [سعی + رک : ال (۱) + زعیم (رک)].

--- بِالمِرَّہ (--- کس ب ، غم ا ، سک ل ، کس م ، شد ر بفت) امث.
پوری قوت سے کوشش کرنا ، پتہ پانی کرنا. ہمیں ہمتِ مردانہ ... اور سعی بالمرہ کی ضرورت ہے. (۱۹۴۷ ، مضامین عابد ، ۲۸۸). [سعی + ب (حرف جار) + رک : ال (۱) + ع : مِرّہ - پتّا].

---ِ بَلِیغ کس صف (--- فت ب ، ی مع) امث.
بہت زیادہ یا انتھک کوشش. اصحاب نبی نے ... دعوتِ اسلام میں سعی بلیغ فرمائی. (۱۷۸۰ ، آیاتِ بینات ، ۱ : ۵). مسٹر پیل نے ان الفاظ کو کس طرح عملی جامہ پہنانے کی سعی بلیغ کی ہے. (۱۹۴۳ ، مقالاتِ گارساں دتاسی ، ۱ : ۹۶). شبلی کو سرسید سے بلند مرتبہ پر فائز کرنے کی سعی بلیغ بھی کی ہے. (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۸۲). [سعی + بلیغ (رک)].

---ِ رائِگاں کس صف (--- کس ء) امث.
ناکام کوشش ، لاحاصل دوڑ دھوپ.
کسی کا شکوہ بن کر بھی نہ نکلا رنجِ ناکامی
مقدر ہو کے رہ جاتی ہے سعی رائگاں کیسی
(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۷۳). شہزادہ کو عشق سے بچایا جا سکتا ہے ، ورنہ یہ کوشش سعی رائگاں ہو گی. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۷۵).

--- سَہارا (--- فت س) امذ.
سعی سفارش ، کسی کے ذریعے سے کوشش (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سعی + سہارا (رک)].

---ِ لاحاصِل کس صف (--- کس ص) امث.
کوشش ناکام ، بے نتیجہ کوشش.

وہی اک لذتِ بیتابیٔ شوق
وگرنہ سعیِ لاحاصل میں کیا تھا

(۱۹۰۰ ، دیوانِ صفی ، ۲۰). جب اتالیق اور نوکر وہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ شہزادہ روشنی کو پکڑنے کی سعیِ لاحاصل کر رہا ہے. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۰). [سعی + ع : لا (کلمۂ نفی) + حاصل (رک)].

ـــِ مَجْہُول کس صف(ـــ فت م ، سک ج ، و مع) امث.
بے دلی سے کوشش کرنا. اس کتاب کو قدیم تہذیبوں کے مطالعہ پر مبنی کارنامہ قرار دینے کی سعیِ مجہول کی گئی ہے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۳۶۸). [سعی + مجہول (رک)].

ـــِ مُسَلْسَل کس صف(ـــ ضم م ، فت س ، سک ل ، فت س) امث.
کوشش پیہم ، لگاتار محنت ، انتھک کوشش. زبان و بیان کی لطافتوں نزاکتوں اور پیچدگیوں کو سمجھنے اور ان کے تقاضوں سے عہدہ برا ہونے کے لیے فنکار کی سعیٔ مسلسل. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۷۵). [سعی + مسلسل (رک)].

ـــِ مَشْکُور کس صف(ـــ فت م ، سک ش ، و مع) امث.
نتیجہ خیز کوشش ، جدوجہد کی کامیابی ، جس کا پھل مل سکے.

سعی ان کا کچھ ہوا مشکور نیں
چرخ میں سوں ہوئی دو کشتی دور نیں

(۱۷۵۲ ، ریاض غوثیہ ، ۴۵). آزاد نے سعیِ مشکور کی کہ اہلِ جہاز ڈوبنے سے بچ جائیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۴۲).

سعیِ مشکور رہ شوق میں یوں ختم ہوئی
تم کو پہچان لیا غیر کا گھر دیکھ لیا

(۱۹۳۹ ، احسنِ الکلام ، ۸۵). [سعی + مشکور (رک)].

ـــ و خَطا (ـــ و مج ، فت خ) امث.
کوشش و ناکامی ، غلط و صحیح طریقۂ عمل. یہ زائد حرکات مفید بھی ہوتی ہیں کیونکہ یہ سعی و خطا کے طریقے کو ممکن بناتی ہیں. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۱۳۶). تھارن ڈائک نے بلیوں کو معہ پنجروں میں بند کر کے آموزش بہ طریق سعی و خطا کا اصول دریافت کیا تھا. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۴۴). [سعی + و (حرف عطف) + خطا (رک)].

ـــ و سِفارِش (ـــ و مج ، کس س ، ر) امث.
جدوجہد اور حمایت میں کسی ذی اثر شخص کا کہنا سننا. سلاطین کے دربار میں کامیابی کا مدار زیادہ تر سعی و سفارش پر ہوتا تھا. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۱۷۸). [سعی + و (حرف عطف) + سفارش (رک)].

سَعِید (فت س ، ی مع) صف.
۱. **نیک بخت ، خوش قسمت.**

تہیں بخت ور آج ہے اور سعید
کہ تجھ ہت قضا کے ہے در کی کلید

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰).

جس تیرہ بخت پر ہو ترا لطف مشتری
طالع شفیع کے ہوں تری مہرسین سعید

(۱۷۳۱ ، شاکر، ناجی ، د ، ۳۰۰). جس کے دوست دنیا میں زیادہ ہیں وہی زیادہ سعید. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۶۷). حضرت عمرؓ اُن چند سعید (عشرۂ مبشّرہ) لوگوں میں ہیں جن کو اِسی دنیا میں جنت کی بشارت دی جا چکی تھی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۰). ۲. **نیک ، خوش کردار ، اطاعت گزار ، لائق.**

سناں میں کہ تھا بادشاہ ات سعید
کہیں نام اوس کا جو ہاروں رشید

(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت ٔرمضان ، ۱۰۰).

جو شخص ازل سے ہو شقی وائے براں
اور جو کہ سعید ہو وہ رہوے شاداں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۴۲). ان میں بعض سعید ہیں اور بعض شریر. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوّبی ، ۳۲). [ع].

ـــُ الْفِطْرَت (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ط ، فت ر) صف.
جو طبعاً نیک ہو ، نیک طینت ، فطرۃً نیک ، سعادت مند سعید الفطرت اور سلیم الطبع پنجابی دوشیزہ کی زبان فیض ترجمان سے ادا ہوتے ہوئے سنا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۲۲۳). [سعید + رک: ال (ا) + فِطرت (رک)].

سَعِیدی (فت س ، ی مع) امذ.
پورٹ سعید (مصر) سے متعلق ؛ (جواہرات) زمرد کی ایک قسم. سعیدی ، یہ مصر میں پورٹ سعید کے پاس پایا جاتا ہے اس لئے سعیدی مشہور ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۶). [سعید (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَعِیر (فت س ، ی مع) امذ.
دوزخ کا بھڑکتا ہوا طبقہ ، بھڑکی ہوئی آگ ، شعلہ.

جتے منکراں دیک کر او سعیر
کہیں اِنّ ہذا الیوم عسیر

(۱۶۴۵ ، قصہ بے نظیر ، ۶۴).

جو اس در میں جھانکے کوئی جائے بیر
خدا کا غضب ہے ملے اس سعیر

(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت ، رمضان ، ۱۳۱). جحیم ، سقر ، سعیر ، ... یہ سب تمہارے واسطے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۵۴). چوتھا طبقہ سعیر کہلاتا ہے ، وہ ابلیس کی اولاد کے لیے ہے. (۱۹۴۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۴ : ۸۲).

ٹھہرو ٹھہرو مجھے دم لینے دو
رحم ، رحم ! اے تپشِ نارِ سعیر

(۱۹۷۴ ، برگِ خزاں ، ۱۲۲). [ع].

سَفّاح (فت س ، شد ف) صف.
خون بہانے والا ، آزادی دینے والا ، فیاض ، سخی ؛ فصیح ، خوش تقریر ؛ خلیفہ عباس کا لقب (ماخوذ : المنجد ؛ بیان اللسان جامع اللغات). [ع].

سِفاح (کس س) امذ.
زنا ، بدکاری. سفاح یعنی زنا جیسا کہ عہدِ جاہلیت میں عادت تھی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۶).

ایمان و محبت کو چھپانے والو
پوشیدہ نکاح در حقیقت ہے سِفاح

(۱۹۷۳ ، لحنِ صریر ، ۱۱۰). [ع].

سِفارَت (کس نیز فت س ، فت ر) امث.
۱. **کسی ملک یا بادشاہ کی طرف سے نمائندگی نیز اس کا عہدہ ، ایلچی گری ، پیغام رسانی.** سرسید نے نہ کسی ملکی معاملے میں کوئی سفارت کی خدمت انجام دی تھی نہ کوئی ملک فتح کیا تھا. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۵۰). وزارتیں اور سفارتیں حاصل کرنے والے لوگوں میں ... ہوتے ہیں. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۴۴). ۲. **کسی ملک کا نمائندہ یا نمائندوں کی جماعت جو صلح یا دوستانہ تعلق کے لئے یک سلطنت کی طرف سے دوسری کے پاس جائے** میں نے مشن یعنی ... سفارت کے ساتھ چلنے کا سامان کرنا شروع کیا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا ، حیرت ، ۵۵۲). میں پہلے ہی جانتا تھا کہ یہ سفارت ناکام واپس آئے گی. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۳۴۲). انہوں نے ایک سفارت قریش کی طرف بھیجی. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۸). ۳. **سفیر کا دفتر** . معلوم ہوا کہ محمد علی مرزا سفارتِ روس میں پناہ گزین ہو گئے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۲۲۹). ۴. **ترجمانی ، پیغام پہنچانے کا کام.** جب اس مذاق کے لوگ ان کے اشعار کو سُنتے ہیں تو ان کو نظر آتا ہے کہ کوئی شخص ان ہی کے خیالات کی سفارت کر رہا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۷۷). [ع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
سفیر کی اقامت گاہ ، سفیر کا دفتر یا سفارت کار کا آفس . سفارت خانے کے ذریعے سے حکم پہنچا کہ فوراً دارالسلطنت روس میں حاضر ہوں. (۱۹۲۴ ، خونی بھید ، ۱۱۱). انہوں نے اس رپورٹ کی نقلیں بنا کر اسے بیرونی ملکوں میں اپنے سفارت خانوں کو بھیج دیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۱۷). [سفارت + خانہ (رک)].

---کار امذ.
سفیر ، سفارت خانہ کا افسرِ اعلیٰ. اس زمانے میں پاکستان کے سب سے سینئر سفارت کار حکیم محمد احسن صاحب کراچی میونسپل کارپوریشن کے میئر تھے. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۳۱). [سفارت + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
سفارتی معاملات، سفارتی حکمت عملی. جس طور انہوں نے اپنے اس سفر کے دوران بہترین سفارت کاری کے جوہر دکھائے کیا ہوبہو یہی انداز سیاسی جماعتوں کے ساتھ نہیں برتا جا سکتا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸/جولائی ، ۳). [سفارت کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِفارَتی (کس س ، فت ر) امث.
سفارت سے منسوب و متعلق. اورنگ زیب عالمگیر کے دورِ حکومت میں ہند و ایران کے سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے تھے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۲۱). [سفارت + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُِفارِش (کس نیز ضم س ، کس ر) امث.
۱. **کسی کی بھلائی یا مطلب برآری کے لیے دوسرے سے کلمات خیر کہنا ، شفاعت ، سعی ، کوشش.** تیری سفارش خاطر ایک کتابت لکھ دیتا ہوں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۸). اے جگر گوشو ، نہیں جانتا کہ تم سے کیا بولوں اور سفارش تمہاری کس سے کروں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۲).

درپیش لڑائی نہیں گر فوجِ شقی سے
کیوں آپ سفارش مری کرتے تھے پھوپھی سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۰). حضرت اسامہ بن زید .. سے کہا کہ آپ سفارش کیجئے، انہوں نے آنحضرتؐ سے معافی کی درخواست کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۰۳) . سفارشوں اور طرفداریوں کے دروازے قطعی بند کر دیئے جائیں. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۸۳). ۲.(أ) **اچھا یا ضروری سمجھتے ہوئے کسی بات کی تجویز ، وضاحت ، تصدیق.** مدرس کی سفارش ڈپٹی انسپکٹر کی اجازت اور طالب علم مذکور کی حاضری اور شوق کے تیقن پر منحصر ہے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین، دیہاتی ، ۳۱). جی چاہتا ہے کہ گورنمنٹ سے سفارش کر دی جائے کہ تعطیلیں موقوف ہو جائیں. (۱۹۳۶ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۵۲) کمیشن نے اس سوال پر کوئی سفارش کرنا ضروری نہیں سمجھا. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۶۳). (اا) **مداخلت** .

لندن کے کمیشن کی سفارش سے پریشان
سب شیخ فلسطینی ہیں شابِ فلسطین

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۲۹). ۳. **مدد ، سہارا.**

کریں مصلحت اب چلیں کس کے پاس
خدا سیں سفارش کی رکھ دل میں آس

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۷۱). [ف : سفارش (سپردن = سونپنا)].

---اُٹھانا محاورہ.
کسی کی بھلائی اور مطلب برآری کے لیے کسی سے کلمات خیر کہنا ، سعی سہارا کرنا. اس گونگی لڑکی کی سفارش اٹھا کر راضی کرنا. (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہر بار ، منیر ، ۸۰).

---اُٹھْوانا محاورہ.
دوسرے سے تائید کرانا.

سفارش نہ ملکہ سے اُٹھواؤ تم
چلو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاؤ تم

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، بہارِعشق ، ۱۵). خطا معاف کرائیں گے سفارش اٹھوائینگے. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۶۰۹). کسی جرم یا بغاوت کے انتقام میں سخت خونریزی کا احتمال ہوتا تو ... سفارشیں اٹھواتے. (۱۹۱۹ ، تاریخ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹). اپنے باپ سے اور غیروں کی سفارش اٹھوا کے روپیہ لینا ، غیرت اڑ گئی ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۸۲).

---گَر (---فت گ) صف.
سفارش کرنے والا ، سفارشی. سفارش گر کو بھی کم و بیش وہی

سزا دی گئی جو تجاوز کنندہ لے لیے تجویز تھی۔ (۱۹۰۲ء، آفتابِ شجاعت، ۱ : ۱۸)۔ [سفارش + گر، لاحقۂ فاعلی و صفت]۔

---لانا محاورہ۔
کسی سے سفارش کرانا (جامع اللغات)۔

---ماننا محاورہ۔
کسی کے کہنے کے بموجب کرنا، شفاعت قبول کرنا (جامع اللغات)۔

---نامَہ (---فت م) امذ۔
وہ چٹھی یا مراسلہ جو مدد کے لیے خاص طور پر لکھا جائے، سفارشی خط۔ بھیجے جانے سے قبل اس سفارش نامے کا مسودہ مسٹر گرانٹ آپ لوگوں کے معائنے کے لیے بھیجدینگے۔ (۱۹۳۶ء، جھانسی کی رانی، ۹۷)۔ [سفارش + نامہ (رک)]۔

سِفارِشی (کسر س، سک ر) صف۔
۱۔ جس کی سفارش کی جائے۔ اوّل تو جوان نو عمر، دوسرے شریف، تیسرے رئیس کا سفارشی۔ (۱۸۶۸ء، مراۃ العروس، ۲۳۷)۔ عمل کا چوکیدار خوف ہے، اور نکوئی کا سفارشی امید ہے۔ (۱۹۲۳ء، تذکرۃ الاولیا، مرزا جان، ۱۵۶)۔ ۲۔ سفارش کرنے والا۔ انہوں نے اس کے عوض اس کو سفارشی کیا۔ (۱۸۶۶ء، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۲۳۲)۔ ایک عام اور معمولی رعایا کی رسائی ... سفارشیوں اور مقربوں کے بغیر ممکن نہیں۔ (۱۹۳۲ء، سیرۃ النبیؐ، ۴ : ۳۳۹)۔ کیا ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کو اپنا سفارشی مقرر کر لیا ہے۔ (۱۹۸۵ء، روشنی، ۴۰۳)۔ [سفارش + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---ٹَٹّو (---فت ٹ، شد ٹ، و مع) امذ۔
وہ شخص جو لیاقت نہ رکھتا ہو مگر ایسے سفارش سے کوئی کام مل جائے، نالائق اور بے ہنر کارکن (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [سفارشی + ٹٹو (رک)]۔

---ٹَٹّو عِراق کے لات مارے کہاوت۔
سفارشی شخص بڑا منھ زور ہوتا ہے وہ دوسروں کو خاطر میں نہیں لاتا (جامع الامثال)۔

---چِٹّھی (کسر چ، شد ٹھ) امث
وہ خط جو کسی شخص کی سفارش کے لیے لکھا جائے۔ اپنے دوست نواب حاجی محمد اسمعیل خان صاحب سے مدد لیجیے سفارشی چٹھی لیجیے۔ (۱۹۱۶ء، خطوطِ اکبر، ۲۹)۔ [سفارشی + چٹھی (رک)]۔

---خَط (---فت خ) امذ۔
رک: سفارش نامہ۔ ملاقاتی نے اس سے سفارشی خط لکھوانا چاہا۔ (۱۹۳۸ء، پرواز، ۱۱۸)۔ [سفارشی + خط (رک)]۔

سَفاری (ضم نیز فت س) امذ۔
مسافر، سفر کرنے والا، سیاح۔ اس سفر کا انتظام سرکاری ہے اور نام ہوائی سفاری ہے۔ (۱۹۸۰ء، سفر نصیب، ۱۳)۔ [ع]۔

سَفّاک (فت س، شد ف) صف۔
۱۔ **خونریز، قاتل، بے رحم، ظالم۔**

خنجر بکف جب سے سفاک ہو گیا ہے
ملک ان ستم زدوں کا سب پاک ہو گیا ہے
(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۲۴۳)۔

مقتل میں وہ سفاک جو مصروفِ ستم تھا
آگے صفِ عشاق سے اپنا ہی قدم تھا

(۱۸۹۲ء، مہتابِ داغ، ۵۶)۔ یہ کیسی سفاک بے رحم نے اس نازک اندام گلفام کو داغا ہے۔ (۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۱۰۴)۔ یہ ظالم جو اس دور کا سب سے سفاک انسان یا درندہ قرار دیا گیا، کوئی اور نہیں اِستالن تھا۔ (۱۹۸۵ء، طوبیٰ، ۳۳۹)۔ ۲۔ (کنایۃً) **محبوب، معشوق، دل ربا، دلدار، دل پسند۔** ظالم، بیدرد، بیوفا، بیرحم، کج روا، ناآشنا قتال، سفاک محبوب کے خطاب ہیں۔ (۱۸۸۵ء، تہذیب الخصائل، ۲ : ۳۷)۔ جب شاعر سفاک کہے تو اس کی مراد چنگیز خاں سے نہیں اپنے محبوب سے ہے۔ (۱۹۵۰ء، مقالاتِ عبدالقادر، ۳۳۲)۔ [ع]۔

سَفّاکانَہ (فت س، شد ف، فت ن) صف۔
بے دردانہ، بے رحمانہ۔ انہوں نے سائیکلون کے مسئلے پر حکومت کے سفاکانہ رویے پر شدید احتجاج کیا۔ (۱۹۸۷ء، پاکستان کیوں ٹوٹا، ۱۱۲)۔ [سفاک + انہ، لاحقۂ صفت]۔

سَفّاکی (فت س، شد ف) امث۔
بے رحمی، خونریزی، ظلم۔ فوجدار اس کے بیشتر سفاکی و خونریزی میں مشغول رہتے تھے۔ (۱۸۰۵ء، آرائشِ محفل، افسوس، ۱۰۴)۔ بنوامیہ کے زمانے میں ... سفاکی کا بازار گرم رہتا تھا۔ (۱۹۰۳ء، علم الکلام، ۱ : ۱۷)۔ ہمارے دانشور ان مسائل سے عام طور پر بے خبر ہیں اور اسی لئے مغرب کے جبر اور سفاکی کا شکار ہیں۔ (۱۹۸۶ء، نئی تنقید، ۱۸)۔ [سفاک + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

سَفّاکِیَّت (فت س، شد ف، کسر ک، شد ی بفت) امث۔
خونریزی، ظلم و جبر، قتل و غارتگری کا عمل۔ یہ کہاں کا تعلیمی نظام ہے جو بدترین استحصالی دور کی سفاکیت کے حقائق سے اس طرح چشم پوشی کرے، جیسے وہ شجر ممنوعہ ہو۔ (۱۹۷۱ء، توازن، ۸۷)۔ [سفاکی + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

سِفال (کسر س) امذ۔
۱۔ **مٹی کا برتن۔**

رنگ خاکستری اور آنکھیں لال
تھامے سرخ رنگ و جام سفال
(۱۷۹۱ء، حسرت، طوطی نامہ، ۱۰۹)۔

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
جامِ جم سے یہ مرا جامِ سفال اچھا ہے
(۱۸۶۹ء، غالب، د، ۱۹۴)۔

ذراتِ سفال ہو گئے جب باہم
اور جام بنا تو پھر نہیں ٹوٹتے ہم

(۱۹۳۸ء، الخیام، ۹)۔ یہ کہنے کے لائق بنے ہیں، سفال آفریدی ایاغ آفریدم فطرت کا ایک حصہ تھے۔ (۱۹۸۵ء، نقلو حرف، ۱۰۲)۔

۲. (أ) **خول ، غلاف ، تہ ، چھلکا جس پر بیل بوٹے بنے ہوں.**

عالمِ قدس سے ہے باغِ نبوت کی بہار
عرشِ اعظم ہے سفالِ گُلِ ریحانِ رسولؐ

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۵۷). چھت ... سنگ مرمر کی شفاف تختیوں سے بنائی گئی تھی اور اس کے اوپر چاندی اور سونے کے سفال تھے. (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز (دیا نرائن) ، ۲۲۷).
(ا ا) (کنایۃ) **بوٹے ، بیل ، بوٹے.**

ہوا ہے بس کہ طراوت سوں یہ مکاں سرسبز
ہر اک سفال پہ دستا ہے رنگِ ریحانی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۹). ۳. **مٹی ، مٹی کا ٹکڑا ، ٹھیکری ، ریت کا ذرہ ، خزف ریزہ.**

چلے تو سفال کوں کرے سور
سورج کوں سفال بھانت بے نور

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷).

جلوۂ رخ اس پہ تیرا ہو نہ گر پرتو فگن
اک سفال راہ سے ہو جائے بدتر آفتاب

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، میکش ، ۳۵). [ف: سفال ے آوستا: شپار].

--- پوش (---و مج) صف.
جس پر مٹی تھوپی ہوئی ہو. یہ ایک چھوٹا سا سفال پوش مکان ہے. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیرعلی ٹھگ ، ۱۰۹). [سفال + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

--- پوشی (---و مج) امث.
(معماری) **مٹی کی تہ چڑھانا ، مٹی تھوپنا ، مٹی ٹُھپائی.** اکھری سفال پوشی میں پہلی تہ بچھائی جاتی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۷۹). [سفال پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گر (---فت گ) امذ.
کمہار ، مٹی کے برتن بنانے والا.

صحاف ، جلد ساز ، ملمچی ، کمان گر
زین دوز ، گل فروش ، بساطی ، سفال گر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۳۱). [سفال + گر ، لاحقۂ فاعلی].

--- گردانی (---فت گ ، سک ر) امث.
مٹی سے لپائی یا ٹُھپائی کرنے کا کام ، کہگل کرنا. معمولی کام ... رنگ اندازی یا سفال گردانی ... کے متعلق ... روپیہ سے زاید صرفہ نہ ہو. (۱۹۲۳ ، اصولِ تنقیح حسابات ، ۱۶۱). [سفال + ف : گردانی ، گردانیدن ـ پھیرنا].

سُفالا (ضم س) امذ.
نچلا حصہ ، پینْدا ، تہ نشیں. چار تیر تھے ، تین ٹوٹے ، یکس کوں سفالا نہ تھا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز (شکارنامہ ، شہباز ، فروری ، ۶۲)). [رک : سفالہ].

سَفالَت (فت س ، ل) امث.
سفلہ پن ، کمینگی ، خُبث ، خباثت. رذالوں اور سفلوں ... کے معاملات کی سفالت میں اور اخلاق کی رذالت میں کام آتا ہے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۶). حمدی نے پہلی مرتبہ رشید آفندی کے میلے ہاتھوں کو چوما جو اس سفالتِ حیات کے تاریک نمونے تھے. (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۱۹). [ع].

سِفالَہ (کس س ، فت ل) امذ.
مٹی کا برتن یا اینٹ. آب تازہ سفالہ آبِ نارسیدہ گرم کر کے پانی میں بجھاوے. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۱۳۶). [ع].

--- پوش (---و مج) امذ.
سفال پوش. مشغلہ سفالہ پوش مکانوں کی مرمت ہے لیکن کام کی نوعیت کچھ ہی کیوں نہ ہو. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۲۱). [سفالہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

سِفالی / سِفالِیں (کس س ، ی مع). (الف) صف.
مٹی کا بنا ہوا (ظرف). ایک ہانڈی سفالی کی چانولوں سے بھر کر ... منہ بند کرے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۲۳). تمام تصنیفات کو اخبارالعلوم سے وہی نسبت ہے جو قطرہ کو گوہر سے ... کاسۂ سفالیں کو جامِ جم سے ہے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۶۶). کراچی کی دونوں فیکٹریاں شروع میں سفالی ظروف کی پیداوار کی جانب مائل تھیں. (۱۹۶۹ ، کارگر، کراچی ، ۷ ، ۹ : ۱۷). (ب) امث. **مٹی کی روغنی رکابی.** سونے روپے کی تھالی میں ... رکھیں سفالی میں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۰). رکابی سفالیں کو آگ پر رکھ دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۳). [سفال + ف : یں ، لاحقۂ صفت].

سَفّان (فت س ، شد ف) امذ.
جہاز کا کپتان ، جہاز بنانے والا (جامع اللغات). [ع].

سِفانَہ (کس س ، فت ن) امث.
جہاز سازی اور جہاز رانی سے متعلق پیشہ اور کام (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع].

سَفاہَت (فت س ، ہ) امث.
۱. **بے وقوفی ، حماقت.**

حمق اپنے کی غلبہ سے اب اے کانِ سفاہت
کہنے کی جو اب اُن کے جو کی تُو نے یہ تدبیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۲). درمیانِ کلام لوگوں کے دخل نہ کر کہ یہ ایک دلیل سفاہت ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۹).

ہے طولِ عمل نیزۂ خطی کا ہلانا
کرتی ہے کماں تیرِ سفاہت کا نشانا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۷). سفاہت اور بلاہت کہ جس میں سادۂ عقل نہیں ہے اوس سے کوئی امیدِ صلاحیت نہیں ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۳۵). اُن کی سخاوت اور سفاہت پر اگر کوئی اور ہوتا تو کھل کھلا کر ہنس دیتا مگر مرزا بہت ہی مہذب اور متین آدمی تھے اس پر بھی متبسم ہو گئے. (۱۹۰۰ ، شریف‌زادہ ، ۱۲۸). قاری اس کی باقاعدگی سے مرعوب ہو کر اسکے مندرجات کی سفاہت اور ذہنی افلاس سے واقف نہ ہو سکے. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۳۲۷). ۲. **گھٹیا پن ، کمینہ پن.**

کیا زور تیرا اور تیری ضرب او ذلیل
تعریف اپنی خود یہ سفاہت کی ہے دلیل

۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۰). اگر ... یہ شیوہ اِختیار کیا گیا ہ تو یقیناً یہ انتہا درجہ کی سفاہت اور کمینہ پن بلکہ اس سے ی زیادہ کوئی چیز ہے. (۱۹۲۷ ، تبرکاتِ آزاد ، ۵۱).

بہ طیش و سفاہت بہ کِذب و خِنا
فَہمُ فی الرِّیا سِتہ مَتّنا فسوُن

۱۹۶۱ ، مزمورِ میر مُغنّی ، ۵۱). [ع].

سَفائِن / سفایِن (فت س ، کس ء/ی) امذ ؛ ج.
. **سمندری جہاز ، جہازی بیڑے ، کشتیاں**. موسم تجارت میں جب غیر کوں کے سفائن و جہاز کی آمد ہوئی تب کچھ ٹھکانا نہیں . ۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۶۵). فرانسیسی جنگی ہاز ... جیسے بڑے بڑے سفائن حرب شامل تھے. (۱۹۶۳، بیتی ، ظفر حسن ، ۱ : ۳۷). ۲. (مجازاً) **کتابیں ، علوم کی ریریں ، رسالے وغیرہ**. نقودِ علم و ہنر کے سِکّہ زن آشنائے وزِ سفاین جناب پنڈت شیو نرائن. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۲). سانی نشانات جن سے عہدِعتیق کے سفائن معمور ہیں محض گھڑت قِصّے کہانیاں ہی تو نہیں . (۱۹۱۰ ، تاریخ نثرِ اُردو ، : ۳۱۸). [سفینہ (رک) کی جمع].

سَفْت (فت س ، سک ف) امذ.
ت **زیادہ یا بے تحاشا (پانی) پینے کا عمل جس سے پیاس بُجھ سکے** (پلیٹس ؛ بیان اللسان ؛ اِسٹین گاس). [ع].

سُفْت (ضم س ، سک ف) صف.
موٹا ، گاڑھا ، دبیز ، گف (کپڑا). ٹوپیاں پارچہ ہائے سُفت پہنے ہوئے. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۸۲۸). سُفت پڑے کی انگیا کارسٹ کا کام دیتی ہے. (۱۹۲۳، انشائے بشیر، ۳). ۲. **مضبوط ، محکم** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ف : سُفت، فتن ۔ بیندھنا ، گوندھنا].

--- بھی ہو مُفْت بھی ہو بَڑے بَنے کا بھی ہو کہاوت.
ِ مُفت کی نسبت بولتے ہیں (نوراللغات ؛ نجم الامثال).

--- کَپْڑا (---فت ک ، سک پ) امذ.
ارچہ باف) **ٹھک ہوئی بنائی کا مضبوط اور پرکار قسم کا کپڑا** س میں سے پار کی چیز نہ دِکھائی دے (ا پ و ، ۲ : ۷۶). سُفت + کپڑا (رک)].

سُفْتَجَہ (ضم س ، سک ف ، فت ت ، ج) امث.
ک ، **ہنڈی ، وہ قرض جو خطرِ راہ سے محفوظ رہنے کے لیے دیا** نے ، **وہ رقعہ جو ساہوکار ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ** سول کرنے کے لیے دیتے ہیں. سفتجہ بضم سین و فتح تامعنی س کے یہ ہیں کہ اپنا مال دیوے ایک تاجر کو بطریقِ قرض کے تا اوسکے دوست کو دیدیوے دوسرے شہر میں غائت اس کی یہ کہ خطر راہ ساقط ہو جاوے .(۱۸٦۷، نورالہدایہ، ۳ : ٦۱). [ع].

سَفْتَہ (فت س ، سک ف ، فت ت) امث.
چیک ، ہنڈوی ، سوغات (فرہنگِ عامرہ ؛ لُغاتِ ہیرا). [ف].

--- باز امذ.
مہاجن ، ساہوکار. بینک کے یا کسی دوسرے شخص کے ہاتھ اپنے قرضے سے کم میں جسے سفتہ بازوں کی اصطلاح میں بھاؤ گرنا کہتے ہیں بیچ کر باقی رقم نقد لے سکتا ہے. (۱۹۷۲ ، توضیح المسائل (ترجمہ) ، ۲۳۰). [سفتہ + باز ، لاحقۂ فاعلی].

سُفْتَہ (ضم س ، سک ف ، فت ت) صف.
سوراخ دار ، پرویا ہوا (موتی یا دانہ وغیرہ) ، بِندھا ہوا.

بس نخل گرچہ چُھپا بد نہاد
ہوا سُفتہ لیکن درخت و شغاد

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۵۲۵).

عاشقِ سوزنِ مژگاں جو کوئی ہوتا ہے
سُفتہ آتے ہیں دُرِ اشک اگر روتا ہے

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۱۵۲)). [ف : سُفتہ ، سُفتن ۔ بِندھنا ، پرونا].

سُفْتی / سُفْتی (ضم س ، سک ف) امث.
(ملاحی) **کشتی کے پیندے کے تختوں کی درز کے درمیان پھنسائی ہوئی چوبی پٹی جس کو دو تختوں کی کوروں میں کھانچہ دے کر پھنسایا جاتا ہے جس کی وجہ سے تختوں کی سطح برابر رہتی ہے اور ان میں جھری نہیں پڑتی** (ا پ و ، ۵ : ۱۷٦). [مقامی].

سُفْتھ (ضم س ، سک ف) امذ.
رک: **سفت**. کبھی ململ کو سفتھ کہہ دیا کبھی لٹھے میں کلپ بتلا دیا کبھی چھینٹ کی پھول پتی میں شاخیں نکال دیں. (۱۹۷۴ ، کاشف الاسرار ، ۷۳). [سفت (رک) کا ایک اِملا].

سَفَر (فت س ، ف) امذ.
۱. **باہر جانا ، مسافرت ، سیاحت ، ایک شہر سے دُوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک جانا ، ایک جگہ سے دوسری جگہ کُوچ کرنا ، روانگی ؛ (مجازاً) مسلسل جدوجہد ، مطلوب کی طلب کا مسلسل شوق**.

کہ فرزند سفر کرنے جاتا اہے
خدا جانے بھی پھر کو آتا اہے

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۷).

تُجھ زُلف میں جو دل کہ گیا اس کوں خلاصی
نئیں صبحِ قیامت تلک اس شب کے سفر سُوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۰). اگر حضر میں اچھی گُزرے کی سفر تو ہرگز اِختیار نہ کرے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۲).

یہ وہ منزل ہے جہاں قافلہ اُترا بھی نہیں
کان میں آنے لگی کوسِ سفر کی آواز

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۷۳). سیر سے واپس آئے تو ... سفر کی تھکن اور مٹی سب کے چہروں پر. (۱۹۸۰ ، سفر نصیب، ۲۸). ۲. (مجازاً) **موت**.

یہ کہہ کے رکھ دیا قدم شاہِ دیں پہ سر
حضرت سمجھ گئے کہ اب ان کا بھی ہے سفر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۸). سفر کی تیاریاں ہو چکیں جانے کی دیر ہے چند سانس اور لینے ہیں. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۲۶). **(تصوف) سالک کا مقاماتِ قربِ حق اور مراتبِ ذات کے ادنیٰ مقام سے اعلیٰ مقام کی طرف ترقی کرنا** (مِصباح التعرف). [ع].

---اَنْدَرْ وَطَن (---فت ا ، سک ن ، فت د ، سک ر ، فت و ، ط) امذ.
(تصوف) اس حالت کو کہتے ہیں جب کوئی شخص صفاتِ خدا میں محو ہو کر صفاتِ بشری سے علیحدہ ہو جاتا ہے.

کر چلی ہے آپ سے باہر مُجھے اس کی تلاش
یہ سفر اپنا سفر اندر وطن ہو جائے گا

(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۳۸). [سفر + اندر (رک) + وطن (رک)].

---اَور سَفَر/ بَرابَر ہیں ایک نُقطے کا فرق ہے کہاوت.
اس موقع پر مُستعمل ہے جہاں یہ کہنا ہو کہ سفر میں بڑی تکلیف ہوتی ہے ، سفر دوزخ کا نمونہ ہے (جامع الامثال ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---آخِرَت کس اضا(--- کسِ مج خ ، فت ر) امذ.
عقبیٰ کی طرف روانگی ، دُنیا سے کوچ ، موت ، اِنتقال . عمرو نے ایک ایک کو چھاتی سے لگایا کہا ملکہ حقیقت میں یہ سفرِ آخرت ہے شریک حال اس کی عنایت ہے .(۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۶۰۷) ۱۹۱۳ء میں نواب سعادت علی خان نے سفرِ آخرت کیا.(۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۱۱۰). ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سفرِ آخرت کا وقت آ پہنچا ہے . (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ۶۳۲). [سفر + آخرت (رک)].

---آمادَہ (---فت د) صف.
کُوچ کے لیے تیار ، سفر کے لئے مستعد.

سفر آمادہ نہیں مُنتظرِ بانگِ رحیل
ہے کہاں قافلۂ موج کو پروائے جرس

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۷۳). [سفر + آمادہ (رک)].

---بخَیر فقرہ.
(کلمۂ دعائیہ) کسی کو سفر پر جاتے وقت خدا حافظ کہنا یا یہ کہنا کہ اس کی دعا ہے کہ سفر بخیر و خُوبی گُزرے. سفر بخیر کامریڈ بھکوڑے اس نے بڑی بے پروائی اور نزاکت سے اپنا ننھا سا ہاتھ ہلا کر سارجنٹ کو خدا حافظ کہا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸).

---چی امذ.
سفر اور اس کے متعلقات کا مہتمم (بادشاہ یا امیر وغیرہ کا) ، اہتمام سفر کرنے والا مُلازم یا سکرٹری وغیرہ. خان عالم چلمہ بیگ پسر ہمدم کوکہ یہ مرزا کامران کا کوکلتاش تھا ہمایوں کا سفرچی تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۹۱۹). [سفر + ت : چی ، لاحقۂ صفت و فاعلی].

---حَضَر میں رَہنا محاورہ.
مسافرت اور گھر میں ساتھ رہنا ، ہر وقت ساتھ رہنا ، اکٹھا رہنا، مل جُل کر رہنا. میں بیس برس تک حکیم صاحب کے ہمراہ سفر حضر میں رہا ہوں. (۱۹۲۸ ، میر باقرعلی ، کانا باتی ، ۳۱).

---خَرْچ (---فت خ ، سک ر) امذ.
۱. **زادِ راہ ، ایک راہ سے دوسری جگہ جانے کا خرچ ، خرچِ راہ ، مسافرت کا خرچ** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ اسٹین گاس).
۲. **بھتّا ، الاونس ، مہیّا کردہ خرچ.** سیّد صاحب موصوف اس حقیر رقم کو جو سفر خرچ کی صورت میں ان کی خدمت میں پیش کی جائے قبول نہ کریں گے. (۱۹۳۸ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۳۴۰). سفر خرچ کے لیے ہم تین نفوس کو فی کس ایک ایک سو روپے دیدیئے . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۸۱). [سفر + خرچ (رک)].

---دَرْ وَطَن (---فت د ، سک ر ، فت و ، ط) امذ.
(تصوف) کہتے ہیں کہ سالک طبیعتِ بشری سے سفر کرے یعنی صفاتِ بشری سے صفاتِ مَلَکی پر قائم ہو اور صفاتِ ذمیمہ سے صفاتِ حمیدہ کی طرف اِنتقال کرے. سفر در وطن فنِ تصوف کا ایک مشہور مسئلہ ہے. (۱۸۸۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۳۰). [سفر + در (حرفِ جار) + وطن (رک)].

---رُویا کس اضا(---و مع) امذ.
خواب یا نیند کی حالت میں سفر کرنا ازمیر ... کو انگریزی میں سمرنا کہتے ہیں ایشیا کے کوچک کا صدر مقام ہے ... سات مقدس گرجے جنکا ذکر انجیل کے سفر رُویا میں ہے ان میں سے ایک اسی شہر میں تھا. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۲۵). [سفر + رُویا (رک)].

---سَر پَر سَوار ہونا محاورہ.
مسافرت کا ذوق و شوق ہونا ، گھر سے باہر جانے کی دُھن ہونا، سفر کرنے کا شوق ہونا. پھر سفر سر پر سوار ہوا اور آٹھ لاکھ روپے کاندو کے نالے میں گنوا کے سب لوگ پھر گھر آئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۳).

---شَوق کس اضا(---و لین) امذ.
(کنایۃً) جُستجو ، تلاش یا سیاحت کے لیے گھر سے باہر جانا. ہر دو سال بعد اس سفرِ شوق پر نکلنا پڑتا ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳). [سفر + شوق (رک)].

---طَے ہونا محاورہ.
مسافرت کی منزل تمام ہونا.

زندگی ، اور بغیر گل و مُل
کس طرح اب یہ سفر طے ہو گا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۵۷).

---ظَفَر اَثَر (---فت ظ ، ف ، سک ر ، فت ا ، ث) امذ.
وہ لڑائی جس میں فتح حاصل ہو یا وہ سفر جس میں منفعت ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [سفر + ظفر (رک) + اثر (رک)].

--- کٹنا محاورہ.
مسافرت تمام ہونا.

کٹتا ہے حجؔ کعبہ کا سفر بھی
سرورِ کیف کے ساغر لنڈھاتے

(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۳۰).

--- کَرْدَہ (--- فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
۱. **سفر کرنے والا ، مسافر ، سیّاح.**

صورتِ اشک سفر کردہ ہوں آوارہ مزاج
نہ پھر آنے کی ہوس ہے نہ وطن کی خواہش

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۰). ۲. **سیّاح ، سفر کا تجربہ رکھنے والا ، گھاٹ گھاٹ کا پانی پیے ہوئے** (فرہنگِ آصفیہ). [سفر + ف : کردہ ، کردن ـ کرنا].

--- کَرْدَہ بِسْیار گوید دَرُوغ کہاوت.
اکثر سیّاح مبالغہ آمیز حکایتیں بیان کرتے ہیں ، سیّاح بہت جھوٹ بولتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- کَرْنا محاورہ.
۱. **ختم ہو جانا ، رُخصت ہو جانا ، باقی نہ رہنا.**

توانائی ایسے سفر کر گئی
کہ نبضوں کو تحریکِ منزل ہوئی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۷) زباں بھی مر گئی ، فصاحت و بلاغت سفر کر گئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۲). ۲. **مر جانا.**

«جب تے سفر ہی نے کیا تب تے غریب آوارہ ہوں.
ہی بیگ آنا کریں یا مجکو لیں بلوائے کر»!!!

(۱۳۳۷ ، امیر حسن سنجری (رسالہ اردو اکتوبر ۱۹۵۰ ، ۲۳).

وزیرالممالک کو پہونچی خبر
کہ فیض اللہ خان کر گیا ہے سفر

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۱۲).

لبِ شیریں کی محبت میں سفر کر ہی گیا
زہر میٹھا تھا مگر مجکو اثر کر ہی گیا

(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۲۱). ۳. **ذہن اور دماغ کو دوڑانا ، خیالوں میں سیر و سیاحت کرنا ؛ غور و فکر کرنا ، تجربہ حاصل کرنا.**
اس دل میں تمہیں سیر کرو ... خُدا نے رضا ہے سفر کرو اس میں.
(۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۹).

پھر طریقِ وفا سے بھٹکانا
کوئی دم اور کر سفر واعظ

(۱۸۹۲ ، وحید ، انتخابِ توحید ، ۶۴).

--- نامَہ (--- فت م) امذ.
روزنامچہ یا ڈائری اور بیاض جس میں بالعموم سفر کے مشاہدات و حالات تاریخ وار درج کیے جائیں ، سفر کے حالات و واقعات و مشاہدات پر مشتمل کتاب. ہم کو موقع کے لحاظ سے ترکی کے سفرناموں کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہیے ... سفر نامہ ... ایک دلچسپ حصہ ہے. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۶). ۲۵ برس تک ہندوستان اور اس کے گرد و نواح میں زندگی بسر کی اور اپنا سفرنامہ لکھا. (۱۹۴۷ ، ادبی تبصرے ، ۵۵). قدیم سفرناموں میں مارکوپولو ، ابنِ جبیر ، ناصر خسرو اور ابن بطوطہ کے سفرنامے خاصی اہمیت رکھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۰). [سفر + نامہ (رک)].

--- نِگار (--- کس ن) صف.
سفر کے حالات لکھنے والا ، سفرنامہ لکھنے والا. جمیل زبیری افسانہ نگار بھی ہیں اور سفر نگار بھی. (۱۹۸۴ ، موسموں کا عکس ، ۱۰). [سفر + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

--- و حَضَر (--- و مج ، فت ح ، ض) امذ.
ہر جگہ ، ہر وقت ، دیس پردیس ، ہمہ وقت. میں تو ایسی احتیاط کرتا تھا سفر و حضر میں تجھ کو ساتھ رکھا. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۲۳۶). سفر و حضر میں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۲۵). یہ کام جو غالبا ۴۳ ، ۴۴ھ کے درمیان شروع ہوا اور اس کا سلسلہ سفر و حضر میں ذیل پر ... نقل و حرکت اور انتشار کی حالت میں بھی جاری رہا. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۲۱۶). [سفر + و (حرفِ عطف) + حضر (رک)].

--- وَسِیلَۃُ الظَّفَر / وَسِیلۂ ظَفَر کہاوت.
سفر میں بہت فائدے ہوتے ہیں ، سفر کامیابی کا ذریعہ ہے. بعض کراماتِ عجیب اور وقوعاتِ غریب کہ ہنگام اوس سفر وسیلۃ الظفر کے مشاہدہ اور معاینہ کرتا تھا. (۱۸۵۴ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۱۶۵). چنانچہ اس سفر وسیلۂ ظفر کے دوران مجھے چند اصلی بابوں سے ملنے کا اتفاق ہوا جو اکتسابی علم نہ رکھتے تھے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۱).

سُفْر (ضم س ، سک ف) امذ.
پیمائش کا نشان ، نشانِ راہ. دریا کے دوسرے کنارے پر ... سفر قائم کرو اور اس کنارے پر جہاں تم کھڑے ہو سفر کی سدھائی میں نمبر ۱ قائم کرو. (۱۹۱۳ ، انجنیرنگ بک ، ۵۲). [ع].

سُفْرا (ضم س ، سک ف) امذ ؛ رک سفرہ.
۱. **دستر خوان.**

ہوا بار سُفرا شہریار کا
بلیا لوگ سب آرکا بھارکا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۴).

صاف تر سُفرا بچھائے سامنے
خوانچے سب طرح کے اس پر رہے

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۶۴). ۲. **مقعد ، دبر.**

دسترس پاؤں تلک بھی نہیں سُفرا کیسا
پہلوئے یار سے ہوتے نہیں اغیار جُدا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۴). [سُفرہ (رک) کا متبادل املا].

سُفَراء (ضم س ، فت ف) امذ ؛ ج.
سفارت کار ، سفارتی نمائندے. وہاں کے سُفَراء یہاں آ رہے ہیں اور یہاں کے سُفَراء وہاں جا رہے ہیں. (۱۹۵۱ ، نقوشِ سلیمانی (مقدمہ) ، ح). [ع : سفیر (رک) کی جمع].

سَفَرْجَل (فت س ، ف ، سک ر ، فت ج) امذ.
بہی کا پھل نیز اس کا درخت ، لاط :- Pyrus Eydonia .
روزے نہ دیکھیں جاے ان شامیوں کا کھرجل
ہاتھوں سیں خونِ معصوم جن کے رہا سفرجل
(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۳). دیکھا اس صحرا میں کئی فرسخ تک صرف درختانِ سفرجل روئیدہ ہیں. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۴۷). سفرجل کے تازہ پتے ، بید سادہ کے پتے برگِ تنبول ، برگ بیری پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۷).
ایتھنز کی ہر دلہن سفرجل کھائے
کہتی ہے کتاب قانون سولن
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۷۵). [ع].

سَفَرْدا (فت س ، ف ، سک ر) امذ.
ناچنے والی کے ساتھی جو طبلے وغیرہ بجاتے ہیں ، سازندے ، ڈوم ؛ بھڑوے. اپنے سفردا یعنی ذریات ''سینگ سینگڑے'' کو ہم بستر نہیں کر سکتی اگر ایسا ہو تو برادری سے خارج کی جائے گی. (۱۹۰۶ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۶۸). مُجرے میں ایک طائفہ ہوتا ہے جس میں مُغنّیہ گاتی ناچتی اور نت بھاؤ دِکھاتی ہے اس کے ساتھ اس کے سفردا ہوتے ہیں. (۱۹۶۷، شاہداحمددہلوی (ہندوستانی موسیقی ، ۱۰۵)). [رک : سپردائی].

سَفَرْدائی (فت س ، ف ، سک ر) امذ.
ناچنے والی کے ساتھی جو طبلہ وغیرہ بجاتے ہیں ، سازندے ، ڈوم ، سپردائی (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سپردائی (رک) کا متبادل اِملا].

سَفَرْلوک (فت س ، ف ، سک ر ، و مج) امذ.
سورگ ، آسمان ، عالمِ بالا ، آکاش. ترلوک کی تقسیم یوں بتائی جاتی ہے سورگ لوک (آکاش ، سفر لوک ، عالم الاعلیٰ ، ملکوت). (۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۷۰). [سفر + لوک (رک)].

سَفَرمَینا (فت س ، ف ، سک ر ، ی لین) امث ؛ سفرمینہ.
زمین کھودنے ، سڑکیں ، پُل بنانے اور سُرنگ لگانے کا کام کرنے والی پلٹن. چنانچہ سفرمینا پلٹن پہونچ گئی ہے اور کُھدائی جاری ہے. (۱۸۷۳ ، اخبارمفیدعام ، یکم جون ، ۱۰). سفرمینہ والے قلعہ کی دیواروں کے نیچے سُرنگ لگانے کے کام میں لگا دیے گئے. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار تک ، ۹۷). سفرمینا ، جو اپنے زیرِ نگرانی مزدوروں کی بڑی بڑی جماعتوں کی مدد سے خندقیں مٹی کے پُشتے توپوں کے چبوترے اور زمین دوز سُرنگیں تیار کرتے تھے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اِسلامیہ ، ۳ : ۸۹۲). [انگ : Sappers and Miners کی تارید].

سُفْرَہ (ضم س ، سک ف ، فت ر) امذ ؛ سفرا.
۱. وہ کپڑا جس پر کھانا چُنا جائے ، دسترخوان.
بچھایا ہوں میں سفرہ امید کا
بھرو صحنکاں نعمتاں محترم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۶۹).
ہر کوئی انن کے تئیں بلاویں
سُفرہ پر اپس کے بیسلاویں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۷).
زلہ خوار اس کا عجب کیا ہے جو ہوے عالم
ہے فلک سفرہ وبہ سپرویہ اس کی صحنک
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۵۶). کھایا ہے اُوپر سُفرہ کے کہ وہ چرم یا برگِ خرما سے تھا اور مواہب میں کتابِ ہدیٰ سے نقل کیا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۹).
سُفرۂ گردوں پہ ہے جب تک کہ نانِ آفتاب
خوان پر ہوں خان صاحب کے فزوں تر روٹیاں
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۰۵).
مانندِ طفیل ، آرزو مندِ اُلش
حاضر باشِ سُفرہ ، شریکِ کشکش
(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۱۷۸). **۲. خوان ، تشت.** اللہ صاحب نے ایک سفرۂ سرخ مابین دو ٹکڑوں ابر کے بروز یک شنبہ نازل فرمایا ... سرپوش اتارا تو ایک مچھلی بلا پوست و خار تلی ہوئی نکلی. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۰). **۳. فقرا کا تھیلا ، لنگو ، چیزیں جو امیر لوگ غریبوں یا مسافروں کے لیے پکا کر بانٹتے ہیں ؛ زمین ؛ آسمان** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). **۴. ڈبر ، مقصد.** حکم دیا کہ ملک علی کے سُفرہ میں میخ ٹھوکیں اور اس سے اس کو ماریں. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۸۵). [ع].

ـــِ آرد کس اضا (---فت ر) امذ.
وہ کپڑا جس پر آٹا چکّی سے نکل کر گرتا ہے (جامع اللغات). [سُفرہ + آرد (رک)].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
(عو) ایک رسم جس میں چالیسویں کی تقریب میں جمعہ یا شنبے کے دن دو تھیلیاں ایک بکری یا بکرے کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں . جس میں سے ایک میں نقل اور دوسرے میں میوہ ہوتا ہے. (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُفرہ + ف : بند ، بستن ـ بند کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چِیں (---ی مع) امذ.
دسترخوان بچھانے اور بڑھانے والا . زمانے کے سُفرہ چیں نے اپنے کانوں سے اس تیاری کا دسترخوان نہ سُنا تھا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۲۳).
سیر میں شب گزری جس دم نیم پاس
سُفرہ چیں آ کر کیا تب اِلتماس
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۵). [سُفرہ + ف : چیں ، چیدن ـ چُننا].

ـــِ دَوری کس صف (---و لین) امذ.
ایک قسم کا دسترخوان جو گول ہو ؛ وہ دعوت جو سب دوست باری باری دیں (جامع اللغات). [سُفرہ + دَور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ شَطْرَنْج کس اضا (---فت ش ، سک ط ، فت ر ، غنہ) امذ.
شطرنج کی بساط (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس) . [سُفرہ + شطرنج (رک)].

---فَصاحَت کسِ اضا (---فت ف ، ح) امذ.
خوش کلام ، زبان شیریں ، شیریں بیان (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سُفرہ + فصاحت (رک)].

---گُستَری (---ضم گ ، سک س ، فت ت) امذ.
دسترخوان بچھانا. بعد ترتیب سفرہ گستری ظلمات مع رفقا کے کھانا کھانے لگا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۸۸). [سُفرہ + ف : گستری ، گستردن ـ بچھانا].

---نشِین (---فت ن ، ی مع) امذ.
مہمان (جامع اللغات) [سُفرہ + ف : نشین ، نشستن ـ بیٹھنا].

---نِعمَت کسِ اضا (---کس ن ، سک ع ، فت م) امذ.
مُختلف اقسام کے کھانوں سے آراستہ دسترخوان یا کھانے کی میز. پروردگار ... بھی جواب دیگا کہ ساری زمین میری سُفرۂ نعمت تھی تم نے اپنی جگہ سے حرکت کی ہوتی . (۱۹۶۷ ، الحجت ، پشاور ، اپریل ، ۱۰). [سُفرہ + نعمت (رک)].

سَفَرَہ (ضم س ، فت ف ، ر) امذ ؛ ج.
سفیر ، سفراء. تمام مُفسّروں کے نزدیک مُسلّم ہے کہ سُفرہ کے معنی کاتب یا سفیر کے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۶). [سفیر (رک) کی جمع].

سَفَری (فت س ، ف نیز سک) صف.
۱. **سفر سے منسوب ، سفر سے متعلق ، سفر کی .** پوشاک سفری پہن. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳۸).

کچھ ترک و غنا لے لے کچھ فقر و فنا لے لے
ہاں راہِ محبت میں سامان ہوں سب سفری

(۱۹۳۲ ، غزلستان ، ۱۰۴). اس کے وزن سے معلوم ہوتا تھا کہ اندر کپڑے اور دُوسرا سفری سامان بھرا تھا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۶۶). ۲. **سفر میں ساتھ رہنے والا ، مسافرت میں کام آنے والا ، عارضی.** کپڑے کی سفری مسجد کھڑی ہے . (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۸۵). ۳. **مسافر ، کوچ کرنے والا ، سفر کرنے والا.**

پکار بولیا اس کوں کہ اے تابکار
کیا مردی ہے سفری پر کرنا شکار

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۸۲۹).

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷).

خنداں ہوئے جوں گُل سفری راہِ خدا کے
فردوس کی بُو آ گئی جھوکوں سے ہوا کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶۴).

کہتے ہیں وہ سن کر خبرِ رحلتِ عشاق
جلدی گیا کہنا تھا ہمیں کچھ سفری سے

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۳۰۹). [سفر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَلاوَنس (---فت ا ، و مع ، غنہ) امذ.
سفر کا بھتا ، سفر خرچ ، وہ رقم جو دفتری اصول کے مطابق کسی ملازم کو تعطیلات گُزارنے کے لیے سفر وغیرہ کے لیے سال میں ایک بار دیا جاتا ہے. مشرقی پاکستان میں سفری الاونس کی رعایت بھی حاصل ہو گی. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلات ، ۱۳۰). [سفری + الاونس (رک)].

---اِیجَنٹ (---ی مج ، کس مج ج ، سک ن) امذ.
دورانِ سفر ساتھ رہنے والا نمائندہ ، گماشتہ یا وکیل ، ہم سفر. ہم لوگ مولوی صاحب کے سفری ایجنٹ تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند پریم چالیسی ، ۱ : ۱۹۵). [سفری + ایجنٹ (رک)].

---آم امذ.
امرود. سفری آم کہ جسے ہندوستان میں امرود اور بنگالے میں سفری آم اور انجیر اور جام بھی کہتے ہیں بہت قسم کا ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۱۱۱). [سفری + آم (رک)].

---پلَنگ (---فت پ ، ل ، غنہ) امذ.
ایک قسم کی تہہ ہوجانے والی چارپائی جو نواڑ یا پلاسٹک سے بنی ہوتی ہے ، پائے المونیم لوہے یا سخت قسم کے پلاسٹک کے بھی ہوتے ہیں. ان دِنوں اناتولی اپنے سفری پلنگ بچھا کر باغ ہی میں سویا کرتے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۶۱۳). [سفری + پلنگ (رک)].

---تَختِ خواب (---فت ت ، سک خ ، کس ت ، و معد) امذ.
رک : **سفری پلنگ.** اولمپک شروع ہونے سے پہلے مسافر نے پروگرام کے جہازی نقشہ کو سفری تختِ خواب پر بچھایا. (۱۹۸۱ ، سفر نصیب ، ۲۳۳). [سفری + تخت (رک) + خواب (رک)].

---چیک (---ی لین) امذ.
ایسا چیک جسے سفر میں کسی بنک سے بُھنایا جا سکے. جس لڑکے کے ساتھ اس نے ... چرس کے سوٹے لگائے تھے وہی اس کے پرس سے پانچ سو ڈالروں کے سفری چیک اُڑا کر غائب ہو گیا تھا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۰۲). [سفری + چیک (رک)].

---رِعایَت (---کس ر ، فت ی). امث.
رک : **سفری الاونس.** مذکور اہل کار نے سفری رعایت کی رُخصت کی جگہ اس الاونس کو اختیار کیا ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۳۰). [سفری + رعایت (رک)].

---ہونا ف م.
مسافر ہونا ، سفر میں ہونا ، سفر پر آمادہ ہونا ؛ (مجازاً) عارضی ہونا.

رونے دے شبِ وصل میں دل کھول کے مجکو
یہ قافلۂ اشک سحر تک سفری ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۱).

جوں شمع دمِ صبح میں یاں سے سفری ہوں
تک مُنتظرِ جُنبشِ بادِ سحری ہوں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۱). حکیم صاحب نے فرمایا ، اس وقت

ساعتِ سعید ہے ، بسم‌اللہ کرو بس اسی وقت تمام لشکر سفری ہوا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۳۲).

سَفْری (۱) (فت س ، سک ف) امث.
ایک قسم کی مچھلی. سفری مچھلی تیز چرپری میٹھی منی کو خراب کرنے والی چکنی بھوک بڑھانے والی ، ہلکی بلغم اور باد اور منہ کے امراض اور گلے کے امراض دفع کرنے والی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۳۹). [مقامی].

سَفْری (۲) (فت س ، سک ف) امث ؛ امذ.
امرود ، بہی ، جام‌لاط : Pisidillm Pyriferum (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ اسٹین گاس). [ف].

سُفْریجِٹ (ضم س ، سک ف ، ی مج ، کس ج) امث.
حقِ رائے کی خواستگار عورت ، شدّت سے حقوق طلب کرنے والی. زمانۂ حال کی سُفریجٹ عورتوں نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے . (۱۹۱۷ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۵۴). [انگ : Suffaragetee].

ـــ تَحْرِیک (ـــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
عورتوں کے حقوق طلب کرنے کی باضابطہ کوشش. سفریجٹ تحریک بیسویں صدی کے دوسرے قرن کے اوایل میں شروع ہوئی تھی. (۱۹۳۵ ، اردو ، اپریل ، ۲۷۰). [سُفریجٹ + تحریک (رک)].

سَفْسِطَہ (فت س ، سک ف ، کس س ، فت ط) امذ.
باطل اِستدلال ، وہ اِستدلال جس کی بنیاد مغالطے پر ہو ، مغالطہ ، بے بنیاد . فنونِ فلسفۂ سفسطہ سے نہایت وحشت ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۳). جس چیز کا کبھی وقوع ثابت نہ ہوا ہو تو اس پر امکان کا اطلاق غلط اور محض ایک سفسطہ ہے. (۱۸۹۲ ، مکتوباتِ سرسید ، ۱۵۰). شعر اور سفسطہ نہ تو اس قابل ہیں کہ اقسامِ حُجّت میں جگہ پائیں نہ اہلِ علم و حکمت ان سے کام لیتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۶). جس دلیل یا عقیدے یا سفسطہ سے راستیٔ فکر کی جراحت ہو، اِصطلاح میں اُسے فکری مغالطہ (Fallacy) کہتے ہیں. (۱۹۷۵ ، عام فکری مغالطے (گردپوش). [ع].

سَفْسِطیانَہ (فت س ، سک ف ، کس س ، سک ط ، فت ن) صف.
جو مغالطے پر مبنی ہو، غلط اور بے بنیاد ، سفسطہ آمیز. روایات کی حمایت میں اہلِ مذہب کے سفسطیانہ دلائل کو انسان برداشت کرنے لگے گا. (۱۹۳۳ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳۵). [سفسطہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت + انہ ، لاحقۂ صفت].

سَفْطی (فت س ، سک ف ، کس ط) امذ.
استدلال کرنے والا. اگر کوئی سفطی یہ موشگافی کرے ماں کے پیٹ میں اسے استرا کہاں ملتا ہوگا تو اس کا الزامی جواب یہ ہے کہ مُرغابی اور بطخ کے بچے کو تیرنا سیکھنے کے لیے انڈوں کے اندر دریا اور سوئمنگ باتھ کہاں سے ملتے ہیں. (۱۹۲۲ ، مضامین محفوظ علی ، ۲۲۰). [ع : سفسطی (رک) کی تخفیف].

سَفْک (فت س ، سک ف) امذ.
گرنا ، بہنا ، بَہنا خُون کا. جب کہ پے در پے ہدم وردم قتل و سفک کی خبریں آتی تھیں بعض جرائد اُنہیں جھٹلا رہے تھے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲ : ۳). [ع].

ـــ دم کس اضا(ـــ فت د) امذ.
قتل ، مار ڈالنا.

میں ہوں تو ہے درمیاں شمشیر ہے
سفکِ دم میں میرے اب کیا دیر ہے

(۱۹۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۸) . ان کی تاریخ بنی آدم میں سوائے تفرقہ اندازی سفک دم اور عداوت پیدا کرنے کے کچھ نہیں رہی ہے . (۱۹۳۳ ، نوادرات ، ۱۱۶). [سفک + دم (رک)].

ـــ دماء (ـــ فت د) امذ.
سفک دم ، قتل ، مار ڈالنا. حقن دماء بہتر ہے سفک دماء سے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۱۲). اس آب و ہوا میں استفتائے خالص کا جان فرسا امراض ، سفک دماء کا کام دیتے ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۴). [سفک + دماء (رک)].

سُفْل (ضم س نیز کس ، سک نیز ضم ف) امذ.
۱. **فضلہ ، پھوک ، تلچھٹ.** اس وقت تمام عرق کو چھان لیتے اور سُفل پھینک دیتے ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). جوہر کو جزوِ بدن بناتے ہیں اور سفل کو نکال کر باہر پھینک دیتے ہیں. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۴). اس کے سُفل میں گرم پانی دے کر مثل مذ کورہ بالا رکھ دیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۹۱). گنڈیری وغیرہ کا رس نکل جانے کے بعد جو سُفل بچتا ہے اس کو پھوک کہتے ہیں. (۱۹۷۴ ، اردو اِملا ، ۲۰۵). ۲. **نشیب ، پستی.** قُدمائے نفس کی حرکت کے ان ہی دونوں رُخ کا نام علو اور سفل رکھا ہے. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۲۴۳). ۳. **جھوٹ ، غلط ، خراب.**

رکھ دیا علو و سفل عالمِ غمگیں
ناشے ہیں یہ دو صفت سے حق کے بہ یقیں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۶). [ع].

ـــ دان امذ ؛ نیز سفلدان.
ظرف جو دسترخوان پر ہڈیاں وغیرہ ڈالنے کے لیے رکھتے ہیں. ملکۂ روشن جمال کے اسباب جہیز میں ہزارہا دیگ طلائی و نقرہ ... سفلدان و پاندان. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۴ : ۶۶). دسترخوان پر ایک ظرف تانبے کا ایسا رکھا جاتا تھا جو آجکل کے جگ سے مُشابہ ہوتا تھا ... اس کو سفل دان کہتے تھے. (۱۹۳۶ ، ہنر مندانِ اودھ ، ۱۸۹). [سفل + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

سِفْلا (کس س ، سک ف) امذ.
ناتجربہ کار (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۸۳). [سِفلہ (رک) کا ایک متبادل اِملا].

سِفْلانَہ (کس س ، سک ف ، فت ن) صف.
کمینہ پن ، کم ظرفی ، چھچھورا پن . بخشی صاحب نے کشمیریوں کے سِفلانہ جذبات کو ابھار کر اپنا الو سیدھا کرنے کی کوشش کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۱). [سِفل +انہ ، لاحقۂ صفت].

سِفْلِس (کس س ، سک ف ، کس ل) امث.
(طب) **ایک مردانہ جنسی و متعدی مرض، آتشک کی بیماری.** مقامی خراش ایک مقدم سبب ہے ، گاہے سِفلس کے باعث ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۲ : ۲۱۶).

شفاخانوں کے وارڈ میں اِدھر آئے اُدھر جائے
کبھی یہ شہر سفلس کے مرض کی زد میں آ جائے

(۱۹۸۷ ، قومی زبان (احمد سعدی) ، کراچی ، ستمبر ، ۷۷). [انگ : Syphilis].

سِفْلَگانَہ (کس س ، سک ف ، فت ل ، فت ن) صف.
بے وقوف کا کام ، بچکانی حرکت.

عمل سِفلگانہ ، سفیہانہ قول
فَلِلّاخِرۃِ وَ لاَ تَعْمَلُوْن

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۳۵). [سِفل (رک) + ف : گانہ ، لاحقۂ صفت].

سِفْلَگی (کس س ، سک ف ، فت ل) امث.
کمینہ پن ، پاجی پن کم ظرفی ، کم حوصلگی. دنیا اسے کہتے ہیں کہ بے عزتی اور خواری سوں حاصل ہوئے سِفلگی ہور شرمساری سوں حاصل ہوئے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳). لئیم و بد گُہر سر جھکائے چلے جاتے ہیں اور جہاں کہ ظرف اُن کا بھر چکا سِفلگی اور بے حاصلی کی طرف ... رجوع کرتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۱۰۵). یہ کیا حرکتِ سفلگی ہے کہ زخمی کے زخم سر پر دوسری ضرب تیغ بے دریغ لگانا چاہتا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۳۶). وہ بہت جلد بے تکلف ہو جاتے تھے لیکن سِفلگی اور بے تمیزی کے کبھی روادار نہ ہوئے. (۱۹۴۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۲۰۶). اس شخصیت کی طبیعت میں سِفلگی منافقت اور ہلکا پن و گھٹیا پن نہ تھا. (۱۹۸۲ ، رُودادِ چمن ، ۲۱۰). [سِفلہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سِفْلَہ (کس س ، سک ف ، فت ل) صف.
۱. **کمینہ ، رذیل ، پاجی ، چھچھورا ، کم ظرف ، کم حوصلہ.**

سِفلے کو دیے پند تو گمبھیر نہ ہوئے
بے صافِ کیے چو نہ تو بھی کھیر نہ ہوئے

(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۹۷).

سِفلے کوں ہے خود نُمائی بے شرف
آدمی زادے نہیں ہوتے ہدف

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۷).

ہر روز نعمتوں سے کرے سِفلہ کو غنی
محتاج نان شب ہو سدا صاحبِ کمال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۱).

ہے عزم جزم ترک و تجرد کا گر بنے
کیا اس جہانِ سِفلہ سے دِل کو لگائیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۵).

جو کھوں میں نہ یوں ڈالتا مخلوق کو اپنی
اک سفلۂ ناکس کی بِنا اس کو رعایا

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۳۱). جاہل ہوتے تو مضائقہ نہ تھا. سِفلے بھی ہیں. (۱۹۳۲ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۲۰۷). اِس صدی میں ہمیں سورما اور بہادر نظر نہیں آتے بلکہ ان کی جگہ سازشی سِفلے ... ملتے ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادبِ اُردو ، ۲ ، ۱ : ۱۵). ۲. **پستی یا کم ظرفی کا ، بھوڑپن یا کمینگی کا ، گھٹیا.** تمام کمینہ خصلتیں اور سِفلہ عادتیں خاص و عام میں خواہ مخواہ پیدا ہو جاتی ہیں. (۱۸۷۰ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۱۷). ان بد ترین ہتھکنڈوں سے بھی دریغ نہیں کرتے جو صرف سِفلوں کا شیوہ ہے. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۲۳۲). ۳. **بے لیاقت ، ناتجربہ کار ، بیوقوف.** تُو ایک سفلہ لونڈا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۳۵۶). [ع].

--- پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
رک : سِفلہ پرور. دل بھی دیا تو کس ناآشنا کو کبھی جان نہ پہچان ایک مُستغنی المزاج اس پر طرّہ یہ کہ سِفلہ پرست. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۱). [سِفلہ + ف : پرست ، پرستیدن - پُوجنا].

--- پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
کمینہ پن ، کمینگی ، سِفلوں کی سرپرستی ، حمایت اور اِمداد.

تف تُجھ پہ ہے اے دہرِ ستمگار و جفاکار
بیدل تری اس سفلہ پرستی سے ہیں دیندار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۱). [سِفلہ + پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
کمینوں کو مُنھ لگانے والا ، نالائقوں کو نوازنے والا.

کبھی راحت نہ پائی دورِ چرخِ سِفلہ پرور میں
نِکل کر شیر کے منہ سے گرا میں کامِ اژدر میں

(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۲۹۰).

سفلہ پرور بتا کے گردوں کو
شہ کو گردوں رکاب کہتے ہیں

(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوسِ تخیل ، ۹۰). [سِفلہ + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

--- پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
سِفلوں پر مہربانی کرنا.

کرتا ہے خوار تر اُنہیں جن کو ہے برتری
اس کے مزاق میں ہے یہ کیا سِفلہ پروری

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۸۲). فلک کی سِفلہ پروری یا قسمت کی یاوری سے ہوائے مراد کے بَیلون (Baloon) میں بیٹھے ہیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۴۲). ہم کو ہر اُس جگہ جھپٹنا ہے جہاں بے اِیمانی ، جُھوٹ ، چوری ، سِفلہ پروری ... خوشامد ، دربار داری اور پاکستان دشمنی نظر آتی ہے. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۲۵۵). [سِفلہ + پرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَن (---فت پ) امذ.
کمینگی ، رذالت. خط لکھنے سے ذلیل کیا جو ایسے خوشامدانہ اور سِفلہ پن کے لفظوں میں تھا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۲۴). اُن کا سفلہ پن تو ہمیشہ سے معلوم ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ شبلی ، ۲ : ۱۵۹). ان لوگوں کے شدید سفلہ پن میں

بھی کسی قسم کی کشش موجود تھی. (۱۹۸۳ ، تلاش ، ۱۱۴). [سِفلہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---خُو (---و مع) صف.
کمینی طبیعت کا ، رذیل ، چھچھورا ، اوچھا (ماخوذ : جامع اللغات). [سِفلہ + خُو (رک)].

---دُوں (---و مع) صف.
۱. کمینہ ، رذیل.

تب کہا زینبِ بیکس نے بہا چشم سے خوں
میرے رُتبہ کو سمجھتا نہیں اے سِفلہ دُوں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۲۶۳). **۲. (کنایۃً) آسمان.**

تا کجا کیجے بیاں اُس سِفلہ دُوں کا مزاج
ایک وتیرے پر نہیں گلہے چنیں گہ چناں

(۱۹۰۴ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۱۷). [سِفلہ + دوں (رک)].

---زاد صف.
نیچ ، بدسرشت.

آغوش جس کی میری تمنا مری مراد
اپنی نژاد پر رہی آخر وہ سفلہ زاد

(۱۹۸۴ ، قہرِ عشق ، ۳۷۷). [سِفلہ + ف : زاد ، زادن ـ جننا].

---طَور (---و لین) صف.
بداطوار ، جس کے اطوار سِفلوں اور اوباشوں کے سے ہوں.

سفلہ طوروں کے تو بھرے ہے ساتھ
کچھ بھی آتا ہے تجھ کو ان سے عار

(۱۸۱۲ ، دیوانِ جہاں (امید علی امید) ، ۴۴). [سِفلہ + طور + لاحقۂ صفت].

---طِینَت (---ی مع ، فت ن) صف.
جس کے مزاج یا خمیر میں سِفلگی ہو.

سِفلہ طینت لذتِ دنیا پہ مرتے ہیں اسیر
مور و مار آسا ہے ان کو شیر و شکر کی طمع

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۸۵). [سِفلہ + طینت (رک)].

---کی مَوت ماگھ کہاوت.
غریب کو سردیوں میں بہت تکلیف ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مِزاج (---کس م) صف.
سِفلہ طینت.

اسفلوں سے ہے محبت تجھے او سفلہ مزاج
خاک پا اس کا ہوں میں ہے جو سرِ عرش کا تاج

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۰). کوئی راہ پر نہ آیا بلکہ غلاموں اور سِفلہ مزاجوں نے ان کے اغوا سے آپ کو بہت ستایا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۶). [سِفلہ + مزاج (رک)].

---مِزاجی (---کس م) امث.
بدسرشت ہونا. امرا کی سِفلہ مزاجی سے اہلِ کمال کو مسخرگی اِختیار کرنا پڑی ہے. (۱۸۸۱ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۴۹). [سِفلہ، مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَفَس (---فت ن ، ف) صف.
جس کے مزاج یا خمیر میں سِفلگی ہو ، کمینی عادتیں رکھنے والا. سب خوشامدی سِفلہ نفس رکھتے ہیں اور کمینہ پن جن لوگوں کے نفس میں ہے وہ خوشامدی ہیں. (۱۹۳۱ ، اخلاقِ نقوماجس (ترجمہ)، ۱۲۸). [سِفلہ + نفس (رک)].

---نَوازی (---فت ن) امث.
سِفلہ پروری ، کمینے پر مہربانی کرنا.

جو نہ تھے توقیر کے قابل انھی کو اے ظفر
چرخ کی سِفلہ نوازی سے ہیں توقیریں ہوئیں

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۸۶). [سِفلہ + ف: نواز ، نواختن ـ نوازنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِفْلی (کس س ، سک ف). (الف) صف.
۱. پستی سے منسوب ، نیچے کا ، زمین کا ، ارضی. علوی کوں میثاق بولتے ہیں ، سِفلی کوں محشر بولتے ہیں. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۵).

بقیں جان ہر تن کوں ہے جابجا
جو یک روح علوی و سِفلی دوجا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۱). جن موجوداتِ علوی و سِفلی کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے ان کے حقائق کی تشریح ارسطو اور بطلیموس اور دیگر فلاسفۂ یونان کے موافق کی گئی ہے. (۱۸۷۰، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۷۲). سِفلی موجودات میں سے ہر ایک اپنے سے عالی اور بلندتر ہستی کے آگے جھکا ہوا ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۲ ، ۲:۸۹۵). **۲. کم درجے کا ، پست ، نیچ، گھٹیا.** چہروں پر تبسم لاتے تھے جذباتِ سفلی کے بھڑکانے کی کوشش نہیں کرتے تھے. (۱۹۵۴ ، اکبرنامہ ، ۱۴). یہ خواہشات بنیادی طور پر سِفلی اورناپاک نوعیت کی ہوتی ہیں. (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اِصطلاحات ، ۳۶). (ب) امذ. **منتر یا جادو جس میں شیطان، دیوی ، دیوتاؤں یا بدروحوں سے استعانت کی جائے ، گنڈوں کا عمل ، جادو ٹونا.** یہ سِفلہ عمل سِفلی میں غضب ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۲۴). بقول جاہلوں کے سِفلی برحق ہے مگر کرنے والا کافر ہے. (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجام عیش ، ۴۴). [سِفل + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---اَجْسام (---فت ا ، سک ج) امذ ؛ ج.
ارضی ، زمینی چیزیں ؛ مراد : کمتر درجے کی اشیا ، معمولی درجے کی چیزیں. علوی اجرام اور سِفلی اجسام میں جس قسم کے تعلقات ہیں ... عقل اس کا اِنکار نہیں کر سکتی. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۳۱). [سِفلی + اِجسام (رک)].

---بُھوک (---و مع) امذ.
جنسی کج روی ، غیرفطری خواہش کی شدت. پُرخور آدمی پُرخوری کر کے اپنی کسی اور سفلی بھوک کی خانہ پُری کرتا ہے. (۱۹۶۶، سرگزشت ، ۳۴۴). [سِفلی + بُھوک (رک)].

--- تَن (--- فت ت) امذ.
جسم انسانی.

جوں کے سونے کیرے تھار
سفلی تن تھے ہوتا بار

(۱۶۴۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۱۵)). [سفلی + تن (رک)].

--- جَذبات (--- فت ج ، سک ذ) امث.
کمینگی کے جذبات ، خیالات. بخشی صاحب نے عوام کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے ہر حربہ آزمایا اور اُن کے سِفلی جذبات کو اُبھار کر سیاسی فائدہ اٹھانا چاہا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۳۸). [سفلی + جذبات (رک)].

--- رُوح (--- و مع) امذ.
(تصوف) **رُوح جو ہمیشہ تاریکی اور پستی میں رہتی ہے اسے خودی کا عرفان حاصل نہیں ہوتا ، روح کا ایک مرتبہ.** سفلی رُوح یعنی نور کی چھاوں ہے اوس کے بولنے تے ناانپڑ سکے باج مرشد کے کہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳۶).

سفلی رُوح کوں ہے سیر
علوی کوں نئیں پھیرا پھیر

(۱۶۴۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۱۴)). [سفلی + رُوح (رک)].

--- سَیّارَہ (--- فت س ، شد ی ، فت ر) امذ.
(فلکیات) **وہ سیّارہ جس کا مدار سورج اور زمین کے درمیان واقع ہوتا ہے.** صرف سفلی سیّارہ ہی ادنیٰ اقتران میں ہوسکتا ہے. (۱۸۹۴ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۸۳). [سفلی + سیّارہ (رک)].

--- عِلْم (--- کس ع ، سک ل) امذ.
جادو ٹونے اور گنڈوں کا عِلم ، جھاڑ پُھونک. کوئی سِفلی عِلم کا ماہر آسیب سے کوئی راز اُگلوا رہا ہو. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۳). [سِفلی + علم (رک)].

--- عَمَل (--- فت ع ، م) امذ.
ایسا منتر یا عمل جس میں ناجائز طریقے اور جھاڑ پُھونک سے مدد لی جائے.

گوگل جلا کے سیکڑوں سفلی عمل پڑھے
اس تک نہ دسترس کسی تدبیر سے ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳). اسی زمانے میں مجکو تسخیر ہمزاد اور مسمریزم اور سِفلی عملیات کا شوق پیدا ہوا. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۵۶). [سِفلی + عمل (رک)].

--- وَظِیفَہ (--- فت و ، ی مع ، فت ف) امذ.
رک : **سِفلی عمل.** سائنس اور ٹیکنالوجی مادیّت پسند مغرب کا ایک سِفلی وظیفہ بن کر رہ گئی ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۳). [سِفلی + وظیفہ (رک)].

سِفلِیات (کس س ، سک ف ، کس ل) امث.
۱. **سِفلی عمل ، جادو ٹونا.** اس پر جادو اور سِفلیات کی تہمت لگائی گئی. (۱۹۳۵ ، طبعیات کی داستان ، ۱ : ۸۵). ۲. **ارضیات سے متعلق ، زمین کا** ایک مرتبہ واسطے بھم پہنچانے مادۂ سفلیات کے اور دوسری مرتبہ واسطے القاصورِ بسیطہ کے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۹). [سِفلی + یات ، لاحقۂ جمع].

سِفلِیَّت (کس س ، سک ف ، ی مع بشد) امث.
کمینگی ، نیچ پن ، گھٹیاانداز. سفلیت اس درجہ موجود ہے کہ ان کا شدید جمالیاتی شعور بھی اس کی پستی کو کم نہیں کر پاتا. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۶۱). [سِفلی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سِفلِین (کس س ، سک ف ، ی مع) امذ.
(ہیئت) **زہرہ ، عطارد اور قمر تین سیّارے جو آفتاب سے نیچے ہیں.** مُشتری زحل کا فلک میں مقام شمس سے اوپر ہے اس لیے ان کو علوین کہتے ہیں زہرہ قمر عطارد آفتاب سے نیچے ہیں اس لیے ان کو سِفلین کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۳۸). [سِفل + ین ، لاحقۂ جمع].

سِفنا / سِفنَہ (کس س ، سک ف / فت ن) امذ.
مچھلی یا مگرمچھ کے اوپر کا کھپرا ، فلس. جانوروں کی عمریں معلوم کرنے کے بہت طریقے ہیں ، مچھلیوں کے سفنے کچھووں کی ڈھال. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۷۴). [ع].

سُفُوف (ضم س ، و مع) امذ.
پسی ، کُٹی ہوئی چیز ، بُرادہ ، پھنکی ، چُورن ، چٹکی. برہمن نے منہ سے سُفُوف بیہوشی پُھونکا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۶). انڈے کا ایک طرف کا سر توڑ کر نمک اور کالی مرچ کا سُفُوف مِلا کر کھانا چاہیے. (۱۹۴۴ ، ناشتا ، ۳۴). باریک کپڑے سے چھان کر سُفُوف بنالو. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۴۷۵). [ع].

--- خُرْما کس اضا (--- ضم خ ، سک ر) امذ.
وہ پوڈر جو خُرمائے نر کے پُھول میں ہوتا ہے ، زیرۂ گُلِ خُرما (معیارِ فصاحت ، ۱۷۶). [سُفُوف + خُرما (رک)].

--- طِلا کس اضا (--- کس ط) امذ.
شیشے کی طرح شفاف ایک چمکیلی معدنی شے ، ابرک کا چُورا جو ابرک کو مسلنے یا ملنے سے بنتا ہے. سمندر کی موجیں اس کثرت سے ابرک کنارے پر لا کر جمع کر دیتی ہیں کہ لوگ اسے سمیٹ کر سفوفِ طلا کے نام سے جاذب کاغذ ... سے پہلے روشنائی سکھانے کے لیے بیچا کرتے تھے. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۲۴). [سُفُوف + طلا (رک)].

--- مُلَیِّن کس صف (--- ضم م ، فت ل ، شد ی بفت) امذ.
قبض کُشا سُفُوف ، پیٹ کی آلائش کو نرم کرنے والا سفوف ، ہاضم غذا. چارپائی ہندوستانیوں کی گُھٹی میں ملی ہوئی ہے وہ اسی پر سفوفِ مُلَیِّن پھانکتا ہے ، لیوبِ کبیر استعمال کرتا ہے. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۲۶۲). [سُفُوف + مُلَیِّن (رک)].

سَفُون (فت س ، و مع) امث.
خا ک اُڑانے والی ہوا.

برابر ہیں اہلِ تگ و تاز کو
نسیم و صبا و سموم و سفون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۲۳). [ع].

سَفَه (فت س ، ف) امث.
کم عقلی ، نادانی ، بیوقوفی.
فلسفہ میں خود سفہ موجود ہے ، اے فلسفی
طالبِ دانش نہ مانیں گے تجھے ہم زینہار
(۱۹۰۳ ، اعجازِ عشق ، ۵).

سُفَہا (ضم س ، فت ف) امذ ؛ ج.
کم عقل ، بے وقوف ، نادان لوگ. جن کو آپ نے سُفہا سے تعبیر کیا ہے ، درحقیقت میں ان کو دل سے پیار کرتا ہوں. (۱۸۸۸ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۸۸). بہت سے سُفہا ارازل اس کے ساتھ ہو لیے. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳). حتیٰ کہ اس نے انہیں مکہ سے نکل جانے پر مجبور کر دیا اور قریش کے سُفہاء کو ان کے پیچھے لگا دیا. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۷۲). [سفیہ (رک) کی جمع].

سُفَید (فت نیز ضم س ، ی مع نیز لین) صف.
۱. دودھیا ، بے رنگ کا جس پر عموماً ہر رنگ چڑھ جائے.
سفید دھرتا بازو و چنگال او
اسی وضع ہے سر تھے دنبال او
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۰).
منارہ ہے شرق سفید اس کا رنگ
کنارہ ہے مسجد جمعہ کی نسنگ
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۵۰).
سیسر مہ نیر خورشید
کالا اجلا سیہ سفید
(۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۰۸). طرح طرح کے پتنگ بنے گول ، دوپٹا ، ماہی جال ، مانگدار ، بھیڑیا ، طوقیہ ، خربوزیہ ، لنگوٹیہ ، چپ ، تکل ، کنکیا ، سفید ، للتا ، کلپتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۱). تُراب کے مختلف رنگ ہو سکتے ہیں جیسے کہ سفید ، سیاہ ، زرد ، سرخ ، براؤن وغیرہ. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۹۱). **۲. بے نور (آنکھ کے لیے مُستعمل).**
یار آیا تو ہوئے دیدۂ ناکام سفید
جیسے ہوں آمدِ سلطاں میں درو بام سفید
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۷).
مئے گلرنگ سے لبریز ہوئے جام سفید
چشمِ بد بین کو کرے گردشِ ایام سفید
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۷۳). **۳. خائف ، خوف زدہ ، ترساں.**
رستم بہ زال کا ہے گماں سب جہان کو
ایسا ہے تیرے رعب سے اے جنگ جُو سفید
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۲۸). **۴. سادہ ، بغیر لکھا ، صاف.** اس نے حاکم کے رُوبرو استغاثہ کیا اور بہی حساب کی لے گیا وقت معاینہ وہ بہی سفید پائی. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۶۹). **۵. گنجفے کی آٹھ بازیوں میں سے ایک بازی کا نام.**
جو کھیل میں لب و دندان دکھائے گنجفہ کے
سفید و سرخ کی بازی کو بھی غلام کرے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [ف : سپید (رک) کا محرف].

---اِتْوار (---کس ا ، سک ت) امذ.
مئی کے مہینے میں وہ پہلی اتوار یعنی ہفتہ کے بعد اور پیر سے پہلے کا دن جس میں فرانس اور جرمنی کے دیہات میں ایک رسم کے مُطابق لڑکیوں کی ٹولیاں ایک قصیدۂ بہاریہ گاتی گھر گھر جاتی ہیں جس میں اس رزق کا ذکر ہوتا ہے جو مئی کے مہینے میں میسر آتا ہے. اگر ان لڑکیوں کو پیسے مل جاتے ہیں تو وہ ایک ہری شاخ گھر کے دروازے سے باندھ جاتی ہیں ؛ ایسٹر کے بعد کا ساتواں اتوار جس میں اصطباغ کی رسم ادا ہوتی تھی اور سفید کپڑے پہنے جاتے تھے. اس جمعرات کو جو سفید اتوار سے پہلے پڑتی ہے روس کے دیہاتی بنوں میں پہنچ کر گیت الاپتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۳۴۹). [سفید + اِتوار (رک)].

---اَقْوام (---فت ا ، سک ق) امذ ؛ ج.
مغربی قومیں ، یورپ کے لوگ ، انگریز. ہٹلر کے نسلی اِمتیازات کے نظریے کی رُو سے سفید اقوام دُنیا کی تمام اقوام سے اور آریائی اقوام دوسری سفید اقوام سے اور نارڈک نسل دوسری سفید نسلوں سے اور جرمن دوسری نارڈک نسلوں سے زیادہ خالص ہونے کی وجہ سے سفید نسلوں سے ممتاز ہیں. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۹۹). [سفید + اقوام (رک)].

---اِنْقِلاب (---کس ا ، سک ن ، کس مع ق) امذ.
(کنایۃً) **حکومت کی طرف سے رعایا کی خوشحالی کا منشور ، فوری تبدیلی کے اقدامات جو پُرسکون طریقے سے انجام پائیں.** ایران کے سفید انقلاب کا منشور جو اعلیٰ حضرت شہنشاہِ ایران کے حکم سے جاری ہوا ہے اس کا بیّن ثبوت فراہم کرتا ہے. (۱۹۷۵ ، اندازِ بیاں ، ۲۲۳). [سفید + اِنقلاب (رک)].

---ایچَه (---ی مع ، فت چ) امث.
ایک قسم کی شال جو سیاہ یا سفید اُون سے بُنی جاتی ہے ، طرحدار. سفید ایچہ جس کو طرحدار بھی کہتے ہیں اس کے اون کا رنگ سفید یا سیاہ ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۳). [سفید + ایچہ ـ چہ ، لاحقۂ تصغیر].

---آدْمی (---سک د) امذ.
مغربی قوم کا فرد ، انگریز ، گورا. متمدن سفید آدمی کو اپنے اس فرض کا احساس تھا کہ وہ غیر متمدن ایشیائی اور افریقی دیسی باشندوں کو جو بقول کپلنگ ، نیم طِفل اور نیم شیطان ہیں تربیت دے اور انہیں تمدّن سکھائے. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۹۸). [سفید + آدمی (رک)].

---آکْسائیڈ (---سک ک ، کس ء) امذ.
سفیدہ. نئی لکڑی پر عموماً روغن کی چار تہیں درکار ہوتی ہیں ابتدائی تہ میں سُرخ اکسائیڈ (سیندور) کا زیادہ حصہ ہوتا ہے جو سفید آکسائیڈ (سفیدہ) کے ساتھ مل کر لکڑی کے مسامات کو

بند کر دیتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۱۰۰).
[سفید + انگ : Oxide].

---آہو (---و مع) امذ.
(کنایۃً) معشوقہ (جامع اللغات). [سفید + آہو (رک)].

---بازار امذ.
(بزازی) کپڑے کا بازار (خصوصاً) ململ کے تھانوں کے فروخت کی منڈی. بنگال کی خاص قدیم اصطلاح ہے. بمبئی ، کلکتہ میں سب اسی نام کے بازار ہیں لیکن ان کا اصل قدیم مفہوم باقی نہیں رہا (ا پ و ، ۲ : ۷۷). [سفید + بازار (رک)].

---بال امذ.
بالوں کا عمر کے سبب سفید ہو جانا ؛ (کنایۃً) ، ضعیف العمری ، بڑھاپا. ڈاڑھی گھنی اور بڑی تھی آخر زمانہ میں اِکّا دُکّا سفید بال آ گیا تھا. (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۲۰۸). محی الدین قرہ صاحب بھی برسوں کے خواب خرگوش سے ہڑبڑا کر جاگ اٹھے اور لیلائے اقتدار سے ہمکنار ہونے کے لیے اپنے سفید بالوں میں جنتا مارکہ خضاب کرنے لگے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۷۱). [سفید + بال (رک)].

---بال جوانی کا زوال کہاوت.
سفید بال بڑھاپے کی آمد کی نشانی ہوتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---براق (---فت ب ، شد ر) صف.
بے حد سفید ، چمکدار سفید ؛ حد درجہ اُجلا. کوئی سفید براق ، کوئی بھوری کوئی کالی بھٹ کوئی کیسی کوئی کیسی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۹۸). ایک بزرگ سامنے کھڑے ہیں سفید براق لباس چہرے کے گرد نور کا ہالہ. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۰۵). [سفید + براق (رک)].

---بوزہ (---و مع ، فت ز) امذ.
(حیاتیات) سفید رنگ کا بگلے سے مُشابہ لیکن قد میں مُرغ کے برابر ایک پرند جس کی چونچ لمبی خمدار یا چمچہ نما ہوتی ہے جس سے وہ مچھلی مینڈک کیڑے اور چوہے پکڑ کر کھاتا ہے لاط : (Threskiornis . تھیس کی اورنس میلیو نو سفیلس (سفید بوزہ) . (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۷۵) . (Melanocephala Lathum) [سفید + بوزہ (رک)].

---بیگن (---ی لین ، فت گ) امذ.
بیگن کی ایک قسم جو ہندوستان میں پایا جاتا ہے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور چھلکا اس کا باریک ہوتا ہے لاط : (Egg Plant). وید کہتے ہیں سفید بیگن میں سیاہ سے فوائد کم ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۵۰۲). [سفید + بیگن (رک)].

---بھک (---فت بھ) صف.
بالکل سفید. مکانوں کی اُونچی اُونچی اٹاریوں پر پھیلی ہوئی دھوپ کفن کی طرح سفید بھک ہوگئی تھی. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۳۰). [سفید + بھک (رک)].

---پارچات والے امذ ؛ ج.
(کنایۃً) خفیہ پولیس کے آدمی. پولیس کے جو لوگ ایوان کے اندر حفاظتی فرائض سرانجام دیتے ہیں...انہیں سفید پارچات والے کہا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۹ فروری ، ۳).

---پری (---فت پ) امث.
(کنایۃً) کوکین ، بے حس کر دینے والی دوا. ان زمانہ سازوں ، خانہ براندازوں نے مے و معشوق کی حد سے گزر کر اب نئے نواب کو سفید پری کی پلکت پر لگایا تھا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۲۹). [سفید + پری (رک)].

---پڑنا محاورہ.
رک : سفید ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پلکا (---فت پ ، سک ل) امذ.
وہ کبوتر جس کا رنگ سفید ، پوٹا کالا ، دُم اور بازو کُچھ کالے اور کُچھ سفید ہوں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [سفید + پلکا (رک)].

---پلو (---فت پ ، شد ل ، و مع) امذ.
(طب) عورت کی پانی آنے کی بیماری ، سیلان الرحم ، سفیدی آنا ، (کنایۃً) کپڑا ، پارچہ ، لتّا. لہو کے بہنے یا آنسو بہنے سفید پلوُ بیماری وارد ہونے میں کچھ تعجب نہیں. (۱۸۴۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۱۷۶). [سفید + پلو (رک)].

---پوست/پوستین (---و مع ، سک س/و مج ، سک س ، ی مع) صف.
وہ جس کا رنگ گورا ہو ، گورے رنگ والا. عورت خوبصورت سفید پوست ... اپنے یار کا انتظار کر رہی ہے.(۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۴۸). [سفید + پوست / پوستین (رک)].

---پوش (---و مج) صف.
۱. اُجلے کپڑے پہننے والا ، بھلا مانس ، شریف ، متوسط طبقے کا ، معزز شخص. جہاں کے سفید پوش کسی کے محتاج ہیں. (۱۸۳۵ پالی گلاٹ ، ۸۱). یہ تو ایک معمولی سی بات ہے کہ کسی سفید پوش مرد آدمی کو پیچھے سے جا کر ایک گھونسا گھم سے رسید کیا. (۱۹۳۸ ، بحرتبسم ، ۲۲۰). سفید پوش اور کرسی نشین اپنی موٹر گاڑیاں ان کی خدمت میں پیش کرنے میں بڑا فخر محسوس کرتے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۲۰۵). ۲. (کنایۃً) بزرگ ، اللہ والا ، صوفی منش. اس کے یہاں ایک لڑکا عنایت‌شاہ ... پیدا ہوا جو اب تک لاہور میں سفید پوش ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۹۷۸). انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص سفید پوش نظر آئے. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۰). [سفید + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

---پوشانہ (---و مع ، فت ن) صف.
رکھ رکھاؤ والا ، باوقار. سفید پوشانہ خودداری نے زبان بند کر دی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۵۳). [سفید + پوش + انہ ، لاحقۂ صفت].

---پوشی (---و مج) امث.
عزّت داری کا بھرم ، رکھ رکھاؤ ، وضعداری. ظاہری سفید پوشی

سے اچھے اچھے لوگوں سے ملنے کا اتّفاق ہوتا رہتا تھا. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۷). [سفید + پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تُلسی (---ضم ت ، سک ل) امث.
(طِب و نباتیات) **لَکّا تُلسی ، نیاز بونے سفید White Basil** (پلیٹس). [سفید + تُلسی (رک)].

---تُوتا (---و مع) امذ ؛ سمر تُھوتا.
(طِب) **سفید توتیا ، ہیرا کَسیس ، سفید جست** (پلیٹس) . [سفید + تُوتا ـ تُوتیا (تُھوتا)].

---ٹھیکری (---ی مع ، سک ک) امث.
(طب) **ایک قِسم کی رُوئیدگی جو زمین پر بچھی ہوتی ہے . اسکا پُھول سُرخ رنگ کا اور چھوٹا ہوتا ہے اور اسکے گُچھے ہوتے ہیں. اسکی جڑ سفید ہوتی ہے** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲۳). [سفید + ٹھیکری (رک)].

---جسیمہ (---فت ج ، ی مع ، فت م) امذ.
(طب) **خُون میں شامل سفید ذرّہ.** بعض جسیمے بے رنگ یا سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کی کوئی مقررہ شکل نہیں ہوتی. یہ اپنی شکل ہر وقت تبدیل کرتے رہتے ہیں. ان کو سفید جسیمے (White Blood) کہتے ہیں . (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۶۸) . [سفید + جسیمہ (رک)].

---جھاگ امذ.
رک : سفید بُھک ، نہایت سفید. سرکار بیگم چکن کی سفید جھاگ سی ساری باندھے تختوں کے چوکے پر پیتل کا تھال سامنے رکھے پالک کے پتّے چُن رہی تھیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۰). [سفید + جھاگ (رک)].

---جَھنڈا/جھنڈی (---فت جھ ، مغ) امذ.
چٹے پھریرے کا نشان جس کو جنگ کے موقع پر بلند کیا جاتا ہے امان اور صلح طلب کرنے کی علامت سمجھا جاتا ہے. انہوں نے دہاونیوں (قاصدوں) کو سفید جھنڈی دے کر بھیجا . (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبیدار تک ، ۳۲). انگریزی بیڑہ برابر گولہ باری کرتا رہے تو مغابرات صلح جاری کرانے کے لیے سفید جھنڈا بلند کر دیا جائے . (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ (ترجمہ) ، ۱۳۳) . [سفید + جھنڈا/جھنڈی (رک)].

---جُھوٹ (---ومع) امذ.
نرا جُھوٹ ، بالکل جُھوٹ ، یکسر جُھوٹ ، قطعاً جُھوٹ. پارلیامنٹ کے ہاؤسوں اور پبلک جگہوں میں سفید جُھوٹ بولنے سے مطلق دریغ نہیں ہوتا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، مارچ ، ۴۹). یہ تو صریحاً سفید جھوٹ تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۹۵). [سفید + جُھوٹ (رک)].

---چُڑیل (---ضم چ ، ی لین) امث.
(طنزاً) **انگریز عورت.**

کیا کام ان سفید چُڑیلوں کا ہند میں
کیوں ایسی شادیوں کی ہے بھرمار آجکل

(۱۹۱۳ ، دیوانِ پروین ، ۶۸). [سفید + چڑیل (رک)].

---چِہْرہ کَرْنا محاورہ.
فتحیاب ہونا ، کامیابی حاصل کرنا. میں اس کے پاس جاتا ہوں اور انشاءاللّٰہ وہاں سے سفید چہرہ کئے بغیر واپس نہ آؤں گا. (۱۸۹۱ ، قِصّۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۶۵).

---خُون (---و مع) امذ.
بے مروت ، طوطا چشم ؛ (مجازاً) منی ، نطفہ ، مادّۂ تولید. بیٹی اور باپ سے دغا بازی ، اولاد اور ایسا سفید خُون. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۲). [سفید + خُون (رک)].

---داغ امذ.
وہ سفید دھبّا جو بدن انسان پر خُون کی خرابی سے پڑ جاتا ہے.

اُس کی نظر میں ہے گُلِ نرگس سفید داغ
جو مُبتلا ہے شوخ سمن بُو کی چشم کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۳). اور ورم اور چھلکے اور سفید داغ کے لیے یہ حکم ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۴۴). تمہاری تھوڑی پر سفید داغ ہے . (۱۹۳۰ ، جاہ و جلال ، ۱). [سفید + داغ (رک)].

---دوشت (---و مج ، سک س) امذ.
(کنایۃً) **گوری قوم کا فرد** ؛ (استعارۃً) **امریکہ** . مغرب سے نوید آتی تھی کہ «شمال کی جانب سے ہمارے زرد دوست اور جنوب کی سمت سے سفید دوست ہمارے لیے بڑے پیمانے پر مداخلت کرنے والے ہیں. (۱۹۷۴ ، ہمہ یارانِ دوزخ ، ۲۰) . [سفید + دوست (رک)].

---دِیو (---کس مج ، د ، و مج) امذ.
(روایتاً) **ایک لڑاکا قوم کا فرد جس کا ذِکر داستانِ امیر حمزہ میں آتا ہے اس کو رستم نے قتل کیا تھا** . ہرچند افسون و عزیمت سے آسیب ان سفید دیووں کا دارالسلطنت سے کُچھ دور ہوا لیکن تسخیر ان کی ہنوز قرار واقعی عمل میں نہیں آئی. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۲۷۲). سفید دیو لشکر لے کے آیا اور سارے عجمی لشکر کو تباہ کر دیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۸۳). [سفید + دیو (رک)].

---دھاری امث.
صبح صادق کی روشنی کی پہلی کرن ، سفید خط. کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے. (۱۹۸۴ ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۳۱). [سفید + دھاری (رک)].

---ڈاڑھی میں سِیاہی لَگْوانا کہاوت.
بڑھاپے میں بدنامی مول لینا (جامع اللغات).

---ڈامَر (---فت م) امث.
ایک قیمتی رال جو مغربی جزیرہ نُمائے ہند کے ایک بڑے درخت سے نِکلتی اور وارنش بنانے میں کام آتی ہے. سفید ڈامر یا رال اور آرٹوکارپس (پھنس) کے بیجوں میں بیج پتوں کے تغیرات کو دیکھو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۷۵). [سفید + ڈامَر (رک)].

---ڈھلواں لوہا (---فت ڈھ ، سک ل ، و مج) امذ.
(فلزیات) **لوہے کی ایک قسم اس کی شکستہ سطح چاندی جیسی سفید ہوتی ہے یہ سخت اور بھونک اور بجز معمولی ڈھلائی کے عام طور پر ڈھلائی کے بہت کم کام آتا ہے. زیادہ تر یہ پٹواں لوہا بنانے میں خرچ ہوتا ہے.** ڈھلے لوہے کی کئی قسمیں ہیں لیکن عام طور پر تین صدر عنوانوں کے تحت ان کی تقسیم کی گئی ہے- رماوی ڈھلواں سفید لوہا ڈھلواں لوہا اور چتّی دار ڈھلواں لوہا. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۴). [سفید + ڈھلواں (رک) + لوہا (رک)].

---رابطہ (---کس ب ، فت ط) امذ.
(طب) **سفید رنگ کی وہ نسیں اور ریشے جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں حصوں کو ملاتی ہیں.** یہ پشتی رُخ سفید مادے کے اس رابطہ یعنی اگلے سفید رابطہ (White Commissure) تک گہرائی میں اتر جاتا ہے. (۱۹۴۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۱۰۷). [سفید + رابطہ (رک)].

---رُخسارِبُلبُل (---ضم ر ، سک خ ، ضم ب ، سک ل ، ضم ب) امث.
(حیوانیات) **پاکستان میں پائی جانے والی بُلبل کی ایک قِسم .** بلوچستان کے معروف حیوانات کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے ... مولپاسٹس لیو کو جینس (Molpastes Leucogenys) (سفید رُخسار بُلبل White-Cheeked Bulbul ، (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۷۲). [سفید + رُخسار (رک) + بُلبل (رک)].

---رَسوب (---فت ر ، و مع) امذ.
(طب و نباتیات) **بیریم کاربونیٹ کے مرکب کی تلچھٹ.** اگر ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ موجود ہوتی تو وہ آب برائٹا سے تعامل کر کے بیریم کاربونیٹ کا سفید رسوب بناتی. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات، ۲ : ۶۴۷). [سفید + رسوب (رک)].

---رُو (---و مع).(الف) صف.
روشن چہرے والا ، جس کا عمل داغ دھبے سے پاک ہو ؛ معزز.

فرمایا سفید رُو سیہ کاروں کو
کاغذ کو سیاہ رُو ، وہ کیونکر کرتے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۵). (ب) امذ. **کانسی ، ایک قِسم کی دھات جو تانبے اور رانگ کی آمیزش سے تیار ہوتی ہے.** سفید رُو ، جس کو اہلِ ہند کانسی کہتے ہیں چار سیر تانبا اور ایک سیر رانگے کی باہمی آمیزش سے بنتا ہے . (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۶۵). [سفید + رو (رک)].

---رُواں/ رُوئیں (---و مع ، غنہ) امذ.
(نباتیات) **گنّے کا ایک مرض جس کی وجہ سے اس کے اندر سفید رُوئیں نمودار ہو جاتے ہیں یہ مرض گنّے کے تنے اور پتوں پر ہوتا ہے اور لمبائی کے رُخ پر اس میں جھریاں پڑ جاتی ہیں .** گنّے کا باطن بے قاعدہ قطعوں میں سُرخی ظاہر کرتا ہے جو کہ بعد میں مرض کی شدت کے ساتھ ساتھ سارے گودے میں پھیل جاتی ہے اور کہیں کہیں اس پر عموداً سفید روئیں نمودار ہوتے ہیں. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۱۳۴). [سفید + رُواں (رک)].

---رِیش (---ی مع) صف.
سفید ڈاڑھی والا ؛ (کنایۃً) بُوڑھا. ایک سفید ریش بزرگ آگے بڑھے اور کلمۂ طیبہ پڑھا کر مشرف با اسلام کیا. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۹) . ایک سفید ریش بزرگ سردار جی جھانسی سے رات بھر کا تکلیف دہ سفر کر کے آئے تھے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۵۶). [سفید + ریش (رک)].

---سَر (---فت س) صف.
جس کے بال سفید ہو گئے ہوں ؛ (کنایۃً) عمر رسیدہ ، بوڑھا ، ضعیف . اس بڈھے اور سفید سر آدمی نے انسانیت سے گزرے ہوئے اور غیر مانوس جنگیوں کے وحشیانہ فعلوں میں کس طرح ساتھ دیا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۸۰). [سفید+سر(رک)].

---سِرا (---کس س) امذ.
سرخاب (دریائے لطافت ، ۲۷). [سفید + سرا (رک)].

---سِرس (---کس س ، فت ر) امذ.
(نباتیات) **سرس کی ایک قسم جس کا تنہ سفید اور درخت بہت بڑا ہوتا ہے.** سفید سرس:- چین کے ملکوں میں یہ پودا بکثرت پایا جاتا ہے بلندی اور موٹائی اور عمر اس پودے کی پنک سرس جیسی ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ پتے اس پودے کے سبز سفیدی مائل اور تخم سفید ہوتا ہے. (۱۹۰۳، باغبان، مارچ، ۱۵). [سفید + سرس (رک)].

---سڑَن (---فت س ، ڑ) امث.
(جنگلات) **درختوں کا ایک مرض جس سے پُرانے درختوں میں پھپوند کے حملہ سے بوسیدگی اور سڑاند پیدا ہو جاتی ہے. جس میں پھپوند کے باریک جڑوں جیسے تار لکڑی کے اندر داخل ہو کر ریشوں کو توڑ ڈالتے اور سڑا دیتے ہیں** **White Mycalium** ایسی سڑن کے عام معروف نام ان کے رنگوں کے لحاظ سے سرخ سڑن اور سفید سڑن ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۹۴). [سفید + سڑن (رک)].

---سُنبُل (---ضم س ، سک م بشکل ن ، ضم ب)امث.
(طب ، نباتیات) **تُوتیا کا سفیدہ** (پلیٹس). [سفید + سنبل (رک)].

---سَنگچُور (---فت س ، غنہ ، سک گ ، و مع) امذ.
ایک قِسم کا سانپ جس کا رنگ آسمانی و بادامی اور حلقے سفید ہوتے ہیں (تریاقِ مسموم ، ۲۴). [سفید + سنگچور (رک)].

---سیمَل (---ی لین ، فت م) امث.
(نباتیات) **ایک سیدھے تنے کا اُونچا درخت ، سفید پھول ، بیج سے تیل نکلتا ہے ، ادویات میں مستعمل. اس کے پھل کی روئی زیادہ چکنی اور ٹھنڈی ہوتی ہے اس لیے مریض کے تکیوں اور دواؤں کے کام آتی ہے.** لاط : **White Bombaz Hepla Phyllum** سفید سیمل ... سیدھے تنے کا اُونچا درخت ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۳۳). [سفید + سیمل (رک)].

---شراب (---فت ش) امث.
سنہرے رنگ کی شراب ، ہلکی شراب جو ہاضم ہوتی ہے ، وائن روزانہ کھانے کے بعد خوشبودار سفید شراب پلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۷). [سفید + شراب (رک)].

شِکُم مَچْھرالا (--- کس ش ،ضم ک ،فت م ،سک چھ) امذ.
(حیوانات) سفید سینے والی ماہی خور ، رام چڑیا جو پاکستان میں بھی پائی جاتی ہے ، چلق ، ابوالرقص؛ بلوچستان کے مصروف حیوانات کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے ... ۳۵ - ہلس اون سمتر نینسس (White Brcasted King Fisher)؛سفیدشکم مچھرالا (Halcyon Smyrnensis). (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۴۷). [سفید + شِکم(رک) + مچھرالا (رک)].

---عَلَم (---فت ع ، ل) امذ.
رک : سفید جھنڈا. راجا کا بیٹا سفید علم ہاتھ میں لیے نمودار ہوا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۱۶). [سفید + علم (رک)].

---کاری امث.
چُونے کی سفیدی ، قلعی ، چُونا کرانا. ایک گز سفید کاری کرنے میں دس سیر قلعی کا خرچ ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۳۹)[سفید + ف : کار ، کردن ـ کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاغَذ (---فت غ) امذ.
وہ کاغذ جس پر کُچھ لِکھا نہ ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات) [سفید + کاغذ (رک)].

---کَدُو (---فت ک ، شد د ، و مع) امذ.
(نباتات) کَدُو کی قِسم کی ایک بُوٹی جو اپنے بیل ڈوروں کی مدد کے سہارے چڑھتی ہے یہ بیل ڈورے پتے کے مقابل سے نکلتے ہیں. سفید کدُو (Cucurbitaperl) بود و باش : عام طور سے گرم ممالکِ میں زیادہ ہے. (۱۹۶۲ ، مبادیِ نباتیات ، ۲۲۷). [سفید + کدُو (رک)]

---کَرْنا محاورہ.
۱. شرمسار کرنا ، لاجواب کر دینا.

اس سبز خط کے غم سیں ہوا ہوں تمام زرد
کرتا ہوں اشکِ سرخ سیں رو رو نین سفید

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۲۴۵).

منہ سے اک بات خجالت سے نہ نِکلے ہرگز
آئنہ رویوں کو کر دے تری تقریر سفید

(۱۸۵۹ ، دفترِ بیمثال ، ۶۴). ۲. **(کیمیا) تانبے کو سنکھیا کی مدد سے جوڑا بنانے کے واسطے چاندی کی رنگت میں لانا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کِلْکا (--- کس ک ، سک ل) امذ.
(حیوانات) ایک قِسم کا پرند جو زیادہ تر سبز رنگ کا ہوتا ہے مگر اس کی ایک دیسی قسم سفید بھی ہوتی ہے. دریاؤں اور بڑی بڑی جھیلوں پر رہتا ہے. مچھلی کا شکار کرتے وقت پچاس ساٹھ فٹ ، گز اُونچا اُڑ کر منڈلاتا رہتا ہے. **چونچ اس کے جسم پر بڑی اور پاؤں چھوٹے ہوتے ہیں. پنجاب میں رہتا ہے.** جب زمین پر کرم وغیرہ اپنی کوئی من بھاتی خوراک دیکھتی ہے تو سیدھی اس پر گِرتی ہے اور پکڑ کر کھا جاتی ہے جیسے غوطے مار سفید کِلکا. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۰۷). [سفید + کِلکا (رک)].

---کَمَل (---فت ک ، م) امذ.
رک : سفید کنول. کمل سفید ہے اور نیلوتپل سیاہ ہے جہاں سفید کمل ہے وہاں نیلوتپل نہیں ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۳). [سفید + کمل ـ کنْول].

---کَنْوَل (---فت ک ، مغ ، فت و) امذ.
(طِب و نباتات) کنول کی ایک قِسم جس کا پھول سفید ہوتا ہے. ادویات میں مُستعمل. یوکرین میں بہت سے امراض کی تنہا دوا کے طور پر سفید کنْول سرِ فہرست ہے. (۱۹۶۲ ، جڑی بُوٹیوں سے علاج ، ۵۷). [سفید + کنْول (رک)].

---کِیکَر (---ی مع ، فت ک) امذ.
(طِب و نباتات) کیکر کی ایک قِسم جس کی چھال سفیدی مائل ہوتی ہے. درخت بڑا یا چھوٹا. پھلیاں لگتی ہیں جن کو سانگر یا سانگری کہتے ہیں ادویات کے علاوہ ترکاری کے طور پر بھی اِستعمال ہوتا ہے. ہند و پاک میں کثرت سے ملتا ہے. کھیجڑی ، اس کو ہندوستان میں سفید کیکر کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶۹). [سفید + کیکر (رک)].

---کیوڑَہ (--- کس ک ، و مج ، فت ڑ) امذ.
(طِب و نباتات) کیوڑے کا پیڑ کھجور کے پیڑ سے مُشابہ ، چار برس میں پُھول دیتا ہے اس کی کئی اقسام ہیں. بیس برس تک کارآمد ہوتا ہے. رنگ بھگ میلا سفید ، وضع مکا کے بھٹے جیسی ہوتی ہے ، جن میں تہ بہ تہ پتے ہوتے ہیں. بُھٹے کے سب سے اوپر کے پتے ہرے اور بہت لمبے ہوتے ہیں ان کے اندر کے پتے سفید نکلتے ہیں سرہٹے اس کو سفید کیوڑہ اور کیتکی کو جس کا پھول پیلا ہوتا ہے پیلا کیوڑہ بولتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۰۱). [سفید + کیوڑہ (رک)].

---گَرْم (---فت گ ، ر نیز سک ر) امذ.
(طبیعیات) حرارت سے سفید ، بہت زیادہ گرمی سے سفید کیا گیا. پلاٹینم کے ایک تار کو اگر ۱۲۰۰°ع تک سفید گرم White Hot، کیا جائے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۹۳۱). [سفید + گرم (رک)].

---لِباسی (--- کس ل) صف.
خُفیہ پولیس کے وہ آدمی جو سفید سادہ یونیفارم میں ہوتے ہیں. ایک سفید لباسی افسر ایوان سے باہر آیا اور یوسف کے پاس آکر رک گیا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۹ / فروری ، ۳). [سفید + لِباس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---لَقا (---فت ل) امذ.
لقا کبوتر کی سفید قسم؛ یہ کبوتر اکثر اپنی گردن دُم کے ساتھ لگائے رکھتا ہے. ہر قِسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے

تھے جو نسل آپ چاہیں مول تول کر کے لے سکتے تھے ان میں سے چند کے نام ... سفید لقا ، سیاہ لقا ، سبز لقا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۱). [سفید + لقا (رک)].

---لَکڑی (---فت ل ، سک ک) امث.
(جنگلات) **لکڑی کی ایک اچھی قِسم جو نرم ہوتی ہے اور وزن میں کھیر کی لکڑی سے ہلکی ہوتی ہے اس مخصوص درخت کی لکڑی جس کا تنا سفید ہوتا ہے.** لاط : **Populus Ciliata** . جہاں کھیر کی لکڑی نمایاں موجود ہو وہاں وہ سفید لکڑی سے وزن دار ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۶). [سفید + لکڑی (رک)].

---مَرْز (---فت م ، سک ر) امذ.
(طب و نباتیات) **مشہور ساگ چولائی کی اقسام میں سے ایک جو ہند و پا ک میں سفید چولائی کے نام سے مشہور ہے ادویات کے علاوہ ترکاری کے طور پر بھی اِستعمال کیا جاتا ہے.** دوسری قِسمیں عربی میں بقلۂ یمانیہ اور فارسی میں سفید مرز کہلاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۹۶). [سفید + مرز (رک)].

---مکّھی (---فت م ، شد کھ) امث.
(حشریات) **گنے کی فصل کو نقصان پہنچانے والی سُنڈی. اس سُنڈی کا رنگ چمک دار دودھیا ہوتا ہے. پیٹھ کے درمیان لمبے رُخ پر ایک دھاری ہوتی ہے.** سفید مکھیاں اور کالے بگ بھی گنے کے خلیوں کا رس چوس کر فصل کو نقصان پہنچاتے ہیں. (۱۹۷۶ ، گنے کی کاشت ، ۳۷). [سفید + مکھی (رک)].

---موتیا (---و مع ، کس ت) امذ.
(طب) **آنکھ میں پُھلا ہونے کی بیماری جس میں رتِل پر سفیدی پُھول آتی ہے.** ستاروں کی آنکھوں ہیں دیکھتے دیکھتے سفید موتیا اُتر آیا اور میرے بدن میں تشنج آ گیا . (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۰۱). [سفید + موتیا (رک)].

---مُہْرَہ (---ضم مع م ، سک ہ ، فت ر) امذ.
(طب) **بڑی کوڑی یا سیپ ، ایک دوا جو آنکھوں کے امراض میں مستعمل ہے ، یہ صدفی ہڈی جس سے کیڑا نکل جائے تو تیار کی جاتی ہے ، سنکھ.** چالا ک نے بچا لاکی اسرار کو لیا برابر افراسیاب کے تو تخت پہونچ ہی چکا تھا آواز عمرو کے سفید مُہرے کی سُن رہا تھا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۳۶) . [سفید + مُہرہ (رک)].

---وَبا (---فت و) امث.
(طب) (عوام) **کوڑھ کی بیماری.** یہ پلیگ نہیں کوڑھ ہے اسے سفید وبا کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جاہ و جلال ، ۱). [سفید + وبا (رک)]

---وسُرْخ (---و مع ، ضم س ، سک ر) امذ.
گنجفے کی آٹھ بازیوں میں سے ایک کا نام.

جو کھیل میں لب و دنداں دکھائے گنجفے کا
سفید و سُرخ کی بازی کو بھی غلام کیا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۷۶) [سفید + و(حرفِ عطف)+ سُرخ (رک)].

---وسِیاہ (---و مع ، کس س) امذ ؛ ہم سیاہ و سفید.
۱. **کُل اِختیارات ، تمام ، کُل معاملات.**

یاں کے سپید و سیہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اِتنا ہے
رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جُوں تُوں شام کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶). سفید و سیاہ کا تمھیں اِختیار ہے . (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۱۸). ۲. **بُرائی ، بھلائی ، نیکی بدی ؛ دنیا کے نشیب و فراز.**

کیا کیا دکھائے سیر سفید و سیاہِ دہر
کس کس طرف کو ابلقِ ایّام لے گیا

(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۶۶).

آنکھوں سے دیکھتا ہوں سفید و سیاہِ دہر
کیونکر کہوں دو رنگیٔ صبح و مسا غلط

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۶۴). کرشن چندر نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے اور ہمارے افسانے میں جوش ، ولولہ اور کردار نگاری کی سفید و سیاہ لکیریں بہت کچھ ان کی رہون منت ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۴۳). ۳. **اچھا بُرا ہر قسم کا شخص یا سامان.**

اتھا بہوت بھی واں سفید و سیاہ
نہیں پانو رکھنے کوں تھا جایگاہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۶).

ہر روز روزِ ہجر ہے ہر شب شبِ فراق
نفرت ہوئی یہاں کے سفید و سیاہ سے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۲۵).

جو کُچھ کہ تھے سفید و سیہ آشکار تھے
جاری سب اپنی اپنی جگہ کاروبار تھے

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۳۲). [سفید + و (حرفِ عطف) + سیاہ (رک)] .

---وسِیاہِ دَہر / عالَم(---و مع ، کس س ، ہ/فت د ، ل) امذ.
(کنایۃً) **دُنیا کی بُرائی بھلائی ، زمانے کا نشیب و فراز.**

کہاں نجات سفید و سیاہِ عالم سے
نہ چین دیکھی یہ شام و پگاہ کی گردش

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۵). [سفید + و (حرفِ عطف) + سیاہ (رک) + دہر / عالَم (رک)].

---وسِیاہ کا اِختیار ہونا محاورہ.
ہر قسم کا اِختیار ہونا ؛ مُختارِ کُل ہونا.

لیتا ہوں بوسے اُس رُخ و گیسو کے رات دن
ہے اِختیار مجھ کو سفید و سیاہ کا

(۱۹۰۰ ، بیخود (ہادی علی) ، د ، ۱۰).

---وسِیاہ کا مالِک ہونا محاورہ.
مُختارِ کامل ہونا. وہ صرف وزیر نہ تھا بلکہ سفید و سیاہ کا مالک تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۴۰). نیاز علی کو سارے سفید و سیاہ کا مالِک بنا دیا ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۰).

---ہاتھی امذ.
(کنایۃً) **وہ شخص یا چیز جس کے اِخراجات ناقابلِ برداشت حد تک زیادہ ہوں یا قابلِ اعتراض ہوں ، جس پر غیر ضروری خرچ کیا جا رہا ہو.** پراسیسنگ پلانٹ کی خریداری میں مضمر نقصانات سے

اُنھیں پوری طرح آگاہ کر دیا تھا ، اور بتلایا کہ ۳۰.۰۰ ملین ڈالر کا سفید ہاتھی کم از کم بھی اپنی مکمل تنصیبات کے لیے بیس سال کا عرصہ لے گا ۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۸۲) . [سفید + ہاتھی (رک)].

ـــــ ہو جانا/ہونا محاورہ.

۱. **مُنھ فق ہو جانا ؛** (شرم ، خوف ، جلن یا حیرت وغیرہ سے)، **چہرے کا رنگ اُڑ جانا ، خون خُشک ہو جانا ، ہوائیاں اُڑنے لگنا.**

بے بُو ہوا ہے بس کہ وو زلفوں کی شرم سیں
ہونے کیوں نہ رنگِ اصلیٔ مُشکِ خُتن سفید

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۴۴).

ہو گئے مارے حسد کے سیکڑوں دشمن سفید
گر لہو سے ہو گیا مرا تزِ افکار سُرخ

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۶).

دیکھنا کب مری اُلفت نے دِکھائی تاثیر
سُن کے مرنے کی خبر ہو گیا دِلدار سفید

(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۹۰).

خجل ہیں سامنے اس روئے بےنقاب کے پُھول
سفید ہو گئے ہیں باغ میں گلاب کے پُھول

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگاریں ، ۶۹). ۲. **بڑھاپا آ جانا ، بالوں کا سفید ہونا.**

دو روز کے فِراق میں اِتنا ہوا سفید
گویا مثالِ صبح کبھی میں جواں نہ تھا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۳۶).

سَفیدا (فت س ، ی لین) امذ ؛ ر سفیدہ.

۱. (نباتیات) **ایک درخت جو جند ، چیل اور دیودار وغیرہ کی طرح سیدھا ، تنا موٹا ، چھال سفید ، اندر کی لکڑی بھی سفید ، بنے چنار سے مُشابہ ، اُوپر سبز اور نیچے سفید ہوتے ہیں . صوبۂ سرحد اور افغانستان میں عام ہے. لکڑی چھتوں کے کام آتی ہے ، لاط : Poplas** . سفیدہ وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں کی خاک میں کچ ملی ہو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۷۶) . مخصوص درخت جنس ببول ، جنسِ جمّی ، جنسِ پیلو ، جنسِ جھاؤ ، جنسِ سفیدہ ہیں. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۷). چوڑی پتی والے درختوں میں تن (Funs) شرول (Alders) سفیدا Poplars ... اور مخروطی پتّوں کے درختوں میں چیر یا چیل ... خاص درخت ہیں . (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۲). ۲. **(طب و تجارت) جلے ہوئے جست کا پُھول یعنی اس کا کُشتہ جو بہت ہلکا اور سفید ہوتا ہے اور جس کو چھان کر آشوبِ چشم میں لگاتے ہیں اور اسکا مرہم بھی بناتے ہیں نیز دوسرے کام بھی آتا ہے.** سفیدہ کو زیادہ تر امراضِ چشم مثلاً گرم آشوب چشم ، بثور قرنیہ ، قروح چشم ... کے لیے شیافات میں داخل کرکے یا تنہا اِستعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲۷). یہ رنگ و روغن بنانے کی صنعت میں بھی عام اِستعمال ہوتا ہے جہاں اس سے سفیدہ تیّار کیا جاتا ہے . (۱۹۷۰ ، دھات کاری ، ۵۲). ۳. **غازہ کے طور پر قدیم بادشاہ بھی استعمال کرتے تھے.**

تری غلامی کی دولت سے خاکِ پائے بلال
سفیدۂ رُخِ فغفورِ چین و خسروِ روس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶). ۴. **(طب) پارہ سینگھیے کے سینگ کو پھونک کر بنایا ہوا سفُوف جسے عورتیں چھاچھ میں ملا کر چھائیوں کے داغ مُنھ پر دھبّوں کے ہٹانے کے لیے ملتی ہیں، صرف ایران میں ، پاک و ہند میں سفیدۂ کاشغری مُستعمل ہے** (فرہنگِ آصفیہ). ۵. **ایک قسم کا خربوزہ نیز آم جس کا چھلکا بیشتر سفید اور ہلکے زرد رنگ کا ہوتا ہے (بعض بڑے چھلکے کے پھل بھی سفید چھلکے والے پھل کے سے ذائقہ کی بنا پر اسی نام سے موسوم ہیں).** مُختلف مقامات کے آم اپنی اپنی جگہ زیادہ مقبول ہیں. مثلاً لکھنؤ کا دسہری ملیح آباد کا سفیدہ. (۱۹۳۶ ، خطبات مُشران ۱ : ۳۵۸) . ۶ **ایک چھوٹی چڑیا جو پاک و ہند میں پائی جاتی ہے.** ہمارے بعض خادم پرندے مثلاً کنجن چڑیاں اور سفیدے ان کے بیج کھا کھا کر ان کی ترق اور پھیلاؤ کو روکتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پرندے، ۳۴). ۷. **آسمان کی روشنی جو صبحِ صادق کے وقت پھیلتی ہے**

سفیدہ زبامِ افق جوں دِھیا
وانٓ خدمت میں عمرِ اُمیّہ گیا

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۱۰).

وصل کا حظ رات اُٹھا کر ہو چلا جب میں سفید
بولے ہوتا ہے سفیدا آشکارا صبح کا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۱). سفیدۂ صبح نمودار ہوتے ہی اول وقت فجر کی نماز پڑھی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۴۴).

کہتا ہے فلک سے یہ سفیدا
پامال ہوا جو سر اُٹھایا

(۱۹۳۲ ، عروس فطرت، ۲۷). ۸. **خاص طریقے سے پکائے ہوئے میٹھے چاول جن میں رنگ نہیں پڑتا.** قابیں اور پلیٹیں سفیدے اور پلاؤ اور متنجن کی گرما گرم اس جیب سے برابر نکلنے لگیں . (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۲۳۴). ۹. **کبوتر کی ایک اعلیٰ قسم جس کا رنگ براق سفید ہوتا ہے.** ہر قسم کے کبُوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... ان میں سے چند کے نام جو یاد رہ گئے درج کیے جاتے ہیں لال بند ، جنگلا ، سفیدا وغیرہ. (۱۹۶۲ ، ساق ، جولائی ، ۴۱). ۱۰. **چاک ، کھریا مٹی.**

کھینچوں اک نقشہ علی کے روضۂ پر نور کا
ہاتھ اگر آئے سفیدہ خُلد کے کافور کا

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۹). ۱۱. **رال اور کافور وغیرہ سے بنایا ہوا حنوط جس کے ملے جانے کے بعد مُردہ جسم سڑنے گلنے سے محفوظ رہتا ہے.** عرض کیا آپ کو کفن کیا دیویں ، آپ نے فرمایا ، کہ میرے یہی کپڑے اور حُلّۂ یمانی اور مصر کا سفیدا . (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۶۰۷). ۱۲.(أ) **ایک قسم کا چُونا جو پان میں استعمال ہوتا ہے ، لاط : Quicklime** . گلوریوں میں سفیدہ زیادہ لگا دیا ، منہ اولیا گال قیمہ. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۱/۱ : ۹). (أأ) **اشیائے تعمیر سے متعلق سخت چونا لاط : Slaked Lime Orcalacium Sulphate**

اس صورت میں ذراسا سفیدہ بھی اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۴۳) . ۱۳. **کیمیاوی اجزا سے بنایا ہوا سفید رنگ کا سفُوف یا بُرادہ جو کیڑوں کو مارنے کے کام آتا ہے.** سفیدہ بھی کتابوں کو کیڑوں کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے. (۱۹۶۱ ، انتظامِ کتب خانہ ، ۲۵). ۱۴. **سفید رنگ کا.**

اور اس کے بیل ہیں رتھ کے سفیدہ
کہلاتا ہے انہیچہ گھی اور میدہ
۱۸۶۰ ، لوائے غیب ، ۱۴). [سفیدہ (رک) کا متبادل اِملا].

---آم امذ.
آم کی ایک قِسم جو لکھنؤ اور اس کے قُرب و جوار ملیح آباد وغیرہ میں کثرت سے ہوتا ہے. ایک دفعہ جاڑے میں اصلی سفیدہ آم مانگے ، یہ ناممکن بات تھی مگر صبح کو وہ بھی رکھے ملے . ۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۰۹). [سفیدہ + آم (رک)].

سَفیداب (فت س ، ی لین) امذ.
پھنکے ہوئے جست کا پُھول ، سفیدہ ، پانی کی طرح بے رنگ. تمام سرب سفید خاک ہو جائے گا ... صبح کو سفیداب کو اس میں سے نکال لیں نہایت صاف ہو گا. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۵). [سفید + آب ، لاحقۂ نِسبت].

سَفیدار (فت س ، ی لین) امذ.
رک : **سفیدا ، نیز پوکلپٹس.**

ملائے تھے سر ، واں سفیدار و سرو
خوش آواز قمری تھے کبک و تدرو

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۱۰). وسیع و سیدھے روشوں کے دونو طرف درخت چنار اور سرو و سفیدار کے لگائے جاتے ہیں.(۱۸۴۵ ، مزیدالاموال ، ۲۸). سفیدار کشمیر کا شمشاد ہے جو سیدھا خطِ مستقیم میں سو ڈیڑھ سو فٹ تک بلند چلا جاتا ہے اور اپنی رعنائی کے لحاظ سے حددرجہ حسین درخت ہے. (۱۹۲۳ ، نگار کراچی ، اکتوبر ، ۲۷۱). [ف : سفیدار (سفید + دار)].

سَفیدائی (فت س ، ی لین) صف.
(طِب) وراثت میں ہونے والے امراض میں سے ایک مرض جس کے مُختلف اسباب ہیں ، توریثِ امراضِ انسانی سے متعلق. جسم پر ساکِن مغلوب جین کی موجودگی کے سبب سفیدائی Albinism الکپٹو نوریا یعنی سیاہ بول ... اور جھینگا پنجہ کا سبب غالب جین ہے .(۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۹۳). [سفیدا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

سَفیدوس / سَفیدوسک (فت س ، ی لین ، و مج / ضم س) امذ.
(طِب) ہند و پاک میں پایا جانے والا جنگلی درخت جو ادویات میں کام آتا ہے، ذائقہ کڑوا ہوتا ہے. سفیدوس یا سفیدوسک ...کے پیڑ ہندوستان میں جنگلوں میں بہت ہوتے ہیں.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۶۸). [سفید + س : وسک ، دکہ ، وسہ [illegible]].

سَفیدَہ (فت س ، ی لین ، فت د) صف.
رک : **سفیدا مع امثلہ.**

کاشغر کا نہ منگائیں یہ سفیدہ جرّاح
زخمِ زُلف کو اب مُشکِ ختن یاد آیا

(۱۸۸۷ ، اختر (واجد علی شاہ) (مہذب اللغات)). [ف].

---آہو کس اضا (---و مع) امذ.
ہرن کی ایک قِسم جن کی آنکھیں سفید چمک دار ہوتی ہیں. تیزرو ، کوتاہ دم ہوتا ہے لیکن نہایت خوش فعل اور اوس کو سفیدۂ آہو بھی کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۱۰). [سفیدہ + آہو (رک)].

---رُوی (---و مع) امث.
سفیدۂ کاشغری. سفیدہ روی اس سے عبارت ہے ، عوام اس کو کاشغری سفیدہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۶۹). [سفیدہ + رُو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سَحَر کس اضا (---فت س ، ح) امث.
صُبحِ صادق ، سُورج نکلنے سے پہلے کی سفیدی.

معشوق جس سے وصل کی شب ہم سُخن نہ ہو
کیونکر سفیدۂ سحر اوس کا کفن نہ ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۹۱). جب سفیدۂ سحر نمودار ہوتا دل سے ٹھنڈی آہیں نِکلنے لگتیں. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۷). [سفیدہ + سحر (رک)].

---صُبح کس اضا (---ضم ص ، سک ب) امذ.
صُبحِ صادق. سرنامہ دیکھ کر سفیدۂ صبح مراد سمجھا. (۱۸۶۷ ، خطوطِ غالب ، ۵۶۷). سفیدۂ صبح فلک پر نمودار ہوا. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۱۲ مارچ ، ۱۵). [سفیدہ + صُبح (رک)].

---کاشغَری کس صف (---سک ش ، فت غ) امذ.
رک: **سفیدا معنی نمبر۱ .** یہ قلعی کی خاکستر ہے اور اسی کو سفیدۂ کاشغری بھی کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۲). سفیدۂ کاشغری (زنک آکسائیڈ) آج تک زندہ یادگار ہے. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۶۹۲). [سفیدہ + کاشغر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---یَزْدی کس صف (---فت ی ، سک ز) امذ.
(طِب ، حجریات) ایک چمک دار پتھر ، پرت والا پتھر جو یزد اور اصفہان کے پاس گچ کی کانوں سے نِکلتا ہے خارجی ادویات و تجارت میں مُستعمل ، زہریلا. سفیدۂ یزدی ... ایک پتھر ہے چمکدار اور پرت دار یزد اور اصفہان کے علاقوں میں گچ وغیرہ کی کانوں سے نکلتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۷۰). [سفیدہ + یزد (اسمِ علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَفیدی (فت س ، ی لین). (الف) امث.
۱. **چِٹا پن ، گورا پن ، بیاض ، صباحت.**

نین پتلی لکھن ہارے سیاہی کاجل انکھیاں لے
اُچھِر تج حُسن کے اس کوں سفیدی سو نین کاغذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰۳).

عجب چاندنی میں گلوں کی بہار
ہر اک گُل سفیدی سے مہتاب زار

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۹). یہ تھا میرا پنجاب جس کے گبھروؤں اور مٹیاروں کے رنگ میں دہکتے لہو کی سُرخی اور کچّے دودھ کی سفیدی گندم گُوں ہو گئی تھی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۸).
۲. **وہ شفاف مگر گاڑھا سیّال مادہ جو انڈے میں زردی کے چاروں**

طرف ہوتا ہے. آنکھ کے اُوپر انڈے کی سفیدی میں تر کی ہوئی رُوئی رکھو. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۵۶). ۳. **قلعی ، دیواروں اور چھتوں کی اندرونی سطح پر پھیرنے کا چُونا.**

کہیں چھت چاندنی پھٹی تھی پڑی
سب عمارت کی تھی سفیدی جھڑی

(۱۷۹۱ ، طوطی نامہ ، حسرت لکھنوی ، ۹۷). مکان میں برس بھر ہوا سفیدی نہیں ہوئی. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۳۱). قبر قلعی کے اندر ہے اور اس پر بھی سفیدی اور چادر وغیرہ کا انتظام ہے (۱۹۰۸ ، مخزن ، فروری ، ۱۹). ۴. **صبح کی روشنی.**

سفیدی ہی کھینچے تھی مکھ پر نقاب
پرندِ سیہ پینا تھا آفتاب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۴).

زر افشانِ انجم کا ابرک لگا
سفیدی سے دی مہروسہ کی جِلا

(۱۷۸۳ ، مثنوی در وصفِ قصرِ جواہر (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۲۳۰)). ۵. **کھریا مٹی ، چاک.**

بندھ گئے مضمون صفائے عارضِ جاناں کے آج
اب سیاہی کیا سفیدی چاہیے تحریر کو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۸). ۶. **(ٹھگ) چاندی ، نُقرہ ، سِکّہ ، رومال سوتی** (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۰۹). ۷. **عورت کو پانی آنے کا مرض ، سیلان الرحم کی بیماری ، لیکوریا.** دولھا کو پٹی پڑھائی کہ میاں کہاں پھاند پڑے دلہن کو سفیدی کا عارضہ ہے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۰ : ۴). (ب) صف. ۱. **سفید چیز (جیسے دُودھ دہی ، بالائی اور کھیر وغیرہ).**

ماں نے سو بار اس کو منع کیا
بیٹی انگنائی میں سفیدی نہ کھا

(۱۹۱۰ ، عروج (باقر علی) ، شاہد نامہ ، ۱۴). ۲. **پوڈر، منھ پر ملنے کا خوشبودار سفید سُفُوف جس سے چہرہ سفید ہو جاتا ہے.** اس بستی کے تمام «ہندوستانی سفیدی پھرے ہوئے چہرہ» اور ٹائی مفلر بندھے ہوئے گلے سے سرفراز ہیں. (۱۹۳۰ ، اَدبستان ، ۲۰۲). ۳. **(کنایۃً) رحمت ، مہربانی ، عنایت ، بخشش کی بارش.** بحرِ کرم کے ایک قطرہ نے سارے دفتروں کی سیاہیاں دم بھر میں سفیدی سے بدل دیں. (۱۹۳۰ ، سفرِ حجاز ، ۱۳). ۴. **قلعی یا چُونا کی ہوئی دیوار.** خوشحالی کے زمانے میں ایک دیہاتی آرٹسٹ نے سفیدی پر پہاڑیوں اور بانس کے پیڑوں کے نظارے اُتارے تھے. (۱۹۴۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۲۴). ۵. **سفید رنگ کا ، وضاحت کے طور پر.** سورۂ ناس کے بعد جو عبارت سفیدی سے درج ہے وہ نام کی ہے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۳۱). [سفید + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــ آنا محاورہ.
بالوں کا پک جانا ، بُڑھاپا آنا.

چھوڑو اس وضع کو اے مہر سفیدی آئی
کیوں سیہ نامۂ اعمال کئے جاتے ہو

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۷۳).

امیر آئی سفیدی عمر کیوں غفلت میں کھوتا ہے
کہ اُٹھ صبح قیامت ہو گئی کس نیند سوتا ہے

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (فرہنگِ آصفیہ)).

ـــ باف صف.
کپڑا بُننے والا.

سفیدی باف ہے بہرہ ہمارے
کیا ہے اس نے غصہ اسپہ بارے

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۱۰۴). [سفیدی + ف : باف ، بافیدن ۔ بُنائی کرنا ، بناوٹ].

ـــ پَر سِیاہی چڑھانا محاورہ.
کورے کاغذ پر لکھنا ، کسی بات کو سادے اور صاف کاغذ پہ لکھنا ؛ برائی لکھنا. میں تو یہ سمجھتی تھی کہ جب سفیدی پر سیاہی چڑھائی جائے گی تو کوئی بُری بات کیا لکھی گا (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۲۹).

ـــ پھِرانا محاورہ.
قلعی کرانا.

سفیدی پھرا کر گھروں پر تمام
بناتے ہیں گُل بُوٹے کا اون پہ کام

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۹).

ـــ پھِرْنا محاورہ.
۱. **قلعی ہونا ، چُونا پھِرنا.**

آمد آمد ہے آج کس کی داغ
یہ سفیدی جو گھر میں پھرتی ہے

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۱۶). ۲. **رونق آ جانا**

چار دیوارِ عناصر پر سفیدی پھر گئی
آنکھیں روشن ہو گئیں تیری صباحت دیکھ کر

(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۲۵).

ـــ پھیر دِینا محاورہ.
نظر انداز کر دینا ، کسی غلطی کو چُھپا دینا ، بُرائی پر پردہ ڈال دینا جتنی غلطیاں اور ناکامیاں ہوئی تھیں ان پر سفیدی پھیر دینا مُشکل نہ تھا. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۳۹).

ـــ چڑْنا / چَڑْھنا محاورہ.
بُڑھاپے کے سبب بالوں کا سفید ہو جانا.

لائے تھے ہم تو عمر ثُباباں لِکھا ولے
جب سیاہی پر سفیدی چڑی تب خبر پڑی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۰).

ـــ کَرانا محاورہ.
قلعی کرانا ، چُونا پھِرانا. اب صاحب زادے گھر تشریف لائے اور ماں سے کہا گھر کے سب کپڑے جلا دو. مکان میں سفیدی کراؤ. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گُدگُدیاں ، ۴۴).

ـــ کَرْنا محاورہ.
بُڑھاپا آ جانا ، ضعیف ہو جانا.

ایک دم تھی نمود بود اپنی
یا سفیدی کی یا اخیر ہوئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸).

---مائِل (---کس ء) صف.
سفید فام ، سفید رنگ لیے ہوئے ، سفید رنگ کا. جب یہ ذرات کم ہوتے ہیں اور آب و ہوا مرطوب ہوتی ہے تو تُرابی رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۹۲). [سفیدی + مائل (رک)].

---وِ سِیاہی (---و مج ، کس س) اسٹ.
(کنایۃً) **کُل کائنات ؛ جُملہ نظم و نسق.**
فرمایا خدا ایک ہے دیتا ہوں گواہی
اور بندہ ہے مُختار سفیدی و سیاہی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۲۲۲). [سفیدی + و (حرفِ عطف) + سیاہی (رک)].

سَفِیر (فت س ، ی مع) امذ.
۱. **ایلچی ، قاصد ، پیغامبر.**
تقریر اِدھر یہ تھی کہ تیر آئے اُدھر سے
پیغامِ وفا لے کے سفیر آئے اُدھر سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۰). ابھی کل تک ہی تو وہ امن کا فرشتہ اور ہندو مسلم اِتّحاد کا سفیر تھا. (۱۹۳۶ ، ہمارا قائد ، ۹).
جہاں میر ، سفیر ، وزیر بھی ہے
اس بھیڑ میں ایک فقیر بھی ہے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۶۸). ۲. **کسی ملک کا نمائندہ جو دوسرے ملک میں اپنے ملک کے مفادات کی نگرانی اور اس ملک سے تعلقات کی اُستواری کے لیے مقرر کیا گیا ہو.**
تھا رفیقوں میں ایک خوش تقریر
کیا اس نے مقرّر اس کو سفیر
(۱۸۹۸ ، سراپاسوز، ۳۰). اُس زمانے میں نواب مہدی علی خان حشمت جنگ سرکار انگریزی کی طرف سے ہو شہر میں سفیر تھے (۱۸۹۶ ، سیرتِ فریدیہ ، ۱۳). انجمن نے ان کو نہایت امین اور معتمد دیکھ کر اپنا سفیر مقرر کیا. (۱۹۰۹ ، مکاتیبِ حالی ، ۹۸). وہ پولینڈ کی طرف سے قسطنطنیہ میں سفیر مقرر ہوئے. (۱۹۲۰ ، بریدِ فرنگ ، ۱۰۳). قدرتِ خدا ، دو سال بعد میں خود سفیر بن کر چین گیا. (۱۹۸۶ ، رُودادِ چمن ، ۱۱۵). [ع].

---اِلٰہی کس اضا(---کس ا ، مد ل) امذ.
اللہ تعالیٰ کا ایلچی ؛ (کنایۃً) **رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم.**
جو شخص حاملِ وحی اور سفیرِ الٰہیٰ تھا اس کے حالات ، اخلاق اور عادات کیا تھے؟. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۵). [سفیر + اِلٰہیٰ (رک)].

---خاص کس صف ، امذ.
خصوصی ایلچی ، قاصد. جب یہ سفارت مجلس میں پہنچی تو مغلوں کے سفیرِ خاص نے سرِ مجلس عیسائی مذہب قبول کیا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۲۵۰). [سفیر + خاص (رک)].

---خاک کس اضا ، امذ.
خاک کا پُتلا ؛ مراد : اِنسان.
بکھرے ہیں جہاں خلا کے شہپر
اُترا ہوں سفیرِ خاک بن کر
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۴۴). [سفیر + خاک (رک)].

---سُلطانی کس صف(---ضم س ، سک ل) امذ.
بادشاہ کا ایلچی ، شاہی قاصد. رستم پاشا سفیرِ سلطانی جو اس وقت لندن میں تھے انہوں نے رسالہ مذکورکی رسید میں نہایت شکریہ کے بعد مصنف کو لکھا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۹۷). [سفیر + سُلطانی (رک)].

---عَرشِ عُلٰی کس اضا(---فت ع ، سک ر ، کس ش ، ضم ع ، الف بشکل ی) امذ.
رک : سفیرِ اِلٰہی.
خُدا کے ہمدمِ دیرینہ جبرئیل کے یار
سفیرِ عرشِ عُلیٰ ایلچیٔ خُلدِ عدن
(۱۹۵۲ ، نبضِ دوراں ، ۲۴۲). [سفیر+عرش(رک)+عُلیٰ(رک)].

---کَبِیر کس صف(---فت ک ، ی مع) امذ.
سفارت خانہ کا افسرِ اعلیٰ ؛ مراد : سفیر. پاکستانی سفارت خانے میں حاضر ہو کر سفیرِ کبیر اور اُن کے افسران سے نیاز حاصل کیا. (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۶۹۳) [سفیر+ کبیر(رک)].

---مَحْض کس صف(---فت م ، سک ح) امذ.
(فقہ) **گواہ ، حاضر مدعی کا وکیل ، عارضی شاہد.** مدعا علیہ نے سو روپیہ دیگر حلف سے اپنے تئیں چھوڑایا تو وکیل سفیرِ محض ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۰۲). [سفیر + محض (رک)].

---مُختار کس صف(---ضم م ، سک خ) امذ.
(قانون) **مُختارِ کُل** (تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲). [سفیر + مُختار (رک)].

سَفِیط (فت س ، ی مع) صف.
کریم النفس ، سخی ، معزز و محترم.
غم گیں جس وقت کُل شے ہو محیط
مت غیر سمجھ کسی کو گر تو ہے سفیط
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۷). [ع].

سَفِینَہ (۱) (فت س ، ی مع ، فت ن) امذ.
۱.(أ) **کشتی ، کشتیاں.** سفینہ دریا کی شناس کے واسطے ہے. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۲۵).
ہزار مہر میں مخفی فلک کے کینے میں
کرے ہے رخنہ عبث خِضر کب سفینے میں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۱).
قلزمِ دہر میں رکھتا ہے تجرّد محفوظ
غرق کم ہوتا ہے دریا میں سفینہ خالی
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵۱).

پانی میں جہاز ان کے اشاروں سے رواں ہیں
گویا یہ سفینوں کے لئے سنگِ نشاں ہیں
(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۳۲).
میں تو میں ایسے بپھرے ہوئے دریا میں کبھی
کوئی مضبوط سفینہ بھی نہیں جا سکتا
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۳). (ii) **کشتیٔ عمرِ رواں ؛ (کنایۃً) انسان کی زندگی.**
سفینہ جب کہ کنارے پہ آ لگا غالب
خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیئے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۸).
ناخدا کو کب ترس آیا ہمارے حال پر
نذرِ طوفانِ حوادث جب سفینا ہو چکا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۳). ۲. **اشعار یا یادداشتوں کی بیاض ، کتاب ، نوٹ بک ، سادہ اوراق کی بیاض.**
بچن میری زباں کے آج تارے ہو نہ کیوں جھمکیں
کہ ہے یہ چرخِ زنگاری ورق میرے سفینے کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۶).
یو بات کوں لکھنا ہے سفینے میں عقل کے
ہے بحرِ دل میں طبع سخن آشنا بلند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۶).
نہ لکھنا سفینہ میں سینہ میں رکھنا
تصوف کو فرمائے جس وقت مرشد
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۷۵).
فقط چند نُسخوں کا ہے وہ سفینہ
چلے آئے ہیں جو کہ سینہ بہ سینہ
(۱۸۷۹ ، مسدّس حالی ، ۷۱). ان کو (عرب) اوراق اور سفینوں پر بھروسا کرنے کی بجائے خود اپنے دل و دماغ پر بھروسا کرنے کی عادت تھی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۶). ۳. (ہیئت) **کوکبۃ السفینہ اس کے داخلی ستارے پینتالیس ہیں ، یہ کشتی کی صورت کا ہے اس میں سہیل ستارہ شامل ہے ، فلک کے نصف حصّۂ جنوبی کی شکل ہفتم.** اسمائے صورِ جنوبی ، نام صورتہا ، سفینہ تعداد کوکب ۴۶ ، قدر ۱ . (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۶۶).
خال تہ ابرو جو نظر آیا شوق
روشن یہ ہوا کہ سفینے میں سہیل
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۲۴). ۴. (کنایۃً) **آسمان پر ابر چھانے کی کیفیت جس میں بادل گھوڑے ، کشتی وغیرہ کی شکل کے نظر آتے ہیں.**
ماتھے پہ اِدھر کاکلِ ژولیدہ کی لہریں
گردوں پہ اُدھر ابرِ خراماں کے سفینے
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۸۵). [ع].

ـــ گیری (ـــِ ی مع) امث.
(جہاز رانی) **سمندری جہاز کا ساحل پر لنگر انداز ہونا.** سندھ ساحل ... یہ ساحل بہت سی قدرتی کھاڑیوں پر مشتمل ہے جو ریتلے تودوں سے بھرے ہونے کے باعث سفینہ گیری کے لئے بہتر نہیں. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۳۹). [سفینہ + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــۂ نُوح کس اضا(ـــِ و مع) امذ.
کشتیٔ نوح ، سفینۂ نوح کا ڈونگا.
ابھی تو غرق تھی عصیاں میں کائنات کی روح
یہ کیا کہ ڈوب گیا آپ ہی سفینۂ نوح
(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۵۵). [سفینہ + نوح (اسم علم)].

ـــۂ ہَستی کس اضا(ـــِ فت ہ ، سک س) امث.
(کنایۃً) **زندگی ، عُمرِ رواں.**
خود اپنی رو میں رواں ہے سفینۂ ہستی
ہوا سے کام نہیں ، ناخدا سے کام نہیں
(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۱۸۳). [سفینہ + ہستی (رک)].

سَفِینَہ (۲) (فت س ، ی مع ، فت ن) امذ.
حکم طلبی جو عدالت سے آئے ، عدالت کی حاضری کا اِطلاع نامہ ، سَمَن. بھئی تمہارے پاس سمن نہ سفینہ پھر کس کی رُو سے دروازہ کھلواتے ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۶۹). [انگ : Sub-Poena ـ حکم طلبی].

سَفِیہ (فت س ، ی مع) صف.
کم عقل ، بے وقوف ، جاہل ، احمق ، نادان.
نادان و سَفیہ اپنے تئیں سمجھیں گے دانا
اور لائیں گے داناؤں کی کہہ ہجو یہ تحریر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۸). جو لوگ عقل و دانائی میں کامل ہیں ان سے مصلحت پوچھے اور سفیہ و کم عقلوں سے اپنا بھید چھپائے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۱۷). نہ سفیہ ہوں کہ ہجو میں سُخن سرائی کروں ، نہ فقیہ ہوں کہ بحث میں زور آزمائی کروں. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۶۳۴).
ہوگا لیکن سفیہ ضِدّی
بدلے گا کبھی نہ رائے اپنی
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۹۶). کفیل کا مُکلّف اور عاقل ہونا اور سفیہ اور دیوالیا نہ ہونا ضروری ہے نیز ... اسے کفیل بننے پر مجبور نہ کیا ہو. (۱۹۷۲ ، رسالہ توضیح المسائل ، ۲۳۴). [ع].

سَفِیہان (فت س ، ی مع) امذ ؛ ج.
بیوقوف ، کم عقل ، جُہلا. ہم مراد اپنی حاصل کریں ، لیکن قُدرتِ خدا سے ان سفیہانِ پُرجفا کو غفلت تھی. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۶۶). [سفیہ + ان ، لاحقۂ جمع].

سَفِیہانَہ (فت س ، ی مع ، فت ن) صف.
احمقوں کی طرح ، بیوقوفی کے ساتھ ، حماقت پر مبنی. یہ شبہ یہ خط نہایت بیہودہ ، سفیہانہ ، بلکہ مجنونانہ ہے. (۱۹۱۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۲۹). دونوں چیزیں ... مالیت رکھتی ہوں اس لیے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی ایسی ہے جس کی کوئی مالیت نہیں ، تو معاملہ فضول (سفیہانہ) اور باطل ہے. (۱۹۷۲ ، رسالہ توضیح المسائل ، ۲۹۹). [سفیہ + انہ ، لاحقۂ صفت].

سَقّا (فت س ، شد ق) امذ ؛ سقہ.
بہشتی ، پانی بھر کر لانے کا کام کرنے والا ، پانی بھرنے والوں کی گوت کا ، ماشکی ، پنہارا.

نفی سیتی بقا ہونا اہی اب کا بقا ہونا
پرت سے کا سقا ہونا نپٹ سلطان ہے مُشکل
(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۶۴).
یہ تو سقا ہے بے چارا اک غریب
ہم کریں اس کی اِطاعت ہے عجیب
(۱۷۷۴ ، رموزالعارفین ، ۳۵).سیکڑوں سقے ، بادلے کی لنگیاں تمامی کے لنگوٹ باندھے. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۷). سقا مشک سے نالی ڈھلائے کیا مجال. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۴ : ۵). «تماشا» کو «تماشہ» لکھنا یا «سقّا» کو «سقّہ» لِکھنا قطعاً غلط ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۱۷۴). [ع].

---گَری (---فت گ) امث.
بھشتی کا پیشہ یعنی پانی پلانا. اتنے میں ایک سوداگر زادہ وہاں آیا جو زمانے کا مارا ہوا تھا اور جس کے لیے سوائے سقا گری کے اور کوئی پیشہ باقی نہ رہا تھا. (۱۹۴۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۰۸) [سقا ـ سقہ + گر، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِقال (کس س) امث.
داڑھی ، داڑھی والا ، جس کی داڑھی بہت بڑی ہو. «مُلا علی بود بامثوی» اور «ملائے آق سِقال» کے فرضی ناموں سے حضرت قبلہ کے مضامین «نقیب» میں نکلتے رہے. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی ، طنزیات و مقالات ، ۴۰). [ع].

سقامَہ (کس س ، شد ق ، فت م) امث.
خرابی ، بیماری ، بُرائی ، عیب ، نقص. بلالحاظ کمی پیداوار و سِقامۃِ فصل و نامساعدۃِ موسم ، فی الوقت وصول کرلیتی ہے. (۱۸۸۷ ، موعظۂ حسنہ ، ۱۳۸). [ع].

سَقاوا / سَقاوَہ (فت س /فت و) امذ ــ سقایہ.
پانی کا چھوٹا سا حوض جو اکثر غسل خانوں میں بنا دیتے ہیں ، خزانۂ آب ، پانی کا ٹب ، حوض.
یونچہ اک دن حلب میں دونول
جا سقاوے میں قضا حاجت بدل
(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۲۹۷).
اس سقاوے میں گیا تھا اک حریف
اس کی فی الجملہ طبیعت تھی ظریف
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۴۱). مدرسوں کی قطع یہ ہے کہ چھوٹا سا صحن اور اس کے تین طرف چھوٹے چھوٹے حجرے ہوتے ہیں اور صحن میں سقاوہ ہوتا ہے جہاں بیٹھ کر وضو کرتے ہیں. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و شام و مصر ، ۷). مسجد میں نمازیوں کے لیے سقاووں کے اندر پانی گرم کیا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۴۴). مسجد کے سقاوے میں ٹھنڈے پانی سے نہانے کے بعد وہ سیدھا شکیلہ بیگم کے گھر پہنچا. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۱۶۸). [ع].

سَقّائی (فت س ، شد ق) امث.
سقے کا کام ، پانی بھر کر لانا یا پلانا.
کیا خس خانہ چشم خانے کا
کی یہ سقائی چشمِ نم اچھی
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۵).
پایا عَلَم فقط یہ عنایاتِ شاہ تھی
سقائی کے تو عہدے کی خود ہمکو چاہ تھی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۷).
یہ سعادت حُورِ صحرائی تری قسمت میں تھی
غازیانِ دیں کی سقائی تری قسمت میں تھی
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۳۹). آبپاشی میں سہولت پیدا کرنے کے لیے مشینی طریقے معلوم کیے گئے جیسا کہ شعدوف اور سقائی وغیرہ سے ظاہر ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۷۴). [سقا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سَقایات (فت س) امذ ؛ ج.
پانی کی سبیل. بازار میں جانا ، دوکانوں میں بیٹھنا راستہ یا مسجد میں کوئی چیز لینا سقایات یا سقاؤں کے ہاتھ سے پانی پی لینا ان باتوں سے نہایت احتراز ہے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۱۰۰). [سقایۃ (رک) کی جمع].

سَقایَت / سَقایَہ (فت س ، ی) (الف) امث.
۱. **پانی بھر کر لانے اور پلانے کا کام (خاص کر حاجیوں کو).** سقایتِ زمزم اور حجامت کعبہ اور رفادہ اختراعات ان کے سے ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲). قصی نے بڑے بڑے نمایاں کام کیے ، مثلاً سقایہ اور رفادۃ جو خُدام حرم کا سب سے بڑا منصب تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۵۳). دیکھو تو سہی اس لڑکے کو جو اپنی قوم سے کٹ گیا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم حج اور سدانت اور سقایت کے مُنتظم ہیں. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۳۳۴). ۲. **پانی پلانے کی جگہ ، سبیل ، پیاؤ.** ایک اندھیاری رات کو میں جامع مسجد کے گوشۂ سقایہ میں بیٹھا تھا. (۱۸۹۳ ، ترجمۂ رَشحاتِ اردو ، ۱۵۳). (ب) امذ. **سقایہ ، سقاوہ.** اگر کسی نے وقف کیا کسی چیز کو فقیروں پر یا سقایہ مثلِ حوض وغیرہ ... تو ملک وقف کرنے والے کی اس سے نہ جائے گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۵۰). اجمیر میں خواجہ غریب نواز کے مزار میں وضو کے لیے سقایہ بنوائے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۵۵۱). [ع].

سِقایَم (کس س ، فت ی) امث ؛ ج.
بُرائیاں ، غلطیاں ، مضمون کی کمزوری ، کجی.
واللہ کبھی زعم یہاں تھا نہ ابھی ہے
یعنی جو لکھوں ضعف و سِقایم سے بری ہے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲). [ع].

سَقَر (فت س ، ق) امذ.
جُھلسا دینے والی سُورج کی گرمی ؛ آگ کی لپٹ ، دوزخ ، جہنم.
سوم سقر چہارم ہے سقراً عظیم
سمن پانچواں ہور چھٹا سو جہیم
(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) ، ۱۲).

جنّت ہور دوزخ ہور اعراف کچ نیں ہے مرے لیکھے
جدھر توں واں مرا جنّت جدھر نیں واں سقر منج کوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۲).

بچھڑنا بہت تجھ ستی ہے کٹھن
اگن برہ کی ہے سقر کی اگن
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۱).

زنِ بد ہو جو مردِ نیک کے گھر
ہوئے اُس کو یہیں نصیب سقر
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۰۲).

کڑی ہوتی ہیں ایذائیں سفر کی
مُشابہ اس سے ہے صورت سقر کی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۵).

نہ کچھ فکرِ جناں رکھی نہ کچھ خوفِ سقر رکھا
خیالِ یار نے دل کو یہاں تک بے خبر رکھا
(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۵۱).

ہاویہ زاویہ ہے اور مقرِ قعرِ سقر
حشر کے روز سوا نیزے پہ سورج ہوگا
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۹۱). [ع].

سُقراط (ضم س ، سک ق) امذ.
یونان کا ایک فلسفی اور منطق کا موجد جو حضرتِ مسیح سے (۴۶۹ سال) قبل یونان میں پیدا ہوا. افلاطون اُس کا شاگرد تھا رسمی عقائد سے اختلاف کی بنا پر اُسے زہر کا پیالا پینا پڑا ؛ (مجازاً) عقل مند ، دانا.

اس سے تو اس صدی میں نہیں ہم کو کچھ غرض
سُقراط بولے کیا اور ارسطو نے کیا کہا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۱۳). [عَلَم].

سُقراطی (ضم س ، سک ق) صف.
سُقراط (رک) سے منسوب . طنز کو نظرانداز کرتے ہوئے ذرا سقراطی لہجے میں بولا . (۱۹۸۰ ، بزم آرائیاں ، ۲۱۷). [سُقراط + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُقراطیت (ضم س ، سک ق ، کس ط ، فت ی) امث.
چالاکی ، تیزی ، ذہانت ، علمیت. ہم نے تو سوچا تھا کہ قولِ بقراط کا تجزیہ کرتے ہوئے خود سقراطیت کے پُورے سِسٹم پر غور کریں گے. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ جنوری ، ۹). [سُقراط + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَقَرلات (فت س ، ق ، سک ر) امذ ؛ سہ سقرلاد (قدیم).
ایک قِسم کا اُونی کپڑا جو انگلستان میں بُنا جاتا ہے ، بانات ، اُونی فلالین سے مُشابہ.

خوب دیکھو تو فرش سے تا عرش
ہے سقرلاتِ سُرخ ہی کا فرش
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۸). کشمیری پشمینے ، بانات ، سقرلات اطلسِ فرنگی ، دیباے رومی ، کاشانی مخمل ، ایرانی قالین ... سے نگارخانۂ چین کر دیا. (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۱۸).

ہر طرف خیمے ، سراپردے ، قناتیں ، خرگہ
ہر دو زربفت و سقرلات و حریرِ خزکی
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۸۱). [سقرلاط (رک) کا بگاڑ].

سَقَرلاتی (فت س ، ق ، سک ر) صف.
سقرلات (رک) سے منسوب ، سقرلات کا یا سقرلات سے بنا ہوا. دیکھتا کیا ہے کہ ایک دروازہ اور ہے اور پردہ زرد سقرلاتی پڑا ہوا ہے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۱۱۳). خاصیوں کے غِلاف ، باناتی ، سقرلاتی باغ و بہار . (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۶). سب صحرا کوسوں تک خیام زربفتی ، سقرلاتی ، فروش مخملی و باناتی سے رشک ارژنگِ مانی نظر آتا تھا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۴۳۳). مرزا عبداللہ شاہزادہ کی حسبِ درخواست بارش سے محفوظ رہنے کے لئے ایک سقرلاتی برساتی بادشاہ سلامت نے مرحمت فرمائی. (۱۹۳۴ ، بہادرشاہ کا روزنامچہ ، ۲۶). [سقرلات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَقَرلاد (فت س ، ق ، سک ر) امذ.
رک : سقرلات.

لہو تے وہی دشت سب کھایا جوش
کیا سب زمیں کوں سقرلاد پوش
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۴۹۹). [سقرلات (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَقَرلاط (فت س ، ق ، سک ر) امذ.
رک : سقرلات. ایک سراپردہ وسیع و رفیع جس کے باہر سقرلاطِ پرتگالی لگی ہوئی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۳). اطلسِ فرنگی ، مخملِ کاشانی ، شال کاشمیری ، سقرلاطِ رومی ، زربفتِ بنارسی سے سجایا گیا تھا. (۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، اکتوبر ، ۱۹). [ت].

سَقَرلاطی (فت س ، ق ، سک ر) صف.
سقرلاط (رک) سے منسوب. پردے زربفت کے پڑے ہوئے ہیں اور سائبان سقرلاطی کھنچے ہیں . (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۱۱۸). سونے روپے کے نیزوں اور عصاوں پر باناتی اور سقرلاطی غِلاف. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۷۲). [سقرلاط + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَقَری (فت س ، ق) صف.
سقر سے منسوب ، دوزخی ، جہنمی.

چھوٹا نہ جہنم کا کنارہ سقری سے
دوزخ میں یہ خشکی سے گیا اور وہ تری سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۱۸). [سقر(رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَقِط (فت س ، ق نیز کس ق) صف.
۱. نامُلائم ، ناشائستہ ، نازیبا ، بیہودہ . خدائی فوجدار کے مصنف کے خِلاف کلماتِ نامُلائم و سقط و سخت و درشت سنیں . (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱). زبان پر کلماتِ سقط و سخت ، آنکھوں سے خون برس رہا ہے . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۹).
۲. (i) گرا پڑا ، ناکارہ ، خراب و خستہ ؛ جھڑا پڑا میوہ.

ترے درنشینوں کی ٹھوکر میں ہے
جہاں ایک جنس سقط کی طرح

(۱۹۶۸ ، غزل و غزال ، ۹۵). (iا) **خوردہ ؛ ریزہ ، پرچون ، پھنکر** (فرہنگِ آموزگار). ۳. **مُردہ ، ناکارہ.** میں نے اوس کی جُست و جُو میں یہاں تلک دوڑ دھوپ کی کہ میرا گھوڑا سقط ہوگیا اور میں بھی قریب ہلاکت کے پہنچا. (۱۸۱۲ ، گُلِ مغفرت ، ۵۸).

کچھ رہ گئے کچھ سقط ہوئے راہ میں رہوار
پیاسوں میں تلاطم ہے عجب یا شہِ ابرار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹). اگر اسپ سقط ہو جائے تو بارگیر کی تنخواہ بند نہ ہوگی. (۱۹۰۱ ، ارکانِ اربعہ ، ۲ : ۸۰). [ع].

---فَروش (---فت ف ، و مج) امذ.
پنساری ، خردہ فروش (فرہنگِ عامرہ ؛ لغاتِ ہیرا). [سقط + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

---فَروشی (---فت ف ، و مج) امث.
پرچُون فروشی ، آٹا دال وغیرہ بیچنا. حضرت سرّی سقطی اولیاء اللہ سے ہیں حضرت معروف کرخی کے مُرید ہیں اور محدثین سے تھے ان کا لقب نقیب الاولیا ہے یہ سقط فروشی کرتے تھے . (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۱۸). [سقط + فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نامَہ (---فت م) امذ.
گھوڑوں اور دیگر جانوروں کی موت کا تصدیق نامہ ، فہرست ، رجسٹر. گھوڑے کے مرنے کے بعد وہ متعلقہ عہدیدار کی سند پیش کرتا ہے جسے اصطلاح میں سقط نامہ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۶۴). [سقط + نامہ (رک)].

سَقْطَہ (فت س ، سک ق ، فت ط) امذ.
چوٹ جو کسی سخت چیز پر پڑنے کی وجہ سے جسم پر آ جائے. فربہ اور سقطہ کے سبب سے جسم پر ورم آ جاتا ہے پس اس مقام پر سینگیاں لگا کر کھینچتے ہیں کہ تمام مواد ... ایک جگہ جمع ہو جائے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۷). آنبۂ ہلدی زیادہ تر فربہ و سقطہ و پھوڑے پھنسیوں کے لئے بطور ضماد و مالش وغیرہ مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۵). [ع].

سَقَطی (فت س ، ق) صف.
۱. (تصوف) **صوفیا کا ایک سلسلہ ، خواجہ سری کے پیروکار.**

تابع ہیں سقطیاں ہے غمگین یاد (کذا)
اور خواجہ سری سمجھ لے ان کا استاد

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۳). حضرت سری سقطی اولیا اللہ سے ہیں حضرت معروف کرخی کے مُرید ہیں اور محدثین سے تھے . ان کا لقب نقیب الاولیا ہے یہ سقط فروشی کرتے تھے. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۱۸). ۲. **پرچون فروش ، پنساری ، خردہ فروش** (فرہنگِ عامرہ). [سقط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَقْف (فت س ، سک ق) امث.
۱. **چھت ، پٹاؤ یا اسکی اندرونی سطح.**

ترت جا نزیک جوں کہ گُنبد دے
جیسے آرسی سقفِ دیوان اے

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری (ضمیمہ) ، ۱۶).

سقفِ حمّام جس طرح ٹپکے
قطرہ زن چشم اختراں ہووے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۱).

گھونسلے سقف میں لاکھوں ہیں ابابیلوں کے
مسکنِ فاختہ ہے قصر کا ہر نقش و نگار

(۱۸۴۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۱۵).

نہ کوئی سقفِ مُطلّا نہ کوئی بام بلند
نہ سنگِ در نہ کوئی مرمریں در و دیوار

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۹۶). ۲. **سائبان ، چھپر.** پوستین اُن کا لباس ہے اور برگ و شاخ و درختِ سقف و جدار جب چاہیں چھوڑ کر الگ ہو جائیں. (۱۸۶۸ ، اصولِ سیاستِ مدن ، ۳۱). یہ سائبانِ نگاریں یہ سقفِ رنگیں جو نور کے قمقموں سے مُزیّن ہے محض اک اجتماع ابخراتِ وبائی معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۵). ۳. **منڈپ ، شامیانہ** اور تیاری سقفِ قدم رسول مع مجلس خانہ ، فدوی کے تخمینے میں سات سو روپے میں ہو جائے گی. (۱۸۸۱ ، انشائے داغ ، ۱۹). ۴. **(مجازاً) آسمان (قدیم).**

اوتر سقف پر تے آنگن میں پریاں
کھڑیاں آیکس یک تی یک چھند بھریاں

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۶۹). [ع].

---شِگاف (--- کس ش) صف.
چھت کو پھاڑ دینے والا ؛ (کنایۃً) دل دہلا دینے والا ، درد ناک. گلینسی نے سقف شِگاف چیخ ماری اور لڑکھڑا کر فرش پر گر پڑی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۶۹۶). [سقف + شِگاف (رک)].

--- کَج مَدار کس صف(---فت ک ، م) امذ.
(کنایۃً) آسمان.

اس سقفِ کج مدار کا کیا اعتبار ہے
یارب نکل کے جائیں کہاں آسماں سے ہم

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۸۳). [سقف + کج (رک) + مدار (رک)].

--- کُہَن کس صف(---ضم مج ک ، فت ہ) امث.
آسمان.

مہ میں کہاں جو تاب رُخِ سیم تن میں ہے
پردہ سا عنکبوت کا سقفِ کہن میں ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۹).

یہ سقفِ کہن ہے ابھی تک نئی
اسے دیکھتی یونہی دنیا گئی

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲). [سقف + کہن (رک)].

---گِیر (---ی مع) صف.
بلند اور بہت کُشادہ ، لمبا چوڑا ، وسیع. شخصیہ نگاری چاول پر قل ہواللہ لکھنے کا فن نہ سہی لیکن لمبے چوڑے سقف گیر کینوس کے بجائے مغل مینا تور کا فن ضرور ہے. (۱۹۸۷ ، دید و شنید (دیباچہ) ، ۲۰). [سقف + گیر (رک)].

---لاجوَرد کس صف(---سک ج ، فت و ، سک ر) امث.
آسمان (نوراللغات). [سقف + لاجورد (رک)].

---مَرفُوع کس صف(---فت م ، سک ر ، و مع) امث.
بلند یا اونچی چھت ؛ مراد: آسمان. اُس نیلی چیز کو جسے خُدا نے سقفِ محفوظ یا سقفِ مرفوع کہا ہے یونانی بھی تو وہ آسمان نہیں مانتے جس کے وہ قایل ہیں. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۰۰). آسمان کی قسم جو زمین کے اوپر ایک چھت کی طرح ہے اور یا سقفِ مرفوع ، عرش عظیم کو کہا جو تمام آسمانوں کے اوپر ہے. (۱۹۳۲ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، مولانا محمودالحسن ، ۸۹۵). [سقف + مرفوع (رک)].

---مِینا کس صف(---ی مع) امث.
شیشے کی چھت ؛ مراد : آسمان.

گھڑی ایک اس سقفِ مینا میں جائیں
جوں عیسیٰ درین دیر خضرا میں جائیں

(۱٦٤۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۰). [سقف + مینا (رک)].

---و بام (---و مج) امث.
چھت اور کوٹھا.

تکتا ہوں میں کبھی جو ترے سقف و بام کو
گہہ کرتا ہوں نظر در و دیوار کی طرف

(۱۸٦۳ ، دیوانِ فدا ، ۱٤۲). وہ اپنے گرد و پیش ... در و دیوار اور سقف و بام کو بھی رقصاں دیکھتے ہیں.(۱۹۸٦ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۱۵۹). [سقف + و (حرف عطف) + بام (رک)].

سَقفی (فت س ، سک ق) صف.
چھت سے متعلق یا منسوب. مصنفہ نے ... تصویر اپنی کتاب میں دی ہے جس میں اُس عہد کے سقفی باغ کا عکس کھینچا ہے . (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، نومبر ، ۳٦۲).[سقف + ی ،لاحقۂ نسبت].

---پَنکھا (---فت پ ، مغ) امذ.
وہ پنکھا جو چھت سے لٹکا ہوتا ہے. چرخیوں کے اوپر فراشی دستی سقفی پنکھے کھینچ رہے ہیں.(۱۸٤٤ ، طلسم گوہربار، ۱۱۸). گرمیوں میں حسب معمول دوپہر کو سقفی پنکھا بھی کھنچتا ہے مگر خس خانے کا انتظام نہیں. (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۱۰۵). سقفی پنکھا فراٹے بھرتا اس پُرسکون اور ٹھنڈی فضا میں اپا اپنے کام میں کھو جاتے. (۱۹٦۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۸۸).[سقفی+ پنکھا (رک)].

سُقم (ضم س ، سک ق) امذ.
۱. **بیماری.** دہر میں واقع ہوتے ہیں منافع و مضار و صحت و سُقم. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۲). ۲. **نقص ، عیب ، خرابی ، غلطی.** نہ اس کی طبیعت و عادات و اطوار کا حال کُھلتا ہے نہ اس کے کلام کی خُوبی اور صحت و سُقم کی کیفیت کُھلتی ہے . (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲). آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس کے سُقموں سے آپ کو آگاہ کروں میں آپ کے حُسنِ ظن کا ممنون ہوں. (۱۹۰۵ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۰۱). یہ کوئی عیب نہیں ، سرقہ نہیں ، سُقم نہیں تسلسل ہے سند ہے ورثہ ہے ... خلا میں کچھ اگتا. (۱۹۸٦ ، فیضان فیض ، ۱۸). [ع].

---نِکالنا محاورہ.
نقص نِکالنا ، عیب نِکالنا ، خامی ظاہر کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---نِکَل جانا محاورہ.
عیب دور ہو جانا ، خرابی نِکل جانا. تنک مزاجی کا سُقم نِکل جاتا تو حامد حسین بیدل حامد یارجنگ ہو کر مرتے.(۱۹۵٦ ،میرے زمانے کی دِلی ، ۱ : ۲۹۰).

سَقمُونیا (فت س ، سک ق ، و مع ، کس ن) امث ؛ امذ.
ایک خاص قسم کا گوند ؛ ایک گھاس کا دُودھ جو پتھریلی زمین میں اُگتی ہے اِس کا مزہ خراب اور صفرا کے اِخراج کے لیے بطور مُسہل اِستعمال ہوتا ہے.

شکر سے لب کے گر پرہیز کرتا
نہ کھاتا سقم کی سقمونیا دل

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱٦۰). سقمونیا بیرونی طور پر جالی اور محلل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲٤). اندرائن کے پھل کی اِحتیاج صرف آدھی ہے اور ایلوے کی اس سے دوگنی اور سقمونیا کی اس سے تِگنی. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۲). [ع : (سریانی و یونانی)].

سَقَن (فت س ، ق) امذ.
خُرما (کھجور) کا شیرہ (اسٹین گاس ؛ لغت کبیر). [ف].

سَقّن (فت س ، شد ق بفت) امث.
پانی بھرنے والی عورت ، پنہاری. دھوبن ، سقّن ، دلہن اور رانی سب ایک ہی صف میں برابر کھڑی ہوئی ہیں. (۱۹۸٦ ، اُردو گیت ، ۵۲۵). [سقا (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

سَقَنقُور (فت س ، ق ، سک ن ، و مع) امذ.
ایک قِسم کا رینگنے والا جانور جو گوہ یا سوسمار سے مُشابہ ہوتا ہے اور عموماً دریا کے کنارے پایا جاتا ہے بعض اطبّا قوّتِ باہ کے لیے مُفید خیال کرتے ہیں.

سقنقور کے کے چیتل بے حساب
مغرق جلد لاکے ہندوی کتاب

(۱۵٦٤ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۲).

دو ساق اس کے ہیں دو ماہی سقنقور
صفائی بیچ جیسے شمع کافور

(۱٤٤٤ ، تصویرِ جاناں ، ۵).

ہاتھ اپنے سے جب چُھٹ گئی اس ڈنڈ کی مچھلی
تب اس کے تڑپنے پہ سقنقور کی سُوجھی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵٦).

سقنقور کی جستجو ہو اگر
اسی بحر میں وہ ملے بیشتر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵).

یہاں تک ضعیفی سے مجبور ہیں ہم
کہ محتاجِ حُبّ سقنقور ہیں ہم
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۴۳).
دم بدم لحظہ بلحظہ ہے زیادہ خواہش
ہاں سقنقور ہے کیا؟ ساقیِ زنِ یگانہ
(۱۹۶۵ ، دشتِ شام ، ۱۳۶). [ع : >].

سَقَنی (فت س ، ق) امث.
رک : سقن. گلاب پید مشک سقنیاں مشکوں میں بھر کے چار طرف چھڑک رہی ہیں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۱۶۰). سقنی ، حلال خوری ، کنجڑن ، پسنہاری ، مالن ، دائی اور باہر کی پھرنے والیاں جوگھر میں آتی جاتی ہیں ان کو ہر ایک چیز کا بھاؤتاؤ خوب معلوم ہوتا ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۸۰). سقنیاں مشک کندھے پر رکھے ہوئے چھڑکاؤ لگا رہی ہیں. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۴۱). میاں مصحفی کی سقنی یا ان کی زنِ مدخولہ اور میر سوز کے طفلِ پری رُو صرف ان کی شاعری کے رنگین اور وقتی موضوع تھے یا کچھ حقیقت. (۱۹۵۶ ، زبانِ داغ ، ۱۶). [سقا/سقہ (بحذف ا/ہ) + نی ، لاحقۂ تانیث و تحقیر].

سُقُوط (ضم س ، و مع) امذ.
۱. زوال ، معزولی ، ہاتھ سے نکل جانا ، عدم تسلُّط. مدینۂ منوّرہ کا سُقُوط ابتدائے دسمبر ۱۹۲۵ء سے پہلے نہ ہو سکا. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۹۶). ہمارے سادہ دماغ اور کوتاہ نظر سیاستدانوں نے آج ہمیں پھر اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے جہاں ہم سُقُوطِ ڈھاکہ سے پہلے کھڑے تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳۷). **۲. اُوپر سے نیچے آنا ، گر پڑنا ، خط کا گرنا.** تمام فاصلہ مبدء سُقُوط سے سطح زمین تک اگر اس میں کوئی جسم ۳ ثانیے میں گرے تو معلوم کرنا کہ وہ مسافت ۹ چند ۱۶ کی یعنی ۱۴۴ فیٹ ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۵۰). **۳. (شاعری) کسی حرف کا وزن یا بحر سے اِخراج ، حذف ، گرانا.** ایسے مقام پر سوائے الف وصل کے عین کا گرانا ہرگز جائز نہیں اسی کا نام سُقُوط عین ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۲). کلام اُسی کمزوریوں اور فروگزاشتوں سے پاک نہیں ہے ، حُرُوفِ علّت کا سُقُوط وہ عام طور پر جائز رکھتے ہیں. (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، جنوری ، ۳۸). اس طرح کے سُقُوطِ حُرُوفِ علّت سے اردو کے کسی شاعر کا کلام خالی نہیں ہے. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۵۴). **۴. کم ہونا خُون کے دباؤ کا.** اشیاء غریبہ کا خون میں براہِ راست اشراب کرنے سے لسونتوں کا توازن مبدّل ہو جاتا ہے جس سے فشارِ خون کا سقوط پیدا ہو کر بجائے خود خطرناک علامات پیدا ہو سکتی ہیں. (۱۹۳۸ ، عِلم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). **۵. (ہیئت) کسی ستارے کا برج سے نکل جانا ، زوال ہونا.** اس کا طلوع ماہ نیساں کی سولھویں کو ہوتا ہے اور سُقُوط تشرین اول کی اٹھارویں کو. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۹). **۶. کسی امرِ واجب کا نہ رہنا.** بعضے مشائخوں نے کہا ہے کہ لازم ہے اور واقع ہے فرض ثانی سے اور یہ تقاضا کرتا ہے عدم سُقُوط کو ساتھ اوّل کے اور یہ لازم رکن ہے نہ واجب ہے انتہی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷۷). **۷. زائل ہونا ، باقی نہ رہنا.**

اثباتِ نسبتیں ہے توحید میں ضرور
حاصل اگر بدونِ سُقُوطِ نسب نہیں
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۱۱). سببِ ظاہری ، علالتِ مزاج ، ضعفِ قوّت ، سُقُوطِ اشتہا ، عارضۂ شباب جوانی تھا. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱ : ۳۳۵).
بہت قابض ہے خوانِ نعمتِ مغرب کا حلوا بھی
عجب کیا مشق ہضم اس کی سقوطِ اشتہا کر دے
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۰۰). **۸. (طِب) حرکت بند ہو جانا ، مفلوج ہونا.** ٹانگوں کی شدید اینٹھنیں نمودار ہو کر اس کے بعد پیش بازو کے باسطات کا شلل واقع ہو جاتا ہے ، جس سے سُقُوط الید Wrist Drop پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، عِلم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴۲). [ع : (س ق ط)].

---الِاعْتِبارات (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ع ، سک مج ت) امذ.
(تصوّف) احدیت الذات ... جس میں تمامی اعتبارات ساقط ہیں (مصباح التعرف). [سُقُوط + رک: ال (۱) + اِعتبارات (رک)]

---قَلْب کس اضا (---فت ق ، سک ل) امذ.
حرکتِ قلب بند ہو کر موت واقع ہو جانا. سُقُوطِ قلب/Heart Failure کی جو وارداتیں ہو رہی ہیں کون جانتا ہے کہ ان میں کتنی قلب کی شریانوں میں تھکن پیدا ہو جانے (Blood Colt) کے باعث ہو رہی ہیں. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰/دسمبر ، ۳). [سقوط + قلب (رک)].

سُقُوطَری (فت س ، و مع ، فت ط) امذ.
ایلوا جو نہایت تلخ دوا ہے.
لذّتِ مدح جان فزا تلخیٔ ہجو تاب کاہ
شہد ہے یاں تو شہدِ ناب صبر ہے تو سقوطری
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۱). زنگار قبرسی ، سیندھا نمک ، صبر سقوطری سب کو آبِ صمغ کے ساتھ جس میں گوند سے پانی دہ چند ہو ہاون میں گوندھ کر بقول بعض پانچ دن اور بقول بعض دوپہر تک خوب کوٹیں. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۱۳). دم الاخوین کی اصلیت کی شناخت یہ ہے کہ جلد ٹوٹ جاتا ہے اور کوئی مزہ اس میں نہیں ہوتا اور پسا ہوا بہت سرخ ہوتا ہے نقلی اس کے خلاف ہوتا ہے منہاج الدکان میں لکھا کہ یہ سقوطری اور غیر سقوطری ہوتا ہے اور سقوطری سخت ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۱۷). [سقوطر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَقّہ (فت س ، شد ق بفت) امذ.
رک : سقا.
سقے بادیئے بھر لے پھل نیر سوں
چھڑکنے لگے چو کدھن دھیر سوں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۹). سقے ، خاکروب بھی گرفتار کر کے ہمایوں شاہ پاس احمدآباد بیدر میں بھیج دیئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۹۰). سقہ ، حلال خوری ، نائن ، دھوبن اسی دن کی خیر مناتے ہیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۵).

وہ ایک سقہ تھا. لوگوں کو پانی پلاتا پھرتا اس لیے لوگ اس کو بہشتی کہتے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۹۲). [ع].

---شاہی کس صف ، امث.
چند روزہ دولت ، چند دنوں کی حکومت . اور صرف یہی نہیں بلکہ ایم ، ایل ، سی ہو کر گویا ہم کو عارضی طور پر سقۂ شاہی مل گئی. (۱۹۳۳ ، نیرنگِ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۴۷). [سقہ + شاہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سقّے (فت س ، شد ق) امذ ؛ ج.
سقہ (رک) **کی جمع نیز مُغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).**

---کا راج امذ.
رک : سقے کی بادشاہی . ان دس دنوں میں ملک پر بلا شرکتِ غیرے نظام سقے کا راج تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰۲۶).

---کی بادشاہی (---سک د) امث.
۱. نظام سقے نے ہمایوں بادشاہ کو ڈوبتے دیکھ کر نکالا اور صلہ میں ڈھائی دن کی بادشاہی پا کر چمڑے کا سکہ جاری کیا تھا (نوراللغات). ۲. (کنایۃً) **تھوڑے دن کی حکومت ، چند روزہ دولت** (دریائے لطافت ، ۸۷).

سقّیا (فت س ، کس ق) امث.
پانی پلانے کا کام. ہاشم کو سقیا و رفادہ کا عہدہ ملا. (۱۸۷۰ ، خُطباتِ احمدیہ ، ۵۳۴). [ع].

سقیفہ (فت س ، ی مع ، فت ف) امذ.
۱. سائبان ، چوپال ، چبوترہ ، تخت جس پر دروازوں کے آگے یا ڈیوڑھی میں بیٹھتے ہیں.

کرنا کوئی تو کوفۂ احباب کا سفر
کوئی مرا سقیفۂ دلدار دیکھنا

(۱۹۷۰ ، کوہِ ندا ، ۸۹). ۲. **کھپاچ جو ٹوٹے ہوئے عضو پر باندھیں ، ٹوٹی ہوئی ہڈی کو باندھنے کی لکڑیاں** (مخزن الجواہر). [ع].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
بیہودہ تہمت ، بہتان ، سازش.

سقیفہ بندیٔ اعدا سے کیا شکست تمہیں
دلیل فتح نہیں اجتماعِ غمّ غفیر

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۳). [سقیفہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بنی ساعِدہ کس اضا (---فت ب ، کس ع ، فت د) امذ.
مدینۂ منورہ کی وہ چوپال جہاں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قریش عرب مشورہ کیا کرتے تھے ، دارالشوریٰ ، دارالمشاورت. لوگ سقیفۂ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے مہاجرین اور انصار میں بحث ہونے لگی. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۹۴).

سقیم (فت س ، ی مع) صف.
۱. بیمار ، مریض.

فضل ہو کر اس روش ، وصال لے خود بخود
لذتِ فرحت چکن ہووے کبھیں او سقیم

(۱۶۷۹؟ ، دیوان شاہ سلطان ثانی (ق) ، ۷۱).

ہے علاج اس کوں شربتِ دیدار
جو ترے ہجر کا سقیم ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۸).

دیکھیں ہیں اس کے اور جو ہوتے ہیں ہم سقیم
یاں کا وہی ہے شافی و کافی وہی حکیم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۵).

تمہیں دادگر ہو یتیم کے تمہیں چارہ‌گر ہو سقیم کے
ہمہ تن ہوں درد میں ناتواں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۹۱). رفتہ رفتہ عقلِ سقیم (بیمار سوجھ بوجھ) کے بجائے عقلِ سلیم (سیدھے راستے پر چلانے والی اور چلنے والی سمجھ) پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۷۵ ، مظاہرِ نفس ، ۴۷). ۲. **خراب ، بُرا.**

اگرچہ گناہوں سیں ہوں میں سقیم
ولے ہوں میں بندا خدا رب کریم

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، رمضان ، ۳۲).

صبح کو جو آ نکلتی ہے نسیم
اس سے بھی ہے درمیاں حال سقیم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳۶). مجھ کو صدمۂ عظیم ہوا ، حال بہت سقیم ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۵۵). مسلمان بسوہ داروں ... سے میری مراد انصاری ، مخدوم زادے ، راجپوت اور پٹھان ہیں جن کا حال روز بروز نہایت سقیم ہوتا جاتا ہے. (۱۹۱۴ ، حالی ، مقالات ، ۲ : ۳۴). جھبو کی مالی حالت کس قدر سقیم ہے ، یہ بھی میں جانتی ہوں. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۶). ۳. **بیمار ، کمزور ، ضعیف ، غیر معتبر (روایت ، کلام وغیرہ).** صحیح کو سقیم سے قوی کو ضعیف سے معروف کو منکر سے اور ثابت کو موضوع سے جُدا کیا جائے. (۱۸۷۵ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۳۰). عروض ایسا علم ہے کہ اس سے شعر کا صحیح اور سقیم دریافت ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۲۶). [ع : (س ق م)].

---الحال (---ضم م ، غم ا ، سک ل) صف.
تباہ حال ، ناتواں ، کمزور ، مریض. میری بے خبری نے نہ صرف مجھ کو ضعیف الاختیار بنایا بلکہ رعیت کو بھی ایسا سقیم الحال کر دیا کہ اب ان کے پنپنے کی امید نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۸۲). [سقیم + رک : ال (ا) + حال (رک)].

سقیمی (فت س ، ی مع) امث.
نحیف ، سقیم ، بیمار.

ہوں عجب غم میں مرا حالِ سقیمی دیکھو
دیکھو اصغر کو اور ایّامِ یتیمی دیکھو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۲ : ۱۳۱). [سقیم + ی ، لاحقۂ مصدری].

سقین (فت س ، ی مع) امذ.
بیمار. سقین ہوں یعنی بیمار ہوں اور یہ ... لفظ حضرت ابراہیم سے سیکھا تھا. (؟ ، افکارِ پریشاں ، ۷). [سقیم (رک) کا محرف].

سِک (کس س) صف.
بیمار. سِک انفرادی حیثیت سے اُردو میں سوائے فوجی لوگوں کی زبان کے غیر مستعمل ہے البتہ اس کے مرکبات بول چال میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپ الفاظ ، ۳۶۰). [انگ: Sick].

--- رپورٹ (--- کس ر ، و مج ، کس ر) امث.
بیماروں یا مریضوں کی رپورٹ ، بیماروں سے متعلق اِطلاع. آج کی سِک رپورٹ میں ڈیڑھ سو آدمی تھے. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۷۲). [انگ : Sick Report].

--- لِیو (--- ی مع) امذ.
وہ رُخصت جو بیمار پڑنے پر لی جاتی ہے، طبّی رخصت. اگر میڈیکل سرٹیفکٹ مل گیا تو سِک لِیو لوں گا. (۱۸۸۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۰۹). [انگ : Sick Leave].

سُک (۱) (ضم س) امذ.
راب کی ایک قسم - تازہ آملوں کا رس نکال کر آگ پر پکا کر گاڑھا کر کے ٹکیاں وغیرہ بنا کر سکھا لیتے ہیں ، خوشبو کا ایک مرکب (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۷۷). [ع].

سُک (۲) (ضم س) صف (قدیم).
خُشک ، سُوکھا (قدیم اُردو کی لغت). [پ : सूक]

--- ٹِینٹا (--- ی لین ، مغ) صف.
دُبلا پتلا آدمی (اُردو کا رُوپ ، ۱۲۸). [مقامی].

سُک (۳) (ضم س) امذ (قدیم).
سُکھ.
نہ غم غمگیں سکے گا کر اگر جوتوں رکھے شوق
نہ سُک ہنسنا ہنسا سکسی جو تیرا دُکھ رلاوے مُجھ
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۵).
وو میوے نغز کھا کے پانی پیا
سُک آرام پا کر ہوا خوش جیا
(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری (ضمیمہ) ، ۸).
کدھیں سک میں برہے جلی ہوئی نہ میں
پنجنچ کبی اندھلی ہوئی نہ میں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۳). [سُکھ کا متروک اِملا].

--- کَرَن (--- فت ک ، ر) صف.
سکھ کرانے والا ، مراد: سُکھ دینے والا ، سکون بخشنے والا.
از بس فراق جانا کر تو ہو خون نِشانا
اے دل دیا ہوں کوں وے سک کرن کہاں ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۱). [سکھ + کرن (کرنا (رک)). سے لاحقۂ فاعلی)].

--- نِشانی (--- کس ن) امث.
سکون و آرام کی علامت ، چین اور سکھ کا وسیلہ ؛ مراد: خوشی ، عیش و آرام.
کوہک کویل بسنت کے راگ گائی
کہ پائی ہے اے رت میں سک نشانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۸). [سک + نِشانی (رک)].

سِکّا (۱) (کس س ، شد ک) امذ ؛ سکہ ، سکّا (قدیم).
۱. مُہر ، انگوٹھی.
کاگت سیت نرمل نین سندرا ا کُھر کھت کیر کاجر
بیچ سکا تار کا پلکھاں لکھوٹی لیپٹے تاپر
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۳).
سکی دی سکا آپ نے ہات کا
کہ تاثیر تھا اس میں لی دھات کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۱).
دیا ہاتھ فرخ کے نامہ لکھیا
نشانی دیا کاڑ اپنا سکا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۱۳). **۲. منقوش ، تراشیدہ.**
سکا صورت خوب ازحد
سبز رنگ ہوا موزوں قد
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۱ : ۷۸)). [سِکّہ (رک) کا متروک اِملا].

سِکّا (۲) (کس س ، شد ک) امذ.
(کشتی بانی) **کشتی کے نِیچے کی چوب ، کشتی کے پیندے کا سرا ، کشتی کا رُخ پھیرنے یا کشتی کو موڑنے کا بتّا جو کشتی کے سِرے پر لگا ہوتا ہے** (اپ و ، ۵ : ۱۷۶). [رک : سکان].

سِکّا (۳) (کس س ، شد ک) امذ.
(ٹھگی) **پھانسی کا پھندا یا پھانسی دینے کا رومال جس میں سکّہ بندھا ہوا ہوتا تھا** (اپ و ، ۸ : ۱۹۴). [مقامی].

سِکّا (۴) (کس س ، شد ک) امذ (قدیم).
رک : سِکّہ.
مہر مہر کی چاند کا روپیا
ترے نانوں سوں گھر کر سکّا کیا
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۲۰). [سِکّہ (رک) کا قدیم اِملا].

--- پڑنا محاورہ.
۱. سِکّہ پر نام کھودا جانا (نوراللغات). **۲. رعب قائم ہونا.**
چلن کھوٹے کھرے کا اب کُھلے گا
پڑا دورِ قمر میں اپنا سِکّا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۵۱).

سِکّا (۵) (کس س ، شد ک) امذ (قدیم).
رکَ : چھینکا. وہ ایک دن کھجور کی روٹی پکاتی ہے ... بیٹھا دہی سکّا میں ڈال لٹکا دیتی ہے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۸۰). [مقامی].

سُکّا (ضم س ، شد ک) صف (قدیم).
رک : سوکھا.

دیکھے تو او بن سکّا ہے بالکل
او شمع ہوا ہے باوکھا گل

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۷). ایک جھاڑ سُکّا کھوڑ ہور بڑا ہو گیا ہے. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [سُوکھا (رک) کا قدیم اِملا].

--- اُڑانا محاورہ.
سُوکھا ٹالنا. کیھاں مراد ونتی کو سکّے نئیں اُڑاتے ہیں. (۱۷۶۵، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

--- کھڑک (--- فت کھ ، ڑ) صف.
بالکل خُشک. اوتلاؤ سکا کھڑک ہو جا کو اس میں کا پانی جنگل بیابان میں ریل چھیل ہو جائے گا. (۱۷۶۵ ، انوارِسہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [سکّا ـ سوکھا + کھڑک (رک)].

سُکات (ضم س) امث.
خاموشی ؛ خاموش (پلیٹس ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع].

سِکاچ (کسِ چ) امذ.
اسکاٹ لینڈ کا باشندہ ، اسکاچ. ابھی بیٹھے ہی تھے کہ ایک نوجوان سکاچ لڑکی ... مُسکراتی مسکراتی کمرے میں داخل ہوئی. (۱۹۷۵، بسلامت روی، ۲۳۷). [انگ : Scotch].

سَکار (۱) (فت س) امذ ؛ نیز سکارے.
(ہندو) **صبح ، تڑکا ، پو پھٹنے کا وقت** (نوراللغات ؛ پلیٹس) . [پ : सकार].

سَکار (۲) (فت س) امث.
بل کا وصول ہونا (نوراللغات). [سکارا (رک)].

سَکّار (فت س ، شد ک) امذ.
کلال ، شراب فروش (فرہنگِ عامرہ ؛ بیان اللسان). [ع].

سَکارا (۱) (فت س) امذ.
(مہاجنی) **وہ فیس جو ہنڈی کی بابت دی جائے ، ہنڈی قبول کرنے کی کٹوتی یعنی وہ ہنڈی جو قبل از میعاد وصول کی جائے اس کی پیشگی رقم دینے کا منافع** (ماخوذ : ا پ و ، ے ، ۲۷ ؛ نوراللغات). [س : سوِیکار स्वीकार].

سَکارا (۲) (فت س) امذ.
رک : سکار (۱).

بیٹھے بچن کُچھ بولو مُکھ سے
جاگو سانجھ سکارا بن میں

(۱۷۹۵، مزاق (صوفیائے بہاراور اردو ، ۹۲)).[پ ؛ سکارے].

سَکارا / سُکاری (ضم نیز فت س/ی بشکل ا)صف؛ج.
نشے میں چُور ، بدمست.

کلام وہ کہ وہ ہو موسم گلِ احرار
کلام وہ کہ سکارا کو ہو وہ کاس مدام

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۶). [ع].

سِکارْف (کسِ س ، سک ر) امذ.
رک : اسکارف. غیر ملکیوں نے اپنی اپنی ٹوپیاں اور سکارف آتے ہی خادموں کے حوالے کر دیے تھے. (۱۹۶۳ ، اداس نسلیں ، ۲۲). اپنے گلے کا ریشمی سکارف اتار کر اس سے سر ڈھانپ لیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۷۱). [انگ : Scare].

سَکارْنا (فت س ، سک ر) ف م.
(مہاجنی) **ہنڈی کا روپیہ ادا کرنا ؛ رقم ادا کرنے کے لیے ہنڈی قبول کرنا**. آڑھتیے نے ہنڈی نہ سکاری اور سوکھی سنائی. (۱۸۴۳ ، فسانۂ معقول، ۹۵). جب کبھی وزیر ہند کی ہنڈی سکارنے کے لیے گورنمنٹ ہند کے پاس روپیہ نہ ہوتا تو وزیر ہند کے اسی خزانے کی ضمانت پر گورنمنٹ ہند نوٹ چھاپ کر جاری کر دیتی تھی. (۱۹۳۲ ، سکّہ اور شرح تبادلہ ، ۳۱). جب نو مہینے تک ہنڈی نہیں سکاری گئی تو مال کی ڈھنڈیا پڑی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۷۷). [سکار (رک) + نا ، علامت مصدر].

سَکاری (فت س) امذ.
(موسیقی) **سب سے نیچا سر**، سُر اور کومل سُر کے تین درجے ہوتے ہیں اول ... دوئم ات کومل نیچے اتر جائے ، سوم سکاری نیچے جائے. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۱۱). [پ : स्कारी].

سَکارے (فت س) م ف ؛ امذ.
صبح ، تڑکے ، طلوع صبح کے وقت.

بدیسی کنور سب فکر میں رہے
سکارے کنور سب ہی رانی پھرے

(۱۷۵۲ ، قصۂ کام روپ و کلاکام ، ۵۶).

سجن سکارے جائیں گے اور نین مریں گے رونے
بدھنا ایسی کیجیو کہ بھور کبھو نا ہونے

(۱۸۴۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۹۳). آج سکارے سے جا کہن تائیں اتنی گھاس کاٹی کہ ڈیر لاگو ہے. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۲۰). کل سکارے (سویرے) کو نکڑ دیکھیں. (۱۹۸۶، جوالا مکھ ، ۷۹). [پ : सकारे].

سِکاسن (فت نیز کسِ س ، کسِ س) امذ (قدیم)؛ سنگھاسن.
تام جھام کی قسم کی ایک تخت نما سواری.

گذر گئی تھی برچھی کلیجے تے پار
سو کر زین خالی سکاسن بجھار

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱۰۵).

یو سال یو ملک بست باسن — یو پالکی نالکی سکاسن

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۶). [سنگھاسن (رک) کا قدیم املا].

سَکّاف (فت س ، شد ک) امذ.
موچی ، کفش دوز ، کفشگر (جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

سَکّاک (فت س ، شد ک) امذ.
۱. **چاقو چھریاں بنانے والا لوہار** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آنند راج ؛ فرہنگ عامرہ). ۲. **سکّے پر ٹھپا لگانے ڈالنے والا** (فرہنگ آنند راج ؛ پلیٹس). [ف].

سکّاکی (فت س ، شد ک) امث.
چاقو چھری بنانے کا پیشہ ، آہنگری (جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ).
[سکاک + ی ، لاحقۂ نسبت].

سکال (ضم س) امذ.
۱. **اچھا وقت ؛ اچھا موسم جس میں پیداوار زیادہ ہو اور ارزانی ہو، اچھا زمانہ.** لاعلاج کو سکال دوکال ہوتا ہے ، تو مردار بھی حلال ہوتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶). جس دیس نگر گھر میں یہ جاوے گا تہاں در در کال بھی نہ آنے گا سداں سکال رہے گا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۲۳). نیکی ، بدی ، سکال ... فتح ، قتل ، طاعت معاصی سب اللہ کی طرف سے ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم، ۶۱۵). ۲. **گھوڑے کی ایک قسم جسے مبارک سمجھا جاتا ہے.** جس کا داہنا ہاتھ پاؤں سفید ہوے سکال بولا جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۸). [س : सकाल].

سکالر (سک نیز کس س ، فت ل) امذ.
رک : **اسکالر**. ان میں اور ایک غریب اورنٹیل سکالر میں صرف اتنا ہی فرق ہوتا ہے کہ انہوں نے زمانے کی ضرورت کے مطابق باقاعدہ غلامی کا پیشہ سیکھا ہے. (۱۸۹۳ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۷۷). نئی دہلی میں ۱۲ فروری سے دو روزہ عالمی اردو کانفرنس ہو گی اس میں معروف ادیب ، شاعر اور سکالر حصہ لیں گے . (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۲). [انگ : Scholar].

ـــــ شپ (ـــ کس ش) امذ.
تعلیمی وظیفہ ؛ تعلیم کے سلسلے میں مالی امداد. دھڑا دھڑ ایف اے اور بی اے کی ڈگریاں لی ہیں ، سکالرشپ پاتی ہیں. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۸۵). [انگ : Scholarship].

سُکان (ضم س) امذ.
چین ، آرام ، سکون.
مومن جو صالح ہے اگر   پاوے سکان شام و سحر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۲). [سکون (رک) جس کا یہ بگاڑ ہے].

سکّان (۱) (ضم س ، شد ک) امذ ؛ ج.
۱. **رہنے والے ، موجود ، ساکن کی جمع.**
گئی یہ خبر جس بیاباں میں
رہی کچھ نہ سدھ واں کے سکّاں میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۹). جملہ سکّانِ عالم ارواح سے باتیں کرتے ہیں. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۹۸).
غافل آداب سے سکّانِ زمیں کیسے ہیں
شوخ و گستاخ یہ پستی کے مکیں کیسے ہیں
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۲۱). وہ دستاویز ہے جس میں اس معاہدے کا ذکر ہے جس میں مومن کا اور سکّانِ مدینہ اور یہود کے معاہدے کا ذکر ہے. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۶۴). ۲. **کشتی کا دنبال ، پتوار.**
یا جہاز کوں تجہ نیں کے سوکا مکر سکان ہے
نیں نیں غلط بولیا ہوں میں کشتی نین سوکا لنگر
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۵). ہاتھ سے سکّانِ کشتی کو پکڑا اور ایک کونے میں آ کر بیٹھ گیا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۳۳). کپتان نے سکّان جہاز کو پھروایا اور پھر صحیح سمت پر پھیرلیا. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۸۶). اگر سکّان (کشتی موڑنے کا آلہ) کو مضبوط باندھ دیا جائے اور بادبان اتار لئے جائیں تو صبح کو ہم کشتی کو قریب قریب اسی جگہ پائیں گے جہاں رات اسے چھوڑا تھا. (۱۹۴۱ ، جزیرۂ سخنوراں ، ۲۰).
[ساکن (رک) کی جمع].

ـــــ سمٰوات کس اضا (ـــ فت س ، مد م) امذ.
آسمان پر رہنے والے ؛ مراد : فرشتے.
سکّانِ سموات ہیں کیا عرش ہلایا
اللہ بہت دور ہے فریاد ہماری
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۱۹). [سکّان + سموات (رک)].

ـــــ گِیر (ـــ ی مع) امذ.
(کشتی رانی) **پتوار چلانے والے ، ناؤ کھینے والے.** سکان گیر معلم کی ہدایت کے مطابق جہازوں کی سمت بدلتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۲۱). معائنے پر پتہ چلا سکّان گیر ٹھیک کہتا ہے بغیر پتوار کے سفر ناممکن تھا. (۱۹۷۲ ، اردو ڈائجسٹ ، اکتوبر ، ۸۴). [سکّان + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

سِکانا (کس س) ف م (قدیم).
رک : **سِکھانا.**
ادھر کے رنگ لالی سوں سکی یعقوت کوں بالی
شکرنا بات کو پکّائی ہے شیریں زبانی میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۷). [سکھانا (رک) کا قدیم املا].

سُکانا (سُکا لینا) (ضم س) ف م (قدیم).
رک : **سُکھانا.**
قلم گیان سوں تیں لکھیا بھگ جگ
سکایا قلم بھاگ لکھ جرم لگ
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۵). جامہ پاکیزہ کر کر سکا لینا نہ کی بھی میلا کرنا و دھو دھو خستہ کرنا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱).
مصطفٰے کے باغ کے پھولاں کوں بن پانی سکائے
مصطفٰے ہور مرتضٰی ہور فاطمہ کا دل دکھائے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶).

سکّانی (ضم س ، شد ک) امذ.
(کشتی بانی) **پتوار کی سنبھال کرنے والا ملاح** (ا پ و ، ۵ : ۱۷۶ ؛ پلیٹس). [سکّان + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِکاؤٹ (سک نیز کس س ، و مع) امذ.
رک : **اسکاؤٹ.** ہمارے اسکول کے سکاؤٹ لڑکے ایک روز کے لئے باہر جا رہے تھے. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۲۸). [انگ : Scout].

سَکب (فت س ، سکِ ک) امذ.
۱. **بہنے والا ؛ تانبا ، رانگ** (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ بیان اللسان).
۲. **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کا نام جو سب سے**

پہلے آپؐ کی مِلک میں آیا، گھوڑا تیز رفتار و سبک رفتار، کشادہ قدم رسول اللہ صلعم نے اس کا نام سکب رکھا اور وہ سکب الماء سے ہے گویا کہ وہ سیلِ آب ہے وہ پہلا گھوڑا ہے کہ اس پر رسول اللہ نے غزا کیا ہے. (۱۹۰۶، حیواۃ الحیوان، ۲: ۲۳۶). [ع].

سِکْبا/سِکْباج (فت نیز کس س، سک ک) امذ.
وہ گوشت جسے سرکہ سبزیاں اور مصالحہ ڈال کر پکایا گیا ہو.
بھونے ہوئے طلع کو سکباج کے ساتھ پکانے سے نہایت خوشبودار اور پُر ذائقہ ہو جاتا ہے. (۱۹۰۷، فلاحت النخل، ۲۲۹). اس نے غلام سے کہا کہ سکباج لا جو موٹی بٹیروں کا بنا ہوا ہے. (۱۹۳۰، الف لیلہ و لیلہ، ۱: ۳۵۹).

سِکْبِینَج (فت نیز کس س، سک ک، ی مع، فت ن) امذ.
ایک درخت کا روغن جو ایران کی پہاڑیوں میں پایا جاتا ہے. یہ رال عموماً بھورے رنگ کا ہوتا ہے، بو خوشگوار، ذائقہ خراب اور قدرے مسہل ہوتا ہے. گل سرخ، سقونیا، ہینگ، سکبینج ہر ایک ... گوندھ کر گولیاں بنائیں. (۱۹۳۳، حیات اجامیہ، ۱۰۹). [ع].

سَکَت (فت س، ک) اسٹ نیز امذ.
۱. **قدرت، طاقت، قوت، ہمت، توانائی، دم.**

سکت ہے تجے توں جگت کا دھنی
کیا جائے تج کوں دھنی ہور غنی

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۴). جیسا خدا کا سکت ہے ایسا سکت بندے کو نہیں. (۱۷۶۴، چھ سرہار (ق)، ۶۸).

سکت یوں دیا حق نے مجھ ہاتھ میں
لکھا جیوں قبض میں کروں بات میں

(۱۸۰۱، وفات نامۂ حضرت فاطمہ، ۱۴۸). کہنے کو زندہ پر مردے سے بدتر، دل میں ہمت نہ ہاتھ پانوں میں سکت. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۰). لشکرِ امام کے تمام گھوڑے چھلنی ہوئے اور ایک میں سکت نہ رہا. (۱۹۳۱، سیّدہ کا لال، ۲۰۱). ہندوؤں کی پراچین تہذیب اس تہذیب کی حریف یا مدِ مقابل بننے کی سکت نہ رکھتی تھی. (۱۹۸۶، سندھ کا مقدمہ، ۱۱). ۲. **مجال، مقدور، بساط، حوصلہ.** خدا ہوں کر بولنے بندے کوں کاں ہے سکت. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۱).

کیا ملک کیا جن و انس یہ جگ میں کس کوں ہے سکت
خط بنا تجھ مکھ کے جو تفسیر قرآنی کرے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۳۱۱).

ہم ہاتھ مارتے ہیں سدا بحرِ عشق میں
مجنوں کو کیا سکت جو سدا پاؤں دھر سکے

(۱۷۸۲، حاتم، دیوان زادہ، ۱۰۰). عوام میں سے کسی میں یہ سکت نہیں ہے کہ ایسا بڑا خرچ بیدھڑک اٹھا سکے. (۱۸۶۶، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز، ۳۴).

تصور تری ذات کا ہے محال
کسے یہ سکت اور کہاں یہ مجال

(۱۹۱۱، کلیاتِ اسمٰعیل، ۱). امید اپنے تجربات کو خود بھی سہارتا ہے اور دوسروں میں بھی انہیں سہارنے کی سکت پیدا کرتا ہے. (۱۹۷۹، دریا آخر دریا ہے، ۲۲). [پ: شکتی शक्ति].

---پَنا (---فت پ) امذ.
قدرت. اس کا سکت پنا ہمارے سکت سریکا نہیں. (۱۶۹۹، فرائض اسلام (دکھنی اردو کی لغت)). [سکت + پنا (رک)].

---جاتا/جاتی رَہْنا ف مر.
طاقت نہ رہ جانا، قوت ختم ہو جانا.

شوق نے اتنا رہ الفت میں دوڑایا مجھے
تھک گیا سایہ، سکت جاتی رہی ہمزاد کی

(۱۸۵۴، دیوان اسیر، ۲: ۳۷۶). ایسی جوان موت ہوئی کہ وہمن کا رہا سہا سکت بھی جاتا رہا. (۱۹۱۰، گرداب حیات، ۵۸).

---چَلْنا محاورہ.
زور چلنا، داؤں کامیاب ہونا.

پاوے جب توں دوستوں سے قربت
دشمنوں کی نا چلے تجھ پر سکت

(۱۷۹۱، ریاض العارفین، ۱۱۵).

---دار صف (قدیم).
طاقت ور، با اختیار.

عجب جگ کا خالق سکت دار ہے
جہاں پروری جس سزاوار ہے

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۵۴).

ترا حکم سب پر جو قائم رہے
توں صاحب سکت دار دائم رہے

(۱۶۸۰، قصہ ابوشحمہ، ۳). [سکت + ف: دار، لاحقۂ صفت].

---رَہ جانا محاورہ (قدیم).
قوت ٹوٹ جانا، طاقت باقی نہ رہنا.

اسی وضع سوں ایک دن بھی چلے
سکت رہی گھوڑے کی ککر تلملے

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۶۸).

---ہارْنا محاورہ.
ہمت یا حوصلے کا جواب دے جانا.

تا بمنزل نہ پہنچنے کی ہے کیا وجہ اے خضر
پاؤں شل ہو گئے اپنے، نہ سکت ہارے ہیں

(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱: ۱۰۷).

سکْتا (۱) (فت س، سک ک) صف (قدیم).
قدرت والا، قادر. خدا قادر، خدا حاضر، خدا ناظر، خدا سکتا جیسے جیوں سنگتا اسے ووں رکھتا. (۱۶۳۵، سب رس، ۲). [سکت + ا، لاحقۂ فاعلی].

سکْتا (۲) (فت س، سک ک) امذ.
رک: سکتہ معنی نمبر ۳.

جھک گئے مجھ سے وہ شرما کے یہ مضمون ہے کیا
مصرعۂ قامتِ موزوں میں ہے سکتا کیسا

(۱۸۹۱، راشدعلی ضیا بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں، ۲: ۴۴)).

ازل سے پڑ رہی ہیں گرچہ استادوں کی اصلاحیں
مگر دیکھیں تو پھر بھی مصرعٔ ہستی میں سکتا ہے
(۱۹۵۸ ، غزلستان ، ۱۳۴).

سکتات (فت س ، سک ک) امذ ؛ ج.
رک : «سکتہ» جس کی یہ جمع ہے. اذان میں سکتات اور وقفات ہوتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۳). [سکتہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

سکتاو (فت س ، سک ک) امذ ؛ ← سکتاؤ.
آرام ، سکون ، نیم بےہوشی کی کیفیت ، سرور.
زخم کے واسطے تسکین ہے مرہم میں تو ہی
چوٹ کے واسطے آرام ہے سکتاؤ میں تو
(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۱۲۷). [سکت + آو ، لاحقۂ حاصل مصدر].

سِکتّر (کس س ، فت ک ، شد ت بفت) امذ ؛ ← «سکٹر».
معتمد ، میر منشی ، پیشکار. میں اپنے سکتروں سے لکھوا کر دستخط کر دیا کروں گا کہہ دونگا کہ میرے ہاتھوں میں رعشہ ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۳۶).
جانتا ہوں کہ کیا ملے گا جواب
مجھ کو سرکار کے سکتر سے
(۱۹۳۴ ، نگارستان ، ۲۱۱).
جینا ہے اگر اس بستی میں اے دوست قصیدہ خواں ہو جا
اخبار میں لکھ ایسی باتیں صاحب کا سکتر جھوم اٹھے
(۱۹۸۷ ، حرفِ سرِدار ، ۲۰۷). [سکریٹری (رک) کا بگاڑ].

سکتر (کس س ، سک ک ، فت ت) امذ.
پرکار. ایک آلہ اسی شکل سے موضوع ہوا ہے جس کو فارسی میں پرکار متناسب اور انگریزی میں سکتر (Sector) کہتے ہیں. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۴۷). [انگ : Sector].

سِکتّری (کس س ، فت ک ، شد ت بفت) امذ.
رک : سِکتّر. یہ لفظ صوتی تغیر کے ساتھ سکتر اور سکتری کی شکل میں بھی رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۷۷). [رک : سکریٹری].

سکتہ (فت س ، سک ک ، فت ت) امذ.
۱. **(طب) ایک دماغی بیماری جس میں بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور مردے کی طرح حس و حرکت نہیں رہتی.**
کس کا سکتہ کام یہاں آخر ہوا اے ہم دمو!
اب اوٹھاؤ اور دکھلاؤ نہ رنج و آئینہ
(۱۸۰۹ ، جرات ، د (عکسی) ، ۳۷۸). لوگوں نے جانا غش ہے، بہت دیر ہوئی تو کسی نے سمجھا سکتہ. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۰). غشی میں سکتے کی طرح قوت دماغیہ بالکل باطل نہیں ہوتی. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۴). اس کے بغیر حیوانی عضویے غیر فعال ہو جاتے ہیں اور اس کا امکان ہوتا ہے کہ سکتے میں جا کر مر جائیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۶). ۲. **دم بخود رہنے کی کیفیت ، حیرت ، تعجب.**
واں سکتہ میں تھا وہ قاش زیں پر
افسوس سے ہاتھ یاں جبیں پر
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳۱).
آئینۂ جمال سے سکتہ ہوا مجھے
تصویر یار دیکھ کے تصویر ہو گیا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۷۶).
لب پر کچھ ایسی لگ گئی مہرِ سکوت
بےچارے کو گویا ہو گیا تھا سکتہ
(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۴۶). بندگی کی پست و عمیق وادیوں میں سکتہ اور جمود کی تدریجی کیفیتیں طے ہو رہی تھیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۷). ۳. (أ) **عروض کی اصطلاح میں شعر کے وزن میں فرق آنا ، کسی حرف یا لفظ کا بحر سے گر جانا ، شعر کی ناموزونیت ؛ شاعری کا ایک عیب.**
جب لکھا حالِ کمر سکتہ نہ نکلا شعر سے
جب کیا وصفِ دہن عقدہ سخن میں رہ گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۴). ولی کے یہاں اگر ترتیب میں چستی نہ ہو مصرعوں میں سکتے ہوں ... تو وہ سب قابل قبول ہیں (۱۹۴۰ ، علمی نقوش، ۳۱). (أأ) **وہ ہائے ہوز جو ساکن پڑھی جائے اور کسی لفظ کے آخر میں واقع ہو مثلاً آمدہ ، خردہ وغیرہ** (نوراللغات). (أأأ) **(تجوید) قرأت میں آواز کا بند اور سانس کا جاری رہنا ، بغیر سانس توڑے ایک آن کے لیے آواز بند کرنا.** سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے وقفہ میں زیادہ. (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، محمود الحسن ، ۱۰۳۶). روایت حفص کی رو سے قرآن پاک میں چار جگہ سکتہ ہے. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۵۴). (۱۷) **(قواعد) اسما یا ضمائر وغیرہ کے بیچ میں چھوٹا وقفہ ، الٹا واو** (،). جب سکتے سے زیادہ ٹھہراؤ کی ضرورت پڑے تو وقفہ استعمال کرتے ہیں. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد (مولوی عبدالحق)، ۳۴۳). [ع : (س ک ت)].

ـــ پڑنا محاورہ.
۱. **کمی ہونا ، تنگ ہونا ، ناموزونیت.** سنکٹ کے معنی ہیں تنگی ، کمی ، یوں اردو میں سکتہ پڑنا کا مطلب ہے تنگی یا کمی پڑنا. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۵۴) ۲ **شعر کے وزن میں فرق آنا ، شعر کی روانی میں خلل پڑنا.** اس کلام میں جگہ جگہ سکتہ بھی پڑتا ہے (۱۹۸۵ ، کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ ، ۲ : ۳).

ـــ ڈالنا محاورہ.
شعر کے وزن میں فرق ہونا ، کسی لفظ کا بحر سے جدا کرنا ، شعر کو ناموزوں کر دینا.
چڑھا کے تیوری سکتہ نہ ڈالئے صاحب
کہ لاجواب ہے مطلع تمہارے ابرو کا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۷).

ـــ ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱. **حیرت ہونا ، متحیر ہونا.** ساری مجلس زار زار مثل ابر بہار روتی تھی. عقل و ہوش کھوتی تھی. شاہ طلسم کو سکتہ تھا.

(۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۴۹۳). حشمت کو ایک دم سکتہ ہو جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۴). ۲. **ایسی بےہوشی طاری ہو جانا جس پر موت کا یقین ہو جائے** (مہذب اللغات).

سُکْتَہ (ضم س ، سک ک ، فت ت) امذ.
ایک خاص قسم کی خوشبو یا عطر. سکتہ ... ہمیشہ آپ کے استعمال میں رہتا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰۵). [ع].

سَکْتی (۱) (فت س ، سک ک) امث.
دو دھاری سیدھی تلوار ، سیتی (ا پ و ، ۸ : ۵۷). [مقامی].

سَکْتی (۲) (فت س ، سک ک) امث.
طاقت ، قوت ، شکتی (رک).

نہ سکتی تھی ہو کونپلی سرفراز
نہ ٹک ہو سکے بیل کاہت دراز

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۳). [پ : شکتی **शक्तीय**].

سَکْتے (فت س ، سک ک) امذ.
سکتہ (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ کا عالَم امذ.
حیرت ، حیرت کا مقام ، خاموشی کا عالم. نقشِ دیوار کی طرح سکتے کے عالم میں گویا سو گئی.(۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۰). حسن آرا انگلی دانت کے تلے دبائے ہوئے سکتے کے عالم میں کہ یااللہ میں یہ کیا دیکھ رہی ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۴۷). ایک ایسا چہرہ جو اس طرح نظر آ رہا تھا جیسے اس پر سکتے کا عالم طاری ہو. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۴۹).

ـــ میں آ جانا / آنا محاورہ.
متعجب ہونا ، حیران ہونا. میں سکتے میں آ گیا میرے منہ سے بےاختیار نکل گیا لاحول ولاقوۃ. (۱۹۳۲ ، دودھ کی قیمت ، ۳۶). کوّے کی یہ حیران کن داستان سن کے سب سکتے میں آ گئے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۸۳).

ـــ میں رَہْنا محاورہ.
(انتہائی رنج و غم اور فکر کے محل پر) خاموش رہنا ، چپ لگ جانا.

آگے بڑھا کوئی تو کوئی ڈر کے رہ گیا
سکتے میں کوئی منہ پہ نظر کر کے رہ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۴). قاضی صاحب سکتے میں رہ گئے اور ایسے سہم گئے کہ منہ سے بات کرنی مشکل ہو گئی. (۱۹۲۵ ، لطائف عجیبہ ، ۳ : ۱۳).

سُکْتّا (ضم س ، سک نیز شد ک بفت)صف، امذ ہمسُکھنا.
خشک ، سکڑا ہوا ، دُبلا پتلا ، سوکھا. کچھ ایسے بول لکھتا ہوں جو آگرہ اور اس کے آس پاس کی بول چال میں آج بھی بولے جا رہے ہیں مثلاً ... سکتا (دبلا آدمی). (۱۹۷۱ ، اُردو کا روپ ، ۱۲۸). [پ : سکتا **सुकटा**].

سُکْتی (ضم س ، سک ک) صف مث ؛ سکھٹی.
سوکھی ، دبلی پتلی ، کمزور. سوکھی ، دبلی پتلی ، لاغر ، مردار یا سکتی گوکھا اور بھینس ، من کے نرخ سے فروخت ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۱۲۵). [سکتا (رک) کی تانیث].

سَکُچ (سکُچھ) (فت س ، ضم ک) امث (قدیم).
۱. **شرم ، حیا ، ہچکچاہٹ ، ڈر.**

میں یوں کہا کچھ عیب نہیں سٹ دے سکچ دکھلا توں کچ
کی کیا رہی باقی سو بھی، عورت کے کچ دکھلاے پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۲). ۲. **اینٹھن ، سکڑاؤ ، سختی** (پلیٹس). [رک : سنکوچ].

سکُچانا (فت نیز ضم س ، ضم ک) ف م نیز ف ل (قدیم).
۱. **شرمانا ، لجانا ، ہچکچانا.**

میں یوں کہا جو کچھ ہیں کے سولکن دیتیچ نیں
کی کیا لکن دیگی سوکو عورت جنس سکچانے پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۳).

چاؤ جو دل میں بھرے ہیں پیارے
تجھ سے کہتا ہوا سکچاتا ہوں

(۱۷۳۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۹۰). ہنسی اور کھیل و راگ و نرت و باہمدگر دیکھنا اور مسکانا و سکچانا ... دیکھ کر ایسے محو تدروپ ہو گئے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۹۹).

نکتہ چینو کیوں نہیں لکھتے مسدس کا جواب
دیکھ کر سورج کو سکچاتی ہیں کوکابیلیاں

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۲۰۴). ۲. **خوفزدہ کرنا ، خفیف کرنا ، ڈرانا** (ماخوذ : ہندی اردو لغت ؛ پلیٹس). [پ : سکچانا **सकचाना**].

سَکُچْنا (فت نیز ضم س ، ضم ک ، کس چ) ف ل.
شرمندہ ہونا ، ڈرنا ، شرم کرنا.

خواہشیں دل کی سکچ کر وہیں رہ جاتی ہیں یار
سامنے ہوتا ہے جب اس کے تجمل کا خیال

(۱۷۶۱، یار (چمنستان شعرا، ۲۲۸)).[پ: سکچنا **सकचना**].

سِکْچی (کس س ، سک ک) امذ.
دھات کے سکوں پر ضرب لگا کر نقش بنانے والا. مذکورہ مزدوری میں سے سکچی ۱/۶ رقم اپنے مددگار کو ... ادا کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ : ۳۶). [سکّہ (بحذف ہ) + ت : چی ، لاحقۂ صفت].

سَکّر (فت س ، شد ک بفت) امذ (قدیم).
شکر ، کھانڈ ، شیرینی ، مٹھاس ، نبات.

سٹیں گے لال مد میانے پرت کے خونے کا گلاب
یوں خوش باس ہووے تیوں سٹیں سکر کو بحر میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۷). [شکر (رک) کا عوامی تلفظ].

ـــ سرُوا بولْنا محاورہ.
غلط تلفظ کرنا ، شین قاف درست نہ ہونا (مخزن المحاورات ، ۵۳۰).

سُکْر (ضم س ، سک ک) امذ.
۱. **نشہ ، مستی ، مدہوشی ، بے خودی کی کیفیت.**

اے کاش ہم کو سکر کی حالت رہے مدام
تاحال کی خرابی سے ہم بے خبر رہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۴).

خیالِ نرگسِ مخمورِ یار سے ہوں مست
نہ سکرِ بادہ ہے مجھ کو نہ شوقِ جام میں ہوں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۰۳). شب کی تاریکی و خاموشی میں ایک طرح کا نم آلود سکر پیدا ہوا جس نے رفتہ رفتہ دماغ ، اعضا اور عضلات میں سرایت کرنا شروع کیا. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۱۷۶). دوا دارو کی مدد سے ہم نے خود کو سکر کی حالت میں ڈال رکھا ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن : فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۳۷).
۲. (تصوف) **جب سالک جمالِ محبوب کا مشاہدہ کرتا ہے تو اس کی عقل عشق سے مغلوب ہو جاتی ہے. ادراک اور ہوش باقی نہیں رہتا ہے اور سالک پر سکر اور محویت اور فنا کی کیفیت طاری ہوتی ہے ، عالمِ حیرت.** مرتبہ تفکر میں اکثر طالب کو استغراق و سکر حاصل ہوتا ہے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۵۵). «سکر» کی حالت عمل کی دشوار گزار منزل کو طے کر لینے کے بعد ہو تو مفید ہے. (۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۰۰). حضرت مخدوم صاحب پر سکر غالب تھا. (۱۹۴۵ ، حکیم الامت ، ۳۴). [ع : (س ک ر - نشے میں ہونا)].

سُکَّر (ضم س ، شد ک بفت) امذ.
۱. (ہندو) **ایک نہایت چمکدار ستارہ ، زہرہ.** سکر ترکون گھر میں پڑے تو بڑا عقلمند اور صاحب عفت اور راحت مند ہو . (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۹). سکر (زہرہ) دیوتا سے التجا کی کہ وہ اس کو عورت کے چولے میں تبدیل کر دے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۱۳). ۲. **جمعہ کا دن ، شُکروار.** منھ میں چاند ، پانوں میں سنیچر کف پا میں سورج و منگل و سکر. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۸۳) . [س : شکر शुक्र].

سَکَرات (فت س ، ک) امث ؛ ج.
موت کی سختی ، جانکنی کی تکلیف ، عالمِ نزع.

جو سکرات کا وقت مشکل بہوت
ملک موت جو آئے بیٹھے ترت

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۱۳).

سراج ازبسکہ ہے بیتاب دیدار
اسے ہے زندگی سکرات تم بن

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۷). حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ «میں نے سکرات کی ایسی تکلیف کبھی نہیں دیکھی». (۱۹۴۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۵۳). وقت ٹھہر گیا، جیسے یہ سکرات کی گھڑیاں ہوں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۹۸). [ع].

---کا عالَم امذ.
نزع کی کشمکش ، جان نکلنے کی تکلیف. چھ سات گھنٹے تک وہ اسی سکرات کے عالم میں رہی . (۱۸۹۵ ، صالحات ، ۶۸) . اس سکرات کے عالم میں تمام مقدس ادعیۂ ماثورات اور کلمات طیبات میں سے ایک «مردِ آزاد» کا ... شعر زبان پر تھا . (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۱۳۷).

---مَوت کس اضا (---و لین) امث.
عالمِ نزع ، جانکنی کا عالم ، موت کی تکلیف. اب سکرات موت اور تلخی جانکنی میرے اوپر آسان ہوئی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۴۰). میں کبھی وہ سکرات موت نہیں بھولوں گی جو اس وقت میرے دل کو حاصل ہوا تھا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۳۲۲). ایک پیالے میں پانی بھر کے رکھوا لیا تھا. بار بار اس میں ہاتھ ڈالتے پھر اس کو منہ پر ملتے اور فرماتے بارالٰہا سکرات موت کے برداشت کرنے میں میری مدد کرو. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۸۹). [سکرات + موت (رک)].

سُکْراں (ضم س ، سک ک) امذ.
نشے میں مدہوش ، مست ، نشے میں چور. بسااوقات شراب کا متوالا (سکراں) مرض سکتہ سے ہلاک ہوجاتا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۲۴۶). [ع].

سَکْرانا (فت س ، سک ک) ف م.
(ساہوکاری) **ہنڈی کا روپیہ ادا کرنا.** اور اس صحیح کو ساہوکاری کی اصطلاح میں سکرانا کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۸). [پ : سکرانا सकराना].

سَکْرائی (فت س ، سک ک) امث.
(ساہوکاری) **فیس جو ہنڈی ادا کرنے کے لیے لی جائے ، کٹوتی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : سکرائی सकराई].

سَکْرْبُوت (سک س ، فت ک ، سک ر ، و مع) امذ ؛ ؎ اسکربوط.
(طب) **مسوڑھے نرم اور پلپلے ہو کر خون بہنے کی بیماری.** مرض سکربوت (گوشت خورہ) دموی مزاج ، کثرت مجامعت وغیرہ حیض کثرت سے آتا ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۷۶). [یو : Scorbutus].

سکْرِپْٹ (سک خف س ، سک ک ، کس ر ، سک پ) امذ ؛ ؎ اسکرپٹ.
مسودہ ، متن ، اصل مضمون. حیرت کی بات ہے کہ دونوں کے سکرپٹوں سے مشقت کے پسینے کی بو نہیں آتی. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۹۴). [انگ : Script].

---رائٹِنگ (---ی مع ، کس ٹ ، غنہ) صف.
مسودہ نگاری. آج تک اپنے ایک فن سے ، صرف ایک فن سے مالی فائدہ حاصل کیا ہے اور وہ ہے سکرپٹ رائٹنگ. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۹۴). [انگ : Script Writing].

سِکْرِٹَر / سِکَرْٹَر (کس س ، فت ک / سک ر ، فت ت / فت ٹ) امذ.
رک : «سکتر». اغلب ہے کہ ولیم میور صاحب بہادر ان کی جگہ چیف سکرٹر بن جائیں. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۲۰). میں انڈیا آفس میں صاحب سکرتر وزیر ہند کے پاس گیا تھا. (۱۸۶۹ ، مکتوبات سر سید ، ۳۷). [رک : سیکرٹری].

سکْرٹ (سک خف س ، فت ک ، سک ر) امذ ؛ ؎ اسکرٹ.
سایہ ، لہنگا. مگر لباس ٹیٹھ یورپین پہنتی ہیں ، سکرٹ ، کٹے ہوئے بال. (۱۹۵۵ ، منٹو (سعادت حسن ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۱). لیکن کٹی ایک سکرٹ پہننے کے باوجود اوپر کالی چادر میں ملفوف. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۰۵). [انگ : Skirt].

سِکْرِٹَری (کس س ، سک ک ، کس ر ، فت ٹ) امذ.
معتمد ، منشی ، ناظر. لاٹ صاحب کو اس کی ایک ذری سی بھی خبر مل جائے تو ابھی سکرٹری لوگ دوڑے آئیں . (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۲۳). سکرٹری اور انڈر سکرٹری یہ جانتے ہیں کہ ہم پر ان کے ہاتھوں سے نہایت خیرخواہانہ معاونت ہوتی ہے . (۱۹۰۶ ، کرزن نامہ ، ۶۱). [انگ : Secretary].

سَکُرْجَہ (فت نیز ضم س ، شد ک بضم ، سک ر ، فت ج) امذ.
(طب) ادویہ کا ایک وزن جو دس تولے پانچ ماشے کے برابر ہوتا ہے. مطلق سکرجہ سے چھ استار مراد ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۵) . سکرجہ۔ مطلق سکرجہ سے سوا چھ استار مراد ہے اور سکرجہ کبیرہ نو اوقیہ ... اور سکرجہ صغیرہ تین اوقیہ کا ہے.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۶). [ع].

سِکَرَّر (کس س ، فت ک ، شد ر بفت) م ف.
تیسری بار ، تیسری دفعہ ، تبارا ، بار بار.

یزیدوں کو بے حد دیاں تو شکست
مُکَرَّر ، سِکَرَّر سلامٌ علیک

(۱۶۳۰ ، رمزی (قدیم اردو مراثی ، ۶۲)) . لازم ہے کہ بات مُکَرَّر سِکَرَّر نہ بولے ، اور اگر جانتا بھی ہو تو جب تک اس کی بات تمام نہ ہو ، نہ کہے کہ میں جانتا ہوں.(۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۳۳). سادہ سادہ باتوں کو مُکَرَّر سِکَرَّر دہرا کے سُننے والے کو تنگ کر دیتا ہے. (۱۸۹۵ ، فرینالوجی ، ۱۲۳). [ف : سہ ـ تین + کَرَّر (مُکَرَّر کے قیاس پر) موزّد].

سْکْرُو (سک س ، ک ، و مع) امذ ؛ ~ اِسکرو.
پیچ دار کیل یا میخ. ان کے لہریہ دار پیچ کو بعض مُصَنِّفِین نے کارک کے سکرو سے مُشابہت دی ہے.(۱۹۶۷ ، بُنیادی خُرد حیاتیات، ۵۵). [انگ : Screw].

سِکْری (۱) (کس س ، سک ک) امث.
خُشک ، بُھوسی ؛ جسم پر سفید بُھوسی جم جانے کی بیماری. پھر صابن اور پانی سے دھو کر خُشک کر لیا جائے تاکہ سِکری وغیرہ سے نجات مِل جائے . (۱۹۸۰، جانوروں کے متعدی امراض، ۱۳۳). [مقامی].

سِکْری (۲) (کس س ، سک ک) امث.
قلابہ ، کنڈا ، زنجیر (سعیدی ڈکشنری ، ۶۵۹ ؛ انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۳۵). [پ : सिकरी].

سْکْرَیپ (سک نیز کس مج س، سک ک، ی لین) امث؛ ~ اسکریپ.
بے کار یا بچی کھچی چیزیں ، ردی اشیاء نیز لوہے وغیرہ کا وہ سامان جو کارآمد نہ ہو. ان بھٹیوں میں سکریپ کے استعمال کو بھی واضح کر دیا گیا (۱۹۷۳، فولاد سازی، ل). [انگ: Scrap].

سِکْرِیٹْری (کس مج س ، سک ک ، ی مج ، سک ٹ) امذ.
سکرٹری ، معتمد ، سِکتر. الراقم ... سکریٹری گورنمنٹ ممالکِ مغربی و شمالی. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم دیسی ، ۱۳).اب تو ہماری عورتیں وزیر ہیں ، سکریٹری ہیں.(۱۹۸۳، مقاصد و مسائلِ پاکستان، ۱۵۶). [انگ : Secretary].

ـــ شِپ (ـــ کس ش) امث.
معتمدی ، سکریٹری کا عہدہ. سُنتا ہوں نواب محمد احمد اسحاق خان صاحب نے سکریٹری شپ سے استعفا دے دیا.(۱۹۱۵، خطوطِ اکبر ، ۲۳).اسٹیل مل کے سکریٹری شپ کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد لکھنے پڑھنے کی طرف مائل ہوتے ہیں . (۱۹۸۸، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۵۵).[انگ: Secretary Ship].

سَکْرِیٹَرِیَٹ (فت مج س ، سک ک ؛ ی مج ، فت مج ٹ ، کس ر ، فت ی) امذ ؛ ~ سیکریٹریٹ.
حکومت کے دفاترِ اعلیٰ کا مجموعی نام جو مختلف سکرٹریوں کے تحت ہوتے ہیں ، سکرٹری کا دفتر ، محکمۂ معتمدی ، نظامتِ اعلیٰ. فنانشیل سکرٹریٹ سے سالانہ بجٹ (تخمینہ جمع و خرچ) کے نقشے لے کر دیکھو.(۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۵). یہاں ایک سکرٹریٹ فس کے متعلق اِتنے سامان اور طرح طرح کے عملے ہیں کہ صدہا گھر آباد ہیں (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۷۲) ایسے اقدامات عمل میں لائے جائیں کہ سیکرٹریٹ کے دفاتر کے ملازمین اُردو کو زبان دفتری کے طور پر اِختیار کرنے کے لئے تیار ہو سکیں. (۱۹۸۵ ، مجلس زبان دفتری پنجاب ، ۶). [Secretariat].

سِکْرِین (کس مج نیز سک س ، سک ک ، ی مع) امث ؛ ~ اِسکرین.
سینما یا ٹی وی کے پردے یا شیشے کے لیے مُستعمل جس پر منظر منعکس ہوتا ہے ، پردہ ، خصوصاً ایکس رے. جسم کے باقی حِصّوں سے آنے والی شعاعوں کو سکرینوں کے ذریعے اس آلے تک پہنچنے سے روک دیا جاتا ہے.(۱۹۶۶ ، حرارت، ۸۸۲). [انگ : Screen].

سَکَڑ (فت س ، ک) صف.
ایک کلمہ ہے جو لفظ پر کی طرح رشتے کی دُوری ظاہر کرنے کے واسطے آتا ہے ، دُورکا رشتہ ظاہر کرنے والا (فرہنگِ آصفیہ؛ عِلمی اردو لغت). [پ : सकड़].

ـــ دادا صف ؛ امذ.
دادا کا دادا ، پردادا کا باپ. تیسرا پردادا اور سکڑ دادا دونوں مُسلمان ہوئے. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۳۸۱). اس کے لکڑ دادا کے لکڑ دادا کے سکڑ دادا کے زمانے میں سُنا جاتا تھا. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۲۲۰). [سکڑ + دادا (رک)].

ـــ نانا امذ.
پرنانا کا باپ (عِلمی اُردو لغت). [سکڑ + نانا (رک)].

سُکْڑا (ضم س ، سک ک) صف مذ (مث : سُکڑی).
۱. سمٹا ہوا ، بھنچا ہوا ، اینٹھا ہوا ، ٹھٹرا ہوا. لوگ گھروں میں سُکڑے بیٹھے تھے نِکل کھڑے ہوئے . (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۸۱). **۲. جو کشادہ نہ ہو ، تنگ.** مسافروں کو اسی سکڑے راستے سے نِکال لے جاتا ہے.(۱۸۸۰، نیرنگِ خیال، ۶۰) اس کے پیچھے ایک سکڑا کمرہ تھا جس میں میرصاحب کی

مسہری اور کتابوں اور نوادر کی الماریاں تھیں. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر، ۳۴).[پ : सकड़ा].

---سکڑایا (---ضم س ، سک ک) صف مذ.
سمٹا سمٹایا ، دبکا دبکایا ، شرمایا ہوا. لالی گردن جُھکا کر سُکڑایا سکڑایا ڈپٹی کمشنر کے پیچھے چلنے لگا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۳۰۵).[سُکڑا + سُکڑایا (رک)].

سُکڑانا (ضم س ، سک ک) ف م.
سکڑنا (رک) کا متعدی سکیڑنا ، سمیٹنا. یبوست یعنی خُشکی کا کام جمانا اور سکڑانا ہر چیز کا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر، ۲ : ۹۰).[سکڑ (سکڑنا) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

سُکڑاؤ (ضم س ، سک ک ، و مج) امذ.
سمٹاؤ، ٹھٹراؤ (پھیلاؤ کی ضد). ہوا کے اس سکڑاؤ کو روکنے کے لیے ظرف کی بالائی سطح سے ایک نلی پیوستہ ہوتی ہے جو ظرف کی ہوا کو باہر کی ہوا کے ساتھ وصل کرتی ہے. (۱۹۲۱، سکون سیالات (ترجمہ) ، ۲۳۶) . تجاذب سے بادل سکڑے گا اور اس سُکڑاؤ کی وجہ سے اس کا اندرونی درجۂ حرارت اور دباؤ بڑھنے لگا. (۱۹۶۱، کائنات اور ڈاکٹر آئن اسٹائن (ترجمہ)، ۱۴۸).[سکڑ ـ سکڑنا + اؤ ، لاحقۂ حاصل مصدر].

سُکڑ سکڑ کرنا محاورہ.
خرچ کرنے میں بخل کرنا ، ممسک ہونا (مخزن المحاورات).

سُکڑن (ضم س ، سک ک ، فت ڑ) امث.
رک : سکڑاؤ. کہیں شکن یا سُکڑن وغیرہ باقی نہیں رہتی. (۱۹۳۰، معدنی دباغت ، ۱۱۵).تکرار سے ایک طرح کا باسی پن ظاہر ہوتا ہے اور زندگی میں سکڑن پیدا ہو جاتی ہے.(۱۹۸۶ ،مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۳۸).[سکڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

سُکڑنا (ضم س ، فت ک ، سک ڑ) ف ل.
۱. **بھچنا ، سمٹنا ، حجم کا کم ہونا** (**پھیلنا کی ضد**). وہ سوافق روشنی کے سکڑتا اور پھیلتا ہے . (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۲۰). پارہ اور پانی وغیرہ حرارت سے پھیلتے اور برودت سے سُکڑتے ہیں. (۱۹۳۳ ، بُخاروں کا اصول علاج ، ۴۸).ہم نے فرار کے راستے ، اپنی سکڑی ہوئی پیشانی پر سانپ کی طرح چلتی ہوئی زمانے کی لکیروں میں تلاش کیے تھے. (۱۹۷۹ ، زرد آسمان ، ۱۹۵) . ۲. **تنگ ہونا** (**کشادہ ہونا کی ضد**).

سکڑ جائے دوزخ کرے نامہ عذاب
کرے مالک اس کے اوپر جب عتاب

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۳). مسامات جاڑوں میں سکڑتے اور گرمیوں میں پھیلتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۵). ۳. **سردی کے مارے سُن یا بے حِس و حرکت ہونا ، ٹھٹھرنا ، اکڑنا ، سمٹنا.**

پڑا سُکڑے ہے نہ کنار نہ بوس
زانو آغوش میں ہیں جائے عروس

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۴۸).

جاڑے میں ہم اکیلے کیا ہی سکڑ رہے تھے
پر دیکھی اس پری کی جوں ہی جھلک پسیجے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۲).

گرمی کے دن تو خیر کسی ڈھب گُزر گئے
جاڑا سو آیا رات کو سکڑے ٹھٹر رہے

(۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۸۱). ۴. **شرم ، خوف یا سردی کے مارے بدن کو سمیٹنا.** مینا سُکڑی ، بلّی بلائی ، کبوتر چکرائے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۴۴).اس کڑکڑاتے جاڑے کی پہاڑ سی راتوں کو سکڑ سکڑ کر صبح کرتے ہیں. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۱۰). ۵. **شِکن پڑنا ، جھُریاں پڑنا ، تشنج ہونا ؛ کنجوسی کرنا ؛ بچنا ، کنارہ کرنا** (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [پ : सकड़ना].

سُکڑی (ضم س ، سک ک) امث.
سکڑا (رک) کی تانیث (تراکیب میں مُستعمل).

---سکڑائی (---ضم س ، سک ک) صف مث.
سمٹی سمٹائی ، دبکی دبکائی ، شرمائی ہوئی. دیکھو دیکھو یہ دبکی دبکائی ، سمٹی سمٹائی ، سکڑی سکڑائی کیا پھڑ پھڑ بول رہی ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، جون ، ۳۲). وہ سکڑی سکڑائی بالکل دروازے کے قریب بیٹھی تھی. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۲۷).[سکڑی + سکڑائی (رک)].

---سمٹی (---کس س ، سک م) صف.
شرمائی ہوئی ، سمٹی سمٹائی ، دبکی دبکائی . کوئی عورت سکڑی سہمی منہ لپیٹے بیٹھی اونگ رہی ہے ، کوئی پٹاری پر سر رکھے سکڑی سمٹی پڑی ہے .(۱۹۲۳، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳۳).[سُکڑی + سمٹی ، سمٹنا (رک) سے].

---سہمی (---فت مج س ، سک ہ) صف.
ڈری ہوئی ، دبکی ہوئی. کوئی عورت سُکڑی سہمی ، منہ لپیٹے بیٹھی اونگ رہی تھی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۲). [سکڑی + سہمی (رک)].

---گھاٹی امث.
دو پہاڑوں کے بیچ کا نہایت تنگ راستہ ، راہِ دُشوار گُزار (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ).[سُکڑی + گھاٹی (رک)].

سُکساوَن (ضم س ، سک ک ، فت و) امث.
ایک قِسم کی قدیم سواری جس میں گدھے جُتے ہوتے تھے.

کھڑ کھڑی ، پیعس تھے سکساون بہت
آئے سکھ چین اور من بھاون بہت

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۴).[مقامی].

سُکْ سَکانا (فت نیز ضم س ، سک ک ، فت س) ف ل(قدیم).
بہت ڈرنا ، ڈر کے مارے کانپنا.

کتنے کے نمن مارسوں سک سکائی
ہوئی بہوت عاجز بہت کچ کچائی

(۱۶۸۲ ، رِضوان شاہ و روح افزا، ۱۳۱) [پ: सकसकाना].

سُکسُکی (ضم س ، سک ک ، ضم س) صف.
وہ بھونری جو گھوڑے کی پُشت پر سیدھی طرف ہوتی ہے. جس اسپ پر سُکسکی بھونری ہو ، صاحب اس کا روز بروز تونگر ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵). [مقامی].

سَکسَنا (فت س ، سک ک ، فت س) ف ل (قدیم).
رک : سکنا ، کر سکنا.

جہاں سے اپے ہور سر اپنا جنے
چُھپا رکھ لے سکسے نہ سینے منے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۱). [مقامی].

سِکسی (کس مج س ، سک ک) صف.
حد سے زیادہ یا غیرمعتدل جنسی احساس رکھنے والا یا والی، جنسی معاملات میں زیادہ حساس. آپ سمجھتے ہیں کہ عورت بڑی سکسی ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۳۹). [انگ: Sexy].

سِکشا (کس س ، سک ک) امث ؛ ~ شِکشا.
تعلیم ، نصیحت ، تربیت ؛ سِکھانا ، پڑھانا ؛ وعظ.

توحید کی سُنا کر دلکش کہانیوں کو
دیتا کہاں ہے سِکشا تو اپنے گیانیوں کو

(۱۹۱۰ ، سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۸). آدین نے جچی تُلی سکشا سن کر کہا ، اچھا منتری جی ، آپ کی صلاح نہیں تو نہ سہی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۶۷). اف: دینا [س: سِکشا शिक्षा].

سُکشَمی (ضم س ، سک ک ، فت ش) صف (قدیم).
بہت چھوٹا ؛ مُختصر ؛ نحیف.

اے دوست اوتن جو سُکشمی ہے
کچھ بول جو جیو منیں جمی ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۳). [س : سکشم सूक्ष्म - خورد + ی ، لاحقۂ صفت].

سِکشَن (کس مج س ، سک ک ، فت ش) امذ.
۱. **کسی چیز کا ٹکڑا ، قطعہ یا حصّہ ؛ (کتاب کا) باب یا جِصّہ ؛ دفعہ (کسی ضابطے کی).** مرقومہ ذیل کے ابواب اور سِکشنوں کو اچھی طرح یاد کریں. (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۰۸). دستور یہ تھا کہ برخاست کرتے وقت ریڈر صاحب سِکشنوں کو گن لیا کرتے تھے. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۳). ہر سکشن کو اعشاریے کی مدد سے لامحدود حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۱ ، اِنتظام کتب خانہ ، ۳۱). ۲. **فوج کی کمپنی کا حِصّہ ، ٹولی ، دستہ.** دشمن سِکشنوں میں پُل پر سے گُزرنے لگے اور بہت سی پلٹنیں پار اتریں. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار تک (ترجمہ) ، ۱۸۶). [انگ : Section].

سِکّک (۱) (کس س ، فت ک) امذ ؛ ج.
سِکّہ (رک) کی جمع ، سِکّے.

تھیں اشرفی ، پیسے ، روپے بھی
گویا کہ سِکّک کی تھی نمائش

(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۸۳). [ع].

سِکّک (۲) (کس س ، فت ک) امث ؛ ج.
ڈاک چوکی. اس میں کوئی ہرج نہیں کہ ان سِکّک (ڈاک چوکیوں) کا ذکر کریں جن میں خرائط (ڈاک کے تھیلی) لے جانے والے مامور ہیں. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت (ترجمہ) ، ۳۷). [ع].

سَکَل (فت س ، ک) صف (قدیم).
سارا ، سب ، کُل ، تمام.

سکل تخت پر میرا یوں تخت کر
انگوٹی پہ جوں ہے نگیں یا سمیع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶).

علی کو بی بی نے کہا تھا اول
نصیحت وہی یاد آئی سکل

(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ (ق) ، ۲۲).

محمدؐ گر مدد ہوگا ہمارا
سکل دکھ درد رد ہوگا ہمارا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۷). [پ : सकल].

سَکُل (۱) (فت س ، ضم ک) امث.
ایک قِسم کی مچھلی (پلیٹس ؛ فیلن). [پ : सकुल].

سَکُل (۲) (فت س ، ضم ک) صف.
خاندانی ، ایک ہی خاندان کا ؛ (دھرم شاستر) چوتھی پُشت بالائی سے اُوپر کے ، رشتہ دارانِ بعیدہ (اُردو قانونی ڈکشنری ، ۳۶۳). [س : सकुल (س - ساتھ والا + کل - خاندان].

سَکّل (فت س ، شد ک بفت) امث.
زنجیر. طبیلے میں ایک گدھا ہے ... اسے کوئی چرا لیجائیگا کر کر اس کے گلے میں بڑی گھٹ سکل ڈالیا ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۴۹۷). [پ : सक्कल].

سِکلامْبَر (کس س ، سک ک ، م ، فت ب) امذ.
سفید لِباس والا یعنی برہمن.

بڑھے یہ راہ میں سِکلامْبر دھرم پستک
کہ ہندو دھرمپر ایک واں جُھکائے گردن جائے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۹). [سکل - سفید + امبر - کپڑا].

سَکِلانا (فت س ، کس ک) ف م.
اکٹھا کرنا ، جمع کرنا ؛ دھکیلنا (پلیٹس). [پ : सकिलाना].

سِکْلانا (کس س ، سک ک) ف م (قدیم).
سِکھانا ، بتانا. سِکلائی بدہلیز تلک ، گھرگھٹ کی دوڑباڑی لگن (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

اچھے ناوں انسان کوں عقل سات
جناور بی کرتا ہے سِکلانے بات

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۲). [سِکھلانا (رک) کا قدیم اِملا].

سِکلاوَرٹ سُول (کس س ، سک ک ، فت و ، سک ر ، و مع) امذ.
(حیوانیات) **گھوڑے کے پیٹ کا درد جس میں گھوڑے کے منُھ سے پانی جاری رہتا ہے اور اس کے جسم کے بال کھڑے رہتے ہیں** (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۸). [مقامی].

سکلہوم (فت س ، ک ، سک ل ، و مج) امذ.
ہون کی ایک قسم. سکلہوم کا دھواں سپہردوار تک پیچیدہ ہو کر گھٹا تھا ، لونگ کا بخور ہو رہا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۲۰۸). [سکل + ہوم - ہون].

سکلیہ (فت س ، ضم ک ، سک ل ، فت ی) صف (قدیم).
رشتہ دار ، ایک ہی خاندان کے دُور کے رشتہ دار.
جن کا تن دھوند کا جیوں
بھوتی کافر سکلیہ تیوں
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۱۱۰). [س : सकुल्य].

سکُمار (ضم س ، ک) صف مذ.
نازک مرد. سچکنتا اس میں ایسی ہے کہ عاشق کا دل جو شعلہ پکڑتا ہے سو اسی کی چکنائی سے اور سکُمارتا اس میں ایسی ہے کہ اور جو عالم میں سکُمار بستے ہیں سو گویا اس کا عکس ہے . (۱۷۴۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲).
یہ چھب یہ رُوپ ، یہ سکُمار یہ سکومل گات
فلک پہ نکلے ہوئے چاند اور ستاروں کی
(۱۹۴۴ ، روح کائنات ، ۲۲۷).
کبھی خیمہ زن ہو دل کے اُجڑے دیار میں
کوئی لاجونتی نار ، سکمار بھکشنی!
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۶۲). [س : सुकुमार].

سکُمارتا (ضم س ، ک ، سک ر) امث.
نزاکت ، نرمی. سکُمارتا اس میں ایسی ہے کہ اور جو عالم میں سکُمار بستے ہیں سو گویا اس کا عکس ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲).
جھڑیں پھول اِن سے گریں ہیرے موتی
یہ چننے سے دانتوں کی سکُمارتا ہے
(۱۹۶۴ ، فارقلیط ، ۴۷). [س : सुकुमारता].

سِکمی (کس س ، سک ک) صف.
درمیانی مزارع ، مزارع جو بالواسطہ اپنا لگان ادا کرے. سِکمی اسامیوں کو یک قلم بے دخل کر دیا اور ان کی آراضیوں پر لگان بڑھا کر دوسری آسامیوں کے ساتھ بندوبست کیا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۷۹). [سِکمی - شِکمی].

سُکُن (ضم س ، ک) صف.
آرام ، ٹھہراؤ ، سکون.
جان ، تشفیث ، جمع خبن و سکُن
اور منحور ، صلعم و حذف سے رکن
(۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۶۱). [ع].

سَکنا (فت س ، سک ک) ف ل (قدیم).
فعلِ معاون کے طور پر مُستعمل بمعنی قابلیت ہونا ، قوت ہونا ، ممکن ہونا ، کرسکنا.
وہ جس لوڑے تس رکھے
کس اندازہ بول سکے
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ : ۷۶)).
سکے کون تیرا شکر سارنے
ہے قدرت کسے یاں جو دم مارنے
(۱۶۰۹ ، قطب مُشتری ، ۳).
کیوں کر سکے نکلنا ولی پھاندے عِشق سُوں
دل جن کا دامِ زلف سُوں جا کر پھنسا ہے بس
(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، کراچی ، جنوری ، ۱۹۶۷ء ، ۶۳)).
آتی ہے صدائے جرسِ ناقۂ لیلے
پر حیف کہ مجنوں کا قدم اٹھ نہیں سکتا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۱). کر سکنے کو کرنا اور ہو سکنے کو ہونا لازم نہیں ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیرِ ایوبی ، ۲۵۱). [س : शकय].

سِکنا (۱) (کس س ، سک ک) ف م (قدیم).
سِیکھنا.
ہنر دیک سیکتا ہے اُستاد کا
فہم چور ہے آدمی زاد کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۶).
اگر خضر علمِ لدُنّی کچھ آج
جو موسیٰ نمن آئے سکنے کے کاج
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۸). [سِیکھنا (رک) کا قدیم اِملا].

سِکنا (۲) (کس س ، سک ک) ف ل.
آگ پر سینکا جانا ، بھونا جانا ، تپنا. اور زعفران کا رنگ بھی جب بالکل سِک جائے اور اُوپر کا حِصّہ سُرخ ہو جائے تو سیخ کو الگ کر کے ڈور کھول کر کام میں لائیں مرغ کباب تیار ہے. (۱۹۴۷ ، شاہی دسترخوان ، ۸۵). جب کوئی کباب خریدنے بڑھتا تو کبابی بڑی مشاقی سے قیمہ کو سینکوں پر چڑھا کر کچے دھاگے سے لپیٹ کر سُلگتے ہوئے کوئلوں پر رکھ دیتا اور پلٹتا رہتا. جب وہ سِک جاتے تو ... دونا گاہک کی طرف بڑھا دیتا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام (ترجمہ) ، ۲۱۵). [سینکنا (رک) کا لازم].

سُکنا (۱) (ضم س ، سک ک) ف ل (قدیم).
سُوکھنا ، خُشک ہو جانا.
ہوا آب اس کا گندا اور کھارا
بھی سکنے کوں لگا مانند پارا
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۲). [سُوکھنا (رک) کی تخفیف اور قدیم اِملا].

سُکنا (۲) (ضم س ، سک ک) امذ ؛ ج.
باشندے ، بسنے والے ، رہنے والے. طہماسپ بادشاہِ فارس نے جب سُنا کہ ہمایوں سکنائے ہند نے بہت مُصیبتیں اُٹھائی ہیں تو ایک نامہ اس مضمون سے لکھا. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۶). اِس کا اِطلاق تمام ملک ہائے یورپ کے سکنا پر یکساں طور سے ہوتا ہے . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۰۱) . [ساکن (رک) کی جمع].

سَکَنات (فت س ، ک) امذ ؛ ج.
۱. سکنہ (رک) کی جمع ، سکون ، سکون کے حالات و کوائف ، اردو میں بیشتر حرکات کے ساتھ ترکیبِ عطفی میں استعمال ہوتا ہے

(حرکات و سکنات). یہ نکات قرار رکھ کہ جیتا رمز ہوتا و اِشارات و فعل و حرکات ، سکنات تیرے وجود میں جیتے فعل ہر اس کا محاسبہ کر لیں. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۳).

سختی کہیں ، راحت کہیں ، گردش کہیں سکنات
شادی کہیں ، ماتم کہیں ، نور اور کہیں ظُلمات

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۷). سرزمین کی تاثیر اور آب و ہوا کے اثر سے ہر ملک کے آدمیوں کے ڈیل ڈول صورت شکل ، حرکات و سکنات الگ الگ ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۲). ان کے تمام افعال و حرکات و سکنات میں چند خاص خصلتیں نُمایاں تھیں. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۱۲۳). کیمرہ جب تک چلتا رہتا ہے چھوٹی بڑی تمام حرکات و سکنات پردے پر آ جاتی ہیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۶۰). ۲. (تصوف) **وحدت الوجود کا تصوّر**. خدا کی ذات میں مِل جانے کو جمع کہتے ہیں اور اس سے جدا ہونے کی فرق ، اس کے ساتھ رہنے کو سکنات بولتے ہیں. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ (ترجمہ) ، ۵). [ع : سکنہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

سُکْنائی (فت س ، سک ک) صف.
رہائش کے قابل ، قابلِ سکونت. ان میں سکنائی عمارات میں تو اسی غربی طرز کا غلبہ ہے.(۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۵۲). [ع : سکنہ (رک) سے موزّد].

سِکَنجَبِین (کس س ، فت ک ، سک ن ، فت ج ، ی مع) امث.
(طِب) **سرکے اور شہد کا پکا ہوا شربت ، لیموں کے رس کا مشروب (دواءً مستعمل)**. بادشاہ مقام ملاطفت میں ہے اور چاہتا ہے کہ سکنجبین عذر سے میرے صفراوی وحشت کو تسکین دے. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۳۵۲).

یہ ہونٹھ دونوں تھے قند و شکر میں صاف کہہ دوں تمہارے منہ پر
دیا ہے بوسہ ترش جو ہو کر تو ذائقہ ہے سکنجبیں کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۴۳). پہلے لوگ پیٹ کے خلل کے علاج کے لئے چورن و کالا نمک و سِکنجبین گھروں میں رکھتے تھے. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۳). سہ پہر چائے ، شربت ، سِکنجبین یا لسی مع موٹے آٹے کے بسکٹ ، میوہ دار کیک یا سبزی کی سینڈوچ. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۱۰۲). [سرکہ + انگبیں (شہد) ــ سرکنگبیں ــ سکنجبین].

سِکَنْدَر (کس س ، فت ک ، سک ن ، فت د) (الف) امذ ؛ ← اسکندر.
۱. **مشہور یونانی فاتح جس نے ہندوستان ، ایران اور چین کا کچھ حصہ بھی فتح کیا تھا. حضرت عیسیٰ سے تقریباً سوا تین سو سال قبل فوت ہوا. کہا جاتا ہے کہ آئینہ اسی کی ایجاد ہے. تاریخ میں عموماً سکندرِ اعظم کے لقب سے یاد کیا گیا ہے.**

حاجب کہیں جس کوں لوگاں اکثر
نوشابہ صفت ولے سِکندر

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۳).جب سِکندر فیلقوس نے دارا پر چڑھائی کی اور بعد معارک سخت و درشت کی دارا کو پسپا کیا. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۶۳).

پریشاں ہوں میں مشتِ خاک ، لیکن کُچھ نہیں کُھلتا
سِکندر ہوں کہ آئینہ ہوں یا گردِ کدورت ہوں

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۶۴).

زمانہ بھر کو آئینہ بنایا نازنیں ہو کر
نصیبے میں سکندر بن گئے یہ بُت حسیں ہو کر

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۶۲). ۲. **ذوالقرنین جن کا ذکر قران شریف میں آیا ہے اور سدِ سکندری برائے یاجوج ماجوج کے بانی تھے.**

ہمچوں سکندر ذوالقرنین
شہداء کربلا شاہ حسین

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۰)).

سِکندر و ذوالقرن تے دیکھ سَد
جن یاجوج و ماجوج کے باندیا ہے حد

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۲).

ہندو راج میں جوں کہ اندر اہے
مُسلمان میں جوں سِکندر اہے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۹). ایسا جاہ و جلال سکندر ذوالقرنین کو نصیب نہ ہوا ہو گا.(۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸۳۹).
(ب) صف. (کنایۃً) **خوش نصیب ، خوش بخت.**

شوقِ خود بینی ہوا تجھ کو جو اے سُلطانِ حسن
آئینہ تمثال سے تیرے سکندر ہو گیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۸). [عَلَم].

ـــصَولَت (ـــو لین ، فت ل) صف.
سِکندر جیسی شان و شوکت اور دبدبہ والا، خوش قسمت. بادشاہ فیروزؔ بخت سکندر صولت نے تنظیم و تنسیق سلطنت سے فراغت پا کر محل سرا میں قدم رنجہ فرمایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۰). [سِکندر + صولت (رک)].

ـــطالع (ـــکس مج ل) صف.
قِسمت والا ، خوش بخت ، طالع ور ، خوش نصیب. ملک دکھن میں دعویدار اور مخالف اس سکندر طالع کے تھے. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۵). [سِکندر + طالع (رک)].

ـــطالِعی (ـــکس مج ل) امث.
خوش قسمت ہونا ، خوش نصیبی ، خوش بختی ، طالع وری.

سِکندر طالعی اس کی ہے عنواں اس کی دولت کا
وہ وقت آنے کو ہے دارا ہو جب دربانِ گوجر خاں

(۱۹۳۱ ، چمنستان ، ۱۳۵). [سِکندر + طالع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــنِژاد (ـــکس ن) صف.
سکندر کی نسل کا ، سِکندر جیسا ؛ مراد : بہادر.

کوئی دیو تھا واں سِکندر نژاد
کنویں میں اُتر کر بحسبِ مُراد

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۱۳). [سِکندر + نژاد (رک)].

ـــنَصِیب (ـــفت ن ، ی مع) صف.
خوش قِسمت ، بختاور ، خوش نصیب.

وصل اوس حسین کا ہے سِکندر نصیب ہوں
آئینہ تھا وہاں یہاں آئینہ رُو تو ہے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۴۴) [سِکندر + نصیب (رک)].

---نَصیبی (---فت ن ، ی مع) امث.
خوش نصیب ہونا ، خوش قِسمتی ، خوش بختی ، طالع وری. سلطان اس مہم کی کامیابی اور اپنی سکندر نصیبی کا یقین دل میں لیے ہوئے ... گھوڑا اُڑائے چلا جا رہا تھا. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، نومبر ، ۱۰).[سکندر + نصیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِکَنْدَری (کس س ، فت ک ، سک ن ، فت د). (الف) امث.
۱. **(اصطلاحاً) گھوڑے کا ٹھوکر کھا کر گر پڑنا.** کار آزمودہ چابک سوار کی طرح فوراً مرزا کی باگ کھینچی. سکندری سے بچا کر دوسری طرف رخ پھیر دیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۴۶) .
۲. **سکندر جیسی شان ؛ (مجازاً) حکومت ، سلطنت.**

انوں تھے دین قایم ہے ہزاراں شکر کر توں
کہ ہے بارہ اماماں نانوں سدا سکندری کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۲).

پایا ہے جو کوئی دولتِ فقر
مشتاق نہیں سکندری کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸).

نہیں ہے وابستہ زیرِ گردوں کمال شانِ سکندری سے
تمام ساماں ہے تیرے سینے میں تو بھی آئینہ ساز ہو جا
(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۳۸).

کبھی غرور تھا اپنی سکندری پہ جنھیں
بہت گراں ہے یہ نان جویں بھی آج انہیں
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۶۵). (ب) صف. **سکندر سے منسوب (جیسے وکرم سے منسوب وکرمی).** اصحاب کہف پانسو چالیس سنہ سکندری میں تھے (۱۸۶۹ ، قصہ اصحاب الکہف والرقیم ، ۹). تیسری تاریخ ماہ رومی سنہ ہفتم سکندری کو زاہدہ خاتون نے حکم دیا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۴۷). [سکندر + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

--- کھانا محاورہ.
گھوڑے کا ٹھوکر کھانا ، غچہ کھانا ، نقصان اُٹھانا.

طاقت یہ کس میں ہے کہ لِکھے زورِ حیدری
دوڑے کمیتِ خامہ تو کھائے سِکندری
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۴۸). مرکب نے سکندری کھائی اور تیغہ سبحان کا سر نقاب‌دار پر بیٹھا (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ : ۳۹۲) سلطان ... گھوڑا اڑائے چلا جا رہا تھا کہ ... سکندری کھائی اور اس کی فوج ... طوفان برف و باد کے چکر میں آئی. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، نومبر ، ۱۰).

سِکَنْدھ (کس س ، فت ک ، سک ن) امذ.
۱. **کتاب کا حصّہ ، باب ، فصل.** سری مد بھاگوت کے سکند (ھ) بارہ کے پہلے دوسرے اور نویں ادھیائے میں اس اوتارکی کیفیت ہے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۱۶۵). ۲. **مرکب.** دو سالمے مل کر ایک مرکب (سکندھ) ترتیب دیتے ہیں . (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۶). [س : سکندھ स्कन्ध].

سِکَنْڈ / سُکَنْڈ (کس س ، فت ک ، غنہ/ی لین ، کس ک ، غنہ) (الف) امذ.
۱. **منٹ کا ساٹھواں حصّہ ، ثانیہ.** کوئی اس دروغ گو سے پوچھے کہ جناب عالی کے سکنڈ جاگے تھے جو ساری رات جا گتے رہنے کا شکوہ ہو رہا ہے. (۱۹۱۰ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۶). اب تم ذرا دوسری طرف دیکھو، بس ایک سکنڈ کا کام ہے. (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی ، ۶۷). مصافحہ کے بہانے سے ایک گزارش کان میں کی... اسی سکنڈ منظور بھی ہو گئی. (۱۹۳۵، حکیم الامت ، ۲۴). گندہ پانی ایک سکنڈ میں باہر نکل گیا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۵). (ب) صف. **دوسرا ، دوسرے درجے کا.** یہ بیت المقدس کے حج کا زمانہ تھا ، اس لیے فرسٹ اور سکنڈ دونوں درجے عیسائی حاجیوں سے بھرے ہوئے تھے . (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۱۹). ریل کے عموماً تین درجے ہوتے ہیں ، فرسٹ کلاس (اول درجہ) ، سکنڈ کلاس (دوسرا درجہ) ، تھرڈ کلاس (تیسرا درجہ). (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۴۰). تم تو سکنڈ کلاس ایم۔اے ہو. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۲). [انگ :Second].

---لَنگویج (---فت ل ، غنہ ، سک گ ، ی مج) امذ.
مادری زبان کے علاوہ ، ثانوی زبان ، دوسرے درجے کی زبان. گورنمنٹ ... انگریزی کو صرف بطور سکنڈ لنگویج کے تعلیم میں رکھنا چاہتی تھی. (۱۹۳۸، حالات سرسید، ۳۱). [انگ: Second Language].

---ماسْٹَر (---سک س ، فت ٹ) امذ.
صدر مدرس سے نیچے درجے کا مدرس ، نائب صدر مدرس. اس کے بعد سکنڈ ماسٹر صاحب آئے ، ان کو بھی جواب دے دیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۳۴). [انگ: Second Master].

---ہَینڈ (---ی لین ، غنہ) صف.
استعمال شُدہ ، مستعملہ ، برتا ہوا ، پُرانا. تقریباً ڈیڑھ سو روپے مرمت پر خرچ ہوئے ، سیکنڈ ہینڈ گاڑی جو تھی. (۱۹۷۳ ، قطرات شبنم ، ۸۵). [انگ: Second Hand].

سِکَنْڈَری / سَیکِنْڈَری (کس س ، فت ک ، غنہ ، فت ڈ / ی لین ، کس ک) صف.
پہلے درجے سے نیچے کا ، ضمنی ، ثانوی. یہ معانی حقیقت میں درجہ دوم کے معنی ہیں جن کو انگریزی میں سکنڈری معنی کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۹۵). چھلے کے ایک طرف پرائمری کوائل اور دوسری طرف سیکنڈری کوائل کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور پرائمری کوائل میں الٹرنیٹنگ کرنٹ یعنی متبادل برق رو گزرای جاتی ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۱۰۰). [انگ : Secondary].

سْکَنْڈَل (سک س ، فت ک ، سک ن ، فت ڈ) امذ ؛ ىز اسکنڈل.
رُسوائی ، ذلّت ، بدنامی ، شرمناک واقعہ. انگریز ناقابل فہم جانور ہے .. اخباروں میں بڑے ملذذ سکنڈل گھڑتا ہے لیکن ان کے قرب پر ناز بھی کرتا ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۱۹). [Scandal].

سَکَنَہ (فت س ، ک ، ن) امذ ؛ ج.
ساکن کی جمع. کلمۂ چند بیان اوصاف احسان نعمت اس ابرِ رحمت سپہرِ مکرمت میں لکھنے چاہییں کہ جس کے قلزم عطایانے محیط چاردانگ ہندوستان ہو کر نقطہ وار سکنہ قلمرو کو دائرۂ امن و آسائش میں لیا ہے. (۱۸۷۴ ، نتائج المعانی ، ۲۷). [سکناً (رک) جس کا ایک املا ہے].

سَکَنی (فت س ، ک) صف.
۱. موروثی ، باپ دادا سے ملے ہوئے ، پشتینی. ایک نوع کا اجارہ ہم جنس نوع سے چنانچہ اجارہ سکنی ... سے اور کورب کا کورب سے فاسد ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۴ : ۱۲). اوکھلے کی جاگیر کی آمدنی تھی تو دوسری طرف سکنی جائداد کا کرایہ. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۶۲). **۲. سکونت کے لائق ، رہنے کے قابل ، رہائش کے قابل (مکان وغیرہ).** تمدنِ عرب کی اور بہت سی اشیائے سکنی مکانات ہتھیار ، آلات ، صنعت وغیرہ قاہرہ میں نظر آتی ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۲۲۶). نئے انقرہ میں سب سے مقدم مجلس ملی کی عالی شان عمارت ، اس کے علاوہ سرکاری دفاتر کا ایک محلہ ، باغیچوں والے سکنی مکان اور ایک ایسا ثقافتی محلہ تھا جس کے اندر زیادہ تر اعلیٰ تعلیمی ادارے آجائیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۸). [ع].

سَکّو (فت س ، شد ک ، و مع) امذ.
رسّی یا تار کا بنایا ہوا جھولے نما لگن جس میں بوقت ضرورت کھانے کی چیزیں رکھ دی جاتی ہیں تا کہ بلی اور چوہے وغیرہ سے محفوظ رہیں ، چھینکا (ا پ و ، ۳ : ۱۵۷). [مقامی].

سِکّو (کس س ، و مع) امذ.
پنجشاخہ ، پنشاخہ ، لکڑی کا بنا ہوا لمبے دستے والا ایک آلہ پنجے کی صورت کا ہوتا ہے. گاہنے کے بعد کسان اس سے غلے کو ہوا میں اڑا اڑا کر بھوسے سے علحدہ کرتے ہیں (ماخوذ: لغاتِ ہیرا). [ف].

سِکّو/سِکّھو (کس س، شد ک ، و مع) امذ.
(قصابی) **چھری بند بھائی ، قصائی** (ماخوذ : گلزار معنی ؛ فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

سکْواڈْرَن (سک س ، ضم مج ک ، سک ڈ ، فت ر) امذ ؛ =اسکواڈرن.
بری ، بحری یا فضائی فوج کا دستہ ، جنگی جہازوں کے بیڑے کا ایک حصّہ. لڑاکا طیاروں کے چھے سکواڈرن ہیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶). [انگ : Squadron].

سکْواش (سک س ، ضم مج ک امذ؛ =اسکواش ، اسکویش.
(کھیل) **ایک کھیل جو مقرر طریقے پر ریکٹ اور نرم گیند سے نسبۃً چھوٹی محصور جگہ میں کھیلا جاتا ہے .** سرفراز ... سکواش کھیلنے کا شوقین تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۶۹). [انگ : Squash].

سِکْوانا (کس س ، سک ک) ف م.
دوسرے کے ہاتھوں سیکنے کا عمل کروانا. فرزیل ... جسم کو اپنے سکوانے لگا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیالِ سکندری ، ۲ : ۸۰۶). [سیکنا (رک) کا تعدیہ].

سُکُوب (ضم س ، و مع) امذ.
(طب) **پانی ٹپکانے کا عمل ، دوا کا پانی نیم گرم بتدریج بدن پر گرانا.** سکوب = دوا کا بدن پر گرانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۳). سکوب سیال دوا کا (ذرا کم) فاصلے سے رہ رہ کے بدن پر گرانا. (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۷). [ع].

سْکُوپ (سک س ، و مع) امذ.
(صحافت) خاص خبر جو صرف ایک اخبار میں شائع ہوتی ہو. یہ تو معجزہ ہے ، اخبار نویسوں نے مجھے اس (Scoop) پر مبارک باد دی اور ... میں نے خدا کا شکر ادا کیا. (۱۹۵۵ ، سرگزشت ، عبدالمجیدسالک ، ۱۲۹). مجھے توقع تھی کہ صحافی برادری جو بڑے بڑے سکوپ لے اڑنے میں مہارت رکھتی ہے ، ان میں کوئی صاحب دل میرے سر تھوپے ہوئے الزامات کی تحقیق اور تفتیش کرنے کی زحمت بھی اٹھائے گا . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۷). [انگ : Scoop].

سُکُوت (ضم س ، ومع) امذ.
چپ ، خاموشی ؛ سناٹا.

لب ترے پر کہ روح کا ہر قوت
کاتبِ ناز نے لکھا ہے سکوت
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۱).

سکوت اہلِ سخن کا بھی نہیں خالی افادے سے
قلم کی طرح خاموشی میں یہ رکھتا ہے گویائی
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۶۳).

کیا کہے غیر از سکوت ، داورِ محشر ، اگر
چاہیں ترا انتقام تجھ پہ درود و سلام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۹).

نرم شاخوں کی لچک ، سرشار ساحل کا سکوت
دشت کی خوشبو ، فضا کی تازگی ٹھنڈی ہوا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۰۳). کچھ دیر حاضرین پر ایک سکوت سا طاری رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۲۱). ۲. **(عروض) سقوط ، دبنا ، گرنا ؛ بحر میں کسی حرف کا ساقط ہونا.** گو کہ میں سکوت عین کو ناجائز نہیں سمجھتا اس لیے کہ اردو میں عین کا تلفظ الف کی طرح ہے اور الف حرف علت ہے جس کا گرنا جائز ہے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۷۲). [ع].

---افزا (---فت ا ، سک ف) صف.
سناٹا بڑھانے والا.

شب سکوت افزا ، ہوا آسودہ ، دریا نرم سیر
تھی نظر حیراں کہ یہ دریا ہے یا تصویرِ آب
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۸۸). [سکوت + افزا (رک)].

---آموز (---و مج) صف.
خاموشی کا سبق دینے والا.

سکوت آموز طولِ داستانِ درد ہے ورنہ
زباں بھی ہے ہمارے منہ میں اور تابِ سخن بھی ہے
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۴۳). [سکوت + ف : آموز ، آموختن ۔ سکھانا ، تعلیم دینا].

--- پکڑنا محاورہ.
خاموشی چھا جانا ، سکوت طاری ہونا ؛ خاموشی اختیار کرنا. اب پورا شہر تصرف میں آ گیا ، یہاں سکوت پکڑا اور عجلت سے کام نہ لیا. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، فروری ، ۲۵۱).

---- توڑنا محاورہ.
خاموشی کو زائل کرنا ، خاموشی کو دُور کرنا. دور کسی نے مجمع کے سکوت کو توڑا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۴۹).

--- طاری ہونا محاورہ.
خاموشی چھا جانا. اجلاس میں قائداعظم پہنچے تو شور و شغب برپا تھا لیکن جب قائداعظم تقریر کرنے اٹھے تو ان کے ہاتھ کے ایک ہی اشارے سے جلسہ گاہ پر مکمل سکوت طاری ہو گیا. (۱۹۸۶ ، مسلمانان برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۱۴۵).

--- کَرْنا محاورہ.
خاموش ہو جانا ، چپ رہنا. امیر عبدالرحمٰن میں ہزار رحم دلی ہو مگر یہ بھی نہیں کہ اتنے بڑے واقعہ میں وہ مسیحیوں کی طرف داری یا کم سے کم سکوت کریں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۰). اصلی معنی بیان کرنے سے علماء نے سکوت کیا. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید (ضمیمہ) ، ۵ : ۷۸). آپؐ نے پھر دیر تک سکوت کیا ، اور فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں بے شک ہے.(۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۶۱).

سُکُوتی (ضم س ، و مع) صف.
سکوت (رک) **سے متعلق یا منسوب ، بے حرکت ، ٹھہرا ہوا ، جامد.** ماضی کی روایات کا احترام ... زندگی اور ادب کو جامد اور سکوتی شے تصور نہیں کرتا. (۱۹۵۴ ، تنقیدی نظریات ، ۱۵۱). [سکوت + ی ، لاحقۂ نسبت].

سْکُوٹَر (سک س ، و مع ، فت ٹ) امذ نیز امث ؛ ← اسکوٹر.
پٹرول سے چلنے والی سائیکل نما گاڑی جس کے پہیے موٹر سائیکل کے پہیوں سے چھوٹے ہوتے ہیں. اگر وہ جہیز میں. موٹر کی بجائے سکوٹر لائی ہے تو میں سکوٹر پر ہی قناعت کر لوں گا. (۱۹۶۴ ، دلیلِ سحر ، ۲۵). واپس ہو رہا تھا تو احساس ہوا کہ کوئی سکوٹر پر ہمارا تعاقب کر رہا ہے.(۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۵۸). [انگ : Scooter].

سَکُوچی (فت س ، و مج) صف.
ڈرپوک ، بُزدل ؛ شرمیلا ، وہمی. میں نے کہا کہ یہیں رہنا ، میں آتی ہوں ، تب تک نہ جانے کہاں کھسک گیا ، بڑا سکوچی آدمی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۵۱). [س : سنکوچ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سکوچیلی (فت س ، و مج ، ی مع) صف.
شرمیلی.
سکوچیلی ، سرسیلی ، سرمیلی آنکھیں
یہ رس روپ ، یہ رنگ ایشور کی دیا ہے
(۱۹۶۴ ، فارقلیط ، ۳۸). [سکوچی + لی ، لاحقۂ صفت تانیث].

سْکور (سک س ، و مج) امذ ؛ ← اسکور.
(کھیل) وہ نمبر جو کھلاڑی کسی کھیل میں حاصل کرے. ہم دونوں نے مل کر سکور ساٹھ سے سو تک پہنچا دیا. (۱۹۴۲ ، کرنیں ، ۶۸). وہ شاندار ہٹیں لگائی ہیں کہ بس منٹوں میں ساٹھ سکور کر گیا. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۲۱۵). [انگ : Score].

سَکورا (فت س ، و مج) امذ.
۱. مٹی کا پیالہ یا گہری رکابی.
بلا سے جام نہ ہووے نہ ہو کہ یاں ہم لوگ
چڑھا گئے ہیں گھڑوں کے گھڑے سکورے سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۴).
نہیں جام کورے سکورے میں دے
کھنگالے ہوئے آب خورے میں دے
(۱۸۹۳ ، کلیاتِ نعت محسن ، ۱۸۸). دور ہی سے اسے مٹی کے ایک سکورے میں کھانا ڈال دیا جاتا تھا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۸). فجر کی اذان کے ساتھ حلیم تیار ہو جاتا اور پہلے سے خریدے ہوئے اور پانی میں ٹھنڈے کئے ہوئے سکوروں (مٹی کے پیالوں) میں جما دیا جاتا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۲۳). [کورا (رک) کا بگاڑ].

سَکوری (فت س ، و مج) امث.
مٹی کا چھوٹا پیالہ ، چھوٹا برتن.
اب غم کی رات سیرِ چراغاں ہے اے سراج
یہ اشکِ گرم تیل ہے ، آنکھیں سکوریاں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۷). نشہ باز لوگ اٹھتے ہی گانجہ ملنے لگے ... رات کے بچے ہوئے کابلی مٹر دو سامنے مٹی کی سکوریاں بھر کے رکھے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہو شربا ، ۵ : ۸۰۰). نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی خوان پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ سکوری میں رکھ کر. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۳). [سکورا (رک) کی تصغیر].

سِکوڑ (کس س ، و مج) امث.
۱. سمٹ کر یکجا ہونا (جسم کی کھال یا کپڑے وغیرہ کا) ، سکڑن ، سلوٹ. وہ اپنے معدے کے بعض مخصوص سکوڑوں کا ادراک کرتا ہے اور انہیں بھوک کہتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۸۴). ۲. (کنایۃً) **علیٰحدگی** (ماخوذ: علمی اردو لغت ؛ نوراللغات). [سکوڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

سِکوڑْنا (کس نیز ضم س ، و مج ، سک ڑ) ف م ؛ ← سکیڑنا.
سمیٹ لینا ، سکیڑنا ؛ (مجازاً) کنجوسی کرنا ، بخل کرنا ، کسنا ، کھینچنا. دل تنگ تو تھا ہی اور ہاتھ سکوڑا ، بیوی پر بہت خفا ہوا کہ تم نے مجھے لٹا دیا. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۶۲).

اخلاص کی شمیم میں نفرت کی بو رہی
بیٹھا کبھی وہ پاس تو دامن سکوڑ کے
(۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۷). یہ لوگ اپنے اوپر کے پرندوں پر نظر نہیں کرتے کہ وہ کس طرح پر پھیلائے رہتے ہیں اور پھر کس طرح انہیں سکوڑ بھی لیتے ہیں. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۱۶۵). اس نے چیتے کی طرح چھلانگ لگانے سے پہلے اپنے جسم کو سکوڑا اور ایک ہی جست میں دروازے تک پہنچ گیا .. عام حالات میں شاید وہ ایسا نہ کر پاتا. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). [پ : سکوڑنا सिकोडना].

شکُول (سک س ، و مع) امذ ؛ ہ اسکول.
مدرسہ ، درس گاہ ، مکتب. مشن سکول کے ملازموں میں سے اہل اسلام پابند تقویٰ آپ ہی ہیں.(۱۸۸۸ ، تفسیر ابر کرم ، ۲۸). ازسرنو قائم شدہ فارم ... اس زراعتی سکول کی جڑ ہے. (۱۹۰۰ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۸۳). مسزش جیسے سکول کے بھاگے ہوئے بچوں کی طرح پکڑی گئی ہوں ناچار اٹھ کھڑی ہوئیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۷۸). [انگ : School].

سکُون (ضم س ، و مع) امذ.
۱. **آرام ، اطمینان ، قرار ، چین.**
شعلے میں گو سکون آئے برق سے اضطراب جائے
پر دل زار کو قرار ہو سکے یہ نہ ہو سکے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۹). ہر نبض مرکب انبساط اور سکون سے ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۲).
جو رضا تری ثمر اس کا ہے تو سکون و صبر ہیں اس کے گل
ہے عجیب چیز نہالِ غم ، نہ ہمیں کو ہائے مگر پھلا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷).
کیا خبر تھی اضطرابِ دل ہی وجہِ زیست ہے
مر گیا میں جب سکونِ دل میسر ہو گیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۰). مجھے سکون ہو گیا ہے ، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حفاظت میں رکھے گا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۴۷). ۲. **ٹھہراؤ ، قیام ، جمود.** سر برہنہ روبہ قبلہ کھڑے ہو کر کمال خشوع و خضوع سے درگاہ قاضی الحاجات میں سکون بارش کی دعا کی. (۱۸۹۶ ، قیصر التواریخ ، ۲ : ۲۶). حرکت اور سکون کا اطلاق جب عام معنی پر کیا جاتا ہے تو اس وقت ان کا شمار ان عوارض اور صفات میں ہوتا ہے. (۱۹۳۰، اسفاراربعہ ، ۱ : ۸۲). ۳. **حرف ساکن کی مقررہ علامت یا حالت ، جزم.(۸).** جب حرف کی آواز کو کوئی حرکت نہیں ہوتی تو اس حالت کو سکون اور حرف کو ساکن کہتے ہیں. (۱۹۱۷ ، مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی ، قواعد اردو ، ۲ : ۵). اردو بول چال میں ہر لفظ حرکت سے شروع اور سکون پر ختم ہوتا ہے. (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۱۱).
۴. **دنیا و مافیہا سے خیال کے بالکل ہٹ کر یادِ الٰہی میں محو ہو جانے کی کیفیت.**
آتی تھی کوہ سے صدا رازِ حیات ہے سکوں
کہتا تھا مورِ ناتواں لطفِ خرام اور ہے
(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۱۹). [ع].

---آثار صف.
سکون بخش ، آرام دینے والا.
دلوں کو جگمگاتا ہے نظارہ ذرّے ذرّے کا
ہر اک منظر سکون آثار ہے مکّے مدینے میں
(۱۹۶۵ ، صد رنگ ، ۲۳). [سکون + آثار (رک)].

---بَخش (---فت ب ، سک خ) صف.
آرام دینے والا ، باعث سکون. جدید ٹکنالوجی کو بھی محض اور صرف تباہی کا ذریعہ سمجھ کر رومانیت کے سکون بخش ہتھیار کو انسان کا عصائے موسیٰ باور کرایا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، حصار ، ۱۲). [سکون + بخش (رک)].

---پِذیر (---کس نیز فت پ ، ی مع) صف.
اطمینان بخش ، پُرسکون ، سنبھلی ہوئی. ظہر کی نماز کے وقت آپ کی طبیعت کچھ سکون پذیر ہوئی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۷۵). سرور ... اردو میں ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس سے دماغ متاثر ہو کے سکون پذیر ہو جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۳). [سکون + پذیر (رک)].

---پِذیری (--- کس نیز فت پ ، ی مع) امث.
قرار پانا ، جمود ، ٹھہراؤ. ایک تو اسراع جو کسی شے کی حرکت پذیری کی نمائش کرتی ہے اور دوسری ... سکون پذیری یعنی جمود کی نمائش کرتی ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ)، ۱ : ۳۸۸). [سکون + پذیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
سکون بخش ، آرام دہ ، راحت پہنچانے والا. حیات انسانی بدنصیبی سے محض «غم جاناں» کا سکون پرور ساحل ہی نہیں ، بلکہ اس ناپیدا کنار سمندر کے سینے میں «غم دوراں» کے کڑے اور جرأت آزما تلاطم بھی چھپے ہوتے ہیں. (۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۱۴). [سکون + پرور (رک)].

---رُبا (---ضم ر) صف.
اطمنان کو غارت کرنے والا ، بے چینی پیدا کرنے والا.
جور سکون ربا نہیں خیر وہ امتحاں سہی
تیرے نثار سوچ تو دل ہے کہ سنگ و خشت ہے
(۱۹۱۹ ، انوار ، ۶۵). [سکون + ف : ربا ، رُبودن=اُچک لے جانا].

---ریز (---ی مج) صف.
شفقت آمیز ، قرار دینے والا ، آرام بخشنے والا. ماں اس کے سر پر شفقت مادری کا سکون ریز ہاتھ پھیر رہی ہے. (۱۹۳۲ ، انارکلی ، ۱۹۱). [سکون + ف : ریز ، ریختن ـ بکھیرنا ، گرانا].

---زار امذ.
وہ جگہ جہاں اطمینان اور قرار ہو ، چین کی جگہ.
تھا ایک کا چہرہ تو سکون زار
تھی دوسری سوچ میں گرفتار
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۴). [سکون + ف : زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---قلب کس اضا(---فت ق ، سک ل) امذ.
دل کا اطمینان ، طمانیت ، آسودگی.

مرے سینے پر ان کا ہاتھ ہونا بھی ہے پالیسی
نتیجا جانتے ہیں وہ سکونِ قلبِ مضطر کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵). سکون قلب کا ذریعہ یہ ہے کہ اس جذبہ کے ساتھ رضائے الٰہی کی تمنا بھی دل میں پوشیدہ ہو. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ / جون ، ۱۰). [سکون + قلب (رک)].

---کا سانس لینا محاورہ.
رک : سکھ کا سانس لینا ، چین کا سانس لینا ، اطمینان ہونا.
اس کی روانگی کے بعد میرے باورچیوں اور دیگر ملازمین نے سکون کا سانس لیا. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۲۶).

---ناآشنا (---سک ش) صف.
ہر وقت مضطرب رہنے والا ، بے چین.

آرزو ہر کیفیت میں اک نئے جلوے کی ہے
مضطرب ہوں دل سکوں ناآشنا رکھتا ہوں میں

(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۲۹). [سکون + نا (علامت نفی) + آشنا (رک)].

---ہِلنا محاورہ.
اضطراب پیدا ہونا، اطمینان کا ختم ہونا، بےچینی یا گھبراہٹ ہونا.
میں نے محسوس کیا کہ طبیعت کا سکون ہل گیا ہے. (۱۹۴۳ ، غبارِ خاطر ، ۲۳۱).

سُکُونَت (ضم س ، و مع ، فت ن) امث.
۱. بود و باش ، پڑاؤ ، قیام ، اقامت.

سمن بر ہور ہمایوں شاہزادہ
سکونت جب کیے اس ملک میں آ

(۱۷۶۵ ، تتمہ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ : ۱۳)).

مسافر اسی گھر میں اٹھ جا رہا
سکونت کو اُنے جہاں تھا کہا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۰). آپ نے فرمایا میری اونٹنی کو چھوڑ دو ، جہاں یہ بیٹھ جائے گی میں وہیں سکونت اختیار کروں گا (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۵۸) اپ نے دولت آباد میں آکر سکونت اختیار کی. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۳ : ۱۲). انہوں نے عظیم آباد میں مستقل سکونت اختیار کی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). **۲. سکون ، اطمینان ، چین.**

کچھ نہ پوچھو اثر کی بےچینی
نہ سکونت ہے نے ثبات ہے اب

(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۱۱۵). حکیم نے کہا یہ ان کی قید میں صبر و سکونت کریں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۴۴). الٰہی ہم کو اور سب مسلمانوں کو ایسے برے کاموں سے جو خلاف شرع ہیں دور رکھیو اور مصیبت کے وقت صبر و سکونت عطا فرمائیو. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۳۴۴). [سکون (رک) سے مورد].

---پذیر ہونا ف ل.
بود و باش اختیار کرنا ، رہ پڑنا. بعض بزرگ تو پنجاب کو تشریف لے گئے اور بعض وہیں سکونت پذیر رہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۸). ایران سے ہندوستان تشریف لا کر بدایوں میں سکونت پذیر ہوئے تھے. (۱۹۷۸ ، صدرنگ (دیباچہ) ، ۵).

---گاہ صف.
پڑاؤ ، جائے قیام ، اقامت گاہ.

حراست خان امیر اک نامور تھا
سکونت گہ اسکوں سات گڑھ تھا

(۱۷۰۷ ، ولی دکھنی ، قصہ رتن پدم (اُردوئے قدیم ، ۱۰۰)). چراگاہوں اور نخلستانوں میں سرگراں پھرتے اور مختلف سر سبز وادیوں اور شاداب صحراؤں کو سکونت گاہیں بناتے. (۱۹۷۶ ، اُردونامہ ، کراچی ، جون ، ۵۲) [سکونت + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---مُستَقِل کس صف(---ضم م ، سک س ، فت ت ، کس ق) امث.
(قانون) کسی مقام یا کسی ملک میں بحیثیت شہری مستقل طور پر قیام. سکونت مستقل زوجہ کی وہی ہے جو اس کے شوہر کو حاصل ہو بشرطیکہ وہ مستقل سکونت زوجہ کو پہلے حاصل نہ تھی. (؟ ، اردوقانونی ڈکشنری ، ۳۶۳). [سکونت + مستقل (رک)].

سُکُونَتی (ضم س ، و مع ، فت ن) صف.
سکونت سے منسوب ، رہائش کے لیے ، سکونت کا ، سکونت کے لیے. ندوہ کے قبضے میں ایک آدھ کرایہ کا سکونتی مکان تھا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۹۳). قلعے کا بیرونی حصہ قدیم شہر کی آبادی کا سکونتی رقبہ تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۷). [سکونت + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُکُونی (ضم س ، و مع) صف.
ٹھہرنے والا ، ٹھہرا ہوا ، بےحرکت. ایک تو سکونی قوت کے نام سے موسوم ہے اور دوسری حرکی رگڑ کی قوت کے نام سے. (۱۹۳۱ ، طبیعیات عملی ، ۱۳۱). میری رزمیہ کہانیوں کے واقعات اور پلاٹ کی خصوصیات نسبتاً سکونی اور ٹھہراؤ کے حامل ہیں (۱۹۸۲ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۲۱۴). [سکون + ی ، لاحقہ صفت].

سُکُونِیات (ضم س ، و مع ، کس ن) امذ.
(طبیعیات) وہ علم جس میں اجسام کی حالت سکون سے متعلق بحث کی جاتی ہے. تعادل کی سکونیات سے ظاہر ہے کہ اس صورت میں تعادل صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ قوتوں کا ایک اور نظام ہو جو اس جفت کے مساوی اور مخالف جفت کے معادل ہو. (۱۹۴۷ ، مضبوطیٔ اشیا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰). [سکون + یات ، لاحقۂ صفت].

سُکوَیر (سک س ، ضم مج ک ، ی لین) صف ؛ مص اسکوائر.
وہ مقدار جو طول و عرض کو باہم ضرب دے کر حاصل ہو ، مربع ، چوکور. لفافے دو قسم کے ہوتے ہیں آبلانگ مستطیل (لمبوترے) ، سکویر (چوڑے ، چوکون ، مربع) (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۴). [انگ : Square].

سِکّہ (کس س ، شد ک بفت) امذ؛ س=سکا.

۱. دھات وغیرہ پر نقش بٹھانے یا ڈھالنے والی کل ، مُہر.

تج مکھ مسی کا سکہ ہے عاشقاں کے دل منے
تا تُج رقیباں جھوٹے کوں دیکھیں کتب تقلید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۱).

زرِ خالص اوپر کر سکّۂ نور
جزا میں پاوے اس محنت کا لہنا

(۱۷۳۳ ، کربل کتھا ، ۳۱). تاریخ و دستخط عہد نامۂ ہٰذا سے سکّہ نہیں ٹھونکا کریں گے. (۱۸۶۹ ، عہد نامجات ، ۷ : ۶۶). **۲. مقررہ وزن کا، دھات کا بنا ہوا سرکاری نشان زدہ چپٹا گول ، چورس یا پہلودار ٹکڑا جو بطور زرِ نقد کسی ملک میں رائج ہو ، روپیہ ، پیسا ، اشرفی وغیرہ.**

اتاراں میں سہے دانے سو جیوں یاقوت پتلیاں میں
ہر اک پھل اس اتاراں پر سہے سکے نمن سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۵). حاکم نے فوراً اپنی حکومت میں سکّہ و خطبہ صاحبقران اعظم کے نام پر جاری کیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۸۸).

سکّہ ہے کھرا مرے سخن کا
سب نے اس کو پرکھ لیا ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵۲). ریاست سپارٹا میں پانچویں صدی قبل مسیح تک لوہے کا سکّہ چلتا رہا.(۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۹۱). **۳. مہر شاہی ، انگوٹھی** (قدیم).

اپس ہت کا سکہ نشانی کو دے
رکھی گل میں میرا کٹ مال لے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۷). **۴. حاکمیت ، تسلّط.** جن ولی نے ولایت کی تشریف پایا اس کی تشریف پر شاہ ولایت کا سکہ آیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۴).

ہمارے داغ کا سکّہ ہے ہفت کشور میں
گڑا ہے عرش پہ جھنڈا ہمارے نالوں کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴).

شاد بھلا یہ کیا مجال حکم سے برخلاف ہو
سکہ ہے چاردانگ میں عشقِ جہاں پناہ کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷۵). **۵. مسافر کو پھانسی دینے کا رومال جس میں سکّہ بندھا ہوتا ہے** (ماخوذ : مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۰۹). **۶.** (طباعت) **دھات سے بنے ہوئے ٹائپ کے حروف ، لِھبنہ.** یورپ میں پتھر کا ٹائپ بنانے لگے ، اب تک سکے کا بنتا تھا. (۱۸۸۸ ، اخبارِ عام ، ۱۵ نومبر ، ۱۸). **۷. سیسہ ، سرب ، رانگ ، رانگا.** اس طرح سکہ (Lead) کے بیرونی رنگ میں بھی چار الیکٹرون ہوتے ہیں (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز. ۲۴). **۸. بندوق کی گولی ، چھرّہ.** اس نے گھوڑا چڑھا کر لبلبی دبا دی ، سکے کے جھٹکے سے مردہ سپاہی نیچے گر پڑا اور خون سے چمچماتی ہوئی سرخ سنگین ہوا میں کھڑی رہ گئی. (۱۹۶۳ ، اداس نسلیں ، ۱۵۴). **۹. وہ سرمہ جو لکڑی کی پنسل میں لکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے.** انہوں نے سکے کی عام پنسل لے کر لکیر کے دائیں جانب منصوبے کا مسودہ لکھنا شروع کیا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۷۱). [ع].

---ءِ اَصْلی کس صف(---فت ا ، سکِ ص) امذ.
وہ سکّہ جو کھرا ہو ، ملاوٹ اور ملمع کاری سے پاک(ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری). [سکّہ + اصلی (رک)].

---بِٹھانا محاورہ.
متاثر کرنا ، اثر قائم کرنا ، دھاک بٹھانا ، زیر اثر لے لینا.

سکّہ بٹھایا اپنی محبّت کا یار نے
کندہ ہے مثلِ نقشِ نگیں دل پہ نامِ دوست

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۴۳). اتنے ہی قلیل عرصے میں تمام روئے زمیں پر اسلام کا سکّہ بٹھا دیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۶).

اسلام کا زمانے میں سکّہ بٹھا دیا
اپنی مثال آپ ہیں یارانِ مصطفےٰ

(۱۹۳۱ ، چمنستان ، ۱۷۸).

---بَنانا محاورہ.
رائج الوقت سکّہ ناجائز طور پر تیار کرنا ، جعلی سکّہ تیار کرنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
مسلّمہ ، مانا ہوا ، معیاری ؛ سربمہر. جو چیز خریدو اچھی طرح تسلی کرکے خریدو یا ہمیشہ سکّہ بند مال خریدو.(۱۹۳۴ ، صنعت وحرفت، ۲۲). **۲. روایتی ، لگے بندھے ، متداول.** یہ مضامین ترجمہ نگاری کے اصول و آئین سکہ بند نظریات اور علامہ اقبال کے خیالات و افکار کا تجزیہ اور تشریح سے متعلق ہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۷۶). [سکہ + بند (رکپ)].

---بَنْد کِرْدار (---فت ب ، سک ن ، کس ک ، سک ر) امذ.
وہ کردار جو کہانی کی بعض اصناف کے ساتھ اس طرح وابستہ ہو گئے ہوں کہ قاری ان اصناف میں ویسے کرداروں کی توقع کرنے لگتا ہے اور بالعموم اس کی یہ توقع پوری بھی ہو جاتی ہے ، روایتی چالو ، رائج. عہدالزبتھ کے انگریزی ڈراموں میں بھی ان سکّہ بند کرداروں نے اپنا وجود برقرار رکھا اور آج تک یہ کردار ڈرامے میں موجود ہیں.(۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۲). [سکّہ + بند (رک) + کردار (رک)].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
سکّہ بند (رک) کا اسم کیفیت ، روایت پسندی ، رواجیت. سکہ بندی کسی شخص یا چیز کی صورت، سیرت یا عادی کردار کا ایک روایتی تعقل ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۶۲۷). [سکہ + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَیٹْھنا محاورہ.
سکّہ بٹھانا (رک) کا لازم ، رعب قائم ہونا ، دھاک بیٹھنا.

بتانِ سیم تن طالب ہیں زر کے دوستو اس پر
کسی کا زور سے سکہ وہ بیٹھا ہے نہ بیٹھے گا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۳۷).

زمانے میں چلن ہے آجکل بادہ پرستی کا
ہر اک کے قلب پر ہیں سکّۂ پیرِ مغاں بیٹھے

(۱۸۹۳ ، معیارِنظم ، ۲۱۸). یہی وجہ ہے کہ پبلک میں ان کا سکہ

نہ بیٹھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۴). شہر کے ایک مشہور آرٹس اسکول والوں نے کئی مرتبہ اس کی تصویروں کی نمائش بھی منعقد کی تھی جس سے ملک میں اس کے فن کا سکہ بیٹھ گیا تھا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۶۰).

---پڑنا محاورہ.

رعب قائم ہونا ، سکّے پر حروف و مختلف نشانات کا ٹھپّا لگنا.

بڑا سکہ ترے کلمے کا دل پر اہلِ عالم کے
بجا ڈنکا زمانے میں ترے دینِ مجدّد کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳). نقاشوں کے نقش کے سکّے پڑے تھے، عاملوں کے جھنڈے گڑے تھے.(۱۸۶۶ ، جادہ تسخیر، ۲۴).

---ٹھونکنا محاورہ.

سکّہ بنانا ، سکّہ ڈھالنا. تاریخ دستخط عہدنامہ ہذا سے سکّہ نہیں ٹھونکا کریں گے. (۱۸۶۹ ، عہدنامجات ، ۷ : ۶۶).

---جاری کرنا محاورہ.

کسی والیٔ ملک یا حکمراں کا نام و نشان سکّے پر چھاپ کر مملکت میں چلانا.

ایراں کو تہِ تیغ کیا ہند میں پہنچے
جاری کیے ہر ایک جگہ سکّے برابر

(۱۸۸۹ ، میلادِ معصومین ، ۳۴).

---جاری ہونا محاورہ.

۱. کسی حکمراں کے نام کا سکہ ڈھال کر رائج کیا جانا.

دل جگر داغوں سے دونوں ہیں دکاں صرّاف کی
کشورِ تن میں ہے جاری سکّۂ سلطانِ عشق

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۱). قلعۂ آہن حصار و قلعۂ ہوشنگ پر ناظم مقرر کیے گز و سکہ بنام سعد بن قباد جاری ہوا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۵۸).

انہیں کا سکّہ ہے جاری یہاں سے لندنؔ تک
انہیں کے زیر نگیں ہے ہر اک سفید و سیاہ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۶). **۲. رعب و داب بیٹھنا.**

بھووں کو نہ تانو کہ کم‌سن ہو تم
نہ ہو سکّۂ تیغ جار ابھی

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۵۵).

---جمانا محاورہ.

سکّہ بٹھانا ، اثر قائم کرنا ، رعب بٹھانا. اس قلیل مدّت میں ناول نویسی نے وہ سکّہ جمایا جس کا خیال کرنے سے حیرت ہوتی ہے. (۱۸۹۸ ، معارف ، ستمبر اکتوبر، ۱۰۱). دوسروں کے دکھانے کو یا مریدوں کے دل پر سکّہ جمانے کو کچھ اللہ رسول کی باتیں بھی کیں. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۶). شاہ چراغ نے احمد نگر میں اپنی درویشی کا سکّہ جما لیا. (۱۹۸۴ ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن ، ۳۴)).

---جمنا محاورہ.

برتری اور کمال کا اثر قائم ہونا ؛ مرعوب ہونا. جب واپس آئے تو تمام ملک میں ان کے فضل و کمال ... کا سکّہ جم چکا تھا. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۶۸).

سہر کر دی سنگِ خارا پر تو سکّہ جم گیا
کی جو سطحی بھی نظر دل ہل گیا فولاد کا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۲۸۸).

---چلانا محاورہ.

۱. سکّہ جاری کرنا ، سکّہ رائج کرنا (نوراللغات). **۲. سکّہ جمانا، سکہ بٹھانا.** ویدانت نے اپنی برتری و خوبی کا سکہ یورپ و امریکہ میں بھی چلانا شروع کردیا ہے. (۱۹۱۰، سی پارۂ دل، ۱ : ۱۵۸).

---چلنا محاورہ.

۱. حکم چلنا، رعب و داب قائم ہونا، سند مانا جانا، حکمرانی ہونا. جب تک آسمان پر چاند اور سورج کا چاندی سونا ہے تمہارا سکّہ روئے زمین پر چلتا ہے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، آزاد ، ۸۹). جنس اور ناجنس کی عشق کی سرکار میں پرسش نہیں یہاں خلوص اور صدق کا سکّہ چلتا ہے. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۱۳۷). نفسیاتی تنقید میں صرف فرائیڈ کا سکّہ چلتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۰۰). **۲. سکّہ رائج الوقت ہونا ، زرِ نقد مانا جانا ، بطورِ زرِ چلن ہونا.** انڈیا میں روپیہ کا سکہ چلتا ہے اور وہ چاندی کا ہوتا ہے ، اس پر گورنمنٹ کا سکّہ لگا ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶۳). پانچویں صدی قبل مسیح تک لوہے کا سکّہ چلتا رہا. (۱۹۷۵ ، عام فکری مغالطے ، ۹۰).

---چہرَہ شاہی کس اضا(--- کس مج چ ، سک ہ ، فت ر) امذ.

وہ سکّہ یا روپیہ پیسہ وغیرہ جس پر بادشاہ کے چہرے کی چھاپ ہو. کمپنی کے سکہ چہرہ شاہی پر فی صدی ایک روپیہ صرافہ (بٹہ) لیا جاتا ہے. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۹). [سکّہ + چہرہ (رک) + شاہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حالی کس صف ؛ امذ.

۱. موجودہ سکّہ ، سکّہ رائج الوقت ، زمانۂ حال کا سکّہ.

ہے میرے نقدِ دل پر زخمِ غم کا سکّۂ حالی
کمی کیا اشرفی کی ہے محبت کے خزانے میں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۰).

وہ تہی قسمت ہوں میں نقشِ رنگیں کی طرح سے
سکّۂ حالی مری پیٹی میں خالی ہو گیا

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)). **۲. ریاست نظام حیدرآباد کا سکّہ جسے سکّہ حالی کہتے ہیں ، سکّۂ عثمانیہ.**

سکّۂ حالی سے ہے لطفِ دکن گرنہیں حالی تو خوش حالی نہیں

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۳۸). [سکّہ + حال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خانَہ (---فت ن) امذ.

وہ جگہ جہاں سکّے رکھے یا بنائے جاتے ہیں ، ٹکسال ، خزانہ. ظاہر ہے کہ سکّہ خانے کی آبادی سے خزانہ معمور ہوتا ہے ، اور اس محکمے کی سرسبزی سے ہر کام رونق پاتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۲۵). [سکّہ + خانہ (رک)].

ـــ ڈھالنا ف م.
سکہ بنانا.
ڈھالا نہ تھا ابھی تک دنیائے دوں کا سکہ
معدوم تھی حقیقت اس نقدِ ناروا کی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۹۶). افغان صوبیدار عطا محمد خاں نے ... شیخ نورالدین ریشی کے نام کا سکہ ڈھالا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۹۳).

ـــ رائِجُ الْوَقْت کس اضا (ـــ کس مج ء ، ضم ج ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ق) امذ.
۱. وہ سکہ جو کسی خاص زمانے میں کسی ملک میں چلتا ہو. سکہ رائج الوقت ہمیں دو اور جو چیز جی چاہے مول لو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۳). اچھا صاحب آپ کو اپنے تین روپیہ سکہ رائج الوقت بجانا ہی ہیں تو سوکھی روٹیاں ... نوش جان فرمائیے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۶). پی ، سی ، ایس ، آئی ، آر نے خواہ مخواہ رہنما اصول تیار کرنے کی زحمت کی اس میں عملے کا کچھ وقت اور سکۂ رائج الوقت صرف ہوا ہو گا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جولائی ، ۳). **۲. رواج زمانہ ، زمانے کا چلن ، زمانے کا دستور یا معمول ، زمانے میں رائج مستند چیز یا بات.** ہمارے یہاں اب تک کچھ ادیب ایسے ہیں جو تجرباتی ادب کو اس طرح سینے سے لگائے ہوئے ہیں جیسے یہ رجحان سکہ رائج الوقت ہو. (۱۹۷۰ ، توازن ، ۷۸). ملکی سیاست کے بازار میں علاقائیت کو سکہ رائج الوقت کی حیثیت حاصل ہو چکی تھی. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۱۶). [سکہ + رائج (رک) + رک : ال (ا) + وقت (رک)].

ـــ رائِج کَرْنا محاورہ.
سکہ جاری کرنا.
سکہ اشعار اپنے سب ہوئے رائج نہ شاد
جو ہوا ٹکسال باہر وہ چلن میں رہ گیا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۶).

ـــ رائج ہونا محاورہ.
سکہ جاری ہونا.
سکہ رائج جب سے دینِ مصطفےؐ کا ہو گیا
غلغلہ ساری خدائی میں خدا کا ہو گیا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳).

ـــ رَواں ہونا محاورہ.
سکہ چلنا یا جاری ہونا ؛ اثر قائم ہونا ، دھاک جمنا.
سر پہ تیرے ہی وہاں تاج شفاعت ہو گا
سکہ تیرا ہی رواں روزِ قیامت ہو گا
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۴۳).
ولی نے جو لی راہِ باغِ جناں ہوا میر و سودا کا سکہ رواں
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۶۷).
وہ جن کا آستانہ دفتر فیض و کرامت ہے
رواں سکہ ہے جن کے نام کا شاہ ولایت ہیں
(۱۹۷۲ ، صد رنگ ، ۵۱).

ـــ زَدی (ـــ فت ز) امث.
سکہ زنی ، سکے کی ڈھلائی. بلحاظ عہدنامہ ہذا کے امرا حقوق سکہ زدی کو چھوڑ کر اقرار کرتے ہیں کہ تاریخ دستخط عہدنامہ ہذا سے سکہ نہیں ٹھونکا کریں گے. (۱۸۶۹ ، عہد ناموں ، ۷ : ۶۶). [سکہ + ف : زد ، زدن ـ مارنا ، ٹھونکنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ زَر کس اضا (ـــ فت ز) امذ.
سونے کا سکہ ، اصلی سکہ.
کھوٹا نہ کہہ جو اہلِ نظر بولتے نہیں
پرکھے بغیر سکۂ زر بولتے نہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۹۳). [سکہ + زر (رک)].

ـــ زَن (ـــ فت ز) صف.
سکہ ڈھالنے والا شخص یا آلہ ، ٹکسالیا. نقود علم و ہنر کے سکہ زن ، آشنائے رموز سفاین ، جناب پنڈت شیونرائن. (۱۸۷۲ ، عطرمجموعہ ، ۱ : ۲).
قیصرِ کشورِ سخن ہوں میں
ملک معنی میں سکہ زن ہوں میں
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۳).
لسانِ صدق امیر نحل ، امینِ بیضۃ البلد
ہر ایک نام سکہ زن ہے شرع کے دیار میں
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۳۸). [سکہ + زن ، زدن ـ مارنا ، ٹھونکنا].

ـــ زَنی (ـــ فت ز) امث.
سکے کی ڈھلائی ، سکہ ڈھالنا ، سکہ بنانا. سرالڈورڈلا نے کرنسی کی اصطلاح کی تکمیل کی کہ سونے کے ایک رزرو فنڈ بنانے کے لیے سکہ زنی کے نفعوں کو بالائے طاق رکھا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۸۳). [سکہ + زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ساز صف.
رک: سکہ زن. مسٹر طامس محمد تغلق کو سکہ سازوں کا بادشاہ کہتا ہے. (۱۹۵۹ ، برنی ، مقالات ، ۲۳۱). [سکہ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا ، ڈھالنا].

ـــ سازی امث.
سکہ زنی ، سکہ بنانے یا ڈھالنے کا کام.
یاں قناعت سے عارفانِ خدا
کام لیتے ہیں سکہ سازی کا
(۱۹۲۷ ، فکرو نشاط ، ۹۶). مصر کی ٹکسالوں میں اس کے عملی طریقے عام طور پر سکہ سازی کے لیے جاری تھے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱). [سکہ + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سٹْنا محاورہ (قدیم).
رعب داب جاتا رہنا. اس فکرتی گھٹیا ، بادشاہ کا سکہ سٹیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶).

ـــ سَنَد (ـــ فت س ، ن) امذ.
(قانون) دستاویز جس پر بادشاہی سند یا مہر ہو ؛ تحریر جس پر

حا کم وقت کی مہر ہو جیسے اسٹامپ یا پرامیسری نوٹ وغیرہ (اردو قانونی ڈکشنری). [سکّہ + سند (رک)].

---عُثمان / عُثمانِیہ کس اضا(---ضم ع ، سک ث / کس ن ، فت ی) امذ.
نظام حیدرآباد دکن نواب میر عثمان علی خان آصف جاہ سادس کے دور حکومت کا چاندی کا روپیہ جس کی ایک طرف چار مینار اور دوسری طرف عبارت کا نقش ہوتا تھا ، سکّۂ حالی.

ایک عالم ہی نہیں زیر نگین شاہی
کشورِ دل میں بھی ہے سکّۂ عثماں جاری

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۱۰۸). [سکّہ + عثمان (عَلَم) / + یہ ، لاحقۂ نِسبت].

---قَلْب کس صف(---فت ق ، سک ل) امذ.
کھوٹا سکّہ ، مصنوعی سکّہ ، جعلی سکّہ (ماخوذ : نوراللغات). [سکّہ + قلب (رک)].

---کاسِد کس صف(---کس س) امذ.
کھوٹا سکّہ ، جعلی سکّہ.

عجیب سکّۂ کاسد ہے شیخ کا اخلاق
کہیں زمانے کے بازار میں جو چل نہ سکے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵۸). [سکّہ + کاسد (رک)].

---کَرْنا محاورہ (قدیم).
۱. **ٹھپا لگانا ، نقش کرنا.**

جب نا ک میں مکرا سہاگن پین آنی جلوہ میں
وہ قفل دے منجہ گیان پر سکّہ کرے شب تاب سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۲).

اپن شعر مجھ جگہ پہ نت نقش ہو
سورج کے نگینے پہ سکّہ کرو

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۹). ۲. **رعب جمانا ، اثر قائم کرنا.**

توں جب سکّہ کر نہار تھا سہد کا
کیا سکّہ جگ پر ولی عہد کا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۲).

---کَلْدار کس اضا(---فت ک ، سک ل) امذ.
کل کے ذریعے سے بنا ہوا سکّہ ، چہرہ شاہی ، زر نقد. جو مبلغ ایک ہزار روپیہ سکّہ کلدار کہ ادھے اوسکے پانسو روپے ہوتے ہیں ... قرض لے کر تحت اور تصرف اپنے میں لایا . (۱۸۴۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۹۰) . اگر کبھی سکّۂ کلدار جمع کیا جائے تو ارسال نامہ میں صاف طور سے لفظ 'کلدار درج کر دینا چاہئے. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۷). [سکّہ + کلدار (رک)].

---کَہْنا محاورہ.
وہ مصرع یا شعر جس میں بادشاہ کا نام آتا ہو سکّۂ رائج الوقت پر نقش کرنے کے لیے کہا جائے.

سکّہ خطبۂ فقیر کا کہے فقیر نو شاہ
لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ محمد رَّسُولُ اللہ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۳۸). فلاں تاریخ اسداللہ خان غالب نے یہ سکہ کہہ کر گزرانا. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۳۸۸). شعرا نئے فرمانروا کی تخت نشینی کے موقع پر سکّہ کہتے تھے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۱).

---لَگانا محاورہ.
مہر لگانا ، ٹھپا لگانا. حکم دیا کہ جس وقت کسی فرمان پر اہلِ دیوان کا سکّہ لگایا جائے تو وہ بیجاپور سے چندرکوٹی میں بھیجا جائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۶۴). ۲. **بازاری جوتے یا چپت مارنا جیسے اس کے سر پر موچی کا سکّہ لگا دیا یعنی جوتے مار دیے** (فرہنگ آصفیہ).

---لَگْنا محاورہ.
سکّہ لگانا کا لازم ؛ مہر یا ٹھپا لگنا.

بے کمال عشق ہو دل پر نہ نقش روئے دوست
سکّہ لگنا غیر ممکن ہے طلائے خام کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰). انڈیا میں روپیہ کا سکہ چلتا ہے ، وہ چاندی کا ہوتا ہے اس پر گورنمنٹ کا سکہ لگا ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶۳).

---لَگْوانا محاورہ.
سکّہ لگنا کا متعدی المتعدی ، مہر یا ٹھپا لگوانا. میں نے نیک ساعت میں سونے پر سکّہ لگوایا ، مختلف الوزن سونے چاندی کے سکّے مسکوک کیے اور ہر ایک کا جداگانہ نام رکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۸).

---لَمْبَر (---فت ل ، سک م ، فت ب) امذ.
وظیفہ خوار ، روزینہ دار. جو کچھ مجھے آپ کی سرکار سے ملتا ہے عوض خدمات سابقہ میں شمار کیجیے تو میں سکہ لمبر سہی ورنہ خیرات خوار سہی. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۳۰۰). [سکہ + لمبر (انگ : نمبر (رک) کی تارید)].

---مَقْلُوب کس صف(---فت م ، سک ق ، و مع) امذ.
سکّۂ قلب ، جعلی یا کھوٹا سکّہ.

محیط سکّۂ مقلوب کے تلاطم میں
سفینۂ زر کامل عیار ہیں ہم لوگ

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۱). [سکّہ + مقلوب (رک)].

---مُلْتَبَس (---ضم م ، سک ل ، فت ت ، ب) امذ.
جعلی یا بناوٹی سکّہ ، کھوٹا سکّہ (ماخوذ: اردو قانونی ڈکشنری). [سکّہ + ملتبس (رک)].

سَکی (فت س) امث (قدیم).
سکھی ، دوست ، سہیلی ، ہمجولی.

سکی کا مکھ مکا ہور کیس کسوت جوں بنائے ہیں
دیسے یوں مانگ موتیاں کی کہ حاجی حج کو آئے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۲).

دیکھا یک سکی کے کرن کی کنول
رکھے کٹی بھنور چک کے لبدا نول

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۷). [سکھی (رک)].

سُکی (۱) (ضم س) صف ، مث (قدیم).
رک : سوکھی.

کرامت تھے تیرے کنکر پہاڑ ہوئیں
سکی ڈالیاں سب ہرے جھاڑ ہوئیں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶) [سوکھی (رک) کا قدیم املا].

سُکی (۲) (ضم س) صف (قدیم).
رک : سکھی ، سکھ.

ہو جم جم سکی جگ تج راج تیں
سوالک برس راج کر آج تیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۶).

کہی توں سنی نگیں اچھے کی بیاں
سکی آپنا جیو تو سارا جہاں

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۵)). [سکھی (رک) کا قدیم املا].

سِکّے (کس س ، شد ک) امذ ؛ ج.
سکہ (رک) کی جمع اور مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل . کچھ سکّے تیرے آدمی کی جھول میں ڈال دیتے تھے جس سے اس کی باچھیں کھل جاتی تھیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۸۶).

--- بیٹھنا محاورہ.
گھات میں بیٹھنا.

کوئی بیٹھا ہے اس طرح سکّے
پھاندنے کو ہے کوئی کوٹھے سے

(۱۹۳۳ ، عروج (فرہنگ اثر)).

--- پڑے ہونا محاورہ.
۱. رعب ہونا ، حکومت ہونا.

سکّے پڑے تھے اکبرِ غازی کی حرب کے
لوہا بھی دب گیا تھا یہ معنی ہیں ضرب کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۵). **۲. داغ ، دھبے پڑے ہونا ، ماند پڑنا.**

بازار سرد ہے مہِ کنعاں کا ان دنوں
سکّے پڑے ہوئے ہیں مرے آفتاب کے

(۱۸۵۴ ، غنچہ آرزو ، ۱۷۲).

--- کا چلَن امذ.
سکہ جاری ہونا ، نام چلنا (مہذب اللغات).

سِکیا (کس س ، سک ک) امث.
پتلا گوٹا. پورے دوپٹے پر گوکھرو اور سکیا کا کام کیا ہوا تھا. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۱۲ / جولائی ، ۱۰). [مقامی].

سُکیا (ضم س ، سک ک) امث (قدیم).
جو سکھ اور آرام سے ہو ، آسودہ اور خوش ہو.

سکیا کے کنے جاکے دکھ بولے جو
اپس پر ہنسا لینے منگتا ہے وو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷). [سکھیا (رک) کا ایک املا].

سِکّیات (کس س ، شد ک بکس) امذ ؛ ج.
ایک قسم کا سفید چکنا پتھر جو پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے. رانی کوٹ کی بالا ترین تہوں میں قدیم ترین سکیات بکثرت پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ۶۱). [مقامی]

سکیت (فت س ، ی مج) امث.
مُشکل ، تکلیف ، تنگی ؛ سکڑا ہوا ، تنگ ، چُست.

پیر بن درد پیر کھوئے کون
پیر کو یاد کر پڑے جو سکیت

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۷۳). شکر ہے کہ پنجاب کا مشہور و مقتدر پرچہ «زمیندار» پھر نکل آیا. زمیندار پر بہت سی سکیتیں پڑیں اور دنیا شاہد عادل ہے کہ جس پائمردی سے زمیندار نے ان سکیتوں کا مقابلہ کیا وہ عدیم المثال ہے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۹ ، ۱۹ : ۵). [پ : سکیت संकेत (= تکلیف)].

سُکیت (ضم س ، ی لین) امذ.
مچھر کی ایک قسم جس کے اڑنے میں کسی قسم کی آواز نہیں ہوتی. اس مچھر کو سکیت (انافیلس) کہتے ہیں کیونکہ اس کے اڑتے وقت بھنبھناہٹ کی آواز پیدا نہیں ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۵). [مقامی].

سکیٹرر (سک نیز کس س ، ی لین ، فت ٹ ، ر) امذ؛صف؛ سماسکیٹرر.
پھیلانے والا ، انتشار پیدا کرنے والا. ذرے پراگندگی پیدا کرنے والے مادے یعنی سکیٹرر ... میں سے گزرنے کے بعد باہر نکلنے پر اپنے پہلے راستے سے ایک طرف کو پھر جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۶). [انگ : Scatterer].

سِکّیر (کس س ، شد ک ، ی مع) صف.
زیادہ نشہ کیا ہوا ، بدمست ، صاحبِ سُکر.

ہوا عہدِ جدید سے بھی ثبوت
نہیں سکیر وارثِ ملکوت

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شقشقیہ ، ۲۷).

مُدا ہن ہیں سکّیر و مُرتاب ہیں
وفی مُشبہم ہم یتعثرون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۳۱). [ع : (س ک ر)].

سُکیڑ (ضم س ، ی مج) امث ؛ = سکوڑ.
۱. سکڑن ، تنگی ، انقباض ، سکڑنا ، سمٹنا. اس قسم کی سکیڑ سے ذرات میں حرارت پیدا ہوتی ہے (۱۹۳۸ ، کتاب العلم ، ۳۲) ہر سکیڑ پر دل خوف کی کچھ مقدار شریانوں میں جاری کر دیتا تھا. (۱۹۶۸ ، فتوحاتِ سائنس ، ۲۱). **۲. (کنایۃً) کنجوسی ، تنگ دلی ، بخیلی** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). اف : کرنا ، ہونا. [سکیڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

سُکیڑنا (ضم س ، ی مج ، سک ڑ) ف م ؛ = سکوڑنا.
تنگ کرنا ، سمیٹنا ، بھینچنا.

یہ تنگ نائے دہر نہیں منزلِ فراغ
غافل ، نہ پاؤں حرص کے پھیلا ، سکیڑ تو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳). اپنے ہاتھ کو سکیڑ کر اپنی بغل میں رکھ لو. (۱۸۹۵ ، ترجمہ القرآن ، نذیر احمد ، ۵۰۰).

بچا لوگے ہندوستاں کو اگر
ذرا پاؤں اپنے سکیڑوگے تم

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۱۴۷). ہم اپنے کندھوں کو سکیڑتے وقت کسی واقعہ پر یوں تبصرہ کریں «بہرحال یہ زندگی ہے». (۱۹۷۱ ، ہمارے عہد کا ادب اور ادیب ، ۲۹). [سکڑنا (رک) کا تعدیہ].

سکیل (فت س ، ی مج) امذ.
کیڑا جو کپاس کے پودوں کو نقصان پہنچاتا ہے. گوزاتھیان (زہر) (۲۰ فیصد) (۸ تا ۱۲ اونس) کیڑے جن کے خلاف سفارش کی جاتی ہے ، کپاس کے کیڑے سکیل اور سرخ جوں. (۱۹٦۳ ، راہ عمل ، ۱۱۸). [مقامی].

شکیل (سک س ، ی مج) امذ ؛ = اسکیل.
پیمانہ ، سطح. اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسلمین کے لئے بالخصوص ضروری ہے کہ وہ ایک بڑے سکیل پر دیگر سلطنتوں سے سفارتی تعلقات قائم کریں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۳۱). ٹیلی مائکرو سکوپ کے دید کے میدان میں جو تاریں اوپر نیچے لگی ہوتی ہیں ان کے درمیان فاصلہ سکیل پر پڑھ لیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ٦۵). [انگ : Scale].

سکیلا (۱) (فت س ، ی مج) امذ.
۱. تلوار ، لوہے کا اسلحہ ، ایک قسم کا فولاد.

جتنے نامرد تھے دنیا کے انہوں سے تلوار
نہ سکیلے کی چلے بن رہی نے فولادی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۴). تم چوڑیاں پہن کر گھر میں بیٹھو سکیلا لے کر جاتی ہوں اور اسے مار کر پار اتارتی ہوں. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۰۳). [پ : سکیلا सकेला].

سکیلا (۲) (فت س ، ی مج) امذ.
خس و خاشاک (اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ٦۲). [مقامی].

شکیم (سک س ، ی مع) امث ؛ = اسکیم.
منصوبہ ، تدبیر ، سوچا ہوا طریقہ کار. اصلاح حکومت کے لیے ایک سکیم تیار کی تھی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۳). اب ہمارے ملک کے بڑے بڑے آدمیوں نے مل کر ایک سکیم بنائی ہے. (۱۹۵۱ ، شکست کے بعد ، ۳۷). [انگ: Scheme].

سکین (۱) (فت س ، ی مع) صف (قدیم).
ساکن ، بے حرکت.

سکیں ہوئی زمیں جوں کہ کشتی بر آب
دسی اس کوں بھی ریشمانی طناب

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ٦۵۴). [ع].

سکین (۲) (فت س ، ی مع) امذ.
جنگلی بھیڑ کی ایک قسم جس کے سینگ اتنے بھاری ہوتے ہیں کہ ایک آدمی تن تنہا نہیں اٹھا سکتا (ماخوذ : جام جہاں نما ، ۱ : ۷۳). [مقامی].

سکین (کس س ، شد ک ، ی مع) امث.
چھری ؛ جراحی کی چھری یا چاقو. اونٹ کی ہڈی کے دستے اور سکین ہر عرب کے پاس رہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۱۱). بے شمار آلات جراحت مثلاً منماس ، مسلط ... سکین ، ابرعقفا ، کلوب ، منفخہ ... وغیرہ کی نہایت خوبصورت تصویریں درج ہیں. (۱۹۵۴ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۳۵۱).

دل فریبی کے وہ دعوے نہ وہ لافِ تمکیں
دستِ نازک میں ہے سنگین بجانے سکیں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۱۷). [ع].

سکینت (فت س ، ی مع ، فت ن) امث.
قرار ، آرام ، سکون. امن و سکون کے تلاش کرنے والوں میں اگر واقعی خلوص ہے تو ... سکینت اب بھی مل سکتی ہے. (۱۹۱٦ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ٦۸). اب کی مرتبہ پہلی جیسی حالت نہیں ہوئی وہ اضطراب کا عالم تھا اب سکینت کی منزل تھی. (۱۹٦۲ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۲۱). مسجد میں ... اکثر اہل ادراک اس میں عجیب سکینت اور نورانیت محسوس کرتے تھے. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۱۹). [ع].

سکینہ (فت س ، ی مع ، فت ن) امث ؛ = سکینت.
(تصوف) نور جو سالک کے دل پر وارد ہو کر اسے مطمئن کر دیتا ہے اورجس سے اسے عین الیقین کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے ، دلی سکون. اس سے مقصود صرف ... طمانیت و سکینہ کا پیدا کرنا ہوتا ہے. (۱۸۸۰ ، تفسیر القرآن (تصانیف احمدیہ) ، ۴ : ۱۴).

جنابِ واعظ آئے ہیں بہت لیے دیے ہوئے
نہ آئے تا کہ فرق کچھ سکینہ و وقار میں

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۳۷). [ع].

سکھ (کس س) امذ.
بابا گرونانک کا پیرو شخص یا فرقہ ، نانک پنتھی ، گرونانک کا معتقد.

کوئی کہے تھا ملکہ زمانی ہے اور بسنت
کوئی کہے تھا سکھوں کا آتا ہے اک مہنت

(۱۷٦۱ ، جنگ نامہ پانی پت ، ۴).

پڑی آفت خطر تھا سکھوں کا
کیونکہ وہ ملک گھر تھا سکھوں کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۷). ہمیشہ یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ آدمی فقط ایک بنگالی یا ایک مرہٹہ ایک سکھ ہی نہیں ہے بلکہ وہ انڈیا کی قوم کا ایک ممبر ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۱). آزادی کے وقت جو ہندو اور سکھ بھارت چلے گئے تھے وہ صوبہ پنجاب میں ... صنعتی ادارے چھوڑ گئے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ٦۱۷)
۲. سیکھنے والا ، شاگرد ، نوآموز ؛ مرید ، معتقد ، چیلا.

مرشد کے دیکھے سب دیکھا
اور نہ جانے سکھ کیا سیکھا

(۱٦۵۴ ، گنج شریف ، ۱۰۱).

لیا ناجی کا دل تالی بجا کر
وہ سکھ لپٹا پھرے ہے کس گروسیں

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۷۱). **۳. تعلیم ، نصیحت** (ماخوذ : شبد ساگر). [پ : سکھ सिख].

---شاہی امث.
رک : **سکھا شاہی** . انہیں (ریاستی باشندوں کو) ۱۸۱۹ یعنی کشمیر میں سکھ شاہی کے آغاز سے خال خال ہی کسی اہم اسامی پر تعینات کیا جاتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۹).

---مَت (---فت م) امذ.
باباگرونانک کا رائج کردہ مذہب جو چار جاتیوں کی تقسیم کو رد کرتا ہے مگر ہندومت کی بعض روایات مثلاً: مِت کو پھونکنا اور جانوروں کا جھٹکا اس میں موجود ہیں. لاہور میں بھی سکھ مت کی اردو کتابیں خود سکھوں کی لکھی ہوئی کافی تعداد میں ملیں. (۱۹۵۵ ، اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اردو کا حصہ ، ۱۰).[سکھ + مت (رک)].

سُکھ (ضم س) امذ.
چین ، آرام ، سکون ، اطمینان ، آسودگی ، راحت ، قرار. او بازار چوبیس جنساں کا تھا ... چودواں سکھ. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز (شکار نامہ ، شہباز ، فروری ، ۶۲ ع)).

انند عیش سکھ گھر میں دھرتا اتھا
جکج جیو منگتا سو کرتا اتھا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۵).

دل کوں میرے بہت دکھایا ہے
ہجر میں تیرے سکھ نہ پایا ہے

(۱۷۱۳ ، دیوان فائز ، ۱۹۳).رنج اس کا راحت سے بدلا جاوے اور سکھ پاوے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۵).جن کے بیاہ ہوگئے ہیں ان کو بھی ایسا کہاں کا سکھ ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۶). چار ساڑھے چار برس سے یہاں کام کر رہی تھی کل کا دن یا سکھ کی رات تو ایک گزرا نہ گزری. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۳۰) . اس نے ہمیں دکھ بھی دیے اور سکھ بھی پہنچایا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی جولائی ، ۱۷). اف : پانا ، دینا ، پہنچانا ، پہنچنا. [س : سکھ सुख].

---باسی امذ.
(کاشت کاری) **گانْو کا تین پشتی وطنی کاشتکار جس کے قبضے میں کوئی اراضی مستقلاً زیرِ کاشت رہی ہو ، موروثی کاشت کار** (ا پ و ، ۶ : ۷۷). [سکھ + باسی (رک)].

---بخش (---فت ب ، سک خ) صف.
آرام بخش ، آرام دینے والا.

کہیں گر پڑے آ نپٹ غم کی شام
کریں بزم سکھ بخش روشن تمام

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۵). [سکھ + بخش (رک)].

---بَدَن (---فت ب ، د) امذ.
۱. (پارچہ بافی) **موٹے تاروں کی چکنی اور صاف قسم کی کلف دار ململ ، تن زیب ، نین سکھ سے ملتا جلتا کپڑا** (ا پ و ، ۲ : ۷۷).
۲. **تندرست و توانا اور سڈول جسم.**

عجب سرخ چہرہ تھا گیسو سیاہ
کہ تھی سکھ بدن والیوں میں وہ ماہ

(۱۸۸۷ ، اختر (مہذب اللغات)). [سکھ (سکھا - سکھی + ع : بدن (رک)].

---بڑھے ، مُٹاپا چڑھے کہاوت.
جب انسان آسودہ حال ہو تو موٹا ہو جاتا ہے (جامع الامثال)

---بِلاس (---کس ب) امذ.
خوشی ؛ تفریح ، راحت ، سکون. ہائے کچھ اس کھیل سکھ بلاس اپنی پت کے ساتھ نہ کرنے پائے.(۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۴۳). [سکھ + بلاس (رک)].

---بھوگنا محاورہ.
سکھ اٹھانا ، راحت پانا ، آرام پانا.

سب سکھ بھوگیا دیکھیا راج

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت).میں آپ ... کے ساتھ رہ کر کونسا سکھ بھوگ رہا ہوں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۴۷).

---پال امذ ؛ امث ؛ نیز سکھپال.
ایک کھلی پالکی جس پر چھت ہوتی تھی اور گدے دار نشست یا کرسی. وہ اپنی سکھ پال میں بیٹھ کر واپس چلی جاتی ہیں تو میں انہیں دور تک اور دیر تک دیکھتا رہتا ہوں.(۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۲۲۷). [سکھ + پال ، پالکی (رک) کی تخفیف].

---تَلا (---فت ت) امذ.
چمڑے کا وہ ٹکڑا جو جُفت ساز جوتے کے اندر رکھتے ہیں (تاکہ پیر کے تلوے کو تلے کی سلائی کی رگڑ سے محفوظ رکھے اور پیر کو آرام ملے) (ا پ و ، ۲ : ۲۲۲). [سکھ + تلا (رک)].

---چَین (---ی لین) امذ.
۱. **آرام ، سکون.**

وصالت سے وطن میانے لہے سکھ چین ات ہن توں
ہو کو سلطاں سوں باغی نہ کر کے تج وطن ضائع

(۱۶۷۹ ، دیوان سلطان شاہ ثانی ، ۵۳).اب مری عمر کا بقیہ حصہ سکھ چین سے گزر جائے گا. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۵۸).اس کے دیس میں ہر طرح سے سکھ چین تھا ، ہن برستا تھا. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۶۱). ۲. **ایک درخت ، کرنجا.** چار دیواری کے اندر تمام اشجار ... نیم و کریر و برنا و سکھ چین و شریہنہ وغیرہ کھڑے ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۱۹۵). آنگن میں سکھ چین کے درخت پر چڑیاں بیٹھی چہکار رہی تھیں. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۳۰). [سکھ + چین (رک)].

---دائی امذ.
آرام پہنچانے والا ، راحت رساں ، آرام دینے والا (گلزار معنی). [سکھ + دائی (رک)].

---دَرسَن / دَرشَن (---فت د، سک ر، فت س/ ش) امث ؛ نیز سدرشن.
ایک پودا جس کے پتوں کا پانی کان کے درد کے لیے مفید بتایا جاتا ہے ، اس کے پتے لمبے گھیکوار کے مشابہ ، لیکن پتلے

اور زردی مائل ہوتے ہیں (لاط: **Crinum**). وہ پھول جو خصوصیت اس سرزمین سے رکھتے ہیں ہزاروں ہیں لیکن مشہور و معروف ... سیوتی ، سکھ درسن ... ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس، ۲۲). پھولوں کے اقسام میں سے گلاب و یاسمین ، سنبل ہندی و یاسمین ، سنبل ہندی و نرگس و سکھ درشن ... ہیں. (۱۸۴۵ ، مزیدالاموال ، ۳۱).

بو سونف کی اور پودینے کی ، آتی تھی پہاڑ کے دامن سے
اس پار کنارۂ دریا بھی ، آراستہ تھا سکھ درسن سے

(۱۹۲۵ ، افکار سلیم ، ۲۱۰). [س : سدرشنا सद्शना ?]

--- دُکھ میں جو رَہے سَہائی سَجَن واوا بولیں بھائی کہاوت.
دوست وہی ہے جو دکھ درد میں کام آئے ؛ دوست وہی ہے جو ہر حالت میں کام آئے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- دیکھنا محاورہ.
آرام پانا ، سُکھ اُٹھانا ، راحت حاصل کرنا ؛ شاد آباد رہنا.

او دکھ جا کو کوئی دن کو سکھ دیکھتے
کہ او ایک کا ایک سکھ دیکھتے

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا، ۴۳). بولی میاں صاحب زادے تمہاری بڑی عمر ہو جوانی کا سکھ دیکھو. (۱۸۹۰ ، فسانہ دلفریب ، ۶۹). انھی دو بچوں پر جوانی تیرکی ، رنڈاپا کاٹا کہ ان کے سکھ دیکھے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۲).

--- زاد صف (قدیم).
(بطور سابقہ) **آرام میں پلا ہوا ، آسودہ.**

پیا کی یاد سوں پیتا ہوں میں مئے
ہمارا حال کیا جانیں گے سکھ زاد

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۷). [سکھ + زاد (رک)].

--- سَمپَت اَور اودسا ، سَب کا ہو کر ہو ، گیانی کاٹے گیان سے مورکھ کاٹے رو کہاوت.
تکلیف ہر کسی کو ہوتی ہے عقلمند ان کو عقل سے برداشت کرتا ہے اور بیوقوف رو کر ؛ عقلمند ہر صورت میں عقل اور سمجھ سے کام لیتا ہے (جامع الامثال).

--- سَمپَت / سَنپَت کا ہَر کوئی ساتھی کہاوت.
آرام اور دولت کے زمانے میں سب دوست بن جاتے ہیں.

سچ یہ کسی سائیں کی صدا تھی
سکھ سمپت کا ہر کوئی ساتھی

(۱۸۸۴ ، مناجات بیوہ ، ۱۲).

--- سووے شیخ ، جس کا ٹَٹُّو نہ میخ کہاوت.
غریب آدمی سکھ کی نیند سوتا ہے کیونکہ اس کو کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- سووے کُمھار جاکی چور نہ لیوے واکی مٹیا کہاوت.
کمھار سکھ کی نیند سوتا ہے کیونکہ چور اس کے برتن نہیں چراتا، قیمتی مال و متاع کو چوری کا خطرہ ہوتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال؛ خزینۃ الامثال).

--- سووِیں شیخ اَور چور نہ بھانڈے لے کہاوت.
آدمی غفلت کرے تو نقصان اٹھاتا ہے،شیخ آرام کی نیند سوتا ہے ، کیونکہ اس کی مفلسی کے باعث اس کے یہاں چوری نہیں ہوتی (جامع الامثال).

--- سووے ہورو جس کے گائے نہ گورو کہاوت.
جس کے پاس (گائے یا سینگ دار بیل) کچھ نہیں ہوتا وہ چین کی نیند سوتا ہے (ماخوذ : خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

--- سیج (---ی مج) امث.
(دہلی) **چھپرکھٹ ، آرام دہ بستر** . شہر زاد کو بلایا ، سکھ سیج پر آرام فرمایا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۳۲). کھری چارپائی پر بھی اس مزے سے سوتی ہوں کہ اس کے سکھ سیج پر نہ سوتی تھی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۶۰). اب شہزادی نے گہنے کا صندوقچہ جو سکھ سیج کی پٹی کے نیچے دھرا تھا ، اٹھا سوار کے پاس آئی. (۱۹۳۲ ، ہرن کا دل ۱۶). [سکھ + سیج (رک)].

--- سے دُکھ بَھلا جو تھوڑے دِن کا ہو کہاوت.
تکلیف اگر تھوڑے دن کی ہو تو بہتر ہے کیونکہ اس سے انسان کو آرام کی قدر ہوتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- شانْت / شانْتی (---سک ن) امذ.
چین ، سکون.

سنسار کے تپتے ہوئے ویرانے میں
سکھ شانت کی گویا تو ہری کھیتی ہے

(۱۹۴۷ ، روپ ، ۱۵۸). ہم دونوں ہی شادی شدہ ہیں اور اپنے اپنے گھر کی سکھ شانتی کے لیے پوری طرح ذمّہ دار ہیں . (۱۹۸۳ ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ۹۳). [سکھ + شانت/شانتی (رک)].

--- کا سانس لینا محاورہ.
مطمئن ہو جانا ، فکر سے نجات پانا. غیر بنگالی آبادی نے فوج کی آمد پر سکھ کا سانس لیا. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۷۷).

--- کا سَب کوئی ساتھی کہاوت.
خوش حالی کے زمانے میں ہر کوئی دوست بن جاتا ہے (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

--- کَرْنا / فَرْمانا محاورہ.
(دہلی) **آرام کرنا ، سونا.** بادشاہ نے خاصہ نوش فرما کر سکھ کیا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۲). دیکھو بادشاہ محل میں سکھ فرماتے ہیں ، چپی والیاں چپی کر رہی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر، ۹). حضور والا اور خاص بیگمیں دوپہر کا کھانا کھا کر سکھ کرنے لگیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۸).

--- کَرْنْہار (---فت ک ، ر ، سک ن) صف (قدیم).
آرام کرنے والا ، عیش کرنے والا.

توں جب سکھ کرن ہار تھا مہر کا
کیا سکھ جگ پر ولی عہد کا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۳). [سکھ + کرنہار (رک)].

---کو کیا سینھہ پڑا دُکھ دونا کہاوت.
آرام طلب آدمی کو تکلیف زیادہ معلوم ہوتی ہے (نجم الامثال).

---کی نِینْد سونا محاورہ.
آرام کی نیند یا بے فکری کے ساتھ سونا ، نچنت ؛ مطمئن ہونا ؛ سبکدوش ہونا. تم جاؤ آج سُکھ کی نینْد سوؤں گا. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۳٦).

---کے بڑے جودھا (۔سپاہی) رَکھوالی ہیں کہاوت.
آرام بڑی مُشکل سے حاصل ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---کے چنے اَچھے دُکھ کا پلاؤ نہیں اَچھا کہاوت.
آرام کے ساتھ سُوکھی روٹی میسّر آنا مُصیبت کے پلاؤ سے بہتر ہے. ہمارے یہاں چلی آؤ ہم بارہ روپے دیں گے، بی بی سکھ کے چنے اچھے دُکھ کا پلاؤ نہیں اچھا. (۱۹۵۹، محمدعلی ردولوی، گناہ کا خوف ، ۱۳۱).

---لَہر (---فت مج ل ، سک ہ) امث ؛ صف.
خوشی کی موج ، ترنگ ، وجد ، کیفیّت.

من ساگر جب لہروں آیا
تو سکھ لہر سوں مُرشد پایا

(۱٦۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۳). [سکھ + لہر (رک)].

---مانو تو سُکھ ہے دُکھ مانو تو دُکھ ہے، سچّا سکھیا وہ ہے جو سُکھ مانے نہ دکھ کہاوت.
اگرسمجھو تو خوشی ہے اگرتکلیف سمجھو تو تکلیف خوشی ہوتی ہے. اصل میں خوشی وہ ہے جو آرام اور تکلیف کی پروا نہ کرے کیونکہ آرام اور خوشی اعتباری کیفیات ہیں (جامع الامثال).

---مَنْدِر (---فت م ، سک ن ، کس د) امذ.
امن کا گھر ؛ فارغ البالی.

اندروپ سُکھ مندر بدھ
مُرشد ملے تو پائی سدھ

(۱٦۵۴ ، گنج شریف ، ۱۷۴). [سکھ + مندر (رک)].

---مَنڈَل (---فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
عشرت کدہ ، امن و راحت کا مقام.

سُکھ منڈل میں یہ دُھوم مچی اور باہر نِگی جوگی بھی
کُچھ ناچیں بھانڈ بھگتیے بھی ، کُچھ ہیجڑے پاویں بیل بڑی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۲). [سکھ + منڈل (رک)].

---مَئے (---فت م ، ی مج) صف (قدیم).
سکھ والا ، سُکھی. اس سکھ سموہ کے سمدر میں جیو ایسا ڈُوب جائے کہ سُکھ مئے ہو جائے. (۱۷۴٦؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۴). [سکھ + مئے (منو)].

---میں آئے کرم چند لگے منڈواں / منڈانے گنج/سوچھ کہاوت.
اُس امیر آدمی کے متعلق کہتے ہیں جو اپنی بے وقوفی سے کوئی تکلیف اُٹھائے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---میں پَڑْنا ف مر.
عیش میں پڑنا ، عیش و آرام کی زندگی اِختیار کرنا. سُکھ میں پڑ کر دولت چھوڑ دینا یا محنت میں پڑنا لے کو دولت کرتے اچھنا. (۱۷٦۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---میں رَب کو یاد کرے تو دُکھ کاہے ہو کہاوت.
اگر آرام کے زمانے میں خدا کو یاد کریں تو کبھی تکلیف نہ ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---میں جَوہَر کو بھجے تو دُکھ کاہیکو ہو کہاوت.
اگر آرام کے زمانے میں خُدا کو یاد کریں تو کبھی تکلیف نہ ہو (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

سکھا (فت س) امذ.
دوست ، رفیق ، ساتھی ، رِشتہ دار. ایک دن دو بد جوسگر یوکا منتری سیندکپ کا بھائی بھوما سرکا سکھا تھا کہنے لگا کہ ایک شول میرے من میں ہے سو جب تب کھٹکتا ہے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر، ۱۷۹) . جرشن نے کہا مجھے چاہو ، مجھ سے محبت کرو میں تمہارا سکھا ہوں. (۱۹۵٦ ، آگ کا دریا ، ۷٦). [س : **सखा**].

سکھار (فت س) امذ.
قحط ، خُشک سالی ؛ سُوکھا (جامع اللغات). [پ : **सखार**].

---دَکھار آسْمانی فَرْمان ہیں کہاوت.
قحط اور طُغیانی خُدا کے حکم سے ہوتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سُکھارا (ضم س) امذ.
(طبّاخی) **ایسی غذا جو تل کر نہ پکائی جائے ، کچّی رسوئی . چوکے کے باہر نہیں کھائی جا سکتی اور نہ اس تک کوئی اچھوت جا سکتا ہے. اس کے برعکس پکّی روٹی یعنی تلی ہوئی غذا کھانے کے لیے چوکے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ہر جگہ کھائی جاسکتی ہے ؛ چوکا** (ا پ و ، ۳ : ۱۵۷). [سکھ (سُوکھا) + آرا (رک)].

سکھاڑْنا (فت س ، سک ڑ) ف م.
رک : سکارنا. وہ ہنڈیاں اس وقت بھی میرے پاس موجود ہیں معزز لوگوں نے سکھار بھی دی ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۱٦٦). [سکارنا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سُکھاڑْنا (ضم س ، سک ڑ) ف م.
خوش کرنا ، خوشی میں زیادتی کرنا (جامع اللغات) . [سکارنا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سُکھاری (ضم س) صف مث.
سُکھی ، آرام (ہندی اُردو لغت). [س : **सुखारी**].

---کو دیکھ سُکھاری جَلْتے ہیں کہاوت.
ایک چیز کے دو امیدوار باہم کینہ رکھتے ہیں ، ہم چشموں میں حسد ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سِکھاڑا (کس س) امذ؛ =سِکھارا.
حُجرہ ، آرام کا کمرہ. جنوب مغربی گوشے پر ایک چھوٹا سا دیول تھا جس کا سِکھاڑا منہدم کر دیا گیا (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۳۶). بعض مندروں میں چھت پر سِکھارا بننے لگا اور اس سے فن‌معماری میں ایک نئے طرز کا اِضافہ ہوا جس کی تقلید بعد میں سارے ملک کے مندروں میں ہونے لگی. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۲۵). [سکھ + آلیہ (رک) سے].

سُکھاسَن (ضم س ، فت س) امث.
پالکی ، سکھپال.

بھواں سُکھاسن ہوں کرو پلکھاں اوپر پنجرے دھرو
دن رات شہ کوں لے پھروں دو تین پتلیاں بھوئے کر

(۱۶۰۶ ، شہباز (اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۲۸)). خُشکی کی مسافت سُکھاسن سواری کے ذریعے طے کر لیتے ہیں جس کی شکل ہلالی ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۲۶۳). [سکھ + آسن - نشست].

سِکّھا شاہی (کس س ، شد کھ) امث.
۱. سِکھوں کی عمل داری جو بےانصافی اور ظلم و غارت‌گری کے لیے مشہور ہے (نوراللغات). ۲. (کنایۃً) بے انصافی کا زمانہ، افراتفری ، بدنظمی. سِکّھا شاہی حکومت کی کیا خصوصیت ہے سارے ہندوستان میں بدانتظامی کی اگ لگی ہوئی تھی. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۳۲). پنجاب میں سِکّھا شاہی کے جور و جفا سے خِلقت جان بلب ہو رہی ہے (۱۹۱۲ ، شباب، لکھنؤ (مقدمہ) ، ۲۳). پنجاب کی سِکّھا شاہی کے زمانے میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے گلاب سنگھ کو جموں کا راجہ بنایا. (۱۹۴۶ ، آگ ، ۱۲). مجھے معلوم ہے خالصہ سِکّھا شاہی کے زور سے فارسی سیکھتا ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۰۳). [سِکھ + ا : ا ، لاحقۂ نِسبتی + شاہی - حکومت].

سِکّھا گَردی (کس س ، شد ک ، فت گ ، سک ر) امث.
سِکھوں کی لُوٹ مار ، بدنظمی. ۱۹۴۷ کی ہندو اور سِکّھا گردی میں اس مکان کو بھی لوٹ لیا گیا. (۱۹۶۱ ، عظمتِ رفتہ ، ۲۶۳). [سِکّھا + گردی (رک)].

سُکھالا (ضم س) صف مذ.
آرام سے ، چین سے ، مطمئن.

اندر باہر جس حق سمھالا
نت نت وہ ہی رہے سُکھالا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۸۹). [سکھ + آلیہ (رک)].

سُکھان (ضم س) امذ.
سکّان (رک) ، کشتی کا دُنبالہ. کشتی پُرانی ہو چکی ہے... ساگر کی موجوں سے مقابلہ کرانا چاہتا ہے تو اس کا سکھان تبدیل کر دے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ۲۱ اپریل ، ۱۱۱). [مقامی].

سِکھانا (کس س) ف م ؛ =سِکھاؤنا ، سِکھلانا.
۱. تعلیم دینا ، پڑھانا ، تربیت دینا.

عدل لے ہات آیا ہے علم جگ کوں سِکھایا ہے
گیا سو روز لیانے تیں سورج کوں پھر منگایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۷).

اپنے بیٹے کو سِکھایا یہ شعور
اور کیا اس کے سِکھانے میں قصور

(۱۸۱۳ ، عجائبِ رنگین (ق) ، ۲۷). آپ کو سورۂ فاتحہ سِکھائی اور طریقہ وضو اور نماز کا بتایا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۲).

سکھاؤ ذوقِ جنوں کو بہار کے آداب
نہ جیب چاک نہ سینہ فگار لے کے چلو

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۹۲). ۲. ازبر کرانا ، یاد کرانا سبق وغیرہ. ایک غزل نئی لکھ کر بھیجی ہے ، خدا کرے پسند آئے اور مطرب کو سِکھائی جائے. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۳۹). ۳. ورغلانا ، بہکانا ، اُکسانا ، ترغیب دینا.

دشمن کے تو سِکھانے سے کیوں بھاگتا ہے دُور
چھوڑا محب ہی نے ترے قُرب و جوار کو

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۳۰).

جو سِکھایا اپنی قِسمت نے وگرنہ اس کو غیر
کیا سِکھائے گا سِکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۳). ۴. ہدایت کرنا ، سمجھانا ، سجھانا.

اچھا سکینہ جس میں خوشی تم ہمیں رُلاؤ
یہ کیا سِکھا کے لائی ہو بی بی ادھر تو آؤ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۷). ۵. ڈھب پر لگا دینا، سدھانا (نوراللغات). [سِیکھنا (رک) کا تعدیہ].

--- پڑھانا محاورہ.
۱. تعلیم و تربیت دینا (فرہنگِ آصفیہ). ۲. بہکانا ، ورغلانا ، کان بھر دینا ، کسی کو اپنے مطلب کی بات کرنے کے لیے تیار کرنا ، پٹی پڑھانا.

بھیجا جو اسے سِکھا پڑھا کے
پیار اس نے کیا گلے لگا کے

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۵۶). اسے ہشام‌الموید کے زندہ ہونے کا علم تھا لیکن علی بن حمود نے اسے پہلے سے سِکھا پڑھا دیا تھا. (۱۹۳۵ ، عبرت‌نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۹۰۹). ایسے میں نصیبا موقع پاتے ہی اُن کو سِکھانے پڑھانے بیٹھ جاتی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵). ۳. ذہن نشین کرانا ، سمجھانا. جب ملکہ نے مُجھے یہ سب سِکھا پڑھا دیا میں رُخصت ہو اسی نابدان کی راہ سے نِکلا اور وہ جالی آہنی پھر لگا دی. (۱۹۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۱).

سُکھانا (ضم س) ف م ؛ =سُکھاونا.
۱. تری یا نمی دور کرنا ، خُشک کرنا.

پتیاں کوں پت دیکھایا جب ستیاں کو ست سِکھایا تب
بتاں توڑیا پتیاں جیسے ندیاں بھیتاں سُکھایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۷).

قابل اس لُطف کے کیا ہم نہیں اغیار ہی ہیں
عِطر مل مل کے نہ ہاتھوں کو سُکھایا کیجے

(۱۸۲۴ ، مصحفی، د (انتخابِ رامپور)، ۲۳۸). انہیں یقین تھا کہ

یہ تحریک ایک ہوا ہے جب تک بہتی ہے۔ اس میں اپنے بھیگے کپڑے سکھا لیں۔ (۱۹۳٦ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۸٦)۔ **ان کا** پتہ و نشان کسی طرح کی تحریروں سے نہیں بلکہ ان کے خوبصورت برتنوں اور دھوپ میں سکھائی ہوئی اینٹوں اور سرکنڈوں سے بنی ہوئی جھونپڑیوں پر مشتمل دیہات کے آثار سے ملتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۰۷)۔ ۲. **دبلا کر دینا ، کمزور کر دینا ، لاغر کر دینا.**

کانٹا سُکھا کے ہجر نے ہر چند کر دیا
وہ گلبدن ملے تو نہ پھولا سماؤں میں

(۱۸۳٦ ، آتش ، ک ، ۱۰۳)۔ ۳. **(کنایۃً) کسی کو انتظار میں دیر تک بٹھائے رکھنا** (نوراللغات)۔ [سُوکھنا (رک) کا تعدیہ]۔

سُکھاوَن (ضم س ، فت و) امث ؛ امذ.
سُکھائی ہوئی چیز. ایک دن بنانے سہوے کا سُکھاوں ڈالا . (۱۹۳٦ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۸) . [سکھاونا (رک) سے حاصلِ مصدر]۔

سِکھائے پُوت دَرْبار/دکن نَہِیں جاتے کہاوت.
صرف دوسروں کے کہنے سے ہمّت یا حوصلہ پیدا نہیں ہوتا . ان کے بزرگوں نے ... اخلاق اور معاشرت وغیرہ کا سبق نہ پڑھایا ہو۔ وہ مرکز زبان کے طفلِ مکتب کی برابری بھی نہیں کر سکتے بلکہ ان پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ سکھائے پُوت دربار نہیں جاتے۔ (۱۹۱۱ ، محکمۂ مرکز اردو ، ۳)۔

سِکھائے میں آنا محاورہ.
کسی کے کہنے یا اُکسانے کو مان کر اس پر عمل کرنا ، بہکائے میں آنا (نوراللغات)۔

سِکھایا پڑھایا (کس س ، فت پ) صف مذ (مث : سکھائی پڑھائی)۔
۱. **تعلیم اور تربیت دیا ہوا.**

ملائکہ میں کہاں مادّہ تھا پُرسش کا
یہ سب سِکھائی پڑھائی ہے گفتگو تیری

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۲۸)۔ ۲. **بہکایا ہوا ، ورغلایا ہوا ، اُکسایا ہوا.**

مِرے خط کے پُرزے اُڑائے انہوں نے
کسی کے سِکھائے پڑھائے ہوئے ہیں

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزارِ تعشق ، ۱۵)۔ خادمہ نے کہ اپنی بی بی کی سِکھائی پڑھائی تھی جب دیکھا کہ فوجدار کا ہاتھ دراز اور آنکھیں بند ہیں تو فوراً ہولے ہولے سُوئی چبھو دی . (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۷۷)۔

توجہ ہے غیروں پہ اور مجھ سے نفرت
غضب کے سکھائے پڑھائے ہوئے ہیں

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱٦۲)۔ باندی پہلے سِکھائی پڑھائی تھی ، اس نے پرواستک کو چندر گپت سمجھا اور موقع پاتے ہی زہر دے کر ہلاک کر ڈالا۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۹۵)۔ [سِکھایا + پڑھایا (رک)]۔

سُکْھپال (ضم س ، سک کھ) امذ.
آرام دہ کٹہرے دار کُھلی پالکی جس میں پانو پھیلا کر لیٹ سکتے تھے نیز رک : "سُکھ" کے تحت . پھر دلھن کو گود میں بٹھا کر سُکھپال میں سوار ہو کر بڑی دھوم دھام سے شادیانہ بجواتا ، دولت خانے میں داخل ہوا۔ (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۱۹۰)۔ سجدۂ شکر کو طول دیا پھر چند بار سُکھپال کے گِرد پھرا۔ (۱۸۳٦ ، قِصّۂ اگرگل ، ۱۱۳)۔ اے لو وہ بیگم صاحب کی سُکھپال بھی آ گئی۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۸٦)۔ [پ : सुखपाल]۔

سُکْھٹا (ضم س ، سک کھ) صف مذ.
سُوکھا ہوا ، خُشک ؛ (مجازاً) سنجیدہ ، بے کیف ، تھتھلا . ممتاز حسین نے جو صرف سُکھٹا منہ بنا کر ... ناواقف حضرات پر اپنی دانشوری کا سِکّہ جماتے ہیں اور کوئی سِفلی حرکت نہیں جس پر شرماتے ہوں۔ (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲٦۸)۔ [سکھ - سُوکھ + ٹا ، لاحقۂ نِسبت]۔

سُکْھٹی (ضم س ، سکہ کھ) صف مث.
سوکھی ہوئی ، خُشک. اس خوبی کو حاصل کرنے کے لئے خواہ سُکھٹی یا نمکی یا دُھوپ کی سکھلائی ہوئی کیوں نہ ہو پانی میں بھگونا ضروری ہے۔ (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۲۰)۔ [سُکھٹا (رک) کی تانیث]۔

---مَچْھلی (---فت م ، سک چھ) امث.
وہ مچھلی جس کے پیٹ کی آلائش نکال کر اور نمک ملا کر دُھوپ میں سُکھاتے ہیں پھر اسے محفوظ کر لیتے ہیں. باسی گوشت اور سُکھٹی مچھلی وغیرہ کے بھرتے بنائے جاتے ہیں . (۱۹۰۸ ، خوان ہندی ، ۸٦)۔ [سُکھٹی + مچھلی (رک)]۔

سُکْھ داس/سُکْھ داسی (ضم س ، سک کھ) امذ.
چاول کی ایک اعلیٰ قِسم.

اوترے مِرے گلے سے نہ سُکھ داس کی کنی
اوس بن وہ میرے حق میں ہے الماس کی کنی

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۱۷۵)۔

دور سے منگوائے ہیں سکھ داسی برنج
جمع آئے سب وہاں راسی برنج

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۵)۔ سکھ داس چاول برائچ سے دیوزیرہ چاول گوالیار سے اور جنجن راجواری سے اور نیملہ و روغنِ زرد حصار فیروزہ سے قاز ، مُرغابی ... ترکاریاں کشمیر سے منگائی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰)۔ [مقامی]۔

سَکّھر (فت س ، شد کھ بفت) امذ.
(موسیقی) وہ باجا جسے پھونک سے بجایا جاتا ہے. سَکّھر یعنی پھونک کا باجا مثلاً شہنائی ، بین ، بانسری ، الغوزہ اور نس ترنگ وغیرہ۔ (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۲۲)۔ [مقامی]۔

سِکَھر (کس س ، فت کھ) امذ.
چھینکا ، لٹکن جو کھانا وغیرہ رکھنے کے واسطے چھت میں لٹکا دیتے ہیں (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [پ : सिखर]۔

سُکھرام (ضم س ، سک کھ) امث.
(سالوتری) **گھوڑوں کی ایک بیماری جس میں گھوڑے کی ناک سے پیپ بہتی یا ٹپکتی ہے.** سکھرام قرحۃ الانف ناک ... اس عارضے میں اکثر ناک سے ریم گرتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۷). [سکھ + رام = ختم ہونا ، جاتا رہنا].

سِکھرَن (کس س ، سک کھ ، فت ر) امذ.
میٹھا کیا ہوا یا میٹھا ملا ہوا دہی. ہمنت رتو میں دہی ، دودھ ، روغنِ زرد ، سکھرن کے ساتھ طعامِ خوشگوار نوش کیے. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا (ترجمہ) ، ۸۷). [پ : सिखरन].

سِکھرَنی (کس س ، سک کھ ، فت ر) امذ.
رک : سکھرن.
کوئی پونچھے مکھ اور باہن کو
کوئی سِکھرنی پھینکے اور مٹھڑی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۰۲). [س : شِکھرنی शिखरिणी].

سِکھشا (کس س ، سک کھ) امث.
تعلیم ، تبلیغ.
غرض اس طرح کی پاکے سِکھشا نظر آئی زیست ایک میلا
ہیں جہاں جوئے کی سب دکانیں وہی ہار جیت کا جھمیلا
(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۶۱). پنڈتوں کو سیاست سے نکال کر پوجا پاٹ اور سِکھشا کے پرانے دھندوں میں اور کایستھوں کو، ان کے اپنے کاموں پر لگا دینگے. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۵۶۴). [س : شِکشا शिक्षा].

سِکھلانا (کس س ، سک کھ) ف م ؛ نیز سِکلانا (قدیم).
رک : سِکھانا.
جنھوں منجھے سِکھلایا دیں جن تھیں منجھ دل ہوا یقیں
(۱۵۷۸ ، خوب ترنگ ، خوب محمد چشتی (پنجاب میں اردو ، ۱۶۹)). یہ پریت ایسی ہے کہ یہ اپنی ریت آپ سِکھلانے لیتی ہے. (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۷).
ہم پہلے ہی جا بیٹھے ہیں محفل میں بتوں کی
تا آ کے کوئی کچھ انھیں سِکھلانے نہ پائے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۳۱۱).
خنجر کو نہ آتی تھی کھچاوٹ نہ رُکاوٹ
قاتل یہ چلن سب ترے سکھلائے ہوئے ہیں
(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۱۴۹). [سِکھانا (رک) کا قدیم املا].

سُکھلانا (ضم س ، سک کھ) ف م.
رک: سُکھانا. حویلی میں ایک غریب اشراف زادی اپنی انگنائی میں کھڑی بال سکھلاتی تھی. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۵۲).
آتشِ خورشید سے اُٹھتا نہیں دیکھا دھُنواں
آ کھڑے ہو بام پر تُم بال سُکھلاتے ہوئے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۹). پانی کو سکھلانے سے مواد محلولہ جوامد کی صورت میں سست ہوتے ہیں ... غاروں کی چھت سے ٹپکتا ہے. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۶۳). [سکھانا (رک) کا قدیم املا].

سِکھلائی (کس س ، سک کھ) امث.
سِکھانا ، تعلیم ، تربیت ، تدریس. بہرحال یہ بات غلط ہی دکھائی دیتی ہے سِکھلائی اسی وقت ممکن ہے جب جبلّتِ تحریکی زور مہیا کرے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۵۶). [سِکھلانا (رک) سے حاصلِ مصدر].

سُکھم (ضم س ، فت کھ) امث.
خوشی ، قناعت ، فارغ البالی ، خوش حالی (ہندی اُردو لُغت).
[پ : سکھ سے : सुखमय کا مخرف].

سُکھمنی (ضم س ، سک کھ ، م) امذ.
(موسیقی) **راگ کی ایک قِسم.** اس میں بہت سے ایسے راگ ہیں جو بالکل بُھلا دئے گئے ہیں. ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں آسا ، منجھ ، سکھمنی ... کوسم اور چمپک وغیرہ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۶۰). [سکھ + من + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُکھن (ضم س ، فت کھ) امذ.
(بیل بانی) **بہت ہلکے بُھورے رنگ کا بیل** (اپ و ، ۵ : ۵۸). [مقامی].

سِکھنا (کس س ، سک کھ) ف م (قدیم).
رک : سیکھنا.
سنیاسی سو لوگاں بہت فیض پائے
کینک کیمیا سکھ کو سونا بنائے
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۴).
کُل اہلِ قلم کا پڑھنا لِکھنا
اور اور علوم کا بھی سِکھنا
(۱۸۷۴ ، جامع المظاہر ، ۲۷). [سیکھنا (رک) کا متبادل اِملا].

سُکھنا (ضم س ، سک کھ) ف ل (قدیم).
رک : سُوکھنا.
چمن امید کا گرمی سوں گنہ کی جو سکھا
ابر رحمت نے کیا فیض سوں سیراب مجھے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۸). [سُوکھنا (رک) کا متبادل اِملا].

سُکھَنڈی (ضم س ، فت کھ ، سک ن) صف
۱. **سُوکھا ہوا ، چمرخ ، بہت دُبلا پتلا.** وہ دُبلا پتلا ، سُکھنڈی سا آدمی تھا. (۱۹۴۴ ، چپو ، ۴۴۴). ۲. **بچّوں کی ایک بیماری ، ایک بیماری جس میں جسم سُوکھ کر کانٹا ہو جاتا ہے** (شبد ساگر).
[س : सुखंडी].

سکھنی (فت س ، سک کھ) صف ، مث ؛ نیز شنکھنی.
(قدیم ہندی کام شاستر کی رُو سے) **عورتوں کی چار قسموں (پدمنی ، چترنی ، سنکھنی ، ہستنی) میں سے ایک قسم جو تیسرے درجے پر شمار کی جاتی ہے.** سکھنی ایک عورت ہوتی ہے دراز قد اور ہاتھ پاؤں بھی لمبے اور لاغر بدن یعنی کم گوشت. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۶۱). [پ : سنکھنی सखिनी].

سِکھنی (کس س ، سک کھ) امث.
سِکھ عورت ، سِکھ کی بیوی. تین سِکھ اور دو سِکھنیاں ... زیادہ تر وایبات صورتیں . (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقصِ ناتمام ، ۲۹۵) .
[سِکھ (رک) کی تانیث].

سَکھی (۱) (فت س) امث ؛ ← سکھیا.
۱. سہیلی ، ہمجولی.

سنوں سکھیاں بکٹ میری کہانی
بھئی ہوں عشق کی ماری دیوانی

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱). سب سکھیاں اور سب پاترا چاندی کے گہنے و چاندی کے کپڑے پہن آوتیں ہیں . (۱۷۴۶ ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۷). ایک روز سکھی سے کہنے لگی کہ اے بہن میرا جوبن یونہی جاتا ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۲۱). سکھی تم بھی کہاں کا ذکر لے کر بیٹھیں. (۱۹۰۲ ، ہم خرما و ہم ثواب ، ۹۸). رانی کی سکھیوں میں سے ایک نے دل کی شکل کا بڑا سا کنول کا پتا توڑا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۱). **۲. سہندی پنگل کی ایک قسم.**

چار سکھیاں کہہ کے شاعر ہو گیا
اس فنِ مشکل کا ماہر ہو گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۷). **۳. مجذوبوں کا ایک گروہ جو زنانہ لباس پہنتا ہے یہ لوگ « سدا سہاگن » بھی کہلاتے ہیں** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). **۴. زنخہ ، ہیجڑا ، زنانہ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).
[س : سَہ ـ ساتھ + کھیل (بحذف ل)].

---ہو ہم ہوں راج کُمار کہاوت.
جب کوئی شیخی مارے تو اسے بطور تنبیہ کہتے ہیں (جامع الامثال).

سَکھی (۲) (فت س) امذ.
(کشتی) ایک داؤ جس میں لنگوٹ پر آگے ہاتھ ڈال کر دونوں ٹانگوں کے وسط میں اپنی ٹانگ ڈال کر ایک پہلوان دوسرے کو اٹھا لیتا ہے. طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہونے اور ایک دستی ... دو دستی ، سکھی ، حمائل ... ہوتے ہوئے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸)
اف : لگانا. [مقامی].

سِکھی (کس س) صف.
سِکھ مت ، سِکھ مذہب ، سِکھوں سے متعلق یا منسوب کوئی شے. اگر کوئی اس وقت مجھے سِکھی کی قسم دے کر کہتا کہ یہ بات کسی کو نہ کہنا تو میں اسے کسی سے نہ کہتا. (۱۹۷۲ ، اِفادات و ملفوظات ، ۱۳۴). [پ : सिखी].

سُکھی (ضم س) صف.
جو آرام سے ہو ، نچنت ، خوش ، آسودہ حال.

فرح بخش منج دل کی زاری کے تئیں
سکھی کر دکھا منج دوکھیاری کے تئیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳). پناہ بڑائی و چوڑائی میر جعفر زٹلی بڑے بھائی ہر روز از یار حق سکھی باشند از سیّد اٹل بعداد یک جہار بسیار. (۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۳).

صدائیں یہ ہر سمت سے آ رہی ہیں
کہ راجا سے پرجا تلک سب سکھی ہیں

(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۸۰). صاحب کو پرماتما سدا سُکھی رکھے ، انہوں نے بچّے کی جان رکھ لی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۲ : ۸). [سُکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رہے گا وہ سدا جن چھوہ دینا مار ، جگ میں بھلا کہات ہے چھوہ کا مارن ہار کہاوت.
جس نے غصہ کو ضبط کر لیا وہ ہمیشہ آرام میں رہتا ہے اور غصہ ضبط کرنے والے کو دنیا میں اچھا کہا جاتا ہے (جامع الامثال).

سِکھیا (کس س ک، سک کھ) امث.
تعلیم ، نصیحت ، سیکھ.

ست گر کی ہے یہ سِکھیا سب سے مِلاپ رکھنا
پاپی وہی بڑا ہے آپے میں جو نہ آئے

(۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، مارچ ، ۶۱). [سِکھ (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

سُکھیا (ضم س ، سک کھ) صف.
جو سکھ چین اور آرام سے ہو ، آسودہ ، مرفہ الحال.

آپے دُکھ آپ ہی دُکھیا
آپے سکھ آپ ہی سُکھیا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۲۲).

کہیں وہ کوئی مجھ سا دُکھیا نہیں
کہیں دوزخی ایسا سُکھیا نہیں

(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت ، ۱۵۰).[سُکھ + یا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

سَکھیاپا (فت س ، سک کھ) امذ.
دوستی ، وہ رشتہ جو عورتیں آپس میں دوسرے کو سکھی بنا کر قائم کر لیتی ہیں. میرا اس کا بہناپا تو جنم سے ہی ختم تھا ، آج سکھیاپا بھی ختم ہو گیا. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۷).
[سکھیا (سکھی) + پا ، لاحقۂ کیفیت].

سُکھیاری کا پان نہ دُکھیاری کی مہندی ، رچے گا پان نہ رچے گی مہندی کہاوت.
بد اقبالی میں ساری تدبیریں اُلٹی ہو جاتی ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

سَکھیری (فت س ، ی مع) امث.
سہیلی ، ہمجولی.

اپنی سکھیریوں سے وہ مُسکرا کے بولی
کہتی ہوں بات سچّی سمجھو نہ تم ٹھٹھولی

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۸۰). [س : سہ ـ ساتھ + کھیل (ل مبدّل ر) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سگ (۱) (فت س) امذ.
کتا ؛ (مجازاً) رذیل آدمی ، بدکردار و بداطوار.

بھی عمر اُمیّہ کھیا یوں بدو
کہ اے سگ توں مجھ تھے خلاصی بجو
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۶۰).

ولی تجھ کوں رکھیں گے شیرِ مرداں اپنی مجلس میں
ہے گر سگ ہو کر دائم نبیؐ کے آستانے کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).

یوں آدمی کہلاوے یوں ہر گربہ و سگ لیکن
جس سے کہ عبارت ہے انسان وہ عنقا ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۸).

بے صید ذبح کردہ وہ کھاتا نہیں ہے گوشت
لپکا ہے اس کے سگ کو بھی رزقِ حلال کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۴۱).

منھ کھولے ہوئے شیر،یہ حملے کو سگ آیا
پر دب کے الگ زد سے گیا اور الگ آیا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۸).

مبروص کے داغوں سے عفونت میں سِوا ہے
ذلت کا یہ لقمہ ہے سگوں کی یہ غذا ہے
(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۵۰). [ف : سگ ، اوستا : شپا].

---اَصْحابِ کَہْف کس اضا (---فت ا ، سک ص ، کس ب ، فت مج ک ، سک ہ) امذ.
وہ کُتا جو اصحابِ کہف کے ساتھ غار میں تھا اور ایک مُدّت تک آدمیوں کی صحبت میں رہنے کے سبب اس میں آدمی کے آثار و اوصاف پیدا ہو گئے تھے.

سگِ اصحابِ کہف ، انسان کے زُمرے میں داخل ہے
بُرا بھی ہے تو اچھا ہے اگر اچھوں میں شامل ہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۸). [سگ + اصحاب (صاحب (رک) کی جمع الجمع) + کہف (رک)].

---اَصْحابِ کَہْف روزے چَنْد پئے نیکاں گِرِفْت و مَرْدُم شُد کہاوت.
(سعدی کے گلستان کا مشہور فارسی شعر اُردو میں بصورتِ قول زریں مُستعمل) **اصحابِ کہف کا کُتا چند دن نیکوں کے پیچھے چلا اور وہ آدمی ہو گیا. نیکوں کی صحبت میں برا آدمی بھی نیک ہو جاتا ہے** (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---آب کس اضا (---مد الف) امذ.
سنجاب ، اُودبلاؤ ، سگِ آبی (ماخوذ : اسٹین گاس). [سگ + آب (رک)].

---آبی کس صف (---مد الف) امذ.
پانی کا ایک جانور ، اُودبلاؤ جس کا جسم لمبا ، ٹانگیں چھوٹی چھوٹی ، لمبی چپٹی سی دم اور تیرنے کے لیے جھلّی دار پیر ہوتے ہیں. فلسیتہ الریہ ... سگِ آبی اور ریے وغیرہ کا بھی شمار اسی میں ہے . (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۰) . بھیڑیا ، لومڑی ، سور ، خرگوش ، سگِ آبی ، چوہا اور جنگلی جانوروں میں سے چند ایک اور (؟ ، ہند آریائی اور ہندی (ترجمہ) ، ۱۷). [سگ + آب (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---آسْتاں کس اضا (---مدا ، سک س) امذ.
در کا کُتا ؛ (مجازاً) غلام یا عاشق.

ہونا شفیع رفیع کوں قیامت میں یا امام
اس کا لقب جہاں میں سگِ آستاں پڑیا
(؟ ، بیاضِ مراثی (رفیع) ، ۴۴). [سگ + آستاں (رک)].

---بازاری کس صف ، امذ.
عام کُتا ، لینڈی کُتا (فرہنگِ آصفیہ). [سگ + بازار (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---باش بَرادَرِ خُرْد / خورد مَباش فقرہ.
(فارسی فقرہ اردو میں مُستعمل) **چھوٹے بھائی کو بڑے کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی پڑتی ہے . جو موجبِ زحمت ہے . بڑے بھائی کے مقابلے میں چھوٹے بھائی کی توقیر نہیں ہوتی.** لوگوں سے سنا تھا کہ سگ باش برادرِ خرد مباش ، سو مجھ کو ہر روز اس کی تصدیق ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۰). میرا دل تو نہ چاہتا تھا مگر بقول شخصے سگ باش برادر خورد مباش بہت اچھا کہہ کر راضی ہو گیا. (۱۹۵۸ ، عمرِ رفتہ ، ۴۴۷). لوگ سگ باش برادر خورد مباش کے مقولے پر عمل پیرا ہیں .(۱۹۸۴ ، شمع اور دریچہ ، ۱۰۸).

---بان امذ.
کُتوں کی رکھوالی کرنے والا (پلیٹس ؛ نوراللغات). [سگ + ف : بان ، لاحقۂ فاعلی].

---بانی امث.
کُتّے کی رکھوالی (ماخوذ : جامع اللغات). [سگ + بان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَچّہ (---فت ب ، شد چ بفت) امذ.
پلّا ، کُتّے کا بچّہ نیز آدمی کے لیے بطور دشنام مُستعمل. جی ہاں سگ بچّہ کی گستاخیاں تو دیکھیے .(۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۶۱). [سگ + بچّہ (رک)].

---بَدْزبانے ہَفْتگانَہ بشوئے چونکہ ترشد پلید ترباشد کہاوت.
(گُلستان سعدی کا مشہور شعر اُردو میں بطور کہاوت مستعمل) کُتّے کو سات سمندروں میں دھو ڈالو جب وہ بھیگے گا تو پہلے سے بھی زیادہ نجس ہو گا. برے آدمی پر کسی اچھی بات کا اثر نہیں ہوتا ، بدبخت کی برائی کسی طرح بھی نہیں جاتی (ماخوذ : خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

---پا امذ.
(تعمیرات) **چوبی زینے کی ایک قسم.** زینوں کی مختلف اقسام مثلاً سیدھے ؛ سگ پا ہندسی وغیرہ ہیں .(۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۴۲). [سگ + پا (رک)].

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
کُتا پالنے کا عمل ، کُتّے پالنا. ان کی شوقین مزاجی کا ثبوت ان کی

سگ پروری میں ملتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۴) .
[سگ + ف : پرور ، پروردن ۔ پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

۔۔۔پِستان (۔۔۔کس پ ، سک س) امذ.
کتیا کی چوچیوں سے مشابہ ایک پھل ، سپستان (دواءً مستعمل).
برہان کی انتہائی غلطی یہ ہے کہ اس نے سگ پستان کی جگہ سنگِ پستان بھی لکھا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۱۵).
[سگ + پستان (رک)].

۔۔۔تازی کس صف امذ.
شکاری کتا جو عربی نسل سے ہو ، اصیل کتا (نوراللغات) .
[سگ + تازی (رک)].

۔۔۔جان صف.
(کنایۃً) **سخت جان ، بے حیا**. دس پنسیری کی لکڑی گلے میں اوسکے ڈال دی جاتی ہے ... اگر ایسا سگ جان ہو کہ سب بلا کو ٹھیل اور مُصیبت جھیل کر جیا ... تو گرم لوہے سے داغ دیتے ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۳). [سگ + جان (رک)].

۔۔۔حُضُور بِہ اَز بَرادرِ دُور کہاوت.
ایک ادنیٰ آدمی جو ہمارے قریب یا ہمارا ساتھی ہو زیادہ کارآمد ہوتا ہے بمقابلہ اس ہم مرتبت بھائی کے جو دُور یا الگ تھلگ رہے.
اس نے کہا کہ نہیں سُنا تم نے ؟ سگِ حضُور بہ از برادر دور .
(۱۸۲۳ ، حیدری ، مُختصر کہانیاں ، ۲۱۰).

۔۔۔حُضُوری کس صف(۔۔۔ضم ح ، و مع) امذ.
(کنایۃً) **وہ آدمی جو ہر وقت خِدمت میں حاضر رہتا ہو، مقرب، سورچھل والا** اگرچہ سگِ حضُوری سے کم نہیں ہوتا مگر سارا دن سردربار کھڑے رہنا جان کا خُون کر دیتا ہے. (۱۹۴۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۱۲). [سگ + حضُور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔حق شِناس بِہ اَز مَردُمِ ناسپاس کہاوت.
حق شناسی اور شکرگزاری بہت اچھی صفات ہیں، حق پہچاننے والا کُتا ناشکرے آدمی سے بہتر ہے (جامع الامثال).

۔۔۔خانَہ (۔۔۔فت ن) امذ.
کُتا گھر ، کُتے کے رہنے کی جگہ (انگلش اُردو ملٹری گلاسری ، ۶۷). [سگ + خانہ (رک)].

۔۔۔خُوئی (۔۔۔و مع) امث.
۱. **کُتے کی خصلت ؛ (کنایۃً) لالچ ، حرص ؛ اپنی پسند پر ناز کرنا**.
شیطان کا نظریہ سگ خُوئی پر مبنی ہے مگر اس میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے. (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۷) .
۲. **نک چڑھا پن ، کلبیت**. سگ خُوئی فوری اثر ضرور کرتی ہے مگر یہ اثر قائم نہیں رہتا.(۱۹۷۸ ، احسن فاروق ، نیا دور ، کراچی ، ۵۳ ، ۵۴ : ۳۰۶). [سگ + خُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔دَر کس اضا(۔۔۔فت د) امذ.
رک : **سگِ آستاں**.

دربان اُن کے ہیں سگِ در سے بڑھے ہوئے
اس طرح دیکھتے ہیں کہ بس کھائے جاتے ہیں
(۱۹۳۸ ، ریاضِ رضوان ، ۱۹۲). [سگ + در (رک)].

۔۔۔دُنیا کس اضا(۔۔۔ضم د ، سک ن) صف ؛ امذ.
دُنیا کا کُتا ؛ (کنایۃً) طالب دنیا ، لالچی ، حریص ، دنیا دار آدمی.
جس انسان کو سگِ دنیا نہ پایا
فرشتہ اُس کا ہم پایہ نہ پایا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۳).
یا علی شیرِ خدا یہ سگِ دُنیا کیا ہیں
چاہیے دونوں جہان میں تری امداد مجھے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۰). [سگ + دُنیا (رک)].

۔۔۔دِیوانَہ کس صف(۔۔۔ی مع ، فت ن) صف ؛ امذ.
۱. **باولا کتا ، پاگل کتا**.
اے ہما منہ نہ لگاتا تو مری ہڈیوں کو
سگِ دیوانہ مجھے کاٹ کے مر جاتا ہے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۶). سگِ دیوانہ کی آواز سن کر تو عرف بھی ڈرا ہو گا اور رزق سے زیادہ اسے جان کا خطرہ ہوا ہو گا. (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ، شخص و شاعر ، ۵۷). ۲. (کنایۃً) **بد مزاج آدمی** (نوراللغات). [سگ + دِیوانہ (رک)].

۔۔۔را دَرِ مَسجِد چہ کار کہاوت.
کُتے کا مسجد میں کیا کام ، نیکوں کی صحبت میں بُروں کا کیا کام (جامع الامثال).

۔۔۔زادَہ (۔۔۔فت د) امذ.
کُتے کا بچہ ؛ ایک گالی (جامع اللغات). [سگ + ف : زادہ ، زائیدن ۔ جننا].

۔۔۔زَبان (۔۔۔فت ز) صف ؛ امذ.
کُتے کی طرح زبان نِکالے رکھنے والا ؛ وہ گھوڑا جس کی زبان مثل کُتے کے باہر نِکلی رہتی ہو یا جو چلتے وقت مثل کُتے کے زبان باہر نکالتا ہو ایسا گھوڑا معیوب سمجھا جاتا ہے.
سگ زباں ہو فرس کہ مار زباں
ایک حالت ہے دونوں کی اے جاں
(۱۸۴۱ ، زینت الخیل ، ۳۶) . سگ زبان ، جو اسپ مانند سگ زبان باہر نکالے ہوئے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۳).
[سگ + زبان (رک)].

۔۔۔زَبُون کس صف(۔۔۔فت ز ، و مع) امث.
منحوس یا نجس کُتا ؛ (کنایۃً) عاجز یا ضعیف آدمی.
محتاج آب ہم ہیں نہ چرخ واژ گوں
تو نے نِکال دی ہے زباں او سگِ زبوں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۹). [سگ + زبوں (رک)].

۔۔۔زَرد کس صف (۔۔۔فت ز ، سک ر) امذ.
پیلے رنگ کا کُتا ، بازاری کُتا (جامع اللغات). [سگ + زرد (رک)].

---زَرد برادرِ شغال کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **زرد کتا گیدڑ کا بھائی ہے ، برے آدمی سب ایک ہی جیسے ہوتے ہیں.** ہم کبھی تیرے خداوند سگِ زرد برادر شغال کو سوائے لعنت کرنے کے کلمۂ خیر سے یاد نہ کریں گے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۰۹). ہر لال منہ کی ڈائن ہی نظر آتی ہے سگِ زرد برادر شغال معلوم ہوتا ہے . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۰۸). اینٹی کمیونسٹ ہو یا فینٹی کمیونسٹ سگِ زرد برادر شغال. (۱۹۷۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۴ فروری ، ۵).

---زَمانہ کسِ اضا(---فت ز ، ن) امذ.
آوارہ کتا ؛ (کنایۃً) **دربدر پھرنے والا ، آوارہ‌گرد ، دنیا دار آدمی.**
شِکم کی آگ لیے پھر رہی ہے شہر بہ شہر
سگِ زمانہ ہیں ہم کیا ہماری ہجرت کیا
(۱۹۸۳ ، مہر دونیم ، ۳۶). [سگ + زمانہ (رک)].

---سار امذ ؛ ← سگسار.
۱. **کتے کے سر والا ، کتے کی مانند** (پلیٹس). ۲. (کنایۃً) **لالچی ، دنیا دار آدمی نیز کنجوس آدمی.**
اپنے دل کوں جو کچھ بھایا سو کری
بھی شہر سگسار کے ادھر قدم دھری
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۳). [سگ + سار (رک)].

---سِرِشت (---کس س ، ر ، سک ش) صف.
کتے کی خصلت کا ؛ (کنایۃً) **بد فطرت ، بد خصلت ، ذراسی بات پر چیخ پکار کرنے والا ، ہنگامہ مچانے والا.**
پہونچا جو انکے گھرمیں نہ ٹھہرا کوئی رقیب
سب سگ‌سرشت دُم کو دبائے چلے گئے
(۱۸۷۳ ، دیوانِ قدا ، ۶۷). [سگ + سرشت (رک)].

---شِکاری کسِ صف(---کس ش) صف.
شکار مارنے والا کتا ، سگِ صیدی (فرہنگِ آصفیہ) [سگ + شکاری (رک)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف ؛ امذ.
ایک پودے کا وصفی نام ، بیروج الصنم ، مہر گیاہ. پتر جنتی یعنی اولاد پیدا کنندہ ... مہر گیاہ و سگ شکن. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۶۴). [سگ + ف : شکن ، شکستن ـ ٹوٹنا].

---طِینَت (---ی مع ، فت ن) صف.
رک : **سگ سرِشت.** دنیا کے سگ طینت لوگ اس بات پر جس قدر ان کا جی چاہے بھونکیں لیکن برسوں سے سرسید کو جانتا ہوں. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۳۱۲). [سگ + طینت (رک)].

---طِینَتی (---ی مع ، فت ن) امث.
(کنایۃً) **بدفطرتی ، ظلم و ستم ، ہنگامہ خیزی کی عادت.** بیس برس تک سینہ زوری اور سگِ طینتی سے اس حریفانہ شور و شغب کو قائم رہنے دیا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۲۳). [سگ طینت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کُن (---ضم ک) صف ؛ امذ.
رک : **سگ شکن.** چند روز کے بعد کتا مر جاتا ہے. اسی لیے سگ کن بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۶۴). [سگ + ف : کن ، کردن ـ کرنا].

---گزیدگی (---فت گ ، ی مع ، فت د) امث.
کتے کا کاٹ لینا ، باولے کتے کا کاٹ لینا ، ہڑک. سگ گزیدگی کا سمیہ جو قدرتی طور پر متاثرہ کتے یا جانور کے دماغ میں پایا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۵۲۷). [سگ + ف : گزیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---گزیدہ (---فت گ ، ی مع ، فت د) صف.
وہ جسے کتے نے کاٹ لیا ہو ، کتے کا زخم خوردہ آدمی.
پانی سے سگ گزیدہ ڈرے جس طرح اسدؔ
ڈرتا ہوں آئنے سے کہ مردم گزیدہ ہوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۰۰). مولانا کو کسولی کے مرکز سگ‌گزیدگاں میں داخل ہونے کی اجازت ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۱۸). [سگ + ف : گزیدہ ، گزیدن ـ ڈسنا].

---گِیاہ (--- کس گ) امث.
ایک گھاس جس کے پیڑ کھڑے ہوتے ہیں اور پتے باجرے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ، ہندریا. ہنگریا ... فارسی میں اس کو سگِ گیاہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۳). [سگ + گیاہ (رک)].

---لَگی (---فت ل) امث.
خوشامد ، چاپلوسی (پلیٹس). [سگ + لگی (رک)].

---لیلیٰ کسِ اضا (---ی لین ، ا بشکل ی) امذ.
لیلیٰ کا کتا ؛ (کنایۃً) **وہ جسے محبوبہ سے کوئی نسبت ہو ، عزیز ، پیارا.**
شیر بھی دشتِ جنوں میں سگِ لیلیٰ ہے مجھے
قیس شوریدہ مری شکل سے مجنوں ہو جائے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۷). [سگ + لیلیٰ (رک)].

---ماہی کسِ صف امث.
چھوٹی شارک مچھلیوں کی ایک قسم جو برطانوی سمندروں میں پائی جاتی ہیں. یہ مچھلیاں گروہ میں نکلتی ہیں اور بو کی مدد سے شکار کرتی ہیں عموماً وہ سمندر کی تہہ میں رہتی ہیں. خشکی پر چلنے کے لیے پاؤں کا رخ آگے کی طرف کیا جا سکتا ہے . فوسیڈی ، سگ ماہی سے یہ ناممکن ہے (۱۹۸۲ ، میملیا ، ۱۰۵). [سگ + ماہی (رک)].

---مَست (---فت م ، سک س) صف ؛ امذ (قدیم).
کتے کی طرح سوتے رہنے کا عادی ؛ (کنایۃً) **لاپروا ، بے فکر آدمی.** ملعون کھانا زہرمار کر بیہوش ہو سگ مست سویا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۳). [سگ + مست (رک)].

---مَگَسی (---فت م ، سک نیز فت گ) امث.
(کنایۃً) **آوارہ‌گردی ، بھٹکنے کا عمل** خدا جانے اس دربدری اور

سک مکسی میں کیا مصلحت ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۶۶).
[سک + مکس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَشِینَد بَجائے گپائے کہاوت.
پلاؤ بیچنے والے کی بجائے کُتا بیٹھتا ہے ، کمینہ ترقی کر جائے تو کہتے ہیں اچھے چلے گئے بُرے آ گئے ، زمانے کا انقلاب ہے. آج گردشِ فلک نے اوسی کچہری کی یہ نوبت پہنچائی سک نشیند بجائے گپائے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۰).

سک (۲) امذ.
ساگ (رک) کا مُخفّف (تراکیب میں مستعمل) (نوراللغات).

---بَھتّا (---فت بھ ، شد ت) امذ ؛ مر سکبھتا.
ساگ کے ساتھ پکی ہوئی دال. عرض ہوئی خاصہ حاضر ہے افراسیاب نے کہا لاؤ ساحر ہستی نے سامنے افراسیاب کے چھوٹی جوارکی موٹی موٹی روٹیاں پیالے میں سکبھتا(۱۸۹۲، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۷۲۸). [سک + بھتّا (۱)].

---پتّیا (---فت پ ، سک ت) امذ.
(طبّاخی) دال اور ساگ ملا کر پکایا ہوا سالن (ا پ و ، ۳ : ۱۵۷). [سک + پت (پات (رک) کا مُخفّف) + یا، لاحقۂ نسبت].

سَگا (فت س) صف مذ (مث : سگی).
۱. **حقیقی ، جو سوتیلا نہ ہو.**

خندہ رُو باہر دولیا
دیکھت بھولیا باپ سگا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۳۲). یو دنیا ہے سگے بھائی کوں یاں پتیایا نہ جائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۰).

جس کو باندھا عبیدِ زاکانی
لگتی تھی اس کی وہ سگی نانی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۴). ہم نے دو سگی بہنوں میں بھی اس طرح کا ملاپ نہ دیکھا نہ سُنا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۷). اختر حسین کی والدہ بلقیس کی سگی پھوپھی تھیں. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۵). وہ حکیم عبدالولی کے بیٹے اور میرے والد کے واحد سگے چچا زاد بھائی تھے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۲۱). ۲. **(مجاز) قریبی رِشتہ دار ، قرابت دار.**

یو کاں کا سگا ہور وو کاں کی سگی
کدھر تے کدھر دوستی آ لگی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵).

جہاں تلک اُس کے اتھے خویش و سگے
غُصّے سے اس کو پوچھنے کو لگے

(۱۷۷۲ ، پشت بہشت ، ۴ : ۳۸). یہ وہی حبشی نمک حرام غلام ہے جو اس کے سگوں میں داخل تھا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۵۴). سکھی بولی چل دور بڑا عاشق مزاج کا سگا نکلا ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۴۴). بھائی منہ موڑ سکتے ہیں تو پھر سیٹھ کون سا ان کا سگا ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۵۹).
[پ : سَگّھ ، س : سگربھ सगर्भ = شریکِ رحم].

---بھائی امذ.
حقیقی بھائی. راگ شراب کا سگا بھائی اور خادم اور قائم مقام اورنائب ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان، ۲۸۳). آج بھائی اپنے سگے بھائی کا دشمن اور بیٹا اپنے باپ کے خلاف علم بغاوت بلند کر چکا ہے . (۱۹۸۹ ، صحیفۂ لاہور ، جنوری ، ۵۶). [سگا + بھائی (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ.
قرابت داری ، اپنایت ، پیار اور محبت. جو مہا پُرش ہیں ان کا سُندر سُبھر دینا (سگا پن - پیار) بڑھتا جاتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۸). [سگا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---سالا امذ.
(طنزاً) رِشتہ دار ، قرابت دار ، تعلق رکھنے والا . روپے لیتے بکھت تو لوگ سگے سالے بن جاتے ہیں. (۱۹۲۲ ،گوشۂ عافیت ۱ : ۱۷۵). [سگا + سالا (رک)].

---سوڈرا/ سوڈڑا/ سوڈھرا و مج ، فت نیز سک د / دھ) امذ (مث : سگی سودڑی).
ایک ہی خاندان کا فرد ، قریبی رشتہ دار.

سگے سودھرے جس سیں توڑیں اکڑ
وہی جوڑ تانت رہی کر صبر

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۷۹). اپنے بہن بھائی سگے سودروں کو چاہنا ، ان کے ساتھ پیار محبت کرنا . (۱۸۶۰ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۱۳). دلہن نے بھبک کر کہا کہ شفتل تو ہے کون میری سگی سودڑی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اورنااہل پڑوس ، ۱۹).
[سگا + سودرا/ سودڑا/ سودھرا (رک)].

سُگّا (ضم س ، شد نیز بلا شد گ) امذ.
طوطا (پلیٹس). [س : شک + ک शक+क].

سَگابی (فت س) امذ.
اُودبلاؤ ، سگِ آبی (اسٹین گاس). [سگِ آبی (رک) کی تخفیف].

سَگات (فت س) امذ ؛ ج.
کُتّے ؛ (کنایۃً) رذیل اور کمینے لوگ ، رقابت رکھنے والے .

بھونکا کریں رقیب پڑے کُونے یار میں
کِس کے تئیں دماغ عفف ہے سگات کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۶۰). [رک : سگ (۱) + ات ، لاحقۂ جمع].

سِگار (کس س) امذ.
تمبا کو کے خشک پتوں کی لمبی اور موٹی وضع کی بتی جسے سُلگا کر کش لگاتے ہیں ، چرٹ. توتن (ایک قسم کا باریک تمبا کو ہے) جو سِگار میں پیا جاتا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۵۷). غیر ملکی نے سِگار کا گہرا نیلگوں پف اُڑا کر کہا . (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۱۷). [ا : Cigar].

سَگارَت (فت س ، ر) امث.
قرابت ، رِشتہ داری ؛ خوشی (اُردو قانونی ڈکشنری). [سگا + رت ، لاحقۂ کیفیت].

سَگارے (فت س) م ف.
صبح کو ، علی الصبح (جامع اللغات).

سِگاسَن (کس س ، فت س) امذ (قدیم).
رک : سنگھاسن ، تخت.

اتھا سخت پھترا ہوا موم سا
سگاسن منے پر چلیا کوم سا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳).

پون پر سگاسن میں اس ہو سوار
تماشے دیکھیا میں ہزاراں ہزار

(۱۶۶۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۱۰). [سنگھاسن (رک) کا بگاڑ].

• • • سِگال (کس س) صف.
چاہنے والا؛ خیال، اندیشہ ، فکر ، مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل.

ناگہاں ایک پیر دیریں سال
ان بچاروں کا ہو کے چارہ سِگال

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۵۱). خیر سگال ، خیر سگالی وغیرہ. (۱۹۳۱ ، وضع اصطلاحات ، ۹۹).

کان النبیّ اذا مرح غفن طرفہ
دیکھا نہ ہم نے ایسا کریم سخا سگال

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۳۲). ۲. **دشمنی ، نفرت ؛ بہتان ؛ لفظ ؛ کہاوت ؛ گفتگو** (جامع اللغات). [ف : سِگال (سِگالیدن ـ سوچنا)].

سِگالِش (کس س ، ل) امث.
مشورہ، رائے، خیال. اس سِگالِش کے سبب سے اعتماد خان اور میر ابو تراب لشکر سے ایک اپنے آشنا کے گھر چلے گئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۲۱). [سِگال + ش ، علامتِ حاصل مصدر].

• • • سِگالی (کس س) امث.
چاہنا ، تراکیب میں بطور لاحقہ مستعمل. میری یہ خواہش تمہاری خیر سگالی کی بِنا پر نہیں ہے. (۱۹۷۳ ، شمسون مبارز ، ۱۰۰). [سِگال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سگاں (فت س) امذ ؛ ج.
سگ (رک) کی جمع ، کُتّے (تراکیب میں مستعمل).

دیں ہم پانیں خوک سگاں
لیکن تمنّا ہرگز ناں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۷)). [سگ + اں ، لاحقۂ جمع].

ــــِ بازاری کس صف ؛ امذ.
آوارہ کُتّے ؛ (کنایۃً) آوارہ گرد لوگ. سب حسب خواہ کام کرتے ہیں نہ کہ وہاں کے سگانِ بازاری کے ساتھ عو عو میں مُبتلا ہونا. (۱۹۱۴ ، حیاتِ سلیمان ، ۷۶). [سگاں + بازاری (رک)].

سُگانا (ضم س) ف م.
لینا ، قبضہ میں کرنا ، نظر رکھنا (جامع اللغات).

سِگانہ (کس س ، فت ن) صف.
سہ گانہ (رک) ، تین گنا ، تین قسم کا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سہ گانہ (رک) کا ایک اِملا].

سَگاوَت (فت س ، و) امث.
رشتہ داری ، قرابت ، عزیز داری. سرا او دونوں اپنے میں اپے سگاوت جتاتے ہور دوستی گناتے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی، ۱۰۴). اس سے صلۂ رحم یعنی سگاوت جوڑنی مراد ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۳۵). [سگا (رک) + وت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ جگانا محاورہ (قدیم).
رشتہ قائم کرنا (دکھنی اردو کی لغت).

سَگاوَٹ (فت س ، و) امث.
رشتہ داری ، قرابت ؛ منگنی ؛ رذیل قوم کی عورت کی شادی (ماخوذ : جامع اللغات). [سگاوت (رک) کا ایک اِملا].

سَگائی (فت س) امث.
۱. **رشتہ داری ، قرابت ، محبت.**

تیری اپھاں سدھا نو شو لچھن چلپے امرت دکھائی
موچکھ چکور پرچت اپنی آدہ سگائی

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۶۵). برُوں سوں بھلائی کرنا ، دشمن سوں سگائی کرنا نادانگی سراسر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۸).

جوں ان میں چلی بہاں بن کی سگائی
سو تیوں یہ بھی رکھتے تھے ہو بھان بھائی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰۲).

نہ کچھ ہے سگائی نہ ہے دوستی
ہمیں نات میلے میں دو بات کی

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۴۴). ۲. **منگنی ، نسبت.**

دوجے گام میں ہونی سگائی مری
چلے تب سو لے کر برات مری

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۱۰۷). تم کہیں اچھا سا گھر دیکھ کر بلرام جی کی سگائی کر آؤ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۱). رانی جی کیا کہتے ہو بات بائی اس لائق نائے جو تمھارے من بسی ابھی ہم کریں سگائی. (۱۸۸۳ ، سانگ نوٹنکی ، ۲۳). بہاری ... ہم تو تیری سگائی کر ہی چکے ہیں. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۵۱). نسبت ٹھہر گئی سگائی ہو گئی ... کس کے ساتھ ارے بتادو. (۱۹۸۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۱۸). ۳. **بیاہ ، شادی.** بھولا میتوں نے پہلی عورت کے مر جانے کے بعد دوسری سگائی کی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۱). اف : کرنا ، ہونا. [سگا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ لانا محاورہ.
نسبت ٹھہرانے یا منھ میٹھا کرنے کے لیے تحفہ تحائف یا مٹھائی لے کر آنا. گاؤں میں ایک آدمی سگائی لایا ہے ، اس جشن میں ناچ گانا دعوت ہورہی ہے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۹۳).

ـــــ لینا محاورہ.
نسبت ٹھہرانا ، منگنی کرانا ، رشتہ جوڑنا.

کرو مہربانی نہ لو تم سکائی
نہیں اس میں میرے لیے کچھ بھلائی
(١٩٠٩ ، مظہرالعجائب ، ١٧).

سَکَت (فت س ، ک) امث (قدیم).
قُدرت ، طاقت ، قابلیت.
سب کُچھ تیری سکت سوں ہونے
بن تیرے کچھو کرے نہ کونے
(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ١٩٩). [سکت (رک) کا ایک اِملا].

سُکَت (ضم س ، فت گ) صف.
وہ جسے نروان حاصل ہو ، نیک یا اعلیٰ مقام پر پہنچنے والا ، بدھ.
سُرگن مانہہ بھگت اور سکت
ترگُن مانہہ نہ ہوا جکت
(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٨١). [سُں सु - اچھا + گت गत].

سَکْتا (فت س ، سک گ) صف (قدیم).
قادر ، قُدرت رکھنے والا.
نت نت بلتی جو کرے اُتریں نت اوتار
نوشہ سکتا جو کرے سو کرے آپ کرتار
(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٢٦٨). [سکت (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

سُکْتوان (ضم س ، فت گ ، سک ت) صف ؛ امذ.
خُرم ، خوشحال.
بل آوے بل جاوے نِربل آئے نہ جائے
نوشہ کا رج جگت کے سُکتوان کرائے
(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ١١٠). [سُکت(رک) + وان ، لاحقۂ صفت].

سَکَٹ (فت س ، گ) صف ؛ م ف (قدیم).
کُل ، سب کا سب ، سب مِلا کر ، مجموعی طور پر ، تمام.
تُوں پھل چا ک دیکھ ہور لذت کوں نام
نہ کر مول سب کا سکٹ تین دام
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٦).
منجھے بُستاں زری کپڑے سکھیاں کھتیاں ہیں پہنو کر
اسی ہٹ سوں انوں کے میں سکٹ سیجار چھوڑی ہوں
(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ١٣٨). سکٹ اس دنیا کے دھندیاں کو ایک ایک چیز کی کمک ضرور ہے.(١٧٦٥، دکھنی انوارِسہیلی، ٥١).
[سکل (رک) کا مُخرَّب].

سُکَڈے مارْنا محاورہ.
مٹکنا ، چھلیں کرنا ، اچھلنا ، کُودنا. وہ باغ میں کُدکڑے لگاتی پھرتی ہیں ، سُکڈے مارتی پھرتی ہیں. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٨٦).

سَگَر (١) (فت س ، گ) صف.
کُل ، تمام ، ہر ایک ، سارا ، سب.
نہیں رکھتا ہوں دستاویز اپنے خونِ ناحق کی
سکر قطرہ لہو کا دامنِ جلاد کوں پہنچے
(١٧٦١ ، چمنستان شعراء (وقار ، میر عبدالحی) ، ١١٦).

گرجے دامن لرجے کامن برسے ساون تھم تھم تھم
سگر نگر میں اور گھر گھر میں گائیں ترانے اور سرگم
(١٩٦٢ ، برگِ خزاں ، ١٠٢). [پ : سگلم सगल].

سَگَر (٢) (فت س ، گ) صف.
زہر بھرا ، زہریلا (پلیٹس). [س : सगर].

سَگْرا (فت س ، سک نیز فت گ) صف.
سگر ، سارا ، سب ، کُل ، ہر ایک.
سکھی او دھو کو سکرا دُکھ سُنایا
نپٹ سمجھانے کے جھگڑا خبایا
(١٦٢٥ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ١٣).
ساگر بھاسے بوند مانہہ تو بوند ہی ساگر جاں
سگرا ساگر ڈھونڈنیے پل پل ہونے عیاں
(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٧١).
اِس دُنیا کے جتنے دھندے سگرے گورکھ دھندے ہیں
اُن کے پھندے جا نہ پڑو تُم ان میں نہ من اُلجھاؤ جی
(١٨٥٦ ، کلیاتِ ظفر ، ٣ : ١٨٧). سگرے بگیچے میں سکھیں مل کے کرتی ہیں اب رنگ رلیاں. (١٨٨١ ، وقائع دلگیر ، ١٦).
حاکم کے دربہم آ لگے فریاد ہے فریاد ہے
سگرے نگر اُجڑے بھئے فریاد ہے فریاد ہے
(١٩٠١ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ١٢) . سگرا - تمام ، کُل . سگری - تمام ، کل. (١٩٧١ ، جامع القواعد ، ابواللیث صدیقی ، ٣٨)
[سگر (رک) + ا (زائد)].

سَگْرانْت (فت س ، سک گ ، غنہ) امث.
میل ، ملاپ ، تحویلِ آفتاب کا دن جس میں آفتاب ایک بُرج فلکی سے دُوسرے بُرج فلکی میں گزرتا ہے اور اس روز ہنود تہوار مناتے ہیں نیز اس تہوار کا نام. سنو کل سگرانت ہے ... مگر سگرانت تمہارے بہو بیٹے کا پہلا تیوہار ہو گا. (١٩٤٣ ، دانہ و دام ، ٣٠). [سنکرانت کا بگاڑ].

سِگْرِٹ (کس س ، سک گ ، کس مج ر) امذ ؛ امث ؛ = سگریٹ.
کاغذ میں لپیٹ کر کترے ہوئے تمبا کو کی بنائی ہوئی بتی جسے ایک سِرے سے سُلگا کر کش لگاتے ہیں. گورے نے جیب میں ہاتھ ڈال کر سِگرٹ نِکالا. (١٩١٨ ، انگوٹھی کا راز ، ١٢).
اس سے زیادہ اور برتتے نہیں وہ خُلق
شک ہینڈ کر لیا کبھی سگرٹ پلا دیا
(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٣٨). میں نے سگریٹ سُلگائی اور لمبے لمبے کش لینے لگا. (١٩٨٧ ، افکار، کراچی ، اگست، ٩١).
اف : پلانا ، پینا ، سلگانا وغیرہ. [انگ : Cigarette].

ـــ پَر سِگْرِیٹ پھونْکْنا ف مر ؛ محاورہ.
کثرت سے سگریٹ پینا ، بے تحاشا سِگریٹ پینا. سیٹ پر بیٹھا ہوا سِگریٹ پر سِگریٹ پُھونک رہا تھا. (١٩٨١ ، قطب نما ، ٦٠).

ـــ رَوشَن کَرْنا محاورہ.
سگریٹ جلانا ، سگریٹ سُلگانا. اُس نے سِگریٹ روشن کیا ہے

اندھیرے میں سارا آسمان دہکنے لگا ہے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۶).

--- کیس (---ی مج) امذ.
کسی دھات یا لکڑی وغیرہ کی جیبی بٹوہ نُما ڈبیا نیزمیز پر رکھنے کے لیے بڑا ڈبہ یا بکس جس میں سگریٹ رکھے جاتے ہیں. مکان سے جب چلنے لگا تو ٹیبل پر سگریٹ کیس دھرا تھا. (۱۹۴۲ ، غُبارِ خاطر ، ۴۲). چپراسی نے چائے لا کر رکھ دی ، ویلفیئر افسر نے سگریٹ کیس سے پھر سگریٹ نکالی اور جلانے لگے. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۷۶). [انگ: Cigarette Case].

--- لائٹر (--- کس مج ہ ، فت ٹ) امذ.
سگریٹ جلانے کا گیس یا پٹرول کا آلہ . جیسے دیکھئے وہ سگرٹ لائٹر بنا رہا ہے ماچس کا رواج اُٹھ گیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۷۵۴). [انگ : Cigarette Lighter].

--- ہولڈر (---و مج ، سک ل ، فت ڈ) صف.
ایک طرح کی سہنال جس کے ایک سرے پر سگریٹ پھنسا کر کش لگاتے ہیں. تصویر میں سگریٹ ہولڈر اور راکھ تو دیئے گئے ہیں ، مگر سگریٹ نہیں تب بھی ہم سگریٹ کا ادراک کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۸۹). [انگ : Cigarette Holder].

سگرو (فت س ، سک گ ، و مج) صف.
رک : سگرا ، سب ، سارا.

ہا ہا ، اودھو ہر دوار کا کو سدھارو
کا ہو کہا دوس سگرو دوس ہمارو

(۱۸۱۸ ، انشا ، سلک گوہر ، ۲۶). [سگرا (رک) کا ایک مقامی تلفظ].

سگروا (فت س ، گ ، سک ر) م ف.
سب کو ، ہر ایک کو.

متوالی توری نیناں کرے سگروا بے چینا ... متوالی
ہروا گروا تو ہے لگائے را کھوں گی

(۱۸۷۲ ، بے نظیر بدر منیر (آرام کے ڈرامے ، ۳ : ۸)).

سگری (فت س ، سک گ) امث.
سگرا (رک) کی تانیث ، ساری ، تمام ، کُل ، ہر ایک.

رَین اطوار کی کاری تم سگری پیر بھوڑو مت
کہو سہرے سوں جا ہوری بھیگا ہے بھینٹ پیتم کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶).

اے سگری عمریا سے جانت ہوں یہ محمدؐ ہے پہچانت ہوں
یہ سبع دھج پیاری صلِ علیٰ خود خالق کے من بھاوت ہے

(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۶۶). سگری ، تمام ، کل. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ابواللیث صدیقی ، ۲۸). [سگر ا + ی ، لاحقۂ تانیث].

--- رَین بَن بَن پھری بھور بھئے کوئیں سے ڈری کہاوت.
اس عورت پر پھبتی جو کام سے ناحق جی چرائے (جامع الامثال).

--- عُمر میں پاپ کمائے جنم نہ کیتا پُن ، لیوں ہار گیا تو تن من ہو گیا سن کہاوت.
تمام عمر گناہ کیے اور کوئی نیک کام نہ کیا جب آخری وقت آیا تو فوت ہو گیا ، بناوٹی بھگتوں کے لیے مُستعمل (جامع الامثال).

سَگْرے (فت س ، سک گ) امذ.
سب ، تمام ، کُل ، سگرا (رک) کی جمع یا حالتِ مغیرہ (تراکیب میں مستعمل).

پا کھاں سگرے پگ لانے ون چر چُونب دھنی سنی ریجھ
آئے دھائے

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۱۰۵).

یہ بات سُنی جب کنس نے واں ، تب سُنکر اس کے ہوش اُڑے
بھومن کے بھتیر آن بھرا اور بول گربھ سگرے بسرے

(۱۸۳۰ ، نظیر اکبر آبادی ، ک ، ۲ : ۱۹۸).

--- گھر میں رِینگ کے سُسری سَر پٹک کے مَر جا کہاوت.
شرم دلانے کے لیے کہتے ہیں (جامع الامثال).

سَگڑ (فت س ، گ) صف.
دور کا ، ایک ہی خاندان کا ، بطور سابقہ (تراکیب میں مُستعمل) (شبد ساگر). [س : سکوتر सगोत्र].

--- دادا امذ.
دادا کا دادا ، پردادا کا باپ. اس کے سگڑ دادا کو عالمگیر نے کسی کارِ نمایاں کے عوض میں خلعت دیا تھا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۷۷). میں ضرور آپ کے باپ کے باپ دادا سگڑ دادا نگڑ دادا ماں نانی پرنانی سگڑ نانی پکڑ نانی کے نام سے آگاہ ہوتا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۹:۷). [سگڑ + دادا (رک)].

--- دادی امث.
دادی کی دادی. ہماری جن سگڑ دادی کی شادی اس سپاہی سے ہوئی تھی ان کی دادی ماں نے اس سپاہی کے جانے کے بعد بیٹی کے نکاح نامے کو بہت سنبھال کر رکھا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۷۷). [سگڑ + دادی (رک)].

سُگَڑ (ضم س ، فت گ) صف.
سگھڑ ، سلیقہ شعار ، ہنرمند.

رنگیلی سائیں تھے توں رنگ بھری ہے
سگڑ سُندر سہیلی گُن بھری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۱).

سگڑ چاتر اوسے حق نے بنایا
جو کچھ خوبی کے لازم سوں دلایا

(۱۸۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۲). دیکھ تو لو اور جو وہ تم سے بھی بڑھ کے سگڑ ہو. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۴۳). [سُگھڑ (رک) کا ایک اِملا].

--- مَن (---فت م) صف.
صاف دل (قدیم اردو کی لغت). [سُگھڑ + من (رک)].

سَگَّڑ (فت س ، گ نیز شد گ بفت) امذ.
ایک قِسم کی گاڑی ، چھکڑا (نوراللغات ؛ پلیٹس). [پ : سگند सगड़].

سَکَڑی (فت س ، سک نیز فت ک) امث.
چھوٹا چھکڑا (جامع اللغات). [سکڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سُکُس (ضم س ، سک نیز فت ک) امذ (قدیم).
آرام ، راحت. جو شخص سُکس میں پڑیگا سو وہ سدان خوار خراب اچھیگا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۶۱). [مقامی].

سُکُسی (ضم س ، سک نیز فت ک) (قدیم). (الف) صف.
کاہل ، آرام طلب ، سُست.

سُکسیوں کو عشق سوں ہرگز نہیں درکار ہے
مختی مردوں نے ایسی راہ میں بھاتے ہیں پاؤں

(۱۸۲۳ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۶۱). (ب) امث. **کاہلی ، سُستی** (علمی اردو لغت). [سکس (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

سَکَل (۱) (فت س ، ک) صف (قدیم).
سب ، تمام ، کُل.

سکل مست باتی سوں باتی بھڑے
سنبتا سوکج دنت نکل جھڑ پڑے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۷).

کہے یو خدا کا ہے جکت سکل
کہ اس سیں میں یوں بھرے کوئی نکل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹).

ناسور نہ او سسی ستارا
جوں سور سکل پر آشکارا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸).

الف آپ ہی ڈنک دکھانا سیدھا ٹیڑھا ہو کر تھانا
کور کی باتیں جس نے جانا سکل جکت کا بھیا سیانا

(۱۷۷۲ ، غلام قادر شاہ ، مثنوی رمزالعشق مع چرخی نامہ ، ۵۴).

سو حضرت نے کہے ہو جا مسافر
سکل مقصد کو پا کر آوے گا پھر

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۲۱۵). اکثر صحابہ اور ائمۂ اربعہ اور سکل فقہا کا بھی مذہب ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۴۸۶).
[رک : سکر (۱)].

سَکَل (۲) (فت س ، ک) امذ.
رک : **شغل** (پلیٹس). [شغل (رک) کا بگاڑ].

سَکَل (۳) (فت س ، ک) امث.
رک : **شکل** (پلیٹس). [شکل (رک) کا بگاڑ].

سَکَلا (فت س ، سک ک) صف (قدیم).
رک : **سکل (۱) ، سب ، تمام.** تقصیر تو سکلا ہوا ، ولے عشق اتال اول تی ہی اکلا ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۱).

زمانے کے تیرے سکلے ہے چنگے
بغیر از سوئی نہیں نیں بھی کوئی ننگے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۱). [رک : سکل (۱) + ا ، (زائد)].

سَکلابی (فت س ، سک ک) امث.
سگِ آبی ، چھوٹی ذات کا آبی جانور ، ایک گوشت خور دریائی جانور جسکا سر اور منہ کتّے سے مشابہ ہوتا ہے. لومڑیِ سگابی ، بلیاں ، سفید اور زرد رنگ کی اور پر والی جو کسی قدر اُڑتی بھی ہیں اور اسی قسم کے بہت سے جانور ہیں . (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۹۹). [سگِ آبی (رک) کا غلط تلفظ].

سَکَلی (فت س ، سک ک) امث.
تمام ، سب ، ساری.

نہاوے توں جس جسم سکلی اگن
سورج تس انگے کیا ہے ہکلی اگن

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۵). [سکل (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سِکَلی (کس س ، سک ک) امث.
رک : **صیقل** (پلیٹس). [مقامی].

--- گر (--- فت گ) امذ.
رک : **صیقل‌گر** (پلیٹس). [سِکلی (رک) + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

سُکَم (ضم س ، فت ک) صف.
جو آسانی سے جانا یا پایا جا سکے ؛ آسان ، اچھا ، عُمدہ ؛ صاف ، قابلِ فہم. بھگون ان دونوں میں سُکم کون ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱). [س : सुगम].

سَکُن (فت س ، ضم ک) امذ.
نیک خُو ، خوبیوں والا ، (ہندو) بھگوان کا وہ رُوپ جو ستو ، رج ، تم تینوں گنوں پر مشتمل ہے ، واجب الوجود. ذکر سری کی سوجی سگن کے شکر ، نرگن کے پانی میں پکا کر کھانا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۳).

جاں لگ جو سگن ہے سب اسی میں
سب دارو اسیچ نر بسی میں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۸). برہم کے دو سروپ ہیں ایک سگن دوم نرگن سو یہ نام دونوں سے بڑا ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲). تو سگن اور نرگن دونوں طرح کے آدمیوں کو کھائے گی. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۸۹). [س : स+गुण].

--- رُوپ (--- و مع) صف.
خوب شکل ، شکل و صورت میں خوبیاں رکھنے والا (پلیٹس). [سکن + رُوپ (رک)].

سَگُن (فت نیز ضم س ، ضم نیز فت گ) امذ.
شگون ، نیک فال ، مبارک و مسعود ساعت. جلی کا کاڑا کر کو پیلانا ، سگن کا کاڑا اوپنا نرگن ہوا تو شفا پاوے گا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۹).

صبح کے وقت دیا منج کوں سگن خوب کوا
آج احوال مرا پیو کوں بھیجوں گی کوا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۸).

پردیسی پی کب آئیں گے بھنا سگن بچار
افشاں ہیں کپڑے ، رنگ کی ہے پڑ رہی بُھوار

(۱۸۶۷ ، مسدّسِ بے نظیر ، ۱۲). پتھروں کے ثبات و استحکام سے بادشاہ کے انتخاب کی مستقلی کا سگن دیا جائے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۷۴). [س : شکُن शकुन].

سُگَنْد / سُگَنْدھ (ضم س ، فت گ ، سک ن).(الف) امث.
خوشبو ، مہک ، اچھی بُو.

اوّل ایک خوشبوئی نام اس سگند
سو سنبھوگ دسرا کہیں بھوگ بند

(۱۵۴۳ ، بھگ بل (ق) ، ۱۶). جوں جوں چندن کو گھستے ہیں توں توں دونی سُگندھ دیتا ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۶). پھول میں سُگندھ ہوتی ہے تلوں میں تیل ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۲). بازاری گھی گھر کے گھی کو کہاں پہنچتا ہے ، نہ یہ سگند نہ یہ سواد. (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۳۰۸). یوں تو سگندھ ہر امرود میں ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۱۶۱). (ب) صف. ۱. **خوشبودار (قدیم).**

جنت حوراں ہو یاں یک دل ، نبی مندھیر چوندھر مل
سگند بالاں سوں اپنے گھل کہ جھاڑ انگن نکارے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۷). ۲. **(مجازاً) کھرا ، اصلی ، عُمدہ.**

ہنر خواب اس پر جو بخت ہے بلند
ہو دونوں ہی ہوویں سنا ہور سگند

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۵).

کہتی ہے یوں نسیم کہ سونا ہے اور سگندھ
چھپے کے رنگ و بُو میں زباں وصف کی ہے لال

(۱۸۵۱ ، پروانہ ، ک ، ۲۷).

رنگت کی آب و تاب میں خوشبو عجیب ہے
دیکھو طلائی رنگ کا سونا سگند ہے

(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشاں ، ۲۳۰). رومنے گارٹ کا سونا سگند ہو رہا تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۸). [س ، सु - اچھا + گَند / گَندھ ، गन्ध/गन्द - بُو].

---رائے امث.
ایک قسم کے خوشبودار پھول کا نام، رائے بیل. چمنوں میں داؤدی اور نرگس ... سگند رائے ، گل چاندنی .. لگے ہیں. (۱۸۴۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۰). [سگند + رائے (رک)].

--رونس (---و مج ، غنہ) امذ.
ایک گھاس جو قدِ آدم تک اُونچی ہو جاتی ہے اور نوکدار ہوتی ہے سرے پر اس کے گُل و شگوفہ ہوتا ہے جس کے اندر باریک اور کثرت سے بیج ہوتے ہیں ان سے خوشبو آتی ہے عطر ساز ان سے عطر تیار کرتے ہیں اور تیل بھی نکالتے ہیں جس میں سے لیموں کی سی خوشبو آتی ہے ، روسا (رک). دوسری قسم کو... گجراتی میں سگندھ رونس ... کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۱۷). [سگند + رونس - رُوس (رک) کا ایک اِملا].

---روہِس / روہِش (---و مج ، کس ہ) امذ.
رک : **سگندھ رونس.** ویدوں نے ایک گھاس گند روہش کے نام سے لکھی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲). [سگند + روہس / روہش - رونس (رک) کا بگاڑ].

---گوگلا (---و مج ، سک گ) امذ.
ایک پودا جس کے پُھول خوشبوئیات کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں. سگندھ گوگلا یہ ایک پودا ہے جو ہندوستان میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور خوشبوئیات میں کام میں لایا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۵۹). [سگند + گوگلا (رک)].

---گھر (---فت گھ) امذ.
خوشبو میں بسی ہوئی جگہ ، خوشبو سے معمور اور معطر مقام.

جو ڈھوراں تے ہانی سٹیں او جوان
سگند گھر ہوے عطار کا ہر دکان

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی (ق) ۱۵۲). [سگند + گھر (رک)].

---لگاؤں تو اُبھ مَـــروں ، اُبھ مَـــروں پہنے تَن ساڑی ہار چَنبیلی کا بھاری لگت ، تُم جانت ہو تَن کی سکھواری کہاوت.
اس عورت پر طنز ہے جو اپنے کو نازک ظاہر کرے اور لباس اور زیور کو بھی بھاری بتائے (جامع الامثال ، ۲۶۳).

سُگَنْدگی (ضم س ، فت گ ، سک ن) امث.
خوشبو. ایک دفعہ کونکن کا تربوز اس کے سامنے رکھا تو اس نے کہا شیرینی شادابی و سگندگی اور بیجرہی اور گُلابی میں اس سے بہتر تربوز میں نے نہیں دیکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۹۳). [سُگند + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سُگَنْدِھت (ضم س ، فت گ ، سک ن ، کس دھ) صف.
خوشبودار ، معطر.

ایک طرف ویدبانی سے گونجے گگن
ایک طرف ہو ہوں سے سُگندھت پون

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۳۷). [سُگندھ + ت ، لاحقۂ صفت].

سُگَنْدھرا (ضم س ، فت گ ، سک ن ، دھ) امذ.
ایک قِسم کا خوشبودار پُھول. نرگس ، سُگندھرا ، سوسن ... وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں. (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۵۶). [غالباً ، سگندھ رائے (رک) کا مخفف].

سَگُنْڑ (فت س ، ضم گ ، غنہ) صف ؛ امث.
خُوبیوں والا ، عُمدہ ، اچھا ؛ ہندی نظم کی ایک قِسم. سگُنڑ لکھنے والے وہ شعرا تھے جو خدا کو مادی شکل میں پُوجا کرتے تھے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۷۹). [س : س सु - خُوب ، اچھا + پ : گن गुण].

سِگْنَل (کس س ، سک گ ، فت ن) امذ ؛ امث.
۱. **اِشارہ ، نِشان.** آنکھوں کی سرخ لالی دہشت کا سگنل دکھاتی ہے. (۱۹۱۰ ، خوابِ ہستی ، ۱۰۱). سگنل باتے ہی ... تمام چھاپہ مار گھاٹی کے دامن میں اس پُرانے درخت کے قریب سیٹ آئیں گے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۵۶۹). دونوں سگنلز موڈولیٹ ہو جانے کے بعد ویکٹر کے اعتبار سے جمع ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۲۳). ۲. **وہ نِشان جس سے رستہ بند ہونے اور کُھلنے کا پتہ چلتا ہے.** ریل گاڑی کا سگنل عام طور پر لوہے کے ستون میں نکلا ہوا پتا جو

اِسٹیشنوں کے قریب لگا ہوتا ہے. اس بتّے کا گِرا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ریل کو آگے بڑھنے کی اِجازت ہے جب گِرا نہ ہو یا سبز کی جگہ سُرخ روشنی ہو تو ریل کو رُک جانا چاہیے. سڑکوں کا سِگنل عام طور پر چوراہوں پر ہوتا ہے جس میں لال پیلی اور ہری روشنی کے تین لیمپ ہوتے ہیں جو رستہ کُھلنے اور بند ہونے کا اِشارہ کرتے ہیں. بجلی کی محرک سِگنل بھی کسی قدر استعمال میں لائی جاتی ہے. (۱۸۹۱ ، حسن ، ا کتوبر ، ۲۴). راستے میں ہر موڑ پر سِگنل کی روشنیاں ملتی ہیں جو خود بخود جلتی بجھتی ہیں. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳). ریلوے کے ایک ترجمان کے مطابق راستہ کے سِگنل بھی ٹوٹے ہوئے تھے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ ، جولائی ، ۱). ۳. پیغام (جو عموماً ، روشنی یا آواز کے ذریعہ بھیجا جاتا ہے). ایک زمینی خلائی اِسٹیشن نے ایسے سِگنل ریکارڈ کیے ہیں جو ایک ... ستارے یا سیّارے سے آئے ہیں.(۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۲). [Signal].

---بھیجنا محاورہ.
پیغام بھیجنا ، خبر دینا ، اِطّلاع کرنا. انہوں نے فوراً رپٹ کر دی کہ ہم لوگ آپس میں سِگنل بھیجتے تھے.(۱۹۸۲ ، آتش چنار، ۱۵۵) .

---توڑنا محاورہ.
سِگنل کی خلاف ورزی کرنا ، سُرخ بتّی کے روشن ہوتے ہوئے گاڑی گُزار لے جانا.

تُو نے سِگنل توڑا ہے
ہنستا ہے لائسینس نکال

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۶۱).

---دینا ف مر ؛ محاورہ.
اِشارہ دینا ، آگاہ کرنا ، اعلان کرنا ، پیغام دینا. سیٹی کی آواز ... دور دُور تک پھیلتی جا رہی ہے اور خطرے کا سِگنل دے رہی ہے. (۱۹۶۴ ، کرشن چندر کے بہترین افسانے ، ۱۲۴).

---ڈاؤن ہونا ف مر ؛ محاورہ.
(عو) ریل کے کھمبے کا بتّا گِرا ہونا ، (استعارةً) نامرد ہو جانا ؛ شہوت ختم ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات).

---گِرنا محاورہ.
ستون میں نکلے ہوئے بتّے کا گرنا یا سُرخ کی جگہ سبز بتّی کا روشن ہونا جو اس بات کی علامت ہے کہ ریل کو آگے بڑھنے کی اجازت ہے. اِتّفاق سے ریل کا سِگنل گِر چکا تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۶).

---لائِٹ (---کس ء) امث.
اِشارے کی بتّی جو عموماً چوراہوں پر لگی ہوتی ہے. ہیلیم Helium ... سِگنل لائِٹ ... میں اِستعمال ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۸۹). [انگ : Signal Light].

---مَین (---ی لین) امذ.
سِگنل والا ، وہ آدمی جو گاڑیوں کو روکنے یا گُزارنے کے لیے سِگنل اُٹھاتا یا گِراتا ہے (جامع اللغات). [انگ : Signal Man].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
ریل کو گُزرنے کا اِشارہ مِلنا ، سِگنل گِرنا (رک).

بس اب چلنے ہی کو ہے پادری صاحب کا اسپیشل
وہ دیکھو ہو چکا سِگنل یہ دیکھو ہو گئی گھنٹی

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۶۸).

سِگْنَلِنْگ (کس س ، سک گ ، فت ن ، کس ل ، غنہ) امث.
اِشارے سے اِطّلاع دینے کا عمل ، پیغام بھیجنے کا ایک نظام. اس کے بعد سِگنلنگ کی تعلیم شروع کی جاوے گی. (۱۹۳۲ ، افسرِ جنگ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۰۴). [Signalling].

سِگْنَلَر (کس س ، سک گ ، فت ن ، ل) صف ؛ امذ.
تار بابو جو تار بھیجتا ہے ، ٹیلیگراف کلرک (ماخوذ: جامع اللغات). [انگ : Signaller].

سَگوتْر (فت س ، و مج ، سک ت) صف ؛ امذ.
سگا ، رِشتہ دار ، ایک ہی خاندان کا ، قریبی یا دُور کا رِشتہ دار (پلیٹس ؛ نوراللغات). [س : सगोत्र].

سَگوتَرا (فت س ، و مج ، سک ت) صف ؛ امذ.
رک : سگوتر (پلیٹس). [پ : सगोत्रा].

سَگوتْری (فت س ، و مج ، سک ت) صف.
رک : سگوتر (پلیٹس). [سگوتر (رک) + ی ، زائد].

سگی (فت س) صف ؛ مث.
۱. حقیقی ، جو سوتیلی نہ ہو.

حسین کیری سگی ماں
خاتونِ جنّت شمع جہاں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۱۲۰).

یو کاں کا سگا ہور وو کاں کی سگی
کدھر تے کدھر دوستی آ لگی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵).

اسباب سب تیار کر شمسو ددا کہنے لگی
روشن میاں اب تم چلو ہے جس جگہ تیری سگی

(۱۸۳۷ ، مجموعہ ہشت بہشت ، ۶۵) . میری سگی خالہ میرے ساتھ ہیں ، یہ ان کا مال ہے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۸۴). میں اپنی چھوٹی بیٹی کی شادی تجھ سے کر دوں کیوں کہ وہ دونوں کی سگی بہن نہیں ہے سوتیلی ہے. (۱۹۴۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۰۲). وہ بیک وقت سگی اور سوتیلی ماں لگتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۴۴). ۲. (طنزاً) قریبی عزیز ، چہیتی. حضرتِ خضر کی عمر سے لگی، دقیانوس کی سگی، منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت.(۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا، ۱۷) [سگا(رک) کی تانیث].

سگے (فت س) امذ ؛ ج.
سگا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

عبداللہ الکعب طالب زبیر
سگے چچا حضرت کے جان

(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۷).

---سمبندھی (---فت س ، سک م ، فت ب ، سک ن) امذ ؛ ج.
رشتہ دار ، قرابت دار ، عزیز (پلیٹس). [سگے + سمبندھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سودرے (---و مج ، سک د) امذ ؛ ج.
حقیقی بھائی ، ایک ہی خاندان کے ، قریبی رشتے دار ، عزیز .
نوازندہ بولیا اے سنگتی اپنے سگے سودرے یاراں آشنایاں کی سنگت سیر تماشا دنیا کا ہور باغاں کا خوش لگتا ہے .
(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۹). [رک : سگا سودرا].

سُگھا (ضم نیز فت س) امذ.
تودۂ اناج ، غلّے کا انبار (اردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

سُگَھر (ضم س ، فت گھ) صف.
رک : سگھڑ.

ہر یک نار اس ٹھار اوتار ہے
سُگھر ور چھنور چوسار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۳). لڑکی پُھوہڑ ہو یا سُگھر ، ماں باپ کے ہاں تو سب نبھ جاتی ہے .(۱۸۷۴ ، مجالس النساء، ۱ : ۷۸). شیاما بچھیا ہے، کھانے بنے سُگھر گانے بنے گی .(۱۹۸۶، جوالامکھ ، ۱۰۵). [سُگھڑ (رک) کا غلط اِملا].

سُگھرائی (ضم س ، سک گھ) امث.
رک : سگھرنی.

کیا جب جوش سُگھرائی کے گُن نے
نِکالا بنگلا ہرباوِل تے اُن نے

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۳). کُرانیؔ قبلہ عالم اس کو سُگھرائی (بہ ضم سین و سکون کافِ فارسی و ہائے خفی دراو الف و کسرہ ہمزہ و سکون یا) فرماتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۰). [سُگھرنی (رک) کا ایک تلفظ].

سُگھرَنی (ضم س ، سک گھ ، فت ر) امث.
(موسیقی) **ایک راگنی کا نام جو دوپہر میں گائی جاتی ہے.** رام کلی و کھٹ و گنکلی و بھٹیار و سگھرنی و سوہار و گوجری . (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۳۷). راگ راگنیاں یہ ہیں ... یہاں کی سارنگ سگھرنی شدھ سارنگ. (۱۹۶۷، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۷). [مقامی].

سَگَھڑ (فت س ، گھ) امذ.
رک : سگڑ ، ایک چھکڑا. پھر انھیں اور سگھڑ وغیرہ جن میں برق دم کچھی گھوڑے جتے ہوئے تھے. (۱۹۳۱ ، نہتا رانا ، ۶۱). [سگڑ (رک) کا ایک اِملا].

سُگَھڑ (ضم س ، فت گھ) صف ؛ سے سوگھڑ.
۱. (اُ) **خوش سلیقہ ، ہنرمند ، ذی شعور ، اعلیٰ طبع.**

الاپیا گلا تان کر تان خاں
رنگیلا سُگھڑ تھا خوش آواز خاں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲).

سوو محل تھا اس سُگھڑ نار کا
تماشا دیے واں تے سنسار کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰).

سندر سُگھڑ ہر یک لچھن دیکھا سو کے یو ہاشمی
گن گیان دھن تیری روشن ہے چال نھن ہن سوں سرس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰).

وہ سور کھ ہے کہ ہرجائی ہوا ہے
جو کوئی خانہ نشیں ہے وہ سُگھڑ ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۷).

ٹکوروں میں نوبت کی شہنا کی دُھن
سُگھڑ سُننے والوں کو کہتی تھی سُن

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۵).

تھی عجب کوئی سُگھڑ جس نے یہ کاڑھے بوٹے
وا چھڑے بن گئی اک پھولوں کی کیاری انگیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹). اس نے ... ایک نہایت خُوبصورت اور لائق سُگھڑ لڑکی سے شادی کی (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ)، ۱ : ۱). سُگھڑ بیبیاں تو اسی طرح کرتی ہیں. کچھ نہ کچھ ضرور جوڑ کے رکھتی ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۶۸). (اا) **تراشیدہ ، سڈول ؛ خُوبصورت عورت.**

ڈلتی سوں ڈالی نمن آلی سجن نیہہ باؤ تھے
او چال دیکھ ہنس سوہیا چنچل سگھڑ بالی لے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۶۰).

حُسنِ ازل کی گویا تو اک سگھڑ ہے مورت
صانع نے تیری صورت کیا موہنی بنائی

(۱۹۱۰ ، سرورجہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۴۲). ۲. **چتر ، چالاک ، ہوشیار ، تجربہ کار.**

کھیا سب ولے ان کھیا نیں یو بات
کہ عاشق ہے تیرا سگھڑ شہ سجات

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳).

اے تریتی بھوگ سگھڑ تج بھوگ دنیا استری
پل پل سنوارے تج اگیں ہر دم دکھانے دلبری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۰). تم کو چاہیے کہ برخوردار غلام السبطین کی موجودگی میں کہ وہ بہت سگھڑ آدمی ہیں پانی کے فلٹر کرنے کا ضرور ضرور انتظام کرو. (۱۸۹۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۶۵). ۳. **کاریگر ، دستکار ؛ نیک ، پارسا ؛ خوش بیان ؛ قابلِ تعریف** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : س + گھٹت सुघटित خوش وضع].

---بِلّیاں سرائے بیل مانگ بَہو کو دے کہاوت.
اگر بہو چالاک ہو تو سُسر اسے بیل اُدھار لے کر بھی دے دیتا ہے چالاک عورتیں اپنے سُسر کو قابو میں رکھتی ہیں (جامع الامثال).

---بَھلائی (---فت بھ) امث.
۱. **خیرخواہی، دلسوزی.** جوزیفائن نے کبھی اپنی طرف سے فضول سُگھڑ بھلائی اور تن دہی کا اظہار نہیں کیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۹۲). ۲. **خوشامد ، چاپلوسی.** بیگم صاحب نے بی مغلانی کے آتے آتے ڈکوت کی یہ کارستانیاں اور بی سوہنی کی سُگھڑ بھلائیاں دیکھ لیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۴۸).

معذرت معذرت ، سُگھڑ بھلائی کا میدان بہت وسیع ہے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۳۰). ۳. (طنزاً) **مفت کی بھلائی.** چھو چھو سُگھڑ بھلائی جتا کر بولیں کہ بیگم اماں جان کا کہنا کچھ جھوٹ تھوڑا ہی ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۴). [سُگھڑ + بھلائی (رک)].

--- پری (---فت پ) امث.
باشعور ، سلیقہ مند لڑکی ، چھپتی. رحیمن انوری کو میری سگھڑ پری کو رت جگے کی سنائیو. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۷۷) . [سُگھڑ + پری (رک)].

--- پن (---فت پ) امذ.
دانائی ، ہشیاری ، سلیقہ مندی. غزل سے ردیف و قافیہ کا التزام لے کر ان میں ایک سگھڑ پن پیدا کیا ہے. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۴۰۷). [سُگھڑ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- سُگھڑ ہنس گئیں ، پھوہڑوں کو آیا ہانْسا کہاوت.
جو عقلمند ہیں وہ تو بات کو سمجھ کر مسکرا دیتی ہیں مگر بے وقوف عورت دیر سے سمجھتی ہے ، عقل مند جلدی بات کو سمجھ لیتا ہے بے وقوف دیر سے سمجھتا ہے ، دانشمندوں کی باتوں کی بےوقوفوں کے آگے کچھ قدر نہیں ہوتی ، بے وقوفی کی حرکت کو کہتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- کی جھاڑُو پُھوہَڑ کا بَجّہ کہاوت.
رک : **سگھڑ کی جھاڑو پھوہڑ کا لیپا جو اصل کہاوت ہے.** سگھڑ کی جھاڑُو پھوہڑ کا بجّہ قریب قریب سب ہی لڑکیوں نے بڑی بوڑھیوں کی زبان سے سنا ہوگا. (۱۹۱۱ ، گدڑی میں لعل ، ۳۲).

--- کی جھاڑُو پُھوہَڑ کا لیپا کہاوت.
سلیقہ مند کی صفائی اور بدسلیقہ کی لپائی چُھپی نہیں رہتی ، سگھڑ کا سگھڑپن اور پھوہڑ کا پھوہڑپن ظاہر ہو جاتا ہے ، سُگھڑ کی جھاڑُو پُھوہڑ کا لیپا بہن جھاڑو جھاڑو میں فرق ہے . (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۶۲).

سُگھڑا (ضم س ، سک گھ) صف.
خوش سلیقہ آدمی کو کہتے ہیں مرد ہو خواہ عورت (سرمایۂ زبانِ اُردو ، ۲۰۶). [سُگھڑ + ا (زائد)].

سُگھڑاپا / پَن (ضم س ، سک گھ / فت پ) امذ.
ہنرمندی ، سلیقہ شعاری ، سُگھڑپن.

سُگھڑا پن اس پہ گرچہ ، ہے ختم لیک مجھ کو
سیتی ہے کیا ہی انگیا تصویر میری باجی

(۱۸۳۵ ، رنگیں (دیوان رنگین و انشاء ، ۵۵)). سید انشا نے بھی ان سے کچھ زیادہ ہی سُگھڑاپا دکھایا ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۳۳). ہر چیز ... تھوڑی پکانے سے مزیدار ہوتی ہے اور سگھڑاپے کی دلیل ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۴). بھی گھر تھا خالد کی بے حد قلیل آمدنی میں کانتی بیگم کے سگھڑاپے سے کیا رونق تھی. (۱۹۸۷ ، بھول پتھر ، ۳۳۲). [سگھڑا + پا / پن ، لاحقۂ کیفیت].

سُگھڑائی (ضم س ، سک گھ) امث.
۱. **سُگھڑاپا ، سلیقہ شعاری ، تمیزداری ، صفائی ؛ خوبصورتی.** ایسی بنی ٹھنی کہ احوال اس کی سُگھڑائی کا بیان نہیں کیا جاتا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۶۳). ۲. **ہوشیاری ، دانائی ، عقلمندی.**

حماقت سیں قیامت دخل سُگھڑائی میں کرتا ہے
یہ کوڑ اپنی خرِیّت میں خرِ طنبور ہے گویا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶). [سُگھڑا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سُگھڑول (ضم س ، سک گھ ، و مج) صف.
رک : **سگھڑ ، سلیقہ مند** (ماخوذ : جامع القواعد ؛ علمی اُردو لغت). [سُگھڑ + ول (زائد)].

سُگھڑئی (۱) (ضم س ، سک گھ ، فت ڑ) امث.
رک : **سگھڑائی** (پلیٹس). [سُگھڑائی (رک) کا مُخَفَّف].

سُگھڑئی (۲) (ضم س ، سک گھ ، فت ڑ) امث.
رک : **سگرئی ، ایک راگنی.**

لگے لینے اوپچیں خوشی سے نئی
اُڑانا لگا بجنے اور سُگھڑئی

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۵). [سگرئی (رک) کا ایک اِملا].

سَگَھن (فت س ، گھ) صف.
گُنجان ، بھرا ہوا ، گھنا ، سایہ دار ، موٹا ، کثیف ، ٹھوس ، گھرا. نہریں جاری تھیں اور ہر ایک اقسام اقسام درخت بہت سگھن تھے. (۱۷۳۶ ، قِصّہ مہر افروز و دلبر ، ۵). [س : س स ساتھ ، کے ساتھ) + گھن ، घन (بھرا ہوا ، ٹھوس)].

--- تُشار (---ضم ت) امذ.
برف (پلیٹس). [سگھن + س : تُشار तुशार].

سَل (۱) (فت س) امذ.
باہر کھینچنے کا عمل (خصوصاً تلوار کو نیام سے باہر کھینچنا)، ایک چیز میں سے دوسری چیز کا آہستہ آہستہ نِکالنا ، سونْتنا. رکھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں قبلے کی طرف سے اور نہیں کھینچے گئے ... یعنی سل نہیں کیے گئے . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷۱). [ع].

سَل (۲) (فت س) امث.
۱. **کھونٹا ، کھمبا ، لکڑی ، پتھر وغیرہ کی چھپٹی ، نوک دار میخ ، چوب ، کیل ؛ کانٹا (درخت کا)** (پلیٹس). ۲. (کنایۃً) **بوجھ ، کرب ، بے چینی ، چُبھن ، کھٹک ، پھانس ، اُلجھن ، پریشانی ، رکاوٹ.** توسل بیٹھے سینے کا.(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اُردو کی لغت).

سل ہے منجے جو دانت کی ہور زلف کی تری
اس سین کو سرن ہے ہور اس لام کون سلام

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۶۵). [پ : سَلّم सल्ल].

--- رَچْنا محاورہ.
مُصیبت میں مُبتلا کرنا یا ہونا وغیرہ ، گھر وغیرہ کے مُشکل معاملات سے نمٹنا ؛ چتا تیار کرنا ؛ ستی ہونا (پلیٹس).

---سے بَیٹھنا محاورہ.
مطمئن ہونا ، آرام سے بیٹھنا ، رنج و مُصیبت سے چُھٹکارا پانا ؛ سلطنت سے بیٹھنا (پلیٹس ؛ مخزن المحاورات).

سِل (کسر مج س) امذ ؛ ہے سیل.
(طبیعیات) برق خانہ ، خانہ. یہ لفظ اُردو میں زیادہ تر دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے ٹارچ کا سل بیاٹری کا سل وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۵۹). [انگ: Cell].

سِل (۱) (کسر س) امث.
ایک مُتعدی اور مہلک بیماری جس میں عموماً پھیپھڑوں کی کھانسی کے ساتھ بدن کو گُھلا ڈالنے والا بُخار ہو جاتا ہے ، دق.

تشنت ہوا تپ کا دل کے تئیں
کھنچی رفتہ رفتہ دِق و سِل کے تئیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۸). خدانخواستہ ایسا تو پُرانا بُخار بھی نہیں کہ سِل ہونے کا اندیشہ ہو. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۱). دُنیا کا کوئی ایسا حِصّہ یا ملک نہیں کہ جہاں مرض سِل موجود نہ ہو (۱۹۳۸ ، مخزنِ حکمت ، ۱ : ۴۹۷). یہ وہ سِل ہے جس نے اس قوم کے پھیپھڑوں کو چھلنی کر دیا ... جس کی طرف کوئی توجہ نہیں. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۶۵). [ع].

---رِیَوی کسر اضا(--- کسر ر ، فت ی) امث.
سل ، پھیپھڑے کی سِل جو دیگر تمام اقسام سِل کی نِسبت بکثرت واقع ہوتی ہے. سِل کے جراثیم ... سل ریوی ، خنازیر ، غدد کا مزمن تعظم وغیرہ مختلف امراض پیدا کر دیتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۲۶). [سِل + ع : راوی ~ ریہی ، ریہہ (پھیپھڑا) کی صفت].

---عامّہ کسر صف(--- شد م بفت) امث.
(طِب) **بعض اوقات سِل کے جراثیم تمام بدن کے اندر پُھوٹ پڑتے ہیں اور وہ ایسے قوی اور موذی ہوتے ہیں کہ جسم میں ان کا انتشار کسی صورت میں رک نہیں سکتا** (ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۳۳ ؛ مخزن الجواہر ، ۴۳۸). [سِل + عامّہ (رک)].

---عامّہ حاد کسر صف(--- شد م بفت) امث.
(طِب) **ایک بیماری جو سِل کے جراثیم کے خُون میں شامل ہونے سے پیدا ہوتی ہے جس سے پھیپھڑوں کے علاوہ دوسرے اعضاء بھی متاثر ہوتے ہیں.** سِل عامّہ حاد ، دراصل یہ بیماری پھیپھڑوں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تدرن عمومی حاد کا ایک حصہ ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۳۸). [سِل عامّہ + حاد (رک)].

---کاذِب کسر صف(--- کسر ذ) امث.
(طب) **ایک بیماری جو گائے اور بھینسوں سے مخصوص ہے اور کبھی کبھی اِنسانوں کو بھی یہ چُھوت لگ جاتی ہے. یہ بیماری رے فنگس یا شعاعی پھپھوندی گروہ سے متعلقہ سرایتی وسیلوں سے پیدا ہوتی ہے اس میں بدن اگرچہ روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے** لیکن اس میں مادۂ سِل جسم میں موجود نہیں ہوتا. **صرف ذبول و ہزال کے لحاظ سے اس پر سل کا اطلاق ہوتا ہے.** مخزن الجواہر، ۴۳۸ ؛ ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۵۵). [سِل + کاذب (رک)].

---لیفی کسر صف(--- ی مج) امث.
ریشہ دار سِل جس میں تنفسی اجزاء کے باہر کی طرف پُرانے ورم کے سبب سختی پیدا ہو جاتی ہے اور ہوائی گیسوں پر اس کا دباؤ پڑنے سے پھیپھڑا دب کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور اس کی رنگت بُھوری ہو جاتی ہے لیکن ہوا کی نالیاں کشادہ ہو جاتی ہیں جن میں ہوا اور کم و بیش بلغم پایا جاتا ہے.اس قسم کی حالت کے لیے سِل لیفی کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے. (۱۸۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۳۲). [سل + ع : لیف (کھجور کی باریک چھال) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---و دِق (--- و مج ، کسر د) امذ.
رک : سِل (پلیٹس). [سل + و (حرفِ عطف) + دِق (رک)].

سِل (۲) (کسر س) امث.
۱. پتھر ، برف یا کسی دھات وغیرہ کا چپٹا دَل دار قطعہ ، نیز چٹان ، تودہ وغیرہ.

سختیٔ بارِ جُدائی کی نہیں تاب مُجھے
سنگ دل نے مرے سینے پہ رکھا ہجر کی سِل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۶).

کنویں کا ہے منہ بند اس سے اڑی
کئی لاکھ من کی ہے اک سِل پڑی

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۵).

جو نعرہ کھینچوں تو اوراق آب دیدہ نمط
بہم پہاڑ کی ہر ایک سِل سے سِل لپٹے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۱). اچھا تو کہیں سے لوہے کی سلیں ہم کو لا دو. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۴۸۵). برف کی ساری سِل گھل گُھلا کر آخر کار پانی ہو جاتی ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۹). جھیل کے دوسرے کنارے پر جو گاؤں سے مُتصل تھا بہت سی پتھر کی سِلیں رکھی ہوئی تھیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۹۰). **۲. مُسطّح ، کُھردرا ، رہایا ہوا مستطیل پتھر جس پر بٹے سے مسالا پیسا جاتا ہے.**

اور اک پیاری نہایت شوخ و خوشتر
گھسے تھی صحن میں صندل کو سِل پر

(۱۷۵۹ ، راگ مالا (ق) ، ۳). مرچ سُرخ ، لہسن ، نمک ، اس کو سِل پر پیس کر ایک روغنی روٹی پکا کر اس کا ملیدہ کرکے ... کبوتروں میں رکھ دے وہ برغبت تمام کھا لیں گے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۲۲). گوشت میں پیاز و ادرک و سفیدی انڈے کی اور میوہ اور بقیہ مصالحہ ڈال کر سِل پر پیس ڈالیں (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۵۱). **۳. دہلیز** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). **۴. رک : بَٹا ، وزن کا پیمانہ.**

ایک شیشہ کو گر وزن کے سِل سے کوئی تولے
تو وزن سے شیشہ کے وہ پتھر ہے برابر

(۱۸۲۷ ، کلیاتِ پروانہ ، ۲۴). [س : شِلا शिला].

---بَٹا / بَٹّہ (--- فت ب ، شد ٹ / فت ب ، شد ٹ بفت) امذ.
مسالا پیسنے کا مسطح پتھر اور اس کے اوپر کا چھوٹا پتھر.

اس نے مکان ہی کے پتھروں کو گھس گھسا کر ان کی صفائی کو خاک میں ملا دیا اور مصالح کا سِل بٹّا بنایا۔(۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۵)۔ خیال رہے کہ سِل بٹہ برج یا پلدی والا نہ ہو۔ (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۳۱)۔ [سِل + بٹّا / بٹہ (رک)]۔

--- بٹّا ہونا محاورہ۔
اُوپر تلے ہونا (بطور پھبتی) ؛ **مجامعت کی حالت میں ہونا ، ہمبستر ہونا۔** باورچی خانے کی تلاشی لی ، دیکھتی کیا ہوں کہ میاں باورچن کے ساتھ سِل بٹّا ہیں۔(۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۲ ، ۸ : ۱۰)۔

--- پَٹ (--- فت پ) صف۔
ہموار (اردو کا روپ ، ۱۲۸)۔ [سِل + پٹ (رک)]۔

--- رَہا (--- فت ر) امذ۔
(سنگ تراشی) **سِل بٹے اور چکّی کے پاٹ ٹاکنے یا ٹانچنے والا ، مزدور ، ٹکیا ، ناچیا ، ٹانچیا** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۶۵)۔ [سِل + رہا ، لاحقۂ فاعلی]۔

--- رَہائی (--- فت ر) امث۔
(سنگ تراشی) **سِل کی صاف ، ہموار اور چکنی سطح کو کھردرا کرنا نیز اس کام کی اُجرت** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۶۵)۔ [سِل رہا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- لوڑھا (--- و مج) امذ۔
رک : سِل بٹا ، **پتھر کا ایک چھوٹا پتھر جو مسالے پیسنے کے کام آتا ہے۔** مصالح پیسنے کے لئے سِل لوڑھا ایک ضروری چیز ہے۔ (۱۹۰۸ ، خوان ہندی (ترجمہ) ، ۱۵)۔ [سِل + پشتو: لوڑھا ـ چھوٹا]۔

--- لوہڑا (--- و مج ، سک ہ) امذ۔
رک : **سِل لوڑھا** (جامع اللغات)۔ [سِل + لوہڑا ـ لوڑھا (رک) کا ایک اِملا]۔

--- ہارا امذ۔
سِل رہا ، ٹکیا (ا پ و ، ۱ : ۶۵)۔ [سِل + ہارا ، لاحقۂ فاعلی]۔

سِل (۳) (کس س) امث۔
سیل ، تری ، رطوبت ، نمی۔ بارش کے وقت پانی فوراً بہہ کر مرغی خانہ سے باہر نکل جائے اور سِل نہ ہو۔ (۱۹۵۹ ، طبیب مرغی خانہ ، ۲۶)۔ [سیل (رک) کا بگاڑ]۔

سُل (ضم س) امذ (قدیم)۔
(پیٹ کا) درد۔ ایسیاں باتاں سن سن ، گھر گھر ہوتی گھن پن ، چاروں طرف ہوتا غُل ، لوگاں کوں اوٹھے پیٹ میں سُل۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۷)۔ [سُول (رک) کا قدیم اِملا]۔

سِلا (۱) (کس س) امذ۔
رک : **سِل (۲) ، پتھر ، چٹان۔** کدا اور چکر اور سیخ اور شحنا اور سِلا دونوں طرف سے ایسے چلتے ہیں کہ گویا بجلی اور مینہہ برستا ہے۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۹۹)۔ [س شِلا : शिला]۔

--- جت / جیت (--- کس ج / ی مع) امذ ؛ ⟵ سلاجیت۔
ایک سیاہ بُودار مادہ جو پتھروں میں سے نِکلتا ہے اور دواؤں میں اِستعمال ہوتا ہے۔ بدن کے جوڑوں اور تقویتِ باہ کے لیے مفید ہوتا ہے۔ ایک طرح کا خوشبودار روغن جو ایک گوند سے نِکلتا ہے نیز اس کا درخت ، سُرخ کھریا مٹی ، رال ، جاوائی لوبانی ، معدنی کوئلہ ، کھریا مٹی جو بلوری بتے کی طرح خُوبصورت اور چمکدار ہوتی ہے (پلیٹس)۔ [س : شِلاجتو शिलाजतु]۔

--- رَس (--- فت ر) امذ۔
رک : **سلاجیت ، لوبان ، الائچی کا خوشبودار تیل** (ماخوذ: پلیٹس)۔ [سِلا + رس (رک)]۔

سِلا (۲) (کس س) امذ۔
(صرّاف) **اِصطلاحاً دس کا عدد (آپس میں بولتے ہیں جن کو خریدار نہیں سمجھ سکتے) ؛ مقدار کا ایک پیمانہ۔** چند اِصطلاحات ان کے مُتبدیوں کی آگاہی کے لئے ذیل میں لکھتا ہوں ... پینٹ آنہ نالی کوں آنہ ، سلا آنے۔ (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳)۔ ایک مینے کے عوض صرف نصف نصف سِلا یعنی ایک گیلن کا تقریباً پانچواں حصّہ تیل یا نصف سِلا ، اناج یا نصف منا اون مِلتی تھی۔ (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۶۳۸)۔

--- اوبَن (--- و مج ، فت ب) امذ۔
(دلّال) **دس روپے** (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳))۔ [سِلا + اوبن (مقامی)]۔

--- آنَہ / آنَے (--- مد ا ، فت ن) امذ۔
(دِلال) **دس آنے** (مجمع الفنون ، ۲۳۳ ؛ ا پ و ، منیر ، ۵۲)۔ [سلا + آنہ / آنے (رک)]۔

--- آنے اِکّلا (--- مد ا ، کس ا ، سک ک) امذ۔
(دلال) **ایک روپیہ دس آنہ** (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳))۔ [سِلا آنے (رک) + اِکلا (رک)]۔

سِلا (۳) (کس س) امذ۔
(پارچہ بافی) **دم کی دوڑ کو محدود رکھنے والی بانس کی کھپچی جو بنائی کے عمل سے تھوڑے فاصلے پر تانے کے دونوں یعنی نیچے کے حِصّے کے بیچ میں ڈلی رہتی ہے ، دانگی ، دم توڑ** (ا پ و ، ۲ : ۷۷)۔ [مقامی]۔

سِلا (۴) (کس س) امذ (قدیم)۔
رک : **سلح۔**

سلے خوب ہے جس کوں اس دھات کا
اسے ڈر نہیں کچھ کسی بات کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۳)۔ [سلح (رک) کا بگاڑ]۔

سِلا (۵) (کس س) امذ۔
وہ اناج کی بالیاں جو از خود گر پڑتی ہیں یا کھیت کٹ جانے کے بعد پڑی رہ جاتی ہیں ، فصل کا بچا ہوا اناج جنھیں غریب عورتیں چُن کر لے جاتی ہیں۔ جب تُو اپنا کھیت کاٹے تو کھیت کو چار طرف سے

سب کا سب مت کاٹ لے اور نہ اپنے کھیت کا سِلا بین لے۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۴۶۱). اف : اٹھانا ، بیننا ، جمع کرنا ، چُگنا. [پ : سِل सिलश्री].

---ہار امذ.
سلا چننے والا ، خوشہ چیں (ماخوذ : پلیٹس). [سلا + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سِلّا (کس س ، شد ل) امث ؛ امذ.
ایک قسم کی چڑیا یا چڑا جس کا رنگ خاکی اور قد چنڈول کے برابر ہوتا ہے ، گلا گھٹنی. یہ سترہ قسم کی ہوتی ہے (۱) کنجشکِ خانگی (۲) کنجشکِ وطنی ... (۱۶) سھڑی کیر(۱۷) سِلّا یا گلا گھٹنی. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۳۵۴). [مقامی].

سُلّا (ضم س ، شد ل) امذ.
کھجور کے درخت کا کانٹا. سُلّا ... خارِ خرما کو کہتے ہیں. (۱۹۰۷، فلاحۃ النخل ، ۵۰). [ع].

سَلاب (فت س) امذ.
(تصوف) **سالک کا اِختیارِ کُل، احوالِ ظاہری اور باطنی سے سلب ہو جانا** (مصباح التعرف ، ۱۴۷). [ع : (س ل ب)].

سِلابْچی (کس س ، سک ب) امث.
رک : سلفچی ، سلپچی ، چلمچی. اس عرصے میں دسترخوان بچھا شاہ صاحب نے سلابچی پر ہاتھ بڑھائے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۶). اگلدان سیلابچی ... دن رات میں کئی دفعہ صاف کرنا چاہئے. (۱۹۱۸ ، تندرستی ، ۳۹)[سیلابچی (رک) کا مخفف].

سِلابَہ (کس س ، فت ب) امث.
سِل پر پیسنے کا عمل ، پیسنا. باریک پیس کر گرم تنور میں چار یا ۵ روز تک رکھیں پھر نکال کر سلابہ کرکے بطریقِ مسطورہ بالا درست کر لیں. (۱۹۰۵ ، رسالۂ روشنائی ، ۷۰). [رک : سل (۲) + ابہ ، لاحقۂ کیفیت].

سَلات (فت س) امذ.
رک: سلاد. سلاد کا بگڑا ہوا رُوپ سلات ہے اور مرکب "فروٹ سلاد". (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۲۴).[سلاد (رک) کا بگاڑ].

سَلاتھ (فت س) امذ.
(حوانیات) **ایک دودھ پلانے والا جانور جس کے پیر پنجوں کی طرح ہوتے ہیں ، یہ چوپایہ بہت سُست ہے اور درختوں پر رہتا ہے الٹا لٹکتا ہے اور پتے کھاتا ہے.** غیر دندانی پستانیے (دودھ پلانے والے جانور) ان پستانیوں کے منہ میں دانت نہیں ہوتے مثلاً سلاتھ. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۳۸). [انگ : Sloth].

سِلاجِت (کس س ، ج) امذ.
رک : سلاجیت (پلیٹس). [س : شِلاجت शिलाजीत].

سِلاجیت (کس نیز فت ج ، ی مع) امذ.
سلارس ، سیاہ یا سیاہی مائل کتھئی رنگ کا بُودار گاڑھا مادّہ جو پتھر سے خود بخود رستا ہے اور دواؤں میں اِستعمال کیا جاتا ہے سلاجیت بدن کے جوڑوں اور تقویتِ باہ کے لیے مُفید ہوتا ہے. یہاں شہد اور سلاجیت اور جڑی بُوٹی بکتی ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۳۴). سلاجیت تقویتِ باہ و تولید و تغلیظِ منی اور سوزاک و قرحہ کے لیے تنہا یا دیگر ادویہ کے ساتھ گولیاں یا سفوف بنا کر بکثرت استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۲۹، کتاب الادویہ، ۲ : ۲۲۹). امانوس (امانہ ، اسطرک ، میعت ، بخورمریم ، سلاجیت کے لیے مشہور تھا. (۱۹۶۰، غزل الغزلات، ۷۲). [س : شِلاجیت शिलाजित].

سِلاجی نِلّا (کس س ، ن ، شد ل) امذ.
(نباتیات) **مختلف انواع کا ایک بذری پودا جس کے نازک تنہ میں پتوں کی عموماً چار قطاریں ہوتی ہیں. بالائی سطح پر چھوٹے ظہری پتوں کی دو قطاریں اور دو قطاریں بڑے بطنی پتوں کے تنہ کے اطراف ہوتی ہیں پتوں کی ترتیب متقابل اور تصلیبی ہوتی ہے.** (مبادی نباتیات، ۲ : ۶۰۷). [انگ : Selaginella].

---اِسْپینوزا (---کس ا ، سک س ، ی مع ، و مج) امذ.
سلاجی نلا (رک) کی ایک قِسم جس میں تمام پتے ایک ہی جسامت کے ہوتے ہیں اور ان کی پیچدار ترتیب فی الفور ظاہر ہوتی ہے. تمام انواع میں پتے کی بالائی سطح پر اور اس کے پیندے میں ایک چھوٹی جھلی نما زبانک ہوتی ہے (مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۰۷). [انگ : Selaginella Spinosa].

سِلاح (کس س) امذ.
ہتھیار ، آلاتِ جنگ.

ابوالمعجن گرد ہور او دو مرد
پنے پر یکس نے سلاح نبرد

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۹).

سِلاح دو کہ اب اپنی کروں میں تیاری
مُجھے نظر نہیں آتا بغیر اس کے گریز

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۰۲). زِرہ بکتر پہن ، سِلاح باندھ ، اونچی بن ، اپنے مرکب پر چڑھ بیٹھا. (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۲۱۳). پوشاک تبدیل کر کے سِلاح جسم پر آراستہ کیے طرف دربارِ حمزۂ ثانی کے روانہ ہوا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۹). دو فریق سلاحِ مہلک سے مُسلح ہو کر بلوہ کے مرتکب ہوئے. (۱۹۲۱ ، مجموعۂ تعزیراتِ ممالکِ محروسہ ، ۴۰). وہ ایک حاکمِ عادل تھا جس کا دل حصارِ آہنی و سِلاحِ آسمانی کا حکم رکھتا تھا. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۱). [ع : (س ل ح)].

---بَرْدار (---فت ب ، سک ر) امذ.
ہتھیار اُٹھانے والا، وہ جو ہتھیار لیکر ساتھ چلے؛ اسلحہ خانہ کا داروغہ (پلیٹس). [سِلاح + بردار (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
ہتھیار بند ، مُسَلّح (سپاہی وغیرہ). مُسلمانوں کے ساتھ اگر افغانستان ... اور ٹرکی کے سِلاح بند ، ٹڈی دل جنگجو بھی شامل ہو جائیں تو مقابلہ ناممکن ہو جائے گا. (۱۹۴۰ ، ہندوستان کا آئندہ کانسٹی ٹیوشن کیا ہونا چاہیے ، ۱۹). حضور اکرم ؐ اور

حضرت ابوبکر کو سِلاح بند مجمع نے گھیر رکھا تھا. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرور عالم ، ۲ : ۷۳۳)[سِلاح + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

--- بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.
ہتھیار بندی ، مُسَلّح ہونا.سِلاح بندی میں کوئی دوسرا ڈینوسار اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا. (۱۹۷۳ ، جدید معلومات سائنس ، ۱ : ۳۶۲). [سِلاح + بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پوش (---و مج) صف ؛ امذ.
سِلاح بند ، مُسَلّح ، ہتھیار بند آدمی (پلیٹس). [سِلاح + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

--- پوشی (---و مج) امث.
ہتھیار بندی ، مُسَلّح ہونا (ماخوذ : پلیٹس). [سِلح + پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پوشِیدَہ (---و مج ، ی مع ، فت د) صف.
رک : **سِلاح پوش ، مُسَلّح**. ہم سب سِلح پوشیدہ ہیں اور مراسم لڑائی کے جانتے ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۵۰۲). [سِلح + ف : پوشیدہ + (پوشیدن ، پہننا سے حالیہ تمام)].

--- جَنگ کس اضا(---فت ج ، غنہ) امذ.
جنگی ہتھیار ، فوجی ساز و سامان. صاحبقران زمان غُسل کر کے سِلاح جنگ سے آراستہ ہوئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۸۱۱).ہم لڑنا بُھول گئے تھے. سِلاح جنگ کی صورت دیکھ کر لرز جاتے تھے. (۱۹۱۷ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۱۳۵). [سِلاح + جنگ (رک)].

--- خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ مکان یا کمرہ جہاں ہتھیار رکھے جاتے ہیں ، میگزین ، اسلحہ خانہ ، مال خانہ.رسد اور سِلاح خانہ وغیرہ سب اس کے محکمے کے تابع ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۱).

تیغیں سِلاح خانے سے نکلی ہیں بے شمار / ہے جابجا درستیٔ اسبابِ کارزار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱). ایک تلوار ... سِلاح خانۂ الور سے تعلق رکھتی ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۹). بندرگاہ میں ایک سِلاح خانہ بھی تھا.(۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۶۴). [سِلاح + خانہ (رک)].

--- دار صف ؛ امذ ~ سلاحدار.
۱. **سلاح بند ، مُسَلّح**. بہاءالملک بن الف خان نے ایک سلاح دار کو مار ڈالا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۲۰۹). حاجب اس کے پہلو میں کھڑا ہوا اور تمام سِلاح دار اُس کے پیچھے. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۰۹). ۲. **مملوکوں کی سلطنت میں ایک عہدہ دار جس کے سپرد بادشاہ کے اسلحہ ہوتے تھے ، اسلحہ خانہ کا داروغہ**.عبداللہ اپنے سِلاح دار و خواص کے ساتھ لڑنے کھڑا ہوا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۸۲).بعض فوجی عہدہ داروں کے نام یہ ہیں شحنہ پئیل ، سِلاحدار،جاندار ... یہ لوگ اوّل درجے کے عہدہ دار سمجھے جاتے ہیں. (۱۹۵۹ ، برنی (سید حسن)، مقالات ، ۲۲۸). [سِلاح + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

--- ساز صف.
جنگی ساز و سامان نیز ہتھیار بنانے والا (ماخوذ : پلیٹس). [سِلاح + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

--- سازی امث.
ہتھیار بنانا. مجھکو شیفلڈ میں مسرس برون کی سِلاح سازی کے کارخانے کو دیکھ کر اور بھی حیرت ہوئی. (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۲۰). [سِلاح + ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- سَجْنا محاورہ.
ہتھیار لگانا ، آلاتِ جنگ سے آراستہ ہونا.

سپاہ کیں میں اُدھر طبلِ جنگ بجنے لگے / حسین گھر میں گئے یہ سِلاح سجنے لگے

(؟ ، نفیس (مہذب اللغات)).

لیکن سِلاح سجنے سے پہلے ضرور ہے / کر لیں ادا وہ قرض ہوا ہے ابھی جو طے

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۱۲۱).

--- سَنْجوگ (---فت س ، غنہ ، و مع) امذ.
جنگی ہتھیار ، فوجی ساز و سامان ، آلاتِ حرب.

بھنی چاروں کو کر چار گھوڑے سوار / سلاح اور سنجوگ سب کر تیار

(۱۷۶۴ ، عاجز ، قصہ لال و گوہر ، ۶). تین دن کے بعد شہریار سِلاح سنجوگ لگا کر آمادہ ہوئے.(۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۳۱). [سِلاح + سنجوگ (رک)].

--- شور (---و مج) صف ؛ امذ.
۱. **سلاح دار ، بہادر سپاہی ، ہتھیار بند ، میگزین کا داروغہ**.

نہیں گزرے ہیں اہلِ زور ایسے / شہسوار و سِلاح شور ایسے

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۳۲).

پھر ایک سِلاح شور بڑھا مائل پیکار / بدکیش و جفاکار و سِتم پیشہ و مکّار

(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات)). ۲. **گھوڑے سدھانے والا ؛ شمشیر زنی میں ماہر** (پلیٹس). [سِلاح + شور (رک)].

--- فَروش (---فت ف ، و مج) صف ؛ امذ.
ہتھیار بیچنے والا.

مُرشد جو دھامرد ہے کراماتی سِلاح فروش / نوشہ یہ سمجھے وہی جا کو طلب کا ہوش

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۳۹). [سِلاح + ف : فروش (رک)].

--- کامِل کس صف(---کس م) امذ.
(سیاسیات) **مکمل سامانِ حفاظت ، کامل بچاؤ ، مکمل اسلحہ بندی** (اصطلاحات سیاسیات ، ۲۸۸).

--- کھولنا ف م.
ہتھیار جنگ جسم سے علاحدہ کرنا (مہذب اللغات).

---و کَجیم (---و مج ، فت ک ، ی مع) امذ.
ہتھیار اور زرہ بکتر. اس پاس دس ہزار سوار مکمل اور چالیس ہزار پیادے جنگی اور ۱۲۵ ہاتھی جو سلاح و کجیم سے آراستہ ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲: ۲۷۳) [سلاح + و (حرفِ عطف) + کجیم (رک)].

سَلاخ (فت س) امث.
۱. کسی دھات وغیرہ کا پتلا اور لمبا ٹکڑا ، سیخ ، سلائی.

بتی ہور گھوڑے اتم ذات کے
سلا خان و ہتیار خوش دھات کے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۳).

جب سُوکھتا ہے اس کی سلاخوں کا گر خمیر
چاکوں اپر کمہار بناتے ہیں لیس و تیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲). سیسے کی ایک ایسی چوکور سلاخ بنائی جائے جس کا ہر پہلو ایک اِنچ ہو. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۴۵). وہ ٹھوس حقیقت سلاخ کی طرح اس کے جگر میں چُبھ گئی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۴۷). خلیات مجموعوں کی شکل میں جمع ہو کر سلاخ کی صورت اِختیار کر لیتے ہیں (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱ : ۲۲۰). **۲. (سونے یا چاندی کا) ڈلہ ؛ کُھونٹا ؛ چوب ، سیدھی لکیر ؛ دھاری** (ماخوذ : پلیٹس). اف : پڑنا ، ڈالنا. [س : شلاکا शलाका].

---دار صف ؛ امذ.
سلاخ رکھنے والا ، جس میں سلاخیں لگی ہوں (کھڑکی وغیرہ). چھت کے قریب ایک سلاخ دار روزن ہے.(۱۹۲۳ ، انارکلی ، ۱۴۲). سڑک کی سمت ایک سلاخوں دار کھڑکی ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۶۲). [سلاخ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---لگنا محاورہ.
سینے میں جلن ہونا ، سینے میں سوزش ہونا ، سینے میں آگ سی روشن ہونا (مہذب اللغات).

سِلاخ (کس س) امذ.
جس درختِ خرما کے سبز پھل جھڑ گئے ہوں اور ننگا رہ گیا ہو اُس کا نام عربوں نے سِلاخ رکھا ہے (فلاحۃ النخل ، ۵۷).
[ع : (س ل خ)].

سَلّاخ (فت س ، شد ل) صف.
بہت کھال کھینچنے والا (پلیٹس). [ع : (س ل خ)].

سَلاخی پِنڈولَم (فت س ، کس مج پ ، سک ن ، و مج ، فت ل) امذ.
(طبیعیات) **یہ پنڈولم دھات یا لکڑی کی ایک پختہ سلاخ یا چفتی کی صورت میں ہوتا ہے جس کے مرکز ثقل کے دونوں جانب برابر برابر فاصلے پر سوراخ نکالے ہوتے ہیں. چنانچہ سلاخ کے کسی بھی سوراخ کو گاڑی ہوئی پن یا میخ پر چڑھا کر جو سلاخ کے لیے محور کا کام دیتا ہے ، اسے جھولایا جاسکتا ہے** مادّے کے خواص ، ۲۷۲). [سلاخ + ی ، لاحقۂ صفت + انگ Pendulum].

سَلاد (فت س) امذ.
کوبھی کے پتوں سے مُشابہ سبزی جو بغیر پکائے دیگر کچی یا اُبلی ہوئی ترکاریوں کے ساتھ کھائی جاتی ہے ، ترکاریاں یا ساگ جو کچا کھایا جائے ، ساگ کا کچومر ، کاہو. اس کو مثل سلاد کے سرکہ کے ساتھ اور نیز اُبال کر اِستعمال کرتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۱۴). پھلوں کا رس اور سلاد وغیرہ کھانے کے ساتھ اِستعمال کرنا چاہیے. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۲۰). [پر : Salada ، لاط : Sal ـ نمک].

سَلار (فت س) امذ.
ابابیل سے مشابہہ ایک پرندہ. وسطِ ایشیا کے ملکوں میں اس کے مختلف نام ہیں بعض پرستوک یا فرستوک ، پنجاب میں اکثر اس کو سلار بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۵۴). پرندوں میں ... سلار ، چیل ، کوّا ، فاختہ ... وغیرہ کا ذکر ہے . (۱۹۷۵ ، اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۸۵). [مقامی].

سِلارَس (کس س ، فت ر) امث.
۱. گوند کی ایک قسم نیز اس کا درخت جو بہی کے درخت سے مشابہ ہوتا ہے ، سلاجیت.

صندل اور بالا سیلارس اگر
چھلیرہ و آبنی ہلد ہور عنبر

(۱۵۴۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۷۷).

تو خوشبوئی لاگ نکلے پر معطر تو ہوا عالم
گلابی عطر کا جوڑا ٹوٹا جوہر سلارس کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲). سلارس بدن کو طاقت دیتی ہے . (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۰). **۲. الائچی کا تیل** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [س : شِلا शिला + رس (رک)].

سَلاسَت (فت س ، س) امث.
روانی ، سادگی ، ہمواری ، صفائی.

سلاست نہیں جس کیرے بات میں
پڑیا جائے کیوں جز لے کر ہات میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۴).

میں یوں کہا مجھ بات میں ہوئی ہے سلاست تجھ تے دھن
کتی تجھ سخن ہوئیگا اجھوں مجھ بات کے بات تے سلس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۶) سلاست کی رعایت بہت رہی اور ہر دم خیال رہا کہ ہر شخص سمجھ جائے. (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۴). بات میں ایک سلاست و ملائمت ہونا چاہیے(۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۴۶)

سلاست معنویت کی دکاں ہے
کہ ہر پہلو میں اک پہلو نہاں ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۵۴). صفائی اور سلاست تہذیب و شائستگی اور گھلاوٹ آج عام تحریروں میں دیکھی جاتی ہے . (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیتِ صحافی ، ۳۳). [ع].

---خَیالی کس صف(---فت خ) امث.
مضمون یا خیال کو روانی سے ادا کرنا ، مشکل خیال کو آسان لفظوں میں باندھنا. ترکیب «سلاستِ خیالی» پر مجھے یاد آیا

که مشکل خیال سلیس زبان میں ادا کرنا کوئی سہل بات نہیں تھی. (۱۹۸۱ ، قرضِ دوستاں ، ۹۳). [سلاست + خیال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- زبان کس اضا(--- فت ز) امث.
نرم کلامی ، شیریں گفتاری (نوراللغات). [سلاست + زبان (رک)].

سَلاسِل (۱) (فت س ، کس س) امث ؛ ج. (الف) بطورجمع **سلسلے ، زنجیریں.** ان بارہ سلاسل میں دو آخری سِلسلوں کو غیر معتبر خیال کیا گیا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۸). اگر تمام سلاسلِ طریقت کے بزرگوں کے مرکزوں کی آبادی اور ان کی طرف لوگوں کے رجوع کی تفصیل کی جائے ... تو اس کے یہ اوراق متحمل نہیں . (۱۹۶۶ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۴۳) . پاک و ہند میں صوفیۂ کرام کے جو سلاسل مُروّج ہیں ان میں سے ایک سلسلۂ نوشاہی بھی ہے. (۱۹۷۵ ، گنج شریف (تقدیم) ، ۱۵). (ب) بطور واحد. **زنجیر ، بیڑی.**

نہ پاوے وہ جہاں میں لذتِ دیوانگی ہرگز
جو تُجھ زُلفاں کے حلقے کوں سلاسیل گر نہیں گِنتے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۳).

دو تین جھٹکے دوں جو میں وحشت کے زور میں
زنداں میں ٹکڑے ہوویں سلاسل کے چار پانچ
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۸۰).

رات بھر آتی ترے گھر سے صدا زنجیر کی
کیا کوئی دیوانہ پابندِ سلاسل گھر میں ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۶۶).

زنجیر سے ہونے کا نہیں دل بھاری
ہوں پاؤں میں کتنی ہی سلاسل بھاری
(۱۹۵۷ ، مرزا یگانہ ، گنجینہ ، ۹۹) . آپ میرے جسم کو پابندِ سلاسل کر سکتے ہیں لیکن میری روح آپ کے قبضے میں نہیں آسکتی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۲). [سلسلہ (رک) کی جمع].

--- کرنا محاورہ (قدیم).
(کنایۃً) **باندھنا ، زنجیر کرنا.** امواجِ اجل کی زنجیروں سے پائے زیست کو سلاسل کیجیے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۰).

سَلاسِل (۲) (فت س ، کس س) امذ.
(پارچہ باقی) زربفت کی قسم کا کپڑا جو سنہری بادلے سے بُنا جاتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۷۷). [مقامی].

سَلاطِنَہ (فت س ، کس ط ، فت ن) امذ ؛ ج.
رک : سلاطین ، بادشاہ. سلاطنہ کے دور میں غزنیں خوردہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا. (۱۹۷۵ ، اندازِ بیاں ، ۲۷۸). [سلاطین (رک) کا مخفف].

سَلاطِین (فت س ، ی مع) امذ ؛ ج.
۱. **بادشاہ ، سلطان.**

تو سُلطاں سلاطیں رعیت تجے
تو حا کم کہ جگ پر حکوت تجے
(۱۵۶۴ ، پرت نامہ ، فیروز بیدری (اردو ادب ، جون ، ۱۹۵۷ ، ۹۹))

میں بدبخت ملکِ دمشق کے سلطان کی بیٹی ہوں اور وہ سلاطینوں سے بڑا بادشاہ ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار، ۴۷). رعایا نے اس سبب سے کہ اس کو اپنے سلاطینِ پیشین کا فرزند جانتے تھے اس سے وفاداری کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۲۸).

عیاں ہیں جن پہ تہی دستیاں سلاطیں کی
لباسِ فقر میں وہ شہریار ہیں ہم لوگ
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۰). تمام صوبائی اور مرکزی سلاطین اور شہنشاہوں نے اس تہذیب کو پیدا کیا تھا جو مسلمانوں کی تہذیب کہلاتی ہے.(۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۹۷). ۲. **شہزادے ، پہلے بادشاہوں کی اولاد ، شاہی خاندان کے لوگ.**

مچایا ترکنی کشمیرنی نے اب غوغا
رہے بچارے سلاطین ان کا حال سو کیا
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۱). بادشاہ ... مسند پر بیٹھے. سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے سامنے ہو بیٹھے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۶). اخراجاتِ شاہی کے لیے موازی پچس ہزار روپے ماہوار ... مقرر کیا ... دوسرے سلاطین کے لیے اضافے کی ضرورت نہیں ہے.(۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۸). شاہی خاندان کے سب لوگ سلاطین کہلائیں تھے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۵۹). [سلطان (رک) کی جمع].

--- باتمکین کس صف(--- فت ت ، سک م ، ی مع) امذ.
زبردست بادشاہ ، رعب داب یا دبدبے والے بادشاہ (ماخوذ : جامع اللغات). [سلاطین + با (حرفِ جار) + تمکین (رک)].

--- زادہ (--- فت د) امذ.
شاہی خاندان سے نسبت رکھنے والا، شہزادہ نیز بادشاہ یا اس کے بھائی بند کا بیٹا. جن خورشید جمال کا ہم نے نام لیا ہے یہ شہزادے نہیں بلکہ سلاطین زادے تھے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۷۹). [سلاطین + ف : زادہ ، زادن = جننا].

--- زادی امث.
بادشاہ کے کسی رشتہ دار کی بیٹی ، شہزادی. سلاطین زادیاں لہک لہک کر گا رہی ہیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۶۸). [سلاطین زادہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سُلاف (ضم س) امث.
شراب ؛ انگور کا رس.

ذات کی بھول بھلیاں میں بھٹکنے والا
جامِ زہراب کو سمجھا ہے سُلاف و صہبا
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۳۹). [ع].

سَلاف (فت س) (الف) امث.
چیکوسلاوا کیہ میں آباد سلاف قوم کی زبان. Physiologos کا ترجمہ یونانی سے ... رومانی ، سلاف بلکہ کئی ایک زبانوں میں بھی کیا گیا.(۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۲۴). (ب) صف. **سلاف قوم سے نسبت یا تعلق رکھنے والا یا اس قوم کا فرد.** یورپ کے جنوبی سلافیوں کے ہاں کوئی شخص سربازار چوری کی ٹھان لے تو اس کے لیے اسے زیادہ کھکیڑ نہیں

اُٹھائی پڑتی. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۲۷). [سلاف (اسمِ عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُلاق (ضم س) امث.
۱. **آنکھ کی پلکوں کی ایک بیماری جس میں پپوٹا سُرخ ہو جاتا ہے اور پلکیں جھڑنے لگتی ہیں پپوٹوں کے کنارے زخمی ہوجاتے ہیں اور آنکھوں میں نقص پیدا ہو جاتا ہے.** سلاق میں جُملہ پلک گر پڑتی ہیں اور کنارے چشم کے سرخی مائل رہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۷). انار کے دانوں کے پانی کو کسی تانبے کے برتن میں اِتنا جوش دیں کہ گاڑھا ہو جائے پھر آنکھ میں لگائیں تو خارش اور سُلاق کو نفع پہونچائے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۶۳). ۲. **ایک پھُنسی یا دانہ جو زبان کی جڑ میں ظاہر ہوتا ہے ؛ مسوڑھوں کا نرم اور پلپلا ہو جانا ، دانتوں کی جڑوں سے پیڑ اُکھڑنا** (مخزن الجواہر ، ۳۵۰). [ع].

سَلاک (فت س) امث (قدیم).
سُرمہ لگانے کی گول پتلی سلاخ ، سلائی.

دل کی انکھیاں میں لانے تیں سُرما
اس کی پلکاں کی منج سلاک ہونا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۰). [سلاخ (رک) کا قدیم املا].

سَلاکْنا (فت س ، سک ک) ف م.
لکیریں کھینچنا ، سطریں کھینچنا (جامع اللغات). [رک : سلاک + نا ، علامتِ مصدر].

سَلاکھنا (فت س ، سک کھ) ف م.
(نیاری) **آگ میں تپا کر سونے چاندی کا کھرا کھوٹا پرکھنا اس طرح کہ اس چیز پر ایک گہری لکیر بنا دی جاتی ہے - پھر آگ میں گرم کرکے اس کا رنگ دیکھا جاتا ہے اور رنگ کے تغیر سے کھرا کھوٹا معلوم کرتے ہیں** (اپ و ، ۳ : ۸). [سلاکنا (رک) کا متبادل].

سَلاکھی (فت س) امث.
(صرّاف) **سِکّہ پرکھنے کا سُوا جو باریک نوک کا آہنی اوزار ہوتا ہے جس سے صرّافِ سکّے پر نقطہ کا نشان بنا کر آگ میں گرم کرتے ہیں اور نقطے کی رنگت سے سِکّے کا کھوٹا کھرا پرکھتے ہیں** (اپ و ، ۷ : ۲۰). [سلاکھ = سلاک + ی ، لاحقۂ تانیث].

سُلالہ (ضم س ، فت ل) امذ.
۱. **نطفہ ، اولاد ، سلسلۂ نسب** سُلالۂ عظام زبدۂ کرام آں حضرت بابرکت کے مقامات اور خوارق اور کرامات لاتعد و لاتحصیٰ ہیں. (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۲۳). ہماری سرکار متکفل و معین سُلالہ خاندان سرکار زمان نواب شجاع الدولہ سے رہی ہے. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱ : ۲۵۴). «میری امیدوں اور تمناؤں کے ودیعت گہ محترم سُلالہ خاندان بنوت». (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۲۸۷). ۲. **کسی شے سے نِکالی ہوئی صاف اور خالص چیز ، خُلاصہ ، ست.**

نقدِ یثرب سُلالۂ بطحیٰ
اُمّی لوح خواں ما اوحیٰ

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۱۱۵). خلاصۂ موجودات ، سُلالۂ کائنات. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۲). سُلالہ اُس کو کہتے ہیں جو کسی چیز کے صاف اور خالص کرنے سے اس میں سے نِکالتے ہیں (۱۹۰۰ ، فتح محمد جالندھری ، قرآن مجید ، ترجمہ (فوائد) ، ۲۰).

سَلام (فت س) امذ.
۱. **تسلیم ، بندگی ، آداب ، کورنش.**

قاسم کیرا تجھ پیغام
لیایا یا تشریف سلام

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶).

عطارد گیا مُشتری کوں سلام
کہ شہ میں ہوں تیرا کمینہ غلام

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۷).

جو فرّو جاہ سوں تو گھر منے تھے نِکلے بہار
تو سور گھن اتر آ تجے سلام کرے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۷).

یارو سلام میرا اس یار سیں کہو جا
مُجھ ہجر کے یو دیکھ کوں دِلدار سیں کہو جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸).

کہیے گر اُوسے السلام علیک
ہے جوابِ سلام کُچھ کا کُچھ

(۱۸۷۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۵۲). جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے باپ ہیں سلام کیجیے (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۹). کیسا مِلنا جُلنا کہاں کا سلام آداب ساس منہ تکتی رہیں اور وہ میکے چلتی ہوئی. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۳۹). آپ جہاں جا رہے ہیں انکو ہمارا سلام کہیے گا (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۵۵۳). اف : کرنا ، کہنا. ۲. **رُخصت ، خدا حافظ کی جگہ.**

ارے عشق رخصت اے ہوس و آرزو سلام
اپنا مقام آج سے دارالبقا ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳).

سراب دہر کو میرا سلام اے ابرار
جہانِ بے سر و ساماں میں جی نہیں لگتا

(۱۹۵۱ ، صدرنگ ، ۵۸). ۳. **معاف رکھیے اور باز آیا کی جگہ ، ناامیدی اور مایوسی کے موقع پر بھی مستعمل.**

دربار ہو یا نہ ہو غرض کیا
اپنا تو سلام ہو چکا اب

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۶۹).

بظاہر مہربانی ہے تو دل میں بدگمانی ہے
سلام ایسی عنایت کو عنایت اپنی رہنے دو

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۳۸).

بس سلام آپ کو ہم آج سے اے بندہ نواز
خوب پہچان گئے جان گئے مان گئے

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۵۳). ۴. **نماز کا سلام جو نماز ختم کرنے کے لئے تشہد اور درود وغیرہ کے بعد پڑھا جاتا ہے ، نماز ختم کرنے وقت پہلے دائیں پھر بائیں طرف مُنھ پھیرتے ہیں اور ہر بار السلامُ علیکم و رحمة اللہ کہتے ہیں.**

ہے اُسی بُت کے طاقِ ابرو کو
جو سجود و سلام ہے میرا
(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۶۵).

منہ موڑنا بُتاں حسیں سے حرام ہے
موقوف یہ نماز نہیں ہے سلام پر
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۵۹). دوسری حدیث میں یہ دعا بعد فراغتِ سلام آئی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۵). وہ ظہر کی نماز پڑھ رہی تھیں کچھ دیر تک کھڑا بڑبڑاتا رہا جب وہ سلام پھیر چکیں تو دل کھول کر بھڑاس نکالی (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۳۹) **۵. مسلمانوں کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں یا آپ کے روضۂ مبارک کی طرف رخ کرکے السلام علیک الخ پڑھنا ، درودِ محمدیؐ.**

بُوجھیے جنہیں رسول تمام
تب ہووج پورا سلام
(۱۵۷۸ ، خوب ترنگ (ادب و لسانیات ، ۲۶)).

قبر کی کہی جو سُنی تھی تمام
محمد نبی پر درود اور سلام
(۱۶۷۹ ، آخرگشت ، ۳۲).

بھیجتا ہے جو سلام آپ اس کو دیتے ہیں جواب
اور جو پڑھتا ہے درود اس کو تو بے حد ہے ثواب
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۵۷).

اس کے کرم نے کھینچ لیا جالیوں کے پاس
ڈرتا تھا میں سلام پڑھا میں نے دور سے
(۱۹۱۹ ، دُرِشہوار ، بیخود ، ۸۷). **۶. خدا کی طرف سے سلامتی کا نزول ،**

کہا تُج خدا نے کیا ہے سلام
بُلایا تجے آج اپنے مقام
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰).

تحیت نبی کی رخن تی ہوا
سلام ہور شرف حق کرن تی ہوا
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۶). **۷. سلامتی ، امن و امان.**

دنیائے حوادث میں سلام اور سکوں کیا
اک حال پہ رہتی نہیں قائم کبھی دنیا
(۱۹۳۷ ، شعرِ انقلاب ، ۱۵۶).

ہیں آنسو شفائے دلِ مُبتلا
رسولِ سلام و سفیرِ سکوں
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۶). **۸. خدائے تعالیٰ کا وصفی نام.**

قوی و متین و بدیع و کریم
سلام و عزیز و صبور و حلیم
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵).

تہیں ہے ملک ہور تو نہیں سلام
تہیں ہے مہین تو نہیں نیک نام
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

یا قوی یا سلام یا قدّوس
یا ولی یا قدیر یا حافظ
(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امامت ، ۵۳).

تو سلام و خالق و متعال و عدل و کریم
تو عزیز و باری و غفار و فتاح و علیم
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۳). **۹. ایک قسم کی رثائیہ اور مدحیہ نظم جو غزل کی ہئیت میں ہوتی ہے اور جسمیں عموماً معرکۂ کربلا کا ذکر ہوتا ہے.**

جس کو دیکھا تو ایک کام میں ہے
کوئی مُجرے کوئی سلام میں ہے
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۲). نوحہ سلام کہنے کا وِرد تھا ، دلگیر کا شاگرد تھا. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۸۲). اگر یہ قصیدے کے طور پر ہوتا ہے تو اس کو مُجرا اور سلام کہتے ہیں (۱۸۶۳ ، انشائے بہارِ بےخزاں ، ۱۷).

مدح علی میں ہے یہ بلندی کلام کی
عرشِ بریں زمیں ہے ہمارے سلام کی
(۱۸۷۵، دبیر، دفترِ ماتم ، ۱۸ : ۲۶). حسبِ فرمائش دو چار سلام موزوں کیے تھے وہ یاد نہیں. (۱۸۸۸ ، مکاتیبِ امیرمینائی ، ۱۵۷). **۱۰. (ا) مرحبا ، آفریں ، کلمۂ تحسین.**

سلام خانۂ زہرا ترے چراغوں پر
بُجھے ہیں شمع رسالت کی روشنی کے لیے
(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۰۱). **(ii) دعا** (نوراللغات). **۱۱. (تصوف) راضی برضائے الہی ہونے کو کہتے ہیں** (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۴۷). **۱۲. بےگزند ، بےضرر ، بےآزار.** منجملہ امور غریبہ کے معجزے پیغمبروں کے ہیں جیسے شق ہوجانا قمرکا ... سرد اور سلام ہو جانا آگ کا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳). **۱۳. قائل کرنے یا داد طلب کرنے کے موقع پر مُستعمل ، مراد ہماری بات یا دعویٰ سچ نکلا.**

بندگی کام آ رہی آخر
میں نہ کہتا تھا کیوں سلام مرا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵). **۱۴. (کُشتی) اکھاڑوں میں کُشتی پٹے یا تلوار وغیرہ کے کرتب دکھانے سے قبل اُستاد کی عظمت اور اجازت لینے کے لیے شاگرد کا سلام.**

سلام لیتا ہے اس ٹھاٹ سے وہ قاتلِ خلق
پٹے کا بانک کا جب جب سلام ہوتا ہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات). **۱۵. (ہئیت) سال کی ایک اِکائی، ہزار سال کا عرصہ** . وہ ہزار سال کو سلام اور سو سلام کو اشمار ... کہتے ہیں . (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۹۱) .
[ع : (س ل م)].

---بَردار (---فت ب ، سک ر) امذ.
وہ جو کسی کی سواری کے آگے آواز لگاتا ہے ، منادی کرنے والا ، نقیب. سلام بردار کی خدمت اس قوم کی عورتوں کے سپرد ہوتی تھی. (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز ، ۱۹۱). [سلام + بردار (رک)].

---بسار بیاں جی کیوں رُسائے کہاوت.
۱. ادنیٰ بات کے لیے کسی کو آزردہ نہیں کرنا چاہیے (نجم الامثال).

---بولنا محاورہ.
۱. کسی کی جانب سے کسی کو سلام پہنچانا ، انگریز اور ان کی

تقلید میں بعض انگریزی وضع کے لوگ جب کسی کو مُلاقات کے لیے بُلاتے ہیں یا مِلنا چاہتے ہیں تو کہلواتے ہیں کہ سلام بولو.

جا کے بنگلے پہ ابھی بول دو صاحب سے سلام
ملنا ہم چاہتا ہے آنے گا ہم ہوتے ہی شام

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۰) . ۲. کسی چیز کے ملنے یا پہنچنے کا شکریہ ادا کروانا.

قاصد مِلا جب ان سے وہ کھیلتے تھے پولو
خط رکھ لیا یہ کہہ کر اچھا سلام بولو

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۲۷۳).

--- بھوڑانا محاورہ (قدیم).
رک : سلام پھیرنا. نماز میں ہی جب امام سلام بھوڑایا. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)).

--- پانا محاورہ.
امن و سلامتی حاصل ہونا. اس رنج و الم پانے کے بعد آپ نے اوسکو اپنے حق میں اک صورت آشتی لونی کے ساتھ ... سلام پایا اور وہ لوگوں کے نظروں میں بھی الگ ہی تھے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۶۱).

--- پُہنچانا محاورہ.
سلام کا پیغام پہنچانا (جامع اللغات).

--- پہنچنا / پھونچنا محاورہ.
سلام پہنچانا (رک) کا لازم ، سلام کا پیغام پہنچنا.

دیا رقیبوں کو تم نے پیام نام بنام
مری طرف سے بھی پھونچے سلام نام بنام

(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

--- پیام / پَیغام (---فت پ / ی لین) امذ.
گفت و شنید ، بات چیت ؛ منگنی کی بات چیت ، نسبت کا ذکر اذکار (نوراللغات). [سلام + پیام / پیغام (رک)].

--- پھِرانا محاورہ (قدیم).
نماز ختم کرنا ، اور مُقتدیوں کو نماز ختم کروانا. سلام پھراتے وقت اللہ طرف سوں یوں حکم آیا محمد میری طرف سوں یو یک رکعت کرو. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۲).

--- پھیرنا ف م.
نماز ختم کرنے کے لیے تشہد، درود و دُعا کے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہتے ہوئے مُنھ پہلے دائیں پھر بائیں جانب پھیرنا.
حضرت سجدے کو طول دئے. جب لگ کہ امام حسن اترے تب اُٹھے اور سلام پھیرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے بعد سلام پھیرتے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۶). کھڑے ہوئے رکوع میں گئے ، سجدہ کیا ، تشہد پڑھا ، سلام پھیرا نماز ہو گئی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۶۵) سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں گرتے اور دعا مانگنا شروع کرتے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۰).

--- جُھکانا محاورہ (شاذ).
جُھک کر سلام کرنا ، ادب سے سلام کرنا. ہاں تو میاں شبو سلام جُھکاتے اور سلام لیتے میاں والیکم سلام میاں جیتے رہئے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۱۳۷).

--- جُھک کَر کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
ادب سے سلام کرنا ؛ (طنزاً) سلام کرنا ، شرارت میں اُستاد ماننا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- دُعا ہونا محاورہ.
علیک سلیک ہونا ، معمولی ملاقات ہونا ، راستے میں اِتّفاق سے مِل جانا ، خیر و عافیت معلوم ہونا. ایک مرتبہ دلچسپ واقعہ پیش آیا میں اپنا مضمون لے کر ان کے پاس گیا. سلام دُعا ہوئی ہاتھ سے بیٹھنے کا انہوں نے اِشارہ کیا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، جمعہ ایڈیشن ، ۲۳ اکتوبر).

--- دو فقرہ.
کبھی کسی چیز کے پھونچ جانے کا شکریہ ادا کرنے کے موقع پر مُستعمل (نوراللغات).

--- دینا محاورہ.
۱. سلام پہنچانا. جواب آیا کہ ہمارا سلام دو اور کہو فرصت نہیں ہے. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۳۹۳). ۲. رُخصت کرنا ، دور کرنا.

ہے روزِ عید رنجشِ خاطر کو دو سلام
آؤ گلے لگو مرے کیسی نہیں نہیں

(۱۸۶۸ ، آزردہ (نوراللغات). ۳. ملاقات کے لیے 'بُلانا' صاحب لوگوں کا کسی کو اندر بلانے کی اجازت دینا. ان کو میرا سلام دینا اور کہنا کہ یہیں برآمدے میں ٹھہریں. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۳۴). فلاں کو ہمارا سلام دو. اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہماری مُلاقات کے لیے بُلا لو. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۹۶). آدمی کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ صاحب کو ہمارا سلام دو. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۱۰).

--- روستائی کس اضا(--- و مج ، سک س) امذ.
غرض مندی کی مُلاقات ، صرف وقت پڑنے پر بہ مقتضائے ادب یا تہذیب سلام کرنا ؛ حُصولِ مطلب کا سلام ، خاص غرض سے سلام. سلام روستائی کے جواب میں بہترین الفاظ سے کام نہیں چلتا. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۴۹). تُم سے تو تمہارا لائق فخر "منی ایچر" اچھا جو یاد کر لیتا ہے اور شاید تمہاری طرح سلام روستائی کی حیثیت سے نہیں. (۱۹۱۶ ، مکاتیب مہدی ، ۲۱۴). [سلام + روستائی (رک)].

--ِ روستائی بے غَرَض نیسْت کہاوت.
دہقان کا سلام بِلا غرض نہیں ہوتا ، غرض کے لیے خوشامد کرنی پڑتی ہے ، خوشامد کے موقع پر مُستعمل ، غرضمندانہ سلام.
سلام روستائی بے غرض نیست وہ غرض جس کے لیے سلام روستائی کیا گیا ہے آپ کو معلوم ہے. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۶). عالیہ بیگم- "جیتے رہو کس طرح آئے" جعفر "سلام روستائی بے غرض نیست. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۳).

---شَوق کس اضا(---و لین) امذ.
محبّت بھرا سلام ، والہانہ سلام ، محبت بھری نیازمندی.

خرامِ ناز کو اس کی صبا بہ عجز و نیاز
سلامِ شوق مرے انتظار کا پہنچا

(۱۷۸۶ ، میر حسن (تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۸۳۷). [سلام + شوق (رک)].

---طَلَب (---فت ط ، ل) امذ.
سلام کا خواہاں ، سلام کی تمنّا رکھنے والا (فرہنگِ آصفیہ).
[سلام + طلب (رک)].

--- (و) عَلَیک (---فت ع ، ی لین) امث ؛ امذ ؛ فقرہ.
۱. **(بطور دعا) تُو سلامت رہے ، تُم پر سلام ہو.** کنکر پتّھر درخت و جانور آپ سے سلام علیک کرتے. (۱۸۶۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۱۰). دسواں ختم ہوتے ہی بیسویں نے سلام و علیک کی صدا دی. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۳۵). ۲. **بندگی ، تسلیم ، آداب ، کورنش.** جس کی نظر ، نظر پر کھڑی ، سلام علیک ، علیک السلام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۹). مُشتری آئی اور باہم سلام علیک کر کے بیٹھی. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۱۷۲).

کر سلام و علیک پُوچھا حال
اور کیا مرحبا تعال تعال

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گُلزار ، ۷۳). مُسلمانو اپنے گھروں کے سِوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے پُوچھے اور ان سے سلام علیک کیے بدون نہ جایا کرو. (۱۸۹۵ ، قرآن مجید (ترجمہ) ، نذیر احمد ، ۵۶۴).

قریب جا کے کسی نے کہا سلام علیک
کوئی بڑھا لیے اِک جام تا کہ ہوں بہ خجل

(۱۹۱۳ ، صحیفۂ ولا ، ۱۱۵). بعض دوستوں نے دُور ہی سے سلام علیک کھینچ ماری. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۴۱). ۳. **صاحب سلامت ، مُلاقات ، شناسائی ، علیک سلیک.** وہ محلی میرے مکان میں آیا ، میں تعظیم بجا لایا ، باہم سلام علیک ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۹). [اَلسَلام عَلَیکُم (رک) کا مخفف].

---عَلَیکُم (---فت ع ، ی لین ، ضم ک) امذ ؛ فقرہ.
رک : سلام علیک ؛ تُم پر سلامتی ہو.

جکوئی جان ہارے سو دھرتا ہے راہ
سلامُ عَلیکُم خدا کی پناہ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲۲).

مگر پھر بھی ہے مجھ میں تاب تَکَلُّم
سَلامُ عَلَیکُم سَلامُ عَلَیکُم

(۱۹۳۳ ، ذوالنورین ، ۶). کچھ دیر بعد ایک بُوڑھا آدمی پانی کی بالٹی اُٹھائے آیا «بھیّا سَلامُ علیکُم». (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۳۶۶). [السّلامُ عَلَیکُم (رک) کا مُخَفّف].

---عَلَیکی (---فت ع ، ی لین) امث (قدیم).
۱. **سلام علیک کرنا ، علیک سلیک ہونا.**

عاشق میں گو کہ عیب سمجھتے ہیں دوستی
پر بل گئے سلام علیکی تو ہے ضرور

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۰). ۲. **(بطور دعا) تُو سلامت رہے ، تُجھ پر سلام ہو.**

سلام علیکی کی معنوں کوں سن
ہمیشہ سلامت رہو موت بن

(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۲۱۲). [سلامُ علیک (رک) + ی (زائد)].

---غائبانَہ کس صف(--- کس ء ، فت ن) امذ.
وہ سلام جو کسی کی غیر موجودگی میں بھیجا یا کیا جائے. غنیمت ہے کہ چار دوستوں سے مل لئے جن سے نہ مل پائے انہیں سلامِ غائبانہ. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۳۶). [سلام + غائبانہ (رک)].

---قُبول ہونا محاورہ.
سلام منظور ہونا ، حاضری کی اجازت ہونا.

مزاج پُوچھا جو کرتے تھے صبح و شام ہمارا
قبول ہوتا نہیں اب وہاں سلام ہمارا

(۱۸۷۳ ، کلّیاتِ قدر ، ۱۲۴).

--- کَرائی (---فت ک) امث.
وہ نقدی یا زیور جو دولھا کو دلھن کے رشتے دار دلھن کی رُخصتی کے وقت دیتے ہیں ، سلامی نوشاہ نے سب کو سلام کیا ، سب نے سلام کرائی دی. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۶۱۴). رُخصت کرتے وقت انہیں جوڑا ، سلام کرائی اور زیور بقدر ہمّت و اِستطاعت دیئے جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۳۱۲). [سلام + کر ـ کرنا + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. **بندگی عرض کرنا ، آداب کرنا ، کورنش بجا لانا.**

عطارد کیا مُشتری کوں سلام
کہ شہ میں ہوں تیرا کمینا غُلام

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۲). جب مسلم کوں ابن زیاد لعین پاس لے گئے مسلم سلام نہ کیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۵).

ان انکھڑیوں میں اگر نشّۂ شراب آیا
سلام جُھک کے کروں گا جو پھر حجاب آیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۴). جب مرزا بیچ میں نہ رہا تو نوکر نمک خوار ہیں سب حاضر ہو کر سلام کریں گے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷). سلام کرنا سنّت ہے اور جواب دینا فرض. (۱۹۱۱ ، قرآن الحکیم تفسیر محمد نعیم الدین ، ۱۴۶).

پُوچھتے ہیں وہ جاں نِثاروں کو
تم بھی حسرت اُٹھو سلام کرو

(۱۹۲۳ ، کلّیاتِ حسرت موہانی ، ۱۷۵). ۲. **ترک کرنا ، چھوڑنا ، دستبردار ہونا.**

تھی نہ تابِ ستم تو حضرتِ دل
عاشقی کو سلام کرنا تھا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰). بہادرشاہ جو کئی پُشت سے سلطنت کو سلام کیے بیٹھے تھے اور بُڑھاپے میں رہاسہا خطاب بھی کھو چکے تھے بےسروسامان قلعہ کی چہاردیواری میں محصور پڑے تھے. (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۲۲). دقیانوسی جھگڑوں اور

قدیمی بیہودگیوں کو سلام کر اطمینان سے زندگی کا لُطف اٹھا. (۱۹۳۹ ، ستونتی ، ۳). ۳. خیرباد کہنا ، رُخصت ہونا.

ان مُغبچوں کے کوچے ہی سے میں کیا سلام
کیا مجھ کو طوفِ کعبہ سے میں رندِ دُرد نوش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۳).

صبر ٹھیرائے کب ٹھہرتا ہے
سب سے پہلے سلام کرتا ہے

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۰۸).

تمام عمر میں ہم نے یہ ایک کام کیا
کہ زندگی کو ترے عشق میں سلام کیا

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۵۹). ۴. **چالاکی یا ہنرمندی کا قائل ہو جانا، اُستادی ، بڑائی.**

پردہ اُلٹ کے جب وہ دیدارِ عام کرتے
ایوب صبر کرتے تو ہم سلام کرتے

(۱۸۸۸ ، جوہرِ انتخاب ، ۳۵۳). ۵. (طنزاً) **قائل کرنا ، کسی دعوے یا سچ کو ثابت کرنا.**

خُدا کرے کہیں دیدار کو وہ عام کریں
کہ جا کے طُور پہ موسیٰ کو ہم سلام کریں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۱۵).

پیام اُن کا جو آیا کہ ہم نہیں آتے
تو اُٹھ کے دردِ جگر نے مجھے سلام کیا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۹).

---کرنے والا صف.

امیدوار ، حاضر رہنے والا ، خِدمتی ، حاضر باش.

ہم گرچے بنے سلام کرنے والے
کرتے ہیں درنگ کام کرنے والے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳).

---کَلام (---فت ک) امذ.

ملاقات ، گُفت و شنید ، صاحب سلامت ، علیک سلیک. وس رات حرمز کی طرف مطلق تاکی نہیں اور سلام کلام کُچھ نہیں کی. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۸۸). حج کے زمانے میں پاکستان سے آئے ہوئے دوستوں سے بھی ہمارا سلام کلام رہا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۹۸). [سلام + کلام (رک)].

---کہنا ف م.

۱. **کسی کے توسط سے بندگی عرض کرنا ؛** (طنزاً) **یاد دِلانا ، یاددہانی کرانا.**

تُجھ سے تو کُچھ کلام نہیں لیکن اے ندیم
میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶). ۲. خیرباد کہنا ، **رُخصت ہونا.** پنڈت زندہ رام نے اودھ کی سرکار کو سلام کہا اور اندور کی راہ لی. (۱۹۰۵ ، مضامینِ چکبست ، ۱۱۱).

---گاہ / گہ (---/فت گ) امذ ؛ =سلامگاہ.

سلام کرنے کی جگہ ، بارگہ ، دربار میں وہ مقررہ جگہ جہاں تک پہنچ کر سلام کرنا آدابِ دربار میں شامل اور ضروری ہے. بال سنگھ بن مقدم سنگھ دربار میں داخل ہوا اور سلامگاہ سے سلام و مُجرا لایا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۷ : ۳۵۳). پہلے لال پردے کے آگے آ کر سلام گہہ پر آ کر استادہ ہوتا تھا ، آداب و تسلیمات بجا لاتا تھا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۳۷). [سلام + گاہ / گہہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گُزارْنا محاورہ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا. روضۂ مبارک کے اطراف کی جالی کو ہاتھ لگانے نہیں دیا جاتا تھا. نماز کے بعد سلام گُزارا جاتا تھا. (۱۹۷۲ ، ہماری زندگی ، ۹۰).

---گو (---و مع) امذ.

سلام لکھنے والا ، شاعر. سلام میں بھی تعداد اشعار زیادہ تر دس بارہ ہی ہوتی ہے ایجاز و اختصار اور نکتہ سنجی کو سلام گو شعرا بھی ملحوظ رکھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۲). [سلام + ف : گو ، گُفتن ۔ کہنا].

---لینا ف م.

۱ (زبان یا اِشارے سے) **سلام کا جواب دینا ، سلام قبول کرنا.**

ہزار جان اگر ہوں تو کیجیے تسلیم
بہ آں ادا کہ تو پیارے مرا سلام لیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۶).

وہ کج روش نہ ملا راستے میں مجھ سے کبھی
نہ سیدھی طرح سے ان نے میرا سلام لیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۴). مجھکو دیکھ کر منھ کو پھیر لیا سلام بھی نہ لیا. (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۸۰).

وہ چھیڑچھاڑ کی مجھ سے مدام لیتے ہیں
کہ دونوں ہاتھوں سے میرا سلام لیتے ہیں

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۵).

نہ لیتے تھے جو کل سلام آج اُن کا
کوئی نام تک لینے والا نہیں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۲۳). ۲. (کنایۃً) **رُخصت کی اِجازت دینا.**

وہ غیر سے ملیں تو ہمارا سلام لیں
ایسوں پہ ہوں نثار اب ایسے بھی ہم نہیں

(۱۸۷۸ ، بحر (نوراللغات)).

---مُحِبَّت کس اضا (---فت م ، ح ، شد ب بفت) امذ.

پیار بھرا سلام ، وہ سلام جس سے محبت ظاہر ہو. باقی رہی مس پارس ، تو اسے تمھاری معرفت بعد از سلام محبت واضح ہو کہ ہم فی الحال ایک دو روز لندن ہی میں قیام کریں گے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۰۶). [سلام + محبت (رک)].

---نِیاز کس اضا (--- کس ن) امذ.

خیر و عافیت کا سلام ، خیریت کا پیغام. دریائے لنڈہ سے بھی میرا سلام نیاز کہنے کے بعد کہنا کہ خدا کرے کہ مجھے پھر سے تمھارے پانی سے لبریز جام پینا نصیب ہو(؟ ، مشاہیر سرحد ، عبدالقیوم ، ۷۲).

ـــــو پیام (ـــــو مع ، فت پ) امذ.
رک : **سلام پیام.**

بام سے پہلے اُن کو نیچے لاؤ
پھر سلام و پیام کی چھیڑو

(۱۹۵۵ ، دو نیم ، ۹۴).[سلام + و (حرفِ عطف) + پیام (رک)].

ـــــہو جانا / ہونا محاورہ.
حاضری ہونا ، باریابی ہونا ، رسائی ہونا.

وہ بزمِ خاص جو دربارِ عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

(۱۹۰۰ ، امیر (مہذب اللغات)).

اگرچہ بار ہے میرے سلام ہونے کا
کہاں ہے تاب مجھے ہم کلام ہونے کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۴).

زاہد گناہگاروں کا بھی ہو گیا سلام
محشر تھا یا حضور کا دربارِ عام تھا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۱).

ـــــہے فقرہ.
۱. **معاف ہی رکھیے ، باز آئے.**

ان دونو فریق کے سخن کو ہے سلام
آداب بھی شرط ہے ذرا کر تو خیال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۸).

بولے وہ دستِ شوق بڑھا جب شبِ وصال
کچھ اور قصد ہے تو ہمارا سلام ہے

(۱۸۹۹ ، کلیاتِ رعب ، ۱۳۹). ۲. **خدا محفوظ رکھے ، خدا کرے کام نہ پڑے ، خدا بچائے.** اگر کوڑاں کا یو فام ہے تو کوڑاں کو ہمارا سلام ہے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱).

ایسی حوروں کو بہس سے ہے سلام
جن کا واعظ بھی تمنائی ہے

(۱۸۷۷ ، دستنبوئے خاقانی ، ۱۶۳).

ہے سلام اس عشق کے انجام کو
دل لگی ہے نام کس دشوار کا

(۱۹۰۱ ، راقم ، ک ، ۱۷). ۳. **خدا حافظ ، الوداع کہنا.**

کہا یہ روح نے تن سے وداع ہوتے وقت
مرا سلام ہے اب میں تری نہ تو میرا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۶).

سَلامَت (فت س ، م). (الف) امث.
۱. **آفات ارضی و سماوی اور صدمات سے حفاظت ، سلامتی ، بچاؤ ، امن ، سالمیت.**

او کرتا یکسوں ملامت منے
بھی لایا یکسوں سلامت اُنے

(۱۶۸۰ ، قِصّہ ابوشحمہ (عکسی) ، ۱۸).

ملامت روا ہے سلامت کی جا
جو وہ جا چکی ہے ملامت خطا

(۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۲).

ماں اس کو جو کچھ میں تجھے کرتا ہوں نصیحت
بہتر ہے دمِ جنگ ندامت سے سلامت

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۴۵). ۲. **تندرستی ، صحت.** انسان کو رات کو جلد سونا اور صبح کو جلد اُٹھنا باعثِ تندرستی و سلامت ... ہے. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸). ۳. **نیکی ، پاکیزگی ، بُردباری.** اس زمانہ میں طبیعتوں کے اندر سلامت تھی. (۱۹۵۸ ، ملفوظاتِ مولانا اشرف علی تھانوی ، ۵ : ۱۹۵). (ب) صف. **محفوظ ، ثابت و سالم ، زندہ ، قائم ، برقرار.**

چل اے شہ پھریں اب ہم اس گھاٹ تے
سلامت گیا نیں کوئی اس پاٹ تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۱).

آویں اوطان میں سلامت سب
یہ طفیلِ شہِ عجم و عرب

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱).

بہت مضطرب جھکنیوں میں پھرے
سلامت نہ آخر گئے بر سرے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۸).

سر کٹنے کی اعدا کے علامت نظر آئی
لوہے کی سپر بھی نہ سلامت نظر آئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۱) . جونپور میں کئی عالیشان مسجدیں شہر کی زینت کا موجب ہوئیں جن میں سے تین اب تک خاصی طرح پوری کی پوری سلامت ہیں. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۵۰).

یہ کس کی چشمِ فسوں ساز کا کرشمہ ہے
کہ ٹوٹ کر بھی سلامت ہیں دل کے بتخانے

(۱۹۸۶ ، دامنِ دل ، ۱۹). (ج) م ف. **بخیر و عافیت ، تندرستی کے ساتھ** (جامع اللغات) . (د) فقرہ. ۱. (دعائیہ) **خدا سلامت رکھے ، آفات سے محفوظ رہے ، تندرستی کے ساتھ زندہ رکھے.**

سلامت خسروِ عالم ہمیشہ
رہیں سایے میں اس کے ہم ہمیشہ

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۹۷).

لبوں پر آ کے ہجرِ یار میں دمِ ضبط سے بولا
سلامت بیقراری ، ہم کہیں گھُٹ گھُٹ کے مرتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۰).

شوقِ آزادی میں تڑپوں اس پہ راضی دل نہ تھا
ورنہ بے تابی سلامت ، چھوٹنا مشکل نہ تھا

(۱۹۳۴ ، تجلّائے شہابِ ثاقب ، ۱۷). ۲. (کلمۂ تہنیت) **مبارک ، بابرکت ، منزّہ ، با کرامت.**

علی الرغمِ دُشمن شہیدِ وفا ہوں
مبارک مبارک سلامت سلامت

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۷). [ع].

ـــــبا کَرامَت (ـــــفت ک ، م) صف ؛ م ف.
بخیر و عافیت ، زندہ سلامت. اللہ پاک ان مرحومین کو جنّت الفردوس میں جگہ دے اور جو بُزرگ حیات ہیں ان کو سلامت با کرامت رکھے. (؟ ، علمی نقوش ، ٦).[سلامت + با (حرفِ جار) + کرامت (رک)].

---باشَد (---فت ش) فقرہ.
تم سلامت رہو ، تم کو خدا محفوظ رکھے ، امن و امان میں رہو. شرفائے قوم! بندۂ آزاد خیر مقدم کہتا ہے ... اور سلامت باشد کہتا ہے. (۱۸۸۶ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۶۹). [سلامت + ف : باشد ، بودن ـ ہونا سے فعلِ امر].

---پسَنَد (---فت پ ، س ، سک ن) صف ؛ امذ.
امن پسند ، سلامتی چاہنے والا. میں بھی سلامت پسند آدمی ہوں. (۱۹۳۲ ، دودھ کی قیمت ، ۳۰). [سلامت + پسند (رک)].

---چُھوٹنا محاورہ (قدیم).
بخیر و عافیت رہائی پانا ، زندہ بچنا.

ہوا غیب پاتال میں جاو و جن
سلامت چُھوٹیا اس کے ہاتاں تے ان
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۰).

---رَو (---و لین) صف.
صحیح راستے پر چلنے والا ، پاکیزہ خصلت ؛ کِفایت شعار ، اچھا مُنتظم. والدین کا سایہ سر سے اُٹھ جانے کے بعد وہی وارفتہ مزاج ، ننگِ خاندان ، سلامت رَو کِتنا محتاط ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۶). [سلامت + ف : رَو ، رفتن ـ چلنا].

---رَوی (---فت ر) امث.
۱. امن پسندی ، صلح جُوئی ، سلامتی کی راہ پر چلنا ؛ پاکیزگی. وہ طریقۂ سلامت روی اور نیک طینتی اِختیار کیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے. (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۱). اگر ترکیب کی چُستی یا کلام کی گرمی میں فرق آجائے مگر اصول ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور یہ سلامت روی قرینِ مصلحت ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۵۴). کہیں لڑوں لڑوں کا طبعی رجحان مصالحت و سلامت روی کی جگہ نہ لے لے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۹). بظاہر نہایت سلامت روی اور سبک رفتاری کے ساتھ بہتا ہوا وقت کا دھارا بڑا تُند بھی ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۰). **۲. عافیت کوشی ، سلامتی.** سلامت روی اس میں ہے کہ تُخم ریزی کی کٹائی ہلکی کی جائے یعنی چند ہی درخت نِکالے جائیں. (۱۹۲۳ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۱۵) [سلامت + رو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---روی اِختِیار کَرْنا ف م ؛ ف مر.
اعتدال سے کام لینا ، معتدل راہ اختیار کرنا ، کفایت سے بسر کرنا ، میانہ چال چلنا ، میانہ روی اِختیار کرنا. بے فائدہ شغلوں سے احتراز کرو اور سلامت روی اِختیار کر کے ایسی بات حاصل کرو کہ لوگ تمہیں اچھا کہیں. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۱۰).

---رَہْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. صحیح سالم رہنا ، زندہ رہنا.

میں عورت ہوں اس کی وو میرا سجن
سلامت رہے مرد گلشن چمن
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۶)). اے باپی جو تو نِکل جاتا تو میں اپنا نہ جانتی کیوں کہ نِکل جانے میں بھی سلامت رہے ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۷). اللہ تم کو خوش رکھے جم جم سلامت رہو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۱۰). حضرت براء فرماتے ہیں ارشادِ نبویؐ ہوا کہ . سلام کو رائج کرو سلامت رہو گے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۲۵). **۲. کمی یا نقصان سے بچنا ، محفوظ رہنا ، برقرار رہنا ، باقی رہنا.**

ناصح وہ فکر کر کہ سلامت رہے یہ جیب
اور پھٹ چکا تو پھر یہ سِلایا نہ جائے گا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲).

سلامت رہا اپنا اسباب سب
رہے لوگ لشکر کے کرتے عجب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۶).

اب کے موسم میں یہ معیارِ جنوں ٹھہرا ہے
سر سلامت رہیں دستار نہ رہنے پائے
(۱۹۸۰ ، ماجرا ، ۵۶).

---رَہے بَہُو جس کا بَڑا بھروسا کہاوت.
ہندوؤں میں بیٹے اور پوتے کا ہونا (کریا کرم کے لیے) بہت ضروری سمجھا جاتا ہے ، اس لیے ہر ساس اپنی بہو کی سلامتی چاہتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

---فِکْر کس صف(--- کس ف ، سک ک) امذ ؛ امث.
صحیح سوچ ، پاکیزہ خیالی. مصنف کتاب پر ان کی سلامتِ فکر دقتِ نظر ... کا اچھا اثر تھا. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۰). [سلامت + فکر (رک)].

---کُوچَہ (و مع ، فت چ) امذ.
ایک رستہ مثل خندق کے بہت کج اور ٹیڑھا بناتے ہیں تا کہ فوج کے سپاہی اس رستے کی کجیوں کی آڑ میں بچتے ہوئے نزدیک قلعۂ غنیم کے پہنچ جائیں. کوچہ مورچوں میں آنے کی راہ کو بھی کہتے ہیں اور وہی سلامت کوچہ کہلاتا ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۸۵). مورچے بنائے گئے سلامت کُوچے کھودے گئے . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۱). [سلامت + کُوچہ (رک)].

---گُزَرْنا محاورہ.
محفوظ رہنا ، نُقصان سے بچ جانا.

وہ میں تھا مہ وشوں سے سلامت گُزر گیا
یہ تجربہ .کرو نہ کسی پاک باز پر
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۲۸).

سَلامَتی (فت س ، سک نیز فت م). (الف) امث.
۱. حِفاظت ، بچاؤ ، سلامت رہنے کی کیفیت ، خیر و عافیت. بزار اعتقاد سوں بدل و جان ہماری سلامتی کو فاتحہ پڑیگا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۶). جو اِسلام و فرمانبرداری کے سیدھے راستہ پر چلے گا وہی سلامتی کے گھر پہنچے گا. (۱۹۳۲ ، القرآن ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲۵۲). **۲. صحت ، تندرستی.** جسم کی سلامتی اور اس کی مضبوطی کے واسطے گوشت کا کھانا ضروریات سے ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۲۳). **۳. خدا کی**

طرف سے رحمت. خدا کہا سلام اور سلامتی تجھ پر. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۷۳). رحمت ہو جو اللہ کی اوپر ان کے اور اوپر آل ان کی کے اور سلامتی. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۷). اس پر سلامتی ہو جو سیدھے رستے پر چلا. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۳۴). ۴. **زندگی ، حیات ؛ موجودگی ؛ قیام ، برقراری ؛ ایک قسم کا موٹا کپڑا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ) . ۵. **(تصوف) تجرید کونین اور تفرید دارین کو کہتے ہیں** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۷). (ب) صف (قدیم) . **سلامت (رک) سے منسوب.** اول عشق سلامتی ، دوم عشق بلا کتی سوم عشق ملامتی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۵). [سلامت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پڑھنا محاورہ.
وہ دعا پڑھنا جس میں خدا کے ازل سے ابد تک ہونے کا اقرار ہو. ان کلکوں اور رحم پر اللہ میاں ہی کی سلامتی پڑھی جاتی یعنی نیاز دلوائی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی سید احمد ، ۲۸).

--- چاہنا ف مر.
صحیح و سالم یا زندہ رہنے کی خواہش کرنا خواہ اپنی یا کسی کی ہو. تمہارا دعاگو ہوں اور تمہاری سلامتی چاہتا ہوں. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۳۸).

--- سے م ف.
۱. **خدا کے فضل سے ، خیر سے ، ماشاءاللہ (عموماً بطور طنز مستعمل).**

عادت افیون کی ابھی سے ہے
پھر مدک بھی سلامتی سے ہے

(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۵۶۷).

وقفہ مبارکی میں کیا ، کیا یہ طور ہیں
اب تو سلامتی سے ارادے ہی اور ہیں

(۱۸۹۳ ، ریاضِ شمیم ، ۳۴۴). ابھی سلامتی سے شام دور پڑی ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۸). ۲. **بخیر و عافیت ، بحفاظت ، خیر و خوبی کے ساتھ.**

ہمارے دورِ جوانی میں آہوانِ بہار
سلامتی سے سرِ گلستاں نہیں گزرے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۴).

--- کا صف.
صحت و عافیت کی دعا کے لیے مخصوص (جام وغیرہ).

میکش یہ کہہ کے پیتے ہیں دورِ اخیر میں
ساقی سلامتی کا یہ تیری گلاس ہے

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۵۹).

--- کا جام پینا محاورہ.
جامِ صحت پینا ، سلامتی کی دعا کے ساتھ جام پینا. سب مہمان سلامتی کا جام پیو بہم تمام ، ہو شادی کے رنگ سے شادماں کامران میزبان کا قیام. (۱۸۹۲ ، نگاہِ غفلت ، ۲۲).

--- کونسل (--- و مج ، سک ن ، کس س) امث.
اقوام متحدہ کے تحت ایک ذیلی اِدارہ جو جُملہ ممالک کی سلامتی اور جُغرافیائی حدود میں کسی بیرونی حملے سے بچاؤ کا ذمہ دار ہے. سلامتی کونسل نے جنگ بند کرنے کی اپیل کی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۰). [سلامتی + انگ : **Council**].

--- منانا محاورہ.
صحت و تندرستی کے لیے دعا کرنا. حکیم صاحب گھڑیال کا کیا اعتبار وہ تو شہزاد صاحب کی سلامتی مناتا ہے . (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۳۸).

--- میں فقرہ ؛ م ف.
(عور) **سلامت رہتے ہوئے زندگی میں ، عہد میں.** اماں باوا کی سلامتی میں بھویں آئیں داماد آئیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۱).

سِلاملِق (کس مج س ، سک م ، کس ل) (الف) امذ.
دیوان خانہ ، مَردوں کے بیٹھنے کا کمرا ، بڑی عمارتوں میں مَردوں کی ملاقات کی الگ جگہ. ایک قصرِ شاہی ہے جو ... حرم کی رہائش گاہوں اور ایک سِلاملق پر مُشتمل تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۲۲). (ب) امث. **عثمانی سلاطین کے لیے خاص قسم کی (فوجی و غیر فوجی) سلامی جب وہ نماز کے لیے نکلتے تھے .** اس دن سِلاملق نہ تھی اس وجہ سے فوج کی تعداد کم تھی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۲۰۹). [ت].

سَلامی (فت س) (الف) امث.
۱. **رقم ، نقدی ، جاگیر وغیرہ جو دولھا کو بیاہ کے موقع پر بطور تحفہ دی جاتی ہے ، سلام کرائی (رک).**

نہ تو پیڑھی نہ چارپائی لی
نہ سلامی نہ رُونمائی لی

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۷۰). انہوں نے اپنا مُلکِ خُتن داماد کو سلامی میں دیا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۲۱). قاعدہ یہ تھا کہ جب دلہن رُخصت ہوتی تھی تو دولھا خسر کی خدمت میں سلام کو جاتا تھا اور سلامی لے کر رخصت ہوتا تھا. (۱۹۳۴ ، بزمِ رفتگاں ، ۴۳). چیتہ کارچوبی (بڑا سا تھیلا) جس میں سونے کی چھپیاں لٹک رہی تھیں تاکہ سلامی ملے تو دولھا اس میں رکھ سکے. (۱۹۶۴ ، نورِ مشرق ، ۸۴). ۲. (أ) **فوج کا کسی حاکم یا معزز مہمان کو سلام کرنا ، تعظیم و تکریم.**

تب ہی ہل ہل کے بجاویں گے فرنگی طنبور
لالہ لاوے گا سلامی کو بنا کر پلٹن

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۳).

تلواریں کھینچے بڑھ کے جمے دو طرف سوار
غُل ہو گیا سلامی کے باجوں کا ایک بار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۰). ساکنانِ سمٰوات میں اس کی سلامی کے دنگل کا ڈھول بج رہا تھا. (۱۹۲۵ ، اسلامی اکھاڑا ، ۴). (أأ) **بادشاہوں یا امراء کی تعظیم کے لیے چند بار توپوں یا بندوقوں کا فیر کرنا.** توپیں سلامی کی سر کیں ، ... اراثون سے سمندر لرز گیا. (۱۸۷۳ ، اخبار مُفیدِ عام ، یکم اگست ، ۱۳). انگریزی جہازوں نے جو فرانسیسی جہازوں کے منتظر کھڑے تھے سلامیاں داغیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۳۳۹).

کہیں کھڑی ہیں سلامی کے واسطے توپیں
کہیں کھڑی ہیں شُترنال اور کہیں گھڑتال

(۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین، ۲ : ۲۰۳)۔ (iii) رقاص جب اِسٹیج پر داخل ہوتا ہے تب وہ ناظرین کو بڑے ادب سے رقص کے انداز میں سلام کرتا ہے۔ اس کو سلامی کہتے ہیں اس کے بول بھی تنکار کے بولوں پر منحصر ہوتے ہیں (جریدہ، پشاور، ۳۲۴ ، ۱۹۸۵)۔ **۳. نذرانہ ، وہ نقدی یا جنس جو رعایا پہلی ملاقات کے وقت کسی بادشاہ یا حاکم کو پیش کرے۔**

طاقت نہ تھی جو مجکوں جوابِ سلام کی
لے نقدِ دل کوں ہات سلامی دیا تُجھے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۹۲)۔ نذریں اور سلامیاں جو معمولاً پہلی ملاقات کے وقت اِطاعت و ادب کے اظہار کے طور پر دی جایا کرتی تھیں۔ (۱۹۳۴ ، بنگال کی اِبتدائی تاریخ مال گزاری ، ۱۰۵)۔ **۴. وہ نذرانہ جو ٹھیکہ لینے کے لیے مالکوں کو دیا جاتا ہے ، نذر یا پیشکش جو ٹھیکہ یا مال گزاری فیصل ہونے پر ادا ہو۔** راجپوت .. ایامِ فصل میں جاگیرداروں کو بطریقِ سلامی کچھ دیا کرتے تھے۔ (۱۹۰۶ ، مرآتِ احمدی ، ۱۰۴)۔ علاقہ انگریزی سے ملک کاٹ کر شاملِ ریاست کیا ، سلامی بڑھی خلعت ملا . (۱۹۳۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۴۹۱)۔ **۵. ڈھال ، ڈھلوان سطح یا تعمیر ، عمارت کی چنائی کے چہرے یا پشت کی ڈھال.** اسکاٹ لینڈ پہاڑی ملک ہے پہاڑ اس کے خوشنما سطح بطور سلامی کے ہیں۔ (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۶۴)۔ تپائیوں سے جن کو مونڈھے یا گھوڑیاں کہتے ہیں ٹیکا دے کر یا اُونچا کر کے مطلوبہ بلندی اور سلامی پیدا کر دی جائے۔ (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۴۴)۔ **۹. سلام، تعظیم ، خدمت.**

یہ وہ درگہِ والا جاہ ہے جس کی سلامی میں
حجازی و عراق رومی و چینی و تاتاری

(۱۸۷۸، گُلزارِ داغ ، ۳۰۶)۔ ٹھا کر ڈپٹ سنگ اُنکے سرغنہ تھے وہ دن میں دس پانچ مرتبہ خان صاحب کی سلامی کو حاضر ہوتے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸۰)۔ (ب) صف۔ **۱. سلام کرنے والا ، حاضری دینے والا.**

اُونکے کوچے کے فقیروں کا بھی عالی ہے دماغ
بادشاہوں کے سلامی ہیں نہ شہزادوں کے

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۸۱)۔

شمس و قمر میں تاباں ہے عکسِ جام میرا
رنگِ شفق سلامی ہر صبح و شام میرا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ وارثی ، کلامِ بے نظیر ، ۱)۔ **۲. وہ شاعر جو شہدائے کربلا کی شان اور توصیف و ثنا میں غزل نُما نظم یعنی سلام لکھے ، مجرئی.**

اے ظفر جو ہیں سلامی حضرتِ شبیر کے
دو جہاں میں ہے بڑھاتا اون کی عزّت کو سلام

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۷۰)۔

اے سلامی رن میں آتے ہیں حسین
ہاشمی جوہر دِکھاتے ہیں حسین

(۱۹۲۰ ، اعجازِ نوح ، ۸)۔ اف : دینا ، لینا ، ہونا۔ [سلام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---اُتارْنا محاورہ۔

۱. کسی بادشاہ یا رئیس یا حاکمِ اعلیٰ کے لیے توپیں یا بندوقیں وغیرہ سر کر کے یا دوسرے معینہ طریقوں سے اظہارِ تعظیم کرنا.

ڈیوڑی پہ لگیں آن کے اسواریاں ساری
لشکر کے نقیبوں نے سلامی بھی اُتاری

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۵۹)۔ سب فوج سلامی اُتارتی اور شادیانے بجنے لگتے۔ (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۷۰)۔ **۲. سلام کرنا ، تعظیم کرنا ، آداب بجالانا.** اکثر خود اصلی چچا میاں کو بھی اپنے مجسمے کی سلامی اُتارنا پڑتی تھی۔ (۱۹۵۹، بحرِ تبسم ، ۱۱۴)۔

---اُتَرْنا محاورہ۔

سلامی اُتارنا (رک) کا لازم ، سلامی دی جانا.

اُتری نہیں یار کی سلامی
وردی کہیں شام کی بجی ہو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۸۶)۔ ملکۂ معظمہ کا جہاز بیڑے کے درمیان پھرتا تھا اور ہر جہاز سے سلامی اُترتی تھی۔ (۱۹۰۴ ، سوانحِ عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۵۴۸)۔ فیل بان نے ہاتھی بٹھایا ، سب جلوس ٹھیرا ، سلامی اُتری۔ (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۷)۔

---اَدا کَرْنا محاورہ۔

(تعظیماً) سلام کرنا ، سلوٹ کرنا. سپاہیوں کا بھی غالباً یہ خیال تھا کہ اگر ہم ظاہر میں سلامی ادا کرتے اور تابعداری کی صورت بنائے رہیں گے تو فوجی احکام نہ ماننے میں زیادہ جُرم نہ ہو گا۔ (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۱۱)۔

---اُڑانا محاورہ۔

رک : سلامی اُتارنا ، بادشاہ یا حاکم کی آمد پر فوج کا تعظیماً توپیں داغنا، بندوقیں سر کرنا جرمنی جنگی جہاز بھی سلامی اُڑانے لگے۔ (۱۸۹۹ ، شہنشاہِ جرمنی کا سفرِ قسطنطنیہ ، ۵)۔

---اُڑْنا محاورہ۔

سلامی اُڑانا (رک) کا لازم، سلامی دی جانا. خُوب پیار کیا اور وزیر سے زر و جواہر منگوا کر سر پر سے فرزند کے نِثار کیا توپخانے میں سلامی اُڑی۔ (۱۸۸۰ ، طلسمِ فصاحت ، ۲۷۳)۔

---پَڑْنا محاورہ۔

سلامی کی رسم میں نقدی یا تحائف کی صورت میں اشیاء کا اکھٹا ہونا ، سلامی میں روپیہ یا اشیاء کا ملنا . یہاں سے بھی سات سو روپیہ کے قریب سلامی پڑی۔ (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۵۰)۔

---پیچ (---ی پَیچ) امذ۔

(کُشتی) کُشتی کا ایک داؤں جس میں ایک پہلوان جب سلامی کو داہنا ہاتھ بڑھاتا ہے تو مدِ مقابل اپنے داہنے ہاتھ سے سلامی کے طور پر اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کے کھینچتا ہے اور بائیں بازو سے اس کا داہنا بازو لپیٹ کر فوراً قدم بڑھا کر اپنی بائیں ٹانگ اس کی بائیں ٹانگ میں باہر سے مار کر چت گرا دیتا ہے (رموزِ فنِ کشتی ، ۹)۔ [سلامی + پیچ (رک)]۔

ـــــ خانہ باری (فت ن) امث.
وہ لازمی نذرانہ جو زمیندار کاشتکار سے نئی جھونپڑی ڈالنے کے تاوان میں جبراً وصول کرتا ہے (ماخوذ : پلیٹس). [سلامی + خانہ باری (رک)].

ـــــ دار صف.
ڈھلوان ، ایسی سطح جو ایک طرف سے اُٹھی ہوئی ہو ، ریٹواں. ہندوستان خاص کے عریض و سرسبز میدانوں سے کھڑے ہو کر دیکھیے ان پہاڑوں کا سلامی دار پہلو ہزاروں فیٹ بلند آپ کے سامنے ہو گا. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۲). یہ جھیل ایک الگ تھلگ آتش فشاں مخروطی اور سلامی دار پہاڑی کے دامن میں واقع ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳). [سلامی + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ دار نَعْل (ـــــ فت ن ، سک ع) امذ.
(نعل بندی) **وہ نعل جس کی چوڑان اندر کے رُخ پتلی اور باہر کی طرف موٹی ہو. اس قسم کا نعل ٹھوکر کھانے والے گھوڑے کے لگایا جاتا ہے** (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۶۵). [سلامی + دار (رک) + نعل (رک)].

ـــــ داغنا محاورہ.
کسی سربراہِ سلطنت کی تعظیم و تکریم کے لیے توپوں یا بندوقوں کا داغنا یا چلانا. اس آخری سفر میں جنگی باجا اور سامان ہونا چاہیے نہایت احترام سے لاشوں کو اٹھائیں یہ بھی رزم گہ ہی کے قابل تھے مگر ان سے خطا و قصور وابستہ ہے فوج سے کہو کہ سلامی داغے. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۱۰۴).

ساحلِ دور سے توپوں کی دھمک آتی ہے
کون ہے کِس نے سمندر میں سلامی داغی

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۹۵).

ـــــ دَغْنا محاورہ.
سلامی داغنا (رک) کا لازم ، توپوں کی سلامی دی جانا.

کہیں مزدورِ دنیا کی سلامی جیسے دغتی ہو
مبارک انقلاب آواز تو کانوں میں آتی ہے

(۱۹۴۳ ، روحِ کائنات ، ۱۵۳).

ـــــ سَر ہونا محاورہ.
سلامی دی جانا ، تعظیماً توپیں یا بندوقیں چلنا. جس عثمانی یا جرمنی جہاز کے پاس سے شاہی کشتی گُزرتی سلامی سر ہوتی تھی. (۱۸۹۹ ، شہنشاہِ جرمنی کا سفرِ قسطنطنیہ ، ۲۹).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
جھکانا ، سرنگوں کرنا.

ہاتھوں پہ بیبیاں تھیں پھریرا لیے ہوئے
لائے علم کو در سے سلامی کیے ہوئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۲۴).

ـــــ موزَہ (ـــــ و لین ، فت ز) امذ.
(کُشتی) **کُشتی کا ایک داؤں جس میں ایک پہلوان اپنے سامنے کھڑے ہوئے دوسرے پہلوان کے داہنے ہاتھ سے اپنا داہنا ہاتھ ملاتے وقت کسی قدر کھینچ کر فوراً جُھک جاتا ہے اور اس کا داہنا موزہ اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہوا پیچھے چلا جاتا ہے.** سلامی موزہ. جب حریف سامنے کھڑا ہو تو ظفر کو چاہیے کہ اپنے داہنے ہاتھ سے ... پکڑتا ہوا پیچھے چلا جائے. (۱۹۰۷ ، رموزِ فنِ کشتی ، ۳۴). [سلامی + موزہ (رک)].

ـــــ میں لینا محاورہ.
اِطاعت کے صلے میں حاصل کرنا ، بطور نذرانہ لینا.

ہر زخم تیغ جسم پہ رنگیں ہو پھول سے
باغِ ارم سلامی میں لیجے بتول سے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۸۷).

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صف.
ڈھال دار ، ڈھلوان.

سلامی نُما مُتّصِل برجوں کے
تھی ریش بلند اور پہنا بنے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۸۵). فلانی ویل میں ایک سلامی نُما کھانچا ہوتا ہے جس میں کون فٹ آتا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۱۰۰). [سلامی + ف : نما ، نمودن ـ ظاہر ہونا].

ـــــ ہونا محاورہ.
سلامی کرنا (رک) کا لازم ، جُھکنا ، سرنگوں ہونا. اس حکم پر چٹک سے ہاتھ الگ کرو اور کندھے سے ذرا سلامی ہو. (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول ، ۱۰).

سُلامیٰ (ضم س ، ا بشکل ی) امذ.
ن چھوٹی ہڈیوں میں سے کوئی ہڈی جو انگلیوں اور ٹخنوں کی درمیانی حصّے میں ہوتی ہے ، ہر کھوکھلی ہڈی. انگلیوں کی تعداد پانچ ہے جن میں تین تین سُلامیٰ ہڈیاں ہیں سوا انگوٹھے کے جس میں محض دو ہیں. (۱۹۴۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۶). [ع].

سُلامِیات (ضم س ، کس م) امذ.
چھوٹی ہڈیاں جو انگلیوں اور ٹخنوں کے درمیانی حصے میں ہوتی ہیں ، کھوکھلی ہڈیاں. حق تعالیٰ نے انگلیوں کو چند استخوان سے بنایا جنکا نام سُلامیات ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۵۸). ہتھیلی اور انگلیوں کی سامنے کی ... سُلامیات کی ظہری جانب پر بال اور دہنی غدد قطعاً موجود نہیں ہوتے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۴). [سلامیٰ (رک) کی جمع].

سَلامِیَّہ (فت س ، کس م ، فت ی بشد) امذ.
(پارچہ بافی) **ایک قِسم کا عُمدہ مضبوط کپڑا.** بعض عُمدہ کپڑوں کے نام یہ تھے ، بیرامیہ ، سلامیہ ، شیریں ، کتان رومی. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۰). [سلام (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سُلامِیَہ (ضم س ، کس م ، فت ی) امذ.
رک : سُلامیٰ. جب اصابع کو خمیدہ کیا جاتا ہے تو ہر پہلے سلامیہ

کے بعدی سرے پر ایک خفیف نقعار شناخت کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۰۲) [ع].

سَلانا (فت س) ف م (قدیم).
سَلْنا (رک) کا متعدی ، چُبھونا ، چھیدنا.

بتر اس سوزتے من مجھ ہوا ہے ایت جیوں پیلا
بھی تس پر خار بےمہری چوبھا ستمی سلانا کیا

(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی (ق) ، ۱۰). [رک : سَلْنا].

سِلانا (۱) (کس س) ف م.
رفو کروانا ، سلوانا.

دل لگا یار سوں پھر اس کا چھڑانا مشکل
عشق کا زخم لگا اس کا سِلانا مشکل

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، کراچی ، جنوری ، ۵۸)).

کیا چاک دل سِلانے ہر وقت جس کا آہ
اک دم نہ ٹھیرے دوخت ہر اک پل رفو چلے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۵۸).

ایسا خفا ہوا مرے نالوں سے اے جنوں
ظالم نے جانے چاک گریباں سِلانے ہونٹ

(۱۸۳۸ ، ناسخ (معیارِ فصاحت ، ۹۸)).

مثلِ گل دستِ جنوں چاک کرے گا اے دل
موسمِ گل میں نہیں جیب سِلانا اچھا

(۱۸۷۵ ، شہید دہلوی ، د ، ۳۶). ناسخ کا اِستعمال سِلانا کی سند ہے ہمارا ذوق دونوں کے اِستعمال کو پسند کرتا ہے . (۱۹۱۹ ، معیارِ فصاحت ، ۹۸). [سِل (سلنا+) انا ، لاحقۂ تعدیہ].

سِلانا (۲) (کس س) ف م.
ٹھنڈا کرنا ، سرد کرنا ، تعزیہ کو دفن کرنا ؛ پوجا کے پانی کو گھر کے دروازہ کے دونوں کونوں پر ڈالنا (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ) . [سِلنا (رک) کا متعدی].

سُلانا (ضم س) ف م.
۱. نیند میں محو کرنا ، کسی صورت نیند مسلّط کرنا (عموماً بچوں کو)

اندھیارا کرے اور اُجالا تھیں
او چاوے سُلاوے تعالیٰ تھیں

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۵).

چھاتی لگا کر اب کسے لوری میں دوں ہر دم پلا
کیونکر تھپک گودی بھیتر سوں سلاوں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۰).

سُلاتی تھی ان کو کبھی پالنے میں
جُھلاتی تھی ان کو کبھی پالنے میں

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۵).

ماہ و انجم کی لوریاں دے کر
بحر و بر کو سُلا رہی ہے رات

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۳). ۲. (کنایۃً) مار ڈالنا ، زہر کِھلا کر مارنا ، گلا گھونٹ دینا.

ہشیار ہے تو مت سُن افسانہ عاشقی کا
اے وائے اکثروں کو اِن نے سُلا دیا ہے

(۱۸۲۲ ، راسخ (شیخ غلام علی)، ک ، ۱۱۷). زہر دے کے سُلا دوں یا خود زہر کھا کر سوجاؤں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین، ۲۵۵).

میں ہوں وہ سمّ قاتل جس نے لاکھوں کو سُلا رکھا
حیاتِ خضر جس پر توڑ دے دم وہ زمیں میں ہوں

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۶۹). ۳. دفن کرنا ، گاڑنا ، دبانا . ہم اس کو ہمیشہ کے لیے سُلا دینا چاہتے ہیں. (۱۹۲۲ ، دہلی کی جان کنی ، ۱۰). [سونا (رک) کا تعدیہ].

سِلَانِیط (کس مج س ، ی مع) امذ.
بلوریں شکل اور بھالے کی انی سے مشابہہ جسم کے پتھر کی ایک قسم ، حجرالقمر. جبس بکثرت حالتِ اصلی میں پایا جاتا ہے اس کے خوبصورت مجلا بلور ہوتے ہیں جنھیں سلانیط کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادئ سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۷). [انگ : Selenite].

سَلاوانی (فت س) امث.
آریہ نسل کی یوگوسلاویہ میں آباد قوم کی ایک قدیم زبان. سلاوانی بولیاں جو مشرق یورپ میں بولی جاتی تھیں ہند یورپی زبانوں کے ذیلی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۵۹). [سلاو (عَلَم) + انی ، لاحقۂ نسبت].

سَلاوَرْت (فت س ، و ، ر) امث.
(سالوتری) گھوڑے کی بھونری جو پُشت کے اوپر زین کے نیچے ہوتی ہے یہ منحوس خیال کی جاتی ہے کیونکہ ایسے گھوڑے کا مالک غم میں مبتلا رہتا ہے (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹). [مقامی].

سَلاوی (فت س) امث.
رک : سلاوانی. تالیفی زبانوں کے زمرے میں ... امریکی زبانوں کو چھوڑ کر قریب قریب باقی تمام زبانیں شامل ہیں خاص کر سلاوی ، یورالی ، التائی. (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۰۱) . [سلاو (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِلاہتی / سِلاہٹی (کس س ، فت ہ) امذ (قدیم).
ایک قِسم کا ریشمی کپڑا. سِلاہتی فی گز دو دام سے چار دام تک. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۸۰). [مقامی].

--- کَمِینَہ (---فت ک ، ی مع ، فت ن) امذ.
ایک ریشمی کپڑا جو نِسبتاً سستا ہوتا تھا. سلاہتی کمینہ ...دو تنکہ. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، معین الحق ، ۳۵۵). [سِلاہتی + کمینہ (رک)].

--- مَہِین (---فت م ، ی مع) امذ.
ریشمی کپڑے کی ایک قِسم جو نرم ، پتلا اور قیمتی ہوتا تھا. سِلاہتی مہین ... چھ تنکہ. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، معین الحق ، ۳۵۵). [سِلاہتی + مہین (رک)].

--- مِیانَہ (--- کس م ، فت ن) امذ.
ریشمی کپڑے کی ایک قسم جو درمیانی درجے کا ہوتا تھا. سِلاہتی میانہ ... چار تنکہ. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق)، ۳۵۵). [سِلاہتی + میانہ (رک)].

سِلائِڈ (کس مج س ، ع) امث ؛ ج سلائیڈ.
شیشے یا سلولائڈ کی چھوٹی تختی جو خُوردبین ، سیر بین وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے. ایک سِلائڈ بھیجنی ہو تو سِلائڈ تیّار کر کے ہوا میں خُشک کر کے صاف کاغذ میں لپیٹ کر بھیجی جائے. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۷۷). [انگ : Slide].

سَلائِس (فت س ، کس ء) امذ ؛ امث ؛ ج سلائیس.
ٹکڑا ، پھانک ، قاش. پیاز لے کر لمبائی سے ان کی پتلی پتلی سلائیس تراشو. (۱۹۰۸ ، خوانِ ہندی (ترجمہ) ، ۵). ڈبل روٹی کے ایک دو سلائیس یا ایک دو بسکٹ یا ایک گلاس دُودھ پینے سے اچھی نیند آتی ہے. (۱۹۸۱ ، متوازی غذا ، ۲۱). [انگ : Slice].

سَلائی (فت س) امث.
۱. **کسی دھات کی گول پتلی سلاخ جو زیادہ لمبی نہ ہو.**

زَین کے انبر پر نمایاں دسے
سونے کی سلایاں ہوایاں دسے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۷).

آنکھ سے کوئی سلائی مارے تھی
منہ سے اُگلے کوئی انگارے تھی

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۸). اگر تم اُس رشتے کو جس سے وہ سلائی اور دونوں گولے نقطۂ (مث) پر لٹکتے ہیں بل دے کر چھوڑ دو تو اس بل کے کُھلنے سے دونوں گولے گھومنے لگیں گے (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۳۸). سلائیاں یا قلمیں ٹھوس استوانی آلات ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۵) ۲ **آنکھوں میں سُرمہ یا کاجل لگانے کی گول پتلی سلاخ**

پھر دن ابھرن آپ سنواروں ایہرا سیج سوں سائیں
سرمہ سلائی نینوں کرسوں نیہ سائیں کے تائیں

(۱۵۳۳ ، دیوان محمود دریائی (ق) ، ۱۲).

تُجھ رُوپ کے بازار میں دونین بازی‌گر اہیں
سو کا سلائی سحر کی بھاتی ہیں اپنی انگ دھر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۸).

پاس سُرمے کی سلائی بھی رہا کرتی ہے
آنکھ رعنائی پہ اپنی ہی پڑا کرتی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۸).

سیہ بختی نے پہنچایا ہے مجھ کو اہلِ بینش تک
گُزر آنکھوں میں سُرمے کی بدولت ہے سلائی کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸). شام کو بختیار کی بینائی عود کر آئی قینون کہتا ہے کہ اس روز میں نے دس ہزار سلائیاں بختیار کی آنکھوں میں کھنچی تھیں. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۳۵۹). ۳. **جراحی کا آلہ.** زخم کے اندر سلائی ڈالنے سے رطوبت بہت نکلتی ہے اور درد کم ہوتا ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۷۳). اور بیمار جماع کرنے پر کم قادر ہو تو گردہ پر دو سلائیوں کے برابر کیّ کرنا چاہیے. (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۲۵). ۴. **گوٹا ، ٹوکری یا اُونی کپڑے بُننے کا سُوا.** ا ک اوزار ایسا ہے جو تمام ممالک و اقوام میں مُشترک ہے اور وہ سلائی یا ستالی ہے جو ہر قسم کی ٹوکری بنانے میں مستعمل ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۵۷).

دل کی باتیں کہیں کانوں سے سُنی جاتی ہیں
یہ کسی اور سلائی سے بُنی جاتی ہیں

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۳۲). ۵. **(نقاشی) (قدیم) لکیر سے موٹی دھار کھنچنا ، پچی کاری کا عمل.**

لکھے تھے کہیں گرہ بندی خطائی
کہیں تحریر کھنچے کیں سلائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۹۶). ۶. **(نجّاری) لکڑی میں چھید کرنے کا عمل ، سالنے کا کام.** سلنا بہ معنی چُول بٹھانا . یہ بڑھئی کے کام سے متعلق ہے . فرنیچر میں سلائی کا کام ہوتا ہے . (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۲۲۸). ۷. **(نباتیات) پھُول کے سر کا لمبا ریشہ ، پھُول کے زرِ گُل کی جگہ نِکلا ہوا ریشہ ، وہ ریشے جو زرِ گُل کے بجائے پائے جاتے ہیں.** پھُولوں کے بیچوں بیچ بہت سی چھوٹی چھوٹی اشیاء کانٹوں کی طرح دکھائی دیتی ہیں ہر ا ک میں ایک چھوٹی سی زرد گولی ہوتی ہے ان کانٹوں کو سلائیاں (اسٹیمن) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۶). پھُول کے گرد چار یا پانچ سبز پتّیاں اسی قدر پنکھڑیاں اور بے شُمار سلائیاں ہوتی ہیں اسی پر دو موسلیاں ہوتی ہیں ... ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں. (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۳۲). ۸. **(پچی کاری) کوفت‌کار کی تہ نشان بنانے کی فولادی قلم** (ا پ و ، ۳ : ۳۵). ۹. **دِیا سلائی ، ماچس ؛ وہ آلہ جس سے مشاطہ زُلف بناتی ہے** (نوراللغات). [س : شلاکا शलाका].

--- پھِرنا ف ل.
سلائی پھیرنا (رک) کا لازم ، اندھا کیا جانا.

شہاں کہ کحلِ جواہر تھی خاکِ پا جن کی
اُنھیں کی آنکھوں میں پھرتی سلائیاں دیکھیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۳).

--- پھیرنا محاورہ.
۱. **آنکھ میں سُرمہ یا زخم میں دوا وغیرہ لگانے کے لیے سلائی کو گھمانا ، سرمہ لگانا ، دوا لگانا.** اس میں استعاروں کے ذریعے تصّور کی آنکھ میں کاجل کی سلائی پھیری ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادبِ اُردو ، ۲ : ۸۰۷). ۲. **پہلے دستور تھا جب کسی مجرم کو اندھا کرنا منظور ہوتا تو سونے کی سلائی تمدے پر خُوب رگڑتے جب گرم ہو کر جلنے لگتی فوراً آنکھوں میں پھیر دیتے جس سے بصارت زائل ہو جاتی تھی ، گرم سلائی کے ذریعے اندھا کرنا ، نابینا کرنا.**

کیا نظر اس نے دمِ چشم نُمائی پھیری
شاخ نے دیدۂ نرگس میں سلائی پھیری

(۱۸۳۹ ، نکہت دہلوی (نوراللغات)).

سلائی نِیل کی اب پھیرتے ہیں
ارے داغ اور پلکوں سے لڑا آنکھ

(۱۸۷۲ ، تذکرہ عروس الاذکار (داغ ، محمد ہدایت اللہ خاں) ، ۶۸).

کہ بدسلوکی کی درانتی نے
میری آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں تھیں

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیاں ، ۱۱۶).

--- کرنا ف مر.
(طب) سوراخ کرنا ، چھیدنا ، برمانا ، عمل جراحی کرنا ، سوراخ کر کے سلائی سے پیشاب نکالنا. مثانے کے حال پر بھی نگاہ رکھنا اور حاجت ہو تو سلائی کر کے پیشاب نکالنا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۲۹).

---نُما (---ضم ن) صف.
سلائی کی طرح کا ، سلائی سے مشابہہ. حشرائی ریطانہ ... میں سات عدد ریطانی یا شبکی خلیہ ایک دوسرے کے ساتھ ایک سلائی نُما چوکھٹے میں مل کر نصب ہوتے معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۵۹). [سِلائی + ف : نما ، نمودن ـ ظاہر ہونا].

سِلائی (کس س) امث.
۱. کپڑوں کو سُوئی دھاگے سے جوڑنے کا عمل ، ٹانکا ، سُوئی کا کام ، درزی کا کام یا پیشہ حور بانو سے سِلائی اور پکانے کا کام لیا کرو. (۱۹۱۷ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۱ : ۳۰). والکو کے کپڑے ڈھول میں اَٹے ہوئے تھے ... ایک پائینچہ گھٹنے کے اوپر سے پھٹ رہا تھا اور دوسرے کی سِلائی ادھڑ گئی تھی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۴۴). ۲. کپڑے سینے کی اُجرت. سینا پرونا ان کو اس لیے بتایا کہ درزی مغلانی کو سلائی دینی نہ پڑے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۰). یوں تو چسٹر کی سِلائی آٹھ روپے بھی ہوتی ہے مگر دیکھیئے تو سہی کہ ظالم نے گویا تصویر کھینچ دی ہے. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۹).
۳. کیڑے کی ایک قِسم جو اکثر ایکھ ، مکئی اور جوار کو خراب کر دیتا ہے (نوراللغات). اف : کرنا ، ہونا. [سِلا + سِلانا (رک). + ئی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

---بَنائی (---فت ب) امث.
(ریشم اور سن) ریشمی تاگا اور تانا تیّار کرنے کی صنعت ، سِلائی سے مراد کچے ریشم کے تاروں کا جوڑنا اور بلانا اور بنائی سے اس کا تاگا بنانا اور حسب ضرورت تار تار کرنا سمجھا جاتا ہے یہ دونوں کام عام طور سے ایک ہی کارخانہ میں ہوتے ہیں اور اصطلاحاً سِلائی بنائی کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں (ا پ و ، ۲ : ۲۵). [سِلائی + بنائی (رک)]

---پِرونی (--- کس پ ، و مج) امث.
سینا پرونا ، سلائی اور پرونے کا کام ، اُجرت پر سِینا پرونا. بچاری ماں نے گھر پر سِلائی پرونی شروع کر دی. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۲۶). [سِلائی + پرو (پرونا (رک) سے) + نی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

سِلائیڈ (کس مج س ، ے ، ی مخ) امث.
شیشے یا سلولائیڈ کی چھوٹی تختی جو خوردبین ، سیربین وغیرہ میں لگی ہوتی ہے. تصویر لینے کے واسطے آئینہ کا ڈارک سلائیڈ میں رکھنا ضروری ہوتا ہے اس کے رکھنے کے دو طریقے ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، ۴ : ۴۴). جب خردنامیوں کو نوری خردبین کے ذریعے دیکھنا مقصود ہو تو پہلے سلائیڈ پر ان کا لیپ لگاتے ہیں (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۸) [انگ : Slide]

سَلَب (فت س ، ل) امذ.
مالِ غنیمت، لوٹ کا مال ، جنگ میں مقتول کا ذاتی سامان (اسلحہ).

تو لے کون چاہتا سلاح و سلب
بڑا ہی کیا تھا یہ تُو نے غضب

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (ترجمہ) ، ۱۴۸). امام شافعی کے نزدیک سلب کا مستحق ہمیشہ قاتل ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۳۹). ۲. جنگی ساز و سامان.

نہ ساز و سلب ہے نہ تعداد ہے
بِاَیمَا نِہِمْ اِنَّھُمْ یُنْصَرُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۵۶). [ع].

سَلْب (فت س ، سک نیز فت ل) امذ.
۱. (أ) معدوم ہونا ، نابود ہونا ، اِختتام ، عدم ، باقی نہ رہنے یا دُور ہونے کی حالت. پانی کی حرارت اندرونی یا داخلی حرکت کے زوال و سلب سے منجمد ہو جاتی ہے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۰۷). عقیدہ ہے کہ سلبِ نور کا نام ظلمت ہے جس کا مستقل وجود ثابت نہیں ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۰). (اا) دور کرنے کی کیفیت ، جذب کرنا ، لے جانے یا مٹانے کا عمل جذب و سلب اشیاء بواسطہ محبت و نفرت ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۹). مٹی میں خدا نے سلب عفونت کا خاصہ رکھا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۲۶). ۲. (أ) چھین لینا یا معدوم کر دینا ، لُوٹ لینا ، زبردستی چھین لینا. عرب کا ذریعۂ معاش عموماً قافلوں پر حملہ آوری اور سلب اموال اور رہزنی تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۳۳۹). (اا) دُور کرنا ، ہٹا دینا ، چھین لے جانا.

اب کے جوان بھی نہیں دانش سے بہرمند
بُوڑھوں کو کیا شکایتِ سلب حواس ہے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۵۹). باوجود سلبِ اختیارات اور افلاس کے شہزادوں کا ... رکھ رکھاؤ دیدنی ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۲ : ۴). ۳. نفی کی علامت (-) (ماخوذ : پلیٹس).
۴. (أ) (منطق) نفی ، تردید ، اِنکار ، منفی قول یا نظریہ ، منفی دعویٰ.

جو ہے ایجاب و سلب کا جامع — کہ بہ عبد و بحق حق راجع

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۴۴). ایجاب اثبات کو اور سلب نفی کو کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۸). حکم ... سے منطقی معنی میں کسی کو بری کرنا یا سزا دینا مراد نہیں ہے بلکہ ایک محمول کا ایجاب یا سلب ایک موضوع سے مقصود ہے. (۱۹۲۲ ، مفتاح المنطق ، ۱۶). منہیات کے سلب و نفی سے اس کی ترکیب و تقویم ہوتی ہے. (۱۹۵۸ ، انتخاب الہلال ، ۱۸۵). (اا) (منطق) انتزاعِ نسبت ، نِسبت سے دُوری. سلب انتزاع نِسبت کا نام ہے تو محتاج ہونے کی نسبت خدا سے انتزاع یعنی دور کر دے. (۱۹۲۳ ، المنطق ، ۴). [ع].

---جُزئی کس صف (---ضم ج ، فت ز) امذ.
کسی نظریے یا عقیدے کے کسی ایک حصّے سے انکار ، خاص نفی یا انکار (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سلب + جُزئی (رک)].

--- کرنا محاورہ.
چھین لینا ، زائل کر دینا ، ختم کر دینا.

حکم شرعی سے کرے سلب وہ سب جذبۂ شوق
سردِ مجذوب سے گر ترک ہو سترِ عورت

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۳۱۶). نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اُسے خوشنما کر دیتی ہے اور جس چیز میں سے سلب کرلی جاتی ہے اسے بھونڈی بناتی ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۹). ۱۹۴۰ء کے موسم گرما میں جرمنی نے انگلستان پر شدید ہوائی حملے کئے اور خیال تھا کہ وہ اپنی فوجیں وہاں اُتار کر انگلستان کی آزادی کو سلب کرے گا.(۱۹۸۶، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہدِ آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۱۳۹).

---کُلّی کس صف (---ضم ک ، شد ل) امذ.
تمام سے اِنکار ، عام اِنکار (پلیشس). [سلب + کُلّی (رک)].

---مَرَض کس اضا (---فت م ، ر) امذ.
(طب) **شفا ، صحت ، تندرستی.**

بھر سلبِ مرض کی آرزو دل میں کر
تا جسم پہ تیرے آئے اوسکا سب بار

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۱). دہلی میں ایک ہندو فقیر تھا سلبِ مرض میں بڑا کمال رکھتا تھا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۲۳). وہ یا ایھاالمزمل کے عامل مشہور ہیں اور سلبِ مرض کرنے میں یدطولیٰ رکھتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۹۳). [سلب + مرض (رک)].

---ہو جانا / ہونا محاورہ.
۱. **چھن جانا ، معدوم ہونا ، ختم ہونا.**

قائم اپنا تو کر توکل پر قلب
ایمان ترا کہیں نہ غمگیں ہو سلب

(۱۸۳۸ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۸). روز بروز ایسا زمانہ آتا جاتا ہے کہ ہم سے اس کے برداشت کی قوت سلب ہوتی جاتی ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۳). جب مہاراجہ کے اِختیارات سلب ہو گئے تو کوئی قدردان نہ رہا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۰). کسی بیماری کے باعث اس کی آواز سلب ہو جائے تو اس سے بڑا سانحہ اور کیا ہو گا. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۲۸). ۲. **گُم ہو جانا ؛ خالی ہونا** (جامع اللغات).

سَلْبی(فت س ، سک ل) صف.
منفی ، تردیدی ، انکاری . صفات یا اِیجابی ہوں گے یا سلبی ہوں گے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۸). کائنات میں اِیجابی قوتوں کے ساتھ سلبی عناصر بھی وقف کار رہتے ہیں. (۱۹۲۰، مکاتیبِ مہدی، ۱۳۷). کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو اِیجابی اِسلام کے بجائے صرف سلبی اسلام کو مسلمانوں کی ہر ترقی کا ذریعہ جانتے ہیں (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۷۳). [ع].

---اِختِلاف(---کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
(نفسیات) **منفی مخالفت یا مزاحمت یا اُس کا رجحان.** ایک کٹے ہوئے عصب میں وہ چیز جس کو سلبی اختلاف کہا جاتا ہے... منفرد اور یکساں کیفیت کا واقعہ ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۱۳۷). [سلبی + اِختلاف (رک)].

---دَعْویٰ (---فت د ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ.
منفی دعویٰ ، منفی قول یا نظریہ. یہ شعور بجائے خود یا اپنی مکمل صورت میں کیا ہے اس کے متعلق ہم صرف سلبی دعویٰ کرسکتے ہیں. (۱۹۴۷ ، مقدمۂ اخلاقیات (ترجمہ)، ۴۷) [سلبی + دعویٰ (رک)].

---رَدِّعَمَل(---فت ر ، شد د بکس ، فت ع ، م) امذ.
(نفسیات) **منفی ردِعمل.** تہیج کی وجہ سے کردار میں جو مختلف تغیرات پیدا ہوتے ہیں وہ تین بڑی بڑی قسموں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں. ان کو ہم اِیجابی ردِعمل ، سلبی ردِعمل اور خوراکی ردِ عمل کہہ سکتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۸۲). [سلبی + ردِعمل (رک)].

---شاعِری(--- کس ع) امث.
(تنقید) **منفی نظریات کی حامل شاعری.** اپنے افکار کے موثر ہونے کا یقین ہو تو وہ ایجابی شاعری ہوتی ہے جب اس بارے میں اسے شک یا ناامیدی ہو تو وہ سلبی شاعری بن جاتی ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۳۸).[سلبی + شاعری (رک)].

---کَیفِیَّت(---ی لین ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
دور رہنے کی حالت یا کیفیت ، بچنے کا عمل. غالب کے یہاں کبھی کبھی مایوسی ... اور سلبی کیفیت کا اظہار عام طور پر ملتا ہے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، ا کتوبر ، دسمبر ، ۱۰۱).[سلبی + کیفیت (رک)].

سَلْبِیات(فت س ، سک ل ، کس ب ، شد ی) امذ ؛ ج.
سلبی یا منفی رویے ، قول یا نظریے یا ردِعمل. اگر کوئی حد ازروئے صورت سلبی ہو تو کچھ ضرور نہیں کہ اس کی تعریف سلبیات سے کی جائے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱۴۸). [سلبی + یات ، لاحقۂ جمع].

سَلْبِیَّت(فت س ، سک ل ، کس ب ، شد ی بفت) امث.
نفی ، تردید یا اِنکار. الفاظ کے معنی خود اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ دوسری اشیا کی سلبیت ہیں. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱). [سلبی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَلْبِیَّہ(فت س ، سک ل ، کس ب ، شد ی بفت) صف.
سلبی (رک) سے منسوب ، منفی. جب وجودِ خالق و صفاتِ ثبوتیہ و سلبیہ و نبوت انبیا و معاد کو آدمی جان لے اور ان سب کا اس کو یقین ہو ، اس وقت علم شرعی پر یقین کر سکتا ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ ، ۶ : ۱۰۵). وہ کسی کا محتاج نہیں ہے اور ذات و صفاتِ حقیقہ اور اضافیہ اور سلبیہ سب مجموعہ کے اعتبار سے اس کا اسم اللہ ہے (۱۹۵۹ ، تفسیرِایوبی ، ۱۸:۱). [سلبی + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

سُلَبھ(ضم س ، فت ل) صف.
حاصل کرنے میں آسان ، جس تک رسائی آسان ہو ، معلوم یا محسوس کرنے میں سہل ، آسان ، ممکن ، عمل پذیر. یہ سب سے سُلبھ ہے اور اپنے آپ سے جانا جاتا ہے اور باندھو کی طرح پراپت ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بشسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۲). [س : सुलभ].

سِلِپ (کس س ، ل) امث.
۱. **پتلا لمبا ٹکڑا (عموماً کاغذ کا) ، پرچی ؛ (مجازاً) مطبع کے پروف.** بحالت نہ ہونے عُمدہ امپریشن کی دوسری سِلپ تیار کی جاویگی. (۱۸۹۹ ، شناختِ ابہام ، ۱۵). ایک جملے کی سِلپ اٹھائے اور تختۂ سیاہ اور چارٹ پر سے مقابلہ کر کے پڑھ کے سُنائے. (۱۹۳۵ ، رہنمائے مدرسین ، ۲۵). قائدِ اردو ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم نے اپنی فالج زدگی سے چند ماہ پہلے اہلِ پاکستان کے نام التماس کی ایک سِلپ شائع کی تھی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۸۵). ۲. (کھیل) **کرکٹ فیلڈ میں وہ جگہ جو وکٹ کے پیچھے "آف" کی سمت ہوتی ہے.** اپنی زندگی میں انہوں نے دو کیچ بھی کیے تھے پہلا اس طرح کہ ایک میچ میں شیطان اور مس سلپ میں کھڑے باتیں کر رہے تھے. (۱۹۸۰ ، پرواز ، ۱۰۲). ۳. **غلطی ، سہو** (جامع اللغات). [انگ : Slip].

---رِنْگ (--- کس ر ، غنہ) امذ.
(برقیات) **مقناطیس میں اِستعمال ہونے والا ایک گھومنے والا حلقہ دار آلہ جو بجلی پہنچانے کا کام انجام دیتا ہے.** کرنٹ سِلپ رِنگ سے کاربن برش کے ذریعہ ڈسٹریبوٹر میں سے ہوتا ہوا جس پلگ کی باری ہوتی ہے اس کے پائنٹوں کو عبور کرتے وقت بجلی کے شعلہ میں تبدیل ہو جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۵۲). ان ہیڈز کو سِلپ رنگس یا کاربن برش یا گھومنے والے ٹرانسفارمر کے ذریعے آر ، ایف سگنل دیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلیویژن ، ۱۵۰). [انگ : SlipRing].

---کاپی امث.
لمبی کاپی جس میں بچوں کے لکھنے کے لیے حروف اور فقرے خوش خط درج ہوں. میں نے مِصر سے براہِ راست عربی خط ثلث پختہ کرنیکے لئے بچوں کی سِلپ کاپیاں منگائی تھیں. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۷۵). [انگ : Slip Copy].

---کَرْنا محاورہ.
پھسلنا ؛ ڈھیلا ہو جانا (کسی آلے وغیرہ کا). یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کلچ پھسل رہا ہے یا سِلپ کر رہا ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۱۷).

---وے امذ.
ڈاک (گودی) کا وہ سلامی دار راستہ جس پر سے جہاز پھسل کر سمندر میں جاتے ہیں . ایک چھوٹا سِلپ وے زیر تعمیر ہے . (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۳۲). [انگ : Slip Way].

سِلْپ (کس س ، سک ل) امذ.
(رقص) **سِلپ اس انگ کا نام ہے جو سلامت اور نزاکت سے نرت کیا جاوے اور سبک رو، عام فہم اور عام پسند ہو** (تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۴). [س : شِلپ शिल्प].

سِلْپَٹ (۱) (کس س ، سک ل ، فت پ) صف.
۱. **چکنا ، ہموار ، چورس ، پھسلنے والا.** یہ والا قدر شہزادے طالب علمی کے لباس کو اور چوکونیا سِلپٹ ٹوپی کو ... زیادہ معزز سمجھتے تھے. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۴۴۱).

لیکن زمین ایسی تھی سِلپٹ کہ واہ واہ
سنبھلی اگر ردیف تو مضمون پھسل گیا

(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۸ : ۳). ۲. **جو گھِس گھِس کر چکنا اور ہموار ہو گیا ہو ، جس کے نقوش مٹ گئے ہوں ، بے نقش ، عموماً سکّے کے لیے مُستعمل.**

دو قصیدے جو سُنے مصحفی و انشا کے
واقعی سکۂ رائج ہیں و لیکن سِلپٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸). جُوتیاں چلتے چلتے سِلپٹ پیسے کی طرح گِھس چکی تھیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۷). اکنی میں یہ صفت ہے کہ جلدی گِھس پس کے سِلپٹ ہو جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۶ : ۳). ۳. **سپاٹ ، تاثر سے پاک ، جذبات سے عاری (چہرہ وغیرہ).**

ترے منہ اگر دیکھ پائے قمر
یہ سِلپٹ بنے چہرہ شاہی ابھی

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۵۶) [رک: سل (۱) + پٹ (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
گھِس گھِس کر نقش مِٹانا (سِکّہ وغیرہ کے).

اگر داغِ دل سے مری حسرت اُبھرے
کرو ایسے سِکّہ کو سِلپٹ مسل کر

(۱۸۹۷ ، دیوانِ ڈاکٹر مائل ، ۹۴).

سِلْپَٹ (۲) (کس س ، سک ل ، فت پ) امث.
بن ایڑی کی جوتی ، پھٹی جوتی. سِلپر ایک خاص قسم کی بے ایڑی کی جُوتی کے مفہوم میں عام طور پر مستعمل ہے . اس کا بگڑا ہوا رُوپ سِلپٹ بھی رایج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۲). [انگ : Slipper کا بگاڑ].

سِلْپَٹ (۳) (کس س ، سک ل ، فت پ) امذ.
وہ تختہ جو ریل کی پٹڑی کے نیچے بچھایا جاتا ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [انگ : Sleeper (رک) کا بگاڑ].

سِلْپْچی (کس س ، فت ل ، سک پ) امث.
رک : **چلمچی.** جڑاؤ سِلپچی ، آفتابوں سے ہاتھ دُھلائے جاتے ہیں. (۱۷۴۶ ؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۴). سارے غُلام زیر انداز اور سِلپچی آفتابہ لے کر حاضر ہوئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۰). سینی سِلپچی ، خاصدان ، اُگالدان سب چیزیں منجوائیں (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۹۷). سلپچی یہ لفظ سے اغلباً سیلاب چی تھا کیونکہ استعمال کرتے وقت اس میں پانی کا چھوٹا سا سیلاب ہی تو آ جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، طنزیات و مقالات ، ۳۹۰). [سیلابچی (رک) کا بگاڑ].

سِلْپَہ (کس س ، سک ل ، فت پ) امذ.
ایک قسم کا پتھر ، سماق. ایک پتھر نائیس (سِلپہ) ہے جو تغیر پا کر سنگِ سماق کی صورت اِختیار کر لیتا ہے . (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰). [مقامی].

سُلْت (ضم س ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا جَو ہے. اس کا پودا جَو کے پودے کی طرح ہوتا ہے

مگر اس پر جَو کا سا پوست نہیں ہوتا۔ سُلت جو کی قسم سے ہے اس پر چھلکا نہیں ہوتا۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۹۶)۔ سلت جو گیہوں کی طرح ایک نرم اناج ہے اور جو کی خصوصیات رکھتا ہے۔ (۱۹۷۲ ، توضیع المسائل ، ۱۷۹)۔ [ع]۔

سُلْٹ لینا / سُلْٹنا ف مر ؛ محاورہ۔
۱. **سیدھا کرنا ، نبٹنا ، باہم طے کرنا ، قضیہ چکانا ، بدلہ چکانا ، درست کرنا ، اصلی حالت پر لانا۔**

پھر نو بیتایٔ فرقت سے سُلْٹ لوں گا میں
دو گھڑی کو بھی اگر میری طبیعت ٹھیری

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۲۳۷)۔ اگر وہ راستہ روکیں تو ان سے بھی سُلْٹ لے۔ (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۱۸۳)۔ ۲. **نپٹنا ، باہم سلوک ہونا۔** خدا معلوم ان دونوں کی وہاں کیسی سُلْٹ رہی ہو گی۔ (۱۹۴۴ ، بزم رفتگاں ، ۷۵)۔

سَلَج (۱) (فت س ، ل) امث۔
سالے کی بیوی۔

سلج کا تو مرے بُوٹا سا قد ہے
ہے گردن اس کی خاصی مور کی سی

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۴۵)۔ ان کی ہوتی کی سلج کی جو سگی بھوپی کی سالی کی جو بہن تھیں ان کی دادی کی گیلڑ بیٹی میری بہن ہیں۔ (۱۹۴۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۳۱)۔ [سرہج (رک) کا بگاڑ]۔

سَلَج (۲) (فت س ، ل) صف۔
شرمیلا ، حیا کرنے والا۔

براجمان ہوئے آکاش پر مکٹ دھاری
سلج سہاس سے چھلکائے پریم رس ، پیتم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۷)۔ [س : سلجّ सलज्ज]۔

سَلَج (۳) (فت س ، ل) امث۔
گاڑھی چکنی کیچڑ۔ معدنی مادے سکیل بنانے والے اوّل تو بائیلر میں بشکل سفوف تہہ نشین ہوتے ہیں یا بشکل سلج ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز ۲ : ۳۲۵)۔ [انگ : Sludge]۔

سِلِج (کس س ، ل) امذ۔
ہتھوڑا۔ سلج کے لئے سمت اُفقی تھی اور بیرم اور مرکب چرخی کے لئے عمودی۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۳۷۳)۔
[انگ : Slege]۔

سُلَّج (ضم س ، فت ل بشد) امذ۔
سلج :۔ منتخب اللغات میں لکھا ہے کہ ایک گھاس ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۸۸)۔ [ع]۔

سُلجھا سُلجھایا (ضم س ، سک ل) صف مذ۔
سلیم الطبع ، مہذب ، نبٹا ہوا ، تجربہ کار ، جہاں دیدہ (ماخوذ : مخزن المحاورات)۔

سُلجھانا (ضم س ، سک ل) ف م۔
۱. **اُلجھے دھاگوں یا بالوں وغیرہ کے بل کھولنا (اُلجھانا کا نقیض)۔**

سیدھی مری باتوں سے عبث ہوتے ہو ٹیڑھے
سُلجھانے میں زُلفوں کے تو اُلجھا نہ کرو تُم

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۵)۔ خورشید زمانی منہ ہاتھ دھو کے بیٹھی سر گندھوا رہی تھی ، بالوں کے سرے سُلجھا چکی تھی۔ (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۸۱)۔ ۲. **ابہام ، اشکال دور کرنا ، پیچیدہ معاملے کا فیصلہ کرنا ؛ وضاحت کرنا ، سمجھانا ، حل کرنا۔** حدیث میں ایک جگہ اُلجھے ہوئے تھے سید کاظم نے اس خوبصورتی سے سلجھایا کہ مان گئے۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۱۱)۔ نظم و نسق کی راہ میں گلیے بگلیے جو پیچ پڑیں گے ان کے سُلجھانے میں ڈاکٹر منظور احمد کی کوششیں بارآوار ثابت ہوں گی۔ (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۶)۔ [سُلجھنا (رک) کا تعدیہ]۔

سُلْجھاؤ / سُلْجھاوا (ضم س ، سک ل ، و مج) امذ۔
۱. **عُقدہ کُشائی ، فیصلہ ، حل (اُلجھا کا نقیض)۔** تحصیل کے وقت اوس کی بڑی قدر ہے گویا نایب منایب محکمہ عالیہ صدر ہے کشاد رزوں کا جماو ہے ، کسی کو تنبیہ کسی کا سُلجھاؤ ہے۔ (۱۸۴۵ ، پالی گلاٹ ، ۱۲۹)۔ اس پر یہ اعتراض وارد رہتا ہے کہ دوسری کوشش سے پہلے کوئی سُلجھاؤ کی صورت پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۵۵)۔ اپنوں کو اپنا نہ سکا اور بیگانوں سے اُلجھ پڑا دیوانوں سے سُلجھاؤ میں فرزانوں سے اُلجھ پڑا۔ (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۵۴)۔ ۲. **وضاحت ، صفائی۔** بوستان میں نہایت سادگی ، الفاظ کی نرمی اور گُھلاوٹ ، ترکیبوں کا سلجھاؤ ... اور باوجود ساختگی کے کمال بے ساختہ پن پایا جاتا ہے۔ (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۱۱)۔ [سلجھنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

سُلْجھاوَٹ (ضم س ، سک ل ، فت و) امث۔
رک : سُلجھاؤ معنی ۱۔

مدام عُقدہ کُشا رکھ اسے زمانے میں
اوسی کے ہاتھ ہے میرے دل کی سُلجھاوٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۳)۔ [سُلجھاؤ (رک) + ٹ ، لاحقۂ تانیث]۔

سُلْجَھن (ضم س ، سک لِ ، فت جھ) امث۔
سُلجھنے کی کیفیت ، حل (اُلجھن کا نقیض)۔ عقدے کا حل نہ تھا اُلجھن کی سُلجھن نہ تھی۔ (۱۹۱۸ ، آفتابِ دمشق ، ۴۶)۔ کیسی لگی من میں کہ الجھ گئی (گیا) سلجھن میں ۔ براو خدا کہیں یہ نہ سمجھ لیجئے گا کہ میں کسی کی زُلفِ گرہ گیر وغیرہ۔ (۱۹۵۶ ، خالہ اپوا کے نام خطوط ، ۵۶)۔ [سُلجھنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

سُلَجْھنا (ضم س ، فت ل ، سک جھ) ف ل۔
۱. **سُلجھانا (رک) کا لازم ، اُلجھے ہوئے دھاگوں یا بالوں کا کُھل جانا ؛ فیصلہ ہونا ، حل ہونا ؛ صلح ہونا۔**

بات کُچھ دل کی ہمارے تو نہ سُلجھی ہم سے
آپ ہی خوش ہوتے ہے آپ ہی گھبراتا ہے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۴)۔

اُلجھاؤ پڑ گیا سو سُلجھی نہ اپنی اس کی
جھگڑے رہے بہت سے گزرے بہت قضایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۲)۔

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
(۱۸۷۹، مسدسِ حالی، ۱۳). اپنے تجربے سے واقعات سُنکر رائے دیں کہ جو گُتھی پڑ گئی وہ کس طرح سُلجھے. (۱۹۱۹، جوہرِ قدامت، ۶۸). مجھے ان کی سُلجھی ہوئی عالمانہ باتیں سُننے کا کئی بار موقع ملا. (۱۹۸۸، افکار، کراچی، ستمبر، ۲۰). ۲. **صاف ہونا، نِکھرنا؛ پیچیدگی رفع ہونا.** اس عہد میں زبان سلجھ چکی تھی. (۱۹۶۱، تین ہندوستانی زبانیں، ۱۹۷). [سُ ـ اچھا + اُلجھنا (رک)].

سُلَجھوانا (ضم س، فت ل، سک جھ) ف م.
دُوسرے کے ہاتھوں سُلجھانا، ٹھیک کروانا، درست کروانا؛ کنگھی کروانا.

ہوتی جو غرض چھاتی سے لپٹانے کو آتے
زلفیں جو اُلجھتیں تو سُلجھوانے کو آتے
(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۲۰). [سُلجھنا رک کا متعدی المتعدی].

سُلجھے سُلجھے (ضم س، سک ل) صف.
سُلجھے ہوئے، سنْورے ہوئے، بنائے ہوئے، کنگھی کیے ہوئے بال.

کس پری کے سُلجھے سُلجھے بال یاد آئے مُجھے
دم میں سو سو مرتبہ اُلجھے مرے تارِ نفس
(۱۸۳۲، دیوانِ رند، ۱ : ۶۶). [سُلجھنا (رک) حالیہ ناتمام].

سُلَچَّھن (ضم س، فت ل، شد چھ بفت) صف مث (قدیم).
نیک چلن، پارسا عورت.

کیوں پا سکے اُسے سگھڑ سُلچّھن
تجہ تان کوں گیان کا گِنی جن
(۱۷۰۰، من لگن، ۳). [س ـ اچھا + لچّھن (رک)].

سِلَح (کسر س، فت ل) امذ؛ ج سلحہ.
سلاح، اسلحہ، ہتھیار، آلاتِ حرب.

سو جیوں ابر دو دھرتے فوجاں چلیاں
جھمکنے لگے سلح جیوں بنجلیاں
(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۱۰۷).
ہیں لشکری نیناں تری سنجور سلح کلا کرے
کوئی ریس تس کی کیوں کرے سوندل کرے اسباب میں
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۲۸۹).
شاہاں میں قطب آفاق کا توں شاہ عبداللہ ہے کر
تج تن سلح سنجوت جم ساجے سراسر فتح کا
(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۳۵).
اوّل باپ کوں بیچ گھوڑا لیا
دے ماں کو سلح اور کپڑا لیا
(۱۷۳۶، قصۂ فغفورِ چین، ۷۲).
تھے کھولے ہوئے سب سلح اور ساز
کوئی درد پڑھتا تھا کوئی نماز
(۱۸۸۰، قمقام الاسلام، ۲۳). [ع : (س ل ح)].

۔۔۔بازی امث.
باہم ہتھیار چلنا، ہتھیاروں کے ساتھ لڑنا. کسی طرح سے ضلع میں نوبت سلح بازی کی نہیں پہنچے گی. (۱۸۵۸، سرکشیٔ ضلع بجنور، ۲۲۴). [سلح (رک) + ف : باز، بازیدن ـ کھیلنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔بَنْد (۔۔فت ب، سک ن) صف؛ ج سلحہ بند.
ہتھیار بند، مسلّح. اس طرح وہ سلحہ بند ہو کر (را ک) کتل معدنیات کے مفاصل میں گُزرتا ہے اور کہیں ان کو چھیلتا ہے اور کہیں ان کو چھیدتا ہے. (۱۸۹۰، جغرافیۂ طبیعی، ۱ : ۵۳). [سلح + ف : بند، بستن ـ بندھنا].

۔۔۔بَنْدی (۔۔فت ب، سک ن) امث.
ہتھیار سجانا، سلح پوشی.

تھی سلح بندی کہیں ترتیلِ قرآنِ مجید
شام سے سامانِ صبحِ قتل کرتے تھے شہید
(۱۸۷۱، مہرِ نبوت، ۲۶). [سلح + بند (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔پوش (۔۔و مج) امذ (قدیم).
اسلحہ پہنے ہوئے، سپاہی، فوجی، ہتھیاربند، مُسلّح.

سلحدار سردار جیتے وزیر
سلح پوش راوت و برناؤ پیر
(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۱۰۶).
سلح پوش تھیاں اور شمشیر زن
دلاور اتھیاں ہور تھیاں صف شکن
(۱۶۳۵، قِصّۂ بے نظیر، ۳۸).
اپنگ دھار کاریاں میں تھا پیش دست
سلح پوش تس فوج یک مست ہست
(۱۶۶۵، علی نامہ، ۲۰۶).[سلح + ف: پوش، پوشیدن ـ پہننا].

۔۔۔پوشاں (۔۔و مج) امذ؛ ج.
سلح پوش (رک) کی جمع، ہتھیاربند سپاہی.

سلح پوشاں میں دو دھر کے لگے دھکانے آ ایسے
فلک کی پیت کی طالع سبدس ات کھلا کھل کا
(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۷۰).[سلح + پوش (رک)+ اں، لاحقۂ جمع].

۔۔۔پوشی (۔۔و مج) امث.
ہتھیار بندی، مسلح ہونا، ہتھیار سے لیس ہونا، سپاہی کا سامان (ہتھیار اور لباس کو چھوڑ کر تھیلا وغیرہ) (اسٹین گاس) [سلح + پوش (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔خانَہ (۔۔فت ن) امذ.
رک : سلاح خانہ، ہتھیار رکھنے کی جگہ، فوجی مال خانہ.

چلا سب سلح خانۂ رستمیں
جوتا توپ خانہ تو ہے زمیں
(۱۷۹۴، جنگ نامۂ آصف الدولہ و نواب رام پور، ۳۱). کبھی فیل خانہ و اصطبل کی سیر ہے اور کبھی سلح خانہ اور توشک خانہ کی. (۱۸۵۵، بھگت مال، ۱۲۳).

ہوئی نظم کی گفتگو ختم جب
لیا جائزہ سلح خانے کا تب

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۲۳). عربوں کے بارہ گروہ تھے ہر گروہ کا سردار، عَلَم اور سلح خانہ جُدا تھا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۵۶۰). [سلح + خانہ (رک)].

---دار صف ؛ــ سلحدار.
سپاہی ، ہتھیار بند ، میگزین کا داروغہ.

سلحدار سردار جیتے وزیر
نہ گھر میں رہیا کوئی برنا و پیر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۸).

جو بارہ اماماں ہیں ان پر سلام
سو بارہ سلحدار تیرے مدام

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱).

کہ تھا مجھ پدر سو شجاعت مآب
قدیم یک سلحدار جمع رکاب

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۰). سلح داروں کو سِکھا دیا کہ جب میں اس سے باتیں کر کے چُپکا ہو رہوں اور تم کو دیکھوں تو تُم تلوار کھینچ کر اس کا سر تن سے اُتار لینا. (۱۸۸۰ ، تاریخِ ہندوستان ، ۱ : ۱۷۳). اولیا نے قرآنِ مجید کو خاص خوش الحانی سے پڑھنے میں شہرت حاصل کی اور یہی مبارک واقعہ سلطان مراد رابع کے سِلحدار ملک احمد آغا سے ان کی ملاقات کا سبب بنا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۶۰). [سلح + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---ساز صف.
ہتھیار بنانے والا.

طعنہ دیتے تھے سلح ساز کہ اے قومِ دغل
ہے یہ البتہ کہ ہو نصب سرِ نیزہ پہ پھل

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱۹ : ۷۸). [سلح + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

---سَنجوگ (---فت س ، مغ ، و مج) امذ.
فوج کا ساز و سامان اور اِتحاد و یگانگت. دو لاکھ سواران جرار سلح سنجوگ سے آراستہ و پیراستہ گُزرنے لگے. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۹۸). [سلح + سنجوگ (رک)].

---شور (---و مج) صف ؛ــ سلحشور.
ہتھیار بند ، مسلح (سپاہی)؛ بہادر ، جرأت مند.

بسکہ فعال ما یرید ہے آج
ہر سلحشور انگلستان کا

(۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۵۳).

ماتھا بھی تنگ ، ہاتھ بھی کوتاہ ، دل بھی تنگ
قتال بد مزاج سلحشور خانہ جنگ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸).

لشکر کے سلحشور بہادر جو بڑے ہیں
کاندھے پہ دھرے گرز غضبناک کھڑے ہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثیٔ شاد ، ۲ : ۸۶). لوگوں کے ہتھیار بحق ضبط ہونے ہیں س سے پہلے تو ہرشخص سلحشور ہوتا تھا. (۱۹۷۴ ، ابنِ بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۰۷) ۲. **وہ شخص جو ورزش اور ہتھیاروں کا استعمال بہت کرے** (مہذب اللغات). [سلح + شور ، لاحقۂ صفت].

---شوری (---و مج) امث ؛ــ سلحشوری.
ہتھیار چلانا ، شمشیر زنی ، سپہگری ، بہادری ، دلیری ، مشاق. بادشاہ نے کہا ... کیوں کر عزمِ رزم اور ارادۂ سلحشوری کروں گا. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۴۲۴). جب اس کے کان میں آواز پڑی، جوش تہمتنی سے گھوڑا بڑھا کر سلحشوری کرنا شروع کی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۵).

گھوڑے قابو میں جو تھے ران کی شہزوری سے
زلزلہ آ گیا شیروں کی سلح شوری سے

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیّرہ ، ۱ : ۶۴). [سلح + شور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَبا (---فت ق) امث.
زرہ بکتر ، سپاہی کا لباس. سلح قبا ، ڈیڑھ روپے سے ایک مُہر تک (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۲۰۲). [سلح + قبا (رک)].

سُلَحْفات (ضم س ، فت ل ، سک ح) امذ.
کچھوا ، سنگ پُشت. سلحفات ... یہ جانور خُشکی اور تری میں دونوں جگہ رہتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۶). سلحفات صحبت کرنے میں بہت دیر تک ٹھہرتا ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۲۹). [ع].

سُلَحْفِیَہ (ضم س ، فت ل ، سک ح ، کس ف ، فت ی) امذ.
رک : **سلحفات ، کچھوا.** صنفِ اوّل میں کچھوے اور سنگ پشت (سلحفیہ) ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۸۲). [ع].

سَلْخ (فت س ، سک ل) امث.
۱. **قمری مہینے کا آخری دن جس کی شام کو نیا چاند نظر آئے ، چاند رات.**

گیان وہ بے جان ہے جس میں بوج نیں
جیوں سلخ پہ نور ہے واں دوج نیں

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۵۷).

اگر بالفرض ہو وہ عید کی سلخ
شبِ ماتم سے بھی گُزری نپٹ تلخ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۴). جب وہ بھی مہینہ تمام ہوا اور سلخ کا دن آیا ، صبح کو اسی صورت سے سارے عالم کا وہاں ازدہام ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۷). وہ سلخ شعبان کو چنبل کے کنارے پر پہنچے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۹ : ۱۵).

اس کے حق میں ہیں چشمۂ تلخ
ہر غرۂ نظر میں صورتِ سلخ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۰۶). ۲. **جانور کی کھال کھینچنا ، پوست کشی ، پوست اُتارنا.** سلخ کہتے ہیں جانور کی کھال اُتارنے کو جس سے نیچے کا گوشت ظاہر ہو جائے (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۷۵۹). ۳. **(عروض) بہ .زحافِ اواخر**

مصاریع کے واسطے خاص ہے جب رکنِ آخر کے آخر میں دو سبب خفیف و تد متفرق کے بعد واقع ہوں تو ان دونوں کو نکال کر وتد کے حرفِ آخر کو ساکن کرنا بدیں حساب فاع لاتن سے فاع بسکون آخر رہے گا اس کے مزاحف کو مسلوخ کہتے ہیں مگر اصل میں یہ جب اور وقف کا اجتماع ہے.

فاعلاتن میں ہو جو سلخِ وقوع
گریں اوس کے سبب ، رہے مجموع

(۱۸۷۸ ، بحر لکھنوی (قواعد العروض ، ۶۰)). ۴. **بکری کا چمڑا ؛ سانپ کی کینچلی** (جامع اللغات). [ع].

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
قصاب خانہ ، مذبح ، کمیلا. جہاں سلخ خانہ اور شکار گہ کی تعمیر میں یہ جذبہ پنہاں تھا ، کوئی دور نہیں کہ ہندی دوستی بھی وہیں سے آئی ہو. (۱۹۴۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۱ : ۱۷۳). [سلخ + خانہ (رک)].

سَلّخُون (فت س ، سک ل ، و مع) امذ.
(شکار) **ٹِڈی جو بلبل پالنے والے بلبل کے بچوں کو غذا کے طور پر اُن کے پانو توڑ کر کھلاتے تھے.** اس سے جلد پرورش پاتے ہیں اور بیمار نہیں ہوتے اور سلخون وغیرہ کے دینے سے گرم رہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۵۴). [مقامی].

سَلْخَہ (فت س ، سک ل ، فت خ) امذ.
(حیوانیات) **برچھی ، بھالا ؛** (کنایۃً) **ڈنک (کیڑے وغیرہ کا) ؛ بشرے کی نوک جو ترچھی کٹی ہوتی ہے.** سلخہ چونکہ کھوکھلا ہوتا ہے لہٰذا اس کے سوراخ کے ذریعے طفیلی میزبان کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۷۵). [سلخ ـ سلاخ + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صف.
(حیوانیات) **سِلاخ نُما ، ڈنک جیسا ، نوکیلا.** بشرے کی نوک بڑھ کر سلخے نُما نلی بناتی ہے جس کا سرا ترچھا کٹا ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۷۵). [سلخہ + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا].

سَلّخِین (فت س ، سک ل ، ی مع) امذ.
(شکار) **رک : سلخون.** پالنے والوں کی اِصطلاح میں ٹڈوں کو سلخین کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۵۴). [مقامی].

سَلْدانِیُون (فت س ، سک ل ، کس ن ، و مع) امذ.
ایک قِسم کا درخت جو تین گز لمبا ہوتا ہے اور سرد مقام میں پیدا ہوتا ہے. پتے اس کے غرب کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں. بیج اس کا دھنیے کے بیج کے برابر اور پھول لال ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۸۸). [نبطی].

سَلْرِیا (فت س ، سک ل ، کس ر) صف.
(شہدوں کی اصطلاح) **کم حقیقت** (ماخوذ: اصطلاحاتِ پیشہ ورانِ منیر ، ۵۸). [مقامی].

سَلَس (فت س ، ل) امذ.
نرمی ، آسانی (جامع اللغات). [ع].

ـــــ الْبِراز (ـــــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، کس ب) امذ.
(طِب) **ایک بیماری جس میں بار بار پاخانہ آتا ہے.** عاصرۃ المبرز کے ڈھیلے ہو جانے کے باعث برازات بے قابو ہو کر نِکل جاتے ہیں (سلس البراز) گھٹے ہوئے احشائی احساسات سے پیشاب کا احتباس اور مثانہ کا خطرناک تمدد پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، عملِ طب ، ۴۸). [سلس + رک : ال (ا) + بِراز (رک)].

ـــــ الْبَول (ـــــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
(طِب) **پیشاب کی بِیماری، مثانےکا ایک عارضہ جس میں پیشاب بار بار آتا ہے اور مرض بڑھنے کی حالت میں پیشاب قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے** (نوراللغات). [سلس + رک : ال (ا) + بول (رک)].

ـــــ الْحَرَکَت مَفْصِل (ـــــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ر ، ک ، م ، سک ف ، کس ص) امذ.
(تشریح) **ہڈی کا وہ جوڑ جس میں ایک ہڈی کی حرکت دوسری ہڈی کے بغیر آسان ہو.** ایک اِتّحاد غضروفی اور کبھی ایک سلس الحرکت مفصل موجود ہوتا ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۱۰). [سلس + رک : ال (ا) + حرکت + مفصل (رک)].

سَلِس (فت س ، کس ل) (الف) صف.
۱. **رک : سلیس ، واضح ، غیر مبہم ، آسان.**

میں یوں کہا تازہ ہو سُن ہر بول چنچل تے سلس
کی تو لگیاں توں بولنے لٹی آج اور کل تے سلس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۶). ۲. **نرم ، ملائم ، ہموار ، مطیع ؛ وہ جسے سلس البول کی بِیماری ہو ؛ فرماں بردار** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. **ہڈی کا وہ جوڑ جس میں ایک ہڈی کی حرکت دوسری ہڈی کے بغیر آسان ہو** (مخزن الجواہر ، ۴۵۱). [ع].

سَلْس (فت س ، سک ل) امذ.
دھاگا جس میں موتی پرونے جائیں (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [ع].

سَلْسَبِیل (فت س ، سک ل ، فت س ، ی مع) امث ؛ امذ.
۱. **بہشت کی ایک نہر.**

نم اس کی دسے لُطف کا سلسبیل
مکھی اس کے ہے شہد کا جبرئیل

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴).

عشق کی شمشیر کے جو مرد ہوتے ہیں قتیل
ان کو شہد جنت اور جریانِ خوں ہے سلسبیل

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۳۰).

طوبیٰ کی سلسبیل کی کوثر کے جام کی
حور و قصور ، جنّت و غلمان کی قسم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۵).

سلسبیل آگے اگر خلد سے ہوا آبِ سبیل
کہے ہے نوش کہ بُجھتی ہے کوئی اس سے پیاس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۸).

جلوۂ حق سے بے خبر زاہد
محوِ تسنیم و سلسبیل ہیں سب

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۶۴). اس دریا کی موج (یعنی

بالائی سطح) سلسبیل (بہشت کے ایک چشمہ کا نام) ہے اور اس کی گہرائی آگ. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، (سالنامہ) ، ۲۸). ۲. **خالص اور میٹھا پانی ؛ بہتا ہوا شفاف پانی** (پلیٹس). [ع].

---ـِ قَمَر کس اضا (---فت ق ، م) امث.
(کنایۃً) **چاندنی.** اُدھر سلسبیلِ قمر اس کے بدن پر پڑ رہی تھی. (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۱۵). [سلسبیل + قمر (رک)].

سَلْسَلا (فت س ، سک ل ، فت س) صف.
رطوبت والا ، پسینہ آیا ہوا ، پسیجا (نوراللغات). [مقامی].

سِلْسِلا (کس س ، سک ل ، کس س) امذ.
رک : سلسلہ ، زنجیر ؛ تعلق.

اسیرِ زُلف ترا ہے یہ قید سے مانوس
کہ چین ہی نہیں بے طوق و سِلسلا پڑتا

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۶).

گھبرا نہ چھیڑ چھاڑ سے اس زُلف کی دلا
چلنے دے جس طریق سے یہ سِلسلا چلے

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۱۴). [سلسلہ (رک) کا ایک اِملا].

سَلْسَلاٹ (فت س ، سک ل ، فت س) امث (قدیم).
۱. **رک : سلسلاہٹ ، کھٹک** (دکھنی اردو کی لُغت). ۲. **سرسراہٹ ، رینگنے یا چلنے کی آواز یا عمل.** باغ والے کی چھاتی میں بُلبل کے کدھن سوں سلسلاٹ پیدا ہو کر کھٹولنا بنا کر ... اسے پکڑ لیا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۱۷). [سلسلاہٹ (رک) کا قدیم اِملا].

سَلَسُ الْبَول (فت س ، سک ل ، فت س ، ضم ل ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
رک : سلس البول.

مریضِ سلسُ البول اک جہاں ہے تیری دہشت سے
یقیں ہے دل کو قارورے کا شیشہ آسماں ہو گا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۷). سلسل البول اور طرق موتیا بند غدہ زیر بالا ... کی کمزوری سے ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، دروں افرازیات ، ۵). [ع : سلسل + رک : ال (۱) + بول (رک)].

سَلْسَلانا (فت س ، سک ل ، فت س). (الف) ف ل.
۱. (ا) **خفیف کُھجلی یا خارش ہونا جیسے ہتھیلی یا پھوڑے کا سلسلانا** (نوراللغات). (اا) **کھٹکنا ، چُبھنا ، گھسنا.**

لگیا کانٹے تمن او سلسلانے
ہونی ہے سدا سکی دھن تلملانے

(۱۶۶۵ ، جنّت سنگار ، ملک خوشنود ، ۵۳). ۲. **کیڑوں کا پیٹ کے بل چلنا ، رینگنا ، کلبلانا.**

سل سلایا جو پائنتی کے اور
وہیں مسلا کر ایڑیوں کا زور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۲). مصادر کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں ... سلسلانا (کیڑوں کا رینگنا) وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۳۸). ۳. **پکتی ہوئی چیز میں رطوبت نمایاں ہونا ؛ خفیف پسینہ آنا** (نوراللغات). ۴. **گوشت ، تیل وغیرہ پکنے یا کھولنے سے پہلے کی آواز نکلنا ، سنسنانا.**

ادک گرم ہو سلسلاتا ہے تیل
بڈھا ٹیک بیٹھا ہے پلکاں نہ میل

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۱).

جو بارے کے طاقوں سوں کھلبلائے
سو پا تیل میں تیوں سلسلائے

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۶۸). ۵. **شک ہونا ؛ پریشان ہونا ؛ کھڑکھڑاہٹ ہونا سانپ وغیرہ کے چلنے سے** (جامع اللغات). (ب) ف م. **گرم کرنا ، ابالنا ؛ نم کرنا ؛ چوسنا ، چاٹنا** (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). [سلسلا (رک) + نا ، علامتِ مصدر].

سَلْسَلاہَٹ (فت س ، سک ل ، فت س ، ہ) امث.
۱. (ا) **خارش ، کُھجلی.** عُضوِمخصوص کو صاف نہ رکھنے سے ایک قسم کی سلسلاہٹ یا کُھجلی معلوم ہونے لگتی ہے. (۱۹۰۹ ، حرزِ طفلاں ، ۵۹). زخم کی میٹھی میٹھی سلسلاہٹ کا ہنوز یہ عالم تھا کہ جہاں معلوم ہوتی تھی وہیں معلوم ہوتی ہے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۳۰). (اا) **گُدگُدی** (مہذب اللغات). ۲. **کیڑے کا رینگنا ، سرسراہٹ.** کئی چینٹیاں محل کی چھت سے حاکم شہر کی چھاتی پر گر کر رینگنے لگیں اور ان کے چلنے کی سلسلاہٹ چھاتی پر معلوم ہوئی. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۱۷). ۳. **خلش ، سنسناہٹ.** دانت نکلنے میں مسوڑھوں میں سلسلاہٹ ہوتی ہے. (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۱۳۰). احمد بھائی کو جیسے چُل ہو رہی تھی ، کبھی کبھی گُدی کُھجاتے کبھی مونچھیں ٹٹولتے ، کبھی رانوں میں سلسلاہٹ ہونے لگتی . (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۳۲). ۴. **پکے ہوئے گوشت یا ترکاری وغیرہ کی رطوبت ، رطوبت.** گرم پیک کے بہنے کی جو سلسلاہٹ ہوتی ہے تو آپ دونوں ہاتھوں کی ہتیلیوں سے پوچھ لیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲) ۵ **زخم کی رطوبت ؛ تھوڑا سا پسینہ ؛ کھٹک ؛ شک و شبہ** (ماخوذ : جامع اللغات). ۶. **لوچ ، لچک ، کھنچاؤ.**

تھی سلسلاہٹ اس کی یہ کچھ نرم گات میں
جب واں نگہ کا دھیان پڑا جھٹ رپٹ گئی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۵). [سلسلا (رک) + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سِلْسِلاہَٹ (کس س ، سک ل ، کس س ، فت ہ) امث.
سلسلہ‌بندی ، تسلسل ؛ لڑی (جامع اللغات) . [سِلْسِلا (رک) + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سِلْسِلِ بَول (کس س ، سک ل ، کس س ، کس اضا نیز بلا کس اضا ل ، و لین) امذ.
رک : سِلس البول.

یہ مُشکل ہے جو ہویں جمع تپ اور فالج و سرسام
فسادِ خون و سِلسل بول و جدری اور فتق ساتوں

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۶۷). چند روز بعد سلطان کو سِلسلِ بول کا مرض ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۰۶). ایک ہنڈیا میں کچلہ دس تولہ کو بیس تولہ زردہ (تمبا کو) کے درمیان رکھ کر اور تین سیر پانی ڈال کر درمیانی آگ پر پکاتے رہیں ... سِلسلِ بول یا

بول فی الفراش کے لیے تمام قیمتی دواؤں سے زیادہ مفید ہے. (۱۹۳۷ ، بیلک الدرر ، ۱۶۴). [ع : سِلسل + بول (رک)].

سِلْسِلَۃُ الذَّہَب (کسر س ، سک ل ، کسر س ، فت ل ، ضم ت ، غم ال ، فت ذ بشد ، فت ہ) امذ.
سونے کی زنجیر ؛ (استعارۃً) **نامور علما و فضلاء کا حلقۂ بیعت ، سلسلۂ تلامذہ ؛ نقش قدم پر چلنے والوں اور مُریدین کا شجرہ.**
سِلکِ لعلِ سُرخروئی شہادت ، سِلسلۃ الذہب پا کی طینت ، گُلستانِ رسالت کے ریحان زکی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۲).

اول ہے قادری زعبدالقادر
یہ سِلسلۃ الذہب ہے سب میں ماہر

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۴).

بارہ کڑیوں کی ایک زنجیر
یہ سِلسلۃ الذہب کی تفسیر

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۱). نقش بندیہ سلسلہ علمی وفود کا سلسلہ ہے ... ڈاکٹر صاحب بھی اس سِلسلۃ الذہب کے رُکنِ رکین ہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۲۵). [ع : سلسلۃ + رک : ال (۱) + ذہب (رک)].

سِلْسِل کَرْنا ف م (قدیم).
بہانا ، جاری کرنا چشمہ وغیرہ.

کہ چشمے بہشت کے جو سِلسِل کیا
کہ شیریں منے اونکوں فاضل کیا

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۱۴).

سِلْسِلَہ (کسر س ، سک ل ، کسر س ، فت ل) امذ.
۱. **زنجیر ، بیڑی.**

جس کی آواز سے ہوں رونگٹے سوہاں کے کھڑے
وہ محبت نے دیا سلسلۂ پا ہم کو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۱).

باندھ دو سِلسلۂ گیسو سے
خیر اچھا مجھے وحشت ہی سہی

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۰۲). ۲. **قطار ، لڑی ، یکے بعد دیگرے آنے والی باہم مماثل چیزوں کا تسلسل.** دو منزلہ ، سہ منزلہ مکانوں کا سِلسلہ چلا جاتا ہے. (۱۸۸۷ ، سخن دانِ فارس ، ۲ : ۱۸). سمندر کے وسط میں دفعتاً پہاڑیوں کا سِلسلہ کُھل گیا. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۷). ۳. **نسل ، خاندان ، شجرۂ نسب.** جو دوغلا ہو گا اس کا سلسلہ الگ ہو جائے گا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۸). ۴. (أ) **ترتیب ، تنظیم ، مربوط سلسلہ.** مُسلمانوں میں ترقی علوم کی ، ایک عجیب سِلسلے سے ہوئی ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۳). شام کو وہی صبح کا عمل پھر کرنا پڑتا ہے مگر اس کا سِلسلہ اُلٹ جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۵). (اا) (کتب خانہ) **فہرستِ کامل عموماً بترتیب حروفِ تہجی ، کتاب الفہرس ، سلسلہ بندی ، ربط ، کڑیاں ملانا** (پلیٹس ؛ انگلش اینڈ ہندوستان ٹیکنیکل ٹرمز ، ۶۰). ۵. **تعلق ، واسطہ ، ربط ضبط.** درمیان ہمارے اور تمہارے سِلسلہ دوستی اور یگانگت کا اور رشتہ داری کا روز بروز زیادہ مستحکم ہو گا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۶۸).

مُدّت ہوئی کہ تجھ سے ہمیں سِلسلہ نہیں
پھندے سے تیرے گیسوئے پیچاں نِکل گئے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۷).

کہ تُم ہو کون اور آئے کہاں سے
تمہیں ہے سِلسلہ کس خاندان سے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایان ، ۲ : ۵۲۱). دو بیٹوں کی مُلازمت کا سلسلہ بھی یہیں ہو گیا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۰۳).

ایک چہرہ سفر میں بعض اوقات
دُور تک سِلسلہ بناتا ہے

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۷۷). **پیرانِ طریقت کی بیعت کے بعد یکے بعد دیگرے آنے والے جانشینوں کا تسلسل.**

کرتا ہے اس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶).

چودہ یہ خانوادہ ہیں چار پیر تن میں
چشتیہ سب سے اچھے یہ زورِ سِلسلہ ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۲). خواجہ زادوں کا خاندان تھا جس میں مسندِ فقر بھی قائم تھی اور سِلسلہ پیری مُریدی کا بھی تھا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۸۷). شاہ صاحب کو اپنے سِلسلہ سے محبت معلوم ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۱۴). اس سِلسلہ میں قدم رکھنے کے لیے کونسا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۱۱۴). ۷. **لگاتار جاری رہنا ، تسلسل.**

قطع کر سِلسلۂ نظم امیر اب خاموش
سامعوں نے یہ درِ نظم کیے گوہر گوش

(۱۸۶۷ ، واسوختِ امیر مینائی (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۹۳)). یہ سلسلۂ مضامین اسی غرض سے قائم کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کو ... اسلاف کے کارناموں سے اطلاع نہیں وہ رفتہ رفتہ ان واقعات سے واقف ہو جائیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۲). بیسویں صدی کے اوائل میں مذکورہ بالا تنظیموں کے علاوہ انفرادی طور پر بھی اُردو تراجم کا سلسلہ جاری رہا. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۵). ۸. **وسیلہ ، ذریعہ.**

عاصیوں کی مغفرت کا سِلسلہ پیدا ہوا
میر کوثر شافعِ روزِ جزا پیدا ہوا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۵).

بے وسیلہ تو خدا تک بھی رسائی ہے محال
سِلسلہ ہے مُجھے گیسوئے معنبر ان کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۹). واقعہ یہ ہے کہ ابو مصعب کے علاوہ دوسرے سِلسلوں سے بھی یہ مروی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۰۴). ۹. **ضمن ، ذیل ، معاملہ.**

بیٹھنا دنگل منیں کرتی ہے انکھیوں سیں قبول
سِلسلے میں تاک کے دختر بڑی قاتل ہوئی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۱).

زُلفِ بُتاں سے کہنا ہے وقتِ دست گیری
اس سِلسلے میں کی ہے دل نے کسو سے بیعت

(۱۸۷۳ ، درد ، ۳۹). لکھنے پر اصرار کر رہے ہیں تو اختیار ہے

سلسلہ میں کچھ اشعار بھی آجائیں گے. (۱۹۰۷ ، رقعاتِ اکبر، ۱۰۳). میں کہتا ہوں کہ یہ کیا ضروری ہے کہ انہوں نے بھی پارٹی اِنتخاب کے سِلسلے میں دی ہو. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۷۶). ۱۰. (ادب) **حلقۂ ادب ، دبستانِ شعری ، مکتبۂ فکر.** میرے دوست حسرت موہانی نے میرے سلسلے کو یوں چھاپا ہے. (۱۹۲۳ ، مکتوباتِ شاد عظیم‌آبادی ، ۱۳۷). مشّاق کے زور میں کہ سلسلۂ مصحفی کا خاصہ ہے دو غزلے سہ غزلے کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۷). ۱۱. (تصوف) **اعتصامِ خلائق کو کہتے ہیں یعنی اس سے فیض بالواسطہ مراد ہے خواہ آفاق میں ہو یا انفس میں خواہ انفس مع آفاق میں** (ماخوذۂ مصباح التعرف ، ۱۴۷). ۱۲. **ڈھنگ ، طور ، طریقہ ، انداز ، روش.**

اینڈتا تھا تیرے مستوں کی طرح سے باغ میں
صاحبو کیفیت اپنے سلسلہ میں تاک تھا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۹). زنجیر آہن جس کے ہاتھ میں ہتکڑیاں ہوں کس سِلسلہ سے توڑی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۳۵). ۱۳. **(رسالے کتاب وغیرہ کی) جلد جو ایک صنف ، مضامین یا یکساں تقطیع وغیرہ پر شائع ہو ، سِلسلۂ مجلدات یا مطبوعات.** چھ چھ نسخے اُردو کی کتابوں کے کہ ایک ہی سِلسلہ میں دیہاتی مکتبوں کے لیے بنی ہیں بھیجتا ہوں. (۱۸۵۰ ، کوائفِ تعلیم ، ۲۲). جو طریقہ آپ بتائیں گے اسی طرح سے یہ سِلسلہ منگوا لیا جائے گا. (۱۹۱۴ ، حالی ، مکاتیب ، ۱۶۳). ۱۴. (برقیات) **برقی مورچوں یا لڑیوں کا سلسلہ جو ایک دوسرے سے برقی اِتّصال رکھتے ہوں.** اوہم کی مزاحمت کا ایک معیاری کوائل ایک سِلسلے میں جوڑ دیا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۱۰). [ع].

--- باندھنا محاورہ.
تعلق پیدا کرنا ، رِشتہ جوڑنا ، کڑیاں مِلانا.

کام ایک کا ہے ایک پہ یاں منحصر ایسا
اور اِن میں بہم سِلسلہ باندھا ہے پھر ایسا

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۹۱).

--- برپا کرنا محاورہ.
کوئی کام شروع کرنا.

سِلسلہ تُو نے اِمامت کا کیا پھر برپا
انھیں باتوں سے کٹا تھا ترے بابا کا گلا

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)).

--- بڑھانا محاورہ.
راہ و رسم بڑھانا ، تعلقات بڑھانا (مہذب اللغات).

--- بگڑنا محاورہ.
تسلسل ٹوٹنا ، کسی کام میں رخنہ پڑنا.

سِلسلہ بات کا بگڑتا ہے
نامہ بر بات جی سے گھڑتا ہے

(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات)).

--- بَند (---فت ب ، سک ن). (الف) صف.
آپس میں جوڑا ہوا ، مربوط ؛ لگاتار ، مُسلسل ، غیر منقطع ؛ دھاگے کی طرح ، ڈورا سا (پلیٹس). (ب) م ف. **تسلسل سے ، لگاتار، تواتر کے ساتھ.**

سِلسلہ بند لکھے حال مری وحشت کا
نوکر اخبار نویسی پہ جو حدّاد ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۱۷). سِلسلہ بند دکانوں کے قائم ہونے کے بعد امید کی گئی تھی کہ ان لاگتوں کو کم کیا جا سکے گا. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۷۱). [سِلسلہ + ف : بند ، بستن - باندھنا].

--- بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.
تعلق اُستوار کرنا ، ایک دوسرے سے مِل جانا ، صف بندی ، قطار بندی ، ترتیب ، جنس داری ، ذیل بندی (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس). [سِلسلہ + بند (رک) ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَندی کی تقریر امث.
وہ تقریر جو مُسلسل ہو ، اُستواریٔ تعلق کا اقرار کرا لینا.

آتی ہے سِلسلہ بندی کی یہ تقریر کسے
نہ کیا تُم نے بُتو بستۂ زنجیر کسے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

--- بَندھنا محاورہ.
سِلسلہ باندھنا (رک) کا لازم ، مُسلسل ہونا ، کسی کام کا جاری رہنا (مہذب اللغات)).

--- بہ سِلسِلہ (---فت ب ، کس س ، سک ل ، کس س ، فت ل) م ف.
سِلسلہ وار ، یکے بعد دیگرے ، تسلسل سے. صرف گنتی کے چند خاندانوں کی سِلسلہ بہ سِلسلہ نسب شماری کی گئی ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۰۹). [سِلسلہ + بہ (حرف جار) + سِلسلہ (رک)].

--- توڑ دینا / توڑنا محاورہ.
ترکِ تعلق کر لینا ، لاتعلق ہو جانا.

فروکش تھا جہاں وہ گھر بھی چھوڑا
وہاں کا سلسلہ یک لخت توڑا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۳۳).

ہم عزیزوں کو چھوڑ دیں کیونکر
سِلسلہ اُن سے توڑ دیں کیونکر

(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات ، ۳ : ۲۷۸)).

--- ٹوٹ جانا محاورہ.
کام میں فرق پڑنا ، تعلق یا ربط ختم ہو جانا ، خلل واقع ہونا.

اُڑ چکے پُرزے جو اُڑنے تھے گریباں بے مہرہ
بس نہ اب سِلسلۂ جُنبشِ دامن ٹوٹے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۱).

تاب باقی نہ رہی دیکھ کے وہ زُلفِ دراز
سِلسلہ ٹوٹ گیا صبر و شکیبائی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر، ۳ : ۳۸). وہ قانون ہے جو بدلنے والا نہیں اور وہ سِلسلہ ہے جو کبھی نہ ٹوٹے گا. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۲۴).

گفتگو کسی سے ہو ، دھیان تیرا رہتا ہے
ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے سلسلہ تکلّم کا
(۱۹۷۷ ، فرید جاوید ، سلسلہ تکلم کا ، ۱۹).

--- جات امذ.
(کُتب خانہ) **وہ مطبوعات جن کے اجزا مُقرّرہ اوقات پر سِلسلہ وار شائع ہوتے ہیں** (نظام کتب خانہ ، ۳۱۹). [سِلسلہ + ف : جات ، لاحقۂ جمع].

--- جاری رَہْنا محاورہ.
کسی کام کا مُسلسل ہونا یا ہوتے رہنا. عصبی رو جب ایکزن کی شاخوں تک پہنچتی ہے تو جست لگا کر برق شرارے کی طرح دوسرے عصبیے کے ڈینڈرایٹ کی شاخوں میں پہنچ جاتی ہے اور اس طرح یہ زنجیری سِلسلہ جاری رہتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۴۷).

--- جاری کَرْنا محاورہ.
کوئی کام چھیڑنا ، کسی کام کو شروع کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

--- جارِیَہ کس صف(--- کس ر ، فت ی) امث.
مُستقل جاری رہنے والا سِلسلہ. اقبال فہمی کے سلسلۂ جاریہ میں کچھ اسے بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہو. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۵). [سِلسلہ + جاریہ (رک)].

--- جاری ہونا محاورہ.
سِلسلہ جاری کرنا (رک) کا لازم ، تسلسل قایم ہونا ، کسی کام کا لگاتار یا مُسلسل ہونا یا ہوتے رہنا.
نہ کیونکہ اشکِ مُسلسل ہو رہنما دل کا
طریقِ عشق میں جاری ہے سِلسلہ دل کا
(۱۸۳۰ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۵).

--- جُنْباں (--- ضم ج ، سک م بشکل ن) صف.
زنجیر کھڑکانے والا ؛ (مجازاً) تحریک کرنے والا ، محرک ، کوشاں.
مجھ کو زنداں میں نہ لے جاؤ کہ نالہ میرا
اور زندانیوں کا سلسلہ جُنباں ہو گا
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۳۷).
دل عشقِ خوش قداں میں جو خواہانِ نالہ تھا
دیوانہ وار سِلسلہ جُنبانِ نالہ تھا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۳). میں اپنی ملازمت کے لیے آج کل مختلف جگہوں پر سِلسلہ جُنباں ہو رہا ہوں. (۱۸۹۷ ، زبانِ داغ ، ۳۶).
از سمتِ عدم سِلسلہ جُنبانِ گُلستاں
جانِ دگرِ قالبِ بے جانِ گلستاں
(۱۹۳۱ ، روح کائنات ، ۶۶). اف : ہونا. [سِلسلہ + ف : جُنباں جُنبیدن - ہلنا].

--- جُنْبانی (--- ضم ج ، سک م بشکل ن) امث.
۱. زنجیر ہلا کر غفلت سے جگانا ، کسی بات یا کام کا آغاز ، ابتدا ، شروع. گھر والی کے ساتھ گفتگو کی سِلسلہ جُنبانی کرنے کو یہ کوئی مطلب نہیں پاتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۴۳). اگر پی این اے والے راضی ہوں تو آپ لوگ سِلسلہ جُنبانی کرسکتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۲۲). **۲. تحریک ، دوڑ دھوپ ، کوشش.** سرسید کی سِلسلہ جُنبانی سے اضلاع شمال مغرب میں تعلیمی کمیٹیاں مقرر کی گئیں. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۸۷). فانی اکیڈمی کے قیام کے لیے جمعیتِ فکر کے ساتھ سِلسلہ جُنبانی شروع کر دیں. (۱۹۸۳ ، بُت خانہ شکستم من ، ۸۰). [سِلسلہ + جُنباں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- چَلْنا محاورہ.
کسی بات کا مسلسل ہوتے رہنا ، تسلسل برقرار رہنا ، تواتر قائم رہنا. یہ سِلسلہ اسی طرح چل رہا ہے اور چلتا رہے گا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۳) یہی مسئلہ ... پیش آئے گا اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا چلا جائے گا. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۹).

--- چِھڑْنا محاورہ.
کسی بات یا کام کا آغاز ہونا ، اِبتدا ہونا.
سِلسلہ چھڑ گیا جب یاس کے افسانے کا
شمع گُل ہو گئی دل بجھ گیا پروانے کا
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۱۹).

--- چھیڑْنا محاورہ.
سِلسلہ چھڑنا (رک) کا متعدی ، کسی بات یا کام کا آغاز کرنا ، اِبتدا کرنا ، شروع کرنا. جہانگیر نے نہایت مہربانی کے ساتھ سِلسلۂ گفتگو چھیڑا مگر طالب تب سامنے کھڑا رہا. (۱۹۱۰ ، آزاد محمد حسین ، نگارستانِ فارس ، ۱۳۷).

--- حِسابِیَہ کس صف(--- کس ح ، کس ب ، شد ی بفت) امذ.
(ریاضی) **اعداد کا ایک سِلسلہ جس میں مقررہ مقدار سے کمی بیشی ہوتی ہے جیسے ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۴ ، وغیرہ اور ۹ ، ۷ ، ۵ ، ۳ وغیرہ.** کسی فرقِ مُشترک سے گھٹنے یا بڑھنے والے سِلسلے مقادیر کو سلسلۂ حسابیہ کہتے ہیں. (۱۹۱۹ ، جبر و مقابلہ ، ۱ : ۳۴). ہم صرف دو سِلسلے بیان کریں گے یعنی سلسلۂ حِسابِیَہ ... اور سلسلۂ ہندسیہ. (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۱۱). [سِلسلہ + حِساب (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

--- دار صف ؛ امذ.
جو شخص کسی سے مُلازمت وغیرہ کا تعلق رکھتا ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سِلسلہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- دَرْہَم بَرْہَم ہونا محاورہ.
سِلسلہ بے ترتیب ہونا ، سِلسلہ کا متفرق صُورت اِختیار کر لینا ، تعلق ٹوٹ جانا (مہذب اللغات).

--- ڈالْنا محاورہ.
کسی کام کا آغاز کرنا ، کسی بات کی ابتدا کرنا ، شروعات کرنا. جنوری ۱۹۰۷ ، سے ناول قیس و لبنیٰ کی اشاعت کا سلسلہ ڈالا گیا. (۱۹۰۸ ، مضامین شرر ، ۷۵).

---ذَہَب کس اضا(---فت ذ ، ہ) امذ.
رک : سِلسلۃُ الذّہب ، سونے کی زنجیر. یہ فرد فرید ہماری تاریخ میں اس سِلسلۂ ذہب کی آخری کڑی ہے۔ (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۱۰)۔ [سِلسلہ + ذہب (رک)].

---رَکھنا محاورہ.
نِسبت رکھنا ، مناسبت رکھنا ، تعلق رکھنا.

مِری وحشت بھی زُلفِ یار سے ہے سِلسلہ رکھتی
دھُنواں زنجیر ہے میرے چراغِ داغِ سودا کا
(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۴۵)۔
اک سِلسلہ رکھتے ہیں یہ زُلفوں سے تمھاری
اوقات بسر کرتے ہیں زندانی بھی اچھے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۳۹)۔

---زُلف کس اضا(---ضم ز ، سک ل) ،مف.
جس کے بال گھونگربالے ہوں (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس).
[سِلسلہ + زُلف (رک)].

---سُخُن کس اضا(---ضم نیز فت س ، ضم نیز فت خ)امذ.
بات یا بیان کا تعلق یا سِلسلہ (ماخوذ : جامع اللغات).
[سِلسلہ + سُخن (رک)].

---کَلامِیہ کس صف (---فت ک ، کس م) امذ.
عِلمِ کلام کی تصنیفات اور مصنفین کا سلسلہ ، وہ علم جس سے مذہبی عقائد کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں. اِس اثنا میں ، میں سررشتۂ علوم و فنون حیدرآباد کے تعلق سے سِلسلۂ کلامیہ کی طرف متوجہ ہوا اور چند کتابیں لِکھیں جو چھپ کر شائع ہوئیں . (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳)۔ [سِلسلہ + کلام + لاحقۂ صفت].

---مادَری کس صف(---فت د) امذ.
(تاریخ) وہ دستور جس کی رُو سے مرد کے بجائے عورت سے نسل چلے. روم اور غالباً لاطیم میں تخت و تاج کی وراثت کا تعیّن ان خاص ضوابط کی بِنا پر ہوتا ہو گا ... جنھیں تاریخ کی اصطلاح میں ازدواجی خارجی ، ازدواجی ہجری یا سِلسلۂ مادری کہا جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۳۱۰)۔ [سِلسلہ + مادری (رک)].

---مُتَصاعِدَہ کس صف(---ضم م ، فت ت ، کس ع ، فت د) صف.
(قانون) اُوپر کو چڑھتا ہوا سِلسلہ (اُردو قانونی ڈکشنری ، ۳۶۵)
[سِلسلہ + مُتصاعدہ (رک)].

---مَطبُوعات کس اضا(---فت م ، سک ط ، و مع) امذ.
(کُتب خانہ) مجلّدات یا مطبوعات کا سِلسلہ جو کسی ایک نام یا اِدارات سے مرتب کیا جائے. سِلسلۂ مطبوعات کا اِندارج کیفیت درج کرنے کے بعد اگر جگہ ہو تو چار وقفے چھوڑ کر اور اگر جگہ نہ ہو تو پہلی عمودی لکیر سے کیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، نظامِ کُتب خانہ ، ۱۸۷)۔ [سِلسہ + مطبوع + ات ، لاحقۂ جمع].

---مِلانا محاورہ.
واسطہ یا خاندانی تعلق جوڑنا ، بیعت کے شجرے کا اظہار کرنا.

شو میکری شروع جو کی اک عزیز نے
جو سِلسلہ مِلاتے تھے بہرام گور سے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۲۵)۔

---مِلنا محاورہ.
واسطہ یا تعلق ظاہر ہونا ، خاندانی تعلق ہونا ، جوڑ مِلنا.

دل تری زُلفِ مُسلسل کا گرفتار ہوا
سلسلہ مِل گیا زنجیر سے سودائی کا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۳)۔
توڑ کر تلواریں بنواتے ہیں وہ زنجیر و طوق
سِلسلہ مِلتا ہے یعنی موج کا گرداب سے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---مُنَزِّلَہ کس صف(---فت م ، سک ن ، کس ز ، فت ل) صف.
(قانون) نیچے کو اُترتا ہوا سِلسلہ (اُردو قانونی ڈکشنری)
[سِلسلہ + منزل + ہ ، لاحقۂ صفت].

---مُنقَطِع ہونا محاورہ.
سِلسلہ ٹُوٹنا ، سِلسلہ ختم ہونا ، سِلسلہ تمام ہونا (مہذب اللغات).

---مُو (---و مع) صف.
وہ جس کے بال زنجیر نُما گھنگھریالے ہوں (ماخوذ : پلیٹس).
[سِلسلہ + مُو (رک)].

---مُوسِیقِیَہ کس صف(---و مع ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت). امذ.
(ریاضی) اگر پہلی مقدار کو تیسری مقدار سے وہی نسبت ہو جو پہلی اور دوسری کے حاصلِ تفریق کو دوسری اور تیسری کے حاصلِ تفریق سے ہے تو یہ سلسلہ مقادیر سلسلۂ موسیقیہ کہلاتا ہے. سِلسلۂ موسیقیہ سِلسلۂ حسابیہ کی رقموں کو اُلٹنے سے حاصل ہوتا ہے. (۱۹۱۹ ، جبر و مقابلہ ، ۱ : ۷۶). ثابت کرو کہ مثلث کے زاویئے سلسلۂ موسیقیہ میں ہیں. (۱۹۳۶ ، علمِ مثلث مستوی ، ۱۷)۔ [سِلسلہ + موسیقی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---نَسَب کس اضا (---فت ن ، س) امذ.
خاندانی سِلسلہ ، نسل کا تسلسل یا تعلق. جواہرِ مضیئہ میں سِلسلۂ نسب اسی طرح بیان کیا ہے. (۱۹۰۶، سوانحِ مولانا روم، ۱۱). یہ بحث علمی ، تاریخی ، ثقافتی اور تحقیقی حلقوں میں موضوع بنی ہوئی ہے کہ پُشتون قبائل کا سِلسلۂ نسب کہاں جا کر منتہی ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۵). [سِلسلہ + نسب (رک)].

---نِکالنا محاورہ.
۱. کسی سے تعلق یا واسطہ پیدا کرنا.

لٹکایا ہے زُلفوں کو انھوں نے تری طرح
پریوں نے بھی ہے سِلسلہ انساں سے نِکالا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۷). **۲. کوئی ذریعہ ، وسیلہ یا سبب پیدا کرنا** (جامع اللغات).

---نِکَلْنا محاورہ.
سِلسلہ نکالنا (رک) کا لازم ، آغاز ہونا ، ذریعہ پیدا ہونا.

ابھی ہم کھڑکھڑاتے بیڑیاں گھر سے نِکلتے ہیں
ذرا سودائیوں کے شور و غل کا سلسلہ نِکلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۱).

گر سِلسلۂ نامہ و پیغام نِکلتا تو اے دل ناکام بڑاکام نکلتا

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۲۸).

---نَمْبَر (---فت ن ، سک م ، فتِ ب) امذ.
(کُتب خانہ) جب کسی کتاب کا کُتب خانہ میں اضافہ ہوتا ہے تو اسے داخلہ رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے ، اس کی ترتیب کا نمبر سلسلہ نمبر کہلاتا ہے جو کتاب کے سرورق کی پُشت پر کتابی کارڈ ، تاریخ نامہ ، خانہ دار فہرست کے کارڈ اور کتاب کے خفیہ صفحہ پر لکھا جاتا ہے ، داخلہ نمبر. تاریخ کارڈ کے ساتھ طلب نمبر یا سِلسلہ نمبرکے حساب سے مرتب کر لیے جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۲۴۴). [سِلسلہ + انگ : Number].

---وار. (الف) صف.
مُسلسل ، لگاتار ، منسلک ، مرتب. نرگس مصروف بہ نظر بازی ہے گلوں کی بہار میں رونق تازی ہے در و بست کا سلسلہ وار بندوبست ہے.(۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۱ : ۶۵۴). امامیہ فرقوں میں سب سے زیادہ شہرت اثناعشری فرقے کی ہے جو بارہ اماموں کی سِلسلہ وار امامت مانتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂمعارف اسلامیہ، ۳ : ۲۲۷). (ب) م ف. **درجہ بہ درجہ ، ترتیب سے ، متواتر ، ایک قطار یا تسلسل میں.** بکھرے ہوئے خیالات کو سلسلہ وار اور ایک خاص ترتیب سے یکجا کر دیا گیا. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۲۱). [سِلسلہ + ف : وار ، لاحقۂ صفت].

---وار تَرْتِیب (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
(کتب خانہ) ترتیب کا قاعدہ جس کے مطابق کتابوں کو سلسلہ وار الماریوں میں رکھا جاتا ہے (ماخوذ : نظام کتب خانہ ، ۲۸۸). [سِلسلہ وار + ترتیب (رک)].

---ٔ ہِنْدَسِیَہ کس صف(--- کس ہ ، سک ن ، فت نیز کس د ، کس س ، فت ی) امذ.
(ریاضی) جب کسی سلسلۂ مقادیر کی ہر ایک رقم اپنی ماقبل اور کسی مستقل جزوِ ضربی کے حاصلِ ضرب کے برابر ہو تو اُسے سِلسلۂ ہندسیہ کہتے ہیں. پس یہ وہ سِلسلہ ہے جو اصطلاح ریاضی میں سِلسلۂ ہندسیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۹۰۱ ، علم الاقتصاد ، ۲۰۲). ہم صرف دو سِلسلے بیان کریں گے یعنی سِلسلۂ حِسابیہ اور سِلسلۂ ہندسیہ. (۱۹۶۵ ، طبیعیات، ۱۱). [سِلسلہ + ہندسی + ہ ، لاحقۂ نِسبت].

سِلْسِلے (کس س ، سک ل ، کس س) امذ ؛ ج.
سِلسلہ (رک) کی جمع یا مُغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

مِلے جو اس سے تو دھڑکا لگا بچھڑنے کا
نہ مِل سکے تھے تو مِلنے کے سلسلے تھے بہت

(۱۹۷۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۵۶).

---بَڑْھانا محاورہ.
تعلقات قائم کرنا ، آغاز کرنا.

یہ نہیں ٹوٹتے ہیں مر کر بھی
پیار کے دیکھ سلسلے نہ بڑھا

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی (قیصر نجفی)، ۲۵ مارچ ، ۱۸).

---سے م ف.
ترتیب سے ، تسلسل کے ساتھ.

انھیں پھر قدر ہو گی ایسے حُسنِ روز افزوں کی
اگر وہ سلسلے سے میری ہر تصویر دیکھیں گے

(۱۹۲۳ ، انجم کدہ ، ۶۴).

سُلْطان (ضم س ، سک ل) امذ.
۱. کسی سلطنت ، مِلک یا ریاست کا والی ، بادشاہ ، حاکم.

مُسَخَّر کیا گرب تہی مرز بوم
کیا آفریں (گرچہ) سلطانِ روم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۹).

خلاصا دونو ہن کا ہو خاص پھول
بنیا کاچہ سُلطان محمد رسولؐ

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۴).

تیرا خطِ خضر رنگ اے شوخ
سُلطان ہے خُشکی و تری کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷). جس وقت سُلطانِ سیّارگان نہانخانۂ مغرب کا عزم کرے پھر لوائے شوکت و اقبال متوجہ منزل مقصود ہو. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۱۴).

دیارِ شرع ہے آباد بندوبست سے تیرے
تجھے عہدہ ہے سُلطانِ رسولاں کی وزارت کا

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۳).

دربارِ پُر جلال میں سُلطانِ عشق کے
جز تیرے اور کس کو ہے اے چشمِ تر رسوخ

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۴۷). بادشاہ یا سلطان کی دربار میں آمد پرنقیب پکارتے تھے باادب ، باملاحظہ ہوشیار. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۴۸). **۲. غلبہ ، قدرت.** اس نے جب کہ دیکھا کہ موسیٰ بہ سبب اس سلطان اور غلبے کے جو کہ اس کے عصا میں ہے متمنع ہو گیا ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۴). عہدِ صحابہ میں اِسلام کی رُوح علم و عمل پژمردہ نہیں ہوئی تھی اور اس کا سُلطان و نفوذ دلوں پر حاوی تھا. (۱۹۴۸ ، تبرکاتِ آزاد ، ۳۲۰). **۳. نشانی ، دلیل ، معجزہ.** سُلطان کے لغوی معنی نشانی کے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۴۷). معجزات کو قرآن میں حُجّت ، برہان اور سُلطان کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۶۰). **۴. حکومت ، بادشاہی.** سلطان عمل کا قایم ہونا جس کا قیام اعمال پر ہمیشہ ہو سلطان کے لغوی معنی نشانی کے ہیں اور بادشاہی اور بادشاہ کو بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۴۷). **۵. (تصوف) جس کا قیام اعمال پر ہمیشہ ہو ، اصطلاح میں مبتدی کے لیے استقامت بالعمل ہے اور متوسط کے لیے حضرت جبروت کا مشاہدہ اور منتہی کے لیے بقا بعدالفنا** (مصباح التعرف ، ۱۴۷).

۶. **بُھول اور درختِ پناگ.** سنسکرت میں پناگہ ... اور ہندوستان میں سلطان بولتے ہیں. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۳ : ۴۳). [ع].

--- الاَذکار (---ضم ن، غم ا، سک ل، فت ا، سک ذ) امذ.
خدا تعالیٰ کا ذکر (زبان و دل سے سبحان اللہ الحمد اللہ، اللہ اکبر لاالہ اللہ یا دوسرے الفاظ کہنا)، تمام ذکروں سے بہتر. اِس سُلطان الاذکار میں کوئی صدا یا ندا نہیں. (۱۹۱۱، باقیاتِ بجنوری، ۱۳). چار بجے بیدار ہوا، سردی بہت تھی. سُلطان الاذکار شروع کیا. (۱۹۲۴، روزنامچۂ حسن نظامی، ۹) [سُلطان + رک : ال (ا) + اذکار (رک)].

--- الاَشجار (---ضم ن، غم ا، سک ل، فت ا، سک ش) امذ.
سرس، ایک درخت جس کی اُونچائی ۳۰ سے ۶۰ فٹ کی ہوتی ہے تنہ چھوٹا، چھال آدھ اِنچ موٹی پتّے چوڑے اور پُھول سفید خوشبودار ہوتا ہے. سرس ... سُلطان الاشجار اور درخت زکریا اسکو کے نام بتاتے ہیں. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۴ : ۳۳۹). [سلطان + رک : ال (ا) + اشجار (رک)].

--- البَدَن (---ضم ن، غم ا، سک ل، فت ب، د) امذ.
(طب) ایک رگ جو کہنی کے اُوپر بازو کے اندر کی جانب واقع ہے، باسلیق (رک). اطباءِ سلف نے عروقِ انسان کے نام جُداگانہ بیان فرمائے ہیں مثلاً قیفال، جبل الزراع، اکحل، ابطی باسلیق کہ اس کو سطان البدن بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۲ : ۶). [سُلطان + رک : ال (ا) + بدن (رک)].

--- الرُّسُل (---ضم ن، غم ا، ل، شد ر بضم، ضم س) امذ.
رسولوں کے سردار، حضرت محمد مصطفیٰؐ.

عندلیبِ بوستانِ نعتِ سلطانُ الرُّسل
خاص مدّاحِ حبیبِ کبریا صلِّ علیٰ

(۱۸۹۸، کلیاتِ رعب، ۳۳۸). [سلطان + رک : ال (ا) + رُسُل (رک)].

--- الرَّیاحِین (---ضم ن، غم ا، ل، شد ر بکس، ی مع) امذ.
ریحان کا درخت، نازبو، شاہِ سفرم. ریحان کے بیج ہیں اس کے درخت کو نازبو اور شاہ سفرم اور ریحان الملک اور سُلطان الرّیاحین کہتے ہیں. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۳ : ۱۶۱). [سُلطان + رک : ال (ا) + ریاحین (ریحان (رک) کی جمع)].

--- المُعَظَّم (---ضم ن، غم ا، سک ل، ضم م، فت ع، شد ظ بفت) امذ.
بادشاہ سلامت. شاہنشاہِ جاپان اور سُلطان المعظم اگر باہم اِتفاق کر لیں تو عجیب گُل کھلیں گے. (۱۹۰۳، اپریل فول، ۳۸). [سلطان + رک : ال (ا) + معظم (رک)].

--- بَنْد (---فت ب، سک ن) امذ.
تاج نما زرّین ٹوپی جو ڈرامے میں ایکٹر پہنتے ہیں.

نہیں فرقِ اقدس پہ سُلطان بند
نیا ہالۂ ماہ ہے دل پسند

(۱۸۵۲، مثنوی جلوۂ اختر، ۲۱). یکایک حضرت جوگی کے بھیس میں نمودار ہوئے ... سر پر سُلطان بند، کانوں میں ہیرے کی بجلیاں بدن پر شنجرفی جوڑا. (۱۹۵۷، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج، ۷۷). [سُلطان + ف : بند، بستن ـ باندھنا].

--- بَھنگَر (---فت بھ، غنہ، فت گ) صف.
بہت زیادہ بھنگ کا نشہ کرنے والا.

جُوں سے سُلطان بھنگر سے تو پوچھیے کا بچا
وہ یہی تجھکو کہے گا خوب شور و غُل مچا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲ : ۲۱۵). [سُلطان + بھنگ (رک) + ر، لاحقۂ فاعلی].

--- پَسَنْد (---فت پ، س، سک ن) صف.
۱. **وہ جو بادشاہ کو پسند ہو، بادشاہ جیسا.** آپ لوگوں کے لیے سُلطان پسند چیزیں ہونی چاہیں. (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱ : ۵۸). ۲. **(بانک) گھائی کی ایک قِسم.** سولھویں گھائی اس کو سلطان پسند کہتے ہیں. (۱۸۹۸، قوانین حرب و ضرب، ۸۳). [سلطان + ف : پسند، پسندیدن ـ پسند کرنا].

--- جی امذ.
مراد : سلطان الاولیا حضرت نظام الدین. تمہارے عمِّ نامدار آج دن کو بارہ بجے سُلطان جی گئے ہیں، میں نہ جاسکا، تجہیز و تکفین اُن کی طرف سے عمل میں آئے گی. (۱۸۶۳، خطوطِ غالب، ۹۰). سُلطان جی کی درگہ کے مجاوروں میں سے تھے. (۱۹۶۷، اجڑا دیار، ۳۹۴). [سُلطان + جی (عَلَم)].

--- چَنْپا (---فت چ، سک م بشکل ن) امذ.
بہت خوشبو والا ایک پُھول نیز اس کا درخت، پناگ (رک). سنسکرت میں پناگہ کہتے ہیں اور ماڑواڑی میں سُلطان چنپا. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۳ : ۴۳). [سُلطان + چنپا (رک)].

--- خانَہ (---فت ن) امذ.
بادشاہ کے رہنے کا مکان، محل، قصرِ شاہی، دولت کدہ. وہاں تو گرمی کے دنوں میں اگر کوئی سُلطان خانے میں جائیے تو کانپ جائیے. (۱۸۸۹، سیرِ کہسار، ۱ : ۳۰۲). قاصد ... پُوچھتا ہوا سلطان خانہ فیض کاشانہ کی سمت چلا. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۳). [سلطان + خانہ (رک)].

--- عَرَب کس اضا(---فت ع، ر) امذ.
لفظاً عرب کے سلطان؛ مراد : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیز حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

تمہارے ہاتھوں سے جگر کہتے تھے سُلطانِ عرب
میرا سینہ ہے یہ اس سینہ کا لازم ہے ادب

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۳ : ۳۱۲). [سلطان + عرب (رک)]

--- غَرب و شَرق کس اضا(---فت غ، سک ر، و مع، فت ش، سک ر) امذ.
(کنایۃً) سُورج.

گردوں پہ رنگِ چہرۂ مہتاب فق ہوا
سُلطانِ غرب و شرق کا نظم و نسق ہوا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹) . [سُلطان + غرب + و (حرفِ عطف) + شرق (رک)].

--- کَرْبَلا کس اضا(---فت ک ، سک ر ، فت ب) امذ.
حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

اے حُر تو ہے ہراول سُلطانِ کربلا
کیونکر تجھے گلے سے لگائے نہ مصطفا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۳۹). [سلطان + کربلا (رک)].

--- مُبِین کس صف(---ضم م ، ی مع) امذ.
روشن دلیل ، واضح نشانی ، مراد : تائیدِ ربانی ، پیغمبروں کے معجزات. احکام سے معجزات مراد لیے جائیں یا سلطان مبین اس قوتِ قدسیہ اور مخصوص تائیدِ ربانی کا نام ہو جس کے آثار پیغمبروں میں ہر دیکھنے والے کو نمایاں طور پر نظر آیا کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۸۰۵). [سُلطان + مُبین (رک)].

--- مَدِینَہ کس اضا(---فت م ، ی مع ، فت ن) امذ.
مدینہ کا بادشہ ؛ (مجازاً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

کُچھ اور نہیں کام جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نِسبتِ سُلطانِ مدینہ

(۱۹۶۰ ، جگر مرادآبادی (ارمغانِ نعت ، ۱۸۵)). [سُلطان + مدینہ (عَلَم)].

--- مُہْرَہ (---ضم م ، سک ہ ، فت ر) امذ.
ایک قسم کا کالے رنگ کا چمکدار پتھر جس کی سطح چکنی ہوتی ہے ، اس پتھر کو زیورات میں استعمال کرتے ہیں ، صندلِ حدیدی. اس کے نام سلطان مُہرہ اور صندل حدیدی اور حدید صینی بھی ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۸۵). سنگِ حدید (Schorl) ، اس پتھر کو انگریزی میں اسکورل (Schorl) فارسی میں خماہان عربی میں سلطان مہرہ یا صندلِ حدیدی کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۱۸). [سُلطان + مُہرہ (رک)].

--- ہُدا کس اضا(---ضم ہ) امذ ؛ ہدیٰ.
رہنماؤں کا رہنما ؛ (مجازاً) خدا ، رسول ، صحابہ کرام اور ائمہ کے لیے بھی مستعمل.

قبضے میں اب اس کے ہوں جو سُلطانِ ہدا ہے
تمغے کی جگہ نقشِ فنا مجھ پہ کُھدا ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۴۶). [سلطان + ہدیٰ (رک)].

سُلْطانَہ (ضم س ، سک ل ، فت ن) امث.
سلطان (رک) کی تانیث ، ملکہ ، شہزادی ، بادشاہ کی ماں ، بہن ، بیٹی یا بیوی. سعودی عرب کے فرماں روا (بادشاہ) کو جلالۃ الملک کہا جاتا ہے اُردو اور فارسی میں حسبِ ذیل القابات مُستعمل تھے .. حکمران خاتون ، سلطانہ. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۳۷). [سُلطان + ہ ، لاحقۂ تانیث].

--- چَمْپا / چَمْپَہ (---فت چ ، سک م/فت پ) امذ.
ایک پھول نیز اس کا درخت اس کی لکڑی بہت کارآمد سمجھی جاتی ہے (لاط : **Calophyllum Inophyllum**). مستول ... حسبِ ذیل مخصوص لکڑیاں استعمال ہوتی ہیں ... سلطانہ چمپہ ، کے لیے سندری (بنگالہ). (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۱۲۷). زیتونیہ (سُلطانہ چمپا) اس میں گرد ثمرہ بیرونی جانب ماسی ہوتا ہے اور اندرونی جانب سخت اور پتھریلا. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۷۱). [سُلطانہ + چمپا/چمپہ (رک)].

سُلْطانی (ضم س ، سک ل). (الف) صف.
سُلطان کا ، شاہ کا ، شاہی ، سرکاری.

سبز ہر تاج سر پہ ریحانی
باہمہ جاہ و فرِ سلطانی

(۱۸۱۰ ، مثنوی پشت گلزار ، ۳۸). آباواجداد یا تو خدماتِ سُلطانی پر مامور رہے یا معاشیات و جاگیرات کے بھروسے پر ان کو کسی قسم کے آزاد پیشے کی ضرورت نہیں ہوتی. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ حالی ، ۸۹۲). بادشاہِ سخن فردوسی اپنی لاجواب مثنوی (شاہ نامہ) لکھ کر دربارِ غزنی میں لایا اور سُلطانی سرپرستی میں اس پر نظرِثانی اور بعض داستانوں کا اضافہ کیا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاک و بھارت ، ۱ : ۱۳۸). (ب) امث. ۱. **حکومت، بادشاہت ، حکمرانی.**

محبت کی سُلطانی ہے سب جگت پر
کہ اس سم نہیں کوئی گیانی دوانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۷).

ہے مُسَلّم اس کو سلطانی سدا
اس میں کس کو زہرۂ چُوں و چرا

(۱۸۵۹ ، چشمۂ فیض ، ۲).

سلطانیٔ جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقشِ کہن تم کو نظر آئے مٹا دو

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۴۹). اپنے تاثر پر یہ ناقابلِ شکست اعتماد تاثر کی مطلق العنان سلطانی کے آئین سے ملتا جُلتا اعتماد ہے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری: شخصیت اور فکروفن ، ۲۲۲). ۲. (أ) **(بانک) خنجر نُما چھوٹی چُھری.** جس وقت حریف پلٹا کرے تو یہ اس کی سلطانی اپنی چھری پر روک کے ... دائیں پاؤں کا پنجہ اس کے دہنے پیر پر رکھ کر کھڑا ہو جائے اور چُھری مارے. (۱۹۲۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۶۰). (أأ) **(بانک) ایک داؤ کا نام ، اپنی چُھری حریف کے ہاتھ پر سے اُتار کے اس کے بائیں ہاتھ کی کلائی کے نیچے رکھ کے اپنی چُھری کی باڑھ سے اس کے بائیں ہاتھ کو اوپر اُچھال دینا تا کہ اپنا ہاتھ چھوٹ جائے اور جلدی سے اپنا سیدھا پانو آگے بڑھا کے حریف کے پیٹ میں بھونک دے.** اگر پلٹا کرے تو اپنے سیدھے گُھٹنے کے بل کھڑا ہوکے اپنی چھری حریف کے ہاتھ پر سے اُتار کے سُلطانی کے طریقہ پر حریف کے بائیں ہاتھ کی کلائی پر مارے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۴۷). ۳. **(سلائی بنائی) موٹا پھٹکی دار اور سخت قسم کا ریشم جو معمولی قسم کا کپڑا بنانے اور دُوسرے ادنیٰ کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے ، سجّل ، سنگل** (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۲۵). ۴. **(تصوف) جریانِ اعمال اور احوال کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۴۷). [سُلطان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اُتارنا محاورہ.
(بانک) **اپنی چُھری حریف کے ہاتھ پر سے اُتار کے اس کے بائیں ہاتھ کی کلائی کے نیچے رکھ کے اپنی چُھری کی باڑھ سے اس کے بائیں ہاتھ کو اوپر اچھال دینا.** اپنے بائیں ہاتھ سے تھپکی مار کے اوس کے داہنے ہاتھ پر سُلطانی اوتار کے گلے پر چُھری مارے. (۱۸۹۸ ، قوانینِ حرب و ضرب ، ۱۷۳). جب حریف پھانسی کرے اور سُلطانی اُتارے تو یہ فی‌الفور پلٹا کر کے اس کو گرا دے اور چُھری مارے. (۱۹۲۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۸۳).

---بانات امث.
ایک قِسم کی رومی، عُمدہ دبیز بانات. پیچھے پیچھے خواصوں کے محافے رتھیں جن پر کارچوبی سُلطانی بانات کے پردے پڑے ہوئے (۱۸۰۳ گُل بکاوٗلی ۳۳). سر انٹونی نے دو گز سُلطانی بانات بازار سے منگوانے کا کمشنر کو حکم دیا. (۱۹۳۶، ریاض خیر آبادی ، نثرِ ریاض ، ۵۹). متفرق اشیا میں کارچوبی مسند ، سلطانی بانات کا تنبو چوبوں کا بہت بڑا نمگیرہ ... اور ایک قلعہ جس کی فصیلوں پر توپیں چڑھی ہوئی تھیں . (۱۹۵۷ ، لکھنوٗ کا شاہی اِسٹیج ، ۱۶۲). [سُلطانی + بانات (رک)].

---بُلبُل (---ضم ب ، سک ل ، ضم ب) امث.
ایک خاص رنگ کی بُلبل جس کی چونٹی سیاہ اور پَر سُرخی مائل ہوتے ہیں (نوراللغات).[سُلطانی + بُلبل (رک)].

---پَنْچ (---فت پ ، سک ن) امذ.
(کاشت کاری) **گانو کی پنچایت کا سرکاری نمائندہ** (ا پ و ، ۶ : ۷۷). [سُلطانی + پنچ (رک)].

---گَواہ (---فت گ) امذ.
(قانون) **ایسا مُلزم جس کو پولیس سرکاری گواہ بنا کر عدالت سے سزا معاف کرا دیتی ہے ، وعدہ معاف گواہ.** پولیس نے اس گروہ میں سے دو ایک ذہین آدمیوں کو رہائی اور معافی کا سبز باغ دِکھلا کر سُلطانی گواہ بنایا. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۲۱۶). [سُلطانی + گواہ (رک)].

---مُعاف (---ضم م) امث.
معافی جو حکومتِ وقت کی طرف سے خاص خاص موقعوں پر دی جائے (عموماً قیدیوں کو). اگر اس میں سے ایک مہینہ سُلطانی معافی کا اور جو چارماہ اب تک گُزر چکے ہیں اس طرح پانچ ماہ اور کم کردو تو دو سال اور تین ماہ بنتے ہیں. (۱۹۵۳ ، صلیبیں مرے دریچے میں ، ۱۴۱). [سُلطانی + معاف (رک)].

سَلْطَنَت (فت س ، سک ل ، فت ط ، ن) امث ؛ امذ (قدیم).
۱. **حکومت ، بادشاہت ، عملداری.**

اگر سلطنت ہاتھ آوے تو کیا
وگر کیمیا کئی بتاوے تو کیا

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۲). نہیں کوئی شریک اس کا ، اسی کے لیے سلطنت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۴). کون خیال کر سکتا تھا کہ انگریز کالے کوسوں ... ہندوستان میں آ کر سلطنت کریں گے. (۱۹۰۷ ، اسہات الامہ ، ۵۰). آج انگلستان کی وہ سلطنت تو گئی جس پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا. (۱۹۸۶ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار، ۱۰۸). ۲. **علاقہ جو کسی خاص پارٹی یا فرد کے زیرِ نگیں ہو ، مملکت ، ریاست.** برِّاعظم ایک وسیع قطعہ ہے جسمیں بہت سے ملک اور سلطنتیں ، علحدہ علحدہ حکومت کی اور سرحدوں میں مُتّصِل ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۴۵). جب کسی بڑی سلطنت کو زوال ہوتا ہے تو سارے کا سارا ملک تہ و بالا ہو جاتا ہے . (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۴). بادشاہ کی تمام سلطنت میں اِتنا چاول پیدا نہیں ہوتا تھا. (۱۹۸۸ ، اُردونامہ ، مارچ ، ۷). ۳. **جاہ و جلال ، غلبہ ، قدرت.**

آپس کی سلطنت سب لے کے سنگات
عجم کوں تب چلیا شہزادہ خوش دھات

(۱۶۶۵ ، پھول بن (تتمہ) (رسالہ اردو اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۱۴)).

کون یہ سلطنت مآب آتا
چشمِ خوبی کا جس رکاب آتا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۵). محمد علیہ السلام کی نبوت پر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم قاضی عین‌القضات یوں کہے کہ اپنا سلطنت نااہلاں پر دِکھلانا ہے. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق)، ۵۱). اف : دِکھلانا ، کرنا ، ہونا. [ع].

---بِٹھانا محاورہ.
عملداری قائم کرنا ، تسلُّط قائم کرنا. انہوں نے ہم کو تلوار کے زور سے مُطیع کیا ہے جیسے کبھی ہمارے بزرگوں نے ہندووٗں پر اپنی سلطنت بٹھائی تھی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۶۲).

---بَیٹْھنا محاورہ.
سلطنت بٹھانا (رک) کا لازم ، عملداری ہونا ، تسلُّط یا حکومت قائم ہونا. تم لوگ اپنی جانیں لے کر نِکل جاوٗ، جب سلطنت بیٹھے گی دیکھا جائے گا. (۱۸۷۲ ، بنات النعش ، ۱۴۰).

---جَمْہُوری کس صف (---فت ج ، سک م ، و مع) صف.
عوامی حکومت ، ایسی حکومت جو رائے عامّہ کے ذریعے قائم ہوئی ہو ، ریاست یا مملکت جس پر عوام کے مُنتخب نمائندوں کی حکمرانی ہو (ماخوذ : مہذب اللغات). [سلطنت + جمہوری (رک)].

---راں صف ؛ امذ.
حکمراں ، بادشاہ ، شہنشاہ (جامع اللغات). [سلطنت + راں، لاحقۂ صفت].

---رانی امث.
حکومت چلانا ، حکمرانی.

جلبِ زر کیا ہے عافیت سوزی
مسکنت کیا ہے سلطنت رانی

(۱۹۲۲ ، فردوسِ تخیّل ، ۱۷۰). [سلطنت + راں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَلْطَہ (فت س ، سک ل ، فت ط) امذ.
ایک سبزی ، سلاد ، ساگ جو کچّا کھایا جاتا ہے. سلاڈ یا سلطہ

یہ موسم سرما میں ہوتا ہے اور جاڑوں بھر کام دیتا ہے. (۱۹۱۶ خانہ داری (معیشت) ، ۲۴۶). [ع].

سِلَع (کس س ، فت نیز سک ل) امذ.
مسّا جو انسان کے جسم پر نکل آتا ہے. جو لوگ ہمیشہ خُرما کا استعمال رکھتے ہیں انکو جذام اور سرطان اور سلع کا عارضہ نہیں ہوتا. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۲۳۳). [ع].

سِلعات (کس س ، سک ل) امذ.
سلع (رک) کی جمع ، مسّے. یہ چھوٹے سفید اُٹھے ہوئے سِلعات ہوتے ہیں. (؟ ، کتاب العین ، ۳۵۴). [سِلع (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

سِلعَہ (کس س ، سک ل ، فت ع) امذ.
رک : سِلع ، مسّا یہ سلعہ کی طرح صفاقات کے اندر ہو جاتے ہیں (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۸۱). [ع].

---ٔ شِریانِیَہ کس صف (--- کس ش ، سک ر ، کس ن ، فت ی) امذ.
(طِب) **ایک مرض جس میں شریان پھیل جاتی ہے ، ام الدم .** اینورسما ، ام الدم یا سلعۂ شِریانیہ ایک ایسی تجویف یا جوف ہوتا ہے جس کا کِسی شِریان کے ساتھ رابطہ ہو. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۰۰). [سلعہ + شریان (رک) + یہ ، لاحقۂ نِسبت].

سَلَف (فت س ، ل) (الف) صف.
۱. **گذشتہ یا گزرا ہوا (زمانہ) ، اگلا ، پہلے کا ، قدیم.** جو ثوابت جس برج میں اہلِ سلف نے لکھے ہیں اب وے اس بُرج میں نہیں ہیں. (۱۸۳۳ ، مِفتاح الافلاک ، ۱۸۹). سرسید نے بعض مسائل میں علمائے سلف سے اِختلاف کیا ہے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۰۵). پنجم ایہام کہ شاعران سلف میں اس کا رواج تھا اب اس صنعت کی طرف توجہ کم ہے. (۱۹۸۴ ، اسلوبیاتِ میر ، ۱۳).
۲. **اگلے زمانے کے بزرگ اور قابلِ احترام شخصیتیں ، بُزرگ ، آباواجداد.**

سخن ہے سلف کی بھلائی رہے
زبانِ قلم سے بڑائی رہے

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۲۳). مجالس مولود شریف کی بدعات اور امورِ ممنوعہ محرمہ سے خالی و پاک ہوں تا موجب حرمان طریقہ اتباع سلف سے نہ ہو . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۷۷). اس وقت ہمارے سلف کے کارنامے ہم کو براہِ راست اس کے سِوا کوئی سبق نہیں دے سکتے کہ بزرگوں کی بڑائی پر فخر کرو. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲). مشاہیر سلف کے محاسن و مناقب کا تذکرہ اربابِ عِلم و فن کے فرائض منصبی ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۲۹). (ب) امذ. ۱. (موسیقی) **لے کا تیسرا درجہ جس کو درت کہتے ہیں ، یہ پہلے دونوں درجوں (ٹھا اور مدہ) سے بڑھا ہوا ہوتا ہے اور اس قدر تیز بڑھتا ہے کہ تال دینے والا تال بھی قائم نہیں رکھ سکتا.** سویم درجہ جس کو درت کہتے ہیں یہ پہلے دونوں درجوں سے بڑھا ہواہے علم موسیقی کی اِصطلاح میں اس کو سلف کہتے ہیں (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۱ : ۸۳).
۲. **ایک قسم کی بیع جس میں قیمت پہلے دیدی جائے ، قرض جو بغیر سُود کے ہو ، روپیہ جو سوداگری کا مال خریدنے کے لیے دیا جائے.** جو شخص سلف کرے تم میں سے کسی میوے میں تو چاہیے کہ سلف کرے ایک ناپ معین اور ایک تول معین ایک مدتِ معین تک. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۹). پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ جو شخص سلف کا معاملہ کرے تو معلوم پیمانے کے ساتھ ... اور ساتھ ہی مُدّت کا ٹھیراؤ بھی واضح کر دیا جائے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۱۱). [ع].

---پَروَری (--- فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
آباواجداد کے رسم و رواج پر قائم رہنا ، دقیانوسیت ، رجعت پرستی. لیکن اس سلف پروری سے کیا حاصل آج تو مغرب دنیا کا مشعل ہدایت ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۶۴). [سلف + ف : پرور ، پروردن - پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے م ف.
اِبتدا سے ، اوّل زمانے سے ، اگلوں سے ، بزرگوں کے زمانے سے. جو کچھ کہ چیز قرآن شریف سے یا حدیث شریف یا جمہور کے قول سے یا سلف خلف سے حرام ہے صادر ہوا تو کبیرہ گناہ گار. (۱۵۶۴ ، رسالہ فقۂ دکنی ، ۱۵). مصری لوگ اپنے بُتوں پر رنگ لگاتے ... میں انھیں قدیمی طریقوں کے پیرو ہیں جو وہاں سلف سے چلے آتے ہیں. (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۷۳). ساداتِ عظام پر بنی عباس نے جیسے جیسے مظالم کئے ہیں سلف سے آج تک اس کی مثال نہیں ملتی. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فرہاد ، ۵).

---سے خَلَف تک فِقرہ.
اِبتدا سے تا حال (فرہنگِ اثر).

---سے ہوتی آئی ہے فِقرہ.
پُرانی رسم ہے (جامع اللغات).

---صالِح / صالِحِین کس صف (--- کس مج ل / ی مع) امذ.
گُزرے ہوئے نیک آباؤاجداد ، برگزیدہ لوگ؛ (مجازاً) صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہ. خُدا سلفِ صالحین کی پیروی کی توفیق عطا کرے. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۲۳۶). ہم یہ نہیں کہتے کہ سلفِ صالح کے حالات ہماری قوم کے لیے بالکل فائدہ مند نہیں. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۲۱۳).

تو نام مت مٹا سلفِ صالحین کا
تیرا بھی نام نیک رہے تا کہ پائدار

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۷۱). عالیہ صفات کے اعتبار سے سلفِ صالحین کا نمونہ تھے . (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۳۱). ہمارے علماء کو ... سلفِ صالحین کا نمونہ بننا چاہیے. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۵۹). [سلف + صالح / صالحین (رک)].

سِلْف (کس س ، سک ل نیز فت س ، کس ل) امذ.
سالی کا خاوند ، ہم زُلف ، ساڑھو (جامع اللغات). [ع].

سِلف (کس مج س ، سک ل) امذ.
۱. **ذات خودی نیز بطور سابقہ آپنے اپ اپنے تئیں.** سِلف انگریزی سابقہ کے طور پر خود یا ذات یا تئیں کے معنوں میں دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی آتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۶۳). ۲. (میکانیات) **موٹر کا ایک پُرزہ جس کے دبانے سے موٹر کا انجن کام کرنے لگتا ہے ، سلف اِسٹارٹر ، چال پُرزہ ، چال بٹن.** سلف ... اس پُرزہ کو کہتے ہیں جس کے دبانے سے موٹر کا اِنجن کام کرنے لگتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۲). [انگ : Self].

---اِسٹارٹَر (---کس ا ، سک س ، ر ، فت ٹ) امذ.
(میکانیات) **موٹر کا ایک پُرزہ جو بجلی یا بیٹری کی قوت سے موٹر کو چلا دیتا ہے ، چال پُرزہ ، چال بٹن.** سلف ... اس کا مرکب سلف اِسٹارٹر بھی آتا ہے۔(۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۲). [انگ : Self Starter].

---رِسْپکْٹ (---کس ر ، سک س ، کس مج پ ، سک ک) امذ.
خودداری ، احساسِ ذات. ہم میں نہ غیرت باقی ہے کی نہ حمیت نہ سلف رِسپکٹ. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۷۳).

سلف رِسْپکْٹ کا پھر یاد رہے گا نہ سبق
پھر نہیں ہونے کی یہ بحث تو ومن پیدا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۷۷). [انگ : Self Respect].

---گَوَرْنْمِنْٹ (---فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس م ، سک ن) امث.
حکومتِ خود اختیاری ، خود اِنتظامی ، مقامی یا اندرونی آزادی.

اچھی ہے سلف گورنمنٹ کی خواہش لیکن
ہونے پائے متزلزل نہ وفاداریٔ ہند

(۱۸۶۲ ، ظفر (بہادر شاہ) (اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۳). سلف گورنْمنٹ کے رزولیشن کے بانیوں میں بھی مولانا کا نام وقیع جگہ رکھتا ہے۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۶۶۳) . [انگ : Self Government].

---ہِلْپ / ہیلْپ (---کس مج ہ ، سک ل/ی مج ، سک ل) امث.
اپنی مدد آپ کے اصولوں پر عمل کرنا ، خود اعتمادی. اسی نے سب سے پہلے ہندوستانیوں کو سلف ہیلپ کا سبق پڑھایا . (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۵۴). سلف ہلپ کا اصول اس کے دل میں شروع ہی سے راسخ ہو جاتا ہے۔ (۱۹۰۴ ، مخزن ، مارچ ، ۳۸). سیاروں کا ہاتھ سے چھوٹ جانا انسان کے لئے ایک نعمت ہے اس سے اس کے اندر خوداعتمادی اور سلف ہیلپ اور خودشناسی پیدا ہو جاتی ہے۔ (۱۹۱۹ ، آپ بیتی، خواجہ حسن نظامی ، ۱۰۰). [انگ : Self Help].

---مارْنا محاورہ.
۱. (میکانیات) **موٹر کا انجن چلانے کے لیے سلف کا بٹن دبانا.** موٹر نکالی سلف مارتے ہی پھر سے اسٹاٹ وہ چلی جا رہی ہے۔(۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۳۵).

سُلَف (ضم س ، فت ل) امذ.
سودا ، اسباب ، سُلُف (نوراللغات). [سودا (رک) کا تابع مہمل].

سَلْفا (فت س ، سک ل) صف.
(کیمیا) **گندھک کا ، کبریتی.** نئی سلفا دواؤں کے استعمال سے بیماروں کی بڑی تعداد شفا پا سکتی ہے ۔ (۱۹۶۰ ، دوسرا پنجسالہ منصوبہ ، ۵۶۱). [انگ : Sulpha/Sulfa].

---نِلْ اَمائیڈ / نِیلامائِڈ (---کس ن ، سک ل ، فت ا ، ی مع / ی مع ، کس ء) امذ.
(کیمیا) **جراثیم کش دواؤں میں اِستعمال کیا جانے والا ایک جُز نیز ان دواؤں کا مُشترکہ نام جو راست جراثیم پر مہلک اثرات رکھتی ہیں.** سلفا نل امائیڈ کے سالمے کی تھوڑی سی تبدیلی سے پندرہ سال کے اندر تقریباً ساڑھے پانچ ہزار مرکبات حاصل کیے جس کو بیماریوں کے جراثیم کے خلاف جانوروں میں امتحان کیا گیا. (۱۹۶۷، بنیادی‌خردحیاتیات ، ۳۵۹). دوا کا ایک جُز نسبتاً آسان مرکب ہے جس کا نام سلفا نیلامائڈ ہے۔ (۱۹۶۹ ، جدید‌سائنس کی کامرانیاں (ترجمہ) ، ۶۷). [انگ : Sulfa Nilamide].

---نَیمائِیڈ (---ی لین ، ی مع) امذ.
رک : سلفا نیلامائڈ. اس دریافت کے بعد اس سے ملتی جُلتی کئی ادویات دریافت ہوئیں جن کو بطور مجموعی سلفا نیمائیڈ کا نام دیا جاتا ہے.(۱۹۶۷ بنیادی خرد حیاتیات ۳۵۹). [Sulfa Namide].

سُلْفا (ضم س ، سک ل) امذ.
۱ (اَ)**سادہ تمبا کو جس کو بُھربُھرا کرکے چلم میں رکھتے ہیں اور اس پر آگ رکھ کر پیتے ہیں.** جس سادہ تمبا کو میں مصالح وغیرہ نہ پڑے اس کو سُلفا کہتے ہیں۔ (۱۹۴۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۳۴). بی خورشید جان کے حُجرے کے سامانِ سفر میں شام و سحر کے خمیرے دو رہے کا جلا ہوا سُلفا نئے سر سے شامل کر لیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۶ : ۶).جن کے آخر میں الف آنا چاہیے ان میں سے اکثر لفظ غلط نویسی کا نشانہ بنتے ہیں ... سرکنڈا ، سفیدا ، سُلفا ، سلونا. (۱۹۷۴ ، اُردواِملا، ۹۵). (اا) **بغیر توے کے تمبا کو پینے کے ایک طریقے کا نام.**

گر حکم ہو تو سائیں سُلفا کا دم لگا کر
پھنکاروں اور بھی میں سبزے کو ایک کوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶).

امیدوار ہیں ہم اُٹھ گئے وہ دم دے کر
نہ گڑ گڑی ہے نہ سُلفا نہ پیچواں حُقّہ

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). ہندوستانیوں نے حقّہ کی طلب مٹانے کو بغیر توے کے تمبا کو پینے کا نام سُلفا رکھا پھر سلفا کر دینا ، سلفا اُڑانا محاورے بن گئے. (۱۹۷۰ ، غُبارِ کارواں ، ۱۶۹). ۲. **چرس** (نوراللغات). [مقامی].

---اُڑانا محاورہ.
۱. **سُلفا بھر کے پینا ، دم لگانا ، کش لگانا ، چرس کا دم لگانا ، چرس پینا** (نوراللغات). ۲. **خاک سیاہ کر دینا ؛ ختم کر دینا، بالکل خرچ کر ڈالنا (دولت وغیرہ) اللّے تللّے اُڑا دینا.** جو دولت جلد صرف کر دی جائے اسے سلفا اُڑا دیا یا سُلفا کر دیا بولنے لگے. (۱۹۷۰ ، غُبارِ کارواں ، ۱۶۹).

---پینا ف م.

۱. **چلم یا حُقّے میں سادی سُوکھی تمبا کو بھر کر پینا.** دو ایک بیٹھے تمبا کو چلموں میں بھر کے ناریلوں میں رکھ رکھ کر ہاتھوں میں لیے سُلفا پی رہے ہیں. (۱۸۸۳ ، کوچکِ باختر (ق) ، ۶۶).

پیا کرتے ہیں ہم سُلفا ہمیشہ دے کے اک گنڈا
اُوڑایا کرتے ہیں بچّے ابے باوا ابے باوا

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۹۷). ۲. **چرس پینا** (جامع اللغات).

---جَمانا محاورہ.

تمبا کو چلم میں بھرنا. اپنی چلم پر سُلفا جما کر کہا بھئی ذراسی آگ ہو تو اس پر رکھ دینا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۹۷).

--- کَر ڈالْنا / کَرْنا محاورہ.

۱. **جلا کر راکھ کر دینا ، خا کِ سیاہ کر دینا.** چڑیوں کا دودھ پیچیدہ چشمِ ناظر میں گھسا جاتا ہے اور دل کی چلم کو سُلفا کیے دیتا ہے. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۳ : ۹). ۲. **خرچ کر دینا ، تلف کر دینا.** جو دولت جلد صرف کر دی جائے اسے سلفا اڑا دیا یا سلفا کر دیا بولنے لگے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۶۹).

---ہونا محاورہ.

مارے غصّے کے جل کر راکھ ہو جانا. آپ کو دل لگی سُوجھتی ہے یہاں دل جل کر سُلفا ہو رہا ہے (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۱۶). ۲. **جل کر راکھ ہونا (تمبا کو یا چرس کا) ؛ بری طرح تباہ و برباد ہونا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

سَلَفاً و خَلَفاً (فت س ، ل ، تن ف بفت ، و مع ، فت خ ل ، تن ف بفت) صف ؛ م ف.

گزشتہ لوگ ، آباو اجداد ، متقدمین سے لے کر متاخرین تک. اِلی الآن سلفاً و خلفاً علماء و حکماً سے کسی نے اس باب میں ایک جز بھی نہیں لکھا. (۱۸۶۳ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۲). [رک : سَلَف + اً ، لاحقۂ صفت و تمیز + و (حرف عطف) + خَلَف (رک) + اً ، لاحقۂ صفت و تمیز].

سَلْفائِڈ (فت س ، سک ل ، کس ء) امذ.

(کیمیا) **گندھک اور کسی عنصر یا جُزوِ مُستقل کا مرکب.** رنگین آتش بازی میں یہ نمک استعمال کیے جاتے ہیں ... نیلے رنگ کے لیے تانبے کا کاربونیٹ ، سلفائڈ یا آرسینائیٹ بشمول کیلومل. (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۴۶). [انگ : Sulphide].

سِلَفْچی (کس س ، فت ل ، سک ف) امث ؛ سہ سلپچی.

رک : **چلمچی ، ہاتھ مُنْھ دھونے کا برتن جس کے سرپوش میں چھید ہوتے ہیں.** لوٹا اور شمع دان اور سِلفچی آفتابہ اور پاندان اور خاصدان اور طشت وغیرہ تانبے کے اور برنج اور جسد وغیرہ سے بناتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۳) دُوسری لونڈی کو سِلفچی ، آفتابہ ، اجلا دسترخوان دے کر اس کو ساتھ کیا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۹۷). مُلازم سِلفچی لا کر ہاتھ دُھلا رہا تھا. (۱۹۵۸ ، عمرِ رفتہ ، ۲۸۰). نرس نے سِلفچی میں تولیہ بھگویا اور اس کا جسم صاف کرنے لگی. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۷). [چلمچی (رک) کا عوامی تلفظ].

سَلْفَر (فت س ، سک ل ، فت ف) امذ.

گندھک ، کبریت سلفر یعنی گندک.(۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۸) ، کاربن ہائیڈروجن آکسیجن اور نائٹروجن اور سلفر کے ملنے سے بنتا ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز ، ۲ : ۸۳). اِبتدائی عناصر نائٹروجن ، فاسفورس ، پوٹاشیم ، کیلشیم ، میگنیشیم اور سلفر ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۸۸). [انگ : Sulphur].

---ڈائی آکسائیڈ/آکسایِڈ

(کیمیا) **ایک بھاری بے رنگ دم گھونٹنے والی گیس جو بہ‌آسانی مائع میں تبدیل کی جاسکتی ہے** سلفیورک ایسڈ ، سلفیورک ایسڈ گیس ، سلفر ڈائی آکسایڈ وغیرہ بھی مروج ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶). سلفر ڈائی آکسائیڈ کی سلفر ٹرائی آکسائیڈ میں تبدیلی کا عمل دو طرفہ اور حرارت زا ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۱۲). [انگ : Sulphur Dioxide].

سُلْفَہ (۱) (ضم س ، سک ل ، فت ف) امذ.

رک : سلفا.

پیانو کے نیچے دب گئے ، نغمے ہزار کے
سُلفہ ہے پیچوان بھی آگے سگار کے

(۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۷ : ۳). [سلفا (رک) کا متبادل اِملا].

---اُڑانا محاورہ.

سُلفا اُڑانا. بروز رویت ہلال عید تمام چرس خوار لوگ جمع ہو کر سوا روپے کی چلم چرس ہلال کو دیکھتے ہی بطور سُلفہ اُڑاتے ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۵۷). جب دیکھیے ہاتھوں کو چونگا بنائے سلفہ اُڑا رہے ہیں.(۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۱۷).

---پینا ف م.

چلم یا حقّے میں تمبا کو یا چرس بھر کر پینا. میں اتنا کہتی ہوں کہ یہ سُلفہ پینے سے سوائے میرے ہلکان کرنے کے تمہارا اور کیا مطلب ہے. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۵).

---کا دَم کھینْچنا ف م ؛ محاورہ.

حُقّے کا پُورا کش لینا.

جلد پھنکاریے سبزی کے نشہ کو کوڑا
کھینچیے اور کوئی سُلفہ کا دم یا معبود

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۴۷).

--- کَرْنا محاورہ.

سُلفا کرنا ، جلا کر راکھ کر دینا ، پُھونک ڈالنا. حُقّے کی چلمیں کی چلمیں سُلفہ کر گئے.(۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۹۵).

---ہو جانا/ہونا محاورہ.

رک : بسُلفا ہونا ، جل کر خاک ہو جانا ، تباہ و برباد ہو جانا.

واہ صاحب واہ اچھے تھے یہ چکمے وصل کے
آپ کی تھی دل لگی سُلفہ یہاں گھر ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ وخشت ، ۱۳).

سُلفَہ (۲) (ضم س ، سک ل ، فت ف) امذ.
ناشتہ کا کھانا ، وہ کھانا جو کسی آنے والے کے لیے فوراً تیار کیا جائے. ناشتے کے طور پر جلدی جلدی جو کھانا تیّار کر کے مہمان کے سامنے رکھ دیا جائے عربی میں سُلفہ کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، غُبار کارواں ، ۱۶۹). [ع].

سَلَفی (فت س ، ل) صف ؛ امذ.
۱. **سلف کا ، قدیم ، پُرانا ، آغاز کا.** اب وہ بُھورے اور باقیاتی اور سیاہ طبعی ہیں جو دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں نہایت کثیر تعداد اور ۵ تا ۱۱ تناسب سے ہیں یہ دراصل دونوں ابتدائی سلفی نمونے ہیں. (۱۹۳۷ ، مینڈلیت (ترجمہ) ، ۱۳۱). ۲. **اہلِ حدیث حضرات جو اپنے آپ کو سلفِ صالحین کا پیرو گردانتے ہیں.** کبھی اہلِ الحدیث (اصحاب الحدیث) ، اہل السنۃ ، اہل الاثر ، سلفی اور اثری کا ہم معنی ہو کر ... استعمال ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۸۰).

سُلفے (ضم س ، سک ل) امذ ؛ ج.
سُلفا (رک) کی جمع یا مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). اسے پھر وہی سُلفے کی بُو آئی. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۶).

ـــ کا دَم کھینچنا / لگانا ف مر ؛ محاورہ.
حُقّے کا پُورا کش لینا.
آنکھوں کا وہیں اس کے دوبالا ہوا عالم
اک سُلفے کا دم اس نے جوں ہی بنگ پہ کھینچا
(۱۸۰۰ ، دیوان بیختہ ، ۲۵). کوئی ککڑ والے کو بُلا کر سُلفے کا دم لگاتا ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۴).

سَلفیٹ (فت س ، سک ل ، ی مج) امذ ؛ ج : سلفیٹز/سلفیٹس.
(کیمیا) گندھک کے تیزاب کا نمک. رنگین آتش بازی میں یہ نمک استعمال کیے جاتے ہیں : سُرخ رنگ کے لیے اسٹرانشیم کا نائٹریٹ ، کاربونیٹ یا سلفیٹ. (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۳۶). کیلشیم اور قلوی مٹیوں کی دُوسری دھاتوں کو سلفیٹز فاسفیٹز اور قلیات مرتسب کر دیتے ہیں. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۵). ماحول کے کاربونیٹس کے ساتھ تعامل کر کے سلفیٹس تیار کرتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۳۸). [انگ : Sulphate].

سَلفیورِک (فت س ، سک ل ، کس ف ، ی مخ ، و مج ، کس ر) امذ.
(کیمیا) جس میں گندھک آکسیجن وغیرہ کی زیادہ مقدار ہو. ترشے - ایسڈ ایسٹک ٹرائی کلور ایسٹک ، سڑک ، ٹارٹارک ، ہائڈرو کلورک ، نائٹرک ، سلفیورک ، فاسفورک. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۸). [انگ : Sulphuric].

ـــ ایسڈ (ـــ ی مج نیز لین ، کس س) امذ.
(کیمیا) گندھک کا تیزاب ، کبریتی تیزاب. دوسرا شخص سلفیورک ایسڈ یعنی گندھک کا تیزاب (ساٹھ حصہ) اس میں ڈال دیتا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عمادالملک ، ۱۸۸). کھٹایا تیزاب کو ایسڈ کہتے ہیں اس کے کئی مرکبات مثلاً ہیڈرو کلورک ایسڈ سلفیورک ایسڈ وغیرہ اُردو میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۹). تجربہ گاہ میں ہائیڈروجن گیس جست پر ہلکے ہائیڈروکلورک ایسڈ یا سلفیورک ایسڈ کے تعامل سے تیّار کی جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۵). [انگ : Sulphuric Acid].

ـــ ایسڈ گیس (ـــ ی مج نیز لین ، کس س ، ی لین) امث.
(کیمیا) وہ گیس جو گندھک ، تیزاب اور آکسیجن کی زیادہ مقدار کے ساتھ مرکب ہو. سلفر سوپ ، سلفیورک ایسڈ ، سلفیورک ایسڈ گیس سلفر ڈائی آکسائیڈ وغیرہ بھی مروج ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۰). [انگ : Sulphuric Acid Gas].

ـــ تُرشَہ (ـــ ضم ت ، سک ر ، فت ش) امذ.
رک : سلفیورک ایسڈ. نیلا تھوتھا تانبے کاسلفیٹ ہے یا تانبے اور سلفیورک تُرشہ کا مرکب ہوتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۱۰۱). گندھک کی مزید تکسید سے سلفیورک تُرشہ حاصل ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۳۸). [سلفیورک + تُرشہ (رک)].

سَلَق (فت س ، ل) امث.
سخت آواز ، ناگوار بات ، طنز. سلق آواز سخت کو کہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۴۲). [ع].

سِلق (کس س ، ل) امذ.
چُقندر. سِلق - اس کو فارسی میں چُقندر کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۶). [ع].

سِلقی (کس س ، سک ل) امذ ؛ صف.
سِلق (رک) سے منسوب یا متعلق ، سیاہی مائل سبز ، چُقندر کے پتّے کے مُشابہ رنگت کا. زمرد کی کئی قِسمیں ہیں ایک سِلقی ہے کہ سبزی اس کی مثل ساق چُقندر کے ہوتی ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۸). [سِلق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ زُمُرُّد (ـــ ضم نیز فت ز ، م ، فت نیز ضم ر بشد) امذ.
(نگینہ گری) سیاہی مائل سبز چُقندر ، زنگاری زمرد (ا پ و ، ۴ : ۶۰). [سِلقی + زمُرّد (رک)].

سَلَک (فت س ، ل) امذ (قدیم).
۱. **تعلق ، عِلاقہ ، رِشتہ ، سِلسلہ.**
بہوت دلیاں ستے تُجھ مُجھ سلک تھا
تیرے سانئے منے میں آج لک تھا
(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۲).
مرد زن میں نیں ہے برہ کا سلک
برہ کا سمد ہے سو گر گیان تلک
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۳).
سُلطان وہی ہے ہر طرف میں
ہے سلک اسے اولیا کے صف میں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۷). ۲. **رسائی ، میلاپ ، انسلاک.**
توں ڈر وزیراں شاہ تے
انکی سلک قاتل زہر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۶۸).

دُکھ شاہِ دین کا سو یو تیر خدنگ ہو
کیتا ہے سب دلاں میں سلک ہائے ہائے
(۱۶۵۰ ، مریدی ، بیاض مراثی ، ۱۶۰).

ور نیں تو کھنڈ ہے لگ ہے
اس لگ پہ الگ کوں واں سلک ہے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۷). [ع].

---دینا محاورہ.
مُنھ لگانا ، سر چڑھانا ، قریب رکھنا. کوتیاں کو سلک دیے تو موں چاٹنے آتے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۵).

میں طفولیت ہوں اپنے اب للک
جھوٹ کون ہرگز دیا کب نیں سلک
(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۵۲).

سِلْک (۱) (کس س ، سک ل) امث.
۱. (ا) **ڈوری ، دھاگا ، تار ، رشتہ.** وہب کے ایک کریمہ ہے حجلۂ عزت میں ، چاہتا ہے کہ اس مجموعۂ نقاب عفت کو ساتھ سلک ازدواج عبداللہ فرزند تمہارے کے منسلک کرے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۸). لفظ سلک اور منسلکات علاحدہ الفاظ ہیں ان سے مثل اور امثلہ کو کوئی تعلق نہیں ہے. (۱۹۱۵ ، خطوط نظام الدین حسن (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۶۸)).

بحر و اوزان و تقطیع کی سلک میں
میں نے الہام کے دُر پرو کر دیے
(۱۹۸۰ ، خوشحال خاں خٹک (ترجمہ) ، ۱۲۱). (اا) **لڑی ، ہار**

کیا شاہ وو سب اپس سلک سے
تو ساریاں تھے فاضل ہوئے ملک سے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰).

کِس حُسن کے جلوہ کی جھلک اوس پہ پڑی ہے
ہر سلک میرے اشک کی موتی کی لڑی ہے
(۱۸۰۵ ، باقر آگاہ ، د ، ۷۰).

جوہری کی نہیں دوکاں پہ دیواں ہے مرا
سخنِ تازہ ہے سِلکِ دُرِ شاداب نہیں
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۱۹). شمس العلماء کی کتاب "تمدن عرب" جس کی شہرت عالمگیر ہو چکی ہے اس سلک کا بیش بہا گوہر ہے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۶۲). ۲. **(مجازاً) سلسلہ ، قطار.**

جب آوے گا بیعت کی توں سلک میں
رہیگا یکا اوس کی ہر ملک میں
(۱۶۳۸ ، مرات الحشر ، ۲۲۶). سلکِ لعل سرخروئی شہادت ، سلسلۃ الذہب پاکی طینت. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۲). جو شخص پسند پڑے گا تو سلکِ ملازمانِ خاص میں داخل ہو گا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مُختصر کہانیاں ، ۱۵۲). علامہ آزاد بلگرامی کا شاگرد اور عالی جاہ بہادر کے سلکِ ملازمین میں داخل تھا. (۱۹۴۵ ، ہندوؤں کی تعلیم مسلمانوں کے عہد میں ، ۶۹). کالج کی سلک ملازمت میں داخل ہو کر بینی نارائن نے دو کتابیں تالیف کی ہیں. (۱۹۶۷ ، چار گلشن (مقدمہ) ، ۹) ۳. **نظم ؛ ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ پرونا** (جامع اللغات). ۴.(ا) **(کاشتکاری) آمدنی و خرچ کا حساب ، لگان کے حساب جمع و خرچ کی باقی ، فرد حساب جو رقم خرچ کی صندوق میں رہتی ہے** اس کے سلک کی سرسری پڑتال بھی ہر روز شام کے وقت کی جاتی ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، ۱۱ گست ، ۶۷). (اا) **(محاسبی) وہ رقم جو تجارتی مال کی خرید و فروخت کا حساب بند کرنے پر جمع و خرچ کی میزان کے بعد باقی رہے ، باقی تحویل.** یہ رقم عام نقدی سلک میں شریک ہوگی. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۱). اس میں نقدی نویس کے روزنامچہ کی سلک و باقی لکھیں. (۱۹۰۱ ، ارکانِ اربعہ ، ۳ : ۳۳). ۵. **وہ استری دھن جو اپنی محنت سے حاصل ہو** (اردو قانونی ڈکشنری). ۶. **روش ، رفتار ؛ راستہ ، سڑک** (پلیٹس). [ع].

---اِتّحاد کس اضا(--- کس ا ، شد ت بکس) امث.
سِلسلۂ یکجہتی ، دوستی کا رشتہ ، میل ملاپ کا وسیلہ. وہ ہماری اپنی صفوں میں میر جعفر و صادق تلاش کر کے ہماری سِلکِ اتحاد کو اتنا کمزور کر دینا چاہتے ہیں جو ذرا سے جھٹکے کو برداشت کرنے کی سکت بھی نہ رکھتی ہو. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ ستمبر ، ۳). [سِلک + اِتّحاد (رک)].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
مال گُزاری کی روزانہ آمدنی کا حساب یا رسید جو مہینے کے آخر میں مرتب ہوتا ہے جب کہ تمام مال اکٹھا ہو جاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [سِلک + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
(محاسبی) دورقمی حساب میں آزمائشی بقایا ، میزان Trail Balance کا ترجمہ. ہر ماہ یا کم ازکم ہر سہ ماہی پر دفتر صدر محاسبی سے ایک سِلک پٹی طلب کرو. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۱۰۶) [سِلک + پٹی (رک)].

---تَقْرِیر کس اضا(---فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
گفتگو کا سِلسلہ (جامع اللغات). [سِلک + تقریر (رک)].

---گَوہَر/گُہَر کس اضا(---و لین ، فت ہ/ضم گ ، فت ہ) امث.
موتیوں کی لڑی ؛ محبوب کے دانت ؛ نظم ، اشعار کا سلسلہ وغیرہ.

اشعار آبرو کے سلکِ گہر کہو تم
پڑھتے ہیں نظم اوس کا موتی سے صاف لڑکے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۵).

عِشقِ دنداں نے بھرایا جوہری بازار میں
آبدار ایسی کوئی سلکِ گہر مِلتی نہیں
(۱۸۴۳ ، رند ، د ، ۲ : ۲۶۶).

فکرِ سُخن دِکھاؤں میں کیا ناشناس کو
ہو جوہری اگر تو یہ سلکِ گہر کُھلے
(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ۲۰).

• عجیب رنگ سے اشکوں میں پارۂ دل ہے
کہ جیسے لعل کا ٹکڑا ہو سلکِ گوہر میں
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۹۲). اس کی ایک مثال سِلکِ گوہر ہے. (۱۹۷۷ ، ہندی اُردو تنازع ، ۵۱). [سِلک + گوہر/گہر (رک)].

---لآلی کس اضا(---فت نیز ضم ل ، مد ا) امث.
مرواید کی لڑی ؛ (کنایۃً) ، محبوب کے دانت.

در دانداں ہوئے تھے موج زن کس بحرِ خوبی کے
کہ موتی شرم سے پانی ہوئے سِلکِ لآلی میں

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۵۹).

یادِ دنداں میں جو رونے کٹ گیا تارِ نظر
جو اشکوں میں ہے آب سلکِ لآلی میں نہیں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۱۶). [سلک + لآلی (لُو لُو (رک) کی جمع)].

---مَرْوارِید کس اضا (---فت م ، سک ر ، ی مع) امث.
مرواید کی لڑی ؛ (کنایۃً) محبوب کے دانت.

لبِ دریا میں گلگوں سِلکِ مروارید ہووے گی
نزاکت میں اگر وو لعل میرا پان کھاوے گا

(۱۷۰۶ ، خروشی ، قدیم بیاض ، ۲۸).

زیبِ گردن وہ سلکِ مروارید
نالۂ کہکشاں ، غمِ ناہید

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۲). [سِلک + مروارید (رک)].

---نِکالنا محاورہ.
سلک بندی ، جمع و خرچ کا حساب کرنا. مہینہ میں ایک مرتبہ ڈپو کے رجسٹروں کی سِلک نِکالی جائے .(۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۳۹).

سِلْک (۲) (کس س ، سک ل) امذ.
ریشم ، ریشمی کپڑا. انگریزی زبان میں ریشم کو سِلک کہتے ہیں . (۱۹۰۶ ، مخزن ، ستمبر ، ۴۵). سِلک کی بھرواں کام دار ساڑھی میں لپٹی سانس اندر آئیں .(۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۷) .[انگ: Silk].

سِلْکانا (فت س ، سک ل) ف م (قدیم).
چھوڑنا ، آہستہ آہستہ ترک کرنا ، الگ کرنا.

پانچوں داراں میں ہلکاؤ
اپنے "میں پن" کوں سلکاؤ

(۱۶۴۰ ، داول ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۷). [سلک = سرک + انا ، علامتِ مصدر].

سَلَک آوے محاورہ (قدیم).
سرک کر آوے ، رینگ کر آوے (قدیم اُردو کی لُغت).

سِلِکْٹ کَمیٹی (کس مج س ، ل ، سک ک ، فت ک ، ی لین) امث.
← سلیکٹ کمیٹی.
مُختصر پارلیمانی کمیٹی جو کسی خاص معاملے میں تحقیقات کے لیے مقرر کی جائے . اردو اخباروں میں جو کچھ چھپتا ہے ... سلکٹ کمیٹی کے ممبراس پر غور کرتے ہیں. (۱۸۸۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۴۸). [انگ : Select Committee].

سِلِکْشَن (کس س ، کس مج ل ، سک ک ، فت ش) امث.
انتخاب ، چُناؤ.

عاشقوں کا چاہتے ہیں وہ سیلکشن آجکل
خیر ہو میری کہ ہوتا ہے ریڈکشن آجکل

(۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۹ : ۳). [انگ: Selection].

سَلَکْنا (فت س ، ل ، سک ک) ف ل (قدیم).
اُبلنا ، چھلکنا ، ظاہر ہونا.

سلکی ہے ہر اک نین میں زاری
ہلکی ہے بدن میں بیقراری

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۳). **۲. پھسلنا ، نِکل جانا ، ڈھلکنا.**

نیاز ڈھلک تیغ آنک تیر پلک لے سلک
مج ہو پلک آے للک تیری نین کر سپاہ

(۱۶۷۲ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۹). **۳. سرکنا ، کِھسکنا ، الگ ہو جانا.**

ڈپکیاں رقص میں آ کر سلک جائیں
گتاں سیماب کے چھندو سوں دکھلائیں

(۱۷۳۱؟ ، نیہ درپن ، ۴).

مرے جگر کو ترے موئے عنبریں کی الک
شتاب مارسیہ سی گئی ہے ڈس کے سلک

(۱۷۸۰؟ ، گُلِ عجائب (کاظم ، صوفی شاہ) ، ۱۴۲). [سَلک = سرک + نا ، علامتِ مصدر].

سِلَکْنا (کس س ، فت ل ، سک ک) ف ل.
مدیا (مادہ بٹیر) یا چنک بٹیر کا مست ہو کر بولنا ، ایک قسم کی مہین آواز نکالنا؛ بٹیر کا ایک خاص قسم کی آواز نِکالنا جس سے وحشت ٹپکتی ہے (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر). [مقامی].

سِلِکونی (کس س ، ل ، و مج) امذ ؛ ← سلیکونی.
سلیکن سے منسوب ، سلیکن کا (جو ایک غیر فلزاتی عنصر ہے اور صرف مرکب شکل میں پایا جاتا ہے). جسم کے یہ سب حصّے ایک بہت باریک جھلی کے اندر ہوتے ہیں جس کے اوپر سلکونی مادہ کی تہہ چڑھ جاتی ہے. (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، ۲ ؛ ۳ : ۶۱). [انگ : Silicony].

سِلَک ہونا محاورہ.
(شکار) بٹیر کے شِکار میں جب پھندنیوں کی آواز سُن کر بٹیر گِرنا شروع ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سلک ہو رہی ہے (فرہنگِ اثر).

سَلَکی (فت س ، ل) صف ؛ امذ.
صاحبِ عزت ، مجلسی ، درباری (قدیم اردو کی لغت). [سَلَک (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

سِلْکی (کس س ، سک ل). (الف) صف.
(مواصلات) برق تار کا. پاکستان اور بھارت کے درمیان سلکی مواصلات کے سلسلے میں دونوں ملکوں کے ماہرین کے درمیان فنی سطح پر دو روزہ بات چیت شروع ہو گئی. (۱۹۶۷ ، حریت ، کراچی ، ۱۱ / اکتوبر ، ۱۰). (ب) امث (قدیم). **رک : سلک (۱) لڑی** (قدیم اردو کی لغت). [رک : سِلک (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُلَکّھن (ضم س ، فت ل ، شد کھ بفت). (الف) صف.
۱. مبارک ، خوش اقبال ، نیک بخت ، خوش اطوار.

کہ جم جاہ سلطان آفاق گیر
سُلکّھن نول شاہِ گردوں سریر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۷).

رکھے نانو کرتار ، کن منگ پناہ
سُلکھن محمد قلی قطب شاہ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۱).

اتھی اوس بادشاہ کوں ایک بیٹی
سُلکھن بھاگونتی نیک بیٹی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۳). ۲. **عُمدہ ، اچھا.** کشمیر کے اورس چورس میں ایک کھیڑا بھوت سُلکھن ہور اسکا جنگل ایسا تھا کہ اسکے سریکا کہیں نا ہونگا.(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۱۱).
۳. **خُوبصورت عورت.**

نرم جام کیاں ہور کٹھن ماس کیاں
سلونیاں سلکھن سگند باس کیاں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳).

سُنی او سُلکھن جو ایسے بچن
لگے تیوں ہوا آگ سب اس کے تن

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۹)). (ب) امذ.
نیک اور محمود علامت ، نیک شگون ؛ خوبصورتی ، عُمدگی ، حُسن.

محبّت کی جو ہے عارس سُلکھن
اسے ہے رونما یو نیہ درپن

(۱۷۳۱ ، نیہ درپن ، ۴۷). [س : سُلکشنڑ **सुलक्षण**].

سُلکھیا (ضم س ، فت ل ، سک کھ) امث.
جلد جلد چلنے والی عورت ، وہ عورت جو گھڑی اِدھر گھڑی اُدھر دِکھائی دے ، چالاک ترتّریا ، پُھرتیلی ، وہ لڑکی جو سارے میں دوڑی دوڑی پھرے (فرہنگِ آصفیہ). [سلکھیا (رک) جو سُلکھا کا مونث ہے].

سَلَگ (۱) (فت س ، ل) صف.
۱. **لگاتار ، برابر ، اِس سِرے سے اُس سِرے تک ؛ پورا ، سالم ، کامل** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. **گہری دوستی ، یاری ، گہرا تعلق ، بے تکلفی ، صحبت.** اُنس یعنی یاری ہور سلگ. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا ، میراں یعقوب (دکھنی اردو کی لغت). ۳. **آپس میں جڑا ہوا ، اِکٹھا ، قریب (الگ کا مُتضاد).**

اتھا سب میں بابا سوں بے حد سلگ
نہ دیکھے تو روتی تھی بے حد تلگ

(۱۵۹۹؟ ، بیاضِ مراثی (مرزا) ، ۲۰۹). [س : سَنْلَگْن **सलग्न**].

ـــ پکڑنا / کرنا محاورہ (قدیم).
دوستی کرنا ، تعلق رکھنا. سلگ پکڑنا خلق سوں مفلسی کی نشانی ہے. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا ، میراں یعقوب (دکھنی اردو کی لغت). جے کوئی خدا سوں سلگ کرے سو خلق تھے بچکے. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا ، میراں یعقوب (دکھنی اردو کی لغت)).

سَلَگ (۲) (فت س ، ل) امث (قدیم).
رسائی ، پہنچ ، ملاپ.

مانس کوں عروج یاں تلک جان
آکل نہیں یاں تلک سلگ جان

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۵). [رک : سلک].

ـــ دینا محاورہ (قدیم).
رسائی کا موقع دینا ، قریب آنے دینا ، مُنھ لگانا.

پتیانا نہ اس ذات کی بات کوں
نہ دینا سلگ ہرگز اس ذات کوں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۵).

سُلَگ (ضم س ، فت ل) امذ (قدیم).
اِشتیاق ، خواہش.

نظر سوں محبت کرے آج لگ
ہمن دو کو دیوار کا تھا سُلگ

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۵۳). [مقامی].

ـــ کرنا ف م (قدیم).
حرکت دینا ، جوش میں لانا.

مرا ہاتھ کرتا سُلگ جوبناں سوں
کہ جوں جوبناں کا کسن ہے متابع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۲).

سَلْگا (فت س ، سک ل) صف (قدیم).
ملا ہوا ، مربوط. سلگے ہیں ولے سلگے ایسے دس نہیں آتے نظراں تلے دستے نہیں یوں جھالاں جاتے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۱). [رک : سلگ (۱) + ا ، لاحقۂ صفت].

سُلْگاپا (ضم س ، سک ل) امث.
جلن ، حسد ، آہستہ آہستہ جلنا ، مُسلسل حسد. دُنیا کے اور جلاپے ہیں اور سوکن کا جلاپا سُلگاپا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۱۳). [سُلگ ـ سُلگنا (رک) کا حاصلِ مصدر + اپا ، لاحقۂ کیفیت].

سُلْگانا (ضم س ، سک ل) ف م.
۱. **آگ روشن کرنا ، آگ جلانا ، جلانا.**

تیل شراب رگاں بتیاں دھرے ٹولا من
ابراہیم سُلگائے سدا جنم نیں سر ہوں

(۱۵۹۹ ، نورس ، ۸۲). ان عورتوں اور سروں کو دیر میں لاؤ اور تم اس کے گرد آگ سلگا کے جاگتے ، خبردار رہو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۷).

ہم دم سرِ کہسار ہوا لہلہا سارا اور مور وہ کوکا
سو کوس اوگا اور کھلا لالۂ حمرا اس آگ کو سُلگا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳۲). انگیٹھیاں اگر عود قماری اور مُشکِ تاتاری اور عنبرِ سارا کی سُلگائی ہوگی. (۱۸۶۳ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۴۷). ایک عورت بیٹھی چولھا سلگا رہی تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۸). گویا وہ ایک کوکب دری (جگمگاتا ہوا تارا) ہیں اور چراغ (یعنی عرش والی تجلّی) سُلگایا ہے. (۱۹۵۶ ، مناظرِ احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۲۳). ۲. (أ) (**کنایۃً**) **رنج دینا ، (جُدائی کے) غم میں مُبتلا کرنا ، دل میں سوزش پیدا کرنا.**

ہر دم آوے پیارے تیرے عشق کی باو مج
وہی سُلگائے جیو کو نہیں تو جاوے بج

(۱۵۹۹ ، نورس ، ۹۱).

سوکس برہ کی آگ سُلگا شتاب
کروں میں فراق میں دلاں کو کباب
(۱۶۴۵، قصہ بے نظیر، ۳۴).
دل جلا ہوں مری تسکین ہو کیوں کر دل میں
آتشِ عشق نے سُلگائی ہے مجمر دل میں
(۱۸۹۷، خانۂ خمار، ۶۸). (اا) **دل جلانا، حسد میں مُبتلا کرنا.** امریتہ صرف بھانبڑ کو مانتی تھی کسی کو سُلگانا اس کے شایانِ شان نہ تھا. (۱۹۸۴، اوکھے لوگ، ۱۹۴). ۳. **فساد کی بُنیاد ڈالنا؛ سگریٹ، حقہ وغیرہ کو آگ دِکھا کر پینے کے قابل کرنا** (ماخوذ: نوراللغات).

سَلَگ تار (فت س، ل) امذ.
(زرباف) **جنتری میں کھنچا ہوا مُسلسل اور باریک سا تار جو کہیں سے ٹوٹا نہ ہو، نہ ٹوٹنے والا تار** (ا پ و، ۲: ۱۷۹). [مقامی].

سُلَگْنا (ضم س، فت ل، سک گ) ف ل.
۱. **آگ پکڑنا، آہستہ آہستہ جلنا، دُھواں دیتے ہوئے جلنا.** دل میں عشق سُلگیا. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۷).
او اوس کی محبّت میں بلگی ہے سچ
یو دل میں ترے آگ سُلگی ہے سچ
(۱۶۸۲، رضوان شاہ و روح افزا، ۶۷).
کہتے ہیں سبز باغ میں دل اب تو لگ گیا
اِن گرمیوں سے جان کلیجہ سُلگ گیا
(۱۸۰۹، جرأت، د، ۶۱). اگر ہر وقت روشن ہے خوشبو دانہ سُلگ رہا ہے. (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۳۰). یہ الفاظ جیسے رضیہ کی پیشانی پر چسپاں ہو کر رہ گئے تھے اور مُسلسل سُلگ رہے تھے. (۱۹۸۳، ساتواں چراغ، ۲۶). ۲. **غم یا غُصّہ میں اندر ہی اندر کڑھنا.** تین برس میں نے جس طرح کاٹے. میرے اللہ ہی پر روشن ہے. جلتی رہی بھکتی رہی سُلگتی رہی. (۱۹۲۴، انشائے بشیر، ۱۲۶). وہ صِرف سُلگنا جانتا ہے. (۱۹۸۴، اوکھے لوگ، ۱۹۴). ۳. **حُقہ، سگریٹ وغیرہ کا جلنا یا پینے کے قابل ہونا.** مالزادی، پیچوان کیسا بھرا ہے کہ سُلگتا نہیں. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۷۵۰). تُم اِتنے پان وان کھاؤ ... اُپلوں میں آگ لگ جائے حقہ جوگی سُلگ جائے. (۱۹۰۱، راقم، عقدِ ثریا، ۴۷). ۴. (أ) **رشک یا حسد کرنا، کسی سے جلنا.** یہ رو رہی ہے وہ ہنس رہا ہے یہ سُلگ رہی ہے وہ قہقہے لگا رہا ہے. (۱۹۲۳، بچہ کا کرتہ، ۱۲).
خورشید وہاں ہم نے سُلگتے ہوئے دیکھے
کرنوں کا جس آشوب میں بیوپار چلے ہے
(۱۹۶۷، شہر درد، ۲۰). (اا) **بہت بے چین ہونا، مُضطرب رہنا، تڑپنا.** محبت آگ ہے و عشق بھڑکا محبّت میں سُلگنا و عشق میں جلنا. (۱۵۸۲؟، کلمۃ الحقائق، ۱۰۳). ان لوگوں سے بھی بِلا ہوں جو محبت کی آگ میں سُلگتے رہتے ہیں. (۱۹۸۱، سفر در سفر، ۳۷). ۵. (کنایۃً) **روشن ہونا، نِکھرنا.** سانچے موتی جڑے سُرخ سُرخ بلاؤز میں اُس کا سراپا سُلگ اُٹھا. (۱۹۸۷، ساتواں پھیرا، ۷). [سُلگ ـ سرگ + نا، لاحقۂ مصدر].

سَلْگی (فت س، سک ل) امذ (قدیم).
دوست (دکنی اُردو کی لغت). [رک: سلگ (۱) + ی، لاحقۂ نسبت].

ـــ ہونا محاورہ (قدیم).
مانوس ہونا (دکنی اُردو کی لغت).

سُلگھانا (ضم س، سک ل) ف ل.
رک: سُلگانا. بعض لوگ کہنے لگے شب کو ابرق کی اولاد چولھا سلگھائی تھی شاید تمہارے یہاں کے آٹے کو کھانے کے واسطے. (۱۸۶۰، فیض الکریم، ۶۹۳). [سلگانا (رک) کا قدیم اِملا].

سَلَم (فت س، ل). (الف) امذ؛ امث.
۱. **سلف، کسی چیز کی پہلے سے قیمت دے دینا (زیادہ تر بیع سلم یا بیع و سلم مستعمل ہے).** کہا ابن عباس نے شہادت دیتا ہوں میں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا سلم کو ایک میعاد معین تک. (۱۸۶۷، نورالہدایہ، ۳: ۳۹). سلم کہتے ہیں کسی چیز کے قرض بیچنے کو اور یہی معنی ہیں سلف کے. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۲: ۳۱۰). ۲. **دوستی، سلامتی، امن.**
سلام بھیجتے ہیں جس کو قدسی و قدیس
ہے جس کی ذات مقدس ہمہ صلاح و سَلَم
(۱۹۶۶، منحمنا، ۴۳). ۳. **اطاعت، اطاعت کرنا.** سلم بفتحتین اسم ہے تسلیم کا. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۲: ۳۱۰). ۴. **سلام کرنا؛ سلام؛ امن کا خواہاں یا کوشاں ہونا؛ دوستی** (پلیٹس). ۵. **ایک قسم کا درخت، جس کی چھال اور پتے سے کپڑا اور چمڑا رنگتے ہیں** (جامع اللغات). ۶. (أ) (کیمیا) **ذرّہ، ریزہ، سالمہ مادہ.** مقررہ ارتکاز کے کسی محلول کے لئے سلم کی تعداد ... فی اکائی حجم ایک مقرر قیمت ہے. (۱۹۵۷، سائنس سب کے لئے، ۱: ۷۸۰). (اا) (کیمیا) **وزن اور مقدار کی ایک اکائی.** ایک سلم مثالی گیس کو مستقل دباؤ پر ... گرم کرنے سے حاصل ہونے والے کام کی مقدار حسب ذیل طریقہ پر محسوب کی جا سکتی ہے (۱۹۶۹، حر حرکیات، ۴۸). (ب) صف. **درست، صحیح، بے داغ، بے عیب** (پلیٹس). [ع].

ـــِ مُخْلِعَہ کس صف (ـــ ضم م، فت خ، شد ل بکس، فت ع) امذ.
(منطق) **سلم مخلعہ سے مراد ہے جب کہ نفس بدن سے جدا ہو کے مبادی عقلیہ کا مشاہدہ کرے** (حکمۃ الاشراق، ۱۳). [سَلَم (رک) + ع: مُخَلِّعَہ].

سِلْم (۱) (کس س، سک ل) امذ.
تختی جس پر بچے لکھنا سیکھتے ہیں، لوح (جامع اللغات) [ف].

سِلْم (۲) (کس س، سک ل). (الف) امذ.
صلح، سلام، سلامتی کی دعا.
موائیقِ عہد و موازینِ عدل
ہیں سلم و سلام ایہا المسلمون
(۱۹۶۹، مزمور میر مغنی، ۱۳۹). (ب) صف. **صلح کرنے والا،**

مذہب اسلام. سلم بمعنی اسلام کا حال ہو پہلی صورت میں ترجمہ یہ ہو گا کہ تم پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۴۴۳). [ع].

سُلَّم (ضم س ، شد ل بفت) امث ؛ امذ.
۱. **زینہ ، سیڑھی.**

عشقِ مجاز بہرِ حقیقت ضرور ہے
بہرِ عروجِ بام ہے سلم کی احتیاج

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۱۱۲).

تپ غم کیا فراقِ یار میں چڑھتی اترتی ہے
تنِ لاغر کی اس کو استخواں زینے ہیں سلم کے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۹۴).

کسی کے ذہن میں گر ہے بلند پروازی
تو علم فلسفہ سلم ہے ارتقا کے لیے

(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۰).

خلاصۂ دوجہاں جس کی ذاتِ والا شان
گیا جو عرش پہ بے فردبان و بے سُلّم

(۱۹۶۶ ، منحمناً ، ۳۵). ۲. **وسیلہ ، ذریعہ ، سبب.**

بام توحید سے دل میں نہ اترتے معنی
نہ اگر ذہنِ سلیم آپ کا ہوتا سلم

(۱۸۸۱ ، سیر ، مجمع البحرین ، ۲ : ۷۸). [ع].

ـــ دِہْلِیزی (ـــفت د ، سک ہ ، ی مع) امذ.
سماعت کے ایک اہم عضو صدف گوش کی ایک بالائی نالی. سلم دہلیزی اور سلم طبلی میں گردلمف ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۷۲) [سلم (رک) + دہلیز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ طَبْلی (ـــفت ط ، سک ب) امذ.
سماعت کے ایک اہم عضو صدف گوش کی ایک زیریں نالی. وہ فاصل ... جزواً سلم دہلیزی اور سلم طبلی کے درمیان ... واقع ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۷۲). [سلم (رک) + طبل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَلْما (۱) (فت س ، سک ل) امذ؛ ـــ ، سلمہ.
چاندی سونے کے تار جن کو بٹ کر اور بل دے کر پوشاک اور پاپوش وغیرہ میں کارچوب کے کام میں لگاتے ہیں.

تھا ستارہ ترا گردش میں بہت ماہ لقا
چمکے سلمے کا کبھی پاؤں پہ جوتا سجّا

(۱۸۴۶ ، امانت (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۲۰۸)). دہلی کی سلیم شاہی جوتی سلمہ کی لانا (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، گرداب حیات ، ۶۸). [سلمہ (رک) کا ایک املا].

ـــ ساز امذ.
(زرباف) سلما بنانے والا کاری گر (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۱۹۹). [سلما + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــ سازی امث.
(زرباف) سلما بنانے کی صنعت (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۱۹۹). [سلما ساز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ سِتارے کا کام امذ.
چاندی کے گول چھوٹے چھوٹے چپٹے ٹکڑے جن پر سونا چڑھا ہوا ہوتا ہے اور بیچ میں سوراخ ہوتا ہے، سلمے کے ساتھ ان کو بھی کپڑوں وغیرہ پر لگایا جاتا ہے. اس سارے کام کو سلمے ستارے کا کام کہتے ہیں ، کار چوبی کام ، زردوزی. میزوں پر قرینے سے پیچوان دھرے تھے ... زیر انداز بہت نفیس جن پر سلمے اور ستارے کا کام زربفت کی دستیاں. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۲۸). ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی ، سلمے ستارے کے کام کی ... پڑی ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۵). اس کے پاؤں تلے سبزہ مخمل کی طرح بچھا ہوا تھا جس پر طرح طرح کے پھولوں نے سلمہ ستارے کا کام کر رکھا تھا. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۲۹).

سَلْما (۲) (فت س ، سک ل) امذ ؛ ـــ سلمہ.
نازک اندام خوبصورت عورت ؛ (مجازاً) محبوبہ.

اگر یہ سچ ہے کہ سلمائے سُبحَہ و زُنّار
زمین ہند پہ جنتی ہے اب بھی کژدم و مار

(۱۹۳۸ ، نبضِ دوراں ، ۱۲۰). گجرات میں تو خیر سلماؤں کا ہجوم تھا پھر ایک ایسی بھی وادی تھی جہاں ریحانہ رہتی تھی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۹۱). [سلمیٰ (رک) کا ایک املا].

سَلَمْبا (فت س ، ل ، سک م) امذ.
کھاری پانی سے نمک شور نکلتا ہے جسکو سلمبا اور کھاری نمک کہتے ہیں (علم طبیعیات ، ۲ : ۸). [مقامی].

سَلْمَک (فت س ، سک ل ، فت م) امذ.
(موسیقی) **چھ سروں میں سے ایک سُر کا نام.** راگوں کی تعداد زیادہ ہونی چاہیے مگر انہوں نے چند ہی بتائے ہیں ... اور وہ حسبِ ذیل ہیں سلمک ، گزدانیہ ، نو روز. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، شرر ، ۱۶). [ف].

سَلَّمَکُ اللہ (فت س ، شد ل بفت ، فت م ، ضم ک ، غم ا ، ل ، ش ل بمد) فقرہ.
خدا تمہیں سلامت رکھے.

تم سا نہیں صفدر کوئی واللہ برادر
کیا خوب لڑے سلمک اللہ برادر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۲). [سلّم (رک) + ع : کُ ـ تم + اللہ (رک)].

ـــ تَعالیٰ (ـــضم ہ ، فت ت ، ا بشکل ی) فقرہ.
(دعائیہ) **اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے.**

ہے کون غریبوں کا یہاں پوچھنے والا
ہاں پیر مغاں سلمک اللہ تعالیٰ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۵). مکرمی و عزیزی غلام ربانی سلمک اللہ تعالیٰ ، تمہارا خط پہنچا مجھے اس سے خوشی ہوئی کہ تم یہاں آنے کا ارادہ رکھتے ہو. (۱۹۶۱ ، خطوط عبدالحق ، ۲۳۷). [سلمک اللہ (رک) + تعالیٰ (رک)].

سِلْمَلی (فت نیز کس س ، سک ل ، فت م) امذ.
ایک خود رو پودے کا نام . تاہم بہت سے خاص خاص پودے

عام‌طور سے بلاضرورت پیدا ہو جاتے ہیں اس نام سے مشہور ہیں ، ہرن کھری ، سلملی ، جھربیری ... وغیرہ. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۱۲۵). [مقامی].

سَلَمْنا (فت س ، شد ل بفت ، سک م) فقرہ.
ہم نے مانا ، ہم نے تسلیم کیا.

کلام اس کا جو ہے معروف سلَمنا و صدّقنا
پلٹ کرکہہ سکے مقدور کس کا یوں نہیں یوں ہے

(۱۸۲۶ معروف د ۱۳۷). سلمنا یہ سچ مگر یہ غلط ہے.(۱۸۸۶ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۰). [ع : سَلَّم ـ تسلیم کیا + نا ـ ہم].

سَلَمَہ (فت س ، ل ، م) امذ.
ایک بوٹی جسے کپڑا رنگنے میں استعمال کرتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات). [سَلَم (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سَلْمَہ (فت س ، سک ل ، فت م) امذ.
رک : سلْما (۱).

خال و خط کا تیرے اے خورشید رو لکھا جو وصف
حرف سلمہ بن گئے نقطہ ستارا ہو گیا

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۶). کسی قسم کا کلابتوں یا سلمہ نہیں لگایا گیا ہے . (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین ، ۱۸). [ف].

ـــ سِتارَہ (ـــ کس س ، فت ر) امذ.
رک : سلما ستارہ.

کہیں پر تھا سلمہ ستارہ لگا
کہیں جال تھا گوکھرو کا بندھا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۷۳). لباس میں انگیا رہی نہ پانجامہ... سلمہ ستارہ بانکڑی ہے نہ وہ ہاتھی جھول پانچے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۳). غرض کہ یہ آوازیں ان ساری نظموں میں گوٹے یا سلمہ ستاروں کی طرح الگ سے ٹکی ہوئی (ہیں). (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ ، اگست ، ۱۱).[سلمہ (رک) + ستارہ (رک)].

سَلَّمَہٗ (فت س ، شد ل بفت ، فت م ، ضم معکوس ہ) فقرہ ؛ امذ.
(سلامتی کی دعا ، ہر زندہ شخص (مرد) کے لیے) (کنایۃً) ، اللہ اس کو سلامت رکھے ؛ صاحب زادہ ، بیٹے. نصیر نے بندر کی طرح منہ بنا کر کہا ، خوں خوں یونہی سہی سلمہ. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸۱). جو شاعر تحریر کے وقت زندہ تھے ان کے نام کے ساتھ سلمہ یا سلمہ‌اللہ جیسے الفاظ لکھے گئے ہیں. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ‌آبادی ، شخصیت فکر و فن ، ۹۶). [ع : سَلَّم ـ بچائے خدا + ہٗ ـ اس کو].

ـــ اُللّٰہ (ـــ ضم ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) فقرہ.
اللہ اسے محفوظ رکھے ، سلامتی کی دعا.

خضر رہبر ہے تو کیا خوف ہے گمراہی کا
ہم تو ہیں پیرمغاں سلمہ‌اللّٰہ کے ساتھ

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۲۷). جو شاعر تحریر کے وقت زندہ تھے ان کے نام کے ساتھ سلمہ یا سلمہ‌اللّٰہ جیسے الفاظ لکھے گئے ہیں .(۱۹۸۳ سراج اورنگ‌آبادی ، شخصیت فکر و فن ، ۹۶). [سَلَّمَہ (رک) + اللہ (رک)].

ـــ اُللّٰہُ اَکْبَر (ـــ ضم ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بمد ، غم ہ ، ا ، سک ل ، فت ا ، سک ک ، فت ب) فقرہ.
خدائے برتر اسے بچائے ، سلامتی کی دعا. بدھو نفر سلمہ اللہ الا کبر سے پوچھا کہ انکو خدانخواستہ کون بیماری ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۷). [سلمہ اللّٰہ (رک) + رک : ال (ا) + اکبر (رک)].

ـــ اُللّٰہ تَعالیٰ (ـــ ضم ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بمد ، غم ہ ، فت ت ، ا بشکل ی) فقرہ.
رک : سلمک اللّٰہ تعالیٰ.

غنچے نے جو سر شاخ سے گلشن میں نکالا
بلبل نے کہا سلمہ اللّٰہ تعالیٰ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۵). حافظ عباس علی خاں مرحوم ساکن امروہہ سے ابتداء میں بیعت کی پھر اور بزرگوں سے بھی فیض پایا سلمہ اللّٰہ تعالیٰ .(۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رامپور، ۲۱۲). [سلمہ اللّٰہ (رک) + تعالیٰ (رک)].

ـــ رَبُّہٗ (ـــ فت ر ، شد ب بفت ، ضم معکوس ہ) فقرہ.
اس کا رب اس کو محفوظ رکھے . عزیز گرامی عبدالمجید حمید ، سلمہ ربہ نے بچپن ہی سے میدان ادب میں گامزنی شروع کر دی تھی. (۱۹۳۳ ، میزان سخن ، ۱۱). [سلمہ (رک) + ربّ (رک) + ع : ہٗ ـ اس کو].

سَلَّمَہا (فت س ، شد ل بفت ، فت م) فقرہ.
خدا سلامت رکھے (زندہ شخص (عورت) کے لیے سلامتی کی دعا). جب ہاشمی صاحب کی میراث تقسیم ہوئی تو ان کا ہر وقت کا رفیق حقّہ میرے حصے میں آیا جسے اُن کی صاحب‌زادی عاتکہ بیگم سلمہا نے مجھ تک پہنچایا. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے، ۶۳). [سَلَّمَہ (رک) + ا ، لاحقۂ تانیث].

سَلَّمَہُمُ اللّٰہ (فت س ، شد ل بفت ، فت م ، ضم ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) فقرہ.
(دعائیہ) اللہ اُن کو سلامت رکھے. جناب حکیم محمد واصل خاں صاحب سَلَّمَہم‌اللّٰہ کی طرف سے نہایت تشویش ہے ان کے مزاج کی کیفیت سے ضرور مطلع فرمائیے گا. (۱۹۰۴ ، مکتوبات حالی ، ۲۶). [سَلَّم (رک) + ع : ہم ، لاحقۂ جمع + اللّٰہ (رک)].

سَلَمی (فت س ، ل) صف.
(کیمیا) متعلق کمیت مادہ ، بڑی کمیت (مادّے) پر یا اس کے ذریعے سے عمل کرنے والا محلول. مرکبات کے محلول بنانے کا مسئلہ آیا تو سلمی یعنی مولر محلول بنانا مجھے سرے سے آتا ہی نہیں تھا. (۱۹۶۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵ : ۱۰۲). [سَلَم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ اِرْتِکاز (ـــ کس ا ، سک ر ، کس مج ت) امذ.
کمیت مادہ کا اکٹھا ہونا کہ اس کی قوت بڑھ جائے (سائنس سب کے لیے ، ۲ : ۱۰۹۳). [سلمی (رک) + ارتکاز (رک)].

سُلَمی (ضم س ، شد ل بفت) امث.
(منطق) مثلث کی دو ساقوں کو غیر متناہی فرض کر کے اُن دونوں کے بیچ میں جو مسافت واقع ہو اُس میں خطوط کھینچے جاتے ہیں پھر جس قدر ان ساقوں کو طول دیا جائے اُسی قدر درمیانی مسافت پیدا ہوتی ہے اور اُس میں خطوط بڑھتے ہیں مگر سب خطوط دو حدوں میں جو دونوں ساقوں سے قائم ہوتی ہیں گھرے ہوں گے ؛ برہان سلمی.

تسلسل سلمی سے اور تطبیقی سے باطل ہے
تو کس برہاں سے تسلیم کر لینے کے قابل ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۳۴). حکما نے مقدار کی لامتناہی کے ابطال میں برہان سلمی بیان کی ہے . (۱۹۷۴ ، مقالاتِ ابوبی ، ۳۸). [سلم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَلْمیٰ (۱) (فت س ، سک ل ، ا بشکل ی) امث.
نازک اندام خوبصورت عورت ؛ (کنایۃً) محبوبہ.

آہ وہ محمل سلمیٰ وہ درا وہ صحرا
کہ سدا حوصلہ اس مرحلہ کا گرد رہا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳۲). اے سلمیٰ ہم تجھے سلام کہتے ہیں تو بھی ہمیں سلام کہہ. (۱۹۶۷ ، بلوغ الادب ، ۲۵۸). [ع].

سَلْمیٰ (۲) (فت س ، سک ل ، ا بشکل ی) امذ.
رک : سلما جو اس کا صحیح املا ہے.
بہ راہ روش پہ جواہر ہے چھنکا ہوا تو درختوں پہ سلمےٰ لگا ہے
مکانوں محلوں دکانوں کو دیکھو تو ایساگماں ہو کہ سونا منڈھا ہے
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۲۲). [سلمہ (رک) کا ایک اِملا].

---ستارَہ (--- کس س ، فت ر) امذ.
رک : سلما ستارہ. عید کے موقع پر ... آپ کوئی بنارسی یا سلمیٰ ستارے کا سوٹ خریدنا چاہیں تو ضرور خریدیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اپریل). [سلمیٰ (رک) + ستارہ (رک)].

---ستارے کا کام امذ.
رک : سلما ستارے کا کام. نانبائی کی بیوی کو کاڑھے ہوئے سلمے ستارے کے کام کی پشواز پہنا دی جاتی تو وہ کسی راج کی سہارانی معلوم ہوتی. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۳۱).

سَلْمِیَّہ (فت س ، فت نیز سک ل ، کس م ، فت ی) امذ.
(نفسیات) **لازم و ملزوم یا یکساں قسم کی اشیاء یا اشخاص کا مجموعہ ، سیٹ.** الفاظ کو استعمال کرنے کی عادت کے بعض سلمیے ہیں. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس ، ۲۷). [سلمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سَلْنا (فت س ، سک ل) ف ل.
۱. **چھدنا ، سوراخ ہونا ، داخل ہونا ، گھسنا** (جامع اللغات).
۲. **خلش ہونا ، کھٹکنا ، چبھنا.**

نبیؐ صدقے ہوا قطبا ترا جنیت
دندیاں سینے میں سلتا دکھ کا بھالا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۷).

نہ آسی نیند مج آج اس رین میں
کہ سلتی برہ کی کنکری نین میں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۹).

اے گل گلشن جاں ، کر مجھے اک بار نہال
خار حسرت کا کلیجے میں سلا ہائے سلا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۳).

کیا ہوا مرہم لگانے سے فغاں
زخم دل سینے میں سلتا ہی رہا

(۱۷۷۲ ، فغان ، د ، ۷۵). ولے یہ بات دل میں اس کے سلتی ہور کھپ کھپاتی تھی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۵۱). ۳. **چول بٹھانا.** سلنا بہ معنی چول بٹھانا. یہ بڑھئی کے کام سے متعلق ہے فرنیچر میں سلائی کا کام ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۲۸). ۴. **دریا** (جامع اللغات). [مقامی].

سِلْنا (کس س ، سک ل) ف ل.
سیا جانا ، رفو کرنا ، ٹانکے لگنا. ڈاکٹراحمد کے لئے حیدرآبادی شیروانیاں ... قطع ہوئیں اور سلیں. (۱۹۱۷ ، شوکت آرا بیگم ، ۲ : ۱۹۰). غرارہ کا سلنا بہت مشکل ہے. آپ تو ایک سرخ ساڑھی منگوا لیجئے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۳۷۹).

سَلَنْد / سِلَنْدا (کس س ، فت ل ، سک ن) امث.
(ماہی گیری) **بہت چھوٹی نسل کی انگشتیا مچھلی نیز مچھلیوں کے چھوٹے بچے جو پانی کے کنارے پر باہم مل کر تیرتے ہیں** (اپ و ، ۳ : ۵۸). [مقامی].

سِلَنْدَر (کس س ، فت ل ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : سلنڈر. بیلر کے اوپروار سے ایک نل نکل کر ایک ڈول سے اپنی ظرف مسمی سلندر کے نیچے کی طرف جا کھلا ہے. (۱۸۶۷ ، بحرحکمت ، ۱۸). [سلنڈر (Cylinder) کا مورد].

سِلَنْدھا (کس س ، فت ل ، سک ن) امث.
رک : سلندا ، چھوٹی نسل کی انگشتیا مچھلی. سِلَندھا مچھلی بلغم کو بڑھانے والی ہے طاقت دیتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۳۸). [سلندا (رک) کا ایک اِملا].

سِلَنْڈَر (کس س ، فت ل ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
اُسطوانہ ، کسی دھات وغیرہ کا استوانی بیلن جو مشینوں میں استعمال ہوتا ہے. ان میں بائلر نہیں ہوتا ، سلنڈر ہی میں آگ پیدا کی جاتی ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۹). سلنڈر کی گیس سونگھتے ہی اس کی بیوی اور بیٹا ہوش میں آ جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۱۰۰). [انگ : Cylinder].

---نُما (--- ضم ن) صف.
سلنڈر جیسا ، اسطوانی ، بیلن سا ، سلنڈری. سلنڈر نما ٹیوب میں بہت سی تہیں ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۰۱). [سلنڈر + ف : نما ، نمودن - ظاہر ہونا].

سِلِنْڈَری (کس س ، ل ، سک ن ، فت ڈ) صف.
رک : سلنڈر نما. پیلیانیسی اینا میں یہ سلنڈری شکل کی ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۱۲۹). [رک : سلنڈر + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِلِنڈَرِیکَل (کس س ، ل ، سک ن ، فت ڈ ، ی مع ، فت ک) صف.
رک : **سلنڈری**. سلنڈریکل شیل کی طاقت بغیر جوڑوں کے اس قاعدہ سے دریافت کی جاتی ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز ، ۲۲۲). سلنڈریکل شکل کے دھات کے ایک مضبوط بکس کو ایک درجہ دار گول پلیٹ فارم کے ساتھ لگایا گیا تھا. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۲۳). [انگ : Cylindrical].

سَلَنگ (۱) (فت س ل ، غنہ) امث.
دریائی مچھلی کی ایک قسم.

سنور یا سنگاڑ اور سنگن سلنگ
یہ دریا میں ماریں اچھل کر شلنگ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۳). [مقامی].

سَلَنگ (۲) (فت س ، ل ، غنہ) امث.
(بنوٹ) **سانپ کی چال کی وضع کا پیترہ جس میں قدم اُٹھانے کی بجائے کھسکائے جاتے ہیں اور جسم کو ایک حالت میں رکھ کر پیر رگڑتے ہوئے پھرت کی جاتی ہے** (ا پ و ، ۸ : ۵۷). [مقامی].

سَلَنگ (۳) (فت س ، ل) امذ.
(بُنائی) **پٹ پشمینہ ، عمدہ قسم کا موٹا اور خودرنگ اونی کپڑا جو کوٹ وغیرہ کے لیے تیار کیا جاتا ہے پنجاب سرحد اور کابل کے علاقے میں اس کا بہت چلن ہے پٹو (رک) کی ایک قسم جو کسی قدر سخت اور کم قیمت ہوتا ہے** (ا پ و ، ۲ : ۹۷). [مقامی].

سَلّو (۱) (فت س ، شد ل ، و مع) امذ.
چمڑے کا تسمہ جو ڈور کی جگہ جوتی اور موزوں کی سلائی میں استعمال ہوتا ہے (پلیٹس). [س : شَلی + ـــے ک : शल्य + उक].

ـــ کی سِلائی امث.
چمڑے کے تسمے سے سلائی ، چمڑے کی سلائی. قلم کی ستالی کاغذ کے تلے پر سلو کی سلائی کرنے لگی. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۹).

ـــ کی گُتھائی امث.
رک : **سلو کی سلائی** (جامع اللغات).

سَلّو (۲) (فت س ، شد ل ، و مع) امذ.
ایک پہاڑی جانور ہے جس کی پشت پر سفنے بہت سخت اور مقدار میں ہتیلی کے برابر ہوتے ہیں ، دم اس کی لمبی اورپتلی اور ٹانگیں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں. آہٹ پا کر کنڈلی مار لیتا ہے اور سر اندر چھپا لیتا ہے اس کی پشت پر مشکل سے کوئی اوزار اثر کرتا ہے کیونکہ سفنے ڈھال کی طرح بہت سخت ہوتے ہیں ، سال ، پینگولن. یہ عجیب و غریب جانور ... شمالی ہند میں سلو اور بنگال میں کاٹھ ہوہو کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۱۶). [مقامی].

ـــ سانْپ (ـــ غنہ) امذ.
رک : **سلو (۲)**. سلو ... اس کو سلو سانپ بھی کہتے ہیں اس کا ایک نام کھولا مانجر بھی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۸۸). [رک : سلو (۲) + سانپ (رک)].

سَلّو (فت س ، شد ل ، مج) صف ، مث.
بے سلیقہ ، بے ڈھنگی اور پھوہڑ عورت (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سَتّلو (رک) کا مخفف].

سِلو (کس س ، و مج) صف.
معمول کی رفتار سے کم چلنے والا ، سست ، آہستہ رو. بالکمانی کے اوپر جو کیل نکلی ہے جس کو رگولیٹر کہتے ہیں اس کے ہٹانے سے ... فاسٹ اور بائیں طرف ہٹانے سے سلو ہوتی ہے. (؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۳). [انگ : Slow].

ـــ ٹْرین (ـــ سک ٹ ، ی مج) امث.
وہ ریلوے گاڑی جو آہستہ چلے اور ہر اسٹیشن پر ٹھہرتی جائے (جامع اللغات). [انگ : Slow Train].

ـــ کَرْنا ف م.
(کسی چلنے والی چیز کی) رفتار کم کرنا ، آہستہ کرنا (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــ ہونا ف م.
سست ہونا ، معمولی رفتار سے آہستہ چلنا جیسے گھڑی ، موٹر کار ، ریل گاڑی وغیرہ کا (ماخوذ : جامع اللغات).

سَلْواتیں (فت س ، سک ل ، ی مج) امث ؛ ج.
بُری باتیں ، لعنت ملامت ، گالیاں. صلواتیں ... اس کی اصل ہے سلواتیں. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۴۰). [سل - سڑ (گندھی) + واتیں - باتیں]

سُلْوان (ضم س ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا دانہ جس کو نظر بد سے بچنے کے لیے استعمال کرتے ہیں. سلوان جمع ہے سلوانتہ ، سلوانہ ایک دانہ ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۳). [ع].

سَلْوانا (فت س ، سک ل) ف م.
چھدوانا (جامع اللغات). [سل (سَلنا) + وانا ، لاحقۂ تعدیہ].

سِلْوانا (کس س ، سک ل) ف م.
سلائی کروانا ، ٹانکے لگوانا ، سلائی کا کام لینا.

زخم نہیں منظور ہمیں سلوانے دل کے چاک کرو
بیٹھے سوئی کو لے کر تم ہو کیوں بے حاصل چٹکی میں

(۱۸۵۹ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۷۱). حلف اٹھانے کی تقریب کے لیے شیروانیاں تک سلوا دی تھیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۶۶). [سل (سلنا) + وانا ، لاحقۂ تعدیہ].

سُلْوانا (ضم س ، سک ل) ف م.
دوسرے کے ذریعے سُلانا یا کسی پر نیند طاری کرانا ، دوسری جگہ سُلوانا مثلاً گنجائش کی کمی کی وجہ سے دوسرے مکان میں مہمان کو سُلانا.

ڈھونڈھتا ہے شبِ ہجراں میں جو آرام کوئی
نیند لیجا کے اسے گور میں سُلواتی ہے

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۲۲۵). [سُلانا (رک) کا متعدی المتعدی].

سِلْوانِک (کس س ، سک نیز فت ل ، کس ن) امث.
ایک انڈو یورپین زبان ، شمالی ہنگری کی قوم سلاک کی زبان. سنسکرت، جرمنی ، سلوانک وغیرہ ایک ایسی زبان سے مشتق ہوتی ہیں جو بالکل مفقود ہو گئی ہے. (۱۹۷۵ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۵۱ : ۳۷). [ہنگری : Slovanik].

سُلْوانَہ / سُلْوانَۃ (ضم س ، سک ل ، فت ن) امذ.
رک : **سلوان.** سلوان جمع ہے سلوانۃ کی ، سلوانہ ایک دانہ ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲). [ع].

سَلْوائی (فت س ، سک ل) امث.
(نجاری) لکڑی وغیرہ میں چھید یا سوراخ کرانے کی مزدوری (نوراللغات). [سل (سَلْنا) + وائی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

سِلْوائی (کس س ، سک ل) امث.
سِلْوانے کی اُجرت یا کام. بھائی اس سب کی سلوائی کیا ہوئی. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۸۸). [سِل (سِلنا) + وائی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

سُلُوب (ضم س ، و مع) امذ.
(علم الکلام) صفات سلبیہ باری تعالیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء لاتناہی ہو سکتے ہیں جس میں امکان کی کوئی شرط نہ ہو. یہ اسما نفس سلوب کے ہیں کہ وہ عدم محض ہے نہ کہ سلوبِ اضافی. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۰۵). معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ سلوب لامتناہی ہیں ان کے لئے جامع لفظ قدوس اور سلام کا ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱۱۸). [ع : سَلْب کی جمع].

---اِضافی کس صف(--- کس ا) امذ.
(علم الکلام) صفات و اسماء سلبیہ باری تعالیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء لاتناہی ہو سکتے ہیں لیکن ان میں شرط امکان کی ہے. سلوب اضافی کہ وہ اعدام ملکات کے نام ہیں کہ ان میں شرط امکان کی ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۰۵). [سلوب (رک) + اضافی (رک)].

سِلوپ (کس خف س ، و مج). امذ.
۱. ڈھلان ، ڈھال ، ڈھلوان. سلوپ کی ۱۰۰ عدد اینٹیں ۲ معمار بنا سکتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۲۹). اس خط مستقیم کا سلوپ (Slope) Ro کو ظاہر کرتا ہے. (۱۹۷۳ ، تکنیکی توانائی ، ۳۳). **۲. (سپہ گری) سپاہی کا وہ انداز جس میں بندوق کندھے پر جھکی ہوئی رکھی ہوتی ہے.** بھالہ سلوپ اور جسم دہنے طرف کو بھرا ہوا ہے.(۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۹۰). [انگ : Slope].

---آرْم (--- سک ر) امذ.
(سپہ گری) کندھے پر بندوق ترچھی رکھنا ، فوجی قواعد کا ایک حکم جس پر بندوقیں کندھے پر (ترچھی) رکھ لیتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات). [انگ : Slope Arm].

سَلْوَت (فت س ، سک ل ، فت و) امث.
صبر ، قناعت ، برداشت ، آرام ؛ خوشی ؛ امن ، چین ؛ قناعت کرنا

(پلیٹس). [ف].

سَلوتَر (۱) (فت س ، و مج ، فت ت) امذ.
سالوتر ، جانوروں اور مویشیوں کا علاج نیز اس کا علم. ہندوستانی سلوتری صاحبوں نے علم سلوتر کے چھپانے میں حد سے بڑھ کر اہتمام کیا اور اس کے اسرار کو زبان قلم پر لانا تو کیا معنی. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۲). [رک : سالوتر کا مخفف].

سَلوتَر (۲) (فت س ، و مج ، فت ت) صف.
سالم ، پورے کا پورا. یہ صحیح سالم چاق چوبند خوش خرم سلخ سلوتر ہموار مضبوط ہے.(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۲ : ۵). [س : سَرْوَتْر सर्वत्र].

سَلوتری (فت س ، و مج ، سک ت) امذ.
۱. سالوتری ، گھوڑوں کا علاج کرنے والا ، جانوروں کا ڈاکٹر یا معالج. ایک نالائق کی آنکھ دکھی ، سلوتری کے پاس گیا ، ... اس نے جو دوا گھوڑے کی آنکھ میں ڈالتا تھا اس کی آنکھ میں ڈال دی. (۱۸۴۴ ، ترجمہ گلستان (حسن علی خان) ، ۱۱۸). رسالدار صاحب ، گھوڑے کے پیٹ میں کرکری ہو گئی ہے دوا پوچھنے سلوتری کے مکان پر جاؤں گا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۵۸۹). شاہی اصطبل کے سائس ، سلوتری اور ملازم دوڑے دوڑے آئے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۷). **۲. گھوڑوں کا سدھانے والا** (مہذب اللغات). [سالوتری (رک) کا مخفف].

سِلوتھ (کس خف س ، و مج) امذ.
ایک قسم کا دودھ پلانے والا جانور جس کے پیر پنجوں کے طرح ہوتے ہیں. یہ زیادہ تر درختوں میں رہتا ہے اور شاخوں کے نیچے لٹک کر آگے بڑھتا ہے. سلوتھ ... یہ جانور قریب ہمیشہ درختوں پر ٹنگا رہتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۲ : ۲۸۴). ہاپی عقاب ... اس کی پسندیدہ غذا میکو ، بندر اور سلوتھ ہیں. (۱۹۷۵ ، جنوبی امریکہ کے پرندے ، ۳۵). [انگ : Sloth].

سِلوٹ (کس س ، و لین) امث.
مسالا پیسنے کے کام آنے والا دندانے دار پتھر ، سِل (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सिलौट].

سِلْوَٹ (کس نیز فت س ، سک ل ، فت و) امث.
۱.(أ) شکن ، جھری ، چُنٹ ، کپڑے وغیرہ کی سطح کی ہمواری کے بگاڑ کے نشان. ایک ایک پیٹ میں سلوٹ ایسی پڑی ہے کہ تن میں کٹے لوٹتے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۲).

اف نہ نکلے کبھو ہو جائے اگر چاک جگر
شدتِ درد میں سلوٹ نہ ہو پیشانی پر

(۱۸۵۱ ، نوحۂ بسمل ، ۹). سفید چاندنی اس خوش سلیقگی کے ساتھ تنی ہوئی کہ کہیں دھبے یا سلوٹ کا نام نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۷).

بنایا ہے کیا دستِ قدرت نے گول
چُرس ہے نہ جُھرّی ہے نہ سلوٹ نہ جھول

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۳). ہلکی سی سلوٹ بھی پڑ جائے

لباس اتار کر کئی بار استری کرنا انھیں چنداں دشوار نہ محسوس ہوتا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۴۴). (آآ) تہ کی لکیر یا خط. دونوں کونوں کو ملانے والی سلوٹ چنداں گہری نہیں ہوتی. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۳۰). اف : پڑنا ، ہونا. [سِل (سِلانا) + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سَلُوٹ (فت س ، و مع) امث.
سلامی (فوجی یا بحری). یہ لیجیے ، کرنل شافٹ (سلوٹ) کرتا ہے. (۱۹۵۱ ، شکست کے بعد ، ۶۷). ایک فوجی سلوٹ اور غیر فوجی مسکراہٹ کے ساتھ پیچھے مڑا اور غائب ہو گیا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۶۳) اف کرنا ، ہونا [انگ Salute].

سِلَوٹی (کس س ، و لین) امث.
سلوٹ (رک) کی تصغیر ، مسالا پیسنے کا دندانے دار چھوٹا پتھر یا سل. گھنٹیاں رکھی ہیں سلوٹیاں موجود ہیں. اور دوسرے طرف یک بہت بڑا دالان ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۶۰). [سلوٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سَلْوَٹیں (کس نیز فت س ، سک ل ، فت و ، ی لین) امث (ج).
سلوٹ (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. اس کے سوٹ میں بے شمار سلوٹیں ہیں. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۳۱) [سلوٹ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

---نکالنا محاورہ.
کپڑے کی شکنیں درست یا ہموار کرنا. رہ رہ کر ٹائی درست کرتے اور کوٹ کی سلوٹیں نکالتے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۹۳).

سُلوچَن (ضم س ، و مج ، فت چ) امث.
خوبصورت آنکھیں.

سمکھ سروپ سلوچن ، جگر مگر سکمار
لب و نگاہ میں رمز و رضائے بوس و کنار

(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۲۸). [س : سُ = اچھا + لوچن=آنکھ].

سُلوچْنا (ضم س ، و مج ، سک چ) صف ؛ امث.
خوش نما آنکھ والی عورت ، حسین عورت (قدیم اردو کی لغت). [سلوچن (رک) + ا ، لاحقۂ تانیث].

سَلودھا باگھ (فت س ، و مج) امذ.
سیاہ دھاری دار شیر ، ببر شیر. اہلِ ہند اسے سیلایا سلودھا باگھ کہتے ہیں اس کے جسم پر لانبی لانبی سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱۰۵). [مقامی].

سِلْوَر (کس س ، سک ل ، فت و) امث.
۱. **چاندی ، روپا ، نقرہ ، سیم**. گولڈ یعنی سونا ... طلائے سفید سلور یعنی چاندی مرکوری یعنی سیماب. (۱۸۵۶ ، فواید الصبیان ، ۱۳۰). سلور چاندی کے معنی میں اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۶۲). کاپر کو نکل میں اور چاندی یعنی سلور کو کیڈمیم میں تبدیل کیا جا چکا ہے. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۳۵). ۲. **المونیم ، جرمن سلور** (ماخوذ : اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۶۱)). [انگ : Silver].

---پرنٹ (---کس پ ، ر ، سک ن) امذ.
(تصویر کشی) کاغذ پر مثبت فوٹو جو چاندی کے کھار سے بنایا گیا ہو. سلور ... اس کے مرکبات مثلاً جرمن سلور ... سلور پرنٹ وغیرہ اردو زبان میں مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۶۱). [انگ : Silver Print].

---پلیٹ (---کس پ ، ی مج) امث.
چاندی کے برتن ، چمچے وغیرہ. سلور ... اس کے مرکبات مثلاً جرمن سلور ... سلور پلیٹ ، سلور پرنٹ وغیرہ اردو زبان میں مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۶۱) [انگ Silver Plate].

---جُوبْلی (---ضم و نیز مع ، سک ب) امث.
کسی شخص یا ادارے وغیرہ کے پچیس سالہ کامیاب دور یا زندگی کا جشن.

دنیا میں سلور جوبلی لائی پیام زندگی
یہ عہد ، امن و عیش کی تمہید ہو ، بنیاد ہو

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۱۷).
میں اور بڑھیا زندگی کی پچیس بہاریں ساتھ دیکھ چکے تھے ہماری شادی کی سلور جوبلی سمجھ لو. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۲۷۲). ٹیلی وژن کی سلور جوبلی کی تقریب ۲۶ نومبر کو اسلام آباد میں منعقد ہو رہی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ نومبر ، د). [انگ : Silver Jubilee].

سِلْوَرڈَنْڈا (کس س ، شد ل ، و مع ، فت ڈ ، سک ن) امذ.
ایک کھیل کا نام جس میں کم سے کم چار لڑکے کھیلتے ہیں اس کھیل میں صرف ایک چھوٹے ڈنڈے کی ضرورت پڑتی ہے. سب لڑکے اکٹھے ہو کر پہلے ایک لڑکے کو چور بنا لیتے ہیں اور ڈنڈا رکھنے کی جگہ مقرر کر لیتے ہیں پھر سب لڑکوں میں سے کوئی لڑکا مقررہ جگہ پر کھڑا ہو ، ڈنڈا ہاتھ میں لے ، ٹانگ کے نیچے سے گھما کر دور پھینک دیتا ہے. چور اس ڈنڈے کو اٹھانے جاتا ہے. اسی وقت سب لڑکے بھاگ کر درختوں پر چڑھ جاتے ہیں چور وہ ڈنڈا مقررہ جگہ پر رکھ کر دوسرے لڑکوں کو چھونے کی کوشش کرتا ہے ، لڑکے چھو جانے سے پہلے کسی طرح ڈنڈے کو چھو لیتے ہیں اگر چور نے کسی لڑکے کو اس کے ڈنڈا چھونے سے پہلے ہی چھو لیا تو اس نئے لڑکے پر ہار آ جاتی ہے اور وہ چور بن جاتا ہے. جو لڑکا سات بار ڈنڈا پھینکے جانے پر بھی کسی کو چھو نہ سکے تو وہ پکا چور کہلاتا ہے اور اس کی لنگڑی ٹنگری باندھی جاتی ہے اسی طرح یہ کھیل پانی میں بھی کھیلا جاتا ہے. لڑکے پانی میں تیرتے ہیں اور چور انھیں پانی میں چھونے کی کوشش کرتا ہے اسے کان پتا بھی کہتے ہیں (ماخوذ : کھیل بتیسی ، ۵۵). [غالباً ف : سِلور (ایک مچھلی) + ڈنڈا (رک)].

سِلْوَری (کس س ، سک ل ، فت و) صف.
نقرئی ، چاندی کی طرح سفید ، چاندی کا سا ، چمکدار ؛ دودھیا. جسم کا رنگ سلوری بھورا سر کے اوپر رنگ زیادہ سلوری ہوتا ہے (۱۹۶۹ ، مغربی پاکستان کے ممیل ، ۱ : ۵۴). [انگ : Silvery].

سُلُوشَن (ضم س ، و مع ، فت ش) امذ.
۱. **محلول.** کاربالک ایسڈ کے سلوشن سے زخموں کو دھو کر پٹی باندھ دی. (۱۸۹۸ ، شکار نامۂ نظام ، ۱۳۷) مندرجہ بالا کیمیکل کا سلوشن بنا کر اور باہم ملا کر یا ڈھول میں ڈال کر یا تختہ پر پھیلا کر اس سے رنگ دیتے ہیں. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۴۳). پنچر لگانے والا سلوشن لگانے سے سانپ کے کاٹے کا عمدہ علاج سمجھا جاتا ہے.(۱۹۸۴ ، چولستان ، ۱۳۱). ۲. **حل ، تحلیل کی کیفیت** (ماخوذ : علمی اردو لغت).

سَلوطْری (فت س ، و مج ، سک ط) صف ؛ امذ.
رک : **سالوتری ، سلوتری.** آقا رئیس آدمی تھے اور گھوڑا پالتے پالتے خاصے مبصر اور سلوطری ہو گئے تھے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۲۶ : ۳). [سلوتری (رک) کا بگاڑ].

سُلُوک (ضم س ، و مع) امذ.
۱. **برتاؤ ، عمل ، رویّہ.**

دیکھیا جگ میں تو را کھیا بھل سلوک
کہاوے اپس کوں نظام الملوک

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۸). جکوئی ہیں ملوک ، جیسا سون ویسا کرتے سلوک. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۵).

کرتا ہے دم ترا غمگیں پر وہی سلوک
غنچے اوپر جو کچھ کہ نسیم سحر کرے

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۲).

رفتار و طور و طرز و روش کا یہ ڈھب ہے کیا
پہلے سلوک ایسے ہی تیرے تھے اب ہے کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۷). دنیا نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۹). تو ہی بتا ہم تیرے ساتھ کیا سلوک کریں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۳). انہوں نے آب حیات میں غالب... کے ساتھ وہ سلوک کیا جو کئی اور شعرا کے ساتھ کر چکے تھے.(۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۲). ۲. (**تصوف**) **طلب قرب حق ، فنائے بشریت اور بقائے الوہیت ، حق تعالیٰ کا قرب چاہنا.** پیر مرید کوں سلوک کی بات کا معنا ہور آشنائی دیکھلائے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۶۵).

سب سیں جدا ہے عالم دیوانگی کی راہ
لیکن طریق عارف سالک سلوک ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۵) وہ لوگ جان لیے کہ ہم نے سلوک سے کل مقامات کو طے کرلیا (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲۶). حضورؐ نے مرید کر لیا ، اس کے بعد سلوک و عرفان و عشق و محبت کی باتیں بیان فرمائیں. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۸۲). جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات میں نصف شب کے بعد سلوک سے جذب میں چلے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۲۱). ۳. **خیر خواہی ، بھلائی ، نیکی ، احسان.**

کھیت بنجر ہو تو کیا اوپجے اکارت تھا سلوک
روبرو اور پیٹھ پیچھے ہم نیں تیرے جو کیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).

ہانی سے بھی نہ تم نے کیا آج تک سلوک
قطرہ تمہارے ہاتھ کا ہے ہم کو خون خوک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۴۷).

کر سلوک اب تو گریباں سے اے دست جنوں
چاک اک جھٹکے میں تا دامن محشر پہنچے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۳۲). کوئی ہمارے ساتھ سلوک کرے تو ہم اس کے ساتھ سلوک کریں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۲۶). شروع سے ان کے سلوک اور احسان یاد کرو پھر دیکھو یہ کس برتاؤ کے حقدار ہیں. (۱۹۳۶ ، نالۂ زار ، ۸). ۴. **میل ملاپ ، دوستی ، محبت ، اتحاد.**

چار دن کا ہے بجھلہ یہ سب
سب سے رکھیے سلوک ہی ناچار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۱).

سنتے ہیں داغ کل وہ آئے تھے
بارے اب تو سلوک باہم ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۸۵). تیری بیٹی اور داماد میں لڑائی رہتی تھی یا سلوک تھا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۶). ۵. **رستہ ، طریقہ.**

آل عبا کی راہ روش ہور سلوک کوں
ارزانی اس کوں خالق کون و مکاں کیا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۴).

باقی نہ رہا علم کا جب کوئی سلوک
تب جا کے مقام جہل پایا ہم نے

(۱۹۳۷ ، جنون و حکمت ، ۱۶). ۶. **راہ چلنا ، روانہ ہونا ، چلنا.**

سلوک عشق کوئی ہر کسی سے ہوئے کہ یاں
ہر ایک گام ہے مرنا ہر اک قدم جینا

(۱۷۹۳ ، قائم ، د ، ۳۳). جب سختی حد سے زیادہ ہوئی تو ناچار لشکر نوانگر بنگاہ جام کی طرف سلوک ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۹). لغت میں سلوک کے معنی راہ چلنے کے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۳۷). ۷. **داد و دہش ، بخشش و عطا ، مالی مدد.**

شہرہ ہے اپنی جود و سخا کا ملوک میں
حاتم سے بھی سخی ہیں سوا ہم سلوک میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱۵۶). [ع].

--- باٹ لینا محاورہ (قدیم).
سلوک کی راہ اختیار کرنا (دکھنی اردو کی لغت).

--- پُر سُلُوک کَرْنا محاورہ.
بہت زیادہ نیکی سے پیش آنا ، مسلسل احسان کرنا ، حد درجہ اخلاص کا برتاؤ کرنا. روز بروز بہبودی اور ترقی تیری ہو گی اور گھڑی گھڑی سلوک پر سلوک کرونگا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۲).

--- سے م ف.
۱. **طرح سے ، انداز سے ، برتاؤ سے.**

گزرا میں اس سلوک سے دیکھا نہ کر مجھے
برچھی سی لگ جائے جگر میں تری نگاہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۷). ۲. **بغیر کسی غرض کے ، فی سبیل اللہ ، خلوص سے.**

کرم کا ہاتھ رعیت کے سر سے دور نہ کر
جو ان کا کام ہے دل دے کے تو سلوک سے کر

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۷). ۳. محبت سے ، مِل جُل کر. پرانی جاتی اسی دن کو لائی جاتی ہے کہ میاں بیوی سلوک سے رہیں . (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳۲).

--- سے پیش آنا ف م.
مل کر رہنا ، ملاپ رکھنا (نوراللغات).

--- طے کرنا محاورہ.
(تصوّف) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے چلہ کشی کرنا. یہ تمام سلوک نقشبندیہ شاہ صاحب قبلہ سے طے کیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۹).

--- طے ہونا محاورہ.
(تصوف) سلوک طے کرنا (رک) کا لازم.
رد کرتی ہے ذات جبکہ اوسکو غمگین
ہوتا ہے سلوک طے اوسے تاتشبیہ
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۷). سلوک طے ہو گیا تو مولوی صاحب نے خلافت عطا فرمائی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۱).

--- کرانا ف م.
میل ملاپ کرانا ، صلح کرانا (نوراللغات).

--- کرنا ف م.
۱. بخشش کرنا ، کسی کو تحفۃً کوئی چیز دینا ، احسان اور نیکی کرنا ، مالی مدد کرنا. نہ بہن سے کچھ سلوک کیا نہ خالی خط لکھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲). مجھ سے کھول کر کہو کہ مجھ سے کیا سلوک کرو گے اور اس کی خرچی کیا دو گے. (۱۸۴۵ ، حکایات سخن سنج ، ۸۱). مولوی صاحب مرحوم اپنے دوستوں اور عزیز و اقربا سے بھی بہت سلوک کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۲). پھر یہ تو دیکھنا ہی ہوتا ہے کہ کس نے کتنی رقم کا سلوک کیا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۳). **۲. میل ملاپ کرنا ، صلح کرنا** (نوراللغات). **۳. عمل کرنا ، پیش آنا ، برتاؤ کرنا.**
اسی طرح سے ، گر سبھی جانور
کریں گے سلوک اس جگہ آن کر
(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۱) . غرض اوکسجن گو لوہے کی طرح جلدی اور تیزی سے تو ہڈیوں پر زنگ نہیں لگاتی مگر توقف کے ساتھ یہ سلوک کرتی ہے. (۱۹۷۵ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۷).

سَلُوکا (فت س ، و مع) امذ.
کُرتا جو کمر تک ہوتا ہے اور جس کی آستین کہنی تک ہوتی ہے ، یہ قمیص کے اندر پہنا جاتا ہے ، نیم آستین. وہ کھیس ، سلوکے ، لوٹیاں اور دھسے سب ایک طرف رہ گئے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۰). [شلوکا (رک) کا ایک املا].

سُلُوکی (ضم س ، و مع) صف.
(سیاسیات) متوازن طرز عمل رکھنے والا (ماخوذ : اصطلاحات سیاسیات ، ۳۱). [سلوک (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

سُلُوکِیَت (ضم ، و مع ، کسر ک ، شد ی بفت) امث.
(سیاسیات) مناسب اور متوازن طرزِ عمل کا نظریہ (ماخوذ : اصطلاحات سیاسیات ، ۳۱). [سلوک + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سِلوگَن (کسر س ، و مج ، فت گ) امذ.
نعرہ ، آوازہ ، فقرہ ، کلمہ. اس لئے انہوں نے ... ایسا سلوگن انتخاب کیا جو سکہ رائج الوقت کے مطابق ہو ، اسلامی ادب کا نعرہ ایک سرکاری اور سیاسی نعرہ ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۶۰). [انگ : Slogan].

سَلول (فت س ، و مج) صف (قدیم).
حسین ، خوبصورت ، خوشنما ، ہموار ، خوش ادا.
نظر میں رکھ اس کا سلول ات گا
ستے کوزہ ابلوح کا جل ملا
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸۹).
سجیں پگ ہو انگیاں ملایم سلول
ہیں یوں پگ کے تلوے دوسترے امول
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۰). [سڈول (رک) کا ایک متبادل].

سِلُّول (کسر س ، شد ل ، و مع) امث.
سانپ سے مشابہ ایک مچھلی جو دریائے نیل میں کثرت سے پائی جاتی ہے اس کا قد طویل اور گردن لمبی ہوتی ہے ، چربی اس میں بہت ہوتی ہے سفنے اس پر نہیں ہوتے کانٹے کم ہوتے ہیں مُنھ ہاتھی کی سونڈ کی طرح اور سر بلوط کی طرح ، خوب موٹی ہوتی ہے ، چونکہ اس پر لعابی رطوبت ہوتی ہے اس لیے ہاتھوں سے پھسل جاتی ہے ، گوشت نرم اور بساندھ بہت تیز ہوتی ہے ، اسپلی ، جری ، شلور (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۱). [یو : سِلوس کا معرب].

سِلُولائڈ/سلولائیڈ (کسر مج ، س ، و مج ، کسر ء / ی مع) امذ.
پلاسٹک کی ابتدائی قسم جو گن کاٹن ، کافور اور اسپرٹ کی مناسب آمیزش سے بنتی ہے، مسالا جو مثل ہاتھی دانت کے ہوتا ہے اور سیلولوس سے بنتا ہے. ٹیبل ٹینس کھیلنے کے گیند اور نیز سلولائڈ کے کھلونے اور دیگر اشیاء کی مرمت کی جا سکتی ہے. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۶۱). ایک گھڑی کلائی پر بندھی ہوئی اس کے سنہرے رنگ کی حفاظت کے لیے اس پر سفید سلولائڈ کا خول چڑھا ہوا. (۱۹۴۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۸۳). [انگ : Cellul-oid].

سِلولوز (کسر مج س ، و مج) امذ.
(کاغذ سازی) کاغذ کی تیاری میں کام آنے والا ایک خاص قسم کا ریشہ جو اکثر درخت ، پودوں یا اناج کے چھلکوں میں پایا جاتا ہے. سیلولوس ، خلوی مادہ. کاغذ بنانے میں ، ایک خاص قسم کا ریشہ ہونا ضروری ہے جو سلولوز کے نام سے جانا جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، کاغذ بنانا ، ۳). [انگ : Cellulose].

سَلُون (۱) (فت س ، و مع) امذ ؛ رک سیلون.
(ہوائی جہاز یا ریل وغیرہ میں) بڑا مشترک کمرا یا اول درجہ کے مسافروں کا کمرا ، ہال. ڈینگ سلون یعنی میز خانہ کی گاڑھی جس کے درمیان میں بڑا میز بچھا ہوا . (۱۸۹۳ ، شکار نامہ نظام ، ۱۷۳). [انگ : Saloon].

سَلُون (۲) (فت س ، و مع) امث.
(پارچہ باف) اعلیٰ قسم کی پھول دار ململ پھول ہم رنگ اور بناوٹ میں ڈالا جاتا ہے جامدانی ، چکن ، کچی چکن جو ایک زمانے میں یورپ سے آتی تھی (ا پ و ، ۲ : ۷۷). [مقامی].

سَلون (فت س ، و مج) صف.
۱. **نمکین ، چٹ پٹا ، مزیدار.**

تھے سنگھاڑے خوش مزا اچھے سلون
ہر لگائے ذائقے کو پا کے لون

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۷). ۲. **(کنایۃً) شوخ ، چنچل.**

ہندو کا بھی غمزہ رہے ات سلون
دلاں میں سٹے خار انکھیاں میں کون

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۲۶). [پ : سَلونڑ ، س : سَ + لاوَنڑی सु+लावण्य - اچھا نمکین].

---پَن (---فت پ) امذ.
رک : **سلونا پن ؛ چٹ پٹا پن ، نمکین یا مزے دار ہونا.** ان میں کچھ ایسا سلون پن پایا جاتا تھا کہ کھانے والا ہونٹ چاٹتا رہ جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۳). [سلون (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سَلونا (فت س ، و مج) صف ؛ امذ.
۱. **نمکین ، نمکین چیز ، مزے دار ، دلکش.**

زینب اہے اس کا نام
نین سلونے جوں بادام

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۷)). معشوق شیریں عاشق سلونا ، معشوق کا کام ہنسنا ، عاشق کا کام رونا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۶).

قاتل مرا سراپا رکھتا ہے وہ ملاحت
زخمی کا اس کے قائم رہتا ہے سلونا

(۱۷۹۲ ، محب د (ق) ، ۶۱). سب قسم کے کھانے سلونے اور میٹھے اس ذائقے کے تیار ہونے کہ اگر باہمن کی بیٹی کھاتی تو کلمہ پڑھتی . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۳) . مصری میٹھی ، نمک سلونا کبھی کسی شے کا مزا نہ بدلے گا. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۱۷۹) . لقمہ حلق سے نیچے اترا اور مٹھا اور کھٹا اور کڑوا اور پھیکا اور سلونا سب ایک . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۰). دکان پر لے کر پہنچ گئے ، مٹھائی اور سلونا کھلا لائے. (۱۹۶۲ ، گنجینہ گوہر ، ۲۳۲). ۲. **گندمی رنگ ، ملاحت ، گندمی رنگ کا ، سانولا ، ملیح ، محبوبہ یا محبوب.**

لکھوں بتیاں ارے اے کاگ لے جا
سلونے سانورے پیتم کنے جا

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۶).

دلاں کو اپنے چھپا لیوں نیں تو کاں کی دغا
کہہ دل چرانے کی عادت ہے اس سلونے میں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۳).

سلونے سانورے پیتم تری موتی کی جھلکاں نے
کیا عقد ثریا کوں خراب آہستہ آہستہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ اوّل) ، ۱۷).

دیکھ کر سانولی صورت تری یوسف بھی کہے
چٹ پٹا حسن نمکدار سلونا کیا ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۵۵).

جمگھٹ ہے افق پہ بادلوں کا
یہ سرخ وہ سانولا سلونا

(۱۹۲۶ ، عروس فطرت ، ۶۳). بھانت بھانت کے انسان پائے جاتے ہیں مثلاً کالے ، گورے ، لال ، پیلے ، گندمی ، سلونے ، با نمک ، بے نمک. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۲۵۰). ۳. **خوشگوار ، دلکش ، مرغوب ، من بھاونا.** اس کے ہنسنے قہقہے لگانے کے لیے ہی آج موسم اتنا سلونا ہو رہا تھا ہوائیں گنگنا رہی تھیں. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۱۵). ۴. **(أ) حسین ، خوبصورت.** ان کے سلونے چہرے پر ایک کرب سا ہو جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، نیم رخ ، ۱۷۷). **(اا) ایسا چہرہ جس سے ہر خیال ظاہر ہو** (ماخوذ : جامع اللغات). [سلون (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---بَرَس (---فت ب ، ر) امذ.
لڑکی کے بالغ ہونے کا سال جس میں پہلی دفعہ اسے ماہواری آتی ہے. اونچے گھرانے کی لونڈیا ہے ، سلونا برس لگا ہے کسی نے آج تک اس کا آنچل بھی نہیں دیکھا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۲). [سلونا (رک) + برس (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ.
۱. **(أ) نمکین ہونا ، مزے دار ہونے کی کیفیت ، خوش ذائقہ ہونا.** بریانی خوب خوش ذائقہ پکی ہے اس میں سلونا پن ہے ۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۱۷) **(اا) تیکھا پن ، خوبصورتی ، دلکشی.** ان گیتوں میں مٹی کی نرمی ، ہندی کا سلونا پن جذبات کی سادگی اور ہواؤں کی نغمگی ملی ہے. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۱۱۳). ۲. **رنگت ، گندمی ، ملاحت.**

آ جاتا ہے حسن میں سلونا پن اور
چنچل پن بال پن انیلا پن اور

(۱۹۳۵ ، مشعل ، ۱۳۶).

کیا بات ہے اس مکھڑے پر کچھ زردی ہے کچھ سرخی ہے
تم کہہ لو سلونا پن اس کو سچ ہے کہ محبت اندھی ہے

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۴۴). [سلونا (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا م ف.
نمکین کرنا. تو اپنی ہر ایک نذر کی قربانی کو نمک سے سلونا کیجیو. (۱۸۲۲ موسیٰ کی توریت ، ۳۸۶).

سَلونُو (فت س ، و مج ، نیز و مع ، و مج) ام ث ؛ سلونوں.
(ہندو) ایک تہوار جو ساون کے مہینے میں چودھویں کے چاند کے دن پڑتا ہے جس میں راکھی باندھتے ہیں ، رکھشا بندھن ، راکھی بندھن.

مچی ہے ہر طرف کیا کیا سلونوں کی بہار اب تو
ہر اک گلرو پھرے ہے راکھی باندھے ہاتھ میں خوش ہو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۹). چند روز گزرے تھے کہ سلونوں کا میلا آ پہونچا. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ ستمبر ، ۹).

را کھیاں لے کے سلونوں کے برہمن نکلیں
تار بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

(۱۹۰۵ ، محسن ، کلیات نعت ، ۹۷). انھی کی خاطر سے ہندوؤں کی ایک خاص رسم سلونو کی شاہی محل میں پہل ہوئی. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۱۰۵). [مقامی].

سَلونی (فت س ، و مج) امث.
۱. ملیح ، دلکش ، خوبصورت ، گندمی رنگت والی.

دلبر سلونی نین پر کھینچے ہے سو کا خوبتر
خطاط جیون ماریا رقم چھندوں ثلث کے صاد پر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۶). سلونی بہت شہری نار ہیں. (۱۶۷۲؟ ، بدیع الجمال ، شاہی ، ۳۵).

سلونی سنولیا پری زاد حور
مرے عشق کا کچھ نہیں ہے قصور

(۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۹). لفظ گویا ایک سانولی سلونی ... دوشیزہ کے خیالات کا آئینہ تھے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۸) ماہ رخوں کی ناشکری اور سلونیوں کی نمک حرامی ہو گی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۹). **۲. خوشگوار ، دل لبھانے والی ، دلچسپ (عموماً شام، موسم وغیرہ).**

کیا اسوج کاتک مانس آیا
سلونی شام کوں پردیس بھایا

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۷). میں نے پھر ایک بار ان سلونی شاموں کو آواز دی. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۵).
۳. نمکین ، مزیدار ، چٹ پٹی.

سلونی اور تلی مچھلی سزیدار
کہ دریائی کباب ان کے نمک خوار

(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۱ : ۱۹)). کوئی چیز سلونی نمکین ملے تو مزہ زبان کا بدلے اور میٹھے کھاتے کھاتے جی گھبرا گیا ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۵۳).

ہم بھی دے سکتے تھے میٹھی اور سلونی گالیاں
پاس اگر ہم کو نہ ہوتا اپنے نام و ننگ کا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۰۵).

کیا غوطہ زن نے آپ کے بُھرتی دکھائی تھی
جب اک سلونی مچھلی چھدی پک میں آئی تھی

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۳۳). [سلون (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

--- عید (ی مع) امث.
بقرعید ، عیدالاضحیٰ (میٹھی عید کے بالمقابل). میٹھی عید کے بعد ہی سے انھیں سلونی عید کا فکر لگ جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۸۲). [سلونی (رک) + عید (رک)].

سِلونی (کس س ، و مج) امث.
(نیارا گری) چاندی نکھارنے کا کچی اینٹ اور شورے کو ملا کر بنایا ہوا مسالا، خاک خالص. فارسی میں اس مٹی کو خاک خلاص کہتے ہیں اور ہندی میں اسے سلونی کے نام سے موسوم کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴). [مقامی].

سَلْویٰ (فت س ، سک ل ، ا بشکل ی) امذ.
۱. بٹیر جس کے پانو چھوٹے اور بازو بڑے ہوتے ہیں ، چڑیا سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے اس کے پروں پر بڑے بڑے خال ہوتے ہیں.

شاخ گل بن جائے اک سیخ کباب
دم میں سلویٰ بھن کے ہو ہر جانور

(۱۸۸۳ ، کلیات قدر ، ۳۴). سلویٰ ایک پرندہ ہے جسکو بٹیر کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۱۳).
۲. شہد (پلیٹس). [ع].

سِلْوی کَلْچَر (کس س ، سک ل ، فت ک ، سک ل ، فت چ) امذ.
علم الصحرا ، درختوں اور پودوں کا علم. علم الصحرا یعنی سلوی کلچر وہ علم ہے جس میں جنگل کے درختوں کے پیدا کرنے اور ان کو قطع و برید کے قابل بنانے کے ذرائع پیدا کرنے سے بحث کی جاتی ہے. (۱۹۰۲ ، علم الصحرا ، ۱). [انگ : Sylvi Culture].

سَلّہ (فت س ، شد ل بفت) امذ.
رک : سلو (۲) ؛ ایک قسم کا مور خور جانور جس کے جسم پر مچھلی کے سے کھپرے ہوتے ہیں. پاکستان سمیت جنوبی ایشیا میں پایا جاتا ہے اس کو عام زبان میں سلّہ یا بجرا کٹ کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، میمیلیا ، ۹۰). [رک: سلو (۲) کا ایک املا].

سِلْہار (کس س ، سک ل) امذ.
گرے ہوئے خوشے چگنے والا. بال کھیت میں ٹوٹا گرا رہ جائے جو کوئی چاہے وہ چگ نہیں یعنی بین لے جاوے کوئی منع نہیں کرتا. اس کا نام سلا اور چگنے والے کا لقب سلہار شہوار ہے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۳۶). [سلاہار (رک) کا مخفف].

سِلْہارَس (کس س ، سک ل ، فت ر) امذ.
رک : سلارس، ایک درخت کا نام. سلہارس ہا کے اضافے سے لام کے بعد بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۸۵). [سلارس (رک) کا بگاڑ].

سِلْہَٹ (کس س ، سک ل ، فت ہ) امذ.
سرمئی رنگ کا پتھر.

کھڑے ہوئے حبشی وہ غلام یا شمشیر
کہ جن کی ڈھال کی رنگت سے ہو خجل سلہٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۱).

خال سیاہ رنگِ حنا سے نہیں ہے لال
سلہٹ کی ہو گئی کفِ قاتل میں ڈھال سرخ

(۱۹۱۴ ، اچھے صاحب عیش لکھنوی ، بیاض (ق) ، ؟). [سلیٹ (رک) کا بگاڑ].

--- ڈھال امث.
(سیف بازی) گینڈے کی کھال یا کچھوے کی پُشت کی ڈھال (اپ و ، ۸ : ۵۷). [سلہٹ (رک) + ڈھال (رک)].

سَلْہَج (فت س ، سک ل ، فت ہ) امث ؛ ہم سرہج.
برادر نسبتی کی بیوی ، سالے کی بیوی. میں ایک سلہج ملنے کی آرزو میں سالے کو برباد کرنا پسند نہیں کرتا (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۵۷). [(غالباً) س : شیال + جایا **[शिल्ल+जाया]**.

سِلَہْدار (کس س ، فت ل ، سک ہ) صف.
مسلح (سپاہی). سلہدار بہ معنی اسلحہ دار یعنی سپاہی . (۱۹۷۷ ، ہندوستانی گرائمر (ترجمہ) ، ۱۶۳). [سلحدار (رک) کا بگاڑ].

سِلْہُوٹ (کس س ، سک ل ، و مع) امذ.
ہیولیٰ ، عکس ، یک رخی خاکہ. روشنی کے پس منظر میں مجھے ان کا صرف سلہوٹ نظر آیا. (۱۹۶۵ ، کپاس کا پھول ، ۱۹۱). [انگ : Silhouette].

سَلَئی (فت س ، ل ، کس ء) امذ.
ایک درخت جس کی اونچائی تیس فٹ اور تنے کی گولائی پانچ چھ فٹ کی ہوتی ہے ، سالر ، سالئی. اہل پنجاب بغیر الف کے سلئی ... بولتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۲) . [سالئی (رک) کا مقامی تلفظ].

سِلی (۱) (کس س) امث.
بھس ملا ہوا اناج. ناج بھوسے سے صاف ہو ... اس کو راس بولتے ہیں اور ناج اور بھوسے ملا ہونے کو سلی کہتے ہیں. (۱۸۴۶ ، کھیت کرم ، ۲۰). [س : شِل + اکا शिल + इका].

سِلی (۲) (کس س) امذ.
سادہ لوح ، بے وقوف ، احمق (جامع اللغات). [انگ : Silly].

سُلی (ضم س) امث (قدیم).
رک : سولی.
سلی پر دیا سعد و سیاف کوں او لشکر کے انگے کیا سرنگوں
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۰۰). [سُولی (رک) کا مخفف].

سِلّی (۱) (کس س ، شد ل) امث.
۱. **سل (رک) کی تصغیر ، چھوٹی سل.** ایک مدت تک وہ سلی اوس میدان میں پڑی رہی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۱). ٹبوں میں برف کی سلیاں رکھی ہیں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، ۵۶ ، ۱/۱ : ۲۵).
۲. **ایک خاص قسم کے پتھر کا مستطیل ٹکڑا جس پر استرہ ، چاقو وغیرہ تیز کرتے ہیں ، پتھری ، سان لگانے کا پتھر ، سنگ فساں.**
کسی پتھر کی سلی پر ہتھیار کو اس قدر تیزی نہیں ہوتی ہے . (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۸۵). ایک قسم کا کاغذ بکتا ہے جس پر استرا پونچھتے ہیں جس سے دھار بنتی رہتی ہے، سلی کے عوض استعمال کرو. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۵۲).
استرے دو ہیں ، سلی ، چھوٹا سب کچھ تو ہے پھر کیا ڈھال تلوار چاہیے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۲۳) . سلی ، چاقو وغیرہ تیز کرنے کو. (۱۹۶۳ ، صحیفہ خوش نویسان ، ۲۰۸). ۳. **(درخت کا) تنا.** درخت کی پیڑی جس کو سلی بھی کہتے ہیں دور سے آدمی معلوم ہوا. (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۱۴۴).
۴. **کسوٹی ؛ چھوٹا تندور ؛ تختہ ؛ تختی ؛ پٹرا ؛ پٹری** (پلیٹس).
[سِل + ی ، لاحقۂ تصغیر].

--- پر چڑھانا محاورہ.
استرہ وغیرہ سلی پر رگڑ کر یا گھس کر تیز کرنا. اس نے استرا لے کر سلی پر چڑھایا اور اتنی دیر چڑھاتا رہا کہ میرے حواس جاتے رہے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۱۳).

--- چٹانا محاورہ.
رک : سلی پر چڑھانا.
ابھی جوہر تمہارے خنجر ابرو کے کھل جائیں
جو مقتل میں اجازت دو ذرا سلی چٹانے کی
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۸۸).

--- دینا محاورہ.
رک : سلی پر چڑھانا. سلی دیتے وقت چاقو کو چپٹا رکھنا چاہیے. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۳۴). اب اس نے پھر استرا اٹھایا اور اسے سلی دی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۱۳).

سِلّی (۲) (کس س ، شد ل نیز بلا شد) امث.
ایک قسم کی چھوٹی بطخ.
نہ تشقل نہ سلی نہ سرخاب ہے
تمام ان کے لوہو سے سرخ آب ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳) [س: شیتل + اکا शीतल + इका].

سِلْیا (کس س ، سک ل) صف امذ.
سل کا نہایت چھوٹا ٹکڑا یا کنکر ، کنکر کی ایک قسم. سلیا کنکر جو چار پانچ فٹ کی بلندی سے گر کر پاش پاش ہو جائے ... وہ خراب ہے. (۱۹۱۳ ، انجینئرنگ بک ، ۶). [سل (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

سِلْیادار (کس س ، سکّ ل) صف ؛ امذ.
(نباتیات) **روئیں دار ، پتوں کی جھالر نما (نر کا مادۂ تولید).** سپرم سلیادار ہوتے ہیں ... کیلپڑا ... میں اپنی ابتدائی ترقی مکمل کرتا ہے. (۱۹۷۱ ، ٹریڈوفائیٹا ، ۳). [انگ : Silia + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

سَلَیبَس (فت س ، ی لین ، فت ب) امذ.
نصاب تعلیم جو طلبا کو پڑھایا جاتا ہے ، نصاب. بی. اے آنرز عربی کا سلیبس جو کہ اورینٹل فیکلٹی نے بورڈ کو واپس کر دیا تھا (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جون ، ۲۷). [انگ : Syllabus].

سَلَیبَل (فت س ، ی لین ، فت ب) امذ.
لفظ کا وہ ٹکڑا جو ایک بار میں ادا ہو سکے ، رکن تہجی ، (مجازاً) ایک حرف یا لفظ. لفظ ٹکڑے جیسے انگریزی میں سلیبل کہتے ہیں اور ایکسنٹ جیسے ایک لفظ کے کسی جز کی صوت کا توڑ کہیے. (۱۹۳۴ ، منشورات ، کیفی ، ۵۵). اس طرح منہ کے کھلنے اور بند ہونے سے رکن یا سلیبل ادا ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۵۲). [انگ Syllable].

سِلے دار (کس س) امث.
(پارچہ بافی) ریشمیں حاشیے اور پلو کی ساڑھی جو ساڑھی کے اصل رنگ سے مختلف رنگ کے ہوتے ہیں. متبرک ریشمیں کپڑا ، ہر قسم کا ریشم (اپ و ، ۲ : ۷۷). [سلے ـ سلا (رک) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

سلیپر (۱) (کس خف س ، ی مع ، فت پ) امذ.
بے ایڑی کی جوتی ، چپل کی وضع کا جوتا. یہ معلوم ہوتا تھا ایک کپ بورڈ پر پلیٹ اور کارچوبی سلیپروں کی نمائش ہے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۳۷). چمڑا ولایتی بادامی رنگ کا ہو اور پنجے میں لاسٹک نہ ہو جیسے کہ عمدہ سلیپر ہوتے ہیں. (۱۹۰۲ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۶۲). اس کی کانیں کانیں سن کے اپنے سلیپر گھسیٹتی ہوئی باہر آئیں . (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۸۰). [انگ : Slipper].

سلیپر (۲) (کس خف س ، ی مع ، فت پ) امث.
۱. لکڑی کا وہ کندا جس پر ریل کی پٹڑیاں رکھی ہوتی ہیں. جس جگہ چند میل تک ریل کی سڑک بنی تھی وہاں اب نہ کہیں سلیپر کا پتہ تھا نہ ریل کی سڑک کا. (۱۸۹۹ ، محاربات مصر و سوڈان ، ۶۳) . اونچائی کو یا سطح کو قائم رکھنے کے لیے ریل کے سلیپروں کے نیچے مٹی یا پتھر کو بھرنا پڑتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۴۸). دونوں ریلوں میں پٹری بیشتر لکڑی کے سلیپروں پر ڈالی گئی ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۴۴۹). **۲. ریل گاڑی کا وہ ڈبا جو دور کا سفر کرنے والے مسافروں کے سونے کے لیے مخصوص ہوتا ہے** (مہذب اللغات). [انگ : Sleeper].

سلیپنگ (کس س ، ی مع ، کس پ ، غنہ) صف.
سونے کا ، انگریزی لفظ اردو تراکیب میں مستعمل. [انگ: Sleeping].

---بیگ (---ی لین) امذ.
وہ تھیلا جس کو پہن کر زیرِ آسمان سوتے ہیں. میں نے کپڑے تبدیل کئے ، سلیپنگ بیگ لپیٹ کر رُک سیک پر باندھا اور کمرے سے باہر آ گیا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۶۱). [انگ: Sleeping Bag].

---سُوٹ (---و مع) امذ.
شب خوابی کے کپڑے ، سوتے وقت پہننے کے کپڑے. کپڑے بھی نہ بدلے تھے اور اسی سلیپنگ سوٹ پر ایک اوور کوٹ پہن لیا تھا (۱۹۳۸ ، حرمان نصیب ، ۶۸). کھونٹی پر انجینئر کا دھاری دار سلیپنگ سوٹ لٹکا تھا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۵۶) [Sleeping Suit].

سَلیتہ (۱) (فت س ، ی مع ، فت ت) امذ.
ٹاٹ کا بڑا تھیلا جس میں سامان وغیرہ باندھ کر جانور کی پیٹھ پر رکھتے ہیں.

تالا دیا صندوق کو داخل سلیتے میں کیا
روشن میاں کل سیر من دونوں نے خواب و خوش کیا

(۱۸۳۷ ، قصہ روشن میاں مجموعہ ہشت قصہ ، ۷۵). [رک: شلیتا].

سَلیتہ (۲) (فت س ، ی مع ، فت ت) امث.
زبان دراز یا بد زبان عورت. اندر سے کئی عورتیں نکلیاں ، درمیان اون کے ایک عورت سلیتہ جمیلہ قطامہ نام. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۱). [سلیطہ (رک) کا قدیم املا].

سِلیٹ (کس س ، ی مج) امث.
۱. سرمئی ، ہلکے نیلے رنگ کے پتھر کی تختی جس پر چاک (کھریا کی بتی) سے لکھتے ہیں اور مٹا دیتے ہیں. کسی کی کتاب کو پھاڑ پھوڑ کر پھینک دیا کسی کی سلیٹ کو توڑ ڈالا ، کسی کے قلم کو پانو سے کچل ڈالا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۴۷). درجۂ اوّل سے درجۂ چہارم تک زیادہ سے زیادہ تین کتابیں ایک قلم دوات اور ایک سلیٹ ہوتی تھی. (۱۹۸۸ ، اُردونامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۱۷). **۲. ایک طرح کی سُرمئی رنگ کی چٹان جس کی بہت سی پرتیں ہوتی ہیں.** سلیٹ. یہ مُتغیرہ چٹان ہے جو شیل کے اپنی اصلی حالت بدل لینے سے بنی ہے. (۱۹۸۲ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۹۵). [انگ : Slate].

---پنسل (---کس مج پ ، سک ن ، کس س) امث.
سلیٹ اور مُختلف مٹیوں کے مُرکّب سے بنی ہوئی بتی جس سے سلیٹ پر لکھا جاتا ہے. کبھی کبھی حساب کے سوالات بھی اُن سے کرنے چاہئیں اور دونوں کے پاس سلیٹ پنسل ہونی چاہیے. (۱۸۹۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۵۰). لاؤ یہ سلیٹ پنسل اِدھر لاؤ میں بتاتی جاؤں تم لکھتی جاؤ پھر جوڑ لینا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۹۲). [انگ : Slate Pencil].

سلیٹی (کس س ، ی مج) صف.
۱. سلیٹ کے رنگ کا ، سرمئی ، خاکستری ، سیاہی مائل سفید.

سلیٹی کوئی ، توتیائی ہے کوئی
کوئی سُرخ ہے فاختائی ہے کوئی

(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۱۷). **۲. ایک درخت جس کی لکڑی قُدرتی طور پر سیاہی مائل ہوتی ہے.** جنگل مُختلف اقسام کے ہوتے ہیں کوئی ڈھاک کا ، کوئی سلیٹی کا کوئی کانسی کا کوئی جھربیری کا کوئی ساکھو کا وغیرہ وغیرہ. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۶۶) . [سلیٹ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
سرمئی رنگ ، سیاہی مائل سفید رنگ ، خاکستری رنگ. شیر باز اپنی سلیٹی رنگ کی چادر سے چھلیاں جھاڑتا ہوا ہماری طرف آ رہا تھا (۱۹۸۱ ، سفردرسفر ، ۲۹). [سلیٹی + رنگ (رک)].

سلیج (کس س ، ی مج) امذ.
بغیر پہیوں کی گاڑی جس پر سوار ہوکر برف پر سفر کرتے ہیں اُسے عموماً کُتّے یا گھوڑے کھینچتے ہیں. قریبی معائنے کے لئے وہ طریقہ برت رہے ہیں جو پیری نے اختیار کیا تھا یعنی باپیادہ یا سلیجوں کے ذریعے سے سفر. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان ، ی). وکٹوریہ گاڑی ایک سلیج بن جاتی ہے جسے گھوڑا بڑی آسانی سے کھینچ لیتا ہے. (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۸۴). [انگ : Sledge].

سَلیح (فت س ، ی مع) امذ.
ہتھیار ، آلاتِ جنگ ، شمشیر ، نیزہ وغیرہ.

سلیح و سلب تیرے شیدائیوں کا
عزیمت ہے جہدِ جہید و عنا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۹۹). [ع : سلاح (رک) کا امالہ].

سَلیخَہ (فت س ، ی مع ، فت خ) امث.
۱. ایک چھوٹے سے درخت کی خوشبودار چھال جس کا تنہ موٹا اور چھوٹا ہوتا ہے وضع اس کی سوسن کی سی ہوتی ہے .

سلیخہ ایک چھوٹے سے درخت کی چھال ہے تنہ اس کا موٹا اور چھوٹا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۹۰)۔ [ع]۔

سلیڈ (کس س ، ی مج) امذ.
رک : سلیج ، برف گاڑی. ان میں سے ایک کو بنا سنوار کر بادشاہ بنایا جاتا ہے اور سلیڈ میں گاؤں کے سبزہ زار پر لے جایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۶۵)۔ [انگ : Sled]۔

سلیر (فت س ، ی مع) امذ.
نیزہ ، زوبین ؛ سبل. زوبین ... دوسرے نسخے میں سلیر اور شل ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۰۶)۔ [مقامی]۔

سلیز (فت س ، ی مع) امذ.
رک : سلیر. نیزہ ، ہندوی سلیز و عرب آنرا شل خوانند. (۱۳۱۹ ، اداتالفضلا (اردو، کراچی) جولائی ۱۹۶۷ ، ۱۰۶)۔ [سلیر (رک) کا ایک اِملا]۔

سلیس (فت س ، ی مع) صف.
۱. **آسان ، سہل ، عام فہم.**

جو بے ربط بولے تو بیتاں پچیس
بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۴)۔ چودہ باب کو کہ وہ وصایا تھے ہوشنگ پیش داد انہیں عبارت روشن و سلیس میں لکھا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۸)۔ سلیس اُردو میں کسی خدا پرست اور پارسا آدمی کے حالات تھے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۲۷)۔

جسے آپ کہتے ہیں ہندی زبان
حقیقت میں وہ ریختہ ہے سلیس

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۶۶۸)۔ میر امن کی کتاب باغ و بہار جو بہت سلیس اور دلچسپ ہے۔ (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۷)۔
۲. **نرم‌مزاج ، شائستہ ، مہذب ، آسانی سے بات مان لینے والا.** ایسے جاہل اجہل تھے کہ وہ بات بات پر ہوا سے لڑتے تھے ، اب چند ایسے سلیس ہو گئے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۱۴۳)۔ نقاب‌دار بڑا سلیس ہے، رُتبہ شناسی اس پر ختم ہے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۶۷)۔ [ع]۔

ـــ نویس (ـــ فت ن ، ی مع) صف.
سادہ خط لکھنے والا (جامع اللغات)۔ [سلیس + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا]۔

سلیس (کس س ، ی مج) امذ ؛ ← سلائس.
سلائس : قاش ، ٹکڑا ؛ (عموماً) ڈبل روٹی کا خاص انداز سے کاٹا ہوا ٹکڑا. روٹی کو کچھ سکھا کر اس کے سلیس کاٹ لینا چاہیے. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۲۲)۔ [انگ : Slice]۔

سلیش (کس س ، ی مج) صف ؛ امذ.
ذومعنین ، مبہم ، چیستان. سلیش اور ابہام میں بنیادی فرق یہی ہے کہ سلیش میں ایک شعر کے تین تین چار چار معنی ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۹۱)۔ [س : شلیش श्लेष]۔

سلیقہ (فت س ، ی مع ، فت ق) امذ.
۱. **صلاحیت ، انداز ، قرینہ ، خوش اسلوبی.**

میں اس سلیقے سے دل کا مزہ تمام کیا
کہ موٹے موٹے بدن سے سناں کا کام کیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸)۔

رہے سلیقے سے میری نبھی محبت میں
تمام عمر میں ناکامیوں سے کام لیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۴)۔ یہ بیوی نور کا سلیقہ تھا کہ اس روپے میں انہوں نے گھر کا خرچ بھی چلایا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۰۲)۔

سجا سجایا یہ گھر سلیقے کی ساری چیزیں
تمام کمروں میں کیس قرینے سے سج رہی ہیں

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۴۲)۔ ۲. **شعور ، ذوق ، تمیز.**

شروعِ عشق میں گستاخ تھے اب ہیں خوشامدگو
سلیقہ بات کرنے کا نہ جب آیا نہ اب آیا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳)۔

آزادی کامل نہ کبھی ہو گی میسر
گر ہم کو سلیقہ نہیں دریُوزہ گری کا

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۰۱)۔ سودا اس بگڑتے ہوئے ماحول میں بھی خوش اسلوبی سے زندگی بسر کرنے کا پورا سلیقہ رکھتے تھے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۶۵۸)۔ [ع]۔

ـــ آجانا / آنا محاورہ.
ڈھنگ آنا ، شعور پیدا ہونا ، طریقہ معلوم ہونا.

جھاڑ دی گرد جو دامن کی کبھی ہم نے اسیر
ہنس کے فرمایا کہ تم کو بھی سلیقہ آیا

(۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۴۷)۔

بات کرنے کا سلیقہ اُسے آجاتا تھا
اُنکی صحبت سے بشر آدمی کہلاتا تھا

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۸)۔

ضبط گر یہ ہے خندۂ لب بھی
یہ سلیقہ یونہی نہیں آیا

(۱۹۷۱ ، ماجرا ، ۱۰۰)۔

ـــ بتانا ف م.
تمیز سکھانا ، شعور پیدا کرنا.

سلیقہ ہم نے بتایا ستمگری کا تمہیں
تمیز ہم نے سکھائی شعور ہم سے ہوا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۴)۔

ـــ دار صف.
باتمیز ، باشعور ، سمجھ رکھنے والا ، سگھڑ. آج اس کو کیا ہو گیا کہ بچھوؤں سے نہ بچا ، بے موت مارا گیا ، ساحر زبردست تھا سلیقہ دار سحر میں کامل. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۶۲۰)۔ پلیٹ پر کپڑا بچھا کر یا کاغذ کی ڈالی لیز بنا کر جو ایک سلیقہ دار خاتون گھر میں بنا سکتی ہے یا دوکانات سے مل سکتی ہیں ان کو رکھا جائے. (۱۹۱۶ ، معاشرت ، سلطان جہاں بیگم ، ۱۱۹)۔ [سلیقہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---شعار (---کس ش) صف.
تمیز دار ، سلیقہ مند ، سگھڑ . خُدا کی عظمت ، رسول کی محبت اس کے دل میں اس طرح جاگزیں ہے کہ وہ سلیقہ شعار عورت فرمابردار بیوی ، اِطاعت‌گزار بہو اور سمجھدار ماں بن گئی. (۱۹۲۰ ، بنت‌الوقت ، ۳۷). [سلیقہ + شعار (رک)].

---شعاری (---کس ش) امث.
تمیز داری ، سلیقہ مندی ، سگھڑ پن. اس صلح و صلاح کا عقد جس کا نواب نامداربہادر اندیشہ رکھتا تھا درمیان دونوں فریقِ اعدا کے بسبب کارروائی اور سلیقہ شعاری مسٹر انڈرسن کے محکم بندھا. (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۴۸). بی بی زینب کی ذہانت و ذکاوت ... اور سلیقہ شعاری کا چرچا ان کے ہوشیار ہونے سے پہلے ہی ہو رہا تھا. (۱۹۴۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۶۸). [سلیقہ + شعار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَجْلِس کس اضا (---فت م ، سک ج ، کس ل) امذ.
نشست و برخاست کا طریقہ ، آدابِ مجلس ، لوگوں کے ساتھ برتاؤ کا اچھا طریقہ (جامع اللغات). [سلیقہ + مجلس (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
تمیز دار ، شائستہ ، نیک سرشت ، سگھڑ. مغل بادشاہ اور امرا نہایت زندہ دل ، خوش مذاق اور سلیقہ مند حاکم تھے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۵۷۴). اُن سے مُلاقات ہوئی تو معلوم ہوا خاموش طبع ، سلیقہ مند اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۸). [سلیقہ + مند ، لاحقۂ صفت].

---مَنْدی (---فت م ، سک ن) امث.
تمیزداری ، سگھڑپن ، شائستگی. یہ گُلدستہ اماں نے تو نہیں بنایا اس میں یہ سلیقہ مندی کہاں یہ یقیناً اس خاتون کا کام ہے. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۸۱). [سلیقہ + مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وَنْد (---فت و ، سک ن) صف.
رک : **سلیقہ مند**. اچھا میں نے گھر خاک کر دیا تو کوئی سلیقہ وند لائے ہوتے . (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۸۵) . [سلیقہ + وند ، لاحقۂ صفت].

سِلِیکا (کس س ، ی مع) امذ ؛ سہ سلی کا.
ایک قِسم کی سخت ، سفید بے رنگ معدنی شے جو اکثر قیمتی پتھروں اور معمولی پتھر میں پائی جاتی ہے ، چٹانی قلم. خالص پتھری جسکو سلی کا کہتے ہیں اس میں ہوتی ہے . (۱۹۰۰ ، غربی طبیعیات کی ابجد ، ۴۷) سلیکا کی قلموں کی وجہ سے گھاس کے پتوں کے حاشیے سخت اور تیز ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۷۱). [انگ : Silica].

---ریت/ریگ (---ی مج) امذ.
سلیکا اور ریت سے مرکب ایک عنصر جو کیمیائی اشیاء شیشہ اور رنگ و روغن بنانے میں کام آتا ہے . سلیکا ریگ کانچ ، شیشہ رنگ روغن اور بہت سی کیمیائی اشیاء بناتے ہیں. ۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، نورالامیر جیلانی ، ۱۳۸). یہ سلیکاریت یا کوارٹزائیٹ کی صورت میں ڈالا جاتا ہے جو چونے سے مِل کر سلیگ بنا لیتا ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۵۵). [سلیکا (رک) + ریت / ریگ (رک)].

---سَینڈ (---ی لین ، سک ن) امذ.
رک : **سلیکا ریت**. (Silica Sand) سلیکا سینڈ (ریگ) کانچ ، شیشہ ، رنگ روغن اور بہت سی کیمیائی اشیاء بنانے میں کام آتا ہے . (۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، نورالامیر جیلانی ، ۱۳۸). [انگ : Silica Sand].

سِلِیکات (کس س ، ی مع) صف.
سلیکا ملا ہوا ، سلیکا کا مرکب نمک. جھلملاتے ہوئے تہ دار بلور کے ٹکڑے ابرک (میکا) ہیں جو سِلیکات فلزات ... اور پٹا سیوم سے مرکب ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۲۳). [انگ : Silicate].

---اَلُومِینا (---فت ا ، و مع ، ی مع) امذ.
ایک دھات جس میں سلیکا شامل ہوتا ہے یہ برتن وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے. چکنی مٹی کی ترکیب میں جس دھات کو سب سے زیادہ دخل ہے اسے اَلومینا کہتے ہیں صلصال میں سب سے زیادہ سلیکات الومینا ہوتا ہے . (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۲۰). [انگ : Silicate Alumina].

سِلِیکان (کس س ، ی مع) امذ.
ایک غیر فلزاتی عنصر جو مرکب شکل میں پایا جاتا ہے ، سلیکن.

ہے سِلیکان بھی عجب عنصر
لوگ جس سے بناتے ہیں شیشا

(۱۹۱۶ ، سائنس اور فلسفہ ، ۵۶). اس میں سِلیکان کی ایسی بیٹریاں لگی ہوئی ہیں جو آفتاب کی شعاعوں کو برق رو میں تبدیل کرتی ہیں. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیّارے ، ۲۴). [انگ : Silicon].

سِلِیکائی (کس س ، ی مع) صف.
سلیکا (رک) سے منسوب ، وہ چیز جس میں سلیکا ہو. اینچ ایک ایسا ڈھانچہ ہے جو بعض وقت تو صوانی یا سلیکائی ہوتا ہے . (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۱). ایک پودا جو ایک خِطّہ میں کھریا دار یا سلیکائی مٹی میں محدود رہتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۸۶). [سلیکا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

سِلیکْٹ (کس س ، ی مج ، سک ک) صف ؛ ف م.
منتخب ؛ منتخب کرنا ، انگریزی لفظ (اردو تراکیب میں مُستعمل) . [انگ : Select].

---کَرْنا ف م.
چُن لینا ، مُنتخب کرنا ، اِنتخاب کر لینا. اگر جیت بھی گیا تو تعصب کی وجہ سے اسے سلیکٹ نہیں کیا جائے گا . (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۶۹۴). میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا آج آپ ہی سلیکٹ کر دیجیئے. (۱۹۸۶ ، تیسرا آدمی ، ۱۵۵).

--- کَمیٹی (---فت ک ، ی مج نیز لین) امث.
مُختصر پارلیمانی کمیٹی جو کسی خاص معاملہ میں تحقیقات کے لیے مقرر کی جائے. میں بھی اس سلیکٹ کمیٹی کا ایک ممبر تھا. (۱۸۸۲ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۶۸). چند فقرے اس سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے نقل کئے جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۳۰). ۷ مئی کو اس سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس ہوا جو میری سربراہی میں قومی اسمبلی میں قائم ہوئی تھی. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۲۱). [انگ : Select Committee].

سِلیکٹِڈ (کس س ، ی مج ، سک ک ، کس ٹ) صف ؛ ~ سلیکٹِڈ.
چُنا ہوا ، مُنتخب کیا ہوا ؛ چُنندہ ، معیاری. نمائش میں ایک پینٹنگ خریدنا محال ہے لیکن وہاں پینٹنگ کا ذوق سلیکٹڈ ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، یکم اپریل ، ۱۴). [انگ : Selected].

سِلیکٹر (کس س ، ی مج ، سک ک ، فت ٹ) صف.
اِنتخاب کرنے والا ، چُننے والا ، اِنتخاب کُنندہ. پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سکریٹری سلیکٹر مسٹر شجاع الدین ... کے علاوہ کرکٹ کے شائقین کی ایک کثیر تعداد نے اس کا شاندار اِستقبال کیا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۴/فروری ، ۷). [انگ : Selector].

سِلیکس (کس س ، ی مج ، سک ک) امذ ؛ ج.
ڈھیلی پتلون یا ڈھیلا پاجامہ. ایک سیاہ سیدھے بالوں والی لڑکی گہرے سبز رنگ کے کوڈرائے کے سلیکس پہنے اور شانوں پر اوورکوٹ ڈالے برس جُھلاتی اس بے فکری سے ان کے آگے آگے چل رہی تھی. (۱۹۴۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۵). سلیکس میں عورتیں مردوں جیسی معلوم ہوتی ہیں (۱۹۷۸ ، عزیزاحمد، رقصِ ناتمام ، ۲۷۹). [انگ : Slacks].

سِلیکشَن (کس س ، ی مج ، سک ک ، فت ش) امذ.
چُناؤ ، اِنتخاب ، پسند. سلیکشن اور گریڈنگ کے بعد ہی پیمائش کا فٹ اور مہر یعنی ٹریڈ مارک چمڑے پر لگا دیا جاتا ہے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۹۱). [انگ : Selection].

--- بورڈ (---و مج ، سک ر) امذ.
مجلس جو کسی معاملے کی تحقیقات یا چناؤ کا اختیار رکھتی ہو. ہم نے بھی پی آئی اے کے سلیکشن بورڈ کے خلاف احتجاج کے طور پر کھانے پینے کی ہڑتال کر دی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۴). [انگ : Selection Board].

--- کَرنا ف م.
بہترین چیز کا اِنتخاب کرنا ، مناسب ترین چیز کا چھانٹنا ، چُننا. اچھائیوں اور خرابیوں کے تحت چمڑے کا سلیکشن کر کے کم و بیش قیمت بتدریج گریڈ فروخت کیا یا خرید کیا جاتا ہے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۹۱).

سِلیکَن (کس س ، ی مع ، فت ک) امذ.
رک : سلیکان. ٹرانزسٹر چند خاص قسم کی دھاتوں سے بنائے جاتے ہیں عموماً جرمینیم یا سیلکن اِستعمال ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، برقیات ، ۲۶). [انگ : Silicon].

سِلیکون (کس س ، ی مع ، و مج) امذ ؛ ~ سِلی کون.
رک : سلیکان. آکسیجن ، سِلی کون ، اور ایلومینیم کچا اور خالص لوہا بھورا ہوتا ہے. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۳۸). [Silicon].

سِلیکونز (کس س ، ی مع ، و مج ، سک ن) امذ ؛ ج.
سِلی کون (رک) کی جمع ، غیر فلزاتی عناصر. سلیکونز یہ سلیکان کے پولی میرک مرکبات ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۸۳). [انگ : Silicons].

سِلیکیٹ (کس س ، ی مع ، ی مج) امذ ؛ ~ سِلی کیٹ.
سیلکا کا مرکب ، نمک. پوٹاشیم چٹانوں کی سِلی کیٹ میں پایا جاتا ہے. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۱۳۸). خام لوہے میں کاربونائٹ سیلیکیٹ اور آکسائڈ لوہا شامل ہیں. (۱۹۶۶ ، کارگر ، جولائی ، ۱ : ۱۴). انگ : Silicate].

سِلیگ (کس س ، ی مج) امذ.
دھات کا مَیل جو کچّی دھات کو صاف کرنے میں نِکلتا ہے. پگھلی ہوئی راکھ یعنی سِلیگ کی کثیر مقدار نِکالنے اور صاف کرنے سے نجات مِل جاتی ہے. (۱۹۷۰ ، فولاد پر عمل حرارت ، ۳۱). [انگ: Slag].

--- ناچ امذ.
جن رستوں سے لوہے اور کچّی دھات کے مَیل کو نِکالا جائے انھیں سلیگ ناچ کہتے ہیں (فولاد سازی ، ۶۲). [انگ: Slagnotch].

سَلِیل (فت س ، ی مع) امذ.
فرزند ، بیٹا.

جس دِل پہ کشف تیرے ہے نور و روح کا سر
بیشک ابوالبشر کو تیرا سلیل بولا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۱). [ع].

سِلیلوز (کس س ، ی مج ، و مج) امث.
(نباتیات) **وہ شے جس سے پودوں کے ٹھوس حصے بنتے ہیں ، کیسلین.** اندرونی تہ جو دروں بدڑی کہلاتی ہے پتلی ہوتی ہے اور سلیلوز کی ہوتی ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، محمد سعیدالدین ، ۲ : ۵۸۷). [انگ : Cellulose].

سَلِیم (فت س ، ی مع) صف.
۱. پاکیزہ ، بے عیب ، ٹھیک ، درست ، صحیح ؛ صحت مند.

کہاں ہونے کو دن تے شعرِ سلیم
کرے کاٹ کان اِرہ برگ نسیم

(۱۶۴۵ ، قِصّہ بے نظیر ، ۱۷).

غمگین جب جانے عقل تیری ہے سلیم
اور اوسکو سمجھتا ہے تو قہار و رحیم

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۲). اس کے ساتھ جوشِ مذہبی امنڈ آتا ہے اور عقل کو سلیم نہیں رکھتا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۲). ڈاکٹر صاحب کا ذوق بہت سلیم اور پاکیزہ تھا اور یہ ذوق ... زندگی کی ہر چھوٹی بڑی چیز میں نظر آتا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۵۵). **۲. بُرد بار ، حلیم.**

اِک رہی میانی کہیں ہیں حکیم
کہ صحبت کرے وقت سن اے سلیم
(۱۵۳۳ ، بھوگ بل ، ۱۶).
جو خُشک میں تھا نیم دریا میں نیم
کہا یک گھڑی اچھ توں یاں اے سلیم
(۱۶۳۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۷۷) . ۳. **سانپ کا ڈسا ہوا ، زخمی جو ہلاک ہونے کے قریب ہو.** سانپ کا ڈسا ہوا سلیم اور اندھا بصیر کہلاتے ہیں . (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۹۹) . ۴. **آفت و مُصیبت سے محفوظ ، مصئون.** یہ نہر نہایت سلیم ہے جو کوئی جانور یا انسان اس میں گِرتا ہے ، صحیح سلامت نِکل آتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۵۳). حمائے ربع مرضِ مہلک نہیں ہے بلکہ مرضِ سلیم ہے. (۱۹۳۳ ، حمیاتِ اجامیہ ، ۳۷) . ۵. **(عروض) ایک بحر کا نام جس کا وزن مستفعلن ، مفعولات مفعولات ہے.** اگر جُزوِ ہشتم سے اِستخراج میں لگا لگاؤ تو لاتن مفا ، عیلن فاع ، لاتن فاع ایک بار برابر مستفعلن مفعولات مفعولات کے ہو گا اور یہ بحر سلیم ہے. (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۳۸). [ع].

---الْحِس / الْحَواس (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ح / فت ح) صف.
جس کے حواس درست ہوں ، ہوشیار ، ذی شعور. اگر جسم کثیف ہو گا تو جو شخص کہ سلیم الحس ہے اس کو نظر آئے گا. (۱۹۵۹ ، تفسیرِ ایوبی ، ۳۶). اِقرار کرنے والا بالغ و سلیم الحواس ہو اور بغیر کسی دباؤ کے قاضی کے سامنے اقرار کرے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۲۰). [سلیم + رک : ال (۱) + حِس / حَواس (رک)].

---الطَّبْع (---ضم م ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک ب
سُلجھا ہوا ، نیک طبیعت ، باذوق ، شائستہ ، سنجیدہ.
کجئی ذہن اس وادی میں گُمرہی کی ہے باعث
سلیم الطبع کو تو پاؤں کا ہر نقش ہادی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۸). اس کے بعد نیو ماپاملپس قوم سیباین کا بادشاہ ہوا یہ شخص سلیم الطبع اور حلیم المزاج تھا. (۱۸۷۳ ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۲ : ۶). صاحب زادی آپ کی خواندہ اور نہایت ہی سلیم الطبع ہے . (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۶). اُن سلیم الطبع انسانوں کو پا سکتے ہیں جو سلامتیٔ طبع کے ساتھ ساتھ بلند حوصلہ بھی ہوں. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۸۷) . [سلیم + رک : ال (۱) + طبع (رک)].

---الطَّبْعی (---ضم م، غم ا، ل، شد ط بفت، سک ب) امث.
سلیم الطبع ہونا ، بُردباری ، صاف دِلی ، دانشمندی ، شائستگی. سلیم الطبعی اور تہذیب کے علاوہ اپنے طور پر طریقوں اور برتاؤ سے خاندانی عورت معلوم ہوتی ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۹). یہ شاہجہانی سلیم الطبعی تھی کہ بجائے خونریزی ور توسیع سلطنت کے اس نے اندرونی انتظامات اور ملکی ترقی کو مدِّ نظر رکھا . (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۶۷). [سلیم الطبع + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---الْعَقْل (---ضم م، غم ا، سک ل، فت ع، سک ق) صف.
دانشمند ، عقلمند ، صائب رائے ، بُردبار. ایسے سلیم العقل اور سنجیدہ لوگوں کے کسی ایسے گروہ کے لیے جن کے اپنے بندھے ٹکے عقائد ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۱۷). [سلیم + رک : ال (۱) + عقل (رک)].

---الْفِطْرَت (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ط ، فت ر) صف ؛ نیز سلیم الفطرۃ.
نیک طینت ، شائستہ ، مہذّب ایک صحیح العقل سلیم الفطرت آدمی اِشتباہ و اعتراض کا نام بھی نہیں لے سکتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸). کوئی سلیم الفطرۃ انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۸۵). [سلیم + رک : ال (۱) + فِطرت (رک)].

---الْفِکْر (---ضم م، غم ا، سک ل، کس ف، سک ک) صف.
صحیح سوچ رکھنے والا ، صائب رائے . مقدّمہ لِکھنے کے لیے مقدّمہ نگار کا سلیم الفِکر ، دقیق النظر اور وسیع المطالعہ ہونا کافی نہیں (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۰). [سلیم + رک : ال (۱) + فِکر (رک)].

---الْقَلْب (---ضم م، غم ا، سک ل، فت ق، سک ل) صف.
سلیم دل ، نیک دل ، مُخلص (ماخوذ : جامع اللغات). [سلیم + رک : ال (۱) + قلب (رک)].

---بَری (---فت ب) امذ.
(پارچہ باف) خیمے بنانے کا موٹی قِسم کا کپڑا جو نواحِ بمبئی میں مقامی طور پر دنگری یا ڈنگری شمالی ہند میں گاڑھا اور دکن میں کھادی کہلاتا ہے (اپ و ، ۲ : ۷۷). [سلیم (عَلَم) + رک : بر (۲) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دِل (--- کس د) صف ؛ امذ.
نیک دل ، مُخلص ، بھلا آدمی. روباہ نے کہا اے سلیم دِل کیا خیال کیا تُو نے کہ بمجرد دیکھنے طلسم کے بھاگ آیا. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۳۰۸). [سلیم + دِل (رک)].

---شاہی امث.
نازک اور خوشنُما انی دار جوتیاں جو دلّی میں بنائی جاتی تھیں (بعض اسے شاہ سلیم جہانگیر اور بعض حضرت شیخ سلیم چشتی سے موسوم کرتے ہیں). زیرپائی ، کف پائی ، سلیم شاہی پاؤں میں چھم چھم کرتیں ملکۂ دوراں کے پاس حاضر ہوئیں . (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۱). دلّی کی سلیم شاہی پندرہ بیس دن پہنی اور سیدھا پاؤں الگ اور اُلٹا الگ. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۴۸). ایک دن سہ پہر کو میں اور مرزا برجیس قدر انارکلی میں اس کی شان دار موٹر میں بیٹھے ایک مشہور جوتے والے کی دکان سے سلیم شاہی جوتا خرید رہے تھے. (۱۹۸۴ ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۳۵). [سلیم (عَلَم) + شاہی (رک)].

سُلَیمان (ضم س ، ی لین) امذ.
بنی اسرائیل کے ایک جلیل القدر مشہور پیغمبر جو حضرت داؤد علیہ السّلام کے فرزند تھے ، اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات میں نبوت اور بادشاہت دونوں جمع کر دیں اور وہ ملک عطا فرمایا جو اُن سے

قبل یا بعد کسی کو نہ ملا ، جن ، ہوا ، حیوانات اور پرندوں کو ان کے لیے مسخر فرما دیا ، اردو میں بطور تلمیح بمعنی بادشاہ مستعمل.

سلیمان کوں آصف نے مہماں کیا
عجائب غرائب بہت کچھ دیا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۱).

ترے مکھ کی لٹاں ہیں کہ دو ناگ
سلیماں کی انگوٹھی کے ہیں رکھوال
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۵).

جھکا جو خاک کی جانب کو کیس بے جاں کا
زمیں پہ تاج گرا ہدہد سلیماں کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۹).

نہیں مارا ہے کس دل پر سپاہ عشق نے چھاپا
سنا ہدہد سے قصہ ہم نے بلقیس و سلیماں کا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۱).

کہاں کی سیر نہ کی توسنِ تخیل پر
ہمیں تو یہ بھی سلیماں کے تخت ایسا تھا
(۱۹۶۶ ، شکیب جلالی ، روشنی اے روشنی ، ۱۴). [علَم].

--- باہمہ حَشْمَت نظر بی داشت باموربے کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) **حضرت سلیمان اپنی تمام شان و شوکت کے ہوتے ہوئے ایک چیونٹی کا بھی خیال رکھتے تھے جب کوئی معمولی حیثیت کا آدمی کسی بڑے درجے والے آدمی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہو تو یہ مصرعہ بول دیتے ہیں** (مہذب اللغات).

--- بِساط (--- کس ب) صف.

حضرت سلیمانؑ کی وسیع سلطنت ، وسیع خوانِ کرم رکھنے والا.

مولا ضعیف دوست ہیں با احتیاط ہیں
چیونٹی کا پاس ہے وہ سلیماں بساط ہیں
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۰). [سُلیمان + بساط (رک)].

--- تخت (--- فت ت ، سک خ) صف.

حضرت سلیمان کے جیسا تخت رکھنے والا ، حضرت سلیمان جیسا عظیم المرتبت بادشاہ.

مرا صاحب سلیماں تخت سیارہ حشم جگ میں
غروری اپنی شاہی کی ہمن موراں سوں کرتے ہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۳). [سلیمان + تخت (رک)].

--- جاہ صف.

حضرت سلیمانؑ کی طرح شان و شوکت رکھنے والا ، عظیم المرتبت ، بادشاہوں کا ایک لقب. فاسق مسلمانوں کو عرضیاں لکھا کرتے ہیں ... فلک رتبہ اور سُلیمان جاہ اور سکندر طالع اور سردار لکھا کرتے ہیں (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ، ۲۵۹). [سلیمان + جاہ (رک)].

--- شِکوہ (--- کس ش ، و مج) صف.

رک : سلیمانؑ جاہ. میں نے فلک قدر اور کیوان جاہ اور سلیمان شکوہ اور اسی قسم کے دوسرے خطابات سنے (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۸). [سلیمان + شکوہ (رک)].

--- فَر (--- فت ف) صف.

رک : سلیمان جاہ.

تج میں دیکھیا ہوں سلیمان فر عجائب سن کا
سرو خم کھاتے ہیں تیرے پاؤں پڑنے کوں شتاب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۹).

اسے بلقیس گر بتایا تھا
میں بھی زیبندہ تھا سلیمان فر
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۹۱). [سلیمان + فر (رک)].

--- قَدْر (--- فت ق ، سک د) صف.

رک : سلیمان جاہ. دست بدعا ہوا کہ اے خالق ارض و سما اس فرمان فرمائے فلک بارگہ سلیمان قدر ... کو پُشت پناہ خاص و عام رکھ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). [سلیمان + قدر (رک)].

--- کَر دینا / کَرْنا محاورہ.

بادشاہ بنا دینا ، عزت و احترام عطا کرنا ، حقیر سے اعلیٰ بنا دینا.

خود کہتا ہوں میں نہیں کوئی چیز مگر
وہ چاہے تو چیونٹی کو سلیمان کر دے
(۱۹۳۳ ، عروج (دولھا صاحب) ، عروج سُخن ، ۱۷۴).

--- وَقار (--- فت و) صف.

رک : سلیمان جاہ. دونوں شہریار سلیمان وقار تختِ شاہی پر سوار ایوان شاہی میں تشریف لائے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۹). [سلیمان + وقار (رک)].

سُلَیمانی (ضم س ، ی لین). (الف) صف.

حضرت سلیمان سے منسوب یا متعلق ، سلیمان کا.

شہنشاہِ جہاں پرور سو توں ہے آج اے سرور
ہو سارے خسرواں پرور حکومت کر سُلیمانی
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۷).

لبِ گلرو پہ عیاں ہے خطِ ریحانی آج
مور کو ہات لگا مُلکِ سلیمانی آج
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۲). (ب) امث. ۱. (کنایۃً) **بادشاہت ، حکومت ، عزت و احترام.**

قناعت تاجِ دولت کیوں نہ ہوے تارکوں کے تئیں
کہ ہے دنیائے دوں سیں پھیرنا من کا سُلیمانی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۳).

سلیمانی ہے زیبا اس پری کو مُلکِ خوبی میں
تبسم نقشِ خاتم ہے دہن حلقہ ہے خاتم کا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۴).

گردوں کی فضاؤں میں یہ آزادیٔ پرواز
یہ عجز کی دُنیا میں سلیمانیٔ افکار
(۱۹۴۲ ، اسرار ، ۱۳۶).

بے بال و پری میں بھی پرواز کے شیدائی
انکھوں میں سُلیمانی ، سانسوں میں مسیحائی
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۵۱). ۲. **زنارِ سلیمان ، تسبیح جس میں سلیمانی پتھر کے دانے ہوتے ہیں.**

جوں سُلیمانی یہ کس کا اب خیالِ زلف و رُخ
ساتھ پھرتا ہے مجھے شام و سحر باندھے ہوئے
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۰). ۳. **ایک قسم کی توپ.** توپ و ضرب زن کہ رومیوں نے جوناگڑھ میں چھوڑے تھے اور ان کو سُلیمانی کہتے تھے منگا کر قلعۂ سورت پر جابجا لگائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۷۶). (ج) امذ. ۱. (اَ) **ایک دو رنگا (سیاہ و سفید) قیمتی پتھر.**

تورانی اس دنیا کی کھان کی جُوق نگینیاں ہیں
سلیمانی نگینا ان سلیماں اس نگیں کا میں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۰).
ہوا جب کُفر ثابت ، ہے وہ تمغائے مُسلمانی
نہ ٹوٹی شیخ سے زنار تسبیحِ سلیمانی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۲). نگینے سلیمانی افود کے لیے اور نگینے جو صدرہ میں جڑے جائیں گے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدّس ، ۳۰۷). شہر میں ہر بازار اور ہر مکان سلیمانی پتّھر کا بنا ہے. (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہر بار ، ۳۰۱). اب رہیں سُلیمانی منکوں ، یفران اور عقیق کی کانیں تو یہ تمام کی تمام مشرقی یمن کے صوبے مقریٰ میں پائی جاتی ہیں. (۱۹۶۶ ، بلوغ الادب ، ۳۴۷). (اَا) **سبزی مائل سفید رنگ کا قیمتی پتھر.** ابواسحقی سب سے بہتر اور اعلیٰ ہوتا ہے اور بعض لوگ ازہری کو ابواسحقی سے اصلُ تصور کرتے ہیں بعد اس کے سبز فام ہے کہ اس کو سلیمانی کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۹). سُلیمانی اور بعد اوس کے ازہری ہے اور یہ تینوں فیروزے اوروں سے قیمت میں زیادہ ہوتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۸). ۲. **گھوڑے کی آنکھ کا سفید رنگ ؛ گھوڑے کا ایک عیب.**

کنجیٔ ایک اک سلیمانی
نیلے پیلے سے اک زر افشانی
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۲۹). ۳. **مہلک زہر جو نو حصّہ پارہ اور سات حصّہ سنکھیا کا مرکب ہوتا ہے ، رنگ اس کا سفید چمکدار سنگین ہوتا ہے ، دال چکنہ.** دال چکنہ ... فارسی میں سُلیمانی و سلمانی و داراشکنہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۲). [سُلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نِسبت و کیفیت].

ـــ ٹوپی (---و مج) امث.
طلسم ہوش ربا کے ایک کردار عمر و عیّار کی ایسی ٹوپی جسے سر پر اوڑھنے سے وہ دوسروں کی نظر سے چھپ جاتا تھا مگر دوسرے اسے دِکھائی دیتے تھے ؛ (کنایۃً) طلسمی ٹوپی. بعض اوقات روپوشی کے لئے سُلیمانی ٹوپی اُڑنے کے لئے کھڑاؤں قالین یا کھٹولے ، دفینے دیکھنے کے لئے سرمہ یا پھر زنبیل کی صورت میں ایسی اشیا دی جاتی ہیں. (۱۹۶۸ ، نگاہ اور نقطے ، ۱۸۷). [سُلیمانی + ٹوپی (رک)].

ـــ چشم (---فت چ ، سک ش) امذ.
(سالوتری) **طاق گھوڑے کی ایک قسم جس کی ایک آنکھ سیاہ اور دوسری سفید ہوتی ہے.** طاق کئی طرح کا ہوتا ہے جیسے مردم چشم و سُلیمانی و نیلی و خوک چشم. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۹). [سلیمانی + چشم (رک)].

ـــ سُرمَہ (---ضم س ، سک ر ، فت م) امذ.
ایک قسم کا سُرمہ جو آنکھ میں ڈالنے سے جنات نظر آتے ہیں (جامع اللغات). [سُلیمانی + سرمہ (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
حکومت کرنا ، بادشاہت کرنا ؛ (مجازاً) دادِ عیش دینا.

وہ پری تسخیر ہو میں بھی سلیمانی کروں
خاتمِ اُلفت کو ہے نقشِ اثر کی احتیاج
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۰).
فرشِ گُل بچھوائیں رنگ و بُو کی ارزانی کریں
آؤ بلقیسانِ دوراں سے سلیمانی کریں
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۷).

ـــ گِرَہ (--- کس گ ، فت ر) امث.
(حرفت) **گرہ لگانے کا ایک طریقہ جس کے تحت ایک ریشہ کو ایک مستطیل دفتی سے باندھ دیا جاتا ہے پھر اس مستطیل دفتی پر ریشے کی دو لڑیں باندھ کر لڑوں کے دونوں سِروں کو اس طرح ملانا کہ درمیان میں ایک حلقہ کی شکل پیدا ہو جائے.** ان سروں کو مُسلسل طور پر سُلیمانی گرہ دے دی گئی ہے. (۱۹۴۷ ، حرفتی کام ، ۷۶). [سُلیمانی + گِرہ (رک)].

ـــ مارْخور (---سک ر ، و مج) امذ.
باز سے مُشابہ ایک پرندہ (لاط: Capra Faalconeri Jerdoni) بلوچستان کے معروف حیوانات کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے ... کیپرا فلکو نیری جرٹومانی (سلیمانی مارخور) ، کیپرا ہرکس ای گیگرس (گوسفند). (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۷۰). [سُلیمانی + مارخور (رک)].

ـــ نَمَک (---فت ن ، م) امذ.
(طب) **ایک قسم کا خوردنی نمک جو ہاضمے کے لیے بہت مفید سمجھا جاتا ہے.**

پریزادوں کی ہنسی مُسکرا کر تُو نے پھیکی کی
سلیمانی نمک سمجھا ترے شورِ تبسّم کو
(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۸۳). [سُلیمانی + نمک (رک)].

سَلیمو (فت س ، ی مع ، و مج) امث.
۱. **بندریا کا فرضی نام ؛ (ظرافۃً) بدسلیقہ ، پھوہڑ ، کِھلو باولی عورت نیز ایسی عورت جو بھڑک دار کپڑے پہن کر پھرے** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ع : سلیقہ کا مخرب].

ـــ بن عید کیسی کہاوت.
تیوہار خوش پوشاک عورتوں کے بغیر اچھا معلوم نہیں ہوتا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَلیمَہ (فت س ، ی مع ، فت م) صف مث.
سلیم کی تانیث ، درست ، ٹھیک ، صحیح.

نہ جانے صرف افہام سلیمہ
نہ برعکس عقول مستقیمہ
(۱۸۵۵ ، ریاض المسلمین ، ۲۶). [سلیم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سَلِیمی (فت س ، ی مع) (قدیم). (الف) امث.
سلیم (رک) سے منسوب ، درستی ، ٹھیک ہونا ، سلیم الطبعی.

محبّت مروّت ، وفا ہور حِلم
حلیمی سلیمی عمل ہور عِلم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸). (ب) امذ. ۱. دورِ اکبری کا سونے کا ایک سکّہ جو ایک دوسرے سکّے «عدل گتکہ» کا نصف ہوتا تھا جس کا وزن گیارہ ماشے اور اس کی قیمت نو روپے تھی. سلیمی ، عدل گتکہ سے نصف ربی آفتابی سے چوتھائی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۲۳) سلیمی ، یہ عدل گتکے کا نصف ہے . (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۹) . ۲. ایک قسم کا ریشمی کپڑا.

سمور و سندس و نرمل خطائی
سلیمی صاحبی ہور کربلائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳۲). [سلیم (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِلَینگ (فت نیز کس س ، ی مع ، غنہ) امذ.
وہ لفظ یا محاورہ جو کسی خاص پیشے یا طبقے میں رائج ہو ، عامیانہ ، سوقیانہ ، غیر ثقہ ، مبتذل. فی الحال یہ سلینگ ہیں لیکن نہیں معلوم رفتہ رفتہ ان کی کیا حیثیت ہو جائے گی. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۹). [انگ : Slang].

سِلِینِیَم (کس س ، ی مج ، کس ن ، فت ی) امذ.
ایک غیر دھاتی عنصر جو پانی سے ۴۵ء۴ گنا بھاری ہے (ماخوذ: جامع اللغات). [انگ : Selenium].

سِلْیُوٹ (کس س ، سک ل ، ی مخ ، و مع) امذ.
فوج اور پولیس وغیرہ کے سپاہیوں کا سلام جو مقررہ طریقے سے ہاتھ اٹھا کر کیا جاتا ہے. وہ جھٹ سے اٹنشن ہو گئے ، کڑک کے سلیوٹ کیا. (۱۹۵۸ ، خونِ جگر ہونے تک ، ۳۳۱). دروازہ پر پہنچنے تو سامنے کھڑا ہوا تعینات پولیس انسپکٹر قاعدہ کے مطابق کھٹ سے سلیوٹ دیتا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۳). اف : دینا ، کرنا. [انگ : Salute].

سِلِیُولوز (کس س ، ل ، ی مخ ، و مج) امث.
رک : سلیلوز ، کیسلین. سلیولوز کی موجودگی سے خلوی دیوار میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، عبدالرشید مہاجر ۲۶۳). [انگ : Cellulose].

سلہاری کو دیکھ سلہاری جلتی ہے کہاوت.
ایک جگہ کے دو امیدوار آپس میں کینہ کیا کرتے ہیں (محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

سُلْہَڑ (ضم س ، شد لھ بفت) امذ.
(کشتی) ایک داؤ کا نام. طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہونے اور اک دستی ، دو دستی ... سُلہڑ ، ہوکا ... قفلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا اور نعرہ مارا. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). [مقامی].

سَم (۱) (فت س). (الف) امذ.
۱. (موسیقی) آواز ، تال ، سُر جو آخری ضرب کے ساتھ وزن میں برابر ہو ، مقررہ تال.

یہ گیان گنی نہ گاونا ہے
نہ سم نہ بسم بجاونا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۴).

لگا قانوں سے بجنے اس طرح بین
کہ سب مورکھ نے تال و سم لیا چھین

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۷۵).

تیری آواز سنا کرتا ہوں
تال سُنتا ہوں نہ سم سُنتا ہوں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۵۹).

نالہ و فریاد کا ٹوٹا کہیں جا کر نہ سم
کوئی یاں رنگیں ترانہ چھیڑنے پائے نہ ہم

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۹۱). فنِ موسیقی کا جاننے والا تال سم لے کے منضبطہ اصول پر مغرور رہتا ہے. (۱۹۳۷ ، رباعیات امجد (دیباچہ) ، ۲ : ۲). دہلی کے ایوانوں کی غلام گردشوں میں ایسے افراد کی کمی نہ تھی جن کے دل اسی سم اور تال پر دھڑکتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۹۰۱). ۲. (ہیئت) درمیانی ہم قدر قطع دائرہ ؛ ہموار میدان (جامع اللغات). ۳. مانند ، مثل ، مُشابہ.

عالم ہوا ہے خرّم فردوس باغ کی سم
من جیو سدا ہے بے غم اب شاہ ہور گدا کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶). (ب) صف (قدیم) .
۱. مُقابل ، سامنے ، نقیض ، چوٹ پر ، مقابلے کا.

جیسے تُوں دیا زور شمشیر کا
نہ سر پنجہ ہوے تن کے سم شیر کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱). ۲. ہموار ، یکساں ، مسطّح ؛ پورا ، تمام ، سارا ، کُل ، مکمل (پلیٹس). ۳. (مجازاً) سچا ، بے گناہ. برہم نردوش اور سم ہے . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۷۱) . ۴. (کُشتی / بانک) ایک داؤ کا نام ، ایک گھائی. ایک سو بیس توڑ دریافت کیے تمام گھائیاں اکہری ، دہری ، قرولی ، سم ... معلوم کیں. (۱۸۰۳ ، گلزارِ چین ، ۳۰). (ج) م ف (قدیم). اچھی طرح سے ، خوبصورتی سے (قدیم اردو کی لغت). [س : सम].

--- الَپٹ (--- فت ا ، سک ل ، فت پ) امذ.
(موسیقی) سم الپٹ وہ ہے جو راگ کا روپ بھی ہو اور تان کا بھی اور تہائی روپ بھی ہو (ماخوذ : نغمات الہند ، ۳۳). [سم + الپٹ (الٹا + پٹ)].

--- آنا محاورہ (قدیم).
سامنے آنا ؛ برابر ہونا ، مقابلہ کرنا ، ہمسری کرنا.

نس دن دعا تھے مو نظر پڑیا ہلالی بھوں اُوپر
اس روشنی کے سم نہ آوے روشنی خورشید کا

(۱۶۱۱ ؛ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۰).

کاج ہرگز باج نا ہوے جتا جھمکائے بی
مُشتری کی سم نہ آنے ہونے جتا روشن شہاب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۱).

ـــ بادی امذ.
ایک سر ، وادی سُر کا معاون سُر (حیاتِ امیر خسرو ، ١٧٢) .
[سم وادن (رک) کا مُتبادل].

ـــ بُدْھ (ـــ ضم ب ، سک دھ) امث.
(ہندو) **وہ عقل جو سکھ ، دُکھ ، فائدہ اور نقصان سب میں ایک سی رکھتی ہو.** جو پُرش شتر متر سمرو میں سم بُدھ رکھتا ہے اور بکھشا کو کبھی نہیں پراپت ہوتا وہ پرش مہا بھوکتا ہے. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ٢ : ١٧٣). [سم + رک : بُدھ (٣)].

ـــ پر آنا ف س ؛ محاورہ.
١. **سُر اور تال کا آپس میں مل جانا.** گھنگرو کی جھنکار دلوں کو مِل جاتی ہے. یہاں تک کہ زاہدوں کے بھی منہ سے سم پر آتی آواز نِکل جاتی ہے. (١٨٥٣ ، شرحِ اندرسبھا ، ٩٠). نگاہوں کی رکھائی ، پشوازکا چکر ، دامن کی ٹھوکر ... تال پر جانا ، سم پر آنا قیامت برپا کر رہا تھا. (١٩٣٦ ، ریاض خیر آبادی ، انتخابِ فتنہ ، ٦٠). ٢. **سیدھے راستے پر آنا ، مان جانا ، ہار تسلیم کرنا.** آگئیں نہ سم پر اچھا لِکھواؤ کیا کیا منگوا رہی ہو. (١٩٣٧ ، خاں صاحب ، ٦٧).

ـــ تا امث.
(ہیئت) **برابری ، مشابہت ، ہم شکل ہونا.** لگن کی سوا میں اور سورج سے سم تا ہو تو مدہ آبو جانا چاہیے . (١٩٠٣ ، سیر الافلاک ، ١٣٩). [سم + تا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ تال امث.
سُرتال ، زیر و بم ، آہنگ.

کہیں بھانڈ بھی باندھ کر اپنا غول
بجاتے تھے سم تال سے خوب ڈھول

(١٨٩٢ ، صدق البیان ، ١٥٥). وہ چودہ برس کی عمر میں جوانی کی سرحد کو پہنچ گیا تھا اس کی نبضیں جوانی کے سم تال سے چلتی تھیں. (١٩١٢ ، یاسمین، مرزاسعید ، ٣١). [سم + تال (رک)].

ـــ تول (ـــ و مج نیز لین) صف.
(موسیقی) **نوبت کے ساتھ جانجھ بجانے والا.** ایک سم تول کہ جسے جانجھ بجانے والا بھی کہتے ہیں . (١٨٧٥ ، سرمایۂ عشرت ، ٢٩٧). [سم + تول (رک)].

ـــ دَرْشی (ـــ فت د ، سک ر) صف.
سب کو ایک نظر سے دیکھنے والا ، عارف. سم درشیوں یعنی عارفوں کا دیوتا سب جگہ موجود ہے. (١٨٨٦ ، لال چندرکا ، ١٣).

ویاپک بکرس سہج اداسی
سم درشی انتر اوباسی

(١٩٢٠ ، جوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ١١). [سم + س : درش दर्श + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ کَرْنا محاورہ.
١. **خاموش کر دینا ، سناٹا طاری کر دینا.**

بہ سُخن اے آرزو ، عشق کا مارا ہے تو
کون سی تھی گفتگو بزم کو سم کر دیا

(١٩٢٦ ، فغانِ آرزو ، ٥٣). ٢. **آمنے سامنے کرنا ، مقابل لانا؛ ایک جیسا خیال کرنا.**

کہا یوکتا کام ہے غم نہ کر
ہمے اس حکیماں کے توں سم نہ کر

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٣٨).

اپس کوں تو اس نور کے سم نہ کر
سہا ہو کہ چُپ سور سوں ہم نہ کر

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٢٣).

ـــ وادی امذ.
(موسیقی) **وہ سُر جو وادی سُر کے ساتھ ہی لگایا جائے . اس کے جوڑ سے راگنی وغیرہ کی خُوبی و عُمدگی پیدا ہوتی ہے.** سمّوادی ـ وہ سُر ہے جو وادی سُر کے ساتھ ہی لگایا جاوے (١٩٣٦ ، تحفۂ موسیقی ، ٣). نہ تان نہ پلٹے نہ سر وادی نہ سم وادی ... نہ مینڈ نہ گمک! سنگیت کے جتنے گُر یاد تھے سب ہی پرکھ دیکھے ، کسی پر بھی پُورا نہیں اترتا ، آخر یہ ہے کیا بلا. (١٩٦١ ، ہماری موسیقی ، ١٣٨). [سم + س : وادی वादी].

ـــ ہو کے رَہ جانا / ہونا محاورہ.
کُچھ نہ بولنا ، گُم صُم ہو جانا ، زبان بند ہو جانا.

لاکے ہے یار مُجھے بزمِ طرب میں دیکھا
سم ہوئی سُنتے ہی آوازِ ترنم مجھ کو

(١٨٧٢ ، مظہرِ عشق ، ١٣٦).

نِکلی پیامبر کی زباں سے نہ کوئی بات
کمبخت اس کے سامنے سم ہو کے رہ گیا

(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٦٣).

سم (٣) (فت س) امذ.
سینٹی میٹر کا مخفف ، میٹر کا $\frac{1}{100}$. پس کسی بھی خول کے ایک مربع سم رقبے پر پڑنے والی توانائی خول کے نصف قطر کے مربع سے معکوس نسبت رکھتی ہے. (١٩٦٧ ، آواز ، ١٠٣).
[انگ : Centimeter کا مخفف]

سَمّ (فت س ، سک نیز شد م) امذ.
١. **زہر.**

ہے ولی کی زباں میں شیرینی
اثرِ شعر سم ہے سم کی قسم

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٣٥) . غرض اس ساعت پانی یہاں کے دریا کا پینے والے کے حق میں سم بلکہ تیغ دو دم . (١٨٠٥ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ١٣٥).

بھنگ پلوائی ہے اوس کو غیر نے
کھائیے سم اب تو جو کچھ ہو سو ہو

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ١٧٣).

مُسلماں بھولے بھالے اور ہندو سیدھے سادے ہیں
نہیں احمق مگر ایسے کہ سمجھیں انگبیں سم کو

(١٩١٧ ، بہارستان ، ٣٢٦).

خنجر میں ، سم میں ، سانپ میں موجود ہے اگر
تاثیر ، دھار ، ڈنک تو محفوظ ہوں ادھر
(۱۹۸۴ء ، قہرِ عشق ، ۹۰ء). ۲. سوراخ ، مسام (مخزن الجواہر ؛ علمی اردو لغت). [ع].

---الفار (---شد م بضم ، غم ا ، سک ل) امذ ؛ امث.
(طب) ایک معدنی عنصر جو سفید رنگ کی چمکدار ڈلیوں کی شکل میں ہوتا ہے. یہ معدن سے لوہے اور گندھک کے ساتھ ملا ہوا پایا جاتا ہے. بعد ازاں اسکو بہ ترکیب خاص علیحدہ کر لیا جاتا ہے ، بطور دوا مقوی ، باہ و دافعِ وجع المفاصل ہے ، سنکھیا ، مرگ موش.

یہ باغ دیکھ کے پیلا ہو منہ مخالف کا
نصیب اس کو قضا سیں ہو زرد سمّ الفار
(۱۷۸۱ء ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۶).
نہ بیٹھے تا سحر وہ غیر کی پوشک دوانی سے
سفیدہ صبح کا بن جائے سمّ الفار کی صورت
(۱۸۷۲ء ، عاشق (مرزا والا جاہ) ، فیض نشان ، ۶۷).
ملا ہے اس میں سمّ الفار ہم تجھ سے نہ کہتے تھے
پیالہ ہی کے فارابی کا ہو گی اک پشیمانی
(۱۹۳۵ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷۲). دیگر معدنیات میں پارہ سمّ الفار ، باکسائٹ ، کرومائیٹ ، کوئلہ ، کوبالٹ ، تانبا ، سیسہ ، میگنیشم ، قلعی ، جست وغیرہ کا نام لیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۱). [سم + رک : ال (۱) + ع : فار (رک)].

---اَندَرُونی کس صف (---فت ا ، سک ن ، فت د ، و مع) امذ.
(طب) ایسے زہریلے مادّے جو جراثیمی خلیہ کے اندر پیدا ہوں اور خلیہ کی موت کے بعد باہر آ جائیں ، یہ ٹائیفائڈ ، ہیضہ اور پیچش وغیرہ کے جراثیم میں پیدا ہوتے ہیں (جراثیمیات ، ۶۲). [سم + اندرونی (رک)].

---آب (---مدا) امذ.
(طب) زہریلا مادّہ ، وہ زہر جو کسی جرثومے کے ذریعے جسم میں پہنچ کر کسی خاص مرض کا باعث بنے. خامرے مری ہوئی بافتوں کو حل کردیتے ہیں اور بطور غذا استعمال کرلیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کے جسم سے زہریلے مادّوں کا افراز ہوتا ہے ان زہریلے مادّوں کو سم آب (Toxin) کہتے ہیں . (۱۹۶۲ء ، مبادی نباتیات ، مہاجر ، ۳۸۱). [سم + آب (رک)].

---آلُود (---مدا ، و مع) صف.
زہریلا ، زہر بھرا . دردانہ ایک امیر خاندان کی لڑکی تھی جس کو اس کے والدین نے ایک خواب کی ہدایت کے مطابق خانقاہ زہرہ کے لیے وقف کر دیا تھا اور جس کی کمسنی بھی کی سم آلود فضا میں ریعانِ شباب تک پہنچی تھی. (۱۹۱۵ء ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۴۵). [سم + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا].

---بیرُونی کس صف (---ی مج ، و مع) امذ.
(طب) وہ زہریلے مادّے جو مرض یا جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں یہ مادّے قابلِ حل نامیاتی مرکب کے گروہ سے ہوتے ہیں اور جرثومہ کے جسم سے نفوذ کر کے باہر آ جاتے ہیں اور زہر کے حملہ سے مریض کو متاثر کرتے ہیں یہ عموماً خُناق ، تشنج کی بعض اقسام اور قرمزی بخار میں پیدا ہوتے ہیں (جراثیمیات ، ۶۲) . [سم + بیرونی (رک)].

---خورْدَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
زہر کھایا ہوا ، جسے زہر دیا گیا ہو ، جن کو زہر کھلایا گیا ہو.
نیلگوں جسموں سے ظاہر ہے کہ سم خوردہ ہیں
تیغیں سب کو محکب جنگ پہ کس لیتی ہیں
(۱۹۳۳ء ، عروج (دولھا صاحب) ، عروجِ سُخن ، ۲۷۳). [سم + ف : خورد ، خوردن ـ کھانا + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دار صف.
زہریلا ، زہر بھرا. مسہلات بھی دینا کہ جائے گمان ہو کہ سم دار مادّہ اخراج نہیں پاتا ہے. (۱۸۶۰ء ، نُسخۂ عمل طب ، ۱۰۹) . [سم + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---رُبائی (---ضم ر) امث.
زہر سے پاک کرنا ، زہر ختم کرنا یا زہر کا اثر زائل کرنا. چند زہریلے مادوں کے ساتھ ... ان کا اخراج ہوتا ہے تاکہ سم رُبائی ہو سکے. (۱۹۶۹ء ، تغزیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۸۳). [سم + ف : رُبا ، رُبودن ـ اچک لے جانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُبُودَہ (---ضم ر ، و مع ، فت د) صف.
زہر سے پاک. اگر ہم اسے بار بار کافی طویل عرصہ تک دینا جاری رکھیں یعنی اس سرعت سے کہ یہ پُورے طور پر خارج نہ ہو سکے یا بافتیں اسے سم رُبودہ نہ کر سکیں . (۱۹۴۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۱). اف : کرنا. [سم + ف : رُبود ، رُبودن ـ اُچک لے جانا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---ِ قاتِل کس صف (---کس ت) امذ.
۱. زہر قاتل ، زہر جس سے جانبری نہ ہو ، مہلک زہر. پانی پیتے ہی گھبرا کر اٹھا کہا بھائی اس پانی میں کیا شریک تھا عمرو نے کہا سمّ قاتل تھا. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۷۵۰). زہر تمام جسم میں ساری ہوا علاج سے عاری ہوا سمّ قاتل نے اپنا اثر دکھایا. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۲). چھاچھ کو جو اوس سے حاصل ہوتی ہے زمین میں دفن کر دیں کیوں کہ وہ سمّ قاتل ہو گئی ہے. (۱۹۳۰ء ، جامع الفنون ، ۱۴۳). **۲. (مجازاً) بہت ضرر رساں ، نہایت نقصان دہ ، جان کا دشمن.** اگر شیر کو ... رنج پہونچے تو تیرے حق میں سمّ قاتل ہو جائے . (۱۸۳۸ء ، بُستانِ حکمت ، ۱۰۱). جن باتوں کی بھینک کان میں پڑنا نوجوانوں کے حق میں سمّ قاتل ہے سبقاً سبقاً ازبر کرائی جاتی ہے . (۱۸۸۵ء ، محصنات ، ۵). عورتوں کا ان پڑھ رہنا ان کی اولاد کے حق میں سمّ قاتل ہے. (۱۹۲۳ء ، دورِ فلک ، ۴۲). وہ اس پلانٹ کو پاکستان کی اقتصادیات کے لئے سمّ قاتل تصور کرتے تھے. (۱۹۸۷ء ، اور لائن کٹ گئی ، ۸۸). [سم + قاتل (رک)].

ـــــ ما کیاں (ـــ کس ک) امذ.
(لفظاً) مرغیوں کا زہر (طب) ایک زہریلا پودا جس کے پتے چیچپے اور روئیں دار ہوتے ہیں اس کے بدنما پھولوں میں اودی اودی سی دھاریاں ہوتی ہیں اور ان میں سے ناگوار بو آتی ہے. بابل کی مٹی کی تختیوں پر بہت سے زہریلے پودوں کا ذکر ہے جن میں سے ایک سم ما کیاں ہے. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۷۳). [سم + ف : ما کیاں (رک)].

ـــــ ہو جانا / ہونا محاورہ.
زہر ہو جانا ، کسی چیز میں زہر کی خاصیت پیدا ہو جانا ، مہلک ہونا ، قاتل ہو جانا ، نقصان کا باعث ہونا.

ہجر میں کیفیتِ گلزار مجھ کو سم ہوئی
جام ہر لالے کا افیوں کی پیالی ہو گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۳).

جان سے جائیں گے ہم عشقِ لبِ جاں بخش میں
اے خضر آبِ بقا بھی ہم کو سم ہو جائے گا

(۱۸۸۱ ، دیوان ماہ ، ۱۰).

بے ہودہ ہنسی مذاق سم ہے
روک اپنی زباں تجھے قسم ہے

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۳).

زندگی ہم سے یوں گریزاں ہے
ہم کسی کے لئے ہوں سم جیسے

((۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۶۵).

سُم (۱) (ضم س) امذ.
گدھے اور خچر کا پانْو جو سخت ہوتا ہے اور بیچ میں سے چرا یا پھٹا ہوا نہیں ہوتا (جو بیچ میں سے چرا ہوا ہوتا ہے اسے کُھر کہتے ہیں جیسے گائے ، بھینس اور بھیڑ بکری وغیرہ کا).

ترنگ راؤ جس آپنی سُم لے
جسے دم سو نصرت کی پرچم آہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۵).

سورج جیوں جھمکتا اتھا سُم اسے
کہ کرناں سے بالاں کے تھی دم اسے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۱).

گڑا جان پڑیا سُم تے چشمہ ہوا
بہشتی دسے واں کی آب و ہوا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۶). مسلم نماز صبح پڑھ تکیہ دیوار کوں دئیے بیٹھے تھے کہ آواز گھوڑوں کے سموں کی کان میں پہنچی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۲). حضرت جبرئیل ایک اسپ مادہ پر سوار... تھے اور جس جگہ نقشِ سُم پڑتا تھا وہ زمین سبز ہو جاتی تھی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۱۳).

سینہ چوڑا ہے نلی چوڑی ہے سم چوڑے ہیں
جتنی چھوٹی ہے کمر اتنی بڑی ہے گردن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۱). خنجر نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں مگر والد مرحوم فرماتے تھے کہ میری تاریخ ولادت میرے پچھلے سُموں پر لکھی ہوئی ہے. (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۷۴). بہت سی معصوم جانیں گھوڑوں کے سموں کے نیچے کچل ڈالی گئیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۱۳). [ف : سُم ؛ پہلو : شُنْب ؛ اوستا : شنپھا ؛ س : شپھ शफ].

ـــــ پھٹا (ـــ فت پھ) امذ.
۱. (سالوتری) مویشیوں کی سُم کی بیماری جس میں سم پھٹ جاتے ہیں اور جانور چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۹۹). **۲. سموں کی بیماری والا مویشی** (ا پ و ، ۵ : ۹۹). [سم + پھٹ (ـ پھٹنا) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ تاپ امذ.
(سالوتری) گھوڑے کے پانْو کا لنگ دور کرنے کا علاج جس میں چار اینٹیں گرم کر کے چاروں پانْو کے نیچے رکھتے ہیں اور اوپر سے تھوڑا تھوڑا مٹھا ڈالتے ہیں یہاں تک کہ اینٹیں ٹھنڈی ہو جائیں. اس علاج کا نام نرسنگھ تاؤ ہے اِلّا بعض بعض سالوتری اس علاج کو سم تاپ بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱۰). [سُم + تاپ (رک)].

ـــــ تَراش (ـــ فت ت) امذ.
(نعل بندی) گھوڑے بیل وغیرہ کے سُم یا کُھر کی بڑھی ہوئی کور تراشنے کا درانتی جیسا تیز دھار کا اوزار. جاننا چاہیے کہ ہتوڑا اور زنبور اور پوز مال اور سُم تراش اور سوہن اور سندان اور نعل اور لوہے کی کیلیں نعلبندوں کے ہتھیار ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۱). [سُم + ف : تراش ، تراشیدن ـ کاٹنا ، چھیلنا].

ـــــ خارا / خارَہ (ـــ/فت ر) امذ.
(سالوتری) ایک بیماری جس میں گھوڑے کے تلوے میں آبلے پڑ جاتے ہیں.

جس کو کہتے ہیں لوگ سم خارا
اس کا اندازہ ہے یہی سارا

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۰۲). سُم خارہ و آبلہ : پتلیوں میں آبلے پڑ جاتے ہیں جس سے اسپ کو پانوں رکھنا اور اٹھانا دشوار ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۳۵). [سُم + خارا / خارہ (رک)].

ـــــ دار صف.
سُم رکھنے والا. ایک عورت ہاتھ میں کمان پر تیر چڑھائے ہوئے کمر سے سُم دار چوپائے کی صورت پر اس کی شکل ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۰۱). حیوانات میں کئی سُم دار جانور ... ہرن ، چیتے ، گیدڑ اور خرگوش شامل ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۷۴). [سُم + ف: دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ ساز صف.
مویشی کے نعل بنانے یا لگانے والا. سُم ساز مُسکرایا اور کہا جوان ہو . (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۶۲). [سُم + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــــ سُکڑا (ـــ ضم س ، سک ک).(الف) امذ.
(سالوتری) مویشی کی ایک بیماری جس میں سُم بھچ جاتے ہیں اور ان کو سُوکھا لگنے لگتا ہے اور ایک قسم کی خُشکی پیدا

ہو جاتی ہے (ا پ و ، ۵ : ۹۹). (ب) صف. (سالوتری) وہ مویشی جن کے سموں میں سُوکھا لگ جائے (ا پ و ، ۵ : ۱۰۰). [سُم + سکڑا (سکھڑا ـ سوکھا)].

ـــــ لینا محاورہ.
گھوڑے کا ٹھوکر کھانا.

وہ اوکھٹ راہ ہے اے مصحفی دشتِ محبت کی
کہ سُم لیتا ہے مرکب جس زمیں پر یکہ تازوں کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۵۲).

سُم (۲) (ضم س) امذ.
ایک قسم کا پھول. بودھ ، سامیہ ، سُم یہ تین پھول ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بشسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۴۹). [س : [illegible]].

سُم (۳) (ضم س) امذ.
ایک درخت جس پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں. جنگلات لگانے کے لیے موزوں درخت کھڑک ، سم ، چنار ، روبینا ، ملیچہ کیل ، چلغوزہ وغیرہ. (۱۹٦۷ ، راوِ عمل ، ۱۳٦). [مقامی].

سَما (۱) (فت س) امذ.
۱. آسمان ، فلک ، چرخ.

اس ہوا صفا کا بیچ سما پر جوں سوریج

(۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳٦).

سما سات سدسٹ پریشان ہو
تجے دو ھنڈتے پھرتے حیران ہو

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).

رسا توں سما ہور سمدور کوں
کیا ہل میں ظاہر توں اپ نور کوں

(۱٦۸۰ ، قصہ ابوشحمہ (عکسی) ، ۲).

میں عاشقاں کی فوج کا سردار ہوں ولی
مجھ آہ کا ہوا ہے علم تا سما بلند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷٦).

ہر دم شرار و برق سے کیا ارض کیا سما
ہر ایک تیرے منہ پہ تبسّم فروش تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲).

تارے موقوف کچھ سما پہ نہیں
توپیں چھوٹیں مگر ہوا پہ نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۸). نوبت و نقارے مابین ارض و سما بجتے ہوئے سنائی دیے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۱۲۳). ایک بے سلی چادر اوڑھنا لپیٹنا، جنگلوں میں رہنا ، زیر سما سونا وغیرہ قومی شعار پایا. (۱۹۳۹ ، خطبات عبدالحق ، ۱۰۵).

تو ہی سرِ بحر و بَر ، تو ہی سرِ خشک و تر
تو ہی بُطونِ سمک ، تو ہی درونِ سما

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱٦). ۲. (کنایۃً) **شامیانہ ، منڈپ ، چھتری ، بلندی ، اُونچائی** (پلیٹس). ۳. **کسی چیز کا انتہائی بلند حصّہ ، اُبھری ہوئی چیز.** سما کا اِطلاق شے مرتفع پر بھی آتا ہے. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲٦۰). [ع].

ـــــ سے / تا بَہ سَمَک م ف.
اُوپر کے طبقے سے نیچے کے طبقے تک ، آسمان سے پاتال تک ، سرتاپا ، تمامتر ، کلیۃً.

یعنی وہ حیدرِ کرار خدا کا مظہر
فیض سے جس کے ہے معمور سما تا بہ سمک

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۵۰).

رو رو کے میں نے دل نہیں خالی کیا ہنوز
پانی ابھی سما سے کہاں تک سمک بھرا

(۱۸۴٦ ، آتش ، ک ، ۲۱۹).

سَما (۲) (فت س) امذ ؛ سمان.
۱.(اَ) **وقت ، زمانہ ، دور.** بھائی کسی کا ایک سا سما نہیں رہا. (۱۸٦۸ ، رسوم ہند ، ۳۸). قریب سو روپیہ مہینہ کی آمدنی میں حالانکہ سستا سما تھا گھر کا خرچ اور ایک روپیہ ڈیڑھ روپیہ روز کی شراب کیوں کر نبھ سکتی تھی. (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۳۲). (آ) **مناسبتِ وقت ، موقع** (پلیٹس). ۲. **فصل ، کھیتی.** بارش وغیرہ کی صورت میں دوبارہ اندھی گوڈی کرنی چاہیے بشرطیکہ اُگتے ہوئے سموں کو ابھی نقصان کا ڈر نہ ہو. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جنوری ، ۳). ۳. **کیفیت ، عالم ، حالت.** کبھی راگ رس خان الاپتے تھے جس میں صرف آواز ہی آواز ہوتی تھی ویسا ہی سما معلوم ہوتا تھا. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸٦).

اعمالِ زشت اپنے آخر یہ رنگ لائے
بگڑے ہوئے سمے ہیں طاعون و زلزلے ہیں

(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۱۳۸). ۴. **نظارہ ، منظر ، تماشا.** عکس چہرے اور زیورات کا ایسا ایک سما اور بہار ہے کہ موجودین خودی سے محو ہیں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲). فرخی کے خصوصیات میں ہے کہ جب کسی چیز کی تعریف یا کسی واقعہ کی حالت اور کیفیت بیان کرتا ہے تو اس کا اصلی سما آنکھوں کے سامنے کھینچ دیتا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۸۱). دھرتی کے بھی سمے جو دلوں کو سواشکتی دیتے ہیں میرے گیان کا حصہ ہیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۷۱). ۵. **ہم آہنگی ، میل جول ، اِختلاط ، مطابقت ، استواری.**

سات چیزیں یار کی دیوانہ کرتی ہیں مجھے
کیفیت ، جوبن ، سما ، غمزہ ، ادا ، ناز و بہار

(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۱). ٦. (موسیقی) **وہ لَے جو اوّل و آخر و درمیان برابر رہے اور کمی بیشی نہ ہو.** سما وہ ہے جس کے اوّل و آخر میں لے برابر ہو چاہے بلمپت لیے ہو مدہ یا درت لیے ہو. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۹۰).

ـــــ باندھنا محاورہ.
سماں باندھنا ، منظر پیش کرنا. ذرا سی بات یاد آئی اور تمام قصہ نے ہنگامۂ گزشتہ کا سما باندھ دیا. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٦).

ـــــ بَنْدھنا محاورہ.
کیفیت طاری ہونا ، منظر پیش ہونا. راگ کا سما بندھا تھا ، غم کا نام و نشان نہ تھا. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۲۲). خط کے پہنچتے ہی سب کے سب پژمردہ خاطر نہال ہو گئے اور خوشی کا ایک

سما بندھ گیا. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۳۱۷). شہسوار گھوڑوں پر سے کود پڑے ، زور کشمکش کے ہونے لگے ، سما کشتی کا بندھا. (۱۹۰۴ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۲۱۴).

---چھانا محاورہ.
سما بندھنا ، محفل جمنا ، کیفیت طاری ہونا ، محفل کا مزہ بڑھنا. پھولوں کا چہچہانا ، میٹھی میٹھی خوشبوؤں کا آنا ... اس کا بیان اس طرح نہیں کرتے جس کے پڑھنے سے آنکھوں میں سما چھا جائے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۶۳).

سماں چھا گیا راگ کا اس قدر
ہر اک راگ آیا ہے سب کو نظر
(۱۸۹۳ ، قِصّۂ ماہ و اختر ، پری پیکر ، ۲۹).

---کُرے نَہ کیا کَرے سمیں سمیں کی بات ، کسی سَمے کے دِن بڑے کسی سَمے کی رات کہاوت.
ہر موسم اپنا مناسب کام کرتا ہے انسان کچھ نہیں کر سکتا کبھی دن بڑا ہوتا ہے کبھی رات یعنی حالات کے آگے انسان بے بس ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سَماپت (فت س ، سک نیز کس پ) صف.
تکملہ ، خاتمہ. یہ جو تُم نے شریرام کے سبھاوا کا برنن کرنا شروع کیا ہے اس کو چھوڑ نہ دینا بلکہ اس کو انت تک سماپت کرنا . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۷). میں نے شنکر سے کہا ، لڈو پھینکو « سماپت ہوئے » اس نے اطمینان سے منْھ چلاتے ہوئے کہا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰۴). اف : کرنا ، ہونا. [س : समापित].

سَماپتی (فت س ، سک پ) امث.
۱. **خاتمہ ، ختم ہونا ، انجام ، نتیجہ.** رن بھومی میں کشتری کے سنمکھ خواہ اپنا ہو یا بیگانہ یدھ کی سماپتی تک ہر ہرکار کی رشتہ داری کا دروازہ بند رہتا ہے. (۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۱۶۸). ۲. **جھگڑا چکانا، فیصلہ کرنا** (جامع اللغات). [س : سماپت समाप्त + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِمات (کس س) امذ ؛ ج.
ظاہری صورت ، علامات ، آثار ، نشانات (مرکبات میں مستعمل). اب یہ عہدہ آپ کی ذاتِ برکت سِمات سے مشرف و مُفتخر ہے . (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۹۹). اپنے دیدارِ فرحت آثار و ملاقاتِ سعادت سمات سے ہم کو محروم رکھنا چاہا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۱). آں جناب کے اِرشاداتِ فیض سمات سے تفصیل کے ساتھ میں نے فیض حاصل کیا. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۵۰). [ع : سمہ/سِمَت (وس م) (= نشان ، چھاپ ، اثر) کی جمع].

سَماٹنا (فت س ، سک ٹ) ف م.
سمیٹنا ، جمع کرنا ، اِکٹھا کرنا. یہ سمیٹ وہ سماٹ ، رات دن تول جوکھ سے کام ہے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۹۷). [سمیٹنا (رک) کا تابع].

سَماج (فت س) امث ؛ امذ.
۱. **انجمن ، سبھا.** یہ سماجیں اپنے مذہب کی اِشاعت و حفاظت میں نہایت سرگرمی اور مستعدی سے مشغول ہیں . (۱۹۱۲ ، مضامینِ سلیم ، ۱ : ۱۳۵). «برہمو سماج» مدارس کی"وید سماج" اور اسی طرح کی دوسری انجمنیں اس مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر قائم ہوئی ہیں. (۱۹۳۵ ، خطباتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۳۸۸). ۲. **گروہ ، جماعت ؛ معاشرہ ، سوسائٹی.** میں نے چند روز گزرے ایک پبلک جلسے میں « سماج کے اِرتقا میں مذہب کے عنصر کا مفہوم » کے عنوان پر ایک تقریر کی تھی. (۱۹۰۹ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۱۹). لطیف اثر کا سماج پر گہرا مطالعہ معلوم ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا (پیش لفظ) ، ۱۰). ۳. **ساز و سامان.**

کتابت کیتیں بانچہ کے کامراج
چتر کا چتر من کو دے کر سماج
(۱۷۵۲ ، قِصّۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۶).

ساج سماج سُوں راج کرو گجراج اور باج سجائے ہزارک
عید نوید مفید تمھے ، شاہِ عالم ، ہو بکرید مبارک
(۱۷۹۷ ، نادراتِ شاہی ، ۹۰). ۴. **محفلِ عیش و عشرت ، بزم طرب.** سب راگ راگنی اور ساتوں سر اور تینوں گرام اور اکیس مورچھن حاضر ہوئے اور ایسا سماج ہوا کہ کسی نے نہ دیکھا تھا نہ سُنا تھا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۳۳).

رہے نِصف شب تک سماج ایک قائم
رکھیں یہ طریقہ وتیرہ وہ دائم
(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۳۵). ۵. **دیوتاؤں کے اعزاز میں منایا جانے والا ایک قدیم تیوہار** (ماخوذ : ہمارا قدیم سماج ، ۱۹۱). [س : समाज].

---دُشْمَن (---ضم د ، سک ش ، فت م) صف.
معاشرے میں بگاڑ لانے والا ، ملک و قوم کو نقصان پہنچانے والا. گرفتار یا نظربند کئے جانے والے افراد رہا کر دئے گئے ہیں ... سوائے غنڈوں اور سماج دشمن عناصر کے جن پر نہایت سنگین جرائم بشمول قتل ، لوٹ مار ... کے الزامات عائد کئے گئے ہیں. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵۳). [سماج + دُشْمَن (رک)].

---ساز صف.
معاشرے کی تعمیر کرنے والا. جدلیاتی مادیت کے فلسفے نے ان نقائص کو دُور کرنے کے لئے علم و عمل کے درمیان مطابقت پر زور دیکر ... مثبت اور سماج ساز فلسفہ سے روشناس کرایا ہے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۹). [سماج + ف : ساز، ساختَن = بنانا].

---سازی امث.
معاشرے کی تعمیر ، سماجی بہبود. عجمی تصوف کا منفی رُخ چور دروازے سے سماج سازی اور دنیاداری کی خواہش پر نقب لگانے کے لئے آن دھمکا. (۱۹۷۴ ، توازن ، ۱۴). [سماج + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُدھار (---ضم س) امذ.
معاشرے کی اِصلاح ، عوام کی بہبود. میں نے تحریر و تقریر کی آزادی

انجمن سازی کی آزادی اور ریاست کے پریس ایکٹ کو برطانوی ہند کے ایکٹ سے ہم آہنگ کرنے کا بھی مطالبہ کیا اور تعلیم نسواں ، سماج سُدھار ، صنعت و حرفت وغیرہ کو فروغ دینے کی اپیل بھی کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۹). معیارِ اخلاق بہتر ہو گا تو معاشی خوش حالی بھی ہوگی اور سَماج سُدھار بھی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۹). [سماج + سُدھار (رک)].

--- واد امذ.
سوشلزم ، اِشتراکیت . ہم ان بڑے بڑے اعتراضات کی پڑتال کرینگے ، جو سماج واد کے خلاف اٹھائے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۸۱). [س : समाजवाद].

--- وادی صف ؛ امذ.
سوشلسٹ ، اِشتراکی. سماج وادیوں نے اس بات کو کہا اور مُسلسل کہا آج وہ اسی طرح پکار پکار کر کہہ رہے ہیں. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۶). [س : समाजवादी].

سَماجانا ف م.
رک : سَمانا.

گیا اپنے گُھٹ میں شتابی سما
وہ آہو کا آہو ہی بس رہ گیا

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۸۸).

سارے جہاں کا رنج مرے دل میں آ گیا
کیا کُوزہ تھا کہ جس میں یہ دریا سما گیا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹۰). اے میرے پیارے تو میرے دل میں سما گیا ہے ، اور میں تیری محبت میں گرفتار ہو چکی ہوں. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۷۰).

شاخیں پھیلی ہیں بازوں کی طرح
کس کے آغوش میں سما جاوں

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۷).

سَماجَت (فت س ، ج) امث.
۱. **مِنّت ، گِڑگڑانا ، خوشامد (عموماً مِنّت کے ساتھ مُستعمل)**.

مری عِصمت کے اُوپر تُو نظر کر
سماجت مجھ ستی مت اس قدر کر

(۱۷۹۸ ، یوسف زلیخا ، ۵۴).

حصول کام کا دل خواہ یاں ہوا بھی ہے
سماجت اِتنی بھی سب سے کوئی خُدا بھی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۵). وہ شکست کھا کر اس نوبت کو پہنچا کہ بسماجت تمام مُلتجی عفو ہوا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۸۹). امید نہیں ہے شاید مِنّت سماجت کرنے پر دو ہزار اور مل جائیں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۸۰). بڑی خوشامدوں اور سماجتوں کے بعد اُن کی چال ٹھیک کی (۱۹۸۳ ، اُجلے پُھول ، ۱۱). اف : کرنا.
۲. **زشتی ، عیب دار ہونا** (نوراللغات). [ع : سماجۃ (س م ج)].

سَماجِک (فت س ، کس ج) صف.
سماج کے متعلق ، سماج کا ، سماجی ، معاشرتی ، اِجتماعی. کو آپ کے خیالات سماجک ہیں مگر ہم سناتن دھرمیوں کو اس کے پڑھنے اور ناٹک کرنے میں کوئی ہرج واقع نہیں ہوتا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامایَن ، ۱ : ۱۱). [س : समाजिक].

سَماجی (فت س). (الف) صف.
سماج سے متعلق ، سماج کا ، معاشرتی ، اجتماعی ، سوشل . اسی سلسلے میں بعض ایسے الفاظ بھی مستعمل ہونے لگے ہیں ، جن کا استعمال اب سے پہلے نہ تھا صرف اسی زمانے کے اہلِ قلم نے شروع کیا ہے مثلاً مندوب ، مستعمرات ، موتمر ، شانتی ، سماجی ، آرٹ. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۳۵۹). یہ لوگ ایک خاص ... سماجی نظام کے قیام کے لئے مُسلسل جدوجہد کر رہے ہیں. (۱۹۴۹ ، اک محشرِ خیال ، ۳۴). سماجی ، اقتصادی اور سیاسی مسائل نے سماجی تحفظ کے قانون کی بُنیاد ڈالی. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات (مقدمہ) ، ۳۰). (ب) امذ. **ڈھاڑی، ناچنے والوں کے ساتھ کے گویے اور سازندے**. (پلیٹس؛ جامع اللغات). [سماج + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

--- بِہبُود (--- کس مع ب ، سک ہ ، و مع) امث.
معاشرے کی بھلائی ، اجتماعی فلاح . لوگ سماجی بہبود کے ایسے بہت کام کرتے ہیں جن میں ان کا بڑا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے .(۱۹۶۴ ، بیمۂ حیات ، ۵۷). یہ تنظیمیں اپنی سرگرمیوں کو تعلیمی اور سماجی بہبود تک محدود رکھتی تھیں . (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہدِ آزادی میں مسلم لیگ کا کردار، ۸). [سماجی + بہبود (رک)].

--- تَنقِید (---فت ت ، سک ن ، ی مع) امث.
(ادب) **وہ تنقید جو ادیبوں اور ادب پاروں کو ان کے معاشرتی پس منظر میں جانچتی ہے**. جمالیات کو علم کی الگ شاخ بنا کر اس کا تعلق مختلف فنون سے پیدا کر دیا ، جیسے سماجی تنقید کے لیے ادب سماج کے اظہار کا نام ہے. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۳۳) [سماجی + تنقید (رک)].

--- حَشَرات (---فت ح ، ش) امذ.
مشترکہ سوراخوں اور چھتوں وغیرہ میں مل کر رہنے والے کیڑے مکوڑے. چیونٹیاں ، شہد کی مکھیاں اور دیمک سماجی حشرات (کیڑے) ہیں اور یہ فطری سوسائٹی کی اعلیٰ ترین جماعتوں کے نمائندے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۹۲). [سماجی + حشرات (رک)].

--- حَیثِیَّت (---ی لین، کس ث، شد ی بفت نیز خف ی)امث.
معاشرے میں کسی کا مقام و مرتبہ. یہ نہیں سمجھا کہ الّو ہونے کے باوجود تمہاری سماجی حیثیت کیا ہے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۴۵). [سماجی + حیثیت (رک)].

--- دَرجَہ بَندی (---فت د، سک ر، فت ج، ب، سک ن)امث.
معاشرے میں کسی کی حیثیت کا تعیّن. طِبّی سماجی کارکن کی یہ بُنیادی ذِمّہ داری ہوتی ہے کہ ... مریض کی سماجی درجہ‌بندی کی وجہ سے نہ اس سے نفرت کرے اور نہ اسے کوئی خاص مراعات دے. (۱۹۶۹ ، طبی سماجی بہبود ، ۱۰۰) . [سماجی + درجہ (رک) + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رِشتہ (--- کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
معاشرتی تعلق. زمین کے مالک اور کاشت کار کے درمیان سیاسی و سماجی رِشتہ کیسا اور کِس حیثیت کا واقع ہوا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۷۱). [سماجی + رِشتہ (رک)].

---سائنس (--- کس ء ، سک ن) امث ؛ سرسائینس.
انسانی معاشرہ اور معاشرتی تعلقات کا سائنسی مطالعہ نیز اِس علم کی شاخیں مثلاً ، سیاسیات ، معاشیات. علم کی جو شاخیں قدرت کی طرف چلتی ہیں وہ قدرتی سائنس کہلاتی ہیں اور جو شاخیں اِنسان کی طرف جاتی ہیں وہ سماجی سائنس پکاری جاتی ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعیٔ جغرافیہ ، ۳۹). [سماجی + سائنس (رک)].

---سُدھار (---ضم س) امذ.
معاشرتی اِصلاح ، اصلاحِ معاشرہ. جدید شاعر اپنے فن کو قوم کے اخلاق اور سماجی سُدھار کے لیے اِستعمال کرنا چاہتے تھے. (۱۹۶۷ ، افکارِمحروم ، ۱۷). [سماجی + سُدھار (رک)].

---شُعُور (---ضم ش ، و مع) امذ.
معاشرتی حالات و مسائل وغیرہ کی آگاہی . چند اچھی فِلمیں بنانے والوں کا سماجی شُعُور بھی صرف اِصلاح پسندی تک محدود تھا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۸). [سماجی + شعور (رک)].

---قُیُود (---ضم ق ، و مع) امذ ؛ امث ؛ ج.
معاشرتی پابندیاں. معاشرتی اور سماجی قُیُود اس کی آسودگی میں مزاحم ہوں تو اس کا رُخ تعمیری مقاصد کی طرف مُڑ جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۹۲). [سماجی + قُیُود (رک)].

---کارکُن (---سک ر ، ضم ک) امذ.
معاشرے اور افراد کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والا شخص. معاشرتی بحالی اور سماجی مُطابقت کا کام طِبّی سماجی کارکن کے سپرد ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، طِبّی سماجی بہبود ، ۳۵). [سماجی + کارکُن (رک)].

---مَرتَبَہ (---فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) امذ.
رک : سماجی حیثیت.

شکل و صورت ، عادت و اطوار
نسل و خوں ، سماجی مرتبہ

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۴۱). [سماجی + مرتبہ (رک)].

سَماجِیات (فت س ، کس ج) امث.
عمرانیات اِنسانی معاشرے (خصوصاً متمدن معاشرے) کے ارتقا ، فطرت اور قوانین کا علم نیز معاشرتی مسائل کا مطالعہ . زندگی کا ایک اور پہلو بھی ہے ، وہ ہے سماجیات ، معاشیات ، انسانیات ، حیات و ممات ... یہ سب علوم انسان کے لئے لازمی ہیں. (۱۹۶۹ ، عہدِ اسلامی میں سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۸). [سماج + یات ، لاحقۂ جمع و اِسمیت].

سَماجِیانا (فت س ، سک ج) ف م.
معاشرے کا جُزو بنانا ، معاشرے کے رنگ میں رنگ لینا ، سماج کے مُطابق ڈھالنا. فرد کو سماجیانے کا عمل ابتداءً اس کے گھر سے شروع ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۹۳). [سماج + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

سَماجِیَت (فت س ، کس ج ، فت ی) امث.
سماجی ہونے کی کیفیت یا حالت. اگر آپ جمالیاتی قدر کی سماجیت کو تسلیم کرتے ہیں تو لامحالہ آپ کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ... اس قدر کے مقصود کو دُوسرے ہم سماجی مقاصد سے الگ نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۶۲ ، میزان ، ۳۵). کیونکہ انسان ایک سماجی اور روحانی وجود ہے اس کی سماجیت اور روحانیت اس کے اعمال کی سمتیں متعین کرتی ہیں. (۱۹۸۶ ، سِلسلہ سوالوں کا ، ۹). [سماج + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَماچار (فت س) امث ؛ امذ.
۱. **خبر ، اِطّلاع ، پیغام.**

وہ آیا سو قاصد سماچار لے
رنجیدی اور پھر پھر کر آزار لے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک (ق) ، ۳۹).

سامی کہے یو اکھت سماچار
کہنا تو نہیں ولیک ناچار

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۶).

لچھمن نے شفا پائی ہونے جنگ کو تیّار
تھرّا گیا راون نے جو یہ پائے سماچار

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۹۴). ۲. **واقعات ، روایات.**

جاتا ہے حرم میں کوئی قرآن بغل مار
کہتا ہے کوئی دیر میں پوتھی کے سماچار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۷). ۳. **(ساہوکار) روپیہ ادا کرنے کے واسطے ساہوکار جس روز ہنڈی لکھتا ہے اسی دن ایک خانگی خط اس ساہوکار کے پاس جس کے نام ہنڈی لکھی تھی رقم ادا کرنے کے واسطے روانہ کرتا ہے ، اس خط کو سماچار کہتے ہیں** (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۵). [س : **समाचार**].

---پَتّر (---فت پ ، سک ت) امذ.
خبرنامہ ، اخبار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سماچار + پتر (رک)].

سَماح (فت س) امث.
رک : سَماحَت.

ہمہ سعی و صبر و سماح و یقین
فکاک الرّکاب فَھُم یَطّلُبُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنّی ، ۱۶۷). [ع : (س م ح)].

سَماحَت (فت س ، ح) امث.
حوصلہ مندی ، جوانمردی ؛ فیّاضی. پُوچھا میں نے کیا چیز ہے ایمان ، فرمایا صبر اور سماحت. (۱۸۳۰ ، تنبیہہ الغافلین ، ۳۴) محمد بن قاسم بن محمد شجاعت و سماحت رکھتا تھا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۴۵) . آج تک تو قرض حسنہ کو ہم بھی

سمجھتے تھے کہ یہ مسلمانوں کے واسطے ایک نعمت ہے اور ان کی سماحتِ مذہبی کی ایک عُمدہ دلیل . (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۴ : ۹).

ہے صبر و سماحت ہی ایمان باللہ
وہ مومن نہیں جو تنک حوصلہ ہے

(۱۹۶۴ ، فارقلیط ، ۱۵۸). [ع : (س م ح)].

سِماخ (کس س) امذ.
کان کا سوراخ. پانی تلخ ان دونوں کانوں کے سوراخ میں رکھا تا کہ محفوظ رہیں کان جانوروں موذی سے اور اس آبِ تلخ کو واسطے جمع کرنے آوازوں کے کانِ صدف سے محیط فرمایا کہ سب آوازوں کو لے کر سماخ گوش یعنی کان کے سوراخ تک پہونچاوے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۸). [ع].

سَماد (۱) (فت س) امث.
گوبر اور مٹی ملی ہوئی کھاد. پودوں کو ان کی بالیدگی کے زمانے میں ایک مرتبہ مصنوعی کھاد دی جائے ، کلے کی سماد اس کام کے لیے بہترین ہے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۹۸). [ع].

سَماد (۲) (فت س) امث (قدیم).
رک : سمادھ.

جگا جوت جو کے جو لیتا سماد
کیا ہیم لے ناگ دیتا رماد

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۶). [سمادھ (رک) کا ایک اِملا].

سَمادِیر (فت س ، ی مع) امذ ؛ ج.
نظر کی کمزوری ضعف بصر نیز اس کی وجہ سے ہونے والی غشی یا دورانِ سر وغیرہ؛ ترمرے. سمادیر (ترمرے) Muscae Volitantes کے نام سے مشہور و معروف ہیں. (۱۹۴۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۷۲). [سمدور (رک) کی جمع].

سَمادھ (فت س) امث ؛ نیز سَمادھی.
۱. **(ہندو) سنیاسی جوگیوں کے زندہ دفن ہونے یا کسی مذہبی پیشوا یا راجہ کی جلی ہوئی ہڈیوں کی راکھ دفن کرنے کی جگہ اور اس پر اُٹھائی ہوئی تعمیر** اس دروازے کے شرق رویہ نو سمادھیں ہیں جن میں سے ایک کا گنبد تو ذرا بڑا اور ایک چھوٹا اور بقیہ سپاٹ بھی پختہ. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۳۲). پانی کی طغیانی قبر اور سمادھ دونوں کو بہا لے گئی. (۱۸۸۴ ، قصصِ ہند ، ۱۸۰). بعض محققین کا خیال ہے کہ اس (کالیداس) کی سمادھ جزیرۂ سیلون کے حصۂ جنوب میں کرندی ندی کے کنارے موجود ہے. (۱۹۱۳ ، اکسیر سخن (مقدمہ) ، ۸). کابل و ترکستان اور چین و جزائرِ ہند تک بودھ کی مورتوں سمادھوں اور اس کی جلی ہوئی ہڈیوں کی راکھ کی پوجا ہو رہی تھی. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۲۳). تلک نے ایک اور تحریک شروع کی اور وہ یہ تھی کہ انھوں نے شیواجی کو ہندوؤں کا ہیرو قرار دیا اس کے سمادھ کی مرمت کرائی. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۰۴). ۲. **یوگ کا ایک عمل ، مراقبہ ، یکسوئی اور محویت کی حالت ، ایک ریاضت کا نام جس کی مدد سے جوگی رُوح کو عرصۂ معینہ تک جسم سے الگ کرتے ہیں ، حبسِ دم**. سمادھ (یوگ کا آٹھواں عمل) اس چیز میں محو ہو جانا جس کی طرف متوجہ ہوا ہے اور سمادھ کی دو قسم ہے ، ایک سنکلپ سمادھ یعنی اناالحق دوم نربکلپ سمادھ جہاں شغل اور شاغل کی گنجائش نہیں. (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۲۶۲). وہ ایک بات پر جم کر استھر ہو جائیگی اس کے بعد تجھ میں گہری سمادھ کی یوگتا ہو گی. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۹۱). [समाधि].

---- لگانا / لینا محاورہ.
(ہندو) مراقبہ کرنا ، حبس دم کرنا ؛ جوگیوں اور سنیاسیوں کا دم سادھ کر کُچھ مُدّت کے لیے زمین میں گڑ جانا. سُکّانِ ارض پیما سمادھ لے کر اُسی زمین میں دفن ہے. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۵۱۳).

سَمادھان (فت س) امذ.
۱. **تشفّی ، ازالہ ، حل ، تصفیہ**. وہ شاستر گیان نہ ہونے سے پُوچھنے والے کی شنکاؤں کا سمادھان نہ کرسکے گا. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۵۱). ۲. **مراقبہ ، دھیان** (پلیٹس ؛ فیروزاللغات) [س : समाधान].

سَمادھی (فت س) امث.
۱. **رک : سمادھ معنی نمبر ۱**. غدر کے بعد سِکھوں کو یہ جگہ مِل گئی کیونکہ یہاں گرو صاحب کی سمادھی تھی. (۱۹۲۲ ، سیرِ دہلی کی معلومات ، ۲). رئیسوں کی سمادھیوں اور مقدّس شہروں میں جاتریوں کی آمدرفت برابر جاری رہی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۲۶). اچھی شاعری کائنات کا وہ زندہ احساس رکھتی ہے جو بودھ کی سمادھی اور مسیح کی صلیب سے لے کر بینکوں کی تجوریوں اور چمنی کے دھویں تک میں آدمی کے مقدر کو بنتے اور بگڑتے دیکھتی ہے. (۱۹۷۵ ، نیم رُخ ، ۲۰). ۲. **رک : سمادھ معنی نمبر ۲**.

ایک کہیں وہ سون سمادھی
تِت روپ ہے نہیں اپادھی

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۳۰). جب پرماتما کے گیان یعنی معرفت سے کبرنفس جاتا رہتا ہے تب دل کی ہر ایک حرکت گویا سمادھی یعنی استغراق و مراقبہ ہی ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۳۴). تمہارے خیال سے میری سادھنا ، سمادھی قائم رہ سکتی ہے ، میں ایسا مضبوط نہیں. (۱۹۱۴ ، راج دُلاری ، ۶۷). وجدان کو تقویت دینے اور اسے بروئے کار لانے کے لئے ویدانتی تاؤمت کے پیرو ، صوفیہ وغیرہ تجرّد گزینی ، استغراق ، سمادھی ، دھیان ، چلہ کشی اور مُراقبے سے کام لیتے رہے ہیں. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۷۹). [س : समाधि].

---- لگانا / لینا محاورہ.
رک : سمادھ لگانا / لینا.

چلے یاں سے ہم اور اک گھر میں آئے
کوئی شخص یاں تھا سمادھی لگائے

(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، ۲۳۹). گھنے برگد تلے ایک بُوڑھا سمادھی لگائے بیٹھا ہے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۵۹).

سِمار (کس س) امث.
(کاشتکاری) پانی ماری ہوئی کھیتی جو بارش یا دوسرے پانی کی کثرت سے خراب ہو گئی ہو ، پن مار (ا پ و ، ٦ : ۷۷). [سیم (رک) + مار (مارنا (رک) سے)].

سُمّار (ضم س ، شد م) امذ ؛ ج.
قِصّہ کہانی سنانے والے ، داستان‌گو. یزد جرد نے اپنے فرزند کو اور ندماء و سُمّار و مُطربین کو اِذن دیا کہ اپنی اپنی مجلس پر آ جاویں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱٦۳). [ع : سامِر (داستان گو) کی جمع].

سِمارٹ (کس مج س ، سک ر) صف ؛ ⟵اِسمارٹ.
طرحدار ، خُوش لِباس ، چُست وچالاک. میں نے اس سے کم شکل لڑکیاں اس سے زیادہ سمارٹ نظر آتی دیکھی ہیں. (۱۹٦۳ ، آبلہ پا ، ۵۲۷). [انگ : Smart].

سَمارْنا (فت س ، سک ر) ف م.
سنْوارنا (ماخوذ : قدیم اُردو کی لغت ؛ پلیٹس) . [سنْوارنا (رک) کی ایک شکل].

سَمارُوغ (فت س ، و مع) امذ.
برسات کے موسم میں گھورے یا وِیران جگہ پر اُگ آنے والے چھوٹے چھوٹے خود رَو پودے جو چھتری نُما اور یہ سیکڑوں قسم کے سیاہی مائل سفید رنگ کے ہوتے ہیں ، کُھمبی ، سانْپ کی چھتری ، ککرمتا ، پھپھوندی. سمارُوغ و خربار وکلاہ باران کلاہ زمین و چتر مار و کلاہ مار. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵٦۳). میں نباتات کی بہت بڑی سلطنت ... سے تعلق رکھتی ہوں جس کو فنگس یا سماروغ کہتے ہیں ، سماروغ خاندان میں طرح طرح کے پودے ہوتے ہیں جن میں کھمبی ، پھپھوند ، خمیر اور جراثیم شامل ہیں . (۱۹۷۵ ، کھمبی کی کہانی ، ۲). [ف].

سَمارِیس (فت س ، ی مع) امث.
ایک بہت چھوٹی مچھلی ، سارڈین . سماریس ، یہ ایک قسم کی مشہور مچھلی ہے شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ اس کا سر سوزندہ ہوتاہے اور اس کےگوشت سے ریشہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۷) . سماریس ایک قسم کی مچھلی ہے معروف و مشہور شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ اگر گوشت بڑھ گیا ہو اوس کو بھی دفع کرے گا. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۳۰۷). [ف].

سِماط (کس س) امذ.
دسترخوان.

کر نشاطِ عشق سوں حاصل نِشاط
نظم کے مجھ فیض کے کھینچیا سماط

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱٦۳).

جورِ فلک نے زار کیا جی سے رحم کر
مہماں تری سِماط پہ ہے خلق ہر سحر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳٦۰).

با ظروف و سِماط سے مجھے تھا
دعوے قیصری و خاقانی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱۹). [ع].

سَماع (فت س) امذ (قدیم : امث).
۱. کان لگانا ، سننا ، شنید.

اُٹھ گیا ہے دل سوں اُس کے شوق پڑھنے کا پیا
جن کیا ہے جگ منیں تجھ مکھ کے مصحف کی سماع

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ) ، ۱۰). طائر اپنی نغمہ سرائی بھول کر ہمہ تن مصروفِ سماع ہوئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۰۷). سب سے پہلے انہوں نے حدیث ہی کی طرف توجہ کی اور سالہا سال حدیث کے سماع میں بسر کئے. (۱۹۱۳ ، حالی ، مقالات ، ۱ : ۲۹۷). وہاں ایک کلاس میں حافظ محمد جمال صاحب مسلم الثبوت پڑھا رہے تھے آپ بھی سماع کی خاطر ایک طرف بیٹھ گئے. (۱۹۷٦ ، مقالاتِ کاظمی ، ۱۱). **۲. راگ ، قوالی (اس مفہوم میں بعض نے بکسر سین لکھا ہے).**

عاشقاں منگتے ہیں سماع کرن — چندگاں نے کہاں رباب کہاں

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۳).

جس شعر پر سماع تھا کل خانقاہ میں
وہ آج میں سُنا تو ہے میرا کہا ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳٦۸). دوسری اور چوبیسویں تاریخ کو ہر مہینے میں ایک مجلس سماع مکان پر ہوتی. (۱۹۲۳ ، مقالات شروانی ، ۳۳۱). صوفیا جو سماع کے شائق تھے ان کے لیے اسی سبب سے رباعی موزوں تھی. (۱۹۸۷ ، سید سلیمان ندوی ، ۸۷). **۳. حال جو راگ یا قوالی سن کر آ جائے ، وجد.**

شِعرِ معانی پر سَدا کرتے ہیں واعظ سب سَماع
اُس یاد سوں یک دو قدح ساقی پلا خاقان کوں

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۷).

چوٹ دل کی ہے جسے کب ہے اسے وجد و سماع
ہے اثر درد کے کم ہونے کا حالوں کے بیچ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۳).

ہر تارِ چنگ ہے رگِ جانِ سماع و وجد
اے مطرب اپنی کر نظر انگشت کے تلے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۴۳). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (س م ع)].

ـــــ آنا محاورہ.
راگ سُن کر وجد آنا ، حال آنا.

پھولوں کو سماع آ گئی ہنگامِ سماعت
ہر نہر کو سکتا ہوا آئینے کی صُورت

(۱۸۹۳ ، ریاضِ شمیم ، ۳۱۳).

ـــــ بولْنا محاورہ (قدیم).
گانا. اگر قوال اپنے کسب ہور ہنر کی قوت سوں سماع بولتا ہے. (۱٦٦۷ ، شمایل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــــ پکڑْنا محاورہ (قدیم).
وجد میں آنا . ہور یکس کوں سماع پکڑیا یعنی ذوقِ لذت ہوا . (۱٦٦۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)).

---- **خانہ** (----فت ن) امذ.
وہ مکان یا کمرہ جس میں محفل سماع منعقد ہوتی ہو. یہ سماع خانہ سر آسمان جاہ مرحوم کا بنوایا ہوا ہے. (۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۱۸). [سماع + خانہ (رک)].

---- **مَوتیٰ** کس اضا(----و لین ، ا بشکل ی) امذ.
یہ خیال یا عقیدہ کہ مُردے زندوں کی بات سُن سکتے ہیں. عبداللہ بن عمرؓ سماع مَوتیٰ کے قائل تھے بعض صحابہ اس کے سخت مخالف تھے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۶). عقاید و اعمال کے متعلق لوگوں کے درمیان اختلاف ابتدا ہی میں پیدا ہو گیا تھا ... سماع مَوتیٰ کے متعلق عبداللہ بن عمر اور دوسرے صحابہ میں اتفاق نہ ہونا.(۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۴۳). [سماع + مَوتیٰ (رک)].

سَمّاع (فت س ، شد م) صف.
کانوں کا تیز جس کی سماعت بہت تیز ہو. یہاں آیت میں سمّاع ہونا یہود کا دو لحاظ سے ذکر کیا گیا ہے. (۱۹۶۴ ، کمالین ، پارہ ، ۶ : ۷۱). [ع : (س م ع)].

سَماعَت (فت س ، ع) امث.
۱. **سُننا ، شنوائی.** یہ کمترین یادداشت کے لیے فوراً تحریر کر لیتا تھا ، بجز اس کے کہ کوئی حرف و حکایت یا نقل و روایت سوائے سماعت کے سپردِ قلم نہیں کی گئی. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵).

عرض یہ میری پس عُذر ہے اے اہلِ عزا
گوشِ دل سے ہو سماعت کہ ہے غم کا قصا

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب)،گلزارِ رشید ، ۱۲). انہوں نے جو خدمات انجام دیں اس کی تفصیل آپ ابھی سماعت فرمائیں گے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۲). ۲. **سُننے کی حس ، قوتِ سامعہ ، قوتِ سماعت** . کان سماعت کی جگہ ہے . (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۳۰۹).

کیا فرق سماعت نہ ہو جب کانوں میں
دانائی کی باتوں میں اور افسانوں میں

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۳۸). بہروں کو سماعت ، اندھوں کو بصارت مل جانا ، اور بیماریوں کا اچھا ہو جانا اس مقدس درگاہ کی معمولی کرامتیں تھیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۳۵) .کور چشم میں لمس اور سماعت کی حس غیر معمولی طور پر تیز ہو جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۳۹). ۳. **حاکم کا کسی مقدمے کی کارروائی سُننا ، مقدمہ زیر سماعت ہونا.**

میرے جھگڑے کی سماعت شرع میں جایز نہیں
سال گُزرا قاضیو قصہ وہ پارینا ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵). اُن کی سماعت و تحقیقات کے لئے ایک اسپشل کمیشن بیٹھا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسیّد ، ۱۹). وہ ... ایسے احکام جاری کرنے سے پہلے وہ ایسے شخص کو سماعت کا موقع دے گا. (۱۹۸۴ ، کسٹم ایکٹ ، ۱۹۶۹ ، ۹۱). ف : کرنا ، ہونا. [ع : (س م ع)].

---- **پیما** (----ی لین) امذ.
قوتِ سامعہ کو ناپنے کا آلہ. سماعت پیما گراموفون جیسا کہ خود اس کے نام سے ظاہر ہے کم و بیش گراموفون کی طرح ایک ڈبہ ہوتا ہے.(۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی ، ۱۷). یہ ایک مستقل ہے جس کا انحصار دو شاخے پر ہوتا ہے اور جسے ایک سماعت پیما (Audio Meter) کی مدد سے ناپا جا سکتا ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۷۳). [سماعت + ف : پیما ، پیمُودن ـ ناپنا].

---- **فرمانا** ف مر ؛ محاورہ.
(تعظیماً) سماعت کرنا ، سننا ؛ توجہ کرنا ، التفات کرنا. جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں اگر آپ اس کا احوال برسوں سماعت فرمائیں اور آپ اس فن کی کتابیں پڑھیں لیکن جب تک عملی طور سے آپ چند ماہ تک محنت نہ کریں گے اس وقت تک آپ کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا . (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۰۱) . حضور اُمیدوار ہوں کہ چند ضروری باتیں اس خادم کی سماعت فرمائی جائیں. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۱۵). ڈاکٹر صدیقی صاحب اور ان کے نگراں و استاد ملک زادہ صاحب کے بیانات سماعت فرمائیں. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جنوری ، ۲۲).

---- **کرنا** ف مر ؛ محاورہ.
سُننا ، توجہ کرنا ، اِلتفات کرنا. صرصر ہر چند کہتی رہی ، اس کے چیخنے کی کسی نے سماعت نہیں کی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۰۴)..میں نے تمہاری ہی طرف سے اطمینان دلایا . نگر وہ سماعت ہی نہیں کرتا. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۳۴).

---- **کے قابِل** صف.
سُننے کے قابل ؛ (قانون) وہ مقدمہ جو قانوناً سُنے جانے کے لائق ہو؛ پیشی کے قابل، ایسا مقدمہ جو حاکم کے اختیارِ سماعت میں ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---- **گاہ** امث.
کُشادہ اور وسیع کمرہ جس میں جلسے وغیرہ منعقد ہوتے ہیں ، وہ حِصّۂ عمارت جہاں سامعین بیٹھیں ؛ (یونیورسٹی وغیرہ میں) وہ عمارت جس میں درس ہوتے ہیں ؛ آڈیٹوریم. جونہی سماعت گو فنون میں داخل ہوئے ہمیں شادیٔ مرگ ہوتے ہوتے رہ گئی. (۱۹۶۶ ، انجام ، کراچی ، ۲۵ اپریل ، ۴). فیض صاحب مائک پر تشریف لائے اور «آئیے ہاتھ اٹھائیں ہم بھی» کی آواز کے ساتھ پوری سماعت گاہ ہمہ تن گوش نظر آنے لگی. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۱۲). [سماعت + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---- **میں فَرق آنا / ہونا** محاورہ.
کم سُنائی دینا.

بیکار نالے صورتِ بُلبُل کیے تو کیا
کس سے کہیں گوں کی سماعت میں فرق ہے

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۱۰۳).

---- **میں گُزرنا** محاورہ.
سُننے میں آنا.

شبہ کی تو مُصیبت ہے جمادات میں ساری
گُزری ہے عجب نقل سماعت میں ہماری

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۶۹).

---ہونا ف ل ؛ محاورہ.
سُنا جانا ، شنوائی ہونا.

میری فریاد ہے خود دادرسی کا سماں
اوڑ گئی نیند تری اب تو سماعت ہو گی

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۶۰). اس بات کی سماعت نہ ہونے پر کوشش کرتے ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مضامین سرسیّد ، ۱۳۰). قسمیں کھاتے ہیں ، قرآن اٹھاتے ہیں ، وہاں سماعت ہی نہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳۶).

---یک طَرْفَہ کس صف (---فت ی ، سک ک ، فت ط ، سک ر ، فت ف) امث.
(قانون) **صرف ایک فریق کے حاضر عدالت ہونے پر مقدمے کی سماعت ، یک طرفہ فیصلہ** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [سماعت + یک طرفہ (رک)].

سَماعَتی (فت س ، ع) امذ.
سماعت (رک) سے متعلق یا منسوب. اِن خصوصیات میں زیر و بم یا صوتی سطح ، سماعتی رنگ آرائی ، صوتی کیفیت ، زور اور اِستداد ہیں ، جو لہجے کے اجزائے ترکیبی کہلا سکتے ہیں. (۱۹۶۴ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۴۶). [سماعت + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---آلَہ (---فت ل) امذ.
آلہ جو بہرے یا اُونچا سُننے والے لوگ اِستعمال کرتے ہیں ، آلۂ سماعت. سماعتی آلہ (Hearing Aid) ... عینک میں نصب کر دیا جاتا ہے اور دیکھنے والے کو پتا نہیں چلتا کہ جس آدمی سے وہ مخاطب ہے وہ بہرا ہے یا اُونچا سنتا ہے. (۱۹۷۰ ، ٹرانسسٹر کے کرشمے ، ۹۹). [سماعتی + آلہ (رک)].

سَماعی (فت س) صف.
۱. **سُنا ہوا ، شنیدہ ، رِوایتی.** اس میں ہر ایک خانوادے کا حال کماحقہ عندالتحقیقات کتابی و سماعی جو زبانی اشخاص کے دریافت ہوا درج کیا گیا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۸). انہوں نے کچھ چشم دید حال تو لکھا نہیں بلکہ سماعی طور پر لکھا ہے. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۸). ۲. (قواعد) **(قیاسی کی ضد) وہ لفظ جو قاعدۂ صرف کے مُطابق نہ بنا ہو مگر اہلِ زبان اس کو بولتے ہوں اور اُن سے سُنا گیا ہو.** بوس و کنار ، پرہیز ، پسند ، پرواز شکن ، خرام ، درد ، پندار ، دم ، رم ، شگاف یہ سب سماعی ہیں قیاسی نہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۴۹). ہندوستان میں ابھی یہ حالت نہیں ہے یہاں زبان اور قلم کے بہت سے دربان موجود ہیں جو کہتے ہیں جو الفاظ پہلے زبان میں بن چکے ہیں وہ سب سماعی ہیں. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحید الدین) ، افاداتِ سلیم ، ۱۸). اُردو کی لِسانی خصوصیات میں سب سے زیادہ نمایاں اس کی غیر معقول اور محض سماعی تذکیر و تانیث ہے. (۱۹۶۰ ، نکتۂ راز ، ۳۰). [سماع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حِسّی اَعْضا (--- کس ح ، شد س ، فت ا ، سک ع) امذ ؛ ج.
(حشریات) **وہ اعضا جن میں سُننے کی حِس ہوتی ہے.** حِسّیاتی اعضا کا کام یہ ہے کہ وہ بیرونی ہیجانوں (Stimuli) کو قبول کریں ... یہ قبول کارہ پانچ قسم کے عام فہم محسوسات کے لحاظ و بُنیاد پر ذیل میں درج کیے جاتے ہیں ... ۲. سماعی حِسّی اعضا (Auditory Sense Organs) یہ آواز کی لہر سے اثر حاصل کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۵۳). [سماعی + حِسّی (رک) + اعضا (رک)].

---شَہادَت (---فت ش ، د) امث.
(قانون) **ایسی گواہی جو چشم دید نہ ہو بلکہ دُوسروں کی زبانی معلوم ہوئی ہو** (جامع اللغات). [سماعی + شہادت (رک)].

سَماعِیّات (فت س ، کس ع ، شد ی نیز مع ی) امث.
سُنی ہوئی باتیں ، اہلِ زبان سے سُنے ہوئے الفاظ جو قواعد کے مطابق نہ ہوں. زبانِ فارسی میں جہاں ایسے اجنبی یا غیر معمولی الفاظ مِل گئے ہیں اور قواعدِ منضبط کے تحت میں نہیں آ سکتے ان کو سماعیات میں یا تو داخل کر دیتے ہیں یا ہذا عجمی یا شاذ کہہ کر کھپت کرلیتے ہیں. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکرِ بلیغ ، ۶۰). [سماعی + ات ، لاحقۂ جمع].

سَماعِیل (فت س ، ی مع) امذ.
(شاعری) اِسمٰعیل.

اِبراہیم اور سماعیل سے عہد ہم نے مانگا
مِل جُل کے دونوں رکھیں گے پاک گھر ہمارا

(۱۹۱۷ ، منظوم ترجمۂ قرآن مجید ، ۵۰).

ہم عِترتِ شبیر ہیں ہم آلِ سماعیل
دیتی ہے ہمیں موت پیامِ ابدیت

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۵۶). [اِسمٰعیل (رک) کا مخفف].

سَماق (فت س) امذ.
آتش فشانی چٹان ؛ ایک قِسم کا سفید سُرخی مائل پتھر.

درکِ امراض کریں جب کہ انامل تیرے
نبض آسا متحرک ہو رگِ سنگِ سماق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۹). جملہ ادویہ کو کوفتہ بیختہ کر کے سماق کے کھرل میں عرقِ ادرک ڈال ڈال کر اِتنا حل کریں کہ ادویہ سُرمہ ہو جائے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰۶). جب زمین کا بالائی پرت ٹھنڈا ہو کر ٹھوس ہوا تو پہلے یہی احجارِ ناری بنے تھے ان میں سنگِ سماق نہایت عام پتھر ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰). تمام ستون سنگِ مرمر ، سنگِ سماق اور زبرجد کے تھے. (۱۹۸۳ ، ہشت بہشت ، یوسف بخاری ، ۳۱). [ع].

سُمّاق (ضم س ، شد م) امذ.
ایک تُرش پھل جو مسور کے دانے کی طرح ہوتا ہے ، پہاڑی مازو (دواً مستعمل). اگر سُمّاق کو پانی میں تر کرکے آبِ زلال اس کا ہاتھی کی آنکھ میں ٹپکائیں تو ناخنہ کو دور کر دیگا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۲). سُمّاق کو پانی میں جوش دے کر گاڑھا کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۶۷). [ع].

سُمَاقِیَہ (ضم س ، شد م ، کس ق ، شد ی بفت نیز مج ی) امذ.
وہ غذا جس میں سماق ڈالا گیا ہو. سُماقیہ (وہ غذا جس میں سماق ڈالا گیا ہو) اوجھڑی (جگری) کے ساتھ ملا کر دیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۸). [سُماق (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سِماک (کس س) امذ.
(ہیئت) **قمر کی چودھویں منزل کا نام ، سماک ، دو سِتارے ہیں ، ایک سماکِ اعزل اور دُوسرا سِماکِ رامح اور یہ دونوں برج اسد کے دو پاؤں مانے جاتے ہیں.**

وہ گھر کہ جو رہا حرمِ کبریا کے رشک
دی شامیوں نے آگ ، گئے شعلے تا سماک
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۱).

اک برق سی چمکتی تھی بالائے سطحِ خاک
گہے سوے سمک تو کبھی جانبِ سماک
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۰).

آ نہیں سکتی نظیر ان کی زمانے میں نظر
مل نہیں سکتی مثال ان کی سمک سے تا سِماک
(۱۹۱۷ ، فردوسِ تخیل ، ۳۳۱). [ع].

---اَعْزَل کس صف(---فت ا ، سک ع ، فت ز) امذ.
(ہیئت) **دو سِتاروں (سماک) میں سے وہ سِتارہ جس کے قریب کوئی دوسرا سِتارہ نہیں ہے اور اسی سبب سے اسے اعزل (مرد بے سلاح) کہتے ہیں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ستارہ بُرج سنبلہ کی ہتیلی پر واقع ہے.**

ڈال دے ہاتھ سے نیزے کو سِماکِ رامح
تُجھ کو پائے جو طرفدار سِماک اعزل
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۸).

پہلے گرتا ہوا قطرہ تھا سِماکِ رامح
کر کے ٹھہرا وہ سر برگ سماکِ اعزل
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۳۰) [سِماک + ع : اعزل=غیر مُسلّح].

---رامِح (---کس مج م) امذ.
(ہیئت) **دو سِتاروں (سماک) میں سے وہ سِتارہ جس کے نزدیک ایک اور سِتارا ہے جسے نیزۂ سماک کہتے ہیں.**

بندیا بانک مریخ ہو خشمناک
لے نیزہ کھڑیا ات رامح سماک
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۴). ایک مقام پر جس کا عرضِ بلد ۴۲ ہے سِتارہ سماکِ رامح کسی خاص تاریخ کو ۸ بجے شام کے وقت طلوع کرتا ہے. (۱۹۴۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۵۰).

سُونے زمیں نگراں ہیں ازل سے . تیرے لیے
سِماکِ رامح و جبّار و اَعزل و مرزم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۶۹). [سِماک + ع : رامح = نیزہ دار].

سَما کھا (فت س) امذ.
ثابت آنکھوں والا ، سجھا کھا ، بینا ، صاحبِ بصارت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ) [س : سَم + اَکش + کَ सम+अक्षि+क].

سَما گم (فت س ، ک) امذ.
آمد و رفت ، مِلنا جُلنا ، صحبت ، ہم نشینی . جب شم ، بچار ، سنتوکھ اور سنت سماگم سے گیان کو پراپت ہو تب پرم پد کو پاتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۹). جب تک ایشور کی کرپا نہیں ہوتی ، تب تک سنتوں کا سماگم نہیں ہوتا. (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۲۳۴). [س : समागम].

سَماْلنا (فت س ، سک ل) ف م.
رک : سنبھالنا.

توں ہے شاہزادی سو میں ہوں گوال
اِتا تو حرص کوں توں اپنے سمال
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اُردو ، ۱ : ۱۲۶)).

دم بند نہ کر کہ تا ہو ہستی سے نجات
جوگی تیرے حق میں قید تیرا ہے سمال
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۰) . [سنبھالنا (رک) کا ایک تلفظی املا].

سَمان (فت س) . (الف) حرفِ تشبیہ.
مِثل ، مانند ، برابر ، سا.

اچھے تُج سمد بیچ سینیاں سمان
دھرت سات بلونڈ نو آسمان
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).

بہر وَنت گور چاہیے سب سے ایک سمان
گورو کرودھی جو ہوئے تسے نہ گور کرمان
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۱) . وہ مُنکھیہ پشُ کے سَمان ہے جیسے پشُ دن کو جنگل میں جا کر چرتے اور چلتے پھرتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰). چھوٹوں کی بُھول چوک بڑے معاف کرتے ہیں آپ پتا سمان ہیں ، پُتری کو سراب کی آگ میں نہ جلائیے. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۸).

کام دیو کی دھنش سے نکلے موہن تیکھے بان
سکھ ساگر کی لہریں آئیں چڑھتے چندر سمان
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر ، ۵۶). (ب) صف. **ایک جیسا ، یکساں.**
پرجاؤں کو پالن کرنے والے راجا کو اگر سمان بل والے یا ادھک بل والے یا کم طاقت والے لڑنے کو للکاریں تو اسے اپنے چھتری دھرم کو یاد رکھ کر لڑائی سے مُنھ نہ موڑنا چاہیے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اُردو ، ۶۸). [س : समान].

---رُوپ سے م ف.
برابر طور پر ، ایک ہی طرح (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---کا صف.
ایک ہی درجہ کا ، برابر کا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---کَرنا ف م.
برابر کرنا ، ایک جیسا کرنا ، سڈول بنانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

سَمّان (فت س ، شد م) امذ.
عزّت ، حرُمت ، ادب ، تعظیم ، توقیر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : सम्मान, समान].

سَماں (فت س) امذ ؛ ے سَما.

۱. **وقت، زمانہ، دور.** یہ اس گناہ ہی کے سبب سے تو مہنگا سماں ہے جب دیکھو کال آتا ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۷۳). اب وہ سماں نہ رہا مگر اس کے دیکھنے والے موجود ہیں. (۱۹۱۹، جوہرِ قدامت، ۱۵۳). اوسط طبقہ اور نِچلا طبقہ نسبتاً بہت مطمئن تھا، تھوڑا کھاتے تھے اور سکھی رہتے تھے سستا سماں تھا. (۱۹۷۰، تاثرات، ۲۹۶). ۲. **رُت، موسم.**

وہی جوشِ دلِ اِسلامیاں ہے
وہی رُت ہے وہی اب تک سماں ہے

(۱۹۰۷، کلیاتِ اکبر، ۱ : ۳۰۸). اگر برسات کا سماں ہو تو اینٹوں کے میدان میں بانس کے سُبک فریم تیّار ہیں. (۱۹۴۸، اشیائے تعمیر (ترجمہ)، ۳۶). ۳. **عالم، کیفیت، حالت.**

اے چرخ مت حریفِ اندوہِ بے کساں ہو
کیا جانے مُنہ سے نِکلے نالے کے کیا سماں ہو

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۳۹).

تھم تھم کے بھی چلنے میں سب انداز ہوا کا
لڑنے میں سماں برق کا اُڑنے میں ہُما کا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۱۰۶).

جاڑا گرمی بہار برسات
ہر رُت میں نیا سماں نئی بات

(۱۹۱۱، کلیاتِ اسماعیل، ۶). یہ موت کے بعد کا سماں ہو گا، جس کو برزخ کا عالم کہتے ہیں. (۱۹۳۲، سیرۃ النبیؐ، ۴ : ۶۵۵). ۴. **نظّارہ، منظر.** یہ سماں اور یہ تیّاری کرّوفر کی دیکھ کر عقل ٹھکانے نہیں رہی. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۸۷). لباسوں کی رنگ آمیزیاں بالکل کہکشاں کا سماں دکھاتی ہیں. (۱۸۹۷، تمدّنِ عرب، ۱۶۴).

دیدنی تھا میری محفل کا سماں کل رات کو
مہرباں تھا وہ بُتِ نامہرباں کل رات کو

(۱۹۳۳، سیف و سبو، ۱۵۳). مُجھے ان کی روانگی کا منظر دیکھ کر ان کی آمد کا سماں یاد آ گیا. (۱۹۷۷، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا، ۱۱۶). ۵. **اچھی فصل، ارزانی، فراوانی کا زمانہ (کال کی ضد).**

دو بیل کی جا کر جو کہیں کیجیے کھیتی
اور مینہ بھی موافق ہی پڑے تو تو سماں ہے

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۶۵). جب مینہ برسے تو سماں ہو اور جب مینہ نہ برسے تو کال پڑے. (۱۸۷۹، مقالاتِ حالی، ۱ : ۹۳). حضرت یوسفؑ نے اس کے خواب کی صحیح تعبیر بتائی اور کہا کہ سات برس تک ملک میں سماں رہے گا. (۱۹۲۸، سلیم (وحیدالدین)، افاداتِ سلیم، ۱۱۷). ۶. **رونق، بہار، چہل پہل.**

پُوچھا جو اس سماں کا سبب بول اُٹھے مَلک
پیدائش آج حضرتِ مُشکل کشا کی ہے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱ : ۱۷۴).

شمع اس فکر سے محفل میں گُھلی جاتی ہے
رات بھر کا ہے سماں وقتِ سحر کچھ بھی نہیں

(۱۹۱۵، جانِ سخن، ۸۹). اسٹیشن بڑا با رونق تھا اور جب سواری گاڑیوں کی آمد و رفت ہوتی تو اور بھی پُر لُطف سماں ہوتا. (۱۹۸۲، مری زندگی فسانہ، ۷۲). ۷. **راگ رنگ کا مزہ.**

راگ اُس کا یہ کُچھ سماں لایا
چشمِ گردوں میں اشک بھر آیا

(۱۷۹۱، حسرت لکھنوی، طوطی نامہ، ۱۲۳). ۸. **موقع، محل.**

جاتے ہی زمیں سے آسماں پر
پہنچی اس بزم میں سماں پر

(۱۸۳۸، گلزارِ نسیم، ۳۶). چناںچہ کریم بیگ جی۔ ابھی اس تعریف کا سماں نہیں. (۱۹۲۳، پنجاب میل، ۵۷). ۹. **ہم آہنگی، تال میل، موافقت، اتفاق؛ سال، برس، سمبت** (فرہنگِ آصفیہ).
[س : سَمے समय].

--- باندْھنا محاورہ.

۱. **رنگ جمانا، لُطف پیدا کرنا، کیفیت پیدا کرنا.** بھانڈوں نے ایسا سماں باندھا کہ کسی کے ہاں نہ بندھا ہو. (۱۸۷۳، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز، ۸۰). الفاظ کی نشست، زبان کی خوبی، مضمون کی آمد اور سب سے زیادہ پڑھنے والے کے گلے نے ایک سماں باندھ دیا. (۱۹۲۸، آخری شمع، ۴۵).

دیر تھی اذنِ سخن کی محسن
پھر سماں ہم نے بھی ایسا باندھا

(۱۹۷۹، ماجرا، ۲۰). ۲. **پُورا پُورا نقشہ کھینچ دینا، ہوبہو تصویر کھینچ دینا.** سگھا کی رزمیہ نظم جس میں ایک روح نے بادل کے ہاتھ اپنے دوست کو پیغام بھیجا ہے اور جس میں برکھا کا سماں باندھا ہے. (۱۸۶۷، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز، ۳۰). جب کسی واقعہ کو لکھتے تھے تو اوّل اس واقعہ کا تصوّر میں سماں باندھتے تھے. (۱۹۳۹، افسانۂ پدمنی، ۱۰).

--- بَدَل جانا / بَدَلْنا محاورہ.

کیفیت بدل جانا، تبدیلی آنا، حالت تبدیل ہو جانا.

کیا عجب ہے سماں بدل جائے
تُجھ سے میں مُجھ سے تو بہل جائے

(۱۸۹۵، دیوانِ راسخ دہلوی، ۳۱۴).

پڑ گیا سست رات کا جادُو
دیکھتے دیکھتے سماں بدلا

(۱۹۷۸، ابنِ انشا، دلِ وحشی، ۵۲).

--- بَنْدھنا محاورہ.

۱. **رنگ جمنا، کیفیت طاری ہونا؛ (رقص و سرود وغیرہ کے باعث) محویت کا عالم ہونا.**

بندھا اس طرح کا جو اس جا سماں
صبا بھی لگی رقص کرنے وہاں

(۱۷۸۴، سحرالبیان، ۱۰۲). ایسا سماں بندھا اگر تانسین اس گھڑی ہوتا تو اپنی تان بُھول جاتا. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۳۲).

سماں ناچ گانے کا ایسا بندھا
کہ گُلشن تلک وجد میں آ گیا

(۱۸۵۲، مثنوی جلوۂ اختر، ۲۳). یہ قصیدہ جب جلسے میں پڑھا گیا تو ایک سماں بندھ گیا. (۱۹۴۳، حیاتِ شبلی، ۱۸۴). ایک تو برجستہ کلام تھا کشمیریوں کی صحیح ترجمانی. دوسرے اُن کا طرزِ ادا، ایک سماں بندھ گیا. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۲۶۶).

۲. **پُورا نقشہ کھنچ جانا ، کیفیت پیدا ہونا ، کسی کیفیت میں زور پیدا ہونا.** دونوں میاں بیوی اتنا روئے کہ ساون بھادوں کا سماں بندھ گیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۶).

---چھانا محاورہ.
کسی کیفیت کا طاری ہونا. ان کی غزل سن کر دنیا کی بے ثباتی اور بے اعتباری کا سماں دل پر چھا جاتا ہے . (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۲۱).

یا بظاہر چھا رہا تھا بےخودی کا جو سماں
دب گئے تھے شاید اس سے نغمہ ہائے سوز و ساز
(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۲).

---دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
کیفیت یا عالم دِکھانا ، منظر دِکھانا. جوں جوں وہ جوانی پر آتی تھی ، توں توں خوبصورتی اور سماں دکھاتی تھی . (۱۸۰۱ ، شکنتلا (کاظم علی جواں) ، ۴۴).

دونوں آنکھوں نے سماں برسات کا دکھلا دیا
روتے روتے ایک بھادوں ایک ساون ہو گئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۸).

ہے قیامت تری مژگاں پہ ستاروں کی نمود
کیسے دیکھوں یہ سماں تو جو دکھاتا ہے مجھے
(۱۹۷۰ ، دامنِ یوسف ، ۹۷).

---دیکھنا محاورہ.
۱. **کیفیت یا عالم نظر آنا، منظر دِکھائی دینا.** ایسا سماں دیکھتے ہی انکے من میں آیا کہ ہم نے گوپیوں کو یہ بچن دیا ہے کہ سردرت میں تمہارے ساتھ راس کرینگے ، سو پورا کیا چاہیے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۴۸).

اس سے پوچھوں جو ہو بڑا سیّاح
کہیں دیکھا ہے یہ سماں کہیے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۱). ایک مجمع اکابر نے یہ سماں دیکھا کہ وقار الملک کی ترکی ٹوپی ان کے ہاتھ میں ہے . (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات (مقدمہ) ، ۲۶). ۲. **کیفیت یا عالم کا نظارہ کرنا ، منظر پر نگاہ ڈالنا ، تماشا دیکھنا.** ابھی بیٹھے رہو ، جوگن کا سماں بھی دیکھ لو. (۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، ۹۹). تپائی پر بیٹھ گیا اور اس کارخانۂ طلسمات کا سماں دیکھنے لگا کہ اتنے میں ایک جانب سے کراہنے کی صدا آئی کہ کوئی بیچارہ مصیبت کا مارا مبتلائے درد ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۰).

ہو گی جب اپنی آنکھ بند ، آئے گا وہ بھلا کہیں
دیکھ سکا نہ جو سماں ، دیدۂ نیم باز کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸).

---طاری ہونا محاورہ.
کیفیت چھانا ، عالم ہونا.

دن ڈوب گیا رات کی اندھیاری ہے
ہر سمت خموشی کا سماں طاری ہے
(۱۹۴۵ ، رُوح کائنات ، ۵۵).

---کھنچ جانا محاورہ.
کیفیت یا عالم نظر آ جانا ، نقشہ کھنچ جانا.

آنکھوں میں اِنتخاب کا ایک سماں سا کھنچ گیا
کھِنچی ہے وہ نگہ بھی گردشِ چرخ کیا دکھائے
(۱۹۳۲ ، روح کائنات ، ۱۹۳).

---کھینچنا محاورہ.
پُوری کیفیت بیان کرنا ، منظر کشی کرنا.

ان کو دے آ مژدۂ عیش و سرورِ جاوداں
کھینچ دے اس بےکسی کی موت کا جا کر سماں
(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۲). وہ اس سال اعلیٰ تعلیم کے لئے اقبال کی یورپ روانگی کے وقت کا سماں کھینچتے ہیں جب اقبال کے استقبال کے لئے دہلی اسٹیشن پر خواجہ حسن نظامی تشریف لائے تھے. (۱۹۷۴ ، توازن ، ۱۵۸).

سَمانا (فت س) ف ل.
۱. **پُورا پُورا کسی جگہ یا ظرف میں آ جانا ، گُنجائش پانا ، کھپنا.** نیں سمایا زمین میں نیں سمایا آسمان میں مگر سمایا ہوں مومناں کے دل میں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۱).

جو سات انبراں میں سما نا سکے
کسی کے حساباں میں آ نا سکے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۸).

سا گر توں نہ سُرمہ داں میں ماگا
صندوق میں سور کیوں سماگا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱).

کس مصیبت میں پڑا ہوں میں دمِ تحریرِ شوق
وہ سما سکتا نہیں خط میں جو مضموں دل میں ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۷). عِمارت میں سب لوگ نہ سما سکتے تھے تاہم یہاں کے غریب پیشہ ور اور کاروباری لوگ برابر اُنھوں محفلوں میں متواتر آتے رہے . (۱۹۱۷ ، خطوطِ محمد علی ، ۶). ان ایٹموں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ان کے ویلنسی شیل میں سما سکنے والے الیکٹران کی تعداد پوری ہو جائے (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۷). ۲. **بسنا ، گھر کرنا ، جاگزیں ہونا.**

تج دور میں نیند سب کوں خوش آئے ولے
منج نین منے نیند سو یک پل نہ سمائے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۴۹).

دے گا وہ حرص و ہوس کو نہ کبھی دل میں جگہ
دل میں جس شخص کے تو آپ سمایا ہو گا
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۶). دولت کی زیادتی سے آپ میں غرور سما گیا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۷۳).

وہ سما بھی گیا دل و جاں میں
ڈھونڈتی رہ گئی ہے بینائی
(۱۹۸۳ ، بیرے آقا ، ۱۴). ۳. **گھسنا ، داخل ہونا ، اندر بیٹھنا.** کہتا ہے کہ جو جان بدن سے نِکلتی ہے اُسی وقت پھر دوسرے جسم میں سماتی ہے. (۱۸۲۲ ، دقائق الایمان ، ۱۳). دل میں کہتا تھا کہ زمین پھٹ جاتی تو میں سما جاتا. (۱۹۰۶ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۲۷). ۴. **پُختہ ارادہ ہونا ؛ مدِّنظر ہونا.**

سمانی ہے یہی اب تو دلِ ناکام و مضطر میں
عدو کی شکل بن کر جانیں اک دن یار کے گھر میں
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۵۳). **۵. (آنکھ ، نظر ، نگاہ کے ساتھ) جچنا ، بھلا لگنا ، پسند آنا.**

سمائے گو نہ ہم اوسکی نظر میں ایک دن لیکن
غُبار اپنا پس از مردن ہے سرمہ چشم دشمن کو
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۷). یہی عظمتیں خاص و عام کی آنکھوں میں سمائی تھیں اور محبتیں دلوں پر چھائی تھیں. (۱۸۸۷، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۱۳).

چاند کے ٹکڑے بھی نظروں میں سما سکتے نہ تھے
کیا بتائیں ہم ترے در کے گدا کیوں ہو گئے
(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۳۳). **۶. رچنا ، بسنا.**

سما گئی ہے گُلوں میں بدھی ہے غُنچوں میں
چمن میں یار کی بس بس گئی ہے بُو کیا کیا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو)، د ، م). [پ : سماوا ، س **समाप्यते**].

سَمانَت (فت س ، ن) امث.
موٹا پن ، فربہی. اس کے لئے غدۂ نخامیہ میں اسباب نامعلوم کے باعث ... سمانت اور فربہی کے آثار کا مظاہرہ شروع ہو گا. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۱۰۰). [ع : (س م ن)].

سَمانْتا (فت س ، فت مج نیز سک ن) امث.
مُشابہت ؛ برابری ، مساوات. ہے ارجُن یوگ میں درڑھ چت ہو کر تو اپنے کرموں کے پھلوں کی محبت تیاگ کر سپھلتا اسپھلتا کو سمان جان کر کام کر سپھلتا یا اسپھلتا کی سمانتا ہی یوگ ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۸۵). [س : **समानता**].

سَمانودَک (فت س ، و مج ، فت د) امذ.
وہ رِشتہ دار جن کے آباؤ اجداد گیارھویں پُشت سے چودھویں پُشت تک ایک ہوں. اصولِ قرابت صرف سپنڈوں ہی سے تعلق نہیں رکھتا ہے بلکہ سمانودکوں سے بھی متعلق ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، مجموعہ دھرم شاستر ، ۹۰۳). [س : **समानोदक**].

سَمانَہ (فت س ، ن) امذ.
بٹیر ، سلوی. سمانی ... کو فارسی میں سمانہ کہتے ہیں ... حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے واسطے عطا فرمایا تھا. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۴۷). [ف].

سُمانیٰ (ضم س ، ا بشکل ی) امذ.
بٹیر ، سلویٰ. سُمانیٰ ، اس کو فارسی میں سمانہ کہتے ہیں ، یہ وہ مرغ ہے جس کو حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے واسطے عطا فرمایا تھا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۴۷). شبہہ سے دُرّاج سمانی کو سمجھ لیا ہے اور یہ صحیح نہیں سمانیٰ بٹیر ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۰۶). [ع].

سَمَّانِیہ (فت س ، شد م ، سک ن ، فت ی) صف.
معزز ، باعزت ، جس کی عزت کی جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : سمّان + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَماؤ (فت س ، سک و) امذ (قدیم) ؛ سہ سَماؤ.
سمائی ، گنجائش. اصل حال وہ کہ جس وقت تیرا تج میں سماؤ. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱). [سَمانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَماوات (فت س) امذ ؛ ج ؛ سہ سَمٰوات.
آسمان ، افلاک.

ہے مستی اُنھو کی ہر ایک بات میں
کریں حَظ مَلَک سُن سمٰوات میں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰).

طرف آسماں توں اونہیں لے چلیں
سماوات والے دعا یوں کریں
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۲).

ارض میں اور سمٰوات میں سب تیرا مال
جس کا گھر چاہے تو کر دیوے اُسے مالا مال
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۱).

تحسین کا سمٰوات سے غُل تابسمک ہو
ہر گوش بنے کانِ ملاحت وہ نمک ہو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱). عالمِ روح اور کائناتِ ملکوت میں پہلے کو دخل نہیں تو دوسرے میں سراپا ہشیاری ، بیداری ، حقیقت بینی ، ہمسفری ناموس ، سیرِ سماوات ، لقائے ارواح ، رویتِ حق سب کچھ ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۹۳). ارض و سماوات میں جو کچھ ہے ، اُسے خدا نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں (منٹو نوری نہ ناری ، ۱۳۲)). [ع : سَماء (رک) کی جمع].

سَماوار (فت س) امذ ؛ سہ سَماوَر.
دھات کا استوانی شکل کا ظرف جس کے بیچ میں ایک بُھکنی ہوتی ہے اور بُھکنی کے چاروں طرف گول حلقے میں پانی بھرا رہتا ہے ، نیچے کی طرف آگ رکھنے کی ایک تھالی ہوتی ہے ، اس میں پانی گرم کرتے ہیں ، چائے دم کرنے یا پانی گرم کرنے کا انگیٹھی دار ظرف.

اذیّت اسی طرح گر پاؤں گا
سماوار اب لے کے میں جاؤں گا
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۳ : ۲۷۲). اندر ایک طرف بڑے بڑے سماوار تھے ... زمین پر قطاروں میں چائدان جمے ہوئے تھے. (۱۹۶۴ ، آبلہ پا ، ۳۱۷). [روسی : سامو ـ خود + وارِت ـ جوش دینا].

ـــچی امذ.
سماوار میں چائے بنانے کا کام کرنے والا ، چائے پلانے والا. ساقی نہیں سماوارچی ہے کہ سماوار کو ہر وقت گرم رکھتا ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۹۸). [سماوار + چی ، لاحقۂ فاعلی].

سَماوَٹ (فت س ، و) امث.
گنجائش ، سمائی.

ہے معدنِ انوارِ الٰہی دلِ عاشق سوچو تو عزیزو
اس چھوٹی سی جاگہ میں یہ وسعت یہ سماوٹ اللہ ری جمگھٹ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶). [سمانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَماوَر (فت س ، و) امذ.
رک : سماوار. افیون کی پیالیاں الگ میلی پڑی ہوئی ہیں سماور جُدا بے قاعدہ دھرا ہے .(١٨٧٨ ، نوابی دربار ، ٩). مولانا کو چائے کا بہت شوق ہے ... ایک ٹین کا سماور برسوں سے زیرِ عمل و استعمال تھا جس نے کبھی نظافت کی صورت نہیں دیکھی . (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ٣ : ٦). مادیا اندرنی ونا نے بہرحال سماور گرم کر لیا تھا.(١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ٢٨٩). [سماوار (رک) کی تخفیف].

سَماوی (فت س) صف.
١. **آسمانی ، فلکی.**

شکوۂ آفتِ ارضی و سماوی نہ کیا
رنجِ دوراں کو میں ما باپ کی شفقت سمجھا

(١٨٤٦ ، دیوانِ سپہر، آغا علی ، ١٢). بعض آدمی ایسے ہیں کہ وہ کتبِ سماوی کو نہیں مانتے.(١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥: ٧٧٣). آنحضرت صلعم کے صاحبزادے حضرت قاسم نے جس روز انتقال کیا اتفاق سے اس روز سورج گرہن لگا لوگوں کے خیال میں ایک پیغمبر کی ظاہری عظمت کا فرضی تخیل یہ تھا کہ اس کے درد و صدمہ سے کم از کم اجرام سماوی میں انقلاب پیدا ہو جائے . (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ٣٣٧) . رگ ویدی نظموں میں فطری سماوی مناظر کا بیان ہے . (١٩٨٧ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ١ : ١١٣). ٢. **علوی ، ملکوتی ، روحانی ، نہایت لطیف و پاکیزہ.** اس کو آرٹ کی سماوی بلندیوں سے گھسیٹ کر اپنی پست دنیاوی ضروریات کی کیچڑ میں نہ دھکیلو. (١٩٣١ ، افادی ادب ، ١٣). آوازِ جرس کی صدائے بازگشت کو یادِ رفتگاں کہنا بڑا سماوی (Etherial) تخیل ہے.(١٩٨٦ ، نیاز فتح پوری: شخصیت اور فکر و فن ، ٣٢٦) [سماء (ء مبدل بہ و) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَجرام (---فت ا ، سک ج) امذ ؛ ج.
چاند سورج اور ستارے وغیرہ ، اجرامِ فلکی. جس قدرتِ کاملہ نے دنیا کا نظام قائم کیا اور بڑے بڑے سماوی اجرام حتیٰ کہ عناصر اور ہیولا کو بھی مقررہ قوانین کا مطیع فرمان بنایا.(١٩٣٦ ، پریم چند، پریم بتیسی ، ١ : ٢٢٧). [سماوی + اجرام (رک)].

---طُولِ بَلَد (---و مع ، کس ل ، فت ب ، ل) امذ.
(ہیئت) **کسی جرم فلکی کا طول بلد یعنی طریق شمس کی وہ قوس جو حمل کے پہلے نقطہ اور اس قوس کے پائیں کے درمیان ہو جو جسم مذکورہ میں سے طریقِ شمس پر عموداً کھینچی گئی ہو.** ان پیمائشوں کو ارضی طول بلد اور عرض بلد سے تمیز کرنے کے لیے ... سماوی عرض بلد اور طول بلد سے موسوم کیا جاتا ہے . (١٩٣٠ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ١٥). [سماوی + طول بلد (رک)].

---عَرضِ بَلَد (---فت ع ، سک ر ، کس ض، فت ب ، ل) امذ.
(ہیئت) **کسی جرم فلکی کا عرض بلد یعنی وہ فاصلہ جو طریق شمس سے اس قوس پر ناپا جائے جو جرم مذکور میں سے طریقِ شمس پر عموداً کھینچی گئی ہو.** ان پیمائشوں کو ارضی طول بلد اور عرض بلد سے تمیز کرنے کے لیے ... سماوی عرض بلد اور طول بلد سے موسوم کیا جاتا ہے . (١٩٣٠ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ١٥) . [سماوی + عرض بلد (رک)].

---گولا / گولہ (---و مج /فت ل) امذ.
وہ گول نقشہ جس پر ستاروں کے ظاہری مقامات اور کُرۂ فلکی کے مختلف دائروں کے مقامات مندرج ہوتے ہیں. تم سماوی گولہ کس طرح استعمال کرو گے. (١٩٣٠ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، امتحانی پرچے ، ٨). [سماوی + گولا/ گولہ (رک)].

سَماوِیَات (فت س ، کس و ، شد ی) اث.
آسمان سے متعلق چیزیں یا باتیں ؛ علم ہیئت ، فلکیات. سماویات فلکیات اور ہیئت دونوں سے بہتر ہے. (١٩٨٦ ، حیاتِ سلیمان ، ١٢٥). [سماوی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

سَماوِیَہ (فت س ، کس و ، شد ی بفت) صف.
رک : سماوی. ذکر شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتبِ سالفۂ سماویہ میں مذکور و مسطور ہے. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٢٠١). تو اوس حادثہ کو سماویہ و آسمانی چھوڑ دے کہ قدر پر جاری ہو تو اوسکو اپنی اوندھی رائے سے مت بگاڑ . (١٨٨٨ ، تشنیف الاسماع ، ١٨) . « انیوں » کو لکھنے پڑھنے سے ناواقفیت کی بنا پر نہیں بلکہ احکام الٰہیہ اور کتبِ سماویہ سے روگردانی کی بنا پر ملامت کی گئی ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٢٦١) . [سماوی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سَماء (فت س) امذ.
سما ، آسمان. سماء کا اِطلاق شے مرتفع پر بھی آتا ہے . (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٢٦٠). [ع] .

سَماؤ (فت س ، و مج) امذ.
گنجائش ، سمائی. اصل حال وہ کہ جس وقت تیرا تجھ میں سماؤ ہو سماؤ یو گنبھیری انوچ کوں سماوے.(١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٣). یہ نرخ بجائے مکعب سماؤ کے پشتہ کی سطحی ناپ کے لحاظ سے قرار پاتا ہے . (١٩٤٤ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ٨٩) . [سمانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَمائی (١) (فت س) اث.
١. **گنجائش ، کھپت.**

نہیں گھر میں فلک کے دِل کُشائی
کہاں ہوتی ہے یاں میری سمائی

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٦٧).

کیا علمِ سمائے ترا سینے میں فلک کے
دریا کی کہاں ہو سکے کاسہ میں سمائی

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣٠٥). ایک شعر تو کیا ایک قطعہ میں بھی ان کی سمائی مشکل ہے. (١٩٢٨ ، آخری شمع ، ٥٠). اردو میں ان سب زبانوں کے الفاظ کی سمائی قیاس اور اندازے سے کہیں بڑھ کر ہے. (١٩٨٥ ، کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ٢ : ١٠). ٢. **وُسعت ، پھیلاؤ.**

بُتوں نے وُسعتِ دل دیکھ کر کہی یہ بات
نہیں سکان خدائی میں اس سمائی کا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۷). تمھاری تھیلی کلیجے کو میدانِ حشر یا کسی یاوہ‌گو کا دماغ ہے جس کی سمائی کی انتہا نہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۶ ، ۷ : ۱۰). ذرّہ آسا اور قطرہ تمثال ہستی میں صحرا کی وسعت اور دریا کی سی سمائی پیدا کر دیتا ہے. (۱۹۸۷ ، غالب فن اور شخصیت ، ۱۳۱). ۳.(أ) **حوصلہ ، طاقت ، ظرف**. جب کسی جسم کو اس کی سمائی کے موافق جھٹکا ملا ہو تو دوسرے جھٹکے دار جسم سے کیوں دفع ہوتا ہے. (۱۸۳۹ ، ہیئتہٗ شمسیہ ، ۶ : ۱۶۴).

کیا غیر چھپائے گا ترا رازِ محبت
اوچھے کو خدا اتنی سمائی نہیں دیتا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۵). اُن کے نفس میں ایسی قوّت ہے کہ وہ دونوں عالموں سے مشتعل ہونے کی سمائی رکھتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۴۳۶). ہر شخص کی وسعت یا سمائی اس کے فکر و یقین کے لحاظ سے ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۴۳). (ii) **تحمل ، برداشت**.

لگا ہے حوصلہ بھی کرنے تنگی
غموں کی اب سمائی ہو چکی بس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۴). میں تکا سا جواب دیتی ہوں کیا کروں دل میں سمائی نہ رہی. (۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۰). پہلے جو بات ناگوارِ خاطر ہوتی تھی اب اس کی سمائی ہونے لگی. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۷۵). [سمانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَمائی (۲) (فت س) صف.
آسمانی ، فلکی ، سماوی. اوسی کو آفتو سمائی کہتے ہیں. (۱۶۸۱ ، کنزالمومنین ، عابد شاہ (دکھنی اردو کی لغت)). [سماء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَمّائِیَت (فت س ، شد م ، کس ء ، شد ی بفت نیز خف ی) امث.
زہریلا پن ، سمّیت. ماہرینِ تحقیقات کی ایک جماعت نے اس طرح حاصل ہونے والی شے کی سمّائیت (Virulence) کی جانچ کر لی ہے. (۱۹۶۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵ ، ۱ : ۱۲۶). [سمّ (رک) + ائی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ کیفیت].

سَمایا (فت س) امذ.
سماں ، حالت ، کیفیت.

کہ ہر بیت میں ہے سمایا جُدا ہر یک بات میانے ہے مایا جُدا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱).

ہوا وہ یہ سمایا دیکھ حیراں
بھی لایا جلد اس سرور پہ ایماں

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۶). [س : سمے समय].

--- پڑنا محاورہ (قدیم).
بُرا وقت آنا.

پڑیا کج سمایا ، ہوی دور مَیں
بہت یاد آتی تھی اسے حُور تئیں

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۳۳)).

--- کھڑا ہونا محاورہ (قدیم).
مُصیبت آ پڑنا.

کہی بات مینا اسے سربسر
سمایا کھڑا ہے ہمن سر اپر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۳۳)).

سَمّایَہ (فت س ، شد م ، فت ی) امذ.
زہریلا مادہ ، متعدی امراض کا زہر (انگ : Virus). اس نے قلمی ساخت یا تلطیفی سمایوں (وائرس) میں حقیقی دلچسپی لی. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس (ترجمہ) ، ۲۵۴). [سمّ (رک) + مایہ (رک)].

سَمْبا (فت س ، سک م) امذ.
برازیل کا دیسی رقص ، بال روم ڈانس جو اس رقص کی نقل ہے نیز اس ڈانس کے ساتھ بجنے والی موسیقی. شبنم پھولا ہوا لال اسکرٹ اور سفید کُھلے گلے کا بلاؤز پہنے پیو کے ساتھ سمبا ناچ رہی تھی (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۸۴). مغربی دُھنیں مثلاً رمبا اور سمبا نے مقبولیت حاصل کرنی شروع کر دی ہے. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی (ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۵)). [انگ : Samba].

سُمْبا (ضم س ، سک م) امذ ؛ سے سُمبھا.
۱. **توپ کی نالی صاف کرنے کا گز**. خود توپ کا سُمبا ہاتھوں میں لیا. (۱۸۹۸ ، یادگار مراد علی ، ۲۸۶). ہر دروازے پر دو دو توپیں ، توپچی اُن کے قریب، سمبیٹی سُمبے لئے ٹہل رہے ہیں. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلّی ، ۲۰۵) ۲. **لوہے میں سوراخ کرنے کا آہنی اوزار**. سُمبے سخت قسم کے ٹول سٹیل سے تیار کیے جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، اصولِ دھات کاری ، ۵۷). ۳. **ایک بھاری اوزار جس سے پتھر توڑتے ہیں** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [शम्ब + अ + क:]

--- ٹھوکنا ف م.
توپ کے پیالے کا مُنھ کیل ٹھونک کر بند کر دینا ، رنجک کے سُوراخ میں کیل ٹھونک دینا (پلیٹس).

سَمْباد (فت س ، سک م) امذ.
۱. **گفتگو ، بات چیت**. میرے اور کاگ بھنڈرجی کے اس سمباد کو گیارہ چوجگی بیتی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۷). ۲. **تاریخ ، قِصّہ ، اِطلاع ، خبر ، خبر رسانی** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : سنواد सवाद].

سَمْبادی (فت س ، سک م) امذ.
(موسیقی) وہ سُر جو بادی سُر کے ساتھ سب سُروں کے ساتھ ملتا اور معاون ہوتا ہے. سمبادی سُر سے راگ میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور معاون ہے بادی سُر کا. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۱ : ۱۳). [س : سنواد + اِکا सवाद+इका].

سِمْبالِزْم (کس س ، سک م ، کس ل ، سک ز) امذ ؛ سے سمبولزم.
اِشاریت ، مصوّری اور شاعری کی وہ طرز جس میں اشیا اور خیالات کو اصلی رنگ میں پیش کرنے کے بجائے اِشارات اور علامات سے کام لیا جاتا ہے. اگرچہ انگریزی اور فرانسیسی شاعری

میں سمبولزم کی اقدار موجود ہیں مشرق نے یہ تمول تمامتر مغربی ادب کے حوالے نہیں کر دیا. (۱۹۱۷ ، بھکی باتیں ، ۹۱). ایڈگر ایلن پو ، جسے ماڈرن سمبالزم اور ماڈرن بے معنی شاعری کا پیش رو یا رہنما تصور کیا گیا ہے. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۳۴). [انگ : Symbolism].

سِمْبالِسْٹ (کس س ، سک م ، کس ل ، سک س) صف.
اِشاریت پسند علامتی طرز کی مصوری یا شاعری اگر ترقی پسندوں کی دلچسپی کارل مارکس کے فلسفے میں تھی تو ان کی دلچسپی فرائڈ کے فلسفے اور فرانس کی سِمبالسٹ تحریک سے تھی. (۱۹۸۶، پاکستانی معاشرہ اور ادب، ۳۵) [انگ: Symbolist].

سِمْبالِک (کس س ، سک م ، کس ل) صف.
علامتی ، اِشارتی. پہلے درویش کے روحانی تجربے کی سمبالک صورت ملاحظہ کریں پہلا درویش کہتا ہے : «غرض آدمی کا شیطان آدمی ہے». (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۷۸). [انگ : Symbolic].

سَمْبَت (فت س ، سک م ، فت ب) امذ.
۱. **سال ، سنہ.** شہر رومہ کے سمبت کے حساب سے سات سو ستائیس سال کی ۱۶ جنوری کو یعنی سیزر کے اپنے غیر معمولی اختیارات سے مستعفی ہونے کے تین دن بعد سلطنتِ رومہ کا باقاعدہ افتتاح ہو گیا . (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ رومہ (ترجمہ) ، ۱۸). ۲. **ہندی سال یا سنہ جسے راجہ بکرماجیت نے ۵۷ قبل مسیح میں جاری کیا تھا ، یہ سال چیت کے مہینے سے شروع ہو کر پھاگن میں ختم ہوتا ہے.**

یہ لکھے سمبت نکل جس دن گئے ان کے پران
سیٹھ سیتارام دنیا سے گئے بیکنٹھ میں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۵۸). ہندو سمبت قدیم نوآبادیات میں بھی چلتا تھا اور آج بھی چلتا ہے . (۱۹۳۳ ، آج کل ، اگست ، ۳۱). [س : سنوت सवत].

سِمْبَل (کس س ، سک م ، فتِ ب) امذ.
علامت ، اِشارہ ، وہ چیز جو کسی دوسری چیز کو ظاہر کرتی ہو یا اس کی طرف ذہن کو مُنتقل کرتی ہو. فرسٹریشن - یہ لفظ یہاں کی ساری ذہنی زندگی کا سِمبل ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۶۹). یہ تخیلی قوت ہی ہے جو شاعری میں علامت ، رمز و کنایات اور سِمبلز کی صورت میں ظہور پذیر ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۹۶). [انگ : Symbol].

سَمْبَنْد (فت س ، سک م ، فت ب ، سک ن) امذ.
رک : سمبندھ. اس طرح وہ سمبند جو ایرانی یونانی اور ہندی سنگیت میں سکندرِ اعظم کے ساتھ شروع ہوا ، رفتہ رفتہ مضبوط ہوتا گیا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۶۲). [سمبندھ (رک) کی تخفیف].

سَمْبَنْدھ (فت س ، سک م ، فت ب ، سک ن) امذ.
رِشتہ ، راہ و رسم. یہ چھورا اچھے گھر کا ہے اسے رہنے دے کیا جانے کس سے سمبندھ ہو جائے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۵۶). ان دونوں کا سمبندھ کچھ ایسا گہرا تھا کہ کسی بات کا ان پر اثر نہیں ہوتا تھا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۹۸).

کیا جانے یہ مبادئ تعلیم و فلسفہ
سمبندھ کیا ہے راگوں کا اور کیا الاپ ہے

(۱۹۳۲ ، رنگ بست ، ۳۵). تمہارا سمبندھ نہ تمہارے باپ کے دریا سے رہا اور نہ تمہارے دادا کے دریا سے . (۱۹۸۶ ، جھمار ، ۶۸). اف : کرنا ، ہونا. [س : सम्बध्द, सबन्ध].

---- تیاگنا محاورہ.
طلاق دینا ، جورُو سے قطع تعلق کرنا ، مجازاً جورُو کو چھوڑنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---- رَکْھنا ف م.
تعلق پیدا کرنا ، رشتہ یا ناتہ کرنا ، میل جول رکھنا (جامع اللغات).

---- کَرْنا ف م.
نسبت کرنا ، رِشتہ ناتہ کرنا ، سگائی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

سَمْبَنْدَھک (فت س ، سک م ، فت ب ، سک ن ، فت دھ) صف
تعلقات کو استوار رکھنے والا ، تعلق پیدا کر لینے والا ، رشتہ قائم کرنے والا.

کوئی چھل والا ، کوئی بل والا ، کوئی کپٹ کرپان
کوئی سمبندھک ، کوئی سن یوجک ، کوئی سبھا پڑھان

(۱۹۵۹ ، لاحاصل ، ۳۶). [س : सम्बन्धक].

سَمْبَنْدَھن باندْھنا محاورہ.
تعلق قائم کرنا ، رشتہ استوار کرنا ، ناتا جوڑنا.

باندھ کے اک شاعر سے پریت کے سمبندھن
گوری ، تو اب کلپے کو پچھتاتی ہے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۳۳).

سَمْبَنْدھی (فت س ، سک م ، فت ب ، سک ن) صف ؛ امذ.
رشتہ دار ، قرابت دار ، متعلق ، عزیز و اقارب. اس میں سار دیہہ ہے کیونکہ سب دیہہ کے سمبندھی ہیں . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۶) شدیریوں کے شریر سے جیو کو الگ کرتے ہو تو سمبندھیوں کا انشٹ ہو جاتا ہے (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۳۶)

جیسے مرتے مریض کے سمبندھی
سوچیں کہ عجب کیا یہ کہیں بچ ہی جائے

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۶۲). [س : सम्बन्धी ' सबन्धी].

---- پَتْر (---- فت پ ، سک ت) امذ.
شجرۂ نسب ، نسب نامہ ، آباؤ اجداد کا سلسلہ (فرہنگِ آصفیہ).
[سمبندھی + پتر (رک)].

سُمْبِیٹی (ضم س ، سک م ، ی مج) امذ.
(عسکری) **فوج کا وہ شخص جس کے ذمے توپوں کی نالیاں سمبے سے صاف کرنے کا کام ہو.** ہر دروازے پر دو دو توپیں ، توپچی ان کے قریب سمبیٹی سمبے لئے ٹہل رہے ہیں. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۲۰۵). [سُمبا + یٹ ، لاحقۂ نسبت + ی ، لاحقۂ صفت].

سُمْبھا (ضم س ، سک م) امذ.
رک : سمبا . نپولین کے قریب ایک دن ایک گولنداز مارا گیا اور سمبھا جو اس کے ہاتھ میں تھا خون سے تر ہو گیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۱ : ۵۷). [سُمبا (رک) کا متبادل املا].

سَمْبھالْنا (فت س ، سک م ، ل) ف م.
رک : سنبھالنا. یہ بات ہے تو سمبھال وار. (۱۹۲۳ ، پنجاب میل ، ۶۶). [سُنبھالنا (رک) کا تلفظی املا].

سَمْبَھالُو (فت س ، سک م ، و مع) امذ.
ایک قسم کا درخت ، میوری (جامع اللغات). [مقامی].

سَمْبَھلْنا (فت س ، سک م ، فت بھ ، سک ل) ف ل.
رک : سنبھلنا.
لغزش پا نے سمبھلنے نہ دیا اے ساقی
ہو کے بےہوش گرا پی کے شراب ایک پر ایک
(۱۸۸۸ ، دیوانِ شور ، ۷۸). [سنبھلنا (رک) کا تلفظی املا].

سَمْبَھو (فت س ، سک م ، و لین) صف.
ممکن ، اغلب ، لائق ؛ قابل ، مناسب (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : सम्भव].

سَمْبھوگ (فت س ، سک م ، و مج) امذ.
لطف اندوزی ، عیاشی ؛ جماع .
کلنکنِ کناری کو سمبھوگ اچھا
تن اُجلا سفید اور مَن کوئلہ ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۱). [س : सम्भोग].

سَمْبھوگی (فت س ، سک م ، و مج) صف ، امذ.
لطف اٹھانے والا ؛ عیاش ، تماش بین ، جماع کرنے والا (ماخوذ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : सम्भोगी].

سُمْبھی (ضم س ، سک م) امث.
سوراخ کرنے کا ایک اوزار ، کیل جیسی نوک رکھنے والا اوزار. اگر کسی لیور کی پن ٹوٹ جائے تو اس طرح سے بنانا چاہیے کہ اس کے سوراخ پر باریک سمبھی رکھ کر ٹھونک دو. (؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۲۲). جب وہ مقصد کے موافق بن جاتی ہے تو ایک سمبھی مار کر ڈنڈی میں سُوراخ کردیتے ہیں. (۱۹۲۰ ، کارخانۂ عالم ، ۶۸). [سمبھا (رک) کی تصغیر].

سَمْپاش (فت س ، سک م) امذ.
کیڑوں کو مارنے کے لیے زہریلی دوا کا چھڑکاؤ. سمپاشی کی وجہ سے سمپاش شدہ علاقوں کے ملحقہ علاقوں کی ماحولیات میں بھی زبردست تبدیلی واقع ہوجاتی ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، لاہور ، جون ، ۵۳). [سم (رک) + ف : پاش ، پاشیدن - چھڑکنا].

سَمپاشی (فت س ، سک م) امث.
کیڑوں کو مارنے کے لیے زہریلی دوا چھڑکنا ، کیڑے مار دوا کا چھڑکاؤ. سمپاشی کی وجہ سے سمپاش شدہ علاقوں کے ملحقہ علاقوں کی ماحولیات میں بھی زبردست تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جن سے کیڑوں کی سرگرمی بڑھ سکتی ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، لاہور ، جون ، ۳۵). [سمپاش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَمْپان (فت س ، سک م) امث.
چینی ناؤ ، چینی وضع کی کشتی. اجگر کی کھال کا پرس ، آرائشی کشتی اور سمپان، رس گلے اور چم چم. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۹۰).
[انگ : Sampan ؛ چینی : سَن پَن (سَن - تین؛ پَن - تختے)].

سَمْپَت (فت س ، سک م ، فت پ) امث.
کامیابی ، خوش حالی ، ترقی ، دولت ، برکت ، امارت ، تکمیل . رامچندرجی ، جس پُرش نے پرشارتھ کیا ہے اُس کو سب سمپت ملتی ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵).
تجھ میں ہے جو کچھ بھی سمپت چاہیے
لینے والے کی بھی قسمت چاہیے
(۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۶).
جو چاہے دے مجھ کو سنکٹ
دے خدمت کو سکھ اور سمپت
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۴۳). [س : सम्पत].

---سے بھیٹا نَہیں ، دلَدّر سے ٹُوٹَن کہاوت.
کامیاب شخص سے تعلق نہیں اور غریب سے بھی واسطہ نہیں ، بہت بیوقوف ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی جورُو ، بپت کا یار کہاوت.
کامیابی میں بیوی اور مصیبت میں دوست ساتھ دیتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَمْپَتّی (فت س ، سک م ، فت پ ، شد ت) امث.
رک : سَمپَت . ادھر بھرت بچارے کی قسمت پھوٹ گئی ، اور ساری سُکھ سمپتی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲ : ۱۵۳). [س : سَمپَتِ सम्पत्ति].

سَمْپُٹ (فت س ، سک م ، ضم پ ، شد ت) امذ ؛ امث.
ایک ظرف جس میں مہوّس دوائیں ڈال کر دھیمی آنچ پر رکھتے ہیں.
وہ مہوس ہوں جو نکلے روح بھی سمجھوں بھی
میری سمپٹ سے کوئی پارے کا جوہر اوڑ گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰) البتہ کشتے کا علم ذرا مشکل ہے ، بہت ہی سوچ سمجھ کر سمپٹ اور آگ وغیرہ کا خیال کرنا چاہیئے (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۰۸). [س : سَمپُٹ सम्पत].

سَمْپَٹی (فت س ، سک م ، فت پ) امث.
رک : سمپٹ ، پوجا کا چندن رکھنے کی تانبے کی کٹوری (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سمپٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سَمْپَدا (فت س ، سک م ، فت پ) امث.
رک : سمپت. اس کو جواب دیتے ہیں کہ جس کو تم سمپدا مانتے ہو وہ آپدا ہے اور جس کو آپدا جانتے ہو وہ آپدا نہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴). [س : سمپد सम्पद].

سَمْپَرْدان (فت س ، سک م ، فت خف پ ، فت ر) امذ.
دان دینا ، نذر پیش کرنا. سادھو ، کرتا ، کرم ، کرن ، سمپردان ، اپادان ادھ کرن یہ چھ کارک برہم روپ ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۸). [س : सम्प्रदान].

سِمْپُل (کس س ، سک م ، ضم خف پ) صف.
سادہ ، معمولی. اس میں جو بچت ہوئی وہ سمپل نن کنڈنسنگ انجن پر ۴۰ فیصدی کے قریب تھی۔ (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز پینڈبک ، ۲ : ۵۴۱). سادہ گانٹھ ، سمپل ناٹ (Simple Knot) یہ گانٹھ عام طور پر پتلی رسیوں کے سروں پر لگائی جاتی ہے۔ (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱۶). [انگ : Simple].

سَمَپَنّ (فت س ، سک م ، فت پ ، شد ن بفت نیز سک ن) صف.
بھرپور ، بھراپرا ، مکمل ، کامیاب. پرانے سروگن سمپن دھرم سے اپنا گن ہیں دھرم ہی اچھا ہے ۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۲۴). [س : सम्पन्न].

سَمْپُورَن (فت س ، سک م ، و مع ، فت ر) صف.
۱. **پوری طرح بھرا ہوا ، بھرپور ، پورا ، مکمل ، کُل تمام.** گرہ تو اچھے بڑے ہیں ، سارے سکھ سمپورن ہونے چاہئیں ۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۴۰). ۲. **(موسیقی) وہ راگ جس میں ساتوں سر بولیں خواہ وہ سر تیور ہوں یا کومل.** سمپورن راگ میں سے ایک یا دوسرے کم کر دینے سے دوسرا راگ بن جاتا ہے۔ (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۱ : ۳۱). غارا۔ یہ راگ سمپورن ہے ۔ (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۷۲). [س : سمپورن सम्पूर्ण].

--- رُوپ سے م ف.
پورے طور سے ، بالکل (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

--- کَرْنا ف م.
بھر دینا ، پُورا کرنا (پلیٹس).

--- ہونا ف م.
پورا ہونا ، تمام ہونا ، نمٹنا (فرہنگِ آصفیہ).

سِمْپوزِیَم (کس س ، سک م ، و مج ، کس ز ، فت ی) امذ.
فلسفیانہ مذا کرہ، کسی قسم کا مذا کرہ یا مباحثہ (مختلف لوگوں کے) ان مضامین یا مقالات کا مجموعہ جو ایک ہی موضوع پر ہوں. وہ اور سب کے ساتھ ہندوستانی طالبعلموں کی کانفرنس میں گئی جو ایبیکس کے سبزہ زاروں میں منعقد کی گئی تھی یہاں ... سمپوزیم اور مشاعرے منعقد کرتے۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۶۲). دراصل یہ ماہنامے ایک طرح کے فورم یا سمپوزیم تھے جو بہت وسیع پیمانے پر ہندوستان کے مختلف گوشوں میں باقاعدگی سے منعقد ہوتے۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۱۳). [Symposium].

سَمْت (فت نیز کس س ، سک م) امث.
جانب ، رُخ ، طرف.

جدہر دیکھیں سب اوجڑ چلے سگی سمت پکڑ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۳۸).

سدا صبح طرب تھی یکسوں کی شام غربت میں
دل اون کا سمت سے تیری جو اے حب الوطن پھٹتا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹).

کیا نوجواں ہے شہ کے برادر کو دیکھیو
سب ایک سمت تم علی اکبر کو دیکھیو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۱۶).

جس سمت میں چاہے صفتِ سیل رواں چل
وادی یہ ہماری ہے وہ صحرا بھی ہمارا
(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۹). مگر وہ تو سمت کا تعین بھی نہ کر سکا. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۳۲). [ع].

--- الْاَقْدام (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ق) امذ.
(ہیئت) **فلک کا وہ نقطہ جو مشاہدہ کرنے والے کے پانو کی سیدھ میں ہو ، پانو کے نیچے کی سمت (سمت الراس کی ضد).** امریکہ کا ملک ہمارے ملک سے سمت الاقدام پر یعنی ٹھیک دوسری طرف ہے۔ (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۲۸). لیکن دونوں کے پاوں مرکز زمین کی طرف رہتے ہیں ایسے مقام ایک دوسرے کے اینٹی پوڈیز یا سمت الاقدام کہلاتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، جغرافیہ طبعی ، ۱۵). [سمت + رک : ال (۱) + اقدام (رک)].

--- الرّاس (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ر) امذ.
۱. (اَ) (ہیئت) **آسمان میں وہ نقطہ جو دیکھنے والے کے ٹھیک سر کے اُوپر ہو ؛ مراد : وسط آسمان.** نقطہ ، ذ ، جو اس پر عمود ہے ، سمت الراس کہا جاتا ہے۔ (۱۸۴۲ ، رسالہ علم ہیئت اردو ، ۱۵) . دوپہر کا وقت ہوا آفتاب سمت الراس پر آیا . (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۷۰). اس وقت دوپہر کا وقت ہے، آفتاب سمت الراس پر ہے۔ (۱۹۱۷ ، جویائے حق ، ۱ : ۹). چاند اور سورج اکثر افق کے قریب بڑے معلوم ہوتے ہیں اور سمت الراس پر (سر کے اوپر) چھوٹے۔(۱۹۶۹، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۲۰۶). (آا) **آسمان تک کا سیدھا خط ، عمودی خط .** اگر جسم مذکور کو ڈور سے یا تار میں نہ باندھیں بلکہ بے تکلف ایک مقام خاص سے چھوڑ دیں تو وہ اوس خط میں سیدھا زمین پر گرے گا اور یہ خط سطح پر عمود ہو گا ، اس خط کو سمت الراس کہتے ہیں۔ (۱۸۶۸ ، مقالاتِ محمد حسن آزاد ، ۳۵۴). ۲. (مجازاً) **اوج کمال ، نقطۂ عروج.** کبھی صبح دم جب عالم ہوش محو خواب ہوتا ہے ، جب نصف شب عالم ہوش سمت الراس پر ہوتا ہے۔(۱۹۷۹ ، زرد آسمان ، ۲۲۰). ۳. (مجازاً) **سردار ، حاکم ، مرجع خلائق ، مرکز شریعت.** مسلمان پھر بھی اس فرضی بادشاہ کو اپنے دین کا پیشوا اور سمت الراس خیال کرتے تھے۔ (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۷۱). [سمت + رک : ال (۱) + راس (رک)].

--- الْقَدَم (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، د) امذ.
رک : سمت الاقدام. وہ نقطہ جو اس کے مقابل ہے سمت القدم کہا جاتا ہے۔ (۱۸۴۲ ، رسالہ علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۵). پال نے آسمان پر سمت الراس سے سمت القدم تک اور مغرب سے مشرق تک نگاہ دوڑائی۔ (۱۹۴۳ ، تائیس (ترجمہ) ، ۴۰۵). [سمت + رک : ال (۱) + قدم (رک)].

--- النَّظِیر (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، ی مع) امذ.
رک : سمت الاقدام . ہمارے یہاں دوپہر ہوتی ہے تو ان ملکوں میں

جو ہمارے سمت النظیر میں یعنی ہمارے پانوں کے نیچے ہیں آدھی رات ہوتی ہے. (۱۹۱۵ ، رموزِ فطرت ، ۱۵۸). [سمت + رک : ال (۱) + نظیر (رک)].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
محلِ وقوع اور سمت کے تعین کی فطری صلاحیت ، صحیح سمت کا واضح تعین. ایک شخص کی سمت بندی جتنی زیادہ بہتر ہو.گی اس کے ذہنی نقشے کی مماثلت جغرافیائی نقشے سے اتنی ہی زیادہ ہونے کا امکان ہو گا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۲۶). [سمت + ف : بَنْد ، بَسْتَن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---راس کس اضا ، امذ.
رک : **سمت الراس.** آفتاب کے انحطاط اور زوال کی تین منزلیں ہیں ، ایک وہ جب سمتِ راس (سر) سے وہ ڈھلتا ہے ، یہ ظہر کا وقت ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۲۳). وہ تہذیب جو عام طور سے ہند مسلم تہذیب کہلاتی ہے ... نقطۂ عروج یا سمت راس پر تھی. (۱۹۷۳ ، غالب شخص اور شاعر ، ۲۲). [سمت + راس (رک)].

--- کھوٹی کَرْنا محاورہ.
راستے میں روکنا ، کام میں رکاوٹ ڈالنا ، خلل انداز ہونا. میں کسی اور کی ہو چکی ہوں میری سمت کھوٹی نہ کریں پلیز . (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۴۷).

---نُما (---ضم ن) امذ.
سمت دکھانے والا ، ایک قسم کا آلہ جس سے راکٹ یا خلائی جہاز کا رُخ بدلنے کا کام لیا جاتا ہے. اگر دو سمت نما ایک دوسرے سے زاویہ قائمہ پر لگا دئے جائیں تو خلائی جہاز کو کسی بھی طرف موڑا جا سکتا ہے. (۱۹۷۳ ، خلا میں پرواز ، ۶). [سمت + ف : نما ، نمودن - دکھانا].

---نُمائی (---ضم ن) امث.
سمت دکھانے کا عمل. ہماری جارحانہ اور معاندانہ کوششیں بارآور نہ ہو سکیں اور ہم سے سمت نمائی چھن گئی. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۶۰). [سمت نما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سِمَت (کس س ، فت م) امث.
داغِ دینا ؛ نشان ، داغ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : (و س م)].

سَمّت (فت س ، شد م بفت) امذ.
رک : **سمبت** . علاوہ اس کے بعض سنہ ایسے ہیں کہ وہ نہایت مشہور ہیں اور ان میں غلطی کا احتمال نہیں ، جیسے سمت بکرما جیت یا ساکھا. (۱۸۵۲ ، مقالاتِ سرسیّد ، ۶ : ۱۴۸).

گزر جائیں جب سال سمت کے ساٹھ
تو ہوویگا پیدا نیا ایک ٹھاٹھ

(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۱۷). اجمیر ایک پرانا تاریخی شہر ہے. سمت بکرمی میں راجہ جے پال نے اس کی بنا ڈالی تھی. (۱۹۶۱ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۲۹۷).

سَمْتا (فت س ، م نیز سک م) امث.
مساوات ، برابری ؛ مشابہت ، مطابقت.

پربھاو کا بھرم مٹ جائے
اِکتا سمتا بن رہے سمائے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۵۵). اس میں ترشنا روپی جو سمتا تھی وہ مٹ گئی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۶). [س : समता].

سَمِتی (فت س ، کس م) امث.
مجلس ، انجمن ، کمیٹی کل جائداد کاشی سیوا سمتی کے نام وقف کر دی اور اب دیس بدیس گھومتے رہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۲۴۸). [س : سِمت समिती].

سَمْتی (فت س ، سک م). (الف) صف.
سَمْت (رک) سے متعلق یا منسوب ، سمت کا ؛ (ریاضی) اس فرضی خط کے متعلق جس کا طول اور سمت معین مگر مقام غیر معین ہو ، خط حامل کے متعلق ، خط حامل کا. مالیکیول کا مجموعی اثر معلوم کرنا ممکن ہے جو بانڈوں کے انفرادی معیار اثر کا سمتی (Vectorial) مجموعہ ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۴). (ب) امث. **(ریاضی) وہ فرضی خط جس کا طول اور سمت معین مگر مقام غیر معین ہو ، خط حامل.** اب ہمیں ایک واحد سمتی کو دو مختلف سمتیوں میں تحلیل کرنے کے مسئلے پر غور کرنا ہے . (۱۹۳۱ ، طبیعیات عملی (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۹). [سمت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مِقْدار (---کس م ، سک ق) امث.
(ریاضی) وہ مقدار جو خط حامل سے ظاہر کی جا سکے . چونکہ ہٹاو کے مفہوم میں مقدار اور سمت دونوں مضمر ہیں اس لیے رفتار کے تخیل میں بھی یہ دونوں مفہوم شامل ہیں ، پس ہم رفتار کو مقدار اور سمتا ایک خطِ مستقیم سے تعبیر کر سکتے ہیں اس لیے اسے سمتی (Vector) مقدار کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، زرّہ اور استوار اجسام کا علمِ حرکت (ترجمہ) ، ۱). طبیعیات میں مقداریں دو اقسام کی ہوتی ہیں یعنی میزانی مقداریں (Scalass) اور سمتی مقداریں (Vectors) ایک میزانی مقدار کی محض قیمت ہوتی ہے . (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، پال ، ۵۴) . [سمتی + مقدار (رک)].

سَمْتِیَہ (فت س ، سک م ، کس ت ، شد ی بفت) امذ.
رک : **سَمْتی.** ایک خط ا ب کو بھی جو و ن کے مساوی اور متوازی ہے اور و ن کی سمت میں ... استعمال کیا جا سکتا ہے ا ب کو سمتیہ کہتے ہیں . (۱۹۴۷ ، ملتف کے متغیر کے تفاعل ، ۵) . [سَمت (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سِمَٹ (کس س ، فت م) امث.
شکن ، سلوٹ ، چُرسی.

تھی رگِ جانِ تمنا کہ دکھائی نہ پڑی
لیکن آفت تھی وہ پیلام کی چنت کی سمٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۴۸). [سِمَٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---آنا محاورہ.
۱. **اکٹھا ہونا ، جمع ہونا ، یکجا ہونا.**

چاند سے منہ کو نہ دیکھوں گا ابھی نزع میں میں
روح کو جسم سے آنکھوں میں سمٹ آنے دو

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۹۳). جو مسلمان جہاں کہیں کافروں کے نرغے میں تھے پیغمبر صاحب کا مدینے تشریف لے آنا سن کر آگے پیچھے مدینے سمٹ آئے اور مہاجر کہلائے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۸۵).

بہاریں سمٹ آئیں کھل جائیں کلیاں
جو ہم تم چمن میں کبھی مسکرا دیں

(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۷۱). اپنے رسالوں کے صفحات کو ملک و قوم کی خدمت کے لیے اس طرح وقف کر دیا کہ ملک و قوم کا مفاد ان کے ذاتی مفاد میں سمٹ آیا. (۱۹۷۵ ، نیم رخ ، ۲۲۴).

--- سمٹا کر م ف.
سمٹ کر ، مختصر ہو کر. جب ساری باتیں سمٹ سمٹا کر ایک اعلان اور فیصلے کی صورت اختیار کر لیتی ہیں تو ہر شخص ہی حیران رہ جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۲۷).

سمٹانا (کسر س ، سک م) ف م.
رک : سمیٹنا ، جو فصیح ہے (ماخوذ : نوراللغات). [سمٹنا (رک) کا متعدی].

سمٹاؤ (کسر س ، سک م ، و مع) صف.
سمٹانے والا ، سمیٹنے والا ، جمع کرنے والا. سمٹاؤ عدسہ آنکھ میں داخل ہونے والی کرنوں کو پردۂ چشم پر جمع کر دیتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۲۳۳). [سمٹنا ، سمٹانا (رک) + ؤ ، لاحقۂ فاعلی].

سمٹاؤ (کسر س ، سک م ، و مج) امذ.
سمٹنا ، سکڑاؤ ، سکڑ کر تنگ ہو جانا. رحم کے سمٹاؤ سے سر ترچھا سا پیڑو کے اندر بتدریج ایسا اترتا ہے کہ سر کی بڑی چوڑائی یا لمبائی پیڑو کے جوف کے مقابلے پر نہیں رہتی. (۱۸۴۸ ، اصول فن قبالت ، ۱۷). سپر ہیٹ کردہ اسٹیم پرمانٹ گیسوں کے قانون کے زیرِ عمل ہوتی ہے اور یہ گویا ان میں سے ایک ہے اور پریشر کی برعکس نسبت سے توسیع اور سمٹاؤ کرتی ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیئرز ہینڈ بک ، ۲ : ۳۷۱). انوار احمد کا وژن بیک وقت غضب کا پھیلاؤ اور غضب کا سمٹاؤ رکھتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۴۳). [سمٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

سِمِٹری (کسر س ، م ، سک ٹ) امث.
ہم صورت و ہم شکل ہونا ، تناسب ؛ کسی چیز کے دو برابر کے حصوں کا بالکل ایک دوسرے کا جواب ہونا ، ہمواری ، یکسانیت. ان کے درمیان تشاکل یعنی سمٹری ... کا فرق پایا جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۸۰). [انگ : Symmetry].

سِمِٹریکَل (کسر س ، م ، سک ٹ ، ی مع ، فت ک) صف.
متناسب ؛ متشاکل. شعاع منعطف بالکل متشاکل یعنی سمٹریکل ... نہیں ہوتیں. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۸۰). [انگ : Symmetri-cal].

سِمِٹِک (کسر س ، م ، ٹ) صف.
سام کی نسل کا ، سامی. یہ ہمارے باپ دادا کی مقدس زبان اور ہماری قدیم ملک کی زبان ہے جو فصاحت اور بلاغت میں سمٹک زبانوں میں لاثانی ہے. (۱۸۸۴ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، سرسید ، ۲۵۵). [انگ : Semitic].

سِمَٹَن (کسر س ، سک م ، فت ٹ) امث.
رک : سمٹ (پلیٹس). [سمٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

سِمَٹنا/سِمَٹ جانا (کسر س ، فت م ، سک ٹ) ف ل.
۱. **سکڑنا ، چھوٹا ہو جانا.**

زبرپا سمٹی یہ راہِ شوقِ جاناں میں زمیں
عرصۂ کونین ذرّے کے برابر ہو گیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷).

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۳۲).

دریا پلٹ جائے ، صحرا سمٹ جائے
اگر جوگ میں رنگ فولاد کا ہو

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۱۰۵). ۲. **کام کا نمٹ جانا ، تکمیل پانا ، قابو میں آ جانا.**

دامان و جیب دونوں ہوئے ٹکڑے ایک جا
اب کی یہ کام ہاتھ سے میرے سمٹ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۳). دن رات سر گاڑی پاؤں پہیہ کرتا ہوں اور پھر بھی کام نہیں سمٹتا. (۱۹۱۲ ، خطوط محمد علی ، ۲۶۶). ۳. **اکٹھا ہونا ، جمع ہونا ، یکجا ہونا (بکھرنا کی ضد).** ملعون سمٹ اوس پر ٹوٹے اور ایک پل میں گوشت اوس کا ذرّہ ذرّہ کر ، نیزوں کی نوکوں سے لے گئے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۲).

بڑھ آئے کمیں سے جو کماندار سمٹ کر
پہونچے وہیں شہزادوں کے رہوار سمٹ کر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۳). تمام علمائے دین کوفہ ، بصرہ ، خراسان وغیرہ سے سمٹ سمٹ کر ایک حرم مکہ میں جمع ہو جاتے تھے. (۱۹۱۷ ، حیات مالک ، ۴۶). ۴. **سرک جانا ، ایک طرف ہو جانا.**

سب داہنے بائیں کٹ کر بیٹھیں
سنگت چھوڑی سمٹ کے بیٹھیں

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۸۹). اس کی جگہ اور کوئی لڑکی ہوتی تو شرما جاتی ، سمٹ کر سیٹ میں گھس جاتی یا سہم جاتی اور پسینہ آ جاتا (۱۹۴۲ ، کرنیں ، ۱۶۹). لوگوں نے دونوں طرف سمٹ کر راستہ چھوڑ دیا (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۳۰). ۵. **مر جانا ، رخصت ہونا ، چھیج جانا ، جیسے : اب کے سال بہت سی خلقت سمٹ گئی** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۶. **(مال و دولت وغیرہ کا) کم ہونا ، ختم ہو جانا ، گھٹنا.**

یہ جب پھیلتے ہیں سمٹتی ہے دولت
یہ جوں جوں کہ بڑھتے ہیں گھٹتی ہے دولت

(۱۸۷۹ ، مسدّس حالی ، ۱۰۱). [س : سموَرتتے सम्वर्तते
(مادہ : سَمْ + وِرت सम+वत]

---سِمٹانا ف م ر.

رک : سمٹنا ، (سمٹانا ، تابع) سمٹنا اور ماحول کے زیر اثر سمٹے رہنا. دیکھو دیکھو یہ دبکی دبکائی سمٹی سمٹائی سکڑی سکڑائی کیا بھڑ بھڑ بول رہی ہے ... اچھے اچھے محتاط اس کی ایک نظر کے مشتاق کھڑے ہیں. (۱۹۰۶ ، مخزن جون، ۳۲). دانتوں کو بھینچ کپکپاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کرتی ، سمٹی سمٹاتی دوسری کوٹھڑی کے دروازے پر پہنچی. (۱۹۴۷، زندگی نقاب چہرے ، ۶۵) ذوق زبان کے ترکیبی عمل سے کام لیتے ہوئے سمٹے سمٹائے انداز میں بات کرنے پر قدرت رکھتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۴۷).

سِمٹْوانا (کسر س ، فت م ، سک ٹ) ف م.

سمٹنا (رک) کا متعدی المتعدی ، اکھٹا کروانا ، جمع کروانا. یہ تو اسباب سمٹوانے میں ہے اور میں کرایہ کی موٹر لے بمبئی پہنچا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۲ : ۹۶).

بیگم سے آپ عمر کچھ اونچی ہی پائیں گی
جی ٹھیک ہے یہ سب کو سمٹوا کے جائیں گی

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۳) . [سمٹ ، سمٹنا (رک) + وانا ، لاحقۂ تعدیہ].

سِمٹی (کسر س ، سک م) امث.

ایک قسم کا کپڑا جس کی بناوٹ کھیس کی سی ہوتی ہے.

جہاں وہ جاتے ہیں پوشاک بیونتوانے کو
حیا لیے ہوئے سمٹی کے تھان جاتی ہے

(۱۸۶۷ ، رشک ، (نوراللغات)).

گون اور جالی ، چکن اور بُک
ہے سمٹی اور گنٹی فل نین سک

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۹). باریک ڈزائن کا چھاپہ استعمال کرنے سے سمٹی خوبصورت نہیں معلوم ہو گی. (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۲۵). [سمٹ ، سمٹنا (رک) + ی ، لاحقۂ اسمیت].

سَمَج (فت س ، م) امث (قدیم).

رک: سمجھ. دانا کوں یہاں کیا چارا ، ناداں کی سمج میں اندھارا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۲). [سمجھ (رک) کی تخفیف].

---ہونا محاورہ (قدیم).

معلوم ہونا ، سمجھ میں آنا.

سمج ہوا کہ بہت جیونا ہے بیہودا
کہ سچ عبیر بہت دیس کا بھی ہے بودا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۹).

سَمْجانا (فت س ، سک م) ف م (قدیم).

رک : سمجھانا . اس بات کی جو کچھ بات ہے سو سمجانے بارے کے بات ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰). [سمجھانا (رک) کا متبادل املا].

سَمَجْنا (فت س ، م ، سک ج) ف ل (قدیم).

رک : سمجھنا ، جاننا ، بوجھنا. جدھاں کچھ نہ تھا بھی تھا تہیں دوجا شریک کوئی نہیں ، ایسا حال سمجنا خدا تھے خدا کوں. (۱۵۸۲ ، کلمة الحقایق ، ۲۱).

ترا نعت کہنے سکت کس اہے
سمج کر جو تیرا ثنا کوئی کہے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۹).

وہ میم سمج الف احد کا
اب میم ہے او الف ہے تد کا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲).

جو فوقِ مَشیّتِ خدا ہو
اعیاں سمج اُسکو اے خدا جو

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۶۶). [سمجھنا (رک) کا متبادل املا].

سَمَجھ (فت س ، م) امث.

۱. عقل ، دانش ، فہم ، ادراک.

ہو مدحِ خسروِ عالم علی عادل شہِ غازی
ہنر کے ملک میں جس ہے سمجھ کا تخت ارزانی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۱). میری سمجھ تو سب سے نرالی ہے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۱۲).

آپس کی رسم و راہ میں کام آئے کیا سمجھ
میری جُدا سمجھ ہے تمہاری جُدا سمجھ

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۱۰۴). **۲. رائے ، خیال.** ہر ایک وزیر نے اپنی اپنی سمجھ کے موافق تقریر کی. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۶۳). سنسکرت ہندوستانی پنڈتوں اور آچاریوں کی سمجھ سے دیوتاؤں کی بولی تھی جس کا کوئی بول غلط نہیں ہو سکتا تھا. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۹). [سمجھنا (رک) کا حاصل مصدر].

---اُڑ جانا محاورہ.

عقل جاتی رہنا.

سمجھ اُڑ گئی میری مت کھو گئی
میں اس گھر میں آ کر سڑن ہو گئی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات)).

---اُلٹی ہونا محاورہ.

عقل ماری جانا ، دماغ پھر جانا ، کج فہم ہونا.

الٰہی حضرتِ دل کی سمجھ کیوں ہو گئی اُلٹی
کہ اس ناآشنا کو آشنا اپنا سمجھتے ہیں

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۶۸).

---اَوندھی ہونا محاورہ.

سمجھ الٹی ہونا ، مت ماری جانا ، کج فہم ہونا ، دماغ پھر جانا (ماخوذ : نوراللغات).

---آنا محاورہ.

۱. ہوشیار ہونا ، سیانا ہونا (ماخوذ : نوراللغات). **۲. عقل آنا ، آنکھیں کُھلنا.**

اب سمجھ آئی مرتبا سمجھے
گُم کیا خود کے تئیں خُدا سمجھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۲).

---بُوجھ (---و مع) امث.
عقل و دانش ، فہم و فراست. یہ مختصر الفاظ تصدیق نبوّت کے ایسے شخص کے دل کی تشفی کے لیے جو کچھ بھی سمجھ بوجھ رکھتا ہے ... بالکل کافی ہیں . (۱۸۸۴ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، سرسید ، ۲۹۲). جو شخص ... میرا مرید ہووے مجھے لازم ہے کہ ... اس کی سمجھ بوجھ کے موافق اس سے گفتگو کروں. (۱۹۲۴ ، تذکرۂ الاولیا ، ۱۸۹). علامہ اقبال نے ایسی ہی سمجھ بوجھ رکھنے والے کی نذر یہ شعر کیا تھا. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۹۳). [سمجھ + بوجھ (رک)].

---بُوجھ کَر/کے م ف.
۱. **دیدہ و دانستہ ، جان بوجھ کر.**

وہ کچھ آتشِ عشق میں ذوق تھا
کہ میں خود سمجھ بوجھ کر جل گیا

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۳۲). ۲. **سوچ سمجھ کر ، دیکھ بھال کر.**

کچھ سمجھ بوجھ کے انسان سے انسان ملے
کوئی سمجھا جو اوسے موم ، وہ پتھر سمجھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۱).

دیکھیے اس کو سمجھ بوجھ کے دیجے گا فشار
دلِ پُر آبلہ ہے خوشۂ انگور نہیں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳۲).

---بُوجھ لینا محاورہ.
غور و فکر کر لینا ، جانچ پڑتال کر لینا ؛ حساب کتاب صاف کر لینا ، کمی بیشی پوری کر لینا. عظمت نے نیچی آنکھیں کر کے کہا ، میرے پاس بیٹی کا زیور ہے ، اس میں یہ لوگ اپنا اپنا سمجھ بوجھ لیں. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۷۰).

---پَر پَتّھر پَڑْنا محاورہ.
حماقت کا شکار ہو جانا ، احمق ہونا ، عقل جاتی رہنا ، مت ماری جانا. خلقت خدا ظل سبحانی کی عقلمندی پر ہنستی ہے ، ارے کیا سب کی سمجھ پر پتھر پڑ گئے. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۲۰). خدا جانے میری سمجھ پر کیسے پتھر پڑ گئے تھے کہ ایک لمحے کے لئے بھی میں نے خیال نہ کیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۶۷).

---پَر پَتّھر پَڑیں فقرہ.
عقل غارت ہو ، ایسی عقل پر تف ہے (جب کوئی بیوقوفی کا کام کرتا یا ناسمجھی کی بات کہتا ہے تو بولتے ہیں).

کیا کیا نہ مجھ سے سنگدلی دلبروں نے کی
پتھر پڑیں سمجھ پہ نہ سمجھا کسی طرح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲).

تجھے اے سنگدل آرامِ جاں مبتلا سمجھے
پڑیں پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۵). پتھر پڑیں ایسی سمجھ پر اگر سمجھے تو کیا سمجھے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۷ : ۹).

---پَر پُٹْکی پَڑْنا محاورہ.
خدا کی مار پڑنا ، خدا کا غضب نازل ہونا.

ہیں طرفہ معجون یہ دہاتی سمجھ پہ انکی پڑی ہے پُٹکی
جہاں ہوئی بحث شاعری کی چلے بغل میں لغت دبا کر

(۱۹۰۵ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۲۸۰).

---دار صف.
عقلمند ، ہوشیار ، دانا. بلاشبہہ جو سمجھ دار اور دانشور لوگ ہیں وہ سمجھیں گے کہ آیت حریت کے نازل ہونے سے پہلے جس قدر لوگ غلام ہو چکے تھے ان کی آزادی کا دفعتاً حکم دے دینا محالاتِ عملی سے تھا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲۸۸). کوئی سمجھ دار شخص جو اپنی بیوی کا سچا چاہنے والا ہے کبھی اس میں پس و پیش نہ کرے گا. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۵۰). دن گزرتے گئے اور لڑکا سمجھ دار ہوتا گیا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۰). [سمجھ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---داری امث.
عقلمندی ، ہوشیاری ، دانائی ، سلیقہ مندی. بیوی نے کہا دیکھو تا اب تم سمجھ داری کی باتیں کر رہے ہو ، خدا جانے اس دن تم پر کیا بھوت سوار تھا. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۴۴). جیسے ایک اعلیٰ جنرل لاکھوں کی فوج کو سمجھ داری کے ساتھ اتحاد اور نظم و ضبط کے رشتے میں پروئے رہتا ہے. (۱۹۶۱ ، نئی تنقید ، ۱۶۸). [سمجھ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے باہَر صف ؛ م ف.
ناقابل فہم ، بعید از عقل ؛ فہم و ادراک سے دور. یہ سب باتیں تو ہماری سمجھ سے باہر ہیں. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۹۹). قرآن شریف اور حدیث شریف کی باریکیاں ہماری سمجھ سے باہر ہیں . (۱۹۲۵ ، فضائل اسلام ، ۸) . اجلاس کے شرکا کو بتایا کہ موجودہ رسم الخط واقعی ہماری سمجھ سے باہر ہے. (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۲۶).

---کا پھیر (---ی مج) امذ.
ناسمجھی ، کم عقلی.

روشن ہے جو کچھ کیا ہے اندھیر
پھیر اپنی سمجھ ، سمجھ کا ہے پھیر

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲۳).

دیکھو سمجھ کا پھیر کہ سب جانتے ہوئے
قیصر سے تیغ بازی کا ہمیں خواب دیکھتے ہیں

(۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۲۹۵).

---کا گَھر دُور ہے فقرہ.
سمجھنا بڑی مشکل بات ہے عقل اور سمجھ مشکل سے آتی ہے ، جب کوئی بیوقوفی کی بات کرتا ہے تو کہتے ہیں (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ جامع الامثال).

---کَر/کے م ف.
۱. **دیدہ و دانستہ ، جان بوجھ کر ، جانتے بوجھتے.**

دل ہم نے دیا ہے تجھے دلدار سمجھ کر
ٹک تو بھی ہمیں دیجیو آزار سمجھ کر

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۰۱).

دیوانہ ہوں معشوق فریبی ہے مری خو
ہر بزم میں بنجاتا ہوں دیوانہ ، سمجھ کر

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۶۹). ۲. **سوچ سمجھ کر ، دیکھ بھال کر ، ہوشیاری کے ساتھ**.

اے مرغ دل سمجھ کے سوئے غرفہ دیکھنا
چلمن سے کام لیتے ہیں یہ لوگ جال کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱). ابھی ذرا بہت سمجھ کے کام کرنا چاہیے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۲۵).

ـــ لینا ف م ؛ محاورہ.

۱. **حساب چکانا ، نبٹ لینا**.

ستایا تو نے دل کو بےوفا خوب
سمجھ لوں گا کبھی میں بھی بھلا خوب

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۸۷).

دل میں سمجھے ہیں کیا عدو اپنے
اے ظفر ان سے ہم سمجھ لیں گے

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۵۱).

یہ کیا ہر بات پر دھمکی ہے ہم تجھ سے سمجھ لیں گے
ہمارے حق میں جو کچھ تم کو کرنا ہو ابھی کر لو

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۲۴). ۲. **حساب کر لینا**. وہ لا اقل ایک بار ہر مہینے میں محمود سے زرنقد سمجھ لیا کرے گا. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدہ ہند ، ۱۸۷۲ء ، ۱۰۱). گنگا جلی نے کہا میرے گہنے گرو رکھ دو میں نے سمجھ لیا ہے دینے بھر کے روپے ہو جائیں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۶۰).

ـــ میں آنا محاورہ.

۱. **کسی بات کی تہ تک پہنچنا ، جاننا ، عقل میں سمانا**. ہر جگہ انقلابات سماوی جو حادثات ارضی پیدا کرتے ہیں سمجھ میں آ سکتے ہیں. (۱۸۷۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۷). میری سمجھ میں ایک تدبیر آئی ہے میں نے اس پر عمل بھی شروع کر دیا ہے (۱۹۳۳ ، خطبات عبدالحق ، ۱۱).

عقل ہو معذور جس سے قدرت اس کا نام ہے
جو سمجھ ہی میں نہ آئے وہ ہے کام اللہ کا

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۱).

سَمْجھا اَور پَتّھر ہوا کہاوت.

اس ضدی کی نسبت بولتے ہیں جو اپنی بات پر اڑا رہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع الامثال).

سَمْجھا سَمْجھو کر م ف.

راضی کر کے ، آمادہ کر کے. اس نے بادشاہ کو سمجھا سمجھو کر ان لشکروں کو طلب کروایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۵).

سَمْجھانا (فت س ، سک م) ف م.

۱. (اَ) **ذہن نشین کرنا ، کسی طرح ذہن میں بات ڈالنا**.

اس سخن کو مجھ کو سمجھاتے ہو کیوں
راہ پر ہوں مجھ کو بہکاتے ہو کیوں

(۱۸۱۴ ، عجائب رنگین (ق) ، ۱۷). کسی قسم کا مسئلہ اور کسی فن کی بحث ان کے سامنے پیش کیجیے وہ کوئی نہ کوئی بات ضرور سمجھا دیتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۴). (اا) **نشیب و فراز سے آگاہ کرنا ، واقف کرنا**. جو حضرات اپنی عدم واقفیت کی بنا پر یہ خیال کرتے ہیں کہ اُردو ابھی اس قابل نہیں ہوئی کہ اسے اعلیٰ تعلیم و تدریس کا ذریعہ بنایا جا سکے ان کو سمجھانے کی ضرورت ہے. (۱۹۶۵ ، ادب و لسانیات ، ۲). ۲. **نصیحت کرنا ، فہمائش کرنا**.

دوانے دل کوں سمجھاتا ہوں لیکن
کہاں لگ ہوئے کوئی حائل کسی کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۱).

حضرتِ ناصح گر آویں ، دیدہ و دل فرشِ راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھاویں گے کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵). لوگوں کا ہجوم تھا عموم میں خصوص ، خصوص میں عموم تھا ، جو آتا سمجھاتے ، خدا کا نام بتاتے. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۳۴). کیا کہتی ہو مالکن ، کھلاؤں نے سمجھانا چاہا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۸). ۳. **تنبیہ کرنا ، خبردار کرنا**.

مجھ سے کہتا تھا کہ سمجھا ٹک دلِ بیتاب کو
اب بتا تو اپنے دل کو کیونکر تو سمجھائیگا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۸). آج تو خیر سمجھا دیا اب ایسی نالائقی نہ دیکھوں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۳). ۴. **تسلی دینا ، دلاسا دینا**.

ہوش آیا تو اکبر سے کہا رانڈوں کو سمجھاؤ
ہے ہے نہ کرو صاحبو اک لحظہ ٹھہر جاؤ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۶). ۵. **خبر لینا ، ٹھیک کر دینا**. آپ ملاحظہ فرمائیے گا کہ کس طرح اس کو سمجھاتا ہوں ابھی مشکیں باندھ کر لاتا ہوں. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۱۹). [سمجھنا (رک) کا تعدیہ].

ـــ بُجھانا محاورہ.

۱. **اونچ نیچ جتانا ، متنبہ کرنا ، نشیب و فراز سے آگاہ کرنا**. بہت کچھ سمجھایا بجھایا مگر اس کے خیال میں نہ آیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۱). متفکر ماں سمجھانے بجھانے کی غرض سے خود اس کے ایوان میں آتی ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۰) اپنے بڑوں کے سمجھانے بجھانے سے کبھی اپنی رائے اپنی پسند بدل بھی لیتی ہوں. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۸۰). ۲. **افہام و تفہیم کرنا ، فہمائش کرنا**. جب امیروں نے بادشاہ کو سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کیا ہے تو وزیر بادشاہ کی طرف سے شیدا کے پاس یہ مصالحت آمیز پیغام لے کر چلا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۲۰۱). ۳. **راضی کرنا ، امادہ کرنا**.

دل کو جاناں سے حسن سمجھا بجھا کر لائے تھے
دل ہمیں سمجھا بجھا کر سوئے جاناں لے چلا

(۱۷۸۶ ، میر حسن (مضامین فرحت ، ۶ : ۵۹)). ایک بجے کے قریب بھاوج کو سمجھا بجھا کر ساتھ لے آئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۸). اسے سمجھانے بجھانے کی بہت کوشش کی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۱۸). ۴. **کہنا ، ذہن نشین کرنا**.

میں اُس کے پاس گیا اور اس کو میٹھی میٹھی باتوں سے بھلایا اور اچھے اچھے سُخن سمجھا بجھا کر اس کے شوہر سے ملا دیا (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۲). [سمجھانا + بُجھانا (رک)] .

سَمْجھاؤنا (فت س ، سک م ، و) ف م (قدیم).
رک : **سمجھانا**. وزیر و امیر جہاں تائیں تھے سو سب بادشاہ کوں سمجھاوتے جاتے تھے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۴).

سَمْجھاؤ بُجھاؤ (فت س ، سک م ، و مج ، ضم ب ، و مج) امذ
افہام و تفہیم ، صلح صفائی. ڈانٹ ڈپٹ اور سمجھاؤ بجھاؤ کی ساری حکمتیں ناکام اور بے اثر ثابت ہوئیں (۱۹۶۸ ، صدق جدید ، لکھنؤ ، ۹ فروری ، ۱). [سَمجھانا بُجھانا (رک) کا حاصل مصدر].

سَمَجْھنا (فت س ، م ، سک جھ) .(الف) ف ل.
۱. (ا) **جاننا ، واقف ہونا ، آگاہ ہونا**.
آپے سمجھے آپ سمجھائے
آپے بھول کر آپ گوائے
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۲۲).
عشق اس چاہِ زنخداں کا ہوا جس دن سے
میں نے سمجھا کہ لحد میں دلِ بیتاب اترا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲) . اگر سمجھو تو روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے. (۱۹۱۲ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۱۰۹).
تمہیں جانا تمہیں سمجھا تمہیں دیکھا تمہیں پایا
اگر پایا اگر دیکھا اگر سمجھا اگر جانا
(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۴۱). (اا) **مفہوم ذہن میں آنا، مطلب ذہن نشین ہونا ، کسی بات کی تہہ تک پہنچنا**.
وصل کا وعدہ اشارے سے کہیں ہوتا ہے
میں ترے سر کی قسم کچھ نہ مری جاں سمجھا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲).
کچھ جو سمجھا مرے شکوے کو تو رضواں سمجھا
مجھے جنّت سے نکالا ہوا انساں سمجھا
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۲۱). ۲. **بات ماننا ، نصیحت قبول کرنا ، قابو میں آنا ، کہنے میں آنا**.
دل سمجھتا نہیں مجھ سے ناصح
آپ سے سمجھے تو سمجھائیے آپ
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۴۱).
کچھ تو تھی بات کہ ناصح کی نہ مانی کچھ بات
کچھ تو سمجھا جو نہ کچھ یہ دلِ ناداں سمجھا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲). ۳. **محتاط ہونا**.
عاشق کی بھی کچھ برہمی دل کا رہے دھیان
مشاطہ ذرا کیجیو تو شانہ سمجھ کر
(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۸۰). (ب) ف م. ۱. **خیال کرنا ، گمان کرنا**.
رغبتِ بادہ کشی فصلِ بہاری میں ہوئی
دیکھ کر شاخ میں گُل ہاتھ پہ ساغر سمجھا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۱). مرگ کو نجات سمجھے ہوئے ہیں اور نجات کا طالب ہوں. (۱۸۶۳ ، خطوطِ غالب ، ۸۳). کچھ ایسا کردو کہ وہ اپنے گھر کو گھر سمجھے ، نہیں تو میں زہر کھا کر مر جاؤں گی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی کی مزیدار کہانی ، ۶۶). ۲. **بدلہ لینا ، انتقام لینا ، دامن گیر ہونا ، حساب چکانا**.
عاشق نے وقتِ مرگ کہا یار سے یہی
سمجھونگا تیغ سے حشر کے دن دیکھ تو سہی
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۳۶).
کہتا ہے اے رقیب مجھے روز تو بُرا
سمجھونگا ایک روز بھلا دیکھ تو سہی
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۷۵). اپنا سامنہ لے کر لوٹ گئے اور کھسیانے ہو کر دھمکی دیتے گئے کہ اگلے برس آ کر سمجھیں گے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۱). بڑھیا نے کبھی حضرت عمرؓ کو دیکھا نہ تھا اس نے یہ سنا کہ امیرالمومنین مدینہ ہی میں ہیں تو بولی۔ اللہ ان کو سمجھے ! (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۷۸). ۳. **باہم طے کر لینا ، فیصلہ کرنا ، تصفیہ کرنا ، قضیہ چکانا**. آپ جہاں پرور ہیں اس کو محل مبارک میں داخل کریں جب وہ نگوڑا سپاہی آوے گا تب سمجھا جاوے گا. (۱۸۲۳ ، حیدری (حیدربخش) ، مختصر کہانیاں ، ۶۱). خبر سُنّی شیعہ آپس میں سمجھ لیں میرا کام اتنا ہی تھا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۴۴). تو آپ اور وہ باہم سمجھ لیجئے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۵ : ۴). ۴. **کسی چیز کی حقیقت معلوم کرنا ، ادراک کرنا ، جاننا**. فارسی کے دانشمنداں، جنوں سمجھتے ہیں باتاں کے بنداں ، انوں کوں یوں بھایا ہے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱). ہر ایک بے خبر اس درد پر سوز اور اس خبرِ غم اندوز کوں سن کر اور سمجھ کر رو دے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸) . جب سب نقد و جنس خرچ ہو چکا ، خواب غفلت سے سمجھ کر چونکا. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۲۸).
میں سمجھتا ہوں تری عشوہ گری کو ساقی
کام کرتی ہے نظر نام ہے پیمانے کا
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳۰). قرآن کے الفاظ پڑھنے اور دہرانے میں جو لذت ہے اور ثواب ہے وہ تو ہے ہی لیکن بات جب پوری ہوتی ہے کہ ہم اسے سمجھ کر پڑھیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۴۵). ۵. **بازپرس کرنا ، سزا دینا**.
چاہنے کو تیرے کیا سمجھا تھا دل؟
بارے ، اب اس سے بھی سمجھا چاہیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۲).
دل پھانستے ہیں اور یہ کہتے ہیں زلف سے
سمجھونگا میں اگر کوئی آزاد رہ گیا
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۲۱).
تجھے بھی کسی دن سمجھنا ہے ظالم
ابھی اور اے چشم نم دیکھتے ہیں
(۱۹۳۴ ، شعلۂ طور ، ۳۶). ۶. **خاطر میں لانا ، اہمیت دینا**.
یک رنگ ہیں اک دل ہیں دو رنگی سے بری ہیں
لا کھوں کو سمجھتے نہیں جو ہم وہ جری ہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۶۱).
مستانہ خرامی کا انہیں شوق ہے اتنا
محشر کو سمجھتے نہیں رفتار کے آگے
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۸۷). ۷. **قرار دینا**.

غم پیس رہا ہے مجھے بیمار سمجھ کر
تم رحم کرو صاحبِ آزار سمجھ کر

(۱۸۶۶ ، بزبر ، د ، ۳۵). تین من تو الگ ہو گئے ، بیس سیر ... الگ ہیں ، ساڑھے تین من سمجھو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۸۷). یہ شعر سُن کے انھوں نے دل میں کہا اچھا سمجھا جائے گا (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۲۸) . ۸. **حساب کرنا**. پانچ اشرفیاں اوسے چپکے سے دیں اور بولی یہ تو لے جا باقی پھر کسی دن سمجھا جائیگا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۳۱). روپیہ کھچڑی کا تولو باقی وہاں آ کر سمجھ لینا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۲۱) [پ : سم بجھ ا ؛ س : سَمْ بُدْھیَتے समझ बूझते].

--- بُوجھنا (---و مع ، سک جھ) ف م.
اچھی طرح جاننا.

اور سب کچھ ہے حسینوں میں وفاداری نہیں
یہ ہیں جانچی سمجھی بوجھی دیکھی بھالی صورتیں

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۰۱). اپنی نا تجربہ کاری اور کم لیاقتی کو سمجھتی بوجھتی ہوں. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۱۹). [سمجھنا + بُوجھنا (رک)].

سَمَجْھنا ک (فت س ، م ، سک جھ) صف.
سمجھدار ، عقلمند ، ہوشیار (گاہے بطور طنز مستعمل). تم میں اور رنڈیوں میں کیا فرق رہ جاتا ہے وہ بےچاریاں تو پھر بھی اپنے اپنے اقتصادی اور نفسیاتی پس منظر رکھتی ہیں ، تم تو ماڈرن آدمی ہو ، سمجھنا ک ہو . (۱۹۷۵ ، صدا کر چلے ، ۱۵۱) . [سمجھ (رک) + نا ک ، لاحقۂ صفت].

سَمَجْھنہار (فت س ، سک م ، فت جھ ، سک ن) صف.
سمجھنے والا ، دانا ، عقلمند. اگر کوئی سمجھنہار ہے ، تو جاں خدا نیں وو کون ٹھار ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۹).

بھلا اب سے جو میں اس شاہ عالمگیر کی دولت
سمج لیوں قدر اپنا کوئی سمجھنہار نیں تو نیں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۲). [سمُجھن ، سمجھنا (رک) + ہار ، لاحقۂ صفت و فاعلی].

سَمَجْھنے والا (فت س ، م ، سک جھ) صف.
دانش مند ، عقلمند ، سمجھدار (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

سَمَجْھنے والے کی مَوت ہے کہاوت.
دانشمند کے لیے ساری آفتیں ہیں ، عقل مند کو بڑی دقتوں کا سامنا کرنا ہوتا ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع الامثال).

سَمَجْھوانا (فت س ، م ، سک جھ) ف م.
سمجھنا (رک) کا متعدی المتعدی. جس کے یہاں غلطی ہو اسے صحیح لکھنے والے بچوں سے سمجھوا دے .(۱۸۶۳، نصیحت کا کرن پھول ، ۹۴). [سمجھ ، سمجھنا + وانا ، لاحقۂ تعدیہ].

سَمَجْھوتا/ سَمَجْھوتہ (فت س ، سک م ، ولین/فت ت) امذ.
ایسا فیصلہ یا تصفیہ جو فریقین کی باہمی رضامندی سے کیا گیا ہو ، مصالحت. مجھے یقین ہے کہ اس سمجھوتے میں آپ اردو کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچنے دیں گے.(۱۹۰۷ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۶۳۶).

مگر ہو جائے سمجھوتا ہمارا
تو بدلیں آج ہی اپنے چلن کو

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۳۵۲) . انگریزوں نے یہ سودا مہنگا نہ سمجھ کر سمجھوتہ کر لیا. (۱۹۷۵ ، ڈاکٹر محمود حسین ، خطباتِ محمود ، ۳۴). اف : کرنا ، ہونا. [سمجھ ، سمجھنا (رک) + وتا، لاحقۂ حاصل مصدر].

--- بازی امث.
اپنی رائے یا موقف میں ترمیم کرکے دوسروں کے ساتھ مصالحت کرنا. عارف عبدالمتین ان ترقی پسند ادیبوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنے فنی آدرش کے بارے میں کسی طرح کی سمجھوتہ بازی نہ کی . (۱۹۸۲ ، نفسیاتی تنقید ، ۳۱۲) . ان کے آدرش پر ... چلنے والے ان کی سمجھوتہ بازی سے آزردہ ہیں . (۱۹۸۷ ، سُخن در سُخن ، ۴۷). اف : کرنا ، ہونا. [سمجھوتہ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَمْجَھوتی (فت س ، سک م ، و لین) امث (شاذ).
تشریح ، توضیح ، وضاحت. لکھ دی ہم نے اس کو تختوں پر ہر چیز میں سے سمجھوتی اور بیان ہر چیز کا. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۱۵۵) [سمجھ (رک)+ وتی، لاحقۂ حاصلِ مصدر] .

--- پَتْر (---فت پ ، سک ت) امذ.
تصفیے کی تحریر (جامع اللغات). [سمجھوتی + پَتر (رک)].

سَمْجھو نہ بُوجھو کُھونٹا لے جُوجھو کہاوت.
ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو عقل نہیں رکھتا اور یونہی لڑتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

سَمْجھے (فت س ، سک م) حرف تنبیہہ بطور استفہام.
خیال میں آیا ؟ معلوم ہوا؟ ہوش آیا ؟ اس کامیاب قانون سے اچھی طرح نفع اٹھا لو سمجھے؟ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۹ : ۹). [سمجھنا (رک) کا ماضی مطلق].

--- تو پَتّھر کا ہو جائے کہاوت.
ایسے شخص کی نسبت عورتیں کہتی ہیں جو بالکل ناسمجھ ہو (نوراللغات ؛ جامع الامثال) . سمجھے اور پتھر کے ہونے ، اس سمجھ کے صدقے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۱۱۲).

--- سو گدھا اَناڑی کی جانے بَلا کہاوت.
عقلمند کے لیے مصیبت ہے ، بیوقوف کو پروا نہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال) سمجھے سو گدھا اناڑی کی جانے بلا . (۱۹۶۲، نکتۂ راز ، ۴۱۹).

سَمْجھی سَمْجھائی کا کیا سَمَجْھنا فقرہ.
جو بات بالکل صاف اور واضح ہو اس میں شک کی گنجائش نہیں. عیدو کے کان بھی سن ہے تھے اور آنکھیں بھی دیکھ رہی تھیں اور سمجھی سمجھائی کا کیا سمجھنا .(۱۹۸۶، جوالامکھ ، ۶۰).

سِمْحاق (کس س ، سک م) امث.
وہ باریک جھلی جو سر کی ہڈی اور گوشت کے درمیان ہے ، نیز وہ زخم جو اس جھلی تک پہنچ جائے. سِمْحاق یعنی جو زخم سمحاق تک پہنچ جاوے سِمْحاق وہ باریک کھال ہے جو گوشت اور سر کی ہڈی کے درمیان ہے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ۴ : ١١٤). [ع].

سَمُد (فت س ، ضم م) امذ (قدیم).
سمندر.

گابی نین میں تیری سمد پور موج مارے
سُرج سے گال پر دنت نورتن مانک چڑی ہے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٣٨).

میں تو سینسار کے سَمُد میں ڈبیا
توں نہ دبوے تو کون دیوے ہات

(١٧١٧ ، بحری ، ک ، ١٥٠).

دُرِ معرفت کا صدف دے مرے ہاتھ
کہ ہے تو سخا کا سمد یا محمدؐ

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٩٣). [سَمُدر (رک) کا مخفف].

سَمُدّا (فت س ، ضم م ، شد د) صف.
سمُوچا ، تمام ، سارا ؛ پورا ، مکمل ، کامل ، ثابت. جیسے : سمدی چھالیا ، سمدا روپیہ یا گھر وغیرہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).
[س : سَمُدِت समुदित ؛ سَمُدے समुदय].

سَمُدْر / سَمُدُر (فت س ، ضم م ، سک د ، نیز فت س ، سک م ، ضم د) امذ (قدیم).
سمندر ، بحر.

کبھیں سمدر طبع کے ہیں کبھیں ہت سیپ کے پانی
کبھیں گوہر اتے برسیں نہ برسے ابرِ نیسانی

(١٥٦٤ ، حسن شوقی ، د ، ١٧٤).

چندر غواص ہو آیا ، گگن سَمُدُر بھتر دھایا
نبیؐ پر وارنے لیایا ، ڈھلک موتیاں سو تارے ہیں

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣٧). جاتے جاتے سَمُدر کے کنارے جاتے ہیں. (١٧٣٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ٧٤). پورب اور پچھم میں دان کیا اور سَمُدر کے چاروں طرف اشنان کیا. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ١ : ٩). جتنا مطلب کنوئیں باوڑی تالاب اور ندی وغیرہ سے نکلتا ہے اتنا ہی ایک سمدر سے نکلتا ہے. (١٩٢٨ ، بھگوت گیتا اردو ، ٨٢). [س : سَمُدْر समुद्र].

ـــ پھین / جھاگ (ـــ ی مج) امذ.
رک : **سمندر پھین / جھاگ.** سمندر جھاگ ... پنجابی میں سمدر جھاگ ... اور ہندی ، بنگالی اور مرہٹی میں سمدر پھین. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ٣٠٣). [سمدر + پھین / جھاگ (رک)].

ـــ لون (ـــ و مج) امذ.
سمندری نمک. سمندر لون ... دریاے شور کے پانی سے حاصل کیا جاتا ہے اور یہ سب میں برتر اور قدرے تلخ و تیز ہوتا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ٣٣٨). [سمدر + لون ـ نون ، نمک].

سَمُدْرِک (فت س ، ضم م ، سک د ، کس ر) امث.
وہ علم جس میں ہاتھ پانو کی لکیریں دیکھ کر انسان کی قسمت کا حال دریافت کرتے ہیں ؛ علم فراست الید ، پامسٹری. جی مجھے منظور نہیں کہ آپ علمِ سمدرک کا مطالعہ مرے ہاتھوں میں کریں. (١٩٣٢ ، رفیق تنہائی ، ٢٢٢). ادبی تنقید کے علاوہ ایک ضخیم حصہ متفرقات کا بھی ہے جن میں اخلاق و حکمت ، اقتصادیات و معاشرت ، ارضیات و فلکیات ، مذہب ، تصوف ، فحاشیات ... سمدرک یعنی علم فراست الید ... کون سا قضیہ ہے جس کو ... نہ چھیڑا ہو. (١٩٦٦ (نیاز فتح پوری ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ١٩٠)). [س : سامُدْرِک समुद्रिक کا مخفف].

سَمُدْری / سَمُدْری (فت س ، ضم م ، سک د ، سک د نیز فت س ، سک م ، فت د) صف (قدیم).
سمندری ، بحری.

ڈونگی فکر سمدر لہو لہو بھری
ہے جوتی بچن سو موتی سمدری

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ (ق) ، ٦). [سمدر + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُمْ دُم (ضم س ، د) صف.
بہت موٹا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ف].

سَمْدَن (فت س ، سک م ، فت د) امث.
رک : سَمْدَھن.

اس موٹی سوت کے بھکانے سے دیکھو سمدن
مردونے نے مجھے چابک سے ہے مارا کیسا

(١٨٨٦ ، کلیات اُردو ، ترکی ، ٥١). [سمدھن (رک) کا ایک املا].

سَمْدُور (فت س ، سک م ، و مع) امذ.
رک : سَمُدر سمدور کوں کیوں باندنا پال. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢١٨)

درد دکھ کے سمدور ابلتے اتھے
دو دیدے نمک ہو کو گلتے اتھے

(١٦٨١ ، جنگ نامہ سیوک ، ١١١). پھوڑ ڈالیا جہاز کو سمدور میں ، جو ڈھیں سو پھوڑنے میں خضر سیں. (١٧٦٥ ، دکھنی انوار سہیلی ، ١٧٨). [سمدر (رک) کا قدیم املا].

سَمْدَھن (فت س ، سک م ، فت دھ) امث.
دولھا اور دلہن کی مائیں (جو ایک دوسرے کی سمدھن ہوتی ہیں). کہیں سمدھن ہو نولاسی ماروں کہیں سو سمدھی ہووے دکھاوں. (١٥٦٥ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسراراللہ ، ١٣٢).

آنکھیں کہو کس طرح میں سمدھن سے ملاؤں
اس شادی میں جب نور گیا اس کے نین کا

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ١٣٥). حُسن آرا کے ساتھ اسی سلوک سے جمیلہ خاتون پیش آئی ، سارے طریقے سمدھنوں کے بجا لائی. (١٨٠٣ ، گل بکاؤلی ، ٦٢). آگے آگے تاشہ باجہ ، روشن چوکی ، پیچھے پالکیوں اور رتھوں میں سمدھنیں. (١٩١١ ، قصۂ مہر افروز ، ٣٠). جہیز کم دینے پر دونوں سمدھنوں میں خوب لڑائی ہونی تھی ، دونوں سہیلیوں کی ماؤں نے بیچ بچاؤ کرایا تھا. (١٩٨٧ ، روز کا قصہ ، ٣٦). [س : سَمْبَنْدھنی सम्बन्धिनी].

---کا تَکلا/تَکْوا چُبْھ چُبْھ جا ، ہاتھ / چوری، کا لپکا کبھی نہ جا کہاوت.
انسان کو جب کوئی بُری عادت پڑ جاتی ہے تو چاہے اس کی وجہ سے کیسی ہی ذلت یا تکلیف ہو وہ عادت کبھی نہیں جاتی. چوری کی عادی ایک عورت نے اپنی سمدھن کے گھر سے چرخے کا تکلا چُرا کر اپنے نیفے میں رکھ لیا ، وہ تکلا چبھ چبھ جاتا تھا جس سے وہ بیکل تھی اور بار بار کہتی سمدھن کا تکلا چُبھ چُبھ جا ، میرے ہاتھ کا لپکا کبھی نہ جا (قصص الامثال ، ۱۸۳).

سَمْدْھی (فت س ، سک م) امذ.
دولھا اور دُلہن یا میاں اور بیوی کے باپ (جو ایک دوسرے کے سمدھی کہلاتے ہیں اور ان کا گھر سمدھیانہ). کہیں سمدھن ہو نولاسی ماروں کہیں سو سمدھی ہووے دکھاؤں. (۱۵٦۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسرارالله ، ۱۳۲).

اپن سار کا ایک تجار دیک
مل اوس سات سمدھی ہو ایکس کوں ایک

(۱٦۳۹، طوطی‌نامہ، غواصی ، ۱۹۳). سَنْدھی در رسالہ آنست کہ پدر زن و پدر شوہر باہم دگر سمدھی. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۵) سمدھی‌سمدھی سے ملے آپس میں مصافحہ اور معانقہ ہوا (۱۹۳٦ ، قصۂ اگرگل ، ٦٦) ۲۵ اکتوبر کو دہلی چلا تھا ، اگرچہ سمدھی صاحب کہہ رہے تھے کہ اس زمانے میں نہ جائیے. (۱۹۱٦ ، مکاتیب اکبر ، ۲ : ۳۰). سمدھی سمدھن اور دولھا دولہن دونوں طرف بلدیو بسیٹھ کو دیوتا مان کر عمر بھر پوجا کرتے رہے تھے. (۱۹۸٦ ، جوالامکھ ، ۳۷). [س : سبندھی **सम्बन्धी**].

سَمْدِھیانہ (فت س ، کس دھ ، فت ن) امذ.
سمدھی کا گھر ، بیٹے یا بیٹی کی سسرال. سمدھیانے تو برابر کے اچھے ہوتے ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ۳۴). ہزار ماں باپ نہ ہوں اور رشتہ‌دار تو ہوں گے سمدھیانے میں بھلا لڑکی کو چھوڑنے کا کیا کام. (۱۹٦۱ ، ہالہ ، ۱۳۴). لڑکی والوں کا سمدھیانے میں آ کر ٹھہرنا معیوب سمجھا جاتا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۱۴). [سمدھی (رک) + انہ (رک)، لاحقۂ ظرفیت].

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
بیٹا بیٹی کا شادی کر کے سسرالی رشتہ قائم کرنا. ہمارے ساتھ سمدھیانہ کرو اپنی بیٹیاں ہم کو دو اور ہماری بیٹیاں آپ لو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۳۲).

سَمْڈھال (فت س ، سک م) صف.
سڈول ، خوش وضع ، زیبا.

ہے بے بدل معشوق توں تجسار جگ میں سور نیں
تج لونیاں سمڈھال میں موتی کسی سمدور نیں

(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۲۰۰). [س : سَم - ہموار ، عمدہ + ڈھال (رک)].

سَمَر(۱) (فت س ، م) امذ.
کہانی ، قصہ ، افسانہ ، بیان.

گوشِ عرفاں نیوش ہے نایاب
روبرو کس کے یہ سمر کہنا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د (ق) ، ۱۲).

اے لبو یاوہ گوئے ہرزہ درائے
بس کہاں تک یہ ناستودہ سمر

(۱۸۵۱ ، مومن ، قصائد ، ۲۹). «اسماء الاسرار» سمر سی و نہم میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں. (۱۹۳٦ ، سوانح خواجہ بندہ نواز ، ۸). [ع].

سَمَر(۲) (فت س ، م) امذ.
میٹر کا سواں حصہ. مائکلسن کی زینہ نما انکساری جالی ... یہ جالی دو سمر موٹائی ایک ہی شیشہ کی تختی میں سے ٹکڑے کاٹ کر بنائی جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۲۱۸). ڈائن (Dyne) وہ قوت ہے جو ایک گرام کمیت کے جسم پر عمل کر کے اس میں ۱ سمر فی ثانیہ فی ثانیہ کا اسراع پیدا کر دیتا ہے. (۱۹٦۹ ، حرحرکیات ، ۱۷). [سینٹی میٹر (رک) کا مخفف].

سَمَر(۳) (فت س ، م) امذ.
موسم گرما ، تابستان (رک : تحتی). [انگ : Summer].

---ہاؤس/ہَوز (---و مج / و لین) امذ.
چھوٹا بنگلہ جو باغ میں بیٹھنے کے لیے بناتے ہیں ، گرمیوں میں رہنے کا چھوٹا مکان.

اک طرف کوہ ہیں ٹیلے پر جا
اور سمر ہوز بھی اور ہے دریا

(۱۹۱۲ ، سیر پنجاب ، ۳۰). [انگ : Summer-House].

سَمْراٹ (فت س ، سک م) امذ.
عظیم حکمراں ، شہنشاہ. وہ ایسا تھا جیسے کوئی مہاراج ، ادھیراج نہیں بلکہ سمراٹ اور بھوپال ہو. (۱۹٦۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۲). [س : سَمْراج **समाज**].

سَمَرْپَن (فت س ، م ، سک ر ، فت پ) امذ.
حوالہ کرنا ، سپرد کرنا ، نذر کرنا. اپنے کرموں کو ایشور کے لیے سمرپن کر دیتے ہیں. (۱۹۲۸ ، بھوگت گیتا اردو ، ۱٦۰). [س : سَمَرْپن **समर्पण**].

سَمَرْت (فت س ، سک م ، فت ر) صف (قدیم).
طاقت‌ور ، قوی ، قادر.

کہ اے بھوگنی شاہ سمرت سجن
تمہارا سدا گرم اچھو انجمن

(۱٦۲۵ ، سیف‌الملوک و بدیع الجمال ، ۲۳).

جو چاہے کرے توں جو سمرت دھنی
بندے ہم جو عاجز توں قادر غنی

(۱٦۹۳ ، وفات‌نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۳). [س : سَمَرْتھ **समर्थ**].

سَمْرَت (فت س ، سک م ، فت ر) امث.
گندمی رنگت. سفیدی اور سُرخی سے گندمی رنگ پیدا ہو سکتا

ہے ور س واسطے بعضوں نے لکھا ہے کہ مراد سمرت سے حمرت ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۵). [ع

سُمْرِت (ضم س ، سک م ، کس ر) امث.

۱. **حافظہ ، یاد ، ذِکر.**

ذ ، ذکر کو ہت چت لا

سمرت سمرت آپ بھلا

(۱۷۶۲ ، غلام قادر شاہ ، مثنوی رمزالعشق مع چرخی نامہ ، ۵۱). دوسرے وہ کہ بھولی ہوئی باتیں بھاو سنسکار کے ذریعے یاد آجائیں اس کو سُمْرت ... کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری ترجمہ ۲ : ۱۱۶). ۲. رک : **سمرتی (دھرم شاستر وغیرہ).** جو قاعدے کہ بید اور سُمرت یعنی بزرگوں کے کلام میں زیست اور موت اور گرہست یعنی خانہ داری اور سنیاس یعنی ترک و تجرید کے قرار پائے ہیں. (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین (ترجمہ) ، ۸۳). [س : سِمْرت स्मृति].

سِمْرِتی (کس خف نیز فت مع س ، سک م ، کس ر) امث.

۱. **حافظہ ، یاد ، یادداشت.** اس میں کوئی ایجابی علامت نہیں ہے اس لیے کہ یہ تخلیقی جبلی حافظہ (سمرتی) کے تصوری فکر کی پیداوار نہیں ہے . (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۱۹۶) . ۲. **مجموعہ قوانین دھرم شاستر جو اٹھارہ ہیں جن کو رکھیشروں نے احکام بید کے مطابق مرتب کیا ہے جیسے منو سمرتی ، وہ رواج جو نسلاً بعد نسلِ زبانی چلے آتے ہیں ، منقولات.** دکَچ کے پاس صرف دو کتابیں تھیں ، ایک قواعد اور ایک سمرتی ، قواعد کو ہاتھ میں لیکر خیال کیا کہ اس کی کیا ضرورت ہے (۱۸۸۶، درگیش نندنی، ۶۲ سمرتی سے مراد وہ چیزیں ہیں جنھیں رشیوں اور حکمائے متقدمین نے سنا اور یاد رکھ کر سینہ بہ سینہ نسلاً بعد نسلِ منتقل کیا. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود ، ۱ : ۱۷). چنانچہ سمرتیوں یا قانونی کتابوں کے دور میں ذات پات کی تمام خصوصیات رچی ہوئی تھیں (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۵۳). [س : سِمْرِت स्मृति].

سَمَرْتھ (فت س ، م ، سک ر) (الف) امذ.

طاقت ، قوت ، قدرت ، قابلیت.

سب کلا سمرتھ منھ جس کوؤ نہ جانے

نوشہ کرے بیان وہ جو جیو مانہہ آنے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۵) (ب) صف **قابل ، لائق ، طاقتور ، قادر** اسی سے وہ ارتھ شلپی کہلاتا ہے ارتھات چتیرا کرنے کو سمرتھ ہے اور دھارن کرنے کو سمرتھ نہیں ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۳). [س : समर्थ].

سَمَرْتھی (فت س ، م ، سک ر) امذ.

رک : **سمرتھ** . جیسے ان کے سمرتھی تھے ویسا علم اُن کو دیا گیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۳). [س : سامَرْتھی समर्थ्य].

سُمْرَن (ضم س ، سک م ، فت ر) امث.

۱. **یاد ، دھیان ؛ جپنا ، ورد ، وظیفہ.**

وہ کس بھی رات میں نیں نیند کرتی

وہ مجنوں کی کھڑی سمرن سو کرتی

(۱۷۸۱ ، قصہ لیلیٰ مجنوں (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۰۹

خجل ہے سلکِ گہر اشکِ چشم سے میرے

اُسی کے نام کی دن رات ہے مجھے سمرن

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۲۵۲).

کچھ دن کے واسطے ابھی دھیرج ذرا دھرو

کدرائی کو تیاگ دو سُمرن کیا کرو؟

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، طالب الہ آبادی ، ۸۵).

ہے ایماں مرا ایک بت کی پرستش

اسی کی ہے سُمرن اسی کی ہے مالا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲). اف : کرنا. ۲. **موتی بلور یا کانچ وغیرہ کی مالا جسے ہندو بطور تسبیح استعمال کرتے ہیں.**

کیا ہوا گر ہاتھ میں سُمرن لیا

یہ بھی دنیا کے لئے یک فن کیا

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین (ق) ، ۲۲).

ان سے مقابلے کی نہیں اختروں کو تاب

بتیس موتیوں کی یہ سمرن ہے انتخاب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۶).

پڑھا کرتا ہے کیوں طفلِ برہمن کلمہ زاہد کا

کوئی تسبیح کا دانہ ہے کیا کافر کی سمرن میں

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، تسلیم ، ۸۹). ۳. **بازو یا کلائی کا ایک زیور.**

ہاتھ میں کہربا کی سمرن دیکھ

رنگ عاشق کا آج کاہی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۶). زمرد کی سمرنیں ہاتھوں میں پہنیں . (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۰۲). گلے میں سونے کا سادہ طوق ، ہاتھوں میں موتیوں کی سمرنیں. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۲۶). ہاتھوں میں موتیوں کی سمرنیں ، بازووں پر نورتن ، پاؤں میں سونے کی بیڑیاں. (۱۹۲۳ ، دورِ فلک ، ۱۸). بازوؤں پر بھیج بند اور نورتن ، ہاتھ میں موتیوں کی سُمرن. (۱۹۷۴ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۳۶) . [س : سِمَرن स्मरण].

---اُٹھانا محاورہ.

قسم کھانا ، تسبیح یا سمرن ہاتھ میں لے کر قسم کھانا.

ہم سے اگر نہیں ہے کدورت حضور کو

اچھا تو خاکِ پاک کی سمرن اوٹھائیے

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۵۱).

---پھرانا ف م ؛ محاورہ.

تسبیح پھیرنا.

وہ سُمرن موتیوں کی انگلیوں میں جب پھراتی ہے

تو صدقے اس کے ہوتے ہیں پڑے ہر پور پر موتیہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۹).

---پھیرنا ف م ؛ محاورہ.

تسبیح پھیرنا ، مالا جپنا ، ورد کرنا ، وظیفہ پڑھنا.

جی سیں «یبقی وجہ ربک» کی سدا سمرن کوں پھیر

دور کر من سیں خیال مَن عَلَیھا فان کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۵). بعضے اسکا نام زبان ہی سے لیتے ہیں اوراُس کی یاد کی سُمرنیں پھیرتے ہیں. (۱۸۰۵، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۹). خدا نام کی سُمرن پھیر، صفاتی جھگڑوں کو لات مار ، ذات میں رم ، ذات میں سما جا. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۳).

ـــ جَپْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. تسبیح پھیرنا ، مالا جپنا.

فرشتے کاندھوں کے چاہیں ہم بھی جوگی ہوں
جہیں جو بھاو میں جوگن کے ڈھنگ سے سمرن
(۱۸۴۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱۱۶).

جو کچھ کرتے بھی ہیں سُمرن کا جپنا
تو کرتے ہیں پرایا مال اپنا

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۱۹۲). **۲. بار بار کسی کا نام لینا، ورد کرنا ، وظیفہ پڑھنا.**

نام کی سمرن تیری جپتی ہوں میں
کوئی چھیڑے بھی تو کب چپتی ہوں میں

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۴۲). ہم تو اپنے گھروں میں آرام سے رام رام کی سمرن جپتے تھے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۱۲). یہ ... زمین پر بڑی خونریزی کرے گا اور ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہیں تیرے نام کی سُمرن جپتے ہیں. (۱۹۲۶ ، کائنات بیتی ، ۳۰).

سُمَرْنا (ضم س ، فت م ، سک ر) ف م.
یاد کرنا ، کسی نام یا وظیفہ کا ورد کرنا ، مالا جپنا ، سمرن پھیرنا ، وظیفہ پڑھنا.

دھوں جگ میں منجھ میت وہی
سمروں لے من نیت وہی
(۱۵۹۱ ، شاہ برہان الدین جانم (دکنی ادب کی تاریخ ، ۳۵)).

کنور دیس او دیس کرتی چلی
کلاکام سمرن سمرتی چلی
(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۵۳).

کوئی رام رام کہہ کر سُمرے ، کوئی بولے شیو شیو ہری ہری
کوئی دانا ، دینت ، دیو اٹل کوئی راچھس ، دیوت جن پری
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷).

گیان دھیان دی سرستی نوہ سمروں دن رات
کرپا مجھ پر کیجئے رکھئے اپنا ہاتھ

(۱۸۸۳ ، سانگ نوٹنکی ، ۲). [سمرن + نا ، لاحقۂ مصدر].

سُمَرْنی (ضم س ، فت م ، سک ر) امث.
چھوٹی تسبیح ، چھوٹی مالا ، جسے بعض لوگ ہاتھ میں رکھتے ہیں اور بعض کلائی میں پہنتے ہیں.

ہاتھ سمرنی بغل کترنی پڑھے بھاگوت گیتا رے
اورن کو تو گیان بتاوے آپ بھرت ہے ریتا رے
(۱۹۲۳ ، کبیر (فرہنگ آصفیہ)).

نہ دلا یاد او تسلسل اشک
سمرنیں یار کی کلائی کی

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰۸). [سُمرن + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سَمْرُوت (فت س ، سک م ، و مع) صف.
طاقت ور ؛ قابل ؛ لائق ، دولتمند ، تونگر. بڑے دل والا سمروت مرد اپنا نیک نام ہور بھلی ذکر دنیا میں رہ جانے کے خاطر لمبی حیات منگتا ہے . (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۴۷) . [سَمَرتھ (رک) کا بگاڑ].

سَمُرَہ (فت س ، ضم م ، فت ر) امذ.
ببول ، کیکر ، مغیلاں. لوگ جابجا درختوں کے سایے کے تلے متفرق ہو گئے آپ ایک سَمُرہ کے درخت کے تلے اوترے. (۱۸۵۳ ، الکلام المبین ، ۳۳). [ع].

سَمَرِی (فت س ، م) صف مث.
وہ فیصلہ یا سماعت جو بہت عجلت سے بغیر زیادہ چھان بین یا تحقیقات کے کر دیا جائے ، سوسری. ہم کو سمری طور پر غیرذمہ دارانہ اور شرپسند نہیں قرار دیا گیا تھا. (۱۹۸۲ ، رودادِ چمن ، ۲۰). [انگ Summary ـ خلاصہ ، تلخیص].

سَمْسار (فت س ، سک م) امذ.
آواگون ، عمل تناسخ.

کھوٹے ہمارے ہی کے بازار میں نہ چلے
گر ہوئے نظر تمہارا ہم زر چلے گا سمسار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۱). یعنی الم ، ماخذالم ، انسدادِالم اور انسدادالم کا راستہ مزید سمسار (آواگون) کا چکر بہ تعلق الم پیدائش فنا. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۳۵۸). [س : سنسار संसार].

سِمْسار (کس س ، سک م) امذ.
دلّال ، آڑتیا ، اڑھتیا ، ایجنٹ. دلّال اور سمسار جبر کیے جاویں گے. قیمت کے وصول کرنے پر. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۳۸). جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہم لوگ جو سوداگری کا پیشہ کرتے تھے سمسار کے نام سے پکارے جاتے تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۹۸). [ع].

سِمْساری (کس س ، سک م) امث.
دلّالی ، آڑت ، دلال کا کام ؛ دنیا داری. سمساری ہنے سوں جینا کریں گے. (۱۷۶۵ ، دکنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت ، ۲۴۳)). [سِمْسار + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَمَسْت (فت س ، م ، سک س) صف.
کُل ، تمام ، سب ، سارا. پرمانوشتروں کا روپ دھار کے سمست منشیہ جاتی کے سروں پر منڈلا رہا ہے. (۱۹۷۳ ، پگھلا نیلم ، ۷۰). [س : समस्त].

سَمَسْتان (فت س ، م ، سک س) امذ.
ریاست ، جاگیر جو کسی ہندو راجہ کو والی سلطنت کی طرف سے بطور عطیہ دی جائے. لفظ جاگیر میں سمستان بھی شامل ہے اور جاگیردار میں قابض سمستان. (۱۹۰۱ ، ارکان اربعہ ، ۸۱). سمستان مرکب ہے سم اور استھان سے. (۱۹۳۰ ، بیجناتھ ، احکام متعلق عطیات ، ۶). ہندوستانی ریاستوں سے بھی بڑی بلکہ بڑی بڑی جاگیریں سمستانیں اور پائیگاہیں بھی تھیں. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۹). [س : سَمْ + سْتھان सम+स्थान].

سِمِسْٹر (کس س ، کس مج م ، سک س ، فت ٹ) امذ.
تدریسی اداروں خصوصاً جامعات کے نظام تدریس میں نصاب یا جزو نصاب کی تکمیل کا وقت یا میقات. سالانہ طریقہ امتحان کے

مقابلے میں سمسٹر سسٹم ایک اچھا نظام ہے .(۱۹۸۶ ، جنگ، کراچی ، یکم ستمبر (میگزین ، ب)). [انگ : Semester].

سَمَشٹی (فت س ، م ، سک س) امث.
مجموعہ. نام آوازوں کی ایک سمسٹی ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۶). [س : سَمَشٹِ समष्टि].

سَمْسَرَن (فت س ، سک م ، فت س ، ر) امث ؛ امذ.
دنیا ، عالم ، راستہ ، رہگزر.

جھک ، طرارہ بھرا ، اڑی ، آسماں پہ پہنچی
حسیں ستاروں کی سَمسَرَن میں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۵۲). [س : سَنْسَرَن संसरण].

سَمْسکار (فت س ، سک م ، س) امذ ؛ ـہ سَنْسکار.
تعلیم و تربیت کے گہرے نقوش جو ذہن پر مرتسم ہو جاتے ہیں ، ذہن پر ثبت نقوش. اس میں بنیادی ارتسامات (سمسکار) ذایقے جبلتیں یا ساری گزشتہ زندگیوں (واسنا) کے میلانات داخل ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۳۹۳). [س : संस्कार].

سَمْسکِرت (فت س ، سک م ، س ، کس ک ، ر) امث (قدیم).
رک : سَنْسکِرت.

کہ سات سمندر نمن سمسکرت علم ہے
تو توڑے جیر وہ کاری دکھاوے اس کے گتاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۹). [سنسکرت (رک) کا ایک املا].

سَمْسَم (فت س ، سک م ، فت س) امذ.
لومڑی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع].

سِمْ سِمْ (کس نیز فت س ، سک م ، کس نیز فت س) امذ.
علی بابا چالیس چور کے مشہور قصے میں ایک بول جس کی تکرار سے خزانے کا دروازہ کھل جاتا (بطور تلمیح بمعنی دشوار). کمرے میں داخل ہوتے ہی سم سم نما دروازہ آہستگی سے بند ہو کر مقفل ہو گیا. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۸۸). سجی لگن اور کھوج نے ان کے لیے موسیقی کے سم سم دروازے کھول دئے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۰). [حکایت الصوت].

سِمْسِم (کس س ، سک م ، کس س) امذ.
تِل ، کنجد. سمسم : فارسی میں اس کو کنجد کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۰).

مَلے جو ریشمی بالوں میں روغنِ سِمْسِم
ہیں جس کے زمزمہ پرداز خُسروانِ عجم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۲۷). [ع].

سُمْسُم (ضم نیز کس س ، سک م ، ضم نیز کس س) امث.
گیلی لکڑی کے جلنے کی آواز ، سنسنانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [حکایت الصوت].

سِمْسِمانی (کس س ، سک م ، کس س) صف.
تل کی مانند چھوٹی چھوٹی (ہڈیاں). انگوٹھے کی سمسانی ہڈیاں اور نیز عظم منحرفہ اور پہلی پس رمغی ہڈی کے درمیان کا جوڑ بخوبی شناخت کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۷؟ ، جراحی اطلاق تشریح ، ۳۴۴). [سِم سِم (رک) + انی ، لاحقۂ نِسبت].

سِمْسِمانِیَّہ (کس س ، سک م ، کس س ، ن ، شدی بفت) امذ ؛ صف.
(طب) تل کی مانند چھوٹی چھوٹی ہڈیاں جو انگلیوں کے پوروں کے جوڑوں میں اور بعض عضلات کی نسوں میں پائی جاتی ہیں ؛ انگ : (مخزن الجواہر ، ۴۵۷). بعض ہڈیاں جوڑوں کے درمیان کی خلاء کو اس طرح پُر کرتی ہیں کہ عضلات کے اَوتار اور ہڈیوں کے درمیان جو رگڑ واقع ہوتی ہے اس کی ... حرکت میں کوئی فرق واقع نہ ہو ، مثلاً عظام سِمسمانیہ : (تل جیسی ہڈیاں : سِمسِم : تل). (۱۹۱۹ ، افادۂ کبیر مجمل (ترجمہ) ، ۵۸). [سمسانی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سَمْسَمَہ (فت س ، سک م ، فت س ، م) امذ.
ایک معرفت دقیق کو کہتے ہیں جو تحریر میں نہیں آسکتی ہے کیونکہ وہ ایک امر ذوق اور وجدانی ہے (مصباح التعرف ، ۱۴۸). [ع].

سَمَسِیّا (فت س ، م ، شد س بکس) امث.
مشکل سوال ، مسئلہ ، پیچیدہ بات. میرے خاندان کی سب سے بڑی سمسیا میری بیوی ہے ، وہ ساری زندگی میرے ساتھ محبت اور نفرت کے درمیان لٹکتی رہی ہے .(۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۱۴۶). [س : समस्या].

سِمِسْیا (کس س ، م ، سک س) امذ.
(ٹھگی) مسافر کو قتل کرنے میں مدد دینے والا ، ہاتھ پکڑنے والا (اپ و ، ۸ : ۱۹۴). [مقامی].

سِمِسْیائی (کس س ، م ، سک س) امث.
ٹھگوں میں سے کسی ٹھگ کا مسافر کا ہاتھ پکڑنا تاکہ اسے پھانسی دے دی جائے (مصطلحات ٹھگی ، ۱۰۹). اف : کرنا. [سمسیا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سَمْشان (فت س ، سک م) امذ.
(ہندو) مُردوں کو جلانے یا دفن کرنے کا مقام ، مرگھٹ. رشتہ دار کادھی کی مردہ لاش کو سمشان میں جلانے کے لیے اُٹھا لائے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۸۳). [س : شمشان समशान].

سِمْط (کس س ، سک م) امذ.
موتی یا منکا پرونے کا دھاگا یا ڈورا ، موتیوں کی لڑی.

ہے یہ سِلکِ الماس و سِمْطِ لآلی
نہیں ، تیرے دانتوں کی موجِ ضیا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۳). [ع].

سَمطُوطات (فت س ، سک م ، و مع) امذ ؛ ج.
گرم پانی یا بھاپ سے جلنا. بورک ایسڈ کے ساتھ بنا ہوا ایک مرہم حرقات اور سمطوطات (Burns And Scalds) میں خراش اور درد کو تسکین دینے کے لیے ... استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۶). [ع].

سَطِیس (فت س ، سک م ، ی مع) امذ.
(طب) ایک وزن جو پانچ سو چالیس تولے یا سات سیر گیارہ ماشہ دو رتی کے برابر ہے. سطیس: جرہ صغیرہ کے برابر ہے جو چار قسط کا وزن ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۶).[ع].

سَمْع (فت س ، سک م) امذ ؛ امث.
۱. **کان ، گوش.** خبر اس سانحے کی حضرت کے سمع شریف میں پہنچی. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۸).

ہاں شیفتہ پھر اس میں نصیحت ہی کیوں نہ ہو
سُنتے ہیں حرفِ تلخ کو بسمعِ رضا سے ہم

(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، ک ، ۵۰) . اللہ اُن کی دعاؤں کو شرفِ اجازت بخشتا ہے اور ان کی نداؤں کو جو دل کے اندر سے نکلتی ہیں سمع قبول سے سُنتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۲۳).
۲. **سُننا ، سننے کی قوت ، سماعت ، قوتِ سماعت ، سُننے کی حس.** کوئی بزرگوار اپنے سمع کے حال میں ای بیت بولے ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۱۱۲).

یقین ہے کہ اسے دردِ گوش ہو آتا
جو سمع درد کی میری وہ داستاں کرتا

(۱۷۸۸ ، دیوان جہاں دار ، ۸۱).

اس مہ سے بدحواسی و دل بستگی میں مہر
شم ، ذوقؔ لمس ، سمع ، بصر پانچوں ایک ہیں

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر (آغا علی خان) ، ۱۹۵). ہمارے پاس چند آلاتِ حِس ہیں ... یہ آلات بصر ، سمع ، شم ، شوق اور لمس ہیں. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۱۷) . ایک سے زیادہ مقامات پر سمع (سننے کی قوت) اور بصر (دیکھنے کی قوت) کے ساتھ قلب و فواد (دل) کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے . (۱۹۶۶ ، نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۶۱). [ع].

---بَصَری (---فت ب ، ص) صف.
(چیز) جس میں آواز اور تصویر دونوں کا استعمال کیا جائے . ایک سمع بصری (Audio Visual) دیوان ہونا چاہیے. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۶۸). [سمع + بَصَر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خَراش (---فت خ) صف.
کان کھانے والا ، ناگوار گفتگو سے پریشان کر دینے والا ، یاوہ گو. شدید شور و غل اور سمع خراش آوازیں قوت سماعت میں ۶ اِکائیوں کی حد تک خرابی پیدا کر سکتی ہیں. (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی (ترجمہ) ، ۳۲). اپنے فرسودہ ساز و سامان کے سمع خراش نعروں کے ساتھ روح ادب اور مذاقِ سلیم کو دعوتِ مبارزت دیتے ہیں. (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، کلیات پطرس ، ۲۵۵). [سمع + ف : خَراش ، خَراشیدَن - چھیلنا].

---خَراشی (---فت خ) امث.
بک بک کر کے دماغ پریشان کرنا ، کان کھانا ، دماغ چاٹنا.

فقط وہ سمع خراشی ہے اس سے کیا حاصل
نہ ہو سخن سے ترے گر دلِ بشر میں خراش

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۴۴). انہوں نے اپنا کلام سُنایا اور دیر تک سمع خراشی کرتے رہے. (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۲۹). نہ عوام کی صورت اس کو نظر آئے نہ عوام کی آواز اس کی سمع خراشی کا باعث بنے. (۱۹۸۲ ، رودادِ چمن ، ۱۶۱). [سمع خراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَوازی (---فت ن) امث.
موسیقی یا نغمہ وغیرہ سنانا جس سے سماعت لطف اندوز ہو . مشہور شاعر دیا رام کے ایک شاگرد نے جو فنِ موسیقی کے بڑے ماہر ہیں لوگوں کی سمع نوازی کی. (۱۹۳۵ ، خطباتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۲۸۰). [سمع + ف : نَواز ، نَواختَن - پالنا ، خوش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و طاعَت (---و مج ، فت ع) امث.
سننا اور فرماں برداری کرنا ، حکم سننا اور بجا لانا. اب تک عوام اور حاضرین کا کام جلسوں میں صرف «سمع و طاعت» تھا یعنی تقریروں کا سننا فصاحت بیان کی داد دینا اور زیادہ سے زیادہ ووٹ کے لیے ہاتھ اٹھا دینا. (۱۹۵۴ ، محمد علی ، ۱۱). تم اللہ سے سمع و طاعت کا عہد کر چکے ہو. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۱۸۹). [سمع + و (حرف عطف) + طاعَت (رک)].

سِمْع (کس س ، سک م) امذ.
بھیڑیے کا بچہ جو بجو سے پیدا ہو. سمع وہ ہے جو گرگ کا بچہ کفتار سے ہو اور عسار جو کفتار کا بچہ گرگ سے ہو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۰۰) . میں نے «سِمع» کو دیکھا کہ مانند شیر اور چیتے کے ہے . (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۳۲). [ع].

سَمْعاً وَ طاعَةً/طاعَتاً (فت س ، سک م ، تن ع ، بفت و ، ع ، تن ۃ بفت) م ف.
سمع و طاعت کے ساتھ ، (مجازاً) بسر و چشم (عربی فقرہ اردو میں مستعمل). تم کو بھی چاہیے کہ ہمارے حکم کو سمعاً و طاعۃً انقیاد کر کے برخلاف نکرو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳). سب نے سمعاً و طاعۃً کہا. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۳۷۷). طوعاً و کرہاً سمعاً و طاعتاً میں نے اپنی جیب سے بین الانسانی امتیاز کا مہلک ترین ہتھیار نکالا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۳).

سُمْعَت (ضم س ، سک م ، فت ع) امث.
رک : **سمعہ.** اُن آدمیوں کو عادل نہ جانو جو ریا و سمعت کے سبب سے جلب قلوب عوام کے لیے یا ازدیاد جاہ و مال کے لیے عدل کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۱۱۸). [ع : (س م ع)].

سُمْعَہ (ضم س ، سک م ، فت ع) امذ.
شہرت اور نیک نامی کے لیے اتنی زیادہ نیکی کرنا کہ جس کی خبر دوسروں کو ضرور ہو جائے ، عبادت و اپنے نیک اعمال دوسرں کو دکھلانے کے لئے ؛ وہ نیک عمل جو خالصۃً لِلّٰہ نہ ہو.

عبادت میں شوب ریا اور سُمعہ
ہیں انبارِ صد سالہ گندم کی مُوشاں

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۲۱). ظالمین سے مُراد وے ہیں جو

زکواۃ نہیں دیتے یا وے جو صدقوں کو بے موقع دیتے ہیں یا وے جو ریا و سمعہ کے لیے دیتے ہیں۔ (۱۸۶۰، فیض الکریم، ۲۱۸)۔

دیکھا شعارِ اہلِ ورع سُمعہ و ریا
آتی پسند صحبتِ دیرِ مغاں مجھے

(۱۹۳۳، صوتِ تغزل، ۱۸۷)۔ [ع]۔

سَمْعی (فت س، سک م) صف۔
سَمْع (رک) سے **منسوب یامتعلق، سننے سے متعلق۔** بصری اور تحریری مرکز کے مابین راستہ کھلا رہتا ہے اور بصری و سمعی و تکلمی راستوں کا راستہ بند رہتا ہے۔(۱۹۳۷، اصولِ نفسیات، ۱ : ۷۳)۔ مینڈک کے باصری (دیکھنے سے متعلق) سمعی (سُننے سے متعلق) اور شامی (سونگھنے سے متعلق) اعضا کے گرد تین جوڑ حسی کیسے یا دراجک ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۱، اساسی حیوانیات، ۱۴۸)۔ [سمع + ی، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ بَصَری (ـــ فت ب، ص) صف۔
سماعت اور بصارت سے متعلق، آواز اور تصویر کے استعمال سے تعلق رکھنے والا۔ انھیں اقبال کی شاعری کے سمعی بصری عوامل کا مشترک عنوان دیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۸۵، تفہیم اقبال، ۴۸)۔ [سمعی + بصری (رک)]۔

ـــ نَلی (ـــ فت ن) امث۔
(علم تشریح) وہ نلی جو بلعموم سے کان کے طبلی کہفہ تک جاتی ہے۔ طبلی کہفہ میں طبعی عصب رسد کی شاخیں دیتا ہے .... سمعی (Eustachian) نلی کی مخاطی جھلّی کو۔ (۱۹۴۵، پریکٹیکل اناٹمی، ۳ : ۲۲۱)۔ [سمعی + نلی (رک)]۔

ـــ و بَصَری (ـــ و مج، فت ب، ص) صف۔
رک : **سمعی بصری۔** ماحول کی صفائی اور متعدی بیماریوں کے بارے میں اخبارات، اجتماعات، سمعی و بصری اعلانات، تقریر و تصویر، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے شعور بیدار کیا جائے۔ (۱۹۷۱، تعلقات عامہ، ۲۷۰)۔ [سمعی + و (حرفِ عطف) + بصری (رک)]۔

سُمْعی (ضم س، سک م) امث۔
رک : **سمعہ۔** نفع نہ ہو گا جب تک انکو ... خالص اللہ کے واسطے نہ کرے اور انکے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ارادہ نہ رکھے، ... ریا اور سُمعی کے واسطے کیا تو اسکو ثواب نہیں۔ (۱۸۶۰، فیض الکریم، ۲۰۵)۔ [سُمعہ کا ایک قدیم اِملا]۔

سَمْعِیات (فت س، سک م، کس ع، شد ی) امث ؛ ج۔
سماعت کے متعلق علم ؛ سماعت سے متعلق چیزیں یا باتیں۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ نے نہیں جلایا اور یہ ہمکو تحقیق طور سے (اوس قاعدہ کی رو سے جس سے ثبوت سمعیات کا عقل سے ہو سکتا ہے) معلوم ہو گیا ہے۔(۱۹۰۵، سائنس و کلام، ۷۲)۔ ہندوؤں کے سب سے بڑے لغوی پانِنی نے غالباً اسی زمانے میں فروغ پایا اس نے سنسکرت زبان کو معین کیا اور سمعیات کو غیر معمولی اہمیت دی۔ (۱۹۵۷، مقدمۂ تاریخ سائنس، ۱، ۱ : ۲۴۲)۔ [سَمْع (رک) + یات، لاحقۂ جمع]۔

سِمْفَنی (کس س، سک م، فت ف) امث۔
(موسیقی) ایک خاص نغمہ جو آرکسٹرا میں بجایا جاتا ہے اور جس میں کئی بالکل مختلف گتیں ساتھ چلتی ہیں۔ یہ سارا منظر ایک عظیم سمفنی تھی، بڑا گھمبیر راگ تھا۔ (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۷۴۱)۔ تبھی سمفنی میں اتنے اُتار چڑھاؤ آتے ہیں اور کئی کئی گتیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ (۱۹۸۲، پچھتاوے، ۱۴۵)۔ [Symphony]۔

سَمَک (فت س، م) امث۔
۱. **مچھلی، ماہی، حوت۔**

غرقِ آبِ اشک سے ہوں لیک اڑا جاتا ہوں
جوں سمک گو کہ مرے ڈوبے ہیں پر پانی میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۵۶)۔

نہایت تھی کوچک مگر وہ سمک
کہ زندہ گئی دشتِ ہاموں تلک

(۱۸۳۰، معارج الفضائل، ۲۳۹)۔ ان میں سے بعض سمک بیضوی اور آہکی اقسام شبل ہے۔ جن میں کچھ زیادہ رکازدار پٹیاں پائی جاتی ہیں۔ (۱۹۳۱، خلاصہ طبقات الارض ہند، ۵۳)۔ ۲. (راویۃ) **ایک مچھلی جس کی پشت پر ایک گائے اور گائے کے ایک سینگ پر زمین ہے جس سے زلزلہ آ جاتا ہے ؛ (مجازاً) زمین کا سب سے نچلا طبقہ، تحت الثریٰ، پاتال۔**

اس سب کون سٹ او نبی خدا کے
سلطان سمک کے ہور سما کے

(۱۷۰۰، من لگن، ۸۹)۔ نیو اس کی تابہ سمک، منارے اس کے سر بہ فلک۔ (۱۸۰۵، آرائش محفل، افسوس، ۶۹)۔

طاری ہر اک پہ خوف شہِ انس و جاں کا ہے
اک غل سمک سے تا بہ سما الاماں کا ہے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵ : ۱۹۷)۔

اٹھو سر بلند و فلک کے اٹھو
اٹھو تہ نشینو سمک کے اٹھو

(۱۹۳۲، بے نظیر شاہ، کلام بے نظیر، ۳۷۴)۔

تو ہی سرِ بحر و بَر تو ہی سرِ خشک و تر
تو ہی بطونِ سمک تو ہی درونِ سما

(۱۹۸۴، سمندر، ۱۶)۔ [ع]۔

ـــُ الْاَعْزَل (ـــ ضم ک، غم ا، سک ل، فت ا، سک ع، فت ز) امذ۔
رک : **سماک الاعزل۔** برج سنبلہ جنوبی جس کو اہلِ ہند کنیا کہتے ہیں ... ستارہ قدر اول کا بائیں ہاتھ پر ہے جس کا نام سمک الاعزل ہے۔ (۱۹۰۲، سیر افلاک، ۹۴)۔ [سمک + رک : ال (۱) + اعزل (رک)]۔

ـــُ الرَّمْل (ـــ ضم ک، غم ا، ل، شد ر بفت، سک م) امث۔
ایک قسم کی مچھلی جو ریت میں پائی جاتی ہے، یہ گرگٹ کی طرح ہوتی ہے مگر اس کی جلد نہایت آبدار ہوتی ہے، ریگ ماہی، ریگنی۔ بعض نے لکھا ہے کہ سمکۂ صیدا کو سمک الرمل بھی کہتے ہیں اس لیے کہ وہ ریت میں بھی ملتی ہے۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۴ : ۲۳۸)۔ [سمک + رک : ال (۱) + رَمل (رک)]۔

---سے تا سما ک/سے سما ک تک م ف.
زیر زمین مچھلی سے سما ک ستارے تک ؛ (مراد) زمیں سے آسمان تک ، کلیۃً ، سر تا پا. سبحان اللہ ایسے آفتاب خیر اور برکت نے مطلع ذات مطلق سے اطراف کائنات میں طلوع فرمایا کہ جس کے جمال عالم افروز نے فرش سے عرش تک منور کر دیا اور سمک سے سما ک تک نام کفر و ظلمات کا باقی نہ رکھا. (۱۸۳۳ ، مولود شریف ، ۱۲).

سب اختیار ان کو سمک سے ہے تا سما ک
ہر شے کا ان کو درک ہے کیا زندہ کیا ہلا ک
(۱۸۸۹ ، میلادِ معصومین ، ۸۲).

آ نہیں سکتی نظیر اُن کی زمانے میں نظر
مل نہیں سکتی مثال ان کی سمک سے تا سما ک
(۱۹۲۲ ، ز ، خ ، ش ، فردوسِ تخیل ، ۳۴۱).

---سے سَما تک م ف.
زیر زمین مچھلی سے آسمان تک ؛ مراد : زمین سے آسمان تک ؛ کلیۃً ، سر تا پا.

سَمک سے سَما تک یہاں ہم نے دیکھا
غرض غور کر ہر مکاں ہم نے دیکھا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، انتخابِ دیوان ، ۱۶۰). ضیائے قمر آرائشِ نور نظر ، سمک سے سما تک صفا پرور ، باد مسرت انگیز. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱).

سَمَکات (فت س ، م) امث.
رک : سمکیات. ماہی گیری سے متعلق انگریزی لفظ Fishery کا ترجمہ عموماً سمکات کیا جاتا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۱۳۸). [سَمک (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

سَمَکَۃ/سَمَکہ (فت س ، م ، ک) امث ؛ امذ.
مچھلی ، ماہی ، حوت (رک : تحتی). [ع].

---الصِّیدا (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ص ، ی لین) امث.
۱. **رک : سمک الرمل** . عربی میں جس مچھلی کو سمکۃ الصیدا ... کہتے ہیں وہ علی العموم یہی ریگ ماہی سمجھی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۷). ۲. **ایک قسم کی مچھلی جو ملک شام کے ایک چشمے میں ملتی ہے.** شیخ نے اپنے مجربات میں لکھا ہے کہ سمکۃ الصیدا کو سمکۂ بتوب بھی کہتے ہیں کیونکہ سر زمین شام میں صیدا نامی شہر کے پاس ایک بستی کا نام بتوب ہے اور وہاں کے ایک چشمے میں یہ مچھلی ملتی ہے اوس چشمے کا نام ثول ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۷). [سمکۃ + رک : ال (۱) + صیدا (عَلَم)].

---المُتَقَدِّمَہ (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ت ، ق ، شد د بکس ، فت م) امذ.
(ہیئت) **کوکبۃ السمکین جو دو مچھلیوں کی شکل کا ہے اس کی ایک شکل کا نام.** کوکبۃ السمکین یعنی حوتان اس کے ستارے داخل الصورت چونتیس اور چار خارج الصورت ہیں اور یہ دو مچھلیاں ہیں ایک کو سمکۃ المتقدمہ کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۱). [سمکۃ + رک : ال (۱) + متقدّم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---بَتُّوب/ثَوْل کس اضا (---فت ب ، و مع/و لین) امث.
رک : سمکۃ الصیدا ، معنی نمبر ۲. شیخ نے اپنے مجربات میں لکھا ہے کہ سمکۃ الصیدا کو سمکہ بتوب بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۷). سمکہ بتوب بولتے ہیں اور کبھی ... خاص اس ندی کی طرف نسبت دے کر سمکۂ ثول پکارنے لگتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۸). [سمکہ + بتوب (شام میں ایک بستی کا نام)/ ثول (بتوب کا ایک چشمہ)].

---جُنُوبی کس صف (---ضم ج ، و مع) امذ.
(ہیئت) **مچھلی کی شکل کا ستاروں کا جُھرمٹ جو جنوب کی طرف ہے.** سرطان اس وقت طلوع ہوتا تھا جب کہ سمکہ جنوبی غروب ہوتا تھا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۸۶). [سمکہ + جنوبی (رک)].

سَمَکِیّات (فت س ، م ، کس ک ، شد نیز خف ی) امث ؛ ج.
مچھلیوں کا علم ، (انگ : فشریز Fisheries). ۱۹۳۵ء میں سمکیات میں تحقیقاتی کام شروع ہوا اور ایک ادارہ ساحلی مقام پر اس تجارت کو فروغ دینے کے لیے قائم کیا گیا. (۱۹۴۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۳۱). سمکیات ایک ایسی جامع اصطلاح ہے جس میں مچھلی کے تمام پہلو اور عادات وغیرہ شامل ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۱۰). [سَمک (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

سُمُکھ (ضم س ، م) صف.
اچھے یا خوبصورت چہرے والا ، خوبرو ؛ عالِم (قدیم اردو کی لغت ؛ پلیٹس). [س : समुख].

سُمُّکھ (فت س ، شد م بضم) م ف.
سامنے ، روبرو ، مقابل. اب آپ کان رکھ کے آنکھیں ملا کے ، سمکھ ہو کے ٹک اُدھر دیکھیے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵). [س : सम्मुख].

سُمْکھات (ضم س ، سک م) امث.
حُسن ، رعنائی ، دل کشی ، خندہ روئی ، جاذبیت.

کل لڑ گئیں کوچے میں آنکھوں سے مری انکھیاں
کچھ روز ہی آپسمیں دو دو چلیں سمکھاتیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۲۲).

آنکھ لڑ جائے ہے یوں اب بھی تو اس کی محرم
لیک نظروں میں وہ آگے کی سی سمکھات نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۳). [سُمکھ (رک) + ات ، لاحقۂ کیفیت].

سِمَگَل (کس نیز سک س ، فت م ، گ) صف ؛ رک : اسمگل.
ناجائز طور پر کسی ملک میں داخل شدہ شخص یا چیز وغیرہ . ہمیں جرمنی پہنچانے کا بندوبست کیا جائے ہم وہاں سمگل ہونا چاہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۹۷). اف : کرنا ، ہونا. [انگ : Smuggle].

سِمَگْلَر (کس نیز سک س ، فت م ، سک گ ، فت ل) امذ ؛ سہ اسمگلر.
خلاف قانون درآمد یا برآمد کرنے والا. سمگلر اپنے بند سامان کے اندر بلکہ بعض اوقات اپنے بدن کے اندر سونے کی اشیا چھپا لیتے ہیں (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۲۶۹) [انگ : Smuggler].

سِمَگْلِنگ (کس نیز سک س ، فت م ، سک گ ، کس ل غنہ) امث ؛ سہ اسمگلنگ.
خلاف قانون درآمد یا برآمد ، محصول دیئے بغیر چوری چھپے ایک ملک کا مال دوسرے ملک پہنچانا. میں گداگر نہیں بن سکتا تو مجھے سمگلنگ کرنی چاہیئے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۰۲). اچھا تو اب یہ بھی سُن لو آڑھت کا تو صرف بہانہ ہے وہ سمگلنگ کرتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۱۳). [انگ : Smuggling].

سَمَن (فت س م) امث.
چنبیلی ، یاسمین.

تج انگ پاس من منے پھل ہو کھلے سو ہیں
سو پاس نا سمن منے نا مشک نا عنبر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).

آیا ہے جب سیں باغ طرف وو کتاب رو
تب سے ہوا ہے صفحۂ سمن غلط

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۳).

رابیل ، نگیر اور مولسری ، مدمالت ، بیلا اور سمن
دوپہری ، گیندا ، گلِ لالہ ، نافرماں کرنا بان مدن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸).

گویا زمینِ عطر ہے خاکِ جسمِ پاک
شبو کی بو ہے زلف میں تن میں سمن کی بو

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۹۸).

اے سمن بر ، لالہ رُخ ، اے سیم تن ، زہرہ جبیں
اے کلیسائے محبت کی مُقدّس نازنیں

(۱۹۴۴ ، نبض دوراں ، ۴۳).

شبو ، شاخ ، شجر ، سمن
مہندی ہاتھ اور پھول لگن

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۸۵). [ف : سَمَن ، یاسمن ۔ یاسمین ، قب : س : سَمَن सुमन].

ـــ اَنْدام (ـــ فت ا ، سک ن) صف.
سیم تن ، صبیح ، گورے بدن کا ؛ (کنایۃً) حسین ، محبوب.

نہ کانٹوں پر کوئی یوں لوٹے جوں میں بسترِ گل پر
ترے بن کروٹیں شب اے سمن اندام لیتا تھا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۷). ہوا دوزخ سے بڑھ کر جگر تاب تھی ... ایک جانب نازنینانِ سیم ساق و سمن اندام یعنی مہرخ و بہارگلفام نے پرا جمایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۱۷).

رنواس میں تھیں کچھ سمن اندام جلوہ گر
کچھ قلعے میں جوان تھے ناآزمودہ کار

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۵). [سمن + اندام (رک)].

ـــ اَنْدامی (ـــ فت ا ، سک ن) امث.
صباحت ، ملائمت ، نزاکت.

غنچۂ گل ہے شکلِ زباں گلبرگ نہیں گویا ہے زباں
ہوتی چمن میں کس کی بیاں توصیف سمن اندامی ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۸۰). [سمن اندام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَر (ـــ فت ب) صف.
رک : سمن اندام.

سمنبر پری (ہے) ادک نازنیں
سہیلے کمل سے ہے نازک تنی

(۱۶۷۲ ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۲۵).

کانپے نہ ہوا سے وہ سَمَن بر
اے عشق جو کچھ کہ ہو سو مجھ پر

(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ۲۲).

گلشن میں سمن بروں کو لایا
نسریں بدنوں سے گھر بسایا

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۳).

وہ گُل رخاں سمن بر کے قہقہے نہ رہے
وہ بُلبلانِ خوش الحاں کے چہچہے نہ رہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۰).

سمن بروں سے غنیمت ہے رسم و راہ رہے
اگر سیاہ ہے فردِ عمل سیاہ رہے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۰). [سمن + بَر (۹)].

ـــ بَری (ـــ فت ب) امث.
جسم کا گورا پن و ملائمت.

تو وہ بہارِ باغِ حُسن جس پہ کرے نثار جان
لالہ رُخی سُہی قدی گلبدنی سمن بری

(۱۸۵۱ ، مومن ، قصائد ، ۹۵). [سمن بَر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بُو (ـــ و مع) صف.
چنبیلی جیسی خوشبودار ؛ (کنایۃً) محبوب.

اس کی نظر میں ہے گُلِ نرگس سفید داغ
جو مبتلا ہے شوخ سمن بو کی چشم کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۳). اندر مکانات کے پریزادان طلسم نازنینانِ گُل اندام و سمن بو رہتی تھیں ... راستہ طلسم ہوشرُبا میں جانے کا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۷۶).

پھر پریشاں ہو کوئی زلفِ سَمَن بُو اور ہم
رات بھر تحقیقِ اسبابِ پریشانی کریں !

(۱۹۴۸ ، غزال و غزل ، ۷۷). [سمن + بُو (رک)].

ـــ پَت (ـــ فت پ) امذ.
چنبیلی کی پتی یا پھول (دکھنی اُردو کی لغت).

سمن پت بھری ہے اویک ناز تن
سہیلی کنول سوں ہے نازک بدن

(۱۶۴۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲). [سمن + پَت ۔ پتّا].

ـــ پَیکَر (ـــ ی لین ، فت ک) صف.
رک : سمن اندام.

سمن پیکر ہو تم گلشن کی زینت
تمہیں کیا دشت پیماؤں سے لینا
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۰۷). [سمن + پیکر (رک)].

---تَن (---فت ت) صف.
رک : سمن اندام.

عجب دریا چہ اوپر تھا نشیمن
وہاں ایک راجہ بیٹھا تھا سمن تن
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۴). [سمن + تَن (رک)].

---رُو (---و مع) صف.
گورا ، صبیح ، خوب رو ، گورا چٹا ؛ (کنایةً) محبوب.

سرو قداں کے قد کے نونہالاں
سمن رویانکے گا لانگے گالاں
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۵).

تصوّر سے سمن رویوں کے یہ خالی نہیں رہتا
ہمارا دل ہے یا کمرہ ہے کوئی کنج گُلشن کا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۵۷). [سمن + رُو (رک)].

---زار امذ.
جگہ یا مقام ؛ چنبیلی کے پھولوں کا تختہ یا باغ ، جہاں ہر طرف چنبیلی کے پھول کھلے ہوں.

سمن زار کے تو کمر تار ہے
کمر تار کے نار اوتار ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴) [سمن + ف : زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---سِیما (---ی مع) صف.
سمن رُو ، حسین ، محبوب (نوراللغات). [سمن + سیما (رک)]

---عِذار (--- کس ع) صف.
رک : سمن رُو. اے شاہزادۂ سمن عذار میں ناچار ہوں ، حکم خداوند سے ورنہ یہ کنیز تجھ پر ہزار جان سے شیفتہ و نثار ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۴۹). [سمن + عذار (رک)].

سَمَن / سَمّن (فت س ، م / شد م بفت) امذ.
(قانون) عدالت میں حاضر ہونے کا تحریری حکم ، پروانۂ طلبی ، اطلاع نامہ. اتنے میں عدالت کے مذکوری نے سمن لا کر دیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۵). ایک دن خان صاحب نے کہا آج کل تو ادھر خوب گُل چھرے اڑا رہے ہیں ... بے دخلی کا سمن پہنچے گا تو حواس درست ہو جائیں گے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸۳). وہ مدینہ آیا ہی تھا کہ اسے ایک سمن ملا ، عدالت کا بُلاوا! حکم سخت تھا منصور کو تعمیل کرتے ہی بنی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۷). [انگ : سَمَنز Summons کا مخفف].

---تعمیل ہونا ف م.
سمن کا اس شخص کے پاس پہنچ جانا جس کی طلبی ہو. صدر خلافت کمیٹی کو پتہ نہ تھا کہ ان پر بارگاہ وزارت عظمیٰ کا سمن تعمیل ہونے والا ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۰).

---جاری کَرنا محاورہ.
(قانون) کسی کو طلب کرنا. مفتی صدرالدین آسمان پر تمہارے نام سمن جاری نہیں کرا سکتے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۳).

---جاری ہونا ف م.
قانون کے مطابق طلبی ہونا ، عدالت یا حکومت کی طرف سے طلبی کا پروانہ جاری ہونا. مدعا علیہم پر سمن جاری ہووے المرقوم ۳ نومبر ۸۰ء دستخط حاکم. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی ، ۱۰۵). میرے حلفی بیان کے بعد عدالت سے میونسپل کمیٹی کے نام سمن جاری ہوئے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۶۸).

---حاضِری جَواب دِہی (--- کس ض ، فت ج ، کس د) امذ.
(قانون) اس میں یہ حکم مندرج ہوتا ہے کہ کوئی دستاویز جو مدعا علیہ کے قبضہ یا اختیار میں ہو اور جس میں نسبت روئداد مقدمہ مدعی کے کچھ شہادت ہو جس پر مدعا علیہ کو اپنی جواب دہی کی تائید کے لئے استدلال کرنا منظور ہو پیش کرے (اُردو قانونی ڈکشنری). [سمن + حاضری (رک) + جَواب دِہی (رک)].

---قَطْعی مُقَدَّمَہ (---فت ق ، سک ط ، ضم م ، فت ق ، شد د بفت ، فت م) امذ.
(قانون) **اس میں مدعا علیہ کے نام یہ ہدایت درج ہوتی ہے کہ اس تاریخ کو ایسے گواہ پیش کرے جن کی شہادت سے اپنی جواب دہی کی تائید کے لئے مدعا علیہ کو استدلال کرنا منظور ہو** (اُردو قانونی ڈکشنری). [سمن + قطعی (رک) + مقدمہ (رک)].

---مَنْسُوخ کَرنا ف م.
(قانون) اطلاع نامہ کو رد کرنا اور واپس لینا (اُردو قانونی ڈکشنری).

---مَوسُومَہ قَیدی (---و لین ، و مع ، فت م ، ی لین) امذ
(قانون) وہ سمن جو قیدی کے نام کا ہو (اُردو قانونی ڈکشنری).
[سمن + مَوسُوم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث + قیدی (رک)].

---نِکالْنا محاورہ.
رک : سمن جاری کرنا. اس الزام کی بنا پر مجھ پر سمن نکالا جانا چاہیے تھا مگر آپ نے اس بہانے سے وارنٹ جاری کیا. (۱۹۲۱ ، خطوط محمد علی ، ۲۷).

سَمْن (فت س ، سک م) امذ.
گھی ، چربی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع].

سِمَن (کس س ، فت م) امذ.
موٹا ہونا ، موٹاپا ، فربہی (مخزن الجواہر). [ع].

---مُفْرِط کس صف (---ضم م ، سک ف ، کس ر) امذ.
زائد فربہی ، بہت موٹاپا. سمن مفرط جس میں قوائے حیاتیہ اور جذبات شہوانیہ پامال ہوجاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی) جولائی ، ۹۹). سمن مفرط خوراک کے اندر کاربو ہائیڈریٹس اور چربی کی وافر مقدار کا نتیجہ ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۰۷). [سِمَن + مُفرط (رک)].

سُمَن (ضم س ، فت م) امذ (قدیم).
پھول، گُل. سمن ، بضم در ہندی بہ معنی مطلق گُل است. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۵). [س : सुमन].

سَمْنا (فت س ، سک م) ف ل (قدیم).
سمانا.

من مانا نیہہ سمتا نہیں
ای بھائیو ہوں سوں کروں

(۱۵۶۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسرارالله (ق) ، ۱۱۳).
[سمانا (رک) کی ایک قدیم شکل].

سِمْنانی (کس س ، سک م) صف ؛ امث.
علاقہ سمنان سے منسوب یا متعلق ؛ بحیرہ خضر کے نواح میں بولی جانے والی ایک بولی کا نام. بحیرۂ خضر کے گرد و نواح میں مندرجہ ذیل بولیاں بولی جاتی ہیں : مازندرانی ، گیلکی ، تالی ، تات ، سمنانی ان میں سے تالی اور تات روس کے علاقوں میں بولی جاتی ہیں. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۸۰). جس کی نمائندہ زبانیں زمانۂ حال میں نواح بحیرۂ خزر میں سمنانی اور نواح کاشان و اصفہان میں گورانی ہے.(۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۷۰).
[سمنان (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِمِنْٹ (کس س ، کس مج م ، سک ن) امث ؛ سیمنٹ.
تعمیری مسالا جو کھریا اور چونا وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا ہے ، یہ مسالا پانی ملانے کے بعد جب خشک ہو جاتا ہے تو پتھرکی طرح بن جاتا ہے اور ایک مرتبہ خشک ہونے کے بعد دوبارہ استعمال میں نہیں آتا ، کھریا ، چونا. سمنٹ سازی کے لئے اہم ترین خام اشیا کھریا یا چونےکا پتھر اور چکنی مٹی درکار ہوتی ہیں (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۵۱). [انگ : Cement].

سَمَنْد (فت س ، م ، سک ن) امذ.
۱. وہ گھوڑا جس کے جسم کا رنگ بادامی اور ایال اور دُم و زانو سیاہ ہوں یا زانو اور اگلے پچھلے پانو کے بال سیاہ ہوں (یہ مبارک خیال کیا جاتا ہے).

گزری تمام عمر اسی سوچ میں اوسے
سبزہ سمند بوز بناوٗں میں یا سرنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۱۰).

ہے ستودہ صفات اسپ سمند
نیک تن نیک فال خوش پیوند

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۶). ملک عرب میں نقرہ ، ابلق ، سمند نہیں ہوتا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵۴). گھوڑے کے مختلف رنگ ہوتے اور اکثر وہ اپنے رنگ کے نام سے بولا جاتا ہے ، جیسے کمیت ، سرنگ ، سمند ، سبزہ ، شرغہ... کے نام سے مشہور ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۹). **۲. گھوڑا.**

سمند ہدا رہ نوردِ جہاں
دکھایا لجا منزل لا مکاں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۶). چاروں شہزادے اپنے اپنے سمندِ باد رفتار پر سوار ہو کر بطریق شہر میں آئے اور اِدھر اُدھر گشت کرنے لگے. (۱۸۰۳ ، گُل بکاولی ، ۷).

سر کو ملا ملا کے ہونے دم بخود چرند
ڈر سے بپھر بپھر کے الف ہو گئے سمند

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۲۰). وہ اپنے سامنے ایک اُصول رکھتے تھے اور اس کے تحت نکتہ چینی کا سمند ہوا سے باتیں کرتا تھا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۳۶). **۳. زرد رنگ.**

اے دن ، اپنا جلد مت کر توں سمند
تیری جولاں سیں یہ گھر میدان ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۰). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.
لگام سخت کرنا ، گھوڑے کو تیز کرنا.

ہم کو یہ طعن و طنز کی باتیں نہیں پسند
کوفے میں لینگے دم جو اٹھائینگے پھر سمند

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۲).

---اُڑانا محاورہ.
گھوڑے کو بہت تیز دوڑانا.

لڑائی کے فن میں ہیں کیا ہوشمند
کہ اکثر اوڑا کر وہ اپنے سمند

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۳۸).

---ِ بادْپا کس صف(---سک د) امذ.
نہایت تیز رفتار گھوڑا. جن میں سے تیس ہزار پیدل سپاہی ہیں ، جو غزال رعنا اور سمند بادپا سے زیادہ تیز چلتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۴). آہنی نعلوں کا ذکر واقعہ نگاری ہے مگر سمند بادپا کے ساتھ ان کو گردوں کا ہلال بنا دینا صفی کے بادشاہ تشبیہات ہونے کی دلیل ہے.(۱۹۵۳ ، دیوان صفی (مقدمہ) ، ۱۶). [سمند + بادپا (رک)].

---بگڑْنا محاورہ.
گھوڑے کا شوخی کرنا.

چابک سوارِ عرصۂ حُسن و جمال ہیں
بگڑا سمندِ ناز تو ہم نے بنا دیا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---بَگھمَری کس صف(---فت ب ، گھ ، شد م بفت) امذ.
وہ گھوڑا جس کا تمام جسم گلدار ہو ، دُم و ایال مع پیروں کے سیاہ ہوں. (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۴). [سمند + بگھمر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---جَولاں کَرنا محاورہ.
گھوڑا دوڑانا ، گھوڑا تیز کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---چَمکانا محاورہ.
گھوڑا دوڑانا ، گھوڑے کی رفتار کو تیز کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---چھیڑْنا محاورہ.
گھوڑا تیز کرنے کے لیے ایڑ لگانا.

چھیڑتا ہے کیوں سمندِ عمر کو
عرصۂ ہستی نہایت تنگ ہے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۹).

---سیاہ زانُو کس صف (--- کس س ، و مع) امذ.
وہ گھوڑا جس کے چاروں پانو مع دُم و ایال سیاہ ہوں ، باقی تمام مونہے جسم بادامی کسی قدر شوخی مائل ہو (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۴). بڑی بیگم نے حکم دیا کہ فوراً سمند سیاہ زانو حاضر ہو. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۴ : ۶۶) . مجھ کو تو یہ سمند سیاہ زانو بہت پسند ہے. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۱۲) . [سمند + سیاہ (رک) + زانو (رک)].

---کَڑنا محاورہ (قدیم).
ایڑ لگانا (قدیم اردو کی لغت).

---گُلدار کس صف (---ضم گ ، سک ل) امذ.
وہ گھوڑا جس کے جسم پر مختلف رنگ کی چتیاں پڑی ہوں اور دُم ، ایال اور پانو سیاہ ہوں. (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۴). [سمند + گُل (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---ِ ناز پَہ/پر (کو) اِک اَور تازِیانَہ ہونا محاورہ.
شوخی اور شرارت کے لیے مزید بہانہ ہاتھ آنا.
کھلا نشے میں جو پگڑی کا پیچ اس کی میر
سمندِ ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۳). صنعتِ حقیقی کا ایک نمونہ تھی اور سن و سال سمندِ ناز پہ ایک اور تازیانہ. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۸۳).

سَمُنْد (فت س ، ضم م ، سک ن) امذ (قدیم).
سمندر ، بحر.
جوں کی بُند سمند میں یا سمند بُند میں
(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۱۰۲).
بند مہندی کے پاتاں منے ، گل لال جوں پاتاں منے
موتی جھڑیں پاتاں منے ، جھل تھے سمند کھارے اپس
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ۱ : ۱۷۲).
بچن کے سمند کا ہوں غوّاص میں
دھرن ہار ہوں موتیاں خاص میں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳). بہت سے اسما اور افعال جو اب اردو میں متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں ... سمند - سمندر. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصہ صرف) ، ۴۹). [سمندر (رک) کا مخفف].

---سوک (---و مج) امذ (قدیم).
شورہ، سمندری نمک (دوا میں مستعمل). نظروں: بورہ سرخ است بعضی گویند نمک دریاست بہندوی سمند سوک گویند. (۱۴۳۳ ، زفان گویا (اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۷ء ، ۱۲۹)). [س : سمندر شوش समुद्रक्षोप].

سَمُنْدَر (فت س ، م ، سک ن ، فت د) امذ.
ایک کیڑا جو آگ میں پیدا ہوتا ہے اور آگ ہی اس کی غذا ہے ، اگر آگ سے باہر نکلے تو فوراً مر جاتا ہے.
بھونک کوں خورش جب توں بارا کیا
سمندر کے تیں آگ چارا کیا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳).
عشق کی آگ میں رہے دن رین
یار تیرا مگر سمندر ہے
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۱).
اپنی اپنی جا پر راحت سب کو ہے ، یہ کب ہو ظفر
خانۂ ماہی آگ میں ہو اور جائے سمندر پانی میں
(۱۷۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۹۸).
تری قدرت سے زندہ ہے الہیٰ
سمندر آگ میں پانی میں ماہی
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکرِ حبیب ، ۱۲۱). [ف : (سام - آگ + اَنْدَر - میں)].

سَمُنْدَر (۱) (فت س ، م ، فت نیز ضم م ، سک ن ، فت د) امذ.
بحر ، ساگر.
تجہ نور کی نسبت پیاسا تو سمندر سات بُند
خورشید یک گوہر لہے تج حُسنِ گوہر بار کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۴۹).
کل سیر کیا ہم نے سمندر کو بھی جا کر
تھا دستِ نگر پنجۂ مژگاں کی تری کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸). شیریں اور تلخ سمندر ملے ہوئے ہیں مگر ... درمیان ایک حدِ فاصل ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۰).
کیسے سیلاب صفت لوگ ہوئے پیاس میں گُم
کیا سمندر ہے کہ صحرا نظر آئے ایکے
(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۴۵). [س : سمندر समुद्र].

---بِلونا محاورہ.
بہت تلاش و جستجو کرنا. (کنایۃً) بہت رونا.
پایا نہ دل بہایا ہوا سیل اشک کا
میں پنجہ مژ سے سمندر بلو چکا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۴۷).

---پات امذ.
رک : سمندر سوکھ (معنی نمبر ۱). سمندر سوکھ ... مارواڑی میں کھاد بیل اور سنسکرت و ہندی میں سمندر پات ... مرہٹی میں سمندر شوکھ ... کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۵). [سمندر + پات (رک)].

---پار م ف.
سمندر کے دوسرے کنارے پر ؛ (کنایۃً) بہت دور.
مجھ کو آنکھوں نے ڈبویا اس تلک پہنچا نہ برق
خانۂ محبوب اشکوں سے سمندر پار تھا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۰۳).
ہمکنار اس بحر خوبی سے نہ ہوں گے اکبر آپ
ایسے منصوبے سمندر پار رہنے دیجیے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۹۸). سمندر پار رہنے والے چونکہ

صحیح حالات سے کماحقہ واقفیت نہیں رکھتے اس لیے وہ اس کذب و افترا کا شکار ہو جاتے ہیں. (۱۹۴۲ ، خطباتِ قائداعظم (ترجمہ) ، ۳۹۲). [سمندر + پار (رک)].

--- پار اُتارْنا محاورہ.
کالے پانی بھیجنا، عبور دریائے شور کرنا، جلا وطن کرنا (انگریزوں کے زمانے کی ایک سزا) (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- پاری صف.
سمندر پار کا رہنے والا ، مُراد : فرنگی ، انگریز. ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی (جس کو سمندر پاری سامراجیوں نے غدر کہا) . (۱۹۳۴ ، سمن پوش ، ۹). [سمندر پار + ی ، لاحقۂ صفت].

--- پُلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ.
پلاؤ کی ایک قسم. ہر ایک توے میں زیر بریاں ، زعفرانی پلاؤ ، یخنی پلاؤ ، کندن پلاؤ ، سمندر پلاؤ ... اور سب طرح کے کھانے. (۱۷۴۶، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۷۵). [سمندر + پلاؤ (رک)].

--- پَھل (---فت پھ) امذ.
ایک قسم کا پھل جو ہلیلۂ سیاہ سے بڑا چار پہلو اور سُرخ رنگ کا ہوتا ہے ، پرانا ہونے پر اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے ، بطور دوا مستعمل. سمندر پھل کو عورت یا بکری کے دودھ میں گھس کر درد شقیقہ کو تسکین دینے کے لئے مخالف جانب کے نتھنے میں قطور کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۲). [سمندر + پھل (رک)].

--- پُھول (---و مع) امذ.
رک : سمندری پھول. بعض پودے اور جانور سمندر پھول بنے ، بعض جیلی فش اور کئی کیڑے ، گھونگے اور کیکڑے بنے. (۱۹۷۵، حرف و معنی ، ۹۰). [سمندر + پُھول (رک)].

--- پھین/جھاگ (---ی مج) امذ.
سمندر کا جھاگ جو کناروں پر جم کر خشک ہو جاتا ہے ، یہ آٹے میں خمیر پیدا کرنے اور دواؤں میں استعمال ہوتا ہے. بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دراصل ایک قسم کی مچھلی کی پیٹھ کے اوپر کی ہڈی ہے ، کف دریا ، زبد البحر. زبدۃ البحر کف دریا کہ بہندوی سمندر پھین گویند. (۱۴۳۳ ، زفان گویا (اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۷، ۱۲۳). سمندر پھین دوانیست مشہور دراصل بہ معنی کفِ دریاست چہ سمندر در ہندی دریاست و پھین کف (۱۷۵۱، نوادرالالفاظ' ۲۸۵). سمندر پھین ، کفِ دریا (ف) ، زبدالبحر (ع) ، سمندر جھاگ (۱) (؟ ، کلیدعطاری ، ۱۷). بعض لوگ ان میں خمیر پیدا کرنے کے لیے سمندر جھاگ فی سیر ایک تولہ باریک پیس کر ملا دیتے ہیں . (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۵۳). سمندر جھاگ کو باریک پیس کر کپڑے میں چھان لو. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۷۹). [سمندر + پھین (رک) / جھاگ (رک)].

--- سوکھ (---و مج). (الف) امذ.
سیاہ رنگ کے چکنے تخم جو رائی کے دانوں سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ، مُغلّظِ منی اور مُسکّن ہیں. سمندر سوکھ کو ... جریان و رقتِ منی اور سرعت انزال کے لیے دودھ کے ساتھ کھلاتے ہیں (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۳). (ب) صف. **بہت پینے والا، نہایت شرابی** (فرہنگ آصفیہ). [سمندر + سوکھ ، سوکھنا = پینا ، جذب کرنا].

--- سوکھ کو دَرْیا کیا کہاوت.
بڑے مال مارنے والے کو تھوڑے نفع کی پروا نہیں ہوتی (ماخوذ : نجم الامثال ؛ نوراللغات).

--- کھار امذ.
(طب) **سنکھیا ؛ ہڑتال** (نوراللغات). [سمندر + کھار (رک) یا سمّ الفار کا بگاڑ].

--- لَہْر (---فت مج ل ، فت نیز سک ہ) امث.
(تزئین لباس) **لہریا ، پانی کی لہر کی شکل کا چھاپا یا چھپائی** (ا پ و ، ۲ : ۱۶۹). [سمندر + لہر (رک)].

سَمَنْدَری (فت س ، م ، سک ن ، فت د) صف.
سَمَنْدَر (آگ کا کیڑا) سے منسوب یا متعلق کام یا خاصیت.

کوئی ایسی طرزِ طواف تو مجھے اے چراغ حرم بتا
کہ ترے پتنگ کو پھر عطا ہو وہی سرشتِ سمندری

(۱۹۱۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۸۳). [سمندر رک + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَمَنْدَری (فت س ، م نیز ضم م ، سک ن ، فت د) صف.
سمندر (بحر) سے منسوب یا متعلق ، سمندر کا ، بحری. اگر تمام زمینی (بری) ، سمندری (بحری) ، پانی میں رہنے والے (آبی) ہوا میں اُڑنے والے حیوانوں کی زندگی پر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ پہلے دو بڑی جماعتوں میں رکھے جا سکتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۸). سمندری کائی بحیثیت انسانی غذا کے مغرب کی نسبت مشرق میں زیادہ استعمال ہوتی رہی ہیں. (۱۹۷۳، جدید سائنس ، دسمبر ، ۱۲). [سمندر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- بُوٹی (---و مع) امث.
بحری گھاس یا نرسل ، سمندری کائی ، انگ : Sea Weeds
اسی لیے سوار (سمندری بوٹیاں) میٹھے پانی کے پودے ایک معینہ گہرائی کے نیچے زندہ نہیں رہ سکتے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۸۴). [سمندری + بُوٹی (رک)].

--- بِیمَہ (---ی مع ، فت م) امذ.
بحری جہاز سے متعلق بیمہ. بیمہ کے ہر شعبہ میں خواہ وہ بیمۂ حیات ہو یا بیمۂ کاروبار ، سمندری بیمہ ہو یا آتشزدگی سے متعلق ہو ، ہر صنف میں ان ممالک نے بڑی ترقی کی ہے. (۱۹۶۴ ، بیمۂ حیات ، ۳۴). [سمندری + بیمہ (رک)].

--- پُھول (---و مع) امذ.
(حیوانیات) **ایک قسم کا بحری جانور جس کے منہ کے گرد پھول کی پنکھڑیوں کی طرح کے لمبے ریشے ہوتے ہیں.** اکثر و بیشتر جانور اپنی غذا چل پھر کر یا دوسری طرح سے پھرتیلی حرکات کے

ذریعے حاصل کرتے ہیں مثلاً سمندری پھول (Sea-Anemone) یا ہائیڈرا. (۱۹۴۹ ، ابتدائی حیوانیات (محمد سعیدالدین) ، ۲۱). [سمندری + پھول (رک)].

ـــ دِیوار (ـــ ی مع) امث.
سمندر کے کنارے بنا ہوا پشتہ ، بند. دونوں سمندری دیواروں کے درمیان اس بندرگاہ کا ترچھا راستہ بہت تنگ تھا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۹۱). [سمندری + دیوار (رک)].

ـــ ڈاکُو (ـــ و مع) امذ.
بحری قزاق ، بحری جہاز میں آ کر ڈاکا ڈالنے والا ، بحری جہاز کو لوٹنے والا . یہ شہر (آس پاس کے تمام سواحل کی طرح) سمندری ڈاکوؤں کے قبضہ میں چلا گیا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۳۷). [سمندری + ڈاکو].

ـــ رَوئیں (ـــ و لین ، ی مج) امث ؛ ج.
سمندر کے اندر چلنے والی گرم یا سرد بڑی لہریں . سمندر میں بے شمار چھپی ہوئی سمندری روئیں ہیں، یہ دریا کی طرح اپنا اپنا راستہ بنا لیتی ہیں. (۱۹۷۵ ، سمندر میں ، ۶). [سمندری + رَو (رک) + ئیں ، لاحقۂ جمع].

ـــ سِوار (ـــ کس س) امذ.
رک: **سمندری بُوٹی.** اور یہ عضویوں کے اُس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو بحری الگی یا سمندری سوار کہلاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی باتیات ، ۲ : ۴۷۳). بحری الجی ساحلی مقامات پر چٹانوں سے چپکے ہوئے یا پانی میں ڈوبے ہوئے پائے جاتے ہیں جن کو سمندری سوار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے . (۱۹۶۸ ، الجی ، ۴). [سمندری + سِوار ـ کائی].

ـــ شیر (ـــ ی مج) امذ.
ایک دریائی بچھڑا جس کے کان بہت لمبے لمبے ہوتے ہیں ، بحری شیر. بعض سمندروں اور دریاؤں میں رہتے ہیں مثلاً وھیل ، دریائی بچھڑا ، دریائی گھوڑا ، سمندری شیر وغیرہ. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۳۷). [سمندری + شیر (رک)].

ـــ کھیرا (ـــ ی مع) امذ.
ایک بحری جانور جس کا جسم شعاعی ہوتا ہے. اس جماعت کے تمام جانور مثلاً تارا مچھلی ، جناحی تارا ، پالو تھیوریا سمندری کھیرا اور بحری خار پشت سمندر میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۱۵). [سمندری + کھیرا (رک)].

ـــ گھوڑا (ـــ و مج) امذ.
ایک چھوٹی مچھلی جس کا سر گھوڑے کے سر سے مشابہ ہوتا ہے ، دریائی گھوڑا. سمندری گھوڑے (Hippocampus) میں سر بالکل گھوڑے کی طرح بن گیا ہے. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۲۲۸). ان مچھلیوں میں ایک دلچسپ مچھلی سمندری گھوڑا (Sea Horse) ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۲۰). [سمندری + گھوڑا (رک)].

سَمَنْدَل (فت س ، م ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : **سَمَنْدَر (آگ میں رہنے والا جانور).** ایک عجیب بات سمندل میں یہ ہے کہ وہ آگ میں ٹھہرتا ہے اور اُس سے لذّت اُٹھاتا ہے. (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان ، ۲ : ۳۹). سمندل ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے. (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم الدین مُراد آبادی ، ۶۶۱). [سمندر (رک) کا ایک املا].

سَمَنْدَور (فت س ، م ، سک ن ، و مع) امذ (قدیم).
سمندر ، بحر. بہت سے اسما اور افعال جو اب اردو میں متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں ، سمندور ـ سمندر. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصّۂ صرف) ، ۴۹). [سمنْدَر (رک) کا ایک قدیم املا].

سَمَنْدَھن (فت س ، م ، سک ن ، فت دھ) امث (قدیم).
رک : **سَمْدَھن.**

ہو سمندھن سمند ہو پری
تیں آپ دلائی پیری

(۱۵۶۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسرارالله (ق) ، ۲۰۸) [سَمْدَھن (رک) کا ایک قدیم املا].

سُمَنْسی (ضم س ، فت م ، سک ن) امث.
بڑے پھولوں والی چنبیلی (پلیٹس) [س: سُمَنَس+کا समनस्+इका].

سَمَنَک (فت س ، سک م ، فت ن) امث.
گیہوں کا مغز (دودھ) جو اُبال کر یا کئی دن پانی میں بھگو کر نکالا جاتا ہے اور سوہن حلوہ وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے. کسی میں نہایت خستہ پڑے، سیر بھر سمنک میں آٹھ سیر گھی کھپایا ہوا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳۷). پہلے کسی بڑے اور گہرے کڑھاؤ میں تھوڑا سا دودھ ڈال کر اس میں سمنک اور سوجی خوب گھولو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۴۷). جو نشاستہ پر عمل کرتا ہے اور اس کو ست مالٹ (سمنک) کے پیچیدہ شکر (مالٹوز) میں تبدیل کر دیتا ہے. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۷۰۳). [مقامی].

سُمْنَہ (ضم س ، سک م ، فت ن) امذ.
۱. **چرونجی جو ایک جھاڑی کے پھل کی گری ہے ، یہ پھل اربر کے دانے کے برابر ہوتا ہے ، نقلِ خواجہ .** اس گٹھلی کی گری چرونجی ہے جس کو نقلِ خواجہ بھی کہتے ہیں اور عربی میں سُمنہ سین مہملہ کے ضمے سے نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۵). ۲. **ایک گھاس جس کا دانہ فلفل سے مُشابہ ہوتا ہے اور عورتیں اس کو موٹاپے کے لیے استعمال کرتی ہیں .** سُمنہ حرفِ اوّل کے ضمے سے یک گھانس کا نام ہے جو موسم گرما میں اُوگتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۵). [ع].

سَمْنی (فت س ، سک م) امث.
پُرانے زمانے کا ایک قسم کا کھانا. پنیر کی چٹنی ، سمنی ، آش، دہی بڑے ... وغیرہ سب چیزیں قابوں ، طشتریوں ، رکابیوں ، پیالوں ، پیالیوں میں قرینے قرینے سے چنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۳).

جیسا موقع دیکھا ، کبھی نکتی پلاؤ ... سُنہری فیرنی ، سمنی ... ریشمی حلوا وغیرہ تیار کیا. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۴۷). من و سلویٰ یاقوتی ، مُش ، سمنی ... کون جانتا ہے ہُوا ان کھانوں کو اب؟ (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۵۵). [سمن (ع) - گھی + ی ، لاحقۂ نسبت].

سمُو (ضم س ، و مع) امذ (مرکبات میں و مع بشد).
بلندی ، اونچائی ، عروج ، رفعت. علاوہ سوز ، گداز ، درد ، خستگی ، علوِ معانی اور سُمُوِّ مضامین کے نظم کی شُستگی راقم کی دانست میں میر صاحب کے کلام سے زیادہ بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۱۱). [ع].

سَمٰوات (فت س ، مد م) امذ ؛ ج ؛ = سَماوات.
آسمان ، افلاک. درود شریف کا شغل کرنا اہلِ سمٰوات کی موافقت اور پروردگار کے حکم کی اِطاعت ہے ، کلام مجید میں حق تعالیٰ نے مومنوں کو اس کا حکم دیا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۴). عالم ارض عالم سموات کی چکا چوند میں نظر سے اوجھل ہو گیا تھا. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۶۲). ارض و سماوات میں جو کچھ ہے اسے خدا نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں (منٹو نوری نہ ناری ، ۱۳۲)). [سماء (رک) کی جمع].

سَمْوادی (فت س ، سک م) امذ ؛ = سَمْیادی.
(موسیقی) وہ سُر جو وادی سُر کے ساتھ سب سُروں کے ساتھ ملتا اور معاون ہوتا ہے. سموادی ، وہ سُر ہے جو وادی سُر کے ساتھ ہی لگایا جاوے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۴ : ۴). جس کا وادی سُر کومل اور سموادی کھرج تھا. (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۱۹۲). [پ : संवादी].

سَمٰوت (فت س ، مد م ، د) امذ ؛ ج.
رک : سَمٰوات. اہلِ سَمٰوت اور سکانِ افلاک کو ان قوتوں کی ضرورت نہیں. (۱۹۱۷ ، امین عباسی ، ہندوستانی موسیقی ، ۵۲). [ع].

سَمُوٗنی (فت س ، و مج) امث.
چائے دانی ، چینک ، کیتلی. ایک بڑی کشتی میں سموئی جسے چائے دانی کہتے ہیں ... دودھ دانی پر دودھ بھرا ہوا. (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۸). [مقامی].

سَمُوچا (فت س ، و مع) صف ؛ م ف.
کُل ، تمام ، مکمل ، پُورا ، سالم. کھوپڑی میں ایسا بڑا گڑھا پڑا تھا کہ ایک انار سموچا اس میں سماوے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۷). رغبۃ اور محبۃ کی مثال میرے نزدیک درخت کی سی ہے کہ ایک دم سے سموچے کا سموچا زمین سے نہیں نکل کھڑا ہوتا بلکہ اس کا بیج بویا جاتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۳). وہ سانپ تھا جس سے تم ڈر کے بھاگے ہو اس کا قد اتنا بڑا ہے کہ سموچی بکری نگل جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۱ : ۳۱). چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے ، سوتے جاگتے محسوس کرتا ہوں کہ سموچی کائنات عطر میں بسی ہوئی ہے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ ستمبر ، ۹). [س : سَمُچّی समुच्चय].

سَمُوچہ (فت س ، و مع ، فت چ) صف ؛ م ف.
رک : سموچا. کپتان ٹنکر کا سموچہ رسالہ ناچت رہا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۱۱۰). [سموچا (رک) کا ایک املا].

سَمُودا (فت س ، و مع) صف (قدیم).
تمام ، سارا ، کُل. اگرچہ دیوا ایک جاگا ہے ولے سمودی گھر میں اس کا اُجالا پڑیا ہے. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اُردو کی لغت)). [سمُوچا (رک) کا ایک قدیم املا].

سَمُودی (فت س ، و مع) صف ؛ مث.
سب ، تمام ، کُل ، پوری ، سالم.

نفس ہور ہوا غضب کیاں پا کیاں ہے ہو سمودیاں

(۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)). [سمودا (رک) کی تانیث].

سَمُور / سَمُّور (فت س ، و مع ، نیز شد م) امذ.
۱. نہایت نرم اور باریک پشم والا ایک جانور جس کی کھال سیاہی مائل سُرخ ہوتی ہے. جہاں سردی زیادہ ہے وہاں سمور و سنجاب اور لومڑیوں کی چند اقسام ملتی ہیں. (۱۹۰۱ ، جغرافیہ عالم ، ۳ : ۲۵۶). **۲. سمور کی بالدار کھال جو نہایت قیمتی ہوتی ہے اور جس کی پوستین بناتے ہیں**.

سمور و سندس و نرمل خطائی
سلیمی ، صاحبی ہور کربلائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲).

نقشِ حصیر اپنے بدن پر ہے پیرہن
سنجاف سے ہے کام نہ مطلب سمور سے

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۷۷). روم سے ریشمی کپڑے اور سمور اور پوستین اور تلواریں آتی تھیں (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۸۱).

کہاں مل سکے گی وفا تجھے نہ تلاش کر تو سمور کی
تری زندگی شبِ سرد ہے تو سرِ تنور گزار لے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۲۳). **۳. جانوروں کی بالدار کھال**. ان کے عوض یہاں کے جانوروں کے سمور یہاں سے لے جاتے ہیں لیکن دنیائے تجارت میں یہ قُطبی علاقے اقتصادی اعتبار سے کوئی اہمیت نہیں رکھتے. (۱۹۵۶ ، خطّے اور ان کے وسائل ، ۱۲۹). **۴. پوستین**. دریائی بچھڑوں کی چربی اور تیل بہت سی چیزوں کے بنانے میں کام آتا ہے اور ان کی کھال کا نہایت خوبصورت سمور بنتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۴). [ع : سَمُّور].

--- دار صف.
بالدار کھال والا (جانور). روسی سمور دار جانوروں (نیولا وغیرہ) کی کھالوں کا معمولی سالانہ ٹیکس لینے پر قانع ہو گئے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۴). [سمور + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

سمور (فت س ، و مج) م ف (قدیم).
سامنے ، آگے ، مقابل ، روبرو.

سو سہوراں لگے ناچنے ڈیک مور
پیہ کرے پیو پیو اس سمور
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۳).
یک نار تھی سر تے پگ تلک نور
جس نور سمور سور مزدور
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۸). [س : سَم सम + اور ـ طرف].

سَمُورائی (فتِ س ، و مع) صف.
قدیم جاپان کا فوجی نواب یا جاگیردار ؛ ایک جاپانی فوجی جماعت جو بہادری اور حب وطن کے لئے مشہور تھی ، نیز اس جماعت کا فرد. قدیم جاپان میں ایک طبقہ عورتوں کا سمورائی کے نام سے مشہور تھا ، ان کو فنونِ حرب بھی سکھائے جاتے تھے . (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۹۷). سمورائی قدیم جاپان کے اس شمشیر زن کو کہتے تھے جس کی لغت میں شکست کا لفظ شامل نہ تھا. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۲۵۸). [جاپانی].

سَمُوری (فت س ، و مع) صف.
سَمُور (رک) والا ، سمور کا بنا ہوا.
دل ہو اگر غنی تو زمیں تختِ شاہ ہے
بالِ ہما گدا کو سموری کلاہ ہے
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۶۳). مرشد زادۂ آفاق مرزا ولی عہد بہادر نے سموری کمخواب کا ایک لاجواب چوغہ حضورِ انور کی خدمت اقدس میں پیش کیا. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۱۱۵).
[سمور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَموسا / سَموسَہ (فت س ، و مج / فت س) امذ.
۱. مثلث کی شکل کی کوئی چیز ؛ تکونی شکل کی عمارت یا جگہ. میرے خیال میں جھومر تم اپنا والا ٹھیک کرالو ، اس کا سموسہ وغیرہ بدلوا دو. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۹۳). کیا نجد کے جنگل کو بھی یاروں نے دہلی کی جامع مسجد کا سموسہ سمجھ لیا ہے . (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۳ : ۱۷۶). کوئی چوک ، سنگھاڑا یا سموسہ ایسا نہیں ہے جہاں دو چار سو جانور کھڑے نہ ہوں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۸۳). **۲. تکونی شکل کا میدے یا آٹے کا پکوان جس میں قیمہ اور ترکاری وغیرہ بھر کر تلتے ہیں.**
ملنا ترا نیں تھا تو کل کی بھیج دی عاشق کے تیں
پھنیاں سموسے کو پوریاں تکٹی کمیندر کر غلاف
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۸).
سموسے اور نجلاوی مٹھائی
کہوں کس کس کا عالم تجھ سے بھائی
(۱۷۸۳ ، مثنوی درخوان نعمت (مثنویات میر حسن ، ۱ : ۲۷۵)).
ہے ایک قناعت کو فقط نانِ جویں بس
درکار نہیں ان کو تکلف کے سموسے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۲).
کوئی قیمہ روٹی پراٹھے بنائے
کباب اور سموسہ کوئی تل کے لائے
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۶). بہت دنوں کے بعد چپاتیوں کے درشن ہوئے ، کھیر ، حلوہ ، سموسے وغیرہ کا تو مجھے ذائقہ بھی یاد نہیں رہا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰۳). کچھ پستہ وغیرہ کی لوز ، تھوڑا فروٹ اور ہاں میں بھولا چھٹن کے ہاں کے سموسے. (۱۹۵۴ ، پیرِ نابالغ ، ۳۰). **۳. (أ) دوہرا کیا ہوا سہ گوشہ کپڑا.** اتنے میں بی خانم برقعے کے سموسے کو الٹے ... کھسڑ کھسڑ کرتی آئیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۱). **(أا) دوپلی ٹوپی.** روزانہ شام کو اچکن پہن سموسہ (دوپلی ٹوپی) سر پر رکھ مانگ پٹی سے درست ہو چھڑی ہاتھ میں لے گھر سے نکلتے ہیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۸). **۴. چوکھونٹا بڑا رومال جسے سہ گوشہ کر کے کندھوں پر ڈال لیتے ہیں.**
جو ٹپکا نہیں تو نہیں کچھ خلل
کمر میں ڈوپٹا سموسے کا بل
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۲). نہایت خوبصورت آدمی ہیں ... ایک بڑا رومال سموسہ بنا کر شانوں پر ڈالے ہوئے تھے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۵۰). اس پر جامہ وار کی سینہ کھلی نیمہ آستین ، تنگ موری کا پاجامہ ، سموسہ کیا ہوا چکن یا شال کا رومال کندھوں پر پڑا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۳۶). [ف : سَموسَہ ، سَنْبُوسَہ].

ـــدار صف.
تکونی شکل والا ، سہ گوشہ. زچہ اور بچے کو بناؤ سنگار کراتے سموسہ دار کارچوبی پٹی دونوں کے سر سے باندھتے اور باہر چوکی پر کھڑا کرنے لاتے ہیں . (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، ۲۰) .
[سموسہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــوَرَقی (ـــفت و ، ر) امذ.
ایک سموسہ جس میں تہ پر تہ جمی ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[سموسہ + وَرَق (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

سُمُوط (ضم س ، و مع) امذ ؛ ج : سُمُوطات.
بھاپ یا گرم پانی سے جلنا. چونے کا پانی السی کے تیل (کیرن آئیل : Carron Oil) زیتون کے تیل یا گلسرین کے ہمراہ حرقات اور سموطات کے لئے ایک مسکّن لاسقہ ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۰۷). [ع : (س م ط)].

سِموکِنگ (کس خف س ، و مج ،کس ک ، غنہ) امث ؛نیز اسموکنگ.
سگریٹ پینا ، تمبا کو نوشی (رک : تحتی). [انگ : Smoking]

ـــرُوم (ـــو مع) امذ.
ہوٹل یا گھر کا وہ مخصوص کمرہ جس میں تمبا کو نوشی کی جائے ٹب میں غوطہ لگایا اور کپڑے بدل کر سموکنگ روم میں آ گیا (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۰۸). [انگ : Smoking Room].

سَمُوم (فت س ، و مع) امث.
گرم ہوا ، لُو.
یارب اُس سروِ رواں کوں نا دکھا بادِ سموم
کیونکہ اُس کا نور دستا دل کے درپن میں عجب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۳).

سمومِ قہر ترے بَرّوبحر پر جو چلے
پگھل کے آپ ہوں کہسار خُشک ہو دریا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۴).
گہ نسیم صبا ہے گہ سموم
اس چمن میں ہوائیں کیا کیا ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۷).
نسیمِ صبحِ گلشن میں اگر ہوتے دمِ عیسیٰ
ترا بیمارِ غم تُجھ بن سمومِ جاں گزا سمجھے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۵). وہ ایک نازک پودا تھا جو سمومِ زمانہ کی تاب نہ لا سکا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۱۲).
اُٹھی ہے آتش و آہن کے گرم سینے سے
سَمومِ دشت بلا ہے اسے صبا نہ کہو
(۱۹۶۶ ، لہو پکارتا ہے ، ۱۵). [ع].

سُموم (ضم س ، و مع) امذ ؛ ج.
زہر ، خصوصاً وہ زہر جو جراثیم کے ذریعے جسم میں پہنچیں اور کسی خاص مرض کا باعث ہوں. یہ جسم کو ان کے سموم (Toxins) کے فعل سے محفوظ رکھتا ہے جو یا تو دورانِ تحول میں پیدا ہوتے ہیں یا معاء سے جذب ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۱۸). جراثیم بعض زہریلے مادے یعنی سموم (Toxins) کا افراز کرتے ہیں . (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۳۵) . [سم (رک) کی جمع].

سَمُومی (فت س ، و مع) صف.
سَمُوم (رک) سے متعلق یا منسوب ، گرم ہوا.
سموی باؤ اب ہمنا ڈرانا کیا ہے گرمی سوں
ہمارے باغ کوں نیہ پاؤ لگتا ، باؤ تیرا بچ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ، ک، ۲:۷۳). [سَموم رک + ی، لاحقۂ نسبت].

سُمُومِیّات (ضم س ، و مع ، کس م ، شد ی) امث.
زہروں سے متعلق علم ، سمیات ، ادویہ کی سمّی تاثیر (جب کہ انہیں اتنی زیادہ مقدار میں دیا جائے کہ وہ زندگی کو خطرے میں ڈال دیں). سُمُومِیّات (Toxicology) یا ادویہ کی سمی تاثیر علم الافعال الادویہ کے تحت آتی ہے .(۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲). [سُمُوم (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

سُمُومِیّاتی (ضم س ، و مع ، کس م ، شد ی نیز مع ی) صف.
سُمُومِیّات (رک) سے متعلق یا منسوب. اس تعریف کا تعلق زیادہ تر ایسے معاملات سے ہوتا ہے مثلاً ... تصورات کی تفتیش ، بعدالموت امتحان ، سمومیاتی تجزیہ یا جب معاوضہ کے سوالات درپیش ہوں تو زندہ یا مردہ کا امتحان . (۱۹۳۷ ، طبِ قانونی اور سمومیات ، ۳). [سُمُومِیّات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُمُون (ضم س ، و مع) امذ ؛ ج.
گھی ، مکھن ، چرنائیاں ، چربیات ، چکنی چیزیں.
طبیعت میں درویشی و سادگی
نہیں ذوقِ سیم و سمور و سُمون
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۳۰). [سَمْن (رک) کی جمع].

سَمونا (فت س ، ومج). (الف) ف م.
۱. **ملانا ، آمیز کرنا ، کھپانا.** حضرت علامہ نے میرے دو مصرعوں کو ایک مصرع میں سمو کر اور دوسرا مصرع اپنی طرف سے بڑھا کر نظم کی تمہید کو مکمل کر دیا ہے.(۱۹۳۳ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۴۶). وہ اپنا آپ پاکستان میں سمو دے گا.(۱۹۸۵، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۵).
۲. (i) **ٹھنڈے اور گرم پانی کو ملا کر معتدل کرنا** . انھوں نے مغرب کے گرم پانی کو مشرق کے ٹھنڈے پانی سے ایسی خُوبی کے ساتھ سمو دیا کہ مشرقی طبائع کو ناگوار نہ ہو. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۶).
آرزو لے لو پسینے کی بھی ٹھنڈی بُوندیں
آنکھ کے کھولتے پانی میں سمونے کے لیے
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۶۰). (ii) **مُختلف مزاج کی دو چیزوں کو ملانا یا ملا کر ان میں اعتدال پیدا کرنا ، معتدل کرنا.**
آیا نہ اعتدال پہ ہرگز مزاجِ دہر
میں گرچہ گرم و سردِ زمانہ سمو گیا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۹).
گرم و سرد آہ محبت کے دُکھاتا ہے مدام
کب تلک دیکھیے یہ عشق سمونے ہم کو
(۱۸۰۰ ، دیوانِ ریختہ ، رنگین ، ۹۹). گاندھی جی نے مذہب کو سیاست میں ایسا سمویا کہ وہ تھوڑے عرصے میں ہندوستان کے مادی اور روحانی پیشوا ہو گئے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۲۹).
۳. **جذب کرنا ، سمیٹ لینا** . دوسری زبانوں کے الفاظ کو نہایت چابکدستی اور خوبصورتی سے اپنے اندر سمو لینے کی صلاحیت اب بھی بدرجۂ اتم اس کے اندر موجود ہے. (۱۹۷۱ ، اردو مصدر نامہ ، ۲۵). سفر تو نام ہی ہے نت نئی جگھوں کی کیفیات کو اپنے اندر سمو لینے کا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۹) .
(ب) ف ل. ۱. **دو مُختلف چیزوں کا مل کر اعتدال پر ہونا.** قدامت اور جدّت عجب طرح سے اس کے مزاج میں سموئی ہوئی تھیں . (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۱۶). ۲. **جذب ہونا ، ملنا.**
بُونے کفن سموئی ہوئی ہے فضا میں آج
راز آشنائے صبح ہے فرقت کی شام بھی
(۱۹۳۶ ، شبنمستان ، ۱۴۲). یہ تھا میرا پنجاب جس کی ہواؤں میں ڈھولے ٹپے اور ماہیا کے اشتیاق انگیز بول اور سُر سموئے ہوئے تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۸). [سَمانا (رک) کا تعدیہ ، س : شم + **शम** + ونا ، لاحقۂ مصدر].

سَمُوہ (فت س ، و مع) امذ.
ڈھیر ، تودہ ، انبوہ. اس سکھ سموہ کے سمدر میں جیو ایسا ڈوب جائے کہ سکھ سئے ہو جائے. (۱۷۴۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۳). چت کلا کے بھرنے سے جیو کے سُموہ (ڈھیر) بھر آتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۰) . اس سے زیادہ کام صرف ایک سمدر یا جل کے بڑے بھاری سموہ سے سدھ ہو جاتے ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۸۲). [س : **समूह**].

سَمویا ہُوا (فت س ، و مج ، ضم ہ) صف مذ؛ مث: سموئی ہوئی.
۱. **گرم پانی میں ٹھنڈا ملا کر معتدل کیا ہوا ، نیم گرم ، کنکنا پانی.**

جاڑے میں سمونے ہوئے پانی سے نہلانا اور بدن کو ملکر صاف کرنا لازم ہے۔ (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۲۳۹). ۲. **دوغلا ، دونسلا ، مخلوط النسل** (فرہنگِ آصفیہ).

سَمّی (فت س ، شد م بفت نیز مج م) امث.
وہ کھوکھلا بانس جو ہل کے ساتھ لگا ہوا ہوتا ہے اور جس میں سے بیج پڑتا ہے. ایک نلکی بانس سے کہ اس کا نام سمّی مشہور ہے اور وہ ہل میں مٹھیا سے بندھا رہتا ہے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۷). [سَمائی (رک) کی تخفیف].

سَمی (فت س) صف.
ہمنام ، نام والا ، نام دار.

لہذا سمی امام ہُدا
ولیِ خدا خاصِ اصفیا

(۱۸۶۵ ، لوحِ محفوظ ، ۵).

سمیِ خالقِ یکتا ہے وہ امام اے یاس
علیؑ سے بڑھ کے کوئی نامدار کیا ہو گا

(۱۸۷۵ ، دیوانِ یاس ، ۵). [ع : (س م و)].

سَمّی (۱) (فت س ، شد م) صف.
سَم (رک) سے متعلق یا منسوب ، زہریلا.

جہاں کے لیے جو کہ آبِ بقا ہے
وہ اس قوم کے حق میں سمّی دوا ہے

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۳۹).

جنگی طیاروں پر کوئی غش
سمّی گیسوں پہ کوئی غش غش

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۵). عام طور پر جسم کے اجزا کے آپس میں کیمیائی تبدیلی سے کُچھ سمّی (زہریلی) اجزا ، جو نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں ، خون میں شامل ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۲۸). [سَم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَبْخاراتی نَظَرِیَہ (ـــ فت ا ، سک ب ، فت ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(طب) **یہ نظریہ کہ زہریلے بُخارات جو نباتی مادّوں کے سڑنے گلنے سے پیدا ہوتے ہیں فضا میں مل کر بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں.** بیماریوں کے توہم پرستانہ نظریے کی جگہ آہستہ آہستہ سمّی ابخاراتی نظریے نے لی (۱۹۶۷ ، بُنیادی خردحیاتیات ، ۱۷). [سمّی + اَبخارات (ابخرات) + ی ، لاحقۂ نسبت + نظریہ (رک)].

سَمّی (۲) (فت س ، شد م) امذ ؛ ← سمّی.
موسم اور موقع محل سے مناسبت رکھنے والا ناچ ، محفل کا رنگ دیکھ کر کیا جانے والا ناچ. گاؤں کی جوان لڑکیاں سمّی ناچ ناچتی ہیں. (۱۹۳۹ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۳۳). کتھک ، لڈّی ، سمّی اور بھنگڑا ناچوں میں زندگی کی صرف رعنائیاں اور جمالیاتی تصویریں ہوتی ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۸). [پشتو].

سَمَّے (فت س ، ی لین نیز مج) امذ.
۱. **وقت ، زمانہ** . بجلی چمک رہی اور مینہ برس رہا تھا اندھیرا ایسا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سُوجھے اس کٹھن سمے میں بیربل کھڑا چوکی دیتا تھا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۲).

کون ٹھہرے سمے کے دھارے پر
کوہ کیا اور کیا خس و خاشاک

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۴۳). میں دِلّی میں ہوں اور ... بھٹکتا پھرتا ہوں. اس مور کی تلاش میں جس نے مجھے اس سمے کہ دونوں وقت مل رہے تھے پُکارا تھا.(۱۹۸۳ ، زمیں اورفلک اور ، ۹). ۲. **موسم ، فصل**. تم لوگ سمے کے ان سات برسوں میں زراعت پر بڑی محنت کرو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۰۷). انہی علامتوں سے پانی کی انتہائی بلندی یا پستی یا درجۂ اوسط کو دیکھ کر وہ ملک میں قحط یا سمے کا اندازہ کر لیتے ہیں. (۱۹۳۳ ، انطونی اور کلوپطرہ (ترجمہ) ، ۸۱). ۳. **منظر ، کیفیت ، سماں**.

دیکھا کسی سمے میں مگر آپ کو تو شوخ
یہ عشق آئینے سے ترا بے سبب نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۶).

ہجر میں کیا کیا سمے دیکھے ہیں ان آنکھوں سے میں
زرد رُخ پر لالہ گوں آنسو بہا کرتا تھا رات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۹). ہزارہا سمے ایسے ... جن کو دیکھ کر بے اِختیار نخل بندِ چمنستانِ کُن کی عجوبہ گلکاریوں کی داد دینی پڑتی ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۹۶).

چھم چھم چھم چھم کرنیں برسیں پَوَن پکھاوج تھاپ
تُم ہی کہو اب ایسے سمے میں کیا پُن ہے کیا پاپ

(۱۹۵۸ ، لاحاصل ، ۲۹). [س : समय].

ـــ چُوک پھر کیا پَچْھتانی کہاوت.
موقع گزر گیا تو پچھتانے سے کیا ہوتا ہے (ماخوذ: جامع اللغات؛ جامع الامثال).

ـــ سَمے سُنْدَر سَبھی رُوپ کروپ نہ کوئے کہاوت.
خُوبصورتی بدصُورتی کوئی چیز نہیں کسی وقت ہرچیز خوبصورت معلوم ہوتی ہے اور کبھی ہر چیز بدصورت ، خوبصورتی اور بدصورتی کا تعلق حالات اور وقت سے ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ سَمے کی بات ، باج پر جَھپٹے بَگلا کہاوت.
موقع پانے پر کمزور بھی حملہ کر دیتا ہے جامع اللغات جامع الامثال).

ـــ سَمے کی بات ہے فقرہ.
ہر چیز اپنے موقع پر دُرست ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَمّیات (فت س ، شد م بکس ، شد ی نیز مج) امث.
زہروں سے متعلق عِلم؛ زہریلی چیزیں، زہریلا مواد. مدراس پریسیڈنسی میں جو سمّیات عموماً استعمال کئے جاتے ہیں ... اس حِصّہ کے بابِ دوم سمّیات فلزی میں لِکھی گئی ہے . (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۲۱۷). پچاس ساٹھ یا ستّر برس کی مُدّت میں بعض فضلات اور سمّیات جنہیں ہمارے اعضاءِجسمانی خارج نہ کر سکے جسم کے اندر جمع ہوتے رہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۷۵). اگیا بیتال اپنے وقت کا سب سے بڑا ماہر سمّیات تھا. (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۵۲). [سم + یات ، لاحقۂ جمع].

سیمیاطیقی (کسر س ، م ، ی مع) صف.
نسل یا اقوام سام کا ، سامی (نسل یا زبان). اس تشریح سے معلوم ہو گا کہ بلحاظ خط کے آریوی زبانوں میں عبارت کا پڑھنا بمقابل سیمیاطیقی زبانوں کے کس درجہ آسان ہے. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۶۱). حرکات بالحروف کی جگہ صرف چند اختراعی علامات کی وجہ سے جو سیمیاطیقی زبان کے خصائص میں سے ہے ، ہم اردو کو جو آرین خاندان سے ہے صحیح نہیں پڑھ سکتے. (۱۸۹۹ ، افادات مہدی ، ۳۱). [انگ : Semitic کا معرب].

سَمیت (فت س ، ی مج) م ف.
ساتھ ، ہمراہ ، بشمول. موجودات تین قسم ہے یعنی خدا کی ذات سمیت تین ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۲۱). سر امام مظلوم کا سب سروں سمیت اوس ملعون کے آگے آیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۷) . وِس رنڈی کو لڑکا سمیت اپنی حویلی میں لے گیا . (۱۸۰۰؟ ، قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۱۱۵) . پیغمبر صاحب اپنے ہمراہیوں سمیت وہیں ٹھیرے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۱) . سیاسی سُوجھ بوجھ رکھنے والے مگر غیر جانبدار علماء سمیت ان علماء کو تحریک سے الگ کرنے کیلئے میں یہ تجویز کروں گا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۷۷). [س : समेत].

سَمِیَّت / سَمِیت (فت س ، شد م بکس ، شد ی بفت/خف ی) امث.
زہر کا اثر ، زہریلا پن.

نام کو اشیاء میں نہ تلخی رہی نہ سمیّت
بن گئی تریاک افیون ، زہر میٹھا ہو گیا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۸). بُخارات کی وجہ سے ہوا میں سمیت آجاتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۷). یہی وہ تیربہدف دوا ہے جو ... استعمال کرنے والے ہی کے خُون میں حل نہیں ہوتی بلکہ سارے معاشرے کے رگ و پے میں سمیت بھر دیتی ہے. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۷۶). [سم (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَمیٹ (فت س ، ی مج) امث.
۱. **(جسم کو) سکیڑنا ، یکجائی.**

اژدہا کی سی سمیٹ اور لپیٹ اوس کی دیکھ
بعضے موسیٰ کا عصا کہتے ہیں بعضے ارقم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۷) . ۲. **جامعیت ، اختصار** . غزل میں سمیٹ اور لپیٹ ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، بیسوی صدی میں اُردو غزل ، ۲۱۹). ۳. **ایک دوا جس سے اندام نہانی تنگ ہو جاتی ہے ؛ قابض دوا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . [سمیٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- سَماٹ کَر م ف.
۱. **ایک جگہ کر کے ، اِکٹھا کر کے ، سب اُٹھا کر** . دنیا کے حال پر اس وقت نظر کرو تو ایسا معلوم ہو گا کہ جیسے دوکاندار چیزوں کو سمیٹ سماٹ کر دوکان بند کرنے کو ہے . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۹). بھنگی نالیوں کی گندگی سمیٹ سماٹ کر سڑک پر پھیلا دیتے تھے. (۱۹۳۰ ، جزیرے ، ۵۲). سب بچوں کو سمیٹ سماٹ ریل میں سوار ہو گئیں. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۱۳۵).

۲. **(مجازاً) جلد جلد تیار کر کے.** اس لاڈ پیار سے لائی ہوئی آشا سمیٹ سماٹ کر کملا کے یہاں کوسوں دور پہنچا دی گئی. (۱۹۳۳ ، ضدی ، ۱۰۲).

--- لینا ف م.
۱. **جمع کر لینا ، اِکھٹا کر لینا.**

نگہ محو تصوّر ہے از پئے تسلیم!
تمام دامنِ دل میں سمیٹ لوں جلوے

(۱۹۶۵ ، صد رنگ ، ۲۶). نظم صنفِ سخن کی حیثیت سے کوئی موضوعی تخصیص نہیں رکھتی ... یہ صنف ماسوا غزل تقریباً تمام اصناف کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سُخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۲). ۲. **سکیڑ لینا.**

کیونکر دعا کو ہاتھ اوٹھا کر سمیٹ لوں
بندہ نواز امید کو کوتاہ کیا کروں

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۶۲). اُس حالتِ سکرات میں پاجامہ بدلوایا ، آدمی نے بائیں پانوں میں پاجامہ ڈالنا چاہا ، پانوں سمیٹ لیا ، داہنا پانوں پھیلا دیا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۶۵). ۳. **تمام کرنا ، نبیڑنا ، نبٹا لینا.**

فقط بچھونا ہی جو ہو تو اُٹھ کے میں لپیٹ لوں
ہزار کام پھیلے ہیں اِنھیں ذرا سمیٹ لوں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۸). ۴. **سنبھالنا.**

وہ ماں کی باہوں کی مانند مہرباں شاخیں
جو ہر عذاب میں مجھ کو سمیٹ لیتی ہیں

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۲۱). ۵. **اِلزام میں شریک کر لینا ، اِلزام لگانا.** ان کو یہ شبہ ہو گا کہ تم سے محبت نہیں ہو سکتی بلکہ تمہارے ساتھ مجکو بھی سمیٹ لیں تو تعجب نہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶۷).

سَمیٹا سَمیٹی (فت س ، ی مج ، فت س ، ی مج) امث.
جھپٹا جھپٹی ، فراہمی ، دولت گھسیٹنا (فرہنگِ آصفیہ) . [سمیٹ + ا ، لاحقۂ تسلسل + سمیٹ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیمیٹری (کسر س ، ی مع ، سک ٹ) امث.
تناسب ، موزونیت ، کسی چیز کے دو برابر کے حصوں کا بالکل ایک دوسرے کا جواب ہونا ، ہم شکل ہونا. دونوں الیکٹران مرکز کے مخالف جانب برابر برابر فاصلے پر سیمیٹری (Symmetry) بناتے ہوئے موجود ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۳). [انگ : Symmetry].

سَمیٹنا (فت س ، ی مج ، سک ٹ) ف م.
۱. (ا) **فراہم کرنا ، جمع کرنا ، اِکٹھا کرنا.**

اتا شب توں دامانِ مشکیں لپیٹ
اتا دن توں دامن میں گوہر سمیٹ

(۱۶۳۵ ، قِصۂ بے نظیر ، ۱۲).

با کیں سوں سمیٹ لیا گیا ہے
یا باٹ پڑے سو پائیا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۵) . سمیٹنا ، فراہم آوردن . (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۵). دو سردار زادے مصر میں تھے ، ایک علم

سیکھتا تھا اور دوسرا مال کو سمیٹتا تھا ۔ (۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان (حسن علی) ، ۷۶). جب کہا یہی کہا کہ لوگ کہیں گے سارا روپیہ سمیٹ کے اپنے گھر لے گئی. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۰۰). اُردو نے عربی کے وسیع مفہوم اور معانی کے سمندر کو اپنے کمزور اور شرمیلے قالب میں سمیٹنے کی کوشش کی تھی اور اس میں کامیاب ہوئی تھی. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۵ (iii) **پھیلی ہوئی چیز کو ایک جگہ پر کر لینا ، یکجا کرنا** . اپنے سامنے کے کاغذوں کو سمیٹا اور چند سپاہیوں کو لے کر میرے ساتھ چلدیا. (۱۹۳۷ ، صید و صیاد ، ۱۱۰). (iii) **بٹورنا ، حاصل کرنا**. ایسٹ انڈیا کمپنی... کو نظم و نسق سے زیادہ سروکار نفع سمیٹنے سے تھا. (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). ۲.(i) **سکیڑنا**. اگر کبھی تیزی سے اُترنے کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ ہاتھ پاؤں سمیٹ کر گیند کی طرح اوپر سے لڑھکتا ہوا نیچے آ جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۳۸۴). (ii) **(فاصلہ وغیرہ) چھوٹا کرنا ، کم کرنا**. خلائی دور نے زماں و مکاں کے فاصلوں کو اس طرح سمیٹ کر رکھ دیا ہے کہ کل کی وسیع دنیا آج بہت محدود نظر آتی ہے . (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷) . ۳.(i) **ختم کرنا ، نبٹانا**. جھگڑے بکھیڑے سب سمیٹ دینے چاہیں . (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۶۲). (ii) **خلاصہ کرنا ، اِختتام کو پہنچانا**. جب ایک دن «رپورٹر» نے ، شعر و شخصیت پہ گفتگو سمیٹتے ہوئے ، یہ آخری سوال اُس سے کر دیا. (۱۹۷۵ ، نقلمانے ، ۷۵). اس موضوع پر بحث کو سمیٹنے کے لئے یہ ضروری ہے. (۱۹۸۷ ، قاران ، کراچی ، اپریل ، ۳). ۴. **لپیٹنا**. کنیز بالوں کو سمیٹتی دوپٹا اوڑھتی پلنگ سے اُٹھی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۷۵۰).

سمیٹا روزِ بزم افروز نے جب اپنے داماں کو
کواکب کے چراغوں نے کیا روشن شبستاں کو

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۸۷). ۵. **سنبھالنا**. اب تم اپنی بیٹی کو سمیٹو ، کنور اودے بھان کو میں نے اپنا بیٹا کیا اوس کو لے کے میں بیاہنے چڑھوں گا (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۹). ۶. **اِلزام میں شریک کرنا**. اگر آپ کو یہ سب طُوفان کھڑا کرنا ہے تو براہ کرم مجھے اپنے ساتھ نہ سمیٹیے (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۱۶۹). [پ : سَنوٹے (ا) ؛ س : سَنْوَرْتَ (ت) (ति) + संवर्तन].

سَمِید (فت س ، ی مج) م ف (قدیم).
ساتھ ، ہمراہ ، بشمول ، شامل کرتے ہوئے ، لگا کر ، ساتھ ملا کر ، مع .

کہوں تجکوں یو ستر عورت کا اید
توں یونہی سوں لی ڈھانپ کڑکیاں سمید

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۱۹). چونکہ پنجرے میں جناور کوندتے ہیں ، ہور بادشاہ کے حضور لے جاتے وقت میں پنجرے میں سون کاڑ لے جاتے ہیں ، تا کے پنجرے سمید. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۹۲). [سَمیت (رک) کا ایک قدیم اِملا].

سَمِیدَع (فت س ، ی مع ، فت د) صف.
بڑا سردار ، فیاض ، بہت خیر و برکت والا.

زعیم و قرم و سَدیم و سمیدَع و صندید
پناہ گو جہاں ، پیکرِ لطافت و نَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۳). [ع].

سُمیر (ضم س ، ی مج) امذ ؛ ـــ سُمیرُو.
۱. **(ہندو دیو مالا) ایک پہاڑ کا نام جو سونے اور جواہرات کا ہے اور دیوتاؤں کا مسکن ہے ، میرو پہاڑ** . اور چھاتی جو اس کی سوہنی ہے ، سو کیسی ہی سوہنی ہے ... اور جوان کے تائیں مناسبت دیجے کنچن کلس کی یا کنچن کے نقارے کی ... یا حباب کی یا سمیر کی ، سوفے باتیں جو سب اُن میں ہیں سو اِن میں کہاں. (۱۷۳۶ ! قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۱). اہلِ ہند کی اِصطلاح میں سُمیر سونے کا پہاڑ ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری (ترجمہ) ، ۷۵۹). ایک دن وہ تھے کہ اسی کے محل یعنی پہاڑوں کے سرتاج سُمیر کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ کر وشنو نے چاند کی دنیا کو اپنی مملکت میں شامل کیا تھا . (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۹۹) . ۲. (جوتش) **قُطب شمالی** (پلینس) . [س : سُمیر सुमेर].

ـــ پَرْبَت (ـــ فت پ ، سک ر ، فت ب) امذ.
سُمیر پہاڑ. بھوجن ... رانی کو سُمیر پربت بنا دیتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶). [سمیر + پربت (رک)].

سُمیرا (ضم س ، ی لین) امث.
ماہی زہرہ کی قسم سے ایک روئیدگی قدِ آدم تک بڑھ جاتی ہے ، اس کے پتے نہایت سبز اور کانسی کے پتوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں ، یہ نہایت گرم ہے ، چوپائے اگر اس کو چر لیتے ہیں تو مَر جاتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۷). [ف].

سُمیری (ضم س ، ی مج). (الف) امذ.
عراق میں آباد ایک قدیم قوم کا نام جس کا عروج ۳۵۰۰ سے ۳۰۰۰ تک رہا ، سمیر قوم کا فرد. سمیریوں کا خیال تھا کہ کائنات چپٹی زمین ہے . (۱۹۷۵ ، سائنس کا آغاز ، ۱۳) . (ب) صف . **سمیری قوم سے منسوب ، سمیری قوم کا**. اہرامِ مصر کی تعمیر سے پیشتر مصری اور سُمیری تہذیب کی مذہبی جماعتوں کو ستاروں کے متعلق حسبِ ذیل دو اہم باتیں معلوم تھیں. (۱۹۴۵ ، داستان ریاضی ، ۱۷۹). [سُمیر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ خَط (ـــ فت خ) امذ.
سمیری زبان کا رسم الخط جو تصاویر یا نشانات پر مشتمل ہوتا تھا. سمیری خط مصری سے پُرانا ہے. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۶۱). [سُمیری + خَط (رک)].

سَمِیع (فت س ، ی مع) صف.
۱. **بہت سُننے والا ، فریاد سنتے والا ، سماعت کرنے والا.**

تحسین کے بھی صلا سے ہیں مایوس دہر میں
ہے بار خاطر اب متکلّم سمیع کا

(۱۷۹۲ ، دیوانِ محب (ق) ، ۳).

یا نبیؐ تو عاصیاں کا ہے شفیع
تو دعائے داعیاں کا ہے سمیع
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۳).
جو دیکھنا ہو دیکھ جو سُننا ہو تجھ کو سُن
کان اب تلک سمیع ہیں آنکھیں بصیر ہیں
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۲۷۶). ان کا عقیدہ تھا کہ ہمارے یہ معبود سمیع و بصیر ہیں . (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۳۰) . ۲. **اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.**
توں قدوس ہے ہور تُوہیں سمیع
تو قیوم ہے ہور تُوہیں بدیع
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).
ظہورِ نرگس و گُل جلوۂ سمیع و بصیر
نسیم نکہتِ گُل اطہر و لطیف و خبیر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۱).
خدایا ! نہیں ہے کوئی دستگیر
مگر تُو کہ ہے تُو سمیع و بصیر
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۳).
تو مقدّم تو مؤخر اوّل و آخر ہے تُو
مقتدر ، حیؔ و سمیع و باطن و ظاہر ہے تو
(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۸۵). [ع].

سُمیل (ضم س ، ی مج) صف.
۱. **موزوں ، مناسب ، ہم آہنگ.**
اک طرفہ کارساز کی قدرت کا کھیل ہے
جو چوکی ہے گوپے کی بنو سُمیل ہے
(۱۸۶۷ ، مسدّسِ بے نظیر ، ۲۰). ۲. **شائستہ ، خوش اخلاق ، ملنسار** (پلیٹس). [س : समेल].

سَمیلا (فت س ، ی مج) امذ (قدیم).
ملاپ ، یکجائی ، اِتّحاد.
یوں کُل شے یک ملایا ، اِس نُکتۂ توحید پایا
جو بوجھنیا یہ سمیلا ، اس جنم دیکھ دھیلا
(۱۴۳۰ ، شمس العشاق ، ۲۶۵). [س : سُمیلَن सम्मेलन].

سُمیلا (ضم س ، ی مج) امذ (قدیم).
شائستہ ، خوش اخلاق ، ملنسار شخص.
ایسا سہج سمیلا آ
اُسکوں نا نہیں ادبناد
(۱۵۸۳ ، منفعت الایمان ، ۱۳۱). ۲. **متناسب الاعضا ، سڈول ، خوش اندام شخص.**
جامہ زیبی میں کیا قیامت ہے
اس سمیلے کی شان کے قربان
(۱۷۷۴ ، طبقات الشعراء (کلام انور) ، شوق ، ۲۱۷). [سُمیل (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

سَمّیلَن (فت س ، شد م نیز مج م ، ی مج ، فت ل) امذ ؛ امث.
اجتماع ، اجلاس ، کانفرنس. آشا ہے کہ اگلے سمّیلن میں ان کو ساتھ لے کر آئیں گے. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۵).

ہم نے بھاشا میں سُنی ہندی سمیلن کی کتھا
مگر اس میں وہ کہاں زورِ بیانِ اردو
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۴۸). ۲. **انجمن ، اسمبلی** . سمیلنس ... قائم ہوئیں. (۱۹۷۶ ، ہندی اُردو تنازع ، ۲۹۳). [س : सम्मेलन].

سَمِین (۱) (فت س ، ی مع). (الف) صف.
موٹا ، فربہ ، چربی دار.
جب تلک ذِلّت و عِزّت طرب و غم سے ہو خَلق
گوشہ گیر انجمن افروز سمین و معدوم
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۷۴). وہ لوگ جامع غث و سمین (دُبلے اور موٹے کو جمع کرنے والے) یعنی صحیح اور غیر صحیح سب قسم کی باتیں اپنی کتابوں میں لکھ دینے والے. (۱۸۹۶ ، رسالہ تحفۃ السعادت ، ۵۹).
کتابوں میں کلامِ رطب و یابس
سُخن مجموعۂ غث و سَمیں ہے
(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۸۸). (ب) امث. چربی. شیخ الرئیس (بُو علی سینا) نے ادویہ مُفردہ میں شحم و سمین کوگرم لکھا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۰). اطبّا نے سمین اور شحم میں اس طرح فرق کیا ہے کہ جو چربی گوشت سے ملی ہوئی ہو اور زیادہ سفید نہ ہو وہ سمین ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۴۷). [ع].

سَمِین (۲) (فت س ، ی مع) امذ (قدیم).
رک : یاسمین.
سنْواریا ہے او یاسمن ہور سَمیں
جو آدمیاں سوں روشن کیا ہے زمیں
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۸۹). [یاسمین (رک) کی تخفیف].

سَمیں (فت س ، ی مع) امذ.
رک : سمے.
ساتھ پھرنے سے ہمارے اب تو ہو ناخوش ولے
کوئی دن میں اس سمیں کو بھی کرو گے یاد تم
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۵۷).
کال میں کچھ سختی نہیں ایسی
کال میں ہے جب اس سمیں کی
(۱۸۸۴ ، بیوہ کی مناجات ، ۵). [پ : समै].

سیمِینار (کس مج س ، ی مع) امذ.
مجلس مذاکرہ ، علمی و ادبی موضوع پر باہم اظہارِ خیال ، علمی و تحقیقی مباحث سے متعلق اِجتماع و اجلاس ، باہم تبادلۂ خیال ، اِجتماع برائے تحقیق و تبادلۂ خیال. پروفیسر گنڈولف ... سمینار کی صدارت کر رہے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، ۴۳ ، ۲ : ۹۵). سمینار میں ۲۵۰ لفظوں کی گردان ، شاید خود میرے حق گردن زنی کا باعث ہوگی. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۷۱). [انگ : Seminar].

سِیمِنٹ (کس س ، ی مج ، غنہ) امذ ؛ =سیمنٹ.
رک : سیمنٹ. سمنٹ کے بنے ہوئے پُختہ حوض ہوں. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۱۱). عقبی حِصّے میں دو لان تھے ، ان کے بعد شہتوت کے درخت اور اُس کے پیچھے سمینٹ کا شاگرد پیشہ جو بُری سی کالج کی وضع کا تھا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۱۸). [Cement].

سَمیوگ (فت س ، سک م ، و مج) امذ ؛ سنیوگ.
دو اشیا یا اشخاص کا ملنا ، میلاپ ، وصل. جس میں کرشن کے بچپن کی گوپیوں سے محبّت ، رادھا سے عشق کے واقعات کے علاوہ سمیوگ (وصال) اور ویوگ (فراق) کے بھی جذبات ہوتے تھے .(١٩٥٨ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ٤٥٩). [س : سنیوگ संयोग].

سَمهال (فت س) امث.
رک : سنبھال. ایسے لٹکے کسی بُرے دن کے سمہال کو ڈال رکھتے ہیں. (١٨٠٣ ، رانی کیتکی ، ٣٠). [سنبھال (رک) کا تلفظی اِملا].

سَمهالا (فت س) امذ.
رک : سنبھالا.
بیقراریٔ شبِ غم میں بچیں گے کیوں کر
کوئی دم بھر کر جو سمھلے تو سمہالا ہو گا
(١٨٥٤ ، غُنچۂ آرزو ، ٢٨). [سنبھالا (رک) کا تلفظی املا].

سَمهالنا (فت س ، سک ل) ف م.
رک : سنبھالنا.
مُرشد پاک کیا کھسمانا نوشہ نام سمہالا
ناں و جنماں نات وہ مرتا ناں بڈھا ناں بالا
(١٦٥٤ ، گنج شریف ، ٨١).
ہر سمہال اپنی طبیعت اوسنے لی
فہم میں اپنی غلط یہ بات کی
(١٨٢٨ ، مثنوی مہر و مُشتری ، ٦٧).
دلِ مُضطر کو پہلو میں سمہالا
بلا کو اپنے سر سے اوسنے ٹالا
(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٢ : ٣١٥). بھائی یہ زبان ہے زبان ذرا تو سمہال کر بولو. (١٩٢٨ ، باتوں کی باتیں ، ٣). [سنبھالنا (رک) کا تلفظی اِملا].

سَمَهلنا (فت س ، مھ ، سک ل) ف ل.
رک : سنبھلنا.
بیقراریٔ شبِ غم میں بچیں گے کیوں کر
کوئی دم بھر کو جو سمھلے تو سمہالا ہو گا
(١٨٥٤ ، غُنچۂ آرزو ، ٢٨).
دستِ نازک میں سمہلتا نہیں خنجر ہے ہے
مانع کُشتنِ عاشق ہے نزاکت کیسی
(١٨٩٩ ، ظہیر ، د ، ١ : ٢٠٩). ابھی تک بھی اگر سمہل جائیں تو ہمارا بگڑا ہی کیا ہے. (١٩٢٨ ، باتوں کی باتیں ، ٢). [سنبھلنا (رک) کا ایک تلفظی اِملا].

سَن (١) (فت س) امذ.
عرصے اور زمانے کے شُمار کا ایک قاعدہ سال ، برس.
شُمار اس کی ابیات کا جب کیا
تو ہجری کے سن کے موافق ہوا
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٩٧).
قاتل نے میرے اپنی برأت کے واسطے
لکھا گزشتہ سن سری لوح مزار پر
(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٧٥). اکبرِ اعظم نے ایک نیا سن جسے تاریخ (سنہ) «الٰہی» سے موسوم کیا گیا تھا ، جاری کیا تھا. (١٩٥٩ ، حسن برنی ، مقالات برنی ، ٣٦). [سنہ (رک) کا مخفّف].

ـــِ فَصْلی کس صف(ـــ فت ف، سک ص) امذ ؛ سنہ فصلی.
وہ سال جو فصلوں کے اعتبار سے حساب کیا جاتا ہے یہ سن اکبر بادشاہ کے عہد میں رائج ہوا اور شروع میں سن ہجری کے مُطابق تھا لیکن سالِ فصلی شمسی سال ہونے کی وجہ سے بعد میں فرق پڑا.
تھی سنِ فصلی کی فکر جو دلِ نسّاخ کو
طبع رسا نے کہا تذکرۂ بے بدل
(١٨٨٤ ، ارمغانی ، ٩٠). [سن + فصل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ وار م ف.
سال کے حساب سے ، سال کی ترتیب کے ساتھ شعر و ادب کے تذکروں کے لحاظ سے بھی ہندوستان کی فارسی کا سرمایہ خاصہ وقیع ہے ، بعض کا سن وار اجمالی ذکر کیا جاتا ہے . (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٦٩٥). [سن + وار ، لاحقۂ صفت].

ـــِ ہِجْری کس صف(ـــ کس ہ ، سک ج) امذ؛ سنہ ہجری.
وہ قمری سال جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکۂ معظمہ سے مدینۂ منورہ کو ہجرت فرمانے کی تاریخ سے شروع ہوا.
تاریخ کی بھی قید کہ کس سنِ ہجری میں
تصنیف یہ کتاب ہوئی بے مثال ہے
(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٣٤). حضرت عمرؓ نے سن ہجری مقرر کی حالانکہ اس سے پہلے مہینوں سے تاریخ لکھنے کا رواج تو تھا مگر سن سے نہ تھا. (١٩٦٦ ، بُرہان ، کراچی ، جولائی ، ٣٦). [سن + ہجری (رک)].

سَن (٢) (فت س) امذ.
ایک مشہور پودا جس کے ریشوں سے سُتلی ، رسّی اور بوریاں وغیرہ بناتے ہیں نیز اس پودے کی چھال، یہ پودا تین ساڑھے تین ہاتھ اُونچا ہوتا ہے اور اس کے پُھول پیلے رنگ کے ہوتے ہیں.
وہ دیکھ شیخ کو لاحول پڑھ یہ کہتا ہے
یہ آئے دیکھیے داڑھی لگائے سن کی سی
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٥٥). رُوئی کو اُن ریشم یا سن کے ساتھ ملا کر چند قسم کے کپڑے بھی بناتے ہیں . (١٨٩١ ، رسالہ حسن ، مئی ، ٥٦). سن اور پٹ سن کی شمالی علاقے میں بکثرت کاشت ہوتی ہے. (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ٢ : ٢٣٧). گدیاں (pade) یہ عموماً روئی یا سن کی لٹوں سے تیّار کی جاتی ہیں. (١٩٤١ ، جبیریات ، ١ : ١١). [س : شَن शण].

ـــ سَپید/ سَفید (فت س نیز ضم س ، ی مج / فت نیز ضم س ، ی مج) صف.
سفید بالوں والا بُوڑھا. وہ ایک نو عمر طوائف تھی کوئی سن سفید

بوڑھا نہ تھا. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۱۷۱). ستاون برس کی عمر میں وہ بالکل سن سپید ہو گئے تھے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۷۲۸). [سن + سُپید / سفید (رک)].

---سُتالی (---ضم س) امث.
(سلانی بٹانی) سن کے پودے کی کچی شاخ جس کی چھال پُختہ نہ ہوئی ہو ، بنٹی (اپ و ، ۲ : ۲۷). [سن + سُتالی (رک)].

---کُکڑا (---ضم ک ، سک ک) امذ.
سن کے پودے کا پھل (جو ترکاری کے طور پر کھایا جاتا ہے). کچری ، کل خیرا ، سن ککڑا ، مونچل وغیرہ کو تلف کرتے ہیں تا کہ یہ کیڑا ان پر پل نہ سکے. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، لاہور ، جون ، ۵۰). [سن + ککڑا (رک)].

---گلِی جائے سُوت کی دین کہاوت.
طاقت ور آدمی ڈریں اور کمزور دلیری کریں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَن (۳) (فت س) امث.
فضا میں کسی چیز کے زور سے چلنے کی آواز ، سنسناہٹ. چاروں طرف سن کی آواز گونج رہی تھی ، تاریکی سائیں سائیں کر رہی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۶۹). [حِکایتُ الصّوت].

---اُڑنا محاورہ (قدیم).
دل دھک کرنا. نخریاں کا ہجوم چڑیا ، عشواں تے سن اُڑیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۲).

---چڑنا محاورہ (قدیم).
لرزہ ہونا ، کپکپی چھوٹنا.

یا سن چڑے کُچھ سربر سنپات
تو چھوڑ چلے سربر کا سات

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۴).

---سَن (---فت س) امث ؛ م ف.
۱. **سن کی متواتر آواز ؛ سنسناہٹ کے ساتھ.**

سن سن چلی گئی کسی مُوذی کو ڈس کے تیغ
چھائی مثالِ ابر تو پلٹی برس کے تیغ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۶۳).

سَن سَن ہے خموشی میں کہ رن بول رہا ہے
فتنے ہیں دبے پاؤں رواں ، جاگتے رہنا

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۱۵۳). ۲. **پتوں پر سے رینگنے والے کیڑوں کی آواز.** ہم کو ہر ایک چیز میں ہر حرکت میں خدائے تعالیٰ ہی نظر آنے لگا ... پرندوں کی نغمہ سرائی میں کیڑوں کی بھن بھن و سن سن میں ہمارے خُون کے دورہ میں ، ہمارے جوڑوں کی حرکت میں. (۱۸۹۴ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۶۶). [حِکایتُ الصّوت].

---سَن کَرنا محاورہ.
۱. **کپکپانا ، لرزنے لگنا ، کپکپاہٹ محسوس کرنا.**

ٹھنڈی ٹھنڈی سانس کیا تُو نے بھری آگے مرے
جی مرا کرنے لگا اس وقت سن سن اے صبا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۰).

کیونکہ دریا میں نہائے وہ ہمارا سروِ ناز
جو قدم رکھتے ہوئے کرتا ہے سن سن آب میں

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۳۵). ۲. **سن سن کی آواز نکلنا ، سنسنانا.** کان کے برابر سے گولیوں کا سن سن کر کے نکلنا جانوں کا خدا حافظ اور دِلوں کا اللہ بیلی تھا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۳۷). ۳. **سائیں سائیں کرنا ، سناٹا ہونا ، وِیرانی برسنا ، بے رونقی ، اُجڑا اُجڑا سا نظر آنا.** جنگل سارا سن سن کر رہا ہے. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۲۰۷).

---سے م ف.
جلدی سے ، زنّاٹے سے.

ڈر ڈر کے سب پرند نشیمن سے اُڑ گئے
پائی جو راہ طائرِ جاں سن سے اُڑ گئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۶).

سن سے جھونکا کوئی آیا جو ترا بادِ بہار
چونک اُٹھے مُرغِ چمن ناوکِ صیّاد آیا

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱ : ۱۵). سن سے ہوا کا ایک جھونکا آیا. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۲۰۷).

---سے جی / طَبِیعَت ہو جانا محاورہ.
ناگہانی بات سے دِلی صدمہ پہنچنا ، دل دھک سے ہو جانا.

ہوتی ہے سن سے طبیعت جو حسین جُھولتے ہیں
خیر سے کاٹ دے یہ فصل خدا ساون کی

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۱۴). سن سے جی ہو جانا ، دھک سے جی ہو جانا ، طبیعت کا بیٹھا جانا.(۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۵۳۲).

---سے نِکَل جانا محاورہ.
جلدی سے نِکل جانا ، زنّاٹے سے یا آواز کے ساتھ نِکلنا.

تیرِ نگاہِ یار جو سَن سے نِکل گیا
سنّاہٹے میں دم مرے تن سے نکل گیا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۶). گولی سن سے نکل گئی. کی ماں کب خیر منائے گی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۱ : ۲۵۲).

طاؤس مست تھا کہ چمن سے نِکل گیا
جھونکا ہوا کا اک تھا کہ سن سے نکل گیا

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۳۲۸).

---سے ہو جانا محاورہ.
چونک پڑنا ، لرز جانا (خوف و نا اُمیدی سے).

وہ پینگوں کا بڑھانا بانک پن سے
یکایک دل کا ہو جانا وہ سن سے

(۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۳۹۶). یہ سُنتے ہی خورشید بہو سَن سے ہو گئی آنکھیں کُھل گئیں. (۱۹۳۱ ، خورشید بہو ، ۱۳۵).

سَن (۴) (فت س) امذ.
سورج ؛ دھوپ (مُرکبات میں مُستعمل). [انگ : Sun].

---سٹروک (---کس مج س ، سک ٹ ، و مع) امذ.
لُو کا اثر ، لُو لگنا ، حرارت یا بُخار جو گرمی کی شدّت سے پیدا ہو جائے. کس قدر گرمی ہے ، ہر وقت سَن سٹروک کا ڈر رہتا ہے. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۲۷).[انگ : Sun Stroke].

---شیڈ/شیڈ (---کس مج ش / ی مج) امذ.
دکان یا ڈیوڑھی وغیرہ کے آگے کا سائبان. سن شیڈ جس کو جھانپ بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۹). کرن غفران منزل کے سَن شیڈز کے نیچے بیٹھے بیٹھے ... کہا کرتا تھا ... زیادہ باتیں نہ بناؤ . (۱۹۲۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۴۴) . [انگ : Sun Shade].

---فلاوَر (---کس مج ف ، فت و) امذ.
سورج مکھی. تِل کی کھلی ، سن فلاور کا چورا ، مچھلی کا چورا وغیرہ مناسب قیمت پر ملنے لگے. (۱۹۷۵ ، صنعتِ مرغبانی ، ۴). [انگ : Sun Flower].

---ہاٹ/ہیٹ (---/ ی لین) امذ.
دھوپ سے بچنے کی ٹوپی. سن ہاٹ (دھوپ سے بچنے کی ٹوپی) اور ہلکے دستانے ، یہ سب لباس شیر کے شکار کے واسطے ضرور ہے. (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۵۸). [انگ : Sun-Hat].

سَن (۵) (فت س) امذ.
پیسے یا روپے کا زنجیر والا رُخ (جامع اللغات). [مقامی].

---مچّھی (---ضم م ، شد چھ) امث.
(قمار بازی) **ایک کھیل جس میں پیسہ یا روپیہ اُچھالتے ہیں ، چہرے والا رُخ مچّھی کہلاتا ہے جو رُخ کھیلنے والا نامزد کر دے اسی پر جیت ہوتی ہے.انگریزی میں ٹاسنگ کہلاتا ہے**(جامع اللغات؛ اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۰). [سن + مچّھی (مقامی)].

سِن (کس س ، مرکبات میں شد ن) امذ.
عمر ، عمر کی میعاد ، زندگی کے سال. باتاں بولتے اِتنیچ سن میں ، چالی ایسی جیسی جن میں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۶).

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سِن
جوانی کی راتیں مُرادوں کے دِن

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۶).

وہ خواہشیں آفت ہیں ظفر جنکا تقاضا
بھاتی تھیں جوانی میں جو تھا سِن کا تقاضا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۲). وہ اپنے سِن اور شعور کو نظرانداز کر کے گلی گلوچ پر بھی اتر آئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۵۴). [ع].

---الشیخُوخَت (---شد ن بضم ، غم ا ، ل ، شد ش ، ی لین ، و مع ، فت خ) امذ.
بڑھاپا ، بڑھاپے کا زمانہ.اس عمل سے تکلس سِنّ الشیخوخت کے لیے راہ ہموار ہو جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۱۷). [سِنّ + رک : ال (۱) + شیخوخت (رک)].

---الفُتیٰ (---شد ن بفم ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، ا بشکل ی) امذ.
جوانی کی عمر ، جوانی کا زمانہ ، جوانی. حمیٰ حداریہ (حمیٰ و جع المفاصل) کم سِنی اورسِنّ الفتیٰ کا ایک کثیرالوقوع عارضہ ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۵۴۷). [سِنّ + رک : ال (۱) + فتیٰ (رک)].

---اِیاس کس اضا(---شد ن ،کس ا) امذ؛ سہ سِنّ یاس.
عورت کی ماہواری بند ہو جانے کی عمر. صحیح یہ ہے کہ حیض بعد سِنّ ایاس کے نہیں ہوتا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۷۰). بوڑھی ہو جانے کی وجہ سے کہ وہ سِنّ ایاس کو پہنچ گئی ہوں. (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم الدین مرادابادی ، ۸۹۱).[سن + ایاس (رک)].

---بُلُوغ / بُلُوغَت کس اضا(---شد ن ، ضم ب،ومع/ فت غ) امذ.
بالغ ہونے کی عمر ، جوانی کی عمر ، جوانی. جب وہ سنّ بلوغ کو پہونچ کر مرد ہو گیا تو اوس نے شادی کر لی. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۹۲). عبدالکریم ابھی سنّ بلوغت کی سات یا آٹھ بہاروں ہی سے لُطف اندوز ہوا تھا کہ موت کے بے رحم شکنجوں نے اس معصوم بچّے کو ماں کی آغوش شفقت سے محروم کر دیا.(۱۹۸۸، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اکتوبر ،). [سن + بُلُوغ / بُلُوغَت (رک)].

---تمیز کس اضا(---شد ن ، فت ت ، ی مع) امذ.
سمجھ بُوجھ آنے کی عمر ، بالغ ہونے کی عمر ، جوانی کی عمر. آپ ماشاءاللہ سنّ تمیز کو پہنچ چکی تھیں ، آپ نے اپنی ماں سے کُچھ نہ پُوچھا.(۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۱۰۵). [سِن + تَمیز (رک)].

---خورْدَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
بڑی عمر کا ، بُوڑھا ، معمر ، سن رسیدہ. کرنل عثمانی منحنی جسم ، پست قامت ، سن خوردہ شخص تھے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۳). [سِن + خوردہ (رک)].

---دار صف.
بڑی عمر کا ، ادھیڑ ، معمر ، سِن رسیدہ. جب لاگو ہو جاتا ہے تو اچھے بڑے سِن کے لڑکوں بلکہ سِن دار انسانوں پر بھی حملہ کر بیٹھتا ہے. (۱۹۵۴ ، حیواناتِ قرآنی ، ۸۷). [سِن + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دِن (--- کس د) امذ ؛ ج.
عمر ، وقت ، زمانہ. تمھارے سِن دِن اس قابل ہیں کہ کسی رئیس کے ہاں ہو. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۷). [سن + دِن (رک)].

---ڈَھل جانا/ڈَھلنا محاورہ.
شباب کے زمانے کا زوال پر آ جانا ، بڑھاپا شروع ہونا.

نہ دن وہ تمھارے نہ اپنا وہ سِن
تمھارے ہمارے وہ دِن سِن ڈھلے

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۸۷).

---رَسِیدگی (---فت ر ، ی مع ، فت د) امث.
زیادہ عمر ہونا ، بُڑھاپا. بہ محترم محض سنِ رسیدگی کی وجہ سے ہی نہیں بلکہ متعدد حج کر لینے کی وجہ سے نہایت معتبر ہیں. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۵۹). [سن + رَسِیدَہ (ہ مبدّل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَسِیدَہ (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
بوڑھا ، معمّر ، بڑی عمر کا ؛ (مجازاً) پُرانا ، کہن سال ، سال خوردہ. ایک شریفوں کی بستی میں ایک صاحب سن رسیدہ بڑے نمازی اور پرہیزگار تھے. (۱۸۷۰ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۳۷). اس سرزمین کے معزز و سن رسیدہ اور لائق لوگوں کو آمادہ کیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۸۹). وہ دبلا پتلا ادھیڑ آدمی تھا لالی نے اُسے کمزور اور سِن رسیدہ پایا تو نڈر ہو کر بولا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۲۵). [سن + رسیدہ (رک)].

---رُشْد کس اضا(---شد ن ، ضم ر ، سک ش) امذ.
سن تمیز ، سمجھ بوجھ کی عمر ، ہدایت کی عمر ، شعور پختہ ہونے کی عمر. ابتدائے سنِ رُشد اور تمیز سے تا اب لگ کہ سن عزیز اوس کے نے حدود عشرین سے دو تین منزل تجاوز کیا ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۶). اُنہیں یقین واثق ہو گیا تھا کہ وہی شخص سن رُشد کو پہنچ کے وہ موعود رسولِ خدا ثابت ہو گا. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۳۴). جب یہ دونوں سنِ رُشد کو پہنچ گئے تو ترک نے ولایت ترکستان ان دونوں کو بانٹ دی. (۱۹۷۸ ، تاریخ پشتون ، ۹۱). [سِن + رُشد (رک)].

---زور پر چڑھنا محاورہ.
جوان ہونا ، شباب کی عمر کو پہنچنا.

ہزار گو کہ ترا زور پر چڑھا ہے سِن
پہ ہم نہ چھوڑیں ترے کان اب مڑوڑے بِن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۶).

---سے اُتر جانا / اُترنا محاورہ.
رک : سن ڈھلنا / ڈھل جانا. جوشِ جوانی کی وجہ سے جو باتیں اپنی حد سے گزر جاتی ہیں سِن سے اتر کر ان میں کمی ضرور ہونا چاہیے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۸۱).

---شُعُور کس اضا(---شد ن ، ضم ش ، و مع) امذ.
ہوش سنبھالنے کی عمر ؛ (مجازاً) ابتدائے عمر ، لڑکپن. فقیر کو ابتدائے سنِ شعور سے اشعار عاشقانہ کا شوق تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳). ہر انسان جب کہ وہ سنِ شعور کو پہنچ جائے بغیر کسی دقت کے اپنے عقائد کو تبدیل کر سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۲۴). [سن + شُعُور (رک)].

---شَیخُوخِیَّت کس اضا(---شد ن ، ی لین ، و مع ، کس خ ، شد ی بفت) امذ.
بڑھاپا ، بڑھاپے کا زمانہ. چہارم سن شیخوخیت ، یہ زمانہ آخر عمر تک ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۲). [سِن + ع : شیخُوخیّت - بُڑھاپا].

---صِبا کس اضا(---شد ن ، کس ص) امذ.
بچپن ، لڑکپن کا زمانہ ، سنِ طفولیت. اپنے سنِ صبا میں میں نے علم برہان کی تعلیم پائی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۹۸). [سِن + ع : صِبا - بچپن].

---طُفُولِیَّت کس اضا(---شد ن ، ضم ط ، و مع ، کس ل، شد ی بفت) امذ.
بچپن ، لڑکپن کا زمانہ ، سن صبا. اس نقش پذیر سنِ طفولیت کو لیجیے جب کہ قدم قدم پر معیار بدلتا ہے اور گھڑی گھڑی خیالات کا مرکز ہٹتا ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۱۶). [سن + طُفُولِیت (رک)].

---کُہُولَت کس اضا(---شد ن، ضم ک، و مع، فت ل) امذ.
بڑھاپے کے آغاز کا زمانہ ، بڑھاپے کی ابتدا ، آغاز پیری کا زمانہ. سوم سنِ کُہولت ، یہ زمانہ پینتیس برس سے ساٹھ برس کی عمر تک ہے اس کو زمانہ انحطاط بھی کہتے ہیں اس درجے میں مزاج پر برودت و یبوست کا غلبہ رہتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲). ادھیڑپن کے زمانے کی عمر ہوں جسے لوگ سنِ کُہولت کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، سفرنامۂ ہستی ، ۲ : ۶۵). مُجھے ان نظموں میں اپنے انحطاط کا احساس خود بھی ہے ، شاید یہ سنِ کہولت کا تقاضا ہو. (۱۹۷۳ ، ن - م - راشد - ایک مطالعہ ، ۲۶۲). [سِن + کُہولت (رک)].

---نااُمِیدی کس اضا(---شد ن ، ضم ا ، ی مع)امذ
رک : سنِ اِیاس. عورت بالغہ نو برس میں ہوتی ہے بغیر کسی بیماری کے اور سنِ نااُمیدی کو بھی نہ پونہچی ہووے تو جو خون رحم سے نہوویگا حیض نہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۷۰). [سِن + نااُمیدی (رک)].

---نُمُو کس اضا(---شد ن ، ضم نیز فت ن ، و مع) امذ.
پیدائش سے تیس برس تک کا زمانہ. سنِ نمو ، یہ زمانہ روزِ ولادت سے تیس برس تک رہتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۲). [سِن + نُمُو (رک)].

---وسال (---و مج) امذ.
عُمر ، سن. اب یہ سن وسال ہوا آگے موت باقی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲). چھوٹی صاحب زادی نادری بیگم کوئی چودہ برس کا سِن و سال ، جن کا خوبصورتوں میں شُمار ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۷). ہر سِن و سال کے لوگ ساحل پر ریت کے چمکدار ذرّوں کے طرح پھیل کر ریگ زار کو گلزار بنا دیتے. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۱۵) [سن + و (حرف عطف) + سال (رک)].

---یاس کس اضا(---شد ن) امذ.
رک : سن اِیاس. سنّ یاس یعنی ۴۵ یا ۵۰ برس کی عمر میں جب حیض بند ہونے لگتا ہے تب طرح طرح کی تکالیف ہوتی ہیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۳۲). ہمارے یہاں سنِ یاس کے ، لے دے کے دو ہی مشغلے ہیں ، عیاشی اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو تصوف. (۱۹۶۸ ، خا کم بدہن ، ۱۶۸). [سِن + یاس (رک)].

A DICTIONARY OF URDU

(ON HISTORICAL PRINCIPLES)

VOLUME - 11
(RAH TO SIN)

URDU DICTIONARY BOARD
(URDU DEVELOPMENT BOARD)
KARACHI-47